CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

कृण्वन्तो विश्वमार्यम् ओ३म्

प्रकाश

THE PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

اتوار ۲۱ پوہ سمت ۱۹۸۷ مطابق ۴ جنوری ۱۹۳۱ء دیانند آبد ۱۰۶

جلد ۲۷ — نمبر ۱

4 JAN 1931

قیمت سالانہ للعہ — ششماہی — ممالک غیر سے — فی پرچہ ار

ایڈیٹر کرشن بی اے

ویدامرت

دھن کیلئے پرارتھنا

येनो रायो द्युमतो वाजवतो दातारो भूत नृवतः पुरुक्षोः ।
दश स्यन्तो दिव्याः पार्थिवासो गोजाता अप्या मृळता च देवाः ॥ ऋ॰ ६ । ५० । ११ ॥

"ہے دیوو! وہ تم ہجنوی - جل، پور یکیت اور ان یکیت دھن ہمیں دینے والے ہو - اور تم پرتھوی - دیولوک - اور انترکش میں نواس کرتے ہوئے تم نروانی کے لئے پرسدھ ہو کر سہائے کرتے ہوئے ہمیں سکھی کرو"

اس وید منتر میں دھن کے لئے پرارتھنا ہے۔ گرہستھ آشرم کے چلانے کے لئے دھن اوشیک چیز ہے۔ اس لئے یہ پرارتھنا گرہستھی کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے۔ باقی آشرموں میں دھن کی ایسی آوشیکتا نہیں - برہمچاری - بانپرستھی اور سنیاسی کے پالن پوشن کا بوجھ گرہستھیوں کے سر ہے۔ اس لئے انہیں اپنے لئے ہی نہیں آشرم مریادا کو مد نظر رکھ کر دھن کی ضرورت ہے۔ اور ان کے پالن پوشن کے لئے بھی دھن کی ضرورت ہے۔ اور اس لئے بیشوں کے لئے جن کا کام دھن کمانا ہے۔ وید کی آگیا ہے۔ کہ وہ دھن کمائیں اور شاستر کے مطابق جہاں اپنے گرہستھ کاریہ کو اچھی طرح سے چلائیں - وہاں باقی تینوں آشرموں اور تینوں ورنوں کی ضروریات کو بھی پورا کریں۔ آشرموں کی رکھشا کرنا تو ان کا دھارمک کرتویہ ہے - اور دوسروں کی سہائتا راج نیتک کرتویہ جہاں برہمچاریوں - بانپرستھیوں اور سنیاسیوں کی سیوا میں خود حاضر ہو کر گرہستھی لوگ ان کی سیوا کرتے ہیں - وہاں برہمن کھشتری اور شودر ورنوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے راج لوگ ان کی آمدن پر ٹیکس لگاتے ہیں - اور اس طرح ان کا کمایا ہوا دھن سپھل ہوتا ہے - لیکن دھن کیسا ہو؟ وید کہتا ہے - ہجنوی - یعنی دیو بھاؤ پیدا کرنے والا ہو - وہ دھن کس کام کا جس سے گناہ کا ترقی ہو - ... اور کمزوری پیدا ہو - جو دھن پاپ سے کمایا جاتا ہے [illegible]

سے حاصل کیا جائیگا - وہ تیج نہ دے سکے نہیں - تیج نا شک ہی ہوگا - اس سے بل اور شانتی نہیں آ سکتی - بزدلی اور کاہلی ہی آئے گی - تیج - بل - ویریتا اور شانتی اس دھن سے آ سکتی ہے - جو دھرم سے کمایا گیا ہو - ویدک سبھیتا کی یہ ایک پرسدھ بات ہے - کہ وہاں بیٹا برہمنوں کا ادھیکار ہے - پر نو اس ادھیکار کو ہم لوگ ... سنگ وچت ... لوگ ... لاتے تھے - کہ حتی الوسع وہ کسی دھن مال کا ... کرنے سے گریز کرتے تھے - آدرش برہمن اس گرے پڑے اَن کو اُتم سمجھتے تھے - جو وہ ایسے کھیتوں سے دانہ دانہ کر کے اکٹھا کرتے تھے - جن میں سے کسان فصل کاٹ کر اُٹھا لے گیا ہو - اس لئے کہ اس کے حاصل کرنے میں پاپ سندیہہ ماتر بھی نہیں ہو سکتا۔

آدرش برہمن جو احتیاط دھرم کے دھن کے لئے برت سکتا ہے - اسے عام لوگ برت نہیں سکتے - تاہم یہ تو ہے - کہ جان بوجھ کر چھل کپٹ سے دھن ... کرنا نہیں چاہئے - چھل کپٹ سے بعض حالات میں دھن بہت ہاتھ آ سکتا ہے - پر تو وہ اسے آتما کو مار دیتا ہے - اس کے نتیجہ ان کی دیوتا کو ناش کر دیتا ہے - اس لئے وید نے منش کو اپدیش دیا - کہ دھن کما ؤ پر خود دھرم سے تا کہ تم ہجنوی دیو بن سکو۔

... ہم وید کے اس اپدیش کو ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک یوگیہ ور کی ضرورت

نمبر ۵۸۹

ایک کھتری کل کی یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو تقریباً ۱۵ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ یا برسر روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ووہار کریں:-

۵۸۹ ع

معرفت مینجر اخبار پرکاش لاہور

ویدودے

نمبر ۵۷۹

ایڈیٹر:- پنڈت گنگا پرساد اپادھیا ایم اے

شری وشو پرکاش بی اے ایل ایل بی

ویدک دھرم کا باتصویر ماہواری رسالہ۔ ویدوں کے بارے میں بے مثال مضامین کا سلسلہ۔ وید منتروں کی عام فہم ویاکھیا۔ مغربی عالموں کے مضامین کا ریویو۔ رشیوں کی آواز

اب تک دس انک نکل چکے ہیں۔ نمونہ مفت

قیمت دو روپے سالانہ۔ **کلا پریس۔ زیرو روڈ۔ الہ آباد**

اگروال ور کیلئے اگروال کنیا کی ضرورت

نمبر ۵۹۰

میرے ایک اگروال ممبر جن کی عمر اس وقت تقریباً اٹھائیس سال ہے۔ اور جو خوبصورت ہونے کے علاوہ تندرست اور دھارمک خیالات رکھنیوالا ہے نیز ایک بڑی جائیداد اور کافی زر نقد کا مالک ہے کے لئے ایک یوگیہ خوبصورت اور دھارمک خیالات رکھنے والی کنیا کی ضرورت ہے۔ ور کی ماہواری آمدنی دو صد روپیہ ہے۔ حاجتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ووہار کریں:-

روشن لال رام ہیڈ کلرک ڈاکخانہ صدر نابھہ

ور کی ضرورت!

سترہ سالہ تندرست روپ وتی گھر کے کام کاج سے واقف معزز کھتری کل کی اپنی کنیا کیلئے معزز کھتری کل کے ور کی ضرورت ہے جس کی آیو ۲۵ سال کے لگ بھگ ہو لکھا پڑھا اور برسر روزگار ہو

خط وکتابت بنام مینجر پرکاش لاہور ہونی چاہئے۔

ور کی ضرورت!

نمبر ۵۸۸

ایک اعلیٰ امید خاندان کی کھتری چوپڑہ ذات کی دو شیزہ کے لئے جس کی عمر ۱۸ سال ہے۔ ایک کھتری پنجابی ور کی ضرورت ہے جو تندرست تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ اور جس کی آمدنی کم از کم ایک سو روپیہ ماہوار ہو خط وکتابت اس پتہ پر کریں:-

نمبر ۵۴۵

معرفت مینجر پرکاش لاہور

سردیوں کے موسم میں۔ مقوی ادویات کا سرتاج

رائے بہادر مولراج ایم اے۔ کا

نمبر ۵۶۲

سدھ مکردھوج

استعمال کریں

یہ قوت مردانہ کے علاوہ جسمانی دماغی ہر قسم کی اعضائے رئیسہ کی طاقتوں کو بحال کرتا ہے۔ نوٹ کا محافظ۔ گردہ معدہ اور مثانہ وغیرہ اور ذیابیطس کا خاص علاج ہے۔ ہمارے سدھ مکردھوج کے بہترین ہونے کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مریض استعمال کرنیکے بعد بار بار خریدتے ہیں۔ ضروری نوٹ:- وقت لیبل پر رائے بہادر مولراج ایم اے کا نام ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ قیمت فی تولہ اسی روپیہ۔ تین ماشہ (تین ماہ کی خوراک) بیس روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ (۴۸ دن کی خوراک) دس روپیہ۔ ایک ماشہ (بیس دن کی خوراک) سات روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

تازہ شہادت۔ سردار اندر سنگھ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس لکھتے ہیں۔ کہ میں نے تین مرتبہ دو جراج گولی اور سدھ مکردھوج منگوا کر استعمال کی ہیں۔ جس بیماری کے لئے منگوائی تھیں۔ اس کے واسطے یہ دوادیات نہایت مفید ثابت ہوئیں:-

تسلی بخش فائدہ ہوا۔ سید سردار شاہ صاحب گیلانی ضلع منٹگمری سے لکھتے ہیں میں نے آپ کی ہر دو ادویات دو جراج گولی اور سدھ مکردھوج کی گولیاں استعمال کیں۔ اُن سے مجھ کو تسلی بخش فائدہ ہوا۔ مجھے کمزوری اعضائے رئیسہ کی شکایت ہوگئی تھی۔ واقعی بہت فائدہ مند دوائی ہے۔ ان کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔ بوقت ملاقات زبانی شکریہ بھی ادا کرونگا:-

مینجر P.L. ہیلتھ اوشدھالیہ رائے بہادر مولراج ایم اے

پوسٹ بکس نمبر ۱۴۳ بازار پاپڑ منڈی لاہور

بیماری جراثیم مچھر سے اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن

نمبر ۵۵۹

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو بھی نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں ان ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزارہا سرٹیفکیٹ موجود ہیں:-

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ قیمت سگندھت دھوپ فی سیر دو روپے۔ ہون سامگری فی سیر دس آنے (۱۰/) :-

اسکے علاوہ ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں اور ہمیشہ سٹاک میں تازہ مال رکھا ہے

امرت دھارا۔ آتنک نگرہ گولیاں۔ سپاری پاک

ڈونگرے کا بال امرت۔ آنند پاک۔ آہار بھکشن یا جوہر ہاضم

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز بستر بند۔ آسن۔ مرہم اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:-

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو بکری گھر سوتر منڈی لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

گورنر پر حملہ کے سلسلہ میں گرفتاریاں

۲۳ دسمبر کے منحوس دن گورنر پنجاب پر ٹھیک اُس وقت جبکہ آپ کانووکیشن ہال سے باہر آرہے تھے۔ گولی چلائی گئی۔ جس سے گورنر تو معمولی طور پر زخمی ہو کر بچ گئے۔ لیکن سردار چانن سنگھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس اس قدر زخمی ہوا کہ جانبر نہ ہو سکا۔ علاوہ ازیں مسٹر بدھ سنگھ ووہادن پولیس انسپکٹر اور دو لیڈیاں زخمی ہوئیں۔ جن میں سے ایک انگلینڈ کے کسی کالج کی پرنسپل اور دوسری ہندو لیڈی تھی۔ ہندو لیڈی کا زخم تو معمولی تھا۔ لیکن سردار بدھ سنگھ اور انگریزی لیڈی ابھی اب خطرہ سے باہر ہیں ؛

اس سلسلہ میں ہری کشن نامی ایک سرحدی نوجوان کو موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ لالہ گردھاری لال ایم اے بی ٹی بھی گرفتار کئے گئے۔ ۲۶ دسمبر کو لالہ خوشحال چند مالک ’ملاپ‘ کے فرزند مسٹر رنبیر کو گرفتار کیا گیا۔ ان گرفتاریوں کی رفتار ۲۹ دسمبر کو تیز ہو گئی۔ چنانچہ علی الصبح کئی مکانات کی تلاشیاں لی گئیں اور بعد ازاں ذیل کے چار نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مہاشہ ویریندر سپتر مہاشہ کرشن جی مالک ’پرکاش‘، ’پرتاپ‘۔ لالہ درگا داس لاء کالج سٹوڈنٹ۔ مسٹر احسان الٰہی۔ اور مسٹر محمد طفیل ؛

مہاشہ ویریندر اس سے پہلے دو بار گرفتار ہو کر رہا ہو چکے ہیں۔ اور تیسری بار گورنمنٹ کالج پر پکٹنگ کے سلسلہ میں گرفتار ہو کر ایک ماہ قید بھگت چکے ہیں۔ اب ان کی گرفتاری تیسری بار ہوئی ہے ؛

ان کے علاوہ دسوندھا رام طالب علم سناتن دھرم کالج کو نانکیانوالہ میں۔ نانک چند بابلی اور پریم دت اور ہری کشن کے چچیرے بھائی چمن لال کو مردان میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ملزمان کے خلاف پولیس نے ۱۴ دن کا ریمانڈ حاصل کر لیا ہے۔ اور تفتیش جاری ہے ؛

گول میز کانفرنس میں ہندو سبھا کی یادداشت

گول میز کانفرنس میں ڈاکٹر مونجے نے ہندو سبھا کی طرف سے جو یادداشت پیش کی۔ اُس میں ہندوستان کے آئندہ آئین بنانے میں ذیل کے اصولوں کو مدنظر رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے ؛

(۱) تمام صوبہ جات میں تمام فرقوں کے لئے حقوق رائے دہندگی یکساں ہوں گا۔ (۲) تمام لیجسلیچر اور دیگر انتخابی بورڈوں کا انتخاب مشترکہ ہوں۔ (۳) کسی بھی منتخبہ کونسل یا تعلیمی مدرس گاہوں وغیرہ میں فرقہ وارانہ اصولوں پر نشستیں مخصوص نہ ہوں۔ (۴) مختلف فرقوں کی نمائندگی کے اصول یکساں ہوں۔ (۵) کسی بھی حالت میں کسی صوبہ میں اکثریت کے لئے نشستوں کی تخصیص نہ ہو۔ (۶) کوئی بھی صوبہ اس غرض سے نہ بنایا جائے۔ کہ اس کے ذریعہ کسی خاص اقلیت کو اکثریت حاصل ہو جائے کیونکہ ایسا کرنے سے متحدہ ہندوستان۔ مسلم ہندوستان۔ سکھ ہندوستان۔ عیسائی ہندوستان اور ہندو ہندوستان میں تقسیم ہو جائے گا ؛

سر آغا خان سے ایک مسلمان کے سوال

سر آغا خان اس وقت مسلمانوں کی لیڈری میں پیش پیش ہیں۔ ایک مسلمان ان سے سوال کرتا ہے۔ کہ مذہبی معاملات میں آپ کے پیروکاروں کا کیا حال ہے۔ کیا وہ آپ کے پنجے سے آزاد ہیں۔ کیا بغیر آپ کو فیس ادا کئے انہیں شادی کرنے یا مُردے دفنانے کی آزادی ہے؟ اگر ان کے کسی عزیز نے آپ کی خدائی کے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہو۔ تو ان کے رشتہ دار مریدوں کو ان کی شادی غمی میں شامل ہونے کی اجازت ہے؟ اگر نہیں۔ تو کیا یہ ظالمانہ اور خلاف انسانیت پابندیاں نہیں؟ کیا آپ لاکھوں روپیہ ہر سال اپنے مریدوں سے نہیں اینٹھتے اور اسے ملک کے باہر عیش و عشرت میں صرف نہیں کرتے

مسلم ذہنیت اپنے ننگے روپ میں

لکھنؤ آل انڈیا مسلم لیگ کی کرسئ صدارت سے ڈاکٹر اقبال نے یہ کہکر مسلم ذہنیت کا ننگا روپ ظاہر کر دیا کہ شمال مغربی ہندوستان کے صوبجات پنجاب، صوبہ سرحد۔ سندھ اور بلوچستان کو ملا کر مسلم ہندوستان بنانے سے ہی ہندوستان زیادہ محفوظ ہو گا +

لیکن بھائی پرمانند نے ہندو سبھا کی کرسئ صدارت سے اس کا پہلے ہی دندان شکن جواب یہ کہکر دیدیا۔

”ہندو لیڈروں کا خیال رہا ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو ملا کر ہندوستانی قومیت پیدا کی جائے۔ لیکن مسلمانوں نے ہمیشہ الگ رہ کر ہندوستان کے اندر ایک اور مسلم ہندوستان بنانے کی کوشش کی جس کی کوئی ہندو اجازت نہیں دے سکتا“ ؛

مغربی تہذیب کا غیر قدرتی جذبہ

تہذیب نے مغربی عورتوں کے اندر اولاد پیدا کرنے سے احتراز کا جو غیر قدرتی جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ اُس کا یہ نتیجہ ہے کہ مغربی یورپ میں آج دو کروڑ ایسی عورتیں ہیں۔ جن کی گود بچوں سے خالی ہے۔ ان میں پچاس لاکھ برطانوی عورتیں ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ ولایتی اخبارات کا بیان ہے۔ کہ سفید اقوام موت کے منہ میں جا رہی ہیں۔ اور اگر یہ کیفیت جاری رہی۔ تو آخر رنگ دار اقوام کی اکثریت ہو گی۔ اور اُن کا ہی اقتدار رہے گا ؛

مولانا محمد علی کی تازہ پولیٹیکل پالیسی

مولانا محمد علی نے حال میں لنڈن میں ایک پریس کے نامہ نگار سے انٹرویو میں کہا۔ کہ جہاں تک میری اپنی پالیسی کا تعلق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جس صوبہ میں ہندوؤں کی اکثریت ہو۔ انہیں مکمل اختیارات دئیے جائیں۔ اور مسلم اقلیت کے حقوق محفوظ رکھے جائیں۔ اور اسی طرح جس صوبہ میں مسلم اکثریت ہو۔ انہیں پورے اختیارات دئیے جائیں۔ اور ہندو اقلیت کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ گویا ادھر تو مساویانہ سلوک ہو اور مسلمانوں سے کوئی ترجیحی سلوک نہ ہو ؛

مالوی جی کو وائس چانسلری سے استعفیٰ

پنڈت مدن موہن مالوی ہندو یونیورسٹی کے جنم داتا اور اُس کے وائس چانسلر ہیں۔ پنڈت جی اور یونیورسٹی کے بعض پروفیسروں۔ اور طلباء کے موجودہ تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے گورنمنٹ نے تین لاکھ سالانہ کی گرانٹ بند کر دی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یونیورسٹی کے سامنے یہ شرط رکھی گئی تھی۔ کہ اگر مالوی جی کو وائس چانسلری سے ہٹا دیا جائے۔ تو گرانٹ دئیے جانے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ لیکن یونیورسٹی نے ابھی اس شرط کو منظور نہیں کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے یہ شرط پیش کی گئی بیان کی جاتی ہے کہ ایک ایسا بورڈ بنایا جائے۔ جس کے پانچ ممبران ہوں۔ جن میں دو گورنمنٹ کے نامزد ہوں۔ اور ان کی منظوری اس بورڈ کا پورا اختیار ہو۔ یونیورسٹی کونسل اس شرط پر غور کر رہی ہے ؛

صلح کی پیشگوئی

مسٹر الاسٹر ایک یوروپین جوتشی نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان جنوری کے پہلے ہفتہ میں عملی طور پر کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اور جون ۱۹۳۱ء سے پہلے پہلے دونوں ممالک میں صلح ہو جائے گی۔ پولیٹیکل قیدی رہا کر دئیے جائیں گے۔ اور ملک معظم نیا آئین جاری کرنے کے لئے بہ نفس نفیس ہندوستان آئیں گے ؛

خودکشی کا ہوشربا سانحہ

رائے بہادر تیج رام ریٹائرڈ اگزیکٹو انجینئر کے لڑکے مسٹر وِدیا بھوشن نے غالباً کسی خانگی جھگڑے کی وجہ سے خودکشی کر لی۔ مرحوم کی شادی آخری ہفتہ نومبر گذشتہ میں راولپنڈی کی پریسیڈنٹ ڈاکٹر شریمتی شکنتلا ایم۔ بی۔ بی ایس کی لڑکی سے ہوئی تھی ؛

نئی اسمبلی کا افتتاح

اعلان کیا گیا ہے کہ نئی اسمبلی کا افتتاحی اجلاس ۱۷ جنوری کو منعقد ہو گا۔ اُس دن صدر کا انتخاب ہو گا

کیا آنکھوں کا علاج ڈاکٹری اچھا ہے یا دیسی؟ ۵۹۲

کہنے کو کوئی جو چاہے کہتا رہے۔ مگر تیرہ ورش کے علاج سے مریض بھی دس بارہ دنوں میں آرام پا گئے کہ جن کے کئی آپریشن ہونے پر بھی راش ہو ہماری دیسی دوائی سے ہی شفایاب ہوئے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں ہم ’پرکاش‘، آریہ ویر، آریہ گزٹ وغیرہ میں پیش کر چکے ہیں کئی ڈاکٹر تو دل سے فرماتے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر بودھ راج جی پرنسپل آریہ سماج پنڈی گھیب فرماتے ہیں۔ کہ میں آپ کے سرمے کی تجربہ کر کے مفید سمجھ کے سب مریضوں کو لگا رہا ہوں۔ بندہ ہی نے دنوں میں اس نے جادو کا سا اثر دکھایا ہے ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے مثلاً ککرے دھند پڑوال جالا۔ خارش۔ پانی بہنا۔ رتوندا۔ موتیا بند اور پھولا وغیرہ یہ سرمہ بچے بوڑھے سب کے لئے ہر دلعزیز ہے۔ قیمت بھی دو ہی روپے تولہ ہے۔ اور ایک روپیہ میں چھ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے ؛

پنڈت ویدبرت وید۔ امرت اوشدھالیہ ڈیرہ غازیخان

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اور وائسرائے اہم تقریر کریں گے ؛

سردار چنن سنگھ کے پسماندگان کو امداد

سردار چنن سنگھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے جو گورنر پر گولی چلنے کے حادثہ میں قتل ہوا تھا۔ پسماندگان کو گورنمنٹ کی طرف سے امداد کا یقین دلایا گیا ہے بعد کی خبر ہے۔ کہ اس کی بیوی کو پانچ سو روپیہ دیا گیا ہے۔ اور دو مربعے اراضی کے انعام کا اعلان گورنر کے اس دربار میں کیا گیا ہے جو ۱۹ دسمبر کو آنجہانی کے گاؤں میں ہوا ؛

بنگال میں سپیشل ٹریبونل

بنگال میں ایک سپیشل ٹریبونل کی تقرری کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کے صدر ایک انگریز سشن جج اور کمشنران ایک ہندو اور ایک مسلمان ہونگے یہ ٹریبونل چٹاگانگ کیس کے دو بیان کردہ مفرور ملزمان جن کے خلاف چاندپور ریلوے سٹیشن پر انسپکٹر تاریخی کے قتل کا بھی الزام ہے کے مقدمہ کی سماعت کرے گا ؛

جیل میں رکھنا خالی از خطرہ نہیں

ڈاکٹر پرشوتم داس بمبئی نے مسٹر ایم ایم پٹیل کا معائنہ کرکے وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کو لکھا ہے کہ ان کا دل کمزور ہے۔ آب و ہوا موافق نہیں۔ انہیں فوراً رہا کر دیا جائے کیونکہ ان کا جیل میں رکھنا خالی از خطرہ نہیں ؛

مسٹر راماداس گاندھی کی گرفتاری

کہاوی خلاقہ سورت میں جہاں رامداس گاندھی کی گرفتاری ہوئی تھی۔ اس سال کی محصولی کی وصولی شروع کئے جانے کے لازم چینی ناگاندھی کے صاحبزادہ مسٹر راماداس گاندھی اور تین اور اصحاب گرفتار کئے گئے ہیں ؛

مسٹر داؤد ساہو کر کی معیاد پابندی میں توسیع

مسٹر داؤد ساہوکر جن کو پابندیاں ضلع رتناگری کی حدود سے باہر جانے اور سیاسیات میں حصہ لینے سے روکتی تھیں۔ اُن کی معیاد ختم ہونے والی تھی۔ بمبئی گورنمنٹ نے خاص حکم کے ذریعہ اس معیاد میں دو سال کی مزید توسیع کر دی ہے ؛

دسواں اور گیارہواں آرڈی ننس

لارڈ ارون ۹ آرڈی ننس جاری کر چکے تھے۔ ۱۹۳۰ء کے آخری مہینہ کے آخری دنوں میں ان میں دو اور کا اضافہ کر دیا گیا۔ ان میں سے ایک پریس آرڈی ننس ہے۔ دوسرا ٹیکس آرڈی ننس ہے ...

چھ ماہ کی معیاد ختم ہونے کے خود بخود ختم ہو گئے تھے۔ وائسرائے نے ان دونوں کا دوبارہ اجراء ضروری سمجھا ؛

پر جاوردھی کا وظیفہ

ترکی گورنمنٹ نے ہر اُس عورت کو جو چھ سے زیادہ بچوں کی ماں ہے۔ سرکاری وظیفہ کا مستحق قرار دیا ہے یہ وظیفہ گویا پرجاوردھی کے لئے ہے ؛

دو ہزار سے کم آمدنی پر ٹیکس لگانے کی تجویز

تحریک بائیکاٹ اور ارزانی اجناس کی وجہ سے گورنمنٹ کی آمدنی میں جو خسارہ رہا ہے۔ اُس کو پورا کرنے کے متعلق ایک خیال تو یہ ہے کہ ملازمان کی تنخواہوں میں کمی کی جائے گی۔ اور دوسرا یہ ہے۔ کہ دو ہزار سے کم ایک ہزار روپے سالانہ آمدنی والوں پر انکم ٹیکس لگایا جائیگا۔

ترکی میں شرعی حکومت کے قیام کی سازش

ترکی میں کمال پاشا کی حکومت کو الٹ کر شرعی حکومت قائم کرنے کی جو سازش ہوئی ہے۔ اُس کے سلسلے میں ایک ہزار کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں شیخ۔ درویش اور امام کافی تعداد میں ہیں۔ عورتیں بھی گرفتار ہوئی ہیں۔ ان کے لئے خاص سزا تجویز کرنے کے لئے کمال پاشا کی صدارت میں خاص کانفرنس ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سازش بہت پھیلی ہوئی تھی ؛

مسٹر دیویندر کی گرفتاری کے مزید حالات

لاہور ۲۰ دسمبر۔ ملاقات کی اجازت ملنے پر مہاشہ دیویندر سیکرٹری مہاشہ کرشن کے قانونی مشیر مسٹر رام لال آنند ایڈوکیٹ نے ان سے آج بورسٹل جیل میں ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاشہ دیویندر کو ایک کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے۔ اور اسی کے اندر پاخانہ و پیشاب کے برتن رکھے ہیں۔ کمرہ پر کڑا پہرہ ہے۔ اور ہر تین گھنٹے کے بعد پہرہ بدلتا ہے ؛

احتجاج کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مہاشہ دیویندر نے کل شام اور آج صبح کھانا نہیں کھایا۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ کمرے سے پاخانہ اور پیشاب کے برتن اٹھا دیئے جائیں ؛

مہاشہ دیویندر کے ریمانڈ کی کارروائی مسٹر سی ایچ ڈزنی مجسٹریٹ درجہ اول نے چند منٹ میں ختم کر دی۔ حالانکہ مہاشہ دیویندر نے ریمانڈ کی مخالفت کی اور عدالت سے اپنے وکیل کی آمد کا انتظار کرنے کی درخواست کی ؛

کس دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلیگا؟

معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاشہ دیویندر اور مسٹر احسان الٰہی کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷ اور ۱۵۱ مقدمہ چلایا جائے گا۔ جس کا بظاہر گورنر پر حملہ کے واقعہ کے ساتھ کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ اور یہ ایک بالکل جداگانہ نوعیت کا ہے

ضمانت کی درخواست

چونکہ گزشتہ کرسمس کی چھٹیوں میں ہوئی تھیں اس لئے عدالتیں بند ہونے کی وجہ سے ضمانت کی درخواست نہ دی جا سکی۔ ۲ جنوری کو ضمانت کی درخواست دی جانے والی تھی ؛

پنڈت موتی لال کی صحت

کلکتہ ۱۹ دسمبر۔ پنڈت موتی لال نہرو کا بخار بالکل اتر گیا ہے۔ اور آیورویدک علاج سے اُن کی صحت ترقی کر رہی ہے ؛

مسٹر پٹیل کو رہا کیا جائے

مدراس کونسل میں مسٹر مدلیار نے اس مطلب کے رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔ کہ خرابی صحت کی وجہ سے مسٹر پٹیل مہودے کو رہا کر دیا جائے

چوری کے الزام میں گورکھا سپاہی گرفتار بریلی

لال کرتی بازار میں جو چوری ہوئی تھی اسکے سلسلہ میں دو گورکھے پہلے گرفتار کئے گئے تھے۔ وہ اب رہا کئے گئے ہیں ؛

برطانیہ میں نئے انتخابات کی چرچا

مزدور گورنمنٹ کی موجودہ مشکلات سے ولایت کے سیاسی حلقوں میں پارلیمنٹ کے نئے انتخابات کی چرچا ہے۔ جس میں مزدور پارٹی کے بہت سی نشستیں کھو بیٹھنے کا امکان ہے۔ جس کا نتیجہ ہوگا۔ کہ برطانیہ کی آئندہ حکومت کنسرویٹو پارٹی کے ہاتھ میں ہوگی ؛

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کا حشر

لکھنؤ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس تین دن کے لئے رکھا گیا تھا۔ لیکن ایک ہی دن ہو کر ختم ہو گیا۔ اس لیگ کے صدر منتخب ڈاکٹر اقبال نے جو تقریر کی۔ قوم پرستوں کی رائے میں وہ ناول طور پر متعصبانہ جذبات سے بھری ہوئی اور قومیت کے اتنی منافی ہے کہ کسی مسلمان لیڈر نے سوائے مسٹر عبدالرحیم کے نہیں کی ہوگی ؛ ڈاکٹر ..

آئندہ آل انڈیا شکشا کمیشن

سیالکوٹ میں آل انڈیا شکشا سمیلن ختم ہو گیا۔ اگلے سمیلن کو ... نے منظور کیا ہے ؛

فرقہ پرستی اور قوم پرست مسلمان

بنگال کے قوم پرست مسلمانوں نے اعلان کیا ہے کہ گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندے ہندوستان کے مسلمانوں کے نمائندے نہیں۔ جو مسلمان جداگانہ نیابت کا شور بلند کر رہے ہیں۔ وہ ملک اور قوم دونوں کے دشمن ہیں ؛

ایک ترکی نامہ نگار ایک مسلم اخبار میں لکھتا ہے کہ ترکی اخبارات جہاں کانگرس کی تعریف کر رہے ہیں۔ وہاں ان ہندوستانی مسلمانوں کو لعن طعن کر رہے ہیں۔ جو جداگانہ حقوق کے ڈھکوسلے سے ملک کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ ایک اخبار نے تو ...

۵۹۰

ورکیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک گورنمنٹ پنشنر ستری کے سپوتر کے لئے عمر ۲۲ سال کنوارے کھتری دجس کی موجودہ ملی تین سو روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ ایک کام اور ملا ہے جس کی آمدنی پانچسو روپیہ ماہوار ہوگی۔ آپ لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ کاروبار بمبئی میں ہے اُن کے لئے سوشیل۔ سندر۔ لکھی پڑھی شریف خاندان کنواری کنیا کی ضرورت ہے۔ ذات کھتری ذات کی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں ؛

بھیم سین نمبردار آنند آشرم لدھیانہ۔ پنجاب

۵۹۷

نوٹس!

ایک یوگیہ ور کی ضرورت!

ایک کائستھ سکسینہ دوسرے کل اتپن کنیا کیلئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ صرف سکسینہ دوسرے ہی خط و کتابت کریں :-

ڈاکٹر نرائن سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر سرسہ ضلع حصار

۵۹۱

ایک ودھوا کی فوری ضرورت

ایک شخص کپور کھتری عمر ۴۱ سال ملازم ڈاکخانہ تنخواہ ۱۲۰ روپے جس کی ایک لڑکی دس ورش کی گورو کل میں پڑھتی ہے کیلئے ایک ودھوا کی جلد ضرورت ہے خط و کتابت اس پتہ پر ہو

چندر موہن کلرک نیو دہلی پوسٹ آفس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۱ پوہ سمت ۱۹۸۰

"پرکاش" ستائیسویں سال میں

'پرکاش' اپنے جیون کی ۲۶ بہاروں کا آنند اُٹھا چکا ہے۔ اور اس انک کے ساتھ وہ ۲۷ ویں بہار میں قدم رکھتا ہے۔ 'پرکاش' ویدک دھرم کا انویائی ہے۔ وہ ویدک دھرم جس کے لُپت رُوپ کو اس یُگ کے رشی سوامی دیانند نے سنسار میں پرگٹ کیا۔ اس ویدک دھرم کا آنند اکرمنیتا، آلس، پرماد اور عیش و عشرت میں نہیں۔ اس کا آنند کرمنیتا اور جد و جہد کے جیون میں ہے۔ 'پرکاش' کے گذشتہ ۲۶ سالہ جیون پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو یہ جد و جہد کا جیون نظر آئے گا۔

ویدک دھرم کے پُنر اُدھارک رشی دیانند کا سمپادن اس سمے آریہ سماج ہے۔ اور جس پرکار رشی دیانند نے اپنے جیون کا ایک ایک کشن ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ جاتی کے اُدھار کے لئے لگا رکھا تھا۔ اسیطرح آریہ سماج کی زندگی بھی ایک سرگرم زندگی ہے۔ اور کوئی گھڑی نہیں۔ جسے اس کے جیون میں آرام کی گھڑی کہا جا سکے۔ اس کا جنم جد و جہد کے لئے ہُوا۔ اور اس نے اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مشکلات اور دُکھ و دادھاؤں کے باوجود وہ اپنے کرتویہ پتھ پر برابر قدم بڑھائے چلا جا رہا ہے۔

'پرکاش' آریہ سماج کا آرگن ہے۔ آریہ سماج کی سرگرمیوں میں اس کا زبردست حصّہ ہے ۱۹۰۷ء سے پہلے آریہ سماج میں مہاتما منشی رام جی کے ستیہ دھرم پرچارک کی جو پوزیشن تھی۔ وہ 'پرکاش' کو آج دن تک حاصل ہے۔ ستیہ دھرم پرچارک میں یہ خوبی تھی۔ کہ آریہ سماج پر کوئی مصیبت آئے۔ وہ بے خوفی اور دلاوری کے ساتھ اس میں کُود پڑتا تھا۔ 'پرکاش' کا طرزِ عمل اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اُسے اس دشا میں پرچارک کے نقشِ قدم پر چلنے کا فخر حاصل ہے اور کوئی ایسی مثال نہیں۔ کہ آریہ سماج پر کشٹ آیا ہو اور 'پرکاش' الگ کھڑا اسے دیکھتا رہا ہو ۱۹۰۷ء کی جد و جہد میں جبکہ لالہ لاجپت رائے کو جلا وطن کیا گیا۔ اور اُن کے اپنوں نے اُنہیں اپنانے سے انکار کر دیا۔ مہاتما منشی رام تھے۔ جنہوں نے ببانگ دہل کہا۔ کہ لالہ لاجپت رائے غیر نہیں آریہ سماج کے ہیں۔ اور 'پرکاش' تھا۔ جس نے تمام مصائب کی جو اس کے سامنے تھیں۔ پرواہ نہ کر کے مہاتما جی کی اس آواز کے ساتھ اپنی آواز ملائی۔

پٹیالہ کے تمام برگزیدہ آریوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ ان کے خلاف مقدمہ چلا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ کہ آریہ سماج ایک راج ودروہی جماعت ہے 'پرکاش' سینہ سپر ہو کر اپنے پٹیالہ کے بھائیوں کی بے گناہی ثابت کرنے میں امداد دیتے اور آریہ سماج کو بے داغ ثابت کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اس مقدمہ میں آریہ سماج کو جو سرخروئی حاصل ہوئی۔ اس میں 'پرکاش' کی عاجزانہ خدمات کا بھی بہت کچھ ہاتھ تھا۔ ملک میں سیاسی تحریکوں کے زمانہ میں جب آریہ سماجی دیش سیوا کے جذبہ میں سرشار آریہ سماج کو بھول کر ان تحریکوں میں بہنے لگے۔ تو 'پرکاش' ہی تھا۔ جس نے انہیں اپنی ماتا آریہ سماج کے قدموں سے الگ نہیں ہونے دیا۔

یہ تو 'پرکاش' کی نیمتک سیوائیں ہیں لیکن اس کی نیتک سیوا آریہ سماج کی تمام سیوائیں کے روپ میں آریہ جنتا کے سامنے ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے کوئی آرتھک سمبندھ نہ رکھتے ہوئے بھی 'پرکاش' اس سبھا کا آرگن سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر موقعہ پر اس کے کاز کو REPRESENT کرنے کے لئے تیار رہا ہے۔ وید پرچار کو آگے لے جانے میں اس کا بہت کچھ ہاتھ ہے۔ گورو کل کی تحریک کو ہر دلعزیز بنانے میں اس نے اپنی بہترین سروسز ارپن کی ہیں۔ اور دلت اُدھار اور شدھی کے کار کو کامیاب بنانے میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

غرضیکہ جس اُدیش کے ساتھ 'پرکاش' کا جنم ہوا۔ آج ۲۶ سال گذرنے کے بعد بھی وہ اپنے اُسی اُدیش پر قائم ہے۔ کوئی پرلوبھن کوئی خوف۔ کوئی نیتی اُسے اپنے اُدیش سے بے مکھ نہیں کر سکی۔ جس ثابت قدمی سے آج تک وہ آریہ سماج کا رہا ہے۔ اسی ثابت قدمی سے وہ اپنا جیون آریہ سماج کے لئے گذارنے کے برت پر قائم ہے۔ جہاں تک 'پرکاش' کا تعلق ہے وہ اپنی تنخواہ پالیسی (آریہ سماج کی سیوا) کی اپنے ستائیسویں سال کے پہلے انک میں تجدید کرتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کا بھی اس سے پرتی کوئی کرتویہ ہے۔ جس کی سیوا میں اس نے اپنا جیون لگا رکھا ہے۔

آج یہ پراپگنڈا کا زمانہ ہے۔ اور پریس پراپگنڈا کا ایک زبردست سادھن ہے۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے وہ بے حقیقت سوسائٹیاں بام اوج پر پہنچ گئیں۔ جنہوں نے اپنے پریس کی مضبوطی کی طرف دھیان دیا۔ آریہ سماج کی ترقی میں بھی اس کے پریس اور پلیٹ فارم کا ہی خاص ہاتھ رہا ہے۔ لیکن کھید کی بات ہے کہ پریس اور پلیٹ فارم دونوں کی طرف سے آریہ سماج اُداسینتا کے بھاو پرکاش کر رہا ہے پلیٹ فارم کے متعلق تو حالت غیر تسلّی بخش نہیں۔ لیکن پریس کے متعلق اُسے تسلّی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ آریہ سماج کے اخبارات کی تعداد انگلیوں پر گننے کے لئے بھی کافی نہیں۔ پنجاب میں لے دے کر صرف ایک 'پرکاش' ہی ہے جو باقاعدگی سے چلتا ہوا آریہ سماج کی خدمات کے لئے وقف ہے۔ پنجاب کے پرانت میں جسے آریہ سماج کا گھر کہلانے کا فخر حاصل ہے۔ اس واحد آریہ اخبار کی اشاعت کا قابل فخر نہ ہونا آریہ سماج کے لئے شوک جنک ہے یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس سمے آریہ سماج پر کوئی خاص وپتی نہیں۔ لیکن وپتی کا سمے نشچت نہیں ہوتا۔ پرنتو بدھیمان سنستھائیں وپتی کے مقابلہ کے لئے برابر تیار رہتی ہیں۔ کیونکہ تیاری کی حالت میں وپتی کا بھاری آکرمن بھی بڑی آسانی سے ناکارہ کیا جا سکتا ہے۔ اور غیر تیاری کی حالت میں ایک ہلکے سے آکرمن کا مقابلہ کرنا بھی کٹھن ہو جاتا ہے۔ آریہ سماج ایک جیون جماعت ہے۔ اس لئے پیاس لگنے پر کنواں کھودنے کے عاقبت نا اندیشانہ اصول پر کاربند ہونے کا اُسے خیال تک بھی نہ کرنا چاہیئے۔ اور ہر سمے اپنا بارود خشک رکھنا چاہیئے پھر صرف وپتوں کے مقابلہ کے لئے ہی پریس کی مضبوطی کی ضرورت نہیں۔ خیالات کے پرچار کے لئے پریس ایک اسادھارن سادھن ہے۔ اس بھاو سے بھی آریہ سماج کو مضبوط پریس کی ضرورت ہے۔ پریس مضبوط ہونے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو پیپرز اور تصانیف کی تعداد زیادہ ہو۔ دوسرے ان کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو۔ پیپرز کی تعداد زیادہ ہونے کی سنبھاونا تو کیا۔ جو ہیں اُن کی اشاعت بھی آریہ سماج کی شان کے شایاں نہیں۔ حالانکہ اُن کی اشاعت جس قدر زیادہ ہو گی۔ وہ اسیقدر آریہ سماج کی سیوا زیادہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ 'پرکاش' کے نئے ورش کے ساتھ 'پرکاش' کے پریمی اور آریہ سماج کے شیدائی اس کی اشاعت بڑھانے کا برت لیں گے اور زیادہ نہیں تو اس کی گراہک سنکھیا میں جنوری کے اندر اندر اضافہ کی برندھی کرنا اپنا کرتویہ سمجھیں گے۔

یہ کام مشکل نہیں۔ بہت آسان ہے۔ 'پرکاش' کے پایہ کے اخبار کی خریداری کی جسے بھی پریرنا کی جائے وہ تیار ہو جائے گا۔ صرف دھیان کی ضرورت ہے۔ اگر 'پرکاش' کے پریمی اور آریہ سماجی سجن ادھر تھوڑا دھیان دیں۔ تو 'پرکاش' کے پریمی منڈل میں ایک ہزار کا اضافہ ہونا ہرگز مشکل نہیں۔

آریہ سماج اور عیسائیت کی تعلیم

پورانک پرچہ جسے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے خلاف بغاوت کر کے ایک اور پرتی ندھی کا ڈھانچہ تیار کرنے میں کچھ کامیابی ہوئی ہے۔ وہ آریہ سماج کے متعلق لکھتا ہے:۔

"جہاں عیسائی۔ مسلمان۔ براہمو صاحبان ہماری تہذیب کے خلاف ہیں۔ وہاں آریہ سماجی بھی اس کی حفاظت کرنے کے ناقابل ہیں وہ عیسائیت کی تعلیم تو دے سکتے ہیں مگر سناتن دھرم کے لئے کوئی تنظیم کر بنن ظاہر نہیں کر سکتے۔"

پورانکوں کے بھیشم پتامہ پنڈت دیندیال تو آریہ سماج کو مکت کنٹھ سے ہندوؤں کی باڑ اور سفر مینا پلٹن تسلیم کر چکے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے پرتی حق شناس ادا کرنے کے لئے یہ پورانک پتر اس پر یہ الزام لگانے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ کہ آریہ سماجی عیسائیت کی تعلیم دے سکتے ہیں آریہ سماج عیسائیت کی تعلیم کے مقابلہ کے لئے نہ آتا۔ تو آج نیل کنٹھ کی صف سے باہر سناتنی پنڈتوں کا نام و نشان نہ رہتا۔ یہ آریہ سماج ہی ہے جس نے تمہارے سناتن دھرم کو بچایا ہے اس پر بھی تم یہ رٹ لگاتے جاؤ۔ کہ آریہ سماج تمہاری تہذیب کی حفاظت کرنے کے ناقابل ہے تو یہ تمہاری ہٹ دھرمی کے سوا اور کیا ہے؟

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر دلی شہر احباب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام ہے۔ کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر۔ ڈاک خانہ۔ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے۔ آزمائش شرط

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندو تہذیب کی رکھشا

لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ خود سناتنی سنستھاؤں نے ہندو تہذیب کی کس قدر رکھشا کی ہے اور سناتنی سنستھاؤں کا اپنے ودیارتھیوں پر کس قدر پربھاؤ ہے۔ اس کے جواب میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھتے۔ اپنے پرانک معاصر کے الفاظ ہی پیش کئے دیتے ہیں:-

"جب ادھیاپک ہی دھرم ہین ہوں۔ تو ودیارتھی کیا سیکھیں گے۔ اگر اُن کے سنگے میں یگیو پوِیت نہ ہو۔ سر پر چوٹی نہ ہو۔ وہ برہمو اور آریہ سماجیوں میں ہر دلعزیز ہونے کے لئے سناتن دھرم عقائد کی کھلی اڑایا کریں۔ اور کھان پان میں ایسے آزاد ہوں۔ کہ بھنگیوں کے سہہ بھوج میں شامل ہونے کو عار نہ سمجھیں۔ تو وہ ہمارے نوجوانوں کو کیا سکھائیں گے؟"

کسی جاتی کی تہذیب کی رکشک اسکی سنستھائیں ہی ہوتی ہیں۔ جب سناتنی سنستھاؤں کا یہ حال ہے۔ تو کوئی پورانک کس منہ سے کہہ سکتا ہے کہ اُن کی تہذیب اگر بچی ہوئی ہے۔ تو اُن کی طفیل ہی بچی ہوئی ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا ایک ماتر رکشک آریہ سماج ہے۔ یہ زندہ رہے گی۔ تو آریہ سماج کی بدولت ہی زندہ رہے گی ہاں پورانک۔ اس کے راستہ میں کنٹک نہ بنیں تو اس کی اُنتی کی رفتار بہت تیز ہو سکتی ہے ۔

ہندوستان کی سب سے بڑی مصیبت

"البلاغ" مصر کا ایک کوئی کا وطن پرست اخبار ہے۔ جس نے اپنے ایک لیکھ میں ہندوستان کی سب سے بڑی مصیبت والیان ریاست ٹیگور اور آغا خان کو قرار دیا ہے۔ والیان ریاست کو اس لئے کہ وہ اپنی مالداری کی وجہ سے جاتی اودھار سے نفرت کرتے ہیں۔ ٹیگور اس لئے کہ گو اس کے فلسفہ کے ایک ایک لفظ میں دنیا کی رائے عامہ میں انقلاب پیدا کرنے کی طاقت ہے۔ لیکن ہندوستان میں وہ بزدلی۔ خود پسندی اور آرام طلبی سے زیادہ کوئی اثر پیدا نہیں کر سکا۔ آغا خان اپنی دولت کی وجہ سے مصیبت ہے۔ کیونکہ دولتمندی کی وجہ سے اس کا دل وطن کی بھلائی کے جذبے سے اسی طرح خالی ہے۔ جس طرح والیان ریاست اور ٹیگور کا۔ اس مصری وطن پرست کی نگاہ فقط گاندھی پر آ کر ٹھہرتی ہے۔ اور ہندوستان کی اس عظیم ہستی کو مخاطب کر کے وہ لکھتا ہے:-

"اے گاندھی! تو صرف ہندوستان کا ہی رہنما نہیں۔ بلکہ مصر بھی تجھ سے روشنی حاصل کرتا ہے"

پھر ہندوستان کو خطاب کر کے وہ لکھتا ہے کہ "ہندوستان! ان تمام بدنصیبیوں کے باوجود تو کتنا خوش نصیب ہے۔ کہ تیری خاک گاندھی سے نفوس پیدا کر سکتی ہے"

کرم یوگ کا کرشمہ

مہاتما گاندھی کی عظمت کا سکہ اگر دنیا بھر میں مانا جا رہا ہے۔ تو یہ اس کے کرم یوگ کا کرشمہ ہے۔ جس سرزمین نے اس زمانہ میں اس کرم یوگی کو پیدا کیا۔ اسے ہی اس سے بھی بڑے کرم یوگی ہی نہیں زمانہ حال کے مہرشی کو پیدا کرنے کا فخر حاصل ہے۔ جو شہرت آج گجرات کے سپوت گاندھی کو حاصل ہے۔ اس سے پہلے اس سے بھی بڑھکر حقیقی شہرت رشی دیانند حاصل کر چکے ہیں۔ دنیا کے سامنے مہاتما گاندھی کے عدم تشدد کا فلسفہ آیا۔ تو وہ اس پر محو حیرت ہو گئی۔ لیکن اس کی چھان بین کی جائے۔ تو یہ آخر ایک مقام پر جا کر رک جاتا ہے۔ سنسار کے سامنے سچی شانتی کا مکمل فلسفہ اگر پیش کیا ہے۔ تو رشی دیانند نے ہی کیا ہے۔ اگر رشی کی عمر وفا کرتی۔ اور انہیں اس فلسفہ کو اپنی زبان سے دنیا کے سامنے پیش کرنے کا وقت ملتا۔ تو آج دنیا دیانند کے نام کا ورد کرتی دکھلائی دیتی لیکن اگر دیانند کے انویائی ذرا حرکت میں آئیں۔ اور رشی کے کرم یوگ کو اپنے جیون میں دھارن کر کے اس کے پرچار کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ دنیا اس کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرے ۔

مسلم ہندوستان بنانیکا مقصد

سکھر میں سندھ پراونشل ہندو کانفرنس کے اجلاس میں بھائی پرمانند جی نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا کہ مسلمانوں کو مراعات دینے کی پالیسی نے ہندوستان کے اندر بیداری پیدا کر دی۔ اور وہ اپنی اہمیت کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ کانگرس نے ۱۹۱۶ء میں معاہدہ لکھنؤ کو مرتب کر کے ایک علیحدہ مسلمان قوم کی ہستی کو تسلیم کر لیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ ملک میں اُن کے کچھ خاص حقوق ہیں۔ مہاتما گاندھی کی تحریک عدم تعاون اور تحریک خلافت نے مسلمانوں کے اندر جذبہ بیداری اور نئی طاقت کا احساس پیدا کر دیا۔ اس کے بعد پارلیمنٹ نے سائمن کمیشن مقرر کیا اس سے کانگرس ایجی ٹیشن میں ایک نئی روح پھونک دی گئی۔ پھر سیاسی لیڈروں کو مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اب مسلمانوں کے لئے پھر موقع آیا۔ انہوں نے اپنی شرائط پیش کرنے میں کوتاہی نہ کی۔ مسٹر جناح نے اپنی ۱۴ شرائط تیار کیں۔ ان شرائط کا مدعا محض یہ ہے۔ کہ ایک علیحدہ مسلم ہندوستان بنایا جائے جس میں ملک کے پانچ نہایت ہی اہم صوبے ہوں۔ اور اب گول میز کانفرنس بھی مسلم ذہنیت کی وہی تصویر پیش کر رہی ہے ۔

سنگٹھن سے ہم مسلمانوں کی ہمدردی کھو دیں گے

ہندو سنگٹھن کی تحریک کے متعلق بھائی جی نے کہا:-

"اس وقت ملک میں ایک اور بھی تھیوری ہے۔ کہ ہندو سنگٹھن کی تحریک سے ہم مسلمانوں کی ہمدردی کھو دیں گے۔ اور یہ ہندو مسلم اتحاد کے راستہ میں بھاری روک ثابت ہو گی۔ ایک طرف تو ہم ہندوؤں کو یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی حمایت ضرور حاصل کی جائے۔ خواہ اپنی قومی خصوصیات ترک ہی کیوں نہ کرنی پڑیں۔ دوسری طرف مسلمان اپنے آپ کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور نت نئے سیاسی حقوق کا مطالبہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ مسلمان ہمارے ساتھ اتحاد نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ ہم آپس میں متحد نہیں۔ اس لئے ہمیں سب سے پہلے یہ بات کرنی چاہئے۔ کہ خالص قومی بنیاد پر ہم ہندوؤں کو متحد کرنے کی کوشش کریں۔ پھر مسلمان خود بخود ہمارے ساتھ دوستی پیدا کر لیں گے"

آریہ جاتی کے اجل چہرے پر بدنما داغ

چھوت چھات اور دیوداسی پرتھا آریہ جاتی کے اجل چہرے پر سخت بدنما داغ ہیں۔ دیوداسی پرتھا سے شمالی ہند کے لوگ واقف نہیں یہ لعنت دکن تک ہی محدود ہے۔ لیکن چھوت چھات نے تو سارے ملک میں پاؤں پھیلا رکھے ہیں۔ رشی دیانند نے ان دونوں داغوں کی طرف جاتی کا بڑے زور سے دھیان دلایا۔ اور آریہ سماج ان کے دور کرنے میں برابر یتن وان رہا۔ جس کا پربھاؤ ہے کہ جاتی کا دھیان ان دونوں برائیوں کے دور کرنے کی طرف زور سے آکرشت ہو گیا ہے۔ چونکہ آریہ سماج کا ادھک پرچار اُتری بھارت میں ہے اس لئے پنجاب اور یوپی میں چھوت چھات کو مٹانے کا پریتن جاری ہے۔ اور ریاست جموں۔ علاقہ گورداسپور۔ لائل پور۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ وغیرہ کے ہزارہا اچھوت جاتی میں برابر کا درجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ دکن میں بھی آریہ سماج و دیشک سبھا کے پریتن سے دلت اُودھار کا کام اچھی رفتار سے جاری ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوداسی پرتھا بھی اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو چکی ہے۔ جسے دیکھکر ہندو جاتی اپنے تئیں شرمندہ محسوس کرتی ہے۔ جہاں تک سماج سدھارک پریتنوں کا سمبندھ ہے۔ وہ ان دونوں بدنما داغوں کو مٹانے کے لئے جاری تھے۔ لیکن اب قانونی امداد کے لئے بھی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ چنانچہ مدراس کے ایک ایم۔ ایل۔ اے نے اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ پہلے بل کا اُدیش تو یہ ہے۔ کہ نام نہاد اچھوتوں پر سے تمام پابندیاں دور کر دی جائیں جس سے انہیں ہندو جاتی میں وہی حقوق حاصل ہو جائیں جو ہندو ہونے سے ہر ایک ہندو کو حاصل ہیں اور دوسرے کا یہ کہ ہندو مندروں سے دیوداسی پرتھا کو سرے سے ہٹا دیا جائے ۔

امید رکھنی چاہئے۔ کہ تمام سماج سدھارک ممبران اسمبلی ان بلوں کا زور سے سمرتھن کریں گے اور انہیں گورنمنٹ کا پورا سہیوگ پراپت ہو گا تاکہ آریہ جاتی کے اجل مکھ پر جو یہ بدنما داغ ہیں۔ وہ دور ہو جائیں ۔

بنارس کی آل ایشیا تعلیمی کانفرنس

بنارس میں جو آل ایشیا تعلیمی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں پرنسپل پی سیشادھری نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ہمارے سامنے مشکل ترین سوال بھارتیہ پرجا کی جہالت ہے۔ جہاں خواندہ لوگوں کی تعداد صرف ۱۴ فیصدی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس ملک کے اُتھان کی کوئی اُمید نہیں ہو سکتی۔ جس میں جاتی کے ایک بڑے بھاری حصّہ سے چھونا بھی پاپ خیال کیا جاتا ہے ۔

ایک اور ماہر تعلیم پروفیسر رادھا کرشن نے کہا۔ کہ جاتی اُدھار کے لئے آتمک شکشا کی ضرورت ہے۔ گویا جہاں پرنسپل سیشادھری نے شاریرک اور سماجک سدھار پر زور دیا۔ وہاں پروفیسر رادھا کرشن نے آتمک سدھار کی طرف توجہ دلائی۔ اور دونوں کر آریہ سماج کا چیلنج بناتے ہیں۔ کہ شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ہر ایک آریہ کا کرتویہ ہے ۔

ہر قسم کی خط و کتابت کے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندی یا آریہ بھاشا

مردم شماری کے فارموں میں قوم یا نسل کے خانہ میں کیا لکھایا جائے۔ اس کے متعلق آریہ سماجیوں اور ہندو عوام میں اختلاف ہے۔ آریہ سماج کا نتیجہ ہے کہ قوم آریہ لکھائی جائے اور ہندو ہندو لکھانے کے حق میں ہیں۔ لیکن زبان کے خانہ کے متعلق دونو متفق ہیں۔ کیونکہ دونو ہندی لکھوانے کے حق میں ہیں۔ حالانکہ جو اعتراض ہندو شبد پر ہے۔ وہی ہندی پر بھی عائد ہوتا ہے۔ ہندی ہندو کی ہی اپج ہے۔ نہ ہندو ہوتا نہ ہندی ہوتی اس لئے ایک آریہ ہندی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اُسے آریہ بھاشا کا ہی پکشپاتی ہونا چاہئے آریہ پرتی ندھی سبھائیں اور آریہ سارودیشک سبھا اگر اس مشورہ سے لابھ اٹھانا چاہیں۔ اور اس کے لئے وقت ہو تو انہیں اس طرف متوجہ ہونا چاہئے ؁

مذاق کا مضمون

آریہ گزٹ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا آرگن ہے۔ اس نے اپنی ان داتا سبھا کو نشانہ مذاق کا مضمون بنا دیا۔ جب اس کے فیصلہ اور آریہ سماج کے منتویہ کے خلاف صرف سبھا کے منتری کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے لکھ دیا۔ کہ آریہ سماجیوں کو مردم شماری میں اپنے آپ کو ہندو لکھوانا چاہئے۔ پرادیشک سبھا سمجھے یا نہ سمجھے۔ اس کے خلاف آریہ گزٹ کی یہ بغاوت ناقابل معافی جرم ہے اگر ایڈیٹر میں کچھ غیرت ہے تو اُسے اس قسم کے اصولی اختلاف کی بنا پر یا تو صاف شبدوں میں اپنے ادیدک خیالات کو واپس لینا چاہیے۔ یا اگر وہ نیک نیتی سے ان خیالات کا قائل ہے۔ تو آریہ گزٹ کی ایڈیٹری سے مستعفی ہو جانا چاہئے۔ لیکن اگر ایڈیٹر اتنی جرأت نہیں دکھا سکتا۔ تو آریہ پرادیشک سبھا کو اس سے ہی نہیں اپنے منتری لالہ خوشحال چند سے بھی جواب طلب کرنا چاہئے اور اُن سے دو میں سے ایک بات کا مطالبہ کرنا چاہئے کہ یا تو وہ اپنے الفاظ کو واپس لیں۔ یا ایڈیٹر آریہ گزٹ کی ایڈیٹری سے اور لالہ خوشحال چند سبھا کے سکرٹری شپ سے مستعفی

ہو جائیں۔ اگر سبھا خاموش رہے گی۔ تو وہ ان دونو ہستیوں کی طفیل جس مذاق کا مضمون بن چکی ہے۔ برابر بنی رہے گی ؁

شُدھی پر چین ہے۔

مسلم مفتی اپنے ادھیکار کو اسلامی مسائل پر فتوے دینے تک محدود نہ رکھکر دنیا بھر کے مسائل پر فتوے دینا اپنا حق سمجھتا ہے چنانچہ اس خود ساختہ حق کے ماتحت وہ کہتا ہے۔ کہ تبلیغ کا حق اسلام اور عیسائیت کو ہی ہے۔ ویدک دھرم کو نہیں۔ لیکن اتہاس پکار پکار کر اس کی تردید کر رہا ہے۔ چنانچہ دبستان مذاہب نامی پستک میں جو ایک مسلمان کی تصنیف ہے۔ اور آج سے صدیوں پہلے لکھی گئی ہے۔ لکھا ہے "بیراگی ہندو اور مسلمانوں کو اپنے مذہب میں ملا لیتے ہیں" جب بیراگی لوگ مسلمانوں کو گیارھویں صدی میں اپنے ہندو مذہب میں ملا لیتے تھے۔ تو شدھی نئی کیسی؟ پھر اسی کتاب میں لکھا ہے:۔

"ایک تیرتھ پر بہت سے سنیاسی جمع تھے

ناگاہ ملنگ جلالی اور مداری بھی بکثرت تمام آ گئے۔ اور گو ہتیا کرنے لگے وہ گو سنیاسیوں نے خرید لی۔ پھر دوسری گائے لائے۔ وہ بھی سنیاسیوں نے خرید لی۔ آخر اپنی کثرت سے مغرور ہو کر انہوں نے وہاں گائے لا کر مار دی۔ سنیاسیوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور فتح یاب ہوئے۔ سات سو جلالی اور مداری و ملنگ وہیں مارے گئے۔ اور ان کے کوچک ابدال یعنی مرید اسیر ہو کر سنیاسیوں کے چیلے بنے"

جب جلالی وغیرہ مسلمان اس وقت سنیاسیوں کے چیلے بن سکتے تھے۔ تو ہندو دھرم کے خلاف یہ فتوے اس وقت کیا معنی رکھتا ہے کہ اُسے تبلیغ کا حق نہیں۔ بات تو یہ ہے کہ ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے۔ اور جو لوگ اس کے فیض سے فیض یاب ہونا چاہیں۔ انہیں اس حق سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ اگر ہندوؤں نے شدھی کو چھوڑ دیا۔ تو غلطی کی۔ اور اس غلطی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ رشی دیانند کا شکریہ ہے۔ کہ ایک بھولے ہوئے کرتویہ کی انہوں نے یاد دہانی کا کام کیا۔ مرتی ہوئی ہندو جاتی کے لئے شدھی

سنجیونی بوٹی ہے۔ جس کا پتہ رشی نے دیا۔ اب یہ ہندوؤں کے ہاتھ ہے۔ کہ اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو اس جیون داتنی بوٹی کا کھلے دل سے استعمال کریں ؁

ذات پات توڑنے کی طرف پرانا قدم

مردم شماری میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی قائم کردہ کمیٹی نے ہندوؤں کے نام ہدایات جاری کی ہیں۔ اُن میں انہیں اپیل کی گئی ہے۔ کہ ذات کے خانہ میں وہ برہمن کھشتری ویش وغیرہ لکھائیں۔ گویا برہمن۔ کھشتری اور ویش جن سینکڑوں اور ہزاروں ذاتوں میں منقسم ہیں۔ ان کو اس کمیٹی نے اڑا دیا ہے۔ اور کسی برہمن کو گوڑ۔ سارسوت۔ چیتلی جتیکن اور کسی کھشتری کو سیٹھ کپور۔ ملہوترہ۔ چوپڑہ وغیرہ لکھوانے سے منع کر دیا ہے۔ ذات پات توڑنے کی طرف سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کا یہ قدم مبارک ہے۔ اگر سناتن دھرمی چار ورنوں کی طرف آ گئے۔ تو پھر گن کرم سبھاؤ انوسار اُن کا ورنوں کو تسلیم کرنا مشکل نہ رہے گا ؁

دلت ادّھار میں اچھیہ جاتیوں کا سہیوگ

آریہ سماج نے دلت ادّھار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو جن لوگوں کی طرف سے سخت مخالفت کی گئی۔ وہ اچھیہ جاتیوں کے ہندو ہی تھے۔ ریاست جموں کے مشہور دلت ادّھارک مہاشہ رام چند کا گھات ہوا۔ تو تمام دھارمک اچھوت ان کے لیے ذات برادر بنے۔ لیکن آریہ سماج کے ثابت قدمی سے کام جاری رکھنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ نہ صرف اچھیہ جاتیوں کے ہندوؤں کی طرف سے مخالفت ترک کی جا رہی ہے۔ بلکہ اُن کی طرف سے سہیوگ بھی مل رہا ہے۔ پنجاب کے دوسرے ضلعوں میں خصوصاً گوجرانوالہ اور گجرات کے دیہات میں دلت ادّھار کے جلسے ہوئے گئے تو ان میں کسانوں کی ادر قیامت پڑھتیں گئے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ دیہاتی آریوں کے ساتھ راجپوت اور برہمن بھی ان میں بحیثیت تمام شامل ہوئے۔ نہ صرف شامل ہوئے۔ بلکہ اچھوتوں کو ہندو اور اُپدیشکوں کی آؤ بھگت میں بھی انہوں نے

شُدھی تے سنگٹھن والے نادُوں وجاگیوں

(پنجابی نظم جو لاہور کے پرسدھ کوی شری گیان چند دھون نے ۲۳ دسمبر کو شردھانند اُتسو پر آریہ سماج مندر وچھو والی لاہور میں پڑھی)

شردھانند شردھا تیری دھن ہندو قوم اُتے
سُتی ہوئی چراں توں گھوراڑے مِٹھی ماردی سی
دھرم والا بوٹا مرجھایا اتے سُکیا سی
آلسی دے بحر وچ ڈبدا تے ڈولدا سی

اپنے توں پھیل نال شردھا دے چڑھا گیوں
گولی کھا کے ہک اُتے اوس نُوں جگا گیوں!
لہو ڈوہل ہرا بھرا اوس نُوں بنا گیوں
بن کے ملاح ساڈا بیڑا کنڈھے لا گیوں!

جھنڈا ویدک دھرم والا جگ تے جھلا گیوں توں
شُدھی تے سنگٹھن والے نادُوں جاگیوں!

ہندواں دے سارے ویکھ ریش تیر اگا وندے لئے
جو آگیوں آٹھا گیوں۔ جگا گیوں بنا گیوں
ہو کے شہید آپ دسیوں سورگ وِچ
گیان چولا رنگ کے تے خون نال اپنے توں

ہس ہس جان دیکے قوم نوں بچا گیوں!
ودھا گیوں۔ پھلا گیوں تے رستے اُتے پا گیوں
دلاں والی بستی نالے ساڈی وسا گیوں!
ہندو قوم ساری اک رنگ وِچ رنگا گیوں!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دیا۔ کوٹھ برہمنان نامی گاؤں کے جلسہ میں وہاں کے راجپوتوں اور برہمنوں نے اُتسو میں الگ بیٹھکر کچھ سنکوچ کا اظہار کیا۔ تو ایک برہمن نے آگے بڑھکر اُن کے اس سنکوچ کو دُور کر دیا۔ اور خود کوڈ کر پلیٹ فارم پر جا بیٹھا۔ اور زمینداروں اور برہمنوں کو چھوت چھات کے جاتی گھاتک بھاؤ کو ترک کرنے کا عملی اُپدیش دیا۔

دلت اُدّھار کے معاملہ میں ہندوؤں کا یہ سہیوگ سراہنیہ ہے۔ جہاں آریہ سماج کا کرتویہ ہے کہ وہ اس سہیوگ سے لابھ اُٹھائے۔ وہاں خود ہندوؤں کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس کام کو آریہ سماج کا ہی نہیں۔ بلکہ اپنا کام سمجھ کر اُسے جلد پایہ تکمیل کو پہنچانے کا پریتن کریں مسلمانوں میں ہندوؤں کے خلاف جو جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اُس کا نشانہ ہندوؤں کا کمزور پہلو دلت ہی ہیں۔ اگر ہندو اپنے اس کمزور پہلو کو مضبوط کر لیں۔ تو مسلمانوں کی مخالفت اُن کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ اور اس پہلو کے مضبوط بنانے کا ایک ہی سادھن ہے۔ اور وہ یہ کہ دلتوں کو دلت نہ رہنے دیا جائے۔ اُنہیں اُٹھایا جائے اور اپنے برابر کی سطح پر لایا جائے۔ یہ کام ملتوی کرنے والا نہیں۔ التوا کے معنی کھونا ہے۔ دلتوں کو اُٹھانے میں جتنی دیر ہوگی۔ اُتنے ہی زیادہ وہ ہم سے کھوئے جائیں گے۔ اس لئے آریہ سماج ہی نہیں ہندو ماتر کو اسے اپنا کام سمجھ کر دیانند دلت اُدّھار سبھا گوردت بھون کے ہاتھ مضبوط کرنے چاہئیں۔ تاکہ وہ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ اچھوت پن سے اُسے پاک کر دے۔

ترکی خواتین جنگ کے مقابلہ میں

ہمارے ہندی مولانا برقعہ کو پکڑے بیٹھے ہیں لیکن اُن کا ساتھی ترکی مسلمان اُن سے کہیں آگے نکل گیا ہے ترکی میں برقعہ کو ہی جواب نہیں دیا گیا بلکہ ترکی خواتین کو جنگ کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے [illegible] عورتوں سے حسن کے میچ کی تیاریاں [illegible] ایک ترکی اخبار نے اپیل کی ہے [illegible] عورت کو اس میں شامل ہونا چاہئے [illegible] کیوں ہے؟ وہی اخبار لکھتا ہے [illegible] کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے یقین [illegible] ہندی مولانا ان الفاظ سے ضرور اُٹھیں گے [illegible] میں ترکی کو کوسنے لگیں گے۔ لیکن کیا [illegible] ہے۔ جیسے ٹرکی کے خلاف کفر کا فتوےٰ [illegible] کی جرأت ہو۔ کوئی نہیں۔ سب خاموش [illegible] گے۔ ٹھیک اسی طرح۔ جس طرح محافظ شریعت مولانا محمد علی کی بیگم صاحبہ کے سرزمین انگلستان میں قدم رکھتے ہی مولانا شوکت علی اور محمد علی دونوں [illegible] برقعہ اُٹھا پھینکنے کے واقعہ پر خاموش رہے تھے۔

علاقہ گورداسپور و جموں میں دلت اُدّھار کی سرگرمیاں

دیانند دلت اُدّھار سبھا گوروَدت بھون لاہور کے پربندھ میں ہفتہ میں پانچ جلسے

دیانند دلت اُدّھار سبھا گوروَدت بھون لاہور کے پربندھ میں دلت جاتیوں میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے مختلف مقامات پر اُتسووں کا پربندھ کیا گیا۔ جن میں سینکڑوں شدھ ہوئے آریہ بھائی و بہنیں اردگرد کے دیہات سے شامل ہوتے رہے۔

پہلا جلسہ بمقام موضع کوٹھی چاک تحصیل پٹھانکوٹ تاریخ ۱۸-۱۹ مگھر منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت رام سروپ جی۔ سوامی کلیانند جی مہاشہ سنت رام جی۔ لالہ کشمیرا مل جی اُپدیشکان و مہاشہ بیر چند جی و مہاشہ درگا داس و مہاشہ امر ناتھ بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے شامل ہوئے۔ اور سینکڑوں نر ناری گرد و نواح کے دیہات سے اُپدیش سننے کے لئے ہر دو روز آتے رہے۔

اس جلسہ میں گاؤں کے ذیلدار چودھری منگل سنگھ جی و چودھری لام سنگھ و دیگر معزز راجپوتوں نے بھی اپنی شمولیت سے اُتسو کی شوبھا کو بڑھایا۔ جس سے شدھ ہوئے آریہ بھائیوں کو بڑا اُتساہ ملا کسی پرکار کی چھوت چھات نہ تھی۔

دوسرا جلسہ موضع ماڑی مدین ریاست جموں تحصیل بسرانگرییں ۲۱-۲۲ مگھر کو رچایا گیا۔ مذکورہ بالا اُپدیشکان کی ساری پارٹی تاریخ مقررہ سے پہلے روز شام کو وہاں پہنچ گئی۔ ان کے علاوہ مہاشہ اچھر چند و شیودت جی بھجنیک اور ۳ گئے آریہ بھائیوں نے اپنے ذیلداران کا ہن چند و کیور نے تمام مہمانوں کی بڑی اچھی طرح سے خاطر تواضع کی۔ یہ گرام ایک قصبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

پہلے روز پربھات کال تمام گاؤں میں نگر کیرتن کیا گیا۔ بعد دوپہر اُپدیشوں کا پربندھ کھلے میدان میں کیا گیا۔ اردگرد کے دیہات سے سینکڑوں نر ناری اُپدیش سننے کے لئے آئے۔ علاقہ کے ذیلدار چودھری لکھمی چند جی۔ چودھری بیر بل و دیگر راجپوت صاحبان و بازار کے سب دوکانداروں نے بڑی خوشی سے [illegible] کر جلسہ کی رونق بڑھائی۔ رات کو بھجنوں بازار پرچار کیا گیا۔

[illegible] گرام نواسیوں کی درخواست پر بازار کے [illegible] جہاں ایک [illegible] پرچار کا پربندھ کیا گیا۔ [illegible] پنڈت گیا دھر نامی سے [illegible] پرشاد [illegible] شاستراتھ

میں ذیلدار صاحب و پولیس نے انتظام میں خاص مدد کی۔ اور سینکڑوں حاضرین پر اس شاستراتھ کا بڑا اتم پربھاؤ پڑا۔

اس اُتسو میں آریوں کی ایک بھاری کانفرنس ہوئی۔ جس میں اچھوت جاتیوں کے ساتھ خاص خسروانہ عنایات اور تعلیم سے بہرہ ور ہونے اور عام کنوؤں سے پانی پینے کی اجازت کی خاص رعایات کے لئے سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر والئے جموں و کشمیر کے شکریہ کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

تیسرا جلسہ موضع کوٹھ برہمنان ضلع کٹھوعہ میں ۲۳-۲۴ مگھر کو رچایا گیا۔ اور وہاں بھی بھاری تعداد میں گرد و نواح کے دیہات سے سب جاتیوں کے لوگ سمیلت ہوئے۔ اور سینکڑوں استری پرشوں نے آریہ سماج کے سندیش کو بڑی شانتی سے سنا۔ وہاں پر بھی گاؤں کے راجپوت زمیندار و برہمن لوگ جلسہ میں شامل ہوتے۔ مگر گاؤں کے کچھ زمیندار و برہمن لوگوں کو عام مجمع سے جدا بیٹھے دیکھ کر موضع جگیا ٹیں کے ایک مانیہ ور پنڈت سنت رام جی چھوت چھات کے خیال سے بالاتر ہو کر پلیٹ فارم پر آ گئے۔ اور آپ نے جاتیوں کے تمام لوگوں کو نہایت میٹھے شبدوں میں اس چھوت چھات کو ترک کرنے کی تلقین کی۔ جس کا سب لوگوں پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔

چوتھا جلسہ موضع رکھالماں میں تاریخ ۲۵-۲۶ مگھر کو اور پانچواں موضع دبنال تحصیل پٹھانکوٹ میں ۲۷-۲۸ مگھر کو بڑے دھوم دھام سے رچے گئے۔ ان اُتسووں پر بھی گرد و نواح کے دیہات سے بہت سے نر ناری اکٹھے ہوئے۔ راجپوت برہمن و انیہ جاتیوں کے لوگ بھی بڑے پریم سے اُپدیشوں و بھجنوں کو سنتے رہے۔ اور خاص طور پر پربھاوت ہوئے۔

ان تمام اُتسووں میں [illegible] ایک اہم قابل ذکر بات یہ دیکھی گئی [illegible] دیہات میں راجپوت [illegible] آدی اونچی جاتیوں کے سمجھدار لوگوں میں اپنے دلت بھائیوں کے لئے پریم کا بھاؤ بڑھ رہا ہے۔ نفرت دور ہو رہی ہے۔ چھوت چھات اُڑتی جا رہی ہے۔ کھیتی باڑی آدی کے کاموں میں بڑی جاتیوں کے لوگ کھلے طور پر ان لوگوں سے چھوتے ہیں۔ اور انہیں اونچا کرنے میں عموماً ہر طرح سہایتا کرتے ہیں۔

مردم شماری کے کاغذات کی خانہ پُری کے متعلق سرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہدایات سب لوگوں کو سنائی گئیں اور پرچیاں تقسیم کی گئیں۔

ہر جگہ ہمارے آریہ بھائیوں نے اُپدیشک صاحبان کا بڑے پریم سے سواگت کیا۔ اور دلت اُدّھار فنڈ کے لئے مبلغ چھبیس روپیہ نقد سب جگہوں سے پراپت ہوئے۔

اُردو چاند کا ایڈیٹر نمبر

ہمارا ہمعصر چاند کو ہندی صحافت میں جو شہرت حاصل ہے۔ اُردو چاند بھی اپنی زندگی کے پہلے سال میں ہی اس کے حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھا رہا ہے اس کا ایڈیٹر نمبر ہمارے سامنے ہے۔ یہ کوئی ساڑھے چار سو صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔ جس میں مضامین نظموں۔ کہانیوں۔ ڈراموں وغیرہ کی تعداد پونے دو سو تک پہنچتی ہے۔ جن میں کئی درحقیقت کام کی چیز ہیں۔ چار سہ رنگی تصاویر کے علاوہ ساری بلاک کی تصاویر کی تعداد ۱۳۵ کے قریب ہے۔ اور کارٹون اس کے علاوہ ہیں۔ 'چاند' ہندو ملکیت اور ہندو ایڈیٹری میں نکلتا ہے۔ لیکن اس کے صفحوں پر زیادہ تر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ اس لئے یہ قدرتی ہے۔ کہ ہندو تہذیب کی بجائے اس کے ذریعہ زیادہ تر مسلم کلچر کا پرچار ہو۔ نمبر زیر ریویو کو ہی لو۔ اس میں ۱۷۵ مضامین میں سے ۱۳۵ اسلامی قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔ نمبر میں ۱۲۷ [illegible] تصاویر ہیں۔ جن میں سے ۱۰۳ تو یقینی طور پر مسلمانوں کی ہیں۔ اس سے ایک بات مطلب کی ضرور معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ اسلام تصویر کشی کو منع کرتا ہے۔ لیکن 'چاند' کی تصاویر بتاتی ہیں۔ کہ اسلامی شریعت مسلمانوں کے دلوں سے کس طرح اُتر رہی ہے۔ اہل قلم ہی ہیں۔ جو کسی جماعت کے اصل نمائندے کہے جا سکتے ہیں۔ اگر اسلام کے حقیقی نمائندے مسلم اہل قلم کے طرز عمل سے اسلامی شریعت کے مستقبل کا اندازہ لگانا ہو تو یہ کہنا مشکل نہیں۔ کہ یہ بہت حد تک تاریک ہے اور اس حقیقت کو بے نقاب کرنے [illegible] اُردو چاند

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

مسلمانی مذہب کی رُو سے مرزا غلام احمد صاحب کے نبی ہیں۔ اور مرزا محمود احمد اُن کے خلیفہ۔ یہ ان کا دینی رشتہ ہے۔ لیکن اُن کا دُنیاوی رشتہ بھی نہایت نزدیکی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد باپ ہیں۔ اور مرزا محمود احمد بیٹے۔ ان دینی اور دُنیاوی قریب ترین رشتوں کے ہوتے ان کے بعض عقائد میں اُتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا مشرق اور مغرب میں ؛

حضرت محمد کے متعلق اُن کے عقیدہ کو وہ توضیح مرام، میں باپ کا کہنا ہے " اور یہ کیفیت دُنیا میں صرف ایک انسان کو ملی ہے۔ جو انسان کامل ہے۔ جس میں تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے۔ اور دائرہ استعداد اور بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے"

اس عقیدہ کو مرزا غلام احمد نے اپنی ذات تک محدود رہنے نہیں دیا۔ حاشیہ پر لکھ دیا (مطلب کی باتیں مرزا صاحب عموماً حاشیہ پر ہی لکھا کرتے تھے)

" یہ میری طرف سے اجتہادی خیال نہیں۔ بلکہ الہامی طور پر خدا نے مجھ پر کھولا ہے"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳ میں اس کی یوں تصدیق کی گئی ہے " ان نبیوں کو ابراہیم - اسحق - اسمٰعیل - یعقوب - یوسف - موسیٰ داؤد - عیسیٰ (پہلے نبیوں کی کتابوں میں پیشگوئی کر کے پکارا گیا ہے اور ہمارے نبی کو بعض پیشگوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے"

جب حضرت محمد خدا کے درجہ کو پہنچ گئے۔ تو مرزا غلام احمد کے مذہب میں اُن کے درجہ پر کسی اور بشر کا پہنچنا کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن مرزا محمود احمد کا مذہب کچھ اور ہی ہے "پیغام صلح" "الفضل" ۱۷ جولائی ۲۲ء کے حوالہ سے اسے اس طرح پیش کرتا ہے ؛

" یہ بالکل صحیح بات ہے۔ کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے"

امر زیر بحث یہ نہیں۔ کہ کس کا عقیدہ ٹھیک ہے۔ اور کس کا غلط۔ مرضی ہے۔ کہ ایک سلسلہ کے دو پیروؤں کے عقیدہ میں کتنا بھاری اختلاف ہے "رسول" تو کہتا ہے۔ کہ محمد صاحب کو خدا تک کر کے پکارا گیا ہے۔ اور کوئی شخص اس کے درجہ تک پہنچ نہیں سکتا۔ لیکن خلیفہ کہتا ہے۔ کہ حضرت محمد کے درجہ تک پہنچنا کیسا۔ انسان اس سے آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔ ہاں کوئی یہ پوچھے۔ تو ان دونوں میں سے کونسا عقیدہ صداقت کے قریب ہے۔ تو ہمارا ہاتھ مرزا محمود احمد کے حق میں ہی اُٹھے گا۔ کیونکہ حضرت محمد صاحب کو بزرگی حاصل ہے۔ تو ان کے کرموں کی ہی طفیل۔ جو شخص ان سے بھی اچھے کرم کرے گا وہ اُن سے آگے جا سکتا ہے۔ اور ظاہر اً یہی مطلب مرزا محمود احمد کا ہے لیکن بیعام ہم کو اُن کی یہ پوزیشن قابل اعتراض معلوم ہوتی ہے اور وہ اسے پیر پرستی کا کرشمہ گردانتا ہے۔ اس بنا پر کہ فوائد کی غرض و غایت بلا شرکت غیرے حضرت مسیح موعود کی نبوت قائم کرنا ہے ؛

نیز حضرت محمد کے مقابلہ پر دوسرے کامل انسانوں کے لاسنے کا تذکرہ "پیغام" نے اپنی ۲۴ دسمبر کی اشاعت میں مرزا محمود پر خالقو

کیا۔ نہی اسی سے خود اپنی اس اشاعت میں سرزد ہُوا ہے چنانچہ مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچ کر لکھا ہے :-

رہبر کامل شہنشاہ فقیر و اولیا
سرزمین قادیان سے دفعتہً پیدا ہُوا

اگر رہبر کامل حضرت محمد صاحب ہیں۔ اور کوئی اس درجہ کو پہنچ نہیں سکتا۔ تو "پیغام" بتائے۔ کہ سرزمین قادیان میں دوسرا رہبر کامل اور فقیروں اور ولیوں کے شہنشاہ پیدا کرنے کی قابلیت کیسے آگئی۔ بات تو ایک ہی ہوئی۔ اگر مرزا محمود کی غرض و غایت مرزا غلام احمد کو تمام نبیوں سے افضل قرار دینے کی ہے۔ تو تم نے بھی تو انہی حضرت کو رہبر کامل اور شہنشاہ اولیا قرار دے دیا ؛

ٹرینیڈاڈ سے کسی احمدی نامہ نگار نے "پیغام صلح" کو لکھا ہے۔ کہ "یہاں ہندوستان سے ایک ریلوے ریٹائرڈ اننت رام آئے ہوئے ہیں۔ اپنے لیکچر میں مسلمانوں کی ہجو کرتے ہیں۔ اور آنحضرت کی بدگوئی پر کمر باندھی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر کسی کے شکم میں دو ٹکڑے روٹی کے مسلمانوں کے پیغمبر کی بدگوئی کرنے سے چلے جاتے ہیں۔ تو ہمارے محمد کا کیا بگڑتا ہے"

پیغام کو اپنے ہی نامہ نگار کے یہ الفاظ معلوم ہوتا ہے تیر کی طرح لگے ہیں وہ چلا اُٹھا ہے "نہ نہ یہ خیال صحیح نہیں۔ مسلمانوں کو اپنی غیرت مذہبی سے کام لینا چاہئے"۔ کس طرح ؟ کیا اسی طرح جس طرح عبد الرشید - خدا بخش اور علم دین وغیرہ نے لیا۔ اگر حضرت پیغام کا یہی مطلب ہے۔ تو اُسے معلوم ہونا چاہیے۔ کہ نہ ٹرینیڈاڈ ہندوستان ہے۔ اور نہ اننت رام ہندو ؛

ہندو تو ٹھیرے مورتی پوجک۔ انہیں مورتیوں کے ساتھ مورتیوں کے مندروں کی زمین سے بھی وابستگی ہو۔ تو وہ اپنے عقیدے کی بدولت قابل معافی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہندی مسلمان جو توحید پرستی کا دعوےٰ رکھتے ہیں۔ انہیں مسجد مسل کی زمین سے عقیدت کس اصول قرآنی کی بنا پر ہے۔ اگر نہیں تو انقلاب نے کسی مسلمان کے اس قول کو خدا کے گھر کی توہین کیوں قرار دیا۔ کہ مساجد کے آثار اور اگر کوئی کتب خانہ یا شفا خانہ بنانے والا ہو۔ تو مسلمانوں کو ان آثار کا انہدام گوارا کر لینا چاہیئے ؛

ہندی براہین مسلمان جس بات کو خدا کے گھر کی توہین قرار دیتا ہے۔ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ ٹرکی کی آزاد مسلمان حکومت اُسے ثواب میں داخل سمجھتی ہے۔ کیونکہ وہاں حکومت کے حکم سے کئی مساجد کے آثار پر ایسی عمارتوں کی بنیادیں اٹھائی گئی ہیں۔ جنہیں مساجد سے زیادہ سود مند سمجھا گیا ہے اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہندوستان اور ٹرکی کے اسلام

اور اسلام میں جو جھگڑے ہیں اس میں سچائی پر کون ہے۔ ہندی اسلام جسے خدا کی نسبت زمین کے ذرات انیٹوں اور پتھروں سے زیادہ وابستگی ہے۔ یا ٹرکی کا اسلام جس کا مسلک ان چیزوں سے فائدہ اُٹھانے تک ہی محدود ہے ؛

انسانی مذاہب یکساں طور پر اس امر کے محتاج ہیں کہ انہیں انسانی شہادتیں میسر ہوں۔ آپ دیو سماجیوں کے جرائد دیکھیں۔ یا قادیانیوں کے اخبارات کو۔ ان میں اس قسم کے بیان بکثرت ملیں گے۔ کہ میں دیو سماجی کیسے ہوا۔ میں احمدی کیسے بنا ؟ اور اس میں اپنے پہلے مذاہب اور اس کے علماء کی توہین ہوگی۔ گذشتہ دنوں ایک مسلمان اپنے احمدی چچا کی ترغیب پر احمدی بنا۔ اور اسلام سے مرتد ہونے کی وجہ دی۔ کہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ امام مہدی کے وقت مولوی اور علماء بدترین مخلوق ہونگے۔ اس لئے ضروری ہے کہ امام مہدی کا وقت یہی ہو اور قادیانی فاروق (۷ دسمبر ۳۰ء) نے اسے خوب تشہیر دی ہے ؛

آریہ سماج نے چھوڈانی کے سایتاک ست سنگ میں مہاشہ کرشن جی کی تقریر کے مقصد کو سمجھنے کی نااہلیت کی وجہ سے ایک مقامی اخبار نے جو غلط بات ان سے منسوب کی۔ اس سے لائل پور کا پورانک معاصر متاثر ہو کر آریہ سماجیوں کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ ہندو کی بجائے ویدک دھرمی لکھوانے کی کسی بھی حالت میں غلطی نہ کرنا۔ ایک پورانک اخبار اور اس کا آریہ سماجیوں کو مشورہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُسے اپنا منصب سمجھنے میں دھوکا ہو رہا ہے۔ اور پھر اس کا وید پریم دیکھئے کہ وہ ویدک دھرمی کہلانے کو غلطی قرار دیتا ہے۔ وہ پرچہ جو پرتیک سناتنی پورانک پرماتما کے گیان کا نام دیتا ہے۔ پرماتما کے گیان سے منسوب ہونے کو غلطی قرار دینے والے کے دماغ میں ضرور خرابی ہے۔ اور اس کی جگہ کسی اخبار کی سمپادک کی گدی نہیں۔ دماغی امراض کے کسی شفا خانہ کی کوئی کوٹھڑی ہی ہو سکتی ہے ؛

اسلامی عقائد میں تصویر کشی کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اسے گناہ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن قادیانیوں نے اس معاملہ میں بھی اسلام سے سرکشی شروع کر دی۔ چنانچہ کسی اور کا غیر انہیں خود امام جماعت قادیان مرزا محمود احمد کی تقریر سن رائز ۱۹ دسمبر کے پہلے صفحہ پر دی گئی ہے۔ سن رائز قادیان سے سلسلہ کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ تصویر مرزا صاحب کے ایما سے چھاپی گئی ہے۔ اگر ایما سے چھاپی گئی ہے۔ تو یقینی ہے کہ مرزا صاحب تصویر کشی کو گناہ نہیں سمجھتے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کے اس ذہنی عقیدہ کی خلاف ورزی پر قادیانیت اپنی صفائی میں اسلام کی توڑ مروڑ کیسے کرتی ہے اور پیغام اس کو کس طرح آڑے ہاتھوں لیتا ہے ؛

کیا آپ نے پرکاش کے لئے نئے سال میں نئے خریدار بنانے کی کوشش کی ؟ اگر نہیں تو اب ضرور اس کے لئے نئے خریدار بنانے کا یتن کریں ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسلم اخبارات کی سیر

قادیان میں جدید رسول

"مرزا صاحب قادیانی نے اپنی حیثیات کا ذکر یوں کیا ہے

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

(دُرِّ ثمین اردو)

اس میں آپ نے اپنا لقب آدم بھی رکھا ہے۔ میاں محمود خلیفہ قادیان نے سورۂ جمعہ کی درسی تقریر میں بتایا ہے۔ کہ مرزا صاحب دورِ جدید کے آدم ہیں۔ جس طرح پہلے آدم کی نسل سے انبیاء پیدا ہوتے تھے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے اتباع سے بھی انبیاء باکمال پیدا ہوں گے (الفضل)

اسی طرح اخبار الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں لکھا تھا۔ کہ احمدیہ جماعت میں آئندہ کو اولو العزم نبی پیدا ہوں گے" (الفضل خاتم النبیین نمبر اول ص۱۵) پس ان تمہیدوں کا نتیجہ نکل آیا۔ کہ قادیان ہی میں مرزا صاحب کے مریدوں میں سے ایک شخص پیدا ہو گیا۔ جس نے اعلان کر دیا۔ کہ

"مسیح موعود میں ہوں۔ منارہ بیضاء کے قریب میں اترا ہوں"

آپ نے اپنا کلمہ بھی نیا ایجاد کیا ہے۔ یہ صاحب کابلی ہیں۔ آپ کا نام احمد نور ہے۔ آپ مرزا صاحب کے ارشد مریدوں میں سے ہیں۔ آج تک قادیان ہی میں رہتے ہیں۔ سُنا گیا ہے۔ کہ ذاکر شاغل ہیں۔ مرزائی جماعت ان کو نیک مگر ماؤف الدماغ کہتے ہیں۔ ان صاحب کے ماننے والے بھی چند آدمی ہو گئے ہیں جو ان کی رسالت کی تبلیغ بذریعہ پریس کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس کا ضروری حصہ درج ذیل ہے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ احمد نور رسول اللّٰہ

اے جاں مجو! میں ایک غریب انسان ہوں۔ میں تمہارے واسطے خیر خواہ اور ناصح دین اور رسول اللہ کی طرف سے پکارا گیا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ رسول مقرر کیا گیا ہوں۔ جس کا سفید منارہ سے نازل ہونا محمد علیہ السلام نے خبر دی تھی۔ اب رسول کریم جن پر قرآن شریف نازل ہوا تھا۔ وہ میرے پاس چند انبیاؤں کے ساتھ آئے۔ اور خبر دی۔ کہ تم وہ موعود نبی ہو۔ اور رسول ہو۔ کہ جس پر قرآن کا نازل ہونا تاریخ احمد ہوا تھا۔ اے احمد نور تم وہ رسول ہو کہ تم کو اللہ نے ہمارے سامنے نازل کیا۔ اس سفید منارہ سے جو کہ مقام قادیان میں ہے۔ اور تم پر قرآن ثانیاً نازل ہوتا ہے۔ اور ہم کو تمہارے واسطے پر اللہ نے اس لئے حاضر کیا ہے کہ قرآن میں یہ پیشگوئی ہے۔ ہم اس کو پورا کرنے کے واسطے آئے ہیں۔ اور وہ پیشگوئی یہ ہے۔ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ یعنی انبیاؤں کو وقت دیا جائے گا۔ موعود کے نزول کی حاضری پر تاکہ انبیاء حاضر ہو جائیں اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اور موعود کا ایک اثر الانبیاء ہے۔ اُسے بھی تاکہ انبیاؤں کی سچائی ظاہر کرے۔ اور وہ انبیاؤں کے مقاصد بجا لائے۔ رسوا ہے۔ لوگو میں موعود رسول ہوں۔ جو کہ اللہ کی طرف سے سفید منارہ سے میرا نازل ہونا ضروری تھا۔ اور قرآن ستاروں سے لانا ضروری تھا ہو چکا۔

کو اے بھائیو! میں قدرت ثانی ہوں۔ اور قدرت اول میرے مسیح علیہ السلام ہے۔ اور مسیح علیہ السلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ قدرت ثانی ہیں۔ محمد علیہ السلام کی اُمت کے حق میں اور محمد علیہ السلام قدرت ثانی ہیں۔ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حق میں اور عیسیٰ علیہ السلام قدرت ثانی ہیں موسیٰ کے حق میں۔ یعنی موسیٰ کی اُمت ختم ہو گئی۔ عیسیٰ ابن مریم کی آواز کے انکار سے اور عیسیٰ کی اُمت مر گئی۔ اور ختم ہو گئی۔ محمد علیہ السلام کی آواز کے انکار کی وجہ سے اور محمد علیہ السلام کی اُمت مر گئی اور ختم ہو گئی۔ مسیح مرزا غلام احمد قادیانی کی آواز کے انکار سے اور مسیح کی اُمت مر گئی۔ اور ختم ہو گئی۔ احمد نور علیہ السلام کے انکار کی آواز سے ۔ ۔ ۔ ۔

سو اے مومنو! اس زمانہ میں اللہ کا زندہ رسول ہوں۔ اللہ کی وحدت میرے ساتھ وابستہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ تم بھی وابستہ کرو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ و لا الٰہ الا اللہ احمد نور رسول اللہ اس پر عمل کرو۔ یعنی میرا ماننا اور میرے ماقبل پر ایمان لانا تمہارے ایمان کا جزو ہے۔ اور تمہارے نیک عمل اب موقوف ہیں میرے ایمان پر"

(اہل حدیث ۲۶ دسمبر)

قبروں سے مرادیں

"مزاروں اور مقبروں کے متعلق ہمارا جو کچھ عقیدہ ہے وہ ہم نے آج تک کسی سے نہیں چھپایا۔ ہم اپنے مشاہدے کی بنا پر ہمیشہ لکھتے ہیں۔ اور آج پھر اس کا اعادہ کرتے ہیں۔ کہ ان مقابر پر جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ شریعت غرّائے مصطفوی کے بالکل خلاف ہے۔ خدا کو چھوڑ کر بندوں سے بلکہ بندوں کی قبروں سے مرادیں طلب کی جاتی ہیں۔ رقص و سرود کی محفلیں گرم ہوتی ہیں۔ بنے ہوئے پیر اور جھوٹے فقیر بزرگوں کی استخوان فروشی کر کے اپنی انگیٹھی گرم کرتے ہیں۔ آقائے دو عالم نے زیارت قبور کے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ ان سے (ان) مزارات و مقابر کے زائرین بالکل بے خبر ہیں۔ اور اپنی جہالت کی وجہ سے دینِ توحید کو شرک آلود کر کے دنیا میں رسوا کر رہے ہیں۔

یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کے کہنے سے ہم کبھی باز نہیں رہ سکتے۔ اور کوئی پیرزادہ ہمیں اعلاء کلمۃ الحق سے نہیں روک سکتا"۔ (انقلاب ۲۷ دسمبر)

مجاہدینِ قادیان کا جہاد مسیح موعود کے خلاف

"حضرت مسیح موعود کے عقائد کے خلاف انہوں نے عقائد تراشے۔ ان کے اقوال کے خلاف اقوال گھڑے۔ ان (مرزا صاحب) کے طریق عمل اور نصب العین یعنی اشاعت اسلام کو چھوڑ کر سیاست کے کارِ خاص میں یہ منہمک ہوئے۔ اللہ کی شان ہے کہ اب حضرت مسیح موعود کے طرزِ کلام کا تتبع بھی ان کو تمسخر اور استہزا معلوم ہوتا ہے۔ لے دے کر اب ان مجاہدین قادیان کا جہاد حضرت مسیح موعود کے خلاف ہی رہ گیا ہے۔ ورنہ غیر مذاہب کے بالمقابل تو قادیان کا بوچڑ خانہ ان کی جہادی سپرٹ کا مُدت سے زچہ گرہ ہے۔ بوچڑ خانہ کے انہدام پر ان کا غازی مجاہدین اور ان کے پیر جی نے وہ شور مچایا۔ کہ ہم نے سمجھا۔ قادیانیوں کا ہر ایک گھر بوچڑ خانہ ہی بن جائے گا۔ مگر اب تک اس جہادی سپرٹ کا قادیان میں سے دیوالہ ہی نکلا ہوا دکھائی دیا"۔

عیسائی دُنیا سے ایک سوال

"اس موقعہ پر ہم خدا کے اس برگزیدہ انسان کا جس نے دلائل اور براہین سے عیسائیت کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر رکھ دیا اور جس نے اپنے پیروؤں کو اس میدان میں کھڑے کر کے ایسے ہتھیاروں سے مسلح کر دیا۔ جن کی کاٹ کا کوئی علاج نہیں۔ تثلیث کے متعلق بتایا ہوا صرف ایک سوال پیش کرتے ہیں۔ اور نہ صرف نور افشاں سے بلکہ ساری عیسائی دُنیا سے اس کا جواب طلب کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا یسوع مسیح ناطق خدا ہے یا غیر ناطق۔ اگر غیر ناطق ہے۔ تو اس کا گونگا ہونا ہی اس کے ابطال کی دلیل ہے لیکن اگر وہ ناطق ہے۔ تو پھر اس کو ہمارے مقابلہ پر بُلا کر دکھاؤ اور اس سے ایسی باتیں سُن کر دُنیا کے سامنے پیش کرو جن سے سمجھا جائے۔ کہ انسانی مقدرت اور طاقت سے باہر ہیں۔ یعنی عظیم الشان پیشین گوئیاں اور آئندہ کی غیب۔ ایسی پیش گوئیاں جن میں قیافہ اور فراست کو دخل نہ ہو۔ بلکہ وہ انسانی طاقت اور فراست سے بالاتر ہوں"۔ (الفضل ۲۳ دسمبر)

اصولِ دین پر ہاتھ صاف کر دیئے!

"میرے مطمح نظر خلیفہ قادیان ہیں۔ جو اپنے مخصوص دعاوی اور تخیل کی وجہ سے نرالی شان رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی شہرت کا یہی راز سمجھ رکھا ہے۔ کہ اتحاد اور اجتماع ملّت سے انحراف کر کے انفرادی حیثیت قائم کی جاسکے۔ اس کے لئے وہ عجیب و غریب مسلک سوچتے رہتے ہیں۔ اگر وہ فروعات تک اپنی موشگافیاں محدود رکھتے تو عذر ہو سکتا تھا۔ کہ مثل دیگر فرقہ ہائے اسلام اس فرقہ کا اختلاف بھی اجتہاد تک ہی محدود ہے۔ مگر انہوں نے تو مسائل مہمہ یعنی اصول دین پر ہاتھ صاف کر دیئے ہیں۔ چند شواہد مثالاً عرض کئے جاتے ہیں:۔

(۱) روئے زمین کے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ (آئینہ صداقت ص۳۵)

(۲) جو ان کو (مرزا صاحب کو) سچا تو سمجھتا ہے۔ مگر بیعت نہیں کی وہ بھی کافر ہے (تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۱۱ء)

(۳) ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں (انوارِ خلافت ص۹۰)

(۴) ایک غیر احمدی کا فرض ہے۔ کہ جب تک وہ بیعت میں داخل نہ ہو۔ مسیح موعود اور اس کے متبعین کو مسلمان نہ سمجھے۔ (منقول از میاں صاحب مندرجہ اخبار فاروق مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۶ء)

ناظرین اوپر کے چار حوالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ میاں صاحب کا منشاء اس کلام سے اتحاد بین المسلمین ہے یا نفاق بین المسلمین"۔ (پیغام صلح ۱۹ دسمبر)

پیرکاش میں اشتہار دے کر آپ بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Di

مسجد کے سامنے باجہ بجانے کا حق
ہائی کورٹ الہ آباد نے تسلیم کر لیا

ہندوستان میں مسلمانوں کو آئے صدیاں ہوگئیں - اس عرصہ میں قریباً ہر ایک شہر اور قصبہ میں انکی مسجدیں ایسی جگہوں پر بنیں جو پبلک راستوں کے قریب ہیں - ہندو عام طور پر پبلک راستوں کو اپنی ذاتی انفرادی اور اجتماعی ضروریات کے لئے استعمال کرتے رہے - باجے بھی بجاتے رہے - آتشبازی بھی چلاتے رہے - مذہبی اور مجلسی رسوم کی ادائیگی کے لئے بھجن کیرتن بھی کرتے رہے - لیکن کبھی کسی کو اعتراض کا موقعہ نہ ملا - نہ کسی نے قرآن خوانی میں خلل کا عذر پیش کیا - نہ نماز میں رکاوٹ کا - لیکن تحریک خلافت کی بدولت مسلمانوں میں جو اسلامی حکومت کا جذبہ پیدا ہوا - اس کے ماتحت مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کے بہانہ ہندوؤں پر وہ مظالم روا رکھے - جو انسانیت پر بھاری دھبہ ہیں - ان لوگوں کا دعوےٰ تھا - کہ جس جگہ مسجد بن جائے - اس کے گرد و نواح میں کسی شخص کو باجا بجانے کا تو کیا - اونچا سانس لینے کا بھی حق نہیں - لیکن الہ آباد ہائی کورٹ نے اُن کے اس دعوے کو اپنے اہم فیصلہ کے ذریعے جھٹلا دیا ہے - اور اس فیصلہ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے - کہ فیصلہ دینے والے ججوں میں ایک انگریز جج ہے اور دوسرا مسلمان ہندو جج کوئی نہیں - فیصلہ اہم ہے - اس لئے پرکاش کے پاٹھکوں کے لئے اس کا ضروری حصہ دیا جاتا ہے ؛

واقعہ یوں ہے - کہ بہادر گنج ضلع غازی پور کے ہندوؤں نے سب جج کی عدالت میں دعوےٰ دائر کیا - کہ اس بات کا فیصلہ کیا جائے - کہ انہیں بہادر گنج کے گلی کوچوں میں باجہ وغیرہ کے ساتھ جلوس وغیرہ نکالنے اور جلوس کو قصبہ کی جامع مسجد اور دوسری مساجد کے آگے آزادی سے گذارنے کا حق ہے یا نہیں - کیونکہ محمد جلیل خان وغیرہ مدعیان نے روکا ہے - عدالت نے ہندو مدعیان کے حق میں فیصلہ دیا - مگر مدعا علیہان نے ہائی کورٹ میں اس حکم کے خلاف اپیل دائر کی - اس پر جسٹس سلیمان اور جسٹس ینگ نے اپنے فیصلہ میں لکھا - کہ مدعا علیہان نے اپیل کی ہے - مسٹر اندو نرائن کے پیروکار ہیں - ان کا مطالبہ ہے کہ رسپانڈنٹوں کو باجہ سمیت جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی جائے - اور انہیں مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی ممانعت کر دی جائے - کیونکہ باجے کی آواز سے مسلمانوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے - اس کے ساتھ ہی انہیں اپنے معاہدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلوس نکالنے کا حق حاصل نہیں ؛

حقوق شہریت کی تعریف

فاضل ججان نے آگے چل کر لکھا ہے - کہ حکام نے پارٹیوں کے حقوق کی جو تعریف کی وہ درست ہے - لیکن یہ بدقسمتی ہے - کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کوئی باعزت سمجھوتہ نہیں ہونے دیتی - اور اب عدالتوں کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا گیا ہے - اگر دونوں پارٹیاں باعزت سمجھوتہ کرنا چاہتیں تو ایسا آسانی سے ہو سکتا تھا - حالات کے مطابق نماز کے وقت میں تبدیلی کی جا سکتی ہے - یا جلوس کا وقت تبدیل کیا جا سکتا ہے - لیکن چونکہ سابقہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی گئی ہے - اس لئے یہ ضروری ہے - کہ اس مسئلہ کا آخری فیصلہ ہو جائے - ہر ایک فرقہ کے افراد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے رواج کے مطابق مذہبی جلوس نکالے - یہ ایک جدی حق ہے - جس کے متعلق کوئی ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہے - اگر ایسا نہ ہو تو بھی قانونی طور پر جلوس وغیرہ نکالنے کا حق ہو سکتا ہے - یہ ایک کھلا اور تسلیم شدہ حق ہے - اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ اس حق کا کچھ عرصہ سے استعمال کیا جا رہا ہے یا نہیں - اس میں ہر ایک شخص کو آزادی حاصل ہے - اس لئے یہ سوال قابل غور نہیں ہے - کہ آیا مذہبی جلوس نکالنے کا رواج پرچلت ہے - یا نہیں - یا اگر پرچلت ہے - تو کب سے؟ پبلک راستے یا سرکاری سڑکیں آمد و رفت کے لئے تعمیر کی گئی ہیں - ہر ایک شہری کو حق ہے - کہ وہ ان کا جائز استعمال کرے - لیکن وہ اسے مکمل طور پر پوجا کے لئے استعمال نہیں کر سکتا - کیونکہ ہر ایک فرقہ کے افراد کو پبلک سڑکوں پر مذہبی جلوس نکالنے کا حق ہے بشرطیکہ آمد و رفت میں دوسروں کے آرام میں ناجائز طور پر مداخلت نہ کی گئی ہو - کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں - کہ وہ اس راستہ کو بالکل بند کر دے - اور کسی دوسرے کو اس طرف سے گذرنے کی ممانعت کر دے - حکام پولیس کا فرض ہے - کہ وہ دیکھیں - کہ پبلک سڑکوں کا جائز اور صحیح طور پر استعمال ہو رہا ہے - اور حالات کے مطابق ضروری احکام جاری کریں - مجسٹریٹوں کو بھی ایسے احکام جاری کرنے کا اختیار ہے - دیوانی عدالتوں کو مجسٹریٹ کے کسی حکم پر نکتہ چینی کرنے کی ضرورت نہیں - خواہ وہ حالات کے مطابق ایسا ہی حکم جاری کرائے - جس کی رو سے وہ ناجائز طور پر کسی شہری کو پبلک سڑک کے استعمال کے صحیح حق سے محروم کر دیتا ہے یہ اس کا اپنا تعلق ہے - دیوانی عدالت کے بس کا یہ معاملہ نہیں - کہ پبلک سڑکوں پر کس شخص کو کہاں تک حق حاصل ہے یہ مجسٹریٹ کا فرض ہے - کہ وہ دیکھے - کہ کوئی فرقہ دوسروں کو سڑکوں کا جائز استعمال کرنے سے روک تو نہیں رہا - باجہ سمیت جلوس نکالنے کا خواہ وہ مذہبی جلوس ہو یا دوسرا ہر ایک فرقہ کو اختیار ہے - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سڑک کو ہی پوجا کے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے ؛

مندروں اور مسجدوں کے پجاریوں کو حق نہیں - کہ وہ اہل جلوس کو سڑک پر باجہ بجانے سے روکیں - اور یہ اعتراض کریں - کہ مندر یا مسجد میں پوجا ہو رہی ہے - اس لئے باجہ نہ بجایا جائے - اگر باجہ خواہ مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لئے بجایا جاتا ہے - یا ویسے کسی دوسرے کے مذہبی جذبات میں دست اندازی کرتا ہے - تو یہ اعتراض وزن دار نہیں قرار دیا جا سکتا - اور نہ ہی تسلیم کیا جا سکتا ہے - باجہ روکنا بھی تو دوسری قوم کے جذبات کو مشتعل کرے گا - اگر باجہ بجانے سے مندر کے اندر بیٹھ کر کسی فرقہ کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے - تو اس طرح ان لوگوں کو بھی چوٹ پہنچتی ہے - جن کو باجہ بند کرنے کے لئے کہا جاتا ہے - اس لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے - کہ باجہ بجانا بند کر دے - ہر ایک شہری کو اپنے حقوق شہریت کا جائز استعمال کرنے کا حق حاصل ہے - اُسے جائز حق سے روکا نہیں جا سکتا ؛

فاضل ججان نے آگے چل کر ایک مقدمہ کا حوالہ دیا - جس میں مسٹر جسٹس سنہا نے فیصلہ کیا تھا - کہ اگرچہ قربانی گائے کا حق حاصل ہے - لیکن کسی کو یہ اختیار نہیں - کہ وہ اس حق کو ناجائز طور پر استعمال کرے - اور ایسا مظاہرہ کرے - جس سے دوسروں کے جذبات مشتعل ہوں - اور اگر گائے کی قربانی کسی پرائیویٹ زمین میں کی جاتی ہے - تو بھی اس طریق سے کی جائے - جس سے دوسروں کو صدمہ نہ پہنچے - اس طرح کوئی عدالت رسپانڈنٹوں کو ایسا کرنے کا اختیار نہ دے گی - کہ وہ شہری حقوق کی آڑ میں دوسروں کے پرائیویٹ حقوق پر چھاپہ ماریں - اگر فریقین آپس میں سمجھوتہ کریں - اور اس سمجھوتہ کی کوئی فریق نگرانی نہ کرے - تو اس صورت میں دیوانی عدالت کو مداخلت کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا - فاضل ججان نے آگے چل کر کہا - کہ کسی کو ایسا مظاہرہ کرنے کا اختیار نہیں جس سے دوسروں کے حقوق میں مداخلت کی جائے - اور نہ ہی کسی پارٹی کو یہ حق حاصل ہے - کہ وہ کسی خاص اپیلانٹ کے خلاف مظاہرہ کرے - لیکن باجہ کے متعلق خواہ کسی قدر ہی لنڈی کیوں نہ ہو - یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ اس سے کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے - اور نہ ہی اس آبادی میں رہنے والے شہریوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے - کسی قسم کی کوئی آواز اگر کسی کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے - تو اس کا کوئی علاج نہیں ؛

مسئلہ قانونی کا حل

اگر مسجد یا مندر کے سامنے باجہ بجانے کے سوال پر کوئی جھگڑا پیدا ہو تو اس صورت میں دیوانی دعویٰ دائر کیا جا سکتا ہے - لیکن یہ اس صورت میں جبکہ حقوق کے تصفیہ کا سوال پیدا ہو - ایسے مقدمات انفرادی حیثیت سے ایسے اشخاص کے خلاف دائر کئے جاتے ہیں - جنہوں نے جلوس نکالنے پر اعتراض کیا ہو ؛

فاضل ججان نے آگے چل کر لکھا ہے کہ ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ کس طرح خود ساختہ یا منتخب لیڈر ساری قوم کی نمائندگی کر سکتے ہیں - اس لئے ممکن نہیں ہو سکتا - کہ وہ لوگ جو آپس میں سمجھوتہ کریں - ان پر تمام قوم کا رہنا ہو ... اور کسی رسپانڈنٹوں کو اس مسئلہ کا قانونی طور پر حل کرانے سے نہیں روکا گیا - بہر حال ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم یہ فیصلہ صادر کرتے ہیں :

رسپانڈنٹ انفرادی طور پر یا ہندو سوسائٹی کے ممبر کی حیثیت سے مذہبی اور مجلسی جلوس نکالنے کا حق رکھتے ہیں - انہیں پبلک سڑک پر جلوس نکالتے ہوئے مسجد کے سامنے بھی باجہ بجانے کا حق ہے - لیکن مجسٹریٹ یا پولیس اس تعلق میں کوئی ہدایات جاری کرے - تو اس کا ماننا بھی لازمی ہے - پولیس یا مجسٹریٹ کا ان

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مرہٹہ ویر باجی پربھو کی ویرگتی

مرہٹہ تاریخ کا ایک ورق

باجی پربھو کے باپ سلطان بیجاپور کی فوج میں افسر تھے۔ روہڑا نامی قلعہ کے آپ قلعہ دار تھے۔ بہادری اور وفاداری کے صلہ میں سلطان بیجاپور نے انہیں ایک اچھی جاگیر دے رکھی تھی۔ اور انہیں "دیش پانڈے" کا خطاب بھی حاصل تھا۔

باپ کے مرنے پر باجی پربھو باپ کی جدی جائیداد اور خطاب کے وارث ہوئے۔ یہ وہ وقت تھا۔ کہ مہاراشٹر کیسری شواجی مہاراج کی فتوحات کا طوطی سارے دکن میں بول رہا تھا۔ بیجاپور کے سلطان اور دہلی کے مغل شہنشاہ تک اس سے خوف زدہ تھے۔ مہاراج شواجی نے روہڑا کے قلعہ پر حملہ کیا۔ ویر باجی پربھو "دیش پانڈے" اس کے حکمران تھے اُس نے جی توڑ کر قلعے کی حفاظت کی۔ اور اس میں وہ یہاں تک سپھل ہوئے۔ کہ شواجی کے دانت کھٹے کر دیئے شواجی اس بہادر مرہٹہ کی بہادری پر لٹو تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ کسی طرح یہ سردار سلطان بیجاپور کی ملازمت چھوڑ کر میرے ماتحت آ جائے۔ اس مقصد سے موقعہ پا کر شواجی قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔ وہاں پر مہاراج اور باجی پربھو میں کوئی خفیہ بات چیت ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ رہا۔ کہ باجی پربھو نے مسلمانوں کی ملازمت ترک کر دی اور مہاراشٹر کے دھرم کے محافظ شواجی مہاراج کی تابعت منظور کر لی۔

شواجی میں اس قسم کی کشش تھی۔ کہ کئی دشمنوں پر ان کا کلام جادو کا اثر دکھاتا تھا۔ چنانچہ کئی مرتبوں پر انہوں نے اپنی اس قوت کا کامیابی سے استعمال کیا۔

باجی پربھو سے شواجی کی گفتگو کا یہ اثر ہوا کہ قلعہ پر شواجی کا قبضہ ہو گیا۔ اور باجی پربھو شواجی کے قابل اعتماد مددگار بن گئے۔

روہڑا کے ہاتھ سے جانے اور باجی پربھو کے شواجی سے مل جانے کی خبر پا کر سلطان بیجاپور نے اپنے مشہور سپہ سالار افضل خان کی ماتحتی میں ایک بھاری فوج اس قلعہ پر از سر نو قبضہ کرنے اور شواجی کو سزا دینے کے لئے روانہ کی۔ اس مہم کا جو انجام ہوا۔ وہ تاریخ دانوں کو بخوبی معلوم ہے۔ افضل خان نے شواجی سے ملاقات کی۔ اور اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

اس واقعہ کو سن کر بیجاپور میں سخت سنسنی پھیل گئی۔ شواجی سے انتقام کی آگ سلطان کے دل میں اور بھی زیادہ تیز ہو گئی۔ اس بار اس نے ایک بھاری فوج افضل خان کے بیٹے فاضل محمد کی سپہ سالاری میں روانہ کی۔ فاضل محمد نے اپنے باپ کے قتل کے جرم کی سزا میں شواجی کو اچھی طرح مزا چکھانے کی قسم لی۔ اور بیجاپور کی فوج نے شواجی کو پنہال گڑھ کے قلعہ میں جا گھیرا۔

چار ماہ تک فاضل محمد پنہال گڑھ کے گرد محاصرہ ڈالے پڑا رہا۔

اس اثناء میں مرہٹوں اور مسلمانوں میں خوب تلوار چلتی رہی۔ شواجی نے سوچا۔ نہ معلوم محاصرہ کب تک رہے۔ اس لئے ایک رات چپکے سے چار ہزار جان نثار سپاہیوں کے ساتھ قلعہ کے باہر نکل کر فاضل محمد کی فوج پر ٹوٹ پڑا۔ اور دشمن کی فوج کو بہت نقصان پہنچا کر اپنی مختصر سی فوج کے ساتھ رانگنا گڑھ کے قلعہ میں پناہ لینے کے لئے چل دیا۔

فاضل محمد تو اس گھات میں تھا ہی۔ کہ شیر کب اپنی ماند سے نکلے اور میں اُس کا شکار کر لوں۔ اس نے اپنی بھاری فوج کے ساتھ بڑی تیز رفتاری سے شواجی کا تعاقب کیا۔ شواجی ابھی راستہ میں ہی تھے۔ مرہٹہ فوج ایک دشوار گذار گھاٹی سے ہو کر رانگنا کی طرف جا رہی تھی کہ اُن کے کانوں میں بیجاپوری فوج کے ڈنکہ کی آواز پڑی۔

شواجی اس موقعہ پر فاضل محمد کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو گئے۔ گو بیجاپوری فوج کے مقابلہ میں مرہٹے محض مٹھی بھر تھے۔ تاہم وہ ہمت۔ حوصلہ اور جرأت میں کسی سے کم نہ تھے۔ وہ اپنے دھرم۔ ملک اور وقار کے تحفظ کے لئے بیجاپور کی فوج سے ٹکر لینے کے لئے ڈٹ گئے۔

البتہ یہ بات وہ جانتے تھے۔ کہ ہماری مٹھی بھر فوج کی فاضل محمد کی عظیم فوج کے سامنے کوئی حقیقت نہیں۔ ایسی حالت میں بہادر باجی پربھو نے اپنے مالک مہاراج شواجی سے عرض کی:۔

"مہاراج! ایسی خوف ناک صورت حالات میں یہ مناسب نہیں۔ کہ آپ اپنی زندگی مفت میں گنوا دیں۔ آپ مہاراشٹر کیا ساری ہندو جاتی کی جان ہیں۔ آپ ہی اس کی کشتی کو پار لگانے والے ہیں۔ ہم لوگ جیتے جی کبھی موت کو آپ کے پاس نہ آنے دیں گے۔ آپ جائیں اور رانگنا گڑھ میں جا کر محفوظ ہو جائیں۔ ہم لوگ آپ کے جاں نثار ہیں۔ ہم اسی گھاٹی پر بیجاپوری فوج سے مورچہ لیں گے۔ اور جب تک ہم میں سے ایک بھی زندہ ہے دشمن کو آگے نہ بڑھنے دیں گے"۔

عدیم المثال وفاداری اور حب الوطنی کی اس لاثانی مثال پر شواجی مارے خوشی کے جامہ سے باہر ہو گئے۔ اُن کے لاکھ سمجھانے پر بھی باجی پربھو نہ مانے آخر شواجی کو اُن کی بات ماننی پڑی۔ اور وہ جلد رانگنا گڑھ کو روانہ ہو گئے۔

اُدھر شواجی رانگنا گڑھ کی طرف بڑھے۔ اِدھر بہادر باجی پربھو اپنے ملک اور فرماں روا کی حفاظت کی خاطر اپنی دو ہزار مرہٹہ فوج کے ساتھ قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

فاضل محمد بھی اب بہت نزدیک پہنچ گیا تھا۔ صرف ساٹھ منتخب دلاوروں کو لے کر باجی پربھو گھاٹی کے تنگ راستہ کو روک کر کھڑے ہو گئے۔ باقی سب سپاہی اِدھر اُدھر ٹیلوں اور جنگلوں میں چھپ گئے۔ اور خوف ناک لڑائی ہوئی۔

ساری گھاٹی طرفین کے خون سے لال ہو گئی۔ لیکن مرہٹوں کے پاؤں نہ اکھڑے خود باجی پربھو کو بھی کئی زخم آئے تاہم وہ اپنے ارادہ سے ذرا نہ ڈگمگائے آخر فاضل محمد نے پانچ ہزار چیدہ سپاہیوں سے باجی پربھو اور اُس کے بچے کھچے سپاہیوں پر دھاوا بول دیا۔ اس پر بھی انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ آخری دم تک وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلے۔ باجی پربھو تلوار لئے میدان جنگ میں آخر دم تک ڈٹے رہے۔ اور اپنے دلاوروں کو دلیری دیتے رہے اتنے میں رانگنا کی طرف سے توپوں کے چھٹنے کی آواز سنائی دی۔ تب باجی پربھو نے اپنے سپاہیوں سے کہا:۔

"اب میرا کام ختم ہو گیا۔ مہاراج رانگنا پہنچ گئے۔ اب فکر کی کوئی بات نہیں"

اتنا کہہ کر وہ دشمن کے درمیان کود پڑے۔ اور بیجاپوری فوج نے چشم زدن میں اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

جب مہاراج شواجی نے مہاراشٹر کل کے اس ستارے دلاور۔ محب وطن باجی پربھو کے ویرگتی کو پراپت ہونے کی افسوسناک خبر سنی۔ تو اُن کے دل پر دکھ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

گو باجی پربھو مر گئے۔ تاہم اُن کی شہرت کا جھنڈا ابھی تک مہاراشٹر کے دل کے اندر لہرا رہا ہے۔

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

(۱) ویدک سنسکار۔ مہاشہ آتما رام کے پتر کا جات کرم سنسکار ۲۷ نومبر کو کرایا گیا۔ دان دس شلنگ ملا۔

(۲) ۱۰ دسمبر کو مہاشہ لاہوری رام جی لوکو آفس کے ہاں اُن کی پتری کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ دان ۵ شلنگ ملا۔

(۳) ۲۳ نومبر کو مہاشہ شوکت رائے کے پتر کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ دان ۶ شلنگ ملا۔

(۴) ۱۶ نومبر کو مہاشہ اندر جی اودھو جی نوہنہ سیٹھ کے پتر منی لال جی کا یگیوپویت سنسکار تین صد کی حاضری میں کرایا گیا۔ دان ۲۵ شلنگ ملا۔

(۵) ۳۰ نومبر کو سیٹھ کیتی چند دیوی جی کے نئے مکان کا پرویش سنسکار بڑے سمارو کے ساتھ کرایا گیا۔ دان ۱۲۵ شلنگ ملا۔ بھائی کستوری سنگھ جی کے ہاتھوں افتتاحی رسم ادا کرائی گئی

(۶) ۷ دسمبر ۱۹۳۰ء کو آریہ سماج نیروبی کے انتھک سیوک مہاشہ شوکت رائے جی سٹور کیپر کے پتر بھوپندر ناتھ کا چوڑا کرم سنسکار اور چھوٹے نوجات پتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ پتر کا نام سریندر کمار رکھا گیا۔ دان ۳۵ شلنگ ملا۔

(۷) مہاشہ بی آر شرما۔ پردھان سماج ہذا نے مہاشہ کرشن دیو جی سیل بی اے اُپ پردھان سماج ہذا کے اعزاز میں ایک مختصر چائے پارٹی دی۔ وہ رخصت پر بھارت ورش جا رہے ہیں۔

(۸) ہفتہ واری اجلاس میں شریمان پنڈت ستیہ پال جی کے منوہر اور شکشا دائک اپدیش حسب معمول بڑے پربھاو شالی ہوتے ہیں۔ (پربھو دیال آریہ منتری آریہ سماج نیروبی)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جرمنی پر ہندو فلاسفی کا اثر

برلن (ملک جرمنی) کے ایک عالم نے لکھا ہے کہ جرمنی میں ہندوستان کی شہرت یونانیوں کے ذریعہ پہنچی۔ وہ لکھتے ہیں کہ "یونان کی فلاسفی پر ہندوستان کا جو اثر ہوا۔ وہ حکیم "فیثا غورث" کی تصانیف سے پتہ لگ سکتا ہے۔ ہندوستان کے مقدس انسانوں نے عیسائیوں کی مقدس کتب میں جگہ پائی اور اس طرح انہوں نے ہماری زندگی پر اثر کیا۔ جرمنی کے قدیم صوفیوں کی تصانیف اور اپنشدوں کی تحریریں اور اصول آپس میں بہت حد تک ملتے جلتے ہیں"

۱۷۹۰ء سے پہلے جبکہ "ڈاسکوڈے گاما" جزائر ایسٹ انڈیز میں نہیں پہنچا تھا۔ جرمنی کو ہندوستان کے متعلق زیادہ واقفیت نہیں تھی۔ اس کے بعد یورپ کے سیاح ہندوستان میں آنے جانے لگے۔ لیکن ہندوستان کے علم ادب کی تحقیقات اٹھارہویں صدی کے آخیر میں شروع ہوئی۔ سب سے پہلے سنسکرت کے غیر ملکی عالم انگریز تھے۔ جنہوں نے کالیداس شکنتلا۔ منوسمرتی اور ہندوستانی فلاسفروں کا ترجمہ کیا۔ کئی فرانسیسی وِدوان بھی تھے۔ جنہوں نے فارسی کے اپنشدوں کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا۔

جرمنی کے عالم صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "ان ترجموں اور دیگر ہندوستان سے وابستہ عالموں کی تحریروں سے جرمنی کے شاعروں اور فاضلوں نے ہندوستان کی تعلیم کی روح کو لیا۔ اور ان جرمن شاعروں کی تصانیف کو دیکھنے سے ہی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کے خیالات کا ابتدا ہی میں ان پر کس قدر گہرا اثر ہوا۔ اٹھارہویں صدی میں ایک شاعر ہوا ہے۔ جو ہندوستان کی تعلیم کو سیکھنے کا نہایت شوقین تھا۔ اور جسے ہندوستان سے خاص ربط تھا۔ جو کتابیں اس نے لکھی ہیں۔ اُن میں ہندوستانی فلاسفی کی وہ ازحد تعریف کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہندوستانی فلاسفی انسان کو نیک اور پوتر بنائے بغیر نہیں رہتی اور ہندو جو اس فلاسفی کے معتقد ہیں روئے زمین پر سب سے زیادہ شریف اور نیک طینت ہیں۔ کیونکہ اہنسا کے اصول کی پیروی کرتے ہوئے وہ کسی جاندار کو بھی تکلیف پہنچانا گوارا نہیں کر سکتے۔ نیز اٹھارہویں صدی کا شاعر ہندوستان کی دولت وغیرہ کی بھی تعریف کرتا ہے۔ اور اپنی ایک دوسری کتاب میں کئی بار ہندوستان کے بزرگوں کی تعریف کرتے ہوئے مسئلہ تناسخ کا بھی ذکر کرتا ہے"

اس شاعر کے بعد جرمنی کا جو مشہور شاعر اور عالم ہوا وہ "گوئٹے" تھا۔ اس نے شکنتلا کے شلوکوں کا ترجمہ الہامی طور پر کیا۔ یعنی اُس نے چند نظمیں لکھیں۔ جو ہو بہو شکنتلا کا ترجمہ تھیں۔ حالانکہ اُس شاعر نے شکنتلا کو نہیں پڑھا تھا۔

جرمنی کے مشہور مصنف "کارل آگسٹ" نے ہندوستان کی سیاحت کی اور ۱۷۸۹ء میں وہ مدراس میں ہی مرا۔ اُس کی تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جرمن کے عالم ہندوستان کی کتنی قدر کرتے تھے۔ اور اس فلاسفی کے اصولوں کو اپنا آدرش مانتے تھے۔ فریڈرچ ایک جرمن مصنف نے ہندوستان کی زبان اور فضیلت پر ایک بہت بڑی کتاب لکھی ہے۔ جس میں وہ رشیوں کی تعریف کرتے نہیں تھکتا۔ اور کہتا ہے کہ:-

"اگر دنیا میں کسی قوم نے روحانی طور پر ترقی کی ہے۔ تو وہ آریہ قوم ہے۔ جس کی تعلیم اپنشدوں اور شاستروں میں قلم بند ہے"

جرمنی میں دو بھائی تھے۔ جو دونوں ہی فلاسفر تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے اصولوں کا مطالعہ کر کے جرمنی میں سنسکرت تعلیم کو بہت ترقی دی۔ "ولہلم" بھی جرمنی کا ہی ایک فلاسفر تھا۔ جس نے جرمنی میں سنسکرت زبان اور گرامر کی بنیاد رکھی۔

۱۸۱۸ء میں "ولہلم" صاحب زباندانی کے پروفیسر بنائے گئے۔ جو تحقیقات اُنہوں نے کی۔ اُس کے ذریعہ ہندوستان کی قدیم پستکوں کے انہوں نے ترجمے کئے۔ ملک جرمن میں انہوں نے رامائن (جو کہ پوری نہ ہو سکی) بھگوت گیتا اور ہتوپدیش کے سنسکرت زبان میں ایڈیشن بھی چھپوائے۔

جرمنی کے قدیم فلاسفروں کے بعد اُن کا کام نئے عالموں نے جاری رکھا۔ جن میں پائین لارسن۔ ویبر۔ روتھ۔ میکس مولر وغیرہ شامل ہیں۔ ان عالموں کے کام نے جرمن علم ادب اور مذہب میں بے حد تبدیلیاں کر دیں بلکہ جرمنی کو ہندوستان کے رنگ میں رنگ دیا۔

جرمن کی فلاسفی کا مطالعہ کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جس طرح فلاسفروں نے ہندوستان کی فلاسفی کو پڑھا۔ اسی طرح کا ان کا اثر ہوا۔ اگر جرمن فلاسفروں مثلاً کانٹ۔ شیگل۔ ہیگل شیلنگ۔ شاپنہار اور نٹشے وغیرہ کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کس طرح ہر ایک نے مختلف ہندو فلاسفی کے اصولوں کی تعلیم دی ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

(۸) آج کل بیوپار اور کاروبار کی حالت بہت خراب ہے۔ لوگوں کے پاس روپیہ پیسہ نہیں رہا۔ اس لئے آریہ سماج پر بھی اُس کا نمایاں اثر پڑا ہے۔ اور پڑ رہا ہے۔ پولیٹیکل ہلچل کا بھی بہت اثر سماج کے کاریہ پر پڑا ہے۔

(۹) اپدیشکوں سے صرف دو لیکچر سماج میں ہوئے لوگوں نے بہت پسند کئے۔

چھ روپیہ میں گراموفون اور گھڑیاں انعام مفت

ہمارا ۱۲ خیشی اور ٹو سگندھ لاج منگانے سے ایک ریلوے ٹائم پیس ٹوائے پاکٹ واچ اور ۶ خوبصورت ٹوائے رسٹ واچیں اور جرمنی کا بنا ہوا مع سب سامان ایک گراموفون مفت دیا جاوے گا۔ سب چیزوں کی قیمت چھ روپے ڈاک محصول الگ۔ ریکارڈ سات روپیہ آٹھ آنہ درجن علیحدہ

ایشیاٹر ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴۰۲ کلکتہ

شری پوجیہ نارائن سوامی جی کرت

کرتب درپن

ہر ایک مرد عورت بچے اور بوڑھے کے لئے روز پڑھنے کے قابل بالکل نئی پستک ۲۰×۳۰ ۳۲ صفحے کے ۱۰۰ صفحوں کی مجلد کتاب کی قیمت صرف بارہ آنے

ملنے کا پتہ:- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

بے روزگاروں کو مژدہ

موجودہ وقت میں امریکن سکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی ہی تجارت پر موجودہ تحریک کا کوئی اثر نہیں ہے ایک سو مردانہ گرم کوٹوں کی سربمہر گانٹھ امریکن پیک ہوگی۔ بلکہ کوالٹی نمبر ۱ ہی امریکہ کا لکھا ہوگا۔ اب بھی اگر قیمت کے لالچ پر دھوکہ کھاویں۔ تو ہمارا کیا قصور۔ قیمت صرف ۹۵ روپیہ کرایہ ریل بذمہ کمپنی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کٹ پیس کے سوداگران نرخ طلب کریں

بزنس ہوم لمیٹڈ۔ فورٹ بمبئی

گرینڈ کلیرنس سیل

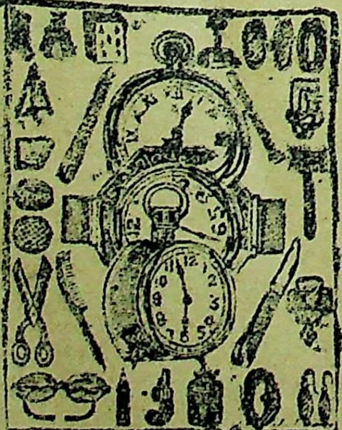

تین گھڑیاں اور عطر کی چھ شیشیاں صرف تین روپیہ میں۔ علاوہ ازیں ۲۸ قیمتی تحفے اور ایک فونٹین پین بھی ساتھ ملیگی۔ تین گھڑیاں یہ ہیں۔ ایک ریلوے ٹائم ٹوائے پاکٹ واچ ایک مضبوط پنڈولم (وی) ٹائم پیس گارنٹی ۵ سال اور ایک سنہری گلٹ کی ٹوائے رسٹ واچ۔ قیمت بمعہ تحائف کے صرف تین روپیہ۔ پیکنگ و محصول ڈاک ۱۰ علیحدہ

گجرات ٹریڈنگ کمپنی 6B سکندر باگن سٹریٹ۔ ڈاکخانہ شیام بازار سٹریٹ کلکتہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج کلکتہ میں مَیں نے کیا دیکھا؟

(از مہتہ جیمنی جی - ویدک مشنری)

تقریباً تین سال کے بعد میں کلکتہ آیا۔ کیونکہ میں نے وہاں سے براہِ برہما جاپان جانے کا وچار کیا تھا۔ آریہ سماج کلکتہ تقریباً پچاس برس سے قائم ہے۔ مندر عالیشان ہے۔ مندر کے ساتھ پُتری پاٹھشالہ کی عمارت بھی ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ مالیت کی ہے۔ دو تین بڑے بڑے سیٹھ بھی سماجک ہیں۔ مگر جائے حیرت ہے۔ کہ باوجود اس کے سچے معنوں میں بنگال کی راجدھانی میں کوئی آریہ سماج نہیں ہے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ بنگ دیش کا کوئی اصلی باشندہ جسے بنگالی کہا جاوے سماج میں شامل نہیں ہوا۔ پنڈت شنکر ناتھ جی جو در اصل کشمیری تھے مگر کلکتہ کی پیدائش اور رہائش کے باعث بنگالی کہلاتے تھے وہ تو دنیا سے چل بسے۔ اُن کے بعد ایک اور مہاشہ ملائی بابو تھے۔ وہ بھی اب نہیں رہے اب اس وقت کوئی بنگالی آریہ سماج میں دکھائی نہیں دیتا۔ صرف پنجابی لوگ اور دو چار مارواڑی آریہ سماج میں شامل ہیں۔ مارواڑی لوگ تو سماج میں بہت کم آتے ہیں۔ مگر پنجابی اور کوئی کوئی سنیکت پرانت کے بھاگ لیتے ہیں۔ گویا در اصل یہ بنگالیوں کی آریہ سماج نہیں ہے۔ اگر کبھی کوئی پرچارک بھی پنجابی کارکن بنگیایا ادھیکاری ہوگیا۔ تو کچھ رونق بڑھ گئی۔ ورنہ معمولی حالت رہتی ہے۔ اس لئے تعجب ہوتا ہے۔ کہ بنگال دیش میں اس وقت تک حالانکہ تعلیم کا بڑا زور ہے۔ آریہ سماج کا کاریہ اور اثر کچھ بھی نہیں ہوا۔

برہمو سماج اگرچہ دوسرے صوبجات میں بہت کمزور ہے۔ اور بنگال میں بھی اس کا کوئی نمایاں پرچار نہیں۔ مگر کلکتہ شہر میں برہمو سماج کا مندر سا پتاہک کارروائی سے کھچا کھچ بھر پور ہوتا ہے برہمو سماج کی لائبریری وسیع الشان ہے۔ اس میں وید سمبندھی اس قدر کتابیں انگریزی میں ہیں۔ کہ ہندوستان بھر کی تمام آریہ سماجوں کے پستکالے بمعہ گورو کل اور ڈی اے وی کالج کے پستکالوں کے اکٹھے کئے جائیں۔ تو بھی برہمو سماج کے پستکالے کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ویدک انوسندھان کرنے والوں کے لئے برہمو سماج کی لائبریری از بس مفید اور اہم ہے ٭

(۲) پنڈت ایودھیا پرشاد بی اے ایک یوگیہ آریہ اُپدیشک ہیں۔ آپ ہر اتوار کو سماج میں ایک وید منتر کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ ایک کاغذ پر وید منتر پہلے چھاپ دیا جاتا ہے۔ اس کے عین نیچے سنسکرت عبارت ہندی اور انگریزی میں اس کے نیچے شائع کر دیئے جاتے ہیں اور آنے والوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ منتر کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ اُن کی ویاکھیا ایسی اعلیٰ اور معلومات سے پُر ہوتی ہے۔ کہ پنڈت گورودت کا سمئیہ یاد آجاتا ہے۔ لوگ بہت متاثر ہوتے ہیں ٭

پہلے سماج کے ساپتاہک ادھیویشن میں حاضری چالیس پچاس ہوتی تھی۔ مگر جب سے پنڈت جی ویاکھیا کرنے لگے ہیں۔ حاضری دو سو کے قریب ہوگئی ہے۔ اتوار کو کوئی لیکچر نہیں ہوتا۔ وید منتر کی ویاکھیا کا رواج تو میں نے آریہ سماج لاہور میں بھی دیکھا۔ مگر اب تک لاہور سماج میں لیکچر کا رواج چلا آتا ہے۔ میں نے یوروپ اور امریکہ کے کئی گرجا گھروں میں خاص کر رومن کیتھولک گرجوں میں شمولیت کی ہے۔ سوائے پادری صاحب کے اُپدیش اور بھگتی بھاؤ کے بھجن کے کوئی غیر کارروائی چرچ میں نہیں ہوتی۔ مگر ہماری آریہ سماجیں تو بسا اوقات تھیٹر کا کام دیتی ہیں۔ بھجنیک مہاشہ مخول اور ہنسی کے مذاق سے پُر بھجن گاتے ہیں اور لیکچرار صاحب بھی اپنے لیکچر کو لوگوں کے مذاق کے مطابق ڈھال لیتے ہیں ٭

(۳) آریہ سماج کلکتہ کے زیر تجویز ہے۔ کہ وید کا انگریزی ترجمہ کرایا جاوے۔ تاکہ یورپ اور امریکہ میں ویدک ساہتیہ کو سہولیت سے پہنچایا جا سکے۔ اس کاریہ کے لئے پنڈت ایودھیا پرشاد کی خدمات سے فائدہ اُٹھایا جاوے گا۔ ابھی یہ تجویز زیر غور ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اگر آریہ سماج کلکتہ اس تجویز پر عمل در آمد کرے اور جیسا کہ اُس کی منشا ہے اس کام کے لئے ایک لمیٹڈ کمپنی قائم کی جاوے تو آریہ سماج کا مشن شریعت کے ساتھ غیر ممالک میں پھیل جاوے۔ اور آریہ سماج کے کاریہ کو بہت لابھ پہنچے۔ افسوس ہے۔ کہ اب تک آریہ سماج نے کوئی ایسا لٹریچر پیدا نہیں کیا جسے غیر مذاہب اور غیر ممالک کے ہاتھ میں دے سکیں۔ ستیارتھ پرکاش کے بعض حصے علیحدہ شائع کر کے غیر ممالک میں بھیجے جائیں تو ممکن ہے۔ کچھ مفید ہو سکیں۔ ضرورت ہے کہ آریہ سماج کے ذمہ دار بزرگ اس طرف جلد دھیان دیں ٭

(۴) پنڈت رشی رام کو براد ویشک سبھا نے ایک برس سے بنگال میں کام کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ لوگوں کو اُمید تھی۔ کہ وہ بنگالی بھاشا سیکھ کر بنگالیوں میں کچھ کام کر دکھائیں گے۔ مگر آپ نے افریقہ نالی بابیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے بھوانی پور میں آریہ سماج کی ستھاپنا کر دی ہے۔ جس میں کلکتہ سماج کے ہی زیادہ تر ممبر شامل ہوتے ہیں۔ گویا ایک طرح سے دو سماجیں بن گئی ہیں کیونکہ بھوانی پور کلکتہ کا ایک انگ ہی ہے ٭

(۵) اگرچہ پنڈت اجودھیا پرشاد نے اپنا اثر مارواڑی اور جیمنی لوگوں تک پہنچا دیا ہے مگر پھر بھی مارواڑی لوگ سماج میں بھاگ نہیں لیتے۔ کیونکہ پارٹی بازی اور اپنی بے عزتی کو برداشت نہ کر کے علیحدہ ہی رہتے ہیں۔ بلکہ سیٹھ چھاجو مل جی بھی اب دس بارہ سال سے سماج میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ حسبِ ضرورت مانگنے پر چندہ دے دیتے ہیں۔ مگر سماجک کاریوں میں بھاگ نہیں لیتے ٭

(۶) اب کلکتہ سماج نے ایک پستکالہ کھولنے کی تجویز کی ہے۔ جس میں سیٹھ چھاجو رام نے چھ ہزار روپیہ کے پستک دیئے ہیں۔ اور بھی کئی اصحاب نے اپنے پستک دیئے ہیں۔ ممکن ہے چند سال تک یہ پستکالیہ اچھے وسیع پیمانہ پر ہو جاوے ٭

(۷) سماج میں انتم سنسکار یا اُپدیشکوں کے سنسکار کا کوئی پربندھ نہیں ہے۔ نہ ان کے لئے کوئی کھاٹ وغیرہ کا انتظام ہے فرش پر آرام کرسور ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ضرور ہے مگر صرف نام ہی ہے۔ کوئی خاص کام یا پرچار نہیں ہو رہا۔ میری موجودگی میں ایک پنڈت مہاشہ سماج مندر میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ ایک ہفتہ کی رہائش کے ایام میں وہاں ہی تھے میں نے پوچھا۔ آپ باہر پرچار کرنے کیوں نہیں جاتے۔ جواب ملا۔ نہ کوئی پروگرام بناتا ہے نہ کوئی سفر خرچ دیتا ہے۔ کیسے جاؤں اور کہاں جاؤں ٭ بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۲ کے نیچے

بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۲ کے نیچے

مفت! مفت!! مفت!!!

ڈاکٹری اور طبی کالجوں کی قانونی گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ کالج سے گھر بیٹھے۔ ویدک یونانی اور ڈاکٹری سندات حاصل کرنے کا طریقہ لکھا مفت طلب کریں۔ پرنسپل دی اولڈ انڈین میڈیکل کالج برنالہ ریاست پٹیالہ

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج ترت مردی دماغی اور جسمانی طاقت بڑھاتی ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتی ہے قیمت ۱۲ تولہ

ساری بدہی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۔۔ فی سیر

سکھ راس جیون - دیرینہ کمزوری۔ نامردی احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی طاقت ور دوائی ہے قیمت ۱۲ روپے سیر ٭

ابلہ بند ہو لیوگ - ستورانی بیماریوں جریان الرحم۔ سفید زرد یا سیاہ پانی آنا۔ چھاتی کمر یا رحم میں درد۔ بیقاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی قیمت ۱۶ خوراک دو روپیہ ٭

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ - ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALYA
DACCA (BENGAL)

برانچ: شیام بازار - کلکتہ

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ٭

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور اُن کے طریقہ علاج کا ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ٭

کرم شیر کمپنی نمبر ۲۲ کالاڈھونگی ضلع نینی تال

پانچسو روپیہ انعام

سفید کوڑھ کی نہایت کامیاب دوائی تین دن میں پورا آرام ٭

اگر آپ سینکڑوں حکیموں، ڈاکٹروں اور وید لوگوں کا اختیار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچسو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوالیں ٭

قیمت دو روپے

ملنے کا پتہ:- اکمل کشور رام نمبر ۲۶ کٹڑی سرائے - گیا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (گورودت بھون) لاہور

پرچار سوچنائیں

(۱) سبھا کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ پنجاب کی تمام سماجوں میں سال میں تین چار بار پرچار ضرور ہو جاوے۔ اس لئے جن آریہ سماجوں میں اُپدیشک مہاشے نہ پدھارے ہوں۔ وہ فوراً لاہور دفتر میں اطلاع دیں ؛

(۲) منڈلادھیش اُپدیشک اپنے اپنے منڈل میں سماجوں کے اُتسو نیت کر رہے ہیں۔ آریہ سماج ادھیکاریوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے اُپدیشکوں کی پوری پوری سہائتا کریں ؛

(۳) پنجاب میں بہت سے مقامات ایسے ہیں۔ جہاں نیرانو سار سماجیں نہیں ہیں۔ لیکن پریتن کرنے سے بن سکتی ہیں ۔ آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ایسے مقامات کی فہرست بنا کر بھیج دیں ؛ جس میں نمن سوچنائیں ہوں۔
نام مقام ڈاک خانہ - براستہ
کسی پرسدھ آریہ کا نام ؛

(۴) پچھلے دو سپتاہ میں نمن آریہ سماجوں نے اپنے اُتسو منائے ؛

(۱) آریہ سماج روپڑ - (۲) آریہ سماج کہروڑ (۳) رنگ پور (۴) تونسہ (۵) کرتارپور - (۶) جالندھر شہر - (۷) پانی ضلع کرنال - (۸) رائے کوٹ (۹) کلاچی (۱۰) فتح پور کرنال - (۱۱) کالا افغاناں (گورداسپور) (۱۲) ونّیا پرچالی سبھا چنت پورنی ؛

اُتسوں کی رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ آریہ سماج کے لیکچروں اور ویاکھیانوں سے جنتا لابھ اُٹھانے کی بڑی خواہش مند رہتی ہے۔ لوگ اُتساہ سے آریہ اُتسووں میں شامل ہوتے ہیں۔

آریہ سماج جالندھر شہر نے اسبار اُتسو میں خاص پریورتن کیا۔ صبح کا سمے صرف آریہ پریواروں کے لئے رکھا گیا۔ ایک دن شری پنڈت ٹھاکر دت جی منتری سبھا نے ست سنگ کے ڈھنگ پر اُپدیش دیا۔ آریہ پریواروں نے بڑا پسند کیا۔ آریہ سماجوں کو اپنے اُتسو دیش اور چک بنانے چاہئیں۔ صبح کا سمے صرف آریوں کے ست سنگ کے لئے ہی نیت کیا جاوے اس سے ایک خاص لابھ ہوگا۔ کہ آریوں میں ایشور بھگتی۔ آستکتا اور وشواس کی ماترا بڑھے گی ؛

دوپہر کو کیول دو ویاکھیان ہی کافی ہیں اور ایک ویاکھیان رات کے وقت ؛

(۵) نئی سماج - رحیم یار خاں ریاست بہاولپور میں پنڈت دھریندر جی کے اُدیوگ سے نئی سماج ستھاپت ہوئی ؛
(ہزاری لال ادھشٹھاتا پرچار)

* * *

تلونڈی سابو میں پرچار - تلونڈی سابو میں پنڈت رام سروپ اُپدیشک و پنڈت اودے سنگھ بھجنیک ۱۸ ستمبر سے ۲۱ ستمبر تک چار روز دھرم کا اُپدیش و بھجن کرتے رہے اثر اچھا رہا ؛ نرائن داس منتری آریہ سماج تلونڈی سابو ریاست پٹیالہ ؛

* * *

اگر آپ نے اب تک پرکاش میں اشتہار دے کر فائدہ نہیں اُٹھایا۔ تو آپ ضرور ایک دفعہ بطور آزمائش اشتہار دیں ؛

آریہ بچوں کے مباحثے

لیکھ (۱)

آریہ بالک و نوین ویدانتی

(لیکھک "پتنگ")

سندھ دیش میں ۳ حصہ مسلمان آباد ہیں۔ اور ۱/۴ حصہ سے کچھ زیادہ ہندو ہیں۔ یہ ہندو پورانک مت۔ نانک مت۔ نوین ویدانت آدی انیک پنتھوں میں وبھگت ہیں۔ آریہ سماج کا پرچار نفی کے برابر ہے۔ پرنتو سچائی کی فتح بیروں کی زیادتی کے کارن نہیں ہوا کرتی۔ نہ ہی ستیہ کو پرگٹ کرنے کے لئے بہت دھن دولت کی ضرورت ہے۔ ستیہ سویم پرکاشی ہے۔ اس کے پرکاش ڈالنے کے لئے کیول پرشارتھ کی آوشیکتا ہے۔ سماچار پرکاش میں پاٹھک آریہ پنڈتوں کے شاستر ارتھ پڑھا کرتے ہیں۔ پرنتو آریہ بالک بھی کبھی کبھی شاستر ارتھ کیا کرتے ہیں۔ یہ سماچار شاید کئی لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ اس لئے آج ایک آریہ بالک کا مباحثہ درج کیا جاتا ہے۔ جو کہ لفظ بلفظ سچ ہے ؛

(۲)

۱۹۱۶ء میں تحصیل کشمور ضلع اپر سندھ فرنٹیر میں کچھ آریہ سجنوں نے ایک سماج بنام بھراتری

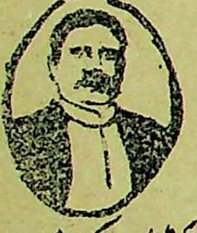

سنہ ۱۹۱۶ء

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

باتی

منعقدہ

سٹار

رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس کے برمن

کلکتہ

سنہ ۱۸۸۴ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرایا ہے ؛ **المشتہر**
چنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

دنت مکتا

دانتوں کے قریب ہر مرض کے دفع کرنیکے لئے خوشبودار منجن

اس کے استعمال سے منہ معطر رہتا ہے اور دانتوں میں کسی مرض کے پیدا ہونیکا خوف نہیں رہتا قیمت ایک اونس کی ڈبی کی ۵ر پانچ آنہ ڈاک محصول تین ڈبی تک ۵ر

دبا دمہ

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر آرام پہنچاتی ہے۔ نہ گر دوا دیں سے جو مریض مایوس ہو چکے ہوں۔ اس کی بھی آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس دوا سے مستفید ہو چکے ہیں ؛ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱۶ر ڈاک محصول تین شیشی تک ۶ر

نوٹ - ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

ایجنٹ :- منیجر بندے ماترم اخبار - لاہور

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

سنہ ۱۸۹۵ء

۷ بھنڈی سڑک لاہور

منظور شدہ سرمایہ ایک کروڑ روپیہ
جاری اور فروخت شدہ سرمایہ پچاس لاکھ روپیہ
محفوظ شدہ سرمایہ ۳۱۲۵۳۸۶ روپیہ ۱۹ روپیہ
ایجنٹس مڈلینڈ بنک لمیٹڈ لنڈن
امریکن ایجنٹس ارونگ فرسٹ کمپنی نیو یارک

شاخہائے

کلکتہ	گوجرانوالہ	جھنگ	لدھیانہ	ادکاڑہ	سرگودھا
کانپور	حافظ آباد	جہلم	لائل پور	پٹیالہ	سیالکوٹ شہر
دہلی	ہوشیار پور	جالندھر شہر	میرٹھ شہر	پشاور شہر	شملہ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	حیدر آباد سندھ	کراچی	موگا	پشاور چھاؤنی	سری نگر
فیروزپور شہر	جموں	قصور	منٹگمری	کرنال	سانگلہ
گوجر خان	جڑانوالہ	لاہور شہر	ملتان شہر	راولپنڈی	

ہر قسم کا بنکنگ کا کام کیا جاتا ہے

MULKRAJ BHALLA MANAGING DIRE

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سبھا" سمابت کی تھی۔ ست سنگ روزانہ ہوتا تھا۔ روزانہ کتھا یا اپدیش ہونے تھے۔ ست سنگ کے نیم ایسے تھے۔ کہ جو چاہے اپنے دھارمک خیالات پرگٹ کرے۔ بشرطیکہ سنکا سمادھان کر سکے۔

اس طرح کئی سادھو سنتوں کے اپدیش ہوئے۔ ایک رات ایک نوین ویدانتی سادھو کا اپدیش ہوا۔ بعد اپدیش شنکائیں ہوئیں۔ ویدک سدھانت سادھو کے دل میں تو اثر کر گئے۔ پرنتو ہٹھ دھرمی۔ چالاکی اور سنسکرت شلوکوں کی رٹ سے سادھو نے اپنا پرچار دستر داگوں پر برابر جمائے رکھا۔ اسی طرح رات کے ایک بجے مباحثہ ختم ہوا۔ اور لوگ سادھو کی سنسکرت دانی کی داد دیتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔

(۳)

جولائی کا مہینہ اور دن کے ایک بجے کا وقت ہے۔ ویدانتی سادھو کسی اور جگہ گھوم کر گرمی کا ستایا ہوا پسینہ میں تربتر ایک دوکان کے سایہ میں آبیٹھا۔ دوکان پر ایک چودہ سال کا بالک بیٹھا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس جگہ پر دھوپ آ جانے پر سادھو جی سرک کر سایہ میں جا بیٹھے۔ بس اسی آریہ بالک کو اسی سے ایک دلیل سوجھی جھٹ اٹھا۔ سٹول اٹھایا۔ اور بیچ سڑک کی خاصی دھوپ میں رکھکر سادھو کو کہا۔ "سوامی جی! آپ یہاں براجئے"!

سادھو۔ کیوں؟

بالک۔ آپ اپنے کو ایشور اور ساکار برہم کہلاتے ہیں۔ برہم کو دھوپ سایہ۔ گرمی یا سردی ستا نہیں سکتی۔ اس لئے یدی آپ برہم ہیں۔ تو دھوپ میں بیٹھئے۔ ہاں اگر آپ جیو کہلائیں۔ تو بے شک سایہ میں بیٹھیں اور بندہ آپ کو پنکھا جھلانا بھی فرض سمجھے گا۔

سادھو کے لئے صرف دو مارگ کھلے تھے یا تو برہم کہلا کر دھوپ میں بیٹھے۔ یا جیو کہلا کر سایہ میں۔

سادھو جھنجھلایا۔ مگر دلیل کٹے کیسے؟ کچھ وقت شانت رہ کر سادھو اٹھا۔ بالک کو چھاتی سے لگایا۔ اور کہا کہ تیرا پکش ستیہ ہے۔ میں جیو ہی ہوں۔ برہم نہیں۔

ڈی اے وی کالج مینجنگ کمیٹی ہوشیارپور کا چناؤ

پردھان لالہ دیوی چند ایم۔ اے۔ اُپ پردھان پنڈت گوردا س رام ایڈووکیٹ۔ منتری لوکل کالج و سکول لالہ ملکھی رام ایڈووکیٹ۔ سکرٹری متعلق سکولز مسٹر ڈی این اگروال۔

رجسٹرار مینجنگ کمیٹی ڈی اے وی کالج ہشیارپور

ساماجک جگت

آریہ سماج گوجرانوالہ کے سماچار

لالہ جوندامل کی پتری کا بیاہ لالہ گوردھنداس ہان نواسی سے ۲۰ مگھر کو ویدک ریتی سے ہوا

(۲) مہاشہ دیر وبجے کمار کا بیاہ لالہ رسنت رام کی پتری سے ۲۶ مگھر کو ویدک ریتی سے ہوا۔ مہاشہ بیر وبجے کمار کے ہاں سمپورن یجر وید کے منتروں سے یگیہ ہوا۔ در دکشنا کی طرف سے پچیس روپیہ دان پراپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج پبلی بھیت کا انتخاب

(۱) بابو جگدمبا پرشاد جی وکیل پردھان۔

(۲) بابو جانکی پرشاد جی
(۳) لالہ جگن ناتھ جی } اُپ پردھان

(۴) ڈاکٹر چھیدن لال ایم ڈی جنرل سکرٹری

(۵) ماسٹر دھنپت رائے جی ایم اے
(۶) بابو آمان شنکر جی مختار
(۷) بابو لالتا پرشاد جی مختار
(۸) بابو رام کشور جی رئیس
(۹) منشی پرمانند جی ماسٹر } سکرٹریان

(۱۰) لالہ ہر پرشاد جی خزانچی (۱۱) لالہ گنیش پرشاد پستکادھیکش

(۱۲) ڈاکٹر چھیدن لال جی ایم ڈی منیجر کنیا پاٹھشالہ۔ (۱۳) بابو لالتا پرشاد جی مختار اسسٹنٹ منیجر

(چھیدن لال جنرل سکرٹری)

آریہ سماج کلکتہ کا وارشک چناؤ

۱۳ دسمبر ۱۹۳۰ء کو آریہ سماج مندر کلکتہ میں آریہ سماج کے نوین ورش کے پدادھیکاریوں کا نرواچن ہوا:-

پردھان شریمان سیٹھ دیپ چند جی پودار

اُپ " " ہر گوبند گپت جی

" " " ہنسراج جی گپت۔

منتری شریمان نتیانند جی۔ سہائک منتری نانالال جی۔ پرچار منتری پنڈت دینا ناتھ جی سدھانت النکار۔ بنگ دبھاگ پرچار منتری فنی بھوشن سیٹھ جی۔ ارتھ منتری کرشن لال جی پودار۔ پستکادھیکش ٹھاکر شو ناتھ جی۔

پانچسو روپیہ انعام

مہاتما کی بتائی ہوئی حیرت انگیز بوٹیاں

اس بوٹی کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ جو سفید کوڑھ سفیدی کسی دوائی سے آرام نہ ہوتا ہو۔ اس بوٹی کے استعمال سے دو روز میں آرام ہوتا ہے۔

بواسیر کی اکسیر دوائی خونی یا بادی نئی ہو یا پرانی خواہ کیسی بواسیر ہو۔ ایک بار کے استعمال سے جڑ سے آرام کرنیکا اثر یہ بوٹی رکھتی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے دو کا چار روپیہ بوٹیوں کا استعمال کر صحت حاصل کریں یا بےفائدہ ثابت کر پانچ سو روپیہ انعام لیں۔ سید اشرف علی

پوسٹ کتری سرائے۔ گیا۔

چار روپیہ بارہ آنہ میں آٹھ مال اور یہ سب چیزیں

سب چیزیں اچھی خوبصورت اور مضبوط۔ ساتھ میں ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا بھی انعام

۱۲ شیشی خوشبودار آٹو سگندھ دار

ایک بجلی کا لیمپ معہ بیٹری۔ ایک بڑھیا فاؤنٹین پین الیکٹرو میٹک بمبی پستول ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا جس کا ناپ چاہیں۔ ہر آفت سے بچانیوالی ایک سنکٹ ہرن انگوٹھی۔ ایک ریلوے ریگولیٹر ٹائم پاکٹ واچ ۲ عدد خوبصورت اور نئے

فیشن کی ٹائم رسٹ واچ۔ ایک اصلی بی ٹائم پیس جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنے (۴/۱۲) ڈاک محصول علاوہ۔

پتہ:- گریٹ سوئٹزرلینڈ واچ ایجنسی۔ بڑا بازار۔ کلکتہ

مکردھوج

قیمت دس روپیہ فی تولہ — قیمت دس روپیہ فی تولہ

اس کا استعمال آج ہی سے شروع کر دیجئے۔ کیونکہ اس کے سیون کے یہی دن ہیں۔ جن کو کمزوری ..... ہو گئی ہو۔ جسم مردہ سا رہتا ہو۔ چار شکتی جاتی رہی ہو۔ دماغ کمزور ہو گیا ہو.... ایک منٹ بھی اس کے استعمال سے نہ چوکیں۔ دل کو طاقت۔ دماغ کو قوت۔ جسم کو ہٹا کٹا اور طاقتور بنا دینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے آج ہی منگا لیں۔

چیون پراش

تین روپیہ سیر — تین روپیہ سیر

یہ وہی دوا ہے۔ جس کو کھا کر چیون رشی بوڑھے سے جوان ہو گئے۔ پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کیواسطے نہایت ہی مفید ہے۔

گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر (۱۱)

راۓ جی ـ کوشا ـ کمش ـ سیٹھ چھاجورام جی چودھری ـ شکشا منتری یشنداس جی بانسل (گو بندرام ہاسانند منتری آریہ سماج کلکتہ)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا اُتسو

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا چھبیسواں سالانہ جلسہ ۳۰ ـ ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء و یکم فروری کو دھوم دھام سے منایا جائے گا ؀

(رشو چرنداس منتری)

آریہ سماج پشاور شہر کا چناؤ

آریہ سماج ڈھکی نعل بندی پشاور کا چناؤ سال آئندہ کیلئے حسب ذیل ہوا ہے :ـ

پردھان ـ لالہ گوکل چند صاحب ایڈووکیٹ ـ اُپ پردھان ـ لالہ بھگوان داس جی ـ منتری مہاشہ سوداگرمل جی ـ اُپ منتری تارا سنگھ جی ـ خزانچی بابو شنو مل جی ـ لائبریرین پنڈت بھگوان داس جی ـ مینیجر کنیا پاٹھشالہ مہاشہ موتی رام جی ـ اُپ مینیجر مہاشہ ارجن دیو جی ؀

پرتی ندھی ـ (۱) ڈاکٹر ہری چند جی (۲) مہاشہ جے دیو جی (۳) پنڈت برج لعل جی (۴) لالہ ہیرا لعل جی (۵) لالہ تاراچند جی ـ (تارا سنگھ اُپ منتری آریہ سماج ڈھکی نعل بندی شہر پشاور) ؀

آریہ سماج کوٹ ادو کا اُتسو

آریہ سماج کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ کا سالانہ جلسہ ۵ ـ ۶ ـ ۷ دسمبر ۱۹۳۰ء کو غیر معمولی رونق سے سروگھن سماپت ہوا ـ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے شریمان پنڈت لوک ناتھ جی ـ پنڈت دھرمیندر جی بی اے ـ پنڈت شانتی پرکاش جی و مہاشہ چرنجی لال جی پریم و مہاشہ آتم دیو و مہاشہ جگدیش چند بھجن اُپدیشکان پدھارے ـ بہت اعلے ویاکھیان و دھرم اُپدیش و منوہر بھجنوں سے جنتا نے آنند پراپت کیا ـ شری پنڈت لوک ناتھ جی نے میجک لینٹرن کے ذریعہ بہت موثر ویاکھیان دیا ؀ (جیتا نند منتری آریہ سماج کوٹ ادو) ؀

شری سوامی شردھانند جی کا بلیدان اُتسو

شری سوامی شردھانند جی کا بلیدان اُتسو خوب شان سے منایا گیا ـ ۲۲ و ۲۳ دسمبر پراتہ کال بے شہر میں سنکیرتن کیا گیا ـ ۲۳ دسمبر بوقت ۳ بجے شام مندر آریہ سماج میں ہون پرارتھنا کے بعد لالہ ملکھی رام ہیڈ ماسٹر و پیر سنتوش ناتھ جی پیر گدی افغانان نے سوامی جی کے جیون پر پر بھاؤ ڈالا ـ سیٹھ ہری رام جی ککڑ نے اپیل پر مبلغ ۵ روپیہ شدھی فنڈ کے لئے اکٹھے ہوئے ؀

(رام پیارا آریہ ـ ب ـ منتری آریہ سماج بھیرہ)

امرگڑھ میں پرچار

پچھلے ہفتہ پنڈت ودیا چند بھجنیک اور پنڈت رام سروپ جی نے اس جگہ تین روز پرچار کیا ـ جنتا پر بہت اچھا اثر ہوا ـ (رام ناراین سنہا منتری آریہ سماج امرگڑھ ریاست پٹیالہ) ؀

آریہ سماج لکی مروت میں پرچار

مہاشہ ہری چند بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے تین رات بھجنوں دوارا اُپدیش کیا ـ بعد ازاں پنڈت دیو ناتھ انسپکٹر اور بھجنیک شام داس نے دو دن ۷ دسمبر سے ۹ دسمبر ۱۹۳۰ء تک بھجن اُپدیش سے جنتا کو پرسن کیا ـ اس کے بعد سوامی یوگانند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۹ دسمبر سے ۱۶ دسمبر ۱۹۳۰ء تک رات کو شانت مئی اُپدیش سے جنتا کو کرتارتھ کیا ؀ (منتری آریہ سماج لکی مروت ضلع بنوں)

گورو کل ملتان کے سماچار

شری سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا ـ اس کے سمبندھ میں پہلے سب کل واسیوں نے مل کر سہ بھوج کیا ـ پھر شری سوامی جی کے جیون پر برہمچاریوں اور شری ڈاکٹر وشنودت جی ـ مہاشہ ستیہ ناراین جی سہایک ادھشٹھاتا کے موثر اور پربھاوشالی بھاشن ہوئے ـ اخیر میں پرماتما سے سچے ہردے سے پرارتھنا کی ـ کہ بھارت ورش کا پرتیک نر ناری اپنے آریہ نیتا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے جیون کو ایسی آریہ جاتی کی سیوا کے ارپن کرے اور اپنی سنتانوں کو گورو کلوں میں ہی شکشا دلوا کر مہرشی رن سے سبکدوش ہوں ؀

(۲) سالانہ جلسہ فروری ۱۹۳۱ء میں ہوگا

نتیجہ ہوا ہے ـ ٹھیک تاریخوں کا جلدی اعلان کردیا جائے گا ـ سب مترکشار ـ مہاشیوں اور آریہ ممبران و سبھا سدوں کو اسے ہر طرح سے کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کردینی چاہئیں ـ اپنے پتروں کو گورو کل میں داخل کرانے کے لئے ابھی سے فارم منگا لینے چاہئیں ـ یہاں کا

پانچسو روپیہ انعام

بیفائدہ ثابت کرنے پر

مہاتما کی بتائی ہوئی جادو کے موافق اثر کرنے والی حیرت انگیز ادویات اس دوا کو استعمال کرنے سے حیرت انگیز فوراً نفع پہنچانے والا اثر ہوتا ہے جس کا برص یعنی سفید داغ کسی دوا سے دور نہ ہوتا ہو ـ وہ صاحب اس عجیب دوا کو آزمائیں ـ یہ دوا صرف ایک ہی دن میں پوری صحت کر دیتی ہے ـ قیمت فی پیکٹ دو روپیہ ؀

بواسیر کی انمول دوا ـ خونی بادی ـ نئی ہو یا پرانی تعداد جیسی یہ مرض ہو ـ اس دوا کا استعمال کرنے سے فوراً صحت ہوتی ہے ـ قیمت فی پیکٹ دو روپیہ ـ انہیں دوا دو سکو ۲ اور ۲ پیسے بھیجتے ہیں ؀

شریمان کرشن چندر نمبر ۳ پوسٹ کستری سرائے ـ گیا

طاقت کی اکسیر دوا

آدتیہ رساین

فوائد

بدہضمی ـ قبض ـ بواسیر ـ کمی خون ـ جریان ـ مردانہ کمزوری ـ امراض زنانہ ـ سیلان الرحم ـ دائمی زکام ـ ذیابیطس اور خرابی خون میں اکسیر ہے!

قیمت :ـ ۷ روزہ خوراک عہ ـ ۱۵ روزہ ۸ / ۳۰ روزہ ۳ روپیہ ـ محصول الگ ـ

فخر ہند مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب سے قائم کردہ ہندوستان کی معتبر جماعت آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے معزز جائنٹ سیکرٹری نے مکمل ایکسال تجربہ کے بعد آدتیہ رساین کے فوائد کی پرزور تصدیق کرتے ہوئے

تمغہ

پیش کیا اور ہزار ہا تعریفی خطوط مفید ہونیکا زبردست ثبوت ہیں

موجد: مہتہ سیتارام دت کوبراج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

لاہور ایجنٹ ـ انارکلی ـ دیکھیے لطافت

گرانڈ کلیرنس سیل ۵۸۱

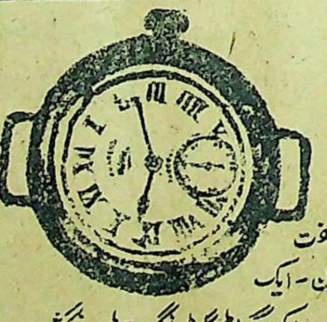

۶۵۰ قیمتی تحائف ۲ روپیہ بارہ آنہ میں

۳ ٹوموٹونیا عطر کی چھ شیشی کے خریداروں کو مندرجہ ذیل تحائف مفت ایک گولڈ گلٹ ڈائلے رسٹ واچ ایک تسمہ ـ ایک پھولدان ـ ایک فینسی رومال ـ ایک فینسی شیشہ ـ ایک کنگھی ـ ایک خوشبودار صابن ـ ایک گولڈ گلٹ نگینہ جڑی انگشتری ـ ایک نگینوں سے جڑا ہوا بروچ ـ ایک قیمتی قینچی ـ ایک فینسی سیاہ جیب فونٹین پین ـ ایک ڈرائیر ایک کلمپ ـ ایک جوڑا گولڈ گلٹ عینک ـ ایک ربڑ کی بیٹی ـ ایک درجن سیفٹی پن ـ ایک پنسل ـ ۳۴۴ ملیو بلیک لکھنے والی سیاہی کی ٹکیاں ـ ایک قلمدان ـ ایک درجن نب ـ ۱۳۸ بائی ۱۳۸ انگریزی تصاویر ـ چھ عنو مایوں کے کلپ ـ ایک جوڑا گلٹ لیسنگ ـ ایک گولڈ گلٹ ناک کی تیلی ـ ایک جوڑا گولڈ گلٹ پارسی مرکی ـ ایک پستول الحیصد ڈبیاں ـ ایک چاقو ـ ایک بٹوہ ـ ۲۵ سوئیاں

ایک جوڑا جین شوز (ڈرٹ) پاؤں کا ناپ ضرور آنا چاہئے ـ قیمت جس میں تمام تحائف شامل ہیں صرف ۲ روپیہ ۱۲ آنہ پیکنگ ڈاک خرچ ۱۰ ـ

انڈین سٹور ۵ بینز آرامیٹ ...

جل دایو بہت اتم ہے۔ شکشا بھی ۱۳ اردیبہ ماہوار ہے۔ جو پنجاب بھر کے گوروکلوں سے مقابلتاً تھوڑا ہے۔ تعلیمی حالت تسلی بخش ہے۔ اس سنہری موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے ٭ ہال گوروکل کے باغ کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مالی رکھا گیا ہے ٭ (ستیہ نارائن راجپال منتری آریہ سماج گوروکل ملتان) ٭

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا چناؤ۔ پردھان مہاشہ دیرال جی۔ منتری مہرچند۔ اپ منتری

مہاشہ دینا راج جی۔ خزانچی پنڈت درگا داس جی۔ پستکادھیکش ماسٹر بنا لالی جی ٭ (مہرچند منتری) ٭

آریہ سماج جھنگ شہر کا وارشک چناؤ

آریہ سماج جھنگ شہر کا چناؤ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۰ء کو سادھارن سبھا کے اجلاس میں اس پرکار ہوا۔ لالہ ہری چند جی پردھان۔ لالہ لدھا رام جی اپ پردھان۔ دیوی دیال منتری۔ لالہ سدا آنند جی اپ منتری۔ لالہ ٹھاکر داس جی کو شادھیکش

بھگت دیوی داس جی سہائک کوشادھیکش لالہ لکھمی داس جی نرنیکشک۔ لالہ جیونداس جی وستو رکشک اور لالہ خوشی رام جی پستکادھیکش منتخب ہوئے۔ دیوی دیال منتری آریہ سماج جھنگ شہر ٭

ممباسہ میں ویدک وواہ

۲۶ دسمبر کو لالہ میلا رام سیٹھی کی پتری کا وواہ مسٹر جان رام ریلوے گارڈ نکورو والے کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ کنیا پکش سے ۷۵ شلنگ اور وَر

پکش کی طرف سے ۲۲۳ شلنگ مختلف سنستھاؤں کو دان دیا گیا ٭ منشی رام سنیار تھی منتری آریہ سماج ممباسہ۔ افریقہ) ٭

کھڈیاں میں پرچار

۲۰ گھر کو سوامی رودرانند جی و پنڈت شمیر سنگھ جی بھجنیک مہاشہ نے تین یوم متواتر پرچار کیا۔ ۲۷ گھر کو مہاشہ ہنسراج کے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام بلدیو رکھا گیا ٭ (کرپا رام منتری آریہ سماج کھڈیاں) ٭

نئے سال کا پروگرام

چند ضروری باتیں

جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہر ایک آریہ بھائی کو نئے سال یعنی ۱۹۳۱ء کے لئے اپنے جیون کے پروگرام کا فیصلہ کر لینا چاہئے۔ آریہ سماج کے نکتۂ خیال سے یہ پروگرام ایسا ہونا چاہئے (۱) جو جیون کو دھارمک بنائے (۲) جو نیز آریہ سماج اور اپنے روحانی جیون کے داتا رشی دیانند کے لئے شردھا اور بھگتی کے بھاو پیدا کرے (۳) جو آریہ سماج کی اُنتی کی رفتار کو تیز کرنے والا ہو ٭

ان تینوں باتوں کی پراپتی کا مکھیہ سادھن سوادھیائے ہے۔ اور سوادھیائے ہی جیون ہے اسلئے نئے سال کیلئے ہر ایک آریہ پریوار کو سوادھیائے کا بجٹ زیادہ بنانا چاہئے اور اس بجٹ سے سال شروع ہونے سے پہلے ایسے گرنتھ خرید لینے چاہئیں۔ جو مندرجہ بالا تینوں باتیں پیدا کرنے والے ہوں سوادھیائے کے گرنتھوں میں پہلا درجہ رشی دیانند کے گرنتھوں کو دینا چاہئے۔ دوسرے درجہ پر مندرجہ ذیل کتابیں ہیں جو جیون کو اُنت اور آریہ سماج کے لئے اپیوگی بنانے میں ہر ایک استری پرش کے لئے یکساں طور پر مفید ثابت ہوئی ہیں:-

ہندی

ویدامرت ۱۲/ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بر موقعہ شتابدی شائع ہوئی تھی ٭

- ویدک سدھانت ۱۲/ شتابدی ایڈیشن
- بھگتی درپن ۱/ ویدک جپ جی
- ویدک کرتویہ شاستر ۱۲/ از پنڈت سدا شیو جی
- ست اپدیش مالا ۱۲/ از سوامی ستیانند
- مرتیو پرلوک ۱۲/ از نارائن سوامی جی
- آنند سنگرہ ۱۲/ از سوامی سرودانند
- آتم درشن ۱۲/ از نارائن سوامی جی
- بھگت کی بھاونا ۱۲/ از سوامی انبھوانند جی
- دیدپاٹھ ۱/ ستیا نند
- سندھیا یوگ ۵/ " "
- آریہ سماج کا ۱۲/ " "
- اُنتی کے اُپاے ۱۲/
- دیانند گرنتھ مالا مجلد دو بھاگ ۶/
- پرسیجر سندیش ۸/
- جیبن سمبھیم ۱۲/

اردو

- ستیارتھ پرکاش اردو ۱۰/ مجلد ۱۲/
- بھگتی درپن ۹/ ویدک جپ جی
- آنند سنگرہ ۱۲/ از سوامی سرودانند جی کے لیکچر
- آتم چکتسا ۱۲/ از سوامی سدانند جی کے لیکچر
- عمر قید پرلوک ۱۲/ از سوامی نارائن جی
- اُپنشد پرکاش ۱۲/ آٹھ اپنشد اردو میں
- یوگ درشن مجلد ۱۲/
- اپدیش منجری ۱۲/ از سوامی جی کے ۱۴ ویکھیان
- از نکار اُپاسنا ۲۰/
- پرارتھنا سنگرہ ۱۴/
- آریہ دھرم ۱۰/
- پیارا دھرم ۶/
- کلیات آریہ مسافر ۱۲/

علاوہ ازیں استریوں، بچوں اور نوجوان کے لئے طرح طرح کی شکشا دائک کتب کا بہت بڑا اسٹاک جمع کیا گیا ہے۔

فہرست کتب مفت بھیجی جاتی ہے

منیجر آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ۔ لاہور

دائمی تندرستی

وہی شخص قائم رکھ سکتا ہے۔ کہ جو اپنے جسمانی اعضاء کا اعتدال سے استعمال کرے۔ ہماری قوت مردمی کثرت مباشرت کے باعث ہر لحظہ زائل ہوتی جا رہی ہے۔ علم طب اور ڈاکٹری کی مقرر کردہ حد اعتدال سے ہماری خواہشات نفسانی تجاوز کر چکی ہیں چنانچہ مضبوط اور قوی ہیکل مرد بھی آجکل اپنی طاقت کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ لہذا۔

اسی موسم سرما میں

اپنی متواتر زائل ہونے والی قوت مردمی کو بحال کرنے کے لئے آپ کو ضرور ایک نہ ایک ایسی دوا کھانی چاہئے کہ جو لاثانی ہو۔ مندرجہ ذیل اکسیروں میں سے کسی ایک کو ضرور آزمائیے اور اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کیجئے ٭

اکسیر نمبر ۵ بے انداز طاقت بخش ہے خصوصاً رو ساد امراء کے لئے فوری اثر دکھاتی ہے۔ نوجوان نرم مزاج و گرم مزاج والوں کے لئے نہایت تیز ہے۔ قیمت ۳۰ گولی چودہ روپے قیمت پندرہ گولی سات روپے

اکسیر نمبر ۲ انمول رسائن مستقل فائدہ بخشنے والی ہے بوڑھوں اور جوانوں کیلئے یکساں مفید تمام جسمانی اعضاء اور کمزور رگ ریشہ کو طاقت بخشنے والی قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے

اکسیر نمبر ۱ نہایت ہی طاقتور اور دل و دماغ و گردہ وغیرہ کو طاقت بخشنے والی ہے ذیابیطس اور پیشاب کی امراض کو دور کرنیوالی گرم مزاج اشخاص کے لئے نہایت قیمت ۳۲ گولی ... ۱۶ گولی ...

اکسیر نمبر ۳۹ جسم کے تمام اعضاء خصوصاً دماغ کے لئے عجیب اکسیر ہے کمزور بدن اشخاص کے لئے خصوصاً فائدہ بخش ہے قیمت پاؤ سیر دو روپے آدھ پاؤ ایک روپیہ

اکسیر نمبر ۳ طاقت بڑھانے والی احتلام سرعت وغیرہ کو مضبوط بنانے والی ٭ قیمت فی پاؤ دو روپے آٹھ آنے آدھ پاؤ ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized

نسخہ ہون سامگری ہر موسم

ہون سامگری کے لئے ہون پُستکوں میں عام طور پر جو نسخے دیئے ہوتے ہیں۔ وہ ایسے اوزان سے لکھے ہوتے ہیں۔ جن سے یہ پتہ لگانا مشکل ہے۔ کہ اتنے سیر سامگری میں ہر ایک پدارتھ کس انداز سے ڈالا جاوے۔ اس لئے ایک سیر سامگری کے لئے ہر ایک پدارتھ کا جتنا جتنا وزن چاہئے۔ وہ نکال کر درج کیا جاتا ہے۔ یوں تو پرتیک رتو کے لئے سامگری کا علیحدہ علیحدہ نسخہ ہے۔ لیکن نیچے جو نسخہ دیا ہے۔ وہ ہر موسم کے لئے ہے۔ آریہ بھائی اندر آریہ سماجیں اس کے مطابق چیزیں ملا کر کوٹ کر ہون سامگری تیار کر سکتے ہیں۔ یہ اعلیٰ قسم کی سامگری بن جاتی ہے۔ جتنے سیر بنانی ہو۔ اتنے گنا ہر ایک چیز لیں۔ اس نسخہ کو علیحدہ گتے پر لگا کر آریہ سماج میں رکھ چھوڑیں ؛

نسخہ

خوشبودار۔ بالچھڑ۔ چندن سفید
۲½ تولہ ۲½ تولہ

اگر تگر گوگل جائفل جاوتری
۱½ تولہ ۱½ تولہ ۵ تولہ ۱½ تولہ ۱½ تولہ

کافور الائچی خورد الائچی کلاں
۶ ماشہ ۳ ماشہ ۱ تولہ ۳ ماشہ

لونگ۔ مشک بالا۔ لوبان۔ دارچینی
۶ ماشہ ۲½ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ

کل وزن ۵ چھٹانک

روگ ناشک۔ ناگر موتھا۔ اندرجو
۴ تولہ ۴ تولہ

سفید سرسوں۔ کپور کچری۔ چراتہ
۴ تولہ ۱½ تولہ ۴ تولہ

گلو۔ گوکھرو۔ گرت۔ باندی وزن
۴ تولہ ۲½ تولہ ۲½ تولہ ۲½ تولہ ۶ چھٹانک

مقوی۔ آنولہ۔ ملٹھی۔ چِرونجی
۲ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ

کمل آنڈا۔ تل۔
۲½ تولہ ۲½ تولہ

کل وزن ۲ چھٹانک

شیریں۔ چھوہارہ۔ کشمش
۲½ تولہ ۲½ تولہ

ناریل۔ بادام۔ کھانڈ
۲½ تولہ ۲½ تولہ ایک چھٹانک

وزن ۳ چھٹانک ؛

کل وزن ایک سیر ؛

ہون کے لئے ایک سیر سامگری کے اندر پانچ سے سب پدارتھوں کا اوزان :-

گھی آدھ سیر۔ سامگری بالا ایک سیر

کافور۔ کیسر۔ کستوری دھوپ
۲ ماشہ ۲ ماشہ ½ رتی ½ چھٹانک

لکڑی چندن
ایک چھٹانک ؛

سمدھا چار سیر۔ موہن بھوگ ...

جنم جات کے برخلاف

ساروِدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا خاص پرستاؤ

آریہ لوگ جنم جات کو نہیں مانتے

جات پات توڑک مردم شماری کمیٹی نے منتری سوچنا دیتے ہیں۔ کہ ساروَدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی انترنگ سبھا نے اپنے اجلاس مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۰ء میں مفصلہ ذیل خاص رزولیوشن پاس کیا :-

"ساروَدیشک سبھا کی طرف سے کمشنر مردم شماری اور گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھا جائے کہ ویدک اصولوں کے مطابق جن کا پرچار آریہ سماج کرتا ہے۔ کسی آریہ کی آریہ سماج میں شامل ہونے پر کوئی ذات (CASTE) نہیں رہتی۔ چاہے وہ مُروّجہ رواج سے مطابق ہندوؤں کی کسی ذات میں پیدا ہُوا ہو۔ اس لئے اُن لوگوں کی جو اپنے آپ کو آریہ لکھواتے ہیں۔ کوئی ذات نہیں لکھی جا سکتی۔ اس لئے سارے بھارت ورش میں سارے کارکنان مردم شماری کو ہدایت کر دی جاوے۔ کہ وہ اس کے مطابق اندراج کرائیں۔ اور کسی بھی آریہ سے ذات نہ بتلانے پر ذات کے پوچھنے کی کوشش نہ کریں" ؛

ممنون ہو کھوبا۔ کھیرلڈو وغیرہ آدھ پاؤ ؛
موسمی پھل ؛
(نندلال آریہ گوردت بھون۔ لاہور)

YOUR EYE

کیا آپ کو اپنی آنکھیں ضعیف ہے تو اطمینان سے۔ تو سیلرز ٹوٹیں منی کا استعمال کیجئے۔ یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے۔ بکثرت لوگوں نے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت! سمتھ اینڈ کیمبل لاہور

کورٹ آف سمال کاز کراچی

مقدمہ ۱۳۷ سنہ ۱۹۳۰ء

فرم بلدیوداس خوشحال چند مرچنٹس کراچی
مدعیان
بنام
فرم گیان چند۔ سنگت رام مرچنٹس بذریعہ اُن کے مینیجنگ حصہ دار سنگت رام گیان چند ہندو مرچنٹ۔ مقام بھیرپور۔ ضلع تھرپارکر
مدعا علیہم

بنام مُدعا علیہم مذکورہ بالا

مطلع رہو کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں دعویٰ مبلغ

۳-۵-۲-۳۰۲ روپیہ

مع خرچہ میں واسطے فیصلہ قطعی کے

۱۴ جنوری ۱۹۳۱ء

تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ تم کو لازم ہے کہ اس روز بمعہ اپنے گواہان کے حاضر ہو کر جواب دہی مقدمہ کرو۔ ورنہ بصورت غیر حاضری تمہارے برخلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی ؛

ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کو جاری کیا گیا ؛

گرانڈ کلیرنس سیل

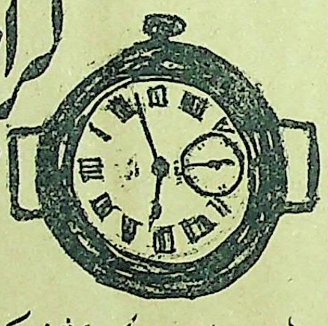

گھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ
۵۶۲ چیزیں انعام

اور موہنی دل بہار عطر کی چھ شیشی کے خریدار کو مندرجہ ذیل اشیاء مفت دی جائیں گی۔ فینسی سنہری لوائے رسٹ واچ بمعہ فیتہ ایک نی کٹ ایک جوڑا جراب

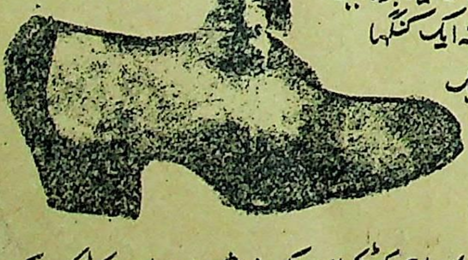

ایک عمدہ رومال۔ ایک سنہری عینک ایک بٹوہ ایک لال نگینہ والی مُندری۔ ایک اعلیٰ شیشہ ایک کنگھا ایک جوڑی لال نگینہ والی بندیاں۔ ایک فونٹین پین۔ ایک ڈراپر۔ ایک کلپ ایک درجن نب۔ ایک ہولڈر۔ ایک پنسل سیٹ۔ ایک اسنزا ۲۴۵ باقی کی تصویریں۔ ۱۴۴ بلیو بلیک سیاہی کی ٹکیاں۔ ایک خوشبودار صابن کا ٹکیہ۔ ایک شیشی پان کے ساتھ کھانے والی ہنتول بہار۔ ایک جوڑا بالیاں۔ ۲۵ سوئیاں۔ ایک بنڈل دھاگا۔ دیاسلائی۔ ایک اعلیٰ چاقو۔ ایک طمانچہ ۱۰۰ ٹوپی۔ ملٹری جم بوٹ۔ ایک جوڑا دماپ بھیجدیں ؛ قیمت صرف تین روپیہ محصول ڈاک ۱۰/

انڈین نیشنل سٹورز ۱۷ اے جا متر اسٹریٹ۔ ہاٹ کھولا۔ کلکتہ
17 (A) JAYMITTER STREET
HATKHOLA CALCUTTA

طاقت کا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خاص ایسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں۔ قبض کی شکایت دُور کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ تمام کمزوریوں کو دُور کرتی ہیں قیمت چالیس گولی ایک روپیہ ؛

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ ؛

راج ویدنارائن جی کیشوجی جام نگر (کاٹھیاواڑ) برانچ ۹۳ کالبادیوی روڈ۔ بمبئی لاہور ایجنٹ۔ راجہ رتن لال بھنڈاری اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

چشمہ مہر سب چیزیں اپنی روز افزوں اور مشہوری کی وجہ سے ...

بالکل مفت !!

دلی کی ڈائرکٹری اور عروس زندگی

منگا لیجئے!! نئی اور پرانی شاہی عمارتوں کا حال۔ بازاروں کی رونق اور چہل پہل کا بیان ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔ کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اصول حفظان صحت اور تمام امراض (جس میں پوشیدہ امراض بھی شامل ہیں) کا حال مکمل اور موثر طریقہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ صرف ایک پوسٹ کارڈ لکھکر مفت منگا لیجئے!!!

جو شہرت گذشتہ ۵۰ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

سرمہ اکسیر چشم دھند غبار خارش ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں ہے قیمت ایک تولہ عہ تین تولہ ۲ بارہ تولہ ۹ محصولڈاک ہر حالت میں ۸ر الگ ہے۔

حبوب مراد ۔ یہ راحت زندگی۔ جوانی کی جان مقوی گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قیمت ۸ گولی عہ ۳۲ گولی ہے ۱۰۰ گولی للعہ محصولڈاک ہر حالت میں ۸ر الگ ہے۔

مینیجر کارخانہ دوائے طب حکیم راج نارائن
حوض قاضی ۱۳۳ ۔ دہلی

۵۰۶

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا۔ سجون پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت صرف چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ اور طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔

برہمی بوٹی ۱۲ سیر۔ دنت سنجن ۸ر فی شیشی
ست سلاجیت ۱۲ تولہ۔ سوچی پتر مفت!

پتہ:- گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل۔ ہردوار

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا

۵۷۳

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

بوتل پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھکر خریدیئے

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

دراکشاسو

ایام سردی میں خاص استعمال کرنے کی چیز۔ شیریں و خوش ذائقہ و سب سے بہترین اور جسم میں خون اور گوشت بڑھاتا ہے۔ سردی کھانسی اور جریان کو قسمت دنابود کرتا ہے۔ فوراً جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ قبض دور کرکے بھوک بڑھاتا ہے۔ علالت کے بعد کی دیر تک پیدا ہونے کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ جسم میں قوت اور چہرے پر رونق افزائی کرتا ہے۔ ضعیفی میں ہونے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت فی بوتل کلاں دو روپے۔ خورد ایک روپیہ
محصول بوتل کلاں ۱۲ر۔ خورد ۱۰ر
ایک بوتل سے زیادہ منگوانے پر نزدیک کے سٹیشن کا نام تحریر فرمائیے گا۔

ہر جگہ ادویات فروشوں سے ملیگا

پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی۔ متھرا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵
...نمبر ۱۳۳

कृण्व[illegible]श्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

THE PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر کرشن بی اے

قیمت
سالانہ للعہ
ششماہی ۲؍
ممالک غیر سے صہ
فی پرچہ ۱؍

نمبر ۲

اتوار ۔ ۲۸ پوہ سمت ۱۹۸۷ ۔ مطابق ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء

دیانند ابد ۱۰۶

11 JAN 1931

وید امرت

گورکشا

प्रजा वतीः सुयवसे रुशन्तीः शुद्धा अपः सुप्रपाणेन पिबन्तीः।
मा व स्तेन ईशत माघशंसः परि वो रुद्रस्य हेतिर्वृणक्तु ॥ अथर्व ॥

"اُتم بچھڑوں والی۔ اُتم گھاس کے لئے بچرتی ہوئی۔ اُتم جل ستھان پر شدھ جل پان کرنے والی گوئیں ہوں۔ ہے گوؤ! چور تم پر شاسن نہ کریں۔ پاپی تم پر حکومت نہ کرے۔ رُدر کا شستر تمہاری رکشا کرے!"

گو منش کے لئے نہایت کار آمد جانور ہے۔ اس کا دودھ ماتا کے دودھ کے گنوں والا ہونیکے کارن آریوں میں تو اسے گو ماتا کے نام سے سنبودھت کیا جاتا ہے۔ اور اس میں وہ بہت حد تک حق بجانب ہیں۔ کیونکہ گو کا دودھ منش کی ماتا کے دودھ کی طرح پالنا کرتا ہے۔ غیر آریوں میں اسے اس نام سے سنبودھت نہ کیا جاتا ہو۔ پرنتو اس کے جن گنوں کے کارن آریہ لوگ اس کی عزت و توقیر کرتے ہیں۔ اُن کو سویکار کیا جاتا ہے۔ سواستھ رکشا کے متعلق وہ ہاں بھی وہ بھارتیہ ہوں یا یورپی۔ اس کے دودھ کے گنوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی گئی ہے۔ تو منش کے لئے جیسی کار آمد ہے۔ اس سے کون ہے۔ جسے انکار ہو۔ گو رکشک آریہ جاتی کو تو انکار ہی کیسے ہو سکتا ہے۔ گو کہ کل مغربی اقوام بھی اس کے عمدہ طریقوں سے پالن پوشن کو اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے جرمن انگلینڈ آدی دیشوں میں گو کے رہن سہن در پالن پوشن کے طریقوں کو دیکھا ہے۔ وہ دیکھ کر حیران رہ گئے ہیں۔ کہ اس شردھا سے گو پالن کرنے والے لوگ بھی کبھی گو گھاتک ہو سکتے ہیں ✤

بھارت سوبھاوک طور پر گو بھگت ہے۔ اس لئے اس کی رکشا اور پالن کا جذبہ اس کے اندر قدرتی ہے۔ پرنتو اس بھاؤ کے ہوتے ہوئے بھی یہاں گو پالن ایسے ڈھنگ سے نہیں ہوتا جس سے وید نے بتایا ہے ✤

وید نے بتایا ہے۔ کہ گوئیں اُتم بچھڑوں والی ہوں۔ ارتھات ان کے بچھڑے خوبصورت سڈول اور مضبوط ہوں۔ پرنتو بھارت میں آج بچھڑوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور جس دودھ پر بچھڑے اُتم ہو سکتے ہیں۔ اس کے خود دوہ لینے میں ہی لالچ کیا جاتا ہے۔ جب بچھڑی بچھڑے کمزور ہوں۔ تو گو کی آئندہ نسل کے اُتم ہونے کا کیسے خیال کیا جا سکتا ہے؟

وید نے پھر بتایا ہے۔ کہ گوئیں بچرتی ہوئی اُتم گھاس پر پلیں۔ ارتھات ایسی چراگاہیں ہوں۔ جن میں اعلیٰ قسم کا گھاس پیدا کیا جائے۔ لیکن آج حالت یہ ہے۔ کہ چراگاہیں معدوم کی جا رہی ہیں۔ ہر ایک زمین کو زیر کاشت لانے کا پریتن کیا جا رہا ہے۔ جب چراگاہیں ہی نہ ہوں۔ تو گوؤں کا چرنا کیسا اور اُتم گھاس چرنا کیسا؟ اور جہاں ہیں۔ وہاں اُن کے اندر گھاس پیدا کرنے کا کوئی پریتن نہیں۔ ورشا ہوئی اور اس سے گھاس پیدا ہو گیا۔ تو ہو گیا۔ ورشا نہ ہونے کی صورت میں وہ اُجڑی ویران بنی رہتی ہیں ✤

پھر وید کہتا ہے۔ کہ اُن کے پینے کے جل کے لئے اُتم جل ستھان ہوں۔ پرنتو اس پہلو کو تو بالکل ہی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جہاں وید نے گوؤں کے لئے اُتم جل ستھان اور اُتم جل کی آوشیکتا بتائی ہے۔ وہاں آج دیہات کے گندے جوہڑ ان کے نئے جل ستھان ہیں۔ وہ اُن کے اندر کا گندا پانی اُن کے پینے کا جل ہے۔ جب ان کے لئے نہ اچھا گھاس ہے۔ نہ چلنے پھرنے کی جگہ۔ نہ اچھا جل ہے۔ اور نہ اچھے جل ستھان۔ تو دودھ اور گھی کی افراط کی آشا رکھنا فضول ہے (سوادم کشن)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ور کیلئے کنیا کی ضرورت
نمبر ۵۹۳

میرے ایک گورنمنٹ پنشنر مہتہ کے بیٹے کیلئے جس کی عمر ۲۳ سال کنوارے ہیں کھتری رجن کی موجودہ آمدنی تین سو روپیہ ماہوار ہے اسکے علاوہ ایک کام اور رہنے والا ہے جس کی آمدنی پانچسو روپیہ ماہوار ہوگی۔ آپ لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ سکار و بار برہما میں ہے کیلئے سوشیل رو پوتی۔ لکھی پڑھی۔ شریف خاندان کنواری کنیا کی ضرورت ہے۔ ذات شہر۔ نا کہ ذات کرنہ ہو۔ مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں :- لبھو رام منیجر آنند آشرم۔ لدھیانہ (پنجاب)

نوٹس!
نمبر ۵۷۰

ایک یوگیہ ور کی ضرورت!
ایک کاشتہ سکسینہ دوسرے کل اپنی کنیا کیلئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ صرف سکسینہ دوسرے ہی خط و کتابت کریں۔ ڈاکٹر نرائن سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر سرسہ ضلع حصار

اگروال ایک لڑکے کیلئے اگروال کنیا کی ضرورت

میرے ایک ماتر گورنمنٹ جن کی عمر اس وقت تقریباً اٹھائیس سال ہے اور خوبصورت ہونے کے علاوہ تندرست اور دھارمک خیالات رکھنے والا ہے نیز ایک بڑی جائیداد اور کافی روپیہ کا مالک ہے۔ کے لئے ایک یوگیہ خوبصورت اور دھارمک خیالات رکھنے والی کنیا کی ضرورت ہے۔ ور کی ماہواری آمدنی دو صد روپیہ ہے۔ حاجت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر مشتہر رہار کریں۔

روق رام ہیڈ کلارک ڈاکخانہ صدر نابھہ

ور کی ضرورت!
نمبر ۵۷۵

ایک اعلیٰ امیر خاندان کی کھتری چوپڑہ ذات کی دو ہوا کے لئے جس کی عمر اٹھارہ سال ہے۔ ایک کھتری پنجابی ور کی ضرورت ہے۔ جو تندرست تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت اس پتہ پر کریں :-

نمبر ۵۷۵

معرفت منیجر پرکاش۔ لاہور

ویدک دھرم
نمبر ۵۹۰

ویدا ودے

ایڈیٹر :- پنڈت گنگا پرساد اپادھیا ایم اے
شری وشو پرکاش بی اے ایل ایل بی

ویدک دھرم کا باتصویر ماہواری رسالہ۔ ویدوں کے بارے میں بیمثال مضامین کا سلسلہ۔ وید منتروں کی عام فہم ویاکھیا۔ مغربی عالموں کے مضامین کا ریویو۔ ریشیوں کی آواز ٭

اب تک دس انک نکل چکے ہیں۔ نمونہ مفت!

قیمت دو روپے سالانہ۔ کلا پریس زیرو روڈ۔ الہ آباد

مکر دھوج
نمبر ۵۵۸

قیمت دس روپیہ فی تولہ — قیمت دس روپیہ فی تولہ

اس کا استعمال آج ہی سے شروع کر دیجئے۔ کیونکہ اس کے سیون کے یہی دن ہیں۔ جن کو کمزوری . . . . ہو گئی ہو۔ جسم مردہ سا رہتا ہو۔ وچار شکتی جاتی رہی ہو۔ دماغ کمزور ہو گیا ہو ایک منٹ بھی اس کے استعمال سے نہ چوکیں۔ دل کو طاقت۔ دماغ کو قوت۔ جسم کو ہٹا کٹا اور طاقتور بنا دینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آج ہی منگالیں ٭

جیون پراش

تین روپیہ سیر — تین روپیہ سیر

یہ وہی دوا ہے۔ جس کو کھا کر چون رشی بوڑھے سے جوان ہو گئے پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کیواسطے نہایت ہی مفید ہے!

گورو کل ستاتک فارمیسی دہلی نمبر ۱۱

ایک دوہوا کی فوری ضرورت
نمبر ۵۹۱

ایک شخص کپور کھتری عمر ۴۱ سال ملازم ڈاکخانہ تنخواہ ۱۲۰ روپے جس کی ایک لڑکی دس ورش کی گورو کل میں پڑھتی ہے۔ کے لئے ایک دوہوا کی جلد ضرورت ہے۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہو :-

چندر موہن کلرک نیو دہلی پوسٹ آفس

ایک یوگیہ ور کی ضرورت!
نمبر ۵۸۹

ایک کھتری سکل اپنی یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو تقریباً ۱۵ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ یا برسر روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر مشتہر رہار کریں :-

نمبر ۵۸۹

معرفت منیجر اخبار پرکاش لاہور

پانچسو روپیہ انعام
نمبر ۵۶۵

مہاتما کی بتائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی تین دن میں پورا آرام :

اگر آپ سینکڑوں۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں اور وئیدوں۔ اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوالیں :

قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ :-

اکھل کشور رام ۲۶
کتری سرائے گیا

YOUR EYE
نمبر ۵۶۰

کیا آپ کے YOUR EYE تکلیف ہے؟

اگر ہے تو سیلرز ڈیسی ہنی کا استعمال کیجئے۔ یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے کمزوروں کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے لٹریچر مفت! اسمتھ اینڈ کیمبل لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

تمام مظاہرے بند کر دینے کا حکم

سردار پٹیل قائمقام صدر کانگرس نے بمبئی کے نام حکمنامہ جاری کیا ہے۔ کہ تمام قسم کے کانگرسی مظاہرے بند کر دیئے جائیں۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ مظاہروں میں مظاہرہ کرنے والوں کا رجحان کسی قدر تشدد کی طرف مائل دکھائی دیتا ہے

ہائیکورٹ نے درخواست نامنظور کر دی

مہاشہ رنبیر سنگھ بی اے کے (جنہیں پولیس نے گرفتار کر کے تھانہ میں رکھا ہوا ہے) والد مہاشہ خوشحال چند نے ہائیکورٹ میں ہیبس کارپس کے ماتحت ضمانت کی جو درخواست دے رکھی تھی۔ وہ نامنظور ہو گئی۔ اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ضمانت کیلئے درخواست دی گئی ہے ؛

پھر گاندھی نمک

کراچی میں نوجوان بھارت سبھا کے زیر اہتمام ایک جماعت نے گاندھی نمک بنایا اور فروخت کیا گیا ؛

قانون جنگلات کی اجتماعی خلاف ورزی

انکولا کی خبر ہے۔ کہ چھ سو ستیاگرہیوں نے قانون جنگلات کی خلاف ورزی کی۔ پولیس نے کوئی مداخلت نہ کی ؛

افواہ بے بنیاد نکلی

گول کانفرنس کے متعلق اس افواہ کی تردید ہو گئی۔ کہ برٹش ممبران کانفرنس ہندوستان کو ذمہ دار حکومت دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں ؛

دہلی میں والنٹیروں کی گرفتاری

بدیشی کپڑے کا کاروبار کرنے والے ایک مسلمان دکاندار کی شکایت پر پولیس نے دہلی کی کانگرس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا اور ۲۲ والنٹیروں کو جو وہاں موجود تھے گرفتار کر لیا۔ تلاشی پر کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہ ہوئی ؛

مارشل جوفرے گذر گئے

فرانس کے مشہور جنگی لاٹ مارشل جوفرے جو کئی دنوں سے علیل تھے۔ وفات پا گئے ؛

پنڈت کرشن کانت مالویہ

پنڈت کرشن کانت مالویہ ایڈیٹر ابھیودے کانپور جیل سے بریلی جیل میں منتقل کر دیئے گئے ہیں ؛

دہلی میں آتش زدگی

(دہلی ۴ جنوری) لال کنواں میں آگ لگ جانے سے ایک آدمی جل کر مر گیا ؛

ساہوکار لٹ گیا

(چنسرا ۲ جنوری) مسلح ڈاکوؤں نے چندر نگر کے قریب ایک ساہوکار کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور اُسے دھمکا کر دس ہزار روپیہ لے گئے ؛

پنڈت موتی لال نہرو

(کلکتہ ۶ جنوری) پنڈت موتی لال نہرو الہ آباد تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کی صحت آگے سے اچھی ہے امید کی جاتی ہے۔ کہ آپ چند ہی ہفتوں میں بالکل صحت یاب ہو جائیں گے ؛

ایک رات میں چار قتل

(دندی پور ۳ جنوری) ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک ہندو مندر کے پربندھ کرتا کو قتل کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور شراب پیئے ہوئے تھا۔ اس نے پہلے اپنی عورت کو قتل کیا۔ پھر اپنے چھوٹے بھائی کو اور پھر ایک اور شخص کو ہلاک کر ڈالا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

ڈاکٹر چوتھ رام کی رہائی

(کراچی ۶ جنوری) سندھ کے مشہور قوم پرست ڈاکٹر چوتھرام جنہیں دو سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ جیل میں سخت بیمار ہو گئے تھے۔ سول سرجن نے آپ کی رہائی کی سفارش کی چنانچہ گورنمنٹ نے انہیں رہا کر دیا ہے ؛

ویدک وواہ

پنڈت وشنو دت وکیل فیروزپور کے پسر مہاشہ نریندر سنگھ کا بیاہ کماری سوشیلا دیوی سپتری پنڈت سالگ رام ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بٹالہ سے پورن ویدک ریتی سے ہوا ؛

ایک گپ کی تردید

پچھلے دنوں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ موضع ترکی میں ایک خورد سال لڑکی لوگوں کی دلی مرادیں پوری کرتی ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ واقع بالکل من گھڑت ہے ؛

کوئلہ کے دھوئیں کی وجہ سے موت

(انبالہ چھاؤنی ۵ جنوری) کل صبح رائل ایئر فورس کا ایک یورپین افسر اپنے بستر پر مُردہ پایا گیا۔ موت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ یہ شخص رات کے وقت اپنے کمرہ میں پتھر کا کوئلہ جلا کر سو گیا۔ اور سوتے وقت کمرہ کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر دیں۔ صبح کے وقت جب کمرہ کھولا گیا۔ تو دھوئیں سے بھرا پڑا تھا۔ اور وہ یورپین بستر پر مُردہ پڑا تھا ؛

دہلی کے مسٹر آصف علی کی سزا منسوخ

(لاہور ۴ جنوری) دہلی کے مشہور بیرسٹر مسٹر آصف علی کو قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت سزا ہوئی تھی۔ اس سزا کے خلاف دہلی کے ایک شخص مسٹر راميشور لعل نے سشن جج کی عدالت میں درخواست نگرانی دی۔ فاضل جج نے سزا منسوخ کرنے کے لئے ہائیکورٹ لاہور سے سفارش کی۔ آنریبل بخشی ٹیک چند جج ہائیکورٹ نے سیشن جج کی سفارش سے اتفاق ظاہر کرتے ہوئے سزا منسوخ کر دی ہے ؛

گورنر پر حملہ کرنے والا سیشن سپرد

(لاہور۔ ۵ جنوری) آج مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بورسٹل جیل کے احاطہ میں گورنر پنجاب پر گولی چلنے کے واقعہ کے سلسلہ میں ہری کشن کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۷ تعزیرات ہند کی سماعت کی۔ استغاثہ کی شہادتوں کے بعد عدالت نے ملزم کو سیشن سپرد کئے جانے کا حکم دیا ؛

الہ آباد میں ۲۲ ہزار روپیہ کی چوری

(الہ آباد ۴ جنوری) ایک مسلمان انجنیئر کے ہاں ۲۲ ہزار روپیہ کی چوری ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چور رات کے وقت ایک کمرہ میں داخل ہو گئے۔ اور زیورات اور نقدی لے کر چلتے بنے

شریمتی کملا نہرو کو سزائے قید

(الہ آباد ۳ جنوری) شریمتی کملا نہرو کو آج ہر دو مقدمات میں جو اُن کے خلاف قانون ترمیم ضابطہ فوجداری اور پکٹنگ آرڈیننس کے ماتحت چل رہے تھے۔ چھ ماہ قید کی سزا کا حکم دیا گیا

شریمان پٹیل کی رہائی کا حکم

(مدراس ۶ جنوری) شریمان پٹیل سابق صدر اسمبلی آج کل کوائمبٹور جیل میں ہیں۔ انہیں گذشتہ ماہ اگست میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے جو ایک خلاف قانون جماعت ہے۔ جلسہ میں شرکت کے سلسلہ میں ۶ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ پہلے آپ انبالہ جیل میں تھے۔ یہاں آپ کی صحت بالکل خراب ہو گئی۔ اور وزن میں بھاری کمی واقع ہو گئی۔ یہاں سے آپ کو کوائمبٹور جنوبی ہند تبدیل کر دیا گیا۔ یہاں بھی اُن کی صحت اچھی نہ ہوئی۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد رائے دی۔ کہ انہیں فوراً رہا کیا جائے۔ چنانچہ گورنمنٹ ہند کے مشورہ سے مدراس گورنمنٹ نے اُن کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں ؛

مہاتما گاندھی کے وزن میں اضافہ

(احمد آباد ۶ جنوری) یرودا جیل سے مہاتما گاندھی کی تازہ چٹھی مظہر ہے۔ کہ اُن کے وزن میں ڈیڑھ پونڈ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ بدستور چرخہ کاتتے ہیں۔ اور اُن کی صحت اچھی ہے ؛

سردار پٹیل کے مقدمہ کا فیصلہ

(بمبئی ۶ جنوری) چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے مقدمہ کا فیصلہ سُنا دیا ہے اور انہیں زیر دفعہ ۱۷۔ الف

۵۹۲

کیا آنکھوں کا علاج ڈاکٹری اچھا ہے یا دیسی؟

کہنے کو کوئی چاہے کچھ کہتا رہے مگر تیرہ تیرہ ورش کے لاعلاج مریض بھی دس بارہ دنوں میں آرام پا گئے۔ سینکڑوں کے کئی آپریشن ہونے پر بھی نراش ہو ہماری دیسی دوائی سے ہی شفایاب ہوئے ہیں۔ ایسی مثالیں ہم پرکاش، آریہ ویر، آریہ گزٹ، وغیرہ میں پیش کر چکے ہیں۔ کئی ڈاکٹر تو دل سے آزماتے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر بدھ راج جی پردھان آریہ سماج پنڈی گھیب فرماتے ہیں۔ کہ میں آپ کے سرمہ امرت جوتی کو مفید سمجھ اپنے سب مریضوں کو لگا رہا ہوں۔ پندرہ ہی دنوں میں اس نے جادو کا اثر دکھایا ہے ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ثابت ہوا ہے مثلاً ککرے دھند پڑبال جالا خارش ٹیڑھ۔ پانی بہنا۔ نیا موتیا بند اور پھولا وغیرہ۔ یہ سرمہ بچے بوڑھے سب کے لئے ہر دلعزیز ہے قیمت بھی دو ہی روپے تولہ ہے اور ایک روپیہ میں چھ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے ؛

پنڈت دیدبہت وئید سامرت اوشدھالیہ ڈیرہ غازی خان

اور (ب) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری چھ ماہ اور نو ماہ کی سزائیں دی گئی ہیں۔ یہ سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی ؛

سابرمتی جیل میں آگ لگ گئی۔

(احمد آباد ۶ جنوری) آج بعد دوپہر سابرمتی جیل سٹاف کے کمرہ میں آگ لگ گئی۔ جسے جلد فرو کر دیا گیا ؛

شریمتی گاندھی کا تار بیگم محمد علی کو

احمد آباد ۶ جنوری) شریمتی کستوری بائی گاندھی نے مولانا محمد علی کی وفات پر اُن کی بیگم کو اظہار ہمدردی کا تار ارسال کیا ہے ؛

گول میز کانفرنس کب تک رہیگی۔

(لنڈن ۷ جنوری) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کی کارروائی ۲۱ جنوری تک ختم ہو جائیگی اور ڈیلیگیٹ ۲۴ جنوری کو ہندوستان واپس جانے کے لئے یہاں سے روانہ ہو جائینگے ؛

مولانا محمد علی کی جگہ مولانا شوکت علی۔

(لنڈن ۷ جنوری) مولانا محمد علی گول میز کانفرنس کے ڈیلیگیٹ بن کر یہاں آئے تھے جب وہ ہندوستان سے روانہ ہوئے۔ تو آپ بیمار تھے۔ چنانچہ اسی بیماری کی وجہ سے چند دن آپ نے پیرس میں قیام کیا۔ آخر آپ کی بیماری بڑھ گئی۔ اور آپ ۴ جنوری کو صبح ۹½ بجے کے قریب اس جہاں سے کوچ کر گئے اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا محمد علی کی وفات سے جو جگہ کانفرنس میں خالی ہو گئی ہے۔ وہ مولانا شوکت علی کو ممبر بنا کر پوری کر دی جائیگی ؛

کشمیر کے محکمہ بندوبست میں تخفیف کا معاملہ

(جموں ۴ جنوری) یکم کاتک سے ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ بندوبست کے تقریباً پونے چارسو اشخاص تخفیف کی زد میں آ گئے تھے۔ اُن میں سے بہت اصحاب ریاست کے باشندے تھے وہ شروع ہی سے عرضداشتیں بھیج رہے تھے۔ کہ جب وہ کام کرنے کے قابل ہیں۔ تو کیوں نہ اُنہیں ریاست کے دوسرے محکمہ جات میں لیا جائے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ان اصحاب میں سے ... کے قریب مختلف علاقوں میں پٹواری بنائے گئے ہیں۔ باقی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اُن کی ایک درخواست ریاست کے حکام کے زیر غور ہے ؛

ایک نوجوان کی خودکشی۔ علاقہ بلو...

ریاست جموں کے ایک گاؤں میں ایک زمیندار کے لڑکے نے گولی مار کر خودکشی کر لی ؛

چنسرا کے قریب مسلح ڈاکہ

(چنسرا ۴ جنوری) قریب کے ایک قصبہ سے مسلح ڈاکہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ورجن سے زیادہ اشخاص نے ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ ... ... مالک مکان کو اُنہوں نے خنجر سے زخمی کر دیا۔ اور اس کمرہ کے فرش کو کھودا۔ جہاں کہ روپیہ رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ڈاکو کئی ہزار روپیہ لے کر بھاگ گئے ؛

کابل میں زنانہ ہسپتال۔

(دیشاور ۵ جنوری) کنگ نادر شاہ نے کابل میں ایک زنانہ ہسپتال کھولے جانے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں باہر سے ایک لیڈی ڈاکٹر اور بہت سی نرسوں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ؛

داماد نے خسر کو قتل کر دیا۔

(جموں ۴ جنوری) چند دن ہوئے۔ تحصیل سانبہ کا ایک جاٹ اپنے رشتہ دار سے ملنے گیا۔ راستہ میں اس کا داماد اُسے ملا۔ یہ شخص اپنی لڑکی کو اپنے داماد کے گھر نہ بھیجتا تھا۔ اس لئے داماد کی خسر سے عداوت تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اُس نے اپنے خسر کا کام تمام کر کے لاش کو کپڑے میں باندھ کر اُسے پانی کے ایک گڑھے میں ڈال دیا۔ اور اوپر ایک بھاری پتھر رکھ دیا۔ پولیس نے لاش برآمد کر لی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ملزم نے اقبال جرم کر لیا ہے

ڈاک خانہ لوٹنے کی کوشش۔

(کلکتہ ۶ جنوری) کل دو نوجوانوں نے انٹنی گنج پوسٹ آفس کی نقدی لوٹنے کی کوشش کی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب پوسٹ ماسٹر نقدی گن رہا تھا دو نوجوان دفعۃً ہی اس کے پاس آ گئے اور خنجر نکال کر مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ پوسٹ ماسٹر نے بڑی ہوشیاری سے حملہ آور کا خنجر والا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور شور مچا دیا۔ اس پر دونوں نوجوان بھاگ گئے ؛

لاڑکانہ کے ایڈیشنل سشن جج کی موت

(کراچی ۶ جنوری) مسٹر سانول داس موہن لعل کرپلانی ایڈیشنل سیشن جج لاڑکانہ آج بعد دوپہر چل بسے۔ آپ اپنے ایک دوست سے بات چیت کر رہے تھے۔ کہ اچانک موت واقع ہو گئی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی موت خون کے بھاری دباؤ کی وجہ سے ہوئی ہے ؛

تناولی میں تین قتل۔

(مدراس ۶ جنوری) تناولی سے ایک رنجدہ واقعہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے اپنی ماں بیوی اور گود کے بچے کو مار ڈالا۔ پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا ؛

جدید مقدمہ سازش لاہور۔

(لاہور ۷ جنوری) جدید مقدمہ سازش کی باقاعدہ سماعت ۹ جنوری سے شروع ہو جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اُس دن سب سے پہلے سرکاری گواہ اندر پال کی شہادت ہو گی۔ جو تقریباً دس روز تک جاری رہے گی ؛

ایک سکھ نوجوان کی خودکشی

(جھنگ ۸ جنوری) ایک سکھ نوجوان کی موت کے متعلق سنسنی خیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ سال اس نے امتحان انٹرنس پاس کیا تھا۔ لیکن ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے اب تک بیکار رہا۔ جس پر تنگ آ کر اُس نے خودکشی کر لی ؛

بندے ماترم سے ضمانت کی طلبی

(لاہور ۷ جنوری) نئے پریس آرڈیننس کے ماتحت اخبار بندے ماترم کے پرنٹر اور پبلیشر اور بندے ماترم کے کیپر سے پانچ پانچ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے ؛

مولانا محمد علی کی لاش

(لنڈن ۷ جنوری) معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولانا محمد علی کی لاش کو ہندوستان لائے جانے کے اخراجات برطانوی گورنمنٹ برداشت کرے گی۔ وزیر ہند نے اس امر کا اعلان بھی کر دیا ہے ؛

لاہور میں ایک نوجوان کی گرفتاری

(لاہور ۸ جنوری) گورنر پنجاب پر حملے کے سلسلہ میں پولیس نے کنجر پھلا لاہور سے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے ؛

شری یت پٹیل رہا کر دیئے گئے

(اکوا تمبور ۷ جنوری) آج صبح ساڑھے آٹھ بجے شری یت پٹیل سابق صدر اسمبلی قید کی میعاد گذرنے سے پہلے ہی رہا کر دیئے گئے جیل کے دروازہ پر آپ کا استقبال کیا گیا اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے آج رات آپ مدراس تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے شکروار کو بمبئی پہنچیں گے ؛

کلکتہ میں مزدوروں کی لوٹ (کلکتہ ۸ جنوری)

... کی مزدوروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں مزدوروں کا ایک جلسہ ہوا۔ ابھی جلسہ ہو ہی رہا تھا۔ کہ کچھ مزدور بازار میں چلے گئے اور انہوں نے اشیاء خوردنی کے نرخ کم کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ دوکانداروں نے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا۔ اس پر اُنہوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ تین گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں ؛

سوامی ستیہ دیو کی یورپ سے واپسی

(بمبئی ۴ جنوری) سوامی ستیہ دیو اپنی آنکھوں کا علاج کرانے جرمنی گئے ہوئے تھے۔ تین سال تک یورپین ممالک کا دورہ کرنے کے بعد آپ واپس آ گئے ہیں ؛

مہاشہ ویریندر کی ضمانت منظور

(لاہور ۸ جنوری) مہاشہ ویریندر کی درخواست ضمانت دی گئی تھی۔ آج صبح مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ سنا دیا۔ اور مہاشہ جی کی دس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہائی کا حکم صادر کر دیا ؛

لکھنؤ میں ڈیڑھ ہزار روپیہ کی کوکین

(لکھنؤ ۷ جنوری) پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ جس کے قبضہ سے ڈیڑھ ہزار روپیہ کی کوکین برآمد کی گئی ہے ؛

ایک مسلمان نوجوان کی خودکشی

(لاہور ۷ جنوری) ریلوے لائین پاکپتن ریلوے سٹیشن ڈہولیا سے ایک مسلمان نوجوان کی خودکشی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص رسی گلے میں ڈال کر درخت سے لٹک گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ لاش پوسٹ مارٹم معائنہ کے لئے ہسپتال بھیج دی گئی ؛

ڈھاکہ کے قریب دلیرانہ ڈاکہ۔

(ڈھاکہ ۶ جنوری) کیرتی گنج تھانہ کے ایک گاؤں میں ۲۵ مسلح ڈاکوؤں نے ایک شخص کے مکان پر آدھی رات کے وقت ڈاکہ ڈالا۔ گھر والے سب سوئے ہوئے تھے۔ ڈاکوؤں نے بڑی بے خوفی سے صندوق اور ٹرنک وغیرہ توڑ کر زیورات لوٹ لئے اور مالک مکان کو بُری طرح زدوکوب کیا ؛

سوامی راما نند سے ملاقات کی اجازت نہ ملی۔

(ملتان ۷ جنوری) سردار دیوان سنگھ (دہلی) نے سوامی راما نند سے مقامی جیل میں ملاقات کرنے کی اجازت طلب کی۔ مگر انکار کر دیا گیا ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۸ پوہ سمت ۱۹۸۷

آئندہ مردم شماری اور ہمارا کرتویہ

میرے لئے یہ کافی ہے۔ کہ پنجاب کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نشچیہ کیا ہے۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں آریہ لوگ اپنا اصلی نام آریہ لکھوائیں۔ نہ کہ ہندو۔ لیکن اگر اسے کسی تائید کی ضرورت تھی۔ تو وہ بھی مل گئی ہندوستان بھر کے آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا شریمتی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے بھی آریہ پرشوں کو یہی آدیش کیا ہے۔ کہ وہ اپنا دھرم ویدک اور اپنی جاتی آریہ لکھوائیں۔ سنیکت پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا کا بھی یہی نشچیہ ہے غالباً دوسرے پرانتوں کی سبھاؤں نے بھی یہی نشچیہ کئے ہونگے۔ اس وقت تک کچھ بھائی ایسے تھے۔ جو جاتی کے خانہ میں اپنا نام آریہ کی بجائے ہندو دینا چاہتے تھے۔ مردم شماری کے کاغذات میں وہ آریہ سماج کو ہندو ازم کا ایک فرقہ ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اُن کی سبھا ارتھات پرادیشک پرتی ندھی سبھا نے بھی اپنے سے سنبندھ رکھنے والے آریہ سماجوں کے نام ہدایت بھیجی ہے۔ کہ آریہ لوگ اپنی جاتی کا نام ہندو نہیں بلکہ آریہ لکھوائیں۔ اس لئے سارے آریہ جگت کا اس سوال پر اتفاق ہو گیا اور ہر وہ شخص جو آریہ سماج کا سبھاسد ہے۔ یا نہیں۔ لیکن جو اپنے تئیں آریہ مانتا ہے۔ رشی دیانند کا شش ہونے میں فخر مانتا ہے۔ اور ویدک دھرم کو اس طرح مانتا ہے۔ جس طرح کہ رشی دیانند نے اُسے پرتی پادن کیا ہے۔ اُس کا کرتویہ ہے کہ مردم شماری کے کاغذات میں اپنے تئیں آریہ لکھوائے ؂

جن آریہ پرشوں کو اپنا نام آریہ لکھوانے میں سنکوچ تھا۔ اُن کا اعتراض یہ تھا۔ کہ جب مختلف جاتیوں کا شمار ہو تو آریوں کو ہندوؤں سے علیحدہ نہ کر دیا جائے اور ہندوؤں کی تعداد اور کم نہ ہو جائے۔ میں اس اعتراض کی قدر کرتا ہوں۔ اگرچہ مجھے اس میں کچھ وزن نظر نہیں آیا۔ دس سال پہلے ۱۹۲۱ء میں جو مردم شماری ہوئی تھی۔ اس میں پنجاب میں نہیں تو سنیکت پرانت میں آریوں کو یہی ادھیکار دیئے گئے تھے جو ۱۹۳۱ء میں دیئے گئے ہیں۔ لیکن جب آخری شمار ہوا۔ تو آریوں کو ہندوؤں میں شامل کر لیا۔ اب بھی یہی ہونا لازمی تھا۔ لیکن کمشنر مردم شماری نے اس شک کو مٹانے کے لئے ہٹا دیا ہے۔ اور صاف اعلان کر دیا ہے۔ کہ آخری شمار میں، آریہ ہندوؤں میں شامل کر لئے جائیں گے۔ اس لئے کسی آریہ کو اپنا نام آریہ دینے میں اس لئے سنکوچ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو جائے ؂

افسوس ہے کہ آریہ سماج کی پوزیشن کو ہندو تو کجا خود آریہ بھی غلط سمجھتے ہیں۔ کئی لوگ کہتے سنے گئے ہیں۔ کہ کہیں آریہ بھی سکھوں کی طرح علیحدہ نہ ہو جائیں۔ آریوں کی یہ پوزیشن نہیں کہ ہم ہندوؤں سے جدا ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم مجلسی اور ملکی طور پر اُن کے ساتھ ہیں۔ اُن کا کہنا یہ ہے۔ کہ اس جاتی کا اصلی اور درست نام آریہ ہے۔ جو آج کل غلط العام ہندو نام سے مشہور ہے۔ آریوں کی کوشش یہ ہے۔ کہ ہر ایک ہندو اپنے تئیں آریہ لکھوائے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ رشی دیانند کے سدھانتوں کو مانتا ہے۔ یا کہ آریہ سماج کا سبھاسد ہے بلکہ یہ کہ وہ آریہ ورت کا رہنے والا ہے۔ اور آریہ جاتی کا ایک سدسیہ ہے۔ اگر تمام ہندو اپنے تئیں آریہ لکھوانا شروع کر دیں۔ تو اس میں انہیں کیا گھاٹا ہے۔ جہاں اس وقت اُن کی جاتی کی عمر چند ہزار سال سمجھی جاتی ہے۔ وہاں آریہ بننے سے اُن کی جاتی کی عمر ۲ ارب سال کے قریب بن جاتی ہے۔ ایک نوزائیدہ قوم بننے میں انہیں کیا فخر ہو سکتا ہے۔ آریہ جاتی وہ ہے۔ جو دنیا کی تمام جاتیوں کی ماں اور جنم داتا ہے۔ گول میز کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر رامسے میکڈانلڈ نے جو تقریر کی۔ اس میں انہوں نے بڑے فخر سے اس بات کا ذکر کیا۔ کہ انگریزوں کا تعلق پراچین آریہ جاتی سے ہے۔ پنجاب کے ہندو محسوس نہیں کرتے۔ کہ آریہ شبد میں کیا خوبی۔ خوبصورتی اور کشش ہے۔ لیکن اگر وہ جنوبی ہند میں جائیں تو انہیں معلوم ہو کہ باوجود ہندو کہلانے کے وہاں کے لوگوں میں آریہ شبد خوب پرچلت ہے اور وہاں انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ ہندو نہیں بلکہ آریہ شبد لگایا جاتا ہے۔ ہندو شبد نہ ہمارے شاستروں میں کہیں آتا ہے اور نہ ہمارے اتہاس میں۔ اس لئے یقیناً یہ بعد کا ہے بعض ودوانوں کا خیال ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کا دیا ہوا ہے۔ اگر یہ نہ بھی ہو۔ تب بھی اس سے تو کسی کو انکار نہ ہوگا۔ کہ یہ ہمارا اپنا نہیں دوسروں کا دیا ہوا نام کیوں اختیار کریں۔ کیوں نہ ہم اپنا نام لیں۔ چاہے اسے ہم اس وقت بھلا ہی چکے ہیں۔ میری اچھیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ جاتی کے ایک ایک ہتیشی کی یہ اچھیا ہونی چاہیئے۔ کہ پرتیک ہندو اپنے تئیں آریہ لکھوائے اس میں اس کا بھلا ہے۔ اس کی شان ہے۔ اور اس کی جاتی کی شان ہے۔ غلامی کا نشان جو اس وقت تک ہمارے گلے میں ہے دور ہو جائے گا ؂

ہم کہتے ہیں۔ کہ سب آریوں و ہندوؤں کو اپنا دھرم ویدک لکھوانا چاہیئے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس میں کیا اختلاف ہو سکتا ہے۔ جاتی کا نام تو بھلے ہی ہندو ہو۔ دھرم کا نام نہیں ہو سکتا ہمارے کسی بھی شاستر یا پراچین گرنتھ میں ہمارے دھرم کا نام ہندو نہیں آیا۔ ہمارے دھرم کا نام ویدک۔ آریہ۔ سناتن۔ ورن آشرم دھرم آیا ہے۔ ان میں سے سب سے اچھا اور بامعنی نام ویدک ہے۔ اس لئے کیوں نہ اسے اختیار کیا جائے۔ ہندو ماتر کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنا دھرم ویدک لکھوائے۔ اگر وہ جاتی کے خانہ میں آریہ کی بجائے ہندو لکھوانا چاہیں۔ تو دوسری بات ہے۔ اپنے دھرم کا نام ویدک لکھا کر ہندو آریہ نہیں بن جاتے۔ اُن کے دھرم کا نام انہیں وہ بتایا گیا ہے۔ جو اُن کے دھرم گرنتھوں میں پایا جاتا ہے۔ شرتی۔ سمرتی۔ حتیٰ کہ پرانوں میں بھی ہندو دھرم نہیں ہے ؂

آریہ پرش اپنے وچار درڑھ کر لیں میں نے اپنے وچار کسی قدر وستار سے اُن کے سامنے اس لئے رکھے ہیں۔ کہ وہ خود سمجھ لیں، اور دوسروں کو سمجھانے کے قابل ہو جائیں۔ کہ جب آریہ سماج ہندوؤں سے یہ کہتا ہے۔ کہ وہ اپنے دھرم کا نام ویدک اور جاتی کا نام آریہ لکھوائیں۔ تو وہ انہیں بھرشٹ، نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ انہیں اُن کے دھرم پر چلانا چاہتا ہے۔ پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے کہ جو بھی بھائی اُن کے دائرہ اثر میں ہوں۔ اُن کے سامنے اپنے وچار رکھ دیں ؂

(کرشن)

آریہ سماج بہادر آباد اور یوپی سبھا کا رزولیوشن

آریہ سماج بہادر آباد ضلع سہارنپور میں ایک انگریز کپتان کے زیر کمان گورکھا سپاہیوں نے اوم کے جھنڈے کی جو بے حرمتی کی۔ اور آریہ پرشوں پر جو مظالم روا رکھے۔ وہ اس سے پیشتر پرکاش کے کالموں میں جگہ پا چکے ہیں۔ پرنتو جو نئے حالات آریہ سماج بہادر آباد کی بابت سبھا کے رزولیوشن آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی کے اجلاس ادھیویشن میں بہو سمتی سے سویکار کئے گئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی کا پرستاو ان پرکار سے ہے :-

سبھا کا یہ سادھارن ادھیویشن گورکھا فوج کے اس ناواجب خلاف قانون اور بے بنیاد اتیاچار کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے جو اس نے انگریز افسر کپتان گرفتھ کی ماتحتی میں بہادر آباد آریہ سماج کے مندر کو ناپاک کرنے۔ سماج کے کاغذات جلانے اور مندر کا اوم کا جھنڈا پھاڑ پھینکنے میں کیا ہے ؂

پرستاو میں اس اتیاچار کا بھی ورنن ہے جو پنڈت رام لال شرما اپ منتری آریہ سماج بہادر آباد۔ اور چودھری گھنشام سنگھ پردھان آریہ سماج پر وہاں پر کئے گئے۔ بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ؂

آخری حصہ میں گورنمنٹ ہند۔ گورنمنٹ یو۔پی۔ افسران فوج سے اندرودھ کیا گیا ہے کہ اس وشے میں جلد از جلد مناسب کارروائی کی جائے۔ جس سے آریہ جگت میں پھیلے ہوئے گھور استوش کی کسی حد تک تلافی ہو جائے ؂

آریہ سماج بہادر آباد کا پرستاو بھی انہیں بھاؤں کو پرکاشت کرتا ہے۔ اور بھی کئی سماجوں مثلاً کرنال بڈھلاڈہ وغیرہ میں پرستاو کے ذریعہ اس اتیاچار کی مذمت کی گئی ہے اور گورنمنٹ کی توجہ مناسب کارروائی کرنے کی طرف دلائی گئی ہے۔ گورنمنٹ اس سمے مشکلات میں ہے۔ ہمیں اس کی مشکلات میں اضافہ کرنا نہیں چاہیئے۔ البتہ آریہ جگت کی اس سرد مہری کی طرف گورنمنٹ کی توجہ دلاتے ہیں۔ کہ بہادر آباد کے معاملہ میں یو۔پی سبھا کے نشچیہ انوسار جلد از جلد مناسب کارروائی کی جائے کیونکہ اس استوش کی تلافی کا ایک ماتر سادھن کو لی ہے۔ تو اپرادھیوں کو ڈنڈ دیا جانا ہی ہے ؂

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر۔ ویشنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام ہے۔ کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی۔ تکٹ گھر۔ ڈاک خانہ۔ اڈا لاری پاس ہے۔ آمد ورفت میں جسٹر ؂

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورُوکل برندابن کا مہوتسو

گورُوکل برندابن کا مہوتسو ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہُوا - جس طرح گورُوکل کانگڑی پنجاب پرتی ندھی سبھا کا گورُوکل ہے - اسی طرح برندابن گورُوکل یُوپی کی سنستھا ہے - اس لئے یُوپی کے آریہ سماجی اپنی بہترین کوششیں اس مہوتسو کو کامیاب بنانے میں لگاتے ہیں - آریہ پرتی ندھی سبھا - یُوپی کے پتر آریہ مِتر میں جو ہمارے سامنے ہے - اس مہوتسو کے جو سنکشپت حالات چھپے ہیں - اُن سے معلوم ہوتا ہے - کہ یاتریوں کی تعداد آٹھ دس ہزار تھی - جن کے لئے انتظام رہائش بہت اچھا کیا گیا تھا - مہوتسو کے سنبندھ میں کئی سمیلن ہوئے جن میں وِدّیا پریشد - آریہ سمیلن - ذات پات توڑک سمیلن - کوی سمیلن - مہیلا سمیلن سنسکرت سمیلن کا نام لیا جاتا ہے - جن آدمیوں کے ویاکھیان او اپدیش ہوئے - اُن میں سوامی سرودانند جی - سوامی نارائن سوامی جی - مہاشے پانڈھیائے پنڈت آریہ منی جی - آچاریہ رام دیو جی - پنڈت گنگا پرشاد ایم اے - چیف جج ریاست ٹہری گڑھوال - پنڈت گنگا پرشاد اُپادھیائے ایم اے - پنڈت پورن چند ایڈووکیٹ - پروفیسر سیندر پرشاد شاستری ایم اے - پنڈت بھشنی و پاٹھک - پروفیسر رام سروپ سنگھ ایم ایس سی کے نام قابلِ ذکر ہیں - علاوہ ازیں پرسدھ بھجنیکوں کے بھجن ہوئے ؛

اپدیش اور ویاکھیانوں کے علاوہ سبھا منڈپ میں برہمچاریوں کے کھیل بھی ہوئے - جو آشچریہ جنک تھے - اُتسو کی خصوصیت یہ تھی کہ جو لوگ شامل ہوئے وہ موٹا سودیشی وستر دھارن کئے ہوئے تھے - روپیہ کتنا ہوا اس کے متعلق آریہ مِتر خاموش ہے ؛

دیکشانت سنسکار

۲۷ دسمبر کی پراتہ کو چار برہمچاریوں کا دیکشانت سنسکار ہوا - جنھیں پرمان پتر دیئے گئے - دیکشانت بھاشن آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان پنڈت گنگا پرشاد ایم اے چیف جج ٹہری گڑھوال نے پڑھا - آپ نے ہندوستان راج نیتک آندولن کا ذکر کرنے کے بعد کہا - کہ کیوں راج نیتی ہی اس دیش کا اُدھار نہیں کر سکتی - بھارت کا کلیان ہوگا - تو دھارمک پرچار سے ہی ہوگا - آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سچا جیہ رودھی کا پرشن حل کر سکتا ہے - لیکن سچی شانتی دینے اور ہمارا آستک سدھار کرنے والی دھارمک ہی ہے - سناتکوں اور برہمچاریوں کو آپ نے ٹھیک معنوں میں سدا چاری برہمچاری اور دیش بھگت بننے کا اُپدیش دیا - بھاشن خوب پسند کیا گیا - سناتکوں اور برہمچاریوں نے تو سُننا ہی تھا - جنتا نے بھی اسے شردھا پُوروک سُنا ؛

یُوپی پرتی ندھی کا برہد ادھیویشن

حسبِ معمول آریہ پرتی ندھی سبھا - یُوپی کا برہد ادھیویشن بھی گورُوکل برندابن کے مہوتسو کے ساتھ ۲۶-۲۷ دسمبر کو گورُوکل بھون میں ہُوا - آریہ مِتر نے جس اختصار سے گورُوکل کے مہوتسو کے ورنن میں کام لیا ہے - وہی اختصار یہاں بھی پُورے طور پر نمایاں ہے - یہ نہیں بتایا گیا - کہ کتنے پرتی ندھیوں میں سے کتنے سمیلت ہوئے - صرف اسی پر اکتفا کیا گیا ہے - کہ رائے بہادر کنور مِتل سنگھ اور شری راش بہاری تیواری دوبارہ سروسمتی سے پردھان اور منتری پُنر انتخاب ہوئے - ہاں یہ ضرور لکھا ہے - کہ انترنگ سبھا میں نو نو کول کے پرتی ندھی بھی آتے ہیں - کون آتے ہیں - آریہ مِتر سے یہ معلوم نہیں ہوتا ؛

بجٹ کے متعلق تو سبھا کا آرگن بالکل خاموش ہے - حالانکہ بجٹ برہد ادھیویشن کا نہایت اہم انگ ہے - البتہ وید پرچار کے متعلق حوصلہ افزا فقرہ ضرور دیا گیا ہے - کہ وید پرچار ندھی کی سنوچنیہ اوستھا کو دیکھتے ہوئے پرتی ندھیوں نے اس کی سہائتا کرنا کرتویہ سمجھا - اور لگ بھگ ایک گھنٹے میں تین ہزار سے اوپر روپیہ اس کے لئے پردان کیا ؛

سبھا کا برہد ادھیویشن آگامی ورش کہاں ہوا کرے ؟ اس پرشن پر بھی واد وواد ہُوا - پرنتو نتیجہ یہی ہُوا - کہ ادھیویشن گورُوکل بھومی میں ہی ہُوا کرے - جہاں تک سبھا کا تعلق ہے - سبھا کا نشچے کسی قسم کے اعتراض سے بالاتر ہے - پرنتو ہتیشیوں کی دِشا سے سبھا کو اپنے کسی ادھیویشن میں اس نشچیہ پر وچار کرنا چاہئے - گورُوکل بھومی میں مہوتسو کے ساتھ سبھا کا برہد ادھیویشن ہوتا ہے - پرنتو مہوتسو پرتی ندھیوں کو ایسا اوکاش نہیں دے سکتا ہے - جس میں وہ آگامی ورش کے پربندھ و نشچیوں پر سنجیدگی سے وچار کر سکیں ؛

یدی ادھیویشن گورُوکل بھومی میں تو ہو پرنتو مہوتسو کے دِنوں پر اس سے جہاں گورُوکل کو اپنے پرسدھ سجنوں کی اُپستھتی سے لابھ ہوگا - وہاں سبھا کے معاملات پر بھی پرتی ندھی منڈل بڑی گمبھیرتا سے وچار کر سکے گا ؛

صیّاد اپنے دام میں

آریہ سماج زید آباد نے ایک شخص کو اپنی دیا نند شالہ میں ملازم رکھا - جب اس کے چلن پر شبہ ہُوا - تو اُس کو الگ کر دیا گیا - آتش انتقام سے مشتعل ہو کر اُس نے بعض مقامی غنڈوں کی امداد سے جعلی خط وکتابت بنانی شروع کی - اور لالہ کوڑا مل کے مکان میں ایک ریوالور اور ایک بندوق رکھدی اور پولیس کو اطلاع دے کر سامان پکڑوا دیا - لیکن پولیس واقعہ کی حقیقت سے واقف تھی - اُس نے اس معاملہ کو اہمیت نہ دی - کہا جاتا ہے کہ یہ شخص اسی فاسد ارادہ سے پھر باہر چلا گیا - اور ۲۷ دسمبر کو واپس آیا - اس خیال سے کہ یہ شخص پھر وہی کارستانی نہ کرے منتری آریہ سماج نے پولیس کو صورت حالات کی اطلاع دے دی - چنانچہ پولیس نے لگے ہاتھوں اس کے مکان کی تلاشی لی - اور اُس کے مکان سے ایک بندوق اور کارتوس برآمد ہونے پر اسے گرفتار کر لیا - اور اس طرح وہ جو جال اُس نے معصوم آریہ سماجیوں کو پھانسنے کے لئے تیار کیا تھا - خود اُس میں آ گیا ؛

زید آباد پولیس کی موقع شناسی قابلِ تعریف ہے - جس سے بے گناہ خواہ مخواہ کی مصیبت سے بچ گئے ؛

ڈاکٹر اقبال کی تقریر

آل انڈیا مُسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے ڈاکٹر محمد اقبال نے جو تقریر کی - اُس کی ہر طرف سے مذمت کی گئی ہے - نہ صرف ہندوؤں ہی نے اس کے خلاف اظہار ناراضگی کیا بلکہ خود اُن کے ہم مذہب بھائیوں نے اسے ہندوستان کے بہترین مفاد کے منافی ظاہر کیا ہے - مدراس کے مولانا یعقوب حسن نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ڈاکٹر اقبال کی تقریر نے ایک ایسے مسئلہ کو جو آگے ہی سخت پیچیدہ بنا ہوا ہے - اور بھی زیادہ مشکل بنا دیا ہے ''

یہی نہیں بمبئی کے مشہور قوم پرست مسٹر چھاگلا اس تقریر پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں - کہ '' سر محمد اقبال کے ان شرارت آمیز اور غیر قوم پرستانہ خیالات کو پڑھ کر ہر قوم پرست مسلمان کو رنج ہوگا - میں اس لیگ کے ہر ایک ممبر اور اگزیکٹو کونسل سے توقع کرونگا - کہ وہ سر اقبال کی تقریر سے لاتعلقی کا اظہار کرے ''

صرف ہندوستان میں ہی اس تقریر کی مذمت نہیں کی گئی - بلکہ لنڈن میں جو ڈیلی گیٹ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے ہیں - اُنھوں نے بھی اس تقریر کو نہایت رجعت پسندانہ قرار دیا ہے - خود وزیر اعظم نے بھی اس کے متعلق اظہار ناپسندیدگی کیا گویا سر محمد اقبال کی اس تقریر کے لئے ہر طرف سے سرٹیفکیٹ حاصل ہو رہے ہیں - فرقہ پرستی کے جن جذبات کا سر محمد اقبال نے اظہار کیا ہے - وہ ہندو مُسلم سمجھوتہ کے راستہ میں بھاری رکاوٹ حائل کر دیں گے ؛

لنڈن میں ہندو مُسلم سمجھوتہ

گول میز کانفرنس نے اقلیتوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ایک اور سب کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے - اس کے تازہ ترین اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سر محمد شفیع نے کہا - کہ اگرچہ ہندوستان کے مُسلمان مشترکہ انتخابات کے سخت مخالف ہیں - مگر مُسلم ڈیلی گیٹ ہندوؤں کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اُنھیں قبول کر سکتے ہیں - بشرطیکہ پنجاب اور بنگال میں اُنھیں آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائے - اور جن صُوبوں میں مُسلمانوں کی اقلیت ہے - وہاں اُنھیں آج کل جو مراعات حاصل ہیں - وہ قائم رہیں - مسٹر غزنوی آپ سے بھی آگے بڑھ گئے - اُنھوں نے کہا - کہ میں تو مشترکہ انتخابات کی کسی بھی سکیم کے خلاف ہوں - سر آغا خاں کے مکان پر مُسلم ڈیلی گیٹوں کا جو جلسہ ہُوا - اُس میں یہ فیصلہ ہُوا - کہ مُسلمانوں کو پنجاب میں ۵۶ فیصدی اور بنگال میں ۵۵ فیصدی نیابت دی جائے -

کیا مُسلمانوں کے ان مطالبات اور اس رویہ کی موجودگی میں کوئی شخص ہندو مُسلم سمجھوتہ کی کوئی اُمید کر سکتا ہے - اُن کے نت نئے بڑھتے ہوئے مطالبات کے آگے سر تسلیم خم کرنا قوم پرستی کی جڑوں پر کلہاڑا چلانا ہے ؛

پردہ کی رسم

تہذیب اور روشنی کے اس زمانہ میں اگر کوئی شخص پردہ جیسی صحت کو تباہ کرنے والی رسم کی حمایت کرے - تو اُس کے لئے ہم صرف اتنا ہی کہیں گے - کہ وہ ابھی تک موجودہ زمانہ کی تہذیب اور تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہے - آل انڈیا مُسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے ڈاکٹر راس مسعود نے جو تقریر کی - اس میں اُنھوں نے کہا کہ پردہ بطور ایک مجلسی رسم کے بالکل مر چکا ہے - آپ نے اپنے مُسلمان بھائیوں سے اپیل کی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

برتھ کنٹرول کا کامیاب سادھن

انسانیت پر نفسانیت غالب آنے کے ساتھ ساتھ یہ خیال تقویت پکڑ رہا ہے۔ کہ ایسے طریق ایجاد کئے جائیں۔ کہ عورت مرد نفسانیت کا لطف تو اُٹھائیں۔ لیکن اس کے نتیجہ اولاد کے بوجھ سے بچے رہیں۔ چونکہ مغرب میں نفسانیت غالب ہے۔ اس لئے یہ خیال وہاں سے ہی پیدا ہوا ہے۔ اور وہاں سے چل کر ہندوستان میں بھی پہنچ چکا ہے۔ جس پر مذہبی نکتہ نگاہ سے بھی غور کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے احمدی معاصر سے کسی مسلمان نے سوال کیا۔ کہ برتھ کنٹرول کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے۔ اس کا جواب ہے۔ کہ اسلام برتھ کنٹرول کی راہ میں روکاوٹ نہیں۔ جس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنی ہیں۔ کہ کاٹرٹ اکے مذہب یعنی اسلام کو نفسانیت سے نفرت نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ پر ویدک دھرم گو برتھ کنٹرول کا مخالف نہیں۔ لیکن اس کے لئے وہ مغربی طریقوں کی اجازت نہیں دیتا۔ ویدک دھرم نے مناکحت کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا بتایا ہے محض نفسانیت کے لئے وہ اپنی عورت سے بھی تعلق کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے برتھ کنٹرول کی ضرورت اسی حالت میں تسلیم کی جاتی ہے۔ کہ استری پرش زیادہ اولاد کا بوجھ اُٹھانے کے ناقابل ہوں۔ اور اس کا سادھن یہ ہے۔ کہ اگر اولاد نہیں چاہئے۔ تو اولاد پیدا کرنے والا کام نہ کرو۔ اور تھات برہمچریہ کا جیون بسر کرو۔ یہی طریقہ ہے۔ جو برتھ کنٹرول کے لئے قدرتی اور بے خطر ہے جن طریقوں کی ایجاد کا مغرب کو فخر ہے۔ اور جن کو کاٹرٹ معیوب قرار نہیں دیتا۔ وہ عورت مرد کے اخلاق اور صحت دونوں کو بگاڑ کر بھی ممکن ہے کہ کامیاب نہ ہوں۔ لیکن ویدک طریق برہمچریہ ہے۔ کہ جس سے اخلاق اور صحت بھی سدھرتی ہے۔ اور سو فیصدی کامیابی کی بھی گارنٹی ہے۔

سناتنیوں اور سکھوں میں فساد

سکھوں کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت کمزور ہے کہ جہاں فرائض کا تعلق ہے۔ وہاں وہ سہج دھاریوں کو سکھ شمار کرتے ہیں۔ اور جہاں حقوق کا سوال ہوتا ہے۔ وہاں انہیں سکھی سے باہر دھکیل دیتے ہیں۔ گوردوارہ کے اذیاتیوں کی فہرست میں یقیناً ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جن کے سر پر کیس نہیں۔ سکھوں کو چاہئے کہ وہ انصاف سے کام لے کر اُن کے لئے ایک اصول مقرر کریں۔ یا تو انہیں کیس نہ رکھتے ہوئے فرائض کے ساتھ حقوق کے لئے بھی سکھ قرار دیں۔ یا اگر فرائض کے معاملہ میں اُن کے کیس نہ رکھنے کو نظر انداز کرتے ہیں۔ تو حقوق کے معاملہ میں بھی کیسوں کا سوال پیدا نہ کریں۔

جب تک وہ اس سچائی کی پیروی نہ لیں گے جھگڑا ختم نہ ہوگا۔ چنانچہ بنوں میں سناتنیوں اور سکھوں کے درمیان جو جھگڑا ہوا۔ اس کی بنا یہی سوال ہے۔ وہاں سکھوں کی طرف سے پروپاگنڈا جاری ہے۔ کہ سہج دھاری مردم شماری میں اپنا نام سکھوں میں لکھائیں۔ لیکن اُس کے خلاف سناتنیوں کی طرف سے بھی بڑے وسیع پیمانہ پر پوسٹر لگائے گئے۔ ایک سکھ نے اُنہیں اُتارنا شروع کیا۔ جس سے گالی گلوچ سے گذر کر نوبت فساد تک جا پہنچی۔ جس سے ایک سناتن دھرمی سخت زخمی ہوا۔

یہ فساد اُس نیتی کا ہی نتیجہ ہے۔ جو سکھوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ وہ مردم شماری میں اپنی تعداد زیادہ اس لئے دکھانا چاہتے ہیں کہ تعداد کے بل بوتہ پر زیادہ سیاسی ادھکار حاصل کر سکیں۔ لیکن جب ان ادھکاروں کے بٹوارے کا وقت آتا ہے۔ تو اس سے سہج دھاریوں کو الگ کر دیا جاتا ہے۔

پرکاش کے نئے نئے خریدار بڑھانا ہر ایک پریمی کا فرض ہونا چاہئے۔

بُری رسم جس کا سدھار جلد ہونا چاہئے

لوہڑی کے ساتھ ہندو کنیاؤں کے راہ چلتے لوگوں سے پیسے مانگنے کا تعلق نہ معلوم کب سے۔ کیوں اور کس طرح ہے؟ لیکن اس وقت تو یہ رسم نہایت معیوب ہے۔ اور پورانک دھرم کی کسی روایت نے منسوب کر کے اس کی حمایت کرنا پاپ کی حد تک پہنچتا ہے۔ ہندوؤں کے وقار اور کنیاؤں کی رکشا کے لئے اس کا سدھار جتنی جلد کیا جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ یہ رسم اس قدر خوفناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کہ چھوٹی کنیاؤں سے گذر

آریہ سماج

(از مہاشہ ٹیک چند سخن)

کیونکر ہمیں نہ لطف ہو پیارا سماج کا
اُسکو کسی سہارے کی حاجت نہیں کبھی
مُردہ دلوں میں از سر نو ڈالتا ہی روح
مثلِ مہِ ہلال اسے دیکھتے ہیں لوگ
پُوچھے کوئی انہیں ہے جو اسکے شہید ہیں
یارب وہ وقت آئے کہ آئے ہمیں نظر
سچے پریمیو تم اسے سینچتے رہو

جس نے دلوں پہ نقش اُتارا سماج کا
جس کو لگا ہوا ہے سہارا سماج کا
ہے وہ حیات بخش اشارہ سماج کا
اُڑتا ہے جب فلک پہ غبارہ سماج کا
چلتا ہے دل پہ کس طرح آرا سماج کا
شیدا جہان پریم سے سارا سماج کا
جو بارور ہو نخل تمہارا سماج کا

اہلِ نظر کو ہو وہ درخشاں نظر عطا
آئے نظر بہر سو نظارہ سماج کا

کہ نوجوان کنیائیں بھی گلی کوچوں میں لوگوں کے پیچھے ہو جاتی ہیں۔ جس سے شریف آدمی تو تنگ آ کر اپنا پلڑا چھڑانا چاہتے ہیں لیکن اوباش طبیعت کے لوگ نیچ بھاؤں کی سیری کے لئے اس کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ہندوؤں میں تو یہ رسم تھی ہی۔ مسلم علاقوں میں مسلمان لڑکیوں میں بھی کسی حد تک پھیل چکی ہے۔ ان کی حالت میں چھوٹی لڑکیاں نہیں۔ بڑی عمر کی لڑکیاں راستے روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور راہ چلتے مسافروں سے ایک طرح سے دھمکی سے پیسے وصول کرتی ہیں اُن کا شکار عام طور پر ہندو ہی ہوتے ہیں۔ اور ہونا بھی انہیں ہی چاہئے۔ کیونکہ یہ اُن کے گھر کی ہی رسم ہے اور وہ اس سے فائدہ اُٹھاتی ہیں۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ سناتن دھرم میں آخر سدھار کی آواز اُٹھنے لگی ہے۔ اور ہندو سیوا آشرم تو قائم ہی اس مقصد سے ہوا ہے۔ تو کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ لوہڑی کے موقع پر لڑکیوں کے پیسے مانگنے اور ہولی کے موقع پر ہندوؤں کے خاک اُڑانے کی۔ جس سے ہندو تہذیب کا مضحکہ اُڑایا جاتا ہے۔ بد رسوم کی فوری اصلاح کی جائے گی۔

ذات پات اور سارسوت براہمن کانفرنس

لاہور میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں آل انڈیا سارسوت برہمن کانفرنس کے اجلاس میں ایک پرستاد دوارا پاس کیا گیا۔ کہ

"یہ سمیلن ہر ایک ہندو سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ورن آشرم مریادا کو قائم رکھنے کی سعی کرے۔ اور آئندہ مردم شماری میں صرف اپنا ورن درج کرائے۔ بلکہ اپنے علاقہ کے دیگر ہندوؤں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرے"

یہ پرستاد جہاں ورن آشرم دھرم کا سمرتھن کرتا ہے۔ وہاں ہندوؤں کو مردم شماری میں کیول ورن لکھوانے کا ہی پرامرش کرتا ہے۔ کون ہندو نہیں جانتا۔ کہ ورن چار ہیں۔ اور پرچلت ذات پات کو ورنوں کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی تقلید میں براہمن کانفرنس نے اچھا کیا۔ کہ ذات پات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اب سوال صرف جنم اور گن کرم سبھاؤ کا رہ جاتا ہے۔ جہاں تک براہمن کانفرنس کا تعلق ہے۔ دوسرے پورانکوں کی طرح وہ جنم سے ہی ورن تسلیم کرتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتی۔ تو وہ گورنمنٹ سے ہرگز یہ درخواست نہ کرتی۔ کہ جو برہمن کاشتکاری کرتے ہیں۔ اُن کو کاشتکار جماعت میں شمار کیا جائے۔ لیکن نامعلوم کانفرنس اس بات کا کیا جواب دے سکتی ہے۔ کہ کاشتکاری کرنے والا برہمن کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر ایک سوال ہے۔ جو جنم سے ورن کے اصول کو مضحکہ خیز بنا دیتا ہے۔ اگر جنم کا برہمن کاشتکاری کرنے پر کاشتکار برہمن کہا جائے تو کیا کانفرنس کو منظور ہے۔ کہ جوتیوں کا کام کرنے والے برہمن کو چمار برہمن کہا جائے۔ اگر اپنے قائم کردہ اصول کو ہی براہمن کانفرنس سویکار کرے۔ تو اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ جنم کے لحاظ سے صرف برہمن شبد سے چپٹے رہنے کے علاوہ اصل ورن کا وہ کرم پر ہی انحصار سمجھتی ہے۔

پورانک دھرم تبدیلی کے دور میں

پورانک دھرم یقیناً تبدیلی کے دور میں سے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گذر رہا ہے۔ پورانوں میں استریوں کو شکشا کا ادھیکار دینا تو کجا۔ انہیں منش درجہ سے بھی گرا دیا گیا ہے۔ لیکن رشی دیانند کا پربھاو غالب آ رہا ہے۔ اور جو پورانک دھرم استریوں کو شکشا بلکہ کسی اوستھا میں ادھیکار نہیں دیتا تھا۔ وہ تبدیلی کے چکر سے گذر کر ان کی شکشا کے میدان میں بڑے بل دل سے اتر رہا ہے۔ چنانچہ لاہور میں جو سناتن دھرم شکشا کانفرنس ہوئی۔ اس کے پردھان کا کتھن ہے:۔

اگر ہم حقیقی طور پر اپنے بچوں کو سچا سناتنی بنانا چاہتے ہیں۔ تو پہلے ان کی ماتاؤں کو ایسا بنانا چاہئے۔ میری ناچیز رائے میں ہمارا مدعا بہتر طور پر پورا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم گرلز سکولوں کی طرف زیادہ دھیان دیں"

کیسی خوشگوار تبدیلی ہے۔ جو سناتنی ستری شکشا کے سوال پر کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے۔ آج وہ اپنے دھرم کا سدھار استریوں کی شکشا پر ہی سمجھنے لگے ہیں۔ یہ رشی دیانند کے پرتی پادت ویدک سدھانتوں کا پربھاو نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

ڈاکٹر اقبال کی اشتعال انگیزی

الہ آباد کے اجلاس مسلم لیگ میں ڈاکٹر اقبال نے اسی طرح مسلم ذہنیت کو ظاہر کر دیا۔ جس طرح انگلینڈ میں پہلے ارل رسل نے اور بعد ازاں مسٹر چرچل نے ٹوری ذہنیت کو اپنی صاف بیانی سے ظاہر کیا تھا۔ ڈاکٹر اقبال نے مسلمان فرقہ پرستوں کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ جب اس نے ہندوستان کے اندر مسلم ہندوستان بنانے کا خیال ظاہر کیا ہے۔ جس طرح نرم دل برٹش طبقہ کی طرف سے مسٹر چرچل کے خلاف اظہار کیا گیا تھا۔ اسی طرح قوم پرست مسلمانوں کی طرف سے ڈاکٹر اقبال کو جھاڑ بتائی جا رہی ہے چنانچہ "الجمعیۃ" جو علمائے ہند کا آرگن ہے لکھتا ہے:۔

"ڈاکٹر صاحب کے خطبہ صدارت کا لہجہ اس قدر اشتعال انگیز ہے۔ کہ اس کو پڑھنے کے بعد کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سے مسئلہ کے حل میں کوئی امداد مل سکے گی۔ اس قسم کی تقریروں سے نہ مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکتی ہیں [illegible] ملک کو کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے [illegible] اس کے کہ . . . . . باہمی منافرت کی خلیج بڑھ جائے۔ اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا"

[illegible] ڈاکٹر اقبال کی تقریر کے متعلق علماء کے آرگن کا فتویٰ۔ ان کی سیاسی قابلیت کے متعلق مولاناؤں کے آرگن کا کیا فتویٰ ہے؟ وہ بھی سن لیجئے۔ وہی "الجمعیۃ" لکھتا ہے:۔

"ڈاکٹر صاحب ایک اچھے شاعر ضرور ہیں۔ لیکن سیاست سے غالباً انہیں کوئی حصہ نہیں ملا"

یہ ہے اسلام کے حقیقی ترجمان کا فتویٰ ہے لیکن بدترین قسم کے فرقہ وار احمدیوں کا "لائٹ" ڈاکٹر اقبال کی صدارت کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ مناسب جگہ پر مناسب شخص کو فائز کیا گیا ہے۔ اگر مسلم لیگ کا جنم ملک میں بدترین قسم کی منافرت پھیلانے کے لئے ہے۔ تو ڈاکٹر اقبال کا مناسب جگہ پر ضرور مناسب تقرر ہے۔ لیکن اگر مسلم لیگ اپنی روایتی قوم پرستی کے دعوے سے گر نہیں چکی۔ تو "لائٹ" کے فتوے میں سچائی کا کوئی شائبہ نہیں۔

عمل کا نہیں عقیدہ کا مذہب ہے

لاہوری احمدیوں کے امام مولانا محمد علی نے اپنے سالانہ جلسہ کی تقریب میں جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ اس میں خاص بات یہ ہے۔ کہ آپ نے اس اسلامی کمزوری کو جس کی ہزار بار آریہ سماجی جرائد میں تردید ہو چکی ہے۔ تسلیم کر لیا۔ وہ یہ کہ اسلام عقیدہ کا مذہب ہے عمل کا نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"بات صاف تھی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر ایک شخص مسلمان ہو جاتا ہے خواہ اس میں دوسری کمزوریاں کتنی ہی ہوں لیکن علماء نے اس کا کوئی خیال نہیں کیا۔ اور اسباب پر زور دیا۔ کہ جو شخص فلاں بات نہ مانے وہ بھی کافر اور جو فلاں نہ مانے وہ بھی کافر۔ اس کے بالمقابل ہمارے حضرت مسیح موعود آئے اور آپ نے بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ جس شخص میں ۹۹ وجوہ کفر کی ہوں۔ اور صرف ایک وجہ اسلام کی ہو۔ وہ بھی مسلمان ہے۔ اور کافر اسے کہا نہیں جا سکتا"

مولانا محمد علی کو شائد یاد ہو۔ کہ دیش بندھو داس کی مرتیو پر اس کے سلسلہ کے "لائٹ" نے انہیں سچا مسلمان تسلیم کیا تھا۔ حالانکہ وہ کلمہ گو نہ تھے۔ صرف اس خیال سے کہ وہ اعمال سے سچے مسلمان تھے جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب تھا۔ کہ برے اعمال ہونے سے کوئی لاکھ کلمہ گو ہو۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس خیال کا کئی بار اعادہ کیا گیا۔ لیکن آج مولانا محمد علی ہیں کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف کلمہ محمدی کا ٹکٹ بتاتے ہیں۔ اور ۹۹ کفر کی وجوہ کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ کیا مولانا صدق دل سے یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلامی جنت میں داخل ہونے کے لئے محض کلمہ گوئی کی ضرورت ہے؟ ۹۹ وجوہ کفر اس راستہ میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ یا احمدی عوام پر اپنا اثر جمانے کے لئے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں؟

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (گورودت بھون) لاہور

پرچار سوچنائیں

اتسو۔ جنوری میں مندرجہ ذیل استھانوں پر جلسے ہوں گے:۔

(۱) سلطان پور لودھی ۱۰ جنوری سے ۱۲ جنوری تک۔ (۲) گرلی علاقہ کانگڑہ ۸ جنوری سے ۱۰ جنوری ۱۹۳۱ء
(۳) پراگ پور ۱۷ " ۱۸ " (۴) جالندھر چھاؤنی ۲۳ " ۲۵ "
(۵) جھجر ۲۳ " ۵ " (۶) ٹانک (۷) نون دیوی ضلع کانگڑہ
(۸) کوٹ کپورہ (سندر پردیش) (۹) جھجر ضلع رہتک۔ (۱۰) اخلاص پور ۲۳ جنوری سے ۲۵ جنوری ۱۹۳۱ء تک (۱۱) ڈیرہ گوپی پور۔ (۱۲) آریہ سماج چاوڑی بازار نم ملی
(۱۳) موگا۔ (۱۴) کرنال ۳۱ جنوری و یکم فروری ۱۹۳۱ء

۱۰ جنوری سے ۲۳ جنوری کے درمیان جو جو سماج جلسہ کرنا چاہیں۔ وہ فوراً لکھیں۔ بہت بہتر ہے کہ جہاں پہلے جلسہ ہیں۔ ان کے ارد گرد کی سماجوں وہ ساتھ کی تاریخیں رکھ کر جلسے منا لینے چاہئیں۔ ایک تاریخ پر زیادہ جلسے جب رکھے جاتے ہیں۔ تو سب کی حسب خواہش پربندھ نہیں ہو سکتا۔

پرچار۔ آریہ سماج پاک پٹن بڑی شتھل اوستھا میں تھی۔ پنڈت سمیر سنگھ جی سناتک نے پرچار سے یہ سماج پنر جیوت ہو گئی ہے چنانچہ سماج کے ادھیکاریوں کا چناؤ ہوا۔ اور انہوں نے بڑے اتساہ سے کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔

(۲) پچھلے ماس پنڈت بھیم سین جی سناتک اپدیشک منڈل راولپنڈی کو خاص طور پر صوبہ سرحد میں پرچارارتھ بھیجا گیا۔ ان کے علاوہ سوامی یوگانند جی مہاراج جو بڑے یوگی اور تیاگی سادھو ہیں۔ اس علاقہ میں پرچار کرتے رہے۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ کلاچی۔ ٹانک۔ نوشہرہ آدی مقامات پر پرچار کیا گیا۔

نئی سماجیں۔ پنچ ندھیڈ براستہ ڈیرہ نواب ریاست بہاولپور میں نئی سماج قائم ہوئی ہے۔

دشانش۔ کئی سماجوں نے اپنا دشانش نہیں بھیجا۔ چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں سماجوں کو شیگھر دشانش بھیج دینا چاہئے۔

(ٹھاکر دت شرما دشید منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

انوبھوی پنڈت کیلئے سواوسر

کیمبو برٹش ایسٹ افریقہ (کینیا کالونی) میں ایک اچھی ترقی کا سماج ہے۔ پاٹھک دیکھیں گے کالموں میں وہاں کی آریہ کنیا پاٹھشالا کے لئے آریہ ادھیاپکا کی آدشیکتا کا وگیاپن پڑھیں گے۔ ودیش پرچار کے شیدائی آریہ ستری پرشوں کے لئے یہ بہت اچھا اوسر ہے ستری کنیا پاٹھشالا میں ادھیاپکہ اور پرش اپدیشک کے سواوسر سے لابھ اٹھانے کے لئے شیگھر منتری سماج سے پتر ویوہار کریں۔ ادھیاپکہ کے لئے ویتن بہت پریاپت ہے۔ جو ۷ پونڈ سے ۱۰ پونڈ تک ہو گیا انوسار ہے۔ جو بھارت کے ویتن کے مقابلہ پر بہت اچھا ہے۔ اس پر نواس ستھان بھی مفت ہے۔ جو ایسی سہولتیں ہیں۔ جو ویدک دھرم کے پرچار کے ایش کے علاوہ آرتھک کشش بھی رکھتی ہیں۔

مردم شماری میں آریہ لکھاؤ

مردم شماری کا کام عملی طور پر شروع ہو چکا ہے پٹواری اور اس محکمہ کے دوسرے لوگ ابتدائی فہرستیں مکمل کرنے میں لگ چکے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے۔ کہ آریہ سماجوں کو سچیت رہنا چاہئے اور فہرستیں تیار ہونے سے موجودہ رہکر دیکھنا چاہئے کہ ہر ایک آریہ سماجی کو ویدک دھرمی اور آریہ لکھا جاتا ہے۔ شہروں کی نسبت دیہات میں اس احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔ خصوصاً

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

یورپ اور امریکہ کے طلاق کی نہایت پر تریب کہانیاں آپنے بہتیری پڑھی ہونگی - ذرا ہندوستان میں اسلامی طلاق کی بھی ایک کہانی سن لیجئے - جو پُر تریبی میں یورپ کو مات کرتی ہے ؛

دو مسلمان سالا بہنوئی کلکتہ میں اکھٹے رہتے تھے ایک دن ان دونوں میں لڑائی ہو گئی - تو سالے نے بہنوئی سے کچھ ترش گوئی کی - بہنوئی نے جواب میں کہہ دیا - کہ ہم نے تمہاری بہن کو طلاق دے دیا - لطف یہ ہے - کہ نہ بہن لڑائی جھگڑے میں پاس موجود ہے - نہ وہ کلکتہ میں ہے - وہ دُور اپنے میکے میں بیٹھی ہے میاں بیوی میں کوئی لڑائی نہیں لیکن بیوی کو کلکتہ میں سالے بہنوئی کی لڑائی میں طلاق دی جا رہی ہے ؛

یہ تو ہوا بہنوئی صاحب کا طرز عمل - اب ذرا مفتی صاحب کا فتوے سنئے - جب مفتی صاحب سے پوچھا گیا - کہ سالا بہنوئی کی لڑائی میں بیوی کو اس طرح دی ہوئی طلاق واقع ہو گئی ؟ تو مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں - کہ ہاں طلاق لگ جاتی ہو گئی ؛

کیوں صاحب ؟ یہ طلاق عجوبہ نہیں - اور کیا کوئی مومنہ اپنے آپکو اس سے محفوظ سمجھ سکتی ہے ؟

بٹالہ میں اہل حدیث جماعت کا جلسہ ہوا - تو قادیانی پرے باندھ کر مباحثہ کے لئے آ پہنچے اب قادیان میں قادیانیوں کا جلسہ ہوا اور بٹالہ کے اہل حدیثوں نے انہیں مباحثہ کا چیلنج دیا - تو اہل حدیث لکھتا ہے - کہ قادیان والے تو خفتہ اندر مگر بٹالہ والے ننگ دیانی کہتے ہیں - کہ چونکہ یہ مقامی معاملہ ہے - اس لئے ہم حاضر ہیں - مقامی معاملہ کی بھی خوب کہی - لیکن مقابلہ پر اہل حدیث بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے ہوئے - وہ لکھتے ہیں :-

"اے جناب مقامی معاملہ کیا - معاملہ تو قادیانی ہے - جہاں بنائے دعوے قائم ہوئی - آپ کون - اور آپ کی انجمن کون ؟ جب بنائے دعوے قادیان میں ہے - اور ہمارے جلسہ میں وہیں سے علماء آئے - تو اُس وقت آپ نے اُن کو کہا ہوتا کہ معاملہ ہمارا مقامی ہے - تم دخل دینے والے کون ؛ جو سو دو سو کی تعداد میں بن ٹھن کے آ گئے ہو ؟"

مسلمان سارداایکٹ کی مخالفت کرتے ہیں - اور یہ بھی تسلیم نہیں کرتے - کہ اُن کے اندر صغر سنی کی شادی جائز ہے - دلیل وہ یہ دیتے ہیں - کہ اسلامی نکاح میں لڑکے لڑکی کی رضا مندی حاصل کرنا ضروری ہے - اور رضا مندی بالغ لڑکا لڑکی ہی دے سکتے ہیں - لیکن یہ دکھانے کے دانت ہیں - ورنہ شریعت میں ضروری ہی نہیں - کہ مولود خود رضا مندی کا اظہار کرے - اُس کے والدین کو بھی رضا مندی کا اختیار ہے

چنانچہ اہل حدیث کے مفتی سے ایک سائل سوال کرتا ہے - کہ ناکح کی عمر ۱۲ سال اور منکوحہ کی ۵ سال کے زمانہ میں شادی ہوئی - منکوحہ کی طرف سے اس کے والد کی اجازت لی گئی - اب دریافت طلب امر یہ ہے - کہ یہ نکاح درست ہے یا نہیں ؟

مفتی صاحب جواب دیتے ہیں - کہ والد مولود کی طرف سے قبول کر سکتا ہے - اب اس صریح فتوے کی موجودگی میں اس استدلال پر کہ ناکح منکوحہ کی قبولیت ضروری ہے - کوئی مسلمان سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے - کہ شادی صغر سنی اسلام میں جائز نہیں ؛

پانچ سال کی بچی کا نکاح تو ہوا - وہ دودھ پینے کی حالت سے تو نکل چکی ہوتی ہے - لیکن اسلام تو دودھ پیتی بچیوں کی شادی کو بھی ممنوع قرار نہیں دیتا - چنانچہ انہیں مفتی صاحب سے ایک سائل کا سوال ہے - کہ ایک شیر خوار لڑکے کی شادی شیر خوار لڑکی کے ساتھ ہوئی - لڑکی دو سال کے اندر ہے - جب وہ سسرال گئی - تو رات کو دودھ کے لئے رونے لگی - جس پر اس کی ساس نے اُسے اپنا دودھ پلایا دریافت طلب امر یہ ہے - کہ نکاح رہے گا - یا فسخ ہو گا ؛

مفتی صاحب نے نکاح فسخ ہونے کا فتوے دیا ہے لیکن اس بنا پر نہیں - کہ ایک شیر خوار جوڑے کا نکاح جائز نہیں - بلکہ اس بنا پر - کہ خاوند کی ماں کا دودھ پینے سے وہ خاوند کی ہمشیرہ ہو گئی - لیکن اگر ساس نے بہو کو اپنا دودھ پلانے کی غلطی نہ کی ہوتی - تو مولانا ثناء اللہ بتائیں - کہ صغر سنی کی شادی کی بنا پر اُن سے فتوے طلب کیا جاتا - تو کیا وہ فسخ کے حق میں فتوے صادر کرتے ؟

اسلام کے اندر کئی فرقے ہیں - جو اپنی اپنی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں - ایک شخص کو العدل پڑھنے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی - تو اس نے اس میں لکھا پایا کہ فقہ احادیث کا ہی نچوڑ ہے - اور صحابہ کو حدیث بیان کرنے سے نفرت تھی - یہ بیان سیدھا اس کے دل پر جا بیٹھا - اور اعلان کر دیا - کہ میں نے فرقہ فقہ اور حدیث دونوں کو چھوڑا اور اہل قرآن میں شامل ہوتا ہوں ؛

اس کے حنفی فرقہ کے چھوڑنے سے تو مولانا ثناء اللہ کو خوشی حاصل ہوئی ہو گی - لیکن شامت یہ تھی - کہ ان کے اہل حدیث کو بھی اس نے چھوڑ دیا تھا - اس لئے پوچھتے ہیں - کہ آئندہ کبھی اہل قرآن کی غلطی آپ کو معلوم ہوئی ہے - تو پھر کدھر جائیں گے ؛

اپنی طرف سے مولانا نے اس دلیل کو لاجواب سمجھ کر پیش کیا ہے - لیکن اس میں تو کوئی وزن ہی نہیں جب اسلام کے فرقوں سے ایک شخص بیزار ہو کر اہل قرآن بنتا ہے - اور قرآن بھی اس کی تسلی نہیں کر سکتا - تو اس کے لئے ویدک دھرم موجود ہے - جس کے قبول کرنے میں اُسے کوئی رکاوٹ نہیں - کیوں مولانا ! بتائیے آپ کی دلیل کیسی آسانی سے کاٹی گئی ؛

بولو ! رشی دیانند اور آریہ سماج کی جے ! کہ ان کی برکت سے ہمارے پورانک بھائی بھی برہمچریہ کے اصول کے قائل ہو گئے - وہ پورانک جو بال بیاہ کو اپنے دھرم کا غائب انگ مانتے ہیں - دیکھئے تپ دق سے بچنے کے سوال پر بحث کرتا ہوا ہمارا پورانک معاصر کیا لکھتا ہے :-

"سب سے بڑی تدبیر جو اس مرض سے بچے رہنے کی ہے - وہ سناتن دھرم کا اصول برہمچریہ ہے - اس جوہر انسانی کی موجودگی میں منش کمزور نہیں ہوتا"

ہاں - ہاں - برہمچریہ سناتن دھرم کا اصول ہے - تو چشم ما روشن دل ما شاد - کیا ہم اپنے پورانک سہیوگی سے آشا رکھیں - کہ لگے ہاتھوں کاشی ناتھ کے مشہور برہمچریہ ناشک شلوک اور سدھانت سے لاتعلقی کے اظہار کی جرأت بھی دکھا دے گا ؛

مولانا ثناء اللہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہیں - لیکن ان کا رجحان قوم پرستی کی طرف ہے - اس لئے ان کی خواہش ہے کہ ہندو مسلمان میں اتحاد ہو - اور اگر نہ ہو - تو ان کا کہنا ہے کہ مسلمان اپنا حصہ الگ کرنا چاہتے ہیں - تو ہماری رائے ہے کہ حصہ رسدی اُن کو دے دیا جائے - مولانا نے الگ ہونے کے معاملے میں حصہ رسدی کی خدا لگتی کہی ہے - لیکن ہندوؤں پر ان کا یہ الزام ٹھیک نہیں - کہ انہیں حصہ رسدی دینے کو تیار نہیں - مولانا کو غالباً معلوم نہیں - کہ ہندو تو اس کمبل سے جان چھوڑانے کے لئے اسے حصہ رسدی سے بھی کچھ زیادہ دینا چاہتے ہیں - لیکن یہ مسلمان تو قادیانیت کے زیر اثر سب کچھ ہی ہڑپ کرنا چاہتے ہیں - اس لئے مولانا ! آپ انہیں سمجھائیں - کہ حصہ رسدی پر قناعت کریں - اور ہندوستان کے امن میں خلل انداز نہ ہوں ؛

مولانا قوم پرست سہی - آخر مسلمان ہیں - مسلمانوں میں جہالت اور ہے - اگر کوئی مولانا بھی ان کی بات نہ کرے تو وہ اُسے اس کی مسند سے نیچے گرانے پر تیار ہو جاتے ہیں اس لئے مولانا ثناء اللہ غالباً اپنی اسلامی پوزیشن کو بچانے کے لئے ہی لکھتے ہیں - کہ ہندو اس میں سراسر مسلمانوں کا قصور بتاتے ہیں - کیونکہ مسلمان پنجاب اور بنگال میں اپنی آبادی کی مناسب سے حصہ مانگتے ہیں - لیکن سکھوں پر ہندو پریس خفا نہیں - جو پنجاب میں ۱۱½ فیصدی ہو کر ۳۳ فیصدی حقوق مانگتے ہیں "

حضرت ! مسلمان پنجاب اور بنگال کے ساتھ دوسرے صوبجات میں بھی آبادی کی تناسب سے مانگیں - تو خدا کی قسم سچ مانیں ! انہیں اُن کی منہ مانگی مراد مل جائے ؛

رہا سکھوں کے مطالبہ اور ہندو پریس کا اُن پر خفا نہ ہونے کا سوال - اس تخیل میں بھی آپ غلطی پر ہیں - سکھ اپنے مطالبہ کو مسلمانوں کی طرح آیت قرآنی کا درجہ نہیں دیتے - اُن کا مطالبہ تو مسلمانوں کی نامعقولیت کا دندان شکن جواب ہے - اگر ملک قوم پرستی کی لائن پر چلے - تو اُن کا کوئی مطالبہ نہیں - اگر فرقہ پرستی کو فروغ دیا جائے - تو سکھوں کو کوئی کس منہ سے کہے کہ تم اپنا مطالبہ پیش نہ کرو ہاں ! اگر آپ اپنے مسلمان بھائیوں سے فرقہ پرستی کے خلاف اعلان کرا دیں - پھر سکھ اگر اپنا مطالبہ جاری رکھیں اور ہندو پریس اُن پر خفا نہ ہو تو جو چاہے لکھنا ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مُسلم اخبارات کی سیر

مُسلمانوں سے اخلاق مفقود ہے

”وہ اخلاق جو ساری چیزوں کا جزو اعظم ہے وہ ہمارے سے بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ اسی اخلاق کے ذریعہ سے اسلام نے اندر ترقیاں ہوئیں۔ لیکن ہم لوگوں نے اپنے سے اخلاق کو کوسوں دور پھینک دیا ہے۔ ہماری جماعت کی تو یہ حالت ہے خصوصاً امراء کے طبقہ کی کہ جب کوئی غریب شخص کسی امیر کو السلام علیکم کہتا ہے۔ تو وہ مُنہ چھپا کر آہستہ ہی بدل دیتے ہیں۔ جواب دینا تو درکنار۔ ہمارے تجار بھائیوں کی یہ حالت ہے۔ کہ جب کوئی شخص مسلمان سمجھ کر ان کی دوکان پر کپڑا خریدنے۔ یا کسی اور ضرورت سے جاتا ہے۔ تو اس سے ایسے کرخت الفاظ سے باتیں کرتے ہیں۔ کہ پھر دوبارہ جانے سے وہ شخص قسم ہی کھا لیتا ہے۔ ہمارے مُسلمان بھائیوں کا اخلاق کس حد تک گرا ہوا ہے۔

لیکن اگر وہ شخص کسی غیر مُسلم کی دوکان پر جاتا ہے تو نہایت احترام کے ساتھ پہلے بٹھاتا ہے۔ بعدہ اچھے اخلاق سے باتیں کرتا ہے۔ اس کے کلام میں کرختی کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا ہے۔ یہ تو ان کا اخلاق ہے۔ مُسلمانوں کو اس سے عبرت کا سبق سیکھنا چاہیے“ (اہل حدیث ۲ جنوری) ؛

توکل کا غلط تصوّر

”توکل علی اللہ کے کچھ ایسے غلط معنی سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ جسم ہلانے کی ضرورت نہیں۔ خدا کارساز ہے۔ سب کچھ پہنچا دے گا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ انسان کو اس دنیا میں محنت اور مشقت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بغیر محنت نہ کھانے پینے کا لطف۔ نہ سونے کا مزا۔ کاہل و بیکار کے لئے زندگی وبال ہو جاتی ہے۔ سچ ہے۔ مرد بیکار یا شود دزد یا شود بیمار۔ مُسلمان بھائی ہندو مرد عورتوں کو دیکھیں۔ ان کی چستی۔ چالاکی اور ایثار میں زندگی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ دن رات محنت کرتے ہیں۔ خوب روپیہ کماتے ہیں۔ دل کھول کر قومی کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ اپنے حقوق ملی و ملکی کی کماحقہ حفاظت کرتے ہیں۔ اور ان پر مرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ بھی ان سے خم کھاتی ہے۔ اور ہر امر میں ان کا خاص لحاظ کرتی ہے سچ ہے۔ خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں“ (انقلاب ۳ جنوری) ؛

غیر مبائعین کی احمدیت

”غیر مبائعین احمدیت سے ظاہری تعلق بھی منقطع کرنے کے لئے جو طریق عمل اختیار کر رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب ”النبوت فی الاسلام“ میں غیر احمدیوں کو فاسق قرار دیا تھا۔ لیکن اب ”النبوۃ فی الاسلام“ مطبوعہ بار دوم سے وہ صفحہ ہی حذف کر دیا گیا ہے۔ جس میں غیر احمدیوں کے فاسق ہونے کا ذکر تھا۔ اب اس سے آگے انہوں نے عملی طور پر یہ قدم بڑھایا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو جن کی ساری زندگی حضرت مسیح موعود کی شدید مخالفت میں گذری ہے۔ اور اس وقت بھی وہ احمدیت کے سخت دشمن ہیں۔ ان سے اپنے جلسوں میں تقریریں کراتے ہیں۔ اور تقریریں بھی ایسی۔ جو کسی متحدہ مسئلہ پر نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح سے صریحاً خلاف ہوتی ہیں ؛

اے اہل پیغام سوچو۔ تو سہی۔ کہ عداوت محمود تمہیں کہاں سے کہاں لے جا رہی ہے۔ اگر آپ لوگ حق پر ہوتے تو اس قدر بے غیرتی نہ دکھاتے۔ کیونکہ کسی فرقہ کے صدق و ثبات کی سب سے بڑی نشانی یہی ہوتی ہے۔ کہ اس سے ایمانی غیرت سلب نہ ہو۔ لیکن آپ لوگوں کا رویہ بتلاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کے لئے آپ حضرت مسیح موعود کے مکفرین کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا ان کی خوشنودی کے لئے ان سے بدزبانیاں کرانا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اس سے جہاں حضرت مسیح موعود کے متعلق آپ لوگوں کی بے غیرتی ظاہر ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ احمدیت سے اپنا جو ظاہری تعلق بتایا کرتے ہیں۔ وہ بھی ٹوٹ چکا ہے“ (الفضل یکم جنوری) ؛

مُسلمان ممبروں کا ذلّت آمیز طرز عمل

”مُسلمانوں میں سے گول میز کانفرنس میں جو نمائندے لئے گئے تھے۔ وہ صرف ایک خیال کے تھے۔ اور ان میں سے سوائے مہاراجہ صاحب محمود آباد بالقابہ کے جو گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کر سکے۔ کوئی مُسلمان ایسا نہ تھا۔ جو انتخاب مُشترک کا حامی رہا ہو۔ اور جسے فرقہ دارانہ مفاد کے ساتھ ساتھ ملکی مفاد بھی اتنے ہی عزیز ہوں۔ ایسی حالت میں مُسلمان نمائندوں کا انتخاب جداگانہ پر اصرار اور اسلامی مفاد اور ملکی مُفاد سے قطع نظر کر کے محض انتخاب جداگانہ کے طریقے کو باقی رکھنے کی رٹ لگاتے رہنا۔ ہمارے لئے ذرا بھی خلاف اُمید نہیں ہے۔ ہم خود مُسلمان ہیں۔ اور ہمارے دل میں اس سے کم از کم اسلامی درد نہیں ہے جو کہ ہز ہائینس سر آغا خان مسٹر جناح سر محمد شفیع ڈاکٹر شفاعت احمد خان کے دلوں میں ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم صاف کہتے ہیں۔ کہ گول میز کانفرنس میں مُسلمانوں نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ وہ انتہائی ذلت آمیز اور شرمناک ہے گول میز کانفرنس کے ممبران کی ہندو اکثریت مستحق مبارکباد ہے کہ اس نے مُسلمانوں کے معاملہ میں نہایت رواداری اور فیاضی سے کام لیا“ (سرفراز ۲۸ دسمبر) ؛

سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے

”نماز جنازہ میں آپ (مرزا غلام احمد صاحب) دعا کو بہت لمبا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ہمیں شخص متوفی پر رشک پیدا ہوتا۔ کہ کاش! یہ میرا جنازہ ہوتا اور یہ سب دعائیں میرے حق میں ہوتیں۔ ایک دفعہ بعد نماز جنازہ ایک شخص نے اپنے واسطے دعا کے لئے عرض کیا۔ تو فرمایا۔ کہ میں نے تم سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے“

(الفضل ۳ جنوری) ؛

بداخلاق زبان دراز سمجھے جاتے ہیں

”مجالس و مواعظ میں باکثر مجادلانہ اور مخاصمانہ طرز اختیار کیا جاتا ہے۔ جس سے غیر اقوام کے لوگ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ اور ہماری جماعت کو بداخلاق زبان دراز سمجھا جاتا ہے۔ ہم کو تحریر و تقریر کا انداز بدلنا چاہیے۔ ضرورت زمانہ سے واقف مُبلغین پیدا کرنا چاہیں۔ جو اصول تبلیغ سے واقف باعلم و فضل ہوں۔ رکیک اور غلط روایات اور بے معنی تاویلات و خطابات و شاعرانہ انداز چھوڑنا چاہیے۔ کہ بجائے فائدہ کے ان سے نقصان عام ہو رہا ہے“

(از خطبہ صدر شیعہ کانفرنس سرفراز) ؛

ماہ شعبان کی دوسرے مہینوں پر فضیلت

”حضور کا اس مہینے میں بکثرت روزے رکھنا۔ اس کے حصول کی دعا کرنا۔ اس مہینے کی پندرہویں شب میں حضرت کا اسمان دنیا پر متوجہ ہونا۔ گنہگاروں کو بکثرت بخشنا۔ آئندہ سال کے لئے بندوں کے رزق۔ موت اور دیگر امور کو متعین فرمانا۔ آئندہ سال کے لئے اس قسم کے امور کا فرشتوں کو اجمالی علم ہونا۔ اس مہینے کی پندرہویں شب میں عبادت کرنا۔ حضور کا اس شب میں مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جانا۔ قبرستان میں جا کر اُمت کی مغفرت کے لئے دعا کرنا۔ بقیع سے واپس آ کر حجرہ مبارکہ میں طویل نماز پڑھنا۔ اس مہینے کی پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنا۔ اس مہینے کے لئے یہ فرمانا۔ کہ رجب اور رمضان کے درمیان ایک مہینہ ہے۔ جس کی عظمت سے اکثر لوگ ناواقف ہیں یہ تمام امور جن کا خلاصہ میں نے عرض کیا ہے۔ اس امر پر دال ہیں۔ کہ ماہ شعبان کی حالت دوسرے مہینوں کی مانند نہیں ہے“ (الجمعیۃ ۵ جنوری) ؛

دو باطل کش تقریریں

”قبلہ میر مدثر شاہ صاحب کی دو باطل کش تقریریں بھی سننے کے قابل تھیں۔ شاہ صاحب اپنی تقریر کے اثر کے لحاظ سے اہر تنظیم کا بہترین زبان سمجھے گئے ہیں۔ ان کی تقریر شستہ اور سوالات کے جوابات ہمیشہ برجستہ ہوتے ہیں۔ اُن کی پہلی تقریر مولانا عمر الدین المعروف ”شملوی مولانا“ پر کچھ دن جزوہ گیری بھی کی۔ اور اپنے خیالات اور اعتقادات کے خلاف ہی کی۔ مگر میر صاحب نے اُن کی اپنی گذشتہ قلم زنی سے انہیں قائل تو نہیں پشیمان تو ضرور کر دیا۔ (قائل اس لئے نہیں کہ یہ اُن کی مولانائی شان کے خلاف ہے) مولانا عمر الدین صاحب نے خود حضرت مسیح کی نبوت کو اس وقت محدثیت قرار دیا تھا۔ کہ جب حسب تصریح خلافت مآب قادیان حضرت صاحب محدثیت کی کھڑکی سے گذر کر نبوت کے وسیع میدان میں پہنچ چکے تھے“ ؛ (پیغام صلح ۳ جنوری)

بیزاری کا اعلان

”قادیانی جماعت کے ایک مبلغ مولوی فاضل اور بی اے کے طالبعلم نے اور ایک اور صاحب نے میاں صاحب کی بیعت فسخ کی مولانا نظیر الاسلام مولوی فاضل نے اپنی فسخ بیعت کے وجوہات پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ کہ جس میں قادیانی فتنہ و فساد اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیاگرہی تتھا استیاگرہی

(لیکھک :- پنٹنگ)

عیسائی ستیاگرہی ہیں۔ ویدی ستیہ ان کے سوارتھ سدھی میں بادھک نہ ہوتا ہو۔ تو وہ جہاں کہیں سے ستیہ کو پاتے ہیں۔ گرہن کر لیتے ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے پورانک بھائی نہ کیول اپنا ستیہ ترک کر چھپاتے ہیں۔ پرنتو استیہ سوروپ بل پوروک اپناتے تتھا دکھلاتے ہیں۔ شبد کوش تو کسی کا پکھ پات نہیں کرسکتے۔ آؤ کچھ شبد کوشوں کا سوادھیائے کریں :-

(۱)

گیان چنتامن دیو بابسیلر زیونا پرکاشک مراٹھی انگلش پاکٹ ڈکشنری آریہ شبد کا ارتھ کرتے ہیں :-

OF GOOD FAMILY, NOBLE.

پرنتو ان کے شبد کوش میں ہندو شبد کو سمتھان ہی نہیں۔ ملے کیسے کیا یہ مراٹھی یا سنسکرت بھاشا کا شبد ہے؟

(۲)

سندھی عیسائی مہودے مشنری پرمانند میوارام کرت سندھی انگلش ڈکشنری میں ہندو شبد کا ارتھ ORIGINALLY A BLACK ARABIAN, INDIAN یا ETHIOPIAN کرتے ہیں :-

دراصل عربی لوگ کالے لوگوں کو یا کالے رنگ کے غلاموں کو ہندو کہا کرتے ہیں۔ حضرت سعادت کی اولاد سیاہ فام ہونے سے ہندو کہلائی۔ فتح کرنے والے مسلمانوں نے مفتوح آریہ ورتیوں کو غلام سمجھ کر ہندو کا نفرت آمیز نام دے دیا۔ ایتھوپیا کے باشندے سیاہ فام ہونے سے عربی زبان میں ہندو کہلاتے۔ مگر کیا کبھی ایتھوپیا کے لوگوں نے اپنے آپ کو ہندو کہلوایا؟ یا کبھی انہیں یہ ہندو شبد پسند آیا؟ ہرگز نہیں۔ اور یہی ستیاگرہی جس پر آج ہمارے پورانک بھائی بلہار ہو رہے ہیں۔ ایتھوپیا کے لوگ کالے ہوتے ہوئے بھی ہندو شبد گرہن نہیں کرتے۔ پرنتو پورانک بھائی گورا رنگ دھارن کئے ہوئے بھی ہندو بننا چاہتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ایتھوپین ستیاگرہی (ستیہ کے گراہک) ہیں۔ وہ دوسروں کا دیا ہوا برا نام کیوں گرہن کریں؟ اور پورانک بھائی استیاگرہی (جھوٹ کے خریدار) سدھ ہوتے ہیں :-

(۳)

اپرو کت سندھی۔ انگلش کوش میں "ہندو" کا ایک ارتھ "INDIAN" یعنی "ہندوستانی" بھی کیا گیا ہے۔ اس ارتھ کا آدھار بھی ہندو بمعنی کالا یا غلام وغیرہ پر ہے۔ گذشتہ جرمن جنگ میں جو لوگ فرانس گئے تھے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ وہاں آریہ ورت کے ہر ایک شخص آریہ سکھ مسلمان۔ پارسی گورکھا وغیرہ کو ہندو ہی کہا جاتا تھا۔ ثابت ہوا۔ کہ کوش میں دیا ہوا ارتھ "INDIAN" عمل میں بھی آ رہا ہے :-

اب دیکھنا ہے۔ کہ پردیش جا کر جو مسلمان چار ناچار ہندو کہلوانے لگے۔ وہ ہندوستان آ کر کیول ہندو کہلوانا پسند نہیں کرتے۔ اس لئے کہ یہ برا نام انہوں نے ہی تو اور ون کو دیا ہے۔ اب وہ خود کیسے گرہن کریں؟ سچ "جو اچھا بدنام برا ہوتا ہے" :-

ہم بھارتیوں کو چاہیے۔ کہ پروٹسٹ کر کے ہندو کا مترادف (INDIAN) شبد ہی کوش میں سے نکلوا دیں۔ مگر ہنوز

منزل دور است :-

مسلمانوں پر ہی کیا منحصر ہے۔ کہاں سکھ۔ آریہ سماجی۔ جین بودھ۔ پارسی وغیرہ انیک لوگ INDIAN کہلائیں گے آریہ کہلانے میں فخر لیں گے۔ پرنتو ہندو کبھی نہیں کہلائیں گے انگلستان کا مشہور شاعر شکسپیر لکھتا ہے :-

THERE IS MUCH IN A NAME

ستیاگرہی ایک استیہ نام کو کیونکر گرہن کریں :-

(۴)

اپرو کت سندھی انگلش کوش میں ہندو شبد کے معنی ETHIOPIAN بھی کئے گئے ہیں۔ ممکن ہے کوئی ہندو نام پریمی اس شبد کا ارتھ بھی دیکھنا چاہے۔ اس لئے اب REV: THOMAS CRAVEN M.A B.D. کرت رائل ڈکشنری اٹھائیے۔ یہ کوش بھی ایک عیسائی پادری صاحب کا بنایا ہوا METHODIST پریس LUCKNOW میں چھپا ہے۔ اس میں ETHIOPIAN شبد۔ حبشی۔ شیدی۔ زنگی۔ ایتھوپیا کا باشندہ۔ اب زنگی اور حبشی کی تعریف بھی رائل ڈکشنری سے سن لیجئے :-

BLACK کالا - NEGRO حبشی = ZANGI

BLACK کالا NEGRO = HABSHI

کالا غلام BLACK SLAVE

اب ذرا ہندو شبد کی تعریف بھی دیکھئے :-

ہندوستانی آدمی HINDU = AN INDIAN

المختصر رائل ڈکشنری بھی سندھی انگلش ڈکشنری کی تائید کرتی ہے۔ کہ ہندو شبد کے معنی کالا۔ کالا غلام حبشی۔ شیدی۔ زنگی وغیرہ ہیں۔ اس ہندو شبد پر آج ہمارے پورانک بھائی بری طرح لٹو بنے ہوئے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ نام جو ہے یہ صفت موصوف :-

(۵)

میں بھولا۔ عربی فارسی شبدوں کا واستوک ارتھ جاننے کے لئے عربی فارسی کوش ہی دیکھنا چاہیئے + سورگ واسی پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے ٹریکٹ آریہ ہندو اور نستے کی تحقیقات سے کچھ آیات نقل اور صراحت کرتا ہوں :-

(۱) "ہندہ" نام اس عورت کا ہے۔ جس نے امیر حمزہ کو قتل کیا۔ (منتخب) :-

(۲) ہندو دری وزدہ فارسیاں بمعنی دزد و رہزن اور غلام سے آئد۔ (خیابان غیاث) :-

ارتھ :- فارسی (ایرانی) لوگوں کے محاورہ میں ہندو شبد کے معنی چور۔ رہزن اور غلام کے ہوتے ہیں :-

(۳) کشف نے ہندو کا ارتھ کافر بھی کیا ہے غلام اور بندہ بھی :-

(۴) غیاث اور کریم اللغات میں "ہندو زن" کے معنی جادوگرنی عورت ہے :-

اپرو کت فارسی۔ عربی کوشوں سے تو وہ بھی برے سے برے معنی نکلے :-

ہندو شبد بھی اچھے نہیں۔ ہندو شبد اب بھارتیوں کے لئے رواج ہو چکا ہے۔ فرض کرو اگر یہ شبد برے معنی آج نہیں سمجھے جاتے تو پہچانتے تھے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ ہندو شبد کے ارتھ کیا آپ کے دلوں میں ہی بدلے ہونگے۔ لغتوں ڈکشنریوں میں تو نہیں بدلے۔ اور نہ بدلنا ممکن ہے :-

(۶)

اگر جن سنگھیا ہم بھارت واسیوں کے سامنے ستیہ اور استیہ روپی دو کھیل کھیل رہی ہے۔ ایک گروہ جان بوجھ کر استیہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اسے ویدی اپنے حرمت سندر سے آکاش دانی اٹھ کر جینا دلی نہیں دیتی۔ تو اس لیکھ مالا کو پڑھ کر سمجھ لے۔ کہ استیہ کو گرہن کرنا کبھی سکھدائی نہ ہوگا :-

सत्यमेव जयति नानृतम् ॥

ولادت مسیح کی تاریخ سے اناجیل کا سکوت

ولادت مسیح کی مشتبہ تاریخ کا افسانہ اور اس کو مسلمہ قرار دینے میں ہم کو اس بات سے ایک اور مدد ملتی ہے۔ کہ چاروں اناجیل میں تاریخ پیدائش کا کہیں تذکرہ نہیں۔ بلکہ ان میں اس کی بجائے چند ایسی کہانیاں درج ہیں۔ جن کو افسانہ اور کہانی کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ انجیل متی کا لکھنے والا۔ جس نے اپنی انجیل کو مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے ۷۰ سال بعد لکھا ہے۔ وہ اس بات کے لئے بہت بےقرار ہے کہ کسی طرح حضرت مسیح کو عہد عتیق کی پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیا جائے۔ جس میں افسوس ہے۔ کہ وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ مثلاً متی نے یوسف نجار کے ارادہ کے متعلق عہد عتیق کی ایک پیش گوئی نکالی ہے۔ کہ وہ جہاں واپس نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ گلیل جائے گا۔ اور ناصرہ میں اپنا ڈیرا رہے گا۔ کیونکہ وہ آئندہ ناصری کہلائے گا" :-

متی نے یہ پیش گوئی یوسف نجار کے ذریعہ مسیح پر چسپاں تو کر دی۔ مگر بدقسمتی ہے یہ پیش گوئی پرانے عہد نامہ میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ الٰہیات کے ماہرین عیسائیوں سے بار بار دریافت کیا گیا۔ کہ اس پیش گوئی کو دکھاؤ۔ کہ کہاں مذکور ہے؟ مگر وہ کوئی جواب نہیں دیتے۔ اور نہ مطالبہ کو پورا کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ حضرت متی کی وہ پیشگوئیاں جو انہوں نے حضرت مسیح پر چسپاں کرنے کے لئے پرانے عہد نامہ سے نکالی ہیں۔ وہ حضرت مسیح پر صادق آنے کے بجائے زیادہ تر سابق شاہ خان پر صادق آتی ہیں :- (الجمعیۃ ۵ جنوری) :-

تحقیر

(مہاشہ روپ نارائن شاہجہانپوری کے قلم سے)

(۱)

موٹے رام دن ہو یا رات - گھر ہو یا باہر - خائف - ہراساں اور پریشان نظر آیا کرتے تھے - بعض اوقات تو وہ یہاں تک کہہ اُٹھتے تھے - کہ اس زندگی سے موت بھلی - گھر ابھی دُور ہے رفتہ رفتہ راستہ چل رہے ہیں - گویا سامنے کوئی سمندر حائل ہے - مکان سے باہر دروازے پر بیٹھ گئے - کہاں جائیں؟ وجہ یہ تھی - کہ اُن کے اور بیوی کے مزاج میں خدا لگتی کا بیر تھا - موٹے رام کی زندگی ایک اُدھیڑ بُن لئے ہوئے تھی - بیوی تھی اول جلول - اَٹل کچھ - جو من میں آیا - کہہ گذری - کر ڈالا ؛

ایک دن کشوری اپنے آٹھ سات برس کے بالک شنکر کے بیاہ کے واسطے دھرنا دے کر بیٹھ گئی - آخر بہت اصرار کے بعد موٹے رام نے کہا - کیا کوئی لڑکی تمہارے دھیان میں ہے؟

کشوری نے کہا - لکھنؤ کے رئیس اور مشہور دیش بھگت ستیہ دیو کی لڑکی موہنی لیلا پر میرا دھیان جاتا ہے - اُنکی لڑکی حسن اور خوبصورتی کی مُنہ بولتی تصویر ہے - اور دہیج بھی اچھا ہاتھ لگے گا ؛

دہیج کا لفظ سُنتے ہی موٹے رام کے منہ میں پانی بھر آیا اُنھوں نے اپنی اخلاقی پستی گوارا کر لی - اور ہنس کر بولے :-

"جیسی تمہاری مرضی"

موٹے رام کہنے کو تو کہہ گئے - لیکن بعد میں اُن کے دل پر ایک سکوت سا طاری ہو گیا ؛

نیک شگون اور شبھ ساعت کے ساتھ پروہت جی لڑکی دیکھنے کے لئے بے قرار اور مستانہ چال سے لکھنؤ چل دیئے - وہاں پہنچتے ہی کل باتیں طے ہو گئیں اور کمسن شنکر بارہ برس کی عمر میں ہی گرہست کے بندھنوں میں جکڑ دیئے گئے ؛

(۲)

شادی کے کچھ ہی دنوں بعد کشوری نے خانہ داری کا تمام بوجھ بہو کے کندھوں پر ڈالنا شروع کر دیا - لکشمی کو دن رسوئی خانہ - بھنڈار اور ٹھاکر جی کے گھر میں لگ جاتا تھا - اور رات پیسنے بیلنے سے فرصت نہیں ملا کرتی تھی - اس طرح کمسن بہو کا تمام یوبن گھر کے کام کاج کی چکی میں پس پس کر مٹی میں ملا جا رہا تھا - جس خواہش اور کثیر خرچ سے بیاہ کیا گیا تھا - اتنے شوق سے اُس کا پالن پوشن نہ ہو سکا ذرا ذرا سی خامی پر گھر کی لعنت - ملامت کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی تھی ؛

لکشمی ان مظالم اور بے تندی کو برداشت کر لیتی - لیکن اس کی زبان سے دُکھ بھری ایک بھی آہ نہ نکلتی تھی ؛

رفتہ رفتہ سارا گھر - نہ اُس کے اوپر ذرا ذرا سی بات پر برس پڑتا - سوائے شنکر کی طبیعت پر بھی اس کا اثر ہوا - ان کی عقلِ خام میں بھی معلوم ہونے لگا کہ لکشمی واقعی قابلِ نفرین عورت ہے اس نے وہ بھی گھر والوں کے ساتھ تحقیر و حقارت کی نظر میں بہتا ہوا نظر آتا تھا ؛

لکشمی پر جب تک شنکر کی نگاہ تھی - تب تک وہ خوشحال اور خوش و خرم تھی - لیکن جونہی اُس نے شنکر کی آنکھیں بدلی دیکھیں - تو اُسے اپنی بدقسمتی میں شک کی گنجائش نہ رہی ؛

دُنیوی فرائض کی تکمیل میں جہاں خاوند اور بیوی میں محبّت کا شمول ہوتا ہے - دونوں کی زندگیاں خوشگوار اور پُر لذّت بن جاتی ہیں - لیکن جہاں محبت کا دخل نہیں - وہ زندگی ہی کیا - فرض اور محبت کا ایک دوسرے کا چولی اور دامن کا ساتھ ہے - ایسا فرض جس میں محبّت کی چاشنی نہ ہو - بالکل پھیکا - بے رس اور مکروہ ہوتا ہے اور زندگی کے لئے وبالِ جان ہو جاتا ہے ؛

(۳)

انسان جب چاروں طرف سے لاچار اور مجبور ہو جاتا ہے تو دُنیا کی کسی چیز سے دلچسپی نہیں رہتی - اور دُنیا کے ہر ایک شعبہ میں تباہی اور بربادی کے سامان نظر آتے ہیں تو پاک اور نیک شخصیتیں ایشا دی رجحان پروردگار کی طرف لگا لیتی ہیں - اور اپنی تکلیف و مصیبت میں اس سے استدعا کرتی ہیں - اپنے پچھلے جنم کے گناہوں کے لئے کفارہ کرتی ہیں مصیبتوں کے بندھن کٹنے کی دُعا مانگتی ہیں - اسی اصول کے سہارے لکشمی صبح سویرے اُٹھتی نہا دھو کر پوجا پاٹھ کر کے پھر گھر کے کام دھندے میں لگ جاتی - اُس کا ایسا کرنا بھی گھر والوں کی نگاہوں میں کھٹکتا - ایک دن اتفاق سے اُس کی آنکھ دیر سے کھلی - جلدی سے اُٹھ کر اشنان کیا - اور پوجا کے لئے شوالہ جانے لگی - مندر گاؤں سے باہر تھا - ساس نے بہو کو باہر جاتے دیکھ لیا - اور کہا "چڑیل! دن چڑھے تک تو سوتی رہی ہے - اب بھگتنی بن کر مندر چلی ہے - اس بات کی پرواہ نہیں - کہ گھر میں جھاڑو نہیں دی گئی" ؛

لکشمی نے ملائمت سے کہا "دیکھو جی! میں ابھی آتی ہوں آپ گھبرائیے نہیں"

ساس نے کہا "لیکن میں تو جب تک تجھ سے کام نہ کرا لونگی تجھے کہیں نہ جانے دونگی" موقع شناس کشوری نے شنکر سے کہا "کیا تم اس چنڈالنی کو نہ سدھارو گے؟ تمہارا ہی سہارا پا کر وہ اتنا سر چڑھ گئی ہے - کیا کوئی بھلا آدمی اپنی استری کو بھی اتنا سر چڑھاتا ہے"؟

شنکر غضب آلودہ نگاہیں کئے اپنے کمرے میں داخل ہوئے - جہاں لکشمی پلنگ کے پائے پر سر رکھے زمین پر خشک اور اُداس مُنہ لئے بیٹھی تھی - اُسے دیکھ کر کہا "کیا تم اپنی عادتوں سے باز نہ آؤ گی"؟

لکشمی نے بڑے بڑے اُمنڈتے ہوئے آنسوؤں کے سیلاب کو روک کر کہا :- "ناتھ! اپنی سمجھ میں جہاں تک ہوتا ہے اپنے فرض کو فرض سمجھ کر بخیر و خوبی اور اصلاح کے ساتھ کام کیا کرتی ہوں - اب بھی اگر میرے کام کسی کو پسند نہ آدیں تو میری بدقسمتی کا بھلا کیا ٹھکانہ" - اتنا کہتے کہتے لکشمی کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے ؛

شنکر نے دریافت کیا - "اس میں رونے کی کیا بات ہے" شنکر اس کی آزردگی کا باعث کیا سمجھتے تھے - اُسے تو لکشمی ہی خوب سمجھے ہوئے تھی ؛

شنکر نے بدمزاجی سے تیوریاں چڑھا کر کہا :-

"تم اپنا روزانہ کام ہوشیاری سے کرو - تو کیا کسی کو تُم سے دشمنی ہے - جو تم سے حرف گیر ہو - تمہارے افعال سے مجھے کتنی بات سُننی پڑتی ہے" ؛

لکشمی نے کہا "جب آپ کو بھروسہ ہی نہیں - تو اس کا انتظام فوراً ہی ہو جاوے گا - تاکہ آپ کو موقع پر افسوس نہ کرنا پڑے"

شنکر بہت دیر تک ضد کرتے رہے - لکشمی نے انہیں بھروسہ دینے کی بہت سعی کی - لیکن سب بے فائدہ - کیونکہ شنکر کو اس کی بات پر اعتبار نہ تھا - تھوڑی دیر کے بعد شنکر باہر چلا گیا ؛

(۴)

ہوا کے تیز جھونکوں سے جیسے کوئی کلی خود بخود گر کر ذرا سی دیر میں دُھوپ کی تپش سے تمام ارمانوں کا خون کر کے مُرجھا جاتی ہے - ویسے ہی غم نصیب لکشمی اس نازیبا برتاؤ سے شکستہ دل اور آزردہ خاطر ہو گئی - اس کو روزانہ بخار اور کھانسی آنے لگی - لیکن اس کی طرف کسی کی توجّہ کام نہ دیتی تھی - ایسی حالت میں بھی اُس پر کام کاج کی سختی اور جھڑکیوں کی بوچھاڑ رہا کرتی تھی - اُسے صبح چھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک سخت کام کرنا پڑتا تھا - بیچ میں دم مارنے کی بھی چھٹی نہ ملتی تھی - اگر وہ تھکاوٹ محسوس کرتی تھی - تو پھر پوچھنا ہی کیا - چاروں طرف سے طعنے پڑنے لگتے تھے ؛

بخار نے رفتہ رفتہ ہڈیوں پر اثر جمانا شروع کیا - اور تپِ دق نے پوری طرح سے قبضہ جما لیا - دن بدن اُس کی بیماری بڑھتی جاتی تھی - لیکن بیماری کے ساتھ ہی اس کا کام بھی بڑھتا جاتا تھا - وہ کام تو کرتی تھی - لیکن اس کا جسم بخار سے بھٹی کی طرح دھکتا رہتا تھا ؛

کچھ ہی عرصہ بعد اس نے بخار اور کھانسی سے تنگ آکر کھاٹ پکڑ لی - گھر والے اب بھی یہی سمجھتے تھے - کہ اُس نے کام کاج سے جی چُرا کر بہانہ کرنے کی دوسری ترکیب نکالی ہے ؛

اُس کی حالت یہاں تک خراب ہو گئی - کہ مُنہ سے خون بھی گرنے لگا - لیکن گھر کے لوگوں نے پھر بھی کچھ دھیان نہ دیا ؛

ایک دن صبح کے وقت اُسے خون کی قے ہوئی - اس وقت لوک لاج سے شنکر ڈاکٹر کو بلانے گیا - لیکن اب کیا ہو سکتا تھا - اُس کی زندگی اور موت کے پلڑے برابر ہو رہے تھے ڈاکٹر نے کہا - مرض لا علاج ہے - اُس کا آخری وقت ہے ؛

لکشمی کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے - اور اُن میں انتہائی رنج و غم کے آثار تھے - اس کی بڑی بڑی اور جستجو آمیز آنکھیں آندھی سے گھبرائے ہوئے پرندے کی طرح پریشان تھیں - اور وہ کسی خیال میں ہمیشہ کے لئے محو ہو رہی تھی ؛

نئے سال کا نیا پرچہ 'پیغام صلح' ہمارے سامنے آیا - تو اُس کا سائز چھوٹا چھوٹا معلوم ہوا - ہم نے سمجھا کہ یہ چھوٹائی یا تو اس اصول کے زیرِ اثر ہے - کہ سردی میں چیزیں سکڑتی ہیں - یا جلسہ پر نواب صاحب بہاولپور کی عدم تشریف آوری کے زیرِ اثر کہ عوام کو اُن کی تشریف آوری کی اُمید کیا یقین دلا کر اس کے پورا نہ ہونے سے مارے ندامت کے گردن سکڑ لی ہے - پرچہ دیکھا تو اور ہی وجہ معلوم ہوئی - کہ لوگ "پیغام صلح" کا فائل رکھتے ہیں - اور بڑے سائز کی فائل رکھنے

ہندوستان میں انگریزی تعلیم

کیوں؟ کب؟ اور کس طرح جاری کی گئی؟

ہندوستان میں انگریزی تعلیم کے کئی دور ہیں۔ پہلا دور ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کے آغاز سے ۱۸۱۳ء تک کا ہے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام ۱۵۹۹ء میں ہوا تھا۔ پچاس سال کے اندر ہی کمپنی نے اپنی حکومت کی بنیاد ڈال دی تھی۔ ۱۸۰۰ء تک اس کی حکومت خوب پھیل گئی۔ جبکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد سرکار برطانیہ نے حکومت خود اپنے ہاتھ میں لے لی۔

پہلے ہندوستان میں مغربی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی کوئی خواہش نہ تھی۔ ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز (۱۷۷۲ء سے ۱۷۸۵ء) ہندوستانی قوانین اور لٹریچر کا بہت گرویدہ تھا۔ اس کی پالیسی تھی۔ کہ ہندوستان میں ہندوستانی تعلیم ہی دی جانی چاہیئے۔ لیکن ہندوستان میں انگریزی تعلیم کا کریڈٹ عیسائی پادریوں کو حاصل ہے۔ نہ کہ کمپنی کی سرکار کو۔ لوگوں میں عیسائیت پھیلانے کیلئے اٹھارہویں صدی کے آخری حصہ میں مشہور پادری ولیم کیری جیسے پادریوں کی کوشش سے کئی انگریزی سکول کھل گئے تھے۔ کیونکہ ان پادریوں نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ لوگوں کو انگریزی کا سکھانا ہی عیسائی بنانے کا پہلا کام ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی تحریک جاری رکھی۔ اور کچھ ہندوستانیوں نے بھی یہ سمجھ کر کہ ہمیں انگریزوں کے برابر ملازمت پانے اور حکومت میں حصہ لینے کا موقعہ ملے گا۔ اور بیداری اور اصلاح کے لئے انگریزی تعلیم ضروری ہے۔ اس تحریک میں ان کا ساتھ دیا۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب برٹش پارلیمنٹ نے ۱۸۱۳ء میں کمپنی کو ہندوستان میں مزید بیس سال کے لئے حکومت جاری رکھنے کا چارٹر دیا۔ تو تعلیم کے لئے ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنے کی اس پر شرط لگا دی۔

دوسرا دور

دوسرا دور ۱۸۱۳ء سے ۱۸۳۳ء تک کا ہے۔ سیڈلر کمیشن کی رپورٹ (۱۹۱۷ء-۱۹۱۹ء) یہ تو صاف تسلیم کرتی ہے۔ کہ ہندوستان میں سب سے پہلے انگریزی سکول اور کالج قائم کرنے کا فخر راجہ رام موہن رائے اور پادری ولیم کیری کو ہے۔ لیکن ہندو کالج کی مذہبی تعلیم کی پالیسی کے متعلق کیری اور دوسرے پادریوں میں اختلاف رائے تھا۔ پھر اس کالج کو عیسائیت کی تعلیم دینے والا اسکول نہیں بنانا چاہتے تھے۔ اس لئے پادریوں نے اپنے الگ کالج بنانے کی کوشش جاری رکھی۔ اور پہلا عیسائی کالج ۱۸۱۸ء میں کھل گیا۔ جس کے بعد اور کئی کھلے۔

چند سال بعد الگزینڈر ڈف نامی مشہور پادری اور پالیسٹن نے اس پالیسی کی زبردست حمایت شروع کر دی۔ کہ پادریوں کو تعلیم کا ہی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ نہ کہ تبلیغ کا۔ اس پالیسی کا بڑا اچھا نتیجہ نکلا۔ بہت سے نیک خیال پادری بھی اس وقت یہاں تھے۔ انہوں نے تعلیم کا کام بھی زور سے کیا۔ اور عوام کا اعتماد بھی حاصل کیا۔ تعلیم کا کام زور سے چلتا رہا۔ لیکن حکومت ہمیشہ رکاوٹیں پیدا کرتی رہی۔ اور تو اور مغربی تعلیم پر خرچ کرنے کے لئے ایک لاکھ کی جو رقم اس نے منظور کی تھی۔ وہ انگریزی پر خرچ کرنے کی بجائے فارسی اور سنسکرت کے مکتبوں اور شالاؤں میں خرچ کر ڈالی۔

تیسرا دور

۱۸۳۳ء میں برٹش پارلیمنٹ نے کمپنی کو ہندوستانیوں کی تعلیم کی طرف اور بھی زیادہ توجہ دینے کی ہدایت کر کے بیس برس کے لئے اور حکومت کا پروانہ دے دیا۔ ۱۸۳۵ء میں لارڈ میکالے تعلیمی کمیٹی کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ انہیں یقین تھا۔ کہ ہندوستانیوں کو ماتحتی میں ہمیشہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ انگریزی رنگ میں رنگے جا کر اپنی قومیت کھو دینے پر مجبور کئے جائیں۔ اسی لئے آپ نے انگریزی تعلیم کی حمایت میں زوردار بیان لکھا۔ اسی زمانہ میں ہندوستان میں لارڈ ولیم بنٹنگ ساخراخ دل گورنر جنرل تھا۔ آپ نے ہندوستانیوں کا قومی رہت بھی انگریزی تعلیم اور سنسکرت میں سمجھا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ انگریزی سنسکرت اور انگریزی سائنس کا پرچار ہندوستان میں ضروری ہے۔ اور اس کا سب سے اچھا طریق انگریزی تعلیم ہے۔ اسی سال یہاں کی اخبارات کی آزادی کو سلب کرنے والا پورا قانون اٹھا دیا گیا۔ عدالتوں کی سرکاری زبان فارسی ہٹا کر انگریزی بنا دی گئی۔

اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہی سرکاری ملازمتیں سب انگریزی جاننے والوں کے لئے کھولنے کا اعلان کر دیا گیا۔

ادھر یہ ہو رہا تھا۔ ادھر سرکاری سکولوں کے علاوہ پادریوں کی کوششیں بھی جاری رہیں۔ لیکن ۱۸۳۵ء کی تعلیمی پالیسی میں سب سے بڑا نقص یہ تھا۔ کہ اس میں سکنڈری اور کالج کی ہی تعلیم کا انتظام کیا گیا تھا۔ پرائمری تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس وجہ سے پرائمری سکولوں کے مقابلہ میں سکنڈری سکول زیادہ تعداد میں کھلنے گئے۔

چوتھا دور

چوتھا دور ۱۸۵۴ء سے ۱۹۰۴ء تک ہے۔ سٹڈلر کمیشن کے ہی مطابق ۱۸۵۳ء میں کمپنی کے حکومت نامہ کی تجدید کرنے کے موقعہ پر پہلی دفعہ پارلیمنٹ نے ہندوستانی تعلیم کے سوال پر ہمدردی کے ساتھ غور کیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے بورڈ آف کنٹرول کے پردھان سر چارلس ہڈ نے اپنے حکم میں صاف لکھ دیا۔ کہ سب سے پہلے پرائمری تعلیم کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ ہر ایک صوبہ میں محکمہ تعلیم قائم ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی ایڈڈ سکول بھی کھلنے لگے جو سکول چاہتا۔ سرکار سے گرانٹ حاصل کر کے اس کے ساتھ تعلق پیدا کر سکتا تھا۔ اس سے عوام کے اپنے سکول چلانے کی خواہش کی حوصلہ افزائی ہوئی گئی۔ بڑے شہروں میں یونیورسٹیاں بھی کھل گئیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ پرائمری تعلیم کی اہمیت تسلیم کر لی گئی تھی۔ لیکن اس تعلق میں کوئی خاص کوشش نہ کی گئی۔ ۱۸۸۲ء میں۔ لارڈ رپن وائسرائے نے اس پر رپورٹ کرنے کے لئے ایک کمیشن بٹھایا کہ ۱۸۵۴ء کے حکم کے مطابق کام ہوا ہے یا نہیں۔ اس کمیشن نے پھر پرائمری تعلیم کی اہمیت کا اعادہ کر دیا۔ اور یہ بھی سفارش کی۔ کہ شہروں میں سرکار اپنا ایک ماڈل سکول کھولنے کے علاوہ حتی الامکان اور کوئی سکول نہ کھولے۔ بلکہ عوام کے کھولے سکولوں کو گرانٹ دے کر ان کی حوصلہ افزائی ہی کرے۔ لیکن کمیشن کی سفارش کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ چالیس سال گزر گئے۔ پرائمری تعلیم ویسی کی ویسی ہی رہی۔ اس صورت حالات پر ۱۹۱۱ء میں کونسل میں لازمی پرائمری تعلیم پر ریزولیوشن پیش کرتے وقت مسٹر گوکھلے نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ ۱۹۰۳ء سے ۱۹۰۸ء کے درمیان چھوٹے سے ملک جاپان میں سکول جانے والے لڑکوں کی تعداد ۹۰ فیصدی سے پچانوے فیصدی پہنچ گئی ہے۔ لیکن ہندوستان میں ۶ سے ۹ فیصدی ہی ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ جاپان کو امریکہ کے قبضہ میں آئے اس وقت پچیس سال بھی نہیں ہوئے تھے۔

پانچواں دور

پانچواں ۱۹۰۴ء سے ۱۹۱۸ء تک کا ہے۔ سرکاری پالیسی کا ذکر اوپر کر دیا گیا ہے۔ اسی کی وجہ سے ہندوستان میں پبلک سکول بہت تعداد میں کھل گئے تھے۔ جب لارڈ کرزن وائسرائے بن کر آئے۔ تو آپ کو یہ اندیشہ ہوا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ انگریزی تعلیم عوام میں RESPONSIBLE GOVERNMENT اور بیداری وغیرہ کے بھاؤ پیدا نہ کر دے۔ اسی اندیشہ سے لارڈ کرزن نے ۱۹۰۲ء میں یونیورسٹی کمیشن بٹھایا۔ اسی کمیشن کی سفارشوں کے مطابق انڈین یونیورسٹی ایکٹ بنا۔ جو ہندوستانی تعلیم کے لئے کلنک ہے۔ اسی کے مطابق ہر ایک یونیورسٹی میں اس کی سینٹ یا سنڈیکیٹ میں کم از کم ۸۰ فیصدی ممبران سرکار کے نامزد ہونے چاہئیں جس صوبہ میں یونیورسٹی ہو۔ اس کا گورنر اس کا چانسلر ہو۔ تمام سکولوں کے لئے کڑے قواعد بن گئے۔ جو سکول سرکاری امداد چاہیں ان کے لئے مقررہ فیس لگانا لازمی ہو گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی قانون بنا دیئے گئے اور اس طرح سرکار نے عوام کا اتساہ ایکدم توڑ دیا۔

انڈین یونیورسٹیز ایکٹ پر ہندوستانی لیڈروں نے بڑی سخت تنقید کی۔ مسز ڈاکٹر اینی بیسنٹ نے اس کی مخالفت میں طوفان کھڑا کر دیا۔ لیکن کرزن کی سرکار طوفانوں سے گھبرانے والی نہ تھی۔

۱۹۱۱ء میں لازمی پرائمری تعلیم کی قرارداد مسٹر گوکھلے نے کونسل میں پیش کی۔ تو سرکار نے انہیں اس قسم کی بے معنی دلیلوں سے نامنظور کر دیا۔ کہ ابھی روپیہ نہیں۔ ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ لیکن بڑودہ راج نے آج سے بیس پچیس سال پہلے ہی یہ قانون بنا دیا تھا اور اسے ہندوستان کے لئے تیار دکھا دیا۔ اس وقت ۱۹۱۶ء میں مسٹر پٹیل نے جو بعد میں صدر اسمبلی بنے۔ بمبئی کونسل میں لازمی پرائمری تعلیم کی قرارداد پیش کی تھی۔ لیکن سرکاری ممبران کے ووٹوں سے یہ گر گئی۔

موجودہ دور

۱۹۱۸ء کے بعد دور حاضرہ شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد کئی صوبجات کی کونسلوں میں عوام کے نمائندگان کی تعداد بڑھ جانے کے بعد یہ ریزولیوشن پاس کر دیا گیا۔ کہ بڑی بڑی میونسپل کمیٹیوں کو اپنے ہاں لازمی پرائمری تعلیم جاری کرنے کا اختیار رہے۔ کئی میونسپلٹیوں

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۴ کالم اول کے نیچے)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی شردھانند کا جیون چرتر

آریہ سماج کی اُنتی رکشا اور وکاش کے لئے سوامی شردھانند نے اپنے آپ کو نیوچھاور کر دیا تھا۔ اس آدرش کو پورن کرنے کے لئے انہوں نے گھر چھوڑا۔ گورُوکل قائم کیا۔ ڈی اے وی کالج کی بنی ہوئی شاندار عمارتوں کو ٹھکرایا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ستھاپنا کے لئے پنجاب کے کونہ کونہ میں بھرمن کیا۔ آریہ سماج کے سندیش کو پنجاب کی تعلیم یافتہ جماعت اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں پھیلانے کا یتن کیا۔ آریہ سماج اور اپنے آپ میں ایک بھاو پیدا کیا تھا۔ سوامی شردھانند سے سنبندھ رکھنے کے جیون چرتر جاتی اور سماج کی تاریخ کا ایک ادھیائے کے بکھت جیون چرتر ہوتے ہیں۔ سوامی شردھانند جی کا آریہ سماج اور ویدک دھرم کے آدرشوں کی عظمت میں درڑھ وشواس تھا۔ اسی درڑھ وشواس کے کارن انہوں نے اپنے ویکتیگت پریوارک اور ساماجک جیون میں کرانتی کاری پریورتن کئے۔ ان پریورتنوں نے سوامی شردھانند کو آریہ سماج کے لیڈروں کے اچیہ پد پر بٹھایا۔ آریہ جنتا نے انہیں اپنا ہردیہ سمراٹ بنایا۔ آریہ جاتی اور ہندو جاتی کے انگنت اشخاص کے جیون زمان میں سوامی شردھانند کی چمتکاری شخصیت کا پربھاو ہے۔

لیکھک کو سوامی شردھانند جی کے سمیپ رہنے کا سوبھاگیہ ملا ہے۔ کئی آندولنوں میں اُن کی چھترچھایا میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ آج بھی رہ رہ کر دل میں اُمنگ اٹھتی ہے۔ کہ پھر کسی پرکار سے سوامی شردھانند کے پاس رہ کر کام کرنے کا موقعہ حاصل ہو۔

لیکھک نے سوامی شردھانند کی پریرنا اور آشیرواد سے اتساہت ہو کر لاہور سے ہندی سماچار پتر پرکاشت کر پنجاب میں دیوناگری لپی پرچار کے کٹھن کام کو ہاتھ میں لیا تھا۔ اس آشیرواد اور پریرنا کے پربھاو سے انیک پرکار کی دِکّتیں اور بادھاؤں کے ہونے پر بھی آج بھی پنجاب میں دیوناگری لپی پرچار کے لئے دل میں کام کرنے کی پربل اُمنگ موجود ہے۔ اسی پرکار کی اُمنگیں انیک ہردیوں میں اٹھتی ہوں گی دلوں میں اٹھنے والی اُمنگیں جاتیوں کے بھوشیہ کو اجول بنا دیتی ہیں۔ ان اُمنگوں کو زندہ اور طاقت دینے والی بنانے کا یتن کرنا چاہئے۔ اس کے لئے کئی سادھن ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک سادھن یہ بھی ہے۔ کہ سوامی شردھانند جی کا ایک وِستِرت جیون چرتر لکھا جائے۔ میری بھی خواہش تھی۔ کہ اس کام کو کوئی مجھ سے زیادہ قابل شخص شروع کرتا۔ سوامی شردھانند کے بلیدان دوس پر ان کے نواس ستھان پر بیٹھے ہوئے اُن کے مرت شریر کو مکان سے نیچے اُترتے دیکھ کر دل میں اس پوتر آتما کی سمرتیوں کو ہمیشہ جاگرت رکھنے کے لئے وِستِرت جیون چرتر لکھنے کی بھاونا بیج روپ سے انکرت ہوئی تھی۔ اس سمے اپنے ادھک انوبھوی اور یوگیہ ویکتیوں کے ہوتے اس سمبندھ میں ویشیش یتن کرنا مناسب نہ سمجھا پرنتو ابھی تک کسی مہانوبھاو نے اس طرف دھیان نہیں دیا۔ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہونے کے کارن غالباً انہیں سمے نہ ملا ہو۔ اس سمے انہیں سمجھانا یا پریرنا کرنا غیر قدرتی ہے۔ اس پرکار کے وِستِرت جیون چرتر ہردیوں کی پریرنا سے ہی لکھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوامی شردھانند جی کا وِستِرت جیون چرتر جس میں ان کے ذاتی۔ ساماجک۔ دھارمک۔ راج نیتک اور شکشا سمبندھی کاریوں۔ لیکھوں اور بھاشنوں کا سماویش ہو۔ لکھنے کا سنکلپ کیا ہے ٭

اس کام کے لئے آریہ سماج کے پرانے کاریہ کرتاؤں کے انوبھو آتمک سنسمرنوں۔ سارو جنک یا سوامی جی کے شخصی معاملات پر پرکاش ڈالنے والی چھٹی پتری اور آپ بیتی۔ جگ بیتی گھٹناؤں کی آوشیکتا ہے۔ مختلف آریہ سماجوں۔ شُدھارک سنستھاؤں اور آندولن کاری سنگٹھنوں کے سنچالکوں اور ادھیکاریوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے کاریالیوں میں سوامی جی کے سارو جنک کاریہ کے سمبندھ میں جو کاغذ پتر ہیں اُن کی

کرپا کریں ٭

پُستک پرکاشکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے کاریالیہ سے سوامی شردھانند جی کی شائع شدہ تصانیف کے نام اور قیمت سے اطلاع دیں۔ اگر مناسب سمجھیں تو اُن کی ایک ایک کاپی بھیج دیں۔ جو کام میں لانے کے بعد شکریہ سے واپس کر دی جائے گی۔ سوامی شردھانند جی کے بھگتوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس وِستِرت جیون چرتر کے سمبندھ میں اگر کوئی صلاح مشورہ دینا چاہیں۔ تو دیں۔ اس پر مناسب دھیان دیا جاوے گا ٭

اس وِستِرت جیون چرتر کو تین حصوں میں بانٹا جائے گا۔ پہلے حصہ میں ان کے مختصر ذاتی جیون کے علاوہ آریہ سماج کے پرچار کاریہ کے سمبندھ میں سوامی جی نے جو آندولن کیا۔ اس کا وِستِرت ورنن ہوگا ٭

دوسرے حصہ میں گورُوکل شکشا پرنالی (پُتر اور کنیا گورُوکل) کے لئے سوامی جی نے جو ویشیش یتن کیا۔ جنتا نے اس کا کیسے سواگت کیا آیا دی ویشیوں کا وِستِرت ویچن اور ورنن ہوگا تیسرے حصہ میں سوامی شردھانند دوارا اٹھائے گئے راج نیتک سا ماجک ویشیوں اور سادھارن سمبندھی آندولنوں کا ذکر ہوگا۔ سوامی شردھانند جی کے جیون چرتر میں آریہ سماج کے اتہاس کا بھی سماویش ہوگا۔ اس سمبندھ میں چھٹی پتری اور جیون چرتر سمبندھی پتر دوارا لیکھک کے پتہ پر ہونا چاہیئے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ سوامی جی کے پرانے مِتر انوبائی بھگت اور ساتھ کام کرنے والے شریمان اس کاریہ میں سہیوگ دے کر انوگرہت کریں گے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۳)

… مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات سے پہلے ہی یہ کام اپنی حدود میں شروع کر دیا تھا۔ پر انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ سنہ ۱۹۲۰ء و سنہ ۱۹۲۱ء میں مانٹ فورڈ اصلاحات کے مطابق جب نئی کونسلیں بنیں۔ اور انھوں نے یہ کام اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ انھوں نے لازمی تعلیم کے کئی قوانین پاس کئے۔ لیکن ان کا سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے خرچ کا کچھ حصہ دینے کے علاوہ اپنے پر کوئی ذمہ داری نہیں رکھی ہے۔ بلکہ سارا کام میونسپل یا ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اُن کی امداد کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ تعلیم ضرور منتقلہ محکمہ ہے۔ لیکن جب تک خزانہ پر عوام کا استحقاق نہ ہو۔ قانون بے کار ہے ٭

منحصرہ

بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن
ٹی اے بس
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن
لمیٹڈ
کلکتہ
ہسٹا ٹریڈ SKB مارک
رجسٹرڈ
سنہ ۱۹۸۴ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں
ضروری اطلاع
ہر خاص و عام کو خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرا لیا ہے ٭ المشتہر
چُنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

دنت مکتا
دانتوں کے قریب ہر مرض کے رفع کرنے کے لئے خوشبودار منجن
اس کے استعمال سے منہ معطر رہتا ہے اور دانتوں میں کسی مرض کے پیدا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ قیمت ایک اونس کی ڈبی کی ۵/ پانچ آنہ۔ ڈاک محصول تین ڈبی تک ۵/

دب دمہ
دمہ کی دوا
ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر آرام پہنچاتی ہے۔ دیگر دواؤں سے جو مریض مایوس ہو چکے ہوں۔ اس کی آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس دوا سے مستفید ہو چکے ہیں ٭ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱/۶ ڈاک محصول تین شیشی تک ۱۶/

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں ٭

صیغہ نمبر (۸) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴)
ایجنٹ … اخبار … لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک جگت

آئندہ مردم شماری اور آریہ سماجوں کا کرتویہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آئندہ مردم شماری میں آریہ بھائیوں کی رہنمائی کے لئے پرچیاں چھپوائی ہیں۔ جن میں بتلایا گیا ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں خانہ پُری کس طرح کرنی چاہئے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ وہ فوراً یہ پرچیاں کافی تعداد میں منگوا کر آریہ بھائیوں میں تقسیم کریں۔ پرچیوں کی قیمت صرف ۲ روپے سینکڑہ رکھی گئی ہے جو ہندی اور اردو میں علیحدہ علیحدہ چھپی ہیں۔ ایک سینکڑہ پرچی پر ۱؎ محصول ڈاک لگتا ہے اور دو سینکڑہ پر ۲؎۔ اسی حساب سے جتنی پرچیاں منگوانا چاہیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک کے ٹکٹ بھیج دیں۔ وی پی منگانے پر ادھک خرچ آتا ہے۔ دو ہزار یا زیادہ منگوائیں تو وی پی بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ آریہ سماجوں کو مردم شماری کے کام کو ٹھیک طور پر سر انجام دلانے کے لئے اپنے ماتحت خاص کمیٹیاں بنا دینی چاہئیں۔ جو اس کی بابت نگہداشت کریں۔ کہ کاغذات مردم شماری میں آریہ سماجیوں کے متعلق اندراجات درست طور پر کئے جاتے ہیں۔ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ جن آریہ سماجوں نے ابھی تک ایسی کمیٹیاں نہ بنائی ہوں۔ وہ فوراً بنا لیں۔ اور باقاعدہ کام شروع کر دیں۔ ایسے کاموں میں سستی بہت نقصان دہ ہوتی ہے مردم شماری بہت قریب آ گئی ہے۔ اب جلدی اور مستعدی سے کام شروع کر دیں۔ (داتا ہتشا تا مردم شماری گوروت بھون۔ لاہور) ؛

آریہ سماج جام پور کا اُتسو۔

سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۳-۴-۵-۶ مارچ مقرر ہو چکی ہیں۔ سمپورن یجر وید سے بڑا یگیہ پورے پانچ دن ساٹھینگ پر اتہ کیا جاویگا۔ پورن آہوتی نگر کیرتن کے دن ڈالی جاوے گی۔ شردھالو سجنوں نے یگیہ کے لئے دان دینا شروع کر دیا ہے۔ باہر رہنے والے جام پور نواسیوں کو شمولیت جلسہ کے لئے رخصت کا انتظام کر لینا چاہئے؛ (گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور) ؛

گوروکل کوروکشیتر کا ۲۰واں سالانہ جلسہ

۲۸ فروری یکم اور ۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ ان دنوں میں ریلوے کی ایک ہی ٹکٹ سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے موسم بھی زیادہ ٹھنڈا نہیں رہے گا ؛ اچھے اچھے قابل اُپدیشکوں اور مہاتما سنیاسیوں کے بلانے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس علاقہ کے آریہ سجنوں کو خاص طور پر اور آریہ ماتر کو اس دھرم میلے میں شامل ہو کر ضرور ست سنگ سے لابھ اُٹھانا چاہئے ننے برہمچاریوں کا داخلہ بھی اسی موقعہ پر ہوتا ہے۔ ابھیلاشی سجنوں کو ابھی سے پرویش فارم اور قواعد وغیرہ منگوا کر خط و کتابت شروع کر دینی چاہئے۔ پروگرام وغیرہ جلدی شائع کئے جاویں گے (پربندھ کرتا گوروکل کوروکشیتر ضلع کرنال) ؛

آریہ سماج اخلاص پور کا اُتسو۔

آریہ سماج اخلاص پور ضلع ہوشیار پور کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ جنوری ۱۹۳۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ (جگت رام منتری آریہ سماج اخلاص پور) ؛

پورانک پنڈت کی شکست

آریہ سماج پانی کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۳۰ء کو بڑی دھوم دھام سے نربگھن سماپت ہوا۔ اس جلسے پر پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک اور پنڈت سری کرشن اُپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا لاہور کے درمیان ۲۶ دسمبر کو "آریہ دھارمک پستکوں اور پرچلت سناتن دھرم کی پستکوں میں کونسی وید انوکول ہیں"؟ پر شاستراتھ ہوا۔ جو تقریباً تین گھنٹے ہوتا رہا۔ آخر پنڈت منسا رام جی یا آریہ سماج پکش کی وجے ہوئی۔ شاستراتھ میں حاضری چھ ہزار کے قریب تھی۔ جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ پھر ۲۸ دسمبر کو ۱۲ بجے دن نگر نواسیوں نے مندرجہ بالا سری کرشن پنڈت اور آریہ پنڈت شری مان لوک ناتھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے درمیان "مرتک شرادھ" پر شاستراتھ کرایا۔ جس میں دوبارہ میدان آریہ سماج کے ہاتھ رہا۔ اور آخر میں سناتن دھرمی سٹی۔ ریٹ۔ گوڑا کرکٹ اور اینٹیں برساتے ہوئے رفو چکر ہو گئے۔ جس کا بہاؤ پبلک پر سناتن دھرمیوں کی شکست کے سوا اور کچھ نہ پڑا لوگ ویدک دھرم کی جے بولتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ اس جلسہ پر ۲۵ یگیہ پویت بھی کرائے گئے (ٹھاکر رام اگروال منتری آریہ سماج پانی ضلع کرنال)

چار روپیہ بارہ آنہ میں گھڑیاں اور یہ سب چیزیں

سب چیزیں اچھی خوبصورت اور مضبوط ساتھ ہیں ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا بھی انعام

۱۲ شیشی خوشبودار آٹو سگندھ راج ایک بجلی کا لیمپ معہ بیٹری۔ ایک بڑھیا فاؤنٹین پین۔ ایک آٹو میٹک بیبی پستول ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا جس ناپ کا چاہیں۔ ہر آفت سے بچانے والی ایک سنگٹ ہرن انگوٹھی۔ ایک ریلوے ریگولیٹر ٹائم پاکٹ واچ ۸ عدد خوبصورت اور نئے فیشن کی ٹوائے رسٹ واچ

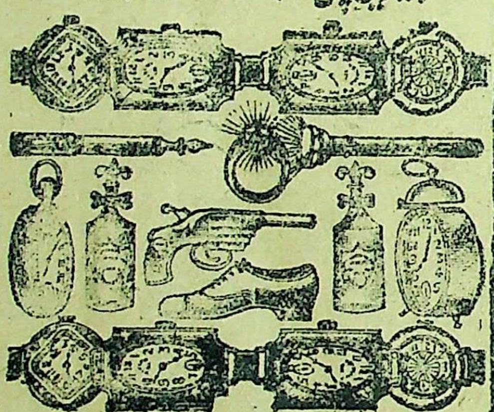

ایک اصلی ٹائم پیس۔ جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنے (۱۲/۴) ڈاک محصول علاوہ پتہ :-

گریٹ سوئیزرلینڈ واچ ایجنسی۔ بڑا بازار۔ کلکتہ

بدہضمی۔ کمی خون۔ مردمی کمزوری۔ جریان۔ خرابی خون وا امراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا

آدتیہ رسائن

قیمت ۷ روزہ خوراک عہ۔ پندرہ روزہ ۲/۔ ۳۰ روزہ ۳/۔ محصول سات آنے

موجد: وید سیتا رام دت کویراج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

لاہور (برانچ) انارکلی کیسری بالاخانہ

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

۵۵۶

۱۸۹۵ء

۷۴ ٹھنڈی سڑک لاہور

... شدہ

... دفتر

... شدہ سرمایہ ایک کروڑ روپیہ

... سرمایہ ۳۱،۲۵،۳۸۹ روپیہ

... ایجنٹس نیشنل بنک لمیٹڈ لنڈن

جاری اور فروخت شدہ سرمایہ پچاس لاکھ روپیہ

محفوظ شدہ سرمایہ ۱۹۰۰۰۰۰

امریکن ایجنٹس اروینگ ٹرسٹ کمپنی نیویارک

شاخیں

کلکتہ	گوجرانوالہ	جھنگ	لدھیانہ	اوکاڑہ	سرگودھا
کانپور	حافظ آباد	جہلم	لائلپور	پٹیالہ	سیالکوٹ شہر
دہلی	ہوشیارپور	جالندھر شہر	میرٹھ شہر	پشاور شہر	سٹی
ڈیرہ اسمعیل خان	حیدرآباد سندھ	کراچی	موگا	پشاور چھاؤنی	سری نگر
فیروزپور شہر	جموں	قصور	منٹگمری	کرشنا	سانگلہ
گوجرہ	چھچھ دالہ	لاہور شہر	ملتان شہر	راولپنڈی	

ہر قسم کا بنکنگ کا کام کیا جاتا ہے!

MULRAJ BHALLA MANGING DIRECT

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج رائیکوٹ کا اُتسو

آریہ سماج رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں پوری شان سے ختم ہوا - پنڈت پریہ ورت جی کے لیکچر میں حاضری کثرت تھی - ویدوں کا خوب پرچار ہوا - ۱ ... وید پرچار کے لئے مبلغ ۱۴۲ روپیہ دان اکٹھا ہوا - غرضیکہ جلسہ بہت شان سے ختم ہوا - (گور پرشاد پردھان آریہ سماج رائے کوٹ ضلع لودیانہ) ٭

گورو کل اندر پرستھ میں شردھانند بلیدان دوس

گورو کل اندر پرستھ میں شردھانند بلیدان اُتسو نہایت اُتساہ سے منایا گیا - پرارمبھ برہم یگیہ اور کل بھائیوں کا سبھا پنا سے ہوا - رائے صاحب لالہ گردہاری لال ناتھ جی ایم اے پرنسپل رامجس کالج اُتسو کے سبھاپتی تھے - اس اوسر پر دہلی کے دیگر پرسدھ مہانو بھاؤ بھی پدھارے ٭

گورو کل میں کھیلوں اور پڑھائی میں اول رہنے والوں کو سبھاپتی جی کے دست مبارک سے انعام تقسیم کرائے گئے - اس موقعہ پر شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کی پربھاد شالی تقریر ہوئی خاتمہ پر سبھاپتی جی نے اپنے بھاشن میں کہا کہ سوامی جی مہاراج نے دُنیا کی فلاح و بہبودی کے یگیہ میں اپنی آہوتی دی ہے - اور اپنی تکلیف کی پروا نہ کرتے ہوئے دوسروں کی آتماؤں کو اُنت کیا ہے - جنہیہ جاتیں پیدا ہونے کا یہی پھل ہے - کہ اپنی پروا نہ کرتے ہوئے دوسروں کے لئے تن من دھن ارپن کر دیا جائے - آپ کا فرض ہے - کہ جو سنسار کی بھلائی کے یگیہ میں آہوتیاں ڈال گئے ہیں اُن کے سمارک روپ میں اُن کے چرتر اور عالمگیر بھلائی کے کاموں کا اُلذکر کریں ٭

سبھاپتی کی تقریر ختم ہونے پر شانتی پاٹھ

سے جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی - اور سمیلت بھوج ہوا ٭ (گوپال بی اے) ٭

آریہ سماج نابھہ میں شردھانند ڈے

۲۳ دسمبر ۱۹۳۰ء کو آریہ سماج نابھہ نے شردھانند جی مہاراج کا شہیدی دن منایا - دوپہر کو دو بجے سے چار بجے تک استریوں میں خوب پرچار کیا گیا - شام کو سات بجے سے دس بجے تک آریہ سماج مندر میں پنڈت رام سروپ جی نے شری سوامی جی مہاراج کی دیش اور جاتی کی خدمات اور پوتر جیون پر بڑا پربھاو شالی اُپدیش دیا - اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی نے بھجنوں دوارا پرچار کیا - آریہ مندر حاضرین سے خوب کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - (بال مکند منتری آریہ سماج نابھہ ریاست) ٭

آریہ سماج سیالکوٹ میں شردھانند ڈے

۲۳ دسمبر ۱۹۳۰ء کو خاص اشتہار دے کر ۴ بجے شام آریہ سماج مندر میں ایک عام جلسہ کر کے شری سوامی شردھانند دِوس بڑے سمارو سے منایا گیا - لالہ گنیش داس آنند سینئر وائس پریزیڈنٹ اور لالہ سروپ نارائن جی سکنڈ سکریٹری آریہ سماج سیالکوٹ نے شری سوامی جی کے جیون پر لیکچر دیا ٭ (منتری)

آریہ سماج جام پور میں شردھانند بلیدان اُتسو

۲۳ دسمبر کو پورے جوش سے منایا گیا - ویدک پاٹھشالہ کے ودیارتھیوں نے سارے شہر میں جلوس نکالا - رات کو کارروائی شروع ہوئی - سبھاپتی کا آسن شریمان ڈاکٹر جیون لعل جی نے گرہن کیا - حاضری خاصی تھی - سوامی جی کے جیون سمبندھی تقریریں ہوئیں - آخیر میں سبھاپتی جی کے بھاشن کے بعد شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ سماپت ہوا (منتری آریہ سماج جام پور) ٭

دیانند اُپدیشک ودیالیہ - امتحانات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جاری کردہ سدھانت وشارد - سدھانت بھوشن - سدھانت شرومنی وغیرہ امتحانات جن کا انتظام دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے آدھین ہے - ۲۹ پھاگن سمت ۱۹۸۷ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء سے شروع ہونگے - اُمیدوار اپنی درخواستیں مع فیس امتحانات ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء تک بھیج دیں - فیس امتحانات حسب ذیل ہے :-

سدھانت وشارد ۶ - سدھانت بھوشن ۸ - سدھانت شرومنی ۱۰ روپیہ درخواست کا فارم ودیالیہ سے طلب کریں ٭

نئے سال کا داخلہ - سال رواں کی پڑھائی تقریباً ختم ہو چکی ہے - کچھ عرصہ بعد نئے سال کا داخلہ شروع ہو جاویگا - ویدک دھرم پرچار کی لگن رکھنے والے یوگیہ سوشیل اور سداچاری نوجوان اس موقع سے فائدہ اُٹھا دیں ٭

داخلہ کے نیم (۱) اس ودیالیہ میں وہی ودیارتھی لئے جاویں گے - جو آریہ سماج کے وچاروں میں پکے اور جن کے جیون کا اُدیش آریہ سماج کی سیوا تتھا ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہو ٭

(۲) پراگیہ اور انٹرنس سے کم قابلیت کے ودیارتھی نہیں لئے جاویں گے ٭

(۳) وہ ودیارتھی بھی نہیں لئے جاویں گے - جن کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو ٭

مزید حالات کے لئے ودیالیہ کی نیماولی دیر آپکشس اور داخلہ کے فارم ودیالیہ سے طلب کریں (سوتنترانند آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون - لاہور

ایک عظیم الشان جات پات توڑک سمیلن

پنجاب کی راجدہانی لاہور میں ۱۸ جنوری ۱۹۳۱ء کو گورودت بھون میں ہوگا ٭

جات پات توڑک منڈل کی تحریک پر لاہور کی آریہ سماجوں - برہمو سماج سرونٹس آف دی پیپل سوسائٹی - دلت اُدھار سبھا - آریہ سوراجیہ سبھا اور معزز نیتاؤں کی طرف سے ایک عظیم الشان سہبھوج کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے - یہ سہبھوج ۱۸ جنوری بروز اتوار ۱۲ بجے دوپہر

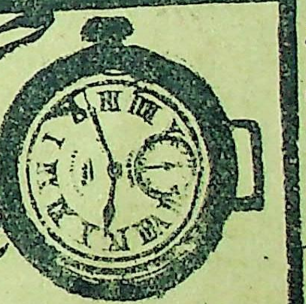

گرانڈ کلیرنس سیل

گھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ

۵۶۲ چیزیں انعام

مفت دی جائیں گی

او ٹو موسی دل بہار عطر کی چھ شیشی کے خریدار کو مندرجہ ذیل اشیاء مفت

مفتی سنہری ڈائی رسٹ واچ بمعہ فیتہ ایک نیچ ویسٹ ایک جوڑا جراب ایک عمدہ رومال ایک سنہری عینک ایک بٹوہ ایک لال نگینہ والی مندری - ایک اعلیٰ شیشہ ایک کنگھا - ایک جوڑی لال نگینہ والی تیلیاں - ایک فونٹین پین - ایک ڈرا پر ایک کلپ - ایک درجن نب - ایک ہولڈر - ایک پنسل - شیشہ - ایک اُسترا - ۲۴۵ پانی کی تصویریں - ۱۴۴ بیو بیک سیاہی ٹکیاں ایک خوشبودار صابن کی ٹکیہ - ایک شیشی پان کے ساتھ کھانے والی تنبول بہار ایک جوڑا بالیاں - ۲۰ سوئیاں ایک بنڈل دھاگہ - ... ایک اعلیٰ ... حمائل ۱۰۰ ٹوپی - ملٹری جم بوٹ ایک جوڑا (ناپ بھیجدیں) ٭ قیمت صرف تین روپیہ محصولڈاک ۱۰/

انڈین نیشنل سٹورز ۱۷ اجے متر اسٹریٹ ہاٹ کھولا - کلکتہ

17 (A) JAYMITTER STREET
HATKHOLA. CALCUTTA

مفت ! مفت !! مفت !!!

ڈاکٹری اور طبی کالجوں کی قانونی گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ کالج سے گھر بیٹھے ویدک یونانی اور ڈاکٹری اسناد حاصل کرنے کا طریقہ لکھکر مفت طلب کریں - پرنسپل نیشنل انڈین میڈیکل کالج برنالہ - ریاست پٹیالہ

طاقت یا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خاص نسخہ ادویات سے تیار کیجاتی ہیں - جو ستی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں - قبض کی شکایت دور کر کے دست صاف لاتی ہیں - تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں - قیمت چالیس گولی ایک روپیہ ٭

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ ٭

راج ویدیہ نارائن جی کیشو جی جام نگر (کاٹھیاواڑ) برانچ ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ - بمبئی

لاہور ایجنٹ :- راجہ رتن لال بھنڈاری اینڈ کو

پانچسو روپیہ انعام

نہایت تیار کی بنائی ہوئی حیرت انگیز بوٹیاں

اس بوٹی کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے - جو لفیدہ کوڑہ رعشہ کسی دوائی سے آرام نہ ہوتا ہو - اس بوٹی کے استعمال سے دو روز میں آرام ہوتا ہے ٭

بواسیر کی اکسیر دوائی خونی یا بادی نئی ہو یا پرانی خواہ کیسی بواسیر ہو - ایک بار کے استعمال سے جڑ سے آرام کرنیکا اثر یہ بوٹی رکھتی ہے قیمت دو روپے آٹھ آنے دونوں کا چار روپیہ - بوٹیوں کا استعمال کر صحت حاصل کریں - یا بیفائدہ ثابت کر پانچ سو روپیہ انعام لیں ٭

سوامی ... پوسٹ کستری سرائے گیا

گورنمنٹ بھون کے وسیع میدان میں ہوگا جس میں ہندوؤں کی برہمن بڑوال۔ کھتری۔ چمار۔ اروڑہ۔ اگروال۔ بیش۔ سناتھ سبھی جاتیوں کے ایک ہزار سے زائد پرش جات پات کے بھید بھاؤ کو مٹا کر ایک قطار میں بیٹھکر پریم پورک بھوجن کریں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ پرشوں کے لئے فی ٹکٹ ۶ اور استریوں کے لئے ۳ فی ٹکٹ ہوگا۔ ہم ہر طبقہ اور جات کے ہندوؤں سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ اس مبارک سہبھوج میں شامل ہوکر سماجک سدھار کے اس کام میں جو کہ نہایت ہی ضروری ہے۔ سہایک ہوں۔ مفصل پروگرام پیر شائع کیا جاوے گا ؛

(منتری جات پات توڑک منڈل ۔ لاہور)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار :-

(۱) مہاشہ لالچند جی شرما کے سپتر کا ان پراشن سنسکار ۱۱ دسمبر کو کرایا گیا۔ دان ۱۱ شلنگ پراپت ہوا ؛

(۲) مہاشہ نور بخش رائے کی پتری کا نام کرن۔ اور چوڑا کرم سنسکار ۱۲ دسمبر کو کرائے گئے۔ پتری کا نام ستیہ وتی رکھا گیا۔ دان ۵ شلنگ پراپت ہوا ؛

(۳) شردھانند بلیدان اتسو سپنچروار ۱۹ دسمبر کو آریہ سماج مندر میں ۵ ½ بجے سے ۷ ½ بجے تک بڑے اُتساہ اور سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ پنڈت ستیہ پال کا سوامی شردھانند جی کی لائف پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا ؛

(۴) ویدپرچار منڈلی - آریہ سماج کمپالا کا سالانہ جلسہ اور مندر کی (افتتاح) رسم کرسمس کے دنوں میں ۲۵-۲۶ دسمبر کو ادا کی جانے والی تھی۔ اس سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کے آدھین آریہ سماج نیروبی کی طرف سے ویدپرچار کا انتظام کیا گیا۔ آریہ سماج نیروبی کی روح رواں ہستیاں۔ شریان مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ اور بابو متھرا داس جی آریہ کی زیرسرکردگی ایک زبردست ویدپرچار منڈلی جس میں پنڈت ستیہ پال جی شامل ہوئے سنیچروار کی شام کو یہاں سے روانہ ہوگئی — جو ایلڈرویٹ میں دو دن پرچار کرکے پہنچا۔ مبالی۔ بگازی جہاں کہ آریہ سماج کے دان ویر سیٹھ نانجی کالیداس مہتہ کی سٹیٹ اور کارخانہ ہے پرچار کرنے اور پھر آریہ سماج کمپالا کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے والی تھی۔ آریہ ویردل کے بینڈ کے ادھشٹاتا مہاشہ کرم چند جی چھوٹے چھوٹے بالکوں اور کئی ایک آریہ ویردل (مہاشہ گورداس رام جی و مہاشہ ہنسراج جی شرما کو لے گئے ہیں۔ تاکہ جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ آریہ کنیا پاٹھشالا نیروبی کی پتریاں بھی اپنی سیوا دینے کے لئے اور اتسو کو منورنجک بنانے کے لئے گئی ہیں۔ شریان سیٹھ نانجی کالیداس جی مہتہ کا اُدیوگ اور پرشارتھ سراہنیہ ہے۔ کہ اس اتسو کے تمام اخراجات اور سواگت سمبندھی سیوا کا پربندھ انہوں نے اپنے ہی سر پر لیا ہے۔ ویسے تو مشرقی افریقہ کی تمام سماجوں میں آپ کا دم غنیمت ہے بالخصوص آریہ سماج کمپالا اور جینجا۔ زنگا زی اور مبالی میں تو آپ کی بڑی سہاتا ہے۔ مہاشہ ہند سنگھ جی ٹھیکیدار آریہ سماج کمپالا کے انمول رتن ہیں۔ پرماتما انہیں ادھک بل سمپن کریں تاکہ آریہ سماج کی زیادہ سیوا ہووے ؛

(پربھودیال منتری آریہ سماج نیروبی)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) شردھے مہاشہ ٹیک چند جی جوتی دانے یہاں اتفاق سے پدھارے۔ ان کے چار ایڈریس ہوئے۔ ایک افریقہ کے متعلق تھا۔ جہاں سے وہ ابھی ابھی واپس آئے ہیں۔ باقی تین ادھیاتمک اُنتی کے سادھن روپ تھے ؛

(۲) امرتسر سے اندھ ودیالیہ کے کئی ودیارتھی پہنچے۔ جنہوں نے باوجود نابینا ہونے کے لکھنا پڑھنا اور حساب وغیرہ کا کام نہایت اچھی طرح دکھلایا۔ جنتا حیران رہ گئی۔ حاضری کا ٹھکانہ نہ تھا۔ دوسرے دن خاص طور پر استری سماج میں وہ کام دکھلائے گئے۔ اپیل کی گئی۔ مبلغ ۳۰ روپیہ کے قریب چندہ اکٹھا ہوا۔ جو ان کے حوالے کیا گیا ؛

(۳) ۲۹ دسمبر کو ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں آریہ جاتی کی موجودہ مالی حالت کا خیال رکھتے ہوئے دواؤں کے موقع پر اخراجات کم کرنے کی تجویزیں رکھی گئیں۔ خاص طور پر وَر پکش پر جو زیادہ بوجھ ہے۔ اس پر روشنی ڈالی گئی سبھاپتی کا آسن سیٹھ کاورام جی نے گرہن کیا۔ آخری فیصلہ شرومنی انترنگ سبھا کریگی۔

(۴) مہاشہ اُدےبھان جی رکھیجہ نے مبلغ ۱۰۱ روپیہ دان آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور کو اس شرط پر پیش کیا۔ کہ انترنگ سبھا کے سبھاسد مل کر روزانہ ایک گھنٹہ ستیارتھ پرکاش کا سوادھیائے کریں۔ اور سالانہ جلسہ تک جاری رکھیں۔ انترنگ سبھاسدوں نے مہاشہ جی کی شرائط منظور کر لیں۔ اور سوادھیائے شروع کر دیا۔

(۵) مہاشہ دیوادام جی بھوجہ کا دواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ سماج کی پاس کردہ سبھی باتوں کا پالن ان کے پریوار والوں نے کیا۔ ور پکش کی طرف سے ۹۰ روپے دان ساماجک سنستھاؤں کو ملا۔ (گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج بڈھلاڈہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج بڈھلاڈہ بہادر آباد ضلع سہارنپور میں آریہ سماج مندر پر سے اوم کا جھنڈا اُتارے جانے اور اس کی بے عزتی کئے جانے پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اس معاملہ میں پوری تحقیقات کرے (۲) آریہ سماج مندر میں ساپتاہک ست سنگ کی کارروائی سماروہ سے ہوتی ہے۔ لالہ دولت رائے جی اور مہاشہ کندن لال جی ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے ہیں ؛

(۳) لالہ رونق رام جی پردھان آریہ سماج بڈھلاڈہ مقامی سمال ٹون کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہیں۔ آپ نے بحیثیت پریزیڈنٹ کمیٹی پبلک مفاد کے کئی ایک اعلیٰ کام سنڈی میں کئے ہیں جو کہ نمایاں طور پر آپ کی یادگار ہیں۔ حال ہی میں آپ نے مقامی دہانک قوم پر ایک بھاری اُپکار

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج توت مردمی و ناطقی اور طاقت جسمانی بڑھاتی ہے۔ اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتی ہے قیمت فی تولہ ۴

سارِی بدی سالسہ سوزاک۔ پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۳ فی سیر۔

سکھداسن جیون - دیر کا تیلا پن نامردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۶ روپے سیر ؛

اپلہ بندھو یوگ - مستوراتی بیماریوں جریان الرحم۔ سفید زرد یا سیاہ پانی آنا۔ چھلنی کرنا رحم میں درد۔ بےقاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی قیمت ۱۶ خوراک دو روپیہ ؛

جوگیش چندر گھوش ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALYA

DACCA BENGAL

برانچ بشیام بازار کلکتہ

گرانڈ کلیرنس سیل

۵۰ قیمتی تحائف ۲ روپیہ بارہ آنہ میں

آٹو موبیا عطر کی چھ شیشی کے خریدار کو مندرجہ ذیل تحائف مفت - ایک گولڈ گلٹ واٹر رسٹ واچ ایک تسمہ - ایک پھولدان - ایک قیمتی رومال - ایک قیمتی شیشہ - ایک کنگھی - ایک خوشبودار صابن - ایک گولڈ گلٹ نگینہ جڑی انگشتری ایک نگینوں سے جڑا شابھول - ایک قیمتی قینچی - ایک قیمتی سیاہ جیب فونٹین پین - ایک ڈرایر ایک کلپ - ایک جوڑا گولڈ گلٹ عینک ایک ربڑ کی پیٹی - ایک درجن سیفٹی پن - ایک پنسل ۴۴ بلیو بلیک لکھنے والی سیاہی کی ٹکیاں - ایک قلمدان - ایک درجن نب - ۱۳۸ پانی سے آرٹ والی تصاویر چھ عدد بالوں کے کلپ - ایک جوڑا گلٹ لینگ - ایک گولڈ گلٹ ناک کی تیلی - ایک جوڑا گولڈ گلٹ پارسی ٹکلی - ایک پستول ایک صد ٹوپیاں - ایک چاقو - ایک بٹوہ - ۲۵ سوئیاں - ایک جوڑا جین شوز (بوٹ) پاؤں کا ناپ ضرور آنا چاہئے قیمت جس میں تمام تحائف شامل ہیں صرف ۲ اور پیکنگ ڈاک خرچ ۱۰ ؛

انڈین سٹورز (D) بینی تولہ سٹریٹ - بھولہ - کلکتہ

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ؛

آپ جوان ہیں یا بوڑھے ؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں ؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریقہ علاج کا ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؛

کرم شیر کمپنی ۲۲ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا ہے۔ یعنی آپ نے بڈھلاڈہ کی دلت جاتیوں مثلاً دہانک وغیرہ پر جو ٹیکس کمیٹی کی جانب سے ہر سال ۵۰۰ روپیہ کے قریب لگتا تھا۔ کمیٹی میں رزولیوشن پاس کرا کے اور کمشنر انبالہ سے سفارش کر کے نہ صرف آئندہ کے لئے بلکہ سابقہ بھی معاف کرا دیا ہے۔

آریہ سماج مندر کے بنانے اور زمین حاصل کرنے میں جہاں لالہ دھنپت رائے جی آزی کا ہاتھ تھا۔ وہاں آپ کا بھی کافی سے زیادہ ہاتھ تھا۔ پرماتما آپ کو ویدک دھرم کی سیوا کرنے کی اسی طرح پریرنا کرتے رہیں ؛

(کندن لال منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی۔ ضلع حصار) ؛

آریہ سماج رجوعہ کے سماچار۔ موضع رجوعہ ضلع جھنگ میں مدت سے آریہ خیالات کے چند پرش تو تھے۔ مگر باقاعدہ آریہ سماج نہیں تھا۔ چنانچہ پانچ برس ہوئے آریہ سماج ستھاپت کیا گیا۔ لیکن اپنا مندر نہ ہونے کے کارن حالت شتھل ہی رہی۔ اب قریباً چھ ماہ ہو چکے ہیں۔ کہ مندر تعمیر ہو چکا ہے۔ اور روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ ساپتاہک ست سنگ میں بھی حاضری کافی ہوتی ہے۔

(۱) شردھانند بلیدان بڑے سماروہ سے منایا گیا ہے۔ سات دن پراتہ ۵ بجے نگر کیرتن ہوتا تھا۔ اور ۲۳ دسمبر رات کو نگر کیرتن کر کے مندر آریہ سماج میں شردھانند بلیدان منایا گیا۔ جس میں چند ممبران ویر دھان و منتری مہاشہ کی دکتر تائیں ہوئیں۔ اثر اُتم رہا ؛

(۲) ہم نے ہر پرکاش میں مندر کے لئے اپیل شائع کرائی تھی۔ مگر وہ بہرے کانوں ہی میں پڑی۔ سماج پر کل دو صد پچاس روپے قرضہ تھا۔ اگر سماجیں ذرا بھی مدد کرتیں۔ تو یہ بالکل معمولی بات تھی مگر ہمیں مایوس ہونا پڑا۔ اگر آریہ سماجیں و آریہ پرش ہماری اپیل پر غور فرماویں اور صرف دو دو روپے کی حقیر رقم سے ہماری امداد کریں۔ تو بیڑا پار ہو جائے۔ (ڈاکٹر کرشن گوپال منتری آریہ سماج رجوعہ ضلع جھنگ) ؛

آریہ سماج میرپور کے سماچار۔ آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے روزانہ ست سنگ پراتہ کال ہوتے ہیں۔ ہون۔ پرارتھنا اور بھجن ہو کر کارروائی سماپت ہوتی ہے ؛

(۲) آریہ پتری پاٹھشالہ میرپور کی ایڈ محکمہ تعلیم نے سمت ۸۷-۱۹۸۸ کے لئے ۱۹۲۰ روپیہ منظور کی ہے۔ جس کے لئے آریہ سماج میرپور جناب منسٹر صاحب تعلیم کا از حد مشکور ہے ؛

(۳) دیوان چیت داس صاحب سند ایس ڈی او نے اپنے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا ؛

(۴) مہاشہ سدت رام جی بزاز کے سپتر مہاشہ جگدیش پرشاد کا وواہ سنسکار مہاشہ کاہن چند جی کی سپتری سے شریمان پنڈت اننت رام جی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ آریہ ساماجک فنڈوں کو ۱۵ روپیہ دان پراپت ہوا ؛

(۵) مہاشہ چونی لال جی سبھاسد کے سپتر مہاشہ تیرتھ رام کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ چار روپیہ دان پراپت ہوا ؛

(۶) مہاشہ لیکھراج جی ٹھیکیدار کے سپتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ تین روپیہ دان ملا۔ (کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور براستہ جہلم) ؛

آریہ سماج کرنال کا پرستاو۔ ذیل کا پرستاو ۱۴ دسمبر کو آریہ سماج نے پاس کیا:۔ آریہ سماج کا یہ جلسہ اُن ملٹری افسران کی گورکھا سپاہیوں کے ایتینت گھرنیہ رویہ پر جو کہ انہوں نے آریہ سماج مندر بہادر آباد میں داخل ہو کر اور کاغذات آریہ سماج کو جلا کر اور اوم کے جھنڈے کو اکھاڑنے میں اختیار کیا ہے اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور حکام بالا کی توجہ اس طرف دلاتا ہے۔ کہ وہ آئندہ اس قسم کی دست اندازی دہاریک ادھیکاروں میں روک دیں۔ اور افسر مذکور اور سپاہیوں سے اس فعل کی بازپرس کی جائے ؛ سنگرام منتری آریہ سماج کرنال ؛

گھروٹہ میں ویدک وواہ۔ ۲۰ مگھر کو مہتہ لال چند جی ہردوروال نواسی کے سپتر مہتہ سمپورن سنگھ جی کا وواہ چودھری پرتاپ سنگھ جی بالی۔ سفید پوش گھروٹہ کی سپتری سے ہوا۔ ورپکش کی طرف سے مختلف سنستھاؤں کے لئے ۷۵ روپے دان ملا۔ جس میں گھروٹہ سماج کو مندر کے لئے ۵۰ روپیہ اور پتری پاٹھشالہ کے لئے ۲۵ روپیہ پراپت ہوئے۔ آریہ سماج گھروٹہ مہتہ جی کا دھنیہ واد کرتی ہے ؛ (ویر دمن سنگھ بالی منتری آریہ سماج گھروٹہ) ؛

رجسٹرڈ ۵
پانچسو روپیہ انعام
بیفائدہ ثابت کرنے پر
مہاتما کی بتائی ہوئی جادو کے موافق اثر کرنیوالی حیرت انگیز ادویات۔ اس دوا کو استعمال کرنے سے حیرت انگیز دفعتاً نفع پہنچانے والا اثر ہوتا ہے جس کا برص یعنی سفید داغ کسی دوا سے دور نہ ہوتا ہو۔ وہ صاحب اس عجیب دوا کو آزمائیں یہ دوا صرف ایک ہی دن میں پوری صحت کر دیتی ہے قیمت عہ دو کی عہ ؛
بواسیر کی اکسیر دوا۔ خونی بادی نئی ہو یا پرانی خواہ جیسی مرض ہو۔ اس دوا کا استعمال کرنے سے فوراً صحت ہوتی ہے۔ قیمت فی عہ دو کی عہ انہیں دواؤں کا ۱۶ اور عہ میں بیچتے ہیں ؛ منیجر پوران کرشن چندر نمبر ۳ پوسٹ گنتری سرائے۔ گیا

۸۹۲
برٹش ایسٹ افریقہ میں ادھیاپکہ کی ضرورت
آریہ پتری پاٹھشالہ کیسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کیلئے ایک سوشل ادھیاپکہ کی آوشیکتا ہے جو ہندی ساتویں جماعت تک پڑھا سکے۔ سنسکرت سینا پرونا سنگیت کا گیان بھی رکھتی ہو۔ ویتن یوگیتا انوسار ساٹھ سے دس پونڈ تک اور جانے رہائش مفت رہتی۔ سہت آنا ضروری ہے۔ اگر وہ ڈگری ایڈریس ہوں تو انہیں بھی ویتن پر رکھنے کا پربندھ ہو سکتا ہے پراتھنا پتر پرمان پتروں کی نقول سہت بنام منتری آریہ سماج کیسمو پوسٹ بکس نمبر ۳۱ (کینیا کالونی) آنے چاہئیں

شری پوجیہ نارائن سوامی جی کرت
کرتویہ درپن
۸۸۵
ہر ایک مرد۔ عورت۔ بچے اور بوڑھے کے لئے روز پڑھنے کے قابل بالکل نئی پستک ۲۰×۳۰ = ۳۲ صفحے ۴۰۰ صفحوں کی مجلد کتاب کی قیمت صرف بارہ آنے
ملنے کا پتہ:۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

۸۸۵
گرینڈ کلیرنس سیل
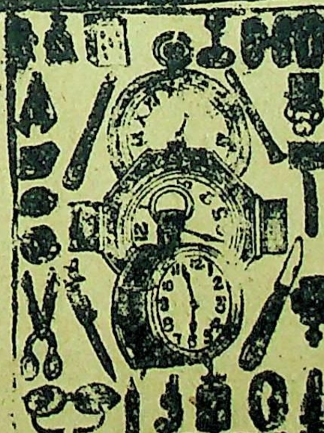
تین گھڑیاں اور عطر کی چھ شیشیاں صرف تین روپیہ میں علاوہ ازیں ۲۸ قیمتی تحفے اور ایک فونٹین پین بھی ساتھ ملے گی۔ تین گھڑیاں یہ ہیں ایک ریلوے ٹائم کیپر پاکٹ واچ۔ ایک مضبوط ٹیبل کلاک ٹائم پیس گارنٹی ۵ سال اور ایک سنہری گلٹ کی فینسی رسٹ واچ قیمت بمعہ تحائف کے صرف تین روپیہ پیکنگ و محصول ڈاک ۱۰ علیحدہ ؛ گجرات ٹریڈنگ کمپنی نمبر 6B سکندر باگن سٹریٹ ڈاکخانہ شیام بازار سٹریٹ۔ کلکتہ

۸۸۵
بیروزگاروں کو مژدہ!
موجودہ وقت میں امریکن سکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی ہی تجارت پر موجودہ تحریک کا کوئی اثر نہیں ہے۔ ہر ایک مردانہ کوٹ کی سر پر بنگالی امریکن لیبل ہوگی۔ بلکہ کوٹ نمبر ۱ بھی امریکہ کا لکھا ہوگا۔ اب بھی اگر قیمت کے لالچ پر دھوکہ کھاویں۔ تو ہمارا کیا قصور۔ قیمت صرف ۱۹۵ روپیہ کرایہ ریل بذمہ کمپنی ؛
ایجنٹوں کی ضرورت ہے ——— کٹ پیس کے سوداگران نرخ طلب کریں ؛
برنس ہوم لمیٹڈ۔ فورٹ بمبئی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ مُسافر لاہور کا خاص نمبر

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی برسی کی تقریب میں

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے آریہ (ہندو) جاتی پر احسانات بیرون از قیاس و شمار ہیں۔ شہید مرحوم اپنی تمام زندگی میں اپنے پیارے دیش و جاتی کی سیوا کے لئے کمر بستہ رہتے تھے۔ جب بھی انہیں خبر ملتی۔ کہ فلاں جگہ آریہ جاتی کا کوئی بھی بچہ غیروں کے دام تزویر میں مبتلا ہونے والا ہے۔ تو وہ بڑی سے بڑی تکلیف اٹھا کر اور ہر طرح کی قربانی کر کے بھی وہاں پہنچتے۔ اور اپنے گمراہ بھائی کو ایسی معنوی خودکشی سے بچا لیتے تھے۔ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کئی ایسے ہندوؤں کو بچایا تھا۔ جو قریباً قریباً مسلمان ہو چکے تھے۔ یا ہونے کو بالکل تیار تھے۔ علاوہ ازیں شہید مرحوم نے کئی ایسی سعید آتماؤں کو بھی ویدامرت سے بہرہ یاب کیا کہ جو خود یا ان کے آباؤ اجداد۔ غلطی یا جبر و ظلم کا شکار ہو کر اپنے پوتر آبائی دھرم سے بے مکھ ہو چکے تھے۔ ہندوستان کا عموماً اور پنجاب کا خصوصاً شاید ہی کوئی بڑا اور مشہور شہر ہو گا جہاں کے باشندوں کو پنڈت جی نے اپنے سنگھٹن سے بیدار نہ کیا ہو۔

علاوہ ازیں تحریری طور پر بھی انہوں نے دیش اور قوم کی وہ سیوا کی۔ جس کے بار احسان سے سبکدوش ہونا آسان نہیں۔

پنڈت جی کی عالمانہ کتب سے آریہ سماج کے بہترین لٹریچر میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ جو ویر اپنی زندگی میں اپنے پیارے دھرم۔ دیش اور جاتی کی ایسی شاندار خدمات سرانجام دیتا تھا۔ آخرکار وہ اپنی جان بھی ان پر نچھاور کر گیا۔

آئندہ ماہ فروری ۳۱ء میں اس ویر شہید کی برسی کا دن آنے والا ہے۔ جسے تمام آریہ جاتی بڑے سماروہ سے منایا کرتی ہے۔ چونکہ رسالہ آریہ مسافر شہید اکبر کی واحد یادگار ہے۔ اس لئے ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ اس شبھ اوسر پر آریہ مسافر کا ایک شاندار خاص نمبر شائع کیا جائے۔ جس میں ایک دلکش، سبق آموز اور قابل یادگار سہ رنگی تصویر کے علاوہ کئی دیگر تصاویر بھی ہونگی۔ آریہ سماج کے مسلمہ اور چوٹی کے ودوانوں اور لیڈروں کے مضامین کئی سرکردہ اور مایہ ناز شعراء کی نظمیں اس نمبر کی زینت کو دوبالا کریں گی۔

جو بھائی ابھی سے آریہ مسافر کی خریداری منظور فرمائیں گے۔ انہیں یہ پرچہ مفت میں مل جائے گا۔ آریہ مسافر کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے۔ جو بھائی صرف یہی پرچہ لینا چاہیں۔ انہیں چار آنے کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔

اشتہار دینے والوں کے لئے بھی نادر موقع ہے آریہ مسافر کی اشاعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور اس پرچہ میں جو خاص طور سے کثیر تعداد میں شائع ہوگا۔ اشتہار دینے کی اُجرت فی صفحہ صرف چار روپے ہے۔ (مینجر آریہ مسافر)

ماسک پتر کا "مہیلا"

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے "مہیلا" نام کی ایک سچتر ہندی ماسک پتر کا نکالنے کی گھوشنا کی ہے۔ یہ پتر کا استریوں کے لئے اتینت اپیوگی ہوگی۔ قیمت تین روپیہ۔ گراہک سنکھیا میں نام لکھانے کے لئے آریہ ساہتیہ منڈل۔ لمیٹڈ اجمیر کو لکھیں۔

آریہ گزٹ کا "رشی بودھ نمبر"

حسب معمول اس سال بھی آریہ گزٹ کا رشی بودھ نمبر ۱۵ فروری کو شیوراتری کے موقع پر سہ رنگی تصویر کے ساتھ شائع ہوگا۔ جس میں نامور معزز اہل قلم اور قابل شعراء کے اعلیٰ مضامین اور نظمیں ہونگی۔ اور آریہ سماج کے لیڈروں کے خاص مضامین اور آریہ سماج کے سدھانتوں پر خاص بحث ہوں گے۔ قیمت فی کاپی چار آنے۔ چونکہ نمبر کثیر تعداد میں چھپے گا۔ اس لئے اشتہار دہندگان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اجرت پورا صفحہ ۲۵ روپیہ۔ جگہ جلد ریزرو کرالیں۔ (مینجر آریہ گزٹ لاہور)

ڈابر لمیٹڈ کلکتہ کا کلینڈر

کلکتہ کی مشہور فرم ڈاکٹر ایس کے برمن کو ڈابر لمیٹڈ کے نام سے رجسٹرڈ کرا لیا گیا ہے۔ کلکتہ کی یہ ایک قدیم اور کامیاب دوائیوں کی فرم ہے۔ اس فرم کا ۱۹۳۱ء کا کیلنڈر ہمیں موصول ہوا ہے۔ اس کی ہم اپنی بے حد خوشی تسلیم کرتے ہیں۔ اس میں انگریزی اور دیسی دونوں تاریخیں دی گئی ہیں۔ کلکتہ پوسٹ بکس نمبر ۵۴ سے طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں۔

شکریہ کا ایک قابل مطالعہ خط

"میں نے عرصہ دو سال میں قریب تین سو روپیہ کی ادویات آپ سے منگائی ہونگی مثلاً اشوگری۔ اکسیر نمبر ۲۔ اکسیر نمبر ۵۰۔ سوہاگ وٹی وغیرہ وغیرہ۔ ہر ایک مفید ثابت ہوئی۔ اشوگری کے متعلق تو خاص سفارش کرتا ہوں۔ اس نے میرے لڑکے کو موت کے منہ سے بچایا ہے۔ موذی مرض ذیابیطس (ڈایابیٹیز) اشوگری سے ایسے بھاگتا ہے۔ جیسے انسان سانپ سے بھاگتا ہے۔

آپ مہربانی کر کے بندگان خدا پر رحم فرما کر چھوٹے چھوٹے نوٹس چھپوا کر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں کل ملکوں۔ شہروں۔ قصبوں۔ گاؤں اور دیہاتوں میں بٹوا دیجئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں کیا ہر کوئی ممنون احسان ہوگا۔ اور آپ کو بہت ثواب ہوگا ......"

حاجی حسینی سرور مالک ایچ ایم سرور اینڈ سنز صدر بازار۔ ناگ پور"

نوٹ:۔
ایسے بہت سے خطوط ہمیشہ موصول ہوتے رہتے ہیں کیونکہ امرت دھارا اوشدھالیہ میں خاص مجربات تیار کر کے رکھے جاتے ہیں۔ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کارخانہ امرت دھارا میں امرت دھارا کے علاوہ قریب چار سو نہایت مجرب ادویات ہر مرض کے واسطے تیار رہتی ہیں۔ فہرست منگانے پر مفت مل سکتی ہے منگوا کر فائدہ اٹھا لیجئے!

پنڈت صاحب نے قریب ۴ درجن اردو و ہندی کتب مفید ہر خاص و عام لکھی ہیں۔ ان کی فہرست بھی مفت مل سکتی ہے۔ دیش اپکارک پندرہ روزہ طبی اخبار بھی جاری ہے۔ جن کو شوق ہو۔ نمونہ مفت طلب کر سکتے ہیں۔ رسالہ الامراض مخصوصہ مرداں میں مردوں کی خاص امراض کی وجہ تسمیہ و علاج۔ بعد شادی شدہ صاحبان اس کو بھی طلب کر سکتے ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ "امرت دھارا" ۳ لاہور

المشتہر
مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بچوں کی طاقت بڑھاتے ہیں

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز شوتر منڈی - لاہور

بوتل پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھکر خریدیے!

انگوری منقاوں سے تیار کردہ

دراکشاسو

ایام سردی میں خاص کر استعمال کرنے کی چیز۔ شیریں دخوش ذائقہ سب سے بہترین اور جسم میں خون اور گوشت بڑھاتا ہے۔ سردی کھانسی اور جریان کو نیست و نابود کرتا ہے۔ فوراً جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ قبض دور کرکے بھوک بڑھاتا ہے۔ علالت کے بعد کی دیچہ پیدا ہونے کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ جسم میں قوت اور چہرے پر رونق افزائی کرتا ہے۔ ضعیفی میں ہونے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت فی بوتل کلاں دو روپے۔ خورد ایک روپیہ
محصول بوتل کلاں ۱۲/ خورد ۱۵/
ایک بوتل سے زیادہ منگوانے پر نزدیک کے سٹیشن کا نام تحریر فرمائیے گا۔

ہر جگہ ادویات فروشوں سے ملے گا

پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سُرمہ

دھند، موتیابند کے سوائے آنکھ کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سُرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی، تپ دق، پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت صرف چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوتے میں دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ وریہ کو گاڑھا کرتا ہے اور طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ تین شیشی۔

برہمی بوٹی ۱؎ سیر۔ دنت منجن ۸/ شیشی
ست سلاجیت ۱۲/ تولہ۔ سوچی پتر مفت!

پتہ:- گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

یہ تمام عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں

نامردی

کے مریض خوش ہو جائیں۔ کہ انکو عمر کی راحت مل جائیگی اور انکا غم غلط کر دینے کے لئے اولاد جیسی نعمت خدا کے فضل و کرم سے میسر ہو جائیگی اور رات دن سچی خوشی۔ آرام و راحت چین و عزت سے لطف اٹھائیں گے اور یہ دنیا جو آجکل انکی آنکھوں میں اندھیر ہے۔ بہشت کا نمونہ بن جائیگی۔ ہمکو فخر ہے کہ ہماری سچی دوائیں۔ سچی خدمت سچی شہرت جادو کا اثر اور مناسب قیمت ہندوستان کے ہر گوشہ سے ایسے خریداروں کو مقناطیس کی طرح کھینچتی ہیں۔ چنانچہ عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ نے اپنے ایک ایسے مریض کو جو بہت لمبا عرصہ تک دہلی میں ہمارے شہر دہلی کے بعض معزز حضرات سے ناکام ہو چکے تھے علاج سے جواب پاکر ہمارے زیر علاج کر دیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ہماری دواؤں نے طلسمی اثر دکھایا اور مریض صاحب کو پوری شفا ہوگئی اور دیکھتے دیکھتے دو بچوں کے باپ ہو گئے۔ اس خدمت کے صلہ میں عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بنفس نفیس پانچسو روپیہ انعام اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا۔ قیمت مکمل نسخہ جس میں ہمارے ہم کی خوراک کھانے کی ایک طلاء اور لنگوٹ بھی شامل ہے صرف ...۔ محصولڈاک ہر حالت میں ۱۰/ کل ...۔

جو شہرت ۱۵ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔
سرمہ اکسیر چشم - دھند جالا غبار۔ خارش کرے ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں ہے۔ قیمت ایک تولہ ... محصولڈاک ہر حالت میں الگ ہے۔
محبوب مراد - راحت زندگی اور جوانی جان مشک مقوی گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قیمت ... ہر حالت میں الگ ہے۔
دہلی کی ڈائرکٹری - سعد عروس زندگی - یہ دو نادر تحفہ ہے۔ جس میں دہلی کے متعلق کل ضروری معلومات ... طلب فرما سکتے ہیں۔

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم سراج نمائش حوض قاضی ... دہلی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitiz

ٹیلیفون نمبر ۲۱۳۳
رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵
ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्
THE PRAKASH LAHORE.
प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر
کرشن بی اے

قیمت
سالانہ لعہ
ششماہی ۲ عہ
ممالک غیر سے ۵ر
فی پرچہ ۱ر

جلد ۲۷ نمبر ۴

اتوار ۱۳ ماگھ سمت ۱۹۸۷ بکرمی ۔ دیانند ابد ۱۰۶ 25 JAN 1931 مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء

وید امرت

بندھن سے مکتی

उद्त्तमं वरुण पाशमस्मवाधमं वि मध्यमं श्रथाय। अथा वयमादित्य व्रते तवानागसो अादितये स्याम॥ (اتھرووید)

"ہے ورن! اُتم پاش سے ہم کو جدا کر۔ ادھم پاش کو بھی دور کر۔ اور مدھم پاش کو ہٹا دے۔ ہے آدتیہ! اب ہم تیرے نیموں میں رہ کر نشپاپ بن کر بندھن رہت مکتی اوستھا کے یوگیہ ہوں گے!!!"

مکتی کی اچھیا منش کے لئے سوبھاوک ہے۔ مکتی بندھنوں سے رہت ہونے کا نام ہے۔ جو بندھنوں میں پڑا ہے وہ مکت نہیں ہو سکتا۔ بندھن ٹوٹنے پر ہی مکتی پراپت ہو سکتی ہے۔ بندھن منش کی برتیاں ہیں۔ جو تین پرکار کی اُتم۔ مدھم اور ادھم ہیں۔ جنہیں ساتوک۔ راجس اور تامس بھی کہہ سکتے ہیں۔ ادھم اتھات تامس سے راجس اتھات مدھم ورتی اوشیہ اچھی ہے۔ اور تامس اور راجس دونوں سے ساتوک برتی اور بھی اچھی ہے۔ پرنتو آخر برتی تو ہے۔ بندھن تو ہے۔ تامس ورتی لوہے کی زنجیر ہے۔ تو راجس سونے کی ہے۔ وہ ہے تو بھی زنجیر اور یہ سونے کی بھی زنجیر۔ جب تک منش زنجیر میں جکڑا ہے۔ وہ لوہے کی ہوں یا سونے کی بندھن میں ہے۔ اور مکت نہیں ہو سکتا۔ مکتی چاہتا ہے۔ تو زنجیروں کو توڑنا ہوگا۔ یہ زنجیریں کیسے ٹوٹ سکتی ہیں؟ پرماتما کی اُپاسنا سے۔ اُس کی نزدیکی سے۔ اس لئے وید منتر میں ورن اتھات راجہ ادھیراج پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ہمارے تینوں پرکار کی ورتیوں کے بندھنوں کو دور کیجئے۔ کیونکہ چت برتی کے نرودھ کے بنا منش بندھن رہت نہیں ہو سکتا۔

چت ورتی کا نرودھ کیسے ہو؟ وید منتر اُپدیش کرتا ہے۔ کہ پرماتما کے نیم میں رہنے اور نشپاپ ہو جانے سے۔ پس جو منش بندھن رہت ہونا چاہیں۔ انہیں پاپ رہت ہونا چاہئے۔ اور پاپ رہت ہونے کا ایک ماتر سادھن یہ ہے۔ کہ پرماتما کے نیموں کا النگھن نہ کیا جائے۔ پرماتما کے نیموں کا النگھن کرکے پاپوں میں آسکت رہ کر جو منش مکتی کی چیشٹا کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ جو منشوں سے اپنے انتہ کرن کا پاپ چھپا کر سمجھتے ہیں۔ کہ وہ دھرماتما بن گئے۔ جو ایشور بھگتی کا ظاہری ڈھونگ بنا کر یہ جانتے ہیں کہ وہ واستوک ایشور بھگت ہیں اور اس لئے مکتی کے ادھیکاری ہیں۔ وہ گمراہ ہیں۔ انہیں اپنی ریاکاری پر ناز ہے۔ کہ ایشور کو بھی دھوکا دے سکتے ہیں۔ پرنتو وہ مورکھ ہیں۔ منشوں کو وہ دھوکا دے سکیں پر وہ بھی عارضی طور پر۔ پرنتو پرماتما ایک کشن بھر کے لئے بھی دھوکا نہیں کھا سکتا۔ پوری پورن گیان کا مالک پرماتما اُن کے انترآتما کی دور کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے۔ باہر سے ہم کچھ بنے رہیں۔ جو کچھ ہمارے اندر ہے۔ وہ پرماتما کے گیان سے باہر نہیں۔ اور اندر اور باہر سے منش جو کچھ ہے پرماتما کے نیم انوسار اُس کا پھل اُسے اوشیہ ملے گا۔ پس منش یدی مکتی چاہتا ہے تو وید اسے کہتا ہے۔ کہ نشپاپ بن۔ تیرے ورتی بندھن کٹ جائیں گے۔ اور بندھن ٹوٹنے کا پریام مکتی ہے۔ ورتیوں میں بندھے اور پاپوں میں آسکت رہ کر مکتی کی آشا ویرتھ ہے۔ مکتی بندھنوں کے ٹوٹنے پر ہی مل سکتی ہے۔ یہ وید کا اُپدیش ہے۔

(اودھ کشم)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

۵۹۶

ضرورت ہے

ایک سوشیل کنیا کے لئے ایک اچھے تعلیم یافتہ برسر روزگار گوڑ برہمن ور کی ضرورت ہے۔ عمر بیس سال سے کم اور پچیس سال سے زیادہ نہ ہو۔

تمام بیستر دوہار بنن لکھت پتہ پر ہونا چاہیئے:-

شیوداس کوشک۔ ایس۔ ڈی ایس
اینڈ آئی آفس کوئٹہ بلوچستان

برٹش ایسٹ افریقہ میں ادھیاپک کی ضرورت!

۵۹۴

آریہ پتری پاٹھشالا ممباسہ برٹش ایسٹ افریقہ کے لئے ایک سوشیل ادھیاپکا کی آوشکتا ہے۔ جو ہندی ساتویں جماعت تک پڑھا سکے۔ سنسکرت سیندھیا پروتا سنگیت وگیان بھی رکھتی ہو دیتن پر گیتا نوسار ساٹھ سے سو روپیہ تک اور جانے رہائش مفت۔ بچی بہت آنا ضروری ہے۔ اگر وہ ٹریننگ یافتہ ہو تو انہیں بھی ویتن پر رکھنے کا پربندھ ہو سکتا ہے۔ پرارتھنا پتر پرمان پتروں کی نقول سہت بنام منتری آریہ سماج ممباسہ پوسٹ بکس ۱۳۱ ذیل کا دوں آنے چاہئیں۔

یوگیہ ور کی ضرورت!

۵۸۹

ایک کھتری کل اتپن یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو لگ بھگ پندرہ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو یا برسر روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ووہار کریں

۵۸۹
معرفت مینیجر اخبار پرکاش، لاہور

ہندو ودھوا آشرم اور لی

ہندو ودھوا آشرم ایک ہے اس کے سرپرست انتھک بھارت پنڈت یگ پال داس شرما بی اے ایل ایل بی وکیل پردھان آریہ سماج اور لی ہیں۔ اس ہندو ودھوا آشرم میں ودھواؤں کی نگرانی ہوتے ہوئے ساتھ ہی شکشا ہی کیا جاتا ہے۔ سرو جنتا اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے۔ جنتا سے پرارتھنا ہے کہ جو ودھوا ہیں وہ ابھی ودھوا آشرم میں داخل کریں یا خود لے کر آئیں یا بذریعہ پتر اطلاع دیں۔ ودھواؤں کو پورا اسفر خرچ دیا جاویگا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کے لئے تیار ہیں جو شادی کرنا چاہیں درخواست بمعہ فارم فیس بھیجنا ضروری

رجسٹرار لالہ شرما جی وار سکرٹری ہندو ودھوا آشرم اور لی

۵۸۵

شری پوجیہ نارائن سوامی جی کرت

کرتب درپن

ہر ایک عورت مرد بچے اور بوڑھے کے لئے روز پڑھنے کے قابل بالکل نئی پستک ۳۰×۲۰ = ۳۲ صفحہ کے ۴۰۰ صفحوں کی مجلد کتاب۔ قیمت صرف بارہ آنے۔ ملنے کا پتہ:-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

۵۸۱

بے روزگاروں کو مژدہ!

موجودہ وقت میں امریکن سکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی ہی تجارت پر موجودہ تحریک کا کوئی اثر نہیں ہے۔ ایک سو مردانہ کوٹوں کی سربند گانٹھ امریکن پیک ہوگی۔ بلکہ کوالٹی نمبر (۱) بھی امریکہ کا لکھا ہوگا۔ اب بھی اگر قیمت کے لالچ پر دھوکہ کھاویں۔ تو ہمارا کیا قصور۔ قیمت صرف ۱۹۵ روپیہ۔ کرایہ ریل بذمہ کمپنی۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کٹ پیس کے سوداگران نرخ طلب کریں
بزنس ہوم لمیٹڈ۔ فورٹ بمبئی

جوانی

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

کیا آپ بنا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جن میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریقہ علاج کا ذکر ہے۔ ہمارا دعوے ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی ۲۲ کالاڈھونگی ضلع نینی تال

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج قوت مردمی، دماغی اور طاقت جسمانی کو بڑھاتی ہے۔ اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتی ہے۔ قیمت ۱۶ تولہ۔

سارسی بدی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۱۰ سیر۔

سکھرا سن جیون۔ دیرینہ بیماریاں مردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ روپے سیر۔

ابلہ بند ہو لگ مستوراتی بیماریوں جریان الرحم۔ سفید زرد یا سیاہ پانی آنا چھاتی کمر یا رحم میں درد۔ بیقاعدہ ایام ماہواری کی اصلی دوائی قیمت ۱۶ خوراک دو روپے۔

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لنڈن)۔ مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALYA
DACCA (BENGAL)

برانچ شیام بازار۔ کلکتہ

مفت مفت!!

ڈاکٹری اور طبی کا بجوں کی تازہ گورنمنٹ آف انڈیا رجسٹری شدہ کالج سے گھر بیٹھے ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری سندات حاصل کرنیکا طریقہ لکھکر مفت طلب کریں۔ پرنسپل دی اولڈ انڈین میڈیکل کالج برنالہ ریاست پٹیالہ۔

۵۹۷

ضرورت ارد

آریہ کنیا ودیالیہ سری گوبند پور ضلع گورداسپور کے لئے دو ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک آٹھویں شرینی تک اور دوسری پانچویں شرینی تک کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی پاٹھ ودھی کے مطابق شکشا دے سکتی ہوں۔ اور باجہ و سلائی جاننے والی کو ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ جو تنخواہ از کم لینی منظور ہو وہ درخواست میں درج ہونی چاہیے۔

سکرٹری آریہ کنیا ودیالیہ سری گوبند پور ضلع گورداسپور

۵۹۰

اگروال ور کیلئے اگروال کنیا کی ضرورت

ہے۔ ایک گرگ گوتر جنکی عمر اس وقت تقریباً اٹھائیس سال ہے اور خوبصورت ہونیکے علاوہ تندرست اور دھارمک خیالات رکھنیوالا ہے۔ نیز ایک جائیداد اور کافی روپیہ کا مالک ہے کے لئے ایک ایسی خوبصورت اور دھارمک خیالات رکھنیوالی کنیا کی ضرورت ہے۔ ور کی ماہواری آمدنی دو صد روپیہ ہے۔ حاجتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:- رونق رام ہیڈ کلارک ڈاک خانہ صدر۔ نابھہ

۵۶۵

پانچسو روپیہ انعام

مہاتما کی بنائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی ۳ دن میں پورا آرام۔

اگر آپ سینکڑوں حکیموں۔ ڈاکٹروں اور ویدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کو ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:-

اکھل کشور رام ۲۶ پوسٹ کٹڑی سرائے۔ گیا

۵۶۰

کیا آپ کو YOUR EYE

اگر ہے تو سیلرز لوشن ہنی کا استعمال کیجئے آنکھ کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین بے حد مفید نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے۔ سکڑوں کے لئے سفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے ملسکتی ہے

مصنف: سمتھ اینڈ کیمبل۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لارڈ ولنگڈن کب آئیں گے

باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نئے وائسرائے لارڈ ولنگڈن ... سے ہندوستان نہیں آئیں گے۔ بلکہ اپنے ... سرکاری کاروبار کی دیکھ بھال اور آرام کیلئے انگلینڈ میں ... ٹھیریں گے۔ اور لارڈ ارون سے چارج لینے کی تاریخ خود ہی مقرر کریں گے۔ معمولی حالت میں لارڈ ارون کی میعاد عہدہ ۳۱ مارچ کو ختم ہوتی ہے۔ لیکن اس نئی صورت حالات کے ... ان کی میعاد عہدہ میں ایک سے تین ... تک کی توسیع کی جائے گی ÷

سیشن جج دہلی کی گورنمنٹ سے سفارش

معلوم ہوا ہے۔ سیشن جج دہلی نے ۱۴۳ ... کی سفارش کی ہے۔ کہ مسٹر آصف علی اور دیگر ... اصحاب کے مقدمہ میں ہائی کورٹ کے فیصلہ ... ۱۴۱ اصحاب کو بھی رہا کر دیا جائے جنہیں ... طور پر سزا دی گئی ہے ÷

... چوروں کی گرفتاری

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دہلی کی سرائے حافظ بنا کی ... دو اشخاص کو پکڑا گیا ہے۔ جن پر ... الزام ہے۔ کہ انہوں نے نمازیوں کے جوتے ... چرا لئے تھے ÷

غلط افواہ پر ہڑتال۔ بمبئی میں

... غلط افواہ کے پھیل جانے پر کہ لاہور سازش ... کے سزا یافتگان بھگت سنگھ اور راج ... کو پھانسی کے لئے لاہور سے یاروڈا جیل ... لایا گیا ہے۔ شہر میں ہڑتال ہو گئی۔ کئی ... بھی بند ہو گئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ... افواہ میں کوئی صداقت نہیں۔ بھگت سنگھ اور راج گورو کی طرف سے پریوی کونسل ... اپیل دائر ہے۔ جس پر گورنمنٹ نے ۲۸ جنوری تک ان کی سزا ملتوی کر رکھی ہے ÷

... فیصدی سے کم منظور نہیں

... پر بندھک کمیٹی نے وزیر اعظم کو ... مطلب کا تار ارسال کیا ہے۔ کہ سکھوں کو ... فیصدی سے کم نمائندگی منظور نہیں کر ... گی۔ سکھ پنجاب میں مسلم اکثریت ہرگز ... برداشت نہیں کریں گے ÷

... آرڈیننس کا اطلاق

... سے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ... ہے۔ کہ ... آرڈیننس ... آنولا ... بلند شہر کے اضلاع میں نافذ کر دیا گیا ہے

سنسار گتی

وائسرائے اور وزیر اعظم کی تقریریں

دہلی میں وائسرائے کی اور لندن میں وزیر اعظم کی جن تقریروں کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ وہ ہو گئیں۔ تقریروں کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ میٹھے الفاظ کا مجموعہ تھیں۔ لیکن جس چیز کے لئے ہندوستان بیتاب ہے۔ وہ ان میٹھے الفاظ کے اندر ڈھونڈنے سے بمشکل ملتی ہے۔ سیلف گورنمنٹ تو دور کی بات ہے۔ سر تیج بہادر سپرو نے اپنی ساری فصاحت وزیر اعظم کی تعریف میں صرف کرنے کے بعد آپ سے مودبانہ اپیل کی۔ کہ پولیٹیکل قیدیوں کو چھوڑ دو اور ان تمام لوگوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر دو۔ جو اظہار رائے کے لئے جیل گئے ہیں اپیل کے بعد وزیر اعظم کی تقریر شروع ہوئی۔ اور شروع ہو کر ختم ہو گئی۔ لیکن تقریر میں کوئی لفظ نہ تھا۔ جو سر سپرو کی امیدوں کو بار آور کر سکتا۔ اس کے جواب میں وزیر اعظم نے کوئی اعلان کیا۔ تو یہ کہ سر سپرو کی اپیل دانشمندانہ اور دل کو کھینچنے والی ہے۔ اگر ہندوستان میں امن و امان کا اعلان کیا جائے۔ تو ملک معظم کی حکومت یقیناً ان کی اس اپیل کا جواب دینے میں پس و پیش نہ کریگی۔

اس جواب سے وزیر اعظم نے شاید سمجھ لیا ہو۔ کہ سر سپرو کی تسلی ہو گئی ہو گی۔ لیکن سر سپرو جان سکتے ہیں۔ کہ انہیں کس طرح ٹالا گیا ہے۔ اس جواب کے کچھ معنی ہوتے۔ اگر سر سپرو اس فریق کے نمائندہ بن کر کانفرنس میں شامل ہوئے ہوتے۔ جس سے وزیر اعظم یقین چاہتے ہیں۔ سر سپرو لارڈ ارون کے بھیجے ہوئے وزیر اعظم کے پاس گئے ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی اپیل وزیر اعظم کے سامنے رکھی ہے۔ تو یقیناً ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے اور پھر اس میں فرقہ داری کا بھی کوئی سوال نہ تھا۔ اس حالت میں وزیر اعظم کو سر سپرو کی پاس خاطر منظور ہوتی۔ تو انہیں اپیل کا جواب مخلصانہ دینا چاہئے تھا۔ اس سے یقیناً فائدہ ہوتا نقصان کی کوئی بات نہ تھی ÷

موت دی گئی۔ اس سزائے موت کے خلاف اپیل دائر کی گئی۔ جو نامنظور ہوئی۔ قاتل کے لئے پریوی کونسل میں اپیل کا اب ایک موقعہ باقی ہے۔ اس کے ساتھ جہاں تک جوڈیشل کارروائی کا تعلق ہے۔ وہ ختم ہو جائے گی ÷

لاہور کے قومی لیڈروں کے مقدمہ کا فیصلہ

لاہور کے لیڈروں کے خلاف جواہر ڈے کے جلسہ اور جلوس میں شرکت کی بنا پر مسٹر لوئیس اے ڈی۔ ایم کی عدالت میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مسٹر پرکاش دیو بی اے کو زیر دفعہ ۱۷ (۱) چھ ماہ قید سخت اور ۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اور باقی ۱۱۔۱۲ اصحاب کو ۳ ماہ قید محض اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ پنڈت سنتانم لالہ دونی چند اور لالہ پرشوتم لال سنڈن اور مہتا آنند کشور کو اے کلاس۔ لالہ چندی داس۔ لالہ گیان چند۔ اور لالہ ٹھاکر داس۔ مسٹر پرکاش دیو کو بی کلاس۔ اور دیگر اصحاب کو سی کلاس دی گئی۔ امیر پہلوان کا فیصلہ ابھی نہیں سنایا گیا ÷

سکھوں کو گوردوارہ بنانے کا معاملہ۔ امرتسر

کے ... گاؤں کی زمین پر سکھوں کے بلا اجازت

امان اللہ کے ساتھیوں کو معافی

سابق شاہ امان اللہ کے رفقا عبداللہ پیر جان اور ان کے سات ساتھیوں کو جنہیں حال ہی میں رہا کیا گیا ہے۔ معافی دیدی گئی اور انہیں کابل میں آنے کی اجازت دیدی گئی ہے ÷

مباہلہ والوں کا مقدمہ قتل

اخبار مباہلہ کے کارکنان قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور قادیان میں انہوں نے سکونت اختیار کر رکھی تھی۔ بعض وجوہات سے قادیانی سلسلہ اور مباہلہ والوں کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے آخر مقدمہ بازی کی صورت اختیار کر لی۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ہر دو فریق گورداسپور کی عدالت سے بھگت کر لاری میں سوار ہو کر واپس بٹالہ آ رہے تھے۔ کہ قادیانی سلسلہ کے ایک شخص محمد علی نے مباہلہ والوں کے مولانا عبدالکریم اور حاجی محمد حسین پر حملہ کر دیا۔ جس سے حاجی محمد حسین قتل اور مولانا عبدالکریم مجروح ہوا۔ مقدمہ چلنے پر سیشن ... ملزم کو ... کو سزا ...

کیا انسان کی عمر بڑھ سکتی ہے؟

نمبر ۹۲

اس وشواس کے لئے ہم بڑی دستاویز سنگرہ کر رہے ہیں کچھ عرصہ کے بعد ہم پاٹھکوں کے سمکھ ایک پستک پیش کریں گے۔ جسمیں عمر بڑھانے کے اعلیٰ علمی قدرتی اور رسائنک سادھن پڑھکر آپ اپنے جیون کو بنا سکیں گے لیکن لاکھوں لوگ معمولی غلطیوں سے اپنی قیمتی عمر گھٹا رہے ہیں۔ وہ سجن جوانی پتردیک اپنا حال لکھیں۔ تو میں انکی بہت کچھ امداد کرنے کو تیار رہوں۔ اور دوں کے لئے بھی کچھ اعلیٰ رسائنیں بھیجی جاتی ہیں۔ اگر وہ لابھ اٹھائینگے تو ان کو بھی بھاری سہائتا مل جائیگی۔ وہ لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ جو نفسانی طاقت کی دوائیاں کھلاتے اور کھاتے ہیں۔ ہاں جنہیں سنتان کی ضرورت ہے۔ ان کے لئے میں نیچے ایک تجویز پیش کرونگا۔

پہلے پاچن اور سوپن دوش بڑے دشمن ہیں۔ انکے لئے برہمچریہ رسائن ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ یہ ان امراض کیلئے سچا امرت ہے۔ گردے مثانے کے تمام دوش بادی خونی بواسیر کو کھلا کر جسم کو لوہے کے سمان مضبوط بنا دیتی ہے۔ چالیس خوراک دو روپے۔ جنہیں پرانی بیماری سے پھیپھڑے یا کسی اور وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہو۔ انہیں مہابل رسائن ضرور سیون کرنی چاہئے۔ اس سے دل دماغ پھیپھڑے اور جسم میں بھاری طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک مہینے میں ہی کافی وزن بڑھ جاتا ہے۔ طاقت کیسے تو مقرر ہو رہے سے بھی بڑھ گئی ہے جسم کی تمام دھاتیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ پرانے بخار اور کھانسی میں بھی بڑا لابھ ہو جاتا ہے دام ۸ خوراک تین روپیہ۔ جنہیں سردی کے کارن یا بڑھاپے کی وجہ سے کسی انگ میں روگ ہو۔ سستی کمزوری ہو۔ انہیں شیتکال رسائن لینی چاہئے۔ یہ سردی کی تمام بیماریاں یعنی جوڑوں میں درد اور درد وغیرہ کو تھوڑے دنوں میں ہٹا دیتی ہے۔ طاقت کے لئے بھی بہت کافی ہے۔ ایک دو مہینے میں ہی کافی وزن بڑھ جاتا ہے۔ عورتوں کو تباہ کرنیوالا پردر روگ (سفید پانی) ہے۔ انہیں پردر امرت رسائن ضرور لینی چاہئے۔ یہ عورتوں کے لئے نئی زندگی بخشنے والی ہے۔ اس سے سات دنوں میں ہی بیماری ختم ہو جاتی ہے یا آدھی رہ جاتی ہے۔ ۱۵ یا ۲۰ دنوں میں نیا خون پیدا ہو کر ساری کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔ دام ۱۶ خوراک ۲ روپیہ۔ سنتان چاہنے والے سامیشور پاک کھا دیں۔ آپکی سب منوکامنائیں پوری ہونگی۔ رویہ کے تمام دوش دور ہو کر بوڑھا بھی جوانی کو حاصل کر لیتا ہے قیمت ۲۰ خوراک ۲ روپے جنہیں تجربہ کرنا ہو۔ وہ پہلے آدھا آدھا وزن منگالیں۔ پنڈت ندیہ برت آریہ ویدیا امرت اوشدھالیہ ویرہ غازیخان

پتہ:-

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

۷۱ دوکانیں تعمیر کر لینے کا معاملہ امرت سر میونسپلٹی میں پیش ہوا۔ بحث کے بعد فیصلہ ہوا۔ کہ معاملہ قانونی مشیر کے پاس بھیجدیا جائے

پوسٹیج اور ریونیو سٹیمپ - پوسٹ ماسٹر جنرل نے زمانہ عامہ کے لئے یہ تجویز مشتہر کی ہے۔ کہ پوسٹل اور ریونیو ٹکٹوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔ یعنی جو ٹکٹ ڈاک خانہ سے متعلقہ کاروبار میں کام آئیں۔ وہ پر دنوٹ وغیرہ لکھوانے میں استعمال نہ کئے جائیں۔ یہ طریقہ کئی سال پہلے جاری تھا۔ لیکن چونکہ اس سے لوگوں کو غلط فہمی ہونے سے نقصان برداشت کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے ایک آنہ اور دو پیسے کے ٹکٹ مال اور ڈاک دونوں کے لئے یکساں ہی کر دیئے گئے تھے۔ نہ معلوم محکمہ ڈاک خانہ کو اس کے ایک ہونے میں کن مشکلات کا سامنا ہے۔ امرتسر میونسپلٹی نے اس تجویز کے خلاف رائے دی ہے ؛

لاہور چھاؤنی میں انگریز لیڈی کے قتل کا مقدمہ - مسٹر ڈنیس اے ڈی ایم سی عدالت میں سجن سنگھ ملزم کے خلاف مسز کرٹس کے سفاکانہ قتل اور دو چھوٹی لڑکیوں پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں زیر دفعہ ۳۰۲ مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی۔ شہادت استغاثہ کے بعد ملزم نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ میں لاہور چھاؤنی کے کرنل کمانڈنگ آفیسر کو قتل کرنے کے ارادہ سے آیا تھا۔ مسز کرٹس پر کرپان سے حملہ کا ملزم نے اقبال کیا۔ لڑکیوں پر حملہ کا بھی اقبال کیا ؛

پبلک سیفٹی ایکٹ ملتوی کر دیا گیا - اسمبلی کے اجلاس میں سر جیمس کریرار ہوم ممبر نے اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہوم کی خواہش کے مطابق پبلک سیفٹی اور ٹیکس ایکٹ پیش نہ کئے جائیں ؛

لنکا شائر میں پاور لومز کی ہڑتال - لنکا شائر میں پاور لوموں کی عام ہڑتال شروع ہو گئی ہے۔ اس وقت تک ۲ ہزار سے زیادہ پاور لوم بند اور ۵۰ ہزار سے زیادہ پاور لومز والے بیکار ہو گئے ہیں ؛

مسٹر پٹیل یورپ جا رہے ہیں - کہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر وی جے پٹیل سابق صدر اسمبلی نے یورپ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آپ کا ارادہ ہے کہ ہندوستان کے پولیٹیکل مسائل کو یورپ کی اقوام کے سامنے رکھیں۔ گرفتاری اور سزا یابی سے پہلے انہوں نے یہ تجویز پنڈت موتی لال کے سامنے رکھی تھی۔

لیکن حالات ایسے ہو گئے۔ کہ وہ گرفتار ہو کر سزا یاب ہو گئے۔ اب رہا ہونے پر وہ اپنے ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یورپ جانے لگے ہیں ؛

مہاراجہ کے ہاں راجکمار ہوگا - ولایت سے جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان کے آدھار پر جموں سے خبر آئی ہے۔ کہ ماہرین نے ایکس رے کے ذریعہ معلوم کر لیا ہے۔ کہ جو نیئر مہارانی صاحبہ کشمیر کے بطن سے راجکمار پیدا ہوگا ؛

اسمبلی کا صدر منتخب ہو گیا - اسمبلی کی صدارت کے پانچ امیدواروں میں سے مسٹر رنگا چاریہ اور دو مسلمان امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لئے تھے۔ مقابلہ سر ابراہیم رحمت اللہ اور سر ہری سنگھ گوڑ کے درمیان ہوا۔ چنانچہ سر ابراہیم رحمت اللہ سرکاری اور فرقہ وارانہ ووٹوں کی امداد سے منتخب ہو گئے۔ سر گوڑ نے اگر مقابلہ کیا۔ تو اس اصول کی خاطر۔ کہ ہر اس انتخاب کا مقابلہ کیا جائے جو اپنے اندر فرقہ وارانہ رنگت رکھتا ہو ؛

زلزلہ کی نذر - میکسیکو کے ایک شہر میں زلزلہ کی وجہ سے گرجے کا تکس ٹوٹ گیا۔ جس کے نیچے ۱۷ پادری آکر مر گئے ؛

جیوری کا فتوےٰ - یکم جنوری کو دو والنٹیئروں کی گولی لگنے سے زخموں کی وجہ سے موت کے متعلق عدالت بمبئی کی تحقیقات میں جیوری نے فتوےٰ صادر کیا۔ کہ گولی چلانا ناحق کا مناسب نہ تھا ؛

گرانٹ نصف کر دی گئی - بیان کیا جاتا ہے۔ کہ راولپنڈی کے ڈی اے وی ہائی سکول کی سرکاری گرانٹ اس بنا پر نصف کر دی گئی ہے۔ کہ کانگرس سے کر سکول کے طلبا نے ہڑتال کی تھی۔

مہاتما جی کی صحت - مہاتما گاندھی نے اپنی ۱۳ جنوری کی چٹھی میں جو سابرمتی کے آشرم بھیجی کو لکھی گئی ہے اطلاع دی ہے کہ میری صحت کے متعلق کسی تشویش کی ضرورت نہیں۔ آپ نے تھوڑی اور کھجوریں کھانی شروع کر دی ہیں۔ ضرورت ہوئی تو ابلی ہوئی بھاجی بھی شروع کر دیں گے ؛

ساہوکار کے مکان پر خوفناک ڈاکہ - موضع کوٹگران ضلع جہلم سے لالہ لچھمنداس ساہوکار کے ہاں سفاکانہ ڈاکہ ڈالے جانے کی خبر آئی ہے۔ ڈاکوؤں نے گھر کا تمام مال و اسباب لوٹ کر گھر کو آگ لگا دی۔ جس میں ساہوکار کے دو بچے اور ایک بیوی جل کر مر گئے ؛

مسٹر سبھاش بوس کی گرفتاری اور سزایابی - مسٹر سبھاش بوس میئر کلکتہ کارپوریشن نے مالدہ ڈسٹرکٹ میں داخل ہونے کے امتناعی حکم کی خلاف ورزی کرنے پر انہیں امنور سٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ اور سٹیشن کے ویٹنگ روم میں ایس ڈی او نے آپ کے مقدمہ کی سماعت کر کے انہیں سات دن قید محض کی سزا دے دی۔ حکم سزا کے بعد مسٹر بوس کو پہلے راجشاہی جیل میں لے جایا گیا۔ اور وہاں سے علی پور سنٹرل جیل میں پہنچا دیا گیا۔

کانگرس والنٹیئروں کی اپیلیں منظور - ہائیکورٹ بمبئی نے گجرات کے کانگرس والنٹیئروں کی سات اپیلوں کی سماعت کی جنہیں ماتحت عدالتوں سے ضابطہ ترمیم فوجداری کے ماتحت سزا ہوئی تھی۔ ہائیکورٹ نے ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کو مسترد کرتے ہوئے اپیلیں منظور کر لیں ؛

بنگال قانون ترمیم ضابطہ فوجداری مشتہر کیا جائے - اسمبلی نے کثرت رائے سے مسٹر منرا کی یہ تجویز منظور کر لی۔ کہ بنگال کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ جس میں گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بنگال کے نظر بندوں کو دوسرے صوبوں کے جیلوں میں منتقل کر سکتی ہے۔ اخیر مارچ پر رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے ؛

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس - کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۱ جنوری سے الہ آباد میں شروع ہے۔ یوپی میں یہ کمیٹی خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے۔ لیکن اس کے ممبران کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ غالباً اس لئے کہ گورنمنٹ دیکھنا چاہتی ہے کہ وزیراعظم کے اعلان پر کمیٹی کس رائے کا اظہار کرتی ہے۔ اجلاس میں مسٹر لالہ جیسندر پرشاد کا تقاضہ پر دھانی۔ ڈاکٹر سید محمد جنرل سکرٹری۔ مسٹر شروانی۔ پنڈت مالوی۔ مسٹر کے ایم منشی وغیرہ معززین شامل ہیں۔ پنڈت موتی لال نہرو سے بھی مشورہ لیا جا رہا ہے ؛

ستیہ آگرہیوں پر جرمانہ - بیان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر بات متوسط درمیانی ستیہ

اگمہ میدان پر ہوئی تھی۔ یہ ایک مالکانہ کے قریب کرایا گیا ہے۔ جس میں سے وصول بہت تھوڑا ہے۔ کیونکہ ستیاگرہیوں نے جرمانہ ادا کرنے کی بجائے قید ہونا منظور کیا ؛

ناسک سازش کیس کے مقدمہ میں جیوری - گورنر پر حملہ کرنے اور چلتی مشکل سب انسپکٹر کے قتل کے جرم میں ہری کشن ملزم پر جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں سیشن جج نے ۹ اصحاب کی جیوری مقرر کی ہے۔ جن میں پانچ ہندوستانی اور چار انگریز ہیں ؛

عام رہائی کا سوال - دہلی ۲۳ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں قید ہوئے ہوئے قیدیوں کی عام رہائی کا سوال وائسرائے کے زیر غور ہے۔ وائسرائے ہی ملک معظم کی طرف سے اس قسم کی عام معافی کا اعلان کرنے کے مجاز ہیں ؛

میسور پولیس کا خرچ - بنگلور ۲۱ جنوری۔ سرکاری رپورٹ ہے۔ کہ گذشتہ سال ریاست میسور میں پولیس پر ۱۸ لاکھ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا۔ پولیس نے نقب زنی کی ۵۸۱۴ وارداتوں کی تفتیش کی ؛

کیا ریلوے کرایہ بڑھا دیا جائیگا - ریلوے مشاورتی کمیٹی کے مشورہ کے بغیر ریلوے نے ڈیک انٹر ریٹرن ٹکٹ بند کر دیئے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں ان واپسی ٹکٹوں کے دوبارہ اجراء کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ ایک اور بات یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ تجویز یہ ہے کہ انٹر کلاس کے لمبے سفر کی شرح کرایہ میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ یہ بھی تجویز ہے۔ کہ پیلیجرز کے واپسی ٹکٹ دوبارہ

ورلیپنے کنیا کی ضرورت

ایک خوبصورت اعلیٰ صحت کے برہمن نوجوان کے لئے جس کی عمر ۲۶ سال ہے۔ برہمن جاتی کی کنیا کی ضرورت ہے۔ وہ اسے پاس ہے۔ اور ۱۲۵ روپیہ کی گورنمنٹ پوسٹ پر ملازم ہے۔ سالانہ دو ہزار روپیہ کی جائیداد کا مالک ہے۔ کنیا سمجھدار وجیہہ اور پڑھی لکھی ہونی چاہئے ؛

معرفت ۹۰۶

دفتر پرکاش - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۳ ماگھ سمت ۱۹۸۷

چھ کروڑ کو بچاؤ

نمبر (۲)

کرنے کو تو اچھوتوں نے یہ تحریک شروع کر دی۔ کہ ہم آدی دھرمی ہیں۔ ہندو نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آدی دھرم کا ساہتیہ۔ اتہاس اور سبھیتا کیا ہے؟ کوئی آدی دھرمی نہیں۔ جو اس کا جواب دے سکے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو کوئی جاتی یا دھرم۔ ساہتیہ۔ اتہاس اور سبھیتا کے بنا زندہ کیسے رہ سکتا ہے۔ اس لئے آدی دھرم کی ہستی تو نہ آج ہے نہ کل۔ کیونکہ یہ ایک فرضی ہستی ہے۔ اس کی پشت پر کوئی ساہتیہ نہیں۔ ہندو اہل حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو آدی دھرمی بن رہے ہیں آریہ جاتی کا ہی انگ ہیں۔ بالفرض محال ان کی اس دھارنا کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ وہ ہندوستان کے اصلی باشندے تھے۔ آریوں نے حملہ کر کے انہیں اپنے اندر جذب کر لیا۔ تو بھی ماننا پڑے گا کہ اب وہ آریہ جاتی کے ہی انگ ہیں۔ کیونکہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ ویدک سبھیتا کو اپنا چکے ہیں۔ جن لوگوں نے انہیں یہ پٹی پڑھائی۔ کہ تم آدی دھرمی ہونے کی بنا پر ہندو ہونے سے انکار کر دو۔ کیا آدی دھرمی اصحاب ان سے سوال کریں گے کہ جب تم اپنے تئیں مسلمان نہیں ہو۔ بلکہ تمہارے باپ دادا ہندو تھے۔ تو کیا تم اس بنا پر اسلام سے بغاوت کرنے کو تیار ہو؟ کہ ہم مسلمان نہیں ہندو ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں نے ہندوستان پر حملہ کر کے ہمارے بزرگوں کو اسلام کے اندر جذب کر لیا تھا اور کیا وہ دماغ میں اس قسم کا خیال تک بھی لا سکتے ہیں۔ کہ مسلمان اس سوال کا جواب ہاں میں دینے کو تیار ہوں گے۔ اگر وہ تیار نہیں۔ تو آدی دھرمی اپنے دل سے پوچھیں۔ کہ انہوں نے ایک ایسی تحریک کو کیوں جنم دیا۔ جو انہیں اپنی پوزیشن سے ہٹا کر خود غرض مسلمانوں کے دام میں پھنسا دیگی۔ اس تحریک کا نتیجہ کیا ہوگا؟ آدی دھرمی ہندو دھرم سے کٹ کر الگ ہو جائیں گے۔ اُن کا اپنا کوئی دھرم ہوگا نہیں۔ اس لئے مسلمان عیسائیوں کے لئے موقع ہوگا۔ کہ وہ انہیں اپنے مذاہب کی دعوت دیں۔ اور اسی حالت میں انہیں اس دعوت کو قبول کرنے کے سوائے چارہ نہ ہوگا۔ اور اس طرح آدی دھرم کے نام سے جو تحریک شروع کی ہے۔ اس کا انجام یہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے آبائی ویدک دھرم سے محروم ہو کر مسلمان عیسائی بننے پر مجبور ہونگے۔ اور وہاں جا کر ان کی جو حالت ہوگی۔ اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔

آدی دھرم کی تحریک کی تہ میں اتنا دھارمک جذبہ نہیں۔ جتنا سیاسی جذبہ ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ تحریک محض سیاسی چال سے جاری کی گئی ہے۔ تو اس میں مبالغہ کی کوئی بات نہ ہوگی۔ بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کی اکثریت بری طرح کھٹکتی ہے۔ وہ اس اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا ایک طریقہ تبلیغ ہے۔ اور بلاشبہ یہ بڑا زبردست طریقہ ہے۔ اور تبلیغ کی ہی طفیل ہے۔ کہ آٹھ۔ نو صدیوں کے عرصہ میں مسلمان ہندوستان کے اندر صفر سے سات کروڑ کی تعداد تک پہنچ گئے۔ لیکن اس طریقہ سے ہندوستان میں مسلمانوں کی ٹھوس اکثریت حاصل کرنا سالوں کا نہیں صدیوں کا کام ہے۔ لیکن وہ تو ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ہندوؤں کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کا ڈھنگ اختیار کیا ہے۔ اور اگر اس ڈھنگ میں انہیں کامیابی ہو گئی۔ تو چشم زدن میں چھ کروڑ اچھوت جو ہندو تہذیب میں پلے۔ اور ہندوؤں کا ہی انگ ہیں۔ ہندوؤں سے الگ ہو جائیں گے۔ محض اس وہم میں۔ کہ اُن کی مستقل علیحدہ پولیٹکل ہستی تسلیم کر لی جائیگی اور اس وقت اگر ہندوؤں کی تعداد اگر تئیس کروڑ ہے۔ تو وہ اس چال کے کارگر ہونے سے ۱۷ کروڑ رہ جائے گی۔ اور ہندوؤں کو جہاں سات کروڑ کی ایک اقلیت سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ وہاں چھ کروڑ کی دوسری اقلیت اُنکے گلے کا ہار ہو جائے گی۔ اور اُن کی عددی اکثریت کا آخر خاتمہ ہو جائیگا۔

یہ فرضی باتیں نہیں۔ ان کے عمل میں آنے میں کوئی زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ گول میز کانفرنس میں پنجاب کونسل کی سیٹوں کا جس طرح بٹوارہ ہو رہا ہے۔ اس میں اچھوتوں کے علیحدہ حقوق کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ پنجاب میں بیس لاکھ اچھوت ہیں۔ اور اچھوتوں سمیت ہندوؤں کی تعداد ۳۲ فیصدی ہے۔ لیکن جو کانسٹی ٹیوشن تجویز کیا جا رہا ہے۔ اس میں ہندوؤں کو اہم اقلیت ہوتے ہوئے صرف ۲۷ فیصدی نشستیں ملیں گی۔ وہ بھی اس صورت میں کہ سکھ ۲۴ فیصدی نشستیں منظور کر لیں۔ اگر وہ تیس فیصدی پر مصر رہے۔ جیسا کہ پنجاب کے مقتدر سکھ اصحاب نے وزیر اعظم اور سکھ نمائندگان کو تار دیئے ہیں۔ تو ہندوؤں کی نشستوں کی تعداد ۲۷ فیصدی سے بھی کم ہو جائے گی۔ لیکن معاملہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ ہندو نشستوں میں سے اچھوتوں کے لئے الگ نشستیں مخصوص کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور جو تجویز ہے کہ ۲۷ میں سے ہندوؤں کا حق محض ۱۴ ہی قرار دیا جائے۔ سوچئے۔ جس جاتی کے سو میں سے صرف ۱۴ نمائندے کونسل چیمبر میں موجود ہوں گے۔ اور اس کے مقابلہ میں تعداد کے لحاظ سے بہت کم سکھوں کے تیس یا چوبیس ہی سہی۔ اور اچھوتوں کے ۱۳ موجود ہوں گے۔ اس کی حیثیت ہی کیا رہ جائے گی۔ جس صوبہ میں ہندو اس وقت سب سے زیادہ اکثریت میں ہیں۔ وہ مدراس ہے۔ اور یہی صوبہ ہے۔ جس میں اچھوتوں کی تعداد سب صوبوں سے زیادہ ہے۔ ہندوؤں اور اچھوتوں میں نشستوں کا جو بٹوارہ پنجاب میں ہو رہا ہے۔ وہی مدراس میں ہوا۔ تو وہاں بھی عین ممکن ہے۔ کہ اچھوتوں اور غیر ہندوؤں کے بیچ میں ہندوؤں کی تعداد گھٹ جائے اسی طرح جس صوبہ میں ہندوؤں کی بھاری اکثریت ہے۔ وہاں بھی انہیں سیاسی طور پر نیچا دیکھنا پڑے۔

اس حالت میں ہندوؤں کی سیاسی اہمیت اس ملک میں ہی ان کے لئے سخت تشویشناک ہو رہی ہے۔ جو اُن کا اپنا ملک ہے۔ اور یہ صرف اس لئے ہے۔ کہ ہندو اپنی ہستی قائم رکھنے کی طرف سے بے پرواہ ہیں۔ سوراجیہ کی جنگ میں ہندو پیش پیش ہیں اُن کی قربانیوں کی تعداد کا کوئی دوسری قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن حالات بتلاتے ہیں۔ کہ ہندوستان کو ہندوؤں کی ان کوششوں کے طفیل جو بھی نیا کانسٹی ٹیوشن ملا۔ اس میں فائدہ میں وہ لوگ رہیں گے۔ جو نہ صرف اس تحریک سے الگ ہیں۔ بلکہ اس کی مخالفت میں اپنا سارا زور لگا رہے ہیں۔ اور اس طرح اس تحریک میں کامیابی بھی ہندوؤں کے لئے گھاٹے کا سودا ہوگا۔

ہندو جس طرز حکومت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کی بنیاد جمہوریت ہے۔ اور جمہوریت میں وہی فریق فائدہ میں رہ سکتا ہے جو تعداد میں زیادہ ہو۔ مسلمانوں نے اس راز کو خوب سمجھا ہوا ہے۔ اور اسی لئے وہ ان وسائل کو عمل میں لا رہے ہیں۔ جن سے ان کی تعداد بڑھے اور ہندوؤں کی گھٹے۔ لیکن مقابلہ پر ہندوؤں کو اس امر کی پرواہ نہیں۔ جو سیاسی دماغ کے ہندو ہیں۔ کانگرسی ہوں۔ یا لبرل۔ وہ تعداد کے معاملہ سے بے نیاز ہیں انہیں تو سیلف گورنمنٹ چاہئے۔ خواہ اس میں ہندوؤں کا مناسب حصہ ہو یا نہ ہو۔ رہے مذہبی خیال کے ہندو۔ ان کا معاملہ اور بھی نازک ہے۔ اُن کا دماغ اگر کسی طرف چلتا ہے۔ تو ایسے وسائل سوچنے کی طرف۔ جن سے ہندوؤں کی تعداد گھٹے۔ یہ جو چھ کروڑ اچھوت ہیں۔ یہ ان کے ہی گشتہ نگاہ ہیں۔ لیکن ان کی گھاتک کوششیں یہاں تک ہی محدود نہیں۔ جنہیں اُچ جاتی کے ہندو کہا جاتا ہے۔ اُن میں سے جو لاکھوں اپنے دھرم کو چھوڑ گئے۔ وہ ان ہی مذہبی ہندوؤں کی عاقبت نااندیشی کا پھل ہے۔ جاتی کی لاکھوں وِدھوائیں جو دھرمیوں کے ہاں جانے پر مجبور ہوئیں۔ وہ ہندو پنڈتوں کی ویوستھاؤں کا ہی پریام تھا۔ یہ تو وہ کوششیں ہیں۔ جو ہندو پنڈتوں نے ہندوؤں کی تعداد گھٹانے کے لئے اختیار کیں لیکن کیا کوئی شخص ان پنڈتوں کا ایک بھی ایسا طرز عمل بیان کر سکتا ہے۔ جو جاتی کی تعداد بڑھانے کے لئے اختیار کیا گیا ہو۔ اگر نہیں تو حالات ہی جب مسلمانوں کے موافق اور ہندوؤں کے غیر موافق ہوں۔ تو ہندوؤں کی بدقسمتی میں شبہ کی بات ہی کونسی رہ جاتی ہے۔

جب سیاسی مسلمانوں اور مذہبی مسلمانوں کی کوششیں ہندوؤں کی تعداد گھٹانے میں کامیاب ہو رہی ہیں۔ جب سیاسی ہندو لیڈر ہندوؤں کی تعداد کے معاملہ میں بے پرواہ ہیں۔ جب دھارمک ہندو نیتاؤں کا ہر ایک پریتن ہندوؤں کی تعداد گھٹانے میں مسلمانوں کا ممد و معاون ہے۔ تو اس حالت میں ڈومینین سٹیٹس سے ہندو جاتی کو کیا فائدہ؟ وہ تو زبان حال سے پکار رہی ہے

من از بیگانگاں ہرگز ننالم
با من آں چہ کرد آں آشنا کرد

بھلا ہو سوامی دیانند کا جس نے جاتی کو احساس

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر۔ شدھ صفا کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام ہے کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر ڈاکخانہ اڈہ گاڑیاں بالکل پاس ہے آزمائش شرط۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرایا ہے کہ وہ کس تیز رفتاری سے موت کے منہ میں دھکیلی جا رہی ہے۔ اور اس کے سمجھانا بن آریہ سماج کا۔ جو آریہ جاتی کو اس کی بھیانک ستھتی کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرا رہا ہے۔ آریہ سماج کا پروپاگنڈا اس غرض سے نہیں کہ کونسلوں میں آریہ جاتی کو کتنی نشستیں ملیں اور کتنی نہ ملیں بلکہ اس کی میں جو جذبہ کام کر رہا ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ ویدک سبھیتا۔ ویدک دھرم اور آریہ جاتی صفحہ ہستی سے معدوم نہ ہونے پائیں۔ اس کے لئے آریہ سماج نے جو اپائے بتائے ہیں۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ ہر ایک ویدک سبھیتا ابھیمانی اُن کو عمل میں لانے کا پریتن کرے۔ آریہ سماج نے بتایا کہ جاتی میں جنم پر نربھر کوئی اونچ نیچ نہیں۔ اگر کوئی اونچ نیچ ہے تو کرموں کی وجہ سے۔ اگر ایک برہمن کے گھر پیدا ہونے والا شرابی ہے۔ تو وہ پتت اور قابل نفرت ہے۔ لیکن اگر ایک چمار کا لڑکا دھرماتما ہے۔ تو وہ قابل عزت ہے۔ اگر آریہ سماج کے اس اُپدیش سے آریہ جاتی فائدہ اُٹھائے۔ تو جاتی کے کیریکٹر کا معیار دنوں میں بلند ہو سکتا ہے۔

آریہ سماج نے بتایا۔ کہ جو لوگ لالچ۔ دھوکا اور جبر سے اپنا دھرم چھوڑ گئے ہیں۔ انہیں اپنے دھرم میں آنے کے لئے سمنترت کیا جائے۔ اور جو لوگ واپس آنا چاہیں۔ اُن کے راستہ میں رکاوٹ پیدا نہ کی جائے۔

آریہ سماج نے بتایا۔ کہ جو لوگ آریہ جاتی سے بچھڑ کر دوسرے متوں میں چلے گئے ہیں۔ اُن کے لئے ہی ویدک دھرم میں واپس آنے کا موقعہ نہیں۔ ویدک دھرم منش ماتر کا دھرم ہے۔ اس لئے جو بھی منش اس دھرم کے فیض سے فیض یاب ہونا چاہے۔ اس کا کھلے دل سواگت کیا جائے۔

آریہ سماج نے بتایا۔ کہ بال بواہ نے جاتی کے اندر ودھواؤں کی تعداد خوفناک طور پر بڑھا دی ہے۔ اس لئے بال بواہ کو بند کر دیا جائے۔ تاکہ ودھواؤں کی تعداد بڑھے۔ نہ ان کی وجہ سے جاتی پر مصیبت آئے۔

آخری بات جو کسی سے کم اہم نہیں۔ آریہ سماج نے یہ بتائی ہے۔ کہ یہ جو چھ کروڑ اچھوت جاتی کے اندر نہایت بُری اوستھا میں رکھے گئے ہیں۔ انہیں اس اوستھا سے اُٹھا کر برابری کا درجہ دیا جائے۔ تاکہ وہ جاتی کو چھوڑنے پر مجبور نہ ہوں۔

آریہ سماج کی بتائی ان باتوں پر دستال آریہ جاتی اگر عمل کرنے کو تیار ہو جاتے۔ تو جہاں آریہ سماج کا آدرش جو ویدک سبھیتا کے دستار کا ہے سدھ ہو۔ وہاں ہندو عوام کو اپنے ہی ملک میں غیر تن کر نہ رہنا پڑے۔ لیکن اگر ہندو عوام نے قیمت پر خیال نہ کیا۔ اور خود غرض پنڈتوں۔ اور پادھوں کے دام میں پھنسے رہے۔ تو اس کا پھل

”پرکاش“ کی اپیل

اپنے ستائیسویں سال کے آرمبھ میں ”پرکاش“ نے اپنے پریمی منڈل سے اپیل کی۔ کہ پریمی منڈل متذکرہ سال میں ایک ہزار نئے خریدار بنا دے۔ ”پرکاش“ کے ہزارہا پریمیوں سے یہ اُمید کہ وہ منڈل کے ممبروں کی تعداد میں صرف ایک ہزار کا اضافہ کر دیں۔ کوئی بڑی اُمید نہیں۔ لیکن موقعہ یہ ہے۔ کہ اس اپیل کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپیل کو پڑھا ہی نہیں گیا۔ ورنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ ایسے پریمیوں کے ہوتے ہوئے جن میں سے ایک ایک درجنوں خریدار دیتا رہا ہے۔ اور دے سکتا ہے۔ نئے خریداروں میں محض برائے نام اضافہ ہو۔ اگر آریہ سماجی اس سچائی سے واقف ہیں۔ کہ کسی تحریک کی جان اس کا پریس ہے۔ تو ”پرکاش“ کی اشاعت بڑھا کر وہ ”پرکاش“ پر ہی احسان نہ کریں گے۔ بلکہ اپنی تحریک کو آگے لے جانے کے متعلق اپنا فرض بھی ادا کریں گے۔

ویدک دھرم پرچار پرتیک آریہ سماجی کا کرتویہ ہے۔ اور جو شخص ”پرکاش“ کا ایک خریدار بنتا ہے۔ وہ گویا کم از کم ایک شخص کو ویدک دھرم کا اُپدیش دینے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ پھر کیوں پرتیک آریہ سماجی نہ صرف خود خریدار بنے۔ بلکہ کم از کم ایک خریدار اپنے پریتن سے بنائے۔ دیکھیں آریہ سجن عموماً اور ”پرکاش“ کے پریمی خصوصاً اس اپیل کا کیا جواب دیتے ہیں؟

خریدار بناتے وقت چار روپیہ فی خریدار کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں تو اس سے جہاں خریدار کو دو آنے کی بچت ہوگی۔ وہاں اخبار جلدی جاری ہو سکیگا۔ (مینیجر)

جو ہوگا ظاہر ہے۔

بھارت میں۔ جو ابد الآباد سے ویدک تہذیب کا گہوارہ رہا ہے۔ اس تہذیب کے لئے کوئی ستھان نہ ہوگا اور سیاسی طور پر حالت یہاں تک پہنچ جائے گی۔ کہ جس ہندوستان کو اپنا دیش کہنے کا ہندوؤں کو ہمیشہ حق حاصل رہا ہے وہ غیر ہندوؤں کا دیش بن جائے گا۔

اس لئے ہندوؤ! چیتو!! اور اگر اپنی ہستی قائم رکھنا چاہتے ہو۔ تو سب سے پہلے چھ کروڑ اچھوتوں کو بچاؤ۔ جنہیں آدودھرم کے دروازے سے اسلام میں داخل کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔

ریاست سروہی آریہ سماج مندر بننے کی اجازت نہیں

راجپوتانہ کئی ایک چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا مجموعہ ہے۔ جن کا انتظام اُن کے اپنے فرماں رواؤں کے ہاتھ میں ہے۔ جنہیں اپنے علاقہ میں سیاہ و سفید سب کچھ کرنے کا اختیار ہے۔ اس قسم کے علاقہ میں آریہ سماج کا پرچار کرنا کتنا مشکل ہے۔ اس کا اندازہ لگانا کٹھن نہیں۔ خصوصاً اُس حالت میں کہ آریہ سماج میں اپنے کسی ادھیکار کے خلاف متفقہ آواز اُٹھانے کی پرورتی کم ہو رہی ہے۔

راجپوتانہ میں سروہی ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ آبو روڈ اسی ریاست میں واقع ہے۔ وہاں ملازمت کے سلسلہ میں بہت سے آریہ سماجی رہتے ہیں۔ انہوں نے وہاں آریہ سماج قائم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ نے اس سلسلہ میں رائے صاحب ہربلاس سردا ایم۔ ایل۔ اے۔ بابو گوری شنکر بیرسٹر ایٹ لا بابو جگراج گوپال گپتا انجینئر۔ اور شری ستیہ چاندکرن سارڈا بی اے ایل ایل بی کا ڈیپوٹیشن ریاست کے پرائم منسٹر کے پاس بھیجا۔ اور درخواست بھی کی۔ لیکن جواب وہی ڈھاک کے تین پات۔ پرائم منسٹر صاحب لکھتے ہیں:-

”آپ کے ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء کے پتر کے جواب میں افسوس ہے۔ کہ ریاست کی طرف سے آپ کی سوسائٹی کو آبو روڈ میں آریہ سماج مندر بنانے کے لئے زمین کا قطعہ نہیں دیا جا سکتا۔“

کیوں نہیں دیا جا سکتا؟ کیا آبو روڈ میں ہندو مندر نہیں۔ کیا وہاں مسلم مساجد نہیں؟ اگر ہیں۔ تو آریہ سماج مندر بننے میں ریاست کو کیا خطرہ ہے؟ یا آریہ سماج کی کمزوری کا ناجائز فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ اگر آبو روڈ میں مسجد کی ضرورت ہوتی اور مسلمان وہاں مسجد کے لئے درخواست کرتے۔ تو کیا وزیر اعظم یہی ٹکا سا جواب دیتے؟ جو انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ کو دیا ہے۔ اگر دیتے تو کیا وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اسلامی دنیا میں اُن کے اس جواب کے خلاف کس قسم کا خوفناک آندولن ہوتا؟

دربار سروہی کو اپنے اس فیصلہ پر جو بیسویں صدی میں یقیناً برداشت نہیں کیا جا سکتا پھر غور کرنا چاہئے۔ اور اپنی پرجا کے دھارمک مطالبہ کو اس بیدردی سے نہ ٹھکرانا چاہئے کہ ہندوستان بھر کے آریوں کو اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنی پڑے۔ راجپوتانہ پرتی ندھی سبھا کو اس معاملہ کو اس جواب کے ساتھ ختم نہ سمجھ لینا چاہئے۔ اور سروہی دربار پر برابر زور ڈالنا چاہئے۔ کہ وہ آریہ سماج مندر کے راستہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

سچیت ہونے کا وقت

مردم شماری کے متعلق سچیت ہونے کا یہی وقت ہے۔ ابتدائی کاغذات تیار کئے جا رہے ہیں جو آریہ بھائی مردم شماری کے متعلق ڈیوٹی اپنے ذمہ لیں۔ وہ پٹواری سے معلوم کریں۔ کہ گھر گھر کے کس دن اندراج ہونگے۔ مقررہ دن پر وہ پٹواری کے ساتھ رہ کر گاؤں کے آریوں کے متعلق ٹھیک اندراج کرائیں۔

جن دیہات میں شدھ ہوئے آریوں کی رہائش ہے۔ وہاں اس احتیاط کی زیادہ ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ان آریوں کو جو پہلے میگھ تھے۔ شمار کنندے آریہ کی بجائے میگھ لکھ دیں۔ اس وقت آریہ سماج اگر چوک گیا۔ تو اس کی اصلاح دس سال تک نہ ہو سکیگی۔ اس لئے آریوں کو دس پندرہ دن اس کام کے اَرپن کر دینے چاہئیں۔

رنگیلا رشی

باوجود کسی دوسری جگہ آریہ سارودیشک سبھا کا پروٹسٹ اور آریہ سماج چاؤڑی بازار کا پرستاؤ پڑھیں گے۔ غیر ذمہ وار سناتنیوں نے رنگیلا رشی شائع کر کے ہندو سنگٹھن کی تحریک کو تباہ کرنے کا ایک نہایت قابل نفرت قدم اُٹھایا ہے۔ چونکہ اس شرانگیز چیتھڑے کا مصنف سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا لاہور کا کوئی مہوپدیشک ہے اس لئے سناتن دھرم پرتی ندھی کو اپنی پوزیشن صاف کر دینی چاہئے۔ کہ وہ اس شرارت کو اپناتی ہے۔ یا اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے۔ تاکہ آریہ سماج کو معلوم ہو جائے۔ کہ یہ شرارت مصنف کی اپنی حماقت کی اُپج ہے۔ یا سناتنیوں کی قائمقام سبھا بھی اس میں شامل ہے۔

مانتری بھاشا کے حق میں جذبہ

لاہور کی آل ایشیا مہیلا کانفرنس میں ایک جاپانی مہیلا نے یہ کہہ کر عجیب جذبہ پیدا کر دیا۔ کہ میرے ملک میں انگریزی تقریر کرنا ضروری نہیں۔ یقینی ہوا کہ اس کے بعد ایران۔ افغانستان۔ دکن

بگڑی ہوئی دان پرنالی

آریہ سماج نے ہندوؤں کی توجہ بارہا اس طرف دلائی ہے کہ تمہاری دان پرنالی بگڑی ہوئی ہے - لیکن ہندو جاتی کے پنڈت پادھوں نے ہمیشہ آریہ سماج کی مخالفت کی۔ اب حالت یہ ہے۔ کہ خود انہیں بھی اس سچائی کا احساس ہونے لگا ہے - چنانچہ ایک پوراننک سہیوگی لکھتا ہے :-

"لوہڑی کے تہوار پر ہا مانگنے والوں کی بھرمار تھی۔ چھوٹے بچے نہ تھے بڑے بڑے نوجوان - جن کے متعلق سب کو معلوم تھا۔ کہ یہ اس روپیہ کو شراب پینے اور رات کو جوا کھیلنے میں صرف کریں گے - ان لوگوں کو ہندوؤں نے دان دیا۔ روپیہ تقسیم کیا - ابھی شام نہ ہوئی پائی تھی کہ یہی لوگ شراب پیکر انہی کے سامنے پھر سے آئے - مگر افسوس! دانیوں کو ذرا بھی شرم کا احساس نہ ہوا"۔

لوہڑی کے تہوار کا دان تو ایک معمولی دان ہے - تیرتھوں پر جو لاکھوں روپیہ کا دان ہوتا ہے اور جس بے دردی سے تیرتھوں کے پنڈے اس دان کا استعمال کرتے ہیں - اس پر غور کیا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - کیا ہمارا پورانک سہیوگی اس پنڈے ادھار ہی دان لینے والوں اور دان روپیہ کو دھیان میں لگانے والوں کے خلاف بھی آواز بلند کرے گا - اور اپنے دوسرے سہیوگیوں کا اس دھرم کاریہ میں سہیوگ حاصل کرے گا؟ اگر پورانک پریس ہندوؤں کی دان کی بگڑی ہوئی پرنالی کے سدھار کا بیڑا اٹھائے۔ تو پروپیگنڈا کے ذریعہ ہندو جاتی کی کئی مشکلات کا حل کر سکتا ہے ؛

مسلم علماء اور ساردا ایکٹ

ساردا ایکٹ یعنی بل انسداد شادی صغرسنی کے محرک نے اسے ہندوؤں کے لئے بنایا تھا لیکن جیوڈیشل کمیٹی کے مسلمان ممبروں کی تحریک پر سارے ہندوستان کو اس کے دائرہ اثر میں لے لیا گیا۔ اس بل کے پاس ہو کر قانون بننے سے مسلم علماء کی پوزیشن بہت عجیب بن گئی ہے - وہ یہ بھی نہیں کہتے۔ کہ اسلام شادی صغرسنی کی تائید کرتا ہے - اور نہ شادی صغرسنی کے انسداد کی جو قانونی تدبیر اختیار کی گئی ہے - اسے تسلیم کرنے کو بھی تیار ہیں - چنانچہ ان لوگوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ کہ قانون نافذ ہو چکا ہے لیکن حکومت چشم پوشی کی پالیسی پر عمل پیرا ہے - جسے علماء اپنی کامیابی پر محمول کر کے اس کی تنسیخ کے درپے ہیں - لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ مسلمان مستورات کو جن پر اس قانون کی تنسیخ اثر انداز ہوتی ہے۔ علماء کی مخالفت منظور نہیں - انہوں نے علماء کے خلاف وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ اس قانون کو نہ کلیتہً منسوخ کیا جائے نہ مسلمانوں کی حالت میں ہی معطل کیا جائے - اس قانون کا اثر ہم عورتوں پر پڑتا ہے - ہمارے معاملہ میں علماء کا کیا تعلق ؟

گورنمنٹ قانون کا عمل درآمد کچھ عرصہ کے لئے معطل کر دے - تو اور بات ہے - لیکن یہ امید تو پہلے بھی نہ تھی۔ کہ اس مفید عام قانون کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ لیکن اب جبکہ مسلمان مستورات اس کی حمایت پر کھلم کھلا اتر آئی ہیں - تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کی منسوخی پر غور کرنے کی ضرورت سمجھی جائے ؛

ذات لکھانے کی مجبوری نہیں

ریاست جموں و کشمیر کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں ذات لکھانے پر کوئی شخص مجبور نہیں - لیکن اس حکم کے خلاف یہ غلط فہمی پھیلائی گئی۔ کہ اس قسم کا کوئی اعلان نہیں ہوا۔ لیکن تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تردید بے بنیاد ہے - کمشنر مردم شماری کی طرف سے جو ہدایات نمبر ۲ شائع ہوئیں

آریہ جاتی کا بسنت یا بس انت

۳۶۰ دن کا ایک اور سال گذر گیا - اور پھر بسنت کی آمد آمد ہے - وہ بسنت جو ہر ایک جاندار میں نئے جیون کا سنچار کرتا ہے۔ شکتی اور پشٹ بخشتی ہے۔ نہیں - رکتش بنسپتی کے اندر بھی بسنت میں نیا ودوان خون کام کرتا معلوم ہوتا ہے جس جاتی کے بھائیوں پر بسنت آتی ہے - سمجھو اس جاتی پر جیا آئی - پر نتو آتی انہیں پر ہے۔ جن کے اندر جیون شکتی کا انت نہ ہو چکا ہو - آریہ جاتی پر اس کے زوال کے بعد سے سینکڑوں بسنتیں آ چکی ہیں لیکن اس جاتی کے لئے ان کا آنا نہ آنا ہمیشہ ایک برابر رہا۔ بسنت اس کے اندر جیون کی روح پھونک نہ سکا - اور اس کی مردنی۔ بس انت نہ ہوا۔ حالت نزع میں بھاری غذائیں بھلا کوئی لابھ پہنچا سکتی ہیں ؟ بسنت ایک بھاری غذا ہے جسے تندرست معدہ ہی ہضم کر سکتا ہے - بستر مرگ پر دراز مریض کو قدرت کی بسنتی تبدیلی سے کیا لابھ ؟ جب وہ آنکھ بھر کر اسے دیکھنے کی شکتی بھی نہیں رکھتا ؛

آریہ جاتی اگر بسنت کا لابھ اٹھانا چاہتی ہے۔ تو اسے رنگ شیا کو چھوڑنا ہوگا۔ ٹانگوں کے بل قدرت کی اس تبدیلی کو دیکھنے کے لئے میدانوں میں جانا ہوگا۔ جہاں کی بسنتی بہاریں آنکھوں سے اتر کر دلوں کو طراوت دینے کی عجیب شکتی ہے ؛

اتہاس بتاتا ہے۔ کہ مہابھارت کے جنگ کے بعد آریہ جاتی کی بسنت کا بس انت شروع ہو گیا۔ یہ جاتی ابھی تک زندہ ہے - تو ان قربانیوں کی بدولت۔ جنہوں نے بسنت کے قدرتی جیون سنچار کی عدم موجودگی میں اپنا شدھ خون جاتی کی رگوں میں ڈالا - اور خود امر ہو گئے ؛

کون نہیں جانتا۔ کہ حقیقت کے بلیدان کا اس قسم کے بلیدانوں میں خاص درجہ ہے۔ حقیقت محض بچہ تھا - دھمکی اور لالچ کے جال میں اگر وہ آ کر اپنے دھرم کو چھوڑ دیتا - تو یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوتی - لیکن پرماتما نے اسے جاتی کے جسم کے اندر نیا جیون سنچار کرنے کے لئے بسنت کا قائم مقام بنایا تھا - اس نے کوئی پرلوبھن کوئی خوف۔ کوئی دھمکی کسی پرکار گرنہ ہو سکی - اور وہ اپنی جان دے کر اپنی جاتی کے اندر جان ڈال گیا ؛

پنڈت لیکھرام کی قربانی بسنت کی تازہ قربانیوں میں سے ہے۔ عیسائیت اور اسلام میں آریہ جاتی کے خاتمہ کی گویا سازش کر رکھی تھی رشی دیانند نے بسنت روپ ہو کر اس ختم ہوتی جاتی کے اندر زندگی کی روح پھونکنا کام

رشی کے انیہ بھگت پنڈت لیکھرام نے اپنے گرودیو کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے اپنی زندگی جاتی کی سیوا میں اپن کر دی۔ متعصب مسلمانوں کو پنڈت جی کا یہ پدیتن ایک آنکھ نہ بھایا - اور شدھی کی آڑ میں ایک قاتل ان کے پیچھے لگ گیا جس نے آخر نمک حرامی کر کے موقعہ پا کر ایک ظالمانہ خنجر پنڈت جی کے پیٹ میں اتار دیا ؛

ظالم قاتل نے سمجھا کہ پنڈت لیکھرام کو بیچ بچاؤ تک ختم کرنے کے ساتھ اس نے اس تحریک کا بھی خاتمہ کر دیا - جو آریہ جاتی کو اسلامی بھیڑیے کے چنگل سے بچانے کے لئے جاری کی گئی تھی لیکن کون نہیں جانتا۔ کہ پنڈت لیکھرام کی شہادت وہ رنگ لائی ہے جسکی سازش کرنے والوں کو بھی دست تاسف ملنے کے سوائے چارہ نہ ہوگا ؛

پنڈت لیکھرام کی شہادت کا پھل تھا کہ تحریک شدھی کو چار چاند لگ گئے - پہلے انفرادی طور پر شدھیاں ہوتی تھیں تو سوامی شردھانند کے ہاتھ میں آ کر اس تحریک نے اجتماعی شدھیاں کرنی شروع کر دیں - اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ہزاروں کی تعداد میں ملکانے راجپوت اور دوسرے لوگ شدھی کے دروازہ سے گذر کر اپنے قدیم ویدک دھرم میں داخل ہونے شروع ہو گئے یہ بڑھتی ہوئی کامیابی مخالفوں کی ناکامیابی کا کھلا ثبوت تھا وہ اسے برداشت نہ کر سکے - اور دنیا نے دیکھ لیا کہ انکی یہ بوکھلاہٹ پھر ایک بار قاتل کی شکل میں ظاہر ہوئی - اور آریہ جاتی کے اندر زندگی کی روح پھونکنے والے سوامی شردھانند نشانہ گولی بنا گئے - سوامی شردھانند جی کا جسم بیماری نشتروں سے اور زخمی ہو گیا - لیکن ان کی شہادت نے آریہ جاتی کے نئے مذہبی زندگی بخش کام کیا - جو پرانوں کی حالت میں بسنت کرتی ہے ؛

ویر رام چندر کی شہادت بھی بسنت کی ہی شہادت ہے - نام دھاری جیوتوں نے سمجھا کہ ریاست میں دلت ادھار کا کام بند کیا جا سکتا ہے تو رام چندر کا خاتمہ کر دینے سے - لیکن پتا گیا - رام چندر کیا مارے گئے۔ دلت ادھار کا ریاست میں گویا دروازہ کھل گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ساری ریاست جموں میں نام کو بھی کوئی میگھ نہیں۔ جو شدھ نہ ہو چکا ہو - میگھ ہی کیا - دوسری جاتیوں کے دلت بھی شدھ ہو کر آریہ جاتی میں اس کا اتحاد ہو رہا ہے میں جو راجپوتوں کو پایا بسنت یہ ٹھیک سچائی ہے۔ کہ خون کی کمی خون کے پہنچانے سے پوری کی جا سکتی ہے - ایسی مثالیں ہیں کہ کمی خون کے مریضوں میں تندرست اشخاص کا خون داخل کر کے انہیں بچا لیا گیا ہے ؛

۵۹۲

کیا آنکھوں کا علاج ڈاکٹری اچھا ہے یا دیسی

کم کرنا چاہئے کچھ کہتا ہے۔ مگر تیرہ صدی کے لاعلاج مریض بھی دس بارہ دن کے استعمال سے آرام پا گئے۔ بکروں کے کئی آپریشن ہونے پر بھی ناکامی ہوئی ہماری دیسی دوائی سے ہی شفایاب ہوئے ایسی مثالیں ہم پرکاش، آریہ ویر، آریہ گزٹ وغیرہ میں پیش کر چکے ہیں۔ کئی ڈاکٹر تو قائل ہو گئے ہیں۔ مثال کے طور ڈاکٹر بودھراج جی پردھان آریہ سماج پنڈی گھیب فرماتے ہیں - کہ میں آپ کے سرمہ امرت جیوتی کو مفید سمجھ کر اپنے سب مریضوں کو لگا رہا ہوں۔ چند دن ہی دنوں میں اس نے جادو کا اثر دکھایا ہے - ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے مثلاً ککرے، دھند، پڑبال، جالا، پیچ، پانی بہنا۔ نیا موتیا بند اور پھولا وغیرہ۔ یہ سرمہ بچے، بوڑھے سب کے لئے مفید ہے قیمت بھی تو دس روپے تولہ ہے اور ایک روپیہ میں چھ ماشہ کی شیشی بھی ملتی ہے۔

پنڈت دیدیہ برت ویدیہ - امرت اوشدھالیہ ڈیرہ غازی خان

بسنت کا کام براہمنوں کی رگوں میں نشاۃ ثانیہ پیدا کرنا ہے۔ پرنتو اس کا جادو سوسنتا شردھا پر ہی چل سکتا ہے۔ روگی شریروں کے لئے دوسرے سوستھ شریروں کے خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ آریہ جاتی روگی اوستھا میں تھی۔ بسنت کا قدرتی عمل اس کے لئے کارگر ہونا مشکل تھا۔ اس کے لئے سوستھ شریروں کے خون کی ضرورت تھی۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ہمارے بھاگیہ سے ایسے ویر پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اپنا خون اس مقصد کے لئے پیش کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ خود امر ہو گئے۔ اور جاتی میں نیا جیون ڈال گئے۔

رشی دیانند۔ پنڈت لیکھرام۔ سوامی شردھانند۔ اشیا دی اور گنت ینگ کے شہید ہیں۔ جنہوں نے سرت پر آریہ جاتی کی مردہ رگوں میں اپنے رکت کا سنچار کیا۔ جس سے جاتی کے اندر زندگی کی نئی روح پیدا ہو گئی۔ پیشتر اس کے کہ بسنت کے ردّو بدل کا قدرتی طریقہ آریہ جاتی کی حالت میں کارگر ثابت ہو۔ ضرورت ہے۔ کہ ایسی شخصیتیں میدان میں آئیں۔ جو اپنے رکت سے جاتی کو اس اوستھا میں پہنچا دیں۔ کہ وہ قدرتی طریقہ سے جیون کی شکتیوں کو ہضم کرنے اور دھارن کرنے کے قابل ہو جائے۔ آریہ جاتی کا شمار زندوں میں اس وقت ہوگا۔ جب اس کی دھارمک سبھا چک پر رونق اور ہر قسم کی مشکلات کا انت ہو جائے گا۔ اور اس پر بسنت قدرتی طور پر آنی شروع ہو جائے گی۔ اور جب اس کا ہاضمہ تیز ہو کر سب کو ہضم کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ یہ وہ حالت ہوگی۔ جب ہم کہہ سکیں گے کہ آریہ جاتی پر بھی بسنت آتی ہے۔ ورنہ کہنا پڑے گا۔ کہ جاتی کا بس انت ہے ؛

ہندوؤں کی گراوٹ

مرزا پور کی عدالت میں ایک اہیر نے اپنی استری اور اس کے پتا پر اس بنا پر مقدمہ دائر کیا۔ کہ اس کی استری کو اس کے ساتھ روانہ نہیں کیا جاتا۔ جواب دعوے میں مدعا علیہ نے تسلیم کیا۔ کہ میں نے اپنی لڑکی کو اس کے سسرال میں روانہ نہیں کیا۔ لیکن اس کی وجہ ہے اور وہ یہ کہ مدعی بکری پونیت پینے کی وجہ سے جاتی سے خارج کیا جا چکا ہے۔ اگر میں اپنی لڑکی کو اس کے ہاں بھیجوں۔ تو میں بھی برادری سے خارج کیا جاؤں گا۔ عدالت نے اس فضول عذر کو تسلیم نہ کرتے ہوئے ڈگری مدعی کے حق میں دے دی۔ اور اس طرح مقدمہ کا خاتمہ ہوا۔

مندرجہ بالا بیان دلیل ہے اس بات کی کہ ہندو جاتی اپنی خوراک سمجھتا ہے کس درجہ گر چکی ہے کہاں تو وہ وقت کہ گئو بہت تیاگ کرنے والوں کو پراشچت کیا جاتا تھا۔ اور کہاں یہ کہ ایک ہندو کا اس کی ہندو برادری اس اپرادھ میں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور (گورودت بھون)

پرچار سوچنائیں

پرچار۔ پرچار کا کیشتر دن بدن وسیع ہو رہا ہے۔ دیہاتوں میں مانگ بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ مگر اپدیشک تو ہمارے پاس کافی نہیں۔

ویدپرچار میں ضرورت کے مطابق دھن آتا نہیں پچھلے ماس روہتک ضلع گوردا سپور میں شری ایشور داس جی کے ادیوگ سے ۷ روز پرچار ہوا۔ سوامی جی کو دن میں چار پانچ گھروں میں دو دو گھنٹہ پرچار کرنا پڑتا تھا۔ اور رات کو کتھا۔ جس کا پرینام یہ نکلا کہ گاؤں میں آریہ پتری پاٹھشالہ قائم ہو گئی ؛

۲۔ ریاست کپورتھلہ کی تحصیل سلطان پور لودھی کے گاؤں ٹبہ میں مہاشہ سنت رام جی اپدیشک کے پرچار سے آریہ سماج ٹبہ تیار ہو گئی ہے۔ اور سالانہ جلسہ کی تیاری ہو رہی ہے

۳۔ ضلع لاہور میں کوریاں گاؤں کی سماج نے اپنا اتسو کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

۴۔ آریہ سماج قادیان کئی برس سے شتھل ہو رہی تھی۔ پنڈت لچھمن جی اپدیشک اور مہاشہ ہنسراج جی اپدیشک نے سات روز پرچار کیا۔ سماج میں نیا جیون آ رہا ہے۔ اور انہوں نے ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ اتسو کی تاریخیں رکھی ہیں۔ اسی طرح سری گوبند پور سماج نے بھی کئی برسوں کے بعد اپنا اتسو ۲۷-۲۸ فروری کے لئے نیت کیا ہے ؛

ویدپرچار فنڈ۔ کی رفتار ابھی تسلی بخش نہیں۔ آریہ سماجوں کو اس طرف خاص دھیان دینا چاہئے ؛

اتسو۔ سلطان پور لودھی (کپورتھلہ) کی سماج کا اتسو۔ پچھلے سپتاہ بڑے اتساہ سے منائے گئے۔ مگر اس میں شری سوامی ستیانند اور ٹھاکر جی نے اتسو سے ۷ روز پہلے کتھا کی۔ اس اتسو کے موقع پر رئیس بہادر لالہ موہن لال جی نے بڑا بھاری یگیہ رچایا۔ جس میں قریباً تین ہزار استری پرش سہبھوج میں شامل ہوئے سلطان پور لودھی کے اتسو پر بڑا اتساہ پایا جاتا تھا۔ آریہ نوجوانوں اور سبھا سدوں نے پرچار کے کاریہ کو سہایتا دینے کی پرتگیا کی ؛

آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کا کاریہ اب شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی کو سونپا گیا ہے۔ پنڈت جی بڑے اتساہ سے گراہک بڑھانے اور پترکا ویدک بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ آریہ کمار شکشا ایڈیشن شندھرانتری کے موقع پر بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ اور یہ پرچہ پڑھنے کے قابل ہوگا۔ قیمت فی پرچہ ۸ آنہ ہوگی سماجوں کو چاہئے کہ اس انک کو پرچار اور وقت بانٹنے کے لئے ابھی سے آرڈر بھیج دیں ؛

آریہ مسافر فروری ماس کا پرچہ شہیدی انک ہوگا۔ جس میں خاص مضامین ہوں گے بہ رنگی تصویریں بھی ہوں گی ؛

نئی آریہ سماجیں۔ پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن کے ادیوگ سے ضلع ڈیرہ غازی خان کے علاقہ سنگھڑ میں دو نئی سماجیں سحابت ہوئی ہیں ؛

(۱) بٹی قیصرانی (۲) غازی ؛

ٹھاکر دت شرما وید منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ؛

گورکھا فوج کے آریہ سماج مندر بہادر آباد کی بے حرمتی پر اظہار رنجی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۱ء میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا :-

"آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا یہ اجلاس گورکھا فوج کی اس نامناسب خلاف انصاف بلاوجہ اور خلاف قانون کارروائی پر بڑے زور کے ساتھ غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جو اس نے ۲۲ دسمبر ۱۹۳۰ء کو کپتان گف کے زیر کمان بہادر آباد آریہ سماج مندر کو اپوتر کرنے سماج کے کاغذات جلانے اور اوم کا جھنڈا اجاڑ پھینکنے میں کی ہے۔ اسی پر اکتفا نہ کر کے آریہ سماج کے دو ممتاز احباب یعنی پنڈت رام لال شرما آپ منتری آریہ سماج بہادر آباد اور چوہدری گھنشام سنگھ جی پردھان آریہ سماج رڑکی ضلع سہارنپور پر بغیر کسی ترغیب اشتعال اور وجہ کے خلاف انسانیت اور وحشیانہ طریق پر حملہ کیا گیا۔ اور انکے جسموں کو چوٹیں لت پت کر کے انہیں ہر گنگا میں غوطے دلائے گئے ؛

یہ سبھا گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ صوبجات متحدہ اور فوجی حکام سے التجا کرتی ہے کہ اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ اس معاملے کے متعلق فوری کارروائی کی جائے۔ اور مجرموں کو عبرت انگیز سزا دی جائے تاکہ ہندوستان بھر کے آریہ سماجوں میں جو گہری بے اطمینانی اور وسیع ناراضگی پھیلی ہوئی ہے اسے دور کیا جا سکے" (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور) ؛

پنجاب مرکزی یتیم خانہ لاہور

پنجاب اناتھ رکشنی سبھا کے آدھین راوی روڈ پر مشہور پنجاب مرکزی یتیم خانہ ہے جو مناسب ذمہ دار ہاتھوں میں بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس کی سمت ۱۹۸۶ کی رپورٹ جو ہمیں موصول ہوئی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ ہندو جس کے دل میں اناتھ بچوں کے لئے درد ہے۔ اس کا مطالعہ کرے۔ اناتھ آلیہ اپنے پر مسدہ مکان واقع سنت نگر راوی روڈ میں ہے۔ جو لالہ سالگ رام بجاج کا دان دیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مکان اور کھولیاں اناتھ آلیہ نے حاصل کی ہیں ؛

رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ خاتمہ سال پر اناتھ آلیہ میں ۵۸ لڑکے اور ۱۵ لڑکیاں پرورش اور شکشا پاتی تھیں ؛

اس اناتھ آلیہ کی بھاری خوبی ہے کہ لڑکوں کو روزی کمانے کے قابل بنایا جاتا ہے کئی لڑکے سکولوں میں شکشا پاتے ہیں۔ کئی بڑھئی کا کام کئی جلد سازی۔ کئی کپڑا بنائی کا کام سیکھتے ہیں۔ اور کئی بینڈ بجانے میں ماہر ہیں ؛

برہمچاریوں کے بھوجن اور دستر کا معیار زیر رپورٹ سال میں خاص ترقی ہوتی ہے ؛

اناتھ آلیہ کے پاس کوئی مستقل سرمایہ نہیں۔ اس کا خرچ دانی سجنوں کے دان سے ہی چلتا ہے۔ سال زیر رپورٹ میں اناتھ آلیہ کی آمدنی ۱۷۶۷۵ روپیہ ہوئی اور خرچ ۱۲۶۱۴ روپیہ ہوا۔ اس طرح اناتھ آلیہ فنڈ میں خاتمہ سال پر ۵۰۸۸ روپیہ کی بچت ہوئی پرنتو اس میں زیادہ تر روپیہ بلڈنگ فنڈ کا ہے ؛

اناتھ آلیہ کے پردھان مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرکاش۔ ادھشٹھاتا سوامی سوتنترانند جی مہاراج اور سکرٹری پنڈت ہیرانند جی ممبر بورڈ امرت دھارا ہیں۔ ان سجنوں کی دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ کہ اناتھ آلیہ کو آریہ (ہندو) حلقوں میں خوب ہردلعزیزی حاصل ہے یہی وجہ ہے۔ کہ اس اناتھ آلیہ کے دانیوں کی فہرست جو رپورٹ میں دی گئی ہے۔ بڑی لمبی ہے۔ تاہم اناتھ آلیہ کی ضروریات بہت ہیں۔ اکتیس ہزار روپیہ دستانوں کو ضرورت کے مطابق مکمل کرنے کے لئے چاہئے۔ پھر کچھ مستقل سرمایہ بھی ہونا چاہئے۔ اس لئے آریہ ہندو جاتی کو اس مرکزی یتیم خانہ کی امداد کھلے دل سے کرنی چاہئے۔ تاکہ جاتی کے وہ لال جو والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانے سے مٹی میں مل گئے تھے۔ جاتی کی گود میں پرورش پا کر پھر سے چمکنے کا موقعہ حاصل کر سکیں تمام

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

ریاست پدوکوٹہ کی کونسل میں دیوداسی سسٹم کے بند کرنے کے متعلق پرستاؤ جب اپسنت ہوا تو کونسل میں ایسے بہادر بھی نکل آئے۔ جو اس پرستاؤ کی مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ ایک صاحب نے کہا۔ کہ اگر آج دیوداسی سسٹم کو دور کرنا منظور کیا جائے گا۔ تو کل یہ رزولیوشن پیش کر دیا جائے گا۔ کہ پجاریوں کے سسٹم کو ہٹا دیا جائے۔ اور پھر سرے سے پوجا کو ہی ہٹانے کا پرستاؤ آجائے گا۔ چہ خوب!

ایک شاستری صاحب اٹھے۔ اور فرمایا۔ کہ اس سسٹم کے دور کرنے سے نہ گورنمنٹ کا فائدہ ہے نہ پبلک کا۔ نہ ہی دیوداسیوں کا تو فائدہ ہے۔ کہ وہ عصمت فروشی کی زندگی گذارنے سے بچ جائیں گی اور اگر گورنمنٹ کی پرجا اور پبلک کا ایک حصہ بدشعاری کی راہ سے ہٹ کر نیک شعاری اختیار کرے۔ تو شاستری صاحب مانتے ہیں۔ کہ اس میں گورنمنٹ اور پبلک کا فائدہ نہیں۔ کیوں نہیں؟ گورنمنٹ اور پبلک کا فائدہ ہے۔ البتہ شاستری صاحب کا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس سسٹم کے رہتے ہیں اُن کی کئی نیچ لعابہ ناٹکی کی پدری آمدنی ہوگی

مسلمانوں کی قبر پرستی کی کہانیاں بڑا لطف دے جاتی ہیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب ایک کہانی بیان کرتے ہیں "ہمارے پڑوس میں ایک ہندو عمر رسیدہ ڈاکٹر ارجن داس ہیں۔ اُن کا بیان ہے۔ کہ میں ایک زمانہ میں حصار میں انچارج ہسپتال تھا۔ میرا ایک کتا تھا۔ جسے منگل کہتے تھے وہ مر گیا۔ تو بھنگی نے اُسے ہسپتال کی گراؤنڈ میں دفن کر دیا شدہ شدہ مشہور ہوا۔ کہ یہاں منگل سائیں دفن ہوا ہے۔ پس پھر کیا تھا۔ مٹھائیاں اور ریوڑیاں چڑھنے لگیں۔ مجھے غصہ آیا میں نے اُسے زمین سے برابر کرا دیا۔"

وہ کوئی اور زمانہ ہوگا۔ اگر آج کا زمانہ ہوتا جبکہ مسلمانوں میں بیداری آچکی ہے۔ تو تحفظ ناموس مزار سائیں منگل کے نام سے وہ شور بلند ہوتا۔ کہ ڈاکٹر ارجن داس کو از سر نو مزار کھڑا کر دینے کے سوائے چارہ نہ ہوتا؛

پنڈت گنیش دت کے بھائی دروازہ کے مٹھ کے مقابلہ میں سنتھان میں آنند' نام کا جو نیا پورانک مٹھ بنایا گیا ہے۔ اس کے مٹھ آدھیش نے غالباً ہنگ کے ترنگ میں آریہ سماج پر الزام لگا دیا۔ کہ یہ عیسائیت کا پرچار کرتا ہے۔ جب بھنگ کا نشہ ہرن ہوا۔ تو تشریح کرنے کے لئے اٹھا ہے؛

"کون کہتا ہے۔ آریہ سماج نے عیسائیت سے جنگ نہیں کیا۔ لیکن آریہ سماج کی درس گاہوں سے کیا مطلب۔ دہلی تو یونیورسٹی کے مقررہ کورسوں میں سے عیسائیت کو کوئی خارج نہیں کر سکتا۔"

سناتن دھرم سکولوں میں جو کورس پڑھائے جاتے ہیں اُن کے متعلق یونیورسٹی سے کیا عہد نامہ ہو چکا ہے۔ کہ جو بات پورانک مٹھ آدھیش چاہیں۔ اُن سے خارج کر دیں گے۔ یا اُن سکولوں کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے نہیں۔ ہندو یونیورسٹی سے ہے؛

مرزا غلام احمد گوناگوں صفات کا مجموعہ تھے۔ کسی صاحب نے اہل حدیث، کے کالموں میں قادیانی مشن سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے گذارش کی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے نسب پر بھی روشنی ڈالیں۔ کیونکہ جس طرح مرزا صاحب کی ذات والا صفات مجموعۃ الامراض تھی۔ اسی طرح مجموعۃ الانساب بھی تھی۔ جس قوم یا نسب میں آں جہانی نے ذرا سی بھی کوئی بڑائی دیکھی۔ اسی میں اپنا کنکشن ملا دیا ہے؛

سوال اہم ہے۔ لیکن اس کا نہایت مختصر حل مولانا ثناء اللہ نے پیش کر دیا ہے اور حل بھی خود مرزا صاحب کی زبانی۔ چنانچہ مرزا صاحب درثمین میں اپنا حسب نسب خود ذیل کے ایک ہی شعر میں بیان کر گئے ہیں ؎

میں کبھی آدم۔ کبھی موسیٰ۔ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں۔ نسلیں ہیں میری بیشمار

حدیث میں کس خوب صورتی سے نیک سچائی کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسان کے تین ساتھی ہوتے ہیں۔ قرابتی لوگ۔ مال اور عمل۔ مرنے پر دو تو واپس آجاتے ہیں۔ ایک ساتھ جاتا ہے۔ یعنی مال پیچھے رہ جاتا ہے۔ قرابتی لوگ بھی شمشان تک پہنچا کر واپس آجاتے ہیں۔ عمل ہی ہیں۔ جو ساتھ جاتے ہیں اس میں عمل کی عظمت کو کیسی خوب صورتی سے بیان کر دیا گیا ہے مولانا لوگ بتائیں۔ کہ اس حدیث کی موجودگی میں وہ کس طرح کہتے ہیں۔ کہ مسلم نام کی چھاپ اور محمد کے نام کے کلمہ کا ٹکٹ جنت میں جانے کے لئے کافی ہیں؛

ہمارے ہندی مولانا بڑے زور سے پردہ کی حمایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اس بلا کی ستم آرائیوں سے محفوظ ہیں۔ کیونکہ پردہ کی خرابیوں کا شکار رہنا پڑتا ہے۔ تو فرقہ اناث کو۔ لیکن تختہ دنیا پر اُن کے بھائی بند ایسے بھی ہیں جو عورتوں کے مقابلہ پر پردہ میں رہ کر اُن کے جور و ستم برداشت کرتے ہیں۔ یہ افریقہ کے ایک خطہ کے مسلمان ہیں۔ تھوڑے الفاظ میں اُن کی حالت بیان کرنی ہو تو یہ کہنا کافی ہوگا۔ کہ وہ پردہ والی مسلمان مستورات کی عین ضد ہیں۔ وہاں مسلم عورتیں یہاں کے مردوں کی طرح کھلے بندوں پھرتی ہیں لیکن مردوں کو پردہ میں رہنا پڑتا ہے۔ اور اُن کے لئے پردہ کی سختی یہاں تک پہنچی ہوئی ہے۔ کہ شریف مرد وہی ہے کہ جس کی شکل کسی عورت نے حتی کہ اس کی اپنی بیوی نے بھی نہ دیکھی ہو۔ جس طرح یہاں عورتیں بناؤ سنگار کرتی ہیں اور مرد موٹا سوٹا پہنتے ہیں۔ وہاں مرد بناؤ سنگار کرتے۔ اور عورتیں موٹا سوٹا پہنتی ہیں؛

کاش! صحرائے طرابلس کے اس خطہ کے مسلمانوں کی یہ شریعت ہندوستان میں آجائے۔ شرعی مسلمان مردوں کو حکم ہو جائے۔ کہ تم پردہ میں چلے جاؤ۔ عورتیں تمہاری جگہ لیں گی۔ تو انہیں پردہ کی حمایت کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے۔ اور اگر یہ لوگ ایسی شریعت کو دل سے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔ تو ہمیں کہنا

حیدر آباد میں طاعون ہے۔ لوگ جان بچانے کے لئے شہر کے باہر میدانوں میں ڈیرے لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن اسلامی شریعت کے پابند مرتے ہیں۔ پر شہر سے باہر جانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ آخر ایک من چلے نے امرتسر کے مفتی صاحب سے حیلہ حفاظت جان کے لئے فتوے حاصل کرنا چاہا۔ لیکن بدقسمتی وہاں بھی شامل حال رہی۔ مولانا مفتی فرماتے ہیں۔ کہ طاعون زدہ شہر سے نکل جانا منع ہے۔ مولانا ثناء اللہ آزاد خیال ہیں۔ لیکن لاچار ہیں۔ شریعت نے اُن کے ہاتھ باندھ رکھے ہیں۔ ورنہ وہ ضرور طاعون زدہ شہر سے باہر چلے جانے کے جواز میں فتوے صادر کرتے۔ لیکن شریعت میں سقم ہو تو عقل سے کام لینا چاہئے۔ جو کام میں لانے کے لئے ہی ملی ہے کیا مولانا بتائیں گے۔ کہ اسلام حفظ ماتقدم کی اجازت نہیں دیتا اگر دیتا ہے۔ تو کسی زدہ طاعون زدہ گھر، گاؤں یا قصبہ کو چھوڑ دینا بھی تو حفظ ماتقدم ہی ہے۔ اگر سرے سے حفظ ماتقدم کی اجازت ہی اسلام میں نہیں۔ تو گھروں کی صفائی ستھرائی کیوں ممنوع نہیں وہ بھی تو حفظ ماتقدم کی ایک تدبیر ہے۔ اور اہم تدبیر ہے؛

قادیان کے جلسہ میں مرزا غلام احمد کی عبادت الٰہی کے کارنامے بیان کرتے ہوئے ایک قادیانی مفتی نے ایک کارنامہ اُن سے یہ منسوب کیا:-

"فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض دفعہ روزے میں جب کہ ہم کو بھوک کے سبب ضعف ہو جاتا۔ تو غنودگی کی سی حالت طاری ہو جاتی اور ایک فرشتہ کچھ کھلا دیتا۔ جس سے نہ صرف بدن میں طاقت پیدا ہو جاتی بلکہ بیداری کے وقت اس کھانے کی لذت اور ذائقہ دیر تک زبان پر قائم رہتا۔"

یہ خوش اعتقادیاں قادیانیوں کے جلسہ میں ہی خاموشی سے گوارا کی جا سکتی ہیں۔ اگر کسی ذی فہم طبقہ کے لوگوں میں اس کا تذکرہ ہوتا تو مفتی صاحب کو ان کی اس جرأت کا مزہ چکھا دیا جاتا؛

اسلام ہندوستان میں آیا تو فاتح کے لئے۔ لیکن ویدک تہذیب سے مفتوح ہو گیا۔ چنانچہ جہاں اور کئی تبدیلیاں اس کے اندر آئیں۔ وہاں ویدانت کا ہمہ اوست کی شکل میں اس پر رنگ چڑھا۔ چنانچہ ایک مسلمان کا کہنا ہے۔ کہ ؎

کہیں ہے وہ موسیٰ کہیں ہے وہ عیسیٰ
محمد کی صورت کہیں بن گیا ہے

اس کی تشریح میں وہی صاحب لکھتے ہیں۔

"مسئلہ وحدت الوجود کچھ عرفا کا من گھڑت مسئلہ نہیں ہے۔ یہ قرآن اور حدیث میں ہے۔ مگر ایسے لفظوں میں ہے۔ کہ فہم عمل سے باہر ہے"؛

ایک دفعہ 'پرکاش' میں اشتہار دینے سے آپ کو ظاہر ہو جائے گا۔ کہ اس میں اشتہار دینا کس قدر فائدہ مند ہے؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُسلم اخبارات کی سیر

حکومت کے جاسوس کون ہیں؟

"حکومت نے سال نو کے خطابات دیتے ہوئے بھی غیر مبائعین کو فراموش نہیں کیا - اور ان کے تین اشخاص کو "خانصاحب" کے خطاب سے سرفراز کیا ہے - جن میں ایک تو ایسا ہے - جو ان کی انجمن اشاعتِ اسلام سے براہ راست تعلق رکھتا ہے - . . . . اب اسباب کیا نہایت آسانی کے ساتھ فیصلہ ہو سکتا ہے - کہ وہ انجمن جسے گورنمنٹ کی طرف سے ۱۸۱ مربع زمین یا چار پانچ لاکھ روپیہ کا مستقل سرمایہ عطا ہو چکا ہے - اور جس کے جنرل سکرٹری صاحب کو "خانصاحب" کا خطاب ملتا ہے - اس سے تعلق رکھنے والے گورنمنٹ کے محکمہ سی آئی ڈی میں خدمات انجام دینا مذہبی فرائض میں سے ایک اہم ترین فریضہ سمجھتے ہیں یا قادیانی جماعت جسے آج تک حکومت نے کبھی ایک انچ زمین بھی نہیں دی . . . . . .

پھر یہ بھی پتہ لگ سکتا ہے - کہ غیر مبائعین صلیب کے پرستاروں کی محبت میں مرے جاتے ہیں - اور انہیں اپنا رازق سمجھ کر محض دنیوی فوائد کی غرض سے کیا کیا نہیں کر رہے ہیں - یا جماعت احمدیہ کے لئے یہ کیا مزے کی بات ہے - موجودہ حکومت کو صلیب کے پرستاروں کی حکومت قرار دے کر الزام تراشی کیا جاتا ہے - کہ جماعت احمدیہ کے افراد انہیں اپنا مالک و رازق سمجھ کر محض دنیوی فوائد کی غرض سے کیا کیا خوشامد کر رہے ہیں - لیکن ان کے مقابل میں ان کی اپنی حالت یہ ہے - کہ صلیب کے پرستاروں کی دہلیزوں پر ناک رگڑ رگڑ کر اور ماتھا گھسا گھسا کر انعام مربعے زمین خود حاصل کرکے انہیں اپنا رازق و مالک بناتے ہیں - اور بعض انبیاء کی فرائض کی غرض سے علوم آگاہ یا کیا عہد باندھتے ہیں"

(الفضل ۱۳ جنوری) ◆

چونکو فرشتے اُنہوں نے کہا - یہ کھلا جادو ہے

بانی تحریک کے نبی مرزا غلام احمد آنجہانی جو کہ بقول خود جو کلام الٰہی ہیں - وہ صداقت کے لئے معجزات کہتے ہیں کہ وہ ایمان کی نسبت کچھ وقعت نہیں رکھتی - انہوں نے حضرت عیسیٰ کے معجزات کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے - اس کا نمونہ درج ذیل ہے - اس کے بعد ہر ایک قرآن آیت سے اس کا فیصلہ بیشتر ہے - ناظرین خود فیصلہ فرمائیں - مرزا صاحب کی نبوت و مجددیت و مہدویت و مسیحیت کس پایہ کی ہے - مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کے معجزات کے متعلق ایسے لفظوں میں فرماتے ہیں:-

(۱) حضرت کا اعتقاد بالکل غلط اور فاسد و مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی سے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں - بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا - جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا -

(حاشیہ ازالہ کلاں صفحہ ۱۳۳) ◆

(۲) ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے - کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں (ازالہ کلاں صفحہ ۱۲۶)

(۳) بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں تھا - . . . وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی تھی - جیسے سامری کا گوسالہ

(حاشیہ ازالہ کلاں صفحہ ۱۳۳) ◆

عبارات مندرجہ بالا میں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کے معجزات کو مسمریزم اور عمل الترب جادو وغیرہ کہا ہے اور ان کو لہو و لعب ٹھیرایا ہے ◆

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:-

(۱) مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا - جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے - کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے - (حاشیہ صفحہ ضمیمہ انجام آتھم) ◆

(۲) اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے - اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں - بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے - اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا - (حاشیہ صفحہ ضمیمہ انجام آتھم) ◆

(۳) مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے - جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا - جس میں ہر قسم کا بیمار اور تمام مجذوم و مفلوج و مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے - لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت کوئی تالاب موجود نہیں تھا - (حاشیہ صفحہ ۱۳۳ ازالہ)

(۴) یہ بھی ممکن ہے - کہ مسیح ایسے کام کے لئے تالاب کی مٹی لاتا تھا - جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی -

(ازالہ کلاں صفحہ ۱۳۳) ◆

(۵) تاریخ سے ثابت ہے - کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے - کہ جو شعبدہ بازی کے قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے ◆ (ازالہ صفحہ ۱۳۵) ◆

ایک اور جگہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کے معجزوں کو ان لفظوں کے ساتھ قابل نفرت و مکروہ فرماتے ہیں:-

مگر یاد رکھنا چاہیئے - کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں - اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا - کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا (صفحہ ۱۳۵ حاشیہ ازالہ کلاں) ◆

(۶) مرزا صاحب کے ان خیالات کے مقابل قرآن حکیم کیا کہتا ہے - اس کو بھی ملاحظہ فرمائیے اور پھر مرزائی اُمت بتلائے - کہ کیا یہی قرآن دانی و نبوت و مہدویت و مسیحیت کے علوم و معارف و اسرار غوامض ہیں جن پر قادیانی اُمت نازاں ہے ◆

"اور جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کریں گے پھر ارشاد فرمائیں گے - کہ تم کو کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے (بار الٰہا) ہم کو کچھ خبر نہیں - پوشیدہ باتوں کے آپ ہی پورے پورے جاننے والے ہیں - جبکہ اللہ تعالیٰ فرمادیں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے - جبکہ میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی تم کلام کرتے تھے - گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جبکہ میں نے تم کو کتابیں اور سمجھ کی باتیں - اور توریت و انجیل تعلیم کی - اور جبکہ تم گارے سے ایک شکل بناتے تھے - جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے - میرے حکم سے - پھر تم اس کے اندر پھونک مارتے تھے - جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا - میرے حکم سے - اور تم اچھا کرتے تھے مادر زاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جب تم مُردوں کو نکال کر کھڑا کر دیتے تھے - میرے حکم سے اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا - جب کہ تم ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے - پس ان میں سے جو کافر تھے - انہوں نے کہا تھا - کہ یہ تو کھلا جادو ہے - کچھ نہیں ◆

پس اے قادیانی نبی کے اُمتیو! یہ تو تمہارے نبی مسیح و مہدی - محدث و مجدد کے خیالات و اقوال ہیں - اور یہ آسمانی خدا کا کلام ہے - کہ جو بطحائی نبی پر اترا ہے - ان دونوں میں جس کو چاہو مان لو - اور جسے چاہو - چھوڑ دو - اور یہ بھی غور کر لو کہ مرزا صاحب جن خبروں کو دھوکہ - فریب - مکروہ - قابل نفرت ٹھیراتے ہیں - انہی خبروں کو خدا اپنے اذن سے بینات کہتا ہے - اور اس کے منکروں اور مسمریزم کہنے والوں کو دیکھ لو قرآن کس لفظ سے تعبیر کرتا ہے" (العدل ۷ جنوری) ◆

مولانا محمد علی کی وفات پر لکھنؤ میں بدعتوں کی نمائش

"گزشتہ جمعہ کو لکھنؤ میں مولانا محمد علی کی وفات کا سوگ بہت دھوم سے منایا گیا - اور بہت سے وہ مناظر ہماری آنکھوں نے دیکھے - جو روز عاشورہ کے لئے مخصوص ہیں - اور جس پر بعض فرق اسلام ہم کو بدعتی کے نام سے یاد کرتے ہیں - مثلاً یہ کہ سر و پا برہنہ جلوس نکالے گئے - سیاہ لباس یا صافے پہنے گئے - اور شانے پر سیاہ بلے لگائے گئے - سبز جھنڈے نکالے گئے - نوحے پڑھے گئے - مجمع پر رقت طاری ہوئی - اور وہ آنسو جو حسین مظلوم پر آنکھوں سے ٹپکانا حرام بتلایا جاتا ہے - مولانا محمد علی کے غم میں جائز قرار دیا گیا ع

تفو بر اے چرخ گردوں تفو

بہرحال یہ ہمارے فلسفہ غم کی انتہائی صداقت اور کامیابی ہے - کہ ہم پر ہنسنے والے وقت آنے پر انہیں طریقوں کے اختیار کرنے پر مجبور ہیں - جنہیں ہم اختیار کئے ہوئے ہیں - گو اپنی مخصوص مصلحتوں کے ماتحت محرم میں اس پر مضحکہ کرتے ہیں لیکن وقت آنے پر وہ اس کی تقلید پر مجبور ہیں ؎

دیکھنے والے محبت کا قرینہ دیکھیں!
قیس کی موت تو دیکھی مرا جینا دیکھیں ◆"

(سرفراز ۱۳ جنوری)

ذات پات کا فتنہ

"ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ اخوت یعنی بھائی چارگی ہے - چنانچہ اسلام کا ابتدائی دور اسی پر عمل رہا - خود نبی کریم کا واقعہ دیکھئے کہ کس طرح سے آپس میں رہتے تھے - اور اس ذات پات کے فتنہ کو کس طرح توڑ دیا - کہ آپ نے حضرت زینب کی شادی حضرت زید بن حارث سے کر دی - جو ایک حبشی غلام سمجھے"

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان

نمبر ۱۱

بزرگوار پنڈت دھرم چندجی پردھان آریہ سماج امرتسر

(از پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ)

امرتسر کے پرانے آریہ سماجی بزرگوار پنڈت دھرم چندجی سابق پردھان آریہ سماج کو فراموش نہیں کر سکتے اس وقت امرتسر میں آریہ سماج کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اور ایک ہی سماج تھی۔ آریہ سماج میں ابھی نفاق کا دور دورہ نہیں تھا۔ اور نہ دوسری پارٹی آریہ سماج میں بنی تھی۔ پنجاب میں جو درجہ اس وقت لاہور کو حاصل ہے۔ وہی درجہ اس وقت آریہ سماجک دنیا میں امرتسر کو حاصل تھا۔

امرتسر کی آریہ سماج میں اگرچہ ہزاروں کی حاضری نہ ہوتی تھی۔ اور نہ اُس شان کے مندر موجود تھے جو اس وقت امرتسر میں آریہ سماجوں کے موجود ہیں۔ مگر آریہ سماج کے بنیاد میں کام کرنے والوں کی سرگرمی اُس زمانہ میں بھی قابل تقلید تھی۔

مجھے امرتسر میں ۱۸۸۵ء سے آریہ سماج کی تحریک کو دیکھنے اور آریہ سماج کے ابتدائی کارکنوں کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقعہ حاصل ہوا۔ اُس وقت کی بزرگ ہستیاں آج بھی آنکھوں کے سامنے پھرتی ہیں۔

اس زمانہ میں سنسکرت کے پنڈت آریہ سماج میں ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملتے تھے۔ تاہم اردو دان آریہ سماجی سنسکرت کے سناتنی پنڈتوں کے لئے اس وقت بھی خطرناک ہستی تھے۔ پورانک پنڈت آریہ سماج کے اردو دان مباحثہ کرنے والوں کے سامنے ٹھیر نہ سکتے تھے۔ سچائی کی طاقت کا لوہا اُس وقت بھی سب مانتے تھے۔

پنڈت دھرم چند بڑھے تھے۔ مگر جوش جوانوں کا تھا۔ جنم کے لحاظ سے کشمیری پنڈت تھے۔ مگر کشمیری پنڈتوں کی خاص عادت گوشت خوری کو ترک کر چکے تھے۔ پنشن معمولی تھی۔ مگر کھاگیہ وان تھے۔ سب لڑکے پرماتما کی دیا سے اعلیٰ عہدوں پر ممتاز تھے۔ مجھے اُن کے عزیز ہونے کا فخر حاصل تھا۔ اور اس لئے اُن کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا اکثر موقعہ ملتا تھا۔ میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ مگر چند واقعات جو ان دنوں میری آنکھوں کے سامنے گذرے۔ ابھی تک تازہ ہیں۔ گھر کے دائرہ میں ہم انہیں عزت کے لحاظ سے لالہ جی کہا کرتے تھے اُن کی اپنی اولاد بھی اُن کو اسی خطاب سے موسوم کرتی تھی۔ اور جب انہیں لالہ جی کہا جاتا تھا۔ تو اُن کا چہرہ خوش و خرم نظر آتا تھا۔

پنڈت دھرم چندجی کے پانچ پسران تھے سب سے بڑے پنڈت نارائن کول گورنر کے نداخ تھے۔ دوسرے لڑکے راشٹہ بہادر رادھا کشن جج ہائی کورٹ کشمیر تھے۔ اور گورنر جموں بھی رہ چکے تھے۔ تیسرے لڑکے پنڈت سندر لعل محکمہ جنگلات میں افسر تھے۔ چوتھے لڑکے پنڈت جانکی ناتھ کول بیرسٹرایٹ لا سرکاری وکیل سرگودھا تھے۔ پانچویں لڑکے پنڈت کرتا کشن تھے۔ جو گھر کے کاروبار کا انتظام کیا کرتے تھے۔

اُس زمانہ ابتدائی میں ذات پات کی مخالفت کا سلسلہ آریہ سماج میں شروع نہیں ہوا تھا۔ شدھی کا خیال پیدا ہو گیا تھا۔ مگر ابھی تک یہ سوال حل طلب تھا۔ کہ شدھ ہوئے جنم کے مسلمان اور عیسائیوں وغیرہ کو کس برادری یا ذات میں ملایا جاوے۔ پنڈت لیکھرام جیسے آریہ سماج کے شہید اور شہرہ آفاق کارکن کا یہ خیال تھا جو وہ تحریر میں بھی لا چکے ہیں۔ کہ ایسے اشخاص کی ایک جداگانہ برادری یا ذات بنا دی جاوے۔ اور جہاں ہندوؤں کی ہزاروں ذاتیں ہیں۔ ان میں ایک اس ذات کا بھی اضافہ ہو جاوے۔

آریہ سماج کے شہید دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کو اُن سے خاص عقیدت تھی۔ پنڈت دھرم چندجی کے مکان پر اکثر ٹھیرا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقع یاد ہے کہ پنڈت دھرم چندجی کے مکان پر پنڈت لیکھرام اور چند آریہ سماجی موجود تھے پنڈت دھرم چندجی فرمانے لگے۔ کہ مرزا غلام احمد کی ہر ایک کتاب کا جواب دے کر پنڈت لیکھرام جی نے مرزا غلام احمد کو مشتعل کر دیا ہے اور اس وقت مرزا غلام احمد نے ایک نئی کتاب سکھوں کے برخلاف 'چولا صاحب' کا تذکرہ کر کے لکھی تھی۔ اور یہ ثابت کرنے کی موہوم کوشش کی تھی۔ کہ گورو نانک مسلمان تھے۔ پنڈت دھرم چندجی پنڈت لیکھرام جی کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ کہ آریہ سماج کے خلاف کتب کا جواب دینا تو فرض بھی خیال کیا جا سکتا ہے مگر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ سکھوں کے برخلاف کتب کا کیوں جواب دینے کی سردردی کی جاوے اور علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا۔ کہ جس بیبا کی سے پنڈت لیکھرام جی مرزا غلام احمد کی کتب کا جواب لکھ رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کوئی مسلمان انہیں قتل کر دے گا۔ پنڈت لیکھرام جی نے فرمایا لالہ جی آپ نہیں سمجھتے۔ اس کتاب سے کس قدر نقصان پہنچیگا۔ میں تو دیکھ رہا ہوں۔ کہ کوئی سکھ اس کتاب کا جواب سکھ دھرم کی رو سے لکھتا ہے اگر کوئی اس کا جواب نہیں لکھیگا۔ تو میں خود جواب ضرور لکھوں گا۔ اور دوبارہ آنے پر بتلاؤنگا۔ کہ کس قدر سکھ صرف اس کتاب کی اشاعت کی وجہ سے مسلمان ہوتے ہیں۔ رہا مسلمانوں کا مجھے قتل کر دینا۔ یہ امر میرے لئے میرے کام کے راستہ میں مانع نہیں ہو سکتا۔ آپ لوگ گیدڑ ہیں۔ گھر سے باہر نہیں نکلتے ہیں۔ میں اپنی جان کو ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں۔ میرے لئے اپنی زندگی میرے مشن کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

پنڈت دھرم چندجی پنڈت لیکھرام سے عزیزوں کی طرح محبت کرتے تھے۔ خاموش ہو گئے۔

پنڈت لیکھرام جی عرصہ دراز تک پنڈت دھرم چندجی کے پاس ایک اور غرض کے لئے بھی رہا کرتے تھے۔ پنڈت دھرم چندجی عربی اور فارسی سے کماحقہ واقفیت رکھتے تھے۔ پنڈت لیکھرام کو تصنیف و تالیف کے میدان میں لانے والے پنڈت دھرم چندجی ہی تھے۔ تکذیب براہین احمدیہ کا پہلا اشتہار پنڈت دھرم چند کے فرزند ارجمند پنڈت جانکی ناتھ بیرسٹرایٹ لا کے نام سے نکلا تھا۔ پنڈت لیکھرام جی اپنی کتب کی تصنیف و تالیف میں پنڈت دھرم چند سے مدد لیا کرتے تھے۔

پنڈت دھرم چندجی کے فرزند کلاں پنڈت نارائن کول اگرچہ گورنر لداخ تھے۔ مگر فارسی اور عربی میں اُن کو خاص ملکہ تھا۔ نسخہ خبط احمدیہ کے ابتدائی فارسی اشعار کی سب تعریف کرتے ہیں۔ یہ اشعار پنڈت دھرم چند کی تصنیف سے ہیں۔ یہ امر مسلّمہ ہے کہ پنڈت لیکھرام جی کی پہلی دو مشہور تصانیف تکذیب براہین احمدیہ اور نسخہ خبط احمدیہ میں جا بجا پنڈت دھرم چند جی پردھان آریہ سماج امرتسر اور اُن کے فرزند کلاں پنڈت نارائن کول کی امداد شامل ہے یعنی پنڈت نارائن کول جی سورگباشی کے مجموعہ اختصار کردہ از قرآن و حدیث ہے۔

اپنی تصنیف تکذیب براہین احمدیہ میں پنڈت لیکھرام نے جہاں آریہ سماج کے مشہور کارکنوں اور ہمدردوں کا ذکر کیا ہے۔ اس میں پنڈت دھرم چند اور پنڈت نارائن کول کا ممتاز درجہ ہے۔ پنڈت لیکھرام جی ان بزرگوں کے احسان کیسے فراموش کر سکتے تھے۔ اس لئے اپنی تصنیف میں اس امر کا خاص طور پر اعادہ کیا ہے۔ ہر کہ وہ اس امر کو مانے گا کہ پنڈت لیکھرام جی نے اپنی تمام زندگی شدھی کے کام میں صرف کی۔ یہاں تک کہ اس کام کی تکمیل کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اُس وقت سے آج تک شدھی کی تحریک اور سماج نے غائت درجہ کی ترقی کی ہے۔ مگر شدھی کی تحریک کی ابتدائی کہانی سے پتہ لگیگا۔ کہ جو اس وقت تمام اقوام کے لئے ویدک دھرم اختیار کرنے کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

پنڈت دھرم چندجی کی زندگی کے بہت سے چیدہ چیدہ ہیں جو کہ قابل ذکر ہیں۔ ایک شدھی کی تحریک ہے جو امرتسر سے شروع ہو کر کس طرح پر کل پنجاب میں عملی جامہ اختیار کر گئی۔ اس کے بارہ میں مکمل کیفیت ہم اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے آئندہ ہفتہ کی اشاعت میں دیں گے انتظار کریں۔

بمبئی آریہ سماج کا پرسٹنا

آریہ سماج بمبئی نے آریہ سماج بہادر آباد ضلع سہارنپور کا جھنڈا گرائے جانے کے متعلق ذیل کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔

آریہ سماج بمبئی کا یہ دھرم ادھیویشن اس خلاف قانون اور جابرانہ طرز عمل کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ جو گوردوارہ اثقل کے سپاہیوں نے کپتان گف کی زیر سرکردگی آریہ سماج بہادر آباد کے مقدس جھنڈے کے پھاڑنے اور آریہ سماج کے ریکارڈ کو جلانے اور آریہ سماج کے ذمہ دار معزز پرشوں پنڈت رام لال شرما اور چودھری گھنشیام سنگھ کو بلا وجہ بے رحمی سے زد و کوب کرنے اور انہیں وحشیانہ طور پر حوالات میں ٹھونسنے میں کیا اختیار کیا اور گورنمنٹ ہند۔ گورنمنٹ یوپی اور حکام فوج سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ضرور اس معاملہ میں پوری تحقیقات کریں۔ اور ملزمان کو قرار واقعی سزا دیں۔ اور اس طرح اس بے چینی کو دور کرنے کا باعث بنیں۔ جو ہندوستان بھر کے آریوں میں اس واقعہ سے پیدا ہو گئی ہے۔

اسی مطلب کا رزولیوشن آریہ سماج اجمیر نے بھی پاس کیا ہے۔

آریہ سماج سنکھترہ میں شدھی۔

۱۱ جنوری کو مہاشہ منی رام کو شدھ کیا گیا۔ وہ ایک درش سے پتت ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اب اُس کے پشچاتاپ کرنے پر اُس کو پھر ویدک دھرم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ہون یگیہ کے پیشچات اُس کے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کروائی گئی۔ جو کہ اُپستھت سجنوں نے بڑے پریم سے کھائی۔ (دھنپت رام منتری آریہ سماج سنکھترہ ضلع سیالکوٹ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

درسِ عبرت

رسوماتِ بد کی وجہ سے انسان کیا کچھ کر گذرتا ہے

خاص پرکاش کیلئے

از مہاشہ روشن لعل گپتا بی اے جرنلسٹ پٹیالوی

(۱)

سریندر کچھ سوچتا ہوا سڑک کے کنارے کنارے جا رہا تھا...... رنگ اُڑا ہوا تھا، گردن جھکی ہوئی! آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوئے ؛

اُسے اپنے تن بدن کی سدھ نہ تھی۔ کبھی درخت سے ٹکر کھاتا اور کبھی گڑھے میں گرتا گرتا بچتا۔ نہ معلوم کس بات کا بوجھ اس کے دماغ تھا۔ اس کے ایک دوست نے آواز دی...... مگر جواب کون دے ...... "سریندر ...... وہ آسمان رکھتا ہوا بھی بہرہ تھا۔ نہ جانے وہ کدھر جا رہا تھا۔ اُسے اپنی منزل مقصود کا پتہ نہ تھا۔ جس طرح گمشدہ راہگیر چاروں طرف سے بھٹکتا ہوا صحیح راستہ کی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح وہ پریشان حال ادھر اُدھر گھوم رہا تھا۔ نہ جانے کس راستہ کی تلاش میں تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ کسی سے سوال نہ کرتا تھا!؛

آخر گھومتا پھرتا وہ شہر سے باہر ایک دریا کے کنارے پہنچ گیا۔ پانی بڑی خاموشی سے بہہ رہا تھا۔ سبز گھاس آنکھوں کو تراوت بخشتا تھا۔ جنگلی پھولوں کے پودے جھکے ہوئے پانی کی سطح کو چوم رہے تھے۔ اور پانی کی لہروں سے وصال حاصل کر کے اتنے مست و بیخود ہو گئے تھے کہ گردن اُٹھانے کا نام تک نہ لیتے تھے ؛

سریندر اس نظارہ کو دیکھ کر آپے سے باہر ہو گیا۔ جس طرح سانپ بین کی آواز سنکر دم بخود رہ جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جنگلی پرندوں کی مست کر دینے والی سُریلی آوازیں سریندر کے دل کے پار ہو گئیں۔ وہ آگے قدم نہ بڑھا سکا۔ سبز گھاس کے فرش پر لیٹ گیا۔ کافی عرصہ تک پرندوں کی نغمہ سرائی سننے میں محو رہا۔ پھر اُٹھ بیٹھا۔ بہتے ہوئے پانی کو دیکھنے لگا۔ خوشنما پھولوں دلشگوفوں کی بھینی بھینی خوشبو سونگھنے لگا ؛......

آخر آفتاب سر پر آ گیا۔ دھوپ تیزی سے پڑنے لگی۔ سریندر گھر کو واپس روانہ ہوا۔ راستے میں کہیں کہیں ٹھہر جاتا۔ پاؤں کی اُنگلی سے زمین کی مٹی کریدنے لگتا۔ گویا اپنے سوال کا جواب ڈھونڈھتا تھا۔ غرضیکہ بہت دیر بعد گھر پہنچا ؛

(۲)

سریندر کی دھرم پتنی کا دماغ خیالات کا گھر بنا ہوا تھا۔ وہ سوچتی تھی۔ کہ پتی کو آج کیا ہوا۔ وہ تو باہر زیادہ دیر نہ لگاتے تھے۔ اور خاص طور پر بھوجن کے وقت۔ آج معاملہ کیا ہے دل ہی دل میں پرماتما سے اُنکی خیر و عافیت کے لئے پرارتھنا کرنے لگی۔ راہ دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھیں پک گئیں۔ انتظار ناامیدی میں تبدیل ہوا ہی چاہتا تھا۔ کہ سریندر آتے ہی نظر پڑے۔ اس کی جان میں جان آئی۔ گویا ہفت دولت مل گئی۔ سریندر کے گھر میں قدم رکھتے ہی سرلا نے کہا:-

پتی دیو بھوجن تیار ہے۔ میں بہت دیر سے راہ دیکھ رہی ہوں۔ آپ تناول کریں ؛

سریندر۔ پران پیاری! آج مجھے اشتہا نہیں۔ میں جاتا ہوا آپ کو کہنا بھول گیا تھا۔ سر بھاری سا معلوم ہوتا ہے۔ جلدی چارپائی بچھا دو۔ تاکہ سو جاؤں۔ شائد آرام کرنے سے طبیعت ٹھیک ہو جاوے ؛

سرلا کے بدن میں سے سناٹا سا نکل گیا۔ وہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ سریندر کی حالت کا سمجھنا ایک معمہ کے حل سے کم نہ تھا۔ بہت دیر کرنی مناسب نہ سمجھی۔ اور فوراً حکم کی تعمیل کی۔ سریندر یکلخت پلنگ پر گر پڑا۔ اس طرح ...... جیسے کہ "ٹوٹے پر کا پرندہ" اور سرد آہیں بھرتا ہوا ...... یوں گنگنانے لگا ......

آہ! چرخِ کجرفتار کی ادائیں بھی نرالی ہیں۔ امیر کو غریب بنانا مفلس و قلاش کے سر پر تاجِ شاہی پہنانا اس کا ایک ادنےٰ کرشمہ ہے۔ ایک وہ دن تھا۔ کہ والد صاحب کی لاکھوں روپے کی تجارت تھی۔ درجنوں نوکر چاکر خدمت کے لئے موجود تھے۔ اشارے پر کام کرتے تھے۔ موٹر گاڑی۔ بیل گاڑی۔ ہاتھی۔ گھوڑے غرضیکہ آرام و آسائش کا ہر قسم کا سامان موجود تھا۔ والد صاحب کا شمار شہر کے بڑے بڑے ساہوکاروں میں تھا۔ سب اُنکی عزت کرتے تھے۔ ہر ایک سبھا میں اُن کا شامل ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج بھی وہ دن ہے۔ کہ بیوی نے نمکین روٹیاں پکائی ہیں ...... اُس نے مہارانی کی طرح نوکروں پر حکم چلاتی تھی۔ ایک وہ دن تھا۔ جب ہزاروں روپے کی نقدی گھر میں موجود تھی۔ لاکھوں روپیہ بنک میں جمع تھے۔ ہزاروں آدمی قرض لے کر کام چلاتے اور جان و مال کو دعائیں دیتے تھے۔ ایک آج کا دن ہے۔ کہ ایک پیسہ سبزی لانے تک کے لئے نہیں۔ آہ! یہ دردناک حالت دیکھکر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ پرماتما کی رحمدلی و انصاف پر شبہ ہوتا ہے ...... نہیں نہیں ...... میں غلطی پر ہوں۔ اس میں پرماتما کا کیا قصور "انسان جیسا بوتا ہے۔ ویسا کاٹتا ہے" جیسی کرنی ویسی بھرنی ؛

والد صاحب بھی کہا کرتے تھے کہ خوب دل کھول کر خرچ کرو۔ آخر آدمی کماتا کس لئے ہے۔ اگر خوشی کے موقع پر بھی دل کھولکر خرچ نہ کرے۔ تو اُس جیسا بدقسمت اور کون ہوگا۔ لیکن اُن کو خبر نہیں۔ کہ پونی کی شادی کے لئے میرے ہی فرزندار ...... کیا کیا مصیبتیں بھوگنی پڑ رہی ہیں۔ یہ دنیا جو آنند کا مقام تھی۔ اب آتش کدہ سے کم نہیں۔ نہ ہی حظ انگیز ہوں جو انسان کی مصیبت کو خوشی میں تبدیل کر دیتے ہیں ...... "وہ کاٹے کھاتے ہیں" ...... دل چاہتا ہے آتم گھات کرنے کو۔ لیکن سرلا اور بالا کی معصوم و بھولی بھالی شکلیں آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہیں۔ زہر کا پیالہ ہاتھ سے گر پڑتا ہے اگر جذبہ محبت کو قابو بھی کر دوں۔ تو کیا ...... "آتم ہتیا" کرنا پاپ نہیں۔ یہ قدرت کے انتظام میں دخل اندازی ہے جب تک اپنے اعمال کا پھل نہ بھگتوں۔ پیچھا چھڑانا مشکل ہے بالا جوان ہو چکی ہے۔ جس طرح درخت موافق آب و ہوا پاکر بڑھتا ہے۔ اسی طرح بالا دن دن نکھرتی جاتی ہے۔ اس کی شادی کروں۔ تو کیسے؟ یہاں تو پیٹ پالنے کا بھی فکر پڑا ہے اگر صرف برہمن اور دولہا بلا کر شادی کر دوں۔ تو تمام شہر میں ناک کٹ جائیگی۔ سب انگشت نمائی کریں گے۔ طرح طرح کے آوازے کسیں گے۔ یہ کہکر "دیکھو جی۔ لالہ سوبھارام کے لڑکے کی کرتوت۔ اُن کی عزت کو بٹہ لگا دیا۔ باپ تو دوسرے کے بیاہ کارج میں خوب بڑھ بڑھکر باتیں کیا کرتا تھا۔ آج اُنہیں کا لڑکا شادی کر رہا ہے۔ غریبوں سے بھی بدتر طریقہ پر! ذرا ملاحظہ ہو اُنکی کارگذاری۔ اس سے بہتر تو لڑکیاں گڈے گڑیا کا بیاہ کر دیتی ہیں۔ کروں تو کیا کروں؛ ......

پرماتما رحم کر! او ظالم آسمان ترس کھا! اگر مجھے مفلس و قلاش بنانا یا تھا۔ تو لڑکی تو نہ دیتا۔ اگر دی تھی۔ تو دولت بھی ساتھ ساتھ نہ چھین لیتا۔ دولت چھینتے ہوئے تجھے بالا کے مستقبل کا خیال نہ آیا؟ نہیں۔ تو تو سنگدل ہے۔ شریف لوگوں کو تنگ کرکے ستا کر خوش ہوتا ہے۔ تو رحم دلی کیا جانے اچھا تیری مرضی۔ اس ابلا کی، بیگناہ کی آہ تجھے آرام سے بیٹھنے دیگی؟" نہ جانے کیا کیا ظلم و ستم ڈھائیگی ؛

اس طرح سریندر کافی عرصہ تک بڑبڑاتا رہا۔ کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرتا۔ مگر نیند کہاں۔ کبھی سرد آہ بھرتا۔ کبھی رو پڑتا۔ کبھی ہنستا، غرضیکہ نیم پاگل سا ہو گیا ؛

(۳)

صبح ہوئی سریندر بستر سے اُٹھے۔ استری نے پوچھا:-

"سوامی جی! طبیعت کیسی ہے"؟

سریندر نے آہ سرد بھر کر کہا:- لڑکی کی شادی کا فکر میرے جسم کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ جب تک اس کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ طبیعت کا ٹھیک ہونا ناممکن ؛

سرلا نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ پتی دیو فکر کس بات کی ہے؟ کوئی لائق ور تلاش کر لیں سادہ مختصر طریقہ پر شادی کر دیں دولت ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ کسی کی بنکر نہیں رہ سکتی۔ آج اگر پرماتما نے غریب کے دن دکھائے ہیں۔ تو ہمیں ثابت قدم رہنا چاہیے ؛

سریندر نے جھنجھلا کر کہا احمق عورت اپنے باپ دادا کے نام پر پانی پھیر دوں۔ اُن کی عزت کو بٹہ لگا دوں۔ اگر مختصر طریقہ سے شادی کی۔ تو جہان کیا کہیگا۔ کہ غیروں کے گھر پر ہی گردنیں کٹوتے ایک لڑکی اور اسی کی شادی میں یہ خاک اُڑائی ؛

اُس کی دھرم پتنی کچھ بولنا چاہتی تھی۔ کہ سریندر نے کڑک کر کہا۔ بس خاموش رہو! کیوں جلتی آگ پر تیل ڈالتی ہے۔ میں ایسی نصیحت سننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ کہکر دانت پیستا ہوا دوکان کو چل دیا ؛

دکان پر تمام دن رنج سے گردن جھکائے بیٹھا رہا۔ لڑکی کی شادی کا خیال اُسے چین نہ لینے دیتا تھا۔ آخر اُس نے ماتھے پر ہاتھ رکھکر سوچنا شروع کیا۔ اور چند منٹوں کے بعد بول اُٹھا ...... اگر بیکار اجائیگا، تو جیل خانے کی ہوا کھانی پڑیگی دیکھو معتبر کس ...

رنگیلا رشی

اس بار کی ایک چھوٹی سی پستک پنڈت مادھو آچاریہ شاستری سپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے تصنیف و تالیف کی ہے۔ اور پنڈت برہم دیو شاستری نے برہمن پریس شاہدرہ میں چھپا کر شائع کی ہے۔

پستک کا ورشے اور مصنف کی لکھو برتی کا پتہ پستک کے نام سے ہی انومان ہو سکتا ہے۔ اس کا ورشے شری سوامی دیانند سرسوتی کی شخصیت ہے۔ اور اس شخصیت پر جو لانچھن۔ گھرنت اور ستھیا دوش لگائے گئے ہیں۔ اُن سے انومان کیا جا سکتا ہے۔ کہ لیکھک کی نیت کیسی خراب ہے۔ ایسے موقع پر جبکہ چاروں طرف آزادتا۔ مساوات۔ پریم اور سہن شیلتا اور سنگٹھن کی آوشیکتا ہے۔ ایک ذمہ وار سوسائٹی کے ایک ذمہ وار اپدیشک کی قلم سے ایسی قابل نفرت تحریرات اور ایسا اُرن پستک کا لکھا جانا ایک سبھیہ سوسائٹی کے لئے کم آشچریہ کی بات نہیں۔

ہم اس گندے پستک کے کچھ اداہرن دے کر اپنے لیکھ کو اپوتر کرنا نہیں چاہتے تھے۔ پرنتو پاٹھکوں کے سامنے دو ایک اداہرن کا رکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

رشی دیانند کے جیون پر جھوٹے اور دیرگھ آکشیپوں کے ساتھ ساتھ اُن کے چرتر سوبھاؤ اور شخصیت پر بھی آکشیپ لگانے کی کچیشٹا کی ہے۔ دیکھئے

صفحہ ۱۵۔ دیانند کے پتا جی گان کا پیشہ کرتے تھے۔

صفحہ ۱۸۔ شو بھجن (سول شنکر) کا دوا کیا جانے لگا تھا۔ پرنتو یہاں تو پورے ہی زناد کو تجیز اسمجھ کر عمر بھر زنانہ آنند لوٹنے کی سکیم تیار ہو چکی تھی۔ ورد شیں کی حد ہو گئی۔

صفحہ ۱۹ . . . . دیانند آوشیہ کرتی ایسے کو گرہم کر کے گھر سے بھاگے تھے۔ جس سے برتو پر جیت انہوں نے اپنا اصلی پتہ چھپانے کا پریتن کیا۔

صفحہ ۳۰ . . . . بال برہمچاری کہے جانے والے پرش کے پاس ایسی پلنگ توڑ ایک کسا پر یوجن۔ جس کی ایک چاول بھر خوراک سے پرش . . . .
پرنتو . . . .

صفحہ ۳۹ . . . . . ڈاکٹر لی بی صاحب کہنے لگے۔ کہ ہم تو سوامی جی مہاراج کو بڑا پنڈت جانتے تھے۔ پر اب اُس کے ستمبندھ میں بھی سندیہہ ہوتا ہے۔

ہم یو۔پی اور پنجاب سرکار سے پرزور ونتی کریں گے۔ کہ وہ اس گندے ساہتیہ کے پرچار کو روک دیں۔ اور ان کے پرورتکوں کی مناسب گرفتاری کئے جانے کا پربندھ کریں۔ کیونکہ ایسی گندی اور سنسنی خیز پستکوں اور پرچوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ دیش کا وایو منڈل دوشت ہو رہا ہے۔ اور جس کا نتیجہ رایا اور پرچیا دونوں کے لئے بھیانک ہے۔

(آ ستہ بھکشو سرسوتی منتری آریہ سار و دیشک سبھا دہلی)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا پرستاو

۱۱ جنوری اتوار کو ہفتہ واری جلسہ میں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا :-

رنگیلا رشی نام کی پستک پنڈت مادھو آچاریہ شاستری مہوپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے لکھی اور پرکاشت کی ہے۔ اس پستک میں آریہ سماج کے پوجیہ سنستھاپک رشی دیانند کے سمبندھ میں انیک گندی سے گندی اور جھوٹی سے جھوٹی بالکل نرمول باتیں لکھی ہیں۔ یہ پستک پرتیک آریہ کے ہردیہ کو دُکھ دینے اور ٹھیس پہنچانے والی ہے۔ اس لئے آریہ سماج دہلی کا یہ جلسہ اس پستک کے مصنف کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور آشا کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ جلد سے جلد اس پستک کو ضبط کر کے اس کی اشاعت کو روک دیگی۔ اور یہ چیتا کر نا سب دنڈ دے گی۔

(شیو چرنداس سکرٹری سماج)

برنالہ میں تکیہ اور یتیم خانہ

۱۴ جنوری کو ڈاکٹر مان سنگھ آنریری والیہ پرنسپل اولڈ انڈین میڈیکل کالج برنالہ ریاست پٹیالہ نے اپنے خرچ سے ایک مہایگیہ کیا۔ جس میں تقریباً چار ہزار سے زیادہ غریبوں کو کھانا تقسیم کیا گیا۔ آج سے ایک ہندو یتیم خانہ کی بھی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ جس کے لئے کسی سے کچھ خرچ نہ لیا جاوے گا۔

(مینیجر دفتر اولڈ انڈین میڈیکل کالج برنالہ)

آریہ بچوں کے مباحثے

آریہ بالک و مولوی (۲)

(لیکھک پتنگ)

کچھ برس ہوئے میں نارتھ ویسٹرن ریلوے سے جیکب آباد سفر کر رہا تھا۔ تنبر علی خان کے اسٹیشن سے ایک مولوی صاحب چڑھے۔ آپ کے ہمراہ چار شخص اور تھے۔ ایک اُن کا طالب علم۔ دو زمیندار اور ایک سنجوگی نوجوان۔

(نوٹ۔ سنجوگی سندھ میں ایک ایسا فرقہ ہے جن کے پوروج مسلمانوں کے راج میں زبردستی مسلمان ہو گئے۔ ان کا رہن سہن ہندوؤں کا سا ہے۔ اب ہندوؤں کی غفلت سے یہ قوم مسلمان ہو رہی ہے) دو اور مسلمان کمرہ میں پہلے موجود تھے۔ اُن میں سے ایک نے بعد خوش خیر و عافیت) مولوی جی سے تاریخ پوچھی مولوی جی نے اسلامی مہینہ اور تاریخ بتلائی۔

(۲)

مولوی جی اس سنجوگی کو مخاطب کر کے اسلام کی خوبیاں بیان کرنے لگے۔ میں بھی متوجہ ہوا۔ ایک اور آریہ (ہندو) بالک (عمر تقریباً ۱۷ برس ہوگی) بیٹھا تھا۔ سن کر نزدیک ہو گیا۔ پانچ منٹ تقریر کرنے کے بعد مولوی جی نے سندھی زبان میں کہا۔ اسی لئے تو کروڑوں ہندو مسلمان ہو گئے۔ اور باقی بھی رفتہ رفتہ ہو جائینگے۔

پیشتر اس کے کہ میں خود بحث شروع کر دوں اس آریہ بالک نے چلا کر کہا۔

”پر میں کبھی مسلمان نہ ہونگا!!“

مولوی۔ کیوں؟

بالک۔ اس لئے آپ جس اسلام کا شور مچا رہے ہیں۔ اُس پر چلتے نہیں۔ اور اگر چلو۔ تو بھوکوں مر جاؤ۔

مولوی۔ بھوکوں کیسے مر جائیں؟

بالک۔ اس لئے کہ اسلامی مہینے اناج نہیں اُپجا سکتے۔

مولوی۔ وہ کیسے

بالک۔ آپ ہی بتلائیں۔ کہ آپ گندم کون سے اسلامی مہینوں میں بوتے ہو؟

مولوی۔ اناج تو ہندوؤں کے مہینوں میں بویا جاتا ہے۔ کیا اسلامی مہینے کھیتی باڑی کے کام کے ہیں۔

بالک۔ تو پھر کس لئے ہیں؟

مولوی۔ وہ عید کی تاریخیں بتاتے ہیں۔

بالک۔ بالکل غلط۔ عید کی تاریخ بھی نہیں بتاتے۔ اور بتاتے ہوتے۔ تو بغیر چاند دیکھے۔ آپ عید کیوں نہیں کر لیتے؟ اکثر دیکھا گیا۔ کہ اگر شام کو بادل وغیرہ ہونے سے چاند نظر نہیں آیا تو دوسرے دن جب تک چاند نہیں دیکھتا عید نہیں ہوتی۔

مولوی (غصہ سے) ارے اسلامی مہینوں کی بزرگی تمہیں کیا معلوم؟ تم نے اسلام کو کیا دیکھا ہے جو چلے ہو اعتراض کرنے؟ پہلے قرآن پڑھو۔ عربی سیکھو۔ پھر اعتراض کر لینا۔ اسلامی مہینے تواریخی مہینے ہیں۔ اسلام کی تاریخ اسلامی مہینوں کے ہی شمار سے لکھی گئی ہے۔ اور لکھی جائے گی۔

بالک۔ اسلامی مہینے تو تاریخ لکھنے کے بھی کام کے نہیں ہر ایک سال میں گیارہ دن آگے نکل جاتے ہیں۔ اس طرح جو سنہ ہجرت عیسوی سن سے تیرہ سو برسوں میں ۴۰ ۔۔ دن کا فرق دکھاتے اس سنہ ہجری نے کچی تاریخ کیا بتانا ہے اور لوگوں نے اس تواریخ کو پڑھ کر حاصل کیا کرنا ہے۔ اسی لئے آپ کی عید کبھی گرمی اور کبھی سردی میں ہوتی ہے۔

مولوی (لال پیلے ہو کر) آپ کے ہندو مہینے کون سے حساب میں پورے اترتے ہیں وہ بھی آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔

بالک۔ مگر ہم ہندو ہر تیسرے برس پندرہ میں دن کا ایک مہینہ بڑھا کر وہ کمی پوری کر دیتے ہیں جس کو ہم (سندھی میں) ”سنڈو“ کا مہینہ قرار دیتے ہیں۔ دیکھو سمت بکرمی اور سنہ عیسوی میں شروع سے ۵۷ برس کا تفاوت ہے۔ اور وہی ۵۷ برس کا تفاوت انیس سو برسوں میں برابر چلا آیا ہے۔ کیا مطلب؟ کہ بکرمی سمت سنہ عیسوی سے نہ بڑھا اور نہ گھٹا۔ برابر ہی رہا ہے۔ اس کے برخلاف آپ کا سن ہجری ۱۹۰۰ برسوں کو ۱۹۵۷ برس کے قریب دکھلائے گا کیا مطلب کہ تواریخ لکھنے کا مقصود ہو جائیگا

مولوی صاحب بہت ہی سٹ پٹائے غصہ کھائے برا بھلا کہتے پر مجھ سے تو مطلب کی بات اتنی ہی کہہ پائے۔ کہ اسلامی مہینے الہام کے ذریعہ مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ نے چاند کے ذریعہ مہینوں کا شمار کرنا الہام فرمایا۔ اور مسلم یہی کچھ سنتے چلے آئے ہیں اور مانیں گے۔ اللہ کا بھیجا ہوا الہام بے شک آپ کے دنیوی جوتشیوں سے افضل ہے۔ اور ہونا چاہئے۔ انسانی بنائے مہینے بھلا اللہ کی بناوٹ سے کب ٹکر لے سکتے ہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پادری - اگر اسلامی مہینے اہام کے ذریعہ مقرر ہوئے ہیں - تو بتاؤ کہ اس برس میں چاند اور سورج کو گرہن کتنے ہونگے ؟ نیز گھنٹوں اور منٹوں کے حساب سے یہ بھی بتائیں - کہ ہر ایک گرہن کب شروع ہوگا - اور کب ختم ؟ اللہ کے بنائے مہینے اللہ کے سازوں کو ضرور ظاہر کرنے والے اور قدرت کے کارناموں کو بتلانے والے ہونے چاہئیں -

مولوی - میں نے پہلے ہی صاف کہہ دیا ہے کہ اسلامی مہینے جوتش کی پیشینگوئیوں کے بتانے کو نہیں ہیں - تو آپ جوتش کی باتیں پوچھتے ہیں - اسلام کا جوتش سے کیا لگاؤ ؟

پادری اب ثابت ہوا - کہ اسلامی مہینوں کے حساب سے نہ تو فصلوں کے لئے اناج ہی کاشت ہو سکتا ہے - نہ ان سے ہر مسلمانوں کی عید ہو سکتی ہے - نہ ہی تو اریخ بتائی جا سکتی ہے اور نہ چاند سورج کے گرہن کا وقت معلوم ہو سکتا ہے - اس سے ثابت ہوا - کہ اسلامی سن ہجرت کے استعمال سے مسلمان فائدوں سے محروم ہو جائیں گے بالکل صحیح نکلا - اب اگر آپ ہی جھوٹ چھوڑ کر حق اختیار کرنے کی طاقت ہو تو آئندہ ہر بات کے لئے سمت بکرمی یا سن عیسوی کا استعمال کیا کریں اور اسلامی الہامی سن ہجرت سے ہاتھ کانوں پر دھریں ٭

المختصر مولوی صاحب لاجواب ہو گئے اور شرم سار اس لئے کہ یہ شکست بہت سی لوگوں کے سامنے کھانی پڑی ٭

نوٹ

یہ بیان لفظ بہ لفظ درست نہیں - اس لئے کہ مباحثہ کے نوٹ بروقت نہیں لئے گئے - البتہ ایمانداری سے جو کچھ یاد آیا لکھ دیا ناظرین دیکھیں گے - کہ ستیہ پرگٹ کرنے کے لئے دھرندر ودوانوں کی ہی ضرورت نہیں ہوتی - ستیہ کو ماننے والا ایک ساداران شخص بھی اپنے مخالف سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے - بشرطیکہ وہ آریہ ہندو بالکل بےخوف ہو اور سچ کا لڑاکا ہو ٭ (پتنگ)

لاہور میں شاندار جات پات توڑک سہ بھوج

جات پات نے ہندو جاتی کو جس طرح بہت نقصان پہنچایا ہے اس کو دور کرنے کی غرض سے جات پات توڑک منڈل اور دیگر ہندو سوسائٹیوں کی طرف سے ایک عملی کارروائی یہ کی گئی کہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۱ء کو گوردت بھون لاہور کے وسیع میدان میں ایک عظیم الشان سہ بھوج کیا گیا - اس میں ایک ہزار سے زائد تمام مروجہ ذاتوں سے تعلق رکھنے والے بھائی شامل ہوئے - ان میں بھی سو سے اوپر دلت اور باہمنگی آدی اچھوت بھائی بھی تھے - استریوں کی تعداد بھی کافی تھی - انہوں نے اپنی دلت بہنوں کے ساتھ بڑے پریم سے سہ بھوج کیا - جوش کا یہ عالم تھا - کہ کالجوں کے طلباء ایک جلوس کی صورت میں DOWN DOWN WITH CASTE جات پات کو تباہ کردو کے نعرے لگاتے ہوئے آئے - جات پات کا جنازہ نکالا گیا - اس پرتی بھوج میں آنریبل ڈاکٹر گوکل چند جی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ - مہاشہ کرشن جی بی اے مالک پرتاپ رائے بہادر سیوک رام جی - رائے ہری رام صاحب - شری موتی رام جی ڈکرپا رام برادرز والے لالہ نہال چند سوہن لال جی - پروفیسر شنو دیال جی ایم اے - مہاشہ کاشی رام جی نیو یوتھ پل کمشنر - مہاشہ رتن چند جی - رائے صاحب لگس اتر سبھا - پنڈت بشمبر ناتھ جی - مہاشہ گوبند رام جی وکیل - مسٹر گردھاری لال جی - ڈاکٹر جے چند جی وغیرہ وغیرہ کئی شرفاء اور درجنوں سارے معززین شامل ہوئے - پرتی بھوج کے بعد شری مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا - سب سے پہلے مہاشہ گیتا رام جی کے بھجن ہوئے - بعد میں گیان آچاریہ شری گوبند ناتھ تیرتھ کے دس سالہ فرزند عزیز شرت کمار نے جلترنگ بجا کر حاضرین کو محظوظ کیا - اس کے بعد پنڈت نرنجن دیو جی آچاریہ برہم مہا ودیالیہ کی تقریر ہوئی - آپ نے بتلایا - کہ ویدوں میں گن کرم انوسار ہی ورنوں کا ذکر ہے - اور موجودہ ذات پات کا وید اور کسی شاستر میں ذکر تک بھی نہیں ہے ٭

ان کے بعد شریمتی سوبھدرا دیوی نے اپنا منوہر سنگیت سنایا ٭

ازاں بعد شریمتی یشونت راؤ (سابق مس ریتن انگریز) نے - جن کے پتی سر یشونت راؤ جی کا جو ذات پات اڑانے کے زبردست حامی تھے - پچھلے دنوں انتقال ہو گیا ہے - انگریزی زبان میں تقریر کی - اور بتلایا کہ ان کے پتی کے دل میں اس بات کی بڑی آرزو تھی کہ ذات پات کی لعنت سے پاک کر سکیں - اس کے بعد سوامی ناتھن کی جو آل انڈیا ودمن کانفرنس کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائی ہوئی ہیں - انگریزی میں ایک نہایت موثر تقریر ہوئی - جس میں آپ نے فرمایا کہ پنجاب میں جات پات کی لعنت کا اتنا زور نہیں جتنا کہ صوبہ مدراس میں ہے - آپ نے فرمایا - کہ ہمیں صرف ہندوؤں میں سے ہی جات پات دور کرنے پر اکتفا نہ کرنا چاہئے - بلکہ ہندو مسلم اور عیسائی کے بھید بھاؤ کو دور کر کے ایک متحدہ ہندوستانی قوم بنانی چاہئے ٭

ازاں بعد گیان آچاریہ گوبند ناتھ تیرتھ نے سنگیت سنایا - اور ان کے بعد رائے بہادر سیوک رام صدر پنجاب ہندو سبھا کی تقریر ہوئی - آپ نے فرمایا - کہ پنجاب ہندو سبھا بھی ذات پات کے بھوت کو بھگانے کی خواہش مند ہے - اس لئے مجھے ذات پات توڑک منڈل کی مساعی جمیلہ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے - اس کے بعد رائے بہادر سوہن لال جی کی مختصر تقریر ہوئی - اور آخر میں صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا - کہ ہندو دھرم کی نجات کے لئے ذات پات کا صفایا کیا جانا ضروری اور لازمی ہے ٭

غرضیکہ سہ بھوج اور جلسہ کی کارروائی نہایت خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سماپت ہوئی ٭

جب تک

اس مذہب جاتی میں مقیمات شاستر کا دیدوں کا چھپکا تب تک اپنی کمزوریاں کا خیال نہ ہوگا

مہرشی کا اس آگیا کا پالن کرنے کے لئے ویدوں شاستروں اور مہرشی کرت پستکوں وغیرہ کا سواد چاہیئے - نیز اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو مقیمات شاستر کے جنگل سے چھڑانے کے لئے مندرجہ ذیل پستکوں کو منگا کر پڑھیں ٭

مختلف کتب		اسلام کے متعلق		دیو سماج کے متعلق	
بائبل کلام الٰہی نہیں	۶/	قرآن کی چھان بین	۳/	دیو سماج کی اندرونی تصویر	۳/
انجیل کلام الٰہی نہیں	۱/	عقائد اسلام پر عقلی نظر	۴/	اشتہاری دھرم	۶/
سبز بینش ٹیکر تینوں حصے	۲/	قرآنی آنوں کا گانا غزدل	۲/	ہوائی جنگ ۶/ خدا پر مبیہ	۶/
یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی	۴/	مباحثہ آگرہ ۲/ کلام الٰہی	۶/	آگنی ۴/ آسمانی گولہ	۴/
امور بابت سدھار	۲/	کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	۱۲/	ذی دھرمی بچہ ہو پوں	۱/
مختلف وسمعوں ہندو منتھو کا تذکرہ	۲/	ابطال بشارات احمدیہ	۲/	**پورانک مت کے متعلق**	
رد بحج بجواب المنصف	۶/	موجودہ اسلام	۱/	سورگ میں سبجیکٹ کمیٹی	
کلیان مارگ	۵/	تکذیب براہین احمدیہ	عہ	پران اور دھرم مارگ سندھی	۳/
گیان پرکاش مع صحیح امید	۸/	نسخہ خبط احمدیہ	۱۲/	بم مدوہ اردو	۱/
بھوشیہ پران کی پرکھ	۴/	خلاصہ تعلیم القرآن	۴/	پران تنبر پرکاش تینوں بھاگ	۶/
زین دریا چین دید آت	۴/	اسلامی بہشت کی حقیقت	۲/	بھرم بدھات پر بہنسی	
دھرم ویر ۸/ رسیکا درشن	۴/	روز قیامت ، اسلام پوزیشن		شیو ناٹک	۱۲/
فہرست کتب ہندی اردو انگریزی مفت منگوا دیں		نعرہ حیدری	۱/		

ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ متصل مہاشہ خانہ آیپ جب منشی گلاب سنگھ **لاہور**

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(۱) ۲۵-۱-۲۱ کو جنرل میٹنگ میں آریہ سماج بہادر ا ضلع سہارنپور سے کچھ ودھیوں سمیہ سماج سلام کا جھنڈا آتار نے اصلاحات سماج ہذا نے ادھیکاریوں پر اثر ناتا ہے جار ستھیم کر کے افسوس ظاہر کیا گیا - اور گورنمنٹ پنجاب اور متعلقہ حکام سے اور دیگر نوجوان کرائیت پیدا کرنے کے لئے پرارتھنا کا پرستاؤ پاس کیا گیا ٭

(۲) ۲۵-۱-۲۸ کی جنرل میٹنگ میں پنڈت گنگا جی رئیس دہلی سابق منتری سماج کی ماتا جی کے سرگباس پر اظہار افسوس اور ہمدردی کا پرستاؤ پاس کیا گیا ٭

(۳) ۲۵-۱-۲۹ کو آریہ سماج مندر میں لودھیانہ

آریہ سماج سکھو چک کے سماچار

آریہ سماج سکھو چک ضلع گورداسپور کے ایک ذی فہم اور پرانے سادھن کے پاس زمین تھی - یہاں آریہ سماج بہت کمزور حالت میں ہے - اسے ستائی بنانے کے لئے سماج مندر کی ضرورت ہے اور ضرورت پر مندر بنانا بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی - اسی لئے پنجاب کی تمام آریہ سماجوں سے اپیل ہے کہ ہر ایک آریہ سماج پانچ پانچ روپیہ کی امداد بھیج کر شکر گزار کرے - اس طرح دو ہزار روپیہ پورا ہونے سے ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی - دسمبر کے آخری ایام میں پنڈت رام سروپ - پنڈت مہیندر پرتاپ - پنڈت رام

سمالوچنا

کرتویہ درپن

آریہ سماج کے پوجنیہ سنیاسی مہاتما شری ۱۰۸ نارائن سوامی جی کرت آریہ بھاشا کا یہ سُندر گٹکا آریوں کے لئے اتینت اُپیوگی ہے۔ اس میں آریوں کے نتیہ کرموں کا سرل بھاشا میں ورنن ہے۔ پراتہ سے سائینکال تک ایک آریہ کے دھارمک کرتویہ کیا ہیں۔ یہ جاننے لیا تو اس گٹکے کا پاٹھ کرو۔ دینک کرتویوں کے ساتھ سماج سنبندھی کرتویہ بھی اس میں وِششٹ رُوپ سے بتائے گئے ہیں۔ اور خوبی یہ ہے۔ کہ جس سمبندھ میں جو بھی وید منتر دئیے گئے ہیں۔ اُن کا انوواد ساتھ دیا گیا ہے۔ اس کے اتیرکت ایشور بھگتی پرارتھنا واپاسنا کے چنے ہوئے بھجن بھی ہیں۔ ایسے چنے گئے ہیں سدھا کیہ بھی اکٹر کر دئیے گئے ہیں۔ جن میں شکشا بھری ہوتی ہے۔ رشی دیانند کی جیونی بھی دی گئی ہے۔ اور آریہ سماج کے متعلق بھی کافی واقفیت اس سے ملتی ہے۔ الغرض یہ گٹکا آریوں کے سوادھیائے کی بڑی اچھی چیز ہے۔ ہونے چار سو پرشٹ۔ عمدہ ٹائپ اور چھپائی کے اس خوب صورت جلد کے گٹکا کی قیمت بارہ آنے واجبی ہے۔ پرتیک آریہ ستری پرش کو اس کی ایک ایک پرتی آدشیہ منگوانی چاہیئے۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر سے مل سکتی ہے۔

معذرت نامہ مرزا

مُصنّف: پبلیشر ایس۔ ایم۔ پال صاحب (پروفیسر عربی ایف سی کالج لاہور) ۲۸ نکلسن روڈ لاہور۔ بزبان اردو ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت پانچ آنے۔ مصنف سے مل سکتی ہے۔

اس میں مصنف نے اپنی وسیع واقفیت کا خوب ثبوت دیا ہے۔ جو اُسے قادیانیت کے متعلق حاصل ہے۔ مرزا صاحب کا یہ معمول رہا۔ کہ جب مسلمانوں کی طرف سے اُن پر کوئی اعتراض کیا جاتا۔ تو وہ جواب میں وہی اعتراض پیغمبر اور آسمانی کتاب پر عائد کرنے کی کوشش کرتے۔

ایس۔ ایم پال صاحب نے مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اس قسم کے جوابات کو اس کتاب میں اکٹھا کر دیا ہے۔ کتاب اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک مسلمان جسے قادیانی تحریک میں دلچسپی ہے۔ اس کا مطالعہ کرے۔

عیسیٰ اور یسوع

مصنف: پبلیشر ایس۔ ایم پال صاحب ۲۸ نکلسن روڈ لاہور بزبان اُردو۔ ضخامت ۵۰ صفحہ قیمت ۳/

یہ ایک پُرمضمون چھوٹی سی کتاب ہے جس میں مسلمانوں کے اعتراض کے جواب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعوے کی تردید کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ عیسیٰ اور یسوع دو مختلف ہستیاں ہیں۔ اس کتاب میں قابل مُصنّف نے مسلمان مفسرین قرآن۔ مرزا غلام احمد کے مُریدوں اور خود مرزا صاحب کی اپنی شہادت اپنے حق میں پیش کی ہے۔ قادیانیت کے متعلق اس میں اور بھی کافی معلومات ہیں۔ ہر ایک محقق کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

مُصنّف سے مل سکتی ہے۔

مردم شماری میں سکھ ہندو لکھوائیں

(دیکھاک شری سوامی مہنت ہرنام داس جی شنزی سادھ بیلہ تیرتھ سکھر سندھ)

ہندو پہلے سے چلے ہیں۔ سکھ پیچھے بنے ہیں ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ سکھوں کو نصیحت کریں کہ سکھ اپنے آپ کو ہندو لکھا دیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو نصیحت کریں۔ کہ ہندوستان میں رہنا اور پیدا ہونا سب کچھ ہے۔ اس لئے مسلمان بھائی بھی اپنے کو ہندو لکھا دیں۔ جو ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ وہ سبھی اپنے کو ہندو لکھا دیں۔

ہندو سکھوں کو دو کشتی میں نہیں چڑھنا چاہیئے۔ اگر تم لوگ دو کشتیوں کی طرح ہندو سکھ لکھاؤ گے۔ تو بھی تم کو سکھ ہی لکھیں گے۔ اس لئے لکھنے سے پیشتر اپنے آئینہ کی طرف نظر مارو۔ اور پرماتما کی جیوتی کی طرف دھیان دے کر دیکھو کہ ہمارے بزرگ پہلے کون تھے۔ اندر سے یہی جواب ملے گا۔ کہ ہندو۔ جب آپ کے بزرگ بھی ہندو تھے۔ اور گورو نانک سے گورو دشمیش سبھی ہندو تھے تو اب ہندو گوروؤں کی پیروکاری سے ہٹ جانا کتنا اپنے پتروں کو کوپ کرانا ہے۔ آپ کے بزرگ بھی آپ کو بہشت (سورگ) میں کہیں گے۔ کہ ہمارے بال بچے ہندو ہونے سے بدل گئے ہیں۔ اس لئے اپنے بڑوں کو خوش کرنے کے لئے اور سچائی کو اپنے دل میں وچار کر اس مردم شماری میں اپنے آپ کو ہندو لکھاؤ۔

سنسار کے سمست جینیوں کو کھلا چیلنج

سب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ جب سے ہندو سنگٹھن کی لہر چلی ہے۔ تب سے آریہ سماج نے ہندو سمپرداؤں کا کھنڈن پرایہ بند سا کر دیا ہے۔ اُچت تو یہ تھا۔ کہ جینی بھائی اس اوسر سے لابھ اُٹھاتے اور آپس میں پریم ورتاؤ کرتے ہوئے اپنی کوریتیوں کو دُور کرنے کا یتن کرتے۔ جس سے جین سماج (جو کہ نتیہ پرتی گھٹتی ہو رہا ہے) کی اُنتی ہوتی۔ پرنتو ان لوگوں نے ایسا نہ کر کے اس اوسر سے انوچت لابھ اٹھانا ہی اپنا کرتویہ سمجھا ہے۔ اس نے اِن لوگوں نے آریہ سماج کے ورودھ انیک پستکیں لکھ کر پرکاشت کیں۔ پرنتو آریہ سماج نے اُن کا اُتر اس لئے نہیں دیا۔ کہ کہیں ہندو سنگٹھن میں بادھا نہ پہنچے۔ اس سے جینیوں نے اور بھی اُنتی کی اور اس پرکار کی پستکیں اور لیکھ پرکاشت کرنے آرمبھ کر دئیے۔ کہ جن میں آریہ سماج کے پرورتک دیانند جی تتھا دیدوں پر گھرنا سپد شبدوں میں انیک پرکار کے آکشیپ کئے گئے۔ ان تمام باتوں کو دھیان میں رکھ کر میں نے ایک پستک جین ست درپن نام کی لکھی۔ پرنتو اس کو اُس کو چھپوانا میں نے اُچت نہیں سمجھا۔ اسی بیچ میں جبکہ انبالے کے جینیوں نے ادھک تنگ کرنا آرمبھ کیا۔ تو وہاں کی لالی گرتی آریہ سماج کو گت ورش اپنے وارشک اُتسو پر شاستراتھ کرنے کے لئے واد ھیہ ہونا پڑا اس کے پشچات تو جین پنڈتوں نے آریہ سماج کو چیلنج دینا اور گندے لیکھ لکھنا اپنا مکھیہ کرتویہ سمجھ لیا ہے اب انہوں نے آریہ ودوانوں کو رجسٹری دوارا پتر بھیجنے آرمبھ کر دئیے۔ اُنہوں نے جہاں اور آریہ ودوانوں کو یہ پتر بھیجے۔ میرے پاس بھی کچھ پرشن لکھ کر ایک رجسٹری پتر بھیجنے کی کرپا کی۔ جس کا سنکھشیپ سے میں نے اُن کو اُتر لکھ کر بھیج دیا۔ میں نے سمجھا تھا۔ کہ اب آگے یہ واد وواد نہیں چلے گا۔ پرنتو اب اُس میرے پتر کا اُتر ۷ جنوری ۱۹۳۱ء کے جین گزٹ میں چھپوایا ہے۔ اس سے یہ سپشٹ ہے۔ کہ جین بھائی آریہ سماج سے شاستراتھ کرنے کے لئے اتینت ویاکل ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہم ان کی ویاکلتا دُور کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں۔ کہ جین لوگ ہم سے شاستراتھ اجمیر میں آ کر کریں۔ اور ویدوں تتھا آریہ سماج کے سدھانتوں پر جتنے پرشن کرنے ہوں۔ کریں۔ اسی پرکار ہماری اور سے بھی جین ۔۔۔ سدھانتوں پر پرشن کئے جاویں گے۔ یدی سچائی کا ابھیمان ہے۔ اور ودیا کا کچھ گرو ہے۔ تو اس شاستراتھ کے چیلنج کو سویکار کر کے اجمیر آ دیں۔ اور شاستراتھ پرارمبھ کر دیں۔ یدی جین پنڈتوں نے اس چیلنج کو سویکار نہ کر کے اسی پرکار اشتہار بازی جاری رکھی۔ تو جنتا سمجھ لے گی۔ کہ آپ لوگ کیول ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

(سوامی کرمانند سرسوتی۔ آریہ سماج قیصر گنج اجمیر)

آریہ سماج سکھو چک کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سکھو چک تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور کا پہلا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(پنڈت رام کشن شاستری)

بدہضمی۔ کمی خون۔ مردمی کمزوری۔ جریان خرابی خون وامراض زنانہ میں اکسیر ہے
طاقت کی اکسیر دوا
آدتیہ رسائن
قیمت ۱۰ روزہ خوراک ۱۲ ۱۰ روزہ ۲/- ۳۰ روزہ ۵/- محصول سات آنے (۷/)
مُوجد: مہتہ سیتا رام دت کویراج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی
لاہور (برانچ) انارکلی کیسری بالاخانہ

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماچک جگت

آریہ سماج کیمبل پور کا اُتسو

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ ۲۷۔ ۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۱ء کو ہوگا۔ ۲۷ فروری کو نگر کیرتن ہوگا۔ (منا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

آریہ سماج نہت پور کا اُتسو

آریہ سماج نہت پور ضلع جالندھر کا وارشک اُتسو ۳۰۔ ۳۱ جنوری۔ یکم فروری ۱۹۳۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے نہت پوری ملازم بھائی شامل جلسہ ہو کر تار رکھا کریں۔ (رام ناتھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج پدھیانہ کے سماچار

۲ جنوری سے ادھیاپکہ نے کنیا پاٹھشالہ کا چارج لے لیا ہے۔ پڑھائی شروع کر دی گئی ہے۔ اس وقت ۲۰ کنیائیں درج رجسٹر ہیں۔ کنیائیں ہر روز سندھیا اور اگنی ہوتر میں حصہ لے رہی ہیں۔

لوہڑی کا تہوار صبح ۸ بجے منایا گیا۔ انتی پرارتھنا۔ اپاسنا۔ سوستی واچن۔ شانتی پرکرن کے بعد ہون یگیہ ہوا اور کنیاؤں نے بھجن گائے۔ اور میں نے جتایا۔ کہ لوہڑی بھی ہون یگیہ کا نشان ہے۔ اور خوشگوار موسم کی خوشی میں تہوار منایا جاتا ہے۔ (منگی رام آریہ منتری)

آریہ سماج راما منڈی کے سماچار

(۱) چناؤ:۔ پردہان ڈاکٹر سوم ناتھ جی۔ اُپ پردہان مہاشہ گیندا رام جی۔ منتری ہنا چند جی۔ اُپ منتری برہمچاری جگت پرکاش جی۔ خزانچی مہاشہ روشن لال و تلک رام۔

(۲) آریہ سماج راماں منڈی کے ماتحت ایک اینگلو ویدک مڈل سکول ہے۔ جس کے متعلق پہلے مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت ناظم صاحب نے فیصلہ سکول کے حق میں ہو چکا ہے اور سکول بہت اچھی حالت میں چل رہا ہے۔

(۳) آریہ سماج راماں منڈی کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۶۔ ۷۔ ۸ بیساکھ مطابق ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

(۴) آریہ سماج راماں منڈی نے مردم شماری کا کام سبھا کی ہدایت کے مطابق شروع کر دیا ہے۔ اور باہر دیہات میں بھی پرچار شروع کر دیا ہے۔ جس کے لئے سماج کو لٹریچر کی ضرورت ہے۔ (نہال چند منتری)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن کے سماچار

سیٹھ دیال داس جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار

کرایا گیا۔ لوگ کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ بالک کا نام یشپال رکھا گیا۔ آریہ سماجک فنڈوں کو ۳۲ روپے اور دیگر مختلف سبھاؤں کو ۲۲ روپے دان پرایت ہوا۔

پچھلے ہفتہ سے لالہ برہم دت جی نے اپنشدوں کی کتھا شروع کی ہے۔ جو بڑی منورنجک اور شکشا پرد ہے۔

استری سماج۔ دھرم پتنی لالہ سنت رام جی منتری کے ہوشیارپور جانے کی وجہ سے استری سماج کچھ شتھل سی ہو گئی تھی۔ اب آپ نے پھر آ کر زیادہ سرگرمی سے حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ (اُپ منتری)

لوہڑی کا تہوار

لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر میں لوہڑی کا تہوار منایا گیا صبح کو کھیلیں اور میچ ہوئے۔ اور رات کو بورڈنگ ہاؤس میں ہون کرایا گیا۔ اس کے بعد لوہڑی پر بھجن گائے گئے۔ اور تقریریں کی گئیں مسٹر ستیہ پال نے سینما ایکٹنگ کے ذریعہ لوگوں کو خوش کیا۔ بہت سے پرانے ودیارتھی بھی شامل ہوئے۔ (ہیڈ ماسٹر)

آریہ سماج کیماڑی کے سماچار

مہاشہ رام دتہ مل نے اپنے پوتا کی خوشی میں اپنے مکان پر ہون کرایا۔ دس روپیہ آریہ سماج کیماڑی کو دان دیا۔ اس سے پہلے یہ پوتا کے سمے ۱۵ روپے دان دے چکے ہیں۔

(۲) لالہ بلوری لال جینی نے اپنے مترمہاشہ مراری لال جی کی پریرنا پر آریہ سماج مندر کیماڑی کے لئے ۱۵ روپے دان دینے کا وعدہ کیا ہے (کشن چند آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماج کراچی)

منڈی عارف والا میں ایک کنوئیں کا دان

آریہ سماج مندر تقریباً بن چکا ہے۔ ہفتہ واری ست سنگ نیم پوروک ہوتے ہیں۔ مندر کے لئے کنوئیں کی ضرورت سختی سے محسوس کی جاتی ہے۔ اس سے ہندو عوام کو بھی بہت لابھ ہوگا۔ مندر شہر کے چوک میں ہے۔ اور سب لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے دانی سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ باشندگان عارف والا کی تکلیفات کو محسوس کرتے ہوئے اس کے لئے دھن دینے کی کرپا کریں۔ اگر کوئی سجن اس شبھ کام کے لئے چندہ اکٹھا کر کے بھیجنے کی کرپا کرنا چاہیں۔ تو وہ آریہ سماج کی طرف سے چھپی ہوئی

رسیدیں منگوا سکتے ہیں۔ (ملک چمن لال پردہان آریہ سماج عارف والا منڈی ضلع منٹگمری)

آریہ سماج گرلی کا اُتسو

آریہ سماج گرلی کے سالانہ جلسہ میں پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ مشہور بھجنک پنڈت بہاری لال جی۔ پنڈت بھوج راج کے پربھاؤ شالی ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔ اور شری سوامی ستیانند جی کی رامائن کی کتھا ۷ جنوری سے ۱۱ جنوری تک ہوتی رہی سینکڑوں کی تعداد میں نر ناریوں نے اپنے آتماؤں کو امرت روپی اپدیش سے آنندت کیا۔

۹ جنوری کی رات کو رائے بہادر لالہ موہن لال صاحب ایم۔ ایل سی کی پردھانتا میں بدھوا براد ست ہتک کانفرنس ہوئی۔ جس میں پاس ہوا۔ کہ ضلع کانگڑہ کے آریہ ہندوؤں کا یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ ساماجک اوستھا کو دیکھتے ہوئے بال بدھواؤں کا پنر ویواہ کر دیا جائے۔ نہ کرنے کی اوستھا میں نانا پرکار کی کٹھنائیوں اور آپتیوں کا بھے ہے۔

۱۰ جنوری کی رات کو شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی پردھانتا میں دلت ادھار کانفرنس ہوئی۔ جس میں سرو سمتی سے وچار ہوا۔ کہ ضلع کانگڑہ کے آریہ ہندوؤں کا یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ ضلع کے اندر جو دلت جاتیاں ہیں۔ اُن کے ساتھ نیک سلوک کیا جاوے۔ اور اُن کو وہی حقوق دیئے جاویں جو مجلسی طور پر دوسری قوموں کو حاصل ہیں۔ (ٹھاکر کارام سنز ماسٹری آریہ سماج گرلی)

اوچ آریہ سماج مندر میں لوہڑی پر

برہد یگیہ:۔ پراتہ سنکیرتن ہوا۔ واپسی پر

منعقدہ
بستاد
رجسٹرڈ ٹریڈ مارک
ٹی ال
ڈاکٹر ایس کے برمن
لیمیٹڈ
سنہ ۱۹۸۸ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرا لیا ہے۔ المشتہر

چُنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

دنت مکنا	دب دمہ
دانتوں کے قریب ہر مرض کے رفع کرنے کے لئے خوشبودار منجن اسکے استعمال سے مُنہ معطر رہتا ہے اور دانتوں میں کسی مرض کے پیدا ہونے کا خوف نہیں رہتا قیمت ایک اونس کی ڈبی کی ۵/ پانچ آنہ ڈاک محصول تین ڈبی تک ۵/	**دمہ کی دوا** ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر آرام پہنچاتی ہے۔ دیگر دواؤں سے جو مریض مایوس ہو چکے ہوں اس کی آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس دوا سے مستفید ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱/۶ ڈاک محصول تین شیشی تک ۱۰/

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ مینجر پیسہ اخبار۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھجن پرارمبھ ہوکر شام کے ۶ بجے سے لوہڑی پر یگیہ کا آرمبھ کیا گیا - مبلغ اٹھارہ روپیہ کی سامگری گھرت سے یگیہ کیا گیا - بابو برکت رام جی اودورسیر نے موجودہ ہندوؤں کی کمزوری اور آریہ سماج کے متعلق اُتم تقریر کی - حاضرین کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا ؛

(منتری آریہ سماج اُوچ بہاول پور)

یگیہ شالا سلانوالی

۶ جنوری ۱۹۳۱ء شری سوامی گنگا گری جی مہاراج تو بہ ٹیک سنگھ سے یہاں پدھارے - پانچ دن تک سوامی جی کی منوہر کتھا آریہ سماج مندر میں ہوتی رہی - اتوار کو نئی یگیہ شالہ کا پرویش سنسکار سوامی گنگا گری جی کے پوتر ہاتھوں سے کرایا گیا جو جنتا کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا - اور سب آریہ سجنوں نے پریوار سہت پریتی بھوجن کیا - سب آریہ سجنوں کا یگیہ شالہ کے پاس کھڑے ہو کر فوٹو لیا گیا - ڈاکٹر رام گوپال جی کے پرشنار کھنے سے یگیہ شالہ ایسی سندر بنی ہے کہ شائد ہی پنجاب میں کہیں ایسی یگیہ شالہ ہو ؛

(دیوان چند منتری آریہ سماج سلانوالی) ؛

آریہ سماج کالا افغاناں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کالا افغاناں ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ دسمبر ۱۹۳۰ء و یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو نرگھن سماپت ہوا - جس میں سوامی دھیرانند جی - پنڈت بنواری لال جی ادھشٹھاتا دیدپرچار - پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر - پنڈت وشوناتھ جی - و پنڈت پورن چند جی اُپدیشک و بھجنیک - پنڈت ہنسراج - مہاشہ رام رتن مل و مہاشہ ملک راج جی پدھارے ؛

۳۰ دسمبر کو نگر کیرتن ہوا ؛

۳۱ دسمبر کو صبح ہون یگیہ کے بعد سوامی جی کا ایشور دشیہ پر منوہر اُپدیش ہوا - اور پنڈت وشوناتھ جی کا لیکچر ہوا ؛

بعد دوپہر پنڈت پورن چند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ملاپ کے دشیہ پر اور پنڈت بنواری لال جی ادھشٹھاتا دیدپرچار کا ایکتا - اسلام اور ویدک دھرم پر اور پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر کا گوشت نہ کھانے پر لیکچر ہوا - پنڈت جی نے بحوالہ قرآن اور حدیث ثابت کیا - کہ گوشت کھانے کی اجازت نہیں ہے - حاضری ایک ہزار سے اوپر تھی - جن میں سب انسپکٹر صاحب پولیس تھانہ فتح گڑھ چوڑیاں - خان صاحب محمد نواز خان صاحب ذیلدار حلقہ دالہ ججر والہ - و خان صاحب عالم خان صاحب رئیس اعظم کالا افغاناں - و سنگھی محمد خان و مودی لال ذیلدار - و لالہ گوردوارہ جی گردوارہ تانگو حلقہ دار - لالہ پورن چند جی پردھان دھرم کوٹ رندھاوا اور بہت سے اصحاب شامل تھے - جو بہت متاثر ہوتے - ۱۱ بجے رات تک بھجن اور اُپدیش ہوتے رہے ؛

یکم جنوری کی صبح کو ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد پنڈت وشوناتھ جی کا اُپدیش اور پنڈت بنواری لال جی کا پریم اور دھیرتا پر ویاکھیان ہوا ؛

بعد دوپہر بھجنوں کے بعد سوامی دھیرانند جی کا اُپدیش اور پنڈت پورن چند جی کا لیکچر ہوا - آپ نے دھن کے لئے اپیل کی ؛

اپیل کے بعد پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر کا ویاکھیان اس مضمون پر ہوا - کہ دنیا کیوں ہوئی خدا نے دنیا کو کیوں بنایا ؟ یا خیال اسلام ٹھیک ہے یا خیال عیسائیت ٹھیک ہے - یا خیال ویدمت ٹھیک ہے - آج بھی مسلمان اور ہندو معززین موجود تھے - جو پنڈت جی کی عالمانہ تقریر سنکر خوب متاثر ہوئے ؛

رات کو سوامی دھیرانند جی کا اُپدیش اور پنڈت ستیہ دیو جی کا لیکچر ہوا ؛ اور بھجنیک مہاشیوں کے بھجنوں اور آرتی کے ساتھ جلسہ کامیابی سے سماپت ہوا ؛

(چونی لال منتری آریہ سماج کالا افغاناں ضلع گورداسپور) ؛

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کا چھٹا سالانہ جلسہ

اس دفعہ بھی حسب معمول ایام کرسمس میں ۲۶ سے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو جلسہ کی تاریخیں نشچت ہوئیں ؛

اُتسو سے ۸ یوم پیشتر کتھا ہوتی رہی - اُتسو میں جہلم بھجن منڈلی - پنڈت بھیم سین جی و مہاشہ ہری چند جی و سوامی یوگانند جی پنڈت دیو ناتھ جی و مہاشہ شام لال جی بھجنیک اور پنڈت بیلی رام جی ایم اے رونق افروز ہوئے - ۱۲ یوم ویدک دھرم - استری شکشا - چھوت چھات - حفظان صحت اور سوشل برائیوں پر ویاکھیان ہوتے رہے ؛

۲۷ دسمبر کو منتری جی نے سال گذشتہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی - بعد ازاں لالہ جو کھا سنگھ جی منیجر نے دھن کے لئے اپیل کی - جس پر مبلغ ۲۵۰۰ روپیہ نقد اکٹھا ہوا - اور ۵۰۰ یا ۶۰۰ روپیہ وعدہ علاوہ ہوئے - اس دفعہ لالہ درباری لال جی جائنٹ سکرٹری نے ملتان - منٹگمری - پاک پٹن - وغیرہ میں جاکر اپنی بہنوں کے لئے چندہ فراہم کیا - اس طرح اس سال کا جلسہ کیا بلحاظ چندہ اور کیا بلحاظ حاضری پچھلے سالوں کی نسبت نہایت کامیاب رہا - ہم آن کے خاص طور پر ممنون ہیں ؛

جلسہ تقسیم انعامات

۲۹ جنوری کو رائے بہادر سیٹھ سکھو رام جی آنریری مجسٹریٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی زیر صدارت تقسیم انعامات کا جلسہ ہوا - جس میں کنیاؤں کو پستکیں - مٹھائی اور نقدی و سٹیشنری انعام دی گئی - مڈل دیرا گیہ پاس شدہ دیویوں کو خاص خاص انعام دیئے گئے - مبلغ ۲۰۰ روپیہ کے انعامات تقسیم ہوئے ہونگے - مبلغ ۵۱ روپیہ کا عطیہ جو سیٹھ بھگوان داس صاحب ماسٹر اینڈ سنز نے برائے پکنک دیا تھا اس سے بھی پکنک کے کر انعام دیئے گئے ؛

خاتمہ پر صدر صاحب نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا - اور کہا کہ اس پاٹھ شالہ کی ترقی کو سنکر میں بہت خوش ہوتا ہوں ؛

(درباری لال جائنٹ سکرٹری) ؛

پتہ کی ضرورت - اگر کسی صاحب کو دھرم سالہ کے مہاشہ دیوی چند المعروف بھرتا دیوی چند جی کو سنیاس لینے کے بعد سوامی سوتنترانند بھی کہا جاتا تھا کا موجودہ پتہ معلوم ہو - وہ مہربانی کر کے اطلاع دیں - اور اگر انکا پتہ نہ بتا سکیں - تو یہ ہی بتا دیں - کہ آخری مرتبہ آن کو کب اور کہاں کس نے دیکھا تھا ؛ دسیندر ٹری

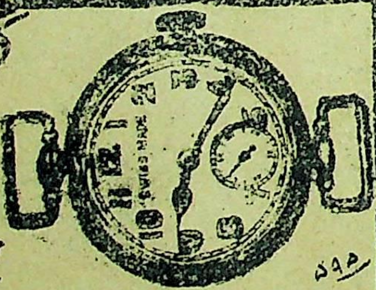

گرانڈ کلیرنس سیل

Rs 2/8 میں ۲۰ چیزیں مفت ارسال کی جاتی ہیں!

چھ شیشی آٹو مل خوش عطر کے خریدار کو یا چھ ڈبیاں دادکی دوائی کے خریدار کو مندرجہ ذیل اشیاء بطور انعام مفت ارسال کی جاتی ہیں - گولڈ گلٹ ٹائم رسٹ واچ معہ تسمہ - ایک کنگھی - ایک جوڑا جراب - ایک فینسی رومال - ایک فینسی سرمہ شیشہ - ایک کنگھی - ایک ٹکیہ خوشبو دار صابن - ایک انگوٹھی نگینہ دار - ایک گولڈ گلٹ نگینوں والا پھول - ایک قینچی ایک فونٹین پین - ایک نیکلس - ایک جوڑا گولڈ گلٹ فریم والا چشمہ - ایک سینری کی ایک درجن ... - ایک پنسل - ... - ۱۲ تصویریں ... - ایک ... بندوق کا ایک چاقو - جس کو ... قیمت تمام اشیاء معہ انعام ... آنے محصول ڈاک علاوہ ؛

۵۹۵

انڈین واچ سٹور سپلائی ... پوسٹ آفس باکس ... بازار کلکتہ

پانچسو روپیہ انعام

۵۹۳

پھلبہری کو ثابت کرنے پر

مہاتما کی بتائی ہوئی جڑی بوٹیوں کے موافق اثر کرنیوالی حیرت انگیز دوا یافت - اس دوا کو استعمال کرنے سے حیرت انگیز فوراً نفع پہنچتا ہے - جس کا برص یعنی سفید داغ کسی دوا سے دور نہ ہوتا ہو - وہ صاحب اس عجیب دوا کو آزمائیں یہ دوا صرف ایک ہی دن میں پوری صحت کر دیتی ہے قیمت ایک ... روپیہ دو کی ... ؛

بواسیر کی اکسیر دوا - خونی بادی نئی ہو یا پرانی - خواہ جیسی مرض ہو اس دوا کا استعمال کرنے سے آرام و صحت ہوتی ہے قیمت فی ... روپیہ ... انہیں دوائیوں کو ... لگا دینے سے ... ہیں ؛

شرمیان کرشن چندر

پوسٹ گنڈری سرائے گیا

طاقت ... جنسی کمزوری کے لئے

ملٹن ... جی گولیاں

۵۹۳

یہ گولیاں خاص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں جو مثانہ کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں - ... کی شکایت کو دور کر کے درست ... لاتی ہیں - تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں قیمت چالیس گولی ایک روپیہ ؛

عرض و لاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ ؛

راج ... وید ناراین جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ برانچ :- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ - بمبئی

لاہور ایجنٹ :- راج رتن لال بھنڈاری ...

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کی یاد
آریہ مسافر کا خاص نمبر

امسال شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کا دن پھاگن سدی ۳ یعنی ۲۰ فروری ۱۹۳۱ء کو ہوگا۔ اور اس موقعہ پر تمام آریہ جگت بڑے سمارودھ سے ویر اُتسو منائے گا۔ اسی تقریب پر رسالہ "آریہ مسافر" کا جو آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی طرف سے شہید اکبر کی یادگار میں نکلتا ہے۔ ایک خاص نمبر شائع کیا جائے گا۔ جس میں ایک نہایت دلکش سہ رنگی تصویر کے علاوہ چند دیگر تصاویر بھی ہونگی۔ مضامین اور نظموں کے لحاظ سے بھی یہ رسالہ نہایت شاندار ہوگا۔ اس وقت تک من جہانو بھاووں کے مضامین اور نظمیں موصول ہو چکی ہیں :-

(۱) شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج (۲) شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ (۳) راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی امرتسری (بڑودہ) (۴) ایل این امرد ہسر۔ (۵) شریمتی سعیدہ حبیبہ بانو نیازی۔ (۶) شری پنڈت وشوناتھ جی آریوپدیشک۔ (۷) شری پنڈت چمپتی جی ایم۔ اے۔ (۸) شری ماسٹر نندلال جی لاہور۔ (۹) شری پنڈت شانتی پرکاش جی۔ (۱۰) شری پنڈت وشنودت جی فیروزپور۔ (۱۱) شری سوامی یوگیندر پال جی سورگباشی۔ (۱۲) ایک مسلمان۔ (۱۳) پنڈت جگت رام جی ڈنگہ نواسی۔ (۱۴) پنڈت شیودت جی سدہانت بھوشن لاہور ؛

نظمیں - (۱) پنڈت لبھورام جی جوش ملسیانی۔ (۲) حضرت آفتاب پانی پتی۔ (۳) مہاشہ گیان چند جی دھول لاہور۔ (۴) پریم جی (۵) مہاشہ نانک چند جی ناز۔ لاہور

غرضیکہ یہ رسالہ ہر لحاظ سے شاندار اور قابل دید ہوگا۔ جو بھائی آریہ مسافر کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔ اُنھیں یہ رسالہ مُفت مل جائے گا۔ آریہ مسافر کا چندہ صرف دو روپیہ سالانہ ہے۔ جو بھائی صرف یہی پرچہ منگانا چاہیں۔ اُنہیں ۶ر کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔ اجرت اشتہارات چار روپیہ فی صفحہ ہے ؛

آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کو چاہیے کہ اس پرچہ کو کافی تعداد میں منگا کر اپنے مسلمان عیسائی اور دیگر دوستوں میں تقسیم کریں۔ اکٹھے پرچے منگوانے پر قیمت علاوہ محصول ڈاک حسب ذیل ہوگی :-

۱۰ پرچے ۳ر - ۲۵ پرچے ۱۰ر
۵۰ پرچے ۱۲ر - ۱۰۰ " ۲۵ر

آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کو فوراً لکھ بھیجنا چاہیے کہ وہ کس قدر پرچے منگانا چاہتے ہیں۔ تاکہ بعد میں کسی کو مایوس نہ ہونا پڑے ؛
(مینیجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور)

مہاشہ دیوناتھ نرگشنک سبھا کا پروگرام

آریہ سماجیں اپنا حساب تیار رکھیں۔

گوجرانوالہ	۲۳ و ۲۴ جنوری
وزیرآباد	۲۵ جنوری - خانکی ۲۶ جنوری
حافظ آباد	۲۷ - ۲۸ "
پنڈی بھٹیاں	۲۹ - ۳۰ "
کوٹ نکہ	۳۱ جنوری - خانقاہ ڈوگراں یکم فروری
سانگلہ ہل	۲ فروری - چک جھمرہ ۳ و ۴ فروری
لائل پور	۵ و ۶ فروری -
ٹوبہ ٹیک سنگھ (ٹرچ کوٹ ۷ فروری - گوجرہ ۸ - ۹ فروری)	۱۰ و ۱۱ فروری
سمندری	۱۲ فروری
تاندلیانوالہ	۱۳ - ۱۴ فروری
کمالیہ	۱۵ - ۱۶ فروری
شورکوٹ	۱۷ فروری
جھنگ مگھیانہ	۱۸ - ۱۹ فروری
ملتان چھاونی	۲۰ - ۲۱ - ۲۲ فروری
ملتان شہر	۲۳ - ۲۴ - ۲۵ فروری
شجاع آباد	۲۶ - ۲۷ فروری
جلال پور پیروالا	۲۸ فروری و یکم مارچ
بہاول پور	۲ مارچ
سماسٹہ	۳ مارچ
احمد پور شرقیہ	۴ و ۵ مارچ
اوچ	۶ و ۷ مارچ
پنجند بہاول پور	۸ و ۹ مارچ
خان پور	۱۰ و ۱۱ مارچ
احمد پور لمبا	۱۲ - مارچ
کھروڑ پکہ	۱۴ - مارچ
میلسی	۱۵ و ۱۶ مارچ
بورے والا	۱۷ مارچ
عارف والا	۱۸ - ۱۹ مارچ
منٹگمری	۲۰ و ۲۱ مارچ
اوکاڑہ	۲۲ مارچ

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)
(گورودت بھون - لاہور)

نئے سال کا پروگرام
چند ضروری باتیں

جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہر ایک آریہ بھائی کو نئے سال یعنی ۱۹۳۱ء کے لئے اپنے جیون کے پروگرام کا فیصلہ کر لینا چاہئے۔ آریہ سماج کے نکتۂ خیال سے یہ پروگرام ایسا ہونا چاہئے !

(۱) جو جیون کو دھارمک بنائے (۲) جو دید، آریہ سماج اور اپنے گُرودیو رشی دیانند کے لئے شردھا اور بھگتی کے بھاؤ پیدا کرے۔ (۳) جو آریہ سماج کی اُنتی کی رفتار کو تیز کرنے والا ہو ؛

ان تینوں باتوں کی پراپتی کا مکھیہ سادھن سوادھیائے ہے۔ اور سوادھیائے ہی جیون ہے۔ نئے سال کے لئے ہر ایک آریہ بھائی اور بہن کو سوادھیائے کا بجٹ زیادہ بڑھانا چاہئے۔ اور اس روپے سے سال شروع ہونے سے پہلے اپنے گرنتھ خرید لینے چاہئیں۔ جو مندرجہ بالا تینوں باتیں پیدا کرنے والے ہوں۔ سوادھیائے کے گرنتھوں کا پہلا درجہ رشی دیانند کے گرنتھوں کو دینا چاہئے۔ دوسرے درجہ پر مندرجہ ذیل کتابیں ہیں۔ جو جیون کو اُنت اور آریہ سماج کے لئے اُپیوگی بنانے میں ہر ایک استری پرش کے لئے یکساں طور پر مفید ثابت ہوئی ہیں !!

اُردو

ستیارتھ پرکاش اُردو ۱۰ر مجلد ۱۲ر
بھگتی درپن ... ۹ر دیدک جپ جی
آنند سنگرہ ... ۱۲ر سوامی سرودانند جی کے لیکچر
آتم چلتنا ... ۱۲ر سوامی سدانند جی کے لیکچر
مرتیو اور پرلوک ۱۲ر از سوامی نارائن سوامی جی
اُپنشد پرکاش ۴ر آٹھ اُپنشد اُردو میں
یوگ درشن مجلد اُردو ... ۴ر
ابدیش منجری ... ۱۰ر سوامی جی کے ۱۴ ویاکھیان
اُدھکار اپاسنا ... ۳ر
پرارتھنا سنگرہ ... ۴ر
آریہ دھرم ... ۱۰ر
بیارا دھرم ... ۶ر
کلیات آریہ مسافر ... للعہ
علاوہ ازیں استریوں، بچوں اور نوجوانوں کے لئے طرح طرح کی نفیس دلچسپ کتب کا بہت بڑا اسٹاک جمع کیا گیا ہے ؛

ہندی

وید امرت - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بر موقعہ شتابدی شائع ہوئی تھی عہ
دیدک سدھانت عہ (شتابدی ایڈیشن)
بھگتی درپن ... ۱۰ر دیدک جپ جی ...
دیدک کرتویہ کرتویہ شاستر ۴ر از پنڈت سالگرام جی
ست اُپدیش مالا ۴ر از سوامی ستیانند جی
مرتیو اور پرلوک ۱۴ر از نارائن سوامی جی
آنند سنگرہ عہ سوامی سرودانند جی کے اُپدیش
آتم درشن ۴ر از نارائن سوامی جی
بھگوت گیتا کی بھاونا ۱۲ر از سوامی اُنبھوانند جی
وید پاٹھ ... ۶ر " ستیانند "
سندھیا یوگ ۵ر " "
آریہ سماج کیا ہے ؟ ہر " "
اپنی سوانح ... ۱۴ر
دیانند گرنتھ مالا مجلد دونوں بھاگ ... عہ
برہمچریہ سندیش ... ۱۲ر
... ۴ر

فہرست کتب مفت بھیجی جاتی ہے !
مینیجر آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم
انار کلی ہسپتال روڈ - لاہور

پانچسو روپیہ انعام
مہاتما کی بتائی ہوئی حیرت انگیز بوٹیاں

اس بوٹی کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ جو سفید کوڑھ سفیدی کسی دوائی سے آرام نہ ہوتا ہو۔ اس بوٹی کے استعمال سے دو روز میں آرام ہوتا ہے ؛

بواسیر کی اکسیر دوائی - خونی یا بادی نئی ہو یا پرانی خواہ کیسی بواسیر ہو ایک بار کے استعمال سے جڑھ سے آرام کرنے کا اثر یہ بوٹی رکھتی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے دو کا چار روپیہ۔ بوٹیوں کا استعمال کر صحت حاصل کریں یا بے فائدہ ثابت کر پانچسو روپیہ انعام لیں ؛ سدا اشٹ ۲ر
پوسٹ کٹری سرائے - گیا

چار روپیہ بارہ آنہ میں اگھڑیاں اور یہ سب چیزیں

سب چیزیں اچھی خوبصورت اور مضبوط ساتھ میں ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا بھی انعام

۱۲ شیشی خوشبودار آراور مشک عنبر حُ ایک بجلی کا لیمپ معہ بیٹری۔ ایک بڑھیا فاؤنٹین پین ایک آٹومیٹک پستول ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا جس نا پ کا چاہیں ہر آفت سے بچانیوالی ایک سنگٹ ہران انگوٹھی ایک ریلوے ریگولیٹر ٹوائم پاکٹ واچ معہ خوب صورت ڈبہ نئے فیشن کی ٹوائم رسٹ واچ - ایک اصلی بی ٹائم پیس - جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنہ (۴۔۱۲) ڈاک محصول علاوہ پتہ :-
سوسٹر لمیٹڈ واچ ایجنسی - بڑا بازار - کلکتہ

CC0, Gurukul Kangri Collection

ہے۔ آشرم مریادا کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اشوک کا اُداہرن دے کر بان پرست آشرم کا وستار پوروک بیان کیا۔ راہنما اور بھارتری بھاؤ کا بھی بودھ کرایا ؛

راس دیاکھیان کا جنتا پر خوب پربھاد پڑا۔ بنگال۔ مدراس اور تمام پرانتوں کے بھائی لوگ کہتے سنے گئے۔ کہ اس قسم کا دیاکھیان سننے کا ہمیں آج تک موقعہ نہیں ملا ؛

(این۔ بی۔ ایلیا منتری آریہ سماج ممباسہ)

آریہ ودیالیہ کرٹھل ضلع میرٹھ۔

میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ سالانہ جلسہ کے موقع پر ۲۰-۲۱-۲۲ فروری ۱۹۳۱ء کو ہوگا۔ یہاں دھارمک شکشا کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کی میٹرک پریکشا ؤں پراگیہ وشارد اور شاستری کا پربندھ بھی ہے جو آریہ بھائی اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ دفتر سے نیم منگوالیں اور پرارتھنا پتر ۱۵ فروری ۱۹۳۱ء تک بھیج دیں۔

ممباسہ میں ویدک مشنری کا پرچار

مہتہ جیمنی جی بی اے مختلف نوآبادیوں میں ویدک دھرم کا سندیش پہنچا کر اب جاپان، روس اور جرمنی میں پرچار کی مہم پر روانہ ہوئے ہیں۔ جاپان جاتے ہوئے راستہ میں پرواسیوں کو ویدک دھرم کا امرت پان کرانے کے لئے ٹھہر گئے ؛

اسی سلسلہ میں آپ ۳۰ دسمبر کو مانڈلے سے ممباسہ پدھارے اور اسی شام کو آریہ سماج مندر میں وکترتا کی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ فجی۔ امریکہ۔ موریشس آدی دیشوں میں بھارتیوں کا کتنی کیا ہے۔ آپ نے یہ بتایا۔ کہ وہاں کے پادری لوگ ہمارے بھائیوں کو ان کی کمزوری اور اندھ وشواس کا فائدہ اٹھا کر کس طرح مسیحیت میں لاتے تھے۔ اب آریہ سماج کے پرچار کی کرپا ہے۔ کہ ہمارے بھائی جو ودیشوں میں رہتے ہیں۔ مسیحیت ہو رہے ہیں۔ اور ہمارا سو بھاگیہ ہے۔ اور ہمارے گورو ور رشی دیانند کی کرپا اور بھارت جننی کے سچے پتروں کے پریشرم کا پھل ہے۔ کہ ودیشوں سے بھارتیوں کی حالت اب ویسی نہیں رہی۔ جیسی پہلے تھی۔ بہت سدھر گئی ہے ؛

۳۱ دسمبر کو مہتہ جی کا دوسرا دیاکھیان ہوا۔ اپستھتی پہلے دن سے دوگنی تھی۔ آپ نے بتایا۔ کہ امریکہ آدی دیشوں کے کئی پرسدھ ودوان اور دوسرے اُولیوی لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے تھے۔ کہ بھارت وہ دیش ہے۔ کہ جہاں سانپ اور بھیڑیئے آدی بستے ہیں۔ بعض کا یہ خیال تھا۔ کہ یہاں کی مخلوق پر جا جنگلی اسبھیہ اور مٹی پتھر کی پوجا کرنے والی ہے۔ پرنتو جب انہوں نے ہمارے بھاشن سنے۔ کہ بھارت سبھیتا میں آج بھی تمام دیشوں کا سرتاج ہے۔ تو انہیں اپنے وچار بدلنے پڑے۔ اب وہاں کے لوگ کہنے لگے ہیں۔ کہ ہندوستان جنگلی قوموں کا گھر نہیں۔ بلکہ گیان کے دیش میں اب بھی وہاں کے لوگ ہمارا گورو بننے کی یوگیتا رکھتے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ امریکہ کے سنسناٹی نامی شہر کے جب کھنڈر کھودے گئے۔ تو تانبے کا ایک بڑا بھاری برتن نکلا۔ اور ایک سونے کا سکہ نکلا۔ جنہیں دیکھ کر وہاں کے لوگ حیران ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہاں پر سونا تو تھوڑے عرصے سے ہی نکلا ہے۔ لیکن یہ سکہ تو بڑے پرانے زمانہ کا ہے۔ یہ کہاں سے آ گیا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ یہ سکہ ایک آریہ راجا کے سمے کا تھا۔ برتن کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کا برتن چکرورتی راجاؤں کے راجسویہ یگیہ کے سمے استعمال میں لایا جاتا تھا۔ یہ سب پتہ ایک نوجوان ہندوستانی نے دلایا جو وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ اور جو سنسکرت کے ساتھ اور سنسکرت ودیا میں بہت ہی قابل مانا گیا تھا۔

وہاں کے ودوانوں کی اس دشہ پر مہتہ جی سے بات چیت ہوئی تو انہوں نے ہرنیہ گربھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ،، منتر کی دیاکھیا کر کے ان کا چت آکرشت کیا ؛

آپ کی جاپان یاترا کا سمے نکٹ ہونے کے کارن یہاں ان کے صرف دو ہی دیاکھیان ہو سکے۔ پرنتو لوگ ان بھاشنوں پر لٹو ہو گئے ؛

لوگوں کے اصرار پر آپ کا ایک اور بھاشن انگریزی بھاشا میں ۴ جنوری کو ہوا۔ جس میں آپ نے بتایا۔ کہ امریکہ۔ جاپان جرمنی۔ فرانس۔ روس آدی مغربی ممالک وگیان اور سائنس ودیا میں اتنی ترقی کر گئے۔ کہ جس کا کوئی انت نہیں۔ تاہم وہاں کے لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہیں شانتی پراپت نہیں یہ لوگ ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے یتن میں لگے ہوئے ہیں۔ پرنتو اس سمے بھارت کو دیکھ کر ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرتے ہیں۔ کیونکہ بھارت ہر اوستھا میں جگت جننی کی شکتی کا آشرا ہی لیتا ہے۔ ان دیشوں کی مادہ پرستی کا یہ عالم ہے۔ کہ ایشور کے واسطے کوئی گھر نہیں رستہ نہیں۔ دل نہیں۔ پریم نہیں آپ نے پانچ مہا یگیہ کی دیاکھیا کر کے بتایا۔ کہ انہیں یگیوں دوارا سنسار میں شانتی کا راجیہ ستھاپت کیا جا سکتا ہے۔

چار چیزوں کو نہ چھوڑا جاوے

جیسے آگ کی چھوٹی چنگاری کو تھوڑے سے قرض اور معمولی حقیر دشمن کو بھی خواہ وہ چھوٹے کیوں نہ ہوں ہرگز ہرگز چھوٹے نہ سمجھنا چاہئے ویسے ہی چار مندرجہ ذیل بیماریوں کو بھی معمولی نہ سمجھ بیٹھئے۔ دراصل یہ بہت سی تکالیف کی جڑ ہیں !

۱۔ زکام

زکام ہٹا نہیں یا بار بار ہوتا ہے۔ تو خبردار ہو جایئے اس سے کھانسی بخار اور تپدق وغیرہ متعدد خرابیاں ہو جاتی ہیں۔ یہ اس امر کی علامت ہے۔ کہ جسم کمزور ہو رہا ہے۔ اور قوے زائل ہو رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو فوراً گولی منگوالیں۔ یہ زکام کے لئے اکسیر ہے قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ (عہ) نمونہ ۸ [illegible]

اگر کھانسی تک نوبت پہنچ گئی ہو تو اور بھی ہوشیار ہو جاویں معمولی کھانسی کے لئے گولی کھانسی پاس رکھیں اگر نہ جائے تو اکسیر بدن منگوالیں ! قیمت گولی کھانسی عہ۔ قیمت اکسیر بدن فی شیشی [illegible] نمونہ ۱۲ [illegible]

۲۔ قبض

اس بات کی علامت ہے۔ کہ جسمانی مکان کی نالی صاف نہیں ہوتی ہے دائمی قبض سے جسم میں ہر قسم کی بیماری گھر کر جاتی ہے۔ صرف قبض دور ہونے سے کتنی امراض خود بخود چلی جاتی ہیں۔ قبض کے مریض آرام جان منگوا کر استعمال کریں۔ عجیب دوا ہے۔ نرم مزاج والے سکارا استعمال کریں ؛

قیمت آرام جان ۳۲ گولیاں ایک روپیہ (عہ)
قیمت سکارا ۱۰ تولہ آٹھ آنے (۸)

۳۔ پیشاب کی کثرت

کئی اصحاب دن میں بار بار پیشاب جاتے ہیں انہیں اس بات کا دھیان ہی نہیں کہ ذیابیطس کا پیش خیمہ ہے ذیابیطس میں [illegible] قسم کا ہوتا ہے [illegible] جلنے کے علاوہ جسم سے شکر چونہ وغیرہ مختلف اجزا زائل ہوتے ہیں۔ اور اسکو کھوکھلا بنا دیتے ہیں [illegible] نامردی تک آ جاتی ہے [illegible] بھی اسکا نتیجہ ہوتے ہیں۔ گرم مزاج والے اکسیر قیمتی ۳۲ گولی [illegible] نمونہ ۸ گولی [illegible] دوسرے اکسیر قیمتی ۳۲ گولی [illegible] نمونہ ۸ گولی ۳ استعمال کریں۔ ذیابیطس والے اشوگری قیمتی ۳۲ گولی [illegible] نمونہ ۸ گولی [illegible] جریان منی والے اکسیر [illegible] قیمتی ۳۲ گولی [illegible] نمونہ [illegible] استعمال کریں

۴۔ دانت میلے رہنا

دانتوں کا میلا رہنا بدہضمی کی علامت ہے [illegible] میلا رہنے دینا آہستہ آہستہ متعدد امراض پیدا کر دیتا ہے۔ انہیں کی امراض مثلاً پیپ خون جانا [illegible] قوت ہاضمہ کو تباہ کرتی ہیں۔ بلکہ ان کا زہر تمام جسم میں پھیل کر [illegible] کی امراض پیدا کر دیتا ہے۔ پائیوریا دانتوں کا خطرناک روگ ہے۔ اس کے لئے پائیوریا پیسٹ منگوالیں۔ اور [illegible] کے لئے [illegible] کولی استعمال کریں ؛

قیمت پائیوریا پیسٹ [illegible]
قیمت [illegible] گولی [illegible] گولی [illegible] روپیہ [illegible]

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ "دھارا" منیجر امرت اوشدھالیہ امرت بھون امرت روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ امرت دھارا ۳ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یہ تمام عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں

نامردی

کے مریض خوش ہو جائیں۔ کہ انکو گھر کی راحت مل جائیگی اور ان کا غم غلط کرنے کے لئے اولاد جیسی نعمت خدا کے فضل و کرم سے میسر ہو جائیگی اور رات دن سچی خوشی آرام و راحت چین و عزت سے لطف اٹھائیں گے۔ اور یہ دنیا جو آج کل انکی آنکھوں میں اندھیر ہے بہشت کا نمونہ بن جائیگی۔ ہم کو فخر ہے۔ کہ ہماری سچی دوائیں سچی خدمت۔ سچی شہرت جادو کا اثر اور مناسب قیمت ہندوستان کے ہر گوشہ سے امیر و غریب مریضوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتی رہتی ہیں۔ چنانچہ عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ نے اپنے ایک ایسے مریض کو بہت بلند پایہ حکما و جن میں ہمارے شہر دہلی کے بعض معزز حضرات بھی شامل ہیں، کے علاج سے کورا جواب پاکر ہمارے ذریعہ علاج کرا دیا خدا کے فضل و کرم سے ہماری دواؤں نے طلسمی اثر دکھایا اور مریض صاحب کو پوری پوری شفا ہو گئی۔ اور دیکھتے دیکھتے وہ چند بچوں کے باپ ہو گئے۔ اس خدمت کے صلہ میں عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بنفس نفیس پانچسو روپیہ انعام اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا قیمت مکمل کورس چالیس یوم کی خوراک کہ جس میں ایک طلا اور لنگور بھی شامل ہے صرف ۵ محصولڈاک ہر حالت میں ۱۰ رکل ۵؍ روپیہ

جو شہرت پندرہ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے:۔

سرمہ اکسیر چشم دھند جالا۔ غبار خارش ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں ہے قیمت ایک تولہ ۱۰؍ تین تولہ ۲؍ بارہ تولہ ۸؍ محصولڈاک ۸؍ ہر حالت میں الگ ہے:۔

حبوب مراد۔ راحت زندگی اور جوانی کی جان ممسک مقوی گولیاں ہیں۔ جو پنا ثانی نہیں رکھتیں قیمت ۸ گولی ۱۰؍ ۲۴ گولی ۲؍ یکصد گولی ۸؍ محصولڈاک ۷؍ ہر ایک حالت میں الگ ہے:۔

دلی کی ڈائرکٹری معہ عروس زندگی ۔ یہ وہ نادر تحفہ ہے۔ جس میں دہلی کے متعلق کل واقعات معہ اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں۔ جوہر صاحب مفت طلب فرما سکتے ہیں۔ طلب فرمانے کا پتہ:۔

مینیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نارائن حوض قاضی ۱۳۱ دہلی

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ:۔
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں جوانی اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کیجئیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر:۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے اور طاقت پیدا کرتا ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی:۔

برہمی بوٹی ۱۰؍ سیر۔ دنت منجن ۸؍ فی شیشی
ست سلاجیت ۱۰؍ تولہ۔ سوچی پتر مفت

پتہ:۔ گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

بوتل پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھکر خریدیئے!

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

دراکشاسو

ایام سردی میں خاص کر استعمال ہونے کی چیز۔ شیریں و خوش ذائقہ سب سے بہترین اور جسم میں خون اور گوشت بڑھاتا ہے۔ سردی کھانسی اور جریان کو نیست و نابود کرتا ہے فوراً جسم میں چستی پیدا کرتا ہے قبض دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے۔ علالت کے بعد کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ جسم میں قوت اور چہرے پر رونق افزائی کرتا ہے۔ ضعیفی میں ہونے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے:۔

قیمت فی بوتل کلاں دو روپے۔ خورد ایک روپیہ
محصول بوتل کلاں ۱۰؍ خورد ۱۵؍
ایک بوتل سے زیادہ منگوانے پر نزدیک کے سٹیشن کا نام تحریر فرمائیے گا:۔

ہر جگہ ادویات فروشوں سے ملیگا

پتہ:۔ **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ٹیلیفون نمبر ۳۳ ۴۳۵

ओ३म्

...तो विश्वमार्य्यम्

THE PRAKASH

پرکاش لاہور

ہفت وار

ایڈیٹر کرشن بی

قیمت سالانہ للعہ ششماہی سہ ۶ ممالک غیر سے ۔ فی پرچہ ۱

دیانند آبد ۱۰۶ — اتوار ۲۰ ماگھ سمت ۱۹۸۷ مطابق یکم فروری ۱۹۳۱ء — SUNDAY 1931

نمبر (۵)

ویدامرت

بالک کیسے ہوں؟

पूर्वापरं चरतो माययैतौ शिशू क्रीडन्तौ परि यातार्णवम्। विश्वान्यो भुवना विचष्ट ऋतूरन्यो विदधज्जायसे नवः॥ अथर्व॥

"یہ دونوں بالک کھیلتے ہوئے شکتی سے آگے پیچھے چلتے ہیں۔ اور سمندر تک بھرمن کرتے ہوئے پہنچتے ہیں۔ اُن میں سے ایک سب بھوتوں کو پرکاشت کرتا ہے۔ اور دوسرا رتوؤں کو بناتا ہؤا نیا نیا بنتا ہے۔"

اس وید منتر میں سوریہ اور چندرما کا ورنن ہے۔ جو اس سنسار روپی بڑے گھر کے دو بالک ہیں۔ سوریہ سارے سنسار کو پرکاشت کرتا ہے۔ اور چندرما رتو پریورتن کا کام کرتا ہے۔ پرنتو منش کے چھوٹے گھر ارتھات گرہست کے بالکوں پر بھی اس سے شکشا پراپت ہوتی ہے۔

گھروں میں بالک کیسے ہونے چاہئیں۔ سوریہ اور چاند کی طرح۔ یہ عام محاورہ ہے کہ جس گھر میں اچھے بالک کھیلتے ہوں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں سوریہ اور چاند کی جوڑی کھیلتی ہے۔ بالکوں کا اچھی طرح کھیلنا یہی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ہنستے ہوئے ہی نظر آئیں۔ رونے کے عادی نہ ہوں۔ جس گھر میں بالک ہمیشہ روتے ہی ہیں۔ اس میں سنتان ہوتے ہوئے بھی سنتان کا آنند نہیں آتا۔ ماتا پتا دُکھی رہتے ہیں۔ پرنتو جہاں بالک ہنس مکھ ہوں۔ وہاں ماتا پتا کی تھکاوٹ اور تفکرات سب دُور ہو جاتے ہیں۔ بالکوں کو ہنس مکھ بنانا اور رونے والا نہ بنانا ماتا پتا کے آدھین ہے۔ بالک روتے ہیں۔ تو اکارن نہیں۔ اس کا کارن ہوتا ہے۔ بدھیمان ماتا پتا اس کارن کو دُور کر کے انہیں چپ کرا دیتے ہیں۔ پرنتو مورکھ ماتا پتا وہ تھپڑ لگا کر ان کے رونے کے سلسلہ کو اور بھی لمبا کر دیتے ہیں۔ اس لئے ماتا پتا کو چاہئے۔ کہ جب بالک روئے۔ تو سمجھیں۔ کہ اسے کوئی تکلیف ہے۔ اس تکلیف کا پتہ لیں۔ اور اس کے دُور کرنے کا اپائے کریں۔ ایسا کرنے پر گھر کے بالک نسندیہہ گھر کو سورگ دھام بنانے والے ہونگے پھر کہا ہے۔ کہ اپنی شکتی سے آگے پیچھے چلتے ہیں ارتھات اُن کی ٹانگوں میں اتنا بل ہے۔ کہ وہ چلنے میں دوسرے کی سہائتا کے محتاج نہیں۔ یہ اسی اوستھا میں ہوگا۔ کہ بالک سوستھ ہوں۔ اس لئے بالکوں کی صحت کا ہمیشہ پورا دھیان رکھنا چاہئے۔

یہ تو ہؤا اُن کے سواستھ کے متعلق۔ اُنساد کے ورنن میں وید کہتا ہے۔ کہ سمندر تک پہنچنے والے ہوں۔ ارتھات اپنے ہی گھر یا نگر تک محدود نہ رہ کر سارے سنسار میں بھرمن کرنے والے ہوں۔ اور اگر دھرم ارتھ کام موکش کی پراپتی کے لئے انہیں سنسار کے کسی بھی بھاگ میں جانا پڑے۔ تو انہیں وہاں جانے میں سنکوچ نہ ہو۔ اس طرح وہ سارے سنسار کے بالک اور آتنک دُوپ میں بلشٹ ہو کر اپنے شبھ گنوں سے سارے سنسار کو پرکاشت کرنے والے ہوں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح سوریہ سارے سنسار کو پرکاشت کرتا ہے۔ رشی دیانند کا اُداہرن ہمارے سامنے ہے۔ اپنے شبھ گنوں۔ وِدّیا اور گیان کی بدولت وہ سنسار بھر کو پرکاشت کر گئے۔ پھر گرہست آشرم میں پردشٹ ہو کر رتو گامی رہ کر بڑی آیو میں بھی ترن رہیں۔ منش سو ورش تک پوری صحت کے ساتھ جینے کے لئے پیدا ہؤا ہے۔ اگر وہ بوڑھا ہوتا ہے۔ تو بوڑھاپا اس کا اپنا بلایا ہؤا ہے۔ بڑھاپا خود اس کے پاس نہیں آتا۔ کام دش ہو کر وہ بڑھاپے کو بلاتا ہے۔ بڑھاپا آتا ہے۔ اور آ کے چلتا پھرتا مُردہ بنا دیتا ہے ارتھات جیوتوں میں اُن کی گنتا تو ہوتی ہے۔ پرنتو اپنے جیون سے وہ اپنے آپ کو یا سنسار کو کوئی سکھ نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن رتو گامی منش کبھی بڑھا ارتھات شتھل نہیں ہو سکتا وہ بڑی آیو میں بھی جوانوں کا سا دم خم رکھنے والا ہوگا۔

وید نے جس پرکار کی سنتان بتائی۔ ویدی آریہ جاتی کے گھروں میں ایسی سنتان کھیلنے لگے۔ تو سنسار میں جاتی کا نام سوریہ سم ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے ور کی ضرورت!
۶۳۲

ایک اروڑہ بنگل کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے کنیا کی عمر قریب سولہ برس ہے۔ ور کی آیو چوبیس برس کی ہو۔ آریہ سماجی تعلیم یافتہ اور بارروزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بیستہ و دہار کریں:-

تارا چند ولد چودھری گیلارام
گوروالہ زمیندار مندہرہ تحصیل
وضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان

ضرورت!
۶۲۵

آریہ کنیا ودیالیہ سری گوبندپور ضلع گورداسپور کے لئے دو ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے جو ایک آٹھویں شرینی تک اور دوسری پانچویں شرینی تک کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی پاٹھ ودھی کے مطابق شکشا دے سکتی ہوں۔ اور باجہ وسلائی جاننے والی کو ترجیح دی جاویگی تنخواہ حسب لیاقت۔ جو تنخواہ کم از کم لینی منظور ہو۔ وہ درخواست میں درج ہونی چاہیئے
سکریٹری آریہ کنیا ودیالیہ سری گوبندپور
ضلع گورداسپور

ادھیاپکہ کی ضرورت ہے
۶۲۴

آریہ سماج ڈلہوزی کی کنیا پاٹھشالہ کے لئے ایک یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو چھٹی جماعت تک مضمون پڑھا سکے۔ اگر کوئی اپدیشک ایسے ہوں جن کی دھرم پتنی ادھیاپکہ کا کام کر سکے۔ تو ان کو ترجیح دی جاویگی۔ اپدیشک مہاشے آریہ سماج میں کام کریں گے۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں:
ٹھاکردت شرما وید منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ہندو ودھوا آشرم اورئی

معلوم ہو کہ ہندو ودھوا آشرم ایک سنستھا ہے۔ اس کے سرپرست رائے بہادر پنڈت گوپال داس شرما بی اے ایل ایل بی وکیل پردھان آریہ سماج اورئی ہیں۔ اس ہندو ودھوا آشرم میں ودھواؤں کو پتت ہونے سے بچا کر ان کا ستکار کیا جاتا ہے۔ ہر ایک سجن اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے۔ سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ جو ودھوا بہنیں ہوں ان کو آشرم میں داخل کریں۔ یا خود لیکر آویں۔ یا بذریعہ تار اطلاع دیں۔ ودھوا لانے والے کو کرایہ سفر خرچ دیا جاویگا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کے لئے تیار ہیں۔ جو ور شادی کرنا چاہیں درخواست فارم فیس بھیجنا ضروری ہے۔
نام پتہ ..... شرما مہا راج منتری ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

بیماری کی جڑھ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار اسباب سے پیدا ہوتا ہے لیکن
سگندھت دھوپ اور ہون سامگری
۶۰۳

ان میں سے کسی کو بھی نزدیک نہیں آنے دیتے!

آپ بھی اپنے گھروں میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں:

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے!

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ادپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ قیمت سگندھت دھوپ فی سیر دو روپے۔ ہون سامگری فی سیر دس آنے اس کے علاوہ ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں اور ہمیشہ سٹاک میں تازہ مال رکھا جاتا ہے:

امرت دھارا۔ آتنک نگرہ گولیاں۔ سپاری پاک
ڈونگرے کا بال امرت۔ آنند پاک۔ آہار بھکشن یا جوہر ہاضم

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی۔ پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز بستر بند۔ آسن۔ ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:-
میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

سردیوں کے موسم میں۔ مقوی ادویات کا سرتاج
رائے بہادر مولراج ایم۔ اے کا
سدھ مکردھوج
۶۰۶
استعمال کریں

یہ قوت مردانہ کے علاوہ جسمانی و دماغی ہر قسم کی اعضائے رئیسہ کی طاقتوں کو بحال کرتا ہے قوت بینائی کا محافظ۔ گردہ معدہ اور مثانہ وغیرہ اور ذیابیطس کا خاص علاج ہے۔ ہمارے سدھ مکردھوج کے بہترین ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ مریض استعمال کرنیکے بعد بارہا خریدتے ہیں۔ خریدتے وقت لیبل پر رائے بہادر مولراج ایم اے کا نام ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ قیمت فی تولہ ۸۰ روپیہ۔ تین ماشہ (تین ماہ کی خوراک) بیس روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ (دو ماہ دن کی خوراک) دس روپیہ۔ ایک ماشہ (بتیس دن کی خوراک) سات روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

تازہ شہادت۔ سردار اندر سنگھ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس لکھتے ہیں۔ کہ میں نے تین مرتبہ دوجراج وٹی اور سدھ مکردھوج منگواکر استعمال کی ہیں جس بیماری کے لئے منگوائی تھیں۔ اس کے واسطے ہر دو ادویات نہایت مفید ثابت ہوئیں:

تسلی بخش فائدہ ہوا۔ سید سردار شاہ صاحب گیلانی ضلع منٹگمری سے لکھتے ہیں۔ میں نے آپکی ہر دو ادویات دوجراج وٹی و سدھ مکردھوج کی گولیاں استعمال کیں۔ ان سے مجھکو تسلی بخش فائدہ ہوا۔ مجھے کمزوری اور اعضائے رئیسہ کی شکایت ہوگئی تھی۔ واقعی بہت فائدہ مند دوائی ہے اسکی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے بوقت ملاقات زبانی شکریہ بھی ادا کرونگا

مینیجر P.I. ہیلتھ اوشدھالیہ رائے بہادر مولراج ایم اے
پوسٹ بکس نمبر ۱۴۲۔ بازار پاپڑ منڈی۔ لاہور

وروں کی ضرورت!
۶۳۱

چند نوجوان ہندو ودھواؤں کے لئے نوجوان یوگیہ ہندو وروں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں جلد جوابی خط سے روانہ کریں:-
آنریری سکرٹری ودھوا آشرم
جالون۔ یو۔ پی

برٹش ایسٹ افریقہ میں ادھیاپک کی ضرورت!
۶۲۳

آریہ پتری پاٹھشالہ نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ کے لئے ایک سوشیل ادھیاپکہ کی آوشیکتا ہے۔ جو ہندی ساتویں جماعت تک پڑھا سکے۔ سنسکرت سینا پرونا سنگیت کا گیان بھی رکھتی ہو۔ ویتن یوگیتا انوسار سات پونڈ سے دس پونڈ تک۔ اور جگہ رہائش مفت۔ پتی سہت آنا ضروری ہے۔ اگر وہ یوگیہ اپدیشک ہوں تو انہیں بھی ویتن پر رکھنے کا پربندھ ہو سکتا ہے۔ پراتھنا پتر پرمان پتروں کی نقول سہت بنام منتری آریہ سماج کیمپ روڈ بکس ۱۴۲ نیروبی کے پتے پر آنی چاہئے

ضرورت!
۶۳۵

میرے ایک پنجابی مترجو کہ کالج میں پروفیسر ہیں جن کی عمر ۳۰ سال۔ ماہواری آمدنی ۴۲۵ روپیہ ہے۔ اور کافی جائیداد ہے۔ ان کی استری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ وہ ایک ایسی استری ودھوا کو ترجیح دی جاوے گی جس کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہو۔ شریف خاندان سے تعلیم یافتہ۔ خوبصورت تندرست ہو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں ہے۔ سوہن لعل چاولہ
۳۵۹ کٹڑہ۔ الہ آباد

ضروریات کے اشتہارات کے لئے
پرکاش سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ مفید نہیں ہو سکتا آپ بھی ایک دفعہ آزمائش کریں:

کیا آپ کے YOUR EYE کوئی تکلیف ہے؟
۶۱۲

اگر ہے۔ تو سیلرز رٹین ہنی کا استعمال کیجئے۔ یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے۔ بچوں کے لئے بھی مفید ہے تمام دوافروشوں سے ملسکتی ہے لٹریچر مفت! سمتھ اینڈ کیمبل لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مہاتما جی الہ آباد کو - مہاتما جی ۲۷ جنوری کی شام کو اپنے ساتھیوں سمیت کانگریسی لیڈروں کے ساتھ موجودہ صورتِ حالات پر تبادلہ خیالات کے لئے بمبئی سے روانہ ہو کر الہ آباد پہنچ گئے ۔

کانفرنس کے بعد ہندوستان پارلیمنٹ میں

گول میز کانفرنس کے بعد مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم نے ہاؤس آف کامنز میں جو تقریر کی - اس میں ہاؤس کو بتایا کہ ہندوستان کی موجودہ صورتِ حالات عالمگیر بیداری کا نتیجہ ہے - ہمیں اس وقت یہ کرنا ہے - کہ ہم مل کر ایسا اصول مرتب کریں - جس کی بنا پر ایسا آئین تیار کیا جا سکے - جو دونوں ممالک کے لئے قابل قبول ہو ۔

اس مطلب کے لئے مجھے یقین ہے کہ ڈھانچہ آسانی سے تیار کیا جا سکتا ہے - لیکن اس کے لئے پہلا کام یہ ہے - کہ ہندوستانیوں کے دلوں سے شک و شبہ دور کیا جائے اور ہم اس صاف دلی اور نیک نیتی سے ہندوستانی مطالبات پر غور کریں کہ وہ دلوں کی تبدیلی کا احساس کریں ۔

خاتمہ پر وزیر اعظم نے ہاؤس کو اس بات کا احساس کرایا - کہ اگر آپ ہندوستان پر قابو پانا چاہتے ہیں - اُسے برٹش کامن ویلتھ اور اپنی سلطنت میں رکھنا چاہتے ہیں - اگر آپ چاہتے ہیں - کہ ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات قابل فخر رہیں تو کانفرنس کے کام کو قبول کرو - اور حکومت کو ہدایت کرو - کہ وہ اس کے مطابق عمل کرے -

پنڈت موتی لال کی صحت

پنڈت موتی لال جی کی صحت پھر نازک ہے - پنڈت جواہر لال اپنے پتا کی صحت کے متعلق بہت متفکر ہیں - ہاتھ پاؤں پر سوجن کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں - قابل ڈاکٹر کلکتہ بمبئی وغیرہ سے الہ آباد پہنچ چکے ہیں ۔

پرماتما پنڈت جی کو ایسے وقت میں جبکہ ملک کو اُن کی راہنمائی کی سخت ضرورت ہے سلامت رکھیں ۔

پھانسی کی سزا منسوخ کیجائے

(نئی دہلی ۲۷ جنوری) مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی میں اس مطلب کی تحریک پیش کی ہے - کہ پھانسی کی سزا منسوخ کر دی جائے ۔

مولانا محمد علی کے کفن کیلئے ہندوؤں کی پیشکش

موت کے بعد مخالفت کی

ستیاگرہ کی فتح

یارودا جیل کے دروازے کھل گئے

لارڈ ارون کے اعلان رہائی کے ماتحت ۲۶ جنوری کے تاریخی دن کو یارودا جیل کے دروازے کھول دیئے گئے - اور مہاتما گاندھی رات کے ۱۱ بجے رہا ہو کر پونا کے ایک نزدیکی سٹیشن انچور سے چلنے والی ٹرین میں سوار ہو گئے - جو پراتہ بمبئی پہنچتی ہے - مسز سروجنی نیڈو بھی آپ کے ساتھ رہا کی گئیں ۔

رہائی کے بعد اور ٹرین پر سوار ہونے سے پہلے سٹیشن پر جب مہاتما جی سے پوچھا گیا کہ آپ کا آئندہ پروگرام کیا ہو گا ؟ تو آپ نے پُر اثر سادگی سے جواب دیا - کہ میں نہیں جانتا کہ مجھے اب کیا کرنا چاہئے - میں نے کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا ۔

تمام پولیٹکل قیدیوں کی رہائی کے متعلق آپ کی رائے پوچھی گئی - تو آپ نے کہا کہ میری ستیاگرہ کی تحریک کے سلسلہ میں جو لوگ قید ہوئے ہیں - انہیں فی الفور رہا کر دینا چاہئے ۔

مہاتما جی کا پیغام

جب آپ سے سندیش مانگا گیا - تو آپ نے کہا - میں جیل سے بالکل کھلے دل کے ساتھ باہر آیا ہوں - کسی قسم کی نفرت کا خیال میرے اندر نہیں - میں ہر ایک نقطہ نگاہ سے تمام صورتِ حالات کا مطالعہ کرنے اور ڈاکٹر سپرو وغیرہ ڈیلیگیٹوں کے ساتھ ان کی واپسی پر وزیر اعظم کے اعلان پر غور و خوض کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

مہاتما جی کا بستہ

یہ بات ہو رہی تھی - کہ معلوم ہوا - کہ مہاتما جی کا بستہ سامان کے بڑے ڈھیر سے نہیں ملتا - جس میں نہایت اہم دستاویزات تھیں - اس بستہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے - کہ مہاتما جی کو اس کے کھوئے جانے سے بہت تشویش ہوئی -

۲۷ جنوری پراتہ ۵ بجے گاڑی وکٹوریہ ٹرمینس سٹیشن پر پہنچی - تو لوگوں نے جو ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے - پلیٹ فارم اور گاڑی سے مہاتما جی کی جے کے نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے - خلقت کا ہجوم اتنا زیادہ تھا - کہ لوگ والنٹیروں کے مضبوط حلقہ کو توڑ کر مہاتما جی تک پہنچ گئے - اور بمشکل تمام ۱۰ - ۶ پر جلوس سٹیشن سے روانہ ہو سکا ۔

مہاتما جی کی تقریر

شام کو آزاد میدان میں مہاتما جی کے دیا کھیان کا انتظام کیا گیا - لیکن ہجوم اتنا زیادہ تھا - کہ مہاتما جی کے لئے تقریر کرنا مشکل ہو گیا - چنانچہ آپ نے صرف درشن دیئے اور بیٹھ گئے - ہجوم کا اندازہ تین لاکھ تک بتایا جاتا ہے - لیکن باوجود اسقدر بھیڑ بھاڑ کے پولیس کہیں نظر نہ آتی تھی ۔

قیدیوں کی جماعت بندی مناسب نہیں

جیل میں قیدیوں کی جماعت بندی کے متعلق مہاتما جی نے کہا - کہ سی کلاس قیدیوں کو اس قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں - جو رفع کی جا سکتی ہیں - میں جماعت بندی کو بالکل غیر حق بجانب سمجھتا ہوں - قیدیوں کی تکالیف جماعت بندی سے دُور نہیں ہو سکتیں - ہمدردانہ سلوک سے دور ہو سکتی ہیں

مہاتما جی کی شرائط صلح

صلح کے متعلق ایک انٹرویو میں مہاتما جی نے کہا کہ گول میز کانفرنس کے ممبران کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے بعد اگر وزیر اعظم کا اعلان اس قابل ہوا کہ کانگریس کو ان کے ساتھ تعاون کرنا پڑے تو بھی برٹش مال کے پکٹنگ شراب کے پکٹنگ اور نمک کی ساخت کا حق نہیں چھوڑا جا سکتا ۔ میں صلح کا متلاشی ہوں - میں درخت کی شناخت اس کے پھل سے کرنا چاہتا ہوں - میں
SUBSTANCE OF INDEPENDENCE
چاہتا ہوں - لیکن اس کا سایہ مجھے منظور نہیں ۔

صفات کو ہی پیش نظر رکھنا چاہئے - عیوب کو نہیں - اسے تسلیم کرتے ہوئے بھی اس امر واقعہ کے بیان کرنے کی ہم اجازت چاہتے ہیں - کہ مولانا محمد علی ہندوؤں کے خیر خواہ نہیں تھے - ان کا بس چلتا - تو وہ ہندوستان میں ایک بھی ہندو نہ رہنے دیتے - لیکن ہندوؤں کی اکارتا دیکھئے - کہ مولانا کی لاش کے لئے سودیشی کفن کی ضرورت ہوئی - تو ہندوؤں نے پیش کر دیا - چنانچہ "خلافت" کا بیان ہے - کہ مولانا محمد علی کو یروشلم میں خالص سودیشی کھدر کے کفن کے ساتھ دفنایا گیا - اور سودیشی کھدر کس نے دیا ؟ "خلافت" لکھتا ہے - کہ بمبئی کے مشہور سعید کے معنی ہندو سوداگروں نے دیا ۔

کاش ! ہندوؤں کی اس فراخدلی کا مولانا شوکت علی کے دل پر اثر ہو - اور وہ آئندہ کے لئے ہندوؤں سے خدا واسطے کی دشمنی سے توبہ کریں ۔

نیا وائسرائے اور ہندوستان

لنڈن پہنچنے پر ہندوستان کے ہونے والے وائسرائے لارڈ ولنگڈن نے کہا - میں ہندوستان میں امن و امان قائم کرنے جا رہا ہوں ۔

لارڈ ولنگڈن کا اُدیش مبارک ہے - شاباش ! یہ پورا ہو ۔

ہری کشن کو پھانسی کی سزا

لاہور ۲۶ جنوری) جج اور جیوری نے ہری کشن کو سب انسپکٹر چنن سنگھ کے قتل اور گورنر اور انسپکٹر دمعودن پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں مجرم گردان کر علی الترتیب سزائے موت اور عمر قید کی سزا دی - جیوری نے ملزم کی صغر سنی کی وجہ سے سفارش کی - کہ اس پر رحم کیا جائے - اور موت کی سزا نہ دی جائے - لیکن عدالت نے سزائے موت دے دی ۔ معلوم ہوا ہے - کہ ہائیکورٹ میں اپیل کی جائے گی ۔

حکم منسوخ کر دیا گیا

پنجاب گورنمنٹ نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ اپنے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے - جو ۲۹ اگست ۱۹۳۰ء کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے خلاف غیر قانونی قرار دیئے جانے کے متعلق جاری کیا تھا ۔ پرتاپ ۔ داور

سیاسی قیدیوں کی تعداد

اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں سر جیمز کریرار نے کہا - کہ دسمبر کے اخیر تک ۲۹,۰۴۰,۵ - ۱ اشخاص کو تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں مختلف جرائم میں سزا دی گئی - دسمبر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کے، خیر تک جو سزا بھگت رہے تھے۔ اُن کی تعداد ۵۰۴ ہے ؛

سرسوتی کے جلوس پر مسلمانوں کا حملہ

جلپائگوری کے ایک گاؤں میں مسجد اور اس کے آس پاس کی دوکانوں سے مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد نے سرسوتی جلوس پر حملہ کر دیا جس سے کئی ہندو اور پولیس والے زخمی ہوئے۔ اس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے اور ۰۰ مسلمان مسجد اور دوکانوں سے گرفتار کئے گئے ہیں ؛

محکمہ ڈاک خانہ کا تکلیف دہ قاعدہ۔

محکمہ پوسٹ آفس نے حال ہی میں جو نیا قاعدہ بنا لیا ہے کہ وی۔پی پارسل دس دن کی بجائے صرف تین روز تک ڈاک خانہ میں بطور امانت رکھے جائیں۔ اس سے عام طور پر بہت نقصان اور دقت واقع ہو رہی ہے۔ غریب ہندوستانیوں کے پاس ہر وقت روپیہ موجود نہیں ہوتا اور انہیں اکثر وی پی پارسل چھڑانے کے لئے روپیہ کا بندوبست کرنا پڑتا ہے تین دن کی مدت بہت تھوڑی ہے۔ اور اس وجہ سے تاجروں اور خریداروں کو بہت نقصان ہو رہا ہے کیونکہ کثیر التعداد وی پی پارسل واپس آ رہے ہیں۔ اس سے ڈاک خانہ کو تو کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اسے یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ یہ محکمہ پبلک کے فائدہ اور سہولیت و آرام کے لئے ہے۔ محکمہ ڈاک خانہ اپنے تھوڑے سے فائدہ کی خاطر پبلک کا نقصان عظیم نہ کریں اور اس قاعدہ کو جلد از جلد منسوخ کر دیں ؛

شری سبھاش کو چھ ماہ۔ ۲۶ جنوری

کو یوم آزادی بمبئی۔ احمد آباد۔ دہلی۔ لاہور وغیرہ کئی جگہ منایا گیا۔ لیکن کلکتہ کو چھوڑ کر جہاں پولیس سرگرم کار رہی اور کسی جگہ پولیس نے قابل ذکر کارروائی نہیں کی۔ کلکتہ میں حکم امتناعی کے خلاف ورزی کے سلسلہ میں مشہور بنگالی لیڈر شری یُت سبھاش چندر بوس سمیت پولیس گرفتار کئے گئے اور انہیں چھ ماہ کی سزا دی گئی

کون کون رہا ہو گئے؟

لارڈ اِرون کے اعلان کے ذریعہ رہا شدہ سیاسی قیدی رہا ہو گئے ہیں۔ جو آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اس طرح جن اصحاب کو رہائی ملی ہے۔ انکی تعداد ۲۷ ہے۔ جن میں پنجاب کے (۱) ڈاکٹر ستیہ پال (۲) سردار سردول سنگھ کویشر (۳) چودھری افضل حق (۴) لالہ دُنی چند انبالوی اور (۵) سردار منگل سنگھ ؛

صوبہ دہلی کے (۶) ڈاکٹر انصاری اور (۷) مفتی کفایت اللہ۔ یو۔پی کے (۸) پنڈت جواہر لال نہرو۔ (۹) پنڈت گوبند مالوی۔ (۱۰) مہاشہ شری پرکاش (۱۱) شری شِو پرشاد گپتا جی (۱۲) شریمتی کملا نہرو ؛

صوبہ بمبئی کے (۱۳) سردار ولبھ بھائی پٹیل (۱۴) مسٹر جیرام داس دولت رام (۱۵) شریمتی سروجنی نیڈو (۱۶) مہاتما گاندھی (۱۷) ڈاکٹر ہارڈیکر (۱۸) شری مہادیو دیسائی۔

صوبہ مدراس کے (۱۹) مسٹر ستیہ مورتی (۲۰) مسٹر ٹی پرکاشم (۲۱) مسٹر راجگوپال اچاری (۲۲) مسٹر ابھینکر۔ (۲۳) سیٹھ جمنا لال بجاج (۲۴) سیٹھ گوبند داس جبلپور (۲۵) مسٹر دیپ نارائن

کونسل میں مدراس گورنمنٹ کی شکست

گورنمنٹ کی طرف سے پیش کردہ پولیس کے ضمنی مطالبہ میں ایک سو روپیہ تخفیف کی تحریک میں گورنمنٹ کو $\frac{56}{23}$ ووٹوں سے شکست ہوئی غیر سرکاری ممبران نے مدراس اور کوئمبٹور میں لاٹھی چلائے جانے پر زبردست نکتہ چینی کی ؛

مسلم آؤٹ لک پر ہتک عزت کا دعوےٰ

مسٹر ڈانی بخش محمد حسین چیف منسٹر ریاست بہاولپور نے مالک و ایڈیٹر اخبار مسلم آؤٹ لک کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا ہے ؛ جس کی سماعت سکھر میں ہوگی ؛

وزارت فرانس میں حبشی وزیر کا تقرر

فرانس میں مسٹر لاول نے نئی وزارت مرتب کی ہے آپ نے ایک حبشی کو انڈر سکریٹری آف سٹیٹ فار کالونیز (نو آبادیات) مقرر کیا ہے ؛

اصلی قوت کون ہیں؟

(لنڈن ۲۷ جنوری) مسٹر فینر براکوے نے ایک انٹرویو میں کہا کہ مہاتما گاندھی اور دیگر اصحاب کی رہائی سے مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ مندرجہ بالا اصحاب اور ان کے ہزارہا ساتھی ہندوستان کی اصلی طاقت ہیں۔ جو موجودہ بے چینی کا باعث ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ہی گول میز کانفرنس میں توقع سے بڑھ کر فیصلے ہوئے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ رہا شدہ لیڈر سیاسی قیدیوں کی غیر مشروط رہائی پر زور دیں گے۔ اور ان کی طرف سے ایک نیا آئین پیش کیا جائے گا ؛

تیس لاکھ کا گھاٹا

(مدراس ۲۷ جنوری) مدراس کونسل میں ایک سوال کے جواب میں وزیر آبکاری نے کہا۔ کہ گذشتہ سال کی نسبت تاڑی کی دوکانوں کے ٹھیکوں میں تیس لاکھ کی کمی ہوئی ہے ؛

وزیر ہند کو نوٹس

کانپور کے مسٹر مہر گل نے بذریعہ نوٹس بھوستیہ کی ۲۲ ہزار کا پیال جنرل پوسٹ آفس میں کئی روز تک رکے جانے کی بنا پر وزیر ہند سے ہرجانہ کا دعوےٰ کیا ہے ؛

دل کی تبدیلی آ رہی ہے

ہندوستان میں شانتی پیدا کرنے کے لئے دل کی جس تبدیلی کی ضرورت تھی۔ وہ آ رہی ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں ہاؤس کی تمام پارٹیوں سے اپیل کی۔ کہ فضا کو خوشگوار بنانے اور ہندوستان میں نئے کانسٹی ٹیوشن کو چلانے کے لئے سخت گیری کی پالیسی کا بند کیا جانا نہایت ضروری ہے ؛

مسٹر بین وزیر ہند نے کہا کہ دوسری بڑی وجہ جس نے ہمیں ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ دینے پر مجبور کیا۔ یہ ہے۔ کہ کوئی بھی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ جسے رائے عامہ حاصل نہ ہو۔ ہندوستان کی جدوجہد نرالی قسم کی جدوجہد ہے۔ جہاں پُر امن طور پر درجہ نو آبادیات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے پھر رائے عامہ کو دبانے کے لئے جس قدر طاقت کا استعمال کیا جائے۔ اتنا ہی حکومت کو زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ یہ امر قابل غور ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں ہندوستان کی تحریک کی وجہ سے تجارتی اور مالی نقصان پہنچا ہے۔ وہی اس کی پشت پر ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ عورتیں بھی اس تحریک میں قابل ذکر حصہ لے رہی ہیں مجھے افسوس ہے۔ کہ ان میں سے بعض آج بھی جیل میں قید ہیں ؛

ان واقعات کا ذکر کر کے وزیر ہند نے کہا۔ کہ ہمیں دو باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے ایک فراخدلی دوسری رفتار۔ آپ نے فرمایا دیر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہندوستان آج اپنی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہے۔ تو اس کے کندھوں پر آج ہی بوجھ ڈال دیا جائے۔ کیونکہ اب ایسا کرنے کا موقع ہے۔ دیر کرنے سے پہلے ہی کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے ؛

آج سے تیس سال پہلے جو لوگ برطانوی حکومت کے زبردست وکیل تھے۔ آج وہی ہماری زبردست مخالفت کر رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی کی جنگ افریقہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ مہاتما گاندھی کی شخصیت جس نے ہمیں روپیہ اور انتہا فوج ملی ؛

اس لئے میں کہونگا کہ اگر دیر کی گئی۔ تو اس سے بڑھکر اور غلطی نہ ہوگی ؛

وزیر اعظم اور وزیر ہند کی تقریر کا ایک ایک لفظ تبدیلی دل کا ثبوت دے رہا ہے جسے دوسری پارٹیوں کی طرف سے بھی تائید حاصل ہوئی۔ ہاں ایک مسٹر چرچل تھے۔ جنہوں نے ہاؤس میں اپنی پرانی رٹ لگائی جہاں تک خیالات کا تعلق ہے۔ یہ تبدیلی دل مبارک ہے۔ اور اس تبدیلئ دل کو تبدیلئ عمل کا پیش خیمہ سمجھا جا سکتا ہے ؛

وراہ اوتار کی مورتی

۔ راجشاہی میں ایک پورا نے تالاب کی کھدائی ہو رہی تھی کہ زمین کے نیچے سے وراہ اوتار کی مورتی ملی مورتی خوبصورت کالے پتھر کی ہے۔ اسے راجشاہی کے عجائب گھر میں رکھا جائے گا ؛

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں ؛

یوگیہ ور کی ضرورت!

۶۲۱

ایک کھتری کل اُتم یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو تقریباً پندرہ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ یا برسر روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پترویوہار کریں۔

۵۸۹

معرفت منیجر اخبار پرکاش لاہور

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک خوبصورت اعلیٰ صحت کے برہمن نوجوان کے لئے جس کی عمر ۲۶ سال ہے برہمن جاتی کی کنیا کی ضرورت ہے۔ ور بی اے پاس اور ۱۲۵ روپیہ ماہوار کی گورنمنٹ پوسٹ پر ملازم ہے۔ علاوہ ازیں بیس ہزار کی جائداد کا وارث مالک ہے۔ کنیا سوسٹھ روپ وتی اور پڑھی لکھی ہونی چاہئے ؛

۶۰۰

معرفت منیجر پرکاش لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۰ ماگھ سمت ۱۹۸۷

دیانند سپتاہ اور جنم دوس

شو چودش کی وہ مہا اندھیری راتری۔ جس راتری کو ٹنکارا کے شو مندر میں دھرم کے اس سورن کا اُدے ہُوا۔ جس نے آخر اپنی دیہ جیوتی سے ساری دُنیا کو جگمگا دیا۔ اپنے سارے چیکر کو کاٹ کر اس سال ۱۶ فروری کو آتی ہے۔ اور ایک بار پھر اس دھرم سوریہ کے اُدے کی یاد کو تازہ کرتی ہے جس نے ادھرم بھگت سنسار کو دھرم کا مرم درشایا

بالک مول شنکر اپنے جیون میں پہلی ہی بار برت رکھکر اس مقصد سے ٹنکارا کے شو مندر میں گیا ہے۔ کہ اس کلیانی راتری کو جاگرن کر کے اس سچے شو کا درشن کرے۔ جو سارے جگت کا رکشک اور کلیان کرتا ہے۔ وہاں اور بھی کئی بھگت ہیں۔ لیکن بالک مول شنکر اپنی کم عمری اور معصومیت کے کارن ان سب میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ بھگتوں کا شو پنڈی پر پھول پتر پیش کر کے چڑھا کر اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کا ایک دوسرے سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ فرط عقیدت سے آرتی ہوتی ہے بھگت مختلف طریقوں سے اپنی شو بھگتی کا اظہار کرتے ہیں۔ بالک مول شنکر کے لئے یہ سب کچھ دلچسپی کا موجب ہے۔ کیونکہ اسے پہلی ہی بار اس کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ پوچھتا ہے یہ سب کچھ کس لئے؟ جواب ملتا ہے کیلاش پتی شو کے درشنوں کے لئے۔ آج کی کلیان کاری راتری میں شو بھگتوں کو اپنے معبود کے درشن ہونگے۔ یہ جان کر پیارا شنکر گدگد ہے کیونکہ وہ بھگتوں میں داخل ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ شو کے درشنوں کا بڑے اشتیاق سے منتظر ہے۔ اس انتظار میں رات کافی جا چکی ہے۔ جس کا نتیجہ ہے۔ کہ نیند کا غلبہ بالک مول شنکر کے دائیں بائیں آگے پیچھے سب پر مسلط ہوتا نظر آتا ہے۔ وہ کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک گیا۔ پھر دیکھتا ہے۔ دوسرے نے بھی وہی راہ لی۔ اسیطرح دیکھتے دیکھتے سب بھگت نیند کی گود میں چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مول شنکر کے پتاجی جن کی شو بھگتی اور شوق تسلیم کی جاتی ہے نیند کے غلبہ پر غالب نہ آ سکے۔ اور وہ بھی خراٹے لیتے دیکھے گئے

مول شنکر کو بتایا گیا ہے۔ کہ آج رات شو اور اس کے بھگتوں کے درمیان کوئی پردہ حائل ہو سکتا ہے۔ تو وہ نیند کا ہے۔ جو اُسے حائل نہ ہونے دیگا۔ وہ خوش قسمت شو درشنوں کا سوبھاگیہ پراپت کرے گا۔ لیکن اپنے سارے ساتھیوں یہاں تک کہ اپنے پتا کو بھی نیند کے کارن شو درشنوں سے محروم ہونے پر وہ ابھاگا سمجھتا ہے۔ اور نیند کے حملوں کے درمیان آنکھوں پر پانی کے چھینٹے دے دے کر وہ درڑھ سنکلپ کرتا ہے۔ کہ نیند کو غالب نہ آنے دونگا۔ جاگونگا۔ اور ان لوگوں کی طرح ابھاگا نہ بن کر شو درشن کا سوبھاگیہ پراپت کر کے رہونگا۔

خیالات کی اسی اُدھیڑ بُن میں کیا دیکھتا ہے۔ کہ مندر کے ایک کونہ سے ایک چوہا نکلتا ہے۔ اور نکل کر تھوڑی دوڑ دھوپ کے بعد شو سنگھاسن کی طرف بڑھتا ہے۔ اوپر کو ایک چھلانگ لگاتا ہے۔ اور چشم زدن میں شو کے قدموں میں پہنچ جاتا ہے۔ وہ بھوگ جو بھگتوں نے شو کے ارپن کیا تھا۔ اُسے اڑاتا ہے۔ اور اتنا کچھ کر چکنے پر بھی اُسے جو شرارت سوجھتی ہے۔ تو پاؤں سے اٹھ کر شو مورتی کے سر پر جا قدم رکھتا ہے مول شنکر یہ سارا منظر دیکھ رہا ہے۔ آخر اس سارے نظارے کا اس کے دل پر پربھاو پڑتا ہے۔ اور شو درشنوں کے خیالات کا سلسلہ بدل کر اس کے ہردے میں خیالات کا اور ہی دور شروع ہو جاتا ہے۔ وہ وچارتا ہے ترلوکی کے ناتھ شو! اور یہ حقیر چوہے کی اس کے ساتھ یہ شرارت۔ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ سوئے ہوئے پتا کو جگاتا ہے اپنی شنکائیں ان کے سامنے رکھتا ہے۔ اس آشا کے ساتھ کہ سنتوش جنک اُتر ملے گا لیکن پتا کے پاس کوئی جواب نہیں۔ وہ رعب پدری کو حرکت میں لاتا ہے۔ اور پتر کو خاموش کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن مول شنکر کے دل میں جو شنکا پیدا ہوئی تھی۔ وہ یوں ہی ٹالے جانے کے لئے نہیں تھی۔ وہ تو کسی بھاوی وشال اندولن کے حق کی بنیاد بننے والی تھی۔ پتر پتا کے جواب سے سنتشٹ نہ ہو کر وہاں زیادہ ٹھہر کر اپنی نیند اور آرام کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔ رات کی تاریکی میں ہی وہ گھر جانے کی خواہش کرتا ہے۔ پتا ایک سپاہی ساتھ کر دیتے ہیں۔ اور وہ گھر پہنچ کر برت کو ایک طرف رکھ کر بھوجن کرتا اور باقی رات سو کر نیند کا آنند بھوگتا ہے۔

واقعہ چھوٹا ہے پرنتو چھوٹی باتوں سے اہم نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ درخت سے سیب کا گرنا کونسی بڑی بات ہے۔ لیکن نیوٹن نے اس سادھارن بات سے کشش زمین کا وہ انوکھا سدھانت نکالا۔ جس نے نیوٹن کا نام آج سائنس کی دُنیا میں امر کر دیا ہے۔ شو پنڈی پر چوہے ہر روز چڑھتے اس کا بھوگ اُڑاتے سینکڑوں لوگوں نے دیکھے۔ لیکن اس بات نے کبھی اُن کے وچاروں میں کوئی حرکت پیدا نہیں کی۔ لیکن مول شنکر اس سادھارن بات کو دیکھ کر بھارت ہی نہیں سنسار کے دھارمک وچاروں کے اندر وہ پریورتن پیدا کرتا ہے۔ جس سے وہ جگت گورو کا درجہ حاصل کرتا ہے۔

مول شنکر نے شو کے درشنوں کے خیال سے شو برت رکھنا اور شوراتری کو جاگرن کرنا سویکار کیا تھا۔ اس نے پہلی ہی رات دیکھ لیا۔ کہ جس شو کے درشنوں کی مجھے ابھلاشا ہے یہ وہ شو نہیں۔ اس نے اس شو کو تو چھوڑ دیا پرنتو سچے شو کی تلاش اپنے جیون کا اُدیش بنا لیا۔ مول شنکر کے جیون کی مہانتا جو جگت کے سامنے ہے۔ اس کی بنیاد یہی اُدیش ہے۔

اس اُدیش کی پراپتی میں مول شنکر نے اپنے جیون میں کیا کیا پریتن کئے۔ کون کون سے کشٹ اُٹھائے۔ کتنا پرشرم کیا۔ یہ اس کا جیون پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ وواہ کے بندھن کو اس اُدیش کے راستہ میں حائل کرنے کا جب والدین نے نشچے کیا تو انہوں نے اس بندھن سے بچنے کے لئے گھر کو ہی تیاگ دیا۔ پہلے شدھ چیتن برہمچاری بنا۔ پھر سنیاس گرہن کر کے سارتھک روپ میں دیانند ہو گیا۔ سچے شو کے درشنوں کے لئے یوگ سادھن آوشیک بتایا گیا۔ تو یوگیوں کی تلاش میں ندیوں کے تٹ اور جنگلوں۔ پہاڑوں کی کندراؤں میں چھان ماریں اور جو جہاں سے ملا۔ پراپت کیا۔ وید ودیا پراپت کرنے کی دُھن سمائی۔ تو متھرا میں سوامی ورجانند کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور وہاں سے وہ چیز پائی جس کی تلاش تھی۔ بھارت کے سُبھ بھلے دن آئے تھے۔ کہ یہ گورو شش کو دیگیہ گورو۔ اور یوگیہ گورو کو یوگیہ شش ملا۔ یہ سوامی ورجانند کی اکانکشا ہی تھی۔ جس نے سوامی دیانند کو وید پرچار کے لئے اپنا جیون لگانے پر آمادہ کیا۔

رشی دیانند نے اپنے گورو کی آگیا پالن میں وید پرچار کا جو کام کیا۔ آریوں کے سامنے اس کی تفصیل رکھنا۔ اُنکی گورو بھگتی اور ان کے حافظہ کی توہین کرنا ہے۔ کون آریہ ہے جو اپنے گورو کے اُپکار کاریوں سے ناواقف ہو سکتا ہے۔ ایسے اُپکارک گورو کے جنم دوس کی یاد دلانا اس کے بھگتوں کے لئے ایک طرح باعث توہین ہی ہے۔ پرتیک بھگت بھگتی کو اس کا خود احساس ہونا چاہئے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ رشی کی عظمت جس اُتساہ سے جنم دوس منائے جانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ آریہ جنتا کے اندر وہ اُتساہ نظر نہیں آتا۔ اور یہی کارن آریہ سماج کے اندر شتھلتا کا ہے۔ رشی بھگتی وہ پیمانہ ہے۔ جو آریہ سماج کی اُنتی اونتی کو درشاتا ہے۔ آریہ سماج اُنتی کرے گا۔ اگر آریوں کے اندر بھگتی کا جذبہ ترقی پذیر ہوگا۔ آریہ سماج گھٹے گا۔ اگر آریہ لوگ رشی کے پرتی بھگتی بھاو کے پرکاش میں نراتساہت ہونگے۔

اس ورش رشی جنم دوس

۵ پھاگن مطابق ۱۶ فروری

کو بروز سوم ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ اس دوس کو اس شان سے منائیں۔ کہ ہر ایک ستھانی نرناری رشی جنم اُتسو میں کھنچا چلا آئے اس اُتسو کی تیاری کے لئے رشی جنم شتابدی کے سلسلے میں پہلے دیانند سپتاہ پھر دیانند پکش۔ اور جنم شتابدی کے ورش دیانند ماس منائے جانے کی مریادا کی گئی تھی۔ بعد ازاں دیانند سپتاہ منانا نشچت ہوا ہے۔ اس لئے رشی جنم اُتسو ۱۶ فروری سے پہلے سپتاہ میں اور اوقات ۹ فروری سے دیانند سپتاہ ہر جگہ منایا جائے پربھات نگر کیرتن ہو۔ جس میں آریہ نرناری بھاری تعداد میں شامل ہوں۔

نگر کیرتن کے بعد سماج مندروں میں پرچار سائینگ روزانہ کیجیہ ہو۔ اور شام کو رشی جیون پر اعلیٰ پیمانہ پر دھوم دھام سے کتھا کا پربندھ کیا جائے۔

یہ تو ہوا سپتاہ کا پروگرام۔ جس میں مقامی حالات کے مطابق پریورتن بھی کیا جا سکتا ہے۔ خاص رشی جنم اُتسو یعنی ۱۶ فروری

آریہ ہوٹل لاہور نزد سبیتلا مندر ویشنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام ہے کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر ڈاکخانہ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے آزمائش شرط

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کا پروگرام ایسا ہو - جس میں بھاری آکرشن شکتی ہو - پربھات پربھات پھیری اور یہ حسب معمول ہوں - دوپہر کو آریہ میلہ لگایا جائے - جس میں آریہ نر ناری - بال بردھ - استاد پوروک شامل ہوں پریتی بھوج ہوں - بچوں اور نوجوانوں کی کھیلیں ہوں - دھارمک دشیوں پر بھجن واد و وادانواد رشی جیون پر بارتالاپ ہو - اور ستھانیہ انوبھوی آریہ سماجیوں سے آریہ جیون سمبندھی شکشا دی جائے - بچوں کے صحت رسند ھیا - وید منتروں آدی میں مقابلے ہوں - انہیں انعام دیئے جائیں اور رات کو دیپ مالا کی جائے - اور اس طرح اس پوتر دن کو آریوں کے اندر نئے جیون کا سنچار کرنے والا بنایا جائے ❊

آریو! دیکھتے کیا ہو - رشی جنم اُتسو - اور دیانند سپتاہ منانے کی تیاریوں میں لگ جاؤ - اور اس شان سے مناؤ - جس سے جہاں تمہارے جسموں میں پھرتی آئے - وہاں آتماؤں میں بھی نئے اُتساہ کا سنچار ہو - اور نقات دینی اور دُنیاوی دونو پہلوؤں میں بڑھنے کے ایک ہی ساتھ سامان پیدا کرنے کا پریتن کرو اور ایسا وایو منڈل بناؤ - کہ ہر طرف سے یہی صدا کان میں آئے

بولو! رشی دیانند کی جے!

وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ گوروکل کورو کشیتر میں

مہاشہ وشویسر سنگھ جی اے گوروکل کورو کشیتر سے لکھتے ہیں :-

آنریبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال رائے صاحب گنگا رام جی ایم ایل سی - انبالہ و دیگر معززین کے ساتھ ۲۳ جنوری کو گوروکل کورو کشیتر میں پدھارے - گوروکل کے صدر درنازے پر رائے صاحب لالہ امرت رائے جی ریٹائرڈ اگزیکٹو انجنیئر پردھان پربندھ کرتری سبھا اور لالہ دیوان چند جی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر گورنر گوروکل کورو کشیتر نے معہ سٹاف اور برہمچاری گن کے آپ کا سواگت کیا - اور جملہ آشرم کے کمرے اور ودیالیہ - ڈرائنگ روم اور سائنس روم وغیرہ کا ملاحظہ کیا - اور بڑی خوشی ظاہر فرمائی ❊

پستکالیہ میں آپ کو ایک سنسکرت گیت کے بعد ابھی نندن پتر دیا گیا - جس میں آنریبل ڈاکٹر صاحب کا ویدک - ہندو دھرم اور گوروکل شکشا پرنالی کے پرتی سمبندھ بتلاتے ہوئے آپ کے اس شبھ آگمن کو آنند نائیک ظاہر کیا گیا - جس کے جواب میں صاحب موصوف نے سب کل واسیوں کے پریم کو دھنیاد پوروک سویکار کرتے ہوئے فرمایا - کہ آپ نے جو سنسکرت گیت گایا ہے

اس کا میرے من پر بڑا اثر ہوا ہے - دیش اور جاتی کی آنکھیں آپ کی طرف لگی ہیں - میں آشا کرتا ہوں - کہ آپ اپنے گورو جنوں کی آگیا پالن کرتے ہوئے پرانی سنسکرتی - دیش اور جاتی اور منش ماتر کا اُدھار کرو گے ❊

آخر میں آنریبل ڈاکٹر صاحب نے پچیس روپے برہمچاریوں کو پھل دینے کے لئے دیئے اور بڑے آنند سے وداع ہو گئے ❊

انترنگ سبھا سدوں پر وید پرچار کا کر

آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی میں اس وقت ۱۳۱ انترنگ سبھا سد ہیں - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماجوں اور اُس کی جنرل سبھا کے ممبران کی تعداد بڑھ جانے پر اپنے انترنگ سبھا سدوں کی تعداد ۲۱ سے ۲۷ کر دی - تو یو پی سبھا میں بھی اس بنا پر انترنگ سبھا سدوں کی تعداد بڑھائے جانے پر وچار ہو رہا ہے - چنانچہ سبھا کے منتری شری راس بہاری جی تیواری کی سمتی ہے - کہ یہ تعداد ساٹھ تک کر دی جائے جو اس طرح منقسم ہو :-

ادھیکاریان ۸ - پرتی ندھیوں کے منتخب کردہ ۴۰ - انترنگ سبھا کے منتخب کردہ ۱۲ - کل ۶۰

تعداد کی اس بردھی سے پربندھ سمبندھی جو لابھ ہوگا - اُس کے اترکت وید پرچار کی سمسیا کا حل بھی اس میں پنہاں ہے کیونکہ یو پی میں ہر ایک انترنگ سبھا سد کے لئے ضروری ہے - کہ وہ کم از کم ایک سو روپیہ وید پرچار کے لئے دے - انترنگ سبھا سدوں کی تعداد میں زیادتی کے ساتھ شری تیواری جی نے ان پر وید پرچار کے ٹیکس کی مقدار کو بھی ایک سو سے دو سو کر دیا ہے اور اس طرح وہ لکھتے ہیں - کہ ۱۲۰۰۰ روپیہ سالانہ نہایت آسانی سے وید پرچار کے لئے انترنگ سبھا کے سدسیوں کے ذریعہ ہی آجایا کریگا ❊

تجویز معقول ہے - بشرطیکہ اس پر عمل ہو اور روپیہ کی شرط لوگوں کے انترنگ سبھا میں آنے میں باعث نہ ہو ❊

لیکن جہاں تک حالات بتاتے ہیں - اس قسم کی شرائط سے فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسی شرائط بہت کم پوری ہوتی ہیں - جیسا کہ خود تیواری جی نے تسلیم کیا ہے - کہ سو روپیہ سالانہ شرط کے نیم کا پالن بھی بہت کم انترنگ سبھا سد کیا کرتے ہیں ❊

اچھوت چھاتراسے بدسلوکی

گورنمنٹ کی طرف سے اچھوت لڑکے لڑکیوں پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ دوسرے لڑکے لڑکیوں کے ساتھ بیٹھکر پڑھ نہ سکیں لیکن بعض سکولوں میں جہاں قدامت پسندوں کا زور ہے اچھوتوں کو بُری طرح اُن کے اچھوت پن کا احساس کرایا جاتا ہے - چنانچہ ناسک کے ایک میونسپل سکول میں کسی نیچ ذات کی ایک لڑکی داخل ہوئی - تو اُسے دوسری لڑکیوں سے الگ ایک کونہ میں جگہ دی گئی - اس پر حکام کی توجہ دلائی گئی - تو لڑکی کو دوسری لڑکیوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت مل گئی - اس پر جات ابھیمانی لڑکیاں بہت تلملائیں - مگر کچھ پیش نہ گئی ❊

گو ابھی لڑکیاں اس سے چھوت چھات رکھتی ہیں - لیکن آخر انہیں اس چھوت چھات کو ترک کرنا پڑیگا - اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے - کہ اچھوت لڑکے لڑکیاں بھاری تعداد میں میونسپل اور سرکاری سکولوں میں داخل کرا دیئے جائیں - اس طرح اچھوتوں کے تعلیم یافتہ ہو جانے پر اُن کی سوشل حیثیت اونچی ہو جائیگی - اور سوشل حیثیت کا اونچا ہونا اچھوت پن کے دور کرنے کا کارگر سادھن ہے ❊

جنت کن کیلئے ہے ؟

اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ غیر مسلم جو تمام قسم کے گناہوں سے مبرا زندگی بسر کرتے ہیں جنت میں جائیں گے ؟ احمدی معاصر ”لائٹ“ لکھتا ہے :-

”اسلام“ اور ”تمام گناہوں سے مُبرا اور پاک زندگی بسر کرنا“ مترادف ہیں - جنت شانتی اور آنند کی حالت ہے - جو اُن تمام اشخاص کو حاصل ہو سکتی ہے - جو اس دُنیا میں ہر قسم کے گناہ سے پاک پوتر زندگی بسر کرتے ہیں

جس طرح سوال صاف ہے اسی طرح جواب بھی صاف ہے - اگر لپیٹ کی کوئی بات اس میں نہیں رکھی گئی - اس حالت میں سوال ہے کہ جو لوگ محض اپنے مذہبی عقائد کی بنا پر جنت میں داخل ہونے کے لئے ٹکٹ کھیلوں پر تاؤ دیئے بیٹھے ہیں - اُن کا کیا بنے گا ؟ کیا فاسق اور فاجر مسلمان جو کلمہ محمدی کے ٹکٹ پر اسلامی جنت میں داخل ہونے کی اُمیدیں لگائے بیٹھے ہیں - اُن کی اُمیدیں موہوم ہیں ؟ اُن کی کچھ حقیقت ہے ؟ کیا ہم اُمید رکھیں - کہ معاصر ”لائٹ“ یا پیغام صلح اس سوال کا صاف لفظوں میں جواب دیں گے ؟

سوامی سوتنترانند جی کا مقدمہ

شری سوامی سوتنترانند جی کے خلاف خلاف قانون مجمع کا ممبر ہونے کے ماتحت جو مقدمہ چل رہا ہے - اس کی سماعت بابا جھنڈا سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ۲۷ جنوری کو ہوئی - مایا رام پولیس کنسٹبل اور بابو غلام حسین سٹینو گرافر ڈپٹی کمشنر کی شہادت استغاثہ کی طرف سے ہوئی - استغاثہ کا ایک گواہ ابھی باقی ہے - اس لئے مقدمہ ۳ فروری پر ملتوی ہوا ❊

سوامی جی کی طرف سے لالہ ارجن خیدا بنگا لی ایڈووکیٹ موجود تھے - آپکی جرح پر مایا رام گواہ نے کہا - میں تقریر کے نوٹ سے اسباب کا ثبوت نہیں دیکھتا کہ تحریک سے مراد کانگریس کی تحریک ہے - بابو غلام حسین نے کہا کہ اسباب کا آرڈر میں ذکر نہیں کہ کانگریس کمیٹی دار کو مسٹر خلاف قانون قرار دے چکی ہے ❊

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

حیدرآباد کے شاستrارتھ میں سناتن دھرم کو زبردست شکست

مشہور بدزبان مادھو چاریہ میدان چھوڑ کر بھاگ گیا!

پورانوں کی کمزوریوں سے آگاہ ہو کر صدر پورانک سبھا نے پورانوں کو پرمانک پستکوں سے خارج سمجھنے کی شرط لگادی

ریاست حیدرآباد میں ہندو بدھوا وں کی قابل رحم حالت کو دیکھکر جب پنڈت کیشو راؤ جی سابق جج ہائی کورٹ نے اسٹیٹ کے مجلس وضع قوانین میں "بدھوا بواہ بل" پیش کیا ہے۔ تب ہی سے یہاں کی سناتن دھرم سبھا نے اس کی مخالفت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ چنانچہ بہت سا روپیہ خرچ کر کے سناتن دھرم سبھا لاہور کے سنہ پھٹ ایڈیٹر اور مہرشی دیانند کے پوتر جیون چرتر پر کیچڑ اچھالنے والی "رنگیلا رشی" نامی کتاب کے مصنف نام دہاری آچاریہ مادھو اچاریہ شاستری کو بلایا گیا۔ شاستری مذکور نے اپنی عادت کے مطابق بدھوا بواہ کی آڑ میں شہید سوامی شردھانند جی مہاراج اور اُن کے قائم کردہ دنیت وشرام آشرم دہلی پر کمینے حملے شروع کر دیے۔ جن کا مناسب جواب پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن اور پنڈت منگل دیو جی آریہ ایڈیشک نے دے دیا۔ ابھی شاستری مہاراج کا دوسرا لیکچر ہونے والا ہی تھا کہ اتفاقاً پنڈت کالی چرن جی آریہ مسافر آگرہ بھی آگئے۔ پھر کیا تھا۔ سات دن تک ویدک ایشورواد یعنی ویدک توحید وغیرہ مضامین پر تین تین ہزار سامعین کی حاضری میں لیکچروں کا وہ سلسلہ بندھا اور شنکا سمادھان کی وہ دھوم رہی۔ کہ بیچارے شاستری جی کا پروگرام ہی ٹھس ہو گیا۔ ان کے لیکچر پھیکے پڑ گئے۔ اور پبلک کے نام سے رانے گئے افراد ہی برائے نام شریک رہے۔ آخر کار شرمندہ ہو کر اپنا رنگ جاتے دیکھ کے سناتن دھرم سبھا نے بدھوا بواہ پر مباحثہ کرنے کے لئے آریہ سماج کو پتر لکھا۔ آریہ سماج تو بہت دنوں سے ایسے موقع کا منتظر ہی تھا۔ فوراً لکھ بھیجا کہ جلد تصفیہ طے کر لو۔ لیکن بلی ہاری ہے۔ سناتن دھرم سبھا کو کہ تصفیہ طے کرنے میں ہی دس دن گذار دیئے اور پھر بھی یہی لکھا کہ پردھان ہمارا ہی ہوگا اور آپ کے پنڈت جی کو دس منٹ اور ہمارے پنڈت جی کو ۲۰ منٹ ملیں گے۔ ایسی ہی شرطوں پر جنہیں ابھی آریہ سماج نے منظور بھی نہیں کیا تھا۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۷ء کو مباحثہ کرنے کی صدر سناتن دھرم سبھا نے اطلاع بھی شائع کرادی۔ مخالف پارٹی کے لوگ سمجھے تو یہی تھے کہ اس طرح بلا اصول آریہ سماج تو مباحثہ کرے گا ہی نہیں۔ اس لئے چلو مفت میں ہی اپنی جیت کا ڈنکا بجوا دیں گے۔ لیکن مقامی آریہ سماج بھی ان کا گورو ہی نکلا۔ جو فوراً ۲۵ دسمبر کو اُن کی ناجائز کارروائیوں کی پول اخبار وغیرہ میں شائع کرا پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن ویدک مشنری کو سے کر دل بل کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے جا پہنچا۔

شاستrارتھ کا پہلا دن

مخالفوں نے من مانی کرنے کے لئے سناتن دھرم سبھا کے پردھان دامن نائک جی کو شاستrارتھ (مباحثہ) کا بھی پردھان از خود بنا دیا۔ لیکن جب منتری پنڈت کیشو راؤ جی پردھان آریہ سماج نے ان کی بیماری بے قاعدہ کارروائی کا کچا چٹھا پبلک کے سامنے رکھا تو انہیں مجبوراً فریقین کے منظور کردہ پردھان اور وقت کی برابری وغیرہ اصول کو تسلیم کرنا پڑا۔ چنانچہ منتری بکلاین رام جی اگروکیل کی صدارت میں "سناتن دھرم کی مستند کتب میں ندھوا بواہ ہے یا نہیں" کے مضمون پر پنڈت مادھو اچاری شاستری اور پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن کا مباحثہ شروع ہوا۔ اگرچہ اصول کے مطابق سب سے پہلے پنڈت چندر بھانو جی کو ہی پکش ستھاپن کرنا تھا۔ لیکن شاستری جی کی زبردستی سے اُن کو ہی پہلے بولنے دیا گیا۔ شاستری جی سمجھتے تو یہی تھے۔ کہ چلو نہ تو پنڈت بدھ دیو جی آسکے ہیں۔ اور نہ ہی منشی جے پی چودھری پہنچ سکے ہیں۔ بڑھ کر بولنا کیوں نہ شروع کرے لیکن جب پنڈت چندر بھانو جی نے وید اور سمرتی کے پرمانوں کی جھڑی لگادی۔ اور پنڈت جی کے ہیتو ابھاس کی پول کھولنی شروع کر دی۔ تو وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگے۔ ارجن کے بدھوا بیاہ سنتے تو عقل پر تالہ ہی لگا دیا۔ لیکن ہمت کر کے بولے کہ ارجن نے بیاہ تھوڑا ہی کیا تھا۔ یوں ہی سنبندھ کر لیا تھا۔ اپنی باری میں جب پنڈت چندر بھانو جی نے شاستری جی کی مکاری کا پردہ فاش کر کے کہا۔ کہ شاستری جی آج میں سناتن دھرم سبھا کے پلیٹ فارم سے اس ارجن کو جس کے سارتھی آپ کے قابل تعظیم اوتار شری کرشن چندر مہاراج بنے تھے۔ بدھوا اولپی کے ساتھ ودھی پورت بواہ نہ کرنا ناجائز تعلق پیدا کرنے کے الزام میں جیسا کہ آپ کہتے ہیں دھبی چاری ثابت ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ تو سبھا میں سناٹا چھا گیا۔ اور مخالف بھی شاستری جی کو ترسکار کی نظر سے دیکھنے لگے۔ غرض مباحثہ کے پہلے دن آریہ سماج کو اُمید سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ادھر سنا گیا۔ کہ ارجن کو دبھچاری کہنے پر شاستری جی کو بہت کچھ لعنت ملامت ملی۔

مباحثہ کا دوسرا دن

دوسرے دن مباحثہ پھر شروع ہوا۔ پہلے دن والے پرانوں کے پرمانوں نے مخالفوں کا کچھ ایسا قافیہ تنگ کر دیا تھا۔ کہ آتے ہی پردھان جی کی زبانی یہ فتوے نازل ہوا۔ کہ پرانوں کو چھوڑ کر وید سمرتی اور شاستروں کے پرمان دو۔ گویا سناتنیوں کے دیکھتے دیکھتے بیچارے پران شاستروں کی پنکتی سے خارج کر دیئے گئے۔ اگرچہ ایسا کہنا نامناسب ہی تھا۔ جیسا کہ پبلک نے بتلا بھی دیا۔ لیکن پردھان جی کے بار بار اصرار کرنے پر پرانوں کے برہم استر کا پریوگ نہ کرنے کے لئے پنڈت کیشو راؤ جی نے منظور کر لیا۔ لیکن پیتو (پتی) لفظ آرش پریوگ ثابت کرنے کے لئے جب پرانوں کے کچھ شلوک دیئے جانے لگے۔ تو ان کو بھی صاحب صدر نے روک دیا۔ جس پر لوگوں نے پروٹسٹ کیا۔ لیکن پردھان جی بھی ٹس سے مس نہ ہونے والے تھے۔ پس اس جھگڑے میں بہت سا وقت گذر گیا۔

آخر مادھو آچاری جی کے کُترکوں کی تردید کرتے ہوئے پنڈت چندر بھانو جی نے ستیارتھ پرکاش میں انگشت نمائی ودعوا کے تردید کے لئے لعنت دکھلانے پر جیسا کہ شاستری جی نے زور کے ساتھ پڑھا تھا۔ پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کی گھوشنا بھی کر دی۔ لیکن جھوٹے میں ہمت کہاں۔ سچ ہوتے تو پانچ ہزار کا انعام لے جاتے اور اٹھارہ ہزار کی لمبی ڈنڈوت سے بچ جاتے۔ خیر پرانوں کے خوف سناتن دھرم بچا کی رہی سہی عزت بھی اُڑادی۔ اور میدان آریہ سماج کے ہاتھ رہا۔

آریہ سماج کیطرف سے چیلنج

مباحثہ کے بعد آریہ سماج نے وہیں پر پرانوں کے ذریعہ بدھوا بواہ پر مباحثہ کرنے کے لئے چیلنج دیا۔ لیکن شاستری جی نے حیلہ کر کے ٹال دیا۔ کہ یہاں آئے ہوئے مجھے بہت دن ہو گئے ہیں۔ میں کل جا رہا ہوں۔ اس پر گوسوامی مندراج گرجی نے پانچ سو روپیہ اپنی طرف سے مباحثہ کے لئے دینے کے لئے کہا۔ اور شاستری جی کو بھوجن کا نستن بھی دیا۔ . . . . لیکن شاستری جی تو ٹانے پر تُل گئے تھے۔ اب ذرا شاستری جی کی ہمت اور سچائی دیکھئے۔ کہ دو دن تک حیدرآباد میں رہے۔ لیکن مباحثہ سے کتراتے رہے۔ پبلک کی طرف سے نوٹس تقسیم ہوئے اور اخباروں میں لکھا گیا۔ کہ شاستری جی مباحثہ کریں۔ لیکن ادھر تو شاستری جی کو مباحثہ کا بخار آگیا تھا۔ جو کہ شاید لمبی فیس لینے کے بعد ریلوے کے سکنڈ کلاس ڈبہ میں ہی اُترا ہوگا۔ اس کے بعد ہی اخباروں میں کُھلا چیلنج نکلوایا گیا۔ اور سناتن دھرم سبھا کو بھی لکھا گیا۔ کہ کوئی بھی پورانک پنڈت بدھوا بیاہ کو اپنی مستند کتابوں سے خلاف ثابت کر کے دکھلا دے۔ لیکن آج تک کسی کو بھی مباحثہ کرنے کی ہمت نہیں پڑی ہے۔ آگے دیکھئے۔ پورانک دل کیا کروٹ بدلتا ہے۔ حیدرآباد کے شاستrارتھ کی مختصر کیفیت ہے۔ سنتے ہیں۔ اس مضمون پر آنکھوں کے اندھے کالو رام جی اپنی ہندو پنچ میں لٹھ دھوم مچانے والے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو اندھے میاں کی مزاج پرسی کے لئے آریہ سماج حیدرآباد بھی تیار بیٹھا ہے۔

(منتری آریہ سماج حیدرآباد دکن)

آریہ سماج مورنڈہ کے سماچار

لوہڑی کا تیوہار بازار چوک میں منایا گیا۔ بڑا بھاری یگیہ کیا گیا۔ اور بھجن اور اپدیش ہو کر ریوڑیاں تقسیم کی گئیں۔

(۲) ۲۳ جنوری کو پراتہ کال آریہ سماج مندر میں بسنت پنچمی منائی گئی۔ ہون یگیہ کیا گیا۔ اور منتری سماج اور لالہ آتما رام جی کا ویاکھیان ہوا۔ (ودیا دھر منتری آریہ سماج مورنڈہ)

کسان کی کام دھینو گائے یا بھینس

آئے دن ارتھ شاستر کے پنڈت ڈگری دھاری اور کتابی کیڑے کسانوں کی ادھوگتی پر لمبے لمبے مضامین لکھا کرتے ہیں۔ اُن میں سے زیادہ تر جو اور گیہوں کے پودوں کا بھید بھی نہ جانتے ہونگے۔ اکثر لیکھک گاؤں کے کوڑوں کو کوستے ہیں اور سہیوگ سمیتیوں کو ہی کسانوں کی نیا کو ڈوبنے سے بچانے والا سمجھتے ہیں۔ پرنتو ایسے لیکھک گاؤں میں آ کر کسانوں کی مشورتی اور اُن کے دکھڑوں کو سمجھنے کا کشٹ نہیں اُٹھاتے۔ لیکھک گن لیکھ لکھتے ہیں اپنی قابلیت سماچار پتروں کے پاٹھکوں کو کھلاتے ہیں سیدھے سادھے کسان پاٹھکوں کے دماغ کو چکر میں ڈال دیتے ہیں۔ کنتو جب تک وہ کسانوں کے ہت کے لئے چھوٹی موٹی باتوں کو نہیں لکھیں گے اور اُنہیں گاؤں میں جا کر نہیں سمجھائیں گے۔ تب تک اُن لیکھوں سے کسانوں کا کوئی لابھ نہیں۔ پکت پرانت میں کسان گائے کی نسبت بھینس کو زیادہ رکھتے ہیں۔ اس کا کیا سبب ہے گوپالن سے کسانوں کی دشا سدھر سکتی ہے۔

یا بھینس پالن سے؟ اس لیکھ میں یہ سمجھایا جائیگا کہ جب تک ہر ایک کسان بڑھیا گائے نہ رکھیگا تب تک اس کا بھلا نہیں ہو سکتا۔ نہ اُس کے بال بچے ہی نروگ رہ سکتے ہیں۔ اور نہ وہ قرض کے پھندے سے ہی آزاد ہو سکتا ہے۔ اور کھیتی تو اچھی ہو نہیں سکتی۔ یہ بات صادق ہے کہ بھینس کا دودھ ۱۹-۲۰ برس کی عمر تک تو لڑکوں یا لڑکیوں کو دینا ہی نہیں چاہیے۔ اور چھوٹے بچوں کو تو بھینس کا دودھ دینا اُن کے ساتھ ظلم کرنا ہے۔ جو دودھ پی سکتے ہیں۔ وہ گائے کا دودھ پئیں۔ اس کی علم موجودگی میں بکری کا۔ اور قسمت پھوٹ جائے تو بھینس کا۔ کیوں؟ اس لئے کہ بھینس کا دودھ بدھی وردھک نہیں ہوتا۔ وہ دماغ کو گند بنا دیتا ہے۔ اور گائے کا دودھ پھرتی ہی نہیں لاتا بلکہ عقل کو بھی تیز کر دیتا ہے۔ دماغ کے ادیوں کو پشٹ کرتا ہے۔ دیکھے بھی گائے میں کتنی تیزی ہے۔ اور بھینس میں کتنی سستی وہ ہی دا سر سر دپ مڑ وہ ہی تو ہے۔ سونے کی آواز سے ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ یہ کتھن محض گپ نہیں ہیں اعداد و شمار اور بڑے بڑے ناموں سے پاٹھکوں کو ڈرانا نہیں چاہتا۔ بھینس کے دودھ سے بالکوں کو وہ تک ہو جاتا ہے۔ جو لوگ گھوڑا پالتے ہیں۔ وہ بچھیروں کو گائے یا بکری کا دودھ پلاتے ہیں۔ بھینس کا نہیں۔ اس لئے کہ اگر بچھیروں کو بھینس کا دودھ دیا جاوے۔ تو وہ بڑا ہو کر پانی میں لوٹنے لگتا ہے۔ مطلب یہ کہ دودھ ایسی چیز ہے۔ کہ اس کا اثر جسم اور من دونوں پر بے حد پڑتا ہے۔

لوگوں کا خیال ہے۔ کہ گائے کی نسبت بھینس زیادہ دودھ دیتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ گائے کے برابر بھینس دودھ دے ہی نہیں سکتی۔ امریکہ میں ایک گائے ہے۔ جو ہر تی دن ڈیڑھ من دودھ دیتی ہے۔ خود لیکھک نے ہر روز تیس تیس سیر دودھ دینے والی گائیں درجنوں کی تعداد میں دیکھی ہیں۔ لوگ غلطی یہ کرتے ہیں۔ کہ ایک پچاس روپیہ کی بھینس کا ۳۰-۴۰ روپیہ کی گائے سے مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر دو سو روپیہ کی ایک گائے لی جائے۔ اور دو سو روپے کی ایک بھینس لی جائے۔ تو دونوں میں کسان کے لئے گائے ادھک لابھ دایک رہے گی۔ شہروں میں تو دودھ کی بکری ہو جاتی ہے۔ لیکن گاؤں میں دودھ لینے والا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے کسان لوگ دودھ کا گھی بناتے ہیں۔ اور کرتے یہ ہیں کہ بنیا کے پاس جا کے بھینس کے لئے روپیہ لاتے ہیں۔ اور گھی کرتا کر کرتے ہیں۔ ستر اسی روپے والی بھینس پر ایک بیات میں لگ بھگ ایک من گھی پڑتا ہے۔ سو بھی اس کسان کے ساتھ جو گھی کو پٹا سکے۔ مان لیجئے۔ کہ دو سو روپے والی بھینس ایک بیات میں ڈھائی من گھی کرتی ہے تو اس کا مولیہ درتمان درسے لگ بھگ ایک سو پچاس روپے ہوا۔ اور اگر بھینس نے زچہ دیا۔ تو اس کا مولیہ ادھک سے ادھک چالیس روپے ہوگا۔ یعنی دو سو روپے والی بھینس سے ادھک سے ادھک آمدنی ایک بیات میں پونے دو سو یا دو سو روپیہ ہو سکتی ہے۔ اب گائے کی آمدنی کے اعداد پر دھیان دیجئے۔ دو سو روپے میں ہریانہ یا منٹگمری کی بارہ سیر دودھ دینے والی گائے مل سکتی ہے۔ اس گائے نے اگر بچھڑا دیا۔ تو کسان اگر آدھا دودھ بچھڑے کو پلا دے۔ اور آدھا اس کا کٹمب پئے تو دو برس کا بچھڑا ایک سو پچیس روپے سے کم میں نہیں بک سکتا۔ یعنی بھینس کے گھی سے جتنی آمدنی ہوتی تھی۔ اتنی گائے کے بچھڑے سے ہو جائیگی اور ایک کسان کے لئے چھ سیر دودھ ہو ورت ہے کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ اور اس کے بچے ہر شٹ پشٹ رہیں گے۔ بیماری اُن کے پاس نہیں پھٹکے گی۔ اور وہ جیون کے کچھ سکھ بھوگ سکیں گے۔

لیکن گائے کے اتنے فائدہ مند ہونے پر بھی کسان گائے نہیں رکھتے۔ اس کا سبب ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ کہ گائے کی نسبت بھینس ادھک گھی کرتی ہے اور کوئی بھی بنیا کسان کو گائے کے لئے روپیہ نہیں دیگا۔ کیونکہ اُسے تو گھی سے مطلب ہے۔ کہ بچھڑوں سے۔ ایک دوسرا کارن کسان کا گائے نہ رکھنے کا یہ بھی ہے۔ کہ پکت پرانت میں اچھے سانڈ نہیں ہیں۔ اچھے سانڈ نہ ہونے سے گائے کی نسل بگڑتی جاتی ہے۔ گاؤں میں تو اچھی گائیں دکھائی ہی نہیں پڑتیں۔ اگر کوئی گائے رکھتا بھی ہے تو اُسے سانڈ کے لئے میلوں تک حیران ہونا پڑتا ہے۔ یوں تو پکت پرانت میں بھینس کی بھی اچھی نسل نہیں ہے۔ پکت پرانت کے کسان اس بات کا انوبھو ہی نہیں کرتے۔ کہ بُرے یا کمزور سانڈ سے گائے اور بھینس کی نسل بگڑتی جاتی ہے اور وہ دودھ بھی کم دینے لگتی ہے۔ لیکھک نے سینکڑوں بار کسانوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ پنجاب سے جو بھینس وہ لائے تھے۔ اُس نے پہلے بیات میں تو اچھا دودھ دیا۔ اور بچہ بھی اچھا پیدا کیا۔ لیکن بعد میں اُس نے دوسرے بیات میں دودھ بھی کم دیا۔ اور بچہ بھی چھوٹا ڈالا۔ وہ نہیں سمجھتے۔ کہ وہ بھینسا جو دن رات ہل میں چلتا ہے۔ تھکا ماندہ ہے۔ جس کو دانے کا ایک کن بھی نہیں ملتا۔ اور جو بھینس سے بھی چھوٹا ہے۔ اس سے نسل خراب ہوگی۔ اور دودھ بھی تھوڑا ہوگا۔ گائے سا دیکھنا کہنا ہی نہیں۔ اُن کے لئے چر بھومی بھی نہیں ہے۔ اس کا دوش زمیندار پر ہے۔ کمنائی ہے۔ افلاس ہے۔ کسان کے پاس دو روپے بھی نہیں۔ دو سو تو ایک بڑی چیز ہے۔ اور اگر ایک کسان کسی طرح ایک بڑھیا گائے لے بھی لے۔ تو پھر وہی سانڈ کی کٹھنائی رہی۔

گائے نہ رکھنے سے کسان اور زراعت کا ہر روز ہراس ہوتا جاتا ہے۔ پکت پرانت میں کتنے ایسے کسان ہیں۔ جن کے بیلوں کی جوڑی تین چار سو روپے کی ہے۔ زیادہ تر کسان قرضہ لے کر پچاس پچاس یا ساٹھ ساٹھ روپے والے بوڑھے بیل مول لیتے ہیں۔ جو دو چار سال کام کرنے کے بعد بالکل بے کار ہو جاتے ہیں۔ کھیتی کرنے کے لئے اُسے بیل چاہیے۔ پاس پیسے کچھ ہوتا نہیں۔ بنیا کی شرن لینی پڑتی ہے۔ ان بیکار بیلوں کو وہ مفت کھلا بھی نہیں سکتا۔ اور نہ بنیا ہی اس کو زیادہ روپیہ دیتا ہے۔ مجبور ہو کر اُسے اپنے بوڑھے بیل بیچنے پڑتے ہیں۔ قصائی کے علاوہ ان کا گراہک بھی کوئی نہیں ہوتا۔ کسان جھک مارتا ہے۔ اور اُن کو قصائی کے ہاتھ تھوڑے داموں پر بیچتا ہے۔ وہ بیل جن کی کمائی اُس نے کھائی تھی۔ بوچڑخانے میں بدھ کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کا چمڑا انگریزی کے تمہ کے روپ میں فلٹ کیپ میں اور ہینڈ بیگ کے روپ میں اُن دھرم کے ٹھیکیداروں کے بھی کام میں آتا ہے جو اپنے اسنا نجاوکا یہ ندرشن بازاروں میں کیوں دوں لو

شیوراتری کے موقع پر بانٹنے لائق ٹریکٹ

تحفہ شیوراتری اُردو ۱ر

سوامی دیانند کی فتح اُردو ۸ر

رشی جیون اُردو ۸ر۔ رشی وچار اُردو ۸ر

سوامی دیانند کا اُپدیش اُردو ۸ر

" " ہندی ۸ر

امن کا شہزادہ رشی دیانند اُردو ۲ر

ہندو دھرم سے سوامی دیانند کا سلوک اُردو ۸ر

کیا سوامی دیانند نربھرانت تھے " ۱ر

مہرشی درشن منظوم اُردو ۲ر

دیانند پرشنوتر مالا ہندی ۲ر

مہرشی جیون " ۱ر

رشی دیانند جیون کتھا ہندی ۱ر

دیانند بائی آنند گھوش انگریزی ۱ر

الیسے آن سوامی دیانند آریہ سماج انگریزی ۲ر

فہرست کتب ٹریکٹ وغیرہ

ہندی۔ اُردو۔ انگریزی مفت منگوا دیں

ویر اتسو (شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی برسی) کے موقع پر بانٹنے لائق ٹریکٹ

سر کف مسافر (بہادر لیکھرام) اُردو ۲ر

تاج زندگی آریہ شیوا اشنک " ۸ر

تصویر ماتم ۱ر۔ بیاض غم ۱ر

ہائے لیکھرام وائے لیکھرام ۸ر

انیسویں صدی کا سچا بلیدان ۸ر

دھرم مہانگیہ میں بلیدان ۸ر

پنڈت لیکھرام کی شہادت اور مرزا صاحب کی چالاکیاں ۸ر

رب القادیانی کی پیشینگوئی کی لغویت ۸ر

آریہ دھرم کی توہین اور بے ادبی کرنے میں اسلام کی پیش قدمی ۸ر

قرآنی آیتوں کا شان نزول ۸ر

قربانی دراصل خدا کی نافرمانی ہے ۸ر

علمائے اسلام سے سوالات ۸ر

اختلافات قرآن ۸ر

اختلافات عقائد اسلام ۸ر

روز قیامت ۸ر

ملنے کا پتہ

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یادرفتگان

(نمبر ۱)

بزرگوار پنڈت دہرم چندجی پردہان آریہ سماج امرتسر

(نمبر ۱)

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

ناظرین گذشتہ اشاعت میں پڑھ چکے ہیں کہ سنہ ۱۸۸۳ء اور سنہ ۱۸۹۰ء کے درمیان امرتسر آریہ سماج کی تحریک کا مرکز تھا۔ پنجاب میں آریہ سماج جو کام شروع کرنا چاہتا تھا۔ سب سے اول امرتسر میں شروع کیا جاتا تھا ۞

اب ہم اس زمانہ سے شروع کئے ہوئے کاموں میں سب سے اول شدھی کا ذکر کرتے ہیں۔ لفظ شدھی اس وقت مروج نہیں تھی اس کو پرائشچت کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ اور حالات اس وقت اس قسم کے تھے۔ کہ اب اُن کا ذکر کیا جاوے۔ تو کوئی یقین کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوگا۔ ہندو سوسائٹی تو اب بھی توہمات کی سرپرستی کے لئے مشہور ہے۔ اس زمانہ میں ایک دہرم ہندو دہرم کا بنیادی پتھر بنا ہوا تھا۔ انگریزی لباس یا کھانا پینا ہندو دہرم کو ترک کر دینے کا مترادف تھا۔ اگر کسی نے پتلون پہنی تو اُسے کرسٹان کہہ دیا۔ کسی مسلمان کا اتفاق سے کھانے کی چیز کو ہاتھ لگ جاتا۔ تو وہ پھینک دیتے تھے ۞

ہزاروں اور لاکھوں ہندو ان کے اس طرز عمل سے اپنا دہرم چھوڑ کر مسلمان اور عیسائی بن گئے۔ حالانکہ اُن کے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی تھی۔ وہ صرف کسی رسم ورواج کی پابندی سے قاصر رہے اور بس یہی فعل اُن کے ہندو دہرم سے خارج ہونے کا باعث ہوتا ۞

جس خاندان سے جو شخص ممالک غیر سے یاترا کر آتا تھا۔ اس کو ہندو سوسائٹی سے علیحدہ رہنا پڑتا تھا۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے عیسائی ہونے کی بھی یہی علت ہے۔ کہ انگریز نل کا پانی پی لینے اور ولایت چلے جانے کی وجہ سے وہ عیسائی شمار کیا گیا ۞

جس کشمیری پنڈت برادری سے پنڈت دہرم چند تعلق رکھتے تھے۔ اس برادری کی اس زمانہ میں یہ کیفیت تھی۔ کہ وہ کشمیری پنڈت کے علاوہ کسی دیگر شخص کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے تھے۔ پنجابی یا ہندوستانی برہمن خورد ونوش کے معاملہ میں ان کے لئے ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ عیسائی یا مسلمان۔ ان کے لئے ایک غیر کشمیری پنڈت ہندو بھی اپنا نہیں تھا۔ راسخ الاعتقاد اس قدر کہ رسم ورواج کی پابندی ہر معاملہ میں لازمی تھی ۞

انڈین نیشنل کانگرس کے مشہور پریزیڈنٹ پنڈت بشن نرائن در مرحوم ایک مشہور واجب التعظیم ہستی تھے۔ کشمیری پنڈت تھے۔ مگر ان کی برادری میں جو اُن کی پوزیشن تھی۔ وہ قابل بیان نہیں ہے۔ پنڈت بشن نرائن بیرسٹر بننے کے لئے ولایت تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے۔ تو برادری میں کسی نے شریک نہیں کیا۔ اپنے عزیزوں حتیٰ کہ بیوی تک نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور قرار دیا کہ ولایت چلے جانے کی وجہ سے وہ کرسٹان ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ ہندو نہیں رہے ۞

پنڈت بشن نرائن نے بار ہا سمجھایا۔ مگر کسی نے نہیں مانا۔ آخرکار ایک جماعت پیدا ہوئی۔ جس نے پنڈت بشن نرائن سے پرائشچت کرا کر برادری میں داخل کرنا منظور کیا۔ پنڈت بشن نرائن صرف کشمیر کرنے کے بعد پرائشچت سے فارغ ہوئے۔ مگر اس کا نتیجہ بھی حسب دلخواہ نہیں ہوا کشمیری پنڈت جماعت میں دو فریق ہو گئے۔ ایک فریق بشن سبھا کہلایا۔ اور دوسرا فریق دہرم سبھا۔ باہمی رشتہ داری بند ہو گئی لڑکیوں کا آنا جانا بند ہو گیا۔ شادی اور ضیافت میں شرکت بند ہو گئی۔ ایک دوسرے کے ہاتھ کا کھانا پرائشچت کے قابل قرار دیا گیا ۞

کشمیری پنڈت جماعت جس سے پنڈت دہرم چند تعلق رکھتے تھے۔ اس زمانہ میں عجیب قسم کی جماعت تھی۔ مفصلات سے آکر لاہور میں کشمیری پنڈت طالب علم کے لئے تعلیم پانا مشکل تھی۔ عام بورڈنگ ہوس میں وہ رہ نہیں سکتا تھا۔ لاہور میں ایک انجمن کشمیری پنڈتوں کی ہے۔ اس نے ایک دفعہ ایک کشمیری پنڈت باورچی رکھکر ایک بورڈنگ ہاؤس کھولا۔ مگر اخراجات کی زیادتی اور طالب علموں کی کمی سے وہ بورڈنگ بند ہو گیا ۞

ایک مشہور کشمیری پنڈت وکیل کا لڑکا ایک بورڈنگ ہاؤس میں داخل ہو گیا۔ وہاں وہ اپنے آپ کو بودھ دہرم کا حامی ظاہر کرنے لگا۔ ہمراہیوں نے دل لگی کے طور پر اُسے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ بودھ مذہب کے ماننے والے ہر ایک کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں۔ تم کیوں نہیں کھا لیتے۔ اگر واقعی بودھ دہرم کے ماننے والے ہو۔ اس طالب علم نے کہا۔ کہ لاؤ میں ہر ایک کے ہاتھ کا کھا لیتا ہوں۔ چنانچہ ہمراہی طالب علم ایک بھنگی کو ستھرے کپڑے پہنا کر اور نہلا کر لے آئے۔ روٹی باورچی نے پکائی تھی۔ مگر بھنگی کے ہاتھ میں پروسنے کے لئے دے دی گئی۔ اس نے وہ روٹی اس بودھ مذہب کا اعلان کرنے والے طالب علم کے سامنے رکھدی۔ ایک ٹکڑا اُس نے اس میں سے کھا لیا ۞

بس ایک شور وغوغا بپا ہو گیا۔ سارے لاہور کی ہندو جماعت میں ایک کہرام مچ گیا۔ کالج بورڈنگ ہوس کے طالب علم الگ گھبرا رہے تھے۔ کشمیری پنڈت برادری کے کارکن الگ سرگوشیاں کر رہے تھے۔ بالآخر کالج بورڈنگ ہوس کے متعلق تو یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ باورچی خانہ کے چوکا کی مٹی دو دو انچ گہری کھودی جاوے گنگا جل چھڑکا جاوے۔ اور پوتر ہونے کے بعد ہندوؤں کے استعمال کے قابل کالج بورڈنگ کا باورچی خانہ قرار دیا جاوے ۞

کشمیری پنڈت برادری نے بڑا شور مچایا اس طالب علم کا والد بھی آزاد خیال تھا۔ اور خیالات بھی اس طالب علم نے اپنے والد سے لئے تھے۔ مگر وہ بھی گھبرا گیا۔ اس کو مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ پنڈت بشن نرائن در کے معاملہ میں وہ دیکھ چکا تھا۔ کہ سوسائٹی نے اس پر کس قدر ظلم وتعدی جاری رکھا تھا۔ اور جن اشخاص نے ان کا ساتھ دیا۔ ان کو بھی دہرم کے ٹھیکیدار بشن سبھا کے نام سے پکارتے تھے ۞

جنہیں میں نے طالب علم کے والد صاحب بتایا ہے۔ یہ صاحب اپنی برادری میں لیڈر کا درجہ رکھتے تھے۔ چند ٹریکٹ بھی اس مضمون پر لکھ چکے تھے۔ کہ کشمیری پنڈت کو ہر ایک ذات کے ہندو کے ہاتھ کا کھانا کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ نہ ہی ازروئے دہرم اور نہ ہی ازروئے اصلاح۔ ہندو ریفارمرز کے قول وفعل میں اس وقت سخت تفاوت تھا۔ یہ صاحب آخرکار برادری کے سامنے جھک گئے۔ اپنے لڑکے کو گنگا اشنان کے لئے بھیجا اور پنڈتوں کو بلا کر باقاعدہ پرائشچت کرایا۔ اس رسم پر ہزاروں روپیہ خرچ ہو گئے۔ پھر بھی لاکھوں پائے۔ کسی نہ کسی طرح برادری میں رہ گئے ۞

آج جات پات توڑک منڈل قائم ہے ہندوؤں میں بھی ذات پات کے خلاف جہاد ہو رہا ہے مگر پنڈت دہرم چند جی جس زمانہ میں آریہ سماج میں کام کرتے تھے۔ اس وقت اسبات کا خواب وخیال بھی نہیں تھا۔ کہ آریہ سماج جن باتوں کا خیالی پلاؤ پکا رہا ہے۔ اور سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں آریہ تہذیب کی قائمی کا جو دل خوش کن خواب پیش کیا ہے وہ کبھی اصلی منظر کی صورت اختیار کرے گا ۞

جات پات توڑک تحریک

ڈاکٹر سر ہری سنگھ گوڑ نے اسمبلی میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:۔

"یہ اسمبلی سرکار سے سفارش کرتی ہے۔ کہ وہ اس مردم شماری میں گنے جانے والے ہندوؤں کو اسبات کی آزادی دیدے۔ کہ وہ چاہیں تو ذات نہ لکھائیں یہ آزادی صرف انہیں ہندوؤں تک محدود نہ رکھی جائے۔ جنہوں نے بیاہ شادی یا کھان پان کے تعلقات میں جات پات کو توڑ دیا ہے۔ بلکہ اُن کو بھی دی جائے جو اپنا تعلق کسی جات سے ٹوٹ چکا سمجھتے ہیں۔ اور جنہیں جات لکھانے میں ایماندارانہ اعتراض ہے ۞"

انہی سر گوڑ نے ذیل کے پرشن بھی اسمبلی کے لئے بھیجے ہیں:۔

(۱) کیا گورنمنٹ کرپا کر کے بتائے گی کہ کیا اسے اگلی مردم شماری میں گنے جانے والے ہندوؤں کی اسبات پر کوئی اعتراض ہے۔ کہ ہماری کوئی جات نہیں۔ اگر انہیں کسی جات سے تعلق رکھنے میں کوئی ایماندارانہ اعتراض ہے ۞

(ب) اگر اس کا جواب (نہیں) میں ہو تو کیا گورنمنٹ بتائے گی۔ کہ آیا اسے اسبات کا علم ہے کہ ہندوؤں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو جات پات کو خلاف اوقت سمجھتی ہے۔ اور ہندو سماج میں رہتے ہوئے بھی وہ جات پات میں وشواس نہیں رکھتی ۞

(ج) ایسی حالت میں سرکار ایسے اشخاص کی تعداد کیسے معلوم کرے گی ۞

مسٹر گیا پرشاد سنگھ ایم ایل اے نے مفصلہ ذیل سوالات اسمبلی میں پوچھنے کے لئے بھیجے ہیں ۞

(۱) کیا گورنمنٹ کو جات پات توڑک منڈل لاہور کی طرف سے کوئی میموریل ملا ہے۔ جس میں افسران مردم شماری کو ان لوگوں کو جات لکھانے کے لئے مجبور نہ کرنے کی ہدایات جاری کرنے کو لکھا گیا تھا۔ جو اپنی جات آئندہ مردم شماری میں نہیں لکھانا چاہتے ۞ (دیکھا صفحہ ۱۲ کالم ۳ کے نیچے)

درسِ عبرت

رسوماتِ بد کی وجہ سے انسان کیا کچھ کر گذرتا ہے؟

(خاص پرکاش کے لئے)

(از مہاشہ روشن لال گپتا بی اے جرنلسٹ پٹیالوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴)

شام کے سات بجے کے قریب سریندر دوکان بند کر کے گھر آیا اور کھانا کھا کر سرلا سے بولا۔ آج رات میں دوکان پر ہی سوؤنگا سرلا نے کچھ نہ پوچھا۔ اور وہ دوکان پر آگیا ؛

رات کے دو بجے کے قریب جب کہ بازار میں سناٹا تھا۔ اور اندھیرا کسی بدبخت سیاہ کی طرح چھایا ہوا تھا۔ سوائے چور ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کے تمام لوگ بسترِ استراحت پر دراز تھے ...... ایک اعلیٰ خاندان کے نونہال نے۔ صرف ... لڑکی کی شادی کے اخراجات کے لئے ...... جھوٹی ناک کی حفاظت کے لئے ایک گناہ کرنے پر کمر کسی۔ قدم بڑھایا۔ خیال کو عملی جامہ پہنانے کی ٹھانی ؛

اپنی دوکان کھول کر ایک چراغ روشن کیا۔ اور اس کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی میں پڑوسی بزاز کی دوکان کے تالے میں کنجی لگا کر قفل کھولا ...... آہ! اس وقت اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ ہاتھ کانپ رہے تھے۔ ذرا سی آہٹ سے پولیس کانسٹیبل کے آنے کا گمان ہوتا تھا۔ ہوا جو چلی تو اس کے بدن کی قمیض میں سے سرسراہٹ کی آواز نکلی۔ بدن کانپ گیا۔ دہشت کے مارے پیچھے مڑ کر دیکھا ... وہاں ... اس کے مجرم دل اور رات کی سیاہی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ آہ! کیا عبرتناک منظر تھا۔ کہ سریندر ...... رسوماتِ بد کی قربان گاہ پر ... اپنے دھرم۔ ایمان۔ ضمیر۔ صداقت اور فطرت کا خون کر رہا تھا ...... عبرت ...... سبق ...

رسوماتِ بد پر تین حرف۔ جھوٹی ناک کی حفاظت کرنے والوں کی عقل پر لعنت ...... مصنوعی عزت و شہرت حاصل کرنے کے لئے صداقت کا خون کرنے والوں پر ہزار ہا پھٹکار ... اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔ اور صندوقچی میں سے روپیوں کی تھیلی۔ اور نوٹ اٹھا لئے۔ اس کے بعد آگے بڑھا اور ریشمی کپڑے کے چند تھان اٹھا کر باہر نکلا۔ جلدی میں چراغ وہیں رہ گیا۔ دروازہ بند کر کے سٹیشن کی طرف روانہ ہوا۔ اور گاڑی میں سوار ہو گیا ؛

(۵)

دوسرے روز صبح کے وقت جب لالہ دھنپت رائے بزاز اپنی دوکان پر آئے۔ تو دیکھا۔ کہ دوکان میں چراغ جل رہا ہے۔ اس کا ماتھا ٹھنکا اور جھٹ صندوقچی کو کھول کر دیکھا۔ تھیلی اور نوٹ غائب تھے۔ آگے بڑھا تو شیشے کی الماری میں سے بڑھیا چھل دار ریشمی کپڑے کے تھان بھی نظر نہ آئے۔ فوراً پڑوسی لالہ نوراتا رام کو بلا کر کہنے لگا۔ لالہ جی غضب ہو گیا۔ میں تو لٹ گیا۔ قسمت کا مارا رات نقدی صندوقچی میں رکھ گیا۔ ایک ہزار روپے نقد اور دو ہزار کے نوٹ تھے۔ وہ غائب ہیں۔ اور سات سو روپیہ کے گروائی گورنمنٹ کے تھان بھی گم ہیں۔ میں تو برباد ہو گیا۔ تقریباً چار ہزار کے پھیر میں آگیا ؛

لالہ نوراتا رام فوراً ہانپتے ہوئے اس کی دوکان پر گئے۔ چراغ کو دیکھتے ہی کہا۔ کیا یہ چراغ آپ نے روشن کیا ہے؟

دھنپت رائے۔ نہیں میرے آنے سے پیشتر اسی طرح جل رہا تھا ؛

نوراتا رام (دبی زبان سے) اگر اجازت دیں۔ تو کہوں۔ ورنہ خاموش رہوں ؛

دھنپت رائے۔ لالہ صاحب فرمائیے۔ کیا بات ہے؟

نوراتا رام۔ میری سریندر سے کوئی دشمنی نہیں۔ مگر مجھے تو یہ چراغ اس کی دوکان کا نظر آتا ہے ؛

اتنے میں سب اردگرد کے دوکانوں کے لوگ اکٹھے ہو گئے اور سب نے یہی صلاح دی۔ کہ پولیس میں اطلاع کر دینی چاہئے چنانچہ پولیس میں اطلاع کر دی گئی۔ اس دن سب کی آنکھیں سریندر کی بند دوکان پر لگی ہوئی تھیں۔ دوکان بند دیکھ کر سب کو سریندر پر ہی شبہ ہوا۔ جب دس بجے تک دوکان نہ کھلی۔ تو دھنپت رائے اس کے مکان پر گئے۔ اور تین چار آوازیں دیں۔ سریندر کی لڑکی بالا باہر آئی۔ اور کہنے لگی۔ تایا جی۔ بابا جی تو رات دوکان پر ہی سوئے تھے۔ اب تک گھر نہیں آئے۔ ماں فکر کر رہی ہیں۔ یہ سنکر نوراتا رام کو یقین ہو گیا۔ کہ ہو نہ ہو چوری سریندر نے ہی کی ہے۔ گیارہ بجے کے قریب پولیس موقعہ پر آئی۔ اور چند سوالات کرنے کے بعد واپس چلی گئی۔ سریندر کے متعلق سوال کیا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ مگر سوائے اس کے کہ وہ کل رات یہاں ہی سویا تھا۔ کچھ پتہ نہ لگ سکا ؛

(۶)

تین دن کے بعد شام کے چار بجے کے قریب سریندر دکان پر پہنچا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ نہ کسی سے صاحب نہ سلام۔ بازار والے اس کی ہی طرف دیکھ رہے تھے۔ آخر نوراتا رام نے کہا:۔

"بھائی! کیا باہر گئے تھے"؟

سریندر۔ ... ہاں ... نہیں ... بالا کے لئے لڑکا تلاش کرنے گیا تھا ؛

"ہاں ... نہیں" کے الفاظ نے نوراتا رام کے دل میں اور بھی شبہ پیدا کر دیا۔ اور فوراً پولیس میں جا کر اطلاع دی کہ سریندر واپس آگیا ہے۔ فوراً ایک سپاہی سریندر کو کوتوالی لے گیا۔ بیچارہ گردن جھکائے سپاہی کے پیچھے اس طرح جا رہا تھا۔ جس طرح جلاد کے پیچھے قربانی کا بکرا۔ کوتوالی میں پہنچتے ہی تھانہ دار صاحب نے سریندر پر بے تکی گالیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اور ہنٹر ہلا کر کہا۔ لالہ جی سچ سچ بتلائیے کہ آپ نے چوری کا مال کہاں پہنچایا ہے ؛

سریندر ... سیٹھ سوبھا رام کا فرزند ... جس کی عمر کے پینتیس سال میں سے تیس سال نہایت آرام سے گذرے تھے۔ آج گرفتار ہوا ہے ... کس لئے؟ ... صرف رسوماتِ بد کی وجہ سے۔ اور وہی تھانے دار جو اس کی کمال عزت کیا کرتا تھا۔ آج اس کو بے تکی گالیاں سنا رہا ہے۔ آہ! چرخِ کج رفتار کی اداائیں، زمانہ کی گردش ؛

اس واقعہ ناشنیدنی و نادیدنی نے سریندر کے دل کو ہلا دیا۔ اس کی آنکھوں سے پشیمانی کے آنسو پھوٹ پڑے۔ زمین پر آنکھیں گاڑ کر اور کانپتے ہوئے ہونٹوں سے کہا۔ کہ تھانے دار صاحب! صرف لڑکی کی شادی کی خاطر مجھ سے یہ گناہ ناکردنی سرزد ہوا ؛

اس وقت سریندر کے دل کی کچھ نہ پوچھئے۔ شرم سے آنکھیں نیچی ہو رہی تھیں۔ اور ضمیر بار بار پھٹکار رہا تھا ؛

عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ مجسٹریٹ نے تین سال کی سزا سنا دی ؛

دس پندرہ روز کے بعد اس کی دھرم پتنی نے جیل میں بند اپنے پتی سے ملنے کی اجازت چاہی۔ افسر متعلقہ نے اجازت دے دی۔ سرلا جیل خانے میں پہنچی۔ پتی دیو کو پرنام کیا۔ اور پوچھا پتی دیو آرام سے تو ہو؟

سریندر۔ دیوی! تیری نصیحت پر عمل نہ کرنے کا پھل آج بھگت رہا ہوں ؛

سرلا۔ پران پیارے! آپ ایسے کلمات زبان پر نہ لائیں۔ میں تو آپ کی داسی ہوں۔ یہ سب کرموں کا پھل ہے۔ اب آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ میں بالا کی شادی کر دوں؟

سریندر۔ پریہ! آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ مختصر طریقہ سے شادی کر دیں ؛

سرلا نے ایک یوگیہ ور دیکھ کر بالکل مختصر طریقے سے شادی کر دی ؛

تین سال کی سزا بھگت کر سریندر رہا ہوا۔ تو پھر کبھی سرلا کی رائے کی ناقدری نہ کی۔ اور عمر بھر سماج میں پھیلی ہوئی رسوماتِ بد کے برخلاف آندولن کرتا رہا ؛

جات پات توڑک تحریک

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۳)

(۲) کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے۔ کہ آریہ سماج۔ برہمو سماج دیو سماج اور راد ہا سوامی سماج وغیرہ سوسائٹیاں جات پات میں یقین نہیں رکھتیں؟

(۳) کیا یہ صحیح ہے۔ کہ پنجاب کے آدمی دھرمی چوجات وغیرہ کو نہیں مانتے۔ آئندہ مردم شماری میں اپنی جات لکھانے پر مجبور نہیں کئے جاتے؟

شری یت رامانند چیٹرجی کی چٹھی

شری یت رامانند چیٹرجی ایڈیٹر ماڈرن ریویو نے ۱۹ جنوری ۱۹۳۱ء کو مفصلہ ذیل چٹھی سکرٹری جات پات توڑک مردم شماری کمیٹی کے نام ارسال کی ہے:۔

"میں کارکنان مردم شماری کے ہندوؤں کو جات لکھانے پر مجبور کرنے کے یقیناً برخلاف ہوں۔ اس لئے آپ میرا نام آل

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

پردہ کا ایک حامی ہندو اپنی بغاوت کی کہانی یوں بیان کرتا ہے۔

"میں سُلا کی ماں کو اُن کے گھر سے اپنے گھر لا رہا تھا۔ راستہ میں گاڑی تبدیل کرنا تھا۔ میں ایک گاڑی سے اتر کر دوسری گاڑی کی طرف چلا۔ تو سُلا کی ماں گھونگھٹ کی بدولت مجھے دیکھ نہ پاتی تھی۔ میں پچھم کی طرف جاتا تھا۔ تو وہ پورب کی طرف بھاگتی تھیں۔ آخر میں نے جھلا کر کہا۔ دیکھو جی! جس طرف میں چلوں۔ اسی طرف تم بھی سیدھی چلی آؤ۔ ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔

ایک پولیس مین نے میری بات سُن لی۔ اور میری طرف تاک کر بولا۔ ٹھیرو جی تم کون ہو۔ اور یہ عورت کون ہے؟

میں نے کہا میں آدمی ہوں۔ اور یہ میری عورت ہے۔

پولیس مین بولا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ تمہاری عورت نہیں تم اسے بھگا کر لائے ہو۔ اور یہ تمہارے ساتھ جانا نہیں چاہتی میں نے دیکھا کہ یہ بغیر حوالات دکھائے مانے گا نہیں لہٰذا میں نے سُلا کی ماں سے کہا۔ تم خود کیوں نہیں کہہ دیتیں۔ کہ میں ان کی بیوی ہوں لیکن سُلا کی ماں شرم و حیا کی بدولت ایک حرف بھی نہ کہہ سکیں۔ بڑی مشکل سے پولیس مین کے بار بار کے پوچھنے پر کہ تم ان کی بیوی ہو۔ سُلا کی ماں نے سر ہلا کر منظور کیا۔ تب جناب میری جان بچی"

اسی قسم کی ایک اور کہانی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ جو ایک صاحب نے بیان کی ہے:-

ایک صاحب اپنے لڑکے کی ستری کو لینے اُس کے میکے میں گئے۔ راستہ میں نہ سسر جی بہو سے اور نہ بہو سسر جی سے بولے۔ البتہ سسر اُتر کر کسی نہ کسی جگہ زنانہ گاڑی میں جھانک لیتے تھے۔ اور اطمینان کر لیتے تھے۔ کہ بہو بیٹھی ہے آخر بہو پیاس سے سخت بے چین ہو گئی۔ تو اُس نے ایک پنجابی عورت سے پانی لے کر پیاس بُجھائی۔ جب سسر جی جھانکنے آئے تو اُس نے انہیں خوب سنائیں۔ کیا اچھے مرد ساتھ ہیں جھانک جاتے ہیں۔ لیکن اتنا نہیں پوچھتے۔ کہ کوئی چیز تو نہیں چاہیئے؟ دو گھنٹوں سے مارے پیاس کے مر رہی ہے۔ پانی تک نہیں پوچھا۔ اس بوڑھے نے جھلا کر کہا۔ تم کیا جانو ہمارا ان کا کون رشتہ ہے۔ یہ ہماری بہو ہے۔ یہ ہم سے اور ہم اس سے بات کیسے کریں۔ یہ پیاسوں مری تو کیا۔ ہم بھی تو بھوکوں مرے۔ کیونکہ کھانا تو سب اسی کے پاس بندھا ہے۔

یہ پردہ کا کرشمہ ہے۔ کہ بہو پیاسوں مری۔ اور سسر بھوکوں مرے۔

سر محمد شفیع نے پنجاب میں مسلمانوں کی ۴۹ فیصدی نیابت منظور کی۔ تو انہیں اپنے ہی حامی مسلم اخبارات نے غدار کا خطاب دیا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں۔ یہ سر محمد شفیع کی ایک چال تھی۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ مسلمانوں کی اقلیت کی تجویز پیش کرنے پر ہندو اس پر رضامند ہو جائیں گے۔ اور ہم انہیں یہ طعنے دیں۔ کہ اب تمہاری متحدہ قومیت کا دعویٰ کہاں گیا۔ لیکن چونکہ غیر مسلم بھی سیاسی اکھاڑے کے داؤ باز ہیں۔ اس لئے وہ شفیع پارٹی کی چال کو سمجھ گئے۔ اور ادہر سے ماننے سے انکار کر دیا۔

اس طرح سر شفیع کی سیاسی چال اُن کے خلاف کام کر گئی۔ مطلب بھی حل نہ ہوا۔ اور اُن کے اپنے حامی اخباروں نے وہ لے دے کی۔ کہ عمر بھر یاد رکھیں گے۔

قادیانیوں کو جن باتوں میں کمال حاصل ہے۔ اُن میں ایک یہ ہے۔ کہ مخالف کی پوزیشن کو ایسے الفاظ میں بیان کریں گے جس کا اُس کے الفاظ سے ہرگز مفہوم نہ ہو۔ چنانچہ "پرکاش" (۱۸ جنوری) میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری جی جو بیان شائع ہوا۔ اُس کا ذیل کا فقرہ قادیانی اخبار نے دیا ہے:-

"سبھا کی بڑی خواہش ہے۔ کہ یورپ و امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار ہو۔ پرنتو کوئی یوگیہ سجن ابھی تک نہیں ملے۔ جو انگریزی اور سنسکرت کے اچھے ودوان اور درڑھ آریہ سماجی لیکچرار جانے کو تیار ہوں"

اب دیکھئے۔ یہ فقرہ دے کر "الفضل" کس چالاکی سے اس کے مفہوم کو بدلتا ہے۔ لکھتا ہے:- "آریہ سماج جب نصف صدی گذر جانے کے باوجود کوئی ایک بھی آریہ ایسا پیدا نہیں کر سکی۔ جو بیرونی ممالک میں آریہ دھرم کو پیش کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اب جبکہ خود آریہ نوجوان اور نو تعلیم یافتہ ویدک دھرم سے متنفر ہو رہے ہیں ایسے لوگوں کا میسر آنا ممکن نہیں"

منتری سبھا کے پیش کردہ فقرہ کو پڑھ جائیے۔ نہ اس میں یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کوئی ایک بھی آریہ ایسا پیدا نہیں کر سکی۔ جو بیرونی ممالک میں آریہ دھرم کو پیش کرنے کی قابلیت رکھتا ہو نہ یہ کہ آریہ نوجوان ویدک دھرم سے متنفر ہو رہے ہیں۔ یہ سب قادیانی "الفضل" کے دماغ کی اختراع ہے اور یہ اُس کمال کا نتیجہ ہے۔ جو قادیانیوں کو دوسرے کی پوزیشن کو غلط طور پر پیش کرنے میں خداداد طور پر حاصل ہے۔

مومن پر تیس نہیں چھتیس روزے فرض ہیں۔ تیس رمضان میں اور چھ شوال میں۔ سال میں چھتیس روزوں کا تقرر اللہ میاں کے اس اعلان کی بنا پر ہے۔ کہ ہر نیکی کا دس گنا کم از کم اجر دونگا۔ ۳۶ کا دس گنا ۳۶۰ ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں میں سال کے ۳۶۰ ہی دن ہوتے ہیں۔ اس طرح سال میں ۳۶ روزے رکھنے کے معنی سارا سال روزے رکھنے کے ہوئے۔

قادیانیوں کے جلسہ پر ایک قادیانی کے لیکچر کا مضمون تھا۔ "سناتنیوں میں تبلیغ اسلام"۔ جو بعد از آں "نور" میں چھپ گیا۔ ہمارے سناتنی معاصر "جاگرت" کو قادیانیوں کی یہ چھیڑ خانی پسند نہیں آئی۔ اس لئے وہ "نور" کو متنبہ کرتا ہے کہ باز آجاؤ۔ ورنہ ترکی بترکی جواب ملے گا۔ ہمارا سہیوگی اس جرأت کے لئے۔ جو غیر آریوں کے مقابلہ پر خم ٹھونکنے کی اُس کے اندر پیدا ہو گئی ہے۔ ہماری طرف سے ونہائی قبول کرے۔ لیکن ترکی بترکی جواب دینے سے پہلے اسبات پر غور کر لے۔ کہ اس کا آخر فائدہ کیا ہوگا۔ اس قادیانی سناتنی دنگل میں اگر قادیانی جیت گئے تو نقصان سناتنیوں کا صریح ہے۔ کہ اُن کی قطار سے کئی قادیانی قطار میں جا کھڑے ہوں گے لیکن سناتنی پہلوان کے ہاں سے جا سنے بہ فرط عقیدت سے قادیانی قطار میں سے کوئی سناتنیوں کی طرف آ سنسکے۔ تو وہ نہ کہکر انہیں پیچھے دھکیل دیا جائے گا۔ گویا دونوں صورتوں میں فائدہ میں قادیانی اور نقصان میں سناتنی رہیں گے۔ "جاگرت" اگر ہماری مانے۔ تو جب تک شدھی کا دروازہ منتش مار کے لئے کھولنے کو تیار نہ ہو۔ سکڑ سمٹ کر بیٹھا رہے ورنہ اس پر خربوزہ کی بات صادق آئے گی۔ کہ خربوزہ چھری پر گرے۔ تو بھی خربوزہ کا نقصان۔ اور چھری خربوزہ پر گرے۔ تو بھی خربوزہ کا نقصان۔

سناتنیوں میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی کیا پوزیشن ہے؟ وہ پرچارک کی ذیل کی سطور سے ظاہر ہے:-

"سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا بھی ایک آڈیٹے کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس کے جنرل سکرٹری گوسائیں گنیش دت جی کے عجیب و غریب حالات نے سبھا کو بدنام کر دیا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اب یہ سوسائٹی سناتن دھرمیوں میں سنگٹھن پیدا نہیں کر سکے گی"

ایک دھارمک سنستھا کے لئے آڈا کے بازاری لفظ کا استعمال ناواجب ہے۔ پنڈت دیا رام سبھا پر اعتراض کریں۔ اُس کے سکرٹری گوسائیں گنیش دت کے پول کھولیں لیکن یہ کام بازاری الفاظ کے استعمال کے بغیر بھی ہو سکتا ہے

مولانا ثناء اللہ کا فتویٰ ہے۔ کہ قمار بازی حرام ہے۔ اس لئے قمار بازی میں جیتا ہوا مرغ حرام ہے۔ اس مرغ کو کوئی مسلمان خریدے۔ تو وہ بھی حرام خریدتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر وہی مرغ جیتنے والا کسی امام یا تبلیغی انجمن کو بطور عطیہ دے دے۔ تو کیا فرماتے ہیں مفتی شرع بیچ مسئلہ اس کے ہم نہیں کہہ سکتے۔ مسلم مفتی اس کا کیا جواب دیں گے۔ البتہ اتنا جانتے ہیں۔ کہ اسلام سود کو حرام ٹھیراتا ہے۔ جو شخص اپنا روپیہ بنک میں جمع کرے۔ اور بنک اُسے سود دے۔ اور وہ لے تو اس کا لینا حرام ہے۔ لیکن اگر وہی حرام سود بنایا وہ کسی انجمن اشاعت اسلام کے حوالے کر دے۔ تو اس انجمن کے مولانا اُسے بصد شکریہ قبول کر لیں گے۔ اور اس کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ دھرے کا دھرا رہ جائیگا جو انجمن حرام سود کو قبول کر سکتی ہے۔ جیتے ہوئے حرام مرغ کو قبول کرنے میں اُسے اعتراض تو نہ ہونا چاہیئے تاہم مفتی اپنا فتویٰ صادر کر دیں۔ تو اچھا ہے۔ تاکہ معاملہ صاف ہو جائے۔

آریہ سماج جنوتی میں ۱۲ جنوری کو ہون یگیہ بڑے پیمانہ پر کیا گیا۔ یگیہ کا اختتام ویاکھیان و دان جھنڈا کو دیکر شانت کیا گیا۔

(۲) ۱۶ - ۱۷ جنوری کو آریہ سماج مندر میں دن اور رات پنڈت شانتی پرکاش جی اور مہاشہ آتم دیو جی کے موثر ویاکھیان اور

مسلم اخبارات کی سیر

خلافت مآب کی گل افشانیاں

ارشاد ہوتا ہے:-

"ابھی مجھے ایک رقعہ دیا گیا ہے۔ اور خواہش کی گئی ہے۔ کہ اس میں جو سوال تحریر ہے اس کے متعلق کچھ بیان کروں..... غیر مبائعین کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

مجھے اس سوال پر ہمیشہ حیرت ہوتی ہے۔ اور جب بھی یہ سوال سامنے پیش ہوتا ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے..... جائز کا لفظ تمہارے دل میں کیوں گدگدیاں پیدا کر رہا ہے۔ جب تک کوئی رگ تمہارے اندر ایسی نہیں پھڑک رہی۔ جو اُن کی طرف مائل ہے۔ کیا ایسے لوگوں میں سے کسی نے کبھی یہ فتوے بھی پوچھا ہے۔ کہ گوبھی اور شلجم وغیرہ کے چھلکے جو لوگ اُتار کر پھینک دیتے ہیں۔ اُنہیں کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کوئی پوچھے۔ تو میں کہونگا ہاں جائز ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی پوچھے۔ کہ سوکھے ہوئے ٹکڑے جنہیں لوگوں نے باہر پھینک دیا ہو کھانے جائز ہیں؟ تو میں کہوں گا ہاں جائز ہیں.......... کیونکہ اب وہ پھینکنے والے کا مال نہیں رہا۔ مگر ایسے فتوے کبھی کسی نے نہیں پوچھے۔ پس کیوں باقی جائز امور کے متعلق ایسے فتوے نہیں پوچھے اور صرف غیر مبائعین کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا جاتا ہے ایسا فتوے پوچھنے والا پہلے میلے کے ڈھیر سے اٹھا کر سڑے ہوئے ٹکڑے کھائے۔ شلجم اور گوبھی کے چھلکے کھائے بوسیدہ کپڑے پہنے۔ اور باوجود استطاعت کے ایسے بوسیدہ مکان میں رہے۔ کہ جو معمولی سی بارش میں بھی ٹپکنے لگے۔ جس وقت اس کی خوراک نجس ہوگی۔ پوشاک نجس ہوگی۔ اور رہائش کی جگہ نجس ہوگی۔ اس وقت اگر آکر یہ سوال پوچھے گا۔ تو میں کہوں گا کہ چونکہ تیرا ہر کام نجس ہے۔ اس واسطے تیرے لئے یہ نجس بھی جائز ہے۔ تیرا کھانا پینا۔ اوڑھنا بچھونا۔ رہنا سہنا سب نجس ہے۔ اس لئے بے شک تو نماز کو بھی نجس کر لے۔ لیکن جس شخص میں غیرت ہے۔ اور جو سمجھتا ہے۔ کہ جائز ہی نہیں بلکہ ہر چیز میں طیب بھی دیکھنا چاہئے وہ ہرگز ایسا نہیں کریگا.......... امام وہ ہونا چاہئے۔ جو اتقی نہ ہو۔ تو دیکھنا چاہئے۔ کہ غیر مبائعین اتقی ہو سکتے ہیں۔ اگر خلافت کا احترام ادنیٰ نیکی بھی سمجھی جائے۔ تو یہ یقینی بات ہے۔ کہ ایک غیر مبائع اسے ترک کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ خلافت کا احترام کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر اس کے علاوہ وہ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ آپ کو اصل درجہ سے نیچے گراتے ہیں..... جو شخص خدا کے روحانی سورج کو دیکھکر کہتا ہے یہ جگنو ہے۔ اور ایک شخص کہتا ہے۔ یہ چونکہ روشنی کا تو اقرار کرتا ہے۔ اس لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ وہ کس طرح سمجھتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ جائے گا۔ کیا خدا تعالیٰ اس سے یہ نہ پوچھیگا۔ کہ اور کیوں نہ تمام جائز چیزوں کو تم نے اختیار کیا۔ کہ اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا..... اور ایسے شخص کا ایمان کبھی سلامت نہیں رہ سکتا۔ اس کی روحانی صحت ضرور خراب ہو جائیگی۔ شاید ہی چند مقامات ایسے ہوں۔ جہاں یہ لوگ کچھ نمایاں ہوں۔ ورنہ اول تو کہیں ان کا نشان ہی نہیں ملتا۔ اور اگر کہیں ہوں بھی تو بالکل غیر اہم حیثیت میں ہیں اور اگر بیس پچیس مقامات پر بھی ہوں۔ تو بھی مبائعین کے مقابلہ میں ان کی حیثیت ہی کیا ہے۔ پھر کیا مصیبت پڑی ہے۔ کہ کوئی اپنے راستہ سے ہٹ کر خاص طور پر ان کی تلاش کرے۔ جب تک کہ اُس کے اپنے اندر بھی کوئی رگ غیر مبائعیت کی نہ ہو۔ اور کند ہم جنس باہم جنس پرواز والا مضمون نہ ہو...... اگر ایک بدترین دشمن ہندوؤں میں سے لیا جائے۔ اور ایک بدترین دشمن پیغامیوں میں سے لیا جائے۔ ایک بدترین دشمن عیسائیوں میں سے لیا جائے۔ ایک بدترین دشمن دہریوں میں سے لیا جائے۔ اور ایک بدترین دشمن پیغامیوں میں سے لیا جائے۔ تو یقیناً پیغامی دشمنی اور بغض میں دہریہ۔ عیسائی اور ہندو سے بھی بڑھا ہوا ہوگا۔ ان کے غالی ممبر بغض کے پتلے ہیں۔ اگر کسی نے زمین پر چلتی پھرتی دوزخ کی آگ دیکھنی ہو تو ان لوگوں میں دیکھ لے۔ میں نہیں سمجھتا۔ ان سے زیادہ بغض اور کینہ والے لوگ کبھی دُنیا میں ہوئے ہوں۔ ممکن ہے کبھی ہوئے ہوں۔ اور تاریخ والوں نے دوزخ کی اس آگ سے آئندہ نسلوں کو محفوظ اور بے خبر رکھنے کے لئے ان کا ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا ہو۔ مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ان لوگوں کا بغض سب سے بڑھا ہوا ہے...... ایسی گندی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کے متعلق کرید کرید کر یہ پوچھنا کہ ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ سوائے اس کے کچھ معنی نہیں رکھتا۔ کہ اپنے دل کا گند ظاہر کیا جائے۔ شریعت کی حدود کو تو میں توڑ نہیں سکتا۔ اور چونکہ میرا مذہب بندوں کی خاطر نہیں۔ اس لئے میں یہ تو کہونگا۔ کہ جائز ہے۔ جائز ہے جائز ہے۔ مگر اسی طرح جس طرح روڑی پر سے گوبھی یا شلجم کے ٹکڑے اٹھا کر کھانا۔ یا گلی میں پڑے ہوئے ٹکڑے کھانا۔ جو شخص ان کے جواز پر عمل کرتا ہے۔ اُسے اس جواز پر عمل کرنے کا بھی حق ہے۔"

(پیغام صلح ۲۳ جنوری)

قادیانی مباحثات کی مرزائی رپورٹیں

"ہمارے دوست شاکی ہیں۔ کہ اٹاوہ اور سکھر کی گفتگو قادیانی اخبارات میں غلط چھپی ہے۔ ہم اُن احباب کی شکایت کو بجا سمجھ کر یہی کہتے ہیں۔ کہ ان کی رپورٹیں صحیح کب ہوتی ہیں۔ ہمارا عندیہ تو یہ ہے۔ کہ قادیانی پریس میں اگر کوئی خبر صحیح چھپ جائے تو مقام تعجب ہے۔ گذشتہ زمبر میں بٹالہ کے جلسہ اہل حدیث میں ان سے گفتگو ہوئی۔ جس کی پوری کیفیت حاضرین ہی بتا سکتے ہیں۔ کہ آسمان وزمین سے "تھو، تھو" کی صدا آتی تھی۔ مگر قادیانی پریس نے حلفیہ شائع کیا۔ کہ ہم جیتے۔

بات اصل یہ ہے۔ کہ قادیانی مناظروں کی مثال ہے ہاتھی کی۔ کہتے ہیں ہاتھی کی قیمت زندہ کی لاکھ ہو تو مرے کی سوا لاکھ۔ یہی مثال ان کی ہے۔ فتح (نصیب اعدا) ہو۔ تو اتنی خوشی کا اظہار نہ کریں گے۔ جتنی شکست پر اظہار مسرت کریں گے۔ تاکہ مقامی ناظرین سے قطع نظر بیرونی مریدین پر اثر پہنچائیں۔"

(اہلحدیث ۲۳ جنوری)

مولوی ثناء اللہ امرتسری پاگل ہوگیا

"یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ جس سے مذہبی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا انسان انکار نہیں کر سکتا۔ کہ حق کی مخالفت اور ماموریں کے انکار سے انسان کی عقل سلب ہو جاتی ہے اس زمانہ میں بھی کئی ایک امثلہ موجود ہیں۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک کھلے معاند ہیں۔ اور باوجود سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے آپ نے حضرت مسیح موعود کی مخالفت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کی زبان و قلم سے ایسی ایسی بہکی اور دور از عقل و خرد باتیں نکلتی رہتی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ اس وقت اہل حدیث ۲۶ دسمبر کا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں آپ نے احمد نور کابلی کی رسالت کی تبلیغ کے لئے قریباً پونے دو صفحہ سیاہ کر ڈالے ہیں۔ جس کے آخر میں لکھتے ہیں:-

"اگر انہوں (احمدیوں) نے احمد نور کابلی کو ماؤف الدماغ کہہ کر ٹال دیا۔ تو یہ ایک قسم کا سبق ہوگا۔ دوسرے لوگوں کو کہ وہ بھی مرزا صاحب متوفی کے حق میں یہی رائے رکھیں۔"

لیکن مولوی صاحب موصوف نے یہ الفاظ تحریر کرتے وقت یہ خیال نہ کیا۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ رائے رکھینگے کہ آپ نعوذ باللہ ماؤف الدماغ تھے۔ انہیں پہلے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ مولوی ثناء اللہ بدترین قسم کا پاگل اور ماؤف الدماغ شخص ہے۔ جس نے ایک نعوذ باللہ ماؤف الدماغ کی مخالفت میں اس قدر طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اور پھر انہیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ وہ تمام مولوی اور بزعم خویش بڑے بڑے علماء و سجادہ نشین اور پیر بھی اول درجہ کے مختل الدماغ اور مخبوط الحواس لوگ ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کی مخالفت میں اپنے پر کھانا پینا حرام کر رکھا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ ماؤف الدماغ شخص کے خلاف اس قدر شور اور اہتمام سے جہاد کرنے والے یقیناً وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جنہیں قدرت نے عقل سلیم اور فہم و ذکاوت سے کلیتاً محروم رکھا ہو۔" (فاروق ۲۲ جنوری)

اسلام بھیانک شکل میں پیش کیا گیا

"..... لیکن مسلمانوں نے جہاں اسلام کے دوسرے احکام کو پس پشت ڈال دیا۔ وہاں اُنہوں نے اسلام کے مقرر کردہ عورتوں کے حقوق کو بھی غصب کر لیا۔ اور اپنی جہالت اور نادانی سے عورتوں پر کئی قسم کی ناجائز پابندیاں عائد کر دیں۔ جس کا نتیجہ یہ رونما ہو رہا ہے۔ کہ مسلمان عورتیں دوسری اقوام کی عورتوں کے طور و طریق دیکھ کر انکی تقلید میں ایسی روش اختیار کر رہی ہیں۔ جو انہیں اسلام کی اصلی تعلیم سے بہت دور لے جا رہی ہے۔ اگر مسلمان اپنی عورتوں کے وہ حقوق غصب نہ کرتے۔ جو اسلام نے ان کے لئے مقرر کئے تھے..... تو اس وقت حالت مختلف ہوتی۔ لیکن مسلمانوں کی جہالت اور نادانی نے نہ صرف مسلمان عورتوں کو اپنی حالت میں غیر مطمئن بنا دیا۔ بلکہ اسلام کو بھی انکی نگاہ میں نہایت بھیانک شکل میں پیش کیا۔ اور انہیں مجبور کیا۔ کہ اسلام کی بجائے دیگر اقوام

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مدراس میں احمدیت کی تبلیغ

احمدی کس طرح مرکز سے دور دراز علاقوں میں تبلیغ کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ مدراس کے ایک احمدی مبلغ کے خط سے ظاہر ہے جو اس سلسلہ کے اخبار میں شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"اب تک کئی سو ہندو آپ کی صداقت کو مان کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور ہزاروں اہل اسلام کی توحید کے قائل ہو کر۔ بت پرستی سے توبہ کر اسلام کے نزدیک ہو رہے ہیں۔ اب نومسلموں کے لئے مرکز بنا کر مدرسہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اب تک کئی انجمنیں بنام دیندار انجمن قائم ہیں۔ جن میں دس پندرہ مبلغ کام کرتے ہیں۔ ایک اخبار دیندار بزبان کنڑی گدگ سے نکل رہا ہے۔ ترجمہ قرآن کنڑی زبان میں ۱۳ پارہ تک ہو چکا ہے"

ایک ایسے صوبہ میں جہاں اسلام اس وقت تک اجنبی ہے۔ احمدیوں کا تبلیغ احمدیت کے لئے پہنچنا اور بقول خود کامیابی حاصل کرنا آریوں کے لئے سبق آموز ہونا چاہئے۔

ویدک دھرم کے سدھانت ستیہ ہیں۔ لیکن سدھانتوں کی سچائی سے لابھ اٹھانے والا کوئی نہ ہو تو وہ سچائی کسی کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے؟

کہنے کو تو آریہ پرچارک بھی مدراس میں کہیں کہیں بیٹھے ہیں۔ لیکن اُن کی کامیابی کا اکیلے احمدی تبلیغ کی کامیابی سے کیا مقابلہ جو لکھتا ہے۔ کہ قرآن کا کنڑی بھاشا میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ سکول کی تیاری ہے۔ انجمنیں قائم ہو گئی ہیں۔ جن کے ماتحت کئی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے آریہ سماج کے جو پرچارک مدراس گئے ہیں۔ اُن کے کام کا دائرہ بہت محدود ہے۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ احمدی مبلغوں کے سینے میں جو حب مذہب کی آگ شعلہ زن ہے۔ آریہ پرچارک اس سے بہت حد تک محروم ہیں؛

ریاست بڑودہ میں لڑکیوں کے حقوق وراثت

ریاست بڑودہ میں لڑکیوں کے حقوق وراثت کے متعلق تحقیقات کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے بہت دلچسپ سفارشات کی ہیں۔ مثلاً کنواری لڑکی اپنے باپ کی جائیداد میں سے اپنے بھائی کے حصہ کے ۱/۴ کی حقدار ہے۔ لیکن اس کے بعد اسے اپنے گذارہ یا شادی وغیرہ کے لئے دعوٰی کرنے کا کوئی حق نہیں ہوگا؛

وہ بیوہ لڑکی کو اس صورت میں اپنے باپ کی جائیداد سے حصہ ملنا چاہئے۔ جب اُس کے خاوند کا خاندان اُسے گذارہ دینے کے قابل نہ ہو؛

وہ بیوہ کو اپنے بیٹے کی جائیداد میں سے اس کے بیٹے کے برابر حصہ ملے۔ مرحوم بیٹے کی بیوہ کو اپنے سسر کی جائیداد میں حصہ کا حق ہے اور یہ حصہ دوسرے بیٹوں جتنا ہو۔ ایک بیوہ کو جو جائیداد کی واحد مالک ہو۔ اس جائیداد کو کلیتاً یا جزواً دان کر دینے کا حق ہو۔ داشتہ یا داشتہ کے بچوں کو جائداد پر کوئی حق حاصل نہ ہو؛

برہمنوں کا برہمنتو

لاہور کے آل انڈیا سارسوت برہمن سمیلن میں پاس کیا گیا۔ کہ یہ سمیلن انوبھو کرتا ہے۔ کہ برہمنوں کا برہمنتو سندھیا گایتری آدی کرم کرنے میں ہے؛

برہمن بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سندھیا گایتری آدی نتیہ کرم آدی کریں۔ اور اگر کوئی بھائی پڑھا لکھا نہیں۔ تو وہ کم سے کم گایتری منتر کا پاٹھ آدشیہ کرے اور نتیہ اس کا جپ کیا کرے!!

اور جو سمیلن کے کم از کم مطالبہ گایتری کا پاٹھ بھی نہ جانے؟ اس کا برہمنتو کس میں ہے؟ کیا اس کا برہمنتو بورڈنگ ہاؤسوں میں روٹی بنانے اور جوٹھے برتن صاف کرنے میں ہے۔ اس کا برہمنتو بابو صاحب کے کپڑے جھاڑنے اور بوٹ صاف کرنے میں ہے؟ اگر ان باتوں میں برہمنتو نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو جنم سے ورن کا سدھانت کہاں رہا؟ گن کرم سبھاؤ سے ورن کا سدھانت سدھ ہو گیا؛

اشاعت اسلام کیلئے سرکاری امداد

حکومت پنجاب نے اوکاڑہ کے علاقہ میں احمدیہ جماعت لاہور کو ۸ مربعہ اراضی جو حال ہی میں عطا کی ہے۔ خود احمدیوں کے اپنے بیان کے مطابق اس کی سالانہ آمدنی سولہ یا بیس ہزار روپیہ سالانہ ہوگی جو چار پانچ لاکھ روپیہ کے سود کے برابر ہے؛

سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے یہ اراضی اس جماعت کو کس غرض سے دی ہے۔ اس کا جواب بھی خود اس جماعت کی زبان سے بقول 'الفضل' سنئے:۔

"جن ضروریات کے لئے یہ اراضی حاصل کی گئی ہے۔ وہ اشاعت اسلام سے ہی تعلق رکھتی ہیں"؛

گویا یہ سولہ یا بیس ہزار روپیہ سالانہ جو گورنمنٹ کے اس عطیہ سے حاصل ہوگا وہ اشاعت اسلام یا صحیح الفاظ میں اشاعت احمدیت پر خرچ کیا جائے گا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جب اشاعت اسلام گورنمنٹ پنجاب کے مقاصد میں شامل نہیں۔ تو یہ امداد کیوں؟ گورنمنٹ عیسائی گرجوں کو امداد دیتی ہے۔ تو اس کے متعلق یہ عذر پیش کیا جاتا ہے۔ کہ عیسائیت STATE RELIGION ہے۔ لیکن احمدیت تو سٹیٹ ریلیجن نہیں اسلئے یہ ماننا مشکل ہے کہ گورنمنٹ نے اشاعت اسلام کے مقصد سے یہ اراضی دی ہے

مرض کا صحیح علاج

موجودہ تہذیب زیر اثر گرہست سے

ویدک تہذیب میں بہشت کا نمونہ بیان کیا جاتا ہے۔ دوزخ کا نمونہ بن رہا ہے۔ اور اس کا کارن یہ ہے۔ کہ موجودہ تہذیب کثرت ازدواج بال بیواہ اور طلاق کی موئد ہے۔ ہندو جاتی کے نمونہ کے گرہست اگر مصیبت کا گھر بن رہے ہیں۔ تو یہ بیوہ وواہ سے ہی ہے۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے آواز اُٹھ رہی ہے کہ سوسائٹی کو طلاق کے قدموں میں ڈال دیا جائے۔ لیکن جن سوسائٹیوں میں طلاق کی اجازت ہے اُن کے گرہستوں کو دیکھو۔ تو اُن کی حالت موجودہ ہندو خانہ داری سے بدرجہا بگڑی ہوئی ہے۔ اس لئے مرض کا صحیح علاج کوئی ہے تو وہ ہے۔ جو لاہور کے اکھل بھارتیہ مہیلا سمیلن نے پرستاو دوارا بتایا ہے۔ یعنی بیوہ وواہ بند کر دیا جائے۔ ارتھات نہ پرشوں کو ایک سے زیادہ شادی کرنے کی اجازت ہو۔ نہ استریوں کو۔ جب یہ ہوگا۔ تو استری پرش میں وہ اٹوٹ پریم ہوگا۔ جو آریہ تہذیب کا خاصہ رہا ہے۔ لیکن اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ مرد تو ایک کی موجودگی میں دوسری استری کرنے پر ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ جس سے اس کے دل میں اپنی استری کے لئے محبت کا وہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ جو آدرش پتی کے اندر ہونا چاہئے؛

پس ہندو اگر سکھ کا گرہست بھوگنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں بیوہ وواہ کے خلاف جہاد شروع کر دینا چاہئے اور سچے ویدک آدرش کے انوسار ہر ایک آریہ کو چاہئے کہ وواہ کو استری پرش کا اٹوٹ سمبندھ سمجھے؛

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں۔

کیا انسان کی عمر بڑھ سکتی ہے؟

اس دیش کے لیکھ ہم بڑے وستار سے سنگرہ کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ہم پاٹھکوں کے سنمکھ ایک پستک پیش کریں گے۔ جس میں عمر بڑھانے کے اعلیٰ اعلیٰ قدرتی اور رسائنک سادھن پڑھ کر آپ اپنے جیون کو بنا سکیں گے۔ لیکن لاکھوں لوگ معمولی غلطیوں سے اپنی قیمتی عمر گھٹا رہے ہیں۔ وہ سجن جو اپنے پتروں سے اپنا حال لکھیں تو ہم انکی کچھ امداد کرنیکو تیار ہوں۔ اوروں کے لئے بھی کچھ اعلیٰ رسائنیں نیچے دی جاتی ہیں۔ اگر وہ لابھ اٹھائیں گے۔ تو اُن کو بھی بھاری سہائتا مل جائے گی۔ وہ لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ جو نفسانی طاقت کی دوائیاں کھلاتے اور کھاتے ہیں۔ ہاں جنہیں سنتان کی ضرورت ہے۔ ان کے لئے میں نیچے ایک تجویز پیش کرونگا

پہلے دہات اور سوپن دوش بڑے دشمن ہیں۔ ان کے لئے برہمچریہ رسائن ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ یہ ان امراض کے لئے سچا امرت ہے گردے مثانے کے تمام دوش بادی خونی بواسیر کو نکال کر جسم کو لوہے کے سمان مضبوط بناتی ہے۔ چالیس خوراک دو روپے۔ جنہیں پرانی بیماری سے دل پھیپھڑوں کی یا کسی اور وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہو۔ اُنہیں مہابل رسائن ضرور سیون کرنی چاہئے۔ اس سے دل دماغ پھیپھڑے اور جسم میں بھاری طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک مہینے میں ہی کافی وزن بڑھ جاتا ہے۔ طاقت کے لئے تو مکر دھوج سے بھی بڑھ گئی ہے۔ جسم کی تمام دھاتوئیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ پرانے بخار اور دمہ کھانسی میں بھی بڑا لابھ ہو جاتا ہے دام ۴۸ خوراک تین روپیہ۔ جنہیں سردی کے کارن یا بڑھاپے کی وجہ سے کسی انگ میں روگ ہو۔ سستی کمزوری ہو۔ انہیں شیت کال رسائن لینی چاہئے۔ یہ سردی کی تمام بیماریاں یعنی جوڑوں میں درد اور ادھرنگ تک کو تھوڑے دنوں میں ہٹا دیتی ہے طاقت کے لئے بھی یہی کافی ہے۔ ایک دو مہینے میں کافی وزن بڑھ جاتا ہے۔ عورتوں کو تباہ کرنیوالا پردر روگ (سفید پانی) ہے۔ انہیں پردر امرت رسائن ضرور لینی چاہئے۔ یہ عورتوں کے لئے نئی زندگی بخشنیوالی ہے۔ اس سے سات دنوں میں ہی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ یا آدھی رہ جاتی ہے۔ ۱۵ یا ۲۰ دنوں میں نیا خون پیدا ہو کر ساری کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔ دام ۱۶ خوراک ۲ روپے۔ سنتان چاہنے والے کامیشور پاک کھا دیں۔ انکی سب منو کامنائیں پوری ہونگی۔ ویریہ کے تمام دوش دور ہو کر بوڑھا بھی جوانی کو حاصل کر لیتا ہے قیمت ۱۶ خوراک ۲ روپے جنہیں تجربہ کرنا ہو۔ وہ پہلے آدھا آدھا وزن منگا لیں۔ پتہ:۔ پنڈت وید برت آریہ وید

امرت اوشدھالیہ ڈیرہ غازیخان

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھوساور میں مسلمانوں کی ضد سے آریہ سماج کا نگر کیرتن روکا گیا

سٹیٹ کونسل کا فیصلہ کہ تا تصفیہ نہ نگر کیرتن نکلے نہ تعزیہ

بھوساور ریاست میں کس طرح آریہ سماج مندر بنانے کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا۔ پاٹھک گت انک میں پڑھ چکے ہیں۔ بھساور ریاست بھرت پور میں آریہ سماج کے وارشکوتسو کے نگر کیرتن میں کس طرح بادھا ڈالی گئی۔ اور منتری اور اُپ منتری کو گرفتار کر کے حوالات میں ڈالا گیا۔ اس سماچار بھی پرکاش میں آ چکا ہے۔ آریہ سماج بھساور کے جلسہ میں رکاوٹ کی زیادہ مفصل کہانی نیچے بیان کی جاتی ہے:۔

یہ اُتسو اب کی بار بڑے جھگڑوں سے ہوا۔ اور آریہ سماج بھساور کے آریہ سماجیوں کا اُتساہ تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنا رجت جینتی اُتسو رچت کیا تھا۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ کے بڑا ادھیویشن کرنا بھی منظور کیا تھا۔ لیکن سب سے پہلے تو ریاست کے ادھیکاریوں نے پرتی ندھی سبھا کے ادھیویشن کو اس بنا پر روک دیا۔ کہ باہر کی کوئی سنستھا بھساور میں اپنا اُتسو نہیں کر سکتی۔ بھساور کے آریوں نے بہتیرا کہا کہ یہ سبھا آریہ سماجوں سے ہی بنی ہے۔ اور ریاست بھرت پور کی آٹھ سماجیں اور اُن کے مندر سب اس سبھا کے آدھین ہیں۔ لیکن کوئی دلیل نہ سنی گئی سارو سبھا نے بھساور میں اپنا ادھیویشن نہ کرنے کا فیصلہ کر کے اس معاملہ کو ختم کر دیا۔

آریہ سماج کے اُتسو کے سنبندھ میں حکام ریاست کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا تھا۔ کہ اس میں کوئی روک ٹوک نہ ہوگی۔ لیکن جب نگر کیرتن کا سوال اُٹھا تو کہا گیا۔ کہ اس کا فیصلہ موقعہ دیکھکر کیا جاوے گا۔ اس نشچے پر آریہ سماج نے اُتسو کی تیاری شروع کر دی۔ اور نوٹس آدی چھپوا دیے چند روز بعد دیوان صاحب جوڈیشل سکرٹری اور راؤ راجہ صاحب بھساور آئے۔ اور اپنی آنکھوں سے موقعہ دیکھا۔ اُنہوں نے مسلمانوں کو بہت سمجھایا۔ اور نگر کیرتن کے راستہ کے متعلق ایک نئی تجویز مسلمانوں اور آریہ سماجیوں کے سامنے رکھی۔ آریوں نے اس تجویز کو بھی منظور کر لیا۔ لیکن جب مسلمان کوئی معقول بات ماننے پر تیار نہ ہوئے تو تینوں افسر بھرت پور واپس چلے گئے۔ وہاں اس معاملہ پر وچار کے لئے کونسل کا خاص جلاس بلایا۔ کونسل نے آریہ سماج کو یہ انوکھا حکم ملا۔ کہ جب تک کونسل کا حکم نہ ہو۔ تب تک آریوں کا نگر کیرتن اور مسلمانوں کے جلوس دونوں بند کئے جاتے ہیں۔ اس حکم کے ماتحت ناظم بھساور نے آریہ سماج کے نگر کیرتن کی ممانعت کی منادی کرا دی لیکن مسلمانوں کے تعزیوں کے متعلق کوئی اعلان نہ کرایا گیا۔ جس سے آریہ بہت مایوس ہو گئے

انہیں دنوں گورو کل برنداون کا اُتسو تھا۔ بھساور کے کچھ آریہ پرش وہاں گئے۔ اور آریہ سماج کے نیتاؤں کے سامنے اپنی سمسیا رکھی۔ اس پر منتری نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا نے سوامی آنند بھکشو جی سرسوتی منتری سبھا کو بھساور جانے کی آگیا دی۔ اور کہدیا۔ کہ وہاں جا کر سب معاملہ کی جانچ کریں۔ اور ضرورت ہو تو ستیاگرہ کا اعلان کر دیں:۔

چنانچہ سوامی آنند بھکشو جی بھرت پور پدھارے بھساور سماج کی طرف سے پھر اُتسو کا اعلان کیا گیا۔ اور نوٹس چھپوا کر باہر بھیجدیے گئے۔ اور ۳۱ دسمبر کو بھساور میں بھی نوٹس لگوا دیے گئے۔ نوٹس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اُتسو کے سلسلہ میں نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے نکلیگا۔ اس کے ساتھ ہی آریہ سماج نے سہائتا کے لئے چاروں طرف تار اور پتر دوڑانے شروع کر دیے۔ جب اس کی اطلاع حکام کو ملی۔ تو اُنہوں نے منتری اور اُپ منتری کو گرفتار کر لیا۔ جس سے ساری ریاست کے آریوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اس پر سوامی آنند بھکشو نے راج ادھیکاریوں کے پاس پہنچ کر یہ کوشش شروع کی۔ کہ کسی طرح سمجھوتہ ہو جائے۔ اور اس میں انہیں کامیابی کی کچھ اُمید بھی دلائی گئی۔ اس دوران میں بھساور کا اُتسو شروع ہو چکا تھا۔ اس میں کچھ پرستاو پاس کر کے چوبیس گھنٹہ کا الٹی میٹم راج ادھیکاریوں کو دیا گیا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ

(۱) منتری اور اُپ منتری کو چھوڑ دیا جائے (۲) نگر کیرتن کی اجازت دی جائے اور (۳) ریاست کے باہر کے اُپدیشکوں کو ویاکھیان آدی دینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

اس الٹی میٹم سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دیوان صاحب بہت چڑ گئے۔ راستے میں بھساور کے ایک مہاشہ اجمیر پہنچے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے سہائتا مانگی۔ سبھا نے ستیہ آگرہ کی ذمہ داری میں شامل ہونا اس بنا پر منظور نہ کیا۔ کہ ستیاگرہ کا وچار سبھا کی انومتی کے بغیر ہی اُٹھایا گیا ہے۔ اُپدیشک مانگنے پر سبھا نے پنڈت پرمانند بی اے اور مہاشہ کنہیا لعل بھینک کو بھیجنے کا پربندھ کر دیا۔ اور وہ وہاں پہنچ گئے۔ بھساور میں ریاست کے باہر کے اُپدیشکوں کے ویاکھیان کی ممانعت کا حکم ہے۔ چنانچہ باہر والوں کے ویاکھیان نہ کرائے گئے۔ اور کنور رتن سنگھ جی جو بھرت پور ریاست کے باشندہ ہیں۔ ویاکھیان دیتے رہے۔ اور سبھا کے اُپدیشکوں کی کتھا ہوتی رہی بھجنوں پر کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ اتنا انتظام کر کے سوامی آنند بھکشو جی بھرت پور اور بھساور کے پانچ چھ سجنوں کو ساتھ لے کر دوبارہ بھرت پور پہنچے اور دیوان صاحب۔ راؤ صاحب اور جوڈیشل سکرٹری صاحب سے ملے۔ کونسل کے اجلاس میں بھی یہ معاملہ پیش ہوا۔ بہت کچھ کہنے سننے پر افسران مذکورہ بالا اور کونسل نے جواب دیا۔ کہ آریوں کے نگر کیرتن اور مسلمانوں کے تعزیوں کے سوال پر دس پندرہ دن تک غور کر کے ہم حکم مناسب دیں گے۔ البتہ سماج کا نگر کیرتن پہلے نکلیگا۔ اور تعزیے پیچھے نکلنے پائیں گے۔ اور جس طرح آریوں کے جلوس پر مسلمانوں نے اعتراض کیا ہے۔ اسی طرح تعزیوں کے موقعہ پر اگر ہندوؤں نے اُن کا نکالنا منظور بھی کر لیا۔ اور آریہ سماج کو اعتراض ہوا۔ تو بھی تعزیے نہیں نکلنے دیے جائیں گے کیونکہ یہ معاملہ ہندو مسلمانوں کا نہیں ہے۔ آریوں اور مسلمانوں کا ہے۔ جب تک آریہ سماج سہمت نہ ہوگا۔ تعزیے بند رہیں گے۔ جب کہا گیا۔ کہ منتری اور اُپ منتری بیقصور پکڑے گئے ہیں۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ تو ہمدردانہ جواب دیا گیا۔ کہ جو کچھ ہو سکیگا۔ اُن کے لئے کیا جائے گا:۔

بھرت پور ریاست کے باہر کے اُپدیشکوں کے معاملہ کے متعلق یہ جواب ملا۔ کہ اب تو آپ کا اُتسو سماپت ہونے والا ہے۔ اس وقت اس سوال کو رہنے دیجئے۔ ہم آریہ سماج کو مہذب سماج سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس سوال پر ایک مہذب سماج کی طرح آریہ سماج سے خاص رعایت کی جاوے گی۔ اور اب تک آپ لوگوں نے جو کچھ کیا ہے۔ اس پر کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔ یہ جواب پا کر بھساور کے بھائی بھساور کو واپس چلے گئے۔ اور بھرت پور کے بھرت پور رہ گئے۔ کنور حکم سنگھ اپنے گاؤں کو چلے گئے۔ اس وقت تک اُتسو کی صرف ایک بیٹھک باقی تھی۔ اس میں آگرہ کے بابو ناتھ مل صاحب

پروپکارنی سبھا کے ایک بردھ آریہ کی اپیل

گت سپتاہ اجمیر میں پروپکارنی سبھا کا ادھیویشن تھا۔ یہ سنستھا آریہ سماج کی سب سے پرانی سبھا ہے۔ اور راؤ صاحب رام بلاس شاردا آریہ سماج کے پرانے سدسیہ ہیں۔ آپ کو ویدک دھرم پرچار کی بڑی لگن ہے۔ اور اس سے پریرت ہو کر آپ نے پروپکارنی سبھا سے اپیل کی ہے۔

"چاہتا ہوں۔ کہ یہ پروپکارنی سبھا انت سمے میں کچھ کر جائے۔ میری کچھ رائے ہے کہ پروپکارنی سبھا کی طرف سے ویدک دھرم پرچار کے لئے جو کہ آریہ سماج کے دو تین کمال کمال کے گال ہیں جلنے سے بچ رہے ہیں۔ اُن میں سے ہی چن کر کام کرایا جائے۔ اور ایک اُپدیشک منڈل بنا کر پہلے تو سارے آریہ ورت کے بڑے بڑے شہروں میں پرچار کے لئے گھمایا جائے۔ اور پھر دوسرے دیشوں کو سمبھالا جائے۔ اس کام کے لئے پروپکارنی سبھا پنچہزار روپیہ فوراً منظور کرے۔ ایک اُپ سبھا۔ پروپکارنی سبھا، سارودیشک سبھا اور پرتی ندھی سبھا کے کچھ سبھاسدوں کی دیکھ ریکھ میں رہے۔ دوسری پرتشٹھت راجا مہاراجاؤں وغیرہ کو بنائی جائے۔ اور لکشمن مہاں آریہ سجنوں سے زیدان کیا جائے۔

(۱) مہاراجہ صاحب بڑودہ (۲) مہاراجہ صاحب کولہاپور (۳) راجا دھیراج شاہ پورہ (۴) مہاراجہ صاحب جودھپور۔

منڈل میں کون ہوں؟

راؤ صاحب رام بلاس صاحب لکھتے ہیں لکشن سنیاسیوں۔ پنڈتوں اور ودوانوں کو

جلسہ کی صدارت میں تین پرستاو پاس کئے گئے۔ ایک میں منتری اور اُپ منتری کو ان کی گرفتاری پر ودھائی دی گئی۔ دوسرے میں ریاست سے درخواست کی گئی۔ کہ انہیں جلد از جلد رہا کر دیں۔ تیسرے میں سٹیٹ کونسل سے التجا کی گئی۔ کہ وہ اپنے آشواسن کے انوسار آریوں کے دھارمک ادھیکاروں کی رکشا کرے۔ اس کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ ہو کر ویدک دھرم اور رشی دیانند کی جے کے نعروں کے ساتھ اُتسو آنند پُورک سماپت ہوا۔ آریوں کے جوش کا یہ عالم تھا۔ کہ ہزارہا آریہ لوگ اس اُتسو میں سمیلت ہوئے اور کئی سجن تو باہر سے آ کر بارہ بارہ دن بھساور میں موجود رہے۔

ایک بردھ آریہ کی اپیل

(بقیہ مضمون صفحہ ۳)

پرتپکارنی سبھا خاص طور پر ممبر نویدن بھیجے:-
(۱) سوامی سردہا نند جی (۲) سوامی ستیا نند جی - (۳) شری نارائن سوامی جی (۴) پنڈت آتما رام جی راجرتن (۵) پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار (۶) پنڈت چموپتی جی ایم اے (۷) پنڈت رام دیو جی آچاریہ گروکل۔

پنڈت بدھ دیو جی اس سبھا کے منتری چنے جائیں اور پترددہار شری راجا جمہراج شاہ پورسے پنڈت سدھاکر جی کی معرفت اپیل کیا جائے۔ منڈل کے ساتھ ایک پرتیہ ویدیا ہوگا جسکے ڈاکٹر متھرا داس رہیں۔ ستیارتھ پرکاش کی ایک سستی ایڈیشن چھپائی جائے اور سنسکرت وشدھیاں بھی تقسیم کیا کرے۔

یہ ایک سکیم ہے۔ جو راقم صاحب نے آریہ سماج کی اُنتی کے پوتر بھاو سے پریرت ہوکر پرتپکارنی سبھا کے سامنے رکھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پرچار ودیہ کی شتھلتا کو دُور کیا جائے جس کے لئے دوسری نہ کوئی سکیم بنانی ہوگی۔ لیکن بنانے سے لابھ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ اُسے عمل میں لایا جائے۔ پس پرتپکارنی سبھا اور آریہ جنتا کو اس سکیم پر وچار کرنا چاہئے اور اس میں حسب ضرورت پریورتن کرکے عمل میں لانا چاہئے ۔

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ

۲ مارچ کو نگر کیرتن۔ اور ۳ و ۴ مارچ کو جلسہ ہوگا۔ جس میں بڑے بڑے ودوان اُپدیشک صاحبان و بھجنیک صاحبان پدھاریں گے (لبھا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

مہاشہ دیوناتھ جی نرکیشک کا کاریہ برتانت

آریہ سماجوں کے نرکیشک مہاشہ دیوناتھ جی نے اس سال کے آٹھ ماس میں ۵۷ آریہ سماجوں کا نرکیشن کیا۔ دلت اُدھار سبھا کے ۲۰ ممبر بنائے ۲۰ ستھانوں پر پرچار کیا۔ آریہ مسافر آریہ اخبار کے لئے پانچ پانچ گراہک بنائے اور آریہ سماج کے مندروں کی رجسٹری سمبندھی دیگر جائیداد کا کام کیا ۔

اس سمے پنجاب پرانت میں لگ بھگ پانچ سو آریہ سماجیں ہیں۔ جو سبھا کے ساتھ سمبندھ رکھتی ہیں۔ ان سب کے لئے اس وقت سبھا کے پاس ایک ہی نرکیشک (انسپکٹر) ہے۔ اس لئے وہ ہر سال تمام سماجوں کا نرکیشن نہیں کر سکتے۔ سبھا کے فنڈوں کا روپیہ آریہ سماجوں میں پڑا رہتا ہے اس عرصہ میں نرکیشک نے لگ بھگ ۲۲۰۰ روپیہ سبھا کے فنڈوں کا آریہ سماجوں سے وصول کیا۔ جن آریہ سماجوں میں نرکیشک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ سبھا کے فنڈوں کا روپیہ حساب کرکے تنگیھر بھیج دیں۔ نرکیشک کے دورے کا پروگرام باری باری سب آریہ سماجوں کا بنایا جاتا ہے۔ جن آریہ سماجوں کو خاص ضرورت ہو۔ وہ اطلاع دے کر پڑتال کے لئے نرکیشک کو بلا سکتی ہیں (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

---

۴۴ بڑی بھاری جماعت ہے۔ ساتھ ہی مہاشوں کو بھی پتہ لگ جاوے کہ دھارمک یدھ میں وہ اکیلے نہیں ہیں (رام سروپ پاراشری ویدک مشنری)

بھاگووال کے آریوں پر دھرم سنکٹ

قصبہ بھاگووال تحصیل سیالکوٹ میں مسلمان جاٹوں کی زمینداری ہے۔ یہاں پر پچاس گھر بھاٹیہ ہندوؤں کے ہیں۔ ان کے علاوہ بٹوالوں کے بھی دس بارہ گھر ہیں۔ باقی سب آبادی مسلمانوں کی ہے۔ دو ڈھائی ماہ ہوئے۔ کہ یہ بٹوال شدھ ہوکر آریہ بن چکے ہیں۔ ان کو دھرم بھرشٹ کرنے کے لئے مسلمان زمینداروں نے ہر چند کوشش کی۔ ڈرایا دھمکایا گیا۔ ان کا مال ڈھور باہر آنا جانا کوؤں سے پانی لینا۔ مال کے لئے گھاس وغیرہ لانا۔ یہ سب کام بند کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں اس طریقہ پر مسلمان بننے کے لئے مجبور کیا گیا۔ لیکن ان دھرم ویروں نے ان تکالیف کی کوئی پرواہ نہ کی۔ آخر انہیں روپے اور غلہ دینے کا لالچ بھی دیا گیا۔ مگر بیسود۔ بابو بھیکو جی وکیل پسرور کی متواتر کوششوں سے اُن کی باقی سب تکالیف تو بہت حد تک رفع ہو چکی ہیں۔ ایک تکلیف ہے۔ جس کا حل اب تک نہ ہو سکا۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو زمینداروں نے اپنا کام دینا قطعی بند کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ بیکار ہیں۔ اب ۳۱ جنوری اور یکم فروری کو مہاشہ بیبا داس کی کوشش سے ان کا ایک بڑا بھاری جلسہ ہوگا۔ علاقہ سیالکوٹ کے بااثر اور باوسوخ آریوں کو اس جلسے پر پہنچ جانا چاہیئے۔ تاکہ مخالفین کو پتہ لگ جاوے کہ آریہ سماج کی شدھی ہوئے ہوؤں کو گرانا یا ہضم کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اُن کی پشت پر ایک ۴۴

بانی

ڈی ایس

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

مشتمدہ اسٹار SKB ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

کلکتہ

سنہ ۱۸۹۴ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

شش ۶۰

ضروری اعلان

خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے

ہر خاص و عام کو بہ اطلاع کلکتہ کے مشہور نامی گرامی مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرا لیا گیا ہے ۔

المشتہر
چنی لال برمن مالک کارخانہ ایس کے برمن

لاجواب

آئی لوشن

اس سے آنکھ کی سرخی۔ جلن۔ کرکرک پانی بہنا اور دھندھ صرف تین چار دن کے استعمال سے رفع ہوتے ہیں آنکھوں کی اچھی حالت میں بھی دھول دھواں دھوپ کی تیزی و چوٹ لگنے کی لالی پر بھی مفید ہے قیمت مع بوند ٹپکانے کے آلہ کے آدھے اونس کی شیشی ۹ر ڈاک محصول دو شیشی تک ۶ر

خون صاف کرنے کا مشہور دوا

ڈی آر سارسا

یہ سالسہ کھلا ہونے کی وجہ سے ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ آتشک۔ گٹھیہ و پارہ ملی ہوئی دواؤں کے استعمال سے اگر خون خراب ہو گیا ہو۔ تو اسے استعمال کیجیئے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ ۲؍۔ ڈاک محصول آٹھ آنہ ۸ر

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں ۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- منیجر پیسہ اخبار۔ لاہور

شش ۱۶

چار روپیہ بارہ آنہ میں گھڑیاں اور یہ سب چیزیں

سب چیزیں اچھی خوبصورت اور مضبوط ساتھ ہی ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا بھی انعام

۱۲ شیشی خوشبودار آٹو سگندھ راج ایک بجلی کا لیمپ معہ بیٹری۔ ایک بڑھیا فاؤنٹین پن۔ ایک آٹومیٹک بیبی پستول ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا۔ جس ناپ کا چاہیں ہر آفتوں سے بچانے والی ایک سنکٹ ہرن انگوٹھی ایک ریڈیم ریگولیٹر ٹوائے پاکٹ واچ۔ ۸ عدد خوبصورت اور

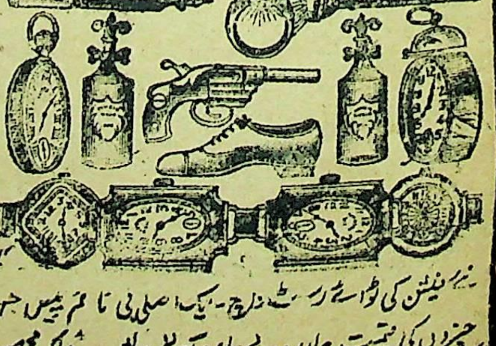

نیز فیشن کی لوائے رسٹ واچ۔ ایک اصلی پی تا مر بیس جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنے (۱۲؍۴) ڈاک محصول علاوہ پتہ :-

گریٹ سوئٹزرلینڈ واچ ایجنسی۔ بڑا بازار۔ کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ساماجک جگت

گروکل اندرپرستھ دہلی کا ۱۵ واں سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ میں موسم نہایت اعلیٰ ہے ادھیاپک برہمچاریوں کو سالانہ امتحان کے لئے خاص محنت کرا رہے ہیں۔ ہسپتال بالکل خالی ہے۔ سب برہمچاریوں کی صحت نہایت اعلیٰ ہے اور ودیا یام کی طرف خاص دھیان دیا جا رہا ہے ؎

سالانہ جلسہ ۲۷ فروری سے ۲ مارچ تک گوروکل بھومی پر بڑی شان و شوکت سے منائے جانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اس پوتر موقعہ پر آریہ سماج کے پرسدھ مہاتما۔ سنیاسی سوامی سرودانند جی سوامی ستیانند جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت چمپتی جی۔ پنڈت گیان چند جی کے پدھارنے کی پوری امید ہے۔ کئی کانفرنسیں بھی ہونگی۔ جن کے پردھان پد کے لئے ملکی لیڈر نامزد کئے گئے ہیں۔ پراچین سنسکرتی کی پریمی نر ناریوں سے بیدار قلب ہے کہ اس شبھ اوسر سے لابھ اٹھاویں
دیوپال سہائک مکھیا ادھشٹاتا

آریہ سماج گورکھپور کا چناؤ

بابو رام چندر پرساد پردھان۔ بابو متھرا پرشاد بابو پرشوتم داس اپ پردھان۔ ٹھاکر مصری لال منتری۔ بابو مانک شنکر لال۔ بابو لعل بہاری لال اپ منتری۔

آریہ سماج لیماڑی مندر۔ کراچی ۱۳ جنوری

گوپراتہ کال مہاشہ نندلال جی کے گھر پر ہون ہوا مہاشہ جی نے ایک روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔ ۱۸ جنوری کو مہاشہ مراری لال جی نے اپنے گھر پر ہون کرایا۔ ہون کے بعد مہاشہ اموک رام جی پردھان۔ آریہ سماج کراچی کا منوہر اپدیش اور مہاشہ کشن چند جی کے بھجن ہوئے۔ اور ۵ روپے کیماڑی سماج کو دان ملا ؎

پروٹسٹ ۔ ۱۸ جنوری کو آریہ سماج کیماڑی کی خاص سبھا بلائی گئی۔ جس میں آریہ سماج بہادر آباد کے ادھیکاریوں پر جو اتیاچار کیا گیا ہے۔ اور اوم کے جھنڈے کو پھاڑا ہے اس پر وچار کیا گیا اور نشچیہ ہوا کہ ایسا کرنے والوں کو یہ سماج نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ سے عرض کرتی ہے کہ ایسا کرنے والوں کو پوری پوری سزا دے کر آریوں کے دلوں کو ٹھنڈا کیا جائے ؎

رنگیلا رشی ۔ آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۱ء رنگیلا رشی جسے پنڈت مادھو آچاریہ شاستری مہو اپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لکھا ہے کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ایسی جھوٹی خلاف تہذیب اور نفرت انگیز خراب کتاب کو ضبط کرے اور مصنف کو قرار واقعی سزا دے ؎ رگھبیر دت منتری آریہ سماج جام پور ؎

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان کا پرستاؤ

آریہ سماج بہادر آباد کے معاملہ میں آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان نے نوجوں کے اتیاچار کے خلاف اظہار ناراضگی کا رزولیوشن پاس کیا ہے ؎

گورودت بھون میں آریہ بسنت پنچمی

بسنت پنچمی کو گورودت بھون میں آریہ استری پرشوں نے بسنت منائی۔ بسنتی پگڑیوں اور دوپٹوں کے ساتھ سینکڑوں آریہ نر ناری شامل ہوئے۔ بچوں کا اُتساہ قابل دید تھا۔ نوجوانوں کی کھیلیں ہوئیں چھوٹے بچوں کی نمائش ہوئی۔ انعامات تقسیم کئے گئے غرضیکہ سارا دن خوب چہل پہل رہی ؎

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) شری سوامی کرانند جی یہاں پدھارے تین روز تک پرچار کیا۔ ان کو دیویوں اور کو ہر مش اور استری دونوں میں پرچار کرنے کی بڑی لگن کے آدمی ہیں ؎

(۲) پراتہ کال کا ہون تو ستره سال سے جاری ہے۔ اب آریہ سماج نے شام کا بھی جاری کر دیا ہے۔ شردھالو سجن آ کر پریم سے شامل ہو جاتے ہیں ؎

(۳) کئی دنوں سے شریمان پنڈت ہری لال جی اور شریمتی کماری چندروتی جی شاستری نہ ہندی پربھاکر پدھارے ہوئے ہیں۔ ان کے آنے پر ساماجک جیون میں ایک خاص اُتساہ پیدا ہو گیا ہے۔ ان کا ایک ایک اپدیش ہو چکا ہے۔ سویرے کی کتھا میں اب خوب بڑھ رہی ہے۔ پنڈت سریجن لال جی ایک ویدمنتر کی منوہر ویاکھیا کرتے ہیں بعد ازاں کماری جی کا دلکش بھجن ہوتا ہے

پانچسو روپیہ انعام
۶۱۶
مہاتما کی بتائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی تین دن میں پورا آرام ؎
اگر آپ سینکڑوں حکیموں ڈاکٹروں وئیدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں قیمت دو روپے ملنے کا پتہ :-
اکھل کشور رام ۲۶ پوسٹ کتری سرائے ۔ گیا

طاقت کا خزانہ شکتی کے لئے
۶۰۶
مدن منجری گولیاں
یہ گولیاں خاص دیسی ادویات سے تیار کی گئی ہیں۔ جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کو تیر بہدف ہیں۔ قبض کی شکایت کو دور کر کے دست لاتی ہیں۔ تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں قیمت چالیس گولی ایک روپیہ ؎
رمن ولاسنی گولیاں
یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ ؎
راج وید راؔمن جی کیشوجی جام نگر کاٹھیاواڑ
برانچ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ بمبئی
لاہور ایجنٹ ۔ راجہ رتن لال بھنڈاری اینڈ کو

گرانڈ کلیرنس سیل
۶۲۵

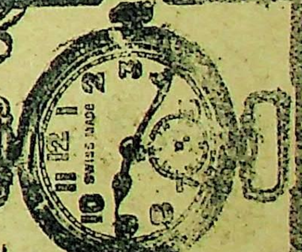

Rs 2/8 میں ۲۰۸ چیزیں مفت ارسال کی جاتی ہیں!
چھ سیشی آٹو دل خوش عطر کے خریدار کو یا چھ ڈبیاں دانتوں کی دوائی کے خریدار کو مندرجہ ذیل اشیاء بطور انعام مفت ارسال کی جاتی ہیں۔ گولڈ گلٹ ٹائم رسٹ واچ بمعہ تسمہ۔ ایک بنیان ایک جوڑا جراب۔ ایک فنسی رومال ایک فینسی شیشہ ایک کنگھی۔ ایک ٹکیہ خوشبو دار صابن ایک انگوٹھی نگینہ دار۔ ایک گولڈ گلٹ نگینوں والا پھول۔ ایک قینچی۔ ایک فونٹین پین ایک ڈرابیر۔ ایک کلپ۔ ایک جوڑا گولڈ گلٹ فریم والا چشمہ۔ ایک درجن ڈبیٹر کے غبارہ کی سیٹی۔ ایک درجن سیفٹی پن۔ ایک پنسل۔ ۱۰۰ بلیو بلیک سیاہی کی ٹکیاں۔ ایک ہولڈر ایک نب۔ ۴۴ انسٹو بریب ہالوں کے پن۔ ایک عدد ناک کی لونگ۔ ایک عدد پارسی بندے۔ ایک تالا معہ چابی۔ ایک ربڑ کا ایک سیٹ دو ایک پستول۔ ایک بکس کیپ بندوق کا۔ ایک چاقو۔ ایک چین بوٹ جوتا (پاؤں کا ناپ بھیجنا ضروری ہے) قیمت تمام اشیاء بمعہ انعام دو روپے آٹھ آنے۔ محصول دس آنے ؎

انڈین واچ سٹور ۱۰/۱ راج اَن لسوامی لین پوسٹ آفس باگ بازار کلکتہ

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۱ء
ادلہ
تاجروں کے لئے آمدنی کا معقول ذریعہ
یہ کیلنڈر ہم نے حال ہی میں بڑی محنت اور زرکثیر خرچ کر کے آرٹ پیپر پر چھپوایا ہے۔ اس سے بڑا اور خوبصورت کیلنڈر آپ کو بازار میں دوسرا نہیں ملیگا۔ اس کی لمبائی ۳ فٹ اور چوڑائی ۲ فٹ ہے۔ سب سے اوپر سوامی شردھانند جی۔ شری نارائن سوامی جی۔ مہاتما ہنسراج جی۔ لالہ لاجپت رائے جی کے فوٹو دیئے گئے ہیں درمیان میں رشی جی کی ۱۵×۱۲ سائز کی ایک نہایت شاندار سہ رنگی بلاک کی تصویر ہے۔ یہ تصویر پچھلے سال والی تصویر سے بڑی مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔ اسکے ارد گرد سنہ ۱۹۳۱ء کا کیلنڈر ہے۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انگریزی دیسی تاریخیں بھی درج کر دی گئی ہیں۔ کیلنڈر کے نیچے پنڈت لیکھرام و پنڈت گورودت جی ایم اے کی تصویر دیانند سرسوتی کی زندگی کے مندرجہ ذیل نظارے دکھلائے گئے ہیں (۱) گورودت کا (۲) تلوار کے دو ٹکڑے کو بھاگنے کے لئے روپے دینا۔ پانچواں نظارہ دیکھ کر آپ کی طبیعت از حد خوش ہوگی۔ مہرشی کے دس نیم پکڑے ہوئے ہیں۔ یہ نیم صاف طور پر پڑھے جا سکتے ہیں۔ قیمت اگر کہیں دوسری جگہ ہوتی تو کم از کم ۸ ر قیمت رکھی جاتی مگر ہمیں چونکہ اس سے کوئی مالی فائدہ مقصود نہیں اور محض آریہ بھائیوں کی اشد ضرورت کے ارادہ سے ہم نے یہ کیلنڈر چھپوایا ہے اسلئے اسکی قیمت لاگت کے برابر ہی رکھی گئی ہے قیمت فی کیلنڈر ۳ر
تاجرانہ نرخ ایک درجن سے زیادہ کے خریدار کو پچیس فیصدی کمیشن ؎ سیکڑہ سے زیادہ کے خریدار کو
پانچ ،، ،، ساڑھے ستائیس ،، ؎ جلدی کیجئے ایسی بڑھیا چیز نہ بار بار نکا کرتی ؎
ملنے کا پتہ :- منیجر آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

شٹ رتا منڈلی خوب آنند رس پان کرتی ہے ؛

(۴) ملک کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے آریہ سماج جام پور نے ذراہ وغیرہ پر خرچ کم کرنے کی کئی تجاویز پہلے پاس رکھی تھیں - اب ذرہ مہ کش والوں کے خرچ کو اور بھی کم کر دیا ہے - تاکہ لڑکی والے مجبوری کی حالت میں یہ اہم سنسکار نہ بھگتا دیں ؛

(۵) ماہ دسمبر میں کل سولہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے سنسکار کرنے والے پنڈت لتمبر دت جی پروہت آریہ سماج تھے - سب سنسکاروں پر مبلغ ۔۔۔ دان اور دکشنا سماج فنڈ کو ملی - سنسکاروں کی تفصیل یہ ہے

نام کرن سنسکار ۷ - سمینتونین ۳ - ونہ ہواہ واہ ۱ - گرہ پرویش ۲ - وواہ ۱ - انتیشٹی سنسکار ۲

۶ - لوہڑی کا یگیہ بدستور سابق منایا گیا - شہر بھر کے لوگوں نے اس یگیہ میں آہوتی ڈالی سوستی واچن - شانتی پرکرن کے علاوہ یجروید کے تین ادھیائوں سے بھی آہوتی ڈالی گئی - ایک منتر پرشوں کی طرف سے گان ہوتا تھا - تو دوسرا منتر دیویوں کی طرف سے کماری چندر وتی جی شاستری پڑھتی تھیں - پرارتھنا کے بعد شری پنڈت ہر بھجن لال جی کا منوہر اپدیش ہوا - لوگوں کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا - حاضری خوب تھی ؛

(۷) عام طور پر شہر بھر میں چیچک کا زور ہے - اس کے متعلق شریمان ڈاکٹر جیون لال جی کا ایک خاص لیکچر ہوا - جس میں انھوں نے کافی وضاحت سے واقفیت اور ہدایات دیں

دگنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

رام پور لاچوری کے سماچار -

(۱) آریہ سماج کا چناؤ حسب ذیل ہوا - پردھان مہاشہ سائیں داس جی - اُپ پردھان لالہ ڈھونڈھ راج جی آنش قانونگوی -

منتری موتی رام مسافر ناظر عدالت منصفی

اُپ منتری لالہ دینا ناتھ جی پلیڈر -

خزانچی لالہ دھنی رام جی عرائض نویس -

لائبریرین مہاشہ مکھن لال جی ؛

(۲) آریہ سماج کے ساپتاہک ادھیویشن باقاعدہ ہوتے ہیں - ماہ پوہ سمت ۱۹۸۷ میں بذریعہ دان پاتر ۱۲ روپیہ پراپت ہوئے ؛

شوک سماچار

مہاشہ سائیں داس جی پردھان کے سپتر مہاشہ سرینداس جی بعمر ۲۴ سال کی بے وقت مرتیو پر ممبران آریہ سماج پردھان جی کے دکھ میں شریک ہیں - ہم کرن سے سہانوبھوتی پرکاشت کرتے ہیں

جوانی

۶۱۵

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں - جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے - وہ جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ؛

آپ جوان ہیں یا بوڑھے ؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں - اور کیسے بن سکتے ہیں ؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں - جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور اُن کے طریقہ علاج کا ذکر ہے - ہمارا دعویٰ ہے - کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی - آزما دیکھو - منگوا دیکھو - اس کو حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے :- کرم شیر کمپنی ۲۲

کالاڈھونگی ضلع نینی تال

پانچسو روپیہ انعام

۶۱۶

مہاتما کی بتائی حیرت انگیز بوٹی

اس بوٹی کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے - جو سفید کوڑھ سفیدی کسی دوائی سے آرام نہ ہوتا ہو - اس بوٹی کے استعمال سے دو روز میں آرام ہوتا ہے ؛

بواسیر کی اکسیر دوائی - خونی یا بادی

نئی ہو یا پرانی خواہ کیسی بواسیر ہو ایک بار کے استعمال سے جڑھ سے آرام کرنے کا اثر یہ بوٹی رکھتی ہے - قیمت دو روپے آٹھ آنے -

دونوں کا چار روپیہ - بوٹیوں کا استعمال کر صحت حاصل کریں یا بیفائدہ ثابت کر پانچسو روپیہ انعام لیں

سدا نند ۲

پوسٹ گکڑی سرائے - گیا

بے روزگاروں کو مژدہ!

۶۲۰

موجودہ وقت میں امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی ہی تجارت پر موجودہ تحریک کا کوئی اثر نہیں ہے - ایک سو مردانہ کوٹوں کی سربندگانٹھ امریکن مال ہوگی - بلکہ کوالٹی نمبر ۱ بھی امریکہ کا لکھا ہوگا - اب بھی اگر قیمت کے لالچ سے دھوکہ کھا دیں - تو ہمارا کیا قصور قیمت صرف ۱۹۵ روپیہ - کرایہ ریل بذمہ کمپنی ؛

ایجنٹوں کی ضرورت ہے — کٹ پیس کے سوداگر ان نرخ طلب کریں

بزنس ہوم لمیٹڈ - فورٹ بمبئی

بدہضمی - کمی خون - مردمی کمزوری - جریان - خرابی خون و امراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا ۶

آدتیہ رسائن

قیمت ۱۰ روزہ خوراک ۱ ر پندرہ روزہ ۲ ۔ ۳۰ روزہ ۳ ۔ محصول سات آنے ۷

موجد :- مہنت سیتا رام دت کویراج

آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

لاہور (برانچ) انارکلی

کیسری بالاخانہ

مسلمان بھی سنسکرت سیکھ گئے

کیا آپ سنسکرت سے محروم رہیں گے

حضرت سوم کے مطالعہ سے ہزارہا ایسے آدمیوں نے گھر بیٹھے سنسکرت سیکھ لی ہے جن کو سنسکرت سیکھنے کی کوئی اُمید نہ تھی ... یہ خوشی کی بات ہے کہ ان میں مسلمان بھی ایک معقول تعداد ہے - آج تک کسی کتاب کو یہ ... حاصل نہیں ہوئی ... سنسکرت ... قیمت پہلا حصہ ... دوسرا حصہ ...

... ہسپتال روڈ - انارکلی لاہور

مفت! مفت!!

۶۱۱

ڈاکٹری اور طبی کالجوں کی تاقونی گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ کالج سے گھر بیٹھے ویدک یونانی اور ڈاکٹری سندات حاصل کرنے کا طریقہ لکھ کر مفت طلب کریں - پرنسپل دی اولڈ انڈین میڈیکل کالج برنالہ - ریاست پٹیالہ

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج - قوت مردمی دماغی اور طاقت جسمانی کو بڑھاتی ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتی ہے قیمت ۸ تولہ

ساری بدی سالسہ سوزاک - پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۲ سیر ؛

سکھرامن جیون - دیر کی بیماریوں نامردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے - قیمت ۱۶ روپے سیر ؛

اپلہ بشتھوبوگ - مستورات کی بیماریوں جریان الرحم - سفید زرد یا سیاہ پانی آنا - جاتی کمر یا رحم میں درد - بیقاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی - قیمت ۱۴ خوراک ۶ روپے

جوگیش چندر گھوش ایم اے ایف سی ایس (لندن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHLAYA

DACCA (BENGAL)

برانچ :- شیام بازار - کلکتہ

پانچسو روپیہ انعام

۶۱۴

بیفائدہ ثابت کرنے پر

مہاتما کی بتائی ہوئی جادو کی مانند اثر کرنے والی حیرت انگیز دوائی - اس دوا کو استعمال کرنے سے حیرت انگیز و فوراً نفع پہنچانے والا اثر ہوتا ہے جس کا برص یعنی سفید داغ کسی دوا سے دور نہ ہوتا ہو - وہ صاحب اس عجیب دوا کو آزمائیں - یہ دوا صرف ایک ہی ہفتہ میں پوری صحت کر دیتی ہے قیمت ... ؛

بواسیر کی اکسیر دوا - خونی بادی نئی ہو یا پرانی - خواہ کیسی مرض ہو - اس دوا کا استعمال کرنے سے فوراً صحت ہوتی ہے - قیمت فی شیشی ...

شریمان کرشن چندر ۳

پوسٹ گکڑی سرائے - گیا

ہز ہائینس گورنمنٹ جموں و کشمیر

فارسٹ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ مظفرآباد فارسٹ ڈویژن

نیلام! نیلام!!

۱- دوپٹہ اور کوہالہ بلاک کے کمپارٹمنٹ ہائے مندرجہ ذیل میں مارک شدہ درختان کے خرید کے واسطے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ؛

۲- معیاد تکمیل کام اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے تاریخ سے آخر ماہ چیت سمت ۱۹۸۸ تک ہوگی ؛

۳- ٹنڈر ہر ایک بلاک کے واسطے علیحدہ علیحدہ بالمقطع رقومات میں آنے چاہئیں - اور ان کے ساتھ مبلغ دو صد روپیہ کی رسید کسی خزانہ گورنمنٹ جموں و کشمیر کی بطور زر بیعانہ ہونی چاہئے۔ یہ رقم ماسوائے اس شخص کے جس کا ٹنڈر منظور ہوگا - باقی سب کو واپس دی جائے گی - اور جس کے نام ٹنڈر منظور ہوگا - کام شروع کرنے میں پہلو تہی کریگا - تو رقم بیعانہ ضبط بحق سرکار ہوگی۔

۴- رقومات زرِ ٹنڈر کی وصولی حسب ذیل ہوگی ؛

$\frac{1}{3}$ حصہ اول ماہ ہاڑھ سمت ۱۹۸۸ — $\frac{1}{3}$ حصہ اول ماہ اسوج سمت ۱۹۸۸ — $\frac{1}{3}$ حصہ اول ماہ پوہ سمت ۱۹۸۸

۵- ایک شخص یا ایک فرم سے صرف ایک ہی ٹنڈر لیا جاوے گا ؛

۶- تمام مارک شدہ درختان ٹھیکہ دار کو ضروری طور پر گران کرنے ہونگے۔ بصورت دیگر ہر ایک مارک شدہ درخت کے واسطے جو کہ کام ختم ہونے کے بعد استادہ رکھا جاوے۔ زر جرمانہ بشرح آٹھ آنہ فی درخت علاوہ رقم ٹنڈر وصول ہوگا ؛

۷- جس شخص کا ٹنڈر منظور ہوگا۔ اس سے مبلغ تین صد روپیہ بطور زر ضمانت ہر ایک ٹھیکہ کے واسطے داخل کرنا ہوگا ؛

۸- ماسوائے باشندگان ریاست و ممنوع اشخاص کے تمام ٹنڈر دے سکتے ہیں۔ راقم پابند نہ ہوگا کہ سب سے بڑا یا سب سے چھوٹا ٹنڈر منظور کرے۔ یا اس کے واسطے کوئی وجوہات بتلائے

۹- جس کے نام ٹینڈر منظور ہو - اس کو ڈیپارٹمنٹ کے تمام قواعد وغیرہ پر پابند رہنا ضروری ہوگا۔ مزید امورات دفتر جنگلات مظفرآباد ڈویژن ڈاک خانہ مظفرآباد کشمیر سے دریافت ہو سکتے ہیں ؛

۱۰- سربمہر ٹینڈر بذریعہ رجسٹری راقم کے پاس ۵ فروری ۱۹۳۱ء کے شام تک پہنچ جانے چاہئیں - جو کہ بتاریخ ۶ ماہ فروری ۱۹۳۱ء بوقت ۱۲ بجے روز کھولے جائیں گے ؛

۱۱- جس صاحب کے نام ٹنڈر منظور ہوگا - وہ اگر بعد میں اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کرے - تو علاوہ ضبطی زر بیعانہ کے اس کا نام ممنوع شدہ اشخاص یعنی بلیک لسٹ میں درج کیا جاوے گا ؛

تفصیل درختان مارک شدہ

نام رینج	کمپارٹمنٹ نمبر	اقسام	زائد از ۳۶" تعداد	زائد از ۳۶" مکعب فٹ	۳۶"-۳۰" تعداد	۳۶"-۳۰" مکعب فٹ	۳۰"-۲۴" تعداد	۳۰"-۲۴" مکعب فٹ	۲۴"-۱۸" تعداد	۲۴"-۱۸" مکعب فٹ	۱۸"-۱۲" تعداد	۱۸"-۱۲" مکعب فٹ	۱۲"-۸" تعداد	۱۲"-۸" مکعب فٹ	میزان تعداد	میزان مکعب فٹ	کیفیت
دوپٹہ	۱۶	کائرہ	۴۵	۱۰۰۳۵	۶۸	۱۲۳۰۸	۱۰۶	۱۳۴۶۲	۱۷۵	۱۲۲۲۴	۱۶۵	۵۱۱۵	۳	۳۰	۵۶۲	۵۳۱۷۴	
		بدلو	..	..	-	..	۳	۵۷۰	..	..	۱	۳۵	..	..	۴	۶۰۵	
	۱۷	کائرہ	۶	۱۳۳۸	۵	۹۰۵	۱۰	۱۲۷۰	۱۰	۷۱۰	۱۲	۳۷۲	..	..	۴۳	۴۵۹۵	
		زانگلو	..	..	۱	۱۸۱	..	..	۱	۷۱	..	..	..	..	۲	۲۵۱	
	۱۸	کائرہ	۲۳	۵۱۷۹	۳۱	۵۴۳۰	۱۷	۲۱۵۹	۲۲	۱۵۶۲	۵۴	۱۶۷۴	..	..	۱۴۶	۱۵۹۵۴	
		بدلو	..	..	..	..	۳	۵۷۰	۲	۱۸۲	۲	۷۰	..	..	۷	۸۲۲	
	۲۰	کائرہ	۳۴	۷۵۸۲	۴۱	۷۴۲۱	۴۴	۵۵۸۸	۷۱	۵۰۴۱	۱۰۹	۳۳۷۹	..	..	۲۹۹	۲۹۰۱۱	
		بدلو	..	..	۱	۲۸۱	..	..	۲	۱۸۲	..	..	..	..	۳	۴۶۳	
	۲۱	کائرہ	۴۱	۹۱۴۳	۴۷	۸۵۰۷	۵۰	۶۳۵۰	۹۸	۶۹۵۸	۱۴۸	۴۵۸۸	..	..	۳۸۴	۳۵۵۴۶	
		بدلو	..	..	۲	۵۶۲۰	۲	۳۸۰	۳	۲۶۳	..	..	..	..	۷	۱۲۱۵	

نوٹ - اس میں نمبر اور خشک استادہ وافتادہ شامل ہیں ؛

نام رینج	کمپارٹمنٹ نمبر	اقسام	زائد از ۳۶" تعداد	زائد از ۳۶" مکعب فٹ	۳۶"-۳۰" تعداد	۳۶"-۳۰" مکعب فٹ	۳۰"-۲۴" تعداد	۳۰"-۲۴" مکعب فٹ	۲۴"-۱۸" تعداد	۲۴"-۱۸" مکعب فٹ	۱۸"-۱۲" تعداد	۱۸"-۱۲" مکعب فٹ	۱۲"-۸" تعداد	۱۲"-۸" مکعب فٹ	میزان تعداد	میزان مکعب فٹ	کیفیت
دومیل	۵	چیل	..	..	۱	۲۰۸	۲۸	۳۸۳۶	۱۲۹	۷۸۵۴	۱۷۴	۳۸۶۲	..	..	۳۳۲	۱۵۷۶۰	
	۶	کائرہ	..	..	..	..	..	..	۳	۲۱۳	۶	۱۸۶	..	..	۹	۳۹۹	
		چیل	..	..	۶	۱۲۴۸	۲۳	۳۱۵۱	۱۳۰	۸۵۸۰	۳۱۱	۹۸۴۲	..	..	۴۷۰	۱۹۸۲۱	
		میزان													۸۰۳	۱۰۵۹۹۰	

نوٹ - اس کے ساتھ ذٹ اور الفٹ شامل ہیں ؛

المشتہر:

سنت رام ڈوگرہ

ڈویژنل فارسٹ آفیسر مظفرآباد ڈویژن - کشمیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

کرنال تھانیسر جیند کے آریہ سماجوں تھا آریہ بھائیوں سے نویدن

آپ لوگوں کو معلوم ہو گا۔ کہ گذشتہ سال کرنال ضلع میں سبھا کی طرف سے پنڈت ویریندر جی اپدیشک پر چار کے واسطے مقرر کئے گئے تھے۔ جن پر قریباً ۱۲۰۰ روپیہ سبھا کا اُن کی تنخواہ وغیرہ میں خرچ ہوا۔ اور آمدنی ۵۰۰ سے بھی کم ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سبھا نے نا اُمید ہو کر سال کا قریباً ½ حصہ پر چار کے انتظام سے خالی رکھا۔ اب مجھے اس کا نہایت افسوس ہوا اور میں نے سبھا کو یقین دلایا۔ کہ لگایا ہوا روپیہ یہ علاقہ نہایت آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ خاطر خواہ پر چار کا انتظام سبھا کی طرف سے ہو۔ وشنو دت جی نے مجھے ہی اس علاقہ میں جبکہ سال میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں لگا دیا۔ اگرچہ اس قدر قلیل عرصہ میں سماجوں کو سنتشٹ کرنا نہایت مشکل ہے۔ مگر آپ لوگوں کی کرپا تھا دوڑ دھوپ پر مجھے پورا یقین ہے۔ کہ اس نازک موقعہ میں بھی اس علاقہ سے لگایا ہوا روپیہ سبھا کے کوش میں سال کے اندر اندر چلا جاوے گا۔

میں آپ صاحبان سے مؤدبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اپنے اپنے سماجوں کے جلسہ کی تاریخیں بذریعہ خطوط سبھا سے اور مجھ سے جلد از جلد طے کر لیں۔ اور اگر مجھے بلانے کی ضرورت ہو تو خبر کریں۔ مگر ہر حالت میں چاہے وہ جلسہ کریں یا نہ۔ سبھا کا لگایا دھن ضرور ہی سبھا کو پہنچ جانا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو آئندہ آپ ہی بتلائیں۔ کہ اس علاقہ میں وید پرچار کے سمبندھ میں سبھا کو کیا جواب دے کر سرخرو ہو سکتا ہوں۔ سبھا کے پروگرام وغیرہ سے فرصت پاتے ہوئے اب بالکل اتنی فرصت نہیں ہے۔ کہ میں آپ کے یہاں آ کر آپ کے درشن کر سکوں۔ کچھ سماجیں اس علاقہ میں ایسی بھی ہیں۔ جو بڑی جد و جہد کے بعد جلسہ مقرر کرتی ہیں۔ مہربانی فرما کر وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے امسال یکم بیساکھ سے پہلے ضرور جلسہ وزارا یا خاص چندہ وغیرہ سے روپیہ سبھا کو بھیج دیں۔ میرے سب تھا ادھر سے سنگھ جی مہجنیک ہیں۔ پرچار یوگیہ ستھانوں سنسکار بواہ وجلسہ وغیرہ میں ضرورت ہو۔ تو ذیل کے پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ چند ایک سماجوں نے جن کے پاس میں نے صرف کارڈ ہی ڈالے ہیں۔ انہوں نے اپنے جلسہ کی تاریخیں مقرر کر کے مجھے مشکور فرمایا ہے۔ جدھر دورہ کر رہا ہوں۔ ادھر کی طرف بھی جلسہ کی اُمیدیں نظر آ رہی ہیں۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ اتنی گذارش کے بعد آپ کو دوبارہ کچھ سمجھانے کی ضرورت نہ ہو گی۔ اور اپنی سماج کے جلسہ کی تاریخوں سے جلد مطلع فرمائیں گے۔ بہتر ہو ذیل کے پتہ پر کریں:-

رام دیال شاستری آریہ اپدیشک آریہ سماج گوردکل سیکشن کرنال (پنجاب)

نقصان کی تلافی

کثرت اور بد اعتدالیوں سے قدرتی طور بھی تری طاقت کا جو حصہ صرف ہو رہا ہے۔ اس سے ہمیں غافل نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ ساتھ ساتھ اس خلاء کو پر کرنے اور اس نقصان کی تلافی کا انتظام بھی کرنا چاہیے بس یہی ایک آسان اصول ہے۔ کہ جسکی پابندی ہمیں عمر طبعی تک لے جا سکتی ہے۔ نہایت مضبوط اور تنا ور انسانوں کو بھی اگر انہوں نے مناسب انتظام نہ کیا۔ تو جلد ہی محسوس ہونے لگ جائیگا۔ کہ وہ دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ لہٰذا یہی واجب ہے کہ خرچ کرنے کے ساتھ حفظان صحت کا خیال رکھتے ہوئے

مفید اور موافق اکسیروں کے استعمال سے

آمدنی کے ذریعہ کو بھی قائم رکھیں۔ ہاں اسکا یہ مطلب بھی نہیں۔ کہ آپ بلا ضرورت کسی بھی دوا کا استعمال کئے جائیں۔ بلکہ جو اپنی طبیعت اور طبع کے موافق ہو اسکو باقاعدہ لیں عطائیوں نقالوں کی ادویات سے محتاط رہیں مندرجہ ذیل اکسیریں مختلف طبائع کیلئے نہایت اعلیٰ تاثیر رکھتی ہیں۔ جو کہ لاہور کے مشہور و معروف ویدیہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی بنائی گئی ہیں۔

اکسیر نمبر ۵ مقوی ادویات کی سرتاج ہے دنیا میں اسکے برابر مقوی دوائی نہیں ملتی چند دنوں میں وہ طاقت دکھاتی ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھی ہو دلیر و قادر بناتی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ۱۴ روپے ۸ گولی ۴ روپے

اکسیر نمبر ۳۴ جریان کی لاثانی دوائی ہے قیمت اکسیر ۳۴ الف ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸ر قیمت اکسیر ۳۴ ب جو علاوہ اسکے مقوی اعضاء رئیسہ ہے قیمت ۴۲ گولی پانچ روپیہ نمونہ ایک روپیہ چار آنے

اکسیر نمبر ۱۶ مفرح مقوی مبہی دافع جریان احتلام و سرعت تو یا بہیں مقوی دل و دماغ پرانے بخار دل اور بخار کے بعد کی کمزوری پر نافع ہے قیمت ۳۲ گولی چار روپے نمونہ ایک روپیہ

اکسیر نمبر ۱ اکسیر دھات تمام اعضاء رئیسہ کو مضبوط کر کے قابل اولاد بنایا ہے قیمت فی تولہ عشہ روپے فی ماشہ للعہ

اکسیر نمبر ۱۲ خاص طور پر مریضان سرعت کو مفید ہے اکسیر ہے پہر ایک گولی کھانے سے اسی دن بھی اثر ہوتا ہے قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

اکسیر نمبر ۱ مردوں کی امراض کی عام دوائی ہے۔ جس میں سرعت شیقہ کو مفید اور ضعف باہ کو دور کرنے کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۴۲ گولی للعہ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشد الیہ امرت بھون امرت دھارا سٹرک امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ازعدالت اعزازی پنچ تحصیل بھگواڑہ

نرائن داس ولد میارام و چرنداس ولد نرائن داس قوم راجپوت تہن ساکنان بھگواڑہ مدعیان

بنام رن سنگھ ولد مہتاب سنگھ ذات رام گڑھیا ساکن بھگواڑہ۔ مدعا علیہ

دعوے مبلغ ۳۱ روپیہ بروئے تمسکات

اشتہار

مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ کلکتہ کی جانب مفرور ہے۔ تعمیل سمن اس پر نہیں ہوتی۔ اس لئے اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ اور تاریخ پیشی

۲۹ ماگھ سمت ۱۹۸۷ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۳۱ء

یوم منگل وار مقرر کی جاتی ہے اگر مدعا علیہ تاریخ مذکورہ پر حاضر عدالت ہذا نہ ہوا۔ تو برخلاف اس کے کارروائی یکطرفہ ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

تحریر ۵ ماگھ سمت ۱۹۸۷

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ط بچوں کی طاقت بڑھاتے ہیں

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

بالکل مفت!

دلی کی ڈائرکٹری وغیرہ میں زندگی

یہ تمام عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں

منگا لیجئے منگا لیجئے! اس میں اور پورانی شاہی عمارتوں کا حال۔ بازاروں کی رونق اور چہل پہل کا بیان ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔ کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اصول حفظان صحت اور تمام امراض (جس میں پوشیدہ امراض بھی شامل ہیں) کا حال مکمل اور موثر طریقہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ صرف ایک پوسٹ کارڈ لکھکر جلد منگا لیجئے :

جو شہرت گذشتہ ۱۰ سال سے حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں! سرمہ اکسیر چشم۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ ککرے۔ ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۔ تین تولہ عہ۔ بارہ تولہ عہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸ الگ ہے :

حبوب مراد۔ راحت زندگی جوانی کی جان مقوی گولیاں ہیں جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں قیمت ہر گولی ۱۰ مہر ۳ ہر گولی عہ۔ اگر نی کہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸ الگ ہے :

مینجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نارائن

حوض قاضی نمبر ۱۳ دہلی

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پورانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ :

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر :

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ اور طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی :

براہمی بوٹی ۱۰ سیر — دنت منجن ۳ فی شیشی

ست سلاجیت ۲ تولہ — سوچی پتر مفت!

پتہ :- گوروکل کانگڑی پوسٹ کنکھل ہردوار

اصل پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھکر خریدئیے!

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

دراکشاسو

ایام سردی میں خاص کر استعمال کرنے کی چیز ہے۔ خوش ذائقہ۔ سب سے بہترین اور جسم میں خون اور گوشت بڑھاتا ہے۔ سردی کھانسی اور جریان کو نیست و نابود کرتا ہے۔ جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ قبض دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے۔ علالت کے بعد و بچہ پیدا ہونے کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ جسم میں قوت اور چہرے پر رونق افزائی کرتا ہے۔ ضعیفی میں ہونے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے :

قیمت فی بوتل کلاں دو روپے۔ خورد ایک روپیہ

محصول بوتل کلاں ۱۲ خورد ۱۰ :

ایک بوتل سے زیادہ منگوانے پر نزدیک کے ریلوے سٹیشن کا نام تحریر فرمائیے گا :

ہر جگہ ادویات فروشوں سے ملیگا

پتہ :- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نمبر ایل ۴۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तो … आर्यम्

THE LAHO… PRAKASH

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر

کرشن بی اے

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر ۶ روپے
فی پرچہ ۱

جلد ۲۷ نمبر ۶

اتوار ۱۹۸۷ - مطابق ۸ فروری ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۶ -

SUNDAY 8 FEB 1931

ویدامرت

پورن آیو کی پرارتھنا

ये के च ज्मा महिनो अहिमाया दिवो जज्ञिरे अपां सधस्थे॥ ते अस्मभ्य-मिषये विश्वमायुः क्षप उस्रा वरि वस्यन्तु देवाः॥ ऋग् ६।५२।१५॥

"جو کوئی بڑے سامرتھ یکت دیو دیولوک میں - انترکش میں - اور پرتھوی پر پرگٹ ہوتے ہیں - وہ سب دیو ہمارے اشٹ پدارتھ ہمیں دینے کے لئے ہم سب کو راتری اور دن مل کر ہونیوالی پورن آیو ہمیں دیویں"

ویدیہ گن دھارن کرنے والے کو دیو کہا گیا ہے۔ جڑ مہ چیتن تمام پدارتھ جن میں دویہ گن ہیں۔ دیو کہلاتے ہیں۔ دیو دیولوک میں بھی۔ انترکش میں بھی۔ اور پرتھوی پر بھی ہیں۔ سوریہ چندر نکشتر آدی دیولوک کے دیو ہیں۔ میگھ۔ بجلی آدی انترکش کے دیو اور بنسپتی آدی پرتھوی کے دیو ہیں۔ ان تمام دیووں کا سمبندھ ہمارے جیونوں سے ہے۔ دیو انوکول ہونے سے ہمارا جیون بڑھتا ہے۔ اور ان کے پرتی کول ہونے سے جیون گھٹتا ہے۔ منشوں کا جیون ہی نہیں۔ انیہ پرانیوں اور برکش بنسپتی آدی کے جیون بھی دیویوں کی بدولت ہیں۔ اداہرن ارتھ دیولوک کے دیوتا سوریہ کا سمبندھ سیدھے طور پر ہمارے جیونوں سے ہے۔ سوریہ کی گرمی اور روشنی ہی ہے۔ جس سے پرانیوں کے جیون بنے رہتے ہیں۔ اور بنسپتیوں کی جیون بڑھی ہوتی ہے۔ یدی سوریہ دیو کی گرمی اور روشنی سے ہم محروم ہو جائیں۔ تو صحت کا سنپورنا ناش ہو کر جیون کا خاتمہ ہو جائے۔ بنسپتیوں کی حالت میں عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ان کا جیون جل سے ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ پرنتو سوریہ کے بنا جل جیون بڑھی میں اسمرتھ رہتا ہے۔ ہند دگرانوں میں زراعتوں کے دنوں میں سبزیاں گھروں میں کھیتی بویا کرتی ہیں۔ وہ اسے روزانہ پانی دیتی ہیں۔ لیکن چونکہ مکان کے اندر اس کھیتی کو سورج کی روشنی نہیں پہنچتی۔ اس لئے اس کھیتی کا رنگ کبھی سبز نہیں ہوتا۔ پیلا ہوتا ہے۔ جو پودوں کے لئے موت کی نشانی ہے۔ مزدوروں کے لئے مزدور لیڈروں کی طرف سے اچھے کوارٹروں کی مانگ اسی لئے ہے۔ کہ انہیں سورج کی روشنی کافی مقدار میں حاصل ہو سکے۔ تنگ اور تاریک کوٹھڑیوں میں رہنے کے کارن مزدوروں کی صحت خراب ہو کر ان میں اوسط اموات خطرناک طور پر بڑھ جاتی ہے۔ دیولوک کی طرح انترکش کے دیوتا میگھ آدی ہیں۔ میگھ جل ورشاتے ہیں۔ تو وہ ہمارے جیون کا آدھار بنتا ہے۔ سمے پر ورشا نہ ہونے سے سنسار میں ہاہاکار پیدا ہو جاتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ورشا کے بنا برکش۔ بنسپتی۔ پشو پکشی آدی کا جیون خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ سورج کی تپش میگھ پیدا کرتی ہے۔ میگھ جل برساتے ہیں۔ اور جل سے پرتھوی پر بنسپتی آدی پیدا ہوتا ہے۔ جو پرتھوی کے دیوتا ہیں۔ انہی بنسپتی آدی سے منش کا شریر بنتا بڑھتا ہے۔ بنسپتی نہ ہوں۔ پرانیوں کو کھانے کے لئے کچھ نہ ملے۔ تو جیون نہیں رہ سکتا۔

پس دیولوک انترکش اور پرتھوی کے دیو ہماری جیون بڑھی کا کارن ہیں۔ وید نے بتایا۔ کہ منش پورن آیو کو پراپت ہونا چاہے۔ تو ان دیووں کی سہائتا اور ان دیووں کے مہا دیو پرماتما کی کرپا سے ہی ہو سکتا ہے۔ ان دیووں کی سہائتا پراپت کرنے کے لئے منش کو ایسے کرم کرنے چاہئیں۔ جن سے یہ پرسن ہوں۔ اور پرسن ہو کر سمے انوکول ہماری سہائتا کریں۔ وید نے منش کی آیو سو ورش بتائی۔ اس آیو کو پانا منش کے اپنے اختیار میں ہے۔ اگر وہ ایسے کرم کرتا ہے۔ جو آیو گھٹانے والے نہ ہوں۔ تو آیو بڑھے گی۔ اگر ایسے کام کریگا۔ جو آیو گھٹانے والے ہوں۔ تو گھٹے گی۔ بڑھ نہیں سکتی۔ وید نے بتایا۔ کہ پرانیوں کے شریر کے لئے بنسپتی آدی پدارتھوں کی ضرورت ہے۔ یہ اسی اوستھا میں پراپت روپ میں مل سکتے ہیں۔ جب سوچھ جل پوری ماترا میں اور سمے پر برسے۔ اس کے لئے یگیہ سادھن ہے۔ جو وایو سے اپوترتا کو دور بھی کرتا ہے اور برشٹی کا بھی سادھن بنتا ہے (ادھورا)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یوگیہ ور کی ضرورت!

ایک کھتری کل آئین یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو لقریباً پندرہ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔

ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ یا برسر روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

۵۸۹ ع

معرفت منیجر اخبار پرکاش لاہور

وروں کی ضرورت!

چند نوجوان ہندو ودھواؤں کے لئے نوجوان یوگیہ ہندو وروں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں جلد جوابی خط سے روانہ کریں:-

آنریری سکرٹری ودھوا آشرم
جالون - یو - پی

ماسٹروں کی فوراً ضرورت

ایک ایس - وی اور ایک ایف اے یا جے اے وی ماسٹر کی ضرورت ہے درخواست کے ہمراہ تنخواہ بھی درج کریں آریہ سماجی اور ودیشا شدہ ماسٹروں کو ترجیح دی جاوے گی۔

ڈاکٹر سوم ناتھ
منیجر اینگلو ویدک مڈل سکول۔
رامان منڈی

طاقت کا خزانہ شکتی کے لئے
مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے بے نظیر ہیں اور قبض کی شکایت دور کر کے دست صاف لاتی ہیں تمام کمزوری کو دور کرتی ہیں قیمت ۴۰ گولی عہ

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۰ گولی عہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:- پنڈت نارائن جی کیشو جی جام نگر (کاٹھیاواڑ)
برانچ:- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ بمبئی۔
لاہور ایجنٹ - راجہ رتن لال بھنڈاری اینڈ کو۔

بے روزگاروں کو مژدہ!

موجودہ وقت میں امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی تجارت پر موجودہ مندی کا کوئی اثر نہیں ہے۔ آپ سو مردانہ کوٹوں کی سیمپل گانٹھ امریکن پیکنگ ہوگی بلکہ کوالٹی نمبر (۱) بھی امریکہ کا لگی ہوگا۔ اب بھی اگر قیمت کے لالچ سے دھوکہ کھا دیں۔ تو ہمارا کیا قصور۔ قیمت صرف ۱۰۵ روپیہ۔ کرایہ ریل بذمہ کمپنی

ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن کے سوداگران نرخ طلب کریں

بزنس ہوم لمیٹڈ۔ فورٹ بمبئی

چار روپیہ بارہ آنہ میں اگھڑیاں اور یہ سب چیزیں

سب چیزیں اچھی خوبصورت مضبوط ساتھ ہی ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا بھی انعام

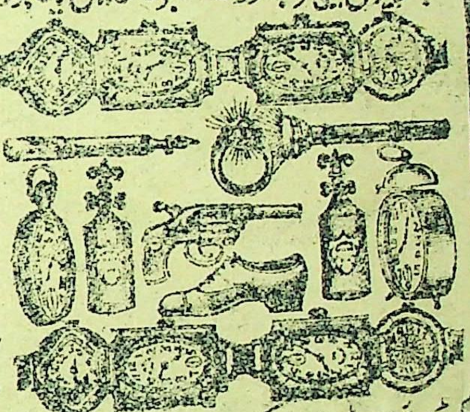

ساتھ ہی خوبصورت اور مضبوط ٹائم پیس راج۔ ایک بجلی کا لیمپ مع بیٹری ایک بڑھیا فاونٹین پین۔ ایک آٹومیٹک بیبی پستول۔ ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا۔ جس ناپ کا چاہیں۔ ہر آفت سے بچانے والی ایک معنی ہرن انگوٹھی۔ ایک ریلوے رنگ لیور ٹوائے پاکٹ واچ ۸ نمبر خوبصورت او بہ نظیر کی آراستہ رسٹ واچ۔ ایک اصلی ٹائم پیس جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنے (۴ ۱۲) ڈاک محصول علاوہ رہےگا۔

گریٹ سوئٹزرلینڈ واچ ایجنسی - بڑا بازار - کلکتہ

پانچسو روپیہ انعام

مہاتما کی بتائی حیرت انگیز گولیاں
اس بوٹی کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ جو سفید کوڑھ سفید داغ کسی دوائی سے آرام نہ ہوتا ہو۔ اس بوٹی کے استعمال سے دنوں میں آرام ہوتا ہے۔

بواسیر کی اکسیر دوائی۔ خونی یا بادی نئی ہو یا پرانی خواہ کیسی ہی بواسیر ہو۔ ایک بار کے استعمال سے جڑھ سے آرام کرنے کا اثر یہ بوٹی رکھتی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے دو کا چار روپیہ۔ بوٹیوں کا استعمال کر صحت حاصل کریں۔ یا بے فائدہ ثابت کر پانچ سو روپیہ انعام لیں۔

سدا نند ۳
پوسٹ کٹڑی سرائے گیا۔

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے وہ جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟ کیا آپ سدا جوان رہنا چاہتے ہیں؟ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزمائش کے لئے مفت منگوا دیکھو۔ اس کو حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے

کرم شیر کمپنی ۲۲ کالاڈھونگی
ضلع نینی تال

ورکیلئے کنیا کی ضرورت

ایک خوب صورت اعلیٰ صحت کے برہمن نوجوان کے لئے جس کی عمر ۲۶ سال ہے۔ برہمن جاتی کنیا کی ضرورت ہے ور بی اے پاس اور ۱۲۵ روپیہ ماہوار کی گورنمنٹ پوسٹ پر ملازم ہے - علاوہ ازیں بیس ہزار کی جائیداد کا مالک ہے۔ کنیا سوشیل خوب صورت اور پڑھی لکھی ہونی چاہیئے۔

عدد ۶۰
معرفت منیجر پرکاش لاہور

ادھیاپکہ کی ضرورت!

آریہ سماج ڈلہوزی کی کنیا پاٹھ شالہ کے لئے ایک یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے جو چھٹی جماعت تک سب مضمون پڑھا سکے۔ اگر کوئی ایڈیشنل ایسے ہوں جنکی دھرم شکشا ادھیاپکہ کا کام کر سکے۔ تو ان کو ترجیح دی جاوے گی۔ ایڈیشنل ماسٹر آریہ سماج میں کام کریں گے درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

عالکروست ہشرا دھیر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور

پانچسو روپیہ انعام

مہاتما کی بتائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی۔ تین دن میں پورا آرام۔

اگر آپ سینکڑوں حکیموں، ڈاکٹروں، ویدیوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:

اکھل کشور رام ۲۶ پوسٹ کٹڑی سرائے۔ گیا

YOUR EYE

کیا آپ کو کوئی تکلیف ہے؟ اگر ہے تو سیلرز ریڈیس ہنی کا استعمال کیجئے۔ یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ تریں تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے۔ تندرستوں کے لئے بھی مفید ہے تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے لٹریچر مفت - سمتھ اینڈ کیمبل - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

ریاست کشمیر میں آریوں سے بے انصافی

بھارت بھر میں جموں و کشمیر وہ ریاست ہے جس کے مہاراج نے اچھوتوں کے ادّھار کے لئے عملی کام کیا۔ ان کے لئے سکول کھول دیئے کنوئیں کھول دیئے۔ اُن کی تعلیم کا خاص انتظام کیا۔ اور حصول ملازمت میں اُن کے راستے میں جو رکاوٹیں تھیں۔ وہ دُور کیں۔ لیکن مہاراج کی غیر حاضری میں کیا ہو رہا ہے۔ کہ مردم شماری کے کارندے اُن لوگوں کو جو کب کے اپنی پہلی ذاتوں ڈُوم میگھ آدمی کو چھوڑ کر آریہ سماجی بن چکے۔ ڈُوم۔ میگھ ہی لکھتے جا رہے ہیں۔ ٹھیک تو کیا ریاست کے محکمہ مردم شماری کے ذمہ وار افسر بتا سکتے ہیں۔ کہ اگر کوئی میگھ مسلمان ہو جائے۔ تو وہ اسے میگھ لکھیں گے یا مسلمان۔ یقیناً جواب یہ ہوگا کہ اُسے مسلمان لکھا جائے گا۔ اگر ایک میگھ کو مسلمان ہونے پر میگھ نہیں لکھا جاتا۔ تو اُس کے آریہ ہو جانے پر اُسے میگھ کیسے لکھا جا سکتا ہے ریاست کے محکمہ مردم شماری نے آریوں کے متعلق جو بیان کردہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ نہ صرف آریوں کے ساتھ بے انصافی کی پالیسی ہے۔ بلکہ مہاراج کے اچھوت اُدھار کے یتنوں پر بھی پانی پھیرنے کی مترادف ہے ❊

...وال کے ہندوؤں پر مصیبت

ضلع راولپنڈی میں ...وال نام کا گوجر خان کے نزدیک ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس میں ...کے قریب ہندوؤں اور سکھوں اور ...کے قریب مسلمانوں کے گھر ہیں۔ یہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ورنیکلر مڈل سکول ہے۔ وہاں سے سخت جگر خراش خبر آئی ہے۔ کہ ...وال اور ارد گرد کے دیہات کے مسلمانوں نے وہاں کے ہندوؤں اور سکھوں پر حملہ کر دیا۔ اُن کی دوکانوں کو لوٹ لیا۔ آگ لگا کر جلا دیا۔ اور ایک سکھ پر کرم سنگھ ریٹائرڈ جمعدار پر کلہاڑیوں سے حملہ کیا اور اُس پر مٹی کا تیل ڈال کر اُسے زندہ جلا دیا۔ یہاں تک ہی نہیں۔ ایک سکھ کے گھر سے ایک حاملہ گائے لی۔ اور اُسے گوردوارہ کے ...سامنے ذبح کر دیا۔ ہندوؤں پر یہ مظالم ...وں توڑے گئے ہیں۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس اور ...راولپنڈی کے ہندو اور سکھ وفد کا بیان ہے ...مقامی ڈسٹرکٹ بورڈ میں مسلمان اُستاد ہیں انہوں نے ...خلاف تاندہ گائے کا گوشت پکایا۔ جس سے ...ہندو طلباء اور اُن کے والدین میں سخت ناراضگی ...جذبہ پیدا ہو گیا۔ ان اُستادوں کو ڈانٹا گیا ...انہوں نے ارد گرد کے دیہات سے مسلمانوں ...ہندوؤں کو سبق سکھانے کے لئے مدعو کیا۔

سنسار کی گتی

"پرکاش" کا خاص انک

رشی بودھ اُتسو ۱۵ فروری کو اور دیانند اُتسو ۲۰ فروری کو ہے۔ ان دونوں آریہ پرّبوں کے اپ لکش میں پرکاش کا ۱۵ فروری کا ایک سپیشل انک ہوگا۔ جس میں جگت گورو رشی دیانند اور دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے جیون اور کاریہ کے سمبندھ میں سب گیہ لیکھکوں کے لیکھ اور نامی شعراء کی نظمیں ہونگی ❊

ان دونوں پرّبوں کے سمبندھ میں یہ تحفہ اس قابل ہوگا کہ ہر ایک سماج ہر ان دونوں اُتسووں پر اس کے لیکھ اور نظمیں پڑھ کر سنائے جائیں۔ قیمت صرف ایک آنہ۔ بذریعہ ڈاک منگوانے کے ... فی پرچہ کے حساب سے قیمت آنی چاہئے ❊

جو آریہ سماجیں اکٹھے پرچے منگوانا چاہیں۔ وہ اپنے آرڈر معہ قیمت جلد بھیج دیں۔ قیمت ہر حالت میں پہلے آنی چاہئے۔

(مینجر پرکاش لاہور) ❊

معلوم ہوا ہے کہ تحقیق کا کام ایک مسلمان انسپکٹر کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور تا حال ۳۵ مسلمانوں کی گرفتاری کی خبر ہے ❊

رعایتی فنڈ میں۔ لالہ ایشور داس ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر پرانی محلّ لاہور نے "پرکاش" کے رعایتی فنڈ میں دس روپے دیئے ہیں۔ جو بھائی اس رعایت سے فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ وہ تین روپیہ کا منی آرڈر بھیج دیں۔ اُنہیں سال بھر تک پرکاش پہنچتا رہیگا چونکہ یہ رعایت صرف دس مستحق اصحاب کو دی جائے گی۔ اس لئے درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ وہ ما یوس ہونا پڑے گا یا درہے یہ امداد چونکہ اشاعت بڑھانے کے لئے ہے اس لئے نئے خریداروں کو ہی رعایت مل سکتی ہے پُرانے خریداروں کو نہیں ❊

ریلوے کو خسارہ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال نارتھ ویسٹرن ریلوے کو سات کروڑ روپیہ کا خسارہ رہا ہے۔ ڈیڑھ کروڑ روپیہ کراچی ڈویژن کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اس ڈویژن کے ریلوے افسران نے اس خسارہ کو پورا کرنے کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سٹاف میں دس فیصدی تخفیف کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ پر عمل کیا گیا۔ تو سات سو آدمی روزی سے محروم ہو جائیں گے ❊

پنڈت موتی لال کی صحت کے لئے دُعا

پنڈت موتی لال نہرو کی صحت کے لئے بڑے وسیع پیمانہ پر پرارتھنائیں کی جا رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں خواجہ حسن نظامی نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ انطار اور سحری کے مقبول اوقات میں پنڈت جی کی صحت کے لئے دُعا کیا کریں۔ خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے گھر میں۔ درگاہ میں اور اپنے نظام الاسلام سکول میں دعائیں کرانے کا بندوبست کیا ہے ❊

کانگریس کا صدر کون ہوگا؟

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس الہ آباد میں اپنے خاص اختیارات سے کام لے کر سردار پٹیل کو آئندہ کانگریس کا جو کراچی میں ہوگی پردھان مقرر کر دیا ہے۔ کانگریس کی تاریخوں کا تعین عنقریب کیا جائے گا ❊ جو غالباً ۱۵ سے ۱۸ اپریل ہونگی ❊

مجسٹریٹ کے نام حکم نامہ۔ مسٹر سبھاس چندر بوس میئر کلکتہ کارپوریشن کی سزا کے متعلق ہائیکورٹ کلکتہ نے عدالت ماتحت کے نام حکم نامہ جاری کیا ہے۔ کہ وجہ بیان کرے کہ کیوں نہ حکم سزا پر نظر ثانی کی جائے ❊

کرنل سمپسن کے قتل کا مقدمہ

کرنل سمپسن کے مقدمہ قتل میں سپیشل ٹریبونل علی پور کلکتہ نے دنیش گپتا ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ مجرم گردان کر سزائے موت کا حکم سُنایا ❊

قاضی کو سزا۔ وزارت انصاف افغانستان نے جانگل خان نامی ایک قاضی کو اس جرم میں چار ماہ قید کی سزا دی ہے۔ کہ اُس نے کسی مقدمہ میں شریعت کے خلاف فیصلہ دیا تھا ❊

مزدور گورنمنٹ جاری رہے گی۔

مسٹر میکڈانلڈ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ مزدور گورنمنٹ مستعفی نہ ہوگی۔ جب تک اُسے عدم اعتماد کے ووٹ پر شکست نہ ہو جائے۔ آپ نے پیش گوئی کی۔ کہ سال رواں میں کنسرویٹو انتخاب نہیں کرا سکتے ❊

ڈاک خانہ کے نئے ٹکٹ۔ نئی دہلی کی افتتاح کی یادگار میں محکمہ ڈاک خانہ نے جو نئے پوسٹل سٹیمپ بنائے ہیں۔ وہ اس طرح کے ہیں۔ ایک پیسہ کے ٹکٹ پر پُرانے قلعہ دو پیسے کے ٹکٹ پر وار میموریل۔ ایک آنے کے ٹکٹ پر کونسل ہاؤس۔ دو آنہ کے ٹکٹ پر وائسرائے ہاؤس۔ تین آنہ کے ٹکٹ پر سیکرٹریٹ۔ ایک روپیہ کے ٹکٹ پر ڈومینین ... کی تصاویر ہونگی۔ یہ نئے ٹکٹ ۹ فروری سے ڈاک خانوں میں فروخت ہونے شروع ہو جائیں گے ❊

گول میز کانفرنس ہندوستان میں

لارڈ ولنگڈن کے ہندوستان کی عنان حکومت ہاتھ میں لینے پر کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر بین اور اُن کے مشیر اُن سے گفت و شنید شروع کریں گے۔ جس کے بعد خیال ہے کہ اگر کانگریسی لیڈروں نے منظور کیا۔ تو دوسری گول میز کانفرنس ہندوستان میں ہوگی۔ جس میں کانگریسیوں کو بھی دعوت شمولیت دی جائیگی

مقدمہ سازش میرٹھ کا خرچ۔ اسمبلی میں سر جیمز کریرار نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ مقدمہ سازش میرٹھ پر ۱۹۳۰ء کے خاتمہ تک ۷ لاکھ ۳۲ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے ❊

پابندی ہٹائی گئی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کو زیر دفعہ ۱۴۴ پابند کیا گیا تھا۔ کہ وہ ضلع کیرا میں داخل نہ ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار کے خلاف یہ پابندی ہٹائی گئی ہے

کتنے ستیاگرہی سزایاب ہوئے۔

پنجاب گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یکم اپریل سے ۳۱ دسمبر تک جن لوگوں کے خلاف ستیاگرہ کے سلسلہ میں مقدمات چلائے گئے۔ اُن کی تعداد ۲۹۸۰ ہے۔ جن میں سے ۲۷۰۵ کو سزائیں ہوئیں۔ یا اُن سے ضمانتیں طلب کی گئیں ❊

سول میرج بل مسترد ہو گیا۔ سر ہری سنگھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گورڈن نے اسمبلی میں دوبارہ سول میرج بل پیش کیا جو ایک بار پہلے مسترد کیا جا چکا ہے۔ لیکن ہاؤس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ ممبر قانون نے کہا۔ کہ اس بل کو کوئی فرقہ پسند نہیں کرتا۔ یہ ہندو مسلم سوسائٹی کی بنیادوں کو تباہ کر دے گا۔ ڈاکٹر گوڑ اُسے واپس لینا چاہتے تھے۔ لیکن ہاؤس نے اُسے بھاری کثرت رائے سے مسترد کر دیا ؛

ویریندر کا مقدمہ۔ گورنر کے قتل کی سازش کے سلسلہ میں جو مقدمہ مقامی پولیس کی طرف سے چلایا گیا تھا۔ اُس میں مہاشہ ویریندر کے علاوہ پانچ اور ملزم تھے۔ یہ مقدمہ ان سب کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۷ اور ۱۲۰ اب تعزیرات ہند چلایا گیا تھا۔ ۳۰ جنوری کو پولیس نے تین ملزمان مہاشہ ویریندر احسان الٰہی۔ اور لکھمی چند کے خلاف تو مقدمہ واپس لے لیا۔ اور مہاشہ رنبیر سنگھ بی اے۔ درگا داس اور چمن لال کے خلاف سماعت جاری ہے ؛

زنتشی بہنوں کو سزا۔ (لاہور ۴ فروری) مسز پیتی جنگ کماری زنتشی یشپا زنتشی۔ منوہنی زنتشی وغیرہ پر ہڑتال کرانے کے الزام میں جو مقدمہ زیر دفعہ ۷ چل رہا تھا۔ اس میں انہیں ایک ایک سال قید محض کی سزا اور اے کلاس دی گئی ہے ؛

پنڈت موتی لال کی صحت

(الہ آباد ۴ فروری) رات در آرام سے گزری۔ طاقت قائم ہے۔ سانس لینے میں مشکل قدرے تکلیف کا موجب بن رہی ہے۔ پنڈت جی کو ایکس رے کے علاج کے لئے لکھنؤ لے جایا گیا ہے مہاتما گاندھی بھی ہمراہ گئے ہیں ؛

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس الہ آباد میں ہوگا

پنڈت موتی لال نہرو کی بیماری کی وجہ سے مہاتما گاندھی بمبئی نہ جا سکیں گے۔ انہوں نے مسٹر سپیرو اور مسٹر جیکر کو تار دیا ہے۔ کہ وہ سیدھے الہ آباد آ جائیں ؛

عدم ادائیگی ٹیکس کے سلسلہ میں

(دہلی ۴ فروری) اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ تحریک عدم ادائیگی ٹیکس کے سلسلہ میں گزشتہ سال بیس ہزار آدمی سزایاب ہوئے ؛

دُنیا میں متمول ترین آدمی۔

نیو یارک کے مسٹر ہنری پلنسی کا انتقال حال ہی میں ہوا ہے۔ وہ دُنیا کا متمول ترین آدمی تھا۔ وہ اپنے پیچھے ۴ ۵ کروڑ پونڈ چھوڑ مرا ہے۔ اسٹار دیہ آج تک کوئی آدمی نہیں چھوڑ مرا ؛

سوویٹ روس کی تعلیمی سرگرمیاں

ڈاکٹر ٹیگور نے ایک انٹرویو میں روس کی سوویٹ گورنمنٹ کی تعلیمی سرگرمیوں کے متعلق فرمایا۔ کہ نہ صرف یورو پین لوگوں بلکہ ایشیا کی خانہ بدوش قوموں میں بھی جو اب تک جہالت اور گمنامی کی زندگی بسر کرتی رہی ہیں۔ تعلیم کو عام کرنے کے سوویٹ روس کے نظام نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے ؛

وزیر جنگ افغانستان مستعفی ہوگیا

احمد شاہ بانی لیڈر کے گولی سے اڑائے جانے کے خلاف بطور پروٹسٹ حضرت بشیر آغا وزیر جنگ افغانستان نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ جو منظور کر لیا گیا۔ لیکن ہدایت ہوئی کہ وہ اپنے گھر پر ہی رہے۔ جسے ایک طرح کی نظربندی کہا جا سکتا ہے ؛

مسٹر پنڈت رہا کر دیئے گئے۔

پنڈت موتی لال نہرو کے داماد مسٹر ایس آر پنڈت نیز مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے ؛

لالہ مدن موہن لال کو بی کلاس

لالہ مدن موہن لال بی اے ایل ایل بی ملتان کے ایک نہایت معزز اور بارسوخ سجن ہیں۔ آپ کا کئی تحریکوں سے تعلق رہا ہے۔ آریہ سماج ملتان کے آپ سالوں تک پردھان رہے۔ ہندو مسلم پنچایت کے بھی آپ پردھان تھے۔ اُن کی اس اعلیٰ پوزیشن کا خیال رکھکر مجسٹریٹ نے انہیں اے کلاس دی۔ اور لاہور سنٹرل جیل میں وہ تین ماہ اسی کلاس میں رہے۔ لیکن نہ معلوم کیوں انہیں بی کلاس میں تبدیل کر کے ملتان سنٹرل جیل میں بھیج دیا گیا ہے اگر اے کلاس کا کوئی مستحق ہو سکتا ہے۔ تو یقیناً لالہ مدن موہن لال جی کا شمار اُن میں ہے۔ اگر گورنمنٹ انہیں اے کلاس نہیں دے سکتی۔ تو نہ معلوم یہ کلاس کن کے لئے ہے؟

نیوزیلینڈ میں تباہ کن زلزلہ۔

خبر ہے کہ مشرقی جزیرہ میں زلزلہ سے سیکڑوں آدمی ہلاک ہو گئے۔ پتھر کی تمام عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ کئی مکان جل گئے۔ تیل کے تالابوں کو آگ لگ گئی۔ کئی لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں ؛

ملزمان مقدمہ سازش کی درخواست

جدید مقدمہ سازش کے ۲۶ ملزمان نے ہوم ممبر سے درخواست کی ہے۔ کہ ہمیں علیحدہ علیحدہ کوٹھڑیوں میں رکھا جاتا ہے۔ بیرکوں میں اکٹھا رکھا جائے عدالت میں ہماری روزانہ چار بار تلاشی ہوتی ہے اسے بند کیا جائے۔ دن میں ایک بار تلاشی کافی ہے۔ ہمیں اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کی اجازت دی جائے۔ ہمیں کم از کم عدالت میں اخبارات پڑھنے کی اجازت دی جائے ؛

نئے مقدمہ سازش کی سماعت۔

سپیشل ٹریبونل کے سامنے نئے مقدمہ سازش کی سماعت جاری ہے۔ سلطانی گواہ اندرپال کی شہادت ابھی روزانہ ہو رہی ہے۔ جو ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔ گواہ اندرپال نے اپنے بیان میں کئی اہم باتیں بیان کی ہیں۔ جن میں پولیس افسران کے خلاف بھی بہت کچھ کہا گیا ہے ؛

ٹرکی میں پھانسیاں۔

(قسطنطنیہ ۳ فروری) مذہبی پارٹی کی سازش میں حصہ لینے کے الزام میں ۲۸ درویش شیخ اور دیگر اشخاص کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ؛

مہاتما جی احمد آباد کب جائیں گے

سیٹھ رنچھوڑ لال سے تار کے جواب میں کہ آپ احمد آباد کب تشریف لائیں گے مہاتما جی نے انہیں ذیل کا تار دیا ہے ؛

"میرے احمد آباد آنے کا دن وہ ہے۔ جس دن سوراجیہ مل جائے گا" ؛

سوامی سوتنترانند جی کا مقدمہ

شری سوامی سوتنترانند جی کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ ب جو مقدمہ چل رہا ہے۔ گزشتہ پیشی پر اس میں کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ کیونکہ گواہ استغاثہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس حاضر نہ تھا۔ آئندہ تاریخ پیشی ۹ فروری مقرر ہوئی ہے ؛

ایران میں تعین عمر شادی کا قانون

ایران میں ۴۲ سال کی عمر کے بعد ہر ایک نوجوان کے لئے شادی کر لینے کے احکام صادر کئے گئے ہیں۔ لیکن کوئی شخص ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ گویا وہاں شاردا ایکٹ کی مقرر کردہ ۱۴ سالہ کے مقابلہ میں لڑکی کے لئے عمر شادی قانوناً ۱۶ سال مقرر کر دی گئی ہے جبکہ ان میں ہندی ہزہائی نس۔ جو

کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم ساردا ایکٹ کی اس لئے مخالفت کرتے ہیں۔ کہ اس سے مذہب میں مداخلت ہوتی ہے۔ کیا ایران کی اسلامی حکومت میں کوئی مولانا نہ رہ گیا تھا۔ جس کی بنا پر ایران گورنمنٹ کو قانون بنانے سے روکتا ؛

مسلم اخبارات کا کمینہ پن۔

کارپوریشن میں اس تجویز کی زبردست مخالفت کی گئی ہے کہ کسی سڑک کا نام محمد علی سڑک رکھا جائے۔ مسلم آؤٹ لک خوب مست بنایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ سوامی شردھانند کے نام پر شردھانند پارک کیوں بنایا گیا؟ حالانکہ وہ قوم پرست نہ تھے۔ فرقہ پرست تھے ؛

مسلم آؤٹ لک کا بھائی انقلاب اس سے بھی چار قدم آگے نکل گیا ہے۔ وہ اپنی تمیز کا اظہار یوں کرتا ہے :-

"مولانا محمد علی اور مسٹر شردھانند میں جہاں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ گویا رام راج تھا۔ مسٹر شردھانند نہایت چھوٹے درجہ کا آدمی تھا"!

سوامی شردھانند فرقہ پرست اور چھوٹے درجہ کا آدمی کیا اس لئے تھا۔ کہ ہندوستان کی سب سے بڑی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہونے کی مسلمانوں نے اُس سے درخواست کی تھی۔ کیا یہ درخواست اُن سے چھوٹے درجہ کا آدمی ہونے کی وجہ سے کی گئی تھی۔ بلکہ ہندوستان کا سب سے بڑا قوم پرست خدا پرست اور نیک آدمی ہونے کی وجہ سے ؛

مہاتما گاندھی کا خط وائسرائے کو

اسمبلی کا یقین کرنے کے لئے کہ دل میں تبدیلی آگئی ہے۔ مہاتما گاندھی نے وائسرائے کو خط لکھا ہے۔ جس میں ایک بات یہ ہے کہ پولیس کی طرف سے مختلف مقامات پر جو زیادتیاں کی گئی بیان کی جاتی ہیں۔ اُن میں سے کسی ۶ مقامات کو منتخب کر لیا جائے اور وہاں سرکاری طور پر پولیس کے بیان کردہ ... کی تحقیقات کی جائے ؛

مسٹر جناح انگلستان رہیں گے

مسٹر جناح نے اپنے بیان کے مطابق انگلستان رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ وہاں پریوی کونسل کے سامنے پریکٹس کریں گے۔ وہ انگلستان اس لئے رہنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں جو آئندہ سال انگلستان میں ہوگی۔ حصہ لے سکیں۔ انہیں پارلیمنٹ میں جگہ حاصل کرنے کی بھی اُمید ہے ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۲۷ ماگھ سمت ۱۹۸۷

رشی جنم اُتسو

رشی جنم اُتسو ۱۶ فروری سوموار کو نہیں ۱۵ فروری اتوار کے دن منایا جانا چاہیئے۔ کیونکہ شوراتری ۱۵ فروری کو ہی ہے ؛

آریہ سماج کے اتہاس میں یہ پرب نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اس کا سنبندھ آریہ سماج کے پرورتک کے رشی جیون کے آرمبھ سے ہے۔ آریہ سماج تب تک ہی آریہ سماج ہے جب تک وہ اپنے پرورتک دوارا پرتی پادت ویدک سدھانتوں پر عمل کرتا ہے۔ اور یہ اسی اوستھا میں ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج رشی جیون کو اپنی آنکھ آنکھوں کے سامنے رکھنے کے لئے رشی جیون سنبندھی پرو دن کو اُتسو سے منائے ؛

دیانند جنم اُتسو کا پرو ایسے پرو دوں میں سے یقیناً سب سے بڑا ہے۔ اس کو وہی اہمیت حاصل ہے۔ جو بھگوان کرشن کے جنم کے سنبندھ میں کرشن جنم اشٹمی اور بھگوان رام کے سنبندھ میں رام نومی کو پراپت ہے

اُتسو کا پروگرام

دیانند جنم اُتسو کا پروگرام ایسا ہونا چاہیئے جس کا نہ کیول دیکھنے والوں پر بلکہ خود آریہ سماجوں پر پربھاؤ ہو۔ پروگرام مقامی حالات کے مطابق آریہ سماجیں کسی قدر تبدیلی کے ساتھ بنا سکتی ہیں۔ پرنتو عام طور پر یہ اس قسم کا ہونا چاہیئے۔

سنکیرتن۔ پراتہ آریہ استری۔ پُرش بچے۔ اُتساہ سے سنکیرتن کریں۔ اور ایشور استتی پرارتھنا اُپاسنا کے بھجنوں کے اتیرکت رشی گُن گان کے بھجنوں سے جنتا کو اُتسو کی سوچنا دیں ؛

یگیہ۔ سنکیرتن کے پشچات سماج مندر میں برہد ہون یگیہ ہو۔ اور پرارتھنا اور یگیہ شیش کے نرتیرن کے پشچات پراتہ کی کارروائی سماپت ہو ؛

آریہ میلا۔ دوپہر کے بعد سماج مندر یا کسی کھلے موزوں میدان میں آریہ میلا لگایا جائے۔ جس میں آریہ استری پرش۔ بال کنیائیں اُتساہ پوروک شامل ہوں۔ بچوں نوجوانوں۔ نوجوانوں کی کھیلیں ہوں۔ استری پرشوں میں دھرم۔ ودیا اور رشی جیون پر وادِ تالاپ ہو۔ چھوٹے بچوں کی صحت کی نمائش ہو۔ اچھی صحت والوں کو انعام دیئے جائیں۔ اور بال بالکاؤں۔ نوجوانوں و نوجوانیوں کو کھیلوں کے انعامات دیئے جائیں۔ نوجوانوں کے کھیلوں کا پربندھ پرشوں اور نوجوانیوں کا استریوں کے ہاتھ میں ہو۔ انعامات میلا کمیٹی کی طرف سے دیئے جائیں ؛

تقسیم انعامات کے جلسہ میں رشی جیون پر مقامی اور باہر کے آریوں سے دیا کھیان ہوں۔ جو جنتا کے سامنے آدرش رشی جیون رکھ کر انہیں انوکرن کرنے کے لئے اتساہت کریں ؛

دیپ مالا۔ سائنکال آریوں کے گھروں، دوکانوں پر اور آریہ سماج مندر میں دیپ مالا ہو۔ اور دیپ مالا کے پشچات راتری کو ایک برہد سبھا میں رشی جیون پر دیا کھیان کرائے جائیں ؛

وید پرچار کے لئے دان۔ کون آریہ نہیں جانتا کہ رشی دیانند کے جیون کا آدرش وید پرچار تھا ؛ دیانند کا بھگت وہی ہے۔ جو رشی کے جیون آدرش وید پرچار کی تن من دھن سے سہائتا کرے اور رشی جنم اُتسو کے دن خاص طور پر اس کے لئے پریتن کرے۔ اس مقصد سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے چار آنہ ندھی کھول رکھی ہے۔ جس میں پرتیک آریہ نر ناری کو رشی اُتسو اور رشی جنم اُتسو کے دن صرف چار چار آنے کی رقم وید پرچار کے لئے دینی چاہئیے۔ اگر آریہ لوگ اس ندھی کی طرف دھیان دیں۔ تو اس چار چار آنے سے اتنی رقم آسکتی ہے کہ وید پرچار کے سارے بجٹ کو پورا کر سکتی ہے۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ اس ندھی بار بار کی اپیلوں اور یاد دہانیوں کے باوجود سال بھر میں دو ڈھائی ہزار روپیہ بمشکل آتا ہے۔ جو آریوں کی رشی بھگتی پر بڑا بدنما دھبہ ہے۔ اس رشی جنم اُتسو پر پرتیک آریہ نشچے کر چاہیئے کہ وید پرچار کے لئے دل کھول کر دان دے۔ لیکن اگر ادھک نہ دے سکے۔ تو چار چار آنے تو ہر ایک آریہ نر ناری ضرور دے ؛

اب ورنہ پھر نہیں

یہ ٹھیک ہے کہ مردم شماری کی آخری رات ۲۶ فروری ہے۔ لیکن وہ رات مذہب قوم یا زبان کے اندراج کے جھگڑوں کے لئے نہیں۔ صرف نئے آنے والوں کے نام فہرست میں ایزاد کرنے اور پہلے کے درج ہوئے لوگوں میں سے اگر کوئی موجود نہ ہو۔ تو اس کا نام خارج کرنے کے لئے ہے۔ جہاں تک مردم شماری کے کاغذات کے اندراج کا تعلق ہے۔ وہ ۲۶ فروری سے پہلے ہو چکیں گے۔ اور جن کا دھرم۔ جاتی۔ زبان وغیرہ اُن کی مرضی کے خلاف درج ہو جائیں گے۔ اُن کی درستی مشکل ہوگی ؛

یہ ٹھیک ہے۔ کہ محکمہ مردم شماری نے مناسب ہدایات شمار کنندگان کے نام جاری کر دی ہیں۔ جن پر اگر عمل ہو۔ تو آریہ سماج کو کوئی شکایت باقی نہیں رہتی۔ لیکن ہدایات کا جاری ہونا ایک بات ہے۔ اور اُن پر عمل ہونا دوسری ؛

مردم شماری کے متعلق آریوں کی صحیح تعداد جاننے کے لئے جہاں تک افسران مردم شماری کا تعلق تھا۔ انہوں نے مناسب ہدایات جاری کر کے پورا کر دیا۔ اب اِن ہدایات پر عمل کرانے کا فرض آریوں کا ہے۔ اور آریوں کی صحیح تعداد کا معلوم ہونا آریوں کے کرتویہ پالن پر منحصر ہے۔ لیکن اس کرتویہ پالن کا موقع ہے۔ تو اب ہی ہے جبکہ مردم شماری کا کام زور شور سے جاری ہے۔ اور پھر دس سال تک نہیں ہوگا ؛

مردم شماری کے سنبندھ میں شمار کنندے جس طرح کام کر رہے ہیں۔ اس سے تو آریوں کے ساودھان ہونے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ دیہات کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ خاص لاہور میں یہ حالت ہے۔ کہ بعض گھروں کی مردم شماری ہو چکی ہے۔ لیکن گھر والوں کو اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ جب یہ حالت ہے تو اپنی مرضی کے مطابق مذہب۔ جاتی اور زبان کیسے لکھائی جا سکتی ہے ؛

لیکن اس میں شمار کنندوں کا اتنا قصور نہیں۔ یہ کام انہیں اپنی ڈیوٹی کے علاوہ سر انجام دینا پڑتا ہے۔ اس لئے جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوتے ہیں۔ تو مردم شماری کی کتابیں پکڑ کر اپنے حلقہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ گھر والوں کو اطلاع نہیں ہوتی۔ کہ فلاں وقت شمار کنندہ مردم شماری کے لئے آئے گا۔ اس لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ گھر پر موجود ہوں۔ اور اُن کی عدم موجودگی میں شمار کنندے کے لئے بھی مشکل ہے۔ کہ وہ کام کل پر ملتوی کرے۔ اس لئے اُسے جو بھی محلہ کا آدمی مل جائے۔ اُس سے دریافت کر خانہ پوری کرنی پڑتی ہے ؛ اور جن کا وہ اندراج کرتا ہے۔ اُن کے ناموں سے اُن کے مذہب و قومیت کا اندازہ لگا کر لکھ دیتا ہے اس سے ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں کی تعداد میں تو چنداں فرق نہیں پڑتا البتہ آریوں کے صحیح اندراج میں سخت مشکل کا سامنا ہے ؛

یہ تو وہ حالت ہے۔ جس میں مخالف پروپیگنڈا کا چنداں دخل نہیں۔ لیکن اس سے زیادہ ضرر رساں حالت وہ ہے۔ جس کے اسلامی پروپیگنڈا سے پیدا ہونے کا بھاری امکان ہے۔ مسلمانوں کو حق ہے۔ کہ وہ اپنی صحیح تعداد کے اندراج کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ لیکن انہوں نے اصل صورتِ حالات کو بدل دینے کے لئے پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے۔ جس کی ایک دو مثالیں آریوں کے کان کھولنے کے لئے کافی ہونگی ؛

'العدل' مسلمانوں کا مذہبی پرچہ ہے اُسے سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ باوجود اس کے وہ مسلمانوں کو مردم شماری کے معاملہ میں جس قسم کی ہدایات دے رہا ہے۔ اُن کا اندازہ ذیل کے الفاظ سے لگانا مشکل نہیں۔ 'العدل' ۲۹ جنوری لکھتا ہے :-

بعض حلقوں میں غیر مسلم لوگ در پردہ اس کوشش میں ہیں۔ کہ اپنی تعداد زیادہ بتانے

آریہ ہوٹل لاہور نزد ہسپتال مندر، شنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام ہے کمرے ہوادار، بجلی کی روشنی، ٹکٹ گھر، ڈاکخانہ، اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے آزمائش شرط

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے لئے اپنے گھر کے لوگوں کی صحیح تعداد سے زیادہ لکھوائیں۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو سکے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں مسلمان پنجاب میں ۵۶ نیصدی کی بجائے ۶۶ فیصدی نہ ہو جائیں اس کے جواب میں ایسا تو نہیں کرنا چاہئے۔ کہ وہ اپنی تعداد اصل سے دوگنی یا سہ گنی لکھائیں ...."

"العدل" کے یہ الفاظ اس کا منہ بولتا بول کر بتا رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی تعداد کو ۵۶ سے ۶۶ فیصدی تک پہنچانا چاہتا ہے اور اس مقصد کے حصول کا طریقہ بھی اس نے ایک طرح سے بتا دیا۔ کہ یہ اصل سے دوگنی سہ گنی تعداد لکھا کر پورا کیا جائے۔

لیکن "العدل" کی ہدایات کا خاتمہ اسی پر نہیں ہوتا۔ اس کی اس سے بھی صاف ایک اور ہدایت مسلمانوں کے نام ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"ہندو اور سکھوں کا پنجاب میں مطلب یہ ہے۔ کہ جب پنجاب کی نسبت معلوم ہو جائے۔ کہ وہاں پنجابی زبان بولنے والے لوگ زیادہ ہیں۔ تو پنجاب سے اردو بالکل معدوم کر دی جائے اور اس کی جگہ عدالتوں میں پنجابی گورمکھی رائج کر دی جائے۔ اسباب کی روک تھام کے لئے پنجاب کے ہر مسلمان کا فرض عین ہے کہ وہ مردم شماری کے کارندوں کو اپنی اور اپنے عیال کی نسبت خاص طور پر یہ لکھوا دے کہ اس کی زبان پنجابی نہیں اردو ہے۔ کیونکہ زبان اردو ایک طرح سے مسلمانوں کی مادری زبان ہو چکی ہے۔ اور ایسے بھی پنجاب کے ہر گھر میں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے"۔

اس اقتباس کا ایک ایک لفظ "العدل" کی اسلامی ذہنیت کو ظاہر کر رہا ہے۔ چنانچہ اس ذہنیت کے زیر اثر "العدل" کو صریح غلط بیانی سے بھی دریغ نہیں۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ اس معاملہ میں اس نے اپنے قادیانی دوستوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

"العدل" نے دو باتیں کہی ہیں:-

(۱) زبان اردو مسلمانوں کی مادری زبان ہو چکی ہے:-

(۲) پنجاب کے ہر گھر میں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

کیا کوئی حق پسند شخص مسلمانوں میں بھی ہے۔ جو "العدل" کے مولانا کے ان دعاوی کی تائید میں ہاتھ اٹھانے کا حوصلہ کر سکے۔ پنجاب میں مسلمانوں کی مادری زبان اردو ہونا اور پنجاب کے ہر گھر میں اردو کا بولا جانا ایسا جھوٹ ہے۔ جو اردو مت عقیدت کے جوش میں "العدل" ہی بول سکتا ہے۔ اگر "العدل" کا ایڈیٹر یوپی کا باشندہ نہیں پنجابی ہے۔ تو ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے اپنے گھر والوں کی زبان بھی اردو نہیں پنجابی ہے۔ اور اس کے اپنے گھر میں بھی اردو نہیں بولی جاتی پنجابی ہی بولی جاتی ہوگی۔ لیکن "العدل" کو اس قدر غلط بیانی کی ضرورت کیوں ہوئی۔ صرف اس لئے کہ مردم شماری میں اردو جاننے والوں کی تعداد زیادہ لکھی جائے۔ اور اسے اصل سے دوگنی سہ گنی تعداد لکھانے کا ذکر اشارتاً کیوں کرنا پڑا۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی تعداد ۵۶ سے ۶۶ فیصدی ہو جائے۔

یہ تو ہے مذہبی مسلمانوں کی حقیقت۔ ان کے مقابلے پر سیاسی خیال کے مسلمان جو کچھ کریں۔ وہ کم ہے۔

ان حالات میں اگر آریہ سماجی خاموش بیٹھے رہے۔ اور انہوں نے ایک دن بھی کھو دیا تو اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ نہ صرف یہ کہ آریوں کی صحیح تعداد نہ لکھی جائے گی۔ بلکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کی تعداد بھی بہت کم ہو جائے گی۔

اس لئے آریہ سماجی مردم شماری کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں:-

(۱) شمار کنندوں کے ساتھ سایہ کی طرح رہنا چاہئے۔ اور صحیح اندراجات میں ان کو پوری پوری مدد دینی چاہئے۔

(۲) جو شمار کنندے کسی پروپگنڈا سے متاثر صحیح اندراجات کرنے میں پس و پیش کریں۔ ان کا معاملہ فوراً افسر متعلقہ اور آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور کے محکمہ مردم شماری کے ادھشٹاتا اور مقامی آریہ سماج کے نوٹس میں لانا چاہئے۔

(۳) جو ہدایات آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماجوں کے نام اور افسران مردم شماری نے شمار کنندوں کے نام جاری کی ہیں۔ ان پر ٹھیک معنوں میں عملدرآمد کرانا چاہئے۔ آریہ سماجی یاد رکھیں۔ کہ اگر وہ اس موقعہ پر چوک جائیں گے۔ تو پھر کچھ نہ بنیگا۔

آریہ دھرم شالہ کے لئے

گورودت بھون لاہور میں آریہ دھرم شالہ کے لئے دھن اکٹھا کرنے کے لئے مہاشہ دیوناتھ نرنکنک سبھا دورہ پر ہیں۔ جن سماجوں میں وہ جائیں۔ آریہ سماجیں دھرم شالہ کے لئے دھن انہیں ادشیہ اکٹھا کر دیں۔ تاکہ آگامی اُتسو تک دھرم شالہ کا کام شروع ہو جائے۔

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ

جہاں تک آریہ سماج کی سیوا کا تعلق ہے میں ان دنوں پنشن پر ہوں۔ پچھلے کئی ماہ سے سوائے اس کے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج لاہور کی انترنگ سبھاؤں کے اجلاسوں میں شامل ہو جاؤں اور کوئی کام نہیں کر سکا۔ عام طور پر میں اکتوبر سے آریہ سماج کے اتسووں میں شامل ہونا شروع کرتا ہوں۔ اس اکتوبر میں نہ صرف میں خود بیمار ہو گیا۔ اور تین ہفتے تک بستر علالت پر لیٹا رہا۔ بلکہ کئی خانگی مشکلات اس قسم کی پیدا ہو گئیں۔ کہ میں آریہ سماج کی سیوا میں لگ نہ سکا۔ یہ مشکلات اب دن بدن دور ہو رہی ہیں۔ پرماتما کریں گے۔ کہ میں جلد اپنے تئیں آریہ سماج کی سیوا کے قابل پاؤنگا۔

آریہ سماجوں کے جلسوں پر جانا تو ان دنوں بند ہے۔ لیکن آریہ سماج دہلی کے سالانہ جلسہ میں شریک نہ ہونا میرے لئے مشکل تھا۔ پچھلے دس گیارہ سال سے میں ایک بھی جلسہ میں غیر حاضر نہیں ہوا۔ اگر کوئی تامل تھا۔ تو وہ اس وقت جاتا رہا۔ جب میرے بزرگوار بھائی لالہ شرنپت جی نے مجھے حکم دیا۔ کہ میرا شامل ہونا ضروری ہے۔

جلسہ کے متعلق میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ یہ ویسا ہی کامیاب تھا۔ کہ جیسا کہ پچھلے جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ نگر کیرتن میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ نہایت کامیاب رہا۔ اور میں سمجھ سکتا ہوں۔ کہ ضرور کامیاب رہا ہوگا۔ جبکہ آریہ سماج کے کئی پرسدھ بھجنیک وہاں موجود تھے۔ ٹھاکر نتھا سنگھ۔ مہاشہ ڈوری لال۔ مہاشہ سنت رام۔ مہاشہ بہاری لال۔ مہاشہ بریمی۔ مہاشہ گیان اپندر اور کئی اور جن کے نام مجھے معلوم نہیں۔ وہاں موجود تھے۔

ودوانوں میں شری نارائن سوامی جی۔ شری سوامی ستیانند جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری سوامی برہمانند جی۔ پروفیسر رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما۔ پروفیسر تارا چند گاجرا اور مہاشہ گوپال جی کے اُپدیش اور دیاکھیان ہوتے۔ حاضرین کی تعداد میں کوئی کمی نہ تھی۔ بعد دوپہر اجلاسات کو خوب حاضری رہتی تھی۔ اتوار کی دوپہر کو حسب معمول میرا دیاکھیان ہوا جو آریہ تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کے لئے اپیل تھی۔ اس پر پچھلے سالوں کی طرح اڑھائی تین ہزار جمع ہوا۔ آریہ پرتشٹھ پرشن کریں گے۔ کہ آریہ سماج دہلی کے حلقہ جس کا سالانہ بجٹ ایک لاکھ روپیہ ہوتا ہے اڑھائی تین ہزار جمع ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج دہلی میں یہ رواج ہے کہ وہ آریہ سماج لاہور کی طرح ایک بار چندہ جمع نہیں کرتے۔ بلکہ ہر ایک انسٹی ٹیوشن کے سالانہ جلسہ پر علیحدہ علیحدہ جمع کرتے ہیں۔ سالانہ جلسہ پر صرف جلسہ کے اخراجات اور وید پرچار فنڈ کے لئے چندہ جمع ہوتا ہے۔

جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ دیاکھیان۔ اس کے لئے ادھیکاری وداہائی کے پاتر ہیں۔ میں سوموار کو واپس آ گیا۔ لیکن جلسہ ابھی باقی تھا۔ شاستراتھ۔ سروِدھرم سمیلن۔ کوی سمیلن۔ وغیرہ کئی سمیلن ابھی ہونے تھے۔

آرین کانگرس کا دوسرا اجلاس

آریہ سماج کے جلسہ کے ساتھ ہی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس تھا۔ اس میں شری نارائن سوامی جی۔ پروفیسر رام دیو جی۔ بابو مسدہرام جی سوامی آنند بھکشو جی۔ لالہ نارائن دت جی۔ لالہ گیان چند جی۔ سوامی برہمانند جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ بابو گھاسی رام جی۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی شاستری۔ رائے صاحب گنگا رام۔ پروفیسر تارا چند گاجرا اور میں شامل تھے۔ آریہ سماج بہاری پور بریلی نے سبھا کو لکھا تھا کہ اس کی اردھ شتابدی آگامی دیپ مالا پر ہوگی۔ اسے اجازت دی جائے۔ کہ اسی موقعہ پر آرین کانگرس کا دوسرا اجلاس کیا جائے۔ سبھا نے یہ اجازت دے دی۔ اس لئے آگامی دیپ مالا پر آرین کانگرس کا دوسرا اجلاس نہایت دھوم دھام سے ہوگا۔

اُپ نیموں کا سنشودھن

اس سبھا کے سامنے ایک آوشیک کاریہ تھا۔ وہ ہے آریہ سماج کے اُپ نیموں کا سنشودھن سبھا کچھ عرصہ سے اس کام میں لگی ہوئی ہے تمام پرانتک سبھاؤں کی طرف سے ترمیمیں آ چکی ہیں۔ اس پر سبھا نے اپنی ایک اُپ سبھا بنائی جس نے اپنی رپورٹ دے دی ہے۔ انترنگ سبھا اس دن صرف ایک ہی اُپ نیم پر وچار کر سکی۔ یہ کام بہت بڑا ہے۔ غالباً اگلی ہولیوں میں سارودیشک سبھا کا وارشک سادھارن ادھیویشن ہوگا۔ اس کے ساتھ انترنگ سبھا کا اجلاس دو دن ہوگا

انوکھی مساوات

نئی روشنی کے مسلمانوں میں یہ نئی رٹ شروع ہوئی ہے کہ اسلام ہی ہے۔ جو عورت کو مرد کے برابر پوری مساوات کا حق دیتا ہے۔ ایک ہندو دوست کو جو سوجھی۔ تو اس انوکھی مساوات کا امتحان کرنے کے لئے اس نے سوال کر دیا کہ کیا ایک مسلم عورت کو غیر مسلم کے ساتھ شادی کرنے کا حق حاصل ہے؟ اگر مسلم مردوں کو غیر مسلم عورتوں سے شادی کرنے کا حق نہ ہوتا۔ تو ہمارے معاصر لائٹ کے لئے اس سائل کو مخلصی مشکل نہ تھی۔ وہ کہہ دیتا کہ نہ مرد کو اجازت ہے۔ نہ عورت کو۔ گویا دونوں برابر ہیں۔ لیکن شامت یہ ہے کہ اسلام مسلم مردوں کو تو غیر مسلم عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن مسلم عورتوں کو غیر مسلم مردوں سے نہیں۔ اس لئے اس سوال کے جواب میں لائٹ کے لئے بڑی مشکل تھی جسے اس نے احمدی لفاظی کی امداد سے یوں حل کرنے کی کوشش کی ہے:-

"یہ خصوصیت اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس میں عورت کو مرد کے برابر مساوات حاصل ہے ...."

لیکن سائل نے بھی تو اسی مساوات کی بنا پر سوال کیا ہے۔ جبکہ ایک مسلم گھر کی چھت کے نیچے رہتے ہوئے مسلم مرد اور عورت کو پوری مساوات حاصل ہے۔ اور اسی چھت کے نیچے بیٹھ کر مسلم مرد غیر مسلم عورت سے شادی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ تو مسلم عورت کو اسی طرح جس میں مسلم مرد نے فیصلہ کیا۔ غیر مسلم مرد سے شادی کا حق کیوں نہیں؟

کیسی انوکھی اور عجب کی مساوات ہے۔ کہ جو حق مسلم مرد کو دیا گیا ہے۔ اسی سے مسلم عورت کو محروم رکھا گیا ہے۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں۔

مہا سبھا کے پرستاؤ

سناتن دھرم مہا سبھا کا تریبنی کے تٹ پر گزشتہ دنوں جو سمیلن ہوا۔ اس میں شراب اور ہر قسم کے مادک پدارتھوں کے خلاف پرستاؤ پاس کیا گیا ہے۔ مہا سبھا کا یہ پرستاؤ ایسا ہے جس کا پرتیک سناتن دھرمی کو مان کرنا چاہئے۔ پر تو جب تک ہمارا ایک سمت میں دیوی دیوتاؤں کے لئے شراب اور مانس کے بھوگ کا ودھان موجود ہے۔ مہا سبھا کا پرستاؤ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ سناتن دھرم مہا سبھا کو پتہ ہے کہ بعض پستکوں کو بعض سنسکرت میں لکھا ہونے کے کارن دھارمک کا نام دے دیا گیا ہے اُن کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی بنائے۔ جو دھرم کے نام پر ادھرم کی شکشا دینے والی پستکوں کو دھارمک پستکوں کی فہرست سے خارج کرنے کی سفارش کرے۔ اور اس طرح جو اویدک سمبھاشنا سناتن دھرم کے نام پر پرچلت کر دیے گئے ہیں۔ ان کا کھنڈن پرتو ہمنی شراب اور دوسرے مادک پدارتھوں کے سیون سے منع کرنا کیا جاتا ہے لیکن جب مانس دیگا کا۔ شراب چیڑھو کا۔ اور بھنگ یا دیوتا بھوگ ہو۔ تو مہا سبھا ان دیوتاؤں کے پجاریوں کو ان کے استعمال سے کیسے روک سکتی ہے؟

انقلاب کی بازاری تہذیب

لاہور میں مستورات کی کانفرنس ہوا جس میں مسلم خواتین بھی شامل تھیں۔ پردہ اور کثرت ازدواج کے خلاف رزولیوشن پاس ہوا۔ اسلام کے وکیل "انقلاب" کی بازاری تہذیب کو ننگے روپ میں ظاہر ہونا پڑا اس اسلامی جریدہ نے پردہ اور کثرت ازدواج کے خلاف رائے دینے والی مسلم خواتین کے خلاف اپنے کالم وقف کر دیئے۔ مسلم خواتین نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ جس کا ذکر "انقلاب" نے یوں کیا ہے:-

"جن مسلم خواتین نے لاہور کی زنانہ کانفرنس میں سنجیدہ عورتوں کا لکھا ہوا رزولیوشن پردہ اور کثرت ازدواج کی مخالفت کی۔ ان کے متعلق انقلاب کے مقالات سے تعرض کیے کیونکہ ترفانوں میں بہت جیزیر چپڑا ہٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اور سنا ہے کہ وہ انقلاب کے ایڈیٹر کو سارا ڈھیل کا دامن پھیلا پھیلا کر کوسنے دینے جا رہی ہیں"

اپنی مسلم بہنوں کے لئے تعرض کیے کیونکہ ترفانوں میں چیڑ پیڑا ہٹ اور سارا ڈھیل کے دامن پھیلا پھیلا کر کے الفاظ کی اجازت انقلابی اسلام میں ہی ہو سکتی ہے۔ ورنہ اختلاف رائے کے اظہار کے لئے مہذبانہ الفاظ کی کمی نہیں۔ اور کوئی شریف ایسی قسم کے الفاظ اور انداز خصوصاً خواتین کے لئے استعمال کرنے اپنی شرافت کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔

اگر آپ نے ابھی تک پرکاش میں اشتہار نہیں دیا۔ تو آپ نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔

ویدک بواہ آدرش پر کٹھارا گھات

مغربی سبھیتا کے پجاری ہندو حلقوں میں طلاق کے متعلق جو آواز بلند ہو رہی تھی۔ آخر وہ اپنا رنگ دکھانے والی ہے۔ چنانچہ مسٹر ہری سنگھ گور نے اسمبلی میں اس مطلب کا بل پیش کر دیا ہے کہ ہندو استریوں کو خاص حالات میں طلاق حاصل کرنے کا حق حاصل ہو۔ اگر مسٹر گور کی نرم الفاظی پر جائیں۔ تو اس کے سویکار کرنے میں کسی کو کوئی آپتی نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر اس کی غرض و غایت کو دیکھیں۔ تو یہ ویدک بواہ آدرش پر کٹھارا گھات ہے!

ہم ڈاکٹر گور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ویدک بواہ کا آستوک آدرش سنتان اُتپتی کرنا ہے۔ لیکن طلاق کی ضرورت اس قسم کے بواہوں میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ جہاں بواہ کا آستوک اودیش کام اگنی کا شانت کرنا ہو۔

ڈاکٹر گور نیوگ نے ویدک سدھانت کو بھی سویکار کرتے ہیں۔ لیکن وہ نیوگ کا پرچار کرنے کو تیار نہیں۔ اس کی جگہ طلاق کو دینا چاہتے ہیں۔ اور ہندو سوسائٹی کو لالچ دیتے ہیں۔ کہ اس بل کی پالیسی کثرت ازدواج کو روکنا ہے۔ اور اس سے گرہست زیادہ سکھ سے بن جائیں گے۔

طلاق اگر کوئی نئی چیز ہوتی۔ اور عملی طور پر یہ تجربہ ہمارے سامنے نہ ہوتی۔ تو سر ہری سنگھ گور اس امر کا استحقاق رکھتے تھے۔ کہ اُن کی تجویز کا تجربہ کیا جائے۔ لیکن کیا سر گور بتا سکتے ہیں کہ جن سوسائٹیوں میں طلاق جاری ہے۔ ان میں یہ کثرت ازدواج کو روکنے کے قابل ہوا ہے؟ تجربہ تو یہ بتاتا ہے کہ اسی بدعت نے جسے طلاق کہتے ہیں۔ کثرت ازدواج کو بہت حد تک ترقی دی ہے۔ طلاق کی تو غرض ہی یہ ہے کہ عورت مرد اپنی زندگی میں غیر محدود تعداد میں شادیاں کر سکے۔ طلاق مسلمانوں میں جاری ہے۔ لیکن کثرت ازدواج وہاں مذہباً جائز ہے۔ مغرب میں طلاق کی رسم پورے جوبن پر ہے۔ لیکن وہاں عورت مرد جتنی شادیاں چاہیں کرا سکتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایک وقت میں وہاں ایک ہی شادی کی اجازت ہے۔ لیکن طلاق کی بدولت آئے دن نئی شادی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ گرہست سکھ سے بننے کی بھی ڈاکٹر صاحب نے ایک ہی کہی۔ مغرب میں اگر گرہست سکھی ہیں۔ تو بھارت میں بھی طلاق کے رائج ہونے پر سکھ سے بن جائیں گے لیکن جب مغرب میں ہی گرہست طلاق کی طفیل دوزخ کا نمونہ بن رہے ہیں۔ تو نہ معلوم ہندوستان میں سر گور اُن کے سکھ سے بننے کی کیسے آشا کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر گور اگر مغربی تہذیب کے پورے غلام نہیں بن گئے۔ اور ہندو تہذیب کے لئے اُن کے دل میں ابھی مان کے بھاو موجود ہیں۔ تو انہیں طلاق کی بجائے آسرمات کا پرچار کرنا چاہئے۔ کہ بواہ کا اُودیش نفسانیت نہ ہونا چاہئے۔ پرش یا استری کسی کو اپنے جیون میں دوسرا بواہ نہ کرنا چاہئے۔ بال۔ بردھ اور آن میل بواہ نہ کئے جائیں۔

ان حالات میں بواہ کا آستوک اُدیش یعنی سنتان اُتپتی ہماری کثرت میں پورا ہوگا۔ لیکن اگر کسی استری پرش کی حالت میں یہ اُدیش پورا نہ ہو۔ تو اس کے لئے نیوگ کے آپت دھرم پر عمل درآمد کیا جائے۔ ایسا کرنے سے گرہست یقیناً سکھی ہوں گے۔ لیکن طلاق سے گرہستوں کے سکھی ہونے کا خیالی وہم سے بڑھ کر نہیں۔ اس سے جہاں ہندو شادی کی تقدیس اٹھ جائے گی۔ وہاں استری پرش کے درمیان پریم کا بھی خاتمہ ہو جائیگا سنتان تباہ و برباد ہو جائے گی۔ اور اس طرح گھر سکھی بننے کی بجائے دوزخ کا نمونہ بن جائیں گے۔

یادِ رفتگان

اس عنوان سے آریہ سماج کے مشہور اہل قلم پنڈت وشنو دت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ کے قلم سے جو سلسلہ مضامین نکل رہا ہے۔ آریہ سماج کے بڑے اتہاس پر اس سے خوب روشنی پڑے گی۔ یہ سلسلہ پنڈت دھرم چند پردھان آریہ سماج امرتسر کی جیونی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ آریہ سماج کے کئی مہاپرشوں کی جیونیاں دی جائیں گی۔ جنہیں آریہ سماجی بھول چکے ہیں۔ پرنتو ان کے جیونوں کی سمرتی آریوں کے لئے بہت لابھ دائک ہو سکتی ہے۔ یہ سلسلہ بہت لمبا ہوگا۔ آریوں کو اس سلسلہ مضامین کا بڑی توجہ سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور جو بھائی پرکاش نہیں منگواتے انہیں جلد منگوانے کا پربندھ کر لینا چاہئے۔ اس سے جہاں انہیں آریہ سماج کی ورتمان سرگرمیوں کا پتہ لگتا رہے گا۔ اور ملک کے راج نیتک اور سماجک آندولن سے بھی وہ باخبر رہیں گے وہاں آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ کے کارکنوں کے متعلق انہیں واقفیت ملے گی۔ چار روپے بھیج کر پرکاش، سال بھر کے لئے جاری کیا جا سکتا ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوالات زیر بحث آریہ سماج

(از راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی - بڑودہ)

چند سال ہوئے۔ کہ بمبئی سرکار نے بمبئی پرانت کی یونیورسٹی کو مشورہ دیا تھا۔ کہ ہائی سکولوں اور کالجوں میں انگلینڈ کی تاریخ نیز یورپ کی تواریخ موجودہ شکل میں مکمل نہ پڑھائی جائے۔ کارن کہ تواریخ کا مطالعہ ہی نوجوانوں کے چال چلن پر اچھا یا بُرا خاص اثر رکھتا ہے۔ بمبئی پرانت کے بعض دیسی اخبارات نے اس وچار کے خلاف بہت کچھ نکتہ چینی کی۔ اور آخرکار دانش مند سرکار نیز یونیورسٹی نے اسے واپس کر لے لیا۔ اور اب بمبئی کے ہائی سکولوں اور کالجوں میں انگلینڈ وغیرہ کی تواریخ کا مضمون ہمیشہ کی طرح پڑھایا جا رہا ہے ؛

یہ درشٹانت ثابت کرتا ہے۔ کہ تواریخ کے مطالعہ کا خاص اثر طلباء پر ہوتا ہے۔ فخر آریہ سماج پرچیہ پنجاب کیسری سری لالہ لاجپت رائے جی کی سوانح عمری کے مطالعہ سے جو پنجاب کے ایک اعلےٰ انگریزی اخبار میں پرکاشت ہوتی رہی ہے ہم جان سکتے ہیں۔ کہ لالہ جی کو جبکہ وہ ابتدائی سکول میں طالب علم تھے۔ ایک اردو کی کتاب تحصص ہند نامی ملی جو ایک پرکار کی دلچسپ تواریخی مضامین سے پُرتا بنتی جیسے رانا سانگا رانا پرتاب۔ چھترپتی شواجی۔ ارجن وغیرہ بھارت کے مہاپرشوں کے جیون اور گن ورنن کئے گئے تھے۔ اس تواریخی ناول یا کتاب نے ہی محمد مندرجہ بالا بھارت کے سپوتوں سمان سپوت بننے کے جذبات اُن کے دل میں پیدا کر دیئے ؛

یہ دوسرا درشٹانت ہے۔ جس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ تواریخ کا اثر نوجوانوں کو مہان پرش بنانے کا کام دیتا ہے ؛

فرض کرو۔ کہ ایک ہندو طالب علم ہے۔ جو اپنے جاہل ماتا پتا سے گھر میں سُنتا رہا ہے کہ وہ ہندو قوم کا بالک ہے۔ گزشتہ مردم شماریوں کے وقت اُس کے گھر کے جاہل ماں باپ قوم کے خانہ میں ہندو لکھواتے رہے ہیں۔ یہ طالب علم سکول میں پڑھتا پڑھتا میٹرک کلاس میں جب گیا۔ تب وہاں جو لیتھبرج صاحب کی تواریخ انگریزی میں پڑھائی جاتی ہے جس کو وہ امتحان میں پاس ہونے کے لئے رات دن حفظ یاد کر رہا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔ کہ سب دُنیا کے ابتدائی بزرگ آریہ کہلاتے تھے۔ اُن کی ایک شاخ فارس اور یورپ کو۔ دوسری ہندوستان کو۔ اور وہ آریہ کہلائے۔

دیگر ویدان آریوں کی مذہبی یا سماجی کُتب ہیں۔ یہ آریہ بُت پرست نہیں تھے۔ رام لکشمن۔ ارجن وغیرہ اس آریہ قوم کے مہان پُرش تھے۔ یہی طالب علم چند صفحوں کے بعد جب ہند میں مسلمانی زمانہ کے ابتدا کی طرف آتا ہے۔ تو وہ پاتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا آریوں کو اب ہندو آریہ لکھا گیا ہے۔ اور پھر جب محمود کے حملے شروع ہوتے ہیں۔ تو یہ خداپرست قوم جاہل اور بُت پرست کے روپ میں جہاں ایک طرف ظاہر کی جاتی ہے۔ وہاں اس کے مندر محمود کے حملوں سے گرائے جاتے ہیں۔ اور اُس وقت اس قوم کا نام تواریخ صدر میں صرف ہندو ہی رہ جاتا ہے ؛

غیاث اللغات میں وہ ہندو کے معنی دُزد یعنی چور کے درج شدہ بھی یاد کرتا ہے۔ کارن کہ فارسی بھی لی ہے ؛

اگر اس طالب علم نے دوسرا مضمون سنسکرت کا لیا ہے۔ اور بی اے تک سنسکرت لیتا ہے۔ تو وہ مہابھارت۔ رامائن۔ منو ان تین کتابوں کو اپنے تئیں گرمیوں کی تعطیلات میں پڑھ جاتا ہے۔ مندرجہ بالا دینی کتب میں وہ ارجن بھیم کو آریہ ویر اور بھگوان رام چندر کو آریہ مہاراجہ پاتا ہے۔ منو سمرتی میں وہ اپنی قوم کا نام آریہ اور دیش کا آریہ ورت پاتا ہے۔ اپنے سکول پروہت سے گائتری بھی اُس کے کانوں میں آریا ورتے جمبودیپے کے شبد کی گونج کر رہا ہے ؛

اگر اُسے اتفاق سے میکس مولر کے چند وید منتروں کے ترجمے پڑھنے کو بھی ملتے ہیں۔ تو اس میں بھی جن کو آج ہندو کہتے ہیں۔ اُن کا نام آریہ ہی پاتا ہے۔ اس مطالعہ کے بعد جب وہ گرمیوں کی تعطیلات شملہ میں گذار کر اپنے گھر کو لاہور آتا ہے تو آتے ہی وہ پاتا ہے۔ کہ ادھر آج کل اخبارات میں قوم کے چند خیرخواہ یہ تحریر کر رہے ہیں۔ کہ ہمیں قوم کے خانہ میں ہندو اور فرقہ کے خانہ میں آریہ سماجی لکھوانا چاہئے ؛

یہ تحریر اخبارات میں پڑھ کر ہمارا محقق طالب علم گھبرا اُٹھتا ہے۔ وہ من میں سوچتا ہے۔ کہ جب ہمارے سنسکرت لٹریچر میں ہماری قوم کا نام ہندو ہے نہیں۔ بلکہ آریہ ہے۔ تو میں کیوں اپنی ضمیر کا خون کروں

اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ اگر ہر ایک ہندو طالب علم اپنے آپ کو عالم ہونے پر بھی مردم شماری کے وقت ہندو قوم کے اندر لکھواتا ہے۔ تو وہ آریہ جاتی کی سنسکرتی اور آریہ جاتی کے اتہاس (تواریخ) سے اپنا تعلق جان بوجھکر توڑ کر مانو خودکشی کرتا ہے۔ اس آریہ شبد سے جو ہمارے سنسکرت ساہتیہ میں ہمیشہ نیک اور آزاد کے اعلےٰ معنوں میں ہی مستعمل ہوتا رہا ہے۔ ہم ایک طرف جہاں اپنے آپ کو آریہ نوجوان کہتے ہیں۔ تو دوسری طرف سری کرشن دیو جی۔ سری رام چندر آدی پوجیہ قومی مہاپرشوں کے لئے تواریخ میں آریہ شبد ہی فخریہ طور پر لکھا ہوا دیکھتے ہیں تو ہمیں اپنی قومی تواریخ سے سمبندھ پیدا کرنے کے لئے عمل کرنا ہوگا۔ جس پرکار کہ جاپانی طالب علم کہہ سکتا ہے۔ کہ میکاڈو میری قوم کا ہے۔ اسیطرح میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ رام کرشن وغیرہ میری قوم آریہ کے مہان پُرش ہیں۔ اس لئے جو سجن کہہ رہے ہیں۔ کہ آج کل ہمیں آریہ شبد بھول کر قوم کا نام ہندو جپنا چاہئے۔ وہ آریہ جاتی کی شاندار تواریخ کا تعلق قوم کے نونہالوں سے کیا ہمیشہ کے لئے توڑ تو نہیں ڈالیں گے۔ جب نوجوان رات دن ہندو شبد کو رٹ اور مالا پھیریں گے۔ تو یہ طالب علم اور نوجوان ضرور آخر کسی دن کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری تو نرالی قوم ہندو ہے۔ ہمارا آریہ قوم کے رام اور آریہ قوم کے کرشن سے کیا تعلق ؟

سرکار ہند کسی بھی ہندو طالب علم کو سنسکرت لٹریچر یعنی وید۔ اُپنشد۔ گیتا۔ منو۔ رامائن۔ مہابھارت اور اٹھارہ پُران پڑھنے سے روکتی نہیں۔ لیکن عجب لطف یہ ہے۔ کہ مذکورہ بالا جملہ کتابوں میں ہندو لفظ تک موجود نہیں۔ بلکہ آریہ شبد ہے۔ اور شاعر کا یہ قول درست ہے۔ کہ

"جا ڈھونڈا وید پُران میں
پد ہندو کہیں نہیں پایا"

تس پر بھی آج اس دیر یگ میں جب نوجوان سودیشی کھدر پرچار کی خاطر دھرنا دے کر جیل خانے جانا فخر سمجھتے ہیں کیا ہم ہندو دیشبھگتوں کے دان کی خاطر ایسا کریں۔ کیا ہم میں اخلاقی جرأت نہ رہے کہ ہم اپنا نام آریہ کہیں۔ اور اپنی قوم کا نام آریہ لکھوادیں۔ اور خطرہ یہ کہ آریہ سماجی ہونے پر ؛

بمبئی پرانت اور کل دکن میں ہندو ہوٹل کا نام بھی آریہ بھیسی آپ ہر شہر میں پائینگے اس لئے سچا سدا آریہ سماج اور آریہ شبد

میں جو فرق چند مورتی پوجک آریہ سجن رکھنا چاہتے ہیں۔ اُس کا کچھ مضائقہ نہیں۔ جب بمبئی پرانت میں آریہ کے معنی ہندو اور آریہ سماجی کے معنی سُدھارک ہندو ہر ایک سمجھتا ہے۔ اور کبھی غلط فہمی نہیں ہوتی۔ تو لکھنؤ کے سناتنی آریہ یا آریہ سماجیوں کے قوم کی جگہ آریہ شبد لکھوا لینے سے جو درحقیقت شاستریہ اور سچی بات ہے کوئی غلط فہمی پھیل جائے گی۔ یہ بات میری ناقص عقل میں نہیں آتی ؛

واضح رہے۔ کہ مہرشی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش گیارہویں سملاس کے خاتمہ پر جب پرتھوی راج سے مورتی پوجک راجہ کو آریہ راجہ کی فہرست میں لکھا ہے۔ تو اس سے ہندو ماتر کے لئے آریہ شبد کا استعمال رشی نے کر کے دکھا دیا۔ اس لئے مورتی پوجک بھائی میری رائے میں سناتنی آریہ اور ویدک آریہ یعنی ہم لوگ آریہ سماجی ہیں۔ اس کے پرچار سے آریہ جاتی کا سنگٹھن ہوگا۔ جس کی ضرورت ہر ایک ہندو قوم کا خیرخواہ جانتا ہے ؛

ضروری اطلاع

آریہ سماجیں فوری توجہ دیں!

مردم شماری کے سلسلہ میں آریہ پرش کس پرکار مردم شماری کے کاغذات میں اپنے مذہب وغیرہ کا اندراج کریں۔ اس کے لئے ہندی اور اردو میں پرچیاں چھپائی گئی ہیں۔ تاکہ آریہ سماجی انہیں منگا کر اپنے یہاں تقسیم کریں۔ ابھی تک بہت تھوڑے آریہ سماجوں نے پرچیاں منگائی ہیں۔ مردم شماری کا کام ہو رہا ہے۔ اس وقت بڑے پیمانہ پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آریہ بھائیوں کو چاہئے کہ فوراً سبھا کے دفتر سے پرچیاں منگا کر تقسیم کریں ؛

پرچیوں کی قیمت صرف دو آنے فی سینکڑہ ہے۔ اور محصول ڈاک۔ گویا ڈھائی آنے فی سینکڑہ قیمت کے ٹکٹ ڈاک ارسال کر کے پرچیاں منگا سکتے ہیں ؛

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورودت بھون - لاہور

کیا آپ نے ابھی تک پرکاش کی سالانہ اپیل پر دھیان نہیں دیا؟

اگر نہیں تو اب فوراً کم از کم دو نئے خریدار اس کے لئے بنانے کا یتن کیجئے ؛

سودرشن چکر

اوتار پرست سناتنیوں! سناہے راجشاہی سے آپ کے بھگوان وراہ کی مورتی نکلی ہے۔ بڑی خوب صورت۔ لیکن اُس کو جگہ کہاں ملے گی؟ عجائب گھر میں۔ کیا کروڑوں اوتار دھاریوں میں کوئی بھی ایسا نہیں رہا۔ جو اپنے بھگوان کو اس توہین سے بچاتے۔ کیونکہ عجائب گھر میں تو نہ اُسے بھوگ لگایا جائیگا نہ پوجا ارچن ہی کیا جائے گا ‡

کیوں نہیں سناتنی اکٹھے ہو کر ایک میموریل تیار کرتے۔ کہ ان کے بھگوان وراہ کی مورتی انہیں دی جائے تو وہ مندر میں ستھاپت کریں گے۔ جہاں اُسے ان کا من بھاتا بھوگ تلک دھاری پنڈت کے ہاتھوں لگانے کا پربندھ ہوگا ‡

سچ ہے یورپ کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہاں ہر ایک کام کے لئے قانون کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ پولینڈ میں نہانے کا قانون بنایا گیا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ پولینڈ کے مزدوری لوگ نہانے سے کتراتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس گندہ رہنے کی عادت سے وہاں مختلف قسم کے امراض پھیلے رہتے ہیں۔ نہانے کا پولینڈ میں کتنا سخت بائیکاٹ رہا ہو گیا ہے۔ وہ اس سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ قانون نے بشکل ہفتہ میں ایک بار نہانے کی ہی قید لگائی ہے۔ پولینڈ کے لوگ تو اس قانون کی سختی کو جیسے تیسے برداشت کریں گے لیکن کیا وہ ہندوستانی جو ہر بات میں یورپ کی تقلید اپنا دین و ایمان سمجھتے ہیں اس سے کوئی سبق حاصل کریں گے۔ ویدک سبھیتا کا مہتو ہے۔ کہ اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی سنان کے لئے کسی ویدک دھرمی کو شکشا کی ضرورت نہیں۔ بچے سے بڑھے تک ہر ایک ویدک دھرمی سنان اپنا کرتویہ سمجھتا ہے۔ البتہ جن لوگوں کے اندر یورپین تہذیب گھر کر گئی ہے۔ اُن کے لئے نہانا کیسا؟ جب تک بستر پر ہی چائے نہ ملے۔ وہ بستر سے نکلنے کو دائرہ تہذیب سے نکلنے کے مترادف سمجھتے ہیں ‡

طلاق کے دلدادہ ہندوستانی کان کھول کر سنیں۔ ہم آپ کا گرو یورپ طلاق سے بھی ایک قدم آگے نکل گیا ہے۔ وہاں شادی کو بھی عیش پرستی میں سد راہ سمجھ کر جواب دیا جا رہا ہے۔ یورپین نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سنتان کے بوجھ سے آزادی چاہتے ہیں۔ اس لئے شادی کیسی اور بچے کیسے؟ نہ کنوارے رہ کر ہی نفسانیت کے مزے اُڑانے کو مقصد زندگی بنا رہے ہیں۔ اور یہ مرض ان خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے۔ کہ گورنمنٹیں "کنوارہ ٹیکس" عائد کرنے پر مجبور ہو رہی ہیں لیکن نوجوان ہیں۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ ٹیکس دے دیا کریں گے۔ لیکن شادی نہ کریں گے ‡

یہ سب کچھ یورپ کی مادہ پرست تہذیب کا کرشمہ ہے۔ ویدک تہذیب میں کنوارہ ٹیکس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس لئے کہ برہمچرن کا ادیش ہو چکا ہے۔ مغربی تہذیب میں اس ٹیکس کی ضرورت اس لئے ہے۔ کہ شادی کا مقصد نفسانی خواہشات کی سیری ہے ‡

مہاتما گاندھی کی تحریک شروع ہوئی تو گندم اور دیگر اجناس سستی ہو گئیں۔ لوگ باگ نے کہا۔ اس غیر معمولی ارزانی کا سبب مہاتما جی کی تحریک سے ہے۔ پر جو سیانے تھے۔ انہوں نے کہہ دیا۔ لوگ کیسے جاہل ہیں۔ کہ گندم کی ارزانی کو مہاتما جی کی تحریک کے ساتھ جوڑا ہے۔ لوگ باگ اتنی اہمیت نہ دیتی۔ کہ جس سے اپنے

تحریک کی پیشی کر سکتی۔ لیکن بعد ازاں سے ان کا یہ مقصد ستھاپت ہو گیا ہے۔ چنانچہ امریکہ کا پر ستھ اخبار نیویارک ٹائمز مہاتما گاندھی کی رہائی پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ ہندوستانی مسئلہ کا تصفیہ ہو جانے سے دنیا کی اقتصادی مشکل بہت حد تک حل ہو جائے۔ بات یہی ہے۔ جو ہندوستانی لوگ باگ نے بتائی تھی۔ اقتصادی مشکل کا تعلق ہندوستانی مسئلہ سے ہے۔ تو یقیناً اجناس کی ارزانی کا تعلق بھی مہاتما جی کی تحریک سے ہے ‡

آج سے ۱۰۰ سال پہلے ۱۸۳۰ء میں ایک کتاب شائع ہوئی۔ جس میں بہت سی پولیٹکل پیش گوئیاں تھیں۔ ان پیش گوئیوں کے پورا ہونے کی میعاد اس میں ۱۰۳ سال دی گئی۔ جو ۱۹۳۳ء میں ختم ہوتی ہے۔ اس میں ایک پیش گوئی یہ ہے کہ برطانیہ ہندوستان کو آزادی دے دیگا۔ مسٹر میکڈانلڈ کی مشہور تقریر سے پہلے جس میں ہندوستان کے حقوق کے معاملہ میں کافی فیاضی سے کام لیا گیا ہے۔ یہ کتاب حالت گمنامی میں تھی۔ لیکن اس تقریر کے بعد اس کی بھی قسمت جاگ اٹھی ہے۔ کیونکہ لیبر وزیر اعظم نے جس سیلف گورنمنٹ کی بنیاد ڈالنے کی تقریر میں رکھی ہے۔ ممکن اغلب ہے کہ ۱۹۳۳ء میں وہ درجہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ سچ ہے داشتہ بکار آید ‡

مناظر اسلام نے اسلام پر احسان کیا۔ کہ "اہل حدیث" میں عورت مرد کے حقوق میں مساوات کا بہ حکم قرآن پیش کر دیا۔ کہ زانی مرد ہو یا عورت دونوں کو سو کوڑے کی سزا دینی چاہئے لیکن غریب میاں ثناء اللہ کو کیا پتا ہوگا جب لکھا ہوگا۔ کہ مولانا نے مناظر اسلام کے دعوے کی تردید اس حدیث کے ذریعہ اس کے اگلے ہی صفحوں میں کر دی کہ

"حضرت نے فرمایا۔ کہ میں کھڑا تھا۔ بہشت کے دروازے پر۔ اس میں داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے۔ . . . . اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ تو اکثر اس میں داخل ہونے والی عورتیں تھیں"

میاں مناظر اسلام! بتانا۔ مساوات کہاں گئی؟ دیکھا اللہ میاں کو دوزخ بھرنے کی ضرورت ہوتی۔ تو اس کی نگاہ عورتوں پر ہی جا ٹھہری؟ فالباً اس لئے کہ حدیث کے لکھنے والے مرد تھے۔

مسلمانوں میں پیر پرستی کس خوفناک حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس کی ایک مثال ایک کٹر مسلمان اخبار نے پیش کی ہے۔ وہ پیروں کے ایک سلسلہ کا جس کا نام "نوشاہیہ" ہے تذکرہ اس طرح کرتا ہے ‡

ضلع منٹگمری کے چک ۵۵ میں ایک فقیر میاں باہو رہا کرتے تھے۔ آپ کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ کئی سال تک اپنی زندگی میں ہی اپنے عرس کے گھپے اُڑاتے رہے۔ وہ تو

مر چکے ہیں۔ اب اُن کے فرزند سجادہ نشین ہیں۔ اور باقاعدہ عرس ہوتا ہے ‡

اس نئے سجادہ نشین نے اپنے مریدوں اور مریدنیوں کو نماز روزے کی قید سے آزاد کر رکھا ہے۔ اُس کا عقیدہ ہے۔ کہ ہمارے مرید خدا کے اوتار ہیں۔ لہٰذا اپنی عبادت آپ کرنا لغویات ہے ‡

یہ تو ہوئی عقائد کی بات۔ اب اُن کے اخلاق کی کہانی سُنئے عُرس کے موقعہ پر مریدنیاں اور مرید باقاعدہ برات کے جلوس کی صورت میں روانہ ہوتے ہیں۔ زن و مرد سب اپنی کلائیوں میں کنگنا باندھتے اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں۔ جب یہ قافلہ پیر کے دوارے پہنچتا ہے۔ تو برات کی طرح انہیں کھانا کھلایا جاتا۔ اور قبول وصول کیا جاتا ہے ‡

اس سے آگے جو کہانی بیان کی گئی ہے۔ وہ اگر صحیح ہے۔ تو وہ اخلاق کی جڑھ پر کلہاڑا کا کام کرتی ہے۔ مسلم اخبار کا بیان ہے:-

رات کے وقت عورتیں اور مرد سب یک جا فرش پر سوتے ہیں۔ اپنے بیگانے کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ کیونکہ پیر کے دروازے پر پہنچ کر "میرا شوہر" اور "تیرا شوہر" "میری بیوی" اور "تیری بیوی" کی کوئی امتیاز باقی نہیں رہتی۔ دولہا صرف پیر ہے اور باقی مرید مریدنیاں سب اُس کی دلہنوں کی حیثیت رکھتی ہیں ‡

اس کے آگے کہانی اور بھی زیادہ اخلاق سوز صورت اختیار کر لیتی ہے:-

"جب کوئی مریدنی حضرت کی خدمت میں اولاد کے لئے التجا کرتی ہے۔ تو حکم ہوتا ہے۔ کہ آج رات ہمارے پاس سونا۔ ہم دعا کریں گے۔ لیکن لطف یہ ہے کہ خود پیر صاحب کی دو بیویاں ہیں۔ اور اولاد ایک بھی نہیں" ایک بات اور جس پر بد اخلاقی بھی شرم کے مارے منہ چھپائے۔

"جب تمام مرید اور مریدنیاں جمع ہوں۔ تو سب کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو گلے لگائیں۔ اس کے علاوہ مرنے کی بات یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کو گلے لگاتے وقت یہ لوگ اپنے کرتوں کے دامن کو اٹھا دیتے ہیں۔ تاکہ جسم سے جسم ملے اور محبت کی تکمیل ہو سکے۔ اس بغل گیری اور مساس میں اسباب کا ہرگز خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ گلے ملنے والے مرد اور عورت کون ہیں۔ عورتیں مردوں کے ساتھ بے تکلف بغل گیر ہوتی ہیں۔ اور کسی قسم کا حجاب درمیان میں نہیں ہوتا" ‡

خلیفہ قادیان اور تمام قادیانیوں کی دعاؤں کے باوجود قاضی محمد علی قادیانی کو مباہلہ والوں کے ایک شخص کے قتل اور دوسرے پر قاتلانہ حملہ کے جرم میں عدالت سشن سے پھانسی کی سزا ملی۔ جو ہائی کورٹ میں بھی بحال رہی۔ لیکن قادیانی دعاؤں کی اپیلوں کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ‡

قادیانی گزٹ نے احمدیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ قاضی محمد علی کی بہتری اور بھلائی کے لئے دعا کریں ‡

(بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۳ کے نیچے دیکھئے)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسلم اخبارات کی سیر

قادیانی دوستوں کے سینوں پر سانپ

"ہمیں اس امر کا نہایت ہی افسوس ہے۔ کہ کارِ خاص میں انتہائی شغف کے باوجود ہمارے قادیانی دوستوں کے سینوں پر ادکاٹھ کی زمین کا سانپ لہرا رہا ہے اور میاں "الفضل" دانت پیس پیس کر غصہ سے پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہجد میں نوافل پڑھنے پر میاں محمود احمد صاحب مقام محمود پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ تو میاں صاحب کے آستانہ شمد پر جبہ سائی سے کسی دوسرے کو چند قطعات کا حل جائداد کیلئے سوہان روح کیوں ہو رہا ہے۔ رہا ان کا کار خاص میں انہماک سے انکار۔ اس کے لئے ان کے خفیے مبلغین کے دورے اور جماعتوں کے نام خفیہ سرکار اور گورنمنٹ کے نیم حکیم پیر، داڑھی منڈوا ڈالنے کا فتوے اور محمودیوں کی خفیہ چٹھیاں سب کا ذکر اخبارات میں ہو چکا ہے۔ کہ جن کا دوبارہ ذکر تحصیل حاصل ہے"۔ (پیغام صلح ۲۷ جنوری) ؛

پنجاب کے ہر گھر میں اُردو بولی جاتی ہے

"مردم شماری کے لئے ہندوستان میں آج کل سرکاری کارندے مردم شماری کی فہرستیں تیار کر رہے ہیں۔ جو فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ ان میں ایک خانہ میں ہر شخص کی زبان جو وہ بولتا ہے۔ یا استعمال کرتا درج کی جاتی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو اور سکھ پنجاب میں اس اطلاع کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب پنجاب کی نسبت یہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہاں پنجابی زبان بولنے والے لوگ زیادہ ہیں تو پنجاب سے اُردو بالکل معدوم کر دی جائے۔ اور اس کی جگہ عدالتوں اور محکموں میں پنجابی گورمکھی رائج کر دی جائے۔ اسباب کی روک تھام کے لئے پنجاب کے ہر مسلمان کا فرض عین ہے۔ کہ وہ مردم شماری کے کارندوں کو اپنی اور اپنے عیال کی نسبت خاص طور پر یہ لکھوا دے۔ کہ اس کی زبان پنجابی نہیں۔ بلکہ اردو ہے۔ کیونکہ زبان اُردو ایک طرح سے مسلمانوں کی مادری زبان ہو چکی ہے۔ اور ویسے بھی پنجاب کے ہر گھر میں اُردو بولی سمجھی بھی جاتی ہے۔ اُردو سے ہندوؤں کو اگر کوئی تعصب ہے۔ تو اسی لئے کہ یہ زبان مسلمانوں کے لئے کیوں مخصوص ہو گئی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو لازم ہے۔ کہ اس آنے والے خطرہ کے بچاؤ کے لئے تاکید آ اپنی زبان اُردو درج کرائے"؛

(العدل ۲۹ جنوری) ؛

مولانا محمد علی کی موت کو شہادت سے کوئی تعلق نہیں

"مولینا محمد علی کی تعریف کرنے والوں کو اس کا سرے سے احساس نہیں ہے۔ کہ ان کے ماتم میں ایسی باتیں زبان سے نہ نکالیں۔ جن سے خواہ مخواہ جھگڑے ہو کے رونے آنسو بہنے کی نوبت آئے۔ ظاہر ہے۔ ہندوستان کی ایک بڑی جماعت کو ان کے سیاسی مسلک سے اتفاق نہیں تھا۔ لہٰذا اس سلسلہ میں ان اختلافی باتوں کا چھیڑنا مرنے والے کے ساتھ دشمنی ہے سرفراز کے لائق ایڈیٹر صاحب کسی گزشتہ نمبر میں مسلمانوں کی اس روش پر بہت زور کے ساتھ برس چکے ہیں۔ اور شہید جلیل کے "مستعار عنوان" سے ایک دھواں دھار مقالہ لکھ دیا ہے ؛

ظاہر ہے۔ اُنہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ حقیقت کے لحاظ سے بالکل ٹھیک ہے۔ مولینا محمد علی کو شہید جلیل یا اور اسی قسم کے الفاظ سے یاد کرنا مبالغہ پسندی کی گھٹیا مثالیں ہیں ؛

مولینا محمد علی کی موت یوں جتنی بھی اہمیت رکھتی ہو لیکن اُسے شہادت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُن کی موت طبعی موت تھی۔ ایسی موتوں میں شہادت کی چاشنی کہاں اصل یہ ہے۔ کہ ایسے مواقع پر مبالغے کے یہ طوفان آتے ہی رہتے ہیں۔ واقعات و حقائق تھوڑی دیر کے لئے دور ہٹے یں ہم پینے لگتے ہیں۔ لیکن پھر یہ عارضی کیفیت دُور ہو جاتی ہے ؛

ان دریا بادی یا لاہوری مبالغوں سے مولینا محمد علی کی شخصیت میں روحانیت کی صفت کا اضافہ ہونے سے رہا۔ اس شخصیت کی جو نوعیت تھی۔ وہ اپنی جگہ پر رہیگی۔ اُس میں کوئی تغیر نہیں ہو سکتا"۔ (سرفراز ۳۰ جنوری) ؛

آں حضرت پہلے آسمان پر

"جب پہلے آسمان پر پہنچے۔ دروازہ حضرت جبرائیل نے کھلوایا۔ فرشتہ نے جو دربان فلک تھا۔ پوچھا کون ہے؟ کہا جبرئیل۔ کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمدؐ۔ کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا۔ ہاں! کہا خوشی ہو انہیں اچھا آنا آئے۔ اور دروازہ کھولا۔ آپ آسمان اول میں داخل ہوئے وہاں حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبرائیل نے کہا۔ تمہارے باپ آدم ہیں۔ انہیں سلام کرو آپ نے سلام کیا۔ حضرت آدم نے جواب سلام دیا۔ اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح" (خوشی ہو جیو فرزند نیک اور نبی نیک کو) اور آپ نے دیکھا۔ کہ کچھ گوری گوری صورتیں حضرت آدم کے سیدھی طرف نظر آتی تھیں۔ اور کچھ صورتیں کالی کالی اُن کے بائیں طرف نظر آتی تھیں۔ جب حضرت آدم دائیں طرف دیکھتے خوش ہو جاتے۔ اور جب بائیں طرف دیکھتے ناخوش ہوتے۔ حضرت جبرائیل نے بیان کیا۔ کہ داہنی طرف اُن کی اولاد نیک کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ جو بہشتی ہیں۔ اس لئے انہیں دیکھ کر آدم خوش ہو جاتے ہیں۔ اور بائیں طرف اُن کی اولاد بد کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ جو دوزخی ہیں"۔ (اہل حدیث ۱۹ دسمبر) ؛

میری اس نصیحت پر عمل کر

"یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کہ میاں صاحب شملہ میں وائسرائے سے اور کمانڈر انچیف سے اسقدر تعلیم سے یا گورنر سے ملے۔ اور فلاں دعوت میں اس قدر بڑے بڑے رنگ دعوت طعام اور ٹی پارٹی میں شریک ہوئے۔ اور حضرت میاں صاحب سے بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ سبحان اللہ وائسرائے صاحب اور گورنر صاحب سب حیران تھے۔ کہ ایسی تقریر آج تک کسی سے نہیں ہوئی۔ ایسے ہر چوتھے روز حضرت صاحب قادیان مع جنرل سٹاف صرف دو روز کے لئے ریزرو ٹرین میں ایک ضروری اور اہم کام پر تشریف لا کر اسٹیشن پر تمام مستورات مع بیگمات ٹرین کے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضرت نے حکم دیا۔ عورتیں سب جنت میں مصافحہ کریں گی۔ وہ مستورات مرد یہاں اسٹیشن پر مصافحہ کر لیویں۔ کیا کبھی حضرت مرزا صاحب مسیح موعود بھی وائسرائے گورنر اور کمانڈر انچیف اور وزیر ان برطانیہ کی مہمان نوازی اور جھگڑوں میں پڑے تھے۔ مال مفت دل بے رحم۔ خدا کے واسطے اپنی اس روش کو چھوڑ دے۔ اور حضرت مسیح مرزا صاحب کے نقش قدم اور محمد صلعم کی تابعداری اور خدا کے خوف سے آپ کو کچھ ملے گا۔ باقی سب فضول ہے چندروزہ دنیاوی لذات ہیں۔ میری اس زبردست نصیحت پر عمل کر تاکہ تیرا دین دنیا اچھا ہو"۔ (پیغام صلح ۲۷ جنوری) ؛

بیگم صاحبہ مولوی محمد علی کو سرکاری سند

"ربیوں کے علاوہ ہم نے دوسری بات غیر مبائعین کے جنرل سکرٹری کو خطاب ملنا پیش کی تھی۔ کسی شخص کو ذاتی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ کی طرف سے خطاب ملنا اور بات ہے۔ اور ہم چونکہ گورنمنٹ کے لئے بہتر سے بہتر خدمات سرانجام دینا نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے ایسی خدمات کے اعتراف میں اگر حکومت کسی کو خطاب دے تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جو ایک گروہ کی انتظامی کل کا بہت ضروری پرزہ ہو اور اُن کی انجمن کا جنرل سکرٹری ہو۔ اُسے خطاب ملنے میں یقیناً ان خدمات کا بھی دخل ہو سکتا ہے۔ جو اُس کی انجمن نے سرانجام دی ہوں۔ مگر اس سے بھی بڑھکر پُر لطف بات یہ ہے۔ کہ غیر مبائعین کی انجمن اور اُس کے جنرل سکرٹری نے ہی گورنمنٹ کے لئے اس حد تک کار خاص سرانجام نہیں دیئے۔ جس کے صلہ میں اُن کی انجمن کو ۱۴ مربعے زمین حاصل ہوئی۔ بلکہ اُن کے حضرت امیر کی بیگم صاحبہ نے بھی یہاں تک کمال دکھایا ہے۔ کہ سال نو کے خطابات کے سلسلہ میں انہیں بھی حکومت کی خدمات کے اعتراف میں سند اور خوشنودی کا سرٹیفکیٹ عطا ہوا ہے۔ معلوم نہیں۔ پیغام صلح نے حضرت امیر کی بیگم صاحبہ کے اس طرح سرفراز کئے جانے اور اتنا بڑا اعزاز حاصل ہونے کا اس وقت تک کیوں ذکر نہیں کیا"؛

(الفضل ۳ فروری)

(بقیہ صفحہ ۹ کالم عدد ۳)

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ خود امام صاحب کی دعا اس گمراہ قاضی کے لئے کارگر نہیں ہوئی تو احمدی عوام کی دعا کیا کریگی؟ قادیانیوں کو اگر محمد علی کی جان ایسی ہی عزیز ہے۔ تو انہیں قانونی چارہ جوئی سے کام لینا چاہیئے۔ جو پریوی کونسل میں اپیل کرنے سے ہو سکتی ہے۔ یا رحم کے لئے وائسرائے سے درخواست کرنے سے ؛

کیا آپ نے نئے سال "پرکاش" کے لئے کوئی نیا خریدار بنایا؟ اگر اب تک نہیں۔ تو اب کوشش کیجئے ؛

CC0. Gurukul K

سنگت کا پرسنگ

(لیکھک پتنگ)

(۱)

آریہ سماج نے جڑ مورتی پوجا کا کھنڈن کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جڑ مورتی کی اپاسنا سے بدھی پتھرا جاتی ہے۔ پتھر کو ہردیہ میں دھارن کرنے سے ہردیہ پاشان وت ہو جاتا ہے ؛

(۲)

آریہ سماج نے ہندوؤں کے نام بدلے! رام داسوں کو رام دیو بنایا۔ کیوں؟ اس لئے کہ داستا کے سنسکاروں کو دھارن کئے ہوئے نام کو سواددھین بننا کٹھن ہوتا ہے۔ اور سواد ھینتا ہی ادکرش ہے ؛

(۳)

منش اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے۔ انگریزی کہاوت ہے:۔ TELL ME YOUR COMPANY AND I WILL TELL YOU WHAT YOU ARE. ارتھات "مجھے اپنے متر بتاؤ۔ اور میں تمہیں بتاؤنگا۔ کہ تم کیا ہو؟"

منش اُچ کی سنگت سے سدھرتا اور نیچ کی سنگت سے بگڑتا ہے۔ اپنے ہی سدھار کے لئے ایشور اپاسنا کی جاتی ہے۔ آریہ سماج کی سندھیا پر نظر ڈالو۔ اوم کے سد گنوں سے بھرپور پاؤ گے۔ اوم کے شبھ گنوں کے بارم بار اُچار سے من پر شبھ سنسکار جمتے ہیں۔ اور منش کا آچار ووہار سدھرتا ہے

(۴)

अहं ब्रह्मास्मि

اہم برہم آسمی کا ارتھ یادی "میں برہما ہوں" کیا جائے تو بہت ہی اُپہر کی ہو۔ برہمن کا چتر سدیو مکھ آنے سے من میں اُچ بھاو اُتپن ہوں۔ کھنڈرتا کشٹتا کا ناش نشچا ہے۔ گنوں سادک کا س ہو۔ میں برہم (بڑا) ہوں اس لئے پشو پکھشیوں کی رکشا۔ دربل انا تھوں کا سنبھالنا۔ دکھیوں کا روگ دور کرنا میرا کرتویہ ہو جاتا ہے۔ اُتساہ تتھا پرشارتھ پورن ترنگیں من میں اُٹھتی ہیں۔ تتھا پرتیک ترنگ آتما کو اوپر اُٹھا کر اوم سمیپ لے جاتی ہے ؛

(۵)

گالی کیوں بُری ہے۔ اس لئے کہ اب شبد بولنے والے کی واچ شکتی اور سوبھاو بگڑتا ہے تتھا سننے والوں کو مانسک کلیش ہوتا ہے۔ اب "ہندو" شبد کیا کچھ گالی سے کم ہے؟

پرکاش کے پاٹھکوں کو ہندو شبد کے ارتھ گیات ہو ہی چکے ہیں۔ یہاں کیول اتنا ہی جتلانا ہے۔ کہ ہندو کہلانے والے منش سے من پر سدیو "کالے پن" داستا (غلامی) تتھا ناستکتا (کفر) اتیادی کے سنسکار ہی درڑھ ہوں گے یا کچھ اور؟

ستاریکھی لوگ موجود ہیں۔ جو ہندو شبد کو سنسکرت سے نکلا ہؤا بتانے کے لئے ہمن = ہنسا اور دو = دور ارتھات ہندو وہ جو ہنسا سے دور ہو۔ ایسا ارتھ کریں گے ؛

پرنتو ہندو شبد کا پریوگ آریہ درتیوں کے لئے کسی ویدشاستر میں ہوا ہی نہیں یہ ایک ایسی کچی (دلیل) ہے۔ جو کٹ نہیں سکتی۔

(۶)

ہندوؤں کا پچھلا اتہاس بتاتا ہے۔ کہ سورا جیہ کھوتے ہی ہندو نام دھرایا۔ اور جب سے ہندو بنے ہر پرکار سے گرے!! ہندو بننے کے پشچات اب تک ہماری سنکھیا میں سے ۷ کروڑ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور باقی ہوتے جاتے ہیں۔ ساڑھے لاکھ کی سنکھیا کو عیسائی بنایا۔ اور ابھی کام جاری ہے۔ سینکڑوں پنتھوں میں بھگت ہو کر ایکتا گنوائی۔ یہ ہے ہماری دھارمک گراوٹ! پولیٹیکل گراوٹ کی تازہ ترین مثال گول میز کانفرنس میں ہندوؤں کی مسلمانوں کے سامنے جھکنے کی ہے۔ شاریرک گراوٹوں کے اداہرن آ ایک جگہ مل چکے ہیں۔ ان گراوٹوں کے کئی کارن ہیں ان میں سے ایک ہندو نام بھی ہے کیسے؟

(۷)

स मनसाध्यायेद यद वा अहं किंचन मनसा ध्यास्यामि तथैव तद भविष्यति। तदद स्म तथैव भवति ॥

گوپتھ براہمن ۱۔ ۹۔

ارتھات وہ من میں اس نشچے کو دھارن کرے کریں جس کا من سے دھیان کرونگا۔ وہ بات ویسے ہی بن جائے گی۔ نشچے سے وہ بات ویسے ہی بن جاتی ہے ؛

یوگ شاستر کا یہ بڑا بھاری سدھانت ہے۔ منش دچار رسی پرانی ہے۔ جیسا وچار کرتا ہے۔ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ انگریزی میں بھی آیا ہے کہ AS THOU THINKETH SO SHALT THOU BE.

اسی لئے تو آریہ سماج نے ہندوؤں کی پرارتھنا کا ڈھنگ بدلا۔ "ہے ایشور! میں پاپی نیچ۔ کنگال۔ کشل بھکھاری ہوں"۔ اس پرکار کی پرارتھنا۔ المقوا نیچ نام کرن منش کو نیچ ہی بناتا ہے یہ لوپانک پرارتھنا ہے ؛

اب ویدک پرارتھنا سنو:۔

"میں اندر ہوں۔ (اپنے شریر) اندر پوری کا راجہ ہوں۔ ساری اندریوں کا سوامی ہوں۔ ادم۔ آپ مہان ہو۔ مجھے مہتا دو۔ آپ ایشوریہ وان ہو۔ مجھے ایشوریہ دو۔ آپ بلوان ہیں۔ مجھے بل دیں۔ کہ میں اندر پوری کا راجیہ بھلے پرکار سودرش کی آیو پہ مینت کر سکوں۔ کیسے پرگتی شیل شبد ہیں۔ ہندو شبد اتینت ہیں کھاوؤں سے بھرپور ہے۔ اسے گرہن کر کے ہم کبھی برہمن کا دچار بھی نہیں کر سکتے۔ آئیے! اس مردم شماری سے اسے تیاگ ہی دیں ؛

(۸)

آج پولیٹیکل چال سے کئی مہانو بھاو ہندو شبد کو چپٹ رہے ہیں۔ پرنتو جس پرکار آج تک آریہ سماج نے ہندوؤں سے نئی ایک کریتجلپ کو نکال پھینکا۔ اسی پرکار آریہ نام بھی گرہن کرا کر ہی چھوڑے گا۔ یہ سچ جانئے ؛

پولیٹیکل چال سے کچھ ہی کہو۔ پرنتو آریہ شبد کو پورانک پنتھوں کے دھرندھر پنڈت بھی گرہن کر چکے ہیں ؛

سمت ۱۹۲۷ (سن ۱۸۷۰ عیسوی) میں کاشی میں ایک مہان شاستر ارتھ ہؤا۔ جس میں سناتن دھرم کے کئی پرمکھ برہمنوں نے بھاگ لیا۔ ادھشٹاتا شری ٹھاکر سنگھ جی مہاراج ادھیراج تھے۔ تن کھت ۴۶ پنڈتوں نے آریہ شبد کو سویکار کرتے ہوئے ہندو شبد کو تیاجیہ بتایا ؛

(۱) شری وشوناتھ جی شرما

(۲) " گرودتی جی "

(۳) " پیارے جی "

(۴) " وکی جی "

(۵) " رام سندر جی "

(۶) " بابو ناتھ جی "

(۷) " ہرکشن ناتھ جی "

(۸) " سوامی جی "

(۹) " ہری دت جی " یہ مہاتما بعد میں سنیاسی ہو گئے۔ آپ کا شبھ نام منش آنند تھا ؛

(۱۰) شری مہتاب نرائن شرما

(۱۱) " کعب نو "

(۱۲) " آدی ناتھ "

(۱۳) " نندی بہت "

(۱۴) شری شیام لعل شرما۔ (۱۵) شری پربھو ناتھ شرما۔ (۱۶) شری ہری ہر جی شرما (۱۷) شری ویدی دستی رام جی شرما (۱۸) شری ناتا چرن جی شرما۔ (۱۹) شری رادھا موہن جی شرما۔ (۲۰) شری نوین نارائن جی شرما۔ (۲۱) شری کالکا پرشاد جی شرما۔ (۲۲) شری کیلاش جی شرما۔ (۲۳) شری من موہن جی شرما (۲۴) شری سوم مینش جی شرما۔ (۲۵) شری گووردھن جی شرما۔ (۲۶) شری رگھونندن جی شرما (۲۷) شری بچو جی شرما۔ (۲۸) شری کبرتی ناتھ شرما۔ (۲۹) شری شری لعل شرما۔ (۳۰) شری دوارکا ناتھ شرما۔ (۳۱) شری راجا رام شرما شاستری۔ (۳۲) شری بال شاستری شرما۔ (۳۳) شری سکھدا رام بھٹ۔ (۳۴) شری چندر شیکھر شرما۔ (۳۵) شری بابو دیو شاستری۔ (۳۶) شری زیدت شرما۔ (۳۷) شری لکشمی پت شرما۔ (۳۸) شری رام پت شرما۔ (۳۹) شری شیام چرن شرما۔ (۴۰) شری جگیشور شرما۔ (۴۱) شری اسکار دت شرما۔ (۴۲) شری چنڈی دت شرما۔ (۴۳) شری درگا پرشاد شرما۔ (۴۴) شری گوسوامی پنڈت رگھوناتھ پرشاد شرما۔ (۴۵) شری بابو شاستری (۴۶) شری درگا دت شرما ؛

نمبر (۴۶) پنڈت درگا دت جی نے اپنی سمپتی کے نیچے یہ شلوک بھی لکھے:۔

हिंदू धुन्दोहि यवने-
श्च धीर्मजन बोधकः।
अतो नाईन्तित चद्दद
शैचयता सकलाजना
॥१॥ पाविनो पापि यव
नैस्संकेते कुलवासर:
नोचिल इस्यो कुलोऽस्मा-
सिहिंदू भाव्दानि तीरि-
तः ॥२॥

یہ شلوک جاننا میں کسی اتے پنڈت نے لکھا:۔

काफ़र को हिंदू क-
हत यूं सो भाषा माहीं।
ता तो हिंदू नाम यह
उचित कहबो नाहीं।

ہندو دو لفظ کا معنی ہے کافر
کا دو سمنا۔ اس سے آدھک آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس سے آئیے آتم شدھی کرائیے تتھا اس جن سنکھیا سے آریہ نام دھرائیے ؛

پرکاش کے لئے خریدار بنانا ہر ایک پریمی کا فرض ہے ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُعمّہ

ایک دلچسپ سبق آموز افسانہ

(از مہاشہ روپ نارائن۔ شاہجہان پوری)

منگرو ایک جھونپڑی میں گاؤں کے سرے پر رہتا تھا۔ جہاں چاروں پانچ مکانوں کا مختصر دو حلقہ چند افراد پر مشتمل کیا گیا تھا۔ وہ بلاناغہ ہمیشہ سویرے جبکہ فضا نہایت خاموشی سے سو رہی ہوتی۔ ستار اپنے ہاتھ میں لیتا۔ اور نہایت خراماں خراماں گاؤں میں مندر کی طرف چل پڑتا۔ اس کے پربھو بھگتی اور پریم رس میں ڈوبے ہوئے بھجن لوگوں کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دیتے۔ جو نیا اور مانیہا سے بے خبر ہو کر لوگ اس کے مسرت افروز نغمے سنتے گاؤں کے مکانوں کے پاس سے وہ بتدریج آگے بڑھ جاتا۔ تاہم لوگ چارپائی پر پڑے ہوئے اس کے دور سے سنائی دینے والے نغمے سنتے رہتے۔ اکثر لوگوں پر وجد کا وہ جذبہ طاری نظر آتا۔ جو رُوحانیت کے شیدائیوں پر کشف کی حالت میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ مندر میں پہنچتے ہی وہ خودی میں محو اور از خود رفتہ نظر آتا۔ مندر کے دروازے بند ہوتے۔ فقط ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی رخصت ہو گیا ہوتا تاہم اس کی محویت کے راگ مندر کے اطراف و جوانب کی خاموش دیواروں سے ٹکرا کر صدائے بازگشت کا کام دیتے۔

(۲)

منگرو نے فنِ نغمہ میں متواتر مشاقی سے اتنا کمال حاصل کر لیا تھا کہ آس پاس کے لوگ بھی آ آ کر اس کے رو برو حسن عقیدت بھگتی اور شردھا کے پھول چڑھاتے تھے۔ اور اُسے بھگت کے نام سے پکارتے تھے۔ ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی کہ وہ کم از کم ایک بار تو اور اپنی سحر انگیز تان سنا کر اس کی زندگی کے لئے آبحیات کا چشمہ ثابت ہو۔

جس بھگت کے منگرو۔ پُر خوش ادا سے ترنم ریز تانیں نکل کر عالم میں بے خودی۔ محویت۔ سکتہ و سکون پیدا کر دیتیں۔ اسی کے لحن جگر سوز میں شودر ہونے کا خیال مندر والوں کے دلوں میں ایک برا فروختگی پیدا کر دیتا۔ نفرت اور حقارت کے کلمات مندر کے گوشوں سے آنا شروع ہو جاتے۔ "دُور رہ۔ بیوقوف صبح کے وقت سونے بھی نہیں دیتا۔ اندھیرے ہی میں آ کر شور مچاتا اور منہ دکھانے آتا ہے!"

پربھو کے شیدائیوں کے دربار آ کر بھگت کچھ عرصہ کے لئے خاموش ہو جاتا۔ دو چار منٹ تک چپ چاپ بیٹھا رہتا۔ پھر دھیرے سے کہتا "پجاری جی! سویرا ہو گیا ہے۔ مندر کھولنے کا وقت جا رہا ہے۔"

اندر سے پھر جگر خراش آوازیں آتیں۔ "بک بک مت کر بیوقوف! اگر دیر ہو رہی ہے تو تیرا کیا؟ مندر تیرے لئے نہیں ہے۔" بھگت کے دل میں رہ رہ کر یہ سوال پیدا ہوتا۔ "مندر میرے لئے نہیں ہے؟" آخر اس معمہ کا حل؟ پربھو کس کے؟ اس نے سوچا۔ وہ ہر روز پربھو کا بھجن کرتا ہے۔ اُن کے درشن کرتا ہے۔ پربھو تو اس کے بھی ہیں۔ اسے ایک لمحہ کے لئے بھی سکون نصیب نہ ہوتا تھا۔ اس نے سوچا۔ مندر کا مالک ہی جب اُس کا ہے۔ تب مکان اس کے لئے کیوں نہیں؟ اس لئے گانا بند کر دیا۔ ستار رکھ دیا۔ اور زانو ٹیک کر زمین پر بیٹھ گیا۔ غریب نے جتنی دلیلیں ذہن میں ریزہ ریزہ کر کے رکھی تھیں۔ صرف اظہار ہو گئیں۔ بہت سوچنے پر بھی کوئی نیا پہلو ذہن میں نہ آیا۔ اتنے میں مندر کا دروازہ کھلا۔ اس کی دیرینہ تمناؤں کی کلیاں شگفتہ ہوئیں۔ جن میں ایک درد تھا۔ اور بے چینی۔ بھگت نے خاموشی اور سکوت کے ساتھ دُور سے ہی پرستش کی۔

(۳)

بھگت نے زندگی کے کئی بیش قیمت برس اس معمہ کے حل کرنے میں گذار دیئے۔ ایک دن درشن کرنے والوں کا مجمع کثیر ہو گیا۔ ایک مہاتما بھی اپنے چیلوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ دُور بیٹھے ہوئے بھگت نے مہاتما کی پیشوائی کی۔ اور انہیں پرنام کیا۔ مہاتما نے کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے بھگت کو نزدیک آ کر بیٹھنے کے لئے کہا۔ مجمع نے کچھ پیچھے ہٹ کر اس آدمی کا سایہ بچایا۔ کچھ آدمیوں نے گنڈی کھٹ کھائی۔ پوجاری گڑ بڑایا۔ لیکن صرف اپنے برخاست کا مضمون بھگت نے دھیرے سے کہا:۔

"بھگوان کی طبیعت آج اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ شاید اس وقت نیند لگ رہی ہے!"

مہاتما نے متعجب خیز لہجہ میں کہا "ایشور کی طبیعت اچھی یا بُری کیسی؟ وہ تو سچدانند ہے۔"

حاضرین نے مہاتما کی ہاں میں ہاں ملائی۔ بیچارہ بھگت مہاتما کی فلاسفی سمجھنے میں قاصر رہا۔ مندر اب بھی بند تھا۔ بھگت نے دبی ہوئی زبان سے پُوچھا:۔

"مہاراج! آج مندر کھلنے میں دیر کیوں ہو رہی ہے۔ کیا پوجاری جی سو تو نہیں گئے!"

اونچی ذات میں جنم لینے والے۔ پرماتما کے قرب میں رہنے والے۔ پجاریوں پر حرف گیری کرنے کے لئے لوگوں کا حوصلہ نہ ہوتا۔ لیکن بھگت کا یہ سوال اُن کے دل میں تذلیل۔ توہین اور تخریب کا باعث ہوتا۔

حاضرین میں سے ایک نے کہا "تیرے ایسے نیچ کا بھگوان منہ نہیں دیکھنا چاہتے۔" لوگ ہنس پڑے۔ بھگت کا دل رو اُٹھا اور سوچنے لگا۔ کیا بھگوان سچ مچ میرا منہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ چلو دُور بیٹھ کر ہی دیدار سے سیری حاصل کر لیں گے۔ بھگت جگہ سے اُٹھنے کو ہوا۔ مہاتما یہ سب سُن اور دیکھ رہے تھے۔ رحم اور دیا کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ اُس نے کہا:۔

"بیٹھو۔ دُکھی کیوں ہوتے ہو؟ بھگوان تو تمہارے سامنے ہی ہیں۔ آگے پیچھے نیچے اُوپر سب ہی جگہ بھگوان موجود ہیں۔ تمہارے گھر پر بھی بھگوان رہتے ہیں۔ جہاں غور کرو بھگوان دکھائی دیتے ہیں۔ کیوں خفت اور شرمساری اُٹھانے کے لئے یہاں آتے ہو۔ گھر پر ہی پربھو کے درشن کر لیا کرو۔"

اتنے میں مندر کے دروازے کھلے۔ سب لوگ ایک ساتھ گھس پڑے۔ غریب بھگت بھیڑ کم ہونے کی راہ دیکھ رہے تھے۔

(۴)

دوسرے روز مندر میں بڑی ہلچل مچی ہوئی تھی۔ بھگوان کی مورتی غائب تھی۔ رات کو پجاری نے بستر اچھا یا بھگوان کو لٹا دیا۔ اُس وقت تک مورتی موجود تھی۔ لیکن سویرے سے دروازہ کھولتے ہی اُسے معلوم ہو گیا۔ کہ مورتی لاپتہ ہے۔ حاضرین کو اس کی خبر دے دی گئی۔

بھگت آج بھی روزمرہ کی طرح چار بجے سے مندر میں بھگوت استنتی میں محو تھا۔ پوجاری کا شبہ اسی پر گیا۔ اس سے دریافت کرنا شروع کیا:۔

"بتا بدمعاش! بھگوان کہاں گئے؟"

بھگت بول اُٹھے "کہاں گئے؟ کہاں جائیں گے۔ کہاں؟ وے تو سب ہی جگہ رہتے ہیں۔ میرے گھر پر بھی بھگوان ہیں۔"

آج بھگت کے جذبات اور تاثرات میں مہاتما کا ہاتھ تھا۔

"بھگوان میرے گھر پر بھی ہیں" اس کا مطلب اور لیا گیا۔ لوگوں نے بھگت کو گھیر لیا۔ بھگت کو ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ مورتی کی چوری ہو گئی ہے۔ اس لئے اُس نے دھیرے سے پُوچھا:۔

"آج یہ معاملہ کیا ہے"؟ اتنے میں ایک نے طمانچہ لگا دیا۔ اور بھیڑ سے آوازیں آئیں "چوری کر کے پوچھتا ہے۔ معاملہ کیا ہے؟"

غریب تلملا اُٹھا۔ اس نے گڑگڑا کر کہا۔ "کیسی چوری؟ میں چوری کیوں کر دوں" اتنے میں پجاری نے آگے بڑھ کر بے دردی سے ٹھوکر لگائی۔ اور کہا۔ "اسی لئے صبح چار ہی بجے آ کر بیٹھتا تھا۔ بدمعاش!!!"

بھگت کو حالات کا کچھ کچھ علم ہوا۔ وہ کانپنے لگا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اتنے میں اُس پر لات اور گھونسوں کا وار ہونے لگا۔ اُن میں سے ایک بولا۔ "مار ڈالو۔ تاکہ اچھوتوں کو زندگی بھر کے لئے سبق مل جائے۔ کہ مندر میں آنے کا یہ مزہ ہے۔"

اتنے میں ٹھیرو۔ ٹھیرو! کی ایک مہیب صدا مجمع میں سے گونج اُٹھی۔ اور ایک پُرجلال چہرہ مجمع کو چیرتا ہوا بھگت کے پاس آ موجود ہوا۔

بھگت مہاتما کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور دبی ہوئی زبان سے بولے "مہاراج ہمیں بچائیے!" مہاتما نے بھگت کو اُٹھایا۔ اور ڈھارس دلاتے ہوئے پُوچھا:۔

"بھگت سچ بتاؤ! کیا تم نے مورتی نہیں چرائی؟"

بھگت بولا "کیسی مورتی؟ میں مورتی کیوں چراؤں؟"

مہاتما نے پھر کہا "دیکھو مندر سے آج مورتی غائب ہو گئی۔" بھگت نے کہا۔ "نہیں! نہیں!! مہاراج مورتی کہیں نہیں گئی۔ وہ دیکھئے اسی جگہ موجود ہے۔"

لوگوں نے دیکھا۔ ایک روشنی اور اہلکت کے جسم سے نمودار ہوا۔ حاضرین کے تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ اس سربستہ عقدہ کا راز افشا ہو گیا۔ اس معمہ کا حل کھل گیا۔

اُنہوں نے سوچا اچھوتوں میں بھی پربھو کے سچے بھگت بے لوث اور روشن دماغ اور پاک نفس لوگ ہوتے ہیں۔ ان سے نفرت کرنا ہندو جاتی کے سر پر نشتر چلانا ہے۔ ہم جنہیں جاہل۔ غیر مہذب اور نیچ سمجھتے ہیں۔ اور اُن سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ نفرت کو ہمیشہ پیار میں تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ اور ہندو ہونے کا دم بھرتے ہیں۔

آر ایشور کے یہاں پہنچنے کے لئے اُونچ اور نیچ کا کوئی سوال درپیش ہو۔ تو ہماری اس پرستش کی نمائش اور غرور کو ہزاروں سلام ہے ؛

ان خیالات نے حاضرین کے باطن پر عمل کرنا شروع کیا۔ اُن کو خود بھگوان ہر جگہ دکھائی دینے لگے۔ گھنٹہ۔ گھنٹال بجا کر نہیں۔ پھول اور ہار چڑھا کر نہیں۔ برت رکھ کر نہیں۔ بھیڑ اور بکروں کی قربانی دے کر نہیں۔ بلکہ سچی دیدک لگن سے جو ہر ستلاشی حق کے دلوں میں لگی ہوتی ہے ؛

اُن کے غرور نے حقیقی وحدانیت سچے اخلاص اور محبت کے سامنے سر جھکا دیا۔ اور خود غرضی نے ایثار کے سامنے دم توڑ دیا۔ انہیں معلوم ہوا۔ کہ سنگرہ واقعی بھگت ہے۔ دیوتا ہے۔ اور اُسے پرماتما نے ہماری اصلاح باطن کے لئے رنگ بیچ میں ڈال رکھا ہے ؛

بمبئی پرانت کے آریوں کو چیتاونی

۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں شمار سے بمبئی پریذیڈنسی میں (سندھ گجرات سمیت) کیول ۱۵۱۲ آریہ سماجی گنا گئے ہیں۔ اس سے درست ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجی جن سنکھیا میں اپنا نام پوری طرح درج نہیں کرواتے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آگامی جن سنکھیا میں پرتیک سماج پرچار کرکے سمست آریہ سماجوں کا صحیح اندراج کروائے۔ تاکہ آریہ سماجوں کی جن سنکھیا بھلی پرکار جان پڑے ؛

پچھلی جن سنکھیا میں آریوں کو ہندوؤں سے پرتھک شمار کیا گیا ہے۔ تھا اُنہیں ہندو آریہ لکھا گیا ہے۔ اسی طرح "ہندو برہمو" بھی لکھا گیا ہے۔ اب کی بار کوشش کر کے آریوں کی جہاں پرتھک گنتی ہو۔ وہاں ان کی تعداد ہندوؤں میں شمار کی جائے (جیسا کہ پنجاب تھا یو۔ پی میں ہوگا۔ ساتھ ہی انہیں ہندو آریہ نہ لکھا جا کر کیول "آریہ" ہی لکھا جائے ؛

اس سمبندھ میں بمبئی۔ گجرات۔ ادیادی سماجوں کو یکدم پریتن آرمبھ کر دینا چاہئے ؛

نوٹ:۔ ویدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس بمبئی کے سماجوں کی فہرست ہو اور ویدی دوانہیں تردد ارا پر چھپان بھیج کر خبردار کر دے۔ تو بڑا اچھا ہوگا۔ نہیں تو اس جن سنکھیا میں آریوں کی تعداد بہت کم گنا جانے کی سنبھاونا ہے ؛

(ایک سندھی آریہ)

یادِ رفتگان

(۱)

بزرگوار پنڈت دھرم چند جی پردہان آریہ سماج امرتسر

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

پنڈت دھرم چند جی کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ تھی۔ کہ وہ ایسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ جس میں رہ کر اصلاح کے راستہ میں قدم اُٹھانا سخت مشکل تھا۔ جہاں چھوت چھات اور ذات پات کی اس قدر زبردست پابندیاں ہوں۔ وہاں پنڈت دھرم چند جی جیسے شیر مرد کے لئے بھی کام کرنا بڑا مشکل تھا لطف یہ کہ اُس زمانہ میں ولائل کو کوئی سنتا نہیں تھا۔ ایک ہی ہتھیار راسخ الاعتقاد ہندو کے ہاتھ میں تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ اُسے ہندو کے دائرہ سے نکال دیا جاوے ؛

کشمیری پنڈت جماعت کشمیر سے آئی اور اتفاق یہ ہے۔ کہ سب سے ذہین اور قابل خدمت شمار ہونے لگی۔ کلکتہ ہائی کورٹ کا پہلا ہندوستانی جج کشمیری پنڈت اور کلکتہ میں آج تک اس جج کے نام سے شمبو ناتھ پنڈت سٹریٹ ایک محلہ نامزد ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے پہلے ہندوستانی جج پنڈت رام نارائن تھے۔ سکھ اور برٹش گورنمنٹ کے مشہور کارکن راجہ دینا ناتھ کو کون نہیں جانتا۔ کشک پوری میں ایک جاگیردار راجہ کشمیری پنڈت ہے۔ اس وقت کانگریس کے مشہور کارکن جن کو کل ہندوستان اپنا سرتاج سمجھتا ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ اور پنڈت جواہر لعل نہرو کشمیری پنڈت ہیں ؛

مگر کشمیری پنڈت اپنے وطن میں ایک ممتاز ہستی نہیں رکھتے۔ کشمیر کا صوبہ مسلمان بستی ہے۔ کشمیر میں ہندوؤں میں سے صرف دو جماعتیں ملتی ہیں۔ ایک کشمیری پنڈت باہک کہلاتی ہے۔ اور دوسری موسنادی۔ برہمنوں کے سوائے ہندوؤں کی اور کوئی جماعت موجود نہیں ہے۔ ساٹھ ہزار کے قریب اس جماعت کی تعداد ہے اور ہندوستان میں ان میں سے ۵ ہزار کے قریب بستے ہیں۔ اگر کشمیر کی حالت کو دیکھا جاوے۔ تو صورت ہی دگرگوں ہے ؛

خاص کشمیر میں کشمیری پنڈتوں کی یہ صورت ہے۔ کہ مسلمانوں سے اس قدر رابطہ ہے۔ کہ وہ اُن کا پانی بھر جاتے ہیں۔ جو کہ دیتے ہیں چولہے میں لکڑی ڈال دیتے ہیں۔ برتن چیز پکانے کے لئے چولہا پر رکھ دیتے ہیں۔ اور پانی اور چاول دیگچی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور پھر علیحدہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کھانا پک جانے کے بعد چاول ایک برتن میں ڈال کپڑے میں باندھ کر لاٹھی کے ایک سرے پر لٹکا دیے جاتے ہیں اور مسلمان اُٹھا کر پنڈت جی کے لئے کھانا لے جا رہا ہے۔ اگر راستہ میں کہیں کوئی مسلمان اُسے مل جائے۔ تو وہ اُسے کہتا ہے۔ کہ دُور کھڑے رہنا۔ کہیں لکڑی پر لٹکی ہوئی روٹی کو ہاتھ نہ لگا دینا۔ ورنہ پنڈت جی کے کھانے کے قابل نہ رہے گی ؛

اس زمانہ میں کشمیر میں دودھ دہی اور پنیر (چامن) کی دوکانیں مسلمانوں کی تھیں کشمیری پنڈت کی دوکان نہیں تھی۔ دودھ دہی مسلمان حلوائی سے خرید کر استعمال کرنے میں ایک کشمیری پنڈت کو کشمیر میں رہ کر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ مگر کشمیر سے ایک قدم باہر رکھتے ہی اس کی ساری فلاسفی بدل جاتی تھی۔ اور ہندوستان میں آکر وہ عام ہندو کے ہاتھ کی پکی ہوئی بھی کوئی چیز نہیں کھا سکتا تھا ؛

کشمیر کی دراصل حالت یہ ہے۔ کہ وہاں کے مسلمان ابھی تک اپنی پرانی اصلیت کو بھولے نہیں ہیں۔ ابھی تک وہ کرد و پی پُرانی ذاتوں سے پکارے جاتے ہیں۔ کشمیر میں ابھی تک رسل۔ بٹ۔ عبدالقادر پنڈت وغیرہ موجود ہیں۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کا نام تو کانگریس میں مشہور ہی ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا تھا۔ کہ وہ پنڈت موتی لعل نہرو کی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ ان کے بزرگ مسلمان ہو گئے تھے ؛

چونکہ پُرانے تعلقات کو کشمیر کے مسلمانوں نے فراموش نہیں کیا۔ اور ابھی تک ان کے تعلقات وہاں کے کشمیری پنڈتوں کے ساتھ بہت اچھے ہیں۔ اور خوردونوش اور چھوت چھات کے وہ پرہیز نہیں۔ جو ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے دہلی کے ایک کشمیری پنڈت پروفیسر پنڈت لکشمی دھر شاستری ایم اے

ایم۔ او ایل نے پنجاب کو ایک تجویز پیش کی تھی کہ کشمیر کے مسلمانوں کو دوبارہ کشمیری پنڈت برادری میں شامل کرنے کا موقع دیا جاوے؟ مگر اب مسلمان کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کشمیر کے مسلمان اپنی پرانی اصلیت کو بھول جاویں۔ اور متعصب مسلمان بن جاویں۔ اگر وہ بھی جس طرح راجپوت جماعت نے اپنے گذشتہ بھائیوں کو برادری میں شامل کر لیا ہے۔ اسی طرح اگر کشمیر میں رہنے والے ان حالات پر غور کریں۔ تو کشمیر پھر اپنی پرانی عظمت کو حاصل کر سکتا ہے ؛

پنڈت دھرم چند جی جس برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ اُس میں عورتوں کا راج تھا۔ شادی اور دیگر رسوم کے موقعہ پر عورتوں کی چلتی تھی۔ عورتوں کا زنانہ شاستر ہوتا تھا۔ اگرچہ ایسی جماعت کی عورتیں پڑھی لکھی۔ سمجھدار اور گھر کا انتظام کرنے میں حاذق تھیں۔ مگر پرلے درجہ کی راسخ الاعتقاد تھیں۔ ہر ایک قسم کی رسم کا اہتمام اُن کے ہاتھ میں تھا۔ اور ممکن نہیں تھا۔ کہ مرد اُن کے کسی معاملہ میں دخل دے سکے ؛

اس جماعت کے دو فریق تھے۔ ایک فریق کارکن کہلاتا تھا۔ جو دُنیاداری کرتے تھے۔ نوکری کرتے تھے۔ کمائی کرتے تھے۔ اور دوسرا فریق اسی جماعت کا گورو کہلاتا تھا گورو جماعت کا کام کارکن جماعت کی پروہتائی کا کام تھا۔ جس طرح ایک کشمیری پنڈت غیر کشمیری پنڈت کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھا سکتا تھا۔ اسی طرح ایک کشمیری پنڈت صرف اپنی جماعت کے پروہت سے ہی ہر ایک قسم کا سنسکار کرا سکتا تھا ؛

کشمیری پنڈت گھرانوں کی مذہبی تقدیر کا مالک گورو ہی ہے۔ گورو جی ہر ایک موقعہ پر بلائے جاتے ہیں۔ وہ بھی ذرا ذرا سی بات پر پُراشچیت کا ڈھونگ کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور ان کے احکام کی خلاف ورزی کی کسی کو مجال نہیں ہے۔ ان گوروؤں کو صرف اپنے کاروبار کے لائق پڑھنے لکھنے کی واقفیت ہے۔ اور عموماً کشمیر سے نووارد ہیں۔ اور ہندوستانی کی زبان بھی بخوبی بول نہیں سکتے ؛

انتخاب آریہ سماج لدھیانہ۔ ڈاکٹر بھگت سنگھ جی پردھان۔ ماسٹر رام لال جی بی اے۔ پنڈت ببیا رام جی اُپ پردھان۔ بابو رام جی گپتا منتری۔ لالہ بھورام نیر اُپ منتری۔ پنڈت وشنودت سناتک اُپ کوشادھکش۔ لالہ امیر چند جی لائبریرین۔ بابو ادھو رام جی پلیڈر و ماسٹر دلیپ پال جی بی اے اُپ منتری رائے صاحب لالہ شیو پرشاد جی رئیس ماسٹر دلیپ چند

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

برہما دیش میں آریہ سماج کی حالت

(از پنڈت چمپتی ایم اے۔ ویدک مشنری)

میں نے تین ہفتہ میں برہما دیش کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سفر کیا ہے یعنی رنگون سے مچینا تک پہنچا ہوں۔ یہ مقام رنگون سے ۷۲۵ میل دور ہے۔ گاڑی میں اتنا وقت لگتا ہے۔ جتنا پشاور سے کلکتہ پہنچنے کے لئے۔ چونکہ ریل سے لائن چھوٹی ہے۔ لہذا ریل گاڑی کی رفتار بھی کم ہے۔ بڑی ڈاک گاڑی رنگون سے مچینا تک صرف ایک ہی گاڑی جاتی ہے۔ لہذا ہر سٹیشن پر ٹھہرتی جاتی ہے۔ دو دن رات اسی سفر میں لگ جاتے ہیں۔ اُدھر سے رنگون سے مولمین تک چھوٹا جہاز اور اب لا شیو تک جانے کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد سنگاپور جاؤں گا۔ رنگون ایک اچھا تعلیم یافتہ شہر ہے میں سات ماہ سے بدھ مانڈلے آیا۔ یہاں بھی ایک لیکچر ہوئے۔ مچینا۔ پانچ لیکچر ہوئے۔ سماجوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں پنجابی آریہ سماج کہا جاوے۔ تو غیر موزوں نہ ہوگا۔ رنگون میں گجراتی۔ سندھی۔ پنجابی۔ یوپی وغیرہ تمام صوبوں کے لوگ بکثرت آباد ہیں۔ مگر آریہ سماج میں صرف پنجابی رنگ ہی کثرت سے ہیں۔ ایک دو گجراتی بھی ہیں۔ سندھی۔ بنگالی اور مدراسی کوئی بھی ممبر نہیں ہے۔ نہ ہی آریہ سماج نے کوئی خاص کوشش کی ہے کہ ان لوگوں کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ برہمی لوگوں میں تو آریہ سماج کا نام و نشان بھی نہیں۔ کارن یہ کہ اب تک آریہ سماج نے ۵۰ برس میں برہمی لٹریچر میں ایک بھی کتاب لکھ کر پرچار نہیں کیا۔ اس لئے آریہ سماج نے اس ملک میں کوئی قابل ترقی نہیں کی۔

فانٹسہ میں بھی یہی حالت ہے۔ یہاں بھی سوائے پنجابیوں کے شاذ و نادر ہی کسی اور صوبہ کا کوئی آدمی سماج سمجھا جاوے گا۔ مچینا میں البتہ کچھ نیپالی لوگ سماج میں شامل ہیں۔ آج کل یہاں کی سماج نے یہ ارادہ ایک نیپالی مہاشہ ملے۔ اور ہم سماجوں کے ممبر اپنے اپنے پیشے کو مصروف ہیں۔

لیکن آریہ سماجی لٹریچر ہے۔ مگر یہاں [illegible] ہو۔ کہا جاتا ہے۔ [illegible] [illegible] ہیں [illegible] ایک [illegible] [illegible] لگا کر ہم لوگ کام کرتے ہیں۔ اس لئے سماج کی کوئی قابل ترقی نہیں کر سکی۔ سماجوں کے پاس لڑکے لڑکیوں کے اپنے اپنے مدرسے ہیں۔ اور انہیں پر ساری طاقت خرچ ہوتی ہے۔ لڑکیوں پر مذہبی تعلیم کا کوئی اثر ہے نہ کوئی مذہبی کتاب ہی ایسی پڑھائی جاتی ہے۔ جس سے طلباء دھارمک خیالات سے بہرہ ور ہو سکیں۔

یہاں مچینا میں بھی نام بنام آریہ سماج ہے۔ منجو میں بھی بس ایک آریہ سماج ہے۔ میتھوا میں سماج کی حالت بھی نازک ہے۔ سرینہ۔ پہنچی تو چھ سماجیں جو سماجیں نہیں ہیں۔ جو ہم پرچارک کا کام کر رہی ہیں۔ یعنی رنگون۔ میمیو۔ لاشیو۔ منو۔ مانڈلے اور مچینا۔ باقی پانچ سماجیں نیم بسمل حالت میں پڑی ہیں۔

جب کوئی پرچارک پنجابی ان سماجوں میں پہنچ جاتا ہے۔ تو کچھ حالت اچھی ہو جاتی ہے ورنہ پھر سردی چھا جاتی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بھی ہے۔ مگر اس کے پاس کوئی اپدیشک باقاعدہ موجود نہیں۔ جو اس ملک میں کام کرنا چاہے۔ پنجاب اور یوپی سے کچھ مہاپدیشک آئے۔ مگر کوئی ادھیکاری اور سبھاسدوں کے ساتھ سمجھوتہ نہ کر سکا۔ اس لئے سب دو چار مہینے کے بعد واپس چلے گئے۔ اور لوگ بھی اپنی حیثیت میں ان پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آریہ سماج نے صرف تعلیمی کام کو ہاتھ میں لے کر اپنی ساری طاقت اُدھر لگا دی ہے۔ اور پرچار کے کام کو اہمیت نہیں دی۔ اس لئے سماجوں کی حالت ستوش جنک نہیں ہے۔ برہما جیسے ملک میں آریہ سماج کا کوئی اخبار نہیں ہے۔ حالانکہ افریقہ۔ ماریشس اور فجی میں آریہ سماج کے اخبارات نکلتے ہیں۔ حالانکہ وہاں کی آریہ سماجوں کا پرتی ندھی سبھا نے اس کام کو ہاتھ میں نہیں لیا۔ نہ ہی کسی سماج کے پاس ہندی پریس ہے۔ جس کے ذریعہ اپنا لٹریچر چھپوا سکے۔ چونکہ برہمی لوگوں کی بھاشا اور شکشا عبادت سے بیخبری ہے۔ اُن کے ہونگی جی جی بھی سکول تھا۔ کلکتہ بھا جیسی گرودوارہ سسٹم پہنچتی ہیں۔ پالی سنسکرت اور پالی بھاشا کی تعلیم ہوتی ہے۔ لہذا اگر آریہ سماج کے کارکنان برہمی لوگوں میں کام کرتے۔ تو آریہ سماج مستقل طور پر یہاں قائم ہو جاتا۔ ان کی برہمی سماج ویدک دھرم ۔۔۔

دیانند بودھ اُتسو اور وید اُتسو

دیانند بودھ اُتسو

روی وار ۷ پھاگن سمت ۱۹۸۷ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۱ء شورانتری کے دن سوامی دیانند جی نے پورا جنم دوس تھا بودھ اُتسو کی پوتر سمرتی میں یہ اُتسو بڑے اُتساہ اور بھکتی بھاو سے منائیں۔ پراتہ کال اپنے گرام اور نگر میں آریہ بھائی بہنیں مل کر بڑے سمارو سے سنکیرتن کریں۔ یہ پر لیکچر کئے جاویں۔ رشی کے کام اور جیون پر ویاکھیان کرائے جاویں۔ ویدک ٹریکٹ مفت تقسیم کئے جاویں۔ چار آنہ مشن فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کریں۔ سب نر ناری اس دن اپنے جیون کو اشٹ کرنے کے لئے ورت دھارن کریں۔ اور ویدک سوادھیائے آرمبھ کریں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وید کے سوادھیائے کے لئے آتم شکتی ویدارتھ ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دھرم کے سنتری بن جاتے۔ اب چونکہ برہما بھارت سے علیحدہ ہو جائے گا۔ جتنا بھارتی آنکھ دیوالی سے دن بدن کم ہوتے جاویں گے طاقت ان کے لئے قدرتاً پہنچنے ہی بند ہو چکے ہیں اس لئے خطرہ ہے کہ برہما سے کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس لئے اگر آریہ ۔۔۔ دیشک سبھا برہما کی طرف دھیان کرے یعنی ایک پرچارک کو مستقل طور پر یہاں بٹھا دے۔ جس کا تعلق سیدھا سارو دیشک سبھا کے ساتھ ہو۔ وہ یہاں پرچار بھی کرے اور برہمی بھاشا بھی سیکھے۔ اور پھر ستیارتھ پرکاش آدی ویدک ساہتیہ کا ترجمہ برہمی بھاشا میں کرے۔ تو ممکن ہے کہ برہمی لوگوں کی ہمدردی آریہ سماج کے ساتھ پیدا ہو جاوے۔ ایسے حالات میں بھارت اور برہما کا رشتہ منقطع ہو جائیگا۔ ورنہ کچھ کال کے پشچات برہما اور بھارت میں ایسا بھید ہو جاوے گا۔ جیسے ہندوستان اور افغانستان کے درمیان ہے۔ اس لئے آریہ سماج کے نیتا دیکھیں کہ برہما دیش کو بالکل نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

۔ ۔ ۔

وید اُتسو

شکروار ۲۰ پھاگن سمت ۱۹۸۷ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۱ء پھالگن پورنیما تیتھ دھرم وید پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے دھرم بلیدان کی سمرتی میں یہ دن منایا جاوے۔ دھرم وید کے جیون پر ویاکھیان ہوں۔ دھرم پر چرچا ہو۔ اور آریہ سماج میں سنسکار پرویش کرائیں۔ لیکھرام سمارک ندھی کے لئے پشکل دھن اکٹھا کریں۔

نوٹ۔ اُتسوں کے سمبندھ میں رپورٹ دھرم سبھا کے دفتر میں بھیجیں۔ ویدک سبھا کے دستخط وید پرچار۔ گورو کل۔ شدھی آدی اور کا دی کوئی دھن رہتا ہو۔ تو وہ بھی اسے بھیجیں۔ ویدک دھرم۔

(ادھکاری ستی۔ سارو دیشک سبھا منتری)

جات پات توڑک تحریک

مدراس میں زبردست پروپیگنڈا

مدراس میں نان برہمن پولیٹکل لیگ نے جات پات توڑک تحریک کے حق میں زبردست پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ تین دن شہر کے مختلف حصوں میں موجودہ جات پات سسٹم کے بر خلاف زبردست جلسے منعقد ہوئے۔ مسٹر جے این راما ناتھن ممبر لیگ نے اپنے لیکچر کے دوران میں مذہب سوسائٹی اور لیٹکس پر جات پات کے برے نتائج سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہندو پارلیمنٹ میں موجودہ جات پات کا ذکر بالکل نہیں۔ بھگوت گیتا میں بھگوان کرشن نے انسانی سوسائٹی کا بنیاد گُن اور کرم کے اصول پر رکھا ہے۔ نہ کہ جات پات پر۔ انہوں نے مختلف تحریروں کے حوالہ جات دے کر موجودہ جات پات سسٹم کی بہت مذمت کی۔ ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ گول میز کانفرنس لندن میں جو فرقہ وارانہ اختلاف ذیلی کمیٹیوں میں موجود ہے۔ اس کے لئے جات پات ہی ذمہ دار ہے۔ نیز انہوں

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کالم ۲ کے نیچے)

سماجک جگت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پرچارک رپورٹ

پچھلے دنوں مہاشہ کبھیر چند جی بھجنوپدیشک سبھا کے پرچار سے چک نمبر ۱۹۲ تنزد چک جھمرہ ضلع لائلپور میں سماج ستھاپت ہوا اس کے علاوہ پنڈت میلو رجی سدھانت شرومنی جو کہ ضلع گجرات میں کاریہ کر رہے ہیں کے ادیوگ سے نادر آباد ضلع گجرات کا سماج بھلی پرکار سے چلنے لگ گیا۔ جہاں سماج کا مندر بھی بن گیا ہے وہاں بھی روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ سندر جے ذیل اپدیشکوں نے مندرجہ ذیل سماجیں از سر نو قائم کیں:

پنڈت ماہر شرما جی۔ جلال پور بھٹیاں
" رام سروپ جی سنام ریاست پٹیالہ
مہاشہ شالگ رام جی ریلوے سٹیشن جینند

اتسو۔ ماہ فروری ۱۹۳۱ء میں مندرجہ ذیل اتسو منائے جائیں گے:

ماہ مارچ ۱۹۳۱ء میں بہت سی سماجوں نے اپنے جلسوں کی تاریخیں نیت کر لی ہیں ماہ اخیر ماہ مارچ میں اب کوئی گنجائش نہیں۔ اپریل سے پہلے اور دوسرے سپتاہ اتسو رکھے جا سکتے ہیں:

فروری کے جلسے

(۱) بھاپانا	۴ تا ۶ فروری	
(۲) گرودکل مٹینڈو	۶ تا ۸	"
(۳) برنالہ	۱۲ تا ۱۵	"
(۴) گرودکل رائے کوٹ	۱۳ تا ۱۶	"
(۵) بھول	۱۳ تا ۱۵	"
(۶) روہتک	۱۳ تا ۱۵	"
(۷) ڈھاکلہ	۱۶ تا ۱۸	"
(۸) چکور	۱۶ تا ۱۸	"
(۹) مورنڈہ	۲۰ تا ۲۲	"
(۱۰) فاضلکا	۲۰ تا ۲۲	"
(۱۱) نل پور	۲۷-۲۸ فروری و یکم مارچ	
(۱۲) سرسہ	"	"
(۱۳) گرودکل اندر پرستھ	"	"
(۱۴) گرودکل تھانیسر	"	"
(۱۵) گرودکل ہٹونڈ	"	"
(۱۶) شری گوبند پور	"	"
(۱۷) بھبکر	"	"
(۱۸) کھاروں	"	"
(۱۹) گرودت ...		

(ماسٹر) کرت شنکر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرودت بھون - لاہور)

آریہ سماج پنڈدادن خان کے سماچار لالہ دیوان چند جی کا شوک جنک مرتیو پر آریہ سماج کو کھید ہے۔ اور ان کے بوڑھے پتا لالہ رام نبھایا صاحب نائب تحصیلدار سے ہمدردی ہے۔ لالہ دیوان چند نے مرتیو سے پہلے آریہ سماجک سنستھاؤں کو پچیس روپیہ دان دیا۔

کٹاس راج کے میلہ بیساکھی پر آریہ سماج ڈنڈوت کی طرف سے پرچار کا پربندھ ہوتا تھا۔ اس کے بعد آریہ سماج کھیوڑہ اور پھر آریہ سماج پنڈدادن نے اس کاریہ کو ہاتھ میں لیا۔ لیکن اب دو سال سے پرچار بند ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو چاہئے کہ کٹاس کے میلے پر پرچار اپنے ہاتھ میں لے۔ کیونکہ ہزاروں ہندو اس میلہ پر اکٹھے ہوتے ہیں۔

(کرشن لال خزانچی آریہ سماج پنڈدادن خان)

آریہ سماج سکھو چک کا اتسو۔ آریہ سماج سکھو چک کا سالانہ جلسہ جو تاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو ہونا قرار پایا تھا۔ اب ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو مقرر ہوا ہے۔

یہ آریہ سماج کمزور ہے۔ مندر کے لئے آریہ سماجوں کی سہائتا کی ضرورت ہے۔ اگر ہر ایک سماج پانچ پانچ روپیہ کی امداد کرے۔ اور دو ہزار روپیہ اکٹھا ہو جائے تو سماج مندر مکمل ہو کر آریہ سماج کا کام بہتر ہو سکتا ہے۔ (رام کرشن منتری آریہ سماج سکھو چک ضلع گورداسپور)

آریہ سماج سنگھرہ کا چناؤ۔ اس پرکار ہوا ہے۔

پردھان لالہ امیچرن مل کھنہ - منتری امرناتھ چوپڑہ - خزانچی - جگن ناتھ جہانب۔

سبھاسدوں کی کل تعداد ۲۰ کے قریب ہو چکی ہے۔ سپتاہک ست سنگ باقاعدہ طور پر لگتے ہیں۔ پچھلے دنوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی طرف سے ایک اپدیشک اور ایک بھجنیک مہاشہ نے دو دن رہ کر خوب پرچار کیا۔ جس کے کارن سبھاسدوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اور سماج بھی لگنے لگ پڑی ہے۔

(امرناتھ چوپڑہ منتری)

ویدک سنسکار۔ لالہ ہرچند دلانی کے لالہ گیان چند جی کے سپتر مہاشہ آنند سروپ جی کا ودواہ لالہ چیت رام جی کی سپتری کے ساتھ ویدک ریتی سے پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے کرایا۔ ور پکش کی طرف سے ۲۵ روپیہ دان ملا۔ (چونی لال آریہ)

بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کا انتخاب مہاتما نارائن سوامی جی کی زیر صدارت بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اور اتفاق رائے سے حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔ پردھان مہاراجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ (شاہ پورہ) - کاریہ کرتا پردھان مہاتما نارائن سوامی جی۔ اپ پردھان آنریبل سر راجہ رام پال سنگھ جی - ڈاکٹر بی ایس مونجے ناگ پور - (۳) راجہ کرشن پال سنگھ جی (۴) شریمان پنڈت نیکی رام جی شرما بھوانی پردھان منتری سوامی چدانند جی - منتری پنڈت چندر بھانو شرما (۲) بابو گنگا رام جی جھانسی - (۳) راجکمار کنور امید سنگھ جی (۴) بابو شری رام جی آگرہ - (۵) لالہ جینتی شرن جی مرانہ کلاں - خزانچی لالہ شانتی دت...

جی - انتخاب کے بعد آئندہ سال ۱۹۳۱ء کے لئے تقریباً ساڑھے چھتیس ہزار کا بجٹ منظور ہوا۔

آریہ سماج جنوبی ضلع مظفر گڑھ میں بسنت پنچمی کا اتسو بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ پراتہ شہر سے باہر ایک باغ میں برہد یگیہ ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ ٹیک چند جی کا دھرم اپدیش اور بھجن ہوئے۔ پھر سب آریہ سجنوں نے مل کر پریتی بھوجن کیا۔ راتری کو آریہ مڈل سکول جنوبی کے ودیارتھیوں نے دھرم ویر حقیقت رائے کا نہایت موثر اور دلکش ڈرامہ کیا۔ (خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی ضلع مظفر گڑھ)

برہما کے دور دراز علاقہ ٹونگی میں پرچار مسٹر رام لعل تومبا اسسٹنٹ انجینئر اور مسٹر دیسراج سابق پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ویھکوا کے مدعو کرنے پر یہاں پرچار کرنے آیا تھا۔ دس روز یہاں ٹھیرا۔ اور اس عرصہ میں سات لیکچر ہندی میں پبلک میں۔ تین استریوں میں اور دو انگریزی میں کل ۱۲ لیکچر ہوئے جس کا تمام انتظام مہاشہ دیسراج جی نے کیا۔ حاضری بہت اچھی ہوتی رہی۔ مسٹر دیسراج جی کا یہاں بہت رسوخ ہے۔ اور وہ بڑے سجن پرش اور آریہ سماج کے بھگت ہیں۔ شہر کی آبادی ۲۸ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ پہلے یہاں ہندوستان کے حبس دوام کے قیدی بھیجے جاتے تھے۔ اور اسے کالا پانی کہتے تھے۔ مگر اب تو یہ علاقہ خوب آباد ہو گیا ہے۔ اور بہت سرسبز و شاداب ہے۔ موسم برسات میں بارش بہت ہوتی ہے۔ ربڑ کی یہاں بہت کاشت ہے۔ ٹین اور ابرک کی کانیں بھی ہیں۔

جات پات توڑک تحریک

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کالم ۳)

نے حاضرین سے اپیل کی کہ آئندہ مردم شماری میں کوئی اپنی ذات نہ لکھائیں۔ جیسا کہ گورنمنٹ نے بھی جو خط جات پات توڑک منڈل کو لکھا ہے۔ اس میں ان لوگوں کو جو جات پات میں یقین نہیں رکھتے اپنی جات نہ لکھانے کی کھلی اجازت دے دی ہے۔ ہندوستان کی یہ بڑی بھاری قومی خدمت ہوگی۔ اگر جات پات کو بالکل دفن کر دیا جائے۔

(سکرٹری جات پات توڑک منڈل)

بدہضمی - کمی خون - مردمی کمزوری - جریان خرابی خون و امراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا ۶۱۹

آدتیہ رسائن

قیمت ۸ روزہ خوراک ۱ پندرہ روزہ ۲ ۳۰ روزہ ۴ - محصول سات آنے

ملنے کا پتہ: مہتہ سیتا رام دت گوبراج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی | لاہور برانچ، انارکلی کیسری بالاخانہ

پہلے لوگ ان سہولیات سے بہت فائدہ اُٹھا رہے۔ مگر اب تو سب اشیاء کا نرخ گر گیا ہے اس لئے بے روزگاری اور بے کاری بڑھ گئی ہے۔ پنجابی لوگ تو یہاں ایک درجن سے بھی کم ہیں۔ مگر گجراتی اور پوربیا لوگ بہت ہیں۔ مسلمانوں کی چند مکانات بھی ہیں۔ سات کے قریب اسکول ہیں۔ رات کو بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ گویا سرکار نے اب جنگل میں منگل بنا دیا ہے۔ یہاں کبھی کوئی اپدیشک نہیں آیا۔ میں ۱۹۲۳ء میں بھی آیا تھا اور اب آٹھ برس کے بعد پھر آیا ہوں۔ چونکہ علاقہ بہت دور اور الگ تھلگ ہے۔ اس لئے کوئی اپدیشک ادھر آنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا۔ مگر پھر بھی لوگ سننے کے لئے بہت اُتسک ہیں۔ اور اگر کوشش کی جاوے تو آریہ سماج بن سکتا ہے۔ مگر جب تک کوئی اپدیشک ادھر رہ کر پرچار نہ کرے۔ سماج قائم نہیں رہ سکیگا۔ کیونکہ لوگ جو آریہ سماج کے خیالات کے ہیں۔ انہیں اتنی فرصت نہیں۔ کہ پرچار کا کام ہاتھ میں لیں۔ (رحیمی ویدک مشنری)

بوہا ریاست پٹیالہ میں پرچار

۱۷-۱۸-۱۹ مارچ کو بوہا ریاست پٹیالہ میں پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک مع بھجنک مہاشہ شمشیر سنگھ جی اور مہاشہ کیول رام جی پرچارک دو دن تک تو مقام گادڑیاں متصل بوہا میں پرچار کیا۔ جبکہ شہر میں پنڈت جی کا لیکچر شروع تھا۔ تو چند ایک منچلے خود غرض پوپا لڑکوں نے اینٹ پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ مگر پنڈت جی پرچار کے کام میں مشغول رہے۔ دوران تقریر میں پنڈت جی نے مقامی پولیس کی توجہ لڑکوں کی اس حرکت کی طرف دلائی۔ لیکن بجائے اس کے کہ پولیس انتظام کرتی تمسخر کرنے لگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوہا تھانہ میں تمام سٹاف مسلمان ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس برنالہ ریاست پٹیالہ سے درخواست ہے۔ کہ ادھر توجہ دیں۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج کلکتہ کے سماچار

(۱) ۱۸ جنوری کو آریہ سماج مندر میں بہادر آباد (انہا سٹری یت گوند گپت کے زیر صدارت منایا گیا۔ جس میں ذیل لکھت پرستاو سرب سمتی سے سویکرت کیا گیا:-

"بہادر آباد آریہ سماج کے ادھیکاریوں کا ۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو فوجی افسروں اور گورکھا سپاہیوں دوارا جو گھورا اپمان کیا گیا ہے کلکتہ آریہ سماج اس اماونشک برتاؤ کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہوا اس کا تیبر ورودھ کرتا ہے تتھا سرکار سے بل پوروک انورودھ کرتا ہے۔ کہ اس معاملے کی پوری اور نرپکش جانچ کرا کر اپرادھیوں کو مناسب سزا دی جاوے۔

(۲) آریہ سماج کلکتہ دوارا ۲۳ جنوری کو بسنت اُتسو دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ سماج کے سبھاسد اور بہاٹک سپریوار ایڈن گارڈن میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر ہون پرارتھنا اپاسنا اور منوہر بھجنوں کے پشچات کبڈی اور رسہ کھینچنے کا کھیل ہوا۔ تت پشچات آریہ سماج کے سبھاسدوں کا پریہ بھوج کرایا گیا۔ تتھا انت میں سہ بھوج ہوا۔ جس میں استری پُرشوں نے بڑے آنند سے بھاگ لیا۔ سائنکال سماج مندر میں بسنت کے اُپلکش میں سبھا ہوئی۔ جس میں پنڈت سر بندر جی شرما کا ویدیک سٹری پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی اے تتھا انیہ سجنوں کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔

(۳) آریہ سماج کلکتہ کا وارشک اُتسو اپریل ماس میں ایسٹر کی چھٹیوں میں ۳-۴-۵ اپریل کو ہونا نشچت کیا گیا ہے۔ شری مہان پوجیہ سوامی سردانند جی مہاراج سے نویدن ہے۔ کہ وہ اسے اُتسو پر پدھارنے کی آوشیہ کرپا کریں۔ یدی کسی سجن کو سوامی جی کا ٹھیک ٹھیک پتہ گیات ہو تو کرپا کر کے شیگھر ہی سوچنا دینے کا کشٹ کریں۔ (دینا ناتھ سدھانت النکار پرچار منتری آریہ سماج کلکتہ)

آریہ سماج جلالپور بھٹیاں میں جاگرتی

۲۳ جنوری کو جلالپور بھٹیاں سماج میں بسنت پنچمی کا تہوار خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ پرارتھنا اور ہون کے بعد ماسٹر شرما کا اپدیش اور مہاشہ گورانند جی کے بھجن ہوئے۔ اور سماج کا از سر نو سنگٹھن کیا گیا۔ یہاں سماج بہت پرانی ہے۔ مگر عرصے سے کمزور ہو گئی تھی۔ تقریباً ۲۰ ممبر بن گئے ہیں۔ شری ڈاکٹر شام داس جی پردھان مہاشہ گیان چند جی سانجھی منتری اور گردھاری لعل جی ملہوترہ خزانچی مقرر ہوئے۔ پنڈت ماسٹر شرما اور مہاشہ گورانند جی آسٹ پرتی ندھی سبھا پنجاب میگزین پر پرچار کر رہے ہیں۔ سینکڑوں ہزاری اُٹھا رہے ہیں۔ انہی کے پرشارتھ سے سماج دوبارہ قائم ہوئی۔ (اسسٹنٹ منتری آریہ سماج جلالپور ضلع گجرانوالہ)

سانہ وال میں لوہڑی اُتسو

آریہ سماج سانہ وال ضلع لدھیانہ میں لوہڑی کے دن کرشن دیو جی رخصتی افریقہ کے گھر پر اُتسو لوہڑی منایا گیا۔ مہاشہ جی نے دو روپیہ دان...

باجلاس جناب سردار ہری سنگھ صاحب منصف درجہ اول شاہ پور بلوچستان

بمقدمہ مول چند ولد خان چند ذات کرار دوکاندار بازار لورالائی ۔ مدعی

بنام فرم چندن رام ۔ گینشی رام بذریعہ چندن رام ولد نامعلوم ٹھیکیدار فورٹ سنڈیمن مدعا علیہ

دعوٰے چار صد روپیہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ چندن رام دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس لئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہ بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۳۱ء اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کرے گا۔ تو بموجب آرڈر ۹ قاعدہ ۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یکطرفہ برخلاف اس کے کی جاوے گی۔

(دستخط و مہر عدالت)

آج بتاریخ ۲۹ ماہ جنوری ۱۹۳۱ء جاری کیا گیا۔

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج ۔ قوت مردمی دماغی اور جسمانی کمزوری دور کرتی ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتی ہے قیمت للعہ تولہ

ساری بدی سالسہ ۔ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خون بیماریوں کا علاج قیمت للعہ سیر

سکھارن جیون ۔ ذریعہ کی بیماریوں نامردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقت ور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپے سیر

اپلہ بندھو یوگ ۔ مستوراتی بیماریوں ۔ جریان الرحم سفید زرد یا سیاہ پانی آنا چھاتی کمر یا رحم میں درد بےقاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی قیمت ۱۶ خوراک دو روپے

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لندن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHLAYA
DACCA (BENGAL)

برانچ ۔ شیام بازار کلکتہ

"جب تک"

اس ملک میں بھی بہت سے ایسے مثالی ستیارتھ پرکاش ہیں جن کو ابھی دوسرے لوگ آشنا نہ ہونگے
مہرشی کی اس آگیا کا پالن کرنے کیلئے ویدوں شاستروں اور مہرشی کرت گرنتھوں وغیرہ کا مطالعہ کریں اور آریہ لوگوں کو بہت سے مثالی جنگل سے چھڑانے کیلئے مندرجہ ذیل پستکوں کو منگا کر پڑھیں

دیو سماج کے متعلق	اسلام کے متعلق	مختلف کتب
دیو سماج کی اندرونی تصویر ۴	قرآن کی چھان بین ۴	بائبل کلام آلہی نہیں ۶
استناری دھرم	عقائد اسلام پر عقلی نظر ۴	انجیل کلام آلہی نہیں ۱
مہالی جنگ ۲ خدائی کا سبب ۶	قرآن آیتوں کا شان نزول	سدرشن چکر تینوں حصے ۷
آتمی سیر آسمانی گرنتھ ۲	مباحثہ آگرہ ۲ کلام آلہی ۶	یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی ۲
دیو سماج پر بہت سوالات ۲	کفر توڑ کا جاندار چھوٹا ۱۲	امرودات سرہانت ۳
دیو دھرم کا ہمیں کیا پتہ ۱	ابطال بشارات احمدیہ ۲	مختلف دستعدد مت ۔ دیکھنو کا تذکرہ ۲
پورانک مت کے متعلق	روشنات اسلام ۱	دی جج بجواب المنصف ۶
ذریگ ویر سبجکٹ کمیٹی اردو ۱	تکذیب براہین احمدیہ	گلیان مارگ ۵
پوران اور دو مارگ بندی	نسخہ خط احمدیہ ۱۲	گیان پرکاش ۸ صبح امید ۸
ہم مہادیو ہمشری	خلاصہ تعلیم القرآن ۴	بھوشیہ پوران کی پریکشا ۴
پوران سحو پرکاس تینوں بھاگ	اسلامی بہشت کی حقیقت ۳	نوین وید پراچین ویدانت ۴
بن برتانت پربھس	روز قیامت ۲ مسلم پوزیشن ۱	دھرم ویر ۸ سچا درشن ۴
شیو خواہش آلودم ۱۲	نعرہ حیدری ۱	فہرست کتب ہندی اردو انگریزی مفت منگوا دیں

ملنے کا پتہ

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ متصل چھاپہ خانہ راےصاحب منشی گلاب سنگھ لاہور

آریہ سماج کو دیا۔ حاضرین کا ستکار مٹھائی سے کیا گیا۔ سماج مندر میں بھی ممبران سماج نے اتسو لوہڑی منایا ؛

(منتری آریہ سماج سانہ وال)

آریہ سماج بڈلاڈہ منڈی میں پرچار

بڈلاڈہ منڈی میں ۱۴-۱۵-۱۶-۲۰-۲۱ مارچ کو پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک مہاشہ سنتوکھ سنگھ جی بھجنیک اور مہاشہ کیدل رام جی نے پانچ روز تک سماج مندر میں خوب امرت درشا کی۔ پنڈت جی کے عالمانہ ویاکھیانوں اور مہاشہ جی کے منوہر بھجنوں کا جنتا پر بہت اثر پڑا۔ (کندن لال آریہ منتری آریہ سماج بڈلاڈہ) ؛

پنجاب ویدک لائبریری میں شکشت دیویوں کے لئے خاص انتظام

پنجاب ویدک لائبریری گورودت بھون لاہور میں شکشت دیویوں کی سہولیت کو مد نظر رکھتے ہوئے لائبریری کے کھلنے کا سمے ۱۲ بجے دوپہر سے ۶ بجے شام تک کر دیا گیا ہے ہندی کے اخبارات اور رسالہ جات کافی تعداد میں منگائے گئے ہیں۔ دیویوں کے الگ بیٹھنے کا انتظام ہے۔ آشا ہے کہ شکشت دیویاں اس انتظام سے ضرور لابھ اٹھائیں گی ؛

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(۱) ۱۱ کو ماسٹر شام لعل جی سکنڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کے سپتر عزیز سریندر لعل کا منڈن سنسکار ہوا۔ ماسٹر جی نے دس روپیہ دان دیا (۲) بسنت اتسو لودیانہ آریہ سماج نے بڑے اتساہ پورک منایا۔ یگیہ کیا گیا۔ کنیاؤں سے ڈرل اور ڈرامے کئے۔ پشچمی اور پوربی طرز کے گرہست جیون سمبندھی ڈرامے کا اچھا پربھاو رہا۔ تقریباً تین سو آریہ بالکوں اور شہر کی ماتا دیویوں نے مل کر سہبھوج کیا گیا۔ (۳) آریہ ہائی سکول کے بورڈنگ میں بھی یگیہ کیا گیا۔ ودیارتھیوں کو یگیوپویت پہنائے گئے لگ بھگ ۳۵ آریہ ودیارتھیوں اور آریہ سبھاسدوں نے مل کر سہبھوج کیا۔ (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج جگادھری کا پرستاو

رنگیلا رشی نام کی جو پستک پنڈت مادھو اچاریہ شاستری اپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے لکھی اور پرکاشت کی ہے

اس میں آریہ سماج کے پوجیہ مہارشی دیانند جی مہاراج کے متعلق انیک جھوٹی اور گندی باتیں تحریر کی ہیں۔ جن سے ہر ایک آریہ سماجی کے دل پر ٹھیس پہنچی ہے۔ اس لئے آریہ سماج جگادھری کا یہ جلسہ اس پستک کے مصنف سے نفرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے امید کرتا ہے۔ کہ اس پستک کو جلدی ضبط کرکے اس کی اشاعت کو بند کرا دے گی۔ اور مصنف اور پرکاشک کو مناسب سزا دیگی۔

(چمن لال سکریٹری آریہ سماج جگادھری)

آریہ سماج گوجرانوالہ کا پرستاو

آریہ سماج گوجرانوالہ نے اپنے ۱۳ ماگھ کے ادھیویشن میں ایک پرستاو تو آریہ سماج حیدر آباد میں نوزکھا خو جیوں کے اتیاچار کے خلاف اظہار ناراضگی کا پاس کیا۔ اور دوسرا رنگیلا رشی کے مصنف کے خلاف پاس کیا۔ ہر دو پرستاوں میں مناسب کارروائی کرنے کے لئے گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی

(ودیا رتن مل منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

تمام دنیا میں مشہور
مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ

مصفی خون۔ خارش پھوڑا پھنسی آتشک ناسور کنٹھمالا بدن کے سفید سیاہ داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ یہ قیمت پر ملتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات زعفران۔ کستوری ہینگ۔ شہد زیرہ سیاہ۔ بنفشہ سلاجیت مصفی عربی شیر۔ ریچھ۔ لٹوس مصری کنگھیاں ڈھینگڑی۔ مفرد و مرکب شربت۔ عرق مربہ جات۔ آچار۔ ست پودینہ۔ اجوائن۔ روغن بادام سانگری۔ نمونہ کا اصلی آملہ کا تیل۔ عطر پھلیل ریگ ماہی سیر بہولی۔ سپاری۔ کلاں بیشلدری سامان سوداگری۔ پارچات۔ زیورات اسباب چمڑہ۔ بوٹ۔ گرگابی۔ پاپوش۔ سامان منیاران۔ لوہا۔ تمباکو۔ نجام۔ مونجی وغیرہ۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگا سکتے ہیں ؛

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نوٹ:۔ لاہور میں عرق عشبہ پنڈت وزیر چند مستر ہمدرد پنساری گیان منڈی دلارام خانپور کمپنی ایجنٹ زبر منسٹ زہار بیدر دانہ سے

636

آیوروید گیان کا چمتکار!

طبی دنیا میں انقلاب عظیم

آیوروید کے آدھار پر ایک حیرت انگیز تھیوری کا انکشاف جس میں ثابت کیا ہے کہ پر ماتما نے انسانی جسم کیسا بنایا ہے ہر ایک بیماری کے دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کا مکمل اور جداگانہ سامان دیا ہے اور اس تھیوری کے مطابق ہر ایک بیماری کا نہایت آسان سہل اور سریع الاثر علاج۔ علاوہ اس کے ایک ہی معمولی چیز ہے۔ جو ہر جگہ ہر وقت اور بلا قیمت مل سکتی ہے۔ ہر بیماری کا شرطیہ اور حکمی علاج شہروں میں علاج کے صرف کثیر اور معالجین کی محتاجی سے بچانے والی۔ ہر گھر میں بلا صرفہ ہر سم ہسپتال کا کام دینے والی۔ دیہات اور جنگل میں جہاں کوئی دوا یا معالج میسر نہیں۔ بلا دوا جادو اثر طریق علاج سے کرشمہ قدرت دکھانے والی کتاب۔ مستورات کیلئے نعمت غیر مترقبہ جس کے چند نسخے بطور نمونہ نیچے درج ہیں:۔

(۱) گرم پانی سے ہاتھ پاؤں دھونے پر نکسیر فوراً بند ہو گی ؛
(۲) کوئی سخت رنج پہنچانے والی بات کہنے سے ہچکی فوراً بند ہو جاوے گی ؛
(۳) ہزارہ سحاب دہن لگانا آنکھ کی روشنی کے لئے عجیب الاثر ہے ؛
(۴) چوہے کی مینگنی اور مصری برابر تین ماشہ صبح تین روز تک پانی کے ساتھ کھلانے سے عورتوں کا سفید پانی جانا دور ہوگا ؛
(۵) سانپ کے زخم میں آک یعنی مدار کا دودھ اس وقت تک بھرنا جب تک زخم دودھ جذب کرنا بند نہ کرے شرطیہ علاج ہے ؛
(۶) جس قدر افیون کھائی ہو اسیقدر ہینگ گھول کر پلانے سے افیون کا زہر بالکل دور ہو جاویگا

ہر بیماری کے ایسے ہی تیر بہدف اور آسان بے شمار مجربات درج ہیں قیمت فی جلد آٹھ آنے ہندی ایڈیشن چھپ رہا ہے ؛

رشیوں کی عجیب و غریب ایجاد

سات دن میں ہلتے ہوئے دانت جمانے والا دانتوں اور مسوڑھوں کے سب امراض اور پایوریا نک چڑھے دور کرنے والا۔ جادو اثر دنت رکشک منجن جس کے صرف سات دن لگانے سے آئندہ کوئی بیماری دانتوں اور مسوڑھوں کی پیدا نہیں ہو سکتی قیمت فی شیشی آٹھ آنے ؛

چند سرٹیفکیٹ کا خلاصہ

ترجمہ چٹھی انگریزی منیجر ڈبلیو جی ناڈکرنی صاحب بہادر ایل ایم اینڈ ایس چیف میڈیکل آفیسر و سینیٹری کمشنر گوالیار گورنمنٹ حال پیلیس فزیشن دربار گوالیار "اس کارخانہ کے دنت رکشک کا ہسپتال کے چند مریضوں پر تجربہ کیا گیا۔ ہر ایک مریض کو تعجب خیز فائدہ ہوا۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مسوڑھے بالکل اچھے ہو گئے۔ اور دانت اپنی اصلی جگہ پر جم گئے ہم بہت اطمینان سے ان صاحبان سے جو دانت اور مسوڑھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اس منجن کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں"

چٹھی ڈاکٹر بلدیو پرشاد صاحب ایم ڈی۔ اے۔ ایچ لکھنؤ "آپ کا دنت رکشک منجن میں نے خود آزمایا۔ تیر بہدف پایا۔ میرے دو دانت ہلتے تھے۔ سات دن لگانے سے میرے دونوں دانت جم گئے۔ دو تین شخصوں کو دوا دی۔ فوراً درد جاتا رہا۔ براہ مہربانی ایک درجن بڑی شیشی بذریعہ وی پی بھیج دیجئے ؛

ترجمہ چٹھی انگریزی۔ بابو رام لال صاحب بی اے۔ ایل ایل بی۔ مقام بھان گڑھ۔ ضلع گونڈہ۔ "آپ کے دنت رکشک سے میرے ہلتے ہوئے دانت بالکل اچھے ہو گئے۔ جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ میں پبلک سے اس کے استعمال کی سفارش کرتا ہوں" ؛

نوٹ

کتاب اور منجن کے لئے ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط خط و کتابت سے طے کریں۔ خریداری دوا کا آرڈر دیتے ہوئے اخبار کا حوالہ ضرور دیں ؛

ملنے کا پتہ:۔

کارخانہ دنت رکشک لشکر۔ گوالیار

... Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گمشدہ کی تلاش - ایک غریب کا لڑکا عمر آٹھ سال رنگ گندمی سر کے بائیں طرف کی ہڈی چوٹ سے ٹوٹی ہوئی - جس کی وجہ سے وہ کچھ پگلا سا ہے - گم ہونے کے وقت اُس کے گلے میں صرف ایک میلا کرتا تھا - تقریباً ڈیڑھ ماہ سے لاپتہ ہے جس صاحب کو اُس کا پتہ ملے - مہربانی کر کے مقامی آریہ سماج کے منسٹر کے یا براہ راست مجھے مطلع کریں - نہایت مشکور ہوں گا - لڑکے کا دھن پتا بہت بے تاب ہے ؏

(دیبھو رام منیجر آنند آشرم لدھیانہ) ؏

✣

لدھیانہ میں آدرش بواہ - شری لالہ دیوراج جی دھنوہ صراف سبھاسد آریہ سماج لدھیانہ کی سپتری ستیہ وتی کا بواہ سنسکار شری سیٹھ ہری کرشن جی رئیس پریذیڈنٹ آریہ سماج برہان پور سی پی کے سپوتر چرنجیو ستر رشی چند جی کے ساتھ پنڈت بنسی دھر جی سناتک گورو کل کانگڑی و پنڈت گرجا دت جی نے پوران ویدک ریتی سے کرایا - لالہ دیوراج نے دور دیش میں اپنی سپتری کا بواہ کر کے ایک قابل تقلید مثال پیدا کی ہے - اس شبھ موقع پر کپش کی طرف سے ۶۸۱ روپیہ بہ تفصیل ذیل دان ملا -

گنپتی لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کمرہ کے لئے	۵۰۰ روپیہ
گورو کل کانگڑی	۵۱ روپیہ
وید پرچار فنڈ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب	۲۵ ؍؍
آریہ اناتھ آلیہ لاجپت رائے لاہور	۲۵ ؍؍
گورو کل رائے کوٹ	۲۵ ؍؍
مہا ودیالیہ جوالا پور	۲۵ ؍؍
گنپتی لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ و لدھیانہ کی جماعت اچھوت سبھائی	۲۵ ؍؍
آریہ سماج مندر لدھیانہ	۱۰ ؍؍
کل میزان	۶۸۶ ؏

(دیبھو رام منیجر خزانچی آریہ سماج لدھیانہ)

✣

آریہ سماج اخلاص پور کا اتسو - آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۲۴ جنوری سے ۲۵ جنوری تک نہایت دھوم دھام سے ہوا - ۲۳ کو ۲ بجے نگر کیرتن شروع ہوا - جس میں مہاشہ درگا دت اور برہمچاری لچھمن دت کے بھجن ہوئے - نگر کیرتن کا نظارہ بہت شاندار تھا - رات کو خوب بارش ہوئی - جس کی وجہ سے ڈر تھا - کہ شاید کل جلسہ نہ ہو سکے - مگر پرماتما کی کرپا سے صبح کو مطلع صاف ہو گیا - ۲۴ صبح ہون یگیہ کے بعد سوامی سمپا نند جی اور سوامی دھیرانند جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے - شام کو بارش کی وجہ سے کارروائی نہ ہو سکی ؏

۲۵ صبح کو ماسٹر سوم دت ہیڈ ماسٹر مڈل سکول اخلاص پور کے لڑکے کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے اُن کے گھر پر کرایا گیا اور منڈپ میں ہون یگیہ ہوتا رہا - ہون یگیہ کے بعد اچھوت اُدھار کانفرنس زیر صدارت بابو گردھاری لال بھنڈاری بی اے رئیس کوٹ ینہاں شروع ہوئی - جس میں دلت بھائیوں کے اُدھار پر وچار ہوتا رہا - بھگت گوپی رام و مہاشہ بسنت رام اور پردھان کانفرنس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا - بعد ازاں پنڈت ست دیو جی آریہ مسافر کا پن اور پاپ کے وشے پر نہایت ہی عالمانہ لیکچر ہوا - پنچات پنڈت رام سروپ پرا منتری جی نے دھن کے لئے اپیل کی جس میں سے بیس روپے وید پرچار کے لئے سبھا کو دیے گئے - خاتمہ پر سوامی دھیرانند جی کا چھوٹا سا ویاکھیان ویدوں کے متعلق ہو کر دن کی کارروائی سماپت ہوئی - رات کو راگ کمیٹی زیر صدارت سوامی دھیرانند جی ہوا - جس میں صرف بھجنیک ہی شامل ہوئے ؏ بعد ازاں آرتی اور شانتی پاٹھ ہو کر کارروائی جلسہ سماپت کی گئی -

۲۶ جنوری کو اخلاص پور کے چاروں طرف ۱۵ گھرانے شدھ ہوئے ؏ (جگت رام منتری آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور) ؏

ساتھ کر موضع چکوال کے بلمیکی ... گھرانوں کو جن میں ۲۴ آدمی ہیں - شدھ کیا گیا ؏

مُفت! مُفت!! مُفت!!!

ڈاکٹری اور طبی کالجوں کو تازہ گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ کالج سے گریجوئیٹ ہوکر یونانی اور ڈاکٹری سندات حاصل کرنیکا طریقہ لکھکر مُفت طلب کریں - پرنسپل دی انڈو انڈین میڈیکل کالج برنالہ - ریاست پٹیالہ ؏

۲۴۰

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپکو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دیگی!

امرت دھارا کی شیشی ہاتھ پر رکھو!

اور تب اپنی قسمت کی لکیر کو دیکھو!

امرت دھارا بیمار کو تندرستی دیتی ہے اور تندرستی ہی نعمت و دولت ہے!

استعمال کرنے والوں میں سے ۳۶ **چھتیس ہزار** کی رائے ہے

کہ اس دوائی کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئے

اچانک حملہ کرنے والی امراض کو اچانک ہی دور کرتی ہے - بچہ بچہ امرت دھارا کے نام سے واقف ہے - ہر بیماری پر سب سے پہلے یاد آتی ہے - مگر افسوس ہے کہ بعض غلطی سے کوئی نقلی اشیاء استعمال کر کے مایوس ہوتے ہیں!

کوی لودھ وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

امرت دھارا

کو پاس رکھو اور بے وقت تشویش اور بھاری اخراجات سے بچو

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ - نصف ایک روپیہ چار آنہ - نمونہ ۸

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے - ہندوستانی کی جس زبان میں چاہئے - خط میں لکھ دیں - مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوا دیں - اسکے علاوہ دیگر سواد و مات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت جی صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوص مردان بھی جسکو ضرورت ہو مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں ؏

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: **امرت دھارا ۳ لاہور**

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تحصیل شاکرگڑھ میں آریوں کے اُتسو

(۱)

ننگلی (گنجرواڑ) میں ۲۔ ۳۔ ۴ پوہ کو آریوں کا اُتسو بڑے سماروہ سے ہوا۔ جس میں پنڈت رام سروپ جی پراشری۔ پنڈت جگن ناتھ شاستری جی نے اپنے منوہر اپدیشوں اور مہاشہ بلدیو جی مہاشہ مہر چند جی اور مہاشہ درگا دت جی مہاشہ دھرم پال جی نے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا۔ تین پوہ کو ننگلی اور گنجرواڑ میں سنکیرتن کیا۔ مہاشہ گوپی رام کے پرشارتھ سے ساڑھے سات روپیہ دان پراپت ہوا۔

(۲)

یہی منڈلی ننگلی سے دوہو چک میں آئی۔ سب سے پہلے اپنے گیتوں میں ڈھولکی۔ اور باجا ڈال کر سنکیرتن کیا۔ رات کو حاضری اتنی تھی۔ کہ سماج مندر میں بیٹھنے کو جگہ نہ رہی۔ بڑے بڑے اُتم بھجن اور ویاکھیان دو دن تک ہوتے رہے۔ جس کا جنتا پر بڑا پربھاو پڑا۔ گرنتھ بھجن بولتے سمے یہاں کی دیویوں نے بڑا اچھا بھاگ لیا۔ اس کے بعد شری سوامی دھیرانند جی مہاراج کی کتھا ہوتی رہی۔ پرینام یہ ہوا۔ کہ یہاں کنیا پاٹھ شالہ قائم ہو گئی۔

(۳)

۸ پوہ کو موضع للو چک میں آریوں کا اُتسو ہوا۔ تقریباً چار سو آدمی اکٹھے ہوئے۔ مردم شماری کے متعلق ہدایات کی گئیں۔ اس جلسے میں پنڈت رام سروپ جی پراشری پنڈت جگن ناتھ جی شاستری۔ پنڈت مہیندر پرتاپ جی اُپدیشک اور مہاشہ مہر چند جی مہاشہ بلدیو جی مہاشہ دھرم پال جی بھجنیک موجود تھے۔ ۸ روپیہ دان ملا۔

(۴)

۹۔ ۱۰ پوہ کو قصبہ نیناں کوٹ میں پرچار ہوا۔ پہلے ڈھولکی اور باجا گلے میں ڈال کر مہاشہ درگا دت جی۔ مہاشہ مہر چند جی مہاشہ بلدیو جی نے بڑی دھوم دھام سے سنکیرتن کیا۔ سنکیرتن کا جلسہ پر بڑا اچھا پربھاو پڑا۔ منڈلی کے ساتھ بہت بھیڑ تھی۔ رات کو پنڈت جگن ناتھ جی شاستری کا بڑا معرکہ کا ویاکھیان ہوا۔

(۵)

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ پوہ سمت ۱۹۹۴ کو پنڈت رام سروپ جی پراشری مہاشہ درگا دت جی بھجنیک نے اخلاص پریم سے پرچار کیا۔ اور سماج نے سالانہ جلسہ کرنے کا نشچے کیا۔

(۶)

۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ پوہ کو پنڈت رام سروپ جی پراشری پنڈت مہیندر پرتاپ جی تتھا مہاشہ درگا دت جی مہاشہ مہر چند جی سکھو چک پہنچے۔ باجا اور ڈھولکی سے سنکیرتن کرکے لوگوں کو پرچار کی سوچنا دی۔ رات کو جلسے میں خلقت اتنی آئی۔ کہ کئی لوگوں کو جگہ کی کمی کی وجہ سے نراش ہو کے لوٹنا پڑا اور بڑے پربھاوشالی بھجن اور ویاکھیان ہوتے رہے۔ مہاشہ درگا دت جی کا دوہرا اور ڈنڈا بھجن لوگوں نے ہر جگہ بہت پسند کیا۔ سکھو چک سماج کے سالانہ جلسے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

یہاں کی ویدک پاٹھشالہ جو آریہ پرتی ندھی سبھا نے کھولی ہوئی ہے۔ پرچار کا بڑا اچھا سادھن ہے۔ پنڈت رام کشن جی ادھیاپک بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔

(۷)

۱۹۔ ۲۰ پوہ کو کوٹ میں آریوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ لگ بھگ ڈھائی سو منشوں کی شدھی پنڈت رام سروپ پراشری نے کی۔ مہاشہ درگا دت جی کے بڑے منوہر بھجن ہوئے مہاشہ سندر لال اور مہاشہ گوپی رام نے بھی اچھا کام کیا۔

(۸)

خانووال بارہ منگا۔ پنڈی وغیرہ میں پرچار کرتے ہوئے ہم دھاریوال پہنچے۔ وہاں ماسٹر دینا ناتھ کے بالکوں کا نام کرن اور یگیوپویت سنسکار پنڈت رام سروپ جی پراشری نے کرایا۔ پادری بدھ سنگھ سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ پنڈت رام سروپ جی نے پوچھا۔ کہ آپ کو عیسائی دھرم کے اندر سب سے اونچی بات کیا ملتی ہے؟ جواب ملا۔ کہ انسان گنہگار ہے۔ اور مسیح اُسے نجات دلانے والا ہے۔

آخر پادری صاحب سے جب یہ سوال کیا گیا۔ کہ روح کا بنانے والا خدا ہے اور روح نے اس سے پہلے کوئی کام ہی نہ کیا۔ تو وہ گنہگار کیسے ہوا؟ اسے تو صرف روحوں کو بنانے والے خدا کو ابھی اتنی سمجھ نہ آئی کہ ایسی روح نہ بنا دے۔ جو گنہگار ہو۔ پادری صاحب جب اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ آخر رات کو مباحثے کی ٹھہری۔ سب تیاریاں ہو گئیں۔ صدر مباحثہ بھی منتخب کر لیا گیا۔ لیکن اُس وقت پادری صاحب نے کھڑے ہو کر کہہ دیا۔ کہ میں مباحثہ نہیں کر سکتا۔

بعد کو پنڈت رام سروپ جی پراشری کا اچھوت اُدھار پر ویاکھیان اور مہاشہ درگا دت جی کے بڑے منوہر بھجن ہوئے۔ دو رمال سے زائد اودھار سبھا کے ممبر بھی بنائے گئے۔

(۹)

۷۔ ۸ ماگھ کو پلاہ میں آریوں کا بڑا بھاری اُتسو ہوا۔ جس میں تقریباً چھ سو کی حاضری تھی۔ رات کو مہاشہ درگا دت جی اور برہمچاری لچھمن پت جی کے بڑے اچھے بھجن ہوئے۔ راہداسیوں میں جاتی ابھیمان بہت ہے۔ جب اُن کو مہاشیوں کے ساتھ چلنے برتنے کو کہا گیا تو مہاشہ بٹ دیال جو اُن کا پنڈت ہے۔ تمک اٹھا۔ خیر لوگوں کو بات ٹھیک طور پر سمجھا دی گئی۔ اور پنڈت رام سروپ جی پراشری نے تقریباً ڈھائی سو آدمیوں کو شدھ کر کے اچھوت کیا۔

~~~

آریہ سماج رینالہ خورد کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج رینالہ خورد کے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے

(۱) لالہ ایشر ناتھ چوپڑا پردھان۔ (۲) لالہ شنکر لعل بزاز اُپ پردھان۔ (۳) لالہ بدری ناتھ مہاجن منتری۔ (۴) لالہ جگن ناتھ اُپ منتری۔ (۵) لالہ کرم چند بزاز خزانچی۔ لالہ گوپال داس کلارک سٹور کیپر و لائبریرین۔

بدری ناتھ منتری آریہ سماج رینالہ خورد ضلع منٹگمری۔

منتخدہ ڈی البسر (؟) اسٹار رجسٹرڈ SKB
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ
کلکتہ
سنہ ۱۹۸۴ء
بانی

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

سنہ ۶۰۵

ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پیٹنٹ ادویات کا کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرا لیا گیا ہے

المشتہر
چنی لال لال برمن مالک کارخانہ ایس کے برمن

خون صاف کرنے کی مشہور دوا
آفتاب مسہل (؟)

یہ مسالہ کھلا ہونے کی وجہ سے ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ آتشک گٹھیا دوبارہ ہی ہوتی دواؤں کے استعمال سے اگر خون خراب ہو گیا ہو گا تو اسے استعمال کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ۔ ڈاک محصول آٹھ آنے۔

نو ایجاد
آئی لوشن (؟)

اس سے آنکھ کی سرخی۔ جلن کرکری۔ پانی بہنا اور رتوندھی صرف تین چار دن کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی اچھی حالت میں بھی دھول دھوئیں دھوپ کی تیزی دیکھنے کی لالی پر بھی مفید ہے۔ قیمت فی بوند ٹپکانے کے آلہ کے آدھ اونس کی شیشی ۹ر ڈاک محصول دو شیشی تک ۸ر

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۸) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ منیجر ہند اخبار۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri
~~~

ڈانچو کی طاقت بڑھاتے ہیں

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے
اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:-
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

یہ عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں!

اختیاری مانع حمل المعروف بہ جبلرڈ

کے استعمال سے کمزور اور نازک خواتین کی جان کا خطرہ جاتا رہتا ہے۔ اور آنے والے صدمے کافور ہو جاتے ہیں۔ مانع حمل سے گھر کی آبادی اور رونق قائم رہتی ہے۔ نازک دل بچے سوتیلی ماں کے خطرے سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں کمزوری یا بیماری کی وجہ سے وضع حمل کی سختی اٹھانے کی طاقت نہیں ہے۔ اور جان کا خطرہ ہے۔ تو آج ہی مانع حمل منگا لیجئے۔ صرف جائز ضرورت کے لئے منگائی جا وے۔ قیمت پندرہ روپے محصول ڈاک ۸؍ علاوہ کل ۵؍ ۱۵ روپے

جو شہرت گذشتہ ۵ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے

سرمہ اکسیر چشم

دھند۔ جالا۔ غبار۔ خارش۔ سرخی۔ ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ تین تولہ ڈھائی روپیہ۔ بارہ تولہ ساڑھے نو روپیہ۔ محصول ہر حالت میں ۸؍ ہے

حبوب مراد ممسک

یہ راحت زندگی۔ جوانی کی جان ممسک گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں قیمت ۸ گولی ایک روپیہ ۲۴ گولی ڈھائی روپیہ۔ یکصد گولی نو روپیہ۔ محصول ہر حالت میں ۷؍ الگ ہے

دلی گائیڈ مع عروس زندگی

یہ وہ نادر تحفہ ہے کہ جس میں دہلی کے متعلق کل واقفیت معہ اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں۔ جو تمام اصحاب مفت طلب فرما سکتے ہیں:

منیجر فدائے طب حکیم راج نارائن حوض قاضی دہلی

بوتل پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھکر خریدیے!

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

دراکشاسو

ایام سردی میں خاص کر استعمال کرنے کی چیز۔ شیریں اور خوش ذائقہ۔ سب سے بہترین اور جسم میں خون اور گوشت بڑھاتا ہے۔ سردی کی کھانسی اور جریان کو بیست و نابود کرتا ہے فوراً جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ قبض دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے۔ علالت کے بعد و بچہ پیدا ہونے کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ جسم میں قوت اور چہرے پر رونق افزائی کرتا ہے۔ ضعیفی میں ہونے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت۔ فی بوتل کلاں دو روپے۔ خورد ایک روپیہ
محصول بوتل کلاں ۱۲؍ خورد ۱۵ ؍
ایک بوتل سے زیادہ منگوانے پر نزدیک کے ریلوے سٹیشن کا نام تحریر فرمایئے گا۔
ہر جگہ ادویات فروشوں سے ملے گا۔

پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بوٹی ۱۲؍ سیر — دنت منجن ۸؍ فی شیشی
ست سلاجیت ۸؍ تولہ — سوچی پتر مفت

پتہ:- گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ॐ

ٹیلیفون نمبر ۳۳

प्रकाश

रजिस्टर्ड ... ۳۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH. LAHORE. INDIA

نمبر ۷

... پھاگن سمت ۱۹۸۷ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۱ء

SUNDAY 15 FEB 1931

دیانند آبد ۱۰۶

سوامی دیانند

[illegible]

کبت

دیا کرو دیانند اِک واری آن کے تے
ویکھ ویکھا! بیڑی بحر غماں وچ ڈولدی اے
قوم اج کی توں ہے کی ہوئی ویکھ ذرا
ہند والے راہ تیری دیّے رات تکدے نے

ہند دُکھیاری وچ سپیہ پھیرار جا
بن کے ملاح اِنہوں پار تاں اُتار جا
دے کے اُپدیش پھیر ایس نوں سُدھار جا
اِک واری آ سوامی دے تُوں دیدار جا

ہوئے ہاں نراس آ کے آس تے اُمید والے
سُک گیا باغ اج تیرے بناں مالیا وے

ڈِگے ہوئے محل ساڈے ولاندے اُسار جا
ہرا بھرا ایسنوں بنا تُوں دو بار جا

قوم دیا والیا تُوں اِک واری آن کے تے
وِگڑے گیان ساڈے کم تاں سنوار جا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

۶۳۲

ایک اروڑہ کمل تی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر قریب سولہ برس ہے۔ ور کی آیو بیس برس کی ہو۔ آریہ سماجی تعلیم یافتہ اور باروزگار ہو۔
مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

تاراچند ولد چودھری گیلارام
گوردوارہ زمیندار مندہرہ تحصیل
وضلع ڈیرہ غازیخان

یوگیہ ور کی ضرورت!

۶۲۱

ایک کھتری کل اُپین یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو تقریباً پندرہ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔
ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ یا برسرِ روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ویوہار کریں۔

۵۸۹ خ
معرفت مینجر اخبار پرکاش لاہور

ہندو ودھوا آشرم اورئی

۶۲۹

نوٹیدن ہے کہ ہندو ودھوا آشرم کے سنچالک ہے اس کے سنرکشک رائے بہادر پنڈت گوپال داس شرما بی اے ایل ایل بی پردھان آریہ سماج اورئی ہیں اس ہندو ودھوا آشرم میں ودھواؤں کو پتت ہونے سے بچانے کا سمپادن کیا جاتا ہے۔ سرو جنتا اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے۔ جنتا سے پرارتھنا ہے کہ جو ودھوائیں دکھی ہوں انہیں ودھوا آشرم میں داخل کریں۔ یا خود لے کر آدیں۔ یا بذریعہ پتر اطلاع دیں۔ ودھوا لانے والے کو پورا سفر خرچ دیا جاویگا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کے لئے تیار ہیں۔ جو ودھوا شادی کرنا چاہیں۔ وہ درخواست کے ساتھ فارم فیس [illegible] بھیجنا ضروری ہے۔
رام چرن لال شرما بھارگو منتری ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون۔

YOUR EYE

کیا آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہے

اگر ہے تو سب سے پہلے [illegible] کا استعمال کیجئے۔ یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین علاج ہے۔ [illegible] ہی ہندوستانی قدرتی علاج ہے جو ہزاروں کیلئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت۔

سمتھ اینڈ کیمبل - لاہور

بیماری کی جڑھ مچھر ہے اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن

۶۰۳

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو بھی نزدیک نہیں آنے دیتے!

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پنڈت وید کرتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ اور آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو ازحد پسند کیا ہے؟

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ قیمت سگندھت دھوپ فی سیر دو روپے۔ ہون سامگری فی سیر دس آنے
اس کے علاوہ ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں۔ اور ہمیشہ سٹاک میں تازہ مال رکھا جاتا ہے۔

امرت دھارا۔ آتنک نگرہ گولیاں۔ سپاری پاک۔ ڈونگرے کا بال امرت۔ آنند پاک۔ آہار بھکشن پاچک چورن

ضرورت مند صاحبان بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز ہمارے ہاں [illegible] قند اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ مکمل پتہ:۔

مسیر زبھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت بستو بکھنی سوتر منڈی لاہور

سردیوں کے موسم میں۔ مقوی ادویات کا استعمال

رائے بہادر موتی راج ایم۔ اے کا

۶۰۶

سدھ مکردھوج

استعمال کریں!

یہ قوتِ مردانہ کے علاوہ جسمانی و دماغی ہر قسم کی اعضائے رئیسہ کی طاقت کو بحال کرتا ہے قوتِ بینائی کا محافظ۔ گردہ معدہ۔ [illegible] کا خاص علاج ہے۔ مکردھوج کے بہترین ہونے کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ عرصہ سے استعمال کرنے والے بار بار خریدتے ہیں۔ خریدتے وقت سیل پر رائے بہادر موتی راج ایم اے کا نام ضرور دیکھ لیں قیمت فی تولہ ۸ روپیہ۔ تین ماشہ تین ماہ کی خوراک ۲ روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ [illegible] دس روپیہ۔ ایک ماشہ جتنی دن کی خوراک ساٹھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ؟
تازہ شہادت۔ سردار اندر سنگھ صاحب [illegible] لکھتے ہیں کہ میں نے تین مرتبہ وَدجراج دلی اور سدھ مکردھوج منگوا کر استعمال کی تھی۔ جب بیماری کے منگوائی تھی۔ اس کے دا پیچھے بردہ ادویات نہایت مفید ثابت ہوئیں!
تسلی بخش فائدہ ہوا۔ سید سردار شاہ صاحب گیلانی ضلع منٹگمری سے لکھتے ہیں کہ آپ کی بردہ ادویات وَدجراج دلی و سدھ مکردھوج کی گولیاں استعمال کیں۔ ان سے تسلی بخش فائدہ ہوا مجھے کمزوری اور اعضائے رئیسہ کی شکایت ہو گئی تھی وہ قطعی جاتی رہی ہے۔ ان کی جہاں تک تعریف کی جائے کم ہے۔ بہت [illegible] زبانی شکریہ بھی ادا کرونگا

مینجر ۲ ایل اوشدھالیہ رائے بہادر موتی راج ایم اے
پوسٹ بکس نمبر ۱۱۳۔ بازار پاپڑ منڈی۔ لاہور

ماسٹروں کی فوراً ضرورت

۶۳۵

ایک ایس۔ وی اور ایک ایف اے یا میٹرک اسسٹنٹ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواست کے ہمراہ تنخواہ بھی درج کریں۔ آریہ سماجی اور ریٹائرڈ ماسٹروں کو ترجیح دی جاوے گی۔

ڈاکٹر سوم ناتھ
مینجر اینگلو ویدک مڈل سکول
سامان منڈی ریاست پٹیالہ

ہیڈ ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھشالہ آریہ سماج جھنگ کے لئے ایک ہیڈ ادھیاپکہ کی۔ جو مڈل تک تعلیم دے سکتی ہو ضرورت ہے۔ سینیر ٹرینڈ کو ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ پہلا [illegible] درخواستیں بھیجنے کا پتہ:۔

[illegible] منتری آریہ سماج جھنگ

پچاس سالہ ور کیلئے کنیا کی ضرورت

۶۳۴

درسوتی [illegible] ذات کی عمر ۲۲ سال لکھا پڑھا۔ برسرِ روزگار سرکاری نوکر۔ [illegible] بھی ترقی والی ہے۔ خوبصورت جوان تندرست ہے۔ ملازمت پیشہ شریف خاندان ہے۔ کے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سوتی ذات کے علاوہ کسی ذات کی آریہ خیالات والی ہو دی جاوے گی۔ خط و کتابت اس پتہ پر انگریزی یا اردو میں [illegible] ڈاک خانہ [illegible] ضلع لائل پور

[illegible]

ڈاکٹری انڈین [illegible] انڈیا میں رجسٹری شدہ کالج سے [illegible] اور ڈاکٹری سندات حاصل کریں۔ مفت طلب کریں۔ پرنسپل دی [illegible] میڈیکل کالج [illegible] ریاست

ضرورت

اپنے آریہ سماجوں کی چھپائی کی اشاعت بڑھانے کے لئے [illegible] بنانے کا کام کریں۔ پرکاش کی سالانہ قیمت چار روپے اور [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ترکی کا پیغمبر

ایک یورپین سیاح لیڈی اس بیان کے لئے ذمہ دار ہے۔ کہ اسے ترکی کے سکولوں کی ایک لیڈی انسپکٹرس نے کہا۔ کہ ہمارا پیغمبر غازی مصطفےٰ کمال پاشا ہے۔ ہم رسول عربی کو چھوڑ چکے ہیں۔ محمد صاحب کا اسلام عرب کے لئے اچھا تھا۔ ترکی کے لئے نہیں یورپین سیاح لیڈی کا بیان ہے۔ کہ قرآن کے متعلق اس ترک لیڈی نے اسے کہا۔ کہ قرآن غلامی اور کثرت ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ بیہودہ باتیں صداقت کے اصولوں کے خلاف ہیں۔ مزید برآں کہا۔ کہ اگر قرآن الہامی ہے تو یہ نئی تشریح کے ساتھ ہی چل سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو یہ غازی مصطفےٰ کمال کی تنقیدی نظر کے نیچے تباہ ہو جائے گا۔

۱۴۸ سیاسی ملزمان بری کردیئے گئے

دہلی کے جن ۱۴۸ سیاسی ملزمان کی سزا منسوخ کرنے کی درخواست سشن جج دہلی نے ہائی کورٹ لاہور سے کی تھی۔ جسٹس ٹیک چند نے اسے منظور کرکے ملزمان کی سزائیں منسوخ کرکے انہیں بری کردیا۔

یہ اصحاب زیر دفعہ ۱۷ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری دہلی کانگریس کمیٹی کا ممبر ہونے کی وجہ سے سزایاب ہوئے تھے۔ دہلی کانگرس کمیٹی کے خلاف قانون قرار دیئے جانے کا اعلان ۱۷ ستمبر کو ہوا تھا۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ میں ۲۷ ستمبر تک شائع نہ ہوا۔ اور جن وجوہات پر ملزمان کو گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ ۲۷ ستمبر سے پہلے کی پیدا شدہ تھیں۔

مہاتماجی کی چٹھی کا جواب

وائسرائے کے نام مہاتماجی کی چٹھی کا جواب آگیا۔ چٹھی میں پولیس کے طرز عمل کی تحقیقات کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔ جواب ابھی صیغہ راز میں ہے۔ تاہم اتنا کہا جاتا ہے۔ کہ مہاتماجی کی اس سے تسلی نہیں ہوئی۔

مہاتما گاندھی کے متعلق پیشگوئی

ایک یورپین نجومی نے مہاتما گاندھی کے متعلق پیش گوئی کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۳۱ء مہاتماجی کے لئے مبارک ہوگا مہاتماجی جلد ہی سرگرم زندگی سے الگ ہو جائیں گے۔ اور وہ بہت عمر تک زندہ رہیں گے۔

قانون نمک کی خلاف ورزی

سورت کی اطلاع ہے۔ کہ ملال پور تعلقہ کے بہت سے مواضعات میں قانون نمک کی

سنسار کی گتی

ویریندر پھر گرفتار

دو سال کے عرصہ میں یہ چوتھی بار ہے۔ کہ مہاشہ کرشن جی کے سپتر سری ویریندر کو ۱۰ فروری کی شام کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس سے پہلے تینوں بار سنگین الزاموں میں گرفتاری عمل میں آئی لیکن عدم ثبوت کی وجہ سے وہ ہر بار باعزت بری ہوتا رہا۔ اب جس قانون کے ماتحت اسے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس میں پولیس کو عدالت میں ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس قانون کے ماتحت گرفتاری پر مقدمہ کا عدالت میں چالان کرنے کی ضرورت ہی نہیں یہ قانون وہ ہے۔ جسکے ماتحت پنجاب کے ناشو برادران اور لالہ لاجپت رائے اور سردار اجیت سنگھ کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اور جو ریگولیشن ۱۸۱۸ء کے نام سے مشہور ہے۔ لالہ لاجپت رائے اور سردار اجیت سنگھ کے بعد غالباً یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ بیس سال کی عمر کے ایک طالب علم کے خلاف اسے حرکت میں لایا گیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ وارنٹ گورنر جنرل باجلاس کونسل کے آرڈر کے ماتحت جاری شدہ تھا۔ اس ریگولیشن کے ماتحت قیدیوں کو شاہی قیدی سمجھا جاتا ہے۔ ویریندر کے علاوہ ایک اور نوجوان احسان الہی کو بھی اسی ریگولیشن کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

خلاف ورزی شروع کردی گئی ہے۔ کرمادی وغیرہ کے لوگوں نے پچاس من نمک اٹھا لیا۔ پولیس نے کوئی مداخلت نہ کی۔

رام گوپال ایڈیٹر ارجن دہلی کو ایک مضمون کی بنا پر زیر دفعہ ۱۲۴-الف مسٹر اوبل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت سے ۲½ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ایڈیٹر ارجن کو ۲½ سال۔ مہاشہ

موتی لال کے دے۔ مہاتما گاندھی کی تجویز

نئی پستک چھپ گئی! نئی پستک

اپنشد سنگرہ

بھاشا ٹیکا سہت

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے نام سے کون واقف نہیں۔ آپ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں میں سے ایک ہیں آپکی بانی میں وہ مدھر رس ہے اور وہ جادو کا اثر ہے کہ آپ کے اپدیشوں کو سننے کے لئے ہزارہا نرناری ہر سال پنجاب کے مختلف شہروں میں ہونے والی آپ کی کتھاؤں میں نہایت شردھا اور بھگتی سے شامل ہوتے ہیں۔ آپنے پرسدھ گیارہ اپنشدوں پر ٹیکا کی ہے۔ اپنشدیں آریہ جاتی کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ جس طالب حق نے ان پر ایک نظر ڈالی۔ وہ ان کا دلدادہ بن گیا۔ سوامی جی کے ٹیکا نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ ہندی جاننے والے نرناریوں کے لئے گیان کی گنگا بہادی ہے۔ پستک اتی اتم ہے۔ اس لئے ہاتھوں ہاتھ نکل جائیگی۔ آج ہی آرڈر دیجئے۔ اپنشدوں کے پرچار کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کاغذ نہایت اچھا۔ چھپائی عمدہ صفحہ ۴۷۰ سنہری جلد قیمت صرف ایک روپیہ دس آنے (۱۰/۱)

اسکے علاوہ ہر قسم کی ویدک دھرم سمبندھی پستکیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں

سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار اندرون ... لاہور

کیا انسان کی عمر بڑھ سکتی ہے؟

اس دنیا سے کیسے بڑے بڑے رستارے سدھارگئے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ہم پاٹھکوں کے سنمکھ ایک ایسا طریق پیش کرینگے۔ جس میں عمر بڑھانے کا اعلیٰ فنی قدرتی اور سائنٹفک ساذھن بڑھاکر آپ اپنے جیون کو بچا سکیں گے۔ لیکن لاکھوں لوگ معمولی غلطیوں سے اپنی قیمتی عمر گنوا رہے ہیں۔ وہ سجن جو ابھی سے اپنا خیال رکھیں۔ تو انکی کچھ امداد کیلئے تیار ہوں۔ ... بھی کچھ اعلیٰ رسائنیں بھیجی دیتا جاتا ہوں۔ اگر وہ لابھ اٹھائیں گے۔ تو ان کو بھی بیماری سے استقلال جائیگی۔ وہ لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ جو نفسانی طاقت کی دوائیاں کھلاتے اور کھاتے ہیں۔ ہاں جنہیں سنتان کی ضرورت ہے۔ ان کے لئے میں نیچے ایک تجویز پیش کرونگا پہلے دھاتو اور سوپن دوش بڑے دشمن ہیں ان کے لئے برہم چریہ رسائن ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ یہ ان امراض کے لئے سچا امرت ہے گردے مثانہ کے تمام دوش بادی خونی بواسیر کو کچل کر جسم کو لوہے کے سمان مضبوط بناتی ہے چالیس خوراک دو روپے۔ جنہیں پرانی بیماری سے پھیپھڑوں کی یا کسی اور وجہ سے کمزوری بڑھ گئی۔ انہیں مہابل رسائن ضرور ہی سیون کرنی چاہئے۔ اس سے دل دماغ پھیپھڑے اور جسم میں بھاری طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ ایک مہینے میں ہی کافی وزن بڑھ جاتا ہے۔ طاقت کے لئے تو مکردھوج سے بھی بڑھ گئی ہے۔ جسم کی تمام دھاتوئیں مضبوط ہوجاتی ہیں۔ پرانے بخار دمہ اور کھانسی میں بھی بڑا لابھ ہوجاتا ہے۔ دام ۴۸ خوراک تین روپیہ۔ جنہیں سردی کے کارن بڑھاپے کی وجہ سے کسی انگ میں روگ ہو سستی کمزوری ہو۔ انہیں شیت کال رسائن لینی چاہئے۔ یہ سردی کی تمام بیماریاں یعنی جوڑوں میں درد اور اعصابی ... کو تھوڑے دنوں میں ہٹا دیتی ہے۔ طاقت کیلئے بھی یہی کافی ہے ایک دو مہینے میں کافی وزن بڑھجاتا ہے۔ عورتوں کو تباہ کرنیوالا پردر روگ (سفید پانی) ہے۔ انہیں پردرارت رسائن ضرور لینی چاہئے۔ یہ عورتوں کے لئے نئی زندگی بخشنے والی ہے۔ اس سے سات دنوں میں ہی بیماری ختم ہوجاتی ہے یا آدھی رہجاتی ہے ۱۵ یا ۲۰ دنوں میں نیا خون پیدا ہوکر ساری کمزوری رفع ہوجاتی ہے دام ۱۶ خوراک ۲ روپیہ۔ سنتان چاہنے والے چندر اودے رسائن کھاویں انکی سب منو کامنائیں پورن ہونگی دیرینہ تمام دوش دور ہوکر دوبارہ جوانی کو حاصل کرلیتا ہے قیمت ۱۶ خوراک ... پہلے ادھا آدھا دن ... ٹھیک ... ویدیہ برت آنند ویدیہ ارشٹ ادشدھالیہ ڈیرہ غازیخاں

مُلک کا قومی نقصان

پنڈت موتی لال نہرو کی موت ملک کا قومی نقصان ہے۔ اور ایسے وقت میں یہ نقصان اور بھی زیادہ سختی سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ جبکہ عارضی صلح کے امکان پیدا ہو چکے تھے اور دائمی صلح کے لئے آئین تیار کرنے کی ضرورت سامنے تھی ؛

مہاتما گاندھی ہندوستان کی تحریک آزادی کے دل ہیں۔ تو پنڈت موتی لال بلا شبہ اس کے دماغ تھے۔ دل نے دماغ کے نقصان کو کس سختی سے محسوس کیا ہے۔ وہ مہاتما گاندھی کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو انہوں نے "لبرٹی" کے نام پیغام میں استعمال کئے۔ آپ نے کہا۔ کہ میری حالت اس وقت ایک بیوہ کی حالت سے بھی بدتر ہے۔ کون نہیں جانتا۔ گرہستھ جیون میں استری دل ہے۔ تو پُرش دماغ۔ مہاتما جی نے اس چھوٹے سے نقرہ میں بتا دیا ہے۔ کہ پنڈت موتی لال قومی تحریک کے دماغ تھے ؛

پنڈت موتی لال جی نے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور تین سے پانچ لاکھ تک سالانہ کی وکالت کی آمدنی چھوڑ کر مہاتما جی کی قومی تحریک کے اندر قدم رکھا۔ اُس کے لئے ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جیل جانا قبول کیا۔ اور جیل کے اندر ہی بیماری نے وہ خطرناک صورت اختیار کی۔ جس کا نتیجہ پنڈت جی کی شوک جنک مرتیو ہے ؛

پنڈت جی کا ۶ فروری کی صبح کو لکھنؤ میں دیہانت ہوا۔ شو الہ آباد لے جا کر اُس کا آخری سنسکار کیا گیا۔ نہ صرف ملک اس قومی نقصان کو بُری طرح محسوس کر رہا ہے۔ بلکہ سرکاری حلقوں میں بھی اس پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ سرکاری حلقوں میں یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں پنڈت موتی لال کی شخصیت طرفین کو کسی مصالحت پر لانے میں بہت کارآمد ہوتی ؛

ہے۔ کہ ۱۵ فروری کو تمام ملک میں موتی لال ڈے منایا جائے۔ ہر کاروبار بند کیا جائے۔ جو برت میں یقین رکھتے ہوں۔ وہ برت رکھیں۔ تین بجے جلسے ہوں۔ خاموش جلوس نکلیں۔ جلوسوں میں مکمل خاموشی ہو۔ صدر اعلان پڑھے اور حاضرین اُسے دہرائیں جس میں سوراجیہ پراپتی کے لئے پہلے سے بڑھکر اپنی خدمات پیش کرنے کا اعلان کیا جائے ؛

کراچی کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی۔

کراچی کانگرس کے اجلاس کی تاریخیں ابھی مقرر نہیں ہوئیں۔ پہلے خیال تھا۔ ایسٹر میں ہوگا۔ اب معلوم ہوا ہے مارچ کے آخری ہفتہ میں مقرر کیا گیا ہے۔ بہر حال تیاریاں شروع ہیں۔ اور استقبالیہ کمیٹی کے سینکڑوں ممبر بن چکے ہیں

برطانیہ کے ووٹر۔

برطانیہ میں پالیمنٹ کے ووٹروں کی تعداد دو کروڑ ہے۔ جن میں ساڑھے اکانوے لاکھ مرد اور ایک کروڑ ۸ لاکھ عورتیں ہیں۔ گویا عورتیں مردوں سے بقدر ۱۷ لاکھ زیادہ ہیں ؛

پھول کا مقدمۂ ڈاکہ۔

پھول ضلع راولپنڈی میں سکھوں اور ہندوؤں پر ڈاکہ ڈالنے کے الزام میں گرفتار شدہ مسلمانوں کے خلاف جو مقدمہ عدالت میں پیش ہونے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اُس کی پیروی کے لئے ایک مسلمان کو سرکاری وکیل مقرر کیا جانے والا ہے ؛

دار الخلافہ کی تکمیل کی تقریب۔

نئی دہلی میں دار الخلافہ کی تکمیل کی تقریب میں وائسرائے نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ۱۹ سال ہوئے ملک معظم نے اعلان کیا تھا۔ کہ دہلی میں نیا دار السلطنت تعمیر کیا جائے۔ آج اُس کی تکمیل ہوئی ہے ؛

ممبران گول میز کانفرنس کی مایوسی

معلوم ہوا ہے۔ کہ سرتیج بہادر سپرو۔ اور دیگر واپس آمدہ ممبران گول میز کانفرنس حکومت کی موجودہ پالیسی سے مایوس ہیں۔ سرتیج بہادر سپرو کے بیان سے مترشح کیا جاتا ہے کہ جب ہندوستانی ممبران لنڈن سے روانہ ہوئے۔ تو انہیں یقین دلایا گیا کہ جب وہ ہندوستان پہنچیں گے۔ تو تمام سیاسی قیدیوں کو رہا دیکھیں گے۔ اور وزیر ہند اور دوسرے مدبران کے ہندوستان جانے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ تعجب ہے۔ کہ ان دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ اور جبر و تشدد کی پالیسی حسب معمول جاری ہے ؛

مہاشہ جسونت رہا ہو گئے۔

کمالیہ کے سرگرم آریہ سماجی بھگت جسونت جی آریہ سیوک ٹیکس آرڈیننس کے ماتحت چھ ماہ کی سزا پوری کر کے ۳ فروری کو رہا ہو گئے ہیں ؛

سیاسی قیدیوں کی رہائی کا رزولیوشن

بنگال کونسل میں سیاسی قیدیوں کی عام رہائی کا رزولیوشن پاس ہو گیا ؛

گورد کل کانگڑی کا انتیسواں سالانہ جلسہ

وشوودیالیہ گورد کل کانگڑی کا انتیسواں سالانہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں تاریخ ۳-۴-۵- اور ۶ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۲۱-۲۲-۲۳- اور ۲۴ چیت سمت ۱۹۸۸ بکرمی شکر سنیچر- اتوار اور سوموار کو ہونا مقرر ہوا ہے ؛

(۲) نئے بالکوں کا انتخاب ۲-۳-۱ اپریل کو ہوگا۔ جو سجن اس سال اپنے بالک کو گورد کل داخل کرانے کے خواہشمند ہوں۔ ان کو بہت جلد درخواست بھیج کر اجازت حاصل کر لینی چاہئے۔ دیکھیہ ادھشٹھاتا گورد کل کانگڑی ہردوار

شری سوامی جی کا مقدمہ

شری سوامی ستیہ انند جی کے خلاف زیر دفعہ ۱۷ ب بادا

جھنڈا سنگھ مجسٹریٹ درجہ اوّل لاہور کی عدالت میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں استغاثہ کے آخری گواہ خان صاحب محمد صادق ڈی ایس پی کی شہادت ہو چکنے کے بعد عدالت نے سوامی جی سے پوچھا۔ کہ کیا آپ صفائی دیں گے۔ سوامی جی نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ کی طرف سے اس مطلب کی درخواست دی گئی۔ کہ چونکہ استغاثہ کا بیان ہے۔ کہ وہ ریکارڈ کی بنا پر ثابت کر سکتا ہے کہ سٹی کانگرس کمیٹی اور کانگرس کمیٹی وارڈ نمبر ۲ و ۳ ایک ہی ہیں۔ اس لئے یہ ریکارڈ شامل مسل کرایا جائے۔ اس پر عدالت نے درخواست استغاثہ کو بھیجے جانے کا اور ریکارڈ شامل مسل کرانے کا حکم دیا۔ اور اس کے لئے ۱۷ فروری کی تاریخ مقرر ہوئی ؛

بیگم شاہ نواز نے پردہ ترک کر دیا

(لاہور ۱۱ فروری) بیگم شاہ نواز ممبر گول میز کانفرنس انگلستان سے واپس آ گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے پردہ قطعی طور پر ترک کر دیا ہے ؛

بچہ سقہ کے ساتھیوں کی رہائی

معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ نادر خان نے بچہ سقہ کے ... سو ساتھیوں کو رہا کر دیا ہے ؛

پنڈت جی کا پھُول۔

(الہ آباد ۷ فروری)

تربینی سنگم پر جہاں پنڈت موتی لال جی کا داہ سنسکار کیا گیا ہے۔ پنڈت جی کا بُت نصب کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایڈ میں بھی پنڈت جی کا بُت میونسپل بورڈ کے میدان میں کھڑا کرنے کی تجویز ہے ؛

فنانس کمیٹی کی منظوریاں۔

(دہلی ۱۱ فروری) فنانس کمیٹی نے سات ہزار کی رقم ایک کمیٹی مقرر کرنے کے لئے منظور کر لی ہے۔ جو اس بات پر غور کرے گی۔ کہ صوبہ سرحد کی پولیس پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ دہلی میں سرکاری عمارتوں اور بعض اعلیٰ افسروں کی حفاظت کے لئے زائد پولیس پر جو ۳۸۵۷ روپیہ خرچ کئے گئے وہ بھی منظور کئے گئے علاوہ ازیں ۱۵۰۲۰۰ روپیہ ایڈیشنل پولیس کے لئے نئی عمارات بنانے کے لئے منظور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں اور بھی کئی رقوم منظور کی گئیں ؛

صلح کی بات چیت۔

مہاتما گاندھی سر سپرو اور دوسرے لیڈروں کے درمیان جو گفتگو صلح کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔ اُسے سخت پردۂ راز میں رکھا گیا ہے۔ تاہم کہا جاتا ہے۔ کہ پنڈت مالوی جی کی رائے ہے کہ مہاتما گاندھی کا مطالبہ کہ پولیس کی زیادتیوں کی تحقیقات کرائی جائے منظور کیا جائے۔ اور ستیاگرہی ہی نہیں تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جانا چاہئے۔ سرتیج بہادر سپرو سے یہ بیان منسوب کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر کانگرسی لیڈر مجوزہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو تمام سوال کی از سر نو چھان بین کی جا سکتی ہے ؛

جیل افسر پر مقدمہ۔

منٹگمری جیل کے ایک افسر اور چند جمعدار قیدیوں کے خلاف اس الزام میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے کہ انہوں نے ایک قیدی کی جائے مخصوصہ میں نوکدار ڈنڈے دیئے۔ جس سے وہ مر گیا ؛

نئی دہلی کی تعمیر کا خرچ۔

چیف کمشنر دہلی کے ریویو کے مطابق نئی دہلی پر ۱۵ کروڑ دس لاکھ روپیہ خرچ آ چکا ہے ؛

سردار بھگت سنگھ کی اپیل خارج

معلوم ہوا ہے۔ کہ پریوی کونسل میں سردار بھگت سنگھ مسٹر راج گورو اور سکھ دیو کی سزاؤں کے خلاف جو اپیل دائر تھی۔ وہ نامنظور کر دی گئی ہے ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۴ر پھاگن سمت ۱۹۸۷

جگت گورو کا سندیش

دیانند جب اپنی شکشا سماپت کر چکا۔ تو دکشنا کے سلسلہ میں گورو دکشنا پیش کرنے کے لئے اُس نے کسی نہ کسی طرح لونگوں کا انتظام کیا۔ وہ لونگ جو گورو ورجانند جی کو بہت پیارے تھے۔ گورو دکشنا پیش کی گئی۔ لیکن گورو ورکی طرف سے سویکار کئے جانے کی علامات ظاہر نہ ہوئیں۔ دیانند ذرا گھبرا سا ہو گیا۔ کیونکہ کسی قیمتی دکشنا کے بھینٹ کرنے میں اپنی اسمرتھتا سے واقف تھا۔

لمحہ بھر کی خاموشی کے بعد گورو ورجانند جی فرماتے ہیں۔ دیانند! میں نے تجھے لونگوں کی بھینٹ کے لئے شکشا نہیں دی۔ میں تجھ سے نہایت قیمتی دکشنا کی آشا رکھتا ہوں۔ دیانند نے کہا۔ گورو ور جو آگیا ہو۔ اس کے پالن کے لئے تیار ہوں۔ میرا تن من آپ کے قدموں پر نچھاور ہے۔ البتہ میں سنیاسی ہوں۔ دھن کی بھینٹ لانے کی سامرتھ نہیں رکھتا۔

گورو ورجانند فرماتے ہیں۔ دیانند! میں جانتا ہوں۔ میں تم سے گورو دکشنا میں وہی کچھ مانگوں گا۔ جو تمہارے پاس ہے۔

گورو ور کے اس بچن سے شش کی بے چینی دور ہو گئی۔ اور ہرش بھرے دل سے آواز نکالی بھگون! آگیا ہو۔

ورجانند کی آگیا ہے کون آریہ سماجی ناواقف ہے۔ آپ نے کہا۔ سنسار میں اودیا اندھیکار چھایا ہوا ہے۔ جس ویدروپی گیان کے چمتکار سے میں نے تمہارے من کو منور کیا ہے میری گورو دکشنا اگر دینی ہے۔ تو یہ دو۔ کہ اس چمتکار سے سنسار بھر سے اودیا اندھیکار کو مٹانے میں جیون لگا دو۔

دیانند نے سر جھکا کر تتھاستو کہا۔ اور سنسار نے دیکھ لیا۔ کہ کس طرح اپنا سارا جیون ویدک دھرم پرچار میں لگا دیا۔

دیانند نے گورو ورجانند سے دکشا لی۔ تو گورو ور دیانند سے لاکھوں آریوں کو اس کی شکشا اور جھوٹی دوا ہدایت دکشا لینے کا فخر حاصل ہے۔ اور ہر ایک آریہ نرناری کا دل اُسے "میرا گورو" کہتے ہوئے خوشی سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کتنے ہیں۔ جنہوں نے گورو دیانند کی سیوا میں وہ گورو دکشنا پیش کی جو اس کے گورو نے اُن سے مانگی تھی۔ گورو ورجانند سے اکیلے دیانند نے شکشا پراپت نہیں کی تھی۔ ایک ودیارتھیوں نے زانوئے ادب اس ودیا بھنچ کے سامنے تہ کئے تھے۔ لیکن اُن میں سے دیانند ایک نکلا۔ جس نے وہ گورو دکشنا کریاتمک روپ میں اپنے گورو کے بھینٹ کی۔ جو اُس سے مانگی گئی۔

یہ کہنا درست ہے۔ کہ جن آریوں نے گورو ور دیانند سے دکشا لی۔ اُنہوں نے کوئی گورو دکشنا پیش نہیں کی۔ ہر ایک نے کسی نہ کسی انش میں اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ جو دھن دے سکتے تھے۔ انہوں نے دھن دیا۔ جو تن اور من سے سیوا کر سکتے تھے۔ اُنہوں نے اپنا تن اور من بھینٹ کیا۔ لیکن ساری بھینٹیں وہ نہ تھیں۔ جو رشی ور کی آنکھوں میں جچتیں۔

رشی نے اپنے گورو سے سیکھا تھا۔ کہ جگت گورو کی آنکھوں میں کونسی بھینٹ جچ سکتی ہے۔ اپنے ششوں سے مطالبہ تھا۔ تو اس دکشنا کا۔ جو خود اس سے اس کے گورو نے مانگی تھی۔ جگت گورو دیانند کا کرتی ایک سندیش اپنے بھگتوں کے نام تھا۔ تو یہ کہ سنسار سے اودیا اندھکار کو دور کرنے کے لئے ویدگیان کا پرکاش پھیلانے میں اپنی ساری شکتیاں لگا دو۔

اس سندیش کو پشاور میں بیٹھے پردیس کے ایک جوان نے سنا۔ اور سنتے ہی اپنے گورو کے سندیش پر اپنا تن من دھن نچھاور کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے اپنے زندگی بھر کے طرزِ عمل سے دکھا دیا۔ کہ گورو کی آگیا پالن کرنا دھنیوں اور اچھے کرنی کے دھونوں کے ہی حصہ میں نہیں آیا۔ غریب اور سادھارن ودیا کے ششش بھی اس فرض کی ادائیگی میں سب سے آگے نکل سکتے ہیں۔

پنڈت لیکھرام کسی بھاری سمپتی کے مالک نہ تھے۔ کسی کالج کے گریجوایٹ نہ تھے۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے گورو کی آواز پر عہد کر لیا۔ کہ اپنا سب کچھ ویدک دھرم کے پرچار میں لگا دونگا۔ فارسی عربی میں کافی مہارت پہلے سے ہی تھی۔ مطالعہ کا شوق بھی موجود تھا۔ اس میں اضافہ ہو گیا۔ آریہ بھاشا میں مہارت حاصل کر کے گورو کی پُستکوں کا سوادھیائے کیا۔ اور پنڈت لیکھرام جلد آریہ سدھانتوں کے ماہر ہو گئے۔ اسلامی لٹریچر کے مطالعہ نے اسلامی عقائد سے پہلے ہی واقفیت کرا رکھی تھی۔ جب اُنہیں ویدک سدھانتوں کی روشنی میں دیکھا۔ تو اُن کی خامیاں نمایاں طور پر آشکارا ہو گئیں۔ بس پھر کیا تھا۔ پنڈت لیکھرام نے اسلامی عقائد پر ویدک عقائد کی برتری ثابت کرنے کو اپنے جیون کا مشن بنا لیا۔ گویا ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس کی زندہ مجسم بننے کا تہیہ کر لیا۔

پنڈت لیکھرام ویدک مشنری تھے۔ مشنریوں کے جیون کو سنیاسی جیون سے تشبیہہ دی جا سکتی ہے۔ جس طرح سنیاسی ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا۔ اسیطرح مشنری کے لئے ایک جگہ کا قیام مشکل ہے۔ اس لئے پنڈت لیکھرام جیون بھر کے لئے آریہ مسافر بن چکے تھے۔ مسافر کے لئے قیام ناممکن۔ اُن کا سارا جیون سفر میں گذرا۔ کہیں مسلمانوں سے مباحثہ کی بھنک آریہ مسافر کے کان میں پڑ جاتی۔ وہ اپنا بستر اُٹھا اسٹیشن کی راہ اختیار کرنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ کسی جگہ سے بس اتنا پیغام آ جائے۔ کہ کوئی ہندو مسلمان ہونے والا ہے۔ تو آریہ مسافر بیاکل ہو جاتے۔ اور اُدھر چاہتے۔ کہ پر لگ جائیں۔ تو اُڑ کر اُسے بچانے کے لئے جا پہنچیں اِن حالات میں آریہ مسافر نے تصنیف کا جو کام کیا۔ اس پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو عقل چکر میں آ جاتی ہے۔ لیکن یہ عالم خیال کی بات نہیں۔ امر واقعہ ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کی تصانیف کی ضخامت ہزارہا صفحہ ہے۔ اور ان تصانیف کی تیاری کے لئے آپ نے جن کتابوں کا مطالعہ کیا اُن کو اکٹھا کیا جائے۔ تو اچھی خاصی لائبریری بن جاتی ہے۔ اور اس پر طرفہ یہ ہے کہ ان کتابوں میں خاصی تعداد انگریزی کتابوں کی ہے۔ وہ انگریزی جس سے پنڈت لیکھرام بالکل ناآشنا تھے۔ انگریزی کتابوں کے مطالعہ کا ڈھنگ آپ کا دلچسپ تھا۔ کسی انگریزی پڑھے آریہ کو پکڑتے۔ کتاب اُس کے ہاتھ میں دیتے۔ وہ پڑھ کر سُناتا جاتا۔ جہاں مطلب کی بات پاتے۔ اس کا ترجمہ کرا کر کام میں لاتے۔ کتنی بڑی لگن ہے۔ کتنا بڑا ساہس ہے۔ یہ سب لگن اور ساہس کس لئے تھا۔ اپنے گورو کے سندیش پر سنسار سے اودیا اندھکار دور کرنے کے عہد کو پورا کرنے کے لئے۔

رشی دیانند کی یوگیتا کے پُرش ہر روز پیدا نہیں ہوتے۔ پنڈت لیکھرام کی لگن کے پُرش بھی ورلے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن پنڈت لیکھرام کی قابلیت اور ذہانت کے پُرشوں کی آریہ سماج میں کمی نہیں۔ کمی ہے۔ تو لگن اور ساہس کی۔ کمی ہے۔ تو دھرم پر قربان ہو جانے کے اشتیاق کی اور کمی ہے۔ تو گورو کے سندیش پر دھیان دینے کی۔ اِن کمیوں کا ہی دُش پرینام ہے۔ کہ آریہ سماج سے آواز نکل رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کمزور ہو رہا ہے۔ ورنہ آریہ سماج کو اُنتی کرانے کے جو سادھن پنڈت لیکھرام کے زمانہ میں اُپلبدھ تھے۔ وہ آج کے سادھنوں کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ روپیہ کے لحاظ سے آج کے لاکھوں کے مقابلہ میں اُس وقت ہزاروں مشکل تھے۔ آدمیوں کے لحاظ سے اُس وقت کے مشنریوں کی تعداد آج کے اُپدیشکوں کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ پھر اُس وقت آریہ سماج کیوں ترقی کرتا تھا۔ اور آج کیوں تنزل کے آثار نمایاں ہیں؟ اُس وقت اُتساہ میں سب کو پیچھے کیوں چھوڑتا تھا۔ اور آج کیوں تھکاوٹ محسوس کی جا رہی ہے؟ اس کا ایک ماتر کارن ہے۔ تو یہ کہ ہم نے گورو کی آواز سے ہٹا کر کان کسی دوسری طرف لگا دیئے ہیں۔ وہ آواز جو نربلوں میں بل پیدا کرنے کی شکتی رکھتی ہے۔ اس آواز سے علیحدہ ہو کر ہم نربل ہو رہے ہیں۔ رشی دیانند کی اپنی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اپنے گورو کی آواز کو اپنے جیون کا اُدیش بنا لیا۔ تو وہ کامیابی حاصل کی۔ کہ جگت گورو کہلائے۔ پنڈت لیکھرام کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جس نے اپنے گورو کے سندیش پر تن من دھن لگا دینے کا تہیہ کر لیا۔ تو شہادت کا درجہ پایا۔ جس کے لئے دیوتا بھی رشک کریں۔ جو آریہ سماج رشی دیانند کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ اور جو لیکھرام سے ویر پیدا کر سکتا ہو۔ وہ نربل ہو یہ ماننے کی بات نہیں۔ اگر نربلتا کی کوئی واستوک بات ہے۔ تو ہمیں ٹھیر جانا چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ اُس راستے سے تو نہیں ہٹ چکے۔ جس پر رشی ہمیں ڈال گیا تھا۔ رشی دیانند نے ہمیں ویدپرچار کا راستہ بتایا۔ اگر کوئی کمزوری ہے۔ تو اس راستہ سے ہٹنے کے کارن۔ یہ کمزوری بڑی آسانی سے دور ہو سکتی ہے۔ اگر پرتیک آریہ نرناری گمبھیرتا سے وچار کرے۔ کہ میرے لئے میرے گورو کا سندیش کیا ہے؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جرمن ستیارتھ پرکاش

اس سے پہلے ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ یورپ کی صرف ایک زبان انگریزی میں ہی تھا۔ دوسری زبان جس میں اس مشہور عالم پستک کا ترجمہ ہوا ہے۔ وہ جرمن بھاشا ہے۔ چنانچہ اس زبان میں ابھی کے پورد آردھ یعنی پہلے دس سملاسوں کا ترجمہ چھپ کر پرکاشت ہو گیا ہے ٭

یہ ترجمہ ڈاکٹر دولت رام دیو ڈی ایس سی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جو جرمنی میں مقیم تھے۔ ڈاکٹر دولت رام دیو لاہور آریہ سماج کے پرسدھ کاریہ کرتا ڈاکٹر خان چندر دیو کے بھائی ہیں اپنے بھائی کی طرح ڈاکٹر دولت رام دیو کے دل میں بھی آریہ سماج کے لئے پریم ہے۔ اسی پریم نے انہیں اتساہت کیا کہ وہ جرمنی میں اپنی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر رشی دیانند کی پرسدھ کتاب جرمن لوگوں کے سامنے ان کی بھاشا میں رکھیں۔ آپ نے اپنے بھائی کی معرفت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو تحریک کی۔ سبھا نے اس تحریک کو ہرش منظور کیا۔ اور اس کے لئے جس قدر دھن کی ضرورت تھی۔ اس کو اکٹھا کرنے کا بوجھ آریہ سماج کے قابل تعظیم سنیاسی شری سوامی سوتنترانند جی نے اپنے اوپر لیا۔ اس نیک کام میں پرکاش کے پریمی اسٹاف کو بھی فخر ہے کہ پرکاش کی اپیلوں پر اس نے حصہ لیا۔ دھن جمع ہو گیا۔ اور ترجمہ کا کام کامیابی سے اختتام کو پہنچا ٭

ترجمہ ڈاکٹر دولت رام دیو کا اپنا کیا ہوا ہے لیکن پروفیسر اسٹی دی گلیس نیپ اور ڈاکٹر کابھیٹر کے ناموں سے انہیں اس کام میں بہت امداد ملی ہے۔ پروفیسر گلیس نیپ وہ سجن ہیں جو بھارت میں سفر کر کے آنند ورن نامی کتاب کے مصنف ہیں۔ جس میں آریہ سماج کی مختصر تاریخ کے علاوہ ستیارتھ پرکاش کے پرسدھ سمولاسوں کا بھی ورنن ہے ٭

جرمنی میں پرکاشت ہونے پر اس جرمن ستیارتھ پرکاش نے بہت مقبولیت حاصل کی ہے۔ چنانچہ کئی ودوانوں نے اس کے متعلق اپنی سمتیاں پرکاشت کی ہیں ٭

اس پستک کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ستیارتھ پرکاش کے مصنف رشی دیانند کی تصویر اور ان کی مختصر سوانح عمری بھی دی گئی ہے۔ پرچار کے خیال سے یہ پستک لائبریریوں کو مفت بھی دی گئی ہے۔ کاغذ لکھائی اور چھپائی بہت عمدہ ہونے کے علاوہ اس کی جلد بھی بڑی خوب صورت ہے۔ ان تمام خوبیوں کے با وجود قیمت صرف ۴ روپیہ ہے ٭

آریہ سماج بہادرآباد سمبلی میں

آریہ سماج بہادرآباد ضلع سہارنپور میں پٹھان گنٹ کی کمانڈ میں گورکھا سپاہیوں کے متعلق اس بیان نے آریہ سماجک دنیا میں ہیجان پیدا کر دیا۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کے اوم کے جھنڈے کو پھاڑ دیا۔ آریہ سماج کے ریکارڈ کو جلا دیا۔ اور آریہ سماج کے اپ منتری اور ایک نواحی آریہ سماج کے پردھان کو بے عزت کیا اور مارا۔ اس پر آریہ سماجوں نے زبردست الفاظ میں رزولیوشنوں کے ذریعہ جہاں اظہار ناراضگی کیا۔ وہاں گورنمنٹ کی توجہ فوجیوں کی اس جابرانہ کارروائی کی طرف دلائی اور مطالبہ کیا کہ ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ اس قسم کے واقعات کا پھر اعادہ نہ ہونے پائے ٭

آریہ سماجوں کے پرزور مطالبہ پر اسمبلی میں مسٹر ہری راج سروپ ایم۔ ایل۔ اے نے گورنمنٹ کا نکتۂ خیال معلوم کرنے کے لئے اس واقعہ کے متعلق سوال بھی کیا۔ جس میں تین باتیں زیر وضاحت طلب تھیں ٭

(۱) آریہ سماج بہادرآباد کا اوم کا جھنڈا پھاڑا گیا۔ (۲) آریہ سماج بہادرآباد کا ریکارڈ جلایا گیا۔ (۳) آریہ سماج کے عہدیداروں کو بے عزت کیا گیا۔ اور مارا گیا ٭

آرمی سکرٹری کا جواب

جواب میں آرمی سکرٹری نے پہلی دو باتوں کے جواب میں کہا کہ غلط ہیں۔ غلط ہونے کی ایک وجہ یہ دی۔ کہ اسبات کا گمان نہیں ہو سکتا۔ کہ گورکھا سپاہی جو خود ہندو ہیں۔ اس قسم کی حرکت کریں۔ البتہ تیسری بات کو دبے الفاظ میں تسلیم کیا۔ کہا مقامی آریہ سماج کے دو ادھیکاریوں کے ساتھ کچھ سپاہیوں نے بدسلوکی کی۔ اور ان کی بے عزتی کی وجہ یہ۔ کہ وہ افسر کمانڈنگ سے توہین آمیز طریقہ سے پیش آئے تھے ٭

آرمی سکرٹری نے اپنے جواب میں یہ تسلیم کرنے کے ساتھ کہ ملک کے مختلف حصوں سے آریہ سماجوں کے بے شمار رزولیوشن موصول ہوئے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اس واقعہ سے مقامی طور پر کسی قسم کا جوش پیدا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ جب مقامی طور پر واقعہ کی اہمیت کو محسوس نہ کیا جاتا۔ تو کیسے ممکن تھا کہ ملک بھر کی آریہ سماجیں اس طرح حرکت میں آ جاتیں ٭

آرمی سکرٹری کا جواب آریوں کی تسلی کے لئے کافی نہیں۔ گورنمنٹ کو اس معاملہ میں پوری طرح تحقیقات کرا کر جو قصوروار ثابت ہوں انہیں سرزنش کرنی چاہئے۔ تاکہ اس قسم کے واقعات کا آئندہ اعادہ نہ ہو ٭

جادۂ بقا

(از مہاشہ جیمنی جی سرشار خیرپور سادات)

قافلہ بیاباں میں تھا بھٹک رہا اپنا!
چارہ گر سمجھتے تھے درد لا دوا اپنا
چارسو حوادث میں گھر رہی تھی قوم اپنی
اپنے غیر تھے ہم کو اور غیر اپنے تھے
خونِ دل سے ہم اس کو سینچنے سے ڈرتے تھے
ناخدا نہ تھا کوئی اور سفینۂ ہستی

راستہ کہاں ملتا ہوش ہی نہ تھا اپنا
کام تھا کئے جاتا خنجرِ قضا اپنا
ملک تھا ادھر ہوتا کشتۂ جفا اپنا
تھا برا بھلا اپنا تھا بھلا برا اپنا
نخلِ آرزو ہوتا کس طرح ہرا اپنا
حشر خیز موجوں میں تھا گھرا ہوا اپنا

پار کر دیا بیڑا جس نے اپنی ہمت سے
سر جھکے نہ کیوں اس کے سامنے عقیدت سے

دردِ لا دوا اپنا قابل دوا پایا
دشتِ گوشۂ عزلت رکھ سکا نہ دل تجھ کو
ٹیس سی اٹھی دل میں یوگ کے مزے بھولے
حشر خیز موجیں اب دل لگی کا ساماں ہیں
لاکھ سخت منزل ہو خوف کچھ نہیں اس کا
منزل بقا کی جب راہ قطع کی ہم نے

مہرشی! مسیحا سے بھی تجھے سوا پایا
چارسو مصائب میں جب ہمیں گھرا پایا
یادِ وطن کو جب دشتِ صد بلا پایا
شکر ہے زمانے میں تجھ سا ناخدا پایا
مطمئن ہے دل اپنا ایسا رہنما پایا
اس میں نقشِ پا تیرا ہم نے جا بجا پایا

یاد مہرشی تیری بات پھر پھر آتی ہے
موت زندگانی کا راستہ بناتی ہے

گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل کانگڑی ہردوار کا سالانہ جلسہ تعطیلاتِ ایسٹر میں ۳۔۴۔۵۔۶ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اُس میں بمشکل ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ گوروکل پریمیوں کو چاہئے کہ گوروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں اس وقت کا بہترین استعمال کریں۔ مقامی ڈیپوٹیشن بنا کر دھن اکٹھا کرنا شروع کر دیں۔ اور جہاں گوروکل کی طرف سے ڈیپوٹیشن آئیں۔ وہاں اس ڈیپوٹیشن کو کامیاب کرنے کے لئے پوری امداد کی جائے۔ علاوہ ازیں جلسہ پر جانے کا خود بھی ابھی سے نشچہ کر لیں۔ اور اپنے تعلق میں آنے والے لوگوں کو بھی پریرنا کریں۔ کہ وہ ہردوار جا کر اپنی آنکھوں اس گوروکل کو دیکھیں جس میں برہمچریہ کے اصول کے ماتحت جاتی کی آئندہ نسل تیار کی جا رہی ہے ٭

ویر اتسو جوش اور اتساہ سے مناؤ

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کا دن پھاگن شدی تیج ۲۰ فروری ۱۹۳۱ء کو ہوگا۔ ہر ایک آریہ پرش و استری کا فرض ہے کہ وہ اس دن کو پورے جوش اور اتساہ کے ساتھ منائیں۔ زندہ قوموں کی ایک نشانی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے شہیدوں کی قدر کرنا جانتی ہوتی ہیں۔ جو قوم اس فرض سے لاپرواہی کرتی ہے۔ وہ دنیا میں زیادہ دیر تک سلامت نہیں رہ سکتی۔ اس لئے تمام آریہ سماجوں کو اس دن خاص جلسے منعقد کر کے شہید اکبر کے گنوں کا چنتن کرنا اور ان کے پرتی شردھا کے بھاو پرگٹ کرنا چاہئے۔ آریہ نوجوانوں کو اس دن خاص طور پر شہید اکبر کی سوانح عمری کا مطالعہ کرنا اور اپنے اندر شہید کی سپرٹ کو دھارن کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور پرن کرنا چاہئے کہ وہ آئندہ سال میں کم از کم پانچ اشخاص کو ویدک دھرم کے دائرہ کے اندر لائیں گے۔

لیکھرام میموریل فنڈ

ویر اتسو پر لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے چندہ خاص طور پر کرنا چاہئے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دھرم ویر کی یادگار میں جو ماسک آریہ مسافر جاری کر رکھا ہے۔ اس کا ہر ایک آریہ پرش کو گراہک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بودھ اُتسو

(از شری سوامی سوتنتر آنند جی مہاراج)

آج وہ پوتر دن ہے۔ جس دن رشی کو بودھ ہوا۔ اس کہانی پر اب سب ہی جانتے ہیں۔ شوراتری کے دن لوگ اپواس کرتے ہیں۔ اور رات کو جاگرن کرتے ہیں۔ رشی بھی اسی پرکار اسکے انوسار جاگرن کر رہے تھے۔ جبکہ ایک چوہا آیا اور شو کی پنڈی سے چاول کھانے لگا۔ اس درشیہ کو دیکھ کر رشی کو شنکا ہوا۔ کہ کیا یہ شو ہے۔ جو سنسار کا بنانے والا ہے۔ اور بعد میں یقین ہو گیا۔ کہ یہ شو نہیں ہے۔ یہ تو ایک پتھر کا ٹکڑا ہے۔ اسی وقت اس بودھ کے پراپت ہونے سے رشی کے جیون میں پریورتن ہوا۔ اس لئے آریہ اس تہوار کا نام شوراتری نہ کہکر رشی بودھ اُتسو کہتے اور سمجھتے ہیں۔ کیا آریہ سماج کے کاریہ کرتا اس بودھ اُتسو سے بودھ پراپت کرنے کا یتن کریں گے۔ کیونکہ اس وقت آریہ سماج نے کون کام کو مکھیہ بنا رکھا ہے اور مکھیہ کام کو پیچھے ڈال دیا ہے۔ رشی کی وصیت تھی۔ آریہ سماج وید پرچار کرے۔ اس لئے وید پرچار ہی کا مقصد اپنا بنایا تھا۔ بعد میں سوچا گیا۔ وید پرچار کے لئے آدمی تیار کئے جائیں۔ تب سکول اور کالج بنائے گئے۔ بعد میں سوچا اُتم اُپدیشک بنائے جائیں۔ جدید بھاشیہ کا کام بھی پورا کریں۔ تب گوروکل بنائے گئے۔ آریہ سماج کا کام شکشا کا ہو گیا۔ اس لئے لڑکیوں کے لئے کنیا پاٹھ شالائیں بنائی گئیں۔ یہ سب کام آریہ سماج نے اس اُدیش سے کئے تھے۔ کہ وید پرچار کا کام اچھی طرح سے ہوگا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ اس کام میں آریہ سماج نے کوئی سپھلتا پراپت نہیں کی ہے۔ وید پرچار کی حالت اچھی نہیں ہے۔ یہ سب ہی انوبھو کر رہے ہیں۔

اس حالت میں جو آریہ سماج کے دانی پُرش ہیں۔ وہ بھی دان کرتے ہیں۔ اور جن کے وچار میں آریہ سماج کام کرنے والی کمیٹی ہے وہ بھی دان کرتے ہیں۔ اور سادھارن آریہ سماجی بھی۔ اپنی شکتی سے بڑھکر دان کرتے ہیں۔ اور ہر سال لاکھوں روپیہ دان میں ملتا ہے لیکن وہ سب شکشا کے کام میں لگتا ہے۔ وید پرچار میں نہیں۔ اس لئے آپ وچار لیں۔ اگر کسی برکش کے پتوں پر جل ڈالا جائے۔ تو اسے کتنا لابھ ہوگا۔ جو لابھ اسے ہوگا۔ وہی ان سنستھاؤں سے وید پرچار کو ہوتا ہے اس لئے اس وقت اگر آریہ سماجی اپنا کام اچھی طرح چلانا چاہتے ہیں۔ تو ان کو وید پرچار کی طرف دھیان دینا ہوگا۔

اس وقت ویدک دھرم کا کوئی بھی پرچارک ودیش میں نہیں ہے۔ اور ودیش کو چھوڑ کر اگر بھارت ورش کو ہی لیں۔ تو آسام بنگال میں کوئی وشیش کام نہیں ہے۔ انہیں بھی جانے دو۔ پنجاب اور سنیکت پرانت میں جہاں آریہ سماج کا پرچار مانا جاتا ہے۔ وہاں بھی گاؤں میں کیا حالت ہے؟ ابھی ہزاروں گاؤں ایسے بھی ہیں۔ جہاں کوئی آریہ سماج کا نام بھی نہیں جانتا ہے۔ ان گاؤں میں سندیش پہنچانے کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ اس وقت آریہ سماج کے سدھانتوں پر پُستک لکھے جانے کی ضرورت بھی ویسی ہی ہے۔ جو پُستک لکھ سکتے ہیں۔ اُن کو بھی آریہ سماجوں نے پڑھانے پر ہی لگا رکھا ہے۔ اُن کو بھی لکھنے کے کام میں لگانے میں ادھیکاری سنکوچ کر رہے تھے۔ اس حالت میں آریہ سماجوں کا کام کہاں تک چلیگا۔ یہ ایک پرشن ہے۔ جس پر دھیان دینے کی آوشیکتا ہے۔

اگر بودھ اُتسو سے آریہ سماجوں کو بودھ ہو جائے۔ کہ ان کا کام مکھیہ وید پرچار ہے اس لئے اس وقت اُن کو اپنا دھیان اس طرف لگانا چاہئے۔ اور سنستھاؤں کے پرچار میں لگ گئے تو غنیمت ہے۔ اس پرچار کے لانے کا آسان طریقہ اس وقت یہ ہے کہ جہاں مڈل سکول اور ہائی سکول ہیں۔ وہاں ایک اُپدیشک آوشیہ ہو۔ اور جہاں پرائمری سکول ہیں۔ وہاں کئی سکول ملا کر ایک حلقہ بنایا جائے۔ اور اس حلقے پر ایک اُپدیشک مقرر کیا جائے اور اس سکول کی سنچالک کمیٹی کا فرض ہو۔ کہ وہ اس اُپدیشک کا خرچ بھی دے۔ یہ سمجھ لیا جائے کہ جس طرح گورنمنٹ ملٹری کے خرچ پر زور دے رہی ہے۔ کہ اس میں اسمبلی کا ہستاکشیپ نہ ہو۔ اسی طرح آریہ سماجوں کو جو سکول چلاتے ہیں۔ اُپدیشک کا خرچ ضروری دینا پڑے۔ اور جہاں سکول نہیں ہے۔ اُن کو ہدایت کی جائے کہ جب تک اپنی یوگیتا انوسار آپ پرچارک نہ رکھیں اس وقت تک آپ کوئی سکول نہیں کھول سکتے ہیں۔ اس طرح آسانی سے کام ہو سکتا ہے۔

رشی جیون میں آپ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے ...

... انہوں نے پاٹھ شالائیں کھولیں۔ جب دیکھا۔ ان سے وید پرچار کا کام نہیں ہوتا ہے۔ تب سب کو بند کر دیا۔

آپ اگر اس رشی بودھ اُتسو سے یہ بودھ پراپت کر لیں۔ کہ آریہ سماج کا مکھیہ کام وید پرچار ہی ہے۔ تب ہی آریہ سماج کا بھلا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ آپ اوستھا پر درشٹی ڈال کر ضرور کوئی اُتم نشچے کرنے کی کرپا کریں گے۔

رنگ لائیگی تیرے خوں کی روانی لیکھرام

(از قلم شری بشنداس جی حسرت صنیف آبادی ایم اے)

خواہش دل سے لکھوں تیری کہانی لیکھرام / آشکارا ہو گئی ستّہ نہانی لیکھرام

ہو گئیں مشہور عالم تیری نغمہ سنجیاں / تجھ کو حق نے کی عطا وہ خوش بیانی لیکھرام

آج اس دنیا میں ملتا تیرا ہم پلّہ نہیں / کم نظر آتا ہے کوئی تیرا ثانی لیکھرام

تجھ میں متجلّی خدا کا حسن بے پروا جو تھا / قابلِ صد رشک تھی تیری جوانی لیکھرام

راستے پُر خار تھے۔ لیکن وطن کے واسطے / تو نے ہر سو در بدر کی خاک چھانی لیکھرام

کہنا تو آسان ہے کر نا دلے مشکل ہے یہ / دھرم کی خاطر چھری سینے میں کھائی لیکھرام

ان کی پیشانی سے داغِ شرک مٹ سکتا نہیں / آج جو کہتے ہیں تجھکو آنجہانی لیکھرام

لرزہ بر اندام تھا تجھ سے مجدّدِ قادیاں / باعث ہیبت تھی تیری ہمہ دانی لیکھرام

اہلِ عالم کی نظر میں محترم ہو کیوں نہ تو / بات وہ ہو کر رہی جو تو نے ٹھانی لیکھرام

آہ! لیکن حافظانِ خرمنِ اسلام کو / ناگوار تھی تیری شعلہ فشانی لیکھرام

بڑھ گیا خنجر کے کھانے سے جو تیرا مرتبہ / پھر گیا اعدا کی اُمیدوں پہ پانی لیکھرام

وہ مٹانا چاہتے تھے تیری ہستی کو مگر / مل گئی تجھ کو حیات جاودانی لیکھرام

خاکِ مرقد میں بھی یہ افسردہ ہو سکتی نہیں / مٹ نہیں سکتی شہیدوں کی نشانی لیکھرام

چھیڑ دیتا ہوں کہیں اب بھی جو تیرا تذکرہ / یاد آ جاتی ہے عیسائیوں کو نانی لیکھرام

جا نہیں سکتی کبھی تیری شہادت رائیگاں / رنگ لائے گی تیرے خوں کی روانی لیکھرام

اور بھی اوصاف تیرے میں رقم کرتا مگر
تیز ہے طبع نہیں مجھ کو دکھائی لیکھرام

مہرشی سے خطاب

(مہاشہ منوہر لعل شہید ادیب فاضل علی پوری)

کسی انساں سے نہ کچھ دل میں خطر رکھتا تھا / مہرشی تو کوئی بھڑکا جگر رکھتا تھا

لاکھوں گرویدہ ہوئے جاتے تھے سُن سُن کے جسے / تیرا ہر لفظ ہی جادو کا اثر رکھتا تھا

دردِ اُلفت سے تھا لبریز ترا دل ہر دم / دین دکھیوں کی غریبوں کی خبر رکھتا تھا

مضطرب رہتا تھا ہر وقت اچھوتوں کیلئے / دل تھا پہلو میں کہ اک سوزِ شرر رکھتا تھا

دیکھ لی وید کی تفسیر میں دنیا کی نجات / دور بیں کیسا تھا! کیا خوب نظر رکھتا تھا

تُو نے بتلایا کہ آزادی کی دولت بھارت / اب نہیں رکھتا تو کیا ہے؟ یہ مگر رکھتا تھا

کبھی سرتاج تھا۔ شاہانِ زمانہ کا یہ ہند / دستِ اقبال میں سو لال و گہر رکھتا تھا

کوئی اسکندر و دارا تھا یا قیصر تھا یا جم / اس کے آگے تو ہر اک خاک پہ سر رکھتا تھا

ہو گیا تیری بلی دیدی پہ اے قوم شہید / ایک انساں تھا۔ جو دل اور جگر رکھتا تھا

سوامی دیانند اور دیش سیوا

(از پروفیسر رام سروپ جی کوشل ایم اے ودیا بھوشن)

سوامی دیانند کورے مذہبی پرچارک ہی نہ تھے۔ بلکہ وہ سچے اور پکے دیش بھگت بھی تھے جس قدر خدمت انہوں نے اپنے وطن اور پیاری قوم کی انجام دی ہے۔ اتنی بہت کم لوگوں نے دی ہوگی۔ وطن کی گری گندری حالت اور ہم وطنوں کے دکھڑے سن کر آپ کے نرم و نازک دل پر بڑی چوٹ لگتی تھی۔ اُن کا جی بھر آتا تھا۔ اور وہ یہی سوچتے رہتے تھے۔ کہ میں کس طرح اپنے بھائیوں کی تکلیف کو دُور کروں ٭

ہندو قوم کی گری گندری حالت دیکھ کر انہوں نے یہ محسوس کیا۔ کہ تعلیم کے بغیر اُن کی حالت نہ سُدھرے گی چنانچہ آپ نے پاٹھشالائیں سکول اور گوروکل کھلوانے کا بندوبست کیا۔ جب آپ کانپور تشریف لے گئے تو آپ نے رئیس پریاگ نارائن اور گورو پرشاد شُکل سے کہا۔ کہ آپ لوگ مندر کی تعمیر میں لاکھوں روپیہ فضول برباد کر دیتے ہیں۔ اگر اس رقم سے پاٹھشالائیں۔ یتیم خانے اور ودھوا آشرم قائم کئے جائیں۔ تو ملک کو کس قدر فائدہ پہنچیگا۔ سوامی دیانند کو اپنے ہم وطنوں کی تعلیم کا کس قدر خیال تھا ٭

فرخ آباد میں لالہ جھنی لعل نے ہزاروں روپے کی لاگت سے ایک نہایت عالیشان مندر تعمیر کرایا تھا۔ اس میں شوجی کی مورتی رکھی جانے والی تھی سوامی دیانند نے لالہ جھنی لعل کو ایک منوہر اُپدیش میں سمجھایا۔ کہ مندر بنانا بے سود ہے۔ اُپدیش کارگر ہو گیا۔ اور لالہ صاحب نے مندر کو پاٹھشالا میں تبدیل کر دیا ٭

سوامی دیانند نے اپنی تمام عمر تاریکی کے خلاف جد و جہد اور علم و دھرم کا نور پھیلانے میں گذار دی۔ دیش کے اُدھار اور قوم کے سُدھار کے لئے آپ اُپدیش دیتے تھے۔ مباحثوں میں شریک ہوتے تھے۔ ودیارتھیوں کو پڑھاتے تھے اور کتابیں لکھتے تھے۔ آپ کی زندگی آرام و چین کی زندگی نہ تھی بلکہ کانٹوں کی سیج تھی۔ بارہا جان جانے کے لالے پڑے۔ مگر اس مرد میدان نے اپنے فرض کی طرف سے کبھی منہ نہیں موڑا۔ وہ آخری دم تک وطن کی خدمت میں مصروف رہے اور اسی کی خدمت انجام دیتے ہوئے مکتی دھام کو سدھار گئے ٭

مہرشی دیانند مجلسی اصلاح کے زبردست حامی تھے۔ اُن کی ذات سے آریہ قوم کو بے شمار فائدہ پہنچا ہے۔ آج دوست دشمن سب اس امر کے معترف اور ثنا خواں ہیں۔ سوامی دیانند میں رحم کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بھلا جو شخص اپنے قاتلوں تک کو صدق دل سے معاف کر دیتا۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ ان کے بچاؤ کی بھی تدبیر کرتا ہے۔ اس سے بڑھکر رحم دل اس دنیا میں کون ہوگا؟ آپ سے بیوگان اور یتیموں کی حالت زار دیکھی اور سہی نہیں گئی۔ اُن کا دکھ دیکھ کر آپ کا دل رو پڑا۔ جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ آپ نے بیوگان کے لئے ودھوا آشرم اور یتیموں کے لئے یتیم خانے قائم کرائے بیواؤں کی دوبارہ شادی کا بندوبست کیا۔ آپ نے گئورکشا کا بھی بیڑا اُٹھایا۔ اس کے لئے اپنی طرف سے ہر ممکن اور مناسب کوشش عمل میں لائے ایک زبردست میموریل تیار کر کے اس پر ہندو۔ مسلمانوں اور عیسائیوں سے دستخط کرائے۔ تاکہ گئوکشی قانوناً بند کر دی جائے۔

سوامی جی کی نگاہ میں کوئی اچھوت نہ تھا ایک دفعہ اُسیدا حجام آپ کے لئے کھانا لایا۔ آپ نے بھری سبھا میں اُس سے قبول کر لیا۔ رڑکی میں ایک مذہبی سکھ آپ کے لیکچر میں آ بیٹھا یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے مویشی ذبح کرتے ہیں لوگوں نے اس کو وہاں سے ہٹا دیا۔ سوامی جی نے یہ دیکھا۔ تو کہا:۔

"بیٹھنے دو۔ روکو مت۔ دھرم کی بات ہے ہر شخص کو سننے کا حق حاصل ہے۔ جس طرح ہوا سب کی ہے۔ اسیطرح وید بھی سب کا ہے۔ جس طرح سورج کی گرمی اور روشنی پر سب کا حق ہے۔ ویسے ہی دھرم کا اُپدیش سننے کے حق سے کوئی شخص محروم نہیں۔ خواہ وہ راجہ ہو یا فقیر۔ بڑا ہو یا چھوٹا"

سب سے پہلا ملکانہ جو سوامی جی نے شُدھ کیا۔ وہ رستم سنگھ تھا۔ محمد عمر جنم کا مسلمان تھا۔ رشی دیانند نے اُسے آریہ سماج میں لے لیا۔ اور اُسی کا نام الکھ دھاری رکھا۔ ایک دفعہ پادریوں نے دیسی عیسائی کھڑک سنگھ کو سوامی جی سے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ وہ بارہ برس سے عیسائی تھا۔ اور اُس مذہب کا سرگرم کارکُن اور پرچارک۔ سوامی جی سے ملاقات ہونے کی دیر تھی۔ اس نے جھٹ ویدک دھرم اختیار کر لیا۔ اس طرح سوامی جی نے سب کے لئے ویدک دھرم کا پھاٹک کھول دیا تھا ٭

سوامی دیانند سرسوتی عورتوں کی مناسب آزادی کے طرف دار تھے۔ آپ نے عورت کو مرد کے برابر حقوق کا حقدار بتایا۔ اور اُس کے لئے علم و عمل کا دروازہ کھول دیا۔ لوگ شودروں کو شودر یعنی نیچ سمجھتے تھے۔ سوامی جی نے اس بات کی بڑے زور شور سے مخالفت کی اسی طرح آپ نے بڑے بڑے رسم و رواج چھوڑ دینے کے لئے بھی لوگوں پر بہت زور دیا ٭

پہلے پہلے سوامی جی سنسکرت زبان میں بولتے اور لکھتے تھے۔ مگر پھر انہوں نے ہندی میں تحریر و تقریر شروع کر دی۔ ہندی زبان کو جو فروغ حاصل ہے۔ اور اُس کا پرچار اس طرح روز افزوں ترقی پر ہے۔ اُس کی تہ میں سوامی دیانند جی کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ غرض ہماری ملکی یا قومی خدمت کا کوئی ایسا پہلو نظر نہیں آتا۔ جس میں سوامی جی نے کندھا نہ لگایا ہو ٭

سوامی دیانند میں ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ وہ دوسرے بہت سے دیش بھگتوں کی طرح جو کہتے کچھ ہیں۔ اور کرتے کچھ ہیں۔ اپنے تئیں کورے زبانی جمع خرچ تک ہی محدود نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ جو کچھ زبان سے کہتے تھے۔ اُسے عملاً کر دکھاتے تھے ٭

آج ملک میں ہزارہا سماج مندر قائم ہیں۔ جہاں خالموں اور سنتوں کے اُپدیش ہوتے ہیں۔ لوگ بھگوان کی بھگتی کے بھجن گاتے۔ اُس کی اپاسنا کرتے۔ اور اپنے دین دکھی بھائیوں اور بہنوں کی حالت سُدھارنے کی اچھی اچھی تجویزیں سوچتے ہیں۔ سینکڑوں ودھوا آشرم اور یتیم خانے کھلے ہوتے ہیں جہاں ودھواؤں اور یتیموں کی خبر گیری اور پرورش ہوتی ہے۔ اور انہیں ہر ممکن مدد دی جاتی ہے۔

ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہزاروں پاٹھشالاؤں گوروکلوں سکولوں اور کالجوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ جہاں اعلےٰ سے اعلیٰ اور سستی سے سستی بلکہ مفت تک تعلیم دینے کا بندوبست ہے۔ ان میں ہزاروں لڑکے ہر سال تعلیم حاصل کر کے نکلتے اور اسی کے گُن گاتے ہیں ٭

رشی دیانند ملک کے سچے اور بے غرض محسن تھے۔ اُن کے احسانات ہم پر بے شمار ہیں ٭

آپ نے

پرکاش کی سالانہ اپیل کا کیا جواب دیا ہے؟ اگر نہیں دیا تو آپ نئے خریدار بھیجکر یا رعایتی خریداری فنڈ میں دھن بھیج کر اس کا جواب جلد دیں ٭

مردم شماری کے متعلق ایک ضروری اطلاع

شمار کنندوں کے متعلق شکایات

اگرچہ اصلی مردم شماری تو ۲۶ فروری کی رات کو ہوگی۔ لیکن اس سلسلے میں کاغذات کی خانہ پری ابھی سے شروع ہو گئی ہے۔

ہم اس سے پہلے بھی آریہ بھائیوں کو متنبہ کر چکے ہیں۔ اور اب پھر انہیں خبردار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں تمام اندراجات سوچ سمجھ کر اور درست طریق پر کرانے چاہئیں۔ محکمہ مردم شماری کی طرف سے شمار کنندوں کے نام خاص ہدایات جاری ہو چکی ہیں۔ کہ وہ کسی بھی آریہ سماجی کو اپنی ذات لکھانے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے۔ آریہ سماجیوں کا مذہب ویدک دھرم۔ فرقہ مذہب آریہ سماجی۔ قوم آریہ۔ زبان آریہ بھاشا (ہندی) اور خواندہ یا ناخواندہ کے خانہ میں آریہ بھاشا (ہندی) پڑھا ہوا لکھانا چاہیے ٭

ہمیں بعض جگہوں سے شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ شمار کنندے اپنے محکمہ کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے۔ اور آریہ پُرش جو کچھ لکھاتے ہیں۔ وہ نہیں لکھتے۔ بلکہ من مانے اندراجات کرتے ہیں۔ جن بھائیوں کو اس قسم کی کوئی شکایت ہو۔ انہیں فوراً افسر حلقہ کے پاس اپنی تحریری شکایت کرنا چاہیے ٭

بعض بھائی عام شکایت لکھ بھیجتے ہیں اگرچہ ہم اس پر بھی کارروائی کرتے ہیں۔ مگر درست طریقہ یہ ہے۔ کہ جس بھائی کو شکایت پیدا ہو وہ خود تحریری شکایت کرے۔ تاکہ اس کے تدارک کے لئے باضابطہ کارروائی کی جا سکے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مردم شماری کے متعلق لاکھوں کی تعداد میں پرچیاں چھپوائی ہیں۔ ابھی تک کئی آریہ سماجوں نے یہ پرچیاں نہیں منگوائیں۔ اُن کی قیمت صرف دو آنے سینکڑہ ہے ایک سو پرچی کے لئے (۳ ۱/۲) ساڑھے تین آنہ کے ٹکٹ (دو آنہ اصل قیمت اور ڈیڑھ آنہ محصول ڈاک)۔ اور دو سو پرچی کے لئے ساڑھے پانچ آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ اسی طرح باقی شمار کر لینا چاہیے۔ ایک ہزار سے زیادہ پرچی بذریعہ وی پی منگوائی جا سکتی ہے ٭

(پرکاش دبھاگ۔ گورودت بھون لاہور)

CC0. Gurukul Kangri Collection

گایتری منتر اور دیگر کلمے

(از راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری)

سناتن آریہ نیتا لوک مانیہ تلک جی نے جو گیتا رہسیہ کی عالمانہ بھومکا لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے صاف طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ پراچین آریہ کال میں گیتا کے انوسار چار ورن گن کرم سے عمل میں آتے تھے اور پیدائشی تقسیم و صندہ کے نہیں۔ یہی سناتن مہرشی دیانند جی نے ذہن نشین کیا ہے۔ اسی عالمانہ بھومکا میں بہت سی اعلیٰ باتیں، ہم سنگھٹن یا سماج رچنا سمبندھی بھی پاتے ہیں۔ یو کم گھیدو ہ،، اپادی منتر والے رگوید کے سماج سوکت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ پرانے آریہ ہفتہ میں ایک بار کل گرام یا کل نگر کے کل باشندوں کا ایک بھاری سماج جس میں چاروں ورن کے سب لوگ شامل ہوتے تھے بھرا کرتے تھے۔ اور اس میں سب مل کر بھاری ہون یگیہ ضرور کرتے تھے۔ اور یگیہ کی سماپتی پر رگ وید کے آخری سماج سوکت کا پاٹھ کیا جاتا تھا۔ جس سے قومیت یا راشٹریتا کی بڑھتی اور ترقی ہوتی تھی۔ اور اس سے آریہ جاتی جیون کو پراپت ہوتی رہتی تھی ؛

عیسائی لوگ اتوار کو اور مسلمان صاحبان جمعہ یا شکر کے دن اپنا مذہبی بڑا سماج بھرا کرتے ہیں۔ عیسائی سماج میں جو گرجا گھر میں بھرا جاتا ہے۔ عیسائیوں کی عورتیں بھی بغیر پردہ کے شامل ہو کر برابر لابھ اٹھاتی اور گاتی بھی ہیں۔ لیکن کسی شہر کی کسی بھی جامع مسجد میں جو مسلمان صاحبان کا سماج بھرتا ہے اس میں عورتیں برابر شامل نہیں ہوتیں۔ یہ نقص ضرور ہے۔ گانا تو دور رہا۔ اب وہ باجے سے بھی ڈرتے ہیں ؛

کوئی سوال کر سکتا ہے۔ کہ اتوار یا شکروار کو اپنی سماج بھرنے کی بجائے اور کسی دن ہفتہ میں ایک بار اس سے کوئی اچھا دن جس دن سماج بھرنا چاہئے ؟

اس کے جواب میں تلک جی کی بھومکا ہمیں مدد دے رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ویدک آریہ پرانے سمے میں ہر ایک اشٹمی کے دن سماج بھرا کرتے تھے۔۔ پورن ماشی۔ کرشن اشٹمی۔ اماوس اور شکل اشٹمی یہ چار اشٹمیاں یمیاں ہیں۔ ویدک کال میں آریہ اپنے ویدک آریہ سماج کا ہفتہ واری ست سنگ مندرجہ بالا چار دن بھرا کرتے تھے۔ اس ہفتہ واری سماج میں جو خوبی خاص تھی۔ وہ شکرواری یا اتواری سماج میں کبھی نہیں ہو سکتی۔ اس میں قدرتی خوبی تھی۔ مندرجہ بالا چار قدرتی دنوں میں چندر کے ہراس اور بردھی کے کارن انسانی خون میں رس تت میں خاص وکار یعنی بیماری کے بیج پیدا ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں سماج بھر کر بھاری سائنٹفک ہون کر کے موجودہ ڈاکٹری انجکشن سے بھی بڑھ کر عمدہ اور جلد اثر کرنے والا طریقہ براہ راست دماغ میں ہون دھوم بذریعہ سانس پہنچاتے ہوئے رشی دیش کو بھاری روگوں سے محفوظ رکھتے تھے۔ یہی کارن ہے۔ کہ آریہ سنسکرتی کی پوشک آریہ گوروکلوں میں مہاتما منشی رام جی نے مندرجہ بالا چار اشٹمی دنوں میں تعطیل کا نیم جاری کر دیا ہے۔ آج سے پچاس برس پیشتر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ امرتسر کے انیک بازاروں میں مندرجہ بالا چار رشتی دنوں میں آدھی اور کبھی کبھی پوری تعطیل ہندو دکاندار کرتے تھے۔ وہ اماوسیہ۔ شکل اشٹمی۔ پورن ماشی۔ اور کرشن اشٹمی کے دن صبح نہر پر جا کر سنان کرتے پھر سندھیا یا جپ کرتے اور براہمنوں کو دان دیتے۔ کتھا سنتے اور سچا آنند منایا کرتے تھے۔ ابھی تک بھی پراتہ کال ہندو دکاندار مندرجہ بالا دنوں میں کل ہندوستان بھر میں لوگ آدھے دن کی تعطیل ضرور منا لیتے ہیں۔ منو جی نے مندرجہ بالا دنوں میں گربھادھان کرنے کی سخت ممانعت کی ہے۔ یہ بات ہر ایک آریہ جانتا ہے۔ جب ہم لوگ ہفتہ واری ست سنگ انگریزی راج آنے پر بھول گئے۔ تو دیگر عیسائی یا مسلمان بھائی اس کو نہیں بھولے اور دوسری طرح منا رہے ہیں۔ میرے موجودہ آریہ سماج نے آپت کال کا دھرم گرہن کیا ہے۔ یعنی اتوار کو ہم لوگوں کا بابو سماج بھرنا اور نگر کیرتن کا کرنا ہی بڑا آرتھ مان رکھا ہے ؛

مہابھارت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کرشن دیو مہاراج دو کال سندھیا اور گایتری کا جاپ کیا کرتے تھے۔ شری والمیک جی کرت رامائن کے مطالعہ سے بخوبی عیاں ہے۔ کہ شری رام چندر جی مہاراج دو کال وشوامتر کے آشرم میں گایتری کا پرم جاپ کرتے تھے۔ اور ان کا ویدآرمبھ سنسکار بھی ہوا تھا۔ جس میں گایتری کا جپ ان کو سکھایا گیا ؛

آریہ بدھ کال میں بھارت کی پرجا آریہ تو کہلاتی تھی۔ پر اس سمے وہ گایتری کا جاپ بھول چکی تھی۔ اس وقت سنسکرت بھاشا رگ بولتے تھے۔ شری بدھ دیو کے چیلوں نے جو کلمہ یا جپ کا منتر بنایا۔ وہ سنسکرت میں ہے۔ اس میں انہوں نے مندرجہ ذیل تین باتیں درج کی ہیں۔

جپ	ترجمہ
۱۔ بدھم شرنم گچھامی	(میں بدھ کی شرن لیتا ہوں)
۲۔ دھرمم شرنم گچھامی	(دھرم کی شرن میں جاتا ہوں)
۳۔ سنگھم شرنم گچھامی	(میں سنگھ یا سماج کی شرن لیتا ہوں) ؛

مندرجہ بالا کلمے میں ایشور کا ذکر تک نہیں۔ اور انسان کا ذکر درج ہے۔ اس کے بعد عیسائیوں کے کلمے کی طرف ہم آتے ہیں۔ اس میں خدا اور اس کے بیٹے مسیح صاحب کا ذکر ہے۔ اس کے بعد مسلمانی کلمے کو دیکھئے۔ اس میں خدا اور اس کے رسول کا ذکر ہے ؛

مسٹر میئر ڈیمس صاحب نے بدھ ازم نامی عالمانہ کتاب لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ بودھوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے کلموں میں وہ خوبی ہرگز نہیں پائی جاتی جو پرانے آریوں یا موجودہ ہندوؤں کے کلمے یعنی گایتری منتر میں ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ گو میں عیسائی ہوں۔ اور مجھے عیسائی مت سے جو پیار ہے۔ وہ سب جانتے ہیں۔ لیکن ہمارا کلمہ اور مذہب حضرت مسیح کی شخصیت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ چونکہ انسان تھے۔ اسی طرح سے بودھ مت اور بودھوں کا کلمہ بدھ دیو کی شخصیت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ مسلمانی کلمہ اور مذہب بھی حضرت محمد صاحب کی انسانی شخصیت بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہندو آریوں کا گایتری منتر اور دھرم کسی رشی یا منی کی شخصیت کا جپ کرنا نہیں سکھاتا۔ اور براہ راست قدرت کے مالک کی عبادت بتلاتا ہوا انسانی عقل میں اس کی رہنمائی کی پرارتھنا کرتا ہے۔ سب کلموں سے یہ بالکل اعلیٰ ہے۔ یہ بات ہر کوئی سمجھ سکتا ہے ؛

اپنے سماج پراچین آریہ ہفتہ واری پرب تتھی کے دنوں پر بھرا کرتے تھے۔ یہ ہم نے اوپر ثابت کر دیا۔ اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ اس پراچین کال میں وہ اپنے سماج کی بھی سبھا سدی کس رجسٹر میں درج کرتے تھے یہ ممبری رجسٹر تو انگریزی فیشن کی نقل ہیں۔ آریہ ویدک رشی رگ جو ان کے سماج میں شامل ہوتا تھا۔ اس کو ممبری کا سرٹیفکیٹ سر پہ چوٹی (شکھا) کے روپ میں مرد کو اور جٹا کے روپ میں استری کو دھارن کراتے تھے۔ آج کل بھارت ورش میں براہمن۔ کھشتری ویش۔ شودر اور اتی شودر یعنی چمار بھنگی۔ بنسبیرد۔ جنگلی۔ برجا بھیل گونڈ وغیرہ سنتالی آدی سب ہی شکھا دھاری ہیں۔ اس لئے یہ سب بلاشبہ ویدک آریہ سماج کے ممبر تھے۔ جو بدیشی عیسائی پادری آجکل کہا کرتے ہیں۔ کہ چمار بھنگی آدی

تصویرِ شہید

(از مہاشہ منوہر لال تنہا ادیب فاضل علی پوری)

ہے منقش دل کے آئینے پہ تصویرِ شہید | خوں رُلاتی ہے ہمیں رہ رہ کے تعزیرِ شہید
خوں رُلایا خوں گرا کے طالبِ حق کا تو کیوں | کچھ تو بتلا بھی او قاتل کیا تھی تقصیرِ شہید
تھی رسالت کے مقابل پاک توحید اے میاں | آپ کی تکبیر سے بہتر تھی تکفیرِ شہید
حق پہ تھا شیدائے حق تھا حق ہی تھا وردِ زباں | کس طرح بھولے بھلا اعدا کو تقریرِ شہید
ہو گئے قربان پنڈت لیکھرام اور راجپال کیوں ؟ | کہ بس منظور تھی تکمیلِ تدبیرِ شہید
بند ہونے دو ہرگز کام تم تحریر کا | گر لو یہ تحریر آبِ زر سے تحریرِ شہید
ٹھہریں تثلیث و رسالت سامنے توحید کے | غیر ممکن ہے ذرا دیکھو تو تحریرِ شہید
طالبِ جنت تھا مومن طالبِ حق تھا شہید
تھی یہی تقدیسِ مومن اور توقیرِ شہید

اچھوتوں اور بھیل گونڈ سنتھالی آدی جنگلی قوموں کو ہندو جاتی میں نہیں شمار کرنا چاہتے۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ جب یہ سنگھٹھن ہمارے ہی ہیں۔ تو مجھ سے بھی بڑھکر آریہ جاتی کے پکے رجسٹری شدہ سبھاسد ہیں ؛

یہاں ایشیائی آریہ جاتی کے سنگٹھن کے اہم سوال پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ سناتن دھرمی بودھ۔ جینی سکھ۔ برہمو آریہ سماجی ہندو چمار ہندو بھنگی۔ بھیل۔ گونڈ آدی سبھی ہمارے دھرم بندھو ہیں سنگھٹھن ہمارا ہی ہونا چاہئے جبکہ ہم ایشیائک دھرم پر لیں۔ جب کبھی ہم بھارتی آریہ (ہندو) ہوں گے۔ تب موجودہ ہندو سبھا کا نام بدل کر آریہ جاتی مہا سبھا یا آریہ سنگھٹھن رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ مہاتما بدھ پال آدی بودھ پنڈت تک بھی شری بادی جی کرتے ہیں۔ کہ بودھ گرنتھوں میں ہندو شبد نہیں ہے۔ کنتو آریہ ہے۔ اس لئے جب آپ کی مہا سبھا کا نام ہندو کے استھان میں آریہ شبد سے النکرت ہو گا۔ انہیں دن ہمارے پرتی بدھی جاپان۔ چین لنکا آدی سے اس میں بھاگ لینے کے لئے آ سکیں گے ؛

دی ہیلتھ (THE HEALTH) نامی ایک اعلیٰ انگریزی ماسک مدراس سے نکلتا ہے اس کے جنوری ۱۹۳۱ء کے انک میں جسمانی صحت کے لئے پھل میوہ ساگ۔ اناج اور دودھ کو جہاں مکمل غذا تسلیم کیا گیا ہے۔ وہاں منو سمرتی میں جو ادم پورنک گایتری کا جپ کا ودھان ہے اس کی فلاسفی ظاہر کرتے ہوئے ہر ایک انسان کو روحانی صحت کے لئے اس کے جپ کی خاص تاکید کی گئی ہے ؛

سیا دھنا نامی انگریزی کتاب میں علامہ عصر مشہور ستاریہ ہندو ناتھ ٹیگور نے صفحہ ۹ پر گایتری اسلوکی فلسفہ ورنشا کرتے ہوئے جہاں بت پرستی کی مخالفانہ تردید کی ہے۔ وہاں سرشٹی کرتا نراکار سناتن ایشور کی اُپاسنا سے جو آنند آتمی اور شانتی ملتی ہے۔ اس کی بھاری تعریف کی ہے ؛

بھارت بھوشن سوامی ویویکانند جی نے امریکہ میں لیکچر دیتے ہوئے دیانند سے بھی سدھ کر دیا کہ جب اس منتر میں تت سوتر موجود ہے۔ تو یہ شبد کسی پرتیش ادرشیہ شکتی کا بودھک ہے۔ نہ کہ پرتیکش نتسرشٹ کا اور کہا ہے۔ کہ ہندو لوگ مورتی پوجک نہیں ہیں ؛

یجروید ادھیائے چالیس میں ادم کرتو سمر۔ یہ شبد ادم کے جپ سے ودھان کرتے ہیں ہیں آریہ جاتی کے سکھ دھرم گرنتھ کا سب سے بڑا حوالہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ ادم کی مہما بتانا دشٹ ایسی دنیاوی سائنس جس کے بس میں ادم جاپ سے خود کو ویدک دھرم جاپ سے آگے ایک پوم یا ادم جپ کیا جاتا ہے ؛

آدرش سبھیتا کی بنیادیں ہماری واستو کی کمزوری

اسے دور کیسے کیا جا سکتا ہے؟

(از پنڈت جے دیو شرما - ودیا النکار میمانساتیرتھ)

سنسار کے تختہ پر کوئی بھی دیش اپنی سبھیتا کو ابھی پری پورن نہیں سمجھتا۔ وقت گذرنے کے ساتھ نئے نئے علمی سدھانتوں کی کھوج ہوتی چلی جاتی ہے۔ نئے نئے ادشکار سنسار میں جگہ لیتے جا رہے ہیں۔ اسی پرکار وچاروں میں نئے سے نئے وچار زور پکڑتے ہیں۔ اور پورانے وچار شتھل ہوتے جا رہے ہیں۔ گویا یہ سب پریورتن کیا پچھے نئے آدیش کے لئے ہی آدشیک سا پرتیت ہوتا ہے۔ اور اچھے آدیشوں کے لئے مہان کال کی گتی سنسار کے اندر لگاتار الپھتت کر رہی ہے۔ کم از کم ابھی تک یوروپین سنساز نے کبھی بھی اپنی چیز کو ستھائی روپ دینے کا دعویٰ نہیں کیا۔ دھارمک جگت میں نئی سے نئی پرمارتھ شکلیں برابر بدلتی جا رہی ہیں دستوروں میں نئے نئے فیشن آ رہے ہیں۔ سدھارک لوگ دگیانک رگ دگیانک ڈھنگ سے پوشاکوں کو ڈھالنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ جس سے آدمی کی کافی آچھادن ہو چکی ہیں اور ایک سیدھی سادھی ڈریس کے لئے یورپ میں آواز اٹھ چکی ہیں۔ یہی پریورتن شکشا کشیتروں میں بھی ہو رہا ہے۔ کبھی کوئی سسٹم اور کبھی کوئی سسٹم پرچلت ہو جاتا ہے۔ یہ سب جیتی باتیں ہیں۔ ابھی بہتے پانی کے سمان کوئی بھی ستھر روپ نہیں پکڑ سکی۔ اس لئے ان پریورتن شیل وچاروں میں رہنے والی موجودہ جاتیاں ابھی اپنی سبھیتا کو بھی کوئی ستھائی روپ نہیں دے سکتیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ابھی تک یوروپین لوگ اپنے جیون

سا کوئی اُدیش سیتاپت نہیں کر سکے۔ من کی موج اور دل کی بھاونا ہی وہاں سبھیتا کا روپ دھارن کر رہا ہے۔ جب تک سبھیتا کا آدھار منش کی من کی موج ہے۔ تب تک اسے کوئی ستھر روپ نہیں مل سکتا کیونکہ منش کا من ہمیشہ پریورتن شیل ہے۔ آج جس چیز کو چاہتا ہے۔ کل اسی چیز سے وہ سیر ہو جاتا ہے ؛

(۲) پرنتو پرمیشور کی سرشٹی پر دچار کریں تو اس دہاتما کی سبھیتا میں کوئی بھید نہیں آتا منش کا چولا بنانے میں کبھی پرمیشور فیشن نہیں بدلتا۔ پشو پکشیوں کے شریروں کی رچنا بھن بھن جاتی اور ورگ کی ایک سی ہی ہے۔ کارن یہ کہ ایشور کی سرشٹی میں ایک اُدیش ہے۔ ایک دشٹی ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے ایک ہی طریقہ ہے۔ وہ ہمیشہ ایک سا ہی رہتا ہے۔ منش اچت بھوگ منش شریر میں ہی بھوگے جاتے ہیں۔ اس لئے اناری کال سے ان بھوگوں کے ادھیکاری جیووں کو ایشور اسی ڈھنگ کا چولا دیتا چلا آ رہا ہے۔ اور اسی ڈھنگ سے دیہہ دھارن کراتا ہے۔ جس ڈھنگ سے اس نے پہلے سے دیہہ دھارن کرانا شروع کیا تھا۔ تب اگر ایشور کے اُدیش میں کوئی بھید نہیں۔ تو اس کے پیدا کئے جیووں کے اُدیش میں بھی کوئی بھید نہیں ہونا چاہئے

(۳) کوئی بھی جیو نہیں چاہتا۔ کہ میں دکھ بھوگوں۔ سب سکھی رہنا چاہتے ہیں تب اس سکھی رہنے کے اُدیش کو پورن کرنے کے لئے بھی ایک ہی اُتم مارگ کا ہونا آدشیک ہے۔ باقی مارگ آدیشیہ اس سروا اُتم مارگ کے مقابلہ پر گھٹیا اور کم قیمت کے ہیں ؛

(۴) پرم اُدیش تک پہنچنے کے لئے یہ جیون ہی ایک مارگ ہے۔ جیون گذارتے گذارتے ہمیں پرم اُدیش پرمیشور یا پرم سکھ تک پہنچنا ہے۔ اسے کس پرکار اس نصب العین تک لے جائیں اور کیسے اس آتما کو اُدیش کے مارگ پر ڈالیں۔ یہ سب وچارنیہ باتیں ہیں۔

(۵) ہمارے پراچین رشیوں نے اس سچائی کو انوبھو کیا تھا۔ انہوں نے اس آتما کو پرم اُدیش کے مارگ پر ڈالنے کے لئے سمجھے۔ یتن کیا جب وہ منش شریر میں آتے ہی لگتا ہے ساس دیہہ میں آتے ہی آتما جیون مارگ پر پاؤں رکھتا ہے۔ تبھی سے اسے پرم اُدیش پر لگا دینا آدشیک ہے۔ اس کے لئے اُسے سنسکاروں کے ذریعہ سنشودھن کیا جاتا ہے۔ اس کو مانجھا جاتا ہے۔ اسے پرم دھیئے (نصب العین) تک چلنے کے لئے دیکشت کیا جاتا ہے ؛

(۶) پرم اُدیش کے مارگ میں پہلے ایک پرش اپنے لئے ایک مارگ نیت کرتا ہے۔ اسی پرکار ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کا اگر ایک ہی مارگ نیچت ہو جاتے۔ تو بس ایسی ہی ایک مہان سبھیتا کا اُدے ہو جاتا ہے اس طرح کی بنی ہوئی سبھیتا کا آج کل کی سنسار کی گتی سے انتہائی بھید ہو گا۔ کہ اس ورتمان پرگتی میں کوئی ادیش نہیں ہے اور رشیوں کی نردھارت جیون پدھتی سے بنی سبھیتا میں ایک مہان اُدیش ستھر ہے جب اُدیش ستھر ہے۔ تو اس کا جیون مارگ ستھر ہے۔ جیون مارگ کے سب پڑاؤ بھی ستھر ہیں۔ ایک ایک گھڑی میں اور ایک ایک پل میں بیتنے والے جیون مارگ کا ایک ایک ٹکڑا نیت ہونا آدشیک ہے۔ اور نیت ہے بھی۔ اسی کو پراچین رشیوں نے برت اور دیکشا کا سوروپ دیا ہے ؛

(۷) آدرش تک پہنچنے کے لئے منشوں کو خود بھی آدرش ہونا چاہئے۔ آتما کو اپنے آپ آدرش ہونے کے لئے جن سادھنوں کی ضرورت ہے۔ ان کو ہم سنسکار کے نام سے پکارتے ہیں۔ انیہ پنتھوں میں ان سنسکاروں کو ریتی اور رواج کا سوروپ دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ان کے ماننے والے ان ریتی رواجوں کو کرتے ہوئے ایک سامانک بندھن پورا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے بالک کا کیا بھلا ہوتا ہے۔ اس پر ان کا تھوڑا بھی دھیان نہیں ہوتا۔ ویدک دھرم میں یہ بات نہیں سکھاتا۔ ویدک دھرم میں یہ سب سنسکار بالک کے ماں باپ کے لئے اتنے آدشیک نہیں۔ جتنے بالک کی آتما کے سنشودھن اور شکشا کے لئے آدشیک ہیں۔ جو آریہ پرش ویدک دھرم کو سویکار کرتے ہیں۔ ان کو اپنے چت میں دھارن کر لینا چاہئے۔ کہ بالک کے تمام سنسکار ریتی

ہم ہے۔ جو رام کرشن سدرشن کسی شبد کے اچارن سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ امریکہ سے THE CULTURAL WORLD MAGAZINE.

دی کلچرل ورلڈ میگزین نامی اعلیٰ ماسک مہرشی پتنجلی جی کے راج یوگ کی فلاسفی کے پرچار کے لئے انگریزی بھاشا میں نکلتا ہے۔ اس کے نومبر دسمبر ۱۹۳۰ء کے انک میں راج یوگ ست سنگ اور ادم کے جپ کی مہما انیک صفحوں میں آپ کو ملے گی۔ اسلئے ضرورت ہے کہ وہ دان سناتنی آریہ مندرجہ بالا ماسکوں اور سادھنا نامی کتاب کو پڑھکر مورتی پوجا سے من ہٹا کر راج یوگ کے مارگ کی طرف قدم اٹھا دیں

CC0. Gurukul Kangri Collection

رواج نبھانے کے لئے ڈگری کے سنتان سے اپنکار کے لئے تعمیر کے اُدیش کئے ہیں۔ یہ تو دُکھ کی بات ہے کہ سنسکاروں کا کرنا بھی اب ایک رسمی چیز سمجھا جاتا ہے۔ ہیں ریتی رواج کا سنتان پکڑا جاتا ہے۔ اس کا بھینک پرنام یہ ہوتا ہے کہ جو سنسکار بالک کی آتما کو اُنت کرنے کے لئے نشچت کئے گئے ہیں۔ ان سنسکاروں کو ہم ایک کھیل سا ہی سمجھتے ہیں۔ اور جو ریتی رواج کا روپ دیتے ہیں۔ ان میں بھی بالک کے ستوگن کے اُنشن کو نظرانداز کر کے باقی دکھلاوے کے کام کو ترجیح دیتے ہیں۔

(۸) بالک کی آتما کی ودیا ستیا جبکہ اس پراتی سوکشم سے سوکشم کریا بھی چھاپ ڈال سکتی ہے ـــــ بالک کی عمر جو ادھا ہیں ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی ادھک کومل اور اتی بھو شیل دشا گربھ ستھتی سے بھی پہلے کی ہوتی ہے۔

جبکہ ابھی ویریہ آشے میں نش کے مانسی سنکلپ ہی کرما اُتپن کر دیتے ہیں۔ اس کال میں ستری پرش دونوں کے ستریں ستھت رج اور ویریہ کے انش ایتنت الپکوشیل (SEN SITIVE) اور سنسکار گرہن شیل ہوتے ہیں۔ اس سمے کے وچار ان پر بھاو ہی اگلی سنتانوں کے بھاوی جیون کے بنانے والے ہوتے ہیں۔ پرنتو اس حالت میں ہمارے سماج کے دو ہا ستری پرش آدشیک دھارمک سنسکاروں کے کرنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ نام لینا تو ایک طرف۔ اس سمے کے اُچت پر اچین آریہ وِدوانوں کے بتائے سنسکاروں پر ورشٹی والنا بھی پاپ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس سمبندھ کی باتیں کھول کر کہنا۔ اشلیل بے شرمی اور ننگے پن میں شامل کیا جاتا ہے۔ سنتان پر ہمارے بندھ سماج نے اس لئے ایسا پردہ ڈال دیا ہے۔ کہ جس آدشیک جیون سُدھارک تتوں پر بڑا بھاری دھیان دینا ضروری ہے۔ ان پر ہم سدھتا اپنے جیون میں دچار تک کرنا چھوڑ بیٹھے ہیں کتنے آریہ ثابت ہیں۔ جو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کی سنتان نے ویدک منتروں سے اتم سنسکاروں کو گربھ میں ستھتی پراپت کی تھی۔ کتنے ماں باپ ہیں۔ جو کہہ سکتے ہیں کہ ان کی سنتان گربھادھان سنسکار میں منتروں کے دھستوک تات پریوں کو سمجھ کر اپنی سنتان پر اہتم کر سکی ہیں۔ پھر گربھ دشا میں کر کے ہی پنسون۔ سی منتونین ان دو سنسکاروں کو کتنے ماں باپ کرتے ہیں۔ پانچ فیصدی بھی ایسے نہ نکلیں گے۔ اس کے علاوہ

پنسوکال میں جات کرم سنسکار کرنے میں بھی کتنے آریہ ہیں۔ جو اس نہیں کرتے۔ گھر میں مولی کرا دینا تو بہت سادھارن بات ہے پرنتو جات کرم کے موقعہ پر چھ کیوں سوکال میں منتر اُچارن کے ساتھ گرم جل سے نہلانا اور پھر منتر پڑھ کر ناڑی چھیدن کرنا۔ بالک کی زبان پر اوم لکھنا۔ دونوں کانوں میں "وید اسی" اور سات منتر پڑھنا پھر ماں باپ کا ان منتروں سے ابھو سمجھانا آدمی کتنے سنسکار ہیں۔ جو تھوڑے سے آریہ ذگ کرتے ہیں۔ ان اُدھے روں پر ہمارے دُرڑھ سے دُرڑھ آریہ گھرانوں میں بھی ہندو گھرانوں کا رواج رہتا ہے۔ آریہ پنڈت گھر کے دروازے سے باہر ہی دھرا رہ جاتا ہے۔ اور زچہ خانہ میں پنڈت اُپدیشک تو ایک طرف خود پتا مہاشے کو بھی پاؤں رکھنے کی اجازت نہیں ملتی ہوگی۔ ہاں نام کرن سے لے کر باقی سنسکاروں میں ضرور آریہ سجن کچھ سنسکار کر دھر لیتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی اکثر ریت رواج کی طرح زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ بالک پر وہ سنسکار جو وید منتروں میں گرگر دو رتو سپاٹھ بھرے ہیں پڑھی جاتے ہیں۔ ایسا دو نتیجہ سے نہیں کہہ سکتے۔ نام کرن۔ کرن بیدھ۔ چوڑا کرن۔ یگیوپویت اور وداد یہ پانچ سنسکار صرف نبھائے جاتے ہیں۔ سولہ سنسکاروں میں باقی دو تہائی سنسکار صرف نقالیت ہو جاتے ہیں۔ پھر آدرش مارگ پر آتما قدم ہی رکھتا نہیں ملتا۔ تو یہ امید کرنا کہ وہ آتما پرم اُدیش تک پہنچ جائے گا۔ کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے؟

یہ ہے ہمارے آریہ سنسار کی دشا! پرنتو ہمیں اس سے نراش نہ ہو جانا چاہئے رشیوں کی آدرش جیون پدھتی پر چلنا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور شکتا ہے اس پر قدم بڑھانے کی۔ اسلئے کوئی بدھ ہو کر آتما کو سدھارنے کے لئے سنسکاروں کو ہمیں اپنے جیون کی سب سے پہلی حالت میں ہی شروع کر دینا چاہئے جب آتما میں پہلے ہی یہ سنسکار پڑے گا۔ کہ

अश्मा भव परशु भवहिरण्य मस्तृतं भव। आत्मा वै पुत्र नामासि स जीव शरदः शतम्॥

تو آریہ ہیروں کا بونگا ہے تو پربت کے سمان سخت ہو۔ تو ایمان کے اندھکار کو کاٹنے میں چتر اور پرم سمان میں چلنے والا ہو۔ تو سونے کے سمان کندن اور کبھی ناش نہ ہونے والی اصلی دولت والی آتما ہے۔ تو چتر ارتقات نش کر دکھوں سے ۴۴ رہست کرنے والا ہے۔ تو سو ورش تک جی ایسے سنسکاروں سے سنسکرت یا منجا ہوا آتما درڑھ دھیریہ وان سنکٹوں کو پار کرنے والا سوچھ نشپاپ ویر گھ جیوی (طویل العمر) اور گیان وان اور دھیاتم گیانی ہوگا۔ اندود آدرشیہ اپنے جیون میں سپھل ہو کر دوسروں کو بھی سپھل کرنے میں سمرتھ ہوگا۔ جس جاتیہ سبھیتا میں ایسے آتما اُتپن ہونگے۔ وہی آدرش سبھیتا ہوگی ؞

آریہ پرشو! اس سبھیتا کو لانے کا پریتن کرو۔ وہی سبھیتا سچی ویدک سبھیتا ہے۔ وہی آدرش سبھیتا ہے۔ اسی کو رشی دیانند لانا چاہتا تھا۔ آسے لانے کے لئے ڈھونگ سے بھرے جیون پر لات مار دو۔ اور دیا ہونگ سرل اور ستیہ سدھا تنوں کو اپنی رگ رگ میں پرویش کرانے کا یتن کرو ؞

مہرشی کی دو یہ جیوتی دھارن کرو

(دیش بھگت کنور چاند کرن سارد ا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان)

راجا کے محل سے لے کر بھنگی کے گھر تک آج کیوں اُتسو منایا جا رہا ہے؟ اس لئے کہ آج رشی بودھ اُتسو ہے۔ سنسار میں آج کل اندھکار اور پرکاش کا جو سخت سنگرام چل رہا ہے اُس میں ستیہ کے پکشپاتی آریہ سماج کی فتح ہو رہی ہے۔ سنسار سے استیہ اور اتیاچار کے راجیہ کو مٹانے والے مہرشی کو آج کے دن ہی بودھ ہوا تھا۔ اور وہ آج کے پوتر دن سے ہی پرماتما کے مارگ کی تلاش میں نکلے تھے۔ مہرشی کو اس میں کامیابی نصیب ہوئی اسی لئے آج آریہ سنسار ی خوشی کے نشہ میں سرشار رشی بودھ اُتسو منا رہے ہیں ؞

استیہ روپی زالوں پر ستیہ روپی مہا استر چلانے والا دیر مہرشی آج سنسار کا ہر دو سمراٹ بنا ہوا ہے۔ مہرشی دیانند نے سنسار کو سرتو بھے رس پلایا۔ پس اتیاچار سے ست ڈرو۔ جھوٹے رسم و رواج کے آگے مت جھکو۔ ذات پات کی آہنی زنجیروں کو توڑ دو۔ ان بہاؤں کا آرت ناد سُن کر ان کے دُکھ مٹا دو۔ اناتھ اور غریبوں کے دُکھ دیکھ کر اپنے دلوں کو کرونا رس سے بھرو۔ دلت بھائیوں کو سمان ادھیکار دے کر گلے لگاؤ۔ مسلمان۔ عیسائی آدی متوں میں پرو شٹ ہو کر جو بھائی بھول سے ہم سے پرتھک ہو گئے ہیں۔ انہیں شدھ کر اپنے میں سمیلت کرو۔ آج کے پوتر دن یہ پرن کرو کہ پارٹی بازیوں کے داؤ پیچ کھیل کر ہم کبھی اپنے بھائیوں کی پگڑی نہیں اُچھالیں گے ؞

آریہ سماج آپس کے نفاق سے غارت ہو رہا ہے۔ ہٹیش دوارام کو چھوڑ دو۔ کرم ویر بن کر سنگرام میں کود پڑو۔ پراچین آریوں نے وہ سوکرم کے دھرم یُدھ کئے ہیں۔ کہ تاریخ گواہ ہے۔ انہوں نے تین اربن کو جلانے والے سوار تھ تیاگی نہ سپاہ کی طرح اپورو سوارتھ تیاگ سے اپنا سارا دھن ایشوریہ بھسم کر سنسار میں پرکاش پھیلایا ہے۔ انہیں کے پرکاش کے بل سے نردھن کنگالوں کے بازو طاقت ور ہو کر ستمگروں پر گرے۔ رشیوں کی آہوں نے بجر بن کر پر ماویوں کے اونچے محلوں کو نیچے گرا پھینکا۔ جن لوگوں نے انہیں ستایا۔ انہیں نیچا دیکھنا پڑا ؞

مختلف قسم کی مصائب برداشت کر کے انہوں نے سوتنترتا کا دروازہ کھول دیا ؞

آؤ! آج کے پوتر دن اس دو یہ جیوتی کا آواہن کریں۔ یاد رہے کہ جو سماج سماج گندگی کے گڑھے میں پڑا ہے۔ وہ سوراجیہ کے یوگیہ نہیں ہو سکتا۔ جہاں دھرم نہیں۔ وہاں راج نیتک اُنتی ہو سکتی ہے نہ سماجک۔ رشی دیانند نے ہمیں دھرم کا سچا مارگ بتایا۔ آج بھی اُن کی دو یہ جیوتی ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم اُسے دھارن کریں۔ تو ہمارا بیڑا پار ہو جائے ؞

بولو! دو یہ جیوتی والے مہرشی دیانند کی جے!

پانچسو روپیہ انعام

(۶۰۹)

مہاتما کی بتائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی

تین دن میں پورا آرام ؞

اگر آپ سینکڑوں حکیموں۔ ڈاکٹروں وئیدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے مایوس ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچسو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ ایک آنہ کا ٹکٹ منگوا کر شرط لکھوا لیں۔ قیمت دو روپے۔ محصول علیحدہ۔

اکھل کشور رام ۲۹ پوسٹ کٹڑی سرائے گیا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت لیکھرام رشی چرنوں میں

یہ دوسے بھاگوں کا پڑھا ہوا تھا۔ کہ پولیس کی ملازمت میں پنڈت لیکھرام کی طبیعت دھرم کی طرف رجوع ہونے لگی۔ وہ اشٹ دیو کی پوجا سندھیا سے کرتے۔ ایک سجن پرش نے گیتا پاٹھ کو کہا۔ تو وہ شروع کر دیا۔ گیتا جیون میں پلٹا دینے کی کارن بنی۔ اور پولیس کی ملازمت میں یوگ سیکھنے کی دھن سمائی۔

سچے دھرم کی تحقیق کا شوق شروع سے تھا۔ تمام مذاہب کی کتب مقدسہ کا مطالعہ کیا۔ لیکن دل کو شانتی نہ ہوئی تھی۔ نہ ہوئی۔

دیو یوگ سے رشی دیانند کا پتہ لگا۔ رشی کرت پستکوں کا مطالعہ شروع کیا۔ جس بات کی کھوج تھی مل گئی۔ اور آریہ سماج میں بخشت ہونے کا سوبھاگیہ پراپت کیا۔

رشی کے گرنتھوں سے رشی کے اندر آتما کے درشن نے رشی کے ساکشات درشنوں کا اشتیاق پیدا کر دیا۔ رخصت لی اور ۱۶ مئی ۱۸۸۰ء کو اجمیر پہنچ گئے۔

رات ایک سرائے میں گذاری اور پراتہ رشی درشنوں کے لئے اُس باغ میں پہنچے۔ جہاں رشی ٹھیرے ہوئے تھے۔ جب رشی کی وشال مورتی اور تیجسوی چہرہ پر گیا سو لیکھرام کی نظر پڑی۔ اور رشی بانی سے امرت مے وچنوں کی ورشا ہوئی۔ تو لیکھرام کے سارے سنشے دور ہو گئے۔

اجمیر آتے راستہ میں ایک بنگالی بابو سے ملاقات ہوئی تھی۔ اُس نے سوال کیا تھا۔ کہ آکاش بھی ویاپک۔ برہم بھی ویاپک۔ دو ویاپک کس طرح اکٹھے رہ سکتے ہیں؟ لیکھرام کے دل میں یہ سوال کھٹک رہا تھا۔ رشی ور سے پوچھا:۔

بھگون! آکاش بھی ویاپک۔ برہم بھی ویاپک دو ویاپک ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں؟

رشی ور نے ایک پتھر ہاتھ میں لیا۔ اور پوچھا اس میں آگ ویاپک ہے یا نہیں؟

لیکھرام۔ ہاں ہے۔

رشی ور۔ اس میں مٹی ویاپک ہے یا نہیں؟

لیکھرام۔ ہے۔

رشی ور۔ آکاش ویاپک ہے یا نہیں؟

لیکھرام۔ ہے۔

رشی ور۔ جب اتنی ویاپک چیزیں اکٹھی رہ سکتی ہیں۔ تو کیا برہم اور آکاش اکٹھے نہیں رہ سکتے؟

بات یہ ہے۔ کہ سوکھشم چیز ستھول میں ویاپک رہ سکتی ہے۔ برہم آکاش سے بھی سوکھشم ہے اس لئے آکاش کے ساتھ ویاپک رہ سکتا ہے۔

یہ سنشے دور ہو گیا۔ تو پوچھا۔

جیو سے برہم جُدا ہے۔ اس کا کوئی وید پرمان؟

رشی ور۔ یجر وید کا چالیسواں ادھیائے برہم اور جیو میں بھید کا پرتی پادک ہے۔

پھر پوچھا:۔

کیا مسلمان اور عیسائی لوگوں کو ویدک دھرم میں دیکھشت کرنا چاہیئے؟

رشی ور۔ ضرور۔

اس طرح جو سنشے تھے۔ ایک ایک کر کے سب دور کرائے۔ اور آتمک شانتی پراپت کر کے رشی سے ۲۴ مئی کو رخصت چاہی۔ رشی ور نے اجازت کے ساتھ جو اُپدیش دیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ

۲۵ سال کا برہمچریہ پورا کر کے شادی کرنا۔

لیکھرام نے رشی چرنوں میں سیس نوا کر آگیا پالن کا بچن دیا۔ اور کمال انکساری سے عرض کی۔ کہ

"بھگون! مجھے کوئی اپنی نشانی دیں"۔ رشی ور نے ویدک گیان کی کنجی اشٹا دھیائی کی ایک جلد دی۔ اور پنڈت لیکھرام رشی درشنوں سے نہال ہو کر واپس لوٹے۔

۶ ۳ ۶ تھوڑے ہی دنوں بعد جب شام کے بعد باہر سے پنڈت لیکھرام اور ایک جھوٹا مسلمان شُدھی کے لئے سیر کر کے آئے۔ تو اس نے ایک ایسا خنجر پنڈت جی کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ کہ انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ اور قاتل مفرور ہو گیا

طاقت کا خزانہ سکتی کے لئے
مدن منجری گولیاں ۶۰ گولی
یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کیلئے تیر بہدف ہیں قبض کی شکایت دور کر کے دست صاف لاتی ہیں تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں قیمت ۴۰ گولی عہ
رمن ولاسنی گولیاں
یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں۔
قیمت ۴۸ گولی عہ ایک روپیہ
راج وید مان جی کیشو جی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)
برانچ ۲۹۲ کالبا دیوی روڈ۔ بمبئی
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

پنڈت لیکھرام کی شہادت اور مرزا غلام احمد کی پیش گوئی

غیر جانبدار عیسائی صاحبان کیا کہتے ہیں؟

ہمارے عیسائی معاصر نور افشاں نے مرزا جی کی پیش گوئیاں اور قادیانیوں کے خدا کی نطق" کے عنوان سے جو سلسلہ مضامین شروع کر رکھا ہے۔ اس میں پنڈت لیکھرام کے متعلق مرزا کی پیش گوئی پر وہ ۶ فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

اس کے بعد دوسری پیش گوئی کو لیجئے جو ہندوؤں سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی نسبت مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

(۱) اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اسی کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی ہے کہ اگر وہ خواہش مند ہوں۔ تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیش گوئیاں شائع کی جائیں۔ جو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا۔ کہ میری نسبت جو پیش گوئی چاہو شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ تو اُس کی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جلشانہ کی طرف سے الہام ہوا۔ عجل جسد له خوار له نصب و عذاب" یعنی صرف ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اُس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں۔ رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص بدزبانیوں کی سزا یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں اور نہ اُس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں۔ کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر کھینچا جائے۔

(سراج المنیر صفحہ ۱۳)

(۲) "وبشرنی ربی قائلاً مبشراً ستعرف یوم العید والعید اقرب منه" یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے۔ کہ وہ چھ سال کے اندر فوت ہو جائے گا۔

(کرامات الصادقین)

یہ ایک پیش گوئی ہے۔ جس کے پورا ہونے میں مرزا صاحب کو ناز اور فخر ہے کیونکہ انہوں نے تمام ملک میں شور مچا دیا تھا۔ کہ یہ آسمانی نشان کس صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ لیکن لیکھرام پشاوری خدائی عذاب مثل طاعون یا ہیضہ یا دیگر وبا سے مرا۔ یا انسانی ہاتھ اور انسانی سازش کی بدولت؟ اس کا فیصلہ مرزائی دوستوں پر موقوف ہے۔

مرزا صاحب نے خود اقبال کیا ہے۔ کہ لوگوں کا گمان ہے۔ کہ یہ قتل میری سازش سے ہوا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ چھ سال کے طویل عرصہ میں کسی مخالف کے قتل کی کامیاب تدبیر کر لینا کچھ حیرت انگیز امر نہیں۔ خدا انسانی ہتھیاروں کا محتاج نہیں۔ آسمان سے بجلی گرتی یا پیش گوئی کے مطابق کسی اور خارق عادت طریق سے لیکھرام مارا جاتا۔ تو بات بھی تھی۔ لیکن ظالم اور جاہل کو استعمال کر کے یہ کہنا کہ خدا نے مجھے اس دشمن اسلام کی ہلاکت کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس سے قتل کرا دینا خدائی کام نہیں۔ اور نہ اسے خارق عادت کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ خدا کو چھ سال کی لمبی مہلت کی کیا ضرورت تھی؟ یہ سب انسانی کاروبار ہے۔

آریوں کا بیان ہے۔ کہ ایک شخص قوی الجثہ دیو قد آریہ ہونے کے لئے پنڈت لیکھرام کے پاس آیا۔ اس کے چہرہ سے وحشت اور درندگی کے آثار ہویدا تھے۔ مگر پنڈت لیکھرام نے اپنے مذہبی جوش تبلیغ میں بدگمانی کو پاس نہ پھٹکنے دیا۔ وہ سایہ کی طرح اس خونخوار قاتل کو ساتھ لئے پھرا ۶ ۳ ۶

عقیدہ کا جنازہ نکل گیا

رشی دیانند کے پرچن کا پھل

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

سوامی دیانند کے ظہور سے پیشتر مذہب کوئی قابل تعریف چیز نہیں تھی۔ مذہب عقیدہ کا نام تھا۔ چند مسائل کو ماننے والے خاص مذہب کو ماننے والے کہلاتے تھے۔

مگر علم و عقل کی کسوٹی پر عقیدہ کے خیال کو پرکھنے سے عقیدہ کا بودا پن ظاہر ہوتا ہے۔ صرف عقیدہ رکھنے اور خاص سدھانتوں پر یقین اور ایمان رکھنے سے ہی بہشت ملے گی۔ اور نیک اعمال رکھتے ہوئے بھی انسان اس لئے دوزخ میں جاوے گا۔ کہ وہ خاص قسم کا عقیدہ نہیں رکھتا۔

سلطنتیں اسی اصول پر قائم ہوتی رہیں اور برباد ہوتی رہیں۔ عیسائی مذہب کی حکومتیں اسی اصول پر چلتی رہیں۔ عیسائیوں نے عیسائیوں کے لئے خاص قانون عقیدہ کی بنا پر بنائے اور غیر عیسائیوں کے لئے جداگانہ اصول بنائے کفر ایک جرم تھا۔ اور ان کی تعزیرات میں مذہبی عقیدہ کی بنا پر سخت سے سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔

عیسائیوں نے سائنس اور علم کی مخالفت اسی بنا پر کی۔ برونو کو اس لئے سزا دی گئی۔ کہ وہ ستاروں میں آبادی مانتا تھا۔ گلیلیو کو اس لئے قید خانہ میں بھیجا گیا۔ کہ وہ زمین کو گول مانتا تھا۔ اور یہ کہتا تھا۔ کہ زمین اپنے محور کے گرد گھومتی ہے۔

جب عیسائیوں کا جنگ غیر عیسائیوں سے ختم ہو گیا تو آپس میں لڑائی شروع ہو گئی۔ پروٹسٹنٹ رومن کیتھولکوں اور رومن کیتھولک پروٹسٹنٹوں کو گردن زدنی قرار دیتے رہے۔

عیسائیوں کے بعد مسلمان بھی اسی طریقہ پر چلتے رہے۔ ان کے ہاں جہاد مذہبی فرض قرار دیا گیا۔ غیر مسلمانوں کو قابل قتل قرار دیا گیا۔ مرتد کے لئے سخت سزا رکھی گئی۔ غیر مسلمانوں سے جزیہ لیا گیا۔ اسلامی سلطنت جہاں کہیں آج بھی قائم ہے۔ وہ غیر مسلمان کو برداشت نہیں کر سکتی۔ غیر مسلمان کے لئے اسلامی سلطنت میں اپنے خیالات کی اشاعت کی اجازت نہیں۔

ایران افغانستان یا عرب میں اگر کوئی آریہ سماجی قرآن اور اسلام کا کھنڈن کرنا چاہے تو وہاں کے قانون کے مطابق وہ مستوجب سزا ہے۔ آریہ سماجی کی بات الگ رہی۔ سُنّی مسلمانوں کے ملک میں شیعہ اور شیعہ مسلمانوں کے ملک میں سُنّی کے لئے رہنا دوبھر ہے۔

ابھی کل کی بات ہے۔ مولانا محمد علی جیسا شخص یہ فتوے دے سکتا تھا۔ کہ مہاتما گاندھی جیسا پارسا شخص بھی دوزخ میں جاویگا کیونکہ وہ اسلام پر یقین نہیں رکھتا۔ اور مسلمان خواہ فاسق و فاجر ہو۔ وہ ضرور بہشت میں جاوے گا۔

بھارت میں عقیدہ کو کبھی مذہب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ مہاتما بدھ کے وقت سے شخصی مذاہب کا رواج بھارت میں بھی ہو گیا۔ مہاتما بدھ کے پیرو صرف مہاتما بدھ کی ہی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد جتنے مت متانتر پیدا ہوتے۔ ان سب نے اپنا جپ منتر کنٹھی تلک اور عقیدہ الگ بنایا۔ خاص قسم کا تلک۔ جاپ منتر ہی مکتی دلانے والا گنا جانے لگا۔ اور جو اچھا کرم بھی کرتا ہو۔ مگر خاص قسم کے تلک۔ جاپ۔ منتر سے مبرا ہو تو کہا گیا۔ کہ اسے مکتی مل ہی نہیں سکتی۔

عقیدہ اور تلک کی مہما جتلانے کے لئے پرانوں میں ایک مزیدار کہانی آئی ہے۔ ایک دفعہ ایک شوکا پوجک ایک درخت کے نیچے لیٹا ہوا تھا۔ اور وہیں اس کے پران نکل گئے۔ مگر اس کے لیٹے ہوئے ہی درخت پر بیٹھی ہوئی ایک چڑیا نے بیٹھ کر دی۔ اور وہ بیٹھ سفید رنگت کی ہو کر اس کے ماتھے پر گر پڑی۔ اور وشنو بھگتوں کے تلک کی صورت اختیار کر گئی۔ اب اسے لینے کے لئے شو کے دوت آئے تاکہ اسے شولوک میں لے جائیں۔ کیونکہ وہ تمام عمر شو پر عقیدت رکھتا تھا۔ مگر اسی وقت وشنو کے دوت بھی آ گئے۔ اور وہ کہنے لگے۔ ہم اسے وشنو کی بہشت میں لے جائیں گے۔ کیونکہ یہ وشنو پہ ایمان رکھتا تھا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس پر تلک وشنو پہ ایمان رکھنے والوں کا ہے۔

سوامی دیانند نے جب پرچار شروع کیا۔ تو بھارت میں مختلف مذاہب کا پرچار تھا۔ اسلام عیسائی۔ پارسی مذاہب تو عقیدہ کو ماننے والے تھے ہی۔ ہندو بھی کے بھی جس قدر فرقے تھے۔ وہ بھی کنٹھی۔ تلک اور عقیدہ کو ماننے والے تھے۔ جس سے بھارت میں سوامی دیانند کے وقت میں مذاہب کے ماننے والوں میں سخت دشمنی اور عداوت تھی۔

ایک انگریز مصنف نے اس نئے مذاہب کی ایسی حالت کو دیکھ کر اپنی کتاب کا نام رکھا ہے۔ "علم اور مذہب میں جنگ" جہاں علم و عقل ہے۔ وہاں مذہب ہمیشہ مخالفت کرتا رہا ہے۔ کیونکہ عقیدہ اور ایمان تو ہمیشہ عقل و علم کا دشمن رہا ہے۔

منعقدہ
اسٹار
ٹریڈ مارک
SMB
رجسٹرڈ
سنہ ۱۹۳۴ء

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ
کلکتہ

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ہر خاص و عام کو بہ مسرت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرایا گیا ہے۔

المشتہر
چنی لال برمن مالک کارخانہ ایس کے برمن

خون صاف کرنے کی مشہور دوا

آملی ذوفرے

یہ سالسہ کھلا ہونے کی وجہ سے ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ آتشک گنٹھیا و پارہ ملی ہوئی دواؤں کے استعمال سے اگر خون خراب ہو گیا ہو گا۔ تو اسے استعمال کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے۔ ڈاک محصول آٹھ آنے۔

نو ایجاد

آئی ڈرا

اس سے آنکھ کی سُرخی۔ جلن کھٹک۔ پانی بہنا اور رتوندھی۔ صرف تین چار دن کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں آنکھ کی اچھی حالت میں بھی دھول دھواں دھوپ کی تیزی سے بچت ہونے کی وجہ سے بھی مفید ہے۔ قیمت فی بوند ٹپکانے کے آلہ کے آدھ اونس کی شیشی ۱۲ ڈاک محصول دو شیشی تک ۸

نوٹ

ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) کلکتہ

ایجنٹ:- مینیجر پرکاش اخبار۔ لاہور

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکردھوج قوت مردمی دماغی اور جسمانی کو بڑھاتی ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتی ہے قیمت للعہ تولہ

ساری بدی سالسہ۔ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت سیر

مکر دھوج جیون مردانہ کی بیماریوں نامردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقت ور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپے سیر

اسٹری بندھو یوگ ستورات کی بیماریوں اچھا ان الرحم۔ سفید زرد سیاہ پانی آنا۔ چھاتی کمر یا رحم میں درد بے قاعدہ ایام ماہواری کی اکسیر دوائی۔ قیمت ۱۶ خوراک ۲ دو روپے

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ۔ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA
DACCA (BENGAL)

برانچ:- شیام بازار۔ کلکتہ

سوامی دیانند نے ایسی حالت کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ اور ببانگ دہل بتلایا کہ عقیدہ بڑی نفرت انگیز چیز ہے اور انسانوں میں باہمی عداوت اور دشمنی پھیلانے والا ہے اور سوامی دیانند ہمیشہ سمجھتے کہ ہر ایک کام میں خواہ وہ پولیٹیکل ہو یا سوشل۔ اخلاقی۔ تمدنی اور روحانی۔ جسمانی یا مجلسی دھرم کے بنا کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور دھرم سے مطلب انکی اصطلاح میں عقیدہ یا ایمان نہیں تھا۔ بلکہ نیک چلنی اور نیک اعمال اور ڈسپلن کی پابندی ہے۔

۱۸۷۵ء میں یہ خیالات ستیارتھ پرکاش میں ظاہر کئے گئے۔ آج جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھو ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ صرف بھارت میں ہی نہیں۔ بلکہ کل دنیا میں ہی عقیدہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ آج ہندو مسلمان یا عیسائی برادری نہیں ہے۔ بلکہ انسانیت کی برادری بن رہی ہے۔ عقیدہ رشتہ یا سلطنت کی قائمی کی بنیاد نہیں بن سکتا۔

لاہور میں چینی جنرل ڈاکٹر اور شاعر آیا ہے۔ جو کل دنیا میں اس خواب کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ مہاتما گاندھی اس زمانہ کے امن اور اہنسا کے پیغمبر خود نیک چلنی اور نیک اعمال یعنی تپسیا اور ایثار کے قائل ہیں۔ نہ کہ کسی خاص عقیدہ کے۔ ان کے آشرم میں ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ بدھ۔ چینی وغیرہ کی تمیز نہیں ہے۔ تمیز صرف اصولوں کی ہے کہ نیک چلنی اور نیک اعمال کی ایک برادری اور رشتہ ہے۔ جو باہمی ایک دوسرے کو باندھتا ہے۔ گویا کہ عقیدہ کا جنازہ اب دنیا سے نکل چکا ہے۔ اور سوامی دیانند کے پرچار کا پھل ہے۔

آریہ سماج میں ریفارم سکیم کی ضرورت

(از مہاشہ ستیہ نارائن راجپال جی۔ ملتان شہر)

(۱) آریہ سماج کے عہدہ داران کا سالانہ انتخاب

ادھیکاریوں کا جیون سبھاسدوں اور ممبران کے لئے آدرش اور قابل تقلید ہونا چاہئے۔ ان میں تین گنوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ (۱) سیوا بھاؤ۔ (۲) کام کرنے کی شکتی۔ (۳) قابلیت جب سے آریہ سماج نے دھن کو سداچار پر ترجیح دی ہے۔ تب سے گراوٹ کی طرف تیزی سے قدم بڑھا رہا ہے۔ دھرم کی بات یہ ہے۔ کہ ایک آریہ سماج کے دس سبھاسد کرم کانڈی ہیں۔ تو وہ سو نمائشی ممبروں سے بہتر ہیں۔

(۲) سناتن کا اُپ نیم :-

کئی آریہ سماجوں نے تو اس نیم کو بالکل اڑا دیا ہے۔ جو جتنا کم سے کم چاہے ماہواری چندہ دیتا رہے اور چاہے تو ادھیکاری بن جاوے۔ حالانکہ اُپ نیم میں صاف لکھا ہے کہ ہر ایک ممبر کو اپنی عمر پر کار کی آمدنی کا ۱/۱۰۰ حصہ دینا لازمی ہوگا۔

(۳) انترنگ سبھا کے ممبران :-

اُپ نیم کے مطابق ہر ایک ممبر کا دھارمک فرض ہے۔ کہ وہ ہر مہینہ آریہ سبھاسدان و ممبران سے چندہ وصول کرکے سماج کے خزانہ میں داخل کرائے۔ آریہ سماج کا چپراسی اس کام کے لئے دربدر بھٹکتا پھرتا ہے۔ وہ کیوں؟

(۴) ہفتہ واری اجلاس :-

ادھیکاریوں کا مقدم فرض ہے۔ کہ وقت مقررہ پرست سنگ کی کارروائی میں پورا بھاگ لیں۔ لیکن حالت اس کے برعکس ہے۔ جو آریہ بھائی جب جی چاہے آ جاوے اور جب اچھا ہوا اٹھ کر چلا جاوے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ علاوہ ازیں آریہ پرشوں نے استریوں کو تو سماج مندر میں نہ آنے کا برت دھارن کر رکھا ہے۔

(۵) آریہ بھاشا اور سنسکرت سے لاپرواہی

ہر ایک ممبر کے لئے دونوں بھاشاؤں کا گیان ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے دھرم گرنتھوں کا روزانہ سوادھیائے کر سکے۔ آریہ بھاشا کے نہ جاننے والا آریہ بھائی ممبر تو بنا دیا جاتا ہے۔ لیکن اسے اس بھاشا کو سکھلانے کا کوئی پربندھ نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ اُسے اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کئی آریہ سماجوں کے ادھیکاری ہی ایسے ملیں گے۔ اوروں کا تو کیا کہنا ہے۔

(۶) بان پرستھ آشرم :-

کتنے آریہ بھائی ہیں۔ جو پچاس برس سے زیادہ عمر رکھتے ہوئے بھی گرہست آشرم کا تیاگ کرکے جنگلوں یا گورو کلوں میں تپسیا کا جیون بسر کر رہے ہیں؟

(۷) سنسکاروں کا مہتو :-

بہت تھوڑے آریہ بھائی ایسے ہونگے جو سولہ سنسکاروں کو اپنے گھروں میں کراتے ہونگے۔ کوئی تو صرف دکھاوے کی خاطر اور کوئی خرچ کے ڈر سے نہ کراتے ہونگے۔

(۸) گورو کل شکشا پرنالی :-

سارے بھارت ورش میں کوئی پانچ لاکھ آریہ ہیں۔ سو کے پیچھے ایک بھی آریہ ایسا نہ ملیگا۔ جس کا بالک گورو کل میں پڑھتا ہو۔ خصوصاً گورو کل کے منتری مہاشیوں اور آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو اس کے متعلق اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔ ویسے تو عام طور پر پرتیک نر اور ناری کا یہ اپنا دھرم ہے۔ کہ وہ اپنی سنتانوں کو اپنی قومی درسگاہوں میں ہی تعلیم دلا کر رشی رن سے سبکدوش ہوں۔

(۹) آیورویدک طریقہ علاج :-

کتنے آریہ بھائی ہیں۔ جو اپنی بیماری کے وقت دیسی دوائیوں کا استعمال کرتے ہیں۔

(۱۰) مہرشی دیانند کی آگیا پوشاک کے متعلق :-

ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کے دواہ سنسکاروں کے منتروں میں صاف ہدایت ہے کہ ہر ایک آریہ اپنے ہی دیش کے کپڑوں کو پہنے۔ کتنے آریہ بھائی اور بہنیں ہیں۔ جو سودیشی اور کھدر کا برت دھارن کئے ہوئے ہیں۔

(۱۱) ہمدردی کا ابھاؤ :- جب کسی

تمام دنیا میں مشہور
مُصفّی خون کا بادشاہ
بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑا پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سفید و سیاہ داغ۔ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ نرخ قیمت پر ملسکتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار۔ میوہ جات زعفران کستوری ہینگ شہد۔ زیرہ سیاہ ست سلاجیت۔ مصفی چربی شیر ریچھ۔ ثعلب مصری گچھیاں ڈھینگری۔ مفردہ مرکب شربت عرق۔ مربہ جات۔ اچار۔ ست پودینہ۔ اجوائن۔ سونف۔ پھول سانگری دھوپ۔ اصلی آملہ کا تیل۔ عطر پھیل۔ ریگ ماہی۔ بیربہوٹی۔ کیچوے۔ لنگی کلاہ پشاوری سامان سوداگری۔ پارچات۔ زیورات اسباب چمڑہ۔ بوٹ۔ گرگابی۔ پاپوش۔ سامان پنساران لوہار۔ رنگسان۔ حجام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نوٹ۔ لاہور میں عرق عشبہ پنڈت دیوی چند سنز ماہری گیان مندر و لالہ منی رام بھاپر کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے ملسکتا ہے

چار روپیہ بارہ آنہ میں گھڑیاں اور یہ سب چیزیں

سب چیزیں اچھی خوبصورت مضبوط ساتھ میں ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا بھی انعام!

۱۲ شیشی خوشبودار ٹو سکنڈ راج ایک بجلی کا لیمپ معہ بیٹری ایک بڑھیا فاؤنٹین پین۔ ایک آٹو میٹک بیبی پستول ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا جس ناپ کا چاہیں۔ ہر آفتوں سے بچانیوالی ایک سنگٹ برن انگوٹھی۔ ایک ریلوے ریگولیٹر ٹوائے پاکٹ واچ ۸ عدد خوب صورت اور نئے فیشن کی ٹوائے رسٹ واچ

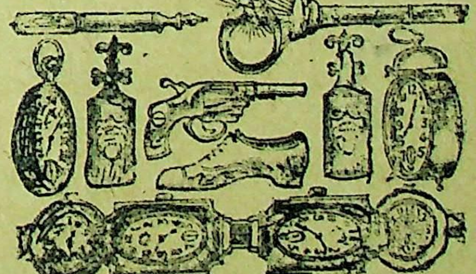

ایک اصلی بی ٹائم پیس۔ جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنے (۴/۱۲) ڈاک محصول علاوہ پتہ :-

گریٹ سوئٹزرلینڈ واچ ایجنسی بڑا بازار۔ کلکتہ

جوانی

... بیس برس کے بڈھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنا بچاؤ ... نہیں کر سکتے۔ وہ جوانی میں ہی بڈھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں۔ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما دیکھو منگوا دیکھو اس کو حاصل کرنے کیلئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شمشیر کمپنی ۴۴ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

آریہ بھائی کی مرتبہ ہو جاوے تو مشکل ہے
وہ چار جن اینتشٹی دسنکا دیں شامل رہتے ہوں۔
وہ نہ ایک دوسرے کے سکھ دکھ کا گیان ہی نہیں
ہے اور نہ ہی تکلیف کے وقت پرسپر امداد کرنا
فرض سمجھتے ہیں ؛

اخیر میں میری پرماتما کے چرنوں میں نمر اور
سچے ہردے سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ہمیں
شکتی اور عقل بخشیں۔ کہ ہم اپنے جیون کے اندر
پریورتن پیدا کریں اور آریہ جاتی کے دھرم کے
پرتی اپنے کرتویہ پالن کرنے میں سافرتہ ہوں تا
انہیں سچے اور پائیدار سوراجیہ کو پراپت کر کے
اصلی سکھ اور شانتی کا آنند لے سکیں ؛

(۱۱) **گئو رکھشا** - گئو کرونا ندھی پستک
میں رشی دیانند جی کی آگیا ہے۔ کہ ہر ایک
آریہ کو اپنے گھر میں ایک گائے رکھنی چاہئے لیکن
ہم ہیں کہ گئو رکھشا تو ایک طرف رہی۔ گئو
کے چمڑے کرم کے بوٹ پہن کر اپنے دھرم
اور دھن کا ناش کر رہے ہیں۔ اور دنیا میں
پاپ کے بڑھانے میں سہائک ہو رہے ہیں ؛

اگر آپ اپنے کاروبار یا تجارت کو فروغ
دینا چاہتے ہیں تو اپنا اشتہار پرکاش
میں ضرور دیجئے ؛

گورو کل جگت

گورو کل کورو کشیتر سماچار

موسم بہت اچھا ہے۔ آج کل کوئی برہمچاری
روگی نہیں ہے۔ سالانہ امتحان ۲۰ مارچ سے
شروع ہوں گے۔ برہمچاری اور ادھیاپک
گن پڑھائی میں پرشرم کر رہے ہیں ؛

سالانہ جلسہ نزدیک آ رہا ہے یعنی ۲۷
فروری کو نگر کیرتن ہوگا۔ اور ۲۸ فروری یکم
اور ۲ مارچ کو جلسے کی کارروائی ہوگی۔ جس
میں کئی پروگرام رکھے گئے ہیں۔ مانیہ اپدیشکوں
اور قابل بھجنیکوں کو بلانے کا پربندھ کیا گیا
ہے۔ جن میں سے شری پنڈت بدھ دیو جی
کی اور پنڈت ٹھاکر دت جی کی منظوری آ چکی
ہے۔ بھجنیکوں میں سے پنڈت سالگرام اور
پنڈت چندر گپت جی مشہور بھجنیک کی منظوری
آ چکی ہے۔ اور بہت سے مہانو بھاؤں کو لکھا
جا رہا ہے۔ امید ہے کہ جلدی منظور آ جاویگی
جلسہ بڑی دھوم اور دھوم دھام سے ہوگا۔ سب
علاقہ کے بھائیوں اور آریہ ماتر کو شامل ہو کر لابھ
اٹھانا چاہئے ؛

جس وقت یہ اطلاع آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گی
جلسے میں صرف دس دن ہی باقی رہ گئے ہونگے

اس لئے گورو کل کے پریمیوں کو جلسے کے سپھل
بنانے کے لئے بدستور سابق دھن جمع کرنا شروع
کر دینا چاہئے۔ اگر رسید بکوں کی ضرورت
ہو تو دفتر سے منگوائیں ؛

نئے برہمچاریوں کا داخلہ بھی جلسے پر
ہوتا ہے۔ اس واسطے جو سجن اپنے بالکوں کو
داخل کرانا چاہیں۔ وہ ہمراہ لا کر داخل کرا سکتے
ہیں۔ (مینجر گورو کل کورو کشیتر ضلع کرنال) ؛

گورو کل ملتان کے سماچار

سالانہ امتحانات - غالباً ۱۴ مارچ [illegible]
سے شروع ہونگے۔ اُستاد دھیان اور برہمچاری
رات دن سخت محنت کر رہے ہیں ؛

(۲) موسم :- ۱۳ اور ۱۴ فروری کو سخت
سردی پڑی۔ سب برہمچاری تندرست اور خوش
ہیں۔ کوئی روگی نہ ہونے کے کارن ڈاکٹر جی کے
کام کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے ؛

(۱) **دان** (۱) مہاشہ ستیہ نارائن جی راجپال مہاتما
ادھشٹاتا کے بزرگ والد شری لالہ بھگوان داس
جی اسٹیشن ماسٹر کی طرف سے ایک گائے (دودھ
۵ سیر) ایک بکری - بچوں کے لئے دو تھگے - اور
۱۵ روپے نقد اور ۲ بیگھ زمین دان میں
ملی ہے ؛

(۲) لالہ دیاسندر جی سپتر لالہ آدیشر گورو کل
(سابق منتری آریہ سماج) ملتان کی پریرنا اور
کوشش سے ان کے معزز بھائی لالہ مدن گوپال جی
انجینئر ریٹائرڈ نینی تال سے مبلغ ۲۰۰ روپے
پراپت ہوئے ؛

(۳) لالہ سیتل داس جی ایجنٹ ڈاکٹر برادرز
کمپنی کی کوشش سے مبلغ ۲۵۰ روپیہ حاصل
ہوئے۔ آپ سرپرست بھی ہیں ؛

(۴) **رجت جینتی** - گورو کل کو قائم ہوئے
پورے ۲۳ برس ہو گئے ہیں۔ دو برس کے بعد
اس کی رجت جینتی منائی جاویگی ؛
(ستیہ نارائن راجپال سہائک مکھیہ ادھشٹاتا)

تجارتی اشتہارات کے لئے پرکاش
ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اگر آپ تاجر ہیں۔ تو آپ کا
اشتہار پرکاش میں ضرور ہونا چاہئے ؛

بے روزگاروں کو مژدہ!

موجودہ وقت میں امریکن سکنڈ ہینڈ کوٹوں کی ہی تجارت ہے جو بہت کم سرمایہ
کا کوئی اثر نہیں ہے۔ ایک سو مردانہ کوٹوں کی ... امریکن پیکٹ ہوگی۔ بلکہ
کراچی بمبئی ... امریکہ کا لکھا ہوگا۔ اب بھی اگر قیمت کے لالچ سے دھوکہ کھائیں۔
تو ہمارا کیا قصور۔ قیمت صرف ۱۹۵ روپیہ۔ کرایہ ریل بذمہ کمپنی ؛

ایجنٹوں کی ضرورت ہے!

کٹ پیس کے سوداگران نرخ طلب کریں ؛
بزنس ہوم لمیٹڈ - فورٹ - بمبئی

بد ہضمی۔ قبض۔ کمی خون۔ سردی۔ کمزوری۔ جریان۔ خرابی خون وامراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا

آدینہ رسائن

قیمت ... روز کی خوراک ... ۳۰ روز ... محصول ... [illegible]

موجد :- آدینہ اوشدھالیہ راولپنڈی
نمونہ سیتا رام دت کویراج (لاہور (برانچ) انارکلی)
(کیسری بالا خانہ)

کوی گیانی چند دھون کے مشہور قصے!

مشہور پنجابی شاعر کوی گیانی چند دھون لاہور
کے تصنیف کردہ مندرجہ ذیل قصہ جات سے
کوئی گھر خالی نہ رہنا چاہئے۔ یہ وہ قصے ہیں جن
کی تعریف میں مصنف کو سینکڑوں کارڈ موصول
ہوئے ہیں۔ اور جن کی بابت تمام نامی اخبارات
نے بڑا زبردست ریویو کیا ہے۔ قصے پنجابی
کوتا میں لکھے ہوئے ہیں۔ جن کا ایک ایک
شعر موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ آج ہی پتہ
ذیل سے بذریعہ وی پی منگوا کر مطالعہ کریں یا
اپنے شہر کے کتب فروشوں سے طلب
کریں :-

قصہ جمیل نتا یعنی دو شہزادہ جو ... اردو ۸/ گورمکھی ۸/
قصہ ستیہ وان ساوتری اردو ۷/
قصہ حقیقت رائے دھرمی اردو ۸/ ہندی ۳/
قصہ راجا گوپی چند ۲/ قصہ روپ بسنت
اردو ۹/ قصہ خونی بہن اردو ۸/ گورمکھی
ہندی ۸/ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ :- **مینیجر پنجابی کتب گھر**
کوچہ چابک سواراں - لاہور

شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی برسی

ویر اتسو کے موقع پر بانٹنے کے لائق ٹریکٹ

سرکٹ مسافر (بہادر لیکھرام) اردو ۲/-
تاج زندگی اور آریہ شیو لنگ ۔/-
تصویر ماتم یا دریائے غم ۱/-
لیکھرام واقعہ لیکھرام ۔/-
... صدی کا سچا بلیدان ۔/-
دھرم مہا یگیہ میں بلیدان .... ۔/-
پنڈت لیکھرام کی شہادت اور مرزا صاحب کی چالاکیاں ۔/-
رب القادیانی کی پیشین گوئیوں کی حقیقت ۔/-
آریہ دھرم کی توحید اور بے ادبی کم
مثالہ اسلام کی پیش قدمی ۔/-
قرآنی آیتوں کا شان نزول
قربانی [illegible] خدا کی نافرمانی ہے ۔/-
علمائے اسلام سے سوالات ۔/-
اختلافات قرآن ۔/-
اختلافات عقائد اسلام ۔/-
روز شہادت ۔/-
فہرست کتب ٹریکٹ وغیرہ ۔/۲
ہندی اردو انگریزی مفت منگوا دیں۔

ملنے کا پتہ :- ویرچند شرما مالک
ویدک پستکالیہ ہسپتال روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک جگت

آریہ سماج کھالدوں کا سالانہ جلسہ - آریہ سماج کھالدوں۔ تحصیل جگادھری ضلع انبالہ۔ کا آٹھواں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۳۱ء کو ہوگا۔ (برجبودرام منتری آریہ سماج کھالدوں) ❊

عارف والا آریہ سماج کا اُتسو - آریہ سماج عارف والا کا پہلا سالانہ جلسہ ۳ و ۴ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے ❊ (حکیم دشواناتھ منتری آریہ سماج عارف والا) ❊

تاریخوں میں تبدیلی - آریہ سماج موضع بھانہ ضلع کرنال کے پہلے سالانہ جلسے کی تاریخیں ۲۰-۲۱-۲۲ فروری مقرر ہوئی تھیں وو بوجہ دیگر سماجوں میں جلسے ہونے کے منسوخ کردی گئی ہیں۔ اب جلسہ بمورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے (ایشور رام پردھان آریہ سماج بھانہ تحصیل کیتھل ضلع کرنال) ❊

آریہ سماج علی پور کا اُتسو - آریہ سماج علی پور کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے ❊

(۲) سردار بساکھا سنگھ جی ٹھیکیدار خانگی ہیڈ نے اپنا ایک عالیشان مکان واقع رسٹرپنج ند آریہ سماج علی پور کو دان کیا ہے آریہ سماج سردار صاحب کا تہ دل سے مشکور ہے۔ (اُپ منتری آریہ سماج علی پور۔ ضلع مظفر گڑھ) ❊

گورو کل آریولہ کا اُتسو - گوروکل آریولہ ضلع بریلی کا اُتسو ۱۵-۱۶-۱۷ فروری کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ (منتری گوروکل آریولہ)

آریہ سماج سانہ وال کے سماچار - آریہ سماج سانہ وال ضلع لدھیانہ کا چناؤ آئندہ سال کے لئے حسب ذیل ہوا:- پردھان لالہ دیوی دیال جی۔ ایس آئی سی ریلوے ریٹائرڈ۔ اُپ پردھان بابو خیراتی رام ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر۔ منتری۔ پنڈت پربھی چند جی۔ اُپ منتری و لائبریرین مہاشہ پیارے لال کپل جی ممبر۔ خزانچی لالہ کشوری لال جی ❊

(۲) آئندہ مردم شماری کے ٹھیک اندراجات کرانے اور پرچار کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی پردھان۔ اُپ پردھان۔ اور منتری پر مشتمل بنائی گئی۔ جو کہ اس میں مناسب کارروائی کرے گی۔ اور سماج کی ترقی کے وسائل پر غور و خوض کرے گی۔ (پیارے لال کپل اُپ منتری آریہ سماج سانہ وال) ❊

آریہ سماج بہاؤ منڈی کے سماچار - یکم فروری کو سماج مندر میں سالگرہ ماں مہاشہ رام رکھ سنگھ ... مستقل ... آریہ ریاست پٹیالہ کی شدھی کرکے ... مہاشیوں نے ... کیا گیا۔ آریہ سماج نے ... پر ایک لیکچر دیا۔ ... (منتری)

آریہ سماج لال کُرتی کا پرستاؤ - آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا یہ ہفتہ وار جلسہ پنڈت موتی لال جی نہرو کی اکال مرتیو پر افسوس اور پنڈت جی کے خاندان سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ پنڈت جی کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ (نرسنگھ داس منتری آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی) ❊

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن - مہاشہ گلاب رائے جی کے سپتر کا ویدک ریتی سے نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام ... سین رکھا گیا۔ شریمتی لکشمی دیوی جی نے نام کرن سنسکار پر ... گا کر سنایا۔ ماسٹر چمن لال جی نے سنسکاروں کے مہتو کو ... سے الفاظ میں ورنن کیا۔ آریہ سماج کو اس اوسر پر پانچ روپیہ دان پراپت ہوا۔ (برج لال) ❊

کیمبل پور میں پرچار - کیمبل پور میں ۳۱ جنوری سے ۳ فروری تک سناتن دھرم کے اُپدیشک پنڈت چرنجیو لعل جی بھجنیک پنڈت نرائن داس اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھجنیک مہاشہ ہریش چندر اور کیمبل پور امپیریل پریس کے مالک پنڈت سہدیو نے ہندو سنگٹھن اور آریہ سنگٹھن کے بارہ میں اپنے لیکچر اور بھجن سناتن دھرم شالہ ...

لاونی

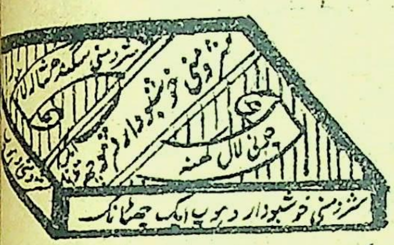

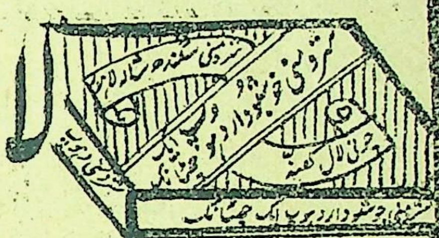

سب دھوپوں میں دھوپ شرومنی دنیا بھر سے نرالا ہے
جو صاحب اک بار اسے لیجا کے کہیں جلاتے ہیں
گاہک بنجاتے ہیں پکے اور کہیں نہیں جاتے ہیں
دو آنے کی ڈبیہ ہے اک چھٹانک تولا ناں لاہے
ایک ہی سلگانے سے سارا کمرہ مہکاتا ہے
گندی ہوا کو باہر نکالے شدھ وایو کو لاتا ہے
روگ ناشک اور شدھ بالک ڈاکٹر بھی شدھ سمیں لاتا ہے
ایک بار کے سلگانے سے سارا بھسم ہو جاتا ہے
پوجا پاٹھ اور سبھا مندر میں یہ ہی ایک سہاتا ہے
لوہاری دروازے سے سڑک جو ضلع کورٹ کو جاتی ہے
ہے مشہور دکان کھنے کی دنیا سبھی بتاتی ہے
چونی لال کھنہ سیٹھ جو دھوپ بنانیوالا ہے

کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلےٰ ہے
بست سُگندھی پر ہوتے ہیں پھر لینے کو آتے ہیں
باہر والے ڈاکخانہ سے وی پی سے منگواتے ہیں
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ ہے
دماغوں کو کرتا ہے معطر خوشبو عجب پھیلاتا ہے
اور جتنے ہیں روگ وبائی سب کو دور بھگاتا ہے
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ ہے
بار بار کا کشٹ نہ دیکر اپنا دھرم نبھاتا ہے
یگیہ ہون اور شبھ کرموں میں پرم لابھ پہنچاتا ہے
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ ہے
ہسپتال روڈ ہے وہی کوٹھی اسی پر موہن لال روڈ کہلاتی ہے
تازہ بتازہ دھوپ سامگری سجوا ہیں بکاتی ہے
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ ہے

نوٹ - نہایت اعلیٰ دھوپ ہون سامگری۔ ہون کُنڈ۔ یگیہ پاتر۔ دھوپ دانی اور دھارمک کتب و دیگر ہر قسم کی کتب ذیل کے پتہ سے منگوائیے!

نرخ دھوپ نمبر (۱) فی سیر دو روپے۔ نمبر (۲) ایک روپیہ چار آنے۔ نمبر (۳) فی سیر ایک روپیہ۔ نرخ ہون سامگری درجہ خاص فی سیر بارہ آنے۔ درجہ اوّل فی سیر دس آنے۔ درجہ دوم فی سیر ۸ آنے ❊ ملنے کا پتہ:-

چونی لعل کھنہ مالک شرومنی پُستکالیہ و سُگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

لسی داس شاہ۔ دھرم شالہ لالہ مول چند
(ورانت یہ سماج مندر میں دیئے۔ جنتا پرتیندھی)
اشوپریڈ۔ دینا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

آریہ مارتنڈ کا رشی بودھ انک

آریہ مارتنڈ کا رشی بودھ انک
اجمیر کے پرسدھ ہندی ساپتاہک آریہ مارتنڈ کا رشی انک ۱۶ فروری کو نکلے گا۔ جس میں نہایت اعلیٰ درجہ کے لیکھ ہوں گے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس انک کی کاپیاں منگا کر ہر ایک آریہ تک پہنچائیں۔ دچاند کرن سارد منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستان اجمیر) ۔

آریہ دچارودکی فتح

رہتک میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے ایڈیٹنگ پنڈت سکھانند جی مہاراج پدھارے۔ آپ کے ودیا کھیان ہوئے۔ جن میں آپ نے شدھی۔ دلت ادھار ہندو سنگٹھن آدی کا سمرتھن کر کے آریہ وچاروں کے سامنے سر جھکا دیا۔ آپ کی اس ستیہ پریتا پر سناتنی آپ سے ناراض ہیں۔
(راندرسین آریہ) ۔

سناتن آریہ بھجن منڈلی کا پروگرام

سندرداناتھ آریہ بھگوار کی بھجن منڈلی کا پروگرام
من پر کار ہے :۔
۱۲ سے ۱۵ فروری سالانہ جلسہ آریہ سماج برنالہ ریاست پٹیالہ
۱۶ سے ۱۸ فروری سالانہ جلسہ آریہ سماج چھجلور ضلع انبالہ
۲۰ سے ۲۲ 〃 〃 〃 مورنڈہ 〃
۲۷ فروری پرچار منڈی عبداللہ پور تحصیل جگادھری
۲۸ فروری لغایت یکم مارچ سالانہ جلسہ آریہ سماج کھارون تحصیل جگادھری۔
(منتری سندرداناتھ آریہ بھگواڑہ) ۔

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے سماچار

(۱) لالہ بال مکند نمبردار نے اپنے پتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ ایک روپیہ دان پراپت ہوا۔
(۲) لالہ وِدیارتن جی نے اپنے سپتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ ایک روپیہ دان پراپت ہوا۔
(۳) لالہ رام بھیجا جی نے اپنے سپتر کی شادی کی خوشی میں چار روپے دان دیا۔
(۴) لالہ ڈھیرا مل جی وکیل و دھیمبری نے اپنے پتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔
(۵) بخشی فقیر چند جی نے اپنی دھرم پتنی کی مرتیو پر سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ ۵ روپیہ دان دیا۔
(۶) گورنمنٹ جموں و کشمیر نے جہاں ۱۳۵ روپے ماہوار آریہ کنیا پاٹھشالہ کو مدد دینی منظور فرمائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پاٹھشالہ کی بلڈنگ کے لئے ۱۲۰۰ روپے منظور فرمائے ہیں۔ جس کے لئے آریہ سماج شکریہ ادا کرتا ہے۔
(۷) شمار کنندگان خلاف منشاء حکم سرکار والا شرح ہوئے آریوں کے ساتھ ان کی نسل وقوم درج کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آریہ پرشوں کو سخت شکایت ہے۔ ذمہ دار افسران کو اس طرف ان کی جلد توجہ دلانی چاہئے۔
(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور)

آریہ سماج نگرنہسہ ضلع پٹنہ ملک بہار

کا سالانہ جلسہ ۲-۳-۴ فروری ۱۹۳۱ء کو نہایت شاندار طریقہ پر منایا گیا۔ انجمن تبلیغ الاسلام نگرنہسہ نے ہر سہ روز بشکل سائل و آریہ سماج نگرنہسہ نے آخر الذکر دونوں میں بشکل سائل دو دو گھنٹے تبادلہ خیالات کیا۔ فریقین کی طرف سے مولانا قمر بنارسی۔ مولوی عباس۔ ایک عظیم آبادی بزرگ۔ پنڈت ودیا دھر اور پنڈت اجودھیا پرشاد صاحبان اپنے اپنے موقع پر سائل اور مجیب رہے۔ دیگر مضامین کے علاوہ وید اور قرآن میں دھامی کرن ہے؟ یہ بھی تھا

اثر کیسا رہا؟ میں اپنی جانب سے کچھ نہ کہکر صرف یہ کہوں گا کہ اس کی نسبت مولانا دہی۔ اراکین انجمن اور عام پبلک کی زبان سے نہیں۔ بلکہ دونوں سے ہی پوچھنا چاہئے۔ بہرحال اراکین سماج مبارکباد اور اراکین انجمن خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے کمال اخلاص اخلاق سے

پانچسو روپیہ انعام

۹۱۶

مہاتما کی بتائی حیرت انگیز بوٹیاں

اس بوٹی کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے جو سفید کوڑھ سفیدی کسی دوائی سے آرام نہ ہوتا ہو۔ اس بوٹی کے استعمال سے دور وز میں آرام ہوتا ہے۔

بواسیر کی اکسیر دوائی۔ خونی یا بادی نئی ہو یا پرانی۔ خواہ کیسی بواسیر ہو۔ ایک بار کے استعمال سے جڑ سے آرام کرنے کا اثر بوٹی رکھتی ہے قیمت دو روپیہ آٹھ آنے دوکا چار روپیہ۔ بوٹیوں کا استعمال کر صحت حاصل کریں یا بے فائدہ ثابت کر پانچ سو روپیہ انعام لیں۔

جھنڈا فقیر نمبر ۲ پوسٹ کنزی ہمراہ گیا

آریہ سماج کا بہترین لٹریچر اردو ہندی میں

خود پڑھیئے۔ پریوار کو پڑھایئے۔ بطور تحفہ کے اپنے متروں کو بھینٹ کیجئے

مہرشی دیانند

کی بڑے سائز کی نئی شاندار تصویر تین رنگوں میں حال ہی میں تیار کرائی گئی ہے نہایت قابل دید ہے قیمت ... اوم۔ گایتری منتر وغیرہ دس پرکار کے موٹو نہایت خوشنما فی عدد ا

ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ

تازہ ایڈیشن۔ ہر ایک آریہ سماجی کو چاہئے کہ کم از کم پانچ کاپیاں منگا کر مفت تقسیم کرے۔ قیمت لاگت کے برابر صرف دس آنہ۔ یکصد اکٹھی منگوانے پر ۸ فی کاپی۔
ستیارتھ پرکاش کا انگریزی بڑھیا ایڈیشن سنہری جلد قیمت چار روپے

رشی دیانند کے ویا کھیان

یہ وہ مشہور ویاکھیان ہیں۔ جن میں رشی نے بعض ایسے سدھانتوں کا بھی ورنن کیا ہے جو ان کی دوسری تصانیف میں نہیں ملتے۔ سوادھیائے کے لئے بہت اچھی چیز ہے ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت اردو ۱۰ ہندی ۱۴

سوامی سرودانند جی کی کتابیں۔

پانچ تصویری کیلنڈر ۱۹۳۱

سوامی نارائن سوامی جی کی پستکیں

سوامی ستیانند جی کی پستکیں

آریہ سماج کا دھرم ہندی ۸

ملنے کا پتہ

آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ۔ انارکلی۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

عجیب و غریب کتاب جس میں اپنی زور اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹر ہو چکی ہیں

بالکل مفت!

دلی کی ڈائرکٹری و عروس زندگی

منگا لیجئے! نئی اور پرانی شاہی عمارتوں کا حال - بازار کی رونق اور چہل پہل کا بیان ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا - اصول حفظان صحت اور تمام امراض (جس میں پوشیدہ امراض بھی شامل ہیں) کا حال مکمل اور موثر طریقہ سے تحریر کیا گیا ہے صرف ایک پوسٹ کارڈ لکھکر جلد منگا لیجئے!

جو شہرت گذشتہ ۸ سال سے حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے - وہ محتاج بیان نہیں !!!

سرمہ اکسیر چشم - دھند غبار - خارش - ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں ہے! قیمت ایک تولہ ۱۲ر - تین تولہ ۲ - بارہ تولہ ۶ - محصول ڈاک ہر حالت میں ۵ر الگ ہے ؛ حبوب مراد راحت زندگی - جوانی کی جان مقوی گولیاں ہیں - جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں - قیمت ۸ گولی ۱۲ر - ۳۲ گولی ۲ - ۱۰۰ گولی ۵ر محصول ہر حالت میں ۷ر الگ ہے ؛

مینیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نارائن

حوض قاضی نمبر ۱۳ دہلی

بوتل پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھکر خریدئیے!

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

دراکشاسو

ایام سردی میں خاص کر استعمال کرنے کی چیز - شیریں - اور خوش ذائقہ - سب سے بہترین اور جسم میں خون اور گوشت بڑھاتا ہے - سردی کھانسی اور جریان کو نیست و نابود کرتا ہے - فوراً جسم میں چستی پیدا کرتا ہے - قبض دور کرکے بھوک بڑھاتا ہے - علالت کے بعد و بچہ پیدا ہونے کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے - جسم میں قوت اور چہرے پر رونق افزائی کرتا ہے - ضعیفی میں ہونے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے ؛

قیمت - فی بوتل کلاں تین روپے - خورد ایک روپیہ محصول بوتل کلاں ۱۰ر خورد ۱۵ر ؛

ایک بوتل سے زیادہ منگوانے پر نزدیک کے ریلوے سٹیشن کا نام تحریر فرمائیے گا ؛

ہر جگہ ادویات فروشوں سے ملے گا!

پتہ : سکھ سنچارک کمپنی متھرا

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے - آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں ؛ قیمت تین روپے تولہ ؛

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپ دق - پھیپھڑوں کی کمزوری - دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت چار روپے سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - معدہ کو گرم رکھتا ہے - طاقت پیدا کرتا ہے - قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

براہمی بوٹی ۱۲ر سیر --- دنت منجن ۳ر شیشی -

ست سلاجیت ۲ر تولہ --- سوچی پتر مفت!

پتہ :- گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل (ہردوار)

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں ؟

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں۔ کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکالیف سے بچا وے گی

استعمال کرنے والوں کے ۳۶ ہزار خطوط میں سے چند خطوط!

المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

اس کو اشتہار خیال کر کے نظر انداز نہ فرمائیے۔ بلکہ ضروری اطلاع ہے۔ چونکہ سابقہ خریداران کرپا پور رسائن کے بہ اصرار کرنے بارہ سال کے بعد اشتہاری صورت میں بطور یاددہانی آپکے ملاحظہ کے لئے حاضر ہے

سرکاری ہسپتالوں میں سول سرجن صاحبان

کی آزمودہ و مجربہ دوائی کرپا پور رسائن خون پیدا کرنے میں ایک قسم کا جادو ثابت ہو چکی ہے۔ اور اپنے بیشمار فوائد کے باعث عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہے

طب آیورویدک کی عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد مقوی ادویات کی سرتاج

چوٹی کی ادویات سے مشہور۔ شہرہ آفاق۔ مایوس العلاج۔ مردہ تن انسان کے دل و دماغ اعضائے رئیسہ میں سیکڑوں صالح خون پیدا کرنے والی۔ بھارت کی بہترین آزمودہ و مجرب

رسائن کا نام کیا ابھی تک آپ نے نہیں سنا؟ کیا آپ ابھی تک اس کے استعمال سے محروم ہیں

خون روح کی غذا ہے خون ہی زندگی ہے

کمی خون کے ہوتے ہی سینکڑوں بیماریاں آ دباتی ہیں۔ کسی بیماری کا علاج کرنے سے پیشتر کمی خون کو دور کیجئے

پبلک ہمارے تار علاوہ ہزاروں کے

ممالک غیر سے بذریعہ تار منگانے والے اصحاب کے چند نام۔ عالیجناب ایم اے رحید صاحب ہیڈ کلارک۔ جناب سول سرجن صاحب بہادر [illegible] دفعہ۔ عالیجناب بابو جیرام صاحب سٹیشن ماسٹر [illegible] ۶ دفعہ۔ عالیجناب سردار رتن سنگھ صاحب مقام [illegible] جلندھر ۲ درجن شیشی۔

مسٹر اداس ہاسپٹل موگا میں!!

آنکھوں کے مشہور و معروف ڈاکٹر رائے بہادر ڈاکٹر مسٹر اداس صاحب نے چار اشخاص پر تجربہ کیا۔ ایک ہی ہفتہ میں ہر ایک کا تازہ و صاف خون (وزن) تین تین پونڈ بڑھا کر کرپا پور رسائن نے اپنا عجیب و غریب اثر دکھلایا۔ ڈاکٹر صاحب دودھ ہضم نہ ہونے والوں اور کمزور معدہ والوں کو کرپا پور رسائن کے استعمال کی بزور سفارش کرتے ہیں۔

سول ہسپتال سیالکوٹ میں

مسٹر والد بہادر ڈاکٹر [illegible] سنگھ صاحب سول سرجن بہادر نے ہیڈ کلرک و ہیڈ کمپونڈر پر کرپا پور رسائن کا تجربہ کیا۔ ہر ایک کا تازہ و صاف خون (وزن) ایک ہفتہ میں تین تین پونڈ بڑھ گیا۔ اور جسمانی و دماغی طاقتوں میں نمایاں ترقی ہو گئی۔

میڈیکل افسران

کا بذریعہ تار بار بار آرڈر دینا بخوبی شہادت دیتا ہے۔ کہ بجز تمام ادویات سے زیادہ زود اثر و اعلیٰ کرپا پور رسائن ہے [illegible] یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان خود استعمال کرتے ہیں۔ اپنی پیاری بیوی اور عزیز لڑکوں کو استعمال کراتے ہیں۔ اور اپنے احباب و بیماروں کو کرپا پور رسائن کے استعمال کرنے کی بزور سفارش کرتے ہیں۔ آپ بھی ایسی دوائی کو استعمال کریں۔ جس دوائی کو ڈاکٹر لوگ خود استعمال کرتے ہیں۔ دوسرے اشخاص کو بھی صرف اسی مفید دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔ اور دیگر دواؤں کو [illegible] کرپا پور رسائن ہی ایک ایسی دوائی ہے۔ جو سو فیصدی فائدہ [illegible] اس کا استعمال کرنے والا جسم سرٹیفیکیٹ بن جاتا ہے۔

راولپنڈی

انگلو ورنیکلر کالج، گورنمنٹ کالج، [illegible] اسلامیہ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج، امرتسر خالصہ کالج [illegible] سنٹرل ٹریننگ کالج، [illegible] کالج، میڈیکل کالج و سٹریٹری کالج وغیرہ کے پرنسپل، ہیڈ کلرکوں، سٹوڈنٹوں اور [illegible] نے خود استعمال کر کے نہایت اعلیٰ رائے دی ہیں۔ کرپا پور رسائن استعمال کرنے والوں کی تعداد لاہور ہی [illegible] چار ہزار سے زائد ہے۔ اور پنجاب کے شہروں میں بھی [illegible] ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں، سکنڈ ماسٹروں، سٹوڈنٹوں اور [illegible] رسائن کی صداقت کو آزمایا ہے۔ [illegible] ملتان۔ فیروزپور۔ گجرات۔ [illegible] امرتسر۔ لاہور کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کا تجربہ کافی شہادت ہے۔

[illegible] مشہور ہے اور رضامندی

(تیس برس سے تیار کردہ و بیدک مجرب ہے)

ایک ہفتہ میں سات پونڈ خون صالح بڑھانے والی

کرپا پور رسائن

سنیاسیوں کی سینہ بسینہ لاثانی رسائن ہر موسم و ہر مزاج کے موافق ہے!

مگر سرو دنیا میں عجیب و غریب حاصل ہوتا ہے اس کے اوصاف تمام دنیا میں مشہور ہیں۔

ممالک و سکاٹ لینڈ امریکہ۔ افریقہ۔ کینیڈا۔ ٹرکی۔ ایران۔ عرب۔ انڈیمان وغیرہ میں بلا پٹیالہ سیام سنگاپور۔ چین فرانس تک روز افزوں ترقی پر ہے دیکھو کرپا پور رسائن اپنے لاثانی فوائد کی وجہ سے ہر وقت ثابت ہو چکا ہے!

کرپا پور رسائن۔ ایک نامور مقوی اور فائدہ بخش دوائی ہے۔ جو تمام کمزوریوں کی حالت میں بلا بغیر کسی قسم کی پرہیزگاری کے استعمال کر سکتے ہیں۔ کرپا پور رسائن ہر قسم کی دماغی و جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ کو تقویت پہنچانے میں لاثانی ہے۔ قوت مردانگی اور جسمانی طاقت کو بحال کرنے میں بے نظیر ہے۔ جسم سڈول ہو کر کایا پلٹ جاتی ہے۔

کرپا پور رسائن کے استعمال سے طالب علم کثرت سے دماغی کام کرنے والوں کو کبھی گھنٹوں لگاتار مطالعہ کرنے پر بھی ذرا تکان محسوس نہیں ہوتی۔ حافظہ میں حیرت انگیز ترقی ہو جاتی ہے۔ دنیا میں اس کے بے نظیر اثرات [illegible] حقیقی جوانی [illegible] بیکار ہو بڑھکر قوت مردانگی کی لہر محسوس ہوتی ہے اور تمام عمر لطف شباب اٹھا کر خوش و خرم رہتا ہے۔

کرپا پور رسائن جسم انسانی میں خون صالح کی مقدار کو بڑھا کر چہرہ گلاب کے پھول کی مانند خوبصورت بنا دیتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان دبلے پتلے مریضوں کا وزن بڑھانے کیلئے کرپا پور رسائن کا استعمال کراتے ہیں۔

[illegible] ضعف اعضاء رئیسہ وغیرہ امراض کو دور کر کے [illegible] لاثانی ثابت ہو چکا ہے

کرپا پور رسائن منافع غدود طاقت خواہ بچپن کی شادی یا غلط کاری سے پیدا شدہ ہو کر کامل صحت حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ [illegible] استعمال کرتے ہیں۔

کرپا پور رسائن۔ مستورات کی جملہ امراض رحم کو دور کرنے میں [illegible] اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ [illegible] ہیڈ ماسٹر صاحبان در جنوں شیشیاں استعمال کرتے ہیں۔

قیمت فی شیشی مشہور رسائن گولی (قابل استعمال ایک ماہ) دو روپیہ [illegible] فی شیشی۔ [illegible] ایک روپیہ کے خریداروں کو ایک شیشی مفت۔ اور [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار

خط و کتابت کا پتہ:- مینیجر کرپا پور رسائن فارمیسی

(لاہور برانچ)، قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور

چند معززین ڈاکٹر صاحبان کی رائیں

[illegible]

چند معززہ لیڈی ڈاکٹر کی رائیں

[illegible] کرپا پور رسائن [illegible]

CC0. Gurukul Kangri [illegible]

ٹیلیفون نمبر ۱۱۳۳

प्रकाश

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH, LAHORE

قیمت ... روپے ...

سمہ جلد ۲۷ نمبر ۹

۱۰ پھاگن سمت ۱۹۸۷ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۳۱ء SUNDAY 22 FEB 1931 دیانند آبد ۱۰۶

پیارا لیکھرام

(از کوی گیان چند دھون)

لیکھرام لکھ لیکھن لکھدی - مہاں لکھی نہ جائے ایسی کیتی توں قربانی - خلقت سب وڈیائے
قوم دی آن بچاون خاطر اپنے پران گنوائے دیکھ ہمیشہ تاصفتاں کردے اپنے اتے پرائے

جس وچ شیر نے تیرے جیسے قوم اوہ کدی نہ مردی جگت سمندر اُتے بیڑی اوس دی سدا ہے تردی
رب باہجھ نہ ڈرے کسے توں دنیا اُس توں ڈردی کردی قوم ہے ساری پوجا سِر چرناں تے دھردی

مرنا سہل ہے اوس بشر دا قوم لئی مر جاوے جیہڑا دھرم بچاون خاطر تلی تے سیس ٹکاوے
ہس ہس "مرے نہ ڈرے موت توں مردی قوم بچاوے دھرم کرم دے چپو لاکے بیڑا پار لگاوے

جیہڑا مر جائے نال بیماری اوہ مرنا کی مرنا مرنا اوہناں دا قوم لئی جن سینہ اگے کرنا
سدا جیوندے کدی نہ مروے تیغ توں جنہاں نہ ڈرنا گیان آکھدے کھول کے چھاتی وار کرو جن کرنا

یوگیہ وروں کے لئے کنیاؤں کی ضرورت

٦٤٩

(۱) برہمن پانڈے عمر تقریباً ۲۵ و ۲۶ سال تندرست انٹرنس پاس کے علاوہ اسٹینو ٹائپسٹ کے کام میں بخوبی واقف اور ہوشیار ۱۲۵ روپیہ ماہوار پر ملازم ہے۔

(۲) کھتری عمر ۲۲ سال تندرست ہندی و اردو خواندہ ٹیلر ماسٹری کے کام میں ہوشیار آمدنی کی اوسط فی الحال پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔

نوٹ: دونوں آزاد خیال اور آریہ سماجی وچار کے ہیں شادیاں ذات پات توڑ کر بھی کیجا سکیں گی بشرطیکہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ دیگر جملہ امور کے لئے پتہ:- مہاراج سروپ اُپ منتری آریہ سماج [illegible]

آدشیکتا ہے!

٦٤٣

آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی کے لئے ایک ادھیاپکہ کی آدشیکتا ہے۔ جو پانچ سٹینڈرڈ تک آریہ شکشا سمتی کی پاٹھ ودھی انوسار پڑھا سکے۔ اصلی سند اور سرٹیفکیٹ بھیجے جاویں۔ اور کیا ویتن سویکار ہوگا۔ سو لکھیں۔ منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی۔ ضلع گوجرانوالہ

یوگیہ ور کی ضرورت!

٦٤١

ایک کھتری کل اُتپن یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو تقریباً پندرہ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔

ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو یا برسر روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ووہار کریں:-

۵۸۹

معرفت منیجر اخبار پرکاش لاہور

ہیڈ ادھیاپکہ کی ضرورت

٦٤٧

آریہ کنیا پاٹھشالہ آریہ سماج جھنگ کے لئے ایک ہیڈ ادھیاپکہ کی جو مڈل تک تعلیم دے سکتی ہو ضرورت ہے رینیر [illegible] کو ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ پراویڈنٹ فنڈ موجود ہے درخواستیں نیچے لکھے پتہ پر بھیجیں:

دیوی دیال

منتری آریہ سماج جھنگ شہر

ماسٹروں کی فوراً ضرورت ہے

ایک ایس وی اور ایک ایف اے یا جے اے وی ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواست کے ہمراہ تنخواہ بھی درج کریں۔ آریہ سماجی اور ریٹائرڈ ماسٹروں کو ترجیح دی جاوے گی۔ ڈاکٹر سوم ناتھ منیجر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول راماں منڈی ریاست پٹیالہ

بھاٹیہ ور کیلئے کنیا کی ضرورت!

٦٤١

درسوتی سونی بھاٹیہ عمر ۲۳ سال لکھا پڑھا برسر روزگار۔ سرکاری نوکر ہے۔ ملازمت آئندہ بھی ترقی والی ہے۔ خوب صورت جوان تندرست ہے ملازمت پیشہ شریف خاندان ہے۔ کے لئے یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ درسوتی ذات کے سوائے اور کسی ذات کی ہو۔ آریہ خیالات والی کو ترجیح دی جاوے گی۔

لچھمن داس بھاٹیہ ریٹائرڈ منیجر انگریزی [illegible] چک نمبر ۳۱۔ ڈاک خانہ گنی۔ (ضلع لائل پور)

ضرورت ہے!

٦٤٥

آریہ گرلز اینگلو ورنیکلر مڈل سکول شملہ کے لئے دو تربیت یافتہ ادھیاپکہ اسسٹنٹ مسٹریس کی ضرورت ہے۔ آسامی مستقل اور تنخواہ حسب لیاقت ۸۰ اور سو روپیہ کے درمیان ہوگی۔ پراویڈنٹ فنڈ بھی جاری ہے۔ ٹرینڈ اور تجربہ کار کو اور اس دیوی کو جو ڈرائینگ بھی جانتی ہو ترجیح دیجائیگی۔ پرارتھنا پتر جس میں یوگیتا آیو دھارمک خیالات وغیرہ کا ذکر ہو مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں سکرٹری آریہ گرلز اے وی مڈل سکول۔ شملہ

بیروزگاروں کو خوشخبری!

دی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ کٹ پیس وگرم کوٹ کی پرمنافع تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو

ہماری ایجنسی لے لیں!

یا مال طلب کریں۔ دھوکے سے بچو۔ ہمارے نرخ منگا کر دوسروں سے مقابلہ کرو۔

المشتہر:-

بزنس ہوم لمیٹیڈ فورٹ بمبئی

ہندو ودھوا آشرم اورئی

٦٢٩

ذیل ہے۔ کہ ہندو ودھوا آشرم ایک سنستھا ہے اس کے سرپرستک رائے بہادر پنڈت گوپال داس شرما بی اے ایل ایل بی پردھان آریہ سماج اورئی ہیں۔ اس ہندو ودھوا آشرم میں ودھواؤں کو تیتت ہونے سے بچانے کا سدا یتن کیا جاتا ہے ہر ایک جنتا اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے۔ جنتا سے پرارتھنا ہے کہ جو ودھوائیں ہوں وہ اسی ودھوا آشرم میں داخل کریں یا خود لیکر آ دیں یا بذریعہ پتر اطلاع دیں۔ ودھوا لانے والے کو پورا خرچ دیا جاوے گا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کے لئے تیار ہیں۔ جو ور شادی کرنا چاہیں۔ درخواست کے ساتھ فارم نمبر [illegible] بھیجنا ضروری ہے۔ رامچرن لال شرما [illegible] منتری ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

ضرورت ہے!

٦٤٦

اس پبلک لمیٹیڈ کمپنی کو جو کہ گورنمنٹ عالیہ سے زیر دستور انڈین کمپنیز ایکٹ VII مجریہ ۱۹۱۳ء باقاعدہ رجسٹری شدہ ہے ایک بڑی تعداد میں خاندانی۔ صاحب رسوخ اور لائق اصحاب کی خدمات درکار ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل عہدوں کو پُر کر سکیں۔ کمپنی ہذا کی شاخیں ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں کھولی جانے والی ہیں۔ برانچ منیجر۔ سکرٹری ہائے۔ اکونٹنٹ۔ کلارک۔ سٹینو ٹائپسٹ۔ آرگنائزرز انسپکٹر ایجنسی ہائے۔ ڈسٹرکٹ سرجن جنرل ایجنٹ۔ تمام آسامیاں مستقل ہیں ترقی کے لئے بڑا وسیع میدان ہے تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ نہایت معقول مقرر کئے گئے ہیں۔ صرف انہیں درخواستوں پر غور کیا جائیگا جو کمپنی کے مجوزہ فارم پر ہونگی۔ جن کا نیچے دیئے ہوئے پتہ پر جلدی پہنچ جانا لازمی ہے۔ صوبہ پنجاب کے درخواست کنندگان کو ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو لاہور میں برائے ذاتی ملاحظہ بلایا جائیگا۔ دوسرے صوبجات کے درخواست کنندگان کی ملاقات کے لئے ان کے ہی صوبوں کے مرکزوں میں انتظام کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ خاصی تعداد درخواستوں کی دفتر ہذا میں موصول ہو جائے۔ بصورت دیگر ان کو لاہور میں آنے سکے لئے لکھا جائے گا۔ بہرحال ایسی ملاقاتوں کے لئے جگہ اور تاریخ کے فیصلہ کی اطلاع ان کو ضرور بھیجدی جائے گی۔

مجوزہ درخواست فارم مندرجہ ذیل پتہ سے ایک روپیہ ۱/۱/- وصول ہونے پر مہیا کئے جائیں گے۔

آل انڈیا کیپٹل انشورنس کمپنی لمیٹیڈ کشمیر بلڈنگ نمبر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور

بدھوا کی ضرورت

٦٤٨

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کے واسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھوا کی ضرورت ہے نیک چلن اور خوب صورت۔ گھر کے کام سے بخوبی واقف پڑھی ہوئی ہو۔ عمر [illegible] برس سے زیادہ نہ ہو۔

صرف نیک چلن اور اشراف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں:

پتہ:-

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND.
(NEW ZEALAND)

YOUR EYE

٦١٢

کیا آپ کی نظر کمزور ہے؟ اگر ہے تو سیلنڈر لوکیس ہنی کا استعمال کیجئے یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین بہترین علاج ہے نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے کمزوری کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت!

[illegible]

مفت! مفت!! مفت!

٦١١

ڈاکٹری اور طبی سکھنے کو خواہشمند گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ کالج سے گھر بیٹھے ویدک یونانی اور ڈاکٹری سندات حاصل کرنے کا طریقہ مفت طلب کریں۔ پرنسپل دی اولڈ انڈین میڈیکل کالج۔ برنالہ ریاست پٹیالہ

ضرورت!

ایسے اُتساہی سجنوں کی جو ویدک دھرم پرچار کے لئے پرکاش کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانے کے لئے امداد کریں یہ دو طریقوں سے ہو سکتا ہے (۱) پرکاش کے نئے خریدار بنائے جائیں "پرکاش" کے پایہ کے ہفتہ وار اخبار کے لئے نئے خریدار بنانا مشکل نہیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ (۲) مستحق اصحاب کے نام رعایتی قیمت سے اخبار جاری کرنے کے لئے "پرکاش" کے رعایتی فنڈ میں روپیہ دیں۔

منیجر پرکاش۔ لاہور

ضرورت! اشتہاروں کے لئے پرکاش بہترین ذریعہ ہے۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا جاوے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti[zed]

نئے مقدمہ سازش میں بھگت سنگھ کی شہادت

نئے مقدمہ سازش کی سماعت کے دوران میں لالہ شام لال لاہوری وکیل صفائی نے ۱۶ فروری کو ٹربیونل سے درخواست کی۔ کہ مقدمہ ہذا میں سردار بھگت سنگھ۔ میسرز سکھدیو اور راجگورو اہم گواہان صفائی ہیں۔ اگر انہیں پھانسی دے دی گئی۔ تو صفائی اہم شہادت سے محروم رہے گی۔ اس لئے عدالت گورنمنٹ پنجاب کو تحریک کرے کہ شہادت دینے سے پیشتر انہیں پھانسی نہ دی جائے۔ ۱۷ فروری کو عدالت نے حکم دیا۔ کہ چونکہ اس عدالت کو پھانسی کے روکنے کا اختیار نہیں۔ اس لئے یہ درخواست مقامی حکومت کو بھیجی جائے۔ اس حکم کی اطلاع ملنے پر ملزمان کرشن گوپال اور جہانگیری لال نے عدالت سے درخواست کی۔ کہ ملزمان کی یہ خواہش مقامی حکومت تک پہنچا دی جائے کہ اگر سردار بھگت سنگھ اور انکے دو ساتھیوں کو اس مقدمہ میں بطور گواہ صفائی پیش نہ کیا گیا تو ہم مطلق صفائی پیش نہ کریں گے۔

بنارس میں فرقہ وارانہ فساد

بنارس میں ایک مسلمان بزاز کو کسی نے گولی سے ہلاک کر دیا۔ گولی کس نے چلائی۔ اسباب کا فیصلہ ابھی عدالت نے کرنا ہے۔ لیکن بعض گنڈوں نے فرقہ پرستی کی آڑ میں فساد برپا کر دیا۔ جس نے یہاں تک نازک صورت حالات اختیار کر لی کہ ۱۷ کے قریب بے گناہ ہندو مسلمان مارے گئے۔ اور دو صد کے قریب زخمی ہو گئے جس سے دہشت طاری ہو گئی۔ گورنمنٹ کو ملٹری پولیس اور فوج طلب کرنی پڑی۔ بنارس سے ٹکٹ نزدیکی سٹیشنوں سے بند کرنے کے احکام صادر کئے گئے۔ علاوہ ڈاک خانہ کا کاروبار بند رہا۔ کئی دن کے بعد اب کہیں جا کر مطلع صاف ہونا شروع ہوا ہے

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۴ فروری کو بمبئی میں ہوگا۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

میرٹھ میں ۱۷ فروری سے تین ہفتہ کے لئے جلسہ اور جلوسوں کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔ لائلپور سے بھی اطلاع آئی ہے کہ وہاں بھی تین ہفتوں کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا گیا ہے۔ جس کی خلاف ورزی میں بھگت سنگھ ڈے کو جلوس نکالا گیا جس پر چند گرفتاریاں ہوئیں۔

بھگت سنگھ کو پھانسی نہ دی جائے

سردار بھگت سنگھ۔ مسٹر سکھدیو اور مسٹر راجگورو کو نئے مقدمہ سازش لاہور میں سپیشل ٹربیونل سے سزائے موت کا فیصلہ ہوا تھا۔ پریوی کونسل سے اپیل کی نامنظوری کے بعد اُن کی سزائے پھانسی کو منسوخ کر کے عمر قید میں تبدیل کرنے کی تحریک جاری ہے۔ مختلف مقامات پر ہزارہا لوگوں کے دستخطوں سے میموریل تیار کر کے گورنمنٹ کو بھیجے گئے ہیں۔ کہ اُن کی حالت میں سزائے پھانسی کو عمر قید میں تبدیل کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی جی نے بھی وائسرائے کو اس معاملہ میں سفارش کی ہے۔ ڈاکٹر ستیہ پال نے بھگت سنگھ ڈے کے جلسہ میں بیان کیا۔ کہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے بذریعہ چٹھی مطالبہ کیا ہے کہ سردار بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کی سزا عمر قید میں تبدیل کر دی جائے۔

مسٹر پٹیل وی آنا چاہتے ہیں

مسٹر پٹیل کی صحت جیل میں کچھ ایسی خراب ہوئی کہ جیل سے باہر آنے پر بھی ٹھیک ہونے میں نہیں آتی۔ ڈاکٹری مشورہ پر آپ نے وی آنا (آسٹریا) میں بحالی صحت کے لئے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو پنڈت موتی لال کی موت سے ورکنگ کمیٹی میں خالی شدہ ممبری کو قبول کرنے میں عذر ہوا۔ جو آخر پنڈت مالوی جی کے حصہ میں آئی۔

بجٹ کی کمی پورا کرنے کے لئے

معلوم ہوا ہے کہ وزراء برطانیہ نے اپنی تنخواہوں میں دس فیصدی کی تخفیف بطور خود منظور کر لی ہے۔ ہندوستان کے بجٹ میں بھی بھاری خسارہ ہے کیا یہاں کے انگریز ایگزیکٹو کونسلرز اور گورنر برطانوی وزارت کی تقلید کریں گے۔

ریلوے ملازموں کی تنخواہ گھٹائی جائے

مسٹر ہارول اسمبلی کے ممبر ہیں۔ انہوں نے اسمبلی میں تجویز پیش کی ہے کہ ریلوے خسارہ کے مقابلہ کے لئے ریلوے ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کی جائے۔

برما میں سول انجینئرنگ سکول

برما کونسل میں گورنمنٹ کی مخالفت کے باوجود یہ غیر سرکاری ریزولیوشن منظور ہو گیا کہ فوراً ایک سول انجینئرنگ سکول کھولا جائے۔ جس میں برمی زبان میں تعلیم دی جائے۔

سمجھوتہ کی گفتگو

صلح کا معاملہ درمیان میں لٹک رہا ہے!

ارون گاندھی ملاقات ۱۷ فروری کو وائسریگل لاج میں شروع ہوئی۔ اور ۱۸ فروری کو ۵ بجے کے بعد ختم ہو گئی۔ کمرہ ملاقات سے باہر آنے کے بعد مہاتما جی سے جب پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ معاملہ درمیان میں لٹک رہا ہے۔ نتائج غیر یقینی ہیں۔ البتہ یہ یقینی ہے۔ کہ میں کل نہیں آؤں گا۔ معلوم ہوا ہے کہ صلح کی گفتگو کے التواء کی وجہ یاس انگیز نہیں۔ بلکہ یہ اس لئے ہے۔ کہ فریقین اپنے اپنے مشیروں سے مشورہ کر لیں۔ اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت مدن موہن مالوی۔ مسٹر ولبھ بھائی پٹیل۔ سیٹھ جمنالال بجاج۔ مسٹر جے ایم سین گپتا دہلی پہنچ گئے ہیں۔

شاہی قیدی مہاشہ ویریندر

مہاشہ ویریندر سے جو سینٹرل جیل لاہور میں نظر بند ہیں۔ مہاشہ کرشن جی نے چھ وکیلوں کے لئے ملاقات کی درخواست دی تھی۔ اس کا جواب سپرنٹنڈنٹ جیل نے دیا ہے۔ کہ اگر ملاقاتیوں کی تعداد چھ کی بجائے تین کر دی جائے۔ تو اجازت دی جا سکتی ہے۔ جواب آنے پر تاریخ ملاقات کی اطلاع دی جائے گی۔

سردار بھگت سنگھ کی پھانسی کا معاملہ اسمبلی میں

اسمبلی میں مسٹر کبیر الدین احمد کے سوال کے جواب میں کہ کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے۔ کہ بعض وکلاء کی رائے ہے۔ کہ جس ٹربیونل نے مقدمہ کی سماعت کی تھی۔ وہی پھانسی کی تاریخ اور جگہ کا حکم دے سکتا تھا۔ کیا اس بنا پر گورنمنٹ پھانسی میں تاخیر کرے گی؟ مسٹر گیا پرشاد سنگھ کا سوال تھا۔ کہ کیا گورنمنٹ بتائے گی۔ کہ سردار بھگت سنگھ وغیرہ کی پھانسی کی تاریخ کونسی مقرر ہوئی ہے۔ اور کہ کیا رحم کی ان کثیر التعداد درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ص ص

نئی پستک چھپ گئی! نئی پستک

اپنشد سنگرہ

بھاشا ٹیکا سمیت

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے نام سے کون ناواقف ہے آپ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی بانی میں وہ مدھرس ہے اور وہ جادو کا اثر ہے۔ کہ آپ کے اپدیشوں کو سننے کے لئے ہزارہا نرناری ہر سال پنجاب کے مختلف شہروں میں ہونے والی آپ کی کتھاؤں میں نہایت شردھا اور بھگتی سے شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے پرسدھ گیارہ اپنشدوں پر ٹیکا کی ہے۔ اپنشدیں آریہ جاتی کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ جس طالب حق نے ان پر ایک نظر ڈالی۔ وہ اُن کا دلدادہ بن گیا۔ سوامی جی کے قلم نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ ہندی جاننے والے نرناریوں کے لئے گیان کی گنگا بہادی ہے۔ پستک اتی اتم ہے۔ اس لئے ہاتھوں ہاتھ نکل جاوے گی آج ہی آرڈر دیجئے۔ اپنشدوں کے پرچار کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کاغذ نہایت اچھا۔ چھپائی عمدہ۔ صفحہ ۴۵۰ سنہری جلد قیمت صرف ایک روپیہ دس آنے۔

اس کے علاوہ ہر قسم کی ویدک دھرم سمبندھی پستکیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں

سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار۔ اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مولانا کے جنازے کی فلم۔ یروشلم میں مولانا محمد علی کے جنازے کی فلم ایک مصری کمپنی نے اس غرض سے اتاری ہے۔ کہ مشرقی ممالک میں دکھائی جائے۔ غالباً ہندوستان میں بھی آئے گی۔ اسلام میں تصویر کشی گناہ ہے اور ہندوستانی مسلمان اس اسلام کے سختی سے پابند ہیں۔ فلم اسلام کے لئے سخت خطرہ ہے۔ مولاناؤں کو چاہئے۔ کہ پر زور ایجیٹیشن پیدا کریں۔ تاکہ فلم کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دیا جائے۔

اولاد پیدا کرنے پر پابندی۔ فرانس میں ایک نئی بستی بسائی گئی ہے۔ جس میں ان جوڑوں کو بسنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ جو عہد کریں۔ کہ بہت کم بچے پیدا کریں گے۔ اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کم از کم ۶۰۰ ڈالر سالانہ آمدنی رکھنے والے ہی داخل کئے جاتے ہیں۔

ریلوے بجٹ پاس ہوگیا۔ اسمبلی میں سر جارج رینی نے ریلوے بجٹ پیش کیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس سال تین کروڑ روپیہ کے قریب خسارہ ہے جس کی وجہ عام تجارتی سرد بازاری اور تحریک سول نافرمانی ہے۔ سال آئندہ کے لئے آمدنی کا اندازہ ۱۰۹ کروڑ اور خرچ کا اندازہ ۹۳ کروڑ ہے۔

کونسل آف سٹیٹ میں بھی ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے کمشنر ریلویز نے کہا کہ ریلوے کا کرایہ بڑھانا ضروری ہے۔ اناج پر کرایہ گھٹانے سے اناج کی ترسیل میں زیادتی نہ ہوگی۔

کثرت ازدواج کا انجام بد۔ موگا کے ایک کنوئیں سے ایک ہندو ستری کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ جس کے متعلق خیال ہے۔ کہ اس نے خودکشی کی ہے۔ لیکن خودکشی کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے خاوند نے دوسری شادی کی ہوئی ہے۔

بجلی سے چلنے والا ٹائپ رائٹر۔ ایک پنڈت ورما نے نئی قسم کی ٹائپ مشین بنائی ہے جو ہاتھوں سے بھی چلائی جا سکتی ہے اور برقی طاقت سے بھی۔

سوامی سوتنترانند جی کا مقدمہ۔ شری سوامی سوتنترانند جی کے مقدمہ کی تاریخ ۱۲ فروری تھی۔ پولیس کو حکم تھا۔ کہ اس تاریخ

تک وہ کاغذات مطلوبہ شامل مسل کرائے لیکن اس تاریخ تک پولیس نے کاغذات پیش نہیں کئے۔ اس لئے مقدمہ ۲۱ فروری پر ملتوی کر دیا گیا۔

پنڈت موتی لال کی تصویر۔ لاہور میونسپلٹی نے لالہ کاشی رام وید کی تحریک پر اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ٹاؤن ہال میں پنڈت موتی لال نہرو کی قد آدم تصویر کمیٹی کے خرچ پر آویزاں کی جائے۔

امرتسر کے مقدمہ سازش کا فیصلہ۔ امرتسر کی عدالت سیشن نے امرتسر کے مقدمہ سازش کا فیصلہ ۱۶ فروری کو سنا دیا۔ ملزمان کے خلاف ڈاکہ ڈالنے کی تیاری کرنے کا الزام تھا۔ مسز آرتی منی اور سوشل کمار سین کو ایک ایک سال نگین چند اور راج سنگھ کو ڈھائی ڈھائی سال اور مولا کو ۱½ سال قید سخت کی سزائیں دی گئیں۔ ایک وعدہ معاف گواہ بوس رہا کر دیا گیا۔ دوسرے وعدہ معاف گواہ جیرام سنگھ کا فیصلہ محفوظ رکھا گیا۔ جس نے اپنا بیان بدل لیا تھا۔

وزیر ہند کی آمد ہندوستان۔ ہندوستان میں جس گول میز کانفرنس کی تیاریاں ہیں۔ اس میں شمولیت کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ویجوڈ بین وزیر ہند اور کئی دیگر برٹش مدبر ماہ اپریل میں ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

کیا بھگت سنگھ کو پھانسی نہیں دی جا سکتی؟
ایک قانونی نقطہ

لالہ شام لال وکیل نے سپرنٹنڈنٹ جیل انسپکٹر جنرل جیل خانجات اور ہوم سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو اس مطلب کا تار دیا ہے۔ کہ بھگت سنگھ۔ سکھ دیو۔ اور راج گورو صرف اس ٹریبونل کے حکم کے ماتحت پھانسی پر لٹکائے جا سکتے ہیں جس نے ان کے مقدمہ کی سماعت کی تھی۔ پھانسی کی تاریخ۔ وقت اور جگہ کا تعین کرنا اس ٹریبونل کے اختیار میں ہے۔ چونکہ وہ ٹریبونل اب عالم وجود میں نہیں ہے۔ اس لئے کسی کو حق نہیں ہے کہ پھانسی کی تاریخ۔ وقت اور جگہ مقرر کرے۔ اسلئے انہیں پھانسی نہیں دی جا سکتی۔

ڈاکٹر خانچند دیو جیل سے رخصت پر۔ لاہور کے پرسدھ قومی کارکن ڈاکٹر خان چند دیو گجرات جیل میں سزا قید بھگت رہے تھے۔ کہ ان کی دھرم پتنی سخت بیمار ہو گئیں۔ چنانچہ انہیں ان کی تیمارداری کے لئے ایک ہفتہ کی رخصت

دیدی گئی جسمیں انکی درخواست پر دو ہفتہ کی توسیع کر دی گئی ہے

وشنو بھگوان کی مورتی ملی۔ سندربن (بنگال) میں وشنو کی ایک بہت بڑی مورتی برآمد ہوئی ہے۔ جو بہت پرانی اور کالے پتھر کی بنی ہوئی ہے۔

ہائیکورٹ میں ہرکشن کی اپیل۔ گورنر پنجاب پر قاتلانہ حملہ کے مجرم ہرکشن کی طرف سے پھانسی کی سزا کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہو گیا ہے۔ جسٹس دلیپ سنگھ اور جسٹس عبدالقادر سماعت کریں گے۔

پروفیسر ستیہ ورت شاہجہانپور جیل میں۔ گوروکل کانگڑی یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر ستیہ ورت جی کچھ ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔ سہارنپور جیل سے شاہجہانپور جیل میں تبدیل کیا گیا ہے

آٹھ ماہ میں چھ کروڑ بچا لیا گیا۔ کراچی میں تحریک سودیشی اور شراب نوشی پکٹنگ کی طفیل گذشتہ ۸ ماہ میں ۶ کروڑ روپیہ کا ولائتی مال کم آیا۔

انبالہ غیر مسلم حلقہ کی نشست کا انتخاب۔ اسمبلی میں انبالہ کے غیر مسلم حلقہ کی طرف سے پنڈت ہری داس کا انتخاب ناجائز قرار دیئے جانے پر نئے انتخاب کے لئے ۲۵ فروری نامزدگیوں اور ۱۱ مارچ پولنگ کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

پھر دھرسانہ ستیاگرہ۔ ٹائمز آف انڈیا راوی ہے۔ کہ صلح کی بات کامیاب نہ ہوئی۔ تو مہاتما گاندھی احمد آباد جائیں گے شہر میں داخل نہ ہونگے۔ وہاں سے پولیس کی زیادتیوں کی تحقیقات کے لئے بورسد جائیں گے۔ وہاں سے جتھے لیکر دھرسانہ کے سالٹ ڈیپو پر ستیاگرہ کریں گے۔ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں سے انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔

چودھری ہنسی کی سرگرمیاں۔ پنجاب کونسل میں لاہور کا منتخب ممبر چودھری ہنسی اچھوتوں کا ایک جتھہ لیکر گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہوا۔ تاکہ وہ گورنر سے اچھوتوں کے ہندو یا سکھ لکھے جانے کے خلاف شکایت کرے۔ لیکن پولیس نے جتھہ کو راستہ میں ہی روک دیا۔

نقدی کی بجائے پرچیاں۔ مالی صورت حالات کے نازک ہو جانے کی وجہ سے روس کی سوویٹ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ نقدی بالکل اڑا دی جائے۔ اور مزدوروں کو اجرت نقدی میں ادا نہ کرے۔ بلکہ انہیں پرچیاں دی جائیں۔ جنہیں دکھا کر وہ سرکاری گوداموں سے آٹا اور دیگر ضروریات زندگی حاصل کر سکا کریں۔

کھیڑا میں ستیاگرہ۔ گوجرات کے ضلع کھیڑا میں ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق ستیاگرہ پھر شروع کر دیا گیا۔ بدیشی کپڑے اور شراب پر پکٹنگ اور نمک بنانا شروع کر دیا گیا مہاتما گاندھی یعنی صلح نہ ہوئی تو وہاں جائیں گے

وزراء کی تنخواہوں پر تخفیف کا کلہاڑا۔ پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں سردار حبیب اللہ خان تحریک کریں گے۔ کہ وزراء کی تنخواہ پانچہزار سے ۲½ ہزار کر دی جائے۔

سکھر آریہ سمیلن۔ سندھ آریہ سمیلن کا اجلاس سکھر میں ۱۵ فروری کو ہوا۔ ۱۴۰۰ کو جلوس نکلا۔ پروفیسر تارا چند کا موجودہ زمانہ کا مسئلہ پر اور پنڈت رام چندر وید رتن کا برہمچریہ اور پرانے زمانہ کی عظمت پر دیا کھیان ہوا۔ ۱۵ فروری کو سیٹھ سکھراج جی کی زیر صدارت دیہاتیوں نے اپنے دکھ کی کہانیاں سنائیں۔ سٹری سیت دیر دوں نے سکھر کے ہندوؤں سے اپیل کی۔ کہ مضبوط بنیں ڈاکہ کے دوران میں بہادری دکھانے کے لئے دو ہندوؤں کو انعام دیا گیا۔ کئی رزولیوشن پاس کئے گئے

ضلع جہلم میں ہندو ساہوکار کا قتل۔ بیول کے رنجیدہ واقعہ کے جلد ہی بعد ضلع جہلم کے پہی دروازہ نامی ایک گاؤں سے وہاں کے ساہوکار لالہ لکھمی داس کے قتل کی خبر آئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ڈاکو بہیاں جلا گئے ہیں اور بہت سا روپیہ لوٹ لے گئے ہیں۔

منٹگمری جیل کے ایک افسر کے خلاف مقدمہ۔ لالہ بھولا ناتھ ڈپٹی جیلر منٹگمری اور سات اخلاقی قیدیوں کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲، ۱۴۹ و ۱۴۹ مقدمہ کی سماعت عدالت میں شروع ہو گئی ہے۔ شہادت استغاثہ جاری ہے۔ الزام یہ ہے۔ کہ ایک قیدی پر اس قدر تشدد کیا۔ کہ وہ آخر مر گیا۔

کانگرس دہلی میں۔ دہلی پراونشل کانگرس کمیٹی نے ۱۹۳۲ء کی کانگرس کو دہلی مدعو کرنے کا نشچے کیا ہے۔

... ہوٹل لاہور نزد ... مندر وبشنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین مقام ہے کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی تار گھر و ڈاکخانہ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے آزمائش شرط

پرکاش لاہور

۱۱ پھاگن سمت ۱۹۸۷

بے خوف مشنری

شملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا۔ اہل اسلام نے ویدک دھرم کے خلاف لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ایک لیکچر میں نماز اسلام نماز کی خوبیاں بیان کر رہا تھا۔ پنڈت لیکھرام جی نے اُسے سندھیا کی خوبیاں سننے کی دعوت دی۔ دوسرے دن جب پنڈت جی کے لیکچر کا وقت تھا۔ مسلمانوں کے ہجوم سے سماج مندر کھچا کھچ بھر گیا۔ آریہ مسافر جی مولویوں کے کلام پیش کر رہے تھے جن میں احمد اور محمد کو ایک مانا ہے۔ مسلمان حاضرین میں سے ایک نوجوان گریجوایٹ نے چیخ کر کہا "محمدی شمشیر کو مت بھول"۔ پنڈت جی ایک لمحہ کے لئے خاموش ہو گئے۔ پھر اس طرف جس طرف سے آواز آئی تھی۔ آنکھیں پھیر کر کڑک کر بولے "مجھے بزدل محمدی نماز کا خوف دلاتے ہو۔ میں نے دھرم کی خاطر انسانوں سے ڈرنا سیکھا ہی نہیں۔ میں جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں"

بطور مشتے نمونہ از خروارے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی نڈرتا کا یہ ایک واقعہ بطور مثال ہے۔ ورنہ دھرم ویر کا سارا جیون بچپن سے لے کر آخری وقت تک نڈرتا کے کارناموں سے بھرا پڑا ہے۔

پنڈت لیکھرام رشی بھگتوں کی پہلی صف کے ممتاز رکن تھے۔ تو اس لئے کہ نڈرتا میں رشی کے نقش قدم چلنا انہوں نے اپنی زندگی کا آدرش بنا رکھا تھا۔ رشی کو خوف چھو کر پاس تک پھٹکنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ ان کا جیون نڈرتا میں ہے۔

بھگوان دیانند جب شاہ پورا سے جودھ پور پرچار کے لئے پرستھان کرنے لگے۔ تو بھگتوں نے عرض کی۔ بھگوان! وہاں کے لوگ بہت سخت ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی سچی باتوں کو برداشت نہ کر کے وہ سنیاسی کو کشٹ دیں۔ مہاراج کا اُتر تھا "اگر لوگ میری انگلیوں کی بتیاں بنا کر انہیں تیل ڈال کر جلا دیں۔ تو بھی مجھے پرواہ نہیں۔ میں جودھپور جا کر ضرور ستیہ کا پرچار کروں گا"۔ بھگوان جودھ پور گئے۔ وہاں پرچار شروع کیا۔ جس کا پربھاؤ یہاں تک ہوا کہ مہاراج خود بھگتوں میں شامل ہو گئے۔ اور سردھا پورک دیا کھیانوں میں آنے لگے۔ ایک دن سوامی جی کو مہاراج کے محلوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو انہیں مہاراج کے ننھی جان نامی ایک بازاری عورت سے تعلق کا علم ہوا۔ ننھی جان اس وقت وہاں موجود تھی۔ جب مہاراج کو رشی ور کی تشریف آوری کا پتہ لگا۔ تو جلدی سے ننھی جان کی ڈولی اُٹھوا دی لیکن یہ راز کسی نہ کسی طرح سوامی جی پر ظاہر ہو ہی گیا۔ تو کیا اس وقت شاہ پورہ کے بھگتوں کے ان الفاظ کا کہ جودھپور کے لوگ بہت سخت ہیں۔ ستیہ کے پرکاش پر کوئی اثر ہوا۔ ہرگز نہیں۔ رشی ور نے غضب کی نڈرتا سے جودھپور کے سب سے بڑے آدمی کو یہ کہہ کر جھاڑ بتائی کہ راجن! آپ کھشتری ہیں شیر کا کتیا سے سنبندھ اُچت نہیں۔

پنڈت لیکھرام پیدائشی بے خوف تھے۔ اس پر اپنے گورو کی بے خوفی کی داستانوں نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ اور آج یہ کہنا مبالغہ کی بات نہیں۔ کہ آریہ سماج کے مشنریوں میں کسی کو آدرش نڈر مشنری کہا جا سکتا ہے تو وہ پنڈت لیکھرام ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئیوں کی عادت جنون کے درجہ تک پہنچی ہوئی تھی۔ لیکن ان پیشگوئیوں کا مضمون تباہی غارت اور موت کے سوائے اور کم ہی ہوتا تھا۔ کسی کے مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں کرنا اگر اسلام میں کسی کو درجہ نبوت تک پہنچا سکتا ہے۔ تو ہندوؤں میں ایسے نبیوں کی فہرست تیار کرنے کیلئے ایک خاصہ عملہ چاہئے۔ کیونکہ ہندوؤں میں وید کے بھاڑے اس قسم کی نئی اور جاتیاں ہیں جن کا پیشہ ہی پیشگوئیاں کرنا ہے۔ لاہور کی ہسپتال روڈ پر یا میونسپل باغات میں کئی ایسے آدمی سلیٹ اور رمل لے کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو ایک ایک پیسہ کر سب کے مستقبل کا حال بتاتے ہیں۔ چونکہ یہ ان کا آبائی پیشہ ہے۔ اس لئے یہ کہنا مشکل نہیں۔ کہ ان کی پیشگوئیوں کے سچا ہونے کی اوسط مرزا غلام احمد سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے مرزا نے تو پادری آتھم کی موت کی پیش گوئی کی لیکن بد قسمتی سے پوری نہ ہوئی۔ مولوی ثناء اللہ کو اپنے خدا کا حکم سنایا۔ کہ مرزا اور مولانا میں سے جھوٹا پہلے مر جائے گا۔ لیکن مرزا مر گئے۔ اور مولانا بقول خود ابھی تک مرزائیوں کی چھاتی پر مونگ دل رہے ہیں۔ پنڈت لیکھرام کو بھی موت کی پیشگوئی کا خوف دلایا۔ لیکن لیکھرام ایسی باتوں سے کب ڈرنے والے تھے۔ آخر مرزا نے پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کی تو میعاد رکھی۔ نہ ہفتہ نہ مہینہ نہ سال نہ دو سال۔ بلکہ پورے چھ سال۔ لیکن اس لمبے عرصہ میں بھی خدا نے کرامات کھائی نہ دیا۔ تو ایک بدچڑھے مدد ملی۔ جس نے نمک حرامی کر کے پنڈت جی کا گھات کیا۔ لیکن کیا ملعون قاتل کے چھرے نے پنڈت جی کو خوف زدہ کیا؟ ہرگز نہیں۔ ایک ہاتھ سے پیٹ سے نکلی ہوئی انتڑیوں کو سنبھالتے ہیں تو دوسرے ہاتھ سے اس کے ساتھ کشمکش میں مصروف ہیں۔ اتنا کاری زخم کہ کرنل پیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ غضب کا انسان ہے جو اس وقت تک جیتا ہے۔ لیکن پنڈت جی ہیں۔ کہ زبان سے ہائے تک نہیں نکلی۔ ایشور وشواس کا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو پنڈت لیکھرام کی آخری گھڑیوں کو دیکھو۔ کہ انتہائی تکلیف کی حالت میں بھی زبان پر ہے تو گایتری منتر اور ایشور کا نام۔

پنڈت لیکھرام کا جیون پڑھ جاؤ۔ اس کی ایک ایک گھٹنا بتائے گی۔ کہ وہ ویدک دھرم کے متوالے تھے۔ وہ ستیہ کے شیدائی تھے۔ وہ رشی دیانند کے اننیہ بھگت تھے۔ کوئی خوف۔ کوئی لالچ۔ کوئی دھمکی کسی بھی صورت میں انہیں جادۂ استقلال سے گرانے میں کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔ اور یہی اوصاف تھے۔ جس سے جیون میں سدا اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ اور مرتے پر امر پد کو پراپت ہو گئے۔

اسلام پنڈت لیکھرام کا خاص مضمون تھا۔ اُن کی کڑی سمالوچنا وس سے متنفر علماء گھبرا کر انہیں دشمن اسلام سمجھنے لگے تھے۔ لیکن جنہیں اُن سے نزدیکی حاصل تھی۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے ان کے دل میں کتنی محبت تھی۔ وہ انہیں گمراہ سمجھتے تھے۔ اور راہ راست پر جانے والے ایک نیک نیت شخص کو ایک گمراہ کے لئے جتنی ہمدردی ہو سکتی ہے۔ وہ پنڈت لیکھرام کے اندر تھی۔ اسی لئے اُن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے وقف تھا۔ اگر پنڈت لیکھرام کے دل میں مسلمانوں کے لئے محبت نہ ہوتی۔ تو وہ ملعون قاتل سے کبھی دھوکا نہ کھاتے۔ لوگ بر ملا کہتے ہیں۔ پنڈت جی جس شخص کو ساتھ لے پھرتے ہو یہ خطرناک ہے۔ لیکن پنڈت جی یہ کہکر انہیں چپ کرا دیتے۔ نہیں بھائی! یہ شدھ ہونا چاہتا ہے۔

مسلمانوں سے پنڈت جی کی ہمدردی ہی تھی۔ کہ اسلام کا آپ نے بڑی باریک بینی سے مطالعہ کیا۔ اور اس قدر وسیع واقفیت حاصل کی۔ کہ بڑے بڑے مولویوں کو کیا ہو گی مطالعہ ہی نہیں کیا۔ آپ نے اسلام کی تصویر کو اس خوبی سے خود مسلمانوں کے سامنے رکھا کہ وہ اسے دیکھ کر کانپ اُٹھے۔ پنڈت جی کی اس خدمت کے لئے شریفوں نے تو اُن کا احسان مانا۔ لیکن شریروں نے اُن کی جان لینے کے منصوبے شروع کر دیئے۔ جس میں انہیں آخر کامیابی ہوئی۔

پنڈت جی مر کیا گئے ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔ پنڈت جی کے پنچ بھوتک شریر کو شریروں نے مٹا دیا۔ لیکن اُن کے نام اور کام کو فرش سے عرش تک پہنچا دیا۔ اس کا ثبوت چاہو۔ تو پنڈت لیکھرام سے پہلے کے اسلام کا پنڈت لیکھرام کے بعد کے اسلام سے مقابلہ کرو۔ اسلام کا انحصار خدا۔ رسول اور قرآن پر ہے۔ جہاں تک پنڈت لیکھرام سے پہلے کے اسلامی عقیدہ خدا کا تعلق ہے۔ وہ مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ اسلام صاف طور پر خدا کے جسم۔ خدا کے تخت اور خدا کے ساتویں آسمان پر ہونے کا قائل تھا۔ لیکن پنڈت لیکھرام کی زبردست تنقید نے کہ مجسم۔ ایک دیشی۔ اور دوسروں کی مدد کا محتاج خدا خدا نہیں ہو سکتا۔ اُنہیں اپنے عقیدہ کو ویدک نراکار پرماتما کے عقیدہ میں تبدیل کرنا پڑا۔ رسول کی ضرورت شفاعت کے واسطے بیان کی جاتی تھی۔ جس کے معنی خدا کو محتاج ٹھہرانا تھا۔ جب اس پر زبردست اعتراض ہوئے تو آج کیا تعلیم یافتہ اسلام شفاعت کے عقیدہ سے منکر ہو کر ویدک کے کرم سدھانت کے سامنے سر جھکا رہا ہے۔

چنانچہ اگلے دن کی بات ہے۔ کہ لاہور کے ایک پبلک جلسہ کے صدر بولا: "خدا.... تصویر نے اپنا مذہب تین لفظوں میں بیان کیا۔ خالق اور مخلوق آپ نے اس کی تشریح یوں کی کہ خدا خالق ہے۔ ... اس سے پیار کرتا ہوں ... خدا سے پیار کرنے کا طریقہ یہ ہے"

اُس کی مخلوق سے پیار کیا جائے۔ اُس کی مخلوق سے دشمنی کرتے کوئی آدمی یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ وہ خدا سے پیار کرتا ہے۔ اور خدا پرست ہے۔ خدا اور اُس کی مخلوق کے درمیان کسی قسم کے انسانی ذرائع سے کلیتاً انکار کر کے کس صفائی سے ویدک سدھانت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ حالانکہ پورانے اسلام میں جو محمد صاحب کی شفاعت کو نہیں مانتے۔ اُن کے لئے تو مسلم اسلام یا اسی قسم کے حقارت پیدا کرنے والے الفاظ کے بغیر کوئی لفظ ہی نہیں ؛

اب قرآن! اُس کی پورانی تفسیروں کو بھی پڑھو اور نئی تفسیروں کو بھی۔ نئی تفسیریں غالباً ٹرکی کی مسلمان لیڈی انسپکٹرس کی اس آواز کا جواب ہیں۔ کہ قرآن اگر قبول کیا جا سکتا ہے۔ تو نئی تفسیر کے ساتھ ہی۔ ورنہ یہ قابل قبول نہیں۔ اِن بنیادی عقائد کے علاوہ اسلام کے کئی اہم شعار کو بھی ایک ایک کر کے سلام کیا جا رہا ہے۔ پردہ کو لو۔ مصر۔ ترکی۔ ایران نے تو اسے جواب دے دیا ہی تھا۔ ہندوستان میں بھی اس کی زندگی کے دن گنے گئے ہیں۔ بیگم صاحبہ شاہنواز لنڈن کی تیرتھ یاترا میں کوئی چیز چھوڑ آئی ہیں۔ تو وہ پردہ ہے۔ مولانا محمد علی مرحوم کے دھڑے کے مسلمانوں کے ایک ناتربیت یافتہ جتھے اُن کی منظوری کے سامنے اور اُن کی اجازت سے اُن کی بیگم صاحبہ نے بھی لنڈن کی سرزمین میں اسلامی پردہ کو خیرباد کہدیا ؛

پرانے اسلام کو بڑا ناز کثرتِ ازدواج پر تھا۔ سوسنترا اسلامی ممالک میں تو یہ ناز ٹوٹ چکا ہے۔ ہندوستان میں بھی ٹوٹا سمجھئے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولاناؤں کی چیخ و پکار کے باوجود مسلمان مستورات نے اسے حرفِ غلط کی طرح مٹا دینے کا تہیہ کر لیا ہے ؛

قرآن کی سُود کی حرمت مشہور ہے۔ لیکن آج مسلمان اسلام کی اس غلطی پر پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ اور لفظوں کے داؤ پیچ سے سُود کی حرمت سے مخلصی حاصل کرنے کی فکر میں ہیں ؛

کہاں تک گنائیں۔ اصلاح یافتہ اسلام میں اگر اسی طرح اصلاحات ہوتی گئیں۔ اور مسلمانوں نے انہیں قبول کر لیا۔ تو بس لفظوں کا فرق رہ جائے گا۔ ورنہ سدھانتوں کے لحاظ سے اسلام ویدک دھرم کا چربہ ہوگا ؛

یہ بڑا احسان ہے رشی دیانند اور اُن کے شش پنڈت لیکھرام کا اسلام پر۔ کہ اُنہوں نے مذہب کے اِس جنگل راستے سے دھرم کی سیدھی راہ پر ڈال دیا ہے ؛ پنڈت لیکھرام اپنے گورو کی تقلید میں

اسلام پر یہ احسان کر پائے۔ تو اپنی نڈرتا کی بدولت

جنگل صاف کرنا ہو تو سانپ۔ بچھو۔ شیر چیتے کے خوف کو دُور رکھ کر اُس کے اندر گھس جانا ہوتا ہے۔ وہ شخص جو جنگل کے ارد گرد پھر کر اُسے صاف کرنے کی اُمیدیں باندھے۔ بھول میں ہے۔ پنڈت لیکھرام نے اس سچائی کو بڑی خوبی سے انوبھو کیا اور اسلام کو خاردار جھاڑیوں سے پاک کرنے کے لئے وہ کمال بے خوفی سے اس کے اندر کُود پڑا۔ اور دُنیا جانتی ہے۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کس قدر کامیاب ہوا ؛

آریہ سماج کا اُدیش سنسار بھر کے مذاہب کے جنگل سے نہایت پیچیدہ خود غرضیوں کو دُور کر کے جنگل کو اُدیان میں تبدیل کرنا ہے یہ پورا ہوگا۔ تو اُسی حالت میں کہ نڈر مشنریوں کی ایک جماعت تیار ہو۔ جو اپنا سر دھو اس پر قربان کر دے۔ آریو! یاد رکھو۔ ویدک دھرم کا پرچار نت نئی سکیمیں سوچنے سے نہ ہوگا۔ اس کا کوئی طریقہ ہے۔ تو یہی کہ پنڈت لیکھرام سے نڈر مشنری اُس راہ پر چلنے کے لئے اُتسک ہوں۔ جو پنڈت لیکھرام اُن کے لئے تیار کر گیا ہے ؛

آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو

دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی یہ وصیت تھی۔ جو آپ نے پرلوک سدھارنے کے سمے کی۔ آپ اپنے پیچھے بردھ ماتا۔ اور نوجوان ودھوا چھوڑ گئے۔ لیکن انہیں اُن کی فکر نہ تھی۔ فکر تھی۔ تو آریہ سماج کی۔ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس وصیت پر بالکل عمل نہیں ہو رہا۔ تاہم یہ کہنے میں مبالغہ کی کوئی بات نہیں کہ تحریر کے کام کے لئے آریوں میں وہ جوش نہیں۔ جو آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں ہوتا تھا آریہ سماج میں قابل مضمون نگاروں کی کمی نہیں۔ آریہ سماج میں شاعروں کی کمی نہیں لیکن ہم اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ مضامین نگار اور شاعر تحریر کے کام کے لئے اتنا سمے نہیں دیتے۔ جتنا کہ انہیں دینا چاہیئے ؛

"پرکاش" کا کوئی خاص نمبر نکالنا ہو۔ ہم ہی جانتے ہیں۔ کہ مضامین حاصل کرنے کے لئے کتنی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ جب خاص نمبروں کا یہ حال ہے۔ تو عام طور پر اخباروں کے لئے لیکھ حاصل کرنے کی تو اُمید ہی کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن دھرم ویر کی وصیت کو سامنے رکھ کر ہر ایک آریہ کا جو

تحریر کے ذریعہ ویدک دھرم پر چار کی قابلیت رکھتا ہے۔ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنا سمے اس کام کے ارپن کرے ؛

ایسے سجنوں کے لئے "پرکاش" کے کالم ہر وقت کھلے ہیں۔ ویدک سدھانتوں۔ ساماجک سدھار۔ اور آریہ سماج کے اُدھار کے متعلق مضامین اور نظموں کو ہمیشہ خوش آمدید کہا جاتا ہے اور کہا جائیگا کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ آریہ مضامین نگار۔ اور شاعر دھرم ویر کی وصیت کی طرف دھیان دیں گے ؟

لیکھرام میموریل فنڈ

شہید دھرم پنڈت لیکھرام کی یادگار کے لئے آریہ جگت سے پچاس ہزار کی اپیل کئے تہائی صدی کا عرصہ ہو گیا۔ لیکن یہ پچاس ہزار پورے ہونے میں نہیں آئے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ آریہ سماجوں کی مالی حالت اس قدر گری ہوئی ہے۔ کہ وہ اپنے محسن کی یادگار میں پچاس ہزار دینے میں اَشکت ہیں۔ آریہ سماج کے کاموں پر لاکھوں کا جو سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اُس کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا مشکل ہے کہ آریہ سماجی پچاس ہزار دینے میں اسمرتھ ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماجی چاہیں۔ تو اس ندھی میں پندرہ بیس ہزار کی جو کمی ہے اُسے دنوں میں پورا کر سکتے ہیں۔ نہ کرنے کے معنی یہ ہیں۔ کہ انہوں نے دھرم ویر کے مشن کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ شہید دھرم کا مشن تحریر کا تھا۔ تحریری پرچار کی پہنچ بہت دُور تک ہوتی ہے۔ اگر آریہ سماج تحریر کی اہمیت کو سمجھتا۔ اور وہ تحریری پرچار شروع کر چکا ہوتا۔ تو اس سمے انگریزی تصانیف سے مغرب میں اور فارسی۔ عربی تصانیف سے اسلامی ممالک میں ویدک دھرم کا ڈنکا بج چکا ہوتا۔ اب بھی سمے نکل نہیں گیا۔ آریوں کو چاہیئے۔ کہ دھرم ویر کی وصیت کی طرف دھیان دیتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی روپیہ کی مانگ کو پورا کر کے اس یادگار فنڈ کو پورا کر دیں۔ تاکہ وہ تحریری پرچار کی رفتار بہت تیز کر دے ؛

گوروکل کانگڑی کا مہوتسو

گوروکل کانگڑی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پیارا اور سب سے بڑا انسٹی ٹیوشن ہے۔ جسے پنجاب کی آریہ جنتا نے اپنے پریتن سے اس

اوستھا تک پہنچایا ہے۔ اس گوروکل کا مہوتسو آریوں کے لئے تیرتھ سمان ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ہر سال ہزارہا استری پرش اس پوتر تیرتھ پر اکتر ہوتے اور اپنی شکتی انوسار اس کے لئے دان دیتے ہیں ؛

اس سال یہ مہوتسو ایسٹر کی چھٹیوں میں ۳-۴-۵-۶-۱ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جہاں تک گوروکل کے ادھیکاریوں کا تعلق ہے۔ وہ یاتریوں کی ضروریات جسمانی کے لئے ٹھہرنے اور کھانے پینے کی دوکانوں کا اور آتمک ضروریات کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کے اپدیشوں اور ویاکھیانوں کا پربندھ کر دیں گے لیکن اس کے متعلق آریہ جنتا کا بھی کوئی کرتویہ ہے اور وہ یہ کہ بھاری سنکھیا میں پہنچ کر اُتسو کی رونق کو بڑھائیں۔ اور گوروکل کے لئے کھلے دل سے دان دیں ؛

گوروکل کا سالانہ خرچ ایک لاکھ سے کسی صورت میں کم نہیں۔ اس خرچ کے لئے کوئی ریاستی خزانہ نہیں۔ گوروکل کا خزانہ آریہ جنتا ہی ہے۔ اور اسی خزانہ سے اتنے سال سے گوروکل اپنے اخراجات حاصل کرتا رہا ہے گنگا پار کانگڑی گرام میں عالیشان بھون تیار کئے گئے تھے۔ تو آریہ جنتا کے خزانہ کے روپیہ سے۔ اور اس پار وسیع ودیالیہ آشرم مہا ودیالیہ آشرم۔ ودیالیہ بھون۔ اور آدرش یگیہ شالہ تیار ہوئی ہے۔ تو آریہ جنتا کے روپیہ سے۔ عمارت کی جو ضروریات باقی ہیں۔ انہیں بھی آریہ جنتا نے ہی پورا کرنا ہے اور چلت اخراجات کی ذمہ داری بھی آریہ جنتا پر ہی ہے۔ اس لئے آریہ جنتا کو چاہیئے۔ کہ ایک دن بھی ضائع نہ کر کے گوروکل کے لئے دھن اکٹھا کا کام شروع کر دے۔ تاکہ مہوتسو پر اتنا دھن اکٹھا ہو جائے۔ کہ ادھیکاری اگلے سال کی ضروریات سے بے فکر ہو جائیں

لاہور میں آریہ دھرمشالہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیویشن میں سمیلت ہونے کے لئے جب پرتی ندھی مہاشے لاہور تشریف لاتے ہیں۔ تو رہائش کی تکالیف کا عملی تجربہ ہونے پر گورودت بھون میں آریہ دھرمشالہ کی ضرورت کو نہایت سختی سے محسوس کرتے ہیں۔ لیکن روپیہ اکٹھا کرنے کا پریتن نہیں کرتے۔ سبھا کے پرتی ندھیوں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔ اگر یہ مہاشے اوسطاً پچاس پچاس روپیہ بھجوانے کی ذمہ داری لیں۔ تو اتنا روپیہ اکٹھا ہو سکتا ہے۔ جس سے گذارہ کے لائق عمارت تیار ہو سکتی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ سبھا نے مہاشہ

CC0. Gurukul Kangri Collection

بدزبان نہیں تو اور کیا کہا جائے؟

سناتنیوں کے "مہوپدیشک" مادھوآچاری سے حال ہی میں رنگیلا رشی کے نام سے جو کتابی چیتھڑا شائع کیا ہے۔ اُس میں اُس نے اپنی بدزبانی کا کھلے دل سے مظاہرہ کیا ہے۔ اس پر اگر پرکاش نے اُسے 'بدزبان' لکھ دیا۔ تو نہ معلوم 'جاگرت'، کو اس میں بدتہذیبی کی کیا بات نظر آئی۔ اور اُس نے کیسے لکھدیا۔ کہ کیا یہی تہذیب ہے۔ رشیوں کی شان میں بدزبانی ہمارے ہوراننک معاصر کی نظروں میں معیوب نہ ہو کیونکہ ان کے تو پوران ہی رشیوں کے حق میں بدزبانی سے بھرے پڑے ہیں لیکن تہذیب ایسے لوگوں کے خلاف بدزبانی کا فتوے صادر کرنے سے نہیں ٹل سکتی۔ جو جاتی کے مہاپرشوں مہاتماؤں کے خلاف اپنی خباثت کا اظہار کریں۔ وہ پورانکوں کے اپدیشک ہوں یا مہوپدیشک۔ ہم معاصر سے التجا کریں گے۔ کہ وہ رنگیلا رشی کو پڑھے اور پھر بتائے۔ کہ مادھوآچاریہ کو بدزبان نہ کہا جائے۔ تو کیا کہا جائے؟

اسلام میں بدترین اچھوت پن

اچھوت پن لعنت ہے۔ ہندوؤں میں ہو۔ مسلمانوں میں ہو۔ یا بنی نوع انسان کے کسی حصہ میں ہو۔ لیکن اس وقت تک اسے صرف ہندوؤں سے ہی منسوب کیا گیا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں سے بھی بڑی قسم کا اچھوت پن عیسائیوں اور مسلمانوں میں بھی ہے۔ امریکہ کے گورے عیسائی ہی ہیں۔ جو کالے عیسائیوں کو اُن کے کالے ہونے کے جرم کی پاداش میں زندہ جلا دیتے ہیں۔ اور پھر مسلمان ہیں جنہیں اپنے ہی مذہب کے دوسرے فرقہ کے ساتھ خدا کی عبادت میں شریک ہونا بھی منظور نہیں۔ چنانچہ احمدیوں کا فتوے ہے کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا کفر ہے۔ حنفیوں کو گوارا نہیں۔ کہ اہلحدیث اُن کی مسجد میں نماز کے لئے داخل ہوں۔ یہ اختلاف مذہب زبانی نہیں۔ اس کی بنا پر بارہا سرپھٹول بھی ہو جاتی ہے۔ اور مقدمہ بازی بھی۔ اسی قسم کا ایک مقدمہ بیلاری میں چار سال سے حنفیوں اور اہلحدیث کے درمیان چل رہا ہے۔ جس میں حنفیوں نے اہلحدیث کے خلاف نماز کے لئے مسجد میں داخل ہونے کا حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا۔ کیا یہ اچھوت پن نہیں؟

اچھوت پن اور کفر

ہندوؤں کے اچھوت پن کے مقابلہ میں مسلمانوں

گیان دھیان وِچار

(از پنڈت دھیان چند جی بی اے ایل ایل بی)

بھائیو! اس اسار سنسار اندر
ایہہ سچیوٹری بوٹی جو دھرم والی
جنہاں پُرشاں سو دھرم پچھان لیا
رہندے دھرم وِہین ادھین سب دے

اسچا دھرم ہی سیتوک سار دی ہے
موئیاں ہوئیاں نوں پھیر ابھار دی ہے
کرپا انہاں تے بڑی کرتار دی اے
موت دھرم دی انہاں نوں مار دی اے

(۲)

دھرم دھرم پکاردا جگ سارا
تک کے سبھی پرکاش پرتن ہوندے
اندر بیٹھ کے متے پکان سب ہی
پیٹو پیٹ دے بندے دھیان لکھاں

ایہہ دھرم نبھاوندا کوئی کوئی
بتی وانگ جل جاوندا کوئی کوئی
وِچ میدان دے آوندا کوئی کوئی
چھُرا پیٹ وِچ کھاوندا کوئی کوئی

(۳)

لیکھرام نے جندڑی لائی لیکھے
چھوڑا کے شدھی پرچار سندا
جیہڑے ونڈے گھاٹا ہی جاندے سن
ہندو مسلم عیسائی سب آریہ نے

تن من دھرم تے گھول گھما دِتا
بڑا دھرم دا کنڈھے تے لا دِتا
انہاں گنڈن تے جوڑ چڑھا دِتا
دِلوں دوئی دا دھرم مٹا دِتا

(۴)

ایہہ اسی وی دھر اندے آسی ہاں
اساں مُردیاں نال جد شرط بنھ لئی
اسان اپنی قوم نہ ددھن دینڑی
دسدی فنڈ وِچ جد کھنڈ کھیر ساتوں

آپے سوں گیا ساتوں جگانڑ والا
کون جمیاں ساتوں اُٹھانڑ والا
آدے جم جم ساتوں گھٹانڑ والا
دھیان کون ہے ساتوں جڑانڑ والا

سوامی دیانند اور شیوراتری[†]

(از مہاشہ شولال جی بگا۔ گلشن۔ کلکتہ)

ہند میں مشہور ہے شوراتری کی داستاں
یہ بھی دن تھا جب رشی نے برت شوجی کا رکھا
رات کو بیٹھے ہوئے چوہا نظر آیا اُنہیں
دیکھتے ہی یہ تماشہ "مُول شنکر" نے کہا!
اپنے اُوپر سے جو چوہے کو ہٹا سکتا نہیں
میں چلوں گا اُس بنا پر ماتما کی راہ پر
مندروں میں، مسجدوں میں اگر نہیں جگدیش کا
سامنا رنج ودکھ کا دھرم کی خاطر کیا
عمر ساری صرف کر دی تھی اسی پرچار میں

جانتی ہے یہ زمیں یا جانتا ہے آسماں
راز قدرت آتما پر ہو گیا اُن کی عیاں
مُورتی پہ چڑھ کے جو کھانے لگا سا مگریاں
کیا بھی پرماتما ہے مالک کون و مکاں؟
وہ کسی صورت میں دُنیا کو بنا سکتا نہیں
روشنی دیتے ہیں جس کے نور سے شمس و قمر
ہر جگہ موجود ہے لیکن نہیں آتا نظر
پتھروں کو سر پہ سہنا مانند گل تازہ تر
زہر کے پیالے پیئے بے خوف ہو اور بے خطر

اس ترے احسان کو گلشن بھلا سکتا نہیں
نام زندوں سے ترا کوئی مٹا سکتا نہیں

† یہ نظم دیر سے موصول ہونے پر اس صفحہ پر دی جاتی ہے ؛

کا اچھوت پن یقیناً برا ہے۔ ہندوؤں کا اچھوت پن جہاں بعض جسمانی اور مجلسی ہے۔ وہاں مسلمانوں کا [illegible] اور مذہبی ہے۔ ہندو اچھوت پن [illegible] اچھوتوں کا [illegible] مجلسی [illegible] ہے۔ کیونکہ [illegible] اچھوت [illegible] میں [illegible] اچھوتا [illegible]۔ اور اسی قسم کا کوئی کام کرتے ہیں۔ لیکن ہندو اچھوت کا نام ہے۔ کہ جسمانی یا مجلسی طور پر [illegible] اچھوت سے بھی ہندوؤں نے [illegible] اچھوت پن کا برتاؤ کبھی نہیں کیا۔ اگر چنانچہ بھی ایشور [illegible] میں اونچا درجہ حاصل کر لے۔ تو کثرت سے ہندو اُس کو بھگت کا درجہ دینے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ایسی مثالیں ہیں۔ کہ اچھوتوں کو بھگت تسلیم کیا گیا۔ لیکن مسلمانوں کے ہر ایک فرقے کا صریح فتوے ہے۔ کہ جو اس فرقہ کے عقائد کے سامنے سر نہیں جھکاتا۔ وہ لاکھ خدا پرست ہو کافر ہے۔ مرزا غلام احمد نے اگر تمام غیر احمدی مسلمانوں کے خلاف کفر کا فتوے جاری کیا۔ تو اس بنا پر نہیں۔ کہ دنیا کے کروڑوں غیر احمدی مسلمانوں میں کوئی خدا پرست یا باایمان نہیں۔ بلکہ اس بنا پر کہ وہ اُسے نبی تسلیم نہیں کرتے۔ یہی حالت ہر ایک اسلامی فرقہ کے نمازی تکفیر کی ہے۔ اس حالت میں اپنی آنکھوں میں شہتیر رکھتے ہوئے نہ معلوم مسلمان دوسرے کے تنکے کی طرف نگاہ رکھنے میں کیسے حق بجانب ہو سکتے ہیں؟

اسلامی تبلیغ

ہمارے اس فقرہ پر کہ تبلیغ ہی کی طفیل ہے کہ مسلمان آٹھ نو صدیوں کے عرصہ میں صفر سے سات کروڑ کی تعداد تک پہنچ گئے"، احمدیوں کو تو ریشہ خطمی ہونا ہی تھا۔ ہمیں حیرت ہے کہ مولانا ثناءاللہ نے بھی اسے بطور سرٹیفکیٹ پیش کیا ہے۔ لیکن اگر مولانا نے تبلیغ کے معنی یہ سمجھے ہیں۔ کہ ایک مولانا وعظ سنانے کھڑا ہوتا ہے اور وعظ ختم ہونے پر اُسے ہندو حاضرین دست بستہ کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ کہ یا حضرت! آپ کے بیان کردہ اسلامی مسائل نے ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔ ہم اسلام قبول کرتے ہیں۔ تو مولانا دعوے کیجئے ہیں اگر تبلیغ کے معنی یہی ہوتے۔ تو خواجہ حسن نظامی عصمت فروش مسلمان بازاری عورتوں کو تبلیغ میں حصہ لینے کی دعوت نہ دیتے۔ مولانا اسلامی تبلیغ کی تھوڑی سی جھلک دیکھنی ہو تو خواجہ حسن نظامی کا "داعی اسلام" پڑھئے۔ جس میں تبلیغ کا صرف وہ حصہ ہے۔ جسے نظر اسے اسلام پیش کرنے کا حق سمجھے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں۔ دوسرا حصہ آپ کو شاہان اسلام کی تاریخ سے ملے گا۔ جنہوں نے تبلیغ اسلام کے نام پر تلوار چلائی۔ اورنگ زیب مولانا کی نظروں میں، تمام مغلیہ بادشاہوں سے کیوں زیادہ واجب التعظیم ہے؟ صرف اس لئے کہ اس کا سینہ تبلیغ اسلام کے جوش سے بھرا رہتا تھا۔ لیکن اس کی تبلیغ کیا اسلامی عقائد پر وعظ کے ذریعہ تھی؟ تاریخ کا کوئی طالب علم ہے۔ جو یہ نہیں جانتا کہ اورنگ زیب کی تبلیغ کا ذریعہ تلوار اور جابرانہ اعمال تھے۔ اورنگ زیب کا ذکر بطور مثال دیا گیا ہے۔ ورنہ ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی تاریخ ایسے بادشاہوں کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ احمدیوں کو سچائی سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ اس لئے ان سے تو کسی سچائی کو قبول کرنے کی امید کیا ہو سکتی ہے۔ البتہ مولانا ثناء اللہ سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اب تبلیغ کے معنی سمجھ گئے ہوں گے۔ اور ان حصوں کی روشنی میں ہمارے نقرہ کے متعلق اپنی رائے بدل لیں گے۔

مولانا ثناء اللہ کی فتوحات

مولانا ثناء اللہ قادیان پر بقول خود تین فتوحات حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"(۱) مرزا صاحب نے مجھے قادیان پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت دی۔ میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچا مگر مرزا صاحب نہ نکلے۔ ایک فتح۔

(۲) مرزا صاحب متوفی نے آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔ کہ مرزا اور مولوی ثناء اللہ میں جھوٹا پہلے مرے گا۔ وہ مر گئے۔ دوسری فتح۔

(۳) مرزا صاحب کے مریدوں نے اس مضمون پر انعامی مباحثہ کر کے تین سو روپیہ ہم کو جرمانہ دیا۔ تیسری فتح۔

اب مولانا۔ مرزا بشیر الدین محمود سے تفسیر قرآن کے اکھاڑہ میں نبرد آزما ہونے کے موقع کی تلاش میں ہیں۔ تاکہ قادیان پر چوتھی فتح حاصل کر سکیں۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا نئے سال کا داخلہ شروع ہے۔ ویدک دھرم پرچار کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کے لئے نادر موقع ہے۔ شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) اس ودیالیہ میں وہی ودیارتھی لئے جاویں گے۔ جو آریہ سماج کے دھاریوں میں پکے ہوں۔ اور جن کے جیون کا مکھیہ ...

مردم شماری

اور ریاست جموں و کشمیر کے ہنتر (؟)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور میں ریاست جموں و کشمیر کے مختلف مقامات سے یہ شکایتیں موصول ہوتی ہیں۔ کہ مردم شماری کرنے والے شمار کنندہ ان لوگوں کو جو پہلے برہمن یا کسی دوسری ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اب شدھ ہو کر آریہ بن گئے ہیں۔ زبردستی پرانی ذات لکھانے پر مجبور کرتے ہیں۔ مواضعات میں چونکہ آبادی کم تعلیم یافتہ ہوتی ہے۔ اور وہاں پٹواری لوگ جو عموماً مردم شماری کا کام کرتے ہیں۔ آریہ لوگوں کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ اور چونکہ آریہ لوگ ذات پات کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور اسے نہیں مانتے۔ اس لئے وہ پرانی ذات کو نہیں بتلا سکتے۔ چنانچہ یہ لوگ زبردستی کسی دوسرے سے معلوم کر کے کاغذات مردم شماری میں اُن کی پرانی ذات درج کر دیتے ہیں۔ سبھا نے اس معاملہ میں جناب کمشنر صاحب مردم شماری ہندوستان سے خط و کتابت کی۔ اور انہوں نے بذریعہ چٹھی نمبر — ای۔این۔ایم مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۳۱ء جواب دیا ہے۔ کہ انہوں نے محکمہ مردم شماری کے برٹش ہند کے سپرنٹنڈنٹوں ...... اور ریاستوں کے سپرنٹنڈنٹوں کو یہ ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی ذات لکھانے کی محکمہ مردم شماری کو ضرورت نہیں ہے اور جہاں تک ہندوستان کے مردم شماری کے کاغذات کا تعلق ہے۔ آریہ سماجیوں کی ذات ان میں نہیں دکھلائی جاوے گی۔ اس لئے عام آریہ سماجیوں سے عموماً اور ریاست جموں و کشمیر کے آریہ سماجیوں سے خصوصاً نویدن ہے۔ کہ وہ ذات کا جسے وہ چھوڑ چکے ہیں۔ اور جس پر وہ یقین نہیں رکھتے اندراج نہ کرائیں۔ ہم نے کمشنر صاحب مردم شماری جموں و کشمیر سے خط و کتابت کی ہے۔ کہ وہ اپنے ماتحت شمار کنندوں کو ہدایت کر دیویں۔ کہ وہ آریہ سماجیوں کو ذات بتلانے پر مجبور نہ کریں۔ (ادھشٹھاتا مردم شماری۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

جو ادھیکاری آریہ سماج کی سیوا اور ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہو (۲) پراگیہ اور انٹرنس (جنہوں نے سنسکرت لی ہو) سے کم قابلیت کے ودیارتھی نہیں لئے جاویں گے۔ عمر ۱۸ سال سے زیادہ اور صحت اچھی ہونی چاہئے۔

(سوامی سوتنترانند آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون۔ لاہور)

سمالوچنا

"دیانند"

آریہ بھاشا (؟) میں یہ باتصویر پستک ہندی کے پرسدھ لیکھک شری پنڈت سنت رام بی اے کی تصنیف ہے۔ یوں تو رشی دیانند کی کئی جیونیاں موجود ہیں۔ تاہم سنت رام جی کی اپنے ڈھنگ پر لکھی ہوئی یہ جیونی بہت دلچسپ ہے۔ مختلف پریچھیدوں میں رشی کے مختلف گنوں کا ورنن کیا ہے۔ اور ہر ایک گن کے اظہار کے متعلق واقعات دے کر اسے خوب دلچسپ بنا دیا ہے۔ رشی بھگتوں کو اس کا اوشیہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ استریوں اور بچوں کے لئے تو بہت ہی لابھدایک ہے۔ پستک کی چھپائی آدی کے متعلق یہ کہنا کافی ہے۔ کہ یہ انڈین پریس الہ آباد میں چھپی ہے۔ سوا سو سے زیادہ صفحات اور خوبصورت جلد کی پستک کی قیمت صرف بارہ آنے ہے۔ انڈین پریس الہ آباد سے مل سکتی ہے۔

آریہ کا رشی بودھ انک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آریہ بھاشا ماسک "آریہ" کا رشی بودھ انک نکل آیا۔ گورو کل کے یوگیہ سناتک شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی کی سمپادکتا میں یہ ایک قیمتی دھارمک تحفہ ہے۔ جو ہر ایک آریہ نر ناری کے ہاتھ تک پہنچنا چاہئے۔ اس میں آریہ سماج رشی جیون اور ویدک سدھانتوں کے سمبندھ میں آریہ سماج کے پوجیہ سنیاسیوں۔ گورو کل کے ممتاز سناتکوں۔ آریہ سماج کے مشہور لیکھکوں کے لیکھ اور پرسدھ کویوں کی کویتائیں اس قابل ہیں۔ کہ ان کے سوادھیائے کا آنند اٹھایا جاوے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے کہ کافی تعداد میں منگوا کر اسے تمام آریہ استری پرشوں تک پہنچائیں۔ قیمت فی پرچہ ۱؍ ہے۔

آریہ مسافر کا شہید نمبر

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی یادگار میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے رسالہ آریہ ویر کا شہید نمبر نکل آیا۔ نمبر کیا ہے آریہ سماج کے مشہور مضامین نگاروں کے قابل مطالعہ مضامین اور نامی شعراء کی نظموں کا قابل قدر نمونہ ہے۔ جو پڑھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ مضامین کی ایک خوبی یہ ہے۔ کہ

اسلامی عقائد کے مقابلہ میں ویدک سدھانتوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ رسالہ اس قابل ہے۔ کہ نہ صرف آریوں کو خود اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ بلکہ جنہیں تحقیق مذہب کا شوق ہو ان غیر آریوں کے ہاتھ میں بھی دینا چاہئے۔ قیمت فی کاپی ۶؍ ہے۔ آریہ سماجیں کافی تعداد میں کاپیاں منگوا کر آریوں اور غیر آریوں میں تقسیم کریں۔ تو ویدک دھرم پرچار میں بھاری خدمت ہوگی۔ مینجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور سے طلب کریں۔

تعلیمات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ کی تعلیم کو ان کے پرانے دوست مولانا ثناء اللہ نے بہت خوبی سے کتاب زیر ریویو میں پیش کرنے کیلئے کتاب کو ذیل کے چار ابواب میں منقسم کیا ہے:-

(۱) اختلافات مرزا (۲) کذبات مرزا (۳) نشانات مرزا۔ (۴) اخلاق مرزا جن میں اقوال مرزا سے ہی مرزائیت کی قلعی کھولی گئی ہے۔ کتاب دلچسپ ہے قیمت ۴؍ دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتی ہے۔

ہر بیماری کی بے دام اور شرطیہ دوا

یہ چھوٹی سی طبی کتاب جناب سیٹھ ... ڈپٹی کمشنر کسٹم و آبکاری ریاست گوالیار کی تصنیف ہے۔ اس میں مصنف نے مختلف بیماریوں کے ۱۱۶ ایسے نسخے درج ہیں۔ جن میں اکثر مفرد سہل الحصول اور کم قیمت ہیں۔ گرہستیوں کے لئے یہ گٹکا بہت ہی مفید ہو سکتا ہے۔ مجلد کتاب کی قیمت ۸؍ ہے۔ جو مصنف سے مذکورہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے۔

اچھوت یا دکھا موہن

آریہ بھاشا کا یہ ناٹک سوامی گرسنتانند سوختہ رچیت بہت دلچسپ اور شکشاپردائک ہے۔ اس میں اچھوت ادھار سمبندھی بہت سی باتیں ہیں۔ ناٹک ہندی جاننے والوں کے پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت آٹھ آنے نورنگ سارا اسمسٹر با فرنیو رگ کار یالیہ بھیوانی سے مل سکتا ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ست برتی لیکھرام اور ستیاگرہی گاندھی

(لیکھک۔ مہاشیہ رتن سنگھ جی ماسٹر آتما رام جی بڑودہ)

انگریزی لکھے پڑھے سجن مانتے ہیں۔ کہ یوروپ میں جس پرکار حضرت مسیح نے ستیاگرہ کرتے ہوئے جان دی۔ اسی پرکار یونان کے رشی سقراط (تشکر آچاریہ) نے زہر کا پیالہ ہنستے ہوئے پی کر جان دی تھی۔ علاوہ ازیں انیک گیان دیر سجن یوروپ میں ایسے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اگر علمی ست باتوں کا پرچار شوق سے کرتے ہوئے کہا۔ کہ زمین گول ہے یا گردش کرتی ہے۔ تو اس سمے کے ترک کے دشمنوں نے ان کو کرشن جنم آگ میں جھونک کر ہی دل ٹھنڈا کیا*

ڈاکٹر DRAPER (ڈریپر صاحب) نے جو ایک نامی کتاب THE CONFLICT BETWEEN RELIGION AND SCIENCE (مذہب اور گیان کے درمیان جنگ) لکھی ہے۔ وہ ہر ایک سجن پڑھ سکتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے*

کہ یوروپ میں مذہب عیسوی کو ترک ترقی (دلیل) کا دشمن سمجھتے تھے۔ کارن یہ کہ حضرت مسیح کے بعد پادریوں نے گورو ڈم یا ہٹ دھرمی اور اندھ وشواس کو یہاں تک پھیلایا۔ کہ انہی کے ان کے اعلیٰ مذہبی گرنتھ جن کو انگریزی میں پوپ کہتے ہیں۔ یوروپ کے راجاؤں تک کو ذہنی غلام بنا رکھا تھا*

(۲)

بھارت ورش میں بکرماجیت کے بعد ہندو جاتی میں وہ گرنتھ یعنی منتر و سمرتی جن کو پران کہا جاتا ہے۔ ان کے ذریعہ مورتی پوجا۔ اوتار واد۔ بال بواہ۔ ستی پرتھا اور اندھ وشواس زور سے ہندو جاتی میں جنم جنم کے برہمنوں کا پھیل گیا۔ مورخوں نے یہ بات سدھ کر دی ہے۔ جیسا کہ مورخ رمیش چندر دت کی تواریخ ہند کی کتابوں سے جان سکتے ہیں۔ کہ ویدک کال میں بھارت جگت گورو اور آزاد ملک تھا اس وقت اس کا مقولہ یہ تھا۔ کہ خود آزاد رہو۔ اور دوسرے ملکوں کی آزادی نہ چھینو۔ یونانی سفیروں اور مورخوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ کہ بھارت خود آزاد ہے۔ اور دیگر ممالک کی آزادی غضب کرنا نہیں چاہتا*

انگریزی راج میں شری راجہ رام موہن رائے جی کی مدد سے سرکار انگریزی نے ستی کی مکروہ پرتھا کو جو دھرم کے نام سے ہندوستان کے ہندوؤں میں جاری تھی۔ بند کر کے پوپ براہمنوں میں سخت ہلچل اور حیرانی پیدا کر دی تواریخ بتلاتی ہے۔ کہ راجہ رام موہن نے برہم سماج قائم کر کے ہندو جاتی کو قدرے مسلمان اور عیسائی ہونے سے بچایا۔ ان کے بعد بابو کیشب چندر سین نے کرسچین پرارتھنا کے فیشن کو بڑھا کر برہم سماج میں بھارت کے پراچین رشیوں منیوں کے دھرم گرنتھوں ویدوں کے پرچار کو عملاً رد کر دیا۔ ہندو برہمن اور ہندو لوگ زیادہ تعداد میں برہم سماج میں اس لئے داخل نہ ہو سکے۔ کہ ان میں حضرت مسیح کو ہی آدرش مہاں پرش کہا جاتا تھا۔ انہی دنوں منشی اندر من جی مسلمان مولویوں کے تحریری حملوں سے پراچین ہندو دھرم کو بچانے کا بھرپور یتن کر رہے تھے لیکن نہ وہ ہندو شاستروں اور ویدوں کے بھاری پنڈت

خود نہیں تھے۔ ان کے جواب عالم ہندوؤں کو مسلمان ہونے سے پورن روپ سے نہیں بچا سکے*

(۳)

ایسی حالت میں مہاتما بدھ سے بھی بڑھ کر تیاگی اور دیالو اور شنکر آچاریہ سمان بال برہمچاری تھا اس سے بھی بڑھ کر ویدوں اور سنسکرت کے عالم نے جنم لے کر بھارت کو پھر جگت گورو اور سوتنتر دیش بنانے کے لئے مذہب اور ترک کے دو شستر ہاتھ میں لے کر ویدک ایشور اور ویدک دھرم کی مہان عالم کو سنا دی۔ سقراط کی طرح اس مہان رشی دیانند نامی نے بھی زہر کا پیالہ پی کر ستیاگرہ کا زندہ پہلا ثبوت اس یگ میں دیا ہندو جاتی جو مر رہی تھی۔ وہ زندہ ہو چلی۔ اس کو زندہ کر کے اپنا جانشین کوئی چیلہ نہیں۔ بلکہ ایک سوسائٹی کو بنایا۔ جس کا نام آریہ سماج ہے۔ پنجاب میں آریہ سماج کا زور سب سے زیادہ کیوں پھیلا۔ اس کا جواب آریہ لیڈر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے رتن رائے بہادر پنڈت چیہ ٹھاکر دت جی یوں دیا کرتے ہیں۔ کہ

"گورو نانک دیو جی نے بھاری کھنڈن مورتی پوجا کا کر کے گھر گھر میں ویدک سدھانت یعنی ایک اونکار ست گورو پرشاد کو پہنچا دیا تھا"

سچ تو یہ ہے۔ کہ گورو نانک دیو کی کرپا سے پنجاب کے تمام ہندو اس وقت رشی دیانند کے اپدیش کو جلد گرہن کر سکے۔ لاہور میں جو آریہ سماج بنا اس کے پردھان پوجیہ لالہ سائیں داس جی تھے۔ تو سکرٹری بابو جواہر سنگھ جی تھے۔ سقراط کی طرح مہاتما پنڈت گورودت نے زہر کا پیالہ پی کر جان نہیں دی تھی۔ لیکن سماج کی دن رات ان تھک سیوا کرتے ہوئے اپنی صحت کی آہوتی دے ڈالی تھی۔ گورودت دیا کے ساگر اور تیاگ کے اوتار تھے۔ پنڈت لیکھرام نے جہاں رشی کے درشن اجمیر میں کئے۔ وہاں ستیارتھ پرکاش۔ گیتا منشی اندر من اور منشی کنہیا لعل الکھ دھاری کے گرنتھوں کے مانو پاٹھی یا حافظ بن گئے۔ اور مہرشی دیانند کے مکتی دھام سدھارنے کے بعد ان کے جیون چرتر کو لکھنے کا کام ان کے ہو گیا تو اس ساگری نے ان کو دوسرا شہید بننے کا امیدوار بنا دیا۔ ارتھات ایک تو جنم سے ہی یہ دیر تھے۔ پھر رات دن مہا دیر دیانند کے ست برتی (ستیہ آگرہی) تپسوی اور نربھے جیون کی گھٹنائیں سنتے اور قلم بند کرتے تھے۔ اس لئے پورن روپ سے لیکھرام نربھے اپدیشک بن گئے*

لیکھرام معمولی ودوان نہیں تھے۔ وہ بھاری عالم تھے۔ وہ ایک سمیکشک یعنی محقق ہی نہیں وہ بھی تھے۔ جس کو انگریزی میں ریسرچ سکالر کہتے ہیں۔ خود بھاری عالم ہونے پر پورن دھرماتما بھی تھے۔ ادھر اکثر عالم اپنے سے بڑے عالم کا مان کبھی نہیں کرتا۔ لیکن پنڈت لیکھرام جہاں اپنے لیکچروں میں رشی دیانند کی مہان مہما کا فرض سمجھتے تھے۔ وہاں انہوں نے ایک ریسرچ سکالر سمیکشک کی طرح ایک پستک تصنیف

کی۔ جس کا نام

تاریخ دنیا

ہے۔ یہ کتاب جب چھپی تو دوسرے صفحہ پر ہم پاتے ہیں۔ کہ خود مہاں پرش لیکھرام اس لاثانی امر کتاب کو سمرپن کرتا ہے مہاتما پنڈت گورودت جی کے نام اور ان کو فاضل اجل آریہ" اپنی قلم سے لکھتا ہے۔ اس سے بڑھ کر لیکھرام جی کے پورن دھرماتما پن کا کیا ثبوت اور ہو سکتا ہے؟

لیکھرام جی نے جو کتابیں اسلام کے متعلق تحریر کیں۔ ان کے اصلی مطلب کو نہ سمجھ کر چند عقل کے دشمن مسلمان ان سے بگڑ گئے۔ اور آخر ایک ادھر پیشہ مسلمان نے ان کو شہید کر کے اپنی بزدلی کا ثبوت دیا۔ رشی دیانند کے بعد بھارت کے موجودہ اتہاس میں ست برت یعنی دھرم کی ویدی پر یہ دوسری بلی تھی۔ اس لئے اگر ہم کہیں۔ کہ لیکھرام ستیاگرہ کے اوتار تھے۔ تو بالکل بجا ہے*

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

آج مہاتما گاندھی جو کام کر رہے ہیں۔ اس میں آپ کی کامیابی کا راز صرف اسی بات میں ہے۔ کہ مہاتما گاندھی جی کلجگ میں رشی دیانند۔ دھرم دیر لیکھرام۔ اور دھرم دیر مہاتما سوامی شردھانند سے بھارت کے آریہ رتنوں کے مہان جیون کے اندر ستیہ پراٹل وشواس کام کرتا ہوا پایا ہے۔ اور ان بولے مندرجہ بالا ہند کے رتن مہاپرشوں کے نقش قدم پر گاندھی جی خود چل رہے ہیں*

اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ رشی دیانند۔ دھرم دیر پنڈت لیکھرام اور دھرم دیر سوامی شردھانند جی کے اعلیٰ جیون کا ایک مارگ راز کیا تھا۔ تو میں کہوں گا۔ کہ مندرجہ بالا تینوں مہاں پرش ست برتی تھے۔ اور ست برت انہوں نے اس وید منتر سے دھارن کیا تھا۔ جو کہہ رہا ہے۔ کہ

"اگنے برت پتے برتم چرشیامی ..... ستیہ مو پے می ....."*

گاندھی جی نے ستیہ برت کا ہی ترجمہ ستیاگرہ کیا ہے

(۴)

ہم سب جانتے ہیں۔ کہ پوجیہ مہاتما گاندھی جی سنسکرت بھاشا بالکل نہیں جانتے۔ یہی کارن ہے۔ کہ وہ ست برت کی خوبی کو کما حقہٗ نہیں انوبھو کر سکے۔ ست کے ساتھ آگرہ شبد کا سماس سنسکرت کے پنڈت لوگوں کو نامناسب معلوم دیتا ہے۔ مگر آگرہ کے ساتھ اس کا سماس سنسکرت ساہتیہ میں تو موجود ہے۔ لیکن ستیہ شبد کے ساتھ آگرہ کا نہیں اس لئے جو آریہ سماجی سجن اپنے آپ کو ست برتی نہ کہہ کر ستیاگرہی کہتے یا لکھتے ہیں۔ وہ نامناسب کرتے ہیں*

اس وقت مہاتما گاندھی جی کی خوبیاں اس پرکار ہیں:-

(۱) وہ ستیاگرہی ہیں۔ لیکھرام ستیہ برتی تھے۔

(۲) سودیشی کے پرچارک اور سودیشی کپڑوں کے دھارک

ہیں۔ لیکھرام جی اس زمانہ میں اُن سے بڑھکر وِدوان کلا تھے۔ کشمیری پوآزی سودیشی کھادی دھارن کیا کرتے اور اُس کا پرچار کرتے تھے۔ گاندھی جی اس زمانہ میں پرفیکٹ جنٹلمین ہو کوٹ سوٹ اور سولہ آنہ ودیشی کپڑے پہنا کرتے تھے۔

(۴) مہاتما گاندھی اہنسا وادی ہیں ۔
لیکھرام بھی پورن اہنسا وادی تھے۔

(۴) مہاتما گاندھی نربھے ہیں۔ لیکھرام نربھیتا کا اوتار تھے ۔

(۵) گاندھی جی نے نربھے ہو کر سرکار انگریزی کے عمل پر نکتہ چینی کی اور جیل گئے ۔
لیکھرام اُن سے بڑھکر نربھے بھاشن کرتے تھے تھا لیکھ لکھتے شہید ہوئے ۔

(۵)

ست برت شبد کے متعلق ہم نے کچھ وچار اوپر ظاہر کئے ہیں۔ اس شبد کا مہتو بہت ہے۔ جس کے اظہار کے لئے ذیل کی حکایت بیان کی جاتی ہے :-

ایک غریب برہمن استری ایک دن ایکادشی کا برت کئے ہوئے تھی۔ اس کو ایک سیٹھ بند بھگت نے غریب برہمنی سمجھکر اس کی پریکشا لینی چاہی۔ سیٹھ نے کہا۔ ماتا جی آپ غریب ہیں۔ سو میں ایک مہر دیتا ہوں آج آپ کو اس کشٹ پر دینا چاہتا ہوں۔ کہ آپ آج کھانے کے ساتھ کریں ایک اناج تھوڑا سا کھا لیں۔ غریب برہمنی من کی غریب نہیں تھی۔ اس نے کہا ایک مہر تو کیا۔ سو بھی تُو دے۔ تو میں برت بھنگ نہیں کرونگی۔ اے سیٹھ کیا تجھے معلوم نہیں۔ کہ برت بھنگ کبھی نہیں ہو سکتا ۔

یہ درشٹانت بڑا مفید ہے۔ جس پُرش نے سودیشی وستر دھارن کرنے یا سودیشی کھانڈ کھانے کا برت دھارن کر رکھا ہے۔ وہ کبھی سستے پن کا شکار نہیں ہو سکتا۔ یورپ تو کئی ممالک سے بیوپاری رات دن سستی سے سستی چیزیں بھارت میں فروخت کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں لیکن جس شخص نے برت دھارن کیا ہے۔ وہ سستی تو کیا مفت بھی لے کر استعمال نہیں کرے گا۔ جو سجن رشی دیانند کے شِشیہ کئی برس سے آج تک سودیشی کپڑا۔ سودیشی کھانڈ وغیرہ برت کے روپ میں استعمال کر رہے ہیں۔ ان کو کوئی طاقت اپنے ارادہ سے گرا نہیں سکتی ۔

COMPETITION کی گہری نیتی یورپ والے پا رہے ہیں۔ سودیشی اشیا کے مقابلہ میں سستی اشیا ہند کے بازاروں میں لا رہے ہیں۔ لیکن اس موذی کمپیٹیشن کا مقابلہ کرنے والی شکتی ہمارے برت میں ہے۔

سیتا دیوی جی پتی برتا تھیں۔ اس لئے ناممکن تھا۔ کہ دشٹ راون اُن کے ستی پن کو بھرشٹ کر سکے۔ سری رام چندر جی پتنی برتا تھے۔ اس لئے ناممکن تھا۔ کہ وہ بن باس میں کسی حور یا اپسرا کے بھی دام الفت میں پھنس کر سیتا جی کو بھول جاتے۔ یا مغربی طلاق دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔ بھیشم پتا مہا نے برہمچریہ برت دھارن کیا تھا۔ اور مرنے تک نبھایا۔ برت شبد کا استعمال سنسکرت ساہتیہ میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے آریہ سنسکرتی کے بھگتوں کا دھرم (کرتویہ) ہے۔ کہ وہ سودیشی برت۔ برہمچریہ برت اور ستیہ برت دھارن کر کے مہرشی دیانند۔ دھرم ویر لیکھرام اور مہاتما گاندھی سمان پروپکار برتی ہو جاویں۔

مہرشی دیانند کرت دوہا رنبھا ان پُستک میں مہا بھارت کے ایک شلوک دیئے ہوئے ہیں۔ جن کو پاٹھک ضرور وہاں دیکھ لیں۔ کارلائل صاحب نے جو ہیرو ورشپ کی مہما گائی ہے۔ اُس کا مول آپ مہا بھارت کے اُن شلوکوں میں پائیں گے ۔

سوال ہوتا ہے۔ کہ کتنے پرکار کے شُور (ہیرو) سنسار میں ہو سکتے ہیں۔ اُس میں سب پرکار کے شُور ویر دل کے گُن یا لکشن نہایت معقولیت سے ظاہر کئے گئے ہیں۔ یورپ والے آج کل وگیانی جگت کے مہان پُرشوں کو ہیرو ز آف سائنس کہتے ہیں۔ جو شہید ہوں۔ اُن کو مارٹرز کہتے ہیں۔ اتیادی ۔

(۶)

آریہ سماج بھوشن پنڈت چموپتی جی نے ایک دفعہ ایک لیکھ میں ظاہر کیا تھا۔ کہ اگر مسلمان لوگ عیسائی یا دریسل یا دوسرے لوگوں کی طرح عالم اور مہذب ہو جاویں۔ اور جس پرکار عیسائی کسی آریہ سماج کے ممبر یا اُپدیشک کا خون کر کے اس کو شہید ہونے کا موقع نہیں دیتے وہ بھی نہ دیں۔ تو اس حالت میں آریہ سماج کے لوگ شہید نہیں ہو سکیں گے۔ جب تک مسلمان غیر مہذب ہیں۔ تب تک وہ غیر مذہب والوں کو قتل کر کے شہید بناتے رہیں گے۔ ہم بھی اس معقول بات سے متفق ہیں۔ ایسی حالت میں لوگ مہا منی گورودت سمان ویر یا ناد شہید بنیں گے ۔

مہا بھارت کے ان شلوکوں میں کیا خوب کہا ہے۔ کہ جو لوگ ویدوں کا مطالعہ بخوبی کرتے ہیں۔ وہ شُور یعنی HERO OF SCIEINCE یا LIVING HERO یا گیان ویر پنڈت گورودت یا آچاریہ لوگ سمان جو ودّیا دان دیتے ہیں۔ وہ کرم ویر مثل مہاتما ہنس راج یا مہاتما دیوراج سمان۔ جو دھن دان کرتے ہیں وہ دان ویر مثل سیٹھ برلا یا ملک جوالا سہائے سمان۔ اس لئے جو نوجوان شُور ویر (ہیرو) بننا چاہتے ہیں۔ وہ گیان ویر۔ کرم ویر۔ دان ویر۔ سیوا ویر وغیرہ سب کچھ ہو سکتے ہیں۔ ضرورت برت دھارن کرنے کی ہے۔ بِنا برت دھارن کئے کوئی سدھی پراپت نہیں ہو سکتی ۔

(۷)

مہاتما پنڈت گورودت۔ پنڈت لیکھرام۔ اور مہاتما ماسٹر درگا پرشاد جی اس وقت بھاری ریسرچ سکالر پنجاب میں تھے ۔

تاریخ دُنیا اور ثبوت تناسخ یہ دو کتب شہید اکبر کے ریسرچ سکالر ہونے کے پرمان ہیں ۔

وہ ویدک سدھانتوں کے مرم کو خوب جانتے تھے۔ ایک دفعہ میری موجودگی میں ملتان سماج کے سالانہ جلسہ پر ایک مولوی صاحب نے اُن کو دیانندی کہدیا۔ اس پر پنڈت لیکھرام جی نے کہا۔ کہ " جب تک تم اس گالی کو واپس نہیں لوگے۔ تب تک میں تم سے مباحثہ نہیں کرونگا ہم آریہ ہیں۔ دیانندی نہیں "

مولوی صاحب نے اپنے الفاظ واپس لے لئے۔ مباحثہ جاری رہا ۔

اسیطرح وہ ہندو شبد کو آریوں کے لئے گالی کہا کرتے تھے۔ ایک دن جب وہ سبھا کے کاریالیہ میں آئے۔ تو اُن کے ہاتھ میں سٹری یک مانیہ تلک جی کی رچی ہوئی مشہور کتاب انگریزی بھاشا کی اورین تھی۔ سوائے ریسرچ سکالر کے کون اس قسم کی کتابوں کو پڑھکر اُس میں کیا بات آرش سدھانت کے انکول نہیں کہہ سکتا ہے۔ وہ اگر زندہ رہ جاتے۔ تو ضرور اس کے گُن دوش دکھلانے والی کتاب لکھتے۔ وہ کسی انگریزی دان سے اس کا ترجمہ سُن لیا کرتے تھے۔ بیچارے خود انگریزی نہیں جانتے تھے۔ کرم ویر شری آریہ سماج سٹری کا رائے پیڑا رام جی دھون آپ کے خاص مداح تھے ۔

آج کل کئی لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے اہنسا واد کی جو ایجاد کی ہے۔ یہ بہت اعلیٰ ہے۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے۔ کہ وہ پروفیسر میکس مولر کرت DHYSICAL RELIGION (فزیکل ریلیجن) نامی کتاب کو پڑھ جاویں۔ اس سے اُن کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ نہ صرف یوگ درشن میں ہی اہنسا آدی پانچ نیم پالن کرنے کا ودھان ہے۔ بلکہ آدی قانونی گرنتھ منو سمرتی میں اس کا خاص ذکر ہے۔ یعنی یہ کہ منو جی نے مُنش مات کے لئے انسانی دھرم جو بتایا ہے۔ وہ اہنسا۔ ست۔ چوری تیاگ۔ شوچ اور اندری نگرہ ہی تو ہیں ۔

منو جی نے اس کو سمانیہ دھرم بتایا جو منش مات یعنی چاروں ورنوں کا ہے۔ میکس مولر صاحب مزید لکھتے ہیں۔ کہ بدھ نے جو اہنسا دھرم کا پرچار کیا۔ اُس کا مول منو سمرتی میں موجود ہے ۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱ کالم ۳

ایک سی رہی۔ اور مہاتما منشی رام ہمیشہ پنڈت جی کو سمان کی درشٹی سے دیکھتے رہے۔ اور اُن سے سمان بھاو سے برتاؤ کرتے رہے ۔

پنڈت لیکھرام کے گُنوں پر درشٹی ڈال کر آج کل کے پرچارک اور اُپدیشک اس سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ پنڈت جی زبردست سوادھیائے کرتے تھے۔ اور اُن کے ویاکھیان نئی باتوں سے بھرے ہوتے تھے۔ کیونکہ وہ بہت کھوج کر کے بولتے تھے۔ آج کل کے اُپدیشک مہو پدیشک وہی کولہو کے بیل کی طرح وہیں پھرتے رہتے ہیں۔ پورا سوادھیائے نہیں کرتے۔ اس لئے نہ تو ان کے ویاکھیانوں میں کوئی نئی بات ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی رنگ چڑھتا ۔

پرچارک کی دوسری آوشیک بات "نربھیتا" ہے لیکن یہ نربھیتا سچائی اور علمیت پر نربھر رہتی ہے۔ آج کل جس پرکار کے اُپدیشک اور مہو پدیشکوں سے پالا پڑتا ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ نہ تو ان میں اتنا ستیہ ہے۔ اور نہ اتنی نربھیتا اور نہ اتنی علمیت۔ "دھن" میں بھی آج کل کے پرچارک پرانے پرچارکوں کا پاسنگ بھی نہیں ۔

آریہ سماج میں ودیا۔ ورشتی۔ تپسوی۔ نربھے اُپدیشکوں کی جتنی تعداد بڑھے گی۔ اتنا ہی کلیان ہوگا ۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

دھرم ویر پنڈت لیکھرام

(از پنڈت نردیو جی شاستری ویدتیرتھ)

شری ۱۰۸ سوامی دیانند کے کرڈ شِشّوں میں اگر کسی کی گنتی ہو سکتی ہے۔ تو وہ پنڈت لیکھرام جی کی ہے سنہ ۱۸۹۲ء سے پہلے کسی وقت ہمارے پوجیہ پتا پنڈت شری لواس راؤ جی نے ایک بار سمالی بھارت کی یاترا کی تھی۔ کر دھرم سنیوگ سے تھیں اُن کی پنڈت لیکھرام جی سے ملاقات ہو گئی۔ اس ملاقات کا نتیجہ تھا۔ کہ ہمارے پتا جی آریہ سماجک وچار کے ہو گئے تھے ❊

شری پنڈت لیکھرام جی دُھن کے آدمی تھے سنکوچ کرنے والے تھے۔ سچے پرچارک تھے۔ درڑھ وشواسی تھے۔ ویدک دھرم کے پرچارکوں میں خاص طور پر میں دو ویکتیوں کا نام لے سکتا ہوں۔ ایک شری پنڈت لیکھرام جی۔ دوسرے سوامی درشنانند جی۔ اگر ایسی لگن اور دُھن کے پرچارکوں کی تعداد بڑھے۔ تو ویدک دھرم پرچار کی دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے ❊

(۲) میں سب سے پہلے پنڈت لیکھرام جی کے ویاکھیان سنہ ۱۸۹۴ء میں مساد چھوٹا والی آریہ سماج کے اُتسو پر سنے تھے۔ حاضرین کو ملدہ کرنا۔ اُن پر اپنے وچاروں کا سکہ جمانا کیتی پریکتی دوارا اسہمت جنوں کی شنکاؤں کا نوارن کرنا۔ اتیادی باتوں میں پنڈت جی بڑے نپُن تھے۔ سناتن دھرمیوں کے درشن میں آپ اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ اور سب دھرم تو نیموں سے چل رہے ہیں لیکن سناتن دھرم میں یہ وشیش بات ہے۔ کہ جس دن اُس کے نیم بنیں گے۔ اسی دن یہ دھرم ٹوٹ جائے گا۔ اس کے کوئی نشچت نیم بن ہی نہیں سکتے۔ آپ پنڈت دین دیالو۔ پنڈت گوپی ناتھ اتیادی کے ویاکھیانوں کی کڑی لیکن پُر مذاق سماوچنا کرتے رہتے تھے۔ میں لاہور میں سنہ ۱۸۹۴ء سے ۱۸۹۵ء تک رہا۔ ان چار برسوں میں اُن کے سینکڑوں ویاکھیان سُنے۔ مسلمان بھائیوں کی بھی آپ کمال بے خوفی سے سماوچنا کیا کرتے تھے۔ جس دن آپ کی مرتیو ہوئی۔ اس دن سے آپ امر ہو گئے۔ آپ کٹر تھے۔ کنتو بھولے تھے۔ کسی پر بھی وشواس کرنے میں سنکوچ نہ کرتے تھے۔ ان کی شاندار ارتھی کے جلوس کا نظارہ اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ شمشان میں دیئے ہوئے لالہ منشی رام اور لالہ ہنس راج۔ پنڈت رام بھجدت آدی کے ویاکھیان۔ وچھو والی سماج کی وہ قابل یادگار ڈی اے وی سکول کے صحن میں تھمی ہوئی بھیڑ لاہور نگر کے وہ آندولن کے دن اتیادی باتوں کو کوئی کیسے بھلا سکتا ہے ❊

(۳)

پنڈت لیکھرام صرف لکچرار یا اعلیٰ درجہ کے پرچارک ہی نہ تھے۔ قابل محقق اور اعلیٰ درجہ کے مصنف بھی تھے۔ آپ کی تصنیف اس بات کا زبردست ثبوت ہیں۔ مرت کے وقت آپ کی صرف یہ وصیت تھی۔ کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے یہ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ تحریر کا کام بند نہیں ہوا۔ لیکن جس لائن پر اسے پنڈت جی نے جاری کیا تھا۔ اس پر نہیں رہا ❊

پنڈت جی جب فرصت ملتی۔ لاہور کے آریہ ودیارتھی آشرم میں آتے۔ اور طالب علموں سے مل کر اُن میں اُتساہ کا سنچار کر جاتے۔ اُنہوں نے کئی بار آشرم میں ودیارتھیوں کے لئے اُپیوگی ویاکھیان دیئے۔ باہر سے پنڈت جی کی اتنی زیادہ مانگ رہتی تھی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری کبھی کبھی دقت میں پڑ جاتے تھے۔ جس سماج کے اُتسو میں پنڈت جی نہ پہنچتے تھے۔ وہ سماج اپنا دربھاگیہ سمجھتا تھا ❊

(۴)

آریہ سماج میں سب سے پہلا بلیدان شری پنڈت لیکھرام جی کا ہی ہوا اور اس بلیدان سے آریہ سماج کی بنیاد اور بھی مضبوط ہو گئی پنڈت لیکھرام کے بعد دوسرے اُپدیشکوں نے آریہ سماج کے پرچار اور پرسار میں بہت پریتن کیا پر پنڈت لیکھرام جی اپنی لائن میں اپنے جیسے ایک ہی تھے۔ کرتویہ پالن کے موقعہ پر وہ اپنے سکھ دکھ کی ذرا پرواہ نہ کرتے تھے لدھیانہ آریہ سماج کے اُتسو پر آپ کو سخت پیٹ درد شروع ہو گیا تھا۔ تو بھی آپ اسی حالت میں لگاتار تین گھنٹہ تک اپنا سرسوتی کا پرواہ بہاتے رہے۔ اسہمت حیران تھے کہ کس بلا کا پنڈت ہے۔

آپ سپشٹ وادی (صاف گو) تھے۔ کسی کا لحاظ اور ملاحظہ نہ رکھتے تھے۔ سچ کہہ

صاف ٹھاتے تھے۔ گو آپ روکھے معلوم ہوتے تھے۔ تاہم نرم دل رکھتے تھے۔ گو سخت معلوم ہوتے تھے۔ تاہم کومل تھے۔ آپ ایرشا دویش کے جھنجھٹوں میں نہیں پڑتے تھے۔ آپ کو کوئی دُھن تھی۔ تو ایک ماتر پرچار کی۔ آپ کو کوئی کام تھا۔ تو ایک ماتر پرچار کا۔ آپ کا ادیش تھا ـــ پرچار ـــ پرچار ـــ پرچار ـــ اس میں آپ کا جیون سپھلتا پوروک سماپت ہوا۔ آپ کا زیادہ تر وقت گو پنجاب میں گذرا۔ تاہم سوامی جی کے جیون چرتر کی تیاری کے لئے ان کی جیون گھٹناؤں کے اکٹھا کرنے کے سلسلہ میں آپ یو۔پی بہار۔ بنگال۔ راجپوتانہ آدی پرانتوں میں بھی جا چکے تھے ❊

(۵)

آپ کی اور مہاتما منشی رام کی لیکھنی آخر تک

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۳ کے نیچے)

پنڈت لیکھرام کی شہادت کا پرنام

(از پنڈت وشنودت جی ایڈووکیٹ)

کسی بات کی سچائی کے ثبوت کے لئے صرف دلائل ہی کافی نہیں۔ قربانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ دلائل سے صرف دماغ کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ دل کو نہیں۔ جب ایک انسان کسی آدرش کے لئے جیل خانہ کی مصائب برداشت کرتا ہے۔ اور پھانسی کا خوشی سے استقبال کرتا ہے۔ تو لوگ اس کی بات کو سنتے ہیں۔ ورنہ صرف دلائل اور لیکچر کو کوئی سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا ❊

اگر مہاتما گاندھی اپنے خیالات کو صرف تحریر اور تقریر تک ہی محدود رکھتے۔ تو ان کی بات کون سنتا تھا۔ افریقہ میں قید خانہ میں گئے اور بھارت میں ہمیشہ جیل خانہ جانے کے لئے تیار رہے۔ تو دنیا نے دیکھا۔ کہ ایک مہاتما گاندھی کے جیل میں جانے کے بعد ۹۰ ہزار آدمی ہنسی خوشی جیل چلے گئے ہیں ❊

آخر کار اس ینتا کا اثر انگلینڈ میں ہوا وزیر اعظم اور باقی دیگر انگریز مدبروں کو کہنا پڑا۔ کہ بھارت کی بات نظر انداز نہیں کی جا سکتی کیونکہ پیچھے اس ندر اشخاص صرف مرد ہی نہیں بلکہ عورتیں اور بچے بھی جیل میں گئے ہیں اور جیل میں جانے کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی ❊

پنڈت لیکھرام سے پہلے سب کا ذہن پر یہ دھر رہتے تھے۔ کہ جنم کا کوئی مسلمان یا عیسائی ہندو یعنی ویدک دھرمی نہیں بن سکتا۔ حضرت چھوت چھات اور ذات پات کی غلام قوم کبھی غیر مذاہب والوں کو اپنے اندر جذب کر سکیگی۔ یہ بھی سکن نہیں معلوم تھا فیروز پور کے بزرگ وار منشی گوپال سہائے جی ایک کہانی سنایا کرتے تھے۔ یہ کوئی فرضی فسانہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک امر واقعہ تھا۔ جسے پنڈت لیکھرام کی شہادت نے حقیقت بنا دیا۔ اگر پنڈت لیکھرام کی شہادت سے پیشتر کوئی ایسی کہانی سنا دیتا۔ تو اُسے فرضی فسانہ کہتے۔ اور یہ سمجھتے کہ کسی نے ناول لکھا ہے ❊

عجیب بات یہ ہے کہ پنڈت لیکھرام کو خود بھی یہ خیال نہیں تھا۔ کہ وہ اپنی شہادت سے ہندو قوم میں ایک معجزہ کر دیں گے۔ کلیات آریہ مسافر میں ایک چھوٹا سا ٹریکٹ دھرم پرچار کے نام سے پنڈت لیکھرام کی تصانیف میں شامل ہے۔ اس میں پنڈت لیکھرام نے خود ہی یہ سوال اُٹھایا ہے۔ کہ اگر جنم کے مسلمان اور عیسائی ویدک دھرم کو گرہن کر لیں۔ تو وہ کس ذات میں شامل کئے جائیں گے؟ کیونکہ ہندوؤں میں جنم پا کر ذات کے بندھن سے کوئی آزاد نہیں ہو سکتا۔ اور خرابہ امر یہ ہے۔ کہ ذات پات کا بندھن صرف ہندوستان میں ہی ہے۔ اور دنیا کے کسی دوسرے ملک میں ذات پات کا بندھن نہیں ہے۔ پنڈت لیکھرام اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ کہ جنم کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو شدھ کر کے اُن کی ایک علیحدہ ذات بنائی جاوے۔ اور وہ شادی بیاہ اور کھانے پینے کا بیوہار باہمی اپنے ہی درمیان کریں ❊

اب وہ کہانی سنیئے جو منشی گوپال سہائے جی سنایا کرتے تھے۔ منشی گوپال سہائے جی وہ بزرگ وار ہیں۔ جو سوامی دیانند کو فیروز پور میں آریہ سماج قائم کرنے کے لئے بلا کر لائے تھے۔ پنڈت لیکھرام عرصہ دراز تک فیروز پور میں رہے۔ اور منشی گوپال سہائے اور پنڈت لیکھرام کا باہمی ست سنگ رہا۔ افسوس کہ وہ بزرگ وار اب اس دنیا میں نہیں ہیں ❊

منشی جی نے سنایا۔ کہ ایک دفعہ ایک مسلمان ان کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں اس لڑکی کو ہندو بنانا چاہتا ہوں۔ منشی گوپال سہائے نے کہا۔ پھر یہ لڑکی تمہارے پاس نہ جا سکیگی اور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

منہ تیرے۔ اس کا کوئی واسطہ ہوگا۔ اس لڑکی کا نام تیجرن تھا۔ اور بمشکل ۹ یا ۱۰ برس کی تھی؛

منشی گوپال سہائے جی نے اس لڑکی کا آریہ نام رکھکر اسے بریلی یتیم خانہ میں بھیج دیا۔ وہاں اس نے اعلیٰ تعلیم پائی۔ اور آریہ میڈیکل سکول میں تعلیم پاکر لیڈی ڈاکٹر بن گئی۔ اس کی شادی بھی اچھی جگہ ہوگئی۔ اب وہ بال بچوں والی ہے ایک مشہور مستشرق لیڈی ہے۔ لیڈی ڈاکٹر ہے اس کی تصنیفات پنجاب اور ہندوستان میں خاص شہرت رکھنے والوں کو بیاہی گئی ہیں؛

یہ معجزہ کس نے کر دکھلایا۔ صرف پنڈت لیکھرام نے۔ پنڈت لیکھرام بھی اگر بعض آدمیوں کی طرح صرف زبانی تحریر و تقریر پر ہی رہتے۔ تو اس کام کی ابتداء ہوتی۔ آج کئی گاؤں جو پہلے مسلمان تھے۔ اب ہندو ہیں۔ ہندوؤں میں بھی اب اپنی قوم میں دوسرے لوگوں کو جذب کرنے کا خیال پیدا ہوگیا ہے؛

ہمارا طالب علمی کا زمانہ تھا۔ امرتسر کی گول سے ملنے کا ذکر ہے۔ جو رام باغ سے باہر ہوتی ہوئی کچہری کے سامنے سے نکلتی ہے۔ پنڈت لیکھرام سیر کر رہے تھے۔ اچانک پانی تلاش کرنے لگے۔ میں نے دریافت کیا پنڈت جی آپ پانی کیوں تلاش کر رہے ہیں؟ پنڈت جی نے فرمایا سندھیا کیلئے؛

اُس وقت ایک مختصر سا اُپدیش پنڈت لیکھرام نے کیا۔ اور کہا۔ کہ جب بدکار سے بدکار اور غریب سے غریب اور جاہل سے جاہل مسلمان نماز کا پابند ہے۔ تو ہندو کیوں نہ سندھیا کا پابند رہے۔ اور یہی سندھیا ہندوؤں کو بچائے گی۔ ورنہ ہندو نیست و نابود ہو جائیں گے؛

پنڈت لیکھرام جی نے فرمایا۔ کہ کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے۔ کہ مسلمان مرد یا عورت اپنی نماز کے عقیدے میں ہندو کو پھنسا سکتے ہیں اور ہندو اپنی سندھیا کی طاقت سے مسلمان کو قابو میں نہیں لا سکتے۔ اب تو ہندوؤں کی وہی صورت ہے۔ کہ چھری خربوزہ پر گرے تو بھی خربوزہ کا نقصان اور اگر چھری پر خربوزہ گرے تو بھی خربوزہ کا نقصان۔ کسی ہندو مرد یا عورت کو مسلمان مرد یا عورت سے اپنے مذہب میں کم مضبوط اور کم مستقل مزاج نہ ہونا چاہئے۔ خواہ کیسی صورت اور کوئی حالات ہوں؛

آج پنڈت لیکھرام اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ مگر جو اشخاص پنڈت لیکھرام کو ان کی زندگی میں اس نیک کام سے روکا کرتے تھے۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ کس قدر غلطی کرتے تھے۔ پنڈت لیکھرام نے شہادت کا وہ سلسلہ جاری کیا۔ کہ تھوڑے سے عرصہ میں بہت سی دیانتیں دھرم پرچار کے لئے لوگوں نے قربانیاں کیں مم

ہم اور مسلمانوں کو بالآخر ہندوؤں کا حق تسلیم کرنا پڑا۔ کہ انہیں بھی غیر اقوام کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کا حق حاصل ہے۔ خواہ کچھ عرصہ تک وہ اپنی ضد پہ قائم رہے۔ اور کئی جگہ فساد بھی کیا؛

پیشنگوئیوں کا پاکھنڈ جال

(از ماسٹر لکشمن جی آریہ اُپدیشک)

ویراتسو کے اُپلکش میں لیکھ کی فرمائش ہے۔ پیشین گوئیوں کا مسئلہ شہید اکبر کی خاص توجہ کا مضمون تھا۔ اور اسی جہالت کا حملہ اُن کی شہادت کا راز تھا۔ مرزا غلام احمد کی پیشین گوئیاں اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس وقت ہم ایک اور شخص مولانا صدیق کی جمع کردہ پیشین گوئیوں کے پاکھنڈ جال کو توڑنے میں مصروف ہیں۔ دل چاہتا ہے۔ کہ انہیں پرکاش کے ناظرین کے سامنے رکھیں۔ اور اُن سے سوال کریں۔ کہ وہ اپنی غفلت کو جاری رکھیں گے۔ یا اس سندر میں پنڈت لیکھرام کے آتما روپی دیوتا کی پرتشٹھا کریں گے؟ مگر نہ اتنا وقت ہے۔ نہ پرکاش کے کالموں میں اتنی گنجائش ہوگی۔ اس لئے محض اصولی خیال پیش کرتے ہیں۔ کہ ایسی پیشین گوئیاں نہ کچھ بنیاد رکھتی ہیں۔ نہ سوائے جہالت کے ان کی ہستی کسی اور طرح ممکن ہے؛

فی الحقیقت نہ کسی انسان کو غیب کا علم ہو سکتا ہے نہ صحیح پیشین گوئی کا ہونا ممکن ہے اگر مستقبل کی بابت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ تو وہ محض موجود اور معلوم علتوں کا نتیجہ ہے۔ اور ہر شخص کی اس تک رسائی ہو سکتی ہے۔ جو شخص جانتا ہے۔ کہ سکول سے عالم بن کر نکل سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا بیٹا جسے میں نے سکول میں داخل کرایا ہے۔ پندرہ سال بعد ایم۔ اے ہوگا۔ طبیب کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا مریض صحت و طاقت حاصل کرے گا۔ وکیل کہہ سکتا ہے کہ میرا موکل مقدمہ جیتے گا۔ مگر یہ پیشین گوئیاں یا تو علت اور معلول کے قانون کا ظہور ہیں یا قیاس اور قیافہ کا۔ الہامی یا قدرتی صداقت کا درجہ انہیں نہیں مل سکتا۔ ممکن ہے۔ کہ ایم۔ اے کہاں پرائمری پاس کرنے سے پہلے ہی لڑکا گذر جاوے۔ یا ہیضہ کیا ایک ہفتہ میں کسی غیر معمولی صدمہ سے بیمار گذر جاوے۔ یا نالائق سے لائق وکیل بھی ان واقعات کی وجہ سے مقدمہ ہار جاوے۔ جو موکل نے اُس سے پوشیدہ رکھے تھے۔ ایسے ہی عالمگیر سچائیوں کے آدھار پر بھی قبل از وقت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ بچہ آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ راہ گذر کہہ سکتا ہے۔ کہ اسے ہٹاؤ۔ ورنہ جل جائے گا۔ ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ یا اور کوئی مر جائے گا۔ جیوتشی کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں دن اتنے بجے اتنے منٹ پر سورج گرہن ہوگا۔ ایشوری الہام سے جب سیکھے ہوؤں کو سورج سے فاصلہ ستاروں وغیرہ کا فاصلہ اور اُن کی رفتار کی شرح کا علم ہو گیا تو گرہن کا پہلے سے بتا دینا حسابی بات ہوگئی۔ نہ کہ معجزہ۔ لیکن غیر معلوم شخص مقام یا زمانے کے متعلق کچھ کہنا قطعاً ناممکن ہے۔ سوامی دیانند کے لفظ ہیں۔ کہ ایشور کو ترکال درشی کہنا پاپ ہے۔ کیونکہ اس کے لئے تین زمانے ہیں ہی نہیں۔ یہ انسان ہے۔ جو دیش اور کال کی قید میں ہے۔ ایشور ان سے آزاد لامکان اور لازمان ہے۔ بادشاہ انگلستان میں ہے تو بھی اصل بادشاہ ملک بھارت میں قانون کی صورت میں نمایاں ہے۔ اور سزا جزا کا عمل پولیس فوج اور ججوں کے ذریعہ ہر کہیں ہو رہا ہے تو بھی کس شخص کو کب۔ کس جرم میں کس جج سے سزا ملے گی۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ وجہ یہ کہ یہ علم یا قانون نہیں۔ بلکہ قانون کے ایک چھوٹے سے جزو کے ساتھ اس شخص اور جگہ اور وقت اور حالات اور کئی دیگر ہستیوں کے تعلقات کے میل کا نام جرم یا عمل اور سزا و جزا ہے۔ بعینہ خدا کے علم سے محض عالمگیر اصولوں کا تعلق ہے۔ جو ہمیشہ بے بدل ہیں۔ اور ان کے عملدرآمد کے نظارے تغیر پذیر ہستیوں کی وجہ سے ہیں پس مامور من اللہ محض ان ہی سچائیوں کو پھیلاتے ہیں۔ جو ایشوری قانون ہیں اور جو تاریخ و جغرافیہ سے تعلق رکھنیوالی۔ یعنی مخصوص مقاموں یا ناموں کے متعلق پیشین گوئیاں کرتے پھرتے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز مامور من اللہ کی حیثیت سے نہیں کرتے۔ اور اگر وہ ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ تو پبلک کے ساتھ دغا اور فریب کرتے ہیں۔ عام کم علمی اور ضعیف الاعتقادی سے ان پر انسان کی نگاہ میں پردہ پڑا رہے۔ تو پڑا رہے۔ اس حقیقی عادل کے سامنے وہ مجرم ہیں۔ گنہگار ہیں۔ جہنمی ہیں۔ چاروں وید۔ اُپنشد شاستر میں کہیں ایسی پیشین گوئیوں کو حقیقی نہیں جتایا گیا۔ سوامی دیانند نے جہاں گرنت جوتش کو صحیح مانا ہے۔ وہاں پھلت جوتش کو اسی لئے پاکھنڈ قرار دیا ہے جو لوگ پیشین گوئیوں کو رسالت اور نبوت اور پیغمبری وغیرہ سے منسوب کر رہے ہیں وہ آئیں اور یہاں کے ہزاروں لاکھوں رمالوں اور جیوتشیوں سے مقابلہ کریں۔ جو پیسہ دو پیسے لے کر آئندہ کے حال بتاتے پھرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں اور تعلیم یافتہ گریجوایٹوں تک کو اپنی اصل چالاکی سمجھنے سے روک سکتے ہیں۔ سوامی دیانند کا بھلا ہو۔ جس نے ست ہتاتروں کی تہ میں ایسے پاکھنڈ کو کام کرتا دکھا کر لوگوں کی آنکھیں کھولیں۔ پنڈت لیکھرام کو شہید دانی ہے۔ جس نے بڑے بڑے پھلت جیوتش کے دعوے داروں اور آسمانی خبروں کے لانے والوں کے دغا اور فریب سے پُر مکار ناموں کا برملا بھانڈا پھوڑا۔ افسوس ہے۔ تو یہ کہ پاکھنڈی لوگوں نے اپنے غلط عملوں کو زہر ہولا کے اندر رہ کر بری طرح غلط ملط کر دیا ہے۔ تو بھی اگر عالم لوگ ہمت کریں۔ تو اس زحمت سے چھٹکارا ہونا کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ جہاں آریہ سماج کے گرنتھوں میں ایسے عملوں کا کھنڈن ہے۔ وہاں سچائی کے عالمگیر ہونے سے دیگر مذاہب میں بھی برابر ان پیشین گوئیوں کو اصولاً غلط قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب جو مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں ۔ا پنے اسی غلط عمل سے قرآن کے صریحاً مخالف ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ سوائے خدا کے کسی کو عالم الغیب نہیں کہتا۔ سورہ انعام پارہ ۷ میں ہے خدا کہتا ہے۔ تو کہ میں نہیں کہتا تم سے کہ مجھ پاس ہیں خزانے غیب کے۔ نہ میں جانوں غیب کی بات۔ ایک اور آیت میں کہا۔ اس کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ انہیں نہیں جانتا کوئی اس کے سوائے؛

سورہ اعراف پارہ ۵ میں ہے۔ اور اگر میں جانتا غیب کی بات۔ تو بہت خوبیاں لیتا۔ سورہ لقمان پارہ ۲۱ میں ہے "اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کیا کرے گا کل۔ اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا +

پھر سورۃ احقاف پارہ ۲۶ میں ہے۔ "میں نہیں جانتا کہ کیا ہوتا ہے مجھ سے اور تجھ سے" ایسا ہی کئی حدیثوں میں بھی یہی ظاہر کیا گیا ہے جیسے "جو شخص غیب کا دعوے کرے کافر ہے" (قاضی خان)

روایت ہے۔ کہ لوگ کھجور کی پیوندی لگاتے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ تو پھل زیادہ آئے گا۔ اس لئے وہ باز رہے۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ پھل بہت کم آیا۔ تب حضرت نے کہا۔ مجھ سے ایسی باتوں میں صلاح نہ کیا کرو (مشکوٰۃ)

جنگ احد میں حضرت کے دانت ٹوٹنے کا واقعہ مشہور ہے۔ اگر وہ غیب کے علم یا پیشین گوئی کے قائل ہوتے۔ تو کیا اُسے پہلے نہ جان لیتے؟

ایسے تمام سوالات اور ویدک سدھانت اور عقلی دلائل اور تمام انسانوں کا تجربہ متفقہ فیصلہ دیتے ہیں۔ کہ پیش گوئیاں جو آج کل زیر بحث ہیں۔ کسی طرح اصولاً صحیح نہیں ہو سکتیں۔ اور اس لئے جو لوگ کسی قسم کی پیشین گوئیوں کے صحیح ہونے پر بحث کرتے ہیں۔ جیسے قادیان کا مرزائی دل۔ ہم اُن کو اور اُن سے بحث کرنے والوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اصل بنیاد اصول ہے۔ اگر اصلی فیصلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو پہلے اس پر وچار کرو۔ کیونکہ بیج ناش ہونے پر درخت اور اس کے پتے رہ ہی نہیں سکتے ؟

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

(۱) شریمتی چند دیوی کی بڑی لڑکی کوشلیا دیوی کا وواہ مہاشہ شری رام جی ٹھیکیدار سے ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء کو ویدک ریتی سے ہوا۔ دو سو کے قریب استری پرش اُپستھت تھے۔ جن میں چند ایک یوروپین لیڈیاں بھی تھیں۔ کنیا پکش کی طرف سے ۳۱۰ شلنگ اور در پکش کی اور سے ۱۰۱ شلنگ دان دیا گیا ؟

(۲) یکم فروری کو لالہ شنکرداس جی کے بڑے لڑکے پرتھوی چند کے پتر کا ان پراشن سنسکار اور لالہ جی کے چھوٹے لڑکے ترلوک ناتھ کی پتری کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ کنیا کا شبھ نام کملا دیوی رکھا گیا۔ لالہ جی کی طرف سے آریہ سماج کو ۱۵ شلنگ کا دان ملا۔ اور مہاشہ کرم چند نے ۵ شلنگ دیئے ؟

آریہ کنیا پاٹھشالہ نیروبی کا جلسہ تقسیم انعام

۳۱ جنوری کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ نیروبی کا جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت دھرم پتنی صدر میونسپلٹی منایا گیا۔ پاٹھشالہ کے کاریہ کرتاؤں اور استانی کے کاریہ پر پرسنتا ظاہر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مجھے یہ محسوس کر کے اتی پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ آریہ کنیا پاٹھشالہ بتدریج ترقی کی راہ پر چل رہی ہے۔ بعد ازاں آپ نے لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے۔ بیس روپیہ جیب خاص سے انعام دیا ؟

شوک سماچار ۔ مہاشہ دیوان چند گاڑی والے ۲۸ جنوری کی دوپہر کو چل بسے۔ آپ کا انتیشٹی سنسکار آریہ سماج کی طرف سے کرایا گیا ؟ ایشرداس چند رائے

جائنٹ سکرٹری آریہ سماج نیروبی ؟

آریہ شبد پرکاش

(ویکھک پٹنگ)

(آریہ شبد کا ارتھ)

پرگتی واچک [illegible] ہے تو سے آریہ شبد بنا ہے۔ اس لئے اس کا ارتھ ہے۔ شیل مانشیہ سجن۔ سداچاری۔ سوامی وغیرہ ؟

ہم آریہ کیوں کہلاتے ہیں

اس لئے کہ سرشٹی کے آدی میں یہ نام ہمیں وید دوارا ایشور نے دیا۔ ویدانوسار منش جاتی دو بھاگوں میں وبھگت ہے۔ ایک آریہ دوسرا انارید۔ سمرتی۔ اتہاس۔ پرانوں تک کے پڑھنے سے کوئی تیسرا بھاگ درشت نہیں ہوتا۔ یہی نہیں بلکہ یوروپین لوگوں نے بھی ان دو بھاگوں کو گرہن کر کے سرشٹی کی منش گننا۔ دو ہی بھاگوں میں کی ہے۔ ایک آرین ARYAN دوسرا NON ARYAN ؟

آریہ شبد انگریزی بھاشا میں تو ایک اچنت آشچریہ جنک ڈھنگ سے دیا جا رہا ہے۔ مفصل ہم آئندہ لیکھوں میں لکھیں گے ؟ یہاں کیول پرمان ہی دینا ہے۔ دیکھئے:-

(۱) اتھرو وید ۵-۳-۱۱ میں کہا ہے۔ داسوں کو آریہ! کہکر منش جاتی کو دو بھاگوں میں وبھگت کر دیا ؟

(۲) یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۴۲ یعنی یجر وید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۸ میں لکھا ہے کہ جس راجیہ کے سب آریہ رکشک اور آ گیا پالک ہیں۔ وہ ہر سب پرکار کے آنند رہتے ہیں۔

(۳) ستھ پرکاش کے سندھی پرکرن میں راجا کو شکشا کی ہے۔ کہ وہ ریج پانے کے ارتھ آریہ تتھا انارید سے سندھی کر لے یہاں بھی منش سماج کو کیول دو بھاگوں میں ہی بانٹا گیا ہے ؟

(۴) منو سمرتی میں بھی منش سماج کو دو بھاگوں میں ہی بانٹا گیا ہے۔ دیکھو نمن لکھت استھل جہاں آریہ تتھا انارید شبد ہی ملتے ہیں:-

منو سمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ۵۷
" " ۱۰ " ۶۷
" " ۱۰ " ۷۳

(۵) ہم آریہ اس لئے کہلاتے ہیں۔ کہ اس ... دیش کا پراچین نام آریہ ورت ہی ہے۔ منو سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۲ میں ہے ؟ "پوروسمندر سے پشچم کے سمندر تک اور ہماچل سے وندھیاچل کے بیچ میں جو دیش ہے۔ اس کو ودوان لوگ آریہ ورت کہتے ہیں۔ (جو کہ بھلے ہی ہندوستان کہیں) یہی ورتانت امر کوش پرتھم کانڈ بھومی ورگ کے اشٹم پدیہ میں بھی ہے ؟

(۶) ہم آریہ اس لئے کہلاتے ہیں۔ کہ ہم آریوں کی اولاد ہیں۔ ہمارے پوروج مان پورو آریہ کہلاتے رہے ؟ دیکھئے:-

پدم پوران تیسرا سرگ کھنڈ ادھیائے ۵ شلوک ۴۸ میں لکشمن جی نے ساوتری جی سے کہا ہے:-

"ہے آریئے! تم شیگھر اٹھ کر چلو (آریئے کہا ہے ہندوانی نہیں) ؟

(۷) والمیک راماین ایودھیا کانڈ سرگ ۴۷ شلوک ۲۰ میں بھرت جی نے کوشلیا جی سے کہا ہے:-

"ہے آریئے! ہماری پریت سری رام میں کتنی ہے"

(۸) سندر کانڈ سرگ ۲۸ شلوک ۱۰ میں سیتا جی نے رام چندر و لکشمن کو آریہ پتر کہا ہے ؟

(۹) سرگ ۳۵ شلوک ۴۲ میں تتھا سرگ ۳۶ شلوک ۳۷ میں ہنومان جی نے سیتا جی کو "ہے آریئے!" کہا ہے ؟

(۱۰) کشکندھا کانڈ سرگ ۱۹ شلوک ۲۸ میں تارا اپنے مرت پتی کو دیکھکر کہتی ہے "ہے آریہ پتر!"

(۱۱) ہم آریہ اس لئے کہلاتے ہیں۔ کہ یجر وید میں

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

"سارے سنسار کو آریہ بنا دو" بتایا گیا ہے۔ اسی لئے گھر سے پرچار شروع کر کے ہم ہندوؤں سے کہتے ہیں۔ کہ بھائی آریہ بن جاؤ آریہ سے بھن جو جاتی ہے۔ اُسے انارید ہی کہا گیا ہے۔ چونکہ ہندو سویم کہہ رہے ہیں کہ ہم آریہ نہیں۔ اس لئے وہ اپنے منہ ہی انارید سدّھ ہوتے ہیں ؟

اب دیکھیں انارید کون ہیں ؟

انارید کے اوگن

(۱) انارید ہیں ایمان یکت شبد ہے اسی لئے راماین ایودھیا کانڈ میں راجا دشرتھ کیکئی سے کہتے ہیں۔ "لوگ مجھے بڑا کامی اور انارید کہیں گے"

(۲) سندر کانڈ سرگ ۹ میں ہنومان جی اور سرگ ۲۲ میں سیتا جی راون کو انارید کہتی ہیں ؟

(۳) بھرت جی مہاتما بھردواج جی کو اپنی ماتائیں بتاتے ہوئے سرگ ۹۲ شلوک ۲۶ میں کہتے ہیں ؟

"جو کرودھ ہی سدا کئے رہتی۔ بدھی نہیں رکھتی۔ اہنکار یکت سدا اپنے کو سبھگا مانتی ہے۔ سدا اپنا ہی ایشوریہ چاہتی۔ بڑی انارین ہے۔ پر اپنے کو آریہ روپ مانتی ہے جس کا نام کیکئی ہے؟"

(۴) وشنو پوران تیسرا ادھیائے ۷ شلوک ۳۱ میں یمراج وشنو بھگتوں کے لکشن ورنن کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جو منش اشبھ گنتی۔ استیہ کاریوں تتھا اندریوں کے ساتھ نرنتر رہتا ہے۔ وہ وشنو کا بھگت نہیں ہے۔ ہندوؤ! دیکھا! یہ ہے آریہ سماج کا چمتکار سویم آپ کے دیوتا آپ سے روٹھے جاتے ہیں آریہ کہلاؤ تو بھگتی قبول ہو ؟

آریہ نام کی مہما

(۱) وششٹھ سمرتی میں وششٹھ مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ جو کرتویہ کرموں کا سیون کرتا ہے۔ اور اکرتویہ کرموں کا پری تیاگ کرتا ہے۔ وہ آریہ ہے ؟

(۲) متسیہ پوران ادھیائے ۱۹۴ شلوک ۳ میں لکھا ہے۔ کہ جو سرل مارگ پر چلتا ہے۔ وہ آریہ کہاتا ہے ؟

(۳) مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۵۴ شلوک ۱۸۰۔ سبھا پرب ادھیائے ۴۶ شلوک ۳ تتھا ادیوگ پرب ادھیائے ۳۱۔ شلوک ۱۱۲ و ۱۱۳ میں لکھا ہے۔ کہ جو شانت چت رہتے ہیں ویر کو نہیں بڑھاتے۔ گھمنڈ نہیں کرتے۔ ادیوگ سے کاریوں کو کرتے ہیں۔ جو گری دشا میں بھی چوری آدی کارج نہیں کرتے۔ اور اپنے سکھ میں ہرش اور دوسرے کے دکھ میں آنند نہیں سمجھتے۔ وہی آریہ ہیں ؟

(۴) وشنو پوران تیسرا ادھیائے ۷ شلوک ۳۱ سے آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ وشنو کے بھگت دھرماتما جن ہیں۔ جو پرتی دن شبھ کرموں کو کر آریہ پرشوں کا ست سنگ کرتے ہیں۔

پاٹھکو! سنکشپت ریت سے آریہ شبد کی مہما درشائی گئی۔ اب آریہ یا ہندو کہلوانا آپ کے اختیار کی بات ہے ؟

سادھو سدھار اور سندر شدھار

ان مضامین پر میں دو ٹریکٹ مفت تقسیم کے لئے بنانا چاہتا ہوں۔ جو بھائی مفید مطلب اور موزوں اور مناسب مسالہ ان کی تیاری کے لئے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرم پھل کا سدھانت

(وید و قرآن سے)

(از پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن آریہ اپدیشک)

ویدک مسئلہ ہے - न कर्म लिप्यते नरे ارواح پر کرموں کا لیپ نہیں ہوتا - یا بالفاظ دیگر جیو فعل مختار ہے - پرماتما پھل دیتا ہے - افعال شنیعہ کا پھل سزا - اور حسنہ کا پھل جزا - اسلام جیو کی فعل مختاری سے انکاری ہے ارواح نیست سے ہست ہوئی ہیں - تمام افعال خدا اور شیطان کی مشیئت سے ظہور میں رہے ہیں - اہل اسلام کی نظر میں شیطان کی حرکات بھی خدا کی دین ہیں - طریق ہذا میں فاعل حقیقی استدسیال ہیں - تب مجرم حقیقی یا سزایاب حقیقی دوسرے کیوں؟ یہ کہاں کا انصاف ہے - کہ روح کو خود ہی خلق کیا - اور خودسری بدی کا ملکہ بھی دے دیا - مالکہ وہ ہی تھا - تو سزا کی قید نہ لگائی جاتی - اسی موقعہ پر کسی نے خوب لکھا ہے :-

درمیان قعر دریا تختہ بند م کردہ
باز میگوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش

قرآن شریف اس وشہ میں کیا کہتا ہے - سنئے :-

کرم پھل

کرم پھل تمہاری آرزو پر موقوف نہیں - اور نہ اہل کتاب کی آرزو دل پر موقوف ہے - جس نے برائی کی اس کا پھل پائے گا اور اس کے لئے تو ماسوا اللہ کے کوئی مددگار اور ولی نہ پائے گا - اور جس نے اعمال صالح کمائے وہ مرد ہے یا عورت - وہی مومن ہے . . . . . تل بھر بھی ظلم نہ کئے جاؤ گے (پارہ ۵ سورہ نساء)

اس آیت پر شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"کتاب والوں (یہود) کو خیال تھا - کہ ہم خاص بندے ہیں - جن گناہوں میں خلق پکڑی جائے گی ہم نہ پکڑے جائیں گے - ہمارے پیغمبر حمایت کریں گے - اور نادان مسلمان بھی اپنے حق میں یہی رائے رکھتے ہیں - سو فرمایا کہ برا جو کرے گا - سزا پاوے گا - کوئی ہو - حمایت کسی کی پیش نہیں جا سکتی - دنیا کی مصیبتیں آدمی قیاس کر لے"

امت گذشتہ کے متعلق بھی قرآن شریف فرماتا ہے :-

"یہ امت جو گذر گئی - اس کے لئے ہے - جو اس نے کمایا - اور تمہارے لئے ہے - جو تم کماؤ گے - اور نہیں پوچھے جاؤ گے لیکن جو کچھ کماؤ" (پارہ ۲) ؛

ایک اور مقام پر فرمایا ہے :-

"ہر ایک کے لئے درجے ہیں - جو کچھ کہ کیا - اور تمہارا رب تمہارے اعمال سے غافل نہیں" (پارہ ۸) ؛

مسلمان دوست بہشت و دوزخ کے طبقات مانتے ہیں - اور عقیدہ رکھتے ہیں - کہ وہ ابدی دوزخ اور ابدی جنت ہوگی - محدود کرموں کا لامحدود پھل؟ ہماری سمجھ میں نہیں آیا - اور اگر لامحدود پھل ماننا ہی تھا - تو اس کے لئے درجوں یا طبقات کی حد بندی کیسی؟ لیکن قرآن شریف یہاں بھی ویدک مسئلہ کی تائید کرتا ہے - بہشت و دوزخ معیادی ہیں - فرمایا ہے :-

"جنہوں نے سعادت کے کام کئے - وہ جنت میں جائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے - وہ ہمیشگی زمین و آسمان کی قائمی تک ہے - لیکن اگر تیرا رب چاہے - تو لامحدودیت بھی عطا کر سکتا ہے - اور جو لوگ شقی ہوئے - پس وہ دوزخ میں جائیں گے - ان کے لئے چلانا اور رونا ہے - ہمیشہ رہیں گے وہ اس میں - ہمیشگی زمین و آسمان کی قائمی تک ہے لیکن اگر تیرا رب چاہے - تو رب تیرا کرتا ہے - جو چاہتا ہے" (پارہ ۱۲) ؛

ان ہر دو آیات میں بہشت اور دوزخ کے لئے لفظ خلد جس کے معنی ہمیشگی کے ہیں - استعمال ہوا ہے لیکن اس خلد کی تفسیر خود قرآن شریف نے کر دی ہے - مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنی ہمیشگی زمین آسمان کی قائمی تک ہے ؛

معنی قرآن ز قرآن بپرس

باقی رہا یہ امر - اگر تیرا رب چاہے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے - چاہنے کے کیا معنی؟ نہ چاہے تو؟ اور اگر معیاد سے بھی پہلے نکالنا چاہے تو؟ چاہنا ایک موہوم صورت ہے - جس سے ذات باری مبرا ہے - قرآن شریف بے انتہا سزا کی تردید کرتا ہے - دیکھئے :-

"خدا کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا - لیکن طاقت اور وسعت کے برابر - اسی کے لئے ہے - جو کچھ اس نے کمایا اور اسی پر ہے - جو کچھ اس نے کیا . . . اے خدا! نہ رکھ ہم پر بوجھ . . . . . . اے رب! جس کی ہمیں طاقت نہیں - وہ ہم سے نہ اٹھوا . . . اور معاف کر - مغفرت بخش - رحم کر - اور تو ہی ہمارا مولا ہے" (پارہ ۳)

اس آیت کے نیچے شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھا ہے - کہ یہ دعا اللہ صاحب نے پسند کی - اور قبول فرمائی ؛

آیت ہذا کی رو سے خدا کسی کو وسعت سے زیادہ تکلیف کا نشانہ نہیں بناتا ؛

دوم اس آیت نے عفو - استغفار اور رحم کے معنی بھی خود فرما دئیے - کہ طاقت سے زیادہ بوجھ نہ اٹھوانا یہی رحم - استغفار اور معافی ہے - کتنے صاف لفظوں میں قرآن شریف نے ابدیت کی تردید کر دی ہے - عذاب ہمیشہ اصلاح کے لئے ہوتا ہے - اصلاح ہو گئی - تو انصاف اور رحم کا یہی تقاضا ہے - کہ عذاب ہٹا لیا جائے - چنانچہ قرآن میں ہے :-

"مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ"
خدا عذاب نہیں کرتا - اگر تم شکر کرنے لگ جاؤ اور ایمان لے آؤ" (پ ۵) ؛

جس وقت انسان گناہوں کو چھوڑ کر شکر کرنے لگ جاتا ہے - اور بذریعہ سزا گناہ کے سنسکار دور ہو جاتے ہیں - تو وہ اعمال حسنہ کے ذریعہ مومن بن جاتا ہے - تب خدا بھی اس اصلاح کے ہو جانے پر عذاب ہٹا لیتا ہے - کیونکہ عذاب کا مقصد ہی اصلاح تھی - لیکن اصلاح کے بغیر استغفار وغیرہ کے ذریعہ عذاب کا ہٹنا ناممکنات سے ہے - دیکھئے قرآن شریف پارہ اول :-

"وہ لوگ جو آخرت کے بدلے دنیاوی حیات چاہتے ہیں (وہ ایسے ہی کرم کرتے ہیں) پس ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی - اور نہ وہ مدد کئے جائیں گے - (سورہ بقر پارہ اول) ؛

شفاعت باذن اللہ

ہمارے اسلامی بھائیوں کا عقیدہ ہے - کہ امت محمدیہ حضرت کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو گی - چاہے وہ گنہگار کیوں نہ ہو - مولیت شرط ہے - قرآن پارہ دوم میں کہا ہے :-

"اللہ نہیں معبود لیکن وہی - زندہ ہمیشہ قائم - نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند - سب اسی کے لئے ہے - جو کچھ زمین و آسمان میں ہے - کون ہے - جو شفاعت کرے؟ لیکن اللہ کی اجازت سے - وہ جانتا ہے - جو کچھ تمہارے آگے اور پیچھے ہے" (پارہ دوم) ؛

قرآن شریف نے اس آیت میں دلیل دی ہے - کہ اللہ سب جانتا ہے - آگے اور پیچھے سے باخبر ہے - اس لئے اس کے سامنے کسی کی شفاعت کی ضرورت نہیں - شفاعت وہاں کارگر ہوتی ہے - جہاں پھل داتا بے علم ہو - اور نہ جانتا ہو کہ اس کے کیا کرم ہیں - کیا پھل دینا چاہیئے وغیرہ ؛

لیکن پرماتما ان تمام امور سے واقف ہے - اس لئے کوئی شفیع نہیں ہوگا - اس دلیل کی موجودگی میں اِلَّا بِاِذْنِہٖ (لیکن شفیع ہو سکے گا - خدا کی اجازت کے ساتھ) کے کیا معنی؟ یا یہ دلیل غلط ہے؟ یا اِلَّا بِاِذْنِہٖ محرف - یا پھر قرآن شریف کو اجتماع ضدین کا مرتکب ماننا پڑے گا - اور پھر اس آیت کا یہ مفہوم کیسے کہ شفیع ضرور ہوگا - اگر خدا اجازت نہ دے تو؟ اگر اجازت دے بھی - تو پیغامبری کی تحدید کیسی؟ اگر بالفرض محال اہل اسلام کی رعایت سے آیت بالا میں پیغامبری کی تحدید مان بھی لی جائے - تو حضرت کی تخصیص کیسے؟

شفاعت حسنہ

بات یہ ہے - کہ اہل اسلام نے قرآنی شفاعت کے مفہوم پر ابھی تک غور نہیں کیا - قرآن شریف پکار پکار کر کہہ رہا ہے "اور جو کوئی شفاعت کرے - شفاعت حسنہ تو اس سے حصہ ہو واسطے اس کے - اور جو کوئی شفاعت کرے شفاعت شنیعہ - تو اس سے حصہ ہونا واسطے اس کے - اور اللہ ہے ہر ایک چیز پر نگہبان" سورہ نساء ؛

اس پر شاہ رفیع الدین نے لکھا ہے :-

"مثلاً کوئی محتاج کی سفارش کرے - دولت مند سے کچھ دلوا دے - یہ بھی شریک ہوا ثواب آخرت میں - اور جو کافر یا مفسد کو سفارش کر کے چھڑا دے - کہ پھر فساد کرے - یہ بھی شریک ہے فساد میں" ؛

اہل اسلام کے نزدیک، جنت کا رتبہ اعلیٰ و ارفع ہے شفاعت شنیعہ کا تو وہاں امکان ہی نہیں باقی رہی شفاعت

CCO. Gurukul

حسنہ سو قرآن نے خود ہی فرما دیا۔ کہ اس کا تعلق دنیاوی امور کے ساتھ ہے۔ علیم کل خدا کے انتظام میں اخروی امور کے متعلق شفاعت وغیرہ بدائع کی کوئی وقعت نہیں ؛

اگر اب بھی یقین نہ ہو تو اور لیجیے :۔

(جنت) اہل کتاب (عیسائی و یہود) کی آرزوؤں پر موقوف نہیں۔ اور نہ اہل اسلام کی آرزوؤں پر۔ جو کوئی برا کریگا۔ بدلہ دیا جائے گا پورا ؛

اسی آیت پر شاہ رفیع الدین و شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھا ہے :۔

"کتاب والوں کو خیال تھا۔ کہ ہم خالص بندے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارے پیغمبر حمایت کریں گے۔ اور نادان مسلمان بھی اپنے حق میں یہی خیال کرتے ہیں۔ سو فرمایا۔ جو برا کرے گا۔ سزا پاوے گا۔ کوئی ہو حمایت کسی کی پیش نہیں جاتی ؛ ۔ ۔ ۔ ۔ " صفحہ ۱۵۸

شفاعت عامہ

"اے بنی اسرائیل لوگو! ڈرو اُس یوم سے۔ جب نہیں جزا دی جائے گی ایک نفس سے دوسرے نفس کے لیے کچھ بھی۔ اور نہ قبول کیا جائیگا۔ کوئی بدلہ اور نہ نفع دیگی شفاعت اور نہ مدد کئے جاویں گے ؛"

اگر کوئی ضد سے شفاعت کرے بھی تو اُس کی منفعت کا باعث نہیں ہوگی۔ بداعمالی کی سزا بھگتنی ضروری ہے یہی آیت محولہ کا ماحصل ہے ؛

انتم سدہانت

"جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی اور عیسائی اور بے دین ہیں۔ جو ایمان لاوے اللہ اور یوم آخر پر۔ اور عمل کرے نیک۔ پس اُن کے لئے ہے اجر۔ اُن کا رب اُن کی طرف ہے۔ اور نہیں خوف اوپر اُن کے۔ اور نہ وہ رنج دیے جائیں گے" (پارہ اول)

اس پر شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں :۔

"یعنی کسی فرقے پر موقوف نہیں۔ یقین لانا شرط ہے۔ اور عمل نیک اپنے اپنے وقت میں جس نے یہ کیا۔ ثواب پایا"

صابئین کے معنی شاہ رفیع الدین نے بے دین کئے ہیں۔ گویا اعمال صالحہ کے ذریعہ بے دین بھی جنت کے مستحق ہیں۔ یوم آخر کے معنی مولوی محمد علی انصاف کی گھڑی لیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالے کا انصاف ہر وقت ظہور میں آرہا ہے (دیکھو بیان القرآن سورہ فاتحہ کی تفسیر) ؛

ویدک سدہانت

قرآن شریف میں جو سچائی ہے۔ وہ وید سے ہی ماخوذ ہے۔ کرم پھل کے متعلق وید کا سدہانت اتھرو وید ۱۲ ۔ ۳ ۔ ۴۸ میں یوں بیان کیا گیا ہے ؛

"پرماتما کی نیائے ویوستھا میں کوئی آدھار (سفارش یا شفاعت) نہیں ہے اور نہ ہی کوئی متر دل (دوست احباب) کے ذریعہ چھوٹ سکتا ہے۔ کرموں کا سنسکار روپی پاتر بغیر کسی کمی بیشی کے اپنے ساتھ رہتا ہے۔ پکانے والا اسی پکائے ہوئے کو ہی پراپت ہوتا ہے" ؛

وید کی اس دلیل کو شیخ سعدی نے یوں فارسی میں جامہ پہنایا ہے :۔

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کا دعویٰ

پنڈت جی نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اسلام نے توحید وغیرہ کے مسائل صادقہ وید سے لئے ہیں۔ عرب میں سنیاسی مہاتما پرچار و نصائح کے لئے آتے جاتے رہتے تھے۔ انہیں مہاتماؤں کی تپسیا کا پھل ہے۔ کہ آج بھی ہم قرآن شریف میں ویدک سدہانتوں کی تائید پاتے ہیں۔ پنڈت جی کی شہادت سدیدہ کا رن ہے۔ کہ آر آج پھر سے وید کا پرچار کریں ؛

مہاودیالیہ جوالاپور کا مہوتسو

مہاودیالیہ جوالاپور کا تیئیسواں سالانہ مہوتسو ایسٹر کی چھٹیوں میں ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۱ ۔ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ نئے بالکوں کا نرواچن اور وید آرنبھ ۴۔ اپریل کو ہوگا ؛

(رودی شنکر شرما۔ مکھیہ ادھیاپک)

گوروکل اندرپرستھ کا اتسو

گوروکل اندرپرستھ کا پندرہواں سالانہ جلسہ ۲۷ ۔ ۲۸ فروری ۔ یکم مارچ ۱۹۳۱ء بڑی دھوم دھام سے گوروکل بھومی میں منایا جاوے گا۔ جس میں دیش کے پرسدھ مہاتماؤں سنیاسیوں اور اپدیشکوں نے پدھارنا منظور فرمایا ہے۔ زیر صدارت ملکی لیڈران چند اہم کانفرنسیں بھی ہونی قرار پائی ہیں۔ مشہور ماہر موسیقی ماسٹر موہن و بینز ماسٹر مدن (ماسٹر موہن کا چار سالہ بھائی) فن موسیقی میں کمالات دکھانے کے لئے خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ دھرم کے پریمیوں سے نویدن ہے۔ کہ اتسو پر اپنے اشٹ متروں سمیت بہ تعداد کثیر پدھار کر جلسہ کی رونق کو چار چاند لگا کر ہمارے اُتساہ کو بڑھائیں ؛

(گوپال بی اے سہایک مکھیہ ادھشٹھاتا)

پانچسو روپیہ انعام ۶۱۶
مہاتما کی بتائی ہوئی حیرت انگیز بوٹیاں
اس بوٹی کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے
جو سفید کوڑھ سفیدہ کسی دوائی سے آرام نہ ہوتا ہو اس بوٹی کے استعمال سے دو روز میں آرام ہوتا ہے ؛
بواسیر کی اکسیر دوائی۔ خونی یا بادی نئی ہو یا پرانی۔ خواہ کیسی بواسیر ہو۔ ایک بار کے استعمال سے جڑ سے آرام کرنے کا اثر یقینی رکھتی ہے۔
قیمت دو روپے آٹھ آنے دو کا چار روپیہ +
بوٹیوں کا استعمال کر صحت حاصل کریں یا بے فائدہ ثابت کر پانچسو روپیہ انعام لیں ؛
مسلا اشٹ ویدیہ بست کنجری سرائے گیٹ

طاقت کا خزانہ شکتی کے لیے
مدن منجری گولیاں ۹۵
یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کیجاتی ہیں۔ جو معدے کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لیے تیر بہدف ہیں، قبض کی شکایت دور کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں۔
قیمت ۴۰ گولی عہ
رمن ولاسنی گولیاں
یہ گولیاں خاص ممالک کے واسطے اکسیر ہیں
قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ عہ
راج وید نارائن جی کیشو جی۔ جام نگر کاٹھیاواڑ
برانچ ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ۔ بمبئی
دہلی ایجنٹ :۔ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

جیتے کا لاکھ مرے کا سوا لاکھ ۶۴۷
یہ مانی ہوئی بات ہے کہ مویشی کی موت غریبوں کے لئے تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن امیر کے لئے بھی کم نقصان کا باعث نہیں ہوتی ؛
۔۔۔ کی وجہ سے مرے ہوئے مویشی کی لاش سے کسی قسم کا مالی ۔۔۔ دفن کرا دینے کو دس مزید روپیہ خرچ کرنے ہی ۔۔۔ پوری قیمت ۔۔۔ مویشی کے مالک کو حسب ضابطہ کمپنی اُس کی ۔۔۔ نقصان کی تلافی کر دی جاتی ہے ؛
۔۔۔ کمپنی سے متعلقہ اور تعلق رکھنے والے ایسے دکان ۔۔۔ روپیہ بھی قرض مل سکتا ہے ۔۔۔ صورت ۔۔۔
۔۔۔ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔ یا اپنے نزدیکی ۔۔۔ معاوضہ معقول دیا جاتا ہے ؛
۔۔۔ بغیر ایجنٹ لیئے بھی رہنا چاہیے
۔۔۔ کشمیر بلڈنگ ۴۴ میکلوڈ روڈ لاہور

بد ہضمی قبض کمی خون مردمی کمزوری۔ جریان خرابی خون و امراض زنانہ میں اکسیر ہے!
طاقت کی اکسیر دوا
آدتیہ رسائن
قیمت ۷ روزہ خوراک عہ ۔ پندرہ روزہ ۔ ۳۰ روزہ ۔۔۔
موجد:۔ مہتہ سیتا رام دت کویراج
آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی
لاہور (برانچ) انارکلی
کیسری بالا خانہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

رِشی جنم اُتسو کی دھوم

۵ فروری کو رشی جنم اُتسو کا جو سب سماجوں میں بڑے اُتساہ سے منایا گیا درتانت پرکاش پرکار رہے ہے :-

آریہ سماج وچھووالی لاہور - پراتہ دیانند بودھ اُتسو بھاری حاضری میں منایا گیا سندر کو ویدمنتروں سے خوب سجایا گیا تھا - یگیہ اور بھجنوں کے بعد سوامی سوتنترا نند جی کی صدارت میں پنڈت آتما نند - پنڈت بھیم سین - لالہ کاشی رام وید اور مہاشہ کرشن جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے - سب نے رشی گن گان کرتے ہوئے اِس بات پر زور دیا - کہ ہمیں رشی کے گن اپنے جیونوں میں دھارن کرنے چاہئیں - کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے بھجن ہوئے اور لالہ چونی لال جی نے نظم پڑھی - سبھاپتی جی کے آخری بھاشن اور شانتی پاٹھ کے بعد سبھا سماپت ہوئی ؛

آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی - شام کو رشی بودھ اُتسو منایا گیا - ہون یگیہ اور سمّلیت سندھیا کے بعد بھجن ہوئے - اور لالہ وشنیت رائے جی - مہاشہ کندن لال جی گپتا اور پنڈت چندر پرکاش جی بی اے نے رشی کے اپکار رعل پر لیکچر دیئے ؛

آریہ سماج بھلوال - ۵ فروری کو بھلوال میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا - بھجن اور پرارتھنا کے پشچات مہاشہ ٹکاراج مہاشہ زید بندھو جی و شید کویراج نے رشی جیون پر منوہر ویاکھیان دیئے ؛

رشی بودھ اُتسو کے بعد پنڈت موتی لال جی نہرو کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا ؛ (دیارام سیوک اُپ منتری آریہ سماج بھلوال ضلع شاہ پور) ؛

آریہ سماج مظفرگڑھ - پراتہ سنکیرتن ہوا اور شام ہون یگیہ ہو کر آریہ اور پرکاش سے لیکچر پڑھے گئے - اور مہاشہ آتم دیو کے پربھاوشالی بھجن ہوئے - چار آنہ ندھی کے لئے بھی دھن اکٹھا کیا گیا ؛ (منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج سیالکوٹ - آریہ سماج مندر میں رشی بودھ اُتسو بڑے دھوم دھام سے منایا گیا - ہون یگیہ کے بعد لالہ چرن داس جی منتری نے پرارتھنا اُپاسنا کرائی - اور پنڈت جمنا داس جی وکیل نے رشی جیون پر ایک بڑی پربھاوشالی وکترتا کی -
گینڈا مل سندا لال پریزیڈنٹ آریہ سماج سیالکوٹ)

آریہ سماج پشاور صدر - رشی بودھ اُتسو بڑی شان سے زیرِ صدارت لالہ کنہیا لعل سپرنٹنڈنٹ چیف کمشنر آفس پشاور منایا گیا - استری پرشوں سے آریہ سماج کھچا کھچ بھرا تھا - ویاکھیانوں اور بھجنوں کا جنتا پر بہت ہی اچھا اثر ہوا - دکشن چند سہائک منتری آریہ سماج پشاور صدر)

ساماجک جگت

آریہ سماج سنانواں کا اُتسو - آریہ سماج سنانواں ضلع مظفرگڑھ کا وارشک اُتسو بتاریخ ۲۰ تا ۲۲ مارچ ہونا نشچت ہوا ہے سوامی سروانند جی مہاراج و سوامی ستیانند جی مہاراج کا پتہ ترکار رہے ہے ؛ (جسونت رائے منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج مظفرگڑھ کا سالانہ جلسہ
آریہ سماج مظفرگڑھ کا وارشک اُتسو ۶-۷-۸ مارچ کو ہوگا - سبھا کی طرف سے اچھے اچھے اُپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے - (منتری آریہ سماج مظفرگڑھ) ؛

آریہ سماج جموں کا اُتسو - آریہ سماج جموں کا سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۶ چیت تد انوسار ۲۶ سے ۲۹ مارچ تک ہونا نشچت ہوا ہے ؛ (منتری) ؛

آریہ سماج نزوانہ کا وارشک اُتسو
آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ کا چھبیسواں وارشک اُتسو مورخہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ پھاگن تد انوسار ۶-۷-۸ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے - شری سوامی دیانند جی درشن دے کر اُتسو کی شوبھا کو ضرور بڑھا دیں ؛
ذکری رتن رتن چندر شرما ویدمنتری) ؛

اُوچ میں وید پرچار - ۱۵ جنوری کو مہتہ ٹیک چند جی جنتی نرسی یہاں پدھارے اُن کے یہاں چار اُپدیش ہوئے - جن کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا - ٹیکی وگرل سے مانس آدی کے کھانے کا پرن کیا ؛

۱۷ جنوری کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت دھرم ناتھ جی اُپدیشک اور مہاشہ جگدیش چندر جی بھجنیک یہاں پدھارے اُن کے چار ویاکھیان ہوئے - کئی ایک ویکتیوں نے مانس شراب اور جوا آدی کُکرموں کے چھوڑنے کا پرن کیا - دو بھائی آریہ سماج کے ممبر بنے ؛

۱۸ جنوری کو پنڈت جی نے آریہ کمار پاٹھ شالہ کا نریکشن کیا - اور آریہ پاٹھ شالہ کے کاریہ کو سنتوش جنک بتایا - بعد ازاں پنڈت جی کوٹ خلیفہ پدھارے - وہاں اُن کے تین ویاکھیان ہوئے - پھل یہ ہوا - کہ آریہ سماج کی تعمیر شروع ہو گئی ہے ؛
(پنڈت بھگوت دت ادھیاپک آریہ کمار پاٹھ شالہ اوچ) ؛

تمام دُنیا میں مشہور　سنہ ۳۶
مُصفّی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑا پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سفید و سیاہ داغ وغیرہ تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے - ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ یہ ہر قیمت پر مل سکتا ہے

تمام ضروریات زندگی
کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات زعفران کستوری ہینگ شہد - زیرہ سیاہ دست سلاجیت مصفی چربی شیر - ریچھ - ثعلب مصری گچھیاں ڈھینگری وغیرہ مرکب شربت عرق مربہ جات آچار ست پودینہ اجوائن سونف - ہون سامگری - دھوپ - اصلی آملہ کا تیل عطر پھلیل - ریگ ماہی سیر بہدی کیمپوت لنگی کلاہ پشاوری - سامان سوداگری - پارچات زیورات - اسباب چمڑہ بوٹ گرگابی - پاپوش - سامان منیاران - لوہار - ترکھان حجام - موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں ؛

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نوٹ لاہور میں عرق عشبہ پنڈت وزیر چند شرما سرگیان مندر و لالہ منی رام بھاپر کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے ؛

چار روپیہ بارہ آنہ میں ۱۰ گھڑیاں اور یہ سب چیزیں
سب چیزیں اچھی خوبصورت مضبوط ساتھ بکسوا ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا مفت انعام

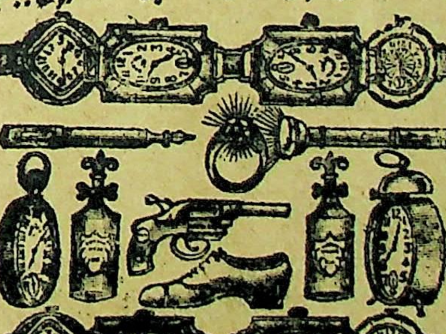

۱۲ شیشی خوشبودار آٹو سگندھ لاج ایک بجلی کا لیمپ مع بیٹری ایک بڑھیا فاونٹین پین - ایک آٹو میٹک بیبی پستول ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا جس ناپ کا چاہیں - ہر آفتوں سے بچانے والی ایک سنکٹ ہرن انگوٹھی - ایک ریلوے ریگولیٹر ٹائم پاکٹ واچ ۲ عدد خوب صورت اور نئے فیشن کی ٹوائے رسٹ واچ - ایک اصلی ٹائم پیس جس کی گارنٹی چھ سال ہے - ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنے (۱۲/۴) علاوہ محصول ڈاک
پتہ :-

گریٹ سوئٹزرلینڈ واچ ایجنسی بڑا بازار - کلکتہ

سنہ ۱۴۰
سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکردھوج قوت مردمی دماغی اور جسمانی کو بڑھاتا ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت للعہ تولہ

ساریوادی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خفی بیماریوں کا علاج قیمت تین روپے سیر

سکھرادہن جیون - ویریہ کی تمام بیماریوں نامردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپے سیر

ابلہ بندھو یوگ مستورات کی بیماریوں جریان الرحم سفید زرد سیاہ پانی آنا - چھاتی کمر یا رحم میں درد بے قاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی - قیمت ۱۶ خوراک دو روپے ؛ **جوگیش چندر داس ایم اے** ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALYA
DACCA (BENGAL)

برانچ :- شیام بازار کلکتہ

CCO. Gurukul K... Haridwar. Digiti...

آریہ کمار مہاسبھا بڑودہ اکادار شکوتسو

آریہ کمار مہاسبھا بڑودہ - آریہ کنیا مہا ودیالیہ اور آریہ کمار آشرم بڑودہ کا وارشک مہوتسو ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء بڑودہ میں دھوم دھام سے منایا جائے گا - اس وارشکوتسو میں ہندو سمیلن - آریہ سمیلن - اچھوت اودھار سمیلن - آریہ کمار سکاؤٹس ریلی پریڈ وغیرہ پروگرام خاص رکھے جائیں گے ؛ (منتری آریہ کمار مہاسبھا بڑودہ) ؛

جلسہ ملتوی - آریہ سماج بھانہ ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ کئی ایک کارنوں سے ملتوی ہو گیا ہے کوئی بھائی آنے کی تکلیف گوارا نہ کریں ؛ (شیورام پردھان) ؛

دلت اودھار کانفرنس - ۱۰ فروری کو شردھانند دلت اودھار سبھا دہلی کی زیر سرپرستی گورو کل مٹنڈو ضلع روہتک کے سالانہ جلسہ پر شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی زیر صدارت ہریانہ پرانتیہ دلت اودھار کانفرنس ہوئی - جس میں چھوت چھات دور کرنے - کنوؤں پر جہاں پانی کی روک ٹوک ہو اسے ہٹانے - مردم شماری میں آریہ ہندو لکھانے - بچوں کو تعلیم دینے اور بیگار کے خلاف پرستاو پاس ہوئے ؛ (جنرل سکریٹری شردھانند دلت اودھار سبھا دہلی) ؛

گورو کل بیٹ سوہنی سماچار

برہمچاری سب تندرست ہیں - اُن کی ماسک شکشا رپورٹ اُن کے سرپرستوں کو باقاعدہ بھیجی جاتی ہے - وارشک پریکشا بیساکھ میں ہو گی - برہمچاری و ادھیاپک مہودیہ خوب محنت سے پڑھائی میں لگے ہوئے ہیں - بھوجن وغیرہ کا سب پربندھ اتی اُتم ہے - گورو کل کی ودیارمبھ سنسکار پُورنماسی سمت ۱۹۸۷ کو بستی گجرات میں ہوئی - گورو کل کے پربندھ کی طرف خاص وچار کیا گیا ؛

۲ - آج کل آرتھک اوستھا کمزور ہونے کے کارن کرم چاریوں میں کچھ کمی کی گئی ہے - مہاشہ سیوارام جی پرچارک و چندہ کلکٹر گورو کل میلوا سے یکم کارتک سمت ۱۹۸۷ سے آزاد کئے گئے ہیں - چندہ کلکٹنگ کا کام آئندہ مہاشہ بھگوت جی کریں گے - اور گورو کل کے پربندھ سے اوسر ملنے پر شری پنڈت دھرم دیو جی مکھیہ ادھیاپک بھی چکر لگایا کریں گے ؛

پچھلے دنوں موسم گرما میں شری پنڈت جی نے ضلع ڈیرہ غازیخان کے علاقہ سے بلڈنگ فنڈ کے لئے اور چندہ کے علاوہ ۱۵۰ روپے کے وعدے لئے تھے - اگر لالہ تاراچند جی منتری گورو کل کی سرتیو سے اُن پر ادھک بوجھ گورو کل کے پربندھ کا رکھنا پڑتا تو وہ اپنے پرشارتھ سے کافی روپیہ جمع کر لیتے اور بلڈنگ کا کاریہ جلدی شروع ہو جاتا - اب اُمید ہے - کہ شیگھر ہی وہ اوسر پا کر اس کام کے لئے نکلیں گے - اگر دانی سجنوں نے اُن کی دل سے امداد فرمائی - تو ان اناتھ بچوں کے لئے جلدی مکان تیار ہو جاویں گے - جس سے چھوٹے چھوٹے بچے سردی گرمی کی ہر ایک تکلیف سے چھٹکارا پا دیں گے ؛

(اُتم چند بی اے گورنمنٹ پنشنر پردھان گورو کل بیٹ سوہنی) ؛

آریہ سماج کرنال کا پرستاو

آریہ سماج کرنال نے رنگیلا رشی کے مصنف کے خلاف اظہار ناراضگی کا رزولیوشن پاس کیا ہے ؛

آریہ سماج بہادر آباد کے متعلق پرستاو

آریہ سماج بہادر آباد میں فوجی سپاہیوں نے بیان کردہ اوم کے جھنڈے کے پھاڑنے ریکارڈ کو جلانے اور ادھیکاریوں سے بدسلوکی کرنے کے واقعہ کے متعلق آریہ سماجوں کے پرستاو موصول ہو رہے ہیں - اس ہفتہ میں آریہ سماجوں کے پرستاو آئے ہیں :-

آریہ سماج تاندلیانوالہ - آریہ سماج جام پور آریہ سماج بٹالہ - اور آریہ سماج بھلوال - رنبیر گنج سری نگر - آریہ سماج سکھو چک - آریہ سماج بھیرہ آریہ سماج شیر پور - آریہ سماج دھوری ؛

آریہ سماج سکھو چک کے پرستاو

آریہ سماج سکھو چک میں بہادر آباد کے واقعہ کے خلاف اظہار ناراضگی - رنگیلا رشی کے خلاف اظہار نفرت اور پنڈت موتی لال نہرو کی مرتیو پر شوک پرکاش کے پرستاو پاس کئے گئے - (منتری سماج)

نواں سماچار

لالہ مہاراج کرشن کی پتری کا بواہ کیسر سنگھ ساکن زیرہ وال کے پتر کے ساتھ ۲۴ جنوری ۱۹۳۱ء کو پنڈت لکشمی دت جی نے ویدک ریتی سے کرایا - لالہ مہاراج کرشن جی نے ۵ روپیہ سماچک فنڈوں کو دان دئے ور پکش کی جانب سے ۱۰۱ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا - (منتری آریہ سماج نواں شہر ضلع جالندھر) ؛

آریہ سماج گڑھ شنکر کے سماچار

(۱) ۲۳ جنوری کو آریہ سماج ہذا نے بسنت اُتسو بڑے اُتساہ سے منایا - سوامی دیوانند جی مہاراج اور پنڈت گلشن لال جی سبھا کی طرف سے

آریہ بھائیوں کیلئے دھارمک تحفے

آریوں کی ماگھی خوراک

رشی اُتسو کا اُپہار

آریہ ساماجک دھرم (ہندی) اس پُستک میں سوامی ستیانند جی نے آریہ سماج کے دس نیموں کی بڑی سُندر اور سرل ویاکھیا کی ہے - ایک ایک نیم کو لے کر اس کے مہتو اور سار کو سمجھایا ہے - بھاشا بڑی میٹھی ہے - قیمت آٹھ آنے (۸/)

رشی دیانند کے تُلناتمک وچار (ہندی) اس میں ثابت کیا گیا ہے - کہ رشی دیانند نے جن سدھانتوں کا پرچار کیا - وہ ان کے اپنے دماغ سے نکالے ہوئے نہیں - بلکہ شاستروکت ہیں - ہر ایک آریہ سبھاسد کو اس کی ایک کاپی رکھنی چاہئے - قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

دیانند چترا ولی اُردو رشی کے جیون سمبندھی رنگ برنگی تصاویر کا نہایت دلفریب گلدستہ - دیکھ کر آپ کی طبیعت خوش ہو جائیگی - بالک کی تصویر آپ نے پہلے نہ دیکھی ہو گی علاوہ ازیں رشی کا مکمل جیون چرتر کتابی سائز کے دو سو صفحوں میں نہایت خوبصورت اُردو ٹائپ میں چھپا ہے - کتاب پر رنگین جلد ہے - قیمت برائے نام صرف سوا روپیہ ؛

ستیارتھ پرکاش کا مستند اُردو ترجمہ آریہ سماج کے ہر ایک سبھاسد کو چاہئے - کہ اس کی کم از کم پانچ کاپیاں مفت تقسیم کریں - آٹھ سو صفحوں کی اس قدر ضخیم کتاب کی قیمت صرف دس آنے - پچاس اکٹھی خریدنے پر ۸/ فی کتاب چارج کیا جائے گا - سنہری جلد قیمت ایک روپیہ ؛

آریہ دھرم اُردو نوجوانوں کے لئے آریہ دھرم اور آریہ سماج کے متعلق آسان عبارت میں ضروری واقفیت دی گئی ہے - یہ کتاب نوجوانوں کی جیب کی شوبھا ہو سکتی ہے - قیمت دس آنے (۱۰/) ؛

یوگ درشن کا اُردو ترجمہ آپ نے ایسا خوبصورت ترجمہ آج تک نہ دیکھا ہو گا - اس کے مترجم ہیں آریہ سماج کے زبردست مناظر پنڈت جگدیش چندر ودیارتھی - یوگ کے مضمون کو دقیق خیال کرتے ہیں - مگر اسے پڑھ کر وہ رائے بدل لیں گے - ایک بار ضرور دیکھئے - مجلد کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) ؛

اُپنشد سنگرہ ہندی میں آج تک گیارہ اُپنشدوں کا اتنا سستا اور خوبصورت بھاشیہ نہیں چھپا تھا شری سوامی ستیانند جی نے اس بھاری کمی کو پورا کر دیا ہے - ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے - جلدی کریں - بڑے سائز کے چار سو صفحوں کی مجلد کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ دس آنے -

پرارتھنا سنگرہ ہر موقعہ پر کرنے کے لئے پرارتھنا آپ کو اس میں ملے گی - پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے - کہ آدمی بھگوان سے باتیں کر رہا ہے - ساڑھے تین سو صفحوں کی خوبصورت کتاب قیمت صرف

ویدک بھگتی پردرشن سوامی ستیانند جی کی نئی کتاب - ہندی میں مع جلد - قیمت صرف چھ آنے (۶/) ؛

ویر بیراگی بندا (ہندی) بندا بہادر کی سبق آموز سوانحعمری - وہ بندا بہادر جس نے گورو گوبند سنگھ کے لاڈلے بچوں پر اتیاچار کرنیوالے مسلمانوں سے بدلہ لیا - اپنے لخت جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کرایا - مگر دھرم کی رکشا کی - کتاب پڑھو اور دیکھو تم کیا سبق لے سکتے ہو - قیمت ۱۲/ ؛

رشی بالمیک ہندی رشی بالمیک کا آج تک کوئی جیون چرتر نہ چھپا تھا - بھائی پرمانند جی نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے - اگر آپ اچھوت اُدھار کے دلدادہ ہیں - تو اس کتاب کا پرچار کریں - قیمت بارہ آنے ؛

سندھیا یوگ ہندی اگر سندھیا میں من نہ لگتا ہو - یا سندھیا ایک خشک مضمون معلوم دے - تو اسے پڑھئے - سوامی ستیانند جی نے اس میں سندھیا پر وہ ویاکھیا لکھی ہے - کہ پڑھ کر آنند آ جاتا ہے - قیمت ہندی میں پانچ آنے اُردو میں چار آنے ؛

استری شکشا ہندی اپنے مضمون کی سب سے پہلی اور بڑھیا کتاب اگر پسند نہ آئے تو واپسی کی شرط کی جاتی ہے - ایسی سندر اور بڑھیا چیز آپ نے پہلے نہ دیکھی ہو گی - نوشادی شدہ اور عرصہ سے گرہست بھوگ رہی استریوں کو کچھ نہ کچھ سکھلائے گی قیمت ۸/ ؛

آنند سنگرہ اُردو سوامی سروانند جی کے منوہر اُپدیشوں کا آنند لینا ہو تو اسے پڑھئے قیمت صرف ایک روپیہ ؛

منیجر آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم ہسپتال روڈ - انارکلی - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

آئے۔ بسنت کے دن پہلے ہون ہوا۔ اور اس موقعہ پر ۸ آریہ کماروں کے یگیوپویت اور ورن کے نام تبدیل کئے گئے۔

اسی رات کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی۔ سوامی جی نے ویداُپدیش دیا۔

۲۴ جنوری کو بارش کی وجہ سے پبلک جلسہ نہ ہوسکا۔ صرف سماج مندر میں بھجن ہوئے۔

۲۶ جنوری کو دھرم شالہ سہتریاں میں خوب زور شور سے پرچار ہوا۔

۲۷ جنوری کو استری سماج میں مہاشہ گلشن جی نے بھجن گائے۔ اور سوامی جی نے استریوں کو اپدیش دیا۔ حاضری بہت تھی۔ پربھاو اُتم پڑا۔ (گرِدھاری لعل منتری)

آریہ سماج ٹونی دیوی کا سالانہ جلسہ اور شاستر ارتھ

آریہ سماج ٹونی دیوی کا جلسہ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵ جنوری کو منایا گیا۔ جلسہ میں صرف آریہ سماج کا پرچار ہی نہیں ہوا۔ سناتن دھرم ... کی تفصیل ہمیرپور کے پراچیوں کے ساتھ شاستر ارتھ بھی ہوا۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

... ۲۲ جنوری کو سکنہ ڈھانگو کے پراچیوں ... شاستر ارتھ کا وشے مقرر کرنے کو کہا۔ جس ... اور آریہ سماج کے پنڈتوں نے شاستر ارتھ کا وشے مرتک شرادھ اور مانس بھکشن نشچت کیا۔ اور پرمان میں صرف چاروں وید پیش کرنے کی ٹھیری۔ شاستر ارتھ لکھ کر ہونا نشچت ہوا۔ اور تاریخ ۲۵ جنوری گیارہ بجے سے چار بجے تک مقرر کیا گیا۔ پرانک ایک بجے کی بجائے ۱½ بجے جلسہ میں حاضر ہوئے۔ چونکہ منظور کردہ شرائط کے برخلاف تھا۔ اس کے بعد لالہ گنگا بخش رائے کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے پریذیڈنٹ صاحب نے فریقین کے پنڈتوں سے مقرر کردہ شرائط کے مطابق چاروں وید ساتھ لانے۔ اُوٹ سے ہی دھرم کے کھاتے رکھوانے کے لئے کہا۔ ہمارے پنڈتوں نے دکھا دیئے۔ مگر پرانک ایک وید بھی نہ دکھلا سکے۔ چنانچہ انہوں نے اس معاملہ میں شکست مانی۔ چونکہ پروگرام ہمارے پنڈتوں کا تھا۔ ہمارے پنڈت نے تحریر کردہ کاپی کو ناظرین کے سامنے پڑھکر سنایا۔ اور ویدوں کے پرمانوں سے سدھ کر دیا۔ کہ مرتک شرادھ ویدوں میں کہیں بھی نہیں ہے۔ پراچیوں سے بھی تحریر کردہ کاپی ویدوں کے پرمانوں کی مانگی گئی۔ لیکن پرانک لاجواب ہے۔ اور ساتھ ہی کاروبار کا ان پر داد لے کی تیاری کہ وہ جیتے ہیں کہ بدستی حاضرین کے سامنے بیٹھے تنگ گئے۔

حالانکہ کتاب مندرجہ بالا شرائط کے برخلاف تھی۔ پریذیڈنٹ نے اس کی ردیکا تمام کی۔ کہ آپ کا یہ کام منظور کردہ شرائط کے برخلاف ہے۔ اس کے بعد پرانک کوئی جواب اور تحریر نہ دے سکے۔ اور بیٹھ نہ سکا کر بھاگ گئے۔

اس کے بعد پنڈت سوم دیو جی کا ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔ اور شام کے وقت جلسہ سماپت ہوا۔ (منتری آریہ سماج ٹونا دیوی ضلع کانگڑہ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) بسنت پنچمی کو بڑی پوری رونق سے منایا گیا۔ نوجوانوں نے خوب کھیلیں کھیلیں۔ اور دیویوں کے لئے کھیلوں کا انتظام سماج مندر میں تھا۔ رات کو درات سبھا ہوئی۔ حاضری خوب تھی۔ شریمتی کماری چندر وتی جی شاستری کا ویاکھیان ہوا۔ ازاں بعد کامیاب کھلاڑیوں کو منتری پنڈت ہربھجن لعل جی نے انعام تقسیم کیا۔ کارروائی دلچسپ رہی۔

(۲) پنڈت نند لعل جی اپدیشک اور ڈبنس سبھا نے ایک روز پرچار کیا۔ کورتیوں کا کھنڈن کرنا ایکہ لکش تھا۔

(۳) آریہ کنیا ودیالیہ میں شریمتی کماری چندر وتی جی شاستری نے ہندی پربھاکر نے سیوا کرنا منظور کر لیا ہے۔ جب سے وہ آئی ہیں۔ ودیالیہ دن بدن خوب ترقی کر رہا ہے۔ پہلی پاس شدہ کنیائیں بھی بڑے چاؤ سے آکر لابھ اٹھا رہی ہیں۔
(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج کریالہ کا انتخاب

پردھان بھائی کاشی رام ... پردھان ... ہیڈ ماسٹر کریالہ سکول۔ سیکرٹری لالہ بھگت ...

رام۔ اُپ منتری۔ لالہ شام داس سکنڈ ... خزانچی مہتہ گنپت رائے۔
(بھگت رام منتری)

چماروں کو کوؤں پر چڑھایا گیا

مصطفیٰ آباد سٹیشن کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں اونچا چندنا ہے۔ وہاں چند گھر زنگھڑوں کے ہیں۔ باقی ہندو مالی اور ۵ کے قریب چماروں کے خاندان آباد ہیں۔ چند روز ہوئے ایک چمار مسلمان ہوگیا۔ اور کوئیں پر چڑھنے لگا۔ اس پر گاؤں کے ہندوؤں میں یہ خیال پیدا ہوگیا کہ جب یہ لوگ مسلمان ہوکر کوؤں پر چڑھ سکتے ہیں۔ تو انہیں ہندو رہتے ہوئے ہی کیوں نہ کوؤں پر چڑھایا جائے۔ نتیجہ ہوا کہ آریہ سماج دوارا ان کو شدھ کرا لیا جائے۔ اور پھر تمام کوؤں پر چڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔ چنانچہ آریہ سماج جگادھری کو اطلاع دی گئی۔ مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۱ء میں خود۔ ڈاکٹر بی۔ کے۔ بال ایڈیٹر بھگتی اور چپڑاسی آریہ سماج تین آدمی وہاں پہنچ گئے۔ اس روز بارش زور سے ہوتی رہی۔ اس لئے اس روز شدھی کا کام نہ ہوسکا۔ لیکن اگلے روز مورخہ ۹ فروری کو تمام چماروں کو جن میں ۴۰ مرد۔ ۲۰ عورتیں اور ۱۵ بچے شامل تھے۔ شدھ کیا گیا۔ ان کے ہاتھ سے گاؤں کے تمام ہندو بھائیوں نے مٹھائی کھائی اور پانی پیا۔ اور گاؤں کے تمام کوؤں پر انہیں چڑھا دیا گیا۔ شدھی سنسکار مہاشہ مکھن لال جی نے کرایا تھا۔
(دستخط لال منتری آریہ سماج جگادھری)

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن!

پنجاب پرانت کے آریہ سماجوں۔ آریہ پاٹھ شالاؤں اور پاٹھ شالاؤں آریہ سنستاؤں سے نویدن ہے ...

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں
بھیم سینی سرمہ
موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور عینک لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ۔
چیون پراش
ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری۔ دل دماغ کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔
سنجیون چورن
سپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔
براہمی بوٹی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱ر سیر
دنت منجن ۔۔۔ ۸ فی شیشی
ست سلاجیت ۔۔۔ ۱ر تولہ
سوچی پتر مفت!
پتہ:۔ گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل (ہردوار)

سرکاری ہسپتالوں میں میڈیکل افسران کی تجربہ مصدقہ یعنی مقوی اعضائے دل و دماغ کو طاقت دینے والی
ایک ہفتہ میں ستا پونڈ خون صالح بڑھانے والی دوا
کرپالو رسائن
متھرا داس ہسپتال موگا آنکھوں کے مشہور و معروف ڈاکٹر رائے بہادر لالہ متھرا داس صاحب کا ہیڈ کمپونڈر وغیرہ چار اصحاب پر تجربہ شدہ
سول ہاسپٹل سیالکوٹ سردار بہادر ڈاکٹر دلیپ سنگھ سول سرجن بہادر کا ہیڈ کمپونڈر کلرک آنرمودہ ... دیوان چند صاحب میڈیکل آفیسر ...
موجد وید راج حکیم کرپا رام سیٹھی کوریج ... وغیرہ
پتہ کرپالو رسائن فارمیسی (لاہور برانچ) قلعہ گوجر سنگھ۔ لال چوک لاہور
قیمت فی شیشی ۔ گولی والی دو روپیہ علاوہ خرچہ ڈاک
دنیا میں کمزوری ہر قسم کو دور کرنیکی لاثانی دوا صرف کرپالو رسائن ہی ہے۔ جسکو میڈیکل آفیسر خود استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے عیال و اطفال کو کھلانے کے علاوہ تپ دق کے مریضوں کا وزن بڑھاتے ہیں

ویدک مشنری جزیرہ پیناگ میں

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

کالا پانی کے علاقہ نواحی سے ہو کر وہاں اا لیکچر دے میں پیناگ روانہ ہوا۔ مسٹر بیمبا انجنیر۔ لالہ دیس راج کنٹریکٹر۔ مہاشہ درگا پرشاد۔ مہاشہ شادی لعل اوورسیر اور چند گجراتی مہاشے مجھے جہاز میں آ کر بٹھا گئے۔ چونکہ وہاں آج تک کبھی کوئی لیکچرار نہیں پہنچا۔ اس لئے وہ لوگ بہت خواہش مند تھے۔ کہ کبھی نہ کبھی کوئی اپدیشک وہاں آیا کرے۔ اور وہ لوگ غیر ملکی لوگوں کی نگاہ میں عزت سے دیکھے جاویں۔ میرے دو لیکچروں میں پادری سٹر سبیٹر ایم اے نے کرسی صدارت کو زینت بخشی جو گورنمنٹ ہائی سکول کے وسیع ہال میں ہوئے۔ آپ نے لیکچروں کو سُن کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور خاص کر بھارت کی کلچر (تمدن اور تہذیب) کے متعلق شہادتیں سُن کر اس نے دوران صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ میری زبردست خواہش ہو گئی ہے۔ کہ میں ایک بار ہندوستان کی سیر کروں۔ اور وہاں کی مذہبی تعلیم اور رسم و رواج سے بذات خود جا کر واقفیت حاصل کروں۔ اور مستفیض ہوؤں۔ کاش کہ ہماری سبھائیں غیر ممالک میں اپنے اپدیشک بھیجنے کا انتظام کریں۔ تو بھارت میں پرچار کرانے سے زیادہ لابھ یہاں کے پرچار سے اُٹھائیں (جیمنی) مرگوئی اور وکٹوریہ پائنٹ میں ٹھہرتے ہوئے یہ جہاز پانچ روز کے بعد پیناگ میں پہنچا۔ اور میں کاشی رام پرمانند کی دوکان پر جا کر ٹھیرا۔ پیناگ ایک جزیرہ ہے۔ جو برطانیہ گورنمنٹ نے ملایا کی سرکار سے حاصل کیا تھا۔ یہ بالکل پہاڑی علاقہ ہے۔ مگر پہاڑی علاقہ کو سرکار انگریزی نے بہت زرخیز بنا دیا ہے۔ یہ جزیرہ ماریشس ٹاپو سے کچھ بڑا ہے۔ اور ایک گورنر کے زیر انتظام ہے۔ سپریم کورٹ بھی یہاں ہے۔ جو سات اضلاع اور دو سو کے لگ بھگ گاؤں اور بستیوں پر مشتمل ہے۔ گویا سٹریٹ سٹلمنٹ (STRAIT SETTLEMENT) کا صدر مقام ہے۔ سیام ملایا۔ سماٹرا۔ سنگاپور اور برہما کا پھاٹک ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ ان کے سر پر گورنمنٹ برطانیہ کی مکمل اور محفوظ چھاؤنی ہے۔

شہر پیناگ بہت خوبصورت اور عظیم الشان ہے قریباً آٹھ نو ہزاری بنک ہیں۔ وہ مکانات بہت عالیشان ہیں سمندر کا نظارہ بہت دلکش ہے۔ کیونکہ سمندر کے چاروں طرف گولائی میں ایک پتھریلی سڑک بنی ہوئی ہے۔ بہت اچھے تفریح گاہ اور کھیل کود کے میدان سمندر کے کنارے پر بنے ہوتے ہیں۔ جہاں لوگ صبح اور شام سیر کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ یہاں کلائٹ ہاؤس بھی بہت خوبصورت ہے۔ اگرچہ یہ جزیرہ ملایا کا ایک حصہ ہے مگر ملائی لوگ یہاں بہت کم آباد ہیں۔ چینی لوگوں نے اس جزیرہ کو اپنا لیا ہے۔ جدھر دیکھو۔ چینی دکانات اور چینی آبادی ہی نظر آتی ہے۔ چینی لوگوں سے اُتر کر دوسرے درجہ پر یہاں بنگالی تلنگی اور مدراسی ہیں۔ تیسرے درجہ پر ملائی لوگ ہیں۔ اس کے بعد پنجابی سکھ لوگ ہیں۔ جو پولیس اور فوج میں ملازم ہیں۔ یا دربان کا کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد گجراتی اور پنجابی دکانات ہیں۔ یہاں کا گوردوارہ بہت بھاری ہے۔ عموماً سب نادانی مسافر گوردوارہ میں جا کر ٹھیرتے ہیں۔ چھ سال ہوتے جب میں سیام گیا تھا۔ تو گوردوارہ ہی میں جا کر ٹھیرا تھا۔

یہاں ربڑ اور گٹا پرچہ کی بہت پیداوار ہے۔ آج کل بھاؤ کے گرنے سے کام بہت ڈھیلا پڑا ہوا ہے۔ مگر پھر بھی شہر کی رونق بہت اعلیٰ ہے۔ یہاں سب سے عمدہ قابل دید نظارہ پہاڑی کا ہے۔ جس پر ریل سیدھی جاتی ہے۔ یعنی پہاڑی پر گرد ہائی میں شملہ کی طرح ریل نہیں جاتی۔ بلکہ سیدھی عمودی شکل میں جاتی ہے۔ لوہے کے رسوں سے بذریعہ بجلی کے اوپر کھینچی جاتی ہے۔ اس لئے اس کے الٹنے یا گرنے کا ذرا بھی امکان نہیں۔ کیونکہ دونوں طرف لوہے کے لمبے رسے اور زنجیریں اُسے بذریعہ مشین برقی کے اوپر کھینچتے ہیں۔ اور اوپر پہاڑی کے بہت اعلیٰ تفریح گاہ بنے ہوتے ہیں۔ جہاں انگریز لوگ اور دوسرے سیاح بھی اکثر سیر کرنے جاتے ہیں۔ اوپر کھانے کا سامان پھل پھول بھی ملتے ہیں۔ مگر اس قدر گرانی کہ سوڈا واٹر کی ایک بوتل صرف ۲ میں ملتی ہے۔ یہاں کا پوسٹ آفس۔ سپریم کورٹ اور رنگ محل قابل دید مکانات ہیں۔ رنگ محل ایسا ہے۔ کہ اس میں بیٹھ کر امریکہ کے ناچ گھروں کے گیت بڑے مزے سے آپ سُن سکتے ہیں۔

میں یہاں سے سنگاپور جاؤنگا۔ چونکہ ملک ملایا کے شہر کوالالمپور اور ایپو سے بھی بلاوے آ چکے ہیں۔ لہٰذا وہاں بھی جانا پڑے گا۔

چھٹی پنجاب دلت اُدّھار کانفرنس

دلت ادھار منڈل پنجاب ہوشیارپور کی سالانہ دلت ادھار کانفرنس امسال ایام دسہرہ میں خاص کرنال میں منعقد ہوگی۔ کرنال کی آریہ سماجوں نے منڈل ہذا کو اپنی چھٹی سالانہ کانفرنس اور اپنا وارشک اتسو کرنال میں منعقد کرنے کی دعوت دی ہے۔ فی الحال ایک عارضی سب کمیٹی بھی کرنال میں کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بن چکی ہے۔ منڈل نے ابھی سے ہر فرقہ پرانت کی دلت جاتیوں میں پرچار کا کام شروع کر دیا ہے۔ (نربدک دیوراج آریہ مشنری بجائے منتری منڈل)

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں۔ کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکالیف سے بچائیگی

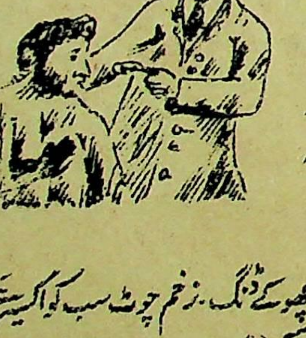

گھبراؤ نہیں

یہ ایک چمچہ عرق سونف میں تین بوند امرت دھارا ڈالا ہوا پی جاؤ۔ ابھی درد چھاتی بند ہو جاویگی۔ امرت دھارا پیٹ اور معدہ کے امراض کو مفید ہے۔ ایسے ہی ذات الجنب۔ نمونیا۔ انفلوئنزا۔ پلیگ ہیضہ شول۔ کھانسی۔ دمہ۔ کنٹھیا۔ نقرس وغیرہ سخت امراض کو بھی بہت جلد دور کرتی ہے۔

اچانک ہونیوالی امراض اور حادثات کیواسطے بے نظیر ہے۔ سانپ بچھو کے ڈنگ۔ زخم چوٹ سب کو اکسیر ہے

ہمیشہ پاس رکھو

تا کہ وقت بیوقت کی تکلیف تشویش اور خرچ سے بچو۔ دنیا کیواسطے یہ دوائی بلاشبہ ایک نعمت ہے ایسی لاکھوں استعمال کر رہے ہیں

۳۶ ہزار کی رائے

بے شک کرو غافل نہ بنو۔ جان بوجھ کر غلطی نہ کرو۔ ہمیشہ گھر میں امرت دھارا موجود رکھو!

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ منگوا لیں۔ کارخانہ کی چھپی ہوئی فہرست ادویات طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امرت ...

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت بازار ڈاکخانہ لاہور

جوانی

ہم نے کئی بیس بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں - جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ؛

آپ جوان ہیں یا بوڑھے ؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں - یا کیسے بن سکتے ہیں ؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں - جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے - ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی آزما دیکھو - منگوا دیکھو - اس کو حاصل کرنے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؛

کرم شیر کمپنی ۲۲ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

پانچسو روپیہ انعام

مہاتما کی بتائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی - تین دن میں پورا آرام ؛

اگر آپ سینکڑوں حکیموں - ڈاکٹروں - وئیدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے مایوس ہو چکے ہیں - تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں - بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام - جنہیں یقین نہ ہو - وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں - قیمت دو روپے - ملنے کا پتہ :-

اکھل کشور رام ۲۶ پوسٹ کتری سرائے - گیا

نامردی

یہ تمام عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں

نامردی کے مریض خوش ہو جائیں کہ ان کو گھر کی راحت ملے گی - اور ان کا غم غلط کرنے کیلئے اولاد جیسی نعمت خدا کے فضل و کرم سے میسر ہو جائیگی - اور رات دن سچی خوشی آرام و راحت چین و عزت سے لطف اٹھائیں گے۔ اور یہ دنیا جو آج کل انسان کی آنکھوں میں اندھیر ہے - بہشت کا نمونہ بن جائے گی - ہم کو فخر ہے - کہ ہماری سچی خدمت - سچی شہرت جادو کا اثر اور مناسب قیمت ہندوستان کے ہر گوشہ سے امیر و غریب مریضوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتی رہتی ہیں - چنانچہ عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ نے ایک ایسے مریض کو بہت پایہ حکما (جن میں ہمارے شہر دہلی کے بعض معزز حضرات بھی شامل ہیں) کے علاج سے کورا جواب پا کر ہمارے زیر علاج کر دیا - خدا کے فضل و کرم سے ہماری دوائی نے طلسمی اثر دکھایا - اور مریض صاحب کو پوری پوری شفا ہو گئی - اور دیکھتے دیکھتے وہ چند بچوں کے باپ ہو گئے - اس خدمت کے صلہ میں عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے نفس نفیس پانچ سو روپیہ انعام اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا - قیمت مکمل بکس جس میں ۴۰ یوم کی خوراک کی دوائی ہے - ایک طلاء اور مکوی بھی شامل ہے صرف ۱۰ محصول ڈاک ہر حالت میں ۱۰ اور کل ۱۱ روپیہ

جو شہرت پندرہ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے - وہ محتاج بیان نہیں ہے ؛

سرمہ اکسیر چشم دھند جالا غبار خارش ککرے - ضعف چشم وغیرہ امراض میں نعمت خداوندی سے کم نہیں ہے قیمت ایک تولہ عہ تین تولہ ۲ بارہ تولہ ۶ محصول ڈاک ۵ ہر حالت میں الگ ہے ؛

محبوب مراد - یہ راحت زندگی اور جوانی کی بکن مسک گولیاں ہیں - جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں قیمت ۳۲ گولی ... ۶۴ گولی عہ - یکصد گولی ... محصول ڈاک ... ہر حالت میں الگ ہے ؛

دہلی کی ڈائریکٹری مع عروس زندگی - یہ وہ نادر تحفہ ہے - جس میں دہلی کے متعلق کل واقعات مع اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں - جو ہر صاحب مفت طلب فرما سکتے ہیں

طلب فرمانے کا پتہ :-

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نارائن حوض قاضی ۱۳ دہلی

ڈی ایس

ڈاکٹر ایس کے برمن

منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ SKB

ڈاکٹر - ایس - کے - برمن لمیٹڈ

بانی

سنہ ۱۹۸۴ء کلکتہ

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے - کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرا لیا گیا ہے ؛

المشتہر :-

چھنی لال برمن مالک کارخانہ ایس کے برمن

مشہور دوا خون صاف کرنے کی

آئی او ڈائیزڈ سالسا

یہ سالسا کھٹا ہونے کی وجہ سے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے اس میں کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں رسی آتشک گٹھیا دیادہ ملی ہوئی دوا کے استعمال سے اگر خون خراب ہو گیا ہوگا تو اسے استعمال کیجئے - قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے عہ - ڈاک محصول آٹھ آنے ۸

نو ایجاد

آئی ڈرا

اس سے آنکھ کی سرخی - جلن کرکری پانی بہنا - اور رتوندھی صرف تین چار دن کے استعمال سے رفع ہوتی ہیں آنکھوں کی اچھی حالت میں بھی دھول دھواں دھوپ کی تیزی دھوئیں لگنے کی لالی پر بھی مفید ہے قیمت بمعہ ڈراپر فی شیشی آٹھ آنے آدھی اونس کی شیشی ۹ ڈاک محصول دو شیشی تک ۶

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں - ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں !

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) کلکتہ

ایجنٹ :- منیجر پیسہ اخبار - لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں !

لاہور ایجنٹ :- لالہ جگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی - لاہور

ओ३म्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH, LAHORE.

لاहौर

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۷ اتوار ۱۰ پھاگن سمت ۱۹۸۷ مطابق یکم مارچ ۱۹۳۱ء SUNDAY 22 FEB 1931 دیانند آبد ۱۰۶ نمبر ۹

وید امرت

دیرگھ آیو کیسے پراپت

अन्तकाय मृत्यवे नमः प्राणा अपाना इह ते रमन्ताम्। इहायमस्तु।
पुरुषः सहासुना सूर्यस्य भागे अमृतस्य लोके ॥ अथर्व ॥

مرتیو روپ سے سب کا انت کرنے والے پرمیشور کو نمسکار ہے۔ ہے منش! تیرے پران اور اپان یہاں شریر میں آنند سے رہیں۔ منش پران کے ساتھ اس امرت کے ستھان رُوپی سوریہ کے پرکاش کے بھاگ میں رہے"۔

منش جیون کا انت مرتیو سے ہوتا ہے۔ مرتیو سے پہلے جو جتنا ادھک بڑے وہ اتنا ہی دیرگھ آیو والا ہے۔ آیو جیون میں ہے۔ اور جیون پران اور اپان کے شریر میں چلتے رہنے سے۔ پران اپان کا چلنا بند ہوا۔ تو جیون سماپت ہے۔ پرنتو کیول پران اپان میں ہی جیون نہیں۔ کتنے منش ہیں۔ کہ پران اپان چلتے ہیں۔ پرنتو وہ مرت سمان ہیں۔ اور ان کے سنبندھ میں یہ لوک اکتی پریوگ میں لائی جاتی ہے۔ کہ وہ جیوت ہی مرت ہیں۔ جس پرانی کی ٹانگوں میں بل نہ ہو۔ وہ ایک ستھان سے دوسرے ستھان تک جانے کے لئے دوسروں کا محتاج ہو۔ جس کے ہاتھوں میں رعشہ آگیا ہو۔ جس کی بینائی اسے جواب دے چکی ہو۔ کان میں شبد سننے کا سامرتھ نہ رہا ہو۔ دانت گر چکے ہوں۔ اور کسی کھادیہ پدارتھ کو دانتوں سے چبا کر سواد نہ لے سکتا ہو۔ جس کی پاچن شکتی اس ماترا تک گر چکی ہو۔ کہ دودھ سا اتی شیگھر پاچک پدارتھ ہضم نہ ہو سکتا ہو۔ پران اپان چلنے سے وہ جیوت تو ہے۔ پرنتو ایسے جیون کا لابھ! جیون پران اپان کے ساتھ ضرور ہے۔ پرنتو اُسے جیون اُسی اوستھا میں کہا جاسکتا ہے۔ کہ جس پرکار پران اپان چلتے ہیں۔ اسی پرکار پرتیک اندری اپنا کرم کرے۔ جیتے تو بردھ بھی ہیں۔ پرنتو ہر ایک بات میں دوسروں کے محتاج ہو کر اس جیتے کو جیون میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ جیون کام کے لئے ہے۔ اپاہج ہو کر دوسروں کے لئے بوجھ بننا جیون نہیں۔ اس لئے وید اپاہج جیون کو جیون نہیں قرار دیتا۔ وہ سو درش تک پرشارتھ کے جیون کو ہی جیون کا نام دیتا ہے۔ پھر جیون وہ ہے شریر اور کرم اندریاں تک سیمت نہیں۔ اچھے سواستھ کا جیون ہو۔ کرم اندریاں اپنے کام پر چست ہوں۔ پرنتو منش آتما گیان میں وچرتا رہے۔ تو بھی اس کا جیون سپھل نہیں۔ جیون سپھل ایسی اوستھا میں ہو سکتا ہے کہ پران اپان دیرگھ کال تک شریر کے اندر رہیں۔ منش ہر ایک اوستھا میں پرشارتھ کا جیون بنا رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ امرت کے سوریہ پرکاش میں اپنی اچھیا سے وچرتا رہے۔

امرت سے پرکاش کیا ہے؟ پرماتما کے گیان میں جو منش وچرتا ہے۔ اس کی گیان اندریاں کبھی بھٹک نہیں سکتیں۔ جب شریر سدرڑھ ہو۔ کرم اندریاں اپنے کرتویہ پالن کے لئے مضبوط ہوں۔ گیان اندریاں اور من گیان رُوپی روشنی سے منور ہوں۔ آتما ایسے دھارمک واتاورن میں وچرتا ہو۔ تو کوئی کارن نہیں۔ کہ منش دیرگھ آیو پراپت نہ ہو۔ اور وہ اس آیو کو ایک کشن میں آنند اور خوشی سے بسر کرے۔ پس دیرگھ آیو واستوک دیرگھ آیو پراپت کرنے کا راستہ یہی ہے۔ کہ منش ایشور کے گیان کے پرکاش میں مریادا کا جیون ویتیت کرتا ہوا وچرے۔ کسی اوستھا میں بھی مریادا سے باہر نہ جائے۔ جب ایسا ہوگا۔ تو مرتیو دوارا جیون کا انت ہونے کے سمے وہ دیرگھ آیو ہوگا۔ ایسی دیرگھ آیو جس میں وہ انت تک پرشارتھ کا جیون ویتیت کرتا ہوا گیان رُوپی سوریہ کے پرکاش میں وچرتا ہوگا۔

(ادم شرم)

آوشیکتا ہے!

آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی کے لئے ایک ادھیاپکہ کی آوشکتا ہے۔ جو پانچ نمبر تک آریہ شکشا سمتی کی پاٹھ ودھی انوسار پڑھا سکے۔ اصلی سند اور سرٹیفکیٹ بھیجے جاویں اور کیا ویتن سویکار ہوگا۔ سو لکھیں۔ منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی ضلع گوجرانوالہ

یوگیہ وروں کیلئے کنیاؤں کی ضرورت

(۱) برہمن پانڈے عمر تقریباً ۲۵-۲۶ سال تندرست انٹرنس پاس کے علاوہ اسٹینو ٹائپسٹ کے کام میں بخوبی واقف اور ہوشیار ۱۲۵ روپیہ ماہوار پر ملازم ہے (۲) کھتری عمر ۲۲ سال تندرست ہندی و اردو خواندہ ٹیلر ماسٹری کے کام میں ہوشیار آمدنی کی اوسط فی کال پچاس ساٹھ روپے ماہوار ہے:۔

نوٹ دونوں آزاد خیال اور آریہ سماجی وچار کے ہیں۔ شادیاں ذات پات توڑ کر بھی کی جا سکینگی سنسکار ویدک ریت سے ہوگا۔ دیگر حالات کیلئے پتہ سارا ج سروپ اپ منتری آریہ سماج لشکر (گوالیار)

یوگیہ ور کی ضرورت

ایک کھتری کل آتہن یوگیہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی آیو تقریباً پندرہ برس ہے۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے:۔ ور یا تو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ یا برسر روزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بستر وہار کریں:۔

۵۸۹

معرفت منیجر اخبار پرکاش لاہور

ہیڈ ادھیاپکہ کی ضرورت!

آریہ کنیا پاٹھشالہ آریہ سماج جھنگ شہر کے لئے ایک ہیڈ ادھیاپکہ کی۔ جو مڈل تک تعلیم دے سکتی ہو۔ ضرورت ہے۔ سینئر ٹرینڈ کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ پراویڈنٹ فنڈ بھی موجود ہے۔ درخواستیں نیچے لکھے پتہ پر بھیجیں:۔

دیوی دیال

منتری آریہ سماج جھنگ شہر

ماسٹر کی فوراً ضرورت ہے!

ایک ایس وی اور ایک ایف اے یا جے اے وی ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواست کے ہمراہ تنخواہ بھی درج کریں۔ آریہ سماجی اور ریٹائرڈ ماسٹروں کو ترجیح دی جاویگی۔ ڈاکٹر سوم ناتھ منیجر اینگلو ویدک مڈل سکول راما منڈی ریاست پٹیالہ

بھاٹیہ ور کیلئے کنیا کی ضرورت!

ایک بھاٹیہ ذات کا عمر ۲۳ سالہ لکھا پڑھا برسر روزگار سرکاری نوکر ہے۔ ملازمت آئندہ بھی ترقی والی ہے۔ خوب صورت جوان تندرست ہے ملازمت پیشہ شریف خاندان سے کیلئے یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سونی ذات کے سوائے اور کسی ذات کی ہو۔ آریہ خیالات کو ترجیح دی جاویگی۔

مچھنداس بھاٹیہ ریٹائرڈ منیجر انگریزی

دو ہیچا چک نمبر ۱۳۱ ڈاکخانہ گگھی ضلع لائل پور

ضرورت ہے!

آریہ گرلز اینگلو ورنیکلر مڈل سکول شملہ کیلئے دو تجربہ کار ادھیاپکہ سکنڈ مسٹریس کی ضرورت ہے۔ آسامی مستقل اور تنخواہ حسب لیاقت ۸۰ اور سو روپیہ کے درمیان ہوگی۔ پراویڈنٹ فنڈ بھی جاری ہے۔ ٹرینڈ اور تجربہ کار کو اور اس دیوی کو جو ڈرائنگ بھی جانتی ہو ترجیح دی جائیگی۔ ہر ارتھنا پتر جس میں یوگیتا آیو۔ دھارمک خیالات وغیرہ کا ذکر ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں:۔

سکریٹری آریہ گرلز اسکنڈری مڈل سکول شملہ

بیروزگاروں کو خوشخبری!

دی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ کٹ پیس وغیرہ کی پُر منافع تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو

ہماری ایجنسی لے لیں

یا مال طلب کریں۔

دھوکے سے بچو!

ہمارے نرخ مہنگا کر دوسروں سے مقابلہ کرو

المشتہر:۔

برنس ہوم لمیٹڈ فورٹ بمبئی

ہندو ودھوا آشرم اوری

نویدن ہے کہ ہندو ودھوا آشرم ایک سنستھا ہے اس کے سنرکشک رائے بہادر پنڈت گوپال داس شرما بی اے ایل ایل بی پردھان آریہ سماج اوری ہیں۔ اس ہندو ودھوا آشرم میں انادھ ودھواؤں کو پتت ہونے سے بچانے کا سمراکشن کیا جاتا ہے۔ مصرف چندہ اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے جنتا سے پرارتھنا ہے کہ جو ودھوا بھیجیں۔ وہ اسی ودھوا آشرم میں داخل کریں یا خود لیکر آویں یا بذریعہ تار اطلاع دیں۔ ودھوا لانے والے کو پورا سفر خرچ دیا جاویگا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کے لئے تیار ہیں۔ جو ور شادی کرنا چاہیں درخواست کیساتھ فارم فیس بھیجنا ضروری ہے۔ رامچرن لال شرما

وید اور دواج منتری ہندو ودھوا آشرم اوری ضلع جالون

کنیا کے لئے ور کی ضرورت!

ایک اروڑہ کل کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر قریب ۱۷ برس ہے۔ ور کی آیو ۲۴ برس کی ہو۔ آریہ سماجی تعلیم یافتہ اور بالغ ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بستر وہار کریں۔

تارا چند ولد چودھری گیلا رام

گوردوارہ زمیندار مندھرہ۔

تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

ضرورت ہے!

اس پبلک لمیٹڈ کمپنی کو (جو کہ گورنمنٹ عالیہ سے زیر دستور انڈین کمپنیز ایکٹ ۷/۱۱ مجریہ ۱۹۱۳ء باقاعدہ رجسٹری شدہ ہے) ایک بڑی تعداد میں خاندانی۔ صاحب رسوخ اور لائق اصحاب کی خدمات درکار ہیں جو کہ مندرجہ ذیل عہدوں کو پر کر سکیں۔ کمپنی ہذا کی شاخیں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کھولی جا رہی ہیں:۔ برانچ منیجر۔ سکریٹری ہائے۔ اکاؤنٹنٹ۔ کلارک۔ سٹینو ٹائپسٹ۔ آرگنائزرز۔ انسپکٹر ایجنسی ہائے۔ ڈویژنل سرجن۔ خزانچی۔ تمام آسامیاں مستقل ہیں۔ ترقی کے لیے بڑا وسیع میدان ہے تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ نہایت معقول مقرر کئے گئے ہیں۔ صرف انہیں درخواستوں پر غور کیا جائیگا جو کمپنی کے مجوزہ فارم پر ہونگی۔ جن کا نیچے دیئے ہوئے پتہ پر جلدی پہنچ جانا لازمی ہے صوبہ پنجاب کے درخواست کنندگان کو ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو لاہور میں برائے ذاتی ملاحظہ بلایا جائیگا۔ دوسرے صوبجات کے درخواست کنندگان کی ملاقات کے لئے ان کے اپنے صوبوں کے مرکزوں میں انتظام کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ خاصی تعداد درخواستوں کی دفتر ہذا میں موصول ہو جائے بصورت دیگر ان کو لاہور میں آنے کے لئے لکھا جائے گا۔ بہر حال ایسی ملاقاتوں کے لئے جگہ اور تاریخ کے فیصلہ کی اطلاع ان کو ضرور بھیجدی جائے گی۔

مجوزہ درخواست فارم مندرجہ ذیل پتہ سے ایک روپیہ وصول ہونے پر بھیجے جائیں گے۔

آل انڈیا کیپٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کشمیر بلڈنگ نمبر ۱۷ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

ور کی ضرورت!

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کے واسطے

ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھوا کی ضرورت ہے۔ نیک چلن اور خوب صورت گھر کے کام سے بخوبی واقف پڑھی ہوئی ہو۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو:۔

صرف نیک چلن اور اشراف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں:۔

پتہ:۔

K.R. KAPOOR

KAKAHI

AUCKLAND.

(NEWZEALAND)

مفت! مفت!! مفت!!!

ڈاکٹری اور طبی کالج ناگوتا نوٹی گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ کالج سے گھر بیٹھے ویدک اور یونانی اور ڈاکٹری سندات حاصل کرنے کا طریقہ مفت طلب کریں۔ پرنسپل دی اولڈ انڈین میڈیکل کالج۔ برنالہ ریاست پٹیالہ

ضرورت ہے!

ایسے سجنوں کی جو کوشش کر زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانے کے لئے نئے خریدار بنا کر یا رعایتی فنڈ میں چندہ دے کر امداد کریں۔ ہر ایک پریمی کو اس طرف خاص دھیان دینا چاہئے۔

YOUR EYE

کیا ہے کوئی تکلیف ہے؟ اگر ہے تو سیلولز لوشن ہنی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین۔ تیر بہدف۔ نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے۔ کیونکہ دل کے لئے بھی مفید ہے تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت!

سمتھ اینڈ کیمبل۔ لاہور

سنسار کی گتی

بھائی پرمانند اسمبلی کے اُمیدوار

انبالہ ڈویژن کے غیر مسلم حلقہ کا انتخاب ناجائز قرار دیئے جانے پر اسمبلی میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اس ڈویژن کے نوجوانوں کے ایک ڈیپوٹیشن کی درخواست پر بھائی پرمانند جی نے اس جگہ کے لئے بطور اُمیدوار کھڑا ہونا منظور کر لیا ہے

ریلوے خسارہ کو کیسے پُورا کیا جائے؟

ریلوے کو اپنے کاروبار میں جو عظیم خسارہ رہا ہے اُس کو پورا کرنے کے لئے حکام کو دو میں سے ایک بات پر عمل کرنا ہوگا۔ یا تو خرچ میں تخفیف کی جائے۔ یا آمدنی بڑھانے کیلئے کرایوں میں اضافہ کیا جائے۔ عام رائے تخفیف کے حق میں ہے۔ بشرطیکہ تخفیف چھوٹی تنخواہ کے کلرکوں وغیرہ میں نہ کی جائے۔ بلکہ بڑی تنخواہ کے افسران کی تنخواہیں گھٹائی جائیں۔ کرایہ بڑھانے میں موجودہ تجارتی کساد بازاری کی حالت میں آمدن بڑھنے کی کوئی صورت نہیں۔ چنانچہ ٹائمز آف انڈیا نے بھی تخفیف کی ہی حمائت کی ہے ؛

”خون کا بدلہ خون“ کی ضبطی

پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں پنجاب انتقامی پارٹی ”خون کا بدلہ خون“ نامی پوسٹر کی ضبطی کا اعلان کیا گیا ہے ؛

مہاتما گاندھی نے ایڈیٹری سنبھالی

احمد آباد کا تار ہے کہ مہاتما جی نے اپنے اخبار ینگ انڈیا کی باقاعدہ ایڈیٹری کا چارج لے لیا ہے ؛

ایک فوجی لفٹنٹ کی خودکشی۔

لاہور چھاؤنی میں اگلے دن ایک فوجی افسر لفٹنٹ لین اپنی کرسی پر مردہ پایا گیا اس کی جیب سے ایک چھٹی ملی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے خانگی وجوہات سے تنگ آکر خودکشی کی ہے ؛

مہاتما گاندھی کو کُلی اختیار۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے رزولیوشن پاس کر کے مہاتما گاندھی کو لارڈ ارون سے تصفیہ کرنے کا کلی اختیار دے دیا ہے۔ وائسرائے گول میز کانفرنس کے ممبران سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ صورتِ حالات پُر اُمید خیال کی جا رہی ہے۔ اور گمان غالب ہے کہ مہاتما گاندھی کو دوسرے اپنے پھیر دعوتِ ملاقات دیں گے ؛

عارضی صلح کے لئے مہاتما جی کی شرائط

قیاس غالب یہ ہے۔ کہ عارضی صلح کے لئے مہاتما گاندھی کی طرف سے ذیل کی شرائط پیش کی گئی ہیں :-

(۱) عام سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط رہائی دی جائے۔ (۲) نمک تیار کرنے، شراب اور بدیشی کپڑے پر پُرامن پکٹنگ لگانے کے حقوق تسلیم کئے جائیں۔ (۳) تمام آرڈیننس واپس لے لئے جائیں۔ (۴) آرڈیننسوں کے ماتحت جن اشخاص کا نقصان جائیداد یا نقدی ہوا ہے۔ اُنہیں مناسب معاوضہ دیا جائے۔ (۵) ضبط شدہ اراضیات واپس کی جائیں۔ (۶) پولیس کی زیادتیوں کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جائے ؛

ویر بندر کی نظربندی کا معاملہ اسمبلی میں

لالہ جگن ناتھ اگروال ایم۔ ایل۔ اے نے اسمبلی میں اس مطلب کے سوالات کا نوٹس دیا ہے۔ کہ مسٹر ویریندر اور احسان الٰہی کی نظربندی کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اور کیا انہیں اُن کے الزام سے آگاہ کیا گیا ہے۔ مسٹر ویریندر کے لئے جو فورتھ ایر کا طالب علم ہے۔ اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے؟ تاکہ وہ بی اے کے امتحان میں بیٹھ سکے۔ اُس کی صحت اور آسائش کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟ اور کیا اُس کے رشتہ داروں اور دوستوں کو ملاقات کی اجازت دی جاتی ہے

جب تک

”اِس منشیہ جاتی میں منفیابت متانتر کا درود وانہ چھیڈیگا تب تک ایتھوا تیہ کو آنند نہ ہوگا“ (سوامی دیانند)

مہرشی کی اس آگیا کا پالن کرنے کے لئے ویدوں شاستروں اور مہرشی کرت پُستکوں کا سوادھیائے کریں اور اگیانی لوگوں کو منفیابت متانتروں کے چنگل سے چھڑانے کیلئے مندرجہ ذیل پُستکوں کو منگوا کر پڑھیں

دیو سماج کے متعلق

دیو سماج کی اندرونی تصویر ۴ر
استہاری دھرم ۸ر
دیو سماج سے سوالات ۲ر
ہوائی جنگ ۶ر خدائی بمب ۶ر
انگنی ۴ر آسمانی گولہ ۴ر
دیلا دھری پیغمبر کا پول ۱ر

پوران آنک مت کے متعلق

سورگ میں سبجکٹ کمیٹی ۱ر
امورات سرہانت ۱۲ر
بھرمن برانت (پاکھنڈ کھنڈن) ۲ر
پوران اور دھرم مارگ ہندی ۳ر
بم مہادیو ہندی ۱ر
بھوشیہ پوران کی پریکشا ۴ر ہندی

اسلام کے متعلق

عقائد اسلام پر عقلی نظر ۴ر
قرآن کی چھان بین ۳ر
قرآنی آیتوں کا شانِ نزول ۱ر
مباحثہ آگرہ ۲ر کلام الٰہی ۱ر
کفر توڑ کا جاندار ۱۲ر
ابطال بشارات احمدیہ ۱۰ر
رد حقیت اسلام ۱ر
تکذیب براہین احمدیہ ۱۲ر
نسخہ خبطہ احمدیہ ۱۲ر
کلیان مارگ ۵ر ردِ حج ۶ر
اسلامی بہشت کی حقیقت ۳ر
خلاصہ تعلیم القرآن ۴ر
روزِ قیامت ۲ر عیسائیوں کا بیڑا پار ۱ر
شرائط امامت اسلام ۱ر نعرہ حیدری ۱ر

مختلف کتب

بھگتی پرکاش کی سماپو چنا یعنی سوامی ستیانند جی کی گرنتھ پرکاش
بھگتی پرکاش کی پول اردو میں ۳ر ہندی ۳ر
گیان پرکاش ۸ر صبح امید ۸ر
زین دہرا چین دیدانت ۱۲ر
دھرم ویر ۸ر اس میں مختلف مذاہب پر بطور سوال و جواب وچار ہے
سچا درشن ۸ر اہام ۴ر
تین ہستیاں ۴ر
مختلف دستعد و ہندو مقبول کا تذکرہ ۲ر
فہرست کتب ہندی اُردو انگریزی مفت منگوا دیں ؛

ملنے کا پتہ :- سوز برہند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

ہائیکورٹ میں اہم قانونی نکتہ پر بحث

اس اہم قانونی نکتہ کی بنا پر کہ جس ٹریبونل نے سردار بھگت سنگھ اور اُس کے ساتھیوں کو سزائے پھانسی دی۔ اُن کی پھانسی کی جگہ۔ وقت اور تاریخ کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ اور چونکہ اس ٹریبونل کا وجود کالعدم ہو چکا ہے۔ اس لئے سردار بھگت سنگھ وغیرہ کو پھانسی نہیں دی جا سکتی۔ ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس بھڈلے کے اجلاس میں سردار بھگت سنگھ کی طرف سے درخواست پیش ہوئی ملزمان کی طرف سے بحث کے دوران میں مسٹر بی آر پوری نے عدالت کے جواب میں کہ دستور ایسا ہی رہا ہے۔ کہا۔ کہ لیکن یہ خلاف قانون ہے چونکہ پہلے ایسا ہوتا رہا ہے۔ اس بنا پر لازمی نہیں۔ کہ میرے موکلوں کی حالت میں بھی اس کا اعادہ کیا جائے۔ سزا کی تعمیل کا وارنٹ عدالت متعلقہ سے جاری ہونا چاہئے تھا۔ اس کے بعد بھی وارنٹ اسی ٹریبونل کے پاس جاتا تھا۔ لیکن اب وہ ٹریبونل عالم وجود میں نہیں۔ اس لئے وارنٹ کالعدم ہو چکا ہے بدیں وجہ رُوئے زمین پر کوئی ایسی طاقت نہیں۔ جو سردار بھگت سنگھ وغیرہ کو تختہ دار پر چڑھا سکے۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا ؛

ہری کشن کی اپیل خارج ہو گئی۔

گورنر پنجاب پر قاتلانہ حملہ اور سب انسپکٹر چنن سنگھ کے قتل اور انسپکٹر بدھ سنگھ کے مجروح کرنے کے الزام میں ہری کشن کو عدالت سیشن سے مجرم گردانکر پھانسی کی سزا دی گئی تھی۔ اس فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کیا گیا۔ جو خارج کر دیا گیا ہے ؛

پردہان پٹیل واشنا کو۔ (بمبئی ۲۴-فروری)

پردہان پٹیل معالجہ کے لئے واشنا کو روانہ ہو گئے۔ کیونکہ یہاں متواتر علاج کرانے پر آپ کی بیماری انتڑیوں کی سوزش میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ دوستوں اور ڈاکٹروں کے مشورہ پر انہوں نے سفر یورپ اختیار کرنا منظور کیا ہے۔ آپ کی روانگی پر مہاتما گاندھی نے بھی آپ کو آشیرواد بھیجا ہے ؛

مہاتما گاندھی باغی فقیر

معلوم ہوتا ہے۔ گاندھی ارون ملاقات سے مسٹر چرچل کا دماغ ٹھکانے نہیں رہا۔ اس نے مہاتما گاندھی کے خلاف اِن الفاظ میں اپنی ذہنیت کا اظہار کیا ہے۔ کہ کتنی بری بات ہے۔ کہ مسٹر گاندھی جو باغی فقیر ہے۔ ملک معظم سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمائندوں کے ساتھ مساوی شرائط پر گفت و شنید کرنے کے لئے وائسرائے کے محل کی سیڑھیوں پر نصف برہنہ حالت میں چڑھے ۔

ہندوستان کے معاملہ کو پارٹی سوال بنا لیا گیا

ہندوستان کی تحریک کی فتح سمجھئے کہ برطانیہ میں ہندوستان کے معاملہ کو پارٹی سوال قرار دیا جا رہا ہے ورنہ اس وقت تک ہندوستان کو کبھی پارٹی سوال قرار نہیں دیا گیا ۔ چنانچہ مسٹر چرچل نے اپنی تازہ زہر آلودہ تقریر میں کہا کہ ہندوستان کے سوال پر رائے عامہ کو بیدار کرنے کے لئے میں پوری کوشش کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے تقویت حاصل ہو گی ۔ اگر میرا حلقہ انتخاب بھی حق میں اعتماد کا ووٹ پاس کرے ۔ ہندوستان کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ۔ ٹیکس گزار ہندوستانیوں کی قسمت کو ہندو سیاست دانوں کی ایک سرکردہ جماعت کے سپرد کر دینا ۔ بزدلی اور بے غیرتی کا شرم ناک فعل ہو گا ۔

کانگرس کمیٹیاں خلاف قانون قرار دی گئیں

ضلع اناؤ اور مین پوری کی تمام کانگرس کمیٹیاں خلاف قانون جماعتیں قرار دی گئی ہیں ۔

مارواڑ میں خوفناک خشک سالی

مارواڑ میں خشک سالی سے تنگ آ کر بہت سے لوگ ترک وطن کر کے باہر جا رہے ہیں ۔ ناگ پور کی اطلاع ہے ۔ کہ ایک ہزار مرد عورت بچے اپنے مویشی لے کر وہاں پہنچ چکے ہیں ۔

مسٹر جناح کے انگلستان رہنے کی غرض

یہ تو ثابت ہے ۔ کہ مسٹر جناح نے انگلستان میں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ وہ ہاؤس آف کامنز میں سیٹ حاصل کرنے کی بھی کوشش کریں گے اور غالباً لیبر پارٹی میں شامل ہوں گے ۔ یہ بھی قیاس غالب ہے ۔ کہ لیبر پارٹی انہیں نائب وزیر ہند بنا دیگی ۔ اس سے مسٹر جناح کے انگلستان میں رہنے کی غرض کا پتہ لگنا مشکل نہیں ۔

دو لاکھ کا مندر ۔ ہندو یونیورسٹی میں ایک مندر زیر تعمیر ہے ۔ تخمینہ لگایا گیا ہے ۔ اس پر دو لاکھ روپیہ صرف ہو گا ۔ ایک تعلیمی درسگاہ کے لئے چندہ کی قلت کی شکایت ہمیشہ رہتی ہے ۔ یہ فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہے ؟

گورنمنٹ بمبئی کی تحقیقاتی کمیٹی ۔ خبر ہے کہ بورساد میں پولیس کے رویہ کے متعلق گورنمنٹ بمبئی نے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی ہے ۔ بورساد میں پولیس کے رویہ کی تحقیقات کا مہاتما گاندھی نے مطالبہ کیا تھا ۔

کارپوریشن میں لارڈ ارون کے ایڈریس کا معاملہ

بمبئی کارپوریشن میں لارڈ ارون کو الوداعی ایڈریس دیئے جانے کا معاملہ پیش ہونے والا تھا ۔ کہ کارپوریشن پر پکٹنگ لگا دیا گیا ۔ عورتوں نے ہال میں داخل ہو کر نشستوں پر قبضہ جما لیا ۔ پولیس کمشنر کانسٹبلوں کی بھاری جمعیت لے کر موقعہ پر آ موجود ہوا اور ہجوم کو منتشر کر دیا ۔ جس سے کئی عورت و مرد زخمی ہوئے ۔ بیس اشخاص گرفتار کئے گئے ۔ جن میں دس دیویاں تھیں ۔ کارپوریشن ہال سے ۱۷ دیویاں گرفتار کی گئیں جو لیڈی کونسلر ممبران کو اندر نہ جانے دیتی تھیں ۔ آخر صدر نے اجلاس ملتوی کر دیا ۔

سردار بھگت سنگھ وغیرہ کی پھانسی ملتوی

ڈیفنس کمیٹی لاہور سازش کیس کی درخواست کے جواب میں ہوم سکرٹری پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اطلاع ملی ہے ۔ کہ بھگت سنگھ ، راج گرو ، اور سکھدیو کی پھانسی ۳ مارچ تک ملتوی کر دی گئی ہے ۔ تاکہ وہ چاہیں تو رحم کی درخواست کر سکیں ۔

بھیرہ کا آریہ میلہ ۔ دلت ادھار کے شہید مہاشہ رام چند کی یادگار میں بھیرہ میں جو میلہ اس سال حسب معمول ۱۷ ، ۱۸ مارچ کو ہو گا ۔ بھیرہ جموں کے قریب ایک نہایت پر فضا مقام ہے جہاں بر لب نہر آریہ پرتی ندھی سبھا کے زیر انتظام ہر سال میلہ لگا کرتا ہے ۔ جس میں ریاست کے آریہ ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے ہوتے ہیں ۔ دیہاتی آریوں کے اس عظیم اجتماع کو دیکھنے کے لئے نزدیکی قصباتی مقامات کے آریوں کو وہاں پہنچنے کا یتن کرنا چاہئے ۔ وہاں نہ صرف میلہ کا ہی آنند ہو گا ۔ بلکہ بہار کے دنوں میں وہاں کی آب و ہوا صحت کے لئے بہت اچھی ہے ۔

مارشل لاء کے قیدی ۔ امرتسر میونسپلٹی میں یہ رزولیوشن پاس ہو گیا ۔ کہ مارشل لاء کے قیدی جن میں چودھری بگا اور مہاشہ رتن چند بھی ہیں ۔ رہا کئے جائیں ۔

ولایت سے ہدایات آ گئیں ۔ شملہ ۔ صلح کے متعلق وائسرائے لنڈن سے نامہ و پیام کر رہے تھے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ لنڈن سے ہدایات موصول ہو گئی ہیں ۔ یہ بھی اطلاع ہے ۔ کہ گورنمنٹ بمبئی اس ضبط شدہ مال کو واپس کرنے کے لئے تیار ہے ۔ جو ابھی تک نیلام نہیں ہوا ۔

ہائی کورٹ کا فیصلہ ۔ سردار بھگت سنگھ ۔ راج گورو اور سکھدیو کے متعلق درخواست کا فیصلہ آنریبل جسٹس رانا ڈے نے سنا دیا ۔ درخواست نامنظور کی گئی اور فرمایا ۔ کہ اگر گورنمنٹ ان ہر سہ اشخاص کو پھانسی دینے میں کوئی قانونی شکل سمجھے ۔ تو ان کی سزا بدل سکتی ہے ۔

ترکی میں بدیشی چیزوں کے خلاف فتوے

گورنمنٹ ترکی نے سودیشی اشیاء کو فروغ دینے کے لئے مذہبی رہنماؤں کی خدمات حاصل کی ہیں ۔ یہ لوگ اس امر کی تلقین کر رہے ہیں ۔ کہ بدیشی چیزوں کا استعمال وطنی اور ملی روح کے خلاف ہے ۔ اور قومی خودداری کے منافی ہے ۔ دیکھیں ہندی مولانا اس کے متعلق کس ردعمل کا اظہار کرتے ہیں ۔

نئے مقدمہ سازش لاہور کی سماعت

نئے مقدمہ سازش کی سماعت سپیشل ٹریبونل کے سامنے جاری ہے ۔ اندر پال وعدہ معاف گواہ کی شہادت ہو رہی ہے ۔ ۲۵ فروری کو گواہ کو ایک دھاری دار قمیص دکھائی گئی ۔ تو گواہ نے کہا ۔ کہ یہ قمیص میں نے سب سے پہلے دوران تفتیش میں شاہی قلعہ میں دیکھی تھی ۔ پولیس نے مجھ سے مجسٹریٹ کے روبرو زبردستی یہ بیان لکھوایا تھا ۔ کہ تم گواہی میں کہدو ۔ کہ یہ قمیص کندن لال میرے چھوٹے بھائی سے لے گیا تھا ۔ دراصل یہ قمیص سکھدیو کی ہے ۔ اور امرتسر سے اس مقام سے ملی تھی ۔ جہاں جون میں بم پھٹا تھا ۔

پنجاب میں کتنے آدمی قید ہوئے

پنجاب کونسل میں چودھری چھوٹو رام کے سوال پر کہ (۱) سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے کتنے اشخاص کو گرفتار کیا گیا ۔ (۲) کتنے جیل میں بھیجے گئے (۳) پہلے حصہ میں کتنی مستورات تھیں ۔ (۴) حصہ ۲ میں کتنے اشخاص کو اے اور بی کلاس میں رکھا گیا ۔ گورنمنٹ ممبر نے جواب دیا ۔ (۱) ۵۶۳۸ (۲) ۷۱۸۵ (۳) حصہ (۱) میں ۵۳ ۔ حصہ (۲) میں ۳۳ کلاس اے ۶۹ ۔ کلاس بی ۱۲۹ ۔

ہسوا میں ہندو مسلم فساد ۔ ہسوا ضلع فرخ آباد میں آریہ سماجیوں نے ۲۴ فروری کو نگر کیرتن نکالنے کا فیصلہ کیا ۔ مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا ۔ اس پر چند مسلمان لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اکٹھے ہو گئے ۔ صورت حالات کی اطلاع پا کر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ پولیس کی جماعت ہمراہ لے کر موقع پر پہنچ گئے ۔ اس سے فساد ہوتے ہوتے رک گیا ۔ تاہم اینٹیں پھینکی گئیں ۔ جس سے چار اشخاص کو خفیف زخم آئے ۔

حبیب نور کی پھانسی پر تحریک التوا

چارسدہ کے اسسٹنٹ کمشنر پر حبیب نور نامی ایک پٹھان نوجوان نے پستول سے حملہ کرنے کی پاداش میں اسے فوری سماعت کے بعد پھانسی کی سزا دیئے جانے اور دوسرے ہی دن حکم سزا کی تعمیل کئے جانے کے خلاف ڈاکٹر ضیاء الدین کی تحریک التوا اسمبلی میں کثرت رائے سے پاس ہو گئی ۔ سرکاری ممبر کی طرف سے بیان کیا گیا ۔ کہ ملزم نے اس سنگین جرم کا خود اقبال کیا تھا ۔ سماعت بند کمرہ میں نہیں ہوئی ۔ اسیسروں نے اتفاق رائے سے ملزم کو مجرم قرار دیا تھا ۔ اس پر پھانسی کی سزا دی گئی ۔ سر عبدالرحیم نے اپنی تقریر میں اس مقدمہ کی سماعت کو ڈھونگ قرار دیا ۔ اور کہا ۔ کہ اس واقعہ نے سرحد کے حالات کے متعلق میری آنکھیں کھول دی ہیں ۔ وحشی قوموں کی تاریخ میں بھی پھانسی کے واقعہ کی ایسی نظیر نہیں مل سکتی ۔

امرت دھارا ٹورنامنٹ ۔ امرت دھارا ٹورنامنٹ اس سال ۱۷ سے ۱۹ مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے ۔ اس میں صحت و طاقت کے مختلف مقابلے کلرکوں اور طلباء وغیرہ کے ہوں گے ۔ اور ایک ہزار روپیہ کے انعام دیئے جائیں گے ۔ عورتوں اور بچوں کے صحت کے مقابلہ بھی ہوں گے ۔ مقابلہ میں شامل ہونے والوں کو ۵ مارچ

آریہ گرلز سکول شملہ کے لئے ادھیاپکا کے اشتہار میں جو گذشتہ ہفتہ اور اس ہفتہ بھی دوسرے صفحہ پر چھپا ہے ۔ تنخواہ ۸۰ سے ۱۰۰ روپیہ تک بھول سے درج ہو گئی ہے ۔ صحیح ۸۰ سے ۱۲۰ روپیہ تک ہے ۔ متعلقہ اصحاب نوٹ کر لیں ۔

آریہ ہوٹل لاہور ۔ ہندو سیاح ہندو شرنارتھی صاحبان کی خوراک رہائش کا بہترین انتظام ہے ۔ کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی ۔ نزد گرداگھاٹ ۔ لوہاری دروازہ ۔ آزمائش شرط ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۱۸ پھاگن سمت ۱۹۸۷

سارے سنسار کو آریہ بناؤ!

"کرنونتو وشوم آریم" وید کی آگیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سارے سنسار کو آریہ بناؤ۔ سنسار کو آریہ بنانے کا ڈھنگ کیا ہے؟ یہ کہ وید جو آریوں کا دھرم ہے۔ اسے سنسار کے سامنے پیش کرو اور اسے کہو کہ اس کے حسن و قبح پر خوب وچار کرو۔ جو شنکائیں پیدا ہوں۔ ان کا سمادھان کراؤ۔ اس پر اگر تمہارا دل و دماغ اسے منظور کرے۔ تو آریہ بنو۔ ویدک دھرم کیا کسی بھی دھرم کے پھیلانے کا سیدھا طریقہ یہی ہے۔ جو وید نے بتایا۔ اور پرچارک دھرم نہیں ہے۔ جو ان لوگوں کو جنہیں وہ اپنے اندر آنے کی دعوت دیتا ہے۔ موقعہ دے کہ وہ اچھی طرح دیکھ بھال کر لیں۔

بازار سے دو پیسے کی ہنڈیا لینی ہو۔ تو خریدتے وقت اسے اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھا جاتا ہے۔ کوئی بھی چیز لینی ہو۔ دکاندار اس کے اوصاف بیان کرے۔ تو خریدار اس کے ایک ایک گن اوگن کو دیکھ کر اسے دکاندار کے سامنے رکھتا ہے۔ اور دکاندار یہ کاش سمجھتا ہے کہ وہ ایسا کرے حالانکہ ان اشیاء کی خریداری میں پیسوں سے بڑھ کر کسی زیادہ نقصان کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ لیکن غضب ہے کہ دھرم جس کے ساتھ اس جیون ہی نہیں بلکہ آئندہ جیونوں کا بھی تعلق ہے۔ کہ اندھا دھند سوچ بچار کرنے پر لوگوں کو مجبور کیا جائے۔ اور لوگ بھی ایسے سکتے نہیں۔ کہ محض دھمکی یا لالچ میں آ کر ایک ایسے دھرم کو گرہن کر لیں۔ جو ان کی آخرت کو خراب کرنے والا ہو۔

اس وقت سنسار میں جن دھرموں کا پرچارک دھرم ہونے کا دعوی ہے۔ ان میں اسلام بھی ہے۔ اسلام کا صرف یہی دعوی نہیں کہ وہ پرچارک دھرم ہے۔ بلکہ اس کا یہ نرمول کتھن بھی ہے۔ کہ ویدک دھرم پرچارک دھرم نہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اسلام میں پرچارک دھرم کی تعریف ٹھیک ٹھیک نہیں بیٹھتی۔ پرچارک دھرم کا ابتدائی اصول یہ ہونا چاہئے کہ منش اپنے وچاروں میں آزاد ہے۔ جن وچاروں کو وہ چاہے چھوڑ سکتا ہے۔ اور جنہیں چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن قرآن منش کو اس قسم کی آزادی دینے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ قرآن کا کتھن ہے۔ کہ وہ اگر چاہتا رب تیرا تو ایمان لاتے وہ جو کل زمین پر ہیں۔ تو کیوں لوگوں سے جبر کرتا ہے۔ کہ ہو جاؤ مسلمان"۔ اس آیت کی موجودگی میں کیا کسی مبلغ اسلام کو اجازت ہے۔ کہ وہ کسی بھی شخص کو مسلمان ہونے کی تبلیغ کرے۔ جو کرتا ہے۔ وہ یقیناً قرآن کی نافرمانی کرتا ہے۔ قرآن کی اس آیت کی رو سے ایک بات یہ ثابت ہے۔ کہ تبلیغ کا حکم اللہ نے اپنے آدھین رکھا ہے۔ اور دوسری یہ کہ وہ نہیں چاہتا۔ کہ لوگ مسلمان بنیں۔ ایسا نہ ہوتا۔ تو اگر اور تو کے استعمال اور حضرت کو لوگوں پر مسلمان ہونے کے لئے جبر سے کے حکم امتناعی دینے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ ایک آیت ہی نہیں۔ اور بھی پرمان ہیں۔ جو اسلامی کتابوں سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو خدا کی طرف سے تبلیغ سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی ہمت اور حوصلہ قابل تعریف ہے کہ خدا کے حکم امتناعی کے باوجود انہوں نے اپنے دھرم کو تبلیغی دھرم بنا لیا ہے۔ اور ان کی تبلیغی سرگرمی اس قدر شاندار ہیں کہ دنیا کا کوئی حصہ نہیں۔ جس میں تبلیغ اسلام جاری نہ ہو اور اس تبلیغ میں وہ اس حد تک منہمک ہیں کہ اس پر دینداری نہیں دین کو بھی نیچے چھاور کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جب کسی غیر مسلمان کے مسلمان بنانے کا سوال ان کے سامنے ہو تو وہ اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں۔ کہ اس کے مسلمان بنانے میں ہم جو ڈھنگ استعمال میں لا رہے ہیں۔ وہ جائز ہیں۔ یا نہ۔ بلکہ ساچ شکار کو دام میں لانے کے لئے وہ ہر ایک ڈھنگ استعمال کریں گے۔ خواہ وہ کتنا ہی معیوب کیوں نہ ہو۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ اس کا سونچ ...

"پرکاش" لاہور کا گوروکل انک

"پرکاش" کا گوروکل انک اس سال حسب معمول گوروکل اُتسو سے پہلے نکلیگا۔ گذشتہ سالوں میں یہ انک اُتسو سے پہلے ہفتہ میں نکلتا رہا ہے۔ اس بار انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ اُتسو کے پہلے ہفتہ یعنی ۲۹ مارچ کی بجائے ۲۲ مارچ کو گوروکل نمبر نکالا جائے۔ کارن یہ کہ جلسہ ۳-۴-۵-۶ اپریل کو ہونا ہے۔ ... مارچ تک جلسہ پر جانے والے اصحاب سفر پر روانہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ یا ہونے کی تیاریوں میں ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ گوروکل انک کے مطالعہ کا لطف نہیں اٹھا سکتے۔

۲۲ مارچ کا "پرکاش" گوروکل انک ہوگا۔ تو آریہ جنتا اور گوروکل پریمی اطمینان سے اُسے پڑھ سکیں گے۔

چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اسلئے

گوروکل پریمیوں کو تین باتوں پر فوراً دھیان دینا چاہئے۔ (۱) فاضل مضامین نگار اور شاعر گوروکل شکشا پرنالی اور اس کے پرچلت کرنے والوں کے سمبندھ میں مضامین، کہانیاں اور نظمیں بلا تاخیر بھیج دیں۔ جو ۱۰ مارچ تک پہنچ جانے چاہئیں۔ (۲) گوروکل اور شاکھا گوروکلوں کی رپورٹیں ان کے سنچالک بھیجدیں۔ (۳) جو بھائی خود مضمون یا نظم نہیں لکھ سکتے۔ لیکن وہ اپنے اثر سے قابل مضامین نگاروں اور شاعروں سے لکھوا کر بھجوا سکتے ہیں۔ وہ اس فرض کو اپنے ذمے کر اس کی جلد ادائیگی کا پربندھ کریں۔ (۴) آریہ سماجوں اور دیگر گوروکل پریمیوں کو گوروکل انک کافی تعداد میں منگوا کر اسے گوروکل پرچار کی خاطر وسیع پیمانہ پر تقسیم کرنا چاہئے (۵) قیمت سو پرچوں کی آٹھ روپیہ۔ پچاس پرچوں کی چار روپیہ۔ ۲۵ کی دو روپیہ اور بارہ کی ایک روپیہ بمعہ محصول ڈاک ہوگی۔ ایک پرچہ کے لئے دو آنہ کے ٹکٹ ڈاک آنے چاہئیں۔ (۶) اشتہار دینے والوں کے لئے یہ نادر موقعہ ہے۔ پرچہ کی اشاعت کے مقابلہ پر اجرت بہت واجبی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

سالم صفحہ بیس روپیہ۔ نصف صفحہ ۱۱ روپیہ۔ ¼ صفحہ ۶ روپیہ۔ ⅛ صفحہ یا نصف کالم ۳½ روپیہ

⅛ صفحہ یعنی نصف کالم سے کم کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔

خط و کتابت جلد کی جانی چاہئے۔ ورنہ وقت گذر جانے پر پچھتانا ہوگا۔

منیجر "پرکاش" لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دنیا کا کوئی متنفس اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرات نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی کار ثواب ہے تو یہی کہ کسی غیر مسلم کو خوف سے لالچ سے۔ دھکے سے۔ جبر سے۔ اکراہ سے جس طرح ہو اسلام کا حلقہ بگوش بنائے ؛

یہ اس جماعت کا حال ہے۔ جسے خدا نے تبلیغی پیدا نہیں کیا۔ لیکن اس کے مقابلہ پر آریوں کو وید ماتا کی صاف آگیا ہے۔ کہ لوگوں کو آریہ بناؤ۔ بھولے بھٹکوں کو راہ راست دکھاؤ۔ اگیان اندھکار میں پھنسے ہوؤں کو وید روپی گیان کی روشنی میں لاؤ۔ جو پرماتما کے راجیہ سے کسی طرح باہر ہو گئے ہیں۔ انہیں پھر سے پرماتما کے نیائے نیم کا وشواسی بناؤ۔ لیکن اس آگیا کے باوجود کیا کوئی آریہ ہے۔ جو سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکے۔ کہ دھرم پرچار کا جو فرض پرماتما نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ ہم اس کا پالن کر رہے ہیں؟

ورتمان یگ میں رشی دیانند پہلے ویکتی تھے۔ جنہوں نے وید آگیا کے پالن کے لئے اپنے جیون کو پرچار کے ارپن کیا۔ اپنے گورو کو سنسار سے اودیا اندھکار مٹانے کے کرتویہ پالن کی گورو دکشنا دینے کے بعد رشی کے جیون کا ایک ایک دن ویدک دھرم پرچار کے ارپن ہوا۔ اپنی زندگی کے اس مختصر وقت میں جو انہیں اس پوتر کارج کے لئے ملا۔ انہوں نے بھارت کے ایک بڑے حصہ کا بھرمن کیا اور بھرمن کے دوران میں بھی کوئی دن ایسا نہیں گیا۔ جس دن آپ نے جنتا کو اپدیش نہ کیا ہو اپدیش کے اتی رکت اُن کے شاسترارتھوں کی تعداد بھی تھوڑی نہیں جو انہیں آئے دن پنڈتوں سے کرنے پڑتے تھے ؛

پھر یہ کام موکھک پرچار تک محدود نہ تھا لیکھ کا جو کام رشی دیانند نے اپنے جیون میں کیا۔ وہ سنسار کے دھارمک اتہاس میں اتُلنیہ کہلانے والا ہے۔ جس پستک میں آپ نے ویدک دھرم کا پروگرام پیش کیا۔ اور ویدک مت متانتروں کے دوش پرکٹ کئے وہ ستیارتھ پرکاش آج آریوں کے ہی نہیں غیر آریوں کے دل و دماغ پر قبضہ جمائے ہے۔ اور اس کا ثبوت اس کی وہ مقبولیت ہے۔ جو اسے عوام میں حاصل ہوئی۔ اس پستک آریہ بھاشا میں ہے۔ آریہ بھاشا میں اس کی اشاعت لاکھوں سے بہت زیادہ ہے اردو۔ انگریزی۔ سندھی۔ گجراتی۔ سنسکرت تامل وغیرہ زبانوں میں اس کے ترجمے ہوتے اور ہزارہا کاپیاں فروخت ہوئیں۔ ماہ جون میں بھی اس کا ترجمہ چھپ گیا ہے۔ جو جرمن عالموں سے بھاری خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ اگر سوامی دیانند کی یہی ایک تصنیف ہوتی۔ تو ان کے نام کو امر کرنے کے لئے یہی ایک کافی تھی۔ لیکن اس کے علاوہ سوامی جی کی کئی ایک تصانیف ہیں۔ جو ان کی دائمی یادگار ہیں ان میں جو نہایت اہم ہے وہ وید بھاشیہ ہے وہ وید بھاشیہ جس نے وید کے عالموں کو وہ مغربی ہوں یا بھارتیہ محو حیرت بنا دیا۔ اور ان سب کو اس کے مطالعہ کے بعد ویدرشیوں کے وچاروں میں پریورتن کرنے پر مجبور ہونا پڑا

وید کے عالموں میں ہی نہیں۔ مذاہب کے عالموں میں بھی تبدیلی لانے کا وید بھاشیہ بھاری ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ مثال کے طور پر عیسائیت کی بنا مسیح کے بنا باپ پیدا ہونے اور زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے عقیدہ پر تھی۔ لیکن آج عیسائی دنیا اس عقیدہ سے ہٹ رہی ہے۔ ایسے پادریوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جو مسیح کی پیدائش کو بنا باپ ماننے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور اس خیال کے عیسائی بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ جو زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے مسئلہ کو گپاشٹک سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں دیتے۔ کیونکہ جب آسمان کے وجود سے ہی انکار ہو رہا ہے۔ تو کسی کا آسمان پر اٹھایا جانا کیسا؟

اسلام کو لو۔ انادی سرشٹی کے اصول کو ان الفاظ میں تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ کہ سلسلہ پیدائش پرواہ سے انادی ہے۔ شفاعت کو چھوڑ کر ویدک کرم سدھانت کی شرن لی جانے لگی ہے۔ بیاہ کے سمبندھ میں مسلمانوں میں گو اس پر عمل نہیں۔ لیکن وچاروں میں بھاری پریورتن ہو رہا ہے۔ وہ وقت تھا۔ کہ کثرت ازدواج کے حق میں مسلمانوں کی طرف سے یہ دلیل پیش کی جاتی تھی۔ کہ ایک آدمی کئی عورتوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ تو اسے کثرت ازدواج کی اجازت کیوں نہ ہو۔ لیکن آج اس حیوانی دلیل سے شرمندہ ہو کر مسلم مولانا یہ ماننے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ انسانوں میں بیاہ کا مقصد نفسانیت نہیں بلکہ اولاد پیدا کرنا ہے ؛

یہ سارے پریورتن کس کی طفیل ہیں۔ رشی دیانند کے پرچار کی طفیل۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ویدک دھرم پرچار اس کا منتہائے مقصود ٹھہرایا چنانچہ آریہ سماج کے ابتدائی جگ کو بجا طور پر پرچار یگ کا نام دیا جا سکتا ہے۔ ان دنوں آریہ سماج کا بچہ بچہ پرچار اپنا کرتویہ سمجھتا تھا۔ اور اس کرتویہ کے پالن میں خوشی محسوس کرتا تھا۔ جن سمبندھیوں کا براہ راست پرچار کاریہ سے تعلق تھا۔ انہوں نے تو پرچار کرنا ہی تھا۔ ہم نے دیکھا کہ دیہات کے جو آریہ سماجی باہر ملازم ہوتے جب رخصت پر اپنے گاؤں میں آتے۔ تو وہ بازار میں کسی دوکان پر کھڑے ہو جاتے۔ خود ہی اکیلے بغیر کسی کی مدد کے پہلے بھجن بولتے اور پھر پرچار شروع کر دیتے۔ اور ان کی ایک مات خواہش یہ ہوتی کہ کسی طرح ان کے وطن میں آریہ سماج قائم ہو جائے۔ چنانچہ انہیں اس میں کامیابی ہوتی ؛

اپدیشکوں کی یہ حالت تھی۔ کہ جہاں جاتے اُن کی رہائش تک کا انتظام نہ ہوتا۔ کسی دھرم شالہ یا مندر میں ڈیرا لگاتے۔ تو معلوم ہوتے ہی کہ یہ آریہ سماج کا اپدیشک ہے۔ انہیں وہاں سے بستر بوریا اٹھانے کا حکم ملتا۔ لیکن انہیں پرواہ نہ ہوتی۔ وہ آبادی میں داخل ہو کر جہاں پاؤں ٹکانے کی جگہ ملتی کھڑے ہو کر اپنا دھرم لوگوں کے سامنے رکھتے۔ اس کے لئے انہیں کشٹ بھی اٹھانے پڑتے۔ لیکن سہائک بھی پیدا ہو جاتے۔ اور اس طرح وہ اپنے کام کو جاری رکھتے ؛

کراچی کانگرس اور آریہ سماج

کراچی کانگرس کی تیاریاں بڑے زور شور سے شروع ہیں۔ اس بات کا کوئی اثر نہیں دکھائی دیتا کہ کام دیر سے شروع کیا گیا ہے مختلف سب کمیٹیاں مختلف فرائض کی سرانجام دہی کے لئے بن چکی ہیں۔ اور دھانی سیٹھ شردھا پوروک دان دے رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کہاں ہے؟ کیا سندھ پرتی ندھی سبھا کا کرتویہ نہیں۔ کہ کراچی کانگرس کے موقعہ پر وہ وسیع پیمانہ پر پرچار کی تیاریاں شروع کر دے۔ ہمیں سندھ کی کوئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ کہ سندھ پرتی ندھی سبھا کے پردھان ادھیکاری ڈپٹی پروفیسر تارا چند جی موقع کو جانتے ہیں گے۔ تاہم یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ان کی طرف سے کراچی کانگرس کے موقعہ پر ویدک دھرم پرچار کا اعلان ابھی تک نہیں کیا گیا۔ سندھ کے آریوں کو موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔ اور ایک شاندار پنڈال کھڑا کر کے اس سمے پراکٹر ہونے والے لاکھوں استری پرشوں کو ویدک دھرم کی خوبیوں سے آگاہ ہونے کا اوسر دینا چاہئے

ڈیرہ غازیخان کے آریہ بھائی روشنی ڈالیں

پیغام صلح لکھتا ہے۔ کہ احمدی مبلغ مرزا مظفر بیگ کے ہاتھ پر ضلع ڈیرہ غازیخان کے ۱۱ اشخاص نے اسلام قبول کیا ہے۔ پیغام صلح کا یہ بیان گو ہمارے لئے قابل یقین نہیں۔ خصوصاً اس حالت میں کہ یہ غلط بیانی میں ماہر ہے۔ چنانچہ اس کا اچھا بھائی بند الفضل اس پر گواہ ہے تاہم ضلع ڈیرہ غازی خان کے آریہ بھائیوں کو اس معاملہ پر روشنی ڈالنی چاہئے۔ کہ یہ ۱۱ اشخاص کون ہیں؟ جو احمدیت میں داخل ہوئے۔ کہیں مسلمانوں کو ہی تو مسلمان احمدی نہیں بنایا گیا؟

آریوں کے دو پرسدھ پرو

گت سپتاہ آریوں کے دو پرسدھ پرو ایک دیانند بودھ اُتسو اور دوسرا ویر اُتسو۔ آریہ سماجوں کی جو رپورٹیں ان کے منائے جانے کے سمبندھ میں آئی ہیں۔ وہ حوصلہ افزا ہیں۔ کوئی ابھاگا آریہ سماج ہی ہوگا۔ جس نے یہ پرو نہ منائے ہوں۔ لیکن آریوں کا کام اپنے گورو اور آدرش شہیدوں کے لئے عقیدت کا اظہار کرنے پر ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اظہار عقیدت کے ساتھ ایک آریہ پر ان دو مہان ویکتیوں کے نقش قدم پر چلنے کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ؛

رشی دیانند کا جیون جس بات کے لئے وقف تھا۔ وہ پرچار اور وید پرچار تھا اور پنڈت لیکھرام کا جیون اُدیش آریہ جاتی کو غیر ملی کی دست برد سے بچانا اور جو جاتی کی آغوش سے جدا ہو چکے ہیں۔ انہیں واپس جاتی میں لانا تھا۔ جو آریہ رشی دیانند اور پنڈت لیکھرام کے پرتی صادق ثابت ہونا چاہتا ہے۔ اس کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ پرچار اور شدھی کو اپنا جیون اُدیش بنائے۔ لیکن اس کسوٹی پر جب آریوں کو گھسا جائے۔ تو وہ سچے ثابت نہیں ہوتے۔ پرچار اور شدھی کے لئے جیون دینا تو کجا دھن کی قربانی بھی مشکل ہو رہی ہے۔ رشی کے مشن کی پورتی کے لئے چار آنہ مشن فنڈ جاری ہے۔ اور پنڈت لیکھرام کے اُدیش کی پورتی کے لئے لیکھرام میموریل فنڈ۔ لیکن بہت کم سماجوں کی رپورٹیں آئی ہیں۔ کہ ان فنڈوں کے لئے پریاپت دھن اکٹھا کیا گیا۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے بمشکل سال میں پانچ سو روپیہ آتا ہے۔ چار آنہ فنڈ کی بھی حالت تسلی بخش نہیں۔ آریوں کو ادھر پورا دھیان دینا چاہئے ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سناتن دھرمیوں کی تنگدلی

سناتن دھرم سبھا لاہور کی انتظامیہ کمیٹی میں یہ پرستاو سناتن دھرمیوں کی پرلے درجہ کی تنگ دلی کی وجہ سے گر گیا۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو کی مرتیو کے شوک میں ایک پبلک جلسہ کیا جائے۔ اس پرستاو کی مخالفت اس بنا پر کی گئی۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو نے اسمبلی میں ساردا بل کی حمایت کی تھی۔ مطلب یہ کہ انہوں نے ایک کرپال بھاؤ کی لعنت سے پاک کرنے کا قصد کیا تھا۔ گویا جو ہندو بال بیاہ کی مذموم رسم کے انسداد کے حق میں ہیں۔ وہ لاہور کے سناتن دھرمیوں کی نگاہ میں اس قابل نہیں۔ کہ اس کی مرتیو پر بھی باہمی اختلافات کو بھلا دیا جائے۔ اور غمگینی میں ان کے ساتھ رہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا سناتن دھرمیوں کے اندر ایسے آدمی نہیں جو ساردا بل کے حامی ہیں۔ اور کیا سناتن دھرم سبھا نے کوئی ایسا انتظام کیا ہے کہ ان کی مردم شماری کر کے انہیں سناتنیوں اور ہندوؤں کے دائرہ سے خارج کر دیا جائے۔

دور جانے کی بات ہی کیا ہے۔ سناتن دھرم سبھا پنجاب کے پردھان۔ سری ست۔ رازق اور سب کچھ راسے بہادر رام سرن داس نے بھی تو کونسل آف سٹیٹ کے بھرے اجلاس میں ساردا بل کی حمایت کی تھی۔ اور یہ کہا تھا کہ پنجاب کے سناتن دھرمیوں میں کوئی نہیں۔ جو سارد ابل کے خلاف ہو۔ لیکن کیا ان کے اس ارادہ کے سبب ان انہیں اس عزت افزائی سے محروم کیا گیا۔ جو انہیں سناتن دھرمی ہونے کی وجہ سے حاصل ہے پھر کیا بال بیاہ کی مخالفت ہی ایک گناہ ہے جس کی پاداش میں پنڈت موتی لال سے دیش بھگت کو بھی ہندو دھرم سے خارج کیا جا سکتا ہے یا اور بھی گناہ اس ذیل میں آتے ہیں سناتن دھرمی یاد رکھیں۔ کہ پنڈت موتی لال کی عظمت ان کے اعتراف کی محتاج نہیں۔ البتہ اس شاخسانہ سے سناتنیوں کی اس جاتی کی تنگ دلی اور ذہنیت کا انکشاف ہوتا ہے جو بال بیاہ کا سمرتھن کرتی ہے۔ وہ بال بیاہ جو ہندو جاتی کی تباہی کے بہت سے کارنوں میں ایک ہے۔

بوسیدہ کاغذوں کی بے ادبی

اسلام کو توحید کا دعویٰ ہے اور بت پرستی سے بیزاری۔ لیکن قرآن کے بوسیدہ کاغذات اس کے لئے عذاب جان بنے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کو لاہور کی دیواروں کو خود سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ بعض جگہ بوسیدہ ٹین دیوار کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ یہ بوسیدہ ٹین کس لئے ہیں؟ قرآن کے بوسیدہ کاغذوں کے لئے۔ مطلب یہ کہ جس کسی کو قرآن کا کوئی ورق کہیں پڑا مل جائے تو اس لئے کہ اس کی بے ادبی نہ ہو۔ وہ اٹھا کر اس بوسیدہ ورق کو بوسیدہ ٹین میں ڈال دے لیکن مشکل کا حل یہاں پر ہی نہیں ہو جاتا۔ ان ٹینوں سے وہ کاغذ کہاں جائیں۔ مولانا ثناء اللہ سے پوچھا گیا۔ ان کا فتوے ہے کہ ایسے کاغذات کو تہ زمین دفن کر دیں۔ یا جلا کر راکھ کو دفنا دیں۔ تاکہ بے ادبی کا خوف جاتا رہے۔ مسلم سائل کی تو شاید تسلی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کا دماغ مولانا کے فتوے سے آگے جانے کا گناہ کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن ایک صحیح الدماغ شخص مولانا سے پوچھ سکتا ہے کہ مولانا آپ اسی بوسیدہ ٹین نے توحید کیا تھا۔ یہ کاغذ اور وہ بھی بوسیدہ کاغذ پرستی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

بچپن کی شادی قانوناً بند کر دی گئی

مدراس میں سادمت واڑی ایک ہندو ریاست ہے۔ اس کے راجہ نے قانوناً ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے اور ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی ممنوع قرار دے دی ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں نہ صرف سزائے جرمانہ ہی رکھی گئی ہے۔ بلکہ سزائے قید بھی۔ پھر یہ سزا صرف لڑکے لڑکی والوں کو نہیں۔ بلکہ پروہت کو بھی جو شادی کرائے گا۔ بھگتنی پڑے گی۔ سادمت کا راجہ ہندو ہے اور مدراس کے کٹر پرانک علاقہ کا باشندہ ہے جب سارد ا ایکٹ کا نفاذ اس راجہ نے اپنی ریاست میں منظور کیا ہے۔ تو آخر سوچ بچار کر اور ریاست کے پنڈتوں کی صلاح مشورہ سے کچھ کیا ہوگا۔ لیکن لاہور کی سناتن دھرم سبھا ہے۔ کہ سارد ا ایکٹ کی محض تائید کرنے پر پنڈت موتی لال پر کفر کا فتوے لگا چکی ہے کیا سادمت کے راجہ اور پنڈتوں کے خلاف بھی لاہور سناتن دھرم سبھا کا یہی فتوے جاری ہوگا۔

شاباش! کوچین

ٹراونکور کے بعد کوچین کی ریاست قابل مبارک باد ہے۔ کہ اس نے اپنے علاقہ میں دیوداسی سسٹم کو قانوناً ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اب اس ریاست میں کوئی شخص اپنی لڑکی کو مندر پر چڑھا کر دیوداسی نہیں بنا سکیگا۔ جب ٹراونکور کونسل میں دیوداسی سسٹم کو بند کرنے کی تحریک پیش ہوئی۔ تو ایسے سناتنی بھی وہاں نکل آئے جنہوں نے اس حیا سوز رسم کی حمایت کرتے ہوئے تحریک کی مخالفت کی۔ جب اس قسم کی شرمناک رسم کی حمایت کرنے والے سناتنیوں سے مل سکتے ہیں۔ تو اس طبقہ سے سارد ا ایکٹ کی مخالفت کوئی تعجب کی بات نہیں۔

پونہ میں فوجی کالج

ڈاکٹر مونجے کی یہ تحریک سپھل ہوتی نظر آتی ہے۔ کہ بڑے شہروں میں فوجی کالج کھولے جائیں۔ کیونکہ پونہ میں سیواجی کی یادگار قائم کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے سامنے یہ تجویز بھی ہے۔ کہ سیواجی کی بہترین یادگار یہ ہو سکتی ہے۔ کہ پونہ میں فوجی کالج کھولا جائے۔ اس کمیٹی میں مہاراجہ گوالیار مہاراجہ کولہاپور۔ مسٹر کیلکر اور کئی دیگر سرکردہ اصحاب ہیں۔

بنارس کے ہندو مسلمانوں کی رواداری

بنارس میں فرقہ پرست مسلمانوں کی فساد کی لگائی ہوئی آگ کا جو نتیجہ ہوا وہ ظاہر ہے۔ ۲۶ کے قریب ہندو مسلمان مارے گئے۔ اور دو سو سے زیادہ زخمی ہوئے۔ لیکن فساد کرانے والوں کا کیا گیا؟ بھلا ہو بنارس کے نیک دل ہندو مسلمانوں کا جن کی کوشش سے نہ صرف امن بحال ہوا۔ بلکہ رواداری کی سپرٹ کے اظہار سے آئندہ کے لئے بھی فساد کا خطرہ مٹ گیا۔ چنانچہ ایک پبلک جلسہ میں ایک ہندو رئیس نے اعلان کر کے ہندوؤں کی رواداری کا ثبوت دیا۔ کہ فسادات میں مسجدوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی مرمت کے تمام اخراجات میں اپنی گرہ سے دونگا۔ اس ہندو رئیس کی اس رواداری سے متاثر ہو کر ایک مسلمان رئیس نے بھی اعلان کیا۔ کہ مندروں کے نقصان کا خرچ میں ادا کرونگا۔

اس طرح کدورتیں مٹ گئیں اور بھائی بھائی گلے مل گئے۔ اور فساد کرانے والے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

شری سوامی سوتنترانند جی کا مقدمہ

باوا جگت سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول لاہور کی عدالت میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۷۔الف میں لالہ ارجن دیو نجگانی وکیل نے صفائی کی طرف سے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ یہ ثابت نہیں ہو سکا۔ کہ میٹنگ جس میں سوامی جی نے تقریر کی تھی۔ وہ کانگرس کمیٹی وارڈ نمبر ۲ کی طرف سے کی گئی۔ پھر کانگرس کمیٹی وارڈ نمبر ۲ خلاف قانون جماعت نہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسے خلاف قانون قرار نہیں دیا گیا۔ استغاثہ یہ ثابت نہیں کر سکا کہ سٹی کانگرس کمیٹی اور سٹی کانگرس کمیٹی وارڈ نمبر ۲ ایک ہی جماعت ہے۔ ملزم نے درخواست دی تھی۔ کہ استغاثہ تحریری شہادت سے ثابت کرے۔ کہ سٹی کانگرس کمیٹی اور کانگرس کمیٹی وارڈ نمبر ۲ ایک ہی چیز ہے۔ خان صاحب محمد صادق گواہ استغاثہ کے الفاظ میں ایسا کرنا آسان ہے۔ باوجودیکہ عدالت نے نوٹس جاری کیا۔ استغاثہ کی طرف سے کوئی ایسی شہادت پیش نہ کی گئی۔ اس لئے سٹی کوتوال کی شہادت ناقابل تسلیم ہے۔ اور یہ کہنا مشکل ہے کہ سوامی جی نے خلاف قانون جلسہ میں حصہ لیا۔ سوامی جی نے تقریر کرتے ہوئے حاضرین سے کہا کہ اگر وہ رضاکارانہ طور پر سودیشی کپڑا پہن لیں۔ اور شراب ترک کر دیں۔ تو پکٹنگ کی ضرورت نہ پڑے۔ اس حالت میں کسی طرح بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس تقریر نے خلاف قانون جماعت کی سرگرمیوں میں اضافہ کیا۔ استغاثہ جرم ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

ریلوے سفر میں ایک آریہ کا قتل

کمالیہ کے مہاشہ گنگا رام ایک پرانے آریہ سماجی تھے۔ پہلے سٹیشن ماسٹر رہے۔ اب لاہور سٹیشن پر انکوائری ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے تھے۔ گزشتہ دنوں وہ گاڑی میں جڑانوالہ جا رہے تھے کہ جڑانوالہ میں وہ اپنے کمپارٹمنٹ میں مردہ پائے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کسی نے انہیں نشانہ گولی بنایا تھا۔ اور ان کے پاس جو نقدی اور کاغذات تھے۔ وہ لے کر فرار ہو گیا۔ پوسٹ مارٹم پر ریوالور کی گولی ان کے دماغ سے نکلی۔ اس قتل نے ریلوے سفر کو خوفناک بنا دیا ہے۔ افسران ریلوے کو چاہئے۔ کہ وہ اس معاملہ کو مضبوطی سے ہاتھ میں لیں اور قاتل یا قاتلوں کا پتہ لے کر انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں۔ تاکہ ریلوے سفر کے متعلق مسافروں کے دلوں پر اس واقعہ سے جو خوف چھا گیا ہے۔ وہ دور ہو سکے۔

غلط۔ کتابت کے وقت ہمارا چھٹا نمبر ستر دیا گیا

لاہور میں ویراُتسو

پنڈت بھیم سین۔ پنڈت پریہ ورت۔ پنڈت بُدھ دیو اور ڈاکٹر ستیہ پال کے پربھاوشالی بھاشن

دھرم ویر پنڈت لیکھرام کا یوم شہادت ۳۰ فروری کو پراتہ ۸ ½ سے ۱۱ ½ بجے تک آریہ سماج مندر وچھووالی لاہور میں مہاشہ کرشن جی کی صدارت پر منایا گیا۔ یجیہ اور بھجنوں کے پشچات سبھاپتی کرسی صدارت پر آئے۔ اور پنڈت نردیو جی نے اپنا کرتویہ شروع کیا۔ آپ نے پنڈت لیکھرام جی کا سنکشپت جیون چرتر سنایا ؎

پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار

پشچات پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار نے اپنے بھاشن میں وشیش تین باتوں کا ورنن کیا ایک تو یہ کہ پنڈت لیکھرام کے اندر آریہ سماج کے لئے جو لگن تھی۔ وہ اب نہیں۔ دوسری یہ کہ سماوہک رُوپ سے گو اس وقت کام زیادہ ہو رہا ہے پرنتو ویکتی گت رُوپ سے اس سمے جاتی کا ہت کرنے والوں میں سے کسی میں وہ نربھیتا اور تیاگ نہیں۔ جو پنڈت لیکھرام کے اندر تھی۔ اور تیسری یہ کہ نہ صرف ہندوؤں میں وچاروں کی جو پرادھینتا تھی۔ اُسے ہی انہوں نے دُور کیا۔ بلکہ زبردست الوچنا سے اسلام کی اسہشنتا کو دُور کرنے کا بھی قابل تعریف کام کیا۔ اسلام کی منو ورتی یہ تھی۔ کہ ہم اپنا دھرم پھیلانے کے لئے جو بھی سختیاں کریں۔ اُس کے کوئی سدراد نہ ہو۔ چنانچہ جو کوئی اسلام کے خلاف آواز اُٹھاتا اُسے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ ایسے حالات میں پنڈت لیکھرام نے اسلام کے خلاف آواز اُٹھائی اور ہمارے سامنے یہ بات رکھی۔ کہ اپنے وچار دوسروں کے سامنے نربھیتا سے پیش کرتے جانا چاہئیں ؎

پنڈت جی کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ وہ آریہ جاتی کو آریہ سماج سے الگ نہ سمجھتے تھے جب اُنہیں معلوم ہوتا کہ آریہ ہندو جاتی پر کہیں مصیبت آ رہی ہے۔ تو وہ آریہ سماج کے نشچت پروگرام کو چھوڑ کر وہاں پہنچ جاتے۔ پھر پنڈت جی خضب کے سودھیائی تھے۔ اُن کے سودھیائے کا پتہ اُن کی تصانیف سے لگ سکتا ہے ؎

پنڈت ٹھاکردت شرما ویدیہ

کنہیا لال کے بھجنوں کے بعد پنڈت ٹھاکردت شرما ویدیہ نے بتایا۔ کہ پنڈت جی کرم یوگی تھے کی

زندہ مثال تھے۔ انہیں اپنے کام سے کوئی ذاتی تعلق کوئی تکلیف یا کوئی خوف وجلت نہیں کر سکتا تھا۔ اکلوتا لڑکا بستر مرگ پر پڑا ہے۔ باہر سے خط آتا ہے۔ کہ فلاں جگہ کوئی ہندو مسلمان ہونے والا ہے۔ تو پنڈت کا موہ انہیں اپنے کرتویہ پالن سے وانچت رکھنے میں کامیاب نہ ہوا۔ اور وہ ماتا اور استری کے کہنے کے باوجود اپنے کام پر روانہ ہو گئے۔ اور جب وہاں جا کر اگلے دن تار ملا۔ کہ اکلوتا بیٹا مر گیا ہے۔ تو ان کے الفاظ تھے کیا ہُوا۔ جو پیدا ہوا وہ مرنے کے لئے ہی پیدا ہُوا ہے ؎

پنڈت پریہ ورت جی ودیا واچسپتی

پنڈت پریہ ورت نے اپنے بھاشن میں کہا کہ پنڈت لیکھرام کا شمار دُنیا کے اُن مہا پُرشوں میں ہے۔ جنہوں نے اپنے آدرش کے لئے پران تک دے دیئے۔ پنڈت لیکھرام کا آدرش وچار سوتنترتا تھا۔ اور اسی پر وہ آخر بلیدان ہوئے۔ بازار سے دو پیسہ کی ہانڈی لینی ہو تو اُسے ٹھوک بجا کر لیتے ہیں۔ لیکن دھرم جیسی چیز اسلام ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ لیکن وہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ جس دھرم کے گرہن کرنے کا ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ہم اُسے دیکھ تو لیں کہ آیا یہ گرہن کرنے کے یوگیہ بھی ہے یا نہیں اور اگر ہم اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ تو گورنمنٹ سے قانون بنوایا جاتا ہے۔ لیکن پنڈت لیکھرام کا آدرش تھا۔ کہ جس دھرم کو ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم اس کی آلوچنا کریں۔ یہ ایک تتو ہے۔ جس کے لئے پنڈت لیکھرام کا بلیدان ہُوا۔ اور یہ بلیدان ہے جو پنڈت لیکھرام کو ہماری پوجا اور ارچا کا پاتر بناتا ہے ؎

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

آپ نے سنکشپت شبدوں میں کہا۔ کہ میں ایک کڑوی بات کہتا ہوں۔ ہمارے دل میں پنڈت لیکھرام کے لئے شردھا ہے تو اس کے جانچنے کی ایک کسوٹی ہے کہ ہم چاہیں۔ کہ ہمارا لڑکا لیکھرام بنے۔ ہم پنڈت لیکھرام کے پرتی زبانی طور پر تو اظہار عقیدت کرتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر کچھ کرنے کو تیار نہیں ؎

پنڈت لیکھرام کے جیون کی وشیشتا یہ ہے۔ کہ ان کے ہردے میں دھرم پرچار کی لگن تھی۔ ہمارے دل میں ان کے لئے شردھا ہے۔ تو ان کے بلیدان کے لئے ان کے جیون کے لئے نہیں جیون کے لئے ہو تو ہمارے ہر دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہو۔ کہ ہمارے لڑکے لیکھرام بنیں ؎

ڈاکٹر ستیہ پال جی کا لکچر

مہاشہ چونی لال کی نظم کے بعد ڈاکٹر ستیہ پال جی نے اپنی حسب معمول فصیح تقریر میں فرمایا:-

کوئی ہزار برس جئے۔ اس کے کوئی معنی نہیں۔ لیکن جو اپنے عقیدہ کے لئے اپنے جیون کی بلی دے جاتا ہے۔ وہ لوگوں کے اندر اتنی زندگی بھر جاتا ہے۔ کہ ہزار برس کی زندگی والا نہیں بھر سکتا۔ شہید کا خون بھی السبات کا حق دار ہے۔ کہ وہ مردہ ہڈیوں میں جان پیدا کر دیتا ہے۔ شہید مرتا نہیں۔ وہ مرتے ہوئے دلوں سے موت کا خوف نکال جاتا ہے۔ اس لئے موت سے ہی پنڈت لیکھرام صحیح جانا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو وہم ہے۔ کہ پنڈت جی اسلام کے دشمن تھے۔ جس طرح انگریزوں کو آج وہم ہے۔ کہ گاندھی انگریزوں کا دشمن ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ گاندھی انگریز کا دشمن نہیں۔ وہ ظلم کا دشمن ہے۔ پنڈت لیکھرام کے دل کی بھی یہی کیفیت تھی۔ جس عقیدہ کے متعلق انہیں احساس ہوا۔ کہ اُس پر چلنے سے انسان کو حقیقی مسرت حاصل نہیں ہو سکتی اس کے متعلق اُنہوں نے بلے خوف ہو کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ ورنہ مسلمانوں کے لئے اُن کے دل میں بڑی محبت تھی۔ نہ ہوتی تو وہ اُنہیں صحیح راستہ پر لانے کا یتن ہی کیوں کرتے پنڈت لیکھرام کی کوٹی کے لوگ دُنیا میں آ کر انسانیت کے مرتبہ کو بلند کر جاتے ہیں وہ اپنے اور غیر کے بیچ میں امتیاز کرنے سے بالاتر ہوتے ہیں۔ پنڈت جی کی نگاہ میں ہندو اور مسلمان سب پروردگار حقیقی کے پتر ہیں۔ اس لئے ان کے دل میں اُن کے لئے ایسی محبت تھی۔ جیسی اپنے اکلوتے بچے کے لئے دشمنی تو ایسی آتماؤں کے سینوں میں مقام کر ہی نہیں سکتی۔ پرماتما ان کے ہردے میں ایسا پرکاش کر دیتے ہیں۔ کہ ان کے اندر نفرت کسی کے لئے باقی نہیں رہتی۔ اگر پنڈت لیکھرام کے دل میں مسلمانوں کے لئے نفرت ہوتی تو کیا وہ قاتل پر کبھی اعتبار کرتے۔ جس کے متعلق کئی لوگوں نے انہیں کہا۔ کہ آدمی خطرناک ہے سوکرشی سماوچنا۔ اس کے لئے تو یہ لوگ آتے ہی ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو دُنیا کے کروڑوں لوگوں سے انہیں امتیاز ہی کس بات میں ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو سچ کہتے ہیں۔ اور سچائی

اپنی زبان پر رکھتے ہیں۔ انہیں اپنے عقیدوں کے پوری ہمت سے ظاہر کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ مہاتما گاندھی کے پروگرام میں کوئی نئی بات نہیں۔ اس کی مہانتا تو فقط اس بات میں ہے۔ کہ اور لوگ صرف کہتے ہیں۔ وہ جو کہتا ہے اُسے کر کے دکھاتا ہے۔ پنڈت لیکھرام اسی سترینی کے آدمی تھے۔ وہ جو کہتے تھے وہی کرتے تھے۔ ویدک دھرم کی جو آگ اُن کے ہردے میں تھی۔ اسی کے لئے پھرتے تھے۔ اور آخر اسی آگ میں ولین ہو گئے ؎

میری آتما یہ کہتی ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام سے ویر بازاروں میں بہت سستے نہیں ملتے ہیں وہ روشنی کے مینار ہیں۔ جو ہزاروں لاکھوں آدمیوں کی جو چوٹیوں پر کھڑے ہوتے ہیں ؎

مجھے شکایت ہے۔ کہ آپ ویروں کی یاد اس شان سے نہیں مناتے۔ جس سے منائی جانی چاہئے ؎ اس لئے نہیں کہ لیکھرام آپ کے اظہار عقیدت کا محتاج ہے۔ بلکہ میں کسی قوم کی جان ہی کسی شہید کو سمجھتا ہوں۔ پنڈت لیکھرام نے آریہ سماج کے اندر نئی زندگی پیدا کی ہے۔ اس زندگی کو آپ نے حاصل کرنا ہے ؎

آریہ سماج کی قدر آج لوگ نہیں کرتے۔ دیانند اور اس کے آریہ سماج کو نہیں سمجھتے لیکن اگر بھگوان کا نیم صحیح ہے۔ تو میں اس دن کو دیکھتا ہوں۔ جب نہ صرف ہندو اور آریہ بلکہ سارا بھارت دیانند کے قدموں پر جھکے گا۔ اور کہے گا۔ کہ تم ہی پہلے شخص ہو جس نے ہندوستان کو غلامی کے گڑھے سے نکالنے کا نہایت خوبصورت پیغام دیا ہے ؎

آج جو سپرٹ استریوں میں موجود ہے۔ یہ کس نے بھری؟ گہارت نہیں۔ دُنیا میں پہلا شخص دیانند ہے۔ جس نے اس زمانہ میں اعلان کیا۔ کہ استری اور پُرش کے حقوق ساوی ہیں۔ بلکہ ماتری شکتی ہونے کی وجہ سے استری کا زیادہ عزت ہونی چاہئے ؎

پردہ۔ چھوٹی عمر کی شادی۔ اچھوت پن اور اسی قسم کی دوسری بُرائیوں کو کس نے بند کیا۔ دیانند نے۔ مغرب کے بڑے فلاسفروں نے جس بات۔ کے اظہار میں اپنی فلاسفی خرچ کی۔ وہ آریہ سماج کے اس ایک فقرہ میں بند ہے۔ کہ ہر ایک انسان کو سوتنتر وچاروں سے کاریہ کشیتر میں آنے کا برابر حق ہے ؎

دیانند نے کہا۔ میرا نام لے کر کسی چیز کی غلامی نہ کرو۔ جو میں کہتا ہوں۔ اگر آپ کے دماغ کو منظور ہو تو مانو۔ نہیں تو میری بات بھی

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

پورانے عقیدہ سے مسلمان عیسائیوں کے اس عقیدہ میں اُن کے ساتھ شامل ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ بنا باپ کے پیدا ہوا اور زندہ آسمانوں پر اُٹھایا گیا۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جو خلاف قانون قدرت اور عقل ہیں اس لئے ناقابل قبول ہیں۔ عیسائیوں میں مذہب کے معاملہ میں آزاد خیالی بڑھ چکی ہے۔ اس لئے اُن کے اندر تو پیر سے اس کے خلاف آواز اُٹھ رہی ہے۔ لیکن لکیر کے فقیر مسلمان قرآنی حکمت سے بے خبر ہیں۔ ان کی متعصبانہ زندگی سے یہ اُمید کیسے ہو سکتی تھی؟

لیکن زمانہ دلیل کا ہے۔ دلیل کے شکنجہ میں مسلمانوں کو بھی اکثر اوقات کسا جانا پڑتا ہے۔ اس لئے معقولیت کے تقاضے سے اُن کے اندر بھی ایسے آدمی پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے اس عقیدہ کے خلاف جہاد شروع کیا۔ اُن میں ممتاز نام سر سید احمد خاں کا ہے۔ جس نے عیسیٰ کی پیدائش اور آسمانوں پر اُٹھائے جانے کے خلاف صدائے مخالفت بلند کی۔ سر سید احمد کی اس اور اس قسم کی دوسری صحیح کاروائی کا نتیجہ تھا۔ کہ انہیں اسلام سے خارج کر کے نیچری کہا جانے لگا؟

سر سید نے وہ پوزیشن لی۔ جو ایک معقول پسند کو لینی چاہئے تھی۔ لیکن اُن کے بعد مرزا غلام احمد ہوئے۔ انہوں نے وہ پوزیشن لی۔ جس نے انہیں نہ ادھر کا رکھا نہ اُدھر کا۔ انہوں نے مسیح کے آسمان پر زندہ اُٹھائے جانے کے عقیدہ کے ماننے سے تو انکار کر دیا۔ لیکن بغیر باپ پیدا ہونے کے عقیدہ کے سامنے سر جھکا دیا۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ زندہ آسمانوں پر اُٹھایا جانا غیر قدرتی ہے۔ تو بغیر باپ کے پیدا ہونا کس طرح قدرتی ہو سکتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی اپنی موج تھی۔ جو دل میں آیا۔ کہہ دیا؟

لیکن بیچارے مرزا کو کیا معلوم تھا۔ کہ میری اُمت میں ایسے آدمی پیدا ہوں گے۔ جو میری تردید میں قلم اُٹھائیں گے۔ چنانچہ کسی ایرا غیرا نے نہیں۔ بلکہ اُمت احمدیہ کے ایک سلسلہ کے امام مولوی محمد علی نے اپنے ترجمہ قرآن میں تسلیم کیا ہے کہ عیسیٰ مسیح کی پیدائش قدرتی طریقہ سے ماں باپ کے ملاپ سے ہوئی تھی۔ مولوی محمد علی پر ہی موقوف نہیں۔ اس سلسلہ کے ایک اور عالم ڈاکٹر بشارت احمد نے اس معاملہ کو اور بھی صاف کر دیا ہے۔ اور قرآن ہی کی دلائل سے وہ قرآن جس کے آدھار پر کروڑوں مسلمان عیسیٰ مسیح کے بن باپ پیدا ہونے اور زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے عقیدہ کے پیرو ہیں۔ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ عیسیٰ مسیح قدرتی طریقہ سے اپنے باپ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور وہ باپ یوسف نجار کے سوائے اور کوئی دوسرا شخص نہ تھا۔ لاہوری احمدی فرقہ کی پوزیشن مسیح کی پیدائش کے متعلق بالکل صاف ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس پوزیشن کو اختیار کر کے وہ مرزائی کیسے رہ سکتے ہیں۔

نند بھاوج اور ساس بہو کے جھگڑوں کے بد انجام کی انیک مثالیں آپ نے سنی ہوں گی۔ لیکن اپنی قسم کی غالباً یہ نرالی مثال ہے۔ کہ کراچی کا ایک پڑھا لکھا قانون دان ہندو اپنی ماں اور بہن کی ترغیب سے اپنی عورت کو زندہ بوری میں بھر کر اُسے سر پر اُٹھا کر کنوئیں میں پھینکنے کے لئے چل کھڑا ہوا۔ اگر اس کا ایک دور اندیش واقف کار اُسے اس حالت میں دیکھ کر اس پر شک نہ کرتا۔ تو بدقسمت لڑکی کی زندگی کے چند لمحوں میں ختم ہو جانے میں شک ہی کیا تھا۔ عورت کو زندہ بوری میں بھر کر کنوئیں میں پھینکنے کے لئے جانے والے صاحب آخر حوالہ پولیس کر دیے گئے۔ وہ تو اب کیفر کردار کو پہنچیں گے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ہندو جاتی ان آئے دن کے رنجدہ واقعات کے سدباب کی طرف دھیان دے گی۔ یا اسی گمراہ ہندو کی طرح اپنی بہبودی کو اپنے ہاتھوں زندہ کنوئیں میں ڈالنے کے گناہ کی مرتکب ہونا جاری رکھے گی؟

مراکو میں مسلمانوں کی آبادی ہے اور فرانسیسیوں کا قبضہ ہے۔ فرانس اپنی حکومت کو پختہ کرنے کے لئے وہاں جو اصلاحات جاری کرنا چاہتا ہے۔ اس کی زد غالباً عربی زبان پر بھی پڑتی ہے۔ اس پر ہندوستان کے مسلم اخبارات جن کی مسلمانوں سے ہمدردی کا خاتمہ قلم کی نوک پر ہی ہو جاتا ہے۔ خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک لاہوری اخبار لکھتا ہے۔ کہ مراکش میں قرآن۔ اس کی زبان اور اس کی تہذیب کو مٹانے کی کوشش ہو رہی ہے؟

اگر مراکش میں قرآن۔ عربی۔ اور اسلامی تہذیب کو مٹانے کے سامان ہو رہے ہیں۔ تو ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوری ہمدردی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ قرآن عربی اور اسلامی تہذیب کا صرف غیر مسلموں کے ہاتھوں مٹایا جانا ہی ہندی مسلمانوں کے دلوں کو محسوس کرتا ہے۔ جو اگر ہر حالت میں اُن کا مٹایا جانا اُن کے لئے رنجدہ ہے۔ تو جب خود مسلمانوں کے ہاتھوں انہیں مٹایا جاتا ہے۔ تو ان ہندی فدایان اسلام کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔ کہ وہ آہ تک نہیں بھر سکتے؟

ہندی مسلمانوں کو ٹرکی کے اسلامی سلطنت ہونے کا فخر ہے۔ کیا وہاں قرآن۔ عربی اور اسلامی تہذیب کو مٹانے کا عمل جاری نہیں ہے؟ تو پھر یہ انقلاب اور سیاست ٹرکی کے خلاف زبان کیوں نہیں کھولتے۔ جب فرانس بھی وہی کرنے لگا ہے۔ جو ٹرکی نے کیا ہے۔ تو اُس کا قصور؟

توبہ! اتنا بڑا جھوٹ۔ کہ آج ہم عید کے ذریعہ دُنیا کو بتائے دیتے ہیں۔ کہ چالیس کروڑ مسلمانوں نے تیس دن برابر روزے رکھ کر اپنی ریاضت اور خدا پرستی کا ثبوت دیا ہے۔"

اول تو یہ بات ہی قابل تصدیق ہے۔ کہ دُنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہیں۔ لیکن اگر اسے صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو کیا اس قسم کا دعوےٰ کرنے والا مسلمان اخبار بتائے گا۔ کہ اس کی اس اطلاع کا کیا ذریعہ ہے۔ کہ دُنیا بھر کے ایک ایک مسلمان۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے کا چار بیمار۔ مسافر۔ شریف۔ وحوش سب نے روزے رکھے ہیں۔ اور ایک کم نہیں پورے تیس رکھے ہیں۔ پھر جن لوگوں نے روزے رکھے ہیں۔ احساسات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ انہوں نے ریاضت اور خدا پرستی کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ ان حضرت نے تو آخر روزوں کے ساتھ ہی اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔ کہ چالیس کروڑ مسلمانوں نے پورے تیس روزے رکھے ہیں۔ اور جھوٹ یقیناً ریاضت اور خدا پرستی کے ثبوت میں پیش نہیں کیا جا سکتا

الحمد للہ کہ مسلم آؤٹ لُک کو لاہور کے مسلمانوں کو مبارک باد دینے کا موقع ملا۔ کہ انہوں نے بھگت سنگھ ڈے کو ہڑتال نہ کی۔ مسلمان معزز شہری ہیں۔ وہ کسی قسم کے مجرموں سے ہمدردی نہیں رکھتے۔ اگر مسلمانوں کا ایمانداری سے یہ نکتہ خیال ہے۔ تو بجا ہے۔ لیکن یہ نکتہ خیال اُس وقت کہاں گیا تھا۔ جب سوامی شردھانند کے قاتل کے ساتھ نہ صرف مسلم آؤٹ لُک نے مسلمانوں نے زبانی ہمدردی کی۔ بلکہ اُس کو بچانے کے لئے جا و بے جا کوئی کوشش بھی۔ جو انہوں نے اُٹھا نہ رکھی؟

مہاشہ راجپال کے قاتل کو پھانسی ملی۔ تو قتل کے اس مجرم کے ساتھ ہمدردی کا کونسا طریقہ ہے۔ جو مسلم آؤٹ لُک کے بھائی بندوں نے استعمال نہیں کیا تھا۔ کیا لاہور کے مسلمان معزز شہری آج ہی بنے ہیں۔ اُس وقت نہ تھے؟

طاعونی آب و ہوا کے گھر کو چھوڑ کر صاف آب و ہوا میں نہ جانیکا اسلامی عقیدہ تو مضحکہ خیز تھا ہی امرتسری مفتی صاحب کا فتوےٰ اس سے بھی بڑھکر مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ گھر چھوڑنے کی اجازت تو دے دی۔ لیکن شہر کی حدود کے اندر رہنے کی قید لگا دی؟

فرض کرو۔ شہر کی حد کے چار قدم باہر کسی شخص کی رہائش میں سہولیت ہے۔ تو وہ کیا کرے؟ فتوے کہتا ہے۔ کہ گھر سے ہزار قدم آگے نکل آئے۔ لیکن حدود شہر کے اندر رہے۔ تو ایمان قائم ہے۔ لیکن چار قدم حدود سے باہر نکل جائیگا تو ایمان کھو دے گا۔ چہ خوب!

فرقہ پرستی! تیرا بُرا ہو کہ تو نے مردم شماری کے کام کو بھی اپنا شکار بنا لیا۔ یہ کام جوں توں کر کے ۲۶ فروری کو ختم ہو گیا لیکن اس کی رنجیدہ کہانیاں کبھی ختم ہونے میں نہ آئیں گی۔ جدھر دیکھو مردم شماری کا قصہ ہے۔ ہندو مسلمانوں سے نالاں! مسلمان سکھوں سے نالاں۔ سکھ ہندوؤں سے نالاں۔ غرضیکہ ہر طرف بے اطمینانی ہے۔ اطمینان کہیں نہیں؟

یہ کیوں؟ اس لئے کہ فرقہ پرست اپنے حق سے زیادہ چاہتے ہیں۔ چنانچہ جس بات کا اشارہ گوجرانوالہ کے 'العدل' نے دیا تھا۔ کہ اصلی تعداد سے زیادہ فرضی نام لکھوائے جائیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر بھی عمل کیا گیا ہے؟

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسلم اخبارات کی سیر

امیر پیغام کی دروغ گوئی

"اے اہل پیغام! اپنے واجب الاحترام امیر (ایدہ اللہ) کو کاٹھ کا الو مت بناؤ۔ تبدیلی عقیدہ کی گتھی ایسی پیچیدہ نہیں۔ کہ کوئی سمجھ نہ سکے۔ قادیانیوں کے ذکر شدہ حضرات سے تنگ آ کر قبلہ محمد علی صاحب کا قافیہ تنگ نہ کرو۔ اور ان کو گناہ کا مرتکب نہ بناؤ۔ تمہارے مطالبات سے تنگ آ کر قبلہ محمد علی جیسا اعلیٰ تعلیم یافتہ حمایت باطل میں صریح جھوٹ جیسے گندے اور کمینے فعل کے ارتکاب کو بالکل سہل سمجھتا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ خاموشی اختیار کر کے تم سے شرمندگی اٹھائے۔ میرے دل میں قبلہ محمد علی کی بوجہ ان سابقہ خدمات دینی کے بہت بڑی عظمت اور عزت ہے۔ مگر بدقسمتی سے میری نظر سے ان کا مضمون "میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال" ۱۹ جنوری ۳۱ء کے پیغام میں گذرا۔ جس میں علاوہ ابلہ فریبیوں کے جن کو میں مقتضائے طبیعت سمجھ کر چشم پوشی کے لائق جانتا ہوں۔ جھوٹ اور دروغ بافی سے کام لیا گیا ہے۔ جن کی کم از کم مولوی محمد علی جیسی پوزیشن کے انسان سے ہرگز امید نہ تھی۔

کسی حوالہ سے غلط یا دلفریب استدلال کرنا اتنا معیوب نہ تھا۔ جتنا دیدہ دانستہ حق پوشی سے کام لینا اور لا تقربوا الصلوٰۃ پر عمل کرنا ایک مدعی اسلام ہی نہیں بلکہ ایک گروہ کے مدعی امارت کی شان سے بالکل بعید ہے۔ مولانا کے اس فعل پر شرافت اور نجابت اور راستی جس قدر بھی ماتم کرے کم ہے۔" (فاروق ۱۴ فروری)

مرزا صاحب کا خاص ملکہ

"جناب مرزا صاحب متوفی کو یہ خاص ملکہ حاصل تھا۔ کہ ایک جہت سے جب وہ عام رائے اپنے خلاف پاتے۔ تو لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھیرنے کی کوشش کرتے۔

جن دنوں پیر صاحب گولڑہ نے مرزا صاحب کے برخلاف آواز اٹھائی۔ تو مرزا صاحب نے ۱۹۰۰ء میں ان کو اور ان کے ساتھ مجھ خاکسار اور دیگر علماء کو تفسیر نویسی کا نوٹس دیا۔ جس کے چند جملے یہ تھے:۔

"ہم دونوں (مرزا صاحب اور پیر صاحب) قرعہ اندازی سے ایک قرآنی صورت لے کر عربی فصیح بلیغ میں ایسی تفسیر لکھیں۔ جو قرآنی علوم اور حقائق اور معارف پر مشتمل ہو۔ فریقین کو اختیار ہوگا کہ اپنی تسلی کے لئے ایک دوسرے کی جامہ تلاشی لے لیں۔ تا کوئی پوشیدہ کتاب ساتھ نہ ہو ...... ہرگز اختیار نہ ہوگا کہ کوئی فریق اپنے پاس کوئی کتاب رکھے۔ یا کسی مددگار کو پاس بٹھالے ...... میں بہرحال اس مقابلہ کے لئے جو محض بالمقابل عربی تفسیر لکھنے میں ہوگا۔ لاہور میں اپنے تئیں پہنچا دونگا"

(اشتہار ۲۸ اگست ۱۹۰۰ء)

اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا۔ کہ پیر صاحب گولڑہ۔ خاکسار۔ اور دیگر علمائے اسلام لاہور پہنچ گئے مگر مرزا صاحب تشریف نہ لائے۔ شاہی مسجد میں جلسہ ہوا۔ شوخ مزاجوں نے نظمیں پڑھیں۔ جن میں ایک شعر یہ بھی تھا ؎

"بتایا ارکیوں ...... بکا چرخہ سے نکل آئیں تری تفسیر دانی"

(اہلحدیث ۱۳ فروری)

محمودیوں کی قسمت میں روز ازل سے لکھی بات

"سیالکوٹ میں مقبرہ بہشتی نیلام کرنے والوں اور یسوع مسیح کو خلق کے گناہوں کے عوض فروخت کرنے والوں میں مناظرہ تھا۔ فریق اول کی طرف سے مولانا سرور شاہ صاحب مناظر اور کلیسا کی خستہ حالی کے پادری احمد مسیح جواب دہ تھے۔ مولانا کی باریک منطق پر پادری کا شگفتہ مذاق ہر لحظہ جاروب کشی کا کام کرتا تھا۔ محمودیوں کے دل اس پر ہر بار تلملا اٹھتے تھے۔ مگر وہ جو روز ازل سے قسمت میں لکھی ہوئی بات ہوتی ہے۔ وہ ہو کر رہتی ہے۔ مولانا کی نرم اور نازک راگنی پادری کے پھٹے ہوئے بانس کے ساز پر کیسے غالب آسکتی تھی۔ اس پر بے اختیار مولانا کا ایک حواری بلند آواز سے بول اٹھا۔ کہ اس بھانڈ کے بالمقابل مولوی صاحب کی بجائے میر قاسم علی کو کھڑا کرو۔ پادری اپنے فن میں مشاق تھا۔ اس نے فوراً برجستہ اور مسکت جواب دیا۔ کہ الحمد للہ الحمد للہ اب میرے سامنے سید بھانڈ آنے لگا۔" (پیغام صلح ۱۱ فروری)

طلاق سے خدا کو نفرت ہے

"سائل نے یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ محمدی مذہب میں مرد اگر چاہے تو بڑی آسانی سے طلاق دے سکتا ہے یہ غلط اور بے بنیاد خیال ہے۔ جو یا تو اسلام کی تعلیم سے ناواقفی کے باعث یا سخت دشمنی سے پیدا شدہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے سوسائٹی میں خانہ داری کے تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے طلاق کی اجازت دی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں سخت احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ مومنوں کو سخت ہدایت ہے۔ کہ اس وقت تک طلاق نہ دیں۔ جب تک کہ یہ بالکل ناگزیر نہ ہو جائے۔ محمد صاحب کا ایک یادگاری فرمان ہے۔ کہ مومنوں کو جن تمام چیزوں کی اجازت دی گئی ہے۔ ان میں سے طلاق سے خدا کو سخت نفرت ہے"

(لائٹ ۸ فروری)

حضرت صاحب کا دعوے نبوت تھا۔ تو مولویوں کا فتوے درست ٹھہرتا ہے

"حضرت مولانا نور الدین صاحب کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے تکفیر کا چرچا ہونے لگا۔ اور سوائے احمدی جماعت کے باقی تمام غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ اور یہ تکفیر کی عمارت اسی لفظ رسول اور نبی پر بنائی گئی۔ جو حضرت صاحب کے الہامات یا تحریرات میں استعارہ اور مجاز کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اور وہ الفاظ جو صرف حضرت مسیح موعود کی عظمت و شان کے لئے آپ کے الہامات یا تحریرات میں استعمال ہوتے یا آپ کی عظمت شان کے لئے ہم استعمال کرتے تھے۔ وہ اس وقت ایک بڑے فتنے کے موجب بنائے گئے اور دنیا میں حضرت مسیح موعود کی عزت کو گرانے کے موجب بنائے گئے۔ مولویوں کے فتوے تکفیر کو جو وہ حضرت مسیح موعود کے خلاف دیتے تھے۔ اور جو غلط تھا۔ اس کو درست اور صحیح ٹھہرانے کے موجب بنائے گئے۔ مولویوں کا فتوے آپ کے خلاف دعوی نبوت کی بنا پر تھا۔ آپ اپنی زندگی میں دعوے نبوت سے انکار کرتے رہے۔ اور اسی بنا پر مولویوں کے فتوے کو غلط قرار دیتے تھے۔ کیونکہ مدعی نبوت کو تو حضرت صاحب بھی کافر کاذب دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے تھے۔ جب بقول میاں صاحب حضرت صاحب کا دعوی نبوت کا تھا۔ تو حضرت صاحب کے الفاظ کی رو سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو میں کافر کاذب سمجھتا ہوں۔ مولویوں کا فتوے درست ٹھہرتا ہے" (پیغام صلح ۶ فروری)

مردم شماری کی حقیقت معلوم

"مردم شماری کا طریق ایسا غلط ہے۔ کہ اس سے صحت کا علم نہیں ہو سکتا۔ چونکہ محکمہ عارضی ہے۔ حکام کے اعلیٰ افسر تو بڑی قابلیت کے ہونگے۔ مگر جو کام کے ہاتھ پیر ہیں۔ وہ بالکل معمولی لیاقت اور معمولی دیانت کے بھرتی ہوتے ہیں۔

امرتسر کٹڑہ دلسنگھاں میں کوئی ایسا محرر لگایا گیا۔ جس کو از خود خیال ہوا۔ یا کسی کے سکھانے سے اس نے سارا کٹڑہ شیعہ لکھ دیا۔ حالانکہ وہاں کی آبادی سنی (حنفی اور اہل حدیث) ہے۔ جب اہل محلہ کو خبر ہوئی۔ تو انہوں نے اس کی تصحیح کرائی۔ اس قسم کے نمونے بکثرت ہیں۔ جن سے ہم تو اس نتیجہ پر ہیں۔ کہ مردم شماری میں نفوس شماری تو شاید فی الجملہ صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر مذہبی حیثیت سے شمار نہیں ہو سکتا"

(اہلحدیث ۱۳ فروری)

جماعت احمدیہ میں فساد کی بنیاد رکھنے والا

"کیا اس سے ظاہر نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں فساد کی بنیاد رکھنے والا حضرت مسیح موعود کے سلسلہ میں اختلاف پیدا کرنے والا خود مولوی محمد علی ہے۔ جو آج ناصح بن کر سامنے آتا ہے اور اپنے ناپاک ارادوں کو جو اختلاف کا موجب بنے چھپاتا ہوا دنیا کو یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اختلاف ان امور پر تھا۔ جو عقائد سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولوی صاحب نے مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام پر جماعت کے سامنے کب مباحثے کئے تھے۔ کب اپنے دلائل پیش کئے تھے۔ کہ جن کے بعد وہ مجبور ہو گئے تھے۔ کہ اختلاف کھڑا کریں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اختلاف کی وجوہات کچھ اور ہی تھیں۔ جن پر مولوی صاحب کا ٹریکٹ گواہ ہے۔ یہی وہ باتیں تھیں۔ جو مولوی صاحب کے لئے قادیان چھوڑنے اور حضرت مسیح موعود سے منہ موڑنے کا موجب بنیں۔ نہ کہ مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام" (الفضل ۱۰ فروری)

ضرورت ہے۔ ایسے تاجروں کی جو "پرکاش" میں اپنے اشتہار شائع کرا کر فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

ہندو جاتی کا بوجھ — "سادھو"

آدھ جاتی کی آرتھک دشا جس حالت تک گر چکی ہے۔ اس کے بیان کے لئے دلائل کی ضرورت نہیں۔ جاتی کا ایک ایک فرد اس سے بخوبی واقف ہے۔ روزگار کے تین بڑے سادھن کاشتکاری۔ تجارت۔ ملازمت ہیں۔ اور ہندو ہیں۔ کہ ان تینوں سے انہیں جواب مل رہا ہے۔ کاشتکاری کے لئے زمین کی ضرورت ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے ہندوؤں کو ان کے ہندو ہونے کی پاداش میں زمین حاصل کرنے کے حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ ایک زمیندار اپنی زمین فروخت کرنے کے لئے بازار میں آتا ہے۔ ایک ایسے شخص کے جس کو گورنمنٹ کی طرف سے زمیندار ہونے کا لائسنس حاصل ہے۔ مقابلہ پر ایک غیر زمیندار خواہ کتنی ہی بڑھ کر قیمت پیش کیوں نہ کرے۔ گورنمنٹ کا قانون نہ مالک زمین کو زیادہ قیمت دینے والے غیر زمیندار کے پاس زمین فروخت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ نہ زیادہ قیمت دینے والے غیر زمیندار کو اسکے خریدنے کی اجازت ہے۔ جب زمین ہی نہ مل سکے۔ تو بتلائیے ہندو جاتی کاشتکاری کیسے کر سکے؟

اب تجارت کو لو۔ تجارت نے ہندوؤں کا جس طرح ناطقہ تنگ کر رکھا ہے۔ اس کا حال ان لوگوں سے پوچھو۔ جو تجارت کے میدان میں موجود ہیں۔ غیر ملکی تاجروں کے ہاتھ میں تجارت کی کنجی ہونے سے ہندوستانی تاجر بالکل بے بس ہے۔ اور یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں۔ کہ یہ پیدا ہی نقصان اٹھانے کے لئے ہوا ہے۔ نفع کمانا غیر ملکی تاجروں ہی کے حصہ میں آیا ہے۔

رہی ملازمت۔ نہ صرف یہ کہ ہندوؤں کے لئے ملازمت کا دروازہ بند کیا جا رہا ہے۔ بلکہ جو ملازمت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے خلاف بھی واشت پیسے جا رہے ہیں۔ کسی مسلمان اخبار کو اٹھا لو۔ اس میں رونا یہی ہے۔ کہ فلاں محکمہ میں ہندو زیادہ ہیں۔ فلاں محکمہ میں مسلمانوں کی قلت ہے۔ لیکن جن محکموں پر مسلمانوں کا اجارہ ہے۔ ان کا نام تک نہیں لیتے۔ مسلمانوں کی اس چیخ پکار کا یہ اثر ہے۔ کہ گورنمنٹ بھی قابلیت پر مذہب کو ترجیح دینے کی پالیسی اختیار کر رہی ہے۔ اور بعض اوقات تو اس پالیسی کا اظہار ایسے طریقوں سے بھی کیا جانے لگا ہے۔ کہ بعض سرکاری اسامیوں کے نوٹسوں میں یہ صاف طور پر لکھ دیا جاتا ہے۔ کہ یہ آسامی صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔

جب یہ حالت ہو۔ کہ ہندوؤں کے لئے نہ زراعت کا موقعہ ہو نہ تجارت کا۔ اور نہ ملازمت کا۔ تو قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہندو جاتی کا کیا بنے گا۔ لیکن یہاں تک ہی نہیں۔ اتنی تنگی کی حالت میں ہندوؤں پر کئی ایسے بوجھ ہیں۔ جو فارغ البالی کی حالت میں بھی ناقابل برداشت ہیں۔ ان میں ایک سادھوؤں کا بوجھ ہے۔ لاکھوں لوگ ایسے ہیں۔ جو سادھو کے لباس میں ہندو جاتی کی کمائی پر اوباش سے بھی بڑھ کر شاندار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ان کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ اور چھوٹے سے چھوٹے درجہ کے سادھوؤں کو دیکھا جائے۔ تو ان میں بھی کوئی ایسا نہیں۔ جس کا خرچ خورد و نوش عام گرہستی سے کسی بھی حالت میں کم ہو۔ ایسی حالت میں اگر یہ یتن کیا جائے۔ کہ یہ بوجھ جاتی کے سر سے اتر جائے۔ تو جاتی کو آرام کا سانس لینے کا موقع مل جائے گا۔ کیونکہ ایک تو اتنی بیکار فوج کا خرچ بچ رہے گا......

......دوسرا یہ بے کار فوج کسی کام میں لگ کر قوم کی دولت بڑھانے میں سہائک ہوگی۔ سادھوؤں کی اس وقت جو حالت ہے۔ اس کا سدھار کیسے کیا جا سکتا ہے اور ان سے کام کیا لیا جا سکتا ہے؟ اس دشا میں سادھو سماج کے سرتاج مشری نارائن سوامی جی کا یہ لیکھ قوم اور سادھوؤں دونوں کی رہنمائی کا کام دے گا۔

سادھوؤں کی موجودہ حالت

(۱) اکثر سادھو ایسے ہیں۔ جن کا گذارہ چرس بھنگ گانجے آدی نشوں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ تمباکو تو گویا ان کی گھٹی میں ملا ہوا ہے۔

(۲) ایسے بھی سادھو موجود ہیں۔ جو کھلم کھلا واجب ناواجب طور پر استریوں کے تعلق میں رہتے ہیں۔

(۳) سادھوؤں میں کئی لوگ ایسے آ کر مل جاتے ہیں جو کسی جرم کے مرتکب اور مفرور ہوتے ہیں۔ اور ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوتے ہیں۔ یہ لوگ صرف گرفتاری سے بچنے کے لئے سادھو بنتے ہیں۔

(۴) کئی خانہ داری بھی کرتے ہیں۔ ان کے استری اور بچے بھی ہوتے ہیں۔ اور برہمچاری اور ویراگی بھی کہلاتے ہیں۔ اور دنیا کو ٹھگتے پھرتے ہیں۔

(۵) کئی لوگ دھن کمانے کا کھلم کھلا کام کرتے ہیں۔ کوئی کسی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ کوئی طبابت کا کام کرتے اور مریضوں سے فیس وصول کرتے ہیں۔ اور اس پر بھی وہ اپنے کو سادھو کہتے اور بھگوے کپڑے پہنتے ہیں۔

(۶) کئی نالائق لوگ جن کی نالائقی کی وجہ سے کوئی انہیں کوڑیوں کے مول بھی نہ پوچھے۔ سرگنہ (؟) مندروں اور استھانوں کے سربراہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی طرح کچھ نہ کچھ اینٹھتے بھی رہتے ہیں۔

(۷) کئی سادھو ہیں۔ جو بے شرمی کے ساتھ الف ننگا رہنے میں ہی اپنی عظمت سمجھتے ہیں۔

غرضیکہ موجودہ سادھو جماعت میں یہ اور اسی پرکار کے کئی لوگ بدمعاشی کرتے ہوئے شامل ہیں اور کسی کی مجال نہیں۔ کہ انہیں سادھوؤں کی جماعت سے خارج کر سکے۔

سدھار کیسے ہو؟

اگر مقصد یہ ہو۔ کہ سادھو جماعت کی گاڑی اسی طرح چوں چوں کرتی ہوئی چلی جائے تو ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ سادھو بننا گناہ قرار دے دیں۔ اور اس مطلب کا قانون بھی بنوا دینا چاہئے۔ کہ ٹھگ بننے کی طرح سادھو بننا بھی جرم ہے۔ جو بنے اسے مجرم گردانا جائے لیکن اگر مقصد یہ ہو۔ جیسا کہ ہونا چاہئے کہ سادھو سموداے کا سدھار ہو کر سنیاس آشرم کام کی سنستھا بن جائے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تعلیم یافتہ اور سمجھدار سادھو سادھو سموداے کے سدھار کے لئے سنگٹھت ہو جائیں۔

اب سدھار کس طرح ہو۔ اس کے لئے کچھ باتیں نیچے دی جاتی ہیں:-

سدھار کے لئے چند ایک باتیں

سمجھدار سادھوؤں کا ایک سنیاسی منڈل بنایا جائے یا جو موجودہ سنیاسی منڈل ہے۔ اس میں سب شامل ہو جائیں جس سے ان کے اور مورکھ اور آچار ہین سادھوؤں کے درمیان ایک خط امتیاز کھینچ جائے۔ اور یتن کیا جائے کہ اس منڈل میں کوئی آچار ہین سادھو نہ آ سکے۔ یہ منڈل سارودیشک ہو اور بڑے بڑے نگروں میں اس کی شاخائیں ہوں۔

جاتی کے سنبندھ میں سنیاسیوں کا کرتویہ

(۱) ہندو جاتی ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہتی ہے۔ جو وقتاً فوقتاً اپنی کمیوں کو دیکھ کر ان کے دور کرنے کے لئے پریتن وان رہتی ہو۔ سنیاسی سماج کے سنبندھ میں بڑا کرتویہ یہ ہے کہ وہ دیکھے۔ کہ سماج کی پرورتی اپنی ترٹیوں کو دیکھنے اور ان کے دور کرنے کی طرف ہے۔ یا نہیں۔ نہ ہو تو کوشش سے اس پرورتی کو پیدا کرنا اور بڑھانا چاہئے۔

(۲) جاتی میں بال بواہ۔ فضول خرچی۔ مسکرات کا رواج وغیرہ نئی دوش آ جایا کرتے ہیں۔ جس سے جاتی کو گراوٹ ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے جاتی لوگوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اس قسم کے جو بھی نقائص ان کے اندر آ گئے ہوں۔ یا آ رہے ہوں۔ ان کے سدھار نے کی ہمیشہ خواہش رکھا کریں۔ سنیاسی کا دوسرا کرتویہ یہ بھی ہے کہ ان سدھاروں کا پریم جاتی کے لوگوں میں پیدا کر کے اسے بڑھانے کی پریرنا کرتا رہے۔

(۳) جاتی جاتی اور سماج سماج نہیں رہ سکتا۔ جب تک اس کے اندر باہمی پریم اور میل نہ ہو۔ بھارت میں مغل بادشاہوں کے پتن کا کارن مہاراج شیواجی اور ان کے پیرو ہی تھے۔ آخر دہلی کے مغل بادشاہ مرہٹوں کے ایک طرح سے وظیفہ خوار ہو گئے تھے۔ انگریزوں کو اگر لڑائی کرنی پڑی۔ تو زیادہ تر مرہٹوں اور سکھوں سے ہی کرنی پڑی۔ آخیر پر تین کی تین بڑی طاقتیں ملک میں تھیں۔ جن سے انگریزوں کو لڑنا پڑا تھا۔ (۱) پیشوا (۲) ہلکر (۳) سیندھیا۔ چونکہ ان کے اندر میل نہ تھا۔ الگ الگ تھے۔ اس لئے انگریزوں نے انہیں ایک ایک کر کے پراجت کر لیا۔

ایک انگریز کا کہنا ہے۔ کہ پرتھوی راج اور جے چند کے زمانہ سے ہندوؤں کو جو بھلانا چاہئے تھا۔ وہ نہیں بھلایا اور جو سیکھنا چاہئے تھا۔ وہ نہیں سیکھا۔ پس سنیاسی کا تیسرا کرتویہ یہ ہے۔ کہ جاتی کے اندر پرسپر پریم اور ایکتا کی بردھی کراتا رہے۔

(۴) جاتی کی فارغ البالی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس میں علوم کی ترقی ہو۔ تاکہ لوگوں کے دماغ اچھے بنیں۔ اور وہ مختلف علوم میں مختلف قسم کی کھوج کریں۔ اور اعلیٰ قسم کی ایجادیں کر کے ملک میں کئی فائدہ بخش کام جاری ہوں۔ اور مشینری کی بھی ترقی ہو۔ تاکہ جاتی کا کوئی فرد بیکار نہ رہے۔ اور ہر ایک آدمی جاتی کی دولت بڑھانے کا ذریعہ بنے۔ اس لئے سنیاسی کا چوتھا کرتویہ یہ ہے۔ کہ وہ جاتی میں علم اور صنعت و حرفت کے لئے کوشش کرے۔ اور دیکھے کہ جاتی اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں سامرتھ ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترسکار سے دھرم چھوڑنے پر تیار

دلت پتا کا دلت پتر کو اپدیش

استری اور چھوٹے بچے نے دھرم چھوڑنے سے انکار کر دیا

پلٹو - انسان کو انسان - جو کمینہ نہیں اچھا
جس سینہ میں کینہ ہو وہ سینہ نہیں اچھا
جس جاتی کا سنسار میں سمان نہیں ہے
مر جانا اسے ہو گیا ہے جینا نہیں اچھا

ہریا - پلٹو تو کیا سوچ رہا ہے - تیرے من میں یا مذہب ایمان کا ایسا دیا سر کو لہو بہا رہا ہے - بھگوان تو گیانی دانی ہیں - بھگوان کشتریوں اور دھنی دانی بابوؤں کو ہی گنتا ہے - بیٹا ہم شودر ہیں - شودروں کا کیسا مان - کیسا اپمان!

پلٹو - اب ہم سیوا کریں - وہ ہمیں ستائیں - ہم ان کے پیروں کو چومتے رہیں - وہ بدلوں کی ٹھوکریں لگائیں - کتے بلیاں بندر ان کے سنگ ساتھ کھائیں - مکھیاں سیلے پر بیٹھ کر ان کے سر دل پر بھی بھنائیں - کوے تھوک اور کھنکھار سے بھری ہوئی چیزیں ان کے برتنوں میں لگائیں - اور ہم ان کے سیوک اور انسان ہوتے ہوئے ان سے ہاتھ بھی نہ ملانے پائیں ⁂

ہریا - بیٹا اگر وہ ہم سے ہاتھ ملانے میں ہانی سمجھتے ہیں - تو ان کو اچھا ہے - سیوک کا تو دھرم ہے کہ سوامی کی آگیا کا پالن کرے - اچھوت یا اچھوت جیسا وہ برتاؤ کریں سہن کیا کرے ⁂

پلٹو - جب کیوں نہ لین ہو - ہم سیوا دھرم نبھائیں - وہ ہمیں ستانے سے نہ ٹلیں - پرمیشور کی پرتی بنا سوامی اور سیوک کا سمبندھ کبھی نہیں رہ سکتا - پتا جی! وہ پریتی نہیں - ہم سے گھرنا کرتے ہیں ⁂

ہریا - پلٹو تو کہ دھر میں آرہا ہے - تیرے ہونٹ کانپ رہے ہیں - تیوریاں تنی ہوئی ہیں - آنکھیں لال ہو رہی ہیں - ہا! بیٹا ایسی کیا بات ہوئی - اتنا کرودھ کیوں آرہا ہے -

پلٹو - پتا جی کچھ نہ پوچھئے

جو میں جی جان سے اپنے گذر جاؤں تو اچھا ہے
میں اس لمبا جنگ جیون سے مر جاؤں تو اچھا ہے

ہریا - نہ بیٹا - مرنے جینے کی کیا بات ہے - تیرے ہردے پر ایسا کیا بجر آگھات ہے؟

پلٹو - دیکھو دیکھو پتا جی! میرے سارے شریر پہ جوتوں کے نشان ہیں - میری نس نس دکھتی ہے - میرا انگ انگ پیڑا کر رہا ہے ⁂

ہریا - نہیں نہیں بیٹا کیا ہوا - بتاؤ؟

پلٹو - پتا جی!

ذلت کہ جو مسلموں نے مجھ کو ستایا ہے
کہیں چھاتی سے پٹکا کہیں سر سے پچھاڑا ہے
کہیں جوتوں سے پیٹا ہے کہیں لاتوں سے جھاڑا ہے
کہیں مکوں سے توڑا ناک مکوں سے جھاڑا ہے

ہریا - ہائے ہائے! کیسی دشا ہو رہی ہے - بیٹا تیرا سارا منہ پر کیا نشان ہو رہا ہے - تیرے دانتوں سے خون جاری ہے - جسم پر جگہ جگہ چوٹوں کے نشان ہیں - تیرا سارا انگ لہو لہان ہو رہا ہے -

رام بھجن - بھائی صاحب آپ پلنگ پر لیٹ جایئے - پہلے اپنے دوا دارو کا بندوبست کرو - پھر اپدیش دینے چاہیئے - تو ادھر ہم ستھہ میں پہنچ جاتی ہے - کنتو جنہوں نے بہت سے بچے ہمارے پاؤں پر آگھات کیا ہے - شریر بنے رہتے ان سے بدلہ آز شیہ چکائیں گے - ہم جیتے جی مردوں سے سمان ہو رہے ہیں - تو انہیں اپنی موت کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے ⁂

ہریا - ارے نہیں رام بھجن بغیر جانے بوجھے جوش میں نہ آؤ - بیٹا کیا بات ہوئی پورا ورتانت سناؤ ⁂

پلٹو - پتا جی! درشانہ ہونے کے کارن جو ہر روز سوکھا پڑا ہے - بزنہ اپنی حویلی سے بہت دور ہے - کنواں بہت گہرا ہے - وہاں رسا اور پنہارے کا بھی کوئی پربندھ نہیں - آج میں محنت کرتے کرتے تھک گیا - پیاس معلوم ہوئی - پڑوس کے کنوئیں پر لوٹا ڈوری لے کر پہنچا ہی تھا - کہ مجھے کنوئیں پر چڑھتے دیکھ بہت سے آدمی چار چار کہہ کر جمع ہو گئے - میں نے بہتیری بنتی کی - ہاتھ جوڑے - پیر چھوئے - بار بار انہیں اپنا سوکھا منہ دکھایا انہوں نے ایک نہ سنی - سب مل کر مجھے مارنے لگے - میں نے جان بچانے کے لئے ایک دو مرتبہ ہاتھ پیر بھی چلائے - پرنتو وہ بہت تھے - اور میں اکیلا - آخر انہوں نے مجھے مار پیٹ کر اس دشا کو پہنچایا -

موہنیا - کیا تم پانی بھی نہ پی سکے؟

پلٹو - میں اپنے دیر بدل کر مار کے ہی پانی پیونگا

کہاں کا دانا کہاں کا پانی - یہ زندگی ہے آنی جانی
جو کچھ نہ عزت بھی رہی زندگانی تو مار کے ہی پیونگا پانی

ہریا - نہیں - نہیں بیٹا! شانت ہو جاؤ - اچھے ایمان کی بات کو بھول جاؤ - یہ سمے کرودھ کرنے کا نہیں - لو جل پیو اور بے فکر ہو کے سو جاؤ - موہنیا تم اپنے بھیا کی سیوا کرو - رام بھجن آؤ ہم تم کمپنی کے جوتے بنائیں - دو چار آنے کی مزدوری کر کے پلٹو کے لئے دوا دارو لائیں ⁂

سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے - شمس الدین مالک کمپنی آئے ⁂

شمس الدین - ہریا!

ہریا - آہا! آیئے آیئے میاں جی - آج یہاں تک آنے کی تکلیف کیسے اٹھائی ⁂

شمس الدین - ارے ایک مہینہ ہو گیا - تو کچھ مال لینے بنانے کے لئے لایا تھا - کچھ جوتی جوڑوں کا بیانہ لے کر آیا تھا - اس دفعہ تو نے مال بنانے میں بڑی دیر لگائی ⁂

ہریا - معاف کرنا غریب نواز - کھالیں تیار ہو چکی ہیں - جوتی جوڑے قریب قریب بن چکے ہیں - آواز دے کر موہنیا! موہنیا!

موہنیا - جی!

ہریا - ذرا وہ میاں جی کے جوتوں کے فرمے لیتی آنا -

موہنیا - آئی جی - (فرمے لے کر آئی) ⁂

شمس الدین - جوتے تو اچھے بنے ہیں (کبھی جوتے کبھی موہنیا کی طرف دیکھ کر) ہریا! یہ لڑکی تمہاری کون ہے؟

ہریا - میاں جی! یہ میرے لڑکے پلٹو کی گھر والی ہے ⁂

شمس الدین (دل میں) آہا! حسن کا خوب صورتی کسی کا خاص قوم یا فرقے کی میراث نہیں ہوتی - یہ لڑکی غریب قوم کی رہنے والی ہے - مفلس ہے - نادار ہے - نہ اس کے جسم پر قیمتی لباس ہے - نہ بیش بہا زیورات کی بہار ہے - غریب ہے - کنگال ہے - مگر اپنے حسن خداداد کی بدولت روئے زمین کی تمام خوب رویوں میں عدیم المثال ہے - بنگالی نازنینوں کے بال اس کی زلف معنبر سے مشابہت نہیں رکھتے - کشمیر کا حسن اس کے سامنے حقیر ہے - لکھنؤ کی تہذیب و شائستگی اس کی سادگی کے مقابلے میں ہیچ و حقیر ہے - آہا! یہ لڑکی ان تشبیہات کا واحد مجسمہ ہے - ان تمام خوبیوں کا بہترین مجموعہ - صانع ازل کی صنعت بے پایاں کا بے نظیر نمونہ ہے ⁂

ہریا! تم چمار ہو - چمار اپنے کو ہندو بتاتے ہیں ⁂

ہریا - جناب عالی! ہماری قوم کے لوگ عرصہ سے ہندو مانے جاتے ہیں ⁂

شمس الدین - مگر اب تو ترقی کا زمانہ ہے - اس وقت تمہارے جیسے تمام ہندو رفتہ رفتہ مسلمان ہوتے جاتے ہیں ⁂

ہریا - میاں جی معاف کرنا - مسلمان ہونے کے لئے ہمیں اپنا دین چھوڑنا پڑتا ہے - اس لئے مسلمان ہو کر ہم اوپر نہیں چڑھتے بلکہ نیچے گرتے ہیں ⁂

شمس الدین - ہریا کیا تم مسلمانوں سے بہتر ہو؟

ہریا - ہاں سرکار - مسلمان قصائی گائے - بیل - بھینس - بھیڑ بکری کو جیتا مار ڈالتے ہیں - اور ہم تو صرف مرے ہوئے جانوروں کا چمڑا نکال کر - جوتیاں بنا کر اپنا پیٹ پالتے ہیں

شمس الدین - ارے ہریا! ہم جانور کو کلمہ پڑھ کر حلال کرتے ہیں - مگر تمہارے یہاں مردار گوشت ہی کھا جاتے ہیں"

ہریا - میاں جی! میرے کنبے میں تو اس کی مناہی ہے - ہاں کتنی کہیں میری قوم ضرورتاً اسبات کی عادی ہے مگر مرے ہوئے جانور کا گوشت کھانے میں حرام و حلال کا کیا سوال؟

شمس الدین - کیوں نہیں - مردار گوشت کھانا تو حرام ہے ⁂

ہریا - کیوں؟

شمس الدین - کیونکہ وہ موت سے مرے ہوئے جانور کا ہوتا ہے

رام بھجن - اور موت خدا کی طرف سے ہوتی ہے ⁂

شمس الدین - بے شک ⁂

رام بھجن - جی تو آپ کی منشا یہ ہے - کہ خدا کا مارا ہوا حرام اور آدمی کا مارا ہوا حلال ہوتا ہے؟

شمس الدین - (ناداں آدمی) - یہ مذہبی نکات ہیں - ابھی تم انہیں سمجھنے کے لائق نہیں - قطع نظر اس کے کہ مسلمانوں سے تمہارے کیا تعلقات ہیں - میں یہ جاننا چاہتا ہوں - ہندو لوگ تم سے کس قدر یگانگت رکھتے ہیں +

(باقی آئندہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

لاہور میں ویر اُتسو

(بقیہ مضمون صفحہ (۸))

چھوڑ دو۔ دیکھا خدا کی خدائی میں خود آزاد ہو کر پھرنے کا پیغام دیانند کس خوبصورتی سے دے گیا ہے ؛

عمل کے میدان میں بڑے بڑے ویر گھبرا جاتے ہیں۔ رانا ڈے نے ایک دعوت میں چائے پی۔ پورانک پبلک رائے نے پرائشچت کا مطالبہ کیا۔ رانا ڈے اچھیہ کوٹی کے سدھارک تھے۔ مگر پبلک کے سامنے ٹھیر نہ سکے ؛

لیکن رشی دیانند کو کہا جاتا ہے کہ ریاستوں میں پرچار کے لئے نہ جاؤ۔ قتل کر دیئے جاؤ گے مگر رشی دیانند کا جواب کیا ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ جس دن مجھے یہ یقین ہو جائے گا کہ میرے ہردے میں پرماتما کا واس نہیں۔ اسی دن ہی میرے قدموں میں لغزش آ سکے گی ؛

جو لوگ اپنے عقیدوں پر ڈٹنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ وہ میری اور آپ کی طرح آتے ہیں۔ چلے جاتے ہیں۔ دنیا انکو یاد کرتی ہے۔ نہ وہ کوئی انقلاب پیدا کر جاتے ہیں۔ انقلاب وہی پیدا کرتے ہیں جو اپنے آپ کو اپنے عقیدوں پر قربان کر جاتے ہیں لیکھرام نے اپنے عقیدوں کے لئے موت کا پیالہ خوشی سے پی لیا۔ تاکہ بتاوے کہ جو لوگ زندگی اور موت کے امتیاز کو بھول نہیں جاتے وہ جیسے آئے چلے جاتے ہیں۔ کوئی یادگار چھوڑ نہیں جاتے ؛ پنڈت لیکھرام اس کوٹی کے انسان نہ تھے۔ اس لئے ان کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ آپ بھی اپنی یاد چھوڑنا چاہتے ہیں۔ تو لیکھرام سے ویروں سے سبق سیکھو اور اپنے عقیدوں کے لئے مرنے کے لئے تیار رہو ؛

سبھاپتی کے آخری ریمارکس

چونکہ سمے زیادہ ہو گیا تھا۔ اس لئے سبھاپتی جی نے لمبی تقریر کرنا مناسب نہ سمجھ کر صرف اتنا کہکر سبھا سماپت کرنے کی گھوشنا کی کہ اگر آپ کوئی سبق لینا چاہتے ہیں۔ تو جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسے اپنے ہردے میں جگہ دیں۔ اگر آپ اس کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو سمجھو آج کا دن سپھل ہے ؛

آریہ سماج خیرپور ساوات کے سماچار

(۱) یکم پھاگن کو سماج مندر میں کتاب رنگیلا رشی کے خلاف اور آریہ سماج بہادر آباد کے سنبندھ میں پرستاو پاس کئے گئے۔ (۲) رشی بودھ اُتسو کے اپلکش میں پہلے تین دن سنکیرتن کیا گیا۔ اُتسو کے دن صبح سنکیرتن (۲) اور شام کو نگر کیرتن ہوا (۳) شہر میں پرچار کیا گیا۔ سماج مندر میں یگیہ اور بھجنوں کے

یادرفتگان

(۱)

بزرگوار پنڈت دھرم چندجی پروہت آریہ سماج امرتسر

(۴)

پنڈت دھرم چندجی کی پرارتھنا اس زمانے میں مشہور تھی۔ وہ اپنی پرارتھنا ہے بھگوان! سے شروع کیا کرتے تھے۔ آریہ سماج میں وہ زمانہ پرارتھناؤں کا تھا۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں جب آریہ سماج قائم ہوئی اور وچھووالی میں آریہ مندر بنا۔ تو آریہ سماج کے ابتدائی عہدہ داران اور کارکنان برہمو سماج کے کسی زمانہ میں لیڈر تھے ؛

پنجاب میں سوامی دیانند کو نمنترن دینے والے بابو نوین چندر رائے وائس پرنسپل اورینٹل کالج لاہور اور اُن کے ساتھی تھے۔ سوامی دیانند کے پہلے لیکچروں کا انتظام برہمہ سماج کے مندر میں ہی ہوتا رہا۔ سوامی دیانند میں ایک خوبی تھی۔ کہ اپنے خیالات میں صاف گوئی اور دلیری سے کام لیتے تھے۔ چاپلوسی اور بزدلی اُن کے پاس پھٹکنے نہ پاتی تھی۔ چنانچہ اس صاف گوئی سے برہمو سماج کے کارکن گھبرا گئے تھے۔ اور سوامی دیانند سے ان کے اخراجات کا مطالبہ بھی کرنے لگ گئے تھے ؛

برہمو سماج لمبی پرارتھناؤں کے لئے مشہور تھی۔ اور آریہ سماج کے ابتدائی زمانوں میں ان لوگوں نے ہی آریہ سماج میں پرارتھناؤں کا رواج ڈالا۔ مدیہ منتروں کا پاٹھ اور اُن کی ویاکھیا روپی پرارتھنائیں بہت کم آریہ سماج کے دائرہ میں مقبول تھیں۔ اور اصل معاملہ یہ بھی ہے کہ وید منتر جاننے والے سنسکرت کے پنڈتوں کی بھی آریہ سماج میں کمی تھی۔ اور ویاکرن وا سنسکرت کے پنڈت آریہ سماج میں بہت کم تھے جو سنسکرت کے پنڈت آریہ سماج میں شاستراتھ اور ویاکھیانوں کے لئے شہرت رکھتے تھے۔ اُن کے ناموں کی فہرست شائع کر دی جاوے تو پتہ لگ جاوے گا۔ کہ اُن میں سے بعد میں کتنے آریہ سماج کے وفادار نکلے ؛

ہاں ہر موقعہ پر پرارتھنا کی جاتی تھی۔ خوشی اور غمی کے موقعہ پر پرارتھنا کی جاتی تھی۔ اور آریہ سماج میں اُس وقت پرارتھناؤں کی بڑی مانگ تھی۔ چنانچہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لالہ دیوراج جی کنیا مہاودیالیہ کے پرسدھ کارکن نے ایک پرارتھنا پستک لکھی تھی۔ جس میں ہر ایک روز کے لئے ایک پرارتھنا درج تھی۔ اُس وقت لالہ دیوراج جی اپنے نام کے بعد ستی پرکاش، لکھا کرتے تھے۔ آریہ سماج کے دائرہ میں بہت سی پرارتھنا پستکیں اس زمانہ میں لکھی گئی تھیں ؛

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ اس زمانہ میں پنجاب کا مرکزی جلسہ سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ حاضری اس میں اُس وقت ہزار دو ہزار سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر یہ حاضری اس زمانہ میں کافی سمجھی جاتی تھی۔ پہلے آریہ سماج کا جلسہ آریہ سماج مندر وچھووالی میں ہوتا تھا۔ چندہ بھی پندرہ سو سے زیادہ نہ ہوتا تھا ؛

آریہ سماج میں اُس زمانہ میں لیکچراروں کی بہت کمی تھی۔ صرف دو دن سالانہ جلسہ ہوتا تھا اور ایک دن نگر کیرتن۔ نگر کیرتن میں آریہ سماج کے ممبر خود ہی بھجن گاتے تھے۔ اور بھجن منڈلیوں کی شکل میں نگر کیرتن ہوا کرتا تھا۔ بھجنوں کے لئے پرانے زمانہ کے لوگ لالہ شہزادہ چندجی کو نہیں بھولے ہونگے۔ بات یہ تھی۔ کہ ہر ایک ممبر بھجن گانا فخر سمجھتا تھا ؛

آریہ سماج کا پروگرام معمولی پروگرام تھا۔ اگر آج کل اُس پروگرام پر عمل کیا جاوے۔ تو شائد کوئی آریہ سماج میں آنا پسند نہ کرے۔ مگر اس ابتدائی زمانہ میں صرف آریہ سماج کا ہی جلسہ ہوا کرتا تھا۔ یا آریہ سماج کی نقل میں کہیں کہیں سناتن دھرم سبھائیں ہوا کرتی تھیں۔ ایک دن تو دو گھنٹے شنکا سمادھان کے لئے مقرر ہوتے تھے۔ شنکا سمادھان کا وقت بھی اچھا دل لگی کا سامان تھا۔ اول انتظاری کی جاتی تھی۔ کہ کوئی دیگر سبھا سماج یا مذہب سے تعلق رکھنے والا سماج میں آ کر شنکا سمادھان کرے۔ اگر کوئی ایسا شخص سامنے نہ آتا تھا۔ تو آریہ سماج کے اپنے ہی آدمی کوئی نہ کوئی شنکا صرف دھرم چرچا کی خاطر پیش کر دیتے تھے۔ اور اس طرح دو گھنٹے گذر جاتے تھے ؛

مگر پھر بھی لیکچراروں کی کمی رہتی تھی۔ دوسرے دن دو گھنٹے باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کے لیکچروں کے لئے رکھے جاتے تھے۔ اس وقت نظارہ دیکھنے کے قابل ہوتا تھا۔ مختلف لیکچرر مختلف مضامین پر بولتے تھے۔ کوئی مورتی پوجا پر لیکچر دیتا تھا۔ تو کوئی شرادھ پر۔ اور یہی لیکچر سب لوگ دلچسپی سے سنتے تھے ؛

پنڈت دھرم چندجی کی پرارتھنا سے لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ شروع ہوا کرتا تھا۔ اور وہ بڑے پریم سے ویدی پر بیٹھ کر پرارتھنا کیا کرتے تھے۔ پنڈت دھرم چندجی اگرچہ فارسی اور اردو دان تھے۔ مگر اس بردھ اوستھا میں انہوں نے سنسکرت سیکھ لی تھی۔ اگرچہ اُن کی سنسکرت وِدیا کوئی نہ تھی

۶۷۹

جیتے کا لاکھ مرے کا سوا لاکھ

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ مویشی کی موت غریبوں کے لئے تباہی کا موجب ہوتی ہے لیکن امیر کے لئے بھی کم نقصان کا باعث نہیں ہوتی ؛

ہندوستان کے باشندے متعدد مذہبی پابندیوں کی وجہ سے مُردہ مویشی کی لاش سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ اُسے اٹھوا کر باہر پھینکنے یا دفن کرانے کے لئے گرہ سے مزید روپیہ خرچ کرتے ہیں ؛

اس کمپنی کی تجویز کی بدولت ہر ایک مُردہ مویشی کے مالک کو حسب ضابطہ کمپنی اس کی پوری قیمت ادا کر کے اس کے نقصان کی تلافی کر دی جاتی ہے ؛

مزید فائدہ اور سہولیت - کمپنی سے سنبندھ اور تعلق رکھنے والے ایسے مالکان مویشی کو وقتاً فوقتاً حسب دستور روپیہ قرض بھی مل سکتا ہے۔ شرح سود کسی صورت میں آٹھ روپے سینکڑہ سالانہ سے کم نہ ہوگی ؛

مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔ یا اپنے نزدیکی ایجنٹ سے ملیں۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ معاوضہ معقول دیا جاتا ہے ؛

کسی مالک مویشی کو کمپنی سے سنبندھ پیدا کئے بغیر ایک منٹ کے لئے بھی نہ رہنا چاہئے

آل انڈیا کیٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کشمیر بلڈنگ ۱۳۴ میکلوڈ روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سکا اور جو قربانیں دیا جا سکتا تھا۔ مگر اسی وقت آپ گذارہ کے لائق سنسکرت اور آریہ بھاشا آمیز زبان پر قادر تھا اور اپدیش کے وقت استعمال کیا کرتے تھے۔ پنڈت نعیم سنگھ کی آپ شنیں ان کے خاص مخاطبوں اور ان کے خلفاء و مریدوں سے بار بار کہہ کر اپنشد کی باتیں اور دوسری آپ شنیں ویدک سنسکرت کا منشا آریہ سماج میں لوگوں کو دیتا تھا:

زکواۃ میں سے کر ہر وقت آریہ سماج کے ہر ضروری کام کے وقت یہ آریہ سماج کا بزرگوار ہمیشہ نوجوانوں کی سی مستعدی اور جوش کا اظہار کیا کرتا تھا۔ جن کے وقت موجود ہے۔ سوتی داچین دستانی پر کرنا خود بڑھ چڑھ کر لیتا تھا۔

مباحثہ مباحثے کے جلسے ان دنوں میں بہت ہوا کرتے تھے۔ ہر ایک آریہ سماج کے ساتھ آج کل کی آریہ کمار سبھاؤں کی طرح آریہ ڈیبیٹنگ کلب ہوا کرتی تھی۔ اس میں پنڈت دھرم چند اکثر حصہ لیا کرتے تھے۔

مسلمانوں سے اکثر مباحثے ان دنوں میں ہوا کرتے تھے۔ وہ زمانہ شاستر ارتھ اور مباحثوں کا تھا۔ کوئی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ خالی نہیں جاتا تھا۔ جس میں مسلمانوں اور سناتن دھرم والوں سے زور شور کا مباحثہ نہ ہو۔ آریہ سماج کو اس وقت بھی یہ شرف حاصل تھا۔ کہ بڑے سے بڑا بھی مباحثہ ہوا کرتے تھے اور پنڈت دھرم چند جی ان مباحثوں کا بڑے شوق سے انتظام کیا کرتے تھے۔

اس وقت آریہ سماج میں دن کی ایک ہی جگہ تھی۔ اور وہ تھا دیانند اینگلو ویدک کالج۔ جس سے آریہ سماج کی ساری امیدیں وابستہ تھیں۔ اور سوامی دیانند کی مستقل یادگار تھا

چودھواں سندھ آریہ سمیلن

سکھر میں سندھ آریہ سمیلن کا اجلاس ۱۴ فروری کو شروع ہونا تھا۔ اس سمیلن کا ۱۴ فروری کو بڑا بھاری جلوس شان سے نکلا تھا۔ لیکن بارش کی وجہ سے اجلاس ۱۴ کی بجائے ۱۵ فروری کو ہوا۔ ۱۴ فروری کا دن ان دیہات کے بھائیوں سے بے ضابطہ بات چیت میں گزرا۔ جنہیں گزشتہ دنوں لوٹا گیا تھا۔ شام کو ایک پرجوش مجمع رام منڈل ہال میں جمع ہوا۔ جس کے سامنے پروفیسر تارا چند نے موجودہ صورت حالات پر تقریر کی اور کہا کہ اس کا حل اگر کسی بات میں ہے۔ تو آتم تک آدرشوں کی طرف لوٹنے میں ہے۔

پنڈت رام چندر ویدیارتھی نے چند بیان کے زمانہ ماضی کی عظمت اور برہمچریہ کی طاقت پر تقریر کی۔ ۱۵ کی صبح کو پبلک اجلاس میں جو سیٹھ ہنسراج ٹھیکیدار کی صدارت میں ہوا۔ سبھا پتی سیٹھ صاحب نے اپنی تقریر میں چند منتروں سے بیٹے۔ سمیلن کے چیئرمین شری بھگت رام نے پرتی ندھیوں کا سواگت کرتے ہوئے پرتی ندھی سبھا سندھ کے امدادی کام کی بہت تعریف کی۔ ملک کی سیوا میں آریہ سماجیوں کی سیواؤں کا اعتراف کرتے ہوئے آپ نے اس بات کا پرکاش کیا۔ کہ آریہ سماج کو بطور خاص سیاسیات سے الگ رہنا چاہئے۔

پنڈت رک ناتھ جی نے اپنے پربھاو شالی بھاشن میں بھارت اور دوسرے ممالک پر سوامی دیانند کے پربھاو کا درشن کیا۔ اور نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ سندھ پرتی ندھی سبھا کو مضبوط کرو۔ اور آریہ سماج کے دشمن کو آنکھ نہ لے جاؤ۔

بعد ازاں پنڈت دھرم بھکشو۔ مہاشہ جگدیش پرشاد۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ دیوان دیو مل گجرال۔ مہاشہ جی رام۔ گیان چند بھکشو جیٹھا نند کی اموات اور مکھی رڑچل داس کے قتل پر اظہار افسوس کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔

دیہاتی بھائیوں نے ان دل دوز مظالم کی غم ناک داستان بیان کی۔ جو ان پر توڑے گئے تھے۔

دیوان تلسی داس سے ٹھیکیداروں کے متعلق چند ایک تفاصیل بیان کیں۔ آپ نے جہاں ان افسران کی خدمات کا اعتراف کیا۔ جنہوں نے بالوجہ امداد کی۔ وہاں بتایا۔ کہ پولیس اور افسران نے کس قسم کی لاپرواہی کا سلوک کیا۔ سیٹھ ویدو مل نے ان ظالمانہ سوانح کا ذکر کرتے ہوئے جو سکھر کے ہندوؤں کو پیش آئے تھے۔ ہندوؤں سے پرزور اپیل کی۔ کہ وہ اٹھیں۔ اور مضبوط بنیں۔

پر ویکشتر تارا چند۔ مہاشہ منگت رام۔ مہاشہ جیٹھ رام کی بھی تقریریں ہوئیں۔ علاوہ ازاں

مہاتما جی پرکاش میں وید بانی پاٹھ وغیرہ کے رائج کرنے کا ایک نا مقدور یہی انسٹی ٹیوشن سمجھا جاتا تھا۔ پنڈت دھرم چند جی نے سینکڑوں روپیہ کالج کے لئے دان دیئے۔ اور جب کالج پارٹی آریہ سماج میں ایک جداگانہ پارٹی بن گئی۔ تو کئی دفعہ اس واقعہ پر آپ پر اظہار کرتے وقت ایشور سے پرارتھنا کرتے تھے ....

(روشنودت)

تمام دنیا میں مشہور

مصفی خون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑا پھنسی۔ آتشک ناسور سیمرا اور کے سفید و سیاہ داغ وغیرہ۔ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ مقررہ قیمت پر مل سکتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کابلی و کشمیری کی پیداوار۔ میوہ جات زعفران کستوری ہینگ شہد۔ زیرہ سیاہ۔ سنت سلاجیت مصفی چربی شیر بیچ رشلب مصری۔ گچھیاں۔ ڈھینگری۔ مغز و مربہ شربت عرق۔ مربہ جات اچار سست پودینہ۔ اجوائن۔ سونف۔ ہون سامگری۔ دھوپ اصلی سکا تیل۔ عطر پھلیل۔ ریگ ماہی۔ بیر بہوٹی۔ لنگی۔ کلاہ پشاوری۔ سامان سوداگری۔ پارچات زیورات۔ اسباب چمڑہ بوٹ گرگابی۔ سامان منیاری۔ لوہا۔ ترکھان حجام۔ موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نوٹ۔ لاہور میں عرق عشبہ پنڈت نذیر چند ہرگیان سندر لال منی رام ٹھاپر کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے

سردیوں کے موسم میں مقوی ادویات کا سرتاج
رائے بہادر مولراج۔ ایم۔ اے۔ کا

سدھ مکر دھوج

استعمال کریں

یہ قوت مردانہ کے علاوہ جسمانی و دماغی ہر قسم کی اعضائے رئیسہ کی طاقتوں کو بحال کرتا ہے قوت بینائی کا محافظ گردہ معدہ اور مثانہ وغیرہ اور ذیابیطس کا خاص علاج ہے۔ ہمارے سدھ مکر دھوج کے بہترین ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ مریض استعمال کرنے کے بعد بار بار خریدتے ہیں۔ خریدتے وقت لیبل پر رائے بہادر مولراج ایم اے کا نام ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ قیمت فی تولہ اسی روپیہ۔ تین ماشہ تین ماہ کی خوراک بیس روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ (۴۸ دن کی خوراک) دس روپیہ۔ ایک ماشہ (بتیس دن کی خوراک) سات روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

تازہ شہادت۔ سردار اندر سنگھ صاحب۔ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس لکھتے ہیں۔ کہ میں نے تین مرتبہ دو جراح دٹی اور سدھ مکر دھوج منگوا کر استعمال کی ہیں۔ جس بیماری کے لئے منگوائی تھیں۔ اس کے واسطے ہر دو ادویات نہایت مفید ثابت ہوئیں۔

تسلی بخش فائدہ ہوا۔ سید سردار شاد صاحب گیلانی ضلع منٹگمری سے لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کی ہر دو ادویات دو جراج دٹی و سدھ مکر دھوج کی گولیاں استعمال کیں۔ ان سے مجھ کو تسلی بخش فائدہ ہوا۔ سب مجھے کمزوری اور اعضائے رئیسہ کی شکایت ہو گئی تھی۔ واقعی بہت فائدہ مند دوائی ہے۔ اس کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔ بوقت ملاقات زبانی شکریہ بھی ادا کروں گا

مینیجر P. ہیلتھ و شدھالیہ رائے بہادر مولراج ایم۔ اے۔
پوسٹ بکس ۱۴۔ بازار پاپڑ منڈی۔ لاہور

پانچسو روپیہ انعام

ماتا کی بخشی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی تین دن میں پورا آرام۔

اگر آپ سینکڑوں حکیموں ڈاکٹروں ویدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے مرض سے بچ چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانسو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:

الفل کشور رام ۲۶
پوسٹ کٹری سرائے۔ گیا

CC0, Gurukul Kangri Collection

تلوک چند اور غریب داس کو کمیٹیوں کے دوران میں بہادری دکھانے کے عوض تمغیاں انعام دی گئیں۔ علی ازاں آریہ سماج بہادر گڑھ میں گورکھا سپاہیوں کے بیان کردہ اتیاچار اور رنگیلا رشی کی اشاعت کی مذمت کی گئی۔ مہاشہ ہنس راج کو جہیز کم کرنے کے لئے مبارکباد دی گئی۔ اور ایک رزولیوشن میں ذات پات کو چھوڑ کر گن کرم سبھاؤ انوسار رشتہ ناطہ کرنے کی حمایت کی گئی۔

سندھ کی علیحدگی کی مخالفت میں رزولیوشن پاس ہوا۔ زمینداروں کی شرارت اور گورنمنٹ کی غفلت سے جو ڈاکے گذشتہ دنوں پڑے۔ ان میں جن لوگوں کو نقصان ہوا۔ ان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

چونکہ پولیس نے اپنے فرض میں کوتاہی کی۔ اس لئے اس امر کا مطالبہ کیا گیا۔ کہ آزاد تحقیقاتی کمیٹی بنائی جائے۔ پبلک سے درخواست کی گئی۔ کہ امدادی کام جاری رکھے کھدر اور سودیشی اشیاء کی حمایت کی گئی۔ سوامی کرشنانند جی۔ پنڈت اودے بھانو جی۔ پروفیسر ہاسانند جی اور مہاشہ لیکھراج جی کو سی کلاس میں رکھا جانے کے متعلق پروٹسٹ کیا گیا۔

ساماجک جگت

رشی بودھ اتسو کی دھوم

آریہ سماج جگادھری۔ آریہ سماج جگادھری میں چار روز سنکیرتن مہاہا یگیہ وار کرم بھی سنکیرتن ہوا۔ پھر برہد ہون کیا گیا۔ بعد ازاں بھجن اور پراتھنا کے بعد سوامی جی کے جیون پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ بعد ازاں مندر پر اوم کا جھنڈا لگانے کی رسم ادا کی گئی اور "جھنڈا اونچا رہے ہمارا" سب بھجن سب نے مل کر گایا۔

خاتمہ پر آریہ سماج بہادرآباد کے سنبندھ میں ایک پرستاؤ سردسمتی سے پاس ہوا۔ اور سہ نند آنند کیا گیا۔ شانتی پاٹھ کے پشچات جلسہ سماپت ہوا۔ (منشن لال سکرٹری آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ)

آریہ سماج اناؤ میں رشی بودھ سپتاہ اس پرکار منایا گیا۔ کہ ہر ایک دن سائیٹنگ کال کو ممبران آریہ سماج کے مکانوں پر ہون ہوا۔ شام کی سندھیا بھی وہیں ہوتی۔ اس کے

بعد ایشور بھگتی کے بھجن اور رشی گن گان کے بھجن بھی ہوتے اور آریہ سدھانتوں اور رشی جیون پر ویاکھیان ہوتے رہے۔ ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء کو صبح آریہ سماج مندر میں پراتہ برہد یگیہ ہوا۔ اور شام کو سماج کی بیٹھک ہوئی۔ جس میں لازمی طور سے ہر ممبر نے رشی جیون پر ویاکھیان دیا۔ اور جتایا۔ کہ آریہ سماج کو پرچار تن من سے کرنا چاہئے۔ اور سب آریہ سماجی اپنا آدرش جیون بنائیں۔ رات کے ۸ بجے شانتی پاٹھ کے بعد سماج کا جلسہ برخاست کیا گیا۔

(سوہن لعل منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ

۱۴-۱۵ فروری ۱۹۲۴ء کو رشی اتسو شان سے منایا گیا۔ پنڈت جگن ناتھ جی شاستری کے اپدیش اور مہاشہ ٹھاکر جی کے بھجن ہوئے۔ محلہ پرچار بھی کیا گیا۔ جس میں پنڈت جی نے ہندوؤں کو ان کے نتیہ کرم بتائے (رلا جاپال منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ)

آریہ سماج میرپور

رشی بودھ اتسو سے تین دن پہلے پراتہ ستری پرشوں نے سنکیرتن کیا۔ رشی بودھ اتسو کے دن پراتہ کال سنکیرتن کیا گیا۔ پھر ہون ہوا۔ اور اس کے پشچات آریہ پرش اور آریہ دیویوں کا نیمت جلوس نکلا۔ جو کہ آریہ سماج مندر میں آ کر ختم ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ جگدیش جی۔ مہاشہ سیتارام جی اور پنڈت جی دراتم نے شری سوامی جی کے جیون اور آریہ سماج کے کاریہ اور اس کی ضرورت پر جنتا کے سامنے خیالات کا اظہار کیا۔ (منتری)

پرچار کے لئے تیس روپیہ کے لگ بھگ چندہ ہوا۔ رات کے سمے پریتی بھوجن ہوا جس میں ۲۵۰ کے لگ بھگ آریہ پرشوں نے بھوجن کیا۔ نیز ریلیں کے بھوجن کا پربندھ بھی رہا (کوم چند ڈیل منتری سماج)

آریہ سماج ساؤن میں دیانند سپتاہ

۹ سے ۱۵ فروری تک آریہ سماج ساؤن نے دیانند سپتاہ بڑی دھوم دھام سے منایا۔ ہر روز علی الصبح نگریوں میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور تمام دوپہر یجروید کے منتروں سے ہون ہوتا رہا۔ رات کو آریہ سماج کے مختلف سدھانتوں پر مہاشہ بہار سنگھ جی پردھان آریہ سماج کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوتے رہے۔ (منتری آریہ سماج ساؤن ضلع کرنال)

آریہ سماج کمرشالی شبھ راتری کا تہوار

آریہ سماج کمرشالی کے ممبروں نے بڑے اتساہ سے منایا۔ ہون اور بھجنوں کے بعد مہاشہ پیارا لعل جی۔ دھرم شیل جی مہاشہ دولت رام جی نے سوامی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر پر ویاکھیان دیئے۔ سارا خرچ مٹھائی ہون وغیرہ کا دھرم شیل نے اپنی گرہ سے ادا کیا (منتری آریہ سماج کمرشالی)

آریہ سماج گڑھ شنکر

(۱) آریہ سماج ہذا نے رشی بودھ اتسو بڑے اتساہ سے منایا ماسٹر گردھاری لال جی نے رشی جیون پر کچھ کہا۔ اور ان آکشیپوں کا جواب دیا۔ جو مادھو آچاریہ کی تماش کے لوگ رشی کے پوتر جیون پر لگاتے ہیں۔ انت میں چار آنہ فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ جس پر چار روپے آٹھ آنے اکٹھے ہوئے۔

(۲) ۱۵ فروری کو ادھیکاریوں کا چناؤ ہوا۔

جسمانی اور دماغی طاقت کی دولت

زنڈو کا جیون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے۔
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو دفع کرتا ہے

بڈھے۔ جوانوں اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے!

قیمت ۴ تولہ ۱۲/ ۲۰ تولہ ۶/ دس تولہ کا ٹین ۳ روپیہ ۱۰ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں

سب ایجنٹس

لاہور:۔ لارمیلارام نیئر اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی:۔ ہرداری لال برادرز کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹ۔ ایف۔ ایچ چمن لال برادرس کیمسٹس ڈرگسٹ صدر بازار
پشاور چھاؤنی:۔ کویراج سکھدیو کملیان اودستھالیہ۔
فیروزپور شہر۔ حکیم لچھمن داس سنت رام چوک جمعیت رائے
گوجرانوالہ کویراج شنکر لال
کوئٹہ:۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

سرکاری ہسپتالوں میں میڈیکل افسران کی مجربہ و مصدقہ مایوس مریضوں کے دل و دماغ کو طاقت دینے والی

موگا ہسپتال
سیالکوٹ ہسپتال

ایک ہفتہ میں سات پونڈ خون صالح بڑھانے والی

کریا لورساین

دنیا میں کرمزی ہر قسم کو دور کرنے کی لاثانی دوا صرف کریالورساین ہی ہے۔ جس کو میڈیکل آفیسر خود استعمال کرتے ہیں اور اپنے خیال ذا اطفال کو کھلانے کے علاوہ تپ دق کے مریضوں کا درمان بتلاتے ہیں

موجد ویدراج حکیم باپارام سیٹھی ویراج سنات تمغہ یافتہ

پتہ:۔ کریالورساین فارمیسی (لاہور برانچ) قلعہ گوجر سنگھ۔ لال چوک۔ لاہور

قیمت فی شیشی ۶ تولی والی شیشی دو روپیہ ہے خرچ ڈاک ۷

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش ہوا:-
پردھان پنڈت تریوجن دت جی - اُپ
پردھان سینئر لالہ سنم ناتھ جی - اُپ پردھان
جونیئر پنڈت گوردہاس رام جی - منتری لالہ ہرسکھا
رام جی - اُپ منتری گردہاری لعل - خزانچی لالہ
لیکھ راج جی - اُپ خزانچی پنڈت گجر رام جی
لائبریرین پنڈت ہرکشن لال جی ٭
یہاں آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۱ - ۱۲
۱۳ - اپریل کو ہوگا - اور اس موقع پر ایک دلت
ادھار کانفرنس بھی ہوگی - آریہ بھائی کافی تعداد
میں شامل ہو کر لابھ اٹھاویں ٭
(گردہاری لال اُپ منتری آریہ سماج گڑھ شنکر)

کیمبل پور آریہ سماج

سماج مندر میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا - پہلے ہون کیا گیا - ہون کے بعد پنڈت دیوی داس صاحب ایڈ ویکیٹ اور بابو گند اُنگھ صاحب ایڈ منڈ کیٹ - پنڈت بدھ پرکاش لال صاحب اور پنڈت سکھدیو مالک آریہ پک ڈپو اور پنڈت شیودت آریہ اپدیشک نے رشی جیون پر روشنی ڈالی - جلسہ سالانہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں ٭

حاضری اس رشی بودھ اُتسو پر استریوں اور پُرشوں کی ایک صد کے قریب ہوگی - سٹی فنڈ کے لئے پانچ روپے بھیجنا منظور کیا گیا
(رتن سنگھ سکرٹری آریہ سماج کیمبل پور)

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوہ

۴ - پھاگن کو شوراتری کا تیوہار بڑی شان و شوکت سے منایا گیا - ایک سپتاہ پہلے ہر روز پربھات کال سنکیرتن ہوتا رہا - ۴ - پھاگن کو سنکیرتن کے بعد آریہ سماج مندر میں برہم ہون یگیہ کیا گیا - رات کو آریہ سماج مندر میں رشی جیون پر ویاکھیان اور بھجن ہوئے

نوبت سنگھ میں رشی بودھ اُتسو

رشی بودھ اُتسو بڑی دھوم دھام اور جوش و خروش سے منایا گیا - آریہ کمار سبھا نے چار دن پہلے باوجود سخت سردی اور بارش کے شہر کے بازاروں اور گلیوں میں ہری کیرتن کیا - صبح سویرے بینڈ باجے کے ساتھ ایک شاندار جلوس کی صورت میں سارے شہر میں سنکیرتن کیا گیا - ہر ایک بازار اور

ہر ایک گلی میں ہون کیا گیا - جس سے چاروں طرف سگندھی پھیل گئی - جلوس کے ساتھ تقریباً سارے شہر کی استریاں شامل تھیں ٭

سناتن دھرمیوں کی شرارت

ہماری تقاریر میں سناتن دھرم کے چند آگو دس ایسے غیر سے اشخاص کی شرارت پسندی نے ایک الٹا جلوس نکالا - ایک جگہ ہمارے جلوس کے راستہ میں کسی نے چارپائی بھی رکھ دی - غرضیکہ ہمارے کرم فرما بھائیوں نے اُتسو کو غیر کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر ہم نے شانتی اور صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیا - اور آخر انہیں شرمندہ ہونا پڑا ٭

صبح کا پروگرام

۹ - بجے سے ایک بجے تک تھوڑے تھوڑے سمے کے لئے کئی مہاشوں کے منو ہر اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے ٭ لالہ پرہمدت جی - لالہ جھنڈا رام جی - مہاشہ

ڈاکٹر ایس - کے - برمن

ٹی ایسٹ
ڈاکٹر ایس - کے - برمن
لمیٹڈ
مشہور
اسٹار
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ
سنہ ۱۹۸۴ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرایا گیا ہے ٭

المشتہر:- چنی لال برمن مالک کارخانہ ایس کے برمن

نو ایجاد
آنکھ کا سُرمہ

اس سے آنکھ کی کمزوری - جلن - کرک - پانی بہنا اور دھندلاپن صرف تین چار دن کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں - آنکھوں کی اچھی حالت میں بھی معمول رکھنے سے دھوپ کی تیزی و جوت لگنے کی لالی بھی مفید ہے - قیمت بمعہ بوتل چھوٹی کے آدھ آنہ سے آدھے اونس کی شیشی ۸ - ڈاک محصول دو شیشی تک ۶ ؍

نو ایجاد
خون صاف کرنے کی مشہور دوا
آتشک کی دوا

یہ مسالہ کھلا پینے کی وجہ سے ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے - اس میں کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں پڑتی - آتشک گٹھیا دوبارہ بھی نہ ہوگی دوا کے استعمال سے اگر خون خراب ہو گیا ہو - تو اسے استعمال کیجئے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ ۔ ڈاک محصول آٹھ آنہ

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں - ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں ٭

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) کلکتہ

ایجنٹ:- منیجر پیسہ اخبار - لاہور

چار روپیہ بارہ آنہ میں ۱۰ گھڑیاں اور یہ سب چیزیں

سب چیزیں اچھی خوبصورت مضبوط ساتھ ہی ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا بھی انعام

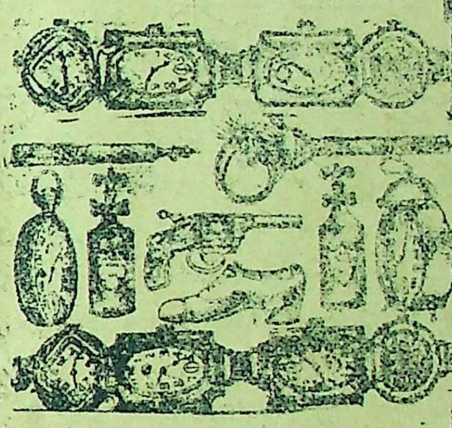

۱۲ شیشی خوشبودار آٹو سگندھ دار لوح ایک بجلی کا لیمپ معہ بیٹری ایک بڑھیا فاؤنٹین پین ایک آٹو میٹک بےبی پستول - ایک جوڑا بڑھیا مضبوط جوتا جس ناپ کا چاہیں ہر آفتوں سے بچانے والی ایک سمنگ ہرن انگوٹھی - ایک ریلوے ریگولیٹر ٹائم پاکٹ واچ ۸ عدد خوبصورت اور نئے فیشن کی ٹائم رسٹ واچ ایک اصلی بی ٹائم پیس - جس کی گارنٹی چھ سال ہے - ان سب چیزوں کی قیمت چار روپے بارہ آنے ۱۲ - ڈاک محصول علاوہ ہے پتہ:-

گریٹ سوئٹزر لینڈ واچ ایجنسی بڑا بازار - کلکتہ

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج ہے ستر ست مرد میں دماغی اور جسمانی کمزوری ہٹا کر انتظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت ۳۲ تولہ

ساری بدی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۳ سیر

سکھ اسن جیون دیریہ کی تمام بیماریوں - نامردی کا انسداد - تمام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپے سیر

ایلہ بندھو اوک ستورانی بیماریوں - جریان الرحم سفید رطوبت - پانی آنا - بچہ دانی کمر درد رحم میں درد بیقاعدہ ایام ماہواری کی خرابی وغیرہ قیمت ۹۶ - خوراک دو روپے جوگیش چندر داس ایم اے - ایف سی ایس (لندن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA
DACCA (BENGAL)

برانچ:- شیام بازار - کلکتہ

جوانی

"ہم نے کئی بیس برس کے بڈھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں - جو نوجوان اپنی جوانی کو محفوظ نہیں کر سکتے - وہ جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔"

آپ جوان ہیں یا بوڑھے ؟

کیا آپ بننا چاہتے ہیں - یا بن سکتے ہیں ؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں - جس میں مردانہ پوشیدہ امراض کے علاج کا ذکر ہے - ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی - آج ہی منگوا کر دیکھئے اس کو حاصل کرنے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ٭

کرم شیر کمپنی نمبر ۱۲ کالا ڈھونگی
ضلع نینی تال

اُتم چند ماسٹر جیتن داس - لالہ سنت رام جی اور ادا قسم الحروف کے ویاکھیان ہوئے۔

آریہ کماروں نے اچھوت اُدھار کے متعلق ایک مختصر منظوم ڈرامہ کرکے دکھایا - آریہ کماری سبھا کی چھوٹی چھوٹی لڑکیوں نے پرتھوی کس پرتھیری ہے۔ اس گمبھیر شہ پرشنوتر کئے۔ شریمتی لکشمی دیوی کے استری ادھیکار اور ماترِی شکتی اپدیش پر تیار کئے ہوئے بھجنوں نے لوگوں پر کافی اثر پیدا کیا - اس کے بعد کماروں اور کماریوں کا بید منتر سنانے کا مقابلہ ہوا۔

دوپہر کا پروگرام - دوپہر کو پریتی بھوجن کا پربندھ نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کیا گیا - آریہ سماج کے سبھاسدوں کے علاوہ شہر کے تمام پرتشٹھت پرشوں کو مدعو کیا گیا۔

شام کا پروگرام - شام کو لڑکوں اور لڑکیوں کی دلچسپ اور قابلِ دید کھیلیں ہوئیں۔ شریمتی لکشمی دیوی جی نے انعامات تقسیم کئے اور مبلغ چار روپے کے انعامات اپنی طرف سے دیئے استری سماج نے رشی بودھ اُتسو منانے میں دھن کی کافی امداد دی ہے اور پروگرام کو بھی اُمید سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی ہے۔

آریہ کمار سبھا نے دھن کی سہائتا کے علاوہ اُتسو کی خوب رونق بڑھائی۔ نیز پرچار کرنے کے لئے اپنی طرف سے لوگوں میں مفت ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (برج لال)

آریہ سماج نابھہ میں دیانند بودھ اُتسو

۱۵ فروری اتوار آریہ سماج مندر میں شام کو پانچ سے دس بجے تک شیوراتری اُتسو دھوم دھام سے منایا گیا - اس شبھ اُتسو پر شریمان پنڈت بشمبر ناتھ جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور - اور شریمان پنڈت بنواری لال جی بی اے ادھشٹھاتا وید پرچار آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور پدھارے اور پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک نیز مہاشہ دُرنی چند جی بھجنیک بھی موجود تھے۔ یگیہ ہون اور سندھیا اور بھجنوں کے بعد پنڈت بشمبر ناتھ جی اُپ پردھان - پنڈت بنواری لال جی بی اے - اور پنڈت رام نرائن جی آریہ نابھہ نواسی نے رشی جیون پر عالمانہ پربھاد شالی لیکچروں دوارا امرت درشا کی - جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا - سماپتی پر پنڈت رام سروپ جی کی اپیل پر جو دان ہوا وہ سبھا کو بھیجا گیا ہے۔

آریہ کمار سبھا کی قائمی - اسی وقت پنڈت بشمبر ناتھ جی - پنڈت بنواری لال جی کی سرپرستی میں آریہ کمار سبھا نابھہ قائم کی گئی۔

جس کے اسی سمے ۱۳ آریہ کمار ممبر بن گئے۔ اور عہدہ داران کا چناؤ ذیل پر سکار ہوا :- مہاشہ رونق رام جی پردھان - مہاشہ اوم پرکاش جی اُپ پردھان - مہاشہ گنپت رائے جی ودیالیم ماسٹر - مہاشہ سریندر پال جی پستکا دھیکش - ر بال مکند گپتا منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی - رودی وار سائینگ کال شری سوامی سوتنترانند جی کے زیرِ صدارت رشی بودھ اُتسو بڑے سمارودھ سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا - استری پرشوں کی حاضری کی یہ اوستھا تھی - کہ مندر ناکافی ثابت ہوا - سوامی جی مہاراج کو مندر بڑھانے کے متعلق اپیل کرنی پڑی - اسی پرکار ویر اُتسو سنگرزار کو بڑی شان سے پنڈت بھگت رام جی کی زیرِ صدارت منایا گیا - جس میں پنڈت بھوانند جی آدی نے پربھاد شالی ویکھیان دیئے۔ (چونی لال آریہ منتری)

آریہ سماجوں میں ویر اُتسو

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں ویر اُتسو ۲۰ فروری کو شان سے منایا گیا - سو ستر درتانت دوسری جگہ دیا گیا۔

(۱) آریہ سماج خانکی میں بھجنوں کے بعد دھرم ویر کے جیون کے سلسلہ میں کئی لیکچر پڑھے گئے - تین نئے ممبر سماج میں داخل ہوئے۔ لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے ۱۴ روپے اکٹھے ہوئے (دولت رام منتری آریہ سماج)

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل سماجوں میں ویر اُتسو شان سے منایا گیا۔

(۱) آریہ سماج چیچا وطنی (۲) آریہ سماج نابھہ (۳) آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا (۴) آریہ سماج کیمبل پور۔

گورو کل جگت

گوروکل رائیکوٹ کا جلسہ - گوروکل رائیکوٹ ضلع لدھیانہ شاکھا گوروکل یونیورسٹی کانگڑی کا بارہواں سالانہ جلسہ ۱۶ فروری ۱۹۳۱ء کو بڑی دھوم دھام سماپت ہوا - جس میں برہمچاریوں کے کوی سمیلن - ودیا وردھنی اور وواگ وردھنی سبھاؤں کے بھی اجلاس ہوئے - برہمچاریوں نے سنسکرت اور ہندی زبان میں ویاکھیان اور نبندھ پڑھے سنسکرت کی سبھا کے پردھان مہا مہوپادھیائے پنڈت آریہ منی جی نے اور ہندی کی سبھا کے سوامی اچیتانند جی مہاراج تھے اور بھی کئی لائق مہا پرش تشریف لائے تھے - جنہوں نے آریہ جنتا کو کافی لابھ پہنچایا - آخری دن برہمچاری پرکاش چند جی چھٹی کلاس نے بہت سے تیر اندازی کے اچوک نشانے لگا کر دکھلائے - لالہ بینی پرشاد بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر پٹیالہ سٹی ہائی سکول نے ایک میڈل چاندی کا انعام میں دیا اس سال دس نئے برہمچاری داخل ہوئے ہیں۔ (مکھیہ ادھشٹھاتا - گوروکل رائیکوٹ)

گوروکل ملتان کے سماچار - (۱) ستسنگ شریمان دھرمیندر ناتھ جی بی اے اپدیشک اور مہاشہ جگدیش چندر جی بھجنیک شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۶ فروری ۱۹۳۱ء کو ہم کل واسیوں کا چنچل نہ ہرا در پربھاد شالی دھرم اپدیش اور بھجنوں سے آنند کیا۔

(۲) پنڈت لیکھرام مرتیو دوس - آریہ سماج کے شہید اکبر کی برسی کے شبھ اوسر پر برہمچاریوں اور ماسٹر ستیہ نارائن جی راجپال سہائک مکھیہ ادھشٹھاتا نے پنڈت جی کے جیون پر اُتم اور منورنجک خیالات پرگٹ کئے۔

(۳) آریہ سماج میں شیوراتری کا تہوار ۹ سے ۱۵ فروری تک ہر روز صبح ۶ سے ۸ بجے تک شہر کے مختلف محلوں میں سنکیرتن ہوتا رہا۔

۱۵ فروری کو مہرشی بودھ اُتسو سماروہ سے منایا گیا - مندر کا ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا سائینگ کال ۶ سے ۷ بجے تک برہد ہون یگیہ کیا گیا - بعد ازاں ۹ بجے رات تک مہرشی دیانند کے جیون چرتر پر لالہ تیرتھ رام جی وکیل - لالہ موتی رام جی ریٹائرڈ وکیل - اور شری پنڈت چوڑامنی جی شاستری دائش پرنسپل سناتن دھرم سنسکرت کالج ملتان کے پربھاد شالی ویاکھیان اور بھگت شانتی رام جی کے منوہر بھجن ہوئے - کارروائی کی سماپتی پر حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا - رات کو ۷½ بجے دیسی دیوؤں سے دیپ مالا کی گئی آریہ پرشوں نے بھی اپنے گھروں میں ایسا ہی کیا - مبلغ ۱۶ روپے ۱۲ آنے وید پرچار فنڈ کے لئے اکٹھا ہوا - اس اُتسو کے سمبندھ میں آریہ میلا اس دن کسی وجہ سے نہیں ہو سکا۔

(۵) وِیرک وواہ - لالہ واسدیو جی سپرنٹنڈنٹ گوروکل ملتان کے سپتر مہاشہ بھیشم جی وکیل کا وواہ شیوراتری کے شبھ دن دھوم دھام سے ہوا - اس خوشی کے موقعہ پر ۵۰ روپے دان کیا گیا۔

(۶) موسم - منگل وار ۱۷ فروری کو شام کے ۴ بجے بارش ہوئی - پھر سردی پڑ گئی ہے۔ (منتری آریہ سماج گوروکل ملتان)

ملتان میں آریہ میلا - گوروکل ملتان میں رشی جنم اُتسو کے سمبندھ میں آریہ میلا ۱۶ فروری کی بجائے ۲۲ فروری کو منایا گیا - جس میں سینکڑوں آریہ ممبران و سبھاسدان اور دیگر اصحاب نے شمولیت اختیار کی - دوپہر کو سہہ بھوج ہوا - آریہ دیویوں نے ایک باغ میں میلا منایا - بعد ازاں ایک برہم سبھا ہوئی - ایک برہمچاری کے سنسکرت ویاکھیان کے بعد پنڈت نند لال جی شاستری - پنڈت

بدہضمی - کمی خون - مردمی کمزوری - جریان خرابی خون امراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا

آدتیہ رسائن

قیمت ۷ روزہ خوراک ۸ ۔ پندرہ روزہ ۱ - ۳۰ روزہ ۲ - محصول سات آنے (۷)

موجد:- مہتہ سیتا رام دت کوی راج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

لاہور (برانچ) انارکلی کیسری بالاخانہ

طاقت کا خزانہ بجلی کے مانند

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خاص دیسی ادویات سے تیار کیجاتی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں قبض کی شکایت کو دور کرکے دست صاف لاتی ہیں - تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں - قیمت چالیس گولی ایک روپیہ۔

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں - قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ

راج ویدیہ نارائن جی کیشو جی جام نگر (کاٹھیاواڑ) برانچ نمبر ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ بمبئی

لاہور ایجنٹ - راجہ رتن لال جنرل ایجنٹ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چوڑامنی شاستری کے گورُوکل شکشا پرنالی کے مہتو اور سودیشی وستوؤں کے پرچار پر بالترتیب دو ویاکھیان ہوئے۔ بعد ازاں ایک سنگیت سبھا ہوئی۔ اور برہمچاریوں کی کھیلیں ہو کر میلہ سماپت ہوا۔ گورُوکل ملتان کے سالانہ امتحان ۱۰ مارچ سے شروع ہونگے۔ (ستیہ نارائن راجپال)

آریہ بھائیوں سے نویدن۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنجاب کے آریہ ودوانوں کے لئے ویدک پستکالیہ کی ستھاپنا کی تھی۔ ہر ایک ودّیا پریمی آریہ پُرش کو اس پستکالیہ کو اُنت اور وسیع کرنے کا یتن کرنا چاہئے۔ اگر آپ پستکوں کا دان کر سکتے ہیں۔ تو پستکیں وہی سنسکاروں کے سمے دان کرتے وقت ترے شامیوزانام ودّیا دانم پرشیتے کو ملحوظ رکھتے ہوئے ودیا دان کے لئے پستکالیہ کو بھی دان دیں۔

(بھیم سین ودّیا النکار ادھشٹاتا پنجاب ویدک پستکالیہ۔ گورو دت بھون۔ لاہور)

آریہ سماج بجنور کا اُتسو۔ آریہ سماج بجنور کا ۴۹ واں سالانہ جلسہ سمیلن کی شکل میں ۲۷ لغایت ۳۰ مارچ نہایت شان سے منایا جاویگا۔ اس کے ساتھ ایک سودیشی نمائش کی جاویگی۔ بڑے بڑے عالم پنڈت اور سنیاسی مہاتما دھرم اُپدیش کریں گے۔ اُپدیش سننے اور اُن کے انوکول آچرن کرنے سے پرلوک درست ہوگا۔ آکر لابھ اُٹھائیں۔ سودیشی نمائش میں جو دوکاندار اپنی سودیشی اشیاء بغرض فروخت لانا چاہیں۔ اُن کی بکری کی بہت زیادہ آشا ہے۔ اور نمائش میں جو چیزیں آوینگی۔ اُن میں سے عمدہ اور بہترین چیزوں کو مناسب انعامات دیئے جائیں گے۔ ۱۵ مارچ تک اس سمبندھ میں درخواستیں لی جاوینگی۔ کپڑے کے بلاک میں صرف شُدھ کھدر ہی بیچنے کی اجازت ہوگی۔

(کیدار ناتھ ریٹائرڈ انجینئر منتری آریہ سماج بجنور)

آریہ سماج مظفر گڑھ کا اُتسو۔ آریہ سماج مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ ۶۔۷۔۸ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے جس میں منشی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت پرمہ ورت جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی شُدھانت بھوشن مہاشہ چرنجی لعل پریم۔ ایڈیٹر آریہ مسافر اور بھجنیک پنڈت سنت رام جی۔ پنڈت دھرم دیو جی۔ مہاشہ آتم دیو جی پدھاریں گے۔ سب سجن درشن دے کر اُتسو کی شوبھا کو بڑھائیں۔ اُتسو میں رشی لنگر سماج کی طرف سے ہوگا۔ (منتری آریہ سماج مظفر گڑھ)

دھرم کوٹ رندھاوا کا اُتسو۔ آریہ سماج ہذا کا تیسرا وارشک اُتسو ۲۷۔۲۸۔۲۹ مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

(منتری آریہ سماج)

ورکی سا ماجک سدھانت بیں وردھتا اور اُس کا پھل

۱۰ فروری کو ایک برات راہوں کے چک مُغلاں قریب سنسکو پہنچی۔ رات کے وقت جب لڑکا کنیا کے گھر پہنچا۔ اُس نے وہاں جاکر پیدائش گرہ پوجا سے انکار کر دیا۔ چنانچہ برات کی ساری کارروائی ویدک ریتی سے ہوئی۔

(۲) نواں شہر کے پنڈت شیو دت جی شاستری کا بیاہ ویدک ریتی سے ہوا۔ (دکشنیشت آریہ سکول نواں شہر ضلع جالندھر)

شوک جنک مرتیو۔ اندازہ چھاؤنی میں منشی دیوان چند جی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر پتا ادھشٹاتا گورُوکل کوروکشیتر کی دھرم پتنی کا سورگ باس ۲۱ فروری کو شام کے چھ بجے ہو گیا۔ جس سے انبالہ نواسی ہندو جنتا اور خاص کر آریہ سماجیوں کو بڑا دُکھ ہوا۔ ۲۲ فروری کو انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ جس میں بہت سے آریہ ہندو تعداد کثیر میں شامل ہوئے۔

مہیلا سنسار میں ایک دم جیون جاگرتی اور بلیدان کی بھاونا پیدا کرنیوالی سچتر ماسک پتر کا

مہیلا

آگامی رام نومی سے پرکاشت ہوگی قیمت سالانہ ۳ روپے

پرکاشک:- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

اس میں بھارت کے مشہور ودوان استری پرشوں کے سماجک، دھارمک، اتہاسک وشیوں پر لیکھ، دیر گاتھائیں۔ انوکھی کہانیاں۔ دلکش کہانیاں۔ بالکوں کے لائق اُپدیش یکتا کہانیاں۔ سنیں بُنن وگیان۔ گرہ پربندھ۔ گرہ چکتسا۔ رسوئی بنانا آدی گرہست کے لئے اُپیوگی روزانہ زندگی میں آنیوالی تمام باتوں کا سمادیش بڑی قابلیت سے کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں ایک سہ رنگا اور کئی سادے چتر۔ کارٹون۔ ہر ماس پرکاشت ہونگے

اگر آپ

راحت کی زندگی گذارنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے گرہستھ کو اچھی شکشا سے اتل جیون یکت بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی سنتان کو بڑی آیو والا۔ موٹا تازہ۔ اُچ وچار والا اور کرتویہ شیل بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارا گرہستھ سورگ بن جائے

تو اس کا ایک اُپائے یہ ہے کہ آپ

"مہیلا"

کی ایک ایک پرتی اپنی بہنوں کے ہاتھ میں دے دیجئے پھر دیکھئے کہ ہمارے کتھن میں کہاں تک صداقت ہے۔

آج ہی

ایک پتر لکھکر مہیلا کے گراہک رجسٹر میں نام لکھوا لیجئے اور اپنے اشٹ متروں کو اس سے لابھ اُٹھانے کی پریرنا کیجئے

مینیجر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

۱۲۵

ویدک یونانی ڈاکٹری کا نچوڑ

تمام امراض جو امرت دھارا دور کرتی ہے

ہر قسم کی درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ذات الجنب۔ نمونیا۔ پیٹ درد۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ اروچی۔ اپھارا۔ درد آنکھ۔ قولنج۔ اسہال۔ پیچش۔ تزاتر معدہ وغیرہ کل امراض معدہ۔ قے۔ مرگی۔ درد دانت اور دانتوں کو پانی لگنا۔ خون یا ناسور وندان وغیرہ کل امراض دانت۔ درد کان۔ زخم کان۔ کرم۔ ورم گوش۔ بہرہ پن وغیرہ کل امراض کان۔ بد بو ناک۔ چھینک۔ بد بوئے بینی وغیرہ کل امراض ناک۔ درد چشم۔ دھند۔ جالا وغیرہ امراض آنکھ۔ پھوڑا پھنسی ہر قسم کا زخم۔ ران کا لاسا۔ داد۔ چنبل۔ بھڑ مکھی۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا لکنا۔ چوہا وغیرہ کا ڈنگ۔ بخار ہر قسم۔ سوزاک۔ آتشک۔ گلٹیاں۔ بد۔ ورم تمام اندرونی و بیرونی۔ چوٹ۔ بواسیر۔ کمزوری دماغ۔ طاعون۔ سل۔ تپدق۔ پرسوت۔ امراض جگر۔ باؤ گولہ۔ پیچش۔ ضعف خنازیر۔ امراض بچگان۔ نکسیر۔ سوج زبان۔ منہ کا پکنا۔ سوج لب۔ درد داڑھ۔ گلے پڑنا۔ آواز بیٹھنا۔ نیچے یا اوپر سے خون جانا۔ سوج۔ پھوڑا پستان۔ ورم طحال۔ امراض تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ درد گردہ۔ درد شانہ۔ زخم کا پھوٹنا وغیرہ امراض زنانہ۔ رنگین باؤ۔ پنڈلی کا پھولنا۔ پتی۔ خارش خشک و تر۔ چھپاکی۔ کثرت پسینہ۔ تیزاب وغیرہ سے جلنا وغیرہ امراض کو حسب موقع کھانے و لگانے سے دور کرتی ہے۔ ۹۰ فیصدی تو آرام فوراً شروع ہو جاتا ہے۔ ورنہ بیماری ترک تو ضرور جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کیساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھ دیں مفصل حالات کیواسطے امرت دھارا کارخانہ کی ایک چار سو صفحہ کی فہرست و طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور امراض مخصوصہ جسکو ضرورت ہوگی مفت بھیجے جاتے ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

برکشوں میں جیو ہے یا نہیں؟

ویدک دھرم کے متلاشی سجنو! جو چیز سنسار کے اندر چیتن ہو۔ اُس میں تو کسی کو انکار نہیں۔ کہ اس کے اندر جیو آتما ہے۔ لیکن یہ بات غور طلب ہے۔ کہ جڑ یعنی برکش آدی میں جیو ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق جب مجھ کو شک پیدا ہُوا۔ تو میں نے ویدک دھرم سمبندھی گرنتھوں جیسے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مصنفہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج مترجم مہاتما منشی رام جگیاسو۔ ستیارتھ پرکاش و برہسپتی سوامی درشنانند جی کرت ٹریکٹ بھی دیکھے۔ پرنتو جوں جوں اِن گرنتھوں کا غور کر کے مطالعہ کیا جائے بجائے شک دور ہونے کے بہت سے شک اور پیدا ہوتے۔ کیونکہ ان گرنتھوں کے بنانے والے دو دوانوں کے وچار جو کہ ویدک دھرم کے سچے شیدائی ہیں۔ ایک دوسرے سے الگ پائے گئے۔ شری سوامی درشنانند جی جن کو آج بھارتیہ فلاسفی کا بڑا ماہر مانا جاتا ہے۔ برکشوں میں جیو ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے اسی مضمون پر برکشوں میں جیو وچار نام کے تین ٹریکٹ لکھے ہیں۔ اُنہوں نے منو شاستر کے اس شلوک

स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः॥

کا ارتھ یوں کیا ہے۔ استھاور یعنی برکشستہ جیو جو برکشوں میں رہتے اور چل پھر نہ سکتے ہیں۔ جیسے گولر کے پھل کے اندر کے بھنگے وغیرہ کرمی پاخانہ وغیرہ میں رہنے والے چو کیٹ یعنی چیونٹی وغیرہ متسیا۔ مچھلی وغیرہ سانپ کچھوا۔ پشو اور مرگ جنگلی جانور یہ سب گرے ہوئے یونی ہیں۔ وگ ہم سے سوال کریں گے۔ کہ تم نے ان شلوکوں میں استھاور کا ارتھ برکشستہ یونی کیوں کیا۔ برکش کیوں نہ کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر برکش شریر مانیں تو برکش یونی کہلاتی۔ جب شریر نہیں۔ ایسا سدھانت ہے۔ تو وہ یونی کس طرح کہلا سکتا ہے اگر کوئی کہتا ہے۔ کہ منچا کر دشتی یعنی مچان پکارتے ہیں۔ جہاں مچان کا پکارنا سمجھ جان کر یہ لکشنا کرتے ہیں۔ منچستہ پرشا کرد شتی یعنی مچان پر بیٹھے ہوئے آدمی پکارتے ہیں۔ اسیطرح استھاور کا ارتھ برکش کو سمجھ جان کر برکشستہ یونی ارتھ ہی ٹھیک ہے۔ جس طرح انگریزی فلاسفی میں لائف اور سول دو نام رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح سنسکرت شاستروں میں جیو اور پران دو چیزیں ہیں۔ پنڈت بھیم سین کا خیال تو یہ ہے۔ کہ جس جگہ پران ہیں اُسی جگہ جیو ضرور ہے لیکن یہ بات سچ نہیں ہے۔ کیونکہ جیو اور پرانوں کا کام علیحدہ علیحدہ ہے۔ کیونکہ پرانوں کا دھرم بھوک پیاس یا خوراک اور پانی کو ہضم کرنا ہے۔ اور جیو کا گیان کے مطابق کام کرنا ہے۔ پران اگنی سے ملی ہوئی ہوا کا نام ہے۔ جو انجن وغیرہ میں کام کرتی ہے۔ برکشوں میں سورج کی کرنوں سے ملی ہوئی ہوا کام کرتی ہے۔ جس سے برکشوں میں بڑھنا گھٹنا جاری رہتا ہے برکشوں میں جیو کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ ان پرمانوں سے ثابت ہے۔ کہ سوامی جی کے خیال میں برکشوں میں جیو نہیں ہے

اب شری سوامی دیانند جی کا وچار سنئے۔ یہ بھی سوامی دیانند کرت رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے اُردو ترجمہ کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں۔ کہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۱۲۲ پر یجروید ادھیائے ۳۱ کے منتر نمبر ۴ کی ویاکھیا کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے

अनशन

شبد کی ویاکھیا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

द्वितीयमशनम् विद्यमान यथ-भोजनं यस्मिन्निति

دوسرا انش یعنی الجاد ہے۔ اشن یعنی بھوجن کا جس میں۔ جس کا صاف مطلب یہ نکلا۔ کہ جو بھوجن کی چیشٹا نہیں کرتا۔ مثال کے لئے مہرشی نے پرتھوی آدی لکھدیا۔ لیکن ہمارے پنڈت مہاشیوں نے یوں انرتھ کیا ہے۔ کہ دوسرا انش ارتھات جو جڑ اور بھوجن کے لئے بنا ہے۔ دیکھئے ایک لفظ کے ہیر پھیر سے مطلب کیسا اُلٹا ہو گیا۔ مہرشی کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ بھوجن کی چیشٹا نہ کرنے والے جڑ اور جنتو سے رہت اُن چیزوں کو بتلایا۔ جو کہ بھوجن کے لئے بنی ہیں اس سے معلوم ہوا۔ کہ سوامی شری دیانند کے خیال میں بھی برکشوں میں جیو نہیں ہے۔ یہ بھی انکار کرتے ہیں۔ پنڈت بھیم سین برکشوں میں جیو ہونا مانتے ہیں۔ اور اسی وشے کی ایک کتاب بھی آپ نے لکھی ہے۔ اسی شنکا سمادھان کے لئے میں نے گوروکل کانگڑی کے ورشوتسو پر آچاریہ رام دیو جی مہاراج کے پاس ایک پتر بھیجا تھا۔ انہوں نے بھی اس کے اُتر میں لکھا۔ کہ برکشوں میں جیو ہے۔ اور اس کے ثبوت میں مہابھارت منو شاستر۔ یجروید اور شاستروں کے حوالے دیئے۔ آچاریہ مہاراج نے یہ بھی لکھا۔ کہ یہی سوامی دیانند کا سدھانت ہے۔ پھر سوامی منگلانند پوری نے ایک پستک برکشوں میں جیو نام لکھی ہے۔ کلکتہ کے ایک مشہور ڈاکٹر جگدیش چندر جی بوس نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جس سے وہ بتلاتے ہیں۔ کہ برکشوں کے اندر ایک حرکت ہوتی ہے اور وہ ہر وقت کام کرتی رہتی ہے۔ پر بھلہ والے پنڈت بابو رام آریہ مسافر ڈاکٹر سے میں نے ایک دفعہ دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ برکشوں میں جیو ہم نہیں مانتے۔ ہم تو صرف چیتن اُس کو مانتے ہیں۔ جس کے اندر قوتِ ارادی ہے اور اسی کے اندر جیو ہے۔ اور جس کے اندر قوتِ انتظامی کام کرتی ہے۔ وہ جڑ ہے اس کے اندر جیو نہیں ہے۔ اور ڈاکٹر جگدیش چندر کے آلہ کی شناخت کو آپ بتلاتے ہیں۔ انہوں نے اسی قوتِ انتظامی کا جس کو ہم بتلاتے ہیں۔ پتہ لگایا ہے لیکن برکشوں میں جیو نہیں ہے۔ تعجب ہے۔ کہ ویدوں میں اختلاف نہیں۔ پھر ویدوں کے ماننے والوں میں وید کی طرف سے اختلاف۔ کیا حیرانی کا معاملہ ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش اُردو ستیارتھ پرکاش باب ۹ صفحہ ۳۲۱ پر منو کے اسی شلوک کا جس کا پیچھے سوامی درشنانند نے استھاور کا برکشستہ یونی ارتھ کیا ہے۔ ارتھ یوں لکھا ہے۔ کہ بہت سے تو گنی فیض برکش درخت وغیرہ کا جنم حاصل کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ برکشوں میں جیو ہے۔ پھر اسی ستیارتھ پرکاش میں باب ۱۲ صفحہ ۵۶۸ پر جیو اور اجیو کے بارے میں جینیوں کے اس خیال کی تائید کی ہے۔ چیتنا کی صفت سے موصوف جیو ہے۔ اور اس صفت سے خالی اجیو یعنی جڑ ہے۔ یہاں برکشوں میں جیو ہونے کی تردید ہے۔ یہ سب باتیں آنکھوں کے سامنے رکھکر میں ہر وقت یہی خیال کرتا ہوں۔ کہ ویدوں میں اختلاف تو نہیں ہے۔ ایک دوان کا ماننا نرالا یہ کہتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کا سدھانت ہے کہ برکشوں میں جیو نہیں ہے۔ اور دوسرے اس کے مخالف کہتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند اور ویدوں کا یہی سدھانت ہے کہ برکشوں میں جیو ہے۔

کیا سوامی دیانند نے کہیں اپنے ہاتھ سے اسبات کی تائید یا تردید کی ہے۔ کہ ہے یا نہیں ہے؟ وچار اسبات کا ہے ملنے اور نہ ماننے والے دونوں ویدوں اور سوامی جی کو اپنی طرف رگھ لیتے ہیں۔

ویدک دھرم کے شیدائی سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اس شنکا کے دور کرنے کے لئے قلم اٹھائیں۔ اور پرمانوں دوارا اسبات کا ثبوت دیں۔ کہ وید اور سوامی دیانند کس پکش کے طرف دار ہیں۔ اور اہنسا پرمو دھرما کے کیا ارتھ نکالتے ہیں۔ ہم برکشوں میں جیو ماننے والے اہنسا سے کیوں کر بچ سکتے ہیں؟

کوئی سجن جلد اور بہت جلد اخبار "پرکاش" دوارا اس کا اُتر دیں۔

(دھرم ویر منشی سنگھ آریہ موضع خاص پور ڈاک خانہ اسمولی تحصیل سنبھل ضلع مراد آباد۔ یوپی)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر آپ خود ہی محسوس کریں گے۔ کہ آپ کی تجارت کو کس قدر شہرت نصیب ہوتی ہے۔

باجلاس پنڈت دیوراج صاحب تحصیلدار بھدرواہ باختیار منصف درجہ دوم

کوتوال بیلی رام ساکن گجرار کی علاقہ بھدرواہ مدعی بنام سنت رام نمبردار۔ عزیزو ولد نامعلوم قوم بیگھہ ساکن دیہا دڑہ علاقہ بھدرواہ مدعا علیہ

دعویٰ ۵۰ روپیہ حساب قرض

اشتہار بنام عزیز بیگھہ مدعا علیہ نمبر ۲ مذکور مقدمہ ہذا میں عزیز بیگھہ مدعا علیہ نمبر ۲ کو رو برو عدالت ہذا بمراد جواب دہی نہیں آتا۔ اس لئے بذریعہ اشتہار مدعی باجرائے اشتہار بنام مدعا علیہ نمبر ۲ منظور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ

۱۱ چیت سمت ۱۹۸۶

کو بوقت ۱۰ بجے حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ حکم مناسب ہوگا۔ ۲۸ پھاگن ۱۹۸۶

ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ عجیب و غریب چیزیں اپنی فوائد اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں!

اختیاری مانع حمل رجسٹرڈ المعروف بہ

نمبر ۶۵

کے استعمال سے کمزور اور نازک خواتین کی جان کا خطرہ جاتا رہتا ہے اور آنے والے صدمے کا فور ہو جاتے ہیں۔ مانع حمل سے گھر کی آبادی اندرونق قائم رہتی ہے نازک دل بچے سوتیلی ماں کے قہر سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں کمزوری یا بیماری کی وجہ سے وضع حمل کی سختی اٹھانے کی طاقت نہیں ہے۔ اور جان کا خطرہ ہے تو آج ہی مانع حمل منگا لیجئے۔ صرف جائز ضرورت کے لئے منگائی جاوے قیمت پندرہ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر ۱۰ زائدہ کل صہ

جو شہرت گذشتہ ۱۵ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے

سرمہ اکسیر چشم

دھند۔ جالا۔ غبار خارش۔ ککرے ضعف چشم ذخیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں۔ قیمت یک تولہ ایک روپیہ۔ تین تولہ ڈھائی روپیہ۔ بارہ تولے ساڑھے نو روپیہ محصول ہر حالت میں ۸ر ہے

جوب مراد ممسک

یہ راحت زندگی۔ جوانی جان ممساک گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ۔ ۳۲ گولی ڈھائی روپیہ۔ یک صد گولی نو روپیہ۔ محصول ہر حالت میں ۷ر الگ ہے

دی گائیڈ مع عروس زندگی

یہ وہ نادر تحفہ ہے۔ کہ جس میں دہلی کے متعلق کل واقفیت مع اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں۔ جو تمام اصحاب بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں:

مینیجر فدائے طب حکیم راج نارائن حوض قاضی ۱۳ - دہلی

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں نمبر ۶۵

بھیم سینی سُرمہ

پورانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا معجون پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری۔ دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوہن ودھ دا خل ہاضم کو دور کرتا ہے۔ دیر ہضم کو دور کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

براہمی بوٹی ۲ر سیر — دنت منجن ۴ر شیشی
ست سلاجیت ۴ر تولہ — سوچی پتر مفت

پتہ:- گوروکل فارمیسی پوسٹ گورکل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا

بال امرت

نمبر ۶۵

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

بیماری کی جڑھ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن

نمبر ۶۵

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے!

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ کر خریدا کریں۔ قیمت سگندھت دھوپ فی سیر دو روپے۔ ہون سامگری فی سیر دس آنے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں۔ اور ہمیشہ سٹاک میں تازہ مال رکھا جاتا ہے:

سپاری پاک — آتشک نگرہ گولیاں — امرت دھارا
آہار بھکشن یا جوہر ہاضم — آنند پاک — ڈونگرے کا بال امرت

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں نیز بستر بند وغیرہ آسن ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے: ملنے کا پتہ

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی۔ سوتر منڈی۔ لاہور

ڈیکلیرشن نمبر ۱۳۳

प्रकाश

वन्दे विश्व मातरम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

"PRAKASH" LAHORE

کرشن بی اے

نمبر ۹

۸ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء

SUNDAY 8 MARCH 1931

جلد ۲۷

سمت ۱۹۸۷

دیانند ابد ۱۰۶

فی پرچہ ایک آنہ

"پرکاش" لاہور کا گوروکل انک

پرکاش کا گوروکل انک اس سال حسب معمول گوروکل اتسو سے پہلے نکلیگا۔ گذشتہ سالوں میں تو ایک اتسو سے پہلے ہفتہ میں نکلتا رہا ہے۔ اس بار اتسو کیا جاتا ہے چونکہ اتسو سے پہلے ہفتہ یعنی ۲۵ مارچ کی بجائے ۲۲ مارچ کو گوروکل نمبر نکالا جائے گا۔ کیونکہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ مارچ کو ہوتا ہے۔ ۲۹ مارچ کو جب جلسہ پر جانے والے اصحاب سفر پر روانہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ یا رستے کی تیاریوں میں ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گوروکل انک کے مضامین سے استفادہ نہیں اٹھا سکتے۔

۲۲ مارچ کا پرکاش گوروکل انک ہوگا۔ تو آریہ جنتا اور گوروکل پریمی اطمینان سے اُسے پڑھ سکیں گے۔

چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اسلئے

گوروکل پریمیوں کو تین باتوں پر فوراً دھیان دینا چاہیئے۔ (۱) فاضل مضامین نگار، آریہ شعراء گوروکل کانگڑی پر اپنی اور اس کے پرچلت کرنے والوں کے متعلق مضامین یا کہانیاں اور نظمیں بلاتا خیر بھیج دیں۔ جو ۱۲ مارچ تک پہنچ جانے چاہئیں۔ (۲) گوروکل اور شاکھا گوروکلوں کی رپورٹیں ان سے پہلے بھیجدیں۔ (۳) جو بھائی خود مضمون یا نظم نہیں لکھ سکتے لیکن وہ اپنے اثر سے قابل مضامین نگاروں اور شاعروں سے لکھوا کر بھیجوا سکتے ہیں۔ وہ اس فرض کو اپنے ذمہ لے کر اس کی جلد ادائیگی کا پربندھ کریں۔ (۴) آریہ سماجوں اور دیگر گوروکل پریمیوں کو گوروکل انک کافی تعداد میں منگوا کر اسے گوروکل پرچار کی خاطر وسیع پیمانہ پر تقسیم کرنا چاہیئے۔ (۵) قیمت سو پرچوں کی آٹھ روپیہ۔ پچاس پرچوں کی چار روپیہ۔ ۲۵ پرچوں کی دو روپیہ۔ اور بارہ کی ایک روپیہ بمعہ محصول ڈاک ہوگی۔ ایک پرچہ کے لئے دو آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

آرڈر کے ساتھ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ وی پی سے خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے اور پرچے بھی دیر سے ملتے ہیں۔

(۶) اشتہار دینے والوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ پرچہ کی اشاعت کے مقابلہ پر اجرت بہت واجبی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

سالم صفحہ بیس روپیہ۔ نصف صفحہ گیارہ روپیہ۔ ¼ صفحہ ۶ روپیہ ⅛ صفحہ یا نصف کالم ۳ روپیہ

⅛ صفحہ یا نصف کالم سے کم کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا:۔

خط و کتابت جلد کی جانی چاہیئے ورنہ وقت گذر جانے پر پچھتانا ہوگا:۔

منیجر پرکاش ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آوشیکتا ہے!

آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی کیلئے ایک ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے جو پانچ شرینیوں کو آریہ شکشا سمتی کی پاٹھ ودھی انوسار پڑھا سکے۔ اصلی سند اور سرٹیفکیٹ بھیجے جاویں اور کیا ویتن سویکار ہوگا۔ سو لکھیں۔ منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی۔ ضلع گوجرانوالہ

ہندو ودھوا آشرم اوڑی

نوٹیفائیڈ ہندو ودھوا آشرم ایک سنستھا ہے اس کے سنرکشک رائے بہادر پنڈت گوپال داس شرما بی اے ایل ایل بی پردھان آریہ سماج اوڑی ہیں۔ اس ہندو ودھوا آشرم میں ودھواؤں کو پتت ہونے سے بچانے کا سدا یتن کیا جاتا ہے۔ سرو جنتا اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے۔ جنتا سے پرارتھنا ہے کہ جو ودھوا بھیجیں۔ ۱۰۰ ایسی ودھوا آشرم میں داخل کریں یا خود لیکر آدیں یا بذریعہ پتر اطلاع دیں۔ ودھوا لانے والے کو پورا سفر خرچ دیا جاویگا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کے لئے تیار ہیں۔ جو ور شادی کرنا چاہیں درخواستیں جلد بھیجیں درخواست کے ساتھ فارم فیس ۱ٰ؎ بھیجنا ضروری ہے۔ راما سرن لال استر بھارتواج منتری ہندو ودھوا آشرم اوڑی ضلع جالون

کنیا کے لئے ور کی ضرورت!

ایک اروڑ کل اتین کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر قریب ۲۱ برس ہے۔ ور کی آیو چوبیس برس کی ہو۔ آریہ سماجی تعلیم یافتہ و بارزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پتر دیوہار کریں:۔

تاراچند ولد چودھری گیلارام گورواڑہ زمیندار مندھرہ۔ تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

ضرورت!

اپنے سجنوں کی جو پرکاش کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانے کی ان دو طریقوں سے کوشش کریں۔ (۱) نئے خریدار بہم پہنچا کر (۲) پرکاش کے رعایتی نشٹ میں چندہ دے کر۔ ہر ایک پریمی کو اس طرف خاص دھیان دینا چاہئے۔

منیجر پرکاش لاہور

یوگیہ ور دو کنیاؤں کیلئے کی ضرورت

(۱) برہمن پنڈتی کیلئے عمر تقریباً ۲۷-۲۶ سال تندرست انٹرنس پاس کے علاوہ اسٹینو ٹائپسٹ کے کام میں بخوبی واقف اور ہوشیار ۱۲۵ روپیہ ماہوار پر ملازم ہے۔

(۲) کھتری عمر ۲۰ سال تندرست ہندی وارد و خواندہ ٹیلر ماسٹری کے کام میں ہوشیار آمدنی کی اوسط فی الحال پچاس ساٹھ روپے ماہوار ہے۔

نوٹ۔ دونو ور آزاد خیال اور آریہ سماجی ہیں۔ شادیاں ذات پات توڑ کر بھی کی جا سکیں گی۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوگا۔ دیگر جملہ امور کے لئے پتہ۔ مہاراج سروپ منتری آریہ سماج لشکر (گوالیار)

ہیڈ ادھیاپکا کی ضرورت!

آریہ کنیا پاٹھشالہ آریہ سماج جھنگ شہر کے لئے ہیڈ ادھیاپکا کی۔ جو مڈل تک تعلیم دے سکتی ہو۔ ضرورت ہے۔ سینئر ٹرینڈ کو ترجیح دی جائیگی پراویڈنٹ فنڈ بھی موجود ہے۔ درخواستیں نیچے لکھے پتہ پر بھیجیں۔

دیوی دیال
منتری آریہ سماج جھنگ شہر

بھاٹیہ ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ذرسونی ذات کا بعمر ۲۳ سال برسر روزگار سرکاری نوکر ہے ملازمت ترقی والی ہے۔ خوبصورت جوان تندرست ملازمت پیشہ شریف خاندان ہے کیلئے کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سوئی دستکاری اور امور خانہ داری کی ماہر آریہ خیالات کو ترجیح دی جاویگی۔

لچھمن داس بھاٹیہ ریٹائرڈ منیجر انگریزی چک نمبر ۳۰۱ ڈاکخانہ گٹی ضلع لائل پور

ضرورت ہے!

آریہ گورکل اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کے لئے دو تیسرا ادھیاپکا (سکنڈ مسٹریس) کی ضرورت ہے اسامی مستقل اور تنخواہ حسب لیاقت ۲۰ اور ۴۰ روپیہ کے درمیان ہوگی۔ پراویڈنٹ فنڈ بھی جاری ہے۔ ٹرینڈ اور تجربہ کار ادھیاپکا کو جو ڈرائنگ بھی جانتی ہو ترجیح دی جائیگی۔ پرارتھنا پتر جس میں آریہ خیالات وغیرہ کا ذکر ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں۔

سیکرٹری آریہ گورکل اینگلو ورنیکلر مڈل سکول

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری۔ دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

براہمی بوٹی ۔۔۔ سیر — دنت منجن ۸ ۔۔۔ شیشی
ست سلاجیت ۔۔۔ تولہ — سوچی پتر مفت!

پتہ:۔ گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل (ہردوار)

ور کی ضرورت

ایک علمی خاندان کھتری کے لئے ایک علمی خاندان کھتری بلہ ہوا کی ضرورت ہے۔ نیک چلن اور خوبصورت کام کاج سے بخوبی واقف پڑھی ہو۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ چلن اور اشراف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں۔ پتہ:۔

R. KAPOOR
KAKAHI
(A)UCKLAND
NEW ZEALAND.

کیا آپ YOUR EYE

استعمال کرتے ہیں۔ توسیرز ویش ہنی کا استعمال کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین بہترین اور پسندیدہ قدرتی علاج ہے۔ عینک والوں کو بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے لٹریچر مفت۔ اسمتھ اینڈ کیمپبل

بیروزگاروں کو خوشخبری!

دی جاتی ہے کہ اگر آپ کٹ پیس ڈرگرم کوٹ کی پر منافع تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو

ہماری ایجنسی لے لیں

یا مال طلب کریں۔

دھوکے سے بچو!

ہمارے نرخ سنگاروں سے مقابلہ کرو

المشتہر
بزنس ہوم لمیٹڈ فورٹ بمبئی

سنہری موقعہ

ہندوستانیوں کے لئے یہی ہے کہ فوراً سونے کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو چار ماہ میں قابل ادائیگی ہے۔ خرید لیں۔ کیونکہ اس سے پہلے سوائے یوروپین کے ہندوستانی محروم رہتے۔

قواعد مفصل طلب کریں۔
منیجر واٹنا گولڈ مائنز لمیٹڈ
فورٹ۔ بمبئی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

انکم ٹیکس میں اضافہ

ممبر مال نے اسمبلی میں انکم ٹیکس پر جو اضافہ پیش کیا وہ اس طرح پر ہے:-

دو ہزار سے ۴۹۹۹ روپیہ تک کی آمدنی پر چار پائی - ۵۰۰۰ سے ۹۹۹۹ تک کی آمدنی پر ۵ سے ۶ پائی فی روپیہ - چالیس ہزار سے روپیہ سات پائی - اسی طرح چالیس ہزار سے ۹۹۹۹۹ تک ۲۵ پائی فی روپیہ - اور ایک لاکھ سے زیادہ کی آمدنی پر ۲۶ پائی فی روپیہ انکم ٹیکس ہو جائے گا ؛

محصول میں اضافہ

محصول اشیاء میں حسب ذیل اضافہ تجویز کیا گیا ہے - بیر ۶۶ فی صدی - شراب و سپرٹ ۳۰ سے ۴۰ فیصدی مٹی کے تیل پر ۹ پائی فی گیلن - موٹر سپرٹ پر ۲ فی گیلن ؛

بھائی جی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

اسمبلی میں انبالہ ڈویژن کی غیر مسلم نشست خالی ہونے پر بھائی پرمانند جی اس کے لئے امیدوار کھڑے ہوئے تھے - آپ کی شخصیت اس امر کی مقتضی تھی - کہ دوسرے امیدوار بیٹھ جائیں - چنانچہ ایسا ہی ہوا - اور بھائی جی بلا مقابلہ ممبر اسمبلی منتخب ہو گئے ؛

بھائی جی کی شخصیت میں اسمبلی میں ایک ایسا ہندو ممبر ہو گا - جو خالص ہندو نکتہ نگاہ سے ہندوؤں کے حقوق کی نگاہداشت کرے گا ؛

جموں میں قانون انسداد شادی صغرسنی

ریاست جموں و کشمیر میں قانون انسداد شادی صغرسنی کے ماتحت تحصیل سانبہ کے کرپا ٹھاکر نامی ایک شخص کو اپنی ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کرنے کی پاداش میں تین ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے - اور زور آور کو جس نے ۴۵ سال کی عمر میں کرپا کی لڑکی سے شادی کی - ڈیڑھ ماہ قید اور پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے

پنجاب کی میونسپلٹیوں میں اگزیکٹو آفیسر

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے اس مطلب کا مسودہ قانون پیش کیا کہ پنجاب کی میونسپلٹیوں کے نظم و نسق کو اچھی طرح چلانے کے لئے اگزیکٹو آفیسر مقرر کئے جائیں - ایک ممبر کی یہ تحریک کثرت رائے سے گر گئی - کہ بل کو استصواب رائے کے لئے مشتہر کیا جائے اور بل ۱۵ ممبروں کی منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جانا منظور ہوا

سنسار کی گتی

عارضی صلح کا اعلان!

جس مقصد کے لئے کئی دن سے گاندھی ارون گفت و شنید جاری تھی - آخر وہ حاصل ہو گیا - چنانچہ ۵ مارچ کی شام کو عارضی صلح کی شرائط کا اعلان ہو گیا - ان شرائط کے ماتحت گورنمنٹ (۱) تمام آرڈی نینس واپس لے لے گی - جو تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں جاری کئے تھے (۲) جو پولیٹیکل جماعتیں قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت خلاف قانون قرار دی جا چکی ہیں - ان کے خلاف احکام واپس لے لے گی (۳) تمام پولیٹیکل مقدمات واپس لے لے گی - جو اس وقت زیر سماعت ہیں - البتہ مقدمات سازش واپس نہیں لئے جائیں گے - (۴) جن سیاسی قیدیوں پر تشدد کا الزام نہیں ان سب کو رہا کر دے گی - (۵) جو جرمانے ابھی تک وصول نہیں ہوئے - انہیں منسوخ کر دے گی ؛

جواب میں کانگرس کی طرف سے (۱) تحریک سول نافرمانی بند کر دی گئی ہے - (۲) کسی قانون کی اجتماعی خلاف ورزی نہ کی جائے گی (۳) تحریک عدم ادائیگی ٹیکس ملتوی کر دی گئی ہے (۴) سول نافرمانی کی حمایت میں پوسٹر وغیرہ شائع نہیں کئے جائیں گے نہ سرکاری ملازموں کو استعفیٰ دینے کی ترغیب دی جائے گی - (۵) شراب اور بدیشی کپڑے پر صرف پر امن پکٹنگ جاری رہے گی - (۶) کانگرس گول میز کانفرنس میں شامل ہو گی - اور جو سکیم وہ چاہے - اس میں پیش کر سکے گی ؛

علاوہ ازیں صلح کے متعلق مزید طے شدہ باتیں یہ ہیں - کہ پولیس کے رویہ کی تحقیقات پر مہاتما جی زور نہ دینے پر رضا مند ہو گئے ہیں - ایک اور بات یہ ہے - کہ جن وکلا کے سول نافرمانی کے سلسلہ میں لائسنس ضبط کئے گئے ہیں (بقیہ کے دیکھو صفحہ ۳ کالم ۲)

اگر آپ پہلے جیسا ساما جک پریم

اور آستانہ چاہتے ہیں - تو پنڈت گورودت - سوامی درشنانند - پنڈت لیکھرام جی جیسے مہانو بھاووں کی طرح مہرشی دیانند جی کرت پستکوں کو منگوا کر بار بار پڑھیں - اور مہرشی کرت پستکوں اور ویدک سدھانتوں وغیرہ کو سمجھنے کے لئے ان مہانو بھاووں کی پستکوں کو منگوا کر مطالعہ کریں اور عملی جیون بنائیں

مہرشی دیانند کرت پستکیں

ستیارتھ پرکاش مالا مکمل مجلد چار روپے
ستیارتھ پرکاش ہندی اردو ۲
،، گورکھی ۲ انگریزی ۲
رگویدادی بھاشیہ بھومکا ہندی ۱
،، اردو ۸ انگریزی ۱
سنسکار ودھی باریک ٹائپ ۱
،، موٹا ٹائپ مجلد ۱
پنچ مہایگیہ ودھی ہندی ۱
سرل ستیارتھ ہندی ۲ اردو ۲
رگوید بھاشیہ ۹ بھاگ مع ۱۸
یجروید ،، ۴ ،، ۱۸
،، بھاشیہ ۲ ،، ۸
آریہ بھوینے موٹا ٹائپ ۱۰
،، باریک ۳
،، اپدیش
ہندی انگریزی اردو

مہرشی دیانند کے سچے انویائی

ویدک دھرم پر اپنا سرو سو نچھاور کرنیوالے ترک شرومنی سوامی

درشنانند جی کی منترجمہ اور تصنیف کردہ چند کتب

نیائے درشن اردو ترجمہ
،، ہندی
ویشیشک ،، اردو
سانکھیہ ،، ،،
،، ،، ہندی
ایش کین کٹھ وغیرہ اپنشدیں بڑھیا ایڈیشن ایک جلد میں ۲
درشنانند گرنتھ سنگرہ اردو دو جلدوں میں کلاں تین روپے
ایضاً ہندی خورد ۱
ستیہ پریمی مہانند اردو ۱۰

آشا چندر اودے (کتھا) اردو
تتو دیا رشی کی کتھا
نوین و پراچین ویدانت
دھرم ویر گورو دکشنا ۳
نوین و پراچین شکشا پرنالی ہندی
دچتر برہمچاری ہندی ۲ اردو
چار انگ ہندی ۳
سرو سادھارن کو ویدک دھرم کی طرف آکرشت کرنیوالی ایشور بھگتی اور سداچار سمبندھی پستکیں
آریہ جیون ۷ ریو گی ۸
ایشور طلاپ ۷ ایشور پوجا ۲
ایشور پراپتی ۳ جگیا سو
ویدک پرارتھنا ہندی ۱
برہمچار ۵ برہمچاری درشن
برہمچرسہ ۶ اشٹانگ یوگ
پرکاش

فہرست کتب مفت!

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

الہ آباد میں پنڈت موتی لعل کی یادگار

الہ آباد میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے - کہ مرحوم پنڈت موتی لعل نہرو کی یاد میں آپ کی مرتیو کے دن ہر سال تعطیل شمار کی جائے - چرچ روڈ کا نام جس پر آنند بھون واقع ہے - موتی لعل روڈ رکھ دیا جائے - اور کسی مناسب مقام پر آپ کا بت نصب کیا جائے ؛

پولیس پر دس ہزار کا دعویٰ

ڈی اے وی کالج لاہور کے پروفیسر سنت رام سیال نے مسٹر ہیملٹن ہارڈنگ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس - ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک یورپین انسپکٹر پولیس - اور سینئر کپتان کے اردلی کے خلاف دس ہزار روپیہ کا دیوانی دعویٰ سینئر سب جج لاہور کی عدالت میں دائر کر دیا ہے - مدعا علیہم کے خلاف الزام یہ ہے - کہ انہوں نے ڈی اے وی کالج کی عمارت میں خلاف قانون طور پر داخل ہو کر کلاس روم میں پروفیسر مذکور کو زد و کوب کیا - اور متعدد ضربات لگائیں ؛

آپ صبر سے کام لیں

گاندھی ارون گفت و شنید صلح کے متعلق پارلیمنٹ میں جو سوالات دریافت کئے گئے - ان کے جواب میں وزیر ہند نے کہا - کہ آپ صبر سے کام لیں اور نتیجہ کا انتظار کریں ؛

شاہ امان اللہ کا خط

شاہ امان اللہ کے ایک تازہ خط کی بنا پر کہا جاتا ہے - کہ اس نے افغانستان کے تخت و تاج کو حاصل کرنے کا خیال چھوڑ نہیں دیا - شاہ نادر خان کو اس نے اس خط میں غدار کا نام دیا ہے - اور لکھا ہے کہ میرے لئے دعا کرو کہ میں افغانستان میں واپس آ کر اپنے ملک و وطن کی خدمت کر سکوں ؛

کابل گورنمنٹ کو بلا سود قرضہ

ایک ولائتی اخبار لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے افغان گورنمنٹ کو ایک لاکھ ستر ہزار پونڈ قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے - جس پر کوئی سود نہیں لیا جائے گا - دس ہزار رائفلز اور کچھ بارود بطور تحفہ بھی بھجوایا جا رہا ہے - مقصد یہ ہے کہ نادر خان کی حکومت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکے ؛

ایک مقدمہ میں بیس لاکھ فیس

پنڈت موتی لال کس پایہ کے قانون دان تھے - اس کا ثبوت ان کی موت کے بعد بھی ملا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہے۔ پنڈت جی آگرہ یونائیٹڈ ملز کے دو کروڑ کی بابت کے مشہور مقدمہ میں مہاراجہ دربھنگہ کی طرف سے وکیل تھے۔ یہ مقدمہ مہاراجہ دربھنگہ جیت گئے ہیں۔ معاہدہ کے مطابق پنڈت جی کی دس فیصدی یعنی بیس لاکھ فیس مقرر تھی۔

ٹھیکہ لینے گیا والنٹیر بن گیا۔

حیدرآباد میں شراب کے ٹھیکہ جات کی نیلامی کی وجہ سے کلکٹر کی کچہری پر کانگرس کی طرف سے پکٹنگ کیا گیا۔ جوش اس قدر تھا۔ کہ ایک شخص جو بولی دینے آیا تھا۔ کانگرس والنٹیر کی پیٹی پہن کر پکٹنگ پر کھڑا ہو گیا۔

مہاتما گاندھی کی شکتی کا راز۔

مہاتما گاندھی کی عظمت کس میں ہے۔ لارڈ زٹلینڈ کا بیان ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کا مہاتما پن ہی سب سے افضل ہے۔ مسٹر سری نواس شاستری نے جو لارڈ ولنگڈن کی ٹولی کے ہیں۔ لارڈ زٹلینڈ کے خیال کی تائید کی۔ اور کہا کہ مہاتما گاندھی کی سب سے بڑی طاقت اُن کے سچے ہونے میں ہے۔ یہی اُن کی آتمک شکتی کا راز ہے۔

دینا نگر میونسپلٹی کا وائس پریذیڈنٹ

مہاشہ دیودت پردھان آریہ سماج دینا نگر مقامی میونسپل کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

چودہ سالہ لڑکے کی شادی۔

امرتسر کا ایک مارواڑی سیٹھ کہا جاتا ہے۔ اپنے چودہ سالہ لڑکے کی شادی دس گیارہ سالہ لڑکی سے کرنے والا ہے۔ مارواڑی نوجوان اس شادی کو روکنے کی فکر میں ہیں۔

قیدی کو امتحان کے لیے چھٹی

گجرات جیل سے ایک سال قید سخت کے سزا یافتہ مسٹر نرائن گوسوامی کو امتحان دینے کے لیے ۵ دن کی چھٹی دی گئی ہے۔

پنجاب بجٹ میں خسارہ۔

امسال کے بجٹ میں تمام صوبہ جاتی گورنمنٹوں کو بھی خسارہ رہا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے بجٹ میں ۴۲ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ جسے اخراجات میں تخفیف کر کے پورا کیا جائے گا۔

لاہور ہائیکورٹ میں تحقیقات

۔ ہائی کورٹ میں جسٹس ... نے ڈاکٹر ... ناتھ ... سے ...

نئے بجٹ میں ٹیکسوں کا اضافہ

اسمبلی میں گورنمنٹ ہند کے سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء کے بجٹ پیش ہونے پر یہ حقیقت بے نقاب ہو گئی ہے۔ کہ موجودہ سیاسی تحریک اور تجارتی کساد بازاری کا گورنمنٹ کی آمدنی پر بڑا ناگوار اثر پڑا ہے چنانچہ سال رواں کی آمدنی تخمینہ سے کروڑوں روپیہ کم ہوئی۔ اور اس طرح گورنمنٹ کو نقصان عظیم برداشت کرنا پڑا۔ آئندہ سال کے بجٹ میں ۱۴½ کروڑ کا خسارہ ہے۔ جسے پورا کرنے کے لیے ٹیکسوں میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ لیکن خرچ کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اگر گورنمنٹ چاہتی۔ اور اس کے افسران اس کا ساتھ دیتے۔ تو اخراجات کم کر کے یہ خسارہ پورا کیا جا سکتا تھا۔ اخراجات کو کم کرنے کے دو طریقے تھے۔ ایک تو زیادہ نہیں تو خسارہ کے زمانہ میں اُن اخراجات کو تخفیف کے حوالے کر دیا جاتا۔ جن کے بغیر کام چل سکتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ گورنمنٹ افسران جو بھاری تنخواہیں لے رہے ہیں۔ وہ ایثار کا ثبوت دیتے۔ اور خود بخود اپنی تنخواہوں میں تخفیف کی پیش کش گورنمنٹ کے آگے رکھتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یہ کوئی انوکھی بات نہ ہوتی۔ گورنمنٹ افسران جانتے ہیں۔ کہ جب بنارس ہندو یونیورسٹی کی سرکاری امداد بند کیے جانے کا معاملہ زیر بحث تھا۔ تو پروفیسران یونیورسٹی نے ایثار سے کام لیتے ہوئے خود بخود یہ تجویز پیش کر دی۔ کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اپنی تنخواہوں میں تخفیف منظور کرتے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے گورنر کی مثال بھی تازہ ہے۔ جس نے اپنے آپ اپنی تنخواہ میں دس فیصدی کمی کرانا منظور کیا۔ گورنمنٹ ہند کے افسران بھی چاہتے۔ تو ان قابل عزت مثالوں سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ لیکن ان دونوں طریقوں میں سے کسی سے بھی کام نہ لیا گیا اور ملک کو ٹیکسوں سے لادنا نہ معلوم کیوں مناسب سمجھا گیا۔ البتہ یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ ٹیکس زیادہ تر عیش و عشرت کی اشیاء اور امیروں پر بڑھائے گئے ہیں گورنمنٹ کی ہمدردی کا اعتراف کیا جاتا۔ اگر یہ خسارہ خرچ میں تخفیف کر کے پورا کیا جاتا۔ یا اگر یہ نہ ہو سکتا تھا۔ تو درمیانی راستہ اختیار کیا جاتا۔ اور نصف خرچ کم کرنے سے اور نصف ٹیکس بڑھا کر خسارہ پورا کیا جاتا۔

پکٹنگ کو قانون کی رُو سے جائز قرار دیا۔ کیونکہ پکٹنگ کرنے والے کا مقصد دکاندار کو نقصان پہنچانا نہیں ہوتا۔ شراب پینے والے کو بذریعہ درخواست شراب پینے سے روکنا ہوتا ہے۔ لیکن اُسی دن جسٹس عبدالقادر اور جسٹس انڈرسن نے ایک اور اپیل میں جو فیصلہ دیا ہے۔ اس میں پُرامن پکٹنگ کو اس بنا پر خلاف قانون قرار دیا ہے۔ کہ اُس سے دکاندار کا نقصان ہوتا ہے۔

سلطانی گواہ کا بیان

جدید مقدمہ سازش لاہور میں سلطانی گواہ اندرپال نے جرح پر بیان کیا۔ کہ دوران تفتیش میں مجھے گالیاں دی گئیں۔ پیٹا گیا۔ اور سونے نہ دیا جاتا تھا۔ روزانہ ہتھکڑی لگا کر کھڑا رکھا جاتا تھا۔ تب میں نے بیان دینا مناسب سمجھا۔

دوسہرہ بم کیس میں ملزم کا بیان۔

دوسہرہ بم کیس میں سپیشل سیشن جج لاہور کی عدالت میں ملزم عبدالغنی نے بیان کیا میں بے گناہ ہوں۔ مجھے معلوم ہوا کہ دوسہرہ بم کیس کی اطلاع کے لیے انعام مقرر ہے۔ میں نے کسی طرح سراغ لگا کر پولیس کو اطلاع دی اور جو کچھ مجھے معلوم تھا۔ بیان کر دیا۔ پولیس نے مذہبی تعصب کی بنا پر اور مجھے انعام سے محروم رکھنے کے لیے مجھ پر مقدمہ قائم کر دیا۔ میں نے پولیس کو اطلاع دی۔ اُس میں چھ آدمیوں کو مجرم گردانا۔ تفتیش کنندہ افسران تمام مسلمان تھے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ کیوں سات مسلمان گھرانے برباد کرتے ہو۔ تمہارا کیا ہرج ہے۔ جو انہوں نے کافروں کو مار دیا۔ چنانچہ مجھے پھنسا لیا گیا۔ اور ان چھ مسلمانوں کو رہا کر دیا گیا۔ دوران تفتیش میں پولیس نے مجھ پر بہت سختی کی اور مجھے تنگ کر کے بیان قلم بند کرایا۔ لیکن مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ لکھنے والا مجسٹریٹ ہے

۶۸
یوگیہ ور کی ضرورت

ایک آریہ پنجابی کھتری گھرانے کی سولہ سالہ پرائمری پاس کنیا کے لیے جس کے والد بعہدہ سرکاری ۲۵۰-۱۰-۱۹۰ روپے پر ملازم رہ سادر ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ ور عمر ۲۲-۲۳ سال شدہ ... برسر معقول روزگار ہو خط وکتابت پتہ ذیل پر آنی چاہیئے:-
مہتہ کشمیری لعل اسسٹنٹ ریکارڈ کلرک
آر۔ ایم۔ ایس۔ لاہور

عارضی صلح کا اعلان :-
بقیہ صفحہ ۳

وہ متعلقہ ہائیکورٹ میں درخواست دینے پر جاری کر دیئے جائیں گے۔ سیاسی مقدمات میں جو جرمانے وصول کئے جا چکے ہیں۔ اور جو ضمانتیں ضبط کی جا چکی ہیں۔ وہ واپس نہیں ہونگی۔ اگر یا جن اخبارات کی ضمانتیں آرڈیننس کے ماتحت ضبط ہوئی ہیں۔ وہ واپس نہیں دی جائیں گی۔ تمام تعزیری پولیس چوکیاں جو تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں بٹھائی گئی ہیں۔ ہٹا لی جائیں گی۔ وصول شدہ تعزیری ٹیکس واپس نہیں کئے جائیں گے۔ اور قابل وصول معاف کر دیئے جائیں گے۔ ضبط شدہ جائیدادیں منقولہ اور غیر منقولہ واپس کر دی جائیں گی۔ منقولہ جائیداد بشرطیکہ ابھی تک گورنمنٹ کے قبضہ میں ہو۔ اور غیر منقولہ جائیداد بشرطیکہ ضلع کلکٹر کے لیے یہ باور کرنے کے لیے کافی وجوہات ہوں۔ کہ جائیداد کا مالک بقایا زر لگان معقول میعاد کے اندر ادا کرنے سے انکار نہیں کرے گا۔ علاوہ ازیں آرڈیننس کے ماتحت ضبط شدہ کانگرس ہوس بھی واپس کر دیئے جائیں گے۔ البتہ فروخت شدہ اراضیات واپس نہ کی جائیں گی۔ مستعفی شدہ سرکاری ملازم واپس لئے جائیں گے۔ بشرطیکہ اُن کی جگہوں پر ابھی تک نئے ملازم مقرر نہ ہوئے ہوں۔ نمک سازی کے متعلق جس سے تحریک کی ابتدا ہوئی۔ یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ سمندر کے نزدیک یا ایسی جگہ جہاں نمک بنایا جا سکتا ہو۔ نزدیک والے باشندوں کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ اپنے ذاتی استعمال یا اپنے دیہات میں فروخت کرنے کے لیے نمک بنائیں۔ لیکن اس علاقہ کے باہر کے مقامات پر تجارت کی غرض سے تیار نہ کیا جائے۔ گورنمنٹ کا آخری فقرہ یہ ہے۔ کہ اگر کانگرس کی طرف سے تصفیہ کے مطابق کارروائی کئے جانے کے ثبوت نہ دیئے گئے۔ تو حکومت کو حق ہے کہ وہ ایسی کارروائی کرے جو قانون اور انتظام کو برقرار رکھنے کے لئے کرنی پڑے۔

کیا سردار بھگت سنگھ کی سزا بدلی جائیگی

سردار بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کی سزا پھانسی کو عمر قید میں بدلنے کے لئے جو میموریل گورنمنٹ کو بھیجے گئے اور بھیجے جا رہے ہیں اُن کا ابھی تک کوئی فیصلہ کن نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ نہ شرائط صلح میں ہی اس کا کوئی ذکر ہے۔ البتہ مہاتما گاندھی کے اس اعلان سے جو انہوں نے انارکسٹوں کے نام شائع کیا ہے۔ ان الفاظ سے اُمید کی شعاع نظر آتی ہے:-

"میں اپنے انارکسٹ بھائیوں سے درخواست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۵ پھاگن سمت ۱۹۸۷

سارے سنسار کو آریہ بناؤ!

نمبر (۲)

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں آریہ سماج کے پاس کرنے کو کوئی کام تھا۔ تو پرچار تھا۔ اُس وقت نہ اُس کے پاس گروکل اور کالج تھے۔ جن پر لاکھوں روپیہ خرچ آتا۔ نہ یتیم خانے اور وِدھوا آشرم جو بھاری توجہ کی ضرورت کے محتاج ہوتے۔ کیول پرچار کا ہی ایک کام تھا۔ اور اُسے بھی تنخواہ دار اُپدیشکوں تک محدود نہ رکھا جاتا تھا۔ بلکہ آریہ سماج کا ایک ایک آدمی پرچار اپنا کرتویہ سمجھتا تھا۔ اور اس کرتویہ کے پالن میں خوشی محسوس کرتا تھا۔

آج پرچارکوں کا ایک محکمہ بن گیا ہے۔ اور جس کا اس محکمہ سے تعلق ہے۔ وہ تو پرچار کرتا ہے۔ لیکن جس کا اس سے تعلق نہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میری پوزیشن مجھے یہ کام کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن یہ بات ابتدائی زمانہ میں نہ تھی۔ اُس سمے تو مہاتما منشی رام کے پایہ کا لیڈر بھی بازار میں کھڑا ہو کر لیکچر بولنا اور ویاکھیان دینا باعث فخر سمجھتا تھا اور یہی وجہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے سدھانتوں کی چرچا اُن دنوں بہت تھی۔ آج نہیں۔

آج آریہ سماج زندہ ہے۔ تو اپنے تعلیمی اور مجلسی کام کے سہارے۔ اگر کسی نووارد کے سامنے آریہ سماج کو رکھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے کالج کھولے۔ گروکل قائم کئے۔ پرانت کے اندر سکولوں کا جال بچھا دیا۔ اس نے ستریوں میں تعلیم کا شوق پیدا کیا۔ اور ہر جگہ پتری پاٹھ شالائیں قائم کیں۔ ودھواؤں کے حقوق دلائے۔ شادی کی عمر کے معیار کو بلند کیا۔ اور جاتی کے یتیموں کو غیروں کے ہاتھ پڑنے سے بچانے کے لئے یتیم خانے قائم کئے۔ یہ سارے کام گِن کر کے آریہ سماجی اپنی [illegible] کرتا ہے [illegible] تحسین [illegible] کر سکتا۔ اور اکثر حلقوں میں [illegible] کامیابی بھی ہوتی ہے۔ لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس میں وہ کوئی بات نہیں۔ جسے اُدیش کہا جا سکے۔ یہ سب سادھن ہیں اُدیش نہیں۔

آریہ سماج میں آج جو یہ صدا بلند ہو رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی بند ہے۔ تو اس کا کارن آریوں کی یہ پرورتی ہے۔ کہ وہ سادھن کو اُدیش سمجھ رہے ہیں۔ آج تعلیم کو اُدیش سمجھا جا رہا ہے۔ اور اس پر بھاری طاقتیں خرچ کی جا رہی ہیں۔ آج دلت اُدھار اور شُدھی کو اُدیش بنایا جا رہا ہے۔ اور آریہ سماج کی بھاری طاقت اس پر لگ رہی ہے آج ودھواؤں کی حفاظت کو اُدیش بنایا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے بھاری پریتن کئے جا رہے ہیں۔ آج وید پرچار کا محکمہ قائم کرنا اُدیش بتایا جا رہا ہے اور اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کی خدمات حاصل کر کے اُن سے پرچار کرانے پر ہزارہا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہے؟ باوجود ان تمام کاموں کے کامیابی سے چلنے کے آریہ سماج کامیاب نہیں ہو رہا۔ اس کا کارن؟ یہی کہ جڑ کو چھوڑ کر چوٹی اور ٹہنیوں کو سینچا جا رہا ہے اُدیش کو چھوڑ کر سادھنوں پر اپنی طاقت لگائی جا رہی ہے۔

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں ان سادھنوں میں سے ایک بھی اپستھت نہ تھا لیکن آریہ سماج اُنتی کر رہا تھا۔ اس لئے کہ جو کچھ ہوتا تھا۔ اُدیش کے لئے ہوتا تھا یہ کچھ کیا جاتا تھا۔ وہ دھرم اور سماج کے سدھار کے لئے کیا جاتا تھا۔ تعلیمی یا سماجک اُنتی جاتیوں کی اُنتی کے لئے بڑے سہارے گر سادھن ہیں۔ لیکن دھرم کے اُنتی کے بغیر یہ اُدھورا کام ہے۔ [illegible] سمجھے ہیں۔ کیا وہ [illegible] کیا

اعلیٰ حیثیت کے لوگ ادنیٰ درجہ کے کام نہیں کرتے؟ جواب نفی میں ہے۔ لیکن یہ سوال پیدا ہو کہ اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ حیثیت کے لوگ گھٹیا کام کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ وہ دھرم کے شردھا اور آریہ تو سے خالی ہوتے ہیں۔ آریہ سماج کی کامیابی کا مدار اسباب پر نہیں۔ کہ اُس نے تعلیم پھیلانے میں کہاں تک کامیابی حاصل کی۔ اُس کی کامیابی کی کسوٹی یہ بھی نہیں۔ کہ اس نے سماجک سُدھاروں میں کہاں تک حصہ لیا ہے۔ اس کی کامیابی کی کسوٹی اگر کوئی ہے تو یہ کہ اُس نے آریہ تو پیدا کرنے میں کہاں تک حصہ لیا۔ ابتدا میں آریہ سماج کی طاقت محدود تھی۔ اس پر بھی چونکہ وہ آریہ تو پیدا کرنے میں لگی تھی۔ اس لئے وہ کامیاب تھا۔ آج اس کی طاقت گو عظیم ہے۔ لیکن چونکہ وہ آریہ تو کو مکھیہ نہ رکھ کر تعلیم اور سوشل سُدھار میں لگ رہی ہے۔ اس لئے وہ خود ہی محسوس کر رہا ہے کہ اس کی کامیابی رکی ہوئی ہے؟

ودیا بردھی کا رشی دیانند سے بڑھ کر پکشپاتی کون ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ودیا پراپتی کے لئے اپنی ساری عمر لگا دی لیکن باوجود اس کے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ودیا پراپتی ان کا اُدیش تھا۔ وہ ودیا حاصل کرنے میں منہمک رہے۔ تو اس لئے کہ اس کے ذریعہ اُدیش کو حاصل کر سکیں۔ رشی جب پرچار کھشیتر میں اُترے۔ تو انہوں نے ودیا بردھی کے لئے پاٹھ شالائیں ستھاپت کیں۔ لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ پاٹھ شالائیں ان کے اُدیش میں حارج ہیں۔ تو ان کے بند کرنے میں کوئی سنکوچ نہیں کیا۔ آریہ سماج اگر رشی کا انوکرن کرے اور ودیا کو سادھن کا ہی درجہ دے۔ اُدیش کا نہیں۔ تو اُسے اپنی تعلیمی پالیسی پر وچار کرنا ہوگا۔ جس حد تک یہ اُدیش کی پورتی میں سہائک ہے۔ اس حد تک اسے جاری رکھنا ہوگا۔ آج کل کی مغربی پرنالی سے تعلیم کا اُدیش اچھے شہری پیدا کرنا ہے۔ لیکن یہ اُدیش اس تعلیم کا ہونا چاہئے۔ جس کا بوجھ شاہی خزانہ پر ہو۔ گورنمنٹ کو اچھے شہری پیدا کرنے کی بلا شبہ ضرورت ہے۔ کیونکہ اچھے شہریوں کے بغیر امن و ضبط قائم نہیں رہ سکتا لیکن آریہ سماج کو اچھے آریوں کی اور اچھے اُپدیشکوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے جو انسٹی ٹیوشن آریہ سماج کے خرچ پر چلائے جائیں۔ ان کا لکش اچھے آریہ اور اچھے اُپدیشک پیدا کرنا ہونا چاہئے۔ یہ دو درجہ ہے۔ جو اچھے شہری سے بالاتر ہے۔ اچھے آریہ اور اچھے اُپدیشک پیدا ہونے سے آریہ سماج کی اُنتی ہے۔ جو روکا وٹ ہے۔ وہ خود بخود دور ہو جائے گی۔ کیونکہ اچھے آریہ اپنے جیون سے اپنے اردگرد کے لوگوں کو پربھاوت کر کے انہیں آریہ بنائیں گے۔ اور اچھے اُپدیشک دیش دیشانتر میں گھوم کر ویدک دھرم کے سدھانتوں کی دھوم مچائیں گے۔

آج وید پرچار کا جتنا زور ہے۔ اُن پرانتوں میں ہے۔ جہاں آریہ سماج جیتی جاگتی شکتی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر وید پرچار کا موجودہ پربندھ آریہ تو پیدا کر سکتا۔ تو ان پرانتوں سے دوسرے پرانتوں میں جہاں آریہ سماج کی آواز نہیں پہنچی جانے کے لئے اُپدیشک فارغ ہو جانے چاہئیں تھے۔ کیونکہ جہاں آریوں کی سماج قائم ہو گئی اس کے ایک ایک سبھاسد کے جیون کو اُپدیشک کا کام دینا چاہئے۔ لیکن حالت کیا ہے؟ آریوں اور دوسروں کے جیون میں کوئی امتیاز نظر نہیں آتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اُپدیشکوں کی طاقت آریوں کو آریہ بنانے میں ہی لگ رہی ہے اور انہیں آریوں سے باہر کام کرنے کا سمے ہی نہیں ملتا۔ آریہ سماج اگر اُنتی کرنا چاہتا ہے۔ تو اُسے اپنے پروگرام کو بدلنا ہوگا۔ اُسے اپنی شکتی کا زیادہ حصہ اس اُدیش کی پورتی میں لگانا ہوگا۔ کہ بیگانوں اور یگانوں سب کے اندر آریہ تو پیدا ہو۔ اُسے اپنے انسٹی ٹیوشن چلانے ہوں گے۔ تو اس اُدیش کے ساتھ۔ کہ اس سے ایسے لوگ نکلیں۔ جو ویدک دھرم کے بنیادی سدھانتوں کا پکش دنیا کے سامنے مضبوطی سے کریں۔ جو مورتی پوجا کا بیشک کھنڈن کریں۔ لیکن ایشور واد کے سدھانت کو ساکشات رُوپ میں سنسار کے سامنے رکھیں۔ جن کے اندر دلائل سے ہی دماغوں پر قبضہ کرنے کی قابلیت نہ ہو۔ بلکہ جیون کے آریہ جیون دلوں پر قابو پا لینے کی بھی شکتی رکھیں۔ رشی دیانند ویدک دھرم کے اکیلے پرچارک تھے۔ اکیلا ہوتے ہوئے انہوں نے کتنے ہردیوں کو بدل دیا آج ایک اُپدیشک ہیں۔ لیکن وہ اگر رشی کی کامیابی کا عشر عشیر بھی پا نہیں سکتے۔ تو اس کا کارن اس کے سوا اور کیا ہے؟ کہ ان کے جیون میں پربھاوک شکتی بہت کم ہے۔

گروکل کا ایک اُدیش ویدک دھرم کے پرچارک پیدا کرنا بھی ہے۔ وہ پرچارک جو سنسار کے دماغ اور دل دونوں پر قبضہ حاصل کر سکیں۔ پر اگر ان آریہ شکشا پرنالی کے انوسار اگر یہ شکشا اس طرح ہو۔ کہ وہ بھاری کا گرد یہ دیا کر حاصل کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ودیا اور دھرم کی دو شکتیوں سے ان کے اندر ایسا بل آ جائے۔ کہ وہ سنسار کو آریہ بنانے میں سچل

آریہ گروکل [illegible] لاہور [illegible] کی روشنی [illegible] آزمائش شرط

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ ہوں۔ آریہ سماج اور گوروکل کے سنبندھ کی ایک مہاتما منشی رام جی نے گوروکل کو اسی آدرش کے ساتھ ستھاپت کیا تھا۔ آریہ سماج کے پاس لے دے کر یہی ایک سنستھا ہے۔ جس سے آشا کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ایسے اپدیشک پیدا کرے گی۔ جو سنسار بھر میں ویدک دھرم کی دُندبھی بجا سکا کو اسی ڈھنگ سے۔ گوروکل کے سنچالکوں اور آریہ جنتا کا اگر کوئی کرتویہ ہے۔ تو یہ کہ سنچالک اسے اُس کے اُدیش سے باہر نہ جانے دیں اور آریہ جنتا اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرے۔ تاکہ گوروکل ایسے آدمی پیدا کر سکے جن کا کوئی کام ہو۔ تو وید پرچار ہوگا۔ اُن کے اندر مشنری سپرٹ کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ اُن کے جیون ویدک سانچہ میں ڈھلے ہوں وہ پرچار کو اپنے جیون کا آدرش بنا لیں۔ اور دیوانہ وار اس کام میں لگ کر۔ ویدک دھرم کا ناد دیش دیشانتر اور دیپ دویپانتر میں گونجا دیں۔

یاد رکھو! سارے سنسار کو آریہ بنا لینے کا خواب پورا ہوگا۔ تو اسی صورت میں کہ آریہ سماج پرچارک پیدا کرے۔ اگر آریہ سماج پرچارک پیدا کر سکا تو اسی حالت میں ویدکی اس آگیا کا کرینونتو کے پالن کرنے کا منشا حاصل کر سکیگا کہ کرنونتو وشوم آریم۔

پرکاش کے وی پی

جن خریداران پرکاش کی معیاد خریداری ختم ہوتی ہے۔ انہیں دو ہفتہ پیشتر اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اگلے سال کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اگر کسی وجہ سے خریداری منظور نہ ہو تو اس کی اطلاع دے دیں۔ تاکہ دی پی کی زیر باری نہ ہو۔ جن کا چندہ یا جواب آ جاتا ہے۔ انہیں وی پی نہیں کیا جاتا۔ اور جن کی طرف سے خاموشی رہتی ہے۔ انہیں وی۔ پی بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ایسے خریداروں کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ وی پی وصول کر لیں لیکن دیکھا یہ گیا ہے۔ کہ کئی بھائی وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور وی پی واپس کر دینے کے ساتھ چندہ کا بھی منی آرڈر کرا دیتے ہیں۔ اس سے ان تا وی پی کا ۲ زائد خرچ بچانا مقصود ہوتا ہے۔ لیکن اس سے وہ خرچ بچتا نہیں۔ کیونکہ وہ تو ڈاک خانہ دفتر پرکاش سے وصول کر چکا ہوتا ہے۔ ایسے بھائی کیا ہی اچھا کریں۔ کہ اطلاع ملتے ہی منی آرڈر بھیج دیا کریں۔ تاکہ خواہ مخواہ دفتر کو زیر بار نہ ہونا پڑے۔

جو وی پی واپس آتے ہیں۔ اُن میں سے زیادہ تر NOT CLAMED ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ وی پی ڈاک خانہ میں امانت رکھائے جاتے ہیں۔ پہلے امانت کی معیاد دس دن تھی۔ اور دس دن کے اندر وی پی وصول کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اب یہ معیاد صرف تین دن کر دی گئی ہے۔ اس نئے امانت رکھانے کا استبھائی تو دس دن کے خیال میں ہوتے ہیں لیکن ڈاک خانہ تین دن کے بعد وی پی واپس کر دیتا ہے۔ تین دن امانت کی معیاد کی حالت میں وی پی امانت رکھانے کے کوئی معنی نہیں۔ اس لئے خریداروں سے ہمارا نویدن ہے۔ کہ وہ وی پی پیش کئے جانے پر ہی وصول کر لیا کریں۔ تاکہ واپس آنے پر خواہ مخواہ کا نقصان نہ ہو۔

وی پی کے متعلق ان ہدایات پر عمل کرنا ہر ایک خریدار کا فرض ہے۔ کیونکہ اس سے جہاں وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں وہاں دفتر بھی نقصان سے بچ جاتا ہے۔

راشٹریہ سپتاہ میں ویدک دھرم پرچار

راشٹریہ سپتاہ اب کے ۲۶ سے ۳۱ مارچ تک کراچی میں منایا جائیگا۔ جہاں انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس ہوگا۔ یہ ایک اوسر ہے جس سے آریہ سماج کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ چنانچہ گت سال لاہور میں کانگرس سپتاہ میں آریہ سماج کی طرف سے وسیع پیمانہ پر پرچار کا انتظام تھا۔ ہم نے کراچی سبھا کی توجہ اس طرف دلائی۔ تو مسرت کی بات ہے کہ اس نے اس طرف دھیان دیا۔ اور منتری سندھ سبھا کے اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کی پریرنا پر کراچی نگر کی مقامی آریہ سماجوں نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ اس بارہ میں سمست بھارت کی سبھاؤں سماجوں اور آریوں سے سہیوگ کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور اس مطالبہ کی طرف ہمدردی سے دھیان دیا جانا چاہئے۔

گوروکل کمالیہ کا اُتسو

گوروکل کمالیہ ضلع لائل پور کا اُتسو ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ نئے بالکوں کا داخلہ بھی اسی سمے ہوگا۔ اس گوروکل کا شلک بہت کم یعنی دس روپیہ ماہوار کے قریب ہے۔ اور انتظام بہت عمدہ ہے۔ گوروکل سنگھٹن پریمیوں کو اپنے بالک داخل کرانے چاہئیں۔

ویر میلہ ٹھٹھرہ

دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کی یادگار

آٹھ سال ہوئے کہ موضع ٹھٹھرہ ریاست جموں میں دلت اُدھار کا کام کرتے ہوئے مہاشہ رامچندر جی کا بلیدان ہوا تھا۔ اُن کی یادگار میں اس مقدس زمین پر جو کہ ایک بڑے خوبصورت اور پُر فضا موقعہ پر جموں سے بطرف شمال مغرب ۱۲ میل فاصلہ پر برلب رنبیر نہر واقعہ ہے۔ چیت چودش کی سہاونی بہار میں ہر سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرپرستی میں زیر اہتمام آریہ سماج جموں شاندار ویر میلہ منعقد ہوا کرتا ہے۔ امسال یہ ویر میلہ مورخہ ۳-۴-۵ چیت مطابق ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ ۱۹۳۱ء کو بروز سوم منگل و بدھ وار بڑی شان و شوکت سے منایا جاویگا یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ یہ ویر میلہ سال بسال زیادہ دلچسپ اور پُر رونق ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ سال گذشتہ کا میلہ جس عظیم رونق اور بے نظیر کامیابی سے منایا گیا تھا۔ اسے ناظرین بخوبی جانتے ہیں۔ اس دفعہ اس کو جیسا کہ پروگرام سے ظاہر ہوگا۔ اور بھی زیادہ مفید و مؤثر اور کامیاب بنانے کی وسیع پیمانہ پر کوشش کی گئی ہے۔

پروگرام میلہ حسب ذیل ہے

(۱) آریہ دوبار ویروں کے نیہ منتر گان۔ اور دلچسپ کھیلیں۔
(۲) دلفریب اور سبق آموز آریہ ڈرامے۔
(۳) میجک لینٹرن کے ذریعہ ویدک عظمت اور آریہ جیون کے دلپذیر اور قابل دید نظارے۔
(۴) بے بی شو یعنی بچوں کا میلہ جس میں تندرست مضبوط اور صاف ستھرے بچوں کو عمدہ کھلونے انعام میں ملیں گے۔
(۵) سکاؤٹ کیمپ جس میں گرد و نواح کے سرکاری و امدادی سکولوں کے سکاؤٹ شامل ہو کر اپنے شاندار کھیل دکھائیں گے۔
(۶) تعلیمی سینما جو کہ لاہور سے خاص طور پر منگوایا گیا ہے ہر اندرات کو عجیب و غریب اور دلکش کھیل دکھلایا کرے گا۔
(۷) خوبصورت نمائش جس میں اس علاقہ کی گھریلو دستکاری اور دیسی ساخت کی چیزوں کے علاوہ کاؤں کی صفائی۔ دیہاتی ترقی زراعتی تربیت اور آبادی کے نئے سائنٹفک نمونے دکھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس نمائش میں عمدہ نسل اور زیادہ دودھ دینے والے مویشی لانے والوں کو تمغوں وغیرہ کی صورت میں انعام تقسیم کئے جائیں گے۔ اور عمدہ چرخہ کاتنے۔ کپڑا بننے اور سینے پرونے کے مقابلوں کے لئے بھی انعام دیئے جائیں گے۔
(۸) آریہ کانفرنس جس میں ریاست کی طرف سے ہز ہائینس شری مہاراجہ کی گورنمنٹ کا شکریہ عنایات اور احکام کے لئے جو اُن کی بہبودی کے لئے نافذ فرمائے گئے ہیں۔ اس کانفرنس کے پریذیڈنٹ ریاست کے بڑے اعلیٰ اور معزز رکن ہوں گے۔
(۹) عظیم الشان دنگل جس میں نامی اور مشہور پہلوانوں کی قابل دید کشتیاں ہوں گی۔
(۱۰) مسٹر ڈی پروفیسر رومیش چندر سناتک گوروکل برنداون کے تیر اندازی کے عجیب و غریب موٹر کو روکنا۔ لوہے کی زنجیر بیس من وزنی پتھر چھاتی پر وغیرہ شہزوری کے حیرت انگیز

اس کے علاوہ میلے میں اور منوہر بھجن بھی ہوا کریں گے۔

میلے کا ایک بڑا وسیع بال اور قابل دید کیمپ ہوگا۔ پنڈال رہائش کے علاوہ ایک باقاعدہ جس میں کھانے پینے اور دیگر ضروری چیزیں فروخت کے لئے موجود حاجت مندوں کے علاج ویدک یونانی و انگریزی دوائی جہاں کہ دوائی اور علاج مفت شہور نگ ڈسپنسری خاص طور لے آ رہی ہے۔ کیمپ میں حاضر طبع کے لئے ایک ریڈنگ روم جہاں تمام ضروری اخبارات اور دلچسپ کتب مطالعہ کے لئے

میلے میں پنجاب کے بہت سماجی لیڈروں اور آریہ پرشوں ریاست کے بہت سے اعلیٰ افسر رو ساد سا ہوکار اور ہزاروں طبقہ کے سینکڑوں لوگ دھرم شردھا آریہ بھائی پدھار کر میلے کی بڑھائیں گے۔ غرضیکہ اس سال کا میلہ سب سالوں سے بڑھ چڑھ کر ہوگا طور پر دلت اُدھار کا ایک عظیم الشان ہوگا۔ جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھے گا۔ دھرم کے پریمیوں اور دلت اُدھار سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بھاری تعداد ہو کر جنگل میں منگل کا لطف اٹھائیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

گوروکل کانگڑی ہردوار کا واریکھوتسو

ایک ہفتہ کم ایک ماس اندر سادر گوروکل کانگڑی کا وارشک مہوتسو ہردوار سے بہت قریب گنگا کے اس پار۔ ہر گنگا کے تٹ پر اپنی وشال بھومی میں آرنبھ ہو رہا ہوگا۔ گوروکل کے اس مہوتسو کے متعلق کچھ زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ اکثر آریہ بھائیوں نے اسے اپنی آنکھوں دیکھ کر اس کے مہتو کا اندازہ لگایا ہوا ہے۔ اور جس کو یہ سوبھاگیہ پراپت نہیں ہوا۔ وہ اپنے ہاں سے جانے والے بھائیوں کی زبانی اس مہوتسو کے وہاں کے درشیوں کا آنند حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے اگر آنے والے مہوتسو کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ تو یہی کہ جس پرکار وہ کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ آریوں اور گوروکل کے پریمیوں کو چاہیے کہ وہ اسے بھی کامیاب بنائیں۔ مہوتسو کے کام کا زیادہ تر بھار اس کے سنچالکوں پر ہے سفید گھوڑہ بھومی پر ہزاروں مہمانوں کے ٹھہرانے اور ان کے ستھا ستھا اور بھوجن آدی کا چار پانچ روز کے لئے عارضی پربندھ معمولی بات نہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ جس اُدیش سے آتے ہیں۔ اُن کے اس اُدیش کی پورتی کے لئے اچھے کوٹی کے سنیاسی پنڈت اُپدیشک مہانو بھاودں اور ودّوانوں کا بلانا بھی گوروکل سنچالکوں کے ہی ذمہ ہے یہ سب کام جہاں محنت چاہتے ہیں۔ وہاں اُن کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ گوروکل بھومی میں آخر خیموں کا جو ایک شہر بس جائیگا یہ خیمے بھی تو خرچ سے ہی مہیا ہونگے۔ اور داسھ رکشا کے لئے جو وسیع انتظام ہوگا اُس پر بھی روپیہ خرچ ہوگا۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ گوروکل کی طرف سے ہر سال ان سب باتوں کا پریاپت پربندھ ہوتا ہے۔ رہائش کے لئے یاتریوں کو کبھی تکلیف نہیں ہوئی استنے بڑے جلسہ میں سواستھ رکشا کے پربندھ کی ہی برکت ہے۔ کہ کبھی کوئی خاص شکایت نہیں ہوئی۔ پھر دہارمک خوراک کے کا ودسبھی ان دنوں کا پروگرام نہایت دلچسپ ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ جو پہلے جلسوں پر ہوتا رہا ہے۔ اس سال بھی ہوگا۔ لیکن گوروکل سنچالکوں کے علاوہ آریوں کی بھی اُتسو کو کامیاب بنانے میں ذمہ داری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ گوروکل کے سنچالکوں کو پورا سہیوگ دیں۔ سنگ کیمپ کی رکشا اور دوسرے پربندھ کارجوں کے لئے سنچالک آریوں سے سویم سیوک مانگ رہے تھا۔ جتنے بھی سویم سیوکوں کے لئے اپیل کی گئی ہے آریہ سماجوں کو اپنے خرچ پر یہ تعداد مہیا کر دینی چاہیے۔ اور جو بھی ہدایات یاتریوں کے لئے جاری ہوں۔ اُن کی پوری طرح سے تعمیل کی جانی چاہیے۔

اس کے علاوہ جس سنبندھ میں آریوں کے سہیوگ کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ (۱) یاتری زیادہ سے زیادہ تعداد میں پہنچیں۔ تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ موجودہ سیاسی تحریک نے آریوں کے دلوں سے گوروکل پریم کو کم کر دیا ہے۔ (۲) گوروکل کے لئے دھن گذشتہ سالوں سے کسی صورت میں کم نہ آئے۔ دھن کم آنے کے یہ معنی ہونگے۔ کہ گوروکل کے آئندہ بجٹ میں دقت ہوگی۔ گوروکل کا کام اسی دان پر چلتا ہے۔ جو آریہ سماجی اور گوروکل پریمی سجن اس کے لئے دیتے ہیں۔ گوروکل کا کوئی مستقل فنڈ نہیں۔ جو اس کے چالت اخراجات کا متحمل ہو سکے۔ اس کا مستقل فنڈ آریہ سماجی ہیں۔ اور اس نے اپنی ضروریات انہی مستقل فنڈ سے پوری کرنی ہیں۔ اس لئے آریوں کو چاہیے کہ مہوتسو پر ہی وہ اس قدر روپیہ اکٹھا کر دیں۔ کہ کم از کم اگلے سال کے لئے ادھیکاری نشچنت ہو جائیں۔ گوروکل کا بجٹ پورا کرنے کے لئے ایک لاکھ سے کم میں گذارہ ہونا مشکل ہے۔ اگر اُتسو پر ایک لاکھ چالت اخراجات کے لئے (اس میں عمارت کا دان شامل نہیں) آجائے۔ تو دھن کے لحاظ سے مہوتسو کامیاب ہے۔ اور یہ رقم بھاری نہیں۔ اگر آریہ سماجی پورا سہیوگ دیں۔ اور اپنے اپنے ہاں مقامی ڈیپوٹیشن بنا کر دھن اکٹھا کرنا شروع کر دیں۔

(۳) یہ مہوتسو اور دھن اکٹھا کرنا اُدیش نہیں اُدیش یہ آپتی کا ضروری سادھن ہے اُدیش تو بھارت بھومی میں برہمچریہ کا پنر اُدّھار کرنا ہے۔ اور برہمچریہ کا آدھار برہمچاری ہی کر سکتے ہیں۔ گوروکل میں سنئے برہمچاریوں کا داخلہ گوروکل مہوتسو کے سمے ہی ہوتا ہے اس لئے گوروکل شکشا پرنالی کے پریمی پتیوں کو چاہیے کہ وہ اپنی سنتان کو برہمچریہ کے پنر اُدّھار کے پوتر اُدیش کے لئے گوروکل میں پرویشٹ کرائیں۔

اگر ان باتوں سے (۱) اُتسو میں شمولیت ہوتے (۲) دان دینے اور دھن اکٹھا کرنے اور (۳) اُتم بدّھی اور سواستھ کے بالک داخل کرانے میں آریہ جنتا گوروکل سنچالکوں کو پورا پورا سہیوگ دے۔ تو سمجھو کہ مہوتسو سپھل ہے۔

مردم شماری ہو چکی

۲۶ فروری کی رات کو مردم شماری کی فہرستوں میں جو تغیر و تبدل ہونا تھا ہو گیا۔ اس کے آدھار پر جو اطلاع و شمار تیار ہوں گے۔ انہی کے مطابق آئندہ دس سالوں میں عمل درآمد ہوگا۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ کم از کم پنجاب میں جہاں فرقہ پرستی کی آگ زوروں سے مشتعل ہے۔ ان اعداد پر مشکل اعتماد کیا جا سکیگا۔ یہ صرف قیاس ہی قیاس نہیں۔ اس کے متعلق کئی شکایات ہیں۔ یہاں تک کہ امرتسر میونسپلٹی کو شکایت ہے۔ اور اس کا اظہار اس نے بذریعہ رزولیوشن کیا ہے۔ کہ مردم شماری میں ٹھیک اندراج نہیں ہوئے۔ فہرستوں میں بہت سے فرضی نام درج کئے گئے۔ اور بہت سے نام ارادۃً یا غفلت سے درج نہیں کئے گئے۔ پنجاب کے مسلمان ۵۶ فیصدی کی طاقت سے آگاہ ہیں۔ اُن کی کوئی کوشش ہے۔ کہ کسی طرح ۵۶ فی صدی کو ۶۶ فیصدی میں منتقل کر سکیں۔ اور اس کے لئے مردم شماری سے بڑھ کر اور کون سا کارآمد ذریعہ ہو سکتا تھا۔

اور پھر اُن کی خوش قسمتی کہ ہندو بجائے اس کے کہ مسلمانوں سے اپنی تعداد کی حفاظت کرنے پر اپنی توجہ لگاتے۔ آپس کی مخالفت میں تضیع اوقات کرتے رہے۔ سناتنیوں کا زورِ قلم اگر کسی کے خلاف چلا تو آریوں کے خلاف۔ حالانکہ یہ صریح اعلان ہو چکا تھا کہ سیاسی طور پر آریہ سماجی ہندوؤں میں ہی شمار کئے جائیں گے۔ مسلمانوں نے جہاں اپنی تعداد بڑھا کر دکھانے میں کامیابی حاصل کی۔ وہاں ہندوؤں کی تعداد گھٹا کر دکھانے میں بھی انھوں نے کوئی کم کام نہیں کیا۔ چنانچہ دلتوں کو اسباب پر آمادہ کیا گیا۔ کہ وہ خود کو ہندو نہ لکھا کر آدھرمی لکھائیں۔ اور اس کے علاوہ عجب نہیں۔ کہ قادیانی پیر نے جو گنڈا اسکے ماتحت اکثر مقامات کے زمیندار ان سے اپنے ہاں کے دلتوں کو مسلمان لکھانے کی چال سے بھی کام لیا ہو۔ پھر ہندو مہاکالی رسّہ کشی بھی خوب ہوئی۔ ہندوؤں کو شکایت ہے۔ کہ سکھ دیہات میں ہندوؤں کو زبردستی سکھ لکھا گیا غرضیکہ ہر طرح سے ہندو گھلے میں رہے لیکن ہندوؤں کے خودساختہ محافظ سناتنیوں کو یہ سب کچھ گوارا تھا۔ انہیں اگر کوئی بات ناگوار تھی۔ تو وہ آریہ تھا جو کہ اپنے آپ کو آریہ لکھوانا [illegible]

ہندوؤں کی فضول خرچی

ہندوؤں کی کفایت شعاری مشہور ہے۔ لیکن فضول خرچی میں بھی یہ کسی قوم سے پیچھے نہیں۔ اگر اُن کی فضول خرچی دیکھنی ہو تو کسی معزز گھرانے کی شادی کو دیکھ لو۔ ایسے موقعوں پر لڑکے لڑکی کی بہتری کا اتنا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جتنا ناک کا رکھا جاتا ہے۔ اور اس ناک کی خاطر نہ صرف معزز ہندو اپنی ساری عمر کا اندوختہ خرچ کر دیتے ہیں۔ بلکہ اُن کی ساکھ انہیں مارکیٹ سے جتنا قرضہ دلوا سکتی ہے۔ وہ بھی برداشت کرکے ناک کو کٹنے سے بچانے کے لئے لگا دیتے ہیں۔ خیال تھا۔ کہ آریہ سماجی اس بڑھتی ہوئی فضول خرچی کو روکنے کا پربندھ کریں گے۔ لیکن ان کی حالت ہندوؤں سے بھی خراب ہے۔ ہندوؤں میں تو ایک بیاہ سنسکار ہے۔ جس پر فضول خرچی کا امکان ہے۔ لیکن آریوں میں اس کے ساتھ منڈن اور یگیوپویت سنسکار بھی شامل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ عام طور پر آریوں میں یہی دو سنسکار ہی کئے جاتے ہیں۔ اور ان سنسکاروں پر کئی آریہ سماجی تو اتنا دھن خرچ کر دیتے ہیں کہ اس سے ایک شریف آدمی آسانی سے اپنے لڑکے لڑکی کا بیاہ کر سکتا ہے۔ لیکن ایک سادھارن آریہ سماجی کو بھی اتنی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے کہ اُسے سنسکار کرانیکا حوصلہ ہی نہیں پڑتا۔ اس قسم کی صورت حالات کے اندر کوئی ایسی مثال معلوم ہو۔ جس میں ان اخراجات کو کم کرنے کا پریتن کیا گیا ہو تو اس سے ایک گونہ خوشی ہوتی ہے۔ چنانچہ روہتک میں شری یت گنگا دت ایم اے کی شادی ایک متمول خاندان کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ جس میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ورپکش کی طرف سے صرف ایک انگوٹھی ندری میں بطور زیور پیش کی گئی۔ اور کنیا پکش کی طرف سے صرف ایک روپیہ دان دیا گیا۔ کیا آریہ سماجی بھی ایسا واتاورن پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس سے بیاہوں اور دوسرے سنسکاروں پر کم خرچی کو باعث بدنامی نہ سمجھا جائے۔

دائسرائے اور گورنر یوپی کو تار

آریہ سماج زنجبار (افریقہ) سے آریہ سماج بہادرآباد دیشک ایک جلسہ میں رزولیوشن پاس کرکے وائسرائے اور گورنر یوپی کو ذیل کا تار بھیجا ہے:۔ آریہ سماج زنجبار آریہ سماج بہادرآباد کے اپوتر کئے جانیکے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے اور ظلم تنگ کنندگان کو سزا کا مطالبہ کرتا ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیانند متھرا داس کالج موگا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا صوبہ بھر میں واحد کالج

صحت بخش مقام میں اعلیٰ یونیورسٹی تعلیم کم سے کم اخراجات پر

آج کل [illegible] ملک میں تعلیم کا چرچا ہے تمام [illegible] درس گاہیں موجود ہیں۔ مدارس اور کالج [illegible] تعلیمی [illegible] کو حتی الامکان خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ مگر ہم چند [illegible] کالج موگا کی بعض خصوصیات کی طرف پبلک کی توجہ دلانا چاہتے ہیں:-

(۱) [illegible] صحت بخش مقام:- موگا ایک نہایت صحت بخش مقام ہے۔ اس علاقہ کے لوگوں کی تندرستی [illegible] اور جسمانی صحت خود بتلا رہی ہے۔ کہ یہاں کی آب و ہوا انسانی صحت کے لئے [illegible] والی ہے۔ اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے زمانہ تعلیم میں [illegible] ہیں۔ تو اس کالج میں بھیج دیں۔ عموماً بڑے شہروں کی آب و ہوا اچھی نہیں ہوتی۔ اور بچوں کی [illegible] صحت ہمیشہ ہمارے بیٹوں کی صحت کو [illegible] ہے۔ اس کالج میں تعلیم پانے والوں [illegible] اور جسمانی حالت کی خوبی آپ کو خود بتلا دے گی۔ کہ ہمارے کالج میں پڑھنے والے [illegible] شہروں کی آب و ہوا کے مضر اثرات سے محفوظ [illegible]

(۲) کم سے کم خرچ پر تعلیم:- آج کل [illegible] بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ایسی حالت میں تعلیم [illegible] ایک ناقابل برداشت بوجھ [illegible] ہے۔ جسے مفلس اور نادار [illegible] برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اور اگر [illegible] مالی مشکلات کا سامنا [illegible] ملک کی اس ضرورت کو مدنظر رکھ کر [illegible] اور ڈاکٹر متھرا داس نے [illegible] ذریعہ کا غریب اپنے [illegible] مفلس اور نادار لوگوں کو تعلیم حاصل [illegible] سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔ کہ [illegible] مقام پر میسر نہیں۔ اس لئے اگر آپ اپنے بچوں کو کم سے کم خرچ پر تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ تو اس کالج سے فائدہ اٹھائیں۔

(۳) ویدک دھرم کی شکشا:- ہندو مذہب کی تعلیم کی ضرورت موجودہ زمانے کے علوم و فنون [illegible] ختم نہیں ہو جاتی۔ اس سے کسی [illegible] انکار نہیں۔ کہ مادی تعلیم روحانی تعلیم کے بغیر ناقص ہے۔ ہمارے اس کالج کا مقصد [illegible] دھرم کی روحانی تعلیم بھی دینا ہے۔ کہ ہماری خواہش

ہیں۔ کہ ہمارے بچے انتہائی مغربی تعلیم کے حصول میں ویدک سچائیوں سے محروم نہ رہیں۔ مغربی تعلیم حاصل کریں اور ساتھ ہی اُن کی زندگیاں ویدک زمانے کے معزز انسانوں کے سانچے میں ڈھل جائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی اولاد انتہائی مغربی تعلیم حاصل کر کے بہترین طور پر دھرم جاتی اور دیش کے لئے مفید ثابت ہو۔ تو اس ودیالہ کے مندر میں بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔

(۴) سادہ جیون:- آج ملک کے کونے کونے سے آواز آ رہی ہے۔ کہ بھارت کی نوجوانوں میں سادگی کا مادہ پیدا کر کے انہیں فضول خرچی سے بچایا جائے۔ بڑے شہروں میں تعلیم پانے والے فیشن کی دبا کا شکار ہو کر ماں باپ کا روپیہ تباہ کر رہے ہیں۔ جس قدر روپیہ زمانہ تعلیم میں فضول خرچی میں ضائع کرتے ہیں۔ تعلیم سے فارغ ہو کر کبھی نہیں کما سکتے۔ طالب علمی کے زمانہ کی بگڑی ہوئی عادتیں اُنہیں عمر بھر کے لئے تباہ کر دیتی ہیں۔ اور اُن کی مالی گتھی کو سلجھنے نہیں دیتیں۔ ہمارے اس کالج میں سادگی کی فضا طالب علم کی عادات بگڑنے نہیں دیتی۔ اگر آپ اس امر کو مدنظر رکھکر اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کا عہد کر چکے ہیں۔ تو ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اس لحاظ سے بھی آپ اپنے بچوں کو اس کالج میں بھیج دیں۔ کیونکہ اس لحاظ سے یہ کالج اپنی مثال آپ ہے۔

(۵) اخلاق:- آج کل بڑے شہروں کی عیش و عشرت اور وہاں کی بے اعتدالانہ روش زندگی کا متعلق اکثر طالب علموں کو گمراہ کر دیتی ہے۔ جوانی کے زمانے میں مضر سوسائٹیوں سے طالب علم کو بچانا ہر ماں باپ کا فرض ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد کو زمانہ تعلیم اور عہد شباب میں اخلاق بگاڑنے والی سوسائٹیوں کی ہوا نہ لگنے پائے تو ہم آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

(۶) سٹاف- کالج میں بہترین سٹاف موجود ہے۔ جو اپنے پہلو میں ایسا ہمدرد دل رکھتا ہے۔ کہ ہر ایک طالب علم پر جداگانہ توجہ دینا اپنا دھارمک فرض سمجھتا ہے۔ جو کالج کے منتظم و قات

کے علاوہ بھی تن من سے طالب علموں کی کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ ہے۔ یہ بات آپ کو بڑے شہروں کی تعلیم گاہوں میں حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۷) ہوسٹل کا انتظام:- بیرونی طلباء کی رہائش اور خورد و نوش کے لئے ہوسٹل میں بہترین انتظام ہے۔ کھانا صحت کے سائنٹیفک اصولوں پر تیار ہوتا ہے۔ اور نیز خوراک کے دھارمک اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے دودھ اور گھیوں کے لئے منتخبہ اور پر تر کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بعض ہوسٹل کی ضرورت کے لئے ایک جداگانہ یرتی [illegible] کالج میں موجود ہے۔ تاکہ طلباء دھرمی رہائش سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پرنسپل اور ایک پروفیسر ہوسٹل کے احاطہ میں رہتے ہیں۔ اور دوسرے پروفیسر بھی اکثر ہوسٹل میں آتے اور لڑکوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور کمزور طلباء کی اپنے اپنے مضمون میں رہنمائی کرتے ہیں۔

اتفاقاً جو طالب علم بیمار ہو جائیں اُن کے لئے اس قدر میڈیکل امداد موجود ہے کہ کسی دوسری تعلیم گاہ میں ممکن نہیں۔ [illegible] ڈاکٹر متھرا داس صاحب اور اُن کے ہسپتال کا سارا میڈیکل سٹاف ہر وقت میڈیکل امداد کے لئے آمادہ ہے۔

(۸) تعلیم کا پربندھ:- امتحان کے نتائج بتلا رہے ہیں۔ کہ عام تعلیمی حالت ملک کی بہترین درس گاہوں سے مقابلہ کھا رہی ہے۔ کمزور طالب علموں کے لئے بھی دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور جداگانہ توجہ سے اُن کی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں یونیورسٹی کے امتحان میں کامیاب بنانے کی انتہائی کوشش کی جاتی ہے۔

(۹) کھیلیں:- ہندوستانی اور مغربی تمام کھیلوں کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے گراؤنڈز نہایت فراخ اور وسیع موجود ہیں۔

(۱۰) تمام خصوصیات کو مدنظر رکھکر اہل ملک کا فرض ہے۔ کہ بانی کالج داتے پرسدھ ڈاکٹر متھرا داس صاحب کی فیاضیوں سے فائدہ اٹھاکر اور اُن کے مالی ایثار اور قربانی کی داد دیں۔

نوٹ:- نویں اور دسویں جماعت کا [illegible] یکم اپریل سے شروع ہوگا۔ اور ایف۔اے ۔ ایف۔ ایس۔ سی کا داخلہ میٹریکولیشن کا نتیجہ نکلنے سے چودہ دن بعد شروع ہوگا اور دس دن تک جاری رہے گا۔

(ز) جیندر کرشن کمار ایم اے۔ پرنسپل

کانگرس کراچی میں ویدک دھرم

آپ کو معلوم ہے۔ کہ بھارتیہ راشٹریہ مہا سبھا آئندہ ادھیویشن کراچی میں ۲۶ سے ۳۰ تک ہوگا۔ اس موقعہ پر جیسا گذشتہ ورشوں میں دھرم پرچار ہوتا رہا ہے۔ اس ورش بھی یہ کام آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کی پریرنا پر آریہ سماجیں اپنے ہاتھ میں لے رہی ہیں۔ پرنتو اس یگیہ کو سپھل کرنے کے لئے سارے بھارت ورش کے آریہ بھائیوں کے سہیوگ کی ضرورت ہے۔ سب ودوانوں۔ مہاتماؤں سبھاؤں کو اس کام میں سہائتا دینی چاہئے۔

اس اوسر پر جتنے بھی ودوان کانگرس کاریہ کے لئے یا کسی اور کام کے لئے کراچی پدھاریں۔ وہ آریہ سماج کے پنڈال میں آ کر درشن دیں۔ اور پہلے سے ہی اطلاع دے دیں جس سے اُن کے ویاکھیان آدی کا پربندھ ہو سکے۔

تمام آریہ پرتی ندھی سبھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے خرچ پر کم از کم ایک اپدیشک اور ایک بھجن منڈلی پرچار میں سہائتا کے لئے بھیجیں۔

اس اوسر پر پستکیں تقسیم کرنی چاہئیں اور اچھے اچھے سجنوں کو اچھی اچھی پستکیں بھینٹ کرنی چاہئیں۔ اس لئے ہم سب مہاشیوں اور مہا سبھاؤں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ جتنی پستکیں بھیج سکیں۔ بھیج دیں۔ ایک بھاشا ہندی، اردو، انگریزی، گجراتی اور مرہٹی آدی بھاشا کی پستکوں کی ضرورت ہوگی۔

پنڈال کے بنانے اور اسکی [illegible] کاریوں کے لئے دھن کی بھی آوشیکتا ہے سمجھ ہے کہ کئی ہزار کے خرچ کا تخمینہ [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سود رشن چکر

گوشت خور تو عیسائی بھی ہیں۔ لیکن ان کے اندر ایسی سمجھدار جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ جو گوشت خوری کو معیوب سمجھتی ہے۔ چنانچہ یورپ کے اندر ویجیٹیرین سوسائیٹیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اس بات پر گواہ ہے لیکن مسلمان ایسی جماعت ہے۔ جس کے متعلق یہ خیال تک بھی حیرت انگیز ہے۔ کہ ان کے اندر بھی کوئی ایسی جماعت ہو سکتی ہے۔ جو گوشت خوری سے پرہیز ہی نہیں۔ بلکہ وہ اسے مذہباً بھی برا سمجھتی ہے ؏

لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اسلام کے اندر علویہ نام سے ایک فرقہ ایسا ہے۔ جو گوشت خوری کو مذہباً حرام سمجھتا ہے۔ یہ فرقہ علی پرست ہے۔ جیو ہتیا (جانوروں کو مارنا اور ان کا گوشت کھانا) منع جانتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ حضرت علی کے اس قول پر مبنی ہے کہ "مت بناؤ تم شکم اپنوں کو جانداروں کی قبریں" اس فرقہ کی موجودگی میں اور نہیں تو گوشت خوری کی تائید میں مسلمانوں کا اتفاق رائے تو آڑ گیا ؏

یہی معاملہ تناسخ کا ہے۔ یہ فرقہ تناسخ کا بھی قائل ہے اور اس نے انکار تناسخ کے عقیدہ میں بھی مسلمانوں کا اتفاق رائے نہیں رہنے دیا ؏

اسلام کا ایک اور عقیدہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا ہے۔ مسلمان اس پر اس سختی سے پابند ہیں کہ انکی یہ پابندی خدا پرستی سے بڑھ کر قبلہ پرستی کی حد تک پہنچتی ہے۔ لیکن اسلام کے اندر اس عقیدہ کی مخالفت کرنے والے بھی موجود ہیں۔ اور وہ صادقیہ کہلاتے ہیں۔ وہ نماز تو پڑھتے ہیں۔ لیکن جس سمت کو دل چاہے۔ منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ معروف یہی نہیں۔ جو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ انہیں کافر اور مشرک سمجھتے ہیں۔ اسی فرقہ میں اسلام کے خلاف ایک بات یہ بھی ہے۔ کہ یہ کثرت ازدواج کے خلاف ہیں ؏

ایک مسلمان اخبار نے روزہ کے ساتھ یہ عظیم جھوٹ بولا تھا۔ کہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں نے پورے تیس روزے رکھے۔ یہ سراسر ہی جھوٹ ہے۔ جس کی تردید میں زیادہ دلائل دینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ روزوں کی پابندی چند ہزار ہندی مولویوں اور ان کے زیر اثر جاہل مسلمانوں کے سوا ہے اور کہیں نہیں۔ لیکن علاوہ اسلام میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ جو مذہب روزہ کو فرض ہی نہیں سمجھتے۔ چنانچہ صادقیہ فرقہ رمضان کے روزے رکھنا صحیح نہیں مانتا۔ جب مذہبی طور پر روزوں کے منکر اسلام کے اندر موجود ہیں۔ تو روزہ کے ساتھ جھوٹ بولنے والے مومن کے دعوے کی صداقت معلوم ؏

سناتن دھرم کے پرچار اور سناتنیوں میں سنگھٹن پیدا کرنے کے لئے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا لاہور ہے۔ لیکن اس نے کیا کارگذاری کیا ہے۔ سنئیے امرتسر کا سناتنی پرچہ کیا لکھتا ہے۔ ان میں اس پرتی ندھی سبھا کے اندرونی رازوں کا حال اس کے ممبروں کی زبانی معلوم کر کے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ ہم آئندہ اشاعت میں پرتی ندھی سبھا مذکور کے ایسے اندرونی اور خفیہ رازوں کا انکشاف کریں گے۔ جن کو پڑھ کر سناتن دھرمی حیرت

میں ہل چل مچ جائے گی" اچھی چھپنے کی بھی خوب ہی کہی۔ یہ اندرونی راز سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ سبھا کا روپیہ اس طرح خورد برد کیا گیا۔ یا فلاں اہلکار کا آچار اور ہار ایسا ہے۔ اور یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کو سناتن دھرم میں اس سے زیادہ وقعت نہیں دی جاتی۔ جتنی مسلمانوں میں نئی بیوی کے شوق میں پرانی کو طلاق دیئے کو دی جاتی ہے

مرزائیوں کے الہامی چیلنج مشہور ہیں۔ لیکن یہ صرف دینے کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی انہیں کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ ایک دفعہ ہوائی تو تین سو روپیہ مولوی ثناء اللہ کو جرمانہ کے دینا پڑا۔ حال ہی میں ایک حافظ قرآن سیالکوٹ نے خلیفہ قادیان سے مرزا صاحب کے ایک چیلنج کے جواب میں ایک ہزار کی انعامی رقم جمع کرانے کا مطالبہ کیا تو وہ خود تو خاموش رہے۔ ان کی وکالت میاں اللہ دتہ نے اپنے ذمہ لی۔ اور سائل کو جواب دیا۔ کہ تم ہمارے مخاطب نہیں ہو سکتے۔ تم پہلا گرچہ اپنی ذہالت پر پانچ علماء کے دستخط کرا کر سامنے آؤ۔ سائل بھی استاد نکلا۔ اس نے برجستہ جواب دے کر میاں اللہ دتہ کا منہ بند کر دیا۔ کہ ہم نے خلیفہ قادیان کو مخاطب کیا ہے۔ آپ جواب دینے والے کون ؟ وکالت نامہ حاصل کیجئے ؏

اہل قرآن کے رسالہ بلاغ نے اسلامی شرک کے مسئلہ پر یوں روشنی ڈالی ہے کہ

"بعض نادان لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ انبیاء بھی خدا کے ساتھ ایک ہی صف میں بٹھا کر مانے جائیں۔ اور خدا کی طرح بے خطا یا منتہائے سوال اعتقاد کئے جائیں"

اہل حدیث کے الفاظ بری طرح چبھے ہیں۔ وہ باواز بلند پکار اٹھا ہے۔ کہ ہمارے حق میں یہ سراسر بہتان ہے بلکہ ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ جو عالم مجتہد خلیفہ راشد ہم کو حکم دیں۔ ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ یہ حکم آپ نے کہاں سے دیا۔ لیکن یہ سوال اللہ یا رسول اللہ پر نہیں کر سکتے۔ کہ آپ یہ حکم کہاں سے دیتے ہیں ؏

مولانا ثناء اللہ کی منطق مشہور ہے۔ منطقی زبان میں انہوں نے اعتراض کو ٹالنے کی ضرور کوشش کی ہے۔ لیکن بے سود۔ کیونکہ ان کے الفاظ کہ اوروں سے تو ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ حکم آپ نے کہاں سے لیا۔ لیکن جن سے نہیں پوچھ سکتے۔ وہ ہیں اللہ اور رسول اللہ۔

اگر مولانا کے جواب سے منطقی پردہ کو اتار کر پرے پھینک دیا جائے۔ اور مولانا کے مطلب کو سادہ الفاظ میں ادا کیا جائے۔ تو یہی ہے کہ وہ اللہ اور رسول کو جہاں تک بے غلط اور منتہائے سوال ہونے کا تعلق ہے۔ ایک ہی صف میں بٹھاتے ہیں۔ اور یہی بلاغ کا اعتراض

ہے۔ فرق ہے۔ تو صرف اتنا۔ کہ بلاغ نے انبیاء جمع کا لفظ استعمال کیا۔ مولانا نبی کی حد تسلیم کرتے ہیں نا حلکھو یا جمع۔ بات ایک ہی ہے ایک کو خدا کے ساتھ ایک ہی صف میں بٹھایا۔ تو کیا اور بہت کو بٹھایا۔ تو کیا۔ شرک دونوں حالتوں میں ثابت ہے ؏

تیس دن کے فاقوں کے بعد عید کا جس اشتیاق سے انتظار کیا جاتا ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن علم جوتش سے اسلام کی ناواقفی کی وجہ سے عید کے دن کے متعلق آئے سال اختلاف ہوتا ہے۔ اس سال بھی عید اکثر مقامات پر منگل کے دن اور بعض مقامات پر بدھ کے دن منائی گئی۔ چنانچہ اہل حدیث لکھتا ہے :-

"امرتسر میں چھ گواہوں نے شہادت دی۔ کہ ہم نے بدھ کی مغرب کو چاند دیکھا ہے۔ مگر علماء احناف نے اعتبار نہ کیا۔ اور نماز عید جمعہ کو پڑھی گئی۔ لیکن جمعرات کی مغرب تک اطراف امرتسر سے عید ہو جانے کی خبریں آ گئیں جن سے ثابت ہوا۔ کہ شہادت رویت بالکل صحیح تھی"

اس آئے سال کے جھگڑے کو مٹانے کے لئے مسلمان علماء اگر لکیر پرستی کو چھوڑ کر ہمارا مشورہ مانیں۔ تو اپنے اپنے ہاں کے پنڈت پاندہ سے پوچھ لیا کریں۔ کہ عید کس دن ہو گی۔ وہ جس دن بتائے۔ بلا دریغ اس دن کر لیا کریں۔ کیونکہ اس علم میں نئی یہ بات ہے کہ ایک معمولی پاندھا عالم فاضلوں سے زیادہ ماہر ہے ؏

گوروکل سیکشن کے آریو! آگاہ رہو۔ تم پر ایک عذاب نازل ہونے والا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ تم نے مردم شماری میں ہندو لکھوانے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سے ہندوؤں کا کیا نقصان ہے؟ ہندوؤں کا خود ساختہ وکیل "جاگرت" اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ اس سے ہندو تہذیب تباہ ہو جائے گی۔ کونسی ہندو تہذیب اگر "جاگرت" اس کی بھی تشریح کر دیتا۔ تو اچھا تھا۔ کیا ایک سال کے بچوں کی شادیاں کرنے کی ہندو تہذیب۔ کیا جنم سے کسی کو چھوٹا اور کسی کو بڑا بنا دینے کی ہندو تہذیب۔ جس کی طفیل دلتوں کو ہندوؤں سے الگ ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔ کیا بھگوان کی جگہ پتھر کی پوجا کی تہذیب۔ کیا جیتے ماتا پتا کی ذرہ بھی پروا نہ کر کے مردوں کے نام پر کھیر پوری اڑانے کی تہذیب ؏

پھر اس عذاب نازل کرنے کی "جاگرت" کی سرکار سے تاریخ بھی مقرر ہو گئی۔ کونسی تاریخ۔ ہولی! بے عقلی کی بات کے لئے ہولی بالکل موزوں ہے۔ کیونکہ تہذیب پرستوں کا دل پہلے ہی ٹھکانے نہیں۔ وہ خودکشی کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اور کچھ جو ہے۔ اسے بھی وہ ہولی کے دنوں میں جواب دے دیتے ہیں۔ اس لئے سناتنیوں کی جاگرت شاہی تہذیب کا مظاہرہ کرنے کے لئے ہولی ہی موزوں ہے۔ لیکن جاگرت آگاہ رہے۔ کہ آریہ ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈرنے والے نہیں اگر ہندو تہذیب یہی ہے۔ جس کا خاکہ اوپر کھینچا گیا۔ تو اس کی بلا سے۔ کلی سنتی آج نہ مٹے۔ وہ تو ہمارا پراچین ویدک تہذیب کے بخشی ہوئی ہیں۔ اور وہ مہذب آریوں کے ذریعہ ہی پھیل سکتی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مسلم اخبارات کی سیر

شفاعت کی ضرورت نہیں

"کیا کسی نبی یا ولی کے وسیلہ یا مدد سے اسلام کی رو سے خدا سے التجا کی جا سکتی ہے۔ اور اس التجا کا کیا مطلب ہے؟

"اے اللہ! اپنے پاک نبی محمد کے وسیلہ سے میرے گناہ معاف کر دے"

(ج) اسلام اس اصول کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ انسان کو خدا سے بخشوانے کے لئے کسی سفارش کرنے والے کی ضرورت ہے۔ وہ خود کسی بھی سفارش کے بغیر اپنے خالق کے سامنے جا سکتا ہے۔ اور کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور اس سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ وہ کون ہے۔ جو خدا سے شفاعت کر سکتا ہے؟" (لائٹ)؛

جو بات اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ وہ دوسروں کیلئے کیوں؟

"ابھی ایک سال کا واقعہ ہے۔ کہ حیدرآباد میں ایک لڑکی صغرا بی بی جس کی عمر ۱۳ سال تھی۔ اپنے خاوند کی ہوس رانی کا شکار ہو کر مر گئی تھی۔ اور کتنے واقعات ہوتے ہوں گے۔ جو پوشیدہ رکھے جاتے ہوں گے۔ اگر عورتوں نے اس قسم کے واقعات دیکھ کر ساردا ایکٹ کی تائید کی۔ تو کیا برا کیا۔ میں نہیں جانتا کہ صغرا بی بی کی وفات پر اس کے والدین کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ یا کون سا باپ اتنا بے درد ہو سکتا ہے کہ کسی ضرورت کی وجہ سے بھی بلوغ اور سن رشد سے پہلے بھولی بھولی لڑکیوں کو خاوندوں کے سپرد کر دے۔ تعجب ہے کہ جو شخص اصولاً ساردا ایکٹ کے خلاف بھی ہیں۔ وہ خود اپنی لڑکیوں اور بہنوں کے متعلق یہ کبھی پسند نہ کریں گے۔ کہ وہ بالعموم تیرہ برس کی عمر میں بیاہی جائیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ دوسروں کے لئے اسے کیوں پسند کیا جاتا ہے۔" (پیغام صلح ۱۵ فروری)؛

تعدد ازدواج مسئلہ متنازعہ ہے

"میری رائے تعدد ازدواج کی نسبت خواہ کچھ ہو۔ لیکن بفرض محال یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس کی اجازت قرآن شریف نے دی ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ اس اجازت کا نہایت برا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس واسطے یہ اجازت اس قابل ہے کہ اسے روکا جائے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ محترمہ خدیجہ بیگم کا یہ فرمانا۔ کہ تعدد ازدواج نے متعدد گھرانوں کو برباد کر ڈالا۔ اور حاضرات کو چاہئے کہ شادی شدہ لوگوں کو لڑکیاں دینے سے انکار کر دیں۔ کیوں غیر مستحسن ہے۔ . . . . اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ کہ تعدد ازدواج کی اجازت کا استعمال نہایت برے طریق پر کیا جاتا ہے۔ اور یقیناً ۹۹ فیصدی ان گھروں کا امن اٹھ جاتا ہے جہاں ایک سے زیادہ بیویاں موجود ہوتی ہیں۔ بیسیوں نظیریں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جہاں ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں پہلی بیویاں موت کے دن پورے کر رہی ہیں۔ اور عالم بیوگی سے بھی بدتر حالت میں رہتی ہیں۔ اور جب کوئی صورت مفر نظر نہیں آتی۔ تو وہ یا تو دیوانی ہو جاتی ہیں یا اور۔ اور اس طرح اپنی مصیبتوں کا خاتمہ کرتی ہیں۔ مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ جو شخص تعدد ازدواج کے حامی ہیں۔ یا جن کے ہاں خود دو دو چار چار بیویاں ہیں۔ انہوں نے خود اپنی لڑکیوں یا قریبی رشتہ دار لڑکیوں کو ایسے اشخاص کے ساتھ بیاہ دیا ہو۔ جن کی پہلی بیویاں موجود تھیں۔ سرسے سے یہ مسئلہ بھی بجائے خود متنازعہ ہے" (پیغام صلح ۱۵ فروری)؛

اسلام کے چہرے کو صیقل کر دیا

"بعض مسلمان کہلانے والے یہ خیال کرنے لگ گئے تھے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اور وہ قرآن مجید کو اپنی تفسیر اور توضیح کے لئے حدیث کا محتاج سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کیا۔ اور اصل بات بتائی۔ کہ قرآن کریم ہر ایک وجہ سے احادیث پر مقدم ہے۔ اور احادیث کی صحت اور عدم صحت پرکھنے کے لئے وہ ایک کسوٹی ہے؛

پھر بعض مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا تھا۔ کہ قرآن کریم میں تقدیم و تاخیر پائی جاتی ہے۔ آپ نے اس کا بھی ازالہ کیا۔ پھر بعض مسلمان قرآن کریم کی بعض آیات کو منسوخ مانتے تھے۔ لیکن حضور نے اس شبہ کا بھی ازالہ کیا۔ اور بتایا کہ قرآن مجید کی ایک آیت بھی منسوخ نہیں۔ پھر حضرت مسیح ناصری کے دوبارہ آنے کے لوگ منتظر تھے۔ اور اس کو آسمان پر اب تک ایک غیر متغیر حالت میں مانتے اور اسے امت محمدیہ کی اصلاح کرنے کے آخری زمانہ میں آسمان سے اتارتے تھے۔ آپ نے ان سب باتوں کا قرآن مجید کی روشنی میں قلع قمع کیا۔ پھر مسلمان آں حضرت کو خاتم النبیین گردانتے ہوئے آپ کے بعد سلسلہ نبوت کو منقطع مانتے تھے۔ اور اس طرح اسلام کی تعلیم کی صریح مخالفت کرتے تھے۔ حضور نے اس غلط عقیدہ کی جڑوں کو کھوکھلا کیا۔ غرضیکہ اس طرح آپ نے بہت سے اختلافی مسائل کو حل کر دیا۔ اور اس طور پر اسلام کی اصل تعلیم کو لوگوں کے آگے رکھا۔ جو گرد و غبار اسلام کے خوشنما چہرے پر جم گئی تھی۔ آپ نے دھو کر پھر اسے صیقل کر دیا" (فاروق ۱۲ فروری)؛

غیر مبائعین کا حکومت سے تازہ معاہدہ

"ہر چند کوشش کی گئی ہے۔ کہ غیر مبائعین اپنی ان خدمات کا پتہ بتائیں۔ جن کے صلہ میں انہیں ۱۳ مربعے زمین حاصل ہوئی ہے۔ لیکن اس کا جواب ان کے لئے موت سے کم نہیں کیونکہ اس سے انہیں اپنی اس ساکھ کے بگڑنے کا خوف ہے جس کی وجہ سے وہ حکومت کو ڈالیاں دے کر قرض اتار رہے ہیں۔ اور خاص خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کے حضرت امیر نے اس وقت تک صرف یہ بیان دیا ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے یہ زمین حاصل کی گئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ایک غیر مسلم حکومت کو اشاعت اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ان ضروریات کے لئے زمین دے سکتی ہے۔ جو اشاعت اسلام سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس یہ بیان تو سراسر باطل ہے۔ لیکن اگر غیر مبائعین اس پیرا سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا ان کا یہ ۱۳ مربعے زمین حاصل کرتے ہوئے انہوں نے حکومت سے کیا عہد باندھے ہیں۔ ملازمت سے کس قسم کی خدمات سرانجام دینے کا اقرار کیا ہے تو

غیر مبائعین کو سمجھ لینا چاہئے۔ ان کے درون پردہ راز اب چھپے نہیں رہ سکتے۔ بہتر ہے کہ وہ آپ ہی خود پردہ کشائی کر دیں۔ ورنہ ہمیں یہ فرض ادا کرنا پڑے گا۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارا دخل دینا انہیں ناگوار ہو۔ پس ہم انہیں موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ خود ان شرائط کو پیش کر دیں۔ جو انہوں نے گورنمنٹ کے لئے کار خاص سرانجام دینے کے لئے مربعے ملنے پر کی" (الفضل ۱۶ فروری)؛

عید پر عجیب بدنظمی کا عالم

"پھر عید کے متعلق یہ ذکر کرتے ہوئے کہ کس شان سے ہوگی امیر جماعت احمدیہ نے اس امر پر افسوس کیا۔ کہ مسلمانوں میں نظم کے فقدان سے اس میں بھی آئے سال اختلاف اور جھگڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی تار وں کا انتظار کرتے ہیں۔ کہ باہر سے آئی ہیں یا نہیں؟ کبھی آدھی رات کے وقت ڈھنڈورے پیٹے جاتے ہیں۔ کہ کل عید ہوگی۔ اور کبھی روزے رکھنے کے بعد دن کو روزے افطار کئے جاتے ہیں۔ کہ آج عید ہے۔ غرض ایک عجیب بدنظمی کا عالم اس عید پر برپا رہتا ہے" (پیغام صلح ۱۵ فروری)؛

رجعت پسند اسلامی اخبارات کو جھاڑ

"ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ ان افتراق پسندیوں سے ان رجعت پسند اسلامی اخبارات کا منشاء کیا ہے۔ کیا ان کے پاس حکومت یا برادران ہنود کو متاثر کرنے کا اس کے سوا کوئی اور ذریعہ نہیں؟ کیا وہ تعصبات و توہمات کا اظہار کرنے کے علاوہ اور کسی طریقہ سے اسلامی مفاد و حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے۔ کیا اس کینہ پروری کے بغیر کہ "ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے!" وہ دوسروں کو چھیڑے بغیر مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ کیا وہ اسی قسم کی بے اعتمادیوں سے دوسروں کے دلوں میں اعتماد پیدا کر سکتے ہیں۔ . . . . اور کیا ان کا کام بغیر اس قسم کی سراحمتی کارروائیوں کے نہیں چل سکتا؟ جب تک ہمارے مستقبل کا کامل طور پر تحفظ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہم حکومت اور ہندوؤں کو نئے دستور کی تعمیر میں ایک قدم نہ اٹھانے دیں گے۔" ہم ان اسلامی معاصرین کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اب یہ چھوٹی شیخی اور تعلیوں کا وقت گذر چکا۔ حکومت سمجھ چکی۔ کہ آپ پر کہاں تک سیاسی موت طاری ہو چکی ہے۔ اور آپ کا جذبہ عمل کہاں تک مفقود ہو چکا ہے۔ وہ خوب سمجھتی ہے کہ آپ کا یہ نالہ ہے

ع – نے دل میں قوت ہے۔ نہ جان میں ہے وہ جتنی قوت ہے سب دہان میں ہے

پس لاکھ چیخئے اور چلائیے اور کتنا ہی شور مچائیے آپ کی گیدڑ بھبکیوں سے حکومت مرعوب ہو کر آپ کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کر سکتی۔ اور محض آپ کی خاطر سے وہ اس جماعت سے گفت و شنید یا انصاف سے باز نہیں رہ سکتی۔ جس نے اپنی عدیم المثال قربانی دلیرانہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

یادِ رفتگان

بزرگوار پنڈت دھرم چند جی پردھان آریہ سماج امرتسر

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

پنڈت لیکھرام نے جب تکذیب براہین احمدیہ کی تکمیل کرلی۔ تو اسے شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ امرتسر میں مطبع چشمۂ نور کے مالک لالہ نرسنگھ داس تھے۔ ان کے ساتھ انہوں نے تکذیب براہین احمدیہ کے چھپوائی کے اخراجات کا تخمینہ تیار کیا۔ اور آریہ سماج امرتسر کے ہفتہ وار جلسہ میں کتاب کے مسودہ کو لے کر کھڑے ہوگئے۔ اور حاضرین سے خریداروں کے نام لکھانے کی اپیل کی۔ اس زمانہ میں مطالعۂ کتب کا اس قدر شوق نہیں تھا۔ اور آریہ سماجک پبلک میں بھی بڑی کتابوں کے پڑھنے کا چنداں اشتیاق نہ پایا جاتا تھا۔ صرف چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ پڑھے جایا کرتے تھے۔ اور ان کی اشاعت زیادہ تھی۔ اپیل کا خاطر خواہ جواب نہ ملنے پر پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب کی اس قدر بے قدری دیکھی۔ تو انہیں بہت افسوس ہوا۔ انہوں نے بے تحاشا اس وقت اپنی کتاب پبلک کے سامنے پھینک دی اور کہنے لگے۔ کیا اسی قدر دانی پر کسی شخص کی کتاب لکھنے کے لئے ہمت اور حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے؟

پنڈت دھرم چند سے یہ نظارہ برداشت نہ ہو سکا۔ انہوں نے کتاب ہاتھ میں اٹھالی۔ اور پنڈت لیکھرام کو تسلی دے کر کہا۔ کہ انہیں افسوس کرنے کی مطلق ضرورت نہیں ہے خود ہی اس کتاب کی چھپائی کے تمام اخراجات برداشت کریں گے۔

چنانچہ پنڈت لیکھرام کی پہلی کتاب تکذیب براہین احمدیہ کے شائع کرنے کے اخراجات پنڈت دھرم چند نے برداشت کئے تھے۔ رفتہ رفتہ پنڈت لیکھرام کا نام مشہور ہوگیا۔ اور ان کی کتابوں کی مانگ اس قدر بڑھ گئی۔ کہ ان کی ہر ایک کتاب کے شائع ہونے کے لوگ منتظر رہتے تھے۔ اور ہر ایک کتاب شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی تھی۔

بزرگوار پنڈت دھرم چند جی کے لڑکوں کا یہ خیال تھا۔ کہ اس آخری عمر میں پنڈت دھرم چند کو گوشت کھانا چھوڑ نا نہ چاہیے تھا۔ اور اس زمانہ میں یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ پرائشچت کرنے اور دھرم کے لئے دان دینے سے ہر ایک پاپ کا کفارہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان کے فرزندان ارجمند نے غالباً ۰۰ روپیہ اس غرض سے اپنے والد بزرگوار کے پاس بھیجا۔ کہ وہ اس روپیہ سے پرائشچت کریں۔ یگیہ کرائیں۔ اور دھرم کے مارگ میں دان دیں۔ اور پھر گوشت کھانا شروع کر دیں۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ وہ گوشت نہ کھانے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں گے۔ اور اگر یہ پرائشچت کر لیا جائیگا۔ تو کوئی پاپ بھی نہ ہوگا۔

پنڈت دھرم چند جی نے اس روپیہ کو دان میں تو لگا دیا۔ مگر اپنے پرن پر قائم رہے۔ گوشت کھانے کو ایک دفعہ چھوڑ کر پھر شروع نہیں کیا۔ بہت سے آدمی بیماری۔ کمزوری۔ بڑھاپے اور کاروبار کی زیادتی کا بہانہ کر کے گوشت کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے کارکن بھی بنے رہتے ہیں۔ مگر پنڈت دھرم چند اس قماش کے آدمی نہ تھے۔

گوشت چھوڑ دینے کی وجہ سے وہ کمزور بھی نہ ہوئے مکھن اور دودھ دہی خوب استعمال کیا کرتے تھے۔ اور کئی جوانوں کی نسبت ان کی صحت زیادہ قابل رشک تھی۔ جب ان کی آواز نکلتی تھی۔ تو ایک شیر کی گرج معلوم دیتی تھی۔ کہیں باتیں کرتے تھے۔ تو دور سے ہی پتہ لگ جاتا تھا۔ کہ پنڈت جی بول رہے ہیں۔

جب آریہ سماج میں گوشت خوری پر مباحثہ شروع ہوا۔ اور اندیشہ تھا کہ اس سوال کی وجہ سے آریہ سماج میں دو پارٹیاں ہو جائیں گی۔ تو آپ اکثر گوشت خوری کے خلاف آریہ سماج میں لیکچر دیا کرتے تھے۔ اور اپنی مثال پیش کیا کرتے تھے۔ کہ جب ان کی صحت بڑھاپے میں گوشت خوری ترک کرنے سے نہیں بگڑی۔ تو حیرت کا مقام ہے کہ کسی دوسرے شخص کی صحت صرف گوشت خوری ترک کرنے سے خراب ہو سکتی ہے۔

امرتسر میں جو لیکچرار آیا کرتے تھے۔ ان کے لیکچروں کے اختتام پر پنڈت دھرم چند ان پر سماوچنا کیا کرتے تھے۔ اور ان کی سماوچنا بڑی دلچسپ ہوتی تھی۔ ان کی آریہ سماج سے کس قدر محبت تھی۔ اور آریہ سماج کے سدھانتوں اور اپدیش سے ان کی کس قدر واقفیت تھی۔ اس کا ایسے موقعوں پر بخوبی اظہار ہوتا تھا۔

پنڈت دھرم چند کا بڑا بھاری پریوار تھا۔ کرمول کی ڈیوڑھی میں کوچہ اچار جان ہے۔ وہاں ان کا عالیشان مکان تھا۔ ان کے لڑکوں کی کافی اولاد تھی۔ ایک لڑکے کی چار پانچ لڑکیاں تھیں۔ لڑکیوں کی شادی کے وقت جب برادری کا اجتماع ان کے عالیشان مکان پر ہوتا تھا۔ تو بحث مباحثہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ معمولی گپ شپ کی جگہ پنڈت دھرم چند مذہبی گفتگو آریہ سماج کے پرچار کی خاطر شروع کر دیتے تھے۔ راقم الحروف کی آریہ سماج سے محبت کا آغاز ان مجالس میں شرکت کی وجہ سے ہوا تھا۔ کیونکہ اس بزرگ ہستی سے اس کا نزدیکی رشتہ تھا اور اس رشتہ کی وجہ سے راقم الحروف پر اس بزرگ ہستی کی خاص نظر عنایت تھی۔

وہ زمانہ کسی بڑی اصلاح کا زمانہ نہیں تھا۔ چھوٹی عمر کی شادی نہ کرنا بھی بڑی ہمت تھی۔ کسی ویدمنتر کا پڑھ دینا بھی حوصلہ چاہتا تھا۔ جب براہمن سنسکار شروع ہوتا تھا۔ تو منتروں کے ارتھ پنڈت دھرم چند جی تلاش کرتے تھے۔ شادی کرانے والے پنڈت ہندو اور گوروؤں سے سنسکار کے منتروں کے ارتھ دریافت کیا کرتے تھے۔

شادی کے خاتمہ پر کشمیری پنڈتوں میں نئے شادی شدہ جوڑے کو مبارکبادی کے شلوک سنائے جاتے ہیں۔ انہیں لویش پوچھا کہتے ہیں۔ پنڈت دھرم چند جی ان شلوکوں کے ارتھ دریافت کیا کرتے تھے۔

غرضیکہ پنڈت دھرم چند جی اس زمانہ کی تاریک تقلید پرستی سے۔ اور امرتسر میں آریہ سماج کی بنیاد قائم کرنے میں ان کا بڑا بھاری حصہ تھا۔ چنانچہ امرتسر میں جو کچھ آج کل ہو رہا ہے۔ اور آریہ سماج کی جو ترقی اس وقت اس مشہور تاریخی شہر میں ہے۔ اس کی ابتدا اسی بہادر کارکن کی کی ہوئی ہے۔

(وشنودت)

ویدک دھرم کیوں گرہن کرنا چاہیئے؟

میں نے ایک ودیارتھی سے ویدک دھرم گرہن کرنے کو کہا۔ تو اس نے جھٹ یہ پرشن کر دیا۔ کہ مجھے ویدک دھرم کیوں گرہن کرنا چاہیئے؟ اس کا اتر میں نے اسے دیا کہ منش سنسار کا ریہ کرتے ہوئے تین شخصوں کو سے کرتا ہے (۱) سنتوں کا پرماتما کے پرتی کیا کرتویہ ہے؟ (۲) اپنے پرتی کیا کرتویہ ہے اور (۳) پرماتما کی دوسری مخلوق کے پرتی کیا کرتویہ ہے۔

ہمیں ویدک دھرم اس لئے گرہن کرنا چاہیئے کہ آریہ سماج کے نیم ان تینوں کرتویہ کرموں کا گیان کراتے ہیں۔ پہلے کرتویہ کے متعلق پہلے دو نیم ہیں۔ جن میں پرماتما کے گن ورنن کئے گئے ہیں۔ اور اسے سب ستیہ ودیاؤں کا آدی مول مانا ہے۔ دوسرے کرتویہ کے متعلق تیسرا چوتھا۔ اور پانچواں نیم ہے۔ کہ منش کو وید پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا چاہیئے۔ ستیہ کو گرہن اور استیہ کو تیاگ دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔

تیسرے کرتویہ کے متعلق باقی نیم ہیں۔ کہ منش کو سنسار کے اپکار کے لئے یتن کرتے رہنا چاہیئے۔ اور سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار اور یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔ پرنتو کہ اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہ کر دوسروں کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔ اور سارے سماج کے ہتکاری نیموں کے پالن میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔

اس اُتر سے میرے ودیارتھی مِتر کی تسلی ہوگئی۔ دوسرے ودیارتھیوں کے دلوں میں بھی یہ پرشن پیدا ہوتا ہوگا۔ انہیں میرے اس جواب پر وچار کرنا چاہیئے۔

(اندرسین ایم منتری آریہ کمار سبھا رہتک)

اچھوتا نند سے شاستراتھ

سرودل سنگھ ستنیمی کی طرف سے ۲۴۔۲۵ فروری کو سوامی اچھوتا نند رو ہتک میں اپنے ویاکھیان میں آریہ سماج اور دیو سماج پر کچھ شنکائیں کیں۔ اس پر آریہ سماج کی طرف سے سوال کئے گئے اور ان کے جواب اچھوتا نند جی نے دیئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترسکار سے دھرم چھوڑنے پر تیار

دلت پتا کا دلت پتر کو اُپدیش

استری اور چھوٹے بچے نے دھرم چھوڑنے سے انکار کر دیا

(گزشتہ سے پیوستہ)

ہریا - بہت کچھ -
شمس الدین - کیا وہ تم سے ہاتھ ملاتے ہیں ؟
ہریا - نہیں -
پلٹو - چاہے ہم اُن کے پیروں پر سر رکھتے جائیں -
شمس الدین - کیا وہ تمہیں اپنے ساتھ فرش پر بٹھاتے ہیں ؟
ہریا - نہیں ؟
پلٹو - چاہے ہم کتنے ہی مالدار ہو جائیں ؟
شمس الدین - کیا وہ تمہارے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کھاتے ہیں
ہریا - نہیں -
پلٹو - چاہے ہم کتنی ہی صفائی سے بنائیں ؟
شمس الدین - کیا وہ تمہیں مندروں میں داخل ہونے دیتے ہیں
ہریا - نہیں ؟
پلٹو - چاہے ہم کتنے ہی بھگت ہو جائیں ؟
شمس الدین - کیا وہ تمہیں کنوؤں پر چڑھنے دیتے ہیں ؟
ہریا - نہیں -
پلٹو - چاہے ہم پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جائیں ؟
شمس الدین - پھر بھی تم کہتے ہو کہ ہم ہندو ہیں - لعنت ہے ایسی ہندو جاتی پر - بزرگ ہریا! بھلا تمہیں ہندو رہنے سے کیا فائدہ ہے ؟
ہریا - چونکہ وہ ہمیں ہندو کہتے ہیں ؟
شمس الدین - مطلب براری کے لئے ؟
ہریا - وہ ہمیں ہندو کہتے ہیں -
شمس الدین - خدمت گذاری کے لئے ؟
ہریا - وہ ہمیں اپنا ہندو سب جانتے ہیں ؟
شمس الدین - ریاکاری کے لئے - وہ جو کچھ کام کرتے ہیں - تمہاری دلداری کے لئے تم سے بیگار لیتے ہیں - بوجھ اُٹھواتے ہیں - پیشہ وری کراتے ہیں جس سے تم بھلے بھالے لوگ اُن سے منحرف نہ ہو جاؤ - اس لئے تمہیں ہندو بھی بتاتے ہیں ؟
ہریا - میاں جی! اس سے آپ کی مُراد ؟
شمس الدین - مراد یہ ہے کہ ہریا تم اپنے کُنبے سمیت اسلام قبول کرو ؟
ہریا - کیوں ؟
شمس الدین - کیونکہ وہ تمہیں بُرا سمجھتے ہیں - ہم تمہیں اچھا بنائیں گے - وہ تمہیں لاتوں سے ٹھکراتے ہیں - ہم تمہیں چھاتی سے لگائیں گے - وہ تمہیں کنوؤں پر نہیں چڑھنے دیتے - ہم تمہیں مسجدوں پر بٹھائیں گے - وہ تمہیں مکانوں کے دروازوں پر بھی کھڑا نہیں ہونے دیتے - ہم تمہیں خانہ خدا میں پہنچائیں گے -
پلٹو - بالکل درست بات ہے -
شمس الدین - ہریا وہ تمہیں فرش پر نہیں بیٹھنے دیتے - ہم تمہیں بستر پر بٹھائیں گے - وہ تمہیں مکانوں کا کوڑا سمجھ کر دروازوں کے باہر پھینک دیتے ہیں - ہم تمہیں ہیرا سمجھ کر تجوریوں میں چھپائیں گے ؟
ہریا - مگر ہم دنیا کے آرام کی خاطر دین نہیں کھو سکتے ؟
شمس الدین - وہ تم سے نفرت کرتے ہیں - ہم تم سے محبت کریں گے - وہ تمہیں ذلیل سمجھتے ہیں - ہم تمہاری عزت کریں گے - ہریا! بزرگ ہریا! تم مسلمان ہو جاؤ - ہم دل و جان سے تمہاری خدمت کریں گے ؟
ہریا - میاں جی - دولت عزت اور آبرو کے لالچ میں آ کر ہم اپنے باپ دادا کی بندھی ہوئی مریادا کو نہیں توڑ سکتے - جس جاتی میں ہمارا جنم ہوا ہے - جس نے ہمیں اپنایا ہے - جس دھرم نے ہمیں سے

جاتی پاتی پوچھے نہیں کوئی
ہری کو بھجے سو ہری کا ہوئی

کا منتر پڑھایا ہے - جس کے دوارا بھگت ریداس نابالیکی آدی نے کٹھن تپسیا کر کے پرم پد کو پایا ہے - ایسی اپنے پرم پیارے دھرم کو ہم کسی پرکار نہیں چھوڑ سکتے - میاں جی آپ کو ہمارے مذہب کی مہما معلوم نہیں ہے ؟
شمس الدین - اوہ! جس دین کی بدولت دُنیا میں آرام نہیں - عقبیٰ میں بخشے نہیں جا سکتے - جو تمہیں برائیوں سے بھی بُرا سمجھتے ہیں - تم انہیں اپنا اپنا کہے جاتے ہو - ہریا یہ تمہاری بھول ہے ؟
رام بھجن - میاں جی! اس معاملے میں تمہارا کہنا سُننا بالکل بیکار ہے - پتا جی سمجھا چکے - اچھی طرح بتا چکے - کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ہمیں دھرم مارگ سے نہیں ہٹا سکتی - ہندو سے مسلمان نہیں بنا سکتی - کیونکہ

ہم اپنے دھرم کے پکے ہیں اپنی دُھن کے سچے ہیں
بُرے ہیں یا بھلے ہیں - آریہ جاتی کے بچے ہیں

پلٹو - بھائی صاحب! جسے اپنے پرائے کی پہچان نہیں بھلائی برائی کا گیان نہیں - اُرچت اَنچت کا انومان نہیں اگر ہم اپنا اپنا کہتے جائیں - تو کیا نادان نہیں ؟
رام بھجن - بھیا تم سچ مچ نادان ہیں - اچھے ہیں بُرے ہیں - چھوٹے ہیں - بڑے ہیں - کھوٹے ہیں - کھرے ہیں - ہم اُنچ ہیں - ملیچھ ہیں - اَنتیج ہیں - اسپرشیہ ہیں - کچھ بھی سہی - مگر باایمان ہیں - اندر شُدّھی بھول کی سنتان ہیں
پلٹو - پتا جی ہندو بنے رہنے سے کیا لابھ ہے - آپ دیکھتے نہیں - کہ ہم پیٹتے ہیں - جُوتیاں کھاتے ہیں - ساتھ ہی مسلمان بھائی آپس میں پریم سے رہتے ہیں - ایک جگہ اکٹھے بیٹھتے - ایک دسترخوان پر کھاتے ہیں - وہ اپنے دین کی پکائی کو نتیجہ سمجھ کر دُنیا میں خوب آرام اُٹھاتے ہیں ؟
ہریا - بیٹا ہمارے بزرگوں کی بڑائی یہ ہے کہ وہ دین کے سامنے دُنیا کی ساری باتوں کو بے بُنیاد سمجھتے ہیں - بیٹا وچار کر دھیان کھول کر سنو ؟
شمس الدین - ہریا! تمہیں مسلمان ہونے سے انکار ہے ؟
پلٹو - سارا کنبہ بدل جائے - کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آئے - مگر پلٹو ہندو بنا تو ہندو کنار ہندو کی صورت سے بیزار - ہندو کا نام سُننے ہندو کہلانے سے بھی بیزار ہے - بھائی صاحب اپنی آبرو عزّت - دولت آرام و آسائش کو دیکھتے ہوئے ہندو بیوی اور بچے کے ساتھ مسلمان ہونے کو تیار ہے ؟
سوہنیا - کیا کہا بیوی اور بچے کے ساتھ ؟
پلٹو - ہاں! ہاں! مجھے اپنا جسم - اپنی جان - اپنی استری - اپنی سنتان وہ دو کہ ہندو سے مسلمان ہونے کا ادھیکار ہے ؟
سوہنیا - نہیں نہیں - دیکھو تم سوچ سمجھ کے بات کیا کرو ؟
پلٹو - سوہنیا دیکھ تو میری استری ہے ؟
سوہنیا - ہاں! ہاں میں استری ہوں ایک ہندو پتی کی - پتری ہوں ایک ہندو پتا کی - ماتا ہوں ایک ہندو بالک کی - مگر ایک مسلمان کی میں کچھ بھی نہیں - میرے باپ نے میرا بیاہ تمہارے ساتھ کیا - میں نے اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دیا - تمہیں ہندو سمجھ کر - اب تم اپنا دھرم چھوڑ رہے ہو - ہندو سے مسلمان ہو رہے ہو - تمہیں ایک ہندو کنیا اور ہندو بالک سے کوئی سروکار نہیں - تم بیشک اپنے دھرم سے پتت ہو جاؤ - مگر بیوی اور بچے پر تمہارا کوئی ادھیکار نہیں ؟
پلٹو - او مورکھ استری اپنی جاتی کو دیکھ - اپنی جاتی والوں کی پرستھتی کو دیکھ - اپنی زندگی کو دیکھ - اپنی ادھوگتی کو دیکھ ؟
سوہنیا - دیکھو دیکھو پتی دیو! تم پرماتما کو دیکھو - وہ تمہارے پتن کو دیکھ رہا ہے - پتا کو دیکھو - وہ تمہیں دھرم بھرشٹ ہوتے دیکھ کر پشچاتاپ کر رہا ہے - اپنے پتر کو دیکھو - وہ پالنے میں پڑا ہوا وِلاپ کر رہا ہے - اپنی پتنی کو دیکھو - وہ تمہارے پاؤں میں پڑی ہوئی تمہیں سیدھا مارگ بتا رہی ہے - مسلمان ہونے سے بچا رہی ہے ؟
پلٹو - سوہنیا! اری مورکھا! میں یہ نہیں جانتا - کہ تجھے اس جاتی سے اتنا موہ کس لئے ہے ؟
سوہنیا - وہ اس لئے ہے - کہ میں نے اس جاتی کی گود میں اپنا بچپن سنبھالا ہے - اس جاتی نے ہی مجھے پالا ہے - میں نے جنم اس جاتی کے دوارا ہی پایا ہے - آج تک اسی کا دودھ پیا اسی کا نمک کھایا ہے ؟

پلٹو مجھ کو یہ شوق ہے مسلم سے میرا ساتھ رہے
اس کی خواہش ہے کہ دُنیا میں بنی بات رہے

شمس الدین ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جاں لے کے رہوں
سرد سجدہ ہے مسیحا کی - میری بات رہے

پلٹو - سوہنیا دیکھ تو میری استری ہے -
سوہنیا - ہاں ہاں میں استری ہوں ایک ہندو پتی کی -
پلٹو - میں تیرا پتی ہوں -
سوہنیا - جب تک ہندو ہو -
پلٹو - یہ میرا بچہ ہے -
سوہنیا - نہیں! نہیں - یہ ہندو بالک ہندو ماں کا پتر ہندو پتا کا بیٹا ہے ؟
پلٹو - سوہنیا! تو ضد کر رہی ہے ؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

موہنیا۔ ہاں ہاں ضد کر رہی ہوں۔ اور ضرور کروں گی۔ اپنی ساری شکتی سمیت تمہیں دھرم پر درڑھ رہنے کے لئے مجبور کروں گی۔ ساتھ ہی میں مسلمان ہونا کبھی منظور نہیں کروں گی۔

بلھو۔ او بیوقوف عورت۔ آج ان لوگوں نے مجھے جوتیوں سے مارا ہے۔ میری بے عزتی کی ہے۔ ان سے بدلہ لینے کی خواہش میرے دل میں مضبوط ہو رہی ہے۔ میں اب مسلمان ہو کر ہی ان سے بدلہ لے سکتا ہوں۔ ان کی بہو بیٹیوں کو اٹھا لے جا سکتا ہوں۔ اس لئے موہنیا تم میرے ارادے میں مخل نہ ہو۔ اگر تم میرا بھلا چاہتی ہے تو مسلمان ہو جا ورنہ بچے کے ساتھ تو بیٹا بھی کھو دے گی۔

موہنیا۔ کیوں؟

بلھو۔ کیونکہ میں اپنے بیٹے کو بھی مسلمان بناتا ہوں۔ اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔

ہریا۔ خبردار بلھو آگے قدم نہ بڑھانا۔ بچے کو ہاتھ نہ لگانا۔ ہندو رہنا یا مسلمان ہونا تیری اچھیا پر منحصر ہے۔ لیکن یہ بچہ جب تک اپنی خواہش سے تیرے ساتھ نہ جانا چاہے۔ تو زبردستی اسے نہیں لے جا سکتا۔ دادا کے ہوتے پوتے کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ بیٹا نانگا!

نانگا۔ بابا۔ بابا!

ہریا۔ دیکھو بیٹا۔ تم جانتے ہو۔ کہ ہم میں کون ہندو اور کون مسلمان ہے؟

نانگا۔ ہاں بابا ہم سب تو ہندو ہیں۔ اور یہ پتا جی مسلمان ہیں۔

ہریا۔ نہیں بیٹا۔ یہ تمہارا باپ بھی مسلمان ہونے والا ہے۔ دیکھنا ڈرنا، ڈرنے کیوں لگے ہو۔ بیٹا۔ تم اپنے پتا کے پاس کیوں نہیں جاتے؟

نانگا۔ نہیں بابا مجھے ان سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ بابا! تم کیوں مسلمان ہوتے ہو؟

ہریا۔ اچھا یوں سمجھو۔ تمہاری ماں ہندو اور باپ مسلمان ہے تمہیں جس کا مذہب اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی گود میں چلے جاؤ۔ (نانگا اپنی ماں کی گود میں جاتا ہے) شرم کرو شرم کر بلھو۔ دیکھو نادان بالک بھی اپنی جنم دینے والی ماں کی گود نہیں چھوڑتا۔ پھر تو اپنی اس ماں کو جو تیری جاتی کی جننی ہے۔ تیاگ دینے پر تیار ہو گیا۔ جا! جا! تیری پتنی اور پتر سے بھی ہمارا آدمی سروکار نہیں۔ تو انہیں بھی مسلمان بنا لے۔ کنتو پریم پورک نہ کہ رعب اور دھونس دکھلا کر۔ کسی طرح کے دھوکے اور لالچ میں پھنسا کر۔ اور اگر ان میں شکتی ہے تو یہ بچے خود ہی مسلمان نہ ہونے دیں گے

آؤ رام بھجن اپنا کام کریں۔

بلھو۔ پتا جی! کیا یہ سچ نہیں۔ کہ ہندو ہمارا تِرسکار کرتے ہیں؟

ہریا۔ اس سے مطلب؟

بلھو۔ مطلب کچھ نہیں۔ بس اب آخری نشرہ ہے کہ ہم اب ہندوؤں کے پنچایتی مندر میں جائیں گے۔ اگر وہاں کے پجاری ہمیں مندر میں داخل ہونے دیں گے۔ تب تو ٹھیک۔ ورنہ ہم آدشیہ مسلمان ہو جائیں گے۔

موہنیا۔ پتا جی! آزمائش کے لئے انہیں ایک موقعہ اور دیجئے۔

ہریا۔ اچھا رام بھجن تم کمیٹی کے مال کا بچگتان کرو بیٹا! تم آرتی اسچا کر دھوپ دیپ کپور کی ...

ویدک دھرم کا مول ہر

(الیکھک پتنگ)

پچھلے مہینوں میں سندھ دیش میں سوامی پرنام داس جی مہنت سادھ بیلا تیرتھ اسکھر سندھ انیادی ایک سیمنوں نے خوب پرچار کیا ہے۔ کہ آگامی جن سنکھیا میں آریہ سماج سناتن دھرمی، سکھ، برہمو انیادی سبھی دھرم ہندو جاتی کے خانہ میں ہندو لکھائیں۔ لیکھک نے ان کا جواب سندھی بھاشا میں ایک مختصر ٹریکٹ "ہندو آریہ اور ویدک دھرم پرکاش" لکھ کر دے دیا تھا۔ اسی کے آدھار پر آج دکھانا ہے کہ ہمارا دھرم ویدک ہے۔ ہندو نہیں۔

(۱) دھرم کا سوروپ دانی سے پرگٹ ہوتا ہے۔ یگیہ آدی شبھ کرم دھرم کے انگ ہیں۔ اب دیکھئے۔ کہ کس طرح سویم وید نے بانی تھا یگیہ آدی کی پراپتی کا اپدیش کر رہی بتاتا ہے۔ رگوید ۱-۲-۶ میں ہے:۔

"ہے اندر پرشوا یگیہ آدک سکل شبھ کرموں میں اسی سنکھوکاری۔ درش ہے۔ وید مت مانیہ منتر کو کہیں کہا دیں شنیں سنا دیں"

"ہے منتو! اس اپنشور یہ گیانی دانی کی ویدی آپ سدیو کا مناکریں گے۔ تو ساری ہی دنیہ منیہ دانی آپ کو پراپت ہو گی"۔ "کہیں کہا دیں سنیں سنا دیں"۔ کہہ کر وید نے صاف طور پر وید پرچار کی آگیا بھی ساتھ ہی دے دی۔

(۲) ہمارا دھرم ویدک اس لئے ہے۔ کہ ویدانوسار آچرن کرنے کی آگیا خود وید نے دی ہے۔ اور جن آیاتوں کے انوسار ہم آچرن (عمل) کرتے ہیں۔ وہی دھرم ہوتا ہے۔ رگ وید ۱۰-۱۳۴-۷ میں ہے:۔

"ہے دیوتو! نہ تو ہم ہنسا کرتے ہیں"

اور نہ ہی ہم رگوں میں پھوٹ ڈالتے ہیں۔ بلکہ وید منتروں کے انوسار آچرن کرتے ہیں۔ سارے جگت اس سنسار میں تنکے سا بھیتوں سے بھی مل کر سب طرف سے ادیوگ کرتے ہیں۔

(۳) چونکہ وید دو جنوں کو پوتر کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہم ویدوں کو مانتے ہیں جو پوتر کرے وہ دھرم ہی کیا۔ اتھروید ۱۹-۷۱-۱ میں بھگت کہتا ہے:۔

میں کو اتشاہ سے پریرنا کرنے والی سوجھل کروپ تر کرنے والی، ور دینے والی وید ماتا میں نے استتی کی ہے۔ (پین ادھسین کیا ہے) وغیرہ

(۴) ہم وید کو اس لئے مانتے ہیں۔ کہ یہ سرشٹی پر یہی ایک پراچین پستک ہے۔ جو کہ دیا یک تھا اور یا پک کے بھید کو الگ الگ دھرم کے دستور تھا گو رڈھ پرشنوں کو حل کر کے تدانوسار کرم کرنا سکھلاتی ہے۔

اتھروید ۱۹-۶۸-۱ میں وید کہتے ہیں "ادیا پک اور دیا پک کے بھید کو بدھی دوارا میں کھولتا ہوں۔ ان دونوں سے وید کر آپ پر آٹھ گیان تر کرموں کو ہم کرتے ہیں"۔

(۵) ہم وید کو اس لئے مانتے ہیں۔ کہ وہ انادی ہیں۔ ان کا ناش کبھی نہیں ہوتا۔ اسی لئے ویدک دھرم تینوں زمانوں میں ایک سا رہتا ہے بدلتا نہیں۔ اتھروید ۱۰-۸-۳۲ میں ہے:۔

"ایشور کا کاویہ دیکھو۔ جو مرا نہیں۔ اور جو کھشین (کمزور) بھی ہوا نہیں"۔ یعنی سرشٹی کے آرمبھ سے اب تک تازہ توانا ہے۔

(۶) ہم وید کو مان کر اس کا پرچار اس لئے کرتے ہیں۔ کہ خود وید ہی نے کرنوتو وشوم آریم کہہ کر سنسار کو آریہ بنانے کی آگیا دی ہے۔

سرکاری ہسپتالوں اور میڈیکل افسران کی تجربہ و مصدقہ مایوس مریضوں کے دل و دماغ کو طاقت دینے والی

موگی ہسپتال آنکھوں کے مشہور ڈاکٹر رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب کا ہیڈ کمپونڈر وغیرہ چار اصحاب کا آزمودہ

ایک ہفتہ میں سات پونڈ خون صالح بڑھانے والی

کرپا رسائن

سیالکوٹ ہسپتال سرجن رائے بہادر ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب سول سرجن رائے بہادر کا سید کمپونڈر و ہیڈ کلارک کا آزمودہ۔ پنجاب ڈاکٹر دوارکا پرشاد صاحب میڈیکل آفیسر رسول کا ذاتی تجربہ۔

دنیا میں کمزوری ہر قسم کو دور کرنے کی لاثانی دوا صرف کرپا رسائن ہی ہے جسکو میڈیکل آفیسر خود استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے عیال و اطفال کو کھلاتے ہیں علاوہ تپ دق کے مریضوں کا وزن بڑھاتی ہے۔

قیمت فی شیشی ... دوائی تیس شیشی درجن ... خرچ ڈاک ...

پتہ:۔ کرپا رسائن فارمیسی (لاہور برانچ) قلعہ گوجر سنگھ لال چوک - لاہور۔

... کرپا اور پیتھی ...

جیتے کا لاکھ مرے کا سوا لاکھ

یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ مویشی کی موت غریبوں کے لئے تباہی کا موجب ہوتی ہے لیکن امیر کے لئے بھی نقصان کا باعث نہیں ہوتی۔

ہندوستان کے باشندے معتقدانہ مذہبی پابندیوں کی وجہ سے مردہ مویشی کی لاش سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ اسے اٹھوا کر باہر پھینکنے یا دفن کرانے کے لئے گرد سے مزید روپیہ خرچ کرتے ہیں۔

اس کمپنی کی تجویز کی بدولت ہر ایک مردہ مویشی کے مالک کو حسب ضابطہ کمپنی اس کی پوری قیمت ادا کر کے اس کے نقصان کی تلافی کر دی جاتی ہے۔

مزید فائدہ اور سہولیت۔ کمپنی سے مفید اور تعلق رکھنے والے ایسے ممبران کو وقتاً فوقتاً حسب دستور روپیہ قرض بھی مل سکتا ہے۔ شرح سود کسی صورت میں آٹھ روپیہ سینکڑہ سالانہ سے کم نہ ہو گی۔

مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔ یا اپنے نزدیکی ایجنٹ سے ملیں۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ معاوضہ معقول دیا جاتا ہے۔ کسی ایک مویشی کو کمپنی سے منسلک کئے بغیر ایجنٹ کیلئے بھی نہ رہنا چاہئے

آل انڈیا کیٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کشمیر بلڈنگ ۴۴ میکلوڈ روڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(۷) ہمارا دھرم ویدک اس لیے ہے۔ کہ ہمیشہ وید سے پرگٹ ہوتا ہے۔ ورہنّارد شیہ پوران ادھیائے ۴ میں لکھا ہے۔ کہ دھرم وید سے پرگٹ ہوتا ہے۔ اور وید پرمیشور سے اس لیے جس کی شردھا وید میں نہیں۔ اُس سے پرمیشور اتی دور ہے ؛

(۸) ہم وید کو اس لئے دھرم پستک مانتے ہیں۔ کہ ان کے انوسار کرم کرنے سے منش سادھو کہلاتا ہے۔ ورہنّارد شیہ پران ادھیائے ۱۵ اشلوک ۲۰ میں سادھو کی تعریف یوں کی گئی ہے :۔

جو دھرم اور ادھرم کا گیان وید سے کر کے اُس کے انوسار کاریہ کرتے ہیں۔ وہ سادھو جن کہلاتے ہیں ؛

(۹) ہم وید کو اس لئے مانتے ہیں۔ کہ اُس کے ابھیاس سے بُدھی بڑھتی ہے۔ یجر وید ادھیائے ۲۸۔ منتر ۳۵ میں کہا ہے۔ کہ جیسے آکاش میں سوریہ کا پرکاش بڑھتا ہے۔ اسی طرح ویدوں کے ابھیاس کرنے سے بُدھی بڑھتی ہے۔ جو اس جگت میں وید ودوان سب ودیاؤں کو جانتے ہیں۔ وے سب اور سے بڑھے ہیں ؛

(۱۰) ہم وید کو اس لئے مانتے ہیں۔ کہ منش کے چار ورن چار آشرم اتیادی اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ منوسمرتی ادھیائے ۱۲ اشلوک ۹۷۔۹۸ میں کہا ہے :۔

چار ورن تین لوک الگ الگ چار آشرم تھا بھوت۔ بھوشت ورتمان سب وید ہی سے پرسدھ ہیں۔ (۹۷) شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس اور گندھ یہ پانچ بھی وید ہی سے آشرم ہیں۔ یہ بھی اُتپتی (ستوادی) گنوں کے کرم سے ہے۔ (ارتھات وید ہی سب پدارتھ اپنے اپنے اپادان سے اُتپن ہیں۔ پرنتو ان سب کا گیان وید سے ہی آرمبھ تھا۔ اس لئے شبد آدی وشیوں کی اُتپتی وید سے کہی گئی) ؛

(۱۱) ہم وید کو اس لئے مانتے ہیں۔ کہ وید ہی منش جاتی کے دھارن پوشن کرنے والے ہیں۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۲ اشلوک ۹۹ میں ہے :۔

سناتن وید شاستر سرو ساکشات جیووں کا دھارن اور پوشن کرتا ہے۔ اس (منش) پرانی کے لئے اس وید کے سادھن کو میں (منو) پرم مانتا ہوں ؛

(۱۲) وید کے جاننے والے ہی راجیہ کرنے کے ادھیکاری ہوتے ہیں۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۲ اشلوک ۱۰۰ میں آیا ہے۔ کہ :۔

سیناپتیہ اور راجیہ تھا ونڈ نیتا پن اور سب لوگوں پر آدھی پتیہ کو وہی پانے یوگیہ ہے۔ جو وید شاستر کا جاننے والا ہے۔

(۱۳) وید جاننے سے پاپ کا ناش ہوتا ہے اس لئے ویدک دھرم اُتم ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۲ اشلوک ۱۰۱ میں لکھا ہے کہ :۔

جیسے بلوان ہوا اگنی گیلے درکھشوں کو بھی جلا دیتا ہے۔ ویسے ہی وید کا جاننے والا اپنے کرم جنیہ دوشوں کو جلا دیتا ہے ؛

(۱۴) ہم وید کو اس لئے مانتے ہیں کہ اس سے موکش پراپت ہوتا ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۱۰۲ میں ہے :۔

وید شاستر کا تتو جاننے والا چاہے جس آشرم میں رہ کر اسی لوک میں رہتا ہوا برہم کو پراپت ہوتا ہے ؛

(۱۵) وید کے جاننے والے ہی دھرم سنشے نوارن کرنے کے قابل مانے گئے ہیں چنانچہ منوسمرتی ادھیائے ۱۲۔ شلوک ۱۱۲ میں فرمایا ہے :۔

رگ۔ یجر۔ سام۔ ان تین ویدوں کے جاننے والوں کی دھرم سنشے نرنیہ کے لیے تریورا سبھا جاننی چاہیئے ؛

(۱۶) ہم وید کو اس لئے دھرم پستک مانتے ہیں۔ کہ وید جاننے والوں کا اُتم سمان ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۲۔ اشلوک ۱۱۳-۱۱۴ میں کہا ہے کہ :۔

وید کا جاننے والا برہمن ایک بھی جس دھرم کو کہے اس کو سرشیشٹھ دھرم جاننا چاہیئے اور اگیون (وید نہ جاننے والوں) دس ہزار کا کہا ہوا بھی کچھ نہیں (۱۱۳) ورت اور وید منتروں سے رہت تھا خالی جاتی مار سے جیتے ہوئے ہزاروں بھی اکٹھے ہوویں تو بھی پریشد (دھرم نرنے کا سبھا) نہیں ہیتے۔ (۱۱۴) ؛

پانچسو روپیہ انعام
مہاتما کی بتائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی
یقینی طور میں پورا آرام ؛
اگر آپ سینکڑوں حکیموں ڈاکٹروں ویدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچسو روپیہ انعام جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں۔ قیمت دو روپے۔
ملنے کا پتہ :۔
اکھل کشور رام نمبر ۲۶ پوسٹ کٹڑی سرائے۔ گیا

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا
زنڈو کا چون پراش
بڑھے جوانوں اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے۔
کھانسی کو دور کرتا ہے۔
زکام کو نابود کرتا ہے۔
تپدق کو دفع کرتا ہے
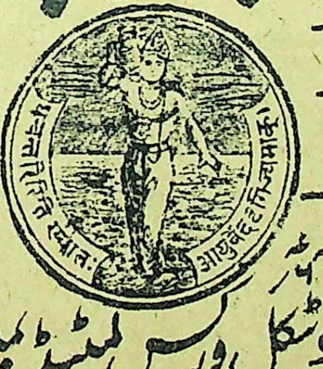
قیمت ۴۰ تولہ ۲۰ تولہ
دس تولہ تیرہ آنہ
زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹیڈ بمبئی نمبر ۲
نوٹ :۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں :۔
سب ایجنٹس :۔
لاہور۔ لالہ میلارام نیئر اینڈ سنز رنگ محل ؛
راولپنڈی۔ بھیمسین بھنڈاری کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ۔ ایس ڈی چمن لال سادرس کیمسٹ ڈرگسٹ صدر بازار
پشاور چھاؤنی۔ کوبیا جی سکھ دیو کلیان اوشدھالیہ۔
فیروزپور شہر۔ حکیم گھمنڈا سنت رام چوک جمعیت راستہ ؛
گوجرانوالہ۔ کوبیاج شنکر دیال۔ کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

بچوں کی طاقت بڑھاتے ہیں
ڈونگرے کا
بال امرت
تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے
اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں
لاہور ایجنٹ
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection

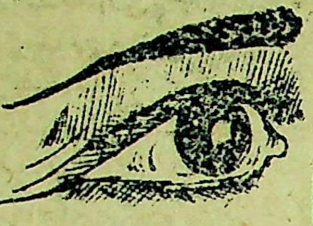

۱۲ مارچ پر سب کی

۱۲۔ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء کو

امرت دھارا کی سلور جوبلی ایسی شان سے منائی گئی تھی۔ اور اتنی سربرآوردہ ہستیوں نے اس میں حصہ لیا تھا۔ کہ اخبارات نے لکھا تھا کہ یہ جلسہ ایک تاریخی واقعہ ہوگیا ہے۔ امرت دھارا کی سلور جوبلی کے بعد اس قدر جوبلیاں لوگ منانے لگے۔ کہ ایک اخبار نے لکھ دیا کہ پنڈت صاحب امرت دھارا کے تو موجد تھے ہی۔ جوبلیوں کے بھی موجد کہنے چاہئیں۔ اس وقت سے ۱۲ مارچ کو امرت دھارا کا سالانہ جلسہ برابر منایا جاتا ہے۔ اور ہمارے مہربان اس ۱۲ مارچ کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ پچھلے سال مہاتما گاندھی جی کی اس دن آزادی کی مہم پر روانگی ہے

۱۲۔ مارچ کو چار چاند لگ گئے ہیں

اور اب ہر ایک کو آسانی سے یاد رہ سکتی ہے

ناظرین ۱۲۔ مارچ کو اس سال بھی یاد رکھیں۔ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ٹورنمنٹ بے بی شو۔ لیکچر کھیلیں وغیرہ بہت ہونگی اور ادویات کی قیمت میں بھی رعایت کی جاویگی۔ اگر اس دن دنیا کے کسی بھی ڈاکخانہ میں خط ڈال دیں۔ کارڈ یا خط کے اوپر ۱۲۔ مارچ لکھ کر خط شروع کرنا چاہیے اور ڈاک میں ۱۲۔ مارچ کو ڈالنا چاہیے۔ لاہور کے اصحاب چاہے کارڈ یا خط لکھ دیں۔ یا امرت دھارا دفتر کے باہر ایک بکس پڑا ہوگا۔ اس میں اپنا نام و پتہ و ادویات جو چاہیے لکھ کر ڈال دیں اس کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر کسی دن بھی آکر ادویات لے سکتے ہیں ٭

جو اصحاب چاہیں۔ اس دن روپیہ جمع کرا سکتے ہیں۔ اور باہر کے اصحاب اسی دن منی آرڈر بھیج سکتے ہیں۔ جن کا روپیہ جمع ہو جاوے گا۔ ان کو جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہوگا اس رعایت پر یکدم یا چند بار میں ہی ادویات مل سکیں گی۔ اس ایک دن کے واسطے

رعایت یہ ہے

کہ امرت دھارا و اسکے مرکبات و کشتہ سونا وغیرہ پر ۱/۴ قیمت پر یعنی روپیہ میں ۴/ رعایت پر اور دیگر ادویات و کتب نصف قیمت یعنی روپیہ میں ۸/ رعایت پر ملیں گی

جن کے پاس فہرست نہ ہو وہ ابھی لکھ کر منگوالیں اور ادویات نوٹ کر رکھیں

خط و کتابت و تار کے واسطے پتہ:۔ **امرت دھارا ۔۔ لاہور**

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماچار جگت

آریہ سماج علی پور کا اُتسو۔ آریہ سماج علی پور کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ سری یان پنڈت رام چندر جی دہلوی مشہور آریہ مناظر نے آنا سویکار کر لیا ہے۔
(ڈاکٹر گوبند رام منتری آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج سالون کا جلسہ۔ آریہ سماج سالون ضلع کرنال کا دسواں سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ کا ہونا نشچت ہوا ہے۔ (سنگار سنگھ پردھان آریہ سماج سالون ضلع کرنال)

آریہ سماج بھلوال کا سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج بھلوال ضلع شاہ پور کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت لوک ناتھ جی و پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار و سوامی دھیرانند جی سنیاسی و پنڈت منشی دیو جی و دیگر کئی بھجنیک مہاتماؤں کے پدھارنے کی پورن آشا ہے۔ اُتسو میں رشی لنگر آریہ سماج کی طرف سے جاری ہوگا۔
(دیوا رام اُپ منتری آریہ سماج بھلوال ضلع شاہ پور)

آریہ سماج بہرام پور کا اُتسو۔ آریہ سماج بہرام پور ضلع گورداسپور کا باسٹھواں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۳۱ء بروز منگل بدھ - ویردار ہوگا۔
(دساندھا اس گپت منتری آریہ سماج بہرام پور)

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا اُتسو۔ آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں کا انیسواں سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ چیت مطابق ۲-۳-۴ اپریل ۱۹۳۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ نگر کیرتن ۲ چیت بروز اتوار کو ہوگا۔
(منگو رام پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج فرید آباد کا اُتسو۔ آریہ سماج فرید آباد کا وارشکوتسو ۲-۳-۴ اپریل کو منایا جائے۔ (مدن لال منتری)

مردم شماری کے متعلق شکایت۔ علاقہ رام پور راجوری شدھ شدہ بھائیوں کی چند شکایات دفتر آریہ سماج رام پور راجوری میں پہنچی ہیں۔ کہ پٹواریان ان کا اندراج حسب مرضی ان کے کاغذات مردم شماری میں نہیں کرتے۔ جس کے متعلق تحصیلدار صاحب و وزیر وزارت و کمشنر صاحب مردم شماری ریاست جموں و کشمیر کی توجہ دلائی گئی ہے۔
(مہتی رام منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) رشی بودھ اُتسو بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ بہد یگیہ کیا گیا۔ سنکیرتن ہوا۔ اور رات کو رشی دیو کے جیون سمبندھی لیکچر ہوئے۔ بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(۲) پنڈت سکھدیو جی ودیا النکار ویدانت واچسپتی کے زور دار ویاکھیان ہوئے۔

(۳) مہاشہ لال چند جی دیوسوامی اور مہاشہ آتم چند جی ترول کے وواد ویدک ریتی سے ہوئے۔ دونوں پر آٹھ آٹھ روپیہ وان دان دیا گیا جو سماج میں داخل کئے گئے۔

(۴) ویر تیج کا پرب بڑی دھوم سے منایا گیا۔ پراتہ کال سنکیرتن کیا گیا۔ بڑا یگیہ ہوا۔ رات کو سبھا ہوئی۔ بہت سی تقریریں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے جیون سمبندھی ہوئیں۔

(۵) پنڈت سکھدیو جی کی پتری کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پتری کا نام سومیدھا دیوی رکھا گیا۔ مبلغ ۶ روپے دان اور دکشنا ملی۔
(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج بڈلاڈہ منڈی کے سماچار

(۱) ۲۰ فروری کو سماج مندر میں شہید دھرم پنڈت لیکھرام جی آریہ سماج کا شہیدی دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

(۲) سماج مندر کے لئے مبلغ ۱۰ روپیہ لالہ سری چند جی کھتری کیتھل نواسی نے ۵ روپیہ لالہ جوتی پرشاد جی ڈھانوی نے اپنے پتر ملی کی شادی پر اور پانچ روپیہ مہتہ دھنی رام جی منیجر گورو فیکٹری بڈلاڈہ نے اپنی شادی پر دان کئے ہیں۔
(کندن لال گپتا منتری آریہ سماج بڈلاڈہ منڈی ضلع حصار)

بانی
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن
مختصر اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ
کلکتہ
سنہ ۱۹۸۴ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ہر خاص و عام کو بخدمت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دینے سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کیا گیا ہے۔
المشتہر :- چنی لال۔ برمن مالک کارخانہ ایس کے برمن

خون صاف کرنے کی مشہور دوا
آیا اوڈائی سالسا
یہ سالسا کھلا ہونے کی وجہ سے ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آتشک گنٹھیا وغیرہ ملی ہوئی علامتوں کے استعمال سے اگر خون خراب ہو گیا ہو۔ تو اسے استعمال کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے۔ ڈاک محصول آٹھ آنے۔

نو ایجاد آئی ڈراپ نو ایجاد
اس سے آنکھ کی سرخی۔ جلن۔ ترکٹ۔ پانی بہنا اور تیزی۔ صرف تین چار دن کے استعمال سے رفع ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی اچھی حالت میں بھی دھول دھواں دھوپ کی تیزی اور چھپے حروف کی لائی پر بھی مفید ہے۔ قیمت بعد چکانے کے آٹھ آنے۔ ڈاک محصول دو شیشی تک

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۸، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴، کلکتہ

ایجنٹ :- منیجر پیسہ اخبار - لاہور

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

سنکر دہوج۔ مقوی دماغی اور جسمانی کمزوری اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت فی تولہ
ساری بری سالسہ سوزاک پیشاب ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت
سکر اسن جیون - مستی کی تمام بیماریوں، نامردی، اعصاب جسمانی کمزوری کی حالت میں۔ قیمت ۱/۴ روپے سیر
ابلہ بند ہوجنگ - مستورات کی بیماریاں، جریان الرحم، سفید پانی، کمزوری ہاتھ، چہاتی کمزوری رحم، درد، ایام ماہواری کا نہ آنا، قیمت فی خوراک دو روپے۔
جگدیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لندن) مالک سادھن اوشدھالیہ۔ ڈھاکہ (بنگال)
SADHAN AUSHADHLAYA
DACCA (BENGAL)
برانچ :- شیام بازار کلکتہ

جوانی

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں"
جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟
یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں یا کیسے رہ سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی نایاب کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزمائش کے لئے منگوا لیجئے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی کالاڈھونگی ضلع نینی تال

آریہ سماج سیالکوٹ

آریہ سماج سیالکوٹ - آریہ سماج مندر سیالکوٹ میں ۲۰ فروری کی شام کو رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ بھجنوں کے بعد لالہ دیوی دیال جی پردھان اور لالہ گنیش داس آنند نے پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر تقریریں کیں۔ اور چار آنہ فنڈ کی اپیل کے بعد کارروائی ختم ہوئی - (گنیش داس آنند سیکرٹری و اسسٹنٹ پریزیڈنٹ آریہ سماج سیالکوٹ) ؛

تحصیل نوانشہر میں جاٹوں کا پہلا ویدک وواہ

ویدک وواہ - مقام میاں خورد قریب قصبہ راہوں میں چودھری کرم چند جی نے اپنی پُتری کا وواہ سنسکار ۱۰ پھاگن کو ویدک ریتی سے پنڈت لکشمی دت جی سے کرایا۔ (لکشمن دت ادھیاپک آریہ ہائی سکول نوانشہر)

گھنوری کلاں میں پرچار

گھنوری کلاں میں پرچار - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ فروری کو مہاشہ نانی چند جی بھجنیک نے گھنوری کلاں ریاست پٹیالہ میں وید پرچار کیا - پبلک پر پربھاؤ خوب پڑا ؛ (منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج جہلم کا مندر

آریہ سماج جہلم کا مندر - آریہ مندر جہلم کا نقشہ میونسپل کمیٹی سے منظور ہو گیا ہے۔ کام تعمیر کا شروع کر دیا گیا ہے۔ چار دیواری چار چار فٹ بن چکی ہے - اور کنوئیں کی کھدائی پانی تک پہنچ گئی ہے - ایک کوٹھڑی تیار ہو چکی ہے۔ عنقریب ڈیوڑھی کا کام شروع کیا جائیگا اس کے بعد کا کام دھن کے بغیر چلنا مشکل ہے اس لئے دانی ویروں سے سہائتا کی پرارتھنا کی جاتی ہے - تاکہ مندر کے کام کو جاری رکھا جا سکے۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا نے ایک پرستاؤ پاس کیا ہوا ہے - کہ جب کبھی کوئی نیا مندر زیر تعمیر ہو - اور اس کی اپیل پہنچے - تو تمام آریہ سماجیں تنبول کے طریقہ پر سہائتا کیا کریں - اُمید ہے کہ آریہ سماجیں اسکو مد نظر رکھ کر ہماری سہائتا کرینگی ؛

(منتری آریہ سماج گوردوارہ کل دھاگ جہلم) ؛

رشی بودھ اُتسو

رشی بودھ اُتسو - آریہ سماج سلانوالی میں رشی بودھ اُتسو اُتساہ سے منایا گیا۔ آریہ سماج کی یگیہ شالا میں پرتی دن پراتہ یگیہ اور سمیلت سندھیا ہوتی ہے ؛

آریہ سماج رام پور راجوری میں رشی بودھ اُتسو میں آیک سناتنی پنڈت سیتا رام شاستری کا دیاکھیان ہوا - جس میں آپ نے دلت اُدھار اور شُدھی کا سمرتھن کیا سناتنی اُن سے ناراض ہیں - اور ان پر آریہ سماجی ہونے کا دوش آروپن کر رہے ہیں چار آنہ ندھی کے لئے ۱۶ روپیہ ایکتر ہوئے

آریہ سماج کے لیہ کا دکش بھاشہ روپن لال نیت ہوئے ہیں - مہاشہ مکھن لال نہیں

آریہ سماج کیماڑی کراچی میں مہاشہ سیوک رام کا بودھ اُتسو میں دیاکھیان ہوا چار آنہ ندھی کے واسطے ۱۱ روپے اکٹھے ہوئے

آریہ سماج کراچی سے دھنپت مل آریہ پتری پاٹھشالہ کے ہال میں ودیا نند بودھ اُتسو منایا ؛

آریہ سماج راجن پور میں بھگت رادھا کرشن پردھان آریہ سماج نے رشی جیونی پر دیاکھیان دیا ؛

آریہ سماج سٹھر نوانہ میں ڈاکٹر رام کنور جی آنند اور ڈاکٹر اوم پرکاش کے دیاکھیان ہوئے - ۲۰ فروری کو بودھ اُتسو میں چودھری روپ چند ذیلدار کا پربھاؤ شالی بھاشن ہوا

آریہ سماج بکٹ گنج مردان میں پنڈت دھیان چند بی اے پردھان آریہ سماج کی پرارتھنا اور پنڈت ہیرا لعل جی ونیدا اور بخشی ہیرا لعل کے رشی جیون پر دیاکھیان ہوئے - ۷ روپے ۱۲ آنے چار آنہ ندھی کے لئے دان ایکتر ہوا ؛

کریالہ ضلع جہلم میں رشی بودھ اُتسو اور ویدک اُتسو اُتساہ پوروک منائے گئے ؛

ویدک وواہ

ویدک وواہ - پنڈت بنسی رام جی بھاردواج جالندھر شہر کے سپتر مسٹر رام چند شرما کی شادی بجائے پنڈت سکارام جی ہیڈ کلرک محکمہ جنگلات فیروزپور ۷ فروری کو ہوئی - کنیا پکش کی طرف سے ۱۰ روپیہ اور ور پکش کی طرف سے ۱۲ روپے کا دان ملا ؛

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا پرستاؤ

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کے ۲۲ فروری کے اُدھیویشن میں ذیل کا پرستاؤ پاس کیا گیا:—

"آریہ سماج مادھو آچاریہ کی تصنیف "رنگیلا رشی" کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے"۔

(جھمنداس منتری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) ۶ فروری کو لالہ اندر سین جی اوورسیئر

۵ عدد گھڑیاں اور ۲۹ چیزیں

سہیلی شیشی اوتر سگندھ راج ہاٹ ٹیبل پنکھ جس سے پان کی لذت سوگنی بڑھ جاتی ہے اور جس کی خوشبو سے طبیعت مست ہو جاتی ہے۔ ایک بجلی کا لیمپ ایک نازک فاؤنٹین پن ایک بیبی پستول - ایک جوڑی بڑھیا مضبوط ربڑ کیمپ شو جوتا جس ناپ کا چاہیں ایک جیبی چرخہ (تکلی) کوٹ کے سینے میں لگانے لائق ہندوستان کے لیڈروں کی شکل کا ایک لاکٹ - ایک رولڈ پاکٹ واچ ۸ خوبصورت ڈیزائن کی رسٹ واچیں اور ایک اصلی ٹائم پیس - جس کی گارنٹی ۶ سال ہے - ساتھ ہی ایک انگوٹھی - ایک سٹیل چاقو - اور ایک آنکھوں کی عینک بھی بھیجا جائیگا - ان سب چیزوں کی قیمت پانچ روپے ڈاک محصول علاوہ ؛

میسرز ایچ ایس شرما اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر (۶۷۸۰) کلکتہ

طاقت کا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں - جوانی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں - قبض کی شکایت دور کر کے دست صاف لاتی ہیں - تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں - قیمت ۳۲ گولی عہ

رتن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ -

راج ویدیہ نارائن جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ

برانچ :- ۳۹۳ کالبادیوی روڈ بمبئی

دہلی ایجنٹ - جمنا داس کمپنی چاندنی چوک دہلی

راجپوت کی بیٹی

مطالعہ سے سرد خون میں بھی زندگی کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے

مرشد سینا کے تکمیل حالات ۱۲ ؍

جنبل دختای شہاب ۳ ؍

چتوڑ کی بربادی ۳ ؍

دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری دروازہ - لاہور

شریمد بھگوت گیتا

کا آسان بامحاورہ اور بہترین ترجمہ سرمیلن مہاتما جیت رام جی - بوجہ مقبولیت عام کے نہایت قلیل عرصہ میں اسکی بارہ ہزار جلدیں شائع ہو چکی ہیں ؛ قیمت اردو ۔ ا ہندی ۔ گورمکھی عہ

گیتا دھرم از بھگت موتی رام ۵ ؍

روحانی کہانیاں عہ ؍

معیار صداقت ۶ ؍

آفتاب حقیقت ۸ ؍

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ:

ہندوستان کے مشہور موسیقی دان ماہر فن موسیقی

سردار سندر سنگھ صاحب سبھروال کی تازہ تصنیف

سنگیت ساگر

کی نسبت میلہ ہربلب کی انتظامیہ کمیٹی کے پریذیڈنٹ مسٹر دوارکا داس جی فرماتے ہیں کہ یہ کتاب علم موسیقی کو زندہ رکھنے کیلئے ہر گھر اور ہر قدردان موسیقی کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت ۸ ؍

بدہضمی کمی خون - مردمی کمزوری - جریان خرابی خون امراض تناسلی اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا

آدیتیہ رسائن

قیمت ۷ روزہ خوراک عہ - پندرہ روزہ ... مکمل کورس ساٹھ روزہ ... محصول ساتے ۔ علاوہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

موجد :- آدیتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

لاہور (برانچ) انارکلی کمیسری بانا خانہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کی پتری کا بواہ ویدک ریتی انوسار پنڈت بشنودت جی نے کرایا۔ کنیا پکش کی طرف سے ۲۵ روپے دان ملا۔

(۲) ۸ فروری کو جنرل میٹنگ میں رنگیلا رشی نامی کتاب کے برخلاف پرستاو پاس ہوا۔ اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ضبطی کے لئے گورنمنٹ سے انورودھ کیا گیا۔

(۳) ۱۵ فروری کو رشی بودھ اتسو پر پنڈت پردیال جی شاستری۔ مہاشہ کشن سروپ ایم اے اور مہاشہ کشوری لال آدی سجنوں کے ویاکھیان ہوئے (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج جگادھری کا پرستاو

۱۵ فروری کو ایک خاص میٹنگ میں آریہ سماج جگادھری نے حسب ذیل پرستاو پاس کیا:-

اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان کی تمام آریہ سماجوں میں آریہ سماج بہادر آباد کے واقعات سے سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ آریہ سماج جگادھری پرستاو پاس کرتا ہے کہ گورنمنٹ سے موکد بانہ درخواست کی جائے کہ آریہ سماج بہادر آباد کے کارکنان کی شکایات کی آزادانہ تحقیقات ایک ایسی باقاعدہ بنائی ہوئی کمیٹی سے کرائی جائے۔ جس میں سرکاری افسر سرکاری ممبران کی تعداد برابر ہو (منگتن لال منتری آریہ سماج جگادھری)

شوک پرستاو

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی نے نیشٹ بھگت لالہ درگا چرن جی کی اکال مرتیو پر افسوس اور ان کے پریوار سے ہمدردی کا پرستاو پاس کیا۔ (نرسنگھ دیو منتری آریہ سماج)

آریہ سماج شاہجہانپور کا پرستاو

آریہ سماج شاہ جہان پور نے رنگیلا رشی کے مصنف کے خلاف ناراضگی اور نفرت کا پرستاو پاس کیا۔ (تنکو لال منتری)

آریہ سماج سانہ وال کو دان

لالہ بنسی لال جی نے ۴۴ روپیہ دان آریہ سماج سانہ وال کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کے لئے بموقعہ شادی اپنے سپتران مہاشہ کشوری لال و مہاشہ ویش پال دیا۔

(۲) بابو بدھ دیال جی نے اپنی سپتری کی شادی پر ۲ روپیہ آریہ سماج کو اور ۲ روپیہ کنیا پاٹھ شالہ کو دان دیئے۔

(۳) لالہ دھنی رام جی نے ۲ روپے آریہ سماج اور ۳ روپے کنیا پاٹھشالہ کو بر موقعہ شادی اپنی سپتری دان دیئے۔ (پیارے لعل کپلی اپ منتری آریہ سماج سانہ وال ضلع لدھیانہ)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار:-

(۱) ۸ فروری کو مہاشہ بابو رام معلّہ کی نوجات کنیا کا جات کرم سنسکار کروایا گیا۔ ۱۰ شلنگ آریہ سماج کو دیئے۔

(۲) ۱۱ فروری کو مہاشہ لال چند سب انسپکٹر پولیس کی کنیا کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام زملا دیوی رکھا گیا۔ سماج کو ۵ شلنگ پراپت ہوئے۔

(۳) ۱۶ فروری کو رشی بودھ اتسو آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ہون کے پشچات بابو بدری ناتھ جی کا سوامی جی کے جیون پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ آپ کے علاوہ کئی ایک سجنوں کے اندر شردھا نند برہمچاری آشرم کے برہمچاریوں کے سوامی جی کی جیونی اور کلام پر بہت اتم اتم بھجن ہوئے۔ (بھدن چندرائے جائنٹ منتری آریہ سماج نیروبی)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

آریہ کمار سبھا نے رشی اتسو بڑے اتساہ پوروک منایا۔ سنام کیرتن بھجن اور پرچار ہوا۔ جس کے بعد لالہ بسنت رام۔ مہاشہ اتم چند اور مہاشہ برج لال کی تقریریں ہوئیں۔ پرچار کے لئے مفت مذہبی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ شریمتی لکشمی دیوی نے آریہ سماج کو چار چھوٹی دریاں دان دی ہیں۔ (برج لال)

آریہ سماج سانہ والی کے سماچار

پچھلے دنوں سیتا سماج آریہ سبھا کی طرف سے نیفر چند بھجنیک۔ اپدیشک مہاشہ پیارے لال جنہوں نے دو دن ویدوں کی ویاکھیا اور رشی دیانند کی عظمت پر منوہر گان سے پرچار کیا۔ بہادر آباد کے اوم کے جھنڈے کے پھاڑنے آدی کی گھٹناؤں اور رنگیلا رشی کے مصنف کے خلاف اظہار ناراضگی کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔

سیتو رامنتری سبھا تھا۔ رسماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ہون یگیہ میں رشی دیانند کی جیون گھٹناؤں پر روشنی ڈالی گئی (پیارے لال اپ منتری)

منڈی سلانوالی میں ویدک وواہ

۳۰ فروری کو مہاشہ رام دھن جی بھگت پردھان آریہ سماج سلانوالی کی سپتری کیسر دیوی کا وواہ لالہ گوپی چند جی سرگودھا نواسی کے سپتر مہاشہ شانتی لال کے ساتھ بھاری حاضری

بالکل مفت!

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں۔ نیا عجیب و غریب جیبی ڈائرکٹری و اشتہاری کی وجہ سے

دلی کی ڈائرکٹری و عروس زندگی

منگا لیجئے! نئی اور پرانی شاہی عمارات کا حال بازار کی رونق اور چہل پہل کا بیان ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اصول حفظان صحت اور تمام امراض جس میں پوشیدہ امراض بھی شامل ہیں انکا حال مکمل اور موثر طریقہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ صرف ایک پوسٹ کارڈ لکھکر جلد منگا لیجئے۔

جو شہرت گزشتہ ۱۵ سال سے حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں!

سرمہ اکسیر چشم۔ دھند غبار خارش کگرے ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں ہے قیمت ایک تولہ عہ تین تولہ یا بارہ تولہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸ر الگ ہے۔

حب مراد۔ راحت زندگی کی جان مقوی گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں قیمت ۸ گولی عہ ۲ گولی ایک روپیہ ۱۰۰ گولی پانچ روپیہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۷ر الگ ہے۔

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نارائن

حوض قاضی ۱۳۲ دہلی

بوتل پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھکر خریدیئے

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

دراکشا سو

ایام سردی میں خاص کر استعمال کرنے کی چیز شیریں و خوش ذائقہ سب سے بہترین اور جسم میں خون اور گوشت بڑھاتا ہے۔ سردی کھانسی اور جریان کو نیست نابود کرتا ہے۔ فوراً جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ قبض دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے۔ علالت کے بعد یا بچہ پیدا ہونے کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ جسم میں گوشت اور چہرے پر رونق افزا رکھتا ہے۔ ضعیفی میں ہونے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت فی بوتل کلاں دو روپے۔ خورد ایک روپیہ محصول بوتل کلاں ۱۵ر خورد ۸ر

ایک بوتل سے زیادہ منگانے پر نزدیک کے ریلوے اسٹیشن کا نام تحریر فرمایئے

ہر جگہ ادویات فروشوں سے ملیگا

پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایران کے مذاہب

سر ڈینس راس کے مضمون مطبوعہ لنڈن ٹائمز کے آدھار پر

دنیا کے کسی ملک میں اتنے مختلف مذاہب نہیں ملیں گے۔ جتنے ایران میں ملتے ہیں۔ ایران ہمیشہ نئے نئے مذاہب پیدا کرتا رہا ہے۔ چونکہ ایران آریائی اور سامی تمدنوں کا مقام اتصال رہا ہے۔ اس لئے وہاں کے باشندوں نے دونو کے مذہبی اثرات و احساسات کو قبول کر کے ایک نئے طرز کا مذہب ایجاد کر لیا۔ جو ان کی ضروریات و خصوصیات کے بالکل مطابق تھا۔ سب سے پہلا مذہب جس نے عام ایرانیوں کو پوری طرح اپنے اثر و نفوذ میں لے لیا تھا وہ دیسی تھا۔ ہر طبقہ اور جماعت کے اشخاص نے اسی کو قبول کر لیا۔ اس مذہب کے سب سے بڑے داعیوں و مبلغوں میں زردشت بھی شامل تھا۔ یہ شخص کورش کے عہد سلطنت میں گذرا ہے۔ اور ایرانیوں کی نظروں میں اس کی اس قدر عزت و حرمت تھی۔ کہ زردشت اور مذہب مزدیسنی مترادف الفاظ سمجھے جانے لگے۔ اس مذہب کی بنیاد اسی عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ دو ہستیاں خالق کائنات ہیں۔ ایک وہ جس نے نیکی۔ رحمت اور نور کو پیدا کیا ہے دوسری اہرمن جو شرارت و خباثت اور ظلمت و تاریکی کا خالق ہے۔ ابتدائے پیدائش سے ان دونوں خداؤں کے درمیان تصادم اور کشمکش جاری ہے۔ اور ان میں ہمیشہ جنگ ہوتی رہتی ہے۔ خالق نیکی و رحمت کی قدرت کا مظہر نور کو خیال کیا جاتا ہے۔ مخصوصاً آفتاب اور اجرام فلکی کی روشنی اور نیز آگ کو بھی خدائے نیکی کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ظلمت و تاریکی کو اہرمن کا نمائندہ خیال کیا جاتا ہے۔ یہ کہنا کہ ایران کے گبر اور ہندوستان کے پارسی آفتاب و آتش کی پرستش کرتے ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ بلکہ وہ نور پاکیزگی کو اپنا معبود سمجھتے ہیں ؛

زردشتیوں کے اخلاقی قوانین تین بنیادوں پر قائم ہیں۔ یعنی پندار نیک۔ گفتار نیک کردار نیک۔ ان کی آسمانی کتاب کا نام اوستا ہے۔ اس کی عبارتیں مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن اتنا ضرور تحقیق و مسلم ہے کہ زردشت کے زمانہ میں ایک آشت بھی تحریر نہیں ہوئی ہے ؛

زردشتیوں میں مردہ کے دفن کا طریقہ نرالا ہے۔ وہ لاش کو ایک آہنی تابوت میں رکھکر ایک علیحدہ مکان میں رکھ دیتے ہیں۔ تاکہ حرارت آفتاب کی وجہ سے اس کا گوشت خشک ہو جائے۔ یا اسے گوشت خوار پرند اپنا طعمہ دہن بنا لیں۔ اس کے بعد خالی ہڈیاں قبرستان میں لے جا کر دفن کر دی جاتی ہیں ؛

ایران میں مسیحیت کی ابتدا

ساسانی بادشاہوں کے زمانہ میں ایرانیوں میں مسیحیت نے رواج پایا۔ اس زمانہ میں جنوب اور شمال دونو اطراف میں اسقف کی مملکتیں قائم تھیں۔ تیسری صدی کے اوائل میں ایران اور بین النہرین میں اسقف کی ۲۰ مملکتیں موجود تھیں۔ پانچویں صدی کے وسط میں بھی شہر نیشاپور۔ رے ہرات اور مرو میں پیروان مسیح کی کافی تعداد آباد تھی ؛

مذہب مانی

یہ مذہب اپنے بانی کے نام سے موسوم ہے مانی اس مذہب کا موجد تھا۔ جس نے مذہب زردشت اور مذہب عیسوی کے آئین و اصول کو ملا کر ایک جدید مذہب کی بنیاد ڈالی۔ اس مذہب کا مؤسس بہرام گور کے عہد حکومت میں گذرا ہے۔ اور اسی کے حکم سے ۲۷۴ میلادی میں قتل کر دیا گیا۔ یہ جدید مذہب صرف ایران ہی میں سرسبز و کامیاب نہ ہوا۔ بلکہ مشرق میں مملکت چین تک اور مغرب میں بہت دور تک پھیلا۔ اس کے پیروان کا حلقہ وسیع ہو گیا۔ اس مذہب کے متعلق فارسی اور چینی زبانوں کے بہت سے قدیم نوشتہ جات دستیاب ہوئے ہیں۔ جن سے اس مذہب کے بارہ میں مفید اطلاعات ہم پہنچی ہیں ؛

مذہب مزدک

چھٹی صدی میں شاہ قباد کے دور حکومت میں ایک شخص مزدک نامی تھا۔ جس نے مذہب کا مظہر و مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس شخص کی تعلیم میں اشتراکیت اور اجتماعیت کی روح کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اور اس کا منشا یہ تھا۔ کہ دنیا کی دولت تمام افراد پر مساوی طور پر تقسیم ہونا چاہیے۔ مزدک کی تعلیم اور اس کے خیالات نہایت بہت جلد پھیل گئے۔ اور اگر وہ کچھ دنوں اور زندہ رہتا۔ تو تمام طول و عرض ایران میں اس کی تعلیمات مستقل طور پر طاری و ساری ہو جاتیں ؛

ایران میں اسلام

ساتویں صدی کے اوائل میں عربوں نے ایران کو تسخیر کر کے وہاں کے باشندوں کو یہ دو صورتیں اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ کہ یا تو وہ جزیہ دیں۔ یا مذہب اسلام قبول کریں۔ ایرانیوں کی ایک بڑی تعداد مذہب اسلام میں داخل ہو گئی۔ اور جو لوگ ان دونو صورتوں میں کسی پر رضامند نہ ہوئے۔ وہ ترک وطن کر کے ہندوستان چلے گئے۔ اور وہاں کے علاقہ گجرات میں سکونت پذیر ہو گئے۔ لیکن پھر بھی زردشتیوں کی ایک بڑی تعداد ایران کے مختلف مقامات پر باقی رہ گئی۔ اور آج انکی مردم شماری آٹھ ہزار سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ اُن میں سے زیادہ تر کرمان اور یزد میں رہتے ہیں ؛

سُنی و شیعہ

ایرانیوں کا عام مذہب اس وقت شیعہ ہے۔ شیعہ دنیا میں سنیوں سے اگرچہ تعداد میں کم ہیں۔ لیکن تمام فرق اسلامیہ میں سب سے زیادہ اہم اور وقیع ہیں ؛

مسلمان رسول خدا کی وفات کے بعد ہی دو فرقوں میں منقسم ہو گئے۔ جو لوگ حضرت علی کو رسول خدا کا خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں وہ شیعہ کہلاتے ہیں۔ اور جو لوگ انہیں چوتھا خلیفہ خیال کرتے ہیں۔ وہ سنی ہیں۔ مسئلہ امامت کے علاوہ اصولاً شیعہ اور سنی ایک ہی ہیں ؛

بابی مذہب کا ظہور

انیسویں صدی کے وسط میں ایران میں ایک اور شخص پیدا ہوا۔ جو نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ امام غائب اور مومنین کے درمیان واسطہ ہے۔ اسی نسبت سے اس نے اپنا لقب باب رکھا تھا۔ یہ شخص علماء کا سخت مخالف تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے پیرووں کی خاصی تعداد ہو گئی۔ جو بابی کہلاتے ۱۸۵۰ء میں یہ خود ساختہ پیغمبر اپنی عمر کے ۲۹ ویں سال علماء کی مخالفت و حکمت میں قتل کر دیا گیا۔ اس نے اپنے قتل کے وقت جس شجاعت و تہور کا مظاہرہ کیا۔ اس نے اس کے پیرووں کی تعداد میں مزید اضافہ کر دیا ؛

۱۸۵۲ء میں ناصرالدین شاہ کے قتل کی سازش کی گئی۔ جس کا الزام بابیوں پر عائد کیا گیا۔ اور اس کی پاداش میں بہت سے بابی قتل کئے گئے۔ اس کی لڑکی قرۃ العین بھی جو بابی مذہب کی ایک سرگرم مبلغ تھی قتل کی گئی۔ ۱۸۶۶ء میں تمام بابی جا اپنے مذہب کا علانیہ اظہار کرتے تھے۔ جلا وطن کئے گئے اور علاقہ سوریا کے مقام عکا میں جا کر سکونت پذیر ہوئے ؛

مذہب بہائیہ

اسی زمانہ میں باب کے ایک شاگرد بہاء اللہ نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور کہا۔ کہ جس باب موعود کی خبر دی گئی ہے۔ وہ بہاء اللہ ہی ہے۔ بہاء اللہ نے باب کی تعلیمات پر خوب خوب رنگ و روغن چڑھایا۔ اور ایک نئے مذہب کی بنیادیں قائم کیں۔ کچھ عرصہ میں اس کے متبعین کی تعداد معقول ہو گئی۔ جو بعد میں بہائی کہلائے ؛

بہاء اللہ نے ان تمام اصول کو منسوخ کر دیا۔ جو اس نے اسلام کے اصولوں کے ساتھ مربوط کئے۔ بہاء اللہ نے کوشش کی کہ وہ مسیحیت۔ یہودیت۔ تصوف اور بدھ مذہب کی تعلیمات و اصول کا مطالعہ کر کے اپنے مذہب میں ان کی خاص خاص باتوں کو داخل کر دے ؛

ایران میں اس وقت بابیوں کا وجود نہیں ہے۔ لیکن ایران کے ہر شہر میں بہائی موجود ہیں۔ جنہیں آج اپنے عقائد کے مراسم مذہبی ادا کرنے کی اجازت ہے ؛

تمام دنیا میں مشہور سنہ ۱۸...

مصفی خون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

خارش پھوڑا پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سفید و سیاہ داغ وغیرہ جملہ جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کتابی درخواست پر مفت ملتی ہے پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ فی قیمت پر مل سکتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات زعفران کستوری ہینگ شہد زیرہ سیاہ رت سلاجیت مشک جربی شیر بچہ۔ ثعلب مصری گچھیاں ڈھینگری۔ مفردہ مرکب شربت عرق مربہ جات۔ آچار۔ دست پوزینہ اجوائن سونف۔ روغن بادام۔ وغیرہ اصلی آملہ کا تیل شہد پھلیل۔ ریگ ماہی بیر بہوٹی نیچہ۔ منجن کلاہ پشاوری۔ سامان سوداگری پارچہ جات زیورات اسباب چمڑہ بوٹ گرگابی۔ پاپوش۔ سامان بنیاران۔ لوہار ترکھان حجام موچی وغیرہ۔ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں ؛

بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نوٹ: لاہور میں شرف عرق عشبہ پنڈت وزیر چند مشہور ماہر کنگا نمبر ۱ و المعرفی نام ٹھکار کمپنی انارکلی نیز دیگر کمپنیاں لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے

سال لاندہ [illegible]

ہر گھر کی ضروریات

۱۲ مارچ کو نصف قیمت امرت دھارا ۳/۴ قیمت

ذیل میں جو چیزیں ہیں یہ اصل قیمتوں سے نیچے بکتی ہیں یہ سب بالخصوص آپ چاہیں ۱۲ مارچ کو خط ڈالکر ضرور منگوا کر دیکھیں آپ کو یہ کام دینگی اور اتنا خرچ اور تکلیف سے بچا دینگی۔ آپ خوش ہونگے۔ مندرجہ ذیل ادویات کے علاوہ [illegible] ضروریات [illegible] جو چیز ضروری ہو وہ ۱۲ مارچ کو منگوا لیں۔ اگر آپ کے پاس فہرست نہیں ہے تو فوراً منگوا لیں ۱۲ مارچ کو امرت دھارا اور اس کے مرکبات ۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات [illegible] نصف قیمت پر دی جاویگی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ خط ۱۲ مارچ کو ڈالیں اور خط میں ”۱۲ مارچ کی رعایت“ یہ الفاظ لکھ دیں۔

۱ - امرت دھارا [illegible] [illegible] قیمت [illegible]	۲ - امرت دھارا مرہم [illegible] قیمت ایک روپیہ	۳ - امرت دھارا صابن [illegible] قیمت فی ٹکیہ [illegible] نمونہ کی ٹکیہ پانچ آنے	۴ - امرت دھارا نور تیجز [illegible] قیمت فی ٹکیہ چار آنے	۵ - امرت گولی یہ گولیاں [illegible] قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ [illegible] آنے	۶ - بال شکھ ننھے بچوں کی ہر مرض کیواسطے اکسیر ہیں اور بخار، دست، قے، قبض، بدہضمی وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ نصف آٹھ آنے
۷ - لال جواہر [illegible] قیمت [illegible]	۸ - [illegible] [illegible] قیمت [illegible] آنے نمونہ [illegible]	۹ - [illegible] روغن آنکھوں کی تمام امراض [illegible] جالا وغیرہ کا علاج ہے۔ قیمت [illegible] آنے نمونہ [illegible]	۱۰ - اناری [illegible] فوراً آرام دیتی [illegible] قیمت آٹھ آنے	۱۱ - گندھک رس ہیضہ، دست وغیرہ کا حکمی علاج۔ ایک چٹکی سے آرام۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ دو آنے	۱۲ - [illegible] نسوار [illegible] قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنے
۱۳ - [illegible] [illegible] قیمت [illegible]	۱۴ - منجن نمبر ۱ [illegible] قیمت چار آنے نمونہ ایک آنہ	۱۵ - محافظ دہن [illegible] قیمت آٹھ آنے نمونہ چار آنے	۱۶ - گولی کھانسی منہ میں رکھ کر چوسنے سے کھانسی خشک ہو یا تر فوراً کم ہو کر شفا ہوتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ دو آنے	۱۷ - عرق بخار [illegible] قیمت آٹھ آنے	۱۸ - درد [illegible] شکن [illegible] قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے
۱۹ - طلسم تپ بخار [illegible] باندھنے سے بخار نہیں آتا ہے قیمت آٹھ آنے	۲۰ - [illegible] ہرتال [illegible] اٹھائیں! قیمت فی [illegible] آٹھ آنے	۲۱ - پران داتا ہیضہ کا حکمی علاج امرت دھارا اور یہ ملا کر استعمال ہو بفضل خدا ۹۹ فیصدی آرام ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ	۲۲ - کرن پیڑا ناشک کان میں درد کسی وجہ سے ہو اس کو ڈالیں۔ بس آرام ہوگا قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنے	۲۳ - جور ناشک ہر قسم کے بخار، یہاں تک کہ نمونیہ پلیگ وغیرہ کو بھی ناشک ہے۔ جب زیادہ ضرورت پڑے اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ آٹھ آنے	۲۴ - آگ سے جلنے کی دوائی لگانے ہی ٹھنڈک پڑتی ہے۔ جلدی آرام آتا ہے۔ [illegible] ادویات کے ساتھ مفت منگوائیں!

[illegible] جو کل منگوانے پر [illegible] نہیں پڑتی ہیں۔ کل نہ چاہیں تو جونسی ضرورت ہو اسی رعایت سے منگوائیں۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ

امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized [illegible]

ٹیلیفون نمبر ۲۱۳۳

ओ३म

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

प्रकाश

ایڈیٹر کرشن بی اے

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE INDIA

قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے ۵ روپے
فی پرچہ ایک آنہ

(نمبر ۱۰) (جلد ۲)

SUNDAY 15 MARCH 1931

دیانند آبد ۱۰۶ - سمت ۱۹۸۷ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء

ویدامرت

دیرگھ آیو

व्यवात ते ज्योतिरभूदप त्वत्तमो अक्रमीत। अप त्वन्मृत्युं निर्ऋतिमप यक्ष्मं नि दध्मसि॥ (अथर्व)

"اب تیرے پاس سے اندھیکار چلا گیا ہے۔ تیرے سے دور چلا گیا ہے۔ تیرا پرکاش پھیل گیا ہے۔ تیرے سے درگت اور مرتیو کو ہم ہٹاتے ہیں۔ اور تیرے روگ کو ہم دور کرتے ہیں۔"

منش کا جیون پرکاش ہیں اور مرتیو اندھیکار ہیں ہے۔ جو منش پرکاش میں وچرتا ہے نسچے جیتا ہے۔ وہ چرجیوی ہے۔ جو اندھیکار میں چلا گیا۔ اس کے جیون کی گھڑیاں تھوڑی ہی رہ گئی ہیں۔ یہ سچائی شاریرک جیون پر جس پرکار گھٹتی ہے اسی پرکار آتمک جیون پر۔ شریر اندھیکار میں رہے۔ تو وہ نسچے روگ گرست ہوگا۔ یدی کھلے پرکاش میں رہے۔ تو روگ سے بچا رہے گا۔ اس کے لئے پرتیکش پرمان ہمارے سامنے وہ لوگ ہیں جو تنگ و تاریک مکانوں میں رہتے ہیں۔ جہاں سورج کا پرکاش پہنچ نہیں سکتا۔ ان کو نانا پرکار کے روگ چمٹے رہتے ہیں۔ راج روگ جو منش کو گھلا گھلا کر مار دیتا ہے۔ اندھیکار کا ہی روگ ہے۔ کھلے میدانوں میں رہنے والے کو راج روگ ہوتے کبھی نہیں سنا۔ یہ شہروں کی تاریک گلیوں اور اندھیری کوٹھڑیوں میں رہنے والے لوگوں کو ہی ہوتا ہے۔

یہ پرسدھ بات ہے۔ کہ مرتیو غریبوں کو جلد گھیرتی ہے۔ اس کا یہ کارن نہیں۔ کہ غریبوں سے اس کی خاص دشمنی ہے۔ بلکہ یہ کہ ان لوگوں کو پریاپت پرکاش میں رہنا نہیں ملتا۔ دیہات کے غریب جو کھلے پرکاش میں رہتے ہیں۔ باوجودیکہ انہیں امیروں کے مقابلہ پر کھانے پینے اور اوڑھنے کے لئے بہت کم اناج اور کپڑا ملتا ہے۔ وہ خوب چاک و چوبند ہوتے ہیں۔ اور شہروں کے امیروں سے بڑھکر عمر جو گتے ہیں۔ دیرگھ آیو کے لئے وید نے اندھیکار سے بچنے اور پرکاش میں آنے کی جو آگیا دی ہے اُسے پالن کیا جائے۔ تو کوئی کارن نہیں کہ سو برس کی آیو کو نہ بھوگیں۔ یہ تو ...

پرکاش کیسا ہی آتمک پرکاش کی بھی آوشیکتا ہے۔ جو منش آتمک اندھیرے میں ہے۔ وہ اس کے اندر گھس کر اس کے شریر کو کھنڈرات کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کو جنہیں رہنے کے لئے ہوادار اور روشن مکان۔ اور کھانے کے لئے نانا پرکار کے بل وردھک پدارتھ ملے ہوتے ہیں۔ دیرگھ آیو کیوں پراپت نہیں ہوتی۔ اس کا کارن یہ ہے کہ وہ لوگ آتمک طور پر اندھیکار میں ہیں۔ آتمک اندھیکار ان کو ... کر دیتا ہے۔ کام کرودھ آدی کے پھندے میں پھنس کر جب اپنے آتما کو نربل کر لیتے ہیں۔ تو شریر کیسے بلوان رہ سکتا ہے۔ آتمک بل کا پربھاو شریر پر پڑتا ہے۔ اندریاں نربل ہو جاتی ہیں۔ روگ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ روگ شریر کو گھیر لیتے ہیں۔ اور آخر مرتیو کا شکار ہو جاتے ہیں۔

وید نے بتا دیا۔ کہ اندھکار شریر کے لئے بھی گھاتک ہے۔ اور آتما کے لئے بھی۔ پرکاش شریر کو بھی پشٹ کرتا ہے۔ اور آتما کو بھی۔ اس لئے منش اگر چرنجیوی بننا چاہتا ہے۔ تو اسے اس وید آگیا کا پالن کرنا ہوگا۔ جب منش اندھکار سے نکل کر پرکاش میں آ جائے گا۔ تو کیا ہوگا؟ وید کہتا ہے۔ اس سے درگتی دور ہوگی۔ اور مرتیو درگتی کا ہی پرنام ہے۔ جب درگتی نہ ہوگی۔ نہ روگ آئیگا۔ نہ درگتی آئے گی۔ اسطرح مرتیو سے بچ کر منش کا چرجیوی ہونا سوبھاوک ہے۔

وید کے اس اپدیش کو ان شبدوں میں ورنن کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر درگتی روگ اور مرتیو سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اندھکار کو چھوڑ کر پرکاش میں رہو۔ پیار کرتا ہے پرکاش اور آتمک پرکاش۔ کیونکہ پرکاش ہی ہے۔ جس ... شریر اور آتما بلشٹ ہو کر روگ رہت اور اس کے پرنام ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آدیش کی ہے!

آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی کے لئے ایک ادھیاپکہ کی آوشکتا ہے۔ جو پانچ منتر پلیو تکو آریہ سنکشا سمتی کی پاٹھ ودھی انوسار پڑھا سکے۔ اصلی سند اور سرٹیفکیٹ بھیجے جاویں اور کیا ویتن سوپکار ہوگا سو لکھیں۔

منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی۔
ضلع گوجرانوالہ

۶۶۵ ہندو ودھوا آشرم اندرپی

نویدن ہے کہ ہندو ودھوا آشرم ایک اہم سنستھا ہے۔ اس کو سنرکشک راستہ بہادر پنڈت گربا لال اس شرمانی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر ملتان آریہ سماج اندرپی ہیں۔ اس ہندو ودھوا آشرم میں وہ ودھوائیں کو پتت ہونے سے بچانے کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ سروجنتا اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے جنتا سے پرارتھنا ہے کہ جو ودھوا سہائتا بھیجیں۔ ہندو اسی ودھوا آشرم میں داخل کریں یا خود تیار کریں۔ یا بذریعہ تار اطلاع دیں۔ ودھوا اپنے آپ کو پورا سفر خرچ دیا جاویگا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کیلئے تیار ہیں۔ جو شادی کرنا چاہیں۔ وہ درخواستیں بلد بھیجیں۔ درخواست کے ساتھ فارم فیس ۲ روپے بھیجنا ضروری ہے۔ رامچندر لال شرما نیا ر و راج منتری ہندو ودھوا آشرم اندرپی ضلع جالندھر

۶۵ پانچ سو روپیہ انعام

جہاں گنج بیماری پرانی سفید کوڑھ کی دوائی تین دن میں پورا آرام
اگر آپ سینکڑوں۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں وغیدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر اشتہار منگوالیں:
قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:
آلہ کشورام نمبر ۲ پوسٹ کنتری سرائے گیا

YOUR EYE کیا اسے کوئی تکلیف ہے؟

اگر ہے تو سیلرز لوشن ہی کا استعمال کیجئے۔ جو آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف، نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے مگر دل کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوافروشوں سے مل سکتی ہے۔
ڈسٹری بیوٹر: مصطفٰی اینڈ کیمبل لاہور

یوگیہ وروں کیلئے کنیاوں کی ضرورت

(۱) برہمن پانڈے کے لئے عمر تقریباً ۲۶-۲۷ سال تندرست انٹرنس پاس کے علاوہ اسسٹنٹ ٹیچر کے کام میں بخوبی واقف اور ہوشیار ۱۲ روپیہ ماہوار پر ملازم ہے۔
(۲) کھتری عمر ۲۲ سال تندرست اردو اور ہندی خواندہ ٹیلر ماسٹری کے کام میں ہوشیار آمدنی کی اوسط فی الحال پچاس ساٹھ روپے ماہوار ہے۔
نوٹ: ہر دو ور آزاد خیال اور آریہ سماجی وچار کے ہیں۔ شادیاں ذات پات توڑ کر بھی کی جا سکیں گی۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوگا۔ دیگر جملہ امور کے لئے معرفت مہاراج سردیپ اپ منتری آریہ سماج لشکر۔ گوالیار

۶۵۴ سنہری موقعہ

ہندوستانیوں کے لئے یہی ہے کہ فوراً کمپنی کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو چار ماہ میں قابل ادائیگی ہے۔ خرید لیں کیونکہ اس سے پہلے سوائے یورپین کے ہندوستانی محروم تھے۔
قواعد مفصل طلب کریں۔
منیجر شاہ گولڈ مائننگ لمیٹیڈ فورٹ بمبئی

۶۵۹ گوڑ برہمن کیلئے ورکی ضرورت

میری کنیا عمر ۱۶ سال ہندی مڈل پاس اردو انگریزی سے جانکار۔ خوبصورت تندرست امور خانہ داری و سینے پرونے میں ہوشیار آریہ سماجی خیالات کی ہے۔ جس کے لئے ایک برہمن لڑکی جو کہ بعمر ۲۲ یا ۲۳ سال تعلیم یافتہ برسر روزگار تندرست گھر کی مالی حالت اچھی۔ آریہ سماجی خیالات کا ہو کی ضرورت ہے۔ شادی اعلیٰ دھوم دھام سے ہوگی۔ شادی کے خواہاں معہ اپنے فوٹو کے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔
مالک پارٹی کے آریہ سماجی نہ ہوں۔
پنڈت کھمبیت رائے سنٹرل ٹیچر مڈل سکول ٹیڑھی۔ گڑھوال اسٹیٹ۔

۶۹۰ ورکی ضرورت!

ایک سرین کھتری سوشیل بدھوا کنیا عمر ۱۹ سال ہندی اردو گورمکھی پڑھی لکھی امور خانہ داری میں مکمل۔ صحت جسمانی نہایت عمدہ کے لئے کنوارے یا رنڈوے ور کی ضرورت ہے۔ جو نیک چلن اور ذریعہ معاش کافی رکھتا ہو صحت جسمانی نہایت عمدہ ہو صرف سرین کھتری مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔
پنڈت ہیرالعل صاحب سب ڈویژنل آفیسر مارگما سٹری ٹانک وزیرستان

۶۶۹ کنیا کے لئے ورکی ضرورت

ایک اروڑہ کل اتین کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر قریب ۱۶ برس ہے۔ ور کی آیو چوبیس برس کی ہو۔ آریہ سماجی تعلیم یافتہ اور باروزگار ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پیش ہار کریں
تاراچند ولد چودھری لیلارام گوروارہ زمیندار منڈ ہرہ تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان

۶۶۷ بیروزگاروں کو خوشخبری

دی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ کم قیمت میں دگریم کو مٹ کی پر منافع تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہماری ایجنسی لے لیں۔ یا مال طلب کریں۔
دھوکے سے بچو! ہمارے نرخ منگا کر دوسروں سے مقابلہ کرو۔ دالاشتہر
بزنس ہوم لمیٹیڈ فورٹ بمبئی

۶۷۱ تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

مصفی خون۔ خارش پھوڑا پھنسیاں آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سفید سیاہ داغ وغیرہ جو تمام جلدی بیماریوں کیلئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہزارہا اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے یہی کیمیکل تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ ملتا ہے قیمت پر ملتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات زعفران کستوری ہینگ شہد۔ زیرہ سیاہ ست سلاجیت مصفی چربی شیر ریچھ قلب مصری۔ گچھیاں سوچھنکری مغز مرکب۔ شربت عرق مربہ جات۔ اچار ست پودینہ اجوائن۔ سونف ہون سامگری معہ ثمر مرغوب اصلی آملہ کا تیل۔ عطر پھلیل۔ ریگ ماہی۔ بیر بہوٹی کپچورے۔ لنگی کلاہ پشاوری سامان سوداگری پارچات۔ زیورات اسباب چمڑہ برش۔ گورکھا بی۔ پاپوش۔ سامان منیاران لوہار ترکھان حجام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں۔

بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نوٹ۔ لاہور میں مشہور پنڈت وزیر چند شرما ہرکشیان چند ولد دھنی رام تھاپر کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ رہاری دروازہ لاہور سے مل سکتا ہے۔

۶۸۷ یوگیہ ورکی ضرورت!

ایک آریہ پنجابی کھتری گھرانے کی سولہ سالہ پرائمری پاس کنیا کے لئے جس کے والد عہدہ سرکاری ۲۵۰-۱۰-۱۹۰ روپے پر ملازم ہیں۔ اور ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ ور بعمر ۲۲ ۲۳ سال شدہ آچار نزاکت ہار۔ برسر معقول روزگار ہو۔ خط و کتابت بتہ فوٹو ہونی چاہئے:
معرفت کشمیری لعل اسسٹنٹ سب ایڈیٹر اکانگر آر۔ ایم۔ ایس۔ لاہور

۶۶۰ بدھوا کی ضرورت!

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کے واسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھوا کی ضرورت ہے جو نیک چلن اور خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف پڑھی ہوئی ہو۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ صرف نیک چلن اور اشراف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں۔ پتہ:
K.R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND
NEWZEALAND.

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج قوت مردمی جسمانی اور دماغی کرتا ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت فی تولہ
ساری بدی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت فی سیر
سکھراسن جیون۔ دریہ کی تمام بیماریوں نامردی احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپے سیر
ابلہ بند ہو یوگ مستوراتی بیماریوں جریان الرحم سفید زرد اور سیاہ پانی آنا۔ چھاتی کمر یا رحم میں درد۔ بے قاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی کی قیمت ۱۶ خوراک دو روپے
جوگیش چندر داس ایم اے۔ ایف سی ایس۔ (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ۔ ڈھاکہ (بنگال)
SADHAN AUSHADHALYA DACCA,
(BENGAL)
برانچ شیام بازار۔ کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

پولیس کی قابلیت کونسل میں

پنجاب کے گورنر نے اپنی تقریر میں پنجاب پولیس کی خدمات کا شاندار اعتراف کیا تھا۔ اس اعتراف کی قدر و قیمت ذیل کی تقریروں سے معلوم ہوتی ہے۔ جو پنجاب کونسل کے اجلاس میں ہوئیں ؛

شیخ محمد صادق نے تعزیری چوکیوں کے خلاف تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ کو کوئی اصول قائم کرنا چاہئے۔ نہ کہ جہاں پولیس انسپکٹروں سے ناراضی ہوا۔ تعزیری پولیس بٹھا دی۔ تعزیری پولیس بدمعاشوں کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن گذشتہ مہینوں میں اسے سیاسی سرگرمیوں کے روکنے کے لئے لگایا گیا ؛

چوہدری اللہ داد نے کہا۔ کہ پولیس میں رشوت ستانی عام ہے۔ پولیس والے چوروں اور ڈاکوؤں سے مل جاتے ہیں۔ اور مال مسروقہ کا حصہ لیتے ہیں ؛

پیر اکبر علی نے کہا۔ پولیس کا موجودہ سٹاف نااہل ہے۔ پنڈت نانک چند نے کہا۔ کہ پولیس اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دیتی ؛

ریاست جموں کشمیر کے ولیعہد کا جنم

یہ خبر ریاست بھر میں نہایت خوشی سے سنی گئی ہے۔ کہ مہاراجہ کے ہاں پرماتما کی کرپا سے لڑکا ہوا ہے۔ جو وارث تخت و تاج ہوگا۔ اس مسرت افزا خبر پر ریاست بھر میں خوب خوشیاں منائی جا رہی ہیں ؛

ملازمان کی تنخواہ میں تخفیف

لاہور میونسپلٹی کے ملازمان کی تنخواہ میں پانچ سے تیس روپیہ ماہوار کی تخفیف کی تجویز پاس ہوگئی ؛

پولیٹیکل سازش کے مقدمات

گاندھی ارون سمجھوتہ کے پولیٹیکل حالات پر اثر انداز ہونے کے سلسلہ میں دہلی کے پولیٹیکل حلقوں میں افواہ ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام ان پولیٹیکل سازشوں کے مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔ جن میں کوئی قتل نہ ہوا ہو ؛

صلح کے بعد گرفتاریاں

ناسک میں دو لڑکیاں ہنگامہ کی لڑکی شراب کی دوکان پر پکٹنگ کے سلسلہ میں گرفتار کر لی گئیں ؛

کراچی کانگرس کی نمائندہ ماں

ہرچندرائے بشن داس کانگرس (نگر [illegible]

ستیہ گرہ کی گتی

ستیہ گرہی قیدیوں کی رہائی

گاندھی ارون سمجھوتہ کے ماتحت ستیہ گرہی قیدیوں کی رہائی کی شرط پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ تاہم اس وقت تک تمام ستیہ گرہی قیدی رہا نہیں ہوئے۔ جس سے عام رہائی کے حکم کی خوب صورتی قائم نہیں رہی۔ عام رہائی کا اشتہار تب موافق ہوتا اگر ایک ہی وقت میں تمام قیدی ایک ساتھ رہا کر دیئے جاتے۔ ستیہ گرہی قیدی تو خیر آج کل میں رہا ہو ہی جائیں گے۔ لیکن ان کے علاوہ ایسے قیدی بھی ہیں۔ جن کی رہائی کا سمجھوتہ میں کوئی ذکر نہیں۔ لیکن جن کی رہائی کے بغیر عوام مطمئن نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ جنہیں رہا نہیں کیا جا رہا۔ اُن میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جن کے خلاف پولیس کوئی الزام ثابت نہیں کر سکی۔ بنگال میں سینکڑوں قیدیوں کو۔ جنہیں ایک ایسے قانون کے ماتحت جیل میں بند رکھا جا رہا ہے جو ملزم کو اپنی بےگناہی ثابت کرنے کے لئے موقعہ ہی نہیں دیتا۔ پھر لاہور کے تین قیدی مسٹر عزیز ہندی۔ مسٹر احسان الٰہی اور مسٹر زبیر یندر ہیں۔ جنہیں ۱۸۱۸ء کے ریگولیشن کے ماتحت جیل میں غیر محدود عرصہ کے لئے ڈال دیا گیا ہے۔ جب گورنمنٹ سے پوچھا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے۔ کہ پولیس کہتی ہے کہ یہ انقلاب پسند جماعت کے سرگرم ممبر ہیں۔ اگر پولیس کا یہ کہنا کسی ثبوت کی بنا پر ہے۔ تو صوبہ کا حاکم اسے یہ حکم کیوں نہیں دیتا۔ کہ ایسا ہے۔ تو عدالت کے سامنے پیش کر کے انہیں سزا دلاؤ۔ لیکن ایسا کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ انہیں ان کی بےگناہی کی پاداش میں جیل میں بند کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ پھر مارشل لاء کے قیدی ہیں۔ کہ وہ اس وقت جیل میں ہیں۔ تو اس لئے کہ سیاسی قیدی ہیں۔ اگر اخلاقی قیدی ہوتے۔ تو میعاد ختم کر لینے کی وجہ سے اس وقت تک رہا کر دیئے گئے ہوتے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی قیدی ہیں۔ جن سب کی رہائی کے بغیر وہ جسے امن کہتے ہیں ہندوستانیوں کے دلوں میں قائم نہیں ہو سکتا۔ ان قیدیوں کی سب سے زیادہ تعداد بنگال میں ہے۔ اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی حاصل کی ہوئی فتح کی خوشی میں دوسرے صوبے شامل ہو جائیں لیکن بنگال سے شمولیت کی امید ہرگز نہیں کی جا سکتی۔ اگر مہاتما گاندھی چاہتے ہیں کہ ان کی فتح کی خوشی کی تقریب میں ملک کے اندر کوئی دل کبیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے۔ تو انہیں سوکام حتی۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کو بھی چھوڑ کر ان قیدیوں کو چھوڑ ڈالنے کی فکر کرنی چاہئے ؛

پھانسی پر چڑھانے کا کوئی حق نہیں

سردار بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں ممبران راجگورو اور سکھدیو نے گورنمنٹ پنجاب کے نام ایک مکتوب میں رحم کی درخواست کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ جنگ کے قیدی ہونے کی وجہ سے ہم شاہی قیدی ہیں۔ ہمارے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہئے۔ جو ایسے قیدیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ کیا ہے ؟ یہ کہ یا تو ہمیں خاتمہ جنگ پر رہا کر دیا جائے۔ یا ہمیں گولی سے اڑا دیا جائے ہمیں پھانسی پر چڑھانے کے کوئی معنی نہیں ؛

ممکن ہے بھگت سنگھ وغیرہ کو رہا کر دیا جائے

پنڈت جواہر لال نہرو کے یہ الفاظ جو آپ نے الٰہ آباد کی تازہ تقریر میں کہے۔ خاص طور پر پُرمعنی ہیں۔ کہ ممکن ہے۔ سردار بھگت سنگھ اور ان کے دوسرے قیدیوں کو رہا کر دیا جائے اس سے پہلے مہاتما گاندھی بھی شاید اشارہ کر چکے ہیں۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے اس قسم کے الفاظ محض قیاس آرائیوں پر مبنی نہیں کہے جا سکتے۔ ان کی تہہ میں ضرور کوئی ٹھوس بات ہے۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ فضا کے صاف ہونے پر لارڈ ارون نے ان کی رہائی کی امید دلائی ہو۔ لارڈ ارون اگر تمام قیدیوں کو رہا کر دیں گے تو ہندوستانیوں کے دل کو ہاتھ میں لینے کا یقیناً یہ ان کے بڑے کاموں میں سے ایک [illegible] گا ؛

کا کام خوب تیز رفتاری سے جاری ہے۔ ڈیلی گیٹوں کے لئے جائے رہائش کا انتظام ہو چکا ہے۔ والنٹیروں کے لئے باورچی خانہ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ پنڈال کی سارگی کا بھی ختم ہو چکا ہے بجلی کی روشنی اور ٹیلیفون کے انتظامات مکمل ہو رہے ہیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام صرف ڈیلی گیٹوں کے لئے ہے۔ سوا گت کاریں کے ممبران اور نمائشیوں کو اپنا انتظام آپ کرنا ہوگا

فوجی بجٹ میں تخفیف کی تحریک پاس

نئی دہلی۔ فوجی بجٹ پر میاں شاہ نواز کی تحریک تخفیف پر بحث کرتے ہوئے مسٹر راما سوامی مدلیار نے کہا کہ فوجی حکام فضول خرچ ہیں۔ مسٹر مودی نے کہا کہ جب تک فوجی اخراجات ہماری کمر توڑ رہے ہیں۔ تب تک ہم تخفیف کمیٹی کی سفارشات کی حمایت نہیں کر سکتے۔ آخر گورنمنٹ کی مخالفت کے باوجود تحریک کثرت رائے سے پاس ہوگئی ؛

ہندوستانی وزراء کا ایثار

صوبہ جات متوسط کے وزراء نے اگر اپنی تنخواہوں میں بھاری کمی منظور کی ہے۔ تو وہ ہندوستانی ہیں۔ یوپی کے انگزیکٹو کونسلر نے جو بیس ہزار سالانہ کا ایثار دکھایا ہے۔ تو وہ بھی ہندوستانی ہے۔ کیا انگریز تنخواہ داران ہند کا فرض نہیں کہ وہ اس اقتصادی مصیبت کے زمانہ میں ہندوستان کی مدد کریں ؛

گورنمنٹ گوروکل کانگڑی

گورنمنٹ گوروکل یونیورسٹی کانگڑی کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں مقرر ہوگئی ہیں۔ یعنی ۲-۳-۴-۵-۶ اپریل تک سالانہ جشن منایا جائے گا۔ آریہ سماج کا سمیلن ۳ کو ہوگا۔ مہا ودیالیہ وائس چانسلر سبھا کی اور سے ایک کویتا سمیلن کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ سمیلن ۳ اپریل کو ہوگا۔ تھیا تر کے لئے ۹ پاری توشک بھی رکھے جائیں گے۔ آشا ہے۔ کہ ہندی کے کوی اس سمیلن میں حصہ لے کر اپنی کویتائیں جیسے آپ نے پہلے بھی دکھائی ہیں پیش کریں گے۔ کانگڑی گوروکل کی ہندی سمیلن کی مشہور اشاعت کی ہے۔ تھا [illegible] ہیں۔ بسنت۔ بھارت۔ گاندھی۔ [illegible] (دستی کویتا سمیلن) ؛

انگزیکٹو کونسل کے اخراجات میں تخفیف کی تحریک

اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر رنگا چاریہ کی انگزیکٹو کونسل کے اخراجات میں تخفیف کی تحریک کثرت رائے سے پاس ہو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گئی۔ اس تخفیف کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ریسولیوشن ہو جائے۔ کہ عوام سرکاری محکمہ کے اخراجات میں تخفیف چاہتے ہیں ؛

ایران میں جبری شادی کا قانون

ایران میں قانون بنایا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص جس کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ ہو شادی کے بغیر نہ رہے۔ جو شادی نہ کرے گا۔ اسے ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ یہ کوشش ملک کی آبادی کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہے ؛

بدیشی کپڑا ملک بدر کیسے ہو۔

خبر ہے۔ کہ مہاتما گاندھی مالکان کارخانہ سے مشورہ کر کے تمام بدیشی کپڑے کو ملک بدر کرنے کی سکیم جاننا چاہتے ہیں ؛

اکٹھی تصویر

لارڈ ارون کی دعوت پر مہاتما گاندھی ۱۷ مارچ کو وائسریگل ہاؤس میں گئے۔ یہ ملاقات کسی سیاسی غرض سے نہ تھی بلکہ ذاتی دوستی کو مستحکم بنانے کے لئے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے وہاں دونوں کی اکٹھی تصویر لی گئی ؛

سی کلاس قیدی کب رہا ہونگے ؟

سول ملٹری گزٹ کا بیان ہے کہ اس وقت تک اے کلاس کے سیاسی قیدی رہا کئے گئے ہیں۔ سی کلاس کے قیدی ایک ہفتہ تک رہا کئے جائیں گے ؛

سوامی سوتنتر انندجی کا مقدمہ

سوامی سوتنتر انندجی کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف جو مقدمہ لاہور کی ایک عدالت میں چل رہا ہے۔ اس کی تاریخ پیشی ۹ مارچ تھی۔ چونکہ صلح کی شرائط کے ماتحت اس کے واپس لئے جانے کے کوئی احکام عدالت کو نہیں ملے تھے اس لئے مقدمہ ۱۶ مارچ پر ملتوی کر دیا گیا ؛

اسمبلی میں گورنمنٹ کا بیان

اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ چونکہ عارضی صلح ہو گئی ہے۔ اس لئے اب پریس بل اور تنسیخ آرڈی نینس بل پیش کرنے کا ارادہ ترک کر دیا گیا ہے ؛

ہری کرشن کو پھانسی

یونیورسٹی کانووکیشن کے موقعہ پر گورنر پر قاتلانہ حملہ اور سردار چنن سنگھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے قتل میں ہری کرشن کو پھانسی کی سزا دی گئی تھی جو اپیل پر ہائی کورٹ میں بحال رہی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ مارچ کو صبح ہری کرشن کے سنٹرل

گورو کل نمبر کے متعلق خاص اطلاع

"پرکاش" کا گورو کل نمبر خلاف معمول ۲۲ مارچ کو نکالنا مناسب سمجھا گیا تھا۔ لیکن اب حسب معمول ۲۹ مارچ کو نکالنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ اب آریہ سماجوں کے لئے ایک ہفتہ کا مزید وقت ہے۔ کہ اپنے آرڈر بھیج دیں۔ اور اشتہار دینے والوں کو بھی اس وقت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ دوسری خاص بات

گورو کل نمبر باتصویر

ہوگا۔ بلاک کی اعلیٰ درجہ کی تصویر دی جائے گی۔ اور قیمت میں بھی کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ آریہ سماجوں اور گورو کل پریمیوں کو جلد آرڈر بھیجنے چاہئیں۔ ورنہ بعد میں عدم تعمیل کی شکایات بے فائدہ ہوگی (منیجر پرکاش) ؛

جیل لاہور میں پھانسی پر لٹکا دیئے جانے کا فیصلہ ہوا ہے ؛

کتنے ستیاگرہی قید ہوئے ؟

گورنمنٹ کی طرف سے اسمبلی میں ایک بیان میں بتایا گیا۔ کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں کل ۵۴ ہزار ستیاگرہی جیلوں میں گئے۔ ان میں سے ایک بھاری تعداد تو پہلے ہی رہا ہو چکی تھی۔ گاندھی ارون سمجھوتہ کے ماتحت ۲۵ ہزار قیدی رہا کئے جائیں گے ؛

ایک انارکسٹ گرفتار

اطالوی پولیس نے ایک انارکسٹ کو جس کے قبضہ میں دو بم تھے گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شدہ کا بیان ہے کہ میں اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کو قتل کرنے آیا تھا ؛

صلح نہیں عارضی صلح ہے

کانگریس کے پردھان پنڈت جواہر لعل نہرو نے صلح کے متعلق لکھنؤ کے ایک جلسہ میں کہا کہ یہ صلح نہیں عارضی صلح ہے۔ شرائط کے متعلق کہا کہ وہ میری مرضی کے مطابق نہیں ہیں۔ لیکن میں ایک سپاہی ہوں۔ اور سپاہی میرا فرض حکم بجا لانا ہے۔ کانگرس کے فیصلوں پر نکتہ چینی کرنا میرا حق نہیں ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ عام معافی میں ان قیدیوں کو بھی شامل کیا جانا چاہئے تھا۔ جو مختلف سازشوں کے سلسلہ میں سزائیں بھگت رہے ہیں ؛

کانگرس ہاؤس واپس مل گیا

بمبئی کانگرس ہاؤس جس پر پولیس نے قبضہ کر لیا تھا۔ پراونشل کانگرس کمیٹی کو واپس مل گیا ؛

گورنمنٹ پنجاب نے احکام واپس لے لئے

گورنمنٹ پنجاب نے جن احکام کے ماتحت صوبہ کی مختلف کانگرس کمیٹیاں خلاف قانون قرار

دی گئی تھیں۔ وہ واپس لے لئے گئے ہیں ؛ بہار گورنمنٹ نے بھی ایسا ہی کیا ہے ؛

این ڈبلیو آر میں تخفیف

معلوم ہوا ہے کہ این ڈبلیو آر میں بھاری تخفیف ہونے والی ہے۔ جو پندرہ فیصدی سے کم نہ ہوگی۔ اس سے چھوٹے چھوٹے تنخواہ دار ملازم سخت خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ خصوصاً وہ جو تین سال کے اندر کے ملازم ہیں ؛

ڈاک خانہ والوں پر حملہ

برہمن باڑیہ میں ڈاک خانہ کے ایک کلرک اور ایک چپراسی پر جبکہ وہ کیش بھنانے جا رہے تھے حملہ کر کے ڈاکوؤں نے ۱۲ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ یہ واقعہ شہر کے نہایت بارونق حصہ میں ہوا

مردم شماری کے متعلق اسلامی سرگرمیاں

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مردم شماری کی رات کو سکھوں اور ہندوؤں میں خوب کشمکش رہی۔ فائدہ مسلمانوں نے اٹھایا۔ مسلم شمار کنندوں نے اپنے محلوں میں بہت فرضی مردم شماری کی۔ چنانچہ ایک مسلمان کے گھر میں ۱۲۲ باہر سے آئے ہوئے فرضی نام لکھے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ کل ایک ہزار کے قریب زیادہ مسلمان لکھے گئے ہیں ؛

بدھ مندر میں آتش زدگی

رنگون کے بدھ مندر میں دن کے وقت آگ لگ گئی جس سے مندر کے بہت سے حصوں کو نقصان پہنچا۔ نقصان کا اندازہ ۲۰ لاکھ کے قریب لگایا گیا ہے ؛

ہندو مسلم کانفرنس

دہلی میں ۲۰ مارچ کو ہندو مسلم لیڈروں کی کانفرنس ہونی قرار پائی ہے۔ جس میں ہندو مسلم مفاہمت

کی کوشش کی جائے گی۔ مہاتما گاندھی بھی شامل ہوں گے ؛

شاہی قیدی ہاتھ سے کھانا بناتے ہیں

مہاشہ نریندر سے ابھی تک ان کے رشتہ داروں کو ملاقات کی اجازت نہیں ملی۔ حالانکہ اسمبلی میں گورنمنٹ ممبر نے کہا تھا۔ کہ ہفتہ میں ایک بار شاہی قیدیوں سے ملاقات کرنے کی اجازت ہے۔ دوسرے شاہی قیدی مسٹر احسان الٰہی سے ان کے بھائی نے ملاقات کی۔ ان کا بیان ہے۔ کہ شاہی قیدیوں کی چارپائیاں لوہے کی پتریوں کی بنی ہوئی ہیں جو تمام جسم میں چبھ جاتی ہیں۔ احتجاج کے طور پر تینوں شاہی نظر بندوں نے اپنے ہاتھ سے کھانا پکانا شروع کر دیا ہے۔ جس سے ان کی انگلیاں جھلس گئی ہیں ؛

شوکت علی جیسے مہاتما گاندھی نے دہلی بلایا

مولانا شوکت علی جب بھائی کی تجہیز و تکفین کر کے واپس ہندوستان آئے تو مہاتما جی نے ان کو دہلی آنے کی دعوت دی۔ غالباً اس لئے کہ ہندو مسلم اتحاد میں ان سے کام لیں۔ لیکن بغداد میں مولانا یہ کہہ کر اپنی ذہنیت کا تازہ ثبوت دے چکے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی قوم پرست نہیں۔ فرقہ پرست ہے۔ ایک شرابی مسلمان بھی ہر حالت میں پاک باز ہندو اور عیسائی سے بہتر ہے ؛

مہاتما جی کا پرن

مہاتما گاندھی دہلی سے سیدھے احمد آباد گئے۔ جہاں آپ کا نہایت ہی شاندار سواگت کیا گیا۔ آپ کا پرن ہے۔ کہ جب تک سوراجیہ حاصل نہ ہوگا آشرم میں داخل نہ ہونگا۔ چنانچہ احمد آباد جا کر وہ اپنے اس پرن پر قائم رہے۔ اور ستیاگرہ آشرم میں داخل نہیں ہوئے۔ آپ کا نیا پرن یہ ہے کہ اگر کراچی کانگرس میں شرائط صلح کو منظور نہ کیا گیا تو میں کسی جگہ سادھی لگا کر پرماتما کی یاد میں لگ جاؤنگا ؛

مہاتما جی نے میجر گراہم پول کو تار دیا ہے کہ میں لنڈن آکر گول میز کانفرنس میں حصہ لینے کو تیار ہوں۔ اور دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ انگریز ہمیں کیا دینا چاہتے ہیں ؛

وائسرائے کا ایک اور آرڈی نینس

وائسرائے نے تازہ آرڈی نینس جاری کر کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پرکاش لاہور

۲ چیت سمت ۱۹۸۷

گوروکل کا سالانہ جلسہ

ملک میں پولیٹیکل شور اس قدر ہے کہ کوئی دوسری بات کی طرف دھیان دینا پسند ہی نہیں کرتا۔ ایک ورش سے یہی حال ہے۔ ۱۲ مارچ کو مہاتما گاندھی جی نے احمد آباد سے وہ تاریخی یاترا شروع کی۔ جو انہیں قانون نمک کی خلاف ورزی کے لئے ۶ اپریل کو ڈانڈی میں لے گئی۔ عملی طور پر ۱۲ مارچ سے سول نافرمانی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد ایک طرف گرفتاریاں ہوتی رہیں۔ اور دوسری طرف قانون کی خلاف ورزیاں یہاں تک کہ پولیٹیکل قیدیوں کی تعداد ساٹھ ہزار تک پہنچ گئی۔ یہ جدوجہد معلوم کب تک رہتی۔ اور کیا صورت اختیار کرتی۔ لیکن خوش قسمتی سے اس کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ مہاتما گاندھی اور لارڈ ارون کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے جہاں کانگرس نے سول نافرمانی ترک کر دی ہے وہاں گورنمنٹ نے سول نافرمانی کے قیدی رہا کر دیئے ہیں۔ اور تمام آرڈیننس واپس لے لئے ہیں۔

سوراجیہ کی جنگ میں آریہ سماجیوں نے بھی خوب حصہ لیا ہے۔ اور کوئی انہیں یہ نہیں کہتا۔ کہ انہوں نے کیوں ایسا کیا ہے لیکن شان تو اس بات میں ہے۔ کہ آریہ سماج کے کام بدستور جاری رہیں۔ اگر اس کے کام کو ضعف پہنچ جائے تو اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ جہاں ایک طرف ہم نے کچھ سدھارا وہاں دوسری طرف بگاڑ دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ آریہ سماج کی تعلیم نے ہی ہمارے اندر دیش سیوا کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ رشی دیانند کی شکشا نے ہی ہمیں سکھایا ہے کہ ہمارا دیش سوتنتر ہونا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی اور کام ہمیں آریہ سماج کی سیوا سے الگ کر سکتا ہے۔ تو ہمارے آریہ سماج سے پریم کے کیا معنی ہیں؟ ماتری بھومی کا جو رن ہمارے اوپر ہے اسے ہم پورا کریں یہ ہمارا کرتویہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ رشی رن کو بھی پورا کریں۔ عارضی طور پر کوئی بھی آریہ کسی میدان میں کام کرتا ہے۔

لیکن آریہ سماج سے اس کا پریم سدا بنا رہنا چاہئے۔ اور اس میں کبھی فرق نہ آنا چاہئے۔ اس کا ثبوت ایک اور صرف ایک ہے کہ آریہ سماج کے پرچار میں کسی قسم کی کمی نہ ہونے پائے اور اس کے انسٹی ٹیوشنوں کو کوئی ضعف نہ پہنچنے پائے۔ اس وقت ایک بڑا کام ہمارے سامنے ہے۔ آریہ سماج کا سب سے بڑا انسٹی ٹیوشن گوروکل ہردوار ہے۔ اس کا وارشک اُتسو ۳ سے ۶ اپریل تک منایا جائے گا۔ یہ اُتسو کس پرکار سماپت ہوتا ہے۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ آریہ پرشوں کے اُتساہ میں کوئی شتھلتا آئی ہے۔ یا وہ قائم ہے۔ یہ جلسہ دو تین اغراض سے کیا جاتا ہے ایک یہ کہ آریہ سماج کو اپنے وچاروں کے پرچار کے لئے ایک زبردست کیندر مہیا کیا جائے۔ دوسرا آریہ پرش نیا اُتساہ گرہن کریں اور تیسرا گوروکل کے لئے دھن اکٹھا ہو۔ گوروکل کے جلسہ میں اس قدر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں جو کسی ایک آریہ سماج کے اُتسو میں نہیں ہوتے اُن میں ایک تعداد ایسے سجنوں کی ہوتی ہے۔ جن کا براہ راست تعلق آریہ سماج سے نہیں گوروکل اُتسو میں جو ویاکھیان ہوتے ہیں۔ نہ صرف انسٹی ٹیوشن کے متعلق نہیں ہوتے نہ ہی شکشا سمبندھی ہوتے ہیں۔ بلکہ دھرم سمبندھی اور آریہ سماج سمبندھی۔ جو لوگ ان ویاکھیانوں کو سنتے ہیں۔ وہ صرف گوروکل کے متعلق ہی شبھ بھاونائیں لیکر ہی نہیں جاتے بلکہ آریہ سماج کے متعلق بھی۔ ان کا پریم گوروکل سے نہیں بڑھتا۔ بلکہ آریہ سماج سے بھی۔ اس سے گوروکل کا جلسہ بالواسطہ نہیں تو بلا واسطہ آریہ سماج کے پرچار کا سادھن بنتا ہے۔ اور بلا واسطہ بھی کیوں؟ جب گوروکل آریہ سماج کا ہی انسٹی ٹیوشن ہے اور اس کے اُتسو میں سوائے آریہ سماج کے کسی اور دھرم کا پرچار نہیں کیا جا سکتا۔ گوروکل کے اُتسو کا ایک اور پرکار سے بھی لابھ ہوتا ہے

وہ یوں۔ کہ آریہ سماج کی سامو ہک شکتی (مجموعی طاقت) کا جو درشیہ گوروکل پیش کرتا ہے۔ کوئی اور اُتسو نہیں کرتا۔ گوروکل کے جلسہ سے آریہ سماج کو بہت لابھ پہنچ سکتا ہے۔ بشرطیکہ آریہ پرش اُسے سپھل بنائیں۔ اس طرح گوروکل اُتسو کی سپھلتا اور آریہ سماج کا لابھ لازم ملزوم ہیں۔ ایک کو نقصان پہنچے۔ تو دوسرے کو پہنچتا ہے اور ایک کی ہانی میں دوسرے کی ہانی ہے۔

جن لوگوں کو براہ راست گوروکل سے پریم ہو۔ انہیں گوروکل کی خاطر اور جن کا پریم اس انسٹی ٹیوشن سے کم ہو انہیں آریہ سماج کے لئے اس کے اُتسو کو سپھل بنانا چاہئے۔

اس میں ہمارا اپنا لابھ بھی ہے۔ جب ہم گوروکل کے لئے کام کریں گے۔ تو ہمارا اُتساہ بھی بنا رہے گا۔ وہ منش زندہ نہیں مردہ ہے جس میں کسی کام کے لئے اُتساہ نہ ہو۔ اُتساہ ہونا چاہئے۔ چاہے وہ دھرم کے لئے ہو چاہے دیش کے لئے۔ نہ صرف اُتساہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اُسے قائم رکھنا چاہئے اور اس میں بڑھتی ہوتی رہنی چاہئے۔ اس کی صورت یہی ہے کہ ہم سارو جنک کاموں میں پرورت رہیں یاد رہے۔ کہ اُتساہ کام کرنے سے پیدا ہوتا ہے اُتساہ سرگرم رہنے سے قائم رہتا ہے۔ بڑے سرگرم کارکنوں کی حالت میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر انہیں کچھ عرصہ کے لئے بھی کام سے الگ کر دیا جائے۔ تو وہ سرد پڑ جاتے ہیں۔ اس میں اُن کا قصور نہیں۔ سیوا میں اُتساہ ہے سیوا کرو گے۔ تو تمہارے اندر اُتساہ پیدا ہو گا۔ ورنہ نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم آریہ سماج میں رہیں۔ اور پھر بھی اُتساہ ہین ہوں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ہم نے آریہ سماج کو ہی مردہ بنا دیا ہے۔ آریہ سماج بھی تب ہی اُتساہ کا کارن بن سکتا ہے۔ جب اس میں گتی ہو۔ اگر اس میں ہی حرکت نہ ہو۔ تو ہمارے اندر حرکت کہاں سے آئے گی۔ آریہ سماج یا گوروکل کے وارشک اُتسو ہمیں حرکت دینے کا باعث بنتے ہیں۔

اس لئے ہمیں ایک لحاظ سے ان کا احسان ماننا چاہئے۔ کہ وہ ہمیں گرم رکھتے ہیں۔ ہم جب دوسروں کی سیوا کریں گے۔ تو اس کے ساتھ ہی ہمیں لابھ پہنچیگا۔ سیوا نہ کریں گے۔ تو ہم میں حرکت پیدا نہ ہوگی۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم بھی مردہ ہو جائیں گے۔ جب ہم آریہ سماج اور گوروکل کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ ہم ان پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ ہمیں یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ ہم اپنے اوپر احسان کر رہے ہیں۔

گوروکل کے جلسہ میں جہاں ہمیں خود شریک ہونا چاہئے۔ جہاں دوسروں کو شرکت کی پریرنا کرنی چاہئے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اس کے لئے دھن بھی جمع کرنا چاہئے۔ دھن کے بنا کوئی کام نہیں چل سکتا۔ چہ جائیکہ انسٹی ٹیوشن چلے اور پھر گوروکل جیسا بڑا انسٹی ٹیوشن چلے یہ مسلمات ہے۔ کہ سالانہ اخراجات کا بڑا حصہ گوروکل کے جلسہ پر وصول ہوتا ہے۔ اس رقم پر اس کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا یتن بھی کیا جاتا ہے۔ اور لوگ بھی جب کبھی گوروکل کو دان دینے کی سوچتے ہیں۔ تو من دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ وارشک اُتسو پر دیں گے۔ لیکن سال بھر میں بھی دھن آتا رہتا ہے۔ اخراجات کا کچھ حصہ اس سے پورا ہوتا ہے۔ اس ورش دوران سال میں غالباً اس قدر روپیہ نہیں آیا ہوگا۔ جس قدر پچھلے سالوں میں آتا رہا ہے۔ سال بھر میں لوگوں کی توجہ پولیٹیکل امور کی طرف رہی۔ ملک کی تمام شکتیاں اس میں خرچ ہوتی رہیں۔ اس لئے باقی انسٹی ٹیوشن بھوکے مر رہے ہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ پچھلے سال میں گوروکل کی آمدنی بھی کم ہی ہوگی۔ اس لئے اس کمی کو بھی ہمیں جلسہ پر ہی پورا کرنا ہوگا جلسہ پر جو کمی رہے گی۔ وہ پھر پوری نہ ہو سکیگی اور بجٹ میں مشکل پیدا ہوگی۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ لوگ مالی لحاظ سے تنگی محسوس کر رہے ہیں۔ پچھلے سال بیوپار کی حالت بھی خراب رہی۔ اور شاید آریہ سماج کے حلقہ سے باہر سے وہ امداد نہ مل سکے۔ جو پچھلے سالوں میں ملتی رہی ہے۔ دوسرے لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم اس ورش گوروکل کے لئے کچھ نہیں دے سکتے۔ لیکن آریہ پرش کیسے کہہ سکتے ہیں۔ جنہوں نے اس کی بنا ڈالی۔ اور اُسے اتنے ورشوں سے چلا رہے ہیں۔ ہم اتنے ورشوں تک گوروکل کو چلانے کا یش لیتے رہے ہیں۔ اس لئے اب گر اس پر آنچ آئے تو کلنک کا ٹیکہ ہم پر ہے۔ اسے دور کرنا بھی ان کا ہی کرتویہ ہے۔ اور وہ دور ہو سکتا ہے۔ اگر ہم تھوڑا سا سوارتھ تیاگ یعنی بوجھ اپنے اوپر لینا منظور کریں۔ اور شاید زیادہ بوجھ بھی کسی کو نہ اٹھانا پڑے۔ اگر آریہ سماج کا ایک ایک ممبر اپنا اپنا حصہ ادا کر دے۔ اس سے کسی کو انکار نہ ہوگا۔ کہ آریہ سماجوں میں بھی سب لوگ دان نہیں دیتے۔ بھاری تعداد ایسی ہے۔ جو اپنے پیسے کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ بوجھ پڑتا ہے۔ تو خاص خاص اشخاص پر۔ اور انہیں ہی بار بار دان دینا پڑتا ہے۔ اگر کوئی ایسی صورت ہو سکے۔ کہ ہر ایک آریہ سے دان لیا جائے یا سب دان دینے کی پریرنا کی جائے۔ تو اس سے کام چل سکتا ہے۔ کسی کو زیادہ دینے کی ضرورت نہ رہے۔ کیا

آریہ ہوٹل لاہور نزد ہسپتال مندر دیشنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام ہے۔ ہوادار اور بجلی کی روشنی مکٹ گھر ڈاکخانہ و اڈا گاڑیاں بالکل پاس کرایہ آنہ یومیہ شرط سے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنجاب بھر میں ایک لاکھ بھی آریہ نہیں۔ اگر ایک ایک آریہ ایک ایک روپیہ بھی دے دے۔ تو گوروکل کو ایک لاکھ مل سکتا ہے۔ گوروکل کو ہزاروں کے دان بھی ملتے ہیں۔ اور سینکڑوں کے بھی۔ باوجود اس کے ایک لاکھ جمع نہیں ہوتا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہزاروں آریہ پرش ایسے ہیں۔ جو سال بھر میں گوروکل کو ایک روپیہ بھی نہیں دیتے۔ اگر اس روپیہ نہ دینے والے آریہ اپنا اپنا حصہ دے دیں۔ تو کام چل سکتا ہے ؏

اب تو پولیٹیکل صلح ہو گئی ہے۔ پولیٹیکل جدوجہد اور پولیٹیکل سرگرمیوں کے لئے زیادہ دھن کی ضرورت نہیں۔ گوروکل اور آریہ سماج کے کئی سیوک جو اس وقت تک جیلوں میں تھے۔ اب رہا ہو چکے ہیں۔ اگر وہ چاہیں۔ تو گوروکل کے جلسہ تک اپنا سمے اسے دے سکتے ہیں۔ اگر گوروکل کے سیوک بھکشا کرنے کے لئے چاروں طرف پھیر نکلیں۔ تو دھن کی کمی بھی پوری ہو سکتی ہے۔ جلسہ میں اب صرف اٹھارہ دن رہ گئے ہیں۔ دیری کی گنجائش نہیں۔ اس لئے جس کسی کے دل میں گوروکل کے لئے درد ہے۔ وہ اٹھ کھڑا ہو اور اس کے لئے بھکشا کرنا شروع کر دے۔ پرمشارتھ کرو گے۔ تو چلنا پرابت ہو گی یہ بات ذہن نشین کر لو ؏

عقیدہ اور عمل

اسلام کی بنیاد عقیدہ پر ہے۔ عمل کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ جاہل ملانوں کا ہی مذہب نہیں۔ عالم مولاناؤں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ آنجہانی مولانا محمد علی کو اسی عقیدہ سے مجبور اپنے سردار مہاتما گاندھی کے متعلق یہ کہنا پڑا۔ کہ ایک فاسق وفاجر مسلمان مہاتما گاندھی سے اچھا ہے۔ مہاتما گاندھی سے مسلم برادران کی اس وقت کی عقیدت ضرب المثل تھی۔ تاہم مولانا کو اس عقیدت کے باوجود مہاتما گاندھی کے متعلق ان خیالات کا اظہار کرنا پڑا۔ تو اسلامی عقیدہ سے مجبور ہو کر ؏

ناجی کون اور ناری کون؟

عقیدہ پرستی کے ماتحت اسلام کا اصول ہے یا چی صرف مسلمان کہلانے والا شخص ہے۔ اس کے اعمال خواہ کیسے ہی گندے ہوں۔ مسلمان کا لیبل ہی اسے جنت کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اور برخلاف اس کے کوئی غیر مسلم وہ کیسا ہی نیک پاک و پرہیزگار کیوں نہ ہو ناری ہے دوزخ کے بغیر اس کا کسی اور جگہ ٹھکانا نہیں۔ لیکن زمانہ بدل رہا ہے۔ آریہ سماج کی زبردست تھپیڑوں نے خواب غفلت میں سوتے ہوؤں کو بیدار کر دیا ہے۔ اور عقیدہ پرست مسلمان بھی اس امر پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ وہ اس غیر انسانی عقیدہ پرستی پر غور کریں ؏

نگار کا سوال

چنانچہ لکھنؤ کے ایک آزاد خیال مسلم رسالہ نگار نے ہندوستان کے سربرآوردہ مولاناؤں سے اس تعلق میں یہ سوال کیا ہے کہ دونوں میں سے ناجی کون ہے؟ اور ناری کون؟

ایک پیدائشی مسلمان جو نماز۔ روزہ کا پابند ہے۔ لیکن اس کی عملی زندگی نہایت خراب ہے۔ بنی نوع انسان سے اسے نفرت ہے۔ یا ایک برہمن جو پیدائشی کافر اور بت پرست ہے لیکن اس کی زندگی انسانوں کی خدمت۔ یتیموں کی حفاظت اور بیوہ عورتوں کی ہمدردی کے لئے وقف ہے ؏

مولاناؤں کے فتوے

یہ سوال ۳۲ مولاناؤں کو بھیجا گیا تھا۔ لیکن ۱۶ نے تو خاموشی اختیار کرنا ہی مناسب سمجھا ایک مولانا اشرف علی تھانوی نے یہ فتویٰ دے کر اپنی خلاصی کرا لی۔ کہ ایسے سوال زبانی دریافت کئے جانے کے قابل ہیں۔ باقی ۱۵ نے اپنا مذہب بیان کر دیا۔ جن میں سے چند ایک کے نمونے جو نیچے دیئے جاتے ہیں۔ ایسے آئینہ ہیں۔ جن کے اندر سے اسلام کی حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس انقلاب کا بھی پتہ لگتا ہے۔ جو آریہ سماج کی بدولت اسلام کے اندر آ رہا ہے ؏

مولانا محمد یحییٰ بھوپال:۔ مسلمان ناجی ہے۔ البتہ اسے گناہوں کی سزا ملے گی۔ برہمن ناری ہے۔ وہ کتنا ہی نیک اعمال کیوں نہ ہو ؏

مولانا احمد لاہور:۔ جو نیکی کرے گا۔ اسے اس کا نیک پھل ملے گا جو بدی کرے گا۔ اسے برا انجام بھگتنا ہو گا۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان ؏

مولانا عبدالستار لاہور:۔ نماز اور روزہ نیک زندگی بنانے میں مدد نہ کریں۔ تو یہ محض بیرونی ڈھونگ ہیں۔ ناجی یا ناری ہونے کے لئے صرف عملی زندگی ہی ایسا معیار ہے۔ جس پر ناجی یا ناری ہونے کا انحصار ہے۔ نیک اعمال کا نتیجہ نیک اور بداعمالی کا برا ہو گا ؏

مولانا حسین احمد مدنی:۔ مسلمان یقیناً ناجی ہے۔ برہمن کا دائمی قیام دوزخ میں ہو گا ؏

مولانا عبدالعزیز گیلانی:۔ مسلمان کو نجات ملے گی۔ اور کافر کو اس کی نیک اعمال کا کوئی معاوضہ نہ ملے گا۔ اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا ؏

مولانا عبدالستار رامپورہ:۔ مسلمان کیسا ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہو۔ ناجی ہے۔ کافر کو اس کی نیکی کا بدلہ دنیاوی زندگی میں ملے تو ملے۔ نجات میں اس کا کوئی حصہ نہیں ؏

مولانا نصیر احمد آگرہ:۔ مسلمان کو بہشت ملے گا۔ کافر اپنی ساری زندگی نیکی میں کیوں نہ لگا دے۔ رات دن خدا کی پرستش کیوں نہ کرتا رہے۔ لاکھوں روپیہ دان کیوں نہ کرے یہ سب فضول ہیں۔ جب تک کہ وہ اسلام پر عقیدہ نہ لائے گا وہ ہمیشہ خدا کے غضب کے اندر رہے گا۔

مولانا کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید نجات کے لئے عقیدہ ضروری ہے۔ بت پرست کے لئے کوئی نجات نہیں۔ عقیدہ نجات کی کنجی ہے۔ جو کافر کے پاس یہ کنجی ہے نہیں کافر میں عقیدہ کی سٹیم نہیں۔ اس کے لئے کوئی نجات نہیں۔ مسلمان کے پاس وہ کتنا ہی بگڑا ہوا ہو عقیدہ کی سٹیم ہے۔ اس لئے وہ اپنے نصیب حسن نجات کو ضرور پائے گا ؏

مولانا سلیمان ندوی:۔ دونوں ناری ہیں۔ مگر مسلمان آخر کار نجات پائے گا۔ کیونکہ نجات عقیدہ سے ہوتی ہے ؏

مولانا غلام حسین پھلواری:۔ بری زندگی انسان کو کسی حد تک سزا کا مستوجب بناتی ہے۔ لیکن عقیدہ سے خارج انسان دائمی اذیت میں مبتلا ہوتا ہے ؏

مفتی حیدرآباد دکن:۔ مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو ناری نہیں۔ اسلام کا صرف اقرار ہی دوزخ کی آگ سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ کافر خواہ اس کی ساری زندگی نیکی میں کیوں نہ گذرے۔ دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا ؏

نگار

مولاناؤں کی ان آرا کے بعد نگار اپنی رائے کا یوں اظہار کرتا ہے ؏

بدکار مسلمان یقیناً ناری ہے۔ کیونکہ یقیناً وہ کافر ہے۔ اور بت پرست نیک برہمن ناجی ہے۔ کیونکہ ٹھیک معنوں میں وہ مسلمان ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جو تمام مسلم علماء ہو نام کے مسلمان اور کام کے کافر کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ دشمن خدا ہیں ؏

عقیدہ اور عمل کے متعلق اسلام کی پوزیشن کو نگار کے اس سوال اور علماء کے فتووں نے بڑی صفائی سے ظاہر کر دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اسباب کا بھی تصفیہ کر دیا ہے۔ کہ جہاں آریہ سماج کا زیادہ پرچار ہے وہاں اسلامی عقائد پر اس کا نمایاں اثر ہوتا ہے۔ جہاں آریہ سماج کا پرچار کم ہے۔ وہاں اسلام اپنی پرانی صورت میں جوں کا توں قائم ہے آریہ سماج کا پرچار یقیناً پنجاب میں زیادہ ہے اور لاہور کے دونوں علماء نے عقیدہ پر عمل کو ترجیح دی ہے۔ اور عمل کو ہی نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ مسلم ریاستوں میں آریہ سماج پرچار کی کمی اور اسلامی تعصب کی سرکاری امداد کی وجہ سے فتاویٰ میں اسلام کے زمانہ جاہلیت کی جھلک نمایاں ہے۔ مذہبی تعصب کے لحاظ سے یوپی کے مولانا سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اور وہ غیر مسلم کو رحمت خداوندی کا کسی بھی انش میں حصہ دار نہیں ٹھہراتے۔ یوں تو کوئی بھی مولانا اپنے مذہب کے اظہار میں کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ لیکن ان سب پر کوئی بازی لے گئے ہیں۔ تو وہ جمعیۃ العلماء کے صدر مولانا کفایت اللہ اور ناظم مولانا احمد سعید ہیں یہ وہ مولانا ہیں۔ جو متحدہ قومیت کے حامی ہونے کا سوانگ بھرتے ہیں۔ سوانگ اس لئے کہ جب انہیں خدا کی غیر محدود بادشاہت میں غیر مسلموں کی موجودگی منظور نہیں۔ تو کسی ملک کی محدود بادشاہت میں وہ غیر مسلموں کی موجودگی کیسے گوارا کر سکتے ہیں۔ متحدہ قومیت کی حمایت سے ان کا مقصد کانگریس وہ منشا ہے جنہیں وہ پورا کرنا چاہتے ہیں۔ بھارت کی متحدہ قومیت کے اندر وہ پیر گیر کر پشت ہی سے بیٹھے ہیں۔ اور علی برادران کا دوسرا ادتار ہیں۔ جو قومیت کا دم بھرتے رہے۔ اور ہندوؤں کو مٹا دینے کی سازشوں میں لگے رہے۔ قومیت کے خلاف ان کی سازشیں آشکارا ہو گئیں۔ اور وہ ہارے فی الحال کے اس میدان سے نکل گئے باوجودیکہ علی برادران سے ان مولاناؤں کا خدا واسطے کا بیر ہے۔ لیکن متحدہ قومیت کے میدان کے اندر داخل ہو کر وہ وہی کام کر رہے ہیں۔ جو علی برادران کرتے رہے۔ یہ مولانا ان دشمنان خدا نوع انسان ہی نہیں۔ بلکہ نگار کے الفاظ میں دشمنان خدا سے بھارت کو بچانا ہے۔ اور مسلمانوں کو بتلانا ہے۔ کہ وہ عقیدہ اور عمل کے متعلق لاہور کے مولانا احمد صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب اور نگار کے مذہب کی پیروی کریں جس کی نشت وید کی کرم فلاسفی پر ہے۔ تاکہ بنی نوع انسان کے لئے ان کے اندر دشمنی کے جو بھاو ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ اور ان میں وید کی بتائی پریم کی لہر دوڑ جائے ؏

پرکاش کی خدمات کا اعتراف

مہاشہ سندر لال باندہ لکھتے ہیں :-

"دان ویر سردار بساکھا سنگھ جی کی کرپا سے مجھے 'پرکاش' دیکھتے رہنے کا سوبھاگیہ پراپت ہے۔ جس کی وجہ سے میری آتما کو بہت کچھ گیان اور تقویت حاصل ہوتی رہتی ہے"

لالہ کشن چند آریہ کیماڑی (کراچی) سے لکھتے ہیں :-

"پرکاش، کا ہمارے اوپر بڑا اپکار ہے۔ پرکاش کی کرپا ہے۔ جو ہم ناتا آریہ سماج کی گود میں بیٹھے ہیں۔ ہماری سماج کی بنیاد کو بھی 'پرکاش' نے مضبوط کیا ہے۔ نوجوانوں کے اندر وہ طاقت بھری۔ کہ اگر 'پرکاش' کے پریمیوں کے سامنے رکھوں تو وہ دنگ سا رہ جائیں"

یہ دونوں چٹھیاں بطور مشتے نمونہ از خروارے دی گئی ہیں۔ ورنہ 'پرکاش' کی خدمات کا اعتراف کرنے والے اس کے کئی پریمی ہیں۔ حق تو یہ ہے۔ کہ پرکاش اس اعتراف کا مستحق بھی ہے۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کے پرچار میں بڑا بھاری حصہ لیا ہے

تیرے بغیر

(خاص پرکاش کیلئے) (خاص پرکاش کیلئے)

(از قلم مہاشہ نند لال جی حسرت ضعیف آبادی از ملاکنڈ)

قوم ہے پھر رنج و غم میں مبتلا تیرے بغیر
غنچہ کے پاؤں جائے ہیں کوچہ بکوچہ جابجا

در بدر ہے کارواں در کارواں قوم ہنود
جڑ پکڑتے جا رہے ہیں ہند میں حسد و عناد

ہندو و مسلم جو کبھی شیر و شکر تھے ہو گئے
خود پرستی خود نمائی بڑھ رہی ہے جابجا

جس کو دیکھو وہ نظر آتا ہے سرمست خودی
آہ! دو مہاؤں پہ ڈھائے جاتے ہیں ظلم و ستم

آگہ تیری جستجو ہے رہبران قوم کو
دستگیری آ کے کر اے بیکسوں کے دستگیر

اے رشی! اے مہرشی! اے دیوتا تیرے بغیر
کچھ پریشاں کن ہے نقشہ ہند کا تیرے بغیر

راہبر کوئی نہیں اے رہنما تیرے بغیر
اور پژمردہ ہے نخل مدعا تیرے بغیر

لڑ جھگڑ کر ہو رہے ہیں پھر جدا تیرے بغیر
ہو رہے ہیں بندۂ حرص و ہوا تیرے بغیر

دل ہوئے ہیں خالی از خوف خدا تیرے بغیر
اور اچھوتوں پر بھی ہوتی ہے جفا تیرے بغیر

وقت مشکل کون ہے مشکل کشا تیرے بغیر

ہم ہیں مثل طفلک بے دست و پا تیرے بغیر

آریہ کیا آپ کا کرتویہ نہیں۔ کہ اس کے دائرہ اثر کو وسیع کرنے میں مدد دیں۔ تاکہ آریہ سماج کے لئے آپ کا 'پرکاش' زیادہ سپھل ہو۔ 'پرکاش' کے پایہ کے ساپتاہک پرچے کے لئے چار روپیہ سالانہ پر خریدار بننا مشکل نہیں۔ خصوصاً اس حالت میں

کہ ہر ایک آریہ سماجی کا کرتویہ ہے۔ کہ 'پرکاش' پڑھے ❊

کیا ہم آشا رکھیں کہ 'پرکاش' کی اشاعت بڑھانے کے لئے 'پرکاش' کا ہر ایک پریمی اپنے کرتویہ کا پالن کرے گا

—— ❊ ——

خط و کتابت میں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

سارد اایکٹ کہاں ہے؟

سارد اایکٹ اسمبلی سے پاس ہو چکا۔ اور وائسرائے کی مہر توثیق ثبت ہونے کے بعد اس کا نفاذ بھی ہو گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ جو آئے دن سارد اایکٹ کے نفاذ میں صغر سنی کی شادیاں ہو رہی ہیں۔ ان کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟ مسلمانوں کے متعلق تو شاید اس لئے ہو۔ کہ سارد اایکٹ پر سختی سے کاربند ہونے پر ان کے بھڑک اٹھنے کا اندیشہ ہے۔ اور غالباً اسی خیال سے گورنمنٹ پنجاب نے سارد اایکٹ کے ماتحت ایک سزا یافتہ مسلمان کو اپنے اختیارات خاص سے رہا کرا دیا تھا۔ لیکن ہندوؤں کے متعلق تو اس قسم کا خوف نہیں۔ پھر ہندوؤں میں اس قسم کی شادیوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جاتی۔ ایک قانون کو پاس اور نافذ کر کے اس کو اس طرح پس انداز کر دینے سے تو یہی اچھا ہے کہ اسے نافذ ہی نہ کیا جائے۔ گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ پنجاب کونسل کے قانون تمباکو کی طرح سارد اایکٹ کو عضو معطل نہ بنا کر اسے حرکت میں لائے۔ اور ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکیوں کو خاوندوں کے حوالے کئے جانے سے بچا نیکا یش حاصل کرے

”پرکاش“ لاہور کا گورُوکل انک

"پرکاش" کا گورُوکل انک اس سال حسب معمول گورُوکل اُتسو سے پہلے نکلے گا۔ گذشتہ سالوں میں یہ انک اُتسو سے پہلے ہفتہ میں نکلتا رہا ہے۔ اس بار انتظام کیا جا رہا ہے کہ اُتسو کے پہلے ہفتہ یعنی ۲۹ مارچ کی بجائے **۲۲ مارچ کو گورُوکل نمبر** نکالا جائے۔ کارن یہ کہ جلسہ ۳-۴-۵-۶ اپریل کو ہوتا ہے۔ ۲۹ مارچ تک جلسہ پر جانے والے اصحاب سفر پر روانہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ یا ہونے کی تیاریوں میں ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ گورُوکل انک کے مطالعہ کا لطف نہیں اُٹھا سکتے۔

۲۲ مارچ کا پرکاش، گورُوکل انک ہوگا۔ تو آریہ جنتا اور گورُوکل پریمی اطمینان سے اُسے پڑھ سکیں گے۔

چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے

گورُوکل پریمیوں کو تین باتوں پر دھیان دینا چاہئے :- (۱) فاضل مضامین نگار، نامی شعراء گورُوکل شکشا پرنالی اور اس کے پرچلت کرنے والوں کے سنبندھ میں مضامین یا کہانیاں اور نظمیں بلا تاخیر بھیج دیں۔ جو **۱۶ مارچ** تک پہنچ جانے چاہئیں۔ (۲) گورُوکل اور شاکھا گورُوکل کی رپورٹیں ان کے سنچالک بھیجدیں۔ (۳) جو بھائی خود نظم یا مضمون نہیں لکھ سکتے۔ لیکن وہ اپنے اثر سے قابل مضامین نگاروں اور شاعروں سے لکھوا کر بھجوا سکتے ہیں۔ وہ اس فرض کو اپنے ذمہ لے کر اس کی جلد ادائیگی کا پربندھ کریں۔ (۴) آریہ سماجوں اور دیگر گورُوکل پریمیوں کو گورُوکل انک کافی تعداد میں منگوا کر اسے گورُوکل پرچار کی خاطر وسیع پیمانہ پر تقسیم کرنا چاہئے۔ (۵) قیمت سو پرچوں کی آٹھ روپیہ۔ پچاس پرچوں کی چار روپیہ - ۲۵ پرچوں کی دو روپیہ اور بارہ کی ایک روپیہ بمعہ محصول ڈاک ہوگی۔ ایک پرچہ کیلئے ۱/۳ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ زیادہ تعداد میں بذریعہ ذیل منگوانے کے

آرڈر کیساتھ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے۔ دی پی سے خرچ بھی زیادہ ہوتا ہی اور پرچے بھی دیر سے ملتے ہیں!

(۶) اشتہار دینے والوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ پرچہ کی اشاعت کے مقابلہ پر اجرت بہت واجبی ہے جو حسب ذیل ہے :-

سالم صفحہ —— بیس روپیہ ❊ نصف صفحہ —— ۱۱ روپیہ ❊ ۱/۴ صفحہ —— چھ روپیہ ❊ ۱/۸ صفحہ یا نصف کالم ۳ ۱/۲ روپیہ ❊

۱/۸ صفحہ یا نصف کالم سے کم کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا ❊

خط و کتابت جلد کی جانی چاہئے۔ ورنہ وقت گذر جانے پر پچھتانا ہوگا ❊

مینجر 'پرکاش' لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل سیوک کی طرف سے گوروکل کی بھائی اپیل

گوروکل وشو ودیالیہ کی ستھاپنا شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے ۱۹۰۲ء میں کی تھی۔ سرکاری شاسن سے سوتنتر بھارتیہ ودیا اور عزت اور سنچالت وشو ودیالیوں میں پرتھم ہونے کا فخر اس وشو ودیالیہ کو ہی پراپت ہے۔ گوروکل کا ادیش ہے بھارتیہ سنسکرتی کا پنر جیون۔ گوروکل کی شکشا کا مولی سوتر برہمچریہ ہے۔ اس ایک شبد میں وہ سب سادھن اور سنسکار آ جاتے ہیں۔ جن سے تپ و وش۔ سدوردھ۔ سداچار سنگٹھت کیا جاتا ہے۔ گوروکل پاٹھ پرنالی میں سنسکرت کا استھان سب سے اونچا ہے۔ اور ماتری بھاشا ہندی کو مادھیم بنا کر سبھا پراچین اور ارواچین دیشیوں کی شکشا دی جاتی ہے۔

گوروکل اپنے ادیش میں سپھل ہوا ہے اس سے بھارتیہ سنسکرتی کے تمام پریمیوں کے ہردیوں میں اس نے آدرش استھان پراپت کیا ہے۔

اس دیش بیوپار کے مندا ہونے کے کارن ان سب سنستھاؤں پر جن کا نربھر دان پر ہے۔ آرتھک بوجھ ادھک پڑ رہا ہے گوروکل بھی اس بوجھ سے بچا نہیں۔ پرنتو کیا گوروکل کے پریمی یہ دیکھنا گوارا کریں گے۔ کہ ان کی پیاری سنستھا پردیش کی آرتھک سنستھا کا گہرا پربھاو پڑے۔

شہید شردھانند کے بھگت شسیہ کے پیارے گوروکل کے لئے پہلے سے بھی ادھک تیاگ کا ثبوت دیں گے۔ مجھے یہ پورن آشا ہے۔

خاص حالات میں تیاگ بھی خاص ہی کرنا چاہئے۔ یہی آریوں کے قابل دیر تاکا پرمان ہے۔ آپ کا ورانا سیوک آشا رکھتا ہے۔ کہ آپ اپنے اپنے حصہ کا دھن جلدی ہی بھیجیں گے تاکہ یاد دہانی کی ضرورت نہ رہے۔

(گوروکل سیوک بھوگ رام سیر آنند آشرم لدھیانہ)

کراچی کانگرس پنڈال میں آریوں کے ٹھہرنے کا پربندھ

انڈین نیشنل کانگرس کا ۴۵ اجلاس کراچی میں ۲۶ سے ۳۰ مارچ تک ہوگا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے پرچار کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس سے پہلے آریہ سماجوں۔ آت پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ سماج کے ہتیشیوں سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ اس اوسر پر اپدیشکوں اور دھن کی آدشیہ سہایتا دیں۔ پورن آشا ہے۔ کہ اس اپیل پر پوری توجہ دی جائے گی۔

آریہ سماج کے ہتیشیوں کو یہ سوچنا بھی دی جاتی ہے۔ کہ جو کوئی بھی سجن اس اوسر پر کراچی پدھاریں۔ تو آریہ سماج کی طرف سے ان کے رہنے کا اچھا بندوبست کیا جائے گا۔ وہ بخوشی آریہ سماج کے کیمپ میں پدھار سکتے ہیں۔ پرنتو اتنی پرارتھنا ہے۔ کہ آریہ سماج کے انتظام میں رہنے والے بھائی اپنے آنے کی ۲۰ مارچ تک آریہ پرتی ندھی سبھا کراچی کو سوچنا دے دیں۔ (ناراین مل منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی)

گوروکل اندرپرستھ کا شاندار سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ بڑے اتساہ سے ۲۷-۲۸ فروری تا یکم مارچ کو گوروکل بھومی میں منایا گیا۔ پہلے دن ہی کئی ہزار ردناری جلسہ میں پہنچ گئے۔ ٹھہرنے کے لئے پکے مکانات اور خیموں کا بندوبست تھا۔ بازار میں ہر وقت رونق رہتی تھی۔ ۲۷ فروری کی کارروائی پنڈت گیان چند جی بی اے کے ویاکھیان سے آرمبھ ہوئی۔ جنتا نے ان کے ویاکھیان کو بہت پسند کیا۔ اس کے بعد سوامی سروداانند جی مہاراج کا منوہر اپدیش ہوا۔ پھر ہندی ساہتیہ سمیلن کی کارروائی آرمبھ ہوئی جس میں کئی قراردادیں ہندی کو پنجاب میں اُنت کرنے کے لئے پاس کی گئیں۔ پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ پنڈت گیان چند جی بی اے اور سوامی آنند بھکشو جی نے اس سمیلن میں بڑے موثر بھاشن کئے۔ برہمچاریوں کی تقریریں بھی جنتا پر وشیش اثر ڈال رہی تھیں۔ رات کے سمے دہلی کے سب پرسدھ کوی مثلاً منشی راج بہادر برق بی اے۔ پنڈت دینا ناتھ صاحب تعجز۔ منشی چندی پرشاد صاحب شیدا پنڈت لکھن لال صاحب۔ پنڈت لکھمی چند صاحب ایم اے پدھارے۔ یہ کوی سمیلن زیر صدارت پنڈت چموپتی صاحب ایم اے منعقد ہوا۔ رات کے گیارہ بجے تک مشہور شاعروں نے اپنی کویتاؤں سے پبلک کو محظوظ کیا۔ برہمچاریوں کی کویتاؤں کو خاص طور پر شاعروں نے پسند کیا۔

سنیچر وار کو پنڈت چموپتی جی ایم اے اور سوامی سروداانند جی مہاراج کے ویاکھیان کے پشچات سرمایہ داری اور سوشلزم کے مضمون پر زیر صدارت مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر شاستراتھ ہوا۔ جس میں پروفیسر اندر جی۔ لالہ دیش بندھو۔ رائے صاحب لالہ گنگا رام جی۔ اور لالہ گیان چند جی آریہ نے حصہ لیا۔ برہمچاریوں نے بھی بحث میں حصہ لیا۔

پردھان کی تقریر خاص طور پر قابل تعریف تھی۔ ہزاروں آدمی اس مباحثہ کے وقت حاضر تھے۔ انت میں زیادہ ووٹوں سے سوشلزم کے حق میں فیصلہ ہوا۔ رات کو پنڈت امرناتھ جی اور دیگر راگیوں نے اپنی راگ ودیا کے خوب جوہر دکھائے۔ اتوار کے دن دہلی کی جنتا کافی تعداد میں شامل ہوئی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان پنڈت وشمبر ناتھ جی بی اے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ آچاریہ رام دیو جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ شری آچاریہ جی کی اپیل پر ساڑھے تین ہزار روپیہ جمع ہوا۔ شام کو ڈی اے این ہائی سکول اور گوروکل کے مابین ہاکی میچ ہوا۔ جس میں گوروکل کے برہمچاری دو گول سے جیت گئے۔ غرضیکہ جلسہ ہر حالت میں کامیاب رہا۔ باوجود بیوپار کے مندا ہونے کے جنتا نے کھلے دل سے گوروکل کی سہایتا کی اور ہزاروں ر نر ناری جلسہ پر پہنچ کر اپنی شردھا کا ثبوت دیتے رہے۔

گوروکل کوروکشیتر کا بیسواں سالانہ جلسہ

۲۷ فروری سے ۲ مارچ تک بڑی دھوم دھام اور آنند سے منایا گیا۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی۔ پنڈت پریہ برت پنڈت رام دیال جی۔ پنڈت گنگا شرن جی۔ پنڈت دیا ندھی جی۔ پنڈت شیو پرشاد جی۔ سوامی دیوانند جی۔ سوامی سیوکانند جی مہانوبھاووں کے عالمانہ اور دھارمک اپدیش ہوئے۔ مہاشہ دُنی چند جی اور مہاشہ اودھ بکھ جی۔ مہاشہ دیش بندھو جی۔ مہاشہ گوکل دت جی۔ مہاشہ چھوٹے لال جی۔ مہاشہ گیان اندر جی کے منوہر اور شکشاپرد بھجن ہوئے۔ پنڈت رام دت جی کے میجک لالٹین کے ویاکھیان بھی ہوئے۔ جلسہ ہر طرح سے آنند اور کامیابی سے ہوگیا۔ اپیل پر نقد ۱۱۴۴ روپے وصول ہوئے۔ دفتر میں جو نقد ملا وہ اس کے علاوہ ہے۔ وعدے بھی الگ ہیں +

(مینیجر گوروکل کوروکشیتر ضلع کرنال)

جام پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جام پور کا تیسواں سالانہ جلسہ ۳-۴-۵ مارچ کو منایا گیا۔ جلسہ سے چھ روز پہلے سمپورن یجروید سے یگیہ ہوتا رہا

جس پر مبلغ ... روپے سے زیادہ خرچ ہو گیا۔ روزانہ رات کو میجک لینٹرن سے ... پنڈت لوک ناتھ جی پرچار کرتے رہے۔

شری سوامی سروداانند جی۔ سوامی ... جی۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت گنگا ... جی ودیا امت واچسپتی۔ پنڈت ہر بھجن لال جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ کماری چندر وتی شاستری۔ پنڈت دھرم دیو جی اور مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی بھجنیک پدھارے۔

۴ مارچ کی پورن آہوتی کے بعد پرشاد موہن بھوگ (حلوہ) بانٹا گیا۔ اس کے بعد نگر کیرتن ۱۲ بجے سے شروع ہو کر ۴ بجے ختم ہوا۔

حسب دستور سابق اس سال بھی کانفرنس پنڈت لوک ناتھ جی کی صدارت میں ہوئی۔ مضمون تھا۔ ”منش سماج میں استری کا درجہ“ مہاشہ بالکشن جی کومی۔ مہاشہ دھرم دیو جی شاستری۔ کماری چندر وتی جی۔ پنڈت ہر بھجن لال جی نے تقریریں کیں۔ کماری چندر وتی نے استری جاتی کی طرف سے نہایت پُر زور اور موثر اپیل کی۔ بعد ازاں سبھاپتی کے بھاشن کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔

آریہ مہیلا ودیالیہ کی کنیاؤں نے بہت عمدہ نصیحت آموز ڈرامہ کیا۔

دھرم شکشا کے مضمون پر کامیاب لڑکے لڑکیوں کو مسٹر بیان چودھری جیمنی داس جی نے انعام تقسیم کئے۔

پنڈت لوک ناتھ جی کی زبردست اپیل پر روزگار کے مندا ہونے کے وجہ سے مبلغ چار سو روپے کے قریب چندہ جمع ہوا اور لنگر کے لئے ۲۰۰ روپے کے قریب چندہ اس کے علاوہ ہوا ہے۔

استری سماج کا جلسہ ۶ مارچ کو ہوا جس میں پنڈت شانتی پرکاش جی اور شری ہر بھجن لال جی کے اپدیش ہوئے۔ اور مہاشہ جگدیش چندر جی کے بھجن ہوئے۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج راجکوٹ کے سماچار

(۱) لالہ کستوری لال کی ہمشیرہ کی شادی پنڈت منیشور دت جی اپدیشک سبھا نے پورن ویدک ریتی سے کرائی۔ ور پکش کی طرف سے ۲۵۰ روپے اور کنیا پکش کی طرف سے ایک صد روپیہ دیا یہ چار آدمی خشنودوں کو دان ملا۔

(۲) آٹھ دن سوامی اچیتانند جی مہاراج ویدوں کی کتھا آریہ سماج مندر میں کی۔

(گردھاری پرشاد پردھان آریہ سماج راجکوٹ)

CC0, Gurukul Kangri Collection

برکشوں میں جیو!

شری پنڈت دھرم دیو جی سدھانت شرومنی سکھی سنگھ جی آریہ کے لیکھ
متعلقہ "پرکاش" ۱۸ پھاگن کے آخر میں نویدن ہے۔

(۱) ویدک دھرم میں اندھ وشواس کو استھان نہیں۔ ویدک سدھانتوں کو پرمانوں کی کسوٹی پر پرکھ کر ہی سویکار کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے جو ایک سدھانتوں میں پرسپر وِرودھ ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک سدھانتوں میں مت بھید کو دوش کی درشٹی سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس اوستھا میں برکشوں میں جیو کا مت بھید یدی چھوٹے سدھانتوں میں پایا جاوے۔ تو ایک سادھارن بات سمجھی جانی چاہئے۔

(۲) جہاں ایک سدھانت میں دو پرشوں کا مت بھید پایا جاوے۔ وہاں ایک سچا اور ایک جھوٹا ہوتا ہے۔ اتھوا دونوں جھوٹے ہوتے ہیں۔ کیونکہ سچائی ایک ہی ہوتی ہے۔ اگر یہ جھوٹا وشواس اگیان کے کارن ہے۔ تو کوئی ہانی نہیں کیونکہ جب آگے پورن گیان پراپت ہوگا۔ مت بھید دور ہو جاویگا۔ لیکن اگر یہ مت بھید ہٹ کی صورت اختیار کرے اور اس کی وجہ سے دو فرقے پیدا ہو جاویں۔ تو اس سے بہت ہانی ہوتی ہے۔ اسی سبب سے دنیا کے مذاہب مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اور ویدک دھرم کے بھی اسی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور اس خرابی کو دور کرنے کا اپدیش بھگوان نے

तेऽवदन् ब्रह्म कि
लिङ्गेषु ... १०।१०४।१॥

وہاں بتلایا ہے۔ کہ دو دو انسانوں کی سبھا مل کر ستیہ سدھانت کا نرنے کرکے مت بھید کو دور کرے۔ منو جی نے بھی

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः

اسبات کو دستار سے کہہ دیا ہے۔ اس وقت آریہ سماج میں بھی اس پرکار کے مت بھید کے چنہہ ملتے ہیں۔ لیکن ہمارا اس طرف کچھ بھی دھیان نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ویدک دھرم میں پھر سمپردائے پیدا ہوکر اصلی دھرم کا روپ ہو جاوے گا۔ اور وید کی آگیا انوسار

सुब्रह्मण्यं देवबन्तं ०

جلدی ہی مہرشی دیانند سرسوتی جیسے مہاپرش کی نیماہار کے لئے ضرورت پڑے گی۔ نیتی کار کہتے ہیں۔

वर्द्धना...
रक्षणं श्रेयस्तद्दमाविसदच्यसत्

بڑھنی سے رکشا کا زیادہ دھیان ہونا چاہئے۔ کیونکہ رکشا کے بنا بڑھنی نہ ہونے کے برابر ہے ادھر ایک لاکھ کا منافع ہوا۔ ادھر ایک لاکھ چور نے لوٹ لیا۔ برابر کے برابر رہے۔ آریہ سماج میں سارودیشک راج سبھا۔ ودیا سبھا اور دھرم سبھا کی بڑی آوشیکتا ہے دھرم سبھا کی تو خاص ضرورت ہے۔ ورنہ یہ مت بھید ترقی کر کے آریہ سماج میں فرقہ بندی پیدا کریں گے۔ تب ہمارا پرچار کا رستہ نشچے ہی رک جاوے گا۔ دھرم سبھا بنا کر سدھانت رکشا کا پرشن نہایت ضروری ہے۔ نہ معلوم ادھر توجہ کیوں نہیں دی جاتی۔

(۳) شری سوامی درشنانند جی برکشوں میں جیو نہیں مانتے تھے۔ یہ تو سپشٹ ہے۔ شری سوامی شردھانند

ہو سکتے تھے دل سے یہ کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ اور بہت سے ودوان اب بھی برکشوں میں جیو نہیں مانتے۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کا ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۱ پر منوسمرتی کے شلوک کا ارتھ بھی ان کے مت کو صاف ظاہر کر رہا ہے کہ وہ برکشوں میں جیو کو مانتے تھے۔ صفحہ ۲۶۵ کا انتباس اس سدھانت کے برخلاف نہیں جاتا اور چیتنا کی صفت سے موصوف جیو اس صفت سے خالی اجیو یعنی جڑھ" اس فقرہ میں جیو اور پرتھوی جل آدی جڑھ پدارتھوں کا بھید کیا گیا ہے۔ برکشوں کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ برکشوں کے لئے بھی جڑھ شبد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ صرف گیان کے ابھاو کے کارن ہے۔ بے ہوشی کی حالت میں انسان کے لئے بھی اس شبد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ مورکھ منش کے لئے بھی جڑھ شبد کا پریوگ ہوتا ہے۔

اس برکشوں میں جیو کے سدھانت کو ماننے والا ہوں۔ اور اس کے دلائل بھی پیش کرونگا۔ لیکن چونکہ اس وقت اس سدھانت ہی پر آریہ سماج میں دو دل پیدا ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ دھرم سبھا بن کر سب سے پہلے اس سدھانت کا بھید کو دور کرے۔ مضمون لکھنے سے یہ زیادہ لابھدایک ہوگا۔

(۵) شری سوامی درشنانند جی کا—

ऋषि स्था— سو کے اس وچن کا یہ ارتھ کرنا۔ کہ

वनस्पतिम्

برکشوں جیو دل کے شریر کو پراپت کرتا ہے۔ ٹھیک نہیں اول مہرشی دیانند سرسوتی نے ارتھ کا ورنن کیا بلا وجہ کشٹ کا ارتھ کرنا ہے ارتھ نہاں کیا جاتا ہے۔ جہاں شبد ارتھ کرنے میں اسمبھو دوش پایا جاوے۔ برکشوں میں جیو کا ہونا صرف منوکلپنا کی گئی ہے۔ کسی بھی شاستر میں کوئی ایسا وچن نہیں۔ جس سے اس سدھانت کی پشٹی ہوتی ہو۔ اس کے برخلاف تو بہت سے پرمان مل جاتے ہیں۔ چھاندوگیہ اپنشد میں

यदेकां शाखां
...जीवो न हाति

"جب جیو برکش کی ایک شاکھا کو چھوڑ جاتا ہے۔ تو وہ خشک ہو جاتی ہے"

اس سے برکش میں جیو کا ہونا سر دتا سپشٹ ہے۔ سوم پرندے بھی درختوں پر رہتے ہیں۔ ان کی الگ گنتی کی کیا ضرورت تھی۔

(۶) بتلایا گیا ہے۔ کہ شریر میں جیو کی سدھی صرف گیان آدی سے ہو سکتی ہے پران اور نشوونما جیو کے بنا بھی ممکن ہے۔ لیکن کناد رشی نے

प्राणापान

ان اپان اور جیون یعنی نشوونما کو بھی

निमेषो०

جیو کا نشان قرار دیا ہے۔ اور جب منش سو جاتا ہے یا بے ہوش ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت اس میں جیو کا نشان پران اور زندگی سے ہی ملتا ہے۔ انجن کی مثال بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس میں خوراک جزو بدن نہیں ہوتی۔ وہ تو صرف ایک چولھے کی طرح ہے جس میں آگ اور پانی مختلف کام کرتے ہیں۔ کیٹ وکٹ

سمجھتے ہیں۔ کہ پتھر بھی بڑھتے ہیں۔ اس سے وہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا ان میں بھی جیو آتما ہی رہتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پتھر درختوں کی طرح اندر سے نہیں بڑھتے۔ ان پتھروں کے اردگرد کی چیزیں زیر گہ سکال میں حرارت اور دباؤ کی وجہ سے پتھر ہی بن جاتی ہیں۔ اس کو پتھروں کا بڑھنا سمجھ لیا جاتا ہے۔ لیکن درختوں کا بڑھنا بالکل انسان و حیوان کی طرح ہے۔ جو جیو کے بنا ناممکن ہے۔

دکھ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ سوامی درشنانند جی نے اہنسا کے سوال سے گھبرا کر اس نئے وچار کی سرشٹی کی۔ لیکن میرے خیال میں برکشوں میں جیو ماننے سے اس سدھانت کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ کیونکہ اہنسا شبد کا پریوگ سکھ دکھ محسوس کرنے والے شریروں پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن برکش مطلق دکھ سکھ محسوس نہیں کرتے۔ اسی لئے منو جی نے کہا ہے کہ

अन्तःसंज्ञा भ...
वन्त्येते सुख दुःख समन्विताः

سکھ دکھ اور گیان ان درختوں میں اندر کی طرف ہو جاتا ہے جس طرح سے ایک بے ہوش انسان کا جیو سکھ دکھ اور گیان کا لکشن رکھتا ہوا بھی مشتر کی اور سمبھنا کے انوسار کچھ محسوس نہیں کرتا۔ اس وقت اس کی یہ چیزیں اندر کی طرف ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ پرگٹ ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ اسی طرح پرکشٹ جیو بھی ایسے شریر کو پاکر جس میں دماغ رکھا ہی نہیں گیا۔ اپنی شکتیوں کو پرگٹ کرنے میں اسمرتھ ہو جاتا ہے۔ درخت کی بالکل وہی حالت ہے۔ جو ایک بے ہوش انسان کی۔

کہا جاتا ہے۔ کہ سر بسواس بوس نے درختوں میں سکھ دکھ محسوس کرنے والی شکتی کو ثابت کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ان کا تجربہ ٹھیک ہے۔ لیکن نتیجہ غلط۔ وہ ایک زخمی انسان اور ڈنک لگائے درخت کا ایک بجلی کے آلہ سے امتحان کرتے ہیں۔ جب وہ آلہ دونوں سے ایک جیسا اثر ہوتا دیکھتے ہیں۔ تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ جیسے زخم خوردہ انسان درد میں مبتلا ہے۔ ایسے ہی درخت بھی ہوگا۔ لیکن یہ نتیجہ غلط ہے۔ کیونکہ آلہ دکھ سے متاثر نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان کے خون اور درخت کے رس کی کیفیت کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ ہی آلہ ایسے شخص کو لگایا جاوے جس کو زخمی کرکے کلوروفارم سے بے ہوش کر دیا جاوے۔ جس حالت میں وہ کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ تو بھی اس آلہ پر ایسی ہی کیفیت طاری ہوگی۔

AUGASTE سوئگ وادی مسٹر اگسٹے فوضل FOZAL جو کیٹ وگیان کے بڑے پنڈت ہو گذرے ہیں۔ اور جن کی ساری زندگی اسی ودیا کے ارپن ہوئی۔ اور مسٹر ہنٹنگڈ آڈ جو کہ علم حشرات الارض کے ماہر ہیں۔ ان کی رائے میں چھوٹے چھوٹے کیٹ پتنگ بھی کسی قسم کی درد کسی ذریعہ سے بھی محسوس نہیں کرتے اس حالت میں درختوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ چونکہ درخت کاٹنے چھانٹنے کے وقت کسی قسم کا درد محسوس نہیں کرتے۔ اس لئے اس کرم کو ہنسا انسان نہیں کہا جا سکتا۔

بہت سے درخت کاٹنے چھانٹنے سے بڑھتے ہیں۔ اس

مُسلم اخبارات کی سیر

نئے دین کی بُنیاد

"ابتدا میں جو میاں صاحب کا خیال اس مسئلہ (تکفیر مسلمین) کے ایجاد میں تھا۔ وہ تو پورا نہیں ہوا۔ وہ تو اس وقت مسلمانوں سے کلی قطع تعلق کے حامی تھے۔ اور صلح اور دوستی کے خیال کو ایک لعنت سمجھتے تھے۔ ذیل کے جو الفاظ تشحیذ صفحہ ۱۵۲ پر ہیں۔ قابل غور ہیں:۔

جو شخص غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ یا غیر احمدی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ ایسے فعل کا مرتکب ہے۔ جو قطعی حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم غیر احمدیوں سے قطعی طور سے الگ رہیں۔ تیسرے یہ کہ جو ایسا نہیں کرتا۔ اس پر خدا کا الزام ہے ....."

اب آپ خود ہی انصاف کرلیں۔ کہ اس پرانے مسلک میں جناب میاں صاحب کو کس قدر تبدیلی کرنی پڑی ہے کیا آج بھی آپ ان الفاظ کو دوہرا سکتے ہیں؟ .... کیا آج یہ ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ کہ اسلام کا بچاؤ اسی میں ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ کیا آج مسلمانوں کو ساتھ ملانے کی کوشش نہیں ہو رہی؟ اُن سے اپنی مسجدوں کا افتتاح نہیں کرایا جاتا۔ اُن کے ساتھ مل کر مذہبی جلسے نہیں کئے جاتے؟ اُن کو ان جلسوں کا صدر اور لیکچرار نہیں بنایا جاتا؟ ان سے اشاعت اسلام کے لئے چندے نہیں لئے جاتے۔ انہیں دعوتوں پر نہیں بُلایا جاتا۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر ہے بے نتیجہ .... مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ قوم کی تباہی کا موجب ہے۔ یہ تنگ و تاریک خیالات میں مبتلا علماء کا کام تھا۔ مسلمانوں کی بربادی اس مسئلہ تکفیر میں ہے ....

..... سوائے احمدیوں کے تمام مسلمانان عالم کی تکفیر سے کلمہ کو منسوخ ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ اسی کلمہ کے ذریعہ لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ مگر اب اس کے اقرار سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ عملاً ایک نئے دین کی بُنیاد ہے۔" (مولوی محمد علی۔ پیغام صلح ۳ مارچ)

احمدیت نے مسلمانوں کو بہادر بنادیا؟

احمدیت کی تعریف میں آپ (مولوی محمد علی صاحب) نے لکھا ہے:۔

"احمدیت نے مسلمانوں کا وھن دُور کردیا" یعنی بزدل سے بہادر بنا دیا۔ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں بہادری کی علامت جہاد تھا۔ جس میں سرفروشی ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے جہاد کے منسوخ ہونے کا فتوےٰ دیا۔ تو وھن زیادہ کیا یا دُور کیا۔

مرزا صاحب کے اپنے وھن (کمزوری) کا یہ حال تھا۔ کہ دہلی میں حضرت میاں صاحب (مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب) کے ساتھ مناظرہ کرنے گئے۔ مکان مباحثہ جامع مسجد مقرر ہوئی۔ پولیس کپتان اور سپرنٹنڈنٹ دہلی سب موجود تھے۔ سب نے تسلی دی۔ کہ حفاظت مکمل ہوگی۔ مگر مرزا صاحب مکان سے باہر نہ نکلے۔ کہ مجھے جان کا خطرہ ہے۔

۱۸۹۹ء میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ کو مقابلہ میں تفسیر نویسی کے لئے لاہور بلایا۔ جب وہ آگئے تو آپ نے عذر کیا۔ کہ لاہور میں پیر کے مرید تھوڑے ہیں اور پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی لوگ آ گئے۔

اللہ اللہ کیسی جرأت اور کیسی دلیری ہے۔ کہنے کو تو یہ کہہ گئے "کہ میرا دادا گل محمد اکیلا دو ہزار کا مقابلہ کرتا تھا" (ازالہ)

مزید ثبوت۔ یہ ہے۔ کہ قادیان میں مذبح بقر سکھوں نے گرا دیا۔ تو قادیان کے پیر خلف مرزا صاحب اور مرید دونوں نے بیک زبان اعلان کیا۔ کہ ہم اپنا حق لینے کے لئے آخری قطرہ خون تک گرادیں گے مگر جب وقت آیا۔ تو وہی جو قرآن مجید میں بزدل قوم کا ذکر ہے:۔

"فلما کتب علیھم القتال تولوا"

(اہل حدیث ۶ مارچ)

جہل نسوان کا قوم پر اثر

"یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ جہل نسوان محض قوم کے ایک جزو کا جہل نہیں ہے۔ بلکہ اس کی مضرتیں ساری قوم پر احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ ایک ہولناک نقصان جو کہ جہل نسوان کے باعث قوم کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اقوام جن کے تمام افراد قوم علوم و فنون سے آراستہ ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ان قوموں کی مالی حیثیت اور آمدنی بھی نصف رہ جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں مرد و زن دونو یکساں تمدنی فرائض انجام دیتے ہیں۔ اور کماتے ہیں۔

اس کے ماسوا جاہل عورات کی قوت ارادی بھی منتشر رہتی ہے۔ اس لئے کہ اُن میں بھی انسان بننے کی صلاحیت نیچر سے ملی ہے۔ مگر ان کا جہل اُن کی انسانیت کو پامال کرتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن میں برے قسم کے تخیلات پیدا ہوتے رہتے ہیں اور یہ بات بھی قطعی ہے۔ کہ بڑے کام کے نفسیات بڑے امور کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں فتنہ و فساد توہم پرستی اور تعیش وغیرہ کی طرف رحجانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُن کا مذہب سراپا وہم بن جاتا ہے۔ اس لئے کہ اُن میں مذہب سے استفادہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

جاہل مخدرات اپنے شوہروں کے لئے بھی مضرت رساں ثابت ہوتی ہیں۔ وہ اُن کے مرتبہ اور مہذب نفسیات میں انقلاب پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ جہل آلود نفسیات تعلیم یافتہ شوہروں کے نفسیات کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اور اُن کے مذاق کا ساتھ دینے کے لئے عاجز رہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ زن و شوہر میں منافرت پیدا ہو جاتی ہے۔ مرد اپنی دلچسپیاں کہیں اور تلاش کرتے ہیں۔ اور مرد اور عورت دونوں کے لئے معاشرتی اور خانگی زندگی بار ہو جاتی ہے۔

یہ ایک طبیعی مسئلہ ہے۔ کہ بچہ ماں کے نفسیات کا مظہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس طور سے جاہل ماں اپنے معصوم بچے کو بھی اپنے ناقص نفسیات کا حصہ دار بناتی ہے۔ اور پھر یہ جہالت نسلاً بعد نسلاً ترکہ میں پہنچتی رہتی۔ اور اس کا خمیازہ ساری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔

جاہل ماں اپنے بچوں کی تربیت بھی ناقص طور پر کرتی ہے۔ انہیں طرح طرح کے کمزور عقائد اور بے جا توہمات کا شکار بناتی ہے۔ انہیں بے موقع سزائیں دیتی ہے۔ خیالی چیزوں سے ڈرا کر ان کے متخیلہ میں خوف کو ایسا جاگزیں کر دیتی ہے۔ کہ پھر خوف زدہ ان کی طبیعت بن جاتی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میری چھ برس کی عمر میں میری جاہل انا نے ایک ایسا خطرناک خیالی مجسمہ مجھے ڈرانے کے لئے میرے سامنے بیان کیا تھا۔ جس کی تصویر اب بھی اکثر تاریک راتوں میں میری نظر دل میں پھر جاتی ہے" (سرفراز ۵ مارچ)

اہل پیغام کے عقائد میں ترمیم

"جب کوئی انسان ڈوبنے لگتا ہے۔ تو وہ ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ تاکسی جگہ سے سہارا مل جائے۔ پیغامی دوستوں کا بھی یہی حال ہے۔ نت نئی دیواریں بناتے ہیں مگر دوسرے ہی روز اُسے گرا دیتے ہیں۔ ہم اس کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ آج تک ایسر غیر مبائعین اور ان کے رفقاء اعلان کرتے رہے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نبی ماننے سے مسلمانوں کو کافر سمجھنا ضروری ٹھیرتا ہے۔ اور قادیان والے اُن کو مسیح موعود کا نبی مانتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ جو نبوت قادیان والے حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ کہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر مانا جائے گویا حضرت اقدس کی نبوت اور غیر احمدیوں کا کفر لازم و ملزوم ہیں۔ مگر دوسری طرف لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

"حضرت مرزا صاحب نبی بھی ہوں۔ تو بھی آپ کا منکر کافر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن شریف میں آپ کا نام انبیاء کی فہرست میں نہیں ہے۔ یعنی کافر صرف ان نبیوں کے انکار سے کوئی شخص ہو سکتا ہے۔ جن کے نام قرآن میں ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب مسیح موعود کی نبوت کو موجب کفر بتا رہے ہیں۔ اور ایڈیٹر پیغام اور اُن کے مُفتی صرف قرآن میں نام بنام مذکور نبیوں کے انکار کو کفر کہہ رہے ہیں۔ ہمیں اس جگہ یہ پوچھنے کی تو ضرورت نہیں۔ کہ وہ نبی جن کا نام قرآن مجید میں نہیں۔ کیا جب اُنہوں نے دعوی کیا تھا تب بھی اُن کے منکرین مومن ہی تھے۔ جب تک حضرت مرزا صاحب بقول تمہارے نہ آتے۔ ان کا انکار کفر نہ ٹھیرتا لیکن جب آپ نے دعویٰ فرمایا۔ تو پھر کفر کیوں نہیں؟ بہر حال ہمیں یہ بتانا ہے۔ کہ اہل پیغام کے عقائد میں کس طرح ترمیم ہو رہی ہے" (الفضل ۲ مارچ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان

نمبر (۲)

لالہ شودیال مترجم ڈویژنل کورٹ امرتسر

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۵ء تک میرا تعلق امرت سر سے رہا۔ سنہ ۱۹۰۱ء تک تو بوجہ تعلیم میری بود و باش ہی امرتسر میں رہی۔ امرتسر میں میونسپل کمیٹی کا ایک کالج ایف اے تک تھا۔ جس کا پرنسپل ایک انگریز مسٹر جی ایچ سی کارن صاحب تھا۔ اس قدر عرصہ دراز تک امرتسر میں آریہ سماج میں جاتے ہوئے کئی ایک تپسویوں کے ملنے اور دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جنہیں لوگ فراموش کر چکے ہیں؛؛

اُن دنوں امرت سر کا اسلامیہ سکول بھی نصف حصہ ہندو سکول تھا۔ بہت سے اُستاد اس مدرسہ میں ہندو تھے۔ طالب علموں کی تعداد بھی نصف ہندو تھی۔ کرکٹ ٹیموں کے کپتان اکثر ہندو ہوتے تھے۔ مشن سکول کی بھی یہی حالت تھی اسلامیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ایک اینگلو انڈین مسٹر جے ایم۔ جی راتھول تھے۔ اور مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر میکنزی تھے؛

اِن تینوں سکولوں کے طالب علم بیشتر آریہ سماج میں آیا کرتے تھے۔ اور آریہ سماج کے کارکن ہمیشہ اس کوشش میں رہتے تھے۔ کہ طالب علموں سے راہ و ربط پیدا کیا جاوے تاکہ آئندہ نسل میں آریہ سماج سے محبت پیدا ہو جاوے اُن دنوں کے کئی ایسے پرشوں کے نام مجھے یاد ہیں۔ جو بعد میں بڑے مشہور آدمی ہوئے؛

رائے بہادر بھائی گوپال سنگھ چاولہ ایم اے مرحوم پروفیسر ریاضی گورنمنٹ کالج لاہور۔ دیوان کھیلٹا رام بی اے ایل ایل بی سرکاری وکیل ملتان۔ ڈاکٹر رام سروپ ایل آر سی پی سیلیتہ آفیسر وغیرہ اس زمانہ کے کئی سرکردہ اشخاص اُس زمانہ میں امرتسر میں تعلیم پاتے تھے۔ اور آریہ سماج میں آیا کرتے تھے۔ خصوصاً بھائی گوپال سنگھ کو آریہ سماج سے بڑی محبت تھی۔ مگر لاہور میں جا کر وہ برہمو سماج میں شامل ہو گئے؛

اِن طالب علموں کو کشش کرنے والے آریہ سماج میں اُس وقت بہت سے اشخاص تھے۔ اور اُن میں قابل ذکر ہستی لالہ شودیال جی ہیں۔ لالہ شودیال جی اس وقت اس دُنیا میں نہیں ہیں۔ اُن کی معصوم صورت دھرم سے لگن اور سادگی جب آنکھوں کے سامنے آتی ہے۔ تو بے اختیار محبت اور شردھا سے سر جھک جاتا ہے۔ داڑھی رکھتے تھے انکساری اور نمرتا کی مورتی تھے؛

رائے بہادر ماسٹر آتما رام جی امرتسری سنسکار چندرکا والوں کے مترجم تھے۔ پنڈت گورودت کے پریمی تھے۔ پنڈت گورودت کو ایک لگن تھی۔ جو سب کو معلوم ہے کہ وہ اشٹا دھیائی کے پریمی تھے۔ صرف زبانی ہی انہیں اشٹا دھیائی سے محبت نہیں تھی۔ بلکہ خود اشٹادھیائی پڑھا کرتے تھے۔ اور ہر ایک شخص کو پڑھایا کرتے تھے۔ اور پڑھنے کی تلقین کرتے تھے؛

اشٹا دھیائی کے پریم کی یہ اگنی لالہ شودیال جی کے ہردے میں بھی پہنچ چکی تھی۔ لالہ شودیال جی کا سنسکرت کا کام پڑھنے سکھنے کا نہیں تھا۔ ڈویژنل جج کی عدالت میں مترجم تھے۔ سارا دن اس عدالت کے دفتر میں کام کیا کرتے تھے۔ اور جب دیکھو ہاتھ میں اشٹادھیائی لے کر یاد کر رہے ہیں۔ اشٹادھیائی ان کو حفظ تھی۔ صرف اشٹادھیائی ازبر ہی نہیں تھی۔ بلکہ کاشکا جو اشٹادھیائی کی مشہور ٹیکا سنسکرت میں ہے۔ اُن کے پاس تھی۔ وہ اُس کی مدد سے اشٹادھیائی کے معنوں کو یاد کیا کرتے تھے اور پڑھاتے تھے؛

اُن کا ایک چھوٹا سا لڑکا تھا۔ جس کا نام غالباً کنھیا لال تھا۔ اُس کو اُنہوں نے برہمچاری بنایا ہوا تھا۔ ننگے پاؤں رہتا تھا۔ اور سوامی دیانند کی لکھی ہوئی پاٹھ ودھی کے مطابق اشٹادھیائی حفظ کیا کرتا تھا۔ لالہ شودیال اُس کے اُستاد اور آچاریہ تھے ایک اندھے سادھو تھے۔ جن کا نام غالباً جیون پوری گوسوامی تھا۔ جو بڑی نہر ہنسلی کے پاس بھائیوں کے باغ میں رہا کرتے تھے۔ اُن کو خود ہی اشٹادھیائی پڑھنے کی چاٹ لگا دی اور پھر اپنے لڑکے کو بھی اشٹادھیائی یاد کرنے کے لئے اُن کے پاس چھوڑ دیا کرتے تھے؛

مجھے وہ جماعت نہیں بھولتی۔ جس میں چند ہمراہیوں کے ساتھ میں خود لالہ شودیال جی سے اشٹادھیائی پڑھا

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم پہلا)

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی دو نئی پُستکیں

(۱)

گیارہ اُپنشدوں کا سنگرہ بھاشا ٹیکا سہت

سنہری جلد

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے نام سے کون واقف نہیں؟ آپ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی بانی میں وہ مدھر رس ہے۔ کہ آپ کے اُپدیشوں کو سننے کے لئے ہزارہا نرناری ہر سال پنجاب کے مختلف شہروں میں ہونے والی آپکی کتھاؤں میں نہایت شردھا اور بھگتی سے شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے پرسدھ گیارہ اُپنشدوں پر ٹیکا کی ہے۔ اُپنشدیں آریہ جاتی کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ سوامی جی کے قلم نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ ہندی جاننے والے نرناریوں کے لئے گیان کی گنگا بہا دی ہے۔ پُستک اتی اُتم ہے۔ اس لئے ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہے۔ آج ہی آرڈر دیجئے۔ اُپنشدوں کے پرچار کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کاغذ نہایت اچھا چھپائی نہایت عمدہ صفحہ ۵۰۴ سنہری جلد قیمت صرف ایک روپیہ دس آنے

بھگتی رہسیہ ارتھات بھگت کے بھاو

پربھو بھگتوں اور سوادھیائے کے پریمیوں کے لئے یہ ایک نئی اور اُتم پُستک ہے۔ اس میں روزانہ کرنے کی ۳۰ مختلف پرارتھنائیں ہیں۔ اور بڑے سُندر وید منتر ارتھ سہت دیئے ہیں۔ گٹکا سائز سنہری جلد قیمت ۸ ؎

کورم پوران آلوچنا

اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون کی طرف سے پرانوں کی آلوچنا ریسرچ کا کام بڑی محنت اور کھوج کے ساتھ جاری ہے۔ اسکی چار آلوچنائیں چھپ چکی ہیں۔ یہ پانچواں ٹریکٹ ابھی چھپ کر آیا ہے۔ اس میں دونوں پہلو تاریک اور روشن دکھلائے گئے ہیں۔ بڑے معرکہ کی چیز ہے۔ قیمت صرف دس آنے؛

(۲)

شریمد بھگوت گیتا ہندی بھاشیہ

گیتا پر آج تک سینکڑوں بھاشیہ ہوئے اور آگے کو بھی شائد ہی ہوں۔ مگر اس وقت جو بھاشیہ گیتا کا سوامی جی مہاراج نے کیا ہے۔ اس کی آریہ جنتا تو کیا پورانک بھائیوں نے بھی بڑی تعریف کی ہے یہی وجہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں سوامی جی کی گیتا کے تین ایڈیشن چھپ کر فروخت ہو گئے ہیں۔ اس تیسرے ایڈیشن میں سوامی جی مہاراج کی آگیا سے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی ۶۰۰ صفحہ کی کتاب صرف دس آنے۔ سنہری جلد بڑھیا کاغذ بارہ آنے یہ اتنا آسان ترجمہ ہے۔ کہ معمولی ہندی پڑھے لکھے استری پرش گیتا کے مہتو کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں؛

ویدک دھرم

از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج۔

یہ پُستک سوادھیائے اور وید کے پریمیوں کے لئے تیار کرائی گئی ہے۔ اس پُستک کے متعلق صرف چند وِدوانوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اس پُستک کی زبردست سفارش تمام آریہ ماتر کے لئے کی ہے۔ تاکہ ہمارے استری پرش اس کو پڑھکر کیسے شانتی کے ساتھ اپنا سوادھیائے پراپت کر سکتے ہیں۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری سوامی اچیوتانند جی مہاراج۔ شری پنڈت ساتولیکر جی۔ شری پنڈت چموپتی جی وغیرہ وغیرہ کئی وِدوانوں کی اس پُستک کے متعلق رائیں آئی ہیں۔ پُستک کی چھپائی اور کاغذ بہت سُندر ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے رکھی گئی ہے؛

اِن کے علاوہ ہر قسم کی ویدک دھرم سمبندھی پُستکیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں؛

ملنے کا پتہ:۔ سنت رام مینجر آریہ پُستک بھنڈار۔ اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پریم کی جیت

(ٹیگور کے افسانہ سے)

[illegible] انکساری اجیت کہتے تھے (اور راجہ نارائن کے درباری شاعر نے اُسے آج تک نہ دیکھا تھا۔ جس دن وہ کوئی نئی نظم راجہ کو سُناتا۔ تو کم از کم اتنی بلند آواز سے پڑھتا تھا کہ وہ سامعین بھی جو ہال کی بالائی منزل پر کھڑکیوں کے پیچھے پوشیدہ بیٹھتے تھے سن سکتے تھے۔ اور جہاں نہ ستارے [illegible] ایک پراسرار [illegible] میں اُس کی نگاہوں سے پنہاں تھا۔

کبھی کبھی وہ ایک سایہ سا پردہ کے پیچھے ہلتا دیکھتا۔ اگر کبھی وہ جھنکار کی آواز سنتا۔ تو اس کا تخیل فوراً اس کے دماغ میں ان پاؤں کا نقشہ کھینچ دیتا۔ جن پر بندھے سنہری پازیب کی جھنکار آتی۔ آہ! وہ خوبصورت سُرخ و سفید پاؤں جو زمین پر اس طرح چل رہے تھے۔ جس طرح رحمت ایک گنہگار پر نازل ہوتی ہے۔ شاعر نے انہیں اپنے من مندر میں بٹھا رکھا تھا۔ اور وہاں سے ایک سنہری پازیب کی سُروں کے ہم آہنگ راگ ادا کر رہا تھا۔ یہ سایہ کس کا تھا۔ جو پردہ کے پیچھے حرکت کرتا تھا۔ یہ آواز کس کی پازیب کی تھی جو اُس کے دل کی دھڑکن کے ساتھ ساتھ سنائی دیتی تھی۔ ایسے سوال اس کے دل میں کبھی پیدا نہ ہوتے تھے۔

اسی طرح خوشی سے وقت گذرتا گیا۔ شاعر گاتا۔ راجہ سُنتا۔ درباری واہ واہ کہتے۔ سایہ اسی طرح پردہ کے پیچھے حرکت کرتا۔ اور پازیب کی جھنکار بدستور سابق ایک بُعد سے آتی سنائی دیتی۔ لیکن اُس وقت دکن دیش سے ایک شاعر فتوحات کے لئے روانہ ہوا۔ وہ راجہ نارائن کے دربار میں امرپور بھی آیا۔ اور تخت کے پاس کھڑے ہو کر راجہ کی مدح میں گیت گانے لگا۔ اُس نے رستہ میں تمام راجاؤں کے درباری شعراء کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ اور اس طرح کی فتوحات کا سلسلہ تا حال مسلسل تھا۔ راجہ نے اُسے عزت سے بٹھایا۔ اور کہا "کوی ایشور! میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں"

پنڈریک (دکنی شاعر) نے متکبرانہ لہجہ میں جواب دیا۔

"مہاراج! میں جنگ چاہتا ہوں"

شیکھر (درباری شاعر) خیالات کی جنگ کرنا نہیں جانتا تھا۔ وہ تمام شب نہ سویا۔ تمام رات اُس کی نگاہوں کے سامنے پنڈریک کی کشیدہ قامت تصویر اس کی عقابی ناک اور اس کا ایک جانب جھکا ہوا پُرغرور سر پھرتے رہے۔ صبح کو شیکھر کانپتے ہوئے دل سے دنگل میں آیا۔ دربار کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

اس نے اپنے مخالف کو تبسم اور سر کے خم سے سلام کیا۔ پنڈریک نے جواب میں سر ہلا دیا۔ اور اپنے مداح گروہ پر ایک پُرمعنی نگاہ ڈالی۔

شیکھر نے بالائی منزل کی کھڑکیوں پر نگاہ ڈالی اور تصور میں ہی اپنی ملکہ کو سلام کیا۔ اور کہا "اگر میں آج کی جنگ میں بازی لے گیا۔ تو اس سے تیرا منظور و منصور نام (اور تیرا) وہ شہرت حاصل کرے گا"۔

نقارہ بجا۔ لوگوں نے "راجہ کی جے" کے نعرے لگائے راجہ ایک سفید خلعت فاخرہ پہنے خزاں کے بادل کی مانند آہستہ آہستہ دربار میں داخل ہوا۔ اور تخت پر بیٹھ گیا۔

پنڈریک ایستادہ ہوا۔ اور دربار میں سناٹا چھا گیا۔ اس نے سر اُٹھایا۔ اور سینہ پھلا کر اپنی بلند گرجتی ہوئی آواز میں راجہ نارائن کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھنا شروع کیا۔ اُس کے الفاظ سمندر کی لہروں کی مانند ہال کی دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر واپس آنے لگے۔ اور سامعین کے دلوں میں اتر گئے۔ جس خوبی سے اس نے لفظ 'نارائن' کے مختلف معانی بیان کئے۔ اور جس طرح اُس نے اس کے مختلف حروف کو صنعت توشیح میں برتا۔ حاضرین کو سکتہ کے عالم میں ڈال دینے کے لئے کافی تھا۔

اس کے بیٹھ جانے کے بعد بھی چند لمحوں تک اُس کی آواز کی گونج دربار کے ان گنت ستونوں اور ہزاروں خاموش دلوں سے آتی رہی۔ دور دور کے ودیاوان جو اس موقعہ پر مدعو کئے گئے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور بیک آواز کہا "مرحبا"!

راجہ نے شیکھر پر ایک چبھتی ہوئی نگاہ ڈالی۔ جس کے جواب میں اُس نے ایک لمحہ کے لئے اپنی غمگین آنکھیں اُٹھائیں۔ اور پھر اُس ہرن کی مانند جو کوئی راہ فرار نہ دیکھ کر مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ کھڑا ہو گیا۔

اُس کا رنگ زرد تھا۔ اس کی لجاجت بالکل زنانہ تھی۔ اُس کی نازک۔ خوبصورت اور نوجوان شکل اس سارنگی کی مانند تھی۔ جس کی تاریں سخت کسی ہوئی ہوں۔ اور اُس میں سے سُر نکالنے کے لئے بس صرف چھیڑنے کی حاجت ہو۔ جس وقت اُس نے گانا شروع کیا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ اور اُس کی آواز مدھم تھی۔ اور پہلے چند اشعار تو قریب قریب سنائی ہی نہ دئیے۔ پھر اُس نے آواز بلند کی۔ اور وہ گرد ہوائی میں ایک مرتعش شعلہ آتشیں کی مانند اُٹھی۔ اُس نے شاہان گذشتہ سے جن کی یاد ایام کی گردش میں ہی محو ہو گئی تھی۔ شروع کیا۔ اور اُن کی شجاعت اور رواداری کے قصوں کو حال تک بیان کیا۔ اُس نے نگاہیں راجہ کے چہرہ پر گاڑ دیں۔ لوگوں کے دلوں میں خاندان شاہی کے لئے پریم کا دریا لہریں مارنے لگا اور وہ بے اختیار نثار ہونے لگے۔ جب گا چکا ہوا۔ وہ اپنی جگہ پر بیٹھا۔ تو اس کے آخری الفاظ حسب ذیل تھے:

"میرے آقا! ممکن ہے۔ کہ میں الفاظ کے میدان میں شکست کھا جاؤں۔ لیکن تمہاری محبت کے میدان میں کبھی نہیں"

اس نظارہ پر ہنستا ہوا اور ایک پُراز نفرت نگاہ ڈالتا ہوا پنڈریک اُٹھا اور کہنے لگا:-

"لیکن الفاظ سے بہتر چیز ہی کونسی ہے؟"

دوسرے لمحہ پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ اس کے بعد اُس نے ایک حیرت انگیز طریقہ سے اپنے تبحر علمی کا ثبوت دیا اس نے ثابت کیا۔ کہ 'لفظ' ہی شروع میں تھا۔ 'لفظ' ہی خدا ہے۔ اُس نے مختلف مذہبی کتب کے حوالہ جات کا ایک انبار لگا دیا۔ اور اُس پر لفظ کے بیٹھنے کو ایک بلند استھان تیار کر دیا۔ اس طرح 'لفظ' کی عظمت ثابت کر کے اُس نے اپنی بلند آواز میں دوبارہ سوال کیا "اور آخر بتائیے کہ الفاظ سے بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے؟"

اُس نے اپنے گرد ایک متکبرانہ نگاہ ڈالی۔ کوئی اُٹھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ وہ ایک ایسے شیر کی مانند جو اپنا شکار سیر ہو کر کھا چکا ہو اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ ودیاوان پنڈت پھر بولے "مرحبا!" راجہ خاموش بیٹھا رہا۔ شیکھر اتنے بڑے فاضل اجل کے مقابلہ میں اپنے آپ کو ہیچ سمجھنے لگا۔ محفل دوسرے دن کے لئے برخاست ہو گئی۔

دوسرے دن شیکھر نے اپنا قصیدہ شروع کیا۔ اُس میں اس وقت کی تصویر کھینچی گئی تھی۔ جبکہ برندابن کی ساکن فضا پریم بھری بنسری کی آواز سے اول بار حرکت میں آئی تھی۔ بیچاری گوالنیں نہیں جانتی تھیں۔ کہ گویا کون ہے۔ اور یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ کبھی یہ جنوبی نسیم کے ساتھ آتی۔ اور کبھی پہاڑی چوٹی پر اڑتے ہوئے بادلوں میں سے آتی ہوئی معلوم دیتی۔ یہ سرزمین مشرق سے پیغام وصل لاتی اور ایک سرد آہ کے ساتھ افق مغرب میں غائب ہو جاتی۔ ستارے اس آلہ سرود کے لشرام معلوم ہوتے تھے۔ جن کے نکلے ہوئے سُروں نے رات کی تاریکی کو پُر کر دیا تھا۔ اور گانے کی آواز ہر جانب سے آتی معلوم ہوتی تھی۔ کھیتوں سے جنگلوں سے سایہ دار گلیوں سے اور خاموش سڑکوں سے چرخ نیلی فام کی نیلاہٹ سے اور گیاہ سبز کی سبزی سے۔ وہ نہ اس کا مطلب سمجھ سکتی تھیں۔ اور نہ اپنی دلی آرزو کو حیطہ تقریر میں لانے کی اُن میں قدرت تھی۔ اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔ اور وہ ایسی موت کی تمنا کرتیں۔ جو اُن زندگی کی معراج ہو۔

شیکھر بےخود ہو گیا۔ وہ بھول گیا۔ کہ وہ ایک شخص کے مقابلہ پر کھڑا ہے۔ وہ اپنے خیالات کے درمیان جو بہار کے پتوں کی مانند اس کے گرد اڑ رہے تھے۔ کھڑا بنسری کے گیت گا رہا تھا۔ اُس کے تصور میں ایک مورتی تھی۔ جس کی شکل ایک سایہ اور ایک سنہری پازیب کی جھنکار سے بنائی گئی تھی۔

وہ بیٹھ گیا۔ سامعین ایک ناقابل بیان خوشی کے غم سے کانپ اُٹھے۔ وہ تالی بجانا بھی بھول گئے۔ جب یہ حالت کم ہوئی۔ تو پنڈریک اُٹھا۔ اور تخت کے مقابل کھڑا ہو گیا۔ اور شیکھر سے سوال کیا "تو یہ عاشق اور معشوق کون ہیں؟"

اُس نے اپنے گرد ایک نگاہ اور ڈالی اور پھر کہا "آخر یہ عاشق کرشن اور معشوق رادھا کون ہیں؟" پھر اُس نے ان ناموں کے ماخذ اور اُن کے مختلف معانی کی تشریح کی۔ اُس نے حیرت زدہ سامعین کے سامنے پوری نادر الکلامی کے ساتھ فلسفہ قلب کے مختلف اصولوں کے رموز سربستہ کا بیان شروع کیا۔ اس نے منطق سے ہر ایک دعویٰ کے لئے دلیل پیش کی۔ اس کے ان ناموں کے فرداً فرداً حروف کو لے کر اُن پر بحث کرنی شروع کی۔ حتیٰ کہ وہ بےحقیقت سی چیز معلوم ہونے لگی۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ اُس نے اُن کو پھر ایسے طریقہ سے بیان کیا۔ کہ وہ بامعنی نظر آنے لگے۔ ایسے معنی جو کسی کے خواب تک میں بھی نہ آئے تھے۔ سنا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک جانب رہا ۔ راجہ تخت متعجب تھا ۔ تختِ راگ کے سروں سے قطعاً خالی تھی ۔ اور اردگرد سے خوبصورت سبز گھاس کی بجائے ایک ایسی سڑک معلوم ہوتی تھی ۔ جس پہ بجری کوٹ کر اُسے سخت ہموار بنا دیا گیا ہو ۔ اب حاضرین کی آنکھوں میں شیکھر پنڈریک کے مقابلہ میں ایک طفل مکتب نظر آنے لگا ۔ وہ پنڈریک جو معلوم ہوتا تھا ۔ دنیائے علم و تخیل میں ہر ایک مشکل کو بہ یک جنبشِ انگشت حل کر سکتا ہے ۔ انہوں نے پہلی دفعہ محسوس کیا کہ نظمیں جو شیکھر لکھا کرتا تھا ۔ وہ تو بالکل آسان تھیں ۔ البتہ محض اتفاقیہ تھا کہ وہ ایسی خود نہ لکھ سکتے ۔

راجہ نے خاموش نگاہوں سے اپنے شاعر کو آخری کوشش کرنے کی ترغیب دی ۔ مگر شیکھر نے کوئی توجہ نہ کی اور اپنی جگہ پر خاموش جما رہا ۔ راجہ غصہ سے تخت پر سے اُتر آیا ۔ اپنے گلے سے موتیوں کا ہار اتارا اور پنڈریک کے سر پہ ڈال دیا ۔ دربار میں ہر ایک نے تالی بجائی ۔ اوپر کی کھڑکی سے ایک خفیف آواز کپڑوں کی سرسراہٹ کی آئی ۔ شیکھر اُٹھا اور باہر چلا گیا ۔ یہ گھٹتے چاند کی ایک تاریک رات تھی ۔ شیکھر نے طاق پر سے مسودات اُتارے اور فرش پر اُن کا ڈھیر لگا دیا ۔ انہیں میں اس کا وہ ابتدائی کلام بھی تھا ۔ جسے وہ بالکل فراموش کر چکا تھا ۔ اس نے جستہ جستہ کہیں کہیں نگاہ ڈالی ۔ لیکن اُسے وہ تمام خامیوں سے پُر نظر آئے ۔ محض الفاظ اور معمولی بحریں ۔

اس نے ایک ایک کر کے سب دیوان پھاڑ ڈالے اور انہیں جلتی انگیٹھی میں ڈال دیا ۔ اور کہا ۔ اے اگنی میری حسینہ تم پر نثار ۔ تم ان تمام برسوں میں میرے سینہ میں جلتی رہی ہو ۔ اگر میں سونے کا ایک ٹکڑا ہوتا ۔ تو کندن بن کر نکلتا ۔ لیکن چونکہ تھا ہی پامال شدہ گھاس ۔ اسلئے مشت بھر خاک "

رات گذر گئی ۔ شیکھر نے کھڑکیاں کھول دیں ۔ اس نے بستر پر موتیا چنبیلی یاسمین وغیرہ کے پھول جنہیں وہ بہت پسند کرتا تھا بکھیر دیئے ۔ اس کے بعد گھر میں جتنی بتیاں تھیں ۔ خوابگاہ میں لا جلائیں اور شہد کے ساتھ کوئی زہریلا عرق ملا کر پی لیا ۔ اور سو گیا ۔

دروازے کے باہر برآمدے میں سنہری پازیب کی جھنکار سنائی دی ۔ دھیمی دھیمی خوشبو سے لدی ہوئی ہوا کمرہ میں آئی ۔

شاعر آنکھیں بند کئے ہی بولا " میری ملکہ کیا تم اپنے غلام پر رحم کھا کر اسے آخری وقت میں دیکھنے آئی ہو ؟

جواب میں ایک شیریں آواز آئی :-

" ہاں میرے شاعر ! میں آ گئی ہوں " شیکھر نے آنکھیں کھول دیں اور اپنے سرہانے ایک عورت کو دیکھا ۔

اس کی آنکھیں چندھیا گئیں ۔ اسے محسوس ہوتا ۔ گویا وہ مورتی جس کی شکل اس نے ایک سایہ سے بنائی تھی ۔ اور اپنے دل کے سمندر کی نہاں ترین قربان گاہ پر رکھی ہوئی تھی ۔ اس کی آخری گھڑیوں میں وہاں سے نکل کر بیرونی دنیا میں آ گئی تھی ۔ عورت نے کہا ۔

" میں راج کماری اجیت ہوں "

شاعر ایک انتہائی کوشش سے بستر پر اُٹھ بیٹھا ۔ شاہزادی نے اس کے کان میں کہا ۔ راجہ نے تمہارے ساتھ انصاف نہیں کیا ۔ یہ تم تھے میرے شاعر جو جنگ میں فتح یاب ہوئے اور میں تجھے نصرت کا تاج پہنانے آئی ہوں ۔ شاعر بے جان اپنے بستر پر گر گیا ۔

باورفتگان

بقیہ مضمون صفحہ (۱۱)

کرتا تھا ۔ ڈاکٹر لبھو رام ۔ ایم ۔ بی ۔ سی ۔ ایچ ۔ بی ۔ جو اس وقت انگلینڈ میں معقول پریکٹس رکھتے ہیں ۔ اور جن کی ایک لڑکی کماری شیلا ایم ۔ اے ۔ اس وقت لیڈی ہارڈنگ کالج دہلی میں پروفیسر ہے ۔ ایک کمپونڈر کرپا رام اور ہسپتال کا کلارک شام لعل ہسپتال میں لبھو رام کے ایک کمرے میں اشٹادھیائی پڑھا کرتے تھے ۔

ڈاکٹر لبھو رام کے بھائی رائے بہادر ڈاکٹر سہر چند اس وقت امرتسر میں اسسٹنٹ سرجن تھے ۔ اور کبھی کبھی قائم مقام سول سرجن بھی ہوا کرتے تھے ۔ وہ کوٹھی شہر سے فاصلہ پر تھی ۔ رام باغ دروازہ سے باہر ریلوے پھاٹک کے کنارے پر رام باغ کے نزدیک تھی ۔ مگر لالہ شودیال جی اشٹادھیائی کے پریمی وہاں اشٹادھیائی پڑھانے آتے تھے ۔ لالہ شودیال جی کا اپنا رہائشی مکان ڈھاب بستی رام کے پاس ہسپتال سے بڑے فاصلہ پر تھا ۔ مگر بلا ناغہ دفتر سے آتے ہوئے پہلے وہاں پڑھانے آیا کرتے تھے ۔ یہ پریم اور لگن تھی لالہ شودیال جی کی قابل تعریف ہے ۔ امرتسر شہر میں اشٹادھیائی اور سنسکرت کے ہوا

۲۴ جتنے پریمی بعد میں پیدا ہوئے ۔ ان کے اس پریم کا ابتدائی کارن لالہ شودیال جی تھے امرتسر میں سنسکرت کتابیں بیچنے والے کی دکان پر اشٹادھیائی کی کتابیں بہت فروخت ہوتی تھیں ۔ آریہ سماج سے لالہ شودیال جی کی خاص لگن تھی ۔ ہوَن میں موجود رہتے تھے ۔ ہر ایک جلسہ میں حاضر رہتے تھے ۔ سندھیا باقاعدہ کیا کرتے تھے پر ارتھنا بڑی پریم سے آریہ سماج میں کرایا کرتے تھے ۔ ان کے اپدیشوں اور لیکچروں میں پریم اور بھگتی کوٹ کوٹ کر بھری رہتی تھی ۔ جیالوجی اور جغرافیہ اور قدرت کے کرشموں کے خاص پریمی تھے ۔ اینشلہ جیکسن ڈیوس کی کتاب ہارمونیا ان کے مطالعہ میں عموماً رہتی تھی ۔

چھوت چھات کی نشا دینے والے

مذہب کو دُور ہی سے سلام

مہاراج ! تمہاری اس اونچ نیچ کی وجہ پر دیو سمجھا ہے ۔ ایک شخص کو جنم سے ہی اونچا اور دوسرے کو نیچا مان لینا ۔ ایک کو اچھوت کہہ دینا ۔ کیا یہ صریح ناستکتا (الحاد) ہی تو نہیں پھر تمہیں حق ہی کیا ہے ؟ کسی کو اچھوت یا نیچ کہنے کا ؟ اس صانع حقیقی نے ان سب پیارے کھلونوں کو ایک ہی مٹی ایک ہی چاک پر چڑھا کر نہیں گھڑا ہے ؟ اس سرجن ہار کی انوکھی کرامت کا انت کیا تمہیں سچ مچ مل گیا ہے ؟ نہیں ۔ تو پھر ٹھیک جانو ۔ تمہاری دچیٹر ہو سکتا فضول ہے ۔ بے معنی ہے ۔

ارے آج تم اس ذلت بھائی کو جنہیں سے نفرت کرتے ہو ۔ تو دات بند ہو رام اور زیا سند کے پاؤں کیسے پکڑ سکو گے ؟ ارے اب بھی اس غریب کو گلے لگا لو ۔ پرماتما کے سچے بھگت تب بھی اپنے گلے لگا لیں گے ۔ اس ادبھت سرشٹی میں کسی کو اچھوت یا قابلِ نفرت ماننے کے معنی اس ادبھت سرشٹی رچنا کو ترسکار کے ساتھ ٹھکرا دینا ہے ۔ اس اوستھا میں اسپرشیتا کو تم کوئی بھی زندہ مذہب جسے ایشور میں وشواس ہو قبول نہیں کر سکتا ۔

پرماتما کی اس سہانی دنیا میں جس راستے سے دیوتا تم پیدا ہوئے ہو ۔ اسی راستہ سے یہ غریب مہتر بھی آیا ہے ۔ اور آخر تم دونو گذر رہے بھی ایک ہی صدر دوار سے ہے ۔ پھر ناحق تم نے اس میل ملاپ کے اس سندر سنسار میں چھوت اچھوت کا بکھیڑا کھڑا کر رکھا ہے ۔ کیوں بے فائدہ قدرتی قانون کو مذہب کے نام پر توڑتے ہو ؟

پاگل ہوئے ہو کیا ؟ اس پرماتما کے دیا دربار میں جانے سے کیوں روکتے ہو ۔ اس کے کسی نیچے کو اور بڑائی کے ٹھیکیدارو ! دنیا میں وہی تو ایک ایسا دربار ہے ۔ جہاں تمام پرانی بے روک ٹوک داخل ہو سکتے ہیں ۔ یاد رکھو ۔ وہ گھر خدا کا ہے خالہ کا نہیں ۔

خوب ! تم نے آج اپنے جنم جات پوتر شریر کو دھرم کے بڑے ہی خوبصورت شرنگار سے سجا لیا ہے ۔ پر یہ تو بتاؤ ۔ اسپرشیتا کی اس سیاہی سے اپنے ہی ہاتھوں اپنا چہرہ کیوں سیاہ کر لیا ہے ۔

مہاراج ! کیا یہ بھی کوئی دھرم شکشا ہے ۔ دوسروں کو ناپاک مان کر تم کیسے پاک رہ سکتے ہو ؟ ارے ! پاک تو وہی ہے ۔ جس کا دل پاک ہے ۔ اور پاک تو وہ ہے جسکے مندر میں بیٹھا ہوا ہمارا پیارا ایشور ہے ۔

بھائی صاحب ! ذرا اپنی طرف بھی تو نگاہ ڈالو ۔ جس غریب بیچارے کو تم نیچ اور اچھوت کہہ رہے ہو ۔ اس سے تم کیچ مچ کیا کچھ اچھے اور پوتر ہو ؟ ذرا اپنے رنگیلے دل کو تو ٹٹولو کتنا میل جما ہوا ہے ۔ تمہارے اندر کے خوبصورت ہردے پر ۔ مست کر بھائی دھرم اور ویوستھا کے نام پر ایشور بنانے کا خون !

حضرت ! آئینہ میں ذرا اپنی بھی صورت تو دیکھو ! بتاؤ انگلی ہے اونچائی کی کوئی خاص چھاپ تمہارے ماتھے پر ؟ پھر بھی تم اوروں سے اپنے کو اچھا اور پوتر مانتے ہی چلے جاتے ہو ۔ کیا یہ صاف ایشور دروہ نہیں ہے ۔ کیوں اس ہٹ اپنے دین اور ایمان کا مخول اڑا رہے ہو ؟ دھرم دھکر ندرو !

سیوا کرانے سے نہیں ۔ سیوا کرنے سے ہی اونچا ہونا ہوتا ہے ۔ گر نا ہو تو خوب خوشامد کراؤ ۔ اور اٹھنا ہو تو خوب خدمت کرو ۔ کہو کیا پسند ہے ؟

بہتر نہیں ٹھیک لفظ بہتر ہے ۔ تمہارے ترنگھن سماج کی نیچ سے نیچ سیوا کرتے یہ غریب تمہاری بھولی آنکھوں میں نہیں ۔ تو دین بندھو بھگوان کی آنکھوں میں تو ضرور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آہ! آج مہتر ہو گیا ہے۔ اپنے اس بھولے بھائی کو اب بھی گلے سے لگاؤ اور ایشور کو دھنیہ واد دو۔ ارے! دھو ڈالو اس دولت بھنگی کے اُجلے ہردے کی ہتیا سے اپنی تمام اندا زنی میل کو! گورو رے اس مہتر کے میلے چیتھڑے میں تانبے کے کچھ گول گول ٹکڑے پھینک کر ہی کیا تم اُس کی بھاری سیوا سے سبکدوش ہو جاؤ گے؟ اسے دولت کے اینٹھدار ٹکڑوں! اس غریب کے پوتر پسینے کی قیمت تم اپنا سارا کا سارا خزانہ بھی دے کر نہ چکا سکو گے۔ تم تو بس ہردے کا دوار کھول کر اس کی امولیہ سیوا پر پریم کے پھول چڑھاؤ۔ بھگت پاون پرمیشور تمہارا بھلا کرے گا ؛

جس کے دل میں نردھن دلتوں کے لئے درد نہیں۔ اس کے آتما پر پریم کا امرت رنگ کیسے چڑھ سکتا ہے؟ اور جس کی انتر آتما پریم کے رنگ میں نہیں رنگ گئی ہے۔ اُسے کوئی حق نہیں۔ کہ وہ پرم پیتا پرماتما کا پوتر نام اپنی زبان پر لاوے۔ پرمیشور تمہیں تبھی پیار کریگا جب تم اس کے دین اور دلت بچوں کو پیار کی نگاہ سے دیکھنے لگو گے ؛

جیون کی دوڑ میں تو بھائی! بازی لے جانے کا موقع سبھی کو ایک سا ملنا چاہیئے۔ ایشور نے آگیا تو یہی ہے۔ پھر تم کیوں کسی کو دبا پسا پاپی اور دیو دوش سے ادوکتے ہو؟ اس کی دیا کا دان تم بھی لو اور دوسروں کو بھی لینے دو۔ تمہیں تو جگت نیتا کے نیموں کا سادھک بننا ہے۔ بادھک نہیں ؛

نسندیہ اسپرشیتا کی پیدائش استیہ سے ہوئی ہے۔ رام سے ستیہ مولک دھرم کا آشریہ کیسے مل سکتا ہے۔ اُجل دھرم پر زبردستی سے پوتی گئی یہ اچھوت پن کی کلنک کالما تم ہندوؤں کو دھونی ہی ہوگی۔ ایسا کرنے میں تم کیول انتریامی ایشور کی ہی آگیا پالن کرو گے ؛

نہ آتی ہے مہاراج! تمہاری اس تھوتھی شاستر پوجا پر۔ مانا کہ اس پوران میں یہ لکھا ہے۔ اور اس سمرتی میں وہ لکھا ہے۔ پر یہ بھی تو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تمہاری انتر آتما کے اس مہان گرنتھ میں کیا لکھا ہے۔ جس پر دنیا بھر کے تمام مت کے دھرم گرنتھ نچھاور کئے جا سکتے ہیں۔ سنا کیوں نہیں ڈالتے اپنی براہئے نام دھرم پستکوں کی ان کالی کالی بھدی لکیروں کو جن سے اور بچے اچھوت پن کا پرم شوشیہ کلنک سرت اوتلھا ہو۔ کیا تم بھول گئے کہ ایشور نے اس سندر سرشٹی کا مستک ہی پریم سے رچا ہے کہاں سے ہانت پر ہی کیا ہے ؟ تبدیلو! تم پریم کی لکیر ہو ؛

ویدھی دھرم کا مول ہے!

نمبر (۲)

(لیکھک پنڈت ...)

(۱۷) ہم وید کو اس لئے مانتے ہیں۔ کہ ویدکت کرم ہی سرو سریشٹھ ہے۔ گرڑ پوران آچار کانڈ ادھیائے ۲۱۴ شلوک ۲ میں کہا ہے ؛۔

وید وہت پرم دھرم ہے۔ دوسرے درجہ سمرتی شاستروں میں جو بتایا گیا ہے تیسرا سریشٹھوں کے آچارن میں آیا ہوا۔ یہ تینوں پراتن دھرم ہیں ؛

(۱۸) دوبارہ آچار کانڈ ۲۹۳ شلوک ۲ میں لکھا ہے ؛۔

ویدوکت دھرم پرم (اتم) ہے۔ سمرتی شاستر پرتی پادت اپر (گون) ہے ؛

(۱۹) ویدک دھرم پر عمل کرنے سے پچھلا جنم بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ منو سمرتی ادھیائے ۴۔ شلوک ۱۴۷-۱۴۸ میں ہے ؛

سروداآلسیہ رہت ہو کر یتھا اوسر وید ہی کو پڑھے۔ کیونکہ یہ اس کا پرم دھرم کہا ہے اور دوسرا دھرم اس کے نیچے ہے (۱۴۷) نرنتر ویدا بھیاس کرنے۔ شوچی رہنے تپ کرنے اور جیوں کے ساتھ دروہ نہ کرنے سے (اپنے) پورو جنم کو جان جاتا ہے (۱۴۸) ؛

(۲۰) شریر کے سولہ سنسکار وید منتروں ہی سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ منو سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۶ میں آیا ہے۔ کہ ؛۔

گربھا دھان سے کر انتیشٹی پرینت جس کرم کی ویدوکت منتروں سے ودھی کہی ہے۔ اس کرم کا ادھکار (پرکرن) اس (مانو دھرم شاستر) میں جاننا۔ انیہ کسی کا نہیں ؛

(۲۱) پھر ادھیائے ۲ شلوک ۲۶ میں کہا ہے کہ ؛۔

ویدک جو پنیہ کرم ہیں۔ اُن سے برہمن آدی تین ورنوں کا (گربھا دھان آدی) شریر سنسکار جو دونوں لوک میں پوتر کرنے والا ہے کرنا چاہیئے ؛

(۲۲) ہم وید کو اس لئے دھرم کا مول مانتے ہیں۔ کہ وید کل آگیائیں کسی خاص فرقہ یا جاتی تک محدود نہ ہوتے ہوئے پرانی ماتر کے لئے ہیں۔ دیوی بھاگوت اسکندھ پہلا ادھیائے ۱۸ شلوک ۴۷ میں راجا جنک کہتے ہیں۔ کہ پرانی ماتر کو ویدانوکول کرم کرنا چاہیئے ؛

(۲۳) وید کے سوا انیہ کوئی بھی پستک پرمیشور کا سروپ بھلی پرکار نہیں سمجھا سکتا چنانچہ کورم پوران میں کہا ہے کہ ؛۔

وید کو چھوڑ کر ایک بھی گرنتھ پرمیشور کا گیان کرانے والا نہیں ہے۔ جو منش وید کو چھوڑ کر انیہ پاکھنڈی گرنتھوں کو مانتے ہیں۔ وہ دوجاتیہ (دوج) لوگ اُن سے وارتالاپ نہ کریں

(۲۴) وید پڑھنے سے ادم بھی راضی رہتے ہیں۔ شریمد بھاگوت اسکندھ ۱۱۔ ادھیائے ۱۴ شلوک ۵۰ میں لکھا ہے۔ کہ وید پڑھنے سے برہم کو پراپت کیا جا سکتا ہے ؛

(۲۵) شریمد بھاگوت میں کئی انیہ جگہ لکھا ہے۔ کہ دھرم وہی ہے۔ جو وید میں لکھا ہے اس کے اتیرکت ادھرم ہے اور وید نارائن کا روپ ہے ؛

(۲۶) شریمد بھاگوت ادھیائے ۴ میں رشبھ دیو جی اپنے پتروں کو شرتی سمرتی دھرم لکھیہ مان کر اس کا اُپدیش کرتے ہیں ؛

(۲۷) شریمد بھاگوت اسکندھ ۱۱۔ شلوک ۴۳ میں صاف لکھا ہے۔ کہ ویدوکت کرم کرنے سے موکش ہوتا ہے ؛

(۲۸) یاگیہ ولکیہ سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۴۰ میں ملنش ماتر کو آگیا کی گئی ہے۔ کہ یگیہ تپ اور شبھ کرموں سے دو جوں کا سب سے بڑا اُپکار وید کو جاننا چاہیئے ؛

(۲۹) ویدوکت کرم کرنا ہی دھرم کا مارگ ہے۔ چنانچہ شیو پوران نندکیشوری سنہتا ادھیائے ۱۹ شلوک ۴۴ میں لکھا ہے کہ جو وید اور سمرتی کے کرم کا انادر کر کے انیہ کرم کرتا ہے۔ اس کا پھل نہیں ہوتا ؛

(۳۰) بھوشیہ پوران پرو آدونڈھ کے پرتم ادھیائے میں شرتی سداچار اور اپنے من کی پرسنتا کو ہی دھرم مارگ بتلایا ہے۔ ایسا ہی مہا بھارت شانتی پرو ادھیائے ۲۵۸۔ اور انوشاسن پرو ادھیائے ۱۴۴ میں بھی کہا ہے ؛

(۳۱) لنگ پوران ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۰ میں لکھا ہے۔ کہ دھرم وہی ہے جو شرتی سمرتی کے انوکول ورن آشرم دھرموں کو ...کر کرتے ہیں ؛

(۳۲) سندھیا کرنے کے پشچات پرتی دن وید پاٹھ ہی کرنے کی آگیائیں ملتی ہیں۔ دیکھو ویاس سمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۹۔۱۰-۱۱ (دکش سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۰) وشنو سمرتی ادھیائے ۳۰ شلوک ۳۳۔ منو سمرتی میں کہا ہے کہ جس کاریہ کرنے سے وید پاٹھ کرنے میں وگھن ہو اور دھن بھی ملتا ہو تو بھی اُسے وید پاٹھ کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ وید کے پڑھنے سے سب کاریہ سدھ ہوتے ہیں ؛

(۳۳) سو ادھیائے کے لئے کون سی پستکیں پڑھنی چاہئیں۔ اس کا جواب منو سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۱۹ میں اس پرکار دیا ہے ؛۔

شیگھر بدھی کے بڑھانے والے دھن کے سنچیہ کرانے والے، شریر کو سکھ دینے والے شاستروں کو اور وید کے ارتھ جتانے والے شاستروں کو بھی نتیہ دیکھے ؛

(۳۴) منو سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۱۷ میں ہے ؛۔

وید ادھیئین کے ورودھی جتنے ارتھ ہیں سب کو چھوڑ دیوے۔ جیسے بنے ویسے وید ادھیئین سے نرواہ کرے۔ یہی اس کی کرت کرتیتا ہے ؛

(۳۵) اتری جی مہاراج نے فرمایا ہے۔ وید سے ہین لوگ شاستر پڑھتے ہیں۔ شاستر سے ہین۔ پران واچتے ہیں۔ پران سے ہین لوگ ہل جوتتے ہیں۔ اور سب سے پتت بھاگوت پران پڑھتے ہیں ؛

(۳۶) گرڑ پوران برہم کانڈ ادھیائے ۱۰ شلوک ۵۵ میں کہا ہے۔ کہ ؛۔

میں (دہائی رتسم) دے کر ستیہ سنیہ کہتا

دھوکے نقیر ہو گئے؟ یا کوری لکیر کے نقیر؟

ارے بھائی! نہ چمار ہی اچھوت ہے نہ بھنگی ہی۔ کوئی اچھوت ہے۔ تو استری کے لئے پر پرش اور پرش کے لئے پر استری اور کوئی اچھوت ہے۔ تو پرایا پیسہ۔ دُور ہی سے ہاتھ جوڑتے ہیں بابا! ایسے مذہب کو جس میں ایک ابھیمانی منش دوسرے دلت کو دیکھ کر بے طرح نفرت کرتا ہو۔ جس میں پرماتما کے سچے مندر کے مانو ہردے کو توڑ پھوڑ کر اینٹ پتھر کے جھوٹے مندروں کی رکشا کی جاتی ہو۔ لیسے ایشور سے خالی مذہب کو لے کر ہم آخر کریں گے کیا؟

مریادا کس بات کی؟ ارے ستیہ کی مریادا کا النگھن کون کریگا؟ پر کہیں استیہ اور ادھرم کی بھی کوئی مریادا ہوا کرتی ہے؟ جس دھرم مریادا کی رکشا تم اپنے اچھوت کے بھوت سے کرانا چاہتے ہو اس چھوٹی مرتی دھرم کو بابا! ہم دُور ہی سے نمسکار کرتے ہیں!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک جگت

یوں کہ وید سے بڑھکر کوئی شاستر نہیں تھا

پرماتما سے بڑھکر کوئی دیوتا نہیں ؛

(۳۷) بھوشیہ پران اُتر پرو ۴ - ادھیائے ۱۳ - شلوک ۹ سے ۔۔۔ جاپیم اودیدگم ۔۔۔

بس جلدی کرشی - اس کا اودتو ہے ؛

وید سے بھی گرنتھ کا جپ کرنا ۔۔۔

شود) ہے ؛

سجن باحکو ! اپدکت ۳۴ پران

वेदोऽखिलो धर्म मूलम्

(کیول وید ہی دھرم کا مول ہیں) ۔۔۔

سرد کرنے کے لئے دیتے ہیں - وید کی ۔۔۔

اپرم پار ہے - اس کا لوکر تا میرے پرتی سے

باہر ہے - تو بھی کچھ سجن چھن کر دھرم آتما ڈال کی

نیپنٹ دھر رہے ہیں کہ سمرتی کا فرت

ہوتے ہیں - سنسکرت پنڈتوں کے پرمان -

لگے لیکھ یوں تم سکندھ ۔۔۔

سے بھی زیادہ مہا گیان کر دکھلا دیں گے ؛

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کا سالانہ جلسہ

ہولی کے ایام میں ۲ - ۳ - ۴ مارچ کو دھوم دھام اور کامیابی سے ہوا - پنڈت بدھ دیو جی سناتک ودیا النکار - سوامی وراننند جی - پنڈت شانتی پرکاش جی - پنڈت لیشپال جی - پنڈت سیتارام جی بان پرستی کے منوہر اُپدیش ہوئے - اُنجمنک مہاشہ بھوجراج جی اور مہاشہ آتم دیو جی کے بھجن ہوئے - یکم مارچ شام کو نگر کیرتن ہوا - ۱۷ ، ۱۸ ، ۱۹ فروری تک سوامی وراننند جی سے وید کتھا کی - ۵ سے ۱۶ فروری تک سوامی گرانند جی روزانہ ودیا ویاکھیان دیتے رہے - چندہ سالانہ جلسہ سکھ ۔۔۔ سو روپیہ کے قریب ہوا - جو پچھلے سالوں سے کم ہے - لیکن اس سال دو رقوم ۷۵ ، ۸۵ روپیہ کی دو دانی مہاشیوں سے وصول ہوئیں - ان کو ملا کر چندہ کی میزان اڑھائی ہزار کے قریب ہو جاتی ہے ؛

(ونشٹ رام منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان)

آریہ سماج کیمبل پور کا اُتسو -

۲ مارچ کو نگر کیرتن تھا - جو بارش کی وجہ سے ۶ بجے شروع ہوا - اور ۹ بجے تک ہوتا رہا - بڑی حلقت تھی ؛

۳ مارچ کو ہون اور بھجن کے بعد پنڈت بھیم سین جی اور پنڈت بنواری لال جی اور شری پنڈت واچسپتی کے ویاکھیان ہوئے - کنیاؤں کو مسز کنگ صاحبہ نے انعام تقسیم فرمایا - اور لڑکیوں کے گلے میں موتیوں کے ہار بطور انعام ڈالے - چونکہ لیڈی صاحبہ اپنے ساتھ لائی تھیں - لیڈی صاحبہ نے اپنی سپیچ میں فرمایا - کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی سعی میں لگے رہو - دوسروں کے بھروسہ پر حسرت مت رکھو ؛

۴ مارچ کو بھی ہون ہوا اور بھجن اور لیکچر ہوئے - رپورٹ سالانہ پڑھی گئی - منتری پاٹھ شالہ کے لئے کمرہ اور مسافر خانہ کے لئے کمرے بنوانے ضروری ہیں - نو صد کے قریب چندہ اکٹھا ہوا - جن میں وعدے بھی شامل ہیں - ایک صدر وید استریوں نے اکٹھا کر کے دیا ؛

۵ - اور ۶ مارچ کو بھجن مہاشہ سنگت رام کے ہوئے ؛

جلسہ پر بہت سے صاحبان نے مانس ترک کرنے کی پرتگیا کی - اور بہت سے صاحبان نے دونوں کال سندھیا آریہ مندر میں حاضر ہو کر کرنے کی - اور بہت سے صاحبان نے ہندی بھاشا سیکھنے کی پرتگیا کی -

(دسا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

گورو کل پوٹھوہار کا وارشکوتسو -

گورو کل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کا وارشک اُتسو ۳ - ۴ - ۵ اپریل کو منایا جاوے گا - اس دھرم میلے پر سب آریہ پرشوں تتھا نش شلک شکشا کے پریمیوں کو پہنچنا چاہیے - آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں بھجنیکوں اور اُپدیشکوں کو نمنترن دیئے گئے ہیں - مشکر وار کو چوہا بھگتاں میں نگر کیرتن اور سنیچر اور اتوار کو گورو کل بھومی میں بھجن کیرتن اور اُپدیش ہوں گے - سنیچر وار کو پرات کال وید آرمبھ سنسکار اور اتوار کو پرات سول دیکشانت سنسکار ہوں گے - زنانہ پرچار سمیلن اتوار کو ایک بجے سے دو بجے تک ہوگا - اس میں فرنٹیر پرانت میں وید پرچار کے سادھن" اس وشے پر پرچار ہوگا - اور اس کے نتیجہ کی رپورٹ پرتی ندھی سبھاؤں کو بھیجی جاوے گی - فرنٹیر پرانت کی سماجیں آدرش اپنے پرتی ندھی بھیجیں - راولپنڈی سے گورو کل تک لاری چلے گی - مانکیالہ سٹیشن سے بھی لاری مل سکتی ہے - آنے والے سجن پہلے سوچنا دے دیں تو پربندھ میں وشیش سبھیتا ہو سکتی ہے - رہائش اور بھوجن کا پربندھ گورو کل کی طرف سے ہوگا - (مکتی رام مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج منڈی بڑلاوہ کا اُتسو

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے - اچھے اچھے اُپدیشک پدھاریں گے - میجک لیٹرن دوارا نظارے بھی دکھلائے جاویں گے - جنتا کو سمیلت ہو کر لابھ اُٹھانا چاہیے ؛

(کندن لال گپتا منتری آریہ سماج بڑلاوہ)

بورے والہ میں آریہ سماج کی قائمی

۸ مارچ کو بورے والہ منڈی کے آریہ بھائیوں کی میٹنگ ہوئی - اور آریہ سماج

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا جیون پراش

بڑھے جوانوں اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے -

کمزوری کو دور کرتا ہے

زکام کو نابود کرتا ہے

تپدق کو دفع کرتا ہے

قیمت ۴ تولہ ۳ ۲۰ تولہ ۔۔۔

دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر (۱۴)

نوٹ - دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں -

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ میلا رام نیبڑا اینڈ سنز رنگ محل -

راولپنڈی - سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس ؛

" ایس - ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس ڈرگسٹ صدر بازار

پشاور چھاؤنی - کبیراج سکھدیو کلیان اوشدھالیہ -

فیروزپور شہر - حکیم گنپتداس سنت رام - چوک جمعیت رائے ؛

گوجرانوالہ - کبیراج شنکر نند لال - کوئٹہ - حکیم رام سنگھ پنساری بازار

سرکاری ہسپتالوں میں میڈیکل افسران کی مجربہ و مصدقہ مریضوں کے دل و دماغ کو طاقت دینے والی

موگا ہسپتال

آنکھوں کے مشہور و معروف ڈاکٹر رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب ۔۔۔ چار اصحاب پر تجربہ ۔۔۔

ایک ہفتہ میں سات پونڈ خون صالح بڑھانیوالی

کرپا ور سائن

سیالکوٹ ہسپتال

سردار بہادر ڈاکٹر ۔۔۔ صاحب سول سرجن بہادر کا ۔۔۔ جناب ڈاکٹر ۔۔۔ میڈیکل آفیسر رسول کا ذاتی تجربہ

دنیا میں کمزوری ہر قسم کو دور کرنے کی لاثانی دوا صرف کرپا ور سائن ہی ہے جسکو میڈیکل آفیسر خود استعمال کرتے ہیں اور اپنے عیال اطفال کو کھلاتے ہیں علاوہ تپدق کے مریضوں کا وزن بڑھا دیتی ہے

موجد ویدراج حکیم کرپا رام سیلیمی پروپرائٹر ۔۔۔

پتہ :- کرپا ور سائن فارمیسی (لاہور برانچ) قلعہ گوجر سنگھ لال چوک لاہور

قیمت فی شیشی ۹ گولی ۔۔۔ فی شیشی دو روپیہ ہے خرچ ڈاک ۔۔۔

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قائم کی گئی۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران چنے گئے:۔
پردھان مہتہ شیورام داس جی ودشید۔ اُپ پردھان ٹھاکر میلا رام جی کھیڑا۔ منتری مہاشہ مہر چند۔ اُپ منتری لالہ کھیم چند جی۔ خزانچی مہاشہ گنیش دت جی لائبریرین مہاشہ ٹیک چند جی (مہر چند منتری) آریہ سماج منڈی بوریوالہ ضلع ملتان) ٭

شری دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور کا نیا داخلہ

یہ انسٹی ٹیوشن اپنی طرز کا نرالا ہے۔ یہاں پر دھارمک اور سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے پڑھائی کے اعلیٰ معیار کو مدنظر رکھکر یونیورسٹی نے اس سنستھا کیساتھ خاص رعایت کی ہے۔ وہ یہ کہ تین سال میں یہاں کا ودیارتھی امتحان پاس کرکے ودیارتھی شاستری بن سکتا ہے۔ حالانکہ دوسری جگہوں پر چھ برس درکار ہیں۔ ایک مڈل پاس ودیارتھی یہاں تین سال تعلیم پاکر شاستری بن کر پھر تین سال صرف انگلش پڑھکر بی اے بن سکتا ہے حالانکہ اُس طرح چھ سال میں صرف بی اے ہی بن سکتا ہے ٭

آشرم جیون ودیارتھی کی زندگی میں سادگی تندرستی۔ سداچار۔ تیاگ اور سیوا بھاو پیدا کرتا ہے ٭

نیا داخلہ۔ نیا داخلہ شروع ہوچکا ہے اور ۲۰ مارچ تک جاری رہے گا۔ جلد درخواستیں بھیجنے والے ودیارتھی نا اُمید نہیں رہیں گے کیونکہ محدود سے چند ودیارتھی لئے جائیں گے مفصل حالات کے لئے پراسپکٹس منگوا کر مطالعہ کریں ٭

(آچاریہ نیا تند براہم مہا ودیالیہ لاہور)

آریہ سماج لدھیانہ کی سبھاؤں کے انتخاب

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی مینجنگ کمیٹی کا انتخاب۔ ڈاکٹر بھگوان سنگھ جی پردھان رائے صاحب لالہ شیو پرشاد جی مینجر۔ لالہ بابو رام گپتا خزانچی۔ رائے صاحب لالہ سری کرشن داس ایم ایس سی۔ ماسٹر رام لال جی بی اے۔ لالہ جگن ناتھ جی کپور ایم اے۔ لالہ مدن لال جی ایم اے۔ لالہ ہنس راج ڈھنڈہ بی اے لالہ بھورام نیئر۔ ڈاکٹر گوجرمل جاگیردار۔ لالہ سنگ سین جی آنند۔ ممبران مینجنگ کمیٹی گیان شیل آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ:۔ ڈاکٹر بھگوان سنگھ جی پردھان۔ لالہ ادھم رام جی پنشنر اوور سیر مینجر۔ لالہ بھورام جی نیئر خزانچی۔ ادھر بہادر رتن چند جی پنشنر۔ رائے صاحب لالہ شیو پرشاد جی۔ ماسٹر رام لال جی بی اے پنڈت بیلی رام جی۔ لالہ منگل سین آنند۔ ماسٹر سری کرشن جی۔ لالہ منشا رام جی۔ لالہ امیر چند اگروال لالہ بابو رام جی گپتا۔ ممبران مینجنگ کمیٹی ٭

شوک پرستاو

آریہ سماج کے پرسدھ دانی۔ سورگ باشی لالہ کرپا رام جی ساہنی کی دھرم پتنی شریمتی لکشمی دیوی کی مرتیو پر آریہ سماج بھیرہ نے شوک پرستاو پاس کرکے لالہ ہری رام جی کے پریوار کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ کرپا رام ہائی سکول بھیرہ کے سٹاف اور طلباء نے ایک خاص جلسہ میں بانی سکول لالہ کرپا رام کی دھرم پتنی کی مرتیو پر اظہار افسوس کا پرستاو پاس کیا ٭

بڈلاڈہ میں بدھوا وواہ

آریہ سماج منڈی بڈلاڈہ میں یکم مارچ کو لالہ سدا رام جی اگروال کا شریمتی گلاب دیوی بدھوا کا وواہ منوہر دیو جی شاستری اندھیاپک گورو کل بھٹنڈہ نے کرایا۔ مہاشہ کندن لال جی گپتا نے بدھوا وواہ پر ایک ویاکھیان دیا اور پنڈت منوہر دیو جی نے بھی مختصر تقریر کی۔ لالہ سدا رام جی نے ۵ روپیہ گورو کل بھٹنڈہ اور ۵ روپیہ دکشنا اور مبلغ بیس روپیہ آریہ سماج بڈلاڈہ کو دان دئیے ٭
(کندن لال گپتا منتری آریہ سماج)

بدھوا پرچار۔ مہاشہ سادھو رام سنگھ بدھوا پرچار آریہ سماج امرگڑھ کو بدھوا پرچار ...

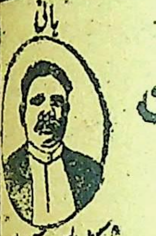

منعقدہ
استاد
ٹریڈ مارک
SKB
رجسٹرڈ

ڈی۔ ایس
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن
لمیٹڈ

ستمبر ۱۹۴۶

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

۶۵۴

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لمیٹڈ کرایا گیا ہے ٭

المشتہر:۔ چنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

درد سر کی دوا

اگر آپ ریاحی درد سے تڑپ رہے ہوں۔ تو فوراً اسے استعمال کیجئے۔ دیکھئے کتنی جلد آرام پاتے ہیں۔ درد خواہ نصف یا پورے سر میں ہو۔ سر کٹا جاتا ہو۔ پھٹا جاتا ہو۔ اڑا جاتا ہو۔ اس دوا سے فوراً بند ہوتا ہے ہر خاص و عام کو اسکی ایک شیشی ہر وقت پاس رکھنی چاہیے۔
قیمت فی شیشی نو آنہ ۹ر۔ ڈاک محصول چھ آنہ ۶ر

کنتل رنجن تیل

اگر آپ باسانی اپنے بالوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اسے استعمال کریں یہ نہ صرف بالوں کو خوبصورت ہی بنانیکا دعویٰ رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے درد سر بھی دور ہو کر بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور بے وقت سفید نہیں ہوتے اسکے تیار کرنے میں خوشبو کی نسبت اسکے فائدہ پر زیادہ دھیان رکھا گیا ہے۔
قیمت فی شیشی عہ پندرہ آنہ ڈاک محصول ۸ر

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں!

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ مینجر پرکاش اخبار۔ لاہور

طاقت کا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیاں

۶۵۶

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ جوانی کی خرابی سے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں قبض کی شکایات دور کرتے دست لاتی ہیں۔ تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں قیمت ۴۰ گولی عہ

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ ٭
راج ویدنارائن جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ
برانچ۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ بمبئی
دہلی ایجنٹ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک دہلی

جیتے کا لاکھ مرے کا سوا لاکھ

۶۷۹

یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ مویشی کی موت غریبوں کے لئے تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن امیر کے لئے بھی کم نقصان کا باعث نہیں ہوتی ٭

ہندوستان کے باشندے متعدد مذہبی پابندیوں کی وجہ سے مردہ مویشی کی لاش سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ اُسے اٹھوا کر باہر پھینکنے یا دفن کرانے کے لئے گرہ سے مزید روپیہ خرچ کرتے ہیں ٭

اس کمپنی کی تجویز کی بدولت ہر ایک مردہ مویشی کے مالک کو حسب ضابطہ کمپنی اُس کی پوری قیمت ادا کرکے اُس کے نقصان کی تلافی کردی جاتی ہے ٭

مزید فائدہ اور سہولیت۔ کمپنی سے تعلق رکھنے والے ایسے مالکان مویشی کو وقتاً فوقتاً حسب دستور روپیہ قرضہ بھی مل سکتا ہے۔ شرح سود کسی صورت میں آٹھ روپیہ سیکڑہ سالانہ سے زیادہ نہ ہوگی ٭

مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔ یا اپنے نزدیکی ایجنٹ سے ملیں

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے معاوضہ معقول دیا جاتا ہے

کسی مالک مویشی کو کمپنی سے متعلقہ پیدائش بغیر ایجنٹ کیلئے بھی نہ رہنا چاہیئے

آل انڈیا کیٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کشمیر بلڈنگ نمبر ۴۴ میکلوڈ روڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جس کے لئے آریہ سماج دھنیاد دیتا ہے۔
(ڈاکٹر رام نارائن شرما منتری آریہ سماج
امرتسر) ؛

سوامی گرانندجی کا پرچار۔ ٹانک سے

کلاچی گئے۔ تین دن میں چھ لیکچر دئیے۔ یہاں پر
ایک آریہ کنیا پاٹھشالہ ہے۔ میرے اپدیشوں سے
بہت سی کنیائیں اپنا یگیوپویت لینے کو تیار
ہوئیں۔ نام لکھائے۔ سنسکار کا وقت مقرر
ہوگیا۔ مگر کنیائیں نہ آئیں۔ معلوم ہوا چند کمزور
آریہ سماجیوں نے بخیال اس کے کہ ہندو ناراض
ہو جائیں گے۔ کنیاؤں کو روک دیا۔ پر نتو شریمتی
مایا دیوی دھرم پتنی ڈاکٹر گوبند رام جی نے اپنا
یگیوپویت سنسکار کرایا۔ کلاچی سے پھر ٹانک
آیا۔ سماج میں اپدیش دیا۔ ٹانک میں سماج
مندر تیار ہو رہا ہے۔ جس کے دو کمرے قریباً
تیار ہو گئے ہیں۔ ٹانک سے ۲۳ فروری کو بنوں
پہنچا۔ آریہ سماج مندر میں ٹھہرا۔ ایک ہفتہ میں
استری سماج اور پرش سماج اور ہائی سکول
اور کنیا پاٹھشالہ میں میرے ۲۲ دیا کھیان ہوئے
(گرانند سنیاسی از بنوں) ؛

آریہ سماج لال کرتی بازار راولپنڈی

کا چوتھا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-

مارچ ۱۹۳۱ء کو ہوگا ؛
نوٹ:- استری سماج کا جلسہ ۳۰
مارچ کو ہوگا ؛ (رام لال آریہ) ؛

آریہ سماج تونسہ کا شاندار جلسہ

آریہ سماج تونسہ کا سالانہ جلسہ نہایت
شان سے ہوا۔ نگر کیرتن بیں گھنٹی رائے
اور مہاشہ جگدیش چندر جی کے بھجن اور
میرا ایک دیاکھیان ملتانی زبان میں ہوا۔
رات کو پنڈت ماتھر شرما کا میجک لینٹرن
دیاکھیان اور سوامی گرانندجی کا اپدیش
ہوا ؛
دوسرے دن پراتہ کال کی کارروائی کے
بعد سرد دھرم سمیلن کا اعلان ہوا۔ جو بعد
دوپہر سیرے دیاکھیان کے بعد لالہ ست رام
پردھان سماج کی صدارت میں ہوا۔ مضمون
سمیلن تھا۔ کیا گوشت انسان کی قدرتی
خوراک ہے؟ کانفرنس کی کارروائی بہت
دلچسپ تھی ؛
رات کو میجک لینٹرن سے مہابھارت کا اصلی
سوروپ دکھایا گیا ؛
دوسرے دن کی کارروائی سوامی گرانندجی کے
اپدیش سے شروع ہوئی۔ دوپہر کے بعد
کمار سمیلن ہوا جس میں کئی کماروں نے

حصہ لیا ؛
اس سمیلن کی کارروائی کے بعد دان کے لئے
اپیل کی گئی۔ جس پر ۵۰ روپیہ اکٹھا ہوا ؛
رات کو دیاکھیان دھنیواد شانتی
پاٹھ کے بعد کارروائی ختم ہوئی ؛
(شانتی پرکاش آریہ اپدیشک پرچار منڈلی
مظفرگڑھ و ڈیرہ غازی خان) ؛

آریہ سماج مندر کے لئے دان۔

مہاشہ نونیت رائے کاک سپتر لالہ کورورام
جی نے آریہ سماج مندر راجن پور کے لئے بنائی
بنگلی ۱۲۵ روپیہ دان دیا ؛
(۲) بھگت رادھا کرشن جی۔ لالہ جگن ناتھ جی
لالہ تارا چند جی نے ڈیرہ غازی خان و جام
پور میں برائے پاٹھشالہ ۲۰۰ روپیہ کے قریب
دھن اکٹھا کیا۔ (جھانگی رام منتری آریہ
سماج راجن پور) ؛

کوٹ چھٹہ میں آریہ سماج کی دھوم

آج کل کوٹ چھٹہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا

پنجاب کی مہربانی سے خاص جاگرتی ہے۔ اپدیشک
آتے رہتے ہیں۔ رشی بودھ اتسو اور پراتسو شان
سے منائے گئے۔ دیانند سپتاہ بھی منایا گیا۔ شو
راتری کے دن کئی نئے مہانو بھاوؤں نے رشی
دیانند کے پرتی شردھا کے بھاو پرکٹ کئے
اور سناتن دھرمی بھائی بھی بھاری سنکھیا
میں اپستھت ہوئے۔ دیر اتسو سے پہلے شری
پنڈت ہر بھجن لال جی و شریمتی کمار چندر وتی
جی جام پور سے آ گئے۔ اور لاہور سے پنڈت
شانتی پرکاش جی کو ایک احمدی شرارت کے
قلع قمع کے لئے بلوایا گیا۔ وہ بھی دیر اتسو پر
پہنچ گئے۔ اس لئے خوب رونق ہو گئی۔ اب
احمدی مولوی صاحب کے جواب میں پنڈت
شانتی پرکاش جی کے لیکچروں کا سلسلہ شروع
ہے۔ آریہ تو ایک طرف مسلمانوں کو بھی اس سے
خاص خوشی ہوئی ہے ؛
بہادر آباد آریہ سماج کے متعلق اور رنگیلا
رشی نامی کتاب کے متعلق پروٹسٹ کے رزو
لیوشن وائسرائے صاحب بہادر اور گورنر
صاحبان یوپی و پنجاب کو روانہ کئے گئے ؛

راجپوت کی بیٹی

اس دلفریب تاریخی ناول کے
مطالعہ سے سرد سے سرد خون میں
بھی زندگی کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے
ستیوں بچیوں اور نوجوانوں کے لئے
اس کتاب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے
قیمت صرف ۱۲ دریش ستیا گرہ ۱۲
سرگیرشن و سدا اماں کے مکمل حالات ۱۲
جمیل زنا کی شہادت ۳
چتوڑ کی بہادری ۳
سوانح عمری مہاتما گاندھی ۱

شریمد بھگوت گیتا

کا آسان بامحاورہ اور بہترین ترجمہ
از شریمان مہاتما جیت رام جی۔ یہ بوجہ
مقبولیت عام کے نہایت قلیل عرصہ
میں اس کی بارہ ہزار جلدیں شائع ہو چکی ہیں
قیمت اردو ۱۲ ہندی ۱۲ گورمکھی ۱۲
گیتا دھرم از بھگت موتی رام ۵
روحانی کہانیاں ۱۲
معیار صداقت ۸
آفتاب حقیقت ۸
یہ دیگر ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ:۔

ہندوستان کے مشہور و معروف
ماہر فن موسیقی

سردار سندر سنگھ صاحب بھیر وال
کی تازہ تصنیف

سنگیت ساگر

کی نسبت میلہ سربھ کی انتظامیہ کمیٹی
کے پریزیڈنٹ شری نہال چند ارکا
جی فرماتے ہیں کہ یہ کتاب علم موسیقی
کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس کتاب کا ہر
گوئیے کے پاس ہونا ضروری ہے
قیمت ۸ ؛

دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری دروازہ۔ لاہور

بدہضمی کمی خون سردی کمزوری جریان خرابی خون و امراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا

آدتیہ رسائن

قیمت، روزہ خوراک ۱ پندرہ روزہ ۱ ۳۰ روپیہ سے ۲ محصول سات آنے

ملنے کا پتہ:۔ سیتارام دت کویراج
موجد:۔ آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی
لاہور (برانچ) انارکلی
کیسری بالاخانہ

استری شکشا سمبندھی پستکیں

ناری نیتی شکشا گرہستھ آشرم ۱ روپیہ۔
استری سبودھنی ۱۲ گرہ ستی شکشا
دگرہستھ ستر ۱۲ مصنف کو یکصد روپیہ
انعام ملا۔ پتری شکشک ۸ مصنف کو دو
صد روپیہ انعام ملا۔ استری شکشا ۶
یہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی تصنیف کردہ
مشہور انعامی پستک ہے۔ ناری دھرم
دچار دونوں حصے چار روپیہ۔ راز حیات
قیمت ایک روپیہ۔ اس میں کہانی کے ڈھنگ
پر گرہستھ سمبندھی ضروری شکشائیں ہیں۔
نل دمینتی ۸ سیتا بن باس ۸ شکنتلا ۴
درگا ۴ مہیلا جیون ۸ دھارتری و دیا
ناری نیتی شکشا ۸ دنیتا ہیتر درپن ۴
استری چرتر سنگرہ ۶ بھارت مہیلا
منڈل ۸ بھارت کی شجاع نامی استریاں
کے کارنامے ۸ پتری اوپدیش ۲ دھرم ماتا
کنیا ۱۰ آدرش پاٹھاولی باتصویر۔ یہ
استریوں اور کنیاؤں کے لئے دھرم شکشا کی
اتی اتم اور سستی پستک ہے قیمت ۸

آریہ سماجوں کے لئے ضروری ٹریکٹ

آریہ سماج کے نیم اپنیم ہندی ۸ اردو
گرسکھ بھجن سنگرہ ہفتہ وار کی جلد ۲ اردو
ہندی ۸
سنکیرتن بھجن اتسووں کے لئے ہندی ۸ اردو
ہمارے منتر بولتے ہیں ۸ اردو
سندھیا
گورمکھی ۱ انگریزی
ویراگ بھجنا ولی مرتک سنسکار کے لئے اردو ۲
فارم ممبری آریہ سماج ۵ سینکڑہ اردو ۱۲ سینکڑہ
اردو انگریزی بھیم ایک روپیہ سینکڑہ
گورمکھی ۱ سینکڑہ۔ چندہ رسید بکی کاپی
ہندی ۸ کمرہ کی سجاوٹ کے لئے گو منتر
اوم بہت موٹے اکشروں میں کئی خوبصورت
رنگوں میں چھپا ہوا بڑے سائز کا ۲ اردو شوالی
دیو ۲ مہرشی گربھا ۲ پرانایام ۲
یجواہی والا منتر ۲ اگنی پیٹر سے پر دستم ۲
ابھیم ستر والا منتر ۲ سنگچھ دھوم ۲ منتر ۲
نمستے ۲ سواگتم ۲ اوم ۲ اردو اوم
نمستے گرو منتر و شوانی دیو چھوٹے سائز پیسہ فی ورق
فہرست کتب ہندی اردو انگریزی مفت !!!

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ تاریخ ۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۳۱ء بروز سنیچروار بوقت شب ۸ بجے آریہ سماج مندر وچھووالی لاہور میں ہوگا (منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

روزانہ ہندی جنم بھومی

پنجاب کے سب سے بڑے شہر لاہور سے جنم بھومی نام کا ایک ہندی روزانہ اخبار ماہ مارچ کے تیسرے ہفتے میں شائع ہوگا۔ جس کی ایڈیٹر ہندی بھاشا کی پرسدھ لیکھکہ شریمتی اُرملا دیوی جی شاستری ہونگی۔ جوکہ حال ہی میں ماتری بھومی کی سیوا کرتی ہوئی میرٹھ جیل سے رہا ہوکر آئی ہیں۔

اخبار بڑے سائز (۱۸ × ۲۲) کے آٹھ صفحوں کا ہوگا۔ اور تصویروں سے آراستہ ہوگا دنیا بھر کی خبریں شائع کرنے کے لئے تاروں کا بھی خاص بندوبست کیا گیا ہے۔

استریوں کے لئے مہیلا سنسار روزانہ الگ کالم پر شائع ہوا کرے گا۔ ان سب کے علاوہ اچھے اچھے لیکھ سائنس تندرستی وغیرہ کے متعلق اور دیگر ہر قسم کی نظمیں۔ چٹکلے اور افسانے بھی شائع ہوا کریں گے۔

ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت فی پرچہ صرف دو پیسے۔ ماہواری ایک روپیہ چار آنے۔ ششماہی چھ روپے۔ اور سالانہ بارہ روپے ہوگی۔

(مینیجر روزانہ جنم بھومی۔ لاہور)

گورو کل کمالیہ کا داخلہ

گورو کل کمالیہ کا تار شک اتسو ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل کو ہوگا۔ برہمچاریوں کا داخلہ بھی انہی دنوں ہوگا۔ یہ گوروکل سستا ہے تعلیم پر بندھ۔ اور کفایت شعاری کے لحاظ سے بالکوں کی پڑھائی کے لئے نہایت موزوں ہے۔ صرف دس روپیہ ماسک خرچ دینا پڑتا ہے۔ گوروکل شکشا کے پریمی اپنے بالکوں کو اس انسٹی ٹیوشن میں داخل کرا کر فائدہ اٹھائیں گے (مکھیہ ادھشٹھاتا)

سہیوگیوں کے خاص نمبر

رسالہ گرہستھی لاہور کا شادی نمبر باتصویر یکم اپریل کو شان سے نکلے گا۔ جس میں نامور اہل قلم کے فاضلانہ مضامین گرہستھیوں کے ہر مذاق کے ہونگے شادی کے ہر دو روشن و تاریک پہلوؤں پر تبصرہ کیا جائے گا۔ قیمت فی پرچہ ۱۲ نمونہ کا پرچہ ۴ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے (مینیجر رسالہ گرہستھی لاہور)

سناتن دھرم پرچارک کا رام نمبر

رام نومی ۲۶ مارچ کو باتصویر شائع ہوگا۔ ذہار ک لیڈروں اور ملکی ریفارمروں کے مضامین ہونگے قیمت فی کاپی ۳ ایک روپیہ میں ۴ کاپی علاوہ محصول ڈاک۔ مینیجر سناتن دھرم پرچارک امرتسر

آنند لاہور کا رام نمبر رام نومی کی تقریب میں "آنند" کا رام نمبر باتصویر شائع ہوگا۔ جس میں مسلمہ ودوانوں، لیڈروں اور آچاریوں کے مضامین اور نامی شعراء کی نظمیں ہونگی۔ مشتہروں کے لئے اشتہار دینے کا یہ اچھا موقعہ ہے قیمت فی پرچہ ۲ مینیجر "آنند" لاہور)

عبدالان ملک ایران میں

یکم فروری ۱۹۳۱ء کو مہاشہ تیرتھ رام آریہ کے سپتر چرنجیو ادم پرکاش کا نامکرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ اپستھت سجنوں کا مٹھائی اور چائے سے ستکار کیا گیا۔ اور ویدک دھرم پرچار کے لئے ۲۲ قران دان دیا گیا (راچپند آریہ)

آریہ سماج لدھیانہ کا ۳۷واں جلسہ

آریہ سماج لدھیانہ کا سینتیسواں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ جلسہ سے پہلے ۱۰ مارچ سے شری سوامی ستیانند جی مہاراج وید کتھا پر کتھا کریں گے (بابورام گپتا منتری)

آریہ مسافر رشی بودھ نمبر ختم ہوگیا

آریہ مسافر رشی بودھ نمبر ختم ہو چکا ہے لیکن آرڈر ابھی تک آ رہے ہیں ہم تعمیل کرنے سے قاصر ہیں (مینیجر آریہ مسافر لاہور)

پنڈت ستیہ دیو جی اعظم گڑھ میں

پنڈت ستیہ دیو جی عربی فارسی کے ودوان آج کل اعظم گڑھ میں ہیں۔ جنہیں ان سے پتر ویوہار کرنا ہو آریہ سماج اعظم گڑھ کے پتہ سے کریں (منتری آریہ سماج اعظم گڑھ)

جوانی

ہم نے کتنی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے وہ جوانی ہی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں

آپ جوان ہیں یا بوڑھے

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض سے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شمشیر کمپنی کالا ڈھونگی

ضلع نینی تال

۵ عجیب گھڑیاں اور سب چیزیں

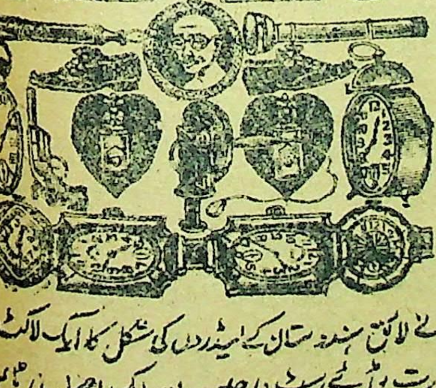

۴ بہشتی اور دلکش مدراج ۴ خوشبو دار ... رنگین جس سے پان کی لذت سو گنی بڑھ جاتی ہے اور جس کی خوشبو سے طبیعت مست ہو جاتی ہے ایک بجلی کا لیمپ ایک فاؤنٹین پین ایک بیبی پستول۔ ایک جوڑی بڑھیا مضبوط ربڑ کے پمپ شو جو جس ناپ کا چاہیں ایک جیبی چرخہ (تکلی) کوٹ کے سینے میں لگانے لائق ہندوستان کے لیڈروں کی شکل کا ایک لاکٹ۔ ایک نوائے پاکٹ واچ خوبصورت وائے رسٹ واچیں۔ اور ایک اصلی پی مام پیلس جس کی گارنٹی ۶ سال ہے۔ ساتھ ہی ایک انگوٹھی۔ ایک عمدہ چشمہ ایک آئی گلاس بھی بھیجا جائے گا۔ ان سب چیزوں کی قیمت پانچ روپے۔ ڈاک محصول علاوہ

میسرس ایچ ایس شرما اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر ۶۷۸ کلکتہ

اب آریہ پرشوں کو یہ شکایت نہیں رہی

کہ آریہ سماج میں بہترین لٹریچر پیدا نہیں کیا کیونکہ اکیلا آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم لاہور ہی اس وقت تک اردو ہندی میں ڈیڑھ سو سے زیادہ کتابیں شائع کر چکا ہے۔ جن کو آریہ استری پرشوں نے پسند کیا ہے۔ اب مندرجہ ذیل بالکل نئی کتابیں تیار ہوئی ہیں۔ جنہیں آج آپ پہلی مرتبہ دیکھیں گے۔ اور دیکھ کر از حد خوش ہونگے

گیارہ اپنشدوں کا سنگرہ

لیکھک سوامی ستیانند جی مہاراج۔ مندر سرل اور سستی ٹیکا ہندی میں بڑا سائز ۴۰۰ صفحے سنہری جلد قیمت ۱۰ روپے

دیانند چترا ولی

اردو زبان میں بالکل نئی چیز۔ آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند سرسوتی کی زندگی کے واقعات دو بلاک کی رنگین تصاویر میں۔ تصویروں سے اتنے بڑھیا ہیں کہ آپ نے پہلے نہ دیکھے ہونگے۔ اکیلی تصویریں ہی دو روپے سے زیادہ قیمت کی ہیں۔ اس پر بھی رشی کا مکمل جیون چرتر شامل کرکے اور خوبصورت جلد بنوا کر قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے رکھی آریہ سماجوں کو خاص طور پر اس کا پرچار کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی پستکیں ہم سے منگوائیے۔

استری شکشا

ہندی میں استریوں کے لئے نہایت بڑھیا پستک قیمت ۸ آنے پر ما پسی کی شرط۔ خواہ آپکی دھرم پتنی چار پانچ بچوں کی ماں بن چکی ہے۔ خواہ آپ نے ابھی بیاہ کیا ہے۔ یہ کتاب ہر حالت میں مفید ثابت ہوگی

اردو ستیارتھ پرکاش

کا نیا سال ایڈیشن شدہ صاف کاغذ بڑھیا ... ۸۰۰ صفحوں کی ضخیم کتاب کی قیمت لاگت مات صرف دس آنے۔ ایک کاپی منگوانے پر ڈاک خرچ لگتا ہے۔

بال ستیارتھ پرکاش

ہندی میں آریہ سدھانتوں کا تعلیم دینا چاہیں تو اس کی ایک کاپی منگوائیں قیمت ۸ درجن فی ۶

مینیجر آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم انارکلی۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حیدرآباد میں آریہ سماج کے برخلاف اسلامی پروپیگنڈا

پولیس جمعدار کی گمراہ کُن رپورٹ

(حیدرآبادی نامہ نگار سے)

حیدرآباد ریاست میں شام لعل آریہ وکیل ایک پرستھ کاریہ کرتا ہیں۔ انہوں نے اپنا کام ضلع بیدر تعلقہ اودگیر میں شروع کیا۔ آریہ سماج ستھاپت کیا۔ دیاکھیان اور ٹریکٹوں کا پرچار خوب کیا۔ مسلمان جنتا نے باہوبل سے دبانے کی کوشش کی۔ جب اُسے سپھلتا پراپت نہ ہوئی۔ تو پولیس نے اس کو ملیامیٹ کرنے کی ٹھان لی۔ اور شام لعل پر ایکٹ قانون نمبر ۱۰ ضابطہ اور دفعہ ۱۰۴ سرکار عالی کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ کیونکہ اس مقدمہ کے تفصیل وار واقعات سے ظاہر ہوگا کہ ماتحت افسران ریاست کی طرف سے آریہ سماج کے متعلق کس نیتی کا پیوگ کیا جاتا ہے۔ اس لئے واقعات مقدمہ دئے جاتے ہیں:-

مقام اودگیر ۸-۹ ہزار کی بستی ہوگی۔ یہ تعلقہ مرہٹواڑی کہلاتا ہے۔ کیونکہ ادھر مرہٹے زیادہ بستے ہیں۔ مسلمان جنتا اور مسلمانی جمعیت نے اُن کو ایسا دبا رکھا تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ اودگیر کے مسلمان ضلع بیدر میں شرارتی مشہور ہیں خواجہ حسن نظامی کی سکیم جب سے کام کر رہی ہے۔ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ یہاں کے معدودے چند عہدہ داران کو چھوڑ کر باقی عہدہ داران جو مسلمان ہیں مبلغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اس ریاست میں کسی غنڈے مسلمان کو یہ معلوم ہو کہ فلاں شخص آریہ ہے بس وہ اُس کے درپے ہو جاتا ہے۔ اور جب کبھی وہ اکیلا ملے۔ تو کئی غنڈے مسلمان مل کر اُس کو خوفزدہ کرتے ہیں۔ مار پیٹ کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور آریہ سماج سے الگ ہونے کو کہتے ہیں۔ کئی جگہ آریہ سماجیوں کو پیٹا گیا۔ جس میں بعض حالتوں میں پولیس کے سپاہیوں اور تحصیل کے چپراسیوں نے بھی حصہ لیا۔ آریہ سماج کی نسبت غلط افواہیں پھیلانا تو ان کا پرم دھرم ہے۔ مگر یہاں کے آریہ بھائی بھی دھرم ویر ہیں باوجود بے سروسامانی کے سختیاں جھیلتے ہوئے بھی اپنے آریہ سماج کو جانوں سے پیارا رکھتے ہیں اور برابر اپنا کام شانتی سے کر رہے ہیں۔ ضلع بیدر کے آریہ سماجیوں کا لیڈر شام لعل مانا گیا۔ اور اس کو دبانے کی ہر ممکن کوشش جنتا اور پولیس کے ذریعہ کی گئی۔ مگر وہ بار آور نہ ہو سکی۔ آخرکار یہ سمجھا گیا کہ شام لعل پر مقدمہ ضمانت حفظ امن چلایا جاتے اور کسی طرح ضمانت ضبط کرا کے اُسے مالی نقصان پہنچایا جائے اور جب شام لعل مقدمات میں ناکام ہو کر مصیبتیں جھیلے گا تو دوسرے آریہ سماجی خود بخود خوف زدہ ہو کر اپنے کام سے ہاتھ اٹھا لیں گے۔ شام لعل پر بے بنیاد واقعات کی بنا پر کس طرح مقدمات چلائے گئے۔ وہ ذیل میں دیئے جاتے ہیں

یہاں پر عام طور پر مسلمانوں کے ذریعہ مشہور کیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماجی فسادی ہیں۔ حالانکہ یہاں کے آریہ سماجی بہت سہن شیل ہیں۔ جس کا انکشاف اس سے ہو سکتا ہے کہ یہاں بر مسلمان نوجوان اور لڑکے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی شان میں فحش سے فحش اشعار اور غزلیں گاتے پھرتے ہیں۔ ہمنا آباد کے سرزیر دن نے آریہ بچوں کی چھاتی سے اوم کے بلّے چھین کر اپنی جوتیوں پر لگا کر طعنے لیے۔ مگر اس پر بھی آریہ بھائی اُس اُمید میں شانت رہے۔ کہ آج نہ سہی۔ کل یہ ہمارے بچھڑے بھائی اپنی شرارت سے باز آ دیں گے۔ مگر ان کی شرارت دن بہ دن بڑھتی ہی جاتی ہے۔ اور اب برداشت کی حد ہو چکی ہے خیر آمدم برسر مطلب۔

بتاریخ ۱۴ اسفندار ۱۳۴۳ء عبدالقادر جمعدار پولیس اسٹیشن ہاولگا اودگیر ذیل کی رپورٹ منتظم پولیس کے پاس کرتا ہے:-

"دوگمہ ارش ہے کہ ماتحت حسب الحکم کمیٹی آریہ سماج مستقر اودگیر کا مواد جو کچھ بھی فراہم کیا وہ پیش ہے۔ کمیٹی مذکور کے ممبران حسب ذیل ہیں۔ جن کے نام رجسٹر کمیٹی آریہ سماج میں درج ہیں۔ (یہاں پر بہت سے غلط نام درج کر دیئے ہیں۔ مثلاً شام لعل کی عورت اور سالی۔ حالانکہ شام لعل کی ابھی شادی ہی نہیں ہوئی) اس کمیٹی ہر جمعہ کو اور درمیان میں بھی کمیٹی ہوا کرتی ہے۔ مگر جمعہ کو ضرور ہوا کرتی ہے۔ کمیٹی شام لعل صدر نشین کے مکان (اور دیگر جگہ پر بھی) ہوا کرتی ہے۔ جملہ شرکا کمیٹی کے خیالات باغیانہ معلوم ہوتے ہیں اور پرسوں کے روز ہاولگی سوامی کے مٹھ میں جو مذہبی بحث مسمی مشنکر راؤ وکیل لیکچرار کی ہوئی وہ یہ تھی کہ وید کتاب کے متعلق جس میں کئی انجمن اسلامیہ کے ممبران محافظ دفتر صاحب تحصیلدار اودگیر و دیگر ویاد حشد میاں وکیل اور قاسی صاحب۔ عزیز مسمی محمد یوسف صاحب معتمد کمیٹی نے وید کتاب کا لیکچر سن کر نہایت برہم ہو کر دوسری کمیٹی پہنچ سکے۔ یعنی دوسرے دن کی کمیٹی میں لیکچرار شنکر راؤ لیکچرار نے دوسرے روز کی کمیٹی میں وید کتاب کی بحث کو چھوڑ کر دوسری مذہبی باتوں کی بحث کرنے کے تھم جس سے کوئی اثر نہیں پیدا ہوا۔ مگر آریہ سماج کے لوگ ہمیشہ ہتھیار رکھتے ہیں۔ اور عام طور پر یہ اعلان کیا کرتے ہیں کہ ہتھیار ہمیشہ پاس رکھنا جائز ہے اور سچا مذہب ہے۔ کسی دھرم کا خیال نہیں رکھنا چاہیے۔ سب ایک ہی جگہ بیٹھ کر کھانا کھا سکتے ہیں وغیرہ۔ اور خدا کا وجود نہ ہونا بیان کرتے ہیں صرف قدرت کے قائل ہیں (کہاں تک اس نے صحیح رپورٹ کی ہے اس جملہ سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف دہ ایسے ہی اقوال بنا لئے ہیں)

مہا رسائن

رسائنوں کی جتنی تعریف آیورویدشاستر میں کی گئی ہے انہی اوصاف والی اکسیر پبلک کی خدمت میں پیش کرنے کی آرزو کو پورا کرنے کی خاطر شرمان کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا نے یہ اکسیر خوش ذائقہ خوشبودار معجون کی صورت میں تیار کی ہے۔ یہ

بوڑھوں اور کمزور دبلے نوجوانوں

کے لئے آب حیات ہے جسمانی طاقت ویرج چہرے کا نور امساک کی نیز جسمانی قوا کو مضبوط کرنیوالی معجون ہے قبض زکام۔ احتلام۔ سرعت انزال جریان منی کو دور کرنے کے علاوہ مستقل فائدہ بخش اکسیر ہے جسم میں چند ہی دنوں میں خون ہی خون پیدا کر دیتی ہے۔ قوت ہاضمہ کو تیز اور جسم میں پھرتی پیدا کرتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال برسوں کی کھوئی ہوئی طاقتوں کو بحال کر دیتا ہے۔ طلباء اور نوجوانوں کیلئے ایک اور بھی مفید اور تیز فہم بنانے والی رسائن تیار کی گئی ہے۔

قیمت مہا رسائن پانچ روپیہ واسطے تیس تولہ

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا۔ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا سٹرک امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یہ تمام عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں!

نامردی

کے مریض خوش ہو جائیں کہ ان کو کھوئی راحت مل جائیگی اور ان کا غم غلط کرینگے نئے اولاد جیسی نعمت خدا کے فضل و کرم سے میسر ہو جائیگی اور وہ تمام آپکی خوشی آرام و راحت چین و عزت سے لطف اٹھائینگے

اور یہ دنیا جو آجکل انکی آنکھوں میں اندھیرا ہے بہشت کا نمونہ بنجائیگی۔ ہم کو فخر ہے کہ ہماری یہی دوائیں بھی خدمت اپنی شہرت جادو کا اثر اور مناسب قیمت ہندوستان کے ہر گوشہ کے امیر و غریب مریضوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتی رہتی ہیں۔ چنانچہ عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ نے اپنے ایک ایسے مریض کو بہت بلند پایہ حکماء (جن میں ہمارے شہر دہلی کے بعض معزز حضرات بھی شامل ہیں) کے علاج سے کورا جواب پاکر ہمارے زیر علاج کر دیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ہماری دوائی نے طلسمی اثر دکھایا اور مریض صاحب کو پوری پوری شفا ہو گئی۔ اور دیکھتے دیکھتے چند بچوں کے باپ ہو گئے اس خدمت کے صدمیں عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بہ نفس نفیس پانچ سو روپیہ انعام اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا۔ قیمت مکمل پارسل جس میں ۲ ایام کی خوراک رہتی ہے۔ ایک طلاء اور معجون بھی شامل ہے صرف عہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۱۰ کل سات روپیہ۔

جو شہرت ہندوستان میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔

حب جوہر مراد ۔ یہ راحت زندگی اور جوانی کی جان ہیں ٹمسک گولیاں ہیں جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قیمت ۸ گولی عہ ۳۲ گولی للعہ بیکصد گولی لعہ محصول ڈاک ۸ ہر حالت میں الگ ہے۔

ٹی کی ڈاکٹری معہ عروس زندگی ۔ دو نادر تحفہ جسمیں امراض کے متعلق کل واقعات معہ اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں۔ جو ہر صاحب مفت طلب فرما سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔

سرمہ اکسیر چشم۔ گھنڈ جالا غبار۔ خارش ککرے۔ ضعف چشم وغیرہ امراض کی رحمت خدا ہے کم نہیں رکھتا قیمت ایک تولہ عہ تین تولہ عہ بارہ تولہ للعہ محصول ڈاک ۸ ہر حالت میں الگ ہے۔

مہتمم کارخانہ فدائے طب حکیم راج ناراین جوہر قاضی ۱۳ ۔ دہلی

بچوں کی طاقت بڑھاتے ہیں ۱۵۵

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دواہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ:۔

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں! ۶۵۳

نیم سینی سرمہ

پورانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ سیجوان پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی

براہمی بوٹی عہ سیر ۔ دنت منجن ۸ شیشی

ست سلاجیت عہ تولہ ۔ سوچی پتر مفت!

پتہ:۔ گورو کل فارمیسی پوسٹ کانگڑی (ہردوار)

بیماریکی جڑھ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ۱۵۲

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے۔

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اس کو از حد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کیلئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ قیمت سگندھت دھوپ فی سیر دو روپے ہون سامگری فی سیر ۱۲ اس کے علاوہ ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں۔ اور ہمیشہ سٹاک میں تازہ مال رکھا جاتا ہے

امرت دھارا ۔ آتنک نگرہ گولیاں ۔ سپاری پاک

ڈونگرے کا بال امرت ۔ آنند پاک ۔ آہار بھگشن یا جوہر ہاضم

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ سیز پستہ سے بندھ آسن ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے ملنے کا پتہ:۔

منیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک کارخانہ بھارو سوتی ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

PRAKASH LAHORE

کرشن بی اے

...روپے ... شستماہی ... ممالک غیر سے ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۸ | ۹ چیت سمت ۱۹۸۷ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۳۱ء - دیانند ابد ۱۰۶ | SUNDAY 22 MA 1931 | نمبر ۱۲

وید امرت

دیرگھ آیو

तुभ्यं वातः पवतां मातरिश्वा तुभ्यं वर्षन्त्वमृतान्यापः। सूर्यस्ते तन्वे ३ शं
तपाति त्वां मृत्युर्दयतां मा प्र मेष्ठाः॥ (अथर्व)

انترکش میں رہنے والا وایو تیرے لئے شدھتا کرتا ہے۔ جل تیرے لئے امرت کی درشٹی کرے۔ سوریہ تیرے شریر کے لئے سکھ کر تپتا ہے۔ مرتیو تجھ پر دیا کرے۔ ارتھات تو مت مر جا

جیون کا آدھار پران ہے - اور پران کا آدھار وایو - وایو نہ ہو - پران بند ہو جائیں گے پرینام مرتیو ہے - وایو ایرتا کو دور لے جاتی ہے - منش شدھ وایو منڈل میں وچرتا ہے - اور دیرگھ آیو کو پراپت ہوتا ہے - وایو کے اتیرکت جس وستو کی جیون کے لئے ضرورت ہے - وہ جل ہے - اور اس کے ساتھ سوریہ کے پرکاش کی - وید کہتا ہے - کہ سوریہ تیرے شریر کے لئے سکھ کر تپتا ہے - جب وایو جل اور سورج پرکاش سوچھ روپ میں منش کو ملیں - تو اس کی آیو دیرگھ ہوگی - یہ نشچت ہے - جو منش ہت سے کپڑے اوڑھے رہتے ہیں - وہ سوریہ کے جیون سے ونچت رہتے ہیں - دیرگھ آیو کے لئے سوریہ سنان کرنا چاہئے - ارتھات ننگے بدن دھوپ کا سیون کرنا چاہئے - اس سے سوریہ کی کرنوں کے دوارا جیون کی بجلی شریر کے اندر آ جائے گی - تو اسے بہت لابھ ہوگا - سوریہ کے وشے میں پرشن اپنشد میں لکھا ہے :-

سوریہ ہی پران ہے - سوریہ پرجاؤں کا پران ہے - جو اودے کو پراپت ہوتا ہے - وید نے لکھا ہے - کہ سوریہ کے پرکاش سے سمبندھ چھوڑ دے - کیونکہ یہ سوریہ پرکاش ایسا ہے - جس سے منش کی آیو بڑھتی ہے - جو پرانی سوریہ سے اپنا سمبندھ چھوڑتے ہیں - وہ الپ آیو ہوتے ہیں - گویا سوریہ ہی جیون کا سمندر ہے اس لئے اس سے دور ہونا یوگیہ نہیں - بھارت کی اوسط عمر آج ترقی یافتہ تمام ملکوں سے کم ہے - وہ بھارت جس میں منش سو برس تک آیو کو پہنچتے تھے - آج اس بدقسمت بھارت میں ماتا پتا کے سامنے اُن کی سنتان مرتی ہے - حالانکہ وقت تھا کہ بھارت کا وہ راجہ اپنے آپ کو ابھاگا سمجھتا تھا - جس کے راجیہ میں ماتا پتا کے سامنے اُس کی سنتان کا دیہانت ہو - یہ سب کچھ کیوں ہے ؟ اس لئے کہ ہم نے وید مریادا کو چھوڑ دیا - جو دیوتا ہمیں دیرگھ آیو کا دان دینے والے ہیں - اُن سے لابھ اُٹھانا ہم نے چھوڑ دیا - اپنے پران ایان سے ہم وایو کو گندہ کرتے ہیں - پرنتو اس گندگی کے دور کرنے کے ویدک اپائے ہون یگیہ سے کام لینا تو کجا ہم وایو شدھی کے سادھارن اپائیں کو بھی پریوگ میں نہیں لاتے - یہی اوستھا جل کے وشے میں سمجھ لیجئے - سوچھ جل آیو کے دینے والا ہے - اور اسوچھ روگ کا کارن پرنتو جل کے سوچھ کرنے کے کوئی اپائے ہم کام میں نہیں لاتے - سورج پرکاش ایسی چیز نہیں - جس پر کوئی خرچ آئے - پرنتو اس کے لابھ سے ناواقف ہونے کے کارن ہم بے خرچ کے اس اپائے سے بھی کام نہیں لیتے - اسی پرکار انیہ دیوتا جو دیرگھ آیو کے دینے والے ہیں - ہمارے لئے لابھدایک نہیں - کیونکہ ہم ان سے کام نہیں لیتے - نتیجہ یہ ہے - کہ ہماری جیون شکتی کمزور ہو چکی ہے - روگ گھیر لیتے ہیں - پرنتو شریر میں اُن کا مقابلہ کرنے کی شکتی نہیں - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ ان روگوں میں گرہست منش زندگی اور موت کے درمیان لٹکتا رہتا ہے - آخر روگ غالب آتا ہے - اور پران کا انت کر جاتا ہے ÷

بھارتیوں کی الپ آیو کا روگ بڑا بھینکر کارن ہے - اس سے بچنے کا ایک ہی اپائے ہے - اور وہ ہے سوا ستھ رکشا کے ویدک اپائیوں کو پریوگ میں لانا - اتھروید کے اشٹم کانڈ میں بڑے وستار سے دیرگھ آیو کے اپائے ورنن کئے گئے ہیں - پاٹھکوں کو ان کا سوادھیائے کرنا چاہئے - اور سوادھیائے کے پشچات اُپایوں کو جیون میں دھارن کرنا چاہئے ÷

(ادم شرم)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندو ودھوا آشرم اوریٔ ۶۶۸

نویدن ہے کہ ہندو ودھوا آشرم ایک ہندو سنستھا ہے جس کے سنرکشک رائے بہادر پنڈت گوپال داس سنرما بی اے ایل ایل بی پردھان آریہ سماج اوریٔ ہیں۔ اس ہندو ودھوا آشرم میں ودھواؤں کو عیسائی ہونے سے بچانے کا سدا یتن کیا جاتا ہے۔ ہر ودھوا اس آشرم کے حساب و کام کی جانچ کر سکتی ہے۔ جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ جو ودھوا بہنیں ہوں انہیں ودھوا آشرم میں داخل کریں۔ یا خود لے کر آ دیں۔ یا بذریعہ بہتر اطلاع دیں۔ ودھوا لانیوالے کو پورا سفر خرچ دیا جاویگا۔ خوبصورت نوجوان ودھوائیں شادی کے لئے تیار ہیں۔ جو ور شادی کرنا چاہیں وہ درخواستیں جلد بھیج دیں۔ درخواست کے ساتھ فارم نہیں بھیجنا ضروری ہے۔ راماچرن لال شرما چار دو منتری ہندو ودھوا آشرم اوریٔ ضلع جالون

گوڑھ یا سناڈیہ برہمن ور کی ضرورت ۶۸۹

میری کنیا عمر ۱۶ سال ہندی مڈل پاس اُردو۔ انگریزی سے جانکار۔ خوبصورت تندرست امور خانہ داری سینے پرونے میں ہوشیار آریہ سماجی خیالات کی ہے۔ جس کے لئے ایک برہمن ور کی جو کہ بعمر ۲۴ یا ۲۵ سال تعلیم یافتہ برسرروزگار تندرست گھر کی مالی حالت اچھی۔ آریہ سماجی خیالات کا ہو ضرورت ہے کانگرس پارٹی کے آریہ سماجی نہ ہوں۔ شادی اصلی وطن میرٹھ میں ہوگی۔ شادی کے خواہاں معہ اپنے گوتر کے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

پنڈت تکھپت رائے شرما گورنمنٹ ہیڈ ٹیچر مڈل سکول ٹیڑھی۔ گڑھوال سٹیٹ

ور کی ضرورت! ۶۹۰

ایک سرین کھتری سوشیل بر ہوا کنیا عمر ۱۹ سال ہندی اور گورمکھی پڑھی لکھی امور خانہ داری میں مکمل صحت جسمانی نہایت عمدہ کے لئے کنوارے یا رنڈوے ور کی ضرورت ہے۔ جو نیک چلن اور ذریعہ معاش کافی رکھتا ہو۔ صحت جسمانی نہایت عمدہ ہو صرف سرین کھتری مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

پنڈت ہیرالال صاحب سب ڈویژنل آفیسر بارگ ماسٹر ٹانک وزیرستان

بدھوا کی ضرورت! ۶۶۰

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کے واسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھوا کی ضرورت ہے جو نیک چلن۔ خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف، پڑھی لکھی ہو عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو صرف نیک چلن اور اشراف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں:۔ پتہ

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND
NEW ZEALAND

پانچسو روپیہ انعام ۶۵۸

مہاتما کی بتلائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی۔ تین دن میں پورا آرام۔

اگر آپ سینکڑوں حکیموں۔ ڈاکٹروں۔ ویدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام جنہیں یقین نہ ہو وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔

اکھل کشور رام ۲۹ پوسٹ کتری سرائے۔ گیا

سنہری موقعہ ۶۸۴

ہندوستانیوں کے لئے یہی ہے۔ کہ فوراً سوئے کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو چار ماہ میں قابل ادائیگی ہے۔ خرید لیں کیونکہ اس سے پہلے سوائے یوروپین کے ہندوستانی محروم تھے۔ قواعد مفصل طلب کریں۔

منیجر واشناڈ گولڈ مائنز لیمیٹڈ فورٹ بمبئی

بیروزگار کو خوشخبری ۶۶۶

دی جاتی ہے کہ اگر آپ کٹ پیس و گرم کوٹ کی پرسنانع تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہماری ایجنسی لے لیں یا مال طلب کریں۔ دھوکے سے بچو! ہمارے نرخ سستا کر دوسروں سے مقابلہ کرو۔ المشتہر

برنس عجم لیمیٹڈ فورٹ بمبئی

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال) ۶۶۲

مکر دھوج جو کہ مردمی جسمانی اور دماغی کمزوری ہے۔ اور انتظام جسمانی کو با قاعدہ کرتا ہے قیمت فی تولہ ساری بدی سالسہ سوزاک و آتشک کی خرابی سے بیماریوں کا علاج قیمت ۲ روپے سیر۔ سکھرسن جیون دیر یہ کی تمام بیماریوں۔ نامردی۔ احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی خاص دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ روپے سیر۔ ابلہ بند ہو یوگ ستورات کی بیماریوں جریان سفید بند ہو تا ہے۔ سیاہ بالی آ جاتی ہے کمر درد میں دو دن میں آرام۔ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی ہے قیمت ۱۶ خوراک دو روپے۔

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لندن)، مالک سادھن اوشدھالیہ۔ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALYA
DACCA
(BENGAL)

سچی دیش سیوا بچوں کو سدا چاری بلوان تیجسوی بنا کر کیجئے

شتشو سدھار ہندی قیمت ۱۲ — اس میں ان جملہ اصولوں کو کمال خوبی سے بیان کیا ہے۔ جن پر عمل کرنے سے ماتا پتا اپنے بچوں کو تندرست سدا چاری بلوان وغیرہ بنا سکتے ہیں۔

استری شکشا ہندی قیمت ۶ — شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی نے استری شکشا کے متعلق ایک نہایت مفید کتاب اُردو میں لکھی تھی۔ اب ہندی میں ترجمہ کر کے شائع کی گئی ہے۔ شہید اکبر کی تصنیف ہونا ہی اس کی خوبی کی بھاری ضمانت ہے۔

رادھا ہندی قیمت ایک روپیہ کہانی کے روپ میں استری شکشا کے متعلق ایک دیش سیوک کی لکھی ہوئی اکثر پستک ہے۔ گرہ شکشک (گرہستھ سدھار) ہندی ۱۲ اس پر انعام مل چکا ہے۔ استری سنگیت پشپ مالا قیمت ۱۰

رہبر جوانان اُردو — لالہ گنڈا سین آئی۔ ای۔ ایس انسپکٹر تعلیمات پنجاب نے اس کتاب میں وہ تمام باتیں لکھی ہیں۔ کہ جن کا جاننا ایک نوجوان کے لئے ضروری ہے ۸

برہمچریہ آشرم (اپنج کا گیندر) — اس میں ہستی کے لئے جدوجہد اور اس کا نتیجہ ناکامیابی کی وجوہات ترقی کا سچا ذریعہ گوروکل شکشا پرنالی وغیرہ مضامین پر مفصل لکھا گیا ہے دو صد صفحہ کی بڑے سائز کی کتاب ہے ۸

آریہ بھوشن ہندی ۱۶ — یہ مہرشی دیانند جی کا برا رتھنا کا پُستک کے متعلق روزانہ پاٹھ کے لئے مشہور پستک ہے۔ جس میں ایک سو آٹھ چنے ہوئے وید منتر ہیں۔ ہر ایک منتر کے ایک ایک شبد کے ارتھ اور پھر بھاوارتھ دیا گیا ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ اس نیم کا پالن کرنے کے لئے کم سے کم یہ گٹکا ہر ایک آریہ کے پاس ہونا چاہئے۔ گٹکا سائز موٹا ٹائپ اور بڑھیا کاغذ

ملنے کا پتہ:۔ رزیر چند شرما مالک دیدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

مدن منجری گولیاں ۶۵۶

طاقت کا خزانہ شکتی کے سے۔ یہ گولیاں خاص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو جسم کی خرابی کے متعلق، جملہ امراض کو تیر بہدف ہیں۔ قبض کی شکایت دور کر کے دست لاتی ہیں۔ تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں۔ قیمت ۶۴ گولی ۱ روپیہ

رمن ولاس گولیاں

یہ گولیاں خاص مرد کی طاقت کے واسطے اکسیر ہیں۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ

راج وید نارائن جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ۔ برانچ ۲۲ کالبا دیوی روڈ بمبئی۔ دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

YOUR EYE

کیا آپ کو کوئی تکلیف ہے اگر ہے تو سیابرز ڈیس بنی کا استعمال کیجئے سیکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے بچوں کے لئے بھی مفید ہے تمام دوا فروشوں سے ملتی ہے لٹریچر مفت طلب کریں

سمتھ اینڈ کیمیبل لاہور

ضرورت

دو اگروال اور کھتری کے لئے لڑکیاں مصرف ہے۔ لڑکا کالج میں تعلیم پڑھتا ہے۔ خوب صورت نیک چلن تندرست ہے۔ لڑکی پڑھی لکھی۔ سندر سوشیل نقش گرہ کاریوں میں دلکش ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۲ سال اور لڑکی کی عمر ۱۸ سال ہے کیول دیش بھگتی اس سمبندھ میں لکھیں۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

موتی رام ڈپٹی پوسٹ ماسٹر مراد آباد

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاتما گاندھی کا آئندہ پروگرام

(بمبئی ۱۷ مارچ) ایک عظیم الشان جلسہ میں مہاتما گاندھی نے جو تقریر کی۔ اس سے آپ کے آئندہ پروگرام کے متعلق اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کراچی کانگرس میں لاہور کانگرس کے فیصلہ آزادی کامل کا اعادہ کیا جائے گا۔ اور گول میز کانفرنس کے ممبروں کو ہدایت ہوگی۔ کہ وہ سوراجیہ کی کوئی ایسی سکیم منظور نہ کریں۔ جو میری گیارہ شرائط کی روشنی میں ملک کے لئے اطمینان کا باعث نہ ہو ؛

میرٹھ کے قیدیوں کی رہائی کے متعلق فرمایا۔ کہ میں سب سیاسی قیدیوں کی رہائی چاہتا ہوں۔ اور اس وقت تک دم نہ لونگا جب تک تمام سیاسی قیدی رہا نہ کئے جائیں ؛

کتنے قیدی رہا ہوئے؟

پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ ۱۳ مارچ تک ۱۴ ہزار سیاسی قیدی رہا کئے گئے۔ ۱۳ مارچ کے بعد بھی قیدیوں کی رہائی کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم ابھی بہت سے ایسے سیاسی قیدی ہیں۔ جو جیل میں ہیں۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کی سمجھوتہ کی شرط کی اس سست رفتاری سے تعمیل عوام کے دلوں پر خوشگوار اثر نہیں ڈال سکتی ؛

لنکاشائر ہندوستان میں

غیر ملکی کپڑے پر محصول بڑھنے پر ہندوستان کے کارخانوں کو مقابلہ میں شکست دینے کے لئے لنکاشائر کے کئی مشہور کارخانہ دار ہندوستان میں کپڑے کا ایک بڑا کارخانہ قائم کرنے کی تجویز کر رہے ہیں ؛

ریاست میں قیدی چھوڑے گئے

راج کمار کے جنم کی خوشی میں ریاست جموں کے جیلوں سے چالیس قیدی چھوڑے گئے۔ سردار بدھ سنگھ پولیٹیکل نظر بند بھی رہا کر دیئے گئے ہیں ؛

مہاتما جی کو ہندو سبھا نے بلایا ہے

ہندو مسلم مصالحت کا جو کام مہاتما جی نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس پر وچار کرنے کے لئے ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس دہلی میں ہوا۔ جس میں اگلے اجلاس میں شمولیت کے لئے سبھا نے مہاتما جی اور مالوی جی کو بلایا ہے۔

سنسار کی گتی

سمجھوتہ کی شرط جو معرض تحریر میں نہیں آئی

گو گاندھی ارون سمجھوتہ کی شرائط ہیں جو اشاعت پذیر ہوچکی ہیں۔ کوئی ایسی شرط نہیں جس سے یہ معنی لئے جائیں۔ کہ سردار بھگت سنگھ وغیرہ ایسے قیدیوں کو بھی رہا کیا جائے۔ جن کو تشدد کے الزام میں سزائیں ہوئی ہیں۔ تاہم مہاتما گاندھی کی تقریروں سے صاف ٹپکتا ہے۔ کہ تشدد کے قیدیوں کی رہائی سمجھوتہ کی شرط ضرور ہے۔ گو معرض تحریر میں نہیں آئی چنانچہ اس وقت تک ہم سنتے رہے ہیں۔ کہ سردار بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں کی موت کی سزا ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد سٹیٹسمین نے اس تازہ افواہ کو اشاعت دی ہے کہ سردار بھگت سنگھ وغیرہ کی سزائے موت منسوخ کر دی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس خبر نے صورت معاملہ کو نہایت تشویشناک بنا دیا ہے۔ کہ سردار بھگت سنگھ کے والد سردار کشن سنگھ اور راجگورو کی والدہ کو نوٹس ملا ہے۔ کہ وہ ۲۳ مارچ کو اپنے لڑکوں سے مل لیں۔ اور یہ ملاقات آخری ہوگی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نوٹس کی اطلاع سردار کشن سنگھ نے بذریعہ تار مہاتما گاندھی کو کر دی ہے۔ سردار بھگت سنگھ وغیرہ کا پھانسی دیا جانا مہاتما گاندھی کے کام کو مشکل بنا دیگا۔ اس لئے مہاتما جی کو اپنے نیک دل دوست لارڈ ارون سے مل کر ان پر زور دینا چاہئے۔ کہ وہ سردار بھگت سنگھ وغیرہ کی سزائے موت کو اگر نہیں تو عمر قید کی سزا میں بدل کر بصورت حالات کو پرامن بنانے میں ان کی مدد کریں۔ مہاتما جی لارڈ ارون کی نیک دلی کے بہت مداح ہیں۔ وہ اگر لارڈ ممدوح کی توجہ معاملہ کی اہمیت کی طرف دلائیں گے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ کی نیک دلی حرکت میں نہ آئے وہ ان پھانسی پانیوالوں کو پھانسی کی رسی سے بچا کر عوام کے دلوں کو قابو میں لینے کے موقعہ کو جانے دیں ؛

پرکاش کا سپیشل گوروکل انک

"پرکاش" کے گوروکل انک کو سپیشل بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس میں

بلاک کی رنگین نہایت اعلیٰ درجہ کی تصویر ہوگی

اس انک کے لئے

آریہ سماج کے مایہ ناز لیڈروں سنیاسیوں۔ پروفیسروں اور مضامین نگاروں سے

مضامین اور نامی شعراء کی نظمیں موصول ہوچکی ہیں!

گوروکل نمبر اگلے ہفتہ نہایت شان سے نکلے گا!

آریہ سماجوں اور گوروکل پریمیوں کو آرڈر دینے میں اب کوئی دیر نہ کرنی چاہئے۔ اور

پہلی ڈاک میں آرڈر بھیجنے چاہئیں

کیونکہ دیر سے آئے ہوئے آرڈروں کی تعمیل مشکل ہوگی؛

قیمت باتصویر نمبر کی معہ محصول ڈاک ایک سو پرچہ کی ۸ روپیہ۔ اور پچاس پرچہ کی ۴ روپیہ ہوگی ایک روپیہ کے بارہ پرچے بھیجے جائیں گے۔ ایک پرچہ کے لئے ۱ کے ٹکٹ آنے چاہئیں!

مینیجر "پرکاش"۔ لاہور

سودیشی ودیا سلائیوں پر دفعہ ۱۴۴

بروڈیا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وہاں کے ایک مہاشہ کو زیر دفعہ ۱۴۴ سودیشی دیا سلائیاں فروخت کرنے سے منع کر دیا ہے۔ یہ ممانعت اس لئے ہے۔ کہ دیا سلائی کے بکسوں پر "سواذھینتا" کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ اور قومی جھنڈا بنا ہوا ہے ؛

قتل کے ملزمان بری کر دئیے گئے۔

مسٹر مرفی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مردان کے قتل کے سلسلہ میں، مغل خان گل اور ہاشم گل کے خلاف سیشن جج پشاور کی عدالت میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں عدالت نے دونوں ملزمان کو بری کر دیا ہے ؛

بڑودہ میں ستیاگرہ کی تیاریاں۔

خبر ہے۔ کہ بڑودہ کے ایک علاقہ کے کسانوں نے عدم ادائیگی مالیہ کے لئے ستیاگرہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے دربار اور حکام کو درخواستیں دیں۔ کہ ہمارا فصل خراب ہو گیا ہے۔ مالیہ کی وصولی ملتوی کی جائے یا کچھ معافی دی جائے۔ لیکن اس پر کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔ اس پر مجبور ہو کر ستیاگرہ کا نشچے کیا گیا ہے۔ دوسری طرف معلوم ہوا ہے کہ ریاست نے دو ہفتہ کے اندر وصولی کا کام ختم کر دینے کے احکام جاری کر دئیے ہیں جو لوگ ادائیگی نہ کریں گے۔ ان کے نام ضبطی کے نوٹس جاری کئے جائیں گے ؛

دیکھیں یہ کشمکش کہاں ختم ہوتی ہے ؛

بمبئی کارپوریشن میں ایڈریس کا معاملہ

سمجھوتہ سے پہلے بمبئی کارپوریشن میں لارڈ ارون کو الوداعی ایڈریس دینے کا معاملہ پیش ہونے کی نوبت ہی نہ آنے دی گئی۔ سمجھوتہ کے بعد بھی نرم پرست ممبروں نے مخالفت کی۔ لیکن چونکہ مہاتما گاندھی نے ایڈریس کے حق میں رائے کا اظہار کر دیا۔ اس لئے لارڈ ارون کو الوداعی اور لارڈ ولنگڈن کو خوش آمدید کے ایڈریس دینے کی تجاویز منظور ہوگئیں۔ لیکن کثرت رائے سے اتفاق رائے سے نہیں ؛

مہاتما جی کی طاقت کا لوہا۔

کنسرویٹووں کو جو اس وقت لیبر گورنمنٹ کو شکست دینے کی کوششوں میں ہیں۔ اندیشہ ہے۔ کہ مہاتما گاندھی لنڈن آئیں۔ تو ایسا نہ ہو۔ کہ ان کی مقناطیسی شخصیت برطانوی رائے عامہ کی لہر کو لیبر گورنمنٹ کی پالیسی کے حق میں کر دے۔ اور ان کنسرویٹووں کی کی کرائی پر پانی

پھر جائے۔ کنسٹریوشن کا یہ اندیشہ مہاتما جی کی طاقت کے رہے کا اعتراف نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

سردار بھگت سنگھ کی سزا ملتوی کی جائیگی

سیاسی حلقوں میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ جب تک کراچی کانگرس گاندھی ارون سمجھوتہ کی تصدیق نہیں کر دیتی۔ تب تک عارضی صلح کے ٹوٹ جانے کا کسی بھی وقت خطرہ ہے۔ اس لئے گورنمنٹ تشدد آمیز جرائم کے پولیٹیکل قیدیوں کی۔ جن میں سردار بھگت سنگھ اور اُن کے ساتھی بھی شامل ہیں رہائی پر غور نہ کرے گی۔ البتہ اُن کی سزاؤں کی تعمیل اُس وقت تک ملتوی کر دی جائے گی۔ جب تک گول میز کانفرنس کے آخری نتائج نکل آئیں۔

پنڈت جواہر لال کی علالت۔ پنڈت جواہر لال اور اُن کی دھرم پتنی بمبئی پہنچ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی صحت خراب ہے۔ چنانچہ ایکس رے سے وہاں آپ کا معائنہ کیا گیا۔

پنڈت جواہر لال کے مقدمہ کے فیصلہ کی نقل۔ پنڈت جواہر لال کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف سزا ہوئی۔ تو فیصلہ کی نقل دینے سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انکار کر دیا تھا۔ جس کے خلاف سیشن میں اپیل کی گئی۔ جو ہائیکورٹ میں بھیج دی گئی۔ ہائیکورٹ نے نقل ملنے کی درخواست منظور کر لی ہے۔

وائسرائے مہاتما گاندھی کی تعریف میں

اس سے پہلے مہاتما گاندھی ایک سے زیادہ بار لارڈ ارون کو خراج تحسین ادا کر چکے ہیں۔ اب لارڈ ارون نے بھی اس فرض کو ادا کیا ہے۔ چنانچہ بھوپال میں مہاراجہ کو حکمرانی کے اختیارات دینے کے دربار میں آپ نے کہا۔ "مہاتما گاندھی کے ساتھ گفتگو کے دوران میں میں نے محسوس کیا۔ کہ ہم اُن کی بات پر مکمل وشواس کر سکتے ہیں۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ وہ تصفیہ کی شرائط کو عملی جامہ پہنانے کے لئے طاقت بھر کوشش کریں گے۔"

ہندوستان کی اہمیت۔ انگلستان کے لئے ہندوستان کی اہمیت جارج لائیڈ کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو ایک تازہ تقریر میں انہوں نے کہے۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم نے ہندوستان کو ہاتھ سے کھو دیا۔ تو ہم دیوالیہ

ہو جائیں گے۔ اور ایک سال کے اندر اندر پونڈ کی قیمت ۱۰ شلنگ رہ جائے گی۔

سجن سنگھ کی اپیل خارج۔ لاہور چھاؤنی میں مسٹر کرس کے قتل کے الزام میں ایک شخص سجن سنگھ کو مجرم گردانا جا کر عدالت سیشن سے موت کی سزا ہوئی تھی۔ ہائیکورٹ میں پیش ہونے پر فاضل ججان نے اپیل نامنظور کر دی۔

شراب کی قطعی بندش۔ پنجاب کونسل میں خواجہ محمد یوسف نے اس مطلب کا رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ پنجاب میں شراب کی مکمل بندش کی پالیسی اختیار کی جائے۔ اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی فوری کارروائی کی جائے۔

مشترکہ انتخاب اور مسلمان۔ چھپرہ کے کئی با اثر مسلمانوں نے مہاتما گاندھی کو تار دیا ہے۔ کہ ہم مشترکہ انتخاب کی حمایت کرتے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں کہ کانگرس کے فیصلے ہمیں منظور ہیں۔

کراچی کو کانگرس سپیشل ٹرین۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی اس انتظام کے خیال میں ہے کہ اگر کافی سواریاں مل جائیں۔ تو لاہور سے کانگرس ٹرین کراچی تک لے جائی جائے۔ جو لوگ اس سپیشل ٹرین میں جانا چاہیں۔ وہ اپنا کرایہ ڈاکٹر خان چند دیو جنرل سکرٹری کانگرس کمیٹی کو بہت جلد بھیج دیں۔ کراچی تک کا کرایہ تیسرے درجہ کا ۱۷ روپے ۱۱ آنے۔ ڈیوڑھے کا ۱۸ روپے ۱۱ آنے اور سکنڈ کلاس کا ۶۲ روپے ۴ آنے ہے۔

مدراس گورنمنٹ کا اظہار افسوس

گاندھی ارون سمجھوتہ کے بعد گنٹور میں ۱۶ مارچ کو پولیس نے لاٹھی کا استعمال کیا تھا۔ اس معاملہ میں کونسل میں سوال کئے جانے پر ہوم ممبر نے کہا کہ گورنمنٹ سے زیادہ کسی اور شخص کو گنٹور کے واقعہ کا رنج نہیں۔ مقامی حکام کے نام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ آئندہ اس قسم کے ناخوش گوار واقعہ کا اعادہ نہ ہو۔

گرفتار شدہ نوجوان کی پُر اسرار فراری

بڑھلاڈہ ریلوے سٹیشن پر ایک نوجوان کو گرفتار کیا گیا تھا۔ جس نے ایک انگریز مسافر کو بیہوش کر کے اس کا پستول قبضہ میں کر لیا تھا۔ اسے دہلی لے جایا جا رہا تھا۔ تو وہ کنسٹیبل متعینہ کی آنکھوں میں دھول ڈال کر ہتھکڑی اتار کر فرار ہو گیا۔ پولیس اب اس کی تلاش میں ہے۔

بدیشی مال پر پکٹنگ کی تیاریاں

امرتسر میں کانگرس اگزیکٹو کمیٹی نے پُر امن پکٹنگ شروع کرنے پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی ہے۔ پکٹنگ فی الحال بدیشی کپڑے کی فروخت بند کرنے کے لئے کیا جائے گا۔

بمبئی میں لیڈروں کا اجتماع۔ گذشتہ ہفتہ بمبئی میں چوٹی کے لیڈروں کا اجتماع رہا۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر سبھاش چندر بوس۔ سردار پٹیل اور کئی دیگر سربرآوردہ لیڈر وہاں تھے مہاتما جی اور پنڈت جواہر لال نہرو سے مولانا شوکت علی کی ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ کہا جاتا ہے۔ مولانا ہندو مسلم سمجھوتہ کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ سبھاش بابو کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ مہاتما جی سے ملنے کے بعد بھی وہ سمجھوتہ سے مطمئن نہیں۔ پنڈت جواہر لال نے ایک جلسہ میں حاضرین کو کہا کہ میں بھول چکا ہوں۔ کہ میں کشمیری براہمن ہوں۔ آپ بھی بھول جائیں۔ کہ آپ کس فرقہ سے ہیں۔ سیاسی نصب العین کے متعلق کہا۔ کہ میری رائے میں مکمل آزادی کے آدرش کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ناقابل اعتماد مردم شماری۔ اگر ہندوستان کی آبادی درحقیقت ۳۵ کروڑ سے بڑھ جاتی۔ تو ہر ایک ہندوستانی کو خوشی ہوتی۔ لیکن جو شکایات مردم شماری کے متعلق اخبارات میں چھپی ہیں۔ اور جن کی طرف حکام مردم شماری کی توجہ دلائی گئی ہے۔ ان کی موجودگی میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ اضافہ بہت حد تک فرضی ہے مسلمانوں کے متعلق عام شکایت ہے۔ کہ انہوں نے فرضی نام لکھائے۔ ایک خانیوال کے متعلق ہی اخباری بیان ہے۔ کہ مسلمانوں نے ایک ہزار کے قریب فرضی نام لکھائے۔ اس حالت میں مردم شماری کے اعداد قابل اعتماد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے گورنمنٹ اس مردم شماری کو نظر انداز کر دے۔ تو اچھا ہے۔

مسٹر دت کی اپنے دوست سے ملنے کی درخواست

مسٹر دت نے سردار بھگت سنگھ سے ملنے کی اجازت طلب کی۔ جو اُن کی چٹھی بنام سردار کشن سنگھ سے معلوم ہوتا ہے کہ نامنظور کر دی گئی۔

ہندو مسلم مصالحت۔ گاندھی ارون سمجھوتہ کے بعد مہاتما جی کے سامنے اب ہندو مسلم سمجھوتہ کا کام ہے۔ اس کے لئے وہ فرما چکے ہیں کہ وہ ایک ایک مسلم لیڈر کے سامنے گھٹنے ٹیک کر درخواست کرنے کو تیار ہیں۔ دوسری طرف مستورات سے اُن کی اپیل ہے۔ کہ وہ اپنے خاوندوں سے کہہ دیں۔ کہ جس طرح ہو مسلمانوں سے صلح کر لیں۔ اگر وہ نہ مانیں تو اُن کی روٹی پکانا چھوڑ دو۔ تیسری طرف وہ ہندوؤں سے کہہ چکے ہیں۔ کہ سب کچھ اقلیتوں کے سامنے رکھ دو۔ اور انہیں کہو کہ جتنا دل چاہے اُٹھا لو۔ اور جو باقی بچے اسی پر قناعت کر لو۔ ہندو مہاتما جی کے حکم کی تعمیل میں سر مو فرق نہ کرتے۔ اگر وہ جانتے کہ مسلمان اقلیت کی ذہنیت شریفانہ ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے سامنے جو کچھ ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس کا سو فیصدی اُٹھا لیں گے اور باقی کچھ بھی نہ رہنے دیں گے۔ اس حالت میں وہ کس طرح مہاتما جی کے حکم کی تعمیل کو تیار ہو سکتے ہیں۔ گو وہ جانتے ہیں۔ کہ مہاتما جی کی حکم عدولی کا الزام اُن پر آئے گا۔ لیکن یہ حکم ہی ایسا ہے۔ جس کی تعمیل ہندوؤں کا اپنی موت کے وارنٹ پر خود دستخط کرنا ہے ہندو لیڈروں کو چاہئے کہ وہ ہندوؤں کا نقطہ نظر مہاتما جی کے سامنے رکھیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ ہندوؤں کی معقول بات نہ سُنکر اُن کو مصیبت میں ڈالنے پر بضد ہوں۔

دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کا نئے سال کا داخلہ۔ ودیالیہ ہذا کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ نئے سال کا داخلہ شروع ہے کچھ درخواستیں آ چکی ہیں۔ اور مزید آ رہی ہیں۔ ویدک دھرم اور اُس کے پرچار کے شیدائی نوجوانوں کو اس موقعہ سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ لہذا اپنی درخواستیں جلد از جلد بھیجنی چاہئیں۔ تاکہ وہ ۱۰-۱-۱۹۳۱ء کو ودیالیہ ہذا میں حاضر ہو کر تعلیم میں شامل ہونے کی اجازت حاصل کر سکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) اُمیدوار کم از کم پراگیہ یا انٹرنس پاس ہو۔
(۲) ۱۸ برس سے کم عمر کا نہ ہو۔
(۳) سدا چاری عمدہ صحت و جسم کا مالک ہو۔
پراسپکٹس (نیماولی) اور فارم داخلہ درخواست کرنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۹ چیت سمت ۱۹۸۷

سوامی شردھانند کی یادگار

آریہ سماج کے پوجنیتا سوامی شردھانند جی کی سرگرمیاں اتنے زیادہ پہلوؤں میں تھیں - اور وہ اتنی بار آور ہوئیں - کہ ان کی کئی یادگاریں خود بخود قائم ہیں - مثلاً جنم سولک ذات پات توڑنے کی تحریک سوامی شردھانند کی یادگار ہے کیونکہ اپنی کنیا کا بیواہ ذات پات کے بندھنوں کو توڑ کر کے وہ اس تحریک کے جنم داتا ہوئے ؛

دلت ادھار آندولن سوامی جی کی زندہ یادگار ہے - کیونکہ یہ سوامی جی کی ان کوششوں کا نتیجہ ہے - جو انہوں نے زندگی تک کی پرواہ نہ کرتے رہتیہ شدھی کے سلسلہ میں کیں - آج دلتوں کی شدھی کرنے کا نہیں مان سکا ہیتو ہے پر تو جب جالندھر میں پہلے پہل لالہ منشی رام نے رہتیوں کو شدھ کیا - اس وقت یہ کام کس قدر خطرناک تھا - وہ پنجاب کے پرسدھ انگریزی پتر ٹریبون کے ان الفاظ سے ظاہر ہے جو جالندھر کی رہتیہ شدھی کے سلسلہ میں اس پتر نے اس وقت شائع کئے تھے - ٹریبون نے لکھا تھا - کہ لالہ منشی رام کو آریہ سماج مندر کے پیپل کے ساتھ لٹکا کر پھانسی دے دی گئی ہے - یہ الفاظ اُن جذبات کو ظاہر کرتے ہیں - جو اس وقت دلت ادھار کے خلاف پائے جاتے تھے ؛

ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے - اس لئے آریہ سماج کا دروازہ منش ماتر کے لئے کھلا ہے لیکن اس دروازے کے اندر غیر ہندو اس وقت تک برائے نام تعداد میں ہی آتے تھے جب تک سوامی شردھانند نے انہیں منتر دان دینے میں اپنی بہترین کوششیں نہ لگادیں - چنانچہ ملکانہ شدھی سوامی شردھانند جی کی ایسی یادگار ہے جو کبھی مٹ نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے آپکی قربانی نے اس یادگار کو امر بنا دیا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا کے پربندھ میں وید پرچار کی تحریک بھی آپ کی ہی یادگار ہے جب آریہ سماج اور ڈی اے وی کالج کے قابض سنچالکوں کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہو گئے - تو مہاتما منشی رام نے ساری کمیٹی اُن کے حوالے کر کے خالی ہاتھ اُن سے الگ ہو کر وید پرچار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا - اور اُسے اس درجہ تک پہنچایا - کہ جب تک آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہے - وید پرچار کی کامیاب تحریک سوامی شردھانند کی یادگار رہے گی -

سوامی شردھانند جی کی یادگاروں کا سلسلہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا - اُن کی اور بھی کئی یادگاریں گنائی جا سکتی ہیں - لیکن ان تمام یادگاروں سے بڑھکر جسے سوامی شردھانند جی کی بڑی یادگار سمجھا جاتا ہے - وہ اُن کا پیارا

گورو کل کانگڑی

ہے - وہ گورو کل جسے انہوں نے اپنے خون جگر سے سینچا - وہ گورو کل جس پر انہوں نے اپنے سارے دنیاوی جاہ و حشمت کو قربان کر دیا وہ گورو کل جس کے لئے امیر سے فقیر ہو کر انہوں نے کاسہ گدائی ہاتھ میں لیا - وہ گورو کل جس کے لئے انہوں نے اپنی ساری کمیٹی کی آخری کوڑی تک قربان کر دی - ہاں! ہاں! وہ گورو کل جس کے ارپن آپ نے دو لخت جگر بھی کر دیئے سوامی شردھانند کے لئے سمست آریہ جگت میں شردھا اور بھگتی - مان اور پرتشٹھا کے بھاؤ ہیں تو اس لئے کہ انہی عالمانہ زندگی نے آریوں کو ان کا گرویدہ بنا لیا تھا - لیکن ان کے جس کام نے انہیں جگت وکھیات کر دیا وہ گورو کل ہے - گورو کل سوامی شردھانند کے دماغ سے نہیں نکلا - اُس کا چتر رشی دیانند اپنی مشہور عالم کتاب ستیارتھ پرکاش میں دے گئے تھے - جسے ہزاروں آریوں نے پڑھا لیکن کسی کو یہ نہ سوجھی - کہ اپنے گورو کی شکشا پدھتی کو کریاتمک روپ میں لانے کا پریتن کیا جائے - لیکن لالہ منشی رام میں یہ وشیش گن تھا - کہ انہوں نے جو کچھ پڑھا اور پڑھکر منن کر لیا - وہ اُسے عملی روپ دینا اپنا کرتویہ سمجھتے تھے - چنانچہ جب ستیارتھ پرکاش کا تیسرا سمولاس - اُن کی آنکھوں سے گذر کر من تک پہنچا - تو انہوں نے اسے عالم خیال سے عالم عمل میں لانے کا پرن کر لیا - اور اس پرن کو کس طرح نبھاہا - اس سے وہ لوگ بخوبی واقف ہیں - جنہیں گورو کل دیکھنے کا کبھی موقعہ ملا ہے ؛

گورو کل سوامی شردھانند جی کی یادگار ہے - اس لئے ایک ایک آریہ پرش کا کرتویہ ہے - کہ وہ اس کی ہر پرکار کی سہائتا اپنا کرتویہ سمجھے - لیکن گورو کل کی سہائتا کی ذمہ واری کی صرف یہی دلیل نہیں - گورو کل بہترین شکشا پرنالی ہے - جس کے بنا کسی اور شکشا پرنالی کو اختیار کر کے دنیا دی - دینی اور اخلاقی تعلیم ایک ساتھ نہیں دی جا سکتی - اس وقت جتنے طریقہ تعلیم سنسار میں جاری ہیں - اُن میں سے ایک بھی ان تینوں تعلیموں کو جو منش کو منش بنانے کے لئے ضروری ہیں - ایک ساتھ دینے کا پریتن نہیں کر رہا - ایسے شکشالیہ تو ہیں - جہاں صرف دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے - اور بہت کامیابی سے دی جاتی ہے - ایسی دھارمک سنستھائیں بھی ہیں جو دھرم کی اچھی کوٹی کی شکشا دیتی ہیں - اخلاقی تعلیم کے لئے بھی کئی پریتن جاری ہوں گے پرنتو اگر کوئی شکشالیہ ہے - جو ان تینوں ضروری تعلیموں کو ایک ساتھ دینے کا کامیاب تجربہ ہمارے سامنے رکھ رہا ہے - تو وہ گورو کل کے سوائے دوسرا نہیں - جہاں دنیاوی تعلیم زبان دانی - گنت - بھوگول - اتہاس - سائنس میڈیکل سائنس وغیرہ کا پربندھ ہے - وہاں شکشا کے لئے تو یہ سمجھا بہت ہی ہے - وید - اپنشد شاستر کی پڑھائی پر یہاں خوب زور دیا جاتا ہے - اخلاق کو اچھا کرنے کے لئے برہمچریہ لاثانی سادھن ہے - اور یہاں کے پرتیک ودیارتھی کو کم از کم چوبیس ورش کی آیو تک برہمچاری رہنا ہوتا ہے ؛

ایسی تعلیمی خوبیوں کے باوجود گورو کل کی یہ وشیشتا اس کے پکش کو اور بھی زیادہ مضبوط کر دیتی ہے - کہ نسبتاً یہاں تعلیم کا خرچ کم ہے - کالج کی کلاسوں کا تو ذکر ہی کیا - جہاں سفید پوشوں کے لڑکے بھی ستر روپیہ ماہوار سے کم پر گذارہ نہیں کر سکتے - جس میں کپڑے کا خرچ شامل نہیں - ہائی کلاسز میں بھی پچیس تیس سے کم میں کوئی لڑکا گھر سے باہر نہیں پڑھ سکتا - لیکن گورو کل میں انتہائی خرچ پچیس روپیہ ماہوار ہے - جو کالج کلاسز میں دینا پڑتا ہے - سکول کلاسز میں اس سے بھی کم ہے ؛

اس قدر کم خرچ پر گورو کل ودیارتھیوں کی تعداد کم ہونے کے باوجود مفت تعلیم کیسے دے رہا ہے - اس کا کارن یہ ہے - کہ وہاں تعلیم کا کچھ چارج نہیں کیا جاتا - تعلیم ٹھیک معنوں میں مفت دی جاتی ہے - اس کے لئے کوئی فیس نہیں لی جاتی - ودیارتھیوں کو کتابیں اور سٹیشنری بھی مفت دی جاتی ہے - جو کچھ لیا جاتا ہے - وہ ودیارتھیوں کی خوراک اور پوشاک کے لئے لیا جاتا ہے - جب تعلیم کے لئے کوئی خرچ نہیں لیا جاتا - تو سوال پیدا ہوتا ہے - کہ تعلیم کا خرچ کیسے پورا کیا جاتا ہے - گورو کل کی پشت پر کوئی شاہی خزانہ تو ہے نہیں - کہ جہاں ہر ماہ اخراجات کے بل بھیجے جاتے ہوں - اور وہاں سے اُن کی ادائیگی میں بنک کے نام کا چیک آ جاتا ہو - یہ خرچ آریوں اور گورو کل پریمیوں کی جیب سے آتا ہے اور آریوں کی جیب ہی وہ خزانہ ہے - جس پر گورو کل درشنی ہنڈی کرتا ہے - اور وہ فی الفور بھر دی جاتی ہے ؛

گورو کل کی شکشا آدی کا سالانہ خرچ جو آریوں کی جیب سے پورا ہوتا ہے - ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہے - گورو کل اس رقم کی مانگ ہر سال آریوں کے سامنے رکھتا ہے - اور آریوں کی ساکھ کی بات ہے - کہ اس مانگ کا زیادہ تر حصہ گورو کل کے جلسہ کے موقعہ پر پورا کر دیا جاتا ہے ؛

اس سال گورو کل کا سالانہ جلسہ ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - اپریل کو ایسٹر کے دنوں میں ہے گورو کل اس سال کے لئے آریوں کے سامنے ایک لاکھ کی مانگ رکھتا ہے - جو انہیں اُتسو کے موقعہ پر ہی پوری کر دینی چاہئے ؛

اس سال حالات خاص ہیں - بیوپار کی حالت خراب ہونے سے لوگوں کی مالی حالت اچھی نہیں - اس پر سیاسی تحریک نے کئی آریوں کو اپنے کام کے میدان سے الگ کر دیا ہے اور اس لئے گورو کل کیلئے دھن اکٹھا کرنے کا کام وقت پر شروع نہ کیا جا سکا - لیکن پرماتما کی کرپا سے حالات کسی حد تک سدھر گئے ہیں - جو آریہ لوگ جیلوں میں تھے - وہ اپنے گھروں میں پہنچ چکے ہیں - گو وقت تھوڑا ہے لیکن اگر وہ گورو کل کے متعلق اپنے کرتویہ کو اسی طرح سمجھیں - جس طرح دیش کے متعلق سمجھا تھا - اور کاسہ گدائی لیکر دس پندرہ دن کے اس سمے کا جو اُتسو میں باقی ہے - سدا پیوگ کریں - تو ان کے دوارا اُتسو تک ایک ایسی رقم جمع ہو سکتی ہے - جو ایک لاکھ پورا کرنے میں بہت سہائک ہوگی ؛

یہ تو ہوئی روپیہ کی بات - ایسی ہی ضروری

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر وشنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام - کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر و انگیٹھی سے ادا گاڑیاں بالکل پاس ہی آزمائش شرط ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُن کی زبردست اِچّھا ہے۔ کہ اپنے گورُوکل کو دیکھنے کے لئے ورش بھر میں اُتسو کا جو اوسر آتا ہے اُسے آریہ نرناری ویرتھ نہ جانے دیں۔ بلکہ بھاری تعداد میں پہنچ کر جہاں بھارت کا مستقبل بنانیوالے برہمچاریوں کی جماعت کو اپنی آنکھوں دیکھیں۔ وہاں گورُوکل میں اکثر سنیاسیوں مہاتماؤں ودوانوں پنڈتوں اپدیشکوں اور لیڈروں کی پربھاوشالی بانی سے ورش بھر کے لئے نیا جیون حاصل کرنے کا سوبھاگیہ پراپت کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کی مجموعی شکتی کا درشیہ دنیا کے سامنے رکھنے کا سادھن بنیں۔ اگر آریہ جنتا بھاری سنکھیا میں گورُوکل پہنچے اور گورُوکل کوش کے لئے ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کرنے میں سپھل ہوگئی۔ تو سمجھو۔ گورُوکل کا اُتسو سپھل ہے اور آریہ جنتا اس کے لئے دوہائی کی پاتر ہے اس سپھلتا میں جس حد تک کمی رہے گی۔ اس کی ذمہ داری آریوں پر ہے۔ جسے انہیں بعد میں پورا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اُن کے سوائے اور تو کوئی ہے نہیں جو اس ذمہ داری کو اپنے سر پر لے۔ جب ذمہ داری آریو! تمہاری ہے اور تم نے ہی اسے پورا کرنا ہے۔ تو کیوں نہ وقت پر کی جائے۔ جس سے کام بھی ہو اور نام بھی ॥

دکشنا فنڈ میں دان

اس سے پیشتر مہاشہ ایشوردت جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر چھوٹے پری محل لاہور کی طرف سے دکشنا فنڈ میں دس روپیہ پراپت ہو چکے ہیں۔ اب مہاشہ شام لعل جی موضع سام پور ضلع بجنور نے چار روپیہ اسی مقصد کے لئے بھیجے ہیں۔ جو بھائی اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ ان کے نام ایک روپیہ کی رعایت پر سال بھر کے لئے اخبار جاری کر دیا جائے گا ॥

سوامی جی کا مقدمہ واپس لیلیا گیا

شری سوامی سوتنترانند جی کے خلاف زیر دفعہ ۱۷۔الف جو مقدمہ لاہور میں چل رہا تھا۔ گاندھی اروِن سمجھوتہ کے زیر اثر وہ واپس لے لیا گیا ہے ॥

ساہتیہ سیوا کے لئے پرسکار

سہیوگی آریہ مترکی یہ تجویز بھی ہے۔ کہ اچھے کوئی کا ساہتیہ پیدا کرنے کے لئے آریہ سارودیشک سبھا اور پرانتک سبھائیں لیکھکوں کے لئے انعام مقرر کریں۔ لیکن سہیوگی کی یہ تجویز نئی نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس کو اس سے پہلے عمل میں لا چکی ہے۔ لیکن اس سے چنداں لابھ نہیں ہوا۔ بات یہ ہے کہ پرسکار دنیاوی ساہتیہ کے لئے تو لیکھکوں کو اتساہت کر سکتے ہیں۔ لیکن جنہوں نے دھارمک ساہتیہ بنانا ہے۔ وہ روپیہ پیسہ کے لالچ سے آزاد ہوتے ہیں۔ جنہیں لالچ ہوگا۔ اُن کا ساہتیہ دھارمک ساہتیہ میں کوئی معقول اضافہ نہ ہوگا ویدک ساہتیہ پیدا کرنے کے لئے آریہ ودوانوں کو روپیہ کا لالچ اُتساہت نہیں کر سکتا۔ اُن سے پرارتھنا ہی کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ اپنا سمے اس کاریہ میں لگادیں ॥

گورُوکل کمالیہ کا اُتسو!

کمالیہ لاہور جڑانوالہ۔ شورکوٹ لائن پر ریلوے سٹیشن ہے۔ جہاں کی سماجک شکتی سٹرنغ سے ہی اچھی ہے۔ آریہ سماج کا اچھا سندر ہونے کے علاوہ آریہ پتری پاٹھشالہ کا وشال بھون ہے اور اس کے ساتھ ہی گورُوکل سکانگڑی کی شاکھا گورُوکل بھی ستھاپت ہے گورُوکل کو ستھاپت ہوئے چوتھا سال ہے۔ اس قلیل عرصہ میں اس گورُوکل کے سنچالکوں کے اُتساہ کا پریام ہے کہ نگر سے دور ایکانت ستھان میں یگیہ آشرم۔ یگیہ شالہ۔ یک شالہ دھرم شالہ۔ بڑا کنوآں اور گوشالہ کی عمارتیں بن گئی ہیں۔ کنٹیلی بھومی کو صاف کر کے اس میں چھوٹے سے باغیچہ کی بہار نہایت سہانی ہے۔ تعلیم کے لحاظ سے اس میں یہ وششتا ہے کہ دستکاری کے کام۔ مصوری۔ جرابیں بنانا اور کاشت کاری بھی سکھائے جاتے ہیں۔ شلک کے لحاظ سے یہ بہت سستا گورُوکل ہے۔ کیونکہ صرف دس روپیہ ماسک شلک لیا جاتا ہے ॥

پربندھ میں نہایت کفایت شعاری سے کام لیا جاتا ہے۔ جس کا پریام یہ ہے۔ کہ برہمچاریوں کو تپسیا کا جیون بیتیت کرنے کا زیادہ موقعہ ملتا ہے ॥

غرضیکہ گورُوکل شکشا پرنالی کے درشٹی کون سے گورُوکل کمالیہ ایسی انسٹی ٹیوشن ہے جس میں سرو سادھارن آریوں کو اپنے بالک داخل کرا کر لابھ اُٹھانا چاہئے۔ اس گورُوکل کا وارشک اُتسو ۱۱-۱۲-۱۳۔اپریل کو ہے۔ اور داخلہ بھی اُسی موقعہ پر ہوگا۔ گورُوکل شکشا پرنالی کے پریمیوں کو اپنے بالک لے کر اُتسو کے موقعہ پر پہنچ جانا چاہئے ॥

حکومت کی چشم پوشی کا نتیجہ

ساردا بل اگرا یکٹ بنا۔ تو حکومت کی اس کو پوری حمایت حاصل تھی۔ اگر حکومت خلاف ہوتی۔ اور غیر سرکاری ممبران کے ہی بل بوتہ پر یہ بل پاس ہوتا۔ تو اس کی منسوخی کی کوششوں سے گورنمنٹ کی حمایت کے کچھ معنی تھے۔ لیکن جب گورنمنٹ ممبران کی رائے ساردا بل کے حق میں تھی۔ وائسرائے نے اس پر مہر توثیق ثبت کی۔ اور اسے سارے ہندوستان میں نافذ کیا۔ تو اب اس کے کیا معنی۔ کہ حکومت اس کے عمل درآمد میں چشم پوشی سے کام لے رہی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی تنسیخ کیلئے بل پیش کرنے کی جرأت پیدا ہو رہی ہے۔ سابق بل کے محرک نے مسلمانوں کی تنگ دلی کو زیر نگاہ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو باہر ہی رکھا تھا۔ لیکن مسلمان ممبروں کی اپنی درخواست پر مسلمانوں کو اس میں شامل کیا گیا۔ اب ایک مسلمان ممبر اُٹھا ہے۔ اور مسلمانوں کے ایما اور مسلمانوں کے ووٹوں سے پاس شدہ ایکٹ کی تنسیخ کے لئے بل پیش کرتا ہے۔ وجہ یہ دیتا ہے۔ کہ چونکہ حکومت نے ایکٹ کے عمل درآمد میں چشم پوشی سے کام لیا ہے اس لئے یہ ایکٹ قابل منسوخی ہے ॥

دیکھنا یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بل کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے؟ اس کی تائید کرتی ہے یا مخالفت۔ اصولاً اُسے اس کی مخالفت کرنی چاہئے۔ اور اگر وہ مخالفت کرے۔ تو اس بل کا پاس ہونا مشکل ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی مخالفت کے کوئی معنی نہیں۔ اگر وہ ساردا ایکٹ پر عمل درآمد نہیں کرتی۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ تنسیخی بل کی مخالفت کرنے سے پہلے ساردا ایکٹ پر عمل درآمد شروع کئے جانے کے احکام صادر کرے

ایک اُنّے آریہ مشنری کی جدائی

آریہ جنتا کو یہ شوک سماچار سنانے کا ناگوار فرض ادا کرتے ہوئے ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ آریہ سماج کے پرانے مشنری پنڈت رام رتن جی ۳۰ پھاگن سمت کی شام کو ۵ بجے اِدم کا جاپ کرتے ہوئے اپنے گرام جھونیر ریاست مالیر کوٹلہ میں پرلوک سدھار گئے ॥

پنڈت رام رتن جی آریہ سماج کے پرانے اپدیشک تھے۔ آپ کی ساری آیو پرچار کے اپرن تھی۔ ۴۰ ورش تو آپ لگاتار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین مشنری کا کام کرتے رہے۔ آریہ سماج کے پرچار کے ابتدائی زمانہ میں آپ کا نونل سنگھ کی مشہور لاوُنیاں نہایت خوش الحانی سے گاکا جنتا پر گہرا پربھاؤ ڈالتا تھا۔ بڑھاپے میں بھی آپ کی لگن نوجوان اپدیشکوں کے لئے قابل تقلید تھی۔ جب سالوں نے سفر کی تکلیف برداشت کرنے سے انہیں ناقابل بنا دیا۔ تو بیٹھ گئے۔ لیکن پھر بھی پرچار کا کام نہ چھوڑا۔ آپ کے مشنری جیون کا ستنتان پر بھی پربھاؤ ہوا۔ چنانچہ آپ کے سپتر پنڈت برت پال جی گورُوکل سے سناتک بن کر پرچار کاریہ میں لگ گئے۔ اور اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اچھے اپدیشکوں میں اُن کا شمار ہے ॥

پنڈت جی کی جدائی سے پنڈت برت پال اور پریوار کے دوسرے ممبروں کو دھرم پتا کے ست سنگت کے لابھ سے محروم ہونے کی وجہ سے دکھ ہوا ہی ہے۔ لیکن آریہ سماج بھی قابل ہمدردی ہے۔ جو ایک انبھوی مشنری کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے ॥

آل انڈیا آریہ سماج سیاسی مصیبت زدگان کانفرنس

رشی دیانند کا ذکر کرتے ہوئے مجلس سازی کے ساتھ ملک کی سیاسی رہنمائی پر وچار کے لئے گورُوکل کانگڑی کے وارشک اُتسو پر جو ۳-۴-۵-۶۔ اپریل کو ہوگا آل انڈیا آریہ سماج سیاسی سزا یافتگان کی کانفرنس ہوگی۔ جس کا پردھان پد ایسے آریہ سجن کو دیا جائے گا۔ جو سیاسی تحریک میں جیل جا چکا ہو۔ اس کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے منتری پنڈت دین دیال جی ہیں۔ ہزار ہا آریہ سماجی موجودہ تحریک کے سلسلہ میں جیل جا چکے ہیں۔ اُن سب کو چاہئے۔ کہ اس کانفرنس میں شامل ہو کر اس وچار میں اپنا شبھ سمتی پرگٹ کریں ॥

شملہ کے ویدک مشنری کی رہائی

پنڈت دھرم دیو ودیا النکار ویدک مشنری آریہ سماج شملہ۔ جیل سے رہا ہو کر آ گئے ہیں۔ رہائی کے بعد آپ نے آریہ سماج کے پرچار کا کام نئے سرے سے شروع کر دیا ہے ॥

"پرکاش" میں اشتہار دینے سے آپکی تجارت کو کس قدر کامیابی حاصل ہوگی یہ تجربہ آپ کو بتلائیگا۔ لہٰذا اپنا اشتہار دے کر ضرور تجربہ کریں ॥

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج حیدرآباد کا پروٹسٹ

حیدرآباد آریہ سماج مندر کے متعلق وہاں کے آریہ سماجیوں میں کچھ جھگڑا ہے۔ جس کے سلسلہ میں سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں فوجداری مقدمات چل رہے ہیں۔ ان مقدمات کے دوران میں پولیس نے ۲۱ فروری کو آریہ سماج مندر میں آریہ سماج کے ادھیکاریوں کی غیر حاضری میں داخل ہو کر تلاشی لی۔ جس پر آریہ سماج کو سخت اعتراض ہے۔ اور جس کے خلاف سماج کی انترنگ سبھا نے ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا ہے:-

"(۱) آریہ سماج حیدرآباد سندھ کی انترنگ سبھا کا یہ خاص اجلاس حیدرآباد پولیس کے اس طرز عمل کے خلاف زبردست پروٹسٹ کا اظہار کرتا ہے۔ جو اس نے ۲۱ فروری کی شام کو آریہ سماج کے عہدہ داروں کی عدم موجودگی میں اور بغیر ان کی اجازت کے داخل ہونے اور تلاشی لینے کا اختیار کیا ہے اس امر واقعہ کو زیر نگاہ رکھتے ہوئے کہ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پانچ آریہ سماجیوں کے خلاف وہ پولیس مقدمات دائر ہیں اس موقعہ پر پولیس کا یہ طرز عمل سخت مشتبہ اور قابل اعتراض معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کمیٹی ذمہ دار حکام سے بزور درخواست کرتی ہے۔ کہ اس کے لئے جو ذمہ دار ہیں۔ ان کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے"

جرمنی میں مردے جلانے کی بڑھتا ہوا رجحان

مُردہ کے ٹھکانے لگانے کے لئے جلانے کی ویدک رسم جرمنی میں خوب مقبول ہو رہی ہے۔ شاید اسے مبالغہ سمجھا جائے۔ لیکن یہ امر واقعہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی میں ۸۰ فیصدی مُردوں کی لاشیں جلائی جاتی ہیں۔ مردہ جلانے کی رسم کے پرچار کے لئے وہاں کئی سوسائٹیاں قائم ہیں۔ اور یہی سوسائٹیاں مُردے جلانے کا نہایت عمدہ پیمانہ پر انتظام کرتی ہیں۔

یہ رسم جرمنی میں کیوں مقبول ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ سوآستھ رکشا کے اصولوں کے مطابق ہے۔ متعدی امراض سے جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کے مُردے جلانے سے یہ بڑا بھاری فائدہ ہے۔ کہ ان کے جراثیم نذر آتش ہو کر دوسروں کو اپنا شکار نہیں بنا سکتے۔ دوسرا ایک آباد ملک میں قبرستانوں کے لئے جگہ حاصل کرنا بھی آسان نہیں۔ غیر آباد ممالک میں جہاں زمین کی کوئی قیمت نہیں قبرستان بنانا مشکل نہیں۔ لیکن جرمنی جیسے آباد ملک میں یہ کیسے گوارا کیا جا سکتا ہے۔ کہ کار آمد زمین مُردوں کی نذر کر دی جائے۔

مُردوں کے جلانے کے بعد ان کی راکھ ایک نہایت خوبصورت کمرے میں لائی جاتی ہے۔ اور ہڈیاں ایک خوبصورت بکس میں بند کر کے وہاں پہنچائی جاتی ہیں بکس پر متوفی کا نام وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ اور وہ ورثاء کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ سنگ مرمر کے ایک کمرہ میں نعش کو جلانے سے پہلے غسل دیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اسے بھٹی پر لے جا کر آگ کی بھینٹ کر دیا جاتا ہے۔

آریہ سماج

(از مہاشہ سخن۔ کوٹ ادو)

دیوار ہو سماج کی در ہو سماج کا — رہنے کو ہر پربھی کے گھر ہو سماج کا

روشن ہے آنکھ جس میں نظر ہو پریم کی — بشاش دل ہے جس میں اثر ہو سماج کا

ہر عندلیب کے گلستانِ دہر میں — نغمہ زباں پہ آٹھ پہر ہو سماج کا

ہے لطف جب سماج سی ہر دل میں پریم ہو — شیدا ہر ایک فرد بشر ہو سماج کا

چاروں طرف سماج کا درخشاں ہو آفتاب — تاباں ہر اک سمت قمر ہو سماج کا

اِک بار جے سماج کی ہاں اور بولئے

نعرہ بلند بارِ دگر ہو سماج کا

نہیں سمجھے تو تمہاری سمجھ کا قصور ہے

الفضل، لکھتا ہے:-

"ہم نہیں سمجھتے۔ کہ قرآن کریم کے بوسیدہ کاغذ جلا کر راکھ کو دفن کر دینا کیوں کر دعوئے توحید کے خلاف اور کاغذ پرستی کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اس کی غرض تو محض یہ ہے کہ انہیں بے ادبی سے بچایا جائے۔ لیکن اگر ان کا جلانا اور ان کی راکھ کو دفن کرنا بوسیدہ کاغذ پرستی ہے۔ تو کیا آریوں کا اپنے مُردوں کا جلانا اور ان کی راکھ کو پانی میں بہانا مُردہ پرستی نہیں"

حضرت! قرآن کریم کے بوسیدہ کاغذ کی وہی حیثیت ہے۔ جو مُردوں کی۔ تو ان کاغذوں کو جلانا اس لئے اسلام کے خلاف ہے۔ کہ اسلام میں مردے کو جلانا مرنے والے کو جہنم میں دھکیلنا

سوال کسی عقل کے اندھے کے دماغ میں ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ مُردہ کا جلانا حفظان صحت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ تاکہ مردہ لاش تعفن پیدا کر کے بیماری پھیلانے کا باعث نہ بنے۔ اپنی کوتہ اندیشی کی وجہ سے عیسائی بھی اپنے مُردے دفن کیا کرتے تھے۔ لیکن انہیں معلوم ہو رہا ہے کہ مُردوں کو ٹھکانے لگانے کا یہ عمل صحت اور کفایت شعاری دونوں کے لحاظ سے معیوب ہے۔ اس لئے آلائیں مُردہ جلانے کا رواج بڑھ رہا ہے۔ ٹرکی کی مسلم حکومت کو بھی سمجھ آ رہی ہے۔ کہ مُردہ دفنانا معیوب ہے۔ جلانا ہی اچھا ہے۔ کاغذ بھی جو تعفن پھیلانے کا موجب ہوں۔ جلائے جائیں۔ اس میں مذہبی اعتراض کی بات نہیں۔ اگر اسی بنا پر قرآن کے بوسیدہ کاغذ جلانے کی ہمارا آفاقی دوست تائید کرتا ہے۔ تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ قرآن کے بوسیدہ کاغذ میں ہی یا اوگن خاص ہے۔ اگر قرآن کے بوسیدہ کاغذ اور کسی عزیز کے مُردہ کو آپ ایک ہی درجہ دیتے ہیں۔ اور قرآن کے بوسیدہ کاغذ کو جلانا واجب سمجھتے ہیں۔ تو مُردوں کو جلانے میں کیا اعتراض ہے۔ اگر مردہ اور قرآن کا کاغذ برابر ہیں۔ اور مُردہ جلانے سے دوزخ میں جائے گا۔ تو قرآن کا بھی تمہارے عقیدہ کے مطابق وہی حشر ہو گا۔ جو اس مسلمان کا ہوتا ہے۔ جس کا مُردہ جلایا جائے

دعوئے توحید کے کیوں خلاف ہے

رہا یہ سوال کہ آریہ اپنے مُردوں کو کیوں جلاتے ہیں۔ پھینک کیوں نہیں دیتے؟ یہ طور پر کیوں ہے۔ کہ وہ تعفن پیدا کرتا ہے دوسرے بوسیدہ کاغذات میں کیوں نہیں اگر سب میں ہے۔ تو سب بوسیدہ کاغذوں کو جلانا چاہیئے۔ قرآن کے کاغذوں سے یہ امتیازی سلوک کیوں؟ یہ امتیازی سلوک ہی ہے۔ جو حضرت! تمہارے دعوئے توحید کے خلاف ہے۔ کیوں؟ اب آپ سمجھ گئے۔ یا ابھی اور سمجھانے کی ضرورت ہے۔

بے اولاد کے معنے؟

بے اولاد کوئی پیچیدہ لفظ نہیں۔ معمولی قابلیت کا شخص بھی جانتا ہے۔ کہ بے اولاد وہ ہے۔ جس کے اولاد نہ ہو۔ غیر مسلم کیا کسی بھی مسلم سے پوچھو۔ وہ بے اولاد کے معنی اولاد نہ ہونا ہی بتائے گا۔ لیکن اسلامیت اس کے معنی اور ہی بتاتی ہے۔ چنانچہ 'مسلم' میں ہے۔ کہ محمد صاحب نے سوال کیا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو؟ اصحاب نے فرمایا۔ کہ بے اولاد وہ ہے۔ جس کے اولاد نہ ہو۔ حضرت نے فرمایا۔ غلط! بے اولاد وہ ہے۔ جس نے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہیں بھیجا۔ کیا مطلب کہ جس کے روبرو اس کا کوئی لڑکا نہیں مرا۔ گویا جس کے جیتے جی اس کا لڑکا نہ مرے۔ وہ بے اولاد ہے۔

اگر مسلم کے ان معنوں پر مسلمان یقین رکھتے ہیں۔ تو انہیں صاحب اولاد بننے کے لئے اپنے لڑکوں کو آگے بھیجنے کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔ لیکن کون بہتر دل والد ہو سکتا ہے۔ جو اس قسم کی دعائیں مانگے۔ کیا مولانا ثناء اللہ بے اولاد کے ان معنوں کی فلاسفی بیان کریں گے۔ جنہیں انہوں نے اپنے 'اہل حدیث' میں اشاعت دی ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب کو تنبیہ

پنجاب گورنمنٹ کا محکمہ اطلاعات مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوتے ہوئے بھی قادیانیوں کو اس سے شکایت کا موقعہ ہے۔ تو اس کی وجہ قادیانیوں کی بدقسمتی کے سوائے اور کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ قادیانی کو اس محکمہ سے کم از کم ایک معاملہ میں شکایت ہے۔ کہ اس نے اپنے ایک مراسلہ میں خالص دودھ کی بہم رسانی کے لئے حفاظت گاؤ کے متعلق ہدایات جاری کی ہیں۔ قادیانیوں کو یہ کیسے گوارا ہو سکتا تھا۔ کہ ایک مسلمان کے نام سے کوئی مراسلہ شائع ہو اور اس میں حفاظت گاؤ کے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجوں میں سبھا منتری کا بھرمن برتانت

(از پنڈت ٹھاکر دت جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

ادھشٹاتا پرچار کی کمیٹی ہے۔ کہ سبھا منتری جن جن سماجوں میں جاویں۔ وہاں کے کچھ حالات اور اپنے خیالات ضرور لکھ دیا کریں۔ آج تک تو میں نے اُس کو ضروری نہیں سمجھا۔ مگر اب ان کے اصرار سے لکھتا ہوں۔ اور جنوری ۱۹۳۱ء سے ہی شروع کرتا ہوں:

۱۲ جنوری کو میں آریہ یووک سماج بازار ٹوکریاں امرت سر میں گیا تھا۔ صرف ایک لیکچر دے کر واپس آگیا امرتسر میں کتنے یووک سماج ہیں۔ مجھے اس کا پتہ بھی نہیں رہتا ہے۔ کیونکہ پرچار پڑتا ہے یہ یووک سماج بالکل نئی تھی ابھی جلسہ بہت بارونق نہیں تھا۔ اگر خاص خاص حصوں کے یووک اکٹھا ہونے کے واسطے الگ الگ انتظام کر لیتے ہیں۔ تب تو ہرج نہیں ہے۔ ایک دوسری کے مخالف ہو کر نئی یووک سماج کھڑی کرنا اُچت نہیں ہے۔ آریہ سماج امرت سر کی اوستھا شوچنیہ ہے۔ مجھے اس کا دکھ ہوتا ہے۔ یہی سماج تھی۔ جس نے مجھ کو پہلے آریہ سماجی بنایا تھا۔ آج اتنے بڑے نگر کے بڑے بڑے آریہ سماجی اکٹھے ہو کر سماج نہیں کر سکتے۔ اور پرچار کا کاریہ کرنے کی بجائے آریہ سماج کی شردھا لوگوں کے دلوں سے اٹھا رہے ہیں یہ کفت قابل افسوس ہے۔ میں یتن کر رہا ہوں۔ کہ امرتسر کی سماج اپنے پرانے گورو کو پراپت کر لے:

آریہ سماج - دہلی، کرنال، پانی پت

جنوری کے آخیر میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی میٹنگ تھی۔ ساتھ ہی دہلی سماج کا جلسہ تھا۔ دہلی کا جلسہ اچھی شان سے ہوتا ہے۔ اس دفعہ شاید جگہ کی تبدیلی کے باعث حاضری اتنی نہ تھی۔ جتنی پچھلے ایک سال میں نے دیکھی تھی۔ دہلی کے کام کرنے والوں کا آپس میں پریم ہے۔ اس لئے کئی کام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہے ہیں۔ اور ایک ہزار روپیہ سالانہ اور فنڈوں کے علاوہ صرف وید پرچار فنڈ کے واسطے دیتے ہیں۔ جو کہ سبھا میں پہنچ چکا ہے۔ اُن کے اپنے میل جول کے باعث سب بڑے بڑے لیکچرار جمع ہو جاتے ہیں۔ اور جلسہ شاندار ہوتا ہے۔ دو ویاکھیان دے کر میں اتوار دوپہر کو چل کر پانی پت آگیا۔

پانی پت میں آریہ سماج شوراتری کے موقع پر، دن تک سنکیرتن کرتی ہے۔ پچھلے سال اس معاملہ میں کچھ مسلمان اصحاب کی شکایت پر جھگڑا کھڑا ہو گیا تھا۔ اور آریہ سماجی ستیاگرہ پر تیار ہوئے تھے۔ جبکہ کمشنر صاحب کے بیچ بچاؤ سے سمجھوتہ ہو گیا تھا۔ اس دفعہ پھر چند ضروری پبلک راستوں سے منع کیا جانے لگا۔ میں نے جا کر تمام رستوں اور حالات کو دیکھا۔ اور وہیں سے موٹر پر سوار ہو کر کرنال سماج کے جلسہ پر شام کا لیکچر دے کر واپس پانی پت میں آگیا۔ پانی پت سماج کے ست سنگ میں اُپدیش کیا۔ اور تمام واقعات متعلقہ سنکیرتن کا فیصلہ کیا۔ رائے صاحب گنگا رام (دہلی) سے میں نے درخواست کی تھی۔ کہ وہ کرپا کر کے پہنچ جاویں کہ ہم دونوں کمشنر صاحب کو ملیں۔ وہ اُس دن نہ آسکے مگر بعد میں ان کے پاس لے گیا میں رات بارہ بجے کی گاڑی واپس آگیا۔ اور سب معاملہ ان کے سپرد کر دیا۔ اور وہ اس معاملہ میں برابر دلچسپی لے رہے ہیں۔ سماج نے اس دفعہ سنکیرتن بطور پروٹسٹ نہیں نکالا ہے۔ اور ابھی تک بات چیت ہو رہی ہے۔ کمشنر صاحب موقعہ کو بھی دیکھ چکے ہیں امید ہے مناسب فیصلہ ہو جاوے گا۔ ورنہ ممکن ہے کہ آریہ سماج کو ستیاگرہ کرنا پڑے۔ اُس وقت سوال پانی پت کا نہیں رہ جاوے گا۔ بلکہ آریہ سماج کا ہی ہو جاویگا

رائے کوٹ

شیوراتری کے موقع پر گوروکل رائے کوٹ میں مجھ کو جانا پڑا۔ یہ گوروکل شری سوامی گنگا گری جی کی دھن کا نتیجہ ہے۔ میں وہاں پہلے بھی ایک بار جا چکا ہوں۔ اس دفعہ کئی ایزادیاں ہو چکی تھیں۔ جب ایک شخص سچے دل سے کسی کام کا بیڑا اُٹھا لیتا ہے۔ تو کام چل ہی نکلتا ہے دھن کوئی جمع نہیں۔ پھر بھی کام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے:

سری گورو گوبند سنگھ جی کا لوٹا

رائے کوٹ اس شہر کا نام اس واسطے ہے۔ کہ اس کی مالک رائے فیملی ہے۔ یہ اول ہندو تھے۔ پھر مسلمان ہوئے۔ جب سری گوبند سنگھ لڑائی کے بعد آئے۔ تو مسلمان ہوتے ہوئے بھی انہوں نے پناہ دی تھی۔ اور سرہند میں اپنا آدمی بھیج کر لڑکوں کا پتہ منگوا کر دیا تھا۔ رائے کوٹ کے ساتھ ہی ایک بڑا مندر سکھوں کا پیپل صاحب بنا ہے۔ یہاں ہی ایک جاٹ کے گھرانے میں گورو صاحب کا آزار بند ہے۔ جو کہ مویشی کو اس وقت باندھتے ہیں۔ جبکہ بچہ پیدا ہونے یا آنول گرنے میں دیر ہو جاوے۔ اس وقت کے رائے کو گورو صاحب نے خوش ہو کر ایک نیزہ اور ایک لوٹا دیا تھا۔ نیزہ تو انگریز لے گئے۔ لوٹا ابھی تک ان کے پاس ہے۔ موجودہ رائے صاحب آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ میں نے جب پوچھا۔ کہ رائے کوٹ کا کیا مشہور ہے۔ تو پریذیڈنٹ سماج ڈاکٹر گورپرساد جی نے فرمایا۔ کہ یہ برڑیاں اور گورو گوبند سنگھ جی کا لوٹا اسکی تعریف یہ ہے۔ کہ جب تک اس میں پانی ڈالتے جاؤ۔ تب تک اس کے نیچے اور سوراخوں سے نکلتا ہے جب لوٹا بھر جاتا ہے۔ تو سوراخوں سے پانی نہیں نکلتا۔ سوراخ چاروں طرف ہی ہیں۔ مگر پانی موجود رہتا ہے۔ اور ٹونٹی سے ہی نکلتا ہے۔ جب تک کل ختم نہیں ہو جاتا۔ سکھ صاحبان نے کافی روپیہ دے کر اس کو حاصل کرنا چاہا ہے۔ مگر انہوں نے نہیں دیا ہے۔ اور آج تک سمجھ نہیں آئی۔ کہ کیسے بنا ہے۔ میں نے اس کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ موجودہ رائے صاحب جاگیردار آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ وہ اگلے دن آ گئے۔ اور انہوں نے مہربانی سے وہ دکھلایا۔ میں غور دیکھے اور پانی بھرنے کے بعد میں نے اُس کی بناوٹ کو سمجھ لیا۔ اور حیران ہوا۔ کہ باتیں کیا کیا مشہور ہوتی ہیں۔ دراصل اس کے پانی نکلنے کے سوراخ علیحدہ ہی ہیں۔ اور بھر جانے کے بعد اگر وہ پانی ڈالیں۔ تو ان سوراخوں سے تو نکلتا ہی رہے گا۔ جب بھر جاتا ہے۔ تو پانی ڈالنا لوگ بند کر دیتے ہیں۔ جو پانی اندر جاتا ہے۔ اُس کا سوراخوں سے کہیں تعلق نہیں۔ کاریگری بہت اعلےٰ مگر نہ ایسی۔ کہ بن نہ سکے۔ میں ویسا ہی لوٹا ٹھٹھیار کو بتلا کر تیار کرا سکتا ہوں۔ کاریگری کو عام لوگ کرامات کہہ دیتے ہیں:

جموں

اس درمیان میں مجھ کو جموں جانا پڑا۔ وہاں آریہ سماج کا کچھ جھگڑا تھا۔ خوشی کا مقام ہے۔ کہ سب بھائیوں نے کھلے دل سے بات چیت کی۔ اور سب آخیر میں پریم سے مل گئے۔ اور کام کاج نہایت خوش اسلوبی سے جاری ہوا۔ جموں میں دلت اُدھار کا کام سبھا کی دلت اُدھار سبھا کی طرف سے بھی بہت زور شور سے شروع ہے۔ اور بہت کامیابی ہوئی ہے:

گوروکل کوروکھشتر اندرپرستھ

۲۸ فروری ۱۹۳۱ء کو میں یہاں سے گوروکل کوروکھشتر روانہ ہوا۔ ۴ بجے گوروکل پہنچ گئے۔ اسی سمے ایک ویاکھیان ہوا۔ ایک ویاکھیان رات کو دے کر سٹیشن پر آ کر سو گئے۔ اور ۳ بجے کی گاڑی دہلی پہنچ گئے۔ جہاں کہ گوروکل اندرپرستھ کا جلسہ تھا۔ ایک ویاکھیان وہاں دے کر طبیہ کالج کی میٹنگ میں شامل ہوئے۔ اور سوم وار سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس ہوا۔ سارودیشک سبھا کے متعلق اتنی خوشخبری آریہ جنتا کو سنانی ہے۔ کہ آریہ سماج کے اُپ نیموں کی تبدیلی کا سوال جو مدت سے پیش تھا۔ وہ طے ہو چکا ہے۔ اب صرف جنرل سبھا میں پاس ہو کر جنتا کے سامنے اُن کو آنا ہے۔ آج کل گوروکل کوروکھشتر میں لالہ دیوان چند اور رائے صاحب امرت لعل دونوں بھائی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ زمین ارد گرد کی تیار ہو رہی ہے۔ کوئیں لگ رہے ہیں اور کوئی عجب نہیں۔ کہ چند سالوں تک گوروکل کی ساری ضروریات یہ زمینیں پوری کرنے لگ جائیں۔ گوروکل اندرپرستھ میں سماں بہت خوشگوار تھا۔ اور جلسہ ایک میلہ کا درشیہ دکھا رہا تھا۔ دہلی سے موٹروں اور لاریوں کا تانتا بندھا رہتا ہے برہمچاری سوستھ اور خوش و خرم دکھائی دیتے ہیں۔ ایک بات جو دل خوش کن دکھائی دی یعنی کہ گوروکل عمارتوں کے سامنے جو پتھر پڑے ہیں۔ اُن کو صاف کر کے میدان کی شکل میں،

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

قادیان کے محمودی کانگرس تحریک میں ہندوستانیوں کے شامل ہونے کی بنا پر ہندوؤں کو طعنے دیتے تھے لیکن ان ہی ہندوؤں سے سرحد کے اسلامی صوبہ کے مسلمانوں کے مایہ ناز خان عبد الغفار خاں نے درخواست کی ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی بہادر عورتوں کو جنگِ آزادی کے لئے تربیت دیں۔ یقیناً وہ نہایت اچھی فوج ثابت ہوں گی ؛

صوبہ سرحد کی جن بہادر عورتوں کو جنگ آزادی کے میدان میں آنے کے قابل بنانے کے لئے محبِ وطن پٹھان نے درخواست کی ہے۔ وہ یقیناً مسلمان ہیں۔ اور خان عبد الغفار خان نے ان سے جو آشا کی ہے۔ وہ بے معنی نہیں۔ اس حالت میں خان صاحب کے الفاظ محمودیوں کے دلوں کے لئے کٹاری سے کم کیا ثابت ہونگے۔ دیکھیں قادیانی مسجد کا خطیب جمعہ خاں صاحب کے خلاف کیا زہر افشانی کرتا ہے ؛

غرض کے بندے فرقہ پرست غلامانہ ذہنیت کے مسلمان کہلانے والے ملک کی ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے صرف ایک ہماری جانتے ہیں۔ اور وہ ہے مسلمانوں کے حقوق کی ہماری۔ لیکن سرحد کے آزادانہ ذہنیت کے مالک خان عبد الغفار خان نے یہ کہکر اُن کی فرقہ پرستانہ اُمیدوں پر اوس ہی تو گرا دی — کہ میں غیر ملکی حکومت کے مقابلہ پر ہندو راج کے ماتحت رہنے پر خوش ہونگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ برادران وطن ہمارے ساتھ دھوکا نہیں کریں گے۔ لیکن اگر اس کے خلاف بھی فرض کر لیا جائے تو آگے ہم کب آزاد ہیں۔ جو پھر غلام ہو جائیں گے ؛

اسلامی تعصب کی جو زہر ان کے مطلب پرست امام خلیفہ اور مولانا رہنماؤں نے مسلمانوں کے اندر پیدا کر دی ہے اُس کا ابھار نئی صورتوں میں پھوٹتا دکھائی دیتا ہے لیکن سیالکوٹ میں اس نے نئی راہ اختیار کی ہے۔ سیالکوٹ میونسپلٹی کی طرف سے وہاں کے اسلامیہ سکول کو پانسو روپیہ گرانٹ ملتی تھی۔ نئے صدر نے جو مسلمان نہیں ہے پانچ کی بجائے ایک ہزار روپیہ کر دیا۔ لیکن اسلامیہ سکول کی مینیجنگ کمیٹی نے وہ امداد واپس کر دی۔ غالباً اس خیال سے کہ ایک غیر مسلم صدر کے ہاتھ سے کوئی رقم حاصل کرنا شرعاً حرام ہے۔ اگر در حقیقت ایسا ہی ہے۔ تو ہندی مسلمانوں کو جن کا ایک حصہ غیر مسلموں کے ٹکڑوں پر پلتا ہے اور جو غیر مسلموں کے ہاتھوں سے بھاری تنخواہیں حاصل کرتے ہیں اپنے اسلام کی فکر کرنی چاہیئے۔ اور سیالکوٹ کے اسلامیہ سکول کی کمیٹی کے طرز عمل کی تقلید میں آئندہ کسی غیر مسلم کے ہاتھ سے کوئی چیز لینے سے توبہ کر لینی چاہیئے۔ ورنہ کافر قرار دیئے جائیں گے۔ اور اسلامی جنت سے محروم کر دیئے جائیں گے ؛

اسلام کے خلفاء کے متعلق خود مسلمانوں میں جو اختلاف عظیم ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ عمر۔ عثمان اور ابوبکر۔ تین خلفاء کو شیعہ مومن تسلیم کرنے کو بھی تیار نہیں شیعہ مناظر مولوی احمد علی کے ذیل کے الفاظ ملاحظہ ہوں :۔

"حضرت عمر کیسی بے بسی میں قتل کئے گئے۔ حضرت عثمان کو مکان میں بند کیا گیا۔ تمام مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کیا۔ تسکین ان کو ہرگز نہیں ملی۔ دو خلیفہ تو یوں گئے۔ رہے حضرت ابوبکر ان کو بھی آڑے دیتا ہوں۔ ان کی خلافت کے لوگ منکر تھے۔ اور ان کو اپنی خلافت کا انکار کرنے والوں سے جنگ کرنی پڑی۔ لہذا تسکین اُن کو بھی نہ ملی ؛"

معاصر حقیقت کی یہ حقیقت حقیقت سے بالکل خالی ہے۔ کہ بعض متعصب ہندو معاصرین اپنی مخصوص مصالح کی بنا پر یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے کانگرس کی موجودہ تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو الزام وہ ہندوؤں کے سر لگا رہے ہیں۔ وہ انہیں متعصب مسلم اخباروں پر لگانا چاہیئے تھا۔ جو اپنی مخصوص مصالح کی بنا پر ہندو اخباروں کے ان بیانات کی تردید کرتے رہتے ہیں۔ کہ مسلمان کانگرس میں شامل ہیں۔ حقیقت اگر حقیقت پرست ہے۔ تو اُسے قادیانیوں۔ الفلاحیوں۔ اور سیاستیوں کے خلاف قلم اٹھانا چاہیئے۔ نہ کہ ہندو اخباروں کے خلاف جو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قوم پرست مسلمان کانگرس کے ساتھ ہیں ؛

جمعیۃ العلماء ہند کے مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ اور اُن کے ہم جلیسوں کے متعلق اسلامی فتوے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دلچسپی کا بہت کچھ سامان ہے فتوے یوں ہے :۔

" وہ کانگرسی مولوی نہیں۔ برادران مالوی ہیں۔ اللہ و رسول پر مفتری ہیں۔ بے حد بے باک نہایت جری ہیں۔ جب تو اللہ اور رسول کے خلاف چلتے اُن سے لڑائی لیتے۔ ان کے بدترین مخالفوں کے یار غار بنتے باطاغت۔ . . . لیکن گریوں کے لئے اپنے بھینے ماننے والوں شہدائے پشاور کو جنہیں ہم نے جنت سے محروم کر دیا) شہید بناتے۔ یہ غافل جاہل نہیں جانتے۔ کہ ایسے ہر احمق پلید کے بھول دیتے۔ پھونک دیئے۔ کو تھوڑا ہی سا عذاب یہ کفایت اللہ کفایت کرے گا۔ اللہ اکبر یہی وہ ناہنجار بدکردار شہدے ہیں۔ جو دین پر مٹنے والوں کی شہادت کو حرام موت بتاتے ہیں۔" اسلام کا مفتی اعظم جو دوسروں کے خلاف فتوے دینے کا عادی ہے۔ اُسے اسلام کی ترقی پر خوش ہونا چاہیئے۔ دیکھئے کہ اُس کے خلاف بھی فتوے دینے والے پیدا ہو گئے ہیں۔

وفادار مسلمانوں کی وفاداری اور اسلام پرستی کی قیمت معاصر شیر پنجاب نے خوب لگائی ہے۔ وہ لکھتا ہے وہ جو مسلمان سرکار کے ساتھ ہیں۔ وہ سرکار پر احسان نہیں کرتے۔ اپنے ذاتی فوائد اور کمزوریوں کے لئے ساتھ ہیں۔ وہ قربانی نہیں کر سکتے۔ وہ ملک کی بہتری اور بہبودی کا انہیں کوئی احساس نہیں۔ وہی مسلمان آج سرکار کے ساتھ ہیں۔ جنہوں نے سرکار کی خاطر عرب کو سرکار کے لئے فتح کیا۔ ٹرکی کے خلاف سرکار کے لئے جنگ کی لیکن یہ سب کچھ انہوں نے اسلام کے فوائد کے لئے کیا۔ ہرگز نہیں۔ اپنے پیٹ کی خاطر۔ یہ نہ سرکار کے وفادار ہیں۔ نہ اسلام کے جان نثار۔ انہیں تو اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہے ؛

جمعیۃ العلمائے ہند کے ناظم یا صدر اور مولانا محمد علی کے درمیان شدید اختلافات تھے۔ نہ صرف سیاسیات میں بلکہ مذہب میں بھی۔ اُن کے آپس کے تعلقات بھی کشیدہ تھے۔ لیکن پنڈت موتی لال کی خدمات کا جمعیۃ العلماء کے مولانا تک کو اعتراف ہے۔ تاہم یہ مولانا مولانا محمد علی کو تو اس خدا کی رحمت کا مستحق سمجھتے ہیں۔ جس کا تصور ان کے دماغ میں ہے۔ لیکن پنڈت موتی لال کو نہیں۔ چنانچہ جمعیت کے ناظم نے اپنی مراد آبادی تقریر میں مولانا محمد علی کو تو مرحوم قرار دیا۔ کیا مطلب کہ اس پر جمعیۃ العلماء کا اللہ میاں رحمت کرے گا۔ لیکن پنڈت موتی لال کو آنجہانی کہنے پر اکتفا کی۔ اور انہیں رحمت خداوندی سے محروم کر دیا ؛

یہ مولانا سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ برٹش گورنمنٹ کو کبھی اپنی وفاداری کا واسطہ دیکر اور کبھی قانون کو ہاتھ میں لینے کی دھمکی دے کر ہم فرقہ پرستانہ رنگ میں رنگ سکتے ہیں۔ تو خدا کو بھی اپنے پیچھے لگانا کیوں مشکل ہے۔ لیکن یہ اُن کی ملحدانہ ذہنیت ہے۔ وہاں انصاف ہوگا۔ اور خالص انصاف الہام۔ رویا۔ رو در رو گفتگو کرنے کا ڈھونگ رچانے والے اور داڑھی کی آڑ میں اپنی گناہ آلود زندگی کو چھپانے والے مولوی وہ جمعیۃ العلماء کے ہوں۔ یا آج کل کے حشرات الارض کی طرح پیدا ہونے والے نبیوں کے چیلے خدا سے اس قسم کی اُمید رکھکر اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ سے سیاہ تر نہ کریں۔ سنسار کا پیدا کرنے والا پرماتما رب المسلمین نہیں۔ رب العالمین ہے۔ جو شخص اُس کے نیموں کے انوسار رحمت کا مستحق ہے۔ اُس پر رحمت نازل ہوگی۔ اور جو اپنے سیاہ اعمال کی پاداش میں زحمت کا سزاوار ہے۔ رحمت اُس پر نازل نہ ہوگی۔ وہ لاکھ مومن امام۔ مفتی یا مولانا ہونے کا دعوے کرے ؛

طاعون کے مارے کو اسلام اور مرزائیت دونو شہید کا درجہ دیتے ہیں۔ شائد اسی لئے اسلام میں طاعون زدہ علاقہ سے بھاگنے کو کفر قرار دیا گیا ہے کہ مومن لعنت کی شہادت سے محروم نہ رہیں۔ لیکن مرزائیت میں اس شہادت کی قدر یہ ہے کہ اُسے نہ غسل کی ضرورت ہے نہ کفن کی۔ جیسا ہے اُٹھا کر ٹھکانے لگا دو۔ جنازہ بھی پڑھو تو سو گز کے فاصلہ سے۔ اگر شہادت کی قدر یہی ہے۔ جو مرزائیت سے بتائی ہے۔ تو ایسی شہادت سے ہیضہ وغیرہ کی حرام موت مرنے والے اچھے ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسلم اخبارات کی سیر

قبر پرستوں سے خطاب

"ہو کے نام رسل مسلم کو رُلاتے کیوں ہو؟
گھر میں اللہ کے تم آگ لگاتے کیوں ہو
مرغ بسمل کی طرح وجد میں آتے کیوں ہو
عرسوں میں قبر پہ منڈی کو رچاتے کیوں ہو؟
حق پرستی میں نہیں قبر پرستی داخل
شرک و بدعت کا سبق ہم کو سناتے کیوں ہو؟
جس کو جی چاہا بنا یا کفر کا فتوے کیا خوب!
مولوی بن کے ہمیں زور دکھاتے کیوں ہو؟
دیوبندی ہی نہ کافر ہیں۔ نہ نجدی کافر
بیگناہوں کو گنہگار بناتے کیوں ہو؟
وصف احمیر نہ کچھ پوچھ کہ بیاں میں آئے
تم مدینہ کی فضیلت کو گھٹاتے کیوں ہو؟
ناظم تذکیر میں آیا ہے۔ نہ آئے گا کبھی
اپنی منہ زوریاں ناحق کو دکھاتے کیوں ہو؟"
(اہل حدیث ۱۳ مارچ) ؛

جماعت احمدیہ کی مالی حالت

"۱۹۱۳ء میں سلسلہ کی ہر قسم کی آمدن کی مجموعی تعداد ۸۰ - ۱۲ - ۷۷۴۴۳ اور روپیہ تھی۔ جس میں ۸۶۷۵ - ۸ - ۴ روپے تعمیر بورڈنگ اور سکول کے تھے۔ اس کے علاوہ ۱۱۲۲۸۱ روپے بورڈروں کے اخراجات کی آمد تھی۔ اور ۷۰ - ۵ - ۴ امانت کا روپیہ تھا۔ گویا اس حساب سے بیت المال کی خالص آمدنی ۹۱۰۰۰ کے قریب تھی۔ اس کے بعد خلافت ثانیہ کا دور ہیں جو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو شروع ہوا باوجود اس کے کہ ایک حصہ اور وہ حصہ جو اپنے آپ پر جماعت احمدیہ کی ترقی کا سارا دار و مدار سمجھتا تھا۔ علیحدہ ہو گیا۔ بلکہ اس نے جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے اور سلسلہ احمدیہ کی آمد کو روکنے کے لئے سر توڑ کوششیں کیں۔ پھر بھی ہر سال آمد میں ترقی ہوتی گئی۔ اور جماعت احمدیہ مالی ایثار اور قربانی میں روز بروز بڑھتی گئی۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں جماعت نے جس قدر مالی قربانی کی۔ اس میں بیت المال کی خالص آمدنی ۷۰ ۔ ۲۳۰۷ روپیہ ہے۔ اور تجارتی صیغوں کی آمد ۱۲۰۴۴۵ روپیہ ہے۔ اگر ۱۹۱۳ء کی طرح امانت کا روپیہ اور بورڈروں سے اخراجات کا بھی روپیہ شامل کیا جائے۔ تو یہ رقم کئی لاکھ اور بڑھ جائے گی۔ کیونکہ دو ڈھائی لاکھ روپیہ کے قریب امانت میں رہتا ہے"
(الفضل ۱۴ مارچ)

پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام

"اس کا معاوضہ الفضل نے یہ دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ میری بیوی پر جاسوسی کا الزام باندھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام کوئی کم ناپاک الزام نہیں۔ پیغام صلح تو میاں صاحب کی بیویوں پر الزام کو بھی مشکل قرار دے۔ اور الفضل ہمارے متعلق اس کمینگی کا ارتکاب کرے۔۔۔ پھر اس ڈھٹائی کو دیکھئے کہ پیغام صلح کے اس فعل کو تو کمینہ حرکت قرار دیتے

پر سوال کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں کیا کمینگی ہے؟ گویا الفضل کے نزدیک ایک شریف عورت پر جاسوسی کا الزام دینا کوئی برا فعل نہیں۔ الفضل کے مضمون میں سے چند الفاظ میں یہاں نقل کرتا ہوں :-

"۔۔۔۔ مولوی صاحب کی بیگم صاحبہ کو سرکاری سند کن خدمات اور کن کارہائے خاص کے صلہ میں عطا ہوئی ہے؟۔۔۔۔ سرکاری حکام کی خوشامدیں کرنے اور ان کے لئے کار خاص انجام دینے کا سلسلہ غیر مبائعین میں اس قدر وسعت اختیار کر چکا ہے۔ کہ مردوں سے گذر کر عورتوں تک بھی پہنچ گیا ہے" (مولانا محمد علی امام جماعت احمدیہ لاہور۔ پیغام صلح ۱۳ مارچ) ؛

فخر و مباہات کا مذاق

"مسلمانوں میں فخر و مباہات کا مذاق ضرورت سے زیادہ بڑھا ہوا ہے "پدرم سلطان بود" کو انہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ انہیں اب اس کا بالکل احساس نہیں رہا ہے۔ کہ اس قسم کی تعلیوں سے وہ اپنا مستقبل بنا سنوار نہیں سکتے۔ دنیا کی نگاہوں میں ہم عزت اپنے ذاتی اوصاف سے پیدا کر سکتے ہیں۔ اسلاف کی خوبیوں سے ہماری خرابیوں کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان کے مسلمان کیوں تباہ ہیں؟ تنزل اور انحطاط کی بلائیں اُن کا دامن کیوں نہیں چھوڑتیں؟ محض اس لئے کہ انہیں اپنے اعمال اور اسلاف کے کارناموں کے لئے فخر و مباہات سے فرصت ہی نہیں ملتی" (سرفراز) ؛

مُردوں کی دعوتیں

"مسلمانوں میں جن عجوبہ اور رنگ برنگ صورتوں سے مُردوں کی دعوتیں کی جاتی ہیں۔ کسی قوم اور مذہب میں اُن کی نظیر نہ مل سکیں گی۔ ہندو کو عجوبہ پرست اور بت پرست بتایا جاتا ہے۔ مگر کیا اُن کے مقابلہ میں مسلمان مُردہ پرست نہیں ہیں؟ وجہ یہی ہے۔ کہ مُردوں کو زندہ سمجھا جاتا ہے وہ بھی زندوں کی طرح روٹی کپڑے کے محتاج ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کسی گھر میں کوئی نئی اور نفیس چیز پکتی ہے یا کوئی پھل یا ترکاری وغیرہ بازار سے آتی ہے۔ تو مُردوں کا حصہ بھی کسی کٹھ ملا کو کھلایا جاتا ہے۔ یا مسجد میں بھیجا جاتا ہے۔ ایسی مُسرفانہ بدعتیں زیادہ تر عورتوں کی طرف سے ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ ضعیف المزاج۔ ضعیف القلب۔ ضعیف العقیدہ ہوتی ہیں۔ اور مردوں کو بھی اپنے ڈھب پر کر لیتی ہیں ؛

جس طرح زندگی میں بی خیر النساء کا بچہ دودھ کی خاطر پڑا روتا ہے۔ اور بی خیر النسا کہتی ہیں "اسے ہے بوا بچہ کب سے بلبلا رہا ہے۔ یہی اُس کے مرنے پر کہتی ہیں ؛ جب کوئی شیر خوار بچہ مر جاتا ہے۔ تو چالیس روز تک اُس کے حصہ کا دودھ مسجد میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ وہ بھوکا ہے۔ اس کو دودھ پلانا چاہیئے۔ چالیس روز تک اکثر یہی مراعات جوان اور بوڑھے مُردوں کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ چالیس روز تک لگاتار۔ اس کے بعد وقفہ سے کر سہ ماہی۔ پھر ششماہی۔ اس کے بعد برسی کی جاتی ہے۔ گویا بیچ کے دنوں میں مُردوں کو بھوکا رکھنے کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی۔ اور برسی کے بعد تو بالکل یاد ہی نہیں رہتے۔ ملک عدم میں یا گور میں ہمیشہ بھوکے ہی رہتے ہیں ؛

اسراف اور تبذیر کی جن خرابیوں اور مصیبتوں میں مسلمان مبتلا ہیں۔ ان کا بڑا حصہ مُردوں کی دعوتیں ہیں۔ قبروں پر چڑھاوے۔ اور پیروں کے توشے۔ ان میں قوم کا سالانہ لاکھوں روپیہ برباد ہوتا ہے۔ جن کی تفصیل تکلیف مالا یطاق ہے +

مُردوں کو زندہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ ان کو قاضی الحاجات اور دستگیر مانا جاتا ہے۔ اور یہ عقیدہ دل نشین ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم مُردوں کو دعوتیں نہ کھلائیں گے۔ تو وہ یقیناً ہم کو کھا جائیں گے۔ تباہ کر دیں گے۔ لوٹ لیں گے۔ زندگی میں تو وہ فرشتہ خصلت۔ باد صاف۔ صاحب کشف و کرامات بوڑھے شفیق و رحیم تھے۔ مرتے ہی ڈاکو بن گئے۔ لٹیرے بن گئے۔ زندہ اہلکاران عدالت سے بڑھکر رشوت خوار ہو گئے۔ اہلکاران عدالت بھی رشوت اُس وقت لیتے ہیں۔ جب اہل معاملہ کو ان سے کوئی کام نکالنا ہوتا ہے۔ مُردہ پیر تو سالانہ رشوتیں کھاتے ہیں۔ مگر ان کا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ کالی دیوی وغیرہ دیویوں۔ اور اوتاروں کے استھانوں پہ ہندو کیوں بکرے چڑھاتے ہیں؟ اس لئے کہ وہ ایسا نہ کریں۔ تو یہ دیویاں ان کو نگل جائیں۔ یہی عقیدہ مسلمانوں کا اپنے پیروں کی نسبت ہے۔ تو فرمایئے کیا فرق رہا؟" (مجذوب) ؛

رسول کی ذات پر حملہ کرنیسے نہ ڈرنیوالے مسلمان

"تعجب ہے اُن لوگوں پر جو اسلام سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان ظاہر کرتے ہیں۔ درود پڑھتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے رسول کریم کی ذات پر حملہ کرنے سے نہیں ڈرتے اور ایسے عقائد پھیلاتے ہیں۔ جن سے رسول کی مبارک ذات کی سخت ہتک ہوتی ہے۔ اور اس طرح عوام الناس کے دلوں سے آپ کی محبت کم کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں۔ جو آئے دن عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ اور یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ چوتھے آسمان پر بجسد عنصری بیٹھے ہیں اور کسی زمانہ میں آسمان سے اُتر کر لوگوں کو اپنا تابع بنائیں گے آہ! یہ لوگ کبھی خیال نہیں کرتے۔ کہ وہ رسول جس کے احسانوں تلے اُن کا بال بال دبا ہوا ہے۔ اور جسے خدا تعالیٰ نے سب انسانوں سے افضل قرار دیا ہے۔ اور جو اپنی قوت قدسیہ میں کیا ملائکہ اور کیا انسان سب پر فضیلت لے گیا ہے۔ اس ذریعہ سے وہ اُس کی ہتک کرتے ہیں۔ اور ایک ایسے شخص کو جو اگر محمد رسول کے زمانہ میں ہوتا۔ تو آپ کی غلامی میں فخر

یادِ رفتگان
نمبر (۳)
روپڑ کے لالہ سوم ناتھ جی
(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

روپڑ کے بھائی لالہ سوم ناتھ جی کو ذرا مرعوب نہیں کر سکتے اگرچہ اُن کے کام کا دائرہ روپڑ تک محدود رہا۔ مگر اُن کے جیون سے کچھ سبق ایسے ہیں۔ جو احاطہ تحریر میں لانے ضروری ہیں ؛

جس زمانہ میں وہ زندہ تھے۔ اُن کو مل کر بڑی خوشی ہوتی تھی۔ جب راقم الحروف لاہور میں طالب علم تھا۔ اور کالج میں تعلیم پاتا تھا۔ اُسی وقت سے لالہ سوم ناتھ سے شرفِ نیاز حاصل ہوا تھا ؛

لالہ سوم ناتھ کی عمر نے وفا نہیں کی۔ غالباً سنہ ۱۹۰۶ء یا سنہ ۱۹۰۷ء میں اُن کی مرتیو ہو گئی۔ اور شاید بوقت وفات اُن کی عمر بمشکل ۳۰ برس سے تجاوز کر رہی تھی۔ مگر اس تھوڑے عرصہ میں انہوں نے اپنے بعد اپنے پریمیوں کا ایسا حلقہ چھوڑا۔ جو ہمیشہ اُن کی یاد تازہ کرتا رہے گا ؛

لالہ سوم ناتھ جی اُن بہادروں میں سے تھے۔ جو آریہ سماج کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آریہ سماج میں جو باتیں اب معمولی شمار کی جاتی ہیں۔ اُس زمانہ میں اُن باتوں کے لئے بہادروں کی قربانی کی ضرورت تھی۔ پنجاب میں رہتیوں کی شدھی کا سوال پیدا ہوا۔ جب لاہور میں بابو گنگا نند سین نے شدھ ہو کر آریہ سماج کا دروازہ رہتیوں کے لئے کھول دیا تو سارے پنجاب میں رہتیوں کی شدھی کا سوال پیدا ہو گیا ؛

لالہ سوم ناتھ جی نے بھی روپڑ میں رہتیوں کی شدھی کی
لالہ سوم ناتھ جی روپڑ میں بزازی کی دکان کیا کرتے تھے۔ مگر آریہ سماج کا پرچار ہی اُن کی زندگی کا شعار تھا۔ اُٹھتے بیٹھتے آریہ سماج کے پرچار کی ہی دھن تھی۔ لالہ سوم ناتھ جی دل و جان سے رہتیوں کی شدھی کے کام میں لگ گئے ؛

روپڑ کے سناتنی حصہ نے اس کام میں سخت مخالفت کی۔ کہاروں نے پانی بھرنا بند کر دیا۔ اور نائیوں نے حجامت بنانی بند کر دی۔ کسی کوئیں پر آریوں کو پانی بھرنے نہیں دیا جاتا تھا۔ آریہ سماجی روپڑ میں گھبرا گئے۔ مگر اُن کا سپہ سالار لالہ سوم ناتھ نہیں گھبرایا۔ اس نے روپڑ کے چھپڑ سے خود پانی بھر کر لانا شروع کیا۔ باقی آریہ سماجیوں نے بھی بہادر سوم ناتھ کی پیروی کی ؛

لالہ سوم ناتھ اپنی دھرم پتنی اور لڑکیوں کو لے کر جالندھر آ گئے۔ وہ زمانہ کنیا مہا ودیالیہ کا ابتدائی زمانہ تھا۔ لوگ اس شک و شبہ میں تھے۔ کہ آیا آشرم کنیاؤں کے لئے قائم ہو سکتا ہے اور کوئی شخص اپنے گھر سے باہر لڑکوں کی طرح لڑکیوں کو بھی بورڈنگ میں پڑھنے اور رہنے کے لئے بھیجنے کی دلیری کریگا

لالہ سوم ناتھ اپنی دھرم پتنی اور لڑکیوں سمیت کنیا آشرم اور کنیا مہا ودیالیہ میں کام کرتے رہے۔ انہوں نے روپڑ میں بھی ایک کنیا پاٹھشالہ کھول رکھی تھی۔ اگرچہ آشرم میں کنیائیں کم تھیں۔ مگر لالہ سوم ناتھ کے حسن انتظام سے آشرم بعد ازیں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ اور آشرم کو کام کرنے والے بھی ہمیشہ ملتے رہے ؛

لالہ سوم ناتھ جی نے تھوڑا عرصہ کنیا آشرم جالندھر میں کام کرنے کے بعد پھر روپڑ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ اور اپنی دو لڑکیوں سوشیلا اور سرسوتی کو شکشا پانے کے لئے کنیا آشرم میں داخل کر دیا۔ یہ دونوں لڑکیاں ہی لالہ سوم ناتھ کی سرو سو تھیں۔ اور اُن کے لئے ہر ایک قسم کے اخراجات کو خود برداشت کرتے رہے ؛

روپڑ کی ایک بھجن منڈلی لالہ سوم ناتھ جی سے بنائی ہوئی تھی۔ جس کو وہ اکثر گردو نواح کے سالانہ جلسوں پر لے جایا کرتے تھے۔ اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھجنیکوں کا رواج نہیں تھا۔ بلکہ پریمیوں اور بھگتوں کی بھجن منڈلیاں ہی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر پرچار کیا کرتی تھیں ؛

لالہ سوم ناتھ جی شاعر بھی تھے۔ بھجن پستک بھی چھپوائی تھی۔ موجودہ بھجن پستکوں میں ایک مشہور بھجن اکثر سُننے میں آتا ہے۔ "آج گھر شانتی ہو گئی گاؤ منگلا چار" یہ بھجن اُن کی تصنیف تھا۔ جب اپنی منڈلی کے ساتھ بھجن گاتے تھے تو سُننے والوں کو خاص آنند آتا تھا ؛

لالہ سوم ناتھ جی کے اُپدیش سار گربھت ہوتے تھے سنسکرت کا مطالعہ رکھتے تھے۔ آریہ بھاشا کے پریمی تھے۔ اُن کی اپنی زندگی کی لگن یہ تھی۔ کہ روپڑ میں نہر کے کنارے پر کنیا گوروکل

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۲ کے نیچے)

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی دو نئی پستکیں

گیارہ اُپنشدوں کا سنگرہ بھاشا ٹیکا سہت (سنہری جلد)

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے نام سے کون واقف نہیں؟ آپ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی بانی میں وہ مدھر رس ہے۔ کہ آپ کے اُپدیشوں کو سننے کے لئے ہزارہا نر ناری ہر سال پنجاب کے مختلف شہروں میں ہونے والی آپ کی کتھاؤں میں نہایت شردھا اور بھگتی سے شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے پرسدھ گیارہ اُپنشدوں پر ٹیکا کی ہے اُپنشدیں آریہ جاتی کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ سوامی جی نے تو گویا سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ ہندی جاننے والے نر ناریوں کیلئے گیان کی گنگا بہا دی ہے۔ پستک اتی اُتم ہے۔ اسلئے ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہے۔ آج ہی آرڈر دیجئے۔ اُپنشدوں کے پرچار کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کاغذ نہایت اچھا چھپائی نہایت عمدہ صفحہ ۷۵۰ سنہری جلد قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

بھگتی رس ایتہاس بھگت کے بھاو
پرکیہ بھگتوں اور سوادھیائے کے پریمیوں کیلئے یہ ایک نئی اور اُتم پستک ہے۔ ۱۰۰ کہانیاں روزانہ پڑھنے کی۔ ۲۰ مختلف پرارتھنائیں ہیں۔ اور بڑے سُندر دیدہ زیب ست رنگا سائز سنہری جلد قیمت ۷/

کورم پران آلوچنا
اُپدیشک ودیالیہ گرودت بھون لاہور کی طرف سے پرانوں کی آلوچنا (ریسرچ) کا کام بڑی محنت اور کھوج کے ساتھ جاری ہے۔ اسکی چار آلوچنائیں چھپ چکی ہیں۔ یہ پانچواں پشپ ابھی چھپ کر آیا ہے۔ اس میں دونوں پہلو تاریک اور روشن دکھلائے گئے ہیں۔ بڑے معرکہ کی چیز ہے۔ قیمت صرف دس آنے ؛

شریمد بھگوت گیتا ہندی بھاشیہ
گیتا پر آج تک سینکڑوں بھاشیہ ہوئے اور آگے بھی شاید کئی ہوں۔ مگر اس وقت جو بھاشیہ گیتا کا سوامی جی مہاراج نے کیا ہے۔ اس کی آریہ جنتا کیا پرانک بھائیوں نے بھی بڑی تعریف کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں سوامی جی کی گیتا کے تین ایڈیشن چھپ کر فروخت ہو گئے ہیں۔ اس تیسرے ایڈیشن میں سوامی جی مہاراج کی آگیا سے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی ۵۰۰ صفحہ کی کتاب صرف دس آنے۔ سنہری جلد بڑھیا کاغذ بارہ آنے یہ اتنا آسان ترجمہ ہے کہ معمولی ہندی پڑھے لکھے استری پرش گیتا کے مہتو کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں

ویدک دھرم
از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج۔ یہ پستک سوادھیائے اور ویدک پریمیوں کے لئے تیار کرائی گئی ہے اس پستک کے متعلق صرف چند ودوانوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اس پستک کی زبردست سفارش تمام آریہ ماتر کے لئے کی ہے تاکہ ہر ایک استری پرش اس کو پڑھکر کیسے شانتی کے ساتھ اپنا سوادھیائے پراپت کر سکتے ہیں شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری سوامی اچیتانند جی مہاراج۔ شری پنڈت سات ولیکر جی۔ شری پنڈت چموپتی جی وغیرہ وغیرہ کئی ودوانوں کی اس پستک کے متعلق رائیں آئی ہیں۔ پستک کی چھپائی اور کاغذ بہت سُندر ہے قیمت صرف بارہ آنے رکھی گئی ہے ؛

ان کے علاوہ ہر قسم کی ویدک دھرم سمبندھی پستکیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں ؛

ملنے کا پتہ :- سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار اندرون لوہاری گیٹ ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

غرور کا سر نیچا

مرزا جی کی پیش گوئیوں کا بطلان

وہ ڈھیٹھ ہیں۔ جو مرزا کی پیش گوئیوں کے صریح بطلان کے اثبات کی موجودگی میں بھی رٹ لگائے جاتے ہیں۔ کہ مرزا کی پیش گوئیاں سچی ثابت ہوئیں۔ وہ خدا پرست نہیں پیٹ پرست ہیں۔ اور پیٹ کی خاطر ہر جھوٹ اور کذب کے آگے سربسجود ہونے میں انہیں نہ غیرت ہے۔ نہ شرم؛

پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کے بطلان کی شہادت غیر جانب دار تیسرے فریق کی انہی کالموں میں دی جا چکی ہے۔ اب سنئے۔ مرزا کی قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کی پیشگوئی کا کیا حشر ہوا۔ معاصر نور افشاں لکھتا ہے:-

مرزا جی نے پیش گوئی کی کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہیگا کیونکہ یہ ہماری تخت گاہ ہے۔ خدا اسے وبا کی دست برد اور تباہی سے بچائے گا۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے مگر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ طاعون نے قادیان کو بھی نہ چھوڑا۔ اور تخت گاہ "رسول" بھی اس بلا سے نہ بچی۔ پھر منکرین اور مخالفین پر ہاتھ صاف کرتی۔ تو صداقت کا نشان سمجھا جاتا مگر اس نے مخلصین اور مومنین کے حلقہ میں بھی اپنا کام شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے لڑکے شریف احمد پر بھی وار کیا۔ اور مرزا جی نے آخر بذریعہ اعلان ہدایات جاری کیں۔ کہ "حفظان صحت کے اصولوں کی پوری پابندی کی جائے اور نیز یہ کہ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں۔ اسے خالی کر دو۔ اور جس محلہ میں طاعون ہو۔ اس محلہ سے نکل جاؤ اور طاعون کے مبتلا مریض کے نزدیک نہ جاؤ۔ اس کی زہریلی ہوا سے بچو اور اس کا جنازہ بھی ایک سو گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر پڑھو" گویا یہ اعلان کیا۔ کہ اس طوفان کے لئے جو کشتی ہم نے تیار کی ہے۔ وہ ٹوٹ گئی ہے۔ اور "آسمانی حفاظت" سے کام نہیں چلتا۔ طاعون ہماری غلامی سے نکل گئی۔ اور ناچار ہمیں اپنا دامن شفاعت کھینچنا پڑا۔ اب اپنی حفاظت کے لئے "میری طفل تسلیوں پر تکیہ نہ کرو۔ بلکہ اے میرے مریدو! وہی تمام اصول حفظ صحت کے تم بھی برتو۔ جو دنیا استعمال کرتی ہے۔ شاید تم بچ جاؤ"

مرزا کے الفاظ میں ہم پیش کرتے ہیں:-

(۱) لنا من الطاعون امان ولا تخوفنی من هذا النیران خان النار غلامنا بل غلام الغلمان

یعنی ہمارے لئے طاعون سے امان ہے۔ مجھ کو طاعون سے مت ڈراؤ۔ طاعون ہمارا غلام بلکہ غلاموں کا غلام ہے۔ (مواہب الرحمن صفحہ ۲۲)

(۲) خدا ایسا نہیں۔ کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اور تباہی سے بچالیگا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا۔ اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا۔ تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ (دافع البلاء صفحہ ۶)

(۳) خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے (دافع البلاء صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح موعود نے اپنی راستی اور شفاعت گیری کا یہ ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے۔ کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع کفار مشرک اور دین حق سے ہنسی کرنے والے ہیں۔ خدا کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے۔ (الحکم ۲۴-۱۰)

یہ سب حفاظت کے وعدے ہیں۔ مگر ان وعدوں سے کیا حاصل ہوا؟ وہ بھی سن لیجئے:-

(۵) چونکہ آج کل ہر جگہ مرض طاعون زور پر ہے۔ اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ برعایت اسباب بڑا مجمع ہونے سے پرہیز کیا جائے۔ (بدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۶) طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون کا زور تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہو گیا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴)

(۷) اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں۔ اسے خالی کر دو۔ اور جس محلہ میں طاعون ہو اس محلے سے نکل جاؤ۔ اور کسی کھلے میدان میں جا کر ڈیرہ لگاؤ۔ جو تم سے بہ تقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جائے اس کے اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو۔ اور ہر طرح سے مدد کرو۔ اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنی نہیں۔ کہ اس کے زہریلے سانس اور کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اور اسے کھلے میدان میں رکھو۔ اور جو خدانخواستہ اس مرض میں مر جائے وہ شہید ہے۔ اور اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے وہی کپڑے رہنے دو۔ اور ہو سکے۔ تو ایک سفید چادر اس پر ڈال دو۔ اور چونکہ مرنے کے بعد میت میں زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑ جاتا ہے۔ اس لئے سب لوگ اس کے گرد جمع نہ ہوں۔ حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائیں باقی سب دور کھڑے ہوں۔ مثلاً ایک سو گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھیں .... جو مکان تنگ و تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آ سکے۔ اس کو بلاتوقف چھوڑ دو۔ کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے خواہ کوئی چوہا بھی اس میں نہ مرا ہو۔ اور حتی المقدور مکانوں کی چھتوں پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو۔ اور اپنے کپڑوں کو صفائی سے رکھو۔ نالیاں صاف کراتے رہو۔ (الحکم ۲- اپریل ۱۹۰۷ء)

کس زور کا دعویٰ تھا۔ کیسی پرجوش تعلیٰ تھی۔ اور کس دم خم سے کہا تھا کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہیگا مگر پھر خود ہی اعلان شائع کئے۔ کہ یہاں نسبتاً آرام ہے۔ گویا قادیان بالکل محفوظ تو نہیں۔ ہاں باقی مقامات کی نسبت یہاں اس وبا کا دورہ کم ہے پھر حقیقۃ الوحی میں مرزا جی نے خود ہی لکھا ہے۔ کہ قادیان میں طاعون کا زور تھا۔ اور میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہو گیا۔ ہائے طاعون! تیرا ستیاناس تو تو مرزا جی کے غلاموں کی غلام تھی۔ پھر تو نے اپنے آقائے نامدار سے بے وفائی کی۔ اس کی تخت گاہ پر یورش کی۔ اس کی اولاد کو بھی نہ چھوڑا ع

"یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے"

کیا ہوئے وہ سب الہامات اور کہاں گئیں وہ خدا کی تسلیاں۔ "امن است در مکان محبت سرائے ما۔ میں ہر ایک کو جو اس کی چاردیواری کے اندر ہے بچا لوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مریگا۔ خدا ایسا نہیں۔ کہ جن میں تو ہے عذاب کرے۔ ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴)؛

یادِ رفتگان

(بقیہ صفحہ ۱۱)

بنائیں۔ اور وہاں کی پاٹھ شالہ کو وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالہ کرنے کے لئے بدیں غرض طیار رہتے تھے۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے کئی دفعہ سبھا کے کارکن مرتبہ دیکھنے کے لئے گئے تھے۔ مگر ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ کنیا گورو کل ان کی وفات کے بہت دیر بعد شروع ہوا۔ اگر ان کی زندگی میں کھلتا۔ تو ان کی انتہائی کوشش ہوتی۔ کہ کنیا گورو کل روپڑ میں ہی کھلے؛

ان کی وفات کے بعد پہلے ہی سال راقم الحروف کو روپڑ میں سالانہ جلسہ پر جانے کا موقعہ ملا۔ انکی پرجلیہ ماتا اور ٹوٹیہ پتا سے ملنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ انکی ماتا روتی جاتی تھیں اور اپنے پتر کی جیون کتھا سناتی جاتی تھیں۔ جس طرح وہ انکی آریہ سماج کی محبت کی کہانی سناتی تھیں سننے والوں کی آنکھوں میں آنسو خود بخود آ جاتے تھے؛

آریہ سماج میں شاستراتھ ہوا کرتے تھے۔ کہ شرادھ جیوتوں کا کرتے ہیں یا مردوں کا؟ آریہ سماج کا پکش ہمیشہ یہ رہا ہے کہ مردوں کا شرادھ نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ جیتوں کا یعنی ماتا پتا زندہ بزرگوں کی شردھا پورک بھوجن آدی سے سیوا کرنی چاہئے آپ کی ماتا نے ہمیں سنایا۔ کہ آموں کے موسم میں وہ پریم سے آم لایا کرتے تھے۔ اور ماتا پتا کو آدر پوروک بٹھاتے تھے بھوجن اور آم آدی اپنے ہاتھوں سے پروستے تھے۔ اور ہاتھ جوڑ کر پریم سے نمسکار کر کے بھوجن کرنے کے لئے درخواست کرتے تھے۔ ماتا جی جب ان کے اس پریم کو یاد کرتی تھیں۔ تو آنسو کی ندی اپنی آنکھوں سے بہاتی جاتی تھیں۔ شرادھ کرنے والا بھائی نے رشیوں کی یادگار دھرماتما اور بھگت پتر لالہ سومناتھ جی کس ماتا کی گود کو سپھل کرتا ہے۔ وہ ماتا خوش نصیب ہے۔ جو ایسے پتروں کو پیدا کرتی ہیں۔ نہیں تو سنسار میں ایسے پتر بہت ہیں۔ جو نہ دیوتا بنیں اور نہ دھارمک ہیں۔ ایسے ہی دھرماتما پتروں سے یہ بھومی بھی سوبھاگیہ دتی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میلہ کٹاس پر ویدک دھرم پرچار

پنڈدادنخاں کے بھگت جگن ناتھ کی حقیقت اور اس کا جھوٹا پرچار گنڈا

آریہ بھائی ہوشیار رہیں

کئی روز سے اخبارات میں میلہ کٹاس راج اور پنڈدادن خاں کی سناتن دھرم سبھا کے کام کے متعلق نہایت بے بنیاد اور گمراہ کن پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ پنڈدادن خاں اور گرد و نواح کے لوگ حیران ہیں۔ کہ ذمہ دار اور بلند پایہ اخبارات کو بھی یہ شخص گمراہ کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے

(۱) اس شخص کے متعلق ہندو آریہ سمیلن کٹاس راج کا سرگرم کارکن تحریر کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ شخص آریہ سماج کا جانی دشمن ہے اور اس کی پارٹی کے دوسرے لوگ ہر سال کٹاس راج پر آریہ سماج کے کام میں روڑا اٹکایا کرتے ہیں۔ اس کے متعلق کٹاس پرچار کمیٹی کی رپورٹیں شاہد ہیں۔ آریہ سمیلن کا نام لے کر آریہ سماجوں کو دھوکہ میں رکھنے اور ان سے ٹکے بٹورنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سال گذشتہ میں بھی سیوا سمیتوں کا نام لے کر اپیل کی گئی تھی۔ اور بہت سا سامان آٹا گھی وغیرہ جمع ہوا تھا۔ مگر میلہ پر کسی نے بھی سیوا سمتی کے درشن تک نہ کئے۔ بلکہ اپیل پر آئے ہوئے سامان کا پبلک کے مطالبہ کرنے پر بھی حساب مشتہر نہیں کرایا گیا۔ اور نہ یہ بتایا کہ تمام اشیاء کہاں گئیں ؛

(۲) اس شخص نے پہلے بھی اشتہار بازی کی تھی۔ کہ پنڈدادن خان میں سناتن دھرم سبھا کی طرف سے شاستری تک کی پڑھائی کا انتظام مفت ہے۔ اس خبر کی بنا پر کپور تھلہ کا ایک بدقسمت ودیارتھی وہاں سے اپنی پڑھائی چھوڑ کر پنڈدادن خان پہنچا۔ آنے پر معلوم ہوا۔ کہ سب کچھ جھوٹ لکھا گیا ہے۔ یہاں تو صرف ہوڑا چکر وغیرہ ہی پڑھانے کے لئے معمولی تنخواہ کا پنڈت رکھا ہوا ہے۔ اس کی مایوسی کی کوئی حد نہ رہی بالآخر آریہ سماجیوں نے آپس میں چندہ اکٹھا کر کے اس کے واپس جانے کا انتظام کیا۔ اور وہاں جانے پر اسے جو پہلے پڑھائی کے لئے وظیفہ ملا کرتا تھا۔ وہ بند ہو چکا تھا۔ وہ بیچارا نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا۔ اسی طرح اور بھی پنڈدادن خان پاٹھشالہ کے متعلق بہت سی گپیں ہانکی جاتی ہیں ؛

(۳) اس علاقہ میں ایک یوگی راج پدھارے تھے۔ جن کی عمر ۵۰۰ سال بتلائی جاتی تھی۔ جو آکاش بانی کے ذریعہ جوان ہو کر بھبنی والے بنے ہوئے تھے۔ اور بہت سی کراماتوں کے مالک بیان کئے جاتے تھے۔ میں نے اخبارات کے ذریعہ اس مہارے ڈھونگ کا بھانڈا پھوڑا تھا۔ یوگی راج کی ماں اور ماموں کو بلا کر یہ ظاہر کر دیا تھا۔ کہ یہ ایک ۲۳ برس کا نوجوان ہے۔ اور قرضہ کے ڈر سے بھاگ کر سادھو بنا ہوا ہے۔ پبلک ان صحیح حالات سے آگاہ ہو کر پاکھنڈ پوجا سے ہٹ گئی۔ اس پاکھنڈ کے پھیلانے میں بھگت جی کا خاص ہاتھ تھا ؛

(۴) بھگت جگن ناتھ کو خون دینے والا مجنوں بیان کر کے ان کی بہت کچھ تعریف کی گئی ہے۔ مگر یہ لوگوں کو دھوکا دیا گیا ہے وہ خون دینے والے مجنوں ہیں یا دودھ پینے والے مجنوں اس کے متعلق لالہ کرم چند چوہڑہ پنڈدادن خان والے کا واقعہ ہی اس کا کافی ثبوت ہے۔ سارے لوگ جان سکتے ہیں۔ کہ در اصل ان کی حقیقت کیا ہے۔ بلکہ اس علاقہ کے لوگ تو بھگت جگن ناتھ جیسے آدمیوں کا سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے ممبر ہونے سے پرتی ندھی سبھا کی حقیقت کا اندازہ لگایا کرتے ہیں۔ کہ وہ کیا سبھا ہے یہ بھی معلوم رہے کہ بھگت صاحب ان پڑھ بے علم آدمی ہیں محض معمولی ہندی (لنڈے) جانتے ہیں۔ اگر یہ ان کے خون دینے والے مجنوں ہونے کا ثبوت ہے۔ تو مبارک!

(۵) میرے متعلق جو اخبارات میں پورانک ہونے کی جھوٹی خبریں شائع ہوئی تھیں۔ اور جن پر یہاں مقدمہ چلتا رہا ہے، آپ ہی اس کے بانی مبانی اور مختار عام تھے۔ اور اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے متعلق کوئی نئی شرارت پیدا کر رہے ہیں۔ جس کی پیش بندی کے طور پر اخبار پرتاپ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۱ء میں خبر شائع کرائی ہے۔ پنڈدادن خان میں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ یہاں کی ہندو پبلک کے تمام حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر آگے یہاں دو ہندو سرکاری ممبر ہوا کرتے تھے۔ مگر اس دفعہ آپ کی پارٹی کی خود غرضانہ کوششوں سے دونوں ہندو ممبروں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ تینوں مسلمان ممبر نامزد ہوئے ہیں اور بھگت جی اس پر پھولے نہیں سماتے۔ اور لوگ ان کو مبارک بادیاں دے رہے ہیں وغیرہ

میں آریہ جنتا کو آگاہ کر دیتا ہوں۔ کہ میلہ کٹاس راج پر کوئی مشترکہ آریہ ہندو سمیلن نہ ہوگا۔ اور کوئی آریہ بھائی اس غرض کے لئے چندہ وغیرہ بھیجنا چاہیں۔ تو پہلے ہی سے سوچ سمجھ لیں۔ کٹاس پرچار کمیٹی کی طرف سے باقاعدہ ویدک دھرم کا پرچار ہوگا۔ جو بھائی اس کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ یا سہایتا دینا چاہیں۔ تو سکرٹری کٹاس پرچار کمیٹی پنڈدادن خان سے خط و کتابت کریں ؛

(پنڈت لوک ناتھ آریہ اپدیشک پنڈدادنخان)

آریہ سماج بہادر آباد میں جھنڈے کی بے حرمتی

گورنمنٹ کا بیان ناقابل اطمینان ہے!

آل انڈیا آرین لیگ کے پردھان شری نارائن سوامی کا بیان

آریہ سماج مندر بہادر آباد (ضلع سہارن پور) کی گورکھا فوجی سپاہیوں نے جو بے حرمتی کی تھی۔ نیز وہاں کے آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو زد و کوب کر کے آریہ سماجیوں کے جذبات کو جو صدمہ پہنچایا گیا تھا۔ اس کے متعلق مسٹر ہری راج سروپ نے لیجسلیٹو اسمبلی میں چند سوالات کئے تھے۔ ان سوالات کا جو جواب گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹری نے دیا تھا۔ اس کے متعلق شری نارائن سوامی جی صدر آل انڈیا آرین لیگ دہلی کی جانب سے ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جو حسب ذیل ہے :-

گورنمنٹ کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ بریگیڈ کمانڈر بلیشٹن کی جانب سے جو جواب ملا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ سماج والے مندر کے اندر کے جھنڈے کو پھاڑنے یا سماجی رجسٹر اور ریکارڈ کے جلا دینے کی خبریں کوئی صداقت نہیں ہے۔ نیز فوجی افسر نے یہ بھی تحریر کیا ہے۔ کہ ہماری فوج کے سپاہی بہادر آباد کے مندر میں داخل تک نہیں ہوئے۔ دلیل یہ بھی دی گئی ہے۔ کہ گورکھا سپاہی چونکہ خود بھی ہندو ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ کسی مندر کی بے حرمتی کریں۔ میں نے اس امر کی دوبارہ تحقیقات کرنے کی غرض سے آل انڈیا آرین لیگ کے دو ذمہ دار ممبران کو وہاں روانہ کیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا جو کہ تمام صوبہ جات کی واحد سوسائٹی ہے۔ آرین لیگ اس کی نمائندہ جماعت ہے۔ ان ممبران نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ فوجی گورکھوں پر جو الزام عائد کئے گئے ہیں۔ وہ بالکل درست ہیں۔ نیز یہ سب کارروائی ان گورکھوں نے کی ہے جو گروہ کپتان کی زیر کمان تھے۔ جس کا ذکر ان رزولیوشنوں میں بھی کیا گیا ہے۔ جو مختلف سماجوں نے پاس کئے ہیں۔ نیز کپتان مذکور کا رویہ بھی نہایت غیر ذمہ دارانہ اور قابل اعتراض تھا لہٰذا میں فوجی حکام کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ جو الزامات ان سب پر لگائے گئے ہیں۔ وہ ان کو جھوٹا ثابت کریں۔ محض یہ کہہ دینا۔ کہ چونکہ گورکھے ہندو ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ کسی مندر کی بے حرمتی نہیں کر سکتے۔ محض ایک ڈھکوسلہ ہے گورکھے سپاہی اپنے حاکم کی حکم عدولی کبھی نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ ان کو ڈر تھا۔ کہ ایسا کرنے سے ان کا کورٹ مارشل کر دیا جائیگا ؛

مذکورہ بالا حالات میں مجبور ہو کر مجھے یہ بیان اخبارات میں شائع کرنا پڑا ہے۔ معاملہ بڑا سنگین ہے۔ اور آریہ سماج جیسی مذہبی سوسائٹی ایسے معاملات کو جن کے ذریعہ اس کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی گئی۔ کبھی درگذر نہیں کر سکتی۔ آریہ سماجیوں کو مطمئن کرنے کا واحد طریقہ صرف یہ ہو سکتا ہے کہ ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیٹی کے ذریعہ اس کی تحقیقات کرائی جائے ؛

آریہ سماج کے ادھیکاریوں کے ساتھ جو خلاف انسانیت اور وحشیانہ سلوک کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق گورنمنٹ کی جانب سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ افسر کمانڈنگ سے بدسلوکی سے پیش آئے تھے۔ اس لئے افسر مذکورہ کے علم کے بغیر ہی بعض گورکھے سپاہیوں نے ان کو زد و کوب کیا۔ جس کی وجہ سے ان کو ضربات آئیں۔ اس کے متعلق بھی آل انڈیا آرین لیگ کے ذمہ دار ممبران نے تحقیقات کی۔ ان کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ افسران فوج کی جانب سے اس پر بھی پردہ پوشی کرنے کی کوشش کی گئی ہے

(بقیہ صفحہ ۱۴ کالم ۱ کے نیچے)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سکھوں کے گورو ویدک دھرمی تھے؟

(لیکھک پتنگ)
نمبر (۱)

آریہ سماج! تیرا ہردیہ وشال ہے۔ تو سب کو اپناتا ہے۔ کوئی تجھ میں آتا ہے۔ تو خوش ہو جاتا ہے۔ کوئی ویدک دھرمی کہاتا ہے۔ تو پھولا نہیں سماتا ہے۔ جو آریہ کہاتا ہے۔ وہ تیرا بھراتا بن جاتا ہے۔ آ! آریہ سماج اپنے وشال بازو پھیلا سارے سکھ پنتھ کو ہردیہ سے لگا۔ شاید تو نہیں جانتا ہے۔ ورنہ وہ تو تیرا بھائی ہے۔ گوروؤں نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ آریہ جاتی کا بیڑا پار کیا نہیں نہیں تجھ پر بڑی اپکار کیا۔ آ! آج گوروؤں کی بچن کتھا سُنا۔ ان کے ویدک بھاو بتا۔

نوٹ:- اس لیکھ کے حوالہ جات "گورو مت دواکر پرتھم بھاگ" لیکھنیہ کرنی گرام نواسی پنڈت ملتی رام شرما اتائی گوتھی سے ادھرت کئے گئے ہیں:

شری گورو نانک دیو جی نے کیوں جنم لیا

پنتھ پرکاش ایڈیشن ۵ صفحہ ۷۵ پر لکھا ہے

بالن ہیت سناتن پنتھ
ویدک دھرم رکھن کے ہتیہ
آپ پر بھو گورو نانک روپ
پرگٹ بھئے جگ میں سکھ بھوپ

(۲) شری گورو ہر گوبند جی مہاراج نے کیوں جنم لیا؟

"تواریخ گورو خالصہ" رچیت بھائی گیان سنگھ گیانی ایڈیشن اول بھاگ اکھتا گرنتھ ۶ مطبوعہ بکرمی ۱۹۴۸ صفحہ ۲۱۵ میں لکھا ہے:

"انھوں (گورو ہر گوبند جی) نے فرمایا۔ پہلی سیدیوں کو تولی سادھوؤں کو دینا۔ اسیں وید دھرم کی رکشا واسطے آئے ہیں۔ ہمیں سمجھ کر پیپرا دو"۔

(۳) شری گورو تیغ بہادر جی ویدک دھرم کے پرچارک تھے

اورنگ زیب نے پوچھا آپ کس دھرم کو سرو اتم دھرم سمجھتے ہیں۔ جس کے لئے آپ اپنے شریر تک کی پرواہ نہیں کرتے۔ اتریں گورو تیغ بہادر جی نے کہا۔ دیکھو پستک "شری گورو دھرم دھجا" صفحہ ۸۴۔ انک ۳ رچیت کرپا جیت سنگھ جی:-

آگیا جو کرتار کی وید چار اُچار
دھرم تا سکو خاص لکھ ہم ہیں کرت پرچار
وید ورُدھ ادھرم جو ہم نہیں کرت پسند
وید دکت گرو دھرم سو ہیں لوک میں چند

پاٹھک! شبد کیا ہیں۔ گورو تیغ بہادر جی کے تن سے آریہ سماج کی آتما بول رہی ہے:

(۴) دسم گورو گوبند سنگھ جی مہاراج اپنے ونش کی اتپتی لکھتے ہوئے دسم گرنتھ صاحب وچتر ناٹک ادھیائے ۲ میں لکھتے ہیں:-

جنہ وید پٹھیو سو بیدی کہلائے
تنہ دھرم کے کرم نیکے چلائے
پڑھے وید ۲ سو دویدی ۳ اچھی طرح

ارتھات۔ گورو صاحبان کا گھرانا ویدی کہلاتا تھا۔ جو ویدی کہاتے تھے۔ وہ جنھوں نے وید پڑھا۔ گورو جی نے وید پر آگے لکھا ہے:-

پڑھیں سام دیایم۔ یجر وید کتھم۔ رگوید پٹھم کرے بھاو ہتم۔ اتھرب دید پٹھیم سنے پاپ نٹھیم

شری گورو گوبند سنگھ جی اپنے ونش کی اتپتی شری رام چندر جی کے پتر لو اور کش سے بتاتے ہیں۔ ویدی کہلاتے ہیں۔ وید کا پڑھنا واجب جتاتے ہیں۔ اس پر بھی بیدی کر لی ہے کہ دو ویدک دھرمی تھے۔ تو اب کیا کہیں؟ شک کا نہ رہے دسوں گوروؤں کا ایک ہی مت تھا۔ چنانچہ پستک گورو بلاس پاتشاہی ۶۔ ادھیائے ۹ میں لکھا ہے۔

ایک روپ سب ہی پہچانو۔
یا میں بھید نہ رنچ سمانو

اس سے سدھ ہوا کہ دسوں گورو ویدک دھرمی تھے۔ اور دیکھئے:-

(۵) بابا سنتوکھ سنگھ وکیل امرتسر نواسی اپنی رچیت پستک "سکھ ہندو ہیں" کے پرشٹ ۴۔ انک ۵ میں لکھتے ہیں:-

گورو نانک دیو جی نے جب دیکھا۔ کہ جگت کے لوگ وید شاستر کے مت کو کٹھنائی کر کے گرہن نہیں کر سکتے۔ تب ان کے ادھار کے واسطے وید شاستروں کا مت بھاشا میں پرگٹ کیا۔ اور اپنی بانی بھاشا کے ساتھ لوگوں کو وید شاستروں کا ادھیکاری بنایا:

(۶) پرسدھ پنڈت تارا سنگھ جی پٹیالہ نواسی اپنی رچیت پستک "سری راگ سٹیک" صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں:-

"پرم کرپالو سری گورو نانک مہاراج نے سنسار ٹیک میں دھسے جنوں کے ادھار کی اچھا کر پہلے سنگھدیپ سے پورن "ویدوں کا سار" بھگتی سہت گیان جب بانی میں نرنیہ کیا:

(۷) سردار راجیندر سنگھ جی ایڈیٹر اخبار خالصہ بہادر اپنے رچیت پستک خبط دادیان کا علاج اردو کے پرشٹ ۷۹ میں لکھتے ہیں:-

"جب اور دیگر کل شبد گورو نانک صاحب کے ویدوں کی شرتیوں سے ملتے ہیں۔ گورو نانک صاحب کا ادل ادم کا اپدیش ہی ویدوں سے ملتا ہے۔ اور نہ صرف معنی بلکہ آواز میں بھی۔ گورو نانک صاحب نے ایشور کو سارے جگت کا کرتا یعنی خالق لکھا ہے اور کرتا شبد برہدارنیک اپنشد کی شرتی سے ملتا ہے:

(۸) سنت دل سنگھ جی اپنی رچیت پستک "گوربانی راگ سٹیک" کے صفحہ ۱۷۲ اتھوا ۲۰۷ میں لکھتے ہیں:-

شاستر سمرت وید پران
سمتر کرستکرت کین بکھان
سرو وید کو سنگرہ کین
ادھ سنگم بھاشا کر دین۔

(۹) بھائی حضورا سنگھ جی اخبار خالصہ سماچار امرتسر جلد ۱۱ نمبر ۱۵۰ - ۱۰ مارچ ۱۹۱۹ء صفحہ ۴ کالم ۳ میں ایک مسلمان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"گورو نانک دیو جی نے ویدوں کی جو کسی جگہ نندا کی ہے۔ تو کئی جگہ استتی بھی کی ہے۔ جیسا کہ سری گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ کہ

وید کتیب کہو مت جھوٹے
جھوٹا جو نہ وچارے

اور کسی جگہ ویدوں کی تردید کرنے میں گورو صاحب کا مطلب ویدوں کی ہتک کرنا نہیں تھا۔ کیونکہ یدی وہ ویدوں کی ہتک کرتے تو خود گورو صاحب جی کی بانی کی ہتک ہوتی ہے۔ کیونکہ جو اصول ایکتا کاری گورو گرنتھ صاحب جی میں درج ہے۔ ویدوں میں بھی درج ہے"۔

(۱۰) دسم گورو کے حضور سے گرنتھی بھائی منی سنگھ جی نے اپنی رچیت پستک "جگت رتناولی" کی ساکھی ۱۴ میں گرنتھ صاحب کو ویدوں کی ٹیکا لکھا ہے۔ سکھوں نے گورو پنچم جی سے پرشن کیا۔ کہ "جو ویدوں کا پر پراتی گہیہ ہے۔ اُسے پا نہیں سکتا۔ آپ کرپا کر کے گورو اوتار دھار کر کے بانی دیش سمپورن تتو نرنیہ کر کے تب ہمارا کلیان ہو سکے۔ راس پر انھوں (گورو جی نے) بھگتاں سکھاں کی بکار کر کے بھاشا بانی گرنتھ جی ویدشاستر سبھاں دا تتو سنگم کر کے کہا ہے"۔

شری سردار ارجن سنگھ جی اپنے بہاد ٹریکٹ "ہمارے گورو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے" (جس میں آپ نے ۱۲۷ پرمان دیے ہیں) یہ امر بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ سکھ ہیں:

سکھوں کے مستند لیڈر کی اس بارہ میں رائے

شریمان بابا کھیم سنگھ صاحب مرحوم کے صاحبزادہ بابا گوربخش سنگھ صاحب جو اس وقت سکھوں کے مستند لیڈر ہیں۔ انہوں نے جبکہ وہ ہندو کانفرنس کے موقعہ پر تشریف لے گئے۔ تو پہلے دن بوقت شام دھرم شالہ میں سکھوں کے سامنے لیکچر دیا۔ جس میں فرمایا۔ کہ گرنتھ صاحب میں شری رام چندر اور شری کرشن جی مہاراج کی نسبت ہی عزت کرنے کا حکم ہے۔ جو عزت خاص گورو صاحبان کے لئے مخصوص ہے۔ اور سکھ ہندوؤں کا جز ہیں۔ اُن سے علیحدہ نہیں:

گوروکل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ

۲۸ فروری سے ۲ مارچ تک ہوا۔ حاضری پہلے سالوں سے بھی ادھک تھی۔ ۲۸ فروری کو نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے نکلا:

اتسو کا پرارمبھ ۲۸ فروری کو ہون یگیہ کے بعد ہوا۔ سب سے پہلے ماتا لکشمی بائی کی شوک جنک مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور سوامی ویدانند جی کا اپدیش ہو کر پھر وید برت جی ودیا النکار کا ویاکھیان ہوا۔ ٹھیک دو بجے دوپہر کی کارروائی پرارمبھ ہوئی۔ جس میں رائے صاحب لالہ امرت رائے نے اور آچاریہ رام دیو جی نے ارم پرتا کا کو لہرانے کی رسم ادا کی۔ رائے صاحب امرت رائے نے اُتساہ ورد ھک بھاشن دیا۔ لہرانے کی رسم کے بعد آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت ٹھاکر دت جی شرما منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔ رات کو پنڈت ٹھاکر دت جی کی امرت بانی کی کتھا ہوئی:

دوسرے دن کی کارروائی

پراتہ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد پنڈت دیو برت کا اپدیش اور پنڈت رام دیال جی

بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۴

آریہ سماج کے ادھیکاریوں پر یہ الزام لگا تا کہ انہوں نے افسر مذکور کی بے عزتی کی یہ کہانی واقعہ کے بعد کی گھڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ نیز گورنمنٹ کی جانب سے جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ ان فوجی سپاہیوں کے ساتھ سختی کا کارروائی کی گئی ہے۔ صرف ایک قسم کی اشک شوئی ہے۔ آریہ سماجی اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک یہ نہ بتلایا جائے۔ کہ ان کو کیا سزا دی گئی ہے اور جو سزا دی گئی ہے۔ وہ سزا جرم کے مطابق ہے یا نہیں۔

رنگون کا وشال آریہ مندر

(نغمہ نیں)

رنگون چار لاکھ کی آبادی کا ایک مشہور تجارتی شہر ہے۔ برہما کی راجدھانی ہونے سے یہاں بہت رونق ہے۔ ساری دنیا کو یہاں سے جہاز جاتے ہیں۔ ہندوستان جانے کے واسطے تقریباً یہی ایک راستہ ہے۔ اور برہما کی واحد یونیورسٹی رنگون میں ہی ہے۔ اپر اور لوئر برہما کے سارے ہندوستانی بھائیوں کو اکثر رنگون میں آنا پڑتا ہے۔ رنگون میں آریہ سماج تقریباً ۳۲ برس سے قائم ہے۔ پہلے دس بارہ سال تو گمنامی کی حالت میں گذرے نہ کوئی اپنا مندر تھا۔ اور نہ ہی باقاعدہ سماج لگتی تھی۔ گذشتہ بیس سال سے سماج باقاعدہ لگتی ہے۔ اور کام اندر ہی اندر دن بدن بڑھتا رہا ہے۔

آریہ سماج رنگون کا پرانا مندر تقریباً دس سال ہوئے خرید گیا تھا۔ اس وقت خیال تھا۔ کہ ایک مدت تک یہ مکان ہماری ساری ضروریات کو پورا کرتا رہیگا۔ لیکن سات سال کے اندر ہی جگہ تنگ معلوم ہونے لگی۔ آریہ سماج کا دائرہ اثر اور کام بڑھ گیا۔ چنانچہ سماج کے ہال کا یہ حال تھا۔ کہ اتوار صبح آریہ کمار سبھا اور شام کو آریہ سماج۔ اور سنیچر دوپہر کو استری سماج۔ ساپتاہک ست سنگ ہوتے تھے۔ ہفتہ کے باقی دنوں میں دن کو آریہ کنیا پاٹھشالہ اور رات کو فری نائٹ سکول لگتے تھے۔ شام کو ریڈنگ روم ہوتا تھا۔ اور یہ دو کمروں میں آریہ دھرم شالہ ہوتی تھی۔ جو ہر وقت کھچا کھچ بھری رہتی تھی اور اکثر اوقات جگہ کی تنگی کے سبب سے ہم کو شکایات سننی پڑتی

اس کے علاوہ دیاننداینگلو ویدک سکول ایک الگ کرایہ کے مکان میں لگتا تھا ان سب تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ۱۹۲۹ء میں آریہ سماج رنگون نے فیصلہ کیا کہ مندر کو بڑھایا جاوے ۱۹۳۰ء کا تقریباً سارا سال ہی نقشہ تجویز کرنے میں لگ گیا۔ کئی دفعہ نقشہ تیار ہوا۔ اور کئی دفعہ روک دیا گیا۔ آخر ماہ دسمبر ۱۹۳۰ء میں موجودہ نقشہ منظور کر کے یکم فروری سے پرانا مکان گرانا شروع کر دیا۔ نقشہ یہاں کے مشہور ARCHITECT لالہ گوردت مل آنریری مجسٹریٹ نے تیار کیا ہے۔ مکمل ہونے تک کل لاگت ایک لاکھ روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ یہ مندر تیار ہونے پر غالباً سارے ہندوستان میں بہترین سماج مندر ہوگا۔ بگ ٹریٹ سٹریٹ جو ایک سو فٹ چوڑا راستہ ہے۔ پر سامنے کے حصے میں ایک ہال ہوگا۔ جو ۶۶×۵۴ فٹ اور ۴۲ فٹ اونچا ہوگا۔ بارہ فٹ کی اونچائی پر اس کے تین طرف گیلری ہوگی اور اس میں ایک ہزار کی حاضری کی گنجائش ہوگی۔ اور اس کے دوسری اور تیسری منزل میں بارہ بارہ کمرے ہونگے۔ جو دھرم شالہ کے واسطے مخصوص ہوں گے۔ ہر ایک کمرہ مکمل ہوگا۔ اس میں میز کرسی۔ چارپائی الماری اور پانی کا نل ہوگا۔ پچھلا حصہ مکان کا چار منزلہ ہوگا۔ اور دوکانوں اور رہائش کے لئے کرایہ پر مل جاوے گا۔ اور ایک حصہ میں کنیا پاٹھشالہ ہوگی ؛

آریہ سماج رنگون نے آج تک کبھی بھی اپنی ضروریات کے لئے باہر سے اپیل کرنی مناسب نہیں سمجھی۔ لیکن یہاں آریہ پرشوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور وہ بھی نسبتاً غریب ہیں۔ اس لئے باہر کے خاصکر برہما وا سی آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ ہماری سہائتا کے لئے دھن بھیجیں۔ جو مہاشے اپنے یا کسی اپنے پیارے سمبندھی کی یادگار میں کمرہ بنوانا چاہیں۔ ایک ہزار روپیہ بھیجکر مشکور فرماویں۔ اب تک مفصلہ ذیل چندہ ہو چکا ہے :۔

مہاشہ سی وی گلیارا سیٹھ پانچ ہزار ایک روپیہ
ڈاکٹر کلیان سنگھ ایک ہزار ایک روپیہ
" گوردت مسرین " " "
پنڈت رام رکھا " " "
بابو موہن سنگھ سٹیشن ماسٹر " " "
لالہ گنپت رائے جی " " "
لالہ جگت رام ایک ہزار ایک نک یگیہ شالہ کے لئے

لالہ آتما رام ۵۰۰ روپیہ
" سیوا رام ۳۰۰ "
بابو لشمنداس ۱۰۰ "
مہاشہ پرشوتم پٹیل ۱۰۰ روپیہ لالہ نند گوپال اور مہاشہ رتی لال اور مہاشہ گوبند جی ۱۱۶ "
ڈاکٹر دولت رام ۵۰ روپیہ

اس کے علاوہ کچھ چھوٹی چھوٹی رقومات ہیں۔ اور تقریباً چھ ہزار کے وعدے ہیں دھن اکٹھا کرنے اور مکان بنوانے کے واسطے ایک علیحدہ بلڈنگ کمیٹی ہے۔ مکان بننا شروع ہو گیا ہے۔ بنیادیں بھری جا کر پلنتھ تک دیوار کی چنائی ہو چکی ہے۔ اور مکان بڑی تیز رفتاری سے بنتا جا رہا ہے دھن کی بڑی آوشیکتا ہے۔ آریہ جنتا خاص کر برہم دیش نواسیوں سے دیش نویدن ہے۔ کہ دھن بھیج کر مشکور فرماویں۔ روپیہ وغیرہ اس پتہ پر آنا چاہیئے ؛

(ڈاکٹر گوردت مسرین آریہ سماج رنگون)

دیشوں میں پرچار کی ضرورت

میں آج کل سنگاپور میں پرچار کر رہا ہوں۔ ہفتہ میں تین روز شام کو انگریزی میں لیکچر ہوتے ہیں۔ رات کو روزانہ چھاندوگیا اپنشد سے کتھا کر رہا ہوں۔ بہت بھیڑ بھاڑ لوگوں کی ہوتی ہے۔ اس عرصہ میں کئی خطوط ایپوہ اور کوالا لمپور (ملایا) سے آچکے ہیں۔ وہاں بھی سب لوگ ہمارے لئے بہت خواہشمند ہیں مگر سوماترا سے پہلے تار آیا تھا۔ پھر ضروری خط آیا۔ آپ کے پاٹھک حیران ہونگے۔ کہ باہر کے ممالک میں لوگ ویدک دھرم کے کس قدر پیاسے ہیں۔ میں ۱۹۲۶ء میں سوماترا گیا تھا۔ اور آریہ سماج کا بیج بو آیا تھا۔ اب وہ پودے کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اسکو پھر سے پرچار روپی جل سے سینچنے کی ضرورت ہے۔ کیا سارودیشک سبھا کے ادھیکاری ودیش پرچار کی طرف دھیان نہ دیں گے ؟ کیا سوامی جی کے سوپنہ کی طرف بالکل دھیان نہ دیا جاوے گا ؟ میں تو اس تار و خط کو پا کر پہلے ادھر جا رہا ہوں وہاں سے دوانہ ہو کر ایپوہ۔ پینانگ۔ کوالا لمپور جاوا۔ بالی ہو کر فلپائن۔ چین اور جاپان جاؤں گا۔ اس علاقہ میں پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ اب چینی لوگوں میں پرچار شروع کیا ہے سماج کے سبھاسد دھڑا دھڑ بڑھ رہے ہیں اور یہ پرچار بڑی سپھلتا سے ہو رہا ہے۔

(جیمنی مشنری) ؛

"پرکاش" ویدک دھرم کی کس قدر اشاعت کر رہا ہے۔ یہ اس کے پریمیوں سے پوشیدہ نہیں ایسی صورت میں اسکے پریمیوں کا فرض ہے کہ اس کی اشاعت بڑھائیں ؛

سرکاری ہسپتالوں میں میڈیکل افسران کی مجربہ معتقدہ مایوس قسمت کو تبدیل و دماغ کو طاقت دینے والی

ایک ہفتہ میں سات پونڈ خون صالح بڑھانیوالی

کریا لوسائن

مونگا ہسپتال
ڈسٹرکٹ کے مشہور معروف ڈاکٹر رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب کا سرٹیفکیٹ ہے کہ سوائن جیسی جادو اثر دوا کا تجربہ شدہ

سیالکوٹ ہسپتال
سردار بہادر ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب سول سرجن بہادر کی ... میڈیکل ... ڈاکٹر ... سول کا ذاتی تجربہ

دنیا میں کمزوری ہر قسم کو دور کرنے کی لاثانی دوا صرف کریا لوسائن ہی ہے جسکو میڈیکل آفیسر خود استعمال کرتے ہیں اور اپنے عیال و اطفال کو کھلانے کے علاوہ تپدق کے مریضوں کا وزن بڑھاتے ہیں

موجد و مدیران حکیم کرپا رام برہمچاری سند یافتہ و تمغہ یافتہ

پتہ :۔ کریا لوسائن فارمیسی (لاہور برانچ) قلعہ گوجر سنگھ لال چوک لاہور

قیمت بڑی شیشی ۶ گولی والی شیشی ۲ روپیہ خرچ ڈاک ۷

بدہضمی کمی خون مردمی کمزوری جریان۔ خرابی خون امراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا

آدنیہ رسائن

قیمت ۷ روزہ خوراک عہ پندرہ روزہ ۲ تیس روزہ ۴ محصول ساتھ آنے

موجد :۔ پنڈت سیتارام دت کویراج آدنیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

لاہور (برانچ) انارکلی کیسری بالاخانہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک جگت

آریہ سماج جیند کا جلسہ - آریہ سماج ریلوے سٹیشن جیند جنکشن کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳- اپریل کو ہوگا - قرب و جوار کی آریہ سماجیں اس جلسہ سے لابھ اٹھائیں - رہائش اور بھوجن کا انتظام سماج کی طرف سے ہوگا - شری سوامی سرونانند جی مہاراج سے پرارتھنا ہے کہ اس جلسہ پر کرپا کر کے ضرور پدھاریں - (امرناتھ منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج بیکانیر کا اُتسو - آریہ سماج بیکانیر کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱- اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے - سوامی سرونانند جی شامل ہو کر کرتارتھ کریں ؛ (منتری سماج)

راجپوت ودیاس آریہ ہائی سکول کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - جس میں آریہ سماج کے پرسدھ اپدیشک و بھجنیک پدھار کر امرت ورشا کریں گے - تقسیم انعامات کا جلسہ زیر صدارت شریمتی اے این بھنڈاری ہوگا - نگر کیرتن ۲۹ مارچ بوقت ۳ بجے سہ پہر شروع ہوگا - سب بھائی شامل ہو کر لابھ اٹھائیں - (جیوتی پرشاد منتری)

رائچور میں آریہ سماج کی ستھاپنا

رائچور (نظام سٹیٹ) میں آریہ سماج کی ستھاپنا ۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہوگئی - چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان پنڈت رام سروپ جی شرما ادھی سنتری پنڈت فقیر چند جی - اُپ منتری رام آچاریہ - کوشادھیکش - اپا راؤ جی ؛ (فقیر چند منتری آریہ سماج) ؛

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا چناؤ

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا چناؤ ۴ مارچ کے سادھارن ادھیویشن میں جو دہلی میں ہوا حسب ذیل ہوا :-

پردھان شری مہاتما نارائن سوامی جی اُپ پردھان آچاریہ رام دیو جی، بابو شری رام جی منتری سوامی آنند بھکشو جی سرسوتی اُپ منتری رائے صاحب گنگا رام جی - کوشادھیکش لالہ نارائن دت جی (دہلی) پستکادھیکش لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار دہلی - آڈیٹر لالہ ہرسرن داس جی رئیس غازی آباد - (منتری سارودیشک سبھا) ؛

شوک پرستاو - آریہ سماج بھیرہ شرمیان لالہ ہری رام جی ساہنی کے داماد شری یت لالہ مدن لال جی وکیل کی اچانک اور عین عالم شباب میں بے وقت مرتیو پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے ؛ (رام پیارا منتری آریہ سماج) ؛

برہمچاریہ نام کرم سنسکار - مسٹر کے ایل مہندرا اسسٹنٹ پرمانٹ وے انسپکٹر بمبئی ریلوے LEWE کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا نام یوگیندر پال رکھا گیا - اس شبھ اوسر پر لیڈی اور پن مانا کے ہوئی - مدراسی اور پنجابی بھائیوں کو پریتی بھوجن دیا گیا اور ۵ روپے دان دیا گیا ؛

(جے چند معرفت سٹیشن ماسٹر)

آریہ سماج سانہ وال - ۲ مارچ کو مہتہ ملک راج سبھاسد آریہ سماج کی ماتا کا دیہانت ہوگیا - انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا - اور سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں شوک پرستاو پاس کیا گیا ؛ (پیارے لال کپل اُپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن - لالہ خوشحال چند جی منتری آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا - لوگوں پر کافی اثر پڑا - بالک کا نام جیند ناتھ رکھا گیا - آریہ سماجک فنڈوں کو پانچ روپے دان پراپت ہوا - شہر کے پرتشٹھت لوگ اپستھت تھے - (برج لال)

آریہ سماج ہوشیارپور کا اُتسو - آریہ سماج (کالج وبھاگ) ہوشیارپور کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ اپریل ہونا مقرر ہوا ہے ؛ (وریت چند وکیل منتری)

برہمچاری ہرد یو کی شوک جنک مرتیو - برہمچاری ہرد یو کی دردناک مرتیو کا تار آنے سے سارے شہر جام پور میں ماتم منایا جا رہا ہے - اس شوک جنک سماچار آنے پر آریہ سماج کے وشیش ادھیویشن میں نمن پرستاو پاس کیا گیا - "یہ ادھیویشن گوروکل کے بھوشن برہمچاری ہرد یو کی دردناک - ناقابل برداشت اور اچانک مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے - اور اس صدمہ میں اس کے پتا چودھری سوہن لال جی اور بھراتا پنڈت سکھدیو جی - بی اے سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے - پرماتما مرتک کی آتما کو سدگتی اور سمبندھیوں کو دھیریہ دیں - (گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور) ؛

خط و کتابت میں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں -

جیتے کا لاکھ مرے کا سوا لاکھ

یہ مانی ہوئی بات ہے - کہ مویشی کی موت غریبوں کے لئے تباہی کا موجب ہوتی ہے لیکن امیر کے لئے بھی کم نقصان کا باعث نہیں ہوتی ؛

ہندوستان کے باشندے متعدد مذہبی پابندیوں کی وجہ سے مردہ مویشی کی لاش سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہیں اٹھا سکتے - بلکہ اسے اٹھوا کر باہر پھینکنے یا دفن کرانے کے لئے گرہ سے مزید روپیہ خرچ کرتے ہیں ؛

اس کمپنی کی تجویز کی بدولت ہر ایک مردہ مویشی کے مالک کو حسب ضابطہ کمپنی اس کی پوری قیمت ادا کر کے اس کے نقصان کی تلافی کر دی جاتی ہے ؛

مزید فائدہ اور سہولیت کمپنی سے سمبندھ رکھنے والے ایسے مالکان مویشی کو ضرورتاً حسب دستور روپیہ قرضہ بھی مل سکتا ہے - شرح سود کسی صورت میں آٹھ روپے سینکڑہ سالانہ سے کم نہ ہوگی ؛

کسی مالک مویشی کو کمپنی سے سمبندھ پیدا کئے بغیر ایک منٹ بھی نہیں رہنا چاہئے

مفصل حالات منسلکہ مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں یا اپنے نزدیکی ایجنٹ سے ملیں

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے ——— معاوضہ معقول دیا جاتا ہے

آل انڈیا کیٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کشمیر بلڈنگ ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا !!

۶۸۲

زنڈو کا چون پراش

کمزوری کو دور کرتا ہے - زکام کو نابود کرتا ہے تپ دق کو دفع کرتا ہے

بڈھے جوانوں اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت ہم تولہ عہ ۲۰ تولہ عہ دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۲۸

نوٹ :- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں :-

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ میلا رام نیڈر اینڈ سنز رنگ محل

راولپنڈی - سرداری لال برادرس کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ ؛

ایس - ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس ڈرگسٹ صدر بازار

پشاور چھاؤنی - کوی راج سکھدیو کاہان اوشدھالیہ

فیروزپور شہر - حکیم لچھمن داس سنت رام - چوک جمعیت ساتے ؛

گوجرانوالہ - کوی راج شنکر نند لال - کوئٹہ - حکیم رام سنگھ پنساری بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

جوالاپور کا بان پرستھ آشرم

یہ آشرم (جس میں بان پرستی اور سنیاسی مستقل طور پر اور انیہ یاتری اور درشک عارضی طور پر پابندی نیم ٹھیر سکتے ہیں)۔ اسٹیشن جوالاپور سے پورو میں ہریدوار کی سڑک پر بہرنگ سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر پوجیہ شری نارائن سوامی جی کی ادھیکشتا میں دو سال سے قائم ہے۔ اس سے پہلے بھی اس آشرم کے دشئے میں پتروں دوارا اور خاص کر سماچاروں کی ملکھ ملکھیہ آریہ سماجوں اور گورو کلوں کے اتسووں پر دگیا پنجل دوارا سرو سادھارن کی سیوا میں کچھ سوچنا ئیں دی جاتی رہی ہیں۔ گت ورش کے اندر یاتریوں کے کشٹ نوارن اتھ شری بابو گوری شنکر جی اور شری بابو ابھاپرشاد جی کے ادیوگ سے دو دھرم شالائیں اور شری لالہ مولراج جی پینشنر کار، پینشنر وان پرستی کی آدارتا سے آشرم نواسیوں کے لیے نوآن اندر دان دیر شری جگیا سو نید لسترجی کے شبھ سنکلپ اور اداراتا سے ان کی سورگ واسنی کنیا ترشنا کماری کے سمارک میں ترشنا پستکالیہ اور یگیہ شالہ کے وشال بھون بھی بن کر تیار ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے آشرم کی شوبھا کو دوبالا کر دیا ہے۔ اور نیز شری لالہ سندر لال جی پینشنر ضلع دار کی سہائتا سے آشرم نواسیوں کا بھوجن بنانے کا کشٹ بھی دور ہو گیا ہے۔ البتہ پاک اور بھوجن شالہ کے مکان کی آدشیکتا ابھی باقی ہے۔ اس کے سوا اس ستھان کے بارہ میں اتنا کہنا ہی پریاپت ہوگا۔ کہ یہاں کا جل وایو اتم اور سواستھپرد ہے اور ایکانت سیوان کرنے والوں کے واسطے لابھ کاری اور شانتی دائک ہے۔ اگر اس کو سادھارن روگوں کے نوارن کے لیے سینی ٹوریم کہا جاوے۔ تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ اس واسطے گورو کلوں کے اکائی اتسووں پر پدھارنے والے مہانو بھاؤں کو آدشیہ ہی آشرم کو دیکھ کر اور اس میں چند روز ٹھیر کر سواستھ اور شانتی کا لابھ اُٹھانا چاہیے ۔

(ستیانند سنیاسی)

مہاتما سمیر سنگھ جی رہا نہیں ہوئے

گورو کل براسی کے مہاتما سمیر سنگھ جی کالی کمبلی والے کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف۔ راولپنڈی میں ڈیڑھ سال کی قید کی سزا ہوئی۔ اور زیر دفعہ ۴۰ اسمبارن پور میں ایک سال کی۔ لیکن انہیں تا حال رہا نہیں کیا گیا۔ چنانچہ پنجاب گورنمنٹ کو ونتار دیئے گئے ہیں۔ لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ جس سے پبلک کو سخت تشویش ہے۔ نہ معلوم گورنمنٹ پنجاب مہاتما جی کی رہائی میں دیر کیوں کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ گاندھی اردن سمجھوتہ کے ماتحت مہاتما جی کو جلد رہا کر دے۔ دھرم سیوک (آگرہ)

گورو کل چتوڑ کا شلا آروپن اتسو

گورو کل کے پریمیوں کو یہ جان کر بڑی ہی پرسنتا ہوگی۔ کہ گورو کل چتوڑ کے لیے سٹیشن کے نزدیک ستائیس بیگھہ بھومی مل گئی ہے۔ جہاں ضروری مکانات بننے شروع ہو گئے ہیں۔ ۸ مارچ کے دن اس کی آدھار شلا آروپن اتسو پوری کامیابی سے منایا گیا۔ پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج نے اپنے کر کملوں سے آدھار شلا ستھاپت کرنے کی کرپا کی۔ اس شبھ اوسر پر ان کے تین منورنجک ویاکھیان ہوئے انہوں نے یگیہ منڈپ میں برہمچریہ کے مہتو دیں کو گورو کل آشرم میں برہمچاریوں کے کرتویوں کو اور چتوڑ کے صدر بازار میں آنے والے اپایوں کو ایسی اچھی طرح سمجھایا کہ چھوٹے بڑے پرتیک نرناری کے ہردے میں چر ستھائی پربھاؤ پڑا۔

اس اتسو کا درشیہ خاص طور پر قابل دید تھا۔ آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند جی مہاراج نے اپنے سورگ آروہن سے کچھ ماس پہلے جس گورو کل کا بیج آروپن کیا تھا۔ اسی کی شلا آروپن آریہ سماج کے سب سے بڑے نیتا کے کر کملوں سے رکھا جانا دیکھ کر پرتیک درشک کا ہردیہ پرسنتا سے پرپھلت ہو رہا تھا۔ اور سب نے مل کر پرماتما سے پرارتھنا کی۔ کہ گورو کل چتوڑ کے کاریہ میں پورن سپھلتا پراپت ہو۔ اور اس کے برہمچاری آدرش دنیا درت سناتک بنیں۔

(سوامی برتانند۔ آچاریہ گورو کل چتوڑ راجپوتانہ)

ہمارے کارخانہ کے

تیار کردہ شرومنی دھوپ اور ہون سامگری کی شہرت کیوں بڑھ رہی ہے؟

اس لئے

کہ دھوپ ایک بار سلگانے سے تمام بھسم ہو جاتا ہے۔ بار بار جلانے کی تکلیف نہیں دیتا۔

کہ صحت بخش ہونے کے علاوہ نہایت خوشبودار ہے۔ شدھ دیسی گھی سے تیار ہوتا ہے۔

کہ خوشنما بکسوں میں ملتا ہے۔ نرخ معمولی فی بکس ایک چھٹانک ۲ فی سیر ۱۶ بکس ۱۶؎ درجہ دوم فی سیر ۱۲؎ درجہ سوم فی سیر ۸؎۔

ہون سامگری

رتو انوکول۔ روگ ناشک۔ طاقت بخش اور اعلیٰ درجہ کی خوشبودار اوشدھیوں سے تیار کی جاتی ہے۔

سینکڑوں تعریفی خطوط موجود ہیں!

نرخ درجہ خاص فی سیر بارہ آنے درجہ اول فی سیر دس آنے۔ درجہ دوم فی سیر آٹھ آنے۔

گورو کل کے سالانہ جلسہ پر ہمارے ایجنٹ سے خریدیں!

آپ کا شبھ چنتک چونی لعل کھنہ مالک شرومنی پستکالیہ دھرم شالہ موہن لال روڈ۔ لاہور۔ م۔ پی

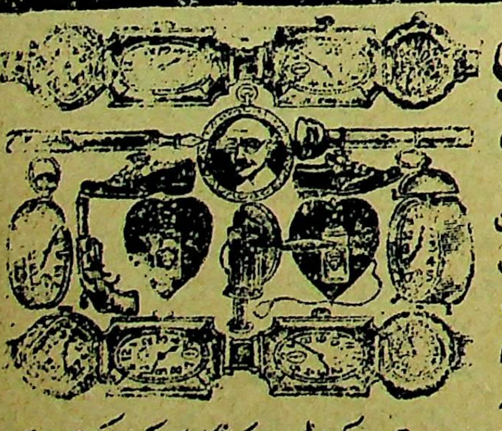

ٹائم پیس۔ گھڑیاں اور چیزیں

ہمیشہ اور سگندھ راج ۴ ڈبیہ پان رنجن جس سے پان کی لذت سو گنا بڑھ جاتی ہے اور جس کی خوشبو سے طبیعت مست ہو جاتی ہے۔ ایک بجلی کا لیمپ ایک فاؤنٹین پین ایک بیبی پستول۔ ایک جوڑی بڑھیا مضبوط ربڑ ٹیپ شو جو آپ جس پاپکا چاہیں۔ ایک جیبی چرخہ (تکلی) کرتے کے سینے میں لگانے لائق ہندوستان کے لیڈروں کی شکل کا ایک لاکٹ۔ ایک ٹوانے پاکٹ واچ۔ ۸ خوبصورت ٹوانے رسٹ واچین۔ اور ایک اصلی بی ٹائم پیس جس کی گارنٹی ۶ سال ہے۔ ساتھ ہی ایک انگوٹھی۔ ایک فاؤنٹن چشمہ ایک آتی گلاس بھی بھیجا جائے گا۔ ان سب چیزوں کی قیمت پانچ روپے۔ ڈاک محصول علاوہ

میسرس ایچ ایس شرما اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر (۶۰۸) کلکتہ

راجپوت کی بیٹی

اس دلفریب تاریخی ناول کے مطالعہ سے مردہ سے مردہ خون میں بھی زندگی کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے ہندو بچوں اور نوجوانوں کے لیے اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری ہے قیمت صرف ۸؎

سنگیت ساگر مصنفہ سردار سندر سنگھ صاحب بھیرو۔ ال رجستان کی مخصوص معروف راگنیاں ہیں ۸؎

شری مد بھگوت گیتا

کا آسان بامحاورہ اور بہترین ترجمہ از شریمان مہاتما جیت رام جی بوجہ عمدگی کے نہایت قلیل عرصہ میں اس کی بارہ ہزار جلدیں شائع ہو چکی ہیں قیمت اردو ۱۰؎ ہندی ۱۰؎ گورمکھی ۱۰؎

گیتا دھرم از بھگت ستی رام ۸؎ رو حانی کمال مع معیار صدق ۶؎ آفتاب حقیقت ۲؎

روشن ستارے۔ بہادر سیوا جی دیر ابھیمنیو وغیرہ بہادروں کے حالات ۱۲؎

خوش نصیب دوست بھگوان کرشن و سداما جی کے مکمل حالات ۱۲؎

جیمل دفتا کی شہادت ۳؎ چتوڑ کی بربادی ۳؎ جیتی جاگتی مورتیں ۶؎ دقائع راجستھان ۵؎ راماین مصنفہ مہاتما کالا چند شہید

دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری دروازہ۔ لاہور

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کوہستان شملہ کی حالت زار

اودیا اور اگیان کے اندھیکار میں ستری جاتی کا ترسکار

(نمبر ۱)

سُنتے ہو نگے چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجے تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں!

پیارے ناظرین! وقت تھا۔ کہ ہماری یہ دیوتاؤں کی بھومی کہا جاتا تھا۔ اس کی گنداچھن میں رہنے والے سادگی۔ تپسیا اور سداچار کی زندگی بسر کرتے تھے۔ چوری، جعلسازی، دُراچار۔ اور رسوم بد کا یہاں نام و نشان نہ تھا۔ شراب اور سگریٹ نوشی کا کسی کو گمان نہ تھا۔ دنیا کی وہ کونسی چیز ہے۔ جو اسے حاصل نہ تھی۔ اور وہ کونسی صفت ہے۔ جو اس میں ناضل نہ تھی۔ مگر آہ۔ سمے کے پھیرے نقشہ کچھ ایسا بدلا کہ زبان اس کے بیان کرنے سے عاجز ہے۔ اور قلم اس کا اظہار کرنے سے قاصر ہے ؎

کٹے جاتے ہیں۔ دو لب قلم کے مسکرانے سے
ہوئے سینے کے دو ٹکڑے جگر کے چوٹ کھانے سے

آج اسی دیو بھومی میں اگیانتا اور پاکھنڈوں کا چاروں طرف راجیہ ہو رہا ہے۔ ورسروں کو ایشور بھگتی کا سبق دینے والے بجو ناگرو اور کھرا پتھر کے پجاری بنے بیٹھے ہیں سندھیا اور اُپاسنا کی جگہ دیوتاؤں کے ناچ نے لے رکھی ہے۔ افسوس! جن گفاؤں میں رشی سمادھی لگاتے تھے۔ وہ اب ہر قسم کی خرابیوں کا اڈا بنی ہوئی ہیں۔ جن چوٹیوں پر بیٹھ کر فلسفے کے باریک نکات کا حل سوچا جاتا تھا۔ آج وہاں گندے اور مخرب اخلاق گیت گائے جاتے ہیں۔ اودیا نے بھی خوب ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ تمام پہاڑی علاقے میں سنسکرت بیا کرنی ودیا بہ تلاش سے بمشکل ملے گا۔ لڑکوں کے لئے تو کہیں کہیں پرائمری۔ مڈل اور ہائی سکول ہیں بھی ہیں۔ مگر پہاڑی لڑکیوں کے لئے چراغ لے کر ڈھونڈھنے پر بھی کسی پاٹھ شالہ کا ملنا نا ممکن کے قریب ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ پہاڑی عورتوں میں شاید ہی کوئی ہندی خواندہ عورت ملے گی۔ استریوں میں دیش بھگتی جاتی سُدھار اور دھرم پرچار کے جذبات کا ملنا تو محض خواب کی بات ہے۔ ہمارا سر مارے ندامت کے جھک جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ وواہ سنسکار اور دیگر سنسکاروں کی پدھتی کا نام تک یہاں کوئی نہیں جانتا۔ دلہن خود دولہے کے گھر پر آجاتی ہے اور وہیں شادی کی برائے نام رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ عورت کا بدل لینا یا فروخت کر دینا بالکل معمولی بات ہے۔ اس رسم بد کو ریت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایک استری ہر سال نئے گھر میں بیٹھی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ ایک معمولی حیثیت کے آدمی کے گھر میں آدھی درجن یا پوری درجن عورتوں کا ہونا اعتراض سے بالاتر تصور کیا جاتا ہے چونکہ عورتیں کھیت میں مشقت کرتی ہیں اس لئے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کرنا یہاں آمدنی کا وسیلہ خیال کیا جاتا ہے۔ معصوم بکروں کا سر تلوار کے وار سے اڑانے میں یہاں کا بچہ بچہ اُستاد ہے سردیوں میں ایک خاص دن مقرر ہے۔ جبکہ گھر گھر میں بکرے کاٹنا نیہ کا کام سمجھا جاتا ہے۔ شادی، غمی غرضیکہ ہر اہم موقعے پر ان بیچاروں کی زندگی کا خاتمہ کرنا ہی ضروری فرض قرار دیا جاتا ہے۔ ان موقعوں پر بھرپور فضول خرچیاں کی جاتی ہیں اور لوگ سالہا سال کے لئے مقروض ہو جاتے ہیں۔ اس علاقے کی توہمات بھی بے نظیر ہیں۔ دودھ اور گھی کے استعمال سے یہاں دیوتا روٹھ جاتا ہے۔ اگر کوئی بخار کی حالت میں بھی گھی کو نمک کے ساتھ دوا استعمال کرے۔ تو دور دور تک مشہور ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص آدیہ ہو گیا ہے۔ برادری کے لوگ اس سے جواب طلب کرتے ہیں۔ اور اُسے اپنی غلطی کا بہت بُری طرح خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ دودھ اور گھی ایسی قدرتی نعمتوں کو چھوڑ کر پہاڑی لوگ زیادہ تر ماس کے شائق ہیں۔ سینکڑوں ہیں بکرے ذبح کئے جاتے ہیں۔ اور وہاں ماس پکایا جاتا ہے کتنے شرم کا مقام ہے۔ کہ میدانی علاقے کے لوگ اس سرزمین کو عیش و عشرت کی منڈی خیال کرتے ہیں۔ اور اپنی ناپاک خواہشات کی تکمیل میں یہاں آتے ہیں۔ اور مفلس اور سیدھے سادے پہاڑی لوگوں کے اخلاق کو خراب کرتے ہیں۔ انہیں فیشن ایبل اور دُراچاری بنا کر اور صدہا خرابیوں کا سبق دے کر جاتے ہیں ؎

پیارے پاٹھک! اگر آپ اعلیٰ اعلیٰ کوٹھیوں میں رہتے ہوئے اس علاقہ کی ناگفتہ بہ حالت سے ناواقف ہیں۔ تو دور نہ جائیے۔ ہمارے ساتھ میلہ سی پور یا ستی پانی کی سیر کیجئے۔ جو میلے کبھی بڑے بڑے مہاتماؤں سے سد اپدیش لینے اور ست سنگ کے لئے ہوتے تھے۔ وہ آج بد چلنی اور دُنیا بھر کی خرافات کا مرکز بن رہے ہیں۔ وہ دیکھئے خیمے کے اندر شراب کی دکان پر کتنی بھیڑ ہو رہی ہے پرشوں کا تو کہنا ہی کیا۔ استریاں بھی غٹاغٹ شراب پی رہی ہیں۔ عورتیں غیر مردوں کے ساتھ ہنڈولوں میں جھولتی ہیں خدا سے ڈرو ہے سوٹ اور بوٹ کے سے۔ فیشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور سگریٹ کے دھوئیں کا آنند لینے کے لئے ہماری پہاڑی مائیں اور بہنیں اپنے پتر دھرم کو کلنکت کر رہی ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ پہاڑی لوگ اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو فیشن ایبل بنا کر میلے میں لاتے ہیں۔ اور انہیں غیروں سے سگائی اور دیگر اشیاء لیتے ہوئے دیکھتے ہیں تو جامے میں پھولے نہیں سماتے آہ! آج لاچھوتوں میں سے وہ داری کا جذبہ کہاں چلا گیا۔ کہ وہ روزن شن میں اپنی کنیاؤں کا آچار سے گرے ہوئے لوگوں کے ساتھ بات چیت اور ہنسی مخول کرنا گوارا کرتے ہیں۔ ذرا سامنے دیکھئے۔ وہ ایک پہاڑی عورت اور لڑکی کے منہ سے سگریٹ کا دھواں نکلتا نظر آتا ہے۔ ان کے ریشمی اور زرق برق کپڑوں اور بوٹ سوٹ اور اپ ٹو ڈیٹ فیشن کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں کے نواسی اپنے علاقے کو پیرس بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ سوشیشی نہر تو ان کو چھو تک سا نہیں گئی جوئے بازوں کی دوکانوں کا نظارہ اور بھی قابل دید ہے خوب مینا بازار لگ رہا ہے۔ ساتھ ہے کہ کیا ورکا نیں ہونگی۔ افسوس! آج سارے سال کی گاڑھے پسینے کی کمائی خاک میں مل جاوے گی۔ اور شراب کے ٹھیکیدار اور جوئے بازوں کی خوب چاندی ہو گی ؎

یہاں کا تو قصہ یہاں چھوڑئیے
رو سخن اب ادھر موڑئیے

آئیے! آگے بڑھ کر دیکھیں کہ کوٹ کھائی کے قریب اس کھلے میدان میں ایسی سخت سردی کے موسم میں جبکہ تمام زمین برف سے مستور نظر آتی ہے۔ ہزاروں لوگ کیوں جمع ہو رہے ہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے۔ کہ سامنے کالی دیوی کا مندر ہے۔ اُسے بھینٹ دینے کے لئے نصف درجن بھینسے لائے گئے ہیں۔ دیر ہشتریوں کے جانشین آج ان بے گناہ جانوروں پر تلوار چلا کر اپنی شستر ودیا کے جوہر دکھلا دیں گے۔ اور ان بے زبانوں کو تڑپتے ہوئے دیکھ کر تمام حاضرین آنند کے تار بجا دیں گے۔ سب سے پہلے بھینسے کی پشت پر پجاری جی مہاراج جل چھڑکیں گے پھر اس کے ماتھے پر ٹیکا لگایا جاوے گا۔ اس کے بعد گردن پر تلوار کے ایک وار سے ایک بالشت گہرا زخم لگا کر نرسنگھے پھونکے جاویں گے۔ وہ دیکھئے تلوار کی ایک ضرب کھاتے ہی بھینسا کس طرح بے ساختہ بھاگا بیچارہ اور اچھوت کہلانے والے بہادر مارے خوف کے ادھر اُدھر پناہ لے رہے ہیں۔ ہاں اب کولیوں کے میدان میں آنے کی باری ہے۔ وہ ڈنڈے اور کلہاڑے چاروں طرف سے اس پر برسائیں گے۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں گے جب تک یہ بیچارہ مرنے کے قریب نہ ہو جاوے۔ پھر حسب ضرورت پیٹ بھرنے کے لئے بھینسے دکھلا باقیوں کو پہاڑ کی چوٹی پر سے گرایا جاوے گا۔ آن کی آن میں تمام زمین خون سے سرخ ہو کر چمکنے لگے گی۔ اور اس غریب اور بے بس جانور کے جسم سے خون کے فوارے چھوٹیں گے اور ظالم جلادوں کے سرخ کپڑے سرخ چھینٹوں سے شرابور ہو جاویں گے۔ اُف! کتنا دردناک نظارہ ہے یہ ہزاروں کی تعداد میں بیٹھے ہوئے لوگ اتنے سنگ دل ہیں۔ کہ دیکھتے ہوئے بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے

(باقی آئندہ) ؎

(دھرم متر آریہ سیوک۔ از تلہ کنگ ضلع اٹک)

چمچم } یہ ایک سچتر ہندی رسالہ ہے۔ جو پر سدھ سیوک خلت پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔ اے کی زیر ایڈیٹری الہ آباد سے پرکاشت ہوتا ہے یہ بچوں کے ارپن ہے۔ اور اس میں ان کے منورنجن کا بڑا سامان ہے۔ اس کی کہانیاں۔ گیت۔ اپدیش۔ وغیرہ ایسے دلچسپ ہیں کہ بچے کے ہاتھ میں دو۔ تو جب تک پڑھ نہ لے گی۔ اُسے چھوڑنے کو تیار نہ ہوگا۔ جو ماتا پتا اپنے لڑکے لڑکیوں کے ہاتھوں کوئی اچھا رسالہ دینا

برکشوں میں جیو

۲۲ مارچ ۱۹۳۱ء کے پرکاش میں ایک مضمون برکشوں میں جیو ہے یا نہیں۔ مشر بیان دھرم ویر منشی سکھی سنگھ آریہ موضع خاص پور ضلع مرادآباد کے نام سے پرکاشت ہوا ہے۔ اس میں یہ دریافت کیا گیا ہے۔ کہ کوئی سجن اخبار پرکاش دوارا اسپات کا اُتر دیں۔ کہ وید اور سوامی دیانند جی کس پکش کے طرفدار ہیں۔ یعنی برکشوں میں جیو ہونے کے ماننے والے ہیں۔ آپ نے برکشوں میں جیو ماننے والے پنڈت بھیم سین وغیرہ کے اور نہ ماننے والے سوامی نتیانند جی وغیرہ کے چار چار سطر وہ اپنے مضمون میں پرکاشت کر دئیے ہیں۔ ناظرین اس سے بخوبی پتہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کس پکش کے دلائل اور پرمان درست اور کس کے کمزور ہیں؟ مجھ کو یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ اس وشے میں وید دل اور رشی دیانند مہاراج کا کیا مت ہے۔ (رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۶۴ - منتر ۲۰)

द्वा सुपर्णा सयुजा स
खाया समानं वृक्षं परि
षस्वजाते। तयोरन्यः पि-
प्पलं स्वाद्वत्य नश्न-
न्नन्यो अभि चाकशीति।

میں اس بات کا اُپدیش کیا گیا ہے۔ کہ ایک ساتھ رہنے والے دو پکشی ایک برکش پر رہتے ہیں۔ ایک اس کے سوادوں کو لیتا اور کرم پھل بھوگتا ہے۔ اور دوسرا اس کے سوادوں سے الگ رہتا ہوا کرموں کو دیکھتا اور پھل پرداتا ہے۔ اس منتر میں رویکا لنکار سے بتلایا گیا ہے۔ کہ پرماتما اور جیو آتما روپ دو پکشی ہیں۔ جو پرکرتی روپی ایک برکش پر رہتے ہیں۔ یہ تینوں پدارتھ اناد اور نتیہ ہیں۔ یہاں چیتنیہ پرماتما اور جیو آتما کو چیتنیہ پکشی سے اور جڑ پرکرتی کو جڑ برکش سے مثال دے کر دکھلایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ برکش جیو رہت جڑ پدارتھ ہیں۔ آگے چل کر اسی سوکت کے منتر ۲۲ کو دیکھو:-

यस्मिन्वृक्षे मध्वदः
सुपर्णा निविशन्ते सु-
वते चाधि विश्वे।

सस्ये दाद्वः पिप्पलं
स्वाद्वग्ने तन्नो नश-
द्यः पितरं न वेद॥

اس منتر میں اسبات کا اُپدیش کیا گیا ہے۔ کہ اس سمست برکش پر مدھو کو کھانے والے بھنورا آدی پکشی سوتھر ہوتے ہیں اور آہار بھوت پھل اپنی سنتانوں کو اُتپن کرتے ہیں اور جات برکش روپ اس جگت میں مدھر پھل کھانے والے جیو سوتھر ہوتے اور اپنی سنتانوں کو اُتپن کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ یہاں بھی جڑ جگت کو برکش سے اور چیتن جیو آتما کو بھنورا آدی پکشی سے مشابہت دی گئی ہے۔ اس قسم کے وید منتروں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ برکش جیو رہت اچیتن جڑ پدارتھ ہیں۔ ہر دو وید منتروں میں برکش شبد جڑ پرکرتی اور جڑ جگت کا واچی ہے جس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ وید بھگوان برکشوں میں جیو نہ ہونے کے پکش میں ہیں۔

رشی دیانند سرسوتی جی کا بھی مت ہے۔ جو ویدوں کا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے ستیارتھ پرکاش سمولاس آٹھ چھاپہ گیارھویں بار کے صفحہ ۱۳۵ پر لکھا ہے کہ کہیں کہیں سمت سے جڑ بن اور بگڑ بھی جاتے ہیں۔ جیسے ایشور کے رچیت بیج پرتھوی میں گرنے اور جل پانے سے برکش آکار ہو جاتے ہیں۔ اور اگنی آدی جڑ کے سیوگ سے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ یہاں پر سوامی جی نے صاف طور پر تحریر کر دیا ہے کہ برکش جیو رہت جڑ پدارتھ ہیں۔

ایسے صاف شبدوں میں سوامی جی کی تحریر ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی جی برکشوں میں جیو ہونے کے پکش میں ہیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۹ پر سوامی جی عیسائی مت سمیکشا کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔ کہ جو برکش جڑ پدارتھ ہے اس کا کیا اپرادھ تھا۔ کہ اس کو شاپ دیا اور وہ سوکھ گیا وغیرہ اور بھی بہت جگہ سوامی جی نے برکش شبد کو جڑ سے گرہن کیا ہے اور جڑ شبد کے ارتھ سوامی جی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں صاف لکھ دئیے ہیں

(यज्जड़ं जीवसम्बन्ध रहितं) جو جڑ ہے وہ جیو سمبندھ سے رہت ہے۔ اس کے علاوہ سوامی جی

منتویہ نمبر ۲ بس بھی قابل غور ہے۔ جس سے یہی بات ٹپکتی ہے۔ کہ برکش جڑ پدارتھ ہیں۔ ملاحظہ ہو "سرشٹی سکرتی" (ناغل دالی) ہے اس کا کرتا پورلوکت ایشور ہے۔ کیونکہ سرشٹی کی رچنا دیکھنے اور جڑ پدارتھ میں اپنے آپ یتھا یوگیہ بیج آدی سروپ بننے کا سامرتھ نہ ہونے سے سرشٹی کا کرتا ضرور ہے۔ یہاں جڑ پدارتھ میں بیج بننے سے مراد برکشوں سے ہے۔ اس قسم کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی بھی برکشوں میں جیو نہ ماننے کے پکش میں ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ برکشوں میں جیو ماننے والے ہنسا سے کیوں کر بچ سکتے ہیں۔

دھگین ناتھ اپ پردھان آریہ سماج پیلی بھیت (یوپی)

سنگاپور میں ویدک دھرم کی دھوم

۲ فروری کو مہتہ جیمنی جی بی اے ویدک مشنری سنگاپور میں جہاز سے اترے۔ شہر کے پرتشٹت لوگوں نے آپ کا بندر پر سواگت کیا اور جلوس کے ساتھ سماج مندر میں پہنچایا۔

۳-۴ فروری کو مہتہ جی کے کرشن مندر میں اپنے جرمن کے انوبھو پر بھاشن ہوئے۔ ۵ فروری کو سیلون تامل ایسوسی ایشن میں "عالمگیر مذہب" پر ایک پربھاؤشالی ویاکھیان انگریزی میں ہوا۔ ۶ فروری سے روزانہ رات کو آریہ سماج مندر میں اُپنشد کی کتھا ہوتی ہے۔ ۱۰ فروری کو مہتہ جی کا دوسرا انگریزی ویاکھیان سیلون تامل ایسوسی ایشن میں آریہ سماج کی ویشیشتا تھا۔ ۱۵ فروری کو آریہ سماج مندر میں رشی بودھ اُتسو پر مہتہ جی کا جگت گرو دیانند رشی پر بڑا مدلل اور دلچسپ بھاشن ہوا۔

ڈاکٹر ایس - کے - برمن لمیٹڈ

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے لمیٹڈ کرایا گیا ہے۔

المشتہر:- چنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

دردِ سر یا دماغ کی دوا

اگر آپ دیا سی دردِ سر سے تڑپ رہے ہوں تو فوراً اسے استعمال کیجئے۔ دیکھئے کتنی جلد آرام پاتے ہیں۔ درد خواہ نصف یا پورے سر میں ہو سر گھوما جاتا ہو۔ اس دوا سے فوراً بند ہوتا ہے۔ ہر خاص و عام کو اس کی ایک شیشی ہر وقت پاس رکھنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۰ ڈاک محصول ۶ آنہ

کیسراج تیل

اگر آپ بالوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اسے استعمال کریں۔ یہ نہ صرف بالوں کو خوبصورت ہی بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے دردِ سر بھی دور ہو کر بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور بے وقت سفید نہیں ہوتے اس کے تیار کرنے میں خوشبو کی نسبت اس کے فائدہ پر زیادہ نظر رکھا گیا ہے قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵ ڈاک محصول ۸

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ:- منیجر بندے ماترم اخبار - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں!

۶۵۳

اختیاری مانع حمل المعروف جلترڈی

کے استعمال سے کمزور اور نازک خواتین کی جان کا خطرہ جاتا رہتا ہے اور آنیوالے صدمے کافور ہو جاتے ہیں۔ مانع حمل سے گھر کی آبادی اور رونق قائم رہتی ہے۔ نازک دل بچے سوتیلی ماں کے قہر سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں کمزوری یا بیماری کی وجہ سے وضع حمل کی سختی اٹھانے کی طاقت نہیں ہے اور جان کا خطرہ ہے۔ تو آج ہی مانع حمل منگا لیجیے! صرف جائز ضرورت کے لئے منگائی جائے۔ قیمت پندرہ روپے۔ محصول ڈاک ۸ر علاوہ کل ۱۵؎ ؛

جو شہرت گذشتہ ۱۵ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے

سرمہ اکسیر چشم

دھند۔ جالا۔ غبار۔ خارش۔ ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ تین تولہ ڈھائی روپیہ۔ بارہ تولے ساڑھے سات روپیہ۔ محصول ہر حالت میں ۸ر الگ ہے ؛

حبوب مراد ممسک

یہ راحت زندگی۔ جوانی کی جان ممسک گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قیمت ۸ گولی عہ ایک روپیہ۔ ۲۴ گولی ڈھائی روپیہ۔ یک صد گولی نو روپیہ محصول ہر حالت میں ۷ر الگ ہے ؛

دلی گائیڈ معہ عروس زندگی

یہ نادر تحفہ ہے۔ کہ جس میں دہلی کے متعلق کل نا واقفیت معہ اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں جو تمام احباب مفت طلب فرما سکتے ہیں ؛

مینیجر فدائے طب حکیم راج نارائن حوض قاضی ۱۳؎ - دہلی۔

طاقت بڑھاتے ہیں
بچوں کی

۶۵۶

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ :-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

۶۵۳

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری۔ اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

برہمی بوٹی — ۱۲ر سیر — دنت منجن ۸ر شیشی
ست سلاجیت — ۱۲ر تولہ — سوچی پتر مفت!

پتہ :- گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل (ہردوار)

۶۷۱

تمام دنیا میں مشہور
مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑا پھنسیاں آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ وغیرہ تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو چکا ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ بہ قیمت مل سکتا ہے ؛

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ زعفران۔ کستوری ہینگ شہد۔ زیرہ سیاہ ست سلاجیت مصفی۔ چربی شیر ریچھ ثعلب مصری گچھیاں۔ ڈھینگری سبزہ و مرکب شربت عرق مربہ جات اچار ست پودینہ اجوائن سونف پولو ہلگیری روبوپ اصلی آملہ کا تیل عطر پھلیل۔ ریگ ماہی بیربہوٹی نیچوے نقشی کلاہ پشاوری سامان سوداگری۔ پارچات زیورات اسباب چمڑہ بوٹ گوڈ گابی پاپوش سامان شیاران لہرئے کرتے کھال تمام مرحج وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں ؛

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

یونٹ لاہور میں [illegible] پنڈت [illegible]

"جوانی"

برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ جوانی ہی میں بڑھے ہو جاتے ہیں ؛
ہم نے کئی بیس بیس برس کے بڈھے اور ساٹھ

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ یا کیسے بن سکتے ہیں۔ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آدھ دیکھئے منگوا دیکھئے اس کو حاصل کرنے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؛

کرم شیر کمپنی کالا ڈھونگی

ضلع نینی تال

اگر آپ

کسی اپنی مفید ایجاد کا اشتہار دے کر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو پرکاش سے بڑھکر کوئی ذریعہ نہیں ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ٹیلیفون نمبر ۲۱۳۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्यम

गुरुकुल नं०

GURUKUL No.

PRAKASH

प्र
का
श

LAHORE

लाहौर

پرکاش گوروکل نمبر

لاہور

ہفتہ وار

جلد ۱۲ نمبر ۱۳

برہمچریہ آشرم کی پنز اُدہارک

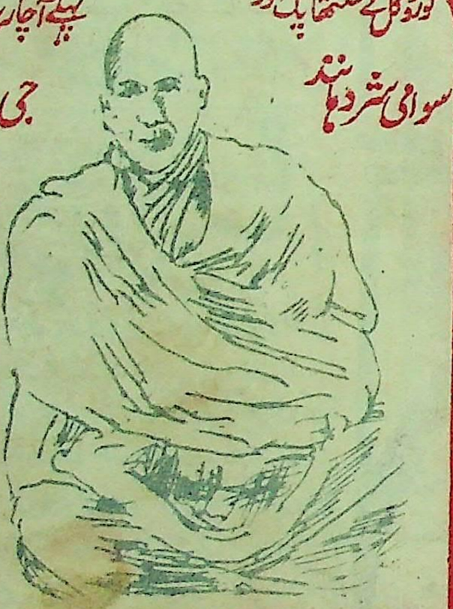

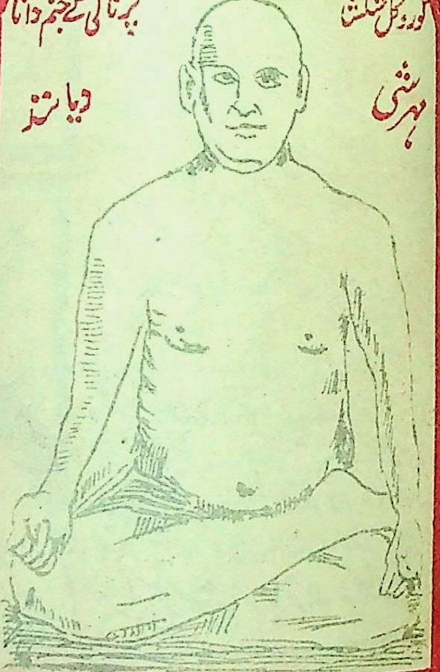

گوروکل وشو ودیالیہ کے ورتمان آچاریہ

شری رام دیو جی

ایڈیٹر
کرشن بی اے

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی سہ
ممالک غیر سے ۵
گوروکل نمبر ۱

۲۹ مارچ ۱۹۳۱

SUNDAY
29 MARCH 31

اتوار
۱۶ چیت سمت ۱۹۸۷
دیانند آبد ۱۰۶

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ور کی ضرورت!

۶۹۰

ایک سرین کھتری سوشیل بدھو اکنیا عمر ۱۹ سال ہندی اور گورمکھی پڑھی لکھی امور خانہ داری میں مکمل صحت جسمانی نہایت عمدہ کے لئے کنوارے یا رنڈوے ور کی ضرورت ہے۔ جو نیک چلن اور ذریعہ معاش کافی رکھتا ہو صحت جسمانی نہایت عمدہ ہو۔ صرف سرین کھتری مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

پنڈت ہیرا لال صاحب سب ڈویژنل آفیسر
بارگ ماسٹری ٹانک وزیرستان

ضرورت ہے!

۶۹۱

یوگیہ لڑکی اور لڑکے کی۔ لڑکا کالج میں قانون پڑھتا ہے۔ خوبصورت نیک چلن تندرست ہے۔ لڑکی پڑھی لکھی سندھ سوشیل تھا گرہ کاریوں میں دلکش ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۲ سال اور لڑکی کی ۱۴ سال ہے۔ کیول دیش بھائی اس سمبندھ میں لکھیں:-

خط و کتابت کا پتہ:-

موتی رام ڈپٹی پوسٹ ماسٹر
مراد آباد

بیروزگار کو خوشخبری

۶۶۶

دی جاتی ہے کہ اگر آپ کٹ پیس و گرم کوٹ کی پُر منافع تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو

ہماری ایجنسی لے لیں

یا مال طلب کریں:

نرخ کے سے سچ!

ہمارے نرخ دیگر کارخانوں سے مقابلہ کرو۔

المشتہر:-

بزنس ہوم لمیٹڈ فورٹ ممبئی

بدھوا کی ضرورت!

۶۸۰

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کیواسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھوا کی ضرورت ہے جو نیک چلن خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف پڑھی ہوئی ہو عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو صرف نیک چلن اور شریف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں۔ پتہ:-

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND,
NEWZELAND.

ساٹھ لاکھ روپیہ تقسیم ہو چکا ہے۔ ۹ ہزار سے زیادہ ہندو خاندانوں میں
پنجاب میوچل ہندو فیملی ریلیف فنڈ لاہور (قائم شدہ ۱۸۹۳ء)

ایک نعمت ہے شمالی ہندوستان کا سب سے پرانا اور لاثانی فنڈ ہے۔ جو تمول اور پک کے اصول پر مبنی ہے۔ متوسط درجہ کے ہندوؤں کے لئے ایک باہمی امداد کا طریقہ اور بوقت ضرورت مددگار ہے۔ چندہ مرد اور عورتیں شامل ہو سکتی ہیں۔ چندہ نہایت قلیل یعنی تین روپے دو آنے سہ ماہی کے حساب سے۔ تمام ڈائرکٹر صاحبان ممبران سے ہی منتخب کئے ہوتے ہیں اور بلا معاوضہ کام کرتے ہیں۔ یہ کسی بیوپاری غرض سے قائم نہیں۔ بلکہ محض جاتی سیوا کے لئے کوئی حصہ دار نہیں جو منافع لیں۔ جملہ ممبران ہی اس کے مالک ہیں۔ ہر ایک ہندو بھائی کو شامل ہو کر اپنے کنبہ کے لئے اثاثہ بہم پہنچانا چاہئے۔ قواعد سکرٹری فنڈ ہذا سے طلب کریں۔

سنہری موقعہ

۶۸۴

ہندوستانیوں کے لئے یہی ہے کہ فوراً سونے کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو چار روپیہ قابل ادائیگی ہے خرید لیں۔ کیونکہ اس سے پہلے سوائے یوروپینوں کے ہندوستانی محروم رہے ہیں۔

قواعد مفصل طلب کریں۔

ینگ اینڈ کمپنی لمیٹڈ فورٹ ممبئی

پانچسو روپیہ انعام

۶۵۴

مہاتما کی بتلائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی چند دن میں پورا آرام:

اگر آپ سینکڑوں حکیموں ڈاکٹروں و شیدائی اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے ناامید ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر شرط لکھوا لیں:

قیمت دو روپے ملنے کا پتہ:

آنکھل کشور رام ۲۶ ڈاکٹری سرائے گیا

ضرورت ہے

ایسے پرکاش کے لئے آدیہ پریمیوں کی جو پرکاش کی اشاعت بڑھانے میں مدد دیں۔ یہ مدد خریدار بڑھانے اور مستحق اشخاص کے نام رعایتی قیمت پر اخبار جاری کرانے کے لئے دھن کے دان کی صورت میں دیا سکتی ہے۔ قیمت سالانہ للہ مشتہر علم

(مینیجر پرکاش)

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

۶۹۴

مکر دھوج قوت مردمی جسمانی اور دماغی کو بڑھاتا اور نظام جسمانی کو باقاعدہ رکھتا ہے قیمت ...

ساری بادی سارسیہ سوزاک جریان اور تمام خونی بیماریوں کا علاج قیمت ... سیر

مکردھوج سکھ راجن بیوپاری کی تمام بیماریوں کا احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے۔ قیمت ۱۲ آنے سیر

ابلہ بندھو یوگ مستورات کی بیماریوں جریان الرحم سفید زرد اور سیاہ پانی آنا چھاتی کمر بازو میں درد بے قاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADALYA DACCA (BENGAL)

برانچ شیام بازار۔ کلکتہ

بالکل مفت!

یہ تمام عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں

دلی کی ڈائری و عروس زندگی

۹۵

منگائیے! منگائیے نئی اور پرانی شاہی عمارتوں کا حال۔ بازاروں کی رونق اور چہل پہل کا بیان ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اصول حفظان صحت اور تمام امراض (جس میں پوشیدہ امراض بھی شامل ہیں) کا حال مکمل اور موثر طریقہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ صرف ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر منگا لیجئے!

جو شہرت گذشتہ ۱۵ سال سے مندرجہ ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں!

سرمہ اکسیر چشم دھند غبار خارش کرے ضعف چشم وغیرہ امراض میں جو رکھتا ہے وہ ضرورت کم ہی ہے قیمت ایک تولہ ... محصولڈاک ہر حالت میں ... الگ ہے۔

حبوب مراد - راحت زندگی کی جان مقوی گولیاں ہیں جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں ... گولی ... محصولڈاک ہر حالت میں الگ ہے۔

منیجر فدائے طب حکیم راج نارائن حوض قاضی ۱۳ دہلی

طاقت کا خزانہ شکتی کے لئے
مدن منجری گولیاں

۶۵۶

یہ گولیاں خاص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کیلئے بیحد مفید ہیں۔ قبض کی شکایت دور کر کے دست لاتی ہیں تمام کمزوریوں کو دور کر دیتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی عہ

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کیواسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ

راج وید نارائن جی کیشو جی جامنگر کاٹھیاواڑ
برانچ ۳۹۳ کالبادیوی روڈ بمبئی
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شادی شدہ
مرد و عورت کا رہنما
باتصویر نایاب کتاب
٦٦٥
پیاری
تحفہ

فہرست مضامین

کتاب کی خصوصیت - جذبہ نسل کی ماہیت
نباتات و حیوانات و انسانوں کی پُر لطف
شادیاں - زائچہ نامہ شادی - خاوند
بیوی کی ملاقات - تناسلی تشریح باتصویر
(رنگین بلاک) - گربھادھان و دیگر خاص
ہدایات - جذبہ نسل کا ناجائز استعمال
بیماریاں - طالب علموں - مجرد نسل کا
پروگرام - امراض کا علاج وغیرہ بیشمار
علمی مضامین کا قیمتی مجموعہ ہے۔

قریب ۲۵۰ صفحہ قیمت مجلد
باتصویر بارہ آنے
مصنفہ :-
مہتہ سیتارام دت کویراج
مصنف :-
چشمہ زندگی طبی مشورہ - قانون
فضیلت - ڈاکٹر یا ڈاکٹر کلام وغیرہ
لاہور (برانچ) انارکلی

طاقت کی اکسیر دوا
آدتیہ رسائن

فوائد:- کمی خون، بدہضمی، تبخیر، جریان، سرعت، کمزوری، امراض زنانہ، ذیابیطس اور خرابی خون میں اکسیر ہے!!

قیمت ۷ روزہ دوا عمر - ۱۵ روزہ عہ - ۳۰ روزہ ہے علاوہ محصول ڈاک ۷ر

موجد:- مہتہ سیتارام دت کویراج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی - لاہور (برانچ) انارکلی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

نوٹ :۔ کرپالو سایئن کے مفید و زود اثر ہونیکے حق میں ۷ ہزار سرٹیفکیٹ موصول ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی جعلی ثابت کرنے والے کو پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔

متھرا داس ہاسپٹل موگا

آنکھوں کے مشہور و معروف ملہر رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب نے کرپالو سایئن کا تجربہ ہیڈ کمپونڈر وغیرہ چار اشخاص پر کیا۔ ایک ہی ہفتہ میں ہر ایک کا تازہ و صاف خون (وزن) تین تین پونڈ بڑھ گیا۔ اس مسیحائی معجزہ کی وجہ سے

عجیب و غریب کا خطاب

حاصل کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف دودھ و گھی ہضم نہ ہونے والوں اور کمزور اشخاص کو کرپالو سایئن کے استعمال کرنیکی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

موگا ہسپتال تجربہ۔ جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب اسسٹنٹ سرجن کرپالو سایئن کا تجربہ چار کمپونڈروں پر کیا گیا۔ ہر ایک کا وزن ایک ہفتہ میں تین تین پونڈ بڑھ گیا۔ یہ دماغی طاقت جسمانی کو بڑھانیکے لئے واقعی اکسیر ہے۔ چستی پیدا کرتی ہے۔ واقعی ہمہ صفت موصوف ہے۔

ہیڈ کمپونڈر موگا نے کرپالو سایئن کو خود استعمال کیا

سیالکوٹ سول ہسپتال

عالیجناب سردار بہادر ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب سول سرجن بہادر نے ہیڈ کلرک ہیڈ کمپونڈر پر کرپالو سایئن کا تجربہ کیا۔ ہر ایک کا تازہ و صاف خون (وزن) ایک ہفتہ میں تین تین پونڈ بڑھ گیا۔ اور جسمانی و دماغی طاقتوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو گئی۔

عالیجناب ڈاکٹر نانک چند صاحب وائس پرنسپل
رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب موگا ہسپتال
عالیجناب ڈاکٹر متھرا داس صاحب سول سرجن شیخو پورہ
عالیجناب لفٹننٹ ڈاکٹر گنپت رائے صاحب انچارج میڈیکل ڈیپارٹمنٹ۔ گلگت (کشمیر)
عالیجناب ڈاکٹر دیوان چند صاحب چاولہ میڈیکل آفیسر۔ رسول (گوجرات)
عالیجناب ڈاکٹر جی۔ ایس صاحب چاولہ میڈیکل آفیسر کوہاٹ۔ عالیجناب ڈاکٹر بہری چند صاحب ریاست نابھہ
عالیجناب ڈاکٹر بخشی رام صاحب میڈیکل آفیسر سنگرور (ریاست جیند) عالیجناب ڈاکٹر شولال صاحب موگا ہسپتال
عالیجناب ڈاکٹر جے گوپال صاحب میڈیکل افیسر رہما
عالیجناب ڈاکٹر چمن صاحب انڈیمان :۔
عالیجناب ڈاکٹر دیوان اننت رام صاحب ایل سی پی۔ ایس۔ ایچ۔ ایل۔ ایم۔ ایس فزیشن اینڈ سرجن لاہور وغیرہ وغیرہ۔

امتحان

اے خدا مجھے امتحان میں نہ ڈال (حضرت عیسیٰ)

تمام امتحانوں میں ہر ایک کا دل دہل جاتا ہے واقعی کسی فیل شدہ سے پوچھ لو

کرپالو سایئن فسٹ گریڈ میں پاس ہوا ہے

امتحان اول سرکاری ہسپتالوں میں میڈیکل افسروں نے کرپالو سایئن کو خود استعمال کیا۔ ہیڈ کلرکوں ہیڈ کمپونڈروں کو استعمال کرا کے اس کی صداقت کو آزمایا۔

امتحان دوم ہندوستان کے تمام مشہور اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان نے کرپالو سایئن کو خود استعمال کیا اپنے احباب و عزیزوں کو استعمال کرانیکے بعد زبردست ریویو دیے گئے ہیں کہ کسی دوائی کو آج تک سوائے کرپالو سایئن کے نصیب نہیں ہوئے

ہزاروں امتحان پاس کرنیکے بعد کرپالو سایئن جملہ مقوی ادویات کی سرتاج تسلیم کی گئی ہے چوتھائی صدی سے مشہور شہرہ آفاق دوا۔ آیورویدک کی حیرت انگیز ایجاد ہے

کرپالو سایئن استعمال کنندگان کی تعداد لاہور میں پانچ ہزار۔ امرتسر میں چار ہزار ہے ایسے ہی باقی شہروں میں بھی ہے۔ سندات کی تعداد ستارہ ہزار ہے۔

ایک ہفتہ میں ست پونڈ خالص خون بڑھانے والی طاقت کی دوا اکسیر

کرپالو سایئن

فائقہ میٹھا و خوشبودار ہے۔ نہایت قیمتی اجزاء سے تیار شدہ۔ دوا مرکب ہے۔ ہر دو مرد و عورتوں۔ بچوں بوڑھوں کیلئے یکساں مفید

ہر موسم سردی گرمی برسات میں یکساں مفید ہے

کے اوصاف تمام دنیا میں مشہور ہیں بنگال سکوٹ لینڈ (سکاٹلینڈ) امریکہ۔ افریقہ کینیڈا ملایا۔ سیام سنگاپور چین فرانس ترکی۔ ایران۔ عرب۔ انڈیمان وغیرہ ممالک میں روز افزوں ترقی پر ہے۔ کیونکہ کرپالو سایئن اپنے لاثانی اوصاف کی وجہ سے ہر دل عزیز ثابت ہو چکا ہے۔

کرپالو سایئن ایک تمام مقوی و فائدہ بخش دوائی ہے۔ جو تندرستی کی حالت میں بھی استعمال ہو سکتی ہے

کرپالو سایئن جملہ دماغی و جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے میں اپنی مثال آپ ہی ہے۔

کرپالو سایئن کے استعمال سے طالب علم اور دماغی محنت کرنیوالوں کو لگاتار کئی گھنٹہ مطالعہ سے تکان محسوس نہیں ہوتی۔ حافظہ میں حیرت انگیز ترقی ہو جاتی ہے۔

کرپالو سایئن شرمیلی و خفیہ امراض کو دور کرکے جسم کو سڈول و خوبصورت بناتا ہے بال سیاہ پیدا ہوتے ہیں از سر نو جوانی عود کر آتی ہے۔ خون کے بڑھنے کا نام ہی کامل صحت ہے

کرپالو سایئن کمزوری دماغ کا واقعی شرطیہ دوا ہے ہیڈ ماسٹر صاحبان منگایا کرتے ہیں

کرپالو سایئن مستورات کی جملہ امراض رحم کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ اولاد نرینہ و خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔ لیکوریا (جریان الرحم) اسقاط حمل۔ ہسٹیریا کا مجرب علاج ہے

قیمت فی شیشی مشہور ۶۰ گولی (قابل استعمال ایک ماہ) دو روپے۔ دو شیشی کے خریدار کو ایک شیشی کرپالو سرمہ مفت۔ ۸ شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت بطور کمیشن اور ایک درجن شیشی کے خریدار کو دو شیشی مفت بطور کمیشن اور سالانہ ...

خرچ ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ: **منیجر کرپالو سایئن فارمیسی لاہور**

ہر مزاج کا جوان بوڑھا۔ مرد عورت استعمال کر سکتے ہیں۔ سی ہر موسم میں ساتھ بھی

خون

روح کی غذا ہے خون ہی زندگی ہے کی خون ہی ہے سینکڑوں بیماریاں آ جاتی ہیں۔ ہوتے

کسی بیماری کا علاج کرنے سے پہلے کمی خون کو پورا کر لو کیونکہ اصل بیماری ہی خون کے بڑھ جانے سے دور ہو جاتی ہے

میڈیکل افسران صرف کرپالو سایئن کو ہی بذریعہ تار منگا کر خود استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے عزیز بچوں پیاری بیوی کو استعمال کراتے ہیں ہسپتال کے مریضوں کا وزن بڑھانے کیلئے کرپالو سایئن کو جملہ مقوی ادویات سے ترجیح دیتے ہیں۔

ملک کے چمکتے تارے عالیجناب ایم۔ اے۔ وحید صاحب ہیڈ کلرک

جناب سول سرجن صاحب بہادر

تھاراواڑی۔ سہ مرتبہ جناب بابو جے رام صاحب سٹیشن ماسٹر تقسیم مہیجا دو دفعہ جناب سردار رتن سنگھ صاحب پورٹ بلیر ۲ مرتبہ و دیگر حضرات شملہ۔

راولپنڈی (گارڈن کالج) کوئٹہ (سٹاف کالج) دہلی لدھیانہ (گورنمنٹ کالج) امرتسر (خالصہ کالج) کے علاوہ لاہور کے جملہ کالج۔ سنٹرل ٹریننگ کالج۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج گورنمنٹ کالج۔ کرسچن کالج۔ دیال سنگھ کالج۔ سناتن دھرم کالج میڈیکل کالج۔ ویٹرنری کالج وغیرہ

کالجوں سکولوں کے پروفیسروں ہیڈ کلرکوں ہیڈ ماسٹروں۔ طالبعلموں نے کرپالو سایئن کا تجربہ کرکے اسکی صداقت کو آزمایا ہے۔

چند معزز ایڈیٹر صاحبان کی رائیں

روزانہ اخبار **ملاپ** کے ایڈیٹر صاحب کا ذاتی تجربہ کرپالو سایئن کو میں نے خود استعمال کیا۔ اشتہا کے بڑھانے میں واقعی اکسیر ہے چہرہ پر رونق لاتی اور دل ہمیشہ خوشحال رکھتی ہے واقعی ہمہ صفت موصوف ہے

اخبار شانتی راولپنڈی جنگ سیال لاہور۔ مہاشہ شوبرت لال صاحب ورمن ایڈیٹر ساد ہو۔ پرکاش لاہور گورو گھنٹال لاہور۔ بھارت لاہور۔ مسافر آگرہ اودھ پنچ لاہور شیر پنجاب لاہور۔ اخبار عام لاہور۔ پنجابی کرانیکل (انگریزی) لاہور نیر اعظم مراد آباد۔ اخبار نور قادیان وغیرہ کئی درجن اخبارات نے اعلےٰ ریویو کئے ہیں۔

آریہ سماج کے پردھان سیکرٹری صاحبان

مہاشہ ہوشیار سنگھ صاحب پردھان جلال آباد ۲ مرتبہ
مہاشہ چمن لال صاحب سیکرٹری کوٹ ادو ۳ مرتبہ
مہاشہ کرم چند صاحب سیکرٹری سیر پور ۴ مرتبہ
مہاشہ کشن صاحب آنریری ایڈیٹر و مینیجر آریہ ہوٹل لاہور ۲ مرتبہ
قومی شہید مہاشہ راجپال صاحب منیجر پرکاش لاہور وغیرہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور کا گوروکل نمبر

۱۶ چیت سمت ۱۹۸۷

چلو گوروکل کو

آریو! گوروکل کے پریمیو! راشٹریہ شکشا کے متوالو! ورتمان کال کے کھنک ارکتوں میں راشٹریہ شکشا دینے والے گوروکل وشو ودیالیہ کا وارشک مہوتسو ۳ - اپریل کو شروع ہو جائے گا۔ اس شبھ اوسر پر گوروکل کا شکشا پرنالی۔ اس کی مکمل سکیم دیش کے سامنے رکھنے والے رشی دیانند اور گوروکل کے سنستھاپک سوامی شردھانند کے پرتی اپنا اپکار شردھا اور بھگتی کے بھاو پرکاشت کرنے کے لیے گوروکل چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ!

پنجاب کے آریو! تمہیں اس بات کا فخر ہے۔ کہ تم نے زمانہ کی زبردست لہر کے خلاف پراچین شکشا پرنالی کو چلایا۔ اور چلا کر اسے کامیاب بنا دکھایا۔ آریو! ہردوار نے پورے ستان پر جہاں کسی سمے میں نہ معلوم کتنے آرشکشالیہ تھے۔ جنہیں جاتی کے نونہال برہمچریہ کے نیموں کا پالن کرتے تھے۔ اور ویدک شکشا پراپت کرتے ہوئے اپنے جیونوں کو سپھل کرتے تھے۔ شکشا بدیوں کے پشچات پھر ویدِک شکشا پرنالی کا یہ ستھاپت ہوا ہے۔ تو سنو! یہ تم ہی اس کے لئے دنیا بھر کے پاتر ہو۔

جہاں تک گوروکل کے ستھاپت ہونے اور ستھاپت ہو کر سمجھتا پراپت کرنے کا پرشن تھا۔ وہ حل ہو چکا۔ آج کٹر سے کٹر مخالف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ شکشا کی کوئی سپھل پرنالی ہے۔ تو گوروکل پرنالی ہی ہے۔ تسلیم ہی نہیں کرتے اس کا انوکرن بھی کر رہے ہیں۔ اگر بھارت میں رزیڈنشل (رہائشی) یونیورسٹیاں بنی ہیں۔ اگر بھارت کے سکولوں اور کالجوں میں بدیشی زبان کے داخلہ پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ انگریزی کو چھوڑ کر راشٹریہ بھاشا کو اپنایا جا رہا ہے۔ تو یہ گوروکل کا انوکرن نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پھر یہ انوکرن بھارت میں ہی نہیں۔ مغرب بھی جسے اپنے ماہر تعلیم ہونے پر ناز ہے۔ گوروکل کی شکشا پرنالی کو اپنانے میں ابھی بھاگیہ سمجھتا ہے۔

گوروکل جوں جوں سبھیتا کی بلندی پر پہنچ رہا ہے۔ اس کے واسطے سنستھاپک آریوں کی ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اگر کسی تروٹی کے کارن اس کی ترقی رک گئی یا اسے انتقالیا ہوا کر کی تمام واپس لینا پڑا۔ تو آریو! تمہارے لئے وشکت بدنامی کا موجب ہو گا۔ اور تمہارے تیاگ۔ تمہارے اُتساہ۔ تمہارے ودیا پریم۔ اور تمہاری بے غرضی کے جو گیت سج گا رہے ہیں۔ اگر تم نے کھٹکا دٹ پرماد اور خود غرضی کا ذرا بھی اظہار کیا۔ تو وہ ندامت میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اگر چاہتے ہو کہ گوروکل کی سپھلتا کے سرشٹے کے ادھیکاری بنے رہو۔ تو اس کے پرتی تمہارے جو کرتویہ ہیں۔ ان کا پالن جاری رکھو۔ گوروکل کے پرتی ایک مختصرہ میں کرتویہ کو بیان کرنا ہو۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ جن اور دھن سے اس کی سہایتا کرو۔

جن سے تین پرکار کی سہایتا کی جا سکتی ہے (۱) ایسے بالک گوروکل میں شکشا پراپتی کے لئے پریشٹ کراؤ۔ جن کا جسم اور دماغ دونوں قابل رشک ہوں۔ تاکہ جب تمہارے بالک گوروکل سے کچھ بن کر آئیں۔ تو نام پاکر تمہارے جیا تیوں کو کھٹنا اور گوروکل کے نام کو روشن کریں۔ (۲) گوروکل ایک سادھارن درسگاہ نہیں۔ جہاں جس ادھیاپک کو چاہا بلا کر بٹھا دیا۔ گوروکل کے بالکوں کی شکشا بڑا نازک کام ہے۔ وہاں شکشکوں کا کام کیول پریکشا پاس کرانا ہی نہیں۔ شستوں کا چرتر سنگٹھن بھی ہے۔ پریکشا کی تیاری کے لئے پستکیں ہیں پرنتو چرتر سنگٹھن کے لئے شکشکوں کا جیون ہی ایک ایسی پستک ہے۔ جس کے پاٹھ سے ودیارتھی چرتر سنگٹھن کے امتحان میں پاس ہو سکتے ہیں۔ پس ایسے سدا چاری ودوان اور آستک بھاونا کے ودوان جو نشکام سیوا کرنا چاہیں آگے آئیں۔ اور گوروکل کے لیے اپنی سیوا پیش کریں۔ (۳) جن سے سیوا کا تیسرا طریقہ سروسادھارن کی سہانوبھوتی کا پرکاش ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا اوسر گوروکل کا مہوتسو ہے۔ گوروکل مہوتسو یاتریوں اور گوروکل واسیوں دونوں کے اندر نیا اتساہ بھرنے کا اپورو سادھن ہے۔ یاتری جتنی ادھک سنکھیا میں اکٹھے ہوں گے۔ اتنی ہی ادھک یاترائیں مہوتسو کے سمے یوجیہ سادھو سنیاسیوں۔ اُتم مہوپدیشکوں اور پرسیدھ نیتاؤں کے اپدیشوں ویاکھیانوں اور بھاشنوں کا پربھاو دیش میں لے جا کر پھیلائیں گے۔ اور جتنی ادھک سنکھیا اتسو پر اکٹھی ہو گی۔ اتنی ہی ادھک ماترا میں گوروکل کے کاریہ کرتا۔ شکشک اور برہمچاری اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر اُن کو پورا کرنے کا یتن کریں گے۔

گوروکل کی سہایتا کا دوسرا سادھن دھن ہے۔ گوروکل کے چار سو کے قریب برہمچاریوں کا پالن پوشن اور شکشا اور اُن کی رہائش کے لئے عالیشان بھونوں کی تیاری دھن کے بنا نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے لاکھوں روپیہ چاہیئے۔ گوروکل کو فخر ہے کہ آریہ جنتا نے اُسے کبھی نراش نہیں کیا۔ جب ضرورت ہوئی۔ پریاپت ماترا میں دھن بھینٹ کر دیا۔ آریہ جنتا کی امداد کا پرمان لاکھوں روپیہ کی عمارتیں ہیں۔ جو گوروکل کے پاس موجود ہیں۔ پرنتو اس درش طرح ہے۔ کہ آریہ جنتا اپنے کریڈٹ کو کھو نہ بیٹھے۔ کیونکہ آواز اٹھ رہی ہے کہ ملاج مینک آنند لین اور تجارت کے سندیسے نے لوگوں کو اس قابل رہنے نہیں دیا۔ کہ وہ گوروکل سی بڑا اپکاری سنستھا کی سہایتا کر سکیں۔ کسی حد تک اس آواز میں سچائی ضرور ہے۔ لیکن نہ اتنی کہ گوروکل کی سہایتا سے ہاتھ کھینچنے کے لئے معقول عذر ہو۔ آخر دنیا کے سب کام چل رہے ہیں۔ اس قسم کے عذر ہمیشہ اُتساہی کام سے جی چرانے والوں کے ہوا کرتے ہیں۔ اُتساہی اور کام کے دھنی آریوں کی زبان سے ایسے بہانے شوبھا نہیں دیتے۔ آریوں کو چاہیے۔ کہ اس قسم کے بہانے زبان پر نہ لا کر جہاں گوروکل کے اتسو کو ہزاروں کی تعداد میں پہنچ کر جن سمودے کے لحاظ سے شاندار بنائیں۔ وہاں کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیں۔ کہ گوروکل کی دھن سے سہایتا کے متعلق آریوں کا جو کرتویہ تھا۔ اُسے انہوں نے پورا نہیں کیا۔

آریو! گوروکل آپ سے سال بھر کے اخراجات کے لئے ایک لاکھ چاہتا ہے۔ آریوں کی مجموعی تعداد کے لئے ایک لاکھ رقم ہی کیا ہے۔ جبکہ اس میں کئی ہزاروں کے اور کئی سینکڑوں کے دان بھی ہوں گے۔ دھرم تیرتھوں پر جا کر اُپیوگی کاموں کے لئے اپنی شکتی سے بھی بڑھ کر دان کرنا پراچین آریہ پرتھا ہے۔ گوروکل سے بڑھ کر دیا تیرتھ سے بڑھ کر اور کونسا دھرم تیرتھ ہو سکتا ہے؟ اس لئے آریو! اٹھو! کمر ہمت باندھو اور چلو گوروکل کو۔ اور وہاں جا کر کچھ دھرم شکشا کے لئے جن اور کچھ دان دئیے بنا واپس نہ آؤ۔

گوروکل کانگڑی

(از لالہ رونق رام جی شاد بھدوڑی)

گوروکل کانگڑی مشرق کو مغرب سے ملاتا ہے
کہ دیدار اندور شتوں کیسا تھ انگلش بھی پڑھاتا ہے

ہے اس میں ہند کے سب کالجوں سے یہ خصوصیت
زبان مادری میں علم و فن سارے سکھاتا ہے

سلوک اس کا برابر ہے امیروں اور غریبوں سے
وہ سب کو ایک سا دیکھ بھالتا اور بنا تا ہے

ہر اک پہلو میں طرز تربیت اس کا مکمل ہے
دماغ اور جسم اور اخلاق بچوں کا بڑھاتا ہے

پراچین آریہ دھرم آریہ ساہتیہ پھیلا کر
ہمارے قومیت کے خفیہ جذبہ کو جگاتا ہے

ریاضت اور سادہ زندگی کا بسر کرنا
بنا کر برہمچاری نوجوانوں کو سکھاتا ہے

اگاہ رکھتا ہے شہر دہ کے اثر سے اپنے لڑکوں کو
پراگندہ خیالی سے اُنہیں ہر دم بچاتا ہے

دلانا شوق ہے بچوں کو تحقیقات علمی کا
سماورتن سے پہلے باعمل عالم بناتا ہے

روا ہے اس کو بھارت کی اگر روح رواں کہیے
بجا ہے شادؔ یہ بھی ہے اگر جان جہاں کہیے

آریہ ہوٹل لاہور نزد ہسپتال مندر شفاخانہ صفائی کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کمرے سوا اہ روزانہ بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر ڈاکخانہ و داڑ اگاڑیاں بالکل پاس ہے آزمائش شرط

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک تحریک

(از شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

گوروکل طریقہ تعلیم کی کامیابی کا ثبوت اُن تبدیلیوں سے ہو جاتا ہے۔ جو گوروکلوں کے کھلنے کے بعد یونیورسٹیوں کے طریقہ تعلیم اور ودیارتھیوں کے رہن سہن میں ہوا۔ اُن تبدیلیوں کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

(۱) یونیورسٹیوں نے تعلیم کو دیسی زبانوں میں دینے کے اصول کو تسلیم کر لیا۔ اور اپنا عملی قدم بھی اٹھایا۔

(۲) صرف امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کی جگہ ودیارتھیوں کو اپنے آشرموں میں رکھکر تعلیم دینے والی یونیورسٹیاں RESIDENTIAL UNIVERSITIES بننی شروع ہو گئیں۔ الٰہ آباد۔ بنارس۔ علیگڈھ۔ ڈھاکہ پٹنہ اور لکھنؤ کی یونیورسٹیاں اس کا ادا ہرن ہیں۔

(۳) سکولوں میں برہمچریہ ودیارتھی نہ لئے جایا کریں۔ اس برہمچریہ کے ابتدائی اصول کو بھی محکمہ تعلیم نے تسلیم کر لیا ہے کہیں اس پر عمل ہو گیا۔ اور کہیں شروع ہونے والا ہے۔ ایک دو سال میں اُمید ہے۔ اس پر سبھی جگہ عمل ہونے لگے گا۔

(۴) کتب درسی میں اس قسم کی تبدیلی ہونی شروع ہو گئی ہے جس سے ودیارتھیوں میں اپنی تہذیب اور اپنی قومیّت کے لئے عزت کے خیال پیدا ہوں۔ اور بھی انیک چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گوروکل کے طریقہ تعلیم کا کافی اثر ہندوستان کے محکمہ تعلیم پر ہوا۔ اور اس میں اس قسم کی تبدیلیاں ہوئیں۔ اور ہونی شروع ہو گئیں۔ جس قسم کی تبدیلی گوروکل کا طریقہ تعلیم چاہتا تھا۔ ایسی حالت میں گوروکلوں کے سنچالکوں کے سامنے ایک سوال آنا چاہئے اور وہ یہ کہ آیا یونیورسٹیوں کے طریقہ تعلیم میں بھی کوئی اچھی یا کارآمد ایسی بات ہے۔ جسے گوروکلوں نے طریقہ تعلیم کی خصوصیتوں کو قائم رکھتے ہوئے وہ اپنا لیں۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ اور کیا گوروکلوں کو عملی قدم اس طرف اٹھانا چاہئے؟ میرا خیال ہے کہ اگر گوروکلوں کے سنچالک گمبھیرتا سے اس سوال پر غور کریں گے تو انہیں اس سنتوش پر غور کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑیگا۔ جو گوروکلوں کے برہمچاریوں کے اندر سرکاری امتحانات کے نہ دے سکنے کی وجہ سے ہے۔ اور برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ سالہا سال ہے۔ سناتک ہونے سے ایک دو سال پہلے سے کئی ودیارتھی تیاری کرنے لگتے ہیں کہ انہیں گوروکل سے نکل کر کس پریکشا کو دینا ہے۔ جب گوروکل کے ایک سناتک اس طرح سے امتحانات دیتے ہی ہیں۔ تو کیا گوروکل کے سنچالکوں کو سوال پر غور کرنا چاہئے کہ کیا وہ اس قسم کے امتحانات دینے کی سہولیت برہمچاریوں کو دینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔

گوروکل اُتسو پر ہونیوالے سمّیلن

گوروکل اُتسو پر ہر سال کئی مہتوپورن سمیلن ہوا کرتے ہیں۔ اس سال کے اُتسو پر جو ۳ سے ۶ اپریل تک ہوگا۔ حسب ذیل سمیلن ہونگے:۔

(۱) راشٹر بھاشا سمیلن۔ یہ سمیلن گوروکل سالانہ جلسہ کا ایک ضروری جزو بن گیا ہے۔ اس وارشک اُتسو پر اس مہتوپورن سمیلن کے سبھاپتی بہار کے مشہور لیڈر شری یت بابو راجیندر پرشاد جی ایم اے ہونگے۔ اس سمیلن سے راشٹر بھاشا کے پرچار اور اس کی اُنتی کے اُپایوں پر وچار کیا جائے گا۔

(۲) سروِدھرم سمّیلن۔ اس سمیلن کے سبھاپتی کے آسن کو ایک پرسدھ سجن سشوبھت کرینگے۔ مختلف دھرموں کے نمائندے میرے دھرم میں استریوں کی استھتی کے مضمون پر اپنے اپنے نبندھ پڑھیں گے۔

(۳) سنگیت سمّیلن۔ اس وارشک اُتسو پر ہونے والے سنگیت سمیلن کے سبھاپتی کے آسن کو پنجاب کے پرسدھ گائنا چاریہ پنڈت دلیپ چندر جی سشوبھت کریں گے جن مہانو بھاوں نے گت برسوں رات کے ایک ایک بجے تک پنڈال میں اپستھت رہ کر اس سمیلن کو دیکھا ہے۔ وہ سجن اس کی خصوصیت اور منورنجکتا کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

(۴) اکھل بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کی امداد سے گوروکل اُتسو پر شدھی سمیلن بھی ہوگا۔ اس کا پربندھ شدھی سبھا دہلی بڑے اُتساہ سے کر رہی ہے۔

(۵) وادو واد سمیلن۔ اس سمیلن کے سبھاپتی دہلی کے مشہور وشرت ودیا پارک نیتا شری لالہ شری رام جی ہونگے اس سمیلن میں مختلف آشرموں کے ودیارتھیوں کے پرتی ندھی بھاگ لیں گے۔ اس سمیلن کا مضمون ہوگا "پراچین سبھیتا کی اپیکشا آدھنک سبھیتا مانو سماج کے لئے ہِت کر ہے"۔ وجیتا دل کو ایک قیمتی رنگ ٹرافی اور میڈل دیئے جائیں گے۔

(۶) ورن ویوستھا سمیلن۔ یہ سمیلن بھی بڑے مہتو کا ہوگا۔ اس سمیلن کے پردھان ہونگے شریمان کنور چاند کرن جی شاردا اجمیر۔

(۷) انتروشو ودیالیہ سنسکرت وادو واد سمیلن۔ یہ سمیلن سنسکرت میں ہوگا۔ اس سمیلن کے سبھاپتی کے آسن کو شری پنڈت نرسنگھ دیو جی شاستری سشوبھت کریں گے

ان کے علاوہ آریہ ویدک سمیلن۔ اندر سرسوتی سمیلن بھی منورنجک اور شکشا پرد سمیلن ہوں گے۔

لالہ لبھو رام جی کے منتر منڈل کیلئے

لالہ لبھو رام نیّر تو دیانند گوروکل کے انتھک سیوک ہیں۔ وہ انتھک ٹرسٹ دھن ہے جسے لالہ لبھو رام سے سرگرم سیوک ملے ہوئے ہوں۔ اگر گوروکل کو دھن کی ضروریات پورا کرنے کے لئے لالہ لبھو رام سے ایک دو جن سیوک میسر ہوں۔ تو وہ اپنی مالی ضروریات کی طرف سے بہت حد تک بیفکر ہو سکتا ہے۔ لالہ لبھو رام کی صحت اچھی نہیں۔ تس پر بھی وہ ہر سال گوروکل کے لئے خاصی رقم جمع کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ چونکہ اُن کی سیوا نشکام ہے۔ اس لئے اُن کی آواز کا اثر ہوتا ہے۔ اور اُن کے ایک بار کے مطالبہ پر ہی اُن کا منتر منڈل گوروکل کے لئے مطلوبہ رقم جمع کر دیتا ہے۔

اس سال بھی اُن کی صحت اچھی نہیں اور وقت بھی بہت کم رہا ہے۔ اس لئے وہ باہر نہیں جا سکے۔ تاہم اُنھوں نے کام شروع کر دکھا ہے اور منتر منڈل کے بھروسے ان کی آشا بھی پورن ہونے کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ کہ مندے کے کارن حالات ناموافق ہونے کے باوجود وہ مطلوبہ دھن اکٹھا کر لیں گے۔ لیکن اُن کا یہ یقین عملی صورت اسی صورت میں اختیار کر سکتا ہے۔ کہ جن سجنوں سے اُنکی اپیل ہے۔ وہ خود بخود اپنے حصّہ کا دھن منی آرڈر کر کے بھیج دیں۔ براہ راست گوروکل دھن بھیجنے والے اُنہیں اطلاع دیدیں۔

"پرکاش" کے خریدار بنانے کا کرتویہ پالن کریں۔ قیمت سالانہ چار روپے بشتہر ہی دو روپے چار آنے۔

منیجر پرکاش۔ لاہور

شبھ گھڑی ۔۔۔ نزدیک آ رہی ہے

آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک سماگم ... صرف پندرہ دن رہ گئے ہیں۔ سبھا ... ممبران کو ایک سو روپیہ فی ممبر جمع کرنے ... تجویز پر عمل کرنا چاہئے۔ آریہ سماجیں ... نام کا دھن بھیجیں۔ روپیہ کر آیا۔ ... کرنے پڑیں گے۔ اس سے پرچار میں ... پرتی ندھی مہاشیوں اور آریہ سماجوں ... کرتویہ کا پالن پندرہ دن کے اندر اندر ... منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرو ...

سردار بھگت سنگھ اور انکے ساتھی

آخر سردار بھگت سنگھ شری یت راجگورو ... سکھدیو کو ۲۳ مارچ شام کو ۷ بجے سنٹرل ... لاہور میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ برٹش ... اس قسم کی مثال۔ کہ ملزموں کو ان کی ... میں اور ایسے گواہوں کے بیانات کے ... پھانسی کی سزا دی گئی ہو۔ جن پر جرح ... کی گئی ہو۔ بمشکل ملے گی۔

یہ بھی ایک عدیم المثال واقعہ ہے ... پھانسی پانے والوں کے عزیز و اقارب ... سے پہلے جیل کے دروازے تک پہنچ چکے ... اور انہیں آخری درشنوں کا موقعہ نہ ملا ہو ... انہیں لاشوں سے بھی محروم کر دیا گیا ہو ... بغیر اُن کی اطلاع کے نہایت پوشیدہ ... لاشوں کو مذہبی لحاظ سے نہایت نا ... طریق سے ٹھکانے لگایا گیا ہو۔ ملک ... واقعہ کو نہایت رنج سے سُنا گیا ہے۔ مہا ... گاندھی کو ان پھانسیوں کا رنج کسی ... لیکن نوجوان طبقہ کے بعض حلقوں ... انہیں کھلم کھلا اس کے لئے ذمہ دار ... جا رہا ہے۔ چنانچہ اُن کے کراچی جانے ... مخالفانہ مظاہرے کئے گئے۔ دیکھنا ... کہ ملک کے آئندہ پالیٹکس پر اس کا کیا ... ہوتا ہے۔

گوروکل اُتسو نمبر

گوروکل نمبر آپ کی سیوا میں حاضر ہو ... حسب معمول ۵ اپریل کا پرکاش ... کے تعطیل میں بند رہیگا۔ ۱۲ اپریل ... پرکاش گوروکل اُتسو نمبر ہوگا۔ جس میں ... کانگڑی کے وارشک اُتسو کا پورا ... دیا جائے گا۔ جو بھائی منگوانا چاہیں ... ٹکٹ بھیجدیں۔ پرکاش کے پریمیوں ... سماج کے بہی خواہوں کا کرتویہ ہے ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کانگڑی کی عظمت

(از راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی)

مہان آریہ جاتی کے بالکوں اور مہاتماؤں کے رمنتان سے شکشن کے لئے اس وقت بھارت میں مندرجہ ذیل سنستھائیں موجود ہیں:

(۱) گوروکل کانگڑی (۲) ودیا پیٹھ احمد آباد (۳) ہندو کالج کاشی (۴) شانتی نکیتن مہا ودیالیہ (کلکتہ)۔

شانتی نکیتن مہا ودیالیہ میں انگریزی بھاشا دوارہ اُچیہ شکشن دیا جاتا ہے۔ ایک نراکار برہم کی اُپاسنا کی عظمت چھاترون کے دلوں میں جمائی جاتی ہے۔ ابتدا میں فیس نہیں لی جاتی تھی۔ لیکن اب لی جاتی ہے۔ کسی بھی برٹش یونیورسٹی سے اس کا تعلق نہیں اور نہ اُن کے امتحانات کے لئے طلباء تیار نہیں کئے جاتے۔ اس کے آشرم میں ودیشی سکالر رہ سکتے ہیں۔ وشو شانتی اس کا پرم آدرش ہے۔ آریہ بھوجن طلباء کھاتے ہیں۔

ودیا پیٹھ گجرات (احمد آباد) میں گجراتی بھاشا دوارا اُچیہ شکشن دیا جاتا ہے۔ شلپ کے طور پر چرخا کاتنا اور کپڑے بُننا ضروری ہے۔ ایک نراکار برہم کی اُپاسنا سکھائی جاتی ہے۔ آریہ بھوجن یعنی مچھلی مرغ انڈا ماس شراب آدی سے رہت بھوجن کھاتے ہیں۔ فیس نہیں لی جاتی۔ کسی سرکاری یونیورسٹی سے اس کا تعلق نہیں۔ اس کے آشرم میں بدیشی سکالر بھی رہ سکتے ہیں۔ اہنسا اور ست کا پرچار اس کا آدیش ہے۔

ہندو کالج کاشی میں اُچیہ تعلیم بذریعہ انگریزی دی جاتی ہے۔ طلباء کو مورتی پوجا یا سندھیا پوجا پاٹھ اپنے اپنے دھرم مت یا سمپردائے کے انوسار کرنے کی اجازت ہے۔ مورتی پوجا کا یہ خاص پوشاک ہے۔ چار لاکھ روپیہ مرحوم مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے مندر کے لئے دیا تھا۔ مندر کی عمارت جلد بننے والی ہے۔ آریہ سنسکرتی کا بھاری مداح ہے۔ فیس لی جاتی ہے۔ آریہ بھوجن دیا جاتا ہے۔ سرکاری یونیورسٹی سے اس کا تعلق ہے۔ اس کے آشرم میں بدیشی سکالر بھوجن نہیں کر سکتے۔ وشو شانتی اس کا آدیش ہے۔ شادی شدہ طلباء اس میں پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ دیگر سرکاری کالجوں میں۔

گوروکل کانگڑی۔ اس کے جنم داتا پوجیہ مہاتما منشی رام جی تھے۔ آج کل اس کے آچاریہ شری رام دیو جی ہیں۔ ایک نراکار ایشور کی اُپاسنا عملاً سکھائی جاتی ہے۔ جس کا درشن ویدبھگوان اور آرش گرنتھوں میں ہے۔ فیس لی جاتی ہے۔ کسی بھی سرکاری یونیورسٹی سے اس کا تعلق نہیں۔ اس کے آشرم میں بدیشی سکالر بھوجن کر سکتے ہیں۔ راشٹریہ بھاشا ناگری دوارا اُچیہ شکشن دیا جاتا ہے۔ سودیشی وستو پرچار تتھا وشو شانتی اس کے پرم اُدیش ہیں۔ آریہ بھوجن طلباء کھاتے ہیں۔ ہندو شبد کی جگہ آریہ شبد کا پرم پرچار ہے۔ باقاعدہ یگیوپویت اور وید آرمبھ سنسکار کرا کر عمارت میں برہمچاری شدہ طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ کوئی شادی شدہ طالب علم نہیں پڑھ سکتا۔ "سنسکرت، ویدک سنسکرت۔ ویدک سوتوش ویدک سنسکار اور ویدک آریہ سنسکرتی کا اُدھار کسی۔ آرش ساہتیہ اور چاروں وید کا خاص پرچار ہے۔ انگ اُپانگ گرنتھوں سہت وید کا پڑھانا اس کا بھاری ترن ہے۔ پراچین ویدک برہمچریہ آشرم کو دوبارہ بھارت میں قائم کر کے دکھانے کے لئے اس نے جنم دھارن کیا ہے۔ آریہ اچھوت اور دلت جاتی کے بالک بھی اس میں برابر داخل ہو سکتے ہیں۔ اور ہو چکے ہیں۔ وشو شانتی اور بھارت شانتی اس کی خاص خوبیاں ہیں۔ آریہ بھاشا دوارا اُچیہ شکشن دینا۔ ویدک آریہ برہمچریہ آشرم کو پنر جیوت کرنا۔ اور وید منتروں دوارا نراکار کی اُپاسنا کا بھاری پرچارک ہونا۔ اس کی خاص خوبیاں میری درشٹی میں ہیں۔ اور میں ان تین مہان خوبیوں کے کارن اس گوروکل کانگڑی کو شانتی نکیتن، ودیا پیٹھ اور ہندو کالج کاشی کی نسبت آریہ جاتی کے بالکوں کے شکشن کے لئے اول درجہ کی سنستھا سمجھتا ہوں۔ آریہ جاتی سنگٹھن اور سودیش راشٹر اُنتی کے متلاشیوں کو اس کی خاص ضرورت میری ناقص عقل میں آج کل ضرور محسوس ہو گی۔

اس کے ادیش میں ست آگرد شبد کی دھوم ہے۔ پرہم کو ست آگرد کیول دھرنا دینے کے لئے ہی نہیں سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اس کو زیادہ وسیع ست برت کے ارتھوں کی طرف لے جانا ہو گا۔ ست برتی یا ستیاگرہی بھارتی بن کر جاننا چاہئے۔ کہ ہندو اور مسلمان ان دونوں کے اتفاق کے بغیر سچا نیشنل یا مکمل سوراجیہ ناممکن ہے۔ مسلمان اصحاب اپنا سنگٹھن (جماعت بندی) خوب کر رہے ہیں۔ ایک مسلمان لڑکا بھی پوچھنے پر کہہ سکتا ہے کہ بھائیو!

(۱) میں مسلمان ہوں۔ (۲) میرے خدا کا نام اللہ ہے۔ (۳) میری مذہبی کتاب کا نام قرآن شریف ہے۔ (۴) میں کلمہ سنا سکتا ہوں۔ (۵) سلام ایک دوسرے کو ملنے پر میں کیا کرتا ہوں۔ لہذا ضرورت ہے۔ کہ آریہ جاتی کا ہر ایک بالک بھی کہہ سکے کہ:-

(۱) میں آریہ ہوں

(۲) میرے پرمیشور کا نام اوم ہے۔ میں اوم کا جپ کرتا ہوں۔

(۳) میری دھرم پستک کا نام وید ہے۔

(۴) میں گایتری منتر ارتھ سہت سنا سکتا ہوں۔

(۵) میں نمستے کہہ کر آدر کر سکتا ہوں۔ جو کہ پرسپر سنگٹھن کا بیج ہے۔

گذشتہ بیس سال میں آریہ سماج کے سب آریہ گوروکلوں نے آریہ جاتی کے سنگٹھن کے لئے بھی بڑا بھاری ریش کا (؟) کام کیا ہے۔ ان گوروکلوں کے وارشک میلوں پر جو ہزاروں کی تعداد میں آریہ نر ناری پہلا رہت جاتے اور چندر روز وہاں چھاؤنی ڈال کر سودیشی وستو پرچارک آریہ نگر بسا لیتے ہیں۔ اس کی عظمت ہاردوار کی عظمت سے کم نہیں۔ رام راجیہ جس کا سوپن مہاتما گاندھی جی لے رہے ہیں۔ وہ عملاً اس آریہ نگر میں ہر سال ہر ایک چھوٹی یا بڑی گوروکل کے اتسو یا میلے پر آپ پائیں گے۔ کارن کہ (۱) یہ ست برتی نگر بن جاتا ہے۔

(۲) سرکاری پولیس کی مدد نہ لیتے ہوئے ویر آریہ سویم سیوک آپ چوکی پہرہ دیتے ہیں اور دیویوں کنیاؤں کی رکشا کرتے ہیں۔

(۳) بھگت آریہ سویم سیوک دن کے کھوئے گئے بچوں کو لاتے۔ بیماروں کو دوائی دیتے اور پریم سیوک سترین بے زر شک اور سہائک کا کام پرتیک نر ناری اور بالک کو دیتے ہیں۔ ست کا ویوہار سب کرتے ہیں۔

(۴) لوگ اس نگر میں ہتھیا چوری نہیں کرتے۔ شراب تمباکو نہیں پیتے۔ ماس مچھلی انڈہ آدی غیر انسانی بھوجن نہیں کھاتے۔

(۵) سودیشی کھادی آدی دھارن کر کے آتے اور عملاً پرچار کرتے ہیں۔

"پرکاش" کی اشاعت میں ہاتھ بٹانا ہر ایک پریمی کا کرتویہ ہے۔

گوروکل

(از مہاشہ انوپ چند آفتاب پانی پتی)

تقدیر غریبوں کی جگاتا ہے گوروکل
اس وادیٔ پرکیف کے منظر پہ فدا ہوں
یاں تتو کی باتوں میں گذرتی ہیں شب و روز
ویدوں کی رچاؤں کی صدا گونج رہی ہے
اِک فرش پہ پڑھتے ہیں اچھوت اور براہمن
ہر قلب سے دُھل جاتی ہے سب گرد کدورت
نابینئہ ۔۔ جن سے جواں مرد ہوں پیدا
انسان اُسے سنتے ہیں یہاں صبر و تحمل
ہر دل میں بھڑک جاتی ہے اِک نارِ محبت
ہمدردیٔ وطن سینکڑوں نکلے ہیں سناتک
ہر شخص کو ملتی ہے یہاں راحتِ قلبی
زندان میں وطن کے لئے جاتے ہیں سناتک
گو سرکش دخود سر نگاہوں میں نہ لایا
اس گل کے محاسن پہ فدا کیوں نہ ہو عالم
درس آتش محبت کے سکھاتا ہے گوروکل
جو ساحل گنگا پہ دکھاتا ہے گوروکل
تہذیب کہن یاد دلاتا ہے گوروکل
اِک نغمۂ پُر لطف سناتا ہے گوروکل
آدرش محبت کا دکھاتا ہے گوروکل
آئینۂ دل صاف کراتا ہے گوروکل
برہمچریہ کے اوصاف بتاتا ہے گوروکل
پستی سے بلندی پہ چڑھاتا ہے گوروکل
وہ شعلۂ پُرسوز اڑاتا ہے گوروکل
احسان سے بھارت کو دباتا ہے گوروکل
گلزار مسرت کے کھلاتا ہے گوروکل
یوں ہاتھ مصیبت میں بٹاتا ہے گوروکل
سرقوم کے قدموں پہ جھکاتا ہے گوروکل
گاندھی سا مہان آتما آتا ہے گوروکل
ہاں پھونک دی ہے قالبِ بھارت میں نئی رُوح
ہر بات میں اعجاز دکھاتا ہے گوروکل!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قومی طریقہ تعلیم کے سوال کا ایک حل
گوروکل

از پنڈت وشنو دت بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر

انگریزی عملداری کے قائم ہونے سے پیشتر تعلیم پانے کے لئے دو ہی ذرائع تھے۔ یا تو لوگ پنڈتوں کے پاس سندروں اور پاٹھ شالاؤں میں پڑھتے تھے۔ یا مسجدوں اور مکتبوں میں مولویوں کے پاس تعلیم پاتے تھے۔ تعلیم کے معیار دو ہی تھے یا تو انسان کو سنسکرت کا فاضل ہونا چاہئے تھا۔ یا فارسی عربی میں کافی دسترس حاصل کرنا۔

حکومت کی زبان فارسی تھی۔ فارسی میں واقفیت یعنی ہر ایک کے لئے ضروری تھی۔ ہر ایک قسم کی ضروری تحریر فارسی میں تکمیل پاتی تھی۔ دفتر اور سرکاری خط و کتابت سب فارسی میں ہوتے تھے۔ فیصلہ جات اور احکام فارسی زبان میں صادر ہوتے تھے۔ ریاستوں میں بھی یہی زبان مروج تھی۔ مرہٹوں اور سکھوں کے پرانے دفتر اور اسناد جات میں بھی اسی زبان سے کام لیا گیا ہے۔ اگرچہ گورمکھی، مرہٹی، ہندی اور سنسکرت کا بھی کافی رواج تھا۔ مگر غیر حکومتوں اور نوابوں سے تعلقات میں اسی زبان سے کام لیا جاتا تھا۔ کل کی بات ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں سب احکام فارسی میں صادر ہوتے تھے۔ اور کئی منصف اور جج وہاں چند ایام ہوئے ایسے تھے۔ جو فارسی میں اپنے فیصلہ جات صادر کرتے تھے۔

مسلمانوں اور خصوصاً مغلوں کے زمانہ میں فارسی، عربی اور سنسکرت و ہندی کی آمیزش سے ایک زبان پیدا ہو گئی۔ جس کو لشکر کی زبان کہا جاتا ہے۔ اور نام اس کا اردو رکھا گیا۔ اردو فارسی حروف میں ہندی اور سنسکرت کے ساتھ فارسی عربی کی آمیزش کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔

جو لوگ اس زمانہ میں پنڈتوں کے پاس تعلیم پا کر کچھ بھی سنسکرت سیکھ لیتے تھے۔ وہ اپنے دھرم اور کرم پر قائم رہتے تھے۔ مگر فارسی اور عربی کی تعلیم پا کر ہندوؤں کا رجحان مسلمانی مذہب کی طرف ہو جاتا تھا۔ ہندو نام بھی رفتہ رفتہ فارسی آمیز ہونے لگ گئے۔ آفتاب رام گلزاری مل۔ حکم چند۔ دبلاغ رائے۔ تیج بہادر وغیرہ اس کی ادنیٰ مثالیں ہیں۔ کاشتوں اور کھتری قوموں میں ابھی تک فارسی اور اس کی شاعری کا رواج ہے۔ شادی جیسی تقریب پر لگن کے متعلق اطلاع دینے کے لئے چٹھی فارسی میں جاتی ہے

انگریزوں نے اپنی عملداری قائم کرنے سے بے فکر ہو کر لوگوں کے دلوں پر فتح پانے کی پورانی ترکیب مسلمانوں والی سوچی۔ انہوں نے مختلف صوبوں کی زبانوں مرہٹی۔ اوڑیا۔ بنگالی۔ تلنگی اور ہندی اردو وغیرہ کو عدالتی زبان قرار دیا۔ مگر صرف ابتدائی مرحلے کے لئے اعلیٰ عدالتوں اور محکموں کا کاروبار انگریزی میں جاری کیا گیا۔ اس لئے ہر ایک شخص کے لئے انگریزی کا سیکھنا ضروری ہو گیا۔

لارڈ میکالے نے انگریزی تعلیم کا رواج دینا بھارت ورش میں بھارت ورش کے دل و دماغ پر حکومت قائم کرنے کے لئے ضروری سمجھا اور اس نے ببانگ دہل کہا تھا کہ اگر ۵۰ برس بھی بھارت ورش میں انگریزی تعلیم کا رواج رہ گیا تو ہندوستانی چمڑہ ہی چمڑہ نظر آئیگا۔ شکل و صورت۔ دل و دماغ کی صورت انگریزی ہو گی اور اس وقت انگریزوں کا کام ہر ایک قسم کا ہندوستانی خود بخود کر دیں گے۔

انگریزی تعلیم کے رواج کے اثر کو آج کل سب محسوس کر رہے ہیں۔ اب لوگ فارسی عربی اردو کو بھول گئے ہیں۔ پرانے مکتب اب موجود نہیں ہیں مفقود ہو گئے۔ ان میں کوئی شریف ہندوستانی تعلیم نہیں پاتا۔ پنڈتوں کی پاٹھ شالائیں خالی ہو گئی ہیں۔ وہاں اعلیٰ پیمانے کے ودیارتھی اب نہیں جاتے۔ نہ وہ پرانے عربی فارسی کے فاضل ملتے ہیں۔ اور نہ سنسکرت کے اعلیٰ پنڈت۔

کلکتہ میں جب پہلے پہل انگریزی تعلیم کی ابتدا ہوئی۔ تو دھڑا دھڑ وہاں کے تعلیم یافتہ عیسائی ہو گئے۔ اور آج جو ہندوستانی عیسائی ۴۰ لاکھ کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ وہ اسی تعلیم کے زیر اثر عیسائی ہوتے ہیں۔ اور اگرچہ ابھی تک ہندو مسلمانوں کی کثیر تعداد عیسائی نہیں ہوئی۔ مگر انگریزی تہذیب کا اثر ان پر موجود ہے۔ وہ اپنی پورانی زبان تہذیب مذہب۔ اخلاق ملکی تاریخ تمدن فراموش کر چکے ہیں۔ اور انگریزی ڈھنگ میں ترقی پانے کی گھوڑ دوڑ چاروں طرف جاری ہے۔

پورانے سیلابوں کو جو ہندوستان میں مختلف وقت میں آتے رہے۔ اس وقت کے آچاریوں اور مہاپرشوں نے اپنے پرچار اور آچار سے روکا۔ اور ہندوستانی اور آریہ تہذیب کو بچانے میں کامیاب ہوئے۔ انگریزی تہذیب کا موجودہ سیلاب بڑے زور شور سے آیا۔ اور کل ہندوستان میں پھیل گیا۔ اس کو روکنے کے لئے سوامی دیانند نے تحریر و تقریر و عمل سے جدوجہد کی۔

سوامی دیانند نے ہندوستان کی ترقی کا واحد طریقہ جو بتلایا وہ یہ تھا۔ کہ برہم چریہ پر تعلیم کی بنیاد رکھی جاوے گورو اور آچاریہ تعلیم دینے کے لئے دھرماتما اور عالم باعمل ہوں کم از کم ۲۵ برس کی عمر تک ایک غریب اور امیر کے لڑکے کو گورو کی خدمت میں رہ کر اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم اپنی تہذیب زبان اور تاریخ کی پانی چاہئے۔ اور غیر زبان اور تواریخوں کی حسب ضرورت اس کے بعد تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

ایک وقت تھا اس سرے سے اس سرے تک ہندوستانی انگریزی تعلیم کی اشاعت میں خود بخود لگ گئے۔ سوامی دیانند کی اس آواز کو عرصہ دراز تک کسی نے نہیں سنا۔ مگر آخر کار ہندوستان میں ایک زمانہ آیا۔ جب کہ آریہ سماج نے گوروکل کا سوامی دیانند کی بتلائی ہوئی ودھی کے مطابق قائم کرنا ضروری سمجھا۔ اس کے لئے دھن آئے اور لڑکے بھی مل گئے۔ اور اس طریقہ تعلیم کا نام سارے ملک میں گوروکل مشہور ہو گیا۔ سوامی شردھانند نے اس طریقہ تعلیم کو خاص طور پر ہر دلعزیز بنایا مہاتما گاندھی کے نیشنل کانگرس میں شہرت حاصل کرنے کے بعد موجودہ انگریزی ڈھنگ کے طریقہ تعلیم کی ودیشی کپڑے کی طرح مخالفت شروع ہوئی۔ نئے سکول کالج قائم کئے گئے۔ اس طریقہ تعلیم کا نام "قومی تعلیم" رکھا گیا۔ لالہ لاجپت رائے نے پنجاب میں اور مہاتما گاندھی نے احمدآباد میں اس طریقہ تعلیم کی بنیاد رکھی مگر لالہ لاجپت رائے کی قائم کردہ انسٹی ٹیوشن بند ہو گئی۔ اور مہاتما گاندھی کی اب تک چل رہی ہے۔ پر ان سب میں کامیابی صرف گوروکل کو ہی ہوئی ہے۔ جسے قومی طریقہ تعلیم کہا جاتا ہے۔ اس میں برہمچریہ کے پورانے ڈھنگ کو بنیاد میں نہیں رکھا گیا آج ملک کو برہمچریہ اور تپسیا کی ضرورت ہے۔ قومی طریقہ تعلیم بھی اسی وقت ہر دلعزیز ہوگا۔ جب اس میں برہمچریہ اور آستک واد کے پورانے ...

گوروکل اتسو
کچھ آوشیک سوچنائیں

(۱) نئے بالکوں کا انتخاب ۲-۱ اپریل کو ہوگا۔ اگر کسی سجن نے اپنے بالک کا پرویش فارم بھر کر نہیں بھیجا۔ تو اب شیگھر ہی بھیج دیں۔

(۲) ایسٹر کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے رعایتی ٹکٹ تو دیں گی ہی۔ اس کے علاوہ ای آئی آر کے یاتری ہفتہ واری واپسی ٹکٹ سے بھی لابھ اٹھا سکتے ہیں۔

(۳) یاتریوں کی امداد کے لئے ریلوے سٹیشن ہردوار اور جوالاپور پر گوروکل کے والنٹیر حاضر ہونگے۔ جو یاتریوں کی ہر پرکار کی سہائتا کریں گے۔ یاتریوں کے ریلوے سٹیشن ہردوار پر ہی اترنے میں سہولیت رہے گی۔ کیونکہ گاڑی ٹانگے موٹر لاریوں کا انتظام ہردوار سٹیشن پر ہی کیا گیا ہے۔

(۴) ہردوار سٹیشن سے گوروکل بھومی تک آنے کے لئے فی سواری ۳/ لاری اور ۲/ ٹانگہ کا کرایہ ہوگا۔

(۵) سٹیشن پر قلیوں کی کھٹنائی یا اور کسی پرکار کی تکلیف ہو تو سواگت ادھیکش سٹیشن سے امداد حاصل کیجئے۔

(۶) یاتریوں کو چاہیئے کہ ریل سے اتر کر اپنے سامان کے ساتھ سیدھے گوروکل پہنچیں یا اپنے سامان کی سنبھال کا سنتوش جنک پربندھ کر کے کہیں جاویں۔ سامان ادھک سمے کے لئے سٹیشن کیمپ میں یا اور کہیں ادھر ادھر نہ رکھیں۔ ایسے میلوں میں سامان کے گم ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

(۷) آج کل ہردوار کی رتو بہت اتم ہے نہ ادھک سردی اور نہ ادھک گرمی۔ یاتریوں کو ادھک گرم کپڑے لانے کی چنداں ضرورت نہ رہے گی۔

(دیکھیہ ادھشٹھاتا)

... ڈھنگ کو زندہ کرنے کی کوشش کی جاوے گی۔ اس لئے قومی طریقہ تعلیم کے سوال کا ایک ہی حل گوروکل ہے۔

پرکاش کا اگلا پرچہ گوروکل اتسو کے اپلکش میں بند رہیگا۔ اور ۱۲ اپریل کے پرچہ میں اتسو کے مکمل حالات ہونگے۔ فی پرچہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل پریچے

(از شری رام دیو جی مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی)

گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا مارچ ۱۹۰۲ء کو امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کے کر کملوں سے ہوئی تھی۔ اس انتیس سال کے عرصہ میں گوروکل نے جو اُنتی کی ہے۔ اس سے آریہ جنتا بخوبی واقف ہے۔ گنت دو تین سال ہوئے۔ ادھر زمین خرید لی گئی تھی۔ اس میں گذارہ کے لائق مکانات کے بن جانے سے یکم مئی ۱۹۳۰ء سے ہم نئی بھومی میں آ گئے ہیں :۔

انتظام ۔ گوروکل کا انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہے گوروکل کے سالانہ خرچ کا بجٹ اس سبھا دوارہ ہی پاس ہوتا ہے۔ اس سبھا کے پردھان رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ پنجاب اور منتری شری پنڈت ٹھاکردت جی شرما موجد امرت دھارا لاہور ہیں :۔ گوروکل کا اندرونی انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارہ مقرر مکھیہ ادھشٹھاتا کرتا ہے :۔

ودیارتھی ۔ گوروکل کی ستھاپنا کے سمے صرف ۳۴ برہمچاری تھے۔ مگر آج اس ورس گاہ میں ۳۰۴ ودیارتھی برہمچریہ کا پالن کرتے ہوئے ودّیا پراپت کر رہے ہیں :۔

شاکھائیں ۔ اس گوروکل کی چھوٹی بڑی حسب ذیل نو شاکھائیں ہیں۔ جو کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں :۔ اندرپرستھ۔ کوروکشیتر۔ ملتان۔ مٹنڈو۔ رائے کوٹ۔ جھجر۔ کماریہ شلپ ودیالیہ بھٹنڈا اور کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔

گوروکل وشو ودیالیہ کے آدھین تین مہاودیالیہ ہیں۔ وید مہاودیالیہ۔ آیوروید مہاودیالیہ۔ اور سادھارن مہاودیالیہ۔ ان تینوں مہاودیالیوں میں ۱۶ پروفیسر کام کر رہے ہیں :۔

سبھائیں :۔ برہمچاریوں نے اپنی گیان بودھی کے لئے مختلف قسم کی سات سبھائیں ستھاپت کر رکھی ہیں۔ جن کے ہفتہ واری اجلاس اور اسٹیوڈنٹس یونین ہوتے ہیں۔ اور سالانہ اتسو بھی منائے جاتے ہیں۔ برہمچاریوں کے اور شری ہربلاس جی شاردا کر چکے ہیں۔

چکتسالیہ ۔ گوروکل میں جب سے آیوروید مہاودیالیہ کی ستھاپنا ہوئی ہے تب سے زیادہ تر برہمچاریوں کی چکتسا آیورویدک طریقہ سے ہی کی جاتی ہے گوروکل

علاوہ انیہ کل واسی بھی ان سبھاؤں سے کافی لابھ اٹھاتے ہیں۔ گوروکل کے سالانہ جلسہ پر واگوردھنی سبھا کی طرف سے انتر دشودیالیہ واد وواد کا آیوجن کیا جاتا ہے۔ جس کی صدارت راشٹرپتی جواہر لال نہرو۔ بابو راجیندر پرشاد جی پرنسپل نہرو۔ پرنسپل کرپلانی۔ پرنسپل ذاکر حسین

چکتسالیہ سے باہر کے گاؤں کے مریض بھی کافی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چکتسا مفت کی جاتی ہے :۔

گوروکل کاریالیہ گوروکل کی اُنتی کے ساتھ کاریالیہ کے کام کی بھی اُنتی ہو رہی ہے دس سال پیشتر جہاں آٹھ دس کلرکوں سے کام چل رہا تھا۔ وہاں آج پندرہ سولہ کلرک دفتر میں کام کر رہے ہیں :۔

فارمیسی :۔ گوروکل کا اُدیش اپنے دیش میں دیشی اوشدھیوں کا پرچار کرنا ہے۔ فارمیسی اپنے اُدیش میں کافی سپھلتا پراپت کر رہی ہے۔ گوروکل فارمیسی کی دوائیوں میں شدھتا ہوتی ہے۔ اور کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ اوروں کے مقابلہ میں سستی ہوتی ہیں۔ آریہ پرشوں کو دیشی ادویات خریدتے وقت گوروکل فارمیسی کا دھیان رکھنا چاہئے۔ گوروکل فارمیسی کا بھیم سینی سرمہ آنکھ کی ہر ایک مرض کے لئے خالص طور سے

مشہور ہے :۔

پریس :۔ گوروکل کتب کاریالیہ کے ناٹک وغیرہ کا سب کام گوروکل پریس میں ہی ہوتا ہے۔ گوروکل کا مکھیہ پتر ویدک میگزین بھی گوروکل پریس میں ہی چھپتا ہے۔ گنگا میں پریس آ جانے سے باہر کی چھپائی کا کام بھی کافی آنے لگا ہے :۔

گوروکل کی عمارتیں ۔ اس وقت تک حسب ذیل عمارتیں تیار ہو چکی ہیں۔ آریہ سماج کے کمرے سمندر ۲۴۔ ودیالیہ کا ایک ونگ۔ ودیالیہ بھنڈار۔ مہاودیالیہ بھنڈار۔ ودیالیہ آشرم مہاودیالیہ آشرم کاریالیہ چکتسالیہ۔ چھوٹی یگیہ شالہ پروفیسرز کوارٹرز۔ پنج کٹی اور نہر پر گھاٹ۔ مہاودیالیہ کا نقشہ بھی سبھا میں پیش ہے مہاشہ صاحب شادی لال آف دھیش کے دان سے بننے والی بڑی یگیہ شالہ کا کام بھی جلد شروع ہوگا۔

گوروکل کے سناتک ۔ بہت سے سناتک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت اُپدیش کا کام کر رہے ہیں۔ بہت سے سناتک اپنا کاروبار کا کام کرتے ہوئے دیش اور سماج کی سیوا کرتے ہیں۔ کئی سناتک روزانہ ہفتہ واری اور ماہواری پتروں کے ایڈیٹر ہیں۔ کئی سناتکوں نے ہندی ساہتیہ کی اچھی سیوا کی ہے۔ سناتم اُتم پستکیں لکھ کر انعامات حاصل کئے ہیں۔ اس سال ستیاگرہ میں بھاگ لینے کے کارن انیک سناتک بھی جیل گئے ہیں :۔

دان ۔ پبلک کی سیاسی انجمنوں کے کارن جہاں دیش کے انیہ ودیالیوں پر اثر پڑا ہے۔ وہاں گوروکل کے دان پر بھی اس آندولن کا کچھ کم اثر نہیں پڑا۔ امسال کی بجٹ کی پورتی کے لئے ۵۶۳۴۴ روپیہ دان دوارا پراپت ہونا چاہئے تھا۔ مگر پھاگن سمت ۱۹۸۷ کے اخیر تک صرف ۱۹۲۴۰ روپیہ دان میں پراپت ہوا ہے یعنی ۳۷۲۰۴ روپیہ کی کمی اس سال کے دان میں رہی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کا بوجھ آریہ جنتا کے اوپر ہے :۔

ستھر دان :۔ گوروکل کو پرتی ورش دس روپیہ سالانہ دان دینے والے بھی بہت سے دانیوں نے اپنا دان بھیجنے کی ابھی تک کرپا نہیں کی۔ اگر سب بھائی اپنی اپنی پرتگیا کا دھن گوروکل کے سالانہ جلسہ تک بھیج دیں۔ تو دان کی کمی کو بہت کچھ پورا کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ جن دانی مہاشیوں کی طرف گوروکل کی پرتگیا کا دھن بقایا ہے ان کو بھی روپیہ بھیجنے میں شیگھرتا کرنی چاہئے۔ کلکتہ کے بابو بیج ناتھ پرخاد جی اپنے دیہانت سے پہلے ایک بڑی بھاری وصیت کر گئے ہیں۔ جس میں پچاس ہزار روپیہ گوروکل

کیوں نہ جا کے پُتر پائیں گوروکل وچ بھاواں

(از کوی گیان چند دھون لاہور مصنف قصہ جمیل نتا وغیرہ)

کل گیا میں اِک سکولے اپنا پُت بہاون
ڈٹھا اوتھے طرح طرح دے لڑکے سبق پکاون
بلّی شیر تے کُتے والی کردے یاد کہانی
جھوم جھام کئی کردے ڈٹھے نظماں یاد زبانی

ہویا ویکھ حیران بڑا میں دل وچ سوچ دوڑائی
جس وچ دھرم کرم نہ رتی ایہہ کی پڑھن پڑھائی
جیوں جیوں کرن بی اے ایم اے آجاسی چترائی
ماتا پتا دی کرن نہ سیوا لاون گل نکٹائی

ایہہ گل سوچ میں مُڑیا اوتھوں مُڑ مُڑ سوچ دوڑاواں
کیوں نہ جا کے پُتر پائیں گوروکل وچ بہاواں
پڑھیگا ہندی سنسکرت اوتھے ہوسی بدھ سیانی
دیش قوم دی کرسی سیوا بنسی گوڑھ گیانی
گیان بھیج کے وچ گوروکل پُتر لائق بنائیے
بھیج سکولے ہتھاں نہ چوں کاہنوں پُت گنوائیے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

رشی کے مشن کی پورتی کیلئے گوروکلوں کی آوشیکتا

(از شری سوامی گنگا گری جی آچاریہ گوروکل راجکوٹ)

ویدوں کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ جب اس نیم کی طرف دھیان آتا ہے۔ اور موجودہ آریہ سماج کی حالت کو دیکھا جاتا ہے تو فوراً کوی کا یہ وچن یاد آتا ہے "کیا کرنا تھا کیا لگے کرن میں یہی اچمبھا ہے" کیونکہ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے ویدوں کے پرچار کے واسطے اس آریہ سماج کی ستھاپنا کی تھی۔ شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے اپنی سب سمپتی کو ارپن کر کے گوروکل پرنالی کا سنچالن کیا۔ لیکن آج کی حالت کو دیکھ کر سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج اپنی آنکھوں سے آنسو بہا رہے ہوں گے۔ کیونکہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا سوائے گوروکلوں کے کسی اور جگہ پر ہو ہی نہیں سکتا آج کل کے زیادہ تعداد میں آریہ سماجی جن کا دماغ ہی یورپ کا بنا ہوا ہے۔ گوروکلوں کی شکشا پرنالی کا بل پوروک ورودھ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ محض دیش کے دھن کو برباد کیا جاتا ہے۔ لیکن میرے تھوڑے چار دن میں یہ بات گھر کر چکی ہے۔ کہ بغیر گوروکل کی شکشا پرنالی کے پرچلت کئے بھارت ورش کا ادھار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس وقت ہمارے دیش کی ترقی کے لئے ست ودیا کی ضرورت ہے۔ ست ودیا کے بھنڈار وید ہی ہیں بغیر ویدوں کی شکشا پھیلائے سچائی نہیں آ سکتی۔ دوسرا سادھن دیش کی ترقی کا تپ ہے۔ کیونکہ عام لوگوں کی کہاوت ہے "تپوں راج ملتا ہے"۔ تب ہی بالک گوروکلوں میں رہ کر ہی تپ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ گوروکل کے برہمچاریوں کے واسطے شاستر کی آگیا ہے۔ کہ ننگے پیر اور سر سے ننگے رہیں۔ رسانا کھائیں اور سادہ پہنیں۔ بستیوں میں نہ جاویں۔ کسی بھی طرح کے سانسارک رنگ تماشوں میں شامل نہ ہوں۔ یعنی اپنا جیون تپ کا بناویں۔

تیسرا سادھن دیش ادھار کا برہمچریہ اور ایشور وشواس ہے۔ برہمچریہ ہی دیش کی رکشا ہے۔ جس کی رکشا کے بنا منش جلد مرتیو کا گراس بن جاتا ہے۔ آج کل زیادہ موت نوجوانوں کی ہی ہوتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آج دیش کے بالک برہمچریہ پالن نہیں کر رہے ہیں۔ جس سے دنوں دن روگوں کی ترقی ہو رہی ہے۔ بچے تھوڑی عمر میں موت کے گراس بن رہے ہیں۔ گوروکلوں میں بالکوں کو برہمچریہ ورت کا پالن کرایا جاتا ہے۔ پہلے کہے ہوئے تینوں کارنوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہی آریہ جنتا کو گوروکلوں کی ضرورت ہے استو میں سنیاسی ہوں۔ اور آریہ پرشوں سے بل پوروک بھکشا مانگتا ہوں۔ کہ رشی دیانند کے ادیش کی پورتی کے لئے اپنے بالکوں کو دیرگھ جیوی ودوان بنانے کے لئے اپنا ایک ایک بالک گوروکل کے ارپن کر دیں۔ تاکہ رشی کے مشن کی پورتی ہو۔ اور بھارت ورش پھر اپنی کھوئی ہوئی سمپتی کو حاصل کر سکے۔

آشا ہے۔ کہ آریہ دیویاں اور دیوتا اپنے من میں یہ سنکلپ کریں گے۔ کہ رشی کے مشن کی پورتی کے لئے وید پرچار کے لئے ایک ایک بالک کو ضرور گوروکل میں پرویش کراویں گے۔

گوروکل شکشا پرنالی کے وِشے میں کچھ اور

(سناتک دھرم دیو جی ودیا واچسپتی ویدک مشنری بنگلور)

گوروکل شکشا پرنالی پر نکتہ چینی کرنے اور اس کے دوش نکالنے کا ٹھیکہ کئی سجنوں نے لے رکھا ہے۔ ایسے سجن زیادہ تر مس میو کے راستے پر چلتے اور بات کا بتنگڑ بنا کر خوش ہوتے ہیں۔ ایسے ایک سجن مجھے ملے اور کہنے لگے۔ کہ گوروکل کے سناتک بڑے شوقین ہوتے ہیں۔ ایک سناتک بھائی کا نام لے کر جو اس وقت اس سنسار میں نہیں ہیں۔ کہتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں پوڈر لگاتے۔ اور ولائتی ڈھنگ کے کپڑے پہنتے دیکھا ہے اتیادی۔ میں نے ان سے پوچھا۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ ممکن ہے وہ ٹھیک ہو۔ مگر یہ تو بتائیں۔ کہ آپ نے کتنے سناتک دیکھے ہیں۔ میرے پرشن کا اُتر نہ دے کر وہ بار بار یہی کہنے لگے۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ بات دیکھی ہے۔ بہت دریافت کرنے پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے ایک کو چھوڑ کر اور کسی سناتک کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا اور صرف ان کے آدھار پر گوروکل کے سب سناتکوں پر اپنی سمتی پرگٹ کر رہے تھے۔ ایسے سجن اگر مس میو کا انوکرن کرنا چھوڑ کر سچ مچ گوروکل کی بابت اتنی کشٹ اٹھائیں سوچیں اور بتلائیں تو ادھک لابھ ہو۔ اس لیکھ میں میں تھوڑے سے اُن انوبھووں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو گوروکل شکشا پرنالی کے بارہ میں مجھے اب تک ہوئے ہیں۔ اور جن کے کارن میں اس کے مہتو کو پہلے سے بھی زیادہ سمجھ سکا ہوں۔

(۱) گوروکل میں وید آدی شاستر اور سنسکرت کی شکشا پر جو اتنا زور دیا جاتا ہے۔ وہ آگے چل کر بہت اپیوگی سدھ ہوتا ہے۔ اس سے نہ کیول آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ اور پراچین اتہاس اتیادی سمجھنے میں ہی بڑی سہائتا ملتی ہے۔ بلکہ کسی بھی نئی بھاشا کو سیکھنا ٹھیک ٹھیک اُچارن کرنا بڑا آسان ہو جاتا ہے۔ سماج سدھار آدی کے کام میں سنسکرت کے گیان سے جو سہائتا ملتی ہے۔ اس کا ورنن کرنے کی کوئی آوشیکتا ہی نہیں۔ ادھر مدراس پرانت میں تو بہت جگہ سنسکرت بھاشا میں ویاکھیان دینے پڑتے ہیں۔ جن سے جنتا پر بڑا پربھاو پڑتا ہے۔ پچھلے کئی دنوں سے یہاں کی منڈلی سے سنسکرت میں وادوواد ہو رہا ہے۔

(۲) سنسکرت شکشا کے ساتھ انگریزی شکشا کو ملانے کا گوروکل نے جو کام کیا ہے۔ کئی لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں پر واستو میں یہ بڑا ہی اپیوگی ہے۔ اس کے بنا آج کل کہیں بھی اچھی طرح کام نہیں چل سکتا۔ تعلیم یافتہ لوگوں کے کام کرتے ہوئے گوروکل کی شکشا کے اس حصہ کا لابھ صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ گوروکل کے یوگیہ سناتکوں کی انگریزی کی یوگیتا بھی دوسری یونیورسٹیوں کے گریجویٹوں سے کم نہیں ہوتی۔ یہ بنا سنکوچ کے کہا جا سکتا ہے۔

(۳) سنسکرت اور انگریزی کے علاوہ بھوگول۔ اتہاس۔ وگیان اتیادی کا سادھارن گیان بھی بڑا کام دیتا ہے۔ جو لوگ کیول سنسکرت کے پنڈت تیار کرنا ہی گوروکل کا ادیش بنانا چاہتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔

(۴) دھرم شکشا کے کارن بڑے بڑے پرلوبھنوں کے آنے پر بھی دھرم اور ستیہ کے مارگ پر درڑھ رہتے ہیں جو سہائتا ملتی ہے۔ اس کے بارہ میں زیادہ کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ شری پوجیہ پاد سوامی شردھانند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ شری پنڈت وید مترا جی۔ پروفیسر چندر جی آدی گورو جنوں کے پوتر جیون پر ایسے ودیالیوں کے اندر پربل دھرم پریم پیدا کر دیتے ہیں اور ادھیاپک ودیالیہ ودیالیوں کے بھاؤں کو بھی خوب بھرتے رہتے ہیں۔

(۵) گوروکل میں جو تپسیا اور سادگی کا نیمت جیون ویتیت کرایا جاتا ہے۔ اس سے بھی بہت سے جیون میں بڑے لابھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے سردی گرمی آندی برداشت کرنے کی شکتی اندر آتی ہے۔ نظام انیں وچار کم اور سادہ کام کو اچھی طرح کرنے میں اس سے بڑی سہائتا ملتی ہے۔

(۶) گوروکل کے سبھا سمیلن۔ گوروکل

کانگرس۔ پارلیمنٹ اتیادی سانسار جنگ جیون کے لئے بڑے اپیوگی سدھ ہوتے ہیں۔ اسی پرکار سے انیک لابھ میرے اور دوسرے سناتک بھائیوں کے انوبھو سدھ ہیں۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ سنسار میں کوئی بھی چیز نکمی اور دوش رہت نہیں۔ دوش نکالنا بڑا آسان ہے۔ لیکن اس قسم کی عادت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ میں تو اپنا بڑا ہی سوبھاگیہ سمجھتا ہوں کہ مجھے گوروکل جیسی پوتر سنستھا میں تعلیم پانے کا موقعہ ملا۔ ہر ایک آریہ گرہستی کا کرتویہ ہے کہ وہ اپنی سنتانوں کو گوروکل میں داخل کرا کر ویدادی ستیہ شاستروں کی شکشا دلائے کیونکہ اس کے بنا اپنیں اور وید آدی سنسکار مذاق ہی ہیں۔ اور برہمچریہ کے نیموں کا پالن قریباً اسمبھو ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اپنے تھوڑے بہت نقائص کے باوجود بھی جو سوبھاوک ہیں۔ گوروکل جیسا پوتر اور منڈل دوسری کسی سنستھا میں نہیں مل سکتا۔ آشا کرنی چاہئے کہ سب ویدک دھرمی خصوصاً پرتشٹھت آریہ سجن اس کرتویہ کا اوشیہ پالن کریں گے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کے برہمچاری آریہ سماج کے سپاہی بنیں

(از شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ)

آریہ سماج میں وید پرچار کا شروع سے چرچا چلا آتا ہے۔ جو کام اب تک کیا گیا۔ سب میں وید پرچار کا نام لگایا جاتا رہا ہے۔ جب سکول کھولے گئے۔ تب بھی یہی بات کہی جاتی تھی۔ کہ ان سے وید پرچار ہوگا۔ جب کالج بنائے گئے۔ تب بھی یہی خیال تھا۔ کہ ان کالجوں سے وید پرچار کرنے والے نکلیں گے۔ ان سب کے بعد گوروکل کھولا گیا۔ اُس وقت بھی یہی وچار کیا گیا تھا۔ کہ گوروکل سے وید پرچار اور وید پر لکھنے والے ودوان نکلیں گے۔ اس لئے یہ بات صاف ہے۔ کہ آریہ سماج نے یہ سب کام وید پرچار کے نام پر اور وید پرچار کے لئے ہی شروع کئے لیکن جب کچھ وقت وتیت ہوا۔ تو ان سنستھاؤں میں کام کرنے والوں نے دیکھا۔ کہ جو کچھ خیال تھا۔ وہ پورا ہوتا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے سکول اور کالجوں والے تو اس سنبندھ میں مونی ہو گئے۔ گوروکل والوں نے مون دھارن تو نہیں کیا۔ البتہ یہ کہنے لگ گئے۔ کہ گوروکل سے اچھے ناگرک نکلیں گے۔ کیونکہ سب کی پرورتی سم نہیں ہوتی۔ اس لئے برہمن کھشتری ویش اپنی اپنی پرورتی کے انوسار بن جاویں گے یہی ٹھیک ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔

گوروکل کے بنانے والے سورگیہ سوامی شردھانند جی تھے۔ جن دنوں میں اُنہوں نے گوروکل بنایا تھا۔ اُس وقت لالہ منشی رام جی اور بعد میں مہاتما منشی رام جی کے نام سے پرسدھ رہے۔ ان کے دل میں وید کے لئے اگادھ شردھا تھی۔ اس لئے اُنہوں نے اپنا سرو سو اس کام پر نوچھاور کر دیا۔ اُنہوں نے اپنا تن من دھن اس کام کے لئے لگایا۔ اور ان کا خیال تھا کہ ان کے حقیقی لڑکے اور دھارمک لڑکے (گوروکل کے برہمچاری) اس کام کو پورا کریں گے۔ اسی لئے انہوں نے اس وقت اور کام چھوڑ کر اس کام کو اپنایا۔ اور اس کام کے لئے آریہ جنتا میں شردھا اتپن کرنے کے لئے آندولن کیا۔ اسی آندولن کا پھل تھا۔ کہ ماتائیں اپنے بچوں کو ان کے چرنوں پر چڑھاتی تھیں۔ اور بالک اتنی تعداد میں آتے تھے۔ کہ وہ ان سب کو گوروکل میں پرورش بھی نہیں کر سکتے تھے اور جس وقت کسی بالک کو اسویکار کیا جاتا تھا۔ تو اس کے ماتا پتا رویا کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو ہت بھاگیہ مانتے تھے۔

اُن دنوں اگر کسی برہمچاری سے سوال کیا جاتا تھا۔ کہ آپ پڑھ کر کیا کریں گے۔ تو یہی اُتر ملتا تھا۔ کہ وید پرچار کرونگا۔ لیکن آگے چل کر اُس میں کچھ پریورتن ہو گیا۔ جس کے کئی کارن ہیں۔ اُن میں سے کچھ تو ماتا پتا ہی ان وچاروں کے ہو گئے۔ کہ اپنے پتر کو اس کام میں نہ لگائیں۔ اس لئے اُنہوں نے اپنے لڑکوں کو پریرنا کی۔ کہ وہ اور کام میں لگیں۔ اور کچھ برہمچاری ہی ان وچاروں کے بن گئے۔ کہ دُنیا میں دھن ہی سب سے بڑی وستو ہے۔ جس سے سب بھوگ مل سکتے ہیں۔ اس لئے دھن ہی کمانا چاہئے اس طرح سب نے اپنا اپنا مارگ ڈھونڈا۔ اور اُن کو مل بھی گیا۔ اور کچھ برہمچاری بالکل ساتوک بھاؤ سے نکلے۔ جن پر گوروکل ابھیمان کر سکتا ہے۔ اُن میں سے میں صرف ایک دو نام ہی لکھتا ہوں۔ سناتک دیو شرما جی۔ سناتک دیوراج جی۔

اس وقت اگر یہ دیکھا جائے۔ کہ سورگیہ سوامی شردھانند کے جیون کو سامنے رکھکر کام کرنے والے کتنے ہیں؟ تو میں کہوں گا بہت ہی کم ہیں۔ اس لئے میں اُن کی کچھ باتیں لکھ دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ تاکہ پاٹھک میرے بھاؤ کو سمجھ سکیں۔

(۱) سوامی جی نے بھوگ ولاس کے جیون سے منہ موڑ کر اپنے جیون کو تیاگ پتھ پر ڈالا۔

(۲) سوامی جی نے دھن کمانا چھوڑا۔ اور غربت کا جیون اختیار کیا۔

(۳) سوامی جی نے وکالت چھوڑی اور اپدیشک بنے۔

(۴) سوامی جی نے گھر بار۔ ویدک دھرم کے پرچار ارتھ تیاگا۔ اور جنگل باس کیا۔

(۵) سوامی جی نے لوک بھاونا کی تلانجلی دی اور ویدک دھرم کے سپاہی بن کر سنیاسی بنے۔

(۶) سوامی جی نے آخری دم تک ویدک دھرم کی سیوا کی۔ اور کسی وقت بھی اسے اپنی درشٹی سے اوجھل نہ ہونے دیا۔

یہ گوروکل کے سناتک ان باتوں کو سامنے رکھکر جو کہ ان کے شردھیہ رہے ہیں اپنے جیون دیش کرنے کا خیال اپنے

خواب مستقبل

(از نتیجۂ فکر جناب لشنداس صاحب حسرت ضعیف آبادی)

نگاہ دیدہ ترستی ہے۔ برلبِ گنگا خوشی فلک سے برستی ہے برلبِ گنگا
ٹپکتی کیف پرستی ہے برلبِ گنگا یہ کیسی دیدنی بستی ہے برلبِ گنگا

نیک مرد خدا کی یہ پاک جا ہوگی!
کسی شہید وطن کی یہ جلوہ گاہ ہوگی

یہاں کا آب نرالا ہوا نرالی ہے چمن نرالا انوکھی ہر ایک ڈالی ہے۔
یہ باغ وہ ہے۔ جو رنج والم سے خالی ہے الٰہی ایسے گلستاں کا کون والی ہے

یہاں عروسِ چمن شاد شاد رہتے ہیں
رُخوں پہ اشکِ محبت خوشی سے بہتے ہیں

یہ موتی تو نے اے گنگا کہاں سے پائے ہیں یہ کس کے لال ہیں تو نے جو یاں چھپائے ہیں
صبح و شام جو دھونی یہاں رمائے ہیں لنگوٹ بند یہ سادھو کہاں سے آئے ہیں

یہ کون لوگ ہیں انکے اصول کیسے ہیں؟
یہ انکے ہاتھوں میں شردھا کے پھول کیسے ہیں

صدا یہ غیب سے آئی نہ محوِ حیرت ہو کھلیگا راز ابھی تجھ میں گر بصیرت ہو
ملے گا مژدہ وہ جسکی تجھے محبت ہو اُٹھ اور شوق سے ممنون دستِ قدرت ہو

کہ جس کو سمجھا تو ناداں! اِک مرغ بلبل ہے
وہ شردھانند کا کھولا ہوا گوروکل ہے

وہ شردھانند سوامی گلِ بہارِ وطن وہ شردھانند سوامی سپہ سالارِ وطن
وہ شردھانند سوامی وہ جاں نثارِ وطن وہ شردھانند سوامی وہ تاجدارِ وطن

وہ شردھانند جو قوم و وطن کا شیدا تھا
وہ مرد دردِ وطن جس کے دل میں پیدا تھا

وہ جس نے شدھی کا ڈنکہ یہاں بجایا تھا۔ وہ جس نے قوم کی خاطر لہو بہایا تھا
وہ جس نے مادرِ بھارت کا غم بٹایا تھا وہ جس نے درسِ حمیت ہمیں سکھایا تھا۔

وہ جس نے سینہ سپر ہو کے کھائی تھی گولی
اور اپنے خون سے جس نے کھیلی تھی ہولی

یہ یادگار اسی قومی ناخدا کی ہے یہ یادگار اسی کشتۂ وفا کی ہے
یہ یادگار اُسی مردِ بے بہا کی ہے یہ یادگار اُسی مردِ باصفا کی ہے۔

جنہیں تو سمجھا اے ناداں تھے گلرخانِ چمن
وہ برہمچاری ہیں سچے محافظانِ وطن

حصولِ علم کی خاطر گھروں سے آئے ہیں دلوں میں جوش سروں میں جنوں سمائے ہیں
جگر پہ زخم کے جو سنگِ جدائی آئے ہیں مفادِ قوم کے ارماں دلوں میں لائے ہیں

جہان عیش و مسرت سے بے نیاز ہیں یہ
سراپا نورِ ازل ہیں وطن کا ناز ہیں یہ

یہاں سے وید کی تعلیم پا کے نکلیں گے ہر اک طرح کی فضیلت بڑھا کے نکلیں گے
فلاحِ قوم کا بیڑا اُٹھا کے نکلیں گے وطن پہ مرنے کی قسمیں جو کھا کے نکلیں گے

قسم ہے سارے زمانے کو یہ ہلا دیں گے
جہاں کو جلوۂ نورِ ازل دکھا دیں گے

پیامِ بہرِ شی لے کر جہاں بھی جائیں گے نئی روش میں زمانہ کو دیکھ پائیں گے
جو محوِ خواب ہیں جا کر انہیں جگائیں گے پھریرا اوم کا عالم میں یہ اُڑائیں گے

ہے پریت کے غم جس گھڑی لنڈھائیں گے
فرشتے عالم بالا سے پینے آئیں گے

یہ انقلابِ زمانہ بھی جلد تر ہوگا کہ آفتابِ صداقت کا جلوہ گر ہوگا
سنہرا زہ کنز کا کدم میں منتشر ہوگا۔ ضیائے وید سے پُر نور ہر بشر ہوگا

صدائے اوم سے ہفت سماں گونجیں گے!
ہمارے نعروں سے کون و مکاں گونجیں گے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

زل میں لائیں گے۔ اور ان کے چرن جنہوں پر چل کر سپاہی بننے کا یتن کریں گے ؎

اخیر میں میں گوروکل کے سنچالکوں کی سیوا میں بھی نمر نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو یہ سوچ لینا چاہئے۔ گوروکل آریہ سماج کا ہے۔ آریہ سماج نے اُسے بنایا ہے۔ آریہ سماج ہی اُسے چلا رہا ہے۔ چنتامنی دید کے شبدوں میں "آریہ سماج سے الگ کر کے اگر کوئی گوروکل کو چلا دے تو میں مانوں کہ یہ آریہ سماج کا کام نہیں ہے"۔ اس لئے آپ کو آریہ سماج اور ویدک دھرم کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ اگر آپ کے برہمچاری آریہ سماج یا ویدک دھرم کے لئے مرنے والے نہ ہو سکے۔ تو آپ کا کام اچھا نہ مانا جائے گا۔ جس طرح دنیا میں انیک کام ہیں۔ اُن کے لئے کام کرنے والے اپنے وچاروں سے اُن میں لگتے ہیں۔ آپ ان سب کاموں کو چھوڑ کر اس کام میں لگے ہیں۔ اور آپ کے چرنوں میں جن بالکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ وہ بھی آریہ سماج کے ہی بالک ہیں۔ آپ کے سامنے مہرشی دیانند اور سوامی شردھانند جی کے پوتر جیون ہیں۔ مہرشی نے پاٹھ شالائیں کھولیں۔ سوامی جی نے گوروکل بنایا۔ ان پوجیہ مہانو بھاووں کا اُدیش آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اُن کے کام سے آپ بھلی بھانتی پریچت ہیں۔ میرے وچار میں ان کا کام ویدک دھرم کا پرچار ہی تھا۔ آپ بھی اپنے برہمچاریوں کو ویدک دھرم کے سپاہی بنائیں۔ اس میں گوروکل کی شوبھا ہے۔ اس میں آپ کی بھلائی ہے۔ ایشور آپ کو اس کام میں سپھلتا دے۔ یہی میری کامنا ہے۔

؎ دیش سیوا کے بھاو کا آغاز سکول اور کالج میں مختلف چھوٹی چھوٹی سیواؤں سے ہی ہوتا ہے۔ یہ سیوا کے اوسر ودیارتھی کے آئندہ پیشہ [illegible] پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔ بدھی مان ودیارتھی ساری عمر نئی پستکوں کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنے ودیا اور گیان کے کوش بڑھاتے ہیں۔ پرنتو شاریرک بل کے بڑھانے کا موقعہ صرف بچپن اور آدائل جوانی میں ہی ہوتا ہے۔ مہرشی سوامی دیانند نے آریہ سماج کے نیموں میں شاریرک اُنتی کو ایک خاص اونچا استھان دیا ہے۔ پراچین گوروکلوں اور آج کل کے پبلک سکولوں میں طالب علموں کو اپنے استادوں کے سنگ شاریرک اُنتی کرنے کا خاص موقعہ ملتا ہے۔ پراچین گوروکلوں کے استاد ابھی اچھا ؤں اور من پر پورن قابو پائے ہوئے ہوتے تھے۔ اور کبھی بھول کر بھی اپنی خواہشوں

بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ کالم ۔

گوروکلوں کا طریقہ تعلیم

(از پرنسپل راجیندر کرشن کمار ایم۔ اے)

ہندوستان کی گذشتہ ہزار سالہ تاریخ ایک عجیب نقشہ پیش کرتی ہے۔ پولیٹیکل حالات میں جو تبدیلیاں ہوئیں۔ وہ دشمن کو بھی خون کے آنسو رلائے بغیر نہیں رہتیں۔ ملک کا دھن دولت سب لٹ گیا۔ اور تمدنی حالت بھی ایسی گری۔ کہ آج ملک میں چھ کروڑ ایسے انسان ہیں جنہیں ایک وقت کی روٹی بھی بڑی مشکل سے نصیب ہوتی ہے۔ وہ پرانی تہذیب جس کی نورانی شعاعوں سے ساری دنیا جگمگا رہی تھی۔ آہستہ آہستہ ایک سخت ضعیف بڑھے کی طرح ڈگمگاتی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہ پرانا طریقہ تعلیم جس کی طفیل اس ملک کا کونہ کونہ رشیوں۔ ودوانوں اور سائنس دانوں کی آواز سے گونج رہا تھا۔ جس میں غریب اور امیر ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جس میں اصلی معاشرت سوشلزم یا سامیہ واد دھرم کے ساتھ ساتھ کام کرتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جس کے کارن اس ملک میں چوری عیاری وغیرہ کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور سارا ملک پرماتما کا سچا پجاری اور پاپوں سے مبرا تھا۔ اس کی جگہ موجودہ طریقہ تعلیم جاری ہوا۔ جس کے متعلق سر جارج برڈوڈ کا کہنا ہے۔ کہ "اس طریقہ تعلیم کی بدولت ہندوستانیوں کو اُن کے اپنے علم ادب سے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ لوگوں میں اتنی ہی شکتی رک گئی ہے۔ انہیں اپنے زمانہ قدیم کے مذہب اور روایات پر بھروسہ جاتا رہا ہے۔ ہندوستانی اس طریقہ تعلیم کی بدولت اپنے گھروں اپنے ماتا پتا بہنوں اور دھرم بہنوں سے بے لگاؤ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس طریقہ تعلیم نے یہاں کی ساری تربیت اور کلچر کو تباہ کر دیا ہے۔" یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سر جارج برڈوڈ نے اپنے اظہار خیالات میں مبالغہ سے کام لیا ہے کیونکہ موجودہ حالات تو ان خیالات کی ایک خاص حد تک تائید کر رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے کہا ہے۔ کہ ہندوستانی شکتیوں کو سب سے زیادہ تباہ کرنے والی بات ان کا یہ خیال ہے۔ کہ ہم ادنیٰ ہیں ؎

مہرشی سوامی دیانند نے ہندوستان کی کل بیماریوں کی جانچ کے بعد پراچین شکشا پرنالی کو پھر نئے سرے سے جاری کرنے کی سکیم پیش کی ہے۔ سوامی جی نے یہ وچار تقریباً اسی وقت ظاہر کیا ہے۔ جبکہ یورپ اور امریکہ کے شکشک بھی پبلک بورڈنگ سکولوں کی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ آج انگلینڈ وغیرہ ممالک میں یوگیہ ودوانوں کی ادھکتا کے کارن وہاں کے پبلک سکول ہی کہے جاتے ہیں۔ جہاں پر ادھیاپک لوگ اپنے کاریہ کی پوترتا اور ذمہ داری کو سمجھ کر چند گھنٹے ہی کچھ کتابوں کے پڑھا دینے میں صرف نہیں کرتے۔ بلکہ ہر وقت اپنے طالب علموں کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے ان کے اخلاق کو بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج کے بالک ہی کل کے شہری ہوں گے اور ان میں نیک جذبات کے پیدا کرنے کی کل ذمہ داری استادوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ استاد کو مالی سمجھئے۔ وہ مستری نہیں ہے۔ آج کل کے ہائی سکول کتنے تعلیم کی خواہش رکھنے والوں کا اچھے اونے اور بھیانک طریقوں سے خون کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ سر ہارٹوگ کی اس رپورٹ سے ہو سکتا ہے۔ جو انہوں نے ہندوستان کی تعلیم کے متعلق ابھی شائع کی ہے۔ پرائمری کی پہلی اور دوسری جماعتوں میں استادوں کی بے رحمی اور بد سلوکی سے بہت سے لڑکے ہمیشہ کے لئے تعلیم چھوڑ بیٹھتے ہیں ؎

پراچین بھارت ورش کی گوروکل پرنالی میں ادھیاپک پرا تنا وشواس کیا جاتا تھا۔ کہ بچوں کو ہوش سنبھالنے پر گورو کے پریوار میں بھیجا جاتا تھا۔ اور وہ وہیں پریوار کا ایک ممبر بن کر رہتا تھا۔ بدھ کال کے اتہاسک گرنتھ "جاتکوں" میں کئی ایسے راجاؤں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے اپنے لڑکوں کو ٹکسلا میں پڑھنے کے لئے بھیجا۔ ٹکسلا میں شکشکوں کا والا منڈل پریم سے بھرپور دکھلائی دیتا تھا۔ پریم روپ گورو اپنے طالب علموں کے جیون کو سچے آنند سے بھر دیتا تھا ؎

پرماتما سنسار کا سچا گورو ہے۔ یہ سچ ودیا اسی سے یوگیہ ہے۔ اسی آدرش کو مدنظر رکھتے ہوئے ادھیاپک رشی لوگ شکشا دینا سب سے اُتم دان اور سیوا کا سادھن سمجھتے تھے۔ گرو اور شش کا پریم عام سکولوں اور کالجوں میں کم ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ خوف کا بھاو ایک زہر ہے۔ جو کہ اندر ہی اندر گھن کی طرح دماغی اور شاریرک شکتی کو نشٹ کر دیتا ہے۔ گوروکلوں میں برہمچاری اپنے گورو کے پریم سے پریت ہو کر اپنا ہردیہ کھول کر اس کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ اور گرو اور شش سویرے اور شام مل کر ایشیم منترا ...... کا پوتر منتر جپتے ہیں۔ سچا ادھیاپک اپنا جیون جاتیہ شکشا اور شنبیہ سیوا کے سمرپن کرتا ہے۔ ان پریواروں میں لڑائی جھگڑے وغیرہ ودیارتھی کا بڑا کارن بھی سکولوں اور کالجوں کے پیدا کئے خوف اور ڈر کے بھاو کو ہی سمجھتا ہوں۔ سچے گورو اپنے ودیارتھی کو ایک کم عمر اور کم سمجھ بچہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہر ایک اسباب کا خیال رکھتے ہیں کہ ودیارتھی بھی آتما ہے۔ جو کہ اپنے پراچین کرموں اور سنسکاروں کے بھوگ اور زیادہ اُنتی کرنے کے لئے اُن کی انگلی پکڑتا اور سہارا لیتا ہے اور ان کا فرض ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو پورا کریں۔ ودیا کو ایک جوتی سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ ادھیاپک اور ودیارتھی گرو گریہ میں مل کر اسے کوشش کرتے تھے۔ کہ وہ جوتی اُن کے ہاتھوں میں کمزور اور مدھم نہ پڑنے پائے۔ بلکہ اتنی شکتی شالی ہو جائے۔ کہ جس سے کوئی بھولا بھٹکا بھائی اس روشنی کے مینار کی سہائتا سے اپنا سچا رستہ تلاش کر سکے ؎

گوروکل شدھ وایو منڈل میں نگروں سے باہر بنائے جاتے تھے۔ گرہستھی لوگ گوروکلوں کے رشیوں کے درشنوں کے لئے دور دراز سفر کر کے آیا کرتے تھے۔ رشی سادگی کے پتلے۔ ودیا کے رتن اور سچے ویدک بدھی رکھنے والے ہمیشہ شانت رہتے ہوئے دوسروں پر شانتی کی ورشا کرتے تھے۔ آج کل نیشنل تعلیم دینے والے استاد ہی ہوتے ہیں۔ آج کل استادوں کے مکانوں پر تو شاید ہی کوئی جاتا ہو۔ لیکن منیجر کے مکانوں پر ضرور ہی حاضری دینی پڑتی ہے۔ وہ اپنا معیار گر جانے پر آج ادھیاپکوں کی یہ حالت ہو رہی ہے ؎

گوروکلوں میں ادھیاپک اور ودیارتھی کا پرسپر سمبندھ ہونے سے ادھیاپک اپنے طالب علموں کے مذاق وغیرہ سے اچھی طرح واقف ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی بہبود کی پرنالی کے متعلق ہر وقت صلاح مشورہ دے سکتے ہیں۔ ادھیاپک اپنے جیون کا مکمل چتر اپنے طالب علموں کے دل پر منقش کر سکتے ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل

(از پنڈت نردیو جی شاستری)

گوروکل لفظ دو لفظوں سے بنا ہے۔ ایک گورو۔ دوسرا کل۔ گوروکل لفظ کے معنی ہیں۔ گیان دینے والے۔ یا گیان دینے والوں کا کل یعنی خاندان۔ ہمارے شاستروں کے بموجب دو خاندان ہیں۔ ایک یونی ونش یعنی ماتا پتا کا خاندان جن کا خون سے تعلق ہے۔ دوسرا ودّیا ونش یعنی گورو کا خاندان جن کا تعلق علم سے ہے۔ گوروکل لفظ کے کہتے ہی بہت سی باتیں ایک ساتھ آنکھوں کے سامنے حاضر ہو جاتی ہیں:

(۱) علم دینے والا گورو

(۲) علم حاصل کرنے والا ششیہ سودائے یعنی طالب علم جماعت۔

(۳) ان دونوں کا پرسنبندھ۔

(۴) پراچین طریقہ تعلیم اور رہن سہن۔

گوروکل لفظ کے کہتے ہی یہ بات لازمی طور سے آ جاتی ہے کہ اس میں سنسکرت ودّیا۔ رشٹ شاستر اور ویدوں کا پڑھایا جانا ہوگا اور یہ بھاشائیں اس میں گون روپ سے ہونگی۔ اور گوروکل شبد کہتے ہی یہ بھی لازمی طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کا آچار سنسکرت اور سب شاستروں کا دھرندر ودوان ہوگا۔ ہم لوگوں کے سامنے بتیس سال کا تجربہ ہے۔ ان تجربوں سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں:-

(۱) اب تک جتنے گوروکل ہیں۔ چاہے وہ فیس والے ہوں یا کہ بلا فیس والے ان کا سرکار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بات قابل تعریف ہے۔ دراصل گوروکلوں کو اس ہی طرح سوتنتر ہونا چاہیئے۔

(۲) تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ چاہے چھوٹے گوروکل ہوں۔ یا بڑے۔ ان میں ایک بھی ایسا نہیں۔ کہ جس میں سب پرکار کی ودّیا اور کلاؤں کے سکھانے کا پربندھ ہو۔

(۳) تیسری بات یہ ہے۔ کہ ان گوروکلوں کے پربندھکوں اور پربندھک کمیٹیوں کے باہمی سہمتی سدبھاؤ اور سہیوگ کے نہ ہونے سے بھی آریہ سماج کا بڑا بھاری نقصان ہوا ہے۔ اور ہمارے طریقہ تعلیم سے جس طرح کے ودوان ملنے چاہئیں نہیں مل رہے ہیں۔ اس لئے اگر ہم گوروکل شکشا پرنالی سے آریہ سماج کے کام کو مضبوط بنا کر سنسار کو لابھ پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو نیچے لکھی باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔

گوروکل بہت سی قسم کے ہونے چاہئیں

(۱) کچھ گوروکل صرف ہندی بھاشا اور سنسکرت ویاکرن کے لئے ہوں۔

(۲) کچھ گوروکل ساہتیہ سنگیت اور کلا کے لئے۔

(۳) بہت سے گوروکل کیول شرشٹ شاستروں کے ابھیاس کے لئے۔

(۴) ایک بڑا بھاری گوروکل کیول سانگ اُپانگ ویدوں کے لئے۔

(۵) ایک گوروکل آریہ مشنریوں کے بنانے کے لئے بھی ہونا چاہیئے۔

اس طریقہ سے علیحدہ علیحدہ وشیوں کے لئے الگ الگ گوروکلوں کے ہونے سے سب پرکار کی خواہش رکھنے والے طالب علموں کو فائدہ ہوگا۔ اور فیس نہ لینے والے گوروکلوں کو چاہیئے۔ کہ جتنا بھی خرچ ہوتا ہے سب کا سب بذریعہ فیس وصول کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن پبلک سے چندہ نہ لیں۔ اور بلا فیس والے گوروکلوں کا فرض ہے۔ کہ ایک بھی پیسہ کسی ودیارتھی سے نہ لے کر جتنے بھی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ان سب کو تعلیم دیں اور سب خرچ پبلک سے لے کر چلا دیں۔ اس طرح ہزاروں کم سِن بچوں کا جو کہ نہ مفت تعلیم والے گوروکلوں میں جا سکتے ہیں۔ اور نہ فیس والے گوروکلوں میں جگہ پاتے ہیں۔ پڑھائی کا انتظام ہو جائیگا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ چندے کے لئے جو آپس کی کشمکش ہے وہ دور ہو جائے گی۔

گوروکلوں کا آپس کا سہیوگ کا طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے اپنے آشرموں میں کھولنے کا پربندھ الگ الگ رہے اور پڑھائی سب کی ایک جگہ اور ایک سکیم کے انوسار ہو۔ اس میں تھوڑے خرچ میں بہت بڑا کام نکل سکتا ہے۔ لکھنے کو تو بہت سی تجویزیں لکھی جا سکتی ہیں۔ لیکن لوگوں کی سمجھ میں آوے تب تو۔ اب تو یہ حال ہے۔ کہ نہ تو کوئی بڑے گوروکل والا سنتا ہے۔ نہ چھوٹے گوروکل والا۔ ہر ایک گوروکل یا ہر ایک سنستھا اپنے اپنے دائرہ میں ہو کر اپنے ڈھنگ سے اپنا الگ کام کر رہا ہے۔ اور اپنے وجود کو الگ قائم رکھنا چاہتا ہے آپس میں لاگ ڈانٹ نہ رہے۔ اور اپنے ڈھنگ سے چپ چاپ سیوا کرتے جائیں۔ تو کوئی نقصان نہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں لاگ ڈانٹ سے بچنا بہت ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بڑائی چھوٹائی کا سوال سب کو گھیر رہا ہے۔ لیکن یہ جب ہوگا۔ تب ہوگا۔ میں سنکشیپ سے گوروکلوں دوارا جو کام ہوا ہے۔ اس کو لکھتا ہوں:-

(۱) جب پنجاب پرتی ندھی نے گوروکل کھولنے کا پرستاؤ کیا تھا۔ اور کانگڑی میں گوروکل کھلنے بھی نہ پایا تھا۔ تب سوامی درشنانند جی نے گوروکل سکندر آباد میں کھولا تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں یہ گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی کے سپرد کیا گیا۔ پرتی ندھی سبھا اس کو فرخ آباد اٹھا کر لے گئی۔ یہاں سے پھر گوروکل برندابن چلا گیا۔ سکندر آباد سے جب گوروکل اٹھ کر فرخ آباد چلا گیا۔ تب اس ہی جگہ سکندر آباد میں پھر گوروکل چلایا گیا۔ اس گوروکل دوارا پچھلے بتیس سالوں میں ڈیڑھ ہزار ودیارتھیوں کو مفت شکشا ملی ہے۔ اور بہت سے اچھے سنسکرت کے ودوان نکل چکے ہیں۔

(۲) گوروکل سکندر آباد کے کھلنے کے دوسرے سال ہی کانگڑی میں گوروکل کھلا اور بڑی شان سے کھلا۔ پنجابی بھائیوں کا اتساد مشہور ہے۔ تن من دھن۔ جن سے خوب سیوا کی گئی ہے۔ اور اس کے دوارا آریہ سماج کی خوب اچھی سہائتا ہوئی۔ اب تک اس کے تین چار سو سناتک نکل چکے ہیں۔ لیکن تین چار ہزار ودیارتھیوں نے تعلیم حاصل کی ہوگی۔ کانگڑی میں باڑھ کے اپدرو کے کارن ان کو استھان کو چھوڑنا پڑا۔ اس سے ان کو گنگا کے اس طرف آنا پڑا۔ اب جوالاپور میں پھر نئی اپنی رونق بڑھا رہا ہے۔

(۳) مہا ودیالیہ جوالاپور کو بھی کھلے تیئس سال ہو گئے۔ اور اس نے بھی اپنی سعتی سے غریبوں کا بہت اپکار کیا۔ پچھلے تیئس سال میں قریب تین ہزار چھاتروں نے یہاں کم دکشنا روپ میں تعلیم حاصل کی۔ لیکن پریل تعلیم پراپت کر کے نکلنے والے برہمچاریوں کی تعداد سوا دو سو تک پہنچتی ہے۔ دھنیہ ہے کسانوں اور زمینداروں کو کہ جن کی اٹل شردھا اور سہائتا سے مہا ودیالیہ اتنا کام کر سکا۔

(۴) گوروکل بداؤں۔ گوروکل برانسی۔ گوروکل پوٹھوہار یہ تینوں مفت تعلیم کے گوروکل ہیں۔ ان گوروکلوں سے بھی سینکڑوں غریب چھاتروں کا اپکار ہو رہا ہے۔

(۵) گوروکل اندرپرستھ۔ گوروکل کوروکشیتر۔ گوروکل ملتان گوروکل منڈو۔ گوروکل رائے کوٹ۔ یہ سب کانگڑی کی شاکھائیں ہیں۔ اور اس ڈھنگ سے کام کر رہی ہیں۔

گوروکل شکل تیرتھ۔ نرمدا۔ گوروکل سوپا ان دو گوروکلوں نے گجرات میں اچھا کام کیا ہے۔

گوروکل ویدیہ ناتھ دھام اور گوروکل ہریجان (بہار) ان کے دوارا بہار میں سنسکرت پراچین شکشا کا پرچار ہو رہا ہے۔ اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے گوروکل ہیں جیسے گوروکل وڈرپی۔ گوروکل بھٹنڈہ۔ گوروکل جھجر۔ گوروکل چتوڑ جو اپنے آزمائشی ڈھنگ سے کام کر رہے ہیں۔

گوروکل ہوشنگ آباد۔ مدھیہ بھارت میں یہ ایک چھوٹا گوروکل ہے۔

گوروکل بندرابن یہ آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی کا گوروکل ہے اور اتنی بڑی پرتی ندھی سبھا کا گوروکل ہونے پر بھی بڑی دقتوں اور پریشانیوں میں سے نکل کر اپنی ہستی کو سنبھال رہا ہے۔

چندہ کا سوال فیس والے اور بلا فیس والے دونوں کے سامنے برابر ہے۔ فیس والے اور بلا فیس والے دونوں زور سے مانگ رہے ہیں۔ اور دونوں کی شکایتیں ہیں کہ ضرورت کے موافق نہیں مل رہا ہے۔ زمانہ کی رفتار کو دیکھتے ہوئے دقتیں کم ہوتی معلوم نہیں ہوتیں۔ ان سب کو حل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وہ ہے پرسپر سہیوگ۔ سہمتی۔ سدبھاؤ۔ بس ان ہی کا ابھاؤ ہے۔ ان کے ابھاؤ میں جن کے سر پر جو کام پڑا ہے۔ یتھا شکتی اٹھا ہی رہے ہیں۔ کوئی مان کے خیال سے کوئی پارٹی بندی کے خیال سے۔ کوئی رک لاج کی وجہ سے۔ کوئی آن کی وجہ سے۔ میں ان سب گوروکلوں کے سنچالکوں کو دھنیہ واد دیتا ہوں۔ کہ وہ اتنا کشٹ اٹھا رہے ہیں۔ جتنے انش میں ان میں شردھا۔ تپ۔ ستیہ نشٹھا ہے اتنے انش میں وہ کامیاب ہو ہی رہے ہیں۔ ادھک کامیابی تب ہے۔ جب ان کی ماترا بڑھتی جاوے۔ میں اس سے ادھک کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

آریہ سماج تلہ گنگ کا سالانہ جلسہ آریہ سماج تلہ گنگ کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا۔ سوامی ستیانند جی، پنڈت لوکناتھ جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈتہ دیدہ دیدی دیوی جی سے خاص طور پر پدھارنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ تلہ گنگ کے جو بھائی باہر ہیں انہیں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پھل

گوروکل سے وید کے آدرش وِدوان پیدا کرنیکا پربندھ کرو

(شری یت رگھبر دیال جی گوروکل کانگڑی)

(۱) گوروکل کو کھلے قریب انتیس سال ہو گئے ہیں۔ اور اس عرصہ میں اسے بہت سے اہم مرحلوں اور نازک حالتوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ جن کا اس وقت ذکر مناسب نہیں۔ مجھ کو اس وقت گوروکل کے پھل کی نسبت کچھ لکھنا ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے اور اظہر من الشمس ہے۔ کہ گوروکل کے سناتک سینکڑوں کی تعداد میں نکل چکے ہیں۔ اور ان کی زور آزمائی دنیا میں کتب نویسی کی طرف زیادہ رہی ہے۔ اور بعض بعض نے انعامات بھی حاصل کئے ہیں۔ مگر سٹینڈرڈ کتابیں نسبتاً کم لکھی ہیں۔ اور جو کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں بہت کچھ دوسری کتابوں سے انتخاب کیا ہے۔ اصلی مضمون کی کتابیں جن کو ORIGINAL کہا جاوے۔ بہت کم ہیں۔

(۲) بعض کچھ سناتک پرچار کاریہ میں لگے ہوتے ہیں۔ مگر وہ بھی اکثر پیڈ ہیں۔ بلا دکشنا شائد ہی کوئی ایک یا دو ہوں گے۔

(۳) تیسری طرف سکولوں اور کالجوں میں ادھیاپک اور پروفیسر ہیں۔ مگر وہاں کسی نے کچھ نمایاں کام نہیں کیا۔ جو قابل ذکر ہو۔ اگر کسی نے کوئی پستک لکھی ہے۔ تو وہ بھی روپیہ کمانے کی غرض سے ۔

(۴) چوتھے وہ سناتک ہیں۔ جو اپنے اپنے گھر کا کام کرتے ہیں۔ وہ کس پرسی کی حالت میں ہیں۔ ان کا ذکر پرچار کے نکتہ نگاہ سے فضول ہے ۔

(۵) پانچویں ایسے سناتک ہیں۔ جنہوں نے کچھ نہیں کیا۔ اور جو روزگار کی دھن میں پڑے ہیں ۔

(۶) چھٹے اور آخیر کچھ سناتکوں نے اب پریکٹیکل کام کیا ہے۔ اور نام پیدا کیا ہے۔ ان میں سے کچھ تو خالی ہیں۔ اور کچھ ملک کی حالت سے متاثر ہو کر اور کچھ نام حاصل کرنے کے لئے سیاسی کام میں مشغول ہو کر کاراواس چلے گئے۔ اور کچھ بھگت کر واپس آ گئے۔ اور کچھ آنے والے ہیں۔ اس جگہ میں یہ ذکر بھی کرونگا۔ کہ جو برہمچاری گوروکل سے باہر پرچار اور پولیٹیکل کام کے لئے ودیا کی تحصیل میں لگے ہیں وہ باہر کی آب و ہوا کو برداشت کرنے کے قابل نہیں رہ سکے۔ اس لئے ان میں سے دو ایک تپدق بھی ہو گئے۔ اب اس ساری رام کہانی کو ختم کرکے میں اپنے دل سے سوال کرتا ہوں۔ کہ گوروکل کا پھل کیا ہے۔ جواب ملتا ہے ۔ . . . .

جہاں تک مجھ کو یاد پڑتا ہے اور خیال ہے۔ گوروکل نیشنل ویدک کالج سے علیحدہ اس لئے ہوا تھا۔ کہ وہاں دھارمک تعلیم نہ تھی۔ اور وہ دنیا کی طرف لڑکوں کو زیادہ راغب کرنے کا پربندھ کرتے تھے۔ اور گوروکل میں دنیا کا آدھار اور ویدوں کا پڑھنا مقصود تھا۔ وہاں مانس وغیرہ سے زیادہ پرہیز نہ تھا۔ اور گوروکل میں سادہ سبزی خور پیدا کئے جانے مقصود تھے۔ اس لئے اس کا نام مانس پارٹی کے آریہ سماجی ہو گیا۔ اور ان کا نام گھاس پارٹی کے۔ وہ کلچرڈ اور یہ مہاتما کہلاتے ہیں ۔

کیا گوروکل اور مہاتما پارٹی نے اپنے آدرش کو پورا کیا

مجھ کو اس کا جواب کچھ حوصلہ افزا نظر نہیں آتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ پنجاب کی آریہ سماجوں اور خاص کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پورن پریتن سے لاکھوں روپیہ صرف کرکے دنیا کو دکھلا دیا۔ کہ گوروکل اس طرح چلایا کرتے ہیں۔ مشنری لوگ بھی آریہ سماج کا لوہا مان گئے۔ مگر یہ امر ضرور ہے۔ کہ جب سے پنجاب آریہ سماج نے گوروکل استھاپت کیا ہے برہمچاریوں نے کوئی ایسا نمایاں کام نہیں کیا۔ جو ہسٹری کے ریکارڈ پر آ سکے۔ جو کچھ کیا۔ پرتی ندھی سبھا کے ممبران یا سبھا سد صاحبان نے کیا۔ جس میں گوروکل کے سناتکوں نے بہت کم حصہ لیا ہے۔ سناتکوں کا دھرم تھا۔ کہ وہ اپنی گوروکل ماتا کو اپنے سایہ میں رکھکر رکشا کرتے۔ اس کے لئے دھن اکٹھا کرتے۔ کیا ہوا جو شری آچاریہ جی کی تحریک سے کچھ برہمچاریوں نے دودھ گھی وغیرہ کو چھوڑ کر چندہ کی شکل میں دے دیا۔ یا مزدوری کرکے افریقہ روپیہ بھیجدیا۔ یہ اس آدرش کے شمار میں نہیں آتا۔ جو کہ گوروکل جیسی سنستھا کا ہے ۔

اگر گوروکل کے برہمچاری گوروکل کے لئے تن۔ من۔ دھن ارپن کرتے۔ اور مختلف مضامین کی CHAIRS چیئرز قائم کرتے۔ تو شری سوامی شردھانند جی مہاراج اور شری آچاریہ رامدیو جی کو دھن کے لئے دربدر مارا مارا نہ پھرنا پڑتا۔ ان بڑی باتوں کا ہونا تو درکنار۔ اگر ایک یا دو ریسرچ سکالرشپ قائم ہو سکتے تو تیس سال کے طویل عرصہ میں ایک دو ویدوں کا ترجمہ یا اور قدیم فلاسفی کی کتب ضرور ایسی ہی نکل آتیں جنہیں دیکھکر دنیا کو تسلیم کرنا پڑتا۔ کہ ہندوستان کا پرانا علمی خزانہ کیسا اعلیٰ ہے۔ اور بھارت کے بچے واقعی دنیا کے اول درجہ کے عالموں میں سے ہیں۔ جو گوروکل کے پھل ہونے کا فخر کرتے ہیں۔ اور دنیا کے پنڈتوں میں بڑھکر درجہ اول کا علم حاصل کرنے کے لائق ہیں۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرگرمی اس حالت میں کم ہوتی۔ جبکہ اس کے گوروکل کے پھل ان کی مدد کرکے ان کو بڑے بزرگوں کی طرح آرام سے کچھ ان کے لئے وچار کرنے کا موقعہ دیتے۔ مثلاً صنعت و تجارت اور اعلیٰ ٹیکنیکل انجینئرنگ برانچز کھولنے کا پربندھ کرتے۔ جس سے گوروکل دنیا کی اعلیٰ یونیورسٹی ہو جاتی ۔

نیز ویدوں کا حسب خواہش بوڑھے آریہ سماجیوں کے ترجمہ سرل ہندی میں مع شرح بسیط گھر گھر پہنچ جاتے۔ ویدوں کا ڈنکہ دنیا کے کونہ کونہ میں بج جاتا۔ آریہ سماج کی شتھلتا جو نظر آتی ہے دور ہو جاوے۔ یہ اصلی منشا گوروکل قائم کرنے کا تھا۔ اب میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور شری آچاریہ رامدیو جی کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ گوروکل کے آدرش کو بحال کریں۔ اسے درجہ اول کی یونیورسٹی ان کے بچوں سے بنوائیں۔ کیونکہ معمولی گریجوایٹ تو ہر ایک مشن اور گورنمنٹ اور دیگر کالجوں سے نکلے دنیا پر بار ثابت ہوتے ہیں۔ اس گوروکل کا فارغ التحصیل اعلیٰ اور معیاری ہونا ضروری ہے۔ جس کو دنیا کے لوگ دیکھکر حیران اور دنگ ہو جائیں۔ اور ویدک دھرم کا ناد کل دنیا میں بج جائے ۔

گوروکلوں کا طریقہ تعلیم

(بقیہ مضمون صہ ۱۲)

کی پرورتی کے لئے اپنے طالب علموں کی اچھاؤں کو دبانے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ بلکہ سدا ایشور کی دی ہوئی شکتیوں کو ابھارنے کی کوشش کرتے اور انہیں جیون کی تمام سمسیاؤں کے حل کرنے کے قابل بنا دیتے تھے ۔

ایک ودوان نے کہا ہے۔ کہ سنسار کا بھوشیہ ان جاتیوں کے ہاتھوں میں ہوگا۔ جو برہمچریہ کے اصولوں میں پختہ عمل ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ برہمچریہ کے ذریعہ ہمارے بزرگوں نے مرتیو کو بھی جیت لیا تھا۔ آج کل سکولوں اور کالجوں کی حالت اس لحاظ سے کتنی ناگفتہ بہ ہے۔ اس کا اندازہ روزانہ گندی رپورٹوں اور مقدمہ جات سے ہو سکتا ہے۔ گوروکل پرنالی برہمچریہ کی رکشا کا ایک زبردست سادھن ہے۔ مہرشی نے ہندو جاتی کی بیماری کے روگوں کا ایک مات علاج برہمچریہ ہی بتایا ہے۔ اس سمے جبکہ مغربی ممالک اندھا دھند بھوگ ولاس کی طرف لے جانے اور سنتان کی پیدائش کو روکنے کے کرتریم سادھنوں کا پرچار کرتے ہیں۔ سنسار کا سب سے بڑا آدمی مہاتما گاندھی بھی نوجوان گرہستیوں سبھی کو برہمچریہ کا اپدیش دے رہا ہے ۔

بھارت کے موجودہ سکولوں اور کالجوں میں گوروکلوں کی فضا پیدا کرنے سے ہی ہندوستان پھر سنسار کا گورو بن سکیگا۔

گیارہ اپنشدوں کا سنگرہ بھاشا ٹیکا سہت

شری سوامی شتیانند جی نے گیارہ اپنشدوں کا سنگرہ بھاشا ٹیکا سہت کیا ہے۔ اپنشد یہ ہیں۔ ایش اپنشد۔ کین اپنشد۔ کٹھ اپنشد۔ پرشن اپنشد۔ منڈک اپنشد۔ مانڈوکیہ اپنشد۔ تیتری اپنشد۔ ایتریہ اپنشد۔ چھاندوگیہ اپنشد۔ برہدارنیک اپنشد۔ شویتا شوتر اپنشد ۔

اس پستک کی وستار پوروک سمالوچنا ہم کسی اور وقت کرینگے۔ جب ہم اسے پڑھ لینگے۔ اس وقت صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ کتاب کی جلد و کاغذ اور چھپائی سب کچھ بہت اچھی ہے۔ کتاب سے چونکہ کوئی نفع کمانے کا خیال نہیں۔ اس لئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی صرف ایک روپیہ دس آنے۔ پستک کی ایک خوبی یہ ہے کہ ہر ایک کے مختلف شبدوں پر انک لگا دیئے گئے ہیں۔ اور ان ہی انک

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شردھانند نگری

(از پنڈت چموپتی جی ایم اے آریہ سیوک)

رشی دیانند بھارت کے اُدھارک تھے۔ بھارت کے قدیم علوم پر کامل اقتدار تھا۔ اس سے بھارت کی پُرانی روایات پر آنہیں وہ عبور حاصل تھا۔ جو کسی اور ریفارمر کے حصہ میں نہیں آیا۔ پھر وہ رشی تھے۔ اس لئے ان روایات کے ضروری اور غیر ضروری حصے میں ان کی نظر امتیاز اثر نے فوراً ایک خط تمیز کھینچ دیا تھا۔ مختلف اوقات اور مقامات کی ضروریات کے مطابق جن اصولوں کو الگ الگ سانچوں میں ڈھال کر عالمگیر بنایا جا سکتا تھا۔ انہیں کو انہوں نے محفوظ رکھا تھا بھارت کے دیگر قدیم خزانوں میں سے ایک خزانہ تعلیمی روایات کا رشی نے فراموشی کی تاریکی میں سے کھود کر باہر نکالا۔ رشی کی وسیع نظر ویدوں سے لے کر ہندوستان کی تاریخ کے سب زمانوں پر سے گذر گئی۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ اپنشدوں اور راماین مہابھارت کی تاریخی کہانیوں میں جن آشرموں کا ذکر آتا ہے۔ کہ وہاں منیوں کی جماعتیں اپنے شاگردوں کو مذہبی اور دنیاوی علوم کی ایک بسیط ڈھنگ پر تعلیم دیا کرتی تھیں۔ ان کا درجہ بودھ زمانوں کی نالندہ وغیرہ یونیورسٹیوں کو ملا ہے۔ رشی نے تعلیم کے اس پرانے طریقہ کے ساتھ اس کے پیمانے نام گوروکل کو ہی نئی حیات بخشی۔

اس طریق تعلیم کی بڑی بڑی خصوصیتیں عام طور پر فقط کتب حفظ کرنا۔ خیال۔ قال۔ اور اعمال کی پاکیزگی شہروں سے دور قدرت کی گود میں زندگی بسر کرنا۔ سادگی تیاگ و برہمچریہ کے ذریعہ روح اور جسم دونوں کا ایک ساتھ نشو و نما پانا تھیں۔ رشی نے اس طریق تعلیم کا خاکہ ہی نہیں کھینچ دیا۔ اس کے ضروری قواعد وغیرہ مرتب فرمائے۔ یہاں تک کہ ان کتابوں کے نام تحریر فرمائے۔ جو ان مکتبوں میں پڑھائی جانی چاہئیں۔

اپنے مہان گورو کے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کا سہرا سوامی شردھانند کے سر پر پڑا ہے۔ شہید سوامی متعدد مذہبی اور مجلسی اصلاحوں کے پیش رو ہوئے۔ گوروکل کا درجہ یقیناً ان اصلاحوں میں نہایت ممتاز ہے بھارت کے بچھلے ادبی خزانوں کی فقط زبانی پوجا کرنے کی بجائے مہاتما منشی رام نے انہیں اپنی یونیورسٹی کے تعلیمی نصاب میں سب سے اول جگہ دی۔ گوروکل میں ذریعہ تعلیم ہمیشہ ہندی رہی ہے۔ ہندی اس صوبہ کی مادری زبان ہونے کے علاوہ ملک بھر کی قومی بھاشا ہونے کا شرف رکھتی ہے۔ یہاں بھارت کے قدیم علوم کا مطالعہ اصل کتب کے ذریعہ کیا جاتا ہے انگریزی تعلیم بھی ساتھ ساتھ دی جاتی ہے۔ تاکہ ودیارتھی کو مغرب کے موجودہ خیال میں غلط فہمی ہونے کے لئے فقط ہندی ترجموں کا سہارا لینا پڑے امتحانات ہندی میں ہوتے ہیں جس سے حاصل کئے علوم کو ممتحن پر ظاہر کرنے کے لئے برہمچاری کو زبان کی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ قابل معائنہ کنندگان اس طریق سے تعلیم ہونے والے طلباء کی لیاقت اور معیار تعلیم کے اعلیٰ ہونے کی شہادت ہمیشہ دیتے رہے ہیں۔

گوروکل کی ایک بڑی کامیابی یہ ہوئی ہے۔ کہ اس نے ہندوستان کی تعلیم میں نئی جان ڈال دی ہے۔ گوروکل کی تعلیمی خصوصیات رفتہ رفتہ دیگر تعلیم گاہوں میں اختیار کی جا رہی ہیں۔ موجودہ ہندوستانی تعلیمی اصلاح کا رخ گوروکل کی تقلید کی طرف ہے۔

ہردوار میں اس گوروکل کے قیام نے اس پرانے تیرتھ کو ایک نئی اہمیت دے دی ہے۔ گوروکل کے نمونے کی کئی اور درس گاہیں بھی ہردوار میں کھل گئی ہیں۔ اس سے اس پرانے یاترا کے مرکز کو ایک نیا رنگ مل گیا ہے۔ ہردوار کے متعدد میلوں سے ہندوستان کے طول و عرض میں ایک نیا مذہبی پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ جس کی ابتدا گوروکل نے کی تھی۔ گوروکل کا سالانہ جلسہ اس نئی سپرٹ کا مرکز ہوتا ہے۔ اس سال اس جلسے کی تاریخیں ۳ تا ۶ اپریل ۱۹۳۱ء ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور شہید سوامی کی حیات اور ممات کے پیغام کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں سوامی جی کی ہمہ گیر شخصیت بھارت کے موجودہ ادھار کے ہر پہلو کے لئے ایک زندہ پیغام رکھتی ہے۔ جس کا نمونہ سوامی کی اپنی زندگی تھی۔ شہید کے بھگتوں کو شہید کی دعوت ہے کہ شردھانند نگری میں آ کر شردھانند کا پیغام سنیں۔

گوروکل کانگڑی — سوامی شردھانند

(از شری شولال جی بگا گلشن کلکتہ)

آباد دلکشا ہے گنگ کے میدان گوروکل
اک مخزن علوم ہے استھان گوروکل

رونق بڑھا رہا ہے ادھر گر ہمالیہ
گنگا تیری بڑھائے اُدھر شان گوروکل

کرتا ہے دُور وید کے پرکاش سے صدا
اس ہند سے تاریکی اگیان گوروکل

رشیوں کی وہ زبان جو مردہ ہوئی ہے آج
بھر اس میں پھونکتا ہے نئی جان گوروکل

اس میں نہ کچھ لحاظ نہ پرواہ ذات پات
ہر اک کی زندگی کا ہے سامان گوروکل

تیرا نہیں ہے آج وہ افسوس باغبان
جس کے بنا ہے خون سے گلستان گوروکل

سینہ پہ سہہ کے گولیاں قاتل کی ہوا
تیرے لئے وہ ملک پہ قربان گوروکل

صد حیف اسکو موت نے بیوقت لے لیا
باقی ابھی تھی حسرت و ارمان گوروکل

وہ دیر شردھانند تھا ہندوستاں کا ناز
روح رواں قوم تھا وہ جان گوروکل

زندہ تیرے وجود سے ہے نامور کا نام
قائم ہے اس کی آن سے ہی آن گوروکل

چمکے تیرا ستارہ بلندی پہ ایک دن
گلشن ہوں مشکلیں تیری آسان گوروکل

گوروکل کی ترقی کی صورتیں

بقیہ مضمون صفحہ (۱۶)

کی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ جس کے لئے گوروکل میں ایک اور شعبہ نہایت خوبی سے کھل سکتا ہے۔ جب سے گوروکل کانگڑی کی بنیاد پڑی۔ ہمارے ملک میں جا بجا بہت سے گوروکل قائم ہو گئے۔ ہر گوروکل میں ادھیاپکوں کی مدرسوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور اکثر ہمارے سناتک تلاش کئے جاتے ہیں۔ مگر اور جگہ تعلیم یافتہ معلموں کی طرح بحیثیت معلم ان کی بھی کسی طرح کی ٹریننگ نہیں ہوئی ہوتی یہ ایک ایسا نقص ہے۔ جس سے گوروکل کی تعلیم بھی زمانہ کی رفتار کے ساتھ ہی ساتھ ترقی نہیں ہو سکتی۔ ٹیچرس ٹریننگ کالج قریب قریب ہر یونیورسٹی کا ایک حصہ ہو رہا ہے۔ مگر وہاں سے جو ٹیچر نکلتے ہیں۔ وہ گوروکل کے کام کے تو نہیں ہو سکتے۔ لہذا ہمارے گوروکل کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ موقع ہے۔ کہ اپنے یہاں ٹیچرس ٹریننگ کا بھی ایک صیغہ کھولے۔ اس کے لئے کچھ اپادھیائے ضرور رکھنے پڑیں گے۔ مگر سوائے اس کے کسی خاص عمارت کی ضرورت نہ پڑے گی۔ جس عمارت میں کسی وقت اور درجے تعلیم پاتے ہیں۔ اسی میں دوسرے وقتوں میں ٹیچرس ٹریننگ والے درجے تعلیم حاصل کریں گے۔ اس طرح دو شفٹ میں پڑھائی ہونے سے عمارت کا صرفہ بچ جائے گا۔ قومی تعلیم کے سلسلہ میں اب تک کسی قومی دارالعلوم میں یہ صیغہ نہیں کھلا ہے۔ اور اس کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

شوک سبھا۔ ۱۷ مارچ ۱۹۳۱ء کو دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں کی یہ غیر معمولی سبھا آریہ سماج کے پرانے اپدیشک شریمان پنڈت رام رتن جی کی مرتیو پر اظہار رنج و غم کرتی ہے اور آپ کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل کی ترقی کی صورتیں

کرشی اور دستکاری کے صیغے کھولے جائیں

ٹریننگ کالج بنایا جائے

(از پروفیسر رام داس گوڑ ایم اے۔ رسائن بھوپادھیائے گوروکل وشوودیالیہ)

اسباب سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

جن مقاصد کو لے کر گوروکل کانگڑی قومی تعلیم کے میدان میں آج سے اٹھائیس برس پہلے آیا تھا۔ ان کے انجام دینے میں اس نے کوئی بات اٹھا نہیں رکھی۔ اس کا خاص مقصد جو ویدوں کا پرچار تھا۔ اس خدمت کو انجام دینے والے سناتکوں کے کام سے آج جنتا فیض یاب ہو رہی ہے۔ علوم و فنون کے میدان میں بھی یہاں کے تعلیم پائے ہوئے سناتک بہتوں سے آگے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جن پر ہمیں بجا فخر ہے۔ قومی خدمات کے انجام دینے میں بھی اکثر سناتک ہمارے لئے مایۂ ناز ہیں۔ آج بھی کئی سیاسی خدمات کے صلہ میں جیل کے مصائب کو گوارا کر رہے ہیں۔ غرضیکہ کسی پہلو سے آریہ جنتا کو اس بات کی شکایت نہیں ہو سکتی۔ کہ جن معیاروں کو اپنے سامنے رکھ کر اس دارالعلوم کا افتتاح کیا گیا۔ ان پر یہ بالآخر کھرا نہیں اترا۔ جس مقیاس ذہنی کو اپنا منزل مقصود بنا کر ہم چلے تھے۔ اسے ہم نے ایک حد تک ضرور حاصل کر لیا۔ جس درجہ تک ہم تعلیم دینا چاہتے تھے۔ اس درجہ تک ہم برابر تعلیم دے رہے ہیں۔

کوئی سنستھا اگر کسی حالت خاص پر قائم رہ جائے۔ تو وہ مستقل تو ضرور کہلا سکتی ہے مگر اسے ہم ترقی پذیر نہیں کہہ سکتے۔ اس ارتقاء والی دنیا میں کوئی ایک ہی حالت میں رہتا ہے اور ترقی نہیں کرتا۔ تو یہی تصور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے کمال کو پہنچ چکا۔ اور اب دوسرا قدم زوال کی جانب اٹھے گا۔ مقیاس ذہنی تو وہ منزل ہے۔ جس پر پہنچنے کی کوشش برابر کی جاتی ہے۔ مگر اس پر پہنچ جانا دشوار ہوا کرتا ہے۔ ہم مرکز مقیاس اسے ہی بناتے ہیں۔ جہاں تک ہم پہنچ نہیں سکتے مگر جس کو دیکھ کر اور جسے اپنا نقطہ نظر بنا کر ہم ترقی کی راہ پر بغیر لیت و لعل کے۔ بغیر رکے ہوئے برابر چلے جاتے ہیں۔ گوروکل کا مقیاس ذہنی ویدوں کا گیان ہے۔ اور ویدوں کا گیان اپار ہے۔ بیج روپ سے ویدوں میں ماضی حال اور مستقبل کے تمام دنیوی اور روحانی علوم موجود ہیں۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ گوروکل اس مفہوم کے مطابق اپنے مقیاس تک پہنچ چکا ہے۔ اس کی اب تک ترقی ضرور قابل اطمینان ہے۔ مگر صورت یہ ہے۔ کہ ہم کو دنیا کی ترقی کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلنا لازم ہے۔ ہمیں تمام دارالعلوم کی اگلی صف میں رہنا چاہئے۔ اب ذرا ہمیں اور یونیورسٹیوں سے مقابلہ کر کے یہ دیکھنا چاہئے کہ ہماری پوزیشن کیا ہے۔ ہم میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ ہم ویدوں کی تدریس ایک خاص طور پر کرتے ہیں۔ جس کی مثال کسی ہمپایہ دارالعلوم میں نہیں ہے۔ مگر اپنے بھارت ورش میں ہی اور جتنی یونیورسٹیاں ہیں ان میں اور ہی خصوصیتیں ہیں۔ یونیورسٹیوں کی ایک عام غرض یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ ہر علم کی واقفیت جزوی اور کسی خاص علم کی واقفیت کلی طلباء کو حاصل ہو۔ عام طور پر جو یونیورسٹیاں سرکاری امداد سے فیض یاب ہیں۔ وہ اپنی ذیل میں ہر صیغہ علم کو ترقی دیتی ہیں۔ ہر یونیورسٹی کی تقسیم شعبوں میں ہوتی ہے۔ شعبہ علوم عقلی۔ شعبہ علوم نظری) ۔ شعبہ قانون۔ شعبہ انجینیری۔ شعبہ طبی وغیرہ وغیرہ۔ ہندو یونیورسٹی میں یہ سب شعبے موجود ہیں یہی کیفیت عثمانیہ یونیورسٹی کی ہے۔ علی گڑھ یونیورسٹی بھی انہی کوششوں میں ہے۔ کہ شعبوں کی کمی پوری ہو۔ گوروکل یونیورسٹی میں بھی شعبہ علوم عامہ۔ شعبہ علوم وید۔ شعبہ طبی یہ تین شعبہ ہیں۔ ان میں سے آخر الذکر بہت ترقی کی حالت میں ہے۔ یہ شعبہ بھی حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اور جب سے یہ قائم ہوا۔ عام طور پر طلباء کا رجحان اس کی طرف زیادہ ہے۔ انجینیری اور قانون ان دو شعبوں میں سے انجینیری میں ایسا کثیر صرفہ ہے۔ کہ اس کا کھلنا غیر ممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ قانون کے صیغہ کے قیود ایسے زبردست ہیں۔ کہ ان کی بابت فی الحال خیال کرنا ہی فضول ہے۔ لہٰذا فی الحال یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیں تعلیم عالیہ میں شعبہ طب پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا۔

ایک صورت ترقی اور ہے۔ جس کا خیال اب تک کسی دارالعلوم کو نہیں ہوا ہے۔ اور جس کو عمل میں لانا ہمارے نزدیک ناممکن نہیں ہے۔ بلکہ حالات موجودہ پر نظر رکھتے ہوئے زیادہ مناسب اور موزوں ہے۔ ایک صیغہ صنعت و حرفت عملی اور زراعت علمی و عملی اس طرح پر کھل سکتا ہے۔ جو آٹھویں شرینی تک تعلیم پائے ہوئے برہمچاریوں کے لئے ہو۔ اکثر طلباء کسی نہ کسی باعث چھوٹے ہی درجوں تک تعلیم حاصل کر کے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ کالج کی صفوں میں آتے آتے انکی تعداد بہت قلیل ہو جاتی ہے۔ بہتوں کو اور کششوں کی وجہ سے بیچ میں ہی تعلیم گاہ چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ مگر جنہیں کسی صنعت و حرفت کی تعلیم حاصل کرنا ہے یا جو علم زراعت میں ماہر ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے یہاں تعلیم کا بندوبست ہو تو وہ لڑکے ضرور کچھ فیض یاب ہو کر ہی جائیں گے۔

نئی بھومی زراعت سکھلانے کے لئے موقعے ہیں۔ اور صنعت و حرفت کی تعلیم کے لئے بھی ابتدائی کام شروع کر دینا مشکل نہیں ہے۔ کھدر کے سارے کام رنگائی دھلائی۔ چھپائی۔ سلائی۔ چکن دوزی۔ بڑھئی اور لوہار کے کام۔ ڈیری فارم۔ تار کشی اور جوتے وغیرہ بنانا۔ ٹرنک اور بکس وغیرہ بنانا۔ ٹین کا کام صابون سازی۔ تیل پیلنا۔ بہی کھاتے۔ حساب کتاب رکھنے کا علم۔ کلرکی۔ جرنلزم وغیرہ وغیرہ کاموں کے سکھلانے کا بندوبست ہو جانا مشکل بات نہیں ہے۔ زراعت کی تعلیم کے وسائل ایسے نہیں ہیں۔ جن کا بندوبست کرنے میں کوئی خاص قسم کی دقت ہو۔ اس نئے شعبہ کے لئے سرمایہ بھی کثیر نہیں چاہئے اکثر کام تو ایسے ہونگے۔ جن سے اگر کوئی نفع نہیں۔ تو نقصان بھی ہونے کا احتمال نہیں ہے۔ یہ سبھی کام نمونۃً ایسے ہیں۔ جن میں لڑکوں کو عام طور سے دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اور وہ لڑکے بآسانی شامل ہو سکتے ہیں۔ جن کو ان سے بالکل مختلف شعبوں میں منتہی ہونا ہے۔ اور جو محض اپنے شوق سے کسی ایک صیغہ سے اپنے کو بہت تھوڑی کوشش میں واقفکار بنا لیں گے۔

اس شعبہ کے لئے کسی اہل ہمت کا دان بھی ہے۔ اور ساتھ ہی زمانہ کا رنگ اس بات کا مقتضی ہے۔ کہ اگر زراعت اور صنعت و حرفت کی طرف ہمارا رجحان ہوا۔ تو عوام الناس سے اس کام میں ضرور اور کافی وافی معاونت ہوگی۔ معاش کے دروازے نہایت کم اور تنگ ہیں۔ آج بھارت میں ان کی کشادگی کی سخت ضرورتیں محسوس ہو رہی ہیں۔ یہ کام اگر گوروکل نے اٹھایا۔ تو نہایت باموقعہ اور موزوں ہوگا۔ کچھ اصحاب کا یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ ان مختلف شعبوں کے افتتاح سے ہمارے اصلی مقصد و مرجع میں کچھ کمی آ جاوے۔ بلاشبہ کسی حد تک یہ خیال درست ہے۔ کہ جب طلباء کی پسند کے لئے مختلف ابواب کھلے ہوئے ہیں۔ تو یہ بالکل قدرتی بات ہے۔ کہ ویدکی درس و تدریس کی جانب کسی قدر کم توجہی ہو جائے گی۔ مگر یہ شکایت تو موجودہ صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور ایک شعبہ کے تزائد سے اس میں بہت فرق نہیں آ سکتا۔ یہ بھی مد نظر ہے۔ کہ ہر برہمچاری کا رجحان یکساں نہیں ہوتا۔ فطری طور پر جو جس مضمون میں ماہر اور منتہی ہونے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس کی طبیعت بھی اسی مضمون کو رغبت اور وسعت مل سکتی ہے۔ کوئی ریاضی کا شائق ہے۔ تو دوسرا اس سے نفرت کرتا ہے۔ اور تاریخ یا فلسفہ کی طرف زیادہ رجوع ہے۔ مگر وید تو تمام علوم کا ذخیرہ ہے کوئی علم ایسا نہیں جسے ہم کہہ سکیں۔ کہ وید میں شامل نہیں ہے۔ لہٰذا اگر بالخصوص ویدکی درس و تدریس کو کوئی برہمچاری اپنا خاص مضمون نہیں بناتا۔ تو کسی علم کو اپنا مرکز بنا کر وید کے کسی ایک پہلو میں تو مہارت حاصل کرتا ہے۔ علاوہ بریں ہمارے سناتکوں کو دنیا میں داخل ہونا ہے۔ جہاں صرف اپدیشک کی ہی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہر قسم کا کام کے جاننے والوں کا سوسائٹی میں کام ہے۔ کم از کم ہر طرح کے کام کے سکھلانے والے چاہئیں۔ لہٰذا یونیورسٹی میں علم کے مختلف ابواب ہونے ہی چاہئیں۔

ایک مدت سے سناتکوں کو ایک خاص قسم کی ٹریننگ

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کالم ۳ کے نیچے)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہمارا گوروکل

(از پروفیسر لال چند ایم اے گوروکل کانگڑی)

عنوان میں دو لفظ ہیں۔ "ہمارا" اور "گوروکل" ہمارا پر آتما ہی زور دینا چاہیئے۔ جتنا "گوروکل" پر۔ ہر آریہ سماجی ہر ہندو ہر ہندوستانی کو گوروکل اپنا سمجھنا چاہیئے۔ اور تن۔ من دھن سے اس کی سہاتا کرنی چاہیئے۔ کئی اپنے آپ کو بہت سمجھدار سمجھتے ہیں۔ اور آریہ سماج میں کافی پرسدھ اور پرتشٹت بھی ہوتے ہیں۔ مگر اپنے بچے گوروکل میں تربیت کے واسطے نہیں بھیجتے۔ کیوں؟ اس کے دو کارن مجھے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تو موہ اور دوسرے دنیاداری۔ موہ کے کارن وہ اپنے نورچشم کو اپنی آنکھوں سے پرے نہیں کرنا چاہتے۔ اگر وہ خود حوصلہ کر لیں۔ تو اُن کی دھرم پتنی جسے وہ سچ مچ BETTER HALF مانتے ہیں۔ روتی ہے۔ چلاتی ہے۔ اُس کا رونا۔ اس کا دُکھ بھی سمجھ اور کومل دل گرہستی سے سہا نہیں جاتا۔ اور اپنی زبردست استری کے اشارے پر ناچتے ہوئے اپنی سنتان کو مہان لابھ سے ونچت کرتے ہیں۔ میں نے عورت کے لئے زبردست لفظ استعمال کیا ہے۔ عورت زبردست ہو۔ مجھے اس میں کوئی آپتی نہیں۔ مگر آدمی کم زبردست ہو یا زیردست ہو۔ مجھے اس میں ضرور آپتی ہے۔ وہ آدمی آدمی نہیں۔ جو مورکھ استری کے موہ میں پھنس کر اپنے بچوں کو شہروں کی گندی ہواؤں میں رہنے دیتا ہے۔ اور ان کے سُشریر اور چرتر پر برے پربھاؤ ڈالنے میں سہائک بنتا ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کو گوروکل میں تعلیم کے لئے نہیں بھیجتے۔ بچوں کے موہ کے کارن یا استری کی ناراضگی کے ڈر کے کارن۔ تو ہم پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔ شہروں میں تعلیم پاتے ہوئے اگر وہ گندی گالیاں نکالنا۔ بُری صحبت میں رہنا۔ ویریہ ناش کرنا۔ گندے ناول پڑھنا وغیرہ وغیرہ سیکھ جاتے ہیں۔ تو سچ مچ ہم ایشور کے آگے گنہگار ٹھیرتے ہیں۔ ہر گرہستی کا فرض ہے۔ کہ وہ نہ کیول سوچ سمجھ کے سنتان پیدا کرے۔ بلکہ اُسے گوروکل میں بھیجے تاکہ اُچھی تعلیم دے کر اس کے شریر۔ من اور چرتر کو اُنت کر کے وہ اپنی بھاری ذمہ داری سے سبکدوش ہو ؂

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ گوروکل کو چندہ دے دیا۔ اور بس۔ چندہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ بچوں کا۔ یوگیہ سیوکوں کا۔ روپیہ کا۔ بچے بھیجو۔ پیار کر کے اپنے پاس ہی نہ جمع کرتے جاؤ۔ یوگیہ سیوک بھیجو۔ یوگیہ سے میرا کیا مطلب ہے؟ یہ کہ ایسے بان پرستھی۔ جن کے اندر کچھ ہو بھی۔ کچھ بل ہو۔ کچھ بُدھی ہو۔ کچھ پریم اور سیوا بھاؤ ہو۔ آج کل آریہ سماج میں کیول دو آشرم رہ گئے ہیں۔ برہمچریہ یا گرہست کوئی بھولا بھٹکا گرہست سے نکلتا ہے۔ بان پرستھ اور سنیاس آشرم یہ دو آشرم تو لیکھوں میں لکھنے اور لیکچروں میں بولنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی۔ وہ شخص جس کی عمر ۵۰ سال ہو گئی ہے۔ جس کے پوتے بھی ہو گئے ہیں۔ وہ کیوں ابھی تک گرہستھ میں پھنسا ہے۔ جن بچاروں نے گرہست میں ہی اپنا سب کچھ لٹا دیا ہے۔ اور اب اُن میں اتنی ہمت نہیں۔ کہ بان پرستھ آشرم میں آکر تپ کریں۔ اور برہمچاریوں کو پڑھائیں۔ ان کی بات تو جانے دیجئے۔ وہ تو بیچارے ہوئے نہ ہوئے ایک سے ہیں۔ مگر جنہوں نے گرہست آشرم سوچ سمجھ کر گزارا ہے۔ اور سنتشٹ ہو چکا ہے۔ وہ کیوں گھر کی چار دیواری میں بند ہیں۔ اب ان کا موہ جال میں پڑے رہ جانا اپنے فرض سے کوتاہی ہے۔ وہ آریہ سماجی نہیں ہیں۔ وہ وید کے ماننے والے نہیں ہیں۔ وہ دیانند کے انویائی نہیں ہیں۔ وہ سماجی کیول اس لئے ہیں۔ کہ اُن کا نام رجسٹر پر لکھا ہوا اور اس لئے کہ بحث کرنے میں وہ سناتنی سکھ۔ مسلمان۔ عیسائی۔ جینی بدھ غرضیکہ سب اور مذہب والوں کو اچھی طرح ناک میں دم کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ آریہ سماجی اس کو سمجھتے ہیں۔ جو بحث میں سب کو ہرا دے آریہ سماجی تو اصل میں وہ ہے۔ جو جیسا مانتا ہے۔ ویسا کہتا ہے۔ جیسا کہتا ہے ویسا کرتا ہے۔ جو سچا ہے۔ ایشور بھگت ہے۔ اور وید کی آگیا کو مانتا ہے۔ جو اندر سے کچھ ہے۔ باہر سے کچھ ہے۔ کہتا کچھ ہے۔ کرتا کچھ ہے۔ وہ دُشٹ ہے۔ وہ نہ آریہ ہے۔ نہ آریہ سماجی ہے۔ وہ جتنی جلد آریہ سماج سے نکل جاتے۔ اتنا ہی آریہ سماج کا کلیان ہے کیونکہ کسی سماج کی واستوک اُنتی سبھاسدوں کی گنتی پر نربھر نہیں۔ اُن کے چرتر پر ہوتی ہے ؂

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی

دو نئی پستکیں ۶۷۲

گیارہ اُپنشدوں کا سنگرہ بھاشا ٹیکا سہت۔ سنہری جلد

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے نام سے کون واقف نہیں؟ آپ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں میں سے ایک ہیں۔ آپکی بانی میں وہ مدھر رس ہے۔ کہ آپ کے اُپدیشوں کو سننے کے لئے ہزار ہا نرناری ہر سال پنجاب کے مختلف شہروں میں ہونیوالی آپکی کتھاؤں میں نہایت شردھا اور بھگتی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ آپنے پرسدھ گیارہ اُپنشدوں پر ٹیکا کی ہے۔ اُپنشدیں آریہ جاتی کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں سوامی جی کے نام نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے ہندی جاننے والے نرناریوں کے لئے گیان کی گنگا بہا دی ہے پستک اتی اُتم ہے اسلئے ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہے۔ آج ہی آرڈر دیجئے۔ اُپنشدوں کے پرچار کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کاغذ نہایت اچھا چھپائی نہایت عمدہ صفحہ ۵۰۰ سنہری جلد قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

شریمد بھگوت گیتا ہندی بھاشیہ

گیتا پر آج تک سینکڑوں بھاشیہ ہوئے اور آگے بھی شائد کئی ہوں گے مگر اس وقت جو بھاشیہ گیتا کا سوامی جی مہاراج نے کیا ہے اسکی آریہ جنتا تو کیا پورانک بھائیوں نے بھی بڑی تعریف کی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ میں سوامی جی کی گیتا کے پہلے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے ہیں۔ یہ اتنا آسان ترجمہ ہے کہ معمولی ہندی پڑھے لکھے استری پرش گیتا کے مہتو کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ قیمت بھی سوامی جی کی... لاگت سے بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی ۵۰۰ صفحہ کی کتاب صرف دو روپے آنے سنہری جلد بڑھیا کاغذ بارہ آنے

ملنے کا پتہ:۔ سنت رام مینیجر آریہ پستک بھنڈار لوہاری گیٹ لاہور

آنکھوں کیلئے اکسیر دوا ۶۹۴

شری سوامی سروانند جی مہاراج کی رائے

جس اعلیٰ دوا کے بارے میں ہم پرکاش۔ آریہ ویر۔ آنند آریہ گزٹ میں کئی پرمان پیش کر چکے ہیں۔ اور جس کے سینکڑوں پرمان پتر اور مل رہے ہیں۔ اس کے متعلق جام پور سماج کے جلسہ پر جاتے ہوئے سوامی سروانند جی مہاراج نے فرمایا ہے۔ کہ آپکا سرمہ نین امرت جیتی بہت ہے۔ سادھو آشرم علیگڑھ میں ہم نے پانچ مریضوں کو استعمال کرایا ہے۔ ان کو بہت لابھ ہوا ہے۔ ایک شیشی اور بھی دے دیں ؂

بخوف طوالت ہم اور پرمان ابھی نہیں تحریر کرتے۔ لیکن ہمارا دعوی ہے۔ کہ آپ نین جیتی ہیں۔ تو سرمہ نین امرت جیوتی اپنے پاس رکھیں۔ پرانے موتیا بند کو چھوڑ کر کوئی بھی بیماری ہو سلائی ماتھے کے ساتھ لگانے سے جادو کا اثر دکھاتا ہے۔ چاہے کیسی پرانی بیماری ہو اسے لگا کر دیکھنا ضروری ہے۔ جنہیں کئی کئی آپریشنوں سے بھی آرام نہ تھا اور مدتوں سے پرانے مریض جنہیں ڈاکٹر اور حکیموں نے جواب دے دیا اس سرمہ سے دنوں میں شفا پا جہاں یہ سرمہ اعلیٰ دوائی ہے۔ وہاں مقوی بصر ہے ہفتہ میں ایک دو بار لگانے سے نظر بینائی کم ہو سکتی ہے۔ نہ آنکھوں کی کوئی بیماری رہ سکتی ہے۔ ہر ایک کے لئے مفید۔ لیکن خصوصاً ککرے دھند پڑوال۔ جالا وغیرہ کے لئے اکسیر۔ بلاش کر آنکھیں ... کرتا ہے۔ بچہ سے بوڑھے تک کے لئے یہ امرت ہے نمونہ منگا لینے کو کئی بار منگانا پڑ قیمت بھی صرف ایک روپیہ تولہ ہے۔ بڑے شہروں میں ایسا سرمہ ۲۰ روپیہ تولہ ملنا بھی مشکل ۸ پیس چھوٹی شیشی اور ۸ پیس نمونہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے ؂

پنڈت وید برت آریہ ویدا مرت اوشدھالیہ ڈیرہ غازیخان

تیسرا چندہ ان پیسہ کا ہے۔ بدلی یہ سب سے
بڑیا قسم کا چندہ ہے۔ پر تو ہے یہ بھی بڑا
سہ۔ ذری پنجابی میں کہتے ہیں۔ پیٹ نہ پیاں
نیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں۔ گورد کل کے
ادھیاپکوں کا پیٹ پالنا آریہ جنتا کا کرتویہ ہے
بہت تھوڑی تنخواہ پر بہت یوگیہ ادھیاپک
ملنے بہت کٹھن ہو گیے ادھیاپکوں کے بنا ودیارتھیوں کی
زیرک ماتمک اور آتمک اُنتی میں کمی رہ جاتی ہے
ودیارتھیوں کی شکتیوں کے پورے پورے دکاس کے بنا سماج
کا پورا لابھ نہیں ملتا۔ اس لئے یدی آپ
سماج کا سدھار چاہتے ہیں۔ تو یوگیہ ادھیاپکوں
کا پربندھ کرنا چاہئے۔ یا تو یوگیہ بان پرستھی
سامنے آئیں اور تھوڑی تنخواہ پر گزارہ کریں۔ یا روپیہ
سامنے آئے۔ جس سے یوگیہ گرہستی اپنے پریوار کی
اچھی طرح پالن کرتے ہوئے برہمچاریوں کی جہاں
تک ہو سکے سیوا کریں۔ یہ سب بھلا ہو
نہیں گورو کل سے کچھ بھی پریم ہے۔ ایک
سمجھاتا ہوں۔ ہر ایک۔ جس کے پاس یہ مضمون
پہنچے اور جس کے دل کو یہ بات لگے۔ ایک چھوٹی
صندوقچی بنوالے۔ جس کے اوپر سوراخ ہو
گورو کل لکھا ہو۔ جس وقت کھانے پر یا پہننے
پر یا شادی میں یا کسی اور کمہ بہت فضول
خرچی کی ترنگ آئے۔ اپنے آپ کو روک کر وہ
روپیہ یا اس کا آدھا۔ یا جتنی ہمت پڑے
اس میں جلدی ہو سکے۔ اُس گورو کل بکس میں ادھر
ڈال دے۔ اگر ہر ایک بچے۔ ہر ایک یوک
ہر ایک یوتی ہر ایک پُرش ہر ایک استری کی
اپنی اپنی الگ صندوقچی ہو تو بہت
اچھا ہے۔ میں یہ آشا کرتا ہوں کہ یہ مضمون
ہر پاٹھک اپنے پریوار میں جا کر سنائے گا۔
اس کا بھاو گھر کے سب ممبروں کو سمجھائے گا
تو کیا ہو جائے گا۔ اور بچوں کا آپس
میں۔ استریوں کا آپس میں۔ پرشوں کا آپس
میں مقابلہ ہو کہ کون زیادہ روپیہ فضول خرچی
بچا کر گورو کل کے لئے دان دیتا ہے۔ تو
اس کے دو فائدے ہو جائیں گے۔ جہاں
گورو کل کا کوش بھر جائے گا۔ اور گورو کل
اور سماج جنتا بہت جائیگی۔ وہاں لوگ
زیادہ سادے۔ زیادہ سنیمی۔ زیادہ اُدار۔
زیادہ پنیہ آتما۔ اور زیادہ پرسن ہو جائیں گے
میں اپنے فضول خرچ کو روکتا ہوں۔
تو شکتی اُپر اٹھتا ہوں۔ کیونکہ میں
کرتا ہوں۔ سادہ بھوجن تو کا پہ بچہ دیتا ہوں
اپنے ادبیرا وکار کا انوبھو کرتا ہوں
اندر شکتی جاگتی ہے۔ اور مجھے اپنے
وشواس بڑھتا ہے۔ سادہ رہنے سے
مجھے ہیں سمان ملتی ہے۔ جتنی زیادہ
کرتے ہیں۔ اتنا نیچے گرتے ہیں

زندگی کا آنند پونڈروں اور خوشبودار
صابنوں میں نہیں ہے۔ زندگی کا آنند
ململوں اور مخملوں میں نہیں ہے۔ زندگی کا
آنند سینما اور تھیٹر میں نہیں ہے۔ زندگی
کا آنند موٹر اور گاڑی میں نہیں ہے زندگی
کا آنند تو

PLAIN LIVING
AND HIGH THINKING

(سادہ رہنے اور اُچیہ بھاونا میں) ہے۔ اپنے اوپر
پربھتو (قابو) میں ہے۔ سنیم سے بھوگ کرنے
میں ہے۔ بل میں اور سواستھ میں ہے۔ بہت
شوقینی کرنے سے نہ بل رہتا ہے۔ نہ سواستھ
رہتا ہے۔ اوپر سے منش اپنے آپ کو چمکا
لیتا ہے۔ اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ ہر
وقت بے چینی رہتی ہے۔ جہاں شانتی نہیں
وہاں سکھ کہاں؟ جہاں بل نہیں۔ وہاں
آنند کہاں۔ اس لئے فضول خرچی کو بند
کر کے اپنے آتما کو اُنت کرو۔ اور اس روپیہ
کو اچھی جگہ دان دے کر اپنے آتما کو اودار اونچی
اُدار اور سنتشٹ کرو۔ یہ بات نشچت ہے۔ کہ
آتما کو بنا اُدار کئے شانتی نہیں مل سکتی۔
پاٹھک کہیں گے۔ چندہ مانگنے کے
لئے اُپدیشک بن بیٹھا ہے۔ اس میں کچھ سچ
آدیشہ ہے۔ اور اس میں کچھ ہرج بھی نہیں
اگر چندے سے گورو کل کا بھلا ہو جائے۔
اور اُپدیش سے آپ کا۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا۔ کہ بعد ر پرش موہ
کے کارن یا دُنیا داری کے کارن اپنے
بچوں کو گورو کل نہیں بھیجتے۔ موہ کی چرچا
کر چکے۔ دُنیا داری کا ذکر باقی ہے۔ دُنیا
داروں کو اسباب کی اتنی فکر نہیں۔ کہ اُن
کے بچے سچ مچ ویر اور سدا چاری بنیں۔
جتنی اسباب کی۔ کہ اُن کو کہیں سرکاری
نوکری مل جائے۔ کوئی چاہتا ہے۔ میرا
لڑکا جج بن جائے لیکن ججی مل جائیگی۔
یہ کوئی نشچے نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ججیاں تھوڑی
ہیں۔ اور ججیوں کے ابھلاشی بے شمار۔
اگر گورو کل میں تعلیم پائی ہوتی۔ تو کم
از کم جو تر تو سنتشٹ ہو جاتا۔ ستر برتو
دیش رکشا سے بن جاتا۔ اپنے شاستروں
کی تعلیم سے اپنی سبھیتا کے رنگ میں تو رنگا
جاتا۔ سوامی دیانند کے انویائیو! مت بھولو
کہ دیانند بال برہمچاری تھا۔ برہمچریہ کی بڑائی
کرتا تھا۔ برہمچریہ سے ہی سماج کا بھلا
ہوتا ہے۔ برہمچریہ سے پتی کا بھلا ہوتا ہے
برہمچریہ سے ہی پتنی کا بھلا ہوتا ہے۔ برہمچریہ
سے ہی پتر کا بھلا ہوتا ہے۔ برہمچریہ سے ہی
پتری کا بھلا ہوتا ہے۔ برہمچریہ اصلی چیز ہے
جبھی تو ان کے سامنے سب ہیچ ہیں جہاں

پشتی کارک مجرب دوا اور ذیابیطس کا خاص علاج

رائے بہادر مولراج ایم اے کی

برہمچریہ وٹی

نمبر ۶۵۵

یہ ایک اعلیٰ درجہ کی پشٹی کارک یعنی مقوی دوائی ہے۔ اعضائے رئیسہ کے علاوہ تمام جسم کو طاقت دیتی ہے۔ جو بیماریاں برہمچریہ ضائع ہونے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ تمام کا قلع قمع کرتی ہے۔ اور کھوئی ہوئی طاقت از سر نو بخشتی ہے۔ مایوس مریضوں کے لئے نادر مرقع ہے۔ ضرور فائدہ اُٹھائیں۔ قیمت فی پیکٹ چالیس گولی پانچ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

ذیابیطس سے آرام ہے

مسٹر پی۔ گبریل صاحب ضلع جھنگ سے لکھتے ہیں:-
"ایک پیکٹ برہمچریہ وٹی اور ایک پیکٹ یوگ راج گوگل جلد بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ برہمچریہ وٹی کے استعمال سے ذیابیطس سے آرام ہے۔"

نوٹ۔ مہیش اوشدھالیہ میں نئی۔ پرانی۔ اور پیچیدہ امراض کا علاج نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔

فہرست ادویات ارشاد آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

موسم گرما کے لئے عجیب و غریب مقوی تحفہ

زائل شدہ طاقت از سر نو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو

رائے بہادر مولراج صاحب ایم اے کا

رسائن اولیہ

کا استعمال کریں

اس رسائن آولیہ کے استعمال سے مرض سل تپ دق پرانی کھانسی و جگر کی کمزوری دل کی دھڑکن۔ گلے کے اندر زخم جسم اور کمزوری پیشاب اور دماغ کی مرض۔ پیاس کی زیادتی اور گلا بیٹھ جانے کی شکایات رفع ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے سوکھا ہوا جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ یہ رسائن خوش ذائقہ ہے تندرست بھی ہر قسم کی طاقت مردانہ کے لئے ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی سیر بارہ روپیہ۔ بطور نمونہ بیس تولہ تین روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

میاں دھرم سنگھ صاحب سررشتہ جی صدر تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی رسائن ادویہ بطور صدہا رس فولادی چورن سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ کمزوری کچھ قدرے باقی ہے۔ اس لئے رسائن آولیہ کا ایک پیکٹ اور ارسال فرما دیں۔

ایک ۔۔۔ سنگھ صاحب ضلع انبالہ سے لکھتے ہیں رسائن آولیہ جو پہلے آپ سے ۲۴ تولہ منگوایا تھا۔ نہایت مفید رہا۔ فوراً ایک سیر پختہ رسائن آولیہ وی پی اور بھیج دیں۔ رسائن محافظ صحت ارشاد پر مفت!

المشتہر

مینیجر مہیش اوشدھالیہ رائے بہادر مولراج صاحب ایم اے۔ پوسٹ بکس ۱۴۰
بازار پاپڑ منڈی۔ لاہور

[illegible] ہے۔ وہاں سب کچھ ہے۔ وہاں شکتی ہے۔ وہاں رعب ہے۔ وہاں تیج ہے وہاں انج ہے۔ مگر ہم دنیا دار اصلی اور نقلی میں تمیز نہیں کر سکتے۔ ایک کوی نے کیا خوب کہا ہے

کوڑی کو تو خوب سنبھالا
لال رتن کیوں چھوڑ دیا۔

مجھے گورو کل کیوں پیارا ہے؟ ایک شاعر نے کشمیر کی بابت کہا ہے

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

یعنی اگر سورگ دنیا میں کہیں ہے تو یہیں ہے یہیں ہے۔ یہیں ہے۔

شاعر نے تین بار یہیں ہے، کہا ہے۔ میں ہزار بار یہیں ہے، کہہ سکتا ہوں۔ مگر میرا سورگ گنگا کے تٹ پر ہے ہمالیہ کی گود میں ہے میرا سورگ میرا گورو کل ہے۔ ہمارا گورو کل ہے۔ میں اس گورو کل کو سورگ کیوں مانتا ہوں؟ سنئے جناب! یوں تو کہنے کو بہت سی باتیں کہی جا سکتی ہیں۔ میں کیول تین موٹی موٹی باتوں پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ یہاں کے برہمچاری اپنی سبھیتا۔ اپنے شاستر۔ اپنی CULTURE کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ دوسرے وہ چکنے چپڑے نزاکت پسند کھوکھلے جنٹلمین نہیں ہیں۔ بلکہ ٹھوس تپسوی نیر وِدوان ہیں۔ تیسرے یہاں کے برہمچاری بھولے ہیں۔ آپ کی اجازت سے میں ان تینوں باتوں پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جس جاتی کو اپنی سبھیتا کا ابھیمان نہیں ہے وہ جاتی کبھی دنیا میں اپنا سر اونچا نہیں کر سکتی۔ مگر سبھیتا کا ابھیمان کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ سبھیتا کا گیان ہی نہ ہو۔ جن رشیوں منیوں۔ سجن دیر یودھاؤں کا۔ جن کویوں اور تپسویوں کا خون ہمارے اندر بہتا ہے۔ ان کی ہم کیا عزت کر سکتے ہیں؟ جب ہم ان کے جیون چرتر سے ناواقف۔ جب ہم ان کے امر گرنتھوں سے ناواقف ہیں۔ یہاں تو برہمچاری گھومتے پھرتے بات چیت کرتے۔ ان کے QUOTATION ایسی ہی سگمتا سے دیتے ہیں۔ جیسے مسلمان حافظ اور فردوسی کے۔ یا جیسے ہند تعلیم یافتہ شیکسپیر اور ملٹن کے۔ کئی لوگ ترجموں کے ذریعہ اپنے بزرگوں سے واقفیت پیدا کر لیتے ہیں۔ مگر سرسوتی کے شدھ جل کا مزہ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔

دوسری بات جو میں یہاں کے برہمچاریوں میں دیکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ وہ بھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ٹھوس ہیں۔ ودیہ وان ہیں۔ کارن یہ کہ یہاں بھوجن سادہ ملتا ہے۔ جس سے جذبات نہ بھڑکیں۔ ان کا من کے ساتھ بہت سمبندھ ہے۔ جیسا ان ویسا من۔ جو راجسک اور تامسک بھوجن ودیارتھی شہروں میں کھاتے ہیں۔ وہ ان کے سوبھاؤ میں دوش۔ اتیاچار میں بہت کارن بنتے ہیں۔ ساتھ ہی یہاں شہروں کی گندی سنگت سے برہمچاری دور رہتے ہیں۔ اس لئے خیالات شدھ رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں جو اپدیش ہوتے رہتے ہیں۔ ان سے جیون کو اچھا کرنے میں بڑی سہائتا ملتی ہے۔ اور جو اپنے سر شاستروں کے نت پرتی سوادھیائے سے لابھ ہوتا ہے اس کا تو کہنا ہی کیا۔ ان کارنوں سے برہمچاری باہر کی نسبت بہت زیادہ تپسوی اور ودیہ وان ہوتے ہیں۔

تیسری بات جس نے مجھ کو گورو کل پر لٹو کر رکھا ہے وہ ہے یہاں کا بھولا پن۔ بچے تو بھولے ہر جگہ ہی ہوتے ہیں۔ لیکن اگر بڑے ہرشٹ پشٹ۔ بڑی تیز بدھی والے جن کے سامنے سب ترک خیل ہو جاتی بیس بیس برس کے بالک اگر کہیں دیکھنے ہوں۔ تو یہاں آ جائیے گورو کل میں جو دوش ہیں۔ میں ان سے کافی واقف ہوں۔ مگر جس سمے میں برہمچاریوں کے بھولے چہرے کو دیکھتا ہوں۔ تو میں وجد میں آ جاتا ہوں۔ اور ان کے سب دوش بھول جاتا ہوں۔ کئی برہمچاری ایسے ہیں۔ جن کو میں دیوتا سمجھ کر پوجتا ہوں۔ اندر سے۔ باہر سے تو گورو پن کا ڈھونگ رکھنا ہی پڑتا ہے۔ ان کے پاس آنے سے انکی بھولی صورت دیکھنے سے وہ پوِتر اور اونچا سکھ ملتا ہے۔ جو مجھے اور کہیں نہیں ملتا۔ یہ خیال نہیں رہتا کہ میں زمین پر منشوں کے بیچ میں ہوں۔ ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ سورگ میں دیوتاؤں کے بیچ میں چر رہا ہوں۔ اور بڑے آنند سے اپنے دن بتا رہا ہوں۔ میں برہمچاریوں کا اُدھار کر رہا ہوں یہ تو مجھے اتنا سپشٹ نہیں معلوم ہوتا جتنا یہ کہ برہمچاری میرا اُدھار کر رہے ہیں۔ ایک ڈھنگ سے میں ان کا گورو ہوں۔ ایک ڈھنگ سے وہ میرے گورو ہیں۔ اصل میں دیکھا جائے۔ تو دنیا میں ہر ایک گورو بھی ہے اور شِشیہ بھی ہے ہم سے اور کچھ نہ کچھ شکشا لیتے ہیں۔ ہم اوروں سے کچھ نہ کچھ شکشا لیتے ہیں۔ برہمچاریوں میں جو دوش ہیں۔ وہ ہمارے دوشوں کے کارن ہیں۔ کچھ پوروجنم کے سنسکار بھی پربھاؤ ڈالتے ہیں۔ مگر ماتا پتا کے سنسکار۔ گورو جنوں کی اپورنتا کا بھی اس میں بڑا بھاگ ہے۔

برہمچاریوں کو دوش دینا میری سمجھ میں بہت کچھ غلط ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو ٹھیک کرنا چاہئے۔ جتنا والدین اور ادھیاپک اپنے چرتر کو اونچا کریں گے۔ اتنا ہی برہمچاری بھی اونچے اٹھیں گے۔ جب ہم برہمچاریوں کے دوش نکالتے ہیں۔ تو ہمیں ذرا اپنے گریبان میں بھی منہ ڈالکر دیکھ لینا چاہئے۔ کہ ہماری اپنی کیا اوستھا ہے؟ ہم اپدیش تو بڑے اونچے دے دیتے ہیں۔ مگر ہمارا جیون بہت نیچا ہے۔ اگر ہم برہمچاریوں کی کمیوں کے کارن ادھیاپک ماتا پتا کو اور ماتا پتا ادھیاپکوں کو دوش دیتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ دونو ٹھیک ہیں۔ دونوں کا دوش ہے۔ نہ گرہستی آدرش گرہستی ہیں۔ نہ ادھیاپک آدرش ادھیاپک ہیں۔ ہم سب میں نقص ہیں۔ اگر ہم واستو میں گورو کل کا بھلا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں برہمچاریوں کو اپدیش دینے کی اتنی ضرورت نہیں۔ جتنی اپنے آپ کو سدھارنے کی۔ اپنے آپ کو اونچا کرنے کی

آؤ پیارو! مل کر پربھو سے پرارتھنا کریں کہ ہم چرتروان ہوں۔ ہم پریم کے پالن کرنے والے ہوں۔ ہم سچے ہوں۔ ارتھات اندر باہر سے ایک ہوں۔ مکار نہ ہوں۔ ٹھگ نہ ہوں۔ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والے نہ ہوں۔ ہماری کمائی نیک ہو۔ ہم بے ایمانی سے روپیہ نہ کمائیں۔ رشوت نہ کھائیں۔ پرے سے

شریمد بھگوت گیتا

از مہاتما گاندھی۔ گیتا ہندو دھرم میں ایک ایسا پوتر گرنتھ مانا گیا ہے کہ اس کا ہر گھر اور ہر ہندو کے ہاتھ ہونا ضروری ہے۔ مہاتما گاندھی جی کے قلم نے اس سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ ٹائٹل پیج پر مہاتما جی کی مکمل تصویر قیمت صرف تین آنے ۳ر

ویدک دھرم

ویدوں کے پرسدھ ودوان شری سوامی ویدانند جی مہاراج نے اس پستک کو لکھ کر سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اس پستک کے متعلق صرف چند ودوانوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اس پستک کی زبردست سفارش کی ہے۔ تاکہ ہر ایک استری پرش اس کو پڑھ کر جانئے کہ کیسی آسانی سے اپنا سوادھیائے پراپت کر سکتے ہیں۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری سوامی شردھانند مہاراج۔ شری سوامی اچیتانند جی مہاراج۔ شری پنڈت ستیہ کیتو جی۔ شری پنڈت چمپتی جی وغیرہ وغیرہ کئی ودوانوں کی اس پستک کے متعلق رائیں آئی ہیں۔ پستک کی چھپائی اور کاغذ بہت سندر ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے رکھی گئی ہے۔

بھگتی رہسیہ ارتھات بھگتی کے بھاو

پربھو بھگتوں اور سوادھیائے پریمیوں کے لئے یہ ایک نئی اور انمول پستک ہے ۱۳۰ صفحات
[illegible] کرنے کی ۳۰ مختلف پرارتھنائیں ہیں۔ اور بڑے سندر دیدہ زیب ٹائپ میں بہت [illegible] ہیں۔ گنگا سائز سنہری جلد قیمت ۷ر
[illegible] کے علاوہ ہر قسم کی ویدک دھرم سمبندھی پستکیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔

[illegible] مینیجر آریہ پستک بھنڈار اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

راجپوت کی بیٹی

اس نفرت بار تاریخی ناول کے مطالعہ سے سرد خون میں بھی زندگی کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے ہندو بچوں اور نوجوانوں کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے قیمت صرف ۸ر

سنگیت ساگر مصنفہ سردار سندر سنگھ صاحب سبھروال رحو ہندوستان کے مشہور دس نفر راگی ہیں ۸ر

شریمد بھگوت گیتا

کا آسان بامحاورہ سلیس ترین ترجمہ از شری مہاتما جیت راج جی۔ بوجہ عمدگی کے نہایت قلیل عرصہ میں اسکی بارہ ہزار جلدیں شائع ہو چکی ہیں قیمت اردو ۱ر ہندی ۱ر گورمکھی ۱ر
گیتا دھرم از بھگت سائیں رام ۵ر
روحانی کہانیاں عہ معیار صداقت ۱ر
آفتاب حقیقت ۶ر

روشن ستارے

بہادر ویر اجی ویرا بھیمو وغیرہ بہادروں کے حالات ۱۲ر

خوش نصیب دوست

بھگوان کرشن و سداماں جی کے مکمل حالات ۱۲ر
جمیل دختا کی شہادت ۳ر
چتوڑ کی بربادی ۳ر
جیتی جاگتی مورتیں ۶ر
تاریخ راجستھان ۵ر
رامائن مصنفہ ٹھاکر اچر چند ۱ر

دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری دروازہ ۔ لاہور

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نیاستنداری ہوں - برہمچاری ہوں - گرہست کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں - گرہست میں بھی سینم سے رہیں - رہن سہن میں - کھانے پینے میں سادہ ہوں - ساتوکی ہوں - اور اندھا دھند بچے پیدا نہ کرتے جائیں - بلکہ ایسی سنتان پیدا کریں - جس پر ہم فخر کر سکیں - اور جو برڈھی ہو کر کل کا - دھرم کا - دیش کا نام روشن کرنے والی ہو :

گوروکل کی سپھلتا شاندار عمارتوں میں نہیں ہے - گوروکل کی سپھلتا استھاپن میں نہیں ہے - گوروکل کی سپھلتا برہمچاریوں کی بہت تعداد میں نہیں ہے - گوروکل کی سپھلتا تو ایک ماتر گرہستیوں کی نیک کمائی کے دان میں ہے - گوروکل کی سپھلتا کا آدھار تو آریہ پرشوں اور آریہ دیویوں کا ستیہ اور برہمچریہ ہے :

آریہ سماج ساون کا اتسو - ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ کو ہوا - پنڈت رام دیال و پنڈت ستیہ دیو پنڈت بالمکند اور پنڈت منشا رام کے ویاکھیان اور ہاک ادیکا تیاری کے ابھجن ہوئے - ۵ ایگیو پویت سنسکار ہوئے ۸ روپے ویدپرچار کے لئے دان اکٹھا ہوا :

(ستگار سنگھ پردھان) :

آدرش شکشا پرنالی

(از پنڈت پرمانند جی بی اے آریہ اپدیشک)

گوروکل طریقہ تعلیم کے متعلق پنجاب میں قریباً تیس سال سے برابر آندولن جاری ہے - گوروکل کی ہر دلعزیزی کا ثبوت ان سینکڑوں درخواستوں سے ملتا ہے - جو پچھلے سالوں میں دنیا ریتوں کو داخل کرانے کے لئے آئیں - اور ادھیکاریوں کو جگہ کی تنگی کی وجہ سے انکار کرنا پڑا - گوروکل آریہ سماج کی تمام سنستھاؤں سے زیادہ مقبول سنستھا ہے - اس کا شہرہ ہندوستان میں تو ہے ہی - ہندوستان سے باہر بھی لوگ اسے جانتے ہیں - آریہ سماج کے سکولوں اور کالجوں کو خود ہندوستان کے کئی صوبوں میں بہت کم لوگ جانتے ہیں - اور جو جانتے ہیں - ان کی ان سنستھاؤں میں وہ شردھا نہیں ہے - جو گوروکلوں میں ہے - کہتے ہیں - نقل سے بڑھکر کوئی تعریف نہیں جو لوگ گوروکلوں کے مخالف رہے ہیں اور اب بھی مخالفت کرتے ہیں - انہیں بھی چاہتے وہ سناتن دھرمی ہوں - یا جینی - یا دھبائی جو گوروکل کا مذاق اڑاتے تھے - یہاں تک

کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کو بھی گوروکل کی طرز کی درسگاہیں کھولنی پڑی ہیں - لیکن افسوس کا مقام ہے - کہ بعض ہٹ دھرمی لوگ اب تک بھی گوروکل کی مخالفت کرتے جاتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنی اوزار زندگی میں کئی ٹھوکریں لگتی ہیں - نہ صرف عدم تعاون اور سول نافرمانی کے دنوں میں سکولوں اور کالجوں کی سرد بازاری ہو جاتی ہے - بلکہ ہندوستان کی حکومت جس کے قانون کا ہمارے لوگ دم بھرتے ہیں - خود ایسی پالیسی اختیار کرتی جاتی ہے جس سے نئی زمانہ سکول یا کالج کھولنا اور چلانا بڑا مشکل ہو رہا ہے - اس بات کا تلخ تجربہ ہمارے ہوشیار پور ضلع کے آریہ سماجیوں کو خوب ہے جو سرکار کی پالیسی سے بہت حیران ہو رہے ہیں - یاد رہے اس ضلع میں آریہ سماج کے سب سے زیادہ سکول ہیں جہاں جہاں آریہ سکول ہیں - وہاں وہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے بھی سکول جاری ہوتے جاتے ہیں - جس کی وجہ سے ہمارے

سکولوں کی رونق اور ضرورت ماری جا... مختلف مذہبوں اور جماعتوں کی طرف سے... سکولوں کی بھرمار ہو رہی ہے - اس کے علاوہ... تعلیم دینے کا دعویٰ بھی ایک ڈھکوسلہ... جاتا ہے - حقیقت یہ ہے - کہ کیا آریہ سکولوں میں اور کیا دوسرے سکولوں میں ماسٹروں کا کام بچوں کو درست کرنے یا امتحان میں پاس کرانے یا محکمہ تعلیم کے رولز کو پورا کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے - ان ... کی کمیٹیوں کو بھی روپیہ مانگنے اور ... کو پورا کرنے سے فرصت نہیں ملتی ... ایماندار شخص اس سچائی سے انکار نہیں کر... اگر لڑکوں کے اخلاق درست کرنے کا ... پیش کیا جاوے - تو اس میں بھی کوئی ... اس کا ثبوت میرے وطن کمالیہ میں ... کمالیہ آریہ سماج نے لڑکوں کے اخلاق ... کے خیال سے ایک آدھ دو یار ... آشرم ... آشرم اس وقت تک چل رہا - ہمارے ... جی آریہ نے اس آشرم میں بہت ... تعصبہ کے لڑکے بھی اسی میں رہنے لگے ... بھوجن کرنے کے لئے لڑکوں کو اپنے گھر ... جانے کی اجازت تھی - اس وقت ایک ... ان کے ہاتھ میں دی جاتی تھی - جس پر ... والدین سے لکھوا لاتے تھے - کہ ...

بچوں کی طاقت بڑھانے میں
ڈونگرے کا
بال امرت
نمبر ۶۵
تمام ہندوستان میں مشہور دوا
اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں
لاہور ایجنٹ :-
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا !!
۶۸۲
زنڈو کا چون پراش
کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے
بڈھے جوانوں اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے
قیمت ۴۰ تولہ ۲/۱ ۲۰ تولہ ۱/۲
دس تولہ تیرہ آنہ
زنڈو فارمیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴
نوٹ :- دوائوں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں
سب ایجنٹس
لاہور - لالہ میلا رام نیر اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی - سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹ بازار -
ایس ڈی چمن لال برادرس - کیمسٹس ڈرگسٹ صدر بازار
پشاور چھاؤنی - کبیراج سکھدیو کلیان ایشدھالیہ -
فیروزپور شہر - حکیم کھیمنداس سنت رام چوک جمعیت رائے :
گوجرانوالہ - کبیراج ستنک سند لال -
کوئٹہ حکیم رام سنگھ پنساری صدر بازار

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

گھر میں کیسا برتاؤ کیا۔ مہاشہ جی کی نگرانی بہت عمدہ تھی۔ اور لڑکوں کے چال چلن پر بہت دھیان دیا جاتا تھا۔ اتنا ہونے پر بھی میں نے ایک دفعہ مہاشہ جی سے کہا یہ جاکر پوچھا۔ کہ لڑکوں کے اخلاق کا کیا حال ہے؟ تو مہاشہ جی نے بہت پُر زور الفاظ میں فرمایا۔ کہ لڑکوں کو چھوٹے گھنٹے جو سکول میں چھوٹا جاتا ہے۔ اسی میں وہ بلکہ باتیں سیکھ جاتے ہیں۔ اور آشرم کی محنت بہت دیر تک چلی جاتی ہے۔ آخر مہاشہ جی نے اس کمی کو محسوس کرکے کمالیہ میں گوروکل کھولا۔ جو بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جا چلن کو سُدھارنے کا کام بھی سکول کر نہیں سکتے۔ گوروکل کر سکتے ہیں ؛

شروع شروع میں لڑکوں کے عیسائی وغیرہ بننے کا ڈر تھا۔ اب وہ ڈر بھی مٹ گیا ہے خود عیسائی پادری صاحبان اپنے سکول وغیرہ بند کرتے جا رہے ہیں۔ اگر ملکی خیال سے دیکھا جائے۔ تو ہمارے سکولوں کے سپاٹ خناس بات کو منظور کریں گے۔ کہ ان کے سکول سرکاری سکولوں سے بھی زیادہ غلامی کی حالت میں ہیں۔ میں نے یہاں اجمیر میں یہ بات بڑے زور سے محسوس کی ہے۔ کہ سرکاری سکول اور کالج کے طلباء قومی تحریکوں میں ان دنوں شامل ہوتے رہے۔ ان سے اتنی باز پرس نہیں ہوئی۔ جتنی آریہ سکولوں کے ودیارتھیوں سے۔ ادھر گورنمنٹ بھی انہیں سکولوں کو گرانٹ وغیرہ بند کرنے کی دھمکی دے کر خوب دباتی ہے۔ اور غلامی کی زنجیروں میں خوب جکڑتی ہے دونوں آندولنوں میں (سنہ ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۳۰ء کے آندولنوں میں) سکولوں۔ کالجوں کے ودیارتھیوں نے پیٹھ دکھائی ہے۔ مہاتما گاندھی نے بہت رنجیدہ ہوکر یہ بات الہ آباد اور دہلی کے ودیارتھیوں سے کہی ہے لیکن دونوں موقعوں پر گوروکل نے بڑی قربانی اور ہمت دکھائی ہے۔ اس دفعہ تو گوروکلوں سے بڑھ چڑھ کر سول نافرمانی کی تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے لڑکے سرکار کی ہائی کورٹوں کے جج اور وزیر تک چاہے بنے ہیں۔ لیکن اپنی جوانی کی عمر میں ملک اور قوم کی خدمت کے لئے بہت کم تیار ہوئے ہیں اس کی وجہ وہ غلامانہ تعلیم اور عیاشی کی زندگی ہے۔ جو کالجوں کی زندگی میں ان کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ اس کے خلاف گوروکلوں کے ودیارتھی ہر موقعہ پر تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اپنا دودھ گھی تک بند کرکے قومی کاموں میں اس کا روپیہ بھجواتے ہیں۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ماتری جاتی شکتی کے ذریعہ تعلیم۔ مانس۔ تمثیلی چیزوں اور گالی وغیرہ سے پرہیز اور بال براہ وغیرہ کو رسموں سے الگ رہنا وغیرہ کچھ باتیں ایسی ہیں۔ جن کے لابھ سے کٹر سے کٹر مخالف بھی انکار نہیں کرسکتا۔ یہ باتیں صرف گوروکلوں میں ہی پائی جاتی ہیں۔ بخلاف اس کے مانس۔ شراب بال براہ۔ گالی۔ ودبھچار۔ سینما۔ تھیٹر وغیرہ باتوں کی کالجوں اور سکولوں میں آزادی ہوتی ہے اور اس آزادی کا کیسا ناجائز استعمال ہوتا ہے۔ یہ سب جانتے ہیں ؛

کئی لوگ یہ شکائت کرتے ہیں کہ گوروکلوں سے پرانے ٹائپ کے دھرندر پنڈت نہیں نکلتے۔ لیکن وہی اصحاب سوچیں۔ کہ اس قسم کے پنڈتوں کا زمانہ کہاں رہ گیا ہے۔ دیش کی حالت تب سے اب تک بہت بدل گئی ہے۔ اس وقت قوم کا نکتۂ نگاہ بھی کچھ اور ہے۔ خطرہ پرانے بوسیدہ خیال کے لوگوں سے نہیں۔ بلکہ نئی تہذیب اور اس کے لوازمات۔ بولشوازم وغیرہ سے ہے۔ اس کے لئے ہر طرح سے تیار آدمیوں کی ضرورت ہے لیکن یہ نہائت ضروری ہے۔ کہ ہمارے نوجوان اپنے گھر کی پوری واقفیت رکھتے ہوں اور مغرب کا اپنی ہر طرح کی یوگیتا سے پچھاڑیں اور اگر ضرورت ہو تو انہیں کے ہتھیاروں سے لڑیں ؛

آج دیش کے سامنے ایک نیا نصب العین ہے گوروکلوں کے ودیارتھیوں کی غلام ہندوستان میں پوری قدر نہیں ہوسکتی تھی۔ جوں جوں اس ملک کی غلامی کی زنجیریں کٹتی جائینگی توں توں گوروکلوں کی آزادانہ تعلیم زیادہ مقبول ہوتی جائیگی۔ آج دیش کے نیتا جتنے گوروکلوں سے محفوظ ہیں۔ اتنا کسی دوسری درس گاہ سے نہیں۔ خود مہاتما گاندھی جی ایسے خیالات ظاہر کرچکے ہیں اس لئے گوروکلوں کا مستقبل شاندار ہے ضرورت ہے کہ آریہ جنتا عقیدت کے ساتھ گوروکلوں کو چلاتی جائے۔ پرماتما اس کی محنتوں کا ضرور پھل دے گا۔ آزاد ہندوستان کو گوروکلوں کی تعلیم کی بہت ضرورت ہوگی ؛

ریاست پٹیالہ میں ایک نیا سماج

چونکہ ریاست پٹیالہ میں پنڈت رام سروپ اپدیشک کے پرچار سے آریہ سماج سماجت ہوگیا۔ ۱۰ ممبر بن گئے ہیں۔ چناؤ مندرجہ ذیل ہوا لالہ رام کشن پردھان۔ پنڈت رام جیا اس منتری۔ سماج کا سمبندھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہے (منتری) ؛

پہلے جیسا ساماجک پریم اور اتساہ ۶۸۳

چاہتے ہیں۔ تو سوامی درشنانند۔ پنڈت لیکھرام اور پنڈت گورودت جی جیسے مہانوبھاؤں کی طرح مہرشی دیانند جی کرت پستکوں کو منگوا کر بار بار پڑھیں۔ اور مہرشی کرت پستکوں اور ویدک سدھانتوں کو سمجھنے کے لئے انہی مہانوبھاؤں کی پستکوں کو منگوا کر پڑھیں اور عملی جیون بنادیں آجکل کے نئے نئے گرنتھ آریہ سماج کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ جس سے آریہ سماج کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے ؛

مہرشی دیانند جی کرت پستکیں

رگوید بھاشیہ ۹ بھاگ	۴۲ روپے
یجروید " ۴ "	۱۸ "
" بھاشیہ ۲ "	۸ "
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	
" انگریزی	
" اردو	۸
ستیارتھ پرکاش "	۱۰
" ہندی	۱۰
" " گورمکھی	۱ روپے
" " انگریزی	
سنسکار ودھی مول	۶
" اردو ترجمہ	
پنچ مہایگیہ ودھی مول	۱۰
" سرل دیا کھیا	۴
" " اردو	۲
ویدانگ پرکاش ۱۴ بھاگ	روپے
دیانند گرنتھ مالا دو بھاگ مجلد	
آریہ بھونہ موٹا ٹائپ	۱۰
" باریک " گٹکا	۳
" پدارتھ۔ شبدارتھ۔ بھاوارتھ والا گٹکا بڑھیا کاغذ اور ٹائپ والا	۷

مہرشی دیانند کے سچے انوبائی ویدک دھرم پر اپنا سرو سو (اسی ہزار روپیہ کے لگ بھگ) نچھاور کرنے والے شاستروں اپنشدوں کے مترجم چار صد کے لگ بھگ چھوٹی بڑی پستکوں کے مصنف مفت تعلیم (بلا فیس) کے پانچ گوروکلوں جوالاپور بدایوں برسی سکندرآباد اور گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کے سنستھاپک۔ عیسائی مسلمان پورانک۔ جینیوں وغیرہ سب سے شاسترارتھ میں وجے پراپت کرنے والے ترک شرومنی سوامی

درشنانند سرسوتی کی ترجمہ اور تصنیف کردہ چند کتب

نیائے درشن مصنف مہامنی گوتم جی کا اردو ترجمہ بمعہ تشریح بطور سوال و جواب چھٹا ایڈیشن بڑھیا کاغذ و چھپائی دو روپے

سانکھیہ درشن مصنف مہامنی کپل جی	۲
سانکھیہ درشن مصنف مہامنی کپل جی	۳
ویشیشک " " کناد جی	۳
" " پانچواں ایڈیشن	۸
ویدانت " مصنف ویاس جی	۲
نیائے درشن ہندی ترجمہ	۸
سانکھ " " "	
ویدانت " " "	۸
ویشیشک " " "	۸

ایش۔ کین۔ کٹھ وغیرہ اپنشدیں بڑھیا ایڈیشن بمعہ لفظی اردو ترجمہ اور تشریح بطور سوال و جواب ایسے عام فہم اور دلچسپ ترجمے آج تک نہیں چھپے ہیں کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں قیمت پونے دو روپے ہندی اڑھائی روپے

ویاکھیان کمتاولی (درشنانند گرنتھ سنگرہ) اردو جلد اول ایک روپیہ۔ جلد دوم دو روپے ہندی جلد اول ایک روپیہ جلد دوم خورد ۱۰

تتو دیارشی کی کتھا اردو ۸ ریہ چھ شاستروں کے متعلق بطور دیباچہ ایک نہائت زبردست کتاب بطرز سوال و جواب دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ زندگی میں پلٹا دینے والی ہے۔

ستیہ برتی مہانند الند ۱۰

دھرم کے پہلے لکشن دھرتی پر ایک ضخیم کتاب ہے۔ ناول پڑھنے کے شوقین اسے منگوا کر ناول کا خط اٹھاویں اور دھرم سے واقفیت بھی حاصل کریں۔ کہشما چندر آیہ اردو ۶ ریہ دھرم کے دوسرے لکشن کہشما پر مذکورہ بالا ڈھنگ کی پستک ہے ❊ دھرم زیر الند ۸ ریہ بھی اسی ڈھنگ کی ہے۔ نہن پرا چین ویدانت اردو ۱۲

قرآن کی چھان بین اردو ۳ مباحثہ آگرہ اردو ۲ ویدادربائبل اردو ۵ انڈیا کے چار انگ اردو ۲ ہندی ۳ گوبند شکشا اردو ۳ ہندی ۳ نوین اور پراچین شکشا پرنالی ہندی ۳

دیپ برہمچاری ہندی ۲ ایشور بھاکتی اردو ۳

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی تصنیف کردہ کتب :- کلیات آریہ مسافر اردو ۱۲

نوید یوگان اردو اور ہند ضرور جلا جانے اردو اور آریہ ہند دستے کی تحقیقات اردو ۱۰

مکمل فہرست کتب ہندی اور انگریزی فہرست مفت طلب کریں

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک بک ایجنسی کمالیہ لاہور

جگت پرسدھ باردولی کا گوروکل ودیا مندر

(از پنڈت پریہ ورت جی ودیا النکار سکھیا دھشٹا گوروکل سوپہ)

گجرات پرانت آج سے بہت پہلے گوروکل شکشا پرنالی اور پراچین سنسکرتی کا حامی اور بھگت رہا ہے۔ چنانچہ ۱۸ سالوں سے گجرات کے ودیارتھی ایک بڑی تعداد میں زیر تعلیم ہونے کے لیے گوروکل کانگڑی اور اس کی شاکھاؤں میں دکشا لینے کے لیے جاتے ہیں۔ ایسے ودیارتھیوں کی تعداد پچاس کیا ساٹھ سے بھی اوپر ہوگی۔ دکشن یا سنسکرتی بھارت میں کوئی صوبہ نہیں۔ جس نے اس قدر بالک گوروکل کانگڑی میں بھیجے ہوں ۔

گجرات پرانت کی آریہ جنتا کو یہ بات بہت کھٹکا کرتی تھی۔ کہ جس پرانت کو رشی دیانند کی بھومی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ وہاں پر اچھا کوئی کانگڑی گوروکل نہیں۔ چنانچہ ان کی دلی خواہش تھی۔ کہ اس پرانت میں بھی ایک اعلیٰ درجہ کا گوروکل قائم کیا جائے۔ چنانچہ اس اچھیا کی پورتی کے لیے گجرات خصوصاً سورت ضلع کے آریوں نے گجرات گوروکل سبھا بنائی۔ اور مہرشی دیانند کی جنم سمرتی یعنی سنہ ۱۹۸۰ میں اگھ

شکل ترئیودشی کے دن مہرشی دیانند کی جنم شتابدی کے سنگل سے پرے پر گوروکل شکشا پرنالی کے سنچالک امر شہید شری سوامی شردھانند جی کے پوتر کرکملوں سے پورن ندی کے کنارے شانت اور گمبھیر واتاورن میں گوروکل کے شاکھا روپ میں اس کل کی آدھار شلا رکھی گئی تھی۔ آدھار شلا رکھتے ہوئے سوامی شردھانند جی نے کہا تھا:۔

"دھن ہے وہ استھان جہاں پراچین سرو برہمچریہ آشرم کی آدھار شلا رکھی گئی ہے کیسا اتم ندی کا کنارہ ہے۔ کیسا مجھ پہ درشیہ ہے۔ سمجھو ہے۔ کہ یہ ندی تپسی ناری ہے۔ جہاں پراچین سمے میں کئی برہمچریہ آشرم رہ چکے ہیں پرماتما کرے۔ کہ یہ برہمچریہ آشرم ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے ۔"

استھان ۔ یہ گوروکل جو سوپہ کے مقام پر قائم ہے۔ ستیہ آگرہ کی مشہور بھومی باردولی میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ باردولی تحصیل کا علاقہ یہاں سے ہی شروع ہوتا ہے۔ گوروکل کا ریلوے سٹیشن نوساری (بی۔ بی اینڈ سی آئی آر) ہے جو ریاست بڑودہ میں ہے۔ گوروکل یہاں سے ۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آمدورفت کے لیے موٹر سروس موجود ہے۔ قدرتی نظاروں کے لیے یہ استھان کسی سے کم نہیں ۔

عمارتیں ۔ اس گوروکل میں دس جماعتوں تک کے لیے وشال آشرم۔ یگیہ شالہ۔ ودیالیہ۔ شالہ چکتسالیہ (ہسپتال) بھنڈارہ۔ سنان گرہ۔ اتتھی آشرم۔ پریوار گرہ آدی سب دیکھ کل کے شاندار بھون بن چکے ہیں۔ صرف ودیا مندر بننا باقی ہے۔ جس کے خرچ کا اندازہ پچیس ہزار روپیہ ہے۔ جس میں سے بارہ ہزار وصول ہو چکے ہیں۔ بنیادیں بھری جا چکی ہیں۔ اور دیواریں کھڑی ہو رہی ہیں جلد ودیالیہ کی تکمیل کی آشا ہے ۔

برہمچاریوں کی سنکھیا۔ گوروکل میں برہمچاریوں کی سنکھیا ۔۔ ہے۔ جن میں سے مدراس۔ بمبئی۔ بڑودہ۔ بھڑوچ۔ احمد آباد۔ کاٹھیاواڑ کے علاوہ بڑا حصہ افریقہ کا ہے۔ جن کی تعداد ۵۰ سے کم نہیں۔ برہمچاریوں کی اتنی بڑی سنکھیا شاید کسی گوروکل میں ہو ۔

کاریہ کرتا ۔ اس سمے گوروکل میں ادھیاپک ایک چکتسک۔ ایک ... ایک بھنڈاری اور ایک کرشادھیکش کارکر ہیں۔ تمام ادھیاپک اپنے وشیوں میں ... ہیں۔ اور دلی لگن سے کام کرتے ہیں ۔

سوامنی سبھا ۔ گوروکل میں ... "گجرات گوروکل سبھا" کے کوئی پچاس ... ہیں۔ جنہوں نے ایک ایک ہزار گوروکل کو ... کر کے ممبری کا ادھیکار پراپت کیا ہے۔ علاوہ ازیں پچیس کے قریب ایسے ممبر ... جن کی پوری رقم ابھی پراپت نہیں ... پراپت ہو جانے پر وہ بھی سدسیہ ... جاویں گے ۔

انتر نگ سبھا :۔ گوروکل کے ... انتظام کے لیے ... سوامنی سبھا ہر سال انتر...

بیجی ویش سیوا انچوں کو سداچاری جوان تیجسوی بنا کر بھیجیئے

پشتو سند ہار میں ان جملہ اصولوں کو کمال خوبی سے بیان کیا ہے۔ جن پر عمل کرنے سے ماتا پتا اپنے بچوں کو تندرست سداچاری جوان بنا سکتے ہیں ۔ ہندی قیمت ۱۲

استری شکشا ۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی نے استری شکشا کے متعلق ایک نہایت ماضیہ کتاب اردو میں لکھی تھی۔ اب ہندی میں ترجمہ ہو کے شائع کیا گیا ہے۔ کتاب کا شہید اکبر کی تصنیف ہونا ہی اس کی خوبی کی بھاری ضمانت ہے ۔ ہندی قیمت ۳ ۔ اردو ۲

راد ہائی ۔ ہندی قیمت ایک روپیہ کہانی کے روپ میں استری شکشا کے متعلق ایک دلیش سیلوں کی لکھی ہوئی اتم پشتک ہے۔ اس پر انعام مل چکا ہے ۔

گرہ شکشا (گرہستہ دھرم) ہندی ۱۲

استری سنگیت پشپ مالا قیمت ۱

رہسیہ جوانال (لارنس بیکن) ... آئی۔ ایس ای ... پنجاب نے اس کتاب میں وہ تمام باتیں لکھی ہیں۔ جن کا جاننا ہر ایک نوجوان کے لیے ضروری ہے ۔ انند ۱۲

برہمچریہ آشرم (اگنی کا کیندر) کہ اس میں انتا کے لیے جیو جنم اور اس کا نتیجہ۔ ناکامیابی کی وجوہات۔ ترقی کا سچا ذریعہ۔ گوروکل شکشا پرنالی وغیرہ مضامین پر مفصل لکھا گیا ہے۔ دو سو صفحوں کی بڑے سائز کی کتاب ہے ۔ انند ۱۲

آریہ بھجنیہ ... مہرشی دیانند کی پرارتھنا اپاسنا کے متعلق روزانہ پاٹھ کے لیے مشہور پشتک ہے۔ جس میں ایک سو آٹھ چنے ہوئے وید منتر ہیں۔ ہر ایک منتر کے ایک ایک شبد کا ارتھ اور بھاوارتھ دیا گیا ہے۔ دید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ اس دھرم کا پالن کرنے کے لیے یہ پشتک ہر ایک آریہ کے پاس ہونا چاہیئے۔ گٹکا سائز موٹا ٹائپ اور بڑھیا کاغذ

ملنے کا پتہ:۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

ممالک غیر اور مدراس اور انگریزی خواندہ اصحاب کے لیے ویدک لٹریچر انگریزی

ویدز اینڈ ہسٹری (بہاگ ...) ویدک ریڈرز بہاگ مجلد ... ہیسارس آف ... اینڈ ... انٹروڈکشن ٹو دی ... ویدز اینڈ ... این انکوائری ان ٹو دی ... مسیج آف ... ... ویدک ... ... ستیارتھ پرکاش

دی ... آف ... ورت ... ٹیچنگز آف دی آریہ سماج ۱۲ ... دی آریہ سماج ... سوامی دیانند (از بینڈ گھوش) ... نیرونیز آف ویدک دھرم ... فیو سپیشلسٹز آف آریہ سماج ۲ ... اے ... آف آریہ سماج ایجوکیشن ... سوامی دیانند وغیرہ ... دی ایوولیوشن آف ... من سپرٹ ... ... انڈیا اینڈ ... ... دی ... آف سوامی دیانند ... سید جانا ... ۱۴

ایجوکیشن ایز ایکسٹنشن ... ایسے تنگ پوسٹ ٹو دی ... آف ویدک ... ۲ ... ٹرمینولوجی آف فورتھ ویدز ... ویدک ... (پیدائش دنیا) ... ۱۴ ... ایش کین کنٹھ پرشن وغیرہ اپنشدیں ۱۲ ... پر ... دستہ ... ستیگر ۱۲ ... ایسے آن فلاسفی اینڈ ... وغیرہ از پنڈت گرو دت ایم۔ اے ۱۲ ... ایسے آن ... ٹرانسمائیگریشن آف سول ۲ ... ایسے آن سنسکرت لینگویج ۲ ... ایسے آن ... ... ۱۲ ... ... آف گینجز تاج محل وغیرہ ۱۴ ... ویدک ... ... آف ۲

اے گارلینڈ آف جیمز ... آریہ مشن ... ... اینڈ فیوچر ... ... ویدک ٹیچنگز اینڈ ... ... ویدز اسٹ ... آریہ سماج اینڈ ... ... رام دیو آچاریہ گوروکل ... ... بی۔ جی ... ... ویدک ... ... ریلائی ... ... سونگز آف دی سول

ملنے کا پتہ:۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

کی جانچ کرتی ہے اندر دنی انتظام کا نگیہہ ادھشٹھاتا اور سیٹھ پاٹھن کی دیوسمتا کا بھار آچاریہ جی پر ہے۔ اس سمہ ان دونوں پدوں پر گورو کل دشو ودیالیہ کے سیوک پروفیسر سناتک پنڈت پریم ورت اور مانو بھوی دیا الکار نیت ہیں۔ آپ کے پربندھ میں گورو کل کی کافی انتی ہوئی ہے۔ گورو کل کی پاٹھ ودھی اور کاریہ پدھتی گورو کل کانگڑی کے مطابق ہے البتہ گجراتی بھاشا اور ویایام کی شکشا کا وشیش پربندھ ہے۔

گورو کل کی جائیداد

:۔ اس سمہ تک گورو کل کی جائیداد ایک لاکھ سے اوپر ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ ۲۲۵ بیگہ زمین کا ایک ٹرسٹ ہے۔

وشیش دان

:۔ شری مانک جی بھیم داس شرما نے ۵۵ سو روپیہ دے کر جن بھنڈار کی عالیشان عمارت بنوائی اور ودیالیہ کے لئے دس ہزار اس کے علاوہ دیے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ہزار سالانہ کا چندہ اور ۷۷۰ روپیہ کی اعلیٰ نسل کی گئوئیں برہمچاریوں کے دودھ پینے کے لئے گورو کل کو دان دی ہیں۔

بمبئی کے پرسدھ دان ویر شری سیٹھ نتھو جی پانچا بھائی کوٹھاری نے دس ہزار کی لاگت سے ہسپتال ساتھی گرہ اور ویایام مندر بنا دیے ہیں۔

سیٹھ شوکرجی بلبھ داس نے ۱۵۰۰ روپیہ کے دان سے یگیہ شالہ بنوادی ہے افریقہ نواسی شری جیٹھا بھائی پٹیل نے ۵۰۰ روپیہ ایک کمرے کے لئے اور ایک ہزار سائنس کے سامان کے لئے دیا ہے۔ علاوہ ازیں شری ست بھگتی بھائی۔ ذر لبھ بھائی وصیت کے رو سے ۲۲۵ بیگہ زمین کی آمدنی پانچ سال تک ایک ہزار روپیہ سالانہ اور اس کے بعد کل آمدن دے گئے ہیں چنانچہ چار سال سے ایک ایک ہزار سالانہ مل رہا ہے۔ اس بھومی کی قیمت ۵۶۰۰۰ روپیہ کے قریب ہے شری نرسنگھ بھائی پربھو بھائی نے بھی گورو کل کو ۱۲½ بیگہ بھومی دان کی ہے گورو کل کا سالانہ خرچ ۹ ہزار روپیہ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔

ویایام اور شکشا

:۔ شکشا گورو کل کانگڑی کی پاٹھ ودھی کے انوسار ہے۔ پرنتو پڑھائی میں گجراتی بھاشا کی وشیش رکھی گئی ہے۔ ویایام پر بھی خاص زور دیا جاتا ہے کبڈی۔ لاٹھی۔ مگدر۔ جمنیزیم ڈمبل پیرڈ۔ بھالا آدی سب خوب ماہر ہیں۔

مہاتما گاندھی کی سمتی

:۔ مہاتما گاندھی

نے اس گورو کل کا نریکشن کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اس گورو کل کو دیکھنے کا میری کتنے سمے کی دھارنا آج پوری ہوئی ہے۔ اسے میں ایشور کا ابھار مانتا ہوں۔ گورو کل کی بڑھتی ہو۔ اور اس میں ودیا نالن بیتے ہوئے بالک سچے دھرم اور دیش سیوک بنیں۔ گورو کل شکشا کے کھشیتر میں اچھا بھاگ لے رہے ہیں۔ ایسا میرا یقین ہے۔ میں ایسی سنستھاؤں کی انتی چاہتا ہوں۔

بھارتیہ مہیلا ودیالیہ کے سنستھاپک پروفیسر کروے نے بھی پرکار اپنی سمتی پرکاشت کی تھی:۔

آج گورو کل کے معائنہ سے مجھے بہت آنند ہوا۔ ایسی سندر سنستھا گجرات میں چلتی ہے۔ اس کا مجھے دھیان بھی نہ تھا۔ ایسے اور بھی گورو کل نکلیں۔ ایسی میں آشا رکھتا ہوں۔ برہمچاری سکھی اور تندرست معلوم پڑے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ سنستھا کی شیگھر انتی ہو۔

گجرات ودیا پیٹھ احمد آباد کے سابق آچاریہ شری گڈوانی نے گورو کل سے سنتشٹ ہو کر کہا تھا:۔

بھارت کے پتن سے ایک بار پھر پراچین آشرموں کا پر ادر بھاؤ ہونے لگا ہے یہ بھارتی سوادھینتا کے موٹے چنہ ہیں جب ایسی سنستھائیں بڑھیں گی۔ تب ہی گجرات اور بھارت کا بھوشیہ اجول ہوگا۔

برٹش پارلیمنٹ کے سابق ممبر لوید سامیہ وادی شری شاپور جی سکلات والا نے گورو کل میں پدھار کر نمن آدکار پرگٹ کئے تھے:۔

"یہاں پر جو دیا رتھی آج ودیا ادھین کر رہے ہیں۔ وہ آگے چل کر اپنی بھارت بھومی کی سوادھینتا کے لانے والے چھاتر ہیں۔ یہ چھاتر اپنے دیش کی غریبی کو دور کریں گے۔ اس سمہ اسی پرکار کی شکشا دی جائے۔ تو یہ مغربی تعلیم یافتہ لوگوں کی نسبت نئے ڈھنگ پر ہی دیش سیوا کریں گے۔"

سر پرشوتم داس ٹھاکر داس ایم ایل اے نے لکھا تھا:۔

"آشرم کو دیکھ کر بہت سنتوش ہوا تھوڑے سمے کے بعد پھر آنے کا وچار رکھتا ہوں۔"

سورت کے انسپکٹر تعلیم شری کے ایم دکیل کی سمتی ہے:۔

سر پرشوتم داس ٹھاکر داس بہادر بھیم بھائی نائک اور ڈاکٹر دیکشت کے ساتھ گورو کل کا

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۲۴ کالم نمبر ۲ کے نیچے)

۷۹۳

آیورویدک وگیان کا اپوروچمتکار

طبی دنیا میں انقلاب عظیم

اتھروید کے آدھار پر ایک حیرت انگیز تھیوری کا انکشاف۔ جس میں ثابت کیا ہے کہ پرماتما نے جسم انسانی کے ساتھ ہر ایک بیماری کے دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کا مکمل اور جادو اثر سامان دیا ہے اور اس تھیوری کے مطابق ہر ایک بیماری کا نہایت آسان بے خرچ اور سریع الاثر علاج۔ علاوہ اس کے ایک ہی معمولی چیز ہے۔ جو ہر جگہ ہر وقت اور بلا قیمت ملسکتی ہے ہر بیماری کا شرطیہ اور حکمی علاج شہروں میں علاج کے مرض کثیر اور معالجین کی محتاجی سے بچانے والی ہر گھر میں بلا صرفہ پورے ہسپتال کا کام دینے والی۔ دیہات اور جنگل میں جہاں کوئی دوا یا معالج نہ ہو۔ اپنے بلا دوا۔ جادو اثر طریق علاج سے کرشمہ قدرت دکھانیوالی کتاب۔ مستورات کے لئے نعمت غیر مترقبہ جس کے چند نسخے بطور نمونہ نیچے درج ہیں

(۱) گرم پانی سے ہاتھ منہ دھونے پر نکسیر فوراً بند ہوگی۔

(۲) کسی سخت رنج پہنچانے والی بات کہنے سے ہچکی فوراً بند ہو جاوے گی۔

(۳) نہار منہ لعاب دہن لگانا آنکھ کی روشنی کے لئے عجیب الاثر ہے۔

(۴) چوہے کی مینگنی اور مصری برابر تین ماشہ صبح تین روز تک پانی کیساتھ کھلانے سے عورتوں کا سفید پانی جانا دور ہوگا۔ (۵) سانپ کے زخم میں آک یعنی مدار کا دودھ اس وقت تک بھرنا جبتک زخم دودھ جذب کرنا بند نہ کرے سے شرطیہ علاج ہے۔

(۶) جس قدر افیون کھائی ہو اسیقدر ہینگ گھول کر پلانے سے افیون کا زہر بالکل دور ہو جاویگا ہر بیماری کے ایسے ہی تیر بہدف اور آسان بے شمار تجربات درج ہیں۔ قیمت فی جلد آٹھ آنے ہندی ایڈیشن چھپ رہا ہے۔ اخبارات میں نہایت زور دار تعریفی الفاظ کے ساتھ ریویو شائع ہوئے ہیں بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔ اخبار اودھ پنچ لکھنؤ ۲۴ ۱۲/۳۰۔ اخبار کشمیری لاہور ۲/۱۳۱۔ اودھ اخبار لکھنؤ ۷ ۱۲/۳۰ اخبار کرانتی لاہور جنوری ۱۹۳۱ء اخبار صداقت میرٹھ ۲۶ ۱۲/۳۰ اخبار پرکاش ۴ ۱/۳۱

ریشیوں کی عجیب و غریب ایجاد

سات دن میں ہلتے ہوئے دانت جمانیوالا۔ دانتوں اور مسوڑھوں کے سب امراض اور پائیوریا تک جڑھ سے دور کرنے والا۔ جادو اثر۔ دنت رکشک منجن جس کے صرف سات دن لگانے سے آئندہ کوئی بیماری دانتوں اور مسوڑھوں کی پیدا نہیں ہو سکتی قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

چند سرٹیفکیٹ کا خلاصہ

ترجمہ چٹھی انگریزی میجر ڈبلیو جی ناد کرنی صاحب بہادر ایل ایم اینڈ ایس چیف میڈیکل آفیسر سینیٹری کمشنر گوالیار گورنمنٹ حال پیلس فزیشن دربار گوالیار "اس کارخانہ کے دنت رکشک کا ہسپتال کے چھ مریضوں پر تجربہ کیا گیا۔ ہر ایک مریض کو تعجب خیز فائدہ ہوا۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مسوڑھے بالکل اچھے ہو گئے۔ اور دانت اپنی اصلی جگہ پر جم گئے۔ ہم بہت اطمینان سے ان صاحبان سے جو دانت اور مسوڑھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اس منجن کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں"

چٹھی ڈاکٹر بلدیو پرشاد صاحب ایم ڈی اے ایچ لکھنؤ "آپکا دنت رکشک منجن میں نے خود آزمایا۔ تیر بہدف پایا۔ میرے کو دانت ہلتے تھے۔ سات دن لگانے سے میرے دونوں دانت جم گئے۔ دو تین شخصوں کو دوا دی۔ فوراً درد جاتا رہا۔ براہ مہربانی ایک درجن بڑی شیشی بذریعہ وی پی بھیج دیجئے"

ترجمہ چٹھی انگریزی بابو رام لال صاحب بی اے ایل ایل بی مقام جلال گڑھ ضلع گونڈہ "آپ کے دنت رکشک سے میرے ہلتے ہوئے دانت بالکل اچھے ہو گئے جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ میں پبلک سے اس کے استعمال کی سفارش کرتا ہوں"

نوٹ۔ کتاب اور منجن کے لئے ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط خط و کتابت سے طے کریں۔ خریدار دوا کا آرڈر دینے پر اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ اخبارات نے بھی اس منجن کے نہایت سریع الاثر اور مفید ہونے کی تصدیق کی ہے۔ ملاحظہ ہو اودھ اخبار لکھنؤ ۳ ۱/۳۱۔ اخبار کرانتی لاہور ماہ جنوری ۱۹۳۱ء وغیرہ وغیرہ۔ ملنے کا پتہ:۔

کارخانہ دنت رکشک لشکر (گوالیار)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دکھشن بھارت میں گوروکل

(از شری کیشودیو جی گیانی - ویدک مشنری مدراس)

آریہ سماج کے کئی جوشیلے سمارو چک جنہیں ودیارتھیوں سوامی دیانند کا جھنڈا گاڑنے کے سوپن آیا کرتے ہیں - کبھی کبھی کہتے سنے جاتے ہیں :-

"ان آریہ سماجی سنستھاؤں نے ناک میں دم کر رکھا ہے ہر سال آریوں کے لاکھوں روپے ان سفید ہاتھیوں کے پیٹ میں ہضم ہو جاتے ہیں - نہ جانے یہ کیا ہو رہا ہے"

ہمیں آرتھک درشٹی سے کچھ نہیں کہنا ہے - کیونکہ دھن کی کمی تو آلسی پرشوں کا کام نہ کرنے کا بہانہ ہے - ہاں ان سفید ہاتھیوں کا روشن پہلو بھی ہے - اس کے درشٹی میں ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں :-

آریہ سماج کا اُدیش صرف لیکچر بازی بحث مباحثہ یا تماد کوئی نکتہ چینی ہی نہیں - یہ باتیں گون ہیں - آریہ سماج کا مکھیہ کام تو کریاتمک اسقات دھرم کے آدھار وید آدی آرش گرنتھوں کا ادھیین - ادھیاپن اور ویدک سبھیتا کے پرسار کے لئے اُچیت واتاورن پیدا کرنا ہے آریہ سماج کے سنستھاپک سوامی دیانند جی کے جیون میں بھی ہم یہی پاتے ہیں - جہاں وہ کاشی کلکتہ - بمبئی پونا آدی نگروں میں جاکر پبلک بھاشن دیتے تھے - وہاں نیم پوروک ویدک ساہتیہ کا نرمان اور وید ودیالیوں کا آدگھاٹن بھی کرتے تھے - یہ دوسری بات ہے کہ اچیت ادھیاپکوں اور پربندھ کرتاؤں کے نہ ملنے سے وہ ودیالیہ ادھک کال تک جیوت نہ رہ سکے :-

* * *

ہمیں مدراس پرانت میں آئے کئی ورش ہو گئے مدراس پرانت میں جیسے کافی ہوٹل جگہ بجگہ پر کھلے ہوئے ہیں - ویسے ہی یہاں مندروں کی بہتات ہے -

آپ کسی گاؤں یا نگر میں جائیں - ور جنوں دیک ...
شیوری اور وشنوی کی یہاں اتنی تنی ہوئی ہے ...
ہند میں ہندو اور مسلمان کی - ایک دوسرے کے ...
بزرگوں کو گالی دینا اور میٹھے بٹھائے خواہ مخواہ ...
لینا تو روزمرہ کی بات ہو گئی ہے - ان مندروں ...
برائی ہے - اور ایک اچھائی بھی - جہاں دیوتا کے سامنے ...
گانے کے لئے یہاں پچاس ول دیوداسیاں رکھی ...
وہاں دوسری طرف اچھائی کے طور پر قریباً ہر ایک ...
آدھین ایک ویدک شرینی کھلی رہتی ہے - جس میں ...
گورو اور کچھ شش پراچین پدھتی کے انوسار ...
وید پاٹھ اور سادھارن سنسکرت گیان ابھیاس کرتے ...
ہم انیک مندروں میں گئے - صرف یہی پتہ لگانے کے ...

بقیہ مضمون صفحہ ۲۳ :-

معائنہ کیا - آشرم کا درشیہ - نیم ودیہ سبھا اور پربندھ دیکھ بہت پرسنتا ہوئی :-

بڑودہ کی مہارانی شری چمنا باتی اور مہاراجکمار بھی گورو کل میں پدھار کر گوروکل کے اچھے پربندھ سے بہت سنتشٹ ہوئے ہیں :-

گجرات پرانت میں سوامی شردھانند کی یادگار

سوپا گوروکل سوامی شردھانند جی کا گجرات پرانت میں رچا ہوا مہان یگیہ ہے - گجرات کی جنتا نے اسے تن من دھن سے اپنایا ہے - یہی کارن ہے کہ سات سال کے مختصر عرصہ میں یہ اس قدر ہردلعزیز اور کامیاب ہوا ہے گجرات پرانت میں گوروکل سوپا ہی ایک ایسی سنستھا ہے جسے گوروکل کانگڑی کی شاکھا - سوامی شردھانند جی کی یادگار اور آریہ سماج کے گیان تیرتھ ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہے - آریہ سماج کی بردھی میں عملی طور پر جتنا بھاگ اس گوروکل نے لیا ہے - اتنا شائد ہی کسی دوسری سنستھا نے لیا ہو - اس لئے آریہ سماج کے ہتیشیوں - سوامی شردھانند کے بھگتوں پراچین سنسکرتی کی جھلک دیکھنے کے خواہش مندوں اور برہمچریہ اور گوروکل شکشا پرنالی کے پریمیوں کا کرتویہ ہے کہ اس سنستھا کو سمرتھ بنانے کے لئے تن من دھن سے سہائتا کریں :-

لاونی

۶۹۲

سب دھوپوں میں دھوپ شرومنی دنیا بھر سے نرالا ہے
جو صاحب اکبار اسے لیجا کے کہیں جلاتے ہیں
گاہک بنجاتے ہیں پکے اور کہیں نہیں جاتے ہیں
دو آنے کی ڈبیہ ہے ایک چھٹانک تولا تالا ہے
ایک بتی سلگانے سے سارا کمرہ مہکاتا ہے
گندی ہوا کو باہر نکالے شدھ ہوا کو لاتا ہے
روگ ناشک شدھیا ڈاکٹر گھی شدھ اس میں ڈالا ہے
ایک بار سلگانے سے سارا بھسم ہو جاتا ہے
پوجا پاٹھ اور سبھا مندر میں یہ ہی ایک سہانا ہے
لوپور میں موریہ دروازے شرومنی سگندھی شالہ ہے
دروازے سے سر ملک جو ضلع کورٹ کو جاتی ہے
ہے مشہور دکان کھنے کی دنیا سبھی بتاتی ہے
چونی لال کھنہ پرسدھ جو دھوپ بنانیوالا ہے

کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ
ست سگندھی پر سرتے ہیں پھر لینے کو آتے ...
باہر والے ڈاکخانہ سے وی پی سے منگواتے ...
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ
دماغوں کو کرتا ہے معطر خوشبو عجب پھیلاتا ...
اور جتنے ہیں روگ وبائی سب کو دور بھگاتا ...
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ
بار بار کا کشٹ نہ دیکر اپنا دھرم نبھاتا ...
یگیہ ہون اور شبھ کرموں میں پرم لابھ پہنچاتا ...
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ
ہے ڈپو اے وی سکول اسی پہ موہن لال روڈ ...
تازہ بتازہ دھوپ سامگری سجنوں یہیں ...
کیا ہی سندر بکسوں میں ہے خوشبو سب سے اعلیٰ

نوٹ - نہایت اعلیٰ دھوپ ہون سامگری - ہون کنڈ - یگیہ پاتر - دھوپ دانی - دھارمک کتب و دیگر ہر قسم کی کتب ذیل کے پتہ سے منگوائیے :-

نرخ دھوپ نمبر (۱) فی سیر دو روپے - نمبر (۲) فی سیر ایک روپیہ چار آنے - نمبر (۳) ایک ...

نرخ ہون سامگری درجہ خاص فی سیر ۱۲/ درجہ اول فی سیر دس آنے - درجہ ... فی سیر ۸/

ملنے کا پتہ :-

چونی لال کھنہ مالک شرومنی پستکالیہ و سگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

ایجنٹ : چودھری ہیرالال کھنہ (جو پرانے گھی فروش ہیں) مالک کھنہ گھی سٹور بازار چوک جھنڈا ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

کیا ان دیدک شرینوں کی پدھتی کیا ہے ؟
باٹھک شاید جانتے ہوں - کہ دکشن بھارت
میں گو تعداد تو غیر برہمنوں کی زیادہ ہے لیکن
شکشا اور سبھیتا کی دھنی سے برا ہمنوں کی
ہی بہانا ہے - ہر ایک مندر میں کچھ تنخواہ
دار پجاری رکھے جاتے ہیں - جو لازمی طور
پر برہمن ہی ہوتے ہیں - ان پجاریوں کے علاوہ
کچھ شاستری برہمن بھی مندر میں لگے ہیں
ان کو بھی مندر کی طرف سے گزارہ ملتا ہے
ان کے علاوہ ایک بیٹھ ادھی پتی کچھ بیٹھ
سبھاسد رہتے ہیں - جنہیں ایسے وشیوں
میں فیصلہ دینا ہوتا ہے - جن کے متعلق کوئی
شک ہو - ان کی ستھتی ہمیں تو پراچین "ودیا
آریہ سبھا" کی سی پرتیت ہوتی ہے - جس کا
ورنن سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش
کے چھٹے سملاس میں کیا ہے اس پرشد
کے آدھین اور دیا آشرم کے پربندھ میں
"ودیالیہ" ہوتا ہے - اس میں کیول
برہمن کمار ہی پرویشٹ ہوتے ہیں - ان کا
پاٹھیہ کرم پراچین شکشا - دیا کرن کلپ ہی
پدھتی سے ہی ہوتا ہے - یہ لکھنے کی آوشیکتا
نہیں - کہ ان ودیالیوں کا سارا خرچ دیو
آلیوں کی آمدنی سے ہی کیا جاتا ہے - اس
پرکرن میں یہ لکھنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ
مدراس پرانت کے مندر بہت دھنی ہیں
ان کی ہزاروں بیگھے زمین اور سینکڑوں
من سونا چاندی ہے - خصوصاً تر دپتی -
سری رنگم - مدرا اور رامیشورم کے مندر
تو اتنے سمردھ ہیں کہ اگر وہ چاہیں - تو
کانگڑی گوروکل جیسے درجنوں گوروکل اکیلے
ہی چلا سکتے ہیں ؛

❖ ❖ ❖

سری سوامی شردھانند جی کے ادھر پرچار نے
اور گوروکل سناتکوں کے جنتا کے سامنے
آنے سے گوروکل کے دکشن میں پریم اتپن
کیا - جس کا سپھل پرکاش "شرما دیوی" کا
گوروکل اور آندھر گوروکل کہے جا سکتے ہیں
پرنتو مدراس میں جات پات کا بھوت
اتنا بلوان ہے کہ کیسا ہی اُتم کام کیوں نہ
ہو جنم کی جاتی کا دچار اسے تباہ کر دیتا ہے
شرما دیوی (کامل ناڈو) میں جب شری ایا
آئر نے گوروکل کھولا - اس کا اُدیش مہان
تھا - پرنتو برہمن آچاریہ کے ہوتے ہوئے
اس میں غیر برہمن ودیارتھی برداشت نہ ہو
سکتے تھے - انہی کارنوں سے آندھر دیش
میں جو گوروکل کھلے وہ سب کے سب جات
پات کی لائن پر رہے - گنٹور میں ایک
ریش جاتی کا گوروکل کھلا - جس میں صرف

تمام دنیا میں مشہور
مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب
قیمت فی بوتل ۱۲/۸
محصولڈاک علاوہ

مصفی خون خارش پھوڑا پھنسی - آتشک ناسور - گنٹھیا - بدن کے سیاہ و سفید داغ - جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہے -
ہزار ہا اشخاص کی تصدیق کی بابی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے - پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ڈیڑھ روپیہ (۱/۸) میں ملتا ہے

فہرست ایجنسیاں ہندوستان

جالندھر بستی غزان ڈاکٹر وزیر چند درما
لاہور مہاشہ وزیر چند شرما ہرچرن
سنت لال منی رام اینڈ سنز ہیرا عطار
امرتسر - سندر سنگھ کرم ڈسپنسری
گوجرانوالہ - سندر سنگھ کشن سنگھ عطار
وزیر آباد لالچند پنساری منشی
آریہ سماج شمبھو ناتھ عطار -
بٹالہ سنگھ کرتار سنگھ پنساری
گجرات بدری ناتھ دکاندار رام عطار
لالہ موسیٰ ڈاکٹر گوردتہ مل
جہلم بھگوانداس سندر شام
" چھانگا مل چیلا رام
گوجر خان سنت رام جگو پال
چکوال حکیم راج جاگی - جگدیش چندر
جنرل مرچنٹ لچھمیداس شوقی رام
کرم سنگھ سونا سنگھ امیر سنگھ نرسنگھ
نہالچند - ہرچند ڈاکٹر گوردتہ مل
تلہ گنگ حکیم گنیش داس گوپالداس
گریالہ - رالچند شرما - دیوچند بالی
سنگل بھین نقیر چند
کالا ڈاکٹر فتح چند -
راولپنڈی شہر نام بازار رتن ہیرا
راولپنڈی صدر چمن لال پنساری
بیلی رام بھاٹیہ - پرجا سنگھ پنساری
لال کرتی - دیو دیال
" رام بھیجا مل پنساری
گوجر خان حکیم ہیرالال کرپا رام
ایم پرکاش بخشی جواہر مل کشن گوپال
حسن ابدال امرداس سیوک رام
ہری پور پرتاپ سنگھ لچھمن داس
" تلسی چند جیوند داس
حویلیاں بالمکند پشاوری لال
ایبٹ آباد دیوان چند کپور جنرل
مرچنٹ - رادھا کشن دوکاندار
ایشر داس پنساری پربھدیال پنساری
گنسیا مل کشن چند فقیر چند چونی لال
مانسہرہ - رامچند نہرال - جواہر مل
رسنگھ - لچھمن مل سندر لال -

حضرو حکیم گوکل چند -
کیمبل پور ہری چند عطار کاکا مل
کشن سنگھ پنساری -
نوشہرہ آیا سنگھ پنساری
" لدھا سنگھ سری رام سنگھ
" بیر بل دیوا چند - رامچند - ہردیال
ہری چند پرما نند - راجی مل گیان چند سناسی
رام سیتا رام سا میر چند دیوان چند
رسالپور - کشن چند عطار
" لچھمی نرائن سوداگر
مردان بک گنج مہاشہ نراین داس
ہوتی ارسنگھ عطار -
کھوکی بریل نرسنگھ میڈیکل ہال
پشاور شہر ڈبگری دروازہ کیسر داس
لچھمیداس لچھمن مل رام لعل -
راولپنڈی کشن باگرہ ؛
پیشاور چھاؤنی شعر چند لال چند
چانن مل ہری چند - اوکھال رام تیرتھ مل
رام نراین رام جیتا مل - تعمیرال راجی
داس - رام مل مالک چند - بوٹا مل
چانن مل دیوان چند گوردتہ مل -
کوہاٹ - چیت سنگھ رتن سنگھ
" بہادر مل سیوک رام -
بنگو مان سنگھ جواہر سنگھ - تلسی داس
لچھمیداس - ستھراداس رام داس
ہر سا رام وزیر چند - چونی لال نہیلال
مل - چودھری شنکر داس ارجن داس
" گنگا رام سیوا رام - لال چند
دونی چند لالچند - گوکل چند جواہر سنگھ
دیا سنگھ - دیو داس رامچند -
کرپا رام - رام بھایا -
پارا چنار - بی ایس مان سنگھ
" بھگوانداس سنت رام
بنوں ہردا رام حکم چند -
منو رام عنایت لال داس رام تیرتھ
گھلو رام اچنا رعاس -
کشن داس ہر نام داس
جگت گردھاری لال

میانوالی گردھاری لعل چندر بھان
" بھارت ارجن اینڈ برادرس
حکیم دھاریشاد گردھاری لعل سندر
داس - دیوی داس گردھاری لعل
ڈیرہ اسمٰعیل خاں جے آر بھگوانداس
" ٹھاکر یا رام چندر بھان
ڈیرہ غازیخان چانڈ برادرس
کراچی ارنا تھ سکرٹری نیدک
لائبریری
کراچی ماسٹر نہالچند پنجاب سٹور
ملتان شہر رشوت میڈیکل ہال
گھنٹہ بازار
منٹگمری شہر رام دتہ مل جنرل مرچنٹ
" مہاشہ ہری کاسی
" صدر داسہ رام سیلا رام
لائلپور نہالچند رام لال
" حکیم برکت رام رام دیوداس
سکرٹری آریہ سماج گوروکل کانگڑی کمیشن
جڑانوالہ - ڈاکٹر سنت رام
گوجرہ دیو داس جگن ناتھ
" منتری آریہ سماج
گوجرانوالہ سنگھ جیون داس عطار
بھیرہ حکیم وزیر چند حکیم بھگوانداس
" منتری آریہ سماج
سرگودھا دیا رام دکاندار
" کرشنا بک ڈپو
عبدالحکیم سردی رام لچھمنداس
" منتری آریہ سماج
جہلم رام دتہ مل کرم چند لعل پنساری
" منتری آریہ سماج
چکوال کشمیری لال جنرل مرچنٹ
" دیو دتہ مل رام داس
بھیرہ - دیو دیال سندر لال پنساری
سنڈی بہاؤالدین لال سنگھ
" کلیان سنگھ جنرل مرچنٹ
پنڈدادنخان گنڈا مل مہنت رام

پنڈ دادنخاں - منتری آریہ سماج
جھنگ منتری آریہ سماج
بھکر ڈاکٹر ہیرانند -
پنڈی گھیب بھگوان سنگھ کھیم سنگھ دکاندار
سیالکوٹ شیو ناتھ مسافر پستکالیہ
نارووال - بدھامل موہن لعل دکاندار
جموں دیا رام خزانچی مل
خانقاہ ڈوگراں سرداری لال ہیرا لعل
ڈومیل - پشاوری لعل پنساری
بیکانیر منتری آریہ سماج ؛

چند سندات اور رائیں

جناب سریمان اچاریہ ونشا نند جی سرستی بی اے کیمپ
ضلع کانگڑہ لکھتے ہیں "مجھے یہ لکھنے میں خوشی ہے کہ میں نے آپ سے ۱۵
بوتل عشبہ مرکب منگایا - ۲ خود خرید اور ۱۳ اور دوسرے آدمیوں
کو استعمال کرایا - یہ خوشی تمام بیماروں کے لئے مفید
اور شدھی پایا - میں ہر ایک آدمی کو اس کے استعمال کے
لئے مناسب رائے دیتا ہوں - پانچ برس کی آتشک کا مریض
بالکل ٹھیک ہو گیا - اس کی تعریف قلم کی طاقت سے باہر ہے"
جناب رائے بہادر مسٹر ہیرالال صاحب چیف جج جموں
لکھتے ہیں تین بوتل آپ کے عشبہ کی استعمال کیں مجھے چھوٹی چھوٹی
پھنسیاں نکلا کرتی تھیں اور کان سے پانی نکلا کرتا تھا اس کے
استعمال سے دونوں شکایتیں دور ہو گئیں - یہ نسخہ بہت سے لوگوں
کو بتا رہا ہوں - ایک کو حاکم آباد آپ کا عشبہ استعمال کرایا
سفارش کی - فائدہ کثیر ہوا"
جناب - ڈاکٹر لچھمنداس صاحب بھیروال "آپ کا عرق عشبہ
نہایت مفید ہے یہاں تک میرا ذاتی تجربہ ہے - بنام اشتہاری
دوا فروش گندم نما جو فروش ہیں - خوشی کی بات ہے
کہ آپ کا اشتہار سچا نکلا - عرق مذکور ایک مریض کو جس کا نام
ظاہر کرنا مناسب نہیں اندر عرصہ سے بہت تکلیف تھی ڈاکٹروں
اور حکیموں کے زیر علاج آیا رہا ہے طرح طرح کے نسخہ جات
دیئے گئے مگر فائدہ نہ ہوا - جب سے آپ کا عرق دے رہا
ہوں شکایت باقی نہیں رہی ہے - میری رائے میں
امراض خون کے لئے آپ کا عشبہ قابل تعریف ہے"
جناب - مسٹر رتن لال صاحب بیرسٹر ایٹ لا
"یہ عرق مفید اور بے ضرر ہے"
جناب لالہ اشرفی مل صاحب بیموں ضلع ماندلے
(اپر برہما) آپ کا عرق عشبہ قابل تعریف ہے"

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC0. Gurukul Kangri Collection

گورو کل کماّلیہ

دیش جاتی کے بالک ہی داخل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک انتیج گورو کل ہے۔ جس میں کیول اسپرشیہ بالک ہی آتے ہیں۔ سری مان کنّو لکشمی نارائن پنتولو نے ایک "شاردا نکیتن" نام کی کنیاؤں کا گورو کل کھولا ہے۔ اس میں بھی جات پات کی کٹھنائیاں پیش آ رہی ہیں :-

بنگلور کے نزدیک سری مان رام چندرن آتریہ نے کانگیری نامی گرام میں ایک گورو کل کھولا ہے۔ سری مان آتریہ کچھ سمے تک ہردوار میں اور اندر پرستھ گورو کل میں انو بھو پراپت کرتے رہے ہیں۔ آپ اتینت اُتساہی۔ سچر تر اور تپسوی سر بھاؤ کے نو یووک ہیں۔ آپ میں آریہ سماج اور سوامی دیانند کے لئے بھاری شردھا ہے۔ پراچین برہمچریہ پرنالی کو پنر جیوت کرنا آپ کا مکھیہ ادیش پرتیت ہوتا ہے۔ آپ کا کانگیری گورو کل ابھی تک جات پات کے جھگڑوں سے بچا ہوا ہے۔ شاید اس کا یہی کارن ہے۔ کہ اس میں اچھیہ جاتی کے بالکوں کی تعداد نفی کے برابر ہے۔ تھوڑے ہی سمے میں اس گورو کل نے کافی سرل خرینری حاصل کر لی ہے۔ میسور ریاست کی طرف سے بھی کچھ سہائتا اس سنستھا کو ملتی ہے۔ اس میں اس وقت تیس پینتیس برہمچاری اور چار پانچ ادھیاپک ہیں۔

خاتمہ پر ہم کیول اتنا کہتے ہیں۔ کہ گورو کل کیول آریہ سماج کا نہیں ہے۔ یہ اتیت پراچین سنستھا ہے اسے پرتیک ہندو شردھا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ پراچین ویدک سبھیتا اور سنسکرتی کا پنر اتھان اگر ممکن ہو سکتا ہے تو اسی گورو کل کی پوتر دھارا سے ہی۔ دکشن بھارت میں کرشنا، گوداوری اور کاویری ندیاں بہت پرسدھ ہیں کون جانتا ہے۔ کہ ہزاروں سال پہلے ان کے کنارے کتنے ہی گورو کل تھے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ انہیں موجودہ نشانیوں میں پھر کوئی ایسا ہی شکشنالیہ اور نہ پیدا ہو جائیگا۔

ضلع لائلپور کے کمالیہ نگر میں اس گورو کل کی بنیاد یکم بیساکھ سمت ۱۹۸۷ کو سوامی گنگا گری جی کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی تھی۔ شروع سے اس کا پربندھ ایک کمیٹی کے سپرد ہے۔ جس کے سرپرست ماسٹر لچھمن داس جی (آچاریہ) لالہ لکھمی چند جی (پردھان) مہاشہ سکھ دیال جی (مکھیہ ادھشٹاتا) اور مہاشہ جسونت جی آریہ سیوک (خزانچی) ہیں :-

گورو کل کو پہلا دان اس کی ستھاپنا کے دن ڈاکٹر امیر چند جی سے پانچ سو روپیہ کا وصول ہوا۔ گورو کل کے لئے زمین آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر لالہ سکھا سنگھ ملڈھا ٹھیکیدار نے چار بیگھ دان دی۔ جس پر گورو کل عمارت کی آدھار شلا آچاریہ رام دیو جی کے کر کملوں سے رکھائی گئی اس سمے تک گورو کل میں آشرم کے لئے دو بارکیں۔ بھوجن شالہ بھنڈار۔ دو کوٹھڑیاں۔ یگیہ شالہ۔ دھرم شالہ۔ ایک بڑا کنواں پختہ اور ایک گئو شالہ بن چکی ہیں۔ بھوجن شالہ کے سامنے پمپ بھی لگا ہوا ہے۔ اور گورو کل کے وسیع احاطہ میں چھوٹا سا باغیچہ بہت بھلا لگتا ہے۔ چھایا کے لئے کئی درخت لگائے گئے ہیں۔ جو کسی وقت دھوپ کی سختی کو کم کرنے میں بہت سہائک ہوں گے۔ یہ سب مکانات کمالیہ نواسی دانیوں کے دان سے ہی بنے ہیں۔ باہر کے دانیوں کا اس میں حصہ ہے ضرور لیکن بہت کم گورو کل میں ۶۲ برہمچاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں کھڈی گورو کل کی شکشا پرنالی کے انوسار سکھلائی جاتی ہے۔ فوٹو گرافی اور جراب بننے کی دستکاری اور کاشتکاری بھی داخل نصاب ہیں :-

سٹاف میں چھ ادھیاپک۔ دو بان پرستھی۔ ایک ماتا۔ ایک مالی۔ اور ایک سیوک ہیں۔ شکشا وبھاگ میں ایک سناتک ایک گریجوایٹ۔ ایک وشارد ہیں۔ اور دوسرے شکشک ادھیکاری پریکشا پاس ہیں :-

گورو کل کا مستقل فنڈ ۳۲۰۰ روپیہ ہے۔ اور پچاس ایسے صاحبان ہیں۔ جنہوں نے ۵ سال تک پچیس پچیس روپے سالانہ گورو کل کو دان دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

سنہ ۶۹۱

باتصویر گرہستی کا شادی نمبر

رسالہ گرہستی کا پہلا خاص پرچہ "شادی نمبر" کے نام سے یکم اپریل سنہ ۱۹۳۱ء کو نکلیگا۔ اس کا حجم ڈیڑھ سو صفحات کے قریب ہوگا۔ اور دو درجن کے قریب بلاک کی تصویریں ہونگی۔ تصویروں کے ڈیزائن بالکل نئے ہونگے۔ چھپائی چھپائی کاغذ نہایت نفیس ہوگا۔ ناظرین کو بتایا جائیگا کہ شادی کا مقصد کیا ہے۔ شادی کے بعد خاوند بیوی کے کیا کیا فرائض ہیں اور کیونکر خانہ آبادی اور کن باتوں سے خانہ بربادی کا موجب بنتی ہے۔ اس قسم کا کافی مصالحہ اس خاص نمبر میں موجود ہوگا۔ بہت سے شادی شدہ عورت مردوں کے حالات قلمبند کئے جائیں گے۔ جن سے ظاہر ہوگا کہ بعد از شادی انہوں نے کس طرح گذر اوقات کی اور کن باتوں کے اختیار کرنے سے انکی زندگی تلخ یا مسرت انگیز ہوئی۔ شادی کے پردہ تاریک اور روشن پہلو اس خاص نمبر میں پورے طور سے ظاہر کئے جائیں گے۔ بہت سے افسانے اور کارٹون بھی زینت نمبر ہونگے۔ بے میل شادیوں کے نقصانات اور ان کے متعلق انکے عریاں فوٹو بھی موجود رہیں گے۔ بوڑھے خاوند اور کمسن بیوی کمسن شوہر اور جوان بیوی۔ تعلیم یافتہ خاوند اور دیہاتی بیوی۔ فیشن پرست بیوی اور ان پڑھ خاوند وغیرہ مختلف غیر موافق شادی شدہ جوڑوں کے حالات زندگی درج ہونگے۔ تصویریں اس غضب کی ہونگی کہ آپ حیرت زدہ ہونگے طباعت اور کتابت نہایت دلکش اور کاغذ بہت بڑھیا ہوگا :- زیادہ کیا لکھیں۔ ہمارا شادی نمبر ایک عجیب چیز اور رسالوں کی دنیا میں ایک انوکھی بات ہوگا۔ اس میں انسانی جذبات اور احساسات پر تحقیق۔ دلچسپ دلفریب اور پر لطف انداز میں تبصرہ کیا جائیگا۔ اس کیواسطے قابل مضمون نگار دل چسپ مضمون لکھ رہے ہیں اور نامور شعرا اپنے کلام منظوم کر رہے ہیں آپ ابھی اسکے حصول کا انتظام کر لیجئے ورنہ پھر کسی بھی قیمت پر اسکا دستیاب ہونا مشکل ہوگا۔ مشتہرین حضرات کیواسطے یہ نادر موقعہ ہے۔ اجرت فی صفحہ ۔ نصف صفحہ ۔ چوتھائی صفحہ اور ۔ سطر کے حساب سے ۔ سرورق کے تین صفحات اور ٹائیٹل کی پشت پر چھپنے والے کی اجرت ہوگی کیونکہ اجرت کیواسطے کوئی صاحب نہ لکھیں اس پرچہ کی قیمت فی جلد ۱۲ ہوگی مگر خریداروں کو دو روپے سالانہ چندہ پر خاص نمبر اور آئندہ تین ماہ کے پرچے مفت دئیے جائیں گے :-

منیجر رسالہ گرہستی۔ چوک گمٹی بازار لاہور

چھوٹی بڑی بیماریاں آپ کی خطرناک دشمن ہیں۔ ان

سنہ ۶۹۵

دشمنوں کو فنا کر دو

بیماری اور دشمن کو کبھی حقیر خیال نہ کرو۔ بیماری اور دشمن کے سر اٹھاتے ہی اپنی حفاظت کی غرض سے

فوراً حملہ کر دو

جرمنی کے مشہور ڈاکٹروں نے باہمی مشورہ سے جڑی بوٹیوں کا ایک ایسا لا جواب مجرب تیار کیا ہے جو سر سے لیکر پاؤں تک کی ہر بیماری کو تیر بہدف زود اثر اور سستا علاج ہے

ہندوستانیوں جرمنی کا شکریہ ادا کرو

جس نے ایک قابل فرزند آپ کے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ دیا ہے جو چھوٹی بڑی جسمانی تکلیفوں کو ۔۔۔ فنا کر دیگا۔ اس کا نام ہے

ایرول یعنی ای رول !

ہر بڑے شہر کے دوا فروشوں سے مل سکتی ہے یا براہ راست منگائیے !

قیمت بڑی شیشی دو روپے معہ محصول ڈاک
چھوٹی شیشی ۔۔۔ ہے

سول ایجنٹس برائے ہندوستان و افغانستان

جی این ورانند کمپنی چاندنی چوک دہلی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

گورو کل یاتریوں کو خوشخبری!

۱۹۳

یگیہ ہون آریوں کا مکھیہ کرتویہ ہے۔ اس کے لئے
زیادہ تر ہون سامگری سگندھت دھوپ خوشبودار
اگربتی۔ یگیہ پاتر اتیادی سامان متعلقہ
ہون یگیہ کی آپ کو ضرورت ہوگی۔ اس لئے آپ

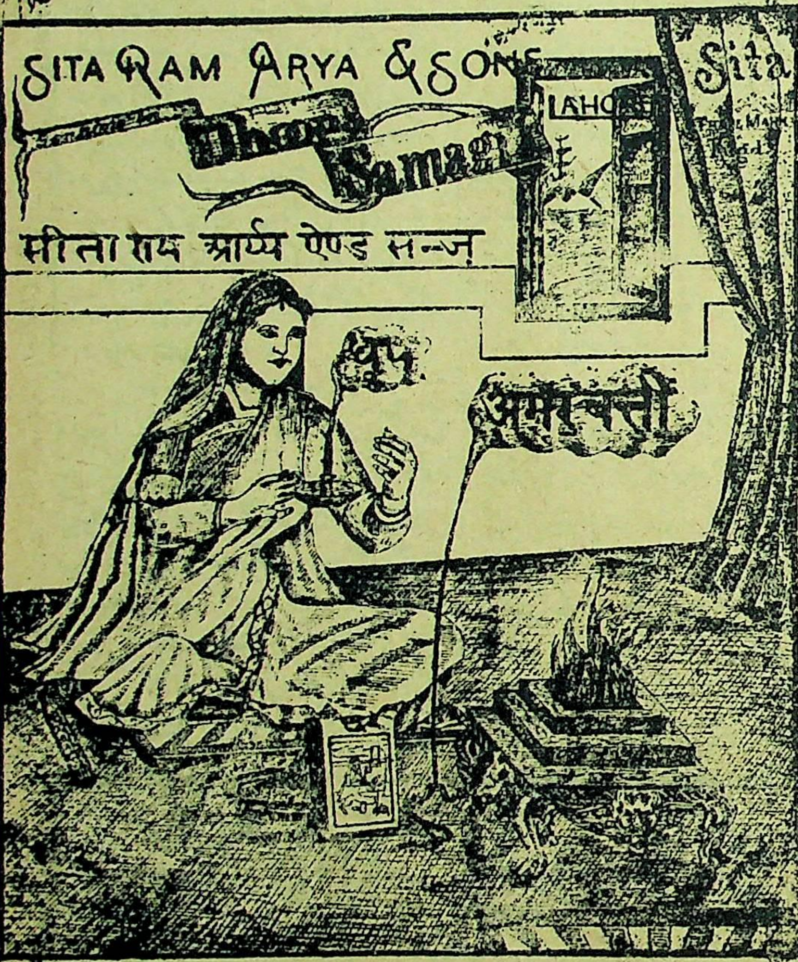

یہ سب چیزیں لاہور کے سب سے مشہور
پرانے کارخانہ کی تیار کردہ خریدیں۔ یہ سب اشیاء
آپ کو بازار سے سستے داموں پر مل سکتی ہیں
موقعہ نہ کھوئیں!
دیانند مالک دکان
سیتا رام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ انارکلی لاہور

گورو کل کے سناتکوں سے ایک پرارتھنا

(از ودیا بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی موجد امرت دھارا لاہور)

گوروکل کے سناتکوں پر جتنا جہاں کہیں آریہ سماج آشائیں رکھتی ہے۔ وہاں آریہ جنتا دیش اور دھرم پر آشا رکھتی ہے۔ کہ گوروکل کے سناتک جنہوں نے ۱۸ سال تک ویدک دھرم کے جاننے میں لگائے ہیں۔ وہ دوسرے لوگوں سے زیادہ دھرم پرچار میں حصہ لیں۔ سناتک بن کر جہاں جہاں رہ جاویں۔ وہاں کے حالات ظاہر کریں۔ کہ یہاں کوئی سناتک آیا ہے۔ شوک ہے۔ کہ عام طور پر یہ آشا پوری نہیں ہوئی۔ جو سناتک اپنے کاروبار یا کام کاج میں لگ گئے ہیں۔ ان میں سے اکثر ویدک دھرم کی سیوا اتنی بھی نہیں کرتے۔ جتنی سادھارن آریہ پرش بعض اوقات کرتے ہیں۔ آریہ سماج کا پرچار اپدیشکوں نے اتنا نہیں کیا۔ جتنا ان لوگوں نے جو آنریری طور پر لگن سے کام کرتے رہے ہیں۔ اب بھی سماجوں کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو کہ اپنا کافی وقت لگا کر تن من دھن سے سیوا کرتے رہتے ہیں۔ بعض جگہ سماجیں ایسے ایک ایک ہی کے سبب قائم ہیں۔ کیونکہ جتنا سبھی سناتکوں سے ایسی آشا رکھتی ہے۔ جیسی یہ معلوم کر کے دکھ ہوتا ہے۔ کہ کام کرنا تو درکنار کئی سناتک جماعت سے نفرت داری ست سنگ میں بھی نہیں آتے۔

اور بہت کم ہیں۔ جو سبھا سد بھی ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان کی موجودگی میں سماج کا کام پہلے سے بہت بڑھ جاتا۔ اگر آریہ سماج شتھل ہوتی تو رونق پر آجاتی۔ اگر وہاں سماج نہ ہوتی۔ قائم ہو جاتی۔ ہر سناتک اپنے علاقہ کے جلسوں میں موجود دکھائی دیتا۔ لگن سے کام کر کے اپنے علاقہ میں کئی کئی سماجیں قائم کرتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس اس کا پتہ موجود ہوتا۔ کہ وہ مہینے میں چار۔ تین۔ دو یا ایک بار ہی سہی۔ کسی بھی جلسہ پر بھیجا جا سکتا ہے۔ مجھے تو ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ پرچار کی اصلی لگن اپدیشک۔ یا پروہت بننے والے ہی سناتکوں میں نہیں ہے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ بیچارے اپدیشک بننے پر مجبور ہوئے ہیں کیونکہ دھن کمانے کے سب راستے ان کے واسطے کھلے نہیں ہیں۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے۔ تو وہ اپدیشک یا پروہت بن جاتے ہیں۔ گوروکل کے سچے نکلنے والوں کو ٹی سمجھ گئی ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیول سنسکرت کے پنڈت

اور وہ اس سے بیزار رہے ہیں۔ ایسے اسحاب کی تعداد ایک سو تک پہنچا دینے کا وچار ہے۔

پنڈت نین دیال دت یا النکار۔ پنڈت سیر سنگھ سناتک۔ پنڈت مرگ ناتھ جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت سریندر ناتھ سناتک۔ شری گوپال جی مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل اندر پرستھ اس گوروکل کا معائنہ کر کے اس کے متعلق بہت اچھی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔

اس گوروکل کا شلک بھوجن کا ایک سو روپیہ سالانہ آشرم کا ۱۲ روپے ماہوار ہے۔ برہمچاریوں کی ضرورت کے مطابق دستکاری سنگت کی تعلیم دینے ہوتے ہیں کہ اس کا جل وایو بہت اتم ہے۔ زیادہ بیماریوں کا سوا سبب یہاں بہت اچھا رہتا ہے۔ پراتہ شوچ اور سنان سے فارغ ہو کر برہمچاری سمیت سندھیا اور ہون کرتے ہیں۔ اسی طرح سائنکال کو۔

ورزش کی طرف خاص دھیان دیا جاتا ہے۔ مختلف قسم کی ورزشیں برہمچاری ادھیشٹھاتا کی دیکھ ریکھ میں کرتے ہیں۔ جو سنسکرت

دلانا چاہیں۔ اس کے لئے پربندھ ہوگا۔ اس لئے تعلیم کے ساتھ۔ کفایت شعاری سادہ جیون اور اعلیٰ خیالات کے لحاظ سے گوروکل کمالیہ ایسی درسگاہ ہے۔ جہاں خصوصاً لائل پور اور منٹگمری اضلاع کے لوگوں کو اپنے بالک داخل کرا دینے چاہئیں۔ اس گوروکل کا داخلہ اس کے سالانہ اتسو پر ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل کو ہوگا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ اپنے بالکوں کو جلسہ کے موقعہ پر وہاں لے آئیں۔ یہاں گوروکل کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور بالکوں کو داخل کرائیں۔

پرکاش کی وشیشتائیں

(۱) پرکاش چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ سے آریہ سماج کی نرنتر سیوا کر رہا ہے۔
(۲) پرکاش کا ایک ماتر پروگرام ویدک دھرم کا پرچار اور آریہ سماج کی سیوا ہے۔
(۳) پرکاش اپنی زندگی کے کسی لمحہ میں بھی لوبھ یا موہ سے اپنے عقیدے سے نہیں ڈگمگایا
اگر آپ کو آریہ سماج سے پریم ہے تو پرکاش کے فوراً خریدار بن جائیے۔ قیمت سالانہ

CC0. Gurukul Kangri Collection Haridwar, Digitized by eGangotri

گورُوکل کے آدرش

(از شری پروفیسر روہش چندر بنرجی ایم اے پردھان بنگال بہار پرتی ندھی سبھا)

بنانے سے فی زمانہ کام چلنا مشکل ہے) مگر کچھ بھی ہو۔ صرف اس واسطے کہ وہ گورُوکل سے سناتک ہیں۔ ان میں ادھک لگن نکھائی دینی چاہیے۔ اتنا لکھنے کے بعد میں اپنے عزیز سناتکوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا سنگٹھن بنا دیں جب جب سال میں ایک بار گورُوکل کے جلسہ پر اکٹھے ہوں تو ایک دوسرے کی رپورٹ لیں۔ کہ اس نے سال میں کونسا کام آریہ سماج کی اُنتی اور ویدک دھرم پرچار کے واسطے کیا ہے کتنے جلسوں کو بھگتایا ہے کتنے لوگوں کو آریہ سماجی بنایا ہے۔ اور آگے کے واسطے زیادہ کام کرنے کا اُتساہ دلا دیں۔ خیال رہے کہ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کوئی بھی سناتک لگن سے کام نہیں کرتا۔ جو سناتک بھائی کام کر رہے ہیں۔ وہ مبارک ہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ اس میں بہت کمی ہے۔ اور آریہ جنتا میں نراشتا ہے۔ جس کو دور کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ پریم کی پارتھنا آپ سے کی ہے۔ آشا ہے کہ آپ دھیان دیں گے۔ اور کوئی آکھشیپ سمجھ کر بُرا نہ منائیں گے ؞

گورُوکل شکشا پرنالی کا میں نرپکش پاتی ہو مجھے کھید ہے۔ کہ میں اس سمے تک گورُوکل کے ادیش کی تن یا دھن سے سیوا نہیں کر سکا لیکن اس شکشا پرنالی کے ساتھ میری محبت یا سمبندھ بھی کچھ کم گمبھیر یا گہری نہیں ہے۔ اس لئے مجھے آشا ہے۔ کہ گورُوکلوں کے سمبندھ میں ان بھاونوں کے پرکاشت کرنے کی مجھے اجازت دی جائے گی۔ جو میرے من کے اندر ہیں۔ آریہ سماج تعداد کے لحاظ سے تا حال بہت مضبوط نہیں۔ ہندوستان کی دوسری پرسدھ جماعتوں کے مقابلہ میں اس کے ذرائع بہت محدود ہیں۔ آریہ سماج کے حیرت انگیز اُتساہ اور قربانی کی سپرٹ کا یہ ایک ثبوت ہے۔ کہ ذرائع اور تعداد دوسروں سے مقابلہ میں کم ہونے کے باوجود وہ ۲۲ سے زیادہ گورُوکل چلا رہا ہے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ کوئی انسانی سنستھا ابدی اور ختم نہ ہونے والی نہیں ہو سکتی۔ آریہ سماج سی چھوٹی جماعت کو دھیان رہنا چاہیے کہ کس طرح اس کے ذرائع خرچ ہو رہے ہیں اور اپنے اپکاری کاموں کے پرنام پر دھیان رکھنا چاہیے تا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ نتائج خرچ ہوئے دھن اور شکتی کے مقابلہ میں کم نہ ہوں ؞

آریہ سماج اس وقت تک بال اوستھا میں ہے۔ اسے سبھی شکتیوں۔ مسلمانوں گورنمنٹ اور اپنے ہی بھائیوں ---- سناتنیوں سے مقابلہ ہے۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جنہیں موجودہ زبان میں کمیونسٹ اور پرانی زبان میں ناستک کہا جاتا ہے۔ آریہ سماج کو سنکھیا کے لحاظ سے مضبوط بننے کے لئے ابھی کئی سال پرچار کے لئے چاہئیں۔ ہندوؤں کی صدیوں کی توہمات گرنتھ ورتی پوجا۔ تیرتھ یاترا آدی کی پرزور رکھشا کرنے سے آریہ سماج سناتنیوں کی ہمدردی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ جن میں سے بہت سے لوگ نئے فرقوں میں چلے گئے ہیں۔ مجھے تو یہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی پرچلت رسوم کے متعلق ذرا پریم بھری ہمدردی اور نیا ضانہ برداشت نے پچھلے سناتنیوں کی زبان میں سہشنتا کرا دیا تا

جاتا ہے۔ ایک روپئے مستول کو ہندوؤں کی نیا ضانہ رغبت کو اپنی طرف کھینچنے کے قابل بنا دیا ہے۔ راد ہا سوامیوں نے آسانی سے بڑی دولت حاصل کر لی ہے۔ اور رام کرشن مشن کروڑوں کی جائیداد کا مالک بن بیٹھا ہے ؞

آریہ سماج کا رستہ اور طرف کو ہے۔ اسے اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا ہے۔ اس کی طاقت اس کے اپنے اندر ہے۔ اس پہلو میں زبردست اور لگاتار پرچار کے بغیر اور کسی طرح کامیابی نہ ہوگی۔ پھر آریہ مشنریوں کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ آریہ سماج کو توقع ہے۔ کہ ڈی اے وی کالجوں کی نسبت آریہ مشنری پیدا کرنے کا بہتر اور قابل اعتماد ذریعہ گورُوکل ثابت ہوں گے۔ کیونکہ گورُوکل قائم کئے گئے ہیں۔ وہ اسی ادیش کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ اکثر لوگوں کا کہنا ہے۔ اور غالباً یہ ٹھیک بھی ہے۔ کہ ڈی اے وی کالج۔ وکیل۔ ڈاکٹر اور انجینیر پیدا کرتے ہیں۔ اور گورُوکل اچھے آریہ پیدا کرتے ہیں۔ دو قسم کی ان سنستھاؤں کے درمیان مقابلہ کرنا میرا مقصد نہیں۔ میں فقط گورُوکل کے آدرشوں کی مہانتا پر زور دینا چاہتا ہوں اور جس قسم کی تعلیم خرچی سے غریب اور امیر آریہ ...

ہم اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی ان سنستھاؤں کو چلانے میں خرچ کرتے ہیں۔ اس پر دھیان دیتے ہوئے کیا یہ امید کرنا مناسب ہے۔ کہ گورُوکلوں سے اچھی طرح تیار ہوئے اپدیشکوں کی مقررہ تعداد ہر سال نکلا کریگی۔ جو جیون بھر آریہ سماج کی سیوا کا برت دھارن کریں۔ گورُوکل کے سناتک آریوں ویدک یا تجارت وغیرہ میں لگ کر پیسہ کما دیں۔ لیکن ایک تعداد ایسی ہونی چاہیے جسے اس شرط پر مفت تعلیم دی جائے کہ ...

دیانند آیورویدک کالج

فارمیسی۔ لاہور

چندر پربھاوٹی

مقوی

قیمت فی شیشی ۲۴ گولی ۱/۰ دس آنے

چمن پراش

مقوی

قیمت فی ڈبہ ایک پاؤ ۱۲/

آدھ پاؤ ۱۰/

کامیابی کے پانچ راز

۱۔ اس کا مقصد روپیہ کمانا نہیں۔ بلکہ لوگوں میں آیورویدک دواؤں کا پرچار کرنا ہے
۲۔ اس کا منافع برائے نام ہے۔ اور وہ بھی پبلک کی خدمات میں صرف کیا جاتا ہے
۳۔ یہاں پر شاستروں کے نسخوں کو تبدیل کر کے یا ان کے نام بدل کر لوگوں کو دھوکا نہیں دیا جاتا ؞
۴۔ یہاں پر سب نسخے تقریباً تیس پڑھے لکھے ویدوں کی زیر نگرانی بنائے جاتے ہیں
۵۔ یہاں کا کوئی نسخہ بھی پوشیدہ نہیں رکھا جاتا۔ پوچھنے پر بتا دیا جاتا ہے ؞

ہمارے ہاں مریضوں کا علاج بذریعہ خط و کتابت بھی کیا جاتا ہے ؞

نوٹ ہمارے ہاں کی فہرست ادویات مفت طلب کریں

المشتہر

مینجر

دیانند آیورویدک کالج

فارمیسی۔ لاہور

لون بھاسکر

ہاضم

قیمت فی ڈبہ ۱/۲ پاؤ ۸/

سپاری پاک

مقوی الرحم

قیمت فی ڈبہ ۱/۲ پاؤ ۱۲/

جیتے کا لاکھ مرے کا سوا لاکھ

یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ مویشی کی موت غریبوں کے لئے تباہی کا موجب ہوتی ہے لیکن امیر کے لئے بھی کم نقصان کا باعث نہیں ہوتی ؞

ہندوستان کے باشندے متعدد مذہبی پابندیوں کی وجہ سے مردہ مویشی کی لاش سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ بلکہ اسے اُٹھوا کر باہر پھینکنے یا دفن کرانے کے لئے گرہ سے مزید روپیہ خرچ کرتے ہیں ؞

اس کمپنی کی تجویز کی بدولت ہر ایک مردہ مویشی کے مالک کو حسب ضابطہ کمپنی اس کی پوری قیمت ادا کر کے اس کے نقصان کی تلافی کر دی جاتی ہے ؞

مزید فائدہ اور سہولیت۔ کمپنی سے سمبندھ رکھنے والے ایسے مالکان مویشی کو وقتاً فوقتاً حسب دستور روپیہ قرض بھی مل سکتا ہے۔ شرح سود کسی صورت میں آٹھ روپے سینکڑہ سالانہ سے کم نہ ہوگی ؞

کسی مالک مویشی کو کمپنی سے سمبندھ پیدا کئے بغیر ایک منٹ کیلئے بھی نہ رہنا چاہیے

مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں یا اپنے نزدیکی ایجنٹ سے ملیں ؞

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے ---- معاوضہ معقول دیا جاتا ہے

آل انڈیا کیٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

بھارت پر چین شکشا کو نہیں اپنا ئیگا

(از کماری چندر وتی جی شاستری ہندی پربھاکر)

...ارے شاستر کاروں نے ویدآرمبھ داخلے
...تت ہے یکر دنیا سماپتی تک گورو شش
...سہواس کو اندیشک بتلایا ہے۔ گورو کل
...راشٹریہ ودیالیوں میں اکثر گیان کے
...ساتھ پراتہ سوال اٹھنا۔ سندھیا ہون آدی
...کرنا سبالیہ سیوا۔ یوگ آسن ویایام اور نیم پورک
...آدی کو بھی شکشا کا ایک آوشیک انگ
...جاتا ہے۔ جن باتوں کی طرف نئے شکشالیوں
...گیان تک بھی نہیں جاتا ؛

...ادیو منڈل سے علیحدگی

...کے جتنے بڑے سے بڑے اوشکارک
...پرتے ہیں۔ یا ہیں۔ وہ سب
...سیوی اور سنساری ادیو منڈل سے
...رہے ہیں۔ برہمچریہ کے دیپک سے
...لئے ضروری ہے کہ سنسار کی ہوا
...کے نزدیک نہ آئے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ

پھر بھی تو سنسار میں پرویش کرتے ہی ہیں
اور لوگوں جھگڑوں میں پھنسنا ہی ہوتا ہے۔ تو
اس کا اُتر یہ ہے کہ باڑ کی ضرورت چھوٹے
چھوٹے پودوں کے لئے ہوتی ہے۔ جب چھوٹے
چھوٹے پودے برکش بن جاتے ہیں۔ اور ان
کے لئے کسی قسم کی آپتی یا ناش کی سمبھاونا
نہیں رہتی۔ تب باڑ ہٹالی جاتی ہے۔ اسی
پرکار جب گورو کل کے چھاتر و دیارتھی
دویا گیان لو ادسر پار سنچہ گنوں سے پشٹ
ہو جاتے ہیں۔ ان کے آتما کے گرنے اور
پھسلنے کی سنبھاونا نہیں رہتی۔ اور جب گیان
تھا نم میں بڑے ہو کر بڑی شکتی روپ آکار
دھارن کر لیتے ہیں۔ تب بچپن والی باڑ
ہٹالی جاتی ہے۔ اور تب وہ گرہستھ سنسار سنگرام
میں اُترتے ہیں۔ تھا جیسے ہوتے ہیں ؛
دربھاگیہ سے موجودہ وقت کے سکولوں میں

اس پرکار کی سداچار رکھشا کی باڑ نہ ہونے سے
ننھے ننھے پودے درکش ہونے سے پہلے ہی نہ
کیول مرجھا جاتے ہیں۔ بلکہ بالکل نشٹ بھرشٹ
ہو جاتے ہیں ؛

سمان ویوہار

گورو کلوں میں کرشن جیسے راج کمار اور
سداما جیسے کنگال کمار بالکوں کے لئے کھان
پان رہن سہن اور دوسرا آدی کا سمان ویوستھا
ہوتی ہے۔ آج کل کے سکولوں اور کالجوں
کی طرح یہ نہیں ہوتا۔ کہ ایک تو روٹی کی جگہ
مکھن اور ڈبل روٹی اور پانی کی جگہ سوڈا واٹر
استعمال کر کے اپنے سہپاٹھی ودیارتھیوں کو
جلاتا اور ترساتا رہے۔ اور دوسرے کو اپنی پڑھائی
کی فیس کے لئے محتاج روٹی کی جگہ چنے اور
دودھ کی جگہ شدھ پانی بھی نصیب نہ ہو۔
گورو کلوں میں یہ ویوہار بھید بھاؤ کسی کو ٹھیس
ہرد یہ کو چوٹ پہنچانا بڑی بھاری ہنسا خیال
کی جاتی ہے۔ اور یہ بال آچار شاستر کے بھی
سخت خلاف ہے ؛

راشٹریہ بھاشا

یہ بھی ایک مانی ہوئی بات ہے۔ اور اس کو
تمام سبھیہ جگت چرکال سے مانتا چلا آرہا
ہے۔ کہ شکشا کا مادھیم راشٹریہ بھاشا ہونی
چاہیئے۔ پر بھارت کی بد قسمتی سے ہماری
راشٹریہ بھاشا ہندی اور اس کی ماتا سنسکرت
ایک سا چالنی پر دھن مہیلا کی طرح ہے
جس سے راجسی اور شوقین ودیشی بھاشا سے
پیار کرنے والا نوین سبھیہ جگت اس کو تچھ نظر
سے دیکھتا ہے۔ پر اس سے بھارت
سبھیہ جگت کی نظروں میں گرا۔ کیونکہ اس نے
ودیشی بھاشا پر موہت ہو کر سودیشی بھاشا
کو ٹھکرا دیا ؛

آدرش سکیم

راشٹریہ بھاشا دوارا راشٹریہ بھاؤ دل
سے بھری ہوئی شکشا کا پھیلانا ہی راشٹر کی
سنگٹھن کا کارن ہوتا ہے۔ بھارت ویسے
بھی پرتیک دنیا میں انیہ دیشوں کا سرد پرتھم
گورو رہا ہے۔ گورو کلوں میں اگر فلاسفی پڑھائی
جاتی ہے۔ تو سانکھیہ اور یوگ کی۔ جو کہ فلاسفی
کے لحاظ سے آدرش گرنتھ ہیں۔ پر ہم دنیا
میں ویدانت اپنشد اور گیتا جیسی جگت
پرسدھ مہتوشالی پستکیں رکھی جاتی ہیں۔
ترک دنیا دوارا جن میں آدرش نیائے
درشن میں سول گرنتھ ویشیشک سکھا دیئے ہیں
مہاکاویہ رامائن تھا مہابھارت اور ساتھ اس
دنیا کے لئے پرستان تھا بر اہمن گرنتھوں کا
گیان کرایا جاتا ہے۔ پر اس کے مقابلے میں
سرکاری شکشالیوں میں گنا ساہتیہ۔ ودیشی کویوں

کے کاویہ جو کہ انیتی اشلیلتا سے بھرے
پڑے ہوتے ہیں) پڑھائے جاتے ہیں۔ مرتیں پر
ودیشی بھاشا کا مادھیم، ساتھ ہی گزشت تھا
اسنسکرت وایو منڈل۔ گدھے کی بھانگ پانے
کے سمان انت کرنے میں سہائک بنتا ہے
ورتمان سکیم میں دھرم کا سرو تھا ابھاو ہے
جس سے شکشا سعادا سچی شکتی۔ بل اور آتم
وشواس پیدا نہیں ہوتا۔ اگر تھوڑا بہت ہوتا بھی
ہے۔ تو دھرم اور سداچار کے نہ ہونے سے
بالکل کی تلوار۔ ورآچاری کے دھن اور سامیانج
کی دنیا کے سمان لابھ کے سمعان پر ہانی
پہنچاتا ہے ؛

گورو کل پر اعتراض

کیول دھن کے پیاسے۔ سداچار اور دھرم
کرتے کے سمان سمجھنے والے کہہ اُٹھتے ہیں۔ کہ
گورو کل کے لڑکے نکمے ہوتے ہیں۔ روزی پیدا
نہیں کر سکتے۔ پر ہم تو دنیا کے اندر کبھی یوگیہ
بھو کے سری نہیں سکتے۔ دوسرا روزگار کا سوال
حل کرنا شکشا کا کام نہیں۔ بلکہ سوراجیہ کا کام
ہے۔ جو دیش پرادھین ہے وہاں اکثر روزگار
کا کشٹ رہتا ہی ہے۔ ہاں شکشا ان ڈائریکٹ
ریتی سے سوراجیہ پراپتی کا کارن آدرشیہ ہے۔
جاتیہ شکشا کے دیارتھی اس میں یوگ بھی کافی
دیتے رہے ہیں۔ اگر کالج کے سنسار میں دس
نکمے تو گورو کل کے سو میں سے دس شکشا ہوں
رگ اس راز کو نہ سمجھ کر دھوکا کھاتے ہیں۔ اور
قومی تعلیم کو کوسنے لگ جاتے ہیں۔ یہ ان کی بڑی
بھاری بھول ہے ؛

دوسرا اعتراض جو اکثر گورو کلوں پر کیا جاتا
ہے۔ یہ ہے کہ لڑکے بدھو اور ڈیوگیہ نکلتے ہیں۔
پر ہم تو یہ بات بالکل نرمول ہے۔ انیکوں یوگیہ
نکل کر دیش اور جاتی کی سیوا بڑے تیاگ کے
ساتھ کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ کوئی کمی رہ بھی
جاتی ہے۔ تو اس کمی کے ذمہ دار بھی آج کل کے
ماتا پتا ہیں۔ جو ایسی نکمی سنتان پیدا کرتے ہیں۔ جو
شودر نسل کی بھانتی رشیوں کی گھڑی ہوئی سوکشم
تعلیم کو پا کر بھی نہیں جاگتی ؛
سارانش یہ ہے کہ جاتیہ شکشا ایک پوتر
ماتا کے سمان سچی ہمدرد ہے۔ جو بیٹری دوا کا روپ
اور دوسروں کو باہر نکال کر شش کو آتا کر نرمل کر
دیتی ہے۔ کنتو نوین جگت کی نظر اب تک کیول
دھن پر رہی۔ پر اب بد قسمتی سے وہ آشا بھی
پوری نہیں ہو رہی۔ دھرم کا سنگھاسن تو نوین
شکشا نے چرکال سے اکھاڑ دیا تھا۔ اب دھن
کا بھی اُٹھ گیا۔ ودیارتھی بالکل نکمے تمام آزادیوں
کے ناقابل اور ساتھ ہی آچار ہین آپتن ہو رہے
ہیں۔ جو تعلیم نہ دین کا رکھتی ہے نہ دنیا کا۔ نہ
جانے بھولے بھالے لوگ اس کا سواگت اب بھی

سدھ مکر دھوج کا سرتاج
سونے چاندی فولاد ابرک پارہ مروارید ہیرے اور گندھک والی
طاقت کی دواؤں کا شہنشاہ
۳۰ سال سے آزمودہ
ہر موسم میں استعمال کرنے یوگیہ
مہایوگ رسائن
بڈھوں کو جوان جوانوں کو دلیر اور نامرد کو جوانمرد کرے
فوائد مہایوگ رسائن مقوی دماغ جس کی دچار شکتی جاتی رہی
...زکام کھانسی قبض جریان بینائی کمزور ہو رہی ہو۔ تپ دق دمہ بھگندر ہرنیا کوڑھ
...پھیپھڑے کے امراض جگر دل معدہ کو بل دے۔ امراض زنانہ مردانہ کمزوری بواسیر اور دلدوک روگوں
...رئیسوں بیرسٹروں، وکیلوں اور طالبعلموں، ماسٹروں اور معلموں
قیمت ۳۱ خوراک جو دو ہفتہ کے لئے کافی ہے۔ ایک ماہ کے لئے ...
...مہربان کوبراج پربانند جی ویدیہ نستے! میں نے آپکی رسائن مہایوگ استعمال کی جو کہ بہت
...دوستوں پر استعمال کرائی ہے۔ جو کہ دماغی قوت کے لئے اکسیر ہے ... ٹکیاں باقی ہیں جو
...اور ارسال فرما کر مشکور فرماویں" خیر خواہ بالکشن نیلدٹی دگو سائن جانگی

...ھ ۱۹۶۹ء

...یات زندگی کے لئے چند اکسیریں

...مارشٹ	دنت سنجن	بال خوشحال	نیتر امرت	مرہم ...
...یدات کے کل ... تمام ... کر ... ۔ ...	پائیوریا دانتوں کی میل اور خوشنمائی ... عمدہ ... قوت بخش ہے ۲ تولہ ...	کمزور دبلے پتلے اور نحیف بچے کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کے لئے عمدہ میٹھی دوا ہے شیشی ۱۲	محافظ چشم نور بصر اکسیر اعظم سرمہ پانی آنا ... زخم ... سفید جالا اور پھولا ... لئے تریاق ہے نمونہ	خارش پھوڑے پھنسی داد ... جل جانے میں ٹھنڈک کا کام دیتا ہے تولہ ۱۲ نمونہ ۲

... سونا ... ماشہ فولاد ۵ تولہ ... اپال ... تولہ ... ابرک ... مرجان ... تولہ
... گورین ... منیجر آیورویدک جیون سدھ مارک اوشدھالیہ سلطان ... شہر ضلع مظفر ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیماری کی جڑھ مچھر ہے۔ مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

لیکن

سگندھ دھوپ اور ہون ساگری

ان میں سے کسی کو بھی نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اس کو از حد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعائت دی جاتی ہے!

پنجاب بھر میں پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ کریں۔ قیمت دھوپ فی سیر دو روپے۔ ہون ساگری فی سیر دس آنے۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل **چیف ایجنسیاں** ہیں اور مال ہمیشہ سٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے

امرت دھارا — آتشک نگرہ گولیاں — سپاری پاک — ڈونگرے کا بال امرت — آہار بشن باجوہر ہاضم — آنند پاک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی۔ پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز بسترے بند۔ آسن۔ ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت ونتو اگنی سُوتر منڈی لاہور

گورُوکلوں کی تعلیم

(لیکھک شری کیشودیوجی ویدانت شاسنتری)

شروع شروع میں جبکہ گورُوکل کھولے گئے تھے۔ عام طور پر لوگوں کے خیالات تھے۔ کہ گوروکلوں سے پڑھکر نکلنے والے برہمچاری گوتم اور کناد جیسے تیاگی اور ودوان۔ سوامی شنکر آچاریہ اور سوامی دیانند جیسے تپسوی اور پرچارک بھیشم پتامہ اور درونا چاریہ جیسے بہادر ہونگے۔ دُنیا کی تمام علمیت طاقت اور زمین ہمارے چین ودیائیں اُن کے دماغ کی روشنی میں دیپائش پائیں گی۔ وہ تمام دنیا میں آریہ سماج کا ڈنکا بجاکر تمام دُنیا کو اپنا لیں گے اور ویدک دھرم (آریہ سماج) کا جھنڈا تمام دُنیا میں لہرائیگا۔ آریہ سماج کی تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ یورپ امریکہ۔ ایشیا۔ افریقہ وغیرہ سب براعظموں میں آریہ سماج کا ہی بول بالا ہوگا۔ ہر ایک مذہب کا بڑے سے بڑا اپدیشک ان گوروکل کے برہمچاریوں کے سامنے پراست ہوگا۔ ہر ایک بچہ آریہ سماج اور ویدک دھرم کی جے بولا کرے گا ٭

انہی خیالات کے زیر اثر آریہ سجنوں نے گوروکلوں کو تن۔ من دھن سے سہائتا پہنچائی۔ گوروکل کے برہمچاریوں کے چرنوں کو چھوکر لوگ اپنے آپ کو کرتارتھ سمجھا کرتے تھے۔ گوروکل کے ادھکاریوں نے بھی اس وقت خوب دلچسپی اور ہمت سے اپنا فرض ادا کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے سناتک بہت کافی یوگیہ تعلیم یافتہ اور ودوان بن کر نکلے۔ جن میں بہت سے سجنوں نے پبلک کی خدمت کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ لیکن کیا پبلک کی اُمیدوں کا گوروکلوں نے سنتوش دایک جواب دیا؟ یہ ایک سوال ہے۔ جس پر آج ہمیں وچار کرنا ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ سوامی دیانند سرسوتی نے جس انقلاب کو پیدا کرنا چاہا تھا۔ وہ بڑے زبردست روپ میں ہو رہا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی ایک پرشانت مہاساگر میں جوار لکھی تھا۔ جس سے بہت زبردست لہریں پیدا ہوئیں۔ اور بعض بعض شکلوں میں بڑے بھینکر روپ میں پیدا ہوتی جارہی ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے یا گوروکلوں کے ذمہ جو کرانتی تھی۔ وہ پیدا نہیں ہوئی۔ سوامی دیانند کے اُدیش کو ہندو سنسار نے بہت کچھ انش میں اپنایا ہے۔ اور بہت ممکن ہے تمام دُنیا اس کے پیچھے چل پڑے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ گوروکلوں سے جو اُمیدیں تھیں۔ وہ پوری ہوئی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟ گوروکل ان اُمیدوں کا جواب دیتے ہوئے خاموش نظر آرہے ہیں اس کی وجہ بھی مختصراً آپ کے سامنے رکھنے کی کوشش کرتا ہوں ٭

پہلی بات یہ ہے۔ کہ گوتم اور کناد کے زمانہ میں پُوران ادھیاتم ودّیا کے گیاتا شٹ درشن اور چاروں وید اور ویدانگوں کے عالم فاضل بڑی آسانی سے مل جاتے تھے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے۔ کہ آج کل ایسے ودوان سوپن میں بھی نظر نہیں آتے۔ کسی بڑے بھاگیہ شالی گوروکل کو کوئی تیاگی سدا چاری سنسکرت کے ودوان کسی انش میں مل بھی گئے۔ تو سب گوروکلوں کو ابھی تک نہیں مل سکے۔ یہ زمانہ کا اثر ہے۔ اس میں گوروکلوں کا کوئی قصور نہیں۔ یہ سینکڑوں برسوں کی غلامی سے وید ویدانگوں کی پٹھن پاٹھن پرم پرا کے ٹوٹ جانے کا اثر ہے ٭

دوسری بات یہ ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں ودیارتھیوں کے سامنے صرف یہی ایک سوال تھا۔ کہ ہم کس طرح بڑے بھاری ودوان سدا چاری۔ اکھنڈ برہمچاری۔ سرو گن ندھان بن سکتے ہیں۔ ودیارتھی جیون میں برہمچاریوں کو اس بات کی چنتا نہیں تھی۔ کہ گوروکل سے نکلنے کے بعد ہمارے جیون نرواہ کا پرشن کیسے حل ہوگا۔ کیونکہ اس زمانہ میں بھارت آزاد تھا۔ گھی اور دودھ کی ندیاں بہتی تھیں۔ سونے چاندی کی کوئی کمی نہیں تھی۔ سب تجارت اپنے ہاتھ میں تھی۔ غیر ملک والوں کو بیوپار کے ذریعہ ملک کا مال و دولت باہر لے جانے کی کوئی طاقت نہیں تھی۔ ہندوستان کی تہذیب کا سکہ تمام دُنیا پر بیٹھا ہوا تھا۔ تعلیم خود ہمارے ہاتھ میں تھی۔ تمام دُنیا کے لوگ ہمارے دیش میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس لئے برہمچاری خوب چت کو ایکاگر کر کے ودیا میں پڑھتے تھے۔ لیکن آجکل دیش کی غریبی اور غلامی مجبور کرتی ہے۔ کہ کوئی ایسی ودیا پڑھی جاوے۔ کہ جس سے کُٹمب کا پالن اچھی طرح سے ہو سکے۔ یہ بالکل طے شدہ بات ہے کہ گوروکلوں سے پڑھکر سب کے سب پرچارک اُدھیاپک یا دھرم سیناپتی نہیں بن سکتے

آریہ ماتر میں رکھنے کے لئے جیب جی جسمانی و رُوحانی واقفیت کا بھنڈار
ہر وقت جیب کے لائق

بھگتی درپن

تیرہواں ایڈیشن
فوٹو بلاک کی آٹھ شاندار رنگ برنگی تصاویر سمیت چھپا ہے

اس وقت تک یہ پُستک ۴۵ ہزار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے

براتوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ جہیزوں میں دی جارہی ہے

سوادھیائے روزانہ پاٹھ۔ انعام جہیز یا برات۔ اور بطور سوغات دینے کیلئے

بھگتی درپن کیوں آپ اور آپ کے پریوار کے لئے ضروری ہے؟

اس مختصر فہرست مضامین سے اس کا جواب لیں

۱۔ جیون کی سپھلتا کے سادھن
۲۔ نتیہ کرم۔
۳۔ زندگی کا پروگرام
۴۔ بھوجن کرتے وقت پڑھنے کے منتر
۵۔ سوتے وقت پڑھنے کے منتر
۶۔ صبح اٹھتے ہی پڑھنے کے منتر
۷۔ چار ورن۔
۸۔ چار آشرم۔
۹۔ آریہ سماج سدھانت
۱۰۔ علمی سدھانت
۱۱۔ عملی سدھانت
۱۲۔ آریہ سماج کے متعلق ضروری واقفیت
۱۳۔ وید کتنے ہیں؟ ان میں کیا ہے؟ اپ وید۔ براہمن گرنتھ ودیدوں کے انگ اُپانگ۔ اپنشد دھرم شاستر۔ گرہ سوتر اتہاس وغیرہ کیا ہیں ان میں کیا کچھ درج ہے؟
۱۴۔ آریہ جیون کی پراپتی کے نیم
۱۵۔ رشی کرت گرنتھ اور انکا مضمون
۱۶۔ سولہ سنسکار اور انکی ودھیا
۱۷۔ آریوں کے یگیہ اور پرب
۱۸۔ آریہ پرب پدھتی
۱۹۔ آریہ سامآجک دھرم
۲۰۔ صبح شام کے بھجن
۲۱۔ سندھیا کیوں کرنی چاہیے؟
۲۲۔ سندھیا کا طریقہ۔
۲۳۔ سندھیا کا ترجمہ اور تشریح
۲۴۔ پرارتھنا کے بھجن
۲۵۔ ہون کے فوائد۔ ہون کا طریقہ ہون کا سامان سامگری ہون منتر اور ان کا ترجمہ۔
۲۶۔ ایشور استتی پرارتھنا اُپاسنا
۲۷۔ برہم یگیہ۔
۲۸۔ بھوت یگیہ
۲۹۔ پیارے پربھو سے ملاپ
۳۰۔ سوادھیائے کی مہما
۳۱۔ کن گرنتھوں کا پاٹھ کرنا چاہئے
۳۲۔ پربھو کی امرت بانی
۳۳۔ صحت کے اصول۔ ۳۴۔ یوگ کے آسن
۳۵۔ مہرشی دیانند کے اپکار
۳۶۔ رشی مہما کے بھجن۔
۳۷۔ آریہ نیتاؤں کے درشن۔
۳۸۔ آریہ سماج کے نیم اُپ نیم
۳۹۔ آرتیاں۔ ۴۰۔ بیاہ کے چھند
۴۱۔ شدھی کا طریقہ۔ ۴۲۔ آریہ سماج مختصر تاریخ وغیرہ وغیرہ۔

اس مختصر سی فہرست مضامین سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ بھگتی درپن آپ کے اور آپ کے بچوں کے لئے کس قدر مفید کتاب ہے۔ اپنے پریوار کے ہر ایک ممبر کے لئے اس کی ایک کاپی ضرور خرید یں۔ یہ آریہ سماج کے کئی ودوانوں کی دماغی محنت کا پھل ہے۔ چار سو صفحوں کا رنگین گٹکا سنہری جلد قیمت ہندی ۹؍ اردو ۹؍

ایک درجن کے خریدار کو خاص رعایت ملتی ہے!

بال ستیارتھ پرکاش
(ہندی)

آر بالکوں کے لئے ستیارتھ پرکاش کا (خلاصہ) ایسی خوبی سے کیا گیا ہے۔ کہ بالک ہر ایک بات آسانی سے ذہن نشین کر لیں۔ قیمت صرف ۸؍

دیانند چترا ولی معہ مکمل جیون چرتر

آریہ سماج کے پرورتک زمانہ حال کے سب سے بڑے ریفارمر سنسکرت ودیا کے سب سے بڑے عالم مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی زندگی کے مکمل حالات رنگ برنگی بلاک کی خوشنما تصویروں میں ساتھ ساتھ بڑے سائز کے ڈیڑھ سو صفحوں میں۔ جو کہ عام کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہوتے ہیں مہرشی کا مکمل جیون چرتر موٹے اور خوب حروف میں قیمت معہ جلد صرف سوا روپیہ

اصلی پشپانجلی (ترمیم شدہ)

ہندی پشپانجلی کا اب ۱۱ واں ایڈیشن نہایت شان کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اس نئے ایڈیشن میں ڈیڑھ سو سے زائد نئے بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت وہی ۱؍ پشپانجلی معہ ہارمونیم ایڈیشن ہندی ۱۴؍ اردو ۱۲؍

منیجر آریہ پُستکالیہ۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیکھا۔ رہی بھی زندگی کے دو راستے یاد دِلائیں بتلائی گئی ہیں۔ پہلا ابھیودے۔ دوسرا نشریش ارتقات دُنیاوی ترقی کا راستہ اور پارلوک ترقی کا راستہ۔ پورانے زمانہ میں اسبات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ برہمن کھشتری اور ویش ان تینوں درنوں کے ودیارتھیوں کو ایک ہی تعلیم دی جاتی ہو۔ ارجن یدھشٹر اور بھیم کو دھارمک شکشا کے علاوہ یدھ ودیا کی تعلیم پر خاص زور دیا گیا تھا۔ ویشوں کو بھی ضروری دھارمک شکشا کے اتر کت گئو نتّ ودیا اور ارتھ شاستر کی مکمل تعلیم دی جاتی تھی۔ براہمنوں کے ذمّہ یہی کام تھا۔ کہ وہ جتنا بھی زیادہ سے زیادہ کر سکیں اُدھیاپن۔ دیا کریں۔ بیاشٹ وشیشٹ درشن اور ویدانیا انگوں کے

پورے ودوان بنیں۔ لیکن آجکل ہر ایک گوروکل کی تعلیم کا کورس الگ الگ ہے چاہیے تو یہ تھا۔ کہ تمام گوروکلوں کی ایک ودیا سبھا ہوتی اور وہی سب گوروکلوں کی تعلیم کا کورس مقرر کرتی۔ اور جہاں جیسا مناسب سمجھتی۔ ایک دوسرے کی کمی کو پورا کرتے ہوئے تعلیم کا کورس مقرر کرتی :۔

پہلے زمانہ میں روپیہ کمانے کی ودیا اور گوروکلوں کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں تھا گوروکلوں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد برہمن اپنے ادھیاپن میں لگ جاتے تھے کشتری راجاؤں کی سبھا میں بھرتی ہو جاتے تھے۔ ویش لوگ دیا پار کرنے لگتے۔ آج کل اسبات پر تو کوئی دھیان نہیں دیا جاتا۔ کہ کون ودیارتھی کس ودیا میں ترقی کر سکتا ہے یا کرنا چاہتا ہے۔ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے سب کو پنڈت اور اُپدیشک بنا کر نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ودیارتھی پڑھنے میں من نہیں لگا سکتے۔

اوپر میں نے چند موٹی موٹی باتوں کو دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ کیوں گوروکلوں سے پبلک کی آشائیں پورن روپ سے پوری نہیں ہوئیں۔ اب وہ چار ضروری باتوں میں جنتا کی اور گوروکل والوں کی توجہ اس طرف دلانے کی کوشش کرونگا۔ کہ جن سے یہ کمیاں جلدی دور ہو سکتی ہیں +

(۱) سب گوروکلوں کے ودوانوں کی اور سنچالکوں کی ایک کمیٹی بنائی جاوے۔ جو سال بھر میں کم سے کم ایک بار اس بات پر غور کرے کہ گوروکلوں کی ترقی کیسے ہو سکتی ہے ؟

(۲) ودوانوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی جوانی ہی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے ؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ یا کیسے بن سکتے ہیں ؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہو گی۔ آزما دیکھو منگوا دیکھو اس کو حاصل کرنے کیلئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کیم شیر کمپنی کالا ڈھونگی
ضلع نینی تال

پڑّھ گرا ہی باوجود اس کے سب ودیشوں کا تھوڑا تھوڑا ودوان بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ایک ہی وشے کا پورن ودوان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سب گوروکلوں میں سب وشیوں کی پڑھائی کا انتظام ہونا مشکل ہے۔ اس لئے ہر ایک گوروکل میں ایک ایک وشے کو ہی پڑھایا جاوے۔ کسی میں چھ سات شریتی کی دھارمک شکشا سے آگے نیائے اور ویشیشک درشن۔ کسی میں ویدانت اور اُپنشد۔ کسی میں وید اور کرم کانڈ اتیادی ہر ایک بھاری وشوودیالیہ ہو۔ اس میں سب طرح کی سب وشیوں کی ایک ہی جگہ تعلیم ہو۔ اس میں ہر ایک گوروکل کا چھ سات یا آٹھ شریتی کا پاس شدہ داخل کر لیا جاوے۔ یہ گوروکل ہو سکے۔ تو فیس والا ہو۔ ورنہ بلا فیس

تیسری بات یہ ہے کہ برہمچاریوں میں جس تپ کا ہونا ضروری ہے۔ وہ تپ آج کل دکھلائی نہیں دیتا۔ ودیارتھیوں میں موجودہ فیشن پرستی بڑھتی جا رہی ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی نے جس تپ کی دیکشا سنسار کو دی تھی۔ اس کا برہمچاریوں میں ہونا بہت ضروری ہے

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ گوروکلوں کو اسبات کی شکایت ہے۔ کہ جتنا روپیہ ضرورت ہے۔ جنتا اُتنا نہیں دیتی۔ اور جنتا کہتی ہے کہ ہم روپیہ دیتے دیتے تنگ آ گئے۔ اس مصیبت کا حل اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ گوروکلوں کو اپنی ضروریات اپنے آپ پوری کرنی چاہئیں۔ ہر ایک گوروکل میں ایک ایک دستکاری ہو۔ اس سے جنتا چندہ کے بوجھ سے بچ گی۔ اور ودیارتھیوں میں سوابھیمان کا بھاؤ پیدا ہوگا۔ گوروکلوں کو جو طاقت چندہ لینے میں لگانی پڑتی ہے۔ وہ اپنی ترقی کرنے میں صرف ہوگی۔ اور اپنے

پرمیشرم کا آن کمانے سے سن اسی بڑھی پرش اور ساتوک ہو گئے۔ اور ودیارتھیوں کو جب یقین ہوگا۔ کہ ہمارے پاس ایسا ہنر ہے کہ جس سے ہم خوب اچھی طرح سے گذران کر سکتے ہیں۔ تو اُن کا دل پڑھنے میں خوب اچھی طرح لگیگا :

پرماتما کرے سب گوروکل آپس میں پریم اور ایک دوسرے کی امداد کرتے ہوئے ملک کی ضرورت کے وقت عقلمندی اور ہوشیاری سے کام لیں :

گوروکل کوروکشیتر

لالہ جوتی پرشاد رئیس یمنا نگر کے دان کئے ہوئے ایک بیگھہ زمین کے حصہ اور دس ہزار نقد سے یہ گوروکل سنہ ۱۹۱۲ء میں سنستھاپت ہوا۔ لالہ جوتی پرشاد کی مرتیو کے پشچات کرنال ضلع کی سماجوں کی ایک اُپ سبھا اس کا پربندھ کرتی رہی۔ پھر سمت ۱۹۷۵ میں اس کا پربندھ براہ راست آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ اس وقت سبھا کی انومتی سے ایک اُپ سبھا پربندھ کرتی ہے۔ جس کے پردھان رائے صاحب لالہ امرت لال ریٹائرڈ انجنیر۔ منتری ٹھاکر لال چند ادھشٹھاتا لالہ دیوان چند ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر ہیں :

شکشا کا کرم وہی ہے۔ جو گوروکل کانگڑی کا ہے۔ یہاں کا جل وایو خاص طور پر اچھا ہے ویایام پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ پستکالیہ کا بھی چلنا لیہ۔ سبزی اور پھول کے لئے ۲ بیگھہ کا باغ اور آشرم اور ودیالیہ کے لئے وشال عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہاں مہاتما مالوی، مسٹر کیلکر، ڈاکٹر مونجے، ہوتی کے نواب۔ مسٹر ایس آر داس لاڈ ممبر، ڈاکٹر گوکل چند نارنگ سے پرش آ ہیں

ہدایت نامہ خاوند

عملی ہدایتیں رازکی باتیں

جن کا آپ کو علم نہ ہو

جن کے نہ جاننے کی وجہ سے نئے اور پرانے شادی شدہ اصحاب کئی قسم کے سکھوں سے محروم ہیں جن کو جان کر آپ بہت سی کمزوریوں بیماریوں سے چھوٹ سکتے ہیں گھر کو بہشت بنا سکتے ہیں۔ ملاپ پرتاپ اور ریاست کے زبردست ریویو۔ ڈاکٹروں بیرسٹروں مصنفوں۔ امیروں غریبوں کے .... تعریفی خطوط اردو ہندی گورمکھی قیمت صرف ایک روپیہ

دوائیخانہ بالمقابل ... لوہاری دروازہ لاہور

غذا

دوائیوں سے نجات دِلانیوالی کتاب ہے (تیج دہلی)

بدہضمی کے مریضوں کا علاج ہے

لالہ سائیں داس ایم اے پرنسپل ڈی اے وی کالج لاہور

کوی راج صاحب نے اس مفید مگر خشک مضمون کو بہت دلچسپ بنا دیا ہے (ریاست دہلی)

DIET CURES MORE
THAN A DOCTOR
(LORD BYRON)

قیمت آٹھ آنہ

دیگر تصانیف تعلیم علاج الامراض تعلیم صحت محافظ جوانی

اپنے شہر کے کتب فروشوں سے خریدیں

دوائیخانہ ... بالمقابل ...

کویراج ہرنام داس بی اے لاہور

صرف پانچ روپیہ میں دس گھڑیاں اور سب چیزیں

سپیشل اور خوشبو دار زردہ پان کی لذت سوگنی بڑھ جاتا ہے۔ اور جس کی خوشبو سے طبیعت مست ہو جاتی ہے ایک بجلی کا لیمپ ایک فاؤنٹین پین ایک بیبی پستول ایک جوڑی بڑھیا مضبوط ... شو جوتا جس کا ناپ چاہیں ایک جیبی چرخہ تکلی اور ٹکے سینے میں لگانے لائق ہندوستان کے لیڈروں کی شکل کا ایک لاکٹ۔ ایک نیا رسٹ یا پاکٹ واچ ۸ خوبصورت گولڈ رسٹ واچین اور ایک اسمارٹ پی ٹائم پیس جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ساتھ ہی ایک انگوٹھی ایک ٹھنڈا چشمہ ایک آئی گلاس بھی بھیجا جائے گا۔ ان سب چیزوں کی قیمت پانچ روپے۔ ڈاک محصول علاوہ :

میسرز ایچ ایس شرما اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر (۱۷۸۰) کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

گورو کل ملتان

(از شری ستیہ نام اشن رام جبال کھیہ ادھشٹاتا)

استھاپنا دوس: — گورو کل یکم بھاگن سمت ۱۹۹۲ کو قائم ہوا تھا۔ گورو کل آٹھ برس کے بعد اُت جیتی ستائی جانے لگی۔ گورو کل آٹھویں شرینی تک ہے۔ اب ہائی کلاس کھولنے کا ارادہ ہے۔ گورو کل کانگڑی شرداری کی سب سے پہلی شاکھا ہے۔

استھان: — گورو کل شہر سے تقریباً تین میل کی دوری پر نار آئنڈ کے نزدیک واقع ہے۔ یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ملتان کا قدیم تیرتھ استھان سورج کنڈ اور گرمنڈ پر اچین تاریخی مقامات ہیں۔ گورو کل کی بھومی ۶۵ بیگہ ہے۔ دو چاہات اس کے نزدیک واقع ہیں۔

(۳) **جل وایو:** — یہاں کی آب و ہوا بہت اُتم ہے۔ اس لئے سب کل نواسیوں کا سواستھ اچھا رہتا ہے۔

انتظام: — یہ گورو کل صوبہ پنجاب کے تیسرے بڑے نگر ملتان کی آریہ سماج کی انترنگ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کمیٹی کے مندرجہ ذیل ممبران کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں:— لالہ موتی رام جی رام جبال - لالہ کنہیا لعل جی ورزادہ - لالہ سرا نند جی پنشنر - لالہ ڈھول رام جی خزانچی آریہ سماج - لالہ آتما رام جی پروہت - لالہ نند لعل جی سرداد۔ آڈیٹر گورو کل ملتان - دیش بھگت بابو مدن موہن لعل جی وکیل کرگ باشی لالہ جیو رام جی سندھو انی سہایک منتری گورو کل تو اس کے روح رواں تھے انہوں نے گورو کل کا انتھک سیوا کی۔ کمیٹی کے دیگر ممبران بھی گورو کل کی یتھا شکتی ہر طرح سے سہاتا کر رہے ہیں۔

(۵) **تعلیمی حالت:** — آٹھویں جماعت کے سالانہ نتائج گذشتہ کئی سال سے بہت عمدہ نکلتے آتے ہیں۔ شری گوپال جی بی۔ اے مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل نے پرکھونتر کے لئے اپنی شبھ سمتی پرگٹ کر کے گورو کل کے کارکنوں کو مبارکبادی کا خط لکھا اور پرشنسا کی۔

(۶) **سٹاف:** — ایک ودیا النکار رتن شاستری - ایک ہندی رتن بی۔ اے (انگریزی) اور ہجاے

(۶) دیسی ٹرینڈ وغیرہ ادھیاپک کا کام کرتے ہیں۔ اور محنتی اور تجربہ کار ہیں۔

(۷) **برہمچاریوں کا داخلہ:** — سال بھر برہمچاریوں کے لئے داخلہ کھلا رہتا ہے۔ جس وقت سرپرست مہاشہ اپنے بیٹے کو داخل کرانا چاہیں ان کا بخوشی سواگت کیا جاتا ہے۔ ملتان ڈویژن کے آریوں کا یہ قومی درسگاہ ہے اسے اپنانا ان کا دھارمک فرض ہے۔ اب تک اس گورو کل سے ۲۰ سناتک بن کر نکلے ہیں۔

(۸) **سادہ پوشاک:** — برہمچاری کھدر کے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور سودیشی اشیاء کا استعمال کرتے ہیں۔

(۹) **ودیارتھیوں کا سیوا بھاؤ:** — اگر کوئی برہمچاری بدقسمتی سے کبھی روگی ہو جاتا ہے۔ تو برہمچاری دن رات باری باری اس کی سیوا کرتے ہیں۔ اور اس کے دکھ میں عملی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(۱۰) **دنیاوی گیان:** — گورو کل کے برہمچاری حالات زمانہ سے ناواقف نہیں۔ وہ سماچار پتروں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور حالات سے خوب واقف ہیں۔

(۱۱) **ودیارتھیوں کا آچار شکشن** اور اس کے سادھن:—

(۱) ادھشٹاتا سجن راتری کو بیچ میں اٹھ کر دیکھتے ہیں کہ سب برہمچاری آنند اور سکھ سے سوئے ہوئے ہیں کہ نہیں؟ کوئی اس وقت جاگتا تو نہیں؟

(۲) چھوٹے برہمچاریوں کو اپنے سے عمر میں بڑے بھائیوں کے ساتھ بغیر مطلب ملنے جلنے نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ بڑوں کے جیون کا چھوٹوں پر اچھا یا بُرا پربھاؤ پڑ سکتا ہے۔

(۳) ست سنگ میں ہر ہفتہ ادھیاپکوں کے اُتم دھرم اپدیش ہوتے ہیں برہمچاریوں کے آریہ بھاشا اور سنسکرت میں بھاشن کرائے جاتے ہیں اور آریہ جاتی کے تہوار سمارو سے منائے جاتے ہیں۔

(۴) راتری کو آشرم کے اندر روشنی کا پربندھ ہے۔ تاکہ آسانی سے سب دیکھ بھال ہو سکے۔

(۵) برہمچاریوں کی دو ہار پنجکا ہے۔ چھٹی سے آٹھویں شرینی تک کے ودیارتھی ہر روز اپنے کام آگیا پالن اور صفائی وغیرہ کے متعلق ڈائری لکھتے ہیں۔

(۱۲) **لائبریری:** — پستکالیہ میں چند ہزار پستکیں ہیں۔ سود ادھیائے پریمی سجن آریہ بھاشا اور سنسکرت کی پستکیں دان دے کر کرتارتھ کریں۔

(۱۳) **گئوشالہ** — برہمچاریوں کے پینے کے لئے دودھ کافی ہوتا ہے۔ باہر سے خریدنا نہیں پڑتا۔ گورو کل کے پریمیوں کو گوئیں دان دینی چاہئیں۔

(۱۴) **باغ:** — باغ کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مالی رکھا ہوا ہے۔ اس وقت کیلا۔ انار سیب۔ سنگترہ اور امرود کے پھل دار درخت ہیں۔ باقی پھلوں کی کمی کو جلدی پورا کیا جائے گا۔

ہر قسم کی موسمی ترکاری اپنے کھیت سے پیدا ہوتی ہے ہر ہفتہ برہمچاریوں کو پھل کھانے کو ملتے ہیں۔

انت میں ایشور سے سچے اور شدھ ہردے سے پرارتھنا ہے۔ کہ شری سوامی شردھانند جی کا خون سے سینچا ہوا یہ پودا دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ اور ہر طرح سے پھل اور پھولوں سے لدا ہوا ہو۔

کیا آپ کو کوئی تکلیف ہے؟ اگر ہے **YOUR EYE**

تو سیلر زو ٹیس ہنی کا استعمال کیجئے آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین۔ تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ تدریجی علاج ہے۔ لکڑوں کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے لٹریچر مفت!

سمتھ اینڈ کیمپبل - لاہور

بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے

جعفت دہ اسٹار SKB ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈی ایس ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

سنہ ۱۹۴۲ء ۶

کلکتہ

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ہر خاص کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دے کر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ... بالانام لمیٹڈ کرایا گیا ہے۔

المشتہر:— چھنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

کیشرنجن تیل

اگر آپ بآسانی اپنے بالوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اسے استعمال کریں۔ یہ نہ صرف بالوں کو خوبصورت ہی بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے زرد عمر بھی ... ہر کہ بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور ... سفید نہیں ہوتے۔ اسکے تیار کرنے میں خوشبو کی نسبت اسکے فائدہ پر زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ ڈاک محصول ...

امرت دھارا

اگر آپ ریاحی دردوں سے تڑپ رہے ہوں تو فوراً اسے استعمال کیجئے۔ دیکھئے کتنی جلد آرام پاتے ہیں۔ درد خواہ پسلی یا پیڑو کے سر میں ہو سرگرم جاتا ہو۔ پیٹا جاتا ہو۔ اتر جاتا ہو۔ اس دوا سے فوراً بند ہو جاتا ہے۔ ہر خاص و عام کو اس کی ایک شیشی ہر وقت پاس رکھنی چاہیئے۔

قیمت فی شیشی ۹؍ ڈاک محصول چھ آنہ ۶؍

نوٹ:— ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:— مینیجر پیسہ اخبار لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورُوکُل چتوڑ

(از سوامی برتانند جی آچاریہ)

مہرشی دیانند نے جس سمے راجستھان کو اپنا پرچار کھشیتر بنایا۔ اس سمے آدرش ویر بھومی چتوڑ گڑھ کا درشن کر کے انہوں نے اپنے بھگتوں کو سمبودھت کرتے ہوئے کہا تھا کہ:-

"آہا! نسندیہہ یہ اتینت کلیان کارک بات ہوگی۔ کہ اس ویر بھومی چتوڑ میں گورُوکُل ستھاپت ہو جائے۔ آریہ نویُوک اپنے جیون کی اُنتی کے لئے سردا اُتم شکشا اسی ستھان پر پراپت کر سکیں گے۔"

ان کی اس شُبھ اچھیا کی پورتی کے لیے ہم نے سنہ ۱۹۱۵ء میں گورُوکُل وشُودھیالیہ برہمچاری کا سنستھک بنتے ہی پرن کیا تھا۔ اس پرن کا پالن کرنے کے لیے بارہ سال تک تیاری کی۔ اور وجے دسمی سمت ۱۹۸۴ بکرمی تدانوسار ۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء کے شُبھ دن آدرے بودیں اس گورُوکُل کو ستھاپت کیا گیا۔ جہاں سے ۲ فروری سنہ ۱۹۳۰ء کو چتوڑ میں لایا گیا:۔

جب گورُوکُل ستھاپت کیا گیا تھا۔ اس سمے یہاں سات آٹھ برہمچاری تھے اس سمے بیس ہیں۔ میرے سوائے چار ادھیاپک اور تین دوسرے کرمچاری ہیں جن میں سے ایک گورُوکُل بھنڈار کے سناتک آیورویدا شرومنی ہیں:۔

گورُوکُل کا سنچالن کرنے والی پربندھ کارنی سبھا اودے پور میں نیم پُورک ستھاپت ہے۔ مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں گورُوکُل سنچالن کے جو آدیش دیئے ہیں۔ ان کے انوسار کام کرنا ہی اس گورُوکُل کے سنچالکوں کا مکھیہ لکشیہ ہے یہاں ودیا ابھیاس (سانگ اپانگ ویدوں کی شکشا کی چار کسوٹیاں ہیں شریر اندریہ۔ چت۔ من۔ بدھی۔ اہنکار پران اور دہا تو ان آٹھوں جیون سادھنوں کی اُنتی کرتے ہوئے آتما کے بل کو بڑھا کر سماج اُنتی کے لئے ادھک سے ادھک یوگیتا بڑھانے کے وشے میں وشیش دھیان دیا جاتا ہے۔ برہمچاریوں کے ہاتھوں میں اُتم پستکیں دینے انہیں اُتم بھوجن کھلانے۔ اور ان کے شریر سوشیل۔ سیوگر کاریہ کرتا دکی کے رکھنے پر زیادہ خرچ کیا جاتا ہے:۔

ابھی تک اس گورکل کے پاس اپنی زمین اور اپنے مکان نہیں تھے پرنتو اب پرماتما کے انوگرہ سے سٹیشن کے بہت نزدیک ۵۴ بیگھہ زمین مل چکی ہے۔ اور مکانوں کی بنیاد بھی رکھی جا چکی ہیں۔ اور آدھار شلا شری مہاتما نارائن سوامی جی کے کر کملوں سے رکھی جا چکی ہے: آشا ہے کہ جلدی کام بن جائیں گے:

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر پریمی کا فرض ہے:

صفائی خون کیلئے اب استعمال کیجئے

یہی دن۔ جب کہ جسم میں نیا خون پیدا ہوتا ہے۔ خونی امراض زیادہ ہوتی ہیں۔ جن کو پھوڑا پھنسی۔ داغ چنبل۔ تا نیری۔ وغیرہ وغیرہ اکثر ہوتے ہیں:

مندرجہ ذیل ادویات میں سے حسب حال منگوالیں

سارسا پرلا مرکب یہ بہت سی ویدک ادویات کا مجموعہ ہے۔ آتشک درجہ دوم و سوم میں بھی مفید ہے۔ چند دنوں میں جسم کو کندن کی طرح کرتا ہے۔ آتشک کا زہر سرایت کر جانے سے جب کوئی نہ کوئی مرض ہوتی رہتی ہے۔ پھوڑا پھنسی وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ تو اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ عجیب چیز ہے۔ بچہ بوڑھا جوان مرد و عورت ہر کوئی استعمال کر سکتا ہے۔ بالکل بے ضرر چیز ہے قیمت فی نمونہ ۱ / ۔

تصدیق } جناب پنڈت صاحب ست سری اکال۔ آپ کے کارخانہ سے تین سارسا پرلا مرکب دو آدمیوں کے لیے منگوایا۔ جس جس کو دوائی دی گئی۔ ان کا دیرینہ مرض آتشک گنٹھیا وغیرہ کو کُل آرام ہو گیا۔ جس سے وہ آپ کے تہ دل و خیال کر دل و جان سے دعا دے رہے ہیں۔ واقعی آپ کی ایکا نادر قابل تعریف ہے:

(ایم دس سنگھ انجینیئر سنگرور ریاست)

سکھ کر شربت } علاوہ مندرجہ بالا اوصاف کے خوش ذائقہ اور قبض کشا ہے قیمت فی پونڈ ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸/) :

تصدیق } شری مان جی! ست سری اکال۔ اس سے پیشتر جناب سے بہت دوا منگوالی مرض آتشک کی بابت مختلف حالتوں میں منگوا چکا ہوں۔ اور فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ حال ہی میں کچھ عرصہ ہوا۔ جناب نے سکھ کر شربت استعمال کرنے کو تحریر فرمایا تھا۔ وہ منگوا کر استعمال کیا گیا بہت فائدہ ہوا۔ اس کے بعد تا حال کوئی ایسی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ مشکور ہوں:

(مرزغون سنگھ سبھا پتیسر احمد آباد)

جوبِ حیات } تمام جسم گل کر پانی گیا ہو اس کے استعمال سے کندن بن جاتا ہے۔ نمک کو بھی مفید ہے۔ جسم گلانے والا زخم آتشک بھی اچھے ہوتے ہیں۔ جن کے جسم خراب ہو گئے ہوں۔ ان کو ضرور چالیس دن کھانی چاہئے۔ قیمت ۸ گولی چار آنہ نمونہ ۱۲

تصدیق } جناب من تسلیم! آپ کی دوائیوں کی تعریف جو کر بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ بعض ایسے میرے پاس آتے ہیں۔ کہ ان کا جسم زخموں سے ایسا ہو گیا کہ کوئی نہیں جاتا تھا۔ جوبِ حیات کے روزانہ پینے سے آرام

(شام لال چاؤلہ)

سورج گھرت } اس کے جسم پر ملنے سے ہر قسم کی خشک و تر خارش پھوڑے پھنسی۔ کئی قسم کے جن کو ہمکتے رہتے ہیں۔ ان کو اکسیر پھیلے ہوئے جسم بھی بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ جلدی امراض کے لئے اکسیر دوائی ہے:

قیمت ایک اونس ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے (۴/) :

تصدیق } جناب پنڈت جی صاحب نمستے! ایک شیشی سورج گھرت کی جو کہ آپ نے عرصہ ایک سال کا ہوا روانہ کی تھی اس کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ لہٰذا بذریعہ وی پی ایک شیشی سورج گھرت روانہ فرما دیں۔ مشکور ہوں گا:

(لالہ کندھیالال مقام اٹرد)

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

آیورویدک دوائیوں کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ

گورُوکُل آیورویدک فارمیسی

سارے ہندوستان میں مشہور ہے!

آپ بھی آج ہی پتر لکھ کر ہماری دوائیوں کو آزمائیے

ہماری کچھ مشہور دوائیاں

سُرمہ چشم سینی

پورانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کا کوئی روگ ایسا نہیں جو کہ اس کے استعمال سے اچھا نہ ہو۔ آنکھوں سے پانی بہنا، کھجلی، نظر کی کمزوری وغیرہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کو جڑ سے دور کرتا ہے۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی تازہ جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا ہمارا چیون پراش پرانی کھانسی، دق، سل، دل کی دھڑکن اور کمزوری کے لئے نہایت مفید ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سبھی اس کو استعمال کر لابھ اٹھائیں۔ قیمت چار روپے سیر

ایجنسی کے نیم پتر بھیج کر منگا لیجئے!

گورُوکُل فارمیسی کے لئے بڑے بڑے شہروں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

براہمی گھرت

براہمی بوٹی سے بنایا ہوا یہ گھرت وکیل، بیرسٹر، ودیارتھی، اور ادھیاپک وغیرہ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بہت لابھدایک ہے۔ مرگی، ہسٹریا تھا پاگل پن کی خاص دوا ہے۔ قیمت آٹھ روپے سیر

براہمی بوٹی — ایک روپیہ سیر

منیجر دی گورُوکُل آیورویدک فارمیسی پوسٹ گنکھل (سہارنپور)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دی شملہ بینکنگ اینڈ انڈسٹریل کمپنی لمیٹیڈ

ہیڈ آفس شملہ ——— قائم شدہ ۱۹۱۹ء

فروخت شدہ سرمایہ ۶۹۹۷۰۰-۰-۰ روپیہ ۔ اداشدہ سرمایہ ۵۱۲۱۷۵-۰-۰ روپیہ
ریزرو فنڈ وغیرہ ۸۶۸۷۰-۰-۰ " ورکنگ سرمایہ تقریباً ۲۶۰۰۰۰۰ "

رائے بہادر لالہ بدری داس صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

ہیڈ آفس مینجر ——— مسٹر بی ۔ سی ۔ جے اولڈ رینی

برانچیں ۔ لاہور ۔ لدھیانہ ۔ ہوشیارپور ۔ انبالہ ۔ عبداللہ پور (جگادھری) ۔ ہردوار ۔

ایجنسیاں ۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ۔ لنڈن ایجنٹ ۔ مڈلینڈ بنک لمیٹڈ لنڈن ۔

پراوڈنشل ڈیپازٹ اکونٹ ۵۰ روپیہ یا زیادہ سے کھولا جاتا ہے ۔ اس کے بعد ۵ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم جمع کرائی جا سکتی ہے ۔ سود ہر سال ۳۱ مارچ و ۳۰ ستمبر کو حساب میں جمع کر دیا جاتا ہے ۔ اور پھر اس پر بھی سود دیا جاتا ہے ۔ سود چھ روپیہ سینکڑہ سالانہ روزانہ بقایا پر دیا جاتا ہے ۔ چھ ماہ کے نوٹس دینے پر بعد اختتام میعاد نوٹس کل روپیہ برآمد کیا جا سکتا ہے ۔ ۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ ایک حساب میں نہیں لیا جائے گا ۔

سپیشل سیونگ بنک حساب ۔ ۵۰۰ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم سے کھولا جاتا ہے ۔ سود بشرح چار روپیہ فیصدی سالانہ روزانہ بقایا پر دیا جاتا ہے ۔ نوٹس برآمدگی ایک ہفتہ ۔ ۱۰۰۰۰ روپیہ سے زیادہ رقم ایک حساب میں نہیں لی جاتی ۔

چلت حساب و سیونگ بنک حساب بلا معاوضہ رکھے جاتے ہیں ۔

معیادی ڈیپازٹ ۴½ روپیہ سے چھ روپیہ سینکڑہ سالانہ سود پر لئے جاتے ہیں ۔

یتیموں اور ودھواؤں کے لئے خاص رعایت ۔

ہر قسم کا بنکنگ کا کام کیا جاتا ہے ۔ تجارتی لوگوں کو ہر قسم کی جائز سہولیت دی جاتی ہے ۔ جائداد غیر منقولہ ۔ زیور ۔ گورنمنٹ پرامیسری نوٹ بیمہ زندگی حصص جات لمیٹیڈ کمپنی وغیرہ کی ضمانت پر روپیہ قرضہ دیا جاتا ہے ۔

گنپت رائے بی اے ایف جی سی (برمنگھم) ایجنٹ لاہور برانچ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

सلسلہ نمبر ۱۳۳۳ | نمبر ۱۳۵

PRAKASH LAHORE

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

گوروکل اتسو نمبر

ایڈیٹر کرشن بی اے

ممالک غیر ...

اتوار ۳ چیت ۱۹۸۸ - مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۳۱ء دیانند ابد ۱۰۶

SUNDAY 12 AP 1931

ست کا سامرتھ

سوامی برتانند جی آچاریہ گوروکل چتوڑ کا اپدیش

کپڑے کو شدھ کرنے کے لیے صابن کی ضرورت ہے۔ من کی شدھی کے لئے ستیہ کا پرتی پالن نہایت ضروری ہے۔ اس کے بعد انتہکرن ارتھات چت۔ من بدھی اور اہنکار کی شدھی کی ضرورت ہے۔ انتہکرن کی شدھی ستیہ سے ہوتی ہے چت دکشیت ہو تو اس کی بری اوستھا ہوتی ہے۔ اس لیے چت میں تذبذب نہ ہونا چاہئے اور اس کے دکشیت ہونے کے بڑے کارن بھے اور شوک ہیں۔ جہاں سچائی ہوتی ہے وہاں بھے نہیں ہوتا۔ شوک وہاں ہوتا ہے۔ جہاں موہ ہو۔ جہاں موہ نہیں۔ وہاں شوک نہیں۔ لیکن موہ کو سچائی ہی دور کر سکتی ہے۔ جھوٹے پریم کا نام ہی موہ ہے لیکن سچائی کہتی ہے کہ ناشوان پدارتھوں سے پریم نہ کرو۔ ستھائی چیز سے پریم کرو۔ بدھی کی اُنتی بھی سچائی سے ہی ہوتی ہے۔ بدھی کو بڑھانے کا سادھن گیان ہے۔ یہ سب مانتے ہیں کہ جو شخص جیسا ہے۔ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے۔ یہی سچائی ہے۔ اور یہی استوک اہنکار ہے جیسا ہے۔ اس سے ادھک سمجھ لیا۔ تو وہ برا اہنکار ہے اس لئے نہ تو اپنے آپ کو جو ہو اس سے بہت بڑا سمجھو۔ نہ بہت چھوٹا۔ جیسا ہو ویسا ہی سمجھو۔ تو یہ ستیہ ہے۔ یہی سچا اہنکار ہے۔ اس کا پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے لکش کو پا سکتا ہے ؎

آتما کی اُنتی آتم سمرپن سے ہوتی ہے۔ جب کسی بھلے کام کے لئے منش آتما کو سمرپن کر دیتا ہے۔ تو اس کا آتما پوتر ہو جاتا ہے۔ آتم سمرپن ڈر کے چھوڑنے سے ہوتا ہے۔ ڈر سچائی کے دوارا چھوڑا جا سکتا ہے۔ شریر کی اُنتی بھی سچائی سے ہوتی ہے۔ کام من میں پیدا ہوتا ہے۔ من صاف ہو جائے۔ تو کام واسنا پیدا ہی نہ ہو گی۔ اور من صاف ہوتا ہے۔ سچائی سے۔ پھر اندریوں کی شدھی بھی سچائی سے ہوتی ہے۔ بانی بڑی اندریہ ہے بانی کو اتم کرنے کی ودھی ستیہ بولنا ہے۔ اسی طرح باقی اندریوں کے نگرہ کے لئے پرشارتھ کرنا چاہئے ؎

سماج کی اُنتی تب ہوتی ہے۔ جب منشوں میں آپس میں وشواس ہو۔ ورنہ کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ آریہ سماج کا چھٹا نیم ہے سنسار کا اپکار کرنا۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔ اب ماننا پڑے گا۔ کہ اس نیم کے پالن کے لئے سچائی کھیہ ہے۔ اگر لکھیہ اُدیش یہ ہے۔ تو لکھیہ سادھن اس اُدیش کی پراپتی کے لئے ستیہ ہے۔ آریہ سماج کے نیموں کے ساتھ ستیہ کا بہت گہرا سمبندھ ہے۔ دنیا میں کوئی کام سپھل نہیں ہو گا۔ جو ایمانداری سے کیا نہ جائیگا۔ اور ایمانداری سچائی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ستیہ کے آسرے جو کام کیا جاتا ہے۔ وہ پورن ہوتا ہے۔ وہ پورن رہے گا۔ اس لئے یہ جان لو کہ جب تک تم شبھ کرم کے ساتھ ستیہ کو نہ ملاؤ گے۔ وہ کبھی سپھل نہیں ہو سکتا ؎

اب سچے بننے کا طریقہ کیا ہے ؟

پہلا طریقہ ست سنگ ہے۔ برے کا سنگ نہ کرو۔ بھلے کا سنگ کرو۔ جس کا جیون سچا ہو۔ اس کی سنگتی سے لابھ اٹھاؤ۔ ست سنگ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ ایک منش کا دوسرا اچھی پستکوں کا اور تیسرا پرماتما کا۔ ان تینوں موقعہ پر آپ اپنے جیون کے وشے میں وچار کیا کرو۔ وچار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتنا میرے اندر ستیہ ہے اور کتنا استیہ ہے۔ پھر اچھی پرتگیاؤں کا ابھیاس بڑا اتم ہے۔ بھگوان دیانند نے پرتگیا کا پالن کیا۔ سنسار میں وید کا ڈنکا بجا دیا۔ سوامی شردھانند جی نے پرتگیا کا پالن کیا گوروکل قائم ہو گیا۔ پھر برت دھارن کرو۔ اس کے بعد شردھا ہوتی ہے۔ اگر چاہتے ہو سچے بننا تو شردھالو بنو۔ آخری بات یہ ہے۔ کہ ہمارا وچار۔ آچار اور آچار۔ من۔ بانی اور کرم سچائی سے پری پورن ہونا چاہئے۔ جس کے آچار میں ستیہ آ گیا ہے۔ وہ دیوتا ہے۔ اس کے اندر انتہکرن میں ستیہ کا سورج ادے ہو جاتا ہے۔ ایسے مہاتما کون ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے ستیہ کا پرکاش کیا۔ جس نے ستیارتھ پرکاش کی رچنا کی۔ وہ پرات سمرنیہ بھگوان رشی دیانند جی مہاراج تھے۔ بو دیشی دیانند کی جے۔ وہ سچائی کا وچار۔ سچائی کا آچار اور سچائی کا ہی آچار رکھتے تھے۔ اس لئے دیوتا تھے۔ سوامی جی نے ہم کو جس پرکار جو کام کرنے کو کہا ہے کر کے دکھا گئے ؎

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ور کی ضرورت!

ایک سرین کھتری سوشیل بدھوا کنیا عمر ۱۹ سال ہندی اور گورمکھی پڑھی لکھی امور خانہ داری میں مکمل۔ صحت جسمانی نہایت عمدہ کے لئے کنوارے یا رنڈوے ور کی ضرورت ہے۔ جو نیک چلن اور ذریعہ معاش کافی رکھتا ہو۔ صحت جسمانی نہایت عمدہ ہو صرف سرین کھتری مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں :-

پنڈت ہیرالال صاحب سب ڈویژنل آفیسر برگ ماسٹری ٹانک وزیرستان

بدھوا کی ضرورت!

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کے واسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھوا کی ضرورت ہے جو نیک چلن خوب صورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف پڑھی ہوئی ہو۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ صرف نیک چلن اور اشراف گھرانے کی ہی خط وکتابت کریں :- پتہ :-

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND,
NEWZELAND.

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکر دھوج قوت مردمی جسمانی اور دماغی کو بڑھاتا ہے اور تمام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت للعہ تولہ

ساریبادی سالسہ۔ سوزاک۔ پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت سیر

سکھرامن جیون۔ ویریہ کی تمام بیماریوں نامردی۔ احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپے سیر

ایلہ بندھو یوگ مستوراتی بیماریوں۔ جریان اور رحم سفید زرد اور سیاہ پانی آنا۔ چھاتی کمر اور شکم میں درد بے قاعدہ ایام ماہواری کی اصلی دوائی کی قیمت ۱۶ خوراک دو روپے۔

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لندن) مالک سادھن اوشدھالیہ۔ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA
DACCA (BENGAL)

موسم گرما کے لئے عجیب و غریب تحفہ!
زائل شدہ طاقت کو از سر نو حاصل کرنا چاہتے ہو تو

رسائن اولیہ
کا استعمال کریں!

اس رسائن اولیہ کے استعمال سے مرض سل تپ دق۔ پرانی کھانسی۔ جگر کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن گلے کے اندر زخم۔ اور کمزوری پیشاب اور دماغ کی مرض۔ پیاس کی زیادتی اور گلا بیٹھ جانے کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے۔ سوکھا ہوا جسم تروتازہ ہو جاتا ہے یہ رسائن خوش ذائقہ ہے۔ تندرست بھی ہر قسم کی طاقت مردانہ کے لئے ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی سیر بارہ روپیہ۔ بطور نمونہ بیس تولہ تین روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ :-

میاں دھرم سنگھ صاحب سررشتہ دار جی صدر تحریر فرماتے ہیں :- آپ کی دوائی رسائن اولیہ۔ شواس کھانس ستوپلادی چورن سے بہت فائدہ ہوا ہے کمزوری کچھ قدر باقی ہے۔ اس لئے رسائن اولیہ کا ایک پیکٹ اور ارسال فرمائیں۔

ایک سوداگر صاحب ضلع انبالہ سے لکھتے ہیں :- رسائن اولیہ جو پہلے آپ سے ۲۰ تولہ منگایا تھا۔ نہایت مفید رہا۔ فوراً ایک سیر پختہ رسائن اولیہ وی پی بھیج دیں :-

رسائن محافظ صحت ارشاد پر مفت!

المشتہر
منیجر P.L. مہیش اوشدھالیہ رائے بہادر مولراج صاحب ایم اے
پوسٹ بکس ۱۴۳ بازار پاپڑ منڈی۔ لاہور

چندن ہاس
مقوی
قیمت فی ڈبیہ ایک پاؤ ۶
آدھ پاؤ ۱۰

دیانند آیورویدک کالج
فارمیسی لاہور

چندر پربھا وٹی
مقوی
قیمت فی ڈبیہ ۴۲ گولی ۱۰ دس آنے

کامیابی کے پانچ راز

۱۔ اس کا مقصد روپیہ کمانا نہیں۔ بلکہ لوگوں میں آیورویدک دوائیوں کا پرچار کرنا ہے۔
۲۔ اس کا [illegible] نام ہے۔ اور وہ بھی پبلک کی خدمات میں صرف کیا جاتا ہے :
۳۔ یہاں پر [illegible] کے نسخوں کو تبدیل کر کے یا ان کے نام بدل کر لوگوں کو دھوکا نہیں دیا جاتا :
۴۔ یہاں پر سب نسخے تجربہ کار پڑھے لکھے ویدوں کی زیر نگرانی بنائے جاتے ہیں :
۵۔ یہاں کا کوئی نسخہ پوشیدہ نہیں رکھا جاتا۔ پوچھنے پر بتا دیا جاتا ہے :

نوٹ :- ہمارے ہاں مریضوں کا علاج بذریعہ خط وکتابت بھی کیا جاتا ہے

ہمارے ہاں کی فہرست ادویات مفت طلب کریں :

سپاری پاک
مقوی رحم
قیمت فی ڈبیہ ۱۲

المشتہر
منیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی۔ لاہور

لون بھاسکر
ہاضم
قیمت فی ڈبیہ ۱۲

تمام دنیا میں مشہور [illegible]
مصفیٰ خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفیٰ خون خارش پھوڑا پھنسیاں آتشک گنٹھیا بدن کے سیاہ داغ وغیرہ جملہ بیماریوں کیلئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے [illegible] اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر ملتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ مقررہ قیمت پر مل سکتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار۔ میوہ جات زعفران کستوری بھنگ شہد۔ زیرہ سیاہ [illegible] مصفیٰ۔ چربی شیر [illegible] ثعلب مصری [illegible] ڈھینگری مفرد و مرکب۔ شربت عرق [illegible] اچار ست پودینہ اجوائن۔ سونف [illegible] زہر مہرہ اصلی آملہ کا تیل۔ عطر پھلیل [illegible] ماہی بیر بہوٹی بکرے [illegible] فولاد پشاوری سامان سوداگری۔ پارچات زیورات اسباب چترال۔ پوست گورگابی پاپوش سامان [illegible] لوہا ترکاں۔ حجام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں :

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

دوست لاہور کے [illegible] پنڈت وزیر چند شرما [illegible] دلالہ [illegible] نقابیر کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ لاہور سے مل سکتا ہے

جوانی

اکثر لوگ جن کی عمر بیس برس کی ہے بوڑھے اور ساٹھ برس کے نوجوان دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ جوانی ہی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں :

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ یا کیسے بن سکتے ہیں۔ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما کر دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے :

کرم شیر کمپنی۔ کالا ڈھونگی
ضلع نینی تال

ضرورتوں کے اشتہار دینے کے لئے پرکاش ایک اچھا ذریعہ ہے :

موجودہ راج نیتک آندولن

آریہ سماج کے نیتا اور آریہ نوجوک

[illegible] کے جلسہ رحبنتا پیٹ سمیلن کے سواگت ادھیکش شری پنڈت [illegible] شرما کا بھاشن

[illegible] ورش کے سوادھینتا سنگرام میں پیرٹت [illegible] کا سو بھاگیہ پانے والے میرے آریہ [illegible] ہوں آپ کا ہاردک سواگت ہے۔ اس سمیلن [illegible] اس لئے ایکتر ہوتے ہیں۔ کہ گورو دکل [illegible] اس شبھ اوسر پر ہم اس بات پر [illegible] وچار کریں۔ کہ ہم آریوں نے اپنے راج [illegible] دھرم کا پالن اب تک کیا کیا ہے۔ اور آگے [illegible] ہے۔ پنجاب۔ گجرات۔ یکت پرانت آدی [illegible] کے ہزاروں آریہ ویروں نے [illegible] دیش کے لئے دھن ہانی۔ ڈنڈے جیل [illegible] کے کشٹوں کو سہا ہے۔ ان کے [illegible] ادھک کچھ نہ کہونگا۔ یہ تو ویر کے [illegible] ویروں کے لئے دیانند کے شبدوں [illegible] سوبھاوک تھا۔ پر تو ویدک دھرم جیسے [illegible] دھرم کے انویائیوں سے اس [illegible] سے ادھک اپنا تیج پرگٹ کرنے [illegible] تھی۔

کانگرس اور آریہ سماج

[illegible] کہ آریہ سماج کو سامو ہک [illegible] میں سروتھا راج نیتی میں پڑ جانا چاہئے [illegible]

میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا آریہ سماج سدا سے [illegible] میں بھی [illegible] جیسے استھائی مت سا ایک دھرم کا پرچار نجوعی صورت میں کرتا ہے۔ تو [illegible] سیوان آدی ان کے استھائی راج نیتک دھرموں کا پرچار سامو ہک روپ سے کیوں نہیں کر سکتا۔ تو مجھے اس کی شکایت نہیں کرتا اگر چہ میں یہ سویکار نہیں کرتا کہ ایسا کرنے سے آریہ سماج نشٹ ہو جاتا۔ سچ سچ آریہ سماج کے بہت سے سچے بھگتی اسی ڈر سے سامو ہک روپ میں آریہ سماج کے راشٹریہ کاریہ میں پڑنے کے ورودھی ہیں پر مجھے اس وچار میں آریہ سماج کا اپنی شکتی کے پرتی [illegible] دکھتا ہے آریہ سماج میں اگر واستوک تیج ہے۔ جو کہ ایک سارو بھوم آدرش والی سنستھا میں ہونا ہی چاہئے۔ تو وہ کچھ سمے کے لئے بالکل راشٹریہ کاریہ میں لگی ہوئی رہ کر بھی اس کے بعد جیوت رہ سکتی ہے۔ یہ تو ہر ایک سچا آریہ مانیگا کہ اگر آریہ سماج وکمزوری کے کارن کسی ایک طرف دھلت ہی ہونا پڑے تو اس کو ودیشی سرکار اور کانگرس ان دونوں کے بیچ میں کانگرس کی طرف ہی دھلت ہونا چاہئے۔

آریہ سماج کے سامانیہ لوگوں نے تو جو کچھ وہ کر سکتے تھے۔ وہ سب کیا۔ انہوں نے جیل بھر دئیے [illegible] آباد کے جیل میں باقاعدہ آریہ سماج ستھاپت تھا۔ سہارنپور کان پور۔ آگرہ۔ شاہجہان پور آدی جیلوں میں نتیہ نیم سے ہون ہوتا تھا۔ اس سنگرام میں پڑنے سے آریہ سماج مرنے کی بجائے ادھک دسترت ہوا ہے۔ پرنتو کہنا ہی پڑتا ہے کہ آریہ سماج کے اُچیہ ادھیکاریوں کی طرف سے انہیں کوئی اتساہ یا پریرنا نہیں ملا۔

آریہ سماج کے نیتاؤں کی ایک دلچسپ [illegible]

آریہ سماج کے نیتا [illegible] ویدک دھرم کے [illegible] سماج [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوٹل لاہور [illegible] اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کرے ہوا دار اور بجلی کی روشنی [illegible] ڈاک خانہ [illegible] ایک بار آزمائش شرط

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی ہردوار کا کنووکیشن

کاشی ودیاپیٹھ کے آچاریہ شری نریندر دیو ایم اے ایل ایل بی کا دیکشانت بھاشن

بھارت ورش میں آدی کال سے دھرم اور شکشا کا گہرا سمبندھ رہا ہے۔ پہلے پتا اپنے پتر کو شکشا دیتا تھا۔ پیچھے سے جب کئی ویشیوں کی شکشا کا پربندھ کرنا پڑا۔ تب چرنوں کی ستھاپنا ہوئی۔ ان چرنوں میں وید اور وید انگ کی شکشا دی جاتی تھی۔ برہم کا ارتھ وید ہے۔ وید ادھیین کے برت کو بھی برہمن کہتے ہیں۔ اس برت کا جو آچرن کرتا ہے۔ وہ برہم چاری کہلاتا ہے۔ برہمچریہ کی اوستھا میں بالک جیون سنگرام کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔ برہمچریہ کا اپنے دیش میں بڑا مہتو مانا جاتا ہے۔ برہمچاری کو آچار کی شکشا وشیش روپ سے دی جاتی تھی۔ منو نے سدا چار کو دھرم کا مول بتایا ہے۔ گورو برہمچاری کو آچار کی شکشا دیتا ہے۔ اس لئے اس کو آچاریہ کہتے ہیں۔

برہمچاری کو گورو کل میں رہنا پڑتا تھا۔ گورو کی پتنی ماتا کے سمان تھی۔ گورو کنیا بہن کے سمان تھی۔ اس پرکار ودیارتھی اوستھا میں برہم چاری ماتا پتا بھائی بہن کے سنیہ سے سنچت نہیں رہتا تھا۔ ودیارتھی تمام سمے میں اپنے گورو ایس ودیارتھیوں کو چھاتر واس میں رکھنے کی پرتھا ہے۔ اس میں ایک دوش یہ ہے کہ ودیارتھی اوستھا میں بالک اکثر اچھے اثرات سے ونچت رہتا ہے۔ جو کٹمب میں رہنے سے ہی اس پر پڑ سکتے ہیں۔ اپنے یہاں سے اگر پردے کا رواج اٹھ جائے۔ تو یہ دوش دور کیا جا سکتا ہے۔ ودیارتھی جیون پراچین کال میں کبھی سلبھ نہ تھا۔ آج کل کہیں کہیں چھاتر واس کا جیون بہت سلبھ بنا دیا گیا ہے جو سہولتیں ودیارتھیوں کو گھر پر نہیں ملتی وہ سہولتیں ان کو چھاتر واس میں دی جاتی ہے جو اچت نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے ودیارتھیوں میں ایسے شوق پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کو وہ آئندہ جیون میں پورا نہیں کر سکتے۔ ودیارتھیوں کے جیون پوشن کا بھار سماج پر ہوتا تھا۔ شکشا سنستھاؤں کو بھی سماج کی طرف سے ہی سہائتا ملتی تھی۔ پر ایسا ہوتے ہوئے بھی شکشا سنستھائیں سماج کے آدھین نہ تھیں۔ راجا تک آچاریہ کے کاریہ میں کوئی ہانی نہیں ہے۔ اگر یہ ودیا پیٹھ بنا کسی شرط کے مل سکے۔ راجیہ منترالیہ کسی آچاریہ شکشا سنستھا کو سویکار نہیں کرنا چاہئے۔

پراچین کال میں اپنے نرنتر کے ودیارتھی بھکشا ورتی پر نربھر رہتے تھے۔ برہمچاری کو بھوجن کرانا گرہستھ کا ایک پوتر کرتویہ سمجھا جاتا تھا۔

پر آج کل ودیارتھی بھکشا مانگنے میں اپنی ہانی سمجھتے ہیں۔ آدرش تو یہ ہے کہ آچاریہ شکشا سب کے لئے مفت ہو۔ اور ودیارتھیوں کے بھرن پوشن کا بھار بھی سماج پر ہو۔ پر اس میں ایک دوش یہ بھی ہے۔ کہ دوسروں پر نربھر رہنے سے ودیارتھیوں میں آتم سمان کا بھاو کم ہو جاتا ہے۔

آج کل اچھی شکشا بہت مہنگی پڑتی ہے بھارت ایک نردھن دیش ہے۔ خرچ کا اتنا بوجھ ودیارتھی برداشت نہیں کر سکتے۔ بہت سے ودیارتھی آپ کو ایسے ملیں گے جو شکشا پانے کے ادھیکاری ہیں پر جو اپنی غریبی کے کارن شکشا پانے میں اسمرتھ ہیں۔ ہم کو اس کی فکر اوشیہ کرنی چاہئے۔ جاتک کتھاؤں سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تکشلا کے وشو ودیالیہ میں ایسے ودیارتھی بھی شکشا پاتے تھے۔ جو آچاریہ بھاگ نہیں دے سکتے تھے۔ ان کو سیوا کا کاریہ کرنا پڑتا تھا۔

اپنے یہاں آشرموں میں ودیارتھیوں کو ہاتھ سے کام کرنا پڑتا تھا۔ جس سے ان کی صحت بھی اچھی رہتی تھی۔ اور ان کی دھارمک بدھی بھی ادبھت اور وکست ہوتی تھی۔

آج کل اپنے دیش میں شکشا ایک انگی ہے۔ ودیارتھیوں سے کیول ودوان شیشیوں کے گیان کا سنگرہن ہوتا ہے۔ سرکاری اور نیم سرکاری شکشا لیوں میں آچار کی شکشا نہیں دی جاتی۔ اور چرتر گٹھن کی اور بھی دھیان نہیں دیا جاتا۔

ہماری راشٹریہ شکشا سنستھاؤں کا خرچ بہت کم پڑتا ہے۔ پر ابھی ودیارتھی کے لئے انتظام بھی پربندھ نہیں ہے۔ آشا ہے ہمارے ودیا پریمی اس اور دھیان دیں گے۔

پراچین کال میں کاشی اور تکشلا شکشا کے پرسدھ کیندر تھے۔ کاشی کے بھاشیہ میں ہی سے پتی اور برہمن کو پڑھایا تھا۔ تکشلا میں تینوں وید ۱۸ ودیاؤں اور دھنش کی شکشا کا پربندھ تھا۔ ۳ جیمو کی دکشنا ۱۰۰۰ دی جاتی تھی۔

جب انگریز بھارت میں آئے۔ تب یہاں پرائمری شکشا کا اچھا پربندھ تھا۔ مندروں یا گرام سنستھاؤں کی اور سے پاٹھ شالائیں ہوتی تھیں۔ بنگال میں گاؤں گاؤں میں اسکول تھے۔ برما میں بدھ بھکشو بچوں کو شکشا دیا کرتے تھے۔ دیش میں نرکشرتا بہت کم تھی۔ جب سے برما برٹش لوگوں کے ہاتھ میں آیا ہے۔ تب سے وہاں نرکشرتا بڑھ گئی ہے۔

ہمارے سماج کا مول آدھار ورن آشرم دھرم ہے۔ اسی کی ستھاپنا سے آریہ مریادا کی رکشا ہو سکتی ہے۔ آشرم دھرم آریوں کی وشیش سمپتی ہے۔ اس کی کلپنا سنسار کے اتہاس میں اونتیہ ہے۔ آشرم شبد کا ارتھ ہے نرنتر پریشرم۔

آریہ دھرم سب کے لئے ایک آدرش نہیں رکھتا۔ وہ گن کرم اور سبھاؤ کے انوسار ورن وبھاگ کر انتر بھت شکتیوں کے وکاس میں سہائتا دینے والی شکشا کا ہی اپدیش کرتا ہے۔ دھارمک سہشنتا بھارتیوں کا وشیش گن رہا ہے۔ اسی لئے ہمارے اتہاس کے پرسدھ دھرم کے نام پر خون بہانے والے رکت پات تتھا سبھیتا کے نمونہ سنگھرش سے کلنکت نہیں ہوئے ہیں۔ یہاں سدا سے ہی وچار کی سوتنترتا رہی ہے۔ اسی لئے جس نے سماج کا اپکار کیا۔ اسی کا سماج نے آدر کیا۔ چاہے اس کی وچار دھارا سے لوگ سہمت ہوں یا نہ ہوں۔

ایسے یگ میں جب مارگ کی بڑی کٹھنائیاں تھیں۔ بنا اچھی کی سہائتا سے ہمارے ودوان اور سادھو دور دور دیشوں میں جا کر بھارتیہ سبھیتا کا پرچار کرتے تھے۔ ان ودوانوں نے انیک کشٹ سہہ کر اپنے دیش کی اور سنسار کی جو سیوا کی اس کی پنیہ سمرتی کو ہمیں ہمیشہ سرکشت رکھنا چاہئے۔ ہم دوسروں کی سوتنترتا کا اپہرن نہیں کرنا چاہتے۔ اور نہ دوسروں کے دیشوں میں آدھپتیہ پربھتو ہی پانا چاہتے ہیں۔ ہماری اچھا کیول اتنی ہے کہ ہم اپنے دیش کو سوتنتر کر اپنے پڑوسی راشٹروں سے میتری ستھاپت کریں۔ اور سبھیتا کا آدان پردان کر خود لابھ اٹھائیں اور دوسروں کو لابھ پہنچا دیں کوئی آئندہ نا ہم ہی کر سکے۔ ہندوں میں سنسار میں جو گیان کی دیپ مالکا ہو رہی ہے۔ اس اتسو میں اپنا دیپک جلا کر ہم بھی اتسو کی شوبھا کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ ایشور کرے وہ دن شیگھر آوے۔ جب بھارتیہ سوتنتر ہو بھارت کا سندیش سنسار

کر سنا دیں۔ اور اس پر کارج کر سکیں۔

گوروکل کی ستھاپنا کا ادیش

گوروکل کی ستھاپنا ہی اسی ادیش سے کی گئی تھی۔ سرکاری شکشا کی ترٹیاں تھیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے سوامی شردھانند جی مہاراج نے بنیاد ڈالی تھی۔ راشٹریہ شکشا کا یہ پریوگ تھا۔ جن لوگوں نے گوروکل کو دیکھا ہے۔ ان کو یہ بھرم ہو سکتا ہے کہ یہ سامپردائیکتا (فرقہ پرستی) کا پرچار یہاں سے نکلے سناتک سنکیرن ہوں گے۔ پر جنہوں نے ایک بار بھی گوروکل دیکھ لیا ہے یا جو گوروکل کے سناتکوں سے پریچت ہو چکے ہیں۔ ان کو ایسا کوئی بھرم نہیں ہو سکتا۔

یہاں آزاد بھاؤ کا وایو منڈل ہوتا رہتا ہے۔ گوروکل اپنے دروازے کسی خاص سانچے میں نہیں ڈھالتا۔ وشو ودیالیہ کے ادھیاپک اپنے ودیارتھیوں کو اسوتنترتا کا پورا موقع دیتے ہیں۔ کہ وشیوں کے مت پر سوچ کر اپنا سوتنتر نشچت کریں۔

دھارمک شکشا میں بھی گوروکل کا بھاؤ رہا ہے۔ یہاں کیول ویدک دھرم ہی کی شکشا نہیں دی جاتی ہے۔ یہاں کو مختلف دھرموں کا تلناتمک ادھین کرایا جاتا ہے۔ یہاں نوین شاستروں کے ادھین کی بھی ویوستھا کی گئی ہے۔ اس پرکار پراچین تتھا اروا چین پدھتیوں کا سمنوے کیا جاتا ہے۔ اور آدھار آدرش بھاؤ کا پالن کرتے ہیں۔ ان کے چرتر گٹھن کی اور وشیش دھیان دیا جاتا ہے۔ ودیارتھیوں کو برہمچریہ کا برت پالن کرنا پڑتا ہے۔ اس پرکار آچرن سمپن ہو جب ودیارتھی گوروکل سے نکلتے ہیں۔ تو سنسار کا سنگرام ان کے لئے بھیانک نہیں معلوم ہوتا۔ اور جیون کے کسی کشیتر میں بھی ان کو کاریہ کرنے کا موقع ملتا ہے اسی کشیتر میں وہ دھارمک بدھی سے کاریہ کرتے ہیں۔

گوروکل کی ستھاپنا کے کچھ سال بعد شکشا آندولن کے پربھاو سے بنگال میں ایک راشٹریہ ودیالیہ ستھاپت ہوا تھا۔ راجنیتک آندولن میں شکشا کے لکشیہ کو نشچت کرنا۔ شکشا کے پرکاروں کی پرکھ کرنا اور ایک سمگر آدرش سامنے رکھ کر شکشا پرنالی کا نرمان کرنا ضروری تھا۔ ستیہ گرہ کے ابھاو میں راج نیتک آندولن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج اور وید

پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے کا بیان

میں آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اور وید کا گھنشٹ سنبندھ ہے۔ آریہ سماج میں کئی مختلف رچیوں کی وجہ ... لیکن رشی دیانند نے جو سدھانت ... کے سامنے رکھے۔ وہ سب اس لئے رکھے ... کو منظور تھا۔ انہیں یہ سدھ ہو چکا تھا۔ کہ ... ویدوں کے پرتی پادک یہی سدھانت ہیں۔ ... سوامی جی کے دل میں سب سے پہلے جو سپرنا ... تھی۔ کہ مورتی پوجا سے سچا پرماتما ... نہیں سکتا۔ لیکن اگر ان کو وید نہ ملتے۔ تو ... مورتی پوجا کی اوہیلنا کرتے ہوئے بھی کئی مت ... موجود تھے۔ جن میں وہ مورتی کا کھنڈن ... کرتے ہوئے بھی دیکھتے تھے۔ مگر سوامی دیانند نے ۱۴ سال کی عمر سے آریہ سماج کی ستھاپنا تک ۳۷ یا ۳۸ برس لگاتار سنسکرت گرنتھوں میں رت رہنے میں اپنی ... کے بڑھاپے میں خرچ کر دئیے۔ اور ... عرصہ میں کبھی پرچار کا پروگرام سنسار کے سامنے نہیں رکھا۔ اس میں ایک بھاری بھید تھا۔ اچانک ایک وچار اُٹھے۔ یہ سنسار ... پرچارک بننا نہیں چاہتے تھے۔ انہیں ... ہوا کہ مورتی پوجا سے پرماتما کی ... نہیں ہو سکتی۔ اس سے انہیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ شو کی مورتی نہیں۔ ... اگر وہ اس کے ساتھ ہی پرچار شروع کر دیتے۔ تو آریہ سماج کا موجودہ دستور ... پروگرام آپ کے سامنے نہ آ سکتا تھا۔ سو برس ... کے بعد کے آنے کے لئے وہ ضروری ... لیکن کشیل کرشن ... ۱۰-۱۶ برس لگا چکے ... آج یہ حالت ہے۔ کہ میرے دل میں کوئی وچار آتا ہے۔ میں کل ہی اس کے متعلق پرچار شروع کر دیتا ہوں۔ سوامی دیانند کے دل میں جوش تھا۔ لیکن سوامی دیانند مکمل پروگرام سنسار کے سامنے رکھنا چاہتے تھے۔ وہ سنسار کو ایسا مہان پروگرام دینا چاہتے تھے۔ ... کے پیچھے سنکڑوں برس ... تک آرام ... سکیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ کیا درش کی ... سنسار تمہارے پاس کوئی آسان پروگرام نہیں؟ لیکن سوامی دیانند جانتے تھے ... جن لوگوں نے فوری پروگرام اپنے سامنے رکھا۔ وہ سنسار میں بہت دور تک سپھلتا حاصل نہیں کر سکے۔ مہاتما بدھ نے سفلتا

میں ہر قسم کے درش دیکھے۔ اُن کا ہردے سنتپت ہو گیا۔ دیکھا دنیا کی بُری حالت ہے۔ ستری جاتی پر اور پشوؤں پر اتیاچار ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے تپ شروع کیا۔ اور بہت سے وچار کے بعد اپنا راج پاٹ چھوڑ کر۔ گھر بار چھوڑ کر بودھ دھرم کا پرچار شروع کر دیا۔ اُن کے اندر ایسی جادو بھری شکتی تھی۔ کہ لاکھوں آدمیوں کو ایک نظر سے درش میں کر لیتے تھے۔ یہ سب کچھ ہُوا۔ اُنہوں نے اہنسا دھرم کا ایسا پرچار کیا۔ کہ لوگ اہنسا وادی ہو گئے۔ لیکن اُنہوں نے یہ ضرورت محسوس نہیں کی۔ کہ وہ ویدوں کا بھی ادھین کرتے۔ جن کے سہارے دنیا کو ایسا پروگرام دے سکتے۔ جس پر دنیا چل کر شانتی اپلبدھ کر سکتی۔ لیکن برہما۔ چین جاپان کے بدھوں کو دیکھیں کہ جہاں خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہاں مکمل اہنسا ہو گی وہاں کوئی جانور ایسا نہیں۔ کہ جس کا مانس نہ کھایا جاتا ہو۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ اُن کے دھرم کی بنیاد ویدک دھرم پر قائم نہ تھی لیکن سوامی دیانند نے اپنے دھرم کی بنیاد ویدوں پر رکھی۔ جس سمے دیانند نے کہا کہ ہم ویدوں پر دھرم کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے بھارت کے بڑے بڑے آدمیوں سے اسبات کا پراسرش لیا۔ کہا۔ کہ اگر بھارت کے سب رنگ مل جائیں۔ تو ہم دنیا کے سامنے ایسا پروگرام رکھ سکتے ہیں۔ جس سے سارا سنسار بھارت کے سامنے جھکے۔ لیکن اُس میں سب سے بڑی اڑچن وید تھے۔ کیشو چندر سین پرلوک سُدھا کے کھنڈن کو مانتے تھے۔ آج کل کے سندو دھرم جو ویاستری جاتی کو جس طرح دکھایا گیا ہے۔ وہ مانتے تھے۔ کہ اس کا آدھار ہونا چاہئے وہ جنم کے اوم بیار کو مانتے تھے۔ لیکن وہ کہتے تھے۔ کہ سوامی جی آپ ان گلی ہوئی پسلیوں کو کیوں نکالتے ہیں۔ غرضیکہ جو کوئی مت بھید تھا۔ یہ تھا۔ کہ وہ کہتے تھے کہ آپ کے پروگرام سے سمت ہیں۔ لیکن ویدوں کو چھوڑ دیجئے۔ سوامی جی کہتے تھے۔ کہ درخت کی جڑ کاٹ دو۔ اور پتوں کو سینچو۔ لیکن جس روز جڑ کٹ جائے گی۔ پتے خود بخود خشک ہو جائیں گے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ بھارت خواہ ویرتے اُٹھے۔ اگر جب اُٹھے اُس کے پاؤں کو ... تو سوامی جی

سوامی جی بڑی باتوں میں سمجھوتہ کے ساتھ تیار تھے۔ لیکن وید کے بنیادی معاملہ پر وہ کسی سے سمجھوتہ کرنے کو تیار نہ تھے۔

دکن میں پرارتھنا سماج کے پردھان سے بھی سوامی جی کا سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اس پر سوامی جی نے آریہ سماج قائم کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اگر وہ لوگ سوامی جی کی بات مان لیتے میرا خیال ہے پھر بھی کچھ نقصان ہوتا۔ لیکن اگر سوامی جی نے اُن کا پروگرام مان لیا ہوتا۔ تو ایسا نقصان ہوتا۔ جس کی تلافی نہ ہو سکتی۔ رام موہن رائے کو مرے سالوں ہو گئے۔ پنڈت کیشب چندر سین بھی دیر سے مر گئے۔ لیکن بنگال اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ بنگال میں وہی توہمات موجود ہیں۔ جو برہمو سماج سے پہلے موجود تھے۔ جو سُدھار ہمارے ہاں کے آریہ سماجیوں نے کیا ہے۔ وہ وہاں دکھائی نہیں دیتا۔ سوامی جی نے سب کے ساتھ ... کرنا سویکار کیا۔ لیکن آریہ سماج کی بنیاد ویدوں پر رکھنے کے معاملہ میں سمجھوتہ سویکار نہیں کیا۔ انہوں نے جو۔ ایشور۔ پرکرتی کے نیتی۔ وعلیحدہ ہونے کو مانا تو اس لئے کہ وید میں اُس کا ورنن ہے۔ اُنہوں نے آریہ سماج کو قائم کیا۔ ویدوں کا پروگرام دنیا کے سامنے رکھا۔ اور کہہ گئے کہ میری باتیں پرمان ہیں۔ وید کی باتیں ہی سوتہ پرمان ہیں وہ ویدوں کے سامنے اپنی ہستی کو کچھ نہ سمجھتے تھے۔ وہ ویدوں کے لئے سب پرکار سے اپنے آپ کو سپرد کرنے کو تیار تھے۔ اُنہوں نے اپنے جیون کو وید کے ساتھ تدروپ کر دیا تھا۔ پس سمجھئے کہ آریہ سماج کو ویدوں نے بنایا۔ لیکن آریہ سماج اور آریہ سماج کے پردھانوں نے بھی ویدوں کی رتن کو کیچڑ سے نکال کر باہر رکھا۔ سوامی دیانند نے بتایا۔ کہ جتنے بھاشیہ اس وقت تک مشہور ہیں۔ وہ ویدوں کے تتو کو نہیں بتلاتے۔ جس روز سے آریہ سماج کا پرچار ہوا ویدوں کے متعلق لوگوں میں ایک بڑا آندولن ہوا۔ جس سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ویدوں کے متعلق جو خیالات ۱۸۷۵ء میں تھے۔ وہ آج بھی موجود ہیں۔ لیکن ایک بات ہے۔ اگر میکس مولر۔ سائین اور ویٹ نے اپنے بھاشیوں میں ایک پرکار کی غلطیاں کی تھیں۔ تو مغربی ودوانوں نے اور اچک پرکار کی غلطیاں کرنی شروع کر دیں۔ ... آدی کے بھاشیہ غلط ضرور ہیں۔ لیکن ایک بات سب میں تھی کہ وہ ویدوں کو ایشوری گیان مانتے تھے۔ مغربی ودوانوں نے ویدوں کی سٹڈی شروع کی تو اس لئے کہ ویدوں کا انوواد کریں اور دنیا کو دکھلائیں کہ ویدوں میں تھوڑی باتوں کے سوائے

کچھ نہیں۔ میں ایک منتر پیش کر کے بتاؤنگا کہ اُن کا مقصد کیا تھا؟ رگ وید دسویں منڈل ۲۷ سوکت کا ۲۲ منتر ہے۔ گرفتھ اس کا ارتھ کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک درخت سے بندھی ہوئی گائے ہے۔ اور اُس میں سے آدمی کو کھانے والی چڑیائیں اُڑ رہی ہیں۔ جب میں نے اسے دیکھا اور وچارا۔ تو مجھے بڑا آشچریہ ہوا۔ کہ اس کا آخر کوئی ارتھ بھی ہو سکتا ہے۔ انگریزی میں ایک فقرہ ہے۔ IT IS VERY KIND OF YOU۔ اس کے صاف معنی ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔ لیکن ڈکشنری دیکھکر اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ آپ کی وہی قسم ہے۔ لیکن کوئی عقلمند انہیں منظور کریگا؟ انگریزی میں بہت سے جملے ایسے ہو سکتے ہیں۔ جن کے ارتھ کچھ کے کچھ ہو سکتے ہیں۔ اسی قسم کے ارتھ مغربی ودوانوں نے وید کے کئے ہیں۔ اور گرفتھ نے بھی جو ارتھ کئے ہیں۔ وہ بھی اسی قسم کے ہیں۔ جب میں نے نرکت کو دیکھا۔ تو ارتھ بہت سیدھا ہو گیا۔ کہ دھنش سے ایک ڈوری بندھی ہوئی ہے۔ اُس سے آدمیوں کو کاٹنے والے تیر چھوٹتے ہیں۔ کیسے سوبھاوک ارتھ ہیں۔ گرفتھ نے اِن شبدوں پر پردہ ڈالکر ایسے بے معنی ارتھ کر دئیے لیکن ہمارا دماغ ایسا ہو گیا ہے۔ کہ سوامی دیانند کے ارتھوں کو گرفتھ کے ارتھ کی کسوٹی پر جانچتے ہیں۔

آپ نے اس گوروکل کو لاکھوں روپیہ ضرور دان دئیے۔ ایک سناتنک نے مجھے کہا کہ آریوں نے کچھ نہ پیدا کر دئیے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ سناتک لوگ ہمارے لئے وید پڑھیں گے۔ ایسا ہے۔ تو یہ پُرانک پرتھا ہے۔ وستوتہ ہماری یہ اوستھا نہ ہونی چاہئے۔ ہم نے گوروکل کھولا۔ صرف اس لئے کہ یہاں سے ویدوں کے ادھیاپک نکلیں۔ وہ ہماری آنکھیں کھولتا لیکن ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ہم ویدوں کا سوادھیائے کریں۔ میں آریوں سے پوچھتا ہوں کہ کتنے آریوں کے گھروں میں اسی طرح وید ہیں جس طرح مسلمانوں کے گھروں میں قرآن اور عیسائیوں کے ہاں بائبل ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ تو ہم سوامی جی کے انویائی نہیں بلکہ گوروکل کے انویائی ہیں۔ اس لئے ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ وید اپنے ہاں رکھیں۔ اور اُن کا روزانہ پاٹھ کریں۔ کئی لوگوں کو شکایت ہے۔ کہ آریہ ... میں نے بھگتی کا ستیاناش کر دیا۔ شردھا کو ڈبو دیا۔ سام وید کے سائین بھاشیہ کے ہندی انوواد میں ایک شخص نے لکھا ہے۔ کہ آریہ سماج تو وید میں سائنس نکالنے کی فکر میں ہے۔ انہیں (بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۱)

شدھی سمیلن

گرو کل کانگڑی کے اتسو پنڈال میں شدھی سمیلن۔ بنگال ہندو مشن کے سوامی ستیانند جی کی صدارت میں بڑی بھاری حاضری میں ہوا۔ چونکہ سوامی جی ہندی میں تقریر نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے آپ کا بھاشن انگریزی میں تھا۔ جس کا انوواد سنا تک جے دیو جی نے سنایا جس میں بتایا گیا۔ کہ شدھی کا ارتھ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں لوگوں کو لانا سمجھا جاتا ہے پرنتو شدھی کا واستوک ارتھ ہے۔ پوتر کرنا۔ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں آجانے کا ہی شدھی نہیں۔ بلکہ شدھی کریہ میں شامل ہونے والے لوگ بھی اپنے آپ کو شدھ کرتے ہیں۔ پھر سناتن ہندو دھرم میں بھی شدھی ہے۔ آج کل سمجھا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے شدھی شبد کا پریوگ کیا ہے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ سناتن دھرم میں بھی شدھی کا پریوگ ہوا ہے۔ ہندو دھرم کا سدھانت ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے سامنے اپنا دھرم پیش کیا جائے۔ چنانچہ ہندو دھرم کے اتہاس سے آپ کو پتہ لگیگا۔ کہ جتنی جاتیاں شک اور ہون وغیرہ یہاں آئیں۔ وہ سب کی سب ہندو دھرم میں کھپ گئیں۔ بدھ دھرم چین۔ برما۔ آسام۔ سیریا آدی میں پھیلا۔ چین جاپان میں اب تک ہندوؤں کی مورتیاں ہیں۔ رشی دیانند کے متعلق آپ نے کہا۔ شتابدیوں سے ہندو دھرم کا پنر پرکاش ہوا۔ اور اس پرکاش کے منتقد سوامی دیانند تھے۔ ان کے شش سوامی شردھانند جی نے شدھی سنگٹھن کو جنم دیا۔ اور اس کام کو بڑے زور سے اٹھایا۔ جس جگہ آج ہم اکٹھے ہیں۔ سوامی شردھانند کی یوگیتا کا پرمان ہے۔ سوامی شردھانند جی نے جو قربانیاں کیں۔ اس سے یہ تحریک سارے بھارت میں ویاپک ہو رہی ہے۔

پرستاو

پردھان کے بھاشن کے بعد پرستاو پیش ہونا تھا۔ پہلا پرستاو پنڈت بدھ دیو جی نے پیش کیا۔

"ویدک دھرم کے پرچار کے لئے شدھی کرنا آریہ ماتر کا کرتویہ ہے۔ اس لئے یہ سمیلن سب سے اپیل کرتا ہے کہ شدھی کی آوشیکتا کو انوبھو کرتے ہوئے بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کے سہیوگ دوارا شدھی کا کام جاری رکھیں۔ اور جو لوگ شدھ ہو کر ویدک دھرم میں سمیلت ہوں۔ ان کے ساتھ آریہ کرتویہ اداکریں۔"

آپ نے پرستاو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سوراجیہ ملنے پر بھی یہ دھرم اور اسلام کی وجہ رسوم میں بند سا ہے یہی تیں کروڑ مسلمان دیا ہیں سوراجیہ کی برکت سے محروم رہینگی انہیں گاندھی سوراجیہ نہیں دلا سکتا۔ انہیں دیانند سوراجیہ دلائے گا۔

کانگرس کا اعلان ہے۔ کہ سوراجیہ میں سب کو زبان کی آزادی ہوگی۔ یہ آزادی پھونک مارنے سے نہیں ملے گی۔ اس کے لئے آریوں کو بلیدان کرنا ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ راج نیتک کام کرنے والوں کو آشیرواد دو۔ اے سوامی دیانند ان کے لئے جیتا جاگتا آشیرواد ہے آریوں کے اندر فوری جوش آرہا ہے۔ جو راج نیتی کا کام کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ راج نیتک کام کے لئے آریہ سماج کو نیلام کر دو۔ لیکن آریہ سماج نہ راج نیتی کے لئے تھا نہ ہوگا۔ وہ ہوگا۔ تو وید کے لئے نیلام ہوگا۔ دیانند کے لئے نیلام ہوگا۔ شردھانند کے لئے نیلام ہوگا۔

آپ کا دھرم ہے۔ دیش کی آزادی کے لئے لڑو۔ پچھلے سال میں نے اسی پلیٹ فارم سے کہا تھا۔ کہ میں اپنے ۱۲ بھائیوں کو میدان میں بھیجونگا۔ چنانچہ ۱۲ کی بجائے تیس گئے۔ یاد رکھو آریہ سماج سب کو آزادی دلائے گا۔

بھڑوچ میں ایک مسلمان غنڈے نے سارا بازار بند کرا دیا۔ آریہ سماج بھڑوچ کے منتری کھنڈے راؤ تھے۔ اور اکیلے ویر نے بازار کھلوا دیا۔ لیکن اسلام کی گھاتک تعلیم نے بزدلانہ حملہ سے اس کا بدھ کر دیا۔ آریہ سماج بھگت رنگا اور کھنڈے راؤ کو ایک ساتھ آشیرواد دیتا ہے۔

پنڈت دلک ناتھ جی نے سمرتھن کرتے ہوئے کہا۔ کہ شدھی کی اس وقت اس قدر ضرورت ہے۔ کہ اس بات کی گھوشنا کر دی جائے۔ کہ ایک آریہ اپدیشک کھڑا ہو کر شنکھ زور سے بجائے اور ایسے شنکھ کی آواز جس جس کے کان میں پہنچے وہ شدھ ہے۔ اور دیانند کا بھگت ہے۔

ایک بات میں ادھیکاروں کے سمبندھ میں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ پنجاب کا سماج مندر کانگرس پرچار کے لئے نہیں دیا گیا تھا۔ میں کہتا ہوں۔ وہ مندر آریہ سماج کا ہے۔ سارے ست وادیوں کا نہیں۔ سارے ست وادیوں کی کسی جماعت کا اس پر حق نہیں۔ لیکن کانگرس کا پنڈال کسی ہندو مسلمان وغیرہ خاص جماعت کی ملکیت نہیں۔ اس میں آریہ سماجیوں کا بھی سمان ادھیکار ہے کیونکہ وہ تمام بھارت واسیوں کا پنڈال ہے اگر کانگرس آریہ مندر کا استعمال چاہتی ہے تو لوک ناتھ چاہتا ہے۔ کہ کانگرس کا پنڈال ہمیں ایک مسلمان کو شدھ کرنے کے لئے دیا جائے۔ کانگرس کے پردھان نے کہا ہے۔ کہ میں سوراجیہ کا خط اور قلم مسلمانوں کے سامنے رکھ دونگا۔ اور کہونگا۔ کہ جو کچھ چاہو لکھ دو میں منظور کر لونگا۔ میں پوچھتا ہوں کہ مسلمان اگر اپنے مطالبوں میں ایک یہ لکھ دیں۔ کہ آریہ سماج شدھی روک دے۔ تو پردھان کا کیا حق ہے۔ کہ وہ اسے سویکار کرے۔ رشی دیانند تو کہہ گئے۔ کہ ہمیں سارے سنسار کو آریہ بنانا ہے۔ اور اگر ایک بھی غیر آریہ موجود ہے تو ہمارا کام باقی ہے۔ میں خاتمہ پر کہتا ہوں کہ کانگرس مسلمانوں کو خواہ کچھ دے۔ لیکن آریہ سماج جیتا ہے۔ وہ آریہ جاتی کی رکھشا کریگا۔

مہاشہ کرشن کا انومودن

لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار دہلی کے ہردیہ اُدگاروں کے بعد مہاشہ کرشن جی نے انومودن کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے دیش کی اوستھا دوسرے دیشوں سے مختلف ہے انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ امریکہ۔ غرضیکہ کسی بھی جگہ یہ ادھیکار نہیں دیا جاتا۔ کہ رومن کیتھولکوں کے اپنے اور پروٹسٹنٹوں کے اپنے پرتی ندھی راج سبھاؤں میں آئیں گے لیکن ہندوستان میں مسلمان یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ہم ہندوستان میں علیحدہ قوم ہیں۔ اس سے ہندوستان میں دو اقوام رہتی ہیں۔ اس نعرے کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کانگرس یہ اعلان کرتی ہے۔ کہ ہر ایک قوم کی اپنی زبان اور اپنا مذہب سورکشت رہے گا۔ جہاں مذہب کا سیاست میں دخل ہو وہاں کی اوستھا خاص ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ سوراجیہ قائم ہوگا۔ تو ہمارا مذہب۔ ہماری کلچر قائم رہیں گے۔ ہم کہتے ہیں۔ رہیں گے۔ لیکن مذہب کی بنا پر انہیں کونسلوں میں خاص جگہیں نہیں ملینگی اس خاص اوستھا نے بڑے بڑے دماغوں کو پریشان کیا ہے۔ پرستاو دیش بھگت ساورکر پر بھی اس کا اثر ہوا۔ انڈیمان جیل میں جب قیدیوں کی بھرتی ہوتی تھی۔ تو ایک طرف مسلمان قیدی کھڑے کئے جاتے اور دوسری طرف ہندو قیدی۔ ساورکر نے دیکھا۔ کہ ہر ہفتہ مسلمان قیدی بڑھ جاتے اور ہندو کم ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اس معاملہ کی کھوج کی۔ تو معلوم ہوا کہ مسلمان قیدی ہندو قیدیوں کو مسلمان بنانے کا کام کرتے ہوئے اس پر انہیں اپنا وعظ سنایا ہے انڈیمان سے واپس آ کر آپ نے کوشش کی کہ سوراجیہ جیتے ہوئے آریہ جاتی کا ایک بچہ سورکشت رہے۔

جہاں تک گورنمنٹ سے مقابلہ آریہ سماج جی کانگرس کے ساتھ ہیں مسلمانوں یا عیسائیوں سے مقابلہ ہے آریہ سماج کا اپنا پروگرام ہے۔ مہاتما گاندھی کی شدھی کو ترک کرنے کی تجویز میرا وشواس ہے۔ کہ کانگرس ہندو انتخاب نہ مانے گی۔ لیکن مسلمانوں کو رکھنے کے لئے کانگرس یہ سمجھوتہ کر اس کا پریناما کیا ہوگا؟ میں بتلاتا ہوں بنگال میں کیا ہوا۔ لیکن پنجاب میں کانگرس مہربانی سے ہندوؤں نے مردم شماری کیا۔ اور مسلمانوں نے اپنے شمار کرنے مقرر کئے۔ نتیجہ مسلمانوں نے جن کی آبادی ہوئی تھی۔ چار چار لکھوائیں۔ ایک مسلمان ترلا ہے میں ۱۷ بچیاں لکھوائیں۔

ایک مسلمان نیتا نے کہا کہ مسلم جھگڑا ابھی ختم ہوتا ہے۔ مردم شماری کا نتیجہ نکلنے دو۔ ہماری تعداد اتنی بڑھ جائیگی کہ ہم صرف چند جگہیں آپ کو دینگے مردم شماری میں ان کی تعداد ۹۶ سے بڑھ جائے گی۔ تو وہ ۷۰ فیصدی کا مطالبہ کرینگے اگر کانگرس اس قسم کا سمجھوتہ کرے۔ تو ہر ایک آریہ کا ادھیکار ہے۔ ہندو کا کرتویہ ہے کہ اپنی جاتی کی تعداد کو کم نہ ہونے دے۔ آپ کم ہونے دیں گے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا بھر میں مسلمانوں کا دیدنا ہی سماجیہ ہوگا جیسا کہ آج کل پنجاب میں ہے۔

شریمتی لکشمی دیوی نے سمرتھن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس (الولہ) خیال ہے۔ کہ شدھی سمیلن کے دشمن جا گھس۔ تو آپ سوچیں کہ اس قسم کی باتیں سکاریوں میں کتنی بادھا ہو جاتی ہیں۔ ہم واستو میں دیش کی کمی رکشا صرف تو شدھی کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی قیمتی کے ذریعہ اثر ابی دچار دل کو روک سکتے ہیں تو آریہ سماج اسے روک نہیں سکتی اس کے بعد پرستاو پر رائے لی گئی اور سرو سمتی سے پاس ہوا۔

دوسرا پرستاو

دوسرا پرستاو پنڈت دشونو شدھی فیروز آباد نے نئی پر سکار پیش کیا۔ ہندو جاتی کو جیوت اور جاگرت رکھنے کے لئے شدھی کا ہونا آوشیک ہے۔ ہندو شدھی سبھا عرصہ ۸ سال سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل کا اُدیش چرخہ نہیں برہمچریہ اور وید ہے

پرنسپل رام دیو جی کا ویاکھیان

...ستفائیں چلتی ہیں اور مر جاتی ہیں۔ لیکن جو پرواہ چلتے ہیں۔ وہ مرتے نہیں۔ میرے ایک انگریز دوست نے پوچھا۔ ویدک دھرم کیا ہے کیا یہ کوئی کریڈ ہے میں نے کہا یہ کریڈ ہو سکتا ہے۔ لیکن کریڈ ہی نہیں۔ اس نے کہا کہ یہ POLITY ہے۔ میں نے کہا یہ POLITY بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن POLITY ہی نہیں۔ یہ ایک پرواہ ہے۔ پرواہ کو تم کسی گھڑے کے اندر بند نہیں کر سکتے۔ کوئی تعیینہ نہیں جس کے واسطے ویدک دھرم کے پاس سندیش نہیں۔ اس لئے ویدک دھرم مذہب نہیں ایک پرواہ ہے ؛

نئی تعلیم میں بڑے آوشکار ہوتے ہیں لیکن پرانے وقتوں میں تحقیقات ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرانے بھارت میں یہ تمام طریقے معلوم تھے۔ آج ہم کو بتایا جاتا ہے۔ کہ تعلیم کا PROGECT سسٹم نیا ہے۔ کھیل کھیل میں بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ لیکن دیکھو دشنو شرما نے کبوتروں کے ذریعہ ان کے نام [illegible] وغیرہ سکھا کر راجکماروں کو نرمل ولا کی شکشا دی تھی۔ یہ کنڈر گارٹن سسٹم نہیں تو اور کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آج کل بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں۔ انہوں نے ودیارتھیوں کے داخلہ کے لئے انٹرنس کا امتحان مقرر کر رکھا ہے۔ انٹرنس کے معنی ہے دروازہ۔ پراچین ساہتیہ پڑھو۔ نالندہ کی یونیورسٹی میں دس ہزار ودیارتھی اور ۱۵۱۰ ادھیاپک تھے۔ کچھ ادھیاپک ایسے تھے۔ جن کا نام تھا دوار پال۔ جو ودیارتھی داخل ہونے آتے تھے۔ ان کی دوار پال پنڈت پریکشا لیتے تھے۔ اور پاس ہونے پر انہیں یونیورسٹی میں داخل کیا جاتا تھا۔ یونیورسٹی میں ۱۰۸ محکمے تھے۔ ان کی پڑھائی وید شاستروں تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ علم کی تمام شاخوں کی پڑھائی کرائی جاتی تھی۔ گویا پرانے لوگ خوب جانتے تھے۔ کہ یونیورسٹیاں کیسے چلائی جاتی ہیں۔ ایک یونیورسٹی میں ۸۰۰۰ ودیارتھیوں کے لئے بورڈنگ ہاؤس تھا۔ ایک ہزار مدرا آچاریہ کی دکشنا تھی۔ غریب مفت پڑھتے تھے۔ ایک ودیشی لکھتا ہے۔ کہ میں نالندہ یونیورسٹی میں گیا۔ تو وہاں ۱۴۰۰۰ ودیارتھی تھے۔ اس سے

معلوم ہوگا۔ کہ فن تعلیم میں وہ لوگ کتنے ماہر تھے۔ ان یونیورسٹیوں کی ایک شان نرالی تھی وہ تھی برہمچریہ ؛

ایک بار سوامی شردھانند جی وائسرائے سے ملے۔ تو وائسرائے نے پوچھا۔ سوامی جی آپکی یونیورسٹی کی وشیشتا کیا ہے۔ سوامی جی نے کہا برہمچریہ۔ وائسرائے نے کہا برہمچریہ کا مطلب کیا ہے۔ اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی شدہ لڑکے داخل نہ کئے جائیں تو یہ تو آکسفورڈ اور کیمبرج میں بھی کیا جاتا ہے۔ سوامی جی نے کہا۔ برہمچریہ کا مطلب کیول شادی نہ کرنا نہیں۔ بلکہ ۲۵ برس کی آیو تک سوپن میں بھی ویریہ نہ ضائع کرنا ہے۔ وائسرائے نے کہا۔ یہ ناممکن ہے یہ فطرت کے خلاف ہے۔ سوامی جی نے کہا۔ آپ کے ہاں یہ ناممکن ہے۔ لیکن یہاں بھارت کی سبھیتا میں ناممکن نہیں ؛

یہ ہی ودیالیوں کے ساتھ لیبارٹریاں ہوتی تھیں۔ ان میں ہر قسم کی چیزیں بنائی جاتی تھیں۔ ان کے اندر جانے کی شرط یہ تھی۔ کہ وہی جا سکتے ہیں۔ جو نیم کا پالن کرتے ہوں۔ تاکہ کوئی ان علوم کا دروپیوگ نہ کر سکے۔ اسی طریقہ تعلیم کو پھر جیوت کرنے کے لئے یہ گوروکل کھولا گیا ہے۔ اس نے کیا کام کیا۔ وہ اس کے سمالوچکوں سے پوچھو۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ گوروکل سے صرف اپدیشک ہی نکلیں۔ ان سے پوچھو۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ گوروکل نے قوم پرست آدمی بہت پیدا کئے ہیں۔ اپدیشک نہیں نکالے۔ قوم پرستوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں۔ کہ گوروکل اپدیشک ہی پیدا کرتا ہے سارا سے ثابت ہے۔ کہ گوروکل قوم پرست بھی پیدا کرتا ہے۔ اور اپدیشک بھی ؛

گوروکل کو لاکھ روپیہ سالانہ کی گرانٹ کا لالچ دیا گیا۔ لیکن گوروکل نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ گوروکل کو گورنمنٹ سے روپیہ لینے میں اعتراض نہیں۔ لیکن شرطوں کے ماتحت یہ روپیہ لینے کو تیار نہیں ؛

جس طرح گورنمنٹ کی پیشکش کو گوروکل نے ٹھکرا دیا۔ اسی طرح اگر کہا جائے۔ کہ اس میں گاندھی کی پوجا ہو۔ تو گوروکل کے سیوک اس

سے بھی مقابلہ کریں گے۔ گوروکل دیانند کی سرشٹی ہے۔ گوروکل کے [illegible] پرائم منسٹر آندولن میں جاتے ہیں۔ تو اس لئے نہیں کہ مہاتما گاندھی ایسا کہتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ دیانند ایسا کہتے ہیں۔ مہاتما گاندھی سے میں نے کہا۔ کہ آپ نے جو باتیں ۱۹۲۱ء کے آندولن میں نکالی تھیں۔ وہ سب ستیارتھ پرکاش میں سے نکل آئی تھیں۔ اب آپ نے اپنا ستیاگرہ نکالا ہے۔ وہ بھی پرانے ستیارتھ پرکاش سے نکل آیا ہے۔ مہاتما کہنے لگے تو کیا اب مجھے دیانند کا شش ہی رہنا ہوگا۔ میں نے کہا۔ آپ کے بھاگ میں ایسا ہی ہے ؛

گوروکل پاور ہاؤس ہے۔ یہ طاقت دیتا ہے۔ اس سے خواہ لیمپ جلاؤ۔ خواہ چکی چلاؤ۔ گوروکل لڑکوں کو سچریتر بناتا ہے اس چرتر کے ساتھ وہ جہاں جائیں گے۔ بڑا کام کریں گے۔ اس لئے جو لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ گوروکل کا پاور ہاؤس صرف انکی چکی ہی چلائے۔ ان کا ایسا کہنے کا کوئی حق نہیں گوروکل تمہاری چکی بھی چلائے گا۔ لیکن دوسری مشینیں بھی چلائے گا۔ دوسری طرف جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ گوروکل کے پلیٹ فارم سے آزادی کی بات نہ ہوگی۔ وہ بھی غلطی پر ہیں آریہ سماج کے اندر کام کرنے والوں کی بہادری دیش کی بہادری ہے۔ آریہ اس کے نمونے بھی دکھائیں ؛

کانگرس نے شراب کے خلاف پرچار کا کام شروع کیا۔ اس کے لئے لوگ جیل بھی گئے۔ لیکن باجوں اور جلوسوں کے ساتھ جیل جانے کے لئے تو بزدلوں کے اندر بھی اُتساہ آ جاتا ہے۔ پر سچی بہادری اُن کی ہے جنہوں نے جلوسوں وغیرہ کے پردھن کے بغیر شراب کے خلاف کام کیا۔ اور وہ تھے آریہ سماجی۔

لالہ چرنجی لال ایک معمولی تعلیم کے آریہ سماجی تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ کانگرس کے پردھان خود بھی شراب پیتے ہونگے۔ وہ شراب کے خلاف پرچار کرتے تھے۔ لدھیانہ میں گئے۔ اور بر سر بازار کہنے لگے۔

جس بوتل توڑ پیالے توڑ

لکھ لعنت پیون والے نوں

وہاں کا تحصیلدار شراب پیتا تھا۔ اس نے انہیں گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا۔ لالہ لاجپت رائے وہاں گئے۔ اور ایک ہفتہ کے بعد انہیں چھڑا کر لے آئے ؛

اس وقت کوئی تحریک شراب کے خلاف جاری نہ تھی۔ لیکن آریہ سماجی اس وقت بھی

شراب کے خلاف پرچار کے لئے جیل جا سکتا تھا ؛

کہا جاتا ہے کہ آریہ سماج کانگرس کے پیچھے لگے۔ کیوں لگے؟ وقت تھا کہ سوامی شردھانند نے کہا کہ سوراجیہ لینا ہے۔ تو چھوت اچھوت کے ساتھ لو۔ کانگرس والے ناراض ہو گئے۔ کہنے لگے۔ یہ کیا فضول بات ہے کہ کانگرس میں مذہبی کام کو داخل کیا جاتا ہے۔ لیکن وقت آیا۔ کہ کانگرس آریہ سماج کے پیچھے لگی۔ اور اچھوت اُدھار کو اپنے پروگرام میں شامل کیا۔ وقت آنے والا ہے۔ کہ کانگرس کو یہ قاعدہ بنانا ہوگا۔ کہ کوئی آدمی کانگرس کا ممبر نہ ہو سکیگا۔ جو اس ملک کی سنسکرتی کو قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ ہندو مسلم ایکتا کا اس کے سوائے اور کوئی طریقہ نہیں۔ مذہب کے لحاظ سے مسلمان مسلمان ہیں۔ لیکن سنسکرتی کے لحاظ سے وہ الگ نہیں رہ سکتے۔ ہندو مذہب نہیں ایک کلچر کا نام ہے۔ جو اسے نہ مانیگا۔ اس کے اندر راشٹریہ جگتی نہ آئے گی۔ کانگرس کو آخر آریہ سماج کی یہ بات اسی طرح ماننی ہوگی جس طرح شراب کی مخالفت کی مانی۔ اور اچھوت اُدھار کی مانی ؛

مہاتما گاندھی یہاں آئے۔ انہوں نے کہا گوروکل میں خواہ چرخہ چلے۔ لیکن چرخہ گوروکل کا سندیش نہیں۔ اس کا سندیش برہمچریہ اور ودیا ہے۔ گوروکل اپنا شان کو نرالا رکھتا ہے۔ یہ قومی ودیالیہ بھی ہے۔ لیکن اس سے کچھ زیادہ بھی ہے۔ گوروکل کو ڈر نہیں کہ مہاتما گاندھی کیا سمجھیں گے۔ وہ ساری بات سمجھتے ہیں۔ لیکن چیلے آکر دھمکاتے ہیں۔ کہ جناب ہم مہاتما جی سے رپورٹ کر دیں گے۔ مہاتما گاندھی نے ستیارتھ پرکاش کے خلاف لکھا۔ میں اُن سے بمبئی ملنے گیا۔ کہا مستر بن کر آئے ہو یا شترو بن کر؟ میں نے چرنوں کو چھوا اور کہا میں مہاتما گاندھی کا مِتر بن کر آیا ہوں۔ لیکن اس گاندھی کا شترو ہوں۔ جس نے دیانند کے خلاف لکھا ؛ دنیا میں بڑے بڑے چلتے رہے اور بند ہو گئے۔ ان کا اُدیش کانگرس کے سے دور کر پیدا کرنا تھا اور بس۔ لیکن گوروکل کا اُدیش نشچت ہے۔ اس لئے یہ بند نہیں ہو سکتا۔

کل کہا گیا۔ ۸۷ فیصدی آریہ سماجی جیل میں گئے۔ اگر آریہ سماج نہ ہوتا۔ تو بتاؤ۔ بس قدر تعداد میں وہ کہاں سے پیدا ہوتے ؛

لالہ سوم ناتھ رودپور کے غریب آریہ سماجی تھے۔ رہتیہ شدھی پر وہاں کے ہندوؤں نے اُن کا پانی بند کر دیا۔ اُن کی ماتا سخت بیمار تھی۔ لالہ سوم ناتھ نہر سے پانی لاتے۔ ڈاکٹر نے

کہا۔ ماتا کو کنوئیں کا پانی دو۔ نہر کا پانی پینے سے وہ مر جائے گی۔ لالہ سوم ناتھ نے ماتا سے کہا۔ ماتا جی! ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف آپ کی زندگی۔ ماتا نے کہا۔ دھرم نہ چھوڑو مجھے زندگی کی پرواہ نہیں۔ آخر ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ لیکن سوم ناتھ دھرم سے نہیں ہٹے۔

رام چندر جموں کے علاقہ میں ایک سادھارن آریہ سماجی تھے۔ دلت اودھار کے کام میں لگے ہوئے تھے۔ راجپوتوں نے انہیں دلت اودھار کے اپرادھ میں مار دیا۔ کیا تم کہہ سکتے ہو۔ سوم ناتھ بزدل تھا۔ رام چندر بزدل تھا۔ چرنجی لال بزدل تھا۔ اور تم بہادر ہو جو ڈھول اور باجے کے ساتھ جیل جاتے ہو؟ بزدلی کا ٹھیکہ نہ ہم نے لیا ہے نہ تم نے۔ ہمارے اندر بھی ڈھونگی ہیں۔ اور تمہارے اندر بھی بھی بزدل ہیں۔ دونو کام دھرم کے کام ہیں چھوت اودھار بھی دھرم کا کام ہے۔ اسلام کا کھنڈن بھی دھرم کا کام ہے۔ میں نے آپ کو بتا دیا۔ کہ گورو کل نے کیا کام کیا۔ گورو کل نے دھرم کے کھشیتر میں بھی ویر دیئے۔ سماج سدھار کے میدان میں بھی کارکن دیئے۔ اور راج نیتک کھشیتر میں بھی ویر بھیجے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ یہ راج نیتک کھشیتر میں نہ لگ جائے۔ تو مہاتما جی سے کہلا دو۔ کہ اب برہمچریہ کی ضرورت نہیں۔ اب اچھوت اودھار کی ضرورت نہیں۔ وہ سمجھ کر کبھی نہ دیں گے سوراجیہ لینا سب کا مشترکہ کام ہے اس کے بعد ہم سب کو ویدک دھرم میں لائیں گے اور اس کے بعد ویدک پڑھے ہوئے لوگوں کی آسمان چھوئے گی۔

تمہارا گورو کل سے کیا مطالبہ ہے۔ گورو کل تب سے قائم ہے۔ جب تمہاری تحریک جاری نہ ہوئی تھی۔ گورو کل تمہاری تحریک سے پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ تب تک رہے گا۔ جب تم فنا ہو گئے یعنی سوراجیہ مل چکا ہوگا۔ اور تمہاری تحریک ختم ہو جائے گی۔ اس گورو کل کے بچے میں آپ سے کیا اپیل کروں گورو کل کو ہم نے اس وقت بنایا۔ جب گورو کل میں ہندی پڑھانے پر ہم پر مخول اڑایا جاتا تھا۔ اب سوراجیہ آ رہا ہے۔ اس وقت تمام کاروبار ہندی میں ہوگا۔ فیصلے ہندی میں لکھے جائیں گے۔ دفاتر ہندی میں ہونگے اس وقت گورو کل ہی ہے۔ جو آپ کو ہندی کے کارکن مہیا کرتا رہے گا۔

گورو کل نے اپنا حصہ آندولن میں دیا۔ اور دیگا۔ لیکن گورو کل بند نہیں ہو سکتا گورو کل دھرم کے کھشیتر میں کام کرنے والے پیدا کرتے ہیں۔ ان کا حق

ہے۔ کہ وہ گورو کل میں رہ کر پڑھیں۔ اس لئے آریہ بھائیو! اپنے گورو کل کو خوب چلاؤ تو فتح تمہاری ہے۔ آج یہ مانا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی کامیاب تجربہ ہے۔ تو وہ گورو کل ہے گورنمنٹ نقل کرتی ہے۔ تو گورو کل کی دوسری بیٹھیں نقل کرتی ہیں۔ تو گورو کل کی۔ گورو کل کھلا۔ اس کے پیچھے بنگال نیشنل کونسل کھلی وہ بند ہو گئی۔ لیکن گورو کل قائم ہے۔ اس لئے آریو! اپنے گورو کل کی ہر طرح سہائتا کرو۔ تاکہ یہ ستی دیانند اور سوامی شردھانند کے کام کو جاری رکھ سکے۔

کتنا روپیہ جمع ہوا

آچاریہ رام دیو جی کی اپیل کے بعد دعدوں کا سنایا جانا شروع ہوا۔ جس کی کل جوڑ ستر ہزار روپیہ تک پہنچ گیا۔ سب سے بڑی رقم ۸۵۰۰ روپیہ کی ہے۔ جو آچاریہ رام دیو جی باہر سے لائے۔ میانوالی کے حکیم ہیرالال نے اپنی ساری جائیداد گورو کل کے نام کر دی ہے۔ جس میں ایک مکان ہے۔ جو تین ہزار روپیہ کی قیمت کا ہے۔ اور پانصد روپیہ نقد ہے۔

۱۸۰۰ روپیہ کی رقم وہ ہے۔ جو مشہور گورو کل پریمی لالہ بھولا رام نیئر نے اکٹھی کی ہے۔ لالہ بھولا رام جی کئی سالوں سے لگاتار گورو کل کے لئے دھن جمع کرتے ہیں۔ اور آپ کی خدمات اس قابل سمجھی گئی ہیں۔ کہ گورو کل کی طرف سے آپ کو اس جلسہ کے موقعہ پر طلائی میڈل دیا جائے۔ آپ نے اس کے علاوہ ۲۵۰۰ روپیہ ایک ٹرافی کے لئے دیئے ہیں۔ جو اس یونیورسٹی کو ملا کریگی جو گورو کل میں ہونے والے یونیورسٹی طلبار کے واد وواد میں اول رہا کرے گی۔ اسی طرح ۲۵۰ روپیہ انہوں نے تین میڈلوں کے لئے دیا ہے۔

ویدآرنبھ سنسکار

دیکشانت کے بعد آج کی دوسری اہم تقریب ویدآرنبھ سنسکار ہے۔ جو نئے بالکوں کا کیا جاتا ہے۔ اس سال ۴۲ بالک گورو کل میں داخل ہوئے ہیں۔ جن کا ویدآرنبھ سنسکار بڑے سماروہ سے ہوا۔ سنسکار کے بعد بھکشا پر نئے بالکوں کو مٹھائی نقدی اور پھل پھول بڑی مقدار میں جنتا کی طرف سے دیا گیا۔ چنانچہ پلیٹ فارم پر پھلوں کا ڈھیر لگ گیا

راشٹریہ بھاشا سمّیلن

بہار کے پرسدھ راج نیتک نیتا اور راشٹریہ بھاشا کے پرچارک شری بابو راجیندر پرشاد کی صدارت میں راشٹریہ بھاشا سمیلن ۵۔ اپریل کی رات کو بڑی بھاری حاضری میں ہوا۔ سبھاپتی جی نے اپنے بھاشن میں کہا یہ سمیلن بہت مہتو کا سمیلن ہے۔ اس کا مہتو کسی بھی سمیلن سے کسی بھی بات میں کم نہیں۔ راشٹر کے نرمان میں دیش اور جاتی کی اُنتی میں بھاشا کا بہت اونچا استھان ہے۔ آج ہم سمے کے چکر میں پڑ کر اپنی بھاشا کے مہتو کو بھولے بیٹھے ہیں۔ اور یہی ایک کارن ہے۔ جس سے ہماری نیتک اُنتی اتنی کم ہوتی ہے۔ میں آپ کو انیہ دیشوں کے اتہاس سے ایک دو پرمان دے کر بتاؤنگا۔ کہ کسی دیش میں راشٹر اُنتی اس وقت تک نہیں ہوئی۔ جب تک انہوں نے اپنی بھاشا کی اُنتی میں اپنا گورو نہیں سمجھا۔ یہ بھی پرمانت ہے۔ کہ جس دیش کی اُنتی ہوتی ہے۔ اس کی بھاشا اور ساہتیہ کی اُنتی بھی ساتھ ہی ہوتی ہے۔ جب ہمارے دیش کے بھائی اپنے وچاروں کو ودیشی بھاشا میں ہمارے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مذاق کر رہے ہیں سچے دیش بھگت کے بھاو ودیشی بھاشا میں ادا نہیں کئے جا سکتے۔ ایک سمے اس دیش میں چرچا ہو رہی تھی۔ کسی نے کہا۔ کہ اگر انگریزی تعلیم نہ ہوتی۔ تو قومیت کے بھاو اس طرح پیدا نہ ہوتے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ آج تک جو قومی جذبات صرف چند آدمیوں تک محدود رہے۔ اس کا کارن یہی ہے۔ کہ ان کا ہم غیر زبان میں پرچار کرتے رہے۔ جس دن سے مہاتما گاندھی میدان میں اُترے اور انہوں نے اس بات کا اعلان کیا۔ کہ ہندوستان کا کاروبار ہندوستانی زبان میں ہوا کرے۔ اور جس دن بڑی بڑی سبھاؤں میں بھارتی بھاشا دوارا ہی سب کام کئے جانے لگے۔ اسی دن سے ہماری سبھائیں کسی کمرے کے اندر نہیں ہو سکتیں۔ کسی شامیانے کے نیچے بھی نہیں ہو سکتیں۔ اب تو ساکشات ایشور کے سایہ کے نیچے ہی بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ جس دن سے راج نیتک کھشیتر میں ہندی کو اچت استھان ملا۔ پرشوں کے اندر ہی نہیں۔ دیویوں کے اندر بھی راشٹر بھاشا

بڑے زور سے پرچار ہو رہا ہے آندولن میں دیویوں نے ہی نہیں بچوں نے، چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی بڑے جوش سے کام کیا ہے۔ انیہ دیشوں کے اتہاس سے بھی اب یہی پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ ہنگری کے اتہاس سے ہی آپ کو ایک اداہرن دینا چاہتا ہوں۔ آج سے ستر سال پہلے ہنگری کی وہی حالت تھی۔ جو آج ہندوستان کی ہے۔ وہاں کے لوگوں میں راشٹر بھاو جاگرت ہونے لگا۔ تو پہلا کام جو ان کے لیڈر نے کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ جرمنی بھاشا کو چھوڑ کر پارلیمنٹ میں اپنی بھاشا میں تقریر کرنی شروع کر دی۔ جس سے اس کے دیش واسیوں کے اندر کھلبلی مچ گئی۔ کہ یہ کیسا بیوقوف ہے۔ کہ راج بھاشا جرمنی کو چھوڑ کر ہنگری کی بھدّی بھاشا میں تقریر کرنے لگا ہے۔ مگر وہ اپنے نشچے پر قائم رہا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند برسوں کے اندر ہنگری آزاد ہو گیا۔ حال ہی میں جب آئرلینڈ کی لڑائی انگریزوں سے ہو رہی تھی۔ تو وہاں پر انگریزی بھاشا کا پرچار تھا۔ آئرش لوگ اپنی بھاشا کو بھول چکے تھے۔ جب لڑائی شروع ہوئی۔ تو انہوں نے سب سے پہلے اپنی بھاشا کو ہی اپنایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چند سالوں کے اندر وہ آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہندوستان کے اندر یہ شوک جنک بات ہے۔ کہ پرش کیا استریاں بھی انگریزی سیکھ کر اس کے ساتھ ابھیمان کرنے لگ جاتی ہیں۔ کہ وہ جنٹلمین بھی ہیں اسی سے کام لینے لگتی ہیں۔ لیکن اگر آپ راشٹری اُنتی چاہتے ہیں تو آپ کو انگریزی کے موہ اور پریم کو غلط سمجھ کر اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اپنی بھاشا سے کام لینا چاہیئے۔ جب تک ہم ایسا نہ کریں گے۔ اُنتی ہرگز نہ ہوگی آپ خیال رکھیں۔ کہ جو ودیالیہ سرکار کی طرف سے قائم ہیں۔ ان کی تعلیم انگریزی کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے گورو کل سے ودیالیوں کی ضرورت ہے۔ ایشور کی دیا ہے۔ کہ آج ہم سب کا دھیان ادھر جانے لگا ہے۔ وہ سمے جلد آنے والا ہے۔ جب ہر جگہ اپنی بھاشا ہندی دوارا اپنے معمولی کاموں کو ہی نہیں۔ اپنے اونچے سے اونچے وچاروں کو بھی آپ پرگٹ کر سکیں گے اس کام

کے لیے بہتر ہے۔ نیو دکوں کی ضرورت ہے جو مدراس میں اور دوسرے پرانتوں میں جہاں لوگ ہندی نہیں جانتے ...... جا کر ہندی کا پرچار کریں۔ ہندی کے ساہیہ کو اتنا پری پورن کریں۔ کہ خواہ جس دیش کا بھی آدمی ہو۔ اس کے ساہیہ کو جاننے کے لالچ سے وہ اس بھاشا کو سیکھنے پر مجبور ہو۔ یہی ہمارا کرتویہ ہے ہم آمید کرتے ہیں۔ کہ اس سمیلن کا یہ نتیجہ تو آپ ضرور نکالیں گے۔ کہ پنجاب پرانت میں کہ جہاں لوگ ہندی بھاشا کو جان کر بھی اپنی لپی (رسم الخط) کو نہیں اپناتے وہ اپنی لپی کو اپنائیں گے۔ میں آشا رکھتا ہوں۔ کہ پنجابی بھائی اور بہنیں جو یہاں موجود ہیں۔ اس بندھیان نہیں گے۔ اور بچوں کو ہندی ودیا رتھ شکشا دیں گے۔ اور ہندی میں اپنا کاروبار کریں گے۔

اپنی تقریر ختم کرکے بابو راجیندر پرشاد چلے گئے۔ اور انکی جگہ سوامی گنگا گری جی کرسی صدارت پر آ گئے۔ چنانچہ چند رزولیوشن پاس ہوئے۔

پہلے رزولیوشن میں ہندی پریمی شری رامجی لال شرما۔ شری گنیش شنکر ودیارتھی سردار بھگت سنگھ اور شری سکھ دیو کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔

دوسرے رزولیوشن میں آریہ ستری پرشوں پر زور دیا گیا۔ کہ وہ اپنے پتر وہار میں دیوناگری لپی کا ہی استعمال کیا کریں۔

تیسرے رزولیوشن میں ڈاکخانوں اور عدالتوں میں ہندی پرچلت کرانے کے سادھن اختیار کرنے پر بل دیا گیا۔ اور پنجاب میں جو ہندی کے اخبار نکلتے ہیں۔ اُن کی خاص طور پر سہائتا کے لیے پریرنا کی گئی۔

چوتھا رزولیوشن اس مطلب کا تھا کہ ہندی ادھیاپکوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ہندی کے ادھیاپکوں کی ٹریننگ کا پربندھ کیا جائے۔

YOUR EYE کیا اسے کوئی تکلیف ہے؟ اگر ہے تو سیلز لوشن ہنی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے۔ ککروں کے لیے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے لٹریچر مفت! ہمتھ اینڈ کیمبل لاہور

انت میں گایتری پھل پڑی

پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کا ویاکھیان

دھرم کے خلاف آندولن ٹھنڈا ضرور ہوا ہے۔ پر بند نہیں ہوا۔ ایسے لوگ اب بھی ہیں۔ جو فخر سے کہتے ہیں۔ کہ ہم ایشور کی ہستی کو نہیں مانتے۔ میں اس بات کی پڑتال کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا سنسار آستک واد کو تلانجلی دینے کے لیے تیار ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دھرم لوگوں کے اندر اندھتا پیدا کرتا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ نہ تو مذہب کسی کو دیوانہ بناتا ہے۔ نہ نا ستک۔ جن کی طبیعت دیوانہ پن کی طرف مائل ہوتی ہے۔ وہ بنتے رہتے ہیں۔ اگر سچ پوچھو تو مذہب تو دیوانہ پن کو کچھ کم کرتا ہے۔ جیسے پہلے ایشور وادکا نام لے کر ڈھونگی لوگ جو ڈھونگ چاہتے کرتے تھے۔ آج مزدور وادکا نام لے کر جو کچھ کر لیں۔ جائز سمجھا جاتا ہے۔ ڈھونگی ہمیشہ اچھی چیز کی نقل کرتے ہیں۔ بری کی نہیں۔ اس واسطے آریہ سماج میں ڈھونگی آریہ سماجیوں کا آنا آریہ سماج کا اپرادھ نہیں۔ تھوڑے دنوں سے دھرم کا کھنڈن کرنے کا فیشن ہو چلا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ آستک واد لوگوں کو اندھا بناتا ہے۔ یا ناستک واد کسی آدمی کا امتحان دو موقعوں پر ہوتا ہے۔ ایک اس وقت جبکہ کسی مخالف سے سامنا ہو۔ دوسرا اس وقت جبکہ اس کا دشمن ہار کر اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ روس کے اندر زار نے ظلم کیا۔ اس کے خلاف ایک طاقت کھڑی ہو گئی۔ اور وہ جیت گئی۔ اس کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ آج روس کے اندر جو ناستک ہیں۔ وہ ٹھیک وہی اتیاچار کر رہے ہیں۔ جو کسی وقت نام کے آستک ناستکوں پر کرتے تھے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ قصور کس کا ہے۔ نہ آستکتا کا۔ نہ ناستکتا کا۔ قصور اُن لوگوں کی طبیعت کا ہے۔ ناستکوں نے زار کو مار ڈالا۔ اس نے ظلم کیا تھا۔ لیکن اس کے کمسن بچوں نے بھلا کیا قصور کیا تھا۔ جنہیں گولی سے اڑا دیا گیا۔ معلوم ہو گیا۔ کہ FANA-TIC تو وہاں بھی ہوتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ کوئی طاقت ہے۔ جو اس سے اونچی بھی جا سکتی ہے۔ ہاں وہ بھی ہے۔ زار روس نے لوگوں پر ظلم کیا۔ غریبوں نے اپنا بدلہ اس کے بچوں پر ظلم بپائی چلا کر چکایا۔ حساب برابر ہو گیا۔ کسی پر کسی کا قرضہ نہ رہا۔

وید کہتا ہے۔ اے برہمن! تو اپنے دشمنوں کو مار۔ کیسے مار۔ کہ تو انہیں مقروض بنا دے۔ یاد کرو اوپ شہر کی گھٹنا کو۔ جب رشی دیانند کو زہر پلانے والا ہتھکڑیوں سے بندھا ہوا دیانند کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ وہ بالشویک ہوتا۔ تو کہتا۔ اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی۔ میں اسے مارتا ہوں۔ آپ بھی کہتے۔ انصاف کی بات ہے۔ لیکن اس سے پرے بھی ایک درجہ ہے۔ بھگت تحصیلدار نے سمجھا۔ سوامی جی خوش ہونگے۔ لیکن دیانند نے کہا۔ تم اسے میرے سامنے پکڑ کر لائے ہو۔ مجھے خوش کرنا چاہتے ہو۔ لیکن اسے چھوڑ دو۔ وجہ دریافت کرنے پر جواب ملتا ہے۔ میں دنیا کو بندھنوں سے چھڑانے آیا ہوں۔ بندھنوں میں ڈالنے نہیں آیا۔ ایک اور FANATIC کے درشن کرو۔ برٹش گورنمنٹ کی اور ہمارے نوجوانوں کی لڑائی تھی۔ کچھ نوجوانوں نے گورنمنٹ کی رائے میں ان کے ایک افسر کو مار دیا۔ اور گورنمنٹ نے انہیں پھانسی پر چڑھا دیا۔ اب سارے ملک میں لہر چل رہی ہے۔ میں حیران تھا۔ ہو کیا رہا ہے۔ اگر مہاتما گاندھی کا صحیح راستہ منظور تھا۔ تو اس راستے چلتے۔ لیکن ایک طرف انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگتا ہے۔ اور دوسری طرف رحم زندہ باد کا۔ غصہ تھا گورنمنٹ پر۔ اور ہمارے نوجوان چلے نکالنے مہاتما گاندھی پر۔ پھر شور سادہ پیارا بولا۔ اُنہوں نے مجھے کالا پھول دیا بڑی مہربانی کی۔ بتاؤ FANATIC کون ہے؟ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ دشمن کے ساتھ برابر کا بدلہ لینے کی طاقت شائد غصہ سے بھی پیدا ہو جاتی ہو۔ لیکن دشمن کو معاف کرنے کی طاقت سوائے پرمیشور کے بھگتوں کے اور کہیں نہیں آ سکتی۔

یاد رکھو سرمیشور واد کی لہر انگلینڈ میں پھیلے۔ جاپان میں پھیلے۔ امریکہ میں پھیلے اس دیش میں نہیں پھیل سکتی۔ جو گوبند سنگھ دیانند۔ اور گاندھی پیدا کر سکتا ہے۔ پرمیشور کا بھجن وہ شکتی پیدا کرتا ہے۔ جس کے سامنے کسی کشٹ کی پرواہ نہیں۔ چار بھائی نیبوں پر رونے لگے تھے۔ چار بیٹے گورو گوبند سنگھ کے تھے۔ وہ دیوار میں چنے گئے۔ باقی دو کو شستروں سے سجا کر انہوں نے خود لڑائی میں بھیجا۔ جہاں وہ موت کے منہ میں چلے گئے۔ شام کو سنگت اکھٹی ہوئی۔ ایک بھگت نے دُکھ پرکاشت کیا۔ گورو نے جواب دیتے ہیں ان پتروں کے بدلے وار دیئے سُت چار۔ چار گئے تو کیا ہوا جب جیوت کوٹ ہزار۔ یہ ہے راستہ بھگتوں کا۔ ہمارے ملک کے لوگوں نے ایشور کے بھجن کو بھی زہر قاتل بنا کے چھوڑا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ پرمیشور ہمارا مالک ہو۔ اور ہم سیوک۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگوں کی بھگتی یہ ہے۔ کہ مالا لے لی۔ بھجن کرنے بیٹھے۔ حساب ہوتا ہے۔ ۱۰۸ مالا جپی۔ لکھ لیں۔ ایشور کے نام۔ اب کوئی بدمعاشی کر آتے۔ تو کہہ دیا کوئی ڈر نہیں۔ مالا جپی ہوئی ہے۔ دیکھو تمہارا کلیان ہوگا تو بھگتی اور گایتری سے ہوگا۔ اور نمائش بھی اسی سے ہوگا۔ جو بھگتی تمہیں پرشارتھ کے لیے پریرنا کرتی ہے۔ وہ تمہارا کلیان کرنے والی ہے۔ جب تم نے گایتری کے نام سے پرماتما کے نام پر قرضہ چڑھانا شروع کیا۔ تو تباہ ہو جاؤ گے۔ بھگتی رنگ لاتی ہے۔ ایک بھگت قربانی کرتا ہے۔ تمام دنیا قربانی کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔ یہ بھگتی کی سچی شکل ہے۔ یاد رکھو! گایتری تمہارا کلیان کریگی اور اگر الٹی پڑ ہوگے۔ تو گایتری تمہارا سروناش کرے گی۔

گایتری کا ٹھیک قاعدہ کیا ہے۔ یہی میں آپ کے سامنے درشن کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ ایشور کے بھجن کرنے کا طریقہ سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ ارے اسی چیز کے سکھانے کے لیے دیانند نے اپنی آتما ارپن کی۔ پرماتما نے تجھے آنکھ دی۔ کان دیئے۔ بانی دی۔ بدھی دی۔ ارے بتاؤ۔ ان چیزوں کا نیک استعمال تم نے کیا یا نہیں کیا؟

رشی دیانند نے جب قرضہ چکانے کا وقت آیا۔ تو یہ نہیں کہا۔ کہ میں نے ساری عمر بھگتی کی۔ پر بھو تو نے مجھے پھوڑے کیوں نکال دیئے۔ کہا۔ تو یہ کہا۔ پر بھو! تیں نے عجب لیلا کی۔ تیری اچھیا پورن ہو۔ یہ ایشور کا بھجن ہے۔ جو لوگوں کے اندر سچی طاقت پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ ایشور کے بنا دنیا کا بھلا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بڑی سے بڑی بلندی پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو دشمن سے بدلے کر برابر ہو جاتے ہیں۔ لیکن زہر کا پیالہ پلانیوالے کو معاف کرنا ان کا کام ہے۔ جن کی آتما کے اندر پرماتما کی بھگتی ہے۔ پاپ کیا؟ ایک کٹر بن گیا۔ اور دوسرا آ گیا۔ ... دکھاؤ۔ جو ایشور کے بھگتوں نے دکھایا تھا۔ سٹرلن مشر کے دروازے پر ایک رشی آیا کہا۔ اس لیے آیا ہوں۔ کہ تیرے مت سے تجھے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سادن - تم کہتے ہو - مذہبی لوگ لڑتے ہیں - دیکھو یہ نظارہ! گھر آ کر سنیاسی منڈن مشر کے مذہب کا کھنڈن کرتا ہے - منڈن اس کا ستکار کرتے ہیں - سات دن شاستراتھ ہوتا رہتا ہے - منڈن کی دھرم پتنی پریزیڈنٹ ہے - اسی کے مذہب کا کھنڈن ہو رہا ہے ساتویں دن منڈن ہارتا ہے - اور سنیاسی کا چیلا بنتا ہے - نہ اس نے اس کا سر پھوڑا نہ اس نے اس کا -

دنیا میں آج تین قسم کے مذہب ہیں - ایک وہ جن کو ان کے گورو نے ظلم کرنا سکھایا نہ انہوں نے کیا - وہ مذہب ہندوستان میں پیدا ہونے والے مذاہب ہیں - دوسرا مذہب وہ جن کے گورو نے انہیں نہیں سکھایا - پر انہوں نے ظلم کیا - یہ ہے عیسائی مذہب - تیسرا مذہب وہ ہے - جس کے گورو نے بھی ظلم کرنا سکھایا اور وہ بھی کر رہے ہیں - وہ ہے اسلام - مسلمانوں نے مسلمانوں پر ظلم کیا - افغانستان کے اندر مسلمان بادشاہ نے مسلمان مولوی کو جو مختلف عقیدہ کا تھا - سنگسار کرا دیا - اگر اس کے خلاف سب سے پہلے کسی نے ریزولیوشن پاس کیا - تو مہاتما گاندھی نے

INTOLERATE آریہ سماج چاردی بانارے - سب مذہبوں پر ظلم کرنے کا الزام کیوں لگاتے ہو - آریوں کو بزدل تو کہتے ہو - لیکن میں کہتا ہوں - کہ آج ہندوستان کے پولیٹیکل جتنا بزدلی سے مذہبوں کو بدنام کرتے ہیں - حالانکہ قصور مذہبوں کا نہیں مذہب کا ہے - اور وہ ہے اسلام - یا تو اسلام کو مذہب کے نئے معنی بنانے ہوں گے - یا لکھ کر چھوڑنا ہوگا - میں تو عرب میں بھی نہیں رہنے دونگا - اسلام کو صفحہ دنیا سے مٹنا ہوگا - ورنہ دیانند کی فوج پرچار کرے گی - یہ مذہب کے نام پر پاپ ہے - چند دن کی بات ہے کانپور میں ہندو مسلمانوں کا دنگہ ہوا - وہ وہ نے بہوتوں کی - ظلم بدا اترے گنیش شنکر ودیارتھی نے جا کر سمجھایا - نہ سمجھ گئے مسلمان ٹوٹ گئے - تو جو ہوا آپ کو معلوم ہے - جیسے کانگرس کے میدان میں سب سے شاندار موت اس بنئے کی ملی ہے مسلمانوں کے سامنے سر جھکا کر کہا - اگر تمہاری پیاس خون سے بجھتی ہے تو مجھے مارو - جتنی شاندار یہ موت ہے - اتنا ہی شرمناک داغ اسلام کے ماتھے پر ہے اور یہ کلنک ہے کہ یہ ہٹنے سے ڈرتی ہے - قصور مسلمانوں کا نہیں - اسلام کا ہے - اس کا علاج دیکھا نہیں - اس کا علاج صرف ویدک دھرم کی سوامی ہے -

مذہب تو پرمیشور کا بھجن سکھاتا ہے - اور ویدک دھرم پرمیشور کا بھجن سکھاتا ہے - پرمیشور کو مقروض مت بناؤ - اپنے آپ کو مقروض سمجھو - اور اس کا قرضہ چکانے کا پریتن کرو -

تم کہتے ہو - مذہب کا اثر نہیں ہوتا - میں پوچھتا ہوں - کہ ملک کے نام پر آزادی کے میدان میں آریہ سماجی سب سے زیادہ کیوں گئے؟ اور مسلمان سب سے کم کیوں گئے؟ مہاتما گاندھی سناتنی کہلاتے ہیں - میں ان سے بھی شاستراتھ کر آیا ہوں - میں نے ان سے پوچھا - کہ آپ سناتنی کہلاتے ہیں - سناتن دھرمی وہ ہے - جو کہتا ہے - تم کچھ نہ کرو - نام جپو - ہم کہتے ہیں - کہ جتنی طاقت ہے لگاؤ اور اسے پرمیشور کی طاقت سمجھو - یہ گایتری کی شکتی ہے - یہ ایشور بھجن کی شکتی ہے - جو ہندو آج مذہب کو جواب دے رہے ہیں - ان کی نسوں میں یہی طاقت کام کر رہی ہے - آج سے چار سال پہلے جواہر لال کہتے تھے DOWN WITH RELIGION وہ کہتے تھے - اور مجھے گایتری بولتی نظر آتی تھی - میں پوچھتا ہوں - آج سے پندرہ برس پہلے کہاں تھے جواہر اور کہاں تھے موتی؟ ایک پرمیشور کا بھجن کرنے والے کی جھونپڑی میں جواہر اور موتی چمک اٹھے - چمکے کیوں؟ گاندھی کی سنگت تو محمد علی کو بھی ملی تھی - ان پر اثر کیوں نہ ہوا؟ اس لئے کہ ان کے اندر چھپی ہوئی گایتری بول رہی تھی لوگ کہتے ہیں - موتی لال ناستک تھے - لیکن اندر گایتری چھپی ہوئی تھی - بہت چھپائی لیکن آخر موت کا وقت آیا - تو پول کھل گیا - اور گایتری جپتے جپتے موتی لال نے پران دئیے - یہ ہے گایتری کی مہما یہی وجہ ہے - کہ ان پر اثر ہوتا ہے - اور محمد علی پر نہیں - کئی یونیورسٹیاں تھیں انہوں نے کیوں جتھا نہیں بنایا - اور دیانند کی یونیورسٹی نے کیوں جتھہ بنایا - اس لئے کہ وہاں گایتری بول رہی تھی - تم نے تیس سال کی کوشش سے گوروکل بنایا - گوروکل نے ہیرے پیدا کئے - تم نے ان کی قدر نہیں جانی - آج تمیں سناتک ملک کی خاطر جیل گئے - کل اگر ویدک دھرم پر کوئی مصیبت آئے - تو کیا وہ اس کے لئے کشٹ اٹھانے کو تیار نہ ہوں گے - ضرور ہوں گے - لیکن کوئی کام لینے والا بھی ہو - تم کام نہ لو - رشی دیانند اور سوامی شردھانند کے چیلے میدان میں آئیں گے - اس راج نیتک آندولن میں سناتکوں نے اپنی شکتی کو دکھا دیا ہے - اب جھنڈا ہمارے ہاتھ میں ہوگا - اور دیکھنا

سکھ کا سادھن

(شری مہاتما نارائن سوامی جی کا اپدیش)

سنسار میں منش سکھی اور دکھی جو ہوا کرتا ہے - اس کے دو کارن ہیں - ایک کارن یہ ہے - کہ منش اپنے کرم کے پھل سے سکھی بھی ہوتا اور دکھی بھی - اچھے کرم کا پھل سکھ اور برے کرم سے دکھ ہوتا ہے - دوسرا کارن ہے - دوسرے منشوں کے کرم - کسی آدمی نے دھن اکٹھا کر کے رکھا ہے - چور اسے چرائے جاتا ہے - اس سے اس کے پریوار کو جو دکھ ہوا وہ چور کے کرم سے ہوا - پیاسے کو ایک آدمی پانی پلاتا ہے - وہ سکھی ہو جاتا ہے یہ سکھ اسے کیسے ملا - پانی پلانے والے کے کرم سے - کرم وگیان کے اس سدھانت کے آدھار پر نیتی اور سماج شاستر بنایا گیا - منش کا کرتویہ ہے کہ اچھا بنانا نہیں - اس کا یہ کرتویہ بھی ہے - کہ اپنے سماج کو بھی اچھا بنائے - اگر سماج اچھا ہوگا - تو اس کے کرموں سے بھی اسے سکھ ہوگا - اسے سماج کے ۹ ویں نیم میں بتایا گیا ہے - کہ منش کو اپنی انتی میں ہی سنتشٹ نہ رہنا چاہئے - بلکہ سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنا چاہئے - جب منش سماج کو اچھا بنا دیتا ہے - تو وہ بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے - جن سے وہ ویسے نہیں بچ سکتا تم کو ضرورت ہے - دیش کی رکشا کی - تم اکیلے نہیں کر سکتے - سماج کو رکشا کرنے والا بنا لو تو رکشا ہو جائے گی - سماج کی بدولت بہت سے لوگ برائیوں سے بچ جایا کرتے ہیں - مطلب یہ ہے - کہ کرم کو سمجھنے سے پہلے منش کو اس سدھانت کو سمجھ لینا چاہئے - اس کو کیول اپنی ذات ہی نہیں - اس کا سماج بھی اچھا ہونا چاہئے - دیکھئے کس طرح اچھے بنتے ہیں - سماج کیسے اچھے بنتے ہیں - دیکتی کو اچھا بنانے کے لئے دیکتی کی تروٹی دور کرنی چاہئے - دیکتیوں کے اندر یہ تروٹی ہوتی ہے - کہ انہیں جتنا سرشٹھ ہونا چاہئے - اتنا نہیں ہوتے سندھیا میں آپ ہر روز پرارتھنا کرتے ہیں - کہ ایشور ہماری اچھا پورن کرے اور ہمارے چاروں طرف سکھ کی ورشا ہو - منش کا جیون اپدیش یہ ہے - کہ جب وہ اس سنسار سے جائے - تو ہر رشی کی اترا میں کچھ اضافہ کر کے جائے - اگر اس سدھانت کو سمجھ لیا - تو منش کا من - آتما اور بانی آدی اسے سدھر سکتے ہیں - سماج کا بھی یہ سدھانت ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر بھی جو ترٹیاں آ جاتی ہیں - سماج سے اس سدھانت کے ادھار الیصہ ہو جاتی ہیں - سمندر یاترا سمجھا جاتا پاپ ہے شروع شروع میں جو سمندر پار جاتے وہ کسی برادری کو کئی کٹھنائیاں پیش آتیں - انہیں پرائشچت کرنا پڑتا - لیکن آج یہ کپرتھا بہت حد تک دور ہو گئی ہے -

جاپان میں بھی یہ کپرتھا تھی - کہ کوئی آدمی سمندر پار جائے - تو واپسی پر اس کو برادری سے خارج نہیں کرتے تھے اسے قتل کر دیا کرتے تھے - اس کا پھل یہ ہوا - کہ چین اور امریکہ نے حملہ کر کے جاپانیوں کو شکست دی - اس پر جاپانیوں کو ہوش آیا - کہ اگر یہ پرتھا جاری رہی - تو یہ چینی اور امریکن جب چاہیں گے - ہم کو غلام بنا لیں گے - چنانچہ ایک جاپانی نے تحریک حرکت پیدا کر کے اس کپرتھا کو دور کرا دیا - پھل یہ ہوا - کہ جاپان دنیا کی بڑی طاقتوں میں ایک ہے - شخصی اور سماجک ترٹیوں کو دور کرنا چاہئے - سناتن دھرم کسے کہتے ہیں ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں پہلی میں سناتنیوں کی تعداد ۹۰ ہزار بتائی گئی ہے - مردم شماری کے افسر نے لکھا - کہ سناتن دھرم سا کوئی ایسا سدھانت نہیں - جس میں دو سمت ہوں - پرنتو ایک سدھانت ہے - جس میں وہ سمت ہیں - وہ ہے - آم ریپلاج کا دودھ دھرنا - ایسے سناتن دھرمی آج بھی اصلاح کی بات کا دودھ کرنے لگے

گورو کل نے کس کس دشا میں کام کیا - اس کے بتانے کا وقت نہیں - گوروکل نے جو کام کیا ہے - آپ کے سامنے ہے - لیکن میں سچے دل سے کہتا ہوں مجھے گوروکل کی کمزوریوں کا پتہ ہے - اپنے بھائیوں کی کمزوریوں کا بھی پتہ ہے - اپنی کمزوریوں کا بھی پتہ ہے - باوجود اس کے کہتا ہوں کہ گوروکل نے ادبھت شکتی پیدا کی ہے اب راستہ ہم نے دکھانا ہے - اٹھو اور گوروکل کی مدد کرو - شردھانند کی سپرٹ آگے چلے گی - تم پیچھے چلو - تم جلدی دیکھو گے کہ ہمارے سنسار میں یہ آواز گونجتی ہوئی سنائی دے گی - جو بولے سو ابھے - بولو

ویدک دھرم کی جے

آریہ سماج میں کرانتی کی ضرورت

پنڈت لوک ناتھ جی آریہ اپدیشک کا ویاکھیان

تین بار گایتری منتر کے اُچارن کے ساتھ آرمبھ کر کے پنڈت لوک ناتھ جی نے کہا۔ جو لوگ دیر سے سماجی ہیں۔ وہ شاید میرے اس مضمون پر حیران ہو رہے ہوں۔ کیونکہ آریہ سماج آریہ جی خود ایک انقلاب ہے جس نے سب متاثروں کے اندر اتھل پتھل کر دی ہے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن باوجود اس کے آریہ سماج کے اندر کرانتی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے اندر آج شتھلتا معلوم ہوتی ہے۔

بھائیو! آریہ سماج کے پُرانے اتہاس کو دیکھو۔ مجھے ۲۲ برس آریہ سماج کی سیوا کرتے ہوئے ہو گئے۔ میں نے آریہ سماج کے اندر جو پرورتن دیکھا ہے۔ آریہ سماج کے اندر سب سے پہلے پرچار کا جو پریم دیکھا ہے۔ رشوک ہے۔ وہ جذبہ ہمارے اندر سے آج کمزور ہو رہا ہے آریہ سماج ایک تلوار ہے۔ لیکن آج اس تلوار کے اوپر زنگ آیا ہوا ہے۔ اگر اس زنگ کو اُتار دیا جائے۔ تو آریہ سماج کے اندر وہی بل آ سکتا ہے۔ جو پہلے تھا۔ آریہ سماج کے اندر جو کمی آ گئی ہے۔ وہ آپ کے سامنے رکھ کر میں آپ سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ آپ آریہ سماج کے متعلق اپنے فرض کو سمجھیں۔

بھائیو! پہلی بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرچار کے لئے جب تک ہمیں پراچین آرش گرنتھوں کے سوادھیائے کا رس نہ ہو۔ ہم آتما پرماتما اور پرکرتی آدی کے سوروپ کو نہیں سمجھ سکتے۔

میرے محلہ میں ایک آریہ سماجی تھے جب میں اُن کے پاس جاتا۔ وہ مجھ سے پرشن پوچھتے۔ مجھے اُتر نہ آتا۔ تو میں آریہ سماج کے خیال کا قائل ہو جاتا تھا۔ آج یہ اوستھا آریہ سماجیوں کے اندر نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ آریہ سماجی آریہ سماجی نہیں۔ جو روز دو گھنٹہ اپنا مطالعہ بھی نہ کرے اور دوسروں کی سیوا نہ کرے۔ آریہ سماجی لوگ ایک نشے میں چور ہوتے تھے۔ انہیں اُٹھتے بیٹھتے آریہ سدھانتوں کے پرچار کا فکر ہوتا تھا۔ جس محلہ میں ایک آریہ سماجی ہوتا تھا۔ اس محلہ کو چین نہ ملتا تھا بتاؤ آج وہ پریم آپ کے اندر ہے؟ آج کیا حالت ہے؟ کسی جگہ کوئی مسلمان یا سناتن دھرمی آریہ سماج کے خلاف کچھ کہہ دے۔ تو سبھا کو تاریں دی جاتی ہیں۔ کہ اپدیشک بھیجو۔ لیکن پہلے زمانہ میں ایک سادھارن آریہ سماجی بڑے بڑے ودوانوں کو چکر میں ڈال دیتا تھا۔ آج بعض آریہ سماجی نہیں جانتے کہ شاستر کتنے ہیں۔ وید کتنے ہیں۔ پستکوں کے بازار کے اندر ناول ملیں گے۔ گھر والوں میں بھی ناول ملیں گے۔ آرش گرنتھ نہیں ملیں گے اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ہم نے شاستروں کا سوادھیائے چھوڑ دیا۔ پرینام یہ ہے۔ کہ گورو کل کے بازار میں اُن کی کتابیں ملیں گی۔ ہنری بھی کم ملیں گی۔ سندھیا سوستی واچن۔ پرارتھنا منتر پڑھتے ہوئے بوڑھے بوڑھے آریہ سماجی کئی غلطیاں کرتے ہیں۔ ہمارے اپدیشکوں کو شاستروں کا پتہ نہیں۔ کیونکہ اُن سے کوئی پرشن ہی نہیں پوچھتا۔ اس لئے وہ سوادھیائے نہیں کرتے۔ دوسری بات آریہ سماجیوں اور سناتنیوں کا فرق کیا ہے۔ سناتنی نام کرن۔ یگیوپویت۔ منڈن اور واہ چار سنسکار کرتے تھے۔ ہمارے آچاریہ نے سولہ سنسکار رچا۔ بتاؤ آپ سولہ سنسکار کرتے ہیں؟ مجھے تو نشچے ہے کہ سولہ سنسکاروں کے سب آریہ نام بھی نہیں جانتے سنسکار کیوں نہیں ہوتے؟ اس لئے کہ آریہ سماج کے اندر آڈمبر کی پرتھا چل گئی ہے۔ سنسکار کا نہ ہونے کا آتما پر کیا پربھاو پڑتا ہے یہ بھاو ہمارے ہردے سے بالکل اُٹھ گیا ہے۔ پہلے چار سنسکار نہ کرتے بچے کا نام کرن سنسکار ہوتا ہے۔ بڑے بڑے آڈمبر اور رشتہ دار لوگ بلائے جاتے ہیں۔ دو چار سو خرچ کر دیا جاتا ہے۔ اب اُسے خیال ہوتا ہے۔ کہ نام کرن کے بعد نشکرمن ہوتا ہے۔ اس پر دو سو کیوں خرچ کروں۔ پھر منڈن پر خرچ کیا جاتا ہے پرینام یہ ہوتا ہے۔ کہ ساہوکار بار بار خرچ کرنے سے ڈر جاتے ہیں۔ اور غریب لڈو بانٹ نہ سکنے کے کارن سنسکار نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بچوں کی آتماؤں پر سنسکاروں کے اچھے پربھاو نہیں پڑتے۔

تیسری بات آچار کے سمبندھ میں ہے آریہ سماجیوں کا آچار بہت اونچا ہونا چاہئے سنہ ۱۹۰۷ء میں ڈی اے وی کالج میں پڑھتا تھا۔ اُن دنوں پنڈت رام بھیجدت کی دوسری

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی

دو نئی پستکیں

گیارہ اپنشدوں کا سنگرہ بھاشا ٹیکا سہت سنہری جلد

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے نام سے کون ناواقف نہیں۔ آپ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں میں سے ایک ہیں۔ آپکی بانی میں وہ مدھر رس ہے۔ کہ آپ کے اپدیشوں کو سننے کے لئے ہزاروں نر ناری ہر سال پنجاب کے مختلف شہروں میں ہونے والی جھانکیوں میں نہایت شردھا اور بھگتی بھاو کیساتھ شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے پرسدھ گیارہ اپنشدوں پر ٹیکا کی ہے۔ اپنشدیں آریہ سماج کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ سوامی جی کے قلم نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ ہندی جاننے والے نر ناریوں کیلئے گیان کی گنگا بہا دی ہے پستک لاثانی ہے۔ اس انمول جواہر کی آج ہی آرڈر دیجئے۔ اپنشدوں کے پرچار کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کاغذ نہایت اعلےٰ۔ چھپائی نہایت عمدہ صفحات ۔۔۔ سنہری جلد۔ قیمت صرف ایک روپیہ دس آنے

شریمد بھگوت گیتا ہندی بھاشیہ

گیتا پر آج تک سینکڑوں بھاشیہ ہوئے۔ اور آگے بھی شائع ہوں گے۔ مگر اس وقت جو بھاشیہ گیتا کا سوامی جی مہاراج نے کیا ہے۔ اس کی آریہ جنتا نے کیا۔ پرانک عالموں نے بھی بڑی تعریف کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں سوامی جی کی گیتا کے تین ایڈیشن چھپکر فروخت ہو گئے ہیں۔ یہ اتنا آسان ترجمہ ہے۔ کہ معمولی ہندی پڑھے لکھے استری پرش گیتا کے مضمون کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ قیمت بھی سوامی جی مہاراج کی آگیا سے بہت کم رکھی گئی ہے یعنی ۵۰۰ صفحہ کی کتاب صرف دس آنے۔ سنہری جلد بڑھیا کاغذ بارہ آنے

شریمد بھگوت گیتا

از مہاتما گاندھی

گیتا ہندو دھرم میں ایک ایسا پوتر گرنتھ مانا گیا ہے۔ کہ جس کا ہر گھر اور ہر بچّہ کے ہاتھ میں ہونا ضروری ہے۔ مہاتما گاندھی جی کے قلم نے اس میں سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ ٹائیٹل پیج پر مہاتما جی کی مکمل تصویر قیمت صرف تین آنے (۳)

ویدک دھرم

ویدمنا کے پرسدھ ودوان شری سوامی ویدانند جی مہاراج نے اس پستک کو نکھار سنسار ماتر کا اُپکار کیا ہے۔ اس پستک کے متعلق صرف چند ودوانوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اس پستک کی زبردست سفارش تمام آریہ ماتر کے لئے کی ہے۔ تاکہ ہر ایک استری پرش اس کو پڑھکر جان سکے۔ کہ کیسے شانتی کے ساتھ اپنا سوادھیائے پراپت کر سکتے ہیں۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری سوامی چدانند جی مہاراج۔ شری پنڈت ساتولیکر جی۔ شری پنڈت چموپتی جی وغیرہ وغیرہ کئی ودوانوں کی اس پستک کے متعلق رائیں آئی ہیں۔ پستک کی چھپائی اور کاغذ بہت سٹینڈرڈ ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے رکھی گئی ہے۔

بھگتی رہسیہ ارتھات بھگت کے بھاو

پربھو بھگتوں اور سوادھیائے کے پریمیوں کے لئے یہ ایک نئی اور اُتم پستک ہے۔ اس میں روزانہ کرنے کی بیس مختلف پرارتھنائیں ہیں۔ اور بڑے سندر وید منتر ارتھ سہت دیئے گئے ہیں۔ گٹکا سائز سنہری جلد قیمت ۔۔۔

ان کے علاوہ ہر قسم کی ویدک دھرم سمبندھی پستکیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار اندرون موچی دروازہ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

شادی ہوئی تھی۔ آریہ سماج کے پتروں میں اس کے خلاف سخت کہرام مچا تھا۔ لیکن ہر دیہ پلٹتا ہے کہ آج آریہ سماج کے اندر دوسری تیسری اور چوتھی شادی کر لینا کوئی بُری بات ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اسے آج اندھ چار سمجھا ہی نہیں جاتا۔ میں نے یہاں دیکھا۔ کہ گورو کل کے برہمچاری نکریں پہنتے ہیں۔ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ اس سے خرچ کم ہوتا ہے۔ لیکن خرچ کو اس طرح گھٹانے سے مریادا کا النگھن ہو جاتا ہے۔ اگر آشرم مریادا کو شروع کر دیا جائے۔ تو خرچ کی سمسیا پیدا ہی نہیں ہوتی۔ اگر گرہستی لوگ بان پرستی ہو کر گورو کلوں میں آن بیٹھیں۔ تو اس سے جو خرچ گھٹے گا۔ وہ ٹھیک ہو گا۔ نہ کہ دھوتی کی جگہ نکر کو دینے سے۔ آریہ سماج کو قائم ہوئے پچاس سال سے زیادہ عرصہ ہوا۔ کتنے بان پرستی بنے۔ کتنے سنیاسی ہوئے۔ پرچار پیسوں سے نہیں ہوتا۔ مریادا سے ہوتا ہے۔ آریہ سماج کا پرچار دیا نکھار کہ وید اسی حالت میں دیا دان کر سکتا ہے۔ کہ آشرم مریادا قائم کی جائے۔ میں نے گئے سال سبھا سے پرشن پوچھا تھا۔ کہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں اور پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں میں سے کس کس کے بچے کس کس گورو کل میں پڑھتے ہیں؟ جواب دیا گیا۔ کہ اس قسم کی سوچی تیار نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ گورو کل کی شوبھا بڑھی۔ تو تب کہ سوامی شردھانند نے اپنے دونوں بچوں کو گورو کل میں داخل کر دیا؟

ایک سوال یہ ہے۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں میں سے پچاس سال سے اوپر کی عمر کے کتنے ہیں۔ اور وہ کیوں بان پرستھ میں نہیں گئے۔ ایک اور کمی سیوا بھاؤ کی ہے۔ پہلے جلسوں میں بڑے بڑے آدمی والنٹیر بنا کرتے تھے۔ گورو کل میں دنڈ دھاری شردھانند کھڑے ہو جاتے تھے۔ کہتے تھے۔ کہ لاتے والنٹیر چاہئیں۔ اور ضرورت ہے زیادہ نام پیش کئے جاتے تھے۔ لیکن آج یہ خیال آ گیا ہے۔ کہ میں بڑا بن گیا ہوں مجھے سیوا کرنے کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ نوجوان سیوا کے لئے آگے نہیں آتے۔ اس وقت دیش میں سوراجیہ کا آندولن ہے۔ آریوں کے لئے یہ نیا نہیں۔ کہ ہر ایک آریہ کا کرتویہ ہے۔ کہ ہر اوزپراتہ اٹھ کر چکرورتی راجیہ کی پرارتھنا کرے۔ لیکن کیا آریہ لوگ "پراتہ" پراترگنی ..... کے منتر پڑھتے ہیں۔ اگر آپ نے دیانند کی پہ صحتی میں بیچ کر وہ سیوا دھرم کو چھوڑ دیا۔ تو آریہ دھرم کی جاپکنا سبھا پرچار نہیں ہو سکتا۔ سیوا کا برت ہر ایک کو لینا چاہئے؟

سوراجیہ آ رہا ہے۔ سوراجیہ لانے کا کام کانگرس کرے گی۔ لیکن سوراجیہ کو سنبھالنے کا کام آریہ سماج کو کرنا ہوگا۔ سردار پٹیل نے اپنے ایڈریس کو ختم کرتے ہوئے جب کہا۔ کہ اگر سوراجیہ ہم کو مل گیا۔ تو بڑی دیر تک ہمارے پاس نہ رہ سکے گا۔ تاوقتیکہ ہم اچھوت پن کے کلنک کو دور نہ کر دیں۔ تو میرے دل میں یہ بھاؤ دوڑ گیا۔ کہ جو شبد رشی دیانند سالوں پہلے کہہ گئے۔ وہی سردار پٹیل نے دوہرائے ہیں؟

بھائیو! اگر آریہ سماجی رشی دیانند کی سوراجیہ مریادا کو اپنا لیں۔ تو سوراجیہ قائم رہ سکے گا۔ مسلمانوں کے ہاتھ میں سوراجیہ آئے گا۔ تو عورتوں پر اتیاچار شروع ہو جائیں گے۔ اس حالت میں عورتیں خاموش نہ بیٹھیں گی۔ اور یورپین ہمارے ہاتھوں سے سوراجیہ چھین لیں گے؟

یہی اوستھا اچھوتوں کی ہوگی۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ سوراجیہ آئے اور آ کر قائم رہے۔ تو رشی دیانند کے وچاروں کا پرچار کرو۔ کیونکہ انہی کی سکیم سے سوراجیہ قائم رہ سکتا ہے؟

بھائیو! آپ غور کریں۔ کہ ہندوستان کے اندر ایک زبردست لہر نوجوان بھارت سبھا کی اٹھی ہے۔ یہ نوجوان مذہب کے خلاف بغاوت کھڑی کر رہے ہیں۔ یہ بڑی بھیانک لہر ہے۔ نوجوان کہتے ہیں کہ مذہب نے بیڑا غرق کر دیا۔ اس لئے مذہب کو مٹا دو۔ سوراجیہ پراپت کرو۔ شانتی مل جائے گی؟

آریہ بھائیو! اس کا اتر دا شونکس کے کندھے پر ہے۔ اس کا جواب وہ آریہ سماج ہے۔ کیونکہ سنسار کا ادھار آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ جو ترٹیاں میں نے بتائی ہیں۔ وہ آریہ سماج کے اندر ہیں۔ تو بتاؤ آریہ سماج کے اندر کرانتی کی ضرورت ہے یا نہیں؟ کرانتی کے ہوتے سمتی ہیں۔ کہ دیش کے اندر ناستکتا کی۔ ادھار مکتا کی جو لہر چل رہی ہے۔ اس کے خلاف کرانتی پیدا کرو۔ آریہ سماج کی تلوار پر جو رنگ آ گیا ہے۔ اسے دھرم کی ریتی سے دور کرو۔ راشٹر ہوتا ہے جسم اور دھرم ہوتا ہے آتما۔ جس راشٹر کے اندر سے دھرم نکل جاتا ہے۔ وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ میں زیور کول سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ کے اندر بھاؤ لانے کہ آریہ سماج پھیلے پھولے۔ تو آدمیل کر رشی دیانند نے آپ کے سامنے جو پروگرام رکھا ہے۔ اسے اپناؤ۔ خاتمہ۔

جیون مکتی اور اُسکے سادھن

پنڈت اندرجی کا ویاکھیان

جیون اور جیون مکتی کو سمجھنا مشکل نہیں ہیا مشکل تب ہوتی ہے۔ جب اس کی اصلیت کو سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے؟

مکتی کہتے ہیں چھوٹنے کو۔ کس سے؟ دُکھ سے۔ یہ اتنی موٹی بات ہے۔ کہ ہر ایک مانتا ہے۔ کہ وہ دُکھ سے چھوٹنا چاہتا ہے جہاں آدمی اپنی رُچی کے انوسار کام کر سکتا ہے۔ وہاں وہ سکھی ہے۔ جہاں اُسے اپنی شکتیوں کو کچل دینا پڑتا ہے۔ وہاں وہ دکھی ہے۔ ارتھات جو اتما کے وش میں ہے وہ سکھ اتمک ہے۔ آدھیہ سکھ اتمک ہے۔ جو دوسرے کے وش میں ہے۔ وہ دکھ داتمک ہے۔ یہ سرو ستیہ سچائی ہے اس کے ساتھ جیون مکتی کا شبہ جوڑا ہے یہ اس لئے کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ موکش مرنے کے بعد ملتا ہے۔ لیکن شاستر کار کہتے ہیں۔ کہ مکتی جیون میں ہی مل سکتی ہے۔ آدمی کمزور ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد ہی مکتی ملتی ہے۔ مثلاً کسی کو جھوٹ کی۔ کسی کو چوری کی۔ کسی کو آلس کی عادت ہے۔ انہیں کہو کہ یہ برائیاں چھوڑ دو۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ یہ عادت مر کر ہی چھوٹے گی۔ یہ بات اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے آدمی کہتا ہے مرنے

کے بعد مکتی کی کلپنا ہماری کمزوری کا پرینام ہے۔ یہ نراشا کا سدھانت اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے والی بات ہے۔ آج ہم اپنے بھائیوں سے کہیں۔ کہ ہندوستان سوتنتر ہوگا۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان سوتنتر ہو ہی نہیں سکتا۔ ہوگا۔ تو ہمارے مرنے کے بعد ہوگا۔ لیکن جو منش اس شریر کے ساتھ اتنا دھرماتما نہیں بنا۔ کہ وہ شریر کے بندھنوں سے مکت ہو سکے۔ وہ مرنے کے بعد بھی کبھی مکت نہیں ہو سکتا؟

ایک اور سدیہہ مکتی کے سمبندھ میں ہے کہ عام لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ مکتی تو ایسی چیز ہے جس کا اوروں سے کوئی سمبندھ نہیں۔ میرے اپنے ساتھ ہی ہے۔ کیا یہ سمجھو ہے کہ ایک آدمی اکیلا ساری سرشٹی سے الگ ہو کر مکت ہو جائے؟ کبھی ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ رشی دیانند موکش کے ادھیکاری تھے۔ ان کے شِشّوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر وہ مکتی کے ادھیکاری تھے۔ تو انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ اس سنسار جال میں پھنسے۔ انہوں نے کپڑے پہن کر پریس بنا کر اور سماج کی ستھاپنا کر کے اپنی جیون مکتی کا مارگ کھولا۔ کارن یہ ہے۔ کہ کوئی شخص اکیلا سورگ میں نہیں جا سکتا۔ سارے سماج کے مل کر ہی موکش میں جا سکتا ہے۔ اگر اکیلا جا سکتا۔ تو رشی ہمالیہ کی چوٹی پر اپنے آپکو بند کر کے موکش کو پراپت کر لیتے۔ اس سلور میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ کوئی شخص اکیلا یتن کر کے موکش کو پراپت نہیں کر سکتا۔ جو لوگ اس گھر کے اندر رہتے ہیں ہر ایک شخص کی صحبت پر ضرور بُرا اثر پڑے گا۔ اگر ہم اپنے چاروں طرف کے سماج کو شدھ نہیں کر سکتے۔ تو موکش پراپت نہیں کر سکتے۔ جو لوگ مکتی چاہتے ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ جس پرتھوی پر منش جاتی پھیلی ہوئی ہے۔ وہی ہمارا سورگ ہے۔ اور وہی ہمارا نرک ہے۔

اگر ہم موکش چاہتے ہیں۔ تو اس سارے سنسار کو موکش کا ادھیکاری بنا دینا چاہئے اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں۔ تو خود بھی موکش کے ادھیکاری ہو جاتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ مدعا یہ ہے۔ کہ ایک منش کا اپنے آنند کی ابھیلاشا میں لین ہونا کبھی سپھل نہیں ہو سکتا؟

۴۴ بات ترک منڈل نے آندولن شروع کیا ہے۔ کہ ورنوں کو تباہ کر دو۔ ان کی ضرورت نہیں۔ آریو! یہ نیا ڈھکوسلہ پیش کر کے ورن مریادا کو نشٹ کرنا چاہتے ہیں اگر ورن مریادا نشٹ ہوگی۔ تو دھرم دیا بک نہ ہو سکیگا۔ البتہ ورن مریادا یہ نہیں۔ کہ برہمن کا لڑکا برہمن ہو۔ بھنگی کا لڑکا اچھے کرم کرتا ہے۔ تو برہمن ہو جائے۔ برہمن کا لڑکا بُرے کام کرتا ہے۔ تو وہ شودر سمجھا جائے۔ لیکن ورن آشرم کی مریادا نشٹ نہیں ہونی چاہئے ورن قائم رہنے چاہئیں؟

یہی میری کرانتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں سنسار کا ادھار کرنے والا دھرم آریہ سماج ہے۔ اگر سنسار میں شانتی ستھاپت ہو سکتی ہے۔ تو آریہ سماج کے منتویوں سے ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے اندر جذبہ وہ حلول ہو۔ کہ آریہ سماجی کا آچار ... جائے؟

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جن سے چھوٹ کر ہم موکش کو پراپت کر سکتے ہیں۔ وہ تین بندھن ہیں۔ پوران کی کتھا ہے۔ کہ وشنو بھگوان نے تین قدموں میں پرتھوی کو ناپ کر بلی راجہ کو باندھا۔ بشنو کون ہے پرکرتی۔ وہ منش کو تین قدم رکھ کر باندھ لیتی ہے۔ تین قدم کون سے۔ باندھنا بلی کو تھا۔ لیکن پہلے قدم میں زمین کو دوسرے میں انترکش کو تیسرے میں بلی کو باندھا۔ ارتھات بلی کو باندھنے کے لئے پہلے دنیا کو باندھا گیا۔ وید منتر بتاتا ہے۔ کہ تین قدموں کے اندر منش بندھ جاتا ہے۔ بتایا دکھی کون ہے۔ جو پرتنتر ہے۔ سکھی کون ہے جو سوتنتر ہے۔ تین بندھن یہ ہیں۔ ایک منش کے آتما پر بندھن۔ دوسرا منش کے من کے اوپر بندھن۔ تیسرا منش کی سماجک گرشٹی پر بندھن۔ ارتھات آتمک بندھن مانسک بندھن اور سماجک بندھن۔ ان تینوں بندھنوں کے دور کرنے سے ہی موکش ملتی ہے۔

منش جاتی کا اور منش کا اپنا بندھن دور کرنا ہی منش جاتی کا موکش ہے۔ اور منش کا اپنا موکش ہے۔

آتما پر شریر کا بندھن برا ہے۔ ساتھ برا نہیں۔ کیونکہ اس شریر کے راستہ سے ہی منش پرماتما کو پا سکتا ہے۔ کہا ہے۔ کہ شریر سب سے اونچا دھرم کا سادھن ہے شریر اور آتما کا سنبندھ سنسار میں سب سے اتم دکھتا ہے۔ شریر کے اندر آنے کو بندھن مت سمجھو۔ کھانا۔ پینا۔ پہننا اور باقی سنسار کے کام کرنا بھی بندھن نہیں۔ یہ بندھن کب بنتے ہیں۔ جب یہ آتما پر حاوی ہو جائیں۔ اچھا کھانا بھی بندھن نہیں۔ اچھا کھانا تو پرماتما کی وبھوتی ہے۔ البتہ کھانے کے بندھن میں پڑ جانا برا ہے۔ ایک آدمی فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ میں مچھلی ہی کھاؤنگا۔ وہ بھی تو بندھن ہو گیا۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں زردہ ہی پیونگا۔ تو یہ بھی بندھن ہو گیا۔ سوادھین نہیں ہے۔ جو اچھا مل گیا۔ تو اچھا کھا لیا۔ سوکھا ملا تو سوکھا کھا لیا۔ جیسا مل گیا۔ کھا لیا۔ جو ایسا کر سکے۔ وہ سکھی ہے۔ اسیطرح کپڑے کا بندھن ہے۔ جو آدمی صاف کپڑا نہیں پہنتا۔ اس کا من کبھی صاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن کسی خاص قسم کے کپڑے کی عادت بنا لینا بندھن ہے۔ دوسرا بندھن مانسک بندھن ہے۔ دماغی غلامی ہے۔ اگر ہمارا دماغ دوسرے کا غلام ہے۔ تو وہ اندھیرا ہے اگر اپنے ڈھنگ پر سوچے تو دماغ آزاد ہے اور سکھی ہے۔ جب تک رشی دیانند آئے تھے۔ چاروں طرف کے ودوان سمجھے انگریزی پڑھوں کے انگریز ہی ودوان۔ اور جو انگریزی نہ پڑھے تھے۔ ان پڑھ سمجھے جاتے تھے۔ دماغوں کے مالک پنڈت اور پروہت تھے۔ مسلمانوں کے ملا۔ اور عیسائیوں کے پادری لوگ۔ رشی دیانند کا ادیوگ تھا۔ کہ سب کو شکشا دو۔ تاکہ ہر ایک منش اپنے دھرم کو خود سمجھ سکے۔ اس کے دماغ کا کوئی دوسرا مالک نہ ہو۔ ہم اپنے لئے اپنے دماغ سے کام لیں۔ آج آریہ سماج اس گڑھے میں جا رہا ہے۔ جس سے رشی دیانند اسے نکالنا چاہتے تھے۔ رشی چاہتے تھے۔ کہ ہر ایک آریہ شاستروں کو خود پڑھے۔ خود اپنا پنڈت ہو۔ خود اپنا پروہت ہو۔ لیکن ہماری یہ حالت نہیں رشی دیانند نے جو سب سے بڑا اپکار آریہ جاتی پر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسے دماغی غلامی سے بچایا۔ اور بتایا کہ تمہارے اور پرماتما کے درمیان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

تیسری سماجک غلامی ہے۔ یہ سب سے بڑی غلامی ہے۔ برادری کی غلامی رواج نیتک غلامی۔ یہ سب بڑی بڑی غلامیاں ہیں۔ یہ جاتی کو مار دیتی ہیں۔ سماجک برائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ استریاں کمزور ہیں۔ نربل ہیں۔ اس لئے سمجھا جاتا تھا۔ کہ انہیں پردہ میں رکھنا چاہئے انہیں شکشا نہ دینی چاہئے۔ رشی دیانند نے پردہ دور کیا۔ پچھلے آندولن میں استریوں نے دیش کی لاج رکھ لی۔ استریوں سے یہ ویرتا کیوں ہوئی؟ اس لئے کہ ان کے اوپر سے سماجک بندھن دور کر دیا گیا تھا۔ استریوں پر بندھن لگانے سے ہماری جاتی آدھی رہ گئی تھی۔ دوسری جاتی کا راج نیتک پراڈھینتا ہے۔ یہ سارے بھومنڈل پر ہے۔ رشی دیانند نے بتایا کہ منش جاتی کے ہر ایک حصہ کا ادھیکار ہے۔ کہ سوتنتر اپنا شاسن کرے۔ ایک جاتی دوسری جاتی پر شاسن نہیں کر سکتی۔ بتایا کہ سودیشی راجیہ اچھے سے اچھے بدیشی راج سے اچھا ہے۔ کہا جائیگا کہ یہ راج کی بات ہے۔ لیکن ویدوں میں راج کی بات دھرم کی بات ہے۔ اس لئے جاتی کی سوادھینتا راج نیتی کی بات نہیں۔ دھرم کی ہے لیکن سوسائٹی سے پراڈھینتا کو دور کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ موکش کا پانا بھی بڑا مشکل ہے۔ کوئی آلسی دھرم کر کے موکش کو نہیں پا سکتا۔ موکش وہی پراپت کر سکتا ہے۔ جو اپنے آپ کو منش جاتی کی سیوا میں سواہا کر سکتا ہے۔

ایک فلاسفر کا کہنا ہے۔ کہ منش کو پرماتما نے سوادھین پیدا کیا ہے۔ لیکن اپنی غلطی سے جکڑا ہوا ہے۔ غلاموں کی کوئی جاتی مہاتما نہیں بن سکتی۔ جو مہاتما نہیں بن سکتا۔ وہ موکش نہیں پا سکتا۔

میں نے بتایا۔ کہ موکش دکھوں سے چھوٹنے کا نام ہے۔ اور یہ بندھنوں سے چھوٹنے سے ہو سکتا ہے۔ بندھن تینوں پرکار کے ہٹانے سے موکش مل سکتی ہے کسی کو اس کے اپنے پریتن سے موکش نہیں مل سکتی۔ پھر اگر سارے سنسار کو آریہ بنانا چاہتے ہو۔ تو سارے سنسار کو سوادھین بنا دو۔ سوادھینتا میں ہی سکھ ہے۔ اور پراڈھینتا میں نرک ہے۔

(نمبر ۲۰)
جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا
زنڈو کا چون پراش
کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے
بڈھے جوانوں اور بچوں کے لئے یکساں طاقت بخش ہے

قیمت ۴۰ تولہ ۲۰ آنہ — دس تولہ ۵ آنہ
زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ۔ بمبئی نمبر ۱۴
نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔
سب ایجنٹس
لاہور۔ لالہ مہلا رام نیٹر اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
پشاور چھاؤنی۔ ایس۔ بی چمن لال برادرس کیمسٹس ڈرگسٹس صدر بازار
فیروزپور شہر۔ حکیم چمن داس بسنت رام چوک جمعیت رائے
گوجرانوالہ۔ کویراج شنکر نند لال کوئٹہ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

سرکاری ہسپتالوں میں تجربہ و مشہور نتیجہ مایوس میڈیکل افسران کی مریضوں کے دل و دماغ کو طاقت دینے والی
موگا ہسپتال آنکھوں کے مشہور و معروف ڈاکٹر رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب کا ہیڈ کمپونڈر و دیگر چار اصحاب پر تجربہ شدہ
ایک ہفتہ میں سات پونڈ خون بڑھانیوالی
کرپا ویان
سیالکوٹ ہسپتال سردار بہادر ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب سول سرجن بہادر کا ہیڈ کمپونڈر و ہیڈ کلرک پر آزمودہ عالیجناب ڈاکٹر نیولا بخند صاحب میڈیکل افسر رسول کا ذاتی تجربہ
دنیا میں کمزوری ہر قسم کو دور کرنے کی لاثانی دوا صرف کرپا ویان ہے جسکو میڈیکل آفیسر خود استعمال کرتے ہیں۔ دوا اپنے میاں راطعان کو نہیں علاوہ بلکہ کمزوری کا وزن بڑھاتے ہیں
ملنے کا پتہ: کرپا ویان فارمیسی (لاہور برانچ) گلی گوبند گڑھ چوک لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنگھ کا سادھن

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

لیے تیار رہیں۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ ہندوؤں کو گنت میں تفریق اور تقسیم یاد رہ گئی۔ پر جمع اور ضرب بھول گئی۔ یعنی گھٹانا تو سیکھ گئے۔ مگر بڑھانا بھول گئے۔ یہ اس لیے کہا گیا۔ کہ سماج نکمی حالت میں ہے:

ویکتی کی طرح سماج کو بھی رنگوں سے رہت ہونا چاہیے۔ اس سے دونوں ویکتیوں کو بھی زندہ بنا سکتا ہے۔ ایک ودوان نے لکھا ہے۔ کہ سنسار میں سب سے اہم چیز کسی جاتی کے ویکتی ہوا کرتے ہیں۔ اگر اچھے ہیں۔ تو وہ سونا اور چاندی کے ڈھیر اکٹھے کر دیں گے۔ اگر برے ہوں گے تو جو سونا چاندی ہوگا۔ اسے بھی ضائع کر بیٹھیں گے۔ بھارت میں سونا اتنا تھا۔ کہ اس کی کھوج کے لیے یورپ کے کئی لوگ اس کی تلاش میں نکلے اور بعد بھاری تعداد میں سونا چاندی لے گئے کیوں؟ اس لیے کہ ہم اس کی حفاظت نہ کر سکے۔ کنیڈا میں یورپینوں کی کوششیں ہیں کہ وہاں قحط پڑ ہی نہیں سکتا۔ کیوں ایسا ہوا؟ اس لیے کہ وہاں کے آدمی اچھے تھے۔ اسی طرح انہوں نے وہاں سونا چاندی اس قدر جمع کر دیا ہے۔ کہ سونے چاندی کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔

میں نے آپ کے سامنے ایک سدھانت دکھلایا کہ منش چاہتا ہے۔ کہ وہ سنسار میں سکھ کا جیون بسر کرے۔ تو اس کا کرتویہ ہے کہ اپنے کو بھی اچھا بنائے۔ اور سماج کو بھی اچھا بنائے جب منش اونچا بنتا ہے۔ تو دنیا کی خوشی کا جو مجموعہ ہے۔ اس میں وہ اضافہ کرتا ہے۔ آپ کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے۔ کہ سکھ اسی اوستھا میں مل سکتا ہے کہ ویکتی بھی اچھا ہو اور منش سماج بھی اچھا ہو۔

بقیہ مضمون صفحہ (۷)

بھگتی اور شردھا سے کیا سمبندھ ہے۔ لیکن یہ بات نہیں۔ سوامی دیانند نے جو بھگتی بتائی ہے۔ اور عام طور پر بھگتی کا جو ارتھ لیا جاتا ہے اس میں بڑا فرق ہے۔ سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ شردھا کے معنی یہ نہیں۔ کہ آنکھیں بند کر کے کسی کے پیچھے چل پڑو۔ جھوٹ میں اشردھا ہی ہونی چاہیے۔ ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سمولاس میں سامپردائیک گروؤں کی پول کھولی ہے۔ سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ پوپ وہ ہے۔ جو گورو ڈم کے پھیلانے کے لیے بھگتی کا بہانہ لیتا ہوا سنسار کو اندھ وشواسی بناتا ہے۔ سوامی دیانند یہ نہیں کہتے کہ تم میرے پیچھے چلو۔ انہوں نے کہا۔ کہ میرے پیچھے مت چلو۔ ویدوں کے پیچھے چلو۔ ایشور کے پیچھے چلو۔ اپنی آتما کے پیچھے چلو۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں کوئی برائی ہے۔ تو بھگتی کے انوچت وشواس کی خرابی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ شردھا کرو۔ لیکن سچ میں شردھا کرو۔ سوامی دیانند ہمیں منش بنانے آیا تھا۔ بھیڑیں بنانے نہ آیا تھا۔ اس لیے ہم کو ہمیشہ اس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کہ ہم ایشور کی بھگتی کریں۔ دیش کی بھگتی کریں۔ لیکن اندھ وشواس نہ کریں۔ وید کے لیے شردھا ہو۔ لیکن ہمیں بھیڑیں بنانے والی شردھا نہ ہو۔ سوامی دیانند کی آپ کے پرتی بڑی بلند آواز ہے۔ آپ سنیں اور آپ منش بن کر سنسار میں رہیں بھیڑ بن کر نہ رہیں:

سنہری موقعہ ۲۷

ہندوستانیوں کے لیے یہی ہے۔ کہ فوراً سونے کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو چار ماہ میں قابل ادائیگی ہے۔ خرید لیں۔ کیونکہ اس سے پہلے سوائے یورپین کے ہندوستانی محروم تھے:

قواعد مفصل طلب کریں

منیجر داتا ڈگولڈ مائنز لمیٹڈ فورٹ بمبئی

بیروزگاروں کو خوشخبری! ۱۴

دی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ کٹ پیس و گرم کوٹ کی پرمنافع تجارت کرنا چاہتے ہیں:

تو ہماری ایجنسی لے لیں یا مال طلب کریں:

دھوکے سے بچو!

ہمارے نرخ منگا کر دوسروں سے مقابلہ کرو

المشتہر

برٹش ہوم لمیٹڈ فورٹ بمبئی

بچھو کی دوا

قیمت آٹھ آنہ — قیمت آٹھ آنہ

پہاڑوں میں ۱۵ سال سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ

اس دوا کے لگاتے ہی زہری سے زہری بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے روتا ہوا آدمی ہنسنے لگتا ہے

ملنے کا پتہ :- گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر (۱۱)

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بد بودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں دونو چیزیں پُر ودیک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اس کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے!!

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لیے دھوکے سے بچنے کے لیے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ قیمت سگندھت دھوپ فی سیر دو روپے۔ ہون سامگری فی سیر دس آنے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیزیں بھی ہیں۔ اور ہمیشہ سٹاک میں تازہ مال رکھا جاتا ہے:

امرت دھارا ۔ آتنک نگرہ گولیاں ۔ سپاری پاک ڈونگرے کا بال امرت ۔ آنند پاک ۔ آہار پکش چورن ہاضم

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز بہترین سستے اصل ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے:

ملنے کا پتہ

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک کارخانہ بھارت وستو ایجنسی سٹری منڈی لاہور

۵ میں گھڑیاں اور سب چیزیں

مع شیشی اور خوشبو گندھ راج مع ڈبیہ پان رنجن جس سے پان کی لذت سوگنا بڑھتی ہے۔ اور جس کی خوشبو سے طبیعت مست ہو جاتی ہے۔ ایک بجلی کا لیمپ۔ ایک فاؤنٹین پن۔ ایک بیبی پستول ایک جوڑی بڑھیا مضبوط ربڑ سول شوز جو جس ناپ کا چاہیں۔ ایک جیبی چرخہ (تکلی) ہر شخص کے سینے میں لگانے لائق ہندوستان کے لیڈروں کی شکل کا ایک لاکٹ۔ ایک نہایت پاکٹ واچ۔ خوبصورت ٹوائے رسٹ واچیں اور ایک اصلی ٹائم پیس۔ جس کی گارنٹی چھ سال ہے۔ ساتھ ہی ایک انگوٹھی۔ ایک فاؤنٹین چشمہ۔ ایک آتشی گلاس بھی بھیجا جائے گا۔ ان سب چیزوں کی قیمت پانچ روپے ۔ ڈاک محصول علاوہ ہے

میسرز ایچ ایس شرما اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر ۶۷۸۰ کلکتہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یجنیہ میں آہوتی

(وِیاکھیان پنڈت چموپتی جی ایم اے)

پرمیشور کے سمبندھ میں وید کہتا ہے۔ کہ ایتو چلش پاد ہے۔ پاد کا ارتھ کیا ہے؟ میں آپ کو بتاؤنگا۔ پاد کا ارتھ ہے چوتھا حصہ۔ پاد کا ارتھ کیا ہے پاؤں۔ اور بھی کئی ارتھ کئے گئے ہیں۔ کیا پرمیشور کے چار پاؤں ہیں؟ کیا پرمیشور کے چار سر ہیں۔ کئی لوگ اکشیپ کرتے ہیں۔ آریہ سماج پرمیشور کو اروپ مانتا ہے۔ اُسے چار حصوں میں کیسے بانٹا جا سکتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ پاد کو جب ہیں گیا۔ کئی جگہ دشٹی کے تین پاد کہے گئے ہیں۔ سوم وید کہتا ہے۔ جہاں تین پاد کہے جاتے ہیں۔ وہاں چوتھا ایک پرم پد یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ پربھو کے چرنوں میں اپنا سر جھکا دیتے ہیں۔ انہیں وہاں مٹھاس کا چشمہ ملتا ہے۔ جس سے اپنے آپ ہی مٹھاس کی گنگا چلی جاتی ہے۔

وید میں پر ارتھنا ہے۔ کہ اس پربھو کے پاد کا ہم بیان کریں۔ وہ پاد کونسا ہے جو کہتے ہیں۔ جہاں لوگ آنند میں رہیں۔ جو لوگ دیر جینا چاہتے ہیں۔ پرمیشور کی اور چلنے کا ادھیکار اُن کا ہے۔ ایک جگہ کہا ہے کہ جو پہچانتا ہے اپنا حصہ کا۔ اگر پرمیشور کو جاننا چاہتے ہو۔ تو اپنے اندر دو سمیشٹی ڈالو۔ پرمیشور کا انوبھو اپنا انوبھو کرنا ہے۔ کل جیو برہم کی ایکتا پر سمیلن ہو رہا تھا۔ کوئی کہتا تھا۔ جیو اور ایشور ایک ہیں۔ کوئی کہتا تھا۔ بھن ہیں۔ ایک مدھم آواز سنائی دی۔ کہ یہ ادھیکار اُن لوگوں کا ہے۔ جو اس راستہ پر پہنچے ہیں۔ اُپنشدوں کو پڑھ جائیے۔ ان میں بھید بھی ہے۔ اور ابھید بھی۔ رشی دیانند کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بھید وادی تھے۔ ورشنو کی درشٹی سے وہ بھید وادی تھے۔ لیکن ان کے لیکھوں میں پایا جاتا ہے کہ جب سمادھی آتی ہے۔ تو بھاسنے لگتا ہے کہ پرماتما اور آتما کے درمیان جو انتر تھا۔ وہ اٹھ گیا ہے۔ اپنشد کار کہتا ہے۔ جس میں پرماتما کی کرپا ہوتی ہے۔ وہی اُسے پا سکتا ہے۔ یوگی جب ایسا انوبھو ہوتا ہے۔ کہ یہ پرمیشور اسی پر کرپا کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ بات تب ہو رہی ہے۔ جب منش اپنے کو اس سانچے میں ڈھالنے لگتا ہے۔ آریہ سماجی رشی دیانند کی یہ مہانتا دکھاتے ہیں۔ کہ انہوں نے سمسار کے اپکار کے لئے سمادھی کے آنند کو چھوڑ دیا تھا۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ بھول ہے۔ جب وہ رشی سے

پوچھا جاتا ہے کہ آپ یوگ کیا کرتے ہیں تو وہ کہتے۔ اتنا بڑا کام جو میں کر رہا ہوں یوگ نہیں تو اور کیا ہے؟ کئی لوگوں کا خیال ہے۔ کہ پرمیشور کا درشن خاص اوستھا میں کیا جاتا ہے۔ اس اوستھا کے ہٹنے پر پرمیشور سامنے نہیں رہتا۔ وید کہتا ہے۔ جنہوں نے اپنا سوارتھ چھوڑ دیا ہے۔ وہ ہر ایک کاریہ میں پرمیشور کو دیکھتے ہیں۔ وید نے کہا ہے کہ جس منش کی آنکھ پرمیشور پر جم گئی۔ تو وہ کھل کر پھر جھپکتی نہیں۔ وہ اس جیوتی کے اندر مست ہو جاتی ہے۔ اسے پرمیشور کے چرنوں میں شہد کا چشمہ نظر آتا ہے۔ وہ شہد کھانے لگ جاتی ہے۔ اس کے اندر مٹھاس آ جاتا ہے۔ وہ مٹھاس آنکھوں کے اندر چھا جاتا ہے۔ اور ایسے مہاتما جس کے اوپر درشٹی ڈالتے ہیں۔ انہی آنکھوں سے پرمیشور کے چرنوں کا ہی مٹھاس بہہ رہا ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے سنسار کا ہر ایک کام وہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور انکی اوستھا یہ ہو جاتی ہے۔ کہ پرمیشور کا اور اُن کا بھید کرنا کٹھن ہو جاتا ہے۔ گیتا میں کرشن اپنے آپ کو کہیں پرمیشور کہے جاتے ہیں۔ کہیں اپنے آپ کو بھکت بھی کہتے ہیں۔ پرنتو جس سمے پربھو کا پیارا اپنے آپ کو ارپن کر دیتا ہے۔ تو اس کو کام پرمیشور کا کام ہو جاتا ہے۔ اس سمے سنسار پر پرمیشور کی بانسری چل رہی ہے۔ کرشن نے یہیں کہا کہ میرا بھگت ہو جا۔ کہو اپنے آپ کو ہر ہر کے ارپن کر دے۔ جسم ہر کا اندر دکھائی دیتا ہے۔ پرماتما کی بانی سیچی ہر ہر کی ایک سانگری ہے۔ میرا اور آپ کا شریر اس سانگری سے بنا گیا ہے۔ شری کرشن کہتے ہیں کہ تو اپنی آہوتی ہر ہر میں ڈال۔ اس کے پیچھے جگہ جگہ ہر ہر ہی بیاپت ہے۔ آج کہا جاتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو دیش کے ارپن کر دینا چاہئے۔ دیش کو کیا ایسے آپکو دیش کے ارپن کرتے ہوئے اپنے ہرشے کو نا معلوم ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی نے ڈانڈی کے چھنے کے سمے گرفتار ہونے پر کہا کہ سرکار میری جائداد ضبط کر سکتی ہے۔ لیکن میں اپنی جان کو نہیں۔ میرا اندر کوئی انہیں لے جا سکے ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ پرمیشور اپنی اور کھینچے چلے جاتے ہیں۔ آج اس آہوتی ہی کہا جاتا ہے۔ کہ مہرم برہما

اگر دھرم اس کا نام ہے۔ جس نے کانپور میں گنیش شنکر ودیارتھی کو مار دیا۔ تو وہ دھرم سچ مچ نسندھ کی چیز ہے۔ آج راج نیتک سہری کھیلی گئی۔ تو آریہ سماج کے خون کی پچکاری چھوٹتی ہے آج گنیش شنکر کے نام کی گوسیع ہے۔ وہ آریہ سماجی ہے۔ بات سمجھ اس کا سنسکار ہوتا ہے۔ تو وید کی سنسکار ہوتا ہے۔ وہ جیتے ہوئے آریہ سماجی ہے اور مرتے ہوئے آریہ سماجی ہے اور سنسکار کا رستہ ہے۔ یا شنکر کا چیلا نکلتا ہے اور مسلمانوں کو بچانے کے لئے نکلتا ہے۔ مسلمانوں کے گرجا میں جاتا ہے اس پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔ مسلمان وانٹیر کہتے ہیں یہ کافر ہے اسے مار ڈالو۔ لیکن نشان دیا تھا۔ انسان کی آگ ان شبدوں سے بجھائی نہ جا سکتی تھی گنیش شنکر نے کہا کہ اگر فساد کی آگ میرے خون سے بجھ سکتی ہے۔ تو میرا سر حاضر ہے۔ اسے ہم آریہ ہیں۔ اس نے اپنا سر دو کس کے ارپن کیا۔ یہ یگیہ ہے یگیہ کی مٹی سے بنا شریر یگیہ کے ارپن ہو گیا۔ ودیارتھی چلے گئے چھوڑ گئے پیچھے اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ یہی چھوڑ گیا ہے۔ وہ بڑی عمر کا آدمی نہ تھا۔ لیکن گویا یہ سب پرمیشور کے یگیہ کی سانگری ہے۔ وید کہتا ہے کہ زمین اور آسمان دو کنڈ ہیں۔ انہی میں مہرشی نے آہوتی دیکھا۔

ہے کہ آریہ سماجی اس بھاؤنا کو اپنے ہردیہ میں لائیں۔ میں جانتا آپ کیا ہیں۔ چاول ہیں۔ کٹوروں کے اندر رکھے ہوئے۔ وید بھی یہی بھاؤنا دیتا ہے۔ ان سب کو یگیہ کی سانگری سمجھو۔ نیک تو ہوتا ہے اپنے آپ کو ارپن کر دینا۔ آج آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ شردھانند نے کسی سمے اس یگیہ کا آرمبھ کیا تھا۔ کوئی آپ کو کہے۔ کہ شردھانند کے یگیہ میں اپنے آپکو ارپن کر دو۔ تو پرمیشور کا یگیہ بھی یہی ہے اور شردھانند کا یگیہ بھی یہی ہے۔ کرشن نے کہا ہے۔ کہ جو یگیہ کے علاوہ کام کیا جاتا ہے۔ وہ بندھن کا کارن ہے۔ ورنہ جتنے کاریہ اپنے آپ کو ارپن کر کے بھاؤنا کر کے لئے جاتے ہیں۔ وہ یگیہ ہے۔ اس یگیہ میں گنیش شنکر کی آہوتی سب سے اُتم ہے۔ ہندو مسلمان لڑ رہے تھے آریہ سماجی گیا مسلمانوں کو بچانے کے لئے۔ لالہ لاجپت رائے نے آج کہا تھا۔ مسلمان بُرے نہیں۔ ان کا عقیدہ بُرا ہے۔ ان کے دچار بُرے ہیں۔ ان دچاروں کا سنشودھن کرنا ہے۔ اسی پرمیشور کے یگیہ میں پڑنے کے لئے ایسی پوتر آہوتیاں آتی ہیں۔ ویسی وہ ہیں۔ ضرورت ہے کہ یہ بھاؤنا یگیہ کی ہو جائیں۔ آریہ سماج امر ہے۔ جو پرمیشور میں لگ گیا۔ یہ بھاؤنا ہے جو آریوں کے ہردیوں میں جاگنی چاہئے۔ رشی کے

صحت یکا یک آتا ہے!
اور
طبی امداد حاصل کرنیکا موقع تک نہیں دیتا

امرت دھارا

ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے جو مصیبت کے وقت آپکی یا آپکے متعلقین کی بہترین فوری اور یقینی امداد ثابت ہوگی

امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے جس سے ہم ہر معدہ کی عام امراض یا مقامی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے

قیمت [illegible] شیشی [illegible] آنے نمونہ آٹھ آنے
ترکیب استعمال امرت دھارا شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی ہر زبان میں چھپے اشتہار میں لکھی ہیں مفصل حال اور [illegible] کی فہرست [illegible]
پنڈت صاحب کی [illegible] ہر ضرورت [illegible] ہیں

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا لاہور

المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پانچسو روپیہ انعام

سہاگا کی بتلائی ہوئی مسفید کرڑھ کی دوا تین دن میں پورا آرام ۔

اگر آپ سینکڑوں حکیموں ۔ ڈاکٹروں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے تھک چکے ہیں ۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام ۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ ایک سرٹیفکیٹ لکھوا کر لکھوا لیں ۔

قیمت دو روپے ۔

اکمل کشور اہم ۲۶ پوسٹ کتری سرائے ۔ گیا

طاقت اور خون کو بڑھانے کے لئے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں ۔ ہاضمہ کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں ۔ قبض کی شکایت دور کر کے درست لاتی ہیں ۔ تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں ۔ قیمت ۴۰ گولی عہ

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں ۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ

راج ویدیا نارائن جی کیشو جی ۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ) بمبئی برانچ ۲۰۹۳۳ کالبا دیوی روڈ ۔ بمبئی

دہلی ایجنٹ :- جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

لاہور ایجنٹ ایچ ایس کھوسیلا اینڈ کو کچہری روڈ

بانی ڈاکٹر ایس کے برمن

مستند اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس ۔ کے ۔ برمن لمیٹڈ

کلکتہ

مستند ۱۸۸۴ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

مشہور و معروف ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سال کے کامیابی سے چلانے کے بعد کمپنی سے کر اچھی طرح خوشی مذکورہ بالا نام لمیٹڈ کر دیا گیا ہے ۔

امرت دھارا

المشتہر چنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

کیش راج تیل

اگر آپ آسانی اپنے بالوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ۔ تو اسے استعمال کریں ۔ یہ نہ صرف بالوں ہی کو بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے ۔ بلکہ اس سے درد سر بھی دور ہو کر بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں ۔ اور یہ تیل مفید نہیں ہوتے اس کے تیار کرنے میں خوشبو کی نسبت اس کے اثر پر زیادہ دھیان رکھا گیا ہے ۔

قیمت فی شیشی ۱۰ ۔ ڈاک محصول ۱۵ ۔

درد سر رلیف کی دوا

اگر آپ ریاحی درد سر سے تڑپ رہے ہوں تو فوراً اسے استعمال کیجئے ۔ دیکھئے کتنی جلد آرام پاتے ہیں ۔ درد خواہ ضعف یا پورے سر میں ہو ۔ سر گھٹا جاتا ہو ۔ پھٹا جاتا ہو ۔ اڑا جاتا ہو ۔ اس دوا سے فوراً بند ہوتا ہے ۔ ہر خاص و عام کو اس کی ایک شیشی ہر وقت پاس رکھنی چاہئے ۔

قیمت فی شیشی نو آنہ ۔ ڈاک محصول چھ آنہ (۶)

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں ۔ ڈاک خرچ بچانے کے لئے مقامی ایجنٹ سے خریدیں ۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) ۔ کلکتہ

لاہور ایجنٹ :- مینیجر پیسہ اخبار ۔ لاہور

یہ تمام عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہیں

نامردی

کے مریض خوش ہو جائیں ۔ کہ ان کو گھر کی راحت مل جائیگی ۔ اور ان کا مقصد غلط کرنے کے لئے اولاد جیسی نعمت خدا کے فضل و کرم سے میسر ہو جائیگی ۔ اور رات دن سچی خوشی آرام و راحت جیسی دولت سے لطف اٹھائیں گے ۔ اور یہ دنیا جو آج کل انکی آنکھوں میں اندھیری ہے ۔ بہشت کا نمونہ بن جائیگی ۔ ہم کو فخر ہے ۔ کہ ہماری سچی دواؤں میں سچی خدمت ۔ سچی شہرت جادو کا اثر اور مناسب قیمت ہندوستان کے ہر گوشہ سے امیر و غریب مریضوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتی رہتی ہیں ۔ چنانچہ عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ نے اپنے ایک ایسے مریض کو جو بہت جگہ بایہ حکماء (جن میں ہمارے شہر دہلی کے بعض معزز حضرات بھی شامل ہیں) کے علاج سے لاجواب پا کر ہمارے زیر علاج کر دیا ۔ خدا کے فضل و کرم سے ہماری دوائی نے طلسمی اثر دکھایا اور مریض صاحب کو پوری شفا ہو گئی ۔ اور دیکھتے دیکھتے وہ چند بچوں کے باپ ہو گئے ۔ اس خدمت کے صلہ میں عالیجناب معلی القاب صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے بہ نفس نفیس پانچ سو روپیہ انعام اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا ۔ قیمت مکمل بکس جس میں ۴۰ یوم کی خوراک کھانے کی ۔ ایک طلاء اور ٹکور بھی شامل ہے ۔ قیمت صرف للعہ علاوہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۱۰ رکل لعہ روپیہ ۔

جو شہرت پندرہ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے ۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے

سرمہ اکسیر چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ غبار ۔ خارش ۔ ککرے ۔ ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں رکھتا ۔ قیمت ایک تولہ صرف تین روپیہ بارہ آنہ علاوہ محصول ڈاک ہر حالت میں الگ ہے

محبوب مراد ۔ یہ راحت زندگی اور جوانی کی جان ممسک گولیاں ہیں ۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں قیمت ۴۰ گولی لعہ ۲۰ گولی عہ علاوہ محصول ڈاک ہر حالت میں الگ ہے ۔

دہلی کی ڈائرکٹری معہ عروس زندگی ۔ یہ نادر تحفہ ہے ۔ جس میں دہلی کے کل واقعات معہ اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں جو ہر صاحب مفت طلب فرما سکتے ہیں ۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر کارخانہ فدائے طب حکیم سالگ رام حوض قاضی ۱۳۷۷ ۔ دہلی

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں !

لاہور ایجنٹ :-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

ओ३म्

विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

The "PRAKASH" LAHORE. INDIA

ایڈیٹر کرشن بی اے

قیمت سالانہ للعہ
ششماہی عہ
ممالک غیر سے للعہ

نمبر ۱۵ — SUNDAY 19 APRIL 1931 — ۱۹ اپریل ۱۹۳۱ء — ۱۹۸۸ بکرمی

بھگتی دھرم

گورو کل کانگڑی کے مہوتسو میں سوامی ستیانند جی کا اپدیش

وید میں بھگتی دھرم کا ذکر بھی ہے۔ اس میں اسے اونچا پایا جاتا ہے۔ منش کو بچا کر بھگوان تک پہنچانا ہے۔ بھگت سمجھا کرتے ہیں کہ بھگوان کی اپاسنا سے ہمارے پاپ دور ہوتے ہیں۔ بھگتوں نے جب سنسار میں سنکٹ آتے ہیں۔ برابر آگے ہو کر کام کیا ہے۔ ویدک کال میں اور موجودہ کال میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی تھی۔ میں تو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک دوسری چیز ہے۔ جاتیاں جاتیوں سے جھگڑتی ہیں۔ اس کو دھرم کا روپ کرنے کے لئے سادھو ہیں۔ یہ تو اتفاق ہے۔ کہ جب ہندوستان میں بھگتی وادی پھیل گیا۔ یہاں کے لوگ دھرم سے بے فکر ہونے لگے۔ اس سمے بھگوان دیانند نے دھرم کا استھاپن کیا۔ اگر سوامی دیانند نہ ہوتے۔ تو دیش میں ناستک بھاؤ پیدا ہو جاتا ۔

یورپ سے لوگوں نے دھرم کا آسن نیچا کر دیا۔ اس کال میں بھی ایک بھگوان کا کام ہے۔ مہاتما گاندھی نے بھگوان کا نام اچارن شروع کیا۔ جس سے لاکھوں لوگ بھگوان کا نام لے کر کام کرنے لگے۔ دوسرے سائمن کمیشن کے وقت کہا جاتا تھا کہ دھرم کی ضرورت نہیں۔ لیکن موجودہ لڑائی نے رنگ بدل دیا۔ اگر مہاتما گاندھی کے ہاتھ میں اس کا کام ہوتا۔ تو دھرم کا نام ہر جگہ گونج اٹھتا۔ ایشور ہمیشہ اپنی بھگتی رکشا کرتا ہے۔ کبھی داؤد کے زمانہ میں ایک مہاپرش تھا۔ تو جاتیہ شنکر رشی کے زمانہ میں بھی ایک مہاتما پیدا ہوا ۔

بھگوان کہتا ہے۔ جسے میں چاہتا ہوں۔ اس کے اندر پریم پیدا کر دیتا ہوں۔ جسے چاہتا ہوں اونچا بنا دیتا ہوں۔ یا دور ہٹا دیتا ہوں۔ یہی نہیں وہ بھی بھگت ہوتے ہیں۔ جو ان کے شیتر میں کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے تو ویسا ہی شبد کہا ہے منش! ستیہ پر جا اور دھرم کا ساتھ دینے کے لئے میں دھنش کو تانتا ہوں۔ یہ پرمیشور بھگتوں کو آشیرواد دیتا ہے۔ بھگتی دھرم میں ایسے واکیہ ہوتے ہیں۔ پرمیشور کا آدھار ایک ہی دھرم ہے۔ ایشور کے آدھار پر ہی بھاؤنا ہوتا ہے۔ یہ سچا دھرم ہے۔ پرمیشور کی کرپا دھاں ہوتی ہے۔ جہاں یہ بات ہوگی وہ دانا ہیں۔ ان کے لئے بھی ایسے ہی وچن ہیں۔ منش بھجن کرتا ہے۔ اور اس کی بدولی اس کی ہولی سے چھپی لی جاتی ہے۔ قیصر سے زیادہ شان حاصل کرنے کا یتن کیا۔ لیکن اسے برسوں میں چپا دکھ بیچنا پڑا۔ ایشور کا ہاتھ تمام لڑائیوں میں دکھائی دیتا ہے۔ ایشور کی لیلا ایسی ہے کہ دنیا میں چھٹ ہوتی ہے۔ جراسندھ نے ۸۲ راجوں کو قید کر رکھا تھا

وہ سوچتا تھا کہ ان کو ختم کیا جاوے۔ کہ ایک دن قتل کر دیا جائے گا۔ اسے کیا پتہ تھا۔ کہ وہ راجے آزاد ہو جائیں گے۔ اور میں تباہ ہو جاؤنگا۔ وید میں پربھو کہتا ہے۔ کہ دشواسی منش تو دشواس کرے۔ میرے ساتھ رہ کر منش ان کو بھوگتا ہے۔ منش کی پرارتھنا ہے۔ کہ تجھے نہ بھولوں۔ تجھ سے دکھی نہ ہوں۔ یگیہ میں پربھو کا آواہن کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ ایشور ہمیں اپدیش دے۔ اس کام میں تو ہمارا اگرنیتا بن۔ وید میں بھگتی کا بہت ورنن ہے۔ میں کہہ چکا ہوں۔ کہ بھگتی دھرم منش کو پرکاش دیتا ہے۔ آشا کو بڑھاتا ہے۔ اس لئے بھگتی دھرم بہت اونچا دھرم ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ گیان دھرم کا تعلق بھگتی سے نہیں۔ یا کرم کا نہیں۔ بھگتی گیان شونیہ اور کرم شونیہ نہیں ہوتی۔ یہ ایک ہی چیز ہے دو نہیں۔ کرشن نے کہا۔ کہ بھگتی میں گیان اور کرم دونوں شامل ہیں۔ کیا یہ اونچا واک بھگتی کا نہیں ہے؟ اسی بھگوان کو جان کر پرانی سرتیو سے پار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مارگ موت کو پار کرنے کا نہیں۔ کیا یہ گیان کا اونچا واک نہیں ہے ایشور! جب میں تو ہو جاؤنگا۔ اور تو میں ہو جاؤنگا۔ اس سمے اس لوک کے تیرے آشیرواد سپھل ہونگے۔ ویدک کال کے لوگ یگیہ کیا کرتے تھے۔ اور یگیوں میں وید کو پڑھا کرتے تھے۔ یگیہ میں کرم کا ودھان بھی اور ایشور کا نام بھی۔ آریوں کے جتنے کرم ہیں۔ سب میں وید کا اچارن ہے۔ بھگتی دھرم میں درڑھتا کی بڑی ضرورت ہے۔ آدمی مضبوط ہو۔ اپنے نیم میں پکا ہو۔ یہ بڑی ضرورت کی بات ہے۔ لالچ دھرم سے پتت بناتا ہے۔ اس میں اگر شنکر نہیں پھنسے۔ دیانند نہیں پھنسے۔ تو کئی پھنس جاتے ہیں۔ کرشن کو اس جال میں پھنسانے کا دھرت راشٹر نے یتن کیا۔ منش اس وقت گرتا ہے۔ جب پرلوبھن اس کے سامنے آتا ہے۔ اس کو جو پار کر جائے وہ پار ہو جائے گا۔ مہارانا سجن سنگھ نے ایک ہی پرکشا سوامی دیانند کی لی کہا! مہاراج! آپ مورتی پوجا کا کھنڈن چھوڑ دیں۔ ریاست کے مہا دیو کے مندر کی لاکھوں روپیہ کی گدی آپ کے سمرپت ہے۔ سوامی دیانند نے انکار کر کہا مجھے یہ پرلوبھن ستیہ سے ڈگا نہیں سکتے۔ وید میں کہا ہے۔ کہ منش تیری دھارنا یہ ہو۔ کہ بھگوان کے سمان کسی کو نہ مانو۔ اس کے سوائے کسی کی ستتی نہ کرو۔ جو منش پرماتما کا استھان کسی اور کو دیتا ہے۔ وہ اپنی ہنسا کرتا ہے۔ یہ اٹل بھاؤ جب منش کے اندر آ جائے۔ تو منش سپھل ہوا کرتا ہے ۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بدھوا کی ضرورت!

نمبر ۱۹

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کے واسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھوا کی ضرورت ہے جو نیک چلن خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف پڑھی ہوئی ہو عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو صرف نیک چلن اور اشراف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں :- پتہ :-

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND
NEWZELAND

YOUR EYE

نمبر

کیا ہے کوئی تکلیف ہے اگر ہے۔ تو سیلز و ٹیس رہتی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ و قدرتی علاج ہے۔ گھر دا کے لیے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت۔ منتظم انچارج کمپل لاہور

سنہری موقعہ

نمبر ۲۲

ہندوستانیوں کے لیے یہی ہے کہ فوراً سونے کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو جلد ماہ میں قابل ادائیگی ہے خرید لیں۔ کیونکہ اس سے پہلے سوائے یورپین کے ہندوستانی محروم تھے۔

تو اعلیٰ مفصل طلب کریں

مینیجر واشا د گولڈ ماسٹر لمیٹڈ فورٹ بمبئی

بیروزگار کو خوشخبری

نمبر ۱۷

دی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ کٹ پیس وگرم کوٹ کی پُرمنافع تجارت کرنا چاہتے ہیں۔

تو ہماری ایجنسی لے لیں

یا مال طلب کریں!

نرخ ہمارے دیکھ کر سے پوچھ!

ہمارے نرخ دیکھ کر دوسروں سے مقابلہ کرو

المشتہر

بزنس ہوم لمیٹڈ فورٹ بمبئی

تمام دنیا میں مشہور۔ مصفی خون کا بادشاہ

سوگندھ شرف شرکیسار

مصفی خون۔ فارش کھجلی انفیکشن آتشک کو ختم کرتا ہے۔ سیاہ داغ وغیرہ جو تمام جلدی بیماریوں کے لیے دنیا میں مجرب ہو رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت دی جاتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام مشہور اشیائے زندگی

سہانجی و کشمیری پیداوار میوہ جات زعفران کستوری شہد۔ زیرہ سیاہ سلاجیت مصفی چراغ اچکن شلوار مصری تیلیاں۔ ڈھینگڑی عرق وغیرہ شربت عرق سرکہ جات۔ اچار سٹ پسندیدہ سوغات۔ چونا بادامگری۔ عطر پھلیل۔ رنگ۔ ہیرے پھول۔ کلاہ پشتو ری کا سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب چمڑہ بوٹ۔ ٹوپیاں پارچہ سامان ہندوستان تمام ہوتی وغیرہ ہمارے ہاں بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔

پیر سنگھ ال چند اسری شہر راولپنڈی

نوٹ۔ لاہور میں عرق خشبہ تجارت ورزش شربت سری گیلانی سیندور وغیرہ ملتے ہیں۔ کمیشن ایجنٹ ڈیلر کے ہمارے دروازہ پر ملتا ہے۔

بچھو کی دوا

نمبر ۳۰

قیمت آٹھ آنہ — قیمت آٹھ آنہ

پہاڑوں میں ۵ سال سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ

اس دوا کے لگاتے ہی زہریلے بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے اور مریض آرام پا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ :- گورو کل سنا تک فارمیسی دہلی نمبر ۱۱

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

چشم سلیمانی سرمہ

بینائی بڑھانے کے سوا آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس سرمہ کا استعمال ضرور کریں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا معمولی پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

ہاضمہ (اسہال) کو دور کرتا ہے۔ وریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بوٹی — عہ سیر — دنت منجن

ست سلاجیت — عہ تولہ — سوچی پتر

زیر نگرانی مفت!

پتہ :- گورو کل فارمیسی پوسٹ گورو کل ہردوار

چون پراش

مقوی

قیمت فی ڈبیہ ایک پاؤ تھر

آدھ پاؤ ۱۰

دیا نند آیورویدک کالج

چندر پربھاوٹی

مقوی

قیمت فی ڈبیہ ۱ گولی

۱۰ سے زیادہ آسانی

فارمیسی لاہور

کامیابی کے پانچ راز

۱ - اس کا مقصد روپیہ کمانا نہیں۔ بلکہ لوگوں میں آیورویدک دوائیوں کا پرچار کرنا ہے۔

۲ - اس کا منافع برائے نام ہے۔ ایڈوائس بھی پبلک کی خدمات میں صرف کیا جاتا ہے۔

۳ - یہاں پرانے مستند نسخوں کو تبدیل کر کے یا انکے نام بدل کر کوئی دھوکا نہیں دیا جاتا۔

۴ - یہاں پر سب نسخے تقریباً تیس پڑھے لکھے ویدوں کی زیر نگرانی بنائے جاتے ہیں۔

۵ - یہاں کا کوئی نسخہ پوشیدہ نہیں رکھا جاتا پوچھنے پر بتا دیا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں مریضوں کا علاج بذریعہ خط و کتابت بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: ہمارے ہاں کی فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

لون بھاسکر

اضم

قیمت فی ڈبیہ ½ پاؤ ۱۲

المشتہر

مینیجر دیا نند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور

سپاری پاک

مقوی الرحم

قیمت فی ڈبیہ ½ پاؤ ۱۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہندوستان کی قابل رحم تعلیمی حالت

انگلستان کے دوسرے درجہ پر خوش قسمت

جاپان ہے۔ جس میں خواندوں کی تعداد ۱۲ء ۹۹ نیصدی ہے۔ اور تمام مہذب ممالک میں تعلیمی لحاظ سے بدقسمت ہندوستان ہے۔ جہاں خواندوں کی تعداد صرف ۲ء۳ نیصدی ہے اندا گر برہما کو ہندوستان سے الگ کر دیا جائے جہاں پڑھے ہوؤں کی تعداد ۷ء ۲۷ نیصدی ہے۔ تو ہندوستان کی تعداد اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ ہندوستان کے بھی تمام صوبوں میں پنجاب اور یکتہ پرانت سب سے پیچھے ہیں۔ جہاں تعداد بالترتیب ۸ء۳ و ۷ء۳ نیصدی ہے۔ ان اعداد شمار سے یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ ہماری گورنمنٹ نے تعلیم کی طرف کتنا تھوڑا دھیان دیا ہے۔ سوراجیہ گورنمنٹ کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیے۔ کہ خدم خواندگی کا جو بھدا دھبہ ہندوستان کے ماتھے پر ہے۔ اسے دور کرنے کی کوشش کرے ×

پنڈت دیورتن چل بسے

پنڈت دیورتن شرما ہندو مہاسبھا کی ایک پرستہ ہستی تھے۔ ہندو مہاسبھا کی سبھا پنا انہیں کے ہاتھوں ہوئی۔ اور شروع سے وہ اس کے جنرل سکرٹری رہے۔ اس سے پہلے وہ دیو سماج کے کرمچاری تھے۔ لیکن دیو سماج کی ملحدانہ زندگی سے تائب ہو کر انہوں نے پرماتما کی شرن لی۔ آپ کی بزرگانہ شکل و صورت آپ کے لیے ہر ایک کے دل میں سمان کے بھاؤ پیدا کر دیتی تھی۔ صورت سے ہی نہیں۔ سیرت سے بھی آپ بھلے پرش تھے۔ افسوس ۱۵۔اپریل کو آپ کا دہلی میں دیہانت ہو گیا ×

پنڈت دیورتن کی جدائی سے ہندو مہاسبھا ایک سچے کارکن کی خدمات سے محروم ہو گئی ہے۔ جس کے لیے ہماری اس سے پوری ہمدردی ہے ×

مہاتما گاندھی سے درخواست

مہاتما گاندھی نے مسلمانوں کو کہا تھا۔ کہ اگر آپ اپنا متحدہ مطالبہ میرے سامنے پیش کریں۔ تو میں بڑی خوشی سے اسے منظور کر لونگا۔ اس پر معاصر شیر پنجاب ان سے توقع کرتا ہے۔ کہ ایسے وعدوں سے محتاط رہیں۔ تمام مسلمان کانگرسی اور غیر کانگرسی اسبات پر متحد ہیں کہ پنجاب میں اسلامی راج قائم کیا جائے۔ لیکن ہم سکھ بھی اسبات پر متفق ہیں۔ کہ جب تک ہم باقی ہیں پنجاب میں فرقہ وارانہ اکثریت کبھی قائم نہ ہونے دینگے۔ مہاتما جی اگر کسی فرقہ کی اکثریت یا طاقت کو

سنسار کی گتی

انتخاب جداگانہ یا مشترکہ

بمبئی میں شوکت بابا اپنی فساد انگیز پالیسی کے ساتھ پہنچ کر بڑ ہانک رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں اسلام کے حقوق کے تحفظ کی خاطر ہزاروں گاندھیوں سے لڑونگا۔ ایک جلسہ میں دھمکی دی۔ کہ جب تک ہندوستان میں خون کی ندیاں نہ بہ جائیں گی۔ سوراجیہ حاصل نہیں ہو سکیگا۔ ہم جداگانہ نیابت کا مطالبہ ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ لیکن خدا کی شان! غرور سر نیچا کرنے کے لیے اسی بمبئی میں اسی دن قوم پرست مسلمانوں نے اپنے جلسہ عظیم میں اعلان کیا کہ ہم قوم پرست مسلمان مشترکہ انتخاب کے سوائے کچھ اور منظور نہ کریں گے۔ اس کے لیے اگر ہمیں مہاتما گاندھی سے لڑنا پڑا۔ تو ان سے بھی لڑیں گے۔ قوم پرست مسلمانوں پر ہی بس نہیں۔ شیعوں کی آل انڈیا شیعہ کانفرنس میں بھی جو منٹگمری میں حال ہی میں ہوئی ہے۔ مشترکہ انتخاب کی زبردست حمایت کی گئی ہے ×

دیکھ کر ناانصافی پر کبھی اور کسی حالت میں بھی آمادہ نہ ہونا چاہیئے۔ جس طرح سری کرشن نے انصاف کی حمایت میں سوکوروؤں کو چھوڑ کر پانچ پانڈوؤں کا ساتھ دیا تھا۔ اسی طرح مہاتما گاندھی کو بھی انصاف کی حمایت میں مسلم اکثریت کو چھوڑ کر سکھ اقلیت کے ساتھ مل جانا چاہیئے۔ کیونکہ فتح آخر انصاف کی ہو گی ×

معاصر شیر پنجاب کی یہ درخواست نہایت موزوں ہے۔ کہ مہاتما جی کو انصاف اور محض انصاف کی ہی حمایت کرنی چاہیئے۔ اور جہاں تک ہم مہاتما جی کو جانتے ہیں۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ وہ انصاف کی جسے دوسرے الفاظ میں ستیہ کہتے ہیں حمایت سے کبھی انکار نہ کریں گے ×

خالصہ یونیورسٹی

ہمارے ایک سکھ معاصر کا کہنا ہے۔ کہ جس طرح پنجاب گورنمنٹ خالصہ کالج امرتسر کے قیام کے خلاف تھی۔ اسی طرح وہ یہ بھی نہیں چاہتی۔ کہ سکھوں کے اس کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ جب خالصہ کالج قائم ہوا۔ تو اس وقت کے لفٹنٹ گورنر سر میکورتھ ینگ نے کالج کونسل کے ممبران کو دوستانہ مشورہ دیا۔ کہ خالصہ کالج کو ہائی سکول تک ہی رہنے دیں۔ جسے شکریہ کے ساتھ نا منظور کر دیا گیا۔ پھر ۱۹۲۶ء میں سر میلکم ہیلی نے سکھ یونیورسٹی کے قیام کی مخالفت کی۔ لیکن اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ اور یونیورسٹی کا پروپیگنڈا جاری ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ پنتھ نے اگر اس کی طرف دھیان دیا۔ تو بہت جلد پنجاب میں ایک غیر سرکاری یونیورسٹی قائم ہو جائے گی۔ جس میں صنعت و حرفت۔ آیورویدک۔ انجینئرنگ۔ زراعت وغیرہ کی تعلیم کا انتظام ہو گا ×

لاہور میونسپلٹی کے الزامات کی تحقیقات

آخر گورنمنٹ نے لاہور میونسپلٹی کے الزامات کی تحقیقات کے لیے کمیٹی مقرر کر دی۔ جس میں ایک انگریز ایک ہندو۔ اور ایک مسلمان ممبر ہیں۔ لیکن میونسپلٹی معلوم ہوتا ہے کہ تحقیقات سے لرزتی ہے۔ چنانچہ کثرت رائے سے اس نے تحقیقاتی کمیٹی سے عدم تعاون کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ عدم تعاون کے رزولیوشن کی تائید کرنے والے زیادہ تر مسلمان ممبران ہی ہیں ×

ہوا میں ہوٹل

زمین پر تو ریل گاڑیوں کے ساتھ سفری ہوٹل ہوتے تھے۔ اب ہوا میں بھی ہوائی جہازوں کے اندر ہوٹل کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ سب سے بڑا تیز رفتار ہوائی جہاز تیار کیا گیا ہے جو ریسٹوران (ہوٹل) کا کام دیگا۔ اس میں آرام دہ کوٹھڑیاں۔ میزیں۔ کرسیاں اور نشستیں ہونگی۔ پچاس مسافروں کے لیے اس میں جگہ ہو گی ×

فساد کس طرح کرائے جاتے ہیں۔

ایک سابق ممبر کونسل کا بیان ہے۔ کہ لکھنؤ میں کس طرح فساد کرانے کی کوشش کی گئی۔ اور کس طرح وہ ناکام رہی۔ وہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان لمبی داڑھی لگا کر اور ایک ہندو جس کے ماتھے پر تلک لگا ہوا تھا۔ بر سر عام لڑنے لگے۔

اور نوبت تو نو میں میں سے مار پیٹ تک پہنچنے والی تھی۔ کہ سمجھدار ہندو مسلمانوں نے جو وہاں موجود تھے۔ ان دونوں کو الگ کر دیا۔ بعد ازاں معلوم ہوا۔ کہ "مولوی" اور "پنڈت" نے محض فساد کرانے کی خاطر یہ ڈھونگ رچا تھا

کلکتہ کارپوریشن کا آئندہ میئر

کلکتہ کارپوریشن کے موجودہ میئر مسٹر سبھاش چندر بوس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کارپوریشن کی صدارت کا خیال ترک کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ آئندہ انتخاب میں حصہ نہ لیں گے۔ کانگرس پارٹی نے ابھی جنگ ڈاکٹر بدھان چندر رائے کو منتخب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر سنتوش کمار باسو ڈپٹی میئر کے ریٹائرڈ ہونے پر مولوی عبد الرزاق کو ڈپٹی میئر بنانا منظور کیا گیا ہے جس کی خبر کہ دونو اتفاق رائے سے

جسٹس بھڈے کا دان

لاہور ہائیکورٹ کے جج آنریبل جسٹس بھڈے نے اناتھ بالک آشرم لدھیانہ کو ۱۰ ہزار روپیہ دان دیا ہے ×

اسیران مارشل لاء کی رہائی کا مطالبہ

لنڈن کی گاندھی سوسائٹی اور نیشنل کانگرس لیگ نے پیچھے ایک جلسہ میں کراچی کانگرس کے اس رزولیوشن کی تائید کی۔ جس میں اسیران مارشل لاء کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اسیران میرٹھ۔ گڑھوال اور مقدمات سازش لاہور کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا گیا ×

لاہور میں مسلم نیشنلسٹ پارٹی۔

بیساکھی کے دن لاہور کے ایک مسلم جلسہ میں مسلم قوم پرست پارٹی بنائی گئی۔ اس پارٹی کا مقصد کانگرس کے ساتھ مل کر ہندوستان کی آزادی کے لیے ہر ممکن کوشش اور ہر ایک ذریعہ سے جدوجہد کرنا بتایا گیا ہے۔ اسی جلسہ میں یہ پاس کیا گیا کہ دہلی کی آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں پنجاب کے مسلمانوں کی جو رنگ نمائندگی کرتے رہے وہ صحیح معنوں میں نمائندے نہیں تھے۔ وہ وفادار مسلمانوں کے نمائندے تھے۔ قوم پرست مسلمانوں کا اس کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں تھا

امرتسر میں پکٹنگ

امرتسر میں بیساکھی کے دن سے بدیشی مال کی دکانوں پر بڑے پیمانہ پر امن پکٹنگ شروع کر دیا گیا۔ لیڈی والنٹیر بھی پکٹنگ کرنے میں شامل ہیں۔ پکٹنگ کا بہت اثر اچھا پڑ رہا ہے۔ بدیشی کپڑے کی فروخت بہت کم ہو رہی ہے۔ اور جن دکانداروں نے

Digitized by eGangotri

حال ہی میں بدیشی کپڑے کے آرڈر دیئے تھے وہ گھبرا رہے ہیں ؛

شہیدوں کی سمادھی پر میلہ

فیروزپور کا پل پر دریائے ستلج کے اس پار جہاں سردار بھگت سنگھ اور ان کے رفقائے کی لاشوں کو پھانسی دیئے جانے کے بعد جلایا گیا تھا۔ بیساکھی کے دن بڑا بھاری میلہ لگا۔ لوگوں نے کمال عقیدت سے شہیدوں کی سمادھی پر پھول چڑھائے۔ گرد و نواح کے ہزارہا لوگ وہاں جمع تھے ؛

پنجہ صاحب میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

بیساکھی کے دن پنجہ صاحب کے مشہور میلہ پر نوجوان بھارت سبھا کے کارکنوں کو زیر دفعہ ۱۴۴ جلسے اور جلوسوں کی ممانعت کا حکم دیا گیا۔ لیکن خلاف ورزی کرنے پر پریذیڈنٹ سکرٹری اور ۱۲ دیگر ممبران گرفتار کر لئے گئے۔ اس پر پبلک کے جتھے جلوس نکالنے کے لئے ممنوعہ رقبہ میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ تیس گرفتاریاں ہو چکی ہیں ؛

معاشی گندم کانفرنس

اٹلی کے پایہ تخت روما میں ۴۶ ممالک کے نمائندگان کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ گندم کیوں سستی ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں ہندوستان کے ڈیلیگیٹ نے دو وجوہات بتائیں۔ ایک یہ کہ گندم کی پیداوار زیادہ ہے اور دوسری یہ کہ گندم کی کھپت کم ہو گئی ہے۔ آبادی میں اضافہ کے باوجود کھپت کم ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ چونکہ جنگ عظیم کے بعد لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے گندم کا استعمال کم کر کے نفیس اشیاء کا استعمال شروع کر دیا ہے ؛

فساد کانپور کی تحقیقات کیلئے کمیٹی

کانپور کے فسادات کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے ممبران مسٹر کین ممبر کونسل، جسٹس نیامت اللہ کرکن الہ آباد ہائی کورٹ۔ رائے بہادر بلدیو رام اور نواب محمد لیاقت علی خان ہیں۔ اس کمیٹی کا کام یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ فساد کے فوری باعث کیا وجوہ تھے اور حکام کانپور نے اس فساد کے سلسلہ میں کس طرح کام کیا ؛

گول میز کانفرنس

قیاس اغلب ہے کہ اس بار گول میز کانفرنس کے ممبران کی تعداد ۸۹ کی بجائے ۱۰۰ ہو گی۔ فیڈرل اور اقلیتوں کی کمیٹیوں کے اجلاس غالباً جولائی اور اگست میں ہونگے۔ اور کانفرنس ستمبر اور اکتوبر میں ہو گی۔ حق رائے دہندگی کی کمیٹی کا اجلاس اس وقت تک نہیں ہو سکیگا۔ جب تک کہ فرقہ وارانہ سوال حل نہ ہو جائے ؛

مہاراجہ نابھہ اور سنٹرل سکھ لیگ

اپنے اجلاس امرتسر میں سنٹرل سکھ لیگ نے پاس کیا ہے۔ کہ مہاراجہ نابھہ سے نظر بندی کی پابندیاں ہٹا کر انہیں آزادی کی زندگی بسر کرنے کے قابل بنایا جائے ؛

سر فضل حسین

انڈین ڈیلی میل میں مسٹر ولسن لکھتے ہیں :-

وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں ایک شخص سر فضل حسین ہے۔ جو بہ لحاظ جہ کا فرقہ پرست ہے۔ اور گورنمنٹ ہند کی اعلان شدہ پالیسی کے راستہ میں روڑے اٹکاتا رہتا ہے۔ ملک معظم کی حکومت نہ معلوم اس شخص کی موجودگی کو کیوں برداشت کر رہی ہے۔ بہتر ہو کہ لارڈ اردن اگزیکٹو کونسل کو اس کے وجود سے پاک کرتے جائیں۔ ورنہ ہندوستان نے پالیسی کو یہ شخص تباہ کر دے گا ؛

ویریندر امتحان دے رہے ہیں

ویریندر کے امتحان بی اے کا داخلہ دے دیئے جانے کے بعد یونیورسٹی نے گورنمنٹ سے ۲۰ اروپے کا مطالبہ کیا۔ جو اس کے امتحان کے انتظام پر خرچ ہونا تھا لیکن گورنمنٹ نے اس کی ادائیگی سے انکار کر دیا اس لئے مہاشہ کرشن جی نے انڈر پروٹسٹ یہ رقم بھی جمع کرا دی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ویریندر امتحان دے رہے ہیں ؛

سمادھیاں اکھاڑ دی گئیں

جہاں سردار بھگت سنگھ اور ان کے رفقا کی لاشیں جلائی گئی تھیں۔ وہاں بابا گوربخش سنگھ کے ہاتھوں ان کی یادگار میں جو سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ اور لکڑی کی جو محراب بنائی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس نے وہ تمام نشانات معدوم کر دیئے ہیں۔ اور بھارت نوجوان سبھا کے جو ممبران اس موقع پر پہنچ گئے انہیں زیر حراست کر لیا گیا۔ لیکن بعد میں انہیں رہا کر دیا گیا ؛

شولاپور مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی

محکمہ اطلاعات کا بیان ہے۔ کہ گورنمنٹ بمبئی نے ایک کے سوائے مارشل لاء شولاپور کے تمام قیدیوں کی باقی سزا معاف کر کے انہیں رہا کر دیا ہے۔ بمبئی گورنمنٹ کا یہ کام قابل تعریف ہے۔ کیا پنجاب گورنمنٹ پنجاب مارشل لاء کے ان قیدیوں کی رہائی کے احکامات صادر کرنے کی تکلیف گوارا کرے گی۔ جو اپنی سزا بھگت چکنے کے بعد جیلوں میں بند ہیں

پنڈت گنیش شنکر کی یادگار

فسادات کانپور میں مسلمانوں کی جان بچانے کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے آریہ ویر پنڈت گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی ہے ؛

مولانا چندہ

شوکت بابا المعروف مولانا چندہ مسلمانوں کی تنظیم کے کام سے فارغ ہو کر محمد علی میموریل کی آڑ میں چندہ جمع کرنے کے کام پر نکلنے والے ہیں چنانچہ آپ نے اپنا جو پروگرام بنایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ تین ماہ ہندوستان کا دورہ کرینگے کیونکہ محمد علی میموریل فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنا ہے۔ اس کے بعد چھ ماہ کے لئے ممالک اسلامیہ میں جا کر مسلمانوں کی تنظیم کرینگے۔ تنظیم تو وہاں بھی ویسی ہی کرینگے جس کا نمونہ ہندوستان میں موجود ہے۔ کہ بمبئی میں مسلمانوں مسلمانوں کی سر پھٹول کرا دی۔ البتہ ہندوستان کے مسلمانوں کو سکھ کا سانس لینا نصیب ہوگا۔ اور وہ اپنے نفع و نقصان کی طرف متوجہ ہو سکیں گے اس لئے مولانا چندہ جتنی جلدی اپنے تنظیمی دورہ پر روانہ ہو جائیں۔ اتنا ہی اچھا ہے ؛

رکشا قلی کے قتل کی سزا

مدراس میں ایک گورے کپتان کے خلاف رکشا قلی کے قتل کا جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ملزم نے اقبال جرم کر لیا تھا۔ البتہ کہا تھا۔ کہ پستول اتفاقاً چل گیا تھا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور ایک دن کی قید کی سزا دی اور حکم دیا۔ کہ جرمانہ وصول ہونے پر مقتول کے رشتہ داروں کو دیا جائے گا۔

ایک اور خود مختار حکومت کا خاتمہ

جمہوریت کے اس دور میں خود مختار سلطنتیں ایک ایک کر کے ختم ہو رہی ہیں سپین کی سلطنت کا ابھی ابھی خاتمہ ہوا ہے۔ جس کا بادشاہ تخت سے دستبردار ہو گیا ہے۔ اور وہاں جمہوریت قائم ہو گئی ہے ؛

بابا کھڑک سنگھ کا پولیٹیکل عقیدہ

بابا کھڑک سنگھ نے پنجہ صاحب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں سوراجیہ کا حامی ہوں۔ فرقہ وارانہ علاج کا نہیں۔ البتہ مشترکہ نیابت کا طریقہ اختیار نہ کیا جائے گا۔ تو میں سکھوں کی زائد نمائندگی کا مطالبہ کروں گا ؛

مقدمہ سازش لاہور

مقدمہ سازش لاہور میں جس کی سماعت سپیشل ٹربیونل کے سامنے ہو رہی ہے پہلے سلطانی گواہ اندر پال کا بیان ختم ہو گیا ہے۔ گواہ نے عدالت سے کہا کہ یا تو مجھے کمرہ عدالت میں مقدمہ کی کارروائی سننے کی اجازت دی جائے۔ یا ضمانت پر رہا کر دیا جائے عدالت نے گواہ کو تحریری درخواست دینے کی ہدایت کی ؛

ڈاہر جنتری

کلکتہ کے مشہور کارخانہ ادویات ڈاکٹر ایس کے برمن کی ڈاہر جنتری انگریزی۔ بکرمی۔ ہجری۔ بنگلہ اور فصلی تاریخوں کے جاننے کے لئے ہر کام آنے والی چیز ہے۔ علاوہ ازیں اس میں کارخانہ کی ادویات کی فہرست بھی ہے جس سے ضرورت کے وقت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ شائقین ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ کلکتہ سے مفت منگوا سکتے ہیں ؛

وچیار مالا اردو

شری توورام جی کی تصنیف ہے۔ اس میں بے شمار رشیوں رہنماؤں کے خیالات و نصائح دلکش و پُر نصیحت آموز پیرایہ میں درج کئے گئے ہیں۔ جو انسانی زندگی کے اعلیٰ اور بہتر بنانے کا موجب ہیں۔ راحت ابدی اور نجات کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ پڑھنے کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ۔ اور آریہ سماجوں کو آدھی قیمت پر۔ بے آئی ناتھ پستکالیہ ہسپتال روڈ لاہور سے مل سکتی ہے ؛

جنرل آوری رہا ہونے والے ہیں

ناگپور سے خبر آئی ہے کہ باقی جنرل آوری پاگل خانہ میں ۴۰ دن سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی جلد رہائی کی امید ہے ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۷ بیساکھ سمت ۱۹۸۸

آریہ سماج کا نیا پروگرام

ادیش ایک چیز ہے۔ سادھن دوسری۔ ادیش قائم رہتا ہے۔ سادھن وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ کوئی سوسائٹی جو اپنے ادیش کو بدلتی رہتی ہے۔ زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح جو سوسائٹی حالات زمانہ کے مطابق اپنے سادھنوں میں پریورتن نہیں کرتی۔ وہ ترقی نہیں کرتی۔ ہر ایک زندہ اور ترقی کنندہ سماج ESSENTIAL اور NON ESSENTIAL میں فرق کرتا ہے۔ جہاں اول الذکر کو وہ بدلنے نہیں دیتا۔ وہاں مؤخر الذکر کو حالات کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ ایک کی حالت میں گتی موت ہے۔ دوسرے کی صورت میں گتی کا ابھاو موت ہے۔ شاید کسی کو اس میں اجتماع ضدین نظر آئے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ کوئی سماج زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک وہ تبدیلی کا مقابلہ نہ کرے۔ اور ساتھ ہی تبدیلی کے لئے تیار نہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں اپنا ادیش بدلنے میں کنسرویٹو ہو۔ اور سادھن بدلنے میں لبرل۔ بلکہ ریڈیکل۔ جو سوسائٹی ہمیشہ اپنا لکش بدلتی رہتی ہے۔ وہ اس جہاز کی طرح ہو جاتی ہے۔ جس کا کوئی لنگر نہیں۔ بخلاف اس کے جو سماج اپنے سادھن تبدیل نہیں کرتا۔ یا دوسرے الفاظ میں نئے سادھنوں سے کام نہیں لیتا۔ وہ اس پانی کی طرح ہو جاتا ہے۔ جو ایک جگہ جمع رہ کر سڑ جائے۔ اگر آریہ سماجسٹ پرش اس اجتماع ضدین کے راز کو سمجھ جائیں تو پھر آریہ سماج کے مستقبل کے متعلق کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اور وہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا جائے گا۔ مشکل یہ ہے۔ کہ ادیش اور سادھن ضروری اور غیر ضروری کے متعلق کبھی بار ہم بھرم میں پڑ جاتے ہیں۔ اور سماج میں ایرشا دویش اسی وجہ سے کارن بن جاتے ہیں۔ کئی بار ہم ادیش کو سادھن اور سادھن کو ادیش سمجھ لیتے ہیں۔ [illegible] دونو حالتوں میں ہوتی ہے۔ ادیش کو سادھن سمجھ لینے سے سوسائٹی میں ستھرتا نہیں رہتی اور سادھن کو ادیش سمجھنے سے اس کی ترقی رک جاتی ہے۔

سماج کی ستھرتا اور رکشا کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے چند سدھانت ایسے ہوں۔ جن میں تبدیلی کی گنجائش نہ ہو۔ وہ سدھانت بتلاتے ہیں۔ کہ ادیش کیا ہے؟ آریہ سماج کا ادیش ہے سارے سنسار میں وید کا پرچار کرنا۔ وید کا پرچار ہوگا۔ چند سدھانتوں کے ذریعہ اور ان کے لئے کئی سادھن برتے جائیں گے آریہ سماج کا یہ ادیش کہ سارے سنسار کو ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لایا جائے۔ اور یہ سدھانت کہ وید اپوروشیہ ہے۔ ایشوریہ گیان ہے کسی حالت میں بدل نہیں سکتا۔ یہ وہ چٹان ہے۔ جس پر آریہ سماج روپی بھون کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جیسا کہ آریہ سماج کے ایک ودوان نے کہا ہے۔ وید آریہ سماج کے پران ہیں۔ وید آریہ سماج کے لئے وہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو روشنی اور گرمی انسانی زندگی کے لئے رکھتے ہیں۔ آریہ سماج کے اس سدھانت میں کبھی راضی نامہ نہیں ہو سکتا۔ جو شخص آریہ سماج میں داخل ہونا چاہے۔ وہ اپنے دل اور دماغ سے پوچھ لے۔ کہ وید ایشوریہ گیان ہے یا نہیں۔ اگر جواب نفی میں ہو تو اسے آریہ سماج میں داخل نہ ہونا چاہئے۔ دیانتداری بھی اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ کوئی شخص اس سوسائٹی میں داخل نہ ہو۔ جس کے سدھانتوں کو نہیں مانتا۔ اگر آریہ سماج ایسے آدمیوں کے ہاتھوں میں آ جائے۔ جو وید کو ہی نہ مانتے ہوں۔ تو اس کی ضرورت کیا رہی۔ آج سنسار میں اور کئی سماج ہیں۔ جن کے لئے وید کو ایشوری گیان ماننا لازمی نہیں۔ ان سے کام چل سکتا۔ رشی دیانند آریہ سماج کو کیوں قائم کرتے۔ وید کو اپوروشیہ نہ ماننے والا شخص آریہ سماج میں داخل ہو۔ اس سے بڑھ کر آریہ سماج کے بانی کی کیا ہتک ہو سکتی ہے۔ ہر ایک دھرم کے کچھ بنیادی اصول ہوتے ہیں۔ اسلام کے اصول ہیں۔ خدا ایک ہے حضرت محمد اس کے رسول ہیں۔ اور قرآن ان کی الہامی کتاب ہے۔ کوئی ایسا شخص جو موحد تو ہو۔ پرماتما کی ہستی کا قائل ہو۔ لیکن حضرت محمد کو پیغمبر اور قرآن کو الہامی کتاب نہ مانتا ہو مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ یہی کچھ عیسائی مذہب کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ اگر اس سدھانت کو ستھر نہ رکھا جائے۔ یعنی اگر کوئی شخص صرف اسی حالت میں کسی سوسائٹی میں داخل ہو۔ جب وہ اس کے بنیادی اصولوں کا قائل ہو۔ تو سوسائٹی میں مکاری پھیل جاتی ہے۔ اس مکاری کو روکنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ صرف وہی لوگ آریہ سماج میں داخل ہوں۔ جو وید کو ایشوری گیان مانتے ہوں۔ مکاری ہر جگہ خراب ہے۔ لیکن دھارمک کاریوں میں اور بھی خراب ہے۔ کیونکہ اچھے کاموں کو نشٹ کر دیتی ہے۔ اور نشٹ سماج کا ناش ہوتا ہے۔

سدا چاری ہونا آریہ سماج کا ایک سدھانت ہے۔ من۔ بانی اور کرم سے منش سدا چاری ہونا آوشیک ہے۔ پراستری گمن کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ اس کے متعلق کوئی استثنا نہیں۔ جو شخص ایسے پاپ کا مرتکب ہوتا ہے وہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں کیا جا سکتا چاہے وہ کوئی عذر پیش کرے۔ قابل پذیرائی نہیں۔ اسیطرح آریہ سماج کے نزدیک مانس بھکشن پاپ ہے۔ ہر حالت میں پاپ ہے۔ کوئی شخص بیماری کی حالت میں مانس سیون کرتا ہے تب بھی پاپ کرتا ہے۔ سوسائٹی اسے ڈنڈ دے یا نہ دے۔ لیکن وہ کمزور ثابت ہو چکا۔ اس قسم کے بنیادی سدھانتوں کے متعلق بھی جب لاپرواہی سے کام لیا جائے تو گڑبڑ ہوتا ہے۔ استری اور پرش کے سمبندھ میں کئی نئی نئی تاویلیں سننے میں آتی ہیں۔ اسیطرح کہا جاتا ہے۔ کہ کھانے اور پینے کے متعلق سوسائٹی کی پابندی کیا۔ ہر ایک شخص کو آزادی ہونی چاہئے۔ جو کپڑا اسے اچھا لگے پہنے جو چیز اسے اچھی لگے کھائے یہ درست ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ایسا کرتے ہوئے آپ نہ تو کسی اخلاقی ملکی اور مجلسی پاپ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور نہ کسی کے ادھیکاروں میں ہستکشیپ کرتے ہیں۔ آج کل ہمارے دیش میں سودیشی کی دھوم ہے۔ کوئی نوجوان کہے کہ مجھے اپنا جسم سجانے کے لئے ودیشی کپڑے استعمال کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ [illegible] دیگا؟ اسیطرح ہر کوئی شخص آزاد ہے۔ وہ اپنے لئے غذا چننے میں۔ لیکن مانس تو غذا نہیں اور نہ وہ جائز طریقوں سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ مانس کا حاصل کرنا تو ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ اپنی طاقت سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے۔ پشو چونکہ منش کو اس ڈاکہ کی سزا نہیں دے سکتے۔ اس لئے منش [illegible] جاتے ہیں۔ کوئی نوجوان کہہ دے کہ میں بھی کنوارا اور وہ لڑکی بھی کنواری ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے کو چوم لیا کریں۔ تو کسی کا کیا حرج ہے لیکن کیا سوسائٹی اس کی اجازت دے سکتی ہے اگر دے۔ تو کیا ویبھچار نہ پھیل جائے گا۔ جن ملکوں میں اسکی اجازت ہے۔ وہاں بھی خاص پابندیوں کے ماتحت ہے۔ پابندیوں کے باوجود بھی وہاں اخلاق کا معیار گر رہا ہے اور آج یورپ کے کئی مہاتما یورپ اور امریکہ کو جہنم سے تشبیہ دیتے ہیں۔

پس سوسائٹی کے گورو اور مریادا اور دھرم کی رکشا کے لئے آوشیک ہے۔ کہ ایسے سدھانت ہوں۔ جن میں کبھی پریورتن نہ ہو سکے۔ بخلاف اس کے سادھن ہیں۔ جنہیں ضرورت کے مطابق تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ عیسائی مذہب کے ابتدائی پرچارک ہندوستان کے لوگوں سے ناواقف تھے۔ ان سے واقفیت پیدا کرنے۔ اور ان میں گھسنے کے لئے انہوں نے کئی سادھن استعمال کئے۔ سکول کھولے شفا خانے چلائے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اب کہ ان کا کام چل نکلا ہے۔ اور پرچار کے لئے سادھن اپستھت ہو گئے ہیں۔ ارتھات پرچارک بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ اور لٹریچر بھی بن گیا ہے۔ تو انہوں نے مشن سکول بند کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ کئی اس وقت تک بند ہو چکے ہیں۔ اور کئی ہو جائیں گے۔ اسی طرح پہلے پہل عیسائی پادریوں نے ہندوؤں کی اونچی ذاتوں میں کام شروع کیا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا۔ کہ پریشرم کا سارا پھل نہیں ملتا۔ تو انہوں نے پروگرام بدل دیا اور نچلی ذاتوں میں کام کرنے لگے۔ پہلے انہوں نے دماغ اور پانڈتیہ پر حملہ کیا تھا۔ جب اس میں کامیابی کی صورت نظر نہ آئی۔ تو ہندو سوسائٹی کے پاؤں کاٹنے شروع کئے۔

(باقی دارد) (دکھشن)

پرکاش ،، آریہ سماج کے اصولوں کا نسبتاً پرچارک ہے۔ یہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ پھر کیوں نہیں آپ اس کی اشاعت کو بڑھانے کی سعی کرتے۔

موتی ہوٹل لاہور نزد شملہ مندر۔ ویشنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام۔ کمرے ہوادار۔ بجلی کی روشنی۔ [illegible] ریل گاڑیاں بالکل پاس ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

گوروکل سناتکوں کو بزرگانہ مشورہ

پرکاش، کے گوروکل انک میں جہاں کئی ایک مضامین میں گوروکل کے قابل تعریف کام اور سناتکوں کی عظمت، سیوا، جذبہ اور ایثار کا ذکر کیا گیا تھا۔ وہاں آریہ سماج کے بعض بزرگوں نے سناتکوں کو بزرگانہ انداز میں مشورہ دیا تھا کہ آریہ سماج اور گوروکل کے نام کو اونچا کرنے کے لئے آپ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس میں مزید ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ بزرگوں کی آواز بہرے کانوں پر نہیں پڑی سناتکوں نے اسے سنا ہے۔ اور اس پر مختلف طریقوں سے سوچا گیا ہے۔ چنانچہ برائے اشاعت سناتکوں کے جواب بھی آئے ہیں جن میں سے صرف ایک کی اشاعت کافی سمجھی گئی ہے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ آریہ سماج کے پرتی سناتکوں کے بھاو کیسے پوتر ہیں۔ اس درشٹہ کو سناتک لیشپال کے مضمون کے ساتھ جو اسی انک میں کسی دوسری جگہ دیا گیا ہے۔ اسی اشا کے ساتھ ختم کیا جاتا ہے۔ کہ جس بھاو سے سناتکوں کو مشورہ دیا گیا تھا۔ وہ اسے اسی بھاو میں لیں گے۔ اور اپنے ڈھنگ پر آریہ سماج اور گوروکل کا نام روشن کرنے کے جو یتن وہ کر رہے ہیں۔ ان میں جتنا سمجھو مزید اضافہ کریں گے۔ تاکہ جہاں انہیں اپنے ادیش میں سیکھر سیکھنا پرابت ہو۔ وہاں بزرگوں کا مشورہ بھی سارتھک سمجھا ہو۔

متعصب مسلمانوں کی آنکھ کا کانٹا

آریہ سماج متعصب مسلمانوں کی آنکھ کا کانٹا ہے۔ جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ حیدرآباد حکومت کے لحاظ سے اسلامی ریاست ہے۔ وہاں ہندوؤں کی آبادی ۹۵ فیصدی کے قریب ہے۔ ان میں آریہ سماجی بھی ہیں۔ چونکہ تبلیغی مولانے ریاست کے ۹۵ فیصدی ہندوؤں کو اپنا خانہ سمجھتے ہیں اور آریہ سماج ان کے راستے میں روکاوٹ ہے۔ اس لئے اُسے نیست و نابود کرنے کے لئے وہ نئی قسم کی چالیں چلتے رہتے ہیں۔ اور شہر یار دکن کو آریہ سماج کے خلاف اکسانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ پچھلے دنوں حیدرآباد میں سہندوؤں کا ایک جلوس نکلا۔ جس میں آریہ بھی شامل ہوئے۔ اس پر مسلم مولانے خوب سٹ پٹائے ہیں۔ چنانچہ انقلاب نے ان الفاظ میں آریوں کے خلاف ژاژ خائی کی ہے کہ دو بے شمار آریہ سماجی لاٹھیاں اور تلواریں اُٹھائے ساتھ ساتھ تھے۔ اور نعرے لگا رہے تھے کہ ساری

سنسار کو آریہ بناؤ"

اگر ریاست میں لاٹھیاں اور تلوار اُٹھانا ممنوع ہے۔ تو 'انقلاب' کو پیچ و تاب کھانے کی ضرورت نہیں۔ حکام ریاست خود کارروائی کرنے کے لئے کافی طاقت رکھتے ہیں اگر ممنوع نہیں۔ تو آریوں کا ہی لاٹھیاں اور تلواریں اُٹھانا 'انقلاب' کو کیوں چبھا ہے؟ کیا وہاں کے مسلمان تلواریں اور لاٹھیاں نہیں اُٹھاتے؟ اگر یہ ایسا ہی معیوب ہے۔ تو 'انقلاب' نہیں جانتا۔ کہ اس کے پولیٹیکل گورو مرزا قادیانی کی اپنے مریدوں کو تلقین ہی یہی رہتی ہے کہ جن اضلاع میں تلوار کی اجازت ہے۔ وہاں ہر ایک احمدی تلوار ضرور رکھے۔ اور جہاں نہیں۔ وہاں لاٹھی رکھنا تو ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کیا کبھی 'انقلاب' نے اپنے پولیٹیکل مرشد کو بھی اس سے منع کیا؟ نہیں تو آریوں کا لاٹھی اور تلوار رکھنا اسے کیوں کھٹکتا ہے؟ "سارے سنسار کو آریہ بناؤ" کے خلاف ایک مسلمان کا اعتراض جو تبلیغ کو حق سمجھتا ہے۔ اس کی تنگدلی کا ثبوت ہے۔ اگر ایک ایک مسلمان اپنے دل کے اندر سارے سنسار کو مسلمان بنانے کی اُمنگ رکھتا ہے اور اس کا اظہار بعض حالتوں میں نہایت شر انگیز طریقوں سے ہی نہیں بلکہ اخلاق سے گرے ہوئے طریقوں سے بھی کرتا ہے۔ تو آریوں کا یہ نعرہ 'انقلاب' کو تیر کی طرح کیوں چبھتا ہے؟

بات یہ ہے کہ 'انقلاب'، تاثیر کے یہ غیر روادار اور متعصب مسلمان کسی دوسرے دھرم کو دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ ان کی ابلہ فریبیوں سے آریہ سماج مٹنے کا نہیں۔ آریہ سماج بڑھنے پھولنے اور پھیلنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ سارے سنسار کو آریہ بنانا اس کا منتہائے مقصود ہے۔ جسے پانے کے لئے وہ اپنی کوششوں کو جاری رکھے گا۔ اور اُسے یقین ہے کہ اُسے اس میں کامیابی ہوگی۔

سانبہ کے آریہ سماجیوں کے مقدمہ کا شاخسانہ

سانبہ ریاست جموں کے سات آریہ سماجیوں کے خلاف مقامی ذیلدار نے جو استغاثہ اس مطلب کا دائر کر رکھا تھا۔ کہ انہوں نے مہاتما گاندھی کی گرفتاری پر سانبہ کے لوگوں سے زبردستی ہڑتال کرائی تھی۔ واپس لیا جا چکا ہے۔ لیکن وہ ان مقدمہ میں ذیلدار مذکور نے آریہ سماج کے پردھان لالہ شو لال وکیل اور اپ پردھان پنڈت دیوان چند وکیل کے خلاف اس مطلب کی درخواست دی تھی۔ کہ وہ اور ان کے منشی میرے گواہان کو دھمکاتے ہیں۔ اور ملزمان کو جو آریہ سماجی ہیں۔ مدد دیتے ہیں۔ اس لئے انہیں سانبہ سے تبدیل کیا جائے۔ ذیلدار کی یہ درخواست ہائیکورٹ سے منصف صاحب سانبہ کے پاس آئی۔ جس نے فضول سمجھ کر واپس کر دی۔ بعد ازاں سشن جج نے برائے بیان حلفی پھر بھیجدی چنانچہ منصف صاحب نے بیانات لے کر افسران بالا کو بھیجدئیے ہیں۔

اس معاملہ میں ہائی کورٹ جموں کیا فیصلہ کرتا ہے؟ اس کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ایک بات صریح ہے کہ جب وہ مقدمہ جس کا یہ شاخسانہ بنایا گیا ہے۔ گورنمنٹ جموں واپس لے چکی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے داخل دفتر نہ کیا جائے۔

احمدی تبلیغ کی حقیقت

لاہوری احمدیوں کے آرگن نے راجن پور کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ایک سو دس آدمیوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنایا گیا ہے۔ اس پر ہم نے اس علاقہ کے آریوں کی توجہ اس طرف دلائی تھی۔ اس کے جواب میں ایک مہاشہ لکھتے ہیں۔

"ضلع ڈیرہ غازی خان میں مرزائیوں کا اڈا زیادہ تر راجن پور اور جام پور میں تھا۔ جام پور میں تو آریہ سماج ان لوگوں کی دال گلنے نہیں دیتا۔ ہاں راجن پور میں ان کی چال کچھ چل گئی۔ اور دو نوجوانوں کو اُنہوں نے پھنسا لیا۔ مگر وہاں کی آریہ سماج نے پنڈت شانتی پرکاش کو بلوا کر احمدیت کے وہ بخئے اُدھیڑے کہ نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان بھی پنڈت جی کے مداح تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پتت نوجوانوں میں سے ایک تو شدھ ہو گیا۔ ایک ابھی باقی ہے۔ وہ بھی اُمید ہے کہ جلد راہ راست پر آ جائیگا نہ معلوم مرزائی حضرات ایک کو ایک سو دس کیسے لکھ رہے ہیں۔ اس ضلع میں ۱۱ ہندو تو مسلمان کہاں بننے تھے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ ایک سو دس مسلمان بھی احمدی نہیں بنے"

مسلم مفتیوں سے فتوے کا مطالبہ

سانگرس میں نماز کے لئے التوائے اجلاس کی تحریک کو ہندو کانگریسیوں نے بڑی [illegible] سے منظور کر لیا۔ لیکن اس تحریک کی معقولیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگ سکتا ہے کہ [illegible] کے پیش ہوتے ہی مسلم لیڈر کانگریس [illegible] "کہ ہم نماز وغیرہ نہیں جانتے۔ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ کسی کی نماز کی خاطر کارروائی بند نہیں کی جا سکتی"

مسلم اکابرین نے ان الفاظ میں [illegible] حقیقت کو بے نقاب کیا ہے۔ کہ نماز کا [illegible] محض شان اسلامیت دکھانے کے لئے ہے ورنہ نماز کی فکر ان لوگوں کو بہت کم ہے سچائی کے مظہر ان مسلمانوں کے [illegible]

اب 'انقلاب'، مسلم مفتیان سے فتوے طلب کرتا ہے۔ کہ ان مسلمانوں کے لئے کیا حکم ہے۔ طرفہ یہ کہ فتوے کے مطالبہ کو صرف انہی مسلمانوں تک محدود نہیں رکھا۔ جنہوں نے نماز کے متعلق اظہار خیالات کیا۔ بلکہ تمام کانگرسی مسلمانوں کو بھی [illegible] اس میں لپیٹنے کی کوشش کی ہے کہ "نیز دیگر مسلمان جو ایسے حقارت [illegible] کو سنکر ایسی غیر مسلم مجلس میں آتے [illegible] رہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے؟"

'انقلاب'، نے کانگرسی مسلمانوں کے لئے کفر کے فتوے کی بڑی آسان راہ ڈھونڈ نکالی ہے۔ لیکن کوئی مسلمان ہے جو کفر کے فتوے سے بچا ہوا ہے؟ اسلام کی رواداری کا یہ ادنیٰ ثبوت ہے۔ کہ کوئی مسلمان پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے ہی کفر کا فتوے جاری نہ ہو چکا ہو۔ خود حضرت 'انقلاب' اگر احمدی نہیں تو کیا احمدیوں کا اس کے خلاف فتوے کفر موجود نہیں؟ اگر وہ احمدی ہیں تو مسلمان مولویوں کا فتوے احمدیوں کے کافر ہونے کا موجود ہے جب یہ فتاوے کفر 'انقلاب' کا مسلمانوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکے تو کانگرسی مسلمانوں کو اس سے کیا خوف ہو سکتا ہے؟

ہندو یاتریوں پر جذیہ

جذیہ اسلامی عہد کی لعنت ہے۔ جو [illegible] یاتریوں پر لگایا جاتا تھا۔ برٹش راج [illegible] ہندوؤں پر اس قسم کا جذیہ لگانے کی اجازت کسی بھی بورڈ کو نہیں ہونی چاہئے۔ خصوصاً [illegible] میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ یہی یہ امر واقعہ ہے کہ جہلم ڈسٹرکٹ بورڈ نے غالباً اسلامی اکثریت کے بل بوتہ پر [illegible] کے یاتریوں پر ۴ روپے فی کس ٹیکس [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج فرید آباد کے حقوق میں بیجا دست اندازی

فرید آباد ضلع گوڑگانوہ میں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ گذشتہ دنوں ۲-۳-۴-اپریل کو ہونا نشچت ہو چکا تھا۔ اور اس کے سلسلہ میں نگر کیرتن ۲-۴-اپریل کو نکلنا تھا۔ لیکن ضلع گوڑگانوہ کی حکومت ایسے حکام سنبھال رہے ہیں۔ جنہیں ہندوؤں اور آریہ لوگوں کی موجودگی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ گذشتہ برس (۱۹۲۹ء) میں نگر کیرتن کے معاملہ میں فرید آباد کے آریوں سے دھوکا اور چھل کا برتاؤ کر کے بری طرح بازی لے جایا گیا۔ آخر سنہ ۱۹۳۰ء میں انہیں نگر کیرتن نکالنے کا پاس ملا۔ لیکن اس سال ہونے والے جلسہ (۱۹۳۱ء) کی بشراطہ کے خلاف نگر کیرتن کا دستنا پاس کو شام کے صبح کر دیا۔ اور اس طرح آریوں کے حقوق میں دست اندازی کا فیصلہ کیا۔ ایک خوددار جماعت کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے آریہ سماج فرید آباد کے ایک جلسہ عام میں جو ۲-اپریل کو ہوا پاس کیا گیا۔ کہ اس سال نگر کیرتن کا جلوس نہ نکالا جائے۔ اور اس معاملہ میں حکام ضلع کے اتیاچاروں کے خلاف بطور پروٹسٹ جلسہ بھی بند کر دیا جائے ؛

اسی سلسلہ میں دوسرا پرستاؤ یہ پاس کیا گیا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی توجہ جلد اسباب کی طرف دلائے کہ وہ معاملہ کو ہاتھ میں لے کر آریہ سماج فرید آباد کی شکایت کو جلد از جلد دور کرنے کا پربندھ کرے ؛

معاملہ صاف ہے۔ آریہ سماج کے جلسے ہر جگہ تب سے ہو رہے ہیں۔ جب سے آریہ سماج قائم ہے۔ نگر کیرتن جلسہ کا جزو لاینفک ہے۔ کوئی جلسہ ایسا نہیں۔ جس کے ساتھ نگر کیرتن نہ کیا جاتا ہو۔ فرید آباد آریہ سماج بھی جلسے مناتا رہا اور نگر کیرتن کرتا رہا۔ تین چار سال سے حکام ضلع کی طرف سے ان کے مذہبی حقوق کو کچلنے کی کوشش جاری ہے۔ لیکن آریہ سماج ایک شکتی ہے وہ اپنے ادھیکاروں کی رکشا کرنا جانتی ہے جس سے اس کے واجب ادھیکاروں کو کچلنا آسان نہیں۔ آخر گذشتہ سال حکام کو غلطی کی تلافی کرنی پڑی تھی لیکن اس سال پھر وہی پچھلا طرز عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ نگر کیرتن کے وقت کے بدلنے کے معنی سوائے اس کے کوئی بھی نہیں۔ کہ فرید آباد کے آریوں کو

کرنا چاہیے۔ اور ان کی تکلیف کے جو لوگ موجب ہیں۔ انہیں زبردست سرزنش کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنے شہری مذہبی فرائض کی خاطر پرجا کی ایک اہم جماعت میں بےچینی پیدا کر کے گورنمنٹ کے لئے تشویش پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں۔ لیکن اگر پنجاب گورنمنٹ اپنے فرض کی طرف متوجہ نہ ہو تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو معاملہ کو جلد ہاتھ میں لے کر مشکل کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے کے لئے کمیٹی بنانی چاہیے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو ستیہ گرہ سے کام لینے میں بھی دریغ نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ [illegible]

خواہ مخواہ تنگ کیا جائے۔ فرید آباد کے آریہ سماجی اتیاچاروں کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پر انہیں اپنے حقوق کی بربادی منظور نہیں۔ اس لئے انہوں نے ذلیل کن شرائط کو تسلیم کرنے کی بجائے جلسہ اور نگر کیرتن بند کر دینا مناسب سمجھا ہے ؛

آریہ سماج فرید آباد کے رزولیوشنوں کی نقول گورنمنٹ پنجاب کو پہنچ چکی ہیں۔ گورنمنٹ اگر نہیں چاہتی کہ آریہ سماج میں بےچینی پیدا کر دی جائے۔ تو اسے فوراً فرید آباد آریہ سماج کی شکایت کو فوراً دور

حقوق میں ناواجب دست اندازی وہ کسی کی طرف سے کیوں نہ ہو برداشت کرنا پاپ کی حد تک پہنچتا ہے ؛

بے بنیاد دعویٰ

تعدد ازدواج کے عقیدہ کے پوسٹار قادیان کا ایک پرچہ لکھتا ہے :-

"ہم دلاوری سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج کو عملی طور پر ہر ملک میں جاری کر دیا جائے۔ اور اس امر کی عام اجازت دے دی جائے۔ کہ جو لوگ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی ہمت اور استطاعت رکھتے ہیں۔ وہ بیشک کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی اسلام نے تمدنی لحاظ سے جو دیگر ہدایات جاری کی ہیں۔ مثلاً پردہ اور نا موافق حالات در نما ہونے پر مرد عورت کی علیحدگی۔ انہیں بھی نافذ کر دیا جائے۔ تو دنیا سے ہر قسم کی بدکاری اور بے حیائی دور ہو سکتی ہے ؟"

کاش ! الفضل یا کسی اس دعویٰ کی کوئی بنیاد ہوتی۔ لیکن اسلام کیا تاریخ یا دیانت کی موجودہ حالت میں بھی جس میں کثرت ازدواج کی کھلی اجازت ہے۔ جس میں بیہودہ کو بھی خوب فروغ حاصل ہے۔ جس میں کھلے بندوں طلاق سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ ہمارا معاصر دیانت داری سے دعوے کی کوئی بنیاد ہے۔ کیا ہمارا معاصر ایمانداری سے کہہ سکتا ہے۔ کہ کثرت ازدواج۔ پردہ اور طلاق کے ہوتے۔ اسلام یا قادیانیت سے ہر قسم کی بدکاری اور بے حیائی دور ہو چکی ہے۔ اگر نہیں۔ تو کس منہ سے وہ ان غیر فطرتی مسائل کو ان لوگوں کے سامنے رکھنے کی جرأت کرتا ہے۔ جو ان بدکاری فروش مسائل سے بجا طور پر نفرت کرتے ہیں ؛

کیتھل کے آریہ بھائی روشنی ڈالیں

لاہور کا احمدی پرچہ لکھتا ہے کہ کوئی مسمی رتی رام جاٹ سکنہ کوہرہ کا نزال مولوی محمد فضل مہتمم مدرسہ اسلامیہ کیتھل کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہے کیتھل کے آریہ بھائی اصل معاملہ پر روشنی ڈالیں اور بتائیں۔ کہ رتی رام کون ہے ؟ کیوں مسلمان ہوا اور اس کی شدھی کا کیا پربندھ کیا جا رہا ہے ؛

ہندی ساہتیہ سمیلن کا پرستاؤ

پنجاب پرانتک ہندی ساہتیہ سمیلن کے اجلاس میں جو گذشتہ ایام امرتسر میں سوامی ستیانند جی کی صدارت میں ہوا۔ ایک پرستاؤ دوارا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب میں ہندی جاننے والوں کی کثیر تعداد کی آسائش کا خیال رکھتے ہوئے پنجاب کی عدالتوں میں میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے دفتروں میں ہندی میں لکھی ہوئی درخواستوں اور اردو کی درخواستوں کو مساوی درجہ دیا جائے اور جو سمن عدالتوں سے جاری ہوں۔ ان میں اردو کے ساتھ ہندی کو بھی جگہ دی جائے ؛

موجودہ حالات میں کہ پنجاب گورنمنٹ مسلمانوں کی ناز برداری میں ہندو حقوق کو نظر انداز کرنے کو معیوب نہیں سمجھتی۔ اس پرستاؤ کی سویکرتی کٹھن ہے۔ لیکن اگر پنجاب کے ہندو نشچے کر لیں۔ کہ انہوں نے پنجاب کی عدالتوں میں ہندی کو رائج کرنا ہے۔ اور اس نشچے کے ساتھ وہ ہندی کے اپنانے کا عہد بھی کر لیں۔ اور ہر ایک ہندو ہندی میں کم از کم اپنی خط و کتابت شروع کر دے تو کوئی طاقت نہیں کہ ان کے مطالبہ کو پس انداز کر سکے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ہندی کا بیڑا ہندوؤں کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ عملاً اسے اپنا لیں گے۔ تو گورنمنٹ کے لئے ان کے مطالبہ کو پورا کرنے سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ؛

رشی کے نام کا ڈنکہ بجائیگی دنیا

(از مہاشہ بشنداس جی حسرت ضعیف آبادی)

زمانہ آیا ہے اے یار ہوشیاری کا　　فریب کذب سے دامن چھڑائیگی دنیا
کیگی چاک گریباں وہم پرستی کا　　بتان سنگ سے پیچھا چھڑائیگی دنیا
نہ اعتبار کریگی خلقت اوہام کے آگے　　نہ مندروں میں چڑھاوے چڑھائیگی دنیا
مرادیں مانگیں گے جا کر نہ لوگ قبروں سے　　نہ مرقدوں پہ بھی دیئے جلائیگی دنیا
جہاں میں مہر صداقت کی روشنی ہوگی　　سر نیاز وہیں پر جھکائے گی دنیا
رشی نے ہم کو جگایا ہے خواب غفلت سے　　رشی کے نام کا ڈنکہ بجائے گی دنیا
علم ویدوں کا جہاں میں بلند تر ہوگا　　علم ناز کے سایہ میں آئے گی دنیا

خرام ناز سے ٹھوکر لگا کے اے حسرت
جو محو خواب ہیں ان کو جگائیگی دنیا

گورُوکل پر جھوٹا الزام

گوروکل کے سالانہ جلسہ پر آریہ راج نیتک پیرشٹ سمیلن کا انعقاد ہوا تھا۔ جس کی صدارت سردار جگت سنگھ کے پتا سردار کشن سنگھ جی نے منظور فرمائی تھی۔ چنانچہ اس سمیلن کے ادھیکاریوں کی طرف سے سردار صاحب کے سواگت کا خوب انتظام ہو چکا تھا۔ لیکن کسی وجہ سے سردار صاحب تشریف نہ لا سکے۔ اس پر کرتی صاحب حکم سنگھ سوداگر چوب فروش اہیں۔ وہ بہت برہم ہو کر لکھتے ہیں۔ اور ایک پرانک پرچے نے گوروکل کا جھوٹا پروپیگنڈا کے عنوان سے اسے اشاعت دی ہے۔ کہ "میں نے سردار کشن سنگھ کا نام پڑھ کر نہ دھوپ کی پرواہ کی اور نہ کام کا خیال کیا۔ مگر یہاں آکر حسب معمول ان کو نہ پایا جسم دکھ رہا ہے۔ اور کام چھوڑ کر آنے کا افسوس ہو رہا ہے۔ کس کی جان کو رو کیا کروں"

حکم سنگھ جی گوروکل کو دوش دیتے ہیں۔ کہ بغیر اجازت بڑی شخصیتوں کے نام اشتہار میں درج کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر ان صاحب کو یہ بھی معلوم ہوتا کہ اسی شام کو بھرے جلسہ میں سردار کشن سنگھ کا تار پڑھ کر سنا دیا گیا تھا کہ وہ خاص وجوہات سے نہیں آسکتے۔ تو انہیں گوروکل کو خواہ مخواہ کا الزام دینے کا ایراد ہی نہ ہونا پڑتا۔ اس حالت میں گوروکل نے بغیر اجازت سردار کشن سنگھ کا نام نہیں چھاپا۔ اور نہ سردار کشن سنگھ بلاوجہ غیر حاضر نہیں ہوئے۔ حکم سنگھ جی نے ہی گوروکل کی جان کو رو دینے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں۔ نہ سردار کشن سنگھ پر۔ ہاں انہیں اگر رو نا دینا ہی ہے۔ تو اپنی قسمت کو دیں ؛

جنتا کا دھرم

سنتن سماج میں پڑھے لکھے لوگ دماغ کا دھرم رکھتے ہیں۔ تو جنتا دل کا۔ دھرم وہی ترقی کر سکتا ہے۔ جو دماغ کا ہی دھرم نہ رہے۔ بلکہ دل کا بھی بن جائے۔ برہمو سماج اگر چولا پھلا نہیں۔ تو اس لئے کہ چند پڑھے لکھوں تک ہی محدود رہ کر وہ جنتا کا دھرم نہیں بن سکا۔ آریہ سماج کا دھرم اگر پھیل سکتا ہے۔ تو اس حالت میں کہ جنتا میں اس کا پرچار کیا جائے۔ اور جس طرح رام اور کرشن آدی جنتا کی زبان پر ہیں۔ اسی طرح آریہ سماج کے سنتاپک رشی دیانند اور اس کے لئے اپنا سروسو ا بلیدان کرنے والے سوامی

شردھانند۔ پنڈت لیکھرام آدی کے نام جنتا کی زبان پر چڑھے ہوں یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ جنتا میں ویدک دھرم اور اس کے پنرادھارک رشی دیانند کا نام جگہ پکڑ رہا ہے۔ چنانچہ سر گنگا رام کے یادگاری جلسہ میں جو مشاعرہ بساکھی کے دن ہوا۔ اس میں ایک پنجابی شاعر نے جسے جنتا کا پرتی ندھی کہا جا سکتا ہے۔ بڑے قابل تعریف انداز میں آریہ جاتی کے بوجیہ بزرگوں کا ذکر کرتے ہوئے رشی دیانند اور پنڈت لیکھرام کا نام بھی لیا۔ جس طرح اس پرسدھ پنجابی کوی نے محسوس کیا ہے۔ کہ رشی دیانند اور پنڈت لیکھرام آریہ جاتی کے پنرادھارک تھے۔ اگر تمام آریہ جنتا کے اندر یہ بھاؤ آ جائے۔ تو ویدک دھرم کے جنتا کے دھرم بننے میں دیر نہ لگے گی۔ اور آریہ سماج کا آدرش اسی سے مکمل ہوگا۔ جب ویدک دھرم دونوں یعنی دماغ کے ساتھ عوام یعنی دلوں کا دھرم بھی بن جائے گا ؛

رائے شہزادہ بھگت رام کا پرلوک گمن

رائے زادہ بھگت رام جالندھر کے رائے دیوالک رام کے مشہور آریہ سماجی خاندان کے چمکتے ستارہ تھے۔ پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے قانون دانوں میں آپ کا شمار تھا۔ افسوس ۱۲۔ اپریل کی رات کو حرکت قلب بند ہو جانے سے آپ کا اچانک پرلوک گمن ہو گیا۔ آریہ سماج کے پورانے لیڈر اور کنیا مہا ودیالیہ کے بانی لالہ دیوراج اور کانگرس کے پرسدھ کارکن رائے زادہ ہنسراج کے آپ بھائی تھے۔ ان کی مرتیو سے ان کے خاندان سے ایک ایسی شخصیت اٹھ گئی ہے۔ جسے خاندان کے نام کو روشن کرنے کا فخر حاصل ہے۔ رائے زادہ صاحب کی قانونی قابلیت کی کہانیاں مشہور ہیں۔ لاہور کے لوگ اسی وقت پر ان کی قانونی قابلیت کا سکہ مانتے تھے۔ جب ستیارتھ پرکاش پر چلائے گئے مشہور مقدمہ میں آپ مہاتما منشی رام جی کی طرف سے پیش ہوتے رہے ؛

سکریٹری سناتن دھرم پرتی ندھی رو پوش ہے

سناتنیوں کے پرسدھ لیڈر پنڈت گوپی ناتھ کے اخبار عام میں عدالتی اشتہار ایک مقدمہ کے سلسلہ میں شائع ہوا ہے۔ جو سناتن

وارشک اُتسو کیسے منائے جائیں؟

وارشک اُتسو پانچ چھ دن رہنا چاہئے۔ جس کا پروگرام حسب ذیل پرکار بنانا چاہئے۔ اور سارے سپتاہ کو وید پرچار سپتاہ سمجھا جاوے ؛

(۱) وید پرچار ندھی کا دھن سنگرہ کرنا ؛

(۲) آریہ سماج کے سبھاسد بڑھانا ؛

(۳) ٹریکٹ (لگھو پستکیں) آدی دوارا پرچار کرنا ؛

پروگرام

۴ دن پراتہ :۔ آریہ ستسنگ (جس میں اسمست پریوار سمیلت ہوں) اگنی ہوتر یگیہ بھجن۔ سوادھیائے ؛

سمے ۷ سے ۹ بجے تک (سرد رتو)۔ ۶ سے ۸ بجے تک (گرم رتو)۔

سائنکال :۔ کتھا بھجن اپدیش ؛

پانچواں دن پراتہ :۔ ستسنگ دوپہر ۲ بجے سے ۵ بجے تک نگر پرچار نگر میں ۵۔ ۷ استھان ایسے چن لئے جاویں۔ جہاں باری باری بیٹھ کر بھجنوں دوارا پرچار کیا جائے۔ ساتھ ساتھ ادھیکار انوسار اپدیشک مہاشے بھی پرچار کریں۔

چھٹا دن۔ پراتہ ستسنگ آریہ پریوار سمیلت ہوں۔ یگیہ آدی میں بھاگ لیں۔ دوپہر۔ سمیلن

راتری :۔ ایک دو کیرتن کتھا بھجن ؛

(نوٹ) دشیش سمتا نرار اُتسو کا ساتواں دن بھی رکھا جا سکتا ہے۔ جس میں انیہ استھانوں سے آئے بھائیوں کے سمیلن آدی رکھے جائیں ؛

(۲) اُتسو کے سمے انیہ مت والوں سے شاستر ارتھ رکھنا ہو۔ تو ایک دن دوپہر کے سمے رکھا جا سکتا ہے ؛ (بھودیو۔ سبھا منتری) ؛

دھرم پرتی ندھی سبھا کے خلاف دائر ہے جس کی جوابدہی کے لئے سبھا مذکور کے نام بوساطت گوسوامی گنیش دت سکریٹری حاضری کے لئے سمن جاری ہوئے۔ لیکن عدم تعمیل سمن پر اشتہار مذکور جاری کیا گیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گوسوامی گنیش دت سکریٹری مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ ایک دھارمک سنستھا کے خلاف کوئی دعویٰ دائر ہونا قابل شرم ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ قابل شرم بات ہے۔ کہ اس سنستھا کے سکریٹری کے متعلق اس قسم کا اشتہار جاری ہو۔ کہ وہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے ؛

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردہ تست

مرزا غلام احمد نے نبوت کی مہر کی کھولی تو اس نیت سے تھی۔ کہ ان کے بعد کوئی اس کے اندر داخل ہونے کا قصد نہ کریگا لیکن مرزا کے مریدوں کو یہ دیکھکر دکھ ہوتا ہے۔ کہ کئی ایک محمدی ہی نہیں بلکہ احمدی بھی اس کھڑکی کو دھکا دے کر اندر جا رہے ہیں۔ چنانچہ مرزا کا مرید پیغام صلح لکھتا ہے :۔

"بعض لوگوں کو قدرت ثانی۔ مثیل یوسف اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ہے۔ اس قسم کے دعاوی کرنے والے بہت سے بزرگ ہندوستان کے طول و عرض میں موجود ہیں۔ مولانا یار محمد نور پوری۔ مولانا عبداللطیف۔ مولانا نبی بخش۔ ماسٹر محمد سعید وغیرہ تو پرانے مدعیان ماموریت ہیں ہی۔ موسم بدلنے پر بعض نئی نئی کونپلیں بھی پھوٹتی رہتی ہیں۔ ایسے لوگ عجیب قسم کی ذہنیت سے ترکیب پذیر ہوتے ہیں۔ کچھ دن تک تو یہ عام انسان رہتے ہیں۔ پھر گرمی کے ایام کے ساتھ ساتھ خدا جانے کیا ہو جاتے ہیں۔ ان کے قویٰ جذبات انسانی میں حرکت ہو کر" ان کو بے چینی کا باعث دیتی ہے"

پیغام کا ماموریت کے ان مدعیوں کو کوسنا فضول ہے۔ جب وہ اس کے گورو غلام احمد کے ٹھیک اس قسم کے دعوؤں کی تقلید کرتے ہیں۔ پیغام کو معلوم ہو کہ یہ تمام مرزا اور اس کے مریدوں کی پیدا کی ہوئی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سناتک کا جواب

(لیکھک پنڈت ...پال جی سدھانت النکار ویدک مشنری)

'پرکاش' کے گوروکل انک میں پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا کا ایک لیکھ گوروکل کے سناتکوں سے ایک پرارتھنا کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں پنڈت جی نے گوروکل کے سناتکوں کے متعلق اسباب کی شکایت کی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کا اتنا کام نہیں کرتے جتنا کہ آریہ جنتا ان سے امید رکھتی ہے۔ بہت سے سناتک تو سماج کے کام میں بالکل دلچسپی نہیں لیتے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کئی ایک سناتک جو اپدیشک یا پروہت وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ وہ بھی اس لئے کہ ان کو اپنا پیٹ بھرنے کے لئے اور کوئی سادھن نہیں ملتا۔ اس لئے لاچارا نہیں یہ کام کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی انوکھی بات لکھی ہے۔ کہ کیول سنسکرت پڑھنے سے آج کل کے زمانے میں بہت کام سدھ نہیں ہو سکتا۔ اور آریہ سماج کا کام آنریری اپدیشکوں سے جتنا ہوا ہے۔ یا ہو سکتا ہے۔ اتنا تنخواہ لے کر کام کرنے والوں سے نہیں۔ میرا جواب ہے۔ کہ پنڈت ٹھاکر دت جی کی یہ چاروں باتیں ست سے بہت دور ہیں۔ اور انہوں نے اپنے لیکھ میں مبالغہ سے کام لیا ہے۔ گوروکل میں چودہ سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جس وقت سناتک دنیا میں آتے ہیں۔ اس وقت انہیں دنیا میں اپنی پوزیشن بنانے کے لئے مارگ تلاش کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ تعلیم کا مقصد کیول پیٹ بھرنا ہی نہیں ہے۔ پیٹ تو حیوان بھی بھر لیتے ہیں۔ شکشا سے تو انسان اپنی جسمانی اور روحانی طاقت کو بڑھا کر سچی کلچر کو پراپت کرتا ہے۔ یہ جیون لڑائی کا میدان ہے۔ جو آدمی اپنی شکتیوں کا پورا وکاس کر کے اس میدان میں اترتا ہے۔ وہ ضرور کامیابی حاصل کرتا ہے۔ سرکاری نوکری چھوڑ کر پیٹ بھرنے کے لئے اور بھی کئی سادھن ہیں۔

ہندوستان کی پینتیس کروڑ آبادی میں سے چند لاکھ کو چھوڑ کر باقی پونے پینتیس کروڑ اپنا پیٹ دوسرے اپایوں سے ہی بھرتے ہیں۔ پیٹ کا سوال تو آج کل کی دنیا میں بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کئے ہوئے بی اے تھنا وکالت پاس ہوئے نوجوانوں کو بھی بڑا کٹھن ہو رہا ہے۔ پرنتو ہمیں اس بات کو بھولنا نہ چاہیئے۔ کہ محنت کرنے والا کوئی بھی آدمی بھوکا نہیں مر سکتا۔ سناتک جس وقت دنیا میں آتے ہیں۔ تو پہلے اپنی استھتی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ سماج کا کام کرنے میں کبھی پیچھے نہیں رہتے۔ اگر آپ کی یہ رائے ہے۔ کہ آنریری کام کرنے والے سماج کا کام زیادہ کرتے ہیں۔ تو پہلے آپ سناتکوں کو روپیہ پیدا کر لینے دیجئے۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ وہ کام کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دھن ایک دن میں نہیں کمایا جاتا۔ دھن کمانے میں بیسیوں سال کی کڑی محنت چاہیئے۔ ساتھ ہی اسکے یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ دھن عموماً ایمانداری سے ہی نہیں کمایا جاتا۔ اس وقت دنیا کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ کہ لوگ دھن کی بڑی عزت کرنے لگے ہیں۔ اور دولت مندوں کی کئی بڑی بڑی برائیاں دھن کی آڑ میں چھپ جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے آریہ سماج میں یہ برائی گھر کر چکی ہے۔ اگر کوئی سناتک اس میں پڑنا بھی چاہے۔ تو اس پر آپ سب لوگوں کی طرف سے حملے ہونے لگ جاتے ہیں۔ آپ لوگ نہ تو سناتکوں کو دھن کمانے دیتے ہیں۔ اور نہ انہیں دنیا میں سیٹل ہی ہونے دیتے ہیں۔ پھر آپ لوگوں کو ان سے شکایت رہتی ہے۔ کہ وہ سماج کا کام نہیں کرتے۔ پہلے میں یہ لکھ چکا ہوں۔ کہ جو سناتک دنیا میں سیٹل ہو چکے ہیں۔ وہ سماج کا کام خوب زور شور سے کر رہے ہیں۔ اتنا میں آپ سے ضرور کہتا ہوں۔ کہ جو سناتک کام نہیں کرتے۔ انہیں بھی سماج میں کام کرنے میں پیچھے نہ رہنا چاہیئے۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آنریری کام کرنے والے سماج کا کام زیادہ کر سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہر سال پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ سبھا کا منتری کسی تنخواہ دار آدمی کو بنانا چاہیئے۔ آپ خود اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ سبھا کا منتری ہوتے ہوئے آپ کتنا وقت دفتر میں دے سکتے ہیں۔ اور سبھا کے کام کا سدھار کیسے کر سکتے ہیں۔ اور آپ کو سبھا کے اپدیشکوں کو اس بات کے لئے کیول مجبور کرنا پڑا کہ وہ ٹریکٹ لکھا کریں۔ ایک سبھا میں جاوے اور دوسرے آپ کے پاس جاوے۔ سماج کے ابتدائی ایام میں پنڈت لیکھرام اور پنڈت پورنانند۔ پنڈت شیو شنکر وغیرہ مہانو بھاوؤں نے اور موجودہ وقت میں آچاریہ رام دیو اور پنڈت چموپتی۔ پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت وشوناتھ۔ پنڈت چندر ودیالنکار آدی مہانو بھاوؤں نے سماج کی جو سیوائیں کی ہیں۔ یا کر رہے ہیں۔ کیا ان کو دیکھ کر بھی آپ کو یہ کہنے کا ساہس ہو سکتا ہے۔ کہ سماج کے تنخواہ دار کام کرنے والے اتنا کام نہیں کر سکتے۔ جتنا آنریری۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ گزارہ ماتر لے کر سماج کا کام کرنے والے مہانو بھاو ہی سماج کے سچے سیوک اور تپسوی ہیں۔ آپ کا یہ وچار بالکل غلط بھرم پورن اور اپمان جنک ہے۔ کہ جو سناتک سبھا کا کام کر رہے ہیں۔ وہ اس لئے کہ انہیں اپنا پیٹ بھرنے کے لئے اور کوئی رستہ نہیں ملتا۔ میں حیران ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیو جیسے بے غرض ویدک دھرم کے سیوکوں کو دیکھ کر بھی آپ کو ایسا لکھنے کا ساہس کیسے ہوا۔ آپ کا یہ وچار بھی ٹھیک نہیں۔ کہ کوئی سنسکرت پڑھنے سے آج کل کے زمانہ میں گزارہ نہیں ہوتا۔ آپ لوگوں نے وار اقائم کیا ہوا اپدیشک ودیالیہ آپ کی اس کلپنا کا جیتا جاگتا کھنڈن ہے۔

کیا پرکاش کی سالانہ اپیل پر آپ نے اس کے لئے نئے خریدار بنانے کی کوشش کی؟ یا اس کے معاون فنڈ میں کچھ امداد بھیجی؟ اگر اب تک نہیں۔ تو اب مزید اس طرف دھیان دیں۔ اور یا تو نئے خریدار بنائیں۔ یا اس کے رعایتی فنڈ میں امداد دیں۔

ہم ہندو ہیں ہمیں ہندوؤں میں شمار کیا جائے

دینا نگر کے نزدیک موضع آدانکھ میں ۶-۱ اپریل کو دیا نند دلت ادہار منڈل گورو دت بھون لاہور کے آدھین دینا نگر کے کاریہ کرتاؤں کی اور سے مہاشہ گوری شنکر جی کی ادھیکشتا میں سانسی برادری کا بھاری سمیلن ہوا۔ جس میں ڈیڈا۔ دواہ نگا ہار طبی۔ آدانکھ آدی گراموں کے سانسی ستری پرش اکٹھے ہوئے۔ اس سمیلن میں سروسمتی سے ممن پرستاو پاس ہوئے:

ضلع گورداسپور کی سانسی برادری کا یہ جلسہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہے کہ عام طور پر سنا جاتا ہے کہ اس ورش کی مردم شماری کے کاغذات میں سانسی لوگوں کو ہندو نہیں لکھا گیا۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو سانسی بھائیوں کا یہ جلسہ اگرت سپرنٹنڈنٹ صاحب کی سیوا میں پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ ہم آدھے ہندو ہیں شادی غمی میں ہم ہندو رسم و رواج کے پابند ہیں۔ ہم اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ رام اور کرشن کے بھگت ہیں اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہمیں ہندوؤں میں شمار نہ کیا جائے۔

(۲) نشچے ہوا۔ کہ اس پرستاو کی کاپی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جرائم پیشہ جاتیوں کی سیوا میں بھیجی جائے۔

(کشمیرا مل سکرٹری)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ کالم ۳

۲۳ مارچ کو ٹاؤن ہال میں مسٹر سنگاپور سٹر کے سبھاپتی تو میں انڈین ایسوسی ایشن کی طرف سے پہلے میرے بھجن پھر شری مہتہ جی کا انگریزی میں بھاشن ہوا۔ جس میں مہتہ جی نے بتلایا کہ بھارت نے سارے سنسار نے سبھیتا سیکھی۔ دوسرے دن ۲۴ مارچ کو انڈین ایسوسی ایشن میں میرے بھجن اور انگریزی میں مہتہ جی کا بھاشن ہوا۔ جس میں مہتہ جی نے بتلایا۔ کہ دوسرے ملکوں میں بھارت واسیوں کی اوستھا کیسی ہے؟ یہ اتنا دلچسپ ویاکھیان ہوا کہ دوسرے روز کے واسطے ۲۵ مارچ کو بلا نوٹس کے ویاکھیان رکھوایا۔ ۲۵ مارچ کو انڈین ایسوسی ایشن کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ میرے بھجن کے بعد مہتہ جی نے انگریزی میں بھاشن دینا شروع کیا تو آپ نے آج مس میو کی مدر انڈیا کا کھنڈن کیا۔ اور امریکہ وغیرہ مغربی دیشوں کی تہذیب کا ایسا نقشہ کھینچا۔ کہ لوگ حیران تھے۔ کہ ان کو کیسے پرمان تاریخ وار یاد ہیں۔ آج کا بھاشن بھی بڑا زور دار تھا۔ لوگوں کی دلی خواہش تھی۔ کہ ابھی انگریزی میں اور بھی ویاکھیان ہوں۔ لیکن ہم لوگوں کا پروگرام سنگاپور کا بن چکا تھا۔ اس لئے مجبوراً ان سب کی مرضی کے خلاف وہاں سے سنگاپور کو چلنا پڑا۔

(کنہیا لعل شرما آریہ بھجن اپدیشک)

Haridwar. Digitized by eGangotri

موجودہ بائبل ناقابل اعتبار ہے

اللہ تعالیٰ کی شان! یا تو وہ دن تھے۔ جبکہ عیسائیت کو تمام دنیا کی نجات کا باعث بتایا جاتا تھا۔ اس کے لئے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے تھے۔ لیکن اس کے بعد وہ وقت بھی آ گیا۔ جب .... بڑے بڑے پادری اور عیسائیت کے علمبردار دل ہی نہیں۔ بلکہ زبانوں سے بھی اس امر کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ عیسائیت کا جام انسانوں کی روحانی تشنہ کامی کو بجھانے کے لئے قطعاً ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے۔ وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ بائبل گو کسی زمانہ میں کلام الٰہی تھی۔ مگر موجودہ زمانہ میں اس کی صحت سخت مخدوش ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ یورپ کے نامور پادری ڈبلیو بیوپ ورتھ صاحب ہندوستان آئے۔ تو انہوں نے اعلان کیا۔ کہ "اعلیٰ تنقید کی روشنی میں بائبل کے متعلق یہ رائے کہ وہ کلام الٰہی ہے بالکل غلط ثابت ہوئی ہے"۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۷ نومبر ۱۹۱۳ء)

پادری یم صاحب کا اقرار موجود ہے "فضلائے مسیحیت کے نزدیک اس بائبل کی صحت مخدوش ہے"۔ (ینابیع المسیحیت صفحہ ۱۵)

ایک اور پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

ہمارا اب تک خیال تھا۔ کہ بائبل کی کتابیں اسی صورت میں خدا تعالیٰ کے یہاں سے نازل ہوئی ہیں۔ اور ان کی آمد کی وجہ سوائے اس کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اور نہ ہی دوسری کتابوں کی طرح ان کا سبب تالیف معلوم ہے۔ لیکن یہ سراسر ہماری غلطی تھی۔

ایک الہامی کتاب کے لئے سب سے مقدم چیز یہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے متعلق ایسی تعلیم دے۔ جو خدا کی شان کے مطابق ہو۔ اور اس میں کوئی ایسی بات بیان نہ ہو۔ جو خدا کی قدوسیت کے خلاف ہو۔ یا اس کے علم کے منافی ہو۔ یا اس کی قدرت پر عیب لگانے والی ہو۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہو۔ جو کہ اگرچہ الہامی کہی جاتی ہو۔ مگر اس میں خدا کی حقیقی شان کو نظرانداز کر دیا گیا ہو۔ اور اس کی طرف بعض ایسے عیوب منسوب کئے گئے ہوں۔ جو اگر انسان میں بھی پائے جائیں۔ تو وہ قابل اعتراض سمجھے جائیں۔ تو ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی کتاب کے متعلق یہی کہنا پڑے گا کہ یا تو وہ خدا کی طرف سے نازل ہی نہیں ہوئی۔ اور اگر کسی وقت ہوئی ہے تو بعد میں انسانوں نے اس میں ملاوٹ کر دی ہے

اگر بائبل کو ہم اس اعتبار سے دیکھیں۔ تو نظر آتا ہے۔ کہ اس میں نہ صرف خدا کی بہت سی صفات سے انکار کیا گیا ہے۔ بلکہ خدا کی طرف بعض عیوب اور نقائص منسوب کئے گئے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے:۔

"خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا۔ اور اس نے کوہستانیوں کو خارج کیا۔ پر نشیب کے رہنے والوں کو خارج نہ کر سکا۔ کیونکہ ان کے پاس لوہے کی رتھیں تھیں" (قاضیوں ۱/۱۹)

اس درس میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ خدا نشیب کے رہنے والوں کو اس لئے خارج نہ کر سکا۔ کہ ان کے پاس لوہے کی رتھیں تھیں۔ کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ خدا جیسی قادر و توانا ہستی جو ایک سکنڈ میں تمام کائنات کو نیست و نابود کر سکتی ہے۔ وہ اس لئے کسی نشیبی علاقہ میں رہنے والوں کو وہاں سے خارج نہ کر سکے۔ کہ ان کے پاس لوہے کی رتھیں تھیں۔ کیا خدا نعوذ باللہ رتھوں سے ڈر گیا۔ یا اس کی طاقت رتھوں کے مقابلہ میں معدوم ہو گئی۔ بائبل جس پر عیسائیت کی بنیاد ہے یہی کہتی ہے۔ اور اس طرح خدا کی شان پاک پر بہت بڑا عیب لگاتی ہے۔ اور یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ بائبل کا خدا قادر نہیں۔

اور سنئے لکھا ہے:۔

"ہائے اے خداوند! یقیناً تو نے اس قوم کو اور یروشلم کو یہ کہہ کے دغا دی۔ کہ تم سلامت رہو گے۔ حالانکہ تلوار جان پر آ لگی ہے" (یرمیاہ ۴/۱۰)

گویا نعوذ باللہ خدا نے اس قوم اور یروشلم کو دغا دی۔ خدا تعالیٰ کی مقدس ذات پر یہ ایسا الزام ہے۔ جو کوئی شریف انسان بھی اپنے لئے پسند نہیں کر سکتا۔ لیکن تعجب ہے کہ عیسائیوں کی الہامی کتاب میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

اسی طرح لکھا ہے۔ "وہ نبی جو دغا کھا کے کچھ کہے۔ تو میں خداوند نے اس نبی کو دغا دی ہے" (حزقی ایل ۱۴/۹)

نبی کا دغا کھا کے کچھ کہنا اور خداوند کا نبی کو دغا دینا ایسی بات ہے۔ کہ عیسائی علم کلام کے ماہر ہی حل کر سکتے ہیں۔ دوسری دنیا اس کے سمجھنے اور اسے خداوند کی شان کے شایاں قرار دینے سے قطعاً عاری ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر لکھا ہے:۔

"خدا کی بے وقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے۔ اور خدا کی کمزوری آدمیوں کے زور سے زیادہ زور آور ہے" (۱۔ کرنتھیوں ۱/۲۵)

گویا نعوذ باللہ خدا بروئے بائبل بیوقوف بھی ہے۔ اور کمزور بھی۔ خدا کے متعلق بائبل یہ بھی بتلاتی ہے۔ کہ بسا اوقات وہ ایک کام کرتا ہے۔ مگر بعد میں جب نتائج اچھے نہیں نکلتے۔ تو وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوتا ہے۔ پشیمان ہونا نہ صرف اپنی بے بسی اور کوتاہی کا اعتراف کرنا ہے بلکہ اس بات کی بھی دلیل ہے۔ کہ خدا عالم الغیب نہیں۔ کیونکہ پچھتاتا وہی ہے۔ جسے اپنے فعل کے اس نتیجہ کی توقع نہ ہو۔ جو بعد میں رونما ہو۔ بہرحال بائبل میں لکھا ہے:۔

"تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا۔ اور نہایت دلگیر ہوا" (پیدائش ۶/۶)

خداوند نے کہا۔ کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین سے مٹا ڈالونگا۔ انسان کو حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک۔ کیونکہ میں ان کے بنانے سے پچھتاتا ہوں" (پیدائش ۶/۷)

خداوند کہتا ہے۔ تو پیچھے پھر گئی۔ اس لئے میں تجھ پر اپنا ہاتھ بڑھاؤنگا اور تجھے برباد کرونگا۔ پچھتاتے پچھتاتے میں تھک گیا" (یرمیاہ ۱۵/۶)

"تب خداوند اس بدی سے جو اس نے کہی تھی۔ کہ میں ان سے کرونگا۔ پچھتا کے باز آیا۔ اور اس نے ان سے وہ بدی نہ کی" (یوناہ ۳/۱۰)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ بائبل جو خدا پیش کرتی ہے۔ وہ ایک کام کرتا ہے مگر بعد میں جب یہ دیکھتا ہے کہ اس کا نتیجہ خراب نکلا۔ تو پچھتاتا اور پشیمان ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ پچھتاتے پچھتاتے تھک جاتا ہے۔ جس کتاب میں خدا کی پاک ذات کے متعلق ایسی باتیں درج ہوں۔ اسے کس طرح الہامی کہا جا سکتا ہے۔

پھر بائبل میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ خدا کو نیند آتی ہے۔ اور وہ سو جاتا ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔

"میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا اور ہر غمگین روح کو سیر کیا۔ اس پر میں جاگا۔ اور نگاہ کی۔ اور میری نیند مجھے میٹھی معلوم ہوئی" (یرمیاہ ۳۱/۲۵)

حضرت داؤد اپنی دعائیں فرماتے ہیں بیدار ہو کیوں سو رہا ہے۔ تو اے خداوند۔ جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک نہ کر" (زبور ۴۴/۲۳)

"اے میرے خدا! اے میرے رب! اٹھ اور میرے انصاف کے لئے اور میرے فیصلے کے لئے جاگ!" (زبور ۳۵/۲۳)

"اے خداوند! اپنے قہر میں اٹھ اور میرے دشمنوں کے جوش و خروش کی مخالفت میں اپنے تئیں بلند کر اور میرے لئے جاگ" (زبور ۷/۶)

بائبل کے ایسے حوالجات اور بھی بہت سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی قدوسیت اور اس کی بلند شان کے خلاف باتیں پیش کی گئی ہیں۔

افسوس ہے! کہ عیسائی اگرچہ بائبل کی اشاعت میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ مگر اس اصل کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ کہ لوگوں کے قلوب کو صرف وہی کتاب تسخیر کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ جو عقل اور فطرت کے مطابق تعلیمات پیش کرے علاوہ ازیں وہ کتاب بھی مذہبی دنیا میں کوئی حقیقت رکھتی ہے۔ جو خدائے پاک کو نعوذ باللہ غیر قادر ہستی قرار دے۔ یا اس کی طرف دغا اور فریب پچھتانا اور پشیمان ہونا منسوب کرے۔ خدا تو وہ ہستی ہے۔ جس کا تمام دنیا سے بحیثیت خالق و مالک۔ رازق۔ محسن۔ مربی۔ رحیم۔ رحمٰن۔ غفار اور ستار ہونے کے تعلق ہے۔ اس کی طرف کسی قسم کا عیب کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے؟

(الفضل ۱۱۔ اپریل)

دکھ پرستاو

گورنمنٹ نے شری بھگت سنگھ جی۔ مہاشہ سکھ دیو جی اور شری راج گورو جی کو پھانسی دینے کے بعد ان کے شریروں کا داہ کرم سنسکار ودھی پوروک اور دھرم انکول نہ کر کے عوام کے نازک ترین مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور کا یہ اجلاس اس کے خلاف گہرے رنج اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے بزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ان کرمچاریوں کو جو اس کارروائی کے مرتکب ہوئے عبرت انگیز سزا دے۔

(منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

کیا آپ نے ابھی تک "پرکاش" میں اشتہار دے کر فائدہ نہیں اٹھایا؟ اگر نہیں تو اب ضرور آزمائش کریں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یاد رفتگان

شرمیان لالہ وزیر چند ودیارتھی

(۴)

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

لالہ وزیر چند ودیارتھی کا نام اُس وقت آریہ جنتا کے سامنے آیا۔ جب وہ ۱۸۹۴ء میں اجمیر ڈی اے وی سکول میں ملازم تھے۔ اور جالندھر کے مشہور ساپتاہک اردو اخبار ستیہ دھرم پرچارک میں اپنے مضامین شائع کرایا کرتے تھے ⁂

لالہ وزیر چند ودیارتھی پنجاب کے رہنے والے تھے۔ مگر انہوں نے اپنی زندگی کا ابتدائی حصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اجمیر میں گذارا۔ راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے روح رواں تھے۔ تحریر و تقریر کے علاوہ عنصر تھے۔ پنڈت گرودت جیسے مہان آتماؤں نے جب اپنے آپ کو ودیارتھی لکھا۔ تو آریہ سماج میں بہت سے دوستان نے بھی بطور اپنے آپ کو ودیارتھی لکھنے لگے۔۔ اور لالہ وزیر چند ان اصحاب میں سے تھے ⁂

جب پہلے پہل سوامی پرکاشانند جودھپور گئے۔ اور وہاں سے "نانس بھوجن وچار" اور ماس بھکشن کے حق میں مضامین اور کتب شائع ہوتی رہیں۔ تو لالہ وزیر چند ودیارتھی اُنکا جواب ستیہ دھرم پرچارک جالندھر میں شائع کرایا کرتے تھے۔ سوامی پرکاشانند کے پاس چند خطوط پنجاب سے وصلہ افزائی اور صلاح مشورہ کے طور پر چند مشہور اشخاص نے لکھے تھے۔ جو کسی طرح لالہ وزیر چند ودیارتھی کے ہاتھوں میں پڑ گئے۔ انہوں نے نام حذف کر کے وہ خطوط شائع کر دیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سارا بھید کھل گیا اور بڑی کھلبلی مچ گئی۔ اور ان میں سے چند اشخاص کو ان خطوط کے متعلق جواب لکھنا پڑا۔ جس میں انہوں نے اپنے خطوط کے بہت سے حصص کو تسلیم کیا ⁂

سوامی پرکاشانند اپنی ایک نوٹ بک رکھا کرتے تھے جس میں وہ اپنے کام کے متعلق مختصر طور پر اندراج کیا کرتے تھے۔ وہ سب نوٹ پہلے اخبار ستیہ دھرم پرچارک اور پھر کتاب کی شکل میں "جبٹ رشی کرت سوتر بہت سہت" کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔ اس سے آریہ سماج کو سدھانتوں کی حفاظت میں بڑا فائدہ ہوا ⁂

۱۸۹۷ء میں پنڈت لیکھرام دھرم ویر کی شہادت کے بعد جب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ابھی کسی قدر ترقی کر گئی تو لالہ وزیر چند ودیارتھی سکول ماسٹری چھوڑ کر دھرم پرچار کا کام کرنے کے لئے باقاعدہ اُپدیشک بن کر پنجاب میں آ گئے۔ اس زمانہ میں تنخواہ لے کر اپدیشک کا کام کرنے کے لئے بہت کم اشخاص تیار ہوتے تھے۔ لالہ وزیر چند جی ودیارتھی نے یہ بڑی حوصلہ اور جرأت کی مثال قائم کی ⁂

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی شہادت کے بعد آریہ سماجوں سے لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ اور پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی اس وصیت کو پورا کرنے کے لئے کہ آریہ سماج کے تحریر و تقریر کا کام بند نہ ہونے پائے جہاں میموریل فنڈ سے ٹریکٹ۔ کلیات آریہ مسافر وغیرہ شائع کئے گئے۔ وہاں پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی یادگار میں ایک ماہواری رسالہ اُردو میں "آریہ مسافر" کے نام سے جالندھر سے شائع کیا گیا۔ اس کے پہلے ایڈیٹر سوامی شردھانند سابق مہاتما منشی رام تھے۔ اور سب ایڈیٹر لالہ وزیر چند ودیارتھی مقرر ہوئے ⁂

لالہ وزیر چند ودیارتھی کا نام اس وقت زیادہ مشہور ہوا جب انہوں نے ستیہ دھرم پرچارک میں "بھانڈا پھوٹ گیا" مضمون لکھا۔ اس میں انہوں نے پنڈت بھیم سین اور پنڈت گوپی ناتھ کے متعلق سناتن دھرم سبھاؤں کو ایک ضروری اطلاع دی۔ معاملہ یہ تھا۔ کہ پنڈت بھیم سین پہلے آریہ سماجی تھے پھر اچانک سناتن دھرمی بن گئے۔ اور پنڈت گوپی ناتھ مشہور اخبار عام والے نے ایک اشتہار سناتن دھرم سبھاؤں کے نام شائع کیا۔ کہ وہ پنڈت بھیم سین کی مدد سے آریہ سماج کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ ڈالیں گے۔ بشرطیکہ ہر ایک سناتن دھرم سبھا جو ان دونوں کو لیکچر کے لئے بلائے ۵ روپے پیشگی بھیجدے عجیب صورت تھی۔ اگر لاہور سے قصور۔ فیروزپور۔ کوٹ کپورہ۔ فریدکوٹ۔ بھٹنڈا وغیرہ اس منڈلی نے جانا ہو تو بھٹنڈا تک پہنچنے کے لئے ہر ایک سناتن دھرم سبھا سے ۵ پہنچیں گے۔ اور تین سو روپیہ کی یافت چھ دن میں ہو جاوے گی۔ اگر ہر ایک جگہ ایک ایک دن لیکچر دینے کے لئے قیام کیا جاوے ⁂

لالہ وزیر چند ودیارتھی نے "بھانڈا پھوٹ گیا" میں ساری کیفیت کو بالتشریح بیان کیا۔ پنڈت گوپی ناتھ جی اس زمانہ میں سناتن دھرم سبھا پنجاب میں ایک خاص لیڈر تھے۔ یہ ۱۹۰۲ء کا معاملہ ہے۔ کہ پنڈت گوپی ناتھ نے مہاتما منشی رام اور لالہ وزیر چند کے خلاف چوری کا استغاثہ اور پھر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا ⁂

یہ مقدمہ لاہور میں ایک ہنگامہ کا مقدمہ بن گیا۔ جیسا کہ آج کل پولیٹیکل مقدمات میں لوگ دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں مقدمات کی کارروائی سننے کے لئے آتے ہیں۔ یہی صورت اس مقدمہ کی تھی۔ ٹاؤن ہال میں یہ مقدمہ ہوا کرتا تھا۔ مسٹر کیورٹ ایک انگریز مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت کرتے تھے۔ آخر کار مہاتما منشی رام اور لالہ وزیر چند ودیارتھی بری ہوئے۔ اور فیصلہ میں یہ قرار دیا گیا۔ کہ اس انکشاف کے لئے پبلک کو اس کا مشکور ہونا چاہیئے فیصلہ شائع ہو گیا۔ اور ایک کتاب ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا لائبل کیس چھاپی گئی ⁂

لالہ وزیر چند آریہ سماج کا کام اپنی زندگی بھر کرتے رہے۔ شاستر ارتھ کیا کرتے تھے۔ لیکچر دیا کرتے تھے آریہ مسافر کی ایڈیٹری کیا کرتے تھے۔ آریہ مسافر کو دلچسپ بنانے میں خاص کوشش کرتے رہے۔ آریہ مسافر میں آریہ سماج کے مشہور اہل علم اپنی تحریریں بھیجتے رہتے۔ اور اسلام۔ عیسائی اور دیگر مذاہب کے متعلق آزادی سے نکتہ چینی ہوتی رہی ⁂

آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر ہمیشہ ان کے لیکچر ہوا کرتے تھے۔ اور عموماً آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر سبھا کی طرف سے لیکچر دینے جایا کرتے تھے۔ طبیعت میں ملنساری تھی۔ محبت سے پیش آتے تھے۔ اور اپنی طرف ہر ایک شخص کی کشش کی طاقت رکھتے تھے ⁂

افسوس! کہ یہ جواں مرد کارکن جوانی میں ہی اس سنسار سے چل بسے۔ بشکل اس پرچارک کی عمر ۴۵ برس کے قریب ہوگی۔ جبکہ انہیں اس دُنیا سے کوچ کرنا پڑا۔ سبھا کی طرف سے آریہ مسافر ابھی تک آب و تاب سے جاری ہے۔ اور لالہ چونی لعل پریم اس کے ایڈیٹر ہیں اہل اسلام اور عیسائیوں وغیرہ میں ویدک دھرم کا پرچار اگر اسی طرح جاری رہا۔ اور ایسے ہی جواں مرد کام کرتے رہے تو ویدک دھرم کا پرچار دن بدن غیر اقوام میں پھیلتا جائے گا۔ کوئی زمانہ ایسا تھا۔ جبکہ کوئی جنم کا مسلمان آریہ سماج میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اب لگاتار کام کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جنم کے مسلمانوں کے لئے اور دیگر اقوام کے لئے آریہ سماج کا دروازہ کھل گیا ہے ⁂

فیڈریٹڈ ملایا سٹیلمنٹ میں ویدک دھرم پرچار

ہم لوگ سوماترا ٹاپو میں پرچار کر پینانگ آتے ہوئے ایسپریس ۸ مارچ ۱۹۳۱ء کو اترے۔ سٹیشن پر سناتن دھرم سبھا کے پردھان بابو موہن لعل آپ پردھان بابر راد ہاکرشن مستری بابو جگی رام تھا اور بھی تقریباً پچاس ہندو بھائی لینے کو آئے تھے۔ پلیٹ فارم پر پردھان جی نے شری مہتہ جیمنی جی اور میرے گلے میں پھول مالائیں پہنا کر بعد ازاں موٹر پر سوار کرا کر شہر سے گھومتے پھرتے سناتن دھرم مندر میں اُتارا۔ اسی رات کو مہتہ جی کی اُپنشدوں کی کتھا شروع ہو گئی۔ میرے بھی کتھا کے آگے پیچھے بھجن اور ویاکھیان شروع ہوئے اس طرح سے ۱۸۔ ۱۹۔ اور ۲۰ مارچ کو سلسلہ وار کتھا اور بھجن ہوتے رہے۔ لوگ اچھی تعداد میں آتے تھے۔ چونکہ کتھا میں مہتہ جی یہ صاف صاف کہتے تھے۔ کہ براہمن کا کیا دھرم ہے۔ اور براہمن کون ہوتا ہے۔ جنم کے براہمنوں کی اچھی پول کھولنے لگے۔ جس کا پھل یہ ہوا کہ سناتن دھرم سبھا کے ایک پروہت سبھا نے میرے بھجنوں اور مہتہ جی کی کتھا کا ۲۱ مارچ کو زبردست ورودھ کیا۔ اور پرستاؤ کیا کہ اُپدیشکوں کا اُپدیش بند کرا دینا چاہیئے۔ اس پر ووٹ لئے گئے جیس صرف تین بند ہونے کے پکش میں تھے اور اُپدیش ہونے کے پکش میں پچاس ووٹ آئے۔ اس پر وہ پروہت مہاشے غصہ کر کے اٹھ گئے۔ اور ہم دونوں کی کتھا شروع ہو گئی۔ روز پرچار ہوتا رہا۔ یہ خبر ہم لوگوں کو معلوم ہوئی۔ کہ ورو دھی مہاشہ سی آئی ڈی میں دوڑے گئے۔ اور وہاں شکایت کی۔ کہ اپدیشک لوگ ہندوستان کی نان کو اپریشن کا پرچار کرتے ہیں۔ پھر کیا تھا۔ بقاعدہ ہمارے پرچار میں پولیس آتی رہی۔ مگر کوئی کبھی کسی طرح کی روک نہیں ہوئی ⁂

(بقیہ دیکھو صفحہ ۹ پر) ⁂

Haridwar. Digitized by eGangotri

تپ دق اور پربت باس

از شریمان ڈاکٹر سکھ نندن لعل صاحب ایم ڈی - ڈی ایس - ایل ایم - آر - اے - ایس (لنڈن) - ماہر علاج تپ دق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا (سبھا - پیلی بھیت)

موجودہ میڈیکل سائنس میں اب تک تپ دق کا اگر کوئی مستند اور موثر علاج دریافت ہوا ہے۔ تو صرف از دن یکیت ہوا ہے۔ جو خاص طور پر پہاڑوں پر ملتی ہے۔ اس وقت موسم گرما کا آغاز ہے۔ اور مریضان تپ دق کے لئے یہ سنہری موقعہ ہے۔ کہ برسات شروع ہونے سے قبل کسی پرفضا پہاڑ کی عمدہ آب و ہوا سے فائدہ اٹھا کر اپنی صحت کو درست کر لیں۔ اکثر لوگ پہاڑ پر جانا ایک بہار عظیم خیال کرتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے۔ دراصل ان غربا کو چھوڑ کر جو کسی طریقہ پر بھی اس موذی مرض کا علاج نہیں کرا سکتے۔ دیگر معمولی حیثیت کے لوگوں کو یہ خام خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ پہاڑ پر صرف امیر ہی مریض کرنے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر کفایت شعاری سے کام لیا جاوے۔ اور نمائش کو بالائے طاق رکھ دیا جاوے۔ تو پہاڑ پر رہنے کا صرفہ سچ کے ان مجموعی اصراف سے جو عطائیوں کے بڑے بڑے نسخہ جات کی تیاری میں ہوتے ہیں شاید کچھ کم ہی بیٹھے۔ ہاں ان بڑے بڑے نسخہ جات کے استعمال کرنے والوں میں سے کوئی قسمت ہی سے صحت یاب ہوتا ہے۔ لیکن پہاڑ پر باقاعدہ زندگی بسر کرنے والے اور خصوصاً عمدہ معالج کے تحت ایک بڑی تعداد میں اس موذی مرض کے پنجہ سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ اکثر مریض اس غلط فہمی کے باعث کہ پہاڑ پر رہ کر کسی علاج کی ضرورت نہیں صحت کلی حاصل کرنے سے محروم رہے ہیں۔ پھر بھی صحت یاب مریضوں میں سے اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ملے گی۔ جو پہاڑ کے طفیل اس موذی مرض پر فتح حاصل کر پاتے ہیں پہاڑ پر کچھ لوگ تو سینی ٹوریم میں رہتے ہیں۔ ان کے لئے ہمیں کچھ زیادہ نہیں کہنا۔ ان کو مجبوراً ان کی ہدایات کے مطابق رہن سہن رکھنا ہوگا جو ان سینی ٹوریم سے ملیں گی۔ ہاں اگر وہ تپ دق ناشک ہون سامگری سے روزانہ ہون یگیہ شروع کر دیں۔ تو ان کو صحت یاب ہونے کی زیادہ امید ہو سکتی ہے۔ اب رہے وہ اصحاب جو پرائیویٹ انتظام سے رہتے ہیں۔ ان کے واسطے کچھ ہدایات تحریر کی جاتی ہیں امید کہ ان پر عمل کرنے سے وہ ضرور سو اسطہ لابھ کریں گے:-

نمبر ۱ - وہ اپنے مرض کا امتحان کسی قابل ڈاکٹر سے کروا کر اپنے انوکول آب و ہوا کا مقام - منڈا اور کام تجویز کرائیں۔ اور لوگوں کی سنی سنائی باتوں پر عمل ہرگز خطرہ میں نہ پڑیں۔

نمبر ۲ - اپنا ایک معالج ضرور مقرر کریں اور اس سے اپنی تندرستی کی جانچ وقتاً فوقتاً کراتے رہیں۔

نمبر ۳ - پراتہ کال علی الصباح اٹھ کر شوچ اشنان وغیرہ سے فارغ ہو کر پرماتما کا سمرن کریں۔ اور اپنے معالج کی تجویز کردہ دوا استعمال کریں۔ اور ننگا بدن کر کے صرف کمبل سے سر ڈھک کر تپ دق ناشک ہون سامگری سے ہون کریں۔ اور یگیہ شیش گھرت شریر پر مل لیں۔ اس کے بعد گرم کپڑا پہن لیویں۔ اور اپنے معالج کی تجویز کردہ اشیاء سے جل پان کر کے اوپر سے گائے کا تازہ دودھ شیر گرم حسب خواہش پیویں اور آدھ گھنٹہ تک آرام کریں۔

یہ سب کام نو بجے تک سماپت کر کے آدھ گھنٹہ ٹھیک آرام کریں۔ اس کے پشچات پہاڑ پر گھومنے کو چلے جاویں۔ اور آہستہ آہستہ تین چار گھنٹہ تک پرفضا مقامات پر گھومتے رہیں تکان ہونے پر درمیان میں آرام بھی کرتے جاویں۔ بارہ ایک بجے واپس آ کر آدھا گھنٹہ تک آرام کریں۔ اس کے بعد بھوجن کریں۔ بھوجن کے کمرہ میں ایسا شخص سامنے ہو۔ جس کو دل سے پیار کرتے ہوں۔ جس شخص پر کرودھ ہو۔ اس کے سامنے بھوجن ہرگز نہ کریں۔

نمبر ۴ - بھوجن کے بعد پھر ۲ بجے تک متواتر آرام کریں۔ کوئی دلچسپ مضمون پڑھ سکتے ہیں۔ یا سن سکتے ہیں۔ پر ایسا مضمون نہ ہو جس سے دماغ پر بوجھ پڑے۔

نمبر ۵ - چار پانچ بجے اگر طبیعت چاہے تو کچھ ٹہل کر تھوڑی دور پھر سن کر آ دیں۔ ورنہ آرام کرتے رہیں۔

نمبر ۶ - سندھیا کرنے کے بعد سات ساڑھے سات بجے رات کا بھوجن کریں۔ اور اس کے دو گھنٹہ بعد کا تازہ دودھ گرم کر کے اگر ضرورت ہو پیویں۔

نمبر ۷ - بھوجن کے پشچات کمرہ میں تھوڑی دیر چہل قدمی کریں۔ اور گانا سنیں یا کسی دوست سے پیار محبت کی باتیں کریں۔

نمبر ۸ - دس بجے پرماتما کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ پربھو مجھے شیگھر اروگیتا پردان کر سو جاویں۔

تپ دق ناشک ہون سامگری کا نسخہ

سنڈ دگ برتی - برہمی - اندرائن کی جڑ - شتاوری - اسگندھ - دوہارا - شالی برنی - نگودہ - آڑوسہ - گلاب کے پھول - تگر - راسنہ - بنفشہ - جائے پھل - جٹا ماسی - بنڈی - گوکھرو - لپہ - بادام - منقہ - لونگ - ہریڑ کی گٹھلی - آملہ - جیونتی - بجتر نوا - گیندہ - پامری - چیڑ کا برادہ - خوب کلاں (کمونزن) گگوسے - گوگل - (چار حصہ) کیسر - شہد - کافور لیسی - (ایک چہارم حصہ) شکر دیسی (دس حصہ) گھی اس قدر کہ سامگری خوب تر ہو جاوے ساٹھی کے چاولوں کی کھیر علیحدہ بنائی جاوے

---

۴۴۳ کو پرتی بھوجن ہوا۔ آنارے اور بھوجن کا انتظام نگر آریہ سماج اجمیر کے ذمہ تھا۔ ایک بات اس دفعہ خصوصیت سے دیکھنے میں آئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ چار پانچ برسوں سے پرتی ندھیوں میں اس ذمہ داری کا مادہ بڑھ رہا ہے۔ اس کا ثبوت وہ سنجیدگی اور دلچسپی تھی۔ جس کا اظہار پرتی ندھی مہاشیوں نے ہر بات میں کیا۔ اس دفعہ کچھ دیہات کے لوگ بھی سبھا کا اجلاس دیکھنے کے لئے دور دور سے زر شک روپ میں آئے تھے۔ اس وقت سماجوں کی تعداد اس صوبہ میں ۱۹۰ ہے۔ اس سال میں قریباً تیس نئی سماجیں قائم ہوئیں قریباً چوبیس سجنوں نے اس پرانت میں کم و بیش عرصہ کے لئے پرچار کیا۔ سبھا کی آمدنی پچھلے سب سالوں سے بڑھ کر ہوئی۔ جس میں شریمان راج ادھیراج شاہ پورہ کی ایک ہزار اور شریمان کے بی نرتن انجینئر کی دو ہزار کی رقمیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک آریہ پرش نے اپنی زندگی کا بیمہ ایک ہزار روپیہ کے لئے کرا رکھا تھا۔ وہ اس نے سبھا کے نام منتقل کر دیا۔ اس طرح آریہ پرتی ندھی سبھا کا یہ سال اور اس کا سالانہ اجلاس ہر طرح سے کامیاب رہا ہے

(پرمانند اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ)

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ

کا اکتالیسواں سالانہ اجلاس

بتاریخ ۲۸ - و ۲۹ مارچ کو اجمیر کے پبلک ہال میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ ان دنوں کراچی میں کانگریس کی بڑی دھوم دھام تھی۔ اس کے باوجود باہر سے کافی آریہ پرش سماجوں کے پرتی ندھی بن کر آئے۔ کورم ۵۰ کا تھا لیکن حاضری ستر سے کم نہ تھی۔ کئی سجن تو بڑی بڑی دور سے آئے۔ بعض نے اگر صرف کلاس کا کرایہ ہی شمار کریں۔ تو آنے جانے کا پندرہ روپیہ سے کم نہیں بیٹھتا۔ ماسٹر اکنیال بی اے ایل ٹی نے پردھان پد کو سشوبھت کیا۔ پہلے دن پرارتھنا کے بعد سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ رپورٹ غالباً پہلی دفعہ طور پر چھپوا کر پرتی ندھیوں کے ہاتھوں میں دے دی گئی تھی۔ اس سے دلچسپی میں اضافہ ہو گیا۔ ممبروں نے اپنے اپنے علم کے مطابق اس میں کئی معمولی تبدیلیاں کرائیں۔ اس کے بعد ادھیکاریان کا چناؤ ہوا۔ جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے:-

پردھان - ماسٹر کنہیا لعل جی بی اے ایل ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اجمیر۔

اپ پردھان - پروفیسر سدھاکر جی ایم اے شاہ پورہ

" - کنور چاند کرن جی بی اے ایڈووکیٹ اجمیر

منتری - پروفیسر گھیسو لال جی - ایم اے ایڈووکیٹ اجمیر۔

اپ منتری - ڈاکٹر مان کرن جی ایم بی بی ایس اجمیر۔

" - رام ناتھ جی ڈویژنل فارسٹ آفیسر گوالیار

خزانچی - مہاشہ دھرم چند جی منیجر سینٹرل کوآپریٹو بنک

ادھشٹھاتا آریہ مارتنڈ - شریمان برہمدت جی

ان کے علاوہ ۱۳ - انترنگ سبھاسد چنے گئے۔

دوسرے دن بجٹ پیش ہوا۔ اور دو پاس کیا گیا۔ یہ بھی نشچے کیا گیا۔ کہ سبھا کا سال دسمبر کے آخیر میں ختم ہو جایا کرے۔ چنانچہ بجٹ ۹ ماہ کا پاس کیا گیا۔ اس کے بعد سماجوں سے آئے ہوئے پرستاووں پر وچار ہوا اور کئی پرستاؤ پاس کئے گئے۔ کارروائی کے خاتمہ پر سب پرتی ندھیوں کا آپس میں تعارف کرایا گیا۔ اور اجلاس ویدک دھرم کی جے کے نعروں میں برخاست ہوا۔ اس کے بعد سبھاسدوں کی گروپ فوٹو لی گئی۔ شام ۴ بجے

ویدمیں بھگتی دھرم

بقیہ صفحہ اول

جن بھائیوں نے موجودہ سنگرام میں بھاگ لیا ہے - ان سے پردے میں کامیاب ہوتے ہم بڑا وشواس تھا۔ کیوں وشواس تھا - اس لئے کہ وہ جانتے تھے - کہ سچائی ہماری طرف ہے - یہ بھاونا ہر جگہ ہے - کہ سچائی بڑی زبردست ہے - اگر ہم ستیہ کو اٹل سمجھیں - تو ہمارے وشواس کی ترقی ہوگی - رشیوں نے رزبردست مانا ہے - آکرزوالی کو زبردست - پرانے آریہ نہاتے ہوئے کہتے تھے - کہ جل جو حق کو بھیجتا ہے - دوائی ہے - سکھ کو دینے والا ہے - شکتی دینے والا ہے - تو جل سکھ دائک ہوتا تھا - اگر نہاتے ہوئے یہ کہیں - کہ جل روگ پیدا کرتا ہے - زکام لگتا ہے - تو ہم روگ کو بلاتے ہیں - مطلب یہ کہ سچائی کو زبردست اور سکھ دائک ماننا چاہئے پرانے زمانہ میں آریہ لوگ ویدمنتر: ل دوار سچائی کو آواہن کرتے تھے ؛

میں دیکھتا ہوں - کہ گرو کل جو پرچار کال سے آریہ سنسکرتی کا پرچار کر رہا ہے - اسے بڑی سپھلتا ہوئی ہے - میرے خیال میں بھارت کا کوئی ودیالیہ نہیں - جس کے اتنے چنڈت اہنسا کے سنگرام میں کودے ہوں - میں سمجھتا ہوں وید کی جو ستیہ شاکھشا ہے دھرم کی ہے وہ کام کرتی ہے - آریہ سماج کی تعلیم نے پنجاب اور یوپی میں نوجوانوں پر بڑا بھاو پیدا کر رکھا ہے - یہ ہرش کی بات ہے - کہ آریہ سماجی خواہ جیل میں ہو - شستہ ہی کرتا ہے - وہاں جیل میں پٹھے قیدی کو بھگت سمجھا گیا - چار سنتوش نہیں دیتا - بھگتی دھرم میں عورت مرد کا کوئی جھگڑا نہیں - اس میں سمجھ میں سانپ کی کلپنا نہیں پائی جاتی کوں کس کی زمین - کون کس کا دیش - کوئی اور کہہ سکتا ہے - وید کا بھگت نہیں کہہ سکتا جبکہ وید نے کہا - کہ ہے بھومی! تو میری حفاظت کر - تو وہ یہ نہیں کہیگا - نہ تیرا نہ میرا - یہ چاروں کا رین بسیرا - آخری بات یہ ہے - کہ اس یگ میں لوگ ستیہ پر بڑے اور ڈٹے رہے ہیں - ایسا یگ اتہاس کی سرشٹی میں نہیں دیکھا گیا - لاکھوں آدمی بہادر ہو - ان میں بل ہو - لیکن دیا کا پاٹھ پڑھکر آپ مار کھاتے رہیں - ماریں نہیں - یہ بات آگے کبھی نہیں دیکھی گئی - پرماتما سب ستیوں کا سرت ہے - ستیہ کی بات سب سے اونچی ہے - جیسے ۲۲۲

۲۲۲ جس کنول کا پتہ پانی میں رہتے ہوئے پانی سے الگ رہتا ہے - اسی طرح جو بھگت بھگوان کا آرادھن کرتا ہے اُسے پاپ کرم نہیں چھوتا - سجنو! ویدک بھگتی دھرم ویدکی رچائیں کہتی ہیں - وید کہتا ہے - کہ ایک آتما ہے - جس سے پھیلا ہو رہی ہے سارا برہمانڈ کسی کے نینترن میں ہے - اور اسی کا کاش کر رہا ہے - میں نے بھگتی دھرم میں جو یہ شبد کہے ہیں - ستیہ تارک ہیں - یہ بھوتی جو نانا پرکار سے دکھائی دیتی ہے اس بھگوان کا گان کر رہی ہے - جو شکتی شالی اور سرو شکتی ہے - کسی بھی پہلو سے ہم نہ جائیں - سدا ایشور کی اور سے چلتی ہے ؛

پولیٹیکل نیتا کبھی پورن دھارمک نیتا نہیں ہوسکتے

(از مہاجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری)

سٹر بال پوجیہ لوک مانیہ تلک جی نامی راشٹر نیتا یعنی پولیٹیکل لیڈر تھے - وہ انگریزی سائنس اور فلاسفی کے بھاری پنڈت بھی تھے - ایسا عالم کبھی پوراتمیا سناتن دھرم سبھا کے غیر مدلل خیالات کو کبھی دل سے سچا مانے - یہ بات ہماری ناقص عقل سے باہر ہے - وہ دل میں سولہ آنہ آریہ سماج کے تھے - نہیں - نہیں ستیہ سناتن ویدک دھرم کے مکمل سدھانتوں کو جو پورا تک نہیں تھے مانتے رہے تھے - لیکن عام ہندوؤں کو ساتھ لے کر چلنے والی نیتی کے پرچارک ہونے سے وہ جنم سے براہمن کے مسئلہ کو سناتنی آریوں کی طرح مانتے اور لیکچروں میں کہتے رہے - ایسے ان کے بھاشن بہیمانہ رہتے تھے - ابتدا میں وہ آریہ سماج کی شدھی کے پورے خلاف تھے - اور خود جب ولایت سے واپس آتے تو انہوں نے اپنا پرائشچت پدون پورانک ریتی سے کیا - لیکن جب آریہ سماج کے خیالات کا پرچار آریہ سماج کے وار شک اتسووں اور سیلوں کے کارن دیش بھر کے خواندہ ہندو ماترکے کانوں تک پہنچ گیا - اور بغیر رجسٹر شدہ آریہ سماج کے خیالات والے لوگوں کی تعداد بھارت کے گاؤں گاؤں تک پہنچ گئی - یہاں تک کہ ہر ایک گاؤں والے ہندو نے اپنی برادری سبھا بنا کر بال برادری کا کھنڈن شروع کر دیا اور جب ملک کے ہندو عالموں کی بھاری تعداد آریہ سماجک خیالات والی ہو گئی - تو اس وقت جبکہ وہ رنگون جیل میں تھے - تو بجائے اس کے کہ کسی پوراتک سدھانت نماٹیکا میں کوئی گرنتھ رچتے - انہوں نے گیتا کمبند جی گرنتھ رچا - جو گیتا رہسیہ کے نام سے مشہور ہے - اس سے پہلے گیتا کو پڑھنے والے سناتنی ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے ؎

جس نے پڑھی گیتا - اس نے گھر کا ہے کو کیتا

یعنی ویراگ کا گرنتھ گیتا ہے - لیکن تلک جی نے اسی کو کرم یوگ کا گرنتھ ثابت کر دیا - اور سناتنی آریوں کی توجہ ویدانوں سے ہٹا کر گیتا کی طرف لگا دی - اسی گیتا رہسیہ کی بھومکا میں انہوں نے صاف لکھ دیا - کہ جنم سے ذات کا مسئلہ غلط ہے - اور گیتا کے اس شلوک کی تشریح کرتے ہوئے - جس میں کہا گیا ہے کہ

"چاروں ورن میں نے گن کرم کے لحاظ سے بنائے ہیں "

آپ نے ڈنکہ کی چوٹ سے صاف لکھ دیا کہ جنم سے برہمن وغیرہ نہیں ہوتے - اور سناتن دھرم بھی ہے - جو گیتا بتلا رہی ہے - ساری عمر تو وہ جنم سے برہمن مانتے اور سناتن دھرم کے جلسوں میں کہتے رہے - لیکن جب دیکھا - کہ آریہ سماج کے خیالات کا پرچار دیش بھر کے انپڑھ نوجوان ہندوؤں میں گھر کر گیا ہے - تو آپ کو حوصلہ پڑا - کہ آپ آریہ سماج کے نامی سدھانت کی پشٹی کر جاویں - جو کہ گن کرم سے نمان مانتا ہے - سو لئے سے ۱۲ سال پہلے ان کو بمبئی میں ایک اینٹی اچھوت سبھا میں بھاشن دینے کی ضرورت پڑی - اس سبھا کے اجلاس میں ہندو بھی گیا ہوا تھا - وہاں پر جیہ تلک جی نے شدھی اور اچھوت ادھار شاستر وکت ہے - یہ کہکر ہم کو حیرانی کے سمندر میں ڈال دیا - ان کا یہ لیکچر گجراتی اخبارات میں چھپ گیا تھا - عمر بھر تو آپ شدھی کے خلاف رہے لیکن جب دیکھا - کہ آریہ سماج نے زمین تیار کر دی ہے - تب آپ نے اپنا مت بدل دیا -

گت ورش مہاتما گاندھی نے جیل میں گیتا کے ترجمے سب ہی پڑھے - جو انگریزی میں تھے - گیتا کو پڑھکر کوئی عالم انسان کبھی ادکت کا اپاسک ہوئے بنا نہیں رہ سکتا - ارجن کو کرشن جی یہ فرماتے ہیں - کہ ایشور کا سروپ مندرجہ ذیل ہے :- ارتھات

"ایشور ہ سرو بھوتانام ہردیشے ارجن تشٹھتی - بھرامایام سرو بھوتانی ینترآرودھانی مایایا "

سبھی انگریزی ترجموں میں مندرجہ ذیل ترجمہ پایا جاتا ہے - جو کہ مہاتما گاندھی جی نے ضرور پڑھا ہوگا -

(ترجمہ) اے ارجن! ایشور سب پرانیوں کے من یا ہردے میں نزدیک ہے ؛

وہ ایشور سب پرانیوں کو گتی دے رہا ہے اور پرکرتی یعنی مادہ کو اس نے ینتر یعنی مشین بنا رکھا ہے ؛

کیا مکمل گیتا کو پڑھنے والے مہاتما گاندھی جی نے گیتا میں یہ بھی نہیں پڑھا - کہ

"سام وید ویدوں کا سار ہے اور سام وید کا سار اوم ہے -"

پھر مندرجہ بالا شلوک بتا رہا ہے - کہ ایشور سرو ویاپک ہونے سے ہر ایک پرانی کے من کے اندر ہے - ایسی حالت میں گاندھی جی کا روزمرہ آج کل مندرجہ ذیل بھجن گانا اور سیتا رام کا جپ کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے ؎

"رگھوپتی راگھو راجا رام - پتت پاون سیتا رام"

جیسے گاندھی جی ضرور جانتے ہیں - کہ گیتا میں اوم کے جاپ اور ویدک ایشور کا سروپ ورنن ہے جو سرو ویاپک نراکار اور گھٹ گھٹ میں ہے - جیسا کہ آریہ سماج پچاس برس سے پرچار کر رہا ہے - لیکن پولیٹیکل لیڈر کبھی بھی مہرشی دیانند سمان - پورن ستیہ وکتا - نیتی تھما ر نہیں ہو سکتے - یہ تو تلک جی کے سمان لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے والے ہیں - اس لئے جو لوگ ان کو دھارمک نیتا یا اپدیشک یا آچاریہ مانتے ہیں - وہ سخت غلطی پر ہیں ؛

کوٹ ادو میں آرش ویدک وواہ -

کوٹ ادو میں پنڈت دھرم دیو جی ودیا بھاسکر پروفیسر گرو کل کانگڑی کا بواہ مہاشہ چیتن آنند جی منتری آریہ سماج کوٹ ادو کی سپتری کماری ستیہ وتی دیوی جی سے پورن ویدک ریتی سے ہوا - دھوم دھام - بواہ سنسکار کے منتروں کا اُچارن سوبم کرتے تھے - اس بواہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے شہر کے بہت سے معززین (سرکاری اور غیر سرکاری) دیویاں - بال بچے تشریف لائے شاستری پنڈت پریت ورت جی نے بڑا ہی سندر

پورانکوں کی کمینہ حرکت

شاستر ارتھ سے گریز

ہمارے جام پور کے سناتن دھرمی بھائیوں کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو تھا۔ حسب دستور سابق جلسہ میں آریہ بھائی بھی شامل ہوتے۔ مگر آغاز جلسہ سے آریہ سماج اور رشی دیانند پر اعتراضات درشاستر شروع ہو گئے۔ رشی دیانند کی ذات پر نہایت نازیبا کلمات استعمال کئے گئے۔ جن کا ذکر بھی نہیں کر سکتے۔ آدتیہ برہمچاری کے جھوٹ کو ایسا پھیلایا کہ دیانند کے تین باپ تھے۔ ہون اگر کرنا ہے تو پاخانے میں جاکر کرنا چاہئے۔ ایک لیکچر کا مضمون تھا۔ دیانند بہوت کے کرتوت۔ یہ لوگ حیران تھے کہ اس جلسہ کے ایسا سلسلہ شروع کرنے میں قوم کی کیا بھلائی مقصود ہے۔ آریہ سماجی خاموش بیٹھے اور دیکھتے رہے۔ دوسرے دن سری پنڈت لیلا دھر جی شاستری نے "پران وید انکول ہیں" پر لیکچر دیا۔ جو کہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ آریہ سماج نے گالیوں کا جواب دینا نا ضروری سمجھا۔ چاہتا کہ اس اصول کے اختلاف سے متعلق بات چیت کرنا۔ اتفاق سے ہمارے پاس سری پنڈت بھودیو جی شاستری۔ وید وداتت۔ سانکھیہ تیرتھ تشریف لا چکے تھے۔ چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے سری سناتن دھرم سبھا کو چیلنج دیا گیا۔ کہ "پران وید انکول ہیں" اس وشے پر شاستر ارتھ کا انتظام فرماویں۔ کسی پنڈت جی کی طرف سے اس کا جواب سنسکرت میں آیا۔ نیچے سکرٹری سبھا کے دستخط موجود تھے۔ شاید سنسکرت کی لیاقت دکھلانا ضروری تھا۔ چٹھی میں درج تھا۔ کہ پہلے آپ ستیارتھ پرکاش کے جو جوالے بھاگوت کے درج ہیں۔ انھیں بھاگوت میں دکھلا دو۔ پھر شاستر ارتھ کا نام لینا۔ "سوال گندم۔ جواب چنا" پھر ان کو لکھا گیا۔ جناب پہلے اس سوال پر شاستر ارتھ ہو جاوے۔ پھر ستیارتھ پرکاش پر بھی اعتراض کر لینا۔ چونکہ جلسہ آپ کا ہے نوٹس آپ کی۔ سب لوگوں کو چیلنج آپ کا۔ "پران وید انکول ہیں" اسی پر بات چیت ہو جاوے اصل میں تو کچھ معاملہ ہی اور تھا۔ خط وکتابت میں بہت وقت لگا۔ مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ والی بات رہی۔ آخر مجبور ہو کر سماج مندر میں پرچار کا انتظام کیا گیا۔ جو اعتراضات بزرگ۔ دیانند ہیا۔ نکالا

آیا سناتن دھرم پر سناتن دھرم کے پنڈتوں نے تحفہ کے طور پر کئے تھے۔ ان کا جواب ان کے ہی پرانوں سے دینا شروع کیا۔ سری پنڈت بھودیو جی شاستری جی کچھ ایسی کشش تھی۔ کہ لوگ جلدی اکٹھے ہو گئے۔ پھر کیا تھا۔ لگاتار پرانوں کے حوالے دے دے کر وہ باتیں ثابت کی گئیں۔ جن کو سننے کے لئے بھی ہم لوگ تیار نہ تھے۔ پورانوں کی ایسی گندہ تعلیم کو بند رکھا جا چکا تھا۔ مگر بادل ناخواستہ وہ کام کرنا پڑا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ہر روز لیکچر ہوتا رہا۔ جنتا چلنے کا نام تک نہ لیتی تھی۔ پنڈت جی نصیحت بیانی سے کام لیتے رہے۔ تیسرے دن بھی خط وکتابت کا سلسلہ برائے شاستر ارتھ جاری رہا۔ آریہ سماج کی طرف سے بار بار یہی کہا گیا۔ اگر آپ انتظام نہ کر سکیں۔ تو ساری ذمہ داری ہم اپنے اوپر لیتے ہیں۔ سماج مندر میں ہو جاوے۔ مگر سوائے آئیں بائیں شائیں کے کیا جواب ہو سکتا تھا۔ آج اس قدر روشنی کے زمانہ میں پرانوں کی تعلیم کو کون مان سکتا ہے جیسے کیسے ٹال مٹول میں وقت صرف کرتے رہتے تھے۔ اور آخری چٹھی کا جواب تک نہ دیا۔ پھر اسی طرح سماج مندر میں پرچار کرایا گیا۔ نئی پرانوں کے حوالے دے دے کر پرانوں کا وید ورودھ ہونا ثابت کیا گیا۔ جنتا واہ واہ کر رہی تھی۔ نوجوان اور کمار حیران ہو رہے تھے۔ کہ اتنا گند ان پرانوں میں بھرا ہوا ہے۔ باوجود پرچار کے پنڈت جی شاستر ارتھ کے لئے للکارتے رہے مگر صدائے برنخاست "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" والی بات رہی۔ روز دن انہیں اور زیادہ ٹھیرنا پڑا۔ تاکہ شاستر ارتھ ہو جاوے۔ خط وکتابت کا جواب تک نہ دے کر جب سناتن دھرمی پنڈت چلے گئے تو پھر پنڈت جی بھی شام کو روانہ ہو گئے۔ ان کے دل کا ارمان نہ نکلا۔ شاستر ارتھ کرنے کے لئے ان کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ افسوس کہ ان کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ جنتا پر پنڈت جی کا پورا سکہ بیٹھ گیا۔ پورے چھ دن روزانہ پرچار ہوتا رہا۔ جو کہ کافی مدت تک یاد رہے گا۔ اور اب باقی اعتراضات کے جواب پنڈت سکھدیو ودیا رتن داچیتی

دے رہے ہیں۔ طریقہ نہایت مدلل ہے۔

آریہ سماج جام پور کے سبھا چالک رام نومی کا پرو پوری رونق سے منایا گیا۔ سبھا پتی کا آسن سری پنڈت بھودیو جی شاستری نے گرہن کیا۔ چند تقریریں ہوئیں۔ جو کہ بھگوان رام کے جیون سمبندھی تھیں۔

(۳) پرانا کال کی کتھا پھر دوبارہ شروع کی گئی ہے۔ ۶ سے ۷ بجے تک سری پنڈت سکھدیو جی ودیا رتن داچیتی ستیارتھ پرکاش سے کرتے ہیں۔ ۲۵ روپے گوروکل پوٹھوہار کو پنڈت بھودیو جی دوارا دان بھیج دیئے گئے۔

(۴) ماہ مارچ میں کل ۲۰ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے تفصیل حسب ذیل ہے:-

سندن	نام کرن	یگیوپویت	وواہ
۱۴	۳	۲	۱

شوک پرستاؤ:-

آریہ سماج جام پور کا یہ خاص جلسہ منعقدہ ۳-۱ اپریل ۱۹۳۱ء شریمان سیٹھ نرائن داس جی پردھان آریہ سماج کی مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے (گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

حیدرآباد کے آریوں پر حکام کے تیا چار

ادگیر (نظام) میں آریہ سماج کی طرف سے کچھ عرصہ سال گذشتہ شیوراتری اتسو کی تیاریاں زور شور سے شروع ہو گئیں۔ انتظام کے لئے درخواست دی گئی مگر بطور خود تحصیلدار صاحب مقامی نے یہ اتسو چونکہ بیرونی یا تقریر شہادت قلم بند کر کے اس اتسو کو ممنوع قرار دے دیا۔ مگر اس تحصیلدار کو کیا معلوم کہ آریوں کے دل میں اس اتسو کی کیا عزت ہے۔ جو میلاد نبی کی مسلمانوں کے دلوں میں ہے آریہ بھائی باوجود ممانعت کے یہ اتسو منانے کا فیصلہ کر چکے تھے مقامی پولیس سرگرم تھی اور ارادہ کئے بیٹھی تھی۔ کہ پنڈال تک نہ بنانے دیں گے تحصیلدار صاحب نے مہتمم صاحب پولیس سے دریافت کیا۔ مہتمم صاحب نے اس کو آریوں کا مذہبی تہوار بتا کر اجازت دینے کی رائے دی۔ منتظم صاحب پولیس ادگیر نے مہتمم صاحب کو لکھا کہ ہم اس طرح روکنے والے ہیں۔ اور آریہ لوگ صف

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے

بڈھے جوانوں اور بچوں کیلئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت ۴ تولہ ۱۲، ۲۰ تولہ عہ دس تولہ قیمت ۱۲ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ: دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلا رام نیر اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس۔ اینڈ ڈرگسٹس۔
ایس ڈی چمن لال برادرس۔ کیمسٹس ڈرگسٹس صدر بازار
پشاور چھاؤنی۔ کوبراج سکھدیو کلمیان اوشدھالیہ۔
فیروزپور شہر۔ حکیم چمن داس سنت رام۔ چوک جمعیت رائے۔
گوجرانوالہ۔ کوبراج شنکر نند لال۔ کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

باندھ کر نکلتے ہیں وغیرہ وغیرہ - جس پر مہتمم صاحب نے جواب دیا - کہ تم کو روکنے کی ضرورت نہیں - تم انتظام کرو - پولیس کم ہو تو اور روانہ کر دی جاتی ہے - ادھر صاحب ضلع نے تحصیلدار کے حکم کو منسوخ کر کے اجازت تو دی مگر شرط یہ لگا دی - کہ شام کے چھ بجے کے بعد اپنی جلوس کی کارروائی بند کر دی جاوے - افسوس بھولے تحصیلدار کو کیا معلوم کہ شیوراتری کا تہوار ہے - اس پر پابندی کیسی - اس شرط کے خلاف آریوں میں بھاری جوش پھیل گیا مگر مقامی منتریوں نے اس کو قبول کرنے اور آئندہ سے اگر ایسی بے جا دست اندازی ہوا کی سوال میں تصفیہ تو یقیناً اس کی پرواہ نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے اُتسو آرمبھ کرا دیا - جب کوئی پیش نہ گئی - تو جس جگہ پر پنڈال بنایا جا رہا تھا - اس جگہ کو سرکاری قرار دے کر ہراج بھی کرا دیا - ایک جگہ ضلع میں جا کر ابتدائی انکاصم لایا - تب جا کر پنڈال تیار ہوا - اور باوجود عہدہ داران کی مخالفت کے اُتسو ہوا - دو ہزار جنتا کی حاضری میں آرمبھ ہوا - پنڈت ٹھاکر دت جی مہاراج بمبئی - و پنڈت منگل دیو جی و دیگر آریہ بھائیوں نے اپنے اپدیش و بھجنوں سے حاضرین کو خوب محظوظ کیا - نیز شریمتی سنداسہ دیوی کلیانی و دھرم شیلا منگل دیوی - سو ستر دیوی اور پنڈت و دیاوتی دیوی بلی کیسر نے بھی اپنے بھاشنوں سے پرش و استریوں کے دل ہلا دیئے اور اتسو بڑی شان کے ساتھ ختم ہوا - ہاں دوسرے دن منتظم صاحب نے نوٹس دیا کہ کل جلسہ چھ بجے بجے منٹ تک ہوتا رہا - آئندہ سے وقت کی پابندی کی جاوے ورنہ چالان کیا جائیگا - ہم عہدہ داران کو کھلے طور سے کہتے ہیں - کہ آپ کی دھاندلیوں سے معاملات میں اس طرح کی سختی آریہ سماج کو کچھ ہانی نہیں پہنچا سکے گی - بلکہ مہذب سوسائٹی میں آپ کا وقار کھو دیگی - نیز بے جا احکام کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت پیدا کرے گی ؛

اگر ہم تعزیری پولیس کا ذکر نہ کریں - تو واقعات ادھورے رہ جائیں گے - باوجود جھوٹے مقدمات کے قائم کرنے کے بھی آریہ بھائی اپنے کام سے نہ ہٹے - اور ہندو بھائی بھی آریہ سماج کی طرف بڑھتے ہی گئے - تو پولیس ایک چال چلی - یعنی غلط طور پر یہاں کے حالات کو خطرناک جتلا کر تعزیری پولیس قائم کرا دی - اور انکی تنخواہ کا بار ہزاروں روپیہ رعایا پر عائد کیا - سوا چار مسلمانوں کے ہر ہندو پر بلا نام ٹیکس عائد کر کے جملہ ہندو رعایا پر انکی حیثیت سے زیادہ بار ڈالا گیا - تاکہ یہ لوگ مالی مشکلات سے گھبرا کر آریہ سماج سے ہٹ جائیں -

یہاں تک ہی نہیں - بلکہ دوسرے مقامات پر رہنے والے آریوں پر بھی ٹیکس لگایا گیا - اور اُن نوجوانوں پر بھی - جو کہ طالب علم اور غریب ہیں - اسی اسی روپیہ ٹیکس لگایا گیا - اور تحصیلدار صاحب مقامی نے اتنا ظلم روا رکھا کہ فوری مال منقولہ ضبط کر کے کوڑیوں کے دام نیلام کر دیا گیا - اور جو نیلام میں زیادہ بولی بول رہے تھے - اپنی حکومت کے نشہ میں اُن کو روک دیا گیا ؛

اس طرح یہاں کی رعیت تباہ و پریشان ہے - باوجود محکمہ اعلیٰ میں پیروی کرنے کے ابھی تک کوئی نہیں پوچھتا - کہ کیوں ان بے زبان رعایا کا گلا فرضی واقعات کی بنا پر گھونٹا جا رہا ہے ؟ یہ خام خیال دماغ سے نکال دیجئے - کہ اس طرح کی سختیوں سے آریہ سماج گھبرا جائے گا - نہیں نہیں ہرگز نہیں - اس کا جنم ہی ناموافق حالات اور سختیوں میں ہوا ہے - اور ظلم اور سختی برداشت کر کے زندہ شان و شوکت سے رہنا یہ اپنی جنم گھٹی سے ہی سیکھا ہے

(نامہ نگار)

سماجک جگت

گورو کل برالسی کا اُتسو

گورو کل برالسی کا اُتسو ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے - جس میں بڑے بڑے ودوانوں کے اُپدیش و دیاکھیان ہونگے -

(مکھیہ ادھشٹھاتا - گوروکل برالسی ضلع مظفرنگر)

آریہ سماج بھگوارہ کا اُتسو

بھگوارہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - اپریل کو ہوگا - آریہ بھائی پدھار کر جلسہ کی رونق کو بڑھاویں ؛

(متھراداس منتری آریہ سماج بھگوارہ)

آریہ سماج قصور کا اُتسو

آریہ سماج قصور کا واردھک اُتسو ۲۱ تا ۲۶ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے - جس کے ساتھ سروَ دھرم کانفرنس بھی ہوگی - جس کا مضمون ہوگا "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے ؟" (کشوری لعل آریہ)

آریہ سماج ڈنگہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ڈنگہ کا سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے ؛ اُتسو کے اُپ لکش میں سوامی ویدانند تیرتھ جی وید کی کتھا آریہ سماج مندر میں پرات کال پرتی دن کر رہے ہیں -

(بھجے دیو منتری آریہ سماج ڈنگہ) ؛

آریہ سماج لال کرتی انبالہ کا اُتسو

آریہ سماج لعل کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا چوتھا سالانہ جلسہ ۸ - ۹ - اور ۱۰ - مئی سنہ ۱۹۳۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - لہٰذا سمیر سنگھ جی کی سیوا میں نویدن ہے - کہ وہ جلسہ کے موقعہ پر ضرور درشن دیں -

(نرسنگھ دیو منتری آریہ سماج لعل کرتی بازار انبالہ چھاؤنی) ؛

اردھ شتابدی - آریہ سماج بریلی اور آل انڈیا آریہ کانگرس کا عظیم الشان اجلاس

آریہ سماج ہماری پور بریلی کو قائم ہوئے اس سال پچاس برس ہو گئے ہیں - اس لئے آریہ سماج نے اردھ شتابدی مہوتسو

اگر آپ اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں - تو آپ کے اشتہار کے لئے "پرکاش" ہی اچھا ذریعہ ہے -

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ بنگال

مکرودھوج قوت مردمی جسمانی اور دماغی کو بڑھاتا ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت للعہ زر

سارِبادی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۱۰ روپے سیر

سکھراسن جیون - دیرینہ کی تمام بیماریوں نامردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپے سیر ؛

ابلہ بندھو بوگ مستورات بیماریوں جریان الرحم - سفید زرد اور سیاہ پانی آنا - چھاتی کمر پیٹ میں درد - بقاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی کی قیمت ۱۶ خوراک دو روپے ؛

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ - ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALYA

DACCA (BENGAL)

برانچ :- شیام بازار کلکتہ

متواتر گذشتہ پچاس سال کا آزمودہ

گورنمنٹ ہند اور جرمنی سے رجسٹری شدہ

سُدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی تیر بہدف دوا ہے - جو گرہست گھر میں چاہیے - جس وقت پیدا ہو سکتے ہیں - مثلاً ہیضہ - کف کھانسی - دمہ - شول - سنگرہنی - انپھار - پیٹ درد - قے - دست - جی متلانا وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر کسی انوپان کے دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ر آٹھ آنہ - محصول ایک سے دو تک ۶ر آنہ -

بچوں کا خوش و خرم و تندرست رہنا والدین کے فخر و خوشی کا باعث ہے - اس لئے آپ اپنے بچوں کو

بال سُدھا

پلایئے - اس میٹھی و خوش ذائقہ دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے تندرست اور طاقتور رہتے ہیں - چہرہ پر رونق اور سرخی آجاتی ہے - قیمت فی شیشی ۱۲ر محصول ۸ر

درو کیسری یعنی داد کی دوا

بغیر کسی قسم کی جلن و تکلیف کے داد کو جڑ سے نیست و نابود کر دینے والی ایک ہی دوا ہے - قیمت فی شیشی ۴ر محصول ایک سے دو تک ۶ر - ایک دم ایک درجن شیشی خریدنے پر ۲ر محصول معاف - ہماری ادویات سب دوا فروشوں کے یہاں ملتی ہیں ؛

منگوانے کا پتہ :- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک بہت بڑے پیمانہ پر منانا طے کیا ہے۔ خوشی کا مقام ہے کہ اس موقعہ پر ہماری آریہ سارودیشک سبھا نے آل انڈیا آریہ کانگریس (جو کہ کئی سال ہوئے دہلی میں ہو چکی ہے) کا دوسرا اجلاس اننددشتابدی کے ساتھ ساتھ بریلی میں کرنا منظور کر لیا ہے ؛

یہ عظیم الشان اتسو کنوار کے دسہرہ اور دیوالی کے مابین منایا جائے گا۔

اس عظیم الشان کانگرس کے موقع پر (۱) سرنہ دھرم سمیلن - (۲) تعلیمی کانفرنس - (۳) سنگیت سمیلن (۴) دلت اناتھ سمیلن - (۵) شدھی سمیلن - (۶) کوی سمیلن - (۷) مہیلا پریشد (۸) ینگی - (۹) نمائش وغیرہ مختلف کانفرنسیں کئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس موقعہ پر سب مہاراجہ ہندوستان کے نامور ملک و سیاسی لیڈران کے بلانے کا بھی معقول انتظام کیا گیا ہے ؛

اس عظیم الشان کانگرس اور اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری ہر ایک آریہ پر ہے اس لئے سب کو اس کانگرس کی امداد کرنی چاہیئے ؛

(صدر شتابدی کمیٹی بریلی) ؛

آریہ سماج امرگڑھ کا چناؤ

پردھان بابو سالگ رام جی - اُپ پردھان منشی سُندر داس جی - لالہ دوند رام جی - منتری ڈاکٹر رام نارائن جی شرما - اُپ منتری بھگت پرس رام جی - خزانچی مہاشہ سادھو رام جی - لائبریرین منشی جگن ناتھ جی - شاد (ڈاکٹر رام نارائن شرما منتری آریہ سماج امرگڑھ - ریاست پٹیالہ) ؛

آریہ سماج کوئٹہ کا وارشک چناؤ

پردھان رائے صاحب لدھا رام جی - اُپ پردھان سیٹھ شمبھو ناتھ جی دبھانی سکا سنگھ جی - منتری پنڈت سائیں داس جی - اُپ منتری پنڈت بھیشم دیو جی سناتک - تھا مہاشہ دولا رام جی - خزانچی مہاشہ رادھا بلبھ جی - آڈیٹر لالہ سوہن لال جی بی اے - لائبریرین مہاشہ رام رنگ جی - مینجر پاٹھ شالہ - لالہ متھرا رام جی - منتری " پنڈت شمبھو لال جی -

آریہ سماج مندر میں ہر روز پرماتہ کال ۷ سے ۸ بجے تک وید کتھا اور ہون ہوتا ہے سائینگ کال ۸ سے ۹ بجے تک وید کلاس لگتی ہے - حاضری استری پرشوں کی پراتہ کال اچھی ہوتی ہے - پنڈت یشپال جی سناتک پروہت آریہ سماج بہت لگن سے کام کرتے ہیں - ساپتاہک ست سنگ میں ان کے پربھاوشالی دیاکھیان ہوتے ہیں ؛

(سائیں داس منتری) ؛

استری سماج فورٹ سنڈیمن کا چناؤ

استری سماج کا وارشک چناؤ مندرجہ ذیل ہوا ہے :-

شریمتی لکشمی پردھان - شریمتی لکشمی دیوی اُپ پردھان - شریمتی لاجونتی منترانی - شریمتی لیلاوتی اُپ منترانی - شریمتی دھرم دیوی جی کوشادھکش - شریمتی ودیاوتی اُپ کوشادھکش ؛

استری سماج کا ساپتاہک ست سنگ ہر شکروار کو ہوتا ہے ؛

(برج لال اُپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج گرلی کا چناؤ

پردھان رائے بہادر لالہ موہن لال - اُپ پردھان لالہ میلا رام رئیس ولالہ بیر دل - منتری ماسٹر ٹھاکر رام شرما - اُپ منتری لالہ بھولا رام - خزانچی ڈاکٹر جیتی رام جی - پستکادھکش ماسٹر دھنی رام جی ؛

بنیادی پتھر آریہ مندر گرلی کا شری سوامی ستیانند جی کے پوتر ہاتھوں سے رکھا گیا تھا - اُپ پردھان صاحب و دیگر سجنوں کی کوششوں سے مندر کے لئے زمین لالہ ٹھاکر داس صاحب و لالہ میلا رام صاحب رئیس نے دان دی - جو دو ہزار کے قریب ہے - اور اینٹیں نذیرہ قیمتی ایک ہزار روپے کے قریب لالہ رتو مل و لالہ سکھدیال جی نے عطا کی ہیں - اور ایک ہزار روپیہ رائے بہادر لالہ موہن لال صاحب و پانچ سو روپیہ لالہ میلا رام صاحب اور پانچ سو روپے - لالہ رام رنگ صاحب ڈوبھ نواسی نے مندر کے لئے دان دیئے ہیں - اور دیگر چند پرشوں نے پانچ سو روپے سے کم دان دیا ہے - ان سب کا آریہ سماج گرلی دھنیواد کرتا ہے ؛ (ٹھاکر رام شرما منتری آریہ سماج گرلی ضلع کانگڑہ) ؛

کیمبل پور آریہ سماج کے سماچار

انتخاب حسب ذیل ہوا -

پنڈت دیوی داس جی ایڈووکیٹ پردھان چودھری رنجیت لعل جی ایڈووکیٹ اُپ پردھان منا سنگھ منتری - بابو شیو لال اُپ منتری بابو رام داس خزانچی - اور پنڈت رلا رام صاحب پستکادھکش -

آریہ سماج میں ہر روز ہون اور کتھا ہوا کرتی ہے - پنڈت سکھ دیو جی - پنڈت شیودت جی ودیالنکار کتھا کیا کرتے ہیں - ممبران کو آریہ بھاشا سکھائی جاتی ہے - پنڈت بھگت رام بھجنیک نے دو دن پرچار کیا ؛

۱۵ کو پنڈت سوم دت صاحب بالی کے گھر پر ہون کیا گیا - اور پرارتھنا اور دیاکھیان ہوئے محلہ کی استریوں نے حصہ لیا - پنڈت بھگت رام کے بھجنوں سے آریہ سماج کو ترقی ہوتی ہے ؛

(منا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

آریہ سماج رام پور راجوری کے سماچار

(۱) گذشتہ ماس چار سپتاہک ادھیویشن ہوئے - جن میں ایشور استتی پرارتھنا مہاشہ سائیں داس جی پردھان و منتری سماج نے کرائی - دان پاتر سے ۲ روپے ۱۳ / ۹ پائی پراپت ہوئے ؛

(۲) آریہ سماج مندر میں شری مہاراجہ کے پیدا ہونے کی خوشی میں ہون یگیہ کے پشچات دیرگھ آیو کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور رات کو دیپ مالا کی گئی - جسے دیکھ کر بھائی افسران و نگر نواسی بہت خوش ہوئے ؛

جملہ ممبران سماج کی سیوا میں گذارش ہے کہ کرپا کر کے ساپتاہک ست سنگ میں سماج مندر میں آ جایا کریں - ورنہ ان کا نام اخبار میں پرکاشت کرایا جاویگا ؛

(موتی رام منتری) ؛

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کے سماچار

(۱) ست سنگ دینک و ساپتاہک نیم پوروک اُتساہ سے ہو رہے ہیں - کمار سبھا بھی اُتساہ سے کاریہ کر رہی ہے ؛

(۲) راجن پور کے جلسہ سے لوٹتے ہوئے سوامی یوگانند جی و پنڈت شانتی پرکاش جی مہاشہ بہاری لال جی نے دو دن یہاں پرچار کیا ؛

(۳) سندھار سبھا بھی نشیش اُتساہ سے ہو رہا ہے - عورتوں کے منگل گانے گھنٹیاں گانے

سرکاری ہسپتالوں میں مجربہ و مصدقہ مایوس دیرینہ مریضوں کے دل و دماغ کو طاقت دینے والی

ہسپتال جنگلوں کے مشہور و معروف ڈاکٹر - رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب کا سپیشلسٹ وغیرہ چند صاحب پر ذاتی تجربہ

ایک ہفتہ میں سات پونڈ خون صالح بنانے والی

کرپا لور سائنز

سیالکوٹ ہسپتال سردار بہادر ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب سول سرجن بہادر سپاہیڈ کمپونڈر و ہیڈ کلارک پر آزمودہ غالباً جناب ڈاکٹر دیوان چند صاحب میڈیکل آفیسر رسوا کا ذاتی تجربہ

دنیا میں کمزوری ہر قسم کو دور کرنے کی لاثانی دوا ... کرپالور سائنز ہی ہے جس کو میڈیکل افسر خود استعمال کرتے ہیں - اور اپنے ... اطفال کو کھلانے کے علاوہ تپ دق کے مریضوں کو ... ہیں

مرد وید راج حکیم کرپا رام سنیتھی وید ساشتری ... پتہ :- کرپالور سائنز نیشنل ایجنسی الاہور برانچ ... قیمت فی شیشی ۲ روپے (کولی دال شیشی ... محصول ڈاک ...) قلعہ گوجر سنگھ پال ... لاہور

راجپوت کی بیٹی اس دلفریب ڈرامہ نما تاریخی ناول کے مطالعہ سے سرد سے سرد خون میں بھی زندگی کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے ہندو بچوں اور نوجوانوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری ہے قیمت صرف ۸ آنے

سنگیت ساگر مصنفہ سوامی سندر سنگھ صاحب سبھروال ... ہندی کے مشہور سرود راگی ہیں ۸

شریمد بھگوت گیتا کا آسان بامحاورہ اور سلیس ترجمہ از شریمان مہاتما جیت رام جی بوجہ عمدگی کے نہایت قلیل عرصہ میں اسکی بارہ ہزار جلدیں شائع ہو چکی ہیں قیمت اردو ۱۰ / ہندی ... گیتا دھرم از بھگت موتی رام ... روحانی کہانیاں ... آفتاب صداقت ...

روشن ستارے بہادر سیواجی کے ویر ابھمنیو وغیرہ بہادروں کے حالات باتصویر ۱۲ / خوش نصیب دوست بھگوان کرشن و سداماں جی کے مکمل حالات ۱۲ / جمیل دنیا کی سیاحت ۳ / چتوڑ کی بربادی ۳ / جیتی جاگتی مورتیں ۶ / وقائع راجستھان ۵ / رانا پرتاپ مصنفہ ٹھاکر ... چند

دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری دروازہ - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سیاپا کرنے اور آتشبازی ۔ مزاروں ۔ خانقاہوں پر جانے کو بذریعہ پنچایتی پلوہر خاص وعام کے لئے بند کرانے میں کامیاب ہوگئی ہے اب آپ نہ صرف کرٹ چھٹہ ۔ بلکہ مہتم ۔ باگان ماڑی ۔ نورپورہ ایکرہ حیدر ذاہن آبادی مقاموں کی استریوں میں کوئی مندرجہ بالا خرابی نہ دیکھیں گے ۔ اور کفن کھدر کا ڈالوانے اور ساتھ جلانے میں بھی سپھلتا ہوگئی ہے ۔

(۴) اس سماج کو اپنے ارگرد کے گراموں میں پرچار وسدھار کا ویسا ہی فکر ہے ۔ جیسا کہ نگر کا ۔ اور یہ اسی تیاگ بھاؤ کا کارن ہے کہ اس سماج کے نکٹ چھ سماجیں گراموں میں ہیں ۔ جو کہ اس کی ہی شاکھائیں ہیں ؛

(۵) سبھا کی اور سے وید پرچار کے ۵۷ روپے ہمارے ذمہ لگائے گئے ہیں ۔ لیکن ہم نے ادا کئے ہیں ۷۰ روپے ۔ اور امید غالب ہے کہ اور بھی سبھا کی سیوا کریں گے ؛

(۶) ۲۷ پھاگن کو بستی کنڈیوالہ میں ایک بدواہ سامانک ریتی سے سیوک نے کرایا ۔ وہاں پانچ روپیہ پراپت ہوا ؛

۲۹ پھاگن کو ایک بدواہ بستی مہتم میں سیوک نے کرایا ۔ وہاں ۱۰ روپیہ پراپت ہوا ؛

، چیت کو ایک نام کرن اور ۲ مونڈن سنسکار کوٹ چھٹہ میں مہاشہ ... سیوک نے کرائے ۔ وہاں عہ پراپت ہوا ۔ اسی روز ایک مونڈن سنسکار مہتم میں کرایا ۔ وہاں ۱ روپیہ پراپت ہوا ۔ غرضیکہ کیا بلحاظ پرچار کیا بلحاظ سنسکاروں کے یہ سماج بہت اچھا کام کر رہی ہے ؛

(مولچند آریہ سیوک کوٹ چھٹہ) ؛

مبارکبادی کا جلسہ

ہمارا اجمارہ کشمیر کی پیدائش کی خبر پر کوٹلی ریاست جموں کے اہلکاروں نے جلسہ کا انتظام کیا ۔ درازیٔ عمر کی دعا مانگی گئی ۔ نیز شاندار جلوس نکالا گیا ۔ جس میں آریہ سماجی اور دیگر بھائی بھی شامل تھے ۔ استری سماج نے بھی خوشی کا بھاری جلوس نکالا ۔ مہاراجہ بہادر کی جے کے نعروں سے آسمان گونج اٹھا ۔ آریہ سماج کی طرف سے ایک پرتکلف سہبھوج دیا گیا ۔

(رام لال منتری آریہ سماج کوٹلی)

آریہ سماج مندر نابھہ کیلئے دان

آریہ سماج مندر کے پچھلی طرف عرصہ سے کچھ زمین خالی پڑی ہوئی تھی ۔ اب اس میں دو منزلہ ایک خوبصورت کمرہ اور ایک سیڑھی اور ایک یگیہ شالہ بنائی گئی ہے ۔ جس پر چار صد روپیہ کے قریب خرچ آیا ہے ۔ جس میں سے نیچے کے کمرہ کا کل خرچ مبلغ ایک صد کا دان روپیہ شریمتی آنند دیوی جی دھرم پتنی لالہ آتما رام صاحب بی اے نابھہ نے دیا ہے اور باقی مبلغ دو صد پچاس روپے آریہ بھائیوں سے اکٹھے کئے گئے ہیں ۔ (بالمکند گپتا منتری آریہ سماج نابھہ ریاست) ؛

آریہ سماج ہوشیارپور کا پرستاؤ

آریہ سماج ہوشیارپور رنگیلا رشی کے مصنف کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے ۔ یہ ان غیر ذمہ وارانہ ۔ فحش اور بے بنیاد الزامات کی مذمت کرتا ہے ۔ جو رشی کے جیون پر لگائے گئے ہیں ۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ کتاب کو ضبط کیا جائے ۔ جس نے آریوں کے جذبات کو سخت مجروح کیا ہے ؛ (منتری آریہ سماج ہوشیارپور) ؛

ممباسہ میں ودھوا بواہ

۸ مارچ ۱۹۳۱ء کو ممباسہ (برٹش ایسٹ افریقہ) میں لوکل آریہ سماج کی طرف سے بھاٹیہ جاتی

آریہ ماتر کے لائق ہر وقت جیب میں رکھنے کیلئے جیب جی جسمانی وروحانی واقفیت کا بھنڈار

بھگتی درپن

اس وقت تک یہ پستک ۴۵ ہزار چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے

برادریوں میں تقسیم ہورہی ہے جہیزوں میں دی جارہی ہے

تیرھواں ایڈیشن فوٹو بلاک کی آٹھ شاندار رنگ برنگی تصاویر سمیت چھپ گیا ہے سوادھیائے روزانہ پاٹھ انعام جہیز یا برات وربطور سوغات دینے کیلئے

بھگتی درپن کیوں آپ اور آپ کے پریوار کیلئے ضروری ہے

اس مختصر فہرست مضامین سے اس کا جواب لیں

(۱) جیون کی سپھلتا کے سادھن
(۲) نتیہ کرم
(۳) زندگی کا پروگرام
(۴) بھوجن کرتے وقت پڑھنے کے منتر
(۵) سوتے وقت پڑھنے کے منتر
(۶) صبح اٹھتے ہی پڑھنے کے منتر
(۷) چار ورن
(۸) چار آشرم
(۹) آریہ سماج کے سدھانت
(۱۰) علمی سدھانت
(۱۱) عملی سدھانت
(۱۲) آریہ سماج کے متعلق ضروری واقفیت
(۱۳) وید کتنے ہیں اور ان میں کیا ہے ۔ آپ وید براہمن گرنتھ ویدوں کے انگ اپانگ اپنشد ۔ دھرم شاستر گرہ سوتر اتہاس وغیرہ کیا ہیں اور ان میں کیا کچھ درج ہے
(۱۴) آریہ جیون کی پراچین کے نیم
(۱۵) رشی کرت گرنتھ اور ان کا مضمون
(۱۶) سولہ سنسکار اور ان کی ویاکھیا
(۱۷) آریوں کے یگیہ اور پرب
(۱۸) آریہ پرب پدھتی
(۱۹) آریہ سامانک دھرم
(۲۰) صبح شام کے بھجن
(۲۱) سندھیا کیوں کرنی چاہئے
(۲۲) سندھیا کا طریقہ
(۲۳) سندھیا کا ترجمہ اور تشریح
(۲۴) پرارتھنا کے بھجن
(۲۵) ہون کے فوائد ہون کا طریقہ ہون کا سامان ۔ سامگری ہون منتر اور ان کا ترجمہ ۔
(۲۶) ایشور استتی پرارتھنا اپاسنا
(۲۷) پتری یگیہ (۲۸) بھوت یگیہ
(۲۹) پیارے پربھو سے ملاپ
(۳۰) سوادھیائے کی مہما
(۳۱) کن گرنتھوں کا پاٹھ کرنا چاہئے
(۳۲) پربھو کی امرت بانی
(۳۳) صحت کے اصول
(۳۴) یوگ کے آسن
(۳۵) مہرشی دیانند کے اپکار
(۳۶) رشی مہما کے بھجن
(۳۷) آریہ نیتاؤں کے درشن
(۳۸) آریہ سماج کے نیم اپنیم
(۳۹) آرتیاں (۴۰) بیاہ کے چھند
(۴۱) شانتی کا طریقہ
(۴۲) آریہ سماج کی مختصر تاریخ وغیرہ وغیرہ ؛

اس مختصر سی فہرست مضامین سے آپ لگا سکتے ہیں ۔ کہ بھگتی درپن آپ اور آپ کے بچوں کے لئے کس قدر مفید کتاب ہے ۔ اپنے پریوار کے ہر ایک ممبر کے لئے اس کی ایک کاپی ضرور خریدیں ۔ یہ آریہ سماج کے کئی ودوانوں کی دماغی محنت کا پھل ہے ۔ چار سو صفحوں کا رنگین گردپوش سنہری جلد قیمت ہندی ۱۰ اردو ۹ ایک درجن کے خریدار کو خاص رعایت ملتی ہے

بال ستیارتھ پرکاش

(ہندی) آریہ بالکوں کے لئے ستیارتھ پرکاش کا اختصار ایسی خوبی سے کیا گیا ہے کہ بالک ہر ایک بات آسانی سے ذہن نشین کریں ۔ قیمت صرف ۸ ؛

دیانند چترावلی

سچتر مکمل جیون

چترآریہ سماج کے ہم رنگ زمانہ حال کے سب سے بڑے ریفارمر سنسکرت ودیا کے سب سے بڑے عالم مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی سبق آموز زندگی کے مکمل حالات رنگ برنگی بلاک کی خوشنما تصویروں کے ساتھ بڑے سائز کے ڈیڑھ سو صفحوں میں جو کہ عام کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہوتے ہیں ۔ مہرشی جی کا مکمل جیون چرتر موٹے اور خوب صورت حروف میں قیمت مع جلد سوا روپیہ

اصلی پشپانجلی

ترمیم شدہ ایڈیشن

ہندی پشپانجلی کا اب کا سترہواں ایڈیشن نہایت شان کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اس نئے ایڈیشن میں ڈیڑھ سو سے زائد نئے بھجن درج ہیں قیمت ریگزین پشپانجلی سہ ہارمونیم ایڈیشن ہندی ۱۴ اردو ۱۲

ہر قسم کی کتابیں

ملنے کا پتہ :

منیجر آریہ پستکالیہ انارکلی ہسپتال روڈ ۔ لاہور

بدہضمی کمی خون مردمی کمزوری جریان حرام ابی جلن و امراض زنانہ میں اکسیر ہے

طاقت کی اکسیر دوا

آدتیہ رسائن

قیمت ۷ روزہ خوراک ۔ پندرہ روزہ ۔ ۳۰ روزہ ۔ محصول ساتھ آنے

موجد :- مہتہ سیتارام دت کوبراج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی
لاہور (برانچ) انارکلی کیسری بالاخانہ

Haridwar. Digitized by eGangotri

کے ایک مہاشہ لیلا دھر پرشوتم اور شریمتی شیام بائی کلیان جی کا ڈاکٹر امرت لال سیٹھ کے بنگلہ کمپونڈ پاس بمع دھوم دھام وواہ کرایا گیا۔ سب جاتیوں کے ۴۰۰ بھدر پرش اور دیویاں اپستھت تھیں۔ مہاشہ لیلا دھر پرشوتم کی طرف سے ۱۰۱ شلنگ آریہ سماج ممباسہ اور ۵۱ شلنگ سماج سیوا منڈل کو دان دیا گیا۔ کارروائی سماپت ہونے کے بعد ڈاکٹر امرت لال جی سیٹھ کی طرف سے ایک پبلک پارٹی دی گئی ‬

(منتری آریہ سماج ممباسہ۔ افریقہ)

آریہ سماج سانٹہ وال - ۲۶ مارچ کو پنڈت کچھمنداس سبھا سد آریہ سماج کے سپتر کا منڈن سنسکار ہوا۔

(۲) ۲۹ مارچ کو ڈاکٹر کدار ناتھ جی جنجی اسسٹنٹ سرجن کے سپتر کا منڈن سنسکار کیا گیا۔ بالترتیب دو روپیہ اور چار روپیہ دان ملا۔ (پیارے لال کمپل اپ منتری آریہ سماج)

پورانک گھرانے میں ویدک وواہ - (۱) ماسٹر بلرام جی ایل مدرس سکاہر۔ ڈاک خانہ چواڑی ضلع کانگڑہ کا بیاہ ۹ مارچ ۱۹۳۱ء کو پورن ویدک ریتی سے قصبہ جوالی ضلع کانگڑہ میں پنڈت ستیہ دیو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور، پنڈت جے گوپال جی شاستری سنسکرت ٹیچر ہائی سکول کانگڑہ اور پنڈت بدھی چند جی (کنیا پکش کا پنڈت) جوالوی نے کرایا۔

کنیا کے پتا کسی صورت میں بھی ویدک ریتی سے شادی کرانے پر رضامند نہ تھے۔ لیکن نیتا کے چچا صاحب بڑے سمجھدار تھے۔ انہوں نے نیز پنڈت بدھی چند (کنیا پکش کا پنڈت) نے کنیا کے پتا جی کو سمجھایا۔ اور راستی پر لا کر چھوڑا۔ ماسٹر جی نے مبلغ بیس روپے دان اور دکشنا پر خرچ کئے۔ (جگرنداس منتری آریہ سماج اندورہ)

شوک پرستاو - آریہ سماج کرنال لالہ کرتا رام سبھاسد کی ناگہانی مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ لالہ کرتا رام جی آریہ سماج کے سچے ستیشی اور انتھک کارکن تھے۔ دھرم کے لئے آپ کے دل میں اگادھ پریم تھا۔ پرماتما آپ کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں۔ آریہ سماج سورگ باشی لالہ جی کے پسماندگان سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

(منتری آریہ سماج کرنال)

بھمبر آریہ سماج کا دلتوں سے سلوک۔

میں آریہ سماج بھمبر (جموں) کے سالانہ جلسہ میں شمولیت ہونے کے لئے گرٹلی سے آیا۔ چونکہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ دلتوں کو پبلک کنوؤں پر چڑھایا جاوے گا۔ میں قریباً چالیس شدھ ہونے والے چرم کاروں کو ہمراہ لایا تھا۔ لیکن یہاں کیا دیکھا کہ پبلک کنوؤں پر چڑھانا تو درکنار ان سے چھونے سے بھی پرہیز کیا جاتا تھا۔ اس طرح اچھوت ادھار میں آریہ سماج نے کمزوری دکھائی۔

۷-۸ چیت کو آریہ سماج میں چرم کاروں کی شدھی کی گئی۔ اور چند ایک کو یگیوپویت دیئے گئے۔ ہر ایک کام میں سب آریہ بھائی چلے جاتے تھے۔ اور شدھی کا کام ہی ہے ...

سپرد کر جانے تھے۔ (چیت رام آریہ سیوک)

نشکرمن سنسکار - ۱۰ چیت کو ڈاکٹر رام نارائن شرما کے سپتر شانتی سروپ کا نشکرمن سنسکار پنڈت رام سروپ اپدیشک و مہاشہ شمشیر سنگھ بھجنیک نے ویدک ریتی سے کرایا۔ ایک روپیہ مقامی سماج کو دان ملا۔

(جگن ناتھ شاد لپستر کا دکش آریہ سماج امرگڑھ)

شری دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور

سالانہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ اور ودیا واچسپتی کلاس کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ پانچ ودیارتھیوں میں سے تین پاس ہوئے ہیں۔ اور دو کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں:

نام اور نمبر

(۱) مہیندر $\frac{420}{700}$ (۲) جگن ناتھ $\frac{353}{700}$

(۳) ستیہ دیو $\frac{322}{700}$

ارجن دیو اور رام پرکاش کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔

نیا داخلہ - شروع ہو چکا ہے۔ جلد درخواستیں بھیجنے والے ودیارتھی فائدے میں رہیں گے۔ کیونکہ معدودے چند ودیارتھی لئے جائیں گے۔

نتیجہ امتحان ودیا ندھی - اس امتحان میں سب پانچ ودیارتھی شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے چار پاس ہو گئے ہیں:-

بال کرشن ۵۲۲ - وشنو دت ۵۰۴ - کرشن ۴۶۲

دھرم پال ودیارتھی کے نمبر اور دو جیندر کا نتیجہ بعد میں دیا جائے گا۔ (منتری دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور)

ضروری اطلاع - مہاشہ بلدیو پرشاد جی جو آریہ ساہتیہ منڈل کی طرف سے ویدبھاشیہ کے گراہک بنانے کا کام کرتے تھے۔ کئی وجوہات سے الگ ہو گئے ہیں۔ اب ان کا منڈل سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

(۲) شری بھشگاچاریہ پنڈت ایشور دت میدھارتھی ودیا النکار راجپوتانہ و سنٹرل انڈیا کے لئے (شری پنڈت گنپتی جی پیپلی کے لئے) منڈل کی طرف سے وید اپدیشک مقرر ہوئے ہیں۔ لہٰذا جہاں کہیں بھی آپ تشریف لے جاویں۔ آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ آپ کے اپدیشوں سے فائدہ اٹھاویں۔ اور آپ کو وید بھاشیہ کے پرچار و منڈل کے حصے فروخت کرنے میں ہر طرح سے امداد دیں۔

(مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر)

ڈپٹی کمشنر کرنال کو چٹھی - پر دہان دیانند دلت ادہار منڈل ہوشیارپور نے ڈپٹی کمشنر کرنال کو اپنی چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ پریس نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ ضلع کرنال کے لونچا سامانہ - (۲) کوتھل اور (۳) چونڈلہ نامی تین دیہات میں پٹواریوں نے تعصب مذہبی سے چماروں کو ان کے احتجاج کے باوجود آد دھرمی یعنی لامذہب اور مسلمان لکھا ہے۔ حالانکہ وہ ہندو لکھا...

جانا چاہتے تھے۔ یہ قابل افسوس بات ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس بار مردم شماری پر لگایا۔ انہوں نے مردم شماری کے معاملہ میں گورنمنٹ کے مقصد کو لوگوں کے مذہب وغیرہ کے معاملہ میں غلط بیانی سے کام لے کر فوت کر دیا ہے۔ منڈل مشکور ہوگا۔ اگر آپ تحقیقات کا حکم دے کر قصور واروں کو سبق دیں۔ اور مردم شماری کے ریکارڈ میں ضروری تصحیح کرا دیں۔

آریہ سماج راجن پور کا آٹھواں وارشکوتسو

آریہ سماج راجن پور کا آٹھواں وارشک اتسو ۶-۷-۸ مارچ کو تھا۔ ۲ مارچ سے پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک نے یجروید کے دسویں ادھیائے کی کتھا شروع کی جو ۵ مارچ کو سماپت ہوئی۔

۶ مارچ بعد دوپہر نگر کیرتن کیا گیا۔ جو رات ۹½ بجے آریہ مندر میں ختم ہوا۔ رات کو پنڈت رگھوناتھ جی کا ایک عالمانہ اپدیش اور مہاشہ بہاری لعل کے بھجن ہوئے۔

۷-۸ مارچ دو دن لگاتار آریہ مندر میں پرسدھ سنیاسی سوامی سروانند جی و سوامی یوگانند جی اپنے امرت روپی بھجنوں سے۔ پرچارک اپدیشک اپنے عالمانہ اپدیشوں سے۔ لائق بھجنیک اپنے منوہر و رسیلے بھجنوں سے راجن پور واسیوں کو آنند کرتے رہے۔ سوشل کانفرنس میں گرد و نواح سے بہت سے لوگ شامل ہوئے۔ جو رائے بہادر دھارو لعل صاحب آنریری مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوئی۔ صدر اور رائے حکم چند نے بد رسومات کے متعلق تقریریں کیں۔ آشا ہے کہ بہت جلد سوشل سدھار ہو جاوے گا۔

۸ مارچ کو قابل ودیارتھیوں کو رائے صاحب رائے بلونت رائے نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔ خلاصہ یہ کہ وارشک اتسو کیا بلحاظ حاضری و کیا بلحاظ پرچار و کیا بلحاظ اپیل ہر طرح سے کامیاب رہا۔ مبلغ پانصد روپیہ اپیل پر اکٹھا ہوا۔

مرزائیوں کی طرف سے ایک نوٹس پہنچا۔ کہ ہمارے ساتھ مناظرہ کیا جاوے۔ جس کے جواب میں لکھا گیا کہ آریہ سماج ہر وقت مناظرہ کے لئے تیار ہے۔ البتہ کوئی ایسا ذمہ دار شخص ہونا چاہئے۔ جو نقص امن کا ذمہ دار ہو مگر باوجود اعلان کے کوئی مولوی صاحب ظاہر نہیں ہوئے۔

(چھبانگی رام منتری آریہ سماج راجن پور)

آریہ سماج بھلوال کا اتسو - آریہ سماج بھلوال کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے سوامی بھیشم جی مہاراج و پنڈت رگھناتھ جی اپدیشک و پنڈت منشی جی و پنڈت وشوناتھ جی و بھجنیکان مہاشہ گورودت جی و مہاشہ ماسٹر شرما جی پدھارے۔ جن کے ویاکھیان اور بھجنوں کا خوب پربھاو پڑا۔ پنڈت رگھناتھ جی کی اپیل پر نقد و وعدہ ۲۵۰ روپیہ جمع ہوا۔ (الیشرداس منتری آریہ سماج بھلوال ضلع شاہ پور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

برکشوں میں جیو وچار

یکم مارچ ۱۹۳۱ء کے اخبار پرکاش میں سیوک نے ایک مضمون دیا تھا۔ کہ برکشوں میں جیو ہے یا نہیں۔ اس کا ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء کے اخبار میں شریمان مہاشہ وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک نے بھلی پرکار سے دیا۔ میں اپنے پریم پورب اُپدیشک جی کو دھنیہ واد دیتا ہوں۔ کہ میری شنکا کو دور کرنے کے لیے قلم اٹھایا۔ دودان سیوک نے اپنی سمتی انوسار اچھی پرکار سدھ کیا ہے۔ کہ برکشوں میں جیو ہے۔ پرنتو ان کے مضمون کو پڑھ کر میری شنکا دور ہونے کی ترتی نہیں ہوئی۔ میں اپنی شنکائیں جو کہ مجھ کو لکھنے کو ہی تھا۔ کہ ۲۲ مارچ کے اخبار میں میرے ہتیشی ایک مضمون کے اندر شریمان جگن ناتھ جی آپ پردہان آریہ سماج پیلی بھیت کے نام سے چھپ کر آیا۔ اس میں پردہان جی نے دودان اُپدیشک کے وردھ لکھا ہے کہ سوامی دیانند اور وید بھگوان برکشوں میں جیو نہ ماننے کے پکش میں ہیں "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" والا حال میرا ہوا۔ شریمان آریہ اُپدیشک لکھتے ہیں۔ کہ میں برکشوں میں ماننے والا ہوں۔ اور پردہان آریہ سماج پیلی بھیت لکھتے ہیں کہ میں اور سوامی دیانند اور وید بھگوان برکشوں میں جیو نہ ماننے کے پکش میں ہیں۔ یہ شنکا بدستور قائم رہی۔ کہ کس بات کو ستیہ مانا جاوے۔ پردو مہاشے ویدک دھرمی ہیں پھر اختلاف کیوں ہے۔ دونوں دودان آپس میں فیصلہ کر لیں۔ کیونکہ جس شنکا کا سمادھان کرنے کے لئے مضمون دیا گیا۔ وہ قائم ہے۔ پردہان جی لکھتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں جڑھ شبد کے ارتھ یہ لکھے ہیں:-

यज्जड़ं जीव सम्बन्ध रहितं

یعنی جو جڑھ ہے۔ اور جیو سمبندھ سے رہت ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مضمون میں ویدوں کے حوالہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ برکشوں میں جیو نہیں ہے۔ اور سوامی دیانند جی اور وید بھگوان دونوں اسی پکش کے طرفدار ہیں۔ دودان اُپدیشک اس ۲۲ مارچ کے پرچہ کو پڑھیں اور بتلائیں کہ کیوں صحیح نہیں ہے۔ اور پردہان جی اُپدیشک جی کے ۱۵ مارچ کے اخبار کو دیکھیں۔ اور اس کا اتر اخبار میں دیں۔ تاکہ کلی فیصلہ ہو جاوے۔ اور شنکا دور ہو۔ پوجنیہ شریمان وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک کے چرنوں میں سیوک کی پرارتھنا ہے۔ کہ اگر آپ نے سیوک کی شنکا کو دور کرنے کے لئے قلم اٹھایا ہے۔ تو آپ کے مضمون کو پڑھ کر سیوک کو جو شنکائیں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کا اتر کرپا درشٹی رکھتے ہوئے آپ شیگھر دیں۔ جو کہ نیچے لکھی جاتی ہیں:-

(۱) ویدوں سے برکشوں میں جیو ہونے کی تائید میں منتر بطور ثبوت لکھیں۔ اور سوامی دیانند کی رائے بھی لکھیں۔ اس کا ثبوت لکھیں۔ کہ سوامی جی کی یہ زبردست بھول تھی۔ منو کے شلوک میں ارتھ بھید ہے۔

(۲) مہاتما منوجی کے اشلوک کا اگر آپ ارتھ یہ نکالتے ہیں کہ جیو کو کرموں کے پھل سے برکش میں جنم دیا۔ کرموں سے پھل تین پرکار سے ملتے ہیں۔ (۱) یونی یا ناپید (۲) آیو یا عمر۔ (۳) دکھ سکھ۔ اگر یونی اور آیو برکشوں کی تسلیم کیا جاوے تو کرموں کا تیسرا پھل دکھ سکھ کیوں نہ ملا۔ جس کو کہ آپ نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔ کہ برکش دکھ سکھ مطلق محسوس نہیں کر سکتے۔ اور نہ دکھ کے نشان آپ بتلاتے ہیں۔

(۳) نکو اشارم سنگھاتے ہوئے یا سرتے انسان کا اگر سر کاٹ دیا جاوے۔ تو وہ زندہ رہ سکتا یا نہیں۔ اگر نہیں رہ سکتا۔ تو اپنے مطلب کے لئے ایسی دشائیں ماننے والا پاپی ہوا یا نہیں؟ اگر پاپی ہے۔ تو برکشوں کو اپنے مطلب کے لئے انکی روح کو قالب سے نکالنے والا ہلنک یا پاپی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ آپ کے مضمون سے ظاہر ہے۔

(۴) پرماتما نے کونسے اپرادھ کرنے پر جیو برکش کو یہ سزا دی۔ کہ تجھکو اور سب جاندار پر رگ میں لائیں گے۔ اور وہ پاپی یا ہنسک نہیں ہونگے۔ وہ کون سے کرم ہیں۔ جن کے کرنے سے جیو کو آیو اور یونی تو ملے۔ مگر دکھ سکھ نہ ملے۔ جیسا کہ آپ کے مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ برکش مطلق دکھ سکھ محسوس نہیں کرتے۔

(۵) اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جیو جسم سے نکلتے وقت تکلیف محسوس کرتا ہے۔ تو جب برکشوں میں جیو ہے۔ تو وہ محسوس ہولناک کرے گا۔

(۶) سوامی دیانند جی مہاراج سے ایک پرش کے اندر میں کہ جیو کا کیا لکشن ہے۔ جواب دیا۔ کہ نیائے شاستر میں اچھیا دویش پریتن گیان سکھ دکھ یہ چھ لکشن جیو آتما کے لکھے ہیں دیکھو مکمل جیون چرتر سوامی دیانند جی اُردو صفحہ ۷۲۱ مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر گیارہویں فصل شہر فرخ آباد۔ جب مہاتما گوتم جی اور سوامی دیانند جی کی رائے یہ ہے کہ جیو کا لکشن سکھ دکھ بھی ہے۔ تو آپ نے یہ کیسے لکھ دیا۔ کہ برکشوں میں جیو ہوتے ہوئے اس کے لکشن دکھ سکھ مطلق نہیں۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ برکش میں اندر کی طرف سکھ دکھ اور گیان چلا جاتا ہے۔ تو کیا اندرونی بخار کے مریض کو بخار کا مریض نہیں کہتے۔

(۷) ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جتنے جیو دھاری ہیں۔ اگر ان کا کوئی انگ کاٹ لیا جاوے۔ تو پھر وہ مکمل نہیں ہوتا۔ لیکن برکش کا کاٹ جانے پر بڑھتا ہے۔ ایسی حالت دیکھ کر انومان کرنا پڑتا ہے۔ کہ برکشوں میں جیو نہیں ہے۔ بلکہ قوت انتظامی کام کرتی ہے۔

(۸) پھر دید ارتھ یا نے اس منتر کا صحیح ارتھ کیا ہے۔ جس کو بعض آریہ پرش برکشوں میں جیو ہونے کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ اس کا ارتھ سوامی دیانند نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۲۲۷ پر سطر ۱۳ سے آگے کیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ اس سے جیو ہونے کی تائید ہوتی ہے یا تردید ہوتی ہے۔

(۹) برکش بھوگ یونی یا شریر ہے اور اس کی اندریاں ہیں۔ یا نہیں۔ وہ بھوگ ہے یا بھوگتا ہے۔

(۱۰) برکشوں میں جیو ماننے اور نہ ماننے والوں کا اختلاف ہونا چاہیے۔ مگر پنڈت بھیم سین جی بھی برکشوں میں جیو مانتے ہیں۔ اور اُپدیشک جی بھی۔ لیکن پنڈت بھیم سین جی برکشوں میں دکھ سکھ ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ اور اُپدیشک جی نہیں تسلیم کرتے۔ دونوں برکشوں میں جیو ماننے والے اختلاف رائے کیوں رکھتے ہیں۔

(۱۱) جب دودان لیکھک برکشوں میں برکش انبھیمانی جیو مانتے ہیں۔ تو بھوگ یونی یعنی شریر اور بھوگ سادھن یعنی اندریاں اور بھوگ یعنی دکھ سکھ کا ہونا برکشوں میں ثابت کریں۔

(۱۲) جب دودان لیکھک لکھتے ہیں۔ کہ جس طرح برکشوں کے جیو اپنی شکتی کے پرگٹ کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ اسی طرح برگشتہ جیو بھی اپنے شریر کو جس میں دماغ رکھا ہی نہیں گیا۔ اپنی شکتیوں کو پرگٹ کرنے میں اسمرتھ رہتے ہیں۔ تو آپ سمادرکا ارتھ برگشتہ جیو کیوں نہیں لیتے۔ کیونکہ برگشتہ جیو سکھ دکھ محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ نیائے درشن میں بتلائے ہوئے لکشن ان میں پائے جاتے ہیں۔ شاستر کے موافق یہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

(۱۳) سمیمو اور سمجیو گیا ام اور ماگیانی۔ وید کے اور اوید کے ارتھ میں جو بھید ہے۔ مہربانی کر کے بیان فرماویں۔ بھیمو جیو اور اجیو کیوں نہیں مانا۔ کیونکہ شبد کے ارتھ اِس ہوتا ہے اجیو کا ارتھ جیو نہیں۔ جس میں پرانا ہے۔ کیونکہ ان متضاد شبدوں میں ایک با صفت اور دوسرا بے صفت ہے یعنی ایک دوسرے کی ضد ہے۔

(۱۴) سوامی دیانند مہاراج نے ستیارتھ پرکاش اُردو باب ۴ صفحہ ۱۳۲ لائن ۱۱ سے آگے لکھا ہے کہ ہون کرنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ رسوئی خانہ کی ہوا صاف ہو جائے اور بے خبری سے بے دیکھے جانداروں کا جو خون ہوتا ہے۔ اس کا کفارہ ہو جائے۔ جب کیڑے آدی جاندار دکھ سکھ محسوس نہیں کرتے۔ تو خون کا کفارہ کیا یعنی رکھتا ہے

(۱۵) پھر باب ۸ صفحہ ۲۲۷ لائن ۱ سے آگے لکھا ہے۔ بیجان چیز کے ذریعہ بیجان چیز بھی بن اور بگڑ جاتی ہے۔ مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین میں گرنے اور پانی ڈالنے سے درخت کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اور آگ وغیرہ بے جان کے ساتھ ملنے سے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن ان کا اسی طرح کے بموجب بننا اور بگڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے۔ یہاں بے جان پانی سے بے جان درخت کا بننا اور بے جان آگ سے بیجان درخت کا بگڑنا لکھا ہے چونکہ پانی آگ درخت تینوں کو بیجان اور بیج اور زمین کو بیجان لکھا ہے۔ جب پانی آگ بیج زمین یہ تینوں خالی ہیں۔ ان میں جیو نہیں ہے۔ تو بیجان درخت میں بھی جیو نہیں ہونا چاہیے۔ یہاں لفظ بیجان ہر ایک کی صفت بیان کی گئی ہے۔ اس لئے بیجان سے معنی بے ہوش یا اچیت کے کیوں لئے جائیں گے۔ پھر لکھا ہے کہ ان کا بننا کے بموجب بننا اور بگڑنا پرمیشور کے اختیار میں ہے۔ جیو کے

Digitized by eGangotri

یہ عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری و مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں

اختیاری مانع حمل المعروف جسٹرڈ

کے استعمال سے کمزور اور نازک خواتین کی جان کا خطرہ جاتا رہتا ہے اور بچہ دانی کے صدمے کا فور ہو جاتے ہیں۔ مانع حمل سے ملک کی آبادی اور روپیہ قائم رہ سکتی ہے۔ نازک دل بچے سوتیلی ماں کے قہر سے نجات پا جاتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں کمزوری یا بیماری کی وجہ سے وضع حمل کی سختی اٹھانے کی طاقت نہیں ہے اور جان کا خطرہ ہے۔ تو آج ہی مانع حمل منگا لیجیے۔ صرف جائز ضرورت کے لیے منگائی جاوے۔ قیمت پندرہ روپے۔ محصول ڈاک ۸ علاوہ۔ کل ۸ روپے

جو شہرت گذشتہ ۲۵ سال میں جس چیز نے حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں

سرمہ اکسیر چشم

دھند۔ جالا۔ غبار۔ خارش۔ ککرے۔ ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ تین تولہ ڈھائی روپیہ۔ بارہ تولہ ساڑھے نو روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸ الگ ہے۔

حبوب مراد ممسک

یہ راحت زندگی۔ جوانی کی جان ممسک گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قیمت ۴ گولی ایک روپیہ۔ ۱۰ گولی ڈھائی روپیہ۔ یک صد گولی نو روپیہ۔ محصول ہر حالت میں ۸ الگ ہے۔

دلی گائیڈ مع عروس زندگی

یہ وہ نادر تحفہ ہے کہ جس میں دہلی کے متعلق کل واقفیت مع اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں۔

تمام اصحاب مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

مینیجر شفا خانہ مطب حکیم سراج آرائش۔ حوض قاضی ۱۳۱۱۔ دہلی

بچوں کی طاقت بڑھانے میں مشہور

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:- لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

ٹریڈ مارک SKB

منعقدہ اسٹار

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

جیدر سنہ ۱۸۹۴ء

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ہر خاص و عام کو بہت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سال اچھی طرح خوش اسلوبی سے کارخانہ کو ترقی دے کر چلانے کے لیے مذکورہ بالا نام لمیٹڈ کرا لیا گیا ہے۔

امرت دھارا ملہم

المشتہر - چنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

کنتل گرہ تیل

اگر آپ آسانی سے اپنے بالوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اسے استعمال کریں۔ یہ خوشبودار اور خوبصورتی بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ بلکہ درد سر بھی دور ہو کر بالوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور بے وقت سفید نہیں ہوتے۔ اس کے تیار کرنے میں خوشبو کی نسبت اس کے فائدہ پر زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵ ؍ ڈاک محصول ۸ ؍

درد سر کی مرہم

اگر آپ رواجی درد سر سے تڑپ رہے ہوں تو اسے استعمال کیجیے۔ ضرور آرام پاتے ہیں۔ درد خواہ نصف سر یا پورے سر میں ہو سر پھٹا جاتا ہو۔ چکر آ جاتا ہو۔ اس دوا سے فوراً بہتر ہوتا ہے۔ ہر خاص و عام کو اس کی ایک شیشی ہر وقت پاس رکھنی چاہیے۔

قیمت فی شیشی نو آنہ ۹ ؍ ڈاک محصول چھ آنہ ۶ ؍

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ ڈاک خرچ بچانے کے لیے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۱۰۸) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ - منیجر پیسہ اخبار - لاہور

طاقت بڑھانے کا خزانہ تندرستی کے لیے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی گئی ہیں۔ جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لیے تیر بہدف ہیں قبض کی شکایت دور کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولی ۱ روپیہ

رس دانا سنی گولیاں

یہ گولیاں خاص کھانسی کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۲ گولی ایک روپیہ

راج وید نارائن جی کیشو جی جامنگر کاٹھیاواڑ
برانچ ۳۹۳ کالبادیوی روڈ بمبئی۔
دہلی ایجنٹ - جمنا داس کمپنی چاندنی چوک
لاہور ایجنٹ ایچ ایس کمرسیل اسٹور کچہری روڈ

پانچسو روپیہ انعام

مہاتما کی بتلائی ہوئی سفید کوڑھ کی دوائی۔ یقینی ونوں میں پورا آرام

اگر آپ سینکڑوں حکیموں ڈاکٹروں ویدوں اور اشتہار بازوں کا علاج کر کے نراش ہو چکے ہیں۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کریں۔ بے فائدہ ثابت کرنے پر پانچ سو روپیہ انعام جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر لکھوا لیں۔

قیمت دو روپے

اکھل کشور رام نمبر ۲۶ پوسٹ کنتری سرائے گیا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH Lahore

प्रकाश लाहौर

ایڈیٹر کرشن بی اے

نمبر ۱۶ جلد ۲۷

قیمت سالانہ چار روپے ششماہی

SUNDAY 26 APR 1931 | ۱۰۷ دیانند آبد - ۲۶ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹۸۸ ویساکھ سمت ۱۹۸۸

ویدامرت

سب دھنوں کا پرکاشک ایشور

आ सूर्ये न रश्मयो ध्रुवासो वैश्वानरे दधिरेऽग्ना वसूनि। या पर्वतेष्वो-
षधीष्वप्सु या मानुषेष्वसि तस्य राजा॥ ऋक० १।५९।३॥

جیسے کرنیں سورج میں اچھی طرح نشچل ہیں۔ اسی پرکار جگت کے نائک ایشور میں دھن نشچل روپ سے رکھے ہوئے ہیں جو دھن پہاڑوں میں، اوشدھیوں میں، جلوں میں، منشوں میں ہیں۔ اُن سب کا تو پرکاشک ہے ؂

سُوریہ پرکاش کی کرنوں کا پنج ہے۔ کرنیں اسی میں سے نکل کر پرسارت ہوتی ہیں۔ پرنتو وہ اس سے الگ نہیں ہوتیں۔ سُوریہ کے چمکنے کا ارتھ یہ نہیں ہے۔ کہ جو کرنیں سُوریہ سے نکل چکیں۔ وہ اس میں سے کم ہو گئیں۔ جب سوریہ زمین کے کسی حصہ پر چمکتا ہے۔ تو وہ اپنی کرنوں کو وہیں چھوڑ نہیں جاتا۔ سُورج کے ساتھ اُس کی کرنیں بھی است ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے وید منتر نے ایشور کے دسو ارتھات دھن آدی کی سُوریہ کی کرنوں سے مثال دی ہے۔ مثال بڑی خوبصورت اور یتھارتھ ہے۔ جس طرح سُوریہ کی کرنیں سُوریہ میں نشچل روپ سے سمتت ہیں اسی پرکار ایشور کا دھن ایشور میں نشچل روپ سے سمتت ہے۔ جس پرکار زمیندار کو پرکاشت کرنے سے سوریہ کے پرکاش میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اسی پرکار ایشور سمست جیووں کو دھن دے کر اپنی پونجی کم نہیں کرتا۔ جس پرکار لوک لوکانتروں کو پرکاشت کرنے پر بھی سُوریہ کا اپنا پرکاش جیسے کا تیسا رہتا ہے اسی پرکار ہر ایک پرانی کو ان آدی دے کر بھی ایشور کے دھن میں کمی نہیں ہوتی ؂

پہاڑوں میں۔ بنسپتیوں میں۔ جلوں میں، اور منشوں میں جو کچھ دھن ہے۔ وہ سب بھوتک ابھکشا سے سُوریہ کا دیا ہے۔ اور روحانک ارتھ میں پرماتما کا۔ جس پرکار بھوتک ارتھ میں سُوریہ دیشوانر ارتھات سب کا نیتا اسی پرکار آدھیاتمک ارتھ میں پرماتما سب کا نیتا ہے ؂

عام طور پر لوگ نہیں جانتے کہ دھن کا سُوریہ کے ساتھ کیا سمبندھ ہے۔ پہاڑوں میں انیک پرکار کے رتن ہیں۔ یہ رتن خود ہی بن گئے؟ یوں تو سونا چاندی نمک تھا انیہ دھاتوئیں ان میں ایک ہی ہیں۔ پرنتو مختلف چیزوں میں سُوریہ کا پرکاش مختلف ہے۔ اسی پرکاش کے دوارا وہ رتن بن جاتے ہیں۔ اوشدھی ارتھات بنسپتی تو سُوریہ کے پرکاش کے بنا اگ ہی نہیں سکتی۔ منش بنا پرکاش کے کیا کر سکتے ہیں؟ ان کا تو بھوتک جیون ہی سُوریہ کے آشرت ہے۔ اس لئے سوریہ ان سب کا راجا ہے۔ "راجا" شبد "راج دیپتو" دھاتو سے نکلا ہے۔ ارتھات چمکنے والے کا نام راجا ہے۔ پرماتما بھی ان سب کا راجا ہے۔ کیونکہ ان سب میں وہیں سے پرکاش آتا ہے۔ پرماتما نہ کیول دھن کو اتپن ہی کرتا ہے۔ کنتو اُن کو کرم انوسار بھاجت کرنے والا بھی وہی ہے۔ اس لئے بھوگ پدارتھ بنائے ہی اس لئے ہیں۔ کہ بھوگتا ورگ کو اُن کے کرم انوکول پھل مل سکیں ؂ (ویدانند)

(ادم سشم)

نمبر ۱۹

بدھو اکی ضرورت!

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کیواسطے
ایک اعلیٰ خاندان کھتری بدھو اکی ضرورت
ہے۔ جو نیک چلن خوبصورت اور گھر کے
کام کاج سے بخوبی واقف اور پڑھی ہوئی
ہو۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو صرف
نیک چلن اور شریف گھرانے کی ہی
خط و کتابت کریں :- پتہ :-

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND
NEWZELAND

کیا آپ کو کوئی تکلیف **YUOR EYE**

ہے۔ اگر ہے تو سپلیر ز لیشن ہنی کا استعمال کیجئے
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین علاج ہے
نہایت شفا بخش ہے قدرتی علاج ہے
کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے
طلب کریں
... اینڈ ... لاہور

نمبر ۲

سنہری موقعہ

ہندوستانیوں کے لئے یہی ہے کہ فوراً
سونے کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو
چار ماہ میں قابل ادائیگی ہے۔ خرید لیں۔
کیونکہ اس سے پہلے سوائے یورپین کے
ہندوستانی محروم تھے
قواعد مفصل طلب کریں
مینیجر وائناڈ گولڈ مائنز لمیٹڈ
فورٹ بمبئی

نمبر ۲

بیروزگاروں کو خوشخبری!

دی جاتی ہے کہ اگر آپ کٹ پیس و گرم کوٹ کی
پر منافع تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو
ہماری ایجنسی لے لیں
یا مال طلب کریں
دھوکے سے بچو!
ہمارے نرخ منگا کر دوسروں سے مقابلہ کرو
المشتہر
بزنس ہوم لمیٹڈ فورٹ بمبئی

موسم گرما کے لئے عجیب و غریب تحفہ

زائل شدہ طاقت کو از سر نو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو

رسائن اولیہ

کا استعمال کریں

اس رسائن آدلیہ کے استعمال سے مرض سل۔ تپدق۔ پرانی کھانسی۔ جگر کی کمزوری دل کی دھڑکن گلے کے اندر زخم۔ اور کمزوری پیشاب اور دماغ کی مرض۔ پیاس کی زیادتی اور گلا بیٹھ جانے کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے۔ سوکھا ہوا جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ یہ رسائن خوش ذائقہ ہے۔ تندرست بھی ہر قسم کی طاقت مردانہ کے لئے ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی سیر بارہ روپیہ۔ بطور نمونہ بیس تولہ تین روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

میاں دھرم سنگھ صاحب - سررشتہ دار جی صدر تحریر فرماتے ہیں :-
کہ در آپ کی ارسال کی رسائن آدلیہ رشواس کمارس ستہ پلادی جو ان سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ کمزوری کچھ قدرے باقی ہے۔ اس لئے رسائن آدلیہ ایک سیر بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں"

ایک سوداگر صاحب - ضلع انبالہ سے لکھتے ہیں :- "رسائن آدلیہ جو پہلے آپ سے ۴۲ تولہ منگایا تھا۔ نہایت مفید رہا۔ فوراً ایک سیر پختہ رسائن آدلیہ وی پی بھیجدیں"

رسالہ محافظ صحت ارشاد پر مفت!

المشتہر
مینیجر P.J. ہیلتھ اوشدھالیہ رائے بہادر مولراج صاحب ایم اے
پوسٹ بکس ۱۴۸ بازار پاپڑ منڈی - لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

نمبر ۲

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے طاقت پیدا کرتا ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ سیر - دنت منجن ۴ فی شیشی

ست سلاجیت ۱۲ تولہ سوچی پتر مفت!

پتہ :- گوروکل فارمیسی - پوسٹ کنکھل ہردوار

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون - خارش - پھوڑا پھنسی - آتشک - ناسور - گنٹھیا - بدن کے سیاہ داغ وغیرہ جو تمام جلدی بیماریوں کیلئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ ۱۲ قیمت پر مل سکتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کابل کشمیر کی پیداوار میوہ جات زعفران کستوری ممیرا شہد زیرہ دسیاہ۔ ست سلاجیت مصفی چربی شیر ریچھ نغلب مصری گچھیاں ڈھینگری الائچی مغز مرکب شربت عرق مربہ جات اچار ست پودینہ اجوائن سونف۔ ہون سامگری دھوپ۔ اصلی آملہ کا تیل۔ عطر پھلیل۔ ریگ ماہی بیر بہوٹی منجیٹھ۔ سنگ کلاہ پشاوری۔ سامان سوداگری پارچہ جات زیورات اسباب چمڑہ بوٹ کورنگ پالش سامان عطاران۔ لوہار۔ سنگھاں حجام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نوٹ - لاہور میں عرق عشبہ پنڈت وزیر چند مشرہ امرتا گیان مندر و لالہ منی رام نگاہیہ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ لاہور سے مل سکتا ہے

نمبر ۱ (بنگال)

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ

مکر دھوج - قوت مردی جسمانی اور دماغی کو بڑھاتا ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ تولہ

سارہی بادی سالسہ - سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۱۲ سیر

سنگر اسن جیون - ویریہ کی تمام بیماریاں نامردی۔ احتلام۔ اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۲ روپے سیر

ابلہ بندھ یوگ - ستورات کی بیماریوں جریان سفید زرد اور سیاہ پانی آنا۔ چھاتی کمر پایٹ میں درد بیقاعدہ ایام کا ہماری اعلیٰ دوائی ہے قیمت ۱۶ خوراک دو روپے

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ - ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA
DACCA . (BENGAL)

برانچ :- شیام بازار - کلکتہ

نمبر ۳

ورکی آوشیکتا

ایک تعلیم یافتہ سوشیل امریکہ میں سود سالہ برہمن کیواسطے ہر روزگار لڑکیاں اور کیبنٹ ضرورت ہے
دسکری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرودت بھون لاہور

گورنر پنجاب میانوالی جیل میں

خبر ہے کہ گورنر پنجاب میانوالی جیل میں ہری کشن کو دیکھیں گے۔ وہ ہری کشن جس نے یونیورسٹی ہال میں کانووکیشن کے موقعہ پر گورنر پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور جو سب انسپکٹر چنن سنگھ کے قتل کے جرم کا مرتکب ہوا تھا۔

نیشنلسٹ مسلم کانفرنس لکھنؤ

نیشنلسٹ مسلم کانفرنس لکھنؤ نے فرقہ پرست مسلمانوں کے اس دعوے کی حقیقت کو بڑی اچھی طرح طشت ازبام کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو کانگرس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ جداگانہ انتخاب کے حامی ہیں۔ اس وقت تک جداگانہ انتخاب کے حق میں جتنی کانفرنسیں ہوئی ہیں۔ ان میں شاذ کبھی اتنی حاضری ہوئی ہے۔ جتنی لکھنؤ میں قوم پرست مسلمانوں کی کانفرنس میں ہوئی۔ اور ان کی کارروائی اس شانتی سے کبھی ہوئی ہے۔ جس شانتی سے لکھنؤ کانفرنس کی ہوئی ہے۔ دہلی میں فرقہ پرست مسلمانوں نے جداگانہ انتخاب کے حق میں جو کانفرنس کی۔ اس میں بمشکل ایک سو پرتی ندھی تھے۔ لیکن لکھنؤ کانفرنس میں جس میں کانگرس سے عقیدت کا اظہار کیا گیا۔ اور مشترکہ انتخاب کی پرزور حمایت کی گئی۔ پرتی ندھیوں کی تعداد ۹۱۹ تھی۔ اور پھر دہلی کانفرنس میں جہاں صرف گورنمنٹ ملازمان سابق و حال اور چند ایک شوکت بابا کی حیثیت کے آدمی تھے۔ وہاں لکھنؤ کانفرنس میں وہ لوگ تھے۔ جنہیں مسلم سوسائٹی کا CREAM کہا جا سکتا ہے اس میں شک نہیں۔ کہ جو قرار داد لکھنؤ کانفرنس میں پاس کی گئی۔ اس میں بھی فرقہ پرستی کی بو موجود ہے۔ لیکن جداگانہ انتخاب کی اس نے پرزور مذمت کی ہے۔ اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر مہاتما گاندھی بھی جداگانہ انتخاب کی حمایت کریں۔ تو ان کے خلاف بھی ہم آواز اٹھائیں گے۔ لکھنؤ مسلم کانفرنس نے خود غرض اور سرکار پرست مسلمانوں (جن کی تعداد بہت تھوڑی ہے) کی طاقت کو توڑ دیا ہے۔ ان میں بہت تھوڑے ہی ہونگے جو اب قوم کے نام پر بولنے کی جرأت کریں گے۔

باباگورونت سنگھ کا صحیح مشورہ

گورنمنٹ نے شہید سنگھ کی چتا کی جگہ پر دفعہ ۱۴۴ لگا دی ہے۔ اس پر ستیہ گرہ کا زور چل رہا ہے۔ اس کے متعلق بابا گورونت سنگھ کا یہ مشورہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ سوراجیہ حاصل کرنے کے بعد سردار بھگت سنگھ اور ان کے رفقاء کی یادگاریں آسانی سے قائم ہو سکیں گی۔ اس وقت ساری طاقت سوراجیہ حاصل کرنے میں لگائی جانی [illegible]

سنسار کی گتی

لارڈ اروِن کی جگہ لارڈ ولنگڈن

اپنی حکومت کے پانچ سال ختم کر کے لارڈ اروِن چلے گئے۔ اور لارڈ ولنگڈن نے ہندوستان کی وائسرائلٹی کا چارج لے لیا۔ لارڈ اروِن نیک دل لیکن کمزور ارادہ کے انسان تھے۔ اس لئے اگر ملک کے اندر غیر معمولی حالات نہ ہوتے۔ تو ان کا شمار معمولی درجہ کے وائسرایوں میں ہوتا۔ لیکن انہیں اپنے تمام پیشروؤں پر اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ تو دیش کی خاص پرستھتی کی وجہ سے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مہاتما گاندھی نے اروِن کی نیک دلی کی بہت تعریف کی ہے۔ انہیں تاریخی نیک دل وائسرائے بنا دیا [illegible] لیکن باوجود اس کے عوام کے اندر ایسی تعداد بہت ہے۔ [illegible] کیونکہ جو وائسرائے آرڈیننس جاری کرنے میں ریکارڈ بیٹ کر سکتا ہو۔ کیا جا سکتا ہے کہ وہ نیک دل ہزارہا ہندوستانیوں پر لاٹھیوں کی بارش کرنے والا اور ستر ہزار دیش بھگتوں کو جن میں سینکڑوں استریاں اور بچے بھی شامل ہیں۔ جیلخانوں میں بند کر سکتا ہو۔ جو سارے ہندوستان کی آواز کو ٹھکرا کر سردار بھگت سنگھ۔ سکھدیو۔ اور راج گورو کی جان بخشی کی جرأت کا اظہار نہ کر سکتا ہو۔ تاریخ اس کے متعلق سخت پسندی کا ہی فتوےٰ صادر کرے گی۔ اگر ان سختیوں کے باوجود لارڈ اروِن نیک دل کہے جاتے ہیں۔ تو صرف اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ کیا۔ اپنی ضمیر کی آواز کے ماتحت نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ضمیر کو اپنے مشیروں کی آواز کے ماتحت کر کے۔ یعنی لارڈ اروِن نہیں چاہتے تھے۔ کہ پولیس کو ہندوستانیوں پر لاٹھیوں کی مشق کی اجازت دی جائے۔ وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ ہزارہا ہندوستانیوں کو جیلوں میں بند کیا جائے۔ وہ شاید آرڈیننس بھی جاری نہ کرنا چاہتے تھے۔ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں کی جان بخشی کے متعلق دیش کی آواز کا بھی وہ ترسکار نہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ تو اپنے مشیروں کے غلط مشوروں اور ماتحت حکومتوں کی دھمکیوں میں آ کر۔ اس طرح ان کی کمزوری بھی مفید ہوئی۔ تو حکومت کے فریق کے حق میں ہوا ہے تو ان کی کمزوری نے پیچھے ڈال دیا ہے۔ مہاتما جی نے لارڈ اروِن سے جو صلح کی۔ وہ اس بنا پر نہیں کیتی کہ مہاتما جی صلح کی شرائط سے متاثر ہوئے۔ بلکہ اس لئے کہ ان کی نیک دلی نے ان کے دل پر اثر کیا۔ اگر لارڈ اروِن مہاتما گاندھی کے معیار کے مطابق نیک دل ہوتے۔ تو خواہ صلح یا تو نہ ہوتی۔ یا ہوتی تو ایسی شرائط پر جو ملک کی قربانیوں کی شان کے شایاں ہوتیں۔ جس طرح ہو لارڈ اروِن کا عہد حکومت گذر گیا۔ اب لارڈ ولنگڈن کا عہد حکومت شروع ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ ان کے پیشرو کرتے رہے ہیں۔ ساحل ہندوستان پر قدم رکھتے ہی لارڈ ولنگڈن نے بھی اپنے خیالوں کا اظہار ایک ایڈریس کے جواب میں اس طرح کیا:۔

"میں اس نیک کام کو اختتام تک پہنچانے کی کوشش کرونگا۔ جو لارڈ اروِن نے شروع کیا تھا۔ اور دوسری نو آبادیات کی طرح ہندوستان کو ذمہ وار حکومت دلانے کی کوشش کرونگا"

لارڈ ولنگڈن اپنے ارادوں کا اظہار اس سے صاف الفاظ میں نہیں کر سکتے تھے۔ آپ نے ذمہ وار حکومت دلانے کی کوشش کا وعدہ کیا۔ اور ذمہ وار حکومت کی تشریح بھی کر دی۔ کہ دوسری نو آبادیات کی طرح۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ اپنے عہد حکومت میں اپنے ان الفاظ کی تکمیل کس حد تک کرتے ہیں۔ انہیں طریقوں سے جن سے لارڈ اروِن نے کی۔ یا کوئی نیا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ بہر حال مہاتما گاندھی سے وہ ملاقات کریں گے۔ اور یہ ملاقات عنقریب شملہ میں ہونے کی سمبھاونا ہے۔

ترمیم ہو گئی ہے۔

ہندوؤں کی بدترین مجلسی حالت

جھنگ کی خبر ہے کہ وہاں ۲ سال کی لڑکی کا بیاہ ایک سات سالہ لڑکے سے ہوا ہے اسی طرح امرتسر کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہاں ایک ۱۴ سالہ لڑکی ۶ سالہ لڑکے سے بیاہی جانے والی ہے۔ ان خبروں پر اگر یہ سچی ہیں۔ ایک ہندو کی گردن مارے ندامت کے جھک جانی چاہئے۔ اور آج اس بات کا عہد کر لینا چاہئے۔ کہ اپنی جاتی کی اس بدترین مجلسی حالت کی اصلاح کے لئے ہندو دل و جان سے کوشش کریگا۔

مسلمان بہنوں سے اپیل۔ اپنی [illegible] سے پوچھا کہ قرآن شریف کا ... کہ قربانی کا وقت آ گیا ہے اور مسلمان عورتیں گھر میں بیٹھی رہیں۔ اور مسلم خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ تیار رہیں۔ اور آزادی کی جنگ آزادی میں اپنا حصہ ... اخلاقی اور مذہبی فرض سمجھتے ہوئے میدان میں آ نکلیں۔

مقدمہ سازش کے سلطانی گواہ

مقدمہ سازش لاہور کے سلطانی گواہ پولیس کی حراست میں ہیں۔ ملزمان کی طرف سے مطالبہ سپیشل ٹریبونل کے پیش کیا گیا کہ سلطانی گواہوں کو پولیس کی حراست سے نکال کر جیل یا جوڈیشل حوالات میں رکھا جائے۔ تو اسے نامنظور کر دیا گیا۔ اس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی۔ جو جسٹس ٹیپ اور جسٹس بھڈے کے سامنے پیش ہوئی۔ آنریبل ججوں نے اپیل منظور کرتے ہوئے حکم دیا کہ سلطانی گواہوں کو جوڈیشل حوالات یا جیل میں منتقل کیا جائے۔ [illegible] ہائی کورٹ کے فیصلہ کے مطابق سلطانی گواہوں کو جوڈیشل حوالات میں ... کی خبر گرم تھی۔ لیکن معلوم ہوا کہ [illegible]

کانگرس کا اجلاس اور [illegible]

کراچی ... میں مسلمانوں کی طرف سے ... سوال پیدا کیا گیا تھا ... جلسہ میں یہ بیان کرتے کہ ... آزاد نے جو مسلمانوں کے سیاسی لیڈر ہی نہیں۔ بلکہ مذہبی پیشوا بھی ہیں۔ ... فرقہ پرست مسلمانوں کا منہ بند کر دیا۔ ہندوستانیوں کا جلسہ کیسے بند ہو سکتا

چاہئے۔ فیروزپور کانگرس کمیٹی کے متعلق یہ خبر تھی۔ کہ وہ ستیہ گرہ کرے گی۔ اس کی

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہے۔ فرمایا۔ کہ میں مسلمانوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ کس طرح کسی کو جلسہ ملتوی کرنے کے لئے کہ سکتے ہیں۔ اگر ان کا نماز کا وقت ہے۔ تو وہ جائیں۔ نماز پڑھ آئیں۔ ان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اگر اس طرح مسلمان۔ ہندو۔ سکھ۔ پارسی۔ عیسائی جلسے ملتوی کرنے کا مطالبہ کرنے لگ جائیں۔ تو بھلا کام کس طرح چل سکتا ہے۔ یاد رکھو! مسلمانو! جب تک تم رواداری نہ سیکھو گے۔ ملک آزاد نہ ہوگا جو لوگ تمہیں ایسی باتیں سکھاتے ہیں۔ وہ تمہیں آزادی سے دور کرتے ہیں۔

نئے جنگ کا امکان

سردار پٹیل صدر کانگرس نے احمد آباد میں اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ تقریباً تمام سرکاری ملازم دیہاتوں میں عارضی صلح کی شرائط کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لیکن کسان عارضی صلح کی شرائط کو حرف بحرف پورا کر رہے ہیں۔ میں کہونگا۔ حکومت نے اپنا تمام ساز و سامان لیس کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا عوام کو سو نہ جانا چاہئے۔ بلکہ جنگ کے لئے بشرطیکہ اس کی ضرورت لاحق ہو گئی۔ تیار بر تیار رہنا چاہئے۔ آئندہ جنگ اگر ہوگی۔ تو اس طریق سے لڑنا پڑے گی۔ کہ بارہ ہی دنوں میں ختم ہو جائے۔ لیکن جنگ کا ہونا نہ ہونا محض حکومت کی پالیسی پر منحصر ہے

صلح یقینی نہیں

مہاتما جی نے عارضی صلح منظور کی۔ تو اس لئے نہیں کہ پھر جنگ چھڑے۔ بلکہ اس لئے کہ عارضی صلح مستقل صلح کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ لیکن سرکاری حکام جس طرح شرائط صلح کو ٹھکرا رہے ہیں۔ اس سے مہاتما گاندھی کو بھی مستقل صلح کا یقین نہیں۔ چنانچہ سابرمتی آشرم میں آشرم باسیوں کو اپدیش کرتے ہوئے آپ نے کہا:-

کون جانتا ہے۔ کہ کب جنگ کا آغاز ہو۔ لیکن اس دفعہ جنگ بھیانک اور سخت ہوگی۔ اس لئے آشرم باسیوں کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ ملک بیدار ہو چکا ہے۔ اگر ایک بار جنگ چھڑ گئی۔ تو کروڑہا اشخاص اس میں حصہ لیں گے

فسادات کانپور کی تحقیقات

فسادات کانپور کی سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے ایک فوجی افسر نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ ۲۴ مارچ کو شہر کی حالت بہت خطرناک تھی۔ مگر پولیس نے مداخلت نہیں کی۔ میں نہیں سمجھتا۔ پولیس کیوں خاموش رہی

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی کسی وقت مکمل آزادی کے پکشپاتی تھے۔ پھر سرکار پرستوں سے جا ملے۔ اور دہلی کے سرکار پرستوں کی کانفرنس میں خوب حصہ لیا۔ لکھنؤ کی مسلم کانفرنس ہوئی۔ تو اس میں بھی جا شامل ہوئے۔ اور ایک بے سر و پا تقریر بھی کی۔ جس کے متعلق ڈاکٹر عالم نے کہا۔ کہ اگر میں اس تقریر کو سمجھا ہوں۔ تو یہ کہ میں اسے نہیں سمجھا۔ اس پر مولانا نے نیا عہد کیا ہے۔ کہ میں سرکار پرستوں کے جلسوں میں کبھی نہ جایا کرونگا۔

مہاتما گاندھی لنکاشائر کے کارخانوں میں

ایک طرف مہاتما گاندھی کے انگلینڈ جانے کی خبر نکلی۔ دوسری طرف تردید بھی ہو گئی۔ اس کے بعد یار لوگوں نے یہ نئی خبر گھڑی ہے۔ کہ مہاتما جی انگلستان جائیں گے۔ تو لنکاشائر کے کارخانوں کا معائنہ بھی کریں گے۔ یہ معائنہ مالکان کارخانجات کی درخواست پر کیا جائے گا۔ تاکہ مہاتما جی اپنی آنکھوں دیکھ سکیں۔ کہ انکی تحریک نے انگلستان میں کس قدر بیکاری پیدا کر رکھی ہے۔

ایک پولیس کانسٹبل پر الزام

معاصر فرانٹیر ایڈووکیٹ کا بیان ہے کہ پشاور سے کوہاٹ جاتے ہوئے چلتی گاڑی میں ایک مسلمان پولیس کانسٹبل ایک قیدی پٹھان عورت کی عصمت دری کرتا ہوا پکڑا گیا۔ گویا باڑ ہی کھیتی کو کھانے لگی جس کھیتی کو باڑ ہی کھانے لگے۔ اس کا خدا ہی حافظ۔

ودیارتھی میموریل فنڈ

کانپور کے دنیاوی ترکی یہ ویر پنڈت گنیش شنکر ودیارتھی کی قربانی اتنی بلند پایہ ہے۔ کہ لکھنؤ کی مسلم کانفرنس میں اس کا اتفاق رائے سے اعتراف کیا گیا۔ ان کی یادگار کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی ہے۔

میرٹھ کیس کے دو ملزمان کی رہائی

ہائی کورٹ الہ آباد نے میرٹھ سازش کیس کے دو ملزمان لمبکار اور ہچن کو ضمانت پر رہا کرنے کا فیصلہ دے دیا۔ اس شرط پر کہ پولیٹیکل کام نہیں کریں گے۔

حفظ امن کی ضمانتیں

ملتان میں فرقہ وارانہ فضا کو درست رکھنے کے لئے تیس اشخاص سے حفظ امن کی ضمانتیں لی گئی ہیں۔

مستعفی پٹیل

علاقہ سورت کے ان تمام پٹیلوں کو دوبارہ ملازمت میں لینے کے احکام صادر ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے سول نافرمانی کے سلسلہ میں استعفے دیئے تھے۔

امرتسر میونسپلٹی کا صدر

لالہ بال مکند بھاٹیہ کے مقابلہ پر خواجہ غلام صادق $11\frac{1}{2}$ ووٹوں سے امرتسر میونسپلٹی کے صدر منتخب ہو گئے۔

پنڈت ودیارتھی کے قتل کے ملزم

کانپور پولیس نے پنڈت گنیش شنکر ودیارتھی کے قتل کے الزام میں ایک ایسے مسلمان کو گرفتار کیا ہے۔ جس کے خلاف کافی ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں دو اور مسلمان بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

ریاست کپورتھلہ میں اچھوتوں کو مراعات

ریاست کپورتھلہ نے اچھوتوں کے لئے عام کنوئیں کھولنے کا حکم دیا ہے۔ پانچ ہزار روپیہ ان کی تعلیم کے واسطے منظور ہوا ہے۔ شاملات دیہہ۔ چراگاہوں۔ اور اپنی کھاد کے حسب منشا خود استعمال کرنے کا حق بھی انہیں دیا گیا ہے۔ پنچایتوں میں ان کی حق نمائندگی زیر غور ہے۔

ہندو مسلم سمسیا کا حل

ڈاکٹر انصاری کو بمبئی سے مسٹر سیجانی کا تار آیا ہے۔ کہ مہاتما جی سے مولانا شوکت علی اور نواب بھوپال کی طویل ملاقات کے بعد ہندو مسلم سمسیا کا حل نزدیک تر آ گیا ہے۔ آنا چاہئے بھی تھا۔ کیونکہ مولانا شوکت علی کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ وہ کس پانی میں ہیں۔ اور گرگ ازم کے بل بوتے پر وہ کب تک فرقہ پرستی کی حمایت کے میدان میں ڈٹے رہ سکتے ہیں۔

یونیورسٹی امتحان کے پرچے

۲۳ اپریل کو یونیورسٹی پنجاب کے بی۔ اے کے امیدوار یونیورسٹی ہال میں گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سنسکرت اور فزیکس کے پرچے آؤٹ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ نئے پرچے چھپوانے کا انتظام کیا گیا۔ اور ۲۰ - ۷ بجے پر نئے پرچے امیدواران کو دیئے گئے۔ ایف اے کا ایک پرچہ بھی آؤٹ ہو گیا۔ جس کا دوبارہ امتحان ۷ مئی کو ہوگا۔

اخبارات کے نام بیان

مہاشہ کرشن جی نے اپنے پتر مہاشہ ویریندر کی گرفتاری کے متعلق اخبارات کے نام ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ ایک بیس سالہ لڑکے کو تین بار گرفتار کر کے اسے سزا دلانے میں ناکام ہو کر پولیس نے اسے کریمنل ایکٹ سنہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار کیا۔ اور کس طرح اس کے رشتہ داروں کو ملاقات سے محروم رکھا جاتا ہے۔

خاتمہ پر آپ لکھتے ہیں۔ ویریندر کو بی اے کے امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن جس جگہ امتحان لیا جاتا ہے اس کو بالکل بے دروازہ رکھا گیا ہے۔ میں اسباب کو بالکل جان نہیں سکتا۔ کہ کس طرح میرا فرزند امتحان دے رہا ہے۔ ڈگری کے امتحان کی تیاری کے لئے مدد حاصل کرنے میں کوئی مراعات نہ دی گئیں یہ ہے "درجہ نو آبادیات عمل میں" کی حقیقی کہانی۔

کیا پرکاش کی سماجک خدمات اس قابل نہیں کہ آپ اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں؟

نمبر (۳)
قیمت آدھ آنہ بچھو کی دوا قیمت آدھ آنہ
پہاڑوں میں ۱۵ سال سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ
اس دوا کے لگاتے ہی زہریلے سے زہریلے بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے۔ اور آدمی ہنسنے لگتا ہے
ملنے کا پتہ:- گوردت ستانک فارمیسی - دہلی نمبر (۱۱)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۴ بیساکھ سمت ۱۹۸۰

آریہ سماج اور وید پرچار

آریہ سماج کا ایک ادیش وید پرچار ہے۔ سادھن انیک ہوں۔ ادیش ایک ہی ہے۔ اور ایک ہی رہے گا۔ اگر آریہ سماج کا سنگٹھن کیا گیا۔ اور مختلف پرانتوں کے آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کی پرانتیہ سبھائیں سنگٹھت ہوئیں۔ اگر ان پرانتیہ سبھاؤں نے اپنے پرتی ندھیوں سے سارودیشک سبھا کو استھاپت کیا۔ تو یہ سب وید پرچار کے ادیش کی سپھلتا کے لئے ہے پھر شکشا کے کام کو آریہ سماج نے ہاتھ میں لیا۔ لڑکوں کے لئے گوروکل، کالج اور سکول بنائے۔ لڑکیوں کے لئے پاٹھ شالا اور اُپدیشک شکشا کا پربندھ کیا۔ تو یہ سب کچھ اسی ادیش سے کہ وید پرچار میں سہولت ہو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ان سادھنوں سے آریہ سماج کو سہایتا ہوئی بھی ہے۔ اگرچہ یہ کہنا کٹھن ہے کہ یہ سہایتا اُس محنت اور خرچ کے مقابلہ میں سنتوش جنک ہے یا نہیں؟ جو اُن پر کیا گیا؟

وید پرچار کا DIRECT سادھن وید پرچار وبھاگ ہے۔ جس کو چلانے کے لئے آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی استھاپنا کی گئی۔ سچ تو یہ ہے کہ آریہ سماج کا کام اگر آج اس قدر وستریت ہے۔ اس سے آدھین گوروکل جیسی عظیم الشان اور جگت وکھیات سنستھائیں ہیں۔ جن پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ تو یہ اس پرچار کی طفیل ہے جو آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں جبکہ اتنی عظیم الشان سنستھاؤں کے چلانے کا خیال تک بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ ان مٹھی بھر اُپدیشکوں نے کیا۔ جن کے سروں میں پرچار کی زبردست دھن سمائی ہوئی تھی۔ ابتدائی زمانہ میں ہم کیا نہ دیکھتے ہیں۔ کہ اپنی سُدھ بُدھ بھول کر پنڈت لیکھرام پرچار کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اُنہیں معلوم ہو کہ فلاں جگہ پرچار کی ضرورت ہے۔ کسی نجی ضرورت کی کیا مجال کہ اُنہیں وہاں جانے سے روک سکے۔ ہمیں یاد ہے۔ ایک بار پنڈت گنپتی شرما کسی جگہ شاستر ارتھ کر کے یکہ کی سواری میں لاہور جاتے ہوئے ایک قصبہ میں ٹھہرے۔ بخار سے آپ کا جسم تپ رہا تھا۔ لیکن شانت چت وہ یکہ والے کے پاس پڑے رہے۔ باتوں باتوں میں وہاں کے آریوں کو معلوم ہوا۔ کہ یہ آریہ سماج کے اُپدیشک ہیں۔ پھر کیا تھا۔ بڑی شردھا پُوروک اُنہیں سماج مندر میں لیجایا گیا۔ اور اُن کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا گیا۔ سہ پہر کا سمے ہوا بخار بدستور ہے۔ لیکن پنڈت جی اس بات پر اصرار کر رہے ہیں۔ کہ ہمارا اُپدیش کرایا جائے۔ اُپدیش سننے کی تو آریوں کو بھی زبردست خواہش تھی۔ خصوصاً پنڈت گنپتی کا اُپدیش۔ لیکن اُن کی شاریرک اوستھا دیکھ کر اُنہوں نے عرض کی کہ آپ کو سخت بخار ہو رہا ہے اس اوستھا میں اُپدیش دینے سے کشٹ ہوگا۔ اس لئے آج آپ آرام کریں کل آپ کے اُپدیش سے کرتارتھ ہونگے۔ لیکن پنڈت گنپتی جی کا جواب ابتک ہمارے کانوں میں گونج رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے آپ کا اَن کھایا ہے۔ میرا دھرم مجھے بادھت کرتا ہے کہ اس کے عوض اُپدیش دے کر آپکے اس رِن سے اُرِن ہوؤں۔ اگر آپ اُپدیش کرانے پر تیار نہیں۔ تو میں ابھی یکہ والے کو کہونگا۔ کہ وہ مجھے اسی حالت میں آگے لے چلے۔ ان کے ان بھاوؤں سے مجبور ہو کر آریوں نے اُپدیش کا پربندھ کر دیا۔ اور آپ نے پرماتما کی ہستی پر وہ سار گربھت وکترتا دی۔ کہ ایک ایک شروتا نبت بدو ارن کر ایسا انوبھو کر رہا تھا۔ کہ گویا آنکھوں سے وہ ساکشات پرماتما کے درشن کر رہا ہے اُپدیشکوں کی اس لگن کا پرینام تھا۔ کہ پنجاب میں گھر گھر میں آریہ سماج کا نام پہنچ گیا۔ اور تھوڑے سمے کے اندر کچھ ایسی بجلی پھیر گئی۔ کہ سینکڑوں مترے ری پریم کی ایک زبردست لہر سیلاب کے پردے میں دوڑ جاتی جب تک پرچارک اپنی سوچتا کے ساتھ موجود رہا۔ ایک آریہ کے سنسرگ سے دوسرے رنگ اس آسانی سے آریہ بنتے رہے۔ جس آسانی سے ایک جلتے ہوئے دیئے سے سینکڑوں دیئے جلائے جا سکتے ہیں۔

آج پنجاب میں آریہ سماجوں کا جال بچھ رہا ہے۔ تو یہ پرچار کا پرینام سورج ہے۔ لیکن اس بڑھتے ہوئے کام کو سنبھالنے کے لئے سنگٹھت شکتی کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ شکتی اگر کہیں سے مل سکتی ہے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہی مل سکتی ہے۔ یہ بڑے سنتوش کی بات ہے کہ اس سبھا کا وید پرچار وبھاگ اس دھن میں لگا ہوا ہے۔ کہ کس طرح پرچار کے کام کو اس ڈھنگ سے بڑھایا جائے کہ شکتی کا ویے کم ہو اور پھل زیادہ ملے۔ اس وبھاگ نے وید پرچار کے جو فوری ادیش اپنے سامنے رکھے ہیں۔ وہ اس کے الفاظ میں یہ ہیں:۔

پنجاب کے پرتیک بڑے چھوٹے گرام میں سماج بنانا (۲) انیک سے انیک سماجوں کے پرتی ندھی سبھا میں بھجوانا (۳) جہاں جہاں آریہ سماجیں استھاپت ہو جائیں۔ وہاں مندر بنوانا ویدک پرچار وبھاگ کے وید پرچار کے تت کالک ادیش اس قابل ہیں کہ اُنہیں جلد پورن کیا جائے۔ پنجاب میں آریہ سماج کو استھاپت ہوئے پچاس سال سے زیادہ کا سمے ہو گیا۔ اس عرصہ میں پانچ سو کے قریب استھانوں پر آریہ سماجیں استھاپت ہوئیں تاہم انیک ایسے استھان ہیں۔ جہاں آریہ سماج ہونے چاہئیں۔ لیکن نہیں ہیں۔ سبھا نے اگر اس ضرورت کو سمجھ لیا ہے۔ کہ ہر جگہ آریہ سماج استھاپت کئے جائیں۔ تو یہ دیکھنا ہے۔ جو اسے کرنا چاہئے تھا۔ دوسرا ادیش سبھا کو مضبوط کرنا اور آریہ سماجوں کو سبھا کے زیادہ نزدیکی تعلق میں لانے کے لئے ضروری ہے اور تیسرا جو آریہ سماج استھاپت ہوں۔ اُن کو استھائی کرنے کے لئے۔ کیونکہ جب تک آریہ سماج مندر نہ ہے آریہ سماج ہوتے ہوئے بھی استھائی نہیں کہا جا سکتا۔ ان ادیشوں کی پورتی کے لئے سبھا دیدپرچار وبھاگ نے جو کاریہ کرم تیار کیا ہے۔ وہ نمن پرکار ہے:۔

(۱) پرتیک ضلع میں ایک اُپدیشک اور ایک بھجنیک اُدیشیہ ہو۔ (جب تک اس پر عمل نہ ہو سکے۔ دو دو ضلعوں کو ملا کر منڈل بنا دیئے جائیں) اور سوائے خاص حالات کے انہیں منڈل سے باہر نہ بھیجا جائے۔ (۲) ضلع کے تمام ایسے استھانوں کی فہرست تیار کی جائے۔ جہاں آریہ سماج بن سکتا ہو۔ (۳) ایسے آریہ مہاشیوں کی فہرست بنائی جائے۔ جو وِدیا کیان اور بھجنوں دوارا پرچار کر سکتے ہوں۔ اور اُنہیں ایسے کاریوں میں رُچی ہو۔ تاکہ چھوٹے چھوٹے استھانوں میں سماج استھاپت کرنے میں ان سے سہایتا لی جائے (۴) ایسے مہاشیوں کی فہرست بنائی جائے۔ جو سنسکار کرا سکتے ہوں۔ اُن سے سنسکاروں کے کام میں سہایتا لی جائے۔ (۵) جن سماجوں نے اپنے پرتی ندھی نہیں بھیجے۔ ان سے دشانش دے کر پرتی ندھی بھجوائے جائیں (۶) جن استھانوں میں آریہ ویدک کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سماج کے اندر نہیں آتے۔ اُنہیں پریرنا کر کے سماج میں پرویشٹ کرایا جائے (۷) سنسکار رستدھی۔ سنگٹھن کی طرف خاص توجہ دی جائے (۸) وید پرچار کا دھن اکٹھا کیا جائے۔ اور اس ندھی کے لئے وصیت آدی کرائی جائیں (۹) پاٹھ شالہ سکول آدی کا سمے سمے پر نریکشن کیا جائے۔ اور دیکھا جائے کہ ان میں سماج ہت کا کتنا کام ہو رہا ہے (۱۰) خاص خاص مقامات پر آریہ پرستکوں کے سمیلن کرائے جائیں۔ اور اُن پر پرچار سبھا سنگٹھن آدی کاریوں میں سہایتا لی جائے (۱۱) وارشک اُتسووں کے پروگرام میں سدھار کیا جائے۔ (۱) شست ریتی کو چلایا جائے (۲) خرچ کم کر دیا جائے (۳) کتھا دی پسند رنیا جائے (۴) نگر کیرتنوں میں مذاق کی باتوں کو دخل انداز نہ ہونے دیا جائے۔ (۵) بھجنیکوں کو دانا ہک اُپیوگی بنایا جائے (۱۲) منڈلوں کے علاوہ اُپدیشک بھجنیکوں اور اُپدیشک ودیالیہ کے ادھیاپکوں کو اُتسووں پر لگایا جائے۔

ادیش کی پورتی کے لئے جو پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ اور جس پر یتھا سمبھو عمل بھی ہو رہا ہے۔ اچھا اُپیوگی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ اس سے اچھا پروگرام نہیں بنایا جا سکتا۔ لیکن پروگرام وہی کام کا ہو سکتا ہے جس پر عمل ہو۔ اگر سبھا اس پروگرام پر عمل کرا دے کرا سکتی ہے۔ تو اُسے بہت حد تک کامیابی ہونا یقین ممکن ہے۔ لیکن کسی پروگرام پر عمل ایک ماتر سبھا کے بس کی بات نہیں۔ پُورن روپ سے عمل اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب اُپدیشکوں۔ بھجنیکوں آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کا اُسے سہیوگ پراپت ہو۔ آریہ سماج پرسپر سہیوگ کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ اس نے اگر ہر ایک کام میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ اگر اس سمے تک لاکھوں روپیہ کے خرچ پر اپنی سنستھائیں چلا سکا ہے۔ اور اس نے اگر لاکھوں روپیہ کی جائیداد بنائی ہے۔ تو پرسپر سہیوگ سے۔ موجودہ سلج نیتک آندولن سے یہ سندیہہ سا پیدا ہو گیا تھا۔ کہ راج نیتک آندولن نے آریوں کے آریہ سماجک کاموں کے لئے پرسپر سہیوگ

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر وشنو مہاشے کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام۔ کمرے ہوادار۔ بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر ڈاکخانہ و اڈہ تانگہ بالکل پاس ہے۔ آزمائش شرط

Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج لاہور کا چناؤ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ڈرائنگ چناؤ ۱۷ اپریل کی سائینگ کال کو ہو گیا۔ اس چناؤ کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ پردھان اور خزانچی کے سوا باقی تمام عہدے دار بدل دئے گئے ہیں۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ جو ادھیکاری بنے ہیں۔ اُن کے لئے یہ ادھیکار قریباً بالکل نئے ہیں۔ تاہم منتری منڈل میں نوجوانوں کی موجودگی سے ہمیں پوری آشا ہے۔ کہ آگامی ورش کا کام بڑے اُتساہ سے ہوگا اور نوجوان منتری منڈل بزرگ اور تجربہ کار پردھان لالہ سکھ دیال جی۔ اور اپ پردھان لالہ موہن لال جی۔ اور لالہ روشن لال جی کی سرپرستی میں آریہ سماج کے نام کو خوب چمکا دے گا۔

لاہور آریہ سماج کے لئے کرنے کے جو کام ہیں ان میں سب سے ضروری یہ ہیں۔ کہ شہر کے کوچہ کوچہ میں آریہ سماج کا نام پہنچا کر آریوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ شکر وید کے سنسکار دوں کو اتنی زیادہ سنت نیائی گوران کیا جائے۔ کیونکہ جتنا زیادہ سنسکار دوں کا پرچار ہوگا۔ اتنی ہی زیادہ آریوں کی سنگھٹن پڑھے گی۔

تبصرہ۔ آریہ سماج کی ایک مانتر نوجوانی صفحہ آریہ پتری پاٹھشالہ کو جو ترقی کی راہ پر چل رہی ہے زیادہ ترقی دینا ہے۔ آریہ سماج کے ساتھ پتری پاٹھشالاؤں کے لئے موزوں مکانات نہیں ہیں۔ لاہور کی مرکزی سماج سکتی ہے۔ یہ خوبیاں ان میں ہیں کہ اس کی پاٹھشالا کا اپنا مکان نہ ہو۔ اور وہ آریہ سماج میں تنگی ہے۔ لیکن اب جو سماج مندر پاٹھشالا کے لئے تنگ ثابت ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کا رخ بھی پاٹھشالا کے لئے انترنگ سبھا کی ادھیکاریوں کو جلد حل کرنی چاہیئے۔

اگر ان تینوں کاموں میں آریہ سماج کی موجودہ منتری جی ہوئی۔ تو وہ لاہور کے آریوں کی ہارد کی ودھائی کی پاتر ہوگی۔

پرکاش کیوں خاموش ہے؟

گوردوکل کے سالانہ جلسہ پر شری سوامی ستیانند جی کے دیا گیان سے پہلے اور بعد آنگ لیٹنگ جنگی پرکاش کے متعلق بعض بھائیوں کی طرف سے استفسار پرکٹ کیا گیا تھا۔ جس کا اسی وقت ادھیکاریوں کی طرف سے صحیح واقفیت دیکر شانت کر دیا گیا۔ مزید براں سوامی جی نے خود بھی دیا گیان کے آخر میں ترقی زور دار شبدوں میں کہہ دیا کہ میں دنیا بھی پکا آریہ سماجی ہوں۔ جیسا کہ کوئی ہو سکتا ہے۔

جو واقفیت اسی وقت دی گئی۔ اس کی بنا پر سبھاسدوں کو صبر سے کام لینا چاہیئے تھا۔ لیکن لنڈن میں بعض سجنوں نے جو پرکاش کے گیا نے پر بھی ادھیکاریہ

سماج کے بے شمار جنگ ہیں دریافت کرتے ہیں۔ کہ پرکاش اس وشے میں کیوں خاموش ہے۔ ان کی سوچنا کے لئے لوندنا ہے کہ پرکاش ہمیشہ آریہ سماج کی آرگنیزیشن کا پکشپاتی رہا ہے۔ وہ کوئی ایسا قدم اُٹھانا مناسب نہیں سمجھتا جس سے آرگنیزیشن کے کمزور ہونے کا اندیشہ ہو۔ جنہیں اس بات کی پرواہ نہیں۔ وہ ہر ایک معاملہ پر جو چاہیں لکھنے کو آزاد ہیں۔ لیکن آرگنیزیشن کا پکشپاتی پرکاش اس آزادی سے کام لینے کو تیار نہیں ہے۔

سوامی ستیانند جی کی بھگتی پرکاش کا معاملہ باقاعدہ طور پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سامنے آیا۔ اور اب بھارت بھر کی سارودیشک پرتی ندھی سبھا کے سامنے پیش ہے۔ اپنی اس شرومنی سبھا میں ہم نے جنہیں پرتی ندھیوں کو بھیجا ہے۔ ان پر ہمیں وشواش ہونا چاہیئے۔ اور ایک ایسے وشے پر جس کا سمبندھ آریہ سماج کے ایک پرسدھ وِدوان سردھا نیہ سداچاری اور ویا تیاگی سنیاسی اپدیشک سے ہے۔ ان کے فیصلہ کی انتظار کرنی چاہیئے۔ اپنی شرومنی سبھا کے فیصلہ کے بعد اگر پرکاش کو قلم اُٹھانے کی ضرورت ہوئی۔ تو پرکاش نے نہ کبھی پہلے سنکوچ کیا ہے۔ نہ آئندہ کریگا۔ اگر پرکاش تب خاموش رہیگا تو یہ سوال کہ پرکاش کیوں خاموش ہے۔ وہ موزوں وقت ہوگا۔ اس حالت میں کہ معاملہ باقاعدہ طور پر سارودیشک سبھا کے سامنے ہے۔ اسکے متعلق پبلک رائے زنی نہ صرف یہ کہ نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ حق بجانب بھی قرار نہیں دی جا سکتی۔ یہ ٹھیک ہے کہ پرکاش کو شری سوامی ستیانند کے پرتی ان کے سیوکوں کے کارن گوروں شردھا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ کتابوں کو سدھانتوں پر ترجیح دینے کیلئے تیار ہو سکتا ہے۔ جن بھائیوں کو سوامی ستیانند جی کے وچاروں کے متعلق سندیہ ہے۔ ان سے ہماری خواہش ہے۔ کہ وہ بے صبر نہ ہوں۔ سارودیشک سبھا کے فیصلہ کا انتظار کریں۔ جب فیصلہ صادر کر دیا گیا۔ تو اس کے حق میں یا خلاف سب کو دینے کا ادھیکار ہوگا۔

قادیانی میاں سے سوال

تنبیہ الفضل کو ہوئی۔ اس لئے کہ اس نے عادت سے مجبور فاضل زماں شہید دھرم پنڈت لیکھرام جی کے خلاف وہ گند بکا تھا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کو بھی یہ قادیانیوں کی وفاداری کا مختلف طریقوں سے یقین دلایا جاتا ہے۔ اس کا نوٹس لینا پڑا۔ اس نوٹس کے جواب میں قادیانی میاں خود میدان میں آئے ہیں۔ اور آپ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ

میں گالیوں کا جواز ظاہر کیا ہے۔ گالی دینے کی عادت قادیانیوں کو ورثہ میں ملی ہے۔ اسلئے اس کیلئے انہیں معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ البتہ قادیانی میاں سے ہمارا ایک سوال ہے۔ کہ خطبہ پڑھا تو گیا ۲۷ مارچ کو۔ اسے ۱۶ اپریل سے پہلے الفضل میں اشاعت دینے کی آپ کو جرأت کیوں نہ ہوئی۔ حالانکہ جس قسم کی ضروری چیز آپ نے اسے سمجھا۔ ۲۸ مارچ کے پرچہ میں اس کیلئے جگہ بنائی جا سکتی تھی۔ اگر ۲۸ مارچ کے پرچہ میں اشاعت کا انتظام مشکل تھا۔ تو ۱۶ اپریل سے پہلے ۲۸ مارچ کے بعد ۲ اپریل۔ ۴ اپریل ۷ اپریل۔ ۹ اپریل۔ ۱۱ اپریل اور ۱۴ اپریل کے کسی پرچہ میں جرأت کا یہ نمونہ جگہ کیوں حاصل نہ کر سکا۔ حالانکہ اس سے ایک ہفتہ بعد ۳ اپریل کو جو خطبہ آپ کی زبان مبارک سے نکلا۔ وہ ۹ اپریل کے الفضل کے صفحوں پر چڑھ گیا۔

اس خطبہ کی اشاعت میں اس قدر تاخیر کی وجہ ایسی آسان ہے کہ کسی معمولی عقل کے انسان کیلئے اس کا سمجھ جانا مشکل نہیں لیکن ہماری پیشنگوئی ہے۔ کہ قادیانیوں کو اس کے اظہار کی ہرگز جرأت نہ ہوگی۔ اور وہ اس سوال کو یا تو شیر مادر کی طرح ہضم کر جائینگے یا حسب عادت گالیوں کی مشق شروع کر دیں گے۔

محکمہ تعلیم پنجاب اور ہندی

محکمہ تعلیم پنجاب نے جو اس وقت آنریبل میاں سر فیروز خاں نون کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے ابھی کچھ دن ہوئے اپنی ہندو دشمنی کا اظہار دہلی کی رجعت پسند مسلمانوں کی کانفرنس میں بڑی خوبی سے کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ گورنمنٹ سکولوں میں ہندی پڑھنے والوں کو آگاہ کیا ہے۔ کہ پانچویں کی بجائے یہ ساتویں جماعت سے شروع کرائی جائے۔ اور اس سے پہلے لڑکوں کو اردو پڑھنے پر مجبور کیا جائے۔

جو طالب علم آریہ یا سناتن دھرم سکولوں سے جہاں اردو پڑھائی ہی نہیں جاتی۔ چوتھی پاس کر کے پانچویں میں آئیں۔ محکمہ تعلیم بتائے۔ کہ انہیں اردو پڑھنے پر کیوں مجبور کیا جائے۔ جبکہ وہ ہندی پڑھتے آئے ہیں۔ اور ہندی ہی پڑھنا چاہتے ہیں۔ آریہ سماج جنڈیالہ گورو نے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف بجا طور پر صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اس سماج کی تقلید میں ہر ایک آریہ سماج۔ سناتن دھرم سبھا اور ہر ایک ہندی پریمی سوسائٹی کا کرتویہ ہے۔ کہ محکمہ تعلیم کے ہندی

کے ساتھ سوتیلی ماں کے اس سلوک کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرے۔ اور اس محکمہ کو اچھی طرح بتا دے۔ کہ وہ کسی لڑکے کو اردو پڑھنے اور ہندی چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ ہندی ایک تو راشٹر بھاشا ہے۔ دوسرا ہندوؤں کو احساس ہو چکا ہے کہ ہندی کو فروغ دینا ان کے دھارمک سنسکاروں کا ضروری حصہ ہے۔ اس لئے کسی کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ وہ ہندی سکشا کے سد راہ بنے۔ محکمہ تعلیم کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کے سرکلر کو فوراً واپس لے۔ اور جو طلبا ہندی پڑھنا چاہتے ہیں۔ انہیں تمام وہ سہولتیں میسر ہوں۔ جو اردو پڑھنے والوں کو ہیں۔

ریاست پٹیالہ میں ایک آریہ کی گرفتاری

یہ سمھا چار بڑے دکھ سے سنا جائیگا کہ پنڈت دولت رام شرما پوسٹ ماسٹر امرگڑھ جو غریب آریہ سماجی ہیں۔ یکم اپریل سے گرفتار ہو کر حوالات میں ہیں۔ باوجودیکہ انہیں کئی دن گرفتار ہوئے ہو گئے۔ نہ رہا ہی کیا گیا ہے۔ اور نہ یہ ہی بتایا گیا ہے۔ کہ اُن کی گرفتاری کا کارن کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت جی پر مصیبت آئی ہے۔ وہ ان کی سماجک سرگرمیوں کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ریاست پٹیالہ کا جو کرمچاری اُن کی گرفتاری کے لئے ذمہ دار ہے۔ اس نے ریاست کی کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ وہ ریاست کے لئے موجب بدنامی ہوا ہے۔ ریاست نے خود غرض مشیروں کے غلط مشورہ پر پٹیالہ کے پرسدھ آریوں پر ان کے آریہ سماجی ہونے کے اپرادھ میں مقدمہ چلا کر پہلے کیا حاصل کیا۔ جواب حاصل کریگی۔ البتہ حاصل کرے گی۔ تو یہ کہ مہاراج نے اکالی پولیٹیکل قیدیوں کی عام رہائی کا اعلان کر کے ریاست کے لئے جو نیک نام حاصل کیا تھا۔ اس مذہبی گرفتاری کا حکم دینے والے حاکم کی عاقبت نا اندیشی سے وہ پھر ملیامیٹ ہو جائیگا۔ مہاراجہ کو چاہیئے۔ کہ وہ پنڈت دولت رام کی گرفتاری کے کاغذات طلب کریں۔ اور اگر ان کی مصیبت کا کارن ان کا آریہ سماجی ہونا ہے۔ تو نہ صرف یہ کہ ان کی فوری رہائی کے احکام صادر فرمائیں۔ بلکہ اس کے لئے ذمہ دار حکام کو سرزنش بھی کریں۔

پرکاش میں اشتہار دے کر آپ اپنی تجارت کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بے روزگاری کی سمسیا کا حل

بے روزگاری کی سمسیا بڑے بھیانک روپ میں بھارت میں پیدا ہو چکی ہے۔ اس سے آریہ نوجوان بھی اسی طرح متاثر ہیں۔ جسطرح دوسرے ہندوستانی۔ آریہ سماج نے آریوں کی تعلیم و دھارمک شکشا کے لئے تو بہت کچھ کیا۔ لیکن روزگار کے سوال کی طرف بہت کم دھیان دیا ہے۔ حالانکہ اگر آریہ سماج کی سنگھٹت جماعت اس کام کو ہاتھ میں لے۔ تو اپنے نوجوانوں کو بہت حد تک روٹی کی چنتا سے آزاد کر سکتی ہے۔ اور بڑا فرق یہ ہے کہ جہاں تعلیم پر آریہ سماج کو ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اور اس رقم خطیر کے جمع کرنے کیلئے اسے ایسے لوگوں کی خوشامد بھی کرنی پڑتی ہیں جو کسی حالت میں لائق خوشامد نہیں۔ وہاں روٹی کمانے کے سوال کا ایک پائی کے خرچ کے بغیر حل کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر پوری توجہ سے کام کو ہاتھ میں لیا جائے تو آریہ سماج کے پرچار کاریہ کیلئے یہ آرتھک سہایتا کا کارن بھی بن سکتا ہے۔ کیا جائیگا ایسا آسان طریقہ کون سا ہے۔ سنئے۔ قصبوں میں درزی کلاس ترکھان کلاس۔ لوہار کلاس غرضیکہ اس قسم کی کلاسیں حسب ضرورت کھولدی جائیں تو ایسی ایک کلاس کے لئے ادھیاپکوں اور سامان کا خرچ سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہوگا۔ ایک کلاس میں پندرہ بیس نوجوان بھی ہوں۔ تو استاد اور ان نوجوانوں کی مجموعی کوششوں سے چار پانچ روپیہ روزانہ آمدن مشکل نہیں۔ جو خرچ سے زیادہ ہوگی یہ ٹھیک ہے۔ کہ تعلیم یافتہ نوجوان فی الحال ان دستکاریوں کی طرف رجوع نہ ہوں گے۔ لیکن غیر تعلیم یافتہ یا تھوڑی تعلیم کے نوجوان اس سے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور جب تعلیم یافتہ نوجوان دیکھیں گے۔ کہ وہ تو نوکریوں کی تلاش میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھی ان پڑھ بھائی دستکاریوں کی بدولت عزت کی روٹی کھا رہے ہیں۔ تو وہ بھی اسطرف رجوع ہونگے۔ اور اسطرح ان کی روٹی کا سوال بھی نہایت آسانی سے حل ہو جائیگا لڑکوں کی طرح لڑکیوں کیلئے بھی کئی قسم کی دستکاریاں ہو سکتی ہیں۔ جنہیں سیکھ کر وہ روٹی کی طرف سے بے فکری حاصل کر سکتی ہیں۔

جن آریہ سماجوں کی کوئی سنستھا نہیں۔ انہیں اس قسم کی دستکاری کی سنستھائیں جلد از جلد قائم کرنی چاہئیں جن پر ہینگ لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آئے کی مثل خوب صادق آتی ہے۔ اور جنکے ہاتھ میں سکول وغیرہ سنستھائیں ہیں۔ انہیں بھی دستکاری کی کوئی نہ کوئی کلاس کھولنے کا تجربہ ضرور کرنا چاہیئے۔ جسمیں مد نظر یہ بات ہو۔ کہ کم از کم وقت میں نوجوانوں کو اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ آزادی سے دو تین روپیہ مہینہ کما سکیں۔

سیواجی کی توہین

قادیانیوں کے متعلق یہ بات سولہ آنہ سچ ہے کہ ان کے کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے اور۔ جب یہ لوگ اپنی شرافت کا راگ الاپنے لگتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب میں تو ہر ایک بزرگ کی عزت کرنے کا حکم ہے لیکن جب یہ اپنے ہتھیاروں پر آتے ہیں۔ تو ہندو مسلمان عیسائی کسی مذہب کو بھی نہیں چھوڑتے

پھر عام قادیانی ہی نہیں ان کے پیر و مرشد مرزا محمود نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ میں چھترپتی سیواجی کی دل بھر کر توہین کر کے اپنی شرافت طبع کا ثبوت دیا ہے۔ آپ کہتے ہیں۔

"اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ (سیواجی) باغی اور ڈاکو تھا۔ اور ایسا ہی ڈاکو تھا جیسا سندر سنگھ وغیرہ ڈاکو گذرے ہیں۔ اگر یہی سندر سنگھ وغیرہ اور طاقت پکڑ کر کسی ایک ضلع پر قابض ہو جاتا۔ تو اس کی وہی حیثیت ہوتی۔ جو

بھی ڈاکو اور ان کے جانشین ڈاکوؤں کی اولاد تھے۔ جنہوں نے ہندوستان پر صدیوں تک حکومت کی۔ اگر مرزا صاحب انہیں ڈاکو تسلیم کرنے پر تیار نہیں۔ تو سیواجی کو ڈاکو کہنا ان کی تعصب و تنگدلی کا ثبوت ہے۔ ماہر سیواجی کے جانشینوں نے دہلی کے مغل بادشاہ کو اپنے قیدی کی حیثیت میں رکھا۔ ان کا مرتبہ یقیناً ان مغل بادشاہوں سے بلند تھا۔ پھر تاریخ اس بات کا ثبوت دے چکی ہے۔

سیواجی کی تھی۔ لیکن کیا انگریز اس بات کو پسند کریں گے۔ کہ ان کی حکومت کو تو گالیاں دی جائیں۔ اور سندر سنگھ کی عزت کی جائے۔ مگر ان کا اپنا رویہ یہی ہے۔ کہ وہ مسلمان بادشاہوں کی ہتک پر تو خاموش رہتے ہیں۔ مگر سیواجی کو ڈاکو لکھنے پر نوٹس لیتے ہیں۔ حالانکہ اس میں کوئی شک ہی نہیں۔ کہ سیواجی ایک ڈاکو تھا"

سیواجی ڈاکو تھا۔ تو یقیناً وہ مسلمان حملہ آور

کہ سیواجی مہاراشٹر کا حکمران تھا۔ اور مرہٹہ سلطنت کا بانی۔ جن لوگوں کا دل اس کے باغی اور ڈاکو کہنے سے خوش ہوتا ہے۔ وہ خوش ہولیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر سیواجی باغی اور ڈاکو تھا۔ تو ترکی کے مصطفےٰ کمال پاشا اور افغانستان کے نادر خان کو بھی باغی اور ڈاکو کہنا ہوگا۔ جنہوں نے علی الترتیب ترکی اور افغانستان کی سلطنتوں سے بغاوت کر کے ان ممالک کے تخت و تاج پر ڈاکہ ڈالا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ مبادا ان کو ڈاکہ کہو گے یا صدر جمہوریہ ترکی اور شاہ افغانستان اگر وہ حکمران ہیں۔ تو سیواجی کو کس منہ سے باغی اور ڈاکو کہہ کر اس کی توہین کے مرتکب ہوتے ہو۔

تیرے بغیر

(از شنک چند صاحب سخن۔ پردہان آریہ کمار سبھا کوٹ ادو)

ایسی حالت خواب میں دیکھی نہ تھی ہم نے کبھی ۔ اے رشی بگڑا ہے نقشہ قوم کا تیرے بغیر
خون سے جو تو نے سینچے تھے نہالِ آرزو ۔ ہائے کیا سنسان ہے گلشن تیرا تیرے بغیر
اپنی محرومی کو اپنی بے کسی کو دیکھکر ۔ خاک اڑاتی پھرتی ہے بادِ صبا تیرے بغیر
آسمانِ قوم پہ جتنے ہیں تارے۔ ہو رہے ۔ بے ضیا و بے نوا اے باضیا تیرے بغیر
ہو رہا ہے چرخ سے اوہام باطل کا نزول ۔ چل رہی ہے کذب کی کالی گھٹا تیرے بغیر
لگ رہی ہے گردشِ ایام اپنی گھات میں ۔ ڈوبنے کو آفتاب ہے قوم کا تیرے بغیر

راہ سیدھی تو نے دکھلائی مٹا کر گمرہی
آگے ہے پیشِ نظر اے مہرشی حالت وہی

چشمِ نرگس بن گئے ہیں انتظارِ دید میں ۔ منتظر دیدار کا تیرے ہے ہر فرد بشر
اے رشی اے مہرشی اے دیوتا اے تاجِ قوم ۔ عالمِ بالا سے پھر ہو سند میں تو جلوہ گر
آگے پھر ہیں عشق کی دولت کو ہم کھوئے ہوئے ۔ آگے بدبختی نے پھر ڈالا ہوا ہے اپنا گھر
لٹ رہا ہے دن دہاڑے کارواں کا کارواں ۔ قافلہ سالار ہیں بکھرے ہوئے سب سر بسر
جو زرِ گل تھا وہ کوئی دم میں مٹ جائیگا ہے ۔ ہو چکی بادِ بہاری ہے خزاں پیشِ نظر

"آسماں پہ آگر تیور بدل کے تن کے آ
او سوامی پھر سے برقِ خرمن نجم بن کے آ"

ہندوؤں کیخلاف مسلمانوں کو متحد کرنے کے منصوبے

قادیاں ایسی بستی ہے۔ جہاں بدترین قسم کے فرقہ پرست قادیانی امام کی سرپرستی میں ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کو متحد کرنے کے نت نئے منصوبے گھڑے جاتے ہیں۔ یہ قادیانی ہندو مسلمانوں میں کسطرح سر پھٹول کرانا چاہتے ہیں۔ اس کا پتہ مرزا محمود کے ذیل کے الفاظ سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے خطبہ میں کہے۔

"پس چاہئیے۔ کہ غیر کے مقابل پر تمام مسلمان متحد ہو جائیں۔ اگر شیعوں پر ہندو ظلم کریں۔ تو سنی شیعوں کا ساتھ دیں۔ اور اگر حنفیوں پر کوئی زیادتی ہو۔ تو اہل حدیث ان کی مدد کریں۔ اسی طرح سب غیر کے مقابلہ پر آپس میں متحد ہو جائیں۔ اگر مسلمان زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ایک ایسا سمجھوتہ کرنا چاہئیے۔ کہ اگر دیگر اقوام کی طرف سے کسی اسلامی فرقہ پر ظلم ہو تو خواہ اندرونی طور پر اس سے کتنا ہی شدید اختلاف کیوں نہ ہو۔ اس موقعہ پر سب کو متفق ہو جانا چاہئیے۔"

بدترین قسم کی فرقہ پرستی کو فروغ دینے کا اس سے بدترین مشورہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ جو قادیانی مرزا نے مسلمانوں کو دیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمان عموماً قادیانی چالوں سے آگاہ ہیں۔ اور مسلمانوں سے انکی جو ہمدردی ہے۔ اس کی قدر و قیمت بھی جانتے ہیں۔ تاہم بہتیرے مسلمان ان بھولی ان چالوں میں آکر ہندوؤں سے خواہ مخواہ کا فساد مول لینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

آنریری مبلغوں سے شکایت

معاصر سرفراز آنریری مسلم مبلغوں کے متعلق شکایت کی ہے کہ۔ (صفحہ ۹ کالم ۱)

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کے سناتکوں سے ایک پرارتھنا

مندرجہ بالا عنوان سے میں نے ایک لیکھ پرکاش کے گوروکل نمبر میں لکھا تھا۔ میں نے اسی لیکھ میں انت میں یہ لکھدیا تھا۔ کہ کسی کو میرے الفاظ کو آگے پیچھے نہیں سمجھنا چاہئیے کیونکہ یہ اس بھاؤ سے لکھے ہی نہیں گئے۔ تو بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ میرے مندرجہ ذیل الفاظ کو سناتک بھائیوں نے برا منایا ہے۔ خصوصاً اس واسطے کہ میں سبھا منتری بھی ہوں۔

"مجھے تو ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ پرچار کی اصلی لگن اپدیشک یا پروہت بننے ہوئے بھی سناتکوں میں نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے۔ کہ وہ بیچارے اپدیشک بننے پر مجبور ہوئے۔ کیونکہ دھن کمانے کے سب راستہ ان کے واسطے کھلے نہیں ہیں"۔ میرا دلی بھاؤ تو اس جگہ یہ تھا۔ کہ گوروکل میں ایسے سادھن ہونے چاہئیں۔ کہ سناتکوں کے واسطے سب یا بہت راستہ کھل جاویں۔ میں تو سمجھتا تھا۔ کہ میرے اس وچار سے سناتک پرسن ہونگے۔ مگر الفاظ شاید مناسب استعمال نہیں ہوسکے۔ جس سے الٹے وہ خفا ہوئے۔ میں تو اب بھی مانتا ہوں۔ کہ اپدیشک یا سناتک ایسے بھی ہوسکتے ہیں۔ جن کے اندر پرچار کی رچی نہ ہوتے ہوئے بھی ان کو یہ کام اسواسطے کرنا پڑے۔ کہ دوسرا راستہ ان کے واسطے کھلا نہیں۔ مگر سب کے سب ہی اور راستے نہ کھلے تو لیکے اپدیشک بنے ہیں۔ یہ میرا خیال نہ تھا۔ اگر ہوتا تو میں آگے ہی چلکر یہ الفاظ کیسے لکھتا۔ "خیال رہے کہ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کوئی بھی سناتک لگن سے کام نہیں کرتا ہے۔ جو سناتک بھائی (دل سے) کام کر رہے ہیں۔ وہ مبارک ہیں"۔ بہرحال مجھے شوک ہے۔ کہ میرے ان الفاظ سے سناتکوں کو کشٹ ہوا۔ میں ان الفاظ کو واپس لیتا ہوں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ جب میں خود پرچار کے واسطے اتنا سمے نہیں دے رہا ہوں۔ جتنا مجھکو دینا چاہئیے تو مجھے دوسرے کو ایسا کہنے کا ہی کیا حق تھا۔ میں سناتک بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے ویدک دھرم پرچار سے محبت ہے۔ اور جو سناتک بھائی اس کام کو دلی لگن اور اتساہ سے کر رہے ہیں۔ ان کے واسطے میرے دل میں بڑے پریم اور آدر کے بھاؤ ہیں۔ پرچار کے بھاؤ سے پریرت ہوکر میں نے آپ سے نویدن کیا تھا۔ کام کرنے والوں کے اپمان کا کوئی بھاؤ ہی نہ تھا۔

(ٹھاکر دت شرما وید)

آرین سوشلزم - ورن آشرم دھرم

جس سوشلزم کا پرچار آج مغربی دنیا میں کیا جا رہا ہے۔ اس کی خامیاں بیان کرکے بھائی بلند جی آرین سوشلزم کے تعلق لکھتے ہیں۔

پرانے آریوں نے بھی سوشلزم کے اصول کو سمجھ رکھا تھا۔ ان کا ورن آشرم دھرم کا طریقہ ان اصولوں کی بنا پر قائم کیا گیا تھا۔ سوامی دیانند اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ایسا ہی کہتے ہیں۔ ان کی رائے ہے۔ کہ سب بچوں کو نہ صرف تعلیم سٹیٹ کی طرف سے ہو۔ بلکہ ان کا سارا خرچ بھی سٹیٹ کی طرف سے ہو۔ دوسرے الفاظ میں سات آٹھ برس کی عمر کے بعد ہر ایک بچہ سٹیٹ لے لیوے۔ اور اسے گوروکل بھیجدے۔ جہاں پر وہ پچیس سال تک رہ کر ودیا حاصل کرے۔ اور اس کا اپنے گھر سے اور والدین سے کوئی تعلق نہ ہو۔ صرف اتنا ہی نہیں سوامی جی اس سے اگلا بھاری قدم اٹھاتے ہیں۔ وہ یہ کہ تعلیم ختم کرنیکے بعد بچہ کے جیسے گن کرم ہوں۔ اسے اس قسم کا ورن دیکر اسی ورن کے والدین کے سپرد کیا جاوے۔ اچھا اگر ایک براہمن کا لڑکا کھشتری گن والا ہے۔ تو اس براہمن کا کیلب بنے یہ سوامی جی کہتے ہیں۔ اسے کوئی اور لڑکا دیا جائے۔ جو براہمن گن رکھتا ہو۔ اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی کا خیال تھا۔ کہ پرانے آریہ لوگ بچوں کو سماج کی مشترکہ جائیداد مانتے تھے۔ کم از کم اس قسم کے اصول کی موجودگی ضرور ثابت ہوتی ہے۔ خاص حالات کے اندر عورت کو نیوگ کرنے کی اجازت دینا اور اصلی خاوند کے نام پر بچہ پیدا کرنا بھی اس تھیوری کا ایک حصہ ہے۔

عام ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ ورن آشرم دھرم خواہ ان کی صورت کیسی ہی بگڑ گئی ہو۔ ہندو تہذیب کی بڑی بھاری علامت ہے۔ ورن آشرم کا طریق حقیقت ایک قسم کی سوشلزم ہے۔ اس کا موجودہ سوشلزم سے فرق اس اصول میں ہے۔ کہ جہاں پر موجودہ سوشلزم سٹیٹ کو سب اختیار دیکر افراد کو مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ سب کچھ سوسائیٹی کیلئے ارپن کردیں۔ ورن آشرم والنٹری طور پر یہ تعلیم دیتا ہے۔ اس نے سوسائیٹی کی تقسیم اس طرح کردی ہے۔ کہ ہر ایک آدمی آپ سے آپ سماج کے لئے زندہ رہے۔ اور اس کی شخصیت بھی قائم رہے۔ اور ترقی کرتی جائے۔ مجبوری سوشلزم سے انسانی شخصیت کے بالکل مٹ جانے کا ڈر ہے۔ اس سے سوسائیٹی کو بھی بالآخر کمزور ہوکر اپنی بربادی کا سامنا کرنا ہوگا۔ والنٹری سوشلزم سے شخصیت اور سوسائیٹی دونو پہلو بہ پہلو بڑھتی جاسکتی ہیں۔ والنٹری طریقہ اس طرح ہے۔

انسان کی خواہشات کی پڑتال کرکے دیکھا گیا ہے۔ کہ چار بڑی خواہشات ہیں۔ جو انسان کو کام کیلئے آمادہ کرتی ہیں۔ عام لوگ دھن دولت کی خواہش رکھتے اور اس کو پیدا کرکے اپنے اور دوسروں کے لئے خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ کئی لوگ ہیں۔ جنہیں طاقت اور حکومت کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ کوئی کوئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو نہ روپیہ چاہتے ہیں۔ نہ طاقت بلکہ صرف عزت (مان) کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایک اور جماعت انسانوں کی ہے۔ جو ذاتی قابلیت نہیں رکھتی۔ اور صرف دوسروں کی جسمانی سیوا کرکے خوشی حاصل کرتی ہے۔ ان خواہشات کو مدنظر رکھکر ایسا طریقہ نکالنے کی کوشش کی گئی جس سے ان مختلف گروہوں کی خواہشات اور میلان کے مطابق وہ اپنی انرجی اور قابلیت کو بڑھائیں۔ اور دوسروں کی بھلائی کے لئے خرچ کریں۔ جس کلاس کو عزت دی گئی۔ اسے روپیہ اور طاقت سے محروم کردیا گیا۔ برہمن ہمیشہ غریب رہے۔ لیکن راجا اور پرجا سب ان کی عزت کریں اور اسے ایشور کی جگہ تصور کریں۔ کھشتری کو طاقت اور حکومت دی گئی۔ مگر وہ اپنی زندگی ہر وقت سوسائیٹی کو دینے پر تیار رہے۔ کھشتری کو موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ برہمن کی زندگی کا ہر لمحہ مرجانے سے بڑھکر قیمت رکھتا ہے۔ ویش روپیہ کمائیں۔ مگر اسے دوسروں کے لئے خرچ کریں۔ شودر وہ جو کھلے دل سے اور سچے پریم سے دوسروں کی خدمت کریں۔

پھیری وراجک کٹیا

لاہور میں آریہ سنیاسیوں کے ٹھہرنے کیلئے ایک چھوٹی سی کٹیا کی ضرورت ہے۔ تاکہ پرچار کرکے جو سنیاسی یہاں آئیں۔ اس میں ٹھہر سکیں یہ سنیاسی لوگ آپ سے بہت بڑا محل نہیں بنوانا چاہتے۔ صرف پانچسو روپیہ کی اپیل کرتے ہیں۔ جگت گرو سوامی سوتنتر انند جی نے دو پالیہ میں دینے کا بچن دیا ہے۔ ان کے بچن کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پورا کردیگی یہ ہمیں پورن وشواس ہے۔ بس ڈھیڑ ادھیڑ روپیہ بھیجکر سنیاسیوں کا آشیرواد حاصل کریں اگر پانچسو روپیہ بھی پیری وراجک کٹیا کیلئے ہم کو نہ ملا۔ تو ہم سمجھینگے۔ آریہ پرش سنیاسیوں کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ سنیاسی مہاتماؤں سے بھی نویدن ہے۔ کہ وہ بھی آریہ سجنوں کو پریرنا کریں۔ تاکہ ہمارے پتنگ آدی ٹھہرنے کے لئے ایک چھوٹی سی کٹیا بن جائے۔ ایک سنیاسی مہاتما نے پچاس روپیہ بیٹھنے کا بچن دیا ہے۔ دس روپیہ شری گوبند نور سماج نے دیدیا ہے۔ آشا ہے دوسرے آریہ سماج بھی ضرور میرے نویدن پر دھیان دینگے۔

دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری کے پاس آنا چاہئیے۔ اور پیری وراجک کٹیا کیلئے لکھا جانا چاہئیے۔ (رودرانند سرسوتی آریہ اپدیشک)

"ہم کو یہ دیکھکر نہایت افسوس ہے۔ کہ ہمارے ذاکرین واعظین جب کبھی بلا امید منفعت کسی موقع پر زحمت فرماتے ہیں۔ تو ان کے مصارف سفر کا معیار بلند ہو جاتا ہے۔ پھر آپ ان کو سیکنڈ کلاس سے کم میں سفر کرتا ہوا نہ پائینگے بلکہ بعض افراد تو ایسے مواقع پر یہ بھی اہتمام کرتے ہیں کہ ایک مصاحب اپنے ہمراہ لے لیا کرتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ حضرات ان مواقع پر خود تو رقم نہیں لیتے۔ لیکن میزبان پر قریب قریب اتنا ہی بار پڑ جاتا ہے۔ ہمارے مقرر حضرات کا یہ طرز عمل بتاتا ہے۔ کہ وہ برائے نام ایثار کرتے ہیں۔ اس سے تو بہتر یہی تھا۔ کہ بجائے اس نام نہاد ایثار کے یہ حضرات رقم بھی قبول کرلیا کریں"۔

آریہ سماج کو فخر ہے۔ کہ اس کے آنریری اپدیشک اور آریہ سماجوں کے جلسوں میں وہ شامل ہوتے ہیں۔ اس قسم کا کوئی ناواجب خرچ نہیں کرواتے۔ ایسی مثالیں تو ہو سکتی ہیں۔ کہ جو کبھی اپنے خرچ سے کام میں سیکنڈ کلاس میں سفر (کالم ۲ کے نیچے) کرتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے کام پر اپنا خود کا خرچ کرتے ہیں۔ یہ تو صحیح ہے لیکن ایسی مثال بہت مشکل سے ملیگی کہ جو اپنے کام کے لئے انٹر میں بیٹھتے ہوں وہ آریہ سماج کے کام پر جائیں۔ تو سیکنڈ میں سفر کرنے کی خواہش کریں۔ آریہ سماج کا یہ اخلاقی بلندی ہے کہ اس نے مذہبی پرچارکوں کے لئے ایثار کا معیار بہت بلند کردیا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

کثرت ازدواج کے خصوصی کی صفائی میں مسلم مولاناؤں کی طرف سے کئی عذر پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن سب سے لنگ حال ہی میں اسی قسم کے اعتراض کے جواب میں تازیانہ نوں کا سنزائز لکھتا ہے:-

"وہ آدمی کیا کرے۔ جسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس عورت کے ساتھ اس کی شادی ہوئی ہے۔ وہ پاگل ہے۔ کیا وہ اسے اپنے بچوں کی ماں بننے کی اجازت دے اور اس طرح مصائب اور بیماریاں وراثت میں چھوڑ جائے۔ وہ بے اولاد رہے۔ یا بد اخلاقی کی زندگی بسر کرے۔ یا وہ اپنی عورت کو ایسی حالت میں طلاق دے۔ جب کہ وہ تکلیف اور بے بسی کی وجہ سے اس کے کرم اور حفاظت کی محتاج ہے"

اعتراض اور اس کے جواب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی کی اجازت دی ہے۔ تو صرف مجبوری کی حالت میں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو وہ کسی حد تک معذور سمجھا جاتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کی اجازت مجبوری سے نہیں دی گئی۔ نہ لائل مجبوری سے دی جاتی ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کا طرز عمل بتلاتا ہے۔ کہ اسلام میں اس بات کی کھلی اجازت ہے۔ کہ پہلی بیوی ہر طرح سے تندرست اور توانا ہو۔ بچوں کی اچھی سے اچھی ماں بن سکے۔ خاوند کے بے اولاد رہنے کا کوئی امکان نہ ہو۔ اور عورت کو کسی بے بسی کی وجہ سے طلاق دیئے جانے پر دوسرا خاوند مل نہ سکنے کا اندیشہ نہ ہو تو ان حالتوں میں بھی مسلمان۔ عام مسلمان نہیں مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہونے کا دعویٰ کرنے والے ایک کی موجودگی میں دوسری نہیں تیسری نہیں۔ چوتھی شادی کرتے ہیں۔ اور ان چار میں سے اتفاق سے کوئی جگہ خالی ہو جائے تو اسے بھرنا کار ثواب سمجھتے ہیں:

کہا جائے گا کوئی ایسی مثال پیش کرو۔ سنئے ایسی مثال میاں محمود احمد صاحب قادیانیوں کے امام ہیں۔ بتایئے۔ انہوں نے اگر چار شادیاں کیں۔ تو ان مجبوریوں میں سے کونسی ان کے سامنے تھی۔ جو ان کی جماعت کے سنزائز نے بیان کی ہیں۔ یقیناً ان کی پہلی محترم بیوی INSANE نہ تھیں۔ انہیں بے اولاد رہنے کا کوئی اندیشہ نہ تھا۔ لیکن باوجود اس کے میاں صاحب نے دوسری تیسری اور چوتھی شادی کی اور جب ان میں سے ایک بیگم صاحبہ کا دیہانت ہو گیا۔ تو آپ نے پانچویں شادی کر کے بخیال خود اسلام کے حکم کے ماتحت چار کی تعداد کو برقرار رکھنے کا فرض ادا کیا:

کیا ایسی مثال کی موجودگی میں کثرت ازدواج کے حق میں سنزائز نے جو دلیل پیش کی ہے۔ اس کی کوئی قدر و قیمت رہ جاتی ہے:

مذہبی معاملات میں مکاری گناہ ہے۔ تو یقیناً یہ قادیانی پرچہ اس کا مرتکب ہوا ہے۔ ایمانداری یہ ہے۔ کہ اگر کثرت ازدواج پر ہمارے قادیانی مہاشہ کا اعتقاد ہے۔ تو اس کی سیدھے طور پر حمایت کرے۔ اگر نہیں تو اسباب کی پرواہ نہ کرکے کر گزرنا کیا ہے گا۔ کھلے بندوں اس کی مخالفت کرے۔ یہ قابل نفرت بزدلی ہے۔ کہ ایک عقیدہ کی بدولت منہ بھی چھپایا جائے۔ اور اس کی حمایت بھی کی جائے:

عورت کی کسی بھی کمی کی وجہ سے اس پر سوت لا بٹھانے کی حمایت کرنے والے کیا بتائیں گے۔ کہ جب ان کے مذہب میں عورت کو مرد کے برابر حقوق حاصل ہونے کا ڈھول پیٹا جاتا ہے۔ تو کیا عورت کو بھی حق ہے۔ کہ اگر مرد پاگل ہو۔ بیمار ہو۔ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تو وہ پہلے خاوند کی موجودگی میں دوسرا خاوند کرے اگر نہیں تو مساوات کہاں دھری رہ گئی۔ مساوات کے تو یہ معنی ہیں۔ کہ ایک ہی قسم کے حالات میں یا تو مرد کو دوسری شادی کرنے کی اجازت نہ ہو۔ اگر مرد کو ہو۔ تو عورت کو بھی دوسری شادی کر لینے کا اختیار ہو۔ کثرت ازدواج اور عورت مرد کی مساوات کے مؤید مولانا بتائیں کہ ان کا کیا جواب ہے:

مسلمان بھی عجب بھولے ہیں۔ کہ ان لوگوں کے دام فریب میں آ جاتے ہیں۔ جو ان کی تخریب کے در پے ہیں اس وقت ان مسلمانوں کی تقلید میں جنہیں دین سے دنیا پیاری ہے۔ کئی دین پرست مسلمانوں کو قادیانی میاں کی اسلام دوستی کا وہم ہو رہا ہے۔ لیکن قادیانیت کی اسلام دوستی کا تار و پود ایک قادیانی نے فاروق کے کالموں میں یہ بیان کرتے ہوئے بکھیر دیا ہے۔ کہ میں احمدی کیسے ہوا؟

وہ لکھتا ہے احمدیت میں داخل ہونے سے پیشتر میری دو لڑکیوں کی منگنی ہو چکی تھی۔ ایک سالہ کے گھر اور ایک حقیقی ہمشیرہ کے گھر۔ کچھ دنوں کے بعد پتہ لگا۔ کہ غیر احمدیوں کے ساتھ احمدیوں کو رشتہ ناجائز ہے۔ اور حضرت صاحب کی طرف سے حکم ہے۔ میں نے سالہ اور ہمشیرہ دونوں کو بلوا کر کہا کہ ہم تم کو رشتہ نہیں دے سکتے۔ جب تک کہ تم احمدی نہ ہو جاؤ"

بتاؤ مسلمانو! جو قادیانی تمہیں اس قابل نہیں سمجھتے کہ تمہارے ساتھ رشتہ ناطہ کریں۔ انہیں اسلام دوست ہونے کا الزام کیسے دیا جا سکتا ہے:

قادیانی میاں کا ۷ مارچ کا خطبہ جس کو اشاعت دینے کی اسے ۲۴۔ اپریل سے پہلے ہمت نہ ہوئی۔ حالانکہ اس کے ایک ہفتہ بعد کا خطبہ اس سے قریباً ایک ہفتہ پہلے اشاعت پذیر ہو گیا۔ کسی دوسری جگہ دیا گیا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی شان میں گستاخی کرنے پر جب گورنمنٹ کی طرف سے الفضل کو گوشمالی کی گئی۔ تو قادیانی میاں بڑے طمطراق سے کہتا ہے۔ میں لیکھرام کیوں کہوں۔ جب کہ اس کا نام ہی لیکھو تھا۔ اگر بیٹے کی یہ دریافت صحیح ہے۔ تو باپ کی تصنیفات پر سخت بدنما دھبہ ہے۔ کیونکہ جس باپ کو یہاں تک دعویٰ تھا۔ کہ خدا نے اسے پنڈت لیکھرام کی موت کی ہونے والی بات بتا دی تھی۔ اسے اتنا بھی علم نہ تھا۔ کہ پنڈت لیکھرام کا نام کیا تھا۔ چنانچہ اسی الفضل نے اپنی تازہ اشاعت میں الحکم، یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء سے مرزا غلام احمد کی ایک تحریر شائع کی ہے۔ جس میں پانچ بار پنڈت لیکھرام کا ذکر آیا ہے۔ اور مرزا صاحب نے پانچوں بار لیکھرام ہی لکھا ہے۔ لیکھو ایک بار بھی نہیں۔ جب بڑے میاں کو اتنا تک بھی معلوم نہ ہو سکا۔ کہ اس کے مقابل کا نام کیا ہے۔ تو چھوٹے میاں کو بڑے فخر سے یہ کہنے کا حق ہے کہ

ہر چہ پدر نتواں کرد۔ پسر تمام کنند:

شان خلافت کے اظہار کے لئے قادیانی میاں نے وائسرائے لارڈ اروِن کو جاتے ہوئے ایک کتاب بھیجی اور بھیجی بھی شاندار وفد کے ہاتھ۔ لیکن لارڈ اروِن نے اس کتاب کی جو قدر کی۔ اگر غیرت ہوئی۔ تو قادیانی اس قسم کی لایعنی کتابوں کو مہمان سلطنت کے پیش کرنے کی جرأت نہ کریں گے آپ نے قادیانی میاں کی عرضداشت کے جواب میں کتاب کا ذکر تک نہیں کیا۔ البتہ کاسکٹ کی خوب تعریف کر دی اور کہا کہ یہ ان تمام کاسکٹوں سے جو میں نے آج تک دیکھے ہیں۔ بے نظیر ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ممبروں کے ساتھ جو میری ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں۔ یہ کاسکٹ ان کے لئے ایک خوشگوار یادگار کا کام دیگی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ لارڈ اروِن نے کتاب کو کیوں نظر انداز کر دیا۔ یقیناً اس وجہ سے کہ وہ قادیان کی تفرقہ انگیز پالیسی سے بخوبی واقف تھے جو انہیں منظور نہیں۔ اور نذرانہ کا جو کمال عجز سے قادیانی میاں نے بھیجا تھا۔ ذکر تک کرنا بھی اخلاق سے بعید سمجھا اس لئے قابل ذکر چیز کی تلاش کی تو کاسکٹ پر ہی نظر ٹھہری۔ بس مغز پر چھلکے کو ترجیح دے کر چھلکے کی تعریف کر دی۔ قادیانیوں کے لئے یہ اتنی سی بات ہی بغلیں بجانے کے لئے کافی سے زیادہ ہے:

جس طرح ساون کے اندھے کو ہر چیز سبز ہی نظر آتی ہے اسیطرح شرارت اور تشدد کے پرچارک قادیانیوں کو مہاتما گاندھی سا عدم تشدد کا دیوتا بھی تشدد کا مؤید نظر آتا ہے اس کے لئے دلائل اور واقعات کی ضرورت ہے۔ اور قادیانی حضرات یہ دلائل کو اپنے حق میں پیش کرنے کی حماقت پر اتر آتے ہیں۔ جو مہاتما جی کے عدم تشدد کا دیوتا ہونے کے حق میں پیش کی جانی چاہئیں چنانچہ مہاتما جی کے ان الفاظ سے کہ "میں تو کمزور انسان ہوں۔ مجھ میں تلوار چلانے کی طاقت نہیں" اندھی کھوپڑی کا قادیانی الفضل جیسے "الغضب" کہنا بجا ہو گا۔ یہ مطلب نکال کر کہ اگر وہ طاقتور ہوتا۔ اس میں تلوار چلانے کی طاقت ہوتی۔ اور پھر وہ تلوار نہ اٹھاتا۔ تو قابل اعتراض ہو سکتا تھا۔ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ گاندھی عدم تشدد کا حامی نہیں۔ اگر وہ عدم تشدد کو عقیدہ ظاہر کر رہا ہے۔ تو اس لئے کہ وہ کمزور ہے

مسلم اخبارات کی سیر

پیغامیوں کا غیر احمدیوں سے سلوک

"اہل پیغام نے غیر احمدی فتوی باز ملانوں کی طرح بعض جگہ ظفر علی کا انتقام بن کر اور بعض جگہ جعفر زٹلی کا مجسمہ بن کر قادیانیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کا وہ زہر پھیلایا ہے کہ بٹالوی پٹیالوی جیسے ملفرین بھی اپنی قبروں میں کانپ اُٹھے ہیں اور ہر ممکن سے ممکن کوشش سے قادیانیوں کو گردن زدنی ٹھہرانے کی مساعی لنذیذہ میں لاہوریوں کا چھوٹا بڑا مشغول نظر آتا ہے حالانکہ در اصل اس مسئلہ میں لاہوری اور قادیانی بالکل ایک ہیں لاہوری عملاً قادیانیوں کے ساتھ ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب کی قلم سے یہاں بھی نکل گیا ہے۔ کہ

"یعنی جو لوگ حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں اُن کے پیچھے ہم حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق نماز نہیں پڑھتے۔ آگے چل کر خود ہی فرمایا۔ کہ

"حدیث کے ماتحت اور حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق مسلمان کو کافر کہنے والا آپ کافر ہو جاتا ہے"

پس یہ لازمی امر ہے۔ کہ کافر کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اب آپ لاہوریوں کا عمل یہ ہے۔ کہ آپ لوگ ظاہراً کبھی بھی کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ ورنہ اگر غیر احمدی کو کافر نہیں سمجھتے۔ اور مسلمان سمجھتے ہیں۔ تو کم از کم عید کی نماز ہی شاہی مسجد میں جملہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر وہاں کے شاہی پیش امام کی اقتدا میں ادا کر کے عملی طور پر ثبوت دو۔ کہ ہم چالیس کروڑ مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ ورنہ بحالت موجودہ ہر ایک عقلمند اسی نتیجہ پر پہنچا ہے کہ آپ تمام غیر احمدیوں کو بلا استثناء غیر کافر سمجھتے ہیں" (فاروق ۱۴ اپریل)

آج کا اسلام

"سب سے بڑی مصیبت تو یہ ہے۔ کہ ہمارے آئمہ مساجد ہی اس قدر پست خیال واقع ہوئے ہیں۔ کہ وہ اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اور جب قومی ترقی یا ترفع کی کوئی بات ان کے پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ فوراً پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ صاحب یہ ناممکن ہے۔ محال ہے۔ بھلا باپ دادے کی بنی بنائی رسوم کو اب کوئی کیسے چھوڑ سکتا ہے۔

ایسے ائمہ کو ہم مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ زمانہ اب ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ تمام قومیں اب آباؤ اجداد کی رسوم کو چھوڑ کر اچھے نفع و نقصان کی رسوم بنا رہی ہیں۔ حتی کہ ہنود اور عیسائی اقوام تو ذہنی ترقی کے لئے مذہبی احکام کو بھی خیر باد کہہ رہی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ان کو دیکھ کر کچھ عبرت حاصل نہیں کرتے۔

اسلام اسراف و تبذیر کا جانی دشمن ہے۔ جو آج ہماری گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ اسلام قرضہ کی زندگی سے ہمیں منع کر رہا ہے۔ مگر ہم قرض لئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ہیں۔ اسلام جوان مردی جستی اور ہمت کا علاج ہے ہماری سستی اور دل مستی کا کٹر مخالف ہے۔ مگر ہم اس کا الٹ کر رہے ہیں۔ اسلام ہماری عزت و ناموس کا معیار اطاعت خدا اور رسول قرار دے رہا ہے۔ مگر ہم اپنی عزت و دولت اپنے مقابر بیٹھے سمجھے بیٹھے ہیں" (الفرقان)

"وہ کونسی بات ہے۔ جو ہم اسلامی تعلیم کے مطابق بجا لا رہے ہیں" (مسلمان ماہ مارچ)

مرزائیوں نے اسلام کو تمسخر اور مخول بنا رکھا ہے

"جن دنوں میاں محمود خلیفہ قادیان انگلستان جاتے ہوئے دمشق میں اُترے۔ تو سفید منارہ دیکھنے کو گئے۔ وہاں تھوڑی دیر بیٹھے۔ تو قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا گیا۔ کہ

"حدیث میں جو نزول مسیح عند المنارۃ البیضاء آیا ہے وہ پورا ہو گیا۔ کیونکہ بیٹے کا کام باپ کا ہوتا ہے" (جل جلالہم)

خدا کی حکمت خدا ہی جانتا ہے۔ اس کے اسرار مخفیہ اپنا کام کر جاتے ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی تحریف کی تھی۔ اس لئے خدا نے یہ کام مرزا صاحب کے ہاتھ سے ہونا بند کر دیا۔ چنانچہ "الفضل" اس کا اعتراف کرتا ہوا لکھتا ہے

"آپ (حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے منارۃ المسیح کی بنیاد تو اپنے دست مبارک سے رکھ دی۔ اور اس کی جگہ یقین زمانی جلسہ مبارک یادگار کے لئے جس سے قرآن کریم کی عظیم الشان پیش گوئی کا پورا ہونا وابستہ تھا۔ اس شرف کے لئے مقدر ہو چکی تھی۔ جو انوار اور برکات الٰہیہ کے لئے مخصوص تھی۔ اور جہاں سے اسلام میں زندگی کی روح پھونکی جاتی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت تعمیر منارۃ المسیح کا کام تھوڑی سی حد تک ہو کر رک گیا۔ اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے وصال تک دوبارہ جاری نہ ہوا۔ بلکہ خلافت اولیٰ کے چھ سالہ دور میں بھی رکا رہا۔

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

ناظرین! اس سے زیادہ بھی تصرف الٰہی کا کوئی ثبوت ہوگا۔ کہ مرزا صاحب نے حدیث شریف کی تحریف کر کے جو معنے گھڑے تھے۔ وہ بھی پورے نہ ہوئے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ندامت سے چپ ہو جاتے تاکہ مخالف بھی کچھ بول بال کر خاموش ہو جاتے۔ مگر مرزائی اور خاموشی ضدان مفترقات ای تفترقات۔

اس لئے انہوں نے بجائے خاموشی کے خلیفہ ثانی کے کارنامے بیان کرنے شروع کئے۔ جن میں ایک منارۃ المسیح کی تعمیر بھی ہے۔ چنانچہ الفضل کے الفاظ یہ ہیں

"آخر جب خلافت ثانیہ (محمودیہ) کا زمانہ شروع ہوا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود) نے اس کی تکمیل کی طرف توجہ فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ کا بے حد و حساب شکر ہے۔ کہ اس مبارک عہد میں منارۃ المسیح کا عظیم الشان نشان مکمل ہو گیا۔ اور مارچ ۱۹۳۱ء میں ہی تکمیل کو پہنچا۔ چنانچہ آج ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہر دیکھنے والا دیکھ سکتا ہے کہ منارۃ المسیح اس پر ہو سکتا مکمل ہو چکا ہے۔" (الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

کیا خوب! آج کانگرسیوں کا نعرہ ہے کہ "انقلاب زندہ باد" مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان میں اس نعرہ کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ غور سے دیکھو۔ مرزا صاحب نے حدیث کی تحریف کر کے منارہ خود بنانا چاہا۔ قدرت نے اُن کے کام میں رکاوٹ ڈالی۔ یہاں تک کہ خلیفہ اول سے بھی نہ بنا۔ اب خلیفہ ثانی (پسر مرزا) صاحب نے بنوایا۔ تو بھی مسیح موعود کا نشان بحکم حدیث بنایا گیا۔

کیا اب بھی کسی کو شک ہے۔ کہ مرزا اور امت مرزا نے قرآن و حدیث۔ بلکہ دین اسلام کو بھی ایک مضحکہ اور مخول بنا رکھا ہے" (اہل حدیث ۱۰-اپریل)

مسئلہ نماز۔ کانگرس اور نیشنلسٹ مسلمان

"(۱) کیا یہ واقعہ نہیں۔ کہ آل انڈیا کانگرس کے اجلاس کراچی میں نماز کے لئے التوائے اجلاس سے انکار کر کے گاندھی جی نے مسلمانوں کو ہلکا اور اسلام کو خفیف کیا ہے۔ اور کیا یہ واقعہ نہیں۔ کہ گاندھی جی ہفتے میں ایک دن چپ کا روزہ رکھتے ہیں۔ اور کانگرسی مجالس میں ہمیشہ اس دن کا ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ۸ کروڑ فرزندان اسلام کی نماز با جماعت کو اتنی حقیر چیز تصور کیا گیا۔ کہ التوائے اجلاس کی تجویز کو کریہہ مذاق۔ دلخراش ہنسی اور توہین آمیز مخول کے ساتھ رد کر دیا گیا۔ آخر ایک "شخص" اور ایک "ملت" کے مقابلہ میں زیادہ منزلت کس کی ہے؟

(۲) ملت اسلامیہ آج علماء اسلام سے جواب کی طالب ہے۔ وہ وجہ بتائیں۔ کہ کیوں انہوں نے اتنے بڑے اہم بالشان حق سے دست برداری اختیار کی اور مولانا ظفر علیخان کی تائید میں کیوں متحدہ طریقہ سے کھڑے نہیں ہوئے۔ اگر کانگرس کے اجلاس میں اعلائے کلمۃ الحق سے خائف اور مرعوب تھے۔ تو پھر جمعیۃ علماء کے اجلاس کراچی میں کیوں خاموش رہے۔ اور اس مسئلہ مہمہ پر کیوں اپنی رائے صاف اور واضح الفاظ میں نہیں فرمائی؟ جمعیۃ کی تجاویز میں نماز کے متعلق کوئی تجویز نہیں ہے؟

(۳) کیا یہ حق نہیں ہے۔ کہ نماز مذہب اسلام اور جماعت اسلام کی روح ہے۔ اور جو شخص نماز اور جماعت سے منقطع ہو جاتا ہے۔ وہ اصلاً روح اسلام اور ملت اسلامیہ سے کٹ جاتا ہے۔ تو کیا واقعہ نہیں۔ کہ نماز کی توہین کرنے والے کانگرسی نیشنلسٹ مسلمان روح اسلام سے کٹ چکے ہیں۔ اور نام نہاد نیشنلزم اور حقیقتاً ایک جدید قسم کی بت پرستی میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس گروہ کے سردار فرید الحق انصاری وغیرہ ہیں علمائے اسلام اس سیل کفر و الحاد کی روک کے لئے کیا کر رہے ہیں اور روح اسلام اور جماعت اسلام کی اساس استواریہ کو بہر حال مامون و محفوظ اور مضبوط و مستحکم رکھنے کے لئے کیا تدابیر عمل میں لا رہے ہیں؟ قوم کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ دکھائی دے رہا ہے۔ کہ خود علماء اسلام اس سیلاب نیشنلزم میں بہتے جا رہے ہیں۔

(۴) کیا یہ واقعہ نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قادیانی امام کا جوش غضب

گورنمنٹ کو گیدڑ بھبکیاں اور تہذیب کو جواب

قادیانی پنڈت لیکھرام کی توہین کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ شرافت اس حد تک انہیں جواب دے چکی ہے۔ کہ انہیں اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ علمیت اور مذہب کے میدان میں جس شخص کی قابلیت سے ان کا پیر و مرشد عاجز آ گیا تھا۔ اس کے خلاف دل کے پھپھولے پھوڑیں۔ تو اس کا نام تو بدلائیں تاکہ عام شرافت اور تہذیب میں بالکل دیوالیہ نہ ہو جائیں۔ لیکن ان کے دلوں میں ناسور انہیں معمولی اخلاق سے بھی کام لینے کی اجازت نہیں دیتے۔ چنانچہ وہ شہید دھرم پنڈت لیکھرام کو لیکھو کہکر ہی اپنے جلے دل کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس پر 'الفضل' کو تنبیہ کی ہے۔ اس پر قادیانی امام مرزا محمود احمد کا غضب جوش میں آیا ہے وہ آپے سے باہر ہو کر جہاں پنڈت لیکھرام کی مزید توہین کا مرتکب ہوا۔ وہاں اس نے گورنمنٹ سے اپنی نمائشی وفاداری کا بھانڈا بھی بڑی صفائی سے پھوڑ دیا ہے۔ لیکن چالاکی دیکھئے کہ گورنمنٹ کو آنکھیں دکھانے کے ساتھ گورنر پنجاب اور اسمبلی کونسل کے ایک ایک ممبر کی تعریف کرکے خوشامد بھی کر دی ہے مرزا صاحب کا کنفن کیا ہے۔ ایک معجون مرکب ہے۔ مذمت اور خوشامد کی۔ مرزا نے جو کچھ کہا ہے یہی اُس خطبہ میں کہا ہے۔ جو ۲۷ مارچ کو قادیان میں پڑھا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی اشاعت کا انہیں حوصلہ نہ ہوا۔ کیونکہ جس جوش کا اظہار خطبہ کے اندر کیا گیا ہے۔ وہ مرزا صاحب کے دل کے اندر بھی ہوتا۔ تو ۲۷ مارچ کا خطبہ 'الفضل' کی سب سے پہلی اشاعت میں نکل جانا چاہئے تھا۔ لیکن ۲۷ مارچ کے بعد 'الفضل' کے ۶ پرچے نکل گئے۔ خطبہ کو شائع کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ اس خطبہ کے ایک ہفتہ بعد ۳ اپریل کو جو خطبہ مرزا صاحب نے پڑھا۔ وہ بھی ۹ اپریل کے 'الفضل' میں نکل گیا۔ لیکن ۲۷ مارچ کے خطبہ کو ۱۶ اپریل کے 'الفضل' میں جگہ ملی۔ جاننے والے اس سے ہی جان سکتے ہیں۔ کہ جو شیخیاں خطبہ کے اندر بگھاری گئی ہیں۔ ان کی حقیقت کیا ہے؟ تاہم خطبہ قادیانیوں کی اندرونی حقیقت کو ظاہر کرنے کی ایک بیش بہا چیز ہے۔ آریہ سماجی اسے دھیان سے پڑھیں۔ اور دیکھیں کہ ان کی بے ضرر طاقتوں کو کچلنے کیلئے کیسی شرانگیز کوششیں کی جا رہی ہیں۔

خطبے کے ضروری حصے یہ ہیں:-

'الفضل' میں لیکھو لکھ دیا گیا۔ تو حکومت نے ہم سے باز پرس لیا۔ کہ ایسا کیوں لکھا گیا ہے؟ حالانکہ صاف بات ہے۔ کہ جوتی کو جوتی ہی کہا جائے گا۔ لکڑی کو لکڑی اور پانی کو پانی ہی کہا جائے گا۔ کوئی عقل مند پانی کو جناب معلّی القاب کس طرح کہہ سکتا ہے۔ اسی طرح لیکھو کا نام ہی جب لیکھو تھا۔ تو اُسے اور کیا کہا جائے؟

آریہ ہمیشہ حضرت مسیح پر قتل کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ کی رگِ حمیت میں کبھی جوش نہیں آیا۔ صرف اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور قانون کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس لئے اُسے ہمارے احساسات کی کوئی قدر نہیں۔ یا پھر اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ ہم اقلیت میں ہیں۔ سابق گورنر پنجاب نے رنڈ ورڈ سب مجھے کہہ دیا تھا کہ ہم اقلیتوں کے احساسات کا کوئی پاس نہیں کر سکتے۔ اس وقت تو میں نے اور رنگ میں جواب دیا تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا جواب یہ بھی ہے کہ پھر حکومت کو بھی اقلیتوں سے مدد کی کوئی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ ہم جس انسان کو اپنا امام سمجھتے ہیں۔ اور جس کی خاطر اپنی جان و مال ننگ و ناموس قربان کر دینا سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔ جسے ہم دنیا کا نجات دہندہ مانتے ہیں۔ جس کا دعویٰ تھا۔ کہ مجھ پر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ اور جس نے دنیا کو چیلنج دیا کہ میرے مقابل پر روحانی علوم پیش کرے۔ اس کے مقابل میں لیکھرام کی کیا حقیقت ہے لیکن آریہ حضرت مسیح موعود کو قاتل کہتے جائیں تو گورنمنٹ کو کوئی جوش نہیں آتا۔ مگر لیکھو کہنے پر وہ سمجھتی ہے بہت ہتک ہو گئی حالانکہ اس کا نام ہی لیکھو تھا۔ اگر اس کا نام لیکھرام ہوتا۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ پھر بھی لیکھو کہنے میں چنداں ہرج نہ تھا۔ کیونکہ ہندوؤں میں نام کو چھوٹا کرکے پکارا جاتا ہے۔

ایک مثل مشہور ہے۔ کسی شخص کا نام تھا کالو۔ وہ ٹھیکیداری کرتا تھا۔ جب کچھ روپیہ پیسہ اس کے پاس ہو گیا۔ تو اس نے اپنا نام محمد کالو رکھ لیا۔ ایک لطیفہ گو مسلمان نے یہ دیکھ کر اُسے کہا۔ کہ محمد کے ساتھ کالو کی کوئی مناسبت نہیں۔ اگر تمہیں نام کو لمبا کرنے کا ہی شوق ہے۔ تو ہم تمہیں تین دفعہ کالو کالو کالو کہہ دیا کریں گے۔ اسی طرح گورنمنٹ کو یہ شوق ہے۔ کہ لیکھو کا نام لمبا کرکے لیا جائے۔ تو جب تک آریہ حضرت مسیح موعود پر قتل کا الزام لگانا نہیں چھوڑتے۔ اُس وقت تک ہم تین دفعہ لیکھو لیکھو لیکھو تو کہہ دیا کریں گے مگر لیکھرام نہیں کہہ سکتے۔ جب تک ہمارے بزرگوں کی عزت قائم نہیں ہوتی۔ ہم بھی دوسروں کی عزت نہیں کریں گے۔

گورنمنٹ کا کوئی قانون نہیں۔ کہ لیکھو کو لیکھو نہ کہا جائے۔ اس لئے ہم لیکھو کہہ کر کسی قانون شکنی کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ اور جب تک آریہ حضرت مسیح موعود پر قتل کا الزام لگانے سے باز نہ آ جائیں۔ برابر کہتے جائیں گے۔ اور اگر حکومت نے اس رویہ کو نہ بدلا۔ اور لیکھو کے چیلوں کو اس شرارت سے باز نہ رکھا۔ تو آج سے ایک ماہ بعد میں اپنی جماعت سے ایک ہزار ایسے آدمیوں کا مطالبہ کروں گا۔ جو ان کے لیڈروں کے حالات اصلی صورت میں شائع کر دیں۔ اور اگر اس کے بدلہ میں گورنمنٹ انہیں جیل میں بھیجنا چاہے۔ تو بخوشی چلے جائیں۔ ہر ہفتے ہم ایسے اشتہار شائع کریں گے۔ اور تمام شہروں میں انہیں تقسیم کریں گے۔ یہاں تک کہ آریہ محسوس کر لیں۔ کہ جیسے لیڈر ان کے ہیں ویسے ہی ہمارے بھی ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ ہم تھوڑے ہیں۔ ہمارے احساسات کی پرواہ نہیں کی جاتی۔

کوئی احمدی بزدل نہیں ہو سکتا۔ جو دین کی خاطر جان دینے کے لئے تیار نہیں وہ علیحدہ ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ چیونٹی چیونٹی اگر کسی کے اندر کمزوری پائی جاتی ہے۔ تو ہم ایسے سے اس کا جوڑ نہیں ہو سکتا۔

پس اگر کوئی احمدی ایسا ہے۔ جو مار کھانے یا جیل جانے سے ڈرتا ہے۔ تو وہ ہٹ جائے مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کی تذلیل برداشت کر سکیں۔ قانون کے اندر رہتے ہوئے جو کچھ ہم سے ہو سکتا ہے۔ اس سے ہرگز دریغ نہ کریں گے۔ اور اگر ہمارے اس رویہ کی وجہ سے غیر قومیں ہمارے خون کی ندیاں بھی بہا دیں۔ تو ہم پرواہ نہیں کریں گے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم نے جوابًا اُن کے بزرگوں کے پوست کندہ حالات شائع کئے۔ تو وہ اسی طرح ہمارا خون بھی بہائیں گے۔ جس طرح بنارس۔ آگرہ۔ مرزا پور اور کانپور وغیرہ میں مسلمانوں کا بہایا ہے۔ مگر ہم سب مظالم برداشت کریں گے۔ لیکن اپنے بزرگوں کی عزت قائم کرکے دم لیں گے۔

اگر آریہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم اُن کے بزرگوں کی عزت کریں۔ اور اگرچہ پیشگوئی کے واقعات کو ہم چھپا نہیں سکتے۔ مگر ان کی خاطر لیکھو کو پنڈت لیکھرام صاحب لکھا کریں۔ تو اس کی یہی صورت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کو قاتل کہنے سے باز آ جائیں۔ یا پھر اگر اُن کی رگوں میں شرافت کا خون ہے تو ثابت کریں کہ آپ قاتل تھے۔ ورنہ اس شرارت اور خباثت سے باز آ جائیں۔ نہیں تو پھر ہم اُن کے تمام بڑے سے بڑے رہنماؤں اور لیڈروں تک سب کی دھجیاں ایسی اُڑائیں گے۔ کہ ہندوستان کا بچہ بچہ اُن پر ہنسیگا۔

ہم گورنمنٹ کے نوٹسوں سے قطعاً نہیں ڈرتے۔ سب سے پہلے تو میرا یہ خطبہ شائع ہوگا۔ جس میں میں نے کئی بار لیکھو لیکھو کہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہم برابر اس وقت تک کہتے جائیں گے۔ جب تک گورنمنٹ حضرت مسیح موعود کی عزت کو اسی طرح قائم کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوگی۔ جس طرح وہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی کر رہی ہے۔ مباہلہ والوں کو ہی دیکھ لو۔ اب گورنمنٹ نے اُن پر مقدمہ چلایا ہے۔ حالانکہ وہ پہلے دو سال تک نہایت گندے اور ناپاک حملے کرتے رہے گویا لاکھوں احمدیوں کی دلآزاری کے لئے گورنمنٹ کے اندر کوئی حمیت نہیں۔ مگر لیکھو کے لئے بہت ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کے موجودہ ارکان سے میں ذاتی طور پر واقف ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ سب کے سب شریف لوگ ہیں۔ مگر ان کی موجودگی میں ایسی صریح ناانصافی نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔

اگورنر پنجاب کو میں جانتا ہوں۔ وہ بہت

(بقیہ اس مضمون کا صفحہ ۱۳ دیکھئے)

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

میری جیون کتھا کے چند ورق

(آچاریہ رام دیو جی کے قلم سے)

مہاشہ کرشن جی

(۱)

کھیوڑہ نمک کی پہاڑیوں کے نزدیک ہرن پور نام کا ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے سٹیشن پر میرے ایک موسیرے بھائی ٹرین کلارک کا کام کرتے تھے۔ میرے ماما جی اسی ستھان پر رہتے تھے۔ اس کارن اپنے کالج کی لمبی چھٹیوں میں میں ہرن پور جا کر رہا۔ اس گاؤں کے نزدیک ہی کٹاس راج نام کا پنجاب کے ہندوؤں کا ایک پرسدھ تیرتھ ہے۔ میں کھیوڑا کی نمک کی کان دیکھ کر کٹاس راج گیا۔ وہاں جا کر میں نے آریہ سماج کے ہوتے پر ایک ویاکھیان دیا۔ وہ تیرتھ کے مکھیہ مہنت سے شاستر ارتھ بھی کیا۔ اس شاستر ارتھ کی جو ہلکی سمرتی آج بھی مجھے بنی ہوئی ہے۔ اس کے دوارا یہی سمرن آتا ہے۔ کہ اس شاستر ارتھ میں میری وجے ہوئی۔ سمجھوتہ مہنت مہودیہ سنسکرت کے تو اچھے ودوان تھے۔ پرنتو ترک کرنا انہیں بالکل نہ آتا تھا۔ وہ سنسکرت کے پرمان تو جانتے تھے پرنتو پرمانوں کے صحیح استعمال کا گیان انہیں بالکل نہیں تھا۔ دوسری طرف مجھے ستیارتھ پرکاش کے سبھی پرمان کنٹھ اگر تھے۔ ان پرمانوں کی میں نے مہنت جی پر بوچھاڑ کر دی اور وہ میری باتوں کا کچھ بھی اُتر نہ دے سکے ؛

کٹاس راج میں اپنی اس وجے کو دیکھ کر مجھ پر آتم ابھیمان سنگلنہ ادھی گھیرا ہو گیا۔ اسی نشے کی سی دشا میں لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ بیچ میں وزیر آباد نام کا پنجاب کا ایک مشہور نگر پڑتا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس نگر میں بھی ایک ویاکھیان دے لوں۔ میں وزیر آباد میں اُتر پڑا ؛

ریل سے اُتر کر میں سیدھا آریہ سماج مندر میں پہنچا۔ وہاں پہنچتے ہی میں نے سماج کے چپراسی کو بلا کر کہا:-

"ابھی ابھی سماج کے منتری کے گھر جاؤ اور اُن سے کہو کہ آریہ کمار سبھا لاہور کے منتری آئے ہیں۔ اُن کے ویاکھیان کا پربندھ کیجئے"

چپراسی نے ایک بار میری شکل کو دیکھا۔ میرے قد کو دیکھا۔ اور بھانپ گیا۔ یہ تو لڑکا ہے۔ پھر اس نے میرے بات کرنے کے ڈھنگ کو دیکھا۔ میری شان اور ساہس کو دیکھا۔ وہ میرے رعب میں آ گیا۔ اور وہ منتری کو بلا لایا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے نام کی اتنی پرستا بھی آدیش کر رکھی تھی۔ کہ آریہ سماج سے ادھیکاری میرا نام جانتے تھے۔ منتری مہودیہ نے میرے ویاکھیان کا نوٹس دے دیا۔ کچھ جنتا بھی اکٹھی ہو گئی۔ میں نے ویاکھیان دے دیا۔ میری عمر اتنی چھوٹی تھی۔ کہ جنتا کو میرے منہ سے ویاکھیان سن کر بہت سنتوش ہوا۔ خاص کر مجھے بھی اچھے ویاکھیان سے ادھک سنتوش ہوا ؛

ویاکھیان کے بعد میری ہی عمر کا ایک پتلا سا اکہرے بدن کا گورا لڑکا میرے پاس آیا۔ اس لڑکے کی آنکھوں میں ایک وشیش پرکار کی چمک تھی جو سوکھشم وشلیشن کرنے کی شکتی کو سوچت کرتی تھی۔ جسے میں اُس سمے اپنے آتم ابھیمان کے سبب نہیں دیکھ پایا۔ اس لڑکے نے مجھے اپنے گھر بھوجن کرنے کے لئے نمنترت کیا۔

میں نے اُس سے پوچھا "آپ کا نام کیا ہے"؟

اُس نے کہا "رادھا کرشن"

مجھے سمرن آیا۔ کہ میرے مہا پتا مک پتر کے ایک لیکھک مہودیہ وزیر آباد نواسی ہی ہیں۔ اور اپنے لیکھوں پر اپنا نام آر کے وزیر آبادی لکھا کرتے ہیں۔ مجھے سندیہ ہوا۔ کہ وہ مہاشہ کہیں وہی تو نہیں ہیں ؛

میں نے پوچھا "کیا آپ ہی آر کے وزیر آبادی ہیں"؟

اُنہوں نے اپنا سویکرتی ظاہر کی۔ اس پر میں نے اُن سے ہاتھ ملایا۔ اور کہا۔ کہ جس آریہ پتر کا میں آپ کے لیکھ پرکاشت ہوتے ہیں۔ اس کا اب سہایک میں ہی رہوں ؛

ٹھیک سمے پر رادھا کرشن جی آ کر مجھے بھوجن کے لئے اپنے گھر لے گئے۔ ان کی ماتا نے بڑے پریم سے مجھے بھوجن کرایا۔ کھانے کا سبھی سامان بہت سوادشٹ اور نانا پرکار کا تھا۔ ایک وچارک کا کتھن ہے۔ کہ سوادشٹ بھوجن کرنے کے بعد منش میں آشاوادتا بڑھ جاتی ہے۔ وہ اپنے کو کچھ ادھک اُدارتا سے دیکھتا ہے ؛

اُس سمے میری بھی یہی دشا تھی کہ رادھا کرشن جی نے جو آج کل مہاشہ کرشن کے نام سے پرسدھ ہیں۔ مجھ سے بات چیت شروع کی۔ اس دار تالاب کے بارے میں یہی میں نے میرے ویاکھیان کی آلوچنا کرنے پہار آئے تھے۔ اس کے سمبندھ میں انہوں نے مجھ پر انیک گمبھیر پرشنوں کی بوچھاڑ کر دی۔ مزا یہ کہ یہ سب کام اس خوبی کے ساتھ کیا۔ کہ اس میں میری تعریف بھی بنی رہے۔ اُنہوں نے ایک اور میری مانسک ویگیتا تھپ گمبھیر پاٹھ کی خوب پرشنسا کر دی۔ اور دوسرا اور میرے ویاکھیان دینے کے ڈھنگ اور شبد ویناس کے سمبندھ میں اُنہوں نے خوب کھری کھری باتیں سنائیں۔ مجھے یہ انوبھو ہونے لگا۔ مانو میں اپنے بڑپن کے کلپت سنگھاسن سے نیچے گرا رہا ہوں۔ میرا نشہ کم ہونے لگا۔ مجھے یہ انوبھو ہونے لگا۔ کہ میں بھی کوئی پورن ویکتی نہیں ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ مجھے یہ بھی سپشٹ روپ میں دکھائی دیا۔ کہ یہ جو لڑکا مجھے بھوجن کے لئے اپنے گھر بلا کر میرے ویاکھیان کی کڑی سمالوچنا کر رہا ہے۔ ایشور نے کسی چیز کا نادیک پہلو دکھانے کی ادبھت شکتی دے کر آیا ہے۔ اس سے کسی چیز کا کوئی تل چھپی نہیں رہتی ؛

منو وگیانکوں کا مت ہے کہ مانسک جگت میں پرتی کولتا کا سدھانت بھی بڑی پرکھتا سے اپنا کاریہ کر رہا ہے ارتھات دو بھنّ کرل وِ مخالف سبھاؤں میں پرسپر سنسرگ ہو جانے کا ادھک اوسر رہتا ہے۔ مانسک آکرشن کا بھی نیم ہے۔ ایک بولنے اور چپ رہنے والے ایک اچھے شروتا کو اپنا مِتر بناتا ہے۔ ایک تیز سبھاؤ والے کو کسی شانت سوبھاؤ

نیکتی کی چاہ رہتی ہے۔ یہ نیم اگرچہ سر ویاپی نہیں ہے۔ تتھاپی اس میں سچائی بھی اوشیہ ہے۔ شاید یہی کارن ہے۔ کہ مہاشہ کرشن کی اس سمے کی کڑی سمالوچنا نے مجھے اُن سے دُور کرنے کی بجائے اُن کے اور ادھک نکٹ لا کر کھڑا کر دیا۔ اسی دن سے میرا اُن سے پریم اور متراتا کا سمبندھ ہو گیا۔ ہم دونوں کا یہ پریم اس طرح کا تھا۔ کہ سمے تتھا پرستھتیوں کے بھید سے اسی پریم کو بیاہ کر دو پرتھم درشٹی کا پریم کہتے ہیں ؛

مہاشہ کرشن سے میرا سمبادہ تب ملتا تھا۔ اور نہ آج بتیس ورش گذر گئے۔ تو بھی ہم دونوں میں پرسپر سبھاؤ کا ایک ایسا وردھ موجود ہے۔ جسے ہماری یہ دیرگھ کالین متراتا بھی دُور کرنا تو ایک طرف کم تک نہیں کر سکی۔ میں سوبھاؤ ہی سے آشاوادی ہوں۔ اور پرتیک وستو کے چمکیلے پہلو پر میری نگاہ سب سے پہلے جاتی ہے۔ میں اپنی پرکرتی سے ہی منش پر وشواس کرنے والا ہوں۔ کوئی ویکتی اپنے سمبندھ میں جو کچھ کہتا ہے۔ میں اُسے سچ مان لیتا ہوں۔ اور اُسے اپنے کو میری درشٹی میں ویسا ہی سدھ ہونے کا پورا اوسر دیتا ہوں۔ بلکہ مجھے یہ وشواس ہے۔ کہ مجھ میں کسی کے چرتر وشلیشن کرنے کی شکتی بھی ہے۔ اور میں کسی ویکتی کی گہرائی کا بھی آسانی سے انومان کر سکتا ہوں۔ تتھاپی اپنے سبھاؤ کے انوسار میں پرتیک ویکتی کو اس کے اوپری روپ پر لیتا ہوں۔ اور اس کے دوشوں کو جان کر بھی میں کریا میں اُس کے گنوں کی اور ہی ادھک دھیان دیتا ہوں۔ میرے ہردے اور مستشک میں ایک طرح سے نرنتر یدھ چلا کرتا ہے۔ میری مستشک بتا دیتی ہے۔ کہ ایک ویکتی کا دوہار کرتم ہے۔ اس لئے تمہیں اُس سے ساودھان رہنا چاہئے۔ پرنتو ہردے میرے مستشک کو اس آدھار پر پھٹکار بتا کر کہ اس کی وشلیشن میں بھرانتی ہونے کی سمبھاونا بھی تو ہو سکتی ہے۔ اُسے وشواس کرنے کو بادھت کر دیتا ہے۔ میرا ہردے مستشک کو وشواس دیتا ہے کہ منش اننت شکتیوں کا بھنڈار ہے۔ اس میں اسر ہے تو کیا ہوا۔ وہ دیوتا کی نشانی بھی تو ہے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ایک منش کے لئے ایک بات سر دتھا اسمبھو ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ میرے سنسرگ ہی سے شاید اُس ویکتی کے ہردے میں دیوتوں کا ہی وجے ہو جائے اور میں اس کے وکاس میں سہایک ہونے کے پُنیہ کا بھاگی بنوں۔ بس اسی بھاونا جری دلیلوں سے آخر پرہردے مستشک پر آنتر ہمیشہ وجے پراپت کر لیتا ہے۔ پرنتو جب ویوہارک جگت میں سو میں سے ساٹھ اداہرنوں میں میرے مستشک کا وشلیشن ہی ستیہ سدھ ہوتا ہے۔ تو میرے ہردے کو بڑی ٹھیس پہنچتی ہے۔ اور میں اس ویکتی سے اپنا ناطہ توڑ لیتا ہوں۔ یعنی انیک اداہرنوں میں یہ سدھ ہوا ہے کہ اس کے دواس کے یا نقلی پشچاتاپ پر بھی میں اُسے دوسرا اوسر دینے کو ہمیشہ تیار رہا ہوں۔ میری یہ منوورتی کیول بھاشنوں، لیکھوں اور سماجک جیون میں ہی نہیں رہی۔ اپنے ویکتی گت ویوہار میں بھی میرا یہی حال رہا ہے ؛

(باقی آئندہ) (دستانی بھاونت)

قادیانی امام کا جوشِ غضب

بقیہ صفحہ ۱۱

اچھے آدمی ہیں۔ اور ہر ایک شریف آدمی ان کی دوستی پر ناز کر سکتا ہے۔ وہ انگریزی تہذیب کا نمونہ ہیں۔ فائینینس ممبر ایک نہایت شریف انگریز ہے۔ جن کے خلاف میں پہلے بہت کچھ سنا کرتا تھا لیکن واقفیت کے بعد میں انہیں نہایت ہی شریف انسانوں میں سمجھتا ہوں۔ اور ان کے اسوقت عہدہ پر لگنے کو ملک کی خوش قسمتی خیال کرتا ہوں۔ ہوم سیکرٹری کو میں ہمیشہ سے اپنے دوستوں میں سمجھتا ہوں۔ اور انہوں نے بھی ہمیشہ مجھے اور جماعت احمدیہ کو ایسا ہی سمجھا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ مسلمان بھی نہیں۔ مگر میں اپنے تجربہ کی بنا پر ان پر اسی طرح اعتبار کرتا ہوں۔ جس طرح ایک احمدی پر۔ ریونیو ممبر ایک مسلمان ہیں۔ جو گو ہماری جماعت میں شامل نہیں لیکن سعید نوجوان ہیں۔ اور ہمیں ان کی نسبت بہت کچھ امید ہے۔ اور میں ان کے مستقبل کی نسبت بعض خاص وجوہ سے خاص دلچسپی رکھتا ہوں۔ پس میں ان لوگوں کی موجودگی میں ایک منٹ کیلئے بھی خیال نہیں کر سکتا۔ کہ باوجود واقعات کا علم ہونے کے انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ یقیناً انہیں دھوکا دیا گیا ہے۔ انہیں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ آریوں نے پہلے یہ شرارت کی ہے۔ اور نیز انہیں یہ دھوکا دیا گیا ہے۔ کہ لیکھو کا نام لیکھرام تھا۔ ورنہ میں ایک منٹ کیلئے بھی خیال نہیں کر سکتا۔ کہ وہ یہ فیصلہ کرتے۔ کہ آریہ تو حضرت مسیح موعود کو قاتل کہے جائیں لیکن کوئی نوٹس نہ لیا جائے۔ اور احمدی اگر لیکھو کو لیکھو لکھیں۔ تو فوراً انہیں وارننگ دی جائے۔ پس میں ان ذمہ وار احباب کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ قطع نظر آریہ سماج کے باغیانہ رویہ اور ہماری خدمات سے انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ لوگ اپنی خباثت سے ہمیشہ حضرت مسیح موعود کو قاتل لکھتے ہیں۔ اور اب بھی انہوں نے ایسا کیا ہے۔

پس اس کے جواب میں ہمارا حق ہے۔ کہ جب کہ گورنمنٹ ان کا منہ بند نہیں کرتی۔ ہم ان کا منہ بند کریں۔ اسی طرح یہ واقعہ ہے۔ کہ لیکھو کا اصل نام لیکھو ہے۔ اس میں ان کی کوئی ہتک نہیں نام ماں باپ رکھتے ہیں۔ انہوں نے لیکھو نام رکھا۔ تو یہ ان کے وقت کے معیار کے مطابق تھا آریہ لوگ اس نام کو بدلنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ لیکن وہ دوسروں کو مجبور نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ اپنے رویہ کو بدل کر اخلاقی حق پیدا نہ کریں۔ پھر عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے حضرت مسیح موعود کے والد ماجد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ اور بھائی کا نام غلام قادر اور آپ کا اپنا نام بھی اسی سلسلہ میں تھا۔ مگر بٹالہ یا کسی اور جگہ سے ایک اشتہار شائع ہوا کہ آپ کا نام سندھی تھا۔ گورنمنٹ کو متواتر

توجہ دلائی گئی۔ مگر اس نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ اس شخص کے لئے اسے کوئی جوش نہیں آتا۔ جس کے احسان کے نیچے گورنمنٹ کا پورا پورا دبا ہوا ہے۔ ۱۸۵۷ء سے اسوقت تک اس کا خاندان اور اس کا سلسلہ گورنمنٹ پر احسانات کر رہا ہے۔ اور ان ساٹھ سالہ احسانات کے صلہ میں گورنمنٹ کا ایک پائی کا احسان بھی ہم پر نہیں۔ اگر گورنمنٹ یہ ثابت کردے۔ کہ ہم نے کبھی اس سے ایک پیسے کے دسویں حصہ کا بھی احسان قبول کیا ہے۔ تو میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ گورنمنٹ جا سے خاندان اور سلسلہ کے احسانات کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ ایسے محسن خاندان کے فرد اور ایسے محسن سلسلہ کے بانی کو لوگ سندھی کہیں۔ اعوذ باللہ ولا اناکہیں۔ اور دوسرے اتہامات لگائیں۔ تو گورنمنٹ کو کوئی جوش نہیں آتا لیکن لیکھو کو اگر لیکھو کہا جائے۔ تو اسے بہت غیرت آتی ہے۔ فساد کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اورنگ زیب کو بے شک تو جو کوئی چاہے کہتا جائے۔ اس میں کوئی حرج نہیں لیکن ایک ڈاکو کو ڈاکو کہنا برداشت نہیں کر سکتی حالانکہ اگر سیواجی قابل اعزاز ہے۔ تو جھگت سنگھ اور اس کے ساتھی بھی عزت کے قابل ہیں۔ اس نے سیواجی ایسے باغیوں کی حمایت کرکے خود اپنے سیروں پر کلہاڑی ماری ہے۔ اور نوجوانوں کو لینٹا وٹ پر آمادہ کیا ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ کلرک یا سپرنٹنڈنٹ جس نے الفضل کا وہ پرچہ افسران بالا کے پیش کیا۔ جس میں لیکھو لکھا گیا تھا۔ اس خطبہ پر بھی نشان کر کے پیش کریگا۔ اور اس وقت حکومت پنجاب کے ارکان کو جنہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ کہ بہت شریف آدمی ہیں۔ سمجھ آجائیگی۔ کہ ہمارے دل ان باتوں سے کسقدر رنجیدہ ہیں۔ بے شک ہم گورنمنٹ کو مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہماری حسیات مردہ ہیں۔ مومن ہونے کی وجہ سے ہمارے احساسات اور جذبات دوسروں سے کئی گنا زیادہ تیز ہیں۔ ہم سب اقوام کے بزرگوں کی عزت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے بزرگوں کی کوئی تحقیر کریگا۔ تو ہم ان کے لیڈروں کو۔ سانپوں۔ بھیڑیوں۔ اور ذلیل کیڑوں سے بھی زیادہ حقارت سے دیکھینگے۔ اور ایسا سبق دینگے۔ کہ قیامت تک یاد رکھینگے۔ ہمیں تو گالیاں جو چاہے دے لے۔ مگر اپنے بزرگوں کی شان میں ہم ادنےٰ سے ادنےٰ ہتک بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ قتل سے زیادہ سنگین الزام کسی شریف آدمی پر اور کیا لگایا جا سکتا ہے۔ اگر آریہ سمجھتے ہیں۔ یہ الزام صحیح ہے۔ تو وہ

ثابت کریں۔ اور اگر گورنمنٹ بھی واقعی آپ کو قاتل سمجھتی ہے۔ تو اس نے کیوں چھوڑ دیا۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ خود قاتلوں اور مجرموں کی طرفدار ہے۔ لیکن اگر وہ نہیں سمجھتی تو اس کا فرض ہے۔ کہ آریوں کو اس بہتان طرازی سے روکے۔

پس ہم ہرگز ایسے نوٹسوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہم قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ گورنمنٹ اگر کوئی قانون بنائیگی۔ کہ لیکھو کو لیکھو نہ کہا جائے۔ تو خدا تعالیٰ ہمارے لئے کوئی اور راہ نکال دیگا۔ جس سے ہم آریوں کی دکھتی رگ کو پکڑ سکیں گے۔ کیونکہ اسلام کوئی ایسا حکم نہیں دیتا۔ جس سے مشکلات میں اضافہ ہو جائے۔ اگر اس نے قانون کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ تو ایسے راستے بھی بتا دیئے ہیں۔ کہ قانون کے اندر رہتے ہوئے بھی اپنی غیرت کا ثبوت دے سکیں۔ اسلام کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک طرف تو وہ ہماری زبان بندی کر دے۔ اور دوسری طرف حکم دے۔ کہ غیرت دکھاؤ۔ اس لئے آریوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم بے شک قانون کی پابندی کریں گے۔ مگر اس کے باوجود ان کی دکھتی رگ کو پکڑ سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سیدھے ہو جائیں۔ میں اپنے مصنفین کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ بداخلاقی کو چھوڑ کر وہ جیسا سخت چاہیں لکھیں۔ میری طرف سے انہیں اجازت ہے۔ باقی رہا گورنمنٹ کا معاملہ۔ سو وہ ان کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ قانون کی پابندی کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ کہ تم قید سے ڈرو۔ اگر تم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ اور اظہار صداقت کے جرم میں تمہیں جیل جانا پڑے۔ تو بھاگے ہوئے جاؤ۔ لیکن وہی شخص قلم اٹھائے جو جماعت سے کوئی امداد نہ لے۔ جو ڈیفنس وہ خود پیش کر سکتا ہے۔ کرے اور اگر اس میں استطاعت نہیں۔ اور وہ ایسا نہیں کر سکتا تو خاموشی کے ساتھ جیل میں چلا جائے۔ اور سزا بھگت لے۔

آریہ سماج جالم پور کا چناؤ

آریہ سماج جالم پور کا سالانہ چناؤ عمل پذیر ہوا۔ پردھان ڈاکٹر جیون لال جی۔ اپ پردھان کالو رام جی منتری مہاشہ گنیش دت جی۔ جائنٹ منتری مہاشہ مول چند جی۔ اپ منتری دیوان چمن جی۔ خزانچی مہاشہ چوکھو رام جی۔ آڈیٹر

آریہ سماجوں کے نریکشنگ کا پروگرام

تمام ملحقہ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نریکشک (انسپکٹر) مہاشہ دیوناتھ جی آپ کے ہاں ذیل تاریخوں پر پہنچکر آریہ سماج کے حساب کتاب سالانہ لیکھا وغیرہ کی ضروری جانچ پڑتال کرینگے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے فنڈوں کا دھن بھی پراپت کرینگے۔ کئی جگہوں کے ادھیکاری نریکشک کے پہنچنے پر یہ عذر پیش کر دیتے ہیں۔ کہ ہمارا حساب ابھی تیار نہیں ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کی سیوا میں خاص طور سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنا حساب تیار رکھیں۔ تاکہ نریکشک کا وقت ضائع نہ ہو۔

پانی پت ۲۵-۲۶ اپریل۔ [illegible]
۲۷-۲۸ اپریل۔ نئی دہلی۔ ۲۹-۳۰ اپریل نجف گڑھ ۱ مئی۔ بیا بانس دہلی ۲-۳ مئی
سونا ضلع گوڑگانواں۔ [illegible]
نارنول (پٹیالہ) ۷ مئی۔ [illegible]
سنگرور ۹-۱۰ مئی۔ نابھہ ۱۱ مئی۔ [illegible]
(پٹیالہ) ۱۲ مئی۔ برنالہ ۱۳ مئی۔ [illegible]
۱۴-۱۵ مئی۔ مانسہ (پٹیالہ) ۱۶ مئی۔ [illegible]
۱۷ مئی۔ رامامنڈی ۱۸ مئی۔ تلونڈی سابو
۱۹ مئی۔ سرسہ ۲۰-۲۱ مئی۔ فیروز پور
چھاؤنی ۲۲-۲۳ مئی۔ فیروز پور شہر
۲۴-۲۵ مئی۔ موگہ ۲۶ مئی۔ قصور
۲۷ مئی۔ کھیم کرن۔ لاہور ۲۸ مئی۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماج گورو کل سیکشن جہلم

آریہ سماج مندر جہلم کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ چندہ کو لکھ ڈیان اور کنوال تک ہو چکے ہیں۔ روپیہ کی کمی کے باعث آریہ دیویوں نے بھی چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے۔ جہلم کے اندر گرد و نواح سے بھی پورا کرینگے۔ ایک ہزار روپیہ راولپنڈی سے باوجودیکہ وہاں کا سالانہ جلسہ قریب تھا۔ ۹۰۰ روپیہ کے قریب جمع کر لیا ہے۔ [illegible] ارادہ ڈنگہ گجرات جلالپور جٹاں [illegible] کے آریہ گھرانوں سے امداد کی [illegible] ہے۔ باقی آریہ جگت کو بھی امداد میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ دیانند منتری آریہ سماج گورو کل سیکشن جہلم

چودھری وسندہ رام جی۔ [illegible] سنجیونت جی۔ کالو رام جی [illegible] سماج جالم پور

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کلپ ناتھ کی خود غرضانہ شرارت اور آریہ سماج کی بے نظیر فتح

سناتنیوں کے منہ بولے پنڈتوں کا فیس دینے سے انکار۔ شکست یافتہ اکھلانند کا فرار

قصبہ نروٹ جمل سنگھ میں ایک کلپ ناتھ نامی پنڈت عرصہ چھ سال کتھا کرتا رہا۔ اور آریہ سماج کے برخلاف جتنا بھی زہر اگل سکتا تھا۔ اگلتا رہا۔ اس عرصہ میں آریہ سماجیوں نے تنگ آ کر سناتن دھرمیوں کے کہنے پر دو دفعہ شاستر ارتھ کیا۔ ایک بار اس وشے پر کہ شودر واستری کو وید پڑھنے کا ادھیکار ہے یا نہیں اور دوسری بار کیا پورانک پر۔ ایک دفعہ پنڈت کرم سنگھ جی اور دوسری دفعہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے شاستر ارتھ کیا۔ لیکن سناتن دھرمی پنڈت سے آریہ پنڈتوں کے اعتراضوں کا کوئی جواب نہ بن پڑا اور اسے منہ کی کھانی پڑی اس پر کلپ ناتھ نے پھر ایک علاقہ کو اکسایا اور سینکڑوں من غلہ اور تقریباً ایک ہزار روپیہ نقد اکٹھا کر کے سناتن دھرم سبھا نروٹ جمل سنگھ کا سالانہ جلسہ رکھا۔ جس میں آریہ سماج کو چیلنج دیا گیا۔ کہ اگر تمہیں پورانوں پر شنکا ہو۔ تو نروارن کر سکتے ہو۔ سناتن دھرمی بھائیوں کے کہنے اور للکارنے پر آریہ سماج نروٹ جمل سنگھ نے چیلنج منظور کر لیا۔ اور شاستر ارتھ کیلئے شرطیں بذریعہ چٹھی نمبرے مورخہ ۱۸ ۳/۳۱ طے ہوئیں۔ کہ شاستر ارتھ ۹ ۴/۳۱ سے اٹھارہ پورانوں پر اٹھارہ دن تک روزانہ ہوتا رہیگا۔ اور اس کے بعد ایک دن ستیارتھ پرکاش پر ہم اعتراض کرینگے۔ جسے آریہ سماج نے منظور کر لیا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ اور پنڈت بدھ دیو جی میرپوری پنڈت منشا رام جی۔ پنڈت پورن چند جی پنڈت رام سروپ جی اور پانچ چھ بھجنیک تاریخ مقررہ سے پہلے پہنچ گئے۔ اور سناتن دھرم کیطرف سے پنڈت اکھلانند پنڈت کالو رام اور سوامی پرکاشانند اور پنڈت راج نارائن دہلوی اور پنڈت دنیا رام امرتسری وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ ان کی تقریباً بجو میں سمے ۹ ۴/۳۱ کو سناتن دھرم سبھا کے پنڈال میں ۸ بجے صبح کے پہنچ گئے۔ جہاں سناتن دھرمیوں نے یہ سوال پیدا کر دیا کہ شاستر ارتھ تحریری ہوگا۔ آریہ سماج کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ آپ اپنی تحریر کے برخلاف جاتے ہیں۔ لیکن سناتن دھرمی لیسے لفظ بولے کہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے سناتن دھرمیوں کے کہنے پر ان کی شرط منظور کر کے شاستر ارتھ شروع کرا دیا۔ آریہ سماج کیطرف سے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ اور سناتن دھرم کی طرف سے پنڈت اکھلانند جی شاستر ارتھ کیلئے مقرر ہو گئے۔ اور سوامی پرکاشانند جی کو پردھان جلسہ بنایا گیا پنڈت بدھ دیو جی نے شیو پوران سے پانچ سوال کئے جو کہ سنسکرت میں پندرہ منٹ میں لکھ کر اور پانچ منٹ میں سنا کر اور دس منٹ میں لیکچر دے کر لوگوں کو سنا دئیے گئے جس کا جواب اکھلانند نے اپنی طبیعت کے الوسار فحش کلامی سے دیا۔ اور فساد کا خطرہ ہو گیا۔ سوامی پرکاشانند نے عام لوگوں کو شانت کیا۔ اور عام پبلک پر واضح کر دیا۔ کہ پنڈت اکھلانند جی جھوٹے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پنڈت بدھ دیو جی کے سوالوں کا ٹھیک جواب نہیں دیا ہے۔ مگر جو کچھ بھی پورانوں میں کتھا آئی ہیں۔ وہ ایک النکار ہیں اور یہ باتیں واقعی ہوئی ہیں۔ بزرگوں کو کوئی دوش نہیں لگ سکتا۔ چاہے وہ کچھ بھی کریں۔ اس بات کو سنتے ہی سناتن دھرمی چہ میگوئیاں کرنے لگ پڑے۔ اور کہنے لگے۔ کہ سوامی پرکاشانند نے ہمارے اڈنبر کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ لیکن سوامی پرکاشانند جی نے اصلیت کو سامنے رکھتے ہوئے اور پردھان کی ڈیوٹی کو ادا کرتے ہوئے اصلیت لوگوں کے سامنے رکھ دی جس سے سناتن دھرمیوں کو شکست فاش ملی۔ ہم نے پھر کہا کہ ہمیں اب دوپہر کے بعد وقت دیں۔ تا کہ شیو پران کے متعلق بقایا سوال کئے جاویں اتنے میں سناتن دھرمی بول اٹھے۔ کہ اب ہمیں ستیارتھ پرکاش پر اعتراض کیلئے وقت دیا جاوے۔ سوامی پرکاشانند جی نے کہا۔ کہ آپ جھٹیوں کے ذریعے آپس میں فیصلہ کریں۔ اور گڑبڑ نہ مچائیں۔ آخر چٹھیوں کے ذریعے فیصلہ ہوا۔ کہ پہلے ستیارتھ پرکاش پر اعتراض ہونگے۔ اور اس کے بعد روزانہ سترہ دن تک شاستر ارتھ پورانوں پر ہوتا رہیگا۔ لیکن سناتن دھرمی بھائیوں نے اکھلانند وغیرہ کو فیس دینے سے انکار کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دم دبا کر ایسے بھاگے۔ کہ عام جنتا کو معلوم ہو گیا کہ یہ صرف سبھا کے شٹو ہیں۔ اور پورانوں پر شاستر ارتھ نہیں کر سکتے۔ آریہ سماج کی طرف سے کھلا چیلنج دیا گیا۔ منادی کرائی گئی۔ کہ آؤ اور ستیارتھ پرکاش کی صداقت کو آزماؤ اگر آپ کا کوئی ودوان نہیں ہے۔ تو جس نے آریہ سماج کے خلاف دو جھوٹے ٹریکٹ چھپوا کر اور چھ مہینے زہر اگل کر لوگوں میں پھوٹ ڈلوائی ہے اسی کلپ ناتھ کو ہی شاستر ارتھ کرنے کو بھیجو لیکن سناتن دھرمیوں نے شکست مان لی۔ اور خاموش رہنا مناسب سمجھا۔ پرماتما سناتن دھرمیوں کو ہوش و عقل دے۔ تاکہ آئندہ یہ پورانوں پر شاستر ارتھ کرنے کیلئے تیار نہ ہوں۔ اور گندی تعلیم نہ پھیلے۔

(ٹھاکر دھگت سنگھ منتری آریہ سماج
نروٹ جمل سنگھ)

گوروکل جگت

گوروکل کانگڑی کے سماچار

۱۔ موسم بہت اچھا ہے۔ آموں کے بوروں کی سگندھ سے کل بھومی مہک رہی ہے۔ دھیرے دھیرے گرمی بڑھنی شروع ہو گئی ہے۔ پرنتو راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ برہمچاریوں کا سواستھ اوتم ہے۔ ہسپتال پرایہ خالی پڑا ہے۔ مہا ودیالہ کے ایک برہمچاری کو معمولی پیٹ کی شکایت ہے چھوٹے برہمچاری بالکل تندرست ہیں۔

۲۔ ادھیکاری شرینی کا پریکشا پرنام نکل آیا ہے۔ اس ورش ۴۳ برہمچاری ادھیکاری پریکشا میں بیٹھے تھے۔ جس میں سے ۲۶ برہمچاری نشکلنک پاس ہوئے ہیں۔ پرایہ ودیارتھیوں کے انک اوتم ہیں۔ اور نتیجہ سنتوش جنک ہے۔ چار برہمچاری ایک ایک مضمون میں فیل ہونے سے دوبارہ پریکشا دینگے۔ صرف چار برہمچاری فیل ہوئے ہیں۔

۳۔ تیس برہمچاریوں کے ایکدم مہا ودیالہ میں داخل ہو جانے سے آشرم تنگ بھر گیا ہے۔ مہا ودیالہ میں برہمچاریوں کی تعداد اتنی زیادہ کبھی نہیں ہوئی آشرم کے کمروں کے گھر جانے سے جھونپڑیوں کے ذریعہ کام چلایا جا رہا ہے۔ اس اوستھا میں مہا ودیالہ مندر کی ضرورت بہت زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ دانی مہودیوں کو اس طرف شیگھر دھیان دینا چاہئے۔ تاکہ روپیہ آنے پر عمارتوں کا کام شروع ہو جاوے۔

۴۔ اس ورش مہا ودیالہ کے نئے سترکا آرمبھ برہدیگیہ سے کیا گیا۔ جس میں چاروں ویدوں کے منتخبہ سوکتوں کے منتروں کا سور کے ساتھ پاٹھ کیا گیا۔ اس پوتر یگیہ میں سگندھت سامگری کے اتی رکت رتو انوکول پھل پھولوں کی بھی یگیہ کنڈ میں آہوتی دی گئی تھی۔ سمپورن یگیہ بڑی گمبھیرتا پورک سمپادت ہوا۔ اس یگیہ میں مہا ودیالہ اور ودیالیہ کے سمپورن ادھیاپک و برہمچاری و انیہ کل واسی شامل ہوتے تھے۔ انت میں شری آچاریہ جی نے یگیہ کے ... اور یگیہ شیش بانٹا گیا۔

۵۔ گرشیم رتو میں مہا ودیالیہ کا چھوں ... ہوتی ہیں۔ ان کے چناؤ ہو گئے ہیں۔ ... تت پرتا سے اپنی اپنی سبھاؤں کے ... کرنے لگ گئے ہیں۔ اور برہمچاری بھی اپنی ... شکتی سردھی کران سے پورن لابھ اٹھانے ...

۶۔ گوروکل کے اوپادھیائے ورگ نے ... سربیں ایک مہتو پورن نشچیہ کیا ہے۔ کہ ... ایک اوپادھیائے اپنے وشیہ کے ساد ... سدھانتوں پر ویاکھیان دینگے۔ یہ ویاکھیان پاک جھک ہوا کرینگے۔ جن سے جہاں ... میں شکشا کے واتاورن کی برودھی ہوگی ... یہ بھی لابھ ہوگا۔ کہ جو ودیارتھی ... سے پورن لابھ اٹھا سکیں گے۔ جو ان ... کو نہیں پڑھتے۔ تھا ان کے سدوپیوگ ... ونچت رہ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ... دشیشتی ویاکھیانوں کا بھی پربندھ کیا جا ... ودیالیہ کی پرتھم پانچ شرینیوں میں ... ۴۱ برہمچاری ہیں۔ سبھانے ۱۰۱ ... کے لوس کیلئے ودیالیہ آشرم کی عمارت ... آشا سے ادھک برہمچاریوں کی سنکھیا ... ہو رہی ہے۔ اس ورش وارشک اتسو پر ۴۳ ... کا ویدارمبھ سنسکار ہوا۔ اتنے برہمچاریوں کا ... گوروکل کے دگت اتہاس میں سنسکار نہیں ...

۷۔ برہمچاریوں کی سنکھیا ادھک ہونے ... کی عمارت بھی اپریاپت سدھ ہو رہی ہے ... شرینیوں میں برہمچاریوں کی سنکھیا ۵۵ تک ... سے دھاگوں کی آوشیکتا انوبھو ہو رہی ہے۔ ... ہمارے پاس عمارت اپریاپت ہے۔ ... کوشیگھر ہی اس کمی کو پورا کرنیکی کوشش کر ...

۸۔ السوبڑی دھوم دھام سے سمپت ہوا۔ ... آشا سے ادھک رہی۔ پچھلے کئی برسوں سے ادھک ... میں لوگ آئے۔ اس پر بھی ایک ... بہتر میں چھپوا دیا ہے۔ ... پرکار کی ... ضرورت نہیں۔ کہ ... بات میں ... نمائشیوں نے اپنی آنکھوں دیکھی ...

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج بڈلاڈہ کا سالانہ جلسہ

۱۔ آریہ سماج منڈی بڈلاڈہ کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ سے سات روز پیشتر پنڈت ہردیالو جی سدھانت وشارد نے اپنی اپنشدوں کی کتھا دوارہ امرت ورشا کی۔

۲۔ جلسہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت منشا رام جی شاستری پنڈت بالکند جی شاستری۔ پنڈت بنواری لال جی بی اے۔ ادھشٹاتا دیدپرچار پنڈت سچدانند جی دیاکرن آچاریہ۔ مہاشہ سالگرام جی اور سوامی سوبوارنگر جی کے اتیرکت ماسٹر لکشمن جی آریہ اپدیشک۔ لالہ لبھو رام جی انچارج شردھانند دلت ادھار منڈل رہتک۔ پنڈت دیودت جی آدی مہانو بھاوؤں نے پدھار کر اپنے منوہر اور پربھاوشالی دیاکھیانوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا۔ اس کے علاوہ ایک اچھوت ادھار کانفرنس زیر صدارت پنڈت بنواری لال جی بی اے ہوئی۔ جسمیں نہ دیاتی بھیڑ تھا

گیگئی۔ کہ ہندو بھائی ان دلت بھائیوں کو کم از کم اپنے حقوق تو دیدیں۔ جتنے انہوں نے مسلمان اور عیسائیوں کو دے رکھے ہیں۔

کندن لال گپتا سیکرٹری آریہ سماج بڈلاڈہ

آریہ سماج لال کرتی کا جلسہ

آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی کا چرتھا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا جس میں سبھا کی طرف سے سوامی لوکانند جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت منشور دت جی منند پرتاپ جی و مہاشہ بھگت رام جی وتر سنند جی بھجنیک اور ان کے علاوہ سوامی گرانند جی پنڈت بھگتی رام جی پنڈت ویشپال جی لالہ وزیر چند جی بلیڈر نے اپنے منوہر اپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا کو کرتیہ کرت کیا۔ اتوار کو آریہ پتری پاٹھشالا کی کنیاؤں کو لالہ درباری لال جی کے ہاتھوں سے انعام تقسیم کرایا گیا۔ سماج کی طرف سے ستیارتھ پرکاش نصف قیمت پر فروخت کئے گئے۔ اور ہر قسم کے ٹریکٹ مفت تقسیم کئے گئے۔

منتری آریہ سماجوں سے نویدن

آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر جو لوگ کتابیں فروخت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ان کے پاس ناولوں۔ ڈراموں اور ادھر ادھر کی کتابوں کے سوائے کوئی سماجک یا رشی دیانند کے بنائے گرنتھ ہرگز نہیں ہوتے۔ جس سے کہ آریہ سماج کا پرچار ہو۔ ہر آریہ سماج کے منتری مہاشہ کا دھارمک فرض ہے۔ کہ جب کوئی ان کے سالانہ جلسے پر کتابیں فروخت کرنے کیلئے آئے۔ تو پہلے اس کی تمام کتابوں کو دیکھ لیا جائے۔ اگر اس کے پاس سماجک رشی دیانند کرت گرنتھ ہوں۔ تو اس کو جلسہ پر کتابیں فروخت کرنے کی اجازت ہو۔ دکھ کی بات ہے کہ راولپنڈی آریہ سماج کے جلسہ پر جو بھی سماجک یا رشی دیانند گرنتھ لانگو۔ یہی نہیں عجائب تماشا اس سے آریہ سماج کے پرچار کو ہانی ہوگی۔

(رام لال آریہ)

آریہ سماج جیند کا اُتسو

آریہ سماج ریلوے سٹیشن جیند ضلع گوڑگاں دھاگ کا سالانہ جلسہ سمارہ سے سماپت ہوا۔ پنڈت برت پال جی شانک۔ پنڈت رگھوپالو جی شاستری۔ پنڈت منشا رام جی کے اپدیشوں

اور مہاشہ سالگ رام جی کے بھجنوں سے حاضرین کو بہت آنند آیا۔ جلسہ کے موقعہ پر ایک مہاشہ کو جو کچھ عرصہ سے عیسائی ہو گئے تھے۔ ان کی درخواست پر شدھ کیا گیا۔ مہاشہ جی کا پہلا نام لوٹا رام ہی رکھا گیا۔

(امرنا تھ منتری سماج)

علاقہ سنگھڑ میں ویدک دھرم کی دھوم

آریہ سماج تونسہ کے پرچار سے آس پاس کے علاقہ میں سماجیں کھل گئی ہیں۔ اور اب وہاں پر سنسکاروں کی بھی ویدک ریتی سے بنیاد پڑ گئی ہے۔ چنانچہ ابھی گذشتہ ہفتہ میں تین ویدک سنسکار ہوئے۔

(۱) بستی بزدار میں ویدک دواہ پنڈت نرنجن دیو منتری آریہ سماج نے جاری کرایا۔

(۲) کوٹ قیصرانی میں لالہ تیرتھ رام کے لڑکے کا وواہ ویدک ریتی سے مہاشہ موہن چند جی منتری آریہ سماج کوٹ قیصرانی نے کرایا۔

(۳) تونسہ میں مہاشہ لال چند کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے آریہ سماج نے کرایا۔

با تصویر — خاوند بیوی کا رہنما — کتاب

تحفۂ شادی

مضمون کی فضیلت۔ پرلطف شادی۔ پوشیدہ بناوٹ بالتصویر۔ قدرتی استعمال۔ ضروری ہدایات۔ فرائض نامہ شادی۔ خاوند بیوی کی ملاقاتیں۔ مجربات۔ بے ضابطہ عمل یا بستور العمل امراض کا علاج۔ بیشمار قیمتی مضامین قریباً ۲۵۰ صفحہ خوبصورت مجلد قیمت ۱۲ علاوہ محصول

پتہ سیتا رام دت کویراج آدتیہ رسائن۔ انارکلی لاہور

اپنے شہر کے کتب فروشوں سے خریدو!

راجپوت کی بیٹی

اصول لفرد ... ناول ہے جس کے مطالعہ سے سرد سے سرد خون میں بھی زندگی کی حرارت پیدا ہوتی ہے ہندو بچیوں اور نوجوانوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری ہے قیمت ۸ / ... سنگیت ساگر مصنفہ سردار ... سنگھ صاحب ... جو ہندوستان کے مشہور مصنف ہیں ۸ /

شریمد بھگوت گیتا

کا آسان با محاورہ اردو بہترین ترجمہ از شریمان مہاتما جیت رام جی برہمچاری کے نہایت قلیل عرصہ میں اس کی بارہ ہزار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ قیمت اردو ۱۰ / ہندی ۱۰ / گورمکھی ۱۰ / گیتا دھرم ۔ انہ بھگت سوتی رام ۱۰ / دھارمک کہانیاں ۔ معیار صداقت ۱۰ / آفتاب حقیقت ۱۰ / ملنے کا پتہ:

روشن ستارے

یعنی ہیرو اور ہیروئین و غیرہ بہادروں کے حالات ۱۲ / خوش نصیب دوست بھگوان کرشن وسداما جی کے مکمل حالات ۱۲ / جیل دفتر کی شہادت ۳ / چتوڑ کی بربادی ۳ / جیتی جاگتی مورتیں ۶ / ... نہ راجستھان ... مصنفہ ... کر اچھر سنگھ ...

دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری دروازہ ۔ لاہور

ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ

شرومنی دھوپ — اور — اگربتی

کی شہرت کیوں بڑھ رہی ہے؟

اس لئے

کہ دھوپ ایک بار سلگانے سے تمام بھسم ہو جاتا ہے اور بار بار جلانے کی تکلیف نہیں دیتا۔

کہ صحت بخش ہونے کے علاوہ نہایت خوشبودار ہے۔ شدھ دیسی گھی سے تیار ہوتا ہے۔

کہ خوشنما بکسوں میں ملتا ہے۔ نرخ درجہ اول فی بکس ایک چھٹانک ۲ / فی سیر ۱۶ بکس ۲ / درجہ دوم فی سیر ... درجہ سوم فی سیر ...

ہون سامگری

رنوانکول۔ روگ ناشک طاقت بخش اور اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ادویات سے تیار کی جاتی ہے۔

سینکڑوں تعریفی خطوط موجود ہیں

نرخ درجہ خاص فی سیر ۱۲ / درجہ اول فی سیر دس آنے۔ درجہ دوم فی سیر آٹھ آنے۔

آپ کا شبھ چنتک

چونی لعل کھنہ مالک شرومنی رسپنکا لیہ و سگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

دان کے ادھکاری کون ہیں

آؤ ہم بتائیں۔ جتا یا دینا آپ کا کام ہے۔ عام طور پر اناتھ آلیہ غریب بچوں کی جائے پناہ ہے۔ لیکن بعض اوقات امیر گھرانوں کے بچوں کو بھی گردش ایام دنیا میں لا پھینکتی ہے۔ کیفیات میں بعض اوقات سنسنی خیز حالات کا پتہ لگتا ہے۔ جس سے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ۱۳ اپریل ۱۹۳۱ء کو ایسے ہی ایک امیر خاندان کے بچوں نے پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ میں پرویش کیا۔ حالات یہ ہیں۔ راجکماری۔ شکنتلا دیوی۔ شنگار سین۔ اوم پرکاش ان چار بچوں کے باپ ۔۔۔ الیکٹریکل مکینیکل انجینئر وخانصے بینڈی لارڈ۔۔۔ ان بچوں کے دادا مرحوم مستری ۔۔۔ گوجرانوالہ کے مشہور ٹھیکیدار اور لاہور میں سب جج کے عہدہ پر رہ چکے ہیں۔ ان کے چچا مہر سنگھ ضلع گجرات میں ایکسائز کے لینڈ لارڈ ہیں۔ ان کے سوتیلے بھائی مسٹر ۔۔۔ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر ہیں۔ اتنے امیر خاندان میں جنم لینے پر اس لئے یہ بچے اناتھ آلیہ میں پہنچے۔ کہ ان کی حقیقی ماتا کا سایہ ان کے سر سے اٹھ چکا تھا۔ والد کی دیوانی مقدمہ کی بنا پر عدم پتہ ہیں۔ سوتیلے بھائی رکھنے سے انکاری ہے۔ امیر چچا سنبھالنے کیلئے تیار نہیں۔ الغرض ادھر بھی سوائے اناتھ آلیہ کے اور انکا کوئی آشرا نہ تھا۔

اناتھ آلیہ میں داخل کئے وقت راجکماری کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار بہہ نکلی۔ کہنے لگی۔ کہ کبھی تو ہماری رکھشا کیلئے نوکر مقرر تھے۔ لیکن آج لاوارثی کی حالت میں اناتھ آلیہ میں پہنچنا پڑا۔

راجکماری جو کہ سب سے بڑی تھی۔ کی صحت کو متنزل دیکھکر حیرانی ہوئی کہ انتہا کی کمزور تھی۔ اس لئے اسے آریہ کو میو ہسپتال میں ڈاکٹری معائنہ کرایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بعد از معائنہ رائے دی۔ کہ اس لڑکی پر تپ دق کا حملہ ہو چکا ہے۔ اسکو دیگر بچوں سے بالکل علیحدہ رکھا جاوے۔ تاکہ یہ خطرناک بیماری طوالت نہ پکڑے۔ اس کو خوردونوش کے واسطے دودھ ماکھن پھل ہی دیئے جائیں۔

اناتھ آلیہ کے پاس مکانوں کی از حد تنگی ہے علیحدہ رکھنے میں ہم مجبور ہیں۔ لیکن اگر علیحدہ نہ رکھا گیا۔ تو دوسرے بچوں کی زندگیاں خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے علیحدہ رکھنا ہی لازمی اور ضروری ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کھلے میدان میں ایک خیمہ لگا کر اسے علاحدہ رکھی جائے۔ اس پر اور دودھ پھل ماکھن صفائی کے لئے تنخواہ مل۔ ضروری ادویات۔ صاف کپڑے وغیرہ کی ضرورت پر کم از کم روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔ چونکہ یہ مرض خراب ہے اور تندرست ہونے میں دیر لگتی ہے۔ اس لئے کم از کم ۶ ماہ تک خرچ کرنا پڑیگا۔ اس لئے ہمدرد سجنوں سے اپیل کی جاتی ہے

ساماجک جگت

آریہ سماج ملتان شہر کا اتسو

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

(منتری آریہ سماج ملتان شہر)

جھجر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

وید پرچار سپتاہ ۲۳ اپریل سے ۲۸ اپریل تک منایا جاویگا۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ اپریل کو ہوگا۔ جسمیں مشہور مشہور کھمنیک اور اپدیشک پدھارینگے۔ جلسہ کے ایک ہفتہ پہلے شہر کے مختلف محلوں میں وید پرچار ہوگا۔ گرد ونواح کے بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ پدھار کر جلسہ کی رونق بڑھاویں۔

(بیہرام منتری آریہ سماج جھجر)

کہ ایک انسان کو خطرناک بیماری کے منہ سے بچانے کیلئے آپ کھلے دل سے امداد کریں۔ ہم اپنی طرف سے اس لڑکی کی زندگی کی رکھشا میں پوری پوری کوشش کرینگے۔ بس پربھو کے ادھین ہے

(آنریری منتری ہیرانند شرما پنجاب اناتھ رکشنی سبھا پنجاب کیندریہ اناتھالیہ راوی روڈ لاہور)

آریہ سماج لاہور کا چناؤ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک چناؤ نمن پرکار ہوا۔

پردھان لالہ شیو دیال جی ایم۔ اے۔ اُپ پردھان۔ لالہ مولراج جی بی۔ اے۔ ایل لالہ روشن لال جی۔ منتری لالہ رگھوناتھ جی اُپ منتری مہاشہ شیل رام جی۔ مہاشہ امیر چند ۔۔۔ مہاشہ اچھر رام۔ خزانچی۔ لالہ بوسہ رام۔ پستکادھکش بھگت اشور داس۔ دستور ۔۔۔ مہاشہ گینپتی لال۔ آڈیٹر مہاشہ منت لال ۔۔۔ پرتیندھی سبھا۔ مہاشہ کرشن جی بی۔ اے لالہ کیشو آنند۔ بی اے۔ ایل۔ ایل بی۔ لالہ موتی رام جی آف میسرز کرپارام برادرس لالہ نوتن داس جی۔ پنڈت بھیم سین جی ۔۔۔ مہاشہ چونی لال جی۔ لالہ نند لال جی۔

آریہ سماج موگا کا سالانہ چناؤ

اس پرکار ہوا ہے۔ پردھان لالہ نند لال جی رئیس۔ اُپ پردھان لالہ رامجی داس جی لالہ ۔۔۔ جی منتری لالہ چانن رام جی۔ سہایک منتری

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا جیون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے

بڈھے جوانوں اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت۔ ۵ تولہ ۲۰/ تولہ ۔۔۔ دس تولہ ۔۔۔

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلارام نبٹرا اینڈ سنز ترنمل
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس۔ اینڈ ڈرگسٹس
ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس ڈرگسٹس صدر بازار
پشاور چھاؤنی۔ کویراج سکھدیو کلیان اینڈ جالیہ
فیروزپور شہر۔ حکیم بھگونداس سنت۔ ام۔ چرک جمعیت رائے
گوجرانوالہ کویراج شنکر نند لال۔ کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

سچی دیش سیوا بچوں کو سدا جاری بلوان تیجسوی بنا کر کیجیے

ششو سُدھار ہندی قیمت ۱ر } اس میں ان جملہ اصولوں کو کمال خوبی سے بیان کیا ہے۔ جن پر عمل کرنے سے ماتا پتا اپنے بچوں کو تندرست سدا جاری بلوان بنا سکتے ہیں۔

استری شکشا ہندی قیمت ۶ر } شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی نے استری شکشا کے متعلق ایک نہایت مفید کتاب اردو میں لکھی تھی۔ اسے اب ہندی میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ کتاب کا شہید اکبر کی تصنیف ہونا ہی اس کی خوبی کی بھاری ضمانت ہے۔

راؤ ہا۔ ہندی قیمت ایک روپیہ کہانی کے روپ میں استری شکشا کے متعلق ایک دیش سیوک کی لکھی ہوئی اتم پستک ہے۔ **گرہ شکشک** (گرہستھ دھرم) ہندی ۱۲ر اس پر انعام مل چکا ہے۔ **استری سنگیت پشپ مالا**۔ قیمت ۱۰ر

رہبر نوجوانان اردو ۸ر } لالہ کنور سین آئی۔ ایس ای محکمہ انہار پنجاب نے اس کتاب میں وہ تمام باتیں لکھدی ہیں۔ کہ جن کا جاننا ہر ایک نوجوان کے لئے ضروری ہے۔

برہمچریہ آشرم (اتی کا بندھن) اردو ۸ر } اس میں آستی کے لئے جدوجہد اور اس کا نتیجہ۔ ناکامیابی کی وجوہات۔ ترقی کا سچا ذریعہ۔ گورو کل شکشا پرنالی وغیرہ مضامین پر مفصل لکھا گیا ہے۔ دو صد صفوں کی بڑے سائز کی کتاب ہے۔

آریہ بھجن منجریہ ہندی ۔۔۔ سائز مولانا ٹائپ بڑھیا کاغذ } مہرشی دیانند کی ہدایات کے متعلق روزانہ پاٹھ کیلئے مشہور پستک ہے۔ جس میں ایک سو آٹھ منتر ہیں۔ ہر ایک منتر کے ایک ایک شبد کے ارتھ اور بھاوارتھ دیا گیا ہے۔ دیکھا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ اس لئے پالن کرنے کے لئے کم سے کم یہ گٹکا ہر ایک آریہ کے پاس ہونا چاہیے۔ ملنے کا پتہ:

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ ۔۔۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بکھام پرشاد اور لالہ مہنگا رام ۔ خزانچی لالہ ہردو رام جی ۔ اور لیٹر کا لیہ ادھکشن پنڈت پرسرام جی ہوئے ہیں ۔

۵۔ آریہ سماج نے بیساکھی کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا ۔ اس موقع پر پنڈت آریہ منی جی اور سوامی سدانند جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے ۔ اور گئی نئے ممبر بنے ۔ گوروکل کے یوگیہ سناتک پنڈت پریم ناتھ جی نے موگا میں پریم آنند دھالیہ کھولدیا ہے ۔ جہاں مریضوں کا علاج مفت کرتے ہیں ۔ (اُپ منتری آریہ سماج موگہ)

آریہ سماج دہرم کوٹ کا چناؤ

یکم بیساکھ سنہ ۱۹۸۹ کو آریہ سماج دہرم کوٹ رندھاوا کا وارشک چناؤ نمن پرکار ہوا ۔

پردہان مہاشہ پورن چند جی ۔ اُپ پردہان مہاشہ بیجرام جی بیٹھی ۔ منتری پنڈت گیا چند جی وشید کوپرانج ۔ اُپ منتری مہاشہ ہنس راج جی ۔ کوشادھکشن ماشہ اننت رام جی ۔ لیتکا دھیکش مہاشہ ہرکشن داس جی ۔ آریہ ویردل کا چناؤ نمن پرکار ہوا ۔

پردہان پنڈت دلوا چند جی ۔ اُپ پردہان مہاشہ رتن چند جی ۔ منتری مہاشہ اقبال چند جی ۔ اُپ منتری جگدیش چند جی گہہ ودتر ۔ کوشادھکش مہاشہ چرنجو جی لیتکا دھیکش سرداری لال و دینا ناتھ جی ۔ کپتان والنٹیر جے پال جی (ہنس راج اُپ منتری آریہ سماج دہرم کوٹ)

ساودہان

ایک شخص سو مدیو جو اپنے آپکو ضلع ڈیرہ غازیخاں کا نواسی بتاتا ہے ۔ کئی سماجوں سے وہ نقدی اور بسترے وغیرہ یہ کہکر اڑاتا ہے ۔ کہ ریل گاڑی میں میرا بستر گم ہو گیا ہے ۔ یا جیب کٹ گیا ہے ۔ جہاں وہ اسطرح آریہ سماجیوں کو ٹھگتا ہے ۔ وہاں پر وہ سادہارن لوگوں سے بھی دھن حاصل کرتا ہے ۔

۲۔ ایک شخص رام پرشاد ساکن کھنہ ضلع لدھیانہ کچھ دن گذرے ۔ آریہ سماج مندر نابھی میں ٹھیرا تھا ۔ وہاں سے وہ ڈسٹرالٹفیس لیکر چمپت ہو گیا ۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کی سیوا میں نویدن ہے ۔ کہ وہ ایسے اشخاص کے دہوکے میں نہ آیا کریں ۔

(دیو ناتھ انسپکٹر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

سوامی سروانند جی سے نویدن

شری سوامی سروانند جی سے پرارتھنا ہے کہ آریہ سماج لوہاری دروازہ ملتان شہر کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل سنہ ۱۹۳۱ کو ہوگا ۔ آپ ضرور اس موقعہ پر پدھار کر انوگرہیت کریں ۔ جہاں کہیں بھی سوامی جی ہوں ۔ ملتان سماج کی طرف سے وہاں کے آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن ہے

کہ وہ شری سوامی جی کو اس نوٹ کی سوچنا دیدیں ۔ (رام نارائن رچا اُپ منتری)

آریہ سماج جھوک اترا کے سماچار

۱۔ ہفتہ واری ست سنگ پراتا کال ہون یگیہ سے شروع ہو کر ۸ بجے کارروائی سماپت ہوتی ہے ۔

۲۔ گت ماس کماری چندروتی جی شاستری اور پنڈت ہربھجن لال جی جھوک اترا میں پدھارے آپنے راتری کو ۱۲ بجے تک اپنے لیکچروں سے جنتا کو آنندت کیا ۔ کماری جی کے دیا کھیان کے کارن استریوں پر اچھا پربھاؤ پڑا ۔ کئی استریوں نے فضول زیوروں کے تیاگنے کا پرن کیا ۔

۳۔ اس ماہ میں تین سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے ۔ پنڈت شانتی پرکاش جی اور مہاشہ جگدیش چندر جی جھنگ نے زور وشور سے پرچار کیا ۔ (بھگوان داس منتری آریہ سماج)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

۱۔ روزانہ ست سنگ میں ہون پرارتھنا اور کتھا ہوتی ہے ۔

۲۔ مہاشہ بھگت رام جی نے اپنے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا ۔ ۵ روپیہ آریہ سماج کو دان دیے ۔ اور حاضرین کا موہن بھوگ سے ستکار کیا ۔

۳۔ آریہ سماج میرپور کا وارشک اتسو ۲۶-۲۷-۲۸ بیساکھ ہونا نشچت ہوا ہے ۔ اس موقعہ پر ضلع میرپور میں ویدک دہرم پرچار کے سادھنوں کے متعلق ایک کانفرنس ہوگی ۔ (کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور ریاست جموں)

کنور دہرم سنگہ کا پتہ

کنور دہرم سنگہ جیل یاترا کے کارن کئی آریہ سماجوں کے اتسووں پر نہ پہونچ سکے ۔ اب جو بھائی انہیں بلانا چاہیں ۔ وہ ان سے منتری آریہ اُپ پرتی ندہی سبھا

باقی

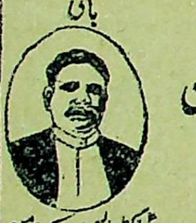

ڈاکٹر ایس ۔ کے ۔ برمن

دی ایس ۔ ڈاکٹر ۔ ایس ۔ کے ۔ برمن لمیٹڈ

منعقدہ اسٹار SKB ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

سنہ ۱۹۸۴ کلکتہ

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

گرمی آگئی وقت رہتے ہوشیار ہو جائیے !

کافو اصلی عرق کافور (REGD) قیمت چھ آنہ ڈاک محصول تین شیشیوں تک چھ آنہ

ہیضہ گرمی کے ست درد شکم بدہضمی وغیرہ کی بیجنظیر ہندوستانی دوا

یہ "کافو" نہی عرق کافور ہے جو تقریباً پچاس سال سے ہندوستان میں مشہور ہے ۔ یہ کون نہیں جانتا ۔ کہ ہیضہ سے بچنے کے لئے "کافو" عرق کافور ہی ایک دوا ہے ۔ جہاں ہیضہ پھیلا ہو وہے ماس کی ایک بوند پینے سے ہیضہ ہونے کا خوف نہیں رہتا ۔ اس کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ۔ ہمیشہ مسافرت اور گھر میں رکھنا ضروری ہے ۔

نوٹ "کافو" ہمارے عرق کافور کا مختصر نام ہے ۔

ہیضہ میں پیشاب بند ہونے پر

یورا (پیشاب لانیکی دوا) (REGD) قیمت چھ آنہ ۔ ڈاک محصول چھ آنہ ۔

اس کے دو تین بار کے استعمال سے پیشاب خلاصہ آنے لگتا ہے سوزاک جوڑی ۔ خواہ کسی وجہ سے پیشاب کم خواہ بند ہو جاوے تو "یورا" استعمال کریں ۔

گرمی سے آنکھوں کی حفاظت کون کریگا ؟

آئی لوشن (آنکھ اٹھنے کی دوا) (REGD) قیمت ۹ آنہ محصول ڈاک شیشیوں تک چھ آنہ

گرمی کے ایام میں دہوپ کی تیزی ۔ لو ۔ دھواں ۔ غبار سے پیدا شدہ آنکھوں کی سرخی کو دفعہ کرنے کی پہنچاتا ہے ۔ اس کے علاوہ آنکھ اٹھنے کی سرخی ۔ سوزش ۔ درد ۔ پانی نکلنا ۔ روشنی وغیرہ آرام کرنیکی "آئی لوشن" اکسیر دوا ہے ۔

ڈاک خرچ کی کفایت کی غرض سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں

ایجنٹ :- لاہور میں پیسہ اخبار

بیماری کی جڑ مچھر مکھی بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتی ہے

لیکن

سگندھت دھوپ و ہون سامگری

ان میں سے کسی کو بھی نزدیک نہیں آنے دیتے !

آپ بھی اپنے گھروں میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں ۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں ۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اس کو از حد پسند کیا ہے ۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

پنجاب بھر میں پہلا کارخانہ ہے ۔ جس کی یہ ایجاد ہے ۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں ۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل پیٹنٹ ادویات ہیں اور مال ہمیشہ سٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے

امرت دھارا آتشک نگرہ گولیاں سپاری پاک

دونگرے کا بال امرت آہار ہکشن پاچو ہر ہضم آنند پاک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں نیز نمبر ۱ اسن ہون گنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے ملنے کا پتہ :-

پنڈت بھگت رام اینڈ سنز مالک بہار سگندھ ایجنسی سوتر منڈی لاہور

Digitized by eGangotri

شوک پرستاؤ

آریہ سماج قادیان لالہ بڈھامل جی رئیس و سابق پردھان آریہ سماج و پریذیڈنٹ مینجنگ کمیٹی دیانند ہائی سکول قادیان کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کرتا ہے ۔ اور پرماتما سے سورگباشی کے سدگتی کی پرارتھنا کرتی ہے ۔

(دتا رام منتری آریہ سماج قادیان)

دکھن کے پرچارک کی سہایتا

شریان دان ہیر سیٹھ راجہ بہادر نارائن لال پتی جی بمبئی جو مجھکو پہلے سے ۲۵ روپیہ ماسک سہایتا دیتے تھے ۔ پھر ہمیشہ کیلئے بھی آپ نے اپنی سہایتا جاری رکھنا کا نشچے کیا ہے ۔

سوچنا

۔۔۔ آریہ سماج مندر کیلئے ۔۔۔ روپیہ کی ۔۔۔

(ذاکر چند شرما آریہ پرچارک مدراس)

جالندھر میں پُنر بواہ

۱۶ اپریل کو آریہ سماج مندر جالندھر شہر میں شریمتی امرنا ۔۔۔ پارس ۔۔۔ جالندھر شہر کی بھانجی جمنا دیوی کا پنر وواہ لالہ دینا ناتھ جی

سب پلیڈر بیاس سٹیشن کے ساتھ ہوا ۔ اس شبھ موقعہ پر دونوں طرف سے مبلغ ۲۵/- روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان دیئے گئے ۔

(رام لال اُپ منتری)

آریہ سماج نابھہ کا جنم دن

بیساکھی کا پوتر دن آریہ سماج نابھہ کی قائمی کا شبھ دن تھا ۔ جو آریہ سماج مندر میں شام کو پانچ بجے سے ۸ بجے تک بھاری یگیہ ہون دھرم اپدیش ۔ اور بھجنوں دوارہ خوب دھوم دھام سے منایا گیا ۔ سماپتی پر پرساد تقسیم کیا گیا ۔ جس میں ۲۰۰ کے قریب آریہ پرش اور دیویاں شامل ہوئے ۔

(بالمکند گپتا منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

جھنگ راجپوت سبھا کا جلسہ

جھنگ راجپوت سبھا منتری منڈی ۔۔۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھجن اپدیشک پنڈت بہاری لال نے خوب پرچار کیا ۔ انتو میں سماج سدھار سمبندھی پرستاؤ پاس کئے گئے ایک یہ تھا ۔ کہ ۲۵ ورش سے پہلے لڑکا اور ۱۶ سال سے پہلے لڑکی کا بواہ نہ کیا جاوے اور جہیز میں نقد اور جہیز دیا جاوے ۔۔۔ سماج کی ستھاپنا کی گئی ۔

(رہری سنگھ منتری)

آریہ سماج لکھنؤ کا شاندار کام

میں اپنے دیوہارک کاریہ سے ۱۳ اپریل کو لکھنؤ گیا ۔ پراتا سندھیا کر کے آریہ سماج مندر گنیش گنج میں پہنچا ۔ وہاں جا کر دیکھا کہ آریہ لوگ ہاتھوں میں سماچاپائی اور کرچھے لئے دروازہ کے باہر چبوترہ پر کھڑے ہیں تھوڑی دیر بعد سب لوگ دوسری منزل پر چلے گئے ۔ اور پرارتھنا شروع ہو گئی ۔ میں بھی اوپر چلا گیا مجھے بتایا گیا ۔ کہ یہ سب لوگ درزی کلاس کے ہیں ۔ جو کہ تعداد میں قریب چالیس کے تھے یہ کلاس کئی سالوں سے کھلی ہوئی ہے ۔ اور اچھا کام کر رہی ہے ۔ اور غریب ۔۔۔ سے پورا کر لیتی ہے ۔ اس کے علاوہ ۔۔۔ اسی مندر کی عمارت میں درزی شاپ ۔۔۔ اس میں تین چار ماسٹر کام کر رہے ہیں ۔۔۔ کے ذریعہ تھوڑی سی آمدنی بھی سماج کو ہوتی ہے ۔ اور کئی بیوپاریوں کو کپڑے سلوانے میں آرام ہے ۔ نیز اسی سماج کا ایک وشال ۔۔۔ میں ایک ویدپاٹھ شالہ جو اپدیشک بھی ہیں ۔ اور ایک آیورویدک کام کر رہے ہیں ۔ یہ آریہ سماج لکھنؤ والوں کی سیوا کر رہا ہے ۔ میرے پاس معلومات کافی تھوڑا تھا ۔ اس واسطے اس سماج کے کام کو اسپیشل شبھ کے متعلق زیادہ واقفیت حاصل نہیں کر سکا ۔

میری ناقص رائے ہے کہ گرد و نواح کے نگروں کی آریہ سماجوں کو آریہ لوگوں کو کام مہیا کرنے کے لئے آریہ سماج لکھنؤ کی پیروی کرنی چاہیئے ۔ اس کے علاوہ کپڑا بننا ۔ ٹرنک بالٹی وغیرہ لوہے کا سامان بنانا ۔ اور اسی قسم کی دستکاریاں سکھلانے کا کام اپنے ہاتھ میں لے کر آریہ لوگوں کو بے روزگاری سے بچانا چاہیئے ۔

(امیر چند کا ۔۔۔ ٹھیکیدار ریلوے بھیت)

پتہ درکار ہے

۱۔ سوامی دیوانند جی کا پتہ مطلوب ہے جو ۔۔۔ کے متعلق گورو ۔۔۔ کرنا ہے ۔۔۔

۲۔ ۔۔۔

۳۔ اگر کسی آریہ بھائی کے پاس جرمنی مصنف ۔۔۔ کی تصنیف ۔۔۔ تو بذریعہ ۔۔۔ کی ضرورت ہے ۔

(جو منتری کا سوامی دیانند ۔۔۔)

دیانند آیورویدک کالج

فارسٹی ۔ لاہور

چمن پراش

مقوی

نئی

قیمت فی پاؤ ۔۔۔

آدھ پاؤ ۱۰

چندر پربھاوٹی

مقوی

قیمت فی ۔۔۔

گولی دس آنے

کامیابی کے پانچ راز!

۱۔ اس کا مقصد روپیہ کمانا نہیں ۔ بلکہ لوگوں میں آیورویدک دوائیوں کا پرچار کرنا ہے

۲۔ اس کا منافع برائے نام ہے ۔ اور وہ بھی پبلک کی خدمات پر صرف کیا جاتا ہے

۳۔ یہاں پر شاستروں کے نسخوں کو تبدیل کرنے یا ان کے نام بدل کر لوگوں کو دھوکہ نہیں دیا جاتا

۴۔ یہاں پر سب نسخے تقریباً تین پڑھے لکھے ویدوں کی زیر نگرانی بنائے جاتے ہیں

۵۔ یہاں کا کوئی نسخہ پوشیدہ نہیں رکھا جاتا ۔ پوچھنے پر بتا دیا جاتا ہے

ہمارے ہاں مریضوں کا علاج بذریعہ خط و کتابت بھی کیا جاتا ہے

نوٹ :- ہمارے ہاں کی فہرست ادویات مفت طلب کریں

المشتہر

مینیجر دیانند آیورویدک کالج

فارسٹی ۔ لاہور

سپاری پاک

مقوی الرحم

قیمت فی ۔۔۔

لون بھاسکر

ہاضم

قیمت فی ۔۔۔

شیریں خوش ذائقہ چیز کون پینا پسند نہیں کرتا

سکھ سنچارک دراکشاسو

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

قوت جسمی بڑھانے والا قبض دور ۔۔۔ گوشت و خون بڑھاتا اور ۔۔۔ اور بچہ پیدا ۔۔۔ نزلہ زکام وغیرہ کر کے قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے ۔ ضعیفی کی کھانسی ۔ بے خوابی نیند ۔ ہونے کے بعد کی کمزوری کی عجیب دوا ہے ۔

قیمت

۔۔۔ بوتل ۲ ۔ چھوٹی بوتل ۔۔۔ اور چھوٹی کا ۱۵ ار

سب جگہ

۔۔۔ سکھ سنچارک کمپنی ۔۔۔

المشتہر

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

برکھشوں میں جیو

پرکاش مورخہ ۲۲ مارچ میں بطور جواب ایک دوسرا مضمون ہے۔ جس میں مہاشہ جگن ناتھ جی آپ پردھان آریہ سماج پیلی بھیت نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ دید اور مہرشی دیانند جی برکھشوں میں جیو نہ ہونے کے پرمانوں دوارا ثابت کیا ہے۔ کہ دید اور مہرشی پکش میں ہیں۔ سرتی پرمان کوئی پرتیکش روپ میں تو نہیں دیئے گئے۔ ہاں انکار روپ سے ایک دو پرمان دے کر ابھاو درشایا گیا ہے اس لئے شنکاؤں کی نورتی کے لئے کسی حالت میں بھی پرمان نہیں ہیں۔ لہٰذا آوشیکتا اس بات کی ہے کہ بعض پرمانوں اور دلیل کے دوارا جن کو سوامی جی نے واضح طور پر ستیارتھ پرکاش میں دیا ہے۔ ثابت کیا جاوے کہ ان کا دید دل سے انکول اس دشے میں کیا کیش ہے۔ جہاں تک کھوج کی گئی ہے یہی ملا کہ برکشوں میں جیو ہے۔ سیرے دیا میں اس دشے پر تو کسی آریہ پرش کا مت بھید نہ ہوگا۔ کہ مہرشی نے ستیارتھ پرکاش میں جو کچھ بھی دوسرے سدھانتوں سے لے کر پرمان روپ میں دیئے ہیں۔ وہ عین دید انکول ہیں ؛

دیدرست کہا گیا ہے۔ یہی نہ کہ دھرم اور سچائیوں کے کھوج کے لئے تین چیزوں کی آوشیکتا ہے۔

(۱) ایشور پر وشواس جو کہ تمام سچائیوں کا اظہار کنندہ ہے ؛

(۲) اس الہام پر وشواس جو کہ بمنزلہ سورج ہے ؛

(۳) عقل انسانی پر کہ آنکھ کی جگہ ہے ؛

اس لئے پرتھم ہمارے لئے اُچت ہوگا۔ کہ شرتی پرمانوں دوارا دیکھا جاوے کہ اس سنبندھ میں کیا کہتے ہیں۔ اور بعد ازاں ترک کو کام میں لایا جاوے۔ تب ہم کسی پرینام پر پہنچنے کے قابل ہو سکیں گے ؛

(۱) اس لئے ملاحظہ ہو اُردو ستیارتھ پرکاش سنہ ۱۹۲۱ء بار پانچویں نوال سملاس صفحہ ۲۶۱۔ اور ۲۶۲ سے ہنت روپ میں مہرشی لکھتے ہیں۔ کہ تموگن کی علامت نفسانیت رجوگن کی پہچان دنیوی سامان کے جمع کرنے کی خواہش اور ستوگن کی علامت دھرم کی پابندی کرنا ہے۔ لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے (منو ۱۲-۳۸) ؛

اب جس جس گن سے جیو آتما جس جس گن کی ریادتی ہوتی ہے۔ جس کو آگے لکھے ہیں :-

देवत्वं सात्त्विका यान्ति मनुष्यत्वञ्च राजसाः। तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥१॥ स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः। पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥२॥

اب کرپیا مندرجہ بالا شلوکوں کے ارتھ جو کہ لفظ بلفظ سوامی جی نے کئے ہیں۔ ملاحظہ ہوں ؛

(۱) جو انسان ستوگن والے ہیں۔ وہ دیو یعنی عالموں کا درجہ۔ جو رجوگن ہیں۔ وہ متوسط درجہ کے انسانوں کی گتی اور تموگن والے ہیں۔ وہ نیچ گتی پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۰) ؛

یہاں ستھاور کے صاف ارتھ

(۲) جو نہایت درجہ کے تموگنی ہیں۔ وہ نہ چلنے والے درخت وغیرہ کا سکیڑے مکوڑوں کا۔ مچھلی۔ سانپ۔ کچھوے۔ پرشی اور مرگ (جنگلی چوپایہ) کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۲) ؛

آگے چل کر اسی ستیارتھ پرکاش کے بارھویں سملاس صفحہ ۴۸۰ میں ملاحظہ فرمایئے۔ کہ ستھاور کو کن معنوں میں لیا ہے وہ اس جگہ ہو بہو نقل کی جاتی ہے ؛

(دکھ نہ محسوس ہونے کی مثال، ۱۵۴-

دیکھو جب انسان کا جو گہری نیند میں ہوتا ہے۔ تو اس کو سکھ یا دکھ کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے۔ مگر اس وقت بیرونی اعضاء کے ساتھ اس کا تعلق نہ رہنے کی وجہ سے وہ سکھ دکھ نہیں پا سکتا۔ جس طرح سے دید یا آج کل کے ڈاکٹر لوگ نشہ کی چیز کھلا کر یا سنگھا کر بیمار آدمی کے اعضاء کو کاٹتے یا چیرتے ہیں۔ اس وقت اس کو کچھ بھی دکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح وایو کا یا خواہ دوسرے ستھاور جسم والے جیووں کو کبھی دکھ یا سکھ نہیں پہنچ سکتا حاصل ہو۔ یہاں ستھاور جیووں کا ترجمہ نہ ٹرنٹ میں رجت کر گیا ہے۔ سوامی دیانند جی نے سوامی درشنانند جی کی طرح اپنے پکش کو قائم رکھنے کے لئے ارتھ نہیں کئے۔ ان سے ادھک اور کیا ٹھوس پرمان دیئے جا سکتے ہیں۔ کہ جن میں شک و شبہ کو ذرا بھی گنجائش نہیں رہتی۔ اب ذرا سیستھ واید کا ۱۰ وان منتر ملاحظہ ہو :-

य ईशिरे भुवनस्य प्रचेतसो विश्वस्य स्थातुर्जगतश्च मन्तवः। ते नः कृतादकृतादेनसस्पर्यद्या देवासः पिपृता स्वस्तये ॥१४॥

ارتھ۔ پرمیشور ستھاور ہر کھشا دی جنگم مکش آدی تمام قسم کے جیووں کے آدھار روپ وغیرہ وغیرہ یہاں ستھاور برکش آدی کو جیووں میں ہی تو شمار کیا گیا ہے۔ پھر ان ٹھوس پرمانوں کے ہوتے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ برکشوں میں جیو نہیں ہے ؛

پرمانوں کے پشچات ترک کی ضرورت ہے

اب ذرا ترک کو پریوگ میں لایئے۔ کیونکہ اس کے بغیر کسی بھی کاریہ کی پریکشا اس طرح نہیں ہو سکتی جیسے کہ بنا کسوٹی سونے کی پرکھ نہیں کی جا سکتی۔ اس سے عقل کی کسوٹی پر ہر بات کو پرکھنا نہایت ضروری ہے

(۱) برکشوں کا بڑھنا اور گھٹنا اسبات کا شاہد ہے۔ کہ ان کے اندر پران وایو تو ضرور کاریہ کر رہی ہے۔ جو کہ بھوک اور پیاس کا کارن ہوتے ہیں۔ اور اس لئے خوراک کو جذب کرنے کا ایک سادھن ماتر ہیں اس لئے جڑ جڑ پدارتھوں میں اتی بعید ہوا۔ یعنی برکش آدی اور پاشان آدی بالکل ہی بھن پدارتھ ثابت ہوئے۔ مگر چونکہ پران بھی جڑھ پدارتھ ہیں۔ اس لئے ان میں یہ شکتی نہیں ہو سکتی۔ کہ محض جسم میں رہ کر اس کی انتی کا خاص کارن بن سکیں ؛

آتما ہی ان کے طور پر انجن کہی لیجئے اس کے اندر آگنی سے سمیت وایو کام کر رہی ہے۔ مگر سوائے اس کے کہ شکتی وان ہو اور کرتی ہے یہ پرتت انجن کی جسامت پر اس نے نہیں کیا۔ اور کر سکتی ہے۔ اس سے کافی طور پر پران وایو کی شکتی کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اب ذرا برکشانی کی اور دھیان دیجئے۔ تو پتہ چلے گا۔ کہ ان کی انتی ۲ علاوہ پرانوں کے جیو کے ہی بل پر منحصر ہے۔ ان میں نر اور مادہ کا ہونا اور بچپن سے بڑھاپے کی اوستھا تک پہنچ اور پھیل پھول اور بیج آدی سے پورن اوستھا میں انتی کرنا اسبات کو پایہ ثبوت تک لے جاتا ہے۔ کہ ان کے اندر ایک چیتن شکتی ہے۔ جو کہ دیگر پرانیوں کی طرح ان کو ناٹک کر رہی ہے۔ اور وہ جیو ہی ہے۔ ڈاکٹر بوس نے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اب سوال رہا کہ ہم جیو کی موجودگی میں کیسے ہنسا سے بچ سکتے ہیں ؟

واضح ہو۔ کہ پرانی ہمیشہ تین اوستھاؤں سے گذرتے رہتے ہیں :-

(۱) جاگرت (۲) سوپن (۳) سشپتی

ستھاور برکشادی جیووں کو اس نیائے کاری پرماتما نے ان کے کرموں کے انوسار تموگن کی ادھکتا کے کارن جاگرت اور سوپن اوستھا سے بالکل محروم رکھا ہے۔ صرف سشپتی (گہری نیند) کی حالت میں ہی اپنے نیچ کرموں سے بدھ ہو کر بدست اپنے جیون کو ویتیت کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو محسوسات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اسی لئے برکشادی اپنے پھل پھول اور پتے دھارا ہی دوسروں کے لئے پرایکاری بھی نہیں۔ اور اسی اپنے ستھاور جسم میں اپنے کرموں کا بھوگ بھوگتے ہوئے۔ ان کے انتقام پر پھر سے جنم دھارن کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے اُنگ بھنگ کرنے کے کارن کوئی دیگر پرانی دکھ نہیں بن سکتا۔ ایشور نے ان کی ساخت جیسا کرنا ہی انگی انتی کا کارن بنایا ہے ؛

بوجوہات بالا کے ماتحت ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ برکشوں میں جیو اپنا ثبوت آپ دے رہے ہیں ؛

آشا ہے۔ کہ کوئی ودوان مہاشہ اس پر زیادہ روشنی ڈال کر آریہ جنتا کا لابھ پہنچائیں گے۔ تاکہ مت بھید جو کہ صرف ہماری اپیکشا کے کارن ہی ہے۔ شیگھر ہی است جائے۔ (اوم شم)

(نجا رام اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر پردھان آریہ سماج کا جا کل منڈی) ؛

طاقت بڑھانے والی خزانہ شکتی کے لئے
مدن منجری گولیاں
یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں قبض کی شکایت دور کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں قیمت ۴۰ گولی عہ
رمن ولاسی گولیاں
یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ ؛
راج دید نارائن جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس گپتی چاندنی چوک
لاہور ایجنٹ۔ ایچ ایس کو سید ابوکہ کچہری روڈ

Digitized by eGangotri

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:- لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

چیدہ چیدہ عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور شہرت کی وجہ سے ... بیان ...

بالکل مفت!

دلی کی ڈائرکٹری و عروس زندگی

منگائیے! منگائیے!! نئی اور پرانی شاہی عمارتوں کا حال - بازاروں کی رونق اور جہل پہل کا بیان ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے - کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا - اصول حفظان صحت اور تمام امراض جس میں پوشیدہ امراض بھی شامل ہیں کا حال مکمل اور موثر طریقہ سے تحریر کیا گیا ہے - صرف ایک پوسٹ کارڈ لکھکر منگائیے!

جو شہرت گذشتہ ۱۵ سال سے حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے - وہ محتاج بیان نہیں:

سرمہ اکسیر چشم - دھند غبار - خارش سرخی ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی ... قیمت ...

حب سیاہ مراد - راحت و زندگی کی جان مقوی گولیاں ہیں - جو ... نہیں ...

... گولی ... ۱۰۰ گولی ... محصول ڈاک ہر حالت میں ... ہے

منیجر فدائے طب حکیم راج نارائن جونئ قاضی ۱۲۴

دہلی

سرکاری ہسپتالوں میں مجربہ و مصدقہ اسپیشل ... ۱۹۰۸ء

سرکاری میڈیکل افسران کی مریضوں کے دل و دماغ کو طاقت دینے والی

ایکبفتہ میں سات پونڈ خون صالح بڑھانیوالی

کرپا لو رسائن

موگا ہسپتال
آنکھوں کے مشہور و معروف
ڈاکٹر رائے بہادر
ڈاکٹر متھرا داس صاحب
کا بیڈ کمپونڈر وغیرہ چار
اصحاب پر ذاتی تجربہ

سیالکوٹ ...
بہادر ...
سرجن ...
ڈسپنسری ...
عالیجناب ڈاکٹر ...
صاحب میڈیکل ...
رسول کا ذاتی تجربہ

دنیا میں کمزوری ہر قسم کو دور کرنیکی لاثانی دوا صرف کرپالو رسائن ہی ہے - جس کو ... استعمال کرتے ہیں اور اپنے عیال اطفال کو کھلانیکے علاوہ تپ دق کے مریضوں کا وزن بڑھاتے ہیں

موجد و بیدراج حکیم (کرپا رام سیٹھی کوریج) سند تمغہ یافتہ

پتہ:- کرپالو رسائن فارمیسی (لاہور برانچ) قلعہ گوجر سنگھ لال چوک - لاہور

قیمت ... (گولی والی شیشی ...)

257

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپکے بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے ...

نیک مشورہ

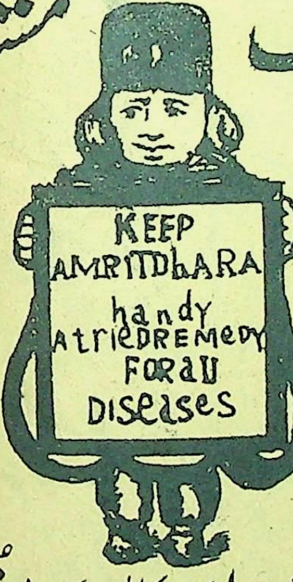

امرت دھارا ہمیشہ پاس رکھیں تقریباً ہر مرض کا بے خطا علاج ہے

مفصل حالات کے لئے رسالہ امرت مفت طلب کریں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ - نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ - نمونہ آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے - ہندوستانی کی جس زبان میں چاہئے - خط میں لکھدیں - مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت ... دواخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست - ویدک کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان بھی جس کو ضرورت ہو مفت بھیجے جاتے ہیں۔

احتیاط} نقلوں سے بچو - کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھاویں گی - معاملے میں کبھی نقالوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمار نمبر ۲۱۳۳

رایل ۴۳۵

ओ३म्

...मार्यम

THE PR... H...

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۷ نمبر ۱۷

سالانہ چار روپے
ششماہی ...
ممالک غیر سے ...

...سمت ۱۹۸۸ مطابق ۳ مئی سنہ ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۷ { SUNDAY 3 MAY 1931

گورو کا سب سے پیارا ششیہ

(لیکھک پنڈت شنکر دیو ودیا النکار)

سرسوتی ندی کے تٹ پر ایک دن سانجھ کو سوریہ استت ہو رہا تھا۔ ندی کے رمنیہ تٹ پر بسے ہوئے منی گوتم کے آشرم میں ڈوبتے ہوئے سوریہ کی کرنیں جھلک رہی تھیں۔ جبکہ سمدھائیں اور پھل پھول اکٹھا کرنے کے لئے جنگل میں گئے ہوئے کمار اور شش لوگ آشرم کی طرف واپس آ رہے تھے۔ تپوبن کی گائیں بھی چر کر بن سے لوٹ آئیں۔ آشرم کے پالتو مور دانہ چگ کر اپنے آواس برکش پر بیٹھ گئے۔ کلول کرتے ہوئے برہمچاری نہا دھو کر آچاریہ گوتم کے چاروں طرف آسن بچھا کر بیٹھ گئے۔ درمیان میں یگیہ کنڈ تھا۔ اس میں اگنی پرجولت ہو رہی تھی۔ ادھر آدھر اننت آکاش میں بھی سندھیا کے شانت سمے میں۔ شانت مہرشی کے آس پاس ششوں کی منڈلی کی طرح سکمار تاروں کی منڈلی گویا ہوم کرنے کے لئے بیٹھ گئی تھی۔

جبکہ اگنی میں جوں جوں گھرت کی آہوتی پڑتی تھی۔ توں توں اگنی کے پرکاش سے سارا تپوبن آلوکت ہو جاتا تھا۔ بن میں جاتے ہوئے یاتری بھی اس اگنی کو دیکھ سکتے تھے۔ ایسے سمے دبے پاؤں آ کر ایک کمار آشرم کے دوار پر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کی گلابی ہتھیلیوں میں جنگلی پھول رکھے تھے۔ نزدیک آ کر اس بالک نے رشی جی کے چرنوں کو بہت ہی بھگتی بھاؤ سے پرنام کیا۔ اور جنگلی پھل پھول چرنوں میں ارپت کر دیئے۔ رشی نے اس بال اتتھی کی طرف اپنی سنیہہ یکت نگاہ اٹھائی۔ مدھر سُر میں بالک نے کہا:-

"گرو دیو! میرا نام ستیہ کام ہے۔ کوروکشیتر گاؤں میں میرا گھر ہے۔ میری ماں نے برہم ودیا سیکھنے کے لئے مجھے آپکے سندر چرنوں میں بھیجا ہے۔"

منی ور گوتم ہنس کر میٹھی بانی میں بولے:- "سومیہ! تمہارا کلیان ہو! تم آیشمان ہو! تات! تمہارا گوتر کیا ہے؟ تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ برہم ودیا کیول برہمن کے بالک کو ہی سکھائی جاتی ہے۔"

بالک ستیہ کام نے نمر بھاو سے کہا:-

"مہاراج اپنا گوتر مجھے معلوم نہیں۔ آپ کی آگیا ہو تو ماں سے پوچھ آؤں۔ پوچھ کر شیگھر ہی واپس آ جاؤنگا۔"

بالک ستیہ کام اتنا کہہ کر گورو جی کو نمسکار کر کے اُسی سائنکال کو ہی گھر کی طرف چل دیا۔ اندھیرے کے اندر جنگل کو چیرتا ہوا وہ اکیلا ہی جا رہا تھا۔ جنگلی جانوروں کی خوفناک آوازیں اُسے خوف زدہ نہ کر سکیں۔ آشرم میں جا کر ودیا ابھیاس کرنے کی اُسے کتنی زبردست خواہش تھی۔

ندی کے کنارے پر گاؤں تھا۔ گاؤں کے ایک کونہ پر اُس کی ماتا کا جھونپڑا بنا ہوا تھا۔ ستیہ کام وہاں پہنچا۔ گھر میں ایک چھوٹا سا دیا جل رہا تھا۔ گھر کے دروازہ پر کھڑی اس کی ماں جوالا اپنے پیارے بیٹے کی باٹ جوہ رہی تھی۔

ستیہ کام کے گھر پر آتے ہی اُسے چھاتی سے لگا کر ماں نے پوچھا:-

"بیٹا! رشی نے کیا کہا؟"

ستیہ کام:- "رشی جی تو پوچھتے ہیں۔ کہ تیرا گوتر کیا ہے؟ برہم ودیا جاننے کا ادھیکار تو کیول برہمن کو ہی ہے۔"

یہ سن کر ماتا کا سر مارے شرم کے جھک گیا۔ غریب ماتا نے دھیمی آواز سے کہا "یواوستھا میں میں بہت غریب تھی۔ تیرا کوئی پتا نہیں تھا۔ انیک لوگوں کی سیوا چاکری اور دیوتاؤں کی پرارتھنا کر کے میں نے تجھ پتر کو پراپت کیا تھا۔ تیرا گوتر کہاں سے ہو بیٹا تیرے تو پتا ہی نہ تھے۔"

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

تپوبن میں اگلے دن آفتاب طلوع ہوا۔ وشال بٹ برکش کے سایہ میں آچاریہ گوتم بیٹھے ہوئے تھے۔ ششیہ آشرم کی بیلوں کو سینچ کر اور سنان کر کے اپنے گورو جی کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ جنگلے کو چھتہ سورج کی خوبصورت کرنوں سے سارا تپوبن سندر ہو رہا تھا۔

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰ کالم ۲)

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا جیون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے

بڑھے جوانوں اور بچوں کیلئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت ۴۰ تولہ ۲ روپیہ ۲۰ تولہ ۱ روپیہ دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹیڈ۔ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ - دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ میلارام نتھرا اینڈ سنز - رنگ محل
راولپنڈی - سردار یال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس - ایس ڈی جیون لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
پشاور چھاؤنی - کبیراج سکھدیو کلیان اور شرماجیہ
فیروزپور شہر - حکیم گھمنڈاس سنت رام - چوک جمعیت رائے
گوجرانوالہ - کبیراج شنکر سنگھ لال - کوئٹہ حکیم رام سنگھ بنساری بازار

بر ہوا کی ضرورت

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کیواسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بر ہوا کی ضرورت ہے جو نیک چلن خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف اور پڑھی لکھی ہو - عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو صرف نیک چلن اور شریف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں - پتہ :-

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND
NEWZELAND

ور کی آوشکتا

ایک تعلیم یافتہ سوشیل سود ساریہ برہمن کنیا کے واسطے بر سر روزگار کی آئیہ ور کی ضرورت ہے

سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورو دت بھون - لاہور

ضرورت

اناتھ آشرم کی ایک کنیا مہاد و ہالیہ کی ایک یوگیہ کنیا کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے جو پڑھا لکھا برسر روزگار آریہ خیالات کا ہو - درخواستیں بنام سکرٹری کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر معہ مکمل حالات عمر جائیداد وغیرہ وغیرہ آنی چاہئیں

بیروزگاروں کو خوشخبری

دیجاتی ہے - کہ اگر آپ بغیر سرمایہ کے تجارت کرنا چاہتے ہیں - تو ہماری ایجنسی لے لیں

مال طلب کریں

ہمارے نرخ دیگر کارخانوں سے مقابلہ کریں

اشتہار دہندہ برنس ہوم لمیٹیڈ فورٹ بمبئی

ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ

شرومنی دھوپ - اور - ہون سامگری

کی شہرت کیوں بڑھ رہی ہے ؟

اس لئے کہ دھوپ ایک بار سلگا لیے سے تمام بھسم ہو جاتا ہے - اور بار بار جلانے کی تکلیف نہیں دیتا - صحت بخش ہونے کے علاوہ نہایت خوشبودار ہے - نسخہ دیسی گھی سے تیار ہوتا ہے - خوشنما بکسوں میں ملتا ہے نرخ درجہ اول فی بکس ایک چھٹانک ۸/ فی سیر ۲ روپیہ بکس ۸/ درجہ دوم فی سیر ۱۲/ - درجہ سوم فی سیر ۸/

ہون سامگری

رتنا کول - رنگ دار - خشک - طاقت بخش اور اعلیٰ درجہ کی خوشبودار اور تندرستی بخش اشیاء سے تیار کی جاتی ہے

سینکڑوں تعریفی خطوط موجود ہیں

نرخ درجہ خاص فی سیر ۱۲ / درجہ اول فی سیر دس آنے درجہ دوم فی سیر آٹھ آنے

آپ کا سیاسی شیوچند

چونی لعل کھنہ مالک شرومنی دھوپ کارخانہ دفتر شالہ موہن لال روڈ لاہور

طاقت بڑھانیکا عجیب نسخہ

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص عمدہ ادویات سے تیار کی گئی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق شکایات کو دور کرتی ہیں - قبض کی شکایت کو دور کرتی ہیں - دست صاف لاتی ہیں - تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں - قیمت

رتن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص اسی کیلئے واسطے اکسیر ہیں - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

ویدراج نارائن جی کیشوجی جام نگر

لاہور ایجنٹ - جمناداس اینڈ سنز

سنہری موقعہ

سندھ دستانیوں کے لئے - ایک بڑی کمپنی کا ایک حصہ جو چار ماہ میں قابل ادائیگی ہے - خرید لیں - یہ موقعہ ہندوستانی محروم نہ رہیں - قواعد مفصل طلب کریں

منیجر واشنگٹن گولڈ مائنز لمیٹیڈ فورٹ بمبئی

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکرودھوج - قوت مردمی کے لئے اکسیر - اور نظام جسمانی کو با قاعدہ کرتا ہے - قیمت

ساریوادی سالسہ - یہ بیماریوں کا علاج - قیمت فی سیر

سکھ رادیون - دیرینہ کی تمام بیماریاں نامردی - احتلام اور تمام جسمانی کمزوریاں دور کرتی ہے - قیمت ۱۶ روپیہ فی سیر

ابلہ بندھوجوگ - ستورات کی بیماریوں کو دور کرتا ہے - قیمت ۱۶ خوراک دو روپیہ

جوگیش چندر داس ایم اے - ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAY
DACCA. (BENGAL)

برانچ - شیام بازار کلکتہ

YOUR EYE

اگر آپ آئیز لوشن کا استعمال کریں تو آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین علاج ہے - قیمت

بھی مفید ہے - تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے

اسمتھ اینڈ کیمبل لاہور

ہندو پرنسپل نہیں مسلمان پروفیسر

فیروز پور دار انقلاب کا نہ معلوم وہ خبر نویس کون سا ہے جس سے اسے معلوم ہوا کہ انہی ایف۔ اے کے پرچے اڑائے جانے کے سلسلے میں ضلع فیروز پور کے ایک کالج کے ہندو پرنسپل صاحب گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ حالانکہ ہندو پرنسپل کی گرفتاری کی خبر محض بے بنیاد ہے۔ اور جو شخص گرفتار ہیں۔ مسلمان ہیں کسی گورنمنٹ کالج کا ایک مسلمان پروفیسر ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پرچے اڑائے جانے کا سارا راز ایک ملزم نے وعدہ معافی حاصل کرنے کے لئے پولیس کے سامنے افشا کر دیا ہے۔

لنکا شائر کی حالت بد سے بدتر

لنکا شائر کے کارخانوں نے تمام معلوم ہوا ہے۔ اپنے جاپان کو بھی شمولیت پارلیمنٹ کے سامنے اعداد و شمار رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ گاندھی ارون سمجھوتہ کے باوجود ان کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ اس سے یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ دو ابھی سال پہلے بائیکاٹ کا تیر خوب نشانہ پر بیٹھا ہے۔ اب بھی اگر ہندوستانی سودیشی کے پرچار کی اہمیت کو نہ سمجھیں۔ تو یہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ گو ابھی بہت چیزیں بھی ملک مہیا کریگا۔ وہ ولایتی استعمال نہ کرنے کا عہد کیا۔ سچے ہندوستانی کو عہد کرنا چاہیئے۔

ہندو ستری کا ستی ہونا

ضلع تھانہ کے ایک گاؤں کی ایک نوجوان ہندو ستری لیلا وتی ستی ہو گئی۔ اس کا پتی بخار میں مبتلا تھا۔ جب اس کے بچنے کی امید نہ رہی۔ تو لیلا وتی نے اپنے پتی سے ستی ہونے کا خیال ظاہر کیا۔ چنانچہ اگلے دن اس نے خوبصورت کپڑے اور زیور پہنے۔ اور غسل خانہ میں جا کر کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا لی۔ اسی دوران میں اس کا پتی مر گیا۔ لیلا وتی کے جسم سے شعلے نکل رہے تھے۔ لیکن وہ ہوش میں تھی۔ اس نے پولیس کو بیان دیا۔ اس میں اس نے لکھا ہے کہ میں نے ہندو شاستروں کے مطابق ستی کی رسم ادا کی ہے۔ پتی کی لاش جل رہی تھی کہ میں نے بھی پران تیاگ دیئے۔ لاش پتی کی جلتی چتا پر اسے بھی بٹھا دیا گیا۔

سنسار گتی

قانون انتقال اراضی کی خرابیاں

بیوپاری کانفرنس کے صدر کا بھاشن

لائل پور بیوپاری کانفرنس کے صدر لالہ مکند لال پوری ایڈووکیٹ نے اپنے بھاشن میں قانون انتقال اراضی کے متعلق کہا۔

کانگرس جو لڑائی سرکار سے لڑی۔ اس میں سب سے زیادہ امداد اگر کسی نے کی ہے۔ تو بیوپاریوں نے۔ کیا کانگرس بتا سکتی ہے۔ کہ غیر منصفانہ اور امتیازی قوانین کو منسوخ کرانے میں توجہ دی گئی ہے۔ اس میں قانون انتقال اراضی کو بھی اس نے جگہ دی ہے؟

یہ قانون پنجاب میں ۱۹۰۱ء میں نافذ ہوا۔ اس وقت کے لفٹنٹ گورنر سر میکورتھ ینگ اس کے خلاف تھے۔ لیکن لارڈ کرزن کے سامنے انہیں خاموش ہونا پڑا۔ اسی قانون کو جاری ہوئے چند سال ہوئے تھے کہ سر چارلس رِواز نے اپنی ایک رپورٹ میں یہ ظاہر کیا۔ کہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی زمینیں کوڑیوں کے مول بڑے زمینداروں کے ہاتھ جائیں گی۔ بڑے زمینداروں میں ایک ایسی ساہوکار جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ جو غیر زراعت پیشہ ساہوکاروں کے مقابلہ میں غریب زمینداروں کیلئے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے۔ پھر مسٹر ڈارلنگ نے لکھا۔ کہ ان چھوٹے زمینداروں کو بڑے ساہوکاروں سے بچانے کیلئے کئی تدابیر کرنی ہونگی۔ کیونکہ ساہوکار لوگ تو ضرورت کے وقت زمینداروں کی روپیہ سے مدد کرتے تھے۔ اور صرف سود کے خواہاں ہوتے تھے۔ مگر بڑے زمیندار ساہوکار انکی زمینوں پر ہی ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ اور پرانے ساہوکاروں سے زیادہ سود لیتے اور زیادہ سخت ہیں۔

ذات پات اور ہماری سرکار

پنجاب گورنمنٹ کی نیت کے متعلق آپ نے پتہ کی بات کہی کہ سرکار نے اپنے حسب مطلب پنجاب میں ایک ایسا ذات پات سسٹم قائم کر دیا ہے۔ جو دلیل اور معقولیت کی ایک بھونک سہارنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کتنے رنج کا مقام ہے۔ کہ ایک طرف تو انگریز ہمارے ذات پات کا تمسخر اڑاتے، اور دوسری طرف قانون بنا کر ہمارے اوپر ذات پات کا جال ڈالتا ہے۔

صدر کے بھاشن کی روشنی میں قانون انتقال اراضی کیا ہے؟ لوگوں کو فرقہ بندی میں بانٹنے کی چال ہے۔

کانگرس اگر فرقہ پرستی کو بند کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے اس قانون کے خلاف زبردست آواز بلند کرنی ہوگی۔ گورنمنٹ بھی اگر ... گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ اس پر مسلم نوازی کا الزام لگایا جائے۔ تو اسے اس قسم کے فرقہ وارانہ قوانین منسوخ کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ لگانی چاہیئے۔ گورنمنٹ غلطی پر ہے۔ اگر وہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ اس قسم کے قوانین سے رعایا کے ایک حصہ کی حق تلفی کرنے اسے ناراض کرنے میں وہ گھاٹے میں نہ رہیگی۔ کیونکہ وہ زبردست فریق اس کے ساتھ ہوگا۔ وہ یاد رکھے۔ کہ زبردست فریق کے مطالبے کبھی ختم ہونے میں نہ آئیں گے۔ اور جس مطالبہ کے پورا کرنے سے بھی گورنمنٹ نے انکار کیا۔ وہ فریق آنکھیں دکھانے پر اتر آئیگا۔ زبردست فریق کی نوازش کے ساتھ زیردست فریق کی ناراضگی کا بڑھنا قدرتی امر ہے۔ جسے کوئی عقلمند گورنمنٹ گوارا نہیں کر سکتی اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ رعایا کے ہر ایک حصہ کو ایک ہی آنکھ سے دیکھے۔ اور اگر پنجاب گورنمنٹ اس سچائی سے آگاہ ہے۔ تو اسے قانون انتقال اراضی کو ہر قسم کے قوانین سے جلد باہر نکال پھینکنا چاہیئے۔

کا مذہب کا تسلیم کر لیا۔ سناتن دھرمی اس وقت تک آریہ سماج کے ساتھ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ امید رکھنی چاہیئے۔ کہ جیسے کرن کی کانفرنس نے آریہ سماج کے یکجہتی کو تسلیم کر لیا ہے۔ وہ آئندہ اس رشتہ کو ہموار کا مضمون سنائیں گے۔

امرتسر کے بھنگیوں کی ہڑتال کا امکان

اس مطالبہ کے پورا نہ ہونے کی بنا پر کہ کوڑا باہر پھنکوانے کیلئے میونسپلٹی گڈے اور گاڑیوں کا معقول انتظام کرے۔ امرتسر کے بھنگیوں نے امرتسر میونسپلٹی کو نوٹس دیا تھا۔ کہ اگر ان کے مطالبات ۲۵ اپریل تک پورے نہ کئے گئے۔ تو ہڑتال کر دی جائیگی۔ لیکن ہیلتھ آفیسر نے انہیں ۵ مئی تک کام کرنے پر رضامند کر لیا تھا۔

اس کے بعد بھنگیوں کی شکایت دور نہ ہوئی۔ تو یقین اغلب ہے کہ ہڑتال ہو جائے۔

بابو جگت نارائن لال پر دفعہ ۱۵۳!

بابو جگت نارائن لال سیکرٹری آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے فسادات کانپور کے متعلق چشم دید حالات کی بنا پر ایک بیان شائع کیا تھا۔ اس کی بنا پر انہیں زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ہے۔

چھوٹی عمر کی شادی کا نتیجہ

امراوتی کی خبر ہے۔ کہ کسی گنگا رام نے اپنی بہو کو کی مدد سے ۱۱ سالہ بہو کو ننگا کر کے ستون سے باندھا۔ اور گرم لوہے سے اس کے جسم پر داغ لگائے۔ لڑکی کے خاوند کی عمر ۱۸ سال ہے۔ ملزم میاں بیوی پولیس کی حراست میں ہیں۔

مہاتما جی کے لندن جانے کی شرائط

گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے مہاتما جی نے ذیل کی شرائط لارڈ ارون کے ہاتھ وزیر اعظم کو بھیجی ہیں۔ (۱) فوجی اخراجات میں بھاری تخفیف۔ (۲) ریاستوں کیلئے تحفظات۔ (۳) مکمل مالی آزادی۔ (۴) قرضہ جات کیلئے ضمانت وغیرہ۔

اگر مہاتما جی گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے گئے۔ تو بیان کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے پانچ ممبران کو بطور سیکرٹریاں اپنے ہمراہ لے جائینگے۔

لالہ سر رام کا ایک لاکھ کا دان

لالہ سر رام میونسپل کمشنر و سکرٹری دہلی ...

شودروں کو یکجہتی ... سناتن دھرم کانفرنس نے ... پشاور کے اجلاس میں اپنے ایک ریزولیوشن میں شودروں کے یکجہتی ...

Haridwar. Digitized by eGangotri

لرنے دہلی میونسپلٹی کو ایک لاکھ روپیہ اس غرض سے دان دیا ہے۔ کہ ملکہ کے باغ میں ایک پبلک ہال تعمیر کیا جائے۔

ایک اور سازش کیس

دہلی کا ہندوستان ٹائمز" لکھتا ہے۔ کہ خفیہ پولیس ایک اور سازش کیس چلانے والی ہے۔ جس کا مرکز کانپور ہوگا۔ گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔

گورنر پنجاب کے بیان پر اعتراض۔

گورنر پنجاب نے جو گذشتہ دنوں تقریر کی تھی اس نے فضا کو بچانے کی بجائے بگاڑنے کا کام کیا ہے۔ آپ نے فیروزپور کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا۔ کہ مقدمہ سازش فیروزپور کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا۔ کہ مقدمہ سازش لاہور میں گواہاں استغاثہ کو فیروزپور میں دہشت زدہ کیا گیا۔ وہاں کی کانگرس کمیٹی کے سیکرٹری نے اس بیان کو چیلنج کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ایسا کوئی واقعہ بیان نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے۔ تو واقعات کی روشنی میں ثابت کیا جائے۔

کانگرس کمیٹی کا دفتر کب کھلیگا

معلوم ہوا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا دفتر احمدآباد میں سٹی مجسٹریٹ اور ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالتوں کے درمیان واقعہ کانگرس ہاؤس میں رکھا جائیگا۔

وائسرائے سے مہاتماجی کی ملاقات

خبر ہے۔ کہ مہاتما گاندھی وسط مئی میں وائسرائے سے ملاقات کرنے شملہ جائینگے۔

آریہ منی رہا نہیں کئے گئے

امرتسر سازش کیس کے سزا یافتہ ملزم مہاشہ آریہ منی جی اپیل پر ہائیکورٹ سے بریت کا حکم حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ امرتسر ۲۸ اپریل کی خبر ہے کہ فیصلہ کے پانچ روز بعد وہ رہا ہوکر امرتسر نہیں پہنچے۔

پنجاب گورنمنٹ کا سلوک ہندی سے

ہندی ہندوستان کی زبان ہے۔ لیکن اس سے گورنمنٹ پنجاب کے محکموں میں کیا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ شاہی قیدی ویریندر نے لاہور سنٹرل جیل سے اپنی بہن کے نام خط لکھا۔ لیکن وہ اسے اس بنا پر واپس کر دیا گیا تھا۔ کہ یہ ہندی میں ہے۔ کیا ہندی کسی غیر ملکی کی بھاشا ہے۔ جسکے پڑھنے کا سنٹرل جیل کے ملازم بہ تین نہیں رکھتے۔ اگر نہیں تو ہندی سے ایسا ناروا سلوک کیوں؟ پنجاب پرانتہ ہندی سمیلن کو گورنمنٹ پر زور دینا چاہیئے۔ کہ ہندی کو لطور پرچلیت بھاشا کے سویکار کیا جائے۔

پراچین سولکار

ایرانڈیا (؟) کمپنی وردھن انبالہ شہر ہملوگ کہ رائے بہادر دینا لال جی صاحب کے خوبصورت کیلنڈر کی رسید بہم نوشی سویکار کرتے ہیں یہ کیلنڈر یکم اپریل ۱۹۳۱ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۲ء تک کا ہے۔ دیسی تاریخیں بھی دکھائی گئی ہیں۔ اور درمیان میں کارخانہ کی سودیشی صنعت کے بہترین نمونوں کی سہ رنگی اور حاشیہ پر یک رنگی تصاویر ہیں۔ کیلنڈر کیا ہے ایک قابل قدر تحفہ ہے۔

شاہی قیدی ویریندر

ہمارے نوجوان شاہی قیدی ویریندر کا امتحان بی۔ اے ختم ہوگیا۔ امتحان کیسا ہوا خفیہ پولیس نے اس کو اسطرح صیغہ راز میں رکھا ہے۔ کہ کسی کو خبر نہیں ہونے دیتی اسیطرح ویریندر کا معاملہ دوسشن ججوں کے سامنے پیش کرنے کا جو ڈھونگ رچایا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی پورا ہو چکا ہے۔ انہیں قانونی امداد حاصل کرنے کی اجازت دینا تو کجا۔ ویریندر کے خلاف کیا الزام تھے۔ اور اس نے کیا جواب دیا۔ اسے بھی کسی پر ظاہر ہونے نہیں دیا۔

ایم۔ ایل۔ سی کی گرفتاری

مسٹر عبدالقاسم ایم۔ ایل۔ سی بنگال ایک دیوانی ڈگری کے سلسلے میں گرفتار ہوکر ضمانت پر رہا کیا گیا۔

کینیا کے دیسی باشندوں کے مطالبے

کینیا۔ یوگنڈا۔ اور ٹانگانیکا کے متحد کرنے کیلئے جو تحقیقاتی کمیٹی لنڈن میں کام کر رہی ہے۔ اس کے سامنے شہادت کے دوران میں افریقہ کے ایک دیسی سردار نے کہا۔ کہ دیسی باشندوں کو مجلس قانون ساز میں نمائندگی دی جانی چاہیئے۔ قانون سازی میں دیسی لوگوں سے کوئی مشورہ نہیں لیا جاتا اسلئے وہ لاعلمی کی حالت میں قانون کی خلاف ورزی کر بیٹھتے ہیں۔ دوسرے سردار نے کہا۔ کہ دیسیوں کو زیادہ تعلیم اور اجرتیں دی جانی چاہئیں۔

دہلی میں بقر عید پر انتظام

دہلی میں ۲۸ اپریل سے چوکی پہرہ مضبوط لگ گیا ہے۔ کوئی ۸۰۰ پولیس مین ۲۵۰ سپیشل پولیس آفیسر اور کئی مجسٹریٹ اور دیگر افسران ڈیوٹی پر ہیں۔

مسلح پولیس بھی خطرہ کے مقامات پر تعینات کی گئی ہے۔ کانگرس کے لیڈران پولیس افسران سے خوب تعاون کر رہے ہیں۔

برطانیہ کا بجٹ

برطانیہ کا بجٹ پارلیمنٹ میں سامنے پیش ہو گیا۔ ۸۰ کروڑ ۳ لاکھ پونڈ آمدن اور اسی کروڑ ۳۳ لاکھ چھیاسٹھ ہزار خرچ دکھایا گیا ہے۔ سوائے پٹرول پر محصول بڑھانے کے اور کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

بمبئی میں بڑھتی ہوئی بیکاری

تجارتی کساد بازاری کا نتیجہ ہے۔ کہ بمبئی میں ڈیڑھ اور دو لاکھ کے درمیان بیکاروں کی تعداد بتائی جاتی ہے۔ جن میں زیادہ تر تعداد مزدوروں کی ہے۔

جنہیں رہائی نہیں ملی

وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۲۹۰ ایسے قیدی ہیں جنہیں رہا نہیں کیا گیا جن میں سے ۱۶۷ عام معافی کے مستحق نہیں۔ باقی کا معاملہ زیر غور ہے۔

بقر عید امن سے گذر گئی

اس وقت تک جو تاریں موصول ہوئی ہیں۔ وہ مظہر ہیں کہ بقر عید ہر جگہ امن سے گذر گئی ہے۔ بقر عید مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے مذہبی تہواروں کا کام امن کا پیغام دینا ہے لیکن یہ عید کئی سالوں سے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے اندر سخت تشویش پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کی بھاری تعداد ہندوؤں کی طرح ہی شرارت اور فساد سے گھبراتی ہے۔ لیکن مفسد اور غرض مند لوگ جن کا چودھرم دنگوں کے سہارے قائم ہے۔ کسی نہ کسی طرح شرارت پیدا کر کے خود پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ شکر ہے۔ اس سال ان لوگوں کی دال نہیں گلی۔ اللہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو کسی جگہ کسی قسم کی مصیبت کا اس وقت تک سامنا نہیں ہوا

لاہور میں بھی عید خیریت سے گذر گئی سیوادل والوں نے امتیازی شربت کی سبیلیں لگائی۔

بھگت سنگھ میموریل فنڈ کی ٹرسٹی

بھگت سنگھ میموریل فنڈ کے ذیل کے پانچ اصحاب ٹرسٹی مقرر کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر گوپی چند۔ شریمتی لاڈو رانی زتشی۔ ڈاکٹر این۔ آر۔ دھرم ویر۔ رائیزادہ ہنسراج اور ڈاکٹر محمد عالم۔ میموریل فنڈ کیلئے دس لاکھ کی اپیل کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔

شرمناک انمیل بیاہ

ضلع کانگڑہ کے ایک گاؤں کی خبر ہے کہ وہاں ۶۵ سالہ ایک براہمن نے ۱۵ سالہ کی لڑکی سے چھٹی شادی کی ہے۔ اور اپنا کے بیٹے ۱۳ سالہ لڑکی ایک ۶۲ سالہ نوجوان کے حوالہ کی ہے

شاردا ایکٹ کے مخالف سناتنی اگر شاردا ایکٹ کو بیکار بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اس قسم کی شادیوں کو ناممکن بنا دینا چاہیئے۔

ہندو مشن احمدآباد کا مہوتسو۔

گجرات پرانتیہ ہندو سبھا سمیلن اور ہندو مشن احمدآباد کا دارشک اتسو ۲۹-۳۰-۳۱ مئی کو ڈاکٹر مونجے کی صدارت میں ہونا نشچت ہوا ہے۔ مہیلا پریشد۔ دیایام پریشد۔ سنگیت سمیلن۔ اچھوت ادھار سمیلن۔ شدھی سمیلن۔ راشٹری پریشد بھی ہونگے۔ (منتری سواگت سمتی)

آریہ سماجیں دھیان دیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک سادھارن ادھی ویشن ۳۰-۳۱ مئی کو ہوگا۔ اس وقت تک سمت ۱۹۸۷ کا دشانش بہت سماجوں سے موصول نہیں ہوا۔ نیم انوسار ہر ایک سال کا دشانش خاتمہ سال تک سبھا میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اس لئے تمام سماجوں کو نمست ۱۹۸۷ کا دشانش بہت جلد بھیج دینا چاہیئے۔ چند ایک ایسی سماجیں بھی ہیں جن کی طرف سمت ۱۹۸۶ کا دشانش بھی ارشا ہے۔ وہ سمت ۸۶ اور ۸۷ دونوں برسوں کا دشانش بھیج دیں۔ یہ دشانش جلدی آ جائے تو اچھا ہے۔ لیکن اگر کسی کارن کوئی سماجیں ادھیویشن سے پہلے نہ بھیج سکیں تو اپنے پرتی ندھیوں کے ہاتھ ضرور ہی بھیج دیں۔ جو ادھیویشن میں سمیلت ہونے کے لئے آئیں گے۔

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر ضرور درج کریں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۱ بیساکھ سمت ۱۹۸۸

آریہ پارلیمنٹ کا اجلاس

آریہ سماج کو فخر ہے۔ کہ بھارت میں عملی جمہوریت کی بنیاد موجودہ زمانہ میں سب سے پہلے اسی نے رکھی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ کانگرس بھی جو آریہ سماج کی قریب قریب ہمعصر ہے جمہوریت کی حامی ہے۔ لیکن اپنے جیسے ابتدائی زمانہ میں یہ جمہوریت کی نقالی کرتی رہی ہے۔ ٹھیک معنوں میں جمہوریت کو اس نے عملی صورت کبھی نہ دی تھی۔ کانگرس میں جو پرتی ندھی شامل ہوتے تھے۔ وہ پرچار کے پرتی ندھی نہ ہوتے تھے بلکہ خود ساختہ یا چند ایک دوستوں کے بنائے ہوئے تھے۔ جب کانگرس کا اجلاس نزدیک آتا۔ جس جگہ کانگرسی خیالات کے چند اشخاص ہوتے۔ وہ کسی وقت اکٹھے ہو کر چند پرتی ندھی نامزد کر دیتے۔ جنہیں اس جگہ کے پرتی ندھیوں کی حیثیت میں کانگرس میں ووٹ دینے کا ادھکار ہوتا۔ اور کانگرس سیشن کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ان کے کانگرس کی سبھاسدی کے ادھکار بھی ختم ہو جاتے۔

لیکن آریہ سماج نے جمہوریت کو ٹھیک ٹھیک بنیاد پر۔ اس میں فوری طور پر کسی کو رائے دینے کا ادھکار مل نہیں جاتا۔ اس ادھکار کی پراپتی کیلئے پرتیک آریہ کو کم از کم ایک سال تیاری کرنی پڑتی ہے اور اس تیاری میں کامیاب ہو کر سبھاسد بن جانے پر اسے ووٹ کا ادھکار ملتا ہے۔

سبھاسد بننے کے لئے دو لازمی شرائط ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی آمدن کا شتانش آریہ سماج کو دیتا ہو۔ اور دوسرا یہ کہ سدا چار پورن جیون وتیت کرتا ہو۔ کسی آریہ سماج کے ایسے سبھاسد اپنے ادھیویشن میں اپنے پرتی ندھی چنتے ہیں۔ آریہ سبھاسد جتنے چاہیں۔ پرتی ندھی چن لیں۔ تعداد کیلئے نیم ہیں۔ کہ بیس سبھاسدوں کے پیچھے ایک اور اس کے پشچات پرتیک بیس سبھاسدوں کیلئے ایک پرتی ندھی چننے کا ادھکار ہوتا ہے۔ پرانت آریہ سماجوں کے نزدایت ایسے آریہ پرتی ندھیوں کی آریہ پرتی ندھی سبھا بنتی ہے۔ جو پرانت میں وید پرچار۔ پرانتک ادھیویشنوں اور اپنے جاری کئے ہوئے دوسرے کاریوں کا پربندھ کرتی ہے۔ یہ سب کاریہ ایک ماتر اس ادیش سے کئے جاتے ہیں۔ کہ پرانت بھر میں ویدوں کا پرچار ہو۔ لوگ آریہ بنیں۔ اور وید دھرم سدا چار کو اپنے جیون میں دھارن کریں۔

اس پرکار کی سبھائیں بھارت کے مختلف صوبوں۔ پنجاب۔ یو۔ پی۔ راجپوتانہ۔ سندھ۔ بنگال۔ بہار۔ بمبئی۔ مدھیہ پردیش۔ اور برہما میں ہیں۔ ان پرانتک سبھاؤں اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ہے۔ جس میں پرانتک سبھائیں اپنے دشانش کی ... پرتی ندھی بھیجتی ہیں۔ اور جتنے پرتی ندھی بھیجنے کا ادھیکار ہو۔ اس سارودیشک سبھا میں بھی بھیج سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ جو آریہ سماجیں مقررہ شرائط کو پورا کر دیں۔ انہیں براہ راست پرتی ندھی بھیجنے کا بھی ادھیکار ہے۔ اور خود سبھا کو بھی پرتشٹت مہانو بھاووں کے سبھاسد بنانے کا اختیار رہتا ہے۔ ایسے سبھاسدوں سے جو سارودیشک سبھا بنتی ہے۔ وہ ان معاملات کا انفرام کرتی ہے۔ جن کا سمبندھ سارے بھارت سے ہو۔ علاوہ ازیں ویدک دھرم پرچار کے لحاظ سے نیمانند کا صوبجات خلگ مدراس۔ آسام اور کئی پرچار کرانے کا انتظام اسی کے سپرد ہے۔

ان پرانتک سبھاؤں میں سے پنجاب پرتی ندھی سبھا سب سے بڑی اور سب سے زیادہ کام کرنے والی سمجھی جاتی ہے۔ اس سے سمبندھت آریہ سماجیوں کی تعداد پانچسو کے قریب ہے۔ جن میں سے ایک سو انیتس آریہ سماجوں کی طرف سے ۲۱۴ پرتی ندھی اس میں شامل ہیں۔ یہ پرتی ندھی سبھا بڑی کامیابی سے ویدک دھرم کا پرچار کر رہی ہے۔ اور دیگر کئی سنستھاؤں کے علاوہ ہردوار کی مشہور عالم سنستھا گورو کل کانگڑی بھی اسی کا ادھین ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مئی ماس میں اپنا وارشک ادھیویشن کرتی ہے جس کا کام پچھلے سال کی رپورٹ سننا اور سویکار کرنا۔ اگلے ورشوں کیلئے ادھکاری اور انترنگ کمیٹی نشچت کرنا اور دھن ویبھاگوں کے بجٹ سویکار کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام کس قدر اہم ہیں۔ ہر ایک آریہ بخوبی اس کا رجحان سکتا ہے۔ اس لئے آریہ سماج کے کام کی سپھلتا کا زیادہ تر انحصار اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے آریوں کی اس پارلیمنٹ میں اس کے سبھاسد کس حد تک دلچسپی دکھاتے ہیں۔

اس پارلیمنٹ کا اس سال کا سیشن ۳۰۔ ۳۱ مئی کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ سبھاسدوں کے پاس ابتدائی ایجنڈا پہنچ چکا ہوگا۔ ادھکاری سمت ۱۹۸۷ کی رپورٹ اور سمت ۱۹۸۸ کا بجٹ تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ گورو کل کی رپورٹ اور بجٹ گورو کل کے مکھیہ ادھشٹاتا کے دفتر میں تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ رپورٹ اور بجٹ ہونیوالے سیشن میں پیش ہونگے۔ اور سبھاسدوں کا کام ہوگا۔ کہ وہ ان کے حسن و قبح پر دھیان دیں۔ اور انہیں مناسب صورت دیکر پاس کر کے کام چلانے کیلئے اپنے منتخب کردہ ادھکاریوں اور انترنگ سبھا کے سپرد کر جائیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بجٹ تین لاکھ سالانہ سے کم کیا ہوگا۔ سبھا کی پشت پر کسی ریاست کا خزانہ نہیں جس کے نام اس خرچ کے چیک جاری کئے جائیں۔ اس کی پشت پر کیول آریہ جنتا ہے۔ اور یہ ہرش کی بات ہے۔ کہ اس تین لاکھ سالانہ کے خرچ کی شرتی ہر سال آریہ جنتا پر کی جاتی ہے۔ اور وہ کبھی اس کی ادائیگی سے انکار نہیں کرتی۔ اس اوستھا میں سبھا کے سبھاسدوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اخراجات کو ایسا کفایت شعارانہ بنائیں۔ کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ ایک پائی بھی ویرتھ خرچ کی گئی ہے۔ اور ایسے اگزیکٹیوز کے ہاتھ میں خرچ کے اختیارات سپرد کر جائیں۔ جو جنتا کی اس پوتر امانت کو پوری کفایت شعاری سے خرچ کرنے کی ذمہ داری کو سمجھیں اور محسوس کریں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ پرتی ندھی مہاشے ہماری سنگھٹھا میں ادھیویشن میں شامل ہوں۔ اور ایجنڈا اور بجٹ پر جو انہیں آنے سے پورو ہی مل جائیں گے۔ پورن روپ سے وچار کر کے آئیں۔ سادھارن سبھا کا اجلاس کسی دشیش اوستھا کے اتیرکت سال میں ایک بار ہی ہوتا ہے یہاں میں ایک بار شامل ہونے کے لئے وقت نکالنا کسی بھی سبھاسد کیلئے کٹھن نہیں بشرطیکہ اسے سبھا کے کام میں دلچسپی ہو۔ عدم دلچسپی کا الزام کسی بھی ممبر پر لگانا مشکل ہے۔ اس لئے آشا رکھنی چاہیئے۔ کہ سبھاسد مہاشے ہماری سبھا جیا میں ۳۰۔ ۳۱ مئی کو ہونیوالے اجلاس میں شامل ہونگے۔ اور سبھا کے کاریہ میں پوری دلچسپی کا اظہار کرینگے۔

سبھاسدوں کے ادھیکاروں میں یہ بھی ہے۔ کہ وہ سبھا کی کارگزاری کے متعلق ادھکاریوں سے پارلیمنٹری طریقہ کے انوسار سوالات کے جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسے سوالات ادھیویشن سے تیس دن پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔ ایک اور ادھکار ان کیلئے خاص نیموں کے ماتحت بھاشے سانپنے پرستاؤ اپستھت کرنے کا بھی ہے سبھا کے جو ممبران ان ادھکاریوں سے لابھ اٹھانے کی ضرورت سمجھیں۔ انہیں اس میں سنکوچ نہ کرنا چاہیئے۔

غرضیکہ اپنی پارلیمنٹ کے اجلاس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ کسی بھی سبھاسد کو اٹھا نہ رکھنا چاہئے۔ اس مطلب کے لئے ضروری باتیں اجلاس میں شامل ہونا اور معاملہ کی تہہ کو پہنچ کر اپنے ووٹ کا آزادانہ استعمال ہے۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر ایک پرکاش پریمی کا کرتویہ ہے۔

کیا آپ نے اپنا کرتویہ پالن کر دیا؟

Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت لوکناتھ کے خلاف پروپیگنڈا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرسدھ اپدیشک پنڈت لوک ناتھ جی کئی ورشوں سے ڈیرہ غازی خان میں مقیم رہ کر پراٹت بھر میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ وہاں ان کی موجودگی کا یہ اثر ہونا ضروری تھا۔ کہ آریہ سماج کا پرچار بڑھ جائے۔ خود غرض سناتنیوں کو یہ گوارا نہ تھا۔ اگر انہیں اپنے سرغنوں کی بزرگی پر وشواس ہوتا۔ تو وہ شاستر ارتھ کے میدان میں آ کر پنڈت لوک ناتھ جی کا مقابلہ کرتے۔ لیکن وہ اپنے سدھانتوں کی طاقت تو جانتے تھے۔ اس لئے مکروہ پروپیگنڈا کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کی ٹھانی۔ لیکن اس میں بھی منہ کی کھانی پڑی۔ ڈیرہ غازی خان کے ان سناتن دھرم سناتنیوں کے پروپیگنڈا کا یہ حصہ تھا۔ کہ جب پنڈت جی ڈیرہ غازی خان سے باہر تھے۔ تو لاہور سے تار دے دیا گیا۔ کہ ان کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے پھر اس سے بڑھ کر شرمناک حرکت یہ کی کہ اخبارات میں یہ بے بنیاد خبر چھپوا دی۔ کہ پنڈت لوک ناتھ سناتنی ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان کی شرارت کا خمیازہ بنگ باسی کلکتہ کے ایڈیٹر کو اٹھانا پڑا۔ کیونکہ پنڈت لوک ناتھ نے اس کے خلاف دعویٰ دیوانی دائر کر دیا۔ جو ہائی کورٹ تک پہنچا۔ اور جس میں پنڈت لوک ناتھ جی کو جیت اور جھوٹے پروپیگنڈسٹوں کو شکست ہوئی ؞

سناتنیوں کی تازہ شرارت

لیکن ان کمینہ مخالفوں کی شرارت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ انہوں نے پنڈت جی کے خلاف دو ٹریکٹ چھپوائے ہیں۔ یہ ٹریکٹ پنڈ دادنخاں کے پنڈت جگن ناتھ کے نام پر چھپے ہیں۔ لیکن اس شخص نے اخبارات میں ان ٹریکٹوں سے اپنی لاتعلقی کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان کی وجہ غالباً یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ٹریکٹوں سے جو شرارت پھیلانی مقصود ہے۔ وہ بھی پھیل جائے۔ اور اعلان بے تعلقی سے وہ قانونی گرفت سے بھی بچ جائے اگر پنڈت لوک ناتھ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں ؞

پنڈت لوک ناتھ جی کے متعلق اس جگن ناتھ کے گزشتہ رویہ سے اس اعلان کی صداقت میں شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ پنڈت جی کے سناتنی ہو جانے کی چٹھی پر سناتن دھرم سبھا پنڈدادنخاں کی مہر ثبت تھی۔ اور اس جگن ناتھ نے بحیثیت منتری اس پر دستخط کئے تھے۔ اور اس نے اس وقت بھی اس معاملہ سے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اس لاعلمی اور لاتعلقی کی قلعی کھل گئی۔ جب پنڈت جی کے بنگ باسی پر دعوے کرنے کی صورت میں اس کی طرف سے یہی شخص حرجانہ کے مقدمہ کرتا رہا۔ موجودہ لاتعلقی کے اعلان کی تہ میں بھی قانونی ذمہ داری سے بچنے کی بات ہی معلوم ہوتی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ پنڈت لوک ناتھ جی کا قانونی چارہ جوئی کے متعلق کیا وچار ہے۔ لیکن اگر معاملہ عدالت میں گیا۔ تو اس معاملہ پر بخوبی روشنی پڑ سکیگی۔ کہ تازہ ٹریکٹوں کی اشاعت میں کس کا ہاتھ ہے؟ اور جگن ناتھ کی لاتعلقی کے اعلان کی کیا حقیقت ہے؟

ویدپرچار کیلئے بھومی دان

حبیب کے سفیدہ ارجن سنگھ نے ویدپرچار کے لئے اپنی زرعی جائیداد کی جو وصیت کی تھی اس کا پرچار ہے۔ کہ اسی ضلع گورداسپور کے براڑہ وال کے گرام کے آریہ بزرگ شری راجیندر جی نے ۲۲۳ کنال اراضی مزروعہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام ویدپرچار کے لئے ہبہ کر دی ہے ؞

ویدپرچار کے لئے جو جو جائیدادیں اس طرح دان میں ملیں۔ ان کی پوری آمدنی حاصل کرنے کا پربندھ ہو۔ اور اس آمدنی کو اس طرح سے خرچ کیا جائے۔ کہ دانی اور عوام کو یقین ہو جائے۔ کہ جس مقصد کے لئے یہ وقف ہے۔ اسی پر یہ خرچ کی جا رہی ہے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کئی لوگوں کو جنہیں نظر آ رہا ہے کہ ان کے بعد ان کی جائیداد ضائع اور بے بنیاد ہوگی۔ ترغیب ہوگی۔ کہ وہ ویدپرچار کے مبارک کام کے لئے اپنی جائیداد سبھا کو دے جائیں۔ تجربہ کے طور پر ضلع گورداسپور میں ہی کام آسانی سے شروع کر دیا جائے۔ جہاں دو جائیدادیں مل چکی ہیں۔ تو اور بھی کئی جائیدادیں وصیت کے ذریعہ مل سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر ہر ایک ضلع میں اس قدر جائیدادیں حاصل کر لی جائیں جن کی سالانہ آمدنی ہزار بارہ سو روپیہ ہو۔ تو اس سے ویدپرچار اور منڈل سسٹم کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا کیونکہ ہزار بارہ سو سالانہ آمدنی سے ایک ضلع میں ایک پرچارک اور بھجنیک کا پربندھ ہو سکتا ہے۔ جو پرچار بھی کریں۔ اور جائیداد کا انتظام بھی کریں اور اگر اس طرف توجہ دی جائے۔ تو کسی بھی ضلع میں اتنی جائیداد حاصل کر لینا مشکل نہیں۔

وارننگ کا فائدہ؟

الفضل نے مہرشی سوامی دیانند جی اور فاضل زمان پنڈت لیکھرام کے حق میں بدزبانی کی گورنمنٹ نے اسے وارننگ دی۔ وارننگ کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ باز آ جائے۔ ورنہ قانونی سلوک کیا جائے گا۔ اور اسی قسم کی بدزبانیوں کے لئے خود قادیانیوں کی درخواستوں اور آہ و زاریوں پر مسلم لیگ ہی نے تعزیرات ہند میں دفعہ ۲۹۵ کی ایک شق کا اضافہ کرایا تھا۔ لیکن اگر وارننگ کے بعد بھی قابل اعتراض الفاظ کو پھر سے دہرایا ہی نہ دیا جائے۔ بلکہ ان پر مزید اضافہ کر دیا جائے۔ تو اس سے نہ صرف یہ کہ وارننگ کا مقصد ہی پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ وارننگ کرنے والے کی بھی تضحیک مقصود ہوتی ہے اگر گورنمنٹ نے ۱۶۔۱ اپریل کے الفضل میں میاں محمود کا خطبہ پڑھا ہے۔ تو بتائے کہ الفضل کی وارننگ کا جو مقصد تھا۔ وہ پیدا ہوا ہے۔ یا میاں محمود نے وجہ شکایت پہلے سے بھی زیادہ پیدا کر دی ہے۔ اگر میاں محمود الفضل سے چار قدم آگے نکل گئے ہیں۔ تو کیا گورنمنٹ مہربانی کر کے بتائیگی کہ وہ خاموشی اختیار کریگی۔ یا الفضل کے بعد میاں محمود کو بھی سرزنش کرے گی۔ اگر گورنمنٹ نے قادیانی خلیفہ کے رعب یا لحاظ میں آ کر خاموشی اختیار کر لی۔ تو الفضل کی وارننگ سے فائدہ تو کیا ہونا ہے۔ البتہ قادیانی حکومت کے کارپردازان جاہل قادیانیوں کے دلوں سے گورنمنٹ کا رعب دور کرنے اور اپنا جمانے میں خوب کامیاب ہونے کی کوشش کریں گے ؞

قربانی کا فلسفہ

مسلمانوں کی جو عید اس دفعہ گزری ہے حیوانوں کے لئے وہ روز ماتم ہے کیونکہ ہزارہا معصوم جانور عید کے نام پر موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے ہیں۔ جب کسی غیر کی ایک پیسے کی چیز کو تباہ کرنا اخلاق کے خلاف ہے۔ تو سمجھایا جائے کہ اپنے کسی غلط عقیدہ کی بنا پر معصوم جانوروں کو قتل کرنا کہاں کا اخلاق اور کہاں کا ایمان ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ قربانی عقیدہ اسلام میں داخل ہو چکی ہے۔ اس لئے علماء کی علمیت کا سارا زور اس بات پر لگتا ہے کہ کسی طرح اس قتل جیوانی کو جائز ثابت کیا جائے۔ چنانچہ الجمعیۃ [illegible] احمدی معاصر نے عید الضحیٰ کا فلسفہ [illegible] کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"گویا یہ حیوانی قربانی اس امر کا نشان ہے۔ کہ انسان اپنی حیوانیت بہیمیت پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے ؛؛"

کیسی لچر دلیل ہے۔ اگر دوسروں کی گردن پر چھری چلا کر کوئی سمجھ لے کہ وہ اپنی حیوانیت پر چھری پھیرنے کو تیار ہو گیا ہے۔ تو کیا اس شخص کو بھی نرالا کہو گے۔ جو بردوسی کی [illegible] ڈاکہ ڈال کر اپنے قبضہ میں کر لے [illegible] یا دھرم جانوروں کی گردن پر چھری کا [illegible] کرنا جائز قرار دیتا ہے۔ وہ اس بات سے کیسے انکار کر سکتا ہے۔ کہ وہ سرسل کی [illegible] پر ڈاکہ ڈالنا و اغوا کا ایثار نہیں ہے لیکن مذہبی تعصب کا برا ہو۔ کہ جو بات کسی کے عقیدہ میں داخل ہے۔ جس رنگ میں آ سکے مذہبی آدمی سو بکار کرتے ہیں اس کی صداقت رکھنے والی دوسری بات کو جس کا عقیدہ سے تعلق نہیں۔ عقل اس کے خلاف تصور کرتے ہیں ؞

قادیانیوں کے نئے مصطفیٰ

مسلمان تو بڑے میاں یا چھوٹے میاں کو فخر رسل یا مصطفیٰ ماننے سے رہے۔ تو ان دونوں کے خلاف کفر کا فتوے اعلان کر چکے ہیں۔ لیکن احمدیوں میں احمدیوں میں غلام احمد کی نبوت کا جھگڑا جاری ہی ہے۔ قادیان میں چھوٹے میاں کو بڑے میاں سے آگے لے جانے کی کوشش جاری ہیں۔ الفضل نے خلافت نمبر نکالا جس میں قادیانی میاں اکمل اپنے خلیفہ کو خطاب کر کے لکھتے ہیں۔ ۔

"تمہیں تو وہ احمد کہ فخر رسل ہے جس کا [illegible] تو یہ مہدی موعود ہو مصطفیٰ [illegible]"

اس پر تو دوسرے احمدی اخبار نے [illegible] وارننگ دی ہے ؛

"خدا کے بندو! کچھ تو خدا سے ڈرو۔ مصطفیٰ اور فخر رسل تو محمد رسول اللہ [illegible] یہ نام تم اپنے خلیفہ کو دیتے ہو!"

پیغام کی یہ وارننگ تھا۔ لیکن اس کا وہی ہوگا۔ جو نقار خانے میں طوطی کی آواز

یورپ میں ویدک مشنری کی سرگرمیاں

ڈاکٹر بھگت رام آنگل ویدک مشنری گذشتہ سال سے لنڈن میں مقیم ہیں۔ آپکی تقریر نے انگلستان میں ویدک دھرم پرچار کی تحریک پیدا کر دی ہے۔ اردو اور انگریزی اخبارات میں بھی آپکے کام کی تعریف نکلی ہیں۔ اور اسی ادھیائے وید کا نتیجہ ہے کہ لنڈن میں آریہ سماج ستھاپت کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اور اب جیسا کہ پرکاش رعمبا کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسٹ برلن میں دو آریہ سماج ستھاپت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جن کی ایک ہفتہ میں بہیں انگریزوں نے ممبری منظور کی۔ پیرس میں ان کے لیکچر سننے کیلئے ایک بڑے ہال کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ تشار کی جا رہی ہے کہ ان کے اس دیا کہیان سے فرانس میں بھی ویدک دھرم کا بیج بویا جائیگا۔ اس کے علاوہ گلاسگو میں دو انگریز لیڈیاں بھی ویدک دھرم میں دیکشت ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے بالکیانوں کا پربندھ کرنے کے لئے پہنچ چکی ہیں۔ وہاں بھی آریہ سماج ستھاپت ہونے کی سنبھاونا ہے۔ ڈاکٹر بھگت رام کے پرچن سے اگر یورپ میں چار آریہ سماجیں مستقل بنیادوں پر قائم ہو سکیں۔ تو سمجھو یورپ میں ویدک دھرم پرچار کی نیو جم گئی۔ البتہ بھارت کے آریہ سماج کو چاہیئے کہ اس عظیم کارِ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اچھے کرم لائے اپدیشک وہاں بھیجے۔ جو مشن جاری ہو چکے ہیں ان کو مستقل روپیہ دیئے سے کام کو اپنے ذمے لے۔ شکل ابتدائی۔ وہ ہو گئی۔ اب سماج کا چلانا پرتیک آریہ کو اپنا کرتویہ سمجھنا چاہیئے ؎

لاکھوں روپیہ چندہ سے اور دان کی صورت میں سبھا مذکور نے حاصل کیا۔ مگر اس سبھا کے نام نہاد تیاگی کارکنان سب کچھ ہڑپ کر گئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ سناتن دھرم سبھا جان بلب ہے۔ اور اس کے نام بوساطت تیاگ مورتی (اصلیت میں ڈھونگ مورتی) گوسائیں گنیش دت سمن جاری ہوتے ہیں۔ اور گوسائیں جی روپوش ہو جاتے ہیں"

اسلامی شریعت یا قادیانی شریعت

گورداسپور میں مسٹر ہربنس لال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مباہلہ کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں استغاثہ کی طرف سے شہادت دیتے ہوئے مرزا محبوب الحق وکیل قادیانی کا یہ فقرہ شرعی لحاظ سے نہایت اہم ہے۔

"میری دوسری بیوی کے بچے جو کہ میرے چچا ہے ہیں۔ انجمن قادیان سے وظیفہ لیتے ہیں" انجمن سے وظیفہ لینے کا معاملہ زیر بحث نہیں۔ زیر بحث معاملہ چچی کے ساتھ شادی کا ہے۔ کیا چچی کے ساتھ شادی اسلامی شریعت جائز قرار دیتا ہے۔ یا یہ قادیانی شریعت ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں ؎

چُلّو بھر پانی میں ڈوب مرو

سداچار سنا بھاو سناتن دھرمیوں میں سخت کمزور ہے۔ آریہ سماج جب اس کی طرف توجہ دلاتا تھا تو سناتنی اس کے گلے کا ہار ہونے کو تیار ہوتے تھے۔ لیکن آریہ سماج کی محنت اکارت تو نہیں گئی۔ اسی کا پھل ہے کہ سناتنیوں میں ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کے ہردے میں سداچار کے لئے مان پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے پردھان کے سداچار کے معاملہ میں شتھلتا دیکھا ہے۔ پرمیشور کی آنند تھے

شریمان پنڈت پرسرام جی مشرا سکریٹری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب بہ نفس نفیس پدھارے ہوئے تھے۔ سناتن دھرمیو! اگر یہی دھرم ہے اور یہی آپ کے پریزیڈنٹ اور سکریٹری ہیں۔ تو بہتر ہے کہ چلّو بھر پانی میں ڈوب مرو۔ لعنت ہے ایسی سوسائٹی پہ اور اس کے ممبران و معتقدان پر۔

مباہلہ کا الفضل سے سوال

'مباہلہ' نے قادیانیوں کے خلاف پروپیگنڈا کر کے ان کے امام کے چال چلن پر الزام لگائے تھے۔ اس سے قادیانیوں کو اور خود قادیانی میاں کو اشتعال آنا لازمی تھا۔ اس اشتعال میں انہوں نے گورنمنٹ کی توجہ 'مباہلہ' کے الزاموں کی طرف دلائی۔ چنانچہ گورنمنٹ نے زیر دفعہ $\frac{153}{292}$ الف مباہلہ والوں کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ جو عرصہ ایک سال سے گورداسپور کی عدالتوں میں چل رہا ہے چنانچہ شہادت استغاثہ جاری ہے۔ جس میں قادیانی گواہوں کا بھی حصہ ہے۔ اس مقدمہ کی روداد 'الفضل' میں بڑے زور شور سے شائع ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ مقدمہ اگر چلایا گیا ہے۔ تو تحفظ ناموس امام قادیان کے لئے۔ لیکن 'الفضل' نے اس کا کبھی ذکر تک نہیں کیا۔ اس پر مباہلہ تعجب سے پوچھتا ہے کہ مباہلہ کے مقدمہ کی روئداد قادیانی آرگن 'الفضل' شائع کیوں نہیں کرتا۔ جبکہ یہ ان کے شبینہ کی دعاؤں اور چالیس روزوں کا نتیجہ ہے"

کیا 'الفضل' بتائیگا کہ مقدمہ کی کارروائی سے اس کا اس قدر سخت عدم تعاون کن وجوہات کی بناء پر ہے؟

ہمارا گوروکل

(از قلم شریمتی لکشمی دیوی دھرم پتنی لالہ سنت رام جی۔ ایس۔ ڈی۔ او)

ہمیں جان سے بھی ہے پیارا گوروکل ہے بھارت کی آنکھوں کا تارا گوروکل

کنارے پہ گنگا کے جا کر تو دیکھو! ہے کس شان سے آشکارا گوروکل

لگائی ہے بس آس ہم نے اسی سے کہ ہے ڈوبتوں کا سہارا گوروکل

بہی لکشمی گیت گاتی ہے نس دن

ہے وِدّیا کا مندر ہمارا گوروکل

ترائی ٹھگوں کا ٹولہ پشاور میں

پشاور میں سناتن دھرم کانفرنس کا اجلاس ہو رہا ہے۔ سناتنیوں کا دھرم ویر "اسی ترائی ٹھگوں کے گروہ کا ذکر کرتا ہے۔ سائیو کی ہے لیبی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے معاصر لکھتا ہے:-

"وجہ یہ ہے۔ کہ سناتن دھرمی انسٹی ٹیوشنوں کے کارکنان خود غرض۔ مطلب پرست۔ نام نہاد جو فروش۔ نام نہاد سناتن دھرمی اپدیشک بھولے بھالے سناتن دھرمیوں سے سناتن دھرم کے نام پر لاکھوں کروڑوں روپیہ حاصل کر کے ہڑپ کر جاتے ہیں۔ آج پنجاب سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی ایسی بری حالت ہو رہی ہے۔ کہ جس کو دیکھ کر ہر ایک سناتن دھرمی کا سر شرم سے جھک جاتا ہے

بڑے دکھ کے ساتھ لکھتے ہیں

"ایک وقت تھا۔ جبکہ آریہ سماج اور دیگر ریفارمر نام رکھنے والی سوسائٹیاں سناتن دھرم اور سبھیوں کو طعنے دیا کرتی تھیں کہ رنڈی نچانا سناتن دھرم۔ لیکن ہماری یہ بدبختی دیکھئے۔ کہ ابھی تک ہمارا اس لعنت سے چھٹکارا نہیں ہوا۔ کیا سداچار کا اپدیش دینے والے سوامی رام کی جیون کتھائیں سنانے والے اور لمبی لمبی باہیں اٹھا کر سٹیج پر ناچتے ہوئے لیکچر دینے والے گوسوامی گنیش دت جی مہاراج ان دنوں لاہور میں نہ تھے۔ کیا ایسے اشخاص کو پردھان بنا کر ہی وہ سناتن دھرم کا سنگٹھن کیا چاہتے ہیں اور کیا یہ شرمناک واقعہ نہیں۔ کہ اس ناچ میں لاہور شہر کے پوسٹل دوارہ کی گدی پر بیٹھنے والے اور پرم پوجیہ سا ماشٹ مہا بھارت آدی کی کتھائیں سنانیوالے

پرکاش میں آپکو اشتہار دینے سے کسقدر فائدہ ہوگا۔ اسکے لئے ایکبار ضرور آزمائش کریں ؎

آریہ ہائی سکول لدھیانہ

لدھیانہ کا آریہ ہائی سکول وہاں کے آریہ بھائیوں کے پرشارتھ کا ایک شاندار نمونہ ہے۔ تعداد طلباء کے لحاظ سے ڈی اے وی ہائی سکول لاہور کو چھوڑ کر پنجاب بھر کے سرکاری اور غیر سرکاری سب سکولوں میں اول درجہ پر ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کی بلڈنگ اور انتظام نہایت اعلیٰ ہے جس میں ودیارتھیوں کی تعلیم کیلئے انہیں دھارمک کرتویہ پالن کی شکشا بھی دیجاتی ہے۔ یونیورسٹی امتحان میں عمدہ نتائج ایسی کشش ہیں۔ جس سے ہر سال سینکڑوں لڑکے اس کی طرف کھیچے چلے آتے ہیں۔ جو بھائی اپنے لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ دھرم اور سدھار شکشت ہاتھوں میں سپرد کرنا چاہیں۔ وہ ہیڈ ماسٹر

سرکار بنام "مباہلہ"

خلیفہ پر الزام لگانیوالا احمدی فوراً غیر احمدی بنجاتا ہے

کوئی غیر احمدی ایسے الزام لگائے تو وہ ہمیشہ غلط ہونے چاہئیں

تین ہزار احمدیوں کو بہشتی مقبرہ کیلئے ٹکٹ ملے ہوئے ہیں

زیادہ تعداد احمدیوں کی اَن پڑھ ہے

میری بیوی نے میرے کہنے پر اپنے باپ کو لکھا۔ کہ مباہلہ کے مضامین دستخط کے ساتھ شائع کریں۔ ورنہ میرا خاوند (گواہ استغاثہ) مجھے طلاق دیدیگا

"مباہلہ" اُن لوگوں کا آرگن ہے۔ جنہوں نے قادیانیت کو اندر سے دیکھ کر چھوڑا۔ انہوں نے بخیال خود قادیانیت کی صحیح تصویر "مباہلہ" کے کالموں میں کھینچنا شروع کی۔ جس پر قادیانیوں کے داد بیلا پر سرکار نے "مباہلہ" کے خلاف زیر دفعہ $\frac{153}{292}$-الف تعزیرات ہند مقدمہ گورداسپور میں چلایا۔ اس مقدمہ میں شہادت استغاثہ جاری ہے۔ مرزا عبدالحق وکیل قادیانی گواہ نے وکیل صفائی کی جرح پر بیان کیا:-

میں چھٹیوں میں جبکہ طالب علم تھا۔ قادیان جایا کرتا تھا۔ گذشتہ پانچ سال میں میں قادیان قریباً ہر ہفتہ جایا کرتا ہوں۔ اور عام طور پر ہر ایک چھٹی کے دن۔ میں خلیفہ صاحب کا پرائیویٹ سکرٹری نہیں ہوں۔ میں ۱۹۱۴ء میں احمدی ہوا تھا۔ ۱۹۱۴ء سے پہلے میں قادیان گیا۔ میری عمر اکتیس برس کی ہے۔ مجھے خلیفہ صاحب کے چال چلن کے متعلق ذاتی طور پر ۱۹۱۴ء سے قبل کا علم نہیں۔ خلیفہ صاحب کی عمر اس وقت تنتالیس برس کی ہے۔ میرا ذاتی علم خلیفہ صاحب کے چال چلن کے متعلق اس بات پر مبنی ہے کہ میں اُن کے پاس جاتا رہا ہوں۔ اور اُنکے درس سنا کرتا ہوں میں ان کے پاس ہر وقت یا ہمیشہ نہیں رہتا۔ وہاں پر ایک عدالت ہے احمدیہ جماعت کی۔

قادیان میں ایک چیف قاضی جماعت کا ہے اگر کوئی جماعت کا سرکاری عہدہ دار چال چلن پر الزام دے۔ تو اس کو جماعت میں رکھنے یا بحیثیت ممبر ہونے کے فیصلہ با گہ ہے۔ عدالت سے۔ اور آخری فیصلہ خلیفہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

ایسے الزامات یا تو احمدی یا غیر احمدی کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔ ایک احمدی فوراً ہی غیر احمدی بنجاتا ہے۔ جبکہ ایسے الزامات عائد کرے۔ اگر کوئی غیر احمدی ایسے الزامات لگائے تو وہ ہمیشہ غلط ہونے چاہئیں۔ کسی احمدی نے کبھی ایسے الزامات خلیفہ کے چال چلن کے متعلق نہیں لگائے۔ اس لئے تحقیقات کا سوال نہیں ہو سکتا۔

غیر احمدی عدالت ہائے غیر احمدیہ میں اس مطلب کے لئے نہیں جاتے۔ اگر کوئی غیر احمدی اس قسم کا الزام خلیفہ کے خلاف لگائے۔ تو عدالت ہائے احمدی اُس کو سُنیں گی۔ اگر کوئی احمدی الزام لگائے۔ تو مجلس مشاورت تحقیقات کریگی۔ عبدالکریم و فضل کریم ملزمان کو انجمن احمدیہ کے ناظر کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ ملا ہوا تھا۔ کہ ان کو عزت حاصل ہوگی۔ کہ بعد مرنے کے وہ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ وہ ان شرائط کو جو کہ سرٹیفکیٹ میں موجود ہیں پورا کریں۔ مگر وہ سرٹیفکیٹ منسوخ کر دئیے گئے تھے کیونکہ ان کو جماعت سے نکال دیا گیا تھا۔

میں میر محمد اسحاق ماموں جان خلیفہ قادیان کو جانتا ہوں۔ وہ احمدیہ سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر ہے اور منتظم لنگر خانہ بھی ہے اور وہ کبھی کبھی احادیث کا درس بھی دیا کرتا ہے۔ ملزمان کے مکان کے سامنے ایک ڈھاب ہے۔ اور اس کے آگے مکانات ہیں مجھے اُن کے مالک کا علم نہیں۔ میری دوسری بیوی جبکہ وہ بیوہ تھی۔ میرے ساتھ ملزمان کے مکان میں رہا کرتی تھی۔ عرصہ ۵ ماہ تک لگاتار۔ اس وقت ملزمان احمدی تھے۔ ۱۹۲۹ء میں میرا نکاح تھا۔ مجھے وہ گھر چھوڑنا پڑا کیونکہ فضل کریم چاہتا تھا۔ کہ شادی کرے۔ جس کا اُس (عورت) نے انکار کر دیا۔ اس کے تین بچے تھے میرے چچا کی جائیداد ۲۵۰۰۰ ہزار کے قریب ہے۔ اور اس کے بچے بلحاظ اسلامی قانون حصص کے مطابق $\frac{1}{8}$ حصہ کی مالک میری بیوی ہے۔ اپریل ۳۰ء کو میری بیوی (فضل کریم کی لڑکی) نے عبدالکریم اور فضل کریم کو ایک رجسٹرڈ نوٹس دیا تھا۔ جس کا مدعا یہ تھا کہ چونکہ مباہلہ زیر بحث میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اُن پر ملزمان کے دستخط نہیں۔ اس لئے ان کو چاہئے۔ کہ دستخط کے ساتھ شائع کریں۔ اس نے میرے کہنے پر لکھا کہ اگر ایک ماہ تک ایسا نہ کیا۔ تو گواہ (عبدالحق قادیانی) اس کو طلاق دے دیگا۔

میں ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو بعد شائع ہونے اس پرچہ کے ملا۔ اور ان کو بتایا۔ کہ مقدمہ چلانا چاہئے میری دوسری بیوی کے بچے جو کہ میرے بچے ہیں۔ انجمن قادیان سے وظیفہ لیتے رہتے ہیں۔ میرے علم میں خلیفہ صاحب عورتوں کو تنہا نہیں ملتے۔ میں نے صفحہ ۲ "الفضل" مورخہ $\frac{16}{4}$ آج سے پہلے پڑھا ہوا ہے۔ کہ پندرہ اشخاص سے زیادہ نہیں جو نااتفاق ہوں۔ اس قسم کے دو اشخاص جماعت سے نکال دئیے گئے تھے۔ ایک سال ہوا۔ اور باقی ابھی تک جماعت میں داخل ہیں۔ خلیفہ صاحب کو اختیار ہے۔ کہ جس کو چاہیں جماعت سے نکال دیں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ کوئی مسمات آمنہ نکالی گئی تھی۔

نوٹ:- یہ رپورٹ مباہلہ سے لی گئی ہے۔

ایک دُکھی ہوا برہمنی کی دل ہلا دینے والی کہانی

اُس کی اپنی زبانی

کس طرح گھر کا مسلمان نوکر اُسے بھگا لیگیا

ایک مصیبت زدہ برہمن دیوی آریہ راجستھان دھیتا آشرم کے ادھکاریوں کے نام ٹن پتر میں اپنی آپ بیتی یوں بیان کی ہے:-

میرا نام .... میرے پتی کا نام .... جاتی برہمن ساکن .... ریاست ادے پور کی ہوں۔ میری شادی ۱۰ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اور میرا پتی ۴ سال تک جیتا رہا۔ اور اُن کا سورگ واس پلیگ کی بیماری میں ہوگیا۔ پتی کے مرنے سے ایک برس بعد تک تو میں اپنی سسرال میں رہی۔ میرے پتی زمینداری کا کام کرتے تھے۔ اور میرا پتا ساہوکاری کا کام کرتا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی اُنکا دیہانت ہو چکا تھا۔ اور میرے پتا کے یہاں .... کا رہنے والا ایک مسلمان .... بیگ نوکر رہتا تھا۔ اس کی آیو .... تھی۔ میرے پتی کے گزر جانے کے ایک سال بعد میری ماتا میرے پاس آئی۔ اور کہنے لگی کہ تمہاری جیٹھ اور ساس تمہارا سب مال لے کر تم کو گھر سے نکال دیگی۔ اس لئے اپنا مال لے کر میرے ساتھ گھر چل کر وہیں رہو۔ اور اس کے ساتھ ایک برہمنی بھی گئی تھی۔ وہ بڑی .... سارا مال چھپا کر .... چلی گئی۔ پھر میں وہاں جا کر پولیس میں رپورٹ کر دی اور اس کے بعد خلاف مقدمہ کیا۔ اور وہ مقدمہ .... تک چلتا رہا۔ پھر میری ماں نے .... کو جو ریاست .... میں نوکر تھا ہماری نوکری چھوڑ چکا تھا میری مدد کیلئے اُسے بلایا۔ وہ .... میں آیا۔ اور اُس کی کوشش سے میرا مال مل گیا۔ پھر میری ماں نے اس کو کہا کہ اس کو (مجھ کو) اسکی بڑی بہن .... بائی کے پاس پہنچا دو۔ میری بہن .... جس کی شادی .... ساکن .... کوٹا میں ہوئی ہے۔ جب وہ مسلمان .... بیگ مجھے گھر سے لے چلا۔ اور میرا سارا زیور اس نے لے لیا۔ اور راستے میں کہنے لگا میں [illegible] جاؤنگا۔ تب میں نے کہا۔ کہ اگر تم کو جانا تھا تو مجھے گھر سے کیوں لائے ؟ تب اس نے کہا کہ تم .... چلو تو میں تم کو اپنے ساتھ لے چلتا ہوں۔ اس نے میرے باپ کے پاس کئی برس تک نوکری کی تھی۔ اس لئے میں اس پر وشواس کرتی تھی۔ اور ہمارا اُس پر پورا وشواس تھا۔ اس لئے میں اس کے ساتھ .... چلی گئی۔ وہاں جا کر اور اپنا جال پھیلا کر مجھے اپنے گھر ڈال لیا۔ تین چار ماس تک تو مجھے اچھی طرح رکھا۔ پھر اس نے اپنی استری اور بچوں کو .... سے .... بلا لیا۔ تب اس نے مجھے مارنا پیٹنا شروع کیا اور تکلیف دینے لگا۔ ۳-۴ ماس بعد .... کا ایک مسلمان برات میں .... بیگ کے گھر پر ٹھہرا تھا۔ اور .... میری تکلیف دیکھ کر وہ مجھے اسکے گھر سے نکال لایا .... میرا سارا زیور روپیہ سب .... بیگ کے پاس رہ گیا۔ مجھ کو لاکر .... وہاں سے .... ماس تک دہلی کی طرف گھومتا رہا۔ پھر مجھ [illegible]

انسان کی قدرتی خوراک

(از پنڈت لیکھپال سدھانت النکار ویدک مشنری)

دھرم ایک دستور شدہ ہے۔ منش کے جیون کو سب پرکار سے سکھی بنانے کے لئے جن سادھنوں کی آوشیکتا ہے۔ وہ سب دھرم کے انترگت مانے گئے ہیں۔ پراتہ کال شیا کے آلم کرنات کے سونے تک منش کے جیون کو سب پاپوں کلیشوں تھا دکھوں سے بچانے کے لئے پراچین ویدک دھرم کے قائم کرنے والوں نے ایک نہایت عمدہ پروگرام بنا دیا ہے۔ جس کے مطابق چلنے سے منش اپنے اس جیون اور پرلوک دونوں کو سکھی بنا سکتا ہے اور جس کے الٹ چلنے سے منش کے دونوں جیون دکھی ہو جاتے ہیں۔ اس لیکھ مالا میں ہم دھرم کے بہت چھوٹے پرنتو نہایت ضروری ذیشے پر وچار کرنے کی کوشش کریں گے سنسکرت میں ایک پرانی کہاوت ہے۔ کہ دھرم ارتھ۔ کام اور موکش کے لئے شریر ایک مکھیہ سادھن ہے۔ جس کا جسم سوستھ نہ ہو۔ ہمیشہ کمزور رہنے والا ہو۔ اور جو ہمیشہ بیمار رہتا ہو۔ ایسا انسان اس سنسار میں نہ تو اپنے جیون کو سکھی نہیں بنا سکتا۔ اور کسی بھی کاریہ کو ٹھیک طرح سے کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے سرشٹی کے آرمبھ سے ہی جب سے منش کی پیدائش اور گیان کا آغاز دنیا میں ہوا۔ تب سے ہی ویدمت تھا ابشوروں نے جسم کی صحت تھا نروگتا پر دشیش بل دیا ہے۔ اسی لئے آریہ دھرم میں پراتہ کال برہم مہورت میں اٹھنا کھلی ہوا میں کسرت کرنا۔ اور سویرے ہی ٹھنڈے جل سے سنان کرنا ان کے پروگرام کے بہت ضروری انگ بتلائے گئے ہیں۔ اور اسی طرح ان کو دھرم کا انگ بنا دیا ہے۔ تاکہ لوگ ان کے کرنے میں کبھی سستی نہ کریں۔ آج کل کی سبھیتا ہمیں بناوٹ (ARTIFICIALITY) کی طرف لے جا رہی ہے۔ ارتھات ہم نیچر تھا REALITY سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں۔ رات کو دیر تک سینما آدی میں وقت خراب کرنا نیدہ دانستہ موت کو قبل از وقت مشترت کرتا ہے۔ آج کل کی سبھیتا کی غلامی نے ہمارے سارے جیون کو اسوبھاوک بنا دیا ہے۔ ہم پرکرتی کے شدھ تھا سوبھاوک اپ جاول کو چھوڑ کر جنگلی تھا گرامیہ پشوؤں کا شکار کر کے ان کے مانس سے اپنے پیٹ کو پالنا کرنے لگ گئے ہیں۔ منش کی قدرتی خوراک کیا ہے۔ اور کس پرکار کی خوراک کھانے سے اس کی جسمانی اور روحانی طاقت بڑھ سکتی ہے۔ یہ سوال بڑا گمبھیر اور قابل غور ہے۔ Pro. ATWATER لکھتے ہیں۔ کہ منش کی طاقت تھا صحت خصوصاً اس کے بھوجن پر منحصر ہے۔ پرنتو شوک کی بات ہے۔ کہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ انہیں کیا کھانا چاہئے۔ اور جو کچھ وہ کھاتے ہیں۔ اس میں آیو کی تھا صحت کو بڑھانے والا کتنا انش ہے۔ اس بات کے اگیان سے دھن تھا صحت دونوں کا بہت ماترا میں ناش ہو رہا ہے۔ سنسار میں بہت سی بیماریاں بھوجن کے چناؤ کے ٹھیک نہ ہونے سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ زبان کے وش میں ہو کر انسان اپنی خوراک کے دینے میں ناقابل معافی لاپرواہی کر رہا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ نانا پرکار کی بیماریوں کا شکار بن رہا ہے۔ مانس شراب مصالحہ۔ تمباکو چائے آدی کا موجودہ وقت میں اتنا ادھک پرچار ہو رہا ہے۔ کہ اس سے منش جاتی کی اوسط آیو دن بدن کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ سر ولیم ٹامسن لکھتے ہیں۔ کہ بھوجن کے وشے میں ٹھیک گیان نہ ہونے سے ہی آج سنسار میں آدھی سے زیادہ بیماریاں تھا دکھوں کی استھان ہے۔ یدی ہم سبھیہ دیشوں کی سوستھ دیشک حالت پر گمبھیرتا تھا انصاف سے وچار کریں۔ تو ہمیں اس خیال کی سچائی بالکل سپشٹ ہو جائے گی۔ آپ انگلینڈ کی حالت کو ہی لیجئے۔ رجسٹرار جنرل کی رپورٹ سے ہمیں پتہ لگتا ہے۔ کہ وہاں ۳۵ برس کی آیو سے اوپر کے مردوں میں بارہ میں سے ایک تھا استریوں میں آٹھ میں سے ایک CANCER کی بیماری سے مرتے ہیں۔ ۱۹۰۶ء کی رپورٹ پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس سال اکتیس ہزار سے اوپر آدمی کیول اسی بیماری سے مرتے ہیں۔ اور یہ بیماری وہاں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسی سال ۵۷۰۰۰ آدمی تپ دق کی بیماری سے مرے ہیں۔ اسی سال کی رپورٹ دیکھنے سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ GREAT BRITAIN میں ۲۸۳ میں سے ایک کے حساب سے پاگلوں کی تعداد تھی۔ اور یہ تعداد بھی دن بدن بڑھ رہی ہے ۱۹۰۴ء میں پارلیمنٹ کے سامنے جو رپورٹ پیش کی گئی تھی۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ۸۰۸۴۳۴ آدمیوں میں سے جنہوں نے سینا میں بھرتی ہونے کے لئے پرارتھنا پتر بھیجے تھے۔ ۱۷۲۹۷۱ ارتھات بیتالیس فیصدی کی صحت کے ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے درخواستیں نامنظور کر دی گئی تھیں۔ ڈاکٹر نل کی رپورٹ سے یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ برطانیہ کے سکولوں میں پچیس فیصدی بچے انیمیا کی بیماری سے آٹھ فیصدی دل کی بیماری سے اور چالیس فیصدی گلے تھا ناک کی بیماریوں سے پیڑت تھے۔ ارتھات برطانیہ جو کہ یورپ کا بہت ہی مہذب ملک سمجھا جاتا ہے۔ اس کی حالت دیکھنے سے ہم بخوبی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ آج دنیا کی جسمانی حالت کا رخ کس طرف ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آج انسان نے اپنے سکھ کے لئے طرح طرح کے سادھن ایجاد کر لئے ہیں۔ پرنتو اس سچائی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ باوجود ان سب کے بھی آج دنیا میں دکھ تھا بیماریوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے اس لئے ہمارے لئے لازمی ہو جاتا ہے۔ کہ ہم اپنی خوراک کے دینے میں خاص خیال رکھیں۔ مسٹر ٹیکلک نے بہت اچھا کہا ہے کہ آج کل کی دنیا کے منشوں کو اپنے پیٹ کی بناوٹ اور پریکٹیکل باتوں کے متعلق وچار کرنے کی طرف زیادہ چنتا ہے۔ پرنتو اپنی خوراک اور جسمانی صحت کا انہیں بالکل دھیان نہیں۔ اس سے بڑھ کر دکھ کی بات یہ ہے کہ آج کل کے ڈاکٹر بیماری کا علاج ڈھونڈنے کی تو کوشش کرتے ہیں۔ پرنتو بیماری کو بالکل روکنے کا ان کو کچھ بھی دھیان نہیں ہے۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ منش کی مانسک اور روحانی ترقی اس کی جسمانی صحت پر بہت کچھ منحصر ہے۔ اب نشر دل تھا گیتا آدی شاستروں میں منش کی خوراک کے وشے میں بیاری طرح سے وچار کیا ہے۔ اس لئے اسی لیکھ مالا میں ہم اس بات پر وچار کریں گے۔ کہ انسان کی قدرتی خوراک کیا ہے۔ اور اس کو کس پرکار کا بھوجن کرنا چاہئے۔ ارتھات کیا مانس کھانے سے انسان کی جسمانی صحت بنتی ہے یا بگڑتی ہے (باقی آئندہ)

پرکاش میں اشتہار دینا آپ کے لئے بہت مفید ہے۔

انگلستان میں ویدک دھرم کی دھوم

ایسٹ بورن میں آریہ سماج کی سبھا

بیس انگریز آریہ سماج کے ممبر بنے

ویدک مشنری ڈاکٹر بھگت رام جی کی سرگرمی

ویدک مشنری ڈاکٹر بھگت رام جی کی لندن کی ایک تازہ چٹھی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انگلستان میں آریہ دھرم کی اور دھی ہو رہی ہے اور لوگ آریہ سماج کے ساتھ بہاری دلچسپی لے رہے ہیں ۱۳ اپریل کو ڈاکٹر صاحب کا ایک لیکچر ٹاؤن ہال ایسٹ بورن میں ہوا جس میں کثیر تعداد لوگ شامل ہوئے۔ اس میں شہر کے سرکردہ اصحاب بھی شامل تھے۔ لیکچر بہت کامیاب ہوا کئی اصحاب لندن سے اس جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے۔ ایسٹ بورن میں لوگ آریہ سماج کی تعلیمات کے ساتھ کس قدر گہری دلچسپی لینے لگے ہیں۔ اس بات سے ظاہر ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ بیس اصحاب مقامی سماج کے ممبر بنے۔ جو تمام کے تمام انگریز ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اس جگہ پہلے بھی کئی لیکچر دے چکے ہیں۔ ۱۵-۱۰ اپریل کو ان کا ایک لیکچر پبلک کی درخواست پر SAFFRO NES ROOMS میں ہونے والا ہے۔ یہ جگہ اس شہر کے جلسہ کرنے کی سب سے بڑی جگہ ہے ؛

فرانس میں ویدک دھرم پرچار

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ وہ جلد ہی فرانس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ آئندہ ماہ میں پیرس کے ایک بڑے ہال میں ان کے لیکچر کا انتظام پیشتر از یں کیا جا چکا ہے۔ شاید ڈاکٹر صاحب کو سکاٹ لینڈ بھی تشریف لے جانا پڑے کیونکہ وہ لوگ بھی آریہ سماج کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور وہ اس غرض سے ملے بھی گئے تھے۔ کہ وہ وہاں بھی ڈاکٹر صاحب کے لیکچر کا انتظام کریں ؛

ویدک لائبریری

ایسٹ بورن میں آریہ سماج کے علاوہ ایک ویدک لائبریری بھی کھولی گئی ہے۔ اور اس کی افتتاحی رسم ۱۵ اپریل کو بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ انگلستان میں ویدک سدھانت ہر دلعزیز ہو رہے ہیں ؛

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور) ؛

Digitized by eGangotri

خونِ مسلم کی ارزانی

قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ مسلمانی حکومتوں کو بیخ و بن سے اکھاڑنا ان کے پروگرام کا حصہ ہے۔ قاہرہ کے قادیانی معاصر "اسلامی دنیا" کا یہ مضمون اس کا صریح ثبوت ہے:

"اسلامی دنیا" جناب عرفانی صاحب سابق ایڈیٹر الحکم قادیان کے صاحبزادہ ایک نوجوان قادیانی کی کوشش کا پھل ہے۔ جو قاہرہ سے جہاں اُردو بالکل اجنبی زبان ہے۔ اُردو میں نکالا گیا ہے۔ "خونِ مسلم کی ارزانی" قادیانی اختراع ہے۔ جسے ہندوستان میں ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کو مشتعل کرنے کیلئے کھلے بندوں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اختراع کو قادیانی چیلے نے ٹرکی کی آزاد مسلم سلطنت کے خلاف جسے وہ بے دین حکومت قرار دیتا ہے۔ مسلمانوں کو اکسانے اور مشتعل کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ مسلمانوں کو اس مضمون سے قادیانیوں کو سمجھنے میں بہت کچھ مدد ملے گی:

(ا۔ ب)

مسلمانانِ ہندوستان اس دردناک واقعہ کی تفصیل اخبارات میں پڑھ چکے ہیں جو ۱۳ فروری کو ٹرکی کے قصبہ مینمین میں رُونما ہوا۔ جس میں ۲۸ مسلمانوں کو ایک رات میں پوری طرح ذلیل کر کے پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا گیا۔ مسلمانانِ عالم اگر ترکوں کی محبت کے جذبات کو آج تک اپنے سینہ میں لئے ہوئے ہیں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ٹرکی کی بے دین حکومت کے ہر فعل کو بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ ترکوں میں سے آج بھی ہزاروں لاکھوں اپنے دل میں اسلام کی محبت کو لئے ہوئے ہیں۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ حکومت اپنے سینہ میں اسلام کا درد رکھتی ہے۔ حکومت ٹرکی اپنے رسمی اعلان کے بعد اب اسلامی حکومت نہیں کہلا سکتی۔ اور اگر اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو حکومت کے ہر جائز و ناجائز فعل کو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں۔ تو وہ میرے نزدیک صحیح احساس اور شعور سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ حکومت جمہوریہ ٹرکی نے ایک ایکسکر کے اسلام کے تمام ارکان کی توہین کی اور اس پر بس نہ کرتے ہوئے اُنہوں نے مساجد کو آباد کرنے کی بجائے گرا دیا۔ حتیٰ کہ جامعہ ایا صوفیہ بھی آج ان کی بیدینی کا نوحہ کر رہی ہے۔ جبراً ملک میں بیدینی کو رواج دیا۔ عورتوں کو بے پردہ کیا۔ مسلمانوں کو صدرِ جمہوریہ کے وہ الفاظ بھول گئے۔ جو انہوں نے پردہ کو اُڑاتے ہوئے ایک ترک خاتون کو دیکھکر کہے تھے۔ کہ ضروری ہے کہ تم اپنے منہ کو ننگا کر کے اپنے حسن سے لوگوں کو خوش کرو۔ چنانچہ آج مسلمانانِ ٹرکی اس مقام پر پہنچ گئے۔ کہ مسلمان عورتیں مردوں سے بغل گیر ہو کر گلشن ناچتی رہتی ہیں۔ اب ٹرکی میں عورتوں کی پنڈلیاں، چھاتیاں سینہ رکھنے کے لئے کمیٹیاں بنتی ہیں۔ تاکہ اُن کو حُسن کے نمبر دئیے جائیں۔ باسفورس کے کنارے عورتوں۔ مردوں کے شرمناک مناظر اب ٹرکی کے سیر کرنے والے کے لئے ایک المناک منظر پیش کرتی ہیں۔ یہ سب کچھ آج نوجوان ٹرکی میں ہے۔ جس کا پہلے نام و نشان نہ تھا۔ حسن پرست یا مغربی تہذیب کے دلدادہ، اس کا نام تمدن، ترقی سویلزیشن رکھتے ہیں۔ اور اس کے خلاف کرنے والے کا نام رجعت پسند رکھتے ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں ہر وہ شخص جو اپنے دل میں اسلام کا درد رکھے۔ وہ رجعت پسند ہے۔ اور رجعت پسندی کے نام سے ان کو مصائب و آلام کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اسی پر بس نہ کرتے ہوئے ایسے مسلمانوں کو جو اسلام کی نشر و اشاعت کریں۔ اور قانون کے ان اوامر کی جو خلافِ دین اور خلافِ شریعت ہیں۔ تسلیم نہ کریں۔ آج ٹرکی میں پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے۔

مینمین۔ مسلمانوں کا کیا قصور تھا۔ صرف یہ کہ اُنہوں نے داڑھیاں رکھی تھیں۔ اور علماء کا لباس زیب تن کیا تھا۔ اور پگڑیاں پہن لی تھیں۔ اور وہ حکومت کے اس ظالمانہ فعل کے خلاف اپنے عمل سے پروٹسٹ کر رہے تھے۔ جو اسلام کے مٹانے کے لئے وہاں کیا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان کی زندگیاں ایک رات کے اندر ختم کر دی گئیں۔ حکومت ٹرکی کا یہ فعل بدترین بربریت اور وحشت کی مثال ہے۔ ان مسلمانوں کو پکڑا گیا۔ ان کو ذلیل کیا گیا۔ اُن کی داڑھیاں نوچی گئیں اور ان کے مردوں کو پاؤں کی ٹھوکروں سے ہلاتے۔ ان کو پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا۔ مگر آہ! افسوس! کہ مسلمانوں میں سے کسی کو جرأت تک نہیں ہوئی۔ کہ اس ننگِ انسانیت فعل کے خلاف احتجاج بلند کرے۔ اسلامی اخبارات نے بھی کلی خاموشی اختیار کی۔ اور حکومت ٹرکی کو اس افسوسناک معاملے پر ملامت تک نہیں کی۔ ان مسلمانوں کا خون کبھی ضائع نہیں جا سکتا۔ ٹرکی جن کھلونوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ وہ آتش گیر بارود سے بنے ہوئے ہیں۔ یقیناً ایک دن وہ ہاتھوں کی رگڑ سے بھڑک اٹھیں گے۔ اور اس دن حکومت کے لئے سوائے افسوس اور ماتم کے کچھ نہ ہوگا۔ ٹرکی نے گذشتہ دس سال میں اصلاح کے نام سے جو مظالم کئے ہیں۔ اُن کو لکھنے کے لئے اسلامی دُنیا کے صفحات کافی نہیں۔ خلافت ٹرکی اور اس کے وابستگان کی جلاوطنی کا راز ملوک ٹرکی کی عیاشیاں ہی نہ تھیں۔ بلکہ ان جدید عمائدِ وطن کی نظروں میں وہ دولت اور ثروت کھٹک رہی تھی۔ جو آلِ عثمان صدیوں سے اپنے محلات میں جمع کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ اُن کو جلاوطن کیا گیا۔ اور اُن کی شخصی اور ذاتی جائیدادوں پر بھی غاصبانہ تصرف کر کے آج شہزادگانِ آلِ عثمان کو بھوکے مرنے یا بھیک مانگنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے تمام ان قیمتی انسانوں کو جو سیاسی مدبر۔ وزراء۔ جرنیل اور اخبار نویس تھے وقتاً فوقتاً پکڑ پکڑ کر تہ تیغ کیا گیا۔ بعض کو جلاوطن کیا گیا۔ اور بعض آج تک جیلوں میں سڑ رہے ہیں۔ اور اس کی صرف یہ وجہ ہے۔ کہ عمدہ دل و دماغ کے لوگ کہیں اس بے آئین فوجی حکومت کے خلاف کہیں صدائے احتجاج پیدا نہ کر دیں۔ اور آئندہ کے لئے کسی قسم کے انقلاب کا خطرہ نہ رہے

گورو کا سب سے پیارا شاگرد

(بقیہ صفحہ اول)

اس زور سے برہمچاریوں کے گلے سے ... رہے تھے ... ہوں کے جھرنٹوں سے آ کاش ... ہو رہا تھا۔ برگشٹوں پر بیٹھی کوئل ... چھوٹوں پر اپنی مدھر راگنی کر رہی تھی۔ ... کے کنارے ایک ساتھ مل کر سام وید کا ... کر رہے تھے۔ چاروں طرف سے ... ہو رہا ہے۔ مانو پرکرتی ماتا ایکانت ... چترنگی باجا بجا رہی ہے:

جس سمے آشرم کے رشی کمار ... آواز کے ساتھ آواز ملا کر سنگیت گا رہے تھے۔ اس سمے سرسوتی ندی کے کنارے ... بیٹھا ستیہ کام نہ بولنے کیا سوچ رہا ہوگا۔ اس کا من رونا چاہتا ہے ... رہا تھا۔ ... ابھاگا ہوں۔ میرا کوئی پتا نہیں ... ہوں؟ آکاش سے گرا ہوا ایک ابھاگا ... میں ہوں۔ جیسے ایک لڑکے یہاں برہمچاری ہیں۔ رشی ان کو اپنی گود میں بٹھاتے ہیں ... چھاتی سے لگاتے اور بید پڑھاتے ہیں۔ پرنتو مجھ گوترہین کو اس پوتر منڈل میں جانے کا ادھکار نہیں ہے ... شرماتا ہوا یہ کمار ستیہ کام گورو جی کے پاس پہنچ کر باہر ہی کھڑا رہا۔ سنی گوتم نے اسے دیکھا۔ اور اپنے پاس بلایا۔ تات! اپنا گوتر بتا۔ سُن کر کمار نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔ اُس کی ننھی ننھی کالی کالی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں۔ آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا۔

"مہاراج! میری ماں نے رو کر کہا ہے۔ میرا کوئی پتا نہ تھا۔ جوانی کے وقت اپنی غریبی کی حالت میں اَنیک لوگوں کی سیوا کر کے میں نے تجھ کو پراپت کیا تھا۔ میرا کوئی گوتر ہی نہیں ہے۔ جس پرکار مدھو جیکر کو چھیڑنے سے مکھیاں گنگنانے لگتی ہیں۔ اسی پرکار ساری شش منڈلی میں کانا پھوسیاں ہونے لگیں۔ کوئی ستیہ کام کی طرف انگلی اٹھاتا۔ تو کوئی ہنستا تھا۔ کوئی کہتا ارے! اس کے تو پتا ہی نہیں۔ کوئی کہتا یہ تو گوترہین ہے۔ اسے پتا کا بھی معلوم نہیں۔ ایک کہنے لگا۔ جانے گورو جی اس سے اتنی بات کیا کر رہے ہیں۔ ستیہ کام کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ شش کی باتیں سن اس کے ہردے میں ایک آواز ... رہی تھی۔ میں پتاہین ہوں۔ میں گوترہین ہوں۔ اسی سمے آچاریہ گوتم اپنے آسن سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ بازو پھیلا کر انہوں نے روتے ہوئے ستیہ کام کو چھاتی سے لگا لیا۔ اس کو دیدنی ... اس کے پاس لیجا کر کہا "ہے سومیہ! تو گوترہین نہیں ہے۔ بیٹا تو پتر ہین نہیں ہے۔ تات! تو براہمن نہیں ہے۔ تو تو شرِشٹھ براہمن ہے۔ ہے تات! تیرے گوتر کا نام ستیہ گوتر ہے۔ یہ نام کبھی بھولنا نہیں"۔

اسی سمے برگشٹ پر چھائی ہوئی مادھوی لتا کے دو چار پھول پون سے ہل کر ستیہ کام کے ماتھے پر گر پڑے۔ سب برہمچاری سنجیدہ ہو دیکھنے لگے۔ ان کے مکھڑے مارے شرم کے مُرجھا گئے۔ پتوں میں ایک برہمچاری کی بردھی ہوئی۔ گورو جی کا سب سے پیارا شش بنا یہ ستیہ کام۔

(ریمانڈے)

میری جیون کتھا کے کچھ ورق

(آچاریہ رام دیو جی کے قلم سے)

مہاشہ کرشن جی اور پرکاش

پرنتو میرے پرم متر مہاشہ کرشن کا سبھاؤ اس سے بھنن ہے۔ ون کا ستنتک کسی بھی ویکتی کے گن اور دوش دونوں کی پرکھ کر سکتا ہے۔ پرنتو ان کی ہارنک درشٹی ادھر ہی دونوں کی اور ہی جاتے ہیں۔ کسی منش کے گنوں تھا چمکیلے پہلو کو خوب اچھی طرح سا کھشات کرتے ہوئے بھی اس سے بات چیت کرتے ہوئے وہ اس کے سیاہ پہلوؤں کو ہی اس کے سامنے رکھیں گے۔ اور کبھی کبھی تو اس کے دوشوں کی اس کے منہ پر ہی کڑی سماوچنا کریں گے دوسری طرف اگر وہ کسی انیہ مہانوبھاو کو اس ویکتی کے دوش دکھاتے ہوئے پکڑیں گے۔ تو اس سمے وہ اس کے چمکیلے پہلوؤں اور گنوں کی طرف داری کر کے اس مہانوبھاو کی رائے کو غلط ثابت کریں گے۔ اور اسلئے انہیں کے دوشوں کو انہیں سمجھانے لگیں گے۔ ہم دونوں کی اس منوورتی کا پرینام یہ ہوا ہے۔ کہ بعد میں ہارک جگت میں کسی ویکتی سے دوشوں کا پرتیکش ہونا انہیں اتنا دکھ نہیں پہنچاتا۔ جتنا مجھے ابھی تک دو تی کا دوسرا پرینام یہ ہوا ہے۔ کہ وہ کسی ندوش یکت منش سے متر تا کرتے ہوئے میری طرح گھبراتے نہیں ہیں۔ وہ کسی منش کے گنوں کو دیکھ کر انہی کی اور آکرشت ہوتے ہیں۔ اور اس سے پریم بڑھاتے ہیں پرنتو اس متر تا کا یہ اثر نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس کے دوشوں پر سے اپنی درشٹی اٹھا لیں۔ وہ ان دوشوں کو من اور بانی کا پرایہ ورن بناتے رہتے ہیں۔ اور زیادہ تر اداہرنوں میں تو اس منش کے منہ پر ہی اس کے دوشوں کا بکھان کرتے رہتے ہیں۔ یہی کارن ہے کہ اگر کبھی اس منش کے دوش کا نتیجہ روپ میں کوئی بڑا انرتھ بھی اتپن کرتے ہیں۔ تو مہاشہ کرشن کا پریم اس منش کے پرتی اپنے پورو گیان اور سادھن ہاستا سے کبھی کم نہیں ہونے پاتا۔

اس انش میں مہاشہ کرشن ایک عجیب پہیلی ہیں۔ ان کی سیکنڈوں امیا آدمی راکھی سوبھاؤک اہشنوتا پر اثر ہے دوسری طرف میری اہشنوتا سے آدھار میری سوبھاوک اہشنوتا میں سنی ہمت ہے

مہاشہ کرشن کے چرتر کا یہ پہلو ایک اور روپ میں بھی لوگوں کے سامنے آتا ہے۔ جس کے کارن لوگوں میں ان کے سمبندھ میں بہت سا بھرم گیان پھیل جاتا ہے۔ اور سادھارن منش بہت بار انہیں سمجھنے میں بھول کر جاتے ہیں۔ پھر جو مہانو بھاو تو انہیں اور کتقت چیت کا کہنے لگ جاتے ہیں۔ بہت لوگوں کو میں نے یہ کہتے سنا ہے۔ کہ مہاشہ کرشن جی بھی ایک عجیب آدمی ہیں۔ کبھی تو وہ کھر کس کر کسی کے دوش ڈھونڈنے لگتے ہیں۔ اور کبھی کھود کھود کر انہیں کے گن نکالتے ہیں۔ مہاشہ کرشن کے سبھاو کا پرینام یہ ہے۔ کہ عام جنتا جوان کے لیکھ پڑھتی اور بھاشن سنتی ہے۔ ان پر لٹو ہے۔ جو لوگ ان سے کم پرچت ہوتے ہیں۔ وہ ان پر ناراض ہو جاتے ہیں۔ پرنتو وہ لوگ جو ان کے انتم متر ہیں۔ اور ان کے سبھاو کو بھلی پرکار جانتے ہیں۔ انہیں یہ دیکھنے کا انیک بار اوسر ملتا ہے۔ کہ ان کے نج دوشوں کو انہیں کے منہ پر کہتے رہنے پر بھی کبھی وہ ہارک میں مہاشہ کرشن نے اپنی ویکتی گت متر تا کو ان کے دوشوں سے پربھاوت نہیں ہونے دیا۔ اور ایسے دشتہ پریم کو کتنی اچھی طرح نبھایا ہے۔ اسی کارن ان کے متر ان پر جان دینے کو تیار رہتے ہیں۔ جو لوگ انہیں نکٹ سے نہیں پہچانتے۔ وہ انہیں امیملی اور چھدرا نویشی سمجھتے ہیں۔ پرینام یہ ہے کہ جہاں

مہاشہ کرشن کے متروں کی سنکھیا ادھک ہے۔ وہاں ان کے شترو بھی کم نہیں ہیں۔ مجھے گیات ہے۔ کہ مہاشہ کرشن کے سمبندھ میں آلوچکوں کی دھارنائیں بھرم پورن ہیں۔ تتھاپی مجھے یہ تو سویکار کرنا پڑے گا۔ کہ اس کا اترداتتو بھی خود مہاشہ کرشن جی پر ہی ہے۔

(۲)

اپنے کسی پچھلے سنسمرن میں یہ ورنن کر چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں دو دل کس طرح بن گئے۔ کالانتر میں خود گورو کل دل میں بھی ایک ست بھید کھڑے ہو گئے۔ ان جھگڑوں کا مکھیہ کارن گوروکل وشو ودیالیہ کے سمبندھ کا مت بھید ہی تھا۔ گوروکل کے سنستھاپک مہاتما منشی رام چاہتے تھے۔ کہ گوروکل ہردوار کے نکٹ کھولا جاوے۔ اور لالہ رلا رام اور رائے ٹھاکر دت اس کے ورودھ میں تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ اس کی ستھاپنا پنجاب میں کی جاوے۔ ساتھ ہی گوروکل وشو ودیالیہ کا سمبندھ سرکاری وشو ودیالیوں سے کرنا چاہتے تھے۔ مہاتما منشی رام کا کتھن تھا۔ کہ گوروکل تو سرکاری شکشا پدھتی کے پرتی واد روپ میں ہی کھولا جا رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے نشچے کیا۔ کہ تیس ہزار روپیہ اکٹھا ہو جانے کے بعد ہی گوروکل کی ستھاپنا کی جائے گی۔ اس پر مہاتما منشی رام اپنی ساری شکتی کے ساتھ دھن جمع کرنے میں لگ گئے۔

یہ بات آج سے تیس ورش پرانی ہے۔ ان دنوں تیس ہزار روپیہ اکٹھا کرنا آسان بات نہیں تھی۔ کن کن تکلیفوں کو سہہ کر مہاتما منشی رام نے ایک بالکل نئی بات کے لئے لوگوں سے دھن جمع کیا۔ یہ لکھنا یہاں بے تعلق ہوگا۔ مہاتما جی نے تیس ہزار روپیہ اکٹھا کر لیا۔ پرنتو اس طرح اپنے پریوار کی ذرا بھی چنتا نہ کرنے کا پرینام یہ ہوا۔ کہ ان پر بہت سا قرض کا بوجھ لد گیا۔ اس پر رائے ٹھاکر دت جی نے انہیں صلاح دی۔ کہ وہ کچھ سمے تک سارو جنک جیون سے علیحدہ ہو کر اپنی ویکتی گت آرتھک دشا کو سدھار لیں۔ مہاتما منشی رام اسباب کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اپنے نجی کام میں لگ گئے۔ اسی بیچ میں رائے ٹھاکر دت نے مہاتما منشی رام کی سارو جنک جیون سے اس غیر موجودگی کا ناجائز لابھ اٹھا کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں گوروکل کی یونیورسٹی پوجا کے سمبندھ میں اپنی نیتی کے پکش پر ورتی پرستاؤ سوکرت کروا دیے۔ مہاتما منشی رام کو بھی اسباب کی سوچنا دے دی گئی۔ مہاتما جی اپنے سیوورن کاریکال کو بیچ ہی میں چھوڑ کر آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیویشن میں جا اپستھت ہوئے۔ مہاتما منشی رام کی شخصیت ان دنوں بھی گوروکل میں سب سے زیادہ پربھاوشالی تھی۔ آریہ جنتا کے وہ ہی نیتا تھے۔ اس کارن رائے صاحب کی ایک بھی بات سویکار نہ ہوئی۔ وہ اسباب سے مہاتما

جی سے ناراض ہو گئے۔ اور ان کا ورودھ کرنے لگے۔ رائے ٹھاکر دت کے بڑے بھائی رائے پیرا رام تھا گوجرانوالہ کے لالہ رلا رام بھی ان کے ساتھ تھے۔ کچھ دیگر مہانو بھاو بھی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ اور یہ پارٹی مہاتما منشی رام کا ورودھ کرنے لگے۔

مہاتما منشی رام آریہ سماج کے سرو سریشٹھ نیتا تھے۔ گوروکل کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹھاتا اور آچاریہ بھی تھے۔ اس لئے آریہ سماج کے نوجوان دل نے نشچے کیا۔ کہ اس دوسرے دل کے آکشیپوں سے مہاتما منشی رام کی رکشا کرنی چاہیے۔ مہاشہ کرشن اس دل کے نیتا تھے۔ اور میں بھی اس دل میں شامل تھا۔ اس کاریہ کے لئے مہاشہ کرشن نے اردو میں ایک ساپتاہک پتر لاہور سے نکالنے کا نشچے کیا۔ تدانوسار ۱۹۰۶ء میں انہوں نے "پرکاش" نام کا ایک پتر پرکاشت کرنا شروع کیا۔ مہاشہ جی کی ان دنوں نہ سماج میں کوئی وشیش ستھتی تھی۔ نہ ان کے پاس کوئی دھن ہی تھا۔ اور نہ کوئی اچھا آشریہ تھا۔ صرف انہیں اپنی قلم پر وشواس تھا۔ اور اسی وشواس کے بھروسے انہوں نے "پرکاش" کا پرکاشن پرارمبھ کیا۔ آرمبھ میں اپنے کچھ متروں سے پچیس پچیس روپیہ سہایتا لے کر کرشن جی نے یہ ساپتاہک پتر نکالنا شروع کیا۔ نہ ان کے پاس کوئی لیکھک تھا۔ نہ پروف ریڈر اور نہ چپراسی۔ وہ خود تھا ان کے ایک متر جنہیں مہاشہ جی اپنے بھائیوں سے بھی زیادہ مانتے ہیں پنڈت وشو مبھر ناتھ جی ہی اخبار کا سمپورن کاریہ کرتے تھے۔ نیو دکول کے اس پریتن کو لوگ دوساہس ماتر سمجھتے تھے۔ مگر مہاشہ کرشن کے دشمن اس بات کو پوری طرح سویکار کرتے ہیں۔ کہ ان کی لیکھنی میں اوج ہے۔ اور بھاشا میں بل ہے مہاشہ جی کی اسی شکتی کا پرینام یہ ہوا ہے کہ آریہ سماج میں شیگھر ہی پرکاش کی ایک وشیش ستھتی بن گئی۔ اور پرکاش کی بدولت مہاشہ کرشن آریہ سماج کے بھاوی نیتاؤں میں گنے جانے لگے۔ آریہ جنتا ان کی آریہ سماج کے پرتی سیواؤں کی قدر کرنے لگی۔

مہاشہ کرشن کے اس پتر نے نہ کیول مہاتما منشی رام پر کئے جانے والے آکشیپوں کا ہی اتر دیا۔ بلکہ آریہ سماج کی انمول اور گمبھیر سیوا کی۔ جب کسی آریہ سماج پر کوئی وپتی آئی۔ انہوں نے "پرکاش" دوارا اسکا بھاری آندولن کیا۔ پنجاب سرکار نے جب لالہ لاجپت رائے کو جلا وطنی کا حکم دیا۔ تب مہاشہ کرشن نے "پرکاش" میں "یہ تمہاری پریکشا کا سمے ہے" کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین سرکار کے اس کاریہ کے ورودھ میں لکھا۔ اس لیکھ مالا کے کارن افواہ اڑی تھی۔ کہ مہاشہ کرشن پر بھی سرکار کی طرف سے مقدمہ چلایا جائے گا پرنتو اس سے مہاشہ کرشن ذرا بھی خوف زدہ نہیں ہوئے۔ آج مہاشہ کرشن پنجاب کے سرو سریشٹھ پتر سمپادک ہیں۔ اور ان کا "پرکاش" آریہ سماج کا سب سے ادھک سنکھیا میں چھپنے والا ساپتاہک ہے۔ اس پتر کی لپی تو اردو ہے۔ پرنتو بھاشا ہندی ہوتی ہے۔ مہاشہ کرشن نے مہاتما منشی رام کی نیتی کا انوسرن کرتے ہوئے پنجاب میں اردو کی شیلی کو ہی پری ورتت کر کے اسے ہندی آمیز بنا دیا ہے۔ ان کی لیکھ میں عربی فارسی شبدوں کا پرچلن نہ ہو کر سنسکرت شبدوں

Haridwar. Digitized by eGangotri

کی ہی بہتات رہتی ہے ؛

(۳)

۱۹۰۹ء میں پٹیالہ سرکار نے آریہ سماجی ہونے ہی کو ناجائز قرار دے دیا۔ اور وار برٹن صاحب کی مہربانی سے آریہ سجنوں پر راج دروہ کا مقدمہ چلا دیا گیا۔ پٹیالہ سرکار نے سمپورن آریہ سدسیوں کو حوالات میں ڈال دیا۔ رائے صاحب جوالا پرساد سے لے کر جو آج کل سنیکت پرانت کے نہر وبھاگ کے پہلے ہندوستانی چیف انجنیئر ہیں۔ سادھارن آریہ سدسیوں تک سبھی کو حوالات کی ہوا کھانی پڑی۔ پٹیالہ کی پولیس نے ان دنوں ایسے ایسے کارنامے کئے۔ جو بھارتیہ پولیس کی اندھیر نگری کے اتہاس میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ ایک آریہ سدسیہ کے ابھی یوگ میں بڑے زور سے یہ دلیل پیش کی گئی کہ اُس کے گھر سے ستیارتھ پرکاش برآمد ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ غیر معمولی راج دروہی ہیں۔ ایک اور سجن کا بھتیجا پٹیالہ کالج میں بی اے میں پڑھتا تھا۔ اس کے پاس سے ایک پولیٹیکل اکانومی کی کتاب پر پولیٹیکس شبد دیکھ کر پولیس اسے سندیہہ کی گواہی کے طور سے برآمد کر لے گئی ؛

اس اوسر پر پٹیالے کے آریہ پرشوں نے بڑی ویرتا کا پریچے دیا۔ آریہ جگت میں اس گھٹنا سے بڑی سنسنی پھیل گئی۔ مہاتما منشی رام بہت دنوں سے وکالت چھوڑ چکے تھے۔ اس کیس کے لئے انہوں نے اپنے وکالت نامے کو دوبارہ منظور کرایا۔ وہ اور میں گوروکل کانگڑی سے پٹیالہ پہنچے۔ ہم دونوں نے اس کیس کا چارج سنبھال لیا۔ میں نے اس اوسر پر بھاری آندولن آرمبھ کیا۔ ان دنوں بھارت ورش کا شاید ہی کوئی ایسا پرمکھ اخبار بچا ہوگا۔ جس میں میرے لیکھ پرکاشت نہ ہوئے ہوں۔ لاہور سے اس سمے پنجابی نام کا ایک انگریزی پتر چھپتا تھا۔ اس نے اس کاریہ میں بہت سہایتا پہنچائی۔ بھارت ورش کے سبھی نیتاؤں نے اس ابھی یوگ میں آریہ سماج کا ساتھ دیا۔ اس ورش کانگریس کے سبھاپتی بنگال کے ان دنوں کے بے تاج بادشاہ شری سریندر ناتھ بنرجی تھے۔ انہوں نے لاہور میں گھوشنا کی کہ اس ابھی یوگ میں سارا بنگال آریہ سماج کے ساتھ ہے ؛

مہاشہ کرشن نے اپنے پتر دوارا اس معاملے میں آریہ سماج کی بہت بڑی سیوا کی۔ اس گھٹنا سے آندولن سے ریاست کے ادھیکاریوں کو آریہ سماج کی مہان شکتی کا پریچے ملا۔ اس گھٹنا سے "پرکاش" کیول مہاتما منشی رام کے جاننے والے آستیکوں کا اخبار ہی نہ رہا۔ بلکہ آریہ سماج کا ایک مہان پتر سمجھا جانے لگا۔ کرمشہ "پرکاش" کی سنکھیا اُنت ہوتی گئی اور ساتھ ہی اہمیت بھی بڑھتی گئی ؛

کیول قلم کے زور سے وہ بھی ایک ساپتاہک پتر کا سمپادک رہ کر بہت کم لوگوں نے یہ سفلتا پراپت کی ہو گی۔ جو مہاشہ کرشن نے پرکاش دوارا پنجاب میں پراپت کی ہے۔ "پرکاش" دوارا یہ ابھوت سفلتا پراپت کر کے مہاشہ کرشن نے ویاکھیان دینے بھی شروع کئے۔ اگرچہ اُن دنوں مہاشہ جی آج کی طرح ایک سپھل ویاکھیان داتا نہ بنے تھے ؛

(۴)

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ مہاشہ کرشن ایک آدرش متر ہیں۔ اردو میں قبیلہ پرور ایک شبد ہے۔ جس کا ارتھ ہے۔ پریوار کو پالنے والا۔ یدی میرے کتھن کو ٹھیک ارتھ میں لیا جائے۔ تو میں کہوں گا۔ کہ مہاشہ کرشن "متر پرور" ہیں۔ واستو میں مہاشہ کرشن میں کسی کو بدلا دینے یا آکرشت کر لینے کی دونوں پرکرتی کل شکتیاں بہت ادھک ماترا میں ہیں۔ جو ان سے کم پریچت ہوتے ہیں۔ وہ اُن سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ پرنتو جن کا سمبندھ کچھ گھنشٹ ہو جاتا ہے۔ وہ سدا کے لئے مہاشہ کرشن سے بندھ جاتے ہیں۔ اپنی اسی شکتی کے کارن مہاشہ کرشن بہت شیگھر ایک بھاری اور پربھاوشالی متر منڈلی کے کیندر بن گئے۔ اور اس سوریہ گرہ کے چاروں اور گرہ اُپ گرہوں کی سرشٹی ہونے لگی۔ یہ متر منڈلی آج پنجاب کے آریہ سماج کے جیون میں بہت ادھک مہتو دھارن کئے ہوئے ہے۔ اس منڈلی کے کچھ مہانوبھاو منتخب ہیں۔ پنڈت وشومبھر ناتھ جی۔ جو اُن دنوں گورداسپور میں وکیل تھے۔ اور پھر پانچ ورش تک گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے گورنر رہے اور آج کل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان ہیں۔ ڈاکٹر ستیہ پال جو آج کل پنجاب کے پرمکھ راج نیتک نیتا ہیں۔ ڈاکٹر کل بھوشن جو آج کل سری نگر کشمیر کے ہیلتھ آفیسر ہیں۔ بابو ملکھی رام جو آج کل گورداسپور آریہ سماج کے پردھان ہیں۔ لالہ امنت رام جو جموں میں پرمکھ کاریہ کرتا ہیں۔ اور سیٹھ چرنجی لال جو پسرور ضلع سیالکوٹ میں وکیل ہیں۔ یہ سب مہانوبھاو جب کبھی لاہور آتے تو مہاشہ کرشن جی کے مکان پر ہی ٹھہرتے تھے۔ کبھی جب بھی نہیں ہوتا تھا۔ ایک بار پرائے بہت بھی متر منڈلی لاہور میں مہاشہ کرشن کے مکان پر جمع ہوتی تھی۔ مہاشہ جی کی رسوئی کے چولہے سدا گرم رہتے تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ ایک سمے کسی منچلے نے مہاشہ کرشن کا نام "لنگری لیڈر" رکھ چھوڑا تھا ؛

گوروکل کانگڑی کے اتسو پر یہ متر منڈلی ایک ہی تمبو میں ٹھہرا کرتا تھا۔ اس تمبو پر سائن بورڈ لگا دیا جایا کرتا تھا۔ جس پر بڑے سپشٹ اکشروں میں لکھا ہوتا تھا "پرکاش سرشٹی" کچھ برسوں کے بعد پرکاش سرشٹی گوروکل میں میرے گھر پر رہنے لگی۔ اس پرکاش سرشٹی کا نام جلد ہی "پرکاش پارٹی" پرسدھ ہو گیا ؛

پنجاب کے آریہ سماجک جگت میں پرکاش پارٹی کا نام مشہور عام ہے۔ ایک سمے ایسا آیا جب پنڈت وشومبھر ناتھ جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان نرواچت ہوئے۔ اور مہاشہ کرشن جی منتری اور میں گوروکل کانگڑی کا آچاریہ تب لوگوں میں کہا جانے لگا۔ کہ آریہ سماج کی باگ ڈور اب پوری طرح پرکاش پارٹی کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج میرے گھنشٹ متر تھے۔ وہ بھی پرکاش پارٹی کے سدسیہ سمجھے جانے لگے۔ لاہور کے پرانے کاریہ کرتا سری یت روشن لال جی بیرسٹر کو ہم لوگوں کے ساتھ دیکھ کر کبھی کسی مہاشہ نے طعنہ دیا۔ کہ اب تو آپ بھی پرکاش پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ روشن لال جی نے جواب دیا۔ کہ پرکاش پارٹی میں نہ جاؤں۔ تو کیا اندھکار پارٹی میں جا ملوں ؛

کچھ سمے بعد اسے ٹھاکر دت اور لالہ رلا رام کبھی کبھی آریہ سماج کو ہی پرکاش پارٹی کہنے لگے۔ پرکاش پارٹی سے ان مہانبھاوؤں کا سدیو مت بھید رہا ؛

اس پرکرن میں مجھے "پرکاش پارٹی" کے سمبندھ کا رہسیہ آدرش کھولنا چاہیئے۔ عام طور پر کسی سدھانت کے آدھار پر ہی کسی دل کی رچنا کی جاتی ہے۔ اور سدھانتوں میں بھید ہونے کے کارن ہی مختلف ورودھی دلوں کی اُتپتی ہوتی ہے۔ مگر پرکاش پارٹی کا ایک سب سے بڑا وچترتا پورن رہسیہ یہ ہے۔ کہ اس دل کا نرمان سدھانتوں یا پروگرام کی ایکتا کے آدھار پر نہیں ہوا۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ پرکاش پارٹی کے سبھی سدسیہ گوروکل دل کے ہیں۔ پرنتو اُن میں پرسپر کیول اتنی ہی بات تھی۔ کہ وہ مہاتما منشی رام کے بھگت تھے۔ اگرچہ اس بات کا سمبندھ کسی سدھانت سے نہیں ہے۔ اور پیچھے جا کر تو یہ بات بھی نہیں رہی۔ "پرکاش پارٹی" میں مہاتما منشی رام کے بھی جو بھگت تھے۔ اُن میں ورودھی بن گئے ؛

آریہ سماج کے کاریہ کرم کے سمبندھ میں تو پرکاش پارٹی میں ہمیشہ ہی مت بھید رہا ہے۔ ورتمان سمے میں اس پارٹی کے تین پرمکھ کاریہ کرتا مانے جاتے ہیں۔ پنڈت وشومبھر ناتھ جی۔ مہاشہ کرشن اور میں۔ ان تینوں میں ہی کاریہ کرم کے سمبندھ میں سدیو مت بھید رہا ہے اور آج بھی مت بھید بنا ہوا ہے۔ یہ مت بھید کبھی بات چیت میں ہی سماپت نہیں ہوتا۔ کبھی بات چیت کی سیما کو اُلنگھن کر کے یہ مت بھید پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا اور سادھارن سبھا میں بھی پہنچتا ہے۔ اور کبھی کبھی تو سماچار پتروں کے کالموں اور ویاکھیان ویدیوں پر بھی اس کی گونج سنائی دینے لگتی ہے۔ پرتی ندھی سبھا میں یدی دس ووٹ ادھر اُدھر ہوں گے۔ تو اُن میں سے سات ووٹوں کے سمبندھ میں ہم تینوں میں آدرش ہی مت بھید ہوگا ؛

یہی کارن ہے کہ "پرکاش پارٹی" لوگوں کی سمجھ میں نہ آنے والی پہیلی ہے۔ کوئی کوئی سماچار پتر اسے "رلوئیں کشتی" بھی کہتے ہیں۔ اسی ڈھنگ سے ورتمان لوگوں نے اس کا نام ستاروں کی لڑائی رکھ چھوڑا ہے۔ پرنتو جو لوگ اس کے اندر نہیں ہیں۔ وہ بھی اس تجربہ پر بہت ادھک آشچریہ چکت ہیں۔ کہ سماجک معاملوں میں اتنا مت بھید رہتے پر بھی پرکاش پارٹی کے سدسیوں کی میتری میں انتر کیوں نہیں آتا۔ اس پہیلی کا ایک ماتر اُتر یہی ہے۔ کہ پرکاش پارٹی کے لوگ پرسپر متر ہونے سے ایک دوسرے کے ہاردک بھاؤ کو بھلی پرکار جانتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ مت بھید ہونے پر بھی وہ ایک دوسرے کے سمبندھ میں غلط فہمی میں نہیں پڑتے۔

"پرکاش پارٹی" کی اس وچتر آشچریہ جنک مثال کے پیچھے بھی ایک اپواد آ پہنچا تھا۔ پرکاش پارٹی کے پرمکھ ویکتی بھی اپنے نجی اور سماجک جیون کو جدا جدا رکھتے تھے۔ کسی سادھارن جنک بات کے سمبندھ میں پرکاش پارٹی کے دو نیتاؤں میں ایک سمے بھاری مت بھید اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس کا پربھاو اُن کے ویکتی گت سمبندھوں تک بھی پہنچ گیا۔ وہ دونوں مہاشہ کرشن کے ارجن ہردیہ متر تھے۔ مہاشہ کرشن کو اس گھٹنا سے ایک بڑی سمسیا کا سامنا کرنا پڑا۔ انت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انہوں نے بڑی آہستہ سے دونوں ستروں میں صلح کرا دی۔ اور اس طرح پرکاش پارٹی کو بکھر جانے سے بچا لیا ؛

(۵)

۱۹۱۹ء میں مہاتما گاندھی نے پہلی بار ستیاگرہ سنگرام کا پرچار شروع کیا۔ اس سے پہلے مہاشہ کرشن کبھی راج نیتک کھیتر میں نہیں گئے تھے۔ مہاشہ کرشن تو کیا۔ گوروکل دل کی ہی اس سے پہلے کبھی مہاسبھا سے سہانو بھوتی نہ ہوتی۔ گوروکل دل کے سرو سریشٹھ نیتا سوامی شردھانند جو پیچھے جا کر کانگرس کے بھی سرو سریشٹھ نیتاؤں میں گنے جانے لگے۔ ۱۹۱۹ء کے پورو ایک بار ہی کانگرس کا ورودھ کرتے رہے تھے۔ اس دنوں آریہ سماج کا کالج دل آدیشہ ہی کانگرس کا حامی ہونے کا دم بھرتا تھا۔ واستو میں بات یہ تھی کہ ان دنوں تک کانگرس نے دیگتی گت چرتر نیتا سماجک سدھار کی طرف ذرا بھی دھیان نہ دیا تھا۔ اچھے دیش بھگت بھی ان کو اچھوت سمجھ کر ان کی چھایا سے بھی دور بھاگنے والے مہانو بھاؤ کانگرس کے منچ پر سے انگریزی میں لیکچر دیا کرتے تھے۔ کہ وہ انہیں اچھوت نہ سمجھیں۔ کانگرس کے ایک مکھیہ نیتا بھی پوری طرح یورپین ڈھنگ سے رہنے میں ہی اپنی شان سمجھتے تھے۔ اس سمے تک کانگرس میں ہندو سنگٹھن نہیں تھی۔ اور نہ تب تک سماجک سدھار کی آوشیکتا ہی کانگرس نے انوبھو کی تھی۔ ایسے مہانو بھاو بھی کانگرس کے نیتاؤں میں سمیلت تھے۔ جنہوں نے دیو سماجک سبھا میں "سہہ واس دے قانون" کا ورودھ کیا تھا۔ اور اپنی کنیاؤں کا وواہ دس دس ورش کی عمر میں کر دیا تھا ؛

دوسری اور گوروکل دل کا اپنے آچاریہ سوامی دیانند کے انوسار ہی یہ درڑھ مت تھا کہ سماجک سدھار ہوئے بنا تھا استریوں اور اچھوتوں کو سمان ادھیکار دیئے بنا بھارت میں ایک راشٹریتا کا بھاؤنا کا وکاس ہی اسمبھو ہے۔ راشٹریہ سوادھینتا راشٹریہ پرکرانت کئے بنا نہیں پراپت ہو سکتی۔ پونا کانگرس کے اوسر پر کانگرس نے اپنا پنڈال سوشل کانفرنس کو دینے سے انکار کر دیا تھا۔ آریہ سماج کے گوروکل دل نے کانگرس کے اس کاریہ کا بھاری پرتی واد کیا تھا ؛

پرنتو مہاتما گاندھی نے جس دن سے کانگرس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی۔ اسی دن سے کانگرس کا جیون ہی بدل گیا۔ سماجک سدھار کے کاریہ کو کانگرس نے اپنے کاریہ کرم کا مکھیہ انگ بنایا۔ اچھوت ادھار اور مدھ نشیدھ آدی کاریہ کانگرس کے کاریہ کرم میں سمیت کر لئے گئے۔ انگریزی کا استھان راشٹریہ بھاشا ہندی کو مل گیا۔ مہاتما گاندھی کا گوروکل سے پرانا اور گھنشٹ سمبندھ تھا۔ جب وہ دکشن افریقہ میں تھے۔ تب گوروکل کے برہمچاریوں نے کٹھور شاریرک شرم کر کے اس کی مزدوری کا دھن ان کے پاس بھیجا تھا۔ مہاتما جی دکشن افریقہ سے واپس آ کر گوروکل بھی آئے تھے۔ اور ان کے فی نکس آشرم کے ودیارتھی بہت دنوں تک گوروکل میں ہی رہے تھے۔ مہاتما گاندھی کا سوامی شردھانند اور میرے ساتھ ویکتی گت سمبندھ بھی تھا۔ انہی کارنوں سے جب کانگرس کی باگ ڈور مہاتما گاندھی نے اپنے ہاتھ میں لی۔ تب گوروکل دل نے بھی کانگرس کے پرتی اپنی نیتی میں پریورتن کر لیا پرنام یہ ہوا کہ گوروکل دل کے سرو سریشٹھ نیتا سوامی شردھانند کانگرس کے پرمکھ نیتاؤں میں گنے جانے لگے۔ ۱۹۱۹ء کی امرتسر کانگرس کے سواگت ادھیکش بھی وہی منتخب ہوئے۔ دوسری طرف مہاشہ کرشن نے راشٹر کی سیوا کرنے کے لئے لاہور ہی سے "پرتاپ" نامک ایک اردو روزانہ نکالنا شروع کیا ؛

مہاشہ کرشن کی قلم میں ایسا جادو ہے جس کا پربھاو یہ ہوا۔ کہ شیگھر ہی "پرتاپ" کی اردو پتروں میں وہ مقبول ہو گئی۔ جو ورشوں سے چلے آ رہے پتروں کی نہیں تھی ؛

انہیں دنوں گھٹنا چکر سے پنجاب کے انیک نگروں پر مارشل لاء لگا دیا گیا۔ اور اسی لاء میں مہاشہ کرشن گرفتار کر لئے گئے مہاشہ جی کو مارشل کورٹ نے ڈیڑھ ورش کی سزا سنائی۔ "پرتاپ" کو بند کر دینا پڑا۔ مگر دو ماس بعد ہی مہاشہ کرشن چھوڑ دیئے گئے اور اس کے کئی مہینوں کے بعد دینک "پرتاپ" پنہ جاری کر دیا گیا +

آج سچ مچ مہاشہ کرشن اس بات کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ پنجاب کے سارو جنک جیون کے نرمان میں ان کا بہت بڑا بھاگ ہے "پرتاپ" آج پنجاب کے سرو سریشٹھ دینکوں میں ہے۔ اس پتر کے سمپادن پر بھی مہاشہ جی کی منو ورتی کا پورا پربھاو پڑا ہے۔ یہ پتر کانگرس کا نہیں ہے۔ اور اکثر کانگرس کے نیتاؤں کی کڑی سماوچنا بھی کرتا ہے۔ اس پر بھی مہاشہ کرشن جب قلم اٹھا کر "پرتاپ" کے لئے ٹپنی لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو ان کا ہردیہ چپ چاپ پوری طرح سے کانگرس وادی بن جاتا ہے ؛

مہاشہ کرشن بھارتیہ سبھیتا کے کٹر بھگت ہیں۔ اور ان کا وشواس ہے۔ کہ ہزاروں ورشوں کے رہتے بھی بھارتیہ سبھیتا کی رکھشا ہندو جاتی ہی سنبھالے ہوئے ہے ساتھ ہی

مول کو سینچو

آریہ ورندا آپ بڑے دانی ہیں۔ آپ لوگ نقد۔ یا پانچ لاکھ روپیہ سالانہ دان دے کر گوروکل وغیرہ انسٹیٹیوشنوں کو چلا رہے ہیں۔ مگر وید پرچار فنڈ پر وشیش دھیان نہیں دیتے۔ یہ آپ لوگوں کی بڑی بھاری بھول ہے وید پرچار کے بنا آپ کی یہ سنستھائیں شتھل پڑ جائیں گی اور کسی کام کی نہ رہیں گی۔ یہ مانا کہ وید پرچار بھی آپ ہی کی کرپا سے ہو رہا ہے مگر پانچ لاکھ کے مقابلہ میں تیس ہزار روپیہ کیا ہے۔ پھر یہ بھی بڑی مشکل سے اکٹھا ہوتا ہے۔ کئی سماج تو جلسے کروا کر بھی پرچار روپیہ نہیں دیتے۔ اگر سب سماج اس دان کو رکشنڈ دان سمجھ کر پورا کر دیا کریں۔ تو امید ہے کہ وید پرچار فنڈ کے رکھنے میں بڑی سہولت ہو۔ بلکہ میں تو کہوں گا جلسہ پر اپیل پر جو دھن آئے وہ سب وید پرچار کے لئے ہی دے دیا کریں جیسے شری گوبند پور کے آریہ یووک سماج نے کیا۔ اس سماج پر سبھا کی طرف سے صرف پچھتر روپیہ لگایا گیا تھا مگر وہاں کے نوجوانوں نے اپنے بزرگوں کی امداد سے نقد یا تین سو روپیہ سبھا کے کوش کر دیا۔ پرچار کے لئے پردان کیا۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ مول کو سینچن کرنے سے شاخوں کو خود بخود جل پہنچ جاتا ہے۔ مگر کئی سماج تو ایسے ہیں۔ کہ سال بھر آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں سے پرچار کرائیں۔ اور جلسہ کے موقعہ پر سینکڑوں روپیہ فیس غیر اپدیشکوں کو بلا کر دیں۔ مگر سبھا کے دیش بھر میں سماج کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آریہ کسی سنستھا کا سوانگ بھر کر آ جائے۔ تو وہ تین ہی دن میں جھولیاں بھر دیں۔ ان لوگوں کی ادارت پرتی ندھی سبھا کے پرچار کا مقابلہ کر کے دیکھو کون سا کاریہ مفید اور کونسا غیر مفید ہے۔ اپدیشکوں کی بڑی مانگ ہے۔ روپے بنا اپدیشک کہاں سے آئیں۔ روپیہ سماجوں ہی سے مل سکتا ہے۔ ذرا غور کرو کہ سجن وید پرچار فنڈ کو اپنا کرتویہ ہی نہیں سمجھتا۔ سنستھاؤں کے جھگڑے تو ختم ہو چکے ہیں۔ اور ان کے لئے بھی مانگ رکھتے ہیں۔ مگر وید پرچار تو آپ ہی کی آشا گت ہے ؛

گر باگر کے جڑوں کو پانی دینا نہ رہنا سارا برکش سوکھ جائے گا۔ اس کا پھر ہرا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اور شاکھائیں بندھن روپ ہو جائیں گی ؛

(مرد آنند وید شاستری آنریری اپدیشک)

مہاشہ کرشن دو داستو کی ہندو ہتوں کی رکشا کے لئے سرو دتھا ادیت رہتے ہیں اس پر بھی وہ ویرشی راجیہ کو مسلم سمسیا سے ادھک ہانی کر سمجھنے کے کارن کٹر راشٹر وادی بھی ہیں ؛

مہاشہ کرشن ایسے ویکتی ہیں۔ جو انیہ راشٹریہ نیتاؤں سے سرو دتھا پرتھک رہتے ہوئے بھی ان کے گھنشٹ ہردیہ مستر اور سہائک کی طرح سدھ ہوتے ہیں سمے آنے پر وہ کسی کاریہ کرتا کی۔ چاہے وہ ان کا کتنا ہی ورودھی کیوں نہ رہا ہو۔ سہائتا کرنے سے نہیں کتراتے۔ اس پر بھی مزا یہ ہے کہ انہیں سبھی لوگوں سے ہمیشہ شکایت بنی رہتی ہے۔ اگرچہ ان کی یہ تیکھی شکایت نہ کسی کے پرتی ان کے سہیوگ کو کم کرتی ہے۔ نہ انہیں ان کی آلوچنا سے روکتی ہے۔ اور نہ جلنا کو ہی نراش کرتی ہے ؛

بچھو کی دوا
قیمت آٹھ آنہ
قیمت ۳ چار آنہ
۲۱
پہاڑوں میں ۵ سال سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ
اس دوا کے لگاتے ہی زہریلے سے زہریلے بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے اور تڑپتا ہوا آدمی ہنسنے لگتا ہے
ملنے کا پتہ:- گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۱۱

Haridwar. Digitized by eGangotri

حیدرآباد کے آریوں پر "صحیفہ" کے بیجا اعتراض

اور اُن کا دنداں شکن جواب

لاہوری "انقلاب" نے غالباً حیدرآبادی "صحیفہ" کے آدھار پر ہی حیدرآباد کے آریوں پر بیہودہ اتہام تراشی کی تھی۔ جس کا جواب "پرکاش" کے کالموں میں دیا جاچکا ہے اب شرارت کے اصل سرچشمہ آریہ سماج پر منہ آنے والے "صحیفہ" کے خرافات کا جواب جو ہمارے خاص نامہ نگار حیدرآباد نے بھیجا ہے۔ پاٹھکوں کی بھینٹ کیا جاتا ہے:۔

حیدرآباد دکن میں خاموش نگرکیرتن نکلا۔ جس کو گونگا نگرکیرتن کہیں۔ تو بے جا نہ ہوگا لیکن اخبار "صحیفہ" کو یہ ایک آنکھ نہیں بھایا۔ چنانچہ اُس نے عوام میں غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ مخفی نہ رہے۔ کہ یہ اخبار ہمیشہ سچ اور جھوٹ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ویدک دھرم کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اور عنوان جمایا ہے "آریوں کے تبلیغی ہتھیار لٹھ۔ گنڈاسے۔ تلوار" ہمارے دوست کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ تواریخ تیز آج کل کے حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے تبلیغی ہتھیار لٹھ گنڈاسے۔ تلوار رہوں مگر آریوں کے تبلیغی ہتھیار پریم اور دلائل کی بوچھاڑ ہیں ؛

پھر لکھتا ہے۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد یمین السلطنت بہادر بالقابہ کو دعوت دیئے گئے لئے سینکڑوں سے متجاوز ہزار ہا نفوس پر مشتمل جلوس کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے ساتھ لڑکیوں اور عورتوں کے شمول کی کیا ضرورت تھی۔ لاٹھیوں اور ہتھیاروں کی کیا ضرورت تھی۔ سکھوں اور گرداروں کی کیا ضرورت تھی اور سب سے زیادہ یہ کہ سارے سنسار کو آریہ بناؤ۔ جھنڈے اور بورڈ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔؟

میرے بھولے بھائی آریہ سماجوں کا نگرکیرتن دعوت عام ہے۔ کس بات کی معقولیت جلسہ کی اور اس کا طریقہ ہے۔ سب مرد زن دری بال برہمچاری ملکر بھو کیرتن دو دھرم اپدیش کرتے ہوئے سارے نگر میں گھوم جانا۔ یہ غلط ہے کہ لاٹھی اور ہتھیار سب کے پاس تھے۔ البتہ والنٹیر اپنی وردی میں تھے۔ اور ان کی وردی کا ایک حصہ لٹھ بھی ہے۔ ان کے علاوہ بعض دو گشتی تھے۔ جو جوبیس گھنٹہ ہتھیار بند رہتے ہیں۔ سکھ اور اکالی کی کیا ضرورت؟ بھائی یہ ہمارے ہم دھرم اور بھائی ہیں۔ جب مسلمان بھی ہمارے ساتھ تھے۔ تو ان کے شمول پر آپ شیخ پا کیوں ہونے لگے۔ رہا سارے سنسار کو آریہ بناؤ" کا نعرہ۔ یہ آپ کا صریح جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ جلوس خاموش تھا۔ اس میں نعروں کا کب امکان تھا۔ ہاں لکھا ہوا ضرور تھا۔ کیونکہ یہ پوتر وید منتر کا ترجمہ ہے۔ لیکن جب آپ کا عقیدہ ہی جبر اور زیادتی سے مذہب پھیلانا ہے تب آپ اس پوتر آدیش کے ساد ھن بھی ویسے ہی سمجھ لیں۔ تو یہ آپ کا قصور نہیں بحوالہ آیت۔ آپ کا یہ سمجھنا بھی ٹھیک نہیں۔ کہ مذہب کے بارے میں کوئی جبر و زیادتی نہیں کیونکہ سب جانتے ہیں۔ کہ سورۃ السیف میں یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے رہا جلوس کی ضرورت۔ سو عیدگاہ کو نماز پڑھنے جانے کے لئے جلوس کی کیا ضرورت ہے جو بندوق قرابین۔ تلوار گنڈاسوں کی کیا ضرورت ہے؟ پھر جا بجا پستول فائر کرنے اور بعض مقامات پر تلوار سے ہاتھ کرتے آنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس میں شیعہ سنی۔ شیخ پٹھان نومسلم۔ نیرہ کی کیا ضرورت ہے؟ آتا ہی نہیں اور جلا دیں۔ توحید کا ڈنکا بجا کر جانے کی کیا ضرورت؟ مولانا! اتنا پہلے پر بھی پرامن۔ خاموش نگرکیرتن پر کیوں آپے سے باہر ہوئے۔ مولویجی آپ کی چال سمجھنے کے لئے حیدرآباد ریاست کے لاکھوں ویدک دھرمی بدھو نہیں ہیں ؛

پھر یہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ سالانہ جلسے کرکے اس میں مسلمانوں اور انکی مذہبی کتاب و معتقدات پر بے حد تنقید کرنے کی کیا ضرورت تھی دوسرے فرقوں کو چھیڑ چھاڑ کر چیلنج دینے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ تمام ایسے سوالات ہیں جن کا جواب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماجی یا تو امن و امان ملک کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں۔ یا اپنے معتقدات کو لاٹھی اور تلوار کی مدد سے پھیلانا چاہتے ہیں لیکن انہیں بندوق و تلوار سے اپنے معتقدات پھیلانے میں تو مطلقاً کامیابی نہ ہو سکیگی البتہ امن و امان ملک کو درہم برہم کرنے اور اس ملک کی خوشگوار فضا کو مکدر بنا لینے میں ضرور کامیابی ہو جاوے گی اور دُنیا کے دوسرے غیرت مند باحمیت فرقے۔ ان کی اس قسم کی حرکات کو برداشت نہ کرسکیں گے کہ وہ ساری دُنیا کو آریہ بنانے کا الٹی میٹم دیں۔ اور شاستروں اور قرآن شریف پر حملے کریں"؛

اجی مولانا! جو مذہب اپنے دین کی دُنیا کو دعوت دے۔ اگر اس کی جانچ پڑتال کی جائے۔ تو پریشان کیوں ہوتے ہو۔ ہاں! ذرا یہ تو بتائیے۔ کہ اضلاع میں مولوی کاظم علی جیسے درجنوں مُلّاؤں سے آریہ سماج و ہندو مذہب کے بدترین بیجا حملے کرنے کی کیا ضرورت؟ مولانا صدیق دیندار کو سرور عالم کتاب لکھکر ہندوؤں کے دلوں کو زخمی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب بھی جابجا ہندو دھرم پر حملے کرتے پھرنے اور ویدک دھرم کو چیلنج دینے کی کیا ضرورت۔ ہندو بزرگوں کو گالیوں سے پُر ہندوؤں میں نفاق ڈلوانے والے ٹریکٹ ملک میں پھیلانے کی کیا ضرورت؟ کیا اس سے امن و امان ملک درہم برہم نہیں ہوتا؟

"ساری دنیا کو آریہ بناؤ" کے موٹو کو غیرت مند باحمیت فرقے کیوں برداشت کرنے لگے؟ وہ تو جائز و ناجائز طریقے سے اسلام کو دُنیا میں پھیلانے کو برداشت کر سکتے ہیں۔ دیگر دھرموں کی ترقی انہیں کب برداشت ہو سکتی ہے۔ ہمارے دوست نے لااکراہ فی الدین (مذہب میں کوئی جبر یا زیادتی نہیں) کی آیت پیش کی ہے۔ لیکن ہم بتائیں کہ یہ منسوخ شدہ ہے ؛

ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ سورۃ توبہ رکوع ۴ آخری آیت "اہل کتاب جو نہ خدا کو مانتے ہیں نہ روز آخرت کو۔ نہ اللہ نہ اس کے رسول کو نہ حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور نہ دین حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ اُن سے لڑو اور یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دے۔ اور سنو۔ سورہ الانفال رکوع ۵ آیت ۱۱ "کافروں سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ بت پرستی نہ رہے اور سارا خدا کا دین ہو جائے"

کیا اسلام جہاں پیدا ہوا۔ وہاں سے ہی خون بہاتا ہوا نہ نکلا۔ اور جہاں جہاں گیا۔ وہاں کی زمین سُرخ نہ کر دی۔ ارے مولانا! میں تو ایسے ایسے واقعات بتلاؤنگا۔ کہ شمشیر کے بنا اسلام ایک قدم چلنے سے معذور رہا ہے۔ مگر پھر شرم سے لکھنا۔ کہ آریہ سماجی چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔ بلکہ آریہ سماجی تو جا بجا واقعات کا انکشاف کرتے ہیں۔ دیکھنا پھر وہ ہی محاورہ نہ کرنا۔ آگے چل کر یہ ٹھیکیدار امن و امان ملک اپنی گندہ ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ " نہ معلوم آریہ سماجیوں کو دُنیا کی دوسری قومیں کیوں اس قدر ذلیل اور ناصر و منتظر آتی ہیں۔ کہ وہ اس قسم کی حرکات سے اپنے نیوگ جیسے معتقدات کو منوانا چاہتے رہیں۔ جن کو کوئی بے شرم سے بے شرم انسان بھی مشکل سے گوارا کر سکتا ہے۔ کبھی تو یہ لوگ رنگیلا رسول جیسی کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اور کبھی جلسوں میں دوسرے مذاہب کی کتابوں پر محض لایعنی اعتراضات کرتے ہیں۔" سنیئے مولانا جواب اپنے ہی لفظوں میں :۔

"نہ معلوم مسلمانوں کو دُنیا کی دوسری قومیں کیوں اس قدر ذلیل و ناصر و منتظر آتی ہیں کہ وہ اس قسم کی حرکات سے اپنے ستیہ و حلالہ جیسے معتقدات کو منوانا چاہتے ہیں جن کو کوئی بے شرم سے بیشرم انسان بھی بمشکل ہی گوارا کر سکتا ہے۔ کبھی تو یہ لوگ انیسویں صدی کا مہرشی۔ سیتا کا چھنالہ وغیرہ جیسی کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اور کبھی جلسوں میں دوسرے مذاہب کی کتابوں پر محض لایعنی اعتراضات کرتے ہیں"؛

ہمارے معاصر کا دعویٰ ہے۔ کہ دُنیا کا سب سے آخری مذہب تبلیغ مذہب کے لئے حکمت اور موعظہ حسنہ کے دو طریقے تلقین کر چکا ہے۔ اس دعویٰ کی تکذیب میں تاریخ گواہ ہے۔ لیکن یہ سولہ آنہ سچ ہے۔ کہ دُنیا کے انادی ویدک دھرم نے پریم اور عقلی دلائل سے دھرم پرچار کا طریقہ بتلایا ہے ؛

ذیل میں پاٹھک معاصر مولانا "صحیفہ" کے استدلال کا سماد ہان پڑھیں :۔

مولانا۔ کسی سچے مذہب کا یہ شیوہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ دوسری قوموں کے جذبات کو پامال کرے۔ اور اُن کو دکھ پہنچائے۔ اُن کے بزرگوں کی توہین کرے۔ اور اُن کی کتابوں کو بُرا بھلا کہے ؛

آریہ۔ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ سچے دھرم کا شیوہ نہیں۔ کہ وہ دوسری قوموں کے جذبات کو پامال کرے۔ اور اُن کو دکھ پہنچائے۔ اُن کے بزرگوں کی توہین کرے اُن کی کتابوں کو بُرا بھلا کہے اور جواب میں بات کہی جائے۔ تو مرنے مارنے پر تیار ہو جائے۔ اور پھر امن و امان کی دُہائی دینے لگے ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مولانا: اور لاٹھی یا تلوار سے ڈرا کر یہ کہے کہ تم آتہ جن جاؤ۔ اس قسم کی کوششوں کے اندر خود ان کوششوں کی ناکامی موجود ہے اللہ ہم کو اس کی مطلقاً فکر نہیں۔ کہ یہ مذہب کامیاب ہوگا۔ اور دنیا میں کوئی ایسا راستہ دکھا سکیگا۔ جو چودہویں صدی کے مکمل اور سیدھے راستہ کی کوئی کجی یا کوتاہی ثابت کر سکے۔ ہم کو جو کچھ فکر ہے۔ وہ اپنے ملک کے امن داماں کی ہے ؛

آریہ۔ لاٹھی یا تلوار اور تفنگ سے ڈرا کر یہ کہنا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اس قسم کی کوششوں کے اندر خود ان کوششوں کی ناکامی موجود ہے اور ہم کو اس کی مطلقاً پرواہ نہیں۔ کہ یہ مذہب کامیاب ہوگا۔ اور دنیا کو کوئی ایسا راستہ دکھاتے گا کہ جو آنادی مکمل ہدایات میں کجی یا کوتاہی ثابت کر سکے ہم کو جو کچھ فکر ہے۔ وہ اپنے ملک کے امن داماں کی فکر ہے۔ کہ کہیں دنیا کے سامنے چودہویں یا پندرہویں صدی نہ آ جائے ؛

مولانا! اور ہم عرصہ دراز سے یہ برابر جتا رہے ہیں۔ کہ نقص امن اماں کے لئے جو جو کوششیں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ ان کا ہر وقت سدباب کرنا ملک کی سب سے پہلی ضرورت ہے ؛

آریہ۔ اور ہم عرصہ دراز سے معزز رعایا یعنی رعایا پرور گورنمنٹ کو یہ بتلا رہے ہیں۔ کہ دھرم کر شانتی سے پرچار کرنے سے بھی روکنے کے لئے نقص امن داماں کی دھمکی دے کر دیدک دھرم کو دبانے کی جو جو کوششیں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ان کا ہر وقت سدباب کرنا ملک کی سب سے بڑی ضرورت ہے ؛

مولانا۔ لہٰذا ہم اس موقعہ پر بھی اپنے اس ضروری فریضہ کو انجام دے کر عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک کے ارباب رند و قدح اس پر غور فرمائیں گے کہ امن داماں کو توڑنے والے یا کم از کم اشتعال دینے والے کب تک اپنے عمل و حرکات میں آزاد رکھے جائیں گے۔ کب تک جبر اور فتنہ و فساد ملک کے خوان صلح کے اندر گھس کر تالیب مملکت کو بے بنیاد بنا دیں گے۔ کب تک اس قسم کی تبلیغ جائز رکھی جائے گی۔ جس سے مذہبی فتنہ و فساد پیدا ہو جائے ؛

آریہ۔ لہٰذا ہم اس موقعہ پر اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک کے ارباب حل و عقد اس پر غور فرمائیں گے کہ خود امن داماں کو خراب کر کے دوسرے کے سر چڑھنے والے اشتعال میں آ کر فساد برپا کرنے والے کب تک اپنے عمل حرکات میں آزاد رہیں گے کب تک اسی قسم کی تبلیغ دوسروں کے پرچار کو روک کر جائز رکھی جائے گی ؛

مولانا۔ ہم مسلمانوں سے پوری منت و سماجت کے ساتھ عرض کرتے ہیں۔ جو آریوں یا اسی قسم کے مسلم آزار فرقوں کے مجالس مسلم آزاری کے انعقاد نے اور ان کی شرارت غائیوں اور باطل سرائیوں کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہر چند آپ کی کوششیں نیک نیتی اور دردمندی پر مبنی ہیں۔ اور آپ زہر افشانیوں کے جواب میں تریاق کھلانا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کی کوششیں اسی سر زمین میں بار آور ہو سکتی ہیں۔ جو قبول تخم کی حق صلاحیت رکھتی ہوں۔ اور جس میں شوریدگی کا عنصر بار آوری پر غالب نہ ہو۔ لیکن جس جگہ یہ حقیقت عالم آشکارا ہے کہ بغض نفسانیت اور باطل پرستی کام کر رہی ہے۔ اور سنگلاخ یا شورہ زار پر دانہ چھڑکنا ہے۔ وہاں کیونکر امید سرسبزی باندھی جا سکتی ہے۔ ایسی باطل پرستیوں سے مباحثہ و مناظرہ کا کیا ثمرہ ہے؟ جن تلاش حق ہی نہ ہو۔ آپ صاحبوں کی مساعی مباحثہ و مناظرہ کبھی بھی مشکور نہ ہو سکیں گی۔ اس سے بہتر طریقہ تو یہ ہوگا۔ کہ ایسے جلسوں میں جانے اور شریک ہونے سے مسلمانوں کو اخلاقی طور پر روکا اور باز رکھا جائے۔ جب کوئی بھی مسلمان اس قسم کے جلسوں میں شریک ہی نہ ہو سکیگا۔ تو خود بخود ایسے جلسے ناکام ہو جاوینگے بلکہ ان کے انعقاد پر جو کچھ روپیہ صرف ہوگا وہ بھی سارے کا سارا بیکار جائے گا۔ اور اس کا مصداق ہو جاوے گا کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

آریہ۔ ہاں آریوں سے پوری منت سماجت کے ساتھ پرارتھنا کرونگا کہ مانا کہ متعصب مسلمان یا دوسرے فرقے آریوں سے سخت دشمنی رکھتے ہیں۔ ظلم و زیادتی کرتے ہیں۔ جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔ فتنہ و فساد کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ ناجائز طریقے سے تمہارے پرچار میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ مگر تم ویدک دھرم سے واقف ہو کر پریم کے ساتھ تپ اور تیاگ کو دھارن کر ہمیشہ نیک ہدایات دیا کرو۔ تاکہ تم پر آپتی آوے۔ مگر تم اپنا کام نہ چھوڑو۔ دنیا سے باطل پرستی نفسانیت کو بھگا دو۔ اپنا دیر کو مٹا کر

सत्य

کا پاٹھ دنیا کو پڑھا دو۔

कृण्वन्तो

جن پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ان کو موکش کے سیدھے راستے پر لا کر کھڑا کر دو۔ اور لاجواب دلائل سے ان مذاہب والوں کے ہتھیار۔ لٹھ۔ تفنگ۔ تلوار جن کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کو ملک عدم کو بھیجا جا رہا ہے۔ ایسے کند کر دو۔ کہ وہ چلنے کے ناقابل ہو جائیں۔ اور اپنے اس ادیش کو نہ بھولو!

कृण्वन्तो विश्व- मार्यम

اگر آپ اپنی کسی مفید ایجاد کو شہرت دینا چاہتے ہوں۔ تو پرکاش میں اشتہار دیں ؛

عام گنٹھیا، جھٹک، ہیضہ، کان کا درد شدید

درد سر، درد شکم، درد دنداں، پٹھوں کا درد، درد سینہ، زخم، خراش
بخار، انفلوئنزا، ہیضہ، زہریلے جانور کا زہر ایک ہی دوا سے دور ہو سکتے ہیں

جس کا نام

ایرول ہے

یہ دوا جرمنی کے مشہور ڈاکٹروں اور دوا سازوں نے باہمی مشورے سے تیار کی ہے۔ یورپ کے ہزاروں ہسپتالوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ آپ بھی اپنے گھروں میں ہر وقت ایک شیشی موجود رکھیں قیمت بہت کم ہے یعنی

بڑی شیشی دو روپے ۲/، درمیانہ سائز ایک روپیہ چار آنہ ۱/۴، چھوٹی شیشی بارہ آنہ ۱۲/

اپنے ہاں کے دوا فروشوں سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

سول ایجنٹس برائے ہندوستان برہما و افغانستان

جی ایس کے اور اینڈ کمپنی بنی چوک دہلی

سماج جگت

سبھا کا سالانہ جنرل اجلاس

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جنرل اجلاس ۱۷-۱۸ جیٹھ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۳۰-۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۱ء سنیچر اور اتوار کو سبھا کے دفتر گورودت بھون میں ہوگا۔ کارروائی سنیچر دس بجے پراتہ شروع ہوگی۔ کرپیا اجلاس میں پدھار کر کرتارتھ کریں۔ سبھاسدوں کو ۳۰ مئی صبح ۱۰ بجے تک لاہور پہنچ جانا چاہئے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل مضمون پیش ہونگے۔

(۱) پرتی ندھی ممبروں کے سوالات اور اُن کے جوابات ۔

(۲) سمت ۱۹۸۸ کے کام کی رپورٹ سن کر منظور کرنا ۔

(۳) سمت ۱۹۸۸ کے لئے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے ممبروں کا چناؤ کرنا۔

(۴) ویدپرچار اُپدیشک ودیالیہ۔ دیانند آشرم۔ کنیا گوروکل۔ گوروکل کانگڑی وغیرہ سنستھاؤں کے بجٹ پاس کرنا۔

(۵) پرتی ندھی ممبروں کے پرستاؤ ۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر آپ کوئی سوال کسی وشے میں پوچھنا چاہیں یا کوئی پرستاؤ سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں۔ تو ۱۰ مئی تک سبھا کے دفتر میں بھیجدیں تاکہ اس کے پیش کرنے کی منظوری لے لی جاوے۔ جن کی اجازت ہوگی۔ وہ سوالات یا پرستاؤ پیش ہو سکیں گے ۔

دستخط ٹھاکر دت شرما منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور) ۔

آریہ سماج بھیرہ کا وارشکوتسو

آریہ سماج بھیرہ کا وارشک اُتسو بتاریخ ۸-۹-۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۱ء ہونا قرار پایا ہے جس پر سوامی ویدانند جی مہاراج۔ شریمان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنڈت بدھ دیو جی پنڈت گورودت جی۔ پنڈت لوک ناتھ جی اور پنڈت بھگت رام جی اُپدیشک اور مہاشہ کیسر چند۔ مہاشہ امرناتھ بھجنیک پدھاریں گے سب دھرم ابھیلاشی سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ درشن دے کر لابھ اُٹھاویں ۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج گوڑگانواں کا اُتسو

آریہ سماج گوڑگانواں چھاؤنی کا تیسواں سالانہ جلسہ ۴ سے ۶ مئی تک ہوگا۔ پنڈت شانتی سروپ جلسہ پر پدھارنے کی کرپا کریں ۔

(کرم چند گپتا منتری آریہ سماج گوڑگانواں)

آریہ سماج لودیانہ کے سماچار

مورخہ ۲۳-۴ اپریل کو مہاشہ بلونت رائے جی سبھاسد آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار۔ اور ۲۴ اپریل کو مہاشہ رام ناتھ جی سود کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ پنڈت بلونت رائے نے ۱ روپے دان دیا ۔

آریہ سماج نے اپنے جنرل اجلاس میں لالہ زادہ بھگت رام جی زرد سری ٹھنگ میں شری پنڈت رام رتن جی کی مرتیو پر اظہار افسوس اور ان کے پریواروں سے ہمدردی کا پرستاؤ پاس کیا۔ (بابو گپتا رام منتری)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

(۱) ۲۹ مارچ کو مہاشہ شنکر داس شیٹھی کے پتر کا چوڑا کرم سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج نیروبی کو ۲۰ شلنگ دان پراپت ہوا ۔

(۲) ۴-اپریل کو مہاشہ مہر چند کے ہاں پتر اتپن ہوا۔ بالک کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج نیروبی کو ۲۶ شلنگ کا دان پراپت ہوا ۔

۱۴-اپریل کو مہاشہ ملکھ چند کے ہاں پتر اُتپن ہوا۔ پتر کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔

منعقدہ

ٹی الیس

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

SKB

اسٹار مارک

رجسٹرڈ

بانی

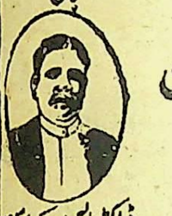

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

گرمی آگئی وقت رہتے ہوشیار ہو جایئے!

کافو

اصلی عرق کافور (REGD) قیمت چھ آنہ - ڈاک محصول تین شیشیوں تک چھ آنہ ۔

ہیضہ گرمی کے دست۔ درد شکم بدہضمی وغیرہ کی بیجھا ہندوستانی دوا

یہ کافو، وہی عرق کافور ہے۔ جو تقریباً پچاس سال سے ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ ہیضہ سے بچنے کے لئے "کافو، عرق کافور ہی ایک دوا ہے۔ جہاں ہیضہ پھیلا ہوا ہو۔ اس کی ایک بوند پینے سے ہیضہ ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ اس کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ ہمیشہ مسافرت اور گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

نوٹ۔ "کافو" ہمارے عرق کافور کا مختصر نام ہے ۔

یورا

ہیضہ میں پیشاب بند ہونے پر

(پیشاب لانے کی دوا) (REGD) قیمت چھ آنہ ڈاک محصول چھ آنہ ۔

اس کے دو تین بار کے استعمال سے پیشاب خلاصہ ہونے لگتا ہے۔ سوزاک۔ جلودھی۔ خواہ کسی وجہ سے پیشاب کم خواہ بند ہو جاوے۔ تو یورا استعمال کریں ۔

آئی نولہ

گرمی سے آنکھوں کی حفاظت کون کرے گا؟

(آنکھ اُٹھنے کی دوا) (REGD) قیمت نو آنہ۔ محصول ڈاک دو شیشیوں تک چھ آنہ ۔

گرمی کے ایام میں زہریلی ہوا کی تیزی ہو۔ دھواں، غبارسے پیدا شدہ آنکھوں کی سرخی کو دفعہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ آنکھ اُٹھنے کی سرخی۔ سوزش، کرکرک، پانی نکلنا۔ روتندھی وغیرہ آرام کرنے کی آئی نولہ ایک ہی دوا ہے۔ ڈاک خرچ کی کفایت کی غرض سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ۔

ایجنٹ:- لاہور میں پیسہ اخبار

متواتر گذشتہ چالیس سال کا آزمودہ!

گورنمنٹ ہند اور جرمنی سے رجسٹری شدہ

سُدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی تیر بہدف دوا ہے۔ جو گرہست گھر میں چاہیے۔ جس وقت پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ہیضہ۔ کف۔ کھانسی۔ دمہ۔ شول سنگرہنی۔ اتیسار۔ پیٹ درد۔ دست جی متلانا وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر کسی انوپان کے دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ آٹھ آنہ۔ محصول ایک سے دو شیشی تک چھ آنہ۔

(بچوں کا خوش وخرم اور تندرست رہنا والدین کے فخر و تسلی کا باعث ہے اس لئے آپ اپنے بچوں کو

بال سُدھا

پلایئے۔ اس میٹھی خوش ذائقہ دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے۔ تندرست اور طاقت ور رہتے ہیں۔ چہرہ پر رونق اور سرخی آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ۶

درو جیج کیسری

یعنی داد کی دوا بغیر کسی قسم کی جلن تکلیف کے داد کو جڑھ سے نست نابود کرنے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۴ محصول ایک سے دو تک ۶ ایک دم ایک درجن شیشی خریدنے پر محصول معاف

ہماری ادویات سب دوا فروشوں سے یہاں ملتی ہیں۔

منگوانے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج نیرولی کو ۱۰ اشٹانگ سکا دان پرات ہوا ؛

۱۴۔اپریل کو مہاشہ دیس راج بھل نے اپنے پتر کے چوڑاکرم تتھا نامکرن سنسکار کرائے جس کے سمبھ نام سوشیل کمار اور سریندر کمار رکھے گئے۔ آریہ سماج نیرولی کو ۵ آنہ اور آریہ کنیا پاٹھشالہ نیرولی کو ۱۰ اشٹانگ کا دان ملا۔ (دیوان چند داسے جائنٹ منتری آریہ سماج نیرولی) ؛

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

اس سپتاہ میں مہاشہ سردیپ سنگھ جی کا یگیوپویت اور مہاشہ بوٹا رام جی کے سپتر کا نامکرن سنسکار ہوا ؛

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۷ مئی کو ہونا نشچت ہوا ہے ؛ (چونی لال منتری)

آریہ مہا ودیالیہ کو دان

(۱) ویدک پرچارنی سبھا چھپرولی ضلع میرٹھ نے آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل ضلع میرٹھ کو کواس بنوانے کے لئے مورخہ ۲۳۔اپریل ۳۱ء کو ۳۷۷ روپے نقد دان دئے ہیں۔ اور ۸۰ روپے باقی ہیں۔ جو جلدی ہی وصول ہو جاوینگے۔

(۲) ایک یگیہ شالہ بنوانے کا وعدہ شری مہاشہ بھاگیرتھ لال جی دھبجان شاملی ضلع مظفر نگر نے کیا ہے۔ جو کہ اشاڑھ کے بعد ہی بنوانی شروع کر دی جاوے گی ؛ آشا ہے۔ کہ اسی پرکار آریہ سجن اس سنستھا کا دھیان رکھیں گے ؛

(گلھیہ ادھشٹھاتا آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل ضلع میرٹھ) ؛

نیویک وواہ

۸ بیساکھ کو لالہ دیوی چند جی بھنڈاری کے سپتر لالہ رگھبیر سین کی شادی لالہ دیس راج بیدی سیالکوٹ کی پتری ہوئی۔ مدھپرک کی طرف سے ۱۵ روپے سالانہ چار سنستھاؤں کو دان دیا گیا۔ جس میں سے ۲۱ روپے وید پرچار فنڈ کے لئے تھے ؛

(شیو داس بھنڈاری از جلال آباد)

منڈی پھول ریاست نابھہ میں آریہ سماج کی قائمی

منڈی پھول میں پنڈت زرلی چند کے پرچار سے آریہ سماج ستھاپت ہوا۔ ادھکاری نمن سجن ہیں :- بابو رادھا کشن جی پردھان۔ بابو آریہ منی جی اُپ پردھان۔ بابو ہری چند منتری۔ شانتی ناتھ اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ بدری داس جی خزانچی۔ (ہری چند منتری)

آریہ سماج مانڈلے کا تیرہواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج مانڈلے کا تیرہواں سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-اپریل ۳۱ء کو ایک وسیع و عالیشان پنڈال میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۱۳۔اپریل شام کو نگر کیرتن ہوا ؛ دیش سے پنڈت کالیچرن جی ایڈیٹر آریہ مسافر آگرہ۔ پنڈت چرنجی دت جی شاستری اور گرو ٹھیور کے دیش بھگت شری پرم ہنس بابا رگھو داس جی اُتسو کی شوبھا کو بڑھانے کے لئے پدھارے تھے سان بھاز بھاؤں کے ویاکھیانوں کے علاوہ برما پرانت کے شری رام چند جی دریا لنکار پنڈت لاجپت جی اپادھیائے و شری پت راجندر جی بھارتی نے آریہ جنتا کی دھرم پپاس کو اپنے امرت روپی اپدیشوں سے ترپت کیا پنڈال ہر وقت استری اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا

رہتا تھا۔ اپیل پر ... ۳ کے قریب دھن اکٹھا ہوا ؛

۱۶۔اپریل کو استری سماج کا سالانہ جلسہ ہوا۔ اور برما ہندو ایجوکیشنل کانفرنس کی پہلی میٹنگ زیر صدارت بابا رگھو داس جی ہوئی۔ جس میں برما نواسی ہندو بھائیوں سے تعلق رکھنے والے تعلیمی معاملات پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی۔ (رامسرن داس جوشی اُپ منتری) ؛

آریہ سماج لون ڈیرہ کا سالانہ جلسہ

لون ڈیرہ آریہ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ۱۱-۱۲-۱۳-اپریل کو ہوا سوامی شردھانند بینڈ کے ساتھ ۱۱۔اپریل کو نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے نکلا۔ جو رات کو دس بجے مندر میں پہنچا۔ جلسے میں بڑے بڑے ودوان آئے تھے۔ سوامی بھجنانند۔ پروفیسر تاراچند گاجرا ایم اے۔ پنڈت برہم دت۔ پنڈت شولا رام۔ پنڈت اودے بھانو۔ پنڈت امر سنگھ ورما۔ پنڈت یدھشٹر۔ پنڈت برھسپتی۔ شریمتی گنگا دیوی اور بھی اپدیشک آئے تھے۔ جلسہ ۱۴۔اپریل کو سماپت ہوا جنتا بہت آئی تھی۔ لوگوں پر آریہ سماج کا بڑا اثر ہوا۔ (سیتلداس منتری آریہ سماج لون ڈیرہ سندھ) ؛

آریہ سماج تلہ گنگ کا اُتسو

آریہ سماج تلہ گنگ ضلع اٹک کا اُتسو ۱۳-۱۴-۱۵-اپریل کو سماروہ سے منایا گیا۔ اُتسو سے پہلے ۸ سے ۱۲۔اپریل تک سوامی یوگانند کے اپدیش ہوتے رہے۔ ۱۲۔اپریل کو بیساکھی کے دن نگر کیرتن بڑی شان سے ہوا۔ جس میں پوربیوں اور ممبران سماج اور استریوں کی بھجن منڈلیاں تھیں۔ درمیان میں سبھا کے بھجنیک مہاشہ

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاوے گی

معدہ کی جملہ خرابیوں کے لئے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانے والی۔ خوراک کو جلد ہضم کرنے والی۔ ضرر رساں تیزابوں کو بے تاثیر کر کے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے۔

امرت دھارا

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ نفخ۔ درد معدہ۔ درد قولنج۔ متلی۔ قے اسہال۔ کلیجے کی جلن۔ پیٹ کے ورم۔ ہیضہ۔ تپ محرقہ و دیگر تکالیف و علامات ہونے کے لئے

یقینی شفا بخش دواء ثابت ہوئی ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے منگوا لیں لکھ دیں۔ مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوا لیں اور دیگر ادویات کی فہرست اور مصنف صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوص بری دس بیں کہ ضرورت ہو منگائیے مفت بھیجے جاتے ہیں ؛

احتیاط لازم ہے کہ پرانی سخت دیرینہ امراض ہیں دیر ہو گی اور تشویش کو بڑھاوینگی صحت کے طالب ہیں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کریں

المشتہر خط و کتابت تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا نمبر ۳ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

با تصویر | خاوند بیوی کا رہنما | کتاب

تحفۂ شادی

مضمون کی فضیلت۔ پر لطف شادیاں۔ پوشیدہ بناوٹ باتصویر۔ قدرتی استعمال۔ خاص ہدایات۔ فرائض نامہ شادی۔ خاوند بیوی کی ملاقاتیں۔ مجردوں طالب علموں کا دستور العمل امراض کا علاج۔ بیشمار قیمتی مضامین تقریباً ۲۵۰ صفحہ خوبصورت مجلد قیمت ۱۲ محصول

مہتہ سیتا رام دت کوی راج آدنیہ رسائن۔ انارکلی لاہور

اپنے شہر کے کتب فروشوں سے خریدو!

Haridwar. Digitized by eGangotri

بہاری لال - مہاشہ بھگت رام اور مہاشہ ہریش چندر سے بھی ایمن ہوئے تھے۔ جنتا نے الائچی مصری گلاب اور شیبو لائیٹو سے تین منڈلیوں کا سواگت کیا ٭

آریہ سماج مندر میں آتسو ۱۴ - ۱۵ اپریل کو ہوا۔ جس میں سوامی یوگانند جی۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت گوردت جی۔ پنڈت بھیم سین کے اپدیش۔ یاکھیان اور بھجنوں کے بھجن ہوئے ٭

۱۵ اپریل کو منتری امیر چند آریہ سیکرٹری پاٹھشالہ کو کنیاؤں کو انعام تقسیم کئے گئے ٭

۱۶ اپریل کو اپدیشک منڈل پنڈت جی ہیپ کے اتسو میں سمیلت ہونے کے لئے چلا گیا اور پنڈتہ دید یاوتی دیوی ستری، سماج میں سمیلت ہونے کے لئے آ گئیں۔ چنانچہ ۱۶ - ۱۷ اپریل کو دونوں ان کے اپدیش و یاکھیان استری سماج میں ہوئے۔ اور عالی آرتیو پبلک ویاکھیان بھی ہوتے رہے۔ ۱۴ - ۱۵ اشخاص نے شدھی کی۔ گذشتہ کبھی مانس بھگتی نہ کریں گے۔ باہر سے آئے آریہ بھائیوں کے بھوجن ستکار کے لئے رشی لنگر جاری رہا ٭

(مالک چند منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

آریہ ہائی سکول لدھیانہ - پنجاب بھر

میں ایک چوٹی کا سکول ہے - اور ایک خاص شہرت رکھتا ہے۔ تعداد طلباء آجکل ۱۵۰۰ سے زیادہ ہے۔ امتحان میٹریکولیشن کا نتیجہ خصوصیت سے گذشتہ دو سالوں سے لگاتار ۸۰ اور ۹۰ فیصدی کے درمیان نکلتا رہا ہے ٭

آریہ ہائی سکول کا بورڈنگ ہاؤس شہر سے ایک میل باہر کھلی آب و ہوا میں واقع ہے۔ اس میں خصوصیت سے چال چلن کی ہر طرح کی نگرانی۔ پڑھائی - سپلائی - خوراک - جسمانی ورزش سندھیا ہون آدی سب ضروری باتوں کا نہایت اعلیٰ پربندھ ہے۔ سکول کی شہرت کے باعث دور دور سے لڑکے یہاں داخل ہو کر فیضیاب ہو رہے ہیں ٭

بورڈنگ ہاؤس ویدک سپرنٹنڈنٹ سدا بہاری تجربہ کار آریہ سجن کی نگرانی میں طلباء کو ہر طرح سے سہولتیں میسر ہیں۔ ان کے علاوہ تین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بھی بورڈنگ ہاؤس میں طلباء کی نگرانی کے لئے مقرر کی ہیں۔ ہیڈ ماسٹر لالہ رام لال جی بھی خود بورڈنگ ہاؤس میں ہی رہائش رکھتے ہیں۔ جس سے ان کے ہر طرح کے مشاہدہ کی خاص نگرانی ہوتی ہے۔ بورڈنگ کی بڑی عالیشان عمارت کھلی آب و ہوا اور نہایت موزوں جگہ ٭

پر واقع ہے - چھوٹے لڑکوں کی رہائش کا پربندھ بڑے لڑکوں سے بالکل الگ ہے اس طرح ہر ایک انتظام بورڈروں کی بہبودی اور آرام کے لئے نہایت ہی تسلی بخش ہے باہر کے جو سجن جو آریہ ہائی سکول کی لاثانی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ نہایت خوشی سے اپنے لڑکوں کو داخل کر کے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ داخلہ کے لئے درخواستیں بخدمت لالہ رام لال صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ آنی چاہئیں ٭

(للبھو رام نیر خزانچی آریہ سماج لدھیانہ)

ویدپرچار کے لئے دان - موضع

رائے دال تحصیل پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور سے پرستھ آریہ بزرگ مہاشہ رامچندر جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام برائے ویدپرچار دو صد تینتیس کنال اراضی مزروعہ ہبہ کر دی ہے - اس شبھ کارج کی پورتی میں مہاتما یوگ سلن چند جی پردھان آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا - لالہ بابو رام جی وکیل بٹالہ نے بڑی سہائتا دی ہے آریہ پرتی ندھی سبھا نے بھی پرارتھنا ہے کہ موضع رائے دال اور اس کے گرد و نواح میں پرچار کی اشد ضرورت ہے - اور پورن آشا ہے کہ اس علاقہ کے گنی اور دانی سجن بھی ویدپرچار کے لئے سہائتا کریں گے - لہذا سبھا کو تیز و تند اپدیشک وہاں بھیجے چاہئیں ٭ (تیج رام سیٹھی اپ پردھان آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور)

آریہ نگر میں شوک سبھا - آریہ نگر ضلع

ملتان میں آریہ میگھ جاتی کے جلسہ میں لالہ دیا رام زادہ بھگت رام کی مرتیو پر اظہار افسوس کا رزولیوشن پاس کیا گیا - آریہ نگر کے ہسپتال کا نام ان کی یادگار میں رائے زادہ بھگت رام ہسپتال رکھنے کی قرارداد پاس کی گئی - (شانتی سروپ منیجر آریہ نگر) ٭

آریہ سماج کرمشانی میں ویدک دھرم

پرچار - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ۱۷ - ۲۰ اپریل کو گیانند جی و پنڈت بھگت رام جی اپدیشک یہاں پدھارے پانچ دن تک متواتر دھرم کا پرچار ہوتا رہا - لوگوں پر اچھا اثر پڑا - مبلغ بیس روپے ویدپرچار کے واسطے دان دیئے گئے -

(منتری آریہ سماج کرمشانی - ضلع میانوالی) ٭

آریہ ساہتیہ میں لاثانی جیب کے لائق ہر وقت جیب میں رکھنے کے لئے جسمانی و روحانی بھلائی کا خزانہ

تیرہواں ایڈیشن

بھگتی درپن

فوٹو بلاک کی آٹھ شاندار رنگ برنگی تصاویر سمیت چھپا ہے

اس وقت تک یہ پستک ۴۵ ہزار چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے

پراتوں میں تقسیم ... لڑکی کے جہیز میں دی جاوے

سوا دھیائے کے لئے ، روزانہ پاٹھ ، انعام ، جہیز یا برات اور بطور سوغات دینے کیلئے

بھگتی درپن کیوں آپ اور آپ کے پریوار کیلئے ضروری ہے!

اس مختصر فہرست مضامین سے اسکا جواب لیں

۱- جیون کی سپھلتا کے سادھن
۲- نتیہ کرم
۳- زندگی کا پروگرام
۴- بھوجن کرتے وقت پڑھنے کے منتر
۵- سونے وقت پڑھنے کے منتر
۶- صبح اٹھتے ہی پڑھنے کے منتر
۷- چار ورن -
۸- چار آشرم
۹- آریہ سماج کے سدھانت
۱۰- علمی سدھانت
۱۱- عملی سدھانت
۱۲- آریہ سماج کے متعلق ضروری واقفیت
۱۳- وید کتنے ہیں سادھن ان میں کیا ہے؟ اپ وید - براہمن گرنتھ ویدونگ اپانگ - اپنشد

دھرم شاستر - گرنتھ و دیگر اتہاس وغیرہ کیا ہیں اور ان میں کیا کچھ درج ہے
۱۴- آریہ جیون کی پراچین نیم -
۱۵- رشی کرت گرنتھ اور انکا مضمون
۱۶- سولہ سنسکار اور انکی ویاکھیا
۱۷- آریوں کے یگیہ اور پرب
۱۸- آریہ پرب پدھتی
۱۹- آریہ سامایک دھرم
۲۰- صبح شام کے بھجن
۲۱- سندھیا کیوں کرنی چاہئے؟
۲۲- سندھیا کا طریقہ -
۲۳- سندھیا کا ترجمہ اور تشریح
۲۴- پرارتھنا کے بھجن
۲۵- ہون کی فوائد ہون کا طریقہ ہون کا سامان - سامگری - ہون منتر اور ان کا ترجمہ

۲۶- ایشور استتی پرارتھنا
۲۷- پتری یگیہ
۲۸- بھوت یگیہ
۲۹- پیارے پربھو
۳۰- سوادھیائے کی ...
۳۱- گن گر بھگتی پاٹھ
۳۲- پربھو کی امرت بانی
۳۳- صحت کے اصول
۳۴- یوگ کے آسن
۳۵- مہرشی دیانند کے ...
۳۶- رشی مہما کے بھجن
۳۷- آریہ بینتا اور ...
۳۸- آریہ سماج کے ...
۳۹- آرتیاں ۴۰- ...
۴۱- شدھی کا طریقہ
۴۲- آریہ سماج کی مختصر تاریخ

اس مختصر سی فہرست مضامین سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ بھگتی درپن آپکے اور آپکے بچوں کیلئے کس قدر مفید کتاب ہے - اپنے پریوار کے ہر ایک ممبر کیلئے اسکی ایک ایک کاپی ضرور خریدیں - آریہ سماج کے ودوانوں کی دماغی محنت کا نچوڑ ہے - چار سو صفحوں کا رنگین گرد پوش سنہری جلد قیمت صرف ۱۰ آنہ اور ودوانوں کو ...

ایک درجن کے خریداروں کو خاص رعایت ملتی ہے!

بال ستیارتھ پرکاش

(ہندی) آریہ بالکوں کے لئے ستیارتھ پرکاش کا اختصار ایسی خوبی سے کیا گیا ہے کہ بالک ہر ایک بات آسانی سے ذہن نشین کر لیں - قیمت صرف ۔۔

دیانند چتراولی معہ مکمل جیون چرتر

آریہ سماج کے پرورتک زمانہ حال کے سب سے بڑے ریفارمر سنسکرت دنیا کے سب سے بڑے عالم مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی زندگی کے مکمل حالات رنگ برنگی بلاک کی خوشنما تصویروں کے ساتھ بڑے سائز کے ڈیڑھ سو صفحوں سے مزین ہیں - مہرشی کا مکمل جیون بہتر ہونے اور خوبصورت ہونے کے باوجود قیمت معہ جلد صرف سوا روپیہ ٭

اصلی پنشاپگی

ہندی پنچانگ ... کا ایڈیشن بہانہ شاد ... شائع کیا گیا ہے ... ایڈیشن میں ... ہیں قیمت ... ۱۲ آنہ

منیجر آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان

ماسٹر دولت رام جی

نمبر (۹)

(از پنڈت دشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

آریہ سماج امرتسر کے کاموں میں ایک کام یہ تھا۔ کہ عوبوں میں آریہ سماج کا پرچار کیا جاتا تھا۔ انگریزی پڑھے لکھنی حماد پھیلا جاتا تھا۔ انگریزی پڑھے لکھے بالعموم آریہ سماج کی طرف رجوع کرتے تھے۔ مگر ان میں دلیل بازی کا زیادہ حصہ ہوتا تھا۔ شاستر ارتھ اور مباحثوں کے لئے انہیں زیادہ شوق ہوتا تھا۔ علیٰحدہ طور کرنے سے نئے ہر ایک مذہب کے حامی کے مقابلہ کے لئے وہ کافی طور پر تیار رہتے تھے۔

کوئی مولوی یا عیسائی پادری سرِ بازار تقریر کر رہا ہو۔ تو آریہ سماجی اس سے بات چیت کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا۔ مسلمان مولوی اور عیسائی پادری میں اس قدر قابلیت نہ ہوتی تھی۔ کہ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجی نوجوان کے سوالوں کا جواب دے سکے۔ اور عموماً اس کی باتیں ہنسی مذاق میں اڑ جاتی تھیں۔

آریہ سماج امرتسر کا جو زمانہ ابتدائی ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۴ء تک ہم نے دیکھا ہے۔ اس میں کئی نظارے ایسے دکھائی دیتے تھے۔ جن سے طبیعت پر خاص اثر ہوتا۔ ایک مکھن فروش امرتسر میں تھے۔ وہ عموماً ٹکیوں اور بازار میں مکھن کی گولیاں بنا کر ایک ایک پیسہ کو بیچا کرتے تھے۔ ہر سال آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ایک تھالی مکھن کی گولیوں کی بھری ہوئی وہ دان کیا کرتے تھے۔ وہ تھالی اور مکھن جب نیلام کئے جاتے تھے۔ تو نظارہ دیکھنے کے قابل ہوتا تھا۔ ایک شخص اُسے خریدتا تھا۔ اور پھر آریہ سماج کو ہی دان دے دیتا تھا۔ اس طرح ہر سالانہ جلسہ پر یہ مکھن کی تھالی ایک سو تک آریہ سماج کے خزانہ میں لاتی تھی۔

اس قسم کے لوگوں میں سے ایک چھوٹے سے میونسپل کمیٹی کے پرائمری سکول کے ماسٹر تھے۔ جن کا نام ماسٹر دولت رام تھا۔ وہ عموماً آریہ سماج میں اُپدیش سننے آتے تھے۔ بڑے پریم اور شردھا سے آریہ سماج کے اُپدیش سنتے تھے۔ عمر اُن کی بمشکل ۲۰۔ اور ۲۵ برس کے درمیان تھی۔ برہمچاری تھے کسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ نارمل سکول کا امتحان پاس کر کے سکول ماسٹری کی ملازمت ملی تھی۔

ان کے ساتھ ایک، اُن کے چھوٹے بھائی تھے۔ جو آج کل برہمچاری سوم دیو کے نام سے گورُوکل ملتان میں ادھیاپک ہیں۔ اور اشٹادھیائی پڑھاتے ہیں۔ ماسٹر دولت رام کو ہمیشہ آریہ سماج کے ہر ایک جلسہ میں دیکھا جاتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے ان کو ایک عجیب صورت میں دیکھا۔ داڑھی اور مونچھیں انہوں نے بڑھا لی تھیں۔ ننگے پاؤں یا دیسی جوتی پہن کر رہتے تھے۔ اور اشٹادھیائی ان کے ہاتھوں میں تھی۔

دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس نوجوان نے اب نوکری ترک کر دی ہے۔ اور اشٹادھیائی پڑھنے کا پرن کر لیا تھا۔ اس زمانہ میں پاٹھ شالائیں نہ تھیں۔ جہاں اشٹادھیائی پڑھی جاتی۔ اور آریہ سماجیوں کو اور خصوصاً غیر برہمن آریہ سماجیوں کو کوئی سنسکرت تک پڑھانے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ اشٹادھیائی کا تو اب تک بھی کہیں پڑھنے کا باقاعدہ انتظام نہیں ہے۔

امرتسر میں صرف لالہ شو دیال مترجم ڈسٹرکٹ کورٹ تھے۔ جو خود اشٹادھیائی پڑھتے تھے۔ اپنے لڑکے کو پڑھاتے تھے۔ ماسٹر دولت رام اُن سے اشٹادھیائی پڑھنے لگ گئے۔ رفتہ رفتہ امرتسر میں کئی پنڈت ایسے پیدا ہو گئے۔ جو اشٹادھیائی کے سُوتروں کو پڑھانے لگ گئے۔

ماسٹر دولت رام کے چھوٹے بھائی جواب برہمچاری سوم دیو ہیں۔ اُس وقت کسی چھوٹی سی پرائمری کی جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو اب سکول میں تعلیم دینا مناسب نہیں سمجھا۔ بلکہ اُن کی ہدایت سے اُنہوں نے بھی سکول ترک کر دیا۔ برہمچاری سوم دیو اپنے بھائی کے تابعدار تھے۔ اور عموماً یہ رام لچھمن کی جوڑی اکٹھی پھرا کرتی تھی۔ جب کبھی دیکھو یہ دونو بھائی اشٹادھیائی ہاتھ میں لے کر پھر رہے ہوتے تھے۔

روٹی کا انتظام اُنہوں نے عجیب طریقہ سے کیا ہوا تھا۔ کسی سے مدد نہیں مانگتے تھے۔ ماسٹر دولت رام کسی لڑکے کو پرائیویٹ طور پر پڑھایا کرتے تھے۔ اور وہ سستا زمانہ تھا۔ کسی طرح چند روپیہ مہینہ میں مل جاتے۔ تو گذارہ ہو جاتا تھا۔ یہ دونوں بھائی اسی طرح اپنے دن بتاتے تھے۔ اور اُن کو دیکھ کر پرانے برہمنوں کی کہانیاں یاد آ جاتی تھیں۔ اگرچہ یہ جنم کے برہمن نہیں تھے۔ مگر کرم کے سچے براہمن تھے۔

ماسٹر دولت رام کو دیایام کا بڑا شوق تھا۔ اپنے بھائی سمیت ورزش کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں امرتسر پنجاب کی کاشی تھا۔ یہاں لالہ گنگا رمل۔ لالہ ڈھولن داس لالہ سنت رام ٹھاکر پورہ وغیرہ کے کئی گشتر اور سندر اور پاٹھ شالائیں تھیں۔ جہاں ودیارتھیوں کے رہنے اور بھوجن وغیرہ کا پربندھ تھا۔

رائے بہادر ڈاکٹر مہر چند ان دنوں امرتسر میں اسسٹنٹ سرجن سرکاری ہسپتال میں تھے۔ اُن کے پتر ڈاکٹر لبھو رام ایم۔ بی۔ سی ایچ بی۔ جو آج کل انگلینڈ میں کامیاب ڈاکٹر ہیں۔ اسلامیہ سکول امرتسر کی انٹرنس کی جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ جسمانی طور پر کمزور تھے۔ آریہ سماج میں آنے لگ گئے۔ اور ورزش کا شوق ہو گیا۔ اُنہوں نے سرکاری ہسپتال میں جہاں اُن کے پتا کو رہائش کے لئے کوٹھی ملی ہوئی تھی۔ ایک اکھاڑا کھدوا لیا ہوا تھا۔ اور اپنے ہی دوستوں کے ساتھ کشتی کیا کرتے تھے۔ ماسٹر دولت رام اور اُن کے بھائی بھی بالعموم یہاں ورزش کرنے آتے تھے۔ اور وہاں اشٹادھیائی پڑھنے والی برادری کا میل کر خوش

ہو کرتے تھے۔

ایک دن ورزش کرتے ہوئے اُن کی کمان کی ہڈی اپنی جگہ سے ہل گئی۔ ماسٹر دولت رام جی بیمار ہو گئے۔ سرکاری ہسپتال میں اُن کو داخل کر دیا گیا۔ بڑے پریم سے ان کے مترڈاکٹر لبھو رام وغیرہ اُن کی سیوا کرتے رہے۔ دوائی کھانے وغیرہ کا انتظام خاطر خواہ کیا گیا۔ اُن کے بھائی دن رات اُن کے پاس رہے مگر عمر نے وفا نہیں کی۔ اور جوانی میں ہی اپنی بھگتی اور پریم کا چند سال تک نظارہ دکھا کر۔ اس اسار سنسار کو چھوڑ گئے۔

اُن کا سنسکار ویدک ریتی سے اُن کے پریمیوں نے کیا۔ ان کے پریمیوں کے آنسو اُن کی موت کو دیکھ کر نہیں تھمتے تھے۔ مگر اس سنسار سے ہر ایک نے جانا ہے۔ اور یہ امر مجبوری ہے۔ کال کے چکر سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ اس جواں مرد کی یادگار گورُوکل ملتان میں برہمچاری سوم دیو ہے برہمچاری سوم دیو ساری عمر اپنے بھائی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چل کر اپنے جیون کو سپھل کر رہے ہیں۔ سنسکرت میں بھی کافی ودوان اور ودیارتھیوں کے لئے ایک آدرش ادھیاپک ہیں۔ شاستر اور وید کی مریادا والے آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں کس قدر آریہ سماج کے بھگتوں پر اثر کیا تھا۔ یہ اس کی ایک مثال ہے۔

آریہ سماج لدھیانہ کا ۴۷واں جلسہ

۱۸ سے ۲۹ مارچ تک بڑی دھوم دھام اور اتساہ سے گشتر دہ نو ہریاں و سماج مندر میں منایا گیا۔ ۱۸ مارچ سے شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی وید کتھا آرنبھ ہو کر ۲۷ مارچ تک جاری رہی۔ ۲۷ مارچ کو راتری کے سمے گشترہ نو ہریاں میں ہی سنگیت سبھا ہوئی۔ ۲۸۔ ۲۹ مارچ کو دن کو سماج مندر میں ادھ راتری کو گشترہ نو ہریاں میں ہزار ہا نر ناری کی حاضری میں دھرم میلہ منایا گیا۔ سبھا کی طرف سے شری پنڈت ٹھاکر دت جی منتری سبھا۔ پنڈت ایشور چندر جی دار شنک ادھیاپک۔ پنڈت ہری پال جی۔ پنڈت دیپ چند جی شاستری اُپدیشک۔ مہاشہ بہادر لعل جی۔ مہاشہ تلکش لعل جی مہاشہ نیتر چند جی بھجنیک پدھارے تھے۔ اور سماج کی پرارتھنا پر مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ، شری راجیندر کرشن کمار ایم اے پرنسپل ڈی ایم کالج موگہ و مہاشہ نند گوپال جی فیروز آباد والے و مہاشہ گوکل دت جی بھجنیک پدھارے تھے۔ سارے ویاکھیان ایک سے ایک بڑھ کر عالمانہ اور پربھاوشالی ہوئے۔ ۲۸ مارچ کی راتری کو مہاشہ کرشن جی بی اے اور ۲۹ مارچ راتری کو پنڈت ہری پال جی کا بیان دونوں ویاکھیان راتری کے سمے ہزاروں کی حاضری میں گشترہ نو ہریاں میں بڑے پربھاؤ والے تھے۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی منتری کی اپیل پر مبلغ ۹۸۰ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ ۳۰ تاریخ کو استری سماج کا جلسہ بڑا ہی کامیاب تھا۔ غرضیکہ متواتر ۱۲ دن تک لدھیانہ میں آریہ سماج ویدک اور رشی دیا نند کا ڈنکہ بجتا رہا اور پرچار سے تمام نگر نواسیوں نے لابھ اٹھایا۔

عجیب و غریب چیزیں اپنی زود اثری اور مشہوری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹر شدہ ہیں

اختیاری مانع حمل المعروف بہ رجسٹرڈ

رجسٹرڈ جس کے استعمال سے کمزور اور نازک خواتین کی جان کا خطرہ جاتا رہتا ہے۔ اور آنے والے صدمے کافور ہو جاتے ہیں۔ مانع حمل سے گھر کی آبادی اور رونق قائم رہتی ہے۔ نازک دل بچے۔ سوتیلی ماں کے شر سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں کمزوری یا بیماری کی وجہ سے وضع حمل کی سختی اٹھانے کی طاقت نہیں ہے۔ اور جان کا خطرہ ہے تو آج ہی مانع حمل منگائیے۔ صرف جائز ضرورت کے لئے منگائی جاوے۔ قیمت پندرہ روپے۔ محصول ڈاک ۸ر علاوہ۔ کل ۵ء۱۵

جو شہرت گذشتہ ۱۵ سال میں حسب ذیل چیزوں نے حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے

سرمہ اکسیر چشم

دھند۔ جالا۔ غبار خارش۔ ککرے۔ ضعف چشم وغیرہ امراض میں رحمت خداوندی سے کم نہیں۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ تین تولہ ڈھائی روپیہ۔ بارہ تولہ ساڑھے نو روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸ر الگ ہے

جوب مراد ممسک

یہ راحت زندگی، جوانی کی جان ممسک گولیاں ہیں۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ۔ ۲۴ گولی ڈھائی روپیہ۔ یک صد گولی نو روپیہ محصول ہر حالت میں ۷ر الگ ہے

دلی گائیڈ مع عروس زندگی

یہ وہ نادر نسخہ ہے کہ جس میں دہلی کے متعلق کل واقفیت معہ اصول حفظان صحت اور دیگر امور درج ہیں۔ تمام اصحاب مفت طلب فرما سکتے ہیں

منیجر فدائے طب حکیم راج نارائن۔ حوض قاضی ۱۳۔ دھلی

طاقت بڑھاتی ہے بچوں کی

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ: لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کیواسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ دیر کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ر سیر۔ دنت منجن ۸ر فی شیشی

ست سلاجیت ۱۲ر تولہ۔ سوچی پتر مفت!

پتہ:۔ گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

بیماری کی جڑھ مچھر ہیں۔ مچھر بدبو والے سیلاب سے پیدا ہوتا ہیں لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو بھی نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں ویدک ریتی اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اس کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے۔

پنجاب بھر میں پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں اور مال ہمیشہ سٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے

امرت دھارا — آتنک نگرہ گولیاں — سپاری پاک

ڈونگرے کا بال امرت — آہار بھگشن یا جوہر ہاضم — آنند پاک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ بنیر بستر سے بند اسن ہون کنڈ اور دست ۔۔ خالص ملتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

ولیم بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت ہوتو ایجنسی سوتر منڈی۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

PRAKASH LAHORE. INDIA
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
جلد ۱۲ نمبر ۱۸
کرشن
ایڈیٹر
اتوار - ۲۸ بیساکھ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۱ء دیانند آبد ۱۰۷ SUNDAY 10 MAY 1931

تھی۔ کہ اس کا پستول جام ... نے اُسے پھینک دیا۔ اور گرفتار ... کو پولیس کے سامنے پیش کر دیا۔

... میں امان اللہ کے حق میں پروپیگنڈ

... جا رہا ہے۔ کہ ایک سکھ کما امان اللہ ... میں پروپیگنڈا کرنے کے الزام ... دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبر ... میں امان اللہ خان کے حق میں ... پائے گئے۔

... نام مہاتما گاندھی کا سندیش

... نے پورسد میں ... مہاتما گاندھی جی کی بھینٹ ... کے دوارا ابل ... کرتا ہوں

وید امرت

دیرگھ آیو کیسے پراپت ہو؟

प्रयाजान्मे अनुयाजाश्च केवलानूर्जस्वन्तं हविषोदत्त भागम्।
घृतं चापां पुरुषं चौषधीनामग्नेश्च दीर्घायुरस्तु देवाः॥ ऋग् १०। ५१। ८॥

"ہے دیوتا! میرے لئے کیول پرکرش کی پراپتی کرانے والے اور انوکولتا سمپادن کرنے والے یگیہ ہوں۔ تم مجھے ان کا بل بڑھانے والے بھاگ دو۔ تتھا جل تتو کا سار اور اوشدھیوں کا پورش شکتی بڑھانیوالا بھاگ مجھے پراپت ہووے۔ اس پرکار اگنی سے دیرگھ آیو میرے لئے پراپت ہو"

ایشور نے منش کو کرم دیر بننے کا اپدیش دیا ہے۔ کرم کیسے کرنے چاہئیں۔ جو اُتم ہوں۔ اگر کرم اچھا ... ہیں۔ یجیہ کا اپدیش کیا ہو؟ وید منش کو آگیا دیتا ہے کہ پرماتما سے پرارتھنا کرو۔ مجھے اُتکرش پراپت ہو اور پر سپر انوکولتا کا سمپادن ہو۔ انھات پرتیک منش اُتکرش کو پراپت کر کے ایک دوسرے کے انوکول نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انوکولتا کے پربل ... کے ہوتے ہوئے بھی منشوں میں ورودھ ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ کرم اچھے نہیں۔ اور انوکولتا بنا ستیہ کرموں کے ہو نہیں سکتی۔ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ اس ... میں انوکولتا کا ہونا نہایت آسان بات ہے۔ پرنتو ایک شخص دو اور دو پانچ ... لگ جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی چالاکی سے کئی ایک مورکھ آدمیوں کو اپنے ... کا بنا لے۔ پرنتو کیا ایسا نہ ہوگا۔ کہ وہ منش ستیہ انوکولتا پراپت کر سکے۔ منش جاتی میں ورودھ کا کارن سچے وچاروں اور ستیہ کرموں کا ابھاؤ ہی ہے۔

پرماتما کے شکشا دی ہو۔ جو ایشور دادی نہیں انہیں جانے دو۔ جو ایشور وادی ہیں۔ اُن میں بھی بھاری ورودھ اُپستھت ہے۔ اس لئے کہ چالاک لوگ اپنے وچاروں اور کرموں کو پرماتما کی آگیا کے انوسار نہیں بناتے۔ پرماتما کے سچے وچاروں اور کرموں کے انوسار بنانا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر پرماتما نیائکاری ہے۔ کرموں کا پھل دینے والا ہے۔ اس لئے جو جیسا کرم کریگا۔ پرماتما ویسا ہی پھل پائے بنا نہیں رہیگا۔ پرنتو چالاک لوگ مورکھوں کو یہ کہکر انہیں ٹھگتے ہیں۔ کہ پرماتما نیائکاری آدرش ہے۔ پرنتو مجھے ایسے اختیارات حاصل ہیں۔ کہ کوئی لکھ پاپی ہو۔ میری سفارش پر اس کے پاپ کشما کر دیئے جائینگے۔ اس لئے اگر تم پاپ کرم کرتے ہو۔ تب پرواہ نہیں۔ میرے پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے پاپ کشما کر دئیے جائینگے۔ سو کھ تو اس قسم کے جھگڑوں میں آ سکتے ہیں۔ پرنتو سمجھدار ان میں پھنسنے آنے لگے۔ اس لئے ورودھ بنا رہتا ہے۔ دور نہیں ہوتا۔ ورودھ دکھ کا کارن ہے۔ سکھ کی اُنّتی ورودھ دور ہونے سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وید کا آگیا ہے۔ کہ منش اچھے کرم کرے۔ چالاکی۔ خود غرضی چھوڑ دے۔ تو انوکولتا آ جاتی ہے جو سکھ کا کارن ہے۔ انکولتا منش کو ایسے بھاگ کے لئے پرارتھنا کرنے کا اپدیش ہے۔ کہ جس ... بڑے اور ... پورش شکتی ادھک ہو۔ جب شبھ کرم ہونگے انوکولتا ہوگی۔ کھانے پینے کو ان باافراط ہوگا۔ جل تتو دار الیسی اوشدھیاں ایلبدھ ہونگی۔ جو شریر کو روگوں سے مکت رکھیں۔ اور اگنی کے تاپ اور پرکاش سے ہم جیون شکتی بڑھانے کا کام لینگے۔ تو دیرگھ آیو کا پراپت ہونا انواریہ ہے۔ جس منش دیرگھ آیو چاہتا ہے۔ تو اسے وید کی اس آگیا کا پالن کرنا چاہئیے۔ (اوم شم) ؎

عجیب وغریب چیزیں

اختیاری لئے ورکیضرورت

دل بہلیے۔ سوتیلی ماں کے تم سینے پروے آدی میں بیماری کی وجہ سے وضع حملضرورت ہے موجو برسر آج ہی مانع حمل منگایئے۔ ت کا خاص لحاظ نہیں روپے۔ محصول ڈاک ۸ سدھانوں کمانا نیتے والا جو شخص گذشتہ ۱۵ سال دو کتابت مندرجہ ذیل

سرمہ اکسیر

ب ڈویژنل آفیسر۔ محکمہ (ISHA PORE) ایشا پور
بی ریلوے۔ بنگال

جو دھیاپکہ کی ضرورت!

کنیا پاٹھ شالہ سانہ وال ضلع لدھیانہ کے لئے ایک ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو تیسری چوتھی اور پانچویں جماعت کو ہندی بھاشا میں تعلیم دے سکے اور کشیدہ سلائی وغیرہ کے کام سے واقف ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں پتہ ذیل پر فوراً آنی چاہئیں:-

سکرٹری کنیا پاٹھ شالہ سانہ وال ضلع لدھیانہ

بلہوا کی ضرورت!

ایک اعلیٰ خاندان کھتری کے واسطے ایک اعلیٰ خاندان کھتری بلہوا کی ضرورت ہے جو نیک چلن۔ خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف اور پڑھی ہوئی ہو۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہو صرف نیک چلن اور شریف گھرانے کی ہی خط و کتابت کریں پتہ

K. R. KAPOOR
KAKAHI
AUCKLAND
NEWZELAND

ور کی آوشیکتا

ایک تعلیم یافتہ سوشیل سود سالہ برہمن آریہ کنیا کے واسطے برسر روزگار آریہ ور کی ضرورت ہے۔
سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
لورسنت بھون

موسم گرما کے لئے عجیب وغریب تحفہ!

زائل شدہ طاقت کو از سر نو حاصل کرنا چاہتے ہو تو

رسائن اولیہ

کا استعمال کریں

اس رسائن اولیہ کے استعمال سے مرض سل تپدق پرانی کھانسی جگر کی کمزوری اور دل کی دھڑکن گلے کے اندر زخم۔ اور کمزوری پیشاب اور دماغ کی مرض۔ پیاس کی زیادتی اور گلا بیٹھ جانے کی شکایات رفع ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے۔ سوکھا ہوا جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ یہ رسائن خوش ذائقہ ہے۔ تندرست بھی ہر قسم کی طاقت مردانہ کے لئے ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی سیر بارہ روپیہ بطور نمونہ تین تولہ تین روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

مہاشہ دھرم سنگھ صاحب سررشتہ دار چھنی صمد پور تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی مہا رسائن اولیہ۔ شواس کھانس۔ سنتو پلادی چورن سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ کمزوری کچھ قدرے باقی ہے۔ اس لئے رسائن اولیہ ایک پیکٹ اور ارسال فرما دیں۔

ایک سودا گر صاحب ضلع انبالہ سے لکھتے ہیں یہ رسائن اولیہ جو پہلے آپ سے ۳ تولہ منگایا تھا نہایت مفید رہا۔ فوراً ایک سیر پختہ رسائن اولیہ وی پی بھیج دیں۔

رسالہ محافظ صحت ارشاد پر مفت

المشتہر

منیجر P. مہیش اوشدھالیہ رائے بہادر ولراج صاحب ایم اے
پوسٹ بکس ۱۴۲ بازار پاپڑ منڈی لاہور

ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ

شرومنی دھوپ — اور — ہون سامگری
کی شہرت کیوں بڑھ رہی ہے؟

اس لئے کہ
- کہ دھوپ ایک بار سلگانے سے تمام بھسم ہو جاتا ہے۔ اور بار بار جلانے کی تکلیف نہیں دیتا۔
- کہ صحت بخش ہونے کے علاوہ نہایت خوشبودار ہے۔ شدھ دیسی گھی سے تیار ہوتا ہے۔
- کہ خوشنما بکسوں میں ملتا ہے نرخ درجہ اول فی بکس ایک چھٹانک ۲ فی سیر ۱۶ بکس عہ۔ درجہ دوم فی سیر ؏۔ درجہ سوم فی سیر عہ۔

ہون سامگری

تر و تازہ گوں کی طاقت بخش اور اعلیٰ درجہ کی خوشبودار اور شدھ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے۔

سینکڑوں تعریفی خطوط موجود ہیں

نرخ درجہ خاص فی سیر ۱۲؍ درجہ اول فی سیر دس آنے۔ درجہ دوم فی سیر آٹھ آنے
آپ کا شبھ چنتک

چونی لعل کھنہ مالک شرومنی پنساریہ موہن لال روڈ لاہور سیٹی

ضرورت ہے!

اناتھ آلیہ کنیا مہاودیالیہ کی بیکا یوگیہ کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ پڑھا لکھا برسر روزگار اور آریہ خیالات کا ہو۔ درخواستیں بنام سکرٹری کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر معہ حالات عمر۔ جائیداد وغیرہ آنی چاہئیں۔

بیروزگاروں کو خوشخبری

دی جاتی ہے کہ اگر آپ کٹ پیس وگرم کوٹ کی تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو

ہماری ایجنسی لے لیں
یا مال طلب کریں۔
درجہ کے ہیں
ہمارے نرخ منگا کر دوسروں سے مقابلہ
المشتہر:
برٹش ہوم لمیٹڈ فورٹ دہلی

سنہری موقعہ

ہندوستانیوں کے لئے پہلی ہے۔ کہ سونے کی کان کا ایک سو روپیہ کا حصہ جو چار ماہ میں قابل ادائیگی ہے خرید لیں۔ کیونکہ اس سے پہلے سونے سے ہندوستانی محروم تھے۔
قواعد مفصل طلب کریں
منیجر وائنباد گولڈ مائنز لمیٹڈ فورٹ بمبئی

YOUR EYE

کیا آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہے؟ اگر ہے۔ تو سیلر زوتمین استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ علاج ہے۔ لکڑوں کے لئے بھی ہے۔ تمام دوا فروشوں سے ملتی ہے۔
لٹریچر مفت! اسمتھ اینڈ کمپنی

ضروریات کے اشتہار

بہ کاوش سے بڑھکر کوئی اچھا ذریعہ نہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اسلامی شعار کا حشر

اسلامی شعار کا حشر۔ چونکہ اسلامی شعار ہے۔ اس کے ساتھ ہی تصویر کشی مذہبی گناہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی رسوم ہیں۔ جن سے اسلام بنتا ہے۔ لیکن یہ سب ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد علی قدامت پسند مولاناؤں کے سرتاج تھے۔ آن کی بیگم نے اُن کی موجودگی میں پردہ کو خیرباد کہا۔ اب آپ کی ننگے منہ تصویر بھی چھپ گئی ہے۔ کہا جائیگا۔ یہ انفرادی مثال ہے لیکن دھوبیری میں ہیلا کمیٹی کا جو اجلاس ہوا اس میں ہزاروں مسلمان خواتین پردہ کو خیرباد کہہ کر شامل ہوئیں۔ ہمارے مرزائی دوست اگر اب بھی طوطے کی طرح رٹ جاری رکھیں۔ کہ اسلام بڑھ رہا ہے۔ تو انکا اختیار ہے مگر امر واقعہ یہ ہے۔ کہ جن شعار کا نام اسلام ہے۔ وہ معدوم ہو رہے ہیں۔

پنجاب کونسل میں اگزیکٹو آفیسرز بل

مسلمان ممبران کی متفقہ مخالفت

باوجود پنجاب کونسل میں اگزیکٹو آفیسرز بل کی تمام کلازیں پاس ہو چکی ہیں۔ اب بل پاس ہونے کے لئے پیش ہے۔ جس کے پاس نہ ہونے کی بظاہر تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ یہ بل اس سے پہلے سر فضل حسین اور ملک فیروز خان نون دونوں پیش کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت مسلمان ممبران اس کے مداح تھے۔ اب کہ ہندو وزیر نے اسے پیش کیا ہے۔ تو وہ سب کے سب اس کے مخالف ہو گئے ہیں۔ اس سے مسلم ذہنیت کا پتہ لگانا مشکل نہیں۔ اپنی اکثریت کے ہوتے مسلمانوں کو کونسل میں ایسی شکست کبھی نہیں ملی جیسی اس بل پر ملی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ نادم نہیں رہے ہیں۔ لیکن یہ اُن کی اپنی غلطی ہے۔ جس کا وہ بخیال خود خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ وہ نہ وزارت تعلیم کے فیروز خانی قبضہ پر اصرار کرتے۔ نہ ڈاکٹر گوکل چند کو لوکل سیلف گورنمنٹ میں اصلاح کا موقعہ ملتا۔

بھنگی ستیاگرہ کی کامیابی

امرتسر میں بھنگیوں نے میونسپل کمیٹی کو الٹی میٹم دے رکھا تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے گھروں کا میلہ بازاروں میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب لوگوں کا مارے بدبو کے ناک میں دم ہوا۔ تو سیلف آفیسر کمیٹی میونسپل کمشنران۔ آنریری مجسٹریٹ وغیرہ بھنگیوں کی منت سماجت میں لگ گئے۔ اور انہیں صورتِ حالات سے آگاہ کر کے اسبات پر راضی کیا۔ کہ وہ اپنا ستیاگرہ ملتوی کر دیں۔ اور انہیں تسلی دیا۔ کہ تمہارا معاملہ اسی ماہ میں کمیٹی کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

سنسار گتی

گورنر پنجاب کی خوشاب کی تقریر

گورنر پنجاب نے موقعہ نکال کر خوشاب میں زمینداروں کے ایڈریس کے جواب میں جو تقریر کی۔ اگر اس کی قیمت اس کے نکتہ نگاہ سے لگائی جاتی۔ تو گاندھی ارون سمجھوتہ منسوخ ہو جانا چاہیے تھا۔ لیکن ممبر وزارت نے جہاں لنکا شائر کی پکار کی پرواہ نہیں کی۔ وہاں ہمارے گورنر کی تقریر کو بھی ردی جگہ دی۔ جس کی وہ مستحق تھی۔ لنکا شائر کی پکار کے جواب میں وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں صاف شبدوں میں کہدیا۔ کہ برطانوی مال کے بائیکاٹ کو سیاسی ہتھیار کے استعمال کے طور پر روکنا مطلوب تھا۔ نہ کہ ہندوستانی صنعت کی حوصلہ افزائی کے تمام جائز طریقوں کے استعمال کے حق سے محروم کرنا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ کانگرس کی طرف سے گاندھی ارون سمجھوتہ پر عمل نہیں کیا جا رہا۔ اُن کا منہ مسٹر بن کے اس بیان سے بند ہو جانا چاہیے۔ کہ اس بات کے باور کرنے کی معقول وجوہات ہیں۔ کہ بحیثیت مجموعی سمجھوتہ کی شرائط پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اور برطانوی مال سے یقیناً اب امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔

گورنر پنجاب کی تقریر کے متعلق وزیر ہند نے کہا۔ کہ میں نے اس تقریر کو پڑھا ہے اور ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ گاندھی ارون سمجھوتہ کی مذمت کا کوئی سوال نہیں۔ اور مسٹر بریکن کا یہ اندازہ غلط ہے۔ کہ کانگرسی تصفیہ کو قانون کی خلاف ورزی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

گورنر بہادر نے وزیر ہند کا یہ بیان پڑھا ہوگا۔ اور اس کی روشنی میں انہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اُن کی خوشاب والی تقریر صریح پولیٹیکل غلطی تھی۔

بولنے والی فلم میں مہاتما گاندھی کا پیغام

مہاتما گاندھی نے ٹاکی (بولنے والی) فلم کو ذیل کا پیغام دیا:۔

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ میں کھدر پر کیوں فریفتہ ہوں۔ ہندوستان میں سات لاکھ دیہات ہیں۔ ان میں سے نصف تو نیم فاقہ کشی کی حالت میں ہیں۔ سال میں قریباً چھ ماہ کے لئے ان کے پاس کوئی کام نہیں ہوتا۔ ضرورت ہے کہ ان کے لئے کوئی کام نکالا جائے۔ جسے وہ فرصت کے وقت کر سکیں۔ یہ کام سوت کاتنا ہے۔ اگر چرخہ تمام دیہات میں چلایا جائے۔ تو وہ تمام کھدر پہنیں گے۔ اس لئے میں کھدر پر فریفتہ ہوں۔

فلم کے ذریعہ مہاتما جی کا سندیش تمام دنیا تک پہنچے گا۔ یہ ضرور ہے کہ کمپنی اس سے کروڑوں روپیہ کمائیگی۔ کیونکہ مہاتما گاندھی کا سندیش سننے کے لئے دنیا بیتاب ہے لیکن ہندوستان کے کاز کا بھی خوب پرچار ہوگا۔

لاہور میں ایک انقلاب پسند کی گرفتاری

(دوسرا مارا گیا)

لاہور شالامار باغ میں مشن کالج کے ایک سٹوڈنٹ کی مخبری پر پولیس ۳ مئی سہ پہر کو مسٹر سکھدیو راج بی اے کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو گئی۔ جو نئے مقدمہ سازش لاہور میں مطلوب تھا۔ اور جس کی گرفتاری کے لئے تین ہزار کا انعام مقرر تھا۔ پولیس جب شالامار باغ میں پہنچی۔ تو سکھدیو راج اور اس کا ساتھی جگدیش چندر وہاں موجود تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے پاس پستول تھے۔ جگدیش چندر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے مقابلہ میں اپنا پستول چلا کر خالی کر دیا اور پولیس کی گولی سے ہلاک ہو گیا۔ لیکن سکھدیو راج نے ایک گولی ہی چلائی تھی۔ کہ اُس کا پستول جام ہو گیا۔ اُس نے اُسے پھینک دیا۔ اور گرفتاری کے لئے خود کو پولیس کے سامنے پیش کر دیا۔

افغانستان میں امان اللہ کے حق میں پروپیگنڈا

کابل کا سماچار ہے۔ کہ ایک سکھ کو امان اللہ خان کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی ہے۔ کہ کابل میں امان اللہ خان کے حق میں پوسٹر چسپاں پائے گئے۔

بھوٹانیوں کے نام مہاتما گاندھی کا سندیش

بھوٹان نریش کے بھائی نے بورسد میں سونے چاندی کے تحائف مہاتما گاندھی جی کی بھینٹ کئے۔ مہاتما جی نے اس کے دوارا اہلِ بھوٹان کو سندیش بھیجا۔ کہ میں امید کرتا ہوں کہ اہل بھوٹان سچائی اور عدم تشدد کو پورے طور سے سمجھ لیں گے۔

حکومت ٹرکی کا صدر

حکومت ٹرکی کا صدر۔ مصطفیٰ کمال پاشا چوتھی بار حکومت ٹرکی کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ قدامت پسند مسلمانوں کی کوششوں کے باوجود کمال پاشا کی کامیابی اُس کے پروگرام کی ہردلعزیزی کا ثبوت ہے۔

وزیر اعظم کے ہندوستان آنے کی افواہ

لنڈن میں اس افواہ کا چرچا ہے کہ وزیر اعظم یا وزارت کا کوئی ممبر ہندوستان جا رہا ہے اس سے پہلے وزیر ہند کے آنے کی خبر تھی۔ بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ممبر وزارت ہندوستان کی صورتِ حالات کے متعلق براہ راست آگاہی حاصل کرنا چاہتی ہے اور اُس کا طریقہ یہی ہے۔ کہ کوئی ذمہ دار شخص یہاں آئے۔ لیکن چونکہ ٹھوس اکثریت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے حکومت کمزور ہے۔ اس لئے اُسے اپنے ارادوں کے پورا کرنے میں جھجک ہے۔

پردھان پٹیل کا سواستھ

پردھان پٹیل کا سواستھ۔ ویانا سے اطلاع آئی ہے کہ پردھان پٹیل نرسنگ ہوم سے کسی صحت افزا استھان پر تین ہفتہ کے لئے چلے گئے ہیں۔ واپسی پر یہ نتیجہ نکلیگا کہ آپریشن کی ضرورت ہے یا نہیں۔

برٹش وزارت میں لارڈ ارون کی جگہ

پہلے یہ خبر نکلی تھی۔ کہ نیشنل گورنمنٹ میں لارڈ ارون کو وزیر ہند بنایا جائے گا۔ اب ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے۔ کہ کنسرویٹو گورنمنٹ

Haridwar. Digitized by eGangotri

میں لارڈ ارون وزیر خارجیہ کی جگہ پر کرینگے

لکشمی انشورنس کمپنی کی عمارت کا پرویش

لاہور کی کامیاب انشورنس کمپنی "لکشمی" نے اپنی عالیشان نئی عمارت کے پرویش سنسکار کے سلسلہ میں ۳-۴ مئی کو کوئی دو ہزار معززین کو پرتکلف دعوت دی ؛

یونیورسٹی کے پرچوں کے سلسلہ میں گرفتاریاں

پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے کے امتحان کے پرچوں کے اڑائے جانے کے سلسلہ میں پروفیسر عبد المجید ایم اے رہتک اور پانچ طلباء پہلے گرفتار ہو چکے ہیں - اب رہتک میں مزید گرفتاریوں کی اطلاع ہے ان میں ایک سٹیشن ماسٹر کا لڑکا "دیا پرکاش" ہے - اور دو بکنگ کلرک ہیں - کل گرفتاریاں ۹ ہو چکی ہیں :-

(۱) پروفیسر عبد المجید ایم اے گورنمنٹ کالج رہتک (۲) عبد اللہ (۳) نظر شاہ (۴) ذاکر حسین طلباء میڈیکل کالج لاہور (۵) عنایت اللہ اسلامیہ کالج لاہور (۶) سلطان علی قریشی (۷) دیا پرکاش گورنمنٹ کالج رہتک (۸) درچند بکنگ کلارک (۹) ضمیر حسن بکنگ کلارک رہتک ؛

فسادات کانپور کی تحقیقات

فسادات کانپور کی تحقیقات کے لئے جو سرکاری کمیٹی مقرر ہے - اس کے سامنے بچاری کرشنا نند نے شہادت میں بیان کیا کہ کس طرح مسلمانوں نے احاطہ مندر میں سندر کی ایک دوکان کو لوٹا اور کس طرح مندر پر حملہ کیا گیا گواہ نے بیان کیا کہ حملہ آوروں نے فرش پر سپرٹ کی بوتل الٹ دی اور آگ لگا دی دس گز کے فاصلہ پر کوتوال - سپرنٹنڈنٹ اور چند کانسٹیبل کھڑے تھے - جب میں نے اندر سے امداد کے لئے اپیل کی - تو مجھے کرخت لہجہ میں جواب ملا - جاؤ - لیڈروں کی امداد طلب کرو - مندر کو آگ لگ چکی تھی - میں نے اپنے بھائی کو بچایا تھا - جب ہم نے مسلم ہجوم کے پنجے سے نکل کر بھاگنے کی کوشش کی - تو ہم پر اینٹیں پھینکی گئیں - بعد ازاں میں نے فائر انجن کو ٹیلیفون کیا - لیکن انہوں نے ذرا پرواہ نہ کی ؛

کانگریس کا آئندہ اجلاس

کانگریس کے کراچی سیشن نے صرف اتنا اعلان کیا گیا تھا کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس صوبہ متحدہ میں کیا جائے گا - اب کہا جاتا ہے کہ کانگریس ...

وی پی آتے ہیں!

جن پریمیوں کی معیادِ خریداری ماہ مئی میں ختم ہوتی ہے - انہیں اطلاعی پرچوں کے ذریعہ سوچنا دی جا چکی ہے - اگلے ہفتہ اطلاع کے مطابق وی پی بھیجے جائیں گے - جو پریمی کسی مجبوری کے کارن وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں - وہ اطلاع دے دیں - تاکہ پرکاش پر وی پی خرچ کا دیرتھ بار نہ پڑے - جن کے جواب وقت پر آ جائیں گے انہیں وی پی نہیں بھیجا جائے گا - لیکن جن کے جواب نہ آئیں گے - سمجھا جائے گا - کہ ان کی طرف سے وی پی کرنے کی اجازت ہے - اُن کا اخلاقی فرض ہے کہ وی پی وصول کر لیں - اور کسی بھی حالت میں واپس نہ کریں ؛

وی پی امانت ہیں

اس سے پہلے ڈاکخانہ کا قاعدہ دس دن تک وی پی امانت رکھنے کا تھا - لیکن اب صرف تین دن رہ گیا ہے - اس حالت میں امانت رکھانے کے کوئی معنی نہیں - جب آپ کے سامنے وی پی پیش کیا جائے - اُسے اُسی وقت وصول کر لینا چاہئے ؛

منی آرڈر میں بچت

بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے - کہ بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجنے میں ۲ / کی بچت ہوتی ہے - ہم ۴/۱ کا وی پی کرتے ہیں - جس میں للعہ ۴ / روپیہ قیمت ہوتی ہے - اور ۲ / خرچ رجسٹری - ڈاکخانہ یا مزدہ وی پی سے للعہ وصول کرتا ہے - للعہ ہمیں دینے کے لئے اور دو آنے فیس منی آرڈر خود وصول کرنے کے لئے - لیکن اگر خریدار ۲ / فیس منی آرڈر خرچ کر کے چالاکیہ ارسال کر دیا کریں - تو انہیں دو آنے کی بچت ہو گی - لیکن بہت کم سجن ہیں - جو منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیجنے کی پرواہ کرتے ہیں - مگر کئی ایسے ہیں - جو ۲ / زیادہ خرچ کے کارن جو انکی اپنی لاپرواہی سے ہوتا ہے - وی پی واپس کر دیتے ہیں - پس جو بھائی وی پی میں زائد خرچ برداشت نہیں کرنا چاہتے - وہ منی آرڈر دوارا اپنا چندہ ارسال کر دیا کریں - تاکہ وی پی کی صورت میں نہ انہیں شکایت ہو اور نہ ہمیں نقصان - **مینجر پرکاش لاہور**

اصحاب نے پوری نگر کو اجلاس کے لئے منتخب کیا ہے - جو آب و ہوا کے لحاظ سے بھی بہت خوشگوار ہے ؛

ایک دن میں بیس ہزار

ترنگی جھنڈے کے دن ایک دن میں بمبئی میں بیس ہزار ممبران کانگریس بھرتی کئے گئے ؛

سماجک سُدھار کی طرف استریوں

کا دھیان - بنگال کے ستری سمیلن میں جو چودھرانی سرلا دیوی کی صدارت میں ہوا استریوں کے سماجک سُدھار پر خوب بحث کی گئی - صدر صاحبہ نے اپنے ایڈریس میں پُرشوں کے اتیاچار کا ذکر کیا - جو کہ عورتوں اور استریوں پر روا رکھے جاتے ہیں - اور پردہ - جہیز - بال برواہ کی مخالفت کے علاوہ اس امر کا مطالبہ کیا کہ لڑکیوں کو لڑکوں کے برابر حقوق دیئے جائیں ؛

جموں سٹیٹ کی یورپ سے واپسی - جموں

نریش مہاراج سر ہری سنگھ مہارانی اور نوجات رجکمار کے ساتھ ۴ مئی کو یورپ سے واپس جموں پہنچ گئے - سواگت سمتی مہارانی صاحبہ نے پردہ کو خیرباد کہہ رکھا تھا - اس سمتیہ شاہی پارٹی سرینگر پہنچ چکی ہے - وہاں بھی پرجا نے خوب سواگت کیا ؛

برہما میں بغاوت

رنگون ۶ مئی (برہما کی بغاوت کے سلسلہ میں بروم سے تازہ خبر موصول ہوئی ہے - کہ ساٹھ باغیوں کا ایک جتھہ مسٹر آسٹین سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اس کی ہمراہی مسلح پولیس پارٹی کو پکڑ کر لے گیا - غیر سرکاری اطلاع ہے کہ سپرنٹنڈنٹ کے ساتھی اُسے اکیلا چھوڑ کر ایک ایک کر کے کھسک گئے - اور خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر آسٹین نہیں ہلاک ہو گئے ؛

صدر بال بھارت سبھا بری کر دیئے گئے

ہیرا لال عمر ۱۶ سال صدر بال بھارت سبھا گجرات کی اپیل پر سیشن جج گوجرانوالہ نے اُسے بری کر دیا - ہیرا لال کو ڈاکہ اور بلوہ کے جرم میں سزا ہوئی تھی ؛

مہاتما گاندھی کا لارڈ ولنگڈن کو سرٹیفکیٹ

(شملہ ۵ مئی) لارڈ ولنگڈن کے متعلق یہ خبر مصدقہ طور پر بیان کی جاتی ہے - کہ گول میز کانفرنس کے فیصلہ تک وہ کسی قسم کی سختی کی اجازت نہ دیں گے - مہاتما گاندھی کا بھی لارڈ ولنگڈن کے متعلق یہی خیال ہے - کہ وہ کسی مکھی کو بھی نہیں ماریں گے ؛

صوبجاتی گورنمنٹوں کے نام وائسرائے کی ہدایات

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے صوبجاتی گورنمنٹوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں - کہ سختی کا خیال تک نہ کریں اگر کسی جگہ کوئی کانگریس کارکن سخت تقریر کرے تو اس کی طرف کانگریس کے صدر کی توجہ دلائیں ؛

زمینداروں کی گورنمنٹ سے درخواست

ضلع لاہور کے آٹھ ہزار زمینداروں کے دستخطوں سے گورنمنٹ پنجاب کو درخواست بھیجی گئی ہے - کہ موجودہ حالات میں وہ مالیہ ادا کرنے کے بالکل ناقابل ہیں - اس لئے گورنمنٹ جلد اُن کی حالت پر غور کر کے مالیہ کی معافی کا انتظام کرے ؛

ہائی کورٹ میں سکھ جج

سکھ لیڈروں کے وفد نے چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ سے ملاقات کے دوران میں درخواست کی - کہ ہائی کورٹ میں ایک سکھ جج مقرر کیا جائے ؛

"پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

کنیا کی ضرورت!

ایک آریہ سماجی کھتری اگروال گرگ ور کے لئے جس کی آیو ۱۸ ورش کی ہے - اور شکشا دسویں شرینی تک ہے - آپ کے پتا اچھی سمپتی کے مالک ہیں - یوگیہ سوشکشت کنیا جو کہ ۲ سال تین ہو سکی آ دیکھا ہے - ابلاشی جن مجھ سے پتر ویوہار کریں -

رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس
اسسٹنٹ سرجن - موگا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۸

آریہ سماج اور آریہ نوجوان

آریہ سماج کے سنہری پرچار یگ میں پرچار کارتہ میں جو سپھلتا ہوئی۔ اس میں اس سمے کے سرگرم اپدیشکوں کے علاوہ آریہ نوجوانوں کا بھی کافی حصہ تھا۔ گرمیوں کی چھٹیاں آتیں تو جنہیں ویکھیان دینے کا ابھیاس ہوتا وہ پرچار کی مہم پر جانے کا سنکلپ کر لیتے اور جہاں اُن کی آوشیکتا ہوتی آریہ سماج کا سندیش پہنچانے کے لئے پہنچ جاتے۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ مہاتما منشی رام جن دنوں جالندھر میں پریکٹس کرتے تھے۔ انہیں پریکٹس کی اتنی پرواہ نہ ہوتی۔ جتنی آریہ سماج کے پرچار کی۔ مہتہ جیمنی ملتان میں پریکٹس کرتے تھے۔ لیکن انکا زیادہ تر وقت ادیگر دو کے پرانت میں آریہ سماج کی سیوا میں لگتا۔ پرچار کے لئے روانہ ہوتے۔ تو گیہرا جامہ پہن لیتے اور ہاتھ میں ڈنڈا لے کر آریہ سماج کے فقیر کے روپ میں نگر نگر اور گرام گرام میں ویدک سندیش سناتے جاتے پروفیسر شو دیال ایم اے کو اپنے ایام نوجوانی میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ چھٹیوں میں مدراس پہنچ کر ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ نکلا الہ یونیورسٹی سے بھی بڑھ کر طلباء کے دلوں میں آریہ سماج کی سیوا کا بھاؤ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مثال کے طور پر ایک غریب نوجوان کا ذکر کرنے کو جی چاہتا ہے۔

رلیا رام ایک چھوٹے سے قصبہ کا رہنے والا غریب والدین کا لڑکا تھا۔ باپ مر چکا تھا۔ ماں اور بھائی تھے۔ لیکن بہت غریب وہ اس کی کسی قسم کی امداد نہ کر سکتے تھے لیکن اسے تعلیم کا شوق تھا۔ کسی نہ کسی طرح وہ لاہور پہنچ گیا۔ اور انٹرنس پاس کر لیا۔ طاقت تو تھی نہیں کہ کالج میں داخل ہو سکے۔ پڑھنا بھی چاہتا تھا۔ اس لئے ٹیوشن وغیرہ سے گذارا چلا کر اس نے ایف اے کی تیاری کی۔ اور امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ پڑھنے اور پڑھانے کی اس قدر معروفیت اور اپنے اخراجات اور بلا سوا ماہ کی امداد کی تشویش کے باوجود جو لگن آریہ سماج کی سیوا کی جو لگن تھی۔ وہ کسی طرح کم نہ ہوئی۔ گرمیوں کی چھٹیوں کے دن آتے وہ اپنی ماتری بھومی میں جاتا۔ ابتدائی ایام تھے۔ چھوٹے قصبوں میں آریہ سماج کے متعلق اسقدر غلط فہمی پھیلی ہوئی تھی۔ کہ کسی آریہ کا برداشت کیا جانا آسان بات نہ تھی۔ آج کی سی حالت نہ تھی۔ کہ اپدیشک نے آنا ہو۔ تو اس کے سواگت کی تیاریاں پہلے سے ہی ہو رہی ہیں اُس وقت خصوصاً نئے استھانوں میں آریہ ویاکھیان داتاؤں کا سواگت گالیوں اور شرمناک مذاق، مجلسی بائیکاٹ کی دھمکیوں سے کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ نوجوان ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کرتا ہوا ایکدن بھی بنا پرچار کے نہ جانے دیتا۔ بازار میں وہ کسی دوکان کے تھڑے پر کھڑا ہو جاتا۔ اکیلا ہی بھجن بولنا شروع کر دیتا۔ لوگ عجوبہ سمجھ کر اکٹھے ہو جاتے۔ کہ کل کا چھوکرا لاہور سے کیا سیکھ کر آیا ہے اور وہ رشی دیانند کا سندیش انہیں سنانا شروع کر دیتا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آخر وہاں ایک زبردست آریہ سماج ستھاپت ہوئی۔ جس نے دہشتوں تک آریہ سماج کی دنیا میں خوب نام پایا ہے۔

البتہ یہ شوک کی بات ہے۔ کہ وہ نوجوان اس پودے کے پھول پھلوں کو دیکھ نہ پایا۔ جن کے لئے بھومی کی تیاری میں اس نے اتنا پریتن کیا تھا کیونکہ اسقدر مصروفیتوں اور کشٹ دیش نے اسے تپ دق کا شکار بنا دیا۔ اور عالم نوجوانی میں ہی وہ موت کا نوالہ بن گیا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو جو اسے جانتے تھے۔ انکا کہنا تھا۔ کہ آریہ سماج کے آسمان پر وہ روشن ستارہ ہو کر چمکتا غرضیکہ پرچار یگ میں آریہ سماج کے نام کو اونچا کرنے میں نوجوانوں کا کم حصہ نہ تھا۔ آریہ سماج آج بھی اُنتی کے مارگ پر پگ بڑھاتے جا رہا ہے۔ آریہ سماجوں اور آریہ سماجیوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ آریہ اپدیشک پہلے سے بہت زیادہ ہیں۔ آریہ شکشکوں کی تو نئی سرشٹی رچی جا چکی ہے۔ آریہ سنستھاؤں کی اتنی کثرت ہے۔ کہ اگر یہ کہیں کہ ضرورت سے زیادہ ہیں۔ تو بیجا نہیں۔ تاہم آریہ سماجیوں کے چہرے پر آشا نہیں نراشا کی جھلک ہی نظر آتی ہے۔ ہر طرف سے یہی آواز کان کے پردوں کو ٹکراتی ہے۔ کہ آریہ سماج کا کیا بنے گا؟ اس کے کئی کارن ہو سکتے ہیں۔ پر مکھیہ کارن کوئی ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ موجودہ اُنتی میں آریہ نوجوانوں کا بطور آریہ نوجوان بہت کم حصہ ہے۔ ایک انوبھوی آریہ جب آریہ سماج کے بھوشیہ کے متعلق تشویش کا اظہار کرتا ہے تو وہ اس کے کارن کچھ ہی کیوں نہ بیان کر رہا ہو۔ اسکے بیان کی تہ میں سار کی بات تلاش کی جائے تو یہی ملیگی۔ کہ نوجوانوں کا آریہ سماج میں تحدد ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں نوجوانوں کی اس حد تک کمی کیوں ہے۔ کہ وہ موجب تشویش بن رہی ہے۔ اور جب ہزاروں آریہ گھرانے موجود ہیں۔ تو ان گھرانوں کے نوجوانوں کا کیا ہوتا ہے؟ کیا یہی اتنے کافی نہیں۔ کہ آریہ سماج میں تشویش ناک کمی محسوس نہ ہو رہی ہے۔ اس سوال پر انوبھوی آریہ سجن وچار کریں گے۔ تو ان کو معلوم ہوگا۔ کہ آریہ گھرانوں کے نوجوانوں پر بھی آریہ سماج کا قبضہ نہیں۔ مسلمان کے گھر پیدا ہوا لڑکا مسلمان ہے۔ اس کے والدین اور ملاؤں کو اسکے مسلمان بنانے پر کوئی محنت کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہی اوستھا۔ سکھوں، سناتنیوں اور عیسائیوں وغیرہ کی ہے۔ لیکن آریہ سماج کی حالت میں یہ بات نہیں ہے آریہ والدین کا لڑکا آریہ بنجائے تو امر دیگر ہے۔ لیکن وہ پیدائشی آریہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر حالتوں میں آریہ ماتا پتا کے لڑکے آریہ سماج سے دور ہی نکلتے ہیں۔ اس صورت میں آریہ سماج کی شکتی پر دوہرا بوجھ ہے ایک تو غیر آریوں کو آریہ بنانیکا۔ یہ تو ہونا ہی چاہئے۔ دوسرا آریوں کی سنتان کو آریہ بنانے کا جو آریہ سماج کے سوائے اور کسی دھارمک جماعت پر نہیں ٭

اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ آریوں کی سنتان آریہ نہیں بنتی۔ تو کہنا پڑیگا۔ کہ آریہ سماج میں نوجوانوں کی کمی کی ذمہ داری صرف نوجوانوں پہ نہیں۔ آریہ گرہستیوں پر بھی ہے۔ اور اُس کے آریہ نہ بننے کا ایک کارن یہ بھی ہے۔ کہ انکے سامنے آریہ جیون کا نمونہ نہیں رکھا گیا کاش! آریہ ماتا پتا اپنی سنتان کے سامنے آریہ جیون کا نمونہ رکھتے اور آج آریہ وا[illegible] کو اس وکٹ سمسیا کا سامنا نہ ہوتا ٭

باہر کے نوجوانوں کو آریہ سماج میں لانے کا سادھن پرچار ہے۔ وہ ست سنگ کے ذریعہ ہو، اپدیشکوں دوارا ہو یا سنستھاؤں دوارا۔ سب سے کم خرچ طریقہ ست سنگ ہے۔ اور مہنگا سنستھاؤں کا۔ کسی کلاس میں پچاس ودیارتھی ہوں۔ اُن کے اندر ایک سچا آریہ ہو تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسکے سدگنوں کا پربھاؤ چند ایک کو اپنی اور آکرشت نہ کرے لیکن اگر اس طریقہ سے آریہ نوجوانوں کی تعداد بڑھ نہیں رہی۔ تو اس لئے کہ آریہ گرہستیوں سے ایسے لڑکے پیدا نہیں کئے جا رہے [illegible] باہر والوں کو آکرشت کرنے کی شکتی رکھیں [illegible] بلکہ کئی حالتوں میں وہ اتنے کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ کہ خود دوسروں کی اور آکرشت ہو جاتے ہیں ٭

سنستھاؤں کا سادھن بہت مہنگا ہے بہت مہنگا ہونے پر بھی نتائج حوصلہ افزا ہوتے تو پرواہ نہ تھی۔ لیکن خرچ کے مقابلہ پر نتائج بہت حوصلہ شکن ہیں۔ یہ کچھ آریہ سماج کے لئے ہی نہیں۔ کسی بھی پرچارک جماعت کی تعلیمی انسٹی ٹیوشن کامیاب نہیں سمجھے گئے تعلیمی سنستھاؤں کا جتنا بڑا جال عیسائیوں نے پھیلایا۔ اور کوئی کیا پھیلائیگا۔ انہوں نے اُن کے لئے کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیا۔ کون نہیں جانتا کہ عیسائی مشنریوں کا یہ یتن ہندوستانیوں کو اتنا تعلیم یافتہ کرنے کے لئے نہیں تھا۔ جتنا انہیں عیسائی بنانے کے لئے۔ لیکن کیا ان سکولوں اور کالجوں سے انہیں سپھلتا ہوئی ان سنستھاؤں سے انہیں جو اُمیدیں تھیں وہ پوری ہو جاتیں۔ تو مشن سکولوں سے تعلیم پائے نوجوانوں کا بڑا حصہ عیسائی ہوتا لیکن امر واقعہ کیا ہے؟ یہ کہ اپنے سکولوں کے طلباء کو عیسائی بنانے میں مشنریوں کو سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اتنا ہی ہوتا کہ مشن سکول عیسائی نہ بنا سکتے۔ تو بھی شاید عیسائی مشنری برداشت کر لیتے۔ لیکن ہوا کیا ہے۔ کہ ان سکولوں نے نوجوانوں کو آریہ سماجی بنانے کا بڑا کام کیا ہے۔ خصوصاً مشن سکول گوجرانوالہ نے اور شاید یہی وجہ ہے کہ مشن سکولوں میں تخفیف کا کلہاڑا سب سے پہلے مشن سکول گوجرانوالہ پر ہی چلا۔ اور امریکن مشن نے اُسے بند کر کے اس کا مکان تک نیلام کر دیا۔ جس میں اب ہندو ہائی سکول چل رہا ہے جو بات عیسائی سنستھاؤں کے حق میں سچ ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ویسے ہی حالات

آریہ ہوٹل لاہور نزد شیتلا مندر وشنو ... کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام۔ کمرہ ہوادار بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر۔ ڈاکخانہ و تارگھر بالکل پاس ہیں۔ آزمائش شرط

یہ گورودیانند کا پُجاری ہو

اس سے پہلے پردھان پٹیل (سابق پریزیڈنٹ اسمبلی) سیٹنٹ شبدوں میں کہہ چکے ہیں۔ کہ میں رِشی دیانند کو اپنا گورو سمجھتا ہوں۔ اب سردار پٹیل (پردھان انڈین نیشنل کانگریس) نے گورو کل سوپا (جو بارڈولی کی مردم خیز سرزمین میں ہے۔) کے وارشک اُتسو پر ۲۵-اپریل کا پربھاشن میں مکت کنٹھ سے سویکار کیا ہے۔ میں دیانند کا پُجاری ہوں۔ اور انہیں اپنا گورو مانتا ہوں۔ جنہوں نے راشٹری شکشا کے کاریہ کو کاریہ روپ میں لاکر سپھل بنانے میں بڑا حصہ لیا۔ گورو کل کے درشن میں آپ نے کہا۔ کہ گورو کل سنستھائیں بھارت کا بیوشیہ اُجول ہے۔ اور ایسی سنستھاؤں کے لئے ہندوستان آریہ سماج کا رِنی ہے۔ وہاں کے درشن میں آپ نے فرمایا کہ مندروں میں پیسہ کا ذرا اپیوگ ہوتا ہے۔ گورو کل میں آپ پریکٹس دیکھتے ہیں۔ جیسے کا اس پرایوگ ہوتا ہے۔ یہ دھام اب راشٹریہ دیالیہ سچے جیوت مندر ہیں۔ ان کی رکشا کرنا ان کا پوشن کرنا ہر ایک بھائی کا فرض ہے۔

آریو! دیکھا! بھارت کے دو دان دیاگی اور سدا جاری نیتا کس طرح دیانند کے قدموں میں آ رہے ہیں۔ آنے کی یہ رفتار۔ اور بھی تیز ہو سکتی ہے۔ اگر آپ اپنے کرتویہ پالن میں اور زیادہ توجہ دیں ❊

آریہ سماج کا نبندھ کہاں ہے

آریہ سماج راولپنڈی کا وارشک اُتسو گت ماس میں ہوا۔ گیات ہوا ہے۔ کہ اُتسو کے اندر سرو دھرم سمیلن بھی ہوا۔ جس میں اسلام سناتن دھرم آدی کے پرتی ندھیوں نے اپنے نبندھ پڑھے۔ یہ نشچے ہے۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے بھی نبندھ پڑھا گیا ہوگا۔ لیکن سناتن دھرم اور اسلام کے پرتی ندھیوں نے تو اپنے نبندھ اپنے سماچار پتروں میں چھپوا دئے۔ سوال یہ ہے کہ آریہ سماج کا نبندھ کہاں ہے۔ اور اُسے کس سماچار پتر میں پرکاشت کرایا گیا ہے۔ نہیں کرایا گیا۔ تو کیوں؟ یہ تو نہیں کہ آریہ سماجیں سرو دھرم سمیلن کیول اُتسو کی شوبھا بڑھانے کے لئے رکھتی ہیں۔ ایسے سمیلنوں کا اُدیش ویدک دھرم کا پرچار ہی ہے۔ پھر کیوں نہ ایسے سمیلنوں میں پڑھے گئے نبندھ اپنے پتروں میں پرکاشت کرائے جایا کریں۔ کہ اُن کا اُپیوگ کیول سمیلن میں آئی جنتا تک سیمت نہ رہے بلکہ دوسرے...

اُدھاک منشوں تک اُسے پہنچانے کا یتن کیا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ انہیں سماچار پتروں میں پرکاشت کرایا جائے۔ پرکاش کے کالم اس قسم کے نبندھوں کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں۔ کیونکہ پرکاش کا اُدیش ہی ویدک دھرم پرچار ہے۔ اس لئے ایسے سمیلنوں کے ادھکاری ورِند دھرم سمبندھی نبندھ شیگھر پرکاش میں پرکاشت کرنے کے لئے بھیج سکتے ہیں ❊

یگیوپویت اور چوٹی

"قصور ان کا بتلاتے تھے۔ قصور اپنا نکل آیا" کی کہاوت گویا سناتنیوں کے لئے ہی بنائی گئی تھی۔ جو آریہ سماجیوں کو طعنہ دیا کرتے تھے کہ وہ یگیوپویت اور چوٹی کو اُڑا رہے ہیں لیکن حقیقت کیا ہے؟ یہ کہ یہ دونو دھرم اور جاتی چِنہ سناتنیوں سے اُڑتے جا رہے ہیں اور یہ کیفیت سناتنیوں میں اتنا بھیانک روپ اختیار کر چکی ہے۔ کہ سناتن دھرم کانفرنس پشاور کو اس کے خلاف پرستاؤ پاس کرنے پڑے۔ سوموگی جاگرت کے شبد سناتن دھرمیوں کو گوش ہوش سے سننے چاہئیں۔

"ہمارے لئے شرم کا مقام ہے کہ ایک سناتن دھرم کانفرنس میں حالات سے مجبور ہو کر ان رزولیوشنوں کے پاس کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جن یگیوپویت اور چوٹی کے لئے ہمارے بزرگ اپنا سر کٹاتے رہے ہیں۔ آج ہم اُس کو محض فیشن کی خاطر کٹا رہے ہیں"

کانفرنس کے پرستاؤ اور سناتنی پریس کی پکار سے ظاہر ہے۔ کہ سناتنیوں میں یگیوپویت اور چوٹی کے خلاف جہاد کی کیریا زوروں پر ہے۔ پرنتو جس آریہ سماج کو نشانہ بنایا جاتا تھا۔ اس میں شاستر مریادا انوسار نہ کیول لڑکوں بلکہ لڑکیوں کو بھی یگیوپویت دھارن کرائے جاتے ہیں ❊

قادیانی میاں خاموش ہیں

گورمنٹ نے الفضل کو تنبیہ کرکے قادیانیوں کے دلوں سے تنبیہ پر خوف ہونے کا دم ختم کر دیا۔ قادیانیوں کو اس پر قدرتی طور پر بھڑکنا تھا۔ وہ بھڑکے اور قادیانی میاں نے خوشامد اور دھمکیوں کا ایک معجون مرکب تیار کیا۔ جسے احمدیوں کے سامنے ۲۰ مارچ کو پیش کر دیا

لیکن پبلک میں لانے کی ۱۶-اپریل تک جرأت نہ ہوئی۔ ہمارا قادیانی میاں سے سوال تھا۔ کہ ۱۶-اپریل سے پہلے الفضل کی اشاعتوں میں جن کی تعداد سات ہے۔ شرارت کا یہ پلندہ جگہ کیوں نہ پا سکا۔ اس کے جواب میں قادیانی میاں خود تو خاموش ہے۔ لیکن غلط بیانی کے لئے الفضل کو جسے ایسے ہی موقعوں کے لئے پال رکھا ہے آگے کر دیا ہے۔ چنانچہ اُسے تو جواب دینا ہی تھا دیا بھی ہے۔ لیکن ایسا کہ اس کے پڑھنے ہی ایک آزاد دماغ سمجھ سکتا ہے کہ یہ ایسے شخص کے قلم سے نکلا ہے۔ جس کا اپنے ضمیر پر قبضہ نہیں اور اسے کسی دوسرے کے پاس گرو رکھ چکا ہے ❊

"الفضل" کا جواب

ملاحظہ ہو الفضل کا جواب:-

"خطبہ کے اتنے دن بعد شائع ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ ایک نہایت اہم خطبہ تھا۔ اور اس میں ایسے امور کا ذکر تھا جن سے بہت بڑے نتائج مترتب ہونے والے تھے۔ اس لئے "الفضل" نے ضروری سمجھا۔ کہ حضور سے اس کی نظر ثانی کرائے تاکہ خطبہ قلم بند کرنے والا اگر قصور فہم کی وجہ سے کوئی بات صحیح الفاظ میں لکھ نہ سکا ہو۔ تو اس کی اصلاح ہو جائے۔ اس غرض سے خطبہ قلم بند کرکے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ لیکن چونکہ حضور ان دنوں ایک نہایت اہم تصنیف میں مصروف تھے جو سابق وائسرائے ہند کو بھیجی جانی تھی اس لئے خطبہ ملاحظہ نہ فرما سکے۔ اس تصنیف کے ختم ہونے کے ساتھ ہی مجلس مشاورت میں پیش ہونے والے امور کی طرف حضور کو متوجہ ہونا پڑا۔ جو ۳-۴-۵-اپریل کو منعقد ہوئی۔ اور اس کے بعد بھی کئی دن تک حضور کو بے حد مصروفیت رہی۔ اس مصروفیت کے ہلکا ہونے کے بعد حضور نے نظر ثانی کرکے خطبہ عطا فرمایا۔ اور پھر "الفضل" میں درج کیا گیا"

جواب کی قدر و قیمت

جواب کا وہ حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس میں "الفضل" نے گالیاں دے کر قادیانی روایات کو قائم رکھا ہے۔ باقی جواب میں کیا ہے؟ سوائے مغز حصہ کی گردان ہے۔ اور اپنے خود ساختہ حضور کی اگرت...

کے لئے کہیں تو یہ لکھا گیا ہے کہ حضور کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے جو وائسرائے کو بھیجی جانی تھی۔ اور کہیں مشاورت کے امور کی طرف متوجہ تھے۔ یہ مصروفیتیں ۵-اپریل تک ختم ہو گئیں۔ خطبہ اہم سہی۔ کیونکہ اس کا اعلان کا ذر تھا۔ لیکن اس کی نظر ثانی کے لئے وقت درکار تھا۔ زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ میں اس کو دیکھا جا سکتا تھا۔ اگر ایسا ہی اہم تھا۔ تو اس کے لئے نصف گھنٹہ نکالنا کونسی بات تھی۔ اس لئے مصروفیت کا عذر عذر لنگ ہے۔ الفضل کو بولنا ہے۔ تو اتنے دنوں تک خطبہ کو دبائے رکھنے کی ٹھیک وجہ بیان کرے۔ ورنہ خاموش ہو بیٹھا رہے۔ سوال اس سے نہیں حضور سے ہے۔ وہ خطبہ پڑھ چکے ہیں تو اس کے متعلق سوال کا جواب دینے میں الفضل کی مدد کے محتاج نہیں ہو سکتے ❊

ہندی شکشا پر کٹھارا گھات

جن باتوں میں ہمارا اتفاق رائے ہے۔ ان کے لئے ہماری متفقہ آواز نہ نکلے۔ تو امر دیگر۔ لیکن جو باتیں دشال آریہ جاتی کے ہت کی ہیں اور جنہیں سناتنی اور آریہ دونوں مانتے ہیں۔ ان میں ہماری متفقہ آواز ہو۔ اگر ہمارے سناتنی بھائی اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو محکمہ تعلیم نے ہندی شکشا پر کٹھارا گھات کیا ہے۔ اس کے خلاف اور آنے والے دونوں ہم آواز ہو سکتے ہیں۔ یہاں صریح سکتے ہیں۔ کہ ہندی پر محکمہ تعلیم کے حملہ کو کیسے روکا جائے۔ پانچویں اور ساتویں جماعت سے ہندی کے خارج کئے جانے کے معنے یہ ہیں۔ کہ کسی طالب علم کو ہندی لینے کی جرأت ہی نہ ہو۔ آریہ سماجوں، سناتن دھرم سماجوں، ہندی ہت رکھنے والی تمام جماعتوں کو تعلیم کے اس سرکلر کو منسوخ کرانے کے لئے صرف پہلے سے زور سے آواز اٹھانی ہی نہیں بلکہ کسی عملی کارروائی کی ضرورت کے لئے بھی مل کر وچار کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر سکولوں میں ہندی کا دیسے ہی پرچار کم ہے۔ اور یہ سرکلر قائم رہا۔ تو جو ہے وہ بھی جاتا رہے گا ❊

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانے کی طرف بھی کرخاص طور پر خیال رکھیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلام اور تلوار

اسلام پھیلانے کے لئے تلوار کبھی استعمال نہیں کی گئی۔ یہ ایسا دعوےٰ ہے۔ جس کی بطالت پر تاریخ گواہ ہے۔ لیکن احمدی اس کوشش میں ہیں۔ کہ تاریخ کو کسی طرح بدل دیا جائے لیکن سچائی آخر سچائی ہے۔ وہ ظاہر ہو کر ہی رہتی ہے۔ احمدی بصد کوشش ایسے الفاظ تلاش کرتے ہیں۔ جن سے ان کے انکار کی کسی طرح تائید ہو سکے۔ لیکن ان کی یہ کوشش فضول ہے۔ کیونکہ خود ان کے پیر و مرشد مرزا غلام احمد اسلام پھیلانے میں تلوار کی تباہ کاریوں کا اقبال کر گئے ہیں۔ چنانچہ آئینہ کمالات اسلام میں ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

”مسیح موعود کی روحانی خلافت ہے۔ دنیا کی بادشاہتوں سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ اس کو آسمانی بادشاہت دی گئی ہے اور آج کل یہ زمانہ بھی نہیں کہ تلوار سے لوگ سچا ایمان لا سکیں۔ آج کل تو پہلی تلوار پر ہی نادان لوگ اعتراض کر رہے ہیں جو جائے کہ نئے سرے ان کو تلوار سے قتل کیا جائے“

کیوں حضرات! اس اقتباس کی موجودگی میں کسی کو اس بات سے انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے ”آج کل یہ زمانہ بھی نہیں کہ تلوار سے لوگ سچا ایمان لا سکیں“ کا لفظ بھی مظہر ہے اس بات کا۔ کہ کبھی زمانہ تھا۔ جب تلوار سے لوگ اسلام پر ایمان لاتے تھے۔ باوجود اس کے کہ آخر تھی۔ تو اور آج کل پہلی تلوار پر بھی لوگ اعتراض کر رہے ہیں“ کہنے ہی سے دو سرزوری کر دی۔ اپنے مرزا کے ان الفاظ کی موجودگی میں مرزائی یہ رٹ لگاتے جائیں ”اسلام پھیلانے میں تلوار کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ ان کی دھینگا دھینگی درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے“

اجازت یا حکم

باوجودیکہ اسلام کثرت ازدواج کی تلقین کرتا ہے۔ اور احمدیوں کے مرزا اس کی تائید کر گئے ہیں۔ مہذب دنیا کے سامنے منہ دکھانے کے قابل بننے کے لئے احمدی ”حکم نہیں اجازت ہے“ کا سہارا لے کر اپنی گلو خلاصی کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ استدلال اصلیت کے بالکل خلاف ہے۔ اسلام کے حکم یا اجازت پر اس وقت بحث نہیں بانی احمدیت نے صریح طور پر کثرت ازدواج کو واجب قرار دیا ہے۔ چنانچہ آئینہ کمالات اسلام میں آپ لکھتے ہیں:-

”اگر مرد عورت کی پوری پوری تسلی کرنے پر قادر ہو۔ تو عورت یہ عذر نہیں کر سکتی۔ کہ دوسری بیوی کیوں کی۔ کیونکہ مرد کی ہر روزہ حاجتوں کی عورت ذمہ دار اور کار برار نہیں ہو سکتی۔ اور اس سے مرد کا استحقاق دوسری بیوی کرنے کے لئے قائم رہتا ہے جو لوگ قوی الطاقت متقی اور پارسا طبع ہیں۔ ان کے لئے یہ طریق نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے“

مرزا صاحب اپنے ان الفاظ میں کثرت ازدواج کی تائید کرتے ہوئے بھول گئے کہ وہ اسلامی اخلاق کا دیوالہ نکال رہے ہیں اور اپنے مریدوں کے لئے کانٹے بو رہے ہیں آہ! اس مذہب کی اخلاقی حالت کے متعلق شریف لوگ کیا رائے قائم کریں گے۔ جس کا بانی مباشرت کو مرد کی ہر روزہ کی حاجت قرار دیتا ہے۔ اور پھر اس مذہب کے عوام کا کیا کہنا۔ جس کے متقی اور پارسا طبع لوگوں کے لئے اپنی ”ہر روزہ حاجتوں“ کی کار برآری کے لئے کثرت الازدواج جائز ہی نہیں واجب قرار دیا گیا ہے۔ اس صریح حکم کثرت ازدواج کی موجودگی میں کیا اب بھی احمدی ”حکم نہیں اجازت ہے“ کی آڑ میں اس انسانیت سوز عقیدہ کو چھپا کر لوگوں کو دھوکا میں رکھ سکتے ہیں؟

مہرشی دیانند سرسوتی

(از قلم مہاشہ ٹیک چند سخن پردھان آریہ کمار سبھا کوٹ ادو)

جس نے اپھر ہند کو ممتاز کیا وہ کیا تھا ۔ جس نے اس ملک کی بدلی تھی ہوا وہ کیا تھا؟
جس نے تھے حق فرزندوں کے چھڑائے چھکے ۔ کفر والحاد کا گھر جس سے لٹا۔ وہ کیا تھا؟
تیغ سے جس کی سر بطل ہوا تن سے جدا ۔ ثبت پر سچ کا جھنڈا جس نے دیا۔ وہ کیا تھا؟
نغمہ توحید کا جس سے یہ ہوا لحن نگن ۔ ہند میں جس نے جلایا یہ دیا۔ وہ کیا تھا؟
جس نے بھارت کے نصیبے کو جگایا آ کر ۔ جس کے پرتو سے فروغ اتنا ہوا۔ وہ کیا تھا؟
جس نے تعلیم ہمیں حق کی دلائی آ کر ۔ جا بجا جس کے ہیں آثار بپا۔ وہ کیا تھا؟
بول بالا ہوا پھر وید کا جس سے مشہور ۔ جس نے عالم میں نیکو کام کیا۔ وہ کیا تھا؟

کام یہ جس نے کئے کیا تھے؟ دیانند تھے وہ
اہل علم داہ تھے دیدوں کے دیانند تھے وہ

کام کیا کیا نہ سر انجام سوامی نے کئے ۔ جو نہ ہو سکتے تھے۔ وہ کام سوامی نے کئے
ہو گیا اس سے ہمیں راحت و آرام نصیب ۔ دور اس قوم کے آلام سوامی نے کئے
غیر تو در پے تخریب تھے لیکن ان کے ۔ جتنے منصوبے تھے ناکام سوامی نے کئے
جو زمانہ میں تھے مرغان ترقی آ کے ۔ اپنے قبضے میں بلا دام سوامی نے کئے
ہو گئے عیب مبدل بہ سراسر خوبی ۔ نقص ایسے جو تھے گمنام سوامی نے کئے
جو تھا شہرہ کہ دم صبح محالات سے تھے ۔ سہل تر سارے سر شام سوامی نے کئے
ورنہ فی الحقیقت تھے شیدائے جہالت ہو کر ۔ رفع اس خلق کے اوہام سوامی نے کئے

معجزہ سے نہ تھا کم ہم کو جگانا اُس کا
تھی سخن شان کہ قائل ہے زمانہ اُس کا

اپنے اپنے اڈے

پشاور کی سناتن دھرم سبھا کانفرنس ہو چکی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانفرنس نے خود سناتنیوں کے دلوں پر کچھ اچھا اثر نہیں چھوڑا۔ چنانچہ سناتنیوں کا امرتسری پرچہ لکھتا ہے:-

”یہاں (پشاور) کے سناتن دھرمیوں میں پارٹی فیلنگ کی بیماری پائی گئی جس سے کانفرنس کے کاز میں بھی دھکا لگا“

پھر یہی اخبار لکھتا ہے:-

”حقیقت یہ ہے کہ گوسائیں گنیش دت جی کے ہی ایسے چند ساتھی ہیں۔ کہ جو اندرونی طور سے آپ کے ساتھ نہیں ہیں۔ اور وہ ایسے موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔ جبکہ گوسائیں جی الگ ہو جائیں اور پرتی ندھی سبھا دوسرے اصحاب کے ہاتھ میں آ کر اپنی حالت کو بدلے۔ بہرحال اس سلسلہ میں بڑی بھاری عیاری ہے۔ ظاہرا پریم ہونے پر بھی بڑی بڑی چالیں دیکھی گئی ہیں۔ اور اپنے اپنے اڈے بنائے رہتے ہیں“

عیارانہ چالیں

امرتسری پرچہ نے سناتن دھرم کانفرنس کے متعلق جن بھاؤں کا پرکاش کیا ہے۔ وہ پاٹھک دیکھ چکے ہیں۔ لاہوری پرچہ اس کانفرنس کی کس قدر اہمیت سمجھتا ہے۔ وہ اس سے ہی ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے صوبہ کی کانفرنس کی رپورٹ لینے کے انتظام کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ تاہم اتنا ضرور ہے۔ کہ کانفرنس کے متعلق اس کے بھاؤ امرتسری پرچہ سے مختلف نہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

”ہم جو کچھ بھی ہوا اس کا نتیجہ نہایت افسوسناک ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سناتن دھرمیوں کی رائے عامہ بہت کمزور ہے۔ اور اسے کچلنے کے لئے عیارانہ چالیں بہت طاقت ور ہیں“

جس کانفرنس کے متعلق اس کے اپنے پریس کی یہ ہستی ہے۔ جو سناتن دھرم پرچارک اور آنند نے پرشنسا کی ہے۔ اس کا انعقاد کہاں تک اپیوگی ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔

پراپتی سویکار

پنڈت پرمیہ رتن آچاریہ ایڈیٹر ماسک ”ویدک دھرم“ ودیالیہ برندابن ”وید میں ناد بہ رشی“ نام کی لگھو پستک کی پراپتی ہم سہرش سویکار کرتے ہیں۔ اس میں یکتی پرمان سے یہ سدھ کیا گیا ہے۔ کہ رگ وید کے پانچویں منڈل میں جو نام دیو کا درشن آیا ہے اور جس سے ادھونک عیاشیہ کار وید میں اتہاس سدھ کرنے کا پریتن کرتے ہیں۔ اس سے کسی نبیہ دھاری رشی کا ابھپرائے نہیں۔ وید میں اتہاس کے سندیہ کو دور کرنے کے لئے یہ ایک اچھا پریتن ہے۔ ایک آنہ میں ویدک از سندھان منڈل آریہ کمار آشرم برندابن سے مل سکتی ہے۔

کیا آریہ سماج میں پروہت سسٹم ناکام رہا ہے؟

سناتک یشپال جی پروہت آریہ سماج کوئٹہ کا شاندار کارنامہ

نومبر ۱۹۳۰ء میں آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر شری سوامی سروانند جی مہاراج نے آریہ سماج کی ورتمان اوستھا پر بھاشن کرتے ہوئے یہ کہا تھا۔ کہ کئی سماجوں نے پروہت رکھے ہوئے ہیں۔ مگر وہ اتنا کام نہیں کرتے۔ جتنا کہ انہیں کرنا چاہئے۔ انکی یہ بات دوسری سماجوں کے لئے خواہ ٹھیک ہو۔ لیکن آریہ سماج کوئٹہ کے بارے میں ہمیں یہ بات ٹھیک نہیں معلوم ہوتی۔ یہاں جب سے پروہت سسٹم شروع ہوا ہے۔ آریہ سماج کے کام میں بہت اُنتی ہو رہی ہے اور خاص کر جب سے پنڈت یشپال جی سناتک گورکل کانگڑی آریہ سماج کوئٹہ کے پروہت بن کر آئے ہیں۔ انہوں نے دو سال کے تھوڑے سے عرصہ میں جو شاندار کام کیا ہے اسے دیکھ کر ہم یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے کہ پروہت سسٹم سے اُنکا کام نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ وہ رات دن اسی چنتا کے اندر رہتے ہیں کہ کس طرح سماج کی اُنتی ہو۔ سماج کے کام کو بڑھانے کیلئے اور لوگوں میں سماج کیلئے دلچسپی پیدا کرنے کیلئے وہ نت نئے طریقے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ کئی حالتوں میں تو وہ اپنے اوپر اپنی شکتی سے زیادہ کام بھی لے لیتے ہیں۔ پرنتو کسی بھی کام کے کرنے سے انکار نہیں کرتے۔ سماج کے بھاری کاریہ کے علاوہ کئی دفعہ ضرورت پڑنے پر وہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو بھی لگاتار مہینوں تک کافی وقت دیتے رہے ہیں۔ آجکل سماج مندر میں صبح اور شام روزانہ سندھیا ہون کے علاوہ وہ تین گھنٹے پاٹھ شالہ میں بھی پڑھاتے ہیں اور پاٹھ شالہ کا نریکشن بھی کرتے ہیں۔ پچھلے دو برسوں میں انہوں نے جتنا کاریہ یہاں کیا ہے۔ اس کا ورتانت اس طرح ہے:۔

سندھیا اور ہون کلاس جاری کرکے اس میں ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی آریہ بھائیوں کو سمجھا چکے ہیں۔ اور آجکل بھی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا پڑھا رہے ہیں۔ جس سے کافی بھائی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اسی دو سال کے عرصہ میں وہ آریہ سماج کے نکتہ نگاہ سے گیتا کی ساری کتھا کر چکے ہیں۔ سادہ دلچسپ زبان میں مہابھارت کی بھی کئی پربب کتھا کر چکے ہیں۔ جس سے سینکڑوں زنانیوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ آجکل پرانی ریت کی کتھا تا حد ہوتی ہے جس میں ہزاری سانی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کاموں کے علاوہ ہندی اور سنسکرت کلاس بھی جاری ہے جس سے کئی آریہ سجن مستفید ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ سوراج کے پنڈت جی شنکا سمادھان کے لئے ہمیشہ سمئے دیتے رہتے ہیں اور نموسکار آریہ سجنوں سے ملتے اور ان تک آریہ سماج کا لٹریچر پہنچانے کا یتن کرتے ہیں۔ جنہیں ابھی تک آریہ سماج کا سبھاسد ہونے کا سوبھاگیہ پراپت نہیں ہوا۔ ان کاموں کے علاوہ پتروں میں کیچھ آدی کے دوارا اور یہاں سمے سمے پر اپنے منوہر اپدیشوں تتھا ویکھیانوں دوارا بھی پرچار کا کاریہ کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے ورش دو تین ایک آریہ سبھاسدوں کے گھروں میں شام کو پرکار سہت ہون کرتے رہے۔ جس سے بہت سے آریہ گھرانوں میں روزانہ ہون ہونے لگ پڑے ہیں۔ پاتک پچھ تتھا سنکرانتی کے یگیہ بھی بڑے اتساہ اور پریم سے کرتے ہیں۔ آج کل وہ بلوچستان کی قدرتی فوراک کے دشمنوں ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ انکو یہاں پر اتنا کاریہ کرنا پڑتا ہے کہ کوئٹہ آریہ سماج اچھا رہنے پر بھی ان کو باہر پرچار کے لئے بھیجنے میں دقت ہے۔ کئی دفعہ چمن۔ پشین اور لورا لائی فورٹ سنڈیمن اور سبی آدی جگہوں سے سنسکاروں اور دیکھیانوں کے لئے انکو بلایا گیا ہے۔ پرنتو کام کے ادھک ہونے کی وجہ سے انہیں ہر سمئے باہر نہیں بھیجا جا سکا۔ پچھلے ورش فورٹ سنڈیمن میں کچھ دن ان کے رکھنے کا دھیان رکھتے ہوئے۔ جس کا پربھاؤ وہاں کی جنتا پر اچھا پڑا اور انہوں نے ہمیں اس بات پر مجبور کیا کہ انہیں انکے وارشک اُتسو پر ضرور بھیجا جاوے۔ اس سارے علاقہ میں اتنا کام ہے۔ کہ ہم شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس علاقہ میں پرچار کے لئے ایک دو اچھے اپدیشک تتھا بھجنیک بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ علاقہ بھر میں آریہ سماج کا سندیش اچھی طرح پہنچایا جاوے۔ ایک خاص بات جس کی طرف میں سب کا دھیان دلانا بہت ضروری سمجھتا ہوں یہ ہے کہ پنڈت جی میں تیاگ کا بھاؤ اتنا ہے۔ کہ جب سے وہ یہاں پر آئے ہیں سنسکاروں پر ملی ہوئی اپنی ساری دکشنا وید پرچار کو دیتے رہے ہیں۔ پچھلے دو سالوں میں انہوں نے جہاں دو سو ۴۴۴ سے ادھک سنسکار کرائے ہیں وہاں قریباً دو سو روپیہ دیا پرچار کو دے چکے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر پنڈت جی کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں سجن کسی رنگ سے پیڑت ہو رہے ہیں۔ تو آپ فوراً وہاں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر آج آریہ سماج کے دوسرے اپدیشکوں میں بھی یہ سیوا بھاؤ کی سپرٹ آ جاوے۔ تو آریہ سماج کی جڑیں پاتال تک پہنچ سکتی ہیں اب پاٹھک خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا پروہت سسٹم ناکام رہا ہے؟ میرا تو وچار ہے۔ کہ یدی پروہت سسٹم کو بدست دی جاوے۔ اور پنڈت جی جیسے تیاگی والے گورو کل کے سناتک اور اسیہ دوان اپدیشک اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں تو آریہ سماج کا کاریہ بہت ٹھوس ہو سکتا ہے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ پنجاب کی آریہ سماجیں اس سسٹم کو جاری کرنے کا ساہس کرینگی اور دیکھینگی کہ آریہ سماج کا کام کس طرح دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ داسانداس

میں نے تلہ گنگ میں کیا دیکھا؟

(از مہاشہ نونہال جی آریہ ہمشتی)

تلہ گنگ میری ماتری بھومی ہے۔ اس دفعہ آریہ سماج کے سالانہ اُتسو پر میں وہاں گیا۔ آریہ سماج تلہ گنگ کا چھٹا اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سوامی یوگانند جی کے اپدیشوں نے آریہ سماج کے ممبروں میں بڑی شردھا پیدا کر دی۔ اور پنڈت لوک ناتھ و پنڈت بھیم سین نے منوہر ویکھیانوں سے تلہ گنگ میں ہلچل مچا دی۔ ہر ایک شہری بڑی اداسی انکی لیاقت پر عش عش کر رہے تھے۔ شری پنڈتہ ودیاوتی دیوی کے لیکچروں نے استریوں میں خوب اثر کیا۔ اور پنڈتہ جی کے اپدیش سے میرے بعض ماس آہاری آریہ سماجی بھائیوں کی استریوں نے ماس پکانا چھوڑنے کا پرن کیا۔ اور آپنی کے پرسنگ رکھ سے قریباً ۱۵ ممبروں نے بھرے اجلاس میں ماس چھوڑنے کا اعلان کیا۔

جلسہ ختم ہونے کے بعد سناتن دھرم پرچارنی سبھا نے آریہ سماج کے اس اثر کو زائل کرنے کی خاطر لگاتار لیکچر کرانے شروع کئے۔ جن میں آریہ سماج کو بڑی طرح سے کوسا گیا۔ لالہ گوردتہ مل نے جواب آپ کو پنڈت کی پابندی دیتے ہیں اقرار کر لی آریہ سماج اور اسکے بانی کو کوسنے کے باوجود ان کو شانتی ہی رہی۔ انہوں نے آریہ سماج کے ممبروں کی پرائیویٹ زندگی پر بھی اور سے زیادہ نرمول کٹاکش کئے۔ اور ان کے اس ذخیرہ کو ہر ایک نے نہایت برا محسوس کیا۔ اور آخر آریہ سماج کے ممبروں نے تین چار دن کے بعد جواب میں ایک دن آریہ سماج مندر میں لالہ مالک چند جی آریہ سے پرانوں کی ندیا کرائی۔ پھر کیا تھا۔ سارا شہر میں پرانوں کی تعلیم کا ہی پرچار دیکھا گیا۔ اور بہت سے سناتنی بھائیوں کو یہ کہتے سنا گیا۔ کہ بیشک پرانوں میں بہت سی ایسی گندی باتیں موجود ہیں۔ پران کبھی ماننے کے لائق نہیں ہیں۔

اس دفعہ کے اُتسو نے تلہ گنگ اور اس کے ارد گرد کے دیہاتوں کی جنتا پر بڑا اثر کیا ہے۔ نئے ممبر بھرتی ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں کے اس دفعہ آریہ دیر دل بھی قائم ہو گیا ہے۔ استریوں میں کافی بیداری ہو گئی ہے۔ ماتا ودیاوتی دیوی جی کے دیاکھیانوں کے وقت تین چار صد استریاں ہوا کرتی تھیں۔ دیگر سنسکار یعنی ہون اور یگیوپویت کئی ایک اس دفعہ ہوئے۔

۲۱۔۲۲۔ اپریل کی درمیانی رات قریباً ۱۲ بجے جب میں لالہ گیان چند جی کے چھوٹے بھائی کی شادی پر ان کے گھر موجود تھا۔ سیوا سمتی کے بگل کی آواز سنائی دی۔ جس پر میں معہ مہاشہ شری رام و سیٹھ سدا رنگ جنوب محلہ کی طرف دوڑا گیا کہ واردات کا پتہ کر سکوں۔ وہاں جا کر دیکھا کہ میاں جیون خان کے مکان کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اور ہندو سیوا سمتی کے ممبر بڑی سرگرمی سے آگ کو قابو کرنے کا یتن کر رہے ہیں۔ اچنبہ کی بات جو قابل غور ہے وہ یہ تھی۔ کہ مسلمان بھائی صرف تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اور ہندو ہی تن من سے کام میں لگے ہوئے تھے۔ کوئی پانی لا رہا ہے کوئی پانی نکال رہا ہے کوئی چھت گرا رہا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک ہندو سمجھ کر آگ بجھانے کی طاقت بھر کوشش کر رہا تھا۔ میرے وہاں جانے سے ان بھائیوں میں اور بھی اُتساہ پیدا ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آگ پر قابو پا لیا گیا۔ ادھر تحصیلدار صاحب معہ اپنے سپاہیوں کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

پرکاش لاہور

ہیندوگی جاگرت شاستراتھ

اگر ہمارا سیندوگی جاگرت شاستراتھ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا۔ تو ہم اس کا ساتھ دیتے۔ لیکن حیرانی ہے۔ کہ ایک شاستراتھ کے خلاف آواز دھارتاک پرچے۔ دھارمک آدمیوں کا کام اگر شاستر اٹھانا ہے۔ دھارمک آدمیوں کا کام اگر شاستراتھ کرنا نہیں۔ تو کیا بھنگ چڑھانا اور سلفہ اڑانا ہے؟ اور جب وہ ہرم اپدیشک ملیں۔ تو وہ آپس میں شاستراتھ کی بات نہ کریں۔ تو کیا کریں؟ اور اگر ہمارا سیندوگی شاستراتھ سے اس لئے گھبراتا ہے کہ شاستراتھوں میں اس کے سدھانت ٹھیر نہیں سکتے۔ تو وہ یاد رکھے کہ بلی کے سامنے کبوتر آنکھیں بند کرلینے سے بچ نہیں سکتا۔ اہل تمدن و ادب ہم بھی مذمت کرتے ہیں۔ اور جب وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ اس کے فریق بھی اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کی پڑی ہوتی ہے۔ تو وہ پورے زور سے اپنے فریق کو سمجھانے کی بجائے خدارا تحقیق حق کے لئے ٹھنڈا ہیں شاستراتھ کرے۔

٭

ہم سمجھتے تھے۔ عملوں اور تعویذوں کے عملوں اور رملوں کا اسلام قائل نہیں۔ جاہل لوگوں کی جہالت سے فائدہ اٹھانے کے لئے یار لوگوں نے عملوں اور رملوں کا جال بچھایا ہے۔ لیکن مولانا ثناء اللہ اگر اسلام کو سمجھتے ہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ عمل اور رمل کو اسلام کے بنیادی اصولوں میں جگہ حاصل ہے۔ چنانچہ ایک سائل نے مولانا سے سوال کیا۔ کہ مسلمان عامل کے عمل سے فائدہ نہیں ہوا۔ کافر کے عمل سے فائدہ ہے۔ کیا کافر سے عمل کرانا جائز ہے یا ناجائز۔ مولانا فرماتے ہیں۔ کہ الفاظ صحیح ہیں۔ تو جائز ہے۔ غیر صحیح کفریہ و شرکیہ ہیں۔ گویا اسلامی عمل جائز ہے۔ لیکن لگے ہاتھوں مولانا ہمارے سوال کا بھی جواب دینے کی تکلیف گوارا کریں کہ جب ان کے مسلم سائل کا تجربہ ہے۔ کہ اسلامی عمل سے فائدہ نہیں ہے۔ اور کفریہ عمل سے فائدہ ہے۔ تو اس تجربہ کے سامنے آپ کے فتویٰ کی قیمت کیا ہے؟

٭

جھنگ کے سنہ ۱۹۳۰ء کی ہولیوں کے جلوس کے مقدمہ کا ذکر اخباروں میں آرہا ہے۔ یہ وہی جلوس تو نہیں تھا جس کے سلسلہ میں کہا جاتا تھا۔ کہ سناتن دھرم دیر دل کے گھنٹ گھٹ وہاں پہنچ گئے تھے۔ اور آخر اعلان ہوا تھا۔ کہ چونکہ سناتنیوں کی فتح ہوگئی ہے۔ اس لئے دیر دل واپس جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے واپس آئے۔ اگر لالہ کشوری لال پلیڈر۔ اور ان کے ۲۲ ہمراہیوں کے خلاف مقدمہ اسی سلسلہ میں ہے۔ تو فتح کی خوشی کے شادیانوں کے کیا معنی تھے؟

٭

آریہ سماجیوں کے سامنے یہ سمسیا برابر بنی ہوئی ہے۔ کہ ووٹ دینے کا ادھیکار کسے دیا جائے۔ لیکن سکھوں نے سہج دھاریوں کو سکھ قرار دینے کا طریقہ نکال لیا۔ انہوں نے پاس کردیا۔ کہ سہج دھاری بھی سکھ ہے۔ جو چیف خالصہ دیوان یا شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی سے پرمان پتر حاصل کرے۔ لیکن اس پرمان پتر کی ضرورت اس حالت میں نہیں سمجھی گئی۔ جبکہ سکھوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت تھی۔ یہ سرٹیفکیٹ ملازمتوں کے مطلب کے لئے کام آویں گے۔ اور چونکہ ان کی بنا پر ہی ڈگری ملے گی اس لئے سرٹیفکیٹ دینے والوں کی چاندی میں شک ہی کیا ہے؟

٭

جب تاریخ اور اسلام کا طالب علم ٹھوس واقعات کی بنا پر کہتا ہے۔ کہ اسلام میں جبر و قتل مباح ہے۔ تو محافظ اسلام مولانا چلا اٹھتا ہے۔ کہ قطعاً غلط۔ لیکن جب خود مسلمان اس بات کا اعتراف کریں۔ تو بتائیں اسلام کی معصومیت کے یکطرفہ حضرات۔ کہ اس کا اُن کے پاس کیا جواب ہے؟

مثال کے طور پر سنو! بھیرہ کا "شمس الاسلام" مرزائیوں اور شیعوں کے ساتھ مناکحت۔ مجالست۔ موانست محبت و مودت از روئے شرح خفیہ حرام ٹھیراتا ہے شیعوں کو خارج از اسلام گردانتا ہے۔ اور اُن سے بائیکاٹ کی تلقین کرتا ہے! اور بالفاظ معاصر سرفراز یہ اسلامی رسالہ یہاں تک جاتا ہے۔ کہ جو کوئی شیعوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور اُن کا قتل کرنا مباح ہے۔ اگر "سرفراز" کا "شمس الاسلام" کے متعلق یہ بیان جھوٹ پر مبنی نہیں۔ تو اسلام کی رواداری کے مدعی بتائیں۔ کہ شیعوں کے قتل کو مباح قرار دینا کونسی رواداری ہے؟

٭

مرزائی نبوت کا مدار پیش گوئیوں پر ہے۔ لیکن ایک معزز مسلمان مولوی احمد حسن شوکت لکھتے ہیں۔ کہ کروڑوں ہنود نجومیوں کی باتیں مانتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں۔ کہ مہاراج پنڈت جی کا کہنا ہو بہو اور عین پورا اترتا ہے۔ مگر کوئی ہندو اپنے کسی پنڈت یا پروہت کو اوتار نہیں سمجھتا۔ نہ کوئی پنڈت دعویٰ کرتا ہے کہ میں نبی یا اوتار ہوں۔ لیکن قادیانی بروزی ہے۔ جو پیش گوئی کو خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اپنی نبوت اور بروزیت کے حق میں آسمانی نشان قرار دیتا ہے۔ خواہ پوری ہو خواہ نہ ہو۔ اور درحقیقت اب تک بروزی کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ مگر خدا تعالیٰ پر بہتان افترا باندھنے میں مصروف!

٭

انہی مولوی صاحب نے ذیل کے الفاظ بڑے پتہ کے کہے ہیں:

"مرزا صاحب کی مثل تو وہی بڑھیا ملی ہے کہ کاتا اور لے دوڑی۔ گویا نبوت صرف پیش گوئی پر منحصر ہے۔ اور گویا نبی میں اس کے سوائے اور کوئی صفت نہیں ہوتی۔ نہ کسی نبی کو بجز پیش گوئی کے کسی صفت کی ضرورت ہے۔ نبی کا بڑا کام تو یہ ہے۔ کہ روغن بادام میں دم کئے ہوئے پلاؤ اور اسقنقور اور جند بید سٹر آکسیر سے ہوئے زعفرانی حلوے چکھے اور پیش گوئی کرکے حمقاء کی گانٹھ کا ستارہ ہے۔ پھر پیش گوئیاں بھی یا تو موت کی یا طاعون کی ہیں۔ گویا خلائق کو بدخواہی اور محض شاتم کا نام پیش گوئی ہے۔ کیا طاقت ہے۔ کہ مرزا صاحب نے کسی کی بھلائی کی پیش گوئی کی ہو"۔

٭

اسلامیہ کالج کا طالب علم جب حصول تعلیم سے فراغت حاصل کرکے باہر جاتا ہے۔ تو اس کے پاس کیا ہوتا ہے احمدی لائٹ خود ہی یہ سوال اٹھاتا ہے۔ اور خود ہی اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ ڈگری اور بعض اوقات داڑھی نیک چلنی اور قومی تعمیر کا جہاں تک تعلق ہے وہ لکھتا ہے اسلامیہ کالج نے عملی طور پر کچھ کام نہیں کیا۔ حالانکہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منٹگمری میں اس کے فاضل صدر نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا ہے کہ تعلیمی انسٹیٹیوشنوں کا نصب العین آچار بنانا ہونا چاہئے۔ جہاں تک کیرکٹر بلڈنگ کا تعلق ہے۔ "لائٹ" کا فتویٰ اسلامیہ کالج لاہور کے خلاف ہے۔ اس فتویٰ کو کسطرح سناجاتا ہے اس کا

٭

گو داڑھی کی آڑ میں قادیانیت کو خوب فروغ حاصل ہوا ہے۔ لیکن قادیانیت داڑھی کی عقیدت مند نہیں۔ چنانچہ قادیانی میاں صاف الفاظ میں اپنی امت کے نام حکم نامہ جاری کرچکے ہیں۔ کہ حکام گورنمنٹ کے حکم بلکہ نیم حکم پر اس شعار اسلام کو جواب دیا جاسکتا ہے۔ پھر شاعری کو بیہودگی قرار دینا قادیانیت پر ظلم ہے۔ کیونکہ بانیٔ قادیانیت کو شاعر ہونے کا فخر حاصل تھا۔ لیکن قادیانی تبلیغ کا وہ حصہ جس میں قادیانی جال میں آئے ہوئے پرندوں کی اس مطلب کی بولیاں شامل ہیں۔ کہ میں احمدی کیوں ہوا۔ اکثر اوقات قادیانیت کو اوپر لے جانے کی بجائے نیچے گرانے کا کام دیتا ہے۔ چنانچہ "فاروق" ۲۸ اپریل میں ایک احمدی مرید نے احمدی ہونے سے پہلے اپنی دگرگوں مذہبی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اپنی بیہودگیوں کی جو فہرست دی ہے۔ اس میں ایک یہ ہے کہ میں داڑھی بھی منڈواتا تھا۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ ان تمام بیہودگیوں سے بڑھکر جو بڑی بیہودگی مجھ میں تھی۔ وہ شاعری تھی۔ اگر داڑھی منڈوانا اور شاعری بیہودگی ہے۔ تو کیا فتویٰ دیں گے قادیانی مولانا اس مسئلہ میں کہ کیا گورنمنٹ کے حکم بلکہ نیم حکم پر قادیانی میاں کا داڑھی منڈوانے کا حکم دینا بیہودگی نہیں۔ اور کیا بانیٔ قادیانیت کا شاعری میں نام تک اڑانا تمام بیہودگیوں سے بڑی بیہودگی ہے؟

٭

"پرکاش" میں اشتہار دینا آپ کے لئے کس قدر فائدہ مند ہوگا۔ آپ اس میں اشتہار دے کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔

مُسلم اخبارات کی سیر

ہر شخص کو تلوار رکھنی چاہیئے

"تمام ورزشی کھیلوں کا انتظام کرنے کے علاوہ یہ ضروری ہے۔ کہ مردانہ کرتب بھی سیکھے جائیں۔ اور ان کے لئے جہاں تک حکومت کے قانون اور اجازت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اٹھایا جائے۔ مگر جن لوگوں کو اسلحہ رکھنے کی اجازت مل سکتی ہو۔ وہ ضرور اسلحہ رکھیں۔ اور اُن کا چلانا سیکھیں۔ پنجاب کے بہت سے اضلاع میں ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت ہے۔ اس کے لئے کسی لائسنس اور کسی افسر کی اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص کو ضرور یہ چیز اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس قسم کی چیزوں سے نہ صرف حوصلہ اور جرأت بڑھتی ہے۔ بلکہ یہ بہت سے خطرات کو دور کرنے کا بھی موجب ہوتی ہیں . . . . . .

. . . . . . جماعت احمدیہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور نہایت زور دار الفاظ میں دلا چکے ہیں۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف خود اپنی جسمانی تندرستی اور جسمانی طاقت اور مردانہ فنون میں مہارت پیدا کرے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس طرف توجہ دلائے" (الفضل ۲ مئی)

تھالی کے بینگنوں کی طرح بکھرے ہوئے

"ہر خلاف اس کے مسلمانوں میں اتحاد کے لئے ایک بہترین وسائل موجود ہیں۔ مثلاً خدا کعبہ رسول اور کتاب ایک ہے۔ مگر باوجود ان بہترین وسائل اور ذرائع کے مسلمان تھالی کے بینگنوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔ اور اسی تکبیر اور انتشار نے ہی مسلمانوں کو یہ روز بد دکھلایا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے دشمن اتنے دشمن نہیں۔ جتنے ہم خود اپنے آپ کے دشمن ہیں۔

نفاق باہمی نے کر دیا بے دست و پا ہم کو
پھر آئیں روش میں گر توفیق دے اپنی خدا ہم کو"

(النور ۱۴-۱ اپریل)

تمام مسلمان لیڈر امام جماعت احمدیہ کو ڈکٹیٹر تسلیم کر لیں

"مجھے اس معاملہ میں کسی اتھارٹی کی جنبہ داری کا متہم بھی کیوں نہ کیا جاوے۔ مگر میں نے مناظر جان کر بلا کسی خارجی تحریک کے محض اور محض مسلمانوں کی بھلائی کی خاطر ایک مخلص اور بے ریائی کا انتخاب پیش کیا ہوں۔ جو میرے خیال میں مذکورہ الصدر صفات سے یقینی طور پر متصف ہے۔ وہ شخص حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب آف قادیان ہیں۔ جو ایک طرف جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ اور دوسری طرف پالیٹکس اور سیاسیات میں بہت زیادہ کافی عبور اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس موضوع پر انہوں نے کئی ایک اہم تصانیف بھی شائع کی ہوئی ہیں۔ پھر ان کے اثر اور رسوخ لنڈن تک بہت وسیع ہیں۔ پروپیگنڈا کرنے کے لئے ان کے ماتحت جماعت اتنی ہے۔ کہ کانگریس کی کارکن جماعت کے مقابل وہ اپنا کام کافی طور پر کر سکتے ہیں۔ گورنمنٹ میں بھی ان کی آواز کی کافی قدر و قیمت ہے۔ ان کو اگر تمام لیڈر اپنا ڈکٹیٹر ہی تسلیم کر لیں۔ تو بخدا مسلمانوں کے اس اتحاد کا تمام دنیا میں ڈنکا بج جائے۔ اور دنیا حیران رہ جائے۔ اور مسلمان صبح کے بھولے شام کو واپس آ گئے۔ اور باوجود فرقی اختلافات کی موجودگی کے اپنے قومی و ملی حقوق کی حفاظت اور ترقی کے لئے یگانگت اور اتحاد کی بے نظیر مثال قائم کریں۔ پھر دیکھیں کس طرح انگریز مسلمانوں کے پورے حقوق نہیں دیتا۔ اور کس طرح ہندو مسلمان کو ایک آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور کس طرح ہندو مسلمانوں کے لئے مندرجہ انتقال اراضی اور ساہوکارہ بل وغیرہ کے ذریعہ زمین کو تنگ کرتا ہے"

(فاروق ۲۰-۱ اپریل)

مرزائے قادیانی کے بے معنی الہام

مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ مشتبہ الہام شیطانی ہوتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی ۱۳۹ و ۱۴۰۔ اب مرزا صاحب کے الہامات ملاحظہ ہوں :-

(۱) ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی ایلی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے۔ اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے ہیں۔ (البشریٰ جلد اول صفحہ ۳۶)

اب معلوم ہوا کہ یہ الہام خدا کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ شیطان کی طرف سے تھا۔ کیونکہ وہ مشتبہ رہا۔ ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۹

(۲) آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا البدر جلد ا نمبر ۸۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس کے ساتھ ایک عجیب فقرہ تھا۔ وہ یاد نہیں رہا۔ سو اب یہ نتیجہ نکلا کہ یہ الہام بھی خدا کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ شیطان کی طرف سے تھا۔

(۳) ۲۷ مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادثہ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا۔ کہ آگے کیا تھا۔ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۳۸ نتیجہ کیا ہوا کہ یہ الہام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ شیطان کی طرف سے تھا۔

(۴) ایک دم میں دم رخصت ہوا۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ایک مندرجہ بالا الہام ہوا جس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے۔ اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے۔ لیکن خطرناک ہے البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۱ مرزا صاحب کے ماننے والو! کیا اس الہام کو تم خدا تعالیٰ کی طرف سے کہہ سکتے ہو؟ اور اگر کہو گے۔ تو میں تم کو حقیقۃ الوحی کا ۱۴۰ اور ۱۳۹ یاد دلاؤں گا۔ کہ مشتبہ الہام شیطانی ہوتے ہیں۔ اور پھر تم کو مرزا صاحب کو جھٹلانا پڑے گا۔ اس سے نتیجہ تم بھی نکالو گے۔ کہ یہ الہام شیطانی ہے۔ خدا کی طرف سے نہیں۔

(۵) گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا [illegible] تفہیم نہیں ہوئی۔ البشریٰ جلد دوم صفحہ [illegible] مرزا صاحب کے ماننے والو! کیا یہ الہام مشتبہ نہیں؟ اور اگر ہے۔ تو پھر تم اس کو شیطانی الہام سمجھتے ہو یا نہیں؟

یہ ہیں مرزا صاحب کے ۵۔ انمول موتی اور یہ ہیں ان کے دعوے"۔ (العدل۔ ۳ مارچ)

قادیان سے آواز

"خلیفہ قادیان نے ایک خطبہ میں آریوں پر بہت کچھ خفگی کا اظہار کیا ہے۔ جو الفضل ۱۹-۱ اپریل میں چھپا ہے۔ یہ خطبہ کیا ہے؟ آریوں سے اور بظاہر حکومت سے بھی اعلان جنگ ہے۔ یہاں تک اعلان ہے کہ :-

"میں آئندہ ماہ میں ایک ہزار خادم تیار کروں گا جو آریوں کے لیڈروں کے حالات شائع کریں گے اس پر گورنمنٹ ان کو قید کرے گی۔ وہ قید ہوتے جائیں گے" ملخصاً

اس پر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہی۔ ایک تو یہ اس ناگفتہ کا وقت کیا۔ جس وقت ملک میں اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور آریوں کی طرف سے کوئی نئی تحریک نہیں ہوئی۔ اور دوم حکومت سے بھی اعلان جنگ یعنی نافرمانی کا اعلان ہے۔ سو یہ اگر کسی خاص حکمت پر مبنی نہیں۔ تو ایسے ہم موجب ہلاکت جانتے ہیں"

(اہلحدیث ۲۲-اپریل)

حکومت کب توجہ کرے گی؟

"مباہلہ کے کالموں میں بارہا حکومت کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ بہت جلد خلیفہ قادیان کو امن شکن سرگرمیوں سے باز رکھنے کے لئے اس سے حفظ امن کی ضمانت لے۔ مگر ہمیں تعجب ہے کہ حکومت پر ہماری کمزور آواز کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حکومت اس امر سے ناواقف نہیں۔ کہ مذہب کے پردہ میں اس قسم کے جتھے بنانے والوں کا اصل مقصد کیا ہے۔ خلیفہ قادیان خود اس امر کا اعلان کر چکا ہے۔ کہ اس کا مقصد خود اپنی بادشاہت قائم کرنا ہے۔ (الفضل ۲۵ اپریل)

اگر حکومت کسی وجہ سے کوئی نوٹس خلیفہ قادیان کے خلاف لینے کو تیار نہیں تو کیا وہ یہ بھی نہیں کر سکتی۔ کہ اپنی پالیسی کا صاف اعلان کر دے۔ تاکہ ہر شخص اپنا راہ عمل سوچ لے۔ مباہلہ کے خلاف مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے جس کو ایک سال ہو چکا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت موجود ہے۔ لیکن دوسری طرف نظر اٹھائیں۔ تو انتہائی تعجب ہوتا ہے۔ خلیفہ قادیان علی الاعلان . . . کی تلقین کرتا ہے۔ اور آنسو بہا بہا کر مریدوں کو اشتعال دلاتا ہے۔ مگر حکومت کو اس جملہ ناروائی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ مگر وہ مس نہیں ہوتی۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اغماض خود حکومت کے لئے بھی مضر ہوگا۔ کیونکہ اس قسم کے مذہبی رہنما [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تپ دق اور پربت باش

نمبر (۲)

از مہربان ڈاکٹر چمپندن لال جی - ایم - ڈی - ڈی - ایس - ایل ایم - آر - ایس (لنڈن) ماہر علاج مرض تپ دق پردھان آریہ اپ پرتی ندھی سبھا - یلی بھیت - یو - پی

جہاں ایک طرف ڈاکٹر لوگ مریض تپ دق کا علاج صرف پہاڑ وغیرہ کی عمدہ آب و ہوا میں رہنا بتاتے ہیں - وہاں دوسری طرف دنیا نویسی خیال کے ہندوستانی اس دیار کو بابو لوگوں کے دماغ کی اختراع یا مغربی تعلیم کا اثر کہکر مذاق میں اُڑا دیتے ہیں - اور پہاڑ پر جانے والے مریضوں کو اپنے اشتہ تا تاب پکڑ کر پیچھے کھینچ لینے میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں - پھر موت کو پربت پر کے سر مڑھ دیتے ہیں - اگر دید مگوان سے ان خیالات کی پڑتال کی جاوے - تو ہر دو خیال والے اصحاب کچھ کچھ غلطی پر نظر آتے ہیں - یہ درست ہے - کہ ایلوپیتھی میں اب تک کوئی مجرب دوا اس مرض کی ایجاد نہیں ہوئی - اور جو کچھ تھوڑے سے بہت مریض صحت یاب ہوتے ہیں - وہ پہاڑ کی آب و ہوا کی ہی بدولت ہوتے ہیں - لیکن اس کے یہ معنی نہیں - کہ اگر ایلوپیتھی اس کے علاج میں فیل ہے - تو ہندوستان کے جملہ دیگر طریقہ ہائے علاج کو بھی خواہ مخواہ کیسہ سفید ثابت کر کے بالکل دست کش ہو جائیں - یہ کہدینا - کہ صرف پہاڑ پر جا کر یا کسی علاج سے زندگی کی امید کو شست پر چھوڑ دو - یا موت کا انتظار کرو - میری دانست میں جہاں یہ خیال باطل ہے وہاں دوسرے لوگوں کا یہ خیال - کہ پہاڑ پر جانا محض فضول اور نمائشی ہے - انسانی علاج سے کوئی سمبندھ نہیں ہے - جہالت اور کم علمی پر مبنی ہے -

زمانہ قدیم میں اگرچہ یہ مرض اس قدر عام نہ تھا - جیسا کہ آج کل ہے - اس کا وجود ضرور موجود تھا - دنیا کی سب سے پرانی دنیا کی پستک وید بھگوان میں صاف شبدوں میں اس روگ کا ذکر اس کے علاج کا درشن ہے - دیکھئے اتھروید ۳ - ۳۳ - ۱۱ - ۱

ہے روگی آتیہ کو شی کے ساتھ عرصہ تک زندہ رہنے کے لئے پوشیدہ اور ظاہر تپ دق کی بیماری سے آہوتی کے ذریعہ چھڑاتا ہوں - جو اس وقت میں اس پرانی تکلیف یا مزمن بیماری نے پکڑ رکھا ہے - اس سے عمدہ ہوا انسانی دیوتا اس کو ضرور چھڑا دیں -

یہاں ان شبدوں میں تپ دق کا درشن کرتے ہوئے دید بتلاتا ہے - کہ یگیہ چکتسا سے عمدہ ہوا میں رہنے سے بیماری دور ہو سکتی ہے - یگیہ چکتسا کے ورشے میں پہلے کئی لیکھ لکھے جا چکے ہیں - اور پھر لکھے جا سکتے ہیں - اس وقت پربت باس کا مضمون زیر بحث ہے - لہٰذا یہاں یہ بتلاتے ہیں - کہ عمدہ ہوا سے یہ بیماری کیسے دور ہوتی ہے اور کیوں پربت پر رہنا مفید ہے -

عمدہ ہوا

انسان بلا غذا و پانی کے ہفتوں زندہ رہ سکتا ہے لیکن بلا ہوا چند منٹ زندہ رہنا بھی دشوار ہے - کسی شاعر نے کہا ہے

قیام جسم خاکی ہے نفس پر - ہوا پر ہے بنا اپنے مکان کی

ہوا میں آکسیجن - نائٹروجن اور کاربانک ایسڈ گیس وغیرہ اجزاء ہوتے ہیں - جو زندگی انسان کے سب میں تو مفید ہیں - لیکن بہت زیادہ کم و بیش ہونے پر مضر صحت ہو جاتے ہیں -

فعل تنفس

ہمارے جسم میں خون ہر وقت دورہ کیا کرتا ہے جس سے وہ ہر عضو کی مرمت کرتا اُسے طاقت پہنچاتا اور اس کی گندگی کو ساتھ لے کر باہر نکالتا ہے - خون کا یہ کام اس طریقہ پر ہوتا ہے - کہ جب صاف ہوا اندر جاتی ہے - تو وہ اس کا آکسیجن کھینچ لیتا ہے - اور اعضاء کی گندہ ہوا باہر نکلنے والی سانس کے ساتھ واپس بھیج دیتا ہے - یہ کام پھیپھڑوں کے ذریعہ ہوتا ہے - جن میں اسپنج کی طرح بہت باریک خلئے ہوتے ہیں - چنانچہ ہر خلئے میں صاف ہوا بھر جاتی ہے - اور خون کی صفائی کرتی ہے - پھیپھڑے ہماری چھاتی کی ہڈی کے نیچے دور تک پھیلے ہوئے ہیں معمولی سانس میں اُن کا تھوڑا سا حصہ کام کرتا ہے لیکن جب گہری سانس لی جاتی ہے - تو زیادہ حصہ میں آکسیجن پہنچتا ہے - جس سے زیادہ خون کی صفائی ہوتی ہے اس لئے گہری سانس لینا یا پرانایام کرنا مفید ہے - کسی جانور کو کسی تنگ جگہ میں بند کر دیا جاوے - تو وہ مر جاتا ہے - اس کا سبب یہ ہے - کہ تازہ ہوا کا آکسیجن خرچ ہو جاتا ہے - اور اس کی سانس کا نکلا ہوا کاربانک ایسڈ گیس ہوا میں زیادہ مقدار میں شامل ہو جاتا ہے جس سے ہوا زہریلی ہو کر اس کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے

تپ دق میں کیا ہوتا ہے

پھیپھڑوں میں تپ دق میں کرم تپ دق پھیپھڑوں میں اثر کر دیتے ہیں - جو بعد کو بڑے بڑے غار ہو جاتے ہیں - لہٰذا صفائی خون کا کام اس طریقہ پر جیسا کہ عام صحت کی حالت میں ہوتا ہے - نہیں ہو سکتا - ضرورت اس امر کی ہوتی ہے - کہ آکسیجن کی زیادہ مقدار ہوا میں نہ پھیپھڑوں میں پہنچے - تاکہ پھیپھڑوں کے تھوڑا کام کرنے پر بھی آکسیجن کافی مقدار میں خون میں پہنچ جاوے - ور خون غلیظ زہریلا ہو جاوے - نہ صرف یہ کہ غلاظت سے بری رہے - بلکہ اس مقدار میں آکسیجن پہنچے - کہ پھیپھڑوں کے زخموں کو بھی خشک کر سکے -

جو معالج محض بخار کم کرنے کی دوا کے بھروسہ پر علاج کرتے ہیں - وہ ایسی تیز ادویات دیتے ہیں - جس سے دوران خون تیز ہو اور طاقت آوے - تاکہ بعد حالی قوت آکر جرمس پر قابو پا جاوے - لیکن وہ یہ نہیں سوچتے - کہ جب ایک طرف پھیپھڑے سڑ رہے ہیں - دوسری طرف کرم سل کا استعمال ہی سے لبریز ہے تو دوران خون تیز ہو کر اُس غلاظت کو بھی تو سارے شریر میں پہنچا دیگا پھر صحت کیسی ؟

بخلاف اس کے جب ایسی ہوا میں سانس لیا جاوے گا - جس میں آکسیجن بکثرت موجود ہے - تو وہ جہاں خون صاف کرتا ہوا دوران خون کو تیز کرے گا - وہاں زخموں کو بھی خشک کرے گا - اور جرمس کے مواد کو بھی خارج کرے گا - لہٰذا ایسی ہوا میں جس میں آکسیجن زیادہ شامل ہو - سانس لینا نہایت مفید ثابت ہوگا - تبھی تو وید بھگوان نے عمدہ ہوا تپ دق کی اوشدھی بتلائی ہے - تحقیقات سے معلوم کر لیا گیا ہے - کہ ایسی ہوا پہاڑ کی چوٹیوں اور سمندر کے کنارہ پر بکثرت ملتی ہے - اس لئے پربت باس اس مرض کے لئے نہایت مفید ہے -

اوزون گیس میں جہاں پر ان پر دوا دھک ہوتی ہے وہاں تپ دق کے جرمز اتنی کثرت سے اور تعداد میں ہونے سے اس گیس کا خاص فائدہ ہوتا ہے - کہ وہ جہاں خون کو صاف کرتی ہے - وہاں خاص طور پر جرمز کو نیست و نابود کرتی ہے - جن کے بنا نیست و نابود ہوئے مرض کلی طور پر نہیں جاتا - اور جرمز محض عمدہ ہوا سے جو مریض سے نیست و نابود نہیں ہو سکتے -

اس دو کا موں کے پورا ہونے سے وہ دوا جو دوسرے مریضوں کو مضر تھیں - اب صرف مفید ہو سکتی ہیں - بلکہ مریض کو تو انائی بخش ہو سکتی ہیں - کیونکہ ایک طرف کو خون صاف ہو رہا ہے - تپ دق کے جرمز ضائع کئے جا رہے ہیں - زخم بھر رہے ہیں - دوسری طرف دوران خون تیز ہو کر شریر میں طاقت آ رہی ہے - اور مریض جلد سے تندرست اور طاقتور ہو رہا ہے - آج کل میدانوں میں گرمی بڑھ رہی ہے - جس سے مریضان تپ دق کو نہایت زیادہ بے چینی کا سامنا کرنا پڑے گا - پہاڑ کا موسم نہایت خوش گوار - وہاں کے پانی سے بھوک کھدری فور پیدا ہوتی ہے - وہاں کے درشنیہ سے طبیعت بشاش ہوتی ہے - لہٰذا وید بھگوان کے اس آدیش کے مطابق مریضان تپ دق کو اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے - اور اپنے مرض اور پرکرتی کے مطابق ایسے پربت تجویز کر کے چکتسک سے تجویز کرا دیں - جس کی آب و ہوا ان کے لئے نہایت مفید ہو - وہاں رہکر مضمون ہذا کے مطابق دن چریہ رکھیں - ہمراہ چکتسا کریں - اور اپنے انترال پر خاص ادویات کا استعمال کرتے - ان چند ماہ میں اس قدر طاقت شریر میں پیدا کر لیں - کہ اُن کی روحانی قوت مرض کا مقابلہ کر کے مرض کو جسم سے نیست و نابود کر دیوے - اگر انہوں نے اس طرح پر عمل کیا - تو معلوم ہو جاوے گا - کہ دراصل یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مرض تپ دق لا علاج ہے - (ادم شم)

پریمی پرکاش کو چاہئے کہ پرکاش کی اشاعت بڑھانے کا ہمیشہ خیال رکھے -

انقلاب

(از مہاشہ لیکھ راج گپتا کرگل)

کروٹ بدلی - اور گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا :-
"اوہو! چار بج کر کچھ منٹ ہو گئے - ابھی تک وہ چڑیل آئی مری نہیں - کام ضروری تھا"
"آئے کیسے ؟ کیا آپ کے خیال میں وہ اپنے کو رانی سے کم سمجھتی ہے - صرف پیٹ بھر کھانا اور بھینس کی طرح موٹا ہونا ہی وہ جانتی ہے - کام کرنا جانے اس کی بلا" ساتھ کی چارپائی سے کملا نے جواب دیا -
رات کو اس چڑیل کے ساتھ مغز کھپایا - آخر پھر بھی چار بجا ہی دیئے - سات بجے جانے پر کیا عدالت میں جانا ہے ؟"
کملا بولی " اتنی بددماغ اور لاپرواہ نہ ہوتی - تو ایسی چھوٹی عمر میں ماں باپ کے گھر سے کوڑا کرکٹ کی طرح سے پھینک باہر کیوں کی جاتی ؟
"پیاری کملا! جلد جا کر اس چڑیل کو ساتھ کے کمرے سے بلا لا"
"ماتا جی جاتی ہوں" جا کر اور سوشیلا کو شانے سے جھنجھوڑ کر :-
چار بجے - چھ بجے - ابھی تمہارا چارپائی چھوڑنے کا وقت کہاں ؟"
بہن جی! رات کو دو بجے کے قریب ۱۲ بجے کے کام سے فارغ ہوئی - نہ معلوم آپ کے پاؤں سے کیونکر اٹھ کر باہر ہوا میں چلی گئی - جس سے رات پھر بے چین رہی اور نیند مطلق نہیں آئی یہاں تک کہ آپ کے آنے کے وقت سے بھی کچھ دیر ہو گئی - ابھی آتی ہوں"
سوشیلا نے جواب دیا -
"ان اتنا ہی کام کرنے والی ہے - پچھلے بارہ بجے رات سے [illegible] مشکل ہے - صرف چند جیتوں کی روٹی [illegible] - کوئی فرق تو نہیں - اچھا جلدی آ ! اٹھو [illegible] کملا نے کہا اور چلی گئی -
[illegible] ماتا جی ! [illegible] کملا نے کہا [illegible] تم کیوں ہو رہی ؟
"[illegible] زیادہ تھا - اور کیا" کملا نے جواب دیا -
اتنے میں سوشیلا ساس کے پاس آ کر بولی "ماتا جی پرنام !
[illegible] سرد دی - پھر لوٹا [illegible] شکر ہے - اٹھ گھڑی تو بجی -
ماتا جی [illegible] - دوسرے کمرہ [illegible]
"[illegible] باورچی خانہ میں جا کر اشنان کے [illegible] پراٹھے وغیرہ تیار کر بھولی جاتی ہوں - تو آگئی ہی نہیں ہے" سوشیلا کی ماں [illegible] ہوئے کہا - سات بجے انہیں چلنا پڑے گا کام پر جانا ہے"
سوشیلا [illegible] چارپائی پر [illegible] ساتھ کے کمرے میں ساس [illegible] تھی - باورچی خانہ میں جھاڑو [illegible] تخیلات میں مستغرق [illegible] کے بیچ وغم سے گھری

عالم خاموشی میں کھڑی ہے - چند منٹ کی حالت سکون کے بعد یوں چونک کر بولی :-
"ہے ایشور! صبح اٹھ کر لوگ سندھیا پراتھنا اور پوجا پاٹھ میں لگتے ہیں - مگر ایک میں ہوں - کہ گالی گلوچ کی بوچھاڑ سے ہی فرصت نہیں - گھر والوں کے لعن طعن کے تیروں کا نشانہ ہی ہر وقت بنی رہتی ہوں - میں خود دکھی جس گھر میں آئی وہ دکھی - جس نے میری منحوس شکل دیکھی وہ دکھی - غرضیکہ میرا وجود دنیا میں ہر ایک کے لئے دکھ کا موجب بن رہا ہے - ایشور مجھ منحوس ابھاگنی کو دنیا میں لا کر اس نے دکھوں میں کیوں اضافہ کیا - بمشکل ابھی بارہ برس کی ہونے نہ پائی تھی - کہ یہاں دھکیل دی گئی - سسرال گھر ہے - کہ سب میرے جہیز کی کمی سے آگ بگولا ہیں - دن دو دن - مہینہ دو مہینہ - سال دو سال کا یہ حال ہوتا تو برداشت بھی کرتی - شادی ہوئے اب پورے چار سال ہونے کو ہیں - سکھ کا سانس ایک دن بھی نصیب نہیں ہوا - آہ! اسکھ تو مجھ سے کوسوں دور ہے - مصیبتوں میں کمی تو درکنار - روز افزوں ترقی پر ہیں - سوامی جی ہیں - مگر انہیں اپنے خلیش و آرام اور بناؤ سنگار سے ہی فرصت کہاں - پتنی کا خیال اور دیکھ بھال - تو ان کے سامنے ایک غیر ضروری سوال ہے"
اتنے میں ساس کے دھمکی آمیز الفاظ نے اس کے دماغ میں منتر اثر اثر شروع کیا - سوشیلا نے اپنے آپ کو پھر سے ایک بار سنبھالا - اور جھاڑو اٹھا صفائی شروع کی - دل ہے کہ طرح طرح کے رنج و غم سے بادلوں سے گھٹا ٹوپ امڈ رہے ہیں برسنے پر تلا ہے - ابلے خبر اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسوؤں نے جھکر ایک دریا بہانا شروع کر دیا - آہ! کیا عجیب جگر خراش منظر ہے - ایک طرف فرش جھاڑو سے صاف ہو رہا ہے - دوسری طرف آنسو اپنا موسلا دھار بارش سے برابر چھڑکاؤ کا کام دے رہے ہیں - کون ایسا پتھر دل ہے - جو پگھل کر موم نہیں ہوا جاتا - مگر افسوس! اس دیش میں ان آنسوؤں کی کیا حقیقت ہے - جہاں شب و روز بیشمار ایسی مظلوم اور دکھیا دیویوں کے آنسوؤں کے سیلاب بہہ رہے ہوں - کا چار صفائی ختم ہوئی - اور سوشیلا نے حسب ہدایت چاء وغیرہ تیار کر کے اس سے فراغت حاصل کی -

(۲)

کندن لعل سیٹھ رگھومل کے دوسرے و چھوٹے بیٹے تھے - سیٹھ صاحب کے یہی صاحبزادے تھے - جن سے بیچاری سوشیلا کی امیدیں وابستہ تھیں - سیٹھ جی پرانے طرز کے ایک باعزت اور خلاق آدمی تھے - بڑے لڑکے کو اپنے نقش قدم لیتے ہوئے ، اکثر بڑا ہو کر دوکان کے کام میں لگا لیا تھا - کندن لعل بھرتی مڈل میں تعلیم حاصل کر رہے تھے - دماغ بھی خصوصیت سے زرخیز میں آیا تھا - صرف پانچ سال کے عرصہ میں ہی انہوں نے مڈل کی پہلی دو کلاسیں پاس کر لیں - شاید اس خیال سے کہ دیر آید درست آید یا محض زمانی خصوصیت کی بدولت - اکثر وہ سیٹھ صاحب سے یوں کہا کرتے تھے - کہ سالہا سال ہر کلاس میں کامیاب ہونا محض اس کچے بیج کی طرح ہے - جو بوکر ادل تو اگتا ہی نہیں - بالفرض اگے بھی تو پھل محروم رہتا - اس معقول اور وزن دار دلیل سے سیٹھ صاحب کا شکستہ دل کچھ کچھ تسلی پا جاتا -
جونہی کندن لعل نے مڈل کی کلاسوں میں قدم رکھا - اس کے خیالات بھی روبہ ترقی ہونے لگے - پوشش نے تو رفتہ رفتہ یہاں تک ترقی کی - کہ ادھر کندن لعل مڈل پاس ادھر فل سوٹڈ بوٹڈ ہیٹ زیب سر کئے پورا سولہ آنہ جنٹلمین تھا - تعلیمی شوق میں بھی کوئی خاص کمی نہ تھی - بمشکل سال میں کوئی ایسا منحوس دن ہوگا - جبکہ پورے پانچ گھنٹہ کندن لعل نے سکول میں رونق بخشی ہو - ورنہ سکول کے وقت میں گلی بازاروں کی بو سونگھنا اور خاک چھانتے پھرنا اس کی عادت میں اچھی طرح داخل ہو چکا تھا - اس پر طرہ یہ کہ ساتھی بھی خوش قسمتی سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہمہ فن بے طاق" اور شتر بے مہار تمبو تانیتا لیس" یا سر کٹے - گھر میں کھانے کو بھی ایشور کے فضل سے کافی تھا - بس اب کیا تھا - مسٹر کندن لعل اپنے ساتھیوں میں بمثل ستاروں میں چاند" کبھی جلسوں اور میلوں کے عیش اڑاتے - کبھی راگ رنگ کے بعد بازاری عورتوں کے پہلو کو زینت دیتے - یہاں تک کہ اکثر اوقات گھر میں آ کر وقت پر کھانا کھانے کی فرصت نہ پا کر باہر مجبوری کسی طرح وقت نباہی کر لیتے - کئی رات برابر گھر کی ڈیوڑھی بھی ان کے انتظار میں اپنا منہ کھولے رہتی - تاہم اس کے والدین جس وقت اس سوٹڈ بوٹڈ جنٹلمین بنا گھر آتے دیکھتے - تو ہزار جان سے اس پر فدا اور قربان ہوتے - خصوصاً جب کبھی رات کو کندن لعل پڑھنے بیٹھتا تو اس کی زبان سے نکلے ہوئے گٹ پٹ کے الفاظ جب بوڑھے سیٹھ جی کے کان میں پڑتے - تو انکی برسوں کی مرجھائی ہوئی کلی ایک بار ضرور شگفتہ ہو جاتی اور خوشی میں پھولے نہ سماتے - ان کے خیال نے کندن لعل کو کبھی ڈپٹی کمشنر سے کم اپنے تصور میں نہ باندھا - یہی وجہ تھی - کہ اول تو کندن لعل کی شکایت نیک چلنی سیٹھ صاحب تک پہنچنی ہی محال تھی !! بالفرض پہنچی بھی تو بلا حیل و حجت بہرے کانوں کی سپرد ہو جاتی - کندن لال کے بناؤ سنگار فیشن اور گاہ بگاہ کے گٹ پٹ کے الفاظ سیٹھ جی کی زندگی میں ایک نئی روح پھونکتے تھے - غرضیکہ دنیا کی امیدیں اور خوشیاں سیٹھ جی اسی ایک نور نظر سے وابستہ کئے ہوئے تھے - خدا خدا کر کے کندن لعل اب بھرتی مڈل کے امتحان سے بھی بلا شبہ پاس ہو چکا ...... اب مزید تعلیم کے لئے وہ لاہور میں تھا -

(باقی آئندہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یاد رفتگان

پنڈت شیودت رام جی

نمبر (۲)

از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ

امرت سر میونسپل بورڈ سکول میں ایک ٹیچر تھے۔ ان کا نام پنڈت شودت رام جی تھا۔ وہ اگرچہ میونسپل بورڈ سکول میں معمولی ٹیچر کی حیثیت رکھتے تھے۔ مگر دراصل ان میں کئی ایسی خصوصیتیں تھیں۔ جو ان کے لئے ایک وسیع دائرہ پیدا کرتی تھیں۔ ان کا آریہ سماج امرتسر سے گہرا تعلق تھا۔ ٹیچر ہوتے ہوئے بھی وہ آریہ سماج کے ہر ایک انتظام میں ان کا دخل تھا۔

آریہ سماج کا مندر وچھووالی بھائی سالو میں تھا اور یہ خود اپنا رہائشی مکان کٹڑہ گھنیاں میں رکھتے تھے۔ مگر کیا مجال جو آریہ سماج مندر سے اس قدر فاصلہ پر ہوتے ہوئے بھی آریہ سماج کے ہر ایک کام میں شریک نہ ہوں۔

ان کے زمانہ میں آریہ سماج کی کئی پاٹھشالائیں تھیں۔ ایک زمانہ تھا۔ جبکہ آریہ سماج امرتسر کی چار کنیا پاٹھشالائیں تھیں۔ شدھی کا زور شور امرتسر میں ہی تھا۔ اگر کسی نے شدھ ہونا ہوتا تھا۔ تو امرتسر میں آتا تھا۔ اور پنجاب میں آریہ سماج کا اگر کوئی ضروری کام ہوتا تھا۔ تو امرتسر سے شروع کیا جاتا تھا۔

اس زمانہ میں امرتسر میں دیویوں کا بڑا ظہور تھا۔ امرتسر میں مختلف مقامات پر دیویوں پر لڑکیاں سر مارا کرتی تھیں۔ ان کے سامنے ڈھولک بجائے جاتے تھے۔ اور لوگوں کے جمگھٹے اکٹھے ہوا کرتے۔ شہر میں ان دیویوں کو پھیلایا جاتا تھا۔ دیوی پر لوگ اپنی زبان کاٹ کر چڑھایا کرتے تھے۔ اور مشہور کیا جاتا تھا۔ کہ دیوی کی کرپا سے زبان درست اور مکمل ہو گئی۔

امرت سر میں بازاروں۔ اور شارع عام میں جانے والے آریہ سماجیوں پر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تھا۔ گالی گلوچ سے ان کا استقبال کیا جاتا تھا۔ ایسے زمانہ میں پنڈت شودت رام کو آریہ سماج میں کام کرنا پڑتا تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے غلط فہمی دور کرنے کے لئے اکثر اشتہارات شائع کئے جاتے تھے۔

امرت سر میں ہندو سبھا۔ ہندو سدھار سبھا۔ ٹمپرنس سوسائٹی وغیرہ کئی سبھائیں بن گئیں۔ وہ ان سب سبھاؤں سے تعلق رکھتے تھے۔ کسی کے اسسٹنٹ سکرٹری اور کسی کے وہ سکرٹری وغیرہ بنتے تھے۔ ہندو سبھا کی امرتسر میں بڑی بھاری ملکیت تھی۔ عرصہ دراز کے بعد اس ہندو سبھا کی طرف سے پہلے ہندو سبھا ہائی سکول اور اب ہندو سبھا کالج امرتسر میں جاری ہے۔

پنڈت شودت رام نے اپنی گلی میں اپنی لڑکی یدوانی کے نام پر ایک کنیا پاٹھ شالہ کھولی ہوئی تھی۔ جس کا نام غالباً رانی کنیا پاٹھ شالہ تھا۔ اور ان کے ایک بھائی پنڈت داس دیو جی تھے۔ جو لاہور میں ملازم تھے۔ اور آریہ سماج کے جلسوں میں چودھری نول سنگھ کی لاونیاں بولا کرتے تھے۔

پنڈت شیودت رام جی پرمارتھ اور ادیوگ کی زندہ مثال تھے۔ باوجود ٹیچر ہونے کے انہوں نے شہر میں بڑا بھاری رسوخ حاصل کر رکھا تھا۔ شہر میں کوئی شخص

ایسا نہیں تھا۔ جو انہیں نہ جانتا ہو۔ کون سا ضروری کام تھا۔ جس میں ان کا ہاتھ نہ ہو۔ ہر ایک انسٹی ٹیوشن یا سبھا جو لوگوں کی بہتری کے لئے شہر میں قائم ہوتی تھی۔ وہ پنڈت شیودت رام شرما کے بغیر کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔

آخرکار پنڈت شیودت رام جی کے لئے سکول کا محدود دائرہ کافی ثابت نہ ہوا۔ وہ سکول سے علیحدہ ہو گئے۔ استعفیٰ دے دیا۔ اور بیوپاریوں کے ساتھ تعلق رکھنے لگ گئے۔ آخرکار انہوں نے اپنے اس نئے دائرہ میں بھی کافی رسوخ پیدا کر لیا اور کٹڑہ آہلووالیہ کے سوداگروں سے اور خصوصاً غالیچہ بافی کے کام کرنے والوں سے ان کا کافی تعلق ہو گیا۔

بالآخر بیوپاریوں کی طرف سے پنڈت شیودت رام جی انگلینڈ گئے۔ اور وہاں بیوپار کے متعلق کام کرتے رہے۔ واپس آ کر امرتسر میں اپنی ایجنسی قائم کی۔ انگلینڈ سے واپس آ کر بھی پنڈت شیودت رام کا آریہ سماج اور رفاہِ عام کے مختلف کاموں سے برابر تعلق رہا اور مفید کام کرتے رہے۔

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں آریہ سماجیوں کے لئے اسی قسم کا کام کرنا پڑتا تھا۔ جیسے کہ ایک جنگل کی نو توڑ زمین کو حاصل کر کے ایک کسان کو کرنا پڑتا ہے۔ وہ جھاڑیوں کو کاٹتا ہے۔ کوڑے کرکٹ کو دور کرتا ہے مٹی اور پتھروں کو صاف کرتا ہے۔ پھر کہیں اس کی زمین اس قابل ہوتی ہے۔ کہ اس میں اناج پیدا ہو سکے۔ اس کے بعد اس کے بال بچے تو آرام سے اپنا حل جوتتے ہیں۔ اور ان کی سمجھ میں بھی نہیں آ سکتا۔ کہ اس کے بزرگوں کی ابتدائی مشکلات کس قدر تھیں۔

اس زمانہ میں براہمن جاتی سے تعلق رکھنے والا اگر کوئی شخص آریہ سماج میں آ جاتا تھا۔ تو اسے ملک اور قوم کا دشمن تصور کیا جاتا تھا۔ اس کی لڑکی اور لڑکے کے بیاہ کے لئے عجیب دقتوں کا سامنا ہوتا تھا۔ برادری میں انہیں بری نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ آریہ سماج میں بہت کم آدمی اس زمانہ میں برہمن جاتی کے شریک ہوتے تھے۔ اور برہمن جاتی کا بہت سا حصہ اپنی روزی کا انحصار بھی پوجا پاٹھ اور پروہتائی کے کام پر رکھتا تھا۔

امرت سر میں اس زمانہ میں ایسے گیت زبان زد ہو چکے تھے۔ کہ ”ورآریہ کی ماں مری اللہ سیاپے آئی بلی“

آریوں کے ماتم یا خوشی کے موقعہ پر کوئی نہ پہنچتا تھا۔ اس زمانہ میں جاتی بندھن ڈھیلے نہ ہوتے تھے۔ چھوت چھات کا معاملہ اس زور شور سے آریہ سماج یا ہندو جاتی کے سامنے نہیں آیا تھا۔ اب بہت سی فتوحات آریہ سماج کرا چکا ہے۔ اس زمانہ ابتدائی میں کسی کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ آریہ سماج کی تحریک کا کیا حشر ہوگا۔ اسی زمانہ میں امرتسر میں پنڈت شودت رام نے وہ کام کیا جو بہت سے آدمی آج بھی نہیں کر سکتے۔ آریہ سماج کی چھوٹی تو امرتسر میں الگ تھی اکٹھا امرتسر میں پھر وہ رتن پیدا کئے۔ جو آریہ سماج کی تاریخ میں قابل یادگار رہے ہیں۔ انہی میں سے امرتسر کے ابتدائی زمانہ کے ویروں کے درمیان پنڈت شیودت رام کا شمار بھی قابل یادگار ہے۔

پستک سمالوچنا

ستری شکشا :- (ہندی) اس پستک کی اپیوگتا اس سے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ شری پنڈت لیکھرام جی رچت ہے استریوں کے لئے بڑی اپیوگی ہے۔ قیمت ۴ر۔

پرشنوتر مالا :- (ہندی) سوامی ستیانند جی کے دیانند پرکاش کے آدھار پر پرشنوتر کے روپ میں رشی دیانند کے جیون اور ان کے وچاروں کا ورنن ہے قیمت صرف دو آنے۔

گیتا وچن امرت- (ہندی) اس میں گیتا کے پرسنگ ادھیائے کے پرسنگ شلوک ارتھ سہت دئیے گئے ہیں۔ جس سے گیتا کا اپدیش آسانی میں سمجھا جا سکتا ہے۔ قیمت ۳ر۔

ودھیشور برہمچاری :- (ہندی) سوامی ودشانند جی کرت یہ بڑی اپیوگی پستک ہے۔ جس میں وہ جگت سمبندھی باتیں دھرم کا سوروپ بتایا گیا ہے۔ قیمت دو آنے۔

رہبر نوجوانان :- (اردو) نوجوانوں کے لئے نصائح کا خزانہ ہے۔ برہمچریہ کی عظمت۔ بری صحبت کے نتائج۔ بچپن کی شادی کے نقصان۔ برہمچاری رہنے کے لئے کس قسم کا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے۔ ان مضامین پر خوبی سے بحث کی گئی ہے۔ نوجوانوں کے لئے بڑی کارآمد چیز ہے۔ قیمت ۸ر۔

یہ جملہ کتابیں اچھے کاغذ پر خوبصورت ٹائپ میں چھپی ہوئی ہیں۔ قیمت نہایت کم ہے۔ پنڈت دزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ سوہن لال روڈ لاہور سے مل سکتی ہیں۔

آریہ سماج کپورتھلہ کا چناؤ۔ مہاشہ جگت رام جی پریذیڈنٹ۔ مہاشہ دوارکا پرشاد۔ مہاشہ کاکا رام جی اپ پردھان مہاشہ بھوجرام منتری۔ مدن لعل بابو لعل اپ منتری

سبھا منتری کا پرچار ورتانت

گرزدکل رائے کوٹ کے اُتسو کے بعد مجھے صرف گورو کل کورو کشیتر۔ گوروکل اندرپرستھ میں جانے کا اتفاق ہُوا۔ گوروکل کورو کشیتر میں نئے مکانات جو بنے ہیں اور ارد گرد کھیت صاف کئے گئے ہیں۔ اُنہوں نے اس کی خوب صورتی کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اور ارد گرد گڑھے نہ رہنے سے برسات کے پچھلے سال مچھر بھی بہت کم ہوئے ہیں۔ رائے صاحب لالہ دیوان چند اور لالہ امرت رائے جی زمینوں کو صاف کر کے کاشت میں لے آنے کا جتن کر رہے ہیں۔ اس سے ممکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن زمینوں کی اتنی پیداوار ہو جائے کہ گوروکل کا سارا خرچ ہی نکل آئے۔

گوروکل اندرپرستھ میں اس دفعہ جو خاص بات دیکھی وہ یہ تھی۔ کہ جو میدانی استھان جہاں بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ اس کا بہت سا حصہ صاف ہو کر میدان بن چکا تھا۔ اور یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہ کام سب برہمچاری خود کر رہے ہیں۔ ورزش بھی خوب ہوتی ہے۔ اور کام بھی ہوتا ہے۔ برہمچاریوں میں اس پرکار کام کرنے کا اُتم ابھاؤ ہونا پرشنسا کے یوگیہ ہے۔

ان اُتسووں کے بعد

آریہ سماج لدھیانہ

کے اُتسو پر ایک دو ویکھیان دینے جانا پڑا۔ یہاں ایک بات جو آریہ بھائیوں نے مجھے خاص طور پر کہی۔ وہ اُپدیشکوں اور لیکچرار صاحبان تک پہنچا دینا چاہتا ہوں۔ چند بھائی میرے پاس آئے اور کہا کہ آریہ سماج کا ہم لوگ اُتسو سال کے بعد اس واسطے رچاتے ہیں کہ دھرم کے اُپدیش سُنیں گے۔ پولیٹیکل لیکچر تو آج کل اور جگہ بھی ہوتے ہی رہتے ہیں مگر جلسہ میں بھی دھرم اُپدیش آریہ سماج کے رنگ میں رنگے ہوئے کم ہوتے ہیں۔ جس سے لوگ جو دھرم جگیاسا کو لے کر آتے ہیں نراش ہو جاتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی حالات ہوں سماجک پرشوں کی کافی تعداد اس خیال کی موجود رہتی ہے۔ جو یہ چاہتی ہے۔ کہ آریہ سماج کا اُتسو آریہ سماج کا ہی اُتسو ہو۔ دھرم کے اچھے اچھے اُپدیش جو جیون کو سدھارنے والے ہوں سنیں۔ لیکچرار اور اُپدیشکوں کو چاہئے۔ کہ وہ ان کی اس پیاس کو بجھانے کا بھی یتن کیا کریں۔

سیالکوٹ ڈسکہ - لالہ موسیٰ

۲۵-۱ اپریل کو ۹ بجے کی گاڑی سے روانہ ہو کر میں دوپہر کو سیالکوٹ پہنچ گیا۔ وہاں پہلے ایک دوست کے ہاں کانفرنس تھی۔ کاریہ کرتاؤں سے بات چیت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ دلت اُدھار کی سمسیا دن بدن اس واسطے وکٹ ہو رہی ہے۔ کہ خود ہندو بھائی ہی ان لوگوں سے جیسا سلوک چاہئے نہیں کرتے۔ زمانہ کہاں کا کہاں پہنچ گیا۔ مگر بعض بھائی بالکل حالات کو اپنی اصلی صورت میں دیکھتے ہی نہیں۔ بہت سی بات چیت کے بعد یہ فیصلہ ہُوا۔ کہ شُدھ ہُوئے بھائیوں کے واسطے کوئی کام سکھلانے کا پربندھ ہونا چاہئے۔ فی الحال سیالکوٹ میں کوئی درزی کلاس کھول دی جائے۔ جس کے پربندھ کو سوچنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی۔

شام کو ایک لیکچر دیا۔ اور چونکہ صبح ڈسکہ جانا تھا۔ اس واسطے رات کو مجبوراً وہاں ہی رہنا پڑا۔ صبح نو بجے کی گاڑی روانہ ہو کر ۱۱ بجے ڈسکہ پہنچ گیا۔ راستہ میں لالہ موسیٰ سماج کے ادھیکاریوں کو ملنے کے واسطے خط لکھا ہُوا تھا۔ میرا خیال تھا۔ کہ اُن سے پرارتھنا کرونگا۔ کہ وہ سماج کا کام کیوں نہیں کرتے۔ نہ کوئی جلسہ ہوتا ہے۔ نہ کوئی پرچار ہوتا ہے۔ دس بارہ سجن وہاں پر بھارہے ہوتے تھے۔ میری پرسنتا کی کوئی حد نہ رہی۔ جبکہ مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایک ہفتہ سے سماج پھر کھل چکی ہے۔ اور پرسوں نیا چناؤ ہونے والا ہے۔ یہی نہیں بلکہ روز سماج میں ست سنگ لگتا ہے۔ اور اُتساہ بڑھ رہا ہے۔ میں نے جب پوچھا کہ ایک دم یہ معجزہ کیسے ہو گیا؟ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ سب

لالہ ہردیال جی چوپڑہ

اکسائز انسپکٹر کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ لگا۔ کہ جن کے دل میں سماج گھر کر لیتی ہے۔ وہ کسی حالت میں ہوں۔ آریہ سماج کا کام کرتے ہی رہتے ہیں۔ لالہ ہردیال ہمارے یوگیہ بھائی لالہ رلا رام گوجرانوالہ نواسی کے سپتر ہیں۔ آپ سرکاری ذمہ دار ملازمت میں ہیں۔ مگر وہ ان آدمیوں میں سے ہیں جو کہ اپنے چرچ میں جانا اپنا ویسا ہی حق سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ مسلمان اپنی مسجد یا انگریز گرجے میں جانے کا۔ جب آپ لالہ موسیٰ تبدیل ہو گئے

اتوار کا دن تھا۔ صبح اُٹھ کر سیدھے سماج کو روانہ ہوئے۔ آگے جا کر دیکھا۔ کہ سماج کو تالہ لگا ہے۔ وہیں ڈیرہ لگا دیا۔ اور لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ کسی آریہ سماجی کا پتہ دیں۔ اُن کو بلایا گیا۔ جو بھائی آئے۔ ان سے پوچھا کہ میں روحانی پیاس کو بجھانے آیا تھا۔ وہ میری پیاس بجھی نہیں۔ تب بتلائیے اس پاپ کا بھاگی کون ہے؟ آریہ سماجیوں کے اندر آگ مدھم تو ہو جاتی ہے۔ مگر چنگاری بجھتی نہیں۔ اس واسطے پریم بھری جھاڑ کا اثر ہُوا۔ اور اس دن سے نہ صرف ہفتہ وار بلکہ روزانہ سماج لگنی شروع ہو گئی۔ ان کو مت نئے پنڈتوں کی ضرورت نہیں کوئی بھی سبھاسد ستیارتھ پرکاش کی کتھا کر دیتا ہے۔

انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ واپسی پر وہاں بھی ایک دو ویکھیان دوں۔ میں دوپہر کو ڈسکہ پہنچ گیا۔ اور وہاں لیکچر دے کر سماجک بھائیوں سے مل کر ساڑھے پانچ بجے لالہ موسیٰ پہنچ گیا۔ ڈسکہ آریہ سماج نے کرایہ کر کے ایک لاری میں مجھ کو لالہ موسیٰ پہنچا دیا۔ گاڑی کا کوئی وقت نہ تھا۔

لالہ موسیٰ میں ستری پاٹھشالہ کو دیکھ کر ۶ بجے کھلے میدان میں ایک لیکچر دیا۔ اور پھر دوسرا

کرنرانیٹر میل پکڑ کر رات کو لاہور آگیا۔

مہاشہ گوپال سنگھ جی

لالہ موسیٰ کے ذکر کیساتھ مجھے ایک بار ذکر اس واسطے کرنا ضروری ہے کہ آریہ بھائی جانیں۔ کہ آریہ سماج کی جن کرتی کہیں کہیں کونوں میں بیٹھے بھی کچھ کر رہے ہیں۔ مہاشہ گوپال سنگھ جی ایک بزرگ ہیں۔ اپنا دوکان داری نہیں۔ اس سے عام طور پر لالہ گوپال داس بھی کہتے ہیں۔ وہ بہت ودوان نہیں۔ مگر سوادھیائے کا شوق ہے۔ مطالعہ کی لگن ہے۔ اُنہوں نے ساماجک مختلف سدھانتوں پر اپنے طور کوئی پچاس ساٹھ کتب لکھ رکھی ہیں مگر خود چھپوانے کا سامرتھ نہیں ہے۔

ساماجک بھائیوں کو میں نے صلاح دی کہ کچھ رقم جمع کر لی جاوے۔ جس میں میں بھی تھوڑا بھاگ ڈال دونگا۔ وہ رقم سماج میں جمع رہے۔ اس سے ایک دو کتب ایک دم چھپ جائیں۔ تقریباً لاگت پہنچ جاویں۔ جب قیمت وصول ہو جاوے۔ تو تیسری چھپوا دی جاوے۔ یہ سلسلہ جاری رہے۔ چونکہ اصل میں سے کسی کو کچھ نہ دیا جاویگا۔ اس لئے وہ رقم قائم رہے گی۔ اور اُن کی اچھی اچھی پُستکیں شائع ہوں گی۔ مفصل کے ساماجک بھائیوں کو چاہئے

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے

بڈھے جوانوں اور بچوں کیلئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت ۲۰ تولہ ۱۲ ۔ ۱۰ تولہ ۔/۱۰
دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۴

نوٹ۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ میلارام نیسٹر اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔
ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
پشاور چھاؤنی - کویراج سکھدیو کلیان ایشد ھالیہ
فیروزپور شہر - حکیم بھگونداس سنت رام - چوک جمیعت راے۔
گوجرانوالہ کوراج شنکر نند لال کوئٹہ حکیم رام سنگھ بنساری بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تلہ گنگ سناتن دھرم سبھا کا باوا آدم نرالا ہے

آریہ دھرم کی دھارنا کا سوشل تاریخ آخیر دن تک اسباب کی شاہد رہیگی۔ کہ آریہ سماج کو جنم دینے والے شری سوامی دیانند جی نے آریہ جاتی کے ساتھ بڑا بھاری اپکار کیا۔ اس جاتی کو کون دشمن خواہ وہ پورانک سناتن دھرمی ہو۔ برہمو سماجی یا جینی۔ بلکہ مسلمان اور عیسائی بھی اس بات کو مانتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو قائم کر کے شری سوامی دیانند جی نے بہت ساری کوریتیاں آریہ جاتی سے ہٹا اور اس جاتی کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ انگریز مدبروں کی رائے شاہد ہے کہ آریہ سماج ہندوؤں میں ایک زندہ پارٹی ہے بااصول سناتن دھرمی بھی دیانند جی کے گن گاتے ہیں۔ اگر آج سے دس پندرہ سال پہلے کی طرف نظر دوڑائیں۔ تو آپ کو آج کی اور اس وقت کی سناتن دھرم سبھاؤں کی رپورٹوں کا فرق معلوم ہوگا۔ جو فرق بیان آریہ سماج دور کرنے کے لئے کہتا تھا۔ اور سناتن دھرمی اس کی مخالفت کرتے تھے۔ آج وہی برائیاں دور کرنے کی خاطر جگہ جگہ شہر شہر گاؤں بہ گاؤں سناتن دھرم سبھائیں آواز اٹھا رہی ہیں۔

ہندو سیوا کانفرنس کراس راج جس کے پریزیڈنٹ پنڈت مدن موہن مالویہ جی تھے جو سناتن دھرم کے پرسدھ اور ودوان پنڈت ہیں۔ ودھواؤں کی بُری حالت کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔

سناتن دھرم کانفرنس پشاور میں استقبالیہ کمیٹی کے پریزیڈنٹ رائے صاحب لالہ مہر چند جی نے ایڈریس پڑھا۔ اس کو دیکھ کر کوئی ایسا آدمی نہیں۔ جس کو ذرا بھی اس جاتی کیلئے درد ہو۔ اور اس کا سر شردھا سے رائے صاحب مہر چند جی کے چرنوں میں نہ جھک جائے۔ اسلئے کہ انہوں نے اصلی فوٹو اس جاتی کا کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ شری سوامی شنکر آچاریہ جی نے تو آریہ سماج کے کام کو حد سے زیادہ پھیلا کر دیا۔ جب کہ انہوں نے چھوت چھات کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ میری رائے میں ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے کہ وہ رائے صاحب لالہ مہر چند جی سوامی اتیہ پتھک اور پردھان جگت گورو سوامی شری شنکر آچاریہ جی کا دھنیواد کریں۔

مگر مجھے سب سے زیادہ دکھ ہوتا ہے جب میں اپنے گاؤں تلہ گنگ کی سناتن دھرم سبھا کو وہیں کھڑا ہوا دیکھتا ہوں۔ جس کا بھاری کارن یہ ہے۔ کہ اس کی باگ ڈور ایسے آدمیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو سناتن دھرم سبھا کے واستو میں دشمن ہیں اور ان کا خیال ہے۔ کہ سناتن دھرمی اُن کو کہتے ہیں۔ جو شراب نوشی کرے۔ سگریٹ۔ تمباکو استعمال کرے۔ ماس کھائے۔ رنڈی یا لڑکوں کو سناتن دھرم کی سٹیج پر نچائے۔ زنا پیشہ۔ اچھوت ادھاریوں میں برت پیدا کرے۔ اور ان کی رائے میں وہی براہمن ہے۔ جو جنم کا براہمن ہو۔ خواہ اس کے لئے شودر کا کام کا آکشر بھی برابر ہو۔ مجھے اور بھی دکھ ہوا۔ جب میں سناتن دھرمی مہاشیوں کے ہاں پانچ یا چھ سنسکاروں میں شامل ہوا۔ اور جس برہمن نے جنم کا برہمن ہو کے آیا نے سنسکار کرائے۔ اس نے مہارنی رٹ دی۔ اور پیسوں کے لئے ہاتھ پھیلا رہے۔ اس سے تو ہزار درجہ اچھا ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر کچھ بھی نہ کریں۔ اور پرماتما کا نام لے کر خود ہی اس سنسکار کو انجام دے دیا کریں۔

آریہ سماج تلہ گنگ کے سالانہ جلسہ کے بعد سناتن دھرم پرچارنی سبھا تلہ گنگ نے تین چار دن آریہ سماج کے اثر کو زائل کرنے کے لئے لالہ گوردتہ مل جی کے لیکچر کرائے۔ اس میں

ناری کے ہاتھ کا بھوشن۔ اور ——— جیون کی شوبھا

جیون کا آنند چھپ گیا

۲۰ × ۳۰ = ۳۲ صفحہ کے ۴۶۵ صفحات کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ صرف
۲۵ فیصدی کمیشن اور پستک ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط

لیکھک:۔ ودیا بھوشن شری پنڈت مہندر شرما کاویہ وید تیرتھ ساہتیہ آیوید

آدریہ پستک کلکتہ

پستک میں ۵۔ ادھیائے اور ۵ کھنڈ ہیں جن میں ہوا سے لے کر ابد الابد سرل ساد ھنوں کا درشن ہے۔ بناوٹ کے پران دو یا دعا لاعلاج درجہ کی ریکشا کا اپائے۔ ناری رچنا۔ ماسک ادھیو گیان۔ روتو متا ہونے کے ترت ...

[illegible] کمیونٹی رنگوں کا گیان۔ مذاق اور آتم العجیبہ ... ہے۔

عبادت کے ۳۰۰ قسم کے سانچوں کے بھید اور اپجوگ شرطیں کے ساتھ ... شاستریہ ادھیوگ مدنش بیان کی ہے۔ جن میں لیکھک نے اپنے ہرمن کے ۱۸ درشنوں کو بھی لکھا ہے۔ ... لکھا ہے۔

یدی آپ پستک پڑھ کر سبھا پرسن نہ ہو جائیں۔ تو پھر بلا ہاتری کے ہر ایک یوتی ... اور یہ سمجھ لو کہ ... پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو پرنتیک گھر اس جیون کے آنند سے سرگیہ بنا رہے۔

(۱) سرب پچھوپش چکتسا قیمت ۵ ... پستک کا ہی پانچواں ادھیائے ہے۔ اس میں ... آدمی ... کو چکتسا ... علیحدہ ہی چھاپ دیا ہے۔

(۲) وید اور منش کے ست منانتر قیمت ۳ ... وید کی آدرشکتا۔ منش اور وید ہی ایشوری گیان ہے یہ بات اکاٹیہ ... ہے سمجھ کی گئی ہے۔ یدی آپ سرشٹی کی اتپتی ... پورا پورا گیان چاہتے ہیں۔ تو ایک بار اسے آدشیہ پڑھ جائیے۔ سرشٹی کی آیو کے وشے میں پاشچاتیہ گیان نرتاؤں کے وچار اور بھگت آریہ کے وچار ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۱ ... درشنوں کا پوری گنتی تھا سور منڈل کی سینو کی آیو کے ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ درشنوں کا کلپ ... ۱۱۰۴۳ ... درشنوں ... ٹھیک گیان کرنا چاہتے ہیں۔ تو ضرور اسے پڑھ جائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ شری بی ایس شرما۔ K.V.T
۲۰۔ کار نوالس سٹریٹ۔ کلکتہ

شیریں و خوش ذائقہ چیز کون پینا پسند نہیں کرتا

سکھ سنچارک دراکشاسو

انگوری منقوں سے تیار کردہ

طاقت۔ چستی بڑھانے والا فیض جسم کا گوشت و خون بڑھاتا اور بیماری اندیشہ پیدا ہونے کھانسی۔ زکام نیند کی عجیب سنگھ

دور کر کے قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے ضعیفی کی کھانسی۔ بد ہضمی۔ قبض کے بعد کی کمزوری۔ دور کرتا ہے۔

جس پر سکھ سنچارک کمپنی نہ ہو خریدئے قیمت بڑی محصول بڑی بوتل ...

ملتا ہے
سمتھرا کا نام ہو۔ اس کر بوتل ... چھوٹی بوتل ... اور چھوٹی کا ...

المشتہر
سکھ سنچارک کمپنی۔ متھرا

اچھوتوں کو اپنے سے دُور رکھنے اور دور ہوا ایک کے پیتر پرواہ نہ کرنے پر زور دیا گیا۔ بلکہ یہ بھی اُنھوں نے فرمایا۔ کہ سوائے جنم کے برہمن کے سٹیج پر کسی کو بولنے کا ادھیکار نہیں ہونا چاہیے میں اپنے تلہ گنگ نواسی بھائیوں و بزرگوں کو کھلے لفظوں میں جتلا دینا چاہتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں۔ کہ وہ میری باتوں کو نوٹ کر لیویں کہ ان کو ایسے آدمیوں سے بچنا چاہیے کیونکہ ایسے آدمیوں کے کہنے اور کرنے میں سوار تھ ہی سوار تھ ہے۔ مہاشہ گیان چند بھیک نے تو حد کر دی کہ وہ ہوا پیراہ سناتن دھرم کے خلاف ثابت کیا۔ اس بھولے بھالے بھائی کو کہنے سے پہلے اپنے لفظوں کو تو جانچنا تھا۔ جبکہ آپکے یونینیہ پتا جی نے بیتر پرواہ کیا ہوا ہے۔ اور نہ شری گیان چند جی اپنی سوتیلی ماتا کو روزانہ ستر دہا پوروک نمسکار کرتے ہیں۔ در اصل بات یہ ہے کہ چونکہ آریہ سماج تلہ گنگ نے دھرم ہوا پراد پر بکھیان کرائے تھے اور اچھوت آدمی کو اصلی روپ میں پیش کیا تھا اس لیے سناتن دھرمی بھائیوں نے یہ سوچا کہ چونکہ آریہ سماج نے ان باتوں کا منڈن کیا ہے۔ اس لیے سناتن دھرمی بھائیوں کا فرض ان باتوں کا کھنڈن کرنا ہے۔ آریہ سماج تلہ گنگ کے جلسہ پر دس پندرہ اچھوت بھائی دھرم دھاری سے دس پندرہ اچھوت بھائی دہند اور قرآن ہوتے تھے۔ تو آریہ سماج نے ان کو اپنایا۔ کیونکہ وہ اس آریہ جاتی کے سچے سپوت تھے ان کا اس جاتی سے لگن اور پیار ان کے بھجنوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ مگر میرے سناتن دھرمی بھائیوں نے غلط فہمی پھیلا دی۔ کہ آریہ سماجی تو مہتروں کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ اگرچہ ایسی جھوٹی خبروں کا نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا کیونکہ آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر دوسرے دن مفصل بات عام جنتا کو سنا دی گئی۔ تاہم کتنے شوک کی بات ہے۔ جب مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ سناتن دھرم تلہ گنگ کا بانی آدم نرالا ہے ایک بھائی نے تو سناتن دھرم سبھا تلہ گنگ کی سٹیج پر کہدیا۔ کہ آریہ سماج جو پرماتما کو مانتا ہے۔ وہ جھوٹے پرماتما کا پرتیکش درشن کرا دے۔

یہ بھائی اچھا لکھا پڑھا زیرک ہے۔ مگر اس کو تو یہ خیال تھا۔ کہ آریہ سماج کا پلیٹ فارم نہیں بلکہ سناتن دھرم کا ہے۔ جو کہہ دیں گے۔ لوگ سن لیں گے۔

اس بھائی سے میں ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اگر پرماتما کا درشن کرنا چاہتا ہے۔ تو اصلی معنوں میں جاتی ہت اپنے اندر پیدا کرے۔ آریہ سماج میں بھرتی ہو

۴ کر دیوے۔ اور جاتی پر بلیدان ہونا سیکھے جیسا کہ اس جاتی کی خاطر آریہ سماج کے پروانے شہید ہوئے۔ اور ہوتے رہیں گے پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ پرماتما کے درشن نہ ہوں بھائی گوروتہ مل بی۔ بی دتال سے میرا نویدن ہے۔ کہ اگر واستو میں انکو ہندو جاتی سے لگن ہے تو وہ سناتن دھرم سبھا کے ممبروں میں سے سب سے پہلے سوشل برائیاں دور کرائیں اور خود مہا پرشوں کے گن اپنے میں پیدا کریں۔ نہ کہ کام تو نیش کا کریں اور پنڈت کہلانے پر تیت پر ہیں۔ میں تو اس دن سناتن دھرم سبھا تلہ گنگ کو مبارکباد دونگا۔ جس دن وہ ایک آدمی بھی پیدا کر سکیں گے جیسا کہ آریہ سماج تلہ گنگ نے کتنے ایسے آدمی پیدا کئے کہ جن کے قول اور فعل میں رتی بھر بھی فرق نہیں۔

نونہال آریہ ستیشی تلہ گنگ (نواسی)

خط و کتابت میں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

سماجک جگت

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

(۱) برہمچاری بڑے زور شور سے سنشٹ شروع ہیں۔ سب اودھیا پک مہودیہ اپنے اپنے کرتویہ کا نیم پوروک پالن کر رہے ہیں۔ سب برہمچاری آنند پرسن ہیں۔ سوائے ایک دو برہمچاریوں کے معمولی تکلیف کے جو زیادہ تر پسینے کے دبنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ باقی سب برہمچاری بالکل تندرست ہیں۔ اور ہسپتال اس سال پرایہ خالی ہی رہا ہے۔

(۲) گرمیاں بھی اپنے جوبن پر ہیں۔ دن کے دس بجے تک ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ اس کے بعد سائینکال تک کافی گرمی ہوتی ہے۔ اس لیے ۱۵ مئی سے ڈیڑھ مہینہ کے لیے ودیالیہ بند ہو جائیگا۔ اور سب برہمچاری گرمیوں کی چھٹیوں میں ہردوار گوروکل کی پوتر بھومی میں نواس کریں گے۔

(۳) سالانہ امتحان ہو چکا۔ اور پریکشا پرینام سنرکشکوں کے پاس پہنچ چکا ہے۔ پرینام سنتوش جنک ہے۔ آٹھویں اور نویں جماعت کے ممتحن سب باہر کے ودوان تھے۔ نویں جماعت میں کوئی بھی برہمچاری فیل نہیں ہوا۔ سب نمبر کلاس پاس ہوئے۔ آٹھویں جماعت میں ۱۸ برہمچاریوں میں سے صرف تین برہمچاری فیل ہوئے۔ ساتویں میں صرف ایک برہمچاری فیل ہوا۔ غرضیکہ برہمچاریوں اور برہمچاریوں کی محنت اس بار اپنا پورا پھل لائی ہے۔ ادھیکاری پریکشا کے ۳۰ برہمچاریوں میں سے ۲۶ تو بالکل پاس ہو گئے چار کی دوبارہ پریکشا ہو گی۔ اور ہم کوئی بھی فیل ہو گئے۔

(۴) جن سنرکشکوں نے چھٹیوں سے پہلے کچھ دریافت کرنا ہو۔ ان کے پتر ۱۰ مئی تک یہاں آ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد گوروکل کانگڑی میں خط و کتابت کی جاوے۔ کیونکہ دفتر وہاں ہی چلا جائے گا۔ اس کے بعد پھر یہاں دفتر یکم جولائی کو کھلیگا۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج سرینگر کشمیر کا وارشکوتسو

کشمیر کی یاترا کے لیے آنے والے سجنوں اُپدیشک اور سنیاسی مہاتماؤں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آریہ سماج سرینگر حضوری باغ و آریہ سماج مہاراج گنج کا وارشک

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی لوگ جگہ بجگہ تھوڑے تھوڑے اناتھ اکھٹے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو شو کما کر دیکر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پرانتہ ہوتے ہی انکو کر جلا میں لے جاتے ہیں اور حساب منگواتے ہیں +

سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ ایسا تبھی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کے پنجوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ پر انکو کہیں کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں ان کو سیدھا پنجاب کیندری اناتھ آلیہ دیہ مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور کنیائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ اور شکشا پا رہی ہیں۔

یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان شریمان مہاشہ کرشن جی مالک اخبارات پرتاپ و پرکاش ہیں کے ماتحت ہے لوگوں کو چاہیے کہ اسکے ممبر بنیں اور اسکے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں ہر ایک ممبر دانے کا ہندو اس کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کا دھنیاواد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سوکے قریب اناتھوں کے لیے اناتھ آلیہ میں داخل کرا چکے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں کہ دوسرے بھائی بھی اپنے دان کا بھاگ یہاں پہنچاتے رہیں گے تا کہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں لانے سے تھوڑا ہونے سے نہیں لیے جا سکتے۔ اناتھ آلیہ میں لایا جاوے۔ اور انکو اچھی شکشا دیکر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ کی مفت طلب کریں

ہیرانند شرما سکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ دیہ مندر راوی روڈ لاہور

بچھو کی دوا

قیمت آٹھ آنہ ۔ قیمت آٹھ آنہ

پہاڑوں میں ۵ سال سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ

اس دوا کے لگاتے ہی زہریلے سے زہریلے بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے۔ نہ تڑپتا آدمی اچھا ہو جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ گوروکل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۱۱

اگست ١٨ سے ٢٨ ماہ تک مقرر کیا گیا ہے۔
ہر بار کے ان تاریخوں کا دھیان رکھکر
شری نگر درشن دیویں۔ تا کہ کشمیر کی سیر
اور اپکار دونوں کام ہو سکیں اور اُتسو بار وقت
ہو کر اچھی طرح وید پر چار کیا جا سکے۔ وید
پاٹھی پنڈت کافی آ جانے پر برہم یگ بھی
روزانہ کیا جائیگا۔ شاید ایک دو روز پہلے ہی
شروع کیا جاوے۔ سوامی سرزدانند جی مہاراج
نے پیار کہا ہے کہ ضرور درشن دینے کی
کرپا کریں۔ جس بھائی کو سوامی جی کا پتہ ہو
یا جس سماج میں ہوں۔ وہ کرپا کر کے اس
اُتسو کی اطلاع سوامی جی کو دے دیویں۔
(چرنجیت لعل منتری آریہ سماج سرینگر
حضوری باغ)

آریہ سماج لالہ موسیٰ کا سالانہ چناؤ

۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۸ کو آریہ سماج لالہ موسیٰ کا سالانہ انتخاب مندرجہ ذیل ہوا:۔
بابو ہرجس رائے صاحب پریسیڈنٹ
لالہ دینا ناتھ چڈہ۔ لالہ فتح چند صاحب
وائس پریزیڈنٹ۔ بابو سشیل کمنی لعل صاحب
سیکرٹری۔ لالہ سدت رام صاحب و
بابو بنشوری لعل صاحب اسسٹنٹ سکرٹری
لالہ کرپا رام چڈہ خزانچی۔ بابو بوٹا رام
لائبریرین۔ منتری آریہ سماج لالہ موسیٰ

آریہ سماج روپڑ کا چناؤ

لالہ رلا رام عرضی نویس پردھان۔ چودھری
سندر لعل اُپ پردھان۔ لالہ لال چند گپتا
منتری۔ برہمچاری بھیشم دیو اُپ منتری۔
لالہ بھگو رام خزانچی۔ چودھری لچھمنداس
لائبریرین۔ لالہ پریہلو رام مینجر۔ لالہ لال
چند گپتا اسسٹنٹ مینجر سوم ناتھ کنیا پاٹھ
شالہ۔ (منتری)

ویدک بواہ۔ موضع گھمان ضلع گورداسپور
میں مہاشہ ہری دیو جی شاستری کا بواہ باوا
منی رام بیراگی ساکن گھمان کی سپتری کے
ساتھ جات پات کے بندھنوں کو توڑ کر
ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش کی طرف سے
بیس روپیہ اور کنیا پکش کی طرف سے چار
روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا۔
(رام گوپال منتری آریہ سماج گھمان)

انبالہ چھاونی میں دلت اُدھار کا عملی کام

انبالہ چھاونی کی آریہ سماج
وید پرچار وغیرہ کی سرگرمیوں کے ساتھ
ساتھ دلت ادھار کے کام میں بھی دلچسپی لے
رہی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں گھڑامی برادری
کے متعدد اشخاص کا یگیوپویت سنسکار
کرایا گیا تھا۔ اب ان دنوں اسی برادری
کے دو گھروں میں لڑکیوں کی شادیاں ویدک
ریتی سے ہوئیں۔ دونوں شادیاں خاص طور
پر قابل ذکر ہیں۔

پہلی شادی مہاشہ بابو لعل کی کنیا کی
٢٦۔ اپریل کی رات کو ہوئی۔ اس موقع
پر مہاشہ بابو لعل نے آریہ سماج کو پریتی
بھوجن کی دعوت دی۔ آریہ بھائی بڑی
فراخ دلی سے شامل ہوئے۔

ان کے علاوہ مقامی کانگرس کمار کن
ہندو سبھا کے پریزیڈنٹ لالہ رامجیداس
سکرٹری اندر واش پریزیڈنٹ بھی شامل
ہوئے۔

(۲) اگلی رات کو دوسرا بواہ سنسکار ہونا
تھا۔ مگر ور پکش کی طرف سے رکاوٹ
ڈالی گئی۔ کنیا پکش کی طرف سے کہدیا
گیا۔ کہ بواہ ویدک ریتی سے ہی ہوگا۔ اس
پر انبالہ چھاونی کے تمام گھڑامی بھائی جمع
ہوئے۔ آخر قرار پایا۔ کہ اب تو شادی آریہ
ریتی سے ہی ہوگی۔ اگر لڑکے والوں کو منظور نہ

بالکل نئے دھارمک تحفے

سوامی ستیانند جی مہاراج کی تازہ تصنیف
اُپنشد سنگرہ ہندی میں اپنی شان کی واحد تصنیف سمجھنی چاہئے۔ آج تک گیارہ اُپنشدوں کی ایسی سندر سرل اور سستی ٹیکا ہندی میں نہیں چھپی تھی۔ گیارہ اپنشدوں کا بھاشیہ۔ سوامی جی نے ہندی پریمیوں پر بڑا اپکار کیا ہے۔ جو ایسا سندر گرنتھ رچا ہے۔ ترجمہ کا طریقہ ایسا انوکھا اور سہل ہے۔ کہ معمولی ہندی جاننے والا بھی سنسکرت شلوک کا پورا پورا مطلب سمجھ جاتا ہے۔ چار سو صفحوں کی بڑے سائز کی کتاب معہ سنہری جلد قیمت صرف ایک روپیہ دس آنہ۔ ایک کاپی پر ڈاک خرچ ۱۱ر لگتا ہے۔

بلاک کی خوشنما دس ہاف ٹون تصاویر والا
"بھگتی درپن" کا تیرھواں ایڈیشن
اس میں کئی چیزیں ایسی بڑھا دیگئی ہیں۔ کہ دیکھ کر آپ کا چت پرسن ہو جائے گا۔ ہر ایک آریہ استری پرش۔ بالک کے پاس اسکی ایک کاپی رہنی چاہئے۔ پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط کی جاتی ہے۔ قیمت سنہری جلد مع بیت ہندی صرف دس آنہ ایک درجن اکٹھی منگانے والا پر فی کاپی ۹ر

ستیارتھ پرکاش کا تازہ اُردو ایڈیشن
آٹھ سو صفحوں کی ضخیم کتاب صرف دس آنے میں اس سے سستی کتاب آپ کو مارکیٹ میں دوسری کوئی نہیں ملیگی۔ ہر ایک آریہ سجن اور آریہ سماج کو رشی کے اس انمول گرنتھ کے پرچار میں ہاتھ بٹا کر پنیہ کا بھاگی بننا چاہئے اتنی شاندار کتاب کی قیمت دس آنے نرپونجیکے برابر ہے۔ پچیس کاپی اکٹھی منگوا کر تقسیم کرنیوالوں کو خاص رعایت دیجاوے گی۔

دیانند چترادلی معہ مکمل جیون چرتر
اُردو زبان میں بالکل نئی چیز
آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند سرسوتی کی زندگی کے واقعات فوٹو بلاک کی رنگین تصویروں میں۔ تصویروں کے سلسلہ وار دیکھنے پر رشی کا سارا جیون بائسکوپ کی مانند آنکھوں کے سامنے ناچنے لگتا ہے تصویروں کے اتنے بڑھیا نمونے آپنے پہلے نہ دیکھے ہونگے۔ ایسی تصویریں ہی دو دو پیسے زیادہ قیمت کی ہیں۔ اس پر بھی مہرشی کا مکمل جیون چرتر شامل کر کے اور اُس پر خوبصورت رنگین جلد بنا کر یہ سندر گرنتھ صرف ایک روپیہ چار آنے میں دیا جا رہا ہے اس جیون چرتر میں وہ تمام واقعات آگئے ہیں۔ جو مہرشی کے بعد عرصہ تک وقتاً فوقتاً اخبارات میں شائع ہوتے رہے یہ کتاب دیکھنے کے قابل ہے۔

گرہست دھرم اُردو ہر ایک گرہستی کے پاس اسکی ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے گرہستی کا سچا رہنما اور بیش قیمت تصنیف کا بھنڈار ہے قیمت ۱۰ر

استریوں کیلئے بالکل نئی اور بڑھیا تصنیف
استری شکشا (ہندی) استریوں کیلئے آج تک کئی کتابیں چھپی ہیں۔ مگر یہ سب سے بازی لے گئی ہے۔ جہاں ایک کاپی گئی ہے۔ وہاں سے بعد ازاں کئی کئی کاپیوں کے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ خواہ آپ کی دھرم پتنی چار پانچ بچوں کی ماں بن چکی ہے۔ خواہ آپکے ابھی بیاہ کیا ہی۔ یہ کتاب ہر حالت میں آپ کے گھر کو سورگ کا نمونہ بنا دیگی قیمت صرف ۸ر

ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہاتھوں ہاتھ بک جانے والی بھجنوں کی مقبول عام کتاب
"پشپانجلی" کا سولھواں ایڈیشن جس میں کئی بالکل تازہ اور نئے بھجن ڈالے گئے ہیں۔ جو آپکو اور کسی بھجن پستک میں نہیں ملیں گے۔ تازہ بھجنوں کا یہ گلدستہ ہم نے بہت خرچ کرنے کے بعد حاصل کیا ہے کتاب کی شکل و صورت اب کی مرتبہ نہایت دلکش بن گئی ہے۔ ایکر تبہ ضرور دیکھیں قیمت ہندی صرف ۱۰ر اُردو ۸ر۔ ہارمونیم ایڈیشن ہندی ۱۲ر اردو

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ — **آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور**

باتصویر **خاوند بیوی کا رہنما** کتاب

تحفۂ شادی

مضمون کی فضیلت۔ پُر لطف شادیاں۔ پوشیدہ بناوٹ باتصویر۔ قدرتی استعمال۔ خاص ہدایات قرالغفر، امر شادی۔ خاوند بیوی کی ملاقاتیں۔ مجردوں۔ طالب علموں کا دستور العمل۔ امراض کا علاج۔ بیشمار قیمتی مضامین قریباً ۲۵۰ صفحہ خوبصورت مجلد قیمت ۱۲ر محصول ۷ر

ملنے کا پتہ سیتا رام دھرم کو پراج آدتیہ رسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

اپنے شہر کے کتب فروشوں سے خریدو!

Haridwar. Digitized by eGangotri

ہو ز بارات واپس لے جاویں۔ اب تو بارات والوں کی شیخی کرکری ہو گئی۔ اور آمنو برادری سے معافی مانگی۔ اور اگلی رات بواد سنسکار پنڈت ماہر پرشاد جی نے کرایا۔ ان دونو سنسکاروں کا کہ تمام ذلیت برادریوں پر ایسا سکہ بیٹھا کہ آئندہ کے لئے تمام رکاوٹیں دور ہو گئیں۔ یہ سب ڈاکٹر لال چند جی پردھان آریہ سماج کی کوششوں کا پھل ہے۔
(منشی رام آریہ انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا سالانہ جلسہ

۲۰۔ اپریل پرات ہون یگیہ اور پرارتھنا اُپاسنا کے بعد منوہر اُپدیش سوامی دھرمانند جی کا ہوا۔ رات کو سماج مندر میں نتھا ہوئی۔ اسی طرح ۲۱ تا شتہ ۲۴ صبح تک سماج مندر میں صبح و شام وید پرچار ہوتا رہا۔

۲۴۔ اپریل کو بہ سنکیرتن جلوس مہاشہ کیسر چند مہاشہ گوراندتہ مل جی کے بھجن ہوئے۔ شہر میں ۲ گھنٹہ اچھی خاصی رونق رہی۔ رات کو مہاشہ چرنجی لال جی پریم کا منوہر اُپدیش کھلے میدان میں ہوا۔ ۲۵۔ ۲۶۔ اپریل شریمان پورن چند جی۔ پنڈت رامچندر جی۔ پنڈت بھدر پال جی۔ پنڈت بنواری لال جی اودھشٹاتا وید پرچار کے اُپدیشوں سے پیاسی آتمائیں ترپت اور آنندت ہوئیں۔

۲۵۔ ۲۶ کی رات کو اُپدیش پربھو جی کے کھلے میدان میں ہوئے۔ منڈپ میں جس قدر جگہ بنائی گئی تھی۔ کھچا کھچ بھر جاتی تھی۔ دوپہر کو ایک ہفتہ متواتر سماج مندر میں استری سماج کا جلسہ ہوتا رہا۔ جس میں سوامی دھرمانند جی کے اُپدیش ہوتے رہے۔ پتری پاٹھشالہ کی لڑکیوں کو انعام تقسیم کرنے کے لئے ۲۹ روپیہ شریمتی رکمنی دیوی جی نے دان دیا۔ غرضیکہ وید پرچار سپتاہ بڑی کامیابی سے سماپت ہوا۔ (تلسی داس پردھان آریہ سماج پنڈی بھٹیاں)

یگیوپویت سنسکار

۱۹۔ اپریل کو عزیز نند لال متبنیٰ مرحوم بابو چندن لال مینگی کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ آریہ سماج کو مبلغ دو روپے دان ملا۔

وید پرچار۔ سوامی سدا ہری پرچارک نے متواتر دس روز آریہ سماج سانہ وال میں اپنے منوہر اور اُتم ویاکھیانوں سے آریہ سماج کے اصول اور سنگٹھن پر پرچار کیا۔ جس سے حاضرین اور نگار دس والے نہایت ہی متاثر ہوئے۔

۲۶۔ اپریل کو لالہ دیس راج پیارے لال ملک راج کی شوک جنک مرتیو پر آریہ سماج نے شوک پرستاو پاس کیا۔ اور سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔
(پیارے لعل کپل آپ منتری آریہ سماج سانہ وال)

محکمہ تعلیم کا سرکلر

آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس خاص طور پر محکمہ تعلیم پنجاب کے اس سرکلر کے برخلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جو اس نے گورنمنٹ سکولوں میں ہندی کو بجائے پانچویں جماعت کے ساتویں جماعت سے شروع کرنے کے لئے جاری کیا ہے۔ اس سرکلر سے آریہ ہندو سکولوں کو بری طرح سے کچلا گیا ہے اور سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اور ہندوؤں کے جذبات پر کٹھارا گھات کیا گیا ہے۔ جن کی تمام مذہبی پستکیں ہندی بھاشا اور سنسکرت میں ہیں۔ اور خاص کر اس سماج کے پرائمری سکول کو جس کی تعلیم کا میڈیم ہی ہندی بھاشا ہے۔ اور جس میں سو کے قریب طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ سخت دھکا لگیگا۔ اور سخت نقصان ہوگا۔ اس لئے محکمہ تعلیم کی توجہ اس طرف دلاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلد سے جلد اس سرکلر کو واپس لیا جاوے۔ (ٹکا رام پردھان آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

(۱) مہاشہ سنگا رام جی نے اپنے پتر کا مونڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ تین روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

(۲) لالہ رام بھیجا شاہ جی جنرل خزانچی آریہ سماج میرپور نے اپنے نئے مکان کا پرویش سنسکار کرایا۔ اس شبھ اوسر پر راقم کی پرارتھنا پر آپ نے نہایت فراخدلی سے آریہ سماج مندر میں سنگ مرمر کی یگیہ شالہ بنوانے کا وعدہ کیا ہے۔

(۳) مہاشہ سوہن لعل جی نے اپنی پتری کا وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ اور اس شبھ اوسر پر ۱۶ روپے آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

(۴) شوک مہاشہ بنا لعل جی کے پتر کا دیہانت ہو گیا۔ آپ نے پورن ویدک ریتی سے انتیشٹی سنسکار کرایا۔

(۵) بخشی ایشر داس جی نے آریہ سماج میرپور کو اچھوت جاتی کے بالکوں کے اندر تعلیمی اغراض کے لئے ۵ روپے ماہوار دینا سویکار کیا۔

ہندی پربھاکر۔ ہندی بھوشن۔ ہندی رتن کا سنٹر پنجاب یونیورسٹی نے میرپور میں بنانا منظور فرمایا ہے۔

آریہ پتری پاٹھشالہ میرپور سے امتحان مڈل میں ۹ لڑکیاں بھیجی ہیں۔ سٹاف نہایت اعلیٰ ہے۔ ہیڈ ادھیاپکا شریمتی سیتا دیوی اپنے فرائض منصبی کو پوری لگن سے ادا کرتی ہیں۔ ہر رنگ تعلیم کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ (کرم چند کپل منتری آریہ سماج میرپور ریاست جموں)

نام کرن سنسکار

بابو رام لعل جی سٹیشن ماسٹر ڈیگو وال شاہ پور کی پتری کا نام کرن اور پتر کا مونڈن سنسکار سوامی کو پنڈت سوم دت جی نے کرایا۔ ۳ روپیہ آٹھ آنہ مختلف فنڈوں کو دان ملا۔ (رام گوپال سلانوالی)

شوک پرستاو

آریہ سماج میبو (برما) کے سدسیہ ۱۶۔ ۲۶ اپریل کے ادھیویشن میں پرچیہ شاستری پنڈت گنیش شنکر ودیارتھی کی بے وقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اور ان کے سمبندھیوں کے لئے پرماتما سے دھیریہ کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ (منتری آریہ سماج میبو)

لواہ پھڈان

وزیرآباد کے عزیز کندن لال ولد لالہ ٹھاکر داس کے پسر کی شادی کے موقعہ پر مختلف سماجوں سنستھاؤں کو تیس روپیہ دان ملا۔ (امرناتھ نئی دہلی)

سوالات

۱۔ اگر کسی کو سر درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ چوٹ کا درد یا کوئی اور جسمانی درد ہو تو کیا لگانا چاہیے؟

۲۔ اگر کسی کو بھڑ۔ بچھو۔ سانپ یا کوئی بھی زہریلا جانور کاٹ جاوے۔ تب کیا لگانا چاہیے؟

۳۔ اگر کسی کو پیٹ درد۔ بدہضمی۔ قے۔ ہیضہ۔ دست۔ پیچش وغیرہ عارضہ ہو جاویں تب کیا کھلانا چاہیے؟

۴۔ اگر کسی کے زخم لگ جاوے۔ یا پھوڑا پھنسی تکلیف دے تب کیا لگانا چاہیے؟

جواب

لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ہزار لیے خطوط لکھ کر بھیج چکے ہیں۔ مثلاً

سنت تیرتھ صاحب مجسٹریٹ منتظم آباد سے لکھتے ہیں: آپ سے کئی مرتبہ امرت دھارا منگوایا اور عام طور پر گھر میں اور عملہ تحت میں اسکا استعمال کیا۔ ... واقعی کل بیماریوں کا ایک ہی علاج ہے کوئی گھر امرت دھارا سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔ دم غنیمت ہے پرماتما آپکے کارخانہ کو اس سے زیادہ ترقی دیوے۔

اب آپ سمجھ گئے کہ آپکو کیا چیز پاس رکھنی چاہیے۔

امرت دھارا

امرت دھارا بڑی شیشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے ہے۔

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ مفت ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہیے خط میں لکھیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوائیں۔ اس کے علاوہ دیگر ادویات کی فہرست اور طب کے متعلق پنڈت صاحب کی فہرست رسالہ امراض مخصوصہ مردان بھی جس کو ضرورت ہو مانگنے پر مفت بھیجتے ہیں۔

احتیاط رکھیں۔ کیونکہ کئی خود غرض اشخاص دھوکا دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

عیسائی مذہب کے زوال کی کہانی

عیسائیوں کی اپنی زبانی

نیویارک (امریکہ) کا مشہور روزنامہ "مارننگ پوسٹ" مسیحیت کے زوال پر ۔۔۔ چند محققانہ مقالات لکھتا ہے جن کا خلاصہ یہ ہے:-

مسیحی مبلغین اور لاٹ پادریوں کے دماغی توازن کے فقدان کی عدم توازنیت کی وجہ سے یورپ اور تمام بلاد مغرب کے نوجوان عیسائیوں پر ان کی غیارانہ تحریر و تقریر کا جو رنج فرسا اثر پڑا ہے۔ اس کا اندازہ صرف "امریکن بیفنی لکسہ سوسائٹی" کے ان اعداد و شمار سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے۔ جو حال ہی میں "دی ریلیجس کامریڈ" (امریکہ کے مذہبی جریدہ) میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور جن کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ

(ا) سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء میں امریکن عیسائیوں کی تعداد موجودہ تعداد سے تین گنا زیادہ تھی۔

(ب) سنہ ۱۹۲۶ء میں لامذہب امریکنوں کی اوسط دس فیصدی تھی۔ لیکن

(ج) سنہ ۱۹۳۰ء میں لامذہبوں (یا دہریوں) کی تعداد اوسطاً ۲۳ فیصدی ہو چکی ہے۔

"آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا" (رپورٹ امریکن کیتھولک سوسائٹی مجریہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء)

پھر معاصر مذکور لکھتا ہے:-

اگر ترقی کی رفتار اسی طرح رہی۔ اور کچھ تعجب نہیں۔ کہ اس سے بھی بڑھ جائے) تو یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ چند سالوں سے اندر اندر مسیحیت اور اس کے پیروکار امریکہ انگلینڈ۔ جرمنی۔ فرانس روس۔ رومانیہ۔ یونان غرضیکہ مشرق و مغرب کے گوشے گوشے سے مفقود نظر آئیں گے۔

مزید برآں یہ کہ اگر انگلینڈ کے ملکی اور قومی جرائد و رسائل کو پڑھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سب سے بڑا مہذب اور مذہب و قومیت کا دعویدار ملک امریکہ اور جرمنی سے بھی گوے سبقت لے گیا ہے۔ چنانچہ وہاں کا (یعنی لنڈن کا) ایک مشہور مذہبی ہفتہ وار اخبار اپنی اشاعت مورخہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء میں اپنے یہاں کے مردم شماری کی روداد شائع کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہے:-

سنہ ۱۹۲۶ء میں جب مردم شماری ہوئی تھی۔ تو یہ راز کھلا تھا کہ ملک میں عیسائیوں کی تعداد سنہ ۱۹۲۳ء کی نسبت ڈیڑھ گنا کم ہے اس روئیداد کو پڑھتے ہی مغرب کے تمام گرجاؤں، کلیساؤں اور پادریوں کے گھروں میں ایک ماتم پڑ گیا۔ اور پادری لوگوں نے آنسو بہانا اور بال نوچنا شروع کر دیئے۔ لیکن جب سنہ ۱۹۲۹ء میں معمولی مردم شماری ہوئی۔ تو اگرچہ اس وقت صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ مگر ان اعداد سے یہ ثابت ہوا۔ کہ آج اللہ کے فضل سے ہمارے ملک میں صرف چوتھائی حصہ مسیحی رہ گئے ہیں" (اقتباس از لنڈن ٹیلیگراف)

پھر مارننگ پوسٹ کا محقق ایڈیٹر محولہ فوق عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہے:-

"بادی النظر میں ہم ان روئیدادوں کو پڑھ کر سر پیٹتے ہیں۔ لیکن اگر بہ نظر غمیق دیکھا جائے۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری مسیحی علماؤں اور پادریوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو اصل مذہب کی حقانیت پر حجاب ڈال کر صرف روٹی اور بیٹی کا لالچ دے کر غیر مسیحیوں کو گلہ مسیحیت میں داخل کرتے رہے۔ انجیل مقدس کا اصل اصول سمجھے بغیر اس حقیقت سے قطعاً ناواقف ہیں۔ کہ آج وہ زمانہ نہیں رہا کہ لوگ اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے ایک مذہب سے پھر کر دوسرا اختیار کر لیں"

"ٹائمز آف انڈیا" لنڈن اپنی ایک قریبی اشاعت میں لکھتا ہے:-

مغربی تمدن و تہذیب کے اجارہ داروں نے بائیبل کی حیثیت خصوصی کا تذکرہ جن بودے اور غیر شائستہ الفاظ میں کیا ہے۔ اور اس کی روایات صادقہ کو اناجیل و تحصیل سے جن غیارانہ اور غاصبانہ تاثرات سے مجوب کیا ہے۔ اس کا انجام بخیر نظر نہیں آتا۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے۔ کہ ہمارے ملک (انگلینڈ) میں اپنے پوپ لاٹ بول اور لاٹ پادریوں کی بے راہروی ۔۔۔ کتابوں نے مسیحیت کی زمین تحصیل کو زیر و زبر کر دیا ہے چنانچہ اعلان کیا جاتا [illegible] مغربی جرائد و رسائل میں شائع ہوئی ہیں ان سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ مقدس روایات والا مذہب مردہ [illegible]

کرہ ارض میں برائی ملک عدم ہو جائے گا۔ پھر ہم یہ کہنے پر مجبور ہونگے کہ:-

حضرت مسیح کے بارہ حواریوں کے ذہنی اور قلبی تاثرات ۔۔۔ و تبلیغی مساعی خاک میں مل گئیں۔

مسٹر جی ایچ براؤن سیکرٹری جرمن کمیونٹی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:-

ایک اعتدال پسند عیسائی کے نقطۂ نگاہ میں حضرت مسیح کی الوہیت اور اس کی اللہیت خواہ کتنی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو۔ اور وہ اپنے مذہب کی روایات پر کتنا ہی سختی سے کیوں نہ کاربند ہو۔ مگر وہ اس بات سے کبھی انکار نہیں ہو سکیگا کہ انجیل مقدس کے موجودہ نظریے اناجیل کے رنگ میں جلوہ افروز ہیں۔ اور ان میں دلالت و صداقت کا نشان ایک چوتھائی بھی نظر نہیں آتا۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے اور ہندوستان و مشرقی بستی سے بھی اسی قسم کی رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ہمارے مسیحی [illegible] اور زعمائے کرام جب کبھی کسی مذہب سے چھیڑ چھاڑ شروع کرتے ہیں۔ تو تبلیغی اور مذہبی اہمیت اور مناظرہ مباحث کے اصول و قواعد کو ۔۔۔ طاق نسیان بنا کر اپنی تیغ منوانے میں اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ انہیں اپنے مقاصد و اغراض میں تین فی صدی کامیابی بھی نہیں ہوتی ۔۔۔ تصویر کے دوسرے رخ پر روشنی ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیحی نوجوانوں کو اپنے اصل مذہب سے برگشتہ کرنے کا موجب چشم بد دور ایسی مسیحی مبلغین ہیں۔ جو اپنے بغض و عناد اور کینہ پنی سے کام لے کر نا اہلیت کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور مذہب کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کی نشر و اشاعت میں معترض ہو رہے ہیں۔ اگر ان کی چالیں اور شیوہ تبلیغ یہی رہا تو وہ دیکھ لیں گے۔ کہ دنیا کے کونے کونے سے مسیحیت کا نام مٹ جائے گا"

(جرمن نامہ نگار)

اخبار "نیوز ایلنگ" ایک شذرہ میں لکھتا ہے:-

حضرت مسیح کے منتظر "مرد دجال کے گدھے کی آواز کے سراپا انتظار اور آنے والے نبی کو نہ سمجھنے والے مسیحی لوگ شائد اپنے آپ کو ہر عیب سے مبرا خیال کرتے ہوں۔ اور اپنے مذہب کو تمام جہاں کے مذاہب سے برتر و افضل سمجھتے ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے ہاں سے صرف ایک تثلیث کا ۔۔۔ لے لیا جائے۔ تو غالباً دنیا سے تمام ادیان اس پر تف باری کریں گے۔ اور [illegible]

ایک بہت شرک سمجھیں گے۔ الحاد اور کفر کی کوئی حد بھی ہوتی ہوگی۔ مگر عیسائیوں کے موجودہ دعاوی و نصائح اور ان کی ستم ظریفیاں دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان کے ہاں کفر اور الحاد مذہبی کی کوئی حد مقرر نہیں۔ اور اگر ہمارا یہ نظریہ غلط نہیں۔ تو ہم یہ رائے بھی قائم کر سکتے ہیں (اگرچہ وہ صائب نہ ہو) کہ ان ہی پادریوں اور علماؤں کی ہرزہ سرائی اور ژاژ خائی سے مذہب مقدس مسیحیت قریب مستقبل میں نابود ہو جائیگا۔ شائد اس شذرہ سے ہمارے مسیحی دوستوں کے دل و جگر پر ایک چرکا سا لگ جائے۔ مگر قبل اس کے کہ وہ اس تحریر سے آتش در نعل ہوں یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ وہ اس گھبراہٹ اور تلملاہٹ سے اسی صورت میں ہی نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے طرز عمل کو بدل ڈالیں اور خالص توحید کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگا لیں۔

سر یوتس بی ٹانس (آسٹریلین مصنف) اپنی کتاب "انڈیا آف ریلیجنز" میں الرقام فرماتے ہیں:-

"مسیحی علماء ذہنی فطری کمزوریاں اور ذاتی بغض و عناد کچھ اس طور سے ترقی پذیر ہیں۔ کہ اپنے ہی بھائیوں سے الجھنا اور اپنی ہی قوم کا خون کرنا حضرت مسیح کا کفارہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے مذہب (مسیحیت) کی اس سے زیادہ اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے۔ اور بانیٔ اتنی مساعی اور اتنی تبلیغوں سے بھی اس کی اشاعت میں دن بدن کمی واقع ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک خطرے کا الارم ہے۔ جو ہمارے ملک میں بج کر رہے گا۔ اور جس کی آواز کی ہر جنبش پہ لاکھوں نہیں کروڑ ہا مسیحی افراد داعیٔ اجل کو لبیک کہہ اٹھیں گے۔ یعنی مذہب سے منحرف ہو جائیں گے۔ اگر ہمیں اپنے مذہبی نظام کو مستقل قیام کی صورت دینا ہے۔ تو اس کے لئے لازم ہے۔ کہ ہم ان تمام معترضانہ باتوں کا قلع قمع کریں۔ جو ہمارے لئے باعث ذلت اور نقصان ثابت ہو رہی ہیں۔ اور ان میں دو باتیں خاص قابل اصلاح ہیں (۱) مسئلہ تثلیث اور (۲) کتاب مقدس کی تحریف۔

آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ امی کو ہونا نشچت ہوا ہے ۱۷ امی کو پرچار کانفرنس ہوگی۔ جس میں اس بات پر وچار کیا جائیگا کہ اضلاع امرتسر اور گورداسپور میں آریہ سماج کا پرچار کیسے وسترت کیا جا سکتا ہے۔ (پنجبر رام منتری)

بچوں کی طاقت بڑھانے میں

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

اپنے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا معجون پرانی کھانسی - تپ دق - پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

(احتلام) کو دور کرتا ہے دیرینہ قبض کو دور کرتا ہے - طاقت پیدا کرتا
قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بوٹی عہ سیر - دنت منجن ۸ فی شیشی

ست سلاجیت عہ تولہ - سوچی پتر مفت!

پتہ: گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

طاقت بڑھانے کا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں - جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض کے لئے تیر بہدف ہیں قبض کی شکایت کو دور کرکے دست صاف لاتی ہیں - تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہیں - قیمت ۴۰ گولی عہ

مدن وہ لاسنی گولیاں

یہ گولیاں خاص امساک کے واسطے اکسیر ہیں
قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ

وید راج نارائن جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ
دہلی ایجنٹ - جمنا داس کمپنی چاندنی چوک
لاہور ایجنٹ - ایس کے سیلا اینڈ کو انارکلی لاہور
فیروزپور ایجنٹ راجہ رتن لال پنساری
ایجنٹ - برانچ ۲۹۴ کالبادیوی روڈ بمبئی

بھوک کی کمی معدہ کی کمزوری کی شکایت

پیپسن

بدہضمی کھٹے ڈکار دل بیٹھنے پیٹ پھولنے گلے کے سوکھنے کی شکایت دور کرنے کیلئے

سنجیو چورن

پیٹ میں میٹھا میٹھا درد رہنے کی تکلیف کو ہٹا کر قبض اسہال کے لئے مفید ہے ضرور منگائیں ۲/ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ تجربہ کریں - پتہ:
مینیجر کلیان کاری اوشدھالیہ لاہور

باقی

ڈاکٹر ایس کے برمن

منعقدہ اسٹار مارک رجسٹرڈ

SKB

سنہ ۱۹۲۴

ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ

کلکتہ

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

گرمی آگئی - وقت رہتے ہوشیار ہو جائیے

کافو

اصلی عرق کافور (REGD) قیمت چھ آنہ - ڈاک محصول تین شیشیوں تک چھ آنہ

(ہیضہ گرمی کے دست درد شکم بدہضمی وغیرہ کی بیخطا ہندوستانی دوا) یہ کافو اصلی عرق کافور ہے - جو قریباً پچاس سال سے ہندوستان میں مشہور ہے - کون نہیں جانتا کہ ہیضہ سے بچنے کے لئے کافو عرق کافور ہی ایک دوا ہے جہاں ہیضہ پھیلا ہوا ہو اس کی ایک بوند پینے سے ہیضہ کا خوف نہیں رہتا - اسکی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے - ہمیشہ مسافرت اور گھر میں رکھنا ضروری ہے

نوٹ کافو ہمارے عرق کافور کا مختصر نام ہے

ہیضہ میں پیشاب بند ہونے پر

یورا

(پیشاب لانیکی دوا) (REGD) قیمت چھ آنہ - ڈاک محصول چھ آنہ

اس کے دو تین بار کے استعمال سے پیشاب خلاصہ آنے لگتا ہے - سوزاک جلودھر خواہ کسی وجہ سے پیشاب کم خواہ بند ہو جاوے تو یورا استعمال کیجیے

گرمی سے آنکھوں کی حفاظت کون کرے گا؟

آئی ٹولہ

(آنکھ اٹھنے کی دوا) (REGD) قیمت نو آنہ - محصول ڈاک دو تین شیشیوں تک چھ آنہ

گرمی کے ایام میں دھوپ کی تیزی و دھواں غبار سے پیداشدہ آنکھوں کی سرخی کو دفعۃً دور کرتی ہے اس کے علاوہ آنکھ اٹھنے کی سرخی سوزش کرکری پانی نکلنا وغیرہ کو آرام کرنے کیلئے آئی ٹولہ ایک ہی دوا ہے ڈاک خرچ کی کفایت کی غرض سے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں

ایجنٹ - لاہور میں پیسہ اخبار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

ٹیلیفون نمبر ۱۳۳

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

रजسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر
کرشن بی اے

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے ۵ر
فی پرچہ ۲ر

جلد ۲۷ THE PRAKASH LAHORE. نمبر ۳۵

اتوار ۱۴ - اساڑھ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۱ء دیانند ابد ۱۰۷

SUNDAY 28 JUNE 1931

ویدامرت

پراتہ کی پرارتھنا

ओं प्रातरग्निं प्रातरिन्द्रं हवामहे प्रातर्मित्रा वरुणा प्रातरश्विना। प्रातर्भगं पूषणं ब्रह्मणस्पतिं प्रातः सोममुत रुद्रं हुवेम॥ ऋग् ७।४१।१॥

"پراتہ کال، سو پرکاش، سوروپ، پرمیشوریکت، پران اور ان کے سمان پیارے اور سرو شکتیمان، سورج چندر کو جس نے اپنی کرپا سے ان پرماتما کی ستتی کرتے ہیں۔ اور بھجنیہ۔ سیونیہ۔ ایشوریہ یکت۔ پشٹی کرتا اپنے اپاسک وید اور برہمانڈ کے پالن کرنے ہارے انترجامی پریرک اور پاپیوں کو رلانے ہارے اور سرو روگ ناشک جگدیشور کی ستتی پرارتھنا کرتے ہیں"

نمن کرتے ہیں۔ سمرد پریتم سمتھان اس کو ہے۔ کہ جب پراتہ آئے۔ تو اپنے پرماتما کی ستتی پرارتھنا کرے۔ اس کا پھل یہ ہوگا۔ کہ دن بھر کے کام دھندوں میں پرماتما کی کرپا اس کے شامل حال رہے گی۔ وہ پاپ کرم سے گھبرا دیگا۔ اور نیک کرم میں اسکی رچی بڑھے گی۔ جو لوگ پرماتما سے دور رہتے ہیں۔ انہیں پاپ کرنے سے کسی پرکار کا کھٹکا نہیں ہوتا۔ وہ صرف اس بات کی احتیاط رکھتے ہیں۔ کہ انہیں پاپ کرم کرتے ہوئے کوئی آدمی دیکھ نہ لے۔ پوشیدہ طور پر پاپ کرنے میں وہ کوئی آپتی نہیں سمجھتے۔ پرنتو جو لوگ پرماتما کو نہیں بھولتے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مالک ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ کوئی کرم کیوں نہ کیا جائے۔ جہاں کسی منش کے پہنچنے کا کسی بھی اوستھا میں امکان نہ ہو۔ تاہم پرماتما جو سرو ویاپک ہے۔ وہ دیکھنے کیلئے وہاں موجود ہے۔ اس لئے پرماتما کی سمرتی لوگوں کا منتویہ انہیں پاپ سے بچا لیتا ہے۔ یہ آستک بدھی پیدا کس طرح ہوتی ہے۔ اس طرح کہ منش پرماتما کو ہمیشہ یاد رکھے۔ اور جب پراتہ کال اُٹھے تو پرماتما کی ستتی پرارتھنا کرکے دن بھر پاپ سے بچے رہنے میں پرماتما کی سہائتا کا اچھک ہو۔ وہ پرماتما جس کی ستتی پرارتھنا کرنی چاہئے۔ کیسا ہے۔ وہ سو پرکاش سوروپ ہے۔ اسے کسی سے پرکاش لینے کی آوشیکتا نہیں۔ سورج بھی پرکاش سوروپ ہے۔ پرنتو یہ اس کا اپنا پرکاش نہیں۔ یہ پرکاش اسے پرماتما سے ہی پراپت ہے۔ جو پرکاش کا بھنڈار ہے۔ پھر وہ پرماتما کیسا ہے۔ وہ پرمیشوریکت اور پرم ایشوریہ کا داتا ہے۔ سنسار میں جتنے ایشوریہ ہیں پرماتما

کے ہی ہیں۔ اور منش کو جو ایشوریہ پراپت ہیں۔ وہ پرماتما کے ہی دیئے ہوئے ہیں۔ اسی لئے وید نے پرماتما کو ایشوریہ یکت اور پرم ایشوریہ کا داتا کہا ہے۔ منش کو سب سے پیارے پران ہیں۔ کیونکہ جیون پران سے ہے۔ وید کہتا ہے۔ کہ پرماتما پران سے بھی پیارا ہے۔ پھر ایشور کو سرو شکتیمان بتایا۔ یہ اسی کی ہی شکتی ہے۔ کہ سورج چندر آدی مہان لوکوں کو بنایا ہے۔ وید کہتا ہے۔ ایسا جو پربھو ہے۔ اس کی ستتی کرنی یوگیہ ہے۔ جو ایسے پربھو کو چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ وہ ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اپنا جیون کھو بیٹھتے ہیں۔ وید نے اسے بھگتی کی پرتیکشا بتایا ہے۔ اس سے اسکی بھگتی کرنی چاہئے۔ کیوں کرنی چاہئے۔ اسلئے کہ پاپ نہ کریں۔ پاپ کریں گے تو اسکے ڈنڈ سے بچ نہ سکیں گے اور پاپ اوشیہ ہوگا۔ [illegible] نہ کریں گے تو [illegible] اِیشور کی سنگتی ہوگی۔ جو پاپ میں پڑ جائیگی۔ پاپ کریں گے تو اس کا ڈنڈ اوشیہ ملے گا۔ اس ڈنڈ سے بچنے کے لئے پرماتما کی بھگتی آوشیک ہے۔ پھر سرو آدھار کے روگوں کا ناش پرماتما کی کرپا سے ہی ہو سکتا ہے۔ [illegible] پراپت ہو سکتی ہے۔ جب ہم اسکی بھگتی کریں۔ اگر بھگتی نہ کریں گے۔ اس سے دکھ [illegible] ٹھوکروں میں پھنس کر روگ گرست ہونگے۔ [illegible] چاہتا ہے۔ تو پراتہ نیند سے بیدار ہوتے ہی ان وید منتروں کا پاٹھ کرنا چاہئے۔ جن کا پہلا منتر اوپر دیا گیا ہے۔ [illegible] کرنا چاہئے۔ [illegible] پرماتما کی کرپا [illegible] ہوگا۔

آو شبکتا!

ہری کرشن آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ کے لئے (۱) ایک ادھیاپکا کی - جو کہ ٹرینڈ ہو اور مڈل کو دھرم شکشا اور سنسکرت اور ہندی پڑھا سکے - (۲) ایک مڈل پاس سینئر ٹرینڈ جو کہ اتہاس بھوگول پڑھا سکتا ہو - گنت میں وشیش یوگیتا رکھتی ہو - آریہ سماجی کو وشیش تا دی جائے گی - کم سے کم ویتن لکھیں ⁂

منتری ہری کرشن آریہ پتری پاٹھشالہ
کوئٹہ (بلوچستان)

تنخواہدار ایجنٹوں کی ضرورت!

دراکشاسو - بال امرت

آیورویدک ادویات کے لئے آرڈر حاصل کرنے کے لئے تنخواہدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے درخواستیں معہ ہاف ٹکٹ ڈاک کے انگریزی میں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں -

RAM PRASAD & Co.
CHIRA BAZAR
BOMBAY. 2

اخبار
بیوپار
جڑانوالہ (پنجاب)

راز تجارت بتائے گا یہ
دولت تمہاری بڑھائے گا یہ
نمونہ مفت!
(مینجر)

طاقت بڑھانے کا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خاص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض اور قبض دور کرنے کیلئے تیر بہدف ہیں - قیمت ۴۰ گولی عہ

رمن ولاسنی گولیاں

امساک کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی عہ
دیدراج ناراین جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ
دہلی ایجنٹ :- جمنا داس کمپنی چاندنی چوک
لاہور ایجنٹ :- ایچ ایس کھوسلہ کچہری روڈ -
منٹگمری، فیروزپور ایجنٹ رائے رتن لال بھنڈاری اینڈ کو
برانچ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ - بمبئی

متواتر گذشتہ چالیس سال کا آزمودہ
گورنمنٹ ہند انڈر سے رجسٹری شدہ

سُدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی تیر بہدف دوا ہے - جو گرست میں چاہے - جس وقت پیدا ہو سکتے ہیں - مثلاً ہیضہ - کف - کھانسی - دمہ - شول - سنگرہنی - اتیسار - پیٹ درد - دست - قے - جی متلانا - بدہضمی - ایسے ہی امراض کی جڑ ازبان سے دور ہوتا ہے - قیمت فی شیشی ۸ آٹھ آنہ - محصول ایک سے دو شیشی تک چھ آنہ (۶)

بچوں کا خوش و خرم اور تندرست رہنا والدین کے فخر و تسلی کا باعث ہے - اسلئے آپ اپنے بچوں کو

بال سُدھا

پلائیے! اس میٹھی خوش ذائقہ دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے تندرست اور طاقتور رہتے ہیں - چہرہ پر رونق اور سرخی آجاتی ہے - قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ۸

دَدرُو گج کیسری

یعنی داد کی دوا - بغیر کسی قسم کی جلن و تکلیف کے داد کو جڑ سے نیست و نابود کرنے والی یہی ایک دوا ہے - قیمت فی شیشی ۴ محصول ایک سے ۴ شیشی تک چھ آنے - ایکدم ایک درجن شیشی خریدنے پر محصول معاف

ہماری ادویات سب دوا فروشوں کے یہاں ملتی ہیں!

منگوانیکا پتہ :- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

بچھو کی دوا

پہاڑوں میں ۱۵ سال کی سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ

اس دوا کے لگاتے ہی زہری سے زہری بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے اور درد کا مارا آدمی ہنسنے لگتا ہے!

ملنے کا پتہ :- گورو کل سنانک فارمیسی - دہلی نمبر ۱۱

جواہرات سے قیمتی کتابیں

ساہوکارہ قانون مصنفہ لالہ کپور چند وکیل قیمت ایک روپیہ عہ
تحفہ شادی مصنفہ گوپال مہتہ
ستیارام دت بارہ آنے
ہدایت نامہ خاوند عہ
ہدایت نامہ بیوی عہ
سنگیت ساگر مصنفہ سردار سندر سنگھ مشہور موسیقی دان اگی ۸
دیگر ہر قسم کی کتابیں

موٹر ڈرائیونگ اور آئل انجن گائیڈ ۱۲
خزانہ دولت ۱۲
رہنمائے کیمسٹری حصہ اول ۱۴
" دوسرا حصہ ۱۱
" تیسرا حصہ ۱۲
رہنمائے تندرستی مصنفہ ڈاکٹر تھوت ۶
آئینہ دیت بادہ علاج بذریعہ پانی ۶
علاج مار گزیدہ ۶

تصانیف حکیم مولوی عبدالرحمٰن صاحب
کنز المجربات
خواص بھنگ عہ خواص آک عہ
خواص تمباکو ۸ خواص گھیکوار ۹
" نیم ۶ " ریٹھا ۴
" بادام ۴ " انار ۴
" برگد ۴ " کیکر ۴
" پیاز ۴ " نمک ۲
" پیپل ۴

بکفایت ملنے کا پتہ :- دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

جانی کر اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ!

کئی لوگ جگہ جگہ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں - اور ان کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں - پر اناتھ ہوتے ہی ان کو کوچوں میں لے جاتے ہیں - اور بھیک منگواتے ہیں ⁂

سب کا فرض ہے - کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچائیں - ایسا تب ہی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو اپنے کوچوں میں آنے یا دان دینے کی جگہ ڈانٹیں کہ وہ ایسا کرنے سے باز آجائیں - اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں - ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دیوسماج راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں - جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں اور شکشا پا رہی ہیں - یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ ہیں - ماتحت ہے - لوگوں کو چاہیے کہ اس کے ممبر بنیں اور اسکے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں - ہر ایک ممبر ایک روپیہ سالانہ چندہ دینے والا اس کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے - اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں ⁂

ہم ان لوگوں کا دھنباد کرتے ہیں - جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان بھیج رہے ہیں - اور ہم آشا رکھتے ہیں - کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ سینچاتے رہیں گے - تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں نہ ہونے کے کارن بھوکے مرنے سے نہیں لئے جا سکتے - لیلیا جائے - اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جائے - رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں ⁂

آنریری سکریٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دیو سماج مندر راوی روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سنسار کی گتی

مغلپورہ کالج پر پکٹنگ مغل پورہ

کالج میں داخلہ کا امتحان ۲۳ جون کو ہونا قرار پایا تھا۔ سابق مسلم طلباء کالج کو پرنسپل کے خلاف جو شکایت ہے۔ اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے ۲۲ جون کی شام کو مسلم جلسہ میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ کالج پر پکٹنگ لگایا جائے۔ تاکہ کوئی امیدوار امتحان داخلہ کے لئے اندر نہ جا سکے۔ چنانچہ ... مسلم عوام کی بھاری تعداد کالج کے قریب پہنچ گئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے بھی پولیس کا کافی انتظام تھا۔ پکٹنگ اتنا زبردست تھا۔ کہ کوئی امیدوار کالج کے اندر داخل نہ ہو سکا۔ لیکن گورنمنٹ اس سے پہلے ہی امتحان داخلہ کی تاریخ ملتوی کر چکی تھی۔ اس لئے جب اس امر کا اعلان کیا گیا تو جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ اور عوام واپس چلے آئے۔

اس سلسلہ میں لاہور میں مکمل ہڑتال بھی (?) ... روزنامہ انقلاب نے اس خبر کو ذیل کے عنوان سے شائع کیا ہے۔

"مغل پورہ کالج پر سرفروشان اسلام کی شاندار اور عدیم النظیر فتح۔ کالج کے خداوندان نے ہتھیار ڈال دیئے۔ داخلہ کا امتحان ملتوی کرنے کا اعلان"

زمینداروں کے مطالبہ

بار زمیندار کانفرنس لائل پور نے اپنے ریزولیوشنوں کے ذریعہ ذیل کے مطالبے کئے ہیں:

آبیانہ و مالیہ میں حکومت کی معافی ناکافی ہے۔ زیادہ معافی دی جائے (۲) ۵۰۰ سے زیادہ تنخواہ پانے والوں کی تنخواہیں آدھی کر دی جائیں۔ اور غیر ضروری محکمے اڑا دیئے جائیں۔ (۳) جو زمیندار مالیہ ادا نہ کر سکیں۔ ان پر جبر نہ کیا جائے۔ (۴) ہندوستان میں ہر قسم کی زراعتی پیداوار کی درآمد بند کر دی جائے۔ (۵) شرح تبادلہ ۱۸ کی بجائے ۱۶ پنس کی جائے۔ (۶) مالیہ اراضی انکم ٹیکس کے اصول پر کیا جائے یعنی کم آمدنی والے زمینداروں سے مالیہ نہ لگایا جائے۔

مہاتما گاندھی گول میز کانفرنس میں

ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے ایوان عام میں ۲ جولائی کو بیان کیا۔ کہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگرسیوں کو گول میز کانفرنس کی شرکت کی دعوت تا حال نہیں دی گئی۔

معاصر "الفضل" کو حق گوئی پر جھاڑ

الفضل کے ایڈیٹر مولوی غلام نبی قادیانی ہیں۔ وہ ہر ایک معاملہ کو قادیانیت کے نکتہ نگاہ سے دیکھنے میں پورے محتاط رہتے ہیں۔ لیکن آخر انسان ہے۔ ہر وقت ضمیر کا ترسکار برداشت نہیں کر سکتا۔ کسی وقت ہادی کو چھوڑ کر ضمیر کی پیروی کرنے پر بھی دل آ جاتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت مولوی غلام نبی رسول اور مغلپورہ کے معاملات میں کسی قدر حق گوئی کی جرأت کر بیٹھے۔ مغل پورہ کے معاملہ میں لکھا۔ کہ پرنسپل سے جو الفاظ منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان کی بنا پر طلباء اور ان کی حمایت کرنے والوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ کسی لحاظ سے بھی دانشمندانہ اور مضبوط بنا پر قائم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایسا ہی رسول کے معاملہ میں بھی مولوی غلام نبی نے مسلم طلباء کو غلطی پر بتایا۔ مولوی غلام نبی نے جو کچھ لکھا۔ اپنی ضمیر کی آواز کے ماتحت جو حق سمجھا لکھا۔ لیکن قادیانی خلیفہ کو کبھی منظور نہیں تھا۔ کہ کوئی مرید بغیر اجازت کسی خیال کے آزادانہ اظہار کی اپنے آپ جرأت کرے۔ اس لئے قادیانی گورنمنٹ کے فارن آفس کو حرکت کا حکم ہوا۔ اور اس نے الفضل کے ایڈیٹر کو خوب جھاڑ ڈالی۔ غریب ایڈیٹر کی بے بسی کا کیا عالم ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس کو اپنے ہی کالموں میں اپنے ہاتھوں اس جھاڑ کو شائع کرنا پڑا۔

اس جھاڑ نامہ میں ناظر امور خارجہ لکھتے ہیں۔ کہ "۲۶ جون کے الفضل میں میکلیگن کالج مغلپورہ اور انجینئرنگ سکول رسول کے افسوسناک واقعات کے متعلق جس رنگ میں خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایڈیٹر صاحب الفضل کا اپنا ذاتی خیال ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سے ہرگز متفق نہیں ہے"۔

اس متفق نہ ہونے کے جو دلائل ناظر امور خارجہ نے اپنے بیان میں پیش کئے ہیں ہمیں ان پر بحث سے مطلب نہیں۔ البتہ اتنا لکھنا ہے کہ ان کے اندر بھی غریب ایڈیٹر کی جھاڑ کا پہلو نمایاں ہے۔ اپنے خلیفہ کے احکام کے سامنے ایڈیٹر الفضل کی پوزیشن کتنی حقیر ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے خلاف فارن آفس کی جھاڑ چھاپتا ہے۔ لیکن اسے اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے اس پر نوٹ لکھنے کی اجازت نہیں۔ مولوی غلام نبی سے ان کی اس تحقیر میں بحیثیت معاصر ہمیں پوری ہمدردی ہے۔ اور ہر ایک ایڈیٹر کو ہونی چاہئے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس معاملہ میں مولوی غلام نبی اپنی کس پوزیشن کو وقعت دیتے ہیں۔ مریدی کی یا ایڈیٹری کی پوزیشن کو۔ مریدی کی پوزیشن میں تو جھاڑ کیا ہے۔ ایمان ہر ایک قادیانی کا تن من دھن خلیفہ کے اَرپن ہے۔ وہ گویا پیدا ہی اپنے خلیفہ کی اطاعت کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن ایڈیٹری کی پوزیشن کی بھی ان پر کوئی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ اس طرح اس جھاڑ کو خاموشی کے ساتھ برداشت کر لیتے ہیں۔ تو ایڈیٹری کی پوزیشن کو خاک میں ملاتے ہیں۔ دیانت داری سے اپنی رائے پر قائم رہنے کی صورت میں بطور ایڈیٹر ان کے لئے کوئی رستہ اختیار کرنے کا ہے۔ تو یہ کہ وہ الفضل کی ایڈیٹری سے مستعفی ہو جائیں۔ کوئی ایڈیٹر اگر کسی مالک کی ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اس سے کام کے گھنٹوں اور قابلیت کی قیمت لیتا ہے۔ نہ کہ ضمیر کی۔ دوسرے الفاظ میں وہ وقت فروش تو ہو سکتا ہے لیکن ضمیر فروش نہیں۔

دیکھیں مولوی غلام نبی کون سا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ قادیانی ہی بنتے ہیں۔ یا ایڈیٹری کی شان کو بحال رکھنے کے فرض کو بھی پورا کرتے ہیں؟

ایڈیٹر [illegible] کو سزا

سردار فتح سنگھ ایڈیٹر [illegible] کو زیر دفعہ ۳۰۲ و ۱۵۱ (?) تعزیرات ہند مضامین کی اشاعت پر سزا کا حکم اے ڈی ایم لاہور کی عدالت سے چار سال قید اور ۴ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

ملزمان مقدمہ سازش دہلی کا فیصلہ

ملزمان مقدمہ سازش دہلی نے اس بنا پر عدالت میں حاضر ہونے سے انکار کر رکھا تھا۔ کہ گورنمنٹ وکلائے صفائی کے لئے خرچ بڑھانے پر تیار نہ تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے بیچ بچاؤ سے انہوں نے اپنا رویہ بدلنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لارڈ ولنگڈن کو آغاز حکومت میں ہی آرڈیننس جاری کرنے پر مجبور نہ ہونا پڑے گا۔

گورنر پر قاتلانہ حملہ کی سازش کا مقدمہ

گورنر پنجاب پر قاتلانہ حملہ کی سازش کا مقدمہ مسٹر ہوکفر (?) سپیشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں شری یت رنبیر سنگھ۔ شری یت درگا داس۔ شری یت چمن لال کے خلاف چل رہا ہے۔ اس میں عدالت کے سوال پر ہر سہ ملزموں نے صحت جرم سے قطعی انکار کیا اور بیان کیا کہ یہ مقدمہ اسی لئے بنایا گیا ہے۔ کہ پولیس سٹوڈنٹس یونین کی تحریک کو کچلنا چاہتی ہے جس سے ہمارا تعلق ہے۔

کانگرس کے جواب میں سرکاری پروپیگنڈا

اجلاس پارلیمنٹ میں ایک ممبر کی اس تجویز پر کہ ہندوستان میں کانگرس کے جواب میں سرکاری پروپیگنڈا شروع کیا جائے۔ وزیر ہند نے کہا۔ کہ اس سوال پر گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت جاری ہے۔ ہمارے پاس پروپیگنڈا کرنے والی جماعت ہے۔ ہم سوچ رہے ہیں۔ کہ اس کا استعمال کس طرح کیا جائے؟

باپ کی دکانوں پر بیٹوں کا پکیٹنگ

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بدیشی کپڑے کی دو دکانوں پر پکٹنگ کیا گیا۔ اس میں انوکھی بات یہ تھی۔ کہ بیٹوں نے باپ اور شاگردوں نے استادوں کی دکانوں پر پکیٹنگ کی۔

آخری کوشش ناکام رہی

قوم پرست اور ٹوڈی مسلمانوں میں مفاہمت کی آخری کوشش جو نواب صاحب بھوپال کی سرگرم کوششوں کے ماتحت شملہ میں کی گئی۔ ناکام رہی۔ قوم پرستوں کا مطالبہ مخلوط انتخاب کا تھا۔ لیکن ٹوڈی کسی صورت میں اسے منظور کرنے پر تیار نہ ہوئے۔ قوم پرستوں کے لیڈر ڈاکٹر انصاری کا بیان ہے۔ کہ میرے پاس یقین کرنے کی وجوہات ہیں۔ کہ اگر پیچھے سے تار نہ ہلائی جاتی۔ تو آل انڈیا مسلم

Digitized by eGangotri

مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ کچھ اور ہوتا

کیمبرج کی ہندوستانی لیڈی گریجوایٹ

مسٹر رینتی کریم جی تھاپر سیکرٹری دیوان کشنکشور تھاپر نے کیمبرج یونیورسٹی کا اکنامکس کا امتحان پاس کیا ہے یہ پنجاب کی پہلی دیوی ہیں۔ جس نے یہ امتحان پاس کیا ہے ۔

گول میز کانفرنس اور پردھان پٹیل

پردھان پٹیل نے ایک بیان میں مہاتما جی کو مشورہ دیا ہے۔ کہ کانگرس کو گول میز کانفرنس میں اس وقت تک حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک کنسر دیو کی تصفیہ کی صدق دلانہ خواہش کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہونے کو تیار نہ ہوں۔ اگر کنسرویٹو کانفرنس کا بائیکاٹ کریں۔ تو کانگرس کو اس سے پرے ہی رہنا چاہیئے۔ اور مہاتما جی کو شرکت کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دینا چاہیئے ۔

اگر مطالبہ منظور نہ ہوا۔

پردھان پٹیل اپنے بیان کے خاتمہ پر لکھتے ہیں۔ کہ اگر کانفرنس میں ہمارا مطالبہ منظور نہ ہوا۔ اور کانفرنس ناکام رہی۔ تو ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ ہمیں ایک دفعہ پھر اپنی طاقت اور ارادہ پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔ از سر نو جدوجہد شروع کرنی پڑیگی۔ ملک پہلے سے بھی زیادہ جوش و خروش سے کانگرس کے جھنڈے تلے جمع ہوگا۔ اور دنیا کے روشن دماغ طبقہ کی رائے ہماری حمایت پر ہوگی۔ ہم پہلے کی طرح شانتی سے جنگ کریں گے اور برطانوی مال کا بائیکاٹ کریں گے۔ جیلخانے پھر پر ہوں گے۔ اگر برطانیہ کی صدق دل سے صلح کی خواہش ہو تو جدوجہد کی ضرورت نہیں۔ لیکن سوراجیہ کے بغیر کوئی صلح نہیں ہو سکتی۔

گوردوارہ و مسجد کا جھگڑا۔

لاہور مستی دروازہ کے اندر گوردوارہ اور مسجد کے جھگڑے نے خطرناک صورت اختیار کر لی تھی۔ معاملہ یہ ہے۔ کہ گوردوارہ والوں نے زنانہ حمام کے لئے کوٹھے پر ٹوٹیاں لگوا دی تھیں۔ مسجد والوں کو اس پر اعتراض ہوا۔ اس پر مسلمان بھاری تعداد میں جمع ہو گئے۔ سخت خطرہ فساد تھا۔ لیکن امن پسندوں کی کوشش سے رفع ہو گیا۔ اس کے بعد پھر ایک دفعہ معاملہ بگڑ گیا۔ اس پر پولیس اطلاع ملنے پر تین سکھوں اور تین مسلمانوں کو گرفتار کر کے لے گئی ۔

سیلنگن کالج تحقیقاتی کمیٹی

مسلمانوں کے مطالبہ پر جو تحقیقاتی کمیٹی معاملات مغلپورہ کالج کی تحقیقات کے لئے بنائی ہے اس کا ایک ممبر انگریز اور ایک مسلمان ہے شملہ کے ایک مسلم پبلک جلسہ میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ کمیٹی میں ایک اور مسلمان ممبر مقرر کیا جائے۔ غالباً اس لئے کہ صاف مسلم میجارٹی ہو جائے۔ لیکن گورنمنٹ ایک اور ممبر بڑھانا چاہے۔ تو وہ ہندو ہونا چاہیئے کیونکہ اس معاملہ میں غیر جانبدار ہندو ممبر ہی ہو سکتا ہے ۔

سردار بھگت سنگھ کے دادا کے خلاف

غلط رپورٹ۔ کہا جاتا ہے۔ کہ چک نمبر ۱۰۵ تحصیل جڑانوالہ کے نمبردار نے متعلقہ تھانہ میں رپورٹ کی۔ کہ گاؤں میں بم بنتا ہے۔ جو سردار بھگت سنگھ کی چچا سردار اجیت سنگھ اور بوڑھے دادا سردار ارجن سنگھ کی سازش کا نتیجہ ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس و خفیہ پولیس گاؤں میں پہنچ گئی۔ تحقیقات پر رپورٹ غلط ثابت ہوئی۔ لوگوں کا مطالبہ ہے۔ کہ غلط رپورٹ کرنیوالوں کو سزا کیوں نہیں دی جاتی ۔

فرقہ پرست مولانا کی فضول گوئی

شملہ کی مسجد میں مولانا شفیع داؤدی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ہندو کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ بدترین فرقہ پرست ہے۔ خود کانگرس بھی قوم پرست انجمن نہیں ۔

لیگ اقوام میں ہندوستانی نمائندے

لیگ اقوام کے ستمبر سیشن میں سر بی ایل متر خان بہادر عبدالمجید اور سر جارج برے سرمتر کی سرگردگی میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے ۔

پولیس افسران کیخلاف قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ

شالامار باغ میں ۳۰ مئی کو جس جگدیش چندر کی موت پولیس کی گولی سے ہوئی تھی۔ اس کے باپ نے معلوم ہوا ہے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان تمام پولیس افسران کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے۔ جن کا جگدیش چندر کی موت سے براہ راست تعلق ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ باوجود کئی درخواستوں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پنجاب گورنمنٹ نے انہیں مطلوبہ اطلاع بہم پہنچانے کے لئے کوئی جواب دیا ہے ۔

تھیلاسفی کی ضبطی۔

مادھو آچاریہ نے تھیلاسفی کے نام سے جو تہذیب اور صداقت سے گری ہوئی کتاب شائع کی تھی۔ گورنمنٹ دہلی نے بھی اسے بحق ملک معظم ضبط شدہ قرار دے دیا ہے ۔

حیدر آباد سے مولانا ظفر علی کا اخراج

ایک حیدرآبادی اخبار کا بیان ہے۔ کہ مولانا ظفر علی خاں کو ریاست بدر ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ خبر اگر غلط نہیں تو حیرت انگیز ضرور ہے۔ کیونکہ مولانا نظام کو اطلاع دے کر گئے۔ نظام نے انہیں شرف ملاقات بخشا۔ مولانا نے اظہار عقیدت کے لئے نظم پیش کی۔ اس پر نظام کا اپنے حکم سے مولانا کو ریاست بدر کرنا حیرت انگیز نہیں تو اور کیا ہے ؟

سامان خورد و نوش کی گرانی۔

اجناس کی حیرت انگیز ارزانی کے باوجود لاہور میں اشیائے خورد و نوش مہنگے داموں بک رہی ہیں۔ لاہور ہی ہے۔ جہاں چار آنے اور پانچ آنے سیر دودھ اور دہی بکتا ہے۔ دودھ کی جگہ تو یہ دو آنے سیر فروخت ہو رہے ہیں۔ گھی ۱۸ چھٹانک میدہ بیس سیر ہونے پر بھی حلوائیوں کے نرخ گھٹنے میں نہیں آتے۔ پبلک کو تخفیف کرایہ کے ساتھ تخفیف نرخ دودھ اور مٹھائی کی تحریک بھی زور شور سے شروع کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک دودھ فروشوں حلوائیوں سبزی فروشوں ایریٹیڈ واٹر فروشوں وغیرہ کی لوٹ جاری ہے تخفیف کرایہ کی تحریک کا کامیاب ہونا مشکل ہے

یونائیٹڈ سٹیٹس کی فیاضی۔

امریکہ کی ریاستہائے متحدہ کی جمہوریت کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ کی حکومت نے جو قرضہ دوسرے ممالک سے لینا ہے۔ اس کی وصولی ایک سال کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنی قومی خوشحالی کو بحال کر سکیں ۔

کرایہ گھٹاؤ ایجیٹیشن

بیوپار کی کساد بازاری سے ضروری تھا۔ کہ مکانات و دوکانات کے بڑھے ہوئے کرایوں میں تخفیف کی طرف پبلک کا خیال جائے۔ چنانچہ لاہور میں یہ تحریک زور سے شروع ہے نہ صرف ہندوؤں میں بلکہ مسلمانوں میں بھی۔ چنانچہ ایک کرایہ گھٹاؤ کمیٹی بن گئی ہے مالکان مکانات سے اس معاملہ میں ملاقاتیں کی جا رہی ہیں۔ امید رکھنی چاہیئے کہ مالکان

صورت حالات سے متاثر ہو کر کرایہ کم کرنے کا اعلان کر دیں گے۔ پیشتر اس کے کہ کرایہ دار کوئی زیادہ دلچسپ مظاہرہ کرنے پر مجبور ہوں ۔

مولانا شوکت علی ثالث بنائے گئے

سکھر پور کے سائمن بورڈ کے ہندو مسلم تنازعہ میں ہندوؤں نے مولانا شوکت علی کو ثالث منظور کر لیا ہے۔ مولانا کا فیصلہ بتائے گا کہ ہندوؤں نے اس قسم کی اعتبار کا دکھانے میں غلطی تو نہیں کھائی ۔

حاملہ عورتوں کو پھانسی نہ دی جائے

برٹش پارلیمنٹ میں سر دسمتی سے یہ قانون پاس ہو گیا۔ کہ حاملہ عورتوں کو پھانسی کی سزا نہ دی جایا کرے ۔

بنگال میں مسلم اکثریت کا خاتمہ

امرت بازار پتریکا کا بیان ہے۔ کہ گذشتہ مردم شماری کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ بنگال میں ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو سمجھو کہ بنگال میں مسلم اکثریت کا خاتمہ ہو گیا۔ اخبار مذکور کا یہ بھی بیان ہے۔ کہ حکام متعلقہ ان نتائج کی اشاعت میں پس و پیش کر رہے ہیں ۔

آریہ سماج لاہور میں پروفیسر تارا چند کے ویاکھیان

آریہ سماج وچھووالی لاہور میں گت سپتاہ پروفیسر تارا چند ایم اے کا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ جس میں آپ نے بڑی وضاحت سے بتایا۔ کہ اس وقت بالشوازم کا یگ ہے۔ لیکن یہ تا ثم نہیں رہ سکتا۔ بالشوازم کی آریہ سماج سے ٹکر ہوگی۔ اور فتح آریہ سماج کی ہوگی۔ کیونکہ مساوات کے سوال کا ویدک دھرم آشرم ہی بہترین حل ہے۔ ۲۵ جون کی سائینگ کال آریہ سماج کے بھوشیہ پر آپ کا ویاکھیان ہونے والا تھا ۔

ہندوستان میں برطانوی وقار

لارڈ اردن نے کنسرویٹو پارٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں برطانیہ کا وقار ہمیشہ کے لئے جاتا رہا اس کی پہلی وجہ آپ نے روس پر جاپان کی فتح۔ اور دوسری جنگ عظیم میں ہندوستانی افواج کا گوری فوجوں کے خلاف استعمال بتائی

مقدمہ سازش لاہور۔

مقدمہ سازش لاہور میں تیسرے ملزم معافی گواہ ملک لال نے جرح کے دوران میں سی۔ آئی۔ ڈی کے

پرکاش لاہور

۱۴-اساڑھ سمت ۱۹۸۸

سوامی ستیانند جی کا رشتہ

جالندھر سے مہاشہ ایشر داس جی مہا دیدی ادھیکار پر ہیں لکھتے ہیں :-

"آپ نے 'پرکاش' میں سوامی ستیانند کے رشتہ میں شرت نیتی کا ادمیمن کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے سرمایہ داری میں پاؤں رکھکر آپ نے پُورن ست کھری کھری باتیں کہنی چھوڑ دی ہیں۔ آپ سے ایسی آشا نہ تھی۔ میٹھے میٹھے لفظوں نے اور بے جا ہدسپر پریم نے آپ کو بھی پھانس لیا ہے اور آپ بھی سوامی جی کے چرنوں میں بیٹھ گئے ہیں۔ اب آپ آریہ سدھانتوں کی رکشا کے لئے نہیں لڑ رہے۔ بلکہ سوامی جی کی عزت بچانے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ یہی پبلک کا آپ پر الزام ہے۔ بھگتی پرکاش پستک کی آپ نے نندا کر دی۔ لیکن اس تنازعہ میں وردھ پستک کے مصنف کا آپ نے کیا نوٹس لیا اگر آپ آریہ سماج اور سوامی دیانند کے شبھ چنتک ہیں۔ تو سب کاموں کو چھوڑ کر آپ سوامی جی پر زور دے کہ ان سے اعلان کرائیں۔ کہ وہ بھگتی پرکاش کو واپس لیتے ہیں اگر آپ ایسا نہیں کرائیں گے۔ تو فیصلہ نہیں کا دہیں رہے گا۔ اور سوامی جی کے برخلاف جو آندولن سارودیشک سبھا کے بیچ میں پڑنے سے دب گیا تھا۔ پھر بڑے زور سے اٹھیگا جب تک کہ وہ اپنی بھول سویکار نہ کر لیں"۔

اس پتر کا اُتر 'پرکاش' پر دوبارہ دینے کی آ گیا ہے۔ اس کی تعمیل کرتا ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو پتر دوبارہ اُتر دے دیتا۔ میں اپنے بھائی کے سدھانت پریم کی پرشنسا کرتا ہوں۔ لیکن جس طریق سے وہ ویدک سدھانتوں سے اپنے پریم کا اظہار کرتے ہیں۔ اسے میں ٹھیک نہیں سمجھتا۔ اس لئے اس پر وہ ہائی نہیں دے سکتا۔ ایک طرف مجھے وہ چوٹی کا لیڈر بتاتے ہیں۔ دوسری طرف مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں سرمایہ داری میں پاؤں رکھکر سدھانتوں کی رکشا کے قابل نہیں اور سوامی جی کی میٹھی میٹھی باتوں میں پھنس گیا ہوں۔ یاد رہے۔ کہ وچار پربورتن میں دوسرے کی یکتی کا جواب دینے کی بجائے اس کی نیت پر حملہ کرنا اپنی کمزوری کا اعتراف کرنا ہے۔ سرمایہ داری کا الزام عام ہو گیا ہے۔ جب سے ہمارے ملک میں بھی کمیونزم کا پرویش ہوا ہے تب سے سرمایہ دار ہونا بھی ایک الزام سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ لوگ جو سرمایہ داری کے خلاف ہیں۔ خود کئی طریقوں سے سرمایہ دار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سرمایہ کے بنا ان کا بھی کوئی کام نہیں چلتا۔ میرا سرمایہ داروں میں استھان نہیں۔ لیکن میں دھن کمانا پاپ نہیں سمجھتا۔ ہاں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ دھن دھرم اور دیش کے کام آئے آپ نے مجھ پر الزام لگایا ہے۔ کہ میں سوامی ستیانند جی کی میٹھی میٹھی باتوں میں آ گیا ہوں اور سدھانت کی رکشا سے زیادہ مجھے اُن کی عزت بچانے کی فکر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پچھلے چار درشنوں میں سوامی جی کی اور میری صرف دو بار بھینٹ ہوئی ہے۔ اگر مہاشہ ایشر داس جی حقیقت میں ویدک دھرمی ہیں۔ تو انہیں ویدک دھرم کا شِشٹاچار سیکھنا چاہئے۔ اور وہ یہ کہ دوسروں کی نیت پر حملہ نہ کرو۔ یکتی کا جواب یکتی سے دو۔

مہاشہ ایشر داس جی کو سارودیشک سبھا کے پرستاو پر کوئی آپتی نہیں۔ اگر ہوتی۔ تو وہ اٹھاتے۔ کوئی اعتراض اٹھا بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ سپشٹ ہے۔ اس میں کوئی لگی لپٹی نہیں رکھی گئی۔ بھگتی پرکاش کی پرورتی اویدک ہے۔ اور کئی استھل ایسے بھی ہیں۔ جن سے بھرم ہوتا ہے۔ رام نام کی دیکشا اویدک ہے۔ اس سے زیادہ سپشٹ سمتی کیا ہو سکتی ہے۔ اگر سبھا یہ کہ اس میں سوامی ستیانند جی کو اتارا نہیں گیا۔ لیکن وہ ایسا کرتی۔ تو سارودیشک سبھا جیسی ذمہ دار سوسائٹی کی شان کے وردھ ہوتا۔ میں یہ نہیں مانتا۔ کہ مت بھید کے ساتھ یہ ضروری ہے۔ کہ دوسرے کی جلی کٹی سنائی جائے۔ سوامی جی سے ہمیں مت بھید ہے۔ اور اس کا ہم پرکاش بھی کریں گے۔ لیکن اُن کا آدر کرتے ہوئے۔ چاہے مجھ پر سرمایہ داری کا الزام ہی نہ ادھر ہو۔ میں آریہ سماجی پرشوں کو بھی مشورہ دونگا کہ نہ سوامی جی کے سنبندھ میں کوئی ایسا ویوہار نہ کریں۔ جس سے نرادر کا پہلو نکلتا ہو۔ آریہ سماج کی سب سے بڑی سبھا نے سوامی جی کے رشتہ میں اپنی سمتی پرگٹ کر دی۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ سوامی جی اس کا اپنے آچرن سے کیا اُتر دیتے ہیں۔ اور اسی آچرن پر آریہ سماج نشچیہ کرے گا کہ اگلا قدم کیا اٹھائے اس سمے تک آریہ سماج کے سدھانتوں کے وردھ کوئی بات سوامی جی کے منہ سے نہیں نکلی۔ اُن کے اُپدیش سدھانت کے انکول ہوتے ہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ ایسے بھائی بھی ہیں جن کا میرے ساتھ اتفاق نہیں۔ اور وہ ایسے فقرے اُن کے اپدیشوں سے پیش کرتے ہیں جنہیں وہ سدھانت وردھ بتاتے ہیں۔ اس کے متعلق مجھے صرف یہی کہنا ہے۔ کہ تصویر کا دوسرا رُخ بھی ہے۔ اور کئی بھائی ایسے ہیں۔ جو ان فقروں میں صرف بھگتی واد کا پُر زور پرکاش مانتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے متعلق مت بھید ہے۔ ایسی حالت میں وہ شخص دلیر ہونا چاہئے جو یہ کہے کہ سوامی جی کے لئے آریہ سماج کی ویدی بند کر دی جائے۔ وہ اپنے تئیں ویدک دھرمی بتاتے ہیں۔ اور ویدک دھرم کا ہی پرچار کرتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے ایک انش یعنی بھگتی کو وہ اس قدر اہمیت دیتے ہیں۔ اور ایسے روپ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ پورانک بھگتی بن جاتی ہے۔ جسے آریہ سماج برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ حالت بہت دیر تک نہیں رہ سکتی

سوامی جی بھی جس جگہ پر ہیں اس جگہ پر بہت دیر تک رہ نہیں سکتے۔ یا وہ آگے بڑھیں گے یا پیچھے ہٹیں گے۔ یا تو وہ آریہ سماج کے سر پر تقادر کی ہو جائیں گے۔ یا اس سے بہت دور جا پڑیں گے۔ سوامی جی کو یہ فیصلہ کرنے دیا جائے۔ کہ وہ آریہ سماج سے اپنا سمبندھ بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر چاہتے ہیں۔ تو آریہ سماج نے بتا دیا ہے۔ کہ اس کا روپ کیا ہے۔ آریہ سماج کا کسی سے بھی سنبندھ تب رہ سکتا ہے۔ جب اس کے وشواس اور آچرن میں کسی قسم کی شتھلتا نہ ہو۔ آریہ سماج ذمہ واری اور سبھا میں سوامی جی کو اپنے سے جدا کرنے کی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔ اور نہ ابھی لینے کا وقت آیا ہے۔

ہاں میری اب بھی یہی سمتی ہے۔ کہ سماچار پتروں میں اس آندولن کو اٹھانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اب بھی میں نے جو کچھ لکھا ہے مجبوری کی حالت میں۔ میری کوشش یہ ہوگی کہ اس پر کم قلم اٹھاؤں۔ مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ پرماتما نہ کرے۔ اگر کوئی ایسا سمے آیا جب کہ آریہ سماج کو سوامی جی سے اپنا راستہ جدا کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو آریہ سماج خود بخود اپنے کرتویہ کا پالن کرے گا۔ اسے کسی اخبار کے مضمون کی ضرورت نہ ہوگی۔

(کرشن)

کیا سوامی ستیانند کیلئے استھان نہیں؟

گورو کل کانگڑی کے پروفیسر ستیہ برت جی سدھانت النکار سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا آریہ سماج میں سوامی ستیانند جی کے لئے استھان نہیں۔ یہ پرشن ہر ایک حالت میں ہو سکتا ہے اور اس کا جواب 'ہاں' اور 'نہ' دونوں میں ہو سکتا ہے۔ ہر اُس شخص کے لئے جسے آریہ سماج کے سدھانتوں پر وشواس ہے۔ اور جو اُن کے انوسار آچرن کرتا ہے۔ آریہ سماج میں استھان ہے۔ اور ہر اُس ویکتی کے لئے چاہے وہ چھوٹا ہو چاہے بڑا۔ جس کا وشواس اور آچرن آریہ سماج کے سدھانتوں کے وردھ ہیں۔ آریہ سماج میں استھان نہیں اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے۔ اگر یہ بندش بھی نہ ہو۔ تو علیحدہ سوسائٹی قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

رہا سوامی ستیانند جی کا رشتہ۔ آج تک کسی نے یہ نہیں کہا۔ کہ ان کے لئے سماج میں استھان نہیں۔ نہ ہی کسی نے یہ پریرنا کی ہے۔ کہ انہیں آریہ سماج سے پرتھک کر دیا جائے۔ اس لئے یہ پرشن اُپستھت نہیں ہوتا۔ رہا مت بھید کا سوال۔ اگر سوامی جی کو اپنے وچار رکھنے کا ادھیکار ہے۔ تو دوسروں کو بھی ہے۔ جنہیں ان سے مت بھید بھی ہے۔ وہ بھی ان کے پرتی پوجیہ بدھی رکھتے ہیں۔ اور اُن کے اچھے گنوں کے لئے ان کا آدر کرتے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے جو پرشن اٹھایا ہے یہ آریہ سماج کے سنبندھ میں بھرم پھیلانے والا ہے۔

'پرکاش' کی اپیل پر دھیان دیتے ہوئے اس کی اشاعت بڑھائیے۔

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیلا مندر۔ شدھ اور صحتی کی خوراک اور رہائش کا بہترین انتظام۔ کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر، ڈاکخانہ، اڈہ تانگہ اور بان بالکل پاس ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

Digitized by eGangotri

"آریہ مِتر" کی بھول

شری سوامی ستیانند جی کے سنبندھ میں سارو دیشک سبھا کے نرنے کا ذکر کرتے ہوئے سہیوگی "آریہ مِتر" لکھتا ہے:-

"یہ آندولن گت تین چار ماسوں سے اس لئے سمھگت کر دیا گیا تھا۔ کہ سوامی ستیانند کا معاملہ سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا تھا پنجاب آریہ پرتی ندھی کے وچار آدھین تھا۔ کئی مہینے بیت جانے پر بھی پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا جس سے شری سوامی جی کا گھنشٹھ سنبندھ ہے۔ اس وشے میں اپنا کچھ بھی سنتویہ پرکاشت نہیں کر سکی۔ ارتھات نہ تو اس نے سوامی جی کے بوام مارگ وشیک وچاروں کو ویدک بتایا۔ نہ اویدک۔ اس سبھا کی ایسی اپیکشا اور شتھلتا کچھ لوگوں کو اچھی نہیں لگی۔ سدھانت رکشا کے سنبندھ میں کسی کے ویکتی گت کا وچار کر بات کو دبا دینا اچھی نیتی نہیں ہے"

مجھے شوک ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا کھیہ پتر ہونے کے کارن جو ذمہ داری اُس پر عائد ہوتی ہے۔ اُس کا پرمان سہیوگی نے نہیں دیا۔ دوسری سبھا کے وشے میں لکھنے اور اُس پر دوش آروپن کرنے سے پہلے اس کو تمام واقعات کا گیان ہونا چاہئے۔ یہ غلط ہے۔ کہ سوامی ستیانند کا وشے کئی ماس تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وچار آدھین رہا۔ اور وہ کوئی نشچے نہیں کر سکی۔ یہ وشے انترنگ سبھا کے سامنے آیا اور پہلی بار ہی اس کا نشچے ہو گیا۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ وہ نشچے کسی کو پسند ہو۔ اور کسی کو ناپسند۔ نشچے موجود ہے۔ اور وہ بھی پورن روپ سے پرسنگ کے انوکول سبھا نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ چونکہ یہ وشے سارو دیشک سبھا کے وچار آدھین ہے اس لئے اس سبھا میں اس پر وچار سمھگت کیا جائے۔ سہیوگی کے شبدوں میں سوامی ستیانند جی کا پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا سے گھنشٹھ سنبندھ بھلے ہی ہو۔ سوامی جی سنیاسی ہیں۔ اس لئے اُن کا سنبندھ کیول پنجاب سے نہیں۔ کیول بھارت ورش سے نہیں۔ اپتو سارے سنسار سے ہے۔ سوامی جی کی رام نام رکھشا اور اُن کے دیئے گرنتھ بھگتی پرکاش کا پربھاؤ کیول پنجاب تک سیمت نہیں۔ اس لئے پنجاب سبھا کا یہ نشچے سرودھا انوکول تھا۔ کہ ایک پرانتیہ سبھا کے استھان میں اس وشے کا نرنے سارو دیشک سبھا کرے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس نشچے پر کوئی آپتی اُٹھائی جا سکتی ہے

سہیوگی لکھتا ہے:-

"دیشک پنجاب سبھا کی ایسی اپیکشا اور شتھلتا کچھ لوگوں کو اچھی نہیں لگی۔ سدھانت رکشا کے سنبندھ میں کسی کے ویکتی گت کا وچار کر بات کو دبا دینا اچھی نیتی نہیں"

سہیوگی کے پاس اس بات کا کیا پرمان ہے۔ کہ پنجاب سبھا نے اس وشے کو دبا دیا۔ اگر یہ دوش سارے پنجاب پرانت پر ہے۔ جیسا کہ مجھے سہیوگی کے شبدوں سے پرتیت ہوتا ہے۔ تو میں کہونگا۔ یہ سرو تھا استیہ ہے۔ سنیکت پرانت کی طرح پنجاب میں بھی ایسے آریہ پرش اور آریہ پتر ہیں۔ جو سوامی جی کے مت کے وردھ ہیں۔ آریہ پتروں نے پرشنست سوامی جی کے وردھ لگاتار آندولن کیا ہے۔ ہاں یو پی کی طرح پنجاب میں کئی آریہ پرش ہیں۔ جو سوامی جی کے ورتمان پروگرام کو آریہ سماج کے لئے کوئی خطرہ نہیں سمجھتے۔ کئی ایسے ہیں جن کا سوامی جی سے مت بھید ہے لیکن اس وشے کو اُٹھانا آریہ سماج کے لئے ہت کر نہیں سمجھتے۔

پنجاب پر سہیوگی کا دوش مِتھیا ہے۔ اس کا سب سے بڑا پرمان یہ ہے۔ کہ سارو دیشک سبھا کی جس انترنگ سبھا میں سوامی ستیانند جی کے وشے کا نرنے ہوا۔ اُس میں پنجاب کے تمام ممبر موجود تھے۔ لیکن سنیکت پرانتیہ سبھا کا ایک بھی منتخب ممبر موجود نہ تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پنجاب کو اس وشے میں کتنی دلچسپی ہے۔ اور یو پی کو کتنی۔ اس سبھا میں پنجاب کے ممبروں کی سنکھیا ادھک تھی اگر وہ سوامی جی کی رعایت کرنا چاہتے اور سدھانت کو اُن پر قربان کرنا چاہتے۔ تو وہ بہو پکش سے اس وشے کو گرا سکتے تھے۔ پرنتو ایسا نہیں ہوا بلکہ صرف ایک پنجابی ممبر پرستاؤ کے وِرُدھ تھا شیش سب اس کے پکش میں تھے۔ پرستاؤ بنانے والا پنجابی اور پیش کرنے والا پنجابی ہے اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ اس سمے پر پنجاب نے ہی سدھانت کی رکشا کی ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ کسی سمے بھی پنجاب کے آریہ پرش یہ نہ چاہتے تھے۔ کہ سوامی ستیانند جی کا وشے دبا دیا جائے۔ ہاں یہ اچھا اوشیہ تھی۔ کہ جو نرنے ہو۔ سوچ وچار کر ہو۔ اور نیم کے انوسار ہو۔ یہ بھی ان کی اچھا تھی۔ کہ سوامی جی کا پورا آدر ملحوظ رہے۔ اور ان سے مت بھید پرگٹ کرتے ہوئے بھی اس بات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ وہ آریہ سماج کے ایک مانیہ سنیاسی ہیں۔

(کرشن)

"مفت "پرکاش" جاری ہو چکے

سردار بساکھا سنگھ اور شریان رام چندر جی ایگزیکٹو انجینئر نے مفت پرکاش جاری کرنے کے لئے جو دھن بھیجا تھا۔ اس سے مستحق آریہ بھائیوں کے نام پرکاش جاری کئے جا چکے۔ چونکہ درخواست کنندگان میں مستحق سجن ضرورت سے زیادہ تھے۔ اس لئے کم ایک کے نام صرف چھ ماہ کے لئے "پرکاش" جاری کرایا گیا ہے۔ ایسے سب سجنوں کا کرتویہ ہے۔ کہ "پرکاش" کا سدُپیوگ کریں۔ اور اسے ویدک دھرم کا پورا سادھن بنائیں اس کے علاوہ پرکاش کی سیوا وہ اپنا فرض سمجھیں۔ اور اگر خود قیمتاً نہیں منگوا سکتے۔ تو زیادہ تو جس قدر بنا سکیں بنائیں لیکن کم از کم ایک نیا خریدار بنانا اپنا دھرم کرتویہ سمجھیں۔ ہم دیکھیں گے۔ کہ "مفت پرکاش" لینے والے سجنوں میں سے کس کس سجن نے پرکاش کے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن کیا ہے۔

مفت یا رعایتی پرکاش حاصل کرنے کے لئے اب کوئی درخواست نہ آنی چاہئے۔ جب تک کوئی اور رقم اس مطلب کے لئے نہ پہنچ جائے۔

ستیارتھ پرکاش کا فرانسیسی انوواد

سوامی سوتنترانند جی نے ستیارتھ پرکاش کو یورپ کی مختلف بھاشاؤں میں پرکاشت کرنے کا جو پریتن شروع کر رکھا ہے۔ وہ سراہنیہ ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم پرچار کا یہ اپورو سادھن ہے۔ اس سے پہلے جرمنی زبان میں اس مشہور عالم گرنتھ کا انوواد شائع ہو چکا ہے۔ اب فرانسیسی زبان میں شائع کرانے کا ارادہ ہے۔ اس ارادہ کی تکمیل میں اگر کوئی اڑچن ہے۔ تو صرف دھن کی ہے۔ کیونکہ انوواد کرانے کی ذمہ داری انہیں ڈاکٹر دولت رام دیو نے اپنے اوپر لی ہے۔ جن کے پربندھ میں جرمن انوواد ہوا تھا۔ اس کاریہ کے لئے پانچ ہزار کے خرچ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اور یہ ہرش کی بات ہے۔ کہ ایک ہزار کے قریب نقد اور وعدوں کی صورت میں ہو بھی چکا ہے باقی چار ہزار کوئی بڑی رقم نہیں۔ سارے آریہ سماجیں اور آریہ پرش بڑی آسانی سے جلد پورا کر سکتے ہیں۔ اور جس قدر جلد یہ رقم اکٹھی ہوگی۔ اسی قدر جلد انوواد کے پرکاشن ہونے کی سمبھاونا ہے۔

جام پور کی "مندر" کا معاملہ

سناتن دھرمی پریس میں جام پور کے مندر کے معاملہ پر ایجی ٹیشن شروع ہے پشاور کی سناتن دھرم کانفرنس میں بھی یہ چرچا ہوئی۔ اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے بھی اس وشے پر پرستاؤ پاس کیا ہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ سارا ایجی ٹیشن بناوٹی ہے۔ کوئی مندر متنازعہ نہیں جس مفروضہ مندر کے نام پر ایجی ٹیشن شروع ہے۔ وہ مندر نہیں۔ بلکہ دھرم شالہ ہے۔ جس کے ساتھ سناتن دھرم سبھا جام پور کا کسی قسم کا کوئی ملکیتی تعلق نہیں اس وشے میں پورے حالات اگلے ہفتہ دئے جائیں گے اور سکا پرچار کیا جائے گا۔

اسلام اور احمدیت میں فرق

احمدی مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں تو اس لئے کہ مسلمانوں سے باہر نہ پھینکے جائیں ورنہ ایک نہیں مسلمانوں سے ان کے کئی اصولی اختلاف ہیں۔ ایک اختلاف کفر کے متعلق ہی ہے۔ ایک سائل نے احمدی لائٹ سے دریافت کیا کہ جو شخص محمد صاحب کی رسالت کا قائل نہیں۔ کیا وہ کافر سمجھا جا سکتا ہے؟ اس کے ضمن میں یہ بھی پوچھا ہے۔ کہ کیا مہاتما گاندھی کو جنہیں دنیا سچائی کا فرشتہ کہتی ہے کافر کہا جا سکتا ہے؟ لائٹ نے اس کا جو جواب دیا ہے۔ وہ اسلام کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لائٹ نے خود ہی تسلیم کیا ہے۔ کہ اسلامی اصطلاح میں ہر ایک غیر مسلم کافر ہے۔ لیکن ہمارا ذاتی مذہب یہ ہے کہ کافر لفظ کا عقیدہ کی نسبت عملی زندگی کے ساتھ زیادہ تعلق ہے۔ ان معنوں میں مہاتما گاندھی بیشمار نام کے مسلمانوں سے بہت بہتر مسلمان جانچے پڑتے ہیں۔ ان کے اندر ہو سکتا ہے۔ کہ کفر کے بھی سامان ہوں لیکن جس مقدار میں مسلمان کہلانے والوں میں پائے جاتے ہیں۔ مہاتما گاندھی میں اس سے بہت کم ہونگے۔ کفر اور اسلام دل کی دو عملی صورتیں ہیں۔ جو ایک ہی شخص کے اندر کم و بیش مقدار میں ایک ساتھ رہ سکتی ہیں۔ اگر اس معیار پر پرکھا جائے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ عالم مولانوں یا پاک صورت پیروں کی نسبت مہاتما گاندھی کے اندر زیادہ مقدار میں اسلام پایا جائے گا۔ معاصر لائٹ کا یہ نیا مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے لئے رسالت

بولشویک بگ

اسپریلزم سمائک گذر چکا - سرمایہ داری کا بھی گذر رہا ہے - آج ہے - تو بولشوازم کا یگ ہے - بولشوازم اگر پھیل رہا ہے - تو اس لئے کہ روٹی کی مشکل کو آسان کرتا ہے یہ ایسی مشکل ہے - جس نے دنیا کو حیران کر رکھا ہے - سرمایہ داری نے ہر ایک چیز مہنگی کر دی تھی - بھارت سے زراعتی ملک میں ایک روپیہ روزانہ پر گذارا مشکل تھا - لیکن رُوس کا بولشوازم ہی ہے - جس نے کھانے پینے کا سامان - گندم اور روٹی اس قدر سستی کر دی ہے - کہ موجودہ نسل کے لئے یہ حیرت انگیز ہے - لیکن بولشوازم کے ماتحت سستاپن کا تو ابھی آغاز ہے - عجب نہیں کہ وہ وقت جلد آ جائے - جبکہ عملی طور پر تمام ضروریات زندگی کے وہی نرخ ہو جائیں - جو تاریخ میں اکبر اور جہانگیر کے عہد کے بتائے گئے ہیں ؟

بولشوازم اور آریہ سماج

لیکن باوجود اس کے بالشوازم انسان کی مشکلیں آسان کرنے کے لئے آخری چیز نہیں - بالشوازم جس بنیادی اصول پر کام کرتا ہے - وہ یہ ہے - کہ تمام منش برابری کی سطح پر آ جائیں گے - گویا سب کے سیر بھاجی اور سب کے سیر کھاجا ہے - لیکن یہ قانون قدرت کے خلاف ہے - سب منش برابر نہیں ہو سکتے - اپنی زندگیاں - اپنے گیان - اپنی تپسیا اور اپنے پریشرم کے انوسار ان کی قابلیت اور ضرورتوں میں اختلاف ہو گا - جسے بالشوازم اڑانا چاہتا ہے - اسلئے بالشوازم کا نشکلنک راج قائم نہیں ہو سکتا - اس کا ویدک دھرم سے مقابلہ ہو گا - ورن آشرم دھرم کے مقابلہ پر اس کا برابری کا بنیادی اصول کسی اوستھا میں ٹھیر نہیں سکیگا - ورن آشرم - منش کو گن کرم سوبھاؤ انوسار اس کا وہی درجہ دیتی ہے - جس کے وہ یوگیہ ہے - لیکن بولشوازم میں گن کرم سوبھاؤ کا کوئی سوال نہیں - سب کو ایک لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے - جسے منش کی اندر آتما سویکار نہیں کر سکتی - ویدک دھرم کے پرچار کی ذمہ داری اس وقت آریہ سماج نے اپنے کندھوں پر لے رکھی ہے - لیکن سوال یہ ہے - کہ کیا وہ اسے پورا کر رہا ہے ؟ اس ضروری کام پر سال میں تیس چالیس ہزار روپیہ خرچ کر لینا ذمہ داری سے سبک دوش ہونے کے لئے کافی نہیں ہے - اس

وقت حالت یہ ہے - کہ آریہ سماج کا بہترین دماغ سکولوں اور کالجوں اور گورودکلوں میں لگ رہا ہے - ضرورت یہ ہے - کہ اسے پرچار کے کام میں لگایا جائے - تاکہ وہ اپنے چمتکاروں سے بالشوازم کو جلد پراجت کر سکے ؟

ریاست بڑودہ اور طلاق

ریاست بڑودہ نے ہندوؤں کے لئے طلاق کا قانون پاس کر کے ہندو قوم کی کوئی سیوا نہیں کی - بلکہ اس کی بھاری ہانی کی ہے - ویدک بواہ کی خوبی اٹوٹ سنبندھ تھا - جسے ریاست کے قانون نے کچے دھاگے کی حیثیت دے دی ہے - بھائی پرمانند جی نے اس کے متعلق بالکل ٹھیک لکھا ہے - کہ "بعض اوقات ہندوستانی کی پابندیاں بڑی مصیبت کا باعث ہوتی ہیں لیکن ان مصیبتوں کا جو علاج تجویز کیا جا رہا ہے - وہ بیماری کی نسبت کہیں زیادہ بُرا ہے - موجودہ حالت میں ایک آدھ فیصدی عورت کو تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے لیکن اس نئے قانون طلاق کے جاری ہو جانے سے تقریباً ۵۰ فیصدی عورتوں کو مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا" ! لیکن موجودہ حالت میں جو ایک آدھ فیصدی عورتوں کے لئے مصیبت ہے - وہ اس لئے ہے کہ ہندو بواہ کے سنبندھ میں مریادا کا الّنگھن کرتے ہیں اگر مریادا انوسار چلیں - تو ایک آدھ فیصدی کی مصیبت بھی قانون طلاق کے بغیر دُور ہو سکتی ہے ؟

شیخ نور الٰہی کے سرکلر کا جواب

ہندو دشمنی کی موجودہ اسلامی رَو میں بہتے ہوئے شیخ نور الٰہی انسپکٹر محکمہ تعلیم نے ہندی کش سرکلر جاری کر کے ہندو احساس کو جس بے دردی سے مجروح کیا ہے - ہندو چاہیں - تو اس کا دندان شکن جواب دے سکتے ہیں - اور وہ یہ ہے - کہ ہر ایک ہندو یہ عہد کرے - کہ وہ ہندی سے ناواقف نہ رہیگا ہر ایک ہندو سکول کی کمیٹی اپنی پہلی بیٹھک میں یہ پاس کر دے - کہ اس کے ماتحت سکول میں ابتدائی تعلیم ہندی کے ذریعہ دی جائیگی اور کسی بعد کی جماعت میں جو اُردو پڑھنا چاہیں - تو انہیں پڑھایا جائے گا ؟

ہر ایک ہندو عہد کرے - کہ وہ اپنا حساب کتاب ہندی میں رکھیگا - اور پرائیویٹ خط وکتابت بھی ہندی میں ہی کریگا - یا کم از کم

سکاروں لفافوں پر پتے ہندی میں لکھے گا -

اس خیال کو ہم اس سے پہلے وضاحت سے ظاہر کر چکے ہیں - جس کا ہندو پریس کی طرف سے خوب سمرتھن ہوا ہے - چنانچہ بھائی پرمانند جی کا "ہندو" بھی اس وشے میں لکھتا ہے - کہ ہندی سے نفرت کرنے والے حضرات نے جو حکمنامہ اس کے خلاف جاری کیا ہے اس کا جواب اپنے ہندو بھائیوں کی طرف سے یہ مل سکتا ہے - کہ تمام ہندو (آریہ، سناتنی اور دیگر ہندو مذہبوں کے) سکولوں میں ہندی جماعت اوّل سے شروع کی جائے" !

اگر ہندو مکمل شیخ نور الٰہی کے سرکلر کے جواب کی اس طرز کو اختیار کر لیں - تو یہ سرکلر ہندی پرچار کے لئے رحمت ثابت ہو گا - لیکن اگر ہماری کوششیں رزولیوشنوں تک ہی محدود رہیں - تو سرکلر اپنا کام کر کے رہے گا - اُس کا مقصد فوت نہیں ہو سکتا ؟

قادیانیوں کو پادریوں کا چیلنج

پادری برکت اللہ نے مکتوب مفتوح سے قادیانی کیمپ میں بم کے گولے کا کام کیا - پادری صاحب نے براہ راست میاں محمود احمد کو مباحثہ کا چیلنج دیا - چیلے تو جواب میں بول رہے تھے - لیکن میاں خاموش رہے اس خاموشی کا مطلب یہ لیا گیا ہے - کہ میاں صاحب میں پروفیسر پال کے مقابلہ پر بولنے کی قابلیت ہی نہیں - پروفیسر پال کے مقابلہ پر بولنے کی اُنہیں قابلیت ہے یا نہیں - اس کے متعلق وثوق سے کچھ کہنا مشکل ہے - البتہ یہ بڑی آسانی سے کہا جا سکتا ہے - کہ میاں صاحب کو اپنے مُریدوں کے اندر بولنے اور اُن کی ضمیروں کو اپنے ہاتھ میں لینے کی پوری مہارت ہے - چنانچہ آپ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا کہ عیسائیت کی صلیب کو توڑنے کا کام خدا نے میرے سپرد کیا ہے ؟

نور افشاں کا کہنا ہے - کہ میاں صاحب نے یہ تقریر پادری برکت اللہ کے چیلنج کے جواب میں کی ہے - اگر ایسا ہی ہے تو اب ہماری بھر کم پوزیشن کا سوال درمیان میں نہ آنا چاہئے - اور میاں صاحب کو بنفس نفیس میدان میں آ کر اپنے ہاتھوں عیسائیت کی صلیب کو توڑنے کی پیشگوئی پوری کر کے دکھا دینی چاہئے - میاں صاحب اس تقریر کے بعد بھی مباحثہ کے میدان میں نہ اُترے - تو پہلے تو یہ کہا گیا تھا - کہ اُنہیں پادری پال کے مقابلہ پر آنے کی جرات نہیں - اب یہ کہا جانے لگیگا - کہ اپنے مُریدوں کے سامنے میاں صاحب کی تقریر کوری شیخی کے سوائے کچھ نہ تھی ؟

قادیانیوں کے لئے مشکل

مغلپورہ کالج کے کپتان ڈیکر کے خلاف خاص مسلمانوں نے جو ادھم مچا رکھا ہے قادیانیوں کے لئے اُس نے عجیب مشکل پیدا کر دی ہے - کپتان ڈیکر سرکاری آدمی ہیں - اور قادیانیت اگر جیتی ہے - تو اپنے سرکار پرستی کے بل بوتہ پر - کپتان ڈیکر کے خلاف وہ آواز اٹھائے - تو کس حوصلہ پر لیکن اسلامی تحریک میں حصہ نہ لینا قادیانیوں کے لئے اپنا چودھرم کھونا ہے - اس لئے اس تحریک سے الگ رہنا بھی اُن کے لئے مشکل تھا - آخر اُنہوں نے اس مشکل سے نکلنے کی راہ نکالی - اور وہ یہ کہ جو جلسے کپتان ڈیکر کے خلاف ہوں - اُن میں شامل تو ہوں - لیکن کپتان موصوف کو گالی دینے کا ناگوار فرض دوسرے مسلمانوں سے ادا کرائیں اور آپ اپنا وقت ہندوؤں کو گالی نکالنے کے ارپن کریں - اس سے دو فائدے ہونگے - ایک تو یہ کہ اس تحریک کے چودھرم سے محروم نہ رہیں گے - اور دوسرا یہ کہ پرائیویٹ ملاقاتوں میں حکام کو کہہ سکیں گے - کہ دیکھا ہم نے کس طرح مسلم ایجیٹیشن کا رُخ گورنمنٹ کی طرف سے پھیر کر ہندوؤں کی طرف کر دیا ؟

چنانچہ اِسی چال کے ماتحت قادیان کے ماہر گالی گلوچ میر قاسم علی نے لاہور کے جلسہ میں تقریر کی - حالانکہ جلسہ بقول "الفضل" ۱۸ جون "مغلپورہ کالج کے تضیہ کے متعلق تھا" لیکن میر قاسم علی نے اپنی تقریر میں کالج یا اس کے پرنسپل یا گورنمنٹ کا نام تک نہیں لیا - کہا تو یہ کہ "یہ سلسلہ (چھوت چھات) مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے - ورنہ ہندو مذہب میں داخل نہیں ہے - اور اسباب پر زور دیا - کہ ہمیں ہندوؤں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہئے - جیسا وہ ہمارے ساتھ کرتے ہیں" (الفضل ۱۸ جون) کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے - کہ ہندوؤں کے خلاف لب کشائی کے جب تمہیں بیسیوں موقعہ حاصل ہیں - تو اس موقعہ پر گورنمنٹ کو چھوڑ کر ہندوؤں کے مُنہ آنے کی کیا ضرورت تھی - ضرورت تھی تو اسی لئے کہ گورنمنٹ کے خلاف بولنے پر قادیانیت تک خطرے میں پڑ جاتی ہے - لیکن ہندوؤں کے خلاف بیہودہ تر خرافات ہی کیوں نہ بیموقعہ بولنے پر بھی کسی قسم کا خوف و خطر نہیں ؟

Haridwar. Digitized by eGangotri

سُدرشن چکر

شیعہ مسلمان تو تعزیہ بناتے ہیں اس لئے کہ انہیں اپنے امام حسن حسین کے غم کو تازہ رکھنا مطلوب ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے ہوتے ہوئے ہندوؤں کو کیسے فرصت مل جاتی ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ وہ تعزیہ داری میں شامل ہوں بلکہ خود تعزیہ بنائیں۔ ہندو کا تعزیہ بنانا۔ ایک فرضی بات نہیں۔ حقیقی بات ہے ؛

چنانچہ مئو میں تعزیہ اٹھانے کے سلسلہ میں بجلی کمپنی سے جھگڑے کی جو داستان شیعہ معاصر "سرفراز" میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں یہ فقرہ موجود ہے :-
"حکام نے مسلمانوں کی کمزوری کا احساس کرتے ہوئے حکم صادر کیا۔ کہ تعزیہ ۱۲ فٹ سے بلند نہ بنائے جائیں۔ لیکن ایک ہندو دیوی نے جو قریباً ۵۰ فٹ اونچا تعزیہ بناتی ہے۔ اس حکم پر عمل کرنے سے انکار کر دیا"
مورتی پوجا کے سمرتھن میں تو پوران پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ تعزیہ سازی اور تعزیہ پرستی پرانوں کی کس آگیا کے ماتحت ہے؟ کیا پوراناک سفنی اس دشا میں اپنا فتوے صادر کریں گے ؛

زمانہ پریورتن شیل ہے۔ وقت تھا۔ کہ تعزیہ اور پیپل کے جھگڑے پر خون خرابہ ہوتا تھا۔ آج پیپل کی جگہ بورڈوں اور بجلی کی تاروں نے لے لی ہے۔ کانپور میں تعزیہ کے سلسلہ میں جو دوسرا فساد ہوا۔ اس کی بنا ایک بورڈ تھا۔ جسے مسلمان اکھڑوا دینے پر مصر تھے۔ لیکن ہندو اس نامعقول مطالبہ کو تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ بورڈ کا یہ معاملہ ابھی تک چل رہا ہے۔ انجام خدا معلوم۔ کانپور کی طرح مئو میں تعزیہ کا جھگڑا بجلی کی تاروں سے ہے۔ بجلی کمپنی نے گورنمنٹ کی اجازت کے ماتحت شہر میں تار لگائے ہوئے ہیں۔ مسلم بضد ہیں۔ کہ یہ تار اس لئے اٹھا دئے جائیں کہ ان کا تعزیہ گذر سکے۔ معاملہ عدالت میں چل رہا ہے آخر کوئی فیصلہ ہو کر ہی رہے گا۔ بورڈ اور تاروں کے بعد دیکھنا یہ ہے۔ کہ تعزیوں کی ٹکر اور کس سے ہوتی ہے؟ اور اس سلسلہ کا آخر خاتمہ کہاں پر ہوتا ہے؟

جن لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اسلام مسلمان کو صرف غیر مسلموں کے ساتھ لڑنے کی ہی تلقین کرتا ہے۔ وہ اپنے اس خیال میں ترمیم کر لیں اور جان لیں۔ کہ مسلمان کی فطرت کسی اختلاف رائے کو گوارا نہیں کر سکتی وہ غیر مسلموں سے ہو یا مسلموں سے۔ چنانچہ کلکتہ میں در محمدی کا مقدمہ اور اس کے سلسلہ میں مسلمانوں۔ اہل حدیث اور حنفیوں کا آپس میں مسلسل فساد اس کی تازہ شہادت ہیں۔ مقدمہ کا خاتمہ ہوا۔ در محمدی کے مسلم مصنف کو جرمانہ کی سزا بھی ہو گئی۔ لیکن "اہل حدیث" حیرت زدہ ہے۔ کہ اب کلکتہ کے مسلمانوں میں اس بنا پر فساد اور مقدمہ بازی شروع ہو گئی۔ کہ ملزم کو سزائے قید کیوں نہیں ہوئی ؟

معاصر اہلحدیث کو اس پر حیرت ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اپنی قسم کی پہلی مثال نہیں۔ اس سے پہلے مہاشہ راجپال کو قتل کیا گیا۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ وہ رنگیلا رسول کے پبلیشر تھے۔ بلکہ اس لئے کہ عدالت عالیہ نے انہیں بری کر دیا۔ جب مسلمانوں کی فطرت میں ہی یہی ہے۔ تو ازلی حدیث کو بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ؎

اے جان من خود کردہ ای
خود کردہ را درمان چیست !

سرت بلیقیوں کو تو اپنے شرتے کے زور سے پرانک دھرم کے شاستروں نے اسلام کی گود میں دھکیلنے کا انتظام کر دیا تھا۔ بنگال کے نمشودر بھی ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ سلہٹ ضلع کے سنام گنج ڈویژن کا سماچار ہے۔ کہ وہاں کے تمام نمشودروں نے مسلمان ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کے اس فیصلہ کی تہ میں دو باتیں ہیں۔ ایک اونچی ذات کے ہندوؤں کے مظالم اور دوسرا مسلم مولویوں کی سرگرمیاں۔ یہ ہر دو ایسی وجوہات ہیں۔ جن سے ہر ایک غیور ہندو کا سر مارے شرم کے جھک جاتا ہے ؛

اونچی ذات کو تنگ دلی کے نکتہ نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو اونچی ذات والوں کے مظالم سے جب نیچ ذات والے رہیں گے ہی نہ۔ تو اونچی ذات والے بتائیں۔ کہ وہ کس طرح اونچی ذات والے کہلا سکیں گے؟ پھر یہاں تک ہی معاملہ ختم ہو جائے تو غنیمت ہے۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جو نیچی ذات کا سمجھ کر جاتی سے باہر دھکیلا جا رہا ہے وہ باہر جا کر اونچی ذات والے بن جاتے ہیں۔ تو نام دھاری اونچی ذات والے بتائیں۔ کہ ان کے مقابلہ پر وہ کس شمار میں ہوں گے؟ اس لئے خود غرضی کے بھاؤ سے بھی ان کے لئے واجب ہے۔ کہ ان نیچی ذات کے ہندوؤں کو ہندو جاتی کے اندر زندہ رہنے کا ادھیکار دیں ورنہ یاد رکھیں۔ کہ جلد یا بدیر ان کی اونچائی پستی میں تبدیل ہو کر رہے گی ؛

شیخ نور الٰہی نے ہندی کش سرکلر جاری کیا ہے۔ تو اس کا مقصد ہندی کو ملیامیٹ کر کے اردو کو فروغ دینا ہے۔ اس سے اگر ہندوؤں کے اندر ہندی کے متعلق بیداری آ گئی۔ تو یہ شیخ صاحب کا مقصد نہ تھا۔ عین ممکن ہے۔ کہ شیخ صاحب کو اس کے لئے افسوس ہو۔ لیکن مسلم پریس میں شیخ صاحب پر ہندو نوازی کا جو الزام لگایا گیا ہے۔ وہ شاید اس لئے ہے۔ کہ شیخ صاحب کے خلاف ہندوؤں کے جذبہ ناراضگی کو کم کیا جائے۔

لیکن اس سارے جال کے تار نیز اس چٹھی نے کھول دیئے ہیں۔ جو شیخ نور الٰہی کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اس میں، ایک ڈسٹرکٹ بورڈ سکول میں مسلم طلباء کی کمی پر اظہار حیرت کیا گیا ہے۔ مسلم طلباء کی تعداد بڑھانے کی خواہش ہو۔ ایک انسپکٹر کی ہونی چاہئے۔ لیکن ہندو یا مسلم طلباء کی نہیں۔ بلکہ ہندوستانی طلباء کی۔ جو شخص سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اپنی قوم پر دوسری اقوام کے مفاد کو قربان کرنا چاہتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے عہدہ کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ شیخ صاحب سوچیں کہ ہندی کش سرکلر کے بعد ان کی اس چٹھی نے اپنی پوزیشن کو ناواجب استعمال کرنے والوں کی صف میں تو لا نہیں لا کھڑا کیا ؟

سوراجیہ گورنمنٹ میں براہمنوں کو اپنی پوزیشن سنبھالنے کی ابھی سے فکر پڑ گئی۔ سگے دوڑے دوڑے مہاتما جی کی سیوا میں۔ انہوں نے ان کا فکر دور کر دیا ہے۔ اور کہہ دیا ہے۔ کہ سوراجیہ گورنمنٹ میں برہمن اپنے آپ کو اچھوت بنانے میں آزاد ہو گا۔ اس کے کنوئیں الگ ہوں گے یا سا مندر اپنا ہو گا۔ سکول اپنے ہوں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ وہ الگ رکھنا چاہے گا۔ تو رکھ سکے گا ؛

نہ ہو گا۔ تو یہ نہ ہو گا۔ کہ اچھوتوں کو پبلک سڑکوں پر چلنے کے جرم کی پاداش میں زد و کوب کر سکے۔ یا انہیں پبلک کنوؤں سے پانی بھرنے سے منع کرے۔ یا پبلک مندروں میں داخلہ کے سوال پر اچھوتوں سے جھگڑا کرے۔ گویا پبلک سڑکیں۔ پبلک کنوئیں۔ پبلک مندر اچھوتوں کے لئے ہوں گے نہ ہوں گے۔ تو ذات ابھیمانی برہمنوں کے لئے نہ ہوں گے کیا مطلب کہ جو پوزیشن اس وقت اچھوتوں کی ہے وہ برہمن کی ہو گی لیکن جو برہمنوں کی ہے۔ وہ اچھوتوں کی نہ ہو گی۔ کیونکہ اس وقت تو برہمن سڑکوں۔ کنوؤں اور مندروں کا خود استعمال کرتے ہوئے اچھوتوں کو ان کے استعمال سے منع کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت اچھوت ان کا استعمال کرتے ہوئے برہمنوں کو منع نہ کریں گے۔ انہیں اپنی طرف سے ان کے استعمال کی کھلی آزادی ہو گی۔ جو برہمنوں کی طرف سے اچھوتوں کو اس وقت نہیں۔ برہمنوں کو اپنے شاستریوں سے بیوستھا مانگنی چاہئے کہ آیا ان کی موجودہ ستھتی مبارک ہے۔ یا وہ ہو گی۔ جو مہاتما گاندھی نے بتائی ہے ؟

بانی اسلام کا لفظ زبان پر آتے ہی کون مسلمان ہے جو یہ نہیں سمجھتا کہ حضرت محمد کا ذکر خیر ہے۔ لیکن احمدی لوگ محمد صاحب کو بانی اسلام کا نام دینے کو تیار نہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ محمد صاحب خود مسلمان تھے اسلام بنی نوع انسان کا ابتدائے آفرینش سے مذہب رہا ہے گویا محمد صاحب کی وہی پوزیشن ہے۔ جو احمدی مرزا صاحب کی بیان کرتے ہیں یعنی جس طرح مرزا غلام احمد اسلام کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ جو ان سے پہلے موجود تھا۔ اسی طرح حضرت محمد صاحب بھی اسلام کی اصلاح کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

اخباری دنیا کی سیر

آریہ سماج کے لئے کام

"آریہ سماج کے کام کرنے کے جو کام ہیں۔ ان میں ایک کام یہ ضروری ہے۔ کہ رشی دیانند جی کا اصلی روپ جنتا کے سامنے رکھا جائے۔ راجنیتی میں پالیسی کو پاپ نہیں سمجھا گیا۔ اس لئے سیاسی لیڈران رشی دیانند کی عظمت کو جانتے ہوئے بھی اس سے بہتر نام کو جنتا کے سامنے نہیں رکھتے۔ وہ اس لئے کہ رشی دیانند کی بتلائی ہوئی پدھتی پر چلنا ان کے لئے مشکل ہے۔ لیکن یہ ایک صداقت ہے۔ جو ہندوستان کی آزادی کے لئے پہلی منزل طے کر چکی ہے۔ لیڈران اور جنتا جب رشی کے اصلی روپ کو جان جائیگی۔ تو کسی بھی انسان کی یہ طاقت نہیں۔ کہ اپنے اغراض کے لئے رشی کے نام کو پردہ میں رکھنے میں کامیاب ہو سکے۔

اس وقت ہندو کے سیاسی لیڈر رشی کو آچھیہ استھان دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو آریہ سماج کیسے کہہ سکتا ہے کہ اس کے کرنے کے لئے کوئی کام نہیں ہے۔ آریہ سماج کے لئے اس وقت یہ کام نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ آچارت چال میں پیدا کرے کہ رشی دیانند جی کی سطح پر پہنچنے کا پریتن کرے۔" (آریہ پتر)

حقیقت اسلام

"اگر اسلام ان قوانین عمومی دستوری نظریوں اور ضابطوں کا نام ہے۔ جس کی طرف قرآن مجید احادیث اور سلف کی کتابیں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ تو کوئی شخص بھی موجودہ مسلمانوں کے متعلق یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اسلام کی حقیقت اور اس کی روحانی ہدایتوں پر عمل پیرا ہیں۔ لیکن عہد حاضر کے مسلمان کیا ہیں؟ اور ان کی حالت اسلام کی حقیقی ہدایتوں کے کہاں تک مطابق ہے؟ یہ کوئی راز نہیں ہے۔ بلکہ اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اسلام کہتا ہے۔ کہ مسلمان وہ شخص ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن آج کل کی اسلامیت کے نظریہ کے مطابق مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے کوئی شخص محفوظ نہ رہے۔ چنانچہ عوام سے لے کر رہنمائی اور علم و فضل کے دعویٰ کرنے والوں تک سب اسی جدید نظریہ اسلامیت کے پیرو ہیں۔" (مدینہ بحوالہ حیدر تماتا ہرش)

ہمارا اتنیس سالہ تجربہ

"اب دھرم محض زبانی یا تحریری ہے۔ دھرم کا بھلا یا دکھائی نہیں دیتا۔ ایشور پریم بزرگوں کا ادب آدی کا نظارہ کہاں ہے۔ اس لئے حقیقت یہی ہے کہ ہماری بھاری سوسائٹیاں۔ سکول۔ کالج۔ پاٹھ شالائیں اور دیگر تمام قسم کے حالات غیر ملکی طرز کے مطابق بن رہے ہیں۔ جس سے ناستک پن کی بیماری پیدا ہو کر بڑی زبردست چالاکی کا دور چل رہا ہے۔ اس لئے مذہبی سوسائٹیوں کو ایم کریں۔ اور ہر رنگ سو سائیٹوں کو جہاں اپنے آچرن کو ٹھیک کریں۔ وہاں یہ سبھا کے ممبروں کو روحانی غذا کو مہیا کر سکیں بہت ہی مشکل نظر آتا ہے۔" (سناتن دھرم پرچارک)

کوئی نئی گالی ایجاد کرو

"خدا کے قادیان کی روحانی اولاد ہمیں "ظاکر دب" کہہ دیں یا "خاکر مبوس کا چھکڑا" کہیں یا اس سے بدتر گالیاں دیں۔ ہمیں مطلق تعجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ جب پکا ہوا پھوڑا پھوٹیگا۔ تو اس سے بدبودار مواد اور دماغ سوز تعفن ہی نکلیگا۔ کچھ خوشبو یا عطر نہیں ٹپکیگا۔ ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ گالیاں دینی ہمیں آتی ہیں۔ اور خوب آتی ہیں۔ لیکن ہم دیتے نہیں۔ کیونکہ گالی دینا شریفوں کا نہیں۔ بلکہ کمینوں اور سفلوں کا کام ہے۔ یا ان لوگوں کا جن کی گھٹی میں گالیوں کی گٹھلی کوٹ کوٹ کر پلادی گئی ہو۔ اگر پیغام (جنگ) صلح کے ایڈیٹر کو گالیاں دینا منظور ہے۔ تو کوئی نئی گالی ایجاد کرے جس پر وہ فخر بھی کر سکے۔ رنلان گالی کا موجد میں ہوں کیا۔ کہ بار بار مرزا جی کا فضلہ "کھایا جائے اور انہی کی "قے" چاٹی جائے۔ پیغام (جنگ) صلح کے ایڈیٹر کو گالی دینے میں کتنی ہی مہارت حاصل کیوں نہ ہو۔ آخر وہ مرزا آنجہانی کے شاگرد ہی ہیں۔ ان سے ہرگز سبقت نہیں لے جا سکتے۔ جب ہم مرزا صاحب کی چیدہ گالیوں کو نہایت صبر اور سکون کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ کی گالیوں سے برافروختہ ہوں۔" (نور افشان ۱۲ جولائی)

مدیر پیغام کی تہذیب نافرجام

"کیا مدیر پیغام کو اپنی سیمنٹ تہذیب اور شائستگی بھول گئی ہے۔ جس سے اپنے پیغام نافرجام کے مختلف پرچوں میں کالموں کے کالم سیاہ کرتے رہتے ہیں۔ اگر عرف عام والی کمزوری حافظہ سے بھی مدیر پیغام کا حافظہ زیادہ کمزور ہے۔ تو ذیل میں مشتے نمونہ از خروارے نقل کئے دیتا ہوں۔ جس سے اپنا سیاہ نامہ جو اہل پیغام کی تہذیب اور شائستگی پر زندہ گواہ ہے۔ (۱) ہم قصر خلافت کی بلندی کے برابر ان اکاذیب کی فہرست پیش کرنے پر آمادہ ہیں" (پیغام ۷ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء) (۲) قادیانی سکرٹری کی دروغ بیانی۔ (۳) جماعت قادیان کے کارکن عجیب کینے کے بزرگ واقع ہوئے ہیں (پیغام ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۴) حضرت میاں صاحب جب بعد ناز اٹھے ہیں ۔۔۔ بلبلہ خلافت اپنی انتہائی اٹھان تک اٹھا۔ ایک بازیچہ تیار کر کے محمودیوں کو کھیلنے کے لئے دے دیا۔ اللہ رکھے۔ قادیان کی نئی پود میں کئی ککڑ ٹینی مرغ ہیں (پیغام ۲ نومبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۵) پیر پرستی کی لعنت (پیغام ۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۶) محمودیت کے سولہ سالہ حسن کی تدریجی ترقی اور تشدد طرازیوں کا اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو اس میں سوائے جذبہ نمائش کی فراوانی کے اور کوئی خوبی آپ بہت کم پائیں گے" (پیغام ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۷) جب تک آپ خلاف اسلام عقائد اور کار خاص ایسے شرمناک افعال سے باز نہیں آ جاتے (پیغام ۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۸) قادیانیوں کے سارے دھندے آج حضرت کی دعاؤں سے چل رہے ہیں۔ اور یوں حضرت کی دعا امرت دھارا کی طرح ہر مرض کا علاج ثابت ہو رہی ہے۔ (دعا پر مذاق) (پیغام ۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۹) حضرت میاں صاحب کی علالت طبع پر مدیر پیغام کی کمینہ خباثت کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے۔ آپ کی ارت زیادہ کمزور تھی کی شیش قصر خلافت کی کسی الماری کے کسی کونے میں دھری رہ جاتی ہے۔ (۱۰) "دم کٹی چھپکلی" (۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۱۱) برکات خلافت کی قلابازیاں (۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۱۲) حسین خلافت کی قلابازیاں (۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء) (۱۳) شیفتگان پیر پرستی میں جھوٹ بولنے کی لت (۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء)" (فاروق)

رجعت پسند مسلمانوں سے

"ان بدنام کنندہ نکونامے چند ٹولیوں کو شرم نہیں آتی۔ کہ وہ اپنی غیر مستحسن کوششوں کے ذریعہ سے ملک و ملت کے حقیقی مقصد کو فوت کرنیکا باعث ثابت ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کی نظروں میں مسلم قوم کو بدنام کر رہے ہیں۔ ہم ان بے غیرت اور نام نہاد مسلمانوں کو صاف صاف بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اب زیادہ عرصہ تک اپنی ان شنیع مذموم کوششوں کے ذریعہ سے عام مسلمانوں کو گمراہی میں مبتلا نہیں رکھ سکتے۔ وہ کافی سے زیادہ بیوقوف بنائے جا چکے ہیں۔ اور ان چند مسلمان رجعت پسند مسلمانوں کے بہکانے اور دھوکہ دینے سے وہ بہت زیادہ نقصان اٹھا چکے۔ جو اپنے ذاتی اغراض اور انفرادی فائدوں کے لئے اسلامی و وطنی مفاد و اغراض کو قربان کر رہے ہیں تمہاری یہ معاندانہ اور نامعقول کارروائیاں اب بار آور اور کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اب ہر شخص سمجھنے لگا ہے۔ کہ تم کس قوت کے اشارہ چشم و ابرو پر رقص کر رہے ہو اور ملک و ملت کے اغراض کو کس شخص کے اغراض و مفاد پر قربان کئے دے رہے ہو۔ تمہارا وجود مسلم قوم کے دامن پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ مسلمانوں کو ذلیل اور اسلام کو بدنام کر رہے ہو۔ ایسا کہتے ہوئے سچے مسلمان کو غیرت و شرم محسوس ہوتی ہے۔ کہ تم اس کی قوم کے افراد ہو تمہاری ہستی مسلمانوں کے لئے باعث شرم ہے۔ کاش! تم اسلام کے نام پر کلنک کا ٹیکا لگانے کے لئے پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے

کسی کا پردۂ عصمت جنوں کناں نہ کرے
خدا برہنہ کرے ننگ خانداں نہ کرے

تمہاری کوششیں اب کیا بار آور ہو سکتی ہیں۔ جبکہ وہ بیخ و بیدم کمزور ہو رہی ہے۔ جس کے بل پر رجعت پسند مسلمانوں کا بچھڑا ناچ رہا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ ان حرکتوں کو چھوڑ دو اور اسلام و وطن کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ مناسب یہی ہے۔ کہ تم جلد اپنی معاندانہ

کیا مانس انسان کی قدرتی خوراک ہے؟

نمبر (۸)

(پنڈت لیکھپال سدھانت النکار ویدک مشنری پروہت آریہ سماج کوئٹہ)

ہم اسباب کو پوری طرح ثابت کر چکے ہیں۔ کہ سبزی تھا پھل ہی منش کی قدرتی خوراک ہے۔ اس لئے ان کے کھانے سے ہی انسان تندرست رہ سکتا ہے اس لیکھ میں اس مضمون پر ہم تین طرح سے وچار کریں گے

(۱) انسان کے جسم میں خوراک کیا کام کرتی ہے

(۲) کیا سبزی میں وہ تمام اجزا پائے جاتے ہیں جو کہ جسم کو تندرست اور توانا بناتے ہیں؟

(۳) کیا وہ چیزیں مانس بھوجن سے زیادہ اچھی ہیں۔ اور منش کی شکتی کو قائم رکھنے میں زیادہ مفید ہیں؟

انسان کے جسم کے پرمانو ہر آن گھٹتے بدلتے رہتے ہیں۔ ہمارے دن رات محنت کرنے سے جسم کے گھسنے پر اور کسی نہ کسی وجہ سے جسم متغیر ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر اس کمی کو پورا نہ کیا جاوے۔ تو انسان کے لئے جینا ناممکن ہو جاویگا اس لئے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اسے کھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے کہ ایک ریل گاڑی کے انجن کو بار بار جنکشن سٹیشنوں پر کوئلہ اور پانی لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس طرح سے انسان کو بھی اپنے شریر کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ بھوجن میں مندرجہ ذیل اشیاء کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ (۱) پروٹین یہ شریر کی گھٹتی کو پورا کرتے ہیں۔ تھا جسم کی طاقت اور گرمی قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ (۲) سٹارچ اور شوگر۔ یہ گرمی تھا طاقت کے لئے مصالحہ دیتے ہیں۔ (۳) چربی۔ یہ گرمی پیدا کرتی ہے (۴) سالٹ یعنی نمک یہ پاچک شکتی کو بڑھانے میں مدد دیتے ہیں۔ اور نروس سسٹم کے لئے ضروری ہیں (۵) پانی۔ یہ شریر کے گند کو باہر نکالنے میں مدد دیتا ہے۔ یدی وچار کیا جائے۔ تو ہمیں یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ یہ ساری چیزیں سبزیوں میں بہت زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ مٹر دودھ ملائی اور پنیر وغیرہ میں پروٹین مانس کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور بہت سی پھلوں۔ سبزیوں۔ چاول تھا اناج میں سٹارچ اور شوگر پایا جاتا ہے سبزیوں تھا گھی اور تیل وغیرہ میں چربی پائی جاتی ہے آئرن پوٹاشیم۔ چونا۔ سوڈا وغیرہ جو کہ جسمانی گند کو باہر نکالنے۔ خون کو صاف کرنے میں سہائتا دیتے ہیں۔ سبزیوں میں بہتات سے پائے جاتے ہیں۔ مانس میں ایسڈ کو بنانے والا جزو گوشت کے زیادہ ہونے سے مانس آہاریوں کو دودھ پھل آدی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مندرجہ بالا سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کہ سبزیوں میں شریر کی طاقت کو قائم رکھنے تھا کمی کو پورا کرنے کا پورن سامرتھ ہے۔ ساتھ ہی یہ چیزیں سبزیوں میں مانس کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر مٹر۔ پھلیاں تھا دالوں میں ۲۳ سے ۳۰ فیصدی تک پروٹین۔ ۵۵ سے ۶۵ فیصدی تک سٹارچ اور تین فیصدی تک نمک ہوتا ہے۔ جبکہ مانس میں ۸ سے ۱۹ فیصدی تک پروٹین اور کاربوہائیڈریٹس بالکل نہیں ہوتے مانس میں چربی کو پیدا کرنے والا جزو بہت زیادہ ہوتا ہے۔ پرنتو اس کمی کو بھی سبزی کھانے والے گھی تھا تیل سے بہت اچھی طرح پورا کر سکتے ہیں۔ اگر دودھ۔ پنیر۔ ملائی۔ مکھن وغیرہ کو سبزی بھوجن میں بھی شامل کیا جاوے۔ تو بھی جسم کے لئے سارے ضروری جزو سبزیوں میں سے مل جاتے ہیں۔ اور انکا سبزیوں میں شمار ہونے سے سبزی بھوجن کی بڑائی اور بھی زیادہ ثابت ہوتی ہے۔ ایک مزیدار بات یہ ہے۔ کہ مانس میں پانی کی ماترا زیادہ ہوتی ہے۔ اور اصلی چیز (FOOD VALUE) بہت کم ہوتی ہے۔ قیمتی سے قیمتی گوشت میں بھی ۷۰ فیصدی پانی ہوتا ہے۔ اور کام کی چیزیں صرف ۳۰ فیصدی ہوتی ہیں۔ گو مانس تھا مٹن میں پچاس تھا ۷۵ فیصدی پانی پایا جاتا ہے۔ دوسری طرف (CEREL FOODS) میں ۱۵ فی صدی اور جو میں ۱۱ فیصدی پانی پایا جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بہت سی سبزیوں میں ۹۰ فیصدی تک بھی پانی ہوتا ہے پرنتو گیہوں تھا دالوں میں ۸ سے ۱۵ فیصدی اور میووں میں ۱۶ سے ۲۰ فیصدی تک پانی پایا جاتا ہے۔ پرنتو اس سے اُلٹا قصائی کے مانس میں ۷۰ سے ۸۰ فیصدی تک پانی ہوتا ہے۔ اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی قیمت کے مانس تھا سبزی۔ لئے جاویں۔ تو مانس بہت ہی مہنگا پڑے گا۔ کیونکہ اس میں اصلی چیز بہت کم مقدار میں ہوتی ہے۔ اور وہ زیادہ مقدار میں کھانا پڑے گا۔ مانچسٹر ویجیٹیریل سوسائٹی

کے سامنے مضمون پڑھتے ہوئے ولیم ہوئیل نے کہا تھا۔ کہ پانچ شلنگ کی قیمت کے مانس میں اتنی طاقت ہوتی ہے جتنی کہ ایک شلنگ کی قیمت کے اناج تھا سبزی میں پائی جاتی ہیں۔ اور یدی امریکہ کے ایک کروڑ پریوار ہفتہ میں فی پریوار کے حساب سے ایک پونڈ مانس کم کر دیں۔ تو امریکہ میں ایک سال میں بارہ ملین پونڈ کے قریب بچت ہو جاوے گی۔ مندرجہ بالا سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ مانس مکمل خوراک نہیں ہے کیونکہ اس میں سارے ضروری جزو نہیں پائے جاتے۔ مانس میں یہ بڑا نقص ہے۔ کہ اس میں شوگر اور سٹارچ بالکل ہی نہیں ہوتے۔ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے گوشت خوروں کو سبزی کی شرن لینی پڑتی ہے پرنتو سبزی خور کو کسی بھی جزو کے حاصل کرنے کے لئے مانس کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ یدی بھی سبزی بغیر پروٹین سے ... اس لئے سٹارچ اور شوگر کے لئے جو وقت گوشت خور سبزی کھائیں گے۔ تو ان کے جسم میں سبزی کی پروٹین یا ملنے سے پروٹین کی مقدار ضرورت سے زیادہ ہو جاوے گی۔ جو کہ فائدہ کی جگہ نقصان کرے گی۔ اس پرکار سے یہ بالکل سپشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے مانس کی کبھی ضرورت نہیں ہے۔ جو لوگ زبان کے ذائقہ کے بس میں ہو کر کمزور دل معصوم جانوروں کی ہتیا کرتے اور کراتے ہیں۔ وہ پرماتما کے سامنے مہا پاپ کے بھاگی ہیں۔

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی ایک نمایاں کامیابی

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے پریمی یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں سے جو لڑکے ڈسٹرکٹ کے مقابلہ وظیفہ میں شامل ہوئے تھے۔ ضلع کے پانچوں وظائف اب کے آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے طلبار نے حاصل کئے۔ گویا مقابلہ ضلع میں سے بھی آریہ ہائی سکول کے پانچوں طلباء بازی لے گئے۔ جس کا کریڈٹ آریہ ہائی سکول کے لائق اور مستعد ہیڈ ماسٹر لالہ رام لال جی بی اے اور پرائمری کے ہیڈ ماسٹر کو ہے۔ جنکی نمایاں کوششوں سے آریہ ہائی سکول تمام پنجاب میں نمایاں شہرت حاصل کر رہا ہے۔

(نجبو رام سیکرٹری لدھیانہ)

برکھشوں میں جیو!

میں نے آپکے اخبار پرکاش مورخہ ۳۱ مئی میں "برکھشوں میں جیو ہے یا نہیں؟" کے مضمون کو دو دفعہ دیکھا اور چاہا۔ کہ میں بھی کچھ لکھوں مگر اس خیال سے باز رہا۔ کہ یہ تر لیکھ کر چکا ہے۔ جبکہ میں نے اس مضمون پر مفصل بحث اور جملہ تینوں پرمانوں کا سنگرہ اور سائنس کی کتب کا سار نقش بڑی محنت سے اکٹھا کر کے ضخیم پستک موسومہ "برکھشوں میں جیو ہے" شائع کرادی ہے۔ اور غالباً جملہ بڑی بڑی آریہ سماجوں کے پستکالیوں میں وہ پہنچائی گئی تھی۔ اس لئے میں نے تو اخبار میں لکھنا فضول سمجھا۔ آپسے یہ نویدن ہے کہ آپ ان صاحبان کو مطلع کردیں۔ کہ اگر وہ اصل میں تحقیقات حق کے خواہشمند ہیں۔ تو مذکورہ بالا پستک کو دھیان پوروک پڑھ ڈالیں۔ اور تب جو شنکا رہ جائے۔ اس پر بات چلا دیں۔ تو البتہ بحث بھگتانے کی بات ہوگی۔ ہاں اس قدر اور کہتا ہوں۔ کہ میرا نشچے یہ ہے۔ کہ برکھشوں میں جیو ہے اور اگر کہیں پر کوئی آریہ سماج باقاعدہ شاستر ارتھ کرادے۔ تو میں اس بارہ میں ویدھی پوروک شاستر ارتھ بھی شانتی کے ساتھ کرنے پر مستعد ہوں۔ تحریری شاستر ارتھ اخبار کے لئے بھی تیار ہو سکتا ہوں۔ بشرطیکہ مذکورہ بالا پستک سے اور آگے بڑھا جاوے۔

میرے سامنے اس سمے ۷ جون کا پرکاش موجود ہے اور اسمیں مخالف پارٹی کی طرف سے جو جو باتیں لکھی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب حرف بحرف میری پستک میں پوروپکش میں رکھی جا چکی تھیں۔ اور جواب دے دیا گیا تھا۔ میں کان پور میں رہتا ہوں مگر اکت شاستر ارتھ کے لئے لاہور یا جہاں پر بندہ بست ہو پہنچ سکتا ہوں۔

(منگلا نند پوری آریہ سماج کان پور)

سوامی منگلا نند جی کا اعلان

سوامی منگلا نند جی پوری جو عرصہ دراز سے بیمار تھے۔ اب کچھ صحت پا کر آریہ سماجوں میں پرچار ارتھ گھوم رہے ہیں۔ آج کل پنجاب میں موجود ہیں۔ جو سماج بلانا چاہے بلا سکتی ہے۔ میرا ڈاک کا پتہ ہر حالت میں خواہ میں کہیں رہوں۔ حسب ذیل رہے گا۔

(منگلا نند پوری معرفت آریہ سماج کان پور)

یادرفتگان!

نمبر (۱۳)

مہتہ امین چندجی

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

جس طرح سنسکرت میں آدی کوی بالمیکی جی مہاراج مانے جاتے ہیں۔ اسی طرح آریہ سماج کے آدمی کوی مہتہ امین چندجی ہیں۔ اُن کے بھجنوں کا نام بھجن سنگرہ تھا۔ بھجن سنگرہ چھوٹے چھوٹے گٹکے تھے۔ ذیابانک حصص میں شائع ہوئے تھے۔ اُن کے بھجنوں سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ مہتہ امین چند کون تھے۔

مہتہ امین چندجی ذات کے موہیال برہمن تھے اور ان کا مہتہ تھا۔ اس لئے وہ نام سے پہلے مہتہ لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے ایک بھجن میں اپنے گاؤں کا نام ہرنیہ پورنیا ہے۔ ہرنیہ پور کے لفظی معنی سونے کا نگر ہے۔ ضلع جہلم میں اس گاؤں کا ہونا بیان کرتے ہیں۔ شائد ضلع جہلم کے رہنے والے اُن کے گاؤں کا اصلی نام بتا سکیں۔ (ہرن پور مشہور جنکشن سٹیشن ہے)

مہتہ امین چندجی آریہ سماج جہلم کے پردھان تھے۔ ہمیں اُن کے درشن کا سوبھاگیہ ۱۸۹۴ء میں آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر ہوا تھا۔ یہ آریہ سماج کا متفقہ آخری جلسہ تھا۔ اس جلسہ کے بعد لاہور میں انارکلی میں ایک اور آریہ سماج قائم ہوگئی۔ جو اب تک قائم ہے۔ اور اپنے سالانہ جلسے اسی شمار سے کرتی ہے۔ جس شمار سے آریہ سماج وچھووالی کرتی ہے۔

مہتہ امین چند کو ہم لینے کا بڑا شوق تھا۔ خود اپنے بھجن گایا کرتے تھے۔ اُن کے بھجن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نائب تحصیلدار تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک بھجن میں لکھا ہے کہ ع

گورنمنٹ کو تو پھر کیا نہ کہا۔ نہیں اچھی وہ سرکار۔۔۔

مہتہ امین چند کے بھجنوں میں سرتال کا خاص خیال ہے۔ ہم نے انہیں بردھا وستھا میں ۱۸۹۴ء میں آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر بھجن گاتے ہوئے سُنا ہے۔ اُنکی داڑھی زرد اور مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔ گھر میں شملہ باندھا تھا۔ اور خود ہی گاتے تھے۔ اور اپنا نیا بھجن گار ہے تھے۔ جس کا پہلا مصرعہ تھا ع

کال کے چکر میں کیسے کیسے زوردار چلے

اگرچہ بڑھاپے کی وجہ سے آواز اُنکی لرز رہی تھی۔ مگر سُریلی اور دلکش تھی۔ اور حاضرین پر خاص اثر ہو رہا تھا۔ وہ بھجن ابھی تک کانوں میں گونج رہا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتا ہوں:

کال کی آیا ہیں کیسے کیسے زوردار چلے

کیا مجال اس حکم کی کوئی عدولی کر سکے

راجہ چلے رائے چلے دھنوان اور نردھن چلے

کون کا مقدرہ تھے جب سال کا حکم چلے

چھوڑ کر ساری حکومت دل کیا افسر چلے

سررشتہ کے منشی زبان چھوڑ کر دفتر سے چلے

سردار صوبیدار اور کپتان بل جمعیدار چلے

کرنل چلے جرنیل چلے لفٹننٹ چلے سرجن چلے

کاروں اور سوار سکھ بیڈل سے لیکر چلے

پلٹن رسالے توپخانے آگ کر تنگ کر چلے

منصف اور وکلاء بیرسٹر کل معہ مہر چلے

جھوٹ کی تقریر دستخط اس جگہ کیونکر چلے

وید اور حکما یہاں پر پڑھکے طب اکبر چلے

نسخہ نہ پایا موت کا حیران ہو ڈاکٹر سب چلے

زمیندار پتی دار نمبردار منبر پر چلے

انت کر بے دخل ہو دیکھو دھرتی ماں پر چلے

تجارہ ساہوکار کوٹھی دار سوداگر سب چلے

کھوٹے سودے میں وہ آیو اپنی ضائع کر چلے

ہل چل پڑی مہا کال کی سب کا پلٹ تھر تھر چلے

آنسو بہاتے چل پڑے نہ زور چلے نہ زر چلے

سورج چلے تارا چلے چندر چلے نہ گرد چلے

کال کی گردش میں پڑتی دن پر ہوڑ مجبور ہو چلے

کلجگ چلے ست جگ چلے ترتیا چلے دواپر چلے

رام چلے راون چلے ابھیمانی نند نندن چلے

کھیچر چلے بھوچر چلے جلچر چلے جراچر چلے!

اور سب چلا شان ہے نہ چلے تو جگدیشور نہ چلے

جب جھوم جھوم کر مہتہ امین چندجی مذکورہ بالا بھجن گار ہے تھے۔ تو لوگوں کو معلوم تھا کہ اپنا آخری پیغام سُنا رہے ہیں۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ہی وہ اسار سنسار کو چھوڑ گئے۔

ان کے بھجنوں میں ہر ایک قسم کے مضامین ہیں۔ تعلیم نسواں۔ دیش بھگتی۔ کھنڈن منڈن وغیرہ سب کچھ ہے۔ سنسکرت میں بھی اُن کے بھجن ہیں۔ فارسی آمیز ہندی ہے۔ صرف ہندی ہے۔ غرضیکہ ہر ایک رنگت ان کے بھجن میں موجود ہے۔ ان کے کئی مشہور بھجنوں میں جو ابھی تک آریہ مندروں میں گونج پیدا کرتے رہے ہیں۔ ایک یہ ہے

جے جے پتا پرم آنند داتا۔ جگد آدی کارن مکتی پرداتا

ایک دفعہ ملاح ان کے پاس گئے انہیں لیکر کشتی میں بٹھایا

وہاں انہوں نے ایک بھجن ملاحوں کے حسب حال سُنایا اور اُن کے بھجن سنگرہ میں وہ بھجن موجود ہے۔ اس بھجن کا مضمون ہے۔ کہ محصول والے محصول مانگ رہے ہیں۔ بھجن پنجابی میں ہے

خالی میرا پلا ہتیں چھاپ نہ چھلا۔ محصولیہ منگدے

ملاحیں۔ سائیں ساڈا پلا چھڈائیں۔

ایک دفعہ بھنگی ان کے پاس آئے۔ اُنکے حسب حال بھگتی بھاؤ کا بھجن سنایا۔ جس میں یہ درج ہے۔ کہ ہم بھی ٹکڑا کھاتے ہیں۔ اور ہماری ذات نیچ ہے۔ اور پرماتما کے گیت گاتے ہیں۔

چرخہ بھی اُن کی نظر سے نہیں بچا۔ چرخہ کا ایک گیت اُس زمانہ میں بنایا ہے۔ جبکہ چرخہ کو وہ درجہ حاصل نہیں تھا۔ جو اُسے آج کل حاصل ہے۔ مہتہ جی فرماتے ہیں ؎

"پربھو رے نام تیرا میں دیاں چرخے نوں پھیرا"

یہ بھجن بھی پنجابی میں ہے۔

استری شکشا کے مہتہ جی زبردست حامی تھے۔ اس وقت لوگ استریوں کو معمولی حرف شناسی کی تعلیم دینے کے برخلاف تھے۔ انہوں نے ایک طویل بھجن اس مضمون پر لکھا ہے۔ جس میں استری شکشا کے حق میں جملہ دلائل اکٹھی کر دی ہیں۔ اور اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ اس بھجن میں مہتہ جی کیسے زور بھرے الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

تم سا بھی ہوگا کوئی انیائی۔ بہن پرنا کشر لکھ نہ پائی

لڑکی کی شادی کے بعد جب رخصتگی کا موقعہ آتا ہے۔ تو بڑا دردناک نظارہ ہوتا ہے۔ اس کے متعلق پنجابی بھجن مہتہ جی کے بڑے موثر ہیں۔ اور جیون کیا ہے۔ اور اس کا کیا اُدیش ہے۔ بڑے خوب صورت الفاظ میں ادا کیا ہو

امین چند برہمن لین توں آیا۔ رہن لگا میرا ماں پیو جایا

لیکن ساہورے جاواں۔ سیوتی میں نول شکھتا

ایک گیت پنجابی میں اس مضمون کا ہے ؎

کرساں میں ہار سنگار نی سیو۔ جس نے رچ پایا سیرے بس آدے سیرے پران آدھار۔

ایک بھجن میں انسانی زندگی کو ریل سے تشبیہ دی ہے اور دُنیا میں جیون گذارنے کو جیب کی گھڑی سے مثال دی ہے۔

دیش بھگتی ان کے بھجنوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے سوامی دیانند کے بڑے بھاری بھگت تھے جا بجا سوامی دیانند کی تعریف میں ان کے بھجن ملتے ہیں۔ ایک بھجن کیسا خوب صورت ہے:۔

آ بچیو ڈوبتی جیسے پاکھنڈی ہے گھمنڈی دھرت انیائی

آریہ کیسے ہے؟

مہتہ امین چند راگی تھے۔ اور راگ اچھے بزرگوں کے ہاتھ میں نہ تھا۔ اس لئے اُن کی صحبت کا مہتہ جی کے جیون پر نمایاں اثر تھا۔ لیکن ان کے بھاگیہ اچھے تھے۔ ایک ڈاکٹر مہاشہ انہیں گجرات لے گئے۔ وہاں انہیں رشی دیانند کے درشن نصیب ہوئے۔ رشی کے سامنے مہتہ جی نے بھجن گایا رشی دربار آگئے۔

"ہے تو ہیرا اگر کیچڑ میں پڑا ہے"

اتنے ہی میں مہتہ جی کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور ست نام دُرلسنوں کو چھوڑ کر امین چند سچ مچ امین چند بن گیا۔

مرنے سے پہلے مہتہ جی نے اپنی ساری جائیداد کی وصیت کر دی تھی۔ جو ان کی دھرم پتنی کی مرتیو کے بعد ڈی اے وی کالج کو ملنی تھی۔ جو کہ اس وقت تک آریہ سماج کی ایک ماترا نستی ٹیوشن تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ اس وصیت پر عمل نہ ہوا۔

ہر قسم کی خط وکتابت میں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں۔

حیدر آباد کے نانڈیڑ گزٹ کا آریہ سماج پر عتاب

آریہ سماج کی طرف سے دندان شکن جواب

(ہمارے خاص نامہ نگار سے)

حیدر آباد دکن میں آریہ سماج کا کام شروع ہوا۔ تبلیغی مسلمانوں کو سنیات کا بخار شروع ہو گیا۔ یہ لوگ کیا بذریعہ تحریر کیا بذریعہ تقریر آریہ سماج کو بانئی فساد اور باغی حکومت قرار دینے کا ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ہم گذشتہ کسی اشاعت میں صحیفہ کا جواب دے چکے ہیں۔ مگر آج ہمارے سامنے نانڈیڑ گزٹ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۳۱ء کا پرچہ ہے۔ جس میں ذیل کی سرخی سے آریہ سماج کے خلاف زہر افشانی کی گئی ہے "آریہ سماج تحریک بدامنی کی ذمہ دار ہے"۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ واقعات زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ تحریک بدامنی کے ذمہ دار آریہ سماجی نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ میرے اس دعویٰ کی صداقت آپ پر بخوبی روشن ہو جائے گی۔ اگر آپ مِن لیکھ کا توجہ سے مطالعہ کریں گے ؎

نانڈیڑ گزٹ لکھتا ہے:-

"دنیا میں انسان کی اصلاح و بہبودی اور امن و ہدایت کے سیدھے راستے پر چلانے کے لئے منجانب اللہ مذاہب کی ترویج ہوئی۔ جن میں ضروریات کے لحاظ سے تغیر ہوتا رہا۔ اور آخیر میں انسانی عقل و ہوش پر مکمل ہونے پر اسلام کے نام سے مذہب کو بھی مکمل کر دیا گیا ہے"؎

مولانا! یہ آپ کا غلط خیال ہے۔ کہ وہ دھرم جو ابتدائے آفرینش میں بذریعہ وید دنیا کو دیا گیا۔ اس میں تغیر ہوتا رہا بالکل نہیں بلکہ برابر لاتغیر ہے۔ ہاں قرآن شریف میں ضرور بلحاظ ضرورت تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے آپ کا دعویٰ بلا دلیل و ثبوت ہے۔ مگر ملاحظہ فرمائیے:-

تفسیر بیضاوی کے موافق ۶۲۳۶ آیات تھیں موجودہ قرآن میں ۶۶۶۶ آیات ہیں۔ نیز پٹنہ کی لائبریری میں ۴۰ پارے قرآن ابھی تک موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زید نے دس پارے نکال دیئے ہیں۔ کیا مولانا! قرآن کے نزول کے وقت لوگوں کی عقل و ہوش مکمل ہو گئی تھی میرے خیال میں قرآن کو مکمل اور وید کو نامکمل کہنا ہی آپ کے نامکمل عقل و ہوش کا ثبوت ہے۔ ذرا غور سے پڑھئے ؎

خدا ابتدائے دنیا میں ہی اپنی ساری چیزیں مکمل بناتا ہے۔ جیسے سورج، چاند، پانی، ہوا اور یہ چیزیں ہر طرح کے انسانوں کو فائدہ ہر زمانہ میں پہنچا سکتی ہیں۔ اگر عقل سے کام لیا جائے ایک نئے پیدا شدہ بچے کو اگر وہ اشیاء اپنی اصلی حالت میں فائدہ مند نہیں ہوتی ہیں۔ تو انسان اس کے لئے انتظام کرتا ہے۔ کہ بچہ جس قدر قوت برداشت رکھتا ہے۔ اتنی ہی مقدار میں وہ چیزیں اس تک پہنچیں۔ مگر اس بچہ کے وقت بھی ایک قوی ہیکل انسان ہے جس کو زیادہ ہوا روشنی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے یہ اشیاء موجود ہیں۔ ہر زمانہ میں ہر قسم کی عقل و ہوش والے ہوتے ہیں اور وید اسی طرح مکمل ہیں۔ کہ ہر زمانہ میں ہر قسم کی عقل والا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مثلاً جب اردو تعلیم دینے کا رواج چلا۔ تب تو ابتدا میں الف ب کی کتاب ہر ایک نئے طالب علم کو سکھائی گئی۔ یا یوں کہئے۔ کہ اس وقت کے سب نئے سیکھنے والوں کو الف ب کا قاعدہ پڑھایا گیا۔ کیا اب جبکہ بہت اردو کے عالم موجود ہیں۔ تو دنیا میں اردو قاعدے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذرہ نامکمل عقل و ہوش کو زید کی تعلیم سے مکمل بنا لیجئے۔ تو پھر پتہ چل جائے گا۔ کہ کونسا دھرم مکمل ہے۔ آیا وید کا یا قرآن کا؟ وید انسان کو چاہے وہ کسی حالت میں ہو کسی زمانہ میں ہو۔ ہر قسم کے علم سے مالا مال کرتا ہے ؎

آگے چل کر آپ کہتے ہیں:-

"لیکن جب کبھی انسانی دسترس نے خود ساختہ مذہب کی تبلیغ کا علم بلند کیا۔ دنیا کے امن و سکون میں ہیجان آفرینی ضرور ہوئی" ؎

بالکل صحیح انسانی ہمت متاخر والوں نے ہی دنیا میں قتل و خون ریزی کا بازار گرم کر کے امن کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ لیکن ایشوری گیان (علم الٰہی) بتاتا ہے۔ کہ

मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे ॥ यजु॥

"ہر ذی روح سے دوستانہ برتاؤ کرنا چاہیئے" پھر لکھتے ہیں:- "دنیا کے موجودہ مذاہب میں سوائے اسلام اور عیسائیت کے اکثر مذاہب نے تبلیغی دروازے اپنے لئے بند کر کے خود کو محدود اور تنگ نظر بنا لیا۔ مگر صرف اسلام ہی ایک ایسا عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر کے اٹھا کہ اس نے دنیا بھر کو اپنے دامن میں جگہ دینے کی وسعت نکال لی"۔

آپ کا یہ کہنا کہ تبلیغی دروازے اپنے لئے بند کر لئے اپنے لئے نہیں، بلکہ دوسرے کے سبب اسباب کا ثبوت ہے۔ کہ پہلے تبلیغی دروازے کھلے تھے۔ تب ہی تو بند کئے۔ ہاں صحیح مالک مکان لوٹ کھسوٹ، غارت، مذاہب کے نام پر قتل کرنے والوں سے ڈر کر اپنے مکان کا دروازہ تھوڑی دیر کے لئے بند کر لے۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ دروازے کھلا رکھنے کے لئے نہیں بنائے گئے۔ بلکہ رگ وید صاف کہتا ہے:-

इन्द्रो वर्धन्तुरः कृण्वन्तो विश्वमार्यम् ॥

خدا کی تعلیم اور روحانیت کو چاروں اطراف عالم میں پھیلاؤ۔ سب کو آریہ بناؤ۔ ہر قسم کی بیماریوں کو دور کرو۔ لیکن یہ دعویٰ ہے کہ قرآن تمام دنیا کے لئے ہے۔ کسی آیت سے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن نازل ہوا تو اس لئے کہ مکہ اور اس کے قرب و جوار کے لوگوں کو ڈرائے انما اسلام دنیا بھر کو اپنے دامن میں کیا جگہ دیگا۔ اس نے تو خود اپنے اندر ۷۲ سے زیادہ فرقے پیدا کر کے کشت و خون کا بازار اپنوں میں ہی گرم کر رکھا ہے ؎

آئندہ سوالات کے لئے مولوی اور جواب کے لئے آریہ لکھا جائے گا ؎

مولوی:- تبلیغ و اشاعت اسلام کا حقیقی مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا۔ کہ جہاں خدا شناسی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ وہاں انسانوں میں اخوت وحدت خدا ترسی ہمدردی۔ ایثار رحم و کرم پیدا کر کے مذہبی نزاعات سطحی عقائد کے تعصبات اور وحشت و بربریت کا انسداد کر کے تا عالمگیر ہم خیالی پیدا کر سکے۔ چنانچہ آج سے تیرہ سو سال سے زائد مدت کی تبلیغ اسلام اس مقصد پر روشنی ڈالتی ہے۔ کہ اسلام ہی تھا۔ جس نے اپنے زیر اثر خطوں سے جنگ و جدال بدامنی وحشت و بربریت کا انسداد کر کے انسانوں کو الفت و رحم اخوت و وحدت کی زنجیر میں کس دیا ؎

آریہ:- تبلیغ و اشاعت اسلام نے دنیا کو خدا شناسی کا جذبہ کہاں پیدا کرنا تھا۔ بلکہ کروڑوں انسانوں کی عقل پر پہرہ بٹھا کر خدا شناسی کے جذبہ کو دنیا سے نیست کر دیا۔ اور انسانوں میں نفاق بے رحمی۔ تشدد و ظلم پیدا کر کے دنیا میں مذہبی نزاعات و سطحی عقائد و تعصب و بربریت پیدا کر کے عالمگیر ہم خیالی کو ملیامیٹ کر دیا چنانچہ آج سے تیرہ سو سال سے زائد مدت کی تبلیغ اسلام اسباب پر ظاہری روشنی ڈالتی ہے۔ کہ اسلام ہی تھا۔ جس نے اپنے زیر اثر خطوں میں جنگ و جدال بدامنی وحشت و بربریت پیدا کر کے انسانوں میں الفت و رحم اخوت و وحدت کی زنجیر کو توڑ کر الگ پھینک دیا ؎

مولوی:- ہندوستان میں اسلامی حکومت ایک دو سال نہیں، سو پچاس برس نہیں۔ بلکہ آٹھ سو برس رہی۔ لیکن کوئی کبھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ شاہان اسلام نے مذہبی تبلیغ اور اشاعت اسلام کی خاطر کسی زور و دستی یا جبر و سختی کا مظاہرہ کیا۔

آریہ:- میں جناب کی ہمت کی داد دیتا ہوں۔ کہ باوجودیکہ تواریخ اس کے خلاف بمثل آفتاب شہادت دینے کو موجود ہے۔ آپ نے اس دعویٰ کو پیش کر دیا۔ ذرا آنکھ کھول کر پڑھئے۔ لینپول صاحب فرماتے ہیں۔ کہ محمود کا ہند کی دولت پر دانت تو تھا ہی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی آرزو تھی۔ کہ بڑے بڑے بانکے راجپوتوں کو تلوار کے زور سے دین اسلام میں داخل کرے۔ اور اس کا سبب زیادہ تر یہ ہوا کہ خلیفہ بغداد نے اس کے مذہبی جوش کو دیکھ کر ایک گراں بہا خلعت اس کے پاس بھیجا اور امین الملت و یمین الدولہ کا خطاب دیا تھا۔ پس محمود نے یہ عہد کیا۔ کہ دین اسلام کے پھیلانے کے لئے ہر سال ہندوستان پر حملہ کرونگا۔ دیکھو مختصر تاریخ ہند ۱۸۸۷ء لاہور صفحہ ۴۸ نیز نادر شاہ کی بابت لکھا ہے سومنات کو فتح کر کے وقت اس نے مورتیوں کو توڑ کر ان کے

CC0. Gurukul Kangri

بکریوں کو گوماں کے ساتھ توبڑوں میں بھر کر برہمن پجاریوں سے گلے میں لٹکا دیا۔ اور تمام بازاروں میں پھرایا۔ تاریخ فرشتہ دفتر ناشک نمبر ۶۲ حصہ سوم) مسلمانوں کے جور و ظلم کے مفصل واقعات بحوالہ اسلامی تواریخ۔ اگر تحریر کروں تو یقین غالب ہے۔ کہ آپ واویلا مچانا شروع کر دیں۔ کیونکہ جواباً راست بات بھی سننے کی آپ کو عادت نہیں ہے ؛

ایک لائق مورخ لکھتا ہے۔ کہ یہ ترباد۔ قدم قدم پر ہمارے ہندوستان میں جو بڑے بڑے ویرانہ کھنڈر اجڑے پڑے ہیں۔ وہ کس کی بدولت دکھائی دیتے ہیں۔ کیا ہوا۔ وہ قنوج جس میں تین ہزار تنبولیوں کی دوکانیں تھیں۔ کیا ہوئی وہ متھرا جس کے بت مندر کی تعریف میں محمود غزنوی لکھتا ہے۔ ایسا کوئی اگر بنانا چاہے۔ تو دس کروڑ سرخ دینار خرچ کرنے پر بھی نہ بنیگا اور نہایت اور ہوشیار کاریگر مقرر کئے جائیں تو دو سو برس لگیگا۔ خود اس کا منشی مصنف تاریخ میں لکھتا ہے۔ نہ اُس مندر کا بیان ہو سکتا ہے نہ تصویر اُتر سکتی ہے۔ کیا ہوا وہ جھیلسا کا مندر جس کو طبقات ناصری والا لکھتا ہے۔ ایک سو پانچ گز بلند سو برس میں بنا تھا۔ کیا ہوا سومناتھ کا شوالہ جس کی چھت میں مانک اور پنا جڑا تھا۔ غرض قصہ طویل ہے۔ قلم نہیں چلتا۔ رونا چلا آتا ہے ؛

مولوی۔ اور وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔ جبکہ ان کا مذہب خود یہ ہدایت کرتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین مذہب میں کوئی سختی نہیں ؛

آریہ۔ مولانا! وہ زمانہ گیا۔ جب آپ لوگوں کو نہ سمجھ کر دے سکتے تھے۔ یہ آیت آیت السیف سے منسوخ ہو گئی۔ اب سورۃ الانفال رکوع ۵۔ آیت ایک پر بحث کیا کریں۔ جس کا ترجمہ ہے۔ کہ کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ بت پرستی نہ رہے اور سارا خدا کا دین ہو جاوے ؛

مولوی۔ چنانچہ اسی رحم و کرم اور ہمدردی کا نتیجہ تھا۔ کہ ہندوستان میں قومی اور مذہبی ہنگاموں کا کبھی ظہور نہ ہوتا اگر سیاسی تفرقہ کے مد نظر شاہان اسلام نے نرمی۔ سختی اور آگے۔ جدائی پر عمل کیا۔ لیکن وہ صرف وقتی اور وسعت مملکت کے تحت تھا۔ جس پر ہمیشہ سے آج تک حاکم تعمیل عمل پیرا رہے ہیں ؛ وغیرہ ؛

آریہ۔ آپ کا دعویٰ سولہ آنہ غلط بلا دلیل و ثبوت ہے۔ اسلام کے پیدائش سے ہی ۔۔۔

میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے؟

نبندھ جو آریہ سماج راولپنڈی کی دھارمک سمیلن میں پنڈت لوک ناتھ جی نے پڑھا

آریہ سماج راولپنڈی کے جلسہ پر ایک دھارمک کانفرنس رکھی گئی تھی۔ جس میں مختلف مذاہب کے پرتی ندھیوں نے "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے" پر اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ جن مذاہب کے پرتی ندھیوں کی طرف سے مضمون پڑھے گئے۔ اُن کے اخبارات میں وہ مضمون چھپ گئے۔ نہ چھپا۔ تو آریہ سماج کا۔ جس پر ہمیں پوچھنا پڑا۔ کہ آریہ سماج کا نبندھ کہاں ہے؟ آریہ سماج راولپنڈی کی طرف سے ابھوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ ملا۔ تاہم پنڈت لوک ناتھ جی نے سوچنا دی۔ کہ نبندھ میں نے پڑھا تھا۔ اس پر بھی ہمیں وہ مضمون نہ مل سکا۔ کسی طرح اب ملا ہے۔ تو پاٹھکوں کی بھینٹ کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

میرے دھرم میں تبدیلی نہیں

دنیا میں سارے سلسلہ کائنات میں ہر لمحہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے دنیا کو تبدیل ہونے والا مانا گیا ہے۔ اگر کوئی شئے قانون تبدیلی سے بچ سکتی ہے۔ تو وہ دھرم ہے۔ ذی روح اور غیر ذی روح چلنے بھی موجودات ہیں۔ ان سب کے اندر دھرم رہتا ہے۔ اور وہ ازلی و ابدی ہے اسلئے وہ تبدیلی کے چکر سے باہر ہے۔ جہاں آگ ہے۔ وہاں روشنی اور حرارت کا ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ یہ آگ کا دھرم ہے اور دھرم میں تبدیلی ناممکن ہے۔ جیو آتما چیتن ہے۔ گیان اور پریتن اس کے دھرم ہیں۔ جہاں آتما ہو گا۔ وہاں گیان اور پریتن کا ہونا ضروری ہے ؛

ستیہ کا گرہن اور استیہ کا تیاگ

سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچائی کو قبول کرنا۔ اور جھوٹ کو چھوڑ دینا ہی آتما کا شدھ سوروپ مانا جا سکتا ہے۔ اس زمانہ کے سب سے بڑے وچارشیل رشی دیانند نے آریہ سماج کے نیم بناتے وقت ایک نیم یہ بھی بنایا۔ کہ

"ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے پر ہمیشہ تیار رہنا چاہئیے" ؛

رشی دیانند کا یہ مقصد تھا۔ کہ اگر ہر ایک آتما گیان کے ذریعہ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرنے لگ جائے۔ تو سنسار سے تمام جھگڑے اور بکھیڑے دور ہو کر ختم ہو سکتے ہیں اور سارا سنسار شانتی اور آنند کا دھام بن سکتا ہے۔ اس وقت جو سارا سنسار جھگڑے اور دواد کا گھر بنا ہوا ہے۔ اس کا باعث اول جہالت اور پھر برے سنسکار ہیں۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ لوگوں نے دھرم کے اصلی سوروپ کو نہیں سمجھا ہے۔ دھرم تو پرماتما کے درشن کرنے سکھاتا ہے۔ اور اپنی انتی کے ساتھ ہی ساتھ پرانی ماتر کی انتی کا نردیش کرتا ہے۔ اور پریم کا ایسا سندر بیج بوتا ہے جو بڑا درخت بن کر اپنے پھول پھلوں سے پرانی ماتر کے دکھوں کو دور کرتا ہے۔ اور ان کے دلوں کو خوشی سے بھرپور کر دیتا ہے

سمپردائیوں کو دھرم کہنا غلطی ہے

دھرم ایک ہی ہو سکتا ہے۔ یہ جو کئی قسم سا سمپردائک دھرم پر چلت ہیں۔ ان کو دھرم نام سے پکارنا غلطی ہے نہیں مت کہا جا سکتا ہے سمپردائے کہا جا سکتا ہے۔ لیکن دھرم ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ جیو آتما شکل سے ایک قسم کے ہیں۔ اس لئے ان کا دھرم بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔ سرشٹی میں جب آتما دہار جگت میں آتے ہیں۔ اور جب تک وہ دھار جگت قائم رہے۔ تب تک اس کا دھرم ایک ہونا چاہئے۔ کیونکہ دھرم بدلنے والی چیز نہیں۔ یہ دھرم کا شدھ اور واستوک سوروپ ہے۔ جو منطق کی رو سے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ آج جتنے سمپردائے جاری ہیں۔

وہ سب کے سب سرشٹی کے آغاز سے جیو آتما کے دہار جگت میں اترنے کے وقت کے نہیں ہو سکتے۔ ان سمپردائیوں کے چلانے والے لوگ خاص خاص آدمی ہوتے ہیں۔ ان کا اتہاس ہے۔ جو پانچ ہزار سالوں سے آگے نہیں جاتا اور اس سرشٹی کا سمت دو ارب ورشوں کے لگ بھگ ہے۔ اس لئے ان تمام سمپردائیوں کو سمپردائے یا مت کے ناموں سے ہی پکارنا مناسب ہے۔ نہ کہ دھرم کے نام سے پکارنا۔ اور کسی کو دھرم کے نام سے پکارا جا سکتا ہے۔ تو یہ سرشٹی کے آغاز سے جیو آتما کے عملی جگت میں اُترنے کے ساتھ ہی ساتھ شروع ہونے والا میرا پیارا ہر طرح سے خوبصورت اور مکمل ویدک دھرم ہی ہے۔ اور اس لئے وہ مجھے پیارا ہے۔ اور ہر ایک آتما کا پیارا ہو سکتا ہے ؛

دُوسرا کارن

دھرم کا دوسرا نام انصاف بھی ہے۔ میرا ویدک دھرم مجھے اس لئے بھی پیارا ہے۔ کہ یہ مجھے نیاو (انصاف) کرنا۔ نیائے ماننا اور نیائے پر کھنا سکھاتا ہے۔ میرا دھرم مجھے سکھاتا ہے کہ اگر ایک استری ایک وقت میں ایک سے زیادہ پتی بنانے یا ماننے پر بدچلن سمجھی جا سکتی ہے۔ تو بلاشبہ ایک پرش بھی ایک وقت میں ایک سے زیادہ استریاں بنانے یا ماننے پر بدچلن سمجھا جانا چاہئے۔ یہ سخت ظلم ہے۔ کہ مذکورہ وجہ سے عورت کو تو برا سمجھا جائے اور مرد کو نیک ؛

یہ اور اسی قسم کی تعلیم بعض مذاہب میں پرچلت ہے۔ جو عقلمند دنیا کو پسند نہیں ؛

استری اور پرش کے سمان ادھکار

میرا دھرم استری اور پرش کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ یہ پرش کھلا پھرے۔ اور استری گھر کی ڈبیہ بنی رہے۔ یا پرش کھلے منہ پھرے صاف ستھری ہوا کھائے۔ اور استری منہ پر کپڑا ڈالے پھرے۔ میرا دھرم اسے ناواجب سمجھتا ہے۔ میرا دھرم یہ بھی نہیں سکھاتا۔ کہ مر جانے کے بعد مردوں کو کسی خاص جگہ میں خاص تعداد میں کوئی خاص چیزیں ملینگی لیکن عورتیں ان حقوق سے محروم رکھی جائیں گی۔ میرا دھرم انصاف کے مطابق مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اگر عورت کے مر جانے پر پرش کے لئے دوسری پتنی وید شاستر انوموت ہے۔ تو پتی کے مر جانے پر استری کے لئے بھی دوسرا پتی وید شاستر انوموت ہے۔ یہاں پر میرا اشارہ نیوگ دھرم کی طرف ہے۔ لیکن اگر کسی اور طرح سے بھی مرد کے لئے دوسری عورت جائز ہے۔ تو عورت

جب مذہبی و قومی ہنگاموں کی بنیاد پڑی ہے چاہے آج آپ وسعت مملکت کے تحت سختی بتلاتے ہیں مگر تاریخ زبان حالی سے پکار رہی ہے۔ ملاحظہ ہو تاریخ انبیا صفحہ ۳ حصار موص کی جنگ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت علی نے حضرت محمد سے پوچھا۔ کب تک قتل سے ہاتھ نہ اٹھاؤں محمد نے کہا۔ کہ جب تک کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں تب تک ۔۔۔

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کے لئے بھی دوسرا پتی جائز ہونا چاہیئے ؛

کرموں کا پھل ضرور ملے گا

میرا دھرم یہ بھی قبول نہیں کرتا۔ کہ پرماتما کوئی خلاف۔ انصاف کام کرتا ہے۔ بدچلن کو بغیر سزا دیئے معاف کر دیتا ہے۔ اور نیک چلن کو اس کی نیک چلنی کا اجر تکلیف کی صورت میں دے سکتا ہے۔ یا بغیر کرم کے کسی کو راجہ کسی کو رنک کسی کو برہمن کسی کو چانڈال کسی کو گو۔ کسی کو شیر کسی کو سؤر۔ اور کسی کو ہرن اپنی خواہش سے جو چاہے بنا سکتا ہے۔ یہ سب باتیں انصاف کی کسوٹی پر فضول اور خلاف دھرم معلوم ہوتی ہیں میرا ویدک دھرم خلاف انصاف باتوں سے بالاتر ہے ؛

میرا ویدک دھرم اپنے اندر ستیہ کا تتو رکھتا ہے۔ ستری پرشوں کو جہاں تک حقوق کا تعلق ہے۔ مساوی مانتا ہے۔ پرش آزادی سے جو کچھ کرتا ہے۔ اس کا بہتر رزلٹ سے اسے اچھا یا برا پھل ضرور بھوگنا پڑتا ہے۔ مطلب یہ کہ میرا دھرم نیائے کرنے نیائے ماننے اور نیائے پرکھنے کی سچی کسوٹی ہے۔ اس لئے میرا ویدک دھرم مجھے پیارا ہے ؛

ورن گن کرم سبھاؤ انوسار

میرا دھرم یہ سکشا دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی برہمن کے گھر میں پیدا ہو کر نیچ کرم کرتا ہے۔ تو اسے گن کرم سبھاؤ انوسار برہمن نہ مان کر کشتری ویش۔ شودر۔ اتی شودر ماننا چاہیئے۔ اسی طرح شودر یا اتی شودر کو بھی ویش۔ کشتری برہمن تک بننے کا ادھکار دیتا ہے۔ جنم سے کسی کو ادنےٰ اعلیٰ نہ مان کر اس کے کرم انوکول ورن دیتا ہے۔ اور ایسا کرنا ہی انصاف ہے۔ جب کسی تحصیلدار کا لڑکا تحصیلدار کا لڑکا ہونے کی وجہ سے تحصیلدار نہیں مانا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ خود اتنی قابلیت حاصل کر کے تحصیلدار نہ بن جائے۔ اور کسی ہل موتنے اٹھانے والے آدمی کے لڑکے کو اگر وہ بی اے ایل ایل بی کا امتحان پاس کر لیتا ہے۔ تو وکالت کرنے اور جج وغیرہ بننے کا پورا استحقاق دیا جاتا ہے۔ تو پھر کسی برہمن کا پتر شودر کم ہوتا ہوا بھی کیوں برہمن مانا۔ اور شودر نہ مانا جائے۔ یا ایک نیچ کل میں پیدا ہونے والے کو علم اور دوسری اعلیٰ صفات سے متصف ہونے پر بھی برہمن نہ مان کر کیوں نیچ مانا جائے اس کا مناسب جواب نہ ہونے سے

बाबा वाक्यं प्रमाणं

کے سدھانت کے آدھار پر۔ اندھا دھند ہر کسی سے گرو کو گو برا اور گوبر کو گرو ماننا میرا دھرم نہیں سکھاتا۔ اس لئے میرا دھرم مجھے پیارا ہے ؛

میرا دھرم یہ بھی سکھاتا ہے۔ کہ جس طرح پرش ودیا شاستروں کے گیان کو پراپت کر کے موکش کو پراپت کر سکتا ہے۔ اسی طرح ستری بھی گیان پراپت کر کے ویراگ پراپت کر موکش پد کو پراپت کر سکتی ہے۔ ستریوں اور شودروں کو پڑھنے کا ادھکار نہیں۔ انہیں پنڈت اناڑی ہی رہنا چاہیئے۔ ان کے لئے کالا اکشر بھینس برابر سمجھا جائے۔ بھگوان نے انہیں تو دکھ رہنے کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ وغیرہ بے دلیل اور خلاف انصاف سدھانتوں کی بو تک بھی میرے دھرم میں موجود نہیں ؛

یہ خاص باتیں اور کئی دیگر خوبیاں میرے دھرم میں پائی جاتی ہیں۔ جو سامپر دائک متوں (مذاہب) میں موجود نہیں۔ اس لئے میرا ویدک دھرم مجھے پیارا لگتا ہے۔ پرانی ماتر کو بھی اس سے ہی پیار کرنا چاہیئے ؛

تیسرا کارن

مکتی کو دھار مک بننے کا اپدیش دید (ویدانگوں) میں بھی وضاحت سے ملتا ہے۔ دھارمک بننے کا مقصد پرماتما کی پراپتی کرنا بتایا گیا ہے۔ پرماتما کو سرو تر ویاپک مانا گیا ہے۔ جو لوگ ایشور کی ہستی کے قائل ہیں۔ وہ یہ بھی ساتھ ہی مانتے ہیں۔ کہ ایشور ہر جگہ موجود ہے۔ گو بعض مت کے لوگ ایشور کو سرو ویاپک مانتے ہوئے۔ بوتے۔ ساتویں۔ چوتھے تیرھویں۔ ستر ہویں آکاش پر اس کا مقام بتاتے ہیں۔ لیکن ایشور کی ہستی کے قائل اس کی سرو ویاپکتا کی کہیں بھی مخالفت نہیں کرتے۔ اور پرماتما کی پراپتی مکتی ماتر کے اپدیش کا کارن مانتے ہیں۔ پرماتما پراپت کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے مختلف لوگوں نے مختلف سادھن مانے ہیں۔ کئی بھائیوں کا مت ہے۔ کہ پرماتما کو ملنے کے لئے آتما اور پرماتما کو ملانے والا تیسرا شخص ضروری ہے۔ اس کے بغیر آتما پرماتما کو دیکھ نہیں سکتا ؛

کئی لوگوں کا منتویہ ہے۔ کہ پرماتما کو ملنے کے لئے خاص لکش کی ضرورت ہے۔ لکش کے بغیر ایشور نہیں ملسکتا۔ کئی لوگ مکتی کے لئے پورنوں کا جلیدان کر کے پرماتما کے درشن ہونا مانتے ہیں۔ کہاں تک گنایا جائے انیک پرکار ایک پرماتما کے پراپت کرنے کے لئے بتلائے جاتے ہیں۔ لیکن میرا دھرم بتاتا ہے ؛

پرماتما کو پانیکا سادھن

کہ پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے آتما کو نہ کسی خاص شخصیت کی ضرورت ہے اور نہ کسی خاص لکش کی۔ آتما میں پرماتما ہمیشہ ویاپک رہتا ہے۔ اودیا۔ اسمیتا راگ دویش آدی کے کارن آتما پربھو کے ساکشات کار کرنے میں اسمرتھ رہتا ہے۔ یم نیم آدی یوگ کے انگوں کے ذریعے راگ دویش آدی کا ناش کر کے آتما کو پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ تب اپنشد نے اس واکیہ کے آدھار پر

हृदा हृदिस्थं मनसा य एन मेव विदुरमृ तास्ते भवन्ति ॥

پرماتما کی پرتیتی ہردے آکاش میں ہو جاتی ہے۔ اس کی پراپتی کے لئے نہ نیچ بچاؤ کی ضرورت ہے اور نہ بھاگ دوڑ کی۔ وہ تمکا جیسا پرماتما مندر میں ویسا ہردے میں۔ اردو کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؂

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

میرا دھرم ہی یہ نتیجہ کرا سکتا ہے۔ پرماتما ایک ہے۔ سرو ویاپک۔ ابھیدیہ ہے۔ سب سے مہان۔ سرو شکتیمان ہے۔ وہ سرودا ایک رس رہتا ہے۔ اسے تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ سب کو ہمیشہ ہر جگہ مل سکتا ہے۔ ایسی لاجواب دلائل مجھے اور جگہ نہیں ملتیں۔ صرف ویدک دھرم میں ہی ملتی ہیں۔ اس لئے میرا ویدک دھرم مجھے پیارا ہے ؛

پرانی ماتر سے ہِت

میرا دھرم مجھے پرانی ماتر سے ہت کرنا سکھاتا ہے۔ کسی کی جان لے کر اونچا چڑھنا نہیں سکھاتا۔ میرا ہی ویدک دھرم ہے۔ جو ہر طرح سے خوبصورت اور تمام بھاؤناؤں سے مکمل ہے۔ دنیاوی لوگ دوسروں کے جسموں پر کھڑے ہو کر اونچا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن میرا دھرم اپنے جسموں پر دوسروں کو کھڑا کر کے اونچا بنانا سکھاتا ہے لکشمیوں میں ایک چمتکار دیکھتا ہوں جو اور جگہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ وہ یہ کہ کچھ گیانی ہیں۔ نہ کرم کانڈی ہیں۔ نہ بھگت ہیں۔ کچھ بھگت ہیں۔ پر نہ تو کرم کانڈی اور گیانی نہیں۔ کچھ لوگ کرم کانڈی ہیں۔ لیکن بھگت اور گیانی نہیں۔ پر میرا پیارا ویدک دھرم۔ کرم اپاسنا اور گیان تینوں کا ساتھ ہی ساتھ اپدیش دیتا ہے۔ اور ان کا ودھان بتاتا ہے۔ اس لئے میں ویدک دھرم سے پیار کرتا ہوں۔ اور سنسار بھر کے آتماؤں کو دعوت دیتا ہوں سب کہ آؤ!

سب وانگ سنسار کے میرے ویدک دھرم کو سویکار کرو۔ اور سچی تہذیب شانتی کو پراپت کرو ؛

جیسے آج گمبھیرتا سے میں کہہ رہا ہوں۔ کہ میرا دھرم سروانگ سندر اور زمانے کے انوکول ہونے سے مجھے پیارا ہے۔ کل آپ بھی ایسا کہنے کا ساہس کر سکیں کہ ہمارا ویدک دھرم سرو شریشٹھ اور یکتی یکت ہونے سے ہمیں پیارا ہے ؛

جو بولے سو ابھے۔ ویدک دھرم کی جے

گروکل کورکشیتر سماچار

موسم میں خاصی گرمی ہو گئی ہے۔ سادھارن بوندا باندی ہو جانے سے کچھ زکام و بخار کا چند برہمچاریوں کو عارضہ ہو گیا تھا۔ اس وقت سب برہمچاری تندرست ہیں۔ بارش کی اب سخت ضرورت ہے ؛

پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ سب سٹاف پورا ہے۔ برہمچاری اور ادھیاپک گن اپنے اپنے کاموں میں پریشرم سے لگے ہوئے ہیں ششماہی امتحانات کی تیاری ہو رہی ہے۔ ودیالیہ ۱۷۔ اگست سے ڈیڑھ ماہ کی بڑی چھٹیوں کے لئے بند ہو گا۔ ان دنوں میں چھٹی سے لے کر نویں شرینی تک کے برہمچاریوں کو ڈیرہ دون کے پہاڑوں کی یاترا کرائی جاوے گی اور پہلی سے پانچویں تک کے برہمچاریوں کو روپڑ میں رکھکر آس پاس گھومنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ بڑے برہمچاریوں کے سنرکشکوں کو پانچ روپے سفر خرچ اور چھوٹے برہمچاریوں کے سنرکشکوں کو تین روپے فی برہمچاری سفر خرچ بھیجدینا چاہیئے۔

جن سنرکشک مہاشیوں کی طرف فیس کا روپیہ بقایا ہے۔ ان کو بھی جلدی بقایا چکانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ چھٹیوں تک کوئی بقایا نہیں رہنا چاہیئے ؛

زیادہ تر سنرکشک مہاشیوں کا سفر خرچ پراپت ہو جانے کی صورت میں ہی یاترا کا پربندھ ہو سکتا ہے۔ یہ ضرور دھیان میں رہنا چاہیئے ؛

ادھشٹاتا گروکل کورو کشیتر ضلع کرنال

پرکاش کی اشاعت بڑھانے کی ہر ایک پریمی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اس کا دائرہ اشاعت زیادہ ہو ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection

شیخ نور الٰہی کے ہندی کُش سرکلر کے خلاف عالمگیر پروٹسٹ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا پروٹسٹ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی نے اپنے جلسہ منعقدہ مورخہ ۱۲ جون میں پاس کیا کہ لاہور ڈویژن کے محکمہ تعلیم نے جو سرکلر سرکاری سکولوں میں آریہ بھاشا کو ساتویں جماعت سے شروع کرنے کے متعلق جاری کیا ہے۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی اس کا گھور ورودھ پرگٹ کرتی ہے۔ اور آنریبل منسٹر محکمہ تعلیم و دیگر افسران سے امید کرتی ہے۔ کہ وہ ایسے نقصان دہ اور بے ہودہ سرکلر کو جلدی منسوخ کر دینگے آریہ سماج لاہور چھاؤنی کی رائے میں ہندی تعلیم پہلی جماعت سے شروع کی جاوے۔

(بابو رام منتری) ؎

آریہ سماج نا ہن کا پرستاو۔

پنجاب پرانت کے محکمہ تعلیم نے جو ہندی گھاتک سرکلر جاری کیا ہے۔ آریہ سماج ناہن پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور آشا کرتی ہے کہ گورنمنٹ اس سرکلر کو منسوخ کر دیگی اور ہندی کو پہلی جماعت سے شروع کرنے کا پربندھ کرے گی۔

ٹھاکر داس ناتھ پردھان آریہ سماج ناہن ریاست سرمور ؎

ڈلہوزی کے ہندوؤں کا پرستاو

بمقام ڈلہوزی ایک میموریل ہندو پبلک کا خاص جلسہ شیخ نور الٰہی انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن کے ہندی گھاتک سرکلر کی زبردست مخالفت کرتا اور اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور شکشا وبھاگ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سرکلر کو جلدی رد کرے۔ بلکہ ہندی کا حسب دستور رواج کے لئے پہلی جماعت سے شروع کرنے کا حکم کرے۔

دلال چند منتری آریہ سماج ڈلہوزی ؎

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کا پرستاو۔

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتی ہے۔ گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ہندی کی تعلیم کا پہلی جماعت سے پربندھ کیا جاوے۔ (منتری آریہ سماج) ؎

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا پرستاو

یہ آریہ سماج انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن کے ہندی کش سرکلر کے خلاف زبردست آواز بلند کرتا ہے۔ اور اس سرکلر کو ہندی بھاشا کی تعلیم پر زبردست حملہ خیال کرتے ہوئے گورنمنٹ اور محکمہ تعلیم کی توجہ اس طرف دلاتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو جلدی منسوخ کر کے ہندو قوم کی بے چینی کو رفع کریں ؎ (مہندداس منتری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ) ؎

آریہ سماج بھیرہ کا پروٹسٹ۔

آریہ سماج بھیرہ شیخ نور الٰہی انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن کے ہندی گھاتک سرکلر کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب اور آنریبل وزیر تعلیم سے التماس کرتا ہے۔ کہ ایسے سرکلر کو جلدی منسوخ کرا کر ہندو جاتی میں پھیلی ہوئی سخت بے چینی کو دور کریں۔ اس قسم کا پرستاو ۱۶ اسی کو ساپتاہک ست سنگ میں بھی پاس کیا گیا تھا ؎ (منتری آریہ سماج) ؎

آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پرستاو

آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ لاہور کے انسپکٹر کے ہندی گھاتک سرکلر کے بر خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور افسران متعلقہ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جلدی اس سرکلر کو منسوخ کر کے ہندو پبلک کی شکایت کو دور کریں ؎

(رلمی گیش منتری آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ)

آریہ سماج پانی پت کا پرستاو

آریہ سماج پانی پت کا جنرل اجلاس انسپکٹر آف لاہور ڈویژن کے ہندی گھاتک سرکلر کی سخت مذمت کرتا ہے۔ سرکلر ہذا ہندو تہذیب اور ہندو دھرم پر متعصبانہ حملہ ہے ؎

(موہن لال منتری آریہ سماج) ؎

آریہ سماج بھوانی کا پرستاو۔

آریہ سماج بھوانی اپنے ہفتہ واری ادھی ویشن منعقدہ ۱۴ جون میں لاہور ڈویژن کے سکول انسپکٹر شیخ نور الٰہی کے اس سرکلر کے خلاف جو کہ ہندی کو بجائے پانچویں جماعت کے ساتویں سے شروع کرنے کا اظہار نفرت کرتا ہے اور اسے ہندو قوم کے لئے سخت خطرناک تصور کرتے ہوئے گورنمنٹ اور ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ کی توجہ مبذول کراتا ہے۔ کہ جلد از جلد اس سرکلر کو منسوخ کر کے ہندو جنتا کی بے چینی کو دور کریں۔ (رگھوناتھ سہائے منتری آریہ سماج بھوانی) ؎

آریہ سماج جام پور کا پرستاو

آریہ سماج جام پور کا یہ جلسہ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۳۱ء سردسمتی سے اس سرکلر کے بر خلاف جو شیخ نور الٰہی صاحب نے لاہور ڈویژن کے تمام سکولوں میں ہندی بھاشا پانچویں جماعت کی بجائے ساتویں جماعت سے پڑھانے کے متعلق جاری کیا ہے سخت نفرت و رنج کا اظہار کرتا ہے۔ کہ اس سرکلر کی موجودگی میں ہمارے قومی سکولوں کی سخت ہانی ہوتی ہے۔ اور بڑا نقصان پہنچیگا۔ اس سبب سے سماج گورنمنٹ پنجاب اور محکمہ تعلیم کا خیال اس طرف دلاتا ہے۔ کہ فوری توجہ دے کر اس نامناسب سرکلر کو واپس لے ؎ (منتری سماج)

آریہ سماج کرنال کا پرستاو

آریہ سماج کرنال کا اجلاس شیخ نور الٰہی انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن کے اس ناجائز حکم کے خلاف جس کی رو سے انہوں نے آریہ بھاشا (ہندی) کو امدادی اور سرکاری سکولوں میں پانچویں جماعت سے ہٹا کر ساتویں سے پڑھائے جانے کی ہدایت کی ہے۔ غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور آریہ سماج کا پختہ یقین ہے۔ کہ انسپکٹر صاحب کا یہ حکم آریہ تہذیب۔ تمدن و مذہب کو مٹانے کا معاندانہ خیال ہے۔ اور تعصب پر مبنی ہے۔

(دگمبر رام اپ منتری آریہ سماج کرنال)

آریہ سماج کپور تھلہ کا پرستاو

محکمہ تعلیم کے ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف آریہ سماج کپور تھلہ کے سبھاسد بڑے شوق سے پرستاو پاس کرتے ہیں۔ جس سے آریہ جاتی کے دکھوں میں ایک اور کا اضافہ کیا گیا ہے ؎

(اودھ بہاری لعل جائنٹ سکرٹری آریہ سماج کپور تھلہ)

تمام سہولتیں | موسم کے لئے تین اعلیٰ اکسیریں! | بیشمار سندات

سدھ کلپ مکر دھوج (رجسٹرڈ)

اعضائے رئیسی کی کمزوری۔ بدہضمی۔ دمہ۔ تپ دق سوزاک آتشک۔ پرمیہ اور ریح کی بیماریوں اور مستورات کی پیچیدہ تکالیف کی تیر بہدف دوائی ہے ؎
۶۰ گولی ایک شیشی قیمت دس روپیہ ؎

سدھ آیورویدک سارسپریلا

دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے موسم گرما کے واسطے بہترین دوائی ہے۔ لگاتار استعمال سے سوزاک پیشاب مثانہ اور گردہ کی بیماریاں جڑ سے دور کرتا ہے۔
۶- اونس کی بوتل قیمت دو روپے آٹھ آنے

امرت ملا کا تیل

دماغی کام کرنے والوں کی گرمی دور کرنے اور دماغ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا تیل ہے اس کا استعمال قوت حافظہ کو بڑھاتا۔ سفید بالوں کو سیاہ کرتا اور انسان کا وزن بڑھاتا ہے۔ ۱۰- اونس کی بوتل دو روپیہ

۱۹۵ء

دی مدراس آیورویدک فارمیسی لمیٹڈ۔ مدراس۔ قائم شدہ ۱۹۱۵ء
بانی:- آیوروید رتن۔ پنڈت ڈاکٹر این وی رام چار لو
مینجر وی رگھوپتی۔ بی اے۔ بی ایل
تار کا پتہ:- پوسٹ بکس 151

Haridwar. Digitized by eGangotri

سماچار جگت

آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور

پرچار سوچنائیں

۱۔ پرچار۔ ان دنوں اپدیشک بھجنیک دار (پرکاش پرچار رہے ہیں۔ اور جو اس وقت کاریہ کہہ رہے ہیں بڑے اُتساہ سے کاریہ کر رہے ہیں۔ علاقہ ماجھا میں مہاشہ رام چند جی پرچارک و مہاشہ بلدیو جی بھجنیک و مہاشہ نتیانند جی پرچار ارتھ گھوم رہے ہیں۔ ان کے اُتساہ سے تین جگہ نئی سماجیں قائم ہو گئی ہیں۔ آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ ایسے استھانوں کی سوچنا کاریالیہ سبھا میں بھیجدیں۔ جہاں سماجیں ستھاپت ہو سکتی ہیں۔ تاکہ علاقہ کے اپدیشک بھجنیک سماج کو بھیجا جاوے۔

۲۔ نئی سماجیں۔ مندرجہ جگہوں پر گذشتہ دو ماہ میں نئی سماجیں قائم ہوئیں۔

(۱) کوٹلہ نہنگ ڈاک خانہ روپڑ ضلع انبالہ
(۲) گھنول ڈاک خانہ خاص ضلع انبالہ
(۳) بھڑانہ ڈاک خانہ خاص " امرتسر
(۴) دھرم پورہ " " انبالہ
(۵) تراب " " اٹک
(۶) بھٹہ کلاں " " لاہور
(۷) کوٹ رادھاکشن " " لاہور
(۸) دھرم سال مندر ریاست پونچھ
(۹) بھوڑ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

مندرجہ بالا استھان سب گرام ہی ہیں۔ اب پرچار کا کاریہ زیادہ گراموں میں ہی ہو رہا ہے۔ جس بھائی کو کسی ایسے گرام کا پتہ ہو۔ جہاں سماج قائم ہو سکے۔ تو سبھا کو اطلاع دیویں۔ تا کہ سماج ستھاپت کی جاوے۔

۳۔ اُتسو۔ آج کل گرمیوں کے کارن اُتسو پرایہ بند ہی ہیں۔ تو بھی کئی استھانوں پر اُتسو منائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اُتسو ہونے والے ہیں:

(۱) بزرگ وال ضلع گورداسپور ۲۶-۲۷-۲۸ جون۔ (۲) ردنیاں ریاست جموں ۲۶-۲۷-۲۸ جون۔ (۳) کمار سبھا شملہ ۴-۵ جولائی

(۵) سری نگر ۱۸ سے ۲۸-اساڑھ تک۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ چناؤ ۱۴؍ جون کو حسن پرکار ہوا:۔

لالہ بھگوان داس۔ پردھان۔ لالہ امرناتھ اُپ پردھان پنڈت بخشی سنگھ جی اُپ پردھان۔ مہاشہ بابو رام منتری۔ مہاشہ دیوان چند اُپ منتری۔ مہاشہ بھاگیت رام جی اُپ منتری مہاشہ دیوی داس جی کوشادھکش۔ مہاشہ ناتھا رام جی پُستکادھکش۔

(بابو رام منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان کا چناؤ۔

مہاشہ لالہ پیارا لال جی وکیل پردھان۔ بابو ازکھرا رائے جی اُپ پردھان۔ دیوان چند جی سیٹھی منتری۔ مہاشہ رام دیو جی سچدیو اُپ منتری۔ مہاشہ لچھمن داس جی عرائض نویس کوشادھکش۔ مہاشہ ڈاکٹر گیلارام جی پُستکادھکش۔

(دیوان چند سیٹھی منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان گرودکل سیکشن)

ساधن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکردھوج۔ قوت مردمی اور دماغی کو بڑھاتا ہے۔ اور نظام جسمانی کو باقاعدہ رکھتا ہے۔ قیمت للعہ تولہ

ساری بدی سالسہ۔ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۱؎ سیر۔

شکھرا من انجن۔ دریہ کی تمام بیماریاں نامردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی مقوی دوائی ہے قیمت ۱۰ روپے سیر۔

ابلہ بندھو لوگ۔ مستوراتی بیماریاں جریان الرحم۔ سفید زرد سیاہ پانی آنا۔ چھاتی کمر یا پیٹ میں درد ہونا اور ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی ہے قیمت ۱۶ خوراک دو روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ جوگیش چندر ایس ایم اے ایف سی (لندن) مالک ساधن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA
DACCA, BENGAL

برانچ:۔ شیام بازار کلکتہ

آریہ سماج کلاس والہ کا وارشک چناؤ

آریہ سماج کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بہت سمے سے اتینت شتھل اوستھا میں تھا۔ ابلالہ دولت رام بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کے پریتن سے اس میں پھر جاگرتی آگئی ہے آپ نے سب سبھاسدوں کو جمع کر کے مقامی سماج کی اوستھا پر وچار کیا۔ جس میں پہلے مہاشہ سدت رام جی بھجنیک سماج کے بھجن ہوئے اس کے بعد مہاشہ دولت رام نے مختصر تقریر کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج کا کام باقاعدہ کرنے کا نشچے ہوا۔ اور نمن چناؤ اسی سمے ہو گیا:۔

۱۔ پردھان۔ لالہ دولت رام جی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر پرسرام آریہ ہائی سکول کلاسوالہ ۲۔ اُپ پردھان لالہ ہری چند سرداہ (۲) لالہ گرانداتہ مل جی۔ جنرل منتری۔ لالہ ملک راج مہاجن۔ اُپ منتری لالہ جگت رام سکنڈ ماسٹر پرسرام آریہ ہائی سکول کلاسوالہ (۲) لالہ سنتا مل پوری۔ کوشادھکش مہاشہ ہری رام اروڑہ۔ پُستکادھکش بابو دیوان چند جی۔

(جگت رام اُپ منتری)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار۔

(۱) روزانہ ست سنگ:۔ سے مہاشہ بھوشن جی و مہاشہ ناتھ جی آنند کالج سے امتحان دے کر بھیرہ تشریف لائے ہیں۔ آریہ سماج مندر میں روزانہ دونو سمے اپدیش۔ سندھیا پرارتھنا ہوتی ہے۔ جو کہ زیادہ تر مہاشہ بھوشن جی اور مہاشہ ناتھ جی ہی کراتے ہیں۔

(۲) ساپتاہک ادھیویشن:۔ ساپتاہک ادھیویشن بارونق ہوتے ہیں۔ لالہ لکھی رام جی ہیڈ ماسٹر کرپارام ہائی سکول بھیرہ کتھا کرتے ہیں۔ جسے آریہ پرش بہت پسند کرتے ہیں۔

سالانہ چناؤ:۔ ۲۱ جون کو سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

پردھان لالہ پنڈی داس جی چنڈھوک۔ اُپ پردھان بھائی رام لال جی۔ منتری رام پیارا۔ اُپ منتری مہاشہ اندر سین۔ کوشادھکش لالہ جیٹھو رام جی پُستکادھکش مہاشہ پنڈی لال جی۔

(رام پیارا منتری)

ڈسٹرکٹ دلت اُدھار منڈل کی سرگرمیاں۔

ماہ جون میں ضلع گورداسپور میں دلت اُدھار منڈل ضلع گورداسپور کی طرف سے نمن گراموں میں پرچار کیا گیا:۔

۹ جون ۱۹۳۱ء کو موضع جوالی متصل جھاکڑی اسٹیشن مہاشہ ڈوگروں میں پرچار کے لئے اُتسو کیا گیا۔ یہاں دو صد کے قریب مہاشہ گن اکٹھے ہوئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین دلت اُدھار منڈل ضلع گورداسپور کے کاریہ کرتا لالہ کشیرا مل جی دینا نگری۔ پنڈت رام سروپ جی اپدیشک۔ پنڈت نرنگ دت جی بھجنیک۔ مہاشہ پیارے لعل گرام پرچارک نے سیوک اُتسو میں سملت ہوئے اور دن بھر پرچار کیا۔ جس کو سب استری پرشوں نے بڑی شردھا سے سنا۔ رات کو گرام کے بازار میں گرام کے دکانداروں کو اور اچھوت لوگوں کو ویدک دھرم کا سندیش سنایا گیا۔ اور دلت جاتیوں کے ساتھ پریم اور ہمدردی کا برتاؤ کرنے کے لابھ اچھی طرح درشائے گئے۔ جس کا پربھاؤ بہت اچھا رہا۔

۱۱ جون کو موضع جھیلا میں آریوں کا اُتسو تھا۔ جہاں مذکورہ بالا ساری پارٹی سملت ہوئی۔ اور دن بھر ویدک دھرم کا پرچار ہوتا رہا۔ حاضری قریباً تین صد استری پرشوں کی تھی۔

۱۴ جون ۱۹۳۱ء کو موضع کلیان متصل پنڈوری میں آریہ لوگوں نے اُتسو کیا۔ جہاں پنڈت

لین دین کرنیوالو خبردار! اپنا یہ سب سے زیادہ مفصل مکمل اچھا اور سچا رہنما فوراً خرید لو

کپور چند وکیل کا
ساہوکارہ قانون
دوسرا ایڈیشن ۲۲۰ صفحے

"قرضخواہ کو ہر بات مثالیں دیکر فارم بھر کر سادہ اردو میں سمجھائی ہے" (تیج)

"اس کی موجودگی میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی" (بیوپار پتر) "اس کو پاس رکھنے سے ہر شخص اس قانون کی زد سے بچ سکتا ہے" (پرتاپ) "تمام باتیں اس کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں ہر ساہوکار اور دیگر تمام لوگوں کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے" (ملاپ) اس میں اردو انگریزی دونوں زبانوں میں مکمل ایکٹ اور قواعد بھی ہیں ایک روپیہ (للعہ)

پتہ:۔ ہر جگہ ہر تاجر کتب نیز ایکسپرٹ لاء ہاؤس فاضلکا

کیا آپ کو کوئی تکلیف ہے؟ YOUR EYE
اگر ہے۔ تو سیلر و لوشن ہینی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا مفید ترین بے ضرر نہایت ہی پسندیدہ قدرتی علاج ہے کمزور دل کیلئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت!
سمتھ اینڈ کیمپبل۔ لاہور

لالہ بھگوان داس جی کی گاڑی دودھ ورکشش کی طرف سے ... ۲۱ روپے ... درگادت جی بھنیاب اور مہاشہ پیارے لال جی نے بھجنوں۔ ویاکھیانوں دوارا خوب پرچار کیا۔ آپ لوگوں نے آئندہ کے لئے شادی اور مرتیو پر اندیک کریتیوں سے بچنے کی پرتگیائیں کیں۔ پربھاو بہت اچھا رہا۔ (منتری دیانند دت انڈ ہار سبھا گر رودت بھون لاہور) ٭

آریہ سماج جام پور کے سماچار۔

(۱) ماہ اپریل اور مئی میں ۴ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ منڈن ۳۔ اپ نین ۲۔ نرتنک ۳۔ دواہ ۶ ٭

دواہوں پر نمن پرکار دان سماچک اداروں کو ملا:-

(۱) چودھری یدھشٹر لال کے دواہ پر ۴۸ روپے
(۲) مہاشہ ہرداس گنگا دیئی کیشرنی سے ۱۱ روپے
(۳) مہاشہ جینی داس دہوانی سے ۱۱ روپے
(۴) ڈاکٹر چودھری مول چند جی ودھوکشش کی طرف سے ... ۲۱ روپے
حکیم کھلندا رام جی دودھ ورکشش کی طرف سے ۱۲ روپے
(۵) لالہ مول چند جی ترولہ ودھوکشش کی طرف سے ... ۲۲ روپے۔

لالہ بھگوان داس جی کی گاڑی دودھ ورکشش کی طرف سے ... ۲۱ روپے
(۶) لالہ دھرم چند گاڑی سب دورسیر در کی طرف سے ... ۱۴ روپے
لالہ چوہتو رام جی بھنیجہ ودھ ورکشش کی طرف سے ... ۲ روپے
میزان ۱۵۲ روپے

(۲) کوٹلہ مغلاں اور کوٹ طاہر دو بستیوں میں پنڈت بشمبر دت جی نے پرچار کیا۔ باری باری سے سب بستیوں میں پرچار ہوتا رہتا ہے ٭

(۳) روزانہ سندھیا کرنے والے مہاشہ آج کل خوب دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔ سندھیا کے وقت سماج مندر کھچا کھچ بھرا ہوتا ہے۔ ویدک پاٹھ شالہ کے ودیارتھی بھی باہر کھلے میدان میں فٹ بال کبڈی وغیرہ کھیلیں بڑے مزے سے کھیلتے ہیں ٭

(۴) مورخہ ۱۵ جون سے روزانہ سماج مندر میں ½۶ سے ½۷ بجے شام تک اپنشد دل کی کتھا شری پنڈت ہربھجن لال جی کر رہے ہیں۔ کتھا کی شیلی اُن کی بڑی رو چک اور منوہر ہوتی ہے۔ کافی سر اور استریاں لابھ اٹھا رہے ہیں (اسسٹنٹ آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج سانہ وال کے سماچار

(۱) ۱۰ جون کو مہتہ ملک راج سبھا سد آریہ سماج کی سپتری کا دواہ ویدک ریتی سے لالہ لبھو رام جی نوز [illegible] سی نے کرایا۔ مبلغ سات روپے دونوں طرف سے دان آریہ سماج کو پراپت ہوا ٭

(۲) عزیز راج کمار بھتیجا مسٹر کشوری لال کیلا حال مقیم کمپالا یوگنڈا افریقہ کا منڈن سنسکار ۲۲ جون کو یہاں کیا گیا۔ آریہ سماج دکنیا پاٹھ شالہ کے لئے تین روپیہ دان پراپت ہوا

شوک جنک مرتیو۔

آریہ سماج برہانپور (سی پی) کے پردھان شری ہری کرشن جی کی دھرم پتنی کی اکسمات مرتیو ہو گئی۔ انتیشٹی سنسکار لکشمن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ آریہ سماج و آریہ کمار سبھا برہان پور پردھان جی سے اس کشٹ میں ہاردک سہانوبھوتی پرکاش کرتے ہیں ٭ (منتری آریہ سماج برہانپور)

آریہ سماج بڈھلاڈہ کے سماچار

آریہ سماج بڈھلاڈہ میں سوامی کیولانند جی کے تین عالمانہ ویاکھیان ہوئے ٭

شوک! آریہ سماج کے سبھا سد بابو اُتم چند گدس کلرک کی دھرم پتنی کا ۲۰ جون کو دیہانت ہو گیا۔ آریہ سماج نے بابو جی سے سہانوبھوتی کا پرستاؤ پاس کیا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج خان پور کے سماچار۔

(۱) آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ بھی باقاعدہ ہوا کرتے ہیں۔ دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ شہر میں آریہ سماج کا اثر بڑھ رہا ہے ٭

(۲) تین سنسکار گذشتہ دنوں ہوئے

۲۳ مئی کو ڈاکٹر گوبند رام جی منتری آریہ سماج کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ بالک کا نام سوریش کمار رکھا گیا ٭

۲۸ مئی کو لالہ سنگر مل جی کے سپتر مہاشہ دھرم ویر جی کا دواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ مختلف فنڈوں میں پچیس روپے دان ملا ٭

(۳) پرتیک پورن ماشی و اماوسیہ کے دن کسی نہ کسی سبھا سد کے ہاں پاریوارک یگیہ کرنے کی پرتھا کامیابی سے جاری ہے ٭

(۴) خان پور کے ناگری سکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۱۳-۱۴ جون کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ پروفیسر تارا چند جی گاجرا ایم اے پنڈت ماسٹر شرما جی۔ پنڈتہ نردپدی دیوی جی اور پنڈت برہم دت جی نے اپنے اُتم اُتم ویاکھیانوں اور بھجنوں دوارا حاضرین پر بہت ہی اثر ڈالا۔ (شانتی پرکاش اُپ منتری آریہ سماج خان پور) ٭

آریہ کمار سبھا شملہ کا سالانہ جلسہ

۳-۴-۵ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء کو آریہ مندر گرودکل سیکشن میں منایا جائیگا۔ ۳ جولائی کو آریہ سنگیت سمیلن ہوگا۔ جس میں ماسٹر موہن۔ ماسٹر مدن مہاشہ نریندر مہاشہ دھرم دیو۔ پروفیسر امرناتھ اور مہر چند وغیرہ حصہ لیں گے ٭

۴ جولائی رات کو ۸ بجے مہاشہ امرت کمار تیر اندازی کے کھیل دکھلائیں گے ٭

سب سجن اس ست سنگ سے لابھ اٹھا دیں (منتری آریہ کمار سبھا) ٭

گڑھوال ریاست میں آریہ سماج کا پرچار

شری سوامی دیوانند جی پنجاب سے ایک ہفتہ میرے سے پہلے جوالا پور میں آ گئے تھے۔ میں جالندھر سے ۲۹ مئی کو ہردوار آ گیا تھا۔ اسی شام کو رکھی

موروں سے بک رہی ہے آپ بھی منگوا دیں!

دیانند چتراولی معہ مکمل جیون چرتر

آریہ سماج کے پروردتک، زمانہ حال کے سب سے بڑے ریفارمر سنسکرت ودیا کے سب سے بڑے عالم مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی سبق آموز زندگی کے مکمل حالات رنگ برنگی بلاک کی تصویروں میں۔ ہر ایک تصویر آرٹ کا بہترین نمونہ ہے۔ سلسلہ وار دیکھتے دیکھتے مہرشی کا سارا جیون چرتر کھنچ کر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ مہرشی کی زندگی کے متعلق تصاویر کا اتنا بڑا ذخیرہ آپ کو اور کہیں نہیں ملیگا۔ اگرچہ تصاویر کے دیکھنے سے ہی رشی کا جیون چرتر سارا یاد ہو جاتا ہے۔ پھر بھی بڑے سائز کے ڈیڑھ صد صفحات (جو کہ عام طور پر کتابی سائز کے تین سو صفحات کے برابر ہوتے ہیں) مہرشی جی کا مکمل جیون چرتر موٹے اور خوب صورت حروف میں دیکھ کر آپ اور بھی خوش ہونگے۔ رشی کے جیون سے متعلق جتنے بھی گواہ اور چشم دید واقعات اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں وہ سب اس میں آ گئے ہیں۔ اور یہ ہر طرح سے ایک مکمل چیز بن گئی ہے۔ خوب صورت لکھائی چھپائی دیدہ زیب گتا اینٹک پر ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ایک کاپی موجود رہنی چاہئے۔ اس قدر بڑھیا کتاب کی قیمت معہ جلد صرف (تین) روپیہ ٭

آریہ سماج کے لائق ہر وقت جیب میں رکھنے کیلئے جیب جی جسمانی و روحانی صحت کا بھنڈار

بھگتی درپن

اس وقت تک ۴۵ ہزار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے

براتوں میں تقسیم ہو رہی ہے جہیزوں میں دی جا رہی ہے ٭

تیرہواں ایڈیشن فوٹو بلاک کی آٹھ شاندار رنگ برنگی تصاویر سمیت نہایت شاندار چھپا ہے۔ دیکھنے کے لائق چیز ہے۔ سوم سندھیا، روزانہ پاٹھ، انعام جہیز یا برات اور بطور سوغات دینے کے لئے اس سے بڑھیا تحفہ دوسرا نہیں ملیگا۔ ساڑھے چار سو صفحے، سنہری جلد قیمت ہندی دس آنے۔ اردو نو آنے (۹) ٭

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

باتصویر	خاوند بیوی کا رہنما!	کتاب

تحفۂ شادی

مضمون کی تفصیلات۔ پرلطف شادیاں۔ پوشیدہ بناوٹ باتصویر۔ اندرونی استعمال۔ خاص ہدایات فرائض نامہ شادی۔ خاوند بیوی کی ملاقاتیں۔ مجردوں طالب علموں کا دستور العمل امراض کا علاج بیشمار قیمتی مضامین۔ تقریباً ۲۵۰ صفحے۔ خوبصورت مجلد قیمت ۱۲ محصول ۷

مہتہ سیتا رام دت گوبراج آدتیہ رسائن ۔ ۱۶ انارکلی۔ لاہور

اپنے شہر کے کتب فروشوں سے خریدو

Haridwar, Digitized by eGangotri

لدھیانہ کے باہر کے بھائیوں سے آریہ کنیا پاٹھشالہ کی اپیل

گینڈی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ جس طرح اپنے ضلع میں نمایاں شہرت کی مالک ہے۔ وہ کسی سے چھپا نہیں۔ اس وقت آریہ کنیا پاٹھشالہ میں تقریباً سوا چار سو لڑکیاں سنسکرت ہندی دھارمک شکشا پراپت کر رہی ہیں۔ اس کے نتائج یونیورسٹی میں ہمیشہ اعلےٰ سے اعلےٰ رہے ہیں۔ چونکہ خرچ بڑھ گئے ہیں اور بجٹ سالانہ چار سو روپیہ کے قریب ہو گیا ہے۔ جس سے پورا کرنا مینیجنگ کمیٹی بہت چنتا میں ہے۔ کیونکہ اس کا سرمایہ کوئی نہیں۔ اس لئے اس کا بوجھ سب لودھیانہ نواسی بھائیوں پر ہی ہے۔ ایسے بیروزگاری کے زمانہ میں مجبور ہوں۔ کہ لودھیانہ کے باہر کے بھائیوں اور اپنے پیارے منڈل سے اپیل کروں۔

گو ہم لوگ پنڈت گنا دت کے گرام اندر کٹلی میں پہنچے۔ پنڈت گنا دت نے ہماری بھلی پرکار خاطر تواضع کی۔ رات کو بھجنوں سے پرچار ہوا۔ ۱۲ جون کو ہم شمالہ چی میں پہنچے۔ وہاں دن اور رات کو پرچار کیا۔ سوامی جی کے پرچار کرنے کا ڈھنگ بڑا اچھا تھا۔ لوگوں کو اچھی طرح ہر ایک بات سمجھا دیتے تھے۔ باجہ سے بھجن بھی گاتے تھے۔ اور ہر ایک گرام میں مفت دوائیاں بانٹتے تھے۔ ایسے پہاڑی علاقہ میں آریہ سماج کا پرچار سوامی جی جیسے پرچارک اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ اس قدر پرچار کرنے پر بھی سوامی جی نے کسی سے بھینٹ آدی کچھ بھی نہیں لی۔

(بھوانی سنگھ آریہ مقام ڈھابہ ڈاکخانہ گو سل گڑھوال)

کیش میں سوامی جی اور میں اکٹھے ہو گئے۔ ۳۰ مئی کو ہم پراتہ کال گڑھوال کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں گھوڑ چٹی میں بابا کالی کملی والے کی دھرم شالہ ہے۔ آج کل بدری نارائن کی یاترا چل رہی ہے۔ میں اپنے ہمراہ جالندھر سے سفری ہارمونیم لایا تھا۔ وہاں سوامی جی نے بھجنوں دوارا یاتریوں میں اور چٹی کے مہنت اور دیگر سادھوؤں میں پرچار کیا۔ مہنت نے کہا۔ کہ ایسی پر سوامی جی ادھر کو ہی آویں۔ وہاں سے چل کر ہم دوپہر کو پھول چٹی میں ٹھہرے وہاں بھی بھوجن کرنے کے پشچات پہاڑی لوگوں اور یاتریوں میں پرچار کیا۔ لوگ سن کر پرسن ہوئے۔ رات کو ہم بجنی چٹی میں ٹھہرے۔ وہاں بھی بھجنوں سے پہاڑی لوگوں اور یاتریوں میں پرچار کیا۔

۳۱ مئی کو ہم گیارہ بجے دن کے رام چٹی میں پہنچے۔ وہاں پہاڑی لوگوں اور یاتریوں میں پرچار کیا۔ ۲ جون کو ہم پراتہ کال پگ ڈنڈی کی سیدھی ڈیڑھ میل چڑھائی چڑھ کر ڈھابہ گرام میں گئے۔ سوامی جی کے آنے کا لوگوں کو پہلے سے پتہ تھا۔ گرام سے باہر کچھ لوگ اور گرام کا نمبردار سوامی جی کے آنے کی باٹ دیکھ رہے تھے۔ رات کو سوامی جی کے ۹ سے ۱۲ بجے تک بھجن اور ویاکھیان ہوتے رہے گرام کے استری پرش اور بچے سبھی شانتی سے سنتے رہے پہلے ہی پرچار کا یہ اثر ہوا۔ کہ اگلے دن گرام میں ایک بیمار آدمی کی طرف سے دیوتا کے نام کا براہمن نے بکرا بلی کروانا تھا۔ گرام کے نمبردار اور دیگر لوگوں نے برہمن اور بیمار کو سمجھا کر بکرا کاٹنا بند کرا دیا۔ ناریل کاٹا گیا۔

۲-۳ جون کو رات کے ۱۲-۱۲ بجے تک ویاکھیان اور بھجن ہوتے رہتے تھے۔

۴ جون کو ہم چاند پور گرام میں گئے۔ دو روز گرام میں حسب معمول پرچار کیا گیا۔ گرام کے پردہت پنڈت گوبردھن آ گئے۔ سوامی جی نے دیوتا کے نام پر بکرے کی بلی کرنے پر گرام کے لوگوں کی موجودگی میں خوب پرمان سہت بات چیت کی۔ گوبردھن جی آخر لاجواب ہو گئے۔ چار پانچ چھتریوں نے آئندہ کو بکرے کی بلی اور ماس کھانا چھوڑ دیا۔

۷ جون کو ہم گرامول گرام میں پہنچے۔ رات کو دو گھنٹہ پرچار کیا۔ دوسرے روز ایک برہمن گرجا شنکر سے دیوتا کی بلی دینے پر بات چیت ہوتی رہی۔

۹ جون کو ہم راتری کے وقت اسول گرام میں پہنچے۔ وہاں پانی کی دقت تھی۔ اس لئے ہم پانی پچھلے گرام سے اپنے ہمراہ لائے تھے۔ گرام کے کھیت میں ڈیرہ لگا دیا۔ ۱۲ بجے رات تک خوب پرچار کیا گیا لوگ خوب پرسن ہوئے۔

۱۰ جون کو ہم کھنڈ گرام کے لئے تیار ہوئے۔ لوگوں نے ٹھہرانے کی کوشش کی مگر پانی کی قلت سے نہ ٹھہر سکے۔ ۹ بجے کھنڈ گرام میں پہنچے۔ گرام برہمنوں کا تھا۔ پرش سارے گذارے کے لئے پردیش میں گئے ہوئے تھے۔ اور پانی کی بھی دقت تھی۔ ہم وہاں سے ۱۱ بجے کانڈی چٹی میں آ گئے رات کو کانڈی گرام میں پرچار کیا۔ سرکاری شفا خانے کے ڈاکٹر صاحب سے دیوتا پوجن اور بکرے کی بلی دینے پر بات چیت ہوئی۔ گرام کے لوگ موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب سوامی جی کے اعتراضوں کے سامنے لاجواب ہو گئے۔ ۱۱ جون

268

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاویگی

حسن

کا دارومدار اعلےٰ صحت پر اور اعلےٰ صحت کا

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

پر ہے یہ بہترین ٹھیکیدار ہے جو آپ کو ہمیشہ امراض کے خطرے سے محفوظ رکھیگی۔ تقریباً جملہ امراض کو رفع کرنے والی۔ زمانہ حال کی ایک ہی دوا ہے۔ امرت دھارا علم طب کی مکمل ایجاد ہے۔ اس دوا کی تعریف و شہرت کیلئے یہ کافی ہے کہ اس کے پچیس ہزار سے زیادہ سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ تقریباً ہر مرض کا علاج ہے۔

نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ اسہال۔ پیچش۔ معدہ کا خرابی ہونا۔ کان درد۔ بخار۔ ضعف۔ برقان۔ گردن کی امراض۔ ملیریا۔ طاعون۔ گنٹھیا۔ شکم کا درد۔ داد۔ زخم۔ خون بہنا۔ قبض۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ نفخ۔ کلیجہ کی جلن۔ متلی۔ قے۔ درد اعصاب۔ سمندری بیماری وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ملتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہیں خط میں لکھیں۔ ...

احتیاط۔ نقلوں سے بچو ...

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا اسٹریٹ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ہندوستان کی بعض قدیم اقوام
اور
آریہ سماج کا کرتویہ

ٹوڈا قوم

نیل گری کے پہاڑوں میں کئی قسم کی وحشی اور غیر متمدن اقوام ابھی تک بستی ہیں۔ جن میں ایک قوم ٹوڈا زیادہ اہمیت رکھتی ہے جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر بود و باش رکھتی ہے لفظ ٹوڈا کے معنی چرواہا ہیں۔ ان لوگوں کا مشغلہ مویشیوں کی پرورش ہے۔ اُن کی غذا بھی دودھ ہی ہے جو اپنے جانوروں سے حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ ان کی زندگی کا دار و مدار بہت حد تک مویشیوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے انکی پرستش بھی کرتے ہیں۔ ہندوؤں کی طرح ان کے ہاں گائے ایک مقدس و متبرک جانور خیال کیا جاتا ہے۔ اور مویشیوں کا تھان ان کی عبادت گاہ ہوتی ہے۔ ان کے ہاں مذہبی پیشوا پلال کہلاتا ہے جس کے معنی برادر دودھ دوہنے والے کے ہوتے ہیں۔ اور یہ منصب صرف اسے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جو گایوں کی نگہداشت اور غور و پرداخت میں مہارت تامہ رکھتا ہو۔ گائے ان لوگوں کی عبادت کے علاوہ دیگر تمام امور میں بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ان میں سے کسی کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو برکت کے لئے اسے کسی مویشی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی ٹوڈا مر جاتا ہے۔ تو اس کے خاندان کی تمام گائیں اور دیگر مویشی اس لاش کے آگے آگے چلائے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے دو بہترین کی قربانی کی جاتی ہے۔ کیونکہ اُن کا عقیدہ ہے کہ اس طرح سے قربان کیا ہوا جانور عالم ارواح میں مردے کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اسی کی حفاظت کرتا ہے۔ ان کے ہاں سال میں ایک ایسا دن مقرر ہے۔ جب کہ یہ لوگ اپنے خیال کے مطابق قوم کے تمام گناہ ایک بچھڑے پر لاد کر اسے جنگل کی طرف بھگا دیتے ہیں۔ یہ رسم یہودیوں کی اس رسم سے مشابہ ہے۔ جس میں گناہ بخشوانے کے لئے بچھڑے کی بجائے بکری کے استعمال کا ذکر ہے۔

گائے اور مویشیوں کے علاوہ یہ لوگ ارواح کو بھی پوجتے ہیں۔ اور بعض درختوں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ٹوڈوں کے مویشیوں میں اگر وبا پھیل جائے۔ یا کسی خاندان پر اگر کوئی مصیبت آئے۔ تو یہ اُسے ارواح کی ناراضگی کا نتیجہ خیال کرتے ہیں۔ اور اس کے ازالہ کے لئے ایک پڑوسی قوم کوریا کے کسی فرد کو بلایا جاتا ہے۔ جسے یہ لوگ جادوگر خیال کرتے ہیں۔ ایسا شخص آکر عجیب عجیب حرکات کرتا اور بالآخر زمین پر گر کر چیخیں مارنے لگتا ہے۔ اس پر یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس طرح ان پر آئی ہوئی مصیبت ٹل جائے گی۔

ٹوڈے زراعت بالکل نہیں کرتے نہ ہی ان کے پاس زیادہ ہتھیار وغیرہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ نہ کسی پر حملہ کرتے ہیں۔ نہ ہی ان کے پاس زیادہ ہتھیار وغیرہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ نہ کسی پر حملہ کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن کے اندر مدافعت کی طاقت ہوتی ہے اس لئے اپنے جھونپڑوں کے دروازے نہایت تنگ بناتے ہیں۔ تاکہ کوئی دشمن آسانی کے ساتھ اندر داخل نہ ہو سکے۔

بڈگا قوم

ٹوڈوں کے علاوہ نیلگری کے پہاڑوں میں ایک بڈگا قوم آباد ہے۔ جو لحاظ تعداد دیگر اقوام سے زیادہ ہے اور شکل و شباہت اور عادات و خصائل کے لحاظ سے سب سے مختلف ہے۔ مذہبی اعتقادات کے لحاظ سے یہ لوگ ٹوڈوں سے بہت حد تک ملتے ہیں مگر ساتھ ہی اُن کے ہاں شیو اور لنگ کی پوجا کا بھی رواج ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رنج کے ساتھ خوشی اور خوشی کے ساتھ رنج ضرور ملا ہوا ہونا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ خوشی کے موقعہ پر ناچتے ناچتے یک دم رونے لگ جاتے ہیں۔ اور کسی کے مرنے پر رونے کے ساتھ رنگ رلیاں بھی مناتے اور خوب کھاتے پیتے ہیں۔

دیگر اقوام

نیلگری کے جنوب میں ایک اور پہاڑ ہے جنہیں اناملی کہتے ہیں۔ اس میں بھی وحشی اقوام آباد ہیں۔ جنہیں کادر یعنی مالک کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ زراعت اور تجارت وغیرہ کو باعث ہتک خیال کرتے ہیں۔ اور صرف شکار پر گزارا کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اس علاقہ میں بعض اور بھی اقوام ہیں۔ جو زراعت وغیرہ کرتی ہیں۔ یہ لوگ لکڑی کی مورتیں بنا کر ان کی پرستش کرتے ہیں۔ نیز ارواح کی بھی۔

ٹراونکور سے کیپ کامرن تک جو علاقہ ہے۔ اس میں ایک اور قوم آباد ہے۔ جسے شنار کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ بھی کئی ایک دیگر وحشی اقوام کی طرح اپنے مُردوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ہر ایک گاؤں کے باہر ایک استھان بنایا جاتا ہے۔ جس پر ارواح کو خوش کرنے کے لئے چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔ یہ قوم صرف تاڑ کے درخت سے ہی اپنی کل ضروریات زندگی حاصل کرتی ہے۔

شنار قوم کی تعداد اس علاقہ میں پانچ لاکھ ہے۔ اور آپ یہ سنکر حیران ہونگے۔ کہ عیسائیوں نے ان میں سے قریباً ایک لاکھ سے زیادہ کو اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔

انہی پہاڑوں میں اور بھی کئی ایک وحشی اقوام آباد ہیں۔ مگر ان میں کوئی مذہبی رسوم نہیں پائی جاتیں اور بہت حد تک وہ ابھی تک انسانیت سے بھی عاری ہیں۔ مثلاً ایک قوم کو سیر کو تھبور اور مدورا کے پہاڑوں میں آباد ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ان کے ہاں ایک ضروری رسم سمجھی جاتی تھی۔ کہ اگر کوئی شخص کسی سے عداوت یا بیر رکھتا ہو تو اپنے چھوٹے بچے کو اس کے مکان کے دروازے پر لے جا کر پچھاڑ دیتا۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ حکومت انگریزی نے اس خونی رسم کا انسداد کیا ہے۔

کیا آریہ سماج کا کرتویہ نہیں کہ انہیں منش بنانے اور ویدک دھرم میں دیکشت کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں لے؟

آریہ بھائی کو پارٹی

مہاشہ ہاڑی لعل جی سابق منتری آریہ سماج تاندلیانوالہ چونکہ اپنا کاروبار بدوملیاں میں منتقل کرنے کی وجہ سے جا رہے ہیں۔ لہذا ممبران آریہ سماج کے اُن کے اعزاز میں ایک شاندار الوداعی پارٹی آریہ سماج مندر میں دی۔ مہاشہ جی آریہ سماج کے انتھک اور سرگرم رکن ہیں۔ آشا ہے کہ وہاں بھی مہاشہ جی پوری لگن سے آریہ سماج کے کاموں میں حصہ لیتے رہیں گے۔

(رشا نتی سروپ منتری آریہ سماج تاندلیانوالہ ضلع سیالکوٹ)

خط و کتابت میں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

(۸۶)

زنڈو کا جیون پراش

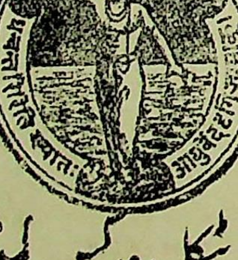

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے

بڈھے، جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت ۴ تولہ ۱۲ / ۲۰ تولہ عہ / دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ:- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلا رام بیرا اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔
ایس ڈی۔ چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
پشاور چھاؤنی۔ کویراج سکھدیو کلیان اوشدھالیہ۔
فیروزپور شہر۔ حکیم بھگوانداس سنت رام چوک جمعیت رائے۔
گوجرانوالہ کویراج شنکر نندلال۔ کوئٹہ حکیم رام سنگھ بنساری بازار

منتقدہ بنارس
ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

باقی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

سنہ ۱۹۸۳ء

صبغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

قریباً پچاس سال کی مشہور ہندوستانی دوا
گود کے بچوں کی ایک ہی دوا

پودن ہرا اصلی عرق پودینہ (REGD) قیمت کلاں شیشی چودہ آنہ (۱۴) ڈاک محصول چھ آنہ۔ خورد شیشی دس آنہ ۱۰ ڈاک محصول چھ آنہ (۶)

(بدہضمی دماغ اور بچوں کے پیٹ پھولنے میں از حد مفید ہے)

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ بدہضمی کی علامتیں اس سے جلد رفع ہوتی ہیں۔ خاص کر گود کے بچے اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ایسی حالت میں بے ضرر ہونے کی وجہ سے آپ بلا تشویش ایسے بچوں کو دے سکتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی۔ دودھ کی قے رفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے۔ نمونہ کی شیشی کی قیمت تین آنہ۔ نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

تندرست بچہ سب کو پیارا لگتا ہے۔

لال شربت لال شربت (REGD) قیمت فی شیشی تیرہ آنہ۔ ڈاک محصول آٹھ آنہ ۸ ہر ماں بچے لڑکے اور پرسوتی کی طاقت۔ کون اپنے بچے کو فربہ اور مضبوط دیکھ کر خوش نہیں ہوتا ہے۔ بچوں کے لئے مثل آب حیات طاقت دہ ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے اسے بخوشی تمام پیتے ہیں۔ اس سے انکی ہڈی مضبوط جسم قوی اور چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی کو پورا کرنے کی اس میں عجیب طاقت ہے۔ نمونہ کی شیشی دو آنہ۔

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیئے۔

بلا قیمت بیں نئی دوائیوں کی فہرست اور ۱۹۳۱ء کی جنتری ایک کارڈ لکھ کر مفت منگایئے۔
نوٹ۔ یہ دوائیں ہر جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ کی کفایت کی غرض سے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے۔

ایجنٹ:۔ لاہور میں جناب منیجر صاحب پیسہ اخبار۔ لاہور

ستیارتھ پرکاش سدھانتوں کے متعلق پستکیں وغیرہ

اصولات سدھانت اردو ۳۔ اس میں موزتی پوجا کی زبردست دلائل سے تردید کی گئی
آریہ سدھانتوں کی تحقیقات اردو ۱۔ ستیہ پرکاش ہندی ۱۔
الہام اردو ۴۔ کونسی پستک الہامی ہو سکتی ہے۔ اس میں مفصل حالات ہیں۔
تین ہستیاں اردو ۴ یعنی ایشور جیو اور پرکرتی پر مفصل مضامین ہندی ۱۔ وید بھاشیہ سمیکشا ہندی ۲۔ مرتک شرادھ پر دارتالاپ اردو ۲۔ سوامی سبجکٹ کمیٹی اردو ۱۔ مردہ ضرور جلانا چاہیئے اردو ۱۔ آرش جنتری ہندی مرتک شرادھ پر مفصل پستک۔ فہرست کتب ہندی، اردو، انگریزی مفت!

ملنے کا پتہ:۔ ونیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

ضروریات کے اشتہارات کے لئے پرکاش سے بڑھکر کوئی ذریعہ نہیں
دفعہ اشتہار دے کر فائدہ اٹھایئے۔

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پورانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بوٹی — عہ سیر — دنت منجن — ۸ فی شیشی
ست سلاجیت — عہ تولہ — سوچی منجن — تحفہ ؟

پتہ:۔ گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

विश्वमार्यम्

प्रकाश

PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر کرشن برج

جلد ۱۲۷ نمبر ۳۶

۲۸ - اساڑھ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۷

SUNDAY 12 JULY 1931

تپوبن کی کتھائیں

یجیہ رکشا

(از پنڈت شنکر دیو جی ودیا النکار)

پراتہ کال ہوا - اور مہرشی وشوامتر کا آشرم جاگ اٹھا - تپوبن کی گوئیں چرنے کے لئے بن کی طرف جانے لگیں - رشی کمار آشرم کے برتنوں کو پانی سے سینچ کر وید منتروں کا پاٹھ کرنے کو بیٹھ گئے - منتروں کی مدھر دھونی سے آشرم گونج اٹھا ؛

آشرم کے ایک کنارے پر دو ویر کھشتریہ کمار بیٹھے تھے - وہ بھی بڑی بھگتی سے وید منتروں کا اچارن کرنے لگے ؛

یہ ویر کون تھے ؟

یجیہ رکشا کے لئے وشوامتر جنہیں اجودھیا پوری سے خود بلا کر آئے تھے - اور جنہوں نے راستہ میں آتے ہوئے تاڑکا راکشسی کا ودھ کیا تھا - ان رام لکشمن کی یہ جنگل جوڑی تھی - سب آدمی پریم سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے ؛

وید پاٹھ سماپت ہوا - لوگ پراتہ کال کے نت کرم کرنے کے لئے اٹھ کر چلے گئے ؛

رشی کمار ہوم کی تیاری کرنے لگے - وشوامتری ندی کے تٹ پر نہ معلوم کتنے ہی پربھات سونے ہی اُدے ہوتے تھے - کتنی ہی سندھیائیں خالی بیت جاتی تھیں - راکشسوں کے خوف سے رشیوں کی یجیہ ویدیاں سنسان پڑی تھیں - آج پرپھلت منوں سے رشی جن اور ستش لوگ یجیہ منڈپ میں بیٹھ گئے - ایک طرف دھنش بان ہاتھ میں لئے رام اور لکشمن پہرا دینے لگے ؛ یجیہ کنڈ میں آہوتیاں ڈالی گئیں - اور ان کا دھواں آکاش میں جانے لگا - آنند رشیوں کی منتر دھونی سے سارا تپوبن ایک بار پھر گونج اٹھا ؛

ادھر تاڑکا کے لڑکے ماریچ نے آکاش میں اٹھتا ہوا دھواں دیکھا - وید منتروں کی دھونی اس کے کان میں پڑی ؛

"اتنے دنوں سے بند ہوا یجیہ آج پھر شروع ہوا ہے - جوگیوں نے میری آگیا توڑی ہے - اچھا" کہتا ہوا ماریچ یجیہ منڈپ کی طرف دوڑا - اس کے پیچھے سباہو اور اس کے سپاہی بھی دوڑے ؛

◆ ◆ ◆

رام چندر نے دھنش ٹنکار کی تو سارا بن گونج اٹھا - سن ن ن ن کرتا ہوا تیر چھوٹا اور ماریچ کو جا لگا - ماریچ شور مچاتا ہوا دور جا پڑا - تیر کے سرے پر لوہے کی نوک نہ تھی - اس لئے ماریچ کی جان نہیں گئی ؛

اب گرجتا ہوا سباہو اپنے سپاہیوں کے ساتھ آگے بڑھا - رام لکشمن نے بان برسانے شروع کئے - معرکہ کا رن پڑا - منی لوگ حیرت سے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے "یہ کیا ہوگا" ؟

رام چندر نے اگنی بان چلایا - ددس م م م کرتا ہوا سباہو کی چھاتی کو پار کر گیا جو ایک چیخ مار کر وہیں ڈھیر ہو گیا - بچے ہوئے راکشسوں کا لکشمن نے کام تمام کر دیا - ادھر یجیہ پورا ہوا - اور رشی جے ناد کرنے لگے ؛

◆ ◆ ◆

سندھیا سمے جنک پوری سے ایک پیغامبر آیا - اس نے منی وشوامتر جی سے کہا "جانکی کے سوئمبر کے لئے جنک مہاراج دھنش یجیہ کر رہے ہیں آپ سب کو اس میں بلایا ہے" رشی منی تیار ہو گئے - اگلے دن پراتہ کال کو ہی رام لکشمن کو ...

آریہ کنیاؤں کیلئے ورو کی ضرورت
۸۲۵

(۱) ایک پندرہ سالہ کنیا کے لئے جو مدھیما (سنسکرت) کا کورس پڑھ رہی ہے - ۲۶ سالہ ور کی ؛

(۲) ایک ۱۷ سالہ کنیا کے لئے - جو اسالی سکارہ تیرتھ (سنسکرت) کا امتحان دے چکی ہے - اور ہومیوپیتھی ڈاکٹری کے علاوہ زخمیوں کی فوری امداد کا امتحان پاس ہے ؛

نوٹ - دونوں کنیائیں گرہ کاریہ میں دکش اور ہارمونیم بجانا بھی جانتی ہیں ؛

۸۲۵ معرفت اخبار پرکاش لاہور

آو شکشکا!
۸۲۲

ہری کرشن آریہ پتری پاٹھ شالہ کوئٹہ کے لئے (۱) مکھیہ ادھیاپکا کی - جو کہ ٹرینڈ ہو - اور ہال تک دھرم شکشا اور سنسکرت اور ہندی پڑھا سکے - (۲) ایک مڈل پاس سینیر ٹرینڈ جو کہ اتہاس جغرافیہ - حساب میں دلچسپی رکھتا رکھتی ہو - آریہ سماجی کو فوقیت دی جائے گی - کم سے کم ویتن لکھیں ؛

منتری ہری کرشن آریہ پتری پاٹھ شالہ - کوئٹہ بلوچستان

دو ادھیاپکاؤں کی ضرورت
۸۲۴

آریہ پتری پاٹھ شالہ کرتارپور کے واسطے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے ایک ایس وی اور دوسری جے وی پاس آریہ خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جاویگی

منیجر

آریہ پتری پاٹھ شالہ - کرتارپور ضلع جالندھر

اخبار
بیوپار پتر
(پنجاب) جڑانوالہ

راز تجارت بتائے گا یہ

دولت تمہاری بڑھائے گا یہ

نمونہ مفت! (منیجر)

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں
بھیم سینی سرمہ
۸۱۵

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے - آنکھوں پر اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا معجون پرانی کھانسی - تپ دق - پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے - قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے - طاقت پیدا کرتا ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

برہمی بوٹی ۔ سیر - دنت منجن ۔ فی شیشی

رت سلاجیت ۔ تولہ - سوچی پتر مکمل ۔ فہرست مفت

پتہ :- گوروکل فارمیسی پوسٹ گوروکل کانگڑی ہردوار

جاتی کی اناتھوں کو بھکاری مت بنا دو
۸۱۶

کئی لوگ جگہ بجگہ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کرکے اُن سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اُن کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اُڑاتے ہیں - بیراتہ ہوستھری) ان کو گوچوں میں لے جاتے ہیں - اور بھیک منگواتے ہیں ؛

سب کا فرض ہے - کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں - ایسا تب ہی ہو سکتا ہے - کہ وہ اُن کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں - کہ وہ ایسا کرنے سے باز آویں - اور جو اناتھ اُن کو کہیں ملیں - اُن کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں - جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

۱۶ اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں - اور شکشا پا رہی ہیں - یہ اناتھ آلیہ ایک اخبار کے انتظام کے ماتحت اناتھ سنرکھشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی (ایڈیٹر پرکاش) ہیں ملحق ہے - لوگوں کو چاہئے - کہ اس کے ممبر بنیں - اور اس کے منتظموں کا ہاتھ بٹائیں - ہر ایک سمپردائے کا ہندو اس کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے - اردو اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں ؛

ہم اُن لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں - جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کو اناتھ آلیہ میں داخل کرا چکے ہیں۔ ان کا بھاگ پہنچ رہا ہے وہاں پہنچ رہے ہیں - اور ہم آشا رکھتے ہیں - کہ دوسرے داتی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچا سکیں - تاکہ اُن اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑے ہونے سے نہیں لے لیا جاتے - لے لیا جائے - اور اُن کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے سال گذشتہ مفت طلب کریں ؛

مہاشہ منتری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ لاہور

بچھو کی دوا
۸۱۹

پہاڑوں میں ۱۵ سال کی سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ

اس دوا کے لگاتے ہی زہری سے زہری بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے - اور روتا ہوا آدمی ہنسنے لگتا ہے۔

ملنے کا پتہ :- گوروکل سناتک فارمیسی - دہلی نمبر (۱۱)

ضرورت ہے!
۸۲۷

آریہ پتری پاٹھ شالہ مہت پور کے لئے ایک آریہ خیالات رکھنے والی ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے - جو پانچویں شرینی تک پڑھا سکے - ویتن حسب لیاقت دیا جاویگا - رہائشی مکان مفت خط و کتابت اس پتہ پر کریں ؛

منیجر

آریہ کنیا پاٹھشالہ مہت پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر

تنخواہدار ایجنٹوں کی ضرورت
۸۱۷

دراکشاسو - بال امرت

آیورویدک ادویات کے لئے آرڈر حاصل کرنے کے لئے تنخواہ دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے درخواستیں معہ ٹکٹ ڈاک کے انگریزی میں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

RAM PRASAD & Co.
CHIRA BAZAR
BOMBAY. 2

CC0. Gurukul Kangri Collection

مہاتماجی کی لندن میں قیام گاہ

مہاتماجی لندن جلنے پر مس مریل کے مکان میں ٹھہریں گے۔ جو ایک ماہ تک گاندھی آشرم رہ چکی ہیں۔ آشرم میں آپ ٹھہریں گے۔ اس میں ۱۱-۱۲ ایسے آدمی رہتے ہیں۔ جو بالکل غریبی کی زندگی گذارتے ہیں۔ مہاتماجی کی بکری کے دودھ کا انتظام کرنے کے لئے پریشان ہو رہی ہیں ⁂

پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کا چناؤ

پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے چناؤ میں لالہ [illegible] پریسیڈنٹ اور مولانا [illegible] سیکرٹری چنے گئے ⁂

ہیرا کی کا ریکارڈ

اس وقت تک انگلستان [illegible] ریکارڈ [illegible] گھنٹے [illegible] منٹ [illegible] نے ایک نالاچہ ہیرا [illegible] ریکارڈ قائم کر دیا ہے ⁂

معاہدہ کے لئے تحقیقاتی کمیٹی

[illegible] کی تحقیقاتی کمیٹی میں پہلے ایک انگریز اور ایک ہندوستانی ممبر تھا۔ مسلمانوں کے مطالبہ کے سامنے سرنگوں ہو کر ایک اور مسلمان ممبر کا اضافہ کر دیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ نواب طالب مہدی [illegible] خان بہادر [illegible] کو ممبر بنایا گیا ہے ⁂

ہندو تعزیوں پر پتھراؤ

[illegible] کے گاندھی سیوا سماج [illegible] کے مطابق مسلمانوں نے اپنے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا کہ تعزیہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ [illegible] تعزیے اٹھائے گئے۔ جن پر مسلمانوں کی طرف سے پتھراؤ کیا گیا۔ جو خلاف قانون قرار دیا گیا۔ اور گرفتاریاں ہوئیں۔ [illegible] گرفتار کئے گئے جنہیں سرسری سماعت کے بعد سزائیں دے دی گئیں ⁂

[illegible] مقدمہ

[illegible] مسٹر سین اور اس کے دو ملازموں کے خلاف مقدمہ ہائی کورٹ سیشن میں شروع ہوگا۔ [illegible] نے کہا کہ عید [illegible] ورکشاپ میں ملازم ہے۔ اس نے وہاں سے ۲۵ دن کی رخصت لی۔ [illegible] مسٹر سین کی دوکان [illegible] خنجر بھونک دیا [illegible] اس کے بعد دونوں [illegible] انہیں

سنسار کی گتی

پنجاب یونینسٹ پارٹی کانفرنس

گذشتہ ہفتہ ۴ جولائی کو پنجاب یونینسٹ پارٹی کانفرنس کے پہلے اجلاس مسٹر کے ایل رلیا رام کی صدارت میں ہوئے۔ جس میں ممتاز ہندو سکھ اور عیسائی بہت تھوڑی موجود تھے۔ مسلم پریس نے اس کانفرنس کے خلاف جہاد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس کا کہنا تھا۔ کہ کانفرنس مسلم اکثریت کو تباہ کرنے کے لئے ہے۔ صدر نے اپنی تقریر میں پر زور الفاظ میں کہا۔ کہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدشہ بالکل بے بنیاد ہے۔ کانفرنس کا مقصد آپ نے ان الفاظ میں بیان کیا۔ کہ اقلیتیں آپس میں مل جائیں۔ اور فرقہ وارانہ زہر کو پھیل نہ دیں۔ یہ ایک گھن ہے۔ جو اندر ہی اندر ہمارے سیاسیات کو کھا رہا ہے۔ اس کے بعد فرقہ وارانہ انتخاب کی برائیاں بیان کر کے آپ نے فرقہ پرستوں سے اپیل کی۔ کہ مشترکہ انتخابات کی دلیرانہ حمایت کریں۔ اور کسی قسم کی خصوصی حقوق کا مطالبہ نہ کریں ⁂

۵ جولائی کے اجلاس میں ذیل کے رزولیوشن پاس ہوئے:-

(۱) پنجاب کے ہندو سکھ اور عیسائی اقلیتوں کی یہ کانفرنس قرار دیتی ہے۔ کہ آئندہ آئین کے مطابق انتخاب مشترکہ ہو۔ اور اس کے لئے بالغوں کے لئے حق رائے دہندگی کو کسی حالت میں شرط قرار نہ دیا جائے۔ محرک پنڈت نانک چند۔ موید سردار تیجا سنگھ ایڈووکیٹ وغیرہ ⁂

(۲) اگر برطانوی ہند کے کسی حصہ میں اقلیتوں کے لئے نشستیں مخصوص کی جائیں۔ تو پنجاب کی اقلیتوں کا مطالبہ ہے۔ کہ انہیں بھی یہ حق دیا جائے۔ محرک ماسٹر تارا سنگھ۔ موید سردار [illegible] سنگھ۔ لالہ نیتم چند و مسٹر [illegible] ⁂

(۳) کانفرنس قرار دیتی ہے کہ پنجاب میں سکھوں کو ان کی حیثیت سے حقوق دئے جائیں جس طرح سرحدی صوبہ میں مسلم اقلیتوں کو حاصل ہیں۔ محرک مسٹر منوہر لال۔ موید سردار [illegible] سنگھ۔ سردار پرتاپ سنگھ۔ سردار ہرنام سنگھ ایڈووکیٹ۔ مسٹر [illegible] وغیرہ ⁂

(۴) یہ کانفرنس قرار دیتی ہے۔ کہ پنجاب کی اقلیتوں کے حق میں سائمن کمیشن کی سفارشات نہایت ہی غیر منصفانہ اور غیر منصفانہ ہیں۔ محرک راجہ نریندر ناتھ۔ موید گیانی شیر سنگھ۔ سردار [illegible] سنگھ [illegible] ایم۔ اے۔ رائے بہادر بخشی سوہن لال۔ ڈاکٹر [illegible] پنڈت نانک چند بیرسٹر۔ رائے بہادر درگا داس ⁂

(۵) کسی صوبہ میں کسی فرقہ کی آئینی اکثریت قائم کرنے کے لئے نشستیں مخصوص نہ کی جائیں۔ محرک سردار بہادر مہتاب سنگھ۔ موید پروفیسر [illegible] رام ⁂

(۶) کانفرنس فرقہ وارانہ بنا پر تعلیمی سنستھاؤں میں داخلہ اور ملازمتوں میں بھرتی کی پالیسی اور رواج کو خلاف قانون قرار دے۔ محرک رائے بہادر درگا داس۔ موید ڈاکٹر [illegible] لال۔ مسٹر [illegible] راجہ نریندر ناتھ۔ گیانی شیر سنگھ ⁂

گرفتار کیا ⁂

سینڈہرسٹ کمیٹی کی رپورٹ

سینڈہرسٹ کمیٹی ہندوستان میں فوجی تعلیم کے انتظام کی سفارش کی غرض سے بنائی گئی تھی۔ جس کی رپورٹ مرتب ہو چکی ہے لیکن چونکہ ہندوستانی مفاد کے منافی سمجھی گئی ہے اس لئے چھ ممبران نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس سے [illegible] مشکل پیدا ہو گئی ہے۔ سمجھوتہ کی کوششیں جاری ہیں۔ خیال ہے کہ اقلیت یہ سمجھوتہ منظور کر لیگی کہ اس کی رپورٹ علیحدہ شائع کی جائے اور اکثریت کی رپورٹ کے ساتھ اسے بھی گول میز کانفرنس میں پیش کیا جائے۔ جن ممبران کو رپورٹ سے اختلاف ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) ڈاکٹر مونجے (۲) سر پی سی سیوا سوامی آئر۔ (۳) جنرل رودرا (۴) سر عبدالرحیم (۵) پرنسپل مکرجی اور (۶) چودھری چھوٹو رام

ہندو ساہوکار خطرے میں

پنجاب کے مسلم اور بعض دیہاتی اخبارات نے ہندو ساہوکاروں کے خلاف جو پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے۔ وہ رنگ لا رہا ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں کئی ساہوکار اپنے مسلمان مقروضوں کے ہاتھوں

قتل کئے جا چکے ہیں۔ دفتر کمیٹی بیوپاریان نے ایسے ۳۶ واقعات کی فہرست شائع کی ہے۔ جس میں زیادہ تر قتل کے واقعہ ہیں۔ یہ فہرست مکمل نہیں کہی جا سکتی۔ تاہم یہ واقعات ایسی ہی صورت حالات کی نزاکت کے اظہار کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔ ان واقعات سے صوبہ کا امن تباہ ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کو جلد صورت حالات کو قابو میں لانے کی کوشش کرنی چاہئے ⁂

پٹھو بیگھ کا مطالبہ

پٹھو بیگھ بمبئی نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ کانگرس کے حکام سے اس بنا پر سول نافرمانی اور عدم ادائیگی مالیہ کی تحریک شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ حکومت نے سمجھوتہ کی خلاف ورزی کی ہے ⁂

چناب میں طغیانی کا خطرہ

محکمہ نہر نے ڈپٹی کمشنر ملتان کو اطلاع دی ہے کہ دریائے چناب میں بھاری سیلاب آنے والا ہے۔ جس سے سال گذشتہ کی طرح دیہات کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے ⁂

ریلوے میں ہندوستانیوں کی آواز کا اثر

ریلوے تخفیف کے معاملہ میں ریلوے ایمپلائز فیڈریشن کے الٹی میٹم کا یہ اثر ہوا ہے کہ ریلوے حکام نے تخفیف ملتوی کر دی ہے۔ جو لوگ تخفیف میں آ چکے ہیں۔ ان کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ پہلے تخفیف کا کلہاڑا صرف چھوٹے ملازمین کے خلاف ہی چل رہا تھا۔ افسران اس سے محفوظ تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ریلوے حکام نے آپس کے مشورہ سے جو تجاویز سوچی ہیں ان کے مطابق اب کے اعلیٰ افسران بھی تخفیف میں آئیں گے ⁂

دیکھنا یہ ہے کہ تخفیف میں آنے والے افسران میں ہندوستانیوں کی تعداد کتنی ہے اور یورپینوں کی کتنی؟

ایک مسلمان کی دیدہ دلیری

خبر ہے۔ کہ راولپنڈی کے راجہ بازار میں ایک شریر النفس مسلمان نوجوان نے ایک ہندو لڑکی پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ لیکن لڑکی بچ گئی۔ ملزم موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا ⁂

دینیش گپتا کو پھانسی دیدی گئی

کلکتہ میں کرنل سمپسن کے قتل کے الزام میں دینیش گپتا کو پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔ ہائیکورٹ سے سزا بحال رہنے اور رحم کی درخواست نامنظور ہونے کے بعد دینیش کو تختہ پھانسی

پر لٹکا دیا گیا۔ لاش جیل کے احاطہ میں جلائی گئی ⁂

گاڑی پٹڑی سے اُتر گئی۔ کالکا

شملہ لائن پر کماری ہٹی اور بڑوگ کے درمیان مسافر گاڑی کا انجن اور ۴ بوگی گاڑیاں پٹڑی سے اُتر کر ۵ فٹ گہرائی پر کھڈ میں گر گئیں۔ ۱۹ آدمی مجروح ہوئے۔ جنہیں دھرم پور ہسپتال میں پہنچایا گیا ⁂

کوریا میں چینیوں کے خلاف بغاوت

کوریا میں چینیوں کے خلاف بغاوت نے زیادہ شدید صورت اختیار کر لی ہے۔ ڈیڑھ لاکھ چینی اہل کوریا کے غیض و غضب سے بچنے کے لئے چینی سفارت خانہ میں پناہ گزین ہیں۔ اور سو چینیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے ⁂

دریائے جہلم میں سیلاب۔ کرنٹ

بارش سے دریائے جہلم طغیانی پر ہے۔ پانی سری نگر میں داخل ہو رہا ہے۔ شہر کی حفاظت کے لئے مہاراجہ سر ہری سنگھ بہ نفس نفیس موقعہ پر موجود ہیں۔ کشمیری سڑک کے کئی پل بہہ گئے ہیں۔ کوہالہ کے پل کا بھی ایک پایہ بہہ گیا ہے۔ کوہالہ پر جہلم میں ۶۰ فٹ پانی چل رہا ہے۔ سڑک جگہ بہ جگہ ٹوٹی ہوئی ہے۔ آمد و رفت حتیٰ کہ ڈاک بھی بند ہے۔ ایف اے کے امتحان کے پرچے بھی سری نگر میں بروقت پہنچنے کی اُمید نہیں ⁂

ہندو مسلمانوں میں مصالحت۔ جموں

میں مفسدہ پرداز ایجی ٹیٹروں کی شرارت سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات بہت کشیدہ ہو گئے تھے۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کے خلاف شر انگیز تقریروں کے بعد مجلسی بائیکاٹ شروع کیا۔ تو ہندو بھی چوکنے ہو گئے۔ اور ان کی طرف سے بھی جوابی بائیکاٹ شروع ہو گیا۔ جس کا نتیجہ "انقلاب" کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ نجار۔ معمار اور دوسرے مزدور پیشہ مسلمان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ ۱۸۹ آدمی (نجار و معمار) ہجرت کر کے کرشنہ اور لاہور چلے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر مسلمانوں کو بھی ہوش آئی۔ اور گورنر جموں کی مصالحت کی کوششوں کو بار آور کرنے میں انہوں نے بھی سہارا دیا۔ چنانچہ اکادمی بورڈ کے ہندو مسلم نمائندگان نے اقرار کیا۔ کہ وہ باہمی سوشل بائیکاٹ بند کر دیں گے۔ اور آئندہ کوئی اشتعال انگیز جلسہ وغیرہ نہ کریں گے۔ اس مصالحت کا نتیجہ ہے۔ کہ طرفین کے خلاف پولیس کی طرف سے جو مقدمات دائر تھے۔ وہ واپس لے لئے گئے ہیں ⁂

ببول کے بعد سکندر آباد

ببول ضلع راولپنڈی کا واقعہ ابھی تازہ ہی تھا۔ جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے اکٹھے ہو کر گاؤں کے ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔ کئی گھروں کو لوٹا۔ اور آگ لگا دی۔ اور ایک سکھ کو زندہ جلا دیا کہ سکندر آباد ضلع ملتان سے مسلم ڈاکوؤں کی سیاہ کاریوں کی خبر آئی ہے کہ جاتا ہے سینکڑوں مسلمانوں نے قصبہ کے ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔ کئی دوکانوں کو لوٹ لیا اور جلا دیا۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔ غنیمت یہ ہے کہ کوئی موت نہیں ہوئی۔ بشرطیکہ زخمیوں میں سے کوئی چل نہ بسا۔ سکندر آباد کے نواح میں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں سے بہت زیادہ ہے۔ پھر ہندو جھگڑے سے ویسے ہی کتراتے ہیں۔ ان حالات میں یہ تو قیاس میں بھی نہیں آسکتا کہ ہندوؤں نے فساد کی وجہ پیدا کی ہوں۔ لیکن "انقلاب" عادت سے مجبور ہے۔ کوئی معاملہ ہو۔ اس کا دین و ایمان یہی ہے کہ الزام ہندوؤں کے سر تھوپنے کی کوشش کرے۔ اس کی ایمانداری کے مظاہرہ کے لئے اس کا یہ ایک فقرہ ہی کافی ہے کہ "بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے خود اپنے مکان جلا دئے ہیں" لیکن فسادات جو رعایات ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار نے خود جا کر بعد تحقیقات بیان کی ہیں۔ وہ زیادہ وزن دار معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ایک معزز زمیندار نے کسی ہندو ساہوکار سے دس ہزار روپیہ قرض مانگا لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ جس پر زمیندار نے تمام گاؤں کو لوٹنے کا چیلنج دیا۔ اور اسے پورا کر دکھایا۔ اور دوسری اطلاع یہ ہے کہ عرصہ سے گاؤں کو لوٹنے کی سازش ہو رہی تھی ⁂ معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کی ۹۲ دکانیں لوٹیں۔ اور ۲۷ جلائی ہیں۔ نیز ۳۲ ہندو اور ۵ مسلمان مجروح ہوئے۔ مفسدوں نے ساہوکاروں کی تمام بہیاں جلا ڈالیں۔ پولیس نے ۸۰ مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ اور مال غنیمت کا ایک حصہ بھی برآمد ہوا ہے ⁂

جموں کے ہندوؤں کا مطالبہ۔ ہندو

یوتھ سبھا جموں کے ایک جلسہ میں گورنمنٹ جموں و کشمیر سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ اردو کے ساتھ ہندی کو بھی عدالتی زبان قرار دیا جائے۔ ہندو ریاست کو ہندوؤں کا مطالبہ منظور کرنے میں پس و پیش نہ ہونا چاہئے ⁂

دسہرہ بم کیس کا خاتمہ۔ لاہور

میں دسہرہ کے میلہ کے موقعہ پر ایک بار نہیں دو بار بم پھینکے گئے۔ جس سے کئی جانوں کا نقصان ہوا۔ اس بم بازی کا سارا بوجھ آخر عبدالغنی نامی ایک ملزم پر پڑا۔ جسے عدالت سیشن سے پھانسی کی سزا دی گئی۔ جس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل ہوئی جو نامنظور کر دی گئی۔ عبدالغنی ملزم کی پھانسی کو دسہرہ بم کیس کا خاتمہ سمجھنا چاہئے ⁂

کلکتہ کارپوریشن کا اجلاس ملتوی

کلکتہ کارپوریشن کا اجلاس دیشبندھو سین گپتا کی پھانسی پر اظہار افسوس کے بعد ملتوی کر دیا گیا۔ یورپین ممبر غیر حاضر تھے ⁂

ماسٹر تارا سنگھ گول میز کانفرنس میں

معلوم ہوا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے سکھوں کے نمائندے کی حیثیت میں ماسٹر تارا سنگھ کے گول میز کانفرنس کا ممبر چنے جانے کی گورنمنٹ ہند سے سفارش کی ہے ⁂

نیشنلسٹ مسلمانوں کی کانفرنس

خبر ہے۔ کہ ڈاکٹر انصاری کو نیشنلسٹ مسلمانوں کے نمائندے کے طور پر گول میز کانفرنس کی ممبری کی دعوت دی گئی۔ تو انہوں نے کانگریس کے فیصلہ کے ماتحت منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اب کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے سر فضل حسین کی دھمکیوں کے باوجود مسٹر امام کو ممبری کی دعوت دی ہے ⁂

پنجاب میں ایک اور پولیٹیکل پارٹی

ڈاکٹر ستیہ پال نے پنجاب میں ایک پولیٹیکل پارٹی بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اس کا مقصد ہے۔ کہ صوبہ سے فرقہ پسندی کو خارج کیا جائے ⁂

مہاتماجی کی انگلینڈ کو روانگی

مہاتماجی اپنے ساتھیوں سمیت ۱۵ اگست کو جہاز ملتان پر سوار ہو کر جو بمبئی سے انگلستان روانہ ہو جائیں گے ⁂

کانگریس کی میٹنگ۔ بمبئی ۱۲

کہا جاتا ہے ۱۰-۱۱ جولائی کو کانگریس میٹنگ کی جو میٹنگ ہوئی اس میں کئی اہم امور پر غور کیا جائے گا، فیصلہ دی گئی ⁂

اچھوت ساہسی کی شدھی

آریہ سماج کے گنت سارپا سابکٹ ریٹ سنگھ رام امیچند ساکن بورا گاؤں کی شدھی کی گئی ⁂

برطانیہ کی آبادی۔ انگلینڈ اور ویلز

کی آبادی ۳ کروڑ ۹۴ لاکھ ہے۔ مردوں سے عورتوں کی تعداد ۲ کروڑ ۸ لاکھ یعنی مردوں سے زیادہ ہے۔ لندن کی آبادی ۸۰ لاکھ ہے۔ اگر مضافات شامل کئے جائیں۔ تو ایک کروڑ بیس لاکھ تک پہنچتی ہے ⁂

سرکاری ریلوے کی آمدنی میں کمی

ریلوے بورڈ کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ یکم اپریل سے ۲۰ جون تک سرکاری ریلوں کی آمدنی ۱۸ کروڑ ۶۸ لاکھ تھی۔ گذشتہ سال کی نسبت یہ رقم تین کروڑ تین لاکھ کم ہے۔ ہفتہ مختتمہ جون کی آمدنی گذشتہ سال کے اس ہفتہ سے بقدر ۲۰ لاکھ کم ہے ⁂

ملزمان مقدمہ سازش لاہور کی درخواست کا فیصلہ

ملزمان مقدمہ سازش لاہور نے درخواست ہائی کورٹ میں اس مطلب کی دے رکھی تھی۔ کہ وعدہ معاف گواہوں کا معاملہ جو کہ متعلق ہائی کورٹ کے احکام کی تعمیل کرائی جائے۔ جس سے سی آئی ڈی افسران کو روشن ہو سکتا کہ پہنچایا اُن پر اثر ڈالنے سے رسائی جاسکے۔ مگر فاضل ہائی کورٹ نے یہ درخواست نامنظور کر دی کہ ہم اس وقت اس پر غور کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں دیکھتے ⁂

ورکی ضرورت

کھتری کھنہ گوت آہیر ہندی پڑھی لکھی روپوتی لڑکی اور گیہ اور گھر کے کام کاج میں چتر ۱۸ سالہ لڑکی کے لئے ۲۵ سال کے قریب عمر کے کھتری لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار معقول ہو۔ پتہ منیجر پرکاش

ورکی ضرورت

ایک شریف (جٹ) خاندان کی مولہ برس کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا گھر کے سب کام جانتی ہے۔ خیالات۔ ہندی خواندہ۔ گھر کے کام سے بخوبی واقف ہے ⁂ ور کم از کم انٹرنس پاس شدہ برسرروزگار اور شریف خاندان کا ہونا چاہیے۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے

نمبر (۸۴۴)

معرفت منیجر اخبار پرکاش لاہور

پرکاش لاہور

۲۸ اساڑھ سمت ۱۹۸۸

پرچار کا چکر چلا دو

ہیں آریہ سماجوں کو منتری تو دے بیٹھا ہوں۔ کیونکہ مجھی کے ہاں پرچار کی آتمہ سمجھتا ہوں۔ دو آریہ پیرتی ندھی سبھا بنا ہو گزشتہ برس کے پیچھے ان کے ہاں ایک ہی لکھ کر بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ہاں ایسے لوگ دور دور کو پورا بھی کر مر جاتا ہوں۔ کہ ہیں اپنے دفتر کو پورا بھی کر سکوں گا انہیں۔ آریہ سماجوں سے پتر آ رہے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں اپدیشک بھیجو۔ اور انہیں دیکھ کر مجھے خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہیں اپدیشکوں کی پیاس ہے۔ اور وہ اپنے کرتویہ کی طرف سے دھیان نہیں دیتے۔ لیکن اس سے میری ذمہ داری میں اضافہ ہو رہا ہے۔

میری خواہش ہے۔ کہ اگلے دو مہینوں میں جنہیں تعطیلات کے مہینے کہا جاتا ہے۔ خوب پرچار ہو۔ اس کے لئے سب وسائل کو کام لانے کی ضرورت ہے۔ یہ تو نشچت سمجھنا چاہئے۔ کہ چاہے اپدیشکوں کی تعداد چوگنی ہو جائے اپدیشکوں کی مانگ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ آریہ بھائی جو کہ باقاعدہ اپدیشک کا کام نہیں کرتے لیکن جو اپدیش دینے کی یوگیتا رکھتے ہیں۔ اس کام میں سہیوگ نہ دیں۔ کانگرس کو ہی دیکھ لیں۔ اس میں باقاعدہ کام کرنے والے اپدیشک بھی ہیں۔ لیکن ان کی تعداد شاید آریہ سماج کے اپدیشکوں سے بھی کم ہو۔ لیکن ان لوگوں کی سنکھیا اور سماج کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ جو کانگرس سے محبت رکھ کر اپنا سارا یا کچھ سمے اس کے پرچار میں لگاتے ہیں۔ آریہ سماج نے دوسروں کو ان باتوں میں سبق دیا تھا۔ پرچار کی پرتھا چلانے والی آریہ سماج ہی تھی۔ باقاعدہ اپدیشکوں کے علاوہ اور بھی کام کرتے ہوئے دھرم پرچار کی سیوا کرنے والے بہت تھے۔ لیکن اب آریہ سماج کو کانگرس سے سبق لینے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ ماننا پڑیگا۔ کہ اس وقت کانگرس کے لئے آنریری کام کرنے والوں کی سنکھیا آریہ سماج کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں اس کے اپدیشک کم تھے۔ اس کے پاس دھن بھی کم تھا۔ اس کمی کو پورا کیا۔ اور

آریہ سماج کو اس حالت تک پہنچایا۔ اور اس قابل بنایا۔ کہ بھاری سنکھیا میں اپدیشک رکھ سکے۔ تو ان آریہ پرشوں نے جنہیں آریہ سماج کا پریم چپکا نہ بیٹھنے دیتا تھا۔ اور جو تمام دنیاوی ذمہ داریوں کے پورا کرتے ہوئے آریہ سماج کی سیوا اور پرچار کے لئے سمے نکال لیتے تھے اب وہ کچھ شتھل سے ہو رہے ہیں۔ ان کا شتھل ہونا تو آشچریہ جنک نہیں۔ کیونکہ اوستھا کا اثر ہوتا ہے۔ شوک ہے۔ تو اس بات کا کہ ان کا استھان لینے والے آریہ سماج میں پیدا نہیں ہوئے۔ اس لئے پرچار کا سارا بوجھ اس وقت ان لوگوں پر ہے۔ جو باقاعدہ اپدیشک کا کاریہ کرتے ہیں۔ یا چند ان سجنوں پر جو آریہ سماج کی سنستھاؤں میں کام کرتے ہیں اور پرچار کا کاریہ بھی یتھا اوسر اور یتھا شکتی کرتے رہتے ہیں۔ میں ایک بار ان سب سجنوں کو بلانا چاہتا ہوں۔ جو کسی وقت آریہ سماج کی انتھک سیوا کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب سست ہو رہے ہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کو اس سمے ان کی آوشیکتا ہے۔ انہیں میں پرکاش دوارا کاریہ کیشتر میں آنے کا نمنترن دیتا ہوں۔ پتر دوارا بھی میں ان کی سیوا میں پرارتھنا کرونگا۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ میرا دھیان نئے سیوکوں کی طرف نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے۔ اور میں ان کی سوچی بھی تیار کرونگا۔ لیکن سب میرے ساتھ سہمت ہونگے۔ کہ جن سے میں پہلے پریچت ہوں۔ ان سے ہی میں پہلے پرارتھنا کر سکتا ہوں جن کو میں جانتا نہیں ان سے پرارتھنا کیسے کروں۔ مجھے آشا ہے۔ کہ آریہ سماجوں میں بھرمن کرتے ہوئے مجھے یہ سب مہانو بھاوؤں کا گیان ہو جائیگا۔ جو آریہ سماج کا درد اپنے سینہ میں رکھتے ہیں۔ اور اس کے لئے اپیوگی ہو سکتے ہیں۔ ایک بار پھر میں آریہ سماجسٹ پرشوں سے پرکاش دوارا پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ آریہ سماج کی سیوا کے لئے کٹی بدھ ہو جائیں۔

کام زیادہ ہے۔ مقابلہ سخت ہے۔ آریہ سماج کے پاس سادھن کم ہیں۔ باقاعدہ اپدیشک رکھنے کے لئے دھن چاہئے۔ جو آریہ سماج کے پاس نہیں اس کمی کو اگر پورا کیا جا سکتا ہے۔ تو اسی طرح کہ آنریری سیوا سے۔ دھن کی کمی کو جوش پورا کرے۔ میرا یتن ہے۔ کہ آریہ سماج کے تمام وسائل کو ایک جگہ جمع کر دوں۔ اس کے لئے میں آریہ سماج کی تمام سنستھاؤں کے ادھشٹاتاؤں سے پرارتھنا کر رہا ہوں۔ کہ وہ اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے آچاریہ سری سوامی سوتنترانند جی کا سمے اور شکتی تو آریہ سماج کا ہے ہی۔ ودیالیہ کے بند ہوتے ہی وہ دورہ پر نکل پڑیں گے۔ ان کے علاوہ ودیارتھی بھی ان دنوں میں بھرمن کریں گے۔ جن آریہ سماجوں کو ان کی ضرورت ہو وہ لکھ سکتی ہیں۔ ان میں سے کئی اپدیش کر سکتے ہیں۔ کئی سندھیا ہون سکھا سکتے ہیں۔ کئی سنسکرت اور ہندی پڑھا سکتے ہیں۔

غرض یہ کہ آریہ سماجیں ان سے کام لینا چاہیں تو وہ بیسیوں کام کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان سے گرام پرچار کا کاریہ لیا جائیگا۔ میں نے دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ادھشٹاتا جی کے دوارہ ودیالیہ کے ادھیاپک گن سے پرارتھنا کی ہے۔ کہ وہ اپنے چھٹیوں کے اوکاش میں سے وہ سپتاہ پرچار کے لئے دان دیں۔ آشا ہے۔ کہ میری یہ پرارتھنا سویکار ہوگی۔ یہ ودیالیہ محض پرچار کے لئے ستھاپت کیا گیا ہے۔ اس لئے پرچار کا سب سے زیادہ ادھیکار ہے۔ اگر ہماری آرتھک ستھتی اور اپدیشک رکھنے کی اجازت نہ دے۔ تو ہم یہ بھی کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ۱۲ ماس کے استھان میں ۹ ماس ودیالیہ لگے۔ اور تین ماس اس کے ودیارتھی اور ادھیاپک گن پرچار کا کاریہ کریں۔ سوامی شردھانند کے دنوں میں صرف گجرات ودیا پیٹھ تمام متعلق استری ہول کے ودیارتھی اور ادھیاپک جیلوں میں چلے گئے تھے۔ اگر آریہ سماج آوشیکتا دے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی اور ادھیاپک اس سے کام نہ آئیں۔

میں نے گروکل وشو ودیالہ کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹاتا دوارا اس کے ادھیاپکوں اور ادھیاپکوں سے بھی یہ پرارتھنا کی ہے کہ وہ بھی اپنے دیرگھ اوکاش کا کچھ حصہ پرچار کے لئے پردان کریں۔ آشا ہے کہ میری پرارتھنا سویکار ہوگی۔ یہی پرارتھنا میں دیانند کالج ہوگا کے پرنسپل آریہ ہائی سکول لدھیانہ اور دوسرے آریہ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں سے کر رہا ہوں۔ اگر مجھے ان سب کی طرف سے سنتوش جنک اتر ملا۔

جیسا کہ آشا ہے۔ کہ ملے گا۔ تو اگلے دو ماہ میں پنجاب بھر میں خوب پرچار ہو جائیگا۔ اس کا ایک اور پرنام بھی ہوگا۔ وہ یہ کہ اس وقت آریہ سنستھاؤں اور پرچار میں جو مقابلہ اور کشمکش رہتی ہے۔ وہ دور ہو جائے گی۔ آریہ سماج میں عام طور پر سوال اٹھتا رہتا ہے۔ کہ پرچار پر ادھک بل دیا جائے یا سنستھاؤں پر۔ کئی لیکھ ایسے بھی سماچار پتروں میں پرکاشت ہوئے ہیں۔ جن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک تو آریہ سماج میں سنستھا یگ رہا ہے۔ اب پرچار یگ آنا چاہئے۔ میں نے خود اس بحث میں کئی بار حصہ لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اور دوسرے بھائی بھی میرے ساتھ سہمت ہونگے۔ کہ پرچار کی بھی ضرورت ہے۔ اور سنستھاؤں کی بھی۔ صرف یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ سنستھائیں بھی پرچار کا سادھن بنیں۔ اور پرچار کا کھیتر بنیں۔ اگر ہر ایک آریہ کالج کا پرنسپل اور ہر ایک آریہ سکول کا ہیڈ ماسٹر اپنے تئیں اپدیشک سمجھے اور اپنے اردگرد کے علاقہ کو اپنے آدھین سمجھے۔ اور اس کے لئے ذمہ دار ہو تو پرچار اور سنستھاؤں کا کوئی مقابلہ نہیں رہتا۔ اور وہ دونوں پرچار کے زبردست انگ بن جاتے ہیں۔ اس صورت میں پرچارک سنستھاؤں کی سہائتا کر سکتے ہیں۔ اور سنستھائیں کے حامی پرچار کی۔

آریہ پتھک لیکھرام جی اگست ورش ہم لوگوں نے آرام کیا کیا ہمارا فرض نہیں۔ کہ امسال ورش ہم پرچار کا چکر چلا دیں۔

(کرشن)

سنتوش جنک اتر

"پرکاش" میں میں نے آریہ سماج کے ودوانوں سے پرارتھنا کی تھی۔ کہ سکولوں۔ کالجوں اور ودیالیوں میں جو تعطیلات ہونے والی ہیں۔ ان دنوں میں وہ پرچار کے کاریہ میں میری سہائتا کریں۔ اس کے اتر میں دہلی کے پروفیسر رام دیو جی ایم۔ اے لکھتے ہیں:-

"آپ کی اپیل پرکاش میں میری نظر سے گذری ہے مجھے ۳ جولائی سے تین ماس کی چھٹیاں ہیں۔ میں دہلی میں رہونگا۔ یدی پرچار ارتھ مجھے باہر جانا پڑا کہیں اور بھیجنے کی آوشیکتا پڑے۔ تو میں حاضر ہوں۔ میری سیوا کہاں اپیوگی ہو سکتی ہے یہ تو آپ جیسے بدھیمان اور انوبھوی سجن جان سکتے ہیں۔"

اپنے بھائی کا اس پتر کے لئے کرتگیہ ہوں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ یہ پتر دوسرے کئی بھائیوں کو آریہ سماج کی سیوا کے لئے تیار کریگا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ان کی سیوا سے اوشیہ لابھ اٹھائیگی۔

آریہ ہوٹل لاہور نزد ہسپتال میو ویشنو بھوجن کی خوراک اور رہائش کا بہترین انتظام گرمی ہوادار اور بجلی کی روشنی ٹھنڈک نہانے دھونے کا انتظام بالکل پاس ہی آزمائش شرط ہے!

بھینٹ کیساتھ ودھائی

مہاشہ رام کرشن جی بترہ مٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور سے لکھتے ہیں :-

"میں ۱۹۱۰ء سے آپ کے اخبار پرکاش کا خریدار ہوں۔ آپ کا اخبار پڑھتے پڑھتے مجھے آریہ سماج سے پریم ہو گیا۔ اور آپ کی خدمات سے جو آپ نے آریہ سماج اور ملک کی پرکاش، اور پرتاب، اور دیگر ذرائع سے کی ہیں۔ بخوبی واقف ہوں۔ اور آپ کی عزت اور قدر کرتا ہوں۔ اور اب مجھے یہ پڑھ کر نہایت ہی خوشی ہوئی۔ کہ آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری پد پر آروڑھ ہو کر سیوا کرنے کی ذمہ داری لی ہے۔ آپ کو دھائیاں مل رہی ہیں۔ اور آپ نے ابھی کچھ جواب میں لکھا ہے۔ کہ ایک سال کے بعد معلوم ہوگا۔ کہ میں ودھائی کا مستحق ہوں یا نہ۔ یہ آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ مگر میں آپ کو خشک ودھائی نہیں دیتا۔ بلکہ ودھائی کے ساتھ آریہ سماج کے لئے کچھ بھینٹ بھی ارسال کرتا ہوں۔ میں نے اپنے فرزند مسٹر پرمعراج بترہ کی شادی بہ جود ہلی میں ہوئی تھی۔ مبلغ پانصد روپیہ دان کیا تھا۔ جس میں سے بہت سا حصہ تو پہلے دیا جا چکا ہے۔ ۱۲۵ روپیہ بقایا تھا۔ جو آپ کو بذریعہ چیک ارسال ہے۔

نوٹ :- میں یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ میں کسی آریہ سماج کا ممبر نہیں ہوں۔ آپ کے اخبار پرکاش کا پاٹھ کرتے کرتے آریہ سماج کا پریمی ضرور ہوں"

میں نے کہا تھا۔ کہ میں سال کے خاتمہ پر ودھائی لونگا۔ لیکن اگر دوسرے بھائی بھی مہاشہ رام کرشن کی طرح تر ودھائی دیں۔ تو مجھے اس وقت بھی قبول کرنے میں عذر نہ ہوگا۔ اس دان کے لئے میں اپنے بھائی کا دھنیواد کرتا ہوں ؛

حرکت کے آثار

میرے نزدیک آریہ سماجوں سے جو خبر آ رہی ہیں۔ اگر ان سے میں کوئی نتیجہ اخذ کر سکتا ہوں۔ تو میں کہوں گا۔ کہ آریہ سماجوں میں حرکت کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ آریہ سماجیں اپنی سستی کو جھاڑ کر آگے بڑھنا چاہتی ہیں۔ صرف انہیں سہارے کی ضرورت ہے۔ جوک اٹرا ضلع ڈیرہ غازی خاں کے آریہ سماج کی طرف سے جو خبر آیا ہے۔ اس سے کچھ فقرے نقل کرتا ہوں :-

"انترنگ سبھا نے اس دیش ہونے والے وارشک اتسو کے وسیع پیمانہ پر منائے جانے کا بہت بل دیا ہے۔ جوک اٹرا آریہ سماج ایک ایسے سمقان پر ہے۔ جہاں ضلع بھر کے آریہ سماجی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ایک ڈسٹرکٹ یووک کانفرنس آپ کی صدارت میں بلائی جاوے۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے آریہ یووکوں میں جاگرتی۔ ترقی اور پریورتن آنے کی سنبھاونا ہے۔ آریہ سماج میں نوجوان پارٹی ہی کام کر رہی ہے۔ اس لئے یہاں یووک کانفرنس کا بلایا جانا از حد ضروری ہے۔ اس کام کے لئے ضلع بھر کی سماجوں کی ہمدردی حاصل کی جا رہی ہے۔ آشا ہے کہ سماجیں زیادہ سے زیادہ ڈیلی گیٹ بھیجیں گی چونکہ اٹرا دیہات کا مرکز بھی ہے۔ شہری تو اکٹھے ہو گے ہی لیکن ساتھ سینکڑوں دیہاتی بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری انترنگ سبھا نے آپ کی یہاں سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے گرام پرچار کانفرنس منعقد کئے جانے کا بھی فیصلہ کیا ہے"

کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ پتر پڑھ کر مجھے بہت پرسن ہوا ہے۔ اور میں یتن کروں گا کہ اس سماج کے اتسو میں آدشیہ سملت ہوں۔ کیول یہ دیکھنا ہے۔ کہ ستمبر کے سپتاہ میں وہاں جا سکتا ہوں یا نہیں ؛

آریہ سماج کو چاہئے۔ کہ اب دیہات پر چار پر دیشیش روپ سے بل دے ؛

"آریہ مسافر" کا بھرم

آریہ مسافر نے اپنے کسی گت انک میں لکھا تھا :-

"شری سوامی ستیانند جی کے جگتی پرکاش کا وشہ کئی مہینہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وچار آدھین رہا۔ اور وہ نتیجہ نہیں کر سکی"۔

اس کے اتر میں میں نے لکھا :-

"یہ وشہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے سامنے آیا۔ اور پہلی ہی بار اس کا نرنے ہو گیا۔ سبھا کا یہ نتیجہ تھا کہ چونکہ سوامی جی کا وشہ سارودیشک سبھا کے وچار آدھین ہے۔ اس لئے اس سبھا میں اس پر وچار ستھگت کیا جائے"

میرا اتر سپشٹ تھا اور اس کا کھنڈن ہو سکتا تھا۔ تو ایک ہی طرح کہ آریہ مسافر یہ سدھ کر سکتا کہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے سامنے یہ وشہ کئی ماس تک رہا۔ اس کے لئے دو ہی مارگ تھے۔ یا تو میری بات کو مان کر اپنی بات کو واپس لے لیتا۔ یا اپنی بات کو ثابت کرتا۔ لیکن اس نے ان دونوں میں سے کوئی بات نہیں کی۔ مسافر لکھتا ہے ؛

"لگ بھگ پانچ مہینے ہوئے ہمیں پنجاب پرتی ندھی سبھا کے ایک پرسدھ اور پرتشٹھت ودوان کا پتر ملا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ سوامی ستیانند جی کی جگتی پرکاش کا وشہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کے وچار آدھین ہے۔ وہ اس کے سمبندھ میں شیگھر اپنا نتیجہ کرے گی"

مجھے معلوم نہیں کہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کے یہ پرسدھ اور پرتشٹھت ودوان کون ہیں اگر مہیودی نے ان کا نام لکھ دیا ہوتا۔ تو میں ان سے پوچھ لیتا۔ کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کا آدھار کیا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ وشہ پرتی ندھی سبھا کے سامنے ایک بار سے زیادہ نہیں آیا۔ اور جس بار آیا۔ اسی بار فیصلہ ہو گیا۔ پنجاب پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا پھیلا ہی ہے۔ کہ ساروبدیشک سبھا کا نتیجہ ہمارے لئے مانیہ ہے۔ اور بس ؛

میں آشا کرتا ہوں۔ کہ مہیودی کا بھرم اب دور ہو جائے گا۔ اور وہ مان لے گا کہ یہ وشہ پانچ ماس تک سبھا کے وچار آدھین نہیں رہا۔ لیکن اگر وہ سویکار نہ کرے۔ تو اسکی اچھا میری اور سے یہ وشہ سماپت ہے ؛

(کرشن)

آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کی اپیل

گینشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ ستری شکشا کا بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اس میں چار سو سے زیادہ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں خرچ ماہواری ۴۵۰ روپیہ ہے۔ مستقل آمدنی صرف ۱۵۰ روپیہ ہے۔ تین سو روپیہ ماہوار کا پاٹھشالہ کی پربندھ کرتری سبھا کو پربندھ کرنا پڑتا ہے۔ جو موجودہ تجارتی کساد بازاری کے زمانہ میں مشکل ہو رہا ہے پاٹھشالہ کے پرشٹھاتی ادھیکاری لالہ لبھورام جی نیر پاٹھشالہ کی بھوت پوروہ چھاتراؤں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی پاٹھشالہ کے لئے دان دیں۔ اگر وہ دیویاں جو کسی سمے پاٹھشالہ کی چھاترائیں رہ چکی ہیں۔ پاٹھشالہ کی سہائتا پر کٹی بدھ ہو جائیں۔ تو ادھیکاریوں کی چنتا بہت حد تک دور ہو سکتی ہے۔ ان کے ساتھ ہی لدھیانہ نواسی آریوں کا۔ وہ کہیں بھی رہیں کرتویہ ہے کہ اپنے وطن کی پاٹھشالہ کو آرتھک کٹھنائی سے بچانے کے لئے دھن سے مدد دیں۔ تاکہ پاٹھشالہ پہلے کی طرح ستری شکشا کے کاریہ میں تنخواہ ہو کر لگی رہے ؛

"اہلحدیث" کا سوال

راسبات کے زبردست اور تازہ بتازہ ثبوت ملتے رہتے ہیں کہ کذب بیانی گویا مرزائیوں کی مذہبی سرشت بن گئی ہے۔ اسی عادت سے مجبور لاہوری پیغام صلح نے لکھا تھا :-

"لیکھرام کے گھر پر سرکاری انتظام کا زبردست پہرہ تھا۔ باوجود اس کے وہ عین وقت پر قتل ہو گیا ہے"۔ (پیغام ۱۱ جون)

اس پر "اہلحدیث" ۲۶ جولائی سے سوال کرتا ہے۔ کہ کیا پنڈت لیکھرام کی حفاظت سرکاری اور قومی پہرہ سے ہوتی تھی ؟"

معاصر کو معلوم ہو کہ اس کا جواب ہم اس سے پہلے ۱۲ جون کی اشاعت میں ان الفاظ میں دے چکے ہیں :-

"لیکھرام کے گھر پر سرکاری انتظام کا زبردست پہرہ کی کذب بیانی نے تو اس کے متعلق مرزائیوں۔ لاہوری اور قادیانی دونوں کی تمام کذب بیانیوں کو مات کر دیا ہے۔ اور عین وقت پر قتل ہونے کی صداقت تو اس سے ظاہر ہے کہ نہیں دن کی پیش گوئی کرنے کی مرزا صاحب کو توفیق نہ ہوئی تھی"

ہمارے معاصر نے سوال کرنے سے پہلے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "ہم سے حقیقت حال مخفی نہیں"۔ کیا ہم معاصر سے امید رکھ سکتے ہیں کہ وہ حقیقت حال کو من وعن آشکارا کر دے تاکہ مرزائیوں کا اخلاق اپنے ننگے روپ میں عوام کے سامنے آ جائے ؛

پرش کے اخلاق پر حملہ

رسالہ گرہستھی میں مہاشہ گیان چند طالب نے پرش جاتی کے پرتی ندھی روپ میں برہمچاری کھنڈن کے نشہ میں سرشار پرش کے اخلاق پر ذیل کے الفاظ میں نہایت شدید حملہ کیا ہے

"عورت جسے ایک دفعہ اپنا لیگی عمر بھر اس پر سب کچھ نثار کر دیگی۔ مرد ایک کا ہو کر تمام عمر دوسرے پر نظر رکھیگا"

اگر مرد کی فطرت یہی ہے۔ جو لالہ گیان چند طالب نے بیان کی ہے۔ تو بلاشبہ مرد صنف نازک کے مقابلہ میں نہایت قابل نفرت ہستی ہے اور انسانی افلاق کے مسکینہ سکھ سے اس کا مٹ جانا ہی اچھا ہے لیکن واقعات میں ایسی بات نہیں۔ دنیا کی تاریخ میں پرش کا اخلاق دنیا ہی اچھا مانا گیا ہے۔ جیسا کہ استری کا۔ رام اور لکشمن کی مثال کو لو گی سروپ نکھا ہزار دل سے ان کا عاشق ہو رہی ہو کر ان سے بیاہ کی درخواست کرتی ہے۔ لیکن ہتنی برت دھرم کے ادیاسی رام اور برہمچریہ کے ورتی لکشمن اس کی درخواست کو حقارت سے نامنظور کر دیتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مذہبی غیرت کے جوش میں قتل

لکھنؤ کا سماچار ہے۔ کہ رام دیال نامی ایک ہندو نے ست نارائن ہندو اور چھوٹے مسلمان کو قتل کر دیا۔ معاملہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چھوٹے ست نارائن کو مسلمان بنانے کی کوششوں میں تھا۔ رام دیال نے اس کے خلاف اظہار ناراضگی کیا۔ اس نے ست نارائن کو چھوٹے کی بات ماننے سے منع کیا۔ لیکن وہ نہ مانا۔ اس پر موقعہ پا کر رام دیال نے اچانک چھوٹے اور ست نارائن پر حملہ کر دیا۔ جس سے اُن کی موت واقع ہو گئی۔ رام دیال تھانہ چلا گیا۔ اور پولیس کے سامنے واقعہ بیان کر دیا۔ جس طرح واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ یہ قتل مذہبی غیرت کے جوش میں آ کر حفاظت مذہب کیلئے کئے گئے ہیں۔ "انقلاب" اسے مذہبی جنون کی ناپاک تحریک قرار دیتا ہے مانا یہ ناپاک حرکت ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ "انقلاب" یا اس کے ہم خیال مسلمانوں کو اسے ناپاک کہنے کا حق کیسے ہو گیا۔ جن کا مسلسل طرز عمل بنا رہا ہے۔ کہ وہ اس قسم کے قتلوں کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ اور اس قسم کے قاتلوں کو غازی، قاضی اور ایسے ہی بڑے بڑے اسلامی خطابوں سے سرفراز کرتے رہے ہیں:

جب خدا نے انہیں اتنی توفیق نہ دی۔ کہ عبدالرشید وں اور علم دینوں کی مجرمانہ اور قابل نفرین حرکات کے خلاف آواز بلند کریں۔ تو انہیں کیا حق ہے۔ کہ وہ عین اُسی قسم کے واقعہ کو جس میں فرق صرف یہ ہے۔ کہ قاتل ہندو اور مقتول مسلمان بیان کیا جاتا ہے۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر ناپاک حرکت قرار دیں۔ یہ حق صرف اُن لوگوں کا ہے جنہوں نے مسلمان قاتلوں کے انسانیت کش جرائم کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ نہ کہ ان کا جو مسلمان قاتلوں کی ہر طرح حوصلہ افزائی کے گناہ کے مرتکب ہوتے رہے ہیں:

معاملات میں قادیانیوں کا ہمراز ہے۔ مرزا صاحب کی موت کی خبر دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ آپ نے والد کے دعاوی کو قبول نہیں کیا لیکن اس کی یہ اطلاع غلط ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ اپنی عمر کے ایک چھوڑ آخری برسوں تک مرزا سلطان احمد نے مرزائیت کے معاملہ میں ہمیشہ اپنی ضمیر کی آواز کو مقدم سمجھا لیکن قادیان میں ایک غیر احمدی کا رہنا جس قدر مشکل ہے۔ اس کا تلخ تجربہ مرزا سلطان احمد کو بھی ہوا ہو گا۔ اور جب سالوں نے جسم کو کمزور کر دینے کے ساتھ دل کو بھی کمزور کر دیا۔ تو احمدیت قبول کرنے کے بغیر انہیں چارہ نہ رہا۔ چنانچہ کسی کے ہاتھ پر بیعت

مگر نہ بت پرست نہیں بت شکن ہے۔ اور اس لئے ہندو دھرم پر اسلام کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ وہ مورتی پوجا کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ایک سناتن دھرمی نے اسلام کے متعلق بجا طور پر لکھا ہے۔ کہ

"اسلام کے پیرو مورتی پوجا کے سخت مخالف گنے جاتے تھے۔ اور اب بھی گنے جاتے ہیں۔ لیکن وہ دوسرے مذاہب کی مورتیوں کے جتنے دشمن ہیں۔ اُتنے ہی وہ پیغمبروں وغیرہ کی قبروں کے کٹر پجاری ہیں۔ مردہ جسموں پر بنی ہوئی قبروں کو مورتی پوجکوں سے بھی زیادہ عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے اور مورتی کی طرح پوجتے ہیں۔ اس کے

ہوئی۔ اس میں قادیانی خلیفہ کا مضمون بھی پڑھا گیا۔ جس میں خلیفہ صاحب نے برملا طور پر بدیں الفاظ زمینداروں کو شر انگیز مشورہ دیا ہے

"پس ضروری ہے۔ کہ تمام کے تمام زمیندار متفق ہو کر یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ چونکہ سود خور لوگوں کے موجودہ قرض نہایت ہی ظالمانہ شرائط پر دیئے گئے ہیں۔ اور زمیندار کی مصیبت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے جو شخص اپنے قرض سے دُگنا ادا کر چکا ہے وہ اپنے آپ کو قرض سے سبکدوش سمجھ لے۔ ایسا شخص کوئی زائد رقم ادا نہ کرے"۔

ایسے ہی شر انگیز مشورے صوبہ کے امن کو مخدوش بنا رہے ہیں۔ اور ساہوکاروں کے قتل کی وارداتیں اسی قسم کے مشوروں کا نتیجہ ہیں۔

سود کی حدبندی

میاں محمود احمد نے اپنے مضمون میں سود کی حد بندی کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"زمینداروں کو گورنمنٹ پر زور دینا چاہیے کہ ۱۲ فیصدی سے زائد کسی صورت میں بھی سود دینے کی اجازت نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رقم بھی بہت زیادہ ہے"۔

۱۲ فیصدی سود پر کفالت بڑی اچھی کفالت ہے۔ بشرطیکہ وصولی کی اُمید ہو۔ اگر زمینداروں کے قرضہ کو میاں محمود احمد صاحب ایسی ہی اچھی کفالت سمجھتے ہیں۔ تو کیوں نہیں وہ اپنی ذاتی اور سلسلہ کی پونجی چار یا پانچ فیصدی سود پر بنکوں میں رکھنے کی بجائے ۱۲ فیصدی پر زمینداروں کو دے دیتے۔ اس سے زمیندار بھی جن کے لئے آپ کے دل میں اتنا درد ہے ساہوکاروں کے بھاری سود کی زحمت سے بچ جائیں گے۔ اور آپ کی آمدنی بھی کئی گنا پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ لیکن میاں صاحب کے مشورے زمینداروں کی ہمدردی کے لئے

نعرۂ حق

(از قلم بشن داس صاحب حسرتؔ ضعیف آبادی)

خمخانۂ توحید کے سرشار ہمیں ہیں
اے بادہ کشو! بزم میں ہشیار ہمیں ہیں

بجلی کو سدا لاگ ہے جس رنگ سیاہ سے
اے برق تجلّی وہ سیہ کار ہمیں ہیں

یوں کہنے کو توحید کے سرشار بہت ہیں
پر حق کیلئے بر سر پیکار ہمیں ہیں!

روشن کیا جو سوامی دیانند نے چراغ
اُس شمع پہ جل جانے کو تیار ہمیں ہیں

کیوں نہ کھٹکتے رہے صنم پرستوں کو
کیا گلشن عالم میں فقط خار ہمیں ہیں

وال تیغ لئے پھرتے ہیں سر کاٹنے والے
یاں ہم کو یہ دعویٰ ہے کہ سردار ہمیں ہیں

جل جائے جس سے خانۂ نمرود سراسر
اب ہند میں وہ شعلۂ فگن نار ہمیں ہیں

لیں عشق رشتی جہاں پہ بھی کھیل کے حسرتؔ
اس جنس کے گر ہیں تو خریدار ہمیں ہیں

انجہانی خان بہادر مرزا سلطان احمد

خان بہادر مرزا سلطان احمد قادیان کے مرزا غلام احمد کے بیٹے اور باپ کی طرف سے موجودہ خلیفہ قادیان کے بھائی تھے۔ حال ہی میں آپ کا انتقال ہو گیا ہے۔ وہ گورنمنٹ پنجاب کے ماتحت جلیل القدر عہدوں پر سرفراز رہے۔ ملازمت کے دوران میں انہوں نے باپ کے عقیدہ کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ مخالفت پر ڈٹے رہے۔ ریٹائر ہو کر وطن مالوف قادیان آئے تو بھی مرزائیت سے الگ تھلگ رہے۔ "انقلاب" نے جو سیاسی

لے کر صرف اس اعلان سے انہوں نے کام نکالنا چاہا۔ کہ میں نے اپنے والد محترم کے دعاوی کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن عزیز بالا صغر کی اس سے کب تسلی ہو سکتی تھی۔ دباؤ برابر جاری رہا۔ اور موت سے صرف ایک سال قبل بڑے بھائی کو اس چھوٹے بھائی کے سامنے جھکنے پر مجبور ہونا پڑا جسے عمر قابلیت اور فضیلت میں کسی طرح اس کے ہم پایہ نہیں کہا جا سکتا

اسلام اور بُت پرستی

اسلام کی ایک خوبی بیان کی جاتی ہے۔

علاوہ اُن کی احادیث میں جگہ جگہ خدا کا بولنا بات چیت کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں۔ حدیثوں میں خدا کی شکل کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ کیا مسلم علماء کے پاس ایسی مورتی پوجک کے سوال کا کوئی جواب ہے؟ یقیناً نہیں۔ خدا کی وحدانیت کی تعلیم اگر کسی دھرم میں ہے۔ تو وہ ویدک دھرم ہی ہے:

زمینداروں کو شر انگیز مشورہ

لائل پور میں جو زمیندار کانفرنس ۲۰-۲۱ جون کو

نمبر ۸۳
ویدک آدرش گیتا ہو!

کسی بھی دیش جاتی سے ہو ستری بی اے یا گورودکل کا سناتک یا اس یوگیتا کا ہو کہ آمدنی کم از کم ایک سو روپیہ ماہوار رکھتا ہو۔ عمر تیس پینتیس کے درمیان آیو ہو۔ درلڑا آریہ ہو۔ خاص حالت میں دوجاتی ماتر سے سنبندھ ہو سکتا ہے۔ کنیا دیش بھگتی گوروکن گندمی رنگ، سنسکرت ہندی پڑھتا پاس، جالندھر مہا ودیالیہ میں نویں ششی میں پڑھتی اور ہندی رتن پنجاب پاس، ہندی سنسکرت کی قابلیت رکھتی۔ تندرست گرہ کاریہ میں دکشش عمر ۱۶ برس ہے۔ منتری آریہ سماج بہت، پور سرپرست امروہہ ضلع مراد آباد

Digitized by eGangotri

آریہ کماروں کے سنگھٹن کی ضرورت

(از شری بُت چمن لال جی - ایم - اے)

آج سنگھٹن کا زمانہ ہے۔ ساری سوسائیٹیاں اپنے آپ کو سنگھٹت کر رہی ہیں۔ اپنے آپ کو ایک سرنکھلا میں باندھ رہی ہیں۔ سنگھٹن کو اتنوا سنگھٹت روپ میں کاریکرنے کے گورو کو جیسا اس زمانہ میں سمجھا گیا ہے۔ شائد ہی کبھی سمجھا گیا ہو۔ آریہ سماج نے سنگھٹن کی مہما کو خوب سمجھا۔ رشی دیانند نے آریہ سماج روپی سنگھ کی ستھاپنا کی اسی سنگھ کی بدولت ہی آریہ سماج نے جس کو اس کے پرورتک نے ایک چھوٹے سے پودے کے روپ میں لگایا تھا۔ وشال برکش کا روپ دھارن کر لیا۔ اس سنگھ پر جوں جوں چوٹیں لگتی رہیں اگھات پہنچتے رہے۔ ویسے ہی یہ پربل اور درڑھ ہوتا گیا۔ اس کی شکتی میں اتر وتر ورِدھی ہوتی گئی۔ آریہ سماجوں کا انوبال سا پرانت میں بچھ گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ستاپنا ہوئی۔ آج اوستھا یہ ہے۔ کہ لگ بھگ چار سو آریہ سماجوں کا سیدھا یا انیہ کسی روپ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ ہے۔ آریہ سماجوں کی شکتی اسبات میں ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ ان کا سمبندھ ہے۔ اتنی بڑی سنستھا اُن کی پرچارک تھا بھن بھن پرکار کی سہائتا کے لئے ہر سمے تیار ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی شکتی اس میں ہے۔ کہ اُس کے آدھین اتنی سماجیں ہیں۔ اور اُن کی سہائتا سے اس کا کام جاری ہوتا ہے۔ اس پرکار سے سنگھٹن سے دونوں کو لابھ ہیں۔ اور رشی کا مشن دھیرے دھیرے اگر سر ہو رہا ہے جتنے بھی مہان کاریہ آریہ پرتی ندھی سبھا کر رہی ہے۔ وہ آریہ سماجوں کے سہارے پر ہی کر رہی ہے ؛

آج پنجاب کے آریہ نوجوانوں کا کوئی سنگھٹن نہیں ہے۔ کہیں کہیں آریہ کمار سبھائیں قائم ہیں۔ وہ اتساہی نوجوانوں تھا ستھانیہ بزرگوں کی چھتر چھایہ میں کام کر رہی ہیں۔ وہ اتسو بھی کرتی ہیں۔ اور نوجوانوں میں پرچار کا کاریہ بھی کرتی ہیں۔ لیکن پرانتیہ سنگھٹن نہ ہونے کے کارن اُن کا کام چوستھائی نہیں ہوتا۔ کوئی پرانتیہ سنستھا نہیں ہے۔ جس کا اُدیش کیول ماتر نوجوانوں میں کام کرنا ہو۔ اُن کو آدرش آریہ بنانا ہو۔ اُن میں تیاگ تپسیا سوادھیائے کا بھاؤ لانا ہو۔ نوجوانوں کو ایک پدھتی پر چلانا ہو۔ جس سے جہاں وہ اپنا جیون شدھ بنا رہیں۔ وہاں آریہ سماج کے لئے اُپیوگی سدھ ہوں۔ سنیکت پرانت میں آریہ کماروں کا سنگھٹن ہے۔ یہاں تک کہ ایک بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد کی ستھاپنا کی گئی ہے جس کے وارشک اُدھیویشن بھی ہوا کرتے ہیں۔ پنجاب میں بھی دینا نگر کے اتساہی نوجوانوں نے ایک آریہ یووک سمیلن بلایا تھا۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ آریہ کماروں کی ایک پرانتیہ سنستھا ہو۔ جس کا کیندر لاہور ہو۔ وہ پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ورودھ میں نہ چلے۔ کنتو اس کا سہائک ہو۔ اور اُس کا کاریہ کیول ماتر نوجوانوں میں ساہتیہ تتھا انیہ سادھنوں دوارا پرچار کرنا ہو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی شکتی انیہ پرانتوں کی اپیکشا پنجاب میں سب سے ادھک ہے۔ لیکن جہاں انیہ پرانتوں میں آریہ یووکوں کی پرانتیہ سنستھائیں ہیں۔ وہاں پنجاب اس میں بہت پیچھے ہے۔ یدی پنجاب کے کچھ اُتساہی نوجوان اس کاریہ میں اگرسر ہوں گے۔ تو مجھ سے بھی جتنی سیوا ہو سکے گی کرنے کے لئے تیار ہو جاؤں گا ؛

"رشی دیانند کا وید بھاشیہ"

سناتنی پنڈت کے جواب میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا بھاشن

{جو آریہ سماج وچھووالی کے گذشتہ سالانہ اُتسو کے ست سنگ میں دیا گیا}

سناتن دھرمیوں کی اوستھا نہایت قابل رحم ہے وہ وید کے ارتھ بدھی کو تالا لگا کر کرتے ہیں۔ سناتن دھرمیوں کے اُوٹ پٹانگ ارتھوں کو دیکھ کر ہی چارواک تتھا بودھوں نے وید کی نندا کی ہے۔ چارواک تتھا بودھوں نے وید کو سمجھنے کی کوشش نہ کی۔ وہ وید کو جانتے ہی نہ تھے۔ رشی دیانند نے وید کو پڑھا اور دیکھا۔ کہ وید میں کچھ گڑبڑ نہیں ہے۔ رگ وید کے ساتویں منڈل کے تینتیسویں سوکت میں ایک وید منتر آتا ہے۔ جس کے ارتھ سناتن دھرمیوں نے وششٹھ کے وہ جنم متر اور ورن دوارا اُروشی نامک رنڈی سے بتلاتے ہیں۔ اس ارتھ کرنے میں سائن نے بہت گڑبڑ کی ہے اور بڑے گندے ارتھ کئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے شت پتھ برہمن کے آدھار پر منتر کے ارتھ پران وایو کے ہیں۔ اُران وایو ورن کا ارتھ ہے۔ مثال کے طور پر ان دو کے سیوگ سے ہوائی جہاز چلتے ہیں وہ پرکار کے ہوائی جہاز ہیں۔ ایک تو بھاپ کے تتھا دوسرے

ست پنتھی مت کی واقفیت

(ایک ست پنتھی کی قلم سے)

گجرات اکاٹھیاواڑ - کچھ - براڑ، نیماڑ، خاندیش، پنجاب، سندھ، افریقہ وغیرہ ملکوں میں بہت سے لوگ ست پنتھ "مت کا پالن کرتے ہیں۔ جن میں زیادہ حصہ لیوا پاٹی دار (جو کہ ست پنتھ کی ایک شاخ ہے) لوگوں کا ہے۔ ست پنتھ کی پانچ شاکھائیں ہیں ان میں پیرانا کے امام شاہی پنتھ کے ہم انیائی ہیں۔ ہم لوگ نیچے لکھے کے مطابق اپنے دھرم کو مانتے اور اس کا پالن کرتے ہیں:-

(۱) ہم لیوا پاٹی دار لوگ اپنی جاتی کے مطابق ورن آشرم کا پالن ویدک دھرم کے انوسار کرتے تھا اس کے انوسار شدھ آچرن رکھتے ہیں ؛ (۲) ہمارے منتویہ انوسار ہمارا دھرم ویدک وسناتن ہے۔ ہم چاروں ویدوں کو نیچے ہردیہ سے پرمان مانتے ہوئے اُن میں اتھرو وید کو پردھانتا سے مانتے ہیں۔ (۳) شری برہما، شری ہیش، شری وشنو۔ شری آدی شکتی ہمارے اشٹ دیو ہیں۔ شری وشنو پرماتما کے دس اوتاروں کو ہم بدھیہ مانتے ہیں۔ (۴) ہم کلش پاٹ اور اکھنڈ گھرت دیپ جیوتی کی پوجا کر کے اس کے ذریعہ شری پرماتما کی اپاسنا کرتے ہیں۔ (۵) ہم رام نومی، گوکل اشٹمی، ایکادشی، دھرو اشٹمی - چتردشی، اماوسیہ، شدھ دوتیا وغیرہ دنوں میں ورت رکھتے ہیں اور ان دنوں شدھ آچرن پر خاص دھیان رکھتے ہیں۔ اور انہی دنوں ہم اپنے میلے بھی بھرتے ہیں۔ (۶) ہم بھنگ، تمباکو وغیرہ و دیگر کسی بھی نشیلی چیز کا استعمال نہیں کرتے۔

अहिंसा परमो धर्मः ॥ (آہنسا پرمو دھرمہ) یہ ہمارے دھرم کا مُول تتو ہے۔ اسی وجہ سے ہم نہ ہی تو "अभक्ष्य भक्षण" ابھکشیہ بھکشن یعنی مانس وغیرہ کھاتے اور نہ ہی अपेय पान شراب وغیرہ پیتے ہیں۔ (۷) ہم سدا چار کا پالن کرتے اور سپرش - اسپرش پر بھی دھیان رکھتے ہیں۔ سوتک وغیرہ ودا چوں کو مانتے ہیں۔ (۸) ہمارا پنتھ پراتن یعنی پرانا ہے۔ اس کے سنستھاپک ست پرش امام شاہ تھے۔ اور ان کے بعد ان کی گدی پر لیوا پاٹی دار سادھو ہیں۔ ان لیوا پاٹی دار سادھوؤں کو گدی کا ادھیکار شری ست پرش امام شاہ نے ہی دیا ہوا ہے پرمپرا سے لیوا پاٹی دار کا دھیان کے ہی قبضے میں ہے۔ ہمارے پنتھ کے لوگوں کو دیکشا اور اپدیش سادھو ہی سادھو دیتے ہیں۔ اس طرح حالانکہ ہم دھرم تھا نیتی پورورک درست ہیں۔ تاہم ہمارے دھرم کی جانچ نہ کر کے گورو امام شاہ ہونے کی وجہ سے ہمیں مسلمان قرار دے کر سراسر ہمارے ساتھ بے انصافی کی گئی ہے۔ اگر "کبیر" نے مسلمان ہوتے ہوئے ہندو دھرم کا اپدیش کیا اور ہندو لوگوں نے سویکار کیا۔ اگر سترڑی کے سائیں مہاراج اور ناگپور کے سائیں ہو اگئے جاتی کے مسلمان ہیں۔ اور بہت وہ دیگر ہندو ان کے شش ہیں۔ اور ایسا ہونے پر بھی ان کا ہندو پن کبھی بھی کم نہیں ہوا۔ اس کے خلاف ہمارے ہندو ہوتے ہوئے بھی صرف گورو مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمیں ہندو دھرم سے باہر نکالنا بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے "

اس پنتھ کے انویائی سب ہندو ہیں ان کے بارے میں سرکاری اقفیت گزیٹر بمبئی پریزیڈنسی جلد ۴ - صفحہ ۲۸۷ - ۲۸۸ میں دی ہوئی ہے پاٹھک اس کو اوشیہ دیکھنے کی کرپا کریں!

[illegible] ہوا ہے بھاری - دایو کے گھات تتھا پرتیگھات سے ہوائی جہاز چلتے ہیں۔ پران اور اُدان کے سیوگ سے وہ دیوت بنی - اسی پرکار اس کے ارتھ دوسرے کھشتریوں میں ہیں۔ جیسے برہمنوں کے من سے تو کھشتریوں کی سیوک شکتی سے راجیہ نرمان ہوتا ہے برہمنوں کی سبھا اُروشی نامک میں نرنیہ ہوتا ہے۔ اسی پرکار اس سنسار میں اور پرلوک میں کلیان ہو سکتا ہے۔ ویدک دیوتا تتھا کا ٹھاڈوں کا نام ویدوں میں مریادا ہے۔ نیم پوروک ارتھ ہیں وہ اشبد کہ ہی لیکچر ماشونو ڈکشنری میں [illegible] ہوتا ہے۔ گنتی سے تا تیرتھ ہے۔ اس کے ارتھ TRANSPORT AND شبد ویدوں میں INFORMATION [illegible] آتا ہے ان دونوں سے बहुवाक بنا دیا - شبد کے ارتھ میں چھوڑ [illegible] کر جانا - راجیہ کرتے ہیں۔ اس کو بھی INFORMATION سے لکھتے ہیں [illegible] مل جانے پر جو لکھے سا لگڑی ٹھیک [illegible] TRANSPORT

اخباری دُنیا کی سیر

برہمچریہ مردوں اور عورتوں دونو کے ضروری ہے!

"اس میں شک نہیں کہ برہمچریہ دُنیا میں بڑی اچھی چیز ہے۔ لیکن مردوں کے لئے بھی ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ عورتوں کے لئے۔ یہ کسی صورت میں بھی نوردان نہیں ہو سکتا۔ کہ زبردست تو نفس پرستی کی زندگی بسر کریں۔ اور زیر دستوں کو نفس کشی کی ہدایت کی جائے ؎

اے زبردست زیردست آزار
گرم تا کے بماند ایں بازار
آخر اس ظلم کا ثمرہ اُٹھانا پڑے گا" (دگر ہستی) ؛

موت بدرجہا بہتر ہے!

"یہ سچ ہے۔ کہ ہم دین اسلام اور مسلمانوں کو غالب دیکھنے کے آرزومند ہیں۔ جماعت کی ترقی ہماری زندگی کی بہترین خواہش ہے۔ ہم دُنیا کے دور دراز گوشوں میں بھی خدا اور اس کے رسول کا نام بلند کر دینا چاہتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے ملک و ملت کی آزادی کے لئے بیقرار ہیں۔ ہم میں ایسے آدمیوں کی بھی کمی نہیں جو ہندو راج کے قیام کے تخیل کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ جذبات نہایت اعلیٰ۔ یہ آرزوئیں اور خواہش بہت نیک اور مبارک ہیں۔ لیکن صرف آرزوئیں سے قوموں کی اصلاح اور جاتیوں کی ترقی نہیں ہوا کرتی۔ خواہشیں سعی و عمل کا قائمقام نہیں بن سکتیں ؛

احمدی نوجوانو! دیکھو انقلاب کے بے مہر فرشتے کا دور دورہ ہے۔ قوموں اور ملتوں کے مستقبل کا فیصلہ ہو رہا ہے۔ اس وقت تمہاری نیند موت اور تباہی کی مترادف ہے۔ میدان عمل تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ اور تم بستروں میں محو خواب ہو۔ زندہ رہنا ہے۔ تو جینے کا ثبوت دو۔ ورنہ اس بے کیف اور خاموش زندگی سے تو موت بدرجہا بہتر ہے"

(پیغام صلح ۲۷ جون) ؛

قرآن دراصل ایک چیستان ہے

"اس وقت مسلمانوں میں تین فرقے ہیں۔ جو تین اہلوں کے ساتھ ملقب ہیں۔ اہل فقہ، اہل حدیث۔ اور اہل قرآن۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ فقہ کی اچھی اچھی تشریکات کرنی علماء فقہ کا فرض ہے اور حدیث کی عمدہ تشریح کرنی اہل حدیث کا فرض۔ اسی طرح قرآن کی اچھی اچھی تفسیر کرنی اہل قرآن کا فرض ہونا چاہیے۔ ہمارے ملک پنجاب کا فرقہ اہل قرآن جو قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن دراصل ایک چیستان ہے۔ جو کوئی جس طرف چاہے لے جائے قرآن کی اپنی ہستی اور بقا کوئی چیز نہیں" (اہلحدیث ۳ جولائی)

حضرت اقدس کے نام کو بٹہ لگانیکی کوشش

"ایک طرف تفسیر (قرآن از مولوی محمد علی) کے دیباچہ کی عبارت کو رکھیں۔ دوسری طرف مولوی صاحب کے غلط عقیدے اور غلط رائے اور اجتہاد کو رکھیں۔ جن کی اس تفسیر میں کمی نہیں اور پھر ان لوگوں کی رائے کو رکھیں۔ جو مولوی صاحب کے ان غلط عقائد اور غلط اجتہاد کو پڑھنے کے بعد ان بودی باتوں کو حضرت مسیح موعود کے خیالات کا عکس خیال کریں گے۔ اور پھر سوچیں۔ کہ ایسا خطرناک بیان دیباچہ میں شائع کر کے مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی کیا خدمت کی ہے۔ بلکہ برعکس حضرت اقدس کے روشن نام کو بٹہ لگانے کی کوشش کی ہے"

(الفضل ۴ جولائی ۱۹۳۱ء) ؛

پیغمبر کی رازکی بات

"ان آیات (سورہ تحریم ۱۸) میں پیغمبر علیہ السلام کے ایک خانگی واقعہ کا ذکر ہے۔ کہ پیغمبر نے اپنی بیوی کو راز کی بات بتائی۔ اُس نے وہ ظاہر کر دی۔ اور خدا نے پیغمبر کو بتا دیا۔ (کہ بیوی نے ایسا کیا ہے) تو پیغمبر نے بعض حصہ اس کلام کا معلوم کرایا۔ اور بعض سے اعراض کیا۔ جب پیغمبر نے بیوی کو اس کا نقل بتایا۔ تو اس بیوی نے کہا۔ آپ کو کس نے بتایا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے کہا۔ مجھے خدائے علیم و خبیر نے بتایا ہے" (اہل حدیث ۳ جولائی) ؛

ساہوکاروں کیخلاف منظم پروپاگنڈا

"ساہوکاروں۔ دوکانداروں کو زمانہ کے موجودہ حالات کی طرف سے آنکھیں بند نہ کر لینی چاہئیں۔ اس طرح مصیبت ٹل نہیں سکتی۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان دنوں ان کے خلاف منظم طور پر پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ ان کو بدنام کرنے کے لئے نہ صرف ان کے زمیندار بھائی۔ بلکہ سرکاری حکام بھی میدان میں اُتر آئے ہیں۔ ان کی زمینداروں کے ساتھ ہمدردی ان سا زمینداروں کو قرضہ دینا خود ان کی بے عزتی اور موت کا باعث بن رہا ہے۔ آئے دن بائیکاٹ۔ قتل و غارت گری۔ چوری کے واقعات سُننے میں آتے ہیں۔ ان حالات میں ہمارے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔ کہ ہم بھی اپنے موجودہ طریقہ کار کو بدلیں۔ ہمیں آئندہ کے لئے یہ پرن کرنا چاہیئے کہ ہم معمولی سے سود کے لالچ میں کسی بھی قیمت پر کسی زمیندار کو قرض دیکر اپنے آپکو مصیبت کے جال میں نہیں پھنسائیں گے۔ اگر آپکے پاس کچھ تھوڑا روپیہ ہے تو اُسے آپکو اپنی بے عزتی کے لئے استعمال کرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ دانشمندی سے کام لیکر ملک اور قوم کی بہتری کے لئے" (جاگرت)

قادیانیوں کا محکمہ جعل سازی

"قادیانیوں کی بددیانتی اور فریب کاری کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مسیحیوں کے بالمقابل آتے ہی اپنی دیرینہ روایات اور موروثی خصوصیات کو تازہ رکھنے کی غرض سے بدسے بدتر افعال کے ارتکاب سے عار نہیں کرتے۔ قارئین کرام کو یاد ہوگا۔ کہ قادیانیوں کے محکمہ دعوت و تبلیغ کے ناظر صاحب کی طرف سے الفضل میں مکتی فوج کے کسی موہوم صوبہ دار کی طرف سے ایک جعلی خط شائع ہوا تھا جس کے متعلق ہم نے ناظر صاحب موصوف کو چیلنج دیا تھا کہ اگر یہ خط جعلی نہیں ہے۔ تو (۱) اس کے لکھنے والے کا نام اور پورا پتا۔ (۲) اور اس خط کو از اول تا آخر الفضل میں شائع کردو۔ لیکن ناظر صاحب نے ایسی چپ کی سادھی۔ کہ گویا ان کے منہ میں زبان نہیں۔ یا بدن میں جان نہیں۔ چیلنج پر چیلنج دیتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے۔ لیکن یا ایسے باحیا واقع ہوئے ہیں۔ کہ سنتے سنتے نہیں شرماتے۔ آخر شرمائیں کیوں جعل سازی ان کے لئے کوئی آج کی بات ہے ان کے یہاں تو شروع ہی سے ہوتی آئی ہے۔ اور غالباً آخر تک یہ سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔ قادیانیوں میں اگر کچھ بھی شرم و حیا باقی ہے۔ تو لازم ہے کہ یا تو اس جعلی خط کو اصلی ثابت کریں اور ہمارے چیلنج کا جواب دیں۔ یا مقبرہ بہشتی کے کسی کونہ میں جاکر ڈیرہ جمائیں" (نور افشاں ۳ جولائی) ؛

معراج رُوحانی یا جسمانی

"سوال۔ معراج سے کیا مراد ہے۔ کیا یہ جسمانی تھی یا رُوحانی؟

جواب۔ معراج یعنی پیغمبر کا آسمانوں کو جانا رُوحانی منظر تھا۔ آپ کا پنج بھوتک جسم ہرگز اس دُنیا سے نہیں گیا تھا" (لائٹ یکم جولائی) ؛

ملک برکت علی کی بدتہذیبی

"ملک برکت علی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سکھوں سے بڑھکر مسلمانوں کی طبیعت و ذہنیت سے ہندوستان میں کوئی واقف نہیں۔ اُنھوں نے اس کے خوفناک مظاہرے دیکھے ہوئے ہیں۔ صدیوں تک سکھ مسلمانوں کی کتاب ذہنیت و طبیعت کی ورق گردانی کرتا رہا ہے۔ مگر وہ ہولناک نتائج سے ڈر کر اپنے عزم سے کبھی پیچھے نہیں ہٹا۔ سکھوں کے استقلال و قربانیوں نے ہمیشہ ان ذہنیت و طبیعت پر فتح حاصل کی ہے۔ (۱) وہ آپ جیسے مسلم لیڈروں کی وحشت و بدتہذیبی کو انسانیت و تہذیب میں تبدیل نہیں کر سکے۔ جو غیر شریفانہ و اخلاق سوز الفاظ کوئی ہندو عیسائی یا سکھ خواہ وہ کتنی ہی ادنیٰ حیثیت کا کیوں نہ ہو۔ زبان پر نہیں لا سکتا۔ وہ آپ جیسے مسلم گرایجویٹ نہایت فخر کے ساتھ اخبارات میں شائع کرا سکتے ہیں۔ آپ تو ہندوستان میں ہیں۔ آپ کے ہم مذہب ترک صدیوں تک یورپ میں رہ کر بھی تہذیب سے بہرہ اندوز نہیں ہو سکے۔ حتیٰ کہ مصطفیٰ کمال پاشا کو انہیں دیگر یورپین مہذب اقوام کی صف میں کھڑا کرنے کے لئے مذہب کے خلاف جہاد کرنا پڑا۔ اگر ملک برکت علی کے اپنے کیریکٹر میں بھی اس قسم کی خامیاں نہ ہوتیں تو وہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری سے رشوت خوری کے الزام میں موقوف نہ کئے جاتے۔ ہمیں اُن کی زندگی کا ایک واقعہ بھی افسوس کے ساتھ قلمبند کرنا پڑا ہے۔ تاکہ سکھوں کو پاجیانہ طعنے اور گالیاں دینے والے شخص کے کیریکٹر کا ایک دوسرا رُخ بھی پبلک کے سامنے ہو۔ اور وہ اس کی ہرزہ سرائیوں کو غیر معمولی وقعت نہ دینے پائے" (شیر پنجاب) ؛

جو صاحب "پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنا اشتہار بمعہ اُجرت بھیج دیں۔ (مینیجر)

کیا مانس انسان کی قدرتی خوراک ہے؟

(۹)

لیکھک پنڈت لیشپال جی سدہانت النکار ویدک مشنری پروہت آریہ سماج کوئٹہ

پہلے ادھیایوں میں مانس تھا سبزی بھوجن کے گن دوشوں پر ہم اپنے خیالات پوری طرح سے لکھ چکے ہیں۔ اس لیکھ میں ان باتوں تھا دلیلوں پر مفصل طریقہ سے وچار کریں گے۔

سب سے پہلی کہنے کی بات یہ ہے کہ منش کا شریر کس پرکار کے بھوجن کے لئے زیادہ اپیکت ہے۔ ہم پہلے لیکھوں میں یہ بات بھلی پرکار دکھلا چکے ہیں۔ کہ منش کے شریر کا ڈھانچہ تھا بناوٹ اس طرح کی ہے۔ کہ وہ قدرتاً پھل تھا سبزی کھانے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جو EVOLUTION کے اصول کے ماننے والے ہیں۔ ان کا یہ کہنا۔ کہ دنیا کے شروع میں لوگ کھیتی کرنا نہیں جانتے تھے۔ اور جنگلی جانوروں کا شکار کرکے ان کے مانس سے اپنا گزارہ کیا کرتے تھے۔ اسیترہ اور بے بنیاد ہے۔ آج سائنس تھا پرانی کھوجوں نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ پرانے زمانے کے لوگ کھیتی کرنے کی ودیا سے پوری طرح سے واقف تھے۔ منش قدرتاً مانس خور نہیں ہے۔ اس کا ایک بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ بچے تھا خون سے سنے ہوئے مانس کو دیکھ کر انسان کو قدرتاً نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک مانس آہاری کے گھر میں پیدا ہوئے بچے کو مانس سے نفرت ہوتی ہے۔ سائنس دان لوگوں نے اسی بات کو بھی ثابت کر دیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے لیکھ میں بتلا چکے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے جتنی بھی آوشیک وستوئیں ہیں۔ وہ کافی تعداد میں پھلوں تھا سبزیوں میں پائی جاتی ہیں۔ سنسار کے بہت سے طاقت والے جانور بھی سبزی خور ہیں۔ گھریلو جانوروں میں ہاتھی گھوڑا۔ بیل۔ اونٹ۔ تھا جنگلی جانوروں میں گینڈا۔ جنگلی بھینسا۔ اورانگ اوٹانگ۔ چمپانزی اتیادی جانور جو کہ بلوان تھا پھرتیلے کہے گئے ہیں سب کے سب سبزی خور ہیں۔ جنگلی مانس خور جانوروں میں شیر سب سے زیادہ طاقتور سمجھا جاتا ہے۔ پرنتو منش کے کسی کام کا ہی نہیں۔ الٹا یہ سبھاؤ سے کرور اور ظالم ہوتا ہے۔ کتنے تھا بلے مانس خور ہیں۔ پرنتو تجربہ کرکے دیکھا گیا ہے۔ کہ یدی شکاری کتوں کو مانس کی بجائے سبزیوں پر رکھا جاوے۔ تو وہ زیادہ پھرتیلے تھا سہن شکتی والے ثابت ہوئے ہیں۔ کئی لوگوں کا یہ وچار ہے کہ بیل طاقت والا ہے۔ اس کا مانس کھانے سے ہی طاقت آئے گی۔ اتنا ہی ہنسی خیز ہے جتنا کہ افریقہ کے جنگلیوں کا یہ خیال کہ بلوان شتر کا دل کھانے سے طاقت آجاتی ہے۔ طاقت بیل کے مانس میں نہیں۔ پرنتو اس بھوجن میں ہے جو وہ کھاتا ہے۔ کئی لوگ یہ دلیل دیتے ہیں کہ آج کل کی دنیا میں حکومت کرنے والی قومیں مانس خور ہیں۔ پرنتو ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے۔ کہ خوراک کا اثر بہت رکھنے پر بھی کسی قوم کا اتہاس بننے میں آرتھک۔ سماجک۔ نیتک۔ سیاسی۔ مانسک تھا بھوگولک کارن ہی ہوتے ہیں۔ کسی قوم کا حکومت کرنا اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ حکومت کی جڑ مانس خوری ہے۔ یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ مانس کھانے کا رواج پرانا نہیں ہے قوموں کی پرانی تواریخ کو دیکھنے سے یہ بات سپشٹ ہو جاتی ہے۔ کہ جن قوموں میں مانس کھانے کا رواج تھا۔ ان میں بھی بڑے امیر لوگ ہی اس برائی کے شکار بنے ہوئے تھے۔ سادھارن لوگ مانس بھوجن سے بالکل ناواقف تھے۔ ایک ودوان کا کہنا ہے:

SO LATE AS 1763 THE SLAUGHTER OF BULLOCKS FOR THE PUBLIC MARKET WAS WHOLLY UNKNOWN, EVEN IN GLSGOW THOUGH THE CITY THEN HAD A POPULATION OF NEALY 30,000.

ارتھات ۱۷۶۳ء تک عام استعمال کے لئے بیلوں کی ہتیا نہیں ہوا کرتی تھی۔ روم کا اتہاس پڑھنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ روم کے سپاہیوں نے کیول اناج کھا کر ہی اتنی اتنی فتوحات حاصل کی تھیں۔ مانس تھا شراب کی عادتیں انہیں پیچھے سے پڑیں۔ اور ان عادتوں کے ساتھ ہی رومن جاتی کا ناش پرارمبھ ہو گیا۔ جب سے اس دیش میں مانس کا پرچار ہوا۔ تب سے اس قوم کی جسمانی اور روحانی طاقت کم ہونے لگی۔ اور اس قوم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے لگیں۔ آج کل کی دنیا میں بھی ہم اسی بات کو دیکھتے ہیں۔ کہ جتنا ہم نیچر سے دور ہو کر بناوٹی وستوؤں کا استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ اتنا ہی ہمارا جیون دکھی ہونے لگ گیا ہے۔ کیونکہ انسان قدرتاً سبزی خور ہے۔ اور اس نے نیچر کے برخلاف چل کر مانس کھانا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے سنسار میں جتنی بیماریاں آج کل پھیل رہی ہیں۔ اتنی دنیا میں پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔ مانس میں طرح طرح کی بیماریوں کے کیڑے ہوتے ہیں۔ یدی وہ پرتیکش روپ سے بیماری پیدا نہ بھی کریں۔ تو بھی وہ بیماری کے مقابلہ کرنے کی طاقت کو کم کر دیتے ہیں۔ یہ کہنا کہ کئی ملکوں کے لئے مانس بھوجن وہاں کی آب و ہوا کی درشٹی سے مفید ہے۔ ٹھیک نہیں۔ انہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ آب و ہوا کی تبدیلی سے کیول FATS اور چکناہٹ کی ہی زیادہ ماترا میں آوشیکتا ہوتی ہے۔ اور دونوں چیزیں سبزیوں میں ہی زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ مانس خور پرایہ یہ کہتے سنے گئے ہیں۔ کہ یدی ہم مانس کھانا چھوڑ دیں۔ تو ان جانوروں کی تعداد اتنی زیادہ ہو جائے گی۔ کہ ہمیں رہنے کی جگہ ملنے کو بھی مشکل ہو جائے گا۔ سوامی دیانند جی نے اس کا بڑا سندر جواب دیا ہے۔ کہ گدھا۔ کتا۔ گھوڑا۔ کوا اتیادی جانور جن کا مانس انسان نہیں کھاتے۔ جیسے ان کی تعداد بڑھنے سے ہمیں کوئی ڈر نہیں ہے۔ اسی پرکار ان جانوروں کی تعداد کے بڑھنے سے بھی ہمیں کوئی ڈر نہیں ہونا چاہئے اس درشٹی میں پاٹھکوں کی واقفیت کے لئے ہم ایک اور بھی ضروری بات بتلانا چاہتے ہیں انگریز ودوان ہم بولٹ کا کہنا ہے۔ ایک زمین کا ٹکڑا جس سے کہ ایک شکاری کی پالنا ہوتی ہے دس کرشکوں تھا سو پھل بھوجیوں کے لئے کافی ہے۔ فرالتھس نومین نے جو لنڈن کی یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ حساب کرکے بتلایا ہے۔ کہ یدی سو ایکڑ زمین پر مانس کے لئے بھیڑوں کی پالنا کی جائے۔ تو اس سے بیتالیس آدمیوں کا گزارہ ہوتا ہے۔ اتنی زمین پر یدی DIARY FARMING کیا جائے۔ تو ۵۳ آدمیوں کا گزارہ ہوتا ہے۔ اور اتنی زمین پر یدی اناج بویا جائے۔ تو ڈھائی سو اور یدی آلو بوئے جائیں تو ۶۴۳ آدمیوں کا گزارہ ہو سکتا ہے۔ انگلش ودیپ سمودہ میں یدی بتیس ملین ایکڑ زمین میں سے جو کہ چرائی کے لئے استعمال کی جاتی ہے کیول بیس ملین ایکڑ زمین میں اناج بویا جائے تو چالیس ملین آدمیوں کا گزارہ ہو سکتا ہے یدی لوگ مانس کھانا بالکل چھوڑ دیں۔ تو اس زمین میں بہت زیادہ تعداد میں اناج پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سے بہت زیادہ آدمیوں کا گزارہ ہو سکتا ہے۔ اس درشٹی میں ایک اور بات بھی بڑی مزیدار ہے۔ کھانے کے لئے تیار کئے جانے والے جانوروں کو اناج کھلانے سے اور بھی زیادہ ہانی ہوتی ہے۔ سر جوہن شور کا کہنا ہے۔

THE AVERAGE CONSUMPTION OF CORN PER PIG WAS 60 POUNDS PER WEAK WHICH PRODUCED 10 TO 12 POUNDS OF MEAT PER WEAK. IN OTHER WORDS MORE THAN SEVEN POUNDS OF NUTRIMENT WAS USED TO PRODUCED ONE POUND.

ایک سپتاہ میں ایک سور پر ساٹھ پونڈ اناج خرچ ہوتا ہے۔ جس سے دس سے بارہ پونڈ تک مانس ہر ہفتہ ملتا ہے۔ ارتھات دوسرے شبدوں میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایک پونڈ مانس کے لئے سات پونڈ اناج خرچ کیا گیا۔ ان باتوں کے لکھنے سے یہ بات پوری طرح سے سپشٹ ہو جاتی ہے۔ کہ کسی درشٹی سے دیکھا جائے۔ مانس بھوجن کسی بھی حالت میں فائدہ مند نہیں۔ اس لئے جو لوگ مانس کھاتے ہیں۔ انہیں ہمارے سارے لیکھوں کو دھیان سے پڑھنا چاہئے۔ اور یدی ہماری دلیلوں میں انہیں کچھ بھی سار معلوم ہو تو انہیں اس گھرت اور ہنسا سے پراپت ہونے والی خوراک کو چھوڑ کر تازی سبزیاں۔ تازے پھل۔ دودھ دہی۔ مکھن ملائی تھا دودھ سے بنائے ہوئے انیہ پدارتھوں کا سیون کرنا چاہئے جن کے حاصل کرنے میں کسی بھی پرکار کا پاپ اور ہتیا نہیں کرنی پڑتی۔ ہم حیران ہیں۔ کہ پرکرتی کے دئیے ہوئے اتنے سندر پدارتھوں کو چھوڑ کر انسان معصوم جانوروں کی ہتیا کرکے ان کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگ کر اپنے پیٹ کو قبرستان کیوں بناتے ہیں۔ اور پرماتما کے دربار میں پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔ ہمیں یہ جان کر اور بھی حیرانی ہوتی ہے۔ کہ مانس جیسی گندی اور پاپ سے حاصل کی جانے والی چیز کے نہ چھوڑنے کی وجہ سے ہی آریہ سماج جیسی سرد پریہ سوسائٹی میں دو دل ہو گئے۔ کیونکہ آریہ سماج کے کچھ مہاتما اور ودوان لوگ اس گندی چیز کو چھوڑنے میں اشکت تھے۔ انہوں نے اپنی خود غرضی کے لئے آریہ سماج میں دو دل بنا کر اس سماج کی شان کو کم کیا ہے۔ دنیا تک درشٹی سے اس درشٹی پر ہم نے پرکاش کے پاٹھکوں کے لئے کافی مصالحہ دے دیا ہے۔ اب ہم اگلے لیکھ میں اس بات پر وچار کریں گے۔ کہ آیا ویدادی شاستروں میں مانس کھانے کی آگیا ہے یا نہیں۔ اس درشٹی کے متعلق ہم سوادھیائے کر رہے ہیں اور جلد ہی پرکاش کے پاٹھکوں کے لئے اپنے سوادھیائے کا نتیجہ پرکاشت کریں گے۔

کئی بھائیوں کے پتر اس آشا کے میرے پاس

آریہ سماجوں کو چیتاونی

(از مہاشہ سنت بھوشن جی وکیل بیرہ غازیخان)

۳۰-۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۱ء ساودھارن جلاس پرتی ندھی سبھا میں شمولیت کا مجھے اوسر پراپت ہوا۔ مجھے جن باتوں کو دیکھ کر سن کر اور جان کر بڑا آشچریہ ہوا۔ ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماجیں ابھی سے خبردار ہو جاویں۔ ورنہ مرض بڑھ گیا تو علاج مشکل ہو جاوے گا۔

(۱) باہر کی سماجیں سفر خرچ بچانے کی خاطر لاہور کے چند آدمیوں کو یا چند ایڈیشنوں کو اپنا پرتی ندھی چن لیتی ہیں۔ جس کا پرینام یہ ہوتا ہے کہ سوائے اس کے کہ وہ پرتی ندھی اپنی پارٹی بنا لیویں۔ یا آپس میں جوڑ توڑ جاویں۔ مل کر سبھا کو چلا دیں۔ اور کچھ نہیں ہوتا۔ جس سماج کے وہ پرتی ندھی ہوتے ہیں۔ اس سماج کے احساسات اور ضروریات سے وہ بے خبر ہوتے ہیں اور اگر باخبر بھی ہوں۔ تو اُن کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی اُس کی رکشا کرتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں کو چند دام قربان کر کے سماج کے کام کو سنگھٹت بنانا منظور ہے۔ تو اپنی ہی سماج کے سبھا سدوں میں سے چن کر پرتی ندھی بھیجا کریں۔

(۲) پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے ۳۰ ممبر ہیں۔ جن میں ۷ عہدہ دار اور ۲۰ انترنگ منتخب شدہ ارکان ہیں منجملہ بیس کے ۹ گروپ سسٹم کے ذریعہ چنے جاتے ہیں۔ اور ۹ عام انتخاب میں) اور دو کے انتخاب کا انترنگ سبھا کو ادھیکار ہے۔ گروپ سسٹم کا انتخاب ایسا ناقص ہے۔ کہ چاہے کوئی کتنا یتن کرے کہ بیرونجات کی سماجیں انترنگ سبھا میں پوری طرح نمائندگی حاصل کریں ناممکن ہے۔ چونکہ دس بارہ اصحاب کے لئے کاندے ووٹ حاصل کرنے کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی ووٹ لے جاتے ہیں۔ آپ جاتے ہیں۔ کہ لاہور اور دہلی سے باہر دیہات کی سماج کے پرتی ندھی جو ان سماجوں کے سبھاسد نہیں ہوں۔ چنے جاتے ہیں۔ یہ غیر اغلب ہے کیونکہ ایک تو ان کی سب سے واقفیت نہیں ہوتی۔ اور دوسرے لاہور پہنچنے سے پہلے ہی ایک پارٹی سب کا انتخاب تیار کر رکھتی ہے۔ اور اُس کے لئے اپدیشک مہاشہ شروع سے ہی پرچار کیا کرتے ہیں۔ اس لئے کامیابی مشکل ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انترنگ سبھا کے ممبروں میں کثرت لاہور والوں کی ہوتی ہے اس سے دوسرے درجہ پر دہلی اور لاہور کے گرد و نواح کے سماجیں۔

کی۔ مجھے کسی بھی سدسیہ کے خلاف کوئی خاص شکایت نہیں ہے۔ مجھے سسٹم انتخاب کے خلاف شکایت ہے۔ پر انتک آریہ سماجوں کی انترنگ سبھا میں نمائندگی پوری طرح نہیں ہوتی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ طریقہ انتخاب کو بدلا جاوے۔ سات عہدہ دار عام انتخاب کے ذریعہ چنے جاویں۔ باقی ۲۰ ممبران کو گروپ سسٹم کے ذریعہ چنا جاوے۔ بیس ممبران کو چننے کے لئے پنجاب پرانت کو ۹ حصوں میں ودبھگت کیا جاوے ہر ایک ڈویژن سے دو دو ممبر لئے جاویں۔ تب انترنگ سبھا ایک باقاعدہ منتخب شدہ کہلانے کا حق رکھ سکتی ہے۔ اور تب ہی انترنگ سبھا کو بیرونجات کی سماجوں کی ضروریات اور تکالیف کا اندازہ بخوبی لگ سکتا ہے۔ اس لئے میں شروع سال سے ہی آریہ سماجوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف دھیان دیویں۔ اگر کوئی صاحب اس کے خلاف لکھنا چاہیں تو پرکاش میں لکھ سکتا ہے۔ اُس کا اُتر پرتی اُتر دیا جاوے گا۔

(۳) رپورٹ سالانہ میں یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ کہ ویدپرچار کی طرف بڑی بڑی آریہ سماجوں مثلاً دہلی۔ امرتسر۔ فیروزپور وغیرہ کی بالکل بے رُخی ہے اپنے حصہ کا مقرر شدہ دھن سالانہ وہ سبھا میں نہیں بھیجیں۔ لیکن پرچار کے لئے اور سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایڑی سے چوٹی تک کا سارا زور پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اُن کی خاطر لگایا جاتا ہے۔ سبھی پرسیدھ اپدیشک سنیاسی مہاتما اور بھجنیک وہاں شامل رہتے ہیں۔ لیکن جب سالانہ کر دینے کا موقعہ آتا ہے۔ تو ایسی سماجیں نادہندگان کی فہرست میں چوٹی پر پائی جاتی ہیں۔ بڑے شوک کی بات ہے۔ آریہ سماجوں کو ایسی نادہند سماجوں پر اخلاقی دباؤ ڈالنا چاہئے۔ کہ ویدپرچار کا مقرر شدہ دھن وہ آدیشٹ پورا کر دیں اور سال حال کے ختم ہونے سے پہلے پچھلے سال کا بقایا اور اس سال سب کا ادا کریں۔ ورنہ جنرل سبھا میں اُن کے رویہ پر عام نکتہ چینی کی جاسکیگی۔

آریہ سماجوں کو اس بارے میں دیگر مذہبی سنستھاؤں سے سبق لینا چاہئے۔ جو آریہ سماج ایک وقت میں بڑی بیدار سوسائٹی تھی۔ اور جس کے نام و کام کو دیکھ کر لوگ تھرا جاتے تھے آج اُسے ایک معمولی سبھا سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ محض اس لئے۔ کہ اُن کے کاریہ کرتا جن کی آریہ سماج کے کام و سدھانت کے ساتھ نہ ہمدردی ہے اور نہ شردھا۔ احمدیوں کو دیکھو۔ وہ اِدھر اُدھر وصیتیں کر رہے ہیں۔ اور اپنی جائیداد کا دسواں حصہ قانونی انجمن کو دان کر رہے ہیں۔ اگر تحریری ثبوت چاہتے ہیں۔ تو الفضل اخبار کے کالم ملاحظہ فرما دیں۔

(۴) نوجوانوں میں پرتی ندھی سبھا پر قبضہ کر لینے کی اُمنگیں زور سے پائی جاتی ہیں۔ یہ کرانتی مبارک ہے۔ مگر اس کے ساتھ دو باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ پرتی ندھی سبھا سب سے بھاری ذمہ دار سبھا ہے۔ جو نہ صرف آریہ سماجوں کی محافظ اور ویدوں کی پاسبان ہے بلکہ دیگر حملہ آوروں کے لئے بھی جنگی سبھا کا کام کرتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ دہار مک معاملات میں سبھا کا ہر ایک قول و فعل چھوٹی جماعتوں کے لئے مستند ہے اس لئے پیشتر اس کے کہ سبھا پر قبضہ کیا جاوے۔ یہ نہایت صاف اور صریح الفاظ میں دُنیا کو اور آریہ سماجوں کو جتلا دینا چاہئے۔ کہ نوجوان ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں۔ اور نباہیں گے۔ سناتک منڈل میں چند ایک سناتک ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو ویدوں کو ایشوری گیان نہیں مانتے اس لحاظ سے وہ ناستک ہیں۔ اور ناستکتا کا یہ مرض آریہ سماج سے ہمیشہ کے لئے دُور رہنا چاہئے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو زیادہ محتاط اور دلیر ہونا چاہئے۔ ہر سناتک کی محض اس لئے پوجا نہ کی جاوے کہ وہ سناتک ہے۔ یدی ایسا کوئی سناتک ناستک ہے۔ تو آریہ سماج میں اس کے لئے کوئی سنمان یا ہیم اور مان کا استھان نہیں ہونا چاہئے۔ اُسے سماج سے دھتکرت کر دینا چاہئے۔ آریہ سماج میں سداچار کی سخت آوشیکتا ہے۔ سداچار میں ویدوں پر شردھا اور ویدوں کو ایشوری گیان ماننا یہ پہلی منزل ہے۔ اگر یہ غائب ہے۔ تو ہم اُسے سداچاری نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے آریہ سماجی بھائیو! خبردار رہو جاؤ۔ اور اپنے اندر جھانک کر دیکھو۔ کہ کہیں یہ مرض آپ کی سماج میں تو داخل نہیں ہو رہا۔ یدی ہو رہا ہے تو ابھی سے علاج کرو۔ ورنہ اور سبھاؤں کو چھوڑ کر احمدیوں کو مرزا صاحب کی پیشگوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے ایک اور شہادت مل جاویگی۔

نوٹ:- آریہ سماج کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی کیا ہے اور کہاں تک سچی ثابت ہوئی ہے۔ اور پہلے کہاں کہاں تک صحیح ثابت ہوئی ہے۔ یہ ضمن میں لکھا جاوے گا۔

ایک آتم دان!

قصبہ نرورٹ جمیل سنگھ ضلع گورداسپور میں پچھلے سال سے آریہ سماج قائم ہوا ہے اور اسی وقت سے ہی سناتنی بھائیوں کی طرف سے پورے زور سے مخالفت جاری ہے۔ یہاں تک کہ کالو رام اکھلانند۔ راج نارائن، رلیارام و سوامی پرکاشانند آدی جیسے آریہ سماج کے کٹر مخالف اور زبان دراز سناتنی پنڈتوں کو بھاری فیسیں ادا کر کے وہاں بلا کر آریہ سماج سے شاستر ارتھ کرا کر یہ سناتنی لوگ منہ کی کھا چکے ہیں۔ مگر ہندو جاتی کے یہ چند کوتاہ اندیش یہ نہیں سمجھتے۔ کہ آریہ سماج کا سارا کام ہماری اپنی جاتی کو ہی موت کے منہ سے بچانے کے لئے ہے۔ اور ہر وقت یہ لوگ آریہ سماج کی مخالفت پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں یہاں تک کہ کسی دھرم شالہ یا پبلک جگہ پر بھی آریہ سماج کے لیکچر و اپدیش ہونے کی بھی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ چونکہ آریہ سماج کا اپنا کوئی مندر ابھی تک تیار نہیں تھا۔ اس لئے آریہ سبھائیوں کو اپنا ستسنگ کرنے میں سخت دقت پڑتی تھی۔ اس تکلیف کو انوبھو کرتے ہوئے نرورٹ جمیل سنگھ کے آریہ بھائی سہائتا کے لئے دینا نگر آئے۔ اور اس پر دینا نگر کے پرسدھ دانی آریہ سماجی لالہ گنگا بشن ڈیو راج جی کا دل پسیجا اور انہوں نے کمال فراخدلی سے نرورٹ میں اپنا ایک فراخ مکان مالیتی

جواہرات سے قیمتی کتابیں

ساہوکارہ قانون مصنفہ لالہ کپور چند وکیل قیمت ایک روپیہ
تحفہ شادی مصنفہ دیوراج مہتہ سیتارام دت بارہ آنے
ہدایت نامہ خاوند ۸/
ہدایت نامہ بیوی ۱۴/
سنگیت ساگر مصنفہ سردار سندر سنگھ مشہور معروف راگی ۸/

موٹر گائڈ ۴/ آئل انجن گائڈ ۴/
خزانہ دولت ۱۲/
رہنمائے کمپونڈر حصہ اول ۱۴/
" " دوسرا حصہ ۱۱/
" " تیسرا حصہ ۱۲/
رہنمائے تندرستی مصنفہ ڈاکٹر رام بھودت ۴/
آئینہ قوت باہ ۴/ علاج بذریعہ پانی ۶/
علاج مار گزیدہ ۶/

تصانیف حکیم مولوی عبداللہ صاحب کنز المجربات ۴/ خواص پھٹکڑی ۴/
خواص آک ۴/ خواص سونف ۸/
" بھنگواڑ ۹/ " نیم ۶/
" ریٹھا ۴/ " بادام ۴/
" انار ۴/ " برگد ۴/
" کیکر ۴/ " پیاز ۴/
" نمک ۲/ " پیپل ۱۲/

دیگر ہر قسم کی کتابیں بکنے اور ملنے کا پتہ: دلو رام گنگا رام تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

Digitized by eGangotri

یادرفتگان

نمبر (۱۵)

لالہ چرنجی لعل جی لدھیانوی

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

لالہ چرنجی لعل جی لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ نوجوان تھے۔ اُن کی عمر نے وفا نہ کی۔ ورنہ جس گرم جوشی سے لالہ چرنجی لعل جی کام کیا کرتے تھے۔ وہ قابل تقلید تھا اُن کا طریقہ خاص تھا۔ اُس طریقہ پر آج کام کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

لالہ چرنجی لعل جی کو ہم نے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ۱۸۹۰ء سے ۱۸۹۵ء تک امرتسر کے بازاروں میں پرچار کرتے ہوئے دیکھا۔ ایک دفعہ ہم نے اُن کو کرمول کی ڈیوڑھی میں ایک دکان کے چبوترے پر کھڑے دیکھا وہ اپنی پنجابی نظم پڑھ رہے تھے۔ اُن کی نظم میں پورانک مت کا کھنڈن تھا۔ کھیر اور شرادھ کے برخلاف خصوصاً کہہ رہے تھے۔ اُن کے گرد سننے والوں کا ایک بڑا بھاری جمگھٹا تھا ہر روز نئی سے نئی نظم لکھا کرتے۔ اور شائع کرتے تھے اُن دنوں کتابوں کا بڑا گھاٹا ہوتا تھا۔ ایک پیسے سے زیادہ اُن کی کسی کتاب کی قیمت نہ ہوتی تھی۔ لوگ ہاتھوں ہاتھ خریدتے تھے۔ جو تھوڑے سے پیسے اس طرح آجاتے تھے۔ اسی میں وہ گذارا کرتے تھے۔ اور اسی سے اپنی نئی کتب شائع کرتے تھے۔

لیکچر بھی دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کا ایک لیکچر امرتسر آریہ سماج کے مندر لوہ بھائی سالہا میں ایشور وشے پر ہم سُن چکے ہیں اچھا مدلل تھا۔ اور اُس زمانہ کے خیالات کی سطح کے مطابق تھا۔ اُس زمانہ میں کام کرنے والوں اور لیکچر دینے والوں کی بہت کمی تھی۔ مگر ایک سہولیت تھی۔ کہ آریہ سماج کے علاوہ کوئی اور زندہ جماعت کام کرنے والی پنجاب میں نہیں تھی۔

لالہ چرنجی لعل جی پنجابی کے شاعر تھے۔ مگر علم عروض کے پابند نہ تھے۔ اپنی نظم کو ایسے دلکش طریقہ میں سنایا کرتے تھے کہ سننے والوں میں کھلبلی مچ جاتی۔

بدھوا بواہ۔ مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ ماس بھکشن۔ شراب نوشی۔ وید پرچار۔ سندھیا وغیرہ ہر ایک قسم کے مضامین کے متعلق نظم کہا کرتے تھے۔ اور تقریریں بھی ان ہی مضامین پر کیا کرتے تھے۔ جب لاہور آریہ سماج میں ۱۸۹۳ء میں سالانہ جلسہ ہو رہا تھا۔ اور ماس کا سوال پیش ہو چکا تھا۔ تو لالہ چرنجی لعل بھجن سنانے کے لئے کھڑے ہوتے۔ اُن کا پہلا شعر تھا ؎

کچوری کا تم کیا مزا جانتے ہو
فقط ہڈیاں ہی چبا جانتے ہو

لالہ چرنجی لعل جی نے آریہ سماج سے پرچار کے لئے کبھی تنخواہ نہیں لی۔ اپنا گذارہ اپنی چھوٹی چھوٹی کتابیں بیچ کر کیا کرتے تھے لدھیانہ میں پورانک لوگوں نے اُن کی دلیری سے تنگ آکر اُن کو ایک مقدمہ کے زغنہ میں پھنسایا۔ لیکن اس مقدمہ میں لالہ چرنجی لعل بری ہو گئے۔ چنانچہ اس مقدمہ کے حالات لالہ چرنجی لال جی نے ایک اپنی نظم میں قلمبند کئے ہیں۔

نشیوں کی سٹھ لالہ چرنجی لعل پڑھا کرتے تھے۔ یہ نظم پہلے اُنہوں نے امرتسر میں سُنی تھی۔ ٹمپرنس سوسائٹی کے سالانہ جلسہ پر بھی اُنہوں نے سُنائی تھی۔ اُن دنوں اُن کا مقابلہ کرنے والا ایک شخص پیدا ہو گیا تھا۔ اُس کا نام بہاری لعل چورن والا تھا۔ وہ چورن بھی فروخت کرتا تھا۔ اور شراب کے حق میں اُس نے پنجابی سٹھ میں بنائی تھی۔ وہ بھی پڑھا کرتا تھا۔ لالہ چرنجی لال تو ہر بند کے آخر میں پڑھا کرتے تھے ؎

بھن بوتل توڑ پیالے نوں۔ لکھ لعنت پینے والے نوں

بہاری لعل چورن والا اپنے ہر ایک بند کے آخر میں کہا کرتا تھا ؎

لا بوتل بھر دے پیالے نوں کیا خبر چرنجی .... نوں

جب بہاری لعل اپنے نقرہ کے آخر میں گالی کے ساتھ چرنجی لعل کا نام لیتا تھا۔ تو ہر شریف آدمی کے مُنہ سے بہاری لعل چورن والے کے لئے نفرت کا اظہار ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں شراب کی تعریف میں نظم کہنے والے اور ٹریکٹ بنا کر بیچنے والے برداشت کئے جا سکتے تھے۔ مگر آج مہاتما گاندھی نے شراب کے برخلاف پُرزور ایجی ٹیشن کر کے ایسا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ کوئی آدمی اب شراب کی حمایت نہیں کر سکتا

لالہ چرنجی لعل نے جو کتب تصنیف کی تھیں۔ اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) نشیوں کی سٹھ۔ (۲) وفات نامہ والدہ چرنجی لعل۔ (۳) برہم جلیتر۔ (۴) بکی قربانی۔ (۵) حقیقت رائے دھرمی (۶) حافظ دنگا۔ (۷) سی حرفی چرنجی لال۔ (۸) پوپ گیپ شٹش (۹) پوپ لھینچہ۔ (۱۰) نین تماش بینی۔ (۱۱) پوپوں کی چیلانی۔ (۱۲) قصہ نرڈی دیپال۔ (۱۳) کلجگ کے ستمرد دل کی کرتوت۔ (۱۴) پوپوں کی سرکوبی۔ (۱۵) کلجگ کے نوین ویدانتی۔ (۱۶) پوپ جال درپن۔ (۱۷) پوپ مکھ چپیڑ۔ (۱۸) مسجد نامہ۔ (۱۹) شرادھ نامہ۔ (۲۰) چرنجی لعل کا پوپوں سے پہلا مقدمہ وغیرہ۔

ہمیں صرف مندرجہ بالا کتب کے نام معلوم ہیں۔ غالباً اس سے زیادہ کتب چرنجی لعل نے لکھی تھیں۔

ان تمام کتابوں کی نظم تو علم عروض کے لحاظ سے اعلیٰ نہیں ہے۔ مگر خیالات بہت اعلیٰ ہیں۔ اور ان کتب کے ذریعہ عوام الناس میں آریہ سماج کے خیالات خوب پھیلے۔ عوام الناس ان نظموں کو گلی کوچوں میں پھرتے ہوئے گایا کرتے تھے۔ اور اس طرح آریہ سماج کے خیالات اُن لوگوں تک پہنچ گئے۔ جہاں کوئی اُپدیشک آریہ سماج کا پہنچ نہیں سکتا تھا۔ اور آریہ سماج کے مندر میں آنا تو اس زمانہ میں ہر ایک کا کام نہیں تھا۔ کیونکہ لیکچروں کے سننے کا شوق عام لوگوں کو اُس زمانہ میں پیدا نہ ہوا تھا۔

مقدمہ میں جو بُردباری لالہ چرنجی لال نے دکھائی وہ قابل تعریف ہے۔ لدھیانہ میں کھڑے ہوئے چرنجی لعل لیکچر دے رہے تھے۔ ایک نند لعل برہمن پاس آیا۔ اور لوگوں کی سازش سے لالہ چرنجی لعل سے لڑنا شروع کر دیا ایک جاتی رام برہمن کو وہ ساتھ لایا تھا جس کے کپڑے میں کچھ چاول تھے۔ لالہ چرنجی لعل کو کہنے لگے کہ اگر تم میں کچھ ہمت ہے تو یہ چاول ڈال دے تو۔ لالہ چرنجی لال نے ہاتھ آگے کیا۔ اور ڈال لے لیا۔

اب سب لوگ کھڑے ہو کر ہنسنے لگے۔ مگر نند لعل پولیس میں رپورٹ دینے چلا گیا۔ ایک طرف ہی پانہ خان ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھے۔ وہ کہنے لگے۔ کہ لالہ چرنجی لال جی چاول ڈال دو۔ معاملہ طول پکڑ جائیگا۔ مگر لالہ چرنجی لعل بزدل نہیں تھے۔ رعب میں آنے والے نہ تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ ہاتھ پائی پر اتر آئے۔ لالہ چرنجی لال کے خلاف مقدمہ ضرب شدید کا دائر کیا گیا۔

سیال گاموں خاں اس مقدمہ میں بطور گواہ تھے۔ انہوں نے ایک سردار صاحب کے محکمہ میں استغاثہ پیش کر دیا۔ کسی رام پیادہ نے سمن کی تعمیل کی۔ برہمن گواہ مقدمہ میں پیش ہو گئے۔ اور گنگا جلی اٹھا کر سب نے استغاثہ کی تائید کی۔ برہمنوں کی مدد کے لئے لدھیانہ کے برہمن وکیل مل گئے۔ آخر کار چار ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کا حکم ہوا۔ اس مقدمہ میں لالہ چرنجی لعل کی پیروی لالہ منشی رام وکیل نے کی تھی۔ جو بعد ازاں مشہور سوامی شردھانند ہوئے۔

ہتھکڑی لگا کر سپاہی قید خانہ میں لے گئے۔ اور سب لوگوں کو اس مقدمہ کے حالات سن کر حیرت ہوئی۔ اصغر علی اور اکبر علی دو سپاہی تھے۔ جنہوں نے لوہے کا لوٹا دیا۔ جنہوں نے بیڑیاں دیں۔ بیڑیاں پیروں میں ڈالیں۔ ڈبل کمبل پرانی مل۔ اور کوارٹین میں روٹی دے کر بھیج دیا۔ اتفاقاً داروغہ بھی برہمن تھا۔ پانی پلانے کے لئے بھی بڑی مشکل سے بہشتی آیا۔ سن کی رسی تھیلی بٹنے کے لئے ملی۔ کوڑ نام ایک قیدی جیل میں تھا جس نے لالہ چرنجی لال کو یہ ہنر سکھلایا۔ یہ سب حالات لالہ چرنجی لعل نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں۔ ڈاکٹر بھگوان داس جیل خانہ میں ڈاکٹر تھے۔ اُنہوں نے رونی کو دیکھا۔ آخر کار اپیل پر لالہ چرنجی لال رہا کئے گئے۔ یہ نظم حالات مقدمہ سے اخذ کر کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ یہ نظم لالہ چرنجی لعل نے ۹ اپریل ۱۸۸۸ء کو لکھی تھی۔ غالباً اسی زمانہ کا یہ واقعہ ہے۔

شیخ نور الٰہی کے سرکلر کے خلاف اظہار ناراضگی

آریہ سماج گوجرانوالہ — لاہور ڈویژن کے انسپکٹر آف اسکولز ہندی کی بابت سرکلر کے خلاف جس میں ہندی کی تعلیم چھٹی جماعت سے ساتویں سے شروع کرنے کی ہدایت آگیا ہے۔ یہ سماج پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور حکومت سے التماس کرتی ہے کہ اس سرکلر کو واپس لے کر ہندو باشندوں کے اس عدم اطمینان کو دور کرے۔ (لاہوری رام منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

آریہ سماج جنڈ جنکشن کا پروٹسٹ

آریہ سماج جنڈ جنکشن کے ہفتہ واری جلسہ منعقدہ ۲۳ جون میں سررشتہ تعلیم کے اس ہندی کرش سرکلر کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور محکمہ تعلیم سے درخواست کی ہے کہ اپنے اس سرکلر کو منسوخ کرے۔ بلکہ اردو کی طرح آریہ بھاشا کی تعلیم بھی ابتدا ہی سے جاری کی جائے۔ (دیپا لعل آپ منتری آریہ سماج ریلوے اسٹیشن جنڈ)

کوہستان شملہ میں ویدک ناد بجا دو!

پہاڑ سدھار کے شائقین سے اپیل

کوہستان شملہ کی دھارمک اور مجلسی حالت زار کو دیکھ کر کون ایسا شخص ہے۔ جس کے دل پر چوٹ نہ لگتی ہو۔ افسوس صد افسوس! جن گفاؤں میں کبھی رشی اور منی سمادھی لگاتے تھے۔ آج وہ دنیا بھر کی خرافات کا اڈا بن رہی ہیں۔ آہ! جس دیوبھومی پر پاؤں رکھتے ہی کبھی انسان کے دل میں دھارمک وچاروں کا زبردست مدّ آتا تھا۔ آج پہاڑی علاقے کے لوگوں کے لئے وہ عیش پرستی کی جگہ بن رہی ہے۔ غضب! صد غضب!! پربھو بھگتی کی جگہ حیوان کو دیوتا اور کھڑا پتھر کی پوجا کی جاتی ہے۔ معصوم بھینسوں اور بکروں کا خون بہایا جاتا ہے۔ پتی برت دھرم اور استری برت دھرم کی روز روشن میں درگتی کی جا رہی ہے۔ دودھ اور گھی کے استعمال سے یہاں دیوتا روٹھ جاتا ہے۔ پہاڑیوں کی گاڑھے پسینے کی کمائی منشیات اور فیشن پرستی کی نذر ہو رہی ہے۔ مگر کیا مجال کہ کسی سوسائٹی کو اس کی اصلاح کا خیال آئے۔ سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ ہمارے پیارے آریہ سماج نے بھی جس نے کہ تمام دنیا کے ادھار کا بیڑا اٹھایا تھا۔ پرماتما کے ان امرت پتروں کو بالکل بھلا رکھا ہے۔ جو کہ پہاڑوں کی کندراؤں میں آباد ہیں۔ یہی سبب ہے۔ کہ جتنی پہاڑی ریاستوں میں سے ایک دو کو چھوڑ کر کہیں بھی اب تک آریہ سماج قائم نہیں ہوا۔ حالانکہ اُن تمام کے حکمران آریہ جاتی سے ہی سمبندھ رکھتے ہیں۔ جب مجھے جبل سٹیٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے کیا دیکھا۔ کہ مہاراجہ صاحب نہایت روشن ضمیر اور آریہ سماج کے کام کے بہت مداح ہیں۔ مگر پھر بھی آریہ اپدیشک وہاں لیکچر دینے کو بھی نہیں پہنچا۔ عجب تماشا ہے۔ کہ مکتی فوج کے آدمی اپنے آپ کو آریہ سماجی بتلاتے ہوئے پہاڑی دیہات میں گھوم کر روز بروز مسیح کی بھیڑوں کی تعداد میں اضافہ کریں۔ حضرت محمد کے پیرو ہندو استریوں کو اپنے گھروں میں ڈال کر ہماری قوم کی جڑوں پر کلہاڑا چلائیں۔ مگر ہمارے پوجیہ سنیاسی مہاتما اور اپدیشک پہاڑی راجاؤں اور عام لوگوں سے ملنا بھی کسر شان سمجھیں۔ کہنے کو تو پنجاب میں دو پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ لیکن کالکا سے اوپر کے علاقے کے لئے اپدیشک دھیجنک رکھنے کے واسطے کسی کے فنڈ میں بھی گنجائش نہیں۔ کسولی سولن اور شملہ کی سماجیں کل پر چار پر ہزاروں روپے خرچ کرتی ہیں۔ مگر پہاڑ سدھار پر لگانے کے لئے کسی کے پاس بھی پیسہ نہیں۔ بھلا ہو نندیا پر چارنی سبھا شملہ کا۔ جس نے مشوبرا۔ بیوڈگ وغیرہ خالص پہاڑی بستیوں میں آریہ سکول کھول رکھے ہیں۔ اُن کی بدولت پہاڑی بچوں میں آریہ سماج سے پریم پیدا ہو رہا ہے۔ مگر یہ سکول آخر سکول ہیں۔ یہ پرچارک کا کام نہیں دے سکتے نہ ہی یہ اُس تاریکی کو دور کر سکتے ہیں۔ جو کہ علاقے میں پھیلی ہوئی ہے۔ کوٹ کھائی میں قلیل عرصے میں دو عظیم الشان جلسے ہوئے اُن کی وجہ سے تمام علاقے پر آریہ سماج کا سکہ بیٹھ گیا۔ اگر اس وقت کوئی پرچارک علاقے میں دورہ کرتا تو لوگ پنچائتیں کر کے تمام برائیوں کو چھوڑ دیتے مگر باوجود لیکھک کی پوری کوشش کے سبھائیں گرل ہول جواب دے کر ٹال دیا۔ کوٹ کھائی کا علاقہ مورتی پوجا کا گڑھ ہونے کی وجہ سے کوہستان شملہ کی کاشی کہلاتا ہے۔ اس کو ہم نے سر کر لیا تھا۔ مگر کسی سبھا سوسائٹی نے اس کام کو جاری رکھنے کی ہمت نہ دکھائی۔ میں اپنے ذاتی مشاہدے اور تجربے کی بنا پر عرض کرتا ہوں۔ کہ پہاڑیوں کے دل اس وقت آریہ سماج کی طرف رجوع ہو رہے ہیں۔ وہ ہماری سندھیا بھجن پستکوں اور ساہتیہ کو ترستے ہیں۔ وید امرت کو پان کرنے کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں۔ مگر ہم ہیں۔ کہ اُن کی دھارمک پیاس بجھانے کی قطعی پرواہ نہیں کرتے۔ اور آریہ دھرم کو صرف شہریوں اور امیر لوگوں کی اجارہ ملکیت سمجھے بیٹھے ہیں۔ میں آریہ بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ غفلت کب تک جاری رہے گی۔ کیا ہمیں اس روز ہوش آئے گی۔ جبکہ ہمارے لخت جگر غیر مذاہب میں مل کر ہمارے خون کے پیاسے ہو جائیں گے

ہاں سچ بتاؤ ؎

پربت کی ہر اک چوٹی پر کب جھنڈا اوم گاڑو گے
اور دنیا بھر کی شکشا کو گھر گھر میں کب پہنچاؤ گے

اے پنجاب کے آریوں کی قائمقام سبھا سن اور کان کھول کر سن! تجھ سے مخاطب ہو کر پہاڑی لوگ کیا کہتے ہیں ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف اور ثمر بھی
اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو ادھر بھی

پرتی ندھی سبھا کے دربار میں میں پہاڑیوں کی طرف سے پر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس علاقے کے لئے اپدیشک دھیجنک جلد از جلد مقرر کئے جائیں۔ آریہ سماج شملہ کے پروہت مہودے سے یہ اُمید رکھنا کہ وہ کل کام بھی کریں اور دیہات میں بھی دورہ کریں۔ سراسر خیال خام ہے۔ دوم پہاڑی لوگوں کی زبان اور اُن کے رسم و رواج بالکل مختلف قسم کے ہیں۔ اُن میں کامیابی سے وہی پرچارک کام کر سکتے ہیں۔ جو سنسکرت کے خواہ زبردست پنڈت نہ ہوں۔ مگر علاقے کی زبان اور رسوم سے بخوبی واقف ہوں۔ نیز پہاڑی سفر پیدل طے کرنے میں مشاق ہوں۔ چونکہ گاؤں بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ آبادی بکھری ہوئی ہے۔ اس لئے لیکچروں کے بھروسے یہاں کام نہیں چل سکتا۔ بات چیت دوارا اور ایک جگہ کچھ دن ٹھہر کر اودھیاپک کی طرح شکشا دینے سے ہی لابھ ہو سکتا ہے۔ جہاں جہاں پڑاؤ ہیں۔ وہاں جلسے بڑی کامیابی سے ہو سکتے ہیں۔ کانفرنسیں ہو سکتی ہیں اور میجک لینٹرن کے لیکچروں دوارا پرچار اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے اس علاقے میں دکاندار زیادہ تر آریہ سماجی خیالات کے ہیں۔ ان کی دوکانوں پر اگر آریہ سماج کا لٹریچر تقسیم کرنے یا کم قیمت پر بیچنے کے لئے رکھ دیا جائے تو پہاڑیوں تک ہمارا سندیش بآسانی پہنچ سکتا ہے۔ پہاڑی بھاشا میں آریہ سماج کوٹ کھائی کے ڈھنگ پر بھجن پستکیں چھپوا کر بانٹی جاویں۔ تو تمام علاقے میں آریہ سماج کے گیت ہی سب کے ورد زبان ہو جاویں گے۔

علاوہ انتظام مذکورہ بالا کے اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اسی علاقے کے ہونہار اور مشنری سپرٹ والے نوجوانوں کو آریہ سماج کے ودیالے اپنے خرچ پر ٹرینڈ کریں۔ نیز گورو کل بھاگر ریاست ناہن اگر اپنے ہاں ایک اپدیشک کلاس کھولے۔ تو بہت تھوڑے خرچ پر معقول تعداد میں پہاڑی اپدیشک تیار ہو سکتے ہیں۔ میں اپنے پوجنیہ بزرگ ٹھاکر سہی رام جی منیجر گوروکل سے بڑے زور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں شریمان پنڈت رام دیو جی رام پور ناہن سے بھی عرض ہے کہ وہ آریہ سماج مندر میں دھرم شکشا دینے کے لئے پہاڑیوں کے لئے ایک ٹریننگ کلاس کھولیں۔ یہ علاقہ دبھچار اور بہ شکش میں آج کل کے لئے بدنام ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ پہاڑی استریاں دھارمک شکشا سے بالکل کوری ہیں۔ ہزاروں میں سے ایک عورت بھی چراغ لے کر ڈھونڈنے پر معمولی ہندی پڑھی لکھی نہ ملے گی پھر کسی دھارمک یا جاتی سدھار سنبندھی تحریک کا اُن میں چلنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اگر ہم اس علاقے کا آچار سدھارنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے زیادہ بے خطا علاج یہ ہے۔ کہ کنیا ودیالے کے لئے فی الحال چیدہ چیدہ مقامات پر پاٹھ شالا[illegible]

کون ہے جس کو فائدہ نہیں ہوا؟
فوراً اثر دکھلانے والی ۳۰ سال کی آزمودہ ادویات

بال سُدھا

بچوں کو طاقتور، خوب صورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ محصول ۹ آنہ

دراکشاسو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا۔ قبض، بدہضمی۔ کمزوری کھانسی اور بخار دور کرتا ہے۔ قیمت بڑی بوتل دو روپیہ۔ چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوافروشوں کے پاس ملتا ہے۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے
منگانے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سدھانتوں کے متعلق پستکیں وغیرہ

امورات سدھانت المعروف ۳ ۲/ اس میں مورتی پوجا کی زبردست دلائل سے تردید کی گئی ہے
آریہ سماج ہندو دھرم نمستے کی تحقیقات اُردو ۱/ نمستے بمع کاشی ہندی ۱/
الہام اُردو ۴/ کہ کونسی پستک الہامی ہو سکتی ہے۔ اس میں مفصل حالات ہیں
یتن ستیارتھ اُردو ۴/ یعنی ایشور جیو اور پرکرتی پر مفصل مضامین۔ سنسار کے وچار، ہندی ۱/
ویدک بھاشیہ بھومکا ہندی ۲/ مرتک شرادھ پرچار تالاب اُردو ۲/ سبجیکٹ کمیٹی اُردو ۱/
کرو دشمن ودھ جلانا چاہیئے اُردو ۱/ آریہ پتری یگیہ ہندی ۲/ مرتک شرادھ بمع مفصل جواب
فہرست کتب ہندی، اُردو، انگریزی مفت!
ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ لاہور

Digitized by eGangotri

کھولی جائیں۔ ان میں لڑکیوں کو اپنی دھرم شکشا اچھی طرح دی جاوے۔ اس سے نہ صرف وہ لڑکیاں کل کو اچھی ماتائیں بنینگی۔ بلکہ اُن کے پریوار بھی سدھر جائیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ آغاز میں اس تحریک کی بڑی مخالفت ہو گی۔ کیونکہ لوگ زیادہ تر دقیانوسی خیالات کے ہیں۔ اور عورتوں اور لڑکیوں سے کھیتوں پر مشقت کا کام لیا جاتا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ غریب ہیں۔ اس لئے معمولی مالیت کے وظائف اور رعایتوں کے ذریعہ ہم اُن کو اپنے ہم خیال بنا سکیں گے۔ جہاں تک روپے کا تعلق ہے۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ خاص شملہ اور اُس کے ملحقہ پہاڑی ریاستوں سے اس مشن کے لئے ضرور ملیگا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ راجہ صاحب جبل نے سیرک سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ کوٹ کھائی میں کنیا پاٹھشالہ کھلنے کی صورت میں کافی امداد دونگا۔ یہ کام شروع ہونے پر اسی طرح اور بھی کئی دانی نکل آئیں گے ؛

خوش قسمتی سے آریہ سماج شملہ گورو کل بھاگ کا مڈل تک گرل سکول نہایت کامیابی اور شان سے چل رہا ہے۔ بہتر ہوگا۔ اگر اُس کی مینجنگ کمیٹی اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اگر کالج پارٹی کے آریہ بھائی پہاڑی لڑکوں کے لئے آریہ سکول کھول سکتے ہیں۔ تو گورو کل پارٹی پہاڑی لڑکیوں کے لئے تعلیم کا کیوں انتظام نہیں کر سکتی۔ خاص کر صورت موجودہ میں جبکہ اس وقت تک علاقے میں اُس کی طرف سے کوئی خاص کام نہیں ہو رہا ہے ؛

اے ستزوہا کے یوگی سنیاسی مہاتماؤ! اے بان پرستھیو! ہماری اپیل آپ سے بھی ہے۔ آپ گرہستھی اپدیشکوں سے زیادہ اس پنیہ بھومی کا اُدھار کر سکتے ہیں۔ پہاڑوں کی سُندر ایکانت آپ کے سواگت کے لئے تیار ہیں۔ جھرنوں کا ٹھنڈا جل آپ کو یاد کرتا ہے۔ رشی بھوجن کند مُول پھل آپ کے لئے ہر جگہ موجود ہے۔ شہروں کا شور و غل۔ ریل گاڑی کا دُھواں۔ موٹر اور ٹانگے والوں کی آوازیں یہاں آپ کے بھجن میں خلل انداز نہیں ہو سکتیں۔ پھر نہ معلوم آپ کیوں اس بھومی کو اپنے چرن کملوں سے پوتر نہیں کرتے کیا آپ بھی اس سے رُوٹھ گئے ہیں؟ اگر نہیں تو سنبھالو اپنی گپھاؤں کو اور اُن میں اپنا آسن جما دو۔ دیکھو گے۔ کہ پہاڑ کا بچہ بچہ ٹھاکر کیا ٹیکا اور کیا کنور۔ ہر ایک آپ کے اُپدیش رُوپی امرت کا پیاسا ہے۔ پرماتما کے لئے اُن کو دھورت اور پاکھنڈی پجاریوں اور نقلی سادھوؤں کے جال سے نکالو۔ وہ سچے سادھوؤں کی تلاش میں بھٹک رہے ہیں۔ اُن کی اس منوکامنا کو پورا کرو۔ اے پراپکاری مورتیو! یہاں گورو کل پاٹھشالائیں اور اناتھ آلیوں اور آریہ مندروں کا جال سا بچھا دو۔ اور وید دھنی ناد سے تمام پربتوں کو گونجا دو۔ ہماری اپیل خاص طور پر مشنری سوامی دیوانند جی سے ہے۔ وہ گرہ کل سے کب کوہستان شملہ کا رُخ کریں گے ؛

اے دھرماتما سوداگرو! آپ کا گذارہ زیادہ تر ان پہاڑی لوگوں کی خوشحالی پر ہی موقوف ہے۔ اس لئے اُن کی بہتری کی تجاویز سوچو! آپ کی دکانوں پر یہ لوگ ہر روز خرید و فروخت کے لئے آتے ہیں۔ اور آپ کو بہ نسبت اپنی زیادہ دانا اور دور اندیش سمجھتے ہیں۔ پس اُن کی سرزنہ سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور سدھار کی طرف اُن کی توجہ دلاؤ۔ آپ کے دلوں میں بھگوان دیانند کے مشن سے اٹوٹ پریم ہے۔ اس کا کچھ حصہ ان کو بھی دو۔ آریہ سماج کی پستکیں منگواؤ۔ اور مفت تقسیم کرو۔ یا پڑھنے کے لئے دو۔ اپنی دکانوں پر ست سنگ لگاؤ۔ پہاڑی لوگ گیتوں کے بہت شائق ہیں۔ لاس۔ جوری امیجو اور بدمو چھڑا کر انہیں دیش و جاتی کے پریم میں رنگنے والے گیتوں کا گانا سکھاؤ۔ آریہ اپدیشکوں کو بُلا کر پرچار کراؤ۔ غرضیکہ جس طرح بھی ممکن ہو اس دھرم یگیہ میں آہوتی ڈالو ؛

اے ویرو! تم اگر ہمت کرو۔ تو ایک ایک پہاڑی تک بڑی آسانی سے رشی سندیش پہنچا سکتے ہو اور گھر گھر میں ویدوں کا ڈنکا بجا سکتے ہو ؛

اے پہاڑی تعلیم یافتہ سجنو! آپ اپنے علاقے کی موجودہ حالت سے بخوبی واقف ہیں مہربانی کر کے اُس کا سدھار کریں۔ آپ آریہ سماج کے سدھانتوں کی سچائی کے تہ دل سے معترف ہیں۔ اُن کا اپنے قول اور فعل سے گھر گھر میں پرچار کریں۔ اے مہا ورو! اپنے دل میں عہد کر لو۔ کہ جب تک ہم اپنی جنم بھومی سے تمام توہمات اور رسوم بد کو دور نہ کر دیں گے۔ چین سے نہ بیٹھیں گے۔ اگر آپ کے اندر محسوس کرنے والا دل ہے۔ تو دھرم کے نام پر بیگناہ جانوروں کا خون بہانا فوراً بند کر دو۔ اے کوٹ کھائی سوسائٹی کے سبھاسدو! ہماری نظریں تم پر لگی ہوئی ہیں۔ تم کب اپنی سکیموں کو عملی جامہ پہناؤ گے؟ کب مرد میدان بن کر نکلو گے ؛

اے راگ ودیا کے شوقینو! ہم تمہیں یہ نہیں کہتے۔ کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ کر گیت نہ گاؤ۔ ہماری تو عرض صرف اتنی ہے کہ دھرم، دیش اور جاتی کے پریم میں رنگنے والے گیتوں کا آنند لو۔ اور گندے گیتوں کا گانا بالکل چھوڑ دو ؛

اے سنیاس کے یوگیہ ٹرشٹیو! اپنے علاقے کے لوگوں کی سُدھ لو۔ اُن کو شکشا دے کر سمجھدار بناؤ۔ قانون بنا کر نشیلی چیزوں کی فروخت کو بند کر دو۔ عورتوں کی خرید و فروخت کو روک دو ریت کی رسم کی ممانعت کر دو۔ جوتشے بازوں کے دھن سے اپنے کوش کو کلنکت نہ کرو۔ بکروں اور بھینسوں کی قربانی کو یک قلم موقوف کر دو۔ سوارتھی بنڈتوں کو چھوڑ کر آریہ سنیاسیوں اور پنڈتوں سے دھرم کی پروشٹھا لو ؛

اے پہاڑ سُدھار کے ابھلاشیو! ہماری اپیل کو دھیان سے سنو اور اس کام میں اپنی تمام طاقتیں لگا دو یاد رکھو کہ

الوالعزم انسان دانش مند جب کرنے پہ آتے ہیں۔
سمندر چاڑتے ہیں کوہ سے دریا بہاتے ہیں ؛

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکردھوج قوت مردمی اور دماغی کو بڑھاتا ہے اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ تولہ

ساریبادی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۱۲ سیر

شکر اس انجن جریان کی تمام بیماریاں مردمی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۶ اونس ۲ روپے سیر ؛

ابلہ بندھو لیگ مستورات کی بیماریوں جریان الرحم سفید زرد سیاہ پانی آنا۔ چھاتی کمر پاؤں میں درد۔ بیقاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ خوراک دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ جوگیش

چندر گھوش ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHLAYA
DACCA, BENGAL.

برانچ:۔ شیام بازار۔ کلکتہ

جوانی

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں ؛"

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا اب آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور اُنکے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی! آزمائش کے طور پر منگوا دیکھو! اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے پتہ:۔

کرم شیر کمپنی نمبر ۲۶
کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا!

زنڈو کا جیون پراش

کھانسی کو دُور کرتا ہے۔
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے

بڈھے، جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت فی تولہ ۱۰/ ۲۰ تولہ ۲/
دس تولہ فی کس آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ۔ بمبئی نمبر (۱۴)

نوٹ۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں ؛

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ میلا رام نیڈا اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی - سرداری لال ہلدی کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس ؛
ایس۔ ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار۔
سری نگر (کشمیر) کوی راج جوگیندر ناتھ ویدشاستری شری گووند آیورویدک اوشدھالیہ۔
کوئٹہ - حکیم رام سنگھ۔ پنساری بازار۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

حیدرآباد کے نانڈیر گزٹ کا آریہ سماج پر عتاب

آریہ سماج کیطرف سے دندان شکن جواب

(ہمارے خاص نامہ نگار سے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی۔ ایک طرف تو قومی مذہبی فساد کی تخم ریزی ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف حکومت سے مخالفت نافرمانی کے پودے کو ترغیب بتحریص کے متعلق پانی سے سینچ سینچ کر بڑا کیا جا رہا ہے ؟

آریہ۔ میرے مولانا! زبان کھولنا و قلم اٹھا کر دعوی کرنا بہت آسان ہے۔ کسی پر اتہام بجھونا لگانا آسان ہے۔ مگر ثبوت دینا نہایت مشکل۔ کیا آپ کے ہی الفاظ میں واقعات منکرہ صدری کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مسلمان ماتحت حکام اور مسلمان مولوی اور آپ جیسے متعصب ایڈیٹر قومی و مذہبی فساد کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔ لیکن خیال سے یہ سرِ دست اتہام لگا رہے ہیں۔ ہاں سنو! باوجود مختلف احکام حکومت وقت کے جاری کرنے کے بھی اس کی خلاف ورزی کرنا اور ہندوؤں کو حکومت سے مخالفت نافرمانی کی ترغیب بتحریص دینا یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ جیسے محرم میں بلا اجازت جلوس نکالنا۔ فائر بلا اجازت کرنا باوجود انتظامی حیثیت پولیس رہتے ہوئے ہندوؤں کے مذہبی جلوسوں پر حملہ کرنا ان کے معبد مسمار کرنا۔ پانی کو لوٹ لینا۔ قانون کو ہاتھ میں لے کر فساد کرنا یہاں کے مسلمانوں کی فطرت میں داخل ہے۔ کیونکہ مسلمان ماتحت حکام اور آپ جیسے ایڈیٹر ان کے افعال کے نتائج کو آریوں و ہندوؤں پر ڈھانپنے کے لئے ریکارڈ میں کافی موجود ہیں ؛

مولوی۔ حکومت اور افرادِ حکومت کی ملائمت۔ رواداری۔ چشم پوشی اور رعایا پروری سے ناجائز منفعت حاصل کی جا رہی ہے۔ جس کا خدا معلوم کیا نتیجہ برآمد ہونے والا ہے !!

آریہ۔ ماتحت مقامی متعصب مسلمان افسروں کی ملائمت اور چشم پوشی اور مسلم رعایا کی بے جا طرفداری، امداد اور ہندوؤں پر ناگفتہ بہ مظالم کا خدا معلوم کیا نتیجہ برآمد ہونے والا ہے !

مولوی۔ ہم اپنی پیاری حکومت اور اس کے اربابِ نظم و نسق کو یہ وفادارانہ مشورہ دینے کے لئے مجبور ہیں کہ ایسے خلفشار انگیز تعصب انگیز جلسوں و تقریروں کو کافی طریقہ سے مسدود کر دیا جائے۔ جس سے امن و اتحاد کا شیرازہ منتشر ہو رہا ہے ؛

آریہ۔ ہم بھی اپنی پیاری حکومت اور اس کے اربابِ نظم و نسق کو وفادارانہ مشورہ دینے کے لئے مجبور ہیں کہ نانڈیر گزٹ جیسے متعصب اخبارات اور دیندار جن شورش کا ظم ملی جیسے مقرر نیز متعصب ماتحت مسلمان افسروں کی جھوٹی رپورٹوں پر بغور نیز کسی بطور خفیہ صحیح صحیح جانچ فساد انگیز جلسوں، تقریروں نیز آفیسروں سے کافی طریقے سے بازپرس کی جائے۔ جن سے امن و اتحاد کا شیرازہ منتشر ہو رہا ہے ؛

مولوی۔ مثلاً ہم حیدرآباد کی عید الضحیٰ والی افواہ پیش کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ وہ محض ایسی ہی باغیانہ تحریکوں اور جلسوں انجمنوں نیز غیر ملکی اشرار کی تحریکوں کا نتیجہ تھی۔ جن کے ظہور سے قبل شہر کے باشندے کبھی اس کو خواب میں بھی نہیں دیکھتے تھے۔ وہ تو خیر غنیمت ہے۔ کہ قبل از وقت سرکاری تدابیر اور اربابِ انتظام کی معقول انسدادی تدبیروں بالخصوص مسلمانان بلدہ کی امن و صلح پسند ذہنیتوں نے ان افواہوں کو عملی جامہ پہننے کا موقع نہ دیا۔ لیکن اگر کسی طرف سے کوئی مفسدہ پردازانہ نازیبا حرکت کر کے روپوش ہو جاتا۔ تو کیا اس کا اندیشہ نہ تھا۔ امن و اتحاد کی عمارت برباد ہو جاتی اور پھر حیدرآباد کی صلح طلب سبزہ زار زمین اور نصیب فضا بدامنی اور کشت و خون سے کیا لالہ زار اور نمونہ قیامت نہ بن جاتی ؟

آریہ۔ کیا میں بھی آپ کے لفظوں میں تحریر کروں۔ کہ مثلاً میں تین واقعات کا اظہار کروں گا۔ حیدرآباد کی عید الضحیٰ والی افواہ بی کیر کی محرم والی افواہ۔ اودگیر کے اتسو کے وقت کی افواہ کو پیش کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ وہ محض مسلمانوں کی جھوٹی خبر اڑانے اور مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کی نیت تھی۔ اور یہ ذہنیت آریہ سماج کو بدنام کرنے کی تحریکوں نیز مجلسوں و انجمنوں اور غیر ملکی اشرار کی تحریکوں کا نتیجہ تھی۔ مگر حیدرآباد میں تو سرکاری تدبیروں و انتظام کی معقول انسدادی تدبیروں سے افواہ کو عملی جامہ نہ مل سکا۔ مگر بیدر سے وہ تمام مقام بلکہ کیر میں تو منظم سازش بنا ہوا تھا۔ ننگی تلواروں کے ساتھ داعیوں کو گالیاں دیتے ہوئے غیر معمولی طور پر بلا وجہ جلوس نکالا گیا اور مسلمانوں کی طرف سے جھوٹی افواہ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش پر اگر کوئی اپنی برداشت کی قوت کو کھو بیٹھتا۔ تو امن و اتحاد کی عمارت برباد نہ ہو جاتی۔ کیا کشت و خون سے لالہ زار نمونہ نہ بن جاتا۔ پھر آپ کو اور منتظم صاحب کو اس کی ساری ذمہ داری آریہ سماج پر ڈالنے کا موقع نہ مل جاتا۔ بھلا ہو آریہ سماجیوں کا جو ہر بے جا حرکت اور حملوں اور سختیوں کو برداشت کرتے خدا کے بھروسہ پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گو بظاہر کوئی پرسان حال ہے۔ سب جگہ ایک ہی آواز اور یہی رٹ ہے۔ کہ آریہ سماجی مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ اور ان کو ہر طرح دبانا جنت کا ٹکٹ حاصل کرنا ہے۔ مولانا! آپ حکومت کو وفادارانہ مشورہ نہیں دے رہے ہیں۔ بلکہ ہر طرح آریہ سماج کو مٹانے اور مسلمانوں کی جرأت بڑھانے اور غلط رپورٹیں چھاپ کر مسلمانوں کو اور آفیسروں کو

طاقت بڑھانے کا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیان (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض و اعضاء کو دور کرنے کے لئے تیر بہدف ہیں۔ قیمت ۳۰ گولی عدد

رمن و لاسنی گولیاں

امساک کے واسطے اکسیر ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ

ویدراج نارائن جی کیشو جی جام نگر کا ٹھیاواڑ

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

لاہور ایجنٹ۔ ایچ ایس کھوسلہ کچہری روڈ

منٹگمری دفتر ندیر ایجنٹ راجہ رتن لال بھنڈاری اینڈ کو

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳۔ کالبا دیوی روڈ بمبئی

بیشمار سندات — **موسم گرما کے لئے تین اعلیٰ اکسیریں** — **تمام سہولتیں**

امرت ملا کا تیل

دماغی کام کرنے والوں کی گرمی دور کرنے اور دماغ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا تیل ہے۔ اس کا استعمال قوت حافظہ کو بڑھاتا۔ سفید بالوں کو سیاہ کرتا اور انسان کا وزن بڑھاتا ہے۔ ۶۔ اونس کی بوتل دو روپے ؛

سدھ آیوڈائزڈ سارسپریلا

دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے موسم گرما کے واسطے بہترین دوائی ہے۔ لگاتار استعمال سے سوزاک، پیشاب مثانہ اور گردہ کی بیماریاں جڑھ سے دور کرتا ہے۔

۱۲۔ اونس کی بوتل قیمت دو روپے۔

سدھ کلپ مکردھوج (رجسٹرڈ) ۱۹

انتہائے ریٹہ کی کمزوری۔ بدہضمی۔ دمہ۔ تپ دق۔ سوزاک آتشک۔ دیرینہ سو ہاضمہ کی بیماریوں اور مستورات کی دیگر تکالیف کا تیر بہدف دوا ہے۔

۶۰ گولی ایک شیشی قیمت دس روپیہ

دی مدراس آیورویدک فارمیسی لمیٹڈ۔ مدراس۔ قائم شدہ ۱۹۱۵ء

بانی:۔ آیوروید رتن۔ پنڈت ڈاکٹر ایس ڈی۔ رام چارلو

منیجر بگھویتی۔ بی اے۔ بی۔ ایل

پوسٹ بکس 151

تار کا پتہ:۔ KALPAM.

Digitized by eGangotri

کیا آج امریکہ جرمن انگلینڈ جیسے ملکوں میں اس کا پورا اہیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ خیال خام دل و دماغ سے دور کر دیجئے۔ آریہ سماج باغی جماعت یا سیاسی جماعت نہیں ہے۔ یہ خالص دھارمک جماعت ہے۔ جس کی بنیاد مقدس وید پر قائم ہے۔ اور اپنے دھارمک فرائض کی ادائیگی ساری پیاری چیزیں قربان کرتی ہوئی۔ حتی کہ پرانوں کی آہوتی دیتے ہوئے جاری رکھے گی۔ آپ کا بار بار اس جماعت کو باغی کہنا اور لکھنا اس غرض سے ہے۔ کہ گورنمنٹ اس کے خلاف ہو جائے مگر یاد رہے کہ آریہ سماج کسی بھی جھوٹے اتہام پر گھبرانے والی نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں۔ جب تک دنیا میں ایک بھی آریہ سماجی زندہ ہے کس کی طاقت ہے۔ کہ آریہ سماج کو مٹا لے۔ آزما...

کا زور لگا رہے ہیں۔ اُن کو آریہ سماجیوں کی سہنشیلتا۔ اُن کے سامنے پتھر سنگ اُن کے پردہ۔ اُن کا ہتھیار رکھنا (حالانکہ مسلمان اُن سے زیادہ ہتھیار رکھتے ہیں۔ اور کبھی کبھی جلوسوں میں ہزاروں ننگی تلوار کرکے دکھاتے ہوئے گذرتے ہیں) اُن کی بغاوت کے نشان معلوم ہوتے ہیں :

میرے پیارے مسلمان بھائیو! یہی ہتھیار (باغی ہونا) ہندوستان میں آریہ سماج پر چلا کر دیکھا گیا ہے۔ اور اس اگنی پریکشا میں یہ آریہ سماج کندن ہو کر نکلا ہے۔ پھر خواہ مخواہ اُن کو بات بات میں باغی بتلانا آپ کی دلی مخفی خواہشات کو پورا نہیں کرے گا۔ اگر یہ جماعت باغی ہوتی تو ہندوستان میں پھیلنے نہ پاتی۔ یہ جماعت باغی ہوتا...

برادرانہ تدابیر اور ہم آہنگی نے اشرار کو شر انگیزی اور مفسدہ پردازی کا موقع نہ دیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ یہ تمہی محمد شاہی افیونی کی گپ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن آئندہ بھی حزم و احتیاط کے ساتھ کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھیں۔ کہ جس سے مخالفین کو طعنہ زنی اور الزام تراشی کا موقعہ ملے۔ ہم مسلمان بلدہ کے اسی دو قومی اتفاق و ہم آہنگی کو دیکھتے ہوئے کیا اس کی امید کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اخلاقی۔ معاشی۔ علمی۔ اقتصادی ترقیوں کے لئے بھی اس قسم کی اتحادی قوتوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ جس کے ذریعہ وہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی ہمسری کر سکیں :

آریہ۔ اخیر میں اپنے پیارے آریہ بھائیوں سے درخواست کرونگا۔ کہ

सत्यमेव जयते नानृतम्

پر پورا نشواس رکھتے ہوئے ہزاروں مصیبت و بلاؤں کو سہتے ہوئے اپنی پورانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے شانتی کے ساتھ ویدک دھرم کے پرچار کو جاری رکھیں۔ ہاں پولیس تمہارا پیچھا کرے گی۔ تمہارے کانوں میں دور کے آنکاسے گی۔ مسلمان بھائی اپنی سمجھ کے بانکپن ہر طرح سے تم کو ستائیں گے۔ مسلمانی اخبارات تمہارے خلاف پروپیگنڈا کریں گے۔ اُن کے مولوی بھی اشتعال انگیز تقریریں کریں گے اور مختلف سازشیں کرکے ہندوستان کا نمونہ پیش کریں گے مگر تم "ستیہ میو جیتے" ہی پر عمل کرتے ہوئے ویدک دھرم کے میٹھے پھلوں سے بھوکوں کو ترپت کرتے ہوئے سارے دیش میں وید کا جھنڈا بلند کرو :

نوٹ :-

اخیر میں دو باتوں کا ذکر کرکے میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ یہاں کے مسلمانی اخبارات نیز مسلمان بھائی ... آریہ سماج کو باغی قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی ...

... کو اٹھانے کا ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے دنیا میں ظلم کا پودا بہت دن پھلنے نہیں پاتا۔ اور نہ کبھی کسی قوم کو ظلم سے دبایا جا سکتا ہے :

مولوی۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ بر موقع احتیاطی تدابیر نے اس افواہ کو خواب پریشاں ہی بنائے رکھا۔ جب تک کہ ان باعث فساد انجمنوں اور سماجی تحریکوں کا قرار واقعی انسداد نہ ہو۔ مفسدہ انگیز جلسوں جلوسوں اشتعال انگیز تقریروں اور مذہب دھرم کی آڑ کے پردے میں سیاسی اغراض پورے کئے جانے والے اجتماعوں کا پوری طرح سدباب نہ کیا جائے گا۔ ملک سے اس مسموم فضا کا نابود ہونا ممکن ہے۔ جب تک ایسی مسموم ذہنیتوں کا اخراج اور درآمد پر بندش نہ ہو گی۔ ملک کے صلح پسند باشندے چین کی زندگی بسر نہ کر سکیں گے :

آریہ۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کی برداشت قوت نے اس قسم کے مفسدہ انگیز جلوسوں وغیرہ کے نتائج کو خواب پریشان بنائے رکھا۔ جب تک کہ جھوٹی افواہ پھیلانے والوں اور قانون کو ہاتھ میں لینے والوں اور اُن کی پیٹھ ٹھونکنے والوں کا پوری طرح سدباب نہ کیا جائے گا۔ ملک سے مسموم فضا کا نابود ہونا ممکن ہے۔ اور جب تک ان مفسدہ انگیز جلوس۔ اشتعال انگیز تقریروں اور امن کے پردے میں آریہ سماج کو دبانے کی کوشش کرنے والوں اور دینداری جن لیڈر و دیگر شر انگیز تقریر کرنے والوں کا اخراج اور درآمد پر بندش نہیں لگائی جائے گی۔ بلکہ قرار واقعی سزائیں نہ دی جائیں گی تب تک صلح پسند باشندے چین کی زندگی بسر نہ کر سکیں گے :

مولوی۔ آخیر میں ہم مسلمانان حیدرآباد کو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اُن کی پر موقعہ ...

بانی

ڈاکٹر ... صاحب کے ... کی

منجانب

اسٹار

ٹریڈ مارک

رجسٹرڈ

ٹی ... ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

سنہ ۱۹۸۴ء

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

قریباً پچاس سال کی مشہور ہندوستانی دوا

گود کے بچوں کی ایک ہی دوا

پودن ہرا (REGD) اصلی عرق پودینہ قیمت کلاں شیشی چودہ آنہ ۱۴؍ ڈاک محصول چھ آنہ۔ خورد شیشی دس آنہ۔ ڈاک محصول چھ آنہ (۶؍) :

(بدہضمی، ریاح اور بچوں کے پیٹ پھولنے میں از حد مفید ہے)

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ بدہضمی کی علامتیں اس سے جلد رفع ہوتی ہیں۔ خاص کر گود کے بچے اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ایسی حالت میں بے ضرر ہونے کی وجہ سے آپ بلا تشویش ایسے بچوں کو دے سکتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی۔ دودھ کی قے رفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے۔ نمونہ کی شیشی قیمت تین آنہ۔ نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے : اس لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں :

تندرست بچہ سب کو پیارا لگتا ہے

لال شربت (REGD) لال شربت قیمت فی شیشی تیرہ آنہ۔ ڈاک محصول آٹھ آنہ ۸؍ بچے لڑکے اور پر سوتی کی طاقت کو ان اپنے بچے کو فربہ اور مضبوط دیکھ کر خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے اسے بخوشی تمام پیتے ہیں۔ اس سے ان کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی کو پورا کرنے کی اس میں عجیب طاقت ہے۔ نمونہ کی شیشی دو آنہ۔ نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے مقامی ایجنٹوں سے خریدیئے :

بلا قیمت میں نئی دوائیوں کی فہرست اور ۱۹۳۸ء کی جنتری ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیے۔

نوٹ۔ یہ دوائیں ہر جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ کی کفایت کی غرض سے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے :

ایجنٹ :۔ لاہور میں جناب منیجر صاحب پیسہ اخبار۔ لاہور

لین دین کرنیوالو! خبردار۔ اپنا یہ سب سے زیادہ مفصل مکمل اچھا سچا ہتھیار خرید لو

کپور چند وکیل کا

ساہوکارہ قانون دوسرا ایڈیشن

۲۲۰ صفحے

قرضہ کو ... برتا مثالیں دیکر فارم بھر کر سادہ اُردو میں سمجھائی گئی ہے (ٹریبیون)

... اس کی موجودگی میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی (دیر بھارت) "اس کو پاس رکھنے سے ہر شخص ... قانون کی زد سے بچ سکتا ہے" (پرتاپ) "تمام باتیں اس کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ساہوکار اور نیز تمام لوگوں کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے" (ملاپ)

... اردو انگریزی دونوں زبانوں میں مکمل ایکٹ اور قواعد بھی ہیں۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ :- ہر جگہ ہر تاجر کتب نیز ... ایکسپرٹ لا ہاؤس۔ فاضلکا

CC0, Gurukul Kangri Collection

سارودیشک آریہ ودوت سمیلن

سارودیشک سبھا دوارا سنگھٹت دھرم آریہ سبھا کے آدھین ہی ورش ایک آریہ ودوانوں کا سمیلن ہونا سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے۔ پہلا سمیلن دہلی میں ہوگا۔ تاریخوں کی سوچنا پھر پرکاشت کی جائیگی۔ اس میں آریہ ودوان نیت وشیوں پر اپنے اپنے نبندھ پڑھیں گے۔ بعد ازاں وہ نبندھ پستک آکار میں چھپوائے جایا کریں گے۔

سمیلن کا اُدیش یہ ہے۔ کہ ویدک ساہتیہ کے پوشیدہ رتنوں کو سرو سادھارن تک پہنچایا جائے۔ سمیلن کے نیم پھر پرکاشت ہونگے۔ آریہ ودوانوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ نمن وشیوں میں سے جس پر نبندھ لکھنا سویکار کریں۔ اُس کی سوچنا کرپیا یتھا سمبھو جلد مجھے دیں۔

(۱) رشی دیانند کے ویدارتھ کرنے کی شیلی۔

(۲) ویدک رشی جن میں اگنی وایو آدتیہ انگرہ بھی شامل ہیں۔

(۳) ویدک دیوتا جن کے نام وید منتروں کے ساتھ لکھے ہیں۔

(۴) ویدوں میں اتہاس۔

(۵) ویداور نرکت۔

(۶) ویدوں میں شاکھا۔

(۷) ویداور براہمن گرنتھ۔

(۸) ویداور پشچمی ودوان۔

(نارائن سوامی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا بلیدان بھون - دہلی)۔

آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ چناؤ

پردھان - لالہ دینی دیال جی رئیس۔ اُپ پردھان لالہ گردھاری لعل جی سوری۔ بابو برج لعل جی اسسٹنٹ سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ۔ منتری لالہ چرن داس ایڈووکیٹ۔ اُپ منتری لالہ سروپ نرائن پلیڈر۔ خزانچی۔ لالہ گیان چند جی تیل والے۔ پستکادھکش لالہ رام رکھا مل جی گپتا۔

(چرنداس، ایڈووکیٹ سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ)۔

ساماجک جگت

آریہ کانگرس کا اجلاس - بھارت کی سمست آریہ سماجوں کے نام گھوشنا

(۱) سارودیشک آریہ سمیلن (آریہ کانگرس) کا دوسرا اجلاس بریلی میں ہونا نشچت ہوا ہے۔ بریلی میں سواگت کارنی سبھا بن گئی ہے۔ جس کے ادھیکاری اور سدسیہ آپ سے جس پرکار کی بھی سہایتا سمیلن کے سپھل بنانے کے لئے چاہیں آپ دے کرانُگرہیت کریں۔

(۲) سبھا نے اُپریکت سمیلن کے سمبندھ میں نیم بناتے ہوئے یہ بھی طے کیا ہے۔ کہ یہ کانگرس راج نیتک وشیوں پر بھی وچار کرسکتی ہے۔ اس لئے جو سجن آپ کے سماج کے ممبر کہیں ایسے ہوں۔ جنہیں راج نیتک وشیوں میں وشیش دلچسپی ہو۔ آپ انہیں پریرنا کر سکتے ہیں۔ کہ اس سمیلن کے کاریوں میں وہ وشیش بھاگ لیں۔

(۳) سمیلن کے نیم ہندی کے سارودیشک میں چھپے ہیں۔ انہیں آپ دیکھ سکتے ہیں۔

(نارائن سوامی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)۔

دینا نگر میں آریوں کا میلہ

آریہ سماج دینانگر کا وارشک اُتسو ۲۴-۲۵-۲۶ جولائی ۱۹۳۱ء کے لئے نشچت ہوا ہے۔ اور یہ موسم یہاں خاص طور پر خوشگوار ہوتا ہے بادل آرہے ہیں۔ اگر چند روز میں بارش شروع ہو گئی۔ جو کہ اُمید ہے۔ کہ ہو جاوے گی۔ تو آرام اُتسو کے دنوں میں قائم ہوگا۔ اس سماج کو ہمیشہ فخر رہا ہے۔ کہ ارد گرد کے دیہات سے سینکڑوں اور ہزاروں آریہ سبھا سدوں کی شمولیت کے علاوہ گورداسپور ضلع کے تمام آریہ سماجوں کے آریہ بھائی بھی اپنی تشریف آوری سے اُتسو کی شوبھا کو بڑھاتے ہیں۔ اور ان کی کرپا سے اُتسو میں حاضری ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔ بلکہ وہ مہانو بھاؤ جو پنجاب بھر کے سالانہ اُتسووں میں شامل ہوا کرتے ہیں۔ اُن کی زبان سے بارہا سنا ہے

کہ دینانگر سماج کے جلسہ پر لاہور سماج کے اُتسو سے دوسرے نمبر پر حاضری اور رونق ہوتی ہے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے خاص قابلیت و شہرت کے ودوان اور ودوان پنڈتوں و دیگر بھجنیکوں کے بھیجے جانے کے لئے پرارتھنا کی جا رہی ہے۔ اور پورن آشا ہے۔ کہ وہ ہمیں کسی طرح سے نراش نہیں کریں گے۔ بلکہ اپنی تشریف آوری سے اُتسو کی شوبھا کو بڑھا کر اپنے منوہر اُپدیشوں سے کرتارتھ کریں گے۔ یہ بھی وچار ہو رہا ہے کہ ضلع بھر کی تمام سماجوں کے خاص پرتی ندھی منترنگ سبھا بلا دیں۔ جو اس اوسر پر ضلع کی ساماجک دشا کو اونچا کرنے کے لئے جس جس پرکار وہ اپنا سہیوگ دے سکیں۔ اُس پر وچار کیا جاوے اور آریہ سماج کے کام کو خاص طور پر ترو تازہ کیا جاوے اس لئے میری سمست آریہ بھائیوں سے عموماً اور گورداسپور کے ضلع کے بھائیوں سے خصوصاً بزور پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس یگیہ میں شامل ہو کر امرت پان کرنے کا یتن کریں اور یگیہ کی شوبھا کو بڑھا کر پُنیہ کے بھاگی بنیں۔

دکوری شنکر از دینانگر۔

گنپتی لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ

شری پوجیہ سیٹھ ہری کرشن جی بجاج رئیس بڑہان پور سی - پی کے ادار بھاؤ سے ہم پہلے بھی کرتگیہ ہیں۔ جبکہ انہوں نے اس سے پہلے گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کی سہایتا کے لئے پانچ سو روپیہ اپنے پتر چرنجیو ہرش چندر کی شبھ شادی پر کرم کے لئے اور پچیس روپے ماہوار کے لئے دیئے تھے۔ اب میری اپیل پر آپ کی پتر بہو شریمتی سیتری ستیہ وتی جی نے مبلغ پچیس روپیہ اپنی پیاری کنیا پاٹھشالہ کے لئے دان ارسال کرکے پاٹھشالہ کی پڑھی ہوئی پتریوں کے لئے ایک مثال قائم کی ہے۔ آشا ہے کہ اسی طرح گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کی شکشت پائی ہوئی پتریاں جہاں بھی ہوں۔ اس کٹھن سمے میں

YOUR EYE

کیا : سے کوئی تکلیف ہے ؟ اگر ہے تو سیارز وڈئیس ہنی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیربہدف نہائت ہی پسندیدہ علاج ہے۔ بچوں کے لئے بھی مفید ہے تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت:

سمتھ اینڈ کیمبل - لاہور

بیروزگاروں کی ضرورت

جو اصحاب ملازمت ایجنسی منیجری سپروائزری مستری وغیرہ وغیرہ کی کرنا چاہیں۔ فوراً چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر درخواست کا فارم طلب کریں۔ ہمارے قوائد بموجب جن اصحاب کو ملازمت نہ ملیگی انکو یکصد روپیہ بطور ہرجانہ ہماری ایجنسی ادا کرے گی۔

منیجر سروس ایجنسی برنالہ ریاست پٹیالہ

آریہ سماجوں کو اطلاع

تمام آریہ سماجوں کی سوچنا کے لئے یہ فہرست کی جاتی ہے۔ کہ نگر پرچار کے لئے جو آپ کو ٹریکٹ چھپ رہے تھے۔ وہ اب بکری کے لئے تیار ہیں۔ جو سماجیں نمونے منگوانا چاہیں۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگالیں۔ شری نارائن سوامی جی۔ سوامی ستیانند جی۔ سوامی سروانند جی۔ سوامی وشوانند جی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی۔ ایم اے۔ پروفیسر رام دیو جی بی اے۔ مہاتما ہنسراج جی وغیرہ چوٹی کے آریہ ودوانوں اور سنیاسی مہاتماؤں کے ان سُندر ٹریکٹوں کا پرچار ویدک دھرم پرچار میں آشا ہے کہ آریہ پُرش ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔ مکمل فہرست درخواست آنے پر بھیجی جاتی ہے۔

مُفت تقسیم کرنے کیلئے بڑھیا ٹریکٹ اردو میں

شری نارائن سوامی جی کا لکھا ہوا ٹریکٹ "تمہیں ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟"

"سوامی ستیانند جی کا لکھا ہوا ٹریکٹ" "ایشور پرارتھنا کا طریقہ"

" سروانند " " " "ہر جگہ پرکاش کے کرشمے"

" پروفیسر رام دیو جی " " "ویدک دھرم اور پشچمی ودوان"

" پنڈت گنگا پرشاد جی " " "لوگ کیا کہتے ہیں؟"

" مہاتما ہنسراج جی " " "ویدک مالا"

" " " "رشی دیانند اور ویدک دھرم"

اسی طرح مختلف مضامین پر مختلف ودوانوں کے بیس کے قریب نہایت زبردست ٹریکٹ تیار کرائے گئے ہیں۔ تمام ٹریکٹ باتصویر ہیں قیمت ۸ صفحہ والے ایک روپیہ سینکڑہ سولہ صفحہ والے ڈیڑھ روپیہ سینکڑہ ٹریکٹوں کیلئے ٹریکٹ

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے عوام الناس میں آریہ سماج کا پرچار کرنے کیلئے نہایت مفید ثابت ہونگے۔

منیجر آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ لاہور

Digitized by eGangotri

اپنی پیاری پاٹھشالہ کی سہائتا دل کھول کر کرینگی (یعنی مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کر کے یش کے بھاگی بنیں)۔ بودیانہ نواسی بھائی بھی باہر سے اپنا کرتویہ پالن کریں ؛ (بھوارام نبر خزانچی گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ ودیالیہ پنجاب) ؛

آریہ سماج قصور کا چناؤ

آریہ سماج قصور کا چناؤ ۲۱ جون کو منن پرکار ہوا :- لالہ بیر کھ رام جی بی اے کو رذانہ ودھنی پردھان۔ لالہ شنکر داس جی اسسٹنٹ آپ پردھان۔ لالہ منگل داس جی وکیل ہیڈ آپ پردھان۔ کشن لال منتری۔ لالہ رام پت لال جی آپ منتری۔ لالہ گوبند سہائے جی کوشادھکش۔ لالہ ہری چند جی پستکادھکش۔ مہاشہ ست پال جی کلکٹر دبراے اگرہی ماسک چندہ ؛

(۲) آریہ سماج مندر قصور میں سپتاہک ست سنگ کے بعد مسٹر نور الٰہی ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن لاہور ڈویژن کے ہندی مٹانے کے سرکلر کے خلاف بطور پروٹسٹ سرو سمتی سے منتخب پرستاؤ سویکار ہوا۔ کہ یہ سبھا نور الٰہی کے سرکلر کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس سرکلر کو ہندی سنسکرت کی تعلیم کے واسطے بھاری ضرر رساں خیال کرتا ہے (رکشپال منتری آریہ سماج قصور) ؛

آریہ سماج بھٹنڈہ (ریاست پٹیالہ) کا واریشک چناؤ

آریہ سماج بھٹنڈہ کا چناؤ بپنڈت بنواری لال ادھشٹاتا کی صدارت پر چار کی ادھکتا میں ۵ جولائی کو منن پرکار ہوا :- پردھان۔ مہاشہ رام ناتھ جی۔ اپ پردھان مہاشہ رام دت جی۔ مہاشہ سوہن لعل جی۔ منتری۔ مہاشہ ٹہل رام۔ آپ منتری مہاشہ پرتم داس جی۔ مہاشہ کستوری لعل جی۔ کوشادھکش مہاشہ ٹالیہ رام جی۔ پستکادھکش مہاشہ بابو رام جی۔ (ٹہل رام منتری آریہ سماج بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ) ؛

آریہ سماج مندر جہلم کے لئے دان

آریہ سماج گورو کل دیباگ جہلم ملک مندر شین محلہ جہلم میں تعمیر ہو رہا ہے۔ اخبار پرکاش دوارا اور تیلیم دوارا اپیل کی گئی۔ جس کا جواب دانی سجنوں کی طرف سے بہت مل رہا ہے۔ اس وقت تک جو رقومات ملی ہیں۔ ان میں سے بڑی رقم پانچ صد روپیہ کی پراپت ہوئی ہے۔ جو شریمتی پرکاش دیوی جی سپتنی منشی باہتی رتن دیو مہاجن... دیوان چند جی ... نے ... کے نام کا کمرہ ... بنوانے کے لئے دان کی ہے۔ ... روپیہ انہیں ... لالہ ... جی ... وکیل ... (... منتری ...)

آریہ سماج جینہ جنکشن کے سماچار

مہاشہ دھرم چند جی بی ایس سی سابق مہاشہ قمر الدین ملکانہ راجپوت کے کئی روز متواتر شہر کی سماج میں دیاکھیان ہوئے۔ اور تین دن ریلوے سٹیشن کی سماج میں ان کے منوہر دیاکھیان ہوئے۔ جن میں تیز جنم کو سائینٹیفک طریقہ سے مہاشہ جی نے ٹھیک ثابت کر دکھایا۔ اوم شبد کی دیاکھیا اور آریہ سماج کے پہلے چار نیموں کی فضیلت پر دونوں لیکچر بھی بہت دلکش ہوئے۔ اہل اسلام کی طرف سے ایک نابینا مولوی نے کئی سوالات کئے جن کا مہاشہ جی نے ایسا جواب دیا کہ مولوی صاحب لاجواب ہو گئے۔ مہاشہ دھرم چند جی نے جب اپنے کئی سوال مولوی صاحب پر کئے۔ تو مولوی صاحب ان کا جواب دینے سے قاصر رہے۔ مہاشہ جی شدھی سبھا انبالہ کی طرف سے شاخ انبالہ میں کام کرتے ہیں۔ سماج سے مبلغ دس روپیہ شدھی سبھا کے واسطے دھن جمع کر کے دیا گیا۔ (منشا لال آپ منتری آریہ سماج ریلوے اسٹیشن جینہ جنکشن) ؛

بچھڑے ہوئے بھائی کا پھر ملاپ

بتاریخ ۲۶ جون کو ادھگیر آریہ سماج میں ایک کائستھ بھائی جو ہو گیا اور اسنتری لوبہ سے مسلمان ہو گیا تھا۔ آریہ دھرم میں داخل ہوا۔ شدھ شدہ بھائی کا نام بجائے عبدالصمد خان کے پورن نام مجلس والوں نے ہی رکھوا گیا۔ اور ان کے رشتہ داروں نے خوشی سے ان کو قبول کیا۔ شدھ شدہ بھائی نے ایک بڑا سہ بھوج بھی کرایا۔ پرماتما سب بچھڑے بھائیوں کو نیک بدھی دے (منتری آریہ سماج ادھگیر) ؛

میمیو میں آریہ بال سبھا

اینگلو ناگری سکول میمیو میں جو تین سال سے قائم ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کو اچھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سکول کا انتظام ادیتگ سبھا کے ماتحت مینیجنگ کمیٹی کے ہاتھ میں ہے۔ سکول میں آریہ بال سبھا، ستھاپت ہے۔ جس کے سب ودیارتھی سبھاسد ہیں۔ چوتھی جماعت کا ایک لڑکی بطور منتری کام کرتی ہے۔ سبھا کا ہفتہ واری ست سنگ ہر سنیچروار آریہ سماج مندر میں ہوا کرتا ہے۔ بچوں کو سندھیا اور ہون تھا پیار اور آدی سکھایا جاتا ہے۔ بچوں کے لئے ایک لائبریری بھی کھول دی ہے۔ اس میں ہندی بھاشا میں دھارمک سماچار اور اتہاس کے متعلق چھوٹی چھوٹی کتابیں رکھی گئی ہیں۔ ماسک پتر بھی منگوائے جاتے ہیں۔ یہ سبھا آریہ سماج میمیو کے ممبروں اور یہاں ہر طرح سے مدد دیتی ہے ؛ (رام آر شرما ہیڈ ماسٹر) ؛

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کا پرستاؤ

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کے ہفتہ واری ست سنگ میں شیخ نور الٰہی کے ہندی کش سرکلر کے خلاف رزولیوشن پاس ہوا جس میں منسٹر تعلیم و دیگر افسران متعلقہ سے اس سرکلر کو منسوخ کرنے کی امید کی گئی ؛ (رام کنور نہر لال منتری آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور پنجاب) ؛

چوڑاکرم و کرن بیدھ سنسکار

مہاشہ رودرا رام پردھان آریہ سماج سمنبرولا بیٹ کے بیٹر بلبیر دیو کا چوڑاکرم سنسکار و کرن بیدھ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ ایک روپیہ دان ملا۔ (منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج میرپور کے سماچار

(۱) شریمان مہاشہ سنت رام میرپور۔ میں نہایت قابل وکیل تھے۔ یہ افسوس ہے کہ وہ چند دن بیمار رہ کر چل بسے ہیں۔ رشی دیانند کے اننیہ بھگت تھے۔ ۵۰ ہزار روپیہ دان کر گئے ہیں۔ جس میں سے ۳۰ ہزار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب؛ ۴ ہزار آریہ پرادیشک پرتی ندھی کے لئے ہے ؛

(۲) میرپور سماج کے سپتاہک ست سنگ و روزانہ ہون کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ کنیا پاٹھشالہ کی عمارت بن رہی ہے۔ آریہ بھائی سب اجتماعی کاریوں کو بخوبی پورا کر رہے ہیں۔ (کرم چند سپتل منتری آریہ سماج میرپور) ؛

ہندی کش سرکلر کے خلاف پرستاؤ

آریہ سماج بھگوا نگڑہ آریہ سماج جھوک انرا آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ نے اس سرکلر کے خلاف پر زور پرستاؤ پاس کئے ہیں ؛

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہیں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش و تکلیف سے بچائیگی

ہیضہ

اور

دیگر تمام امراض معدہ کو بھگانے والی کامیاب دوا

امرت دھارا

زبان زد خلائق ہے۔ ہر شخص آپ کو اس کا نام تجویز کر دے گا!

بہترین اندرونی و بیرونی ڈس انفکٹنٹ (جرم کش) ہے

لہذا تقریباً تمام وبائی امراض و ہیضہ کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور تندرستی بخش ہے۔ نیز معدہ کی تمام تکالیف اور خانگی امراض کے لئے بہترین دوا ہے

اسے اپنے جیب مکان اور دماغ میں ہمیشہ رکھو!

قیمت فی شیشی ۲ روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی /۸

ترکیب استعمال ایک کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ... جس زبان میں چاہئے خط میں تحریر فرماویں ... امرت دھارا کی دیگر ادویات ... مفت بھیجی جاتی ہے

احتیاط — نقلوں سے بچو کیونکہ ... امراض میں دھوکا دیکر ... کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو ؛

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ۔ امرت دھارا ۔ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ودھوا وواہ منڈن

بجواب تردید ودھوا وواہ

(از پنڈت وشنو ناتھ جی آریہ اپدیشک)

۲۵-۲۶- دسمبر ۱۹۳۰ء کو حیدرآباد دکن میں ودھوا وواہ پر مابین آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا شاستر ارتھ ہوا - اس کے بعد آریہ سماج کی طرف سے ایک مسودہ برائے جواز شادی بیوگان بخدمت مجلس واضع قوانین ریاست حیدرآباد ارسال کیا گیا - یہ ٹریکٹ موسومہ تردید ودھوا وواہ اسی کے برخلاف شائع کیا گیا ہے - ہر ایک سمجھدار انسان اچھی طرح سے جانتا ہے - کہ ہندو قوم میں ودھوا وواہ کے رواج نہ ہونے سے کس قدر نقصان ہو رہا ہے لاکھوں دیویاں رنج والم کی زندگی بسر کر رہی ہیں - ڈر آچار پھیل رہا ہے - بھرون ہتیا ہوتی ہے - بڑے بڑے خاندانوں کی بہو بیٹیاں ودھرمیوں کے ہاتھ جا رہی ہیں لیکن ان ہٹ دھرمیوں کے پتھر دل پر ان واقعات کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا - دھرم کا نام لے کر قوم کا بیڑا ڈبونے والے یہ بھی نہیں جانتے - کہ دھرم کس کا نام ہے - سب شاستر اسباب پر متفق ہیں کہ دھرم ان اصولوں کا نام ہے - جن پر چلنے سے اس لوک اور پرلوک میں بھی سکھ پراپت ہوتا ہے - اور اس کے برخلاف ادھرم - اس اصول کے مطابق ودھوا وواہ ادھرم کیسے ہو سکتا ہے - منو جی کے کتھن انوسار

धर्मचर्यसु ... रक्षेदेकम

جس دھرم کے نام پر انسان ... اور جاتی کو اتینت ہانی پہنچ رہی ہو - جیسے ودھواؤں کو پنر وواہ سے روکنا سرو تھا تیاگ کے یوگیہ ہے - اس واسطے ضرورت محسوس ہوئی ہے - کہ اس ٹریکٹ کا مناسب جواب ناظرین پرکاش کے سامنے رکھا جاوے - اس سے نہ صرف اسی ٹریکٹ کا بلکہ پرانکوں کی طرف سے پیش ہونے والے اعتراض کا امتحان ہو جاوے گا - سہولت کے لئے اس مضمون کو بطور سوال و جواب لکھا جائے گا:

سوال کوئی قانون جس کا اثر جس قوم پر پڑتا ہو - جب تک اس قوم کی طرف سے پیش نہ کیا جاوے - پاس نہیں ہونا چاہئے - چنانچہ سر ہری سنگھ گوڑ کا سول میرج بل جو لیجسلیٹو اسمبلی میں پیش ہوا تھا - گورنمنٹ نے اسی بنا پر اس سے اختلاف کیا - ایسے ہی قانون ودھوا وواہ کا زیادہ اثر سناتن دھرم پر پڑتا ہے - جب تک اُسی کی طرف سے مطالبہ نہ کیا جاوے - قانون کی صورت میں نہیں آنا چاہئے:

جواب - سب طرح کے قوانین پر یہ اصول عائد نہیں ہو سکتا - وہ قوانین جن سے پرجا کا بہت ہت ہو - یا اُس کے بنا بھاری نقصان ہو رہا ہو - قوم کے بھی خواہ کسی ایک شخص کے بھی مطالبہ سے یا گورنمنٹ اپنے طور پر بھی پاس کر سکتی ہے - قانون ستی - بھرگو پتن - دھرنا وغیرہ اسی بنا پر بنائے گئے ہیں - حال ہی میں سناتن دھرمی اور مسلمانوں کی بھاری مخالفت کے باوجود شاردا ایکٹ پاس کر دیا گیا - سرکاری علاقوں میں ودھوا وواہ بھی مدت سے جائز قرار دیا جا چکا ہے - اس حالت میں ریاست حیدرآباد میں جہاں ہندوؤں کی کثیر آبادی ہے - اس قانون کا پاس ہونا نہایت ضروری ہے:

سوال - ریاست حیدرآباد میں شودر ودھواؤں کی تعداد ۹۹۵۲۴ - اور اندرون عمر ۳۰ سال ۱۸۶۹۵۸ ہے - اور برہمن کشتری ویش ودھواؤں کی سنکھیا ۸۷۶۰۵۷ - اور اندرون ۳۰ سال ۱۲۸۳۶ ہے - شودروں میں ودھوا وواہ جائز ہے - باقی کیا ۱۲۸۳۶ ودھواؤں کے لئے قانون بنوایا جاوے؟ کیونکہ اندرون ۳۰ سال ہی ودھوا وواہ مناسب ہو سکتا ہے:

جواب - قانون کا منشا تو یہ ہے کہ رعیت کا ایک شخص بھی بے جا تکلیف نہ اٹھاوے - یہ تو بڑی تعداد ہے - اور معلوم ہوتا ہے - کہ حساب کا قاعدہ آپ نے کسی پنڈت سے پڑھا ہے - کیا ان اندرون سی سالہ ۱۲۸۳۶ ودھواؤں کے بعد کوئی ہندو ودھوا اس عمر کے اندر نہ ہو گی؟ مہربان! ذرا عقل کے ناخن لو - یہ قانون صرف انہیں ودھواؤں کے لئے نہیں - بلکہ ان کے بعد بھی ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہونے والی معصوم ودھواؤں کے رنج والم کا علاج ہو گا:

سوال ستیارتھ پرکاش کے چوتھے سملاس میں دوجوں (برہمن کشتری - ویش) کے لئے اندواج بیوگان سوامی دیانند جی نے بھی خلاف وید ہی نہیں - بلکہ خلاف مصلحت اور تنظیم سماج ہونا بتایا ہے:

جواب - شری سوامی جی کی اس تحریر کے ساتھ ذرا اُن کے بتائے ہوئے برہمن کشتری ویش کے لکشنوں پر بھی وچار کر لیا ہوتا - آج کل کے گن کرم سوبھاؤ سے رہت صرف جنم کا بھیمان کرنے والے برہمن کشتری ویش بھی رشی کی درشٹی میں شودر ہیں - اگر آج بھی وہ دوج پیدا ہو جاویں - تو ودھوا وواہ کی ضرورت ہی نہ رہے اور ودھواؤں کی تعداد بہت کم ہو جاوے:

بھارت ورش میں ۱۹۱۱ء میں اندرون پندرہ سالہ ودھواؤں کی تعداد ۳۴۷۸۹۵ تھی - لیکن یورپ میں اس عمر کی ودھوا ایک بھی نہیں ملتی - اس کی وجہ یہ ہے - کہ وہاں پندرہ سال سے کم عمر میں کسی کنیا کا وواہ قانوناً منع ہے ہمارے شاستر ۱۶ سال کی عمر میں کنیا کا وواہ جائز بتلاتے ہیں - پہلے نہیں - اور اسی طرح لڑکے کی شادی ۲۵ سال سے پہلے نہیں ہونی چاہئے اگر اس پر عمل ہونے لگ جاوے - تو چھوٹی عمر کی ودھواؤں کی تعداد تو بالکل نہ رہے - اور برہمچریہ کے کارن اکال مرتیو کے کم ہو جانے کے کارن کوئی اتھاگنی ہی ودھواپن کے دکھ میں مبتلا ہو - لیکن اس اوستھا میں بھی رشی نے آپتکال میں دوج ودھوا کے پنر وواہ کو جائز قرار دیا ہے - ودھوا وواہ کے نقصانات نیوگ کے مقابلہ میں دکھلائے ہیں - آج کل جبکہ آپت کال میں نیوگ کا رواج بھی نہیں - ودھوا وواہ کے نہ ہونے پر جو دبھچار بھروں ہتیا اور دھرم تیاگ کی ہندو جاتی میں ہانی ہو رہی ہے - اس کا خیال کرتے ہوئے ودھوا وواہ کا رواج نہایت ضروری ہے - اور یہ مہرشی دیانند جی کے منشا کے ہرگز برخلاف نہیں - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں - کہ ہر ایک ودھوا کو پنر وواہ کے لئے مجبور کیا جاوے - جن کے ہاں سنتان ہے - اُن کے لئے پنر وواہ ٹھیک نہیں - اور جو سچے دل سے برہمچارنی رہنا چاہے اُس کے لئے بھی جبر نہیں - ہاں بال ودھواؤں کا تو کنواری کنیاؤں کی طرح پنر وواہ ہو جانا چاہئے - بے اولاد جوان ودھواؤں کا اُن کی مرضی سے اور سنتان دانی ودھوا کا دبھچار دوش کے سندیہہ سے پنر وواہ ہونا چاہئے ہاں اس ذہنیت کا دور کرنا ضروری ہے - کہ ودھوا وواہ پاپ ہے - اسی باعث ہندو بیوہ چھپ چھپ کر دُر آچار کراتی ہیں - لیکن پنر وواہ کا نام نہیں لیتیں + (باقی آئندہ)

آریہ یووک سماج قلعہ سوبھا سنگھ کی قائمی

قلعہ سوبھا سنگھ میں ۲۴ جولائی کو آریہ یووک سماج قائم ہو گئی ہے - جس کا مندرجہ ذیل چناؤ ہوا

پردھان ادم پرکاش جی - منتری گرری شنکر جی - سب منتری پیارا لال - خزانچی رام دھن جی - ذگری شنکر آریہ یووک سماج قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

Digitized by eGangotri

حکیموں ویدوں ڈاکٹروں کیلئے نہایت ضروری اعلان

آل انڈین میڈیکل سوسائٹی اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ ویدوں، حکیموں، ڈاکٹروں وغیرہ کو اُن کی اصلی لیاقت معلوم کرا کر اُن کے اندر پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرایا جاوے۔ اور اس امر کا پرچار کیا جاوے کہ سندات اور سرٹیفکیٹ کی کیا قدر ہو سکتی ہے۔ اس سوسائٹی کا ہر مرد و عورت بلا امتیاز مذہب و ملت کے جو بھی آیورویدک، یونانی حکمت، ہومیوپیتھک وغیرہ کے کسی بھی حصہ سے شوق رکھتا ہو ممبر بن سکتا ہے۔ ہر ممبر کو ممبری کا سرٹیفکیٹ M.A.M.S کا مفت دیا جاتا ہے۔ جو کہ ہر ممبر اپنے نام کے ساتھ لکھ سکتا ہے۔ ممبری کی فیس داخلہ پانچ روپے اور سالانہ چندہ دو روپے ہے۔ ہر ممبر کو سوسائٹی کی شائع شدہ کتب نصف قیمت پر دی جایا کریں گی۔ سوسائٹی کے ہر ممبر کو اولڈ انڈین میڈیکل کالج کے اگزامینر کے اختیارات ہوں گے۔ جن کو وہ جب چاہے امتحان لے کر سفارش کر کے اُن کے لئے سرٹیفکیٹ منگوا سکتے ہیں۔

اولڈ انڈین میڈیکل کالج برنالہ

کالج ۱۹۲۷ء سے جاری ہے۔ اور ۱۹۳۰ء میں گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ اب ۱۵ جون ۱۹۳۱ء مطابق یکم ہاڑ سمت ۱۹۸۸ کو بموقعہ سلور جوبلی مالک و پرنسپل کالج آل انڈین میڈیکل سوسائٹی کے ماتحت آ چکا ہے۔ ہر بالغ مرد و عورت حسب قواعد کالج سے سند حاصل کر سکتا ہے۔ قواعد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) ایک دن کے لئے کالج میں آ کر یا آل انڈین میڈیکل سوسائٹی کے کسی ممبر کے پاس امتحان دے کر اپنے کام کی تسلی کرا دے۔ کہ واقعی حکمت وغیرہ کے کام سے بخوبی واقف ہے۔ اور کر سکتا ہے۔ (۲) جس سے حکمت کی تعلیم حاصل کی ہو اس سے اس امر کی تصدیق کہ فلاں جماعت کے لائق ہے (۳) پانچ معززین کی تصدیق کہ یہ کام حکمت کر رہا ہے۔ اور جانتا ہے۔ اس صورت میں ہر صیغہ کی پہلی جماعت کے لئے دو سال۔ دوسری جماعت کے لئے تین سال اور تیسری جماعت کے لئے چار سال سے کام کرنے والا ہو۔ (۴) سب سے بڑی جماعت یعنی چوتھی جماعت کے لئے مصنف کتاب ہو۔ یا ۱۶ صفحہ کا ایک جواب مضمون درخواست کے ہمراہ آنا چاہئے۔ فیس ہر صیغہ کی پہلی جماعت کے لئے ۱۰ روپیہ۔ دوسری جماعت کے لئے ۱۵ روپیہ۔ تیسری جماعت کے لئے ۲۰ روپیہ۔ اور چوتھی جماعت یعنی سب سے بڑی جماعت کے لئے ۲۵ روپیہ مقرر ہے۔

نام جماعتیں

آیورویدک	(۱) ویدراج - (۲) کوی راج (۳) بھشگ مارتنڈ (۴) آیوروید آچاریہ
یونانی حکمت	(۱) طبیب حاذق - (۲) حکیم حاذق - (۳) عمدۃ الحکماء - (۴) شمس الحکماء
ہومیوپیتھک	(۱) ایل - ایم - ایس - ایچ - (۲) ایم - بی - ایچ - (۳) ایم - ایم - ایچ - (۴) ایم ڈی - ایچ -
بایوکیمک	(۱) ایل - بی - ایس - (۲) ایم - بی - ایچ - (۳) ایم - بی - ایس - (۴) ڈی - بی - ایس
کرومیوپیتھک	(۱) ایل سی - ایس - (۲) بی - سی - ایس - (۳) ایم - سی - ایس - (۴) ڈی - سی - ایس
علاج دندان	(۱) ایل - ڈی - ایس - (۲) بی - ڈی - ایس - (۳) ایم - ڈی - ایس - (۴) ڈی ڈی - ایس
علاج چشم	(۱) ایل - او - بی ٹی (۲) بی او - پی - ٹی - (۳) ایم - او - پی - ٹی - (۴) ڈی - او - پی - ٹی

طبی کتب

اب یہ مکمل فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس سوسائٹی کے ماتحت ہر ماہ کم از کم ایک طبی کتاب شائع کیا کرے۔ جس میں کہ ہندوستان کے ہر حصہ کے وید حکیم ڈاکٹر صاحبان اپنے اپنے تجربات بھیج سکتے ہیں۔ جن اصحاب کے تجربات ان کتب میں شائع ہونگے ان کو یہ کتب مفت ملا کریں گی۔ تجربات میں عام فہم عبارت۔ اور ادویات ایسی ہوں جو کہ ہر جگہ آسانی سے مل سکتی ہوں (خواہ یونانی ہوں یا ویدک) جس صاحب کا مضمون کتاب میں شائع ہوگا۔ ان کا نام مضمون کے شروع میں درج کیا جاویگا۔ اس لئے مضمون روانہ کرتے وقت اپنا پورا نام و ایڈریس وغیرہ ضرور تحریر کریں۔ یہ کتاب کم از کم ایک صد صفحہ کی ہوگی۔ جس کی قیمت آٹھ آنے (۸) ہوگی۔ سوسائٹی کے ممبر کو نصف قیمت پر ملا کرے گی۔

نوٹ - آپ کالج یا سوسائٹی کی فیس کا ایک تہائی حصہ اخبار پرکاش لاہور کے دفتر میں بھیجکر جمع کرا سکتے ہیں جسکے ذمہ دار ہم ہونگے۔ باقی ہیں سندوی پی کرا دیا کریگی۔ یا فیس کا ایک تہائی حصہ دفتر میں آ جانا چاہئے۔ بغیر پیشگی ⅓ حصہ کوئی سند جاری نہیں ہو سکتی۔

جنرل سیکرٹری

نمبر ۹۳ آل انڈین میڈیکل سوسائٹی ہیڈ آفس برنالہ ریاست پٹیالہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ٹیلیفون نمبر ۲۳۳

شریم

प्रकाश

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE.

اتوار ۴ ساون سمت ۱۹۸۸ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۱ء - جلد ۱۰

Sunday 19 JULY 1931

وید امرت

ओं भग प्रणेतर्भग सत्यराधो भगेमांधियमुदवा ददन्नः। भग प्रणो जनयगोभिरश्वै भर्ग प्र नृभिर्नृवन्तः स्याम्॥ ऋ० ७।४१।३॥

"اے ئیشورے سوروپ! سب کے اُتپادک ستیہ آچاریں پریرک - ایشوریہ پرد ستیہ دھن کے دینے ہارے - دھرماتماؤں کے ایشوریہ داتا - ہم کو اس پرجا کو دیجئے - اور اُن کے دان پر ہماری رکشا کیجئے - اے پرماتما! آپ گائے آدی گھوڑے آدی اُتم پشوؤں کے یوگ سے راج شری کو ہمارے لئے پرگٹ کیجئے - آپکی کرپا سے ہم لوگ اُتم منشوں سے بہت ویر منشوں والے اچھی پرکار ہوویں"

پرماتما کی ہمارا جھنا کے دو منتر پہلے دیئے جا چکے ہیں - یہ تیسرا منتر ہے - اس میں پرماتما کو بھگتی یکت منش کو پورنا کرنے والا - ایشوریہ پرد ستیہ دھن کے دینے والا - اور دھرماتماؤں کو ایشوریہ داتا کہکر پہلے اُستتی کی گئی ہے۔

پرماتما بھگتی کے یوگیہ ہے - اس لئے کہ وہ ست چت آنند ہے - اس میں استیہ کا لیش ماتر نہیں - یہ چیتن ہے - ایسا چیتن کہ اس سے کچھ چھپا نہیں سب کچھ روز روشن کی طرح اس کے سامنے ظاہر ہے - آنند ہے - ارتھات اس میں تکلیف کا کوئی امکان نہیں - اس پرکار کا جو پرماتما ہے - وہ بھگتی کے یوگیہ ہونا ہی چاہئے - پھر کہا گیا ہے کہ وہ آنرادک ہے - ارتھات سنسار کا پیدا کرنے والا ہے سارا سنسار اُس کے پربندھ میں ٹھہرا ہے - پھر وہ منشوں کو پورنا کرنیوالا ہے - پرماتما جیسی پریرنا کریگا - اس سنبندھ میں سندیہ کی کوئی بات نہیں - کہ پرماتما کی پریرنا کبھلائی کی ہی پریرنا ہوگی ستیہ کی ہی ہوگی - کیونکہ وہ ستیہ اور بھلائی کا بھنڈار ہے پھر وہ تمام ایشوریہ کا مالک ہے - اور سنسار میں ہمیں جو ایشوریہ پراپت ہیں وہ سب اُسی کے دیئے ہوئے ہیں - کیونکہ جب اس کے اتیرکت ایشوریوں کا سوامی اور کوئی ہے نہیں - تو اور کسی سے ملنے کی سنبھاونا ہی کیسے ہو سکتی ہے؟

ایسا جو پرماتما ہے - ویدکی شکشا ہے - کہ اس سے سُتتی کے بعد منش پرارتھنا کرے - کہ اے پرماتما! ہمیں یہ سب پدارتھ دیجئے - اس لئے کہ ہماری رکشا آپ کے دیئے ہوئے اُتم پدارتھوں رست کی پرپرنا رست کے دھن اور ایشوریہ سے ہو - پھر اُتم پریم کے ساتھ منش پرارتھنا کرتا ہے - کہ ہمیں گائے اور گھوڑے آدی اُتم پشو دیجئے۔

کون نہیں جانتا - کہ گائے آدی دودھ دینے والے اور بیل آدی کھیتی باڑی کے کام میں آنے والے اُتم پشوؤں سے منش کو اس پرکار کا شریک آنند ملتا ہے - کہ وہ سنسار کی طرف سے بے فکر ہو کر آتمک اُنتی میں تشپرت لگ سکتا ہے - پھر جب یہ سب ایشوریہ جو سنسار اور آتما کی اُنتی کے لئے آوشیک ہیں پراپت ہوں - تو یہ نشچت ہے - کہ وہاں منش اُتم اور ویر ہونگے - اور جہاں منش اُتم اور ویر ہونگے وہاں تمام پرکار کے سکھ کی پراپتی میں سندیہ ہو گیا - کہ وہ اس پرکار پراپت پرماتما کی ستتی کر کے منش اس سے ستیہ دھن اور ایشوریہ مانگے - اور اُن کا اُپکار ہی میں ویہ کرے - تو نسندیہ اس کا جیون سپھل ہے۔

(رام شرم)

دو کنیاؤں کے لئے وروں کی ضرورت

۸۲۸

(۱) ایک پندرہ سالہ کنیا کے لئے جو مدھیما (سنسکرت) کا کورس پڑھ رہی ہے ۲۲ سالہ ور کی ۔

(۲) ایک ۱۷ سالہ کنیا کے لئے جو اس سال کاویہ تیرتھ (سنسکرت) کا امتحان دے چکی ہے اور ہومیوپیتھی ڈاکٹری کے علاوہ زخمیوں کی فوری امداد کا امتحان پاس ہے ۔

نوٹ - دونوں کنیائیں گرہ کاریہ میں دکش اور ہارمونیم بجانا بھی جانتی ہیں ۔

۸۲۸ معرفت اخبار پرکاش لاہور

ور کی ضرورت!

۸۳۱

ایک شریف (جٹ) خاندان کی سولہ برس کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے ۔ کنیا سماجی خیالات کی ہندی خواندہ ۔ گھر کے سب کاروبار سے بخوبی واقف ہے ۔

ور کم از کم انٹرنس پاس شدہ برسر روزگار اور شریف خاندان کا ہونا چاہئے ۔

خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے ۔

نمبر (۸۳۱)

معرفت منیجر اخبار پرکاش ۔ لاہور

ور کی آوشیکتا ہے!

۸۳۰

کسی بھی دیش جاتی سے ۔ پرنشاسنری بی اے ۔ یا گورنمنٹ کل سناتک یا اس یوگیتا کا ہو ۔ آمدنی کم از کم ایک سو روپیہ ماہوار رکھتا ہو ہر سنت پشٹ کا ۲۲ برس کے درمیان آیو ہو ۔ ور آریہ ہو ۔ خاص حالت میں دوجاتی مات سے سنبندھ ہو سکتا ہے ۔ کنیا گورا رنگ گندمی رنگ سنسکرت میں پرتھما پاس جالندھر مہا ودیالیہ میں نویں شرینی میں پڑھتی اور ہندی رتن پنجاب پاس اور ہندی بھوشن کی قابلیت رکھتی ہے ۔ تندرست گرہ کاریہ میں دکش عمر ۱۶ برس ہے ۔

منتری آریہ سماج بھٹ پورہ پوسٹ آنوکھی ضلع مراد آباد

آوشیکتا ہے!

۸۲۷

ہری کرشن آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ کو

(۱) ایک ادھیاپکا کی جو کہ ٹرینڈ ہو اور دھرم شکشا اور سنسکرت اور ہندی پڑھا سکے ۔

(۲) ایک مڈل پاس سینیئر ٹرینڈ جو کرافٹ بھوگول سمیت گنت میں دکشتا رکھتی ہو ۔ آریہ سماجی کو ترجیح دی جاوے گی ۔ تنخواہ یوگیتا کے انوسار دی جاوے گی ۔ کم سے کم دیتن لکھیں ۔

منتری ہری کرشن آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ (بلوچستان)

دو ادھیاپکوں کی ضرورت

۸۲۴

آریہ پتری پاٹھشالہ کرتارپور کے واسطے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے ۔ ایک ایس ۔ وی اور دوسری جے وی پاس ۔ آریہ خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جاوے گی ۔

منیجر

آریہ پتری پاٹھشالہ کرتارپور ضلع جالندھر

ضرورت ہے!

۸۲۹

آریہ پتری پاٹھ شالہ مہت پور کے لئے ایک آریہ خیالات رکھنے والی ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے ۔ جو پانچویں شرینی تک پڑھا سکے ۔ ویتن حسب لیاقت دیا جاوے گا ۔ رہائشی مکان مفت!

خط و کتابت اس پتہ پر کریں ۔

منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ مہت پور تحصیل نکودر ۔ ضلع جالندھر

تنخواہدار ایجنٹوں کی ضرورت!

درا کشا سو یا بال امرت

۸۱۷

آیورویدک ادویات کے آرڈر حاصل کرنے کے لئے تنخواہدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔

درخواستیں معہ ۲ کے ٹکٹ ڈاک کے انگریزی میں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

RAM PRASAD & Co.
CHIRA BAZAR
BOMBAY. 2.

اخبار بیوپار

۸۲۰

(پنجاب) (جڑانوالہ)

راز تجارت بتائے گا یہ

دولت تمہاری بڑھائیگا

(نمونہ مفت)

(منیجر)

بیماری کی جڑھ مچھر ہیں ۔ مچھر بدبودار مقامات پیدا ہوتا ہے

لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں ۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں ۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اس کو از حد پسند کیا ہے ۔ ہمارے پاس سرٹیفکیٹ موجود ہیں ۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے ۔ جس کی ہوا گیا دے ۔ انہیں دھوکہ سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں ۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل خالص چیف ایجنسیاں بھی ہمیشہ سٹاک میں تازہ رکھی جاتی ہیں

امرت دھارا — آتشک نگرہ گولیاں — سلاجیت

ڈونگرے کا بال امرت — آہار بھکشن باجوہر یا چورن — آتشک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا دستی طلب کر سکتے ہیں ۔ نیز بستر سے بندر کے ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے ۔ ملنے کا پتہ ۔

منیجر بھگت رام لوک ایجنٹ مالک بھگوان جنرل سٹور منڈی لاہور

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

۸۱۶

کئی لوگ جگہ جگہ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے ہیں ۔ اور ان کو سڑکوں پر گھسیٹتے پھراتے ہیں ۔ بیمار ہوتے ہی ان کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ اور بھیک منگواتے ہیں ۔

سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچائیں ۔ ایسا جب ہی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو بھیک دینے میں سے پیسہ ان دینے کی جگہ ڈانٹیں ۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائیں ۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں ۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں ۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کئے جاتی ہیں ۔ اور شکشا پا رہی ہیں ۔ یہ ادارہ اناتھ آلیہ اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے ہے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی پرتاپ ، ویر پرکاش ، ہیں ماتحت ہے ۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں ۔ ہر ایک ممبر داخلے کا چندہ دے سکتا ہے ۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں ۔

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں ۔ جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کو اناتھ آلیہ میں داخل پہنچا رہے ہیں ۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں کہ دوسرے بھائی بھی آپ کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے ۔ جبکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں تھوڑے ہونے سے نہیں لئے جا سکتے ہیں ۔ لے لیا جائے ۔ اور ان کو بھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے ۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں ۔

ہیراسنگھ آنریری سیکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ لاہور

سنسار کی گتی

سری نگر میں مفسد مسلمانوں کی قانون شکنیاں

مہاراجہ سر ہری سنگھ نالئے جموں و کشمیر نے جو عنایات خسروانہ بعض حالات میں سنہ دل کے حقوق کے صرف پر بھی ریاستی مسلمانوں پر کیں۔ ریاستی مسلمان اگر کرتگھن نہ ہوتے۔ تو وہ مہاراج سے وفادارانہ تعلق زیادہ مضبوط کرنے کا یتن کرتے۔ مسلمانوں نے اپنی اس فطرت کے انگت کہ وہ دبانے والے سے دبتے ہیں۔ اور دبنے والے کو اور دباتے ہیں۔ مہاراجہ کی عنایات کو اُن کی کمزوری پر محمول سمجھا۔ اور باہر کے ایجی ٹیٹروں کے ہاتھ کٹھ پتلی بن کر قانون کو ہاتھ میں لے کر ریاست کے امن و امان کو تباہ و برباد کرنے میں لگ گئے۔ اسی سلسلہ میں تازہ واقعہ سری نگر کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو ۱۴ جولائی کو وقوع پذیر ہوا۔ ایک مسلمان کے خلاف فرقہ وارانہ جذبات کے برانگیختہ کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اور ملزم زیر حراست تھا۔ دفعۃً مسلمانوں کے ایک ہجوم نے اُسے چھڑانے کے لئے جیل پر حملہ کر کے اُسے توڑنے کی کوشش کی۔ ہجوم نے پہرہ داروں پر قابو پا لیا۔ جس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ۹ مسلمان ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

معاملہ اگر یہیں پر ختم ہو جاتا۔ تو غنیمت تھا۔ لیکن پولیس کی گولیوں سے خوف نہ زدہ ہو کر مفسدہ پرداز مسلمانوں نے مسلم عوام کو ہندوؤں کے خلاف بھڑکا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیظ و غضب سے بھرے ہوئے بیشمار مسلمان ہندوؤں پر جا پڑے۔ اُن کی جائیدادیں تباہ کر دیں۔ اُن کی دوکانوں کو آگ لگا دی۔ اور ہندو ساہوکاروں پر حملہ کر کے اُن کی بہیاں پھاڑ ڈالیں۔ اس بات کا کہ شرارت پہلے سے سوچی ہوئی سازش کا نتیجہ ہے یہ ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں نے حملہ کرنے سے پہلے جیل سے محل شاہی اور پولیس کے صدر مقام تک ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالے تھے۔ تاکہ ہجوم کی خبر سرکاری حکام تک نہ پہنچ پائے۔

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اور شہر میں سکون ہے۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ مفسدہ پرداز راہ راست پر آ گئے ہیں۔ یہ اسی صورت میں ہوگا۔ کہ مہاراج نے جو اعلان حال ہی میں کیا ہے۔ اُسے عمل میں لا کر ہندو مسلم رعایا کو یقین دلا دیں۔ کہ مذہب کی بنا پر کسی بھی قسم کا ترجیحی سلوک کسی بھی حالت میں روا نہ رکھا جائیگا۔

ہندو یونیورسٹی کو دان۔ مہاراجہ جودھ پور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کو زراعتی کالج کے قیام کے لئے مزید دو لاکھ روپیہ دیا ہے۔

مسٹر ہارنیمین لاہور میں۔ بمبئی کے مشہور

وکیل مسٹر آصف علی تھے۔ ان کے ریٹائر ہو جانے پر ڈاکٹر کچلو صفائی کے سینئر وکیل مقرر ہوئے ہیں۔ وکلاء صفائی کو ۱۲۰ روپیہ روزانہ فیس کے ملا کریں گے۔

قدرت کا قرض

آپ کے سر پر ہے۔ آپ ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ آپ زمین پر تھوکتے ہیں۔ آپ ہوا خراب کرتے ہیں۔ قدرت آپ سے توقع رکھتی ہے کہ آپ ہوا کو صاف کریں۔ اور اپنے آپ کو اپنے اڑوسیوں پڑوسیوں کو بیماریوں سے بچائیں۔

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا تیار کردہ

سُگندھت دھوپ — اور — اگر کی بتیاں

اس مطلب کے لئے بہترین چیزیں ہیں۔ یہ دھوپ اور اگر کی بتیاں نہایت خوشبودار ہیں جلدی جل اٹھتی ہیں۔ اور جب تک ساری کی ساری ختم نہ ہو جائیں تب تک جلتی رہتی ہیں۔ ان سے کمرہ مہکنے لگتا ہے اور مچھر بھنگے غائب ہو جاتے ہیں۔ جو ایک دفعہ منگواتا ہے ہمیشہ کا خریدار بن جاتا ہے۔

ودیارتن پرچہ پراشر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

انگریز جرنلسٹ مسٹر بی جی ہارنیمین لاہور آ گئے ہیں۔ یہاں ڈیلی ہیرلڈ کی ایڈیٹری کرینگے جو "ہند ہیرلڈ" کا نیا نام ہے۔

مہاتما جی کی لنڈن یاترا۔ مہاتما جی لنڈن جائیں گے یا نہیں۔ اس کے متعلق ابھی یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ایک بیان یہ ہے کہ وہ ۱۵۔ اگست کو تختہ جہاز پر قدم رکھدیں گے۔ دوسرا یہ کہ اُنھوں نے ایک انٹرویو میں کہا ہے۔ کہ اُن کے لنڈن جانے کا ابھی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔ غالباً وائسرائے سے ملاقات کے بعد مہاتما جی کی لنڈن یاترا کا آخری نشچے ہوگا۔

عجیب اتفاق۔ شیخوپورہ کے ایک نزدیکی گاؤں کا سماچار ہے۔ کہ ایک بیوہ کا لڑکا بیمار تھا۔ ڈاکٹر نے جواب دے دیا۔ اس پر بیوہ نہر میں ڈوب کر مر گئی۔ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ ماں کے مرنے کے بعد لڑکا تندرست ہو گیا۔

پولیس ٹریننگ سکول بند کر دیا جائیگا؟ افواہ ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے تخفیف مصارف کی غرض سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پھلور کا پولیس ٹریننگ سکول کچھ عرصہ کے لئے بند کر دیا جائے۔

فساد کانپور کے ایک مجرم کو سزا۔ ایک شخص بشیر کو جس کے خلاف ایک ہندو کو زد و کوب کرنے اور سپرنٹنڈنٹ پولیس پر حملہ کرنے کی کوشش کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت نے عمر قید کی سزا کا حکم سنایا۔

عبرتناک سزا۔ راولپنڈی میں ایک ہندو بیرسٹر کی لڑکی پر رفاہ روشن میں جس مسلم نوجوان نے حملہ کیا تھا۔ اُسے عدالت نے مجرم گردان کر پانچ سال قید اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ رہائی کے بعد تین سال کے لئے ضمانت نیک چلنی بھی دینی ہوگی۔

پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ رائے بریلی میں کسانوں کی مشکلات برابر جاری ہیں۔ ڈپٹی کمشنر رائے بریلی کا بیان ہے کہ مصطفیٰ آباد میں مال قرق کرتے ہوئے مال افسر پر حملہ کیا گیا جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔ پولیس اس کی امداد کو آئی۔ تو اس پر بھی حملہ کیا گیا۔ جس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے دو آدمی ہلاک ہو گئے۔

فیڈرل کمیٹی اور قوم پرست مسلمان۔ مہاتما

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ۔ ورکنگ کمیٹی نے بالغ مرد و عورت کے حق رائے دہندگی کے ماتحت مندرجہ شرائط کے ساتھ مخلوط انتخاب منظور کر لیا ہے۔ کہ سندھ میں ہندوؤں، آسام میں مسلمانوں، پنجاب اور صوبہ سرحد میں سکھوں کے لئے اور کسی بھی صوبہ میں جہاں ہندو یا مسلمانوں کی آبادی ۲۵ فیصدی سے کم ہو۔ فیڈرل اور صوبجاتی کونسلوں میں اُن کی آبادی کے لحاظ سے نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔ اور باقیوں کے لئے انہیں کھڑا ہونے کا ادھیکار ہوگا۔ ملازمتوں کے متعلق ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ ہے۔ کہ ایک پبلک سروس کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ جو ملازمتوں کی قابلیت کے متعلق ایک معیار مقرر کریگا اور جو نہ صرف اُمیدواروں کی قابلیت کی طرف دھیان دیگا۔ بلکہ اس امر کا بھی خیال رکھیگا کہ سرکاری ملازمتوں میں ہر ایک فرقہ کو کافی حصہ ملے۔ اگر مصلحت کی بنا پر ورکنگ کمیٹی ملک سے اپنے فیصلوں کا احترام کئے جانے کی اپیل کرے۔ تو امر دیگر ہے۔ ورنہ فرقہ پرستی کو دور کرنے اور قوم پرستی کی بنیاد رکھنے سے کانگرس کے جو ارادے تھے۔ اس کے فیصلے بتاتے ہیں کہ وہ اس میں ناکام رہی ہے۔ اور قوم پرستی کے معنی میں تیدے سے فرقہ پرست مسلمانوں کے آگے اُسے آخر ہتھیار ڈالنے پڑے ہیں۔

مسلم احرار کانفرنس کے بعد مسلم نیشنلسٹ کانفرنس۔ پنجاب میں مسلم احرار کانفرنس نے مسلمانوں کی قوم پرستی کو بہت حد تک بے نقاب کر دیا ہے۔ اور اب مسلم نیشنلسٹ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس سے چونکہ انتخاب کی حمایت کی تو امید نہیں۔ البتہ دیکھنا یہ ہے کہ وہ مخلوط انتخاب کو جن شرائط سے مشروط کرتی ہے وہ مخلوط انتخاب کو جداگانہ انتخاب کی سطح پر لانے والی تو نہیں ہوں گی۔

ہندو سبھا کی تحقیقاتی کمیٹی۔ سکندر آباد ضلع ملتان میں ہندوؤں پر خلاف مسلمانوں کی طرف سے جو ستم ڈھائے گئے۔ ان کی لاکھوں روپیہ کی جائیداد کا نقصان ہوا۔ اسکی تحقیقات کے لئے پنجاب ہندو سبھا نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے ممبران رائے بہادر بخشی سوہن لال، رائے بہادر سیوک رام، لالہ رام چند منجندہ، رائے بہادر دیوان کھیم چند رام، سردار صاحب سردار اوتار سنگھ اور مہتہ سیک چند ایڈووکیٹ ہیں۔

دہلی سازش کیس میں صفائی کے انچارج مقدمہ سازش دہلی میں صفائی کے سینئر

گاندھی پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ فیڈرل کمیٹی میں وہ اپنے ساتھ قوم پرست مسلمانوں کو بھی لے جائیں۔ تاکہ وہ فرقہ پرست مسلمانوں کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن اگر قوم پرستوں کو نہ لیا جائے تو آپ فرقہ پرستوں کے بھی نہ لئے جانے پر اصرار کریں۔ اگر دونوں میں سے کوئی بات نہ مانی جائے تو آپ بھی فیڈرل کمیٹی کا ممبر بننا نامنظور کر دیں۔ مطالبہ معقول ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں کوئی قوم پرست ہے بھی؟ اگر قوم پرست وہ ہے۔ جو کانگرس کو فرقہ پرستی کی سطح پر لانے کی کوششوں میں لگا رہے ہیں۔ تو بلا شبہ ڈاکٹر انصاری اور اُن کے ساتھی قوم پرست ہیں۔ ورنہ جو شخص مسلمانوں کو کہتا ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہ برابر قائم رہے گی۔ اُسے قوم پرست کون کہہ سکتا ہے۔

جلالپور بھٹیاں سماج کے پردھان چل بسے

آریہ سماج جلال پور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کے بزرگ پردھان لالہ دیارام جی ۱۱۔۱۲ جولائی کی درمیانی رات کو سورگ باش ہو گئے۔ یہ سماج آپ کے ہی پرشارتھ سے آج سے قریباً چالیس سال پہلے ستھاپت ہوئی تھی۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ اور ۱۲ جولائی کو آریہ سماج مندر میں شوک سبھا کی گئی۔ پردھان جی کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ اُنکی بیٹی بمعہ لڑکی کے دھرم شالہ کے تاریخی زلزلہ میں دب کر مر گئی تھی۔ جبکہ وہ وہاں اپنے پتا لالہ گنگا رام کے ہاں گئی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ بذریعہ وصیت اپنی تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و لوکل سماج کو دان کر گئے ہیں۔ پردھان جی کا وید پرچار سے بھاری پریم تھا۔ اس لئے ان کی وصیت بھی وید پرچار کے لئے ہی ہے۔

(شام داس منجند منتری آریہ سماج جلال پور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

غلاموں کی تجارت بند

ریاست حیدر آباد کی لیجسلیٹو کونسل نے غلاموں کی تجارت قانوناً جرم قرار دی ہے۔

مہاتما جی کے ساتھی

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی کے ساتھ پنڈت مدن موہن مالوی لنڈن جائیں گے۔

برہنہ فقیر گاندھی

انگلینڈ کے مسٹر رابرٹ برنیز "برہنہ فقیر گاندھی" نام کی کتاب لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ جس روز مہاتما جی ساحل انگلینڈ

مشترکہ سے جداگانہ انتخاب کی طرف

مہاتما گاندھی نے انتہائی ایثار سے کام لے کر مسلمانوں کو کہا۔ کہ کاغذ لو اور اس پر اپنا متفقہ مطالبہ لکھدو۔ میں نیچے دستخط کر دونگا۔ مہاتما جی نے جب یہ الفاظ کہے ہونگے۔ انہیں قوم پرست مسلمانوں کی وفاداری کا پورا بھروسہ ہوگا۔ لیکن جہاں تک پنجاب کے قوم پرست مسلمانوں کا تعلق ہے۔ اُن کا ایک بڑا حصہ قوم پرستی سے کٹ کر فرقہ پرستی کے کیمپ میں پہنچ چکا ہے۔ ان پر ہی کیا منحصر ہے۔ قوم پرست ہوں یا فرقہ پرست۔ سب مسلمانوں کے پیش نظر مسٹر جناح کے ۱۴ فرقہ پرستانہ نکات ہیں۔ جن میں سے ۱۳ پر تو سب متفق ہیں۔ صرف ایک یعنی جداگانہ انتخاب ہے۔ جس پر اختلاف ہے۔ سو یہ اختلاف بھی مٹتا نظر آتا ہے۔ پنجاب کے قوم پرست مسلمان تو اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئے۔ دوسرے صوبہ جات میں بھی اکثریت اپنے پنجابی دوستوں کی سی ہے۔ اور جو چند ایک قوم پرست بنے پھرتے ہیں۔ عجب نہیں۔ کہ وقت پر وہ بھی قوم پرستی کو خیرباد کہہ دیں۔ اور اگر نہیں تو اس بہانہ سے ان سے جا ملیں۔ کہ جب ۱۳ نکات میں ہم متفق ہیں۔ تو ایک کے لئے مسلمانوں میں افتراق کیوں پیدا کریں۔ مخلوط انتخاب اچھا ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ ہمارے فرقہ پرست دوست اسے منظور کر لیتے۔ لیکن وہ ضد پر ہیں۔ تو ہم ہی اسلام کی خاطر اُن کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ اس حالت کا آ جانا مشکل نہیں۔ کیونکہ وطن کو مذہب پر قربان کرنے کی سپرٹ گویا ہر ایک ہندی مسلمان کو میراث میں ملی ہوئی ہے۔ رہے سہے قوم پرست مسلمان بھی مشترکہ سے جداگانہ انتخاب کی طرف آ گئے۔ تو مسلمانوں نے متفقہ فیصلہ میں پھر کسر ہی کیا ہے۔ اس حالت میں سوال ہے۔ کہ کیا مہاتما جی اور کانگرس جداگانہ انتخاب منظور کر لیں گے۔

افریقہ میں پرچار کرنے کے بعد انگلینڈ گئے تھے۔ جہاں اپنے مشن میں تندہی سے کام کرتے رہے۔ آخر لنڈن میں آریہ سماج ستھاپت کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جس کے کئی انگریز استری پُرش ممبر ہیں۔

کئی مہینوں کے بعد ڈاکٹر صاحب واپس وطن آ گئے ہیں۔ اُن کے ہمراہ دو انگریز لیڈیاں اور ایک انگریز جنٹلمین ہیں۔ منگل کی رات کو آپ کا فرنٹیئر میل سے سٹیشن پر لاہور کے آریہ استری پرشوں نے بڑا پرتپاک سواگت کیا۔ اور اپنے معزز مہمانوں کو پھولوں کے ہاروں سے گویا لاد دیا۔

ڈاکٹر صاحب کا وچار بھارت میں پانچ چھ ماہ رہنے کا ہے۔ اس دوران میں لاہور اور پنجاب کے دیگر مقامات پر آپ کے دیاکھیان ہونگے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ یورپ میں آریہ سماج کے پرچار کا وسیع میدان ہے۔ اور اگر بھارت کی آریہ سماج تاران مشن کے کام کو نہ بھول رہے۔ تو ایسا موقعہ آ سکتا ہے۔ کہ یورپ سے یہاں اُپدیشک اور سنسکار ذیل کی ہر بات آریہ سماج سے مل سکتی ہے۔

انگلینڈ میں ڈاکٹر سہگل کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگانا مشکل نہیں۔ کہ عرصہ قلیل میں وہ آریہ سماج کے تین سو استری پُرش سبھاسد اور سہایک بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ایسے بھراتا میں

یہ اثر ہیں۔ یہ کتاب اسی دن شائع کر دی جائے۔

سرینگر کی شورش کے مزید حالات

سری نگر میں جیل پر حملہ آور مسلمانوں کی تعداد ۷۰۰۰ بیان کی جاتی ہے۔ اگر حکومت دانائی سے کام لے کر انہیں منتشر کرنے کی تدابیر اختیار نہ کرتی۔ تو معلوم یہ رنگ کیا شکل دکھاتے۔ مگر اب بھی اُن کی تباہ کاریاں ہولناک حالت تک پہنچی ہوئی ہیں۔

رسول کے بیان کے مطابق ۰۰ ۲ مسلمان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جن کے خلاف مقدمہ کی سماعت غیر جانبدار سپیشل تحقیقاتی کمیشن کے سامنے ہوگی۔ جس کے ممبران چیف جسٹس رودھجان ہائی کورٹ ایک غیر سرکاری ہندو اور ایک غیر سرکاری مسلمان ہوں گے۔

مسلمانوں کی ان تباہ کاریوں کے باوجود مہاراجہ کو ان لوگوں کے ساتھ پوری ہمدردی ہے جو ہلاک یا مجروح ہوئے۔ چنانچہ آپ نے ۳۰۰۰ روپیہ اُن کی امداد کے لئے دیا ہے۔

جس ملزم کو چھڑانے کے لئے مسلمانوں نے جیل پر حملہ کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا نام عبد القادر ہے۔ اور وہ پشاور کے ایک فوجی افسر کا بیرہ ہے۔

ویدک مشنری انگلینڈ سے واپس

آریہ سماج کے پرسدھ مشنری ڈاکٹر بھگت رام سہگل برٹش ایسٹ افریقہ زنجبار اور دیگر

سماج مندر بھی بن گیا ہے۔ جو ایک دیوی نے دان کیا ہے۔

مہاتما جی شملہ میں

(شملہ ۱۵ جولائی) مہاتما گاندھی آج یہاں پہنچ گئے۔ آپ کا شاندار سواگت کیا گیا۔ آپ کو مال روڈ سے تارا گر دھر تک پیدل جانا پڑا۔ کیونکہ موٹر کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور رکشا میں بیٹھنا انہیں گوارا نہیں تھا۔ شام کو مسٹر ایمرسن سے آپ کی طویل ملاقات ہوئی۔ آپ نے اس بات کی تردید کی۔ کہ کانگرس کی نمائندگی کے متعلق بھی آپ وائسرائے سے بات چیت کریں گے۔

ہندوستان کے قومی قرضہ کے متعلق جو رپورٹ نکلی ہے۔ مہاتما جی کا کہنا ہے۔ کہ اس نے ایک نیا مغالطہ کھڑا کر دیا ہے۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کے مالی تعلقات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔

نیپال میں سزائے موت منسوخ کر دی گئی

نیپال مشرق میں پہلی سلطنت ہے جس نے سزائے موت منسوخ کر دی ہے۔

۱۳ ہزار خدائی خدمتگار

پشاور کی ایک اطلاع ہے کہ خان عبد الغفار خان کے کیمپ میں ۱۳ ہزار خدائی خدمتگار بھرتی ہو چکے ہیں۔

میراں بائی کی ماتا کا دیہانت

مہاتما گاندھی کی فرانسیسی چیلی شریمتی میراں بائی (مس سلیڈ) کی ماتا لیڈی سلیڈ کا دیہانت ہو گیا ہے۔

پرکاش کی اشاعت بڑھانا اس کے ہر ایک پریمی کا فرض ہے۔

کنیاؤں اور بالک و دھواؤں کی ضرورت

یوپی سی پی اور بہار میں شادی کرنے [illegible] اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ [illegible] وقت کو نہ گنوائیں۔ [illegible] یا ہندو جاتی کے دو ہزار سے زائد سینکڑوں [illegible] شادی ویدک ریتی سے [illegible] اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے [illegible] شادی کرانے [illegible] کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔

[illegible] منیجر [illegible] سرکلر روڈ [illegible]

پرکاش لاہور
۴ ساون سمت ۱۹۸۸

شری سوامی ستیانند جی کے سنبندھ میں

شری سوامی ستیانند جی کے "بھگتی پرکاش" نامی گرنتھ اسلام نام کی پستک کے خلاف آریہ سماج میں آندولن شروع ہوئے ایک ورش سے اوپر ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں آریہ سماج کے پتروں میں ان کے خلاف لیکھ پرکاشت ہوئے۔ اور منا الکم آریہ سماج کی ویدی پر ان کے خلاف ویاکھیان ہوئے لیکن میں بھی خاموش رہا۔ اور میرے ساتھ "پرکاش" بھی۔ پچھلے دنوں جب سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ان دونوں پستکوں پر اپنا نشچے پرکٹ کیا۔ تو میں نے بھی اپنا مون برت توڑا۔ لیکن اسی سمے میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ اپنی اچھیا کے ورودھ۔ اس آندولن میں بھاگ نہ لوں گا۔

سارودیشک سبھا کا نشچے پرکاشت کرنے کے اپرانت میرا منشا اس پر کچھ لکھنے کا تھا۔ اور نہ کوئی لیکھ پرکاشت کرنے کا۔ پرنتو میں اس پر قائم نہیں رہ سکا۔ پنڈت چموپتی آدی دو دانوں کا جو وستھا سوامی ستیانند جی کے پکش میں آئی اسے روکنا میں نے مناسب سمجھا۔ لیکن اب میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اس کا چھاپنا بھی غلطی تھی۔ کیونکہ اتر پرتی اتر کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اس ویوستھا پر جو ٹمپنی میں نے دی تھی۔ اس کا اتر پنڈت چموپتی جی نے بھیجا ہے۔ اب اگر میں اسے اپنے اتر کے ساتھ پرکاشت کروں۔ تو وہ پھر اس کا اتر دیں گے۔ جس سے یہ سلسلہ ختم ہی نہ ہو گا۔ اس کے علاوہ پنڈت چموپتی آدی مہانو بھاوؤں کی ویوستھا کے ورودھ کئی ایک لیکھ پرکاشت ہونے کے لئے آئے پڑے ہیں۔ سوامی ستیانند جی کے حق میں پروفیسر ستیہ برت جی کا ایک اور پنڈت چموپتی جی کے دو لیکھ آئے پڑے ہیں۔ اگر انہیں "پرکاش" میں ستھان دیا جائے۔ تو دوسرے اتروں کے لئے بھی ستھان دینا ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جہاں سوامی جی کے حق میں ایک لیکھ آتا ہے۔ وہاں ان کے ورودھ پانچ آ جاتے ہیں۔

میں یہ بات سوچ کر تا ہوں۔ کہ "پرکاش" کے کالم اب بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ اس سے فی الحال یہی اچھا نتیجہ ہے۔ کہ اس میں اس بحث کو چھوڑ نہ دیا جائے۔ اور یہ نشچے اس سمے تک قائم رہیگا جب تک کہ ورتمان ستھتی ہے اس میں پریورتن کی آشنکا نہ ہو۔

میرے اس نشچے پر پہنچنے کا ایک اور کارن بھی ہے۔ وہ یہ کہ شری سوامی ستیانند جی خاموش ہیں۔ جب سے آندولن شروع ہوا ہے انہوں نے کسی لیکھ کا اتر دینے کی کرپا نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ سوامی جی کے خاموش رہتے رہتے اس چرچہ پر لکھتے رہنا آریہ سماج اور سارودیشک سبھا کا گھور اپمان ہے۔ میں اپنی کوئی حیثیت نہیں سمجھتا۔ لیکن اس اوستھا میں میں بھی لکھنے کے لئے تیار نہیں۔ سارودیشک سبھا نے اپنی سمتی پرکٹ کر دی۔ آریہ سماجیں اس پر آچرن کریں۔ پھر بار بار لکھنے کی کیا ضرورت ہے اگر سوامی ستیانند جی آریہ سماج کے سنبندھ کی کوئی قیمت سمجھتے ہیں۔ تو وہ خود ہی کوئی نہ کوئی سمجھوتہ کریں گے۔ نہیں سمجھتے۔ تو معاملہ ختم ہے۔ اس کے بعد آریہ سماج ان کے پیچھے کیوں پڑے۔

اوستھا کیا ہے؟ سوامی جی خاموش ہیں۔ اور ان کی طرف سے "بھگتی پرکاش" اور رام نام ویکھیا کی ویاکھیا کر رہے ہیں۔ سوامی جی اپنا نہیں ہے کسی بھی لیکھ کے لئے آستھا نہیں۔ ان لیکھوں سے انہیں لابھ پہنچ جائے۔ تو پہنچ جائے۔ ہانی ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ اگر ان میں کوئی ایسی بات ہوگی جو سوامی جی کو ان کو ل زندگی قبول کر سکتے ہیں۔ مگر میں اس کے لئے ذمہ دار نہیں۔

کسی کی زندگی کے بعد اس کے سنتوں کا کیا کیا جائے تو بات ہے۔ لیکن اس کے ہوتے ہوئے دوسرا رویا کیا کرے۔ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے۔ مہاتما گاندھی سے کسی لیکھک ویاکھیان کے سنبندھ میں پرشن ہوتا ہے۔ وہ تو خاموش رہتے ہیں۔ اور ان کا پرائیویٹ سیکرٹری جواب دیتا ہے۔ کیا اس سنتشٹی کو کرنا ... گیا؟

اگر کرے گا تو نہایت گھٹیا درجہ کا انسان۔ آتم سمان رکھنے والا منش فوراً کہہ دیگا۔ کہ جب مہاتما جی خود میرے شک کو دور کر سکتے ہیں۔ میں ان کے پرائیویٹ سکریٹری کی کیوں سنوں۔ اب حالت کیا ہے؟ سوامی جی خاموش ہیں۔ اور آریہ سماجی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ میں اس بیں تفریق بننے کو تیار نہیں۔ سوامی جی اتر دینا چاہیں۔ تو "پرکاش" کے صفحے ان کے لئے حاضر ہیں۔ میں کسی اور کو ان کا وکیل یا بھاشیہ کار ماننے کو تیار نہیں۔ نہ ان کی بجائے کسی اور کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کو۔

جو بھائی سوامی جی کے خلاف لکھتے ہیں۔ آریہ سماج کی سیوا سمجھتے ہیں۔ لکھیں۔ میں ان کا ورودھ نہیں کرتا۔ لیکن میں ان کی سیوا میں یہ نیویدن کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ کسی کی ضرورت سے زیادہ مخالفت کرنا بھی اسے اہمیت دینا ہے۔ کئی لوگوں کی ہمدردی محض اس وجہ سے اس سے پیدا ہو جاتی ہے۔ سوامی جی کے خلاف بار بار حملہ کر دینا کہہ سمجھنے کا موقعہ دینا چاہئے۔ کہ آریہ سماج انہیں آزار دے رہا ہے۔ اگر وہ بحث کے جھمیلے میں پڑنا نہیں چاہتے۔ اور اپنا کام کرتے جانا چاہتے ہیں۔ تو کیا آریہ سماج کے پاس کوئی کام نہیں۔ کہ اس جھمیلے میں پڑنا جیب ہے۔ اپنی اچھیا سے جو راستہ چاہی اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں کرنے دو۔

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

آریہ سماج اپنے کام میں لگے۔

(کرشن)

آرین کانگرس کا دوسرا ادھیویشن

آل انڈیا آرین کانگرس کا پہلا ادھیویشن دہلی میں ۲۷ء میں ہوا تھا۔ ادھیویشن کیسا شاندار تھا۔ اسے وہ لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ جنہیں اس کے دیکھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ ادھیویشن کیا تھا۔ نیشنل کانگرس کے ادھیویشن کا دھوکا ہوتا تھا۔ ہزاروں آریہ بھائی ہر جگہ سے بڑے اتساہ سے شامل ہوئے تھے۔ اور پنڈال کے اندر اور باہر جوش کا وہ عالم تھا کہ جس نے دیکھا۔ اس نے آریہ سماج کی عظمت کے سامنے سر جھکا دیا۔

دوسرا ادھیویشن بریلی میں ہونے والا ہے۔ ابھی تک تاریخوں کا نشچے نہیں ہوا ہے تاہم یہ نشچت ہے۔ کہ یہ اجلاس دسہرہ کے دنوں میں ہوگا۔ یا دیوالی کے دنوں میں۔ اس طرح ادھیویشن میں تین ساڑھے تین ماس ہی ہیں۔ سمے الپ ہے۔ ادھیویشن کی تیاریوں میں اسے پورے زور سے ادیوگ میں لانا چاہئے۔

اس سمے کا ادیوگ بہترین طور پر اس طرح کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماجی اور ہر ایک آریہ سماج آرین کانگرس کے ادھیویشن کی طاقت بھر پرچار کرے۔ اور جہاں خود شامل ہونے کے لئے تیار ہو جائے۔ وہاں ان لوگوں میں سے بھی کسی ایک کو تیار کرے جن کی آریہ سماج سے کچھ بھی سہانبھوتی ہے۔ کانگرس میں آریوں کا جتنا زیادہ اجتماع ہوگا۔ اتنا آریہ سماج کا پربھاؤ لوگوں کے ہردیوں پر پڑے گا۔ اور اس اجتماع میں جتنا زیادہ جوش ہوگا۔ اتنے ہی بڑھے ہوئے ہردے سے آریہ لوگ گھروں کو واپس آئیں گے۔

آریہ سماج کے اتہاس میں گوروکل کانگڑی کے خصوصاً ذہ اتسو ہیں۔ جو کانگڑی کی سرزمین میں ہوتے تھے۔ یہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے نام کو پھیلانے میں ان اتسووں نے بہت کام کیا ہے۔ ان کے علاوہ آریہ کانگرس دہلی اور دیا نند جنم شتابدی متھرا کے ادھیویشن آریہ سماج کے نام کو اونچا کرنے کے لئے اپیوگی ثابت ہوئے۔ بریلی کانگرس بھی انہیں کی ٹکر کی ہونی چاہئے۔

آرین کانگرس سے آریوں کی اس لئے بھی زیادہ دلچسپی ہونی چاہئے۔ کہ اس میں آریوں کے ادھیکاروں کے پرشن پر بھی بحث ہو سکتی ہے۔ آریہ سماجیوں کے حقوق شہریت میں جو دست اندازی کی جاتی ہے۔ اس کی تلافی اس کانگرس کے ذریعہ کرائی جا سکتی ہے۔ اس لئے سیاسیات میں دلچسپی رکھنے والے آریوں کے لئے اس میں بھاری کشش ہے۔ امید رکھنی چاہئے۔ کہ آریہ لوگ بریلی کانگرس کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔

"پرکاش" کے پریمیوں سے

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کی اپیل اس سال ایسا معلوم ہوتا ہے بہرے کانوں پر پڑی ہے غالباً اس لئے کہ بذریعہ جوابی کارڈ نہیں کی گئی اس کا یہ کارن ہے۔ کہ کئی کارڈوں کا دُر اپیوگ ہوتا تھا۔ خیال تھا۔ کہ بذریعہ اخبار اپیل پر ہی پرینام سنتوش جنک ہوگا۔ کیونکہ جنہیں "پرکاش" سے پریم ہے۔ انہیں نئے خریداروں کی چٹھی پر لد پیسے کا ٹکٹ لگانے میں دریغ نہیں ہو سکتا اپنے وسیع پریمی منڈل سے ہماری پرارتھنا ہے کہ توسیع اشاعت کا جو فرض آپ کے ذمہ ہے

آریہ ہوٹل لاہور نزد سینٹرل ماڈل سکول خود آکر رہائش کا بہترین انتظام کیجئے۔ ہوادار، بجلی کی روشنی، نکھرا ہوا گھر کا کھانا۔ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے۔ آنند ... مشتہر

آریہ سماج کا پروپیگنڈا

یہ تو ایک مسلّمہ امر ہے کہ کوئی بھی سوسائٹی چاہے وہ کتنا ہی شاندار [illegible] ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے خیالات اور مقاصد کے پرچار کا پربندھ نہ ہو۔ دوسرے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہ ہو کہ فلاں سبھا میں ہیں، کیوں شامل ہوتا چاہیے۔ تو وہ کیسے شامل ہوں۔ آریہ سماج نے سب سے پہلے پرچار کا چکر چلایا۔ دوسری مذہبی سوسائٹیوں نے اس کا انوکرن کیا۔ مہاتما گاندھی نے پولیٹیکل آندولن میں اسے خوب لا بھ اٹھایا۔ جب تک انہوں نے کانگریس میں پرویش نہیں کیا تھا کانگریس کے ماتحت پرچار کا کوئی پربندھ نہ تھا۔ سال میں ایک اجلاس کانگریس کا ہوا کرتا تھا۔ اس میں چند ایک سو یا چند ایک ہزار لوگ جمع ہو جاتے۔ وہ تین دن تقریریں کرتے اور گھروں کو چلے جاتے۔ اس سے پیچھے یا بیچ کوئی کام نہ ہوتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ دو چار پولیٹیکل لیڈر سال بھر میں دو چار جگہ ہو آیا کرتے تھے۔ مہاتما گاندھی نے کانگریس میں پرویش کرتے ہی گنگا کا رخ بدل دیا۔ انہوں نے مستقل اور تنخواہ دار اپدیشک مقرر کئے۔ جن کا کام ۲۴ گھنٹے کانگریس کا پرچار کرنا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں مہاتما گاندھی نے تلک سوراجیہ فنڈ کے لئے جو ایک کروڑ روپیہ جمع کرایا تھا۔ اس کا بھاری حصہ پرچار میں خرچ ہوا تھا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ دیش بھر کے مرد ساہوکار جاگ اٹھے ہیں۔ اور آج یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہیں اپنے دیش کی پرواہ نہیں ہے۔ ۱۹۲۱ء سے اپدیشک کانگریس کے ماتحت کام کرتے رہے ہیں کبھی کم کبھی زیادہ۔ مالی حالات نے اجازت دی۔ تو زیادہ اپدیشک رکھ لئے اگر نہ دی تو گھٹا دیئے۔ ۱۹۳۰ء کی تحریک سول نافرمانی میں ان اپدیشکوں نے بھاری کام کیا ہے۔

لیکن کانگریس کا ایک شعبہ جس کا نام [illegible] ہے [illegible] تنخواہ دار اپدیشکوں کے علاوہ ایک آنریری اپدیشکوں کی جماعت تیار ہو گئی ہے۔ جس کا کام چھوٹے شہروں اور گاؤں میں جا جا کر کانگریس کا پرچار کرنا ہے۔ ان کی تعداد باقاعدہ اپدیشکوں سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ [illegible] لوگ جو کانگریس کا کام کرتے ہیں [illegible] پیشہ کرتے ہیں۔ لیکن ہر ایک کو [illegible] رنگ تیار ہو ہی جاتے [illegible]

آریہ سماج کا پرچار تو جاری ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ اپدیشکوں اور بھجنیکوں کی تعداد بھی وہی ہے۔ لیکن اتنا فرق ضرور پڑا ہے۔ کہ باقاعدہ اپدیشکوں کے ساتھ پرچار کے کام میں سہیوگ دینے والے سجنوں کی سنکھیا کم ہو گئی ہے۔ پرانے کاریہ کرتاؤں کا اتساہ کم ہو گیا ہے کیونکہ ان کی عمر زیادہ ہو گئی اور کام کرتے کرتے تھک گئے۔ نئے کاریہ کرتا پیدا نہ ہوئے اور جو ہوئے بھی انہیں دھارمک کی اپیکشا پولیٹیکل دشیوں میں ادھک دلچسپی ہے۔ کانگریس کے آنریری پرچارکوں میں کئی آریہ سماجی ہوں گے۔ وہ کانگریس کے لئے تو سب پرکار کے کشٹ اٹھاتے ہیں لیکن آریہ سماج کیلئے سمے دینا گوارا نہیں کرتے۔ اسلئے آریہ سماج کی سرگرمیوں میں اس وقت وہ تیزی نظر نہیں آتی۔ جو پولیٹیکل سرگرمیوں میں نظر آتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے پرچار میں اتنی کمی نہیں۔ جتنی اس کے پراپیگنڈے میں ہے۔ پرکاش کے پاٹھک حیران ہو سکتے ہیں کہ کیا پرچار پراپیگنڈے کے ارتھ پرچار ہی ہیں۔ یہ درست ہے۔ لیکن باوجود اس کے ان دونوں میں بھید ہے۔ پرچار کی اشاعت کا نام پراپیگنڈہ ہے۔ آریہ سماج کا ایک اپدیشک کسی استھان پر جاتا ہے وہاں ویاکھیان دیتا ہے۔ اس کا پربھاؤ بھی اچھا رہتا ہے۔ پراپیگنڈہ اس بات کا نام ہے۔ کہ اس لیکچر کی مختصر رپورٹ اخبارات میں چھپوا دی جائے۔ اور یہ بھی لکھ دیا جائے۔ کہ اس کا پربھاؤ اچھا رہا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ جہاں ویاکھیان کیول ایک استھان میں ہوا ہے۔ وہاں اس کی گونج کتنی استھانوں میں پہنچ جائے گی۔ اور کئی لوگ سماچار پتر میں خبر پڑھ کر ہی سمجھیں گے کہ آریہ سماج کا کام ہو رہا ہے۔ پراپیگنڈہ کے اس ہتھیار سے دنیا بھر کی تمام مہذب اقوام فائدہ اٹھاتی ہیں۔ جنگ یورپ کے دنوں میں اتحادی طاقتوں نے جرمنی کے خلاف وہ زبردست پروپیگنڈا کیا۔ کہ آخرکار اس کو شکست دلائی۔ کئی لوگوں کی نظروں میں جو صحیح حالات سے واقف نہ تھے۔ جرمن لوگ وحشی نہیں۔ تو نیم وحشی ضرور بن گئے ہندوستان میں مسلمان پراپیگنڈے سے خوب کام لیتے ہیں۔ جس بات کا وہ فیصلہ کر لیں۔ اس کو اس قدر مشتہر کرتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کو بھی یقین ہو جائے۔ کہ مسلمان اس کے متعلق نہایت فکرمند ہیں۔ کانگریس کا پروپیگنڈا بھی زبردست ہے۔ اس کی سرگرمیوں کا ایک ایک انش پبلک کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور جب وہ کسی خرابی کے خلاف جہاد کرتی ہے تو اس کے متعلق خوب پروپیگنڈا کرتی ہے میں سمجھتا ہوں۔ آریہ سماج کا پروپیگنڈا کمزور ہے۔ اگر اسے مضبوط کیا جائے۔ تو آریہ سماج کا پرچار دہ گنا چمک اٹھے۔ پراپیگنڈا پرچار کے لئے وہی درجہ رکھتا ہے۔ جو شیشہ چہرے کے لئے رکھتا ہے۔ اگر شیشہ پر گرد پڑی ہو۔ تو چہرہ صاف نظر نہیں آتا۔ اور کوئی شخص مغالطہ میں پڑ کر کہہ سکتا ہے کہ شیشہ اچھا نہیں۔ لیکن اگر اسی کو کوئی شخص اچھی طرح صاف کر دے۔ تو وہی اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں چہرہ بھی صاف نظر آنے لگتا ہے۔ پرچار پر کیا موقوف ہے۔ کسی بھی چیز کو جس ڈھنگ سے آپ دنیا کے سامنے رکھیں گے اس کا اتنا ہی اثر ہوگا۔ ایک سجا سجایا گلدستہ میز پر دھرا ہو۔ اس کا اثر اور ہے۔ وہی پھول بے ترتیبی سے رکھے ہوں۔ تو ان کا اثر اور ہے۔

ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے پروپیگنڈے کو مضبوط کرے۔ اس کے کام کا ایک ایک پہلو پبلک کے سامنے آئے۔ اور نہایت خوبصورت طور پر آئے۔ جہاں کہیں کوئی اپدیشک جائے اس کی تمام سرگرمیوں کا نچوڑ لوکل سماج کے منتری نہایت نہایت اچھے الفاظ میں لکھ کر تمام پولیٹیکل روزناموں میں بھیج دیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ پولیٹیکل اخبارات شاید ان کی خبروں کو وہ اہمیت نہ دیں۔ جو وہ پولیٹیکل خبروں کو دیتے ہیں۔ لیکن اس کی پرواہ نہیں۔ وہ لگاتار اپنی خبریں بھیجتے جائیں۔ اگر ایک خبر نہ چھپے گی۔ تو دس چھپ جائیں گی۔ میں نے تو صرف ایک حصہ کا ذکر کیا ہے۔ تفصیل میں نہ جاتا ہوا صرف اتنا کہتا ہوں کہ آریہ سماج کی تمام سرگرمیاں پبلک کے سامنے آنی چاہئیں۔

آریہ سماج میری اس تجویز پر کچھ عرصہ عمل کر کے دیکھے۔ اسے معلوم ہوگا۔ کہ اس کا موجودہ کام بھی کس طرح لوگوں کے سامنے دس گنا زیادہ بن کر آتا ہے۔ وہ تجربہ کر کے دیکھیں اگر فائدہ ہو تو اسے وسیع کر دیں۔ ورنہ بند کر دیں۔

(کرشن)

شرافت کا تقاضا

"ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین کے بیرسٹر کے بعد جو ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز" کے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ڈگری کے نصاب میں داخل کئے جانے کے متعلق لاہور کے بازاروں میں چسپاں کیا گیا۔ شرافت کا لاہور مسلم پریس سے تقاضا ہے۔ کہ اس نیش زنی کے لئے خواہ معافی ہو۔ جو اس نے اس تعلق میں ہندوؤں اور آریوں کے خلاف کی ہے۔ لیکن مسلم پریس سے اس قسم کی امید رکھنا فضول ہے۔ کیونکہ اسے شرافت سے اتنا تعلق نہیں۔ جتنا ہندوؤں اور آریوں کے خلاف زہر اگلنے سے۔ خدا خدا کر کے انہیں کوئی موقعہ ملے تو شرافت کے تقاضا کو خاطر میں لا کر وہ اسے کب ضائع کرنے لگے۔

کون ذمہ وار ہے؟

"ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز" کے نصاب یونیورسٹی میں داخل کئے جانے کے لئے کون ذمہ وار ہے؟ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین کے پوسٹر میں کسی ہندو یا آریہ ممبر کی طرف اشارہ تک بھی نہیں پایا جاتا۔ وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہسٹری بورڈ کا میں ممبر ہوں اور ہسٹری بورڈ کو ہی اس کتاب کے داخل نصاب کرنے کا اختیار ہے۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ میں اس کتاب کے داخل نصاب ہونے کے لئے ذمہ وار ہوں۔ لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں۔ کہ میں نے بغیر پڑھے منظوری دے دی تھی۔ سفارش کس نے کی تھی؟ ڈاکٹر صاحب کا اعلان کہتا ہے۔ کہ پروفیسر محمد شفیع نے اس کی سفارش کی تھی لیکن غالباً انہوں نے بھی بغیر پڑھے اس کی سفارش کر دی۔ جب سفارش کرنے والا مسلمان ہے۔ اور منظوری دینے والا مسلمان۔ اور وہ مسلمان جو کہنے کو تو اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کے متعلق ایک جرمن تصنیف کو داخل نصاب کرنے کی سفارش کرتے ہوئے اتنی بھی تکلیف گوارا نہیں کر سکتے کہ اسے پڑھ کر تو دیکھ لیں۔ کہ اس میں لکھا کیا ہے۔ تو ہندو ممبران کو اس کے لئے ذمہ وار گردانا جانا۔ اور پنجاب یونیورسٹی کو آریہ یونیورسٹی کہنا کہاں کی ایمانداری ہے؟

یہ سب کچھ انتخاب کی خاطر

اسی سلسلے میں طرفین کے جو پوسٹر نکلے ہیں۔ ان سے بو آتی ہے۔ کہ یہ سب ایجی ٹیشن آئندہ میونسپل انتخاب کے ووٹوں کے لئے ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو اسلام کی حالت کیسی قابل رحم ہے۔ جسے ایسے پیرو ملے ہیں۔ جو میونسپل ممبری کے لئے ووٹ حاصل کرنے کی خاطر اسے

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرواسیوں میں دھرم پرچار

بھارت سے ملازمت یا معاہدہ کی مزدوری کے سلسلہ میں جو بھارتی نوآبادیوں میں گئے۔ ان کی دھارمک ضروریات کا خیال آریہ سماج کو ہی آیا چنانچہ برٹش مشرقی افریقہ۔ دکھن افریقہ۔ ماریشس۔ اور فجی آدی جزائر میں ہم اپدیسک آریہ سماج سہایت ہوتے اور وہاں پرچار ہونے لگا۔ سناتن دھرمی جنہیں آریہ سماج سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ نوآبادیوں میں آریہ سماج کے اس کام کو برداشت نہ کر سکے۔ لیکن لاچار تھے۔ ایک تو ان میں ایسے اولوالعزم اپدیشک ہی کہاں تھے۔ جو گھر سے اتنی دور دھرم پرچار کے لئے جانا سویکار کرتے۔ اور ہوتے بھی۔ تو ان کا دھرم انہیں جانے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ کیونکہ پورانک دھرم میں سمندر یاترا تو کجا اٹک پار جانا بھی پاپ ہے۔ لیکن آریہ سماج کی خوش قسمتی نے ان کے اندر ایسے آدمی پیدا کر دیئے۔ جو سمندر یاترا کے سدھانت کو گنگا سپرد کرنے پر تیار ہو گئے۔ جہاں جہاں آریہ سماج پہنچا تھا۔ وہاں وہاں وہ پہنچے۔ اور بجائے اس کے کہ وہاں پورانک دھرم کی کوئی خوبیاں بیان کرتے آریہ سماج کی مخالفت میں اپنا سارا زور ختم کرکے آ گئے۔ ایسے آدمیوں میں ایک تو وہ تھا جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نہایت معمولی اپدیشکوں میں سے تھا۔ اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے آدھین مہا مہوپدیشک اور نہ معلوم کیا کیا کچھ جا بنا۔ اور دوسرا مادھو آچاریہ تھا۔ جس کی سبھیتا کے نمونے کو گورنمنٹ بھی ضبط کئے بغیر نہ رہ سکی۔

فجی میں پورانک اپدیشک کا اتیاچار

اس وقت مراری لال نام کا ایک اپدیشک فجی میں پہنچا ہوا ہے۔ اس نے آریہ سماج کے خلاف وہاں جو شرارت پیدا کر رکھی ہے۔ غالباً اسی سے متاثر ہو کر سیکلٹنور سماچار کو لکھنا پڑا ہے:۔

"دکشن افریقہ اور فجی آدی سے اس سمے جس پرکار کے سماچار مل رہے ہیں۔ ان سے ہم کیول ایک ہی پرنام پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ دھرم پرچار کے نام پر وہاں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ زیادہ تر پرواسی بھائیوں اور بھارت کے ہت کے سروتھا پرتی کول ہے ..... ہم کسی بھی دشا پر کسی ایک کو دوش دینا نہیں چاہتے۔ ہم کیول اتنی ہی پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ دھرم پرچار کی پرنالی دھرم کے گورو کو بڑھانے والی اور ودھرمیوں تک کو پرچار کو کے ہردے سے سوندریہ کا پرورش کرکے موہت کرنے والی ہونی چاہیئے۔ آپ نویشوں کی خاص پرستھتی کو دھیان میں رکھتے ہوئے کوئی کام ایسا نہ کیا جائے۔ جو پرواسیوں میں مت بھید اور سنگھرش پیدا کرکے ان کی سنگٹھن شکتی کا ناش کا پریوگ کرانے والا ہو۔"

ہمارے سہیوگی کے آدیش کو آریہ سماج خوب سمجھتا ہے۔ اور اس نے اگر آپ نویشوں میں پرچار کا کام شروع کیا۔ تو محض اس غرض سے کہ بیرونی اثرات سے ایسا نہ ہو کہ ویدک سنسکرتی سے ہمارے بھارتی کٹ جائیں اور سہیوگی کے الفاظ میں آریہ سماج ایسے اپدیشکوں کو وہاں بھیجتا رہا اور بھیجتا ہے جو گمبھیر تر اور شیل وان ودوان۔ انوبھوی اور پرچار اور سیوا ورت پر اٹل ہوں۔ سناتنی اپدیشکوں نے وہاں جاکر جو اودھم مچایا۔ اس سے یہ کہنا کٹھن نہیں۔ کہ ان کے انتخاب میں سخت غلطی یا عمداً شرارت سے کام لیا گیا۔ اگر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب یا کوئی بھی دوسری سناتنی سنستھا دینک وشوامتر کے بتائے آدیش کو سمکھ رکھ کر ایسے اپدیشک بھیجے۔ جیسے بھیجنے کا سہیوگی نے مشورہ دیا ہے۔ تو یہ لوگ وہاں آریہ سماجیوں اور آریہ سماجی اپدیشکوں کے ساتھ مل کر بھارت اور آریہ جاتی کے لابھ کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس سمے تک کا تو سناتنی اپدیشکوں کا تجربہ نقصان دہ اور یاس انگیز ہے۔

ماسٹر لکشمن کا نوٹس۔ انقلاب کا اظہار افسوس

ماسٹر لکشمن آریہ اپدیشک کی کتاب بھارت نیوز پیپر پریس میں چھپ رہی تھی۔ شامت اعمال سے اس میں محمد صاحب کا بھی ذکر تھا۔ گو مخالفانہ طور پر نہیں۔ لیکن اسلام کے کسی فدائی نے چھپتے ہوئے ہی اس کتاب کی کاپی کو دیکھا۔ وہ اسلام کے محافظ "انقلاب" کے پاس جا پہنچا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ "انقلاب" کی ۳ جولائی ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں "بھارت نیوز پیپر پریس اور دل آزار کتاب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا۔

مسلم اخبارات میں ہندوؤں کے خلاف کیا کیا کچھ نکلتا ہے۔ یہ اخبار بین ہندوؤں سے چھپا نہیں۔ لیکن ہر ایک کی طاقت میں نہیں کہ عدالتوں سے انصاف حاصل کر سکے۔ لیکن ماسٹر لکشمن ایسے آدمیوں میں سے نہیں۔ انہوں نے مضمون پڑھا۔ اور معاملہ اپنے وکیل کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ ان کے وکیل نے دہلی سے غلام رسول مہر بی اے اور عبدالمجید سالک ایڈیٹران انقلاب کے نام نوٹس دے کر غیر مشروط معافی کا مطالبہ کیا۔ چونکہ جو کچھ چھپا تھا سب غلط اور بے بنیاد تھا۔ اس لئے ایڈیٹران انقلاب کے لئے معافی کے سوائے کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ اس نے معافی مانگی تو ہے۔ لیکن یہ انگریزی معافی ہے۔ اگر ماسٹر لکشمن اس سے مطمئن ہو جائیں۔ تو معاملہ ختم سمجھئے۔ لیکن اگر ان کی تسلی نہ ہوئی۔ تو "انقلاب" کو عدالت سے باہر ہی غیر مشروط معافی مانگنے میں سنکوچ نہ ہونا چاہیئے۔ اور آئندہ اس ذلت سے بچنے کے لئے ہندوؤں اور آریوں کے خلاف ہر ایک شکایت کو وحی نہ سمجھ کر تحقیقات کرکے شائع کرنا چاہیئے۔

ہندوؤں کے قتل اور خفیہ سوسائٹی

بھائی پرمانند جی اپنے "ہندو" میں لکھتے ہیں:۔

"علم دین اور عبدالرشید ہمیں ابھی بھولے نہیں ہیں۔ ہمیں یہ بھی پتہ ہے۔ کہ دہلی اور لاہور کے ہزاروں مسلمانوں نے ان قاتلوں کی کیسی عزت کی۔ لیکن حال کا تازہ واقعہ ان سے کہیں زیادہ خوفناک ہے۔ کلکتہ کا ایک معزز کتب فروش ایک کتاب شائع کرتا ہے یہ کتاب کلکتہ کی ٹیکسٹ بک کمیٹی نے پاس کی ہے۔ جس میں کئی مسلمان ممبر بھی ہیں۔ لاہور کی شاہدرہ گڑھی سے دو تین مسلمان کلکتہ اس لئے جاتے ہیں۔ کہ اس کتب فروش کو جاکر قتل کریں۔ وہ تین آدمیوں کو قتل کر دیتے ہیں تو یہ فعل ان تین غریب آدمیوں کا نہیں ہے۔ ان کو جوش دینے والی اور کرایہ وغیرہ خرچ دینے والی جیسا کہ بیانات سے پتہ لگتا ہے۔ کوئی نہ کوئی خفیہ سوسائٹی ہے۔ اس خفیہ سوسائٹی کا وجود اس وجہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس سے پہلے لاہور میں ایک خفیہ سوسائٹی ضرور موجود تھی۔ (جس کا پورا پتہ نہیں لگ گیا) جس کے ممبران نے ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء میں دسہرہ کے موقعہ پر فوجی بم پھینکے اور دو نو سال سینکڑوں آدمیوں کو زخمی کیا اور درجنوں کو ہلاک ...... سوال یہ ہے کہ ہندو اس قسم کی ذہنیت سے اپنے آپ کو کیسے بچائیں گے"

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔

قادیانیوں کی عقل و دانش پر ماتم کیوں نہیں؟

مولانا عرفانی مشاہدہ کی بنا پر مصر کے مسلمانوں کی عقل و دانش کو قابل ماتم قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مرنے والے کے ماتم کے لئے اجرتی ماتم کرنے والے بلاتے ہیں۔ خود گھر والے ماتم ہرگز نہیں کرتے۔ مولانا بجا فرماتے ہیں۔ کہ اس کرایہ کے ماتم سے مرنے والے کو کوئی فائدہ نہیں۔ شفقت نہ ماتم کرنے والوں کی بیہودگی کا گناہ ضرور ہے۔ اور اس لئے مصریوں کی عقل و دانش پر مولانا کا ماتم بجا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ قادیانیوں کی عقل و دانش پر ماتم کیوں نہ کیا جائے۔ جو اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرکے (عام طور پر وصیتیں دو چار سو روپیہ کی قیمتی جائیداد کی ہوتی ہیں) سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہمیں تو دنیا ہی سرکار سے بہشت کا پاسپورٹ مل گیا۔ بھلا یہ تو خوش اعتقاد ہوئے لیکن ان لوگوں کی عقل و دانش کے متعلق کیا کہو گے جو وصیتیں کرانے کے لئے جاہل مریدوں کو یہ یقین دلانے کے لئے کئی چالیں چلتے ہیں۔ کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو جانا بہشت میں پہنچنے کے مترادف ہے۔ یہ صریح مذہبی دھوکا بازی ہے۔ اور جو لوگ اس قسم کی مذہبی دھوکا بازی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو اس دھوکا بازی کے جال میں آتے ہیں۔ مصر کے ان مسلمانوں کی عقل و دانش سے جو کرایہ کے ماتم کرنے والے اپنے عزیزوں کے ماتم کیلئے بلاتے ہیں انکی عقل و دانش بہت زیادہ ماتم کے قابل ہے۔ کیوں عرفانی صاحب! ایسا بتانا ٹھیک ہے یا نہیں؟

مالوی جی پر ناپاک الزام

مہامنا شری پنڈت مدن موہن مالوی سناتن دھرم کے سرتاج ہیں۔ اس میں کسی کو شبہ نہیں۔ اگر ان پر کسی غیر کی طرف سے نہیں۔ خود سناتنیوں کی طرف سے یہ الزام لگایا جائے کہ وہ گورنمنٹ سے روپیہ لے کر عیسائیت کا پروپگنڈا کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط ہی نہیں ناپاک بھی ہے۔ کہا جائے گا۔ کہ کون ایسا کور مغز سناتنی ہو سکتا ہے۔ جو مہامنا پر ایسا الزام لگائے اور کون ایسا صداقت کش اخبار ہو سکتا ہے۔ جو اسے اشاعت دے۔ لیکن سناتن دھرمی دنیا میں ایسا سناتنی ہے۔ جس نے الزام لگایا۔ اور ایسا اخبار ہے۔ جو اسے اشاعت دینے کا کارن بنا۔ دیکھئے "سناتن دھرم ابھمانی" اپنے "اسٹرنٹ" میں لکھتا ہے:۔

"وہ کروڑوں روپیہ جو اس مشنری پروپگنڈا کے محکمہ پر خرچ آتا تھا۔ ہندوؤں کے نام نہاد لیڈر ...

ماڑی جی وغیرہ کی نذر کرکے اُن سے پرچار گندم عیسائیت کرایا جا رہا ہے۔ فاتح جگت گورو جی بھی اس میں شامل ہونگے۔ اور گراں قدر رقم اُن کو بھی نذرانہ میں ملی ہوگی۔ بس ماڑی جی اور جگت گورو جی جیسے ہندو لیڈر ہی ہندو دھرم کے ناش کرنے کے درپے ہوکر عیسائیت کا پرچار گندا کر رہے ہیں۔" (آنند ۷ جولائی)

دوسرا بواہ آوشیہ ہونا چاہئے

ایک طرف "آنند" اور اس کا جوتشی لیکھک اپنے پورانک وچاروں کے ماتحت دھاتما ماڑی جی اور جگت گورو جی کو اس لئے کوس رہا ہے کہ وہ اچھوت اُدھار کا سمرتھن کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ ودھوا بواہ کے متعلق اس کی پوستکا سنئے جو پورانک دھرم کے سر دھاردردھ ہے:

"ایک لائق براہمن سنسکرت کے پروفیسر کٹر سناتن دھرمی ہیں۔ اُنہوں نے اپنی ابداہتا استری کو تیاگ دیا۔ وہ بہت خوب صورت سشیل اور سب طرح چتر تھی۔ صرف کسی بیماری کی وجہ سے تیاگن کر دیا ہے۔ اور آپ نے اپنا دوسرا بواہ کر لیا۔ اس کے سنبندھ میں علی گڑھ کے تمام نامور برہمنوں نے یہ سمجھا دی تھی کہ وہ بیمار رہتی ہے۔ تو تم اسے اس کے میکے میں چھوڑ کر دوسرا بواہ کر لو۔ اب میرا آپ سے سوال ہے کہ استری کے لئے تو آپ کہتے ہیں کہ پتی چاہے کوڑھی بھی ہو۔ اس کی سیوا کرے۔ لیکن پتی اپنی چتر اور خوب صورت استری کو بھی نہیں چاہے تو ذرا غور فرمایئے کہ استری اپنے کوڑھی پتی کی کیوں سیوا کرے گی؟ پھر آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ بدھوا اپنے مرے ہوئے پتی کو ہی عمر بھر یاد کرے۔ یہاں پر میرا سوال ہے کہ پُرش تو بغیر استری کے مرے بھی دوسرا بیاہ کر لیوے۔ تو پھر استری دوسرا بواہ کیوں نہ کرے۔ مرت پُرش کی تیاگی ہوئی استری اور بدھوا دونوں کا دوسرا بواہ آوشیہ ہونا چاہئے"

معاصر "آنند" کے لیکھک کا یہ سوال جگت گورو جی اور دوسرے سناتن دھرمی دوانوں سے ہے۔ اور اُسے ان سے جواب کی آشا رکھنی چاہئے۔ لیکن ہمارا سوال معاصر آنند اور اس کے لیکھک سے ہے کہ جب پنر بواہ کے وشے میں تم اس قدر اُدار ہو کہ بدھواؤں نہیں ان استریوں کو بھی دوسرے بواہ کا ادھیکار دیتے ہو۔ جن کے پتی جیوت ہیں تو اچھوتوں کے اُدھار میں اس قدر تنگدلی کیوں ہے؟

خلیفہ کو پادری کی چیلنج کا نہ منظور

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کا بیان

محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو مباحثہ کا چیلنج دے رکھا ہے۔ اس چیلنج کا خود خلیفہ کی بجائے ناظر دعوت تبلیغ قادیان نے جو جواب دیا۔ اس کے سلسلہ میں اُس نے ایک صوبیدار مکتی فوج کی چٹھی کا اقتباس بھی "الفضل" میں شائع کرایا۔ بس پھر کیا تھا۔ "نور افشاں" اُسے آڑے ہاتھوں لے رہا ہے۔ اور صوبے دار کا نام ظاہر کرنے کے لئے للکار رہا ہے۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ ناظر کو کسی صوبیدار مکتی فوج کی طرف سے وہ چٹھی آئی ہوگی جس کا اُس نے اقتباس دیا ہے۔ لیکن وہ مصلحتاً اس کا نام ظاہر نہ کرنا چاہتا ہوگا۔ اس دلیل میں کچھ وزن ہوتا اگر یہ چٹھی صرف اُسے ہی آئی ہوتی۔ بلکہ ناظر کا تو کہنا ہے۔ کہ عیسائیوں میں سے بعض نے مجھے لکھا ہے۔ کہ یہی صحیح اصل ہے۔ جس کے ماتحت مناظرہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اُن میں سے ایک نے مجھے ہی نہیں لکھا۔ بلکہ خداداد جرأت سے کام لیتے ہوئے پادری برکت اللہ ایم اے۔ اور ایڈیٹر صاحب "نور افشاں" کی خدمت میں بھی لکھ دیا۔ کہ ...... اس خط کے لکھنے والے کوئی غیر ذمہ دار شخص نہیں۔ بلکہ مکتی فوج کے ایک صوبہ دار ہیں۔ اُنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس خط کی نقل اپنے دستخط سے مجھے بھی بھیجدی ہے جو میرے پاس محفوظ ہے۔" (الفضل ۴ جون)

جس چٹھی کا اقتباس ناظر دعوت تبلیغ قادیان نے دیا ہے۔ جب اس کی اپنی تحریر سے اُس چٹھی کا پادری برکت اللہ اور ایڈیٹر "نور افشاں" کو بھیجا جانا ثابت ہے۔ تو یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ اُن کے چیلنج پر ناظر کے ساتھ چٹھی کا نام ظاہر نہ کرنے میں مصلحت کی کونسی بات ہے۔ اس حالت میں "نور افشاں" کے زبردست چیلنج کے جواب میں ناظر کی خاموشی سے اسباب کا اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔

آریہ سماج اور نوجوان

(از شری پت جمن لال ایم اے)

نوجوان کسی سوسائٹی کی ریڑھ کی ہڈی ہوا کرتے ہیں۔ نوجوانوں پر سوسائٹی کی اُنتی نربھر ہوتی ہے۔ وہ سماج روپی نوکا کے کرن دھار ہوا کرتے ہیں۔ جس سماج میں نوجوان کم ہوتے ہیں۔ وہ سوسائٹی زندہ شمار نہیں کی جا سکتی۔ یہ سدھانت سب پرکار کی سبھا سوسائٹیوں پر ایک جیسا لاگو ہوتا ہے۔ جبکہ نوجوانوں نے ہی بوڑھے ہوکر سوسائٹی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینی ہوتی ہے نوجوانی کی حالت میں بھی وہ فیتاؤں کے آدیش کو سامنے رکھتے ہوئے سوسائٹی کو سنگٹھت کرتے ہیں۔

اس زمانہ میں ہر ایک کھیتر میں نوجوانوں نے اپنی سبھائیں بنائی ہوئی ہیں۔ چاہے راج نیتی کے کھیتر کو لیں۔ اتھوا دھرم کے کھیتر کو۔ آج پولیٹیکل سنستاؤں کا جال سا بچھا ہوا ہے۔ اسی پرکار یدی دھرم کے کھیتر کو لیں۔ تو اس میں بھی مختلف مذاہب کی نوجوانوں کی سبھاؤں کی کچھ کمی نہیں۔ یدپی اتنی ادھک سبھائیں نہیں ہیں۔ جتنی راج نیتی کے کھیتر میں۔ راج نیتی کا کھیتر صاف ہوتا ہے۔ اس کے گرما گرم روپ کو سمجھنا ہی نوجوانوں کا کام ہوتا ہے۔ سدن آتمک پروگرام کو دیش کے سامنے رکھنا اُن کا کام نہیں ہوتا۔ ان کا کام اپنے منیتاؤں کے آدیش کو مان لشچت اُدیش کی پراپتی کے لئے یتن کرنا ہوتا ہے۔ اس ایک اُدیش کی پراپتی کے لئے اُنہیں تیاگ کرنا پڑتا ہے کشٹ سہنے پڑتے ہیں۔ دھارمک سبھا میں کام کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے۔ یہاں قدم قدم پر سنگھرش ہوتا ہے۔ جیون کو بنانا پڑتا ہے۔ اس سبھا میں وہی لوگ مان پراپت کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے جیون کو بیتا دیا ہو۔ جنہوں نے سیم اگنی میں اپنے وچاروں کو تپا کر کندن بنا لیا ہو۔ جیون یاترا میں ستیہ پتھ سے جو چلیت نہ ہوتے ہوں۔ کہا بھی ہے۔ کہ دھرم کا مارگ چھرے کی تیز دھار ہے۔ راستہ تلوار کی دھار دار ہے اس پرخطر راہ میں کوئی دھیر چلنے کا یتن کرتا ہے۔ اور ہزاروں کوشش کرنے والوں میں سے کوئی سدھی پراپت کرتا ہے۔ یہی کارن ہے کہ بہت کم نوجوان اس مارگ کی اور پرورت ہوتے ہیں۔

نوجوانوں کے دھرم سبھاؤں میں نہ شامل ہونے کے اور بھی کئی کارن ہیں۔ مغرب کی طرف سے جو چمک آئی ہے وہ نوجوانوں کو اپنی طرف بڑے زور سے کھینچتی ہے۔ اس مغرب کی چمک کی تہ میں جو زہر چھپا ہوا ہے۔ وہ ہے کھاؤ پیو اور موج اُڑاؤ وہ بھوگ واد کی طرف جھکاؤ ہے۔ پرورتی مارگ ہے۔ ایک تو پرورتی مارگ ظاہرا طور پر بڑا سکھدائی معلوم ہوتا ہے۔ اور ہر شخص میں لوگوں کو بڑی تعداد میں اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ لیکن اس زمانہ میں پوری تیاری سے ہمارے ملک میں مغرب نے آکر اڈا جما بیٹھا ہے۔ اور نوجوانوں کے لئے اس میں وشیش روپ سے کشش ہے۔ یدی اس کا پتے پورے جوبن پر دیکھنا ہو تو کسی سرکاری یا نیم سرکاری کالج کے ہوسٹل میں چلے جایئے۔ وہاں ہمارے ہی بھائی کتنی سج دھج کے ساتھ اپنی زندگی ویتیت کرتے ہیں۔ کتنا فیشن۔ کتنی بھڑکیلی پوشاکیں اور کتنی شان و شوکت سے وہ لوگ رہتے ہیں۔ آپ کو بھلی بھانتی معلوم ہو جائے گا دھرم، سادگی، اعلیٰ خیالات کا تو وہاں نام بھی نہیں ہوتا۔ یدی اور کسی بات کو دھیان میں نہ بھی رکھا جائے۔ تو بھی اُن میں بہت سے نوجوانوں کی ماتا پتا کی دشا کو دیکھ کر اور بھوشیہ میں اُن کی کتنی قیمت بڑھتی ہے۔ یہ اندازہ لگا کر بڑا ہی دکھ ہوتا ہے۔

کیا ان حالات میں آریہ سماج کے لئے کوئی آشا ہے۔ بہت سے بھائیوں کا وچار ہوگا کہ ایسی پرورتی والے نوجوانوں سے آشا رکھنی فضول ہے۔ میرا وچار اس کے برعکس ہے۔ میرے خیال میں ایسے نوجوان ہیں جن کے اندر دھرم بھاو موجود ہے۔ ایسے نوجوان ہیں۔ جن کے اندر دھرم کا انکر ہے ان کو پرورش دینی پڑے گی۔ سوئی ہوئی آتما کو جگانا پڑے گا۔ ایسے سنسکار والے نوجوانوں کو ایک جگہ پر لاکر ان کے جیون کو ایک سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے اگر نوجوانوں کے اندر پرچار نہ کیا گیا۔ تو آریہ سماج کے اندر نوجوان آنے بند ہو جائیں گے

آگے آریہ سماج میں ایم اے۔ بی اے۔ بڑی تعداد میں شامل ہوا کرتے تھے۔ آریہ سماج کے ودیارتھی یقیناً اسی ہی پرچار کا پھل ہوا ہے صد ہا روپ ہیں۔ آج شتھلتا نظر آتی ہے۔ آج ایم اے بی اے آریہ سماج میں شامل ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔ کارن یہ ہے کہ آریہ سماج کا نوجوانوں میں پرچار نہیں ہے کیا آریہ سماجی اپنے جیون کی پوترتا تھا آچار کی اُچیتا سے نوجوانوں کو اپنی اور آکرشت نہیں کریں گے۔ کہا بھی ہے۔ جیون جادو کا پربھاو رکھتا ہے۔ زندگی زندگی کو کھینچتی ہے۔ موکھک پرچار سے کچھ وشیش لابھ نہیں ہوتا۔ نوجوانوں کو یدی

+ + +

اخباری دنیا کی سیر

خلیفہ قادیان نے اپنا اعلان صحیح کر دیا

"خلیفہ قادیان مذہبی آدمی نہیں ہے آپ کو سیاست دانی کا بھی بڑا دعویٰ ہے۔ کبھی کبھار سیاست کے رنگ میں آپ ایسی ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جن کو ان کے مرید بھی شاید صحیح جانتے ہوں۔ لیکن حقیقت میں وہ محض ایک سیاسی تلابازی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہم ایک جدید حوالہ پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ قادیان آریوں پر خفگی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آج سے ایک ماہ بعد میں اپنی جماعت سے ایک ہزار ایسے آدمیوں کا مطالبہ کرونگا۔ جو ان کے لیڈروں کے حالات اصلی صورت میں شائع کریں اور اگر اس کے بدلے میں گورنمنٹ انہیں جیل میں بھیجنا چاہے۔ تو بخوشی چلے جائیں ہر ہفتے ہم ایسے اشتہار شائع کریں گے۔ اور تمام شہروں میں انہیں تقسیم کریں گے۔ یہاں تک کہ آریہ محسوس کر لیں۔ کہ جیسے لیڈر ان کے ہیں۔ ویسے ہی ہمارے بھی ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ ہم تھوڑے ہیں۔ ہمارے احساسات کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ لیکن مسلمان کبھی تھوڑے نہیں ہو سکتے۔ اور مومن کبھی بزدل نہیں ہو سکتا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی۔ تو میں اس وقت بچہ ہی تھا۔ مگر میں نے آپ کی لاش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر اقرار کیا تھا کہ اگر میں اکیلا بھی رہ جاؤں گا۔ تو بھی احمدیت کی اشاعت کروں گا۔ اور تمام دنیا کا مقابلہ کرونگا۔ اور میں اسی ارادہ اور اسی امنگ کی توقع ہر ایک احمدی سے کرتا ہوں۔ کوئی بزدل احمدی نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۶ اپریل صفحہ ۳)

یہ تقریر ۱۶ اپریل کے اہل حدیث میں چھپی ہے۔ مگر اصل میں ۲۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں کہی تھی۔ اس میں ایک مہینے کی دھمکی دی ہے۔ مگر آج اس کو تین مہینے ہو گئے ہیں۔ ہزار میں سے ایک آدمی بھی ایسا میدان میں نہیں نکلا جس کا ذکر اس دھمکی مضمون میں ہے۔

پس اگر یہ جوش و خروش کسی خاص غرض سے نہیں تھا بلکہ کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ تو اس کا ظہور کیوں نہ ہوا؟

ہاں! ہم آپ کے اس فقرے کی بھی تصدیق نہیں کر سکتے۔ کہ "بزدل احمدی نہیں ہو سکتا"

بحالیکہ خود جناب مرزا صاحب بانیٔ احمدیت اتنے بزدل تھے۔ کہ دہلی میں گئے۔ حضرت میاں صاحب (مولانا سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جب انہوں نے منظور کیا بلکہ جامع مسجد میں حاضر ہو گئے۔ پولیس کے اعلیٰ افسر مع جماعت وہاں موجود تھے اس پر بھی مرزا صاحب اپنے مکان سے نہ نکلے بلکہ سیدھے واپس وطن آ گئے۔ خوف تھا کہ مجھے مار دیں گے۔

دوسری مرتبہ آپ کی بزدلی کا مظاہرہ لاہور میں ہوا تھا۔ جب پیر صاحب گولڑوی آپ کی دعوت پر بالمقابل تفسیر لکھنے آئے۔ مگر مرزا صاحب نہ گئے۔ لکھا کہ پیر صاحب کے ساتھ سرحدی مرید ہیں۔ مجھے ان سے خوف ہے۔ مجھے مار دیں گے۔

مرزا شیو!اہمت ہو تو واقعات سے ثبوت دو۔ ورنہ ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا" (اہلحدیث ۴ جولائی)

مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب

"زمانے یہاں مسلمانوں کی بستی میں مسلمانوں کے جنازوں کو دیکھا۔ وہ بھی ایک شان کے ساتھ لے جائے جاتے ہیں۔ ہر جنازہ کے ساتھ ایک گروہ کلمہ پڑھتا جاتا ہے۔ یہ لوگ پیشہ ور ہوتے ہیں۔ ان کا یہی کام ہوتا ہے۔ اجرت پر بلائے جاتے ہیں۔ اور بلا لحاظ اس امر کے کہ ان کے عمل کا کیا نتیجہ ہے۔ ایک مزدور کی طرح شور مچاتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اور جس قدر جماعت بڑی ہو۔ اسی قدر مرنے والے کی عظمت و شان کا مظاہرہ ہے۔ میں نے ان جنازوں کے قبرستان کی طرف جاتے دیکھا۔ اور افسوس کے ساتھ سر نیچا کر لیا۔ اور ایک آہ بھر کر کہا آہ!

مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب

بے شک یہ لوگ کلمہ کا ذکر کرتے ہوئے جا رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت کس قدر قابل رحم ہے۔ کہ اس غرض کے لئے بھی اجرت پر کلمہ پڑھنے والوں کی تلاش میں ہیں۔ اور کچھ لوگوں کا یہی ذریعہ معاش ہے۔ وہ روزانہ دعا کرتے ہوں گے۔ کہ یا اللہ آج کسی اچھے آدمی کی موت ہو۔ کہ کچھ زیادہ ملے۔ مسلمان اب اتنے سست اور کاہل ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی میت کے ساتھ کلمہ پڑھنے والے بھی اجرت پر حاصل کرتے ہیں۔ اور خود یہ کام بھی نہیں کر سکتے۔ میں نے جنازے کے ساتھ جانے والوں پر نظر کی۔ اور کہا یہ سب قبریں اور لاشیں ہیں۔ مگر متحرک ہیں"

(سالار ۷ جولائی)

دنیا کی پیدائش بموجب سناتن دھرم

ابتدا میں صرف ایک بھگوان تھا۔ اس کی خواہش ہوئی۔ کہ دنیا کو بڑھایا جائے۔ چنانچہ اس کی خواہش کے مطابق تین لاثانی طاقتیں ظہور میں آ گئیں۔ جن کا نام برہما جی۔ وشنو جی۔ مہادیو جی تھا۔ وشنو جی شیش ناگ پر جس کے ہزاروں پھن ہیں۔ اور جو ہر وقت ایک ایک منہ سے ایک نیا نام اس پار برہم پرمیشور کا لیتے ہیں۔ اور اس کے وشنو جی کے ناف سے ایک کنول کا پھول نکلا۔ جس کے سرے پر ایک سنگھاسن بچھا ہوا ہے۔ اور اس پر برہما جی چاروں وید چاروں ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں۔ اور وید کا اچارن کر رہے ہیں۔ شری لکشمی جی اپنے نرم ہاتھوں سے بھگوان کے چرن کمل کو دبا رہے ہیں۔ اب ان تینوں دیوتاؤں کے کرم سنئے:-

برہما جی کا کام دنیا یا جگت کی سرشٹی کرنا ہے۔ اور دوسرے دیوتا بھگوان وشنو جی ان تمام کا پالن کرتے ہیں۔ جو کہ برہما جی ان کے آسرے پر چھوڑ دیتے ہیں اور جب ان میں کئی دیو یا ظالم پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو مہادیو جی جی کو دکھ جی بھی اکٹھے ہیں ان کا جہان کا ناش کر دیتے ہیں۔ رودر جی کی پیدائش کا حال اس طرح ہے۔ کہ جب پہلے پہلے برہما جی نے دنیا کی پیدائش کی۔ تو پہلے دو آدمی پیدا ہوئے۔ اور جب ان کو کچھ بھی کھانے کو نہ ملا۔ تو وہ بھوک سے تنگ آ گئے۔ اور انہوں نے کھانا تلاش کیا۔ مگر ان کی یہ کوشش بے سود ثابت ہوئی۔ تو وہ برہما جی کو کھانے کے لئے دوڑے۔ برہما جی کو غصہ آیا۔ تو ان کے شانوں سے ایک شکل برآمد ہو گئی۔ جن کو رودر کہتے ہیں۔ اس نے مہادیو جی کا نام گرہن کیا۔ اور ان کو مار ڈالا"

(سناتن دھرم پرچارک ۸ جولائی)

کمینہ حرکت

"مالویہ پر بدزبانی اور اس طرح کے سنگین الزامات لگانے والے شخص کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ یا تو اس کا دماغ صحیح نہیں ہے۔ یا کسی کے اشارے پر ایسا کر رہا ہے کیونکہ نہ صرف سناتن دھرمی ہندو بلکہ بھارت ورش کی تمام دیگر اقوام کے افراد اس امر پر اتفاق کرتے ہیں۔ کہ مالویہ جی جیسا نشکام سیوک بھارت ورش میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔ جو مالویہ ہندو دھرم کے لئے اپنی جان تک نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو۔ جن کے طفیل سینکڑوں نہیں ہزاروں سفید پوش ہندو خاندان پرورش پا رہے ہوں۔ جن کی بدولت ہزاروں ہندو نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے روزی کما رہے ہیں۔ جن کی ہندو مہاسبھا۔ ہندو یونیورسٹی جیسی سنستھائیں قائم ہوئی ہوں۔ جو کہ اپنے کیریکٹر۔ اپنے دھرم پریم کی وجہ سے دنیا میں خاص پوزیشن رکھتے ہوں۔ جو اپنے سودیش پریم کی وجہ سے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہوں۔ اور اس سلسلہ میں جیل یاترا بھی کر چکے ہیں۔ ان کے متعلق یہ الزام لگانا کہ وہ گورنمنٹ سے روپیہ لے کر عیسائیت کا پرچار کر رہے ہیں۔ کس قدر کمینہ پن ہے۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے۔ کہ خرافات کا یہ پلندا ایک ایسے سناتن دھرمی اخبار میں شائع ہو رہا ہے۔ جس کی ادارت کی باگ ڈور ایک پرانے سناتن دھرمی کارکن پنڈت آنند بہاری جی اپشکر ناکے ہاتھوں میں ہے"

(جاگرت ۱۰ جولائی)

لطیفہ

معاصر اہلحدیث نے ایک مولانا کے نام سے ذیل کا لطیفہ شائع کیا ہے "ایک دفعہ میں بنگال کے ایک جلسہ اہلحدیث پر جا رہا تھا۔ اور راستہ میں کئی علماء اہلحدیث مختلف سٹیشنوں سے ریل گاڑی میں سوار ہوتے گئے۔ گفتگو کے بعد ایک صاحب نے فرمایا کہ اب تک تو سب کا سفر اکیلے اکیلے ہوا ہے۔ اب ہم کئی ایک ہو گئے ہیں۔ لہٰذا ایک ہم اپنا امیر بنا لیں۔ کہ یہ طریق مسنون ہے دوسرے نے آہستہ سے کہا کہ انہیں کو امیر بنا لینا مناسب ہے۔ مختصر یہ کہ وہی بزرگ امیر منتخب ہو گئے۔ کٹک جنکشن کا سٹیشن آیا۔ تو آپ نے حکم دیا۔ کہ سب لوگ یہاں اتر پڑو۔ اس لئے کہ صاحب گنج کی گاڑی یہاں سے ہی ملے گی۔ میں نے کہا حضرت یہاں نہیں آگے کیول جنکشن پر اترنا چاہیئے۔ گاڑی وہاں بدلے گی۔ آپ نے فرمایا کہ دس سال پیشتر میں نے یہاں سے ہی گاڑی تبدیل کی تھی۔ میں نے کہا پرانا قصہ چھوڑئیے۔ اب کیول سے گاڑی بدلنی ہوگی۔ یہ ٹائم ٹیبل موجود ہے ملاحظہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں امیر ہوں۔ میرا حکم نہ مانو گے تو جاہلیت کی موت مرو گے۔ اتنا فرما کر خود گاڑی سے اتر پڑے اور دو صاحب اور بھی ان کے ہمراہ اتر گئے۔ میں اور ایک واقف بھی۔ بزرگ نہیں اترے۔ آخرش امیر صاحب معہ اپنے تابعین ... منزل مقصود پر ہم سے پورے بیس گھنٹے کے بعد پہنچے اور فرمانے لگے۔ تمہاری بات

ودھوا وواہ کا منڈن

بجواب تردید ودھوا وواہ

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال - رگ وید ۱۰-۴۰-۲ کی رچا कुह کے ارتھ آریہ پنڈت عنظر کر दिवादोषा اس کو نیوگ یا ودھوا وواہ پر لگاتے ہیں ؛

جواب - اس منتر کے ارتھ سے نیوگ بالکل بے بنیاد ہوتا ہے - اور آریہ سماج سے پہلے نرکت کار یاسکاچاریہ نے اس منتر میں آئے - دیور شبد کے ارتھ

देवरः कस्माद्द्वितीयो वर उच्यते (ارتھ) دیور کس کارن کہا جاوے

جواب دوسرا ور ہونے سے دیور کہا جاتا ہے - ہکر اور سائن آچاریہ نے بھی اپنے حاشیہ میں ایسا ہی ارتھ کیا ہے - اور نرکت کا ہی پاٹھ دیا ہے - اسیطرح منوسمرتی ۹/۶۹ کے حاشیہ میں میدھا تتھی نے

अन्यत्रत्तु दृश्यते कोवां शयुत्रा विधवेव देवरम्

بھی اس منتر کا ارتھ نیوگ میں کیا ہے [illegible] ودیگر نرکت کے علاوہ دیگر ودوانوں میں تو نیوگ کا ذکر ہے جیسے مذکورہ بالا منتر اس لئے یہ کہنا - کہ آریہ سماج یا رشی دیانند نے اس کا نیا ارتھ کیا ہے - سنسکرت ساہتیہ سے بالکل ناواقفیت یا اپنی ہٹ دھرمی کا مذہبی تعصب ہے -

سوال - اس رچا پر جو نرکت لکھا گیا ہے - اس میں

देवरः कस्माद्द्वितीयो वर उच्य

اس جملہ کو پڑھکر دیور کون ہے ؟ یعنی دیور ہی کو کہتے ہیں - جو دوسرا کہ دوسرا شوہر ہو ایسے معنی آریہ سماجی نکالتے ہیں - حالانکہ پرانی کتابوں میں یہ جملہ نہیں - اس کے ملاوٹی ہونے کی یہ بھی دلیل ہے - کہ यद्वा کے بعد دوسرا ارتھ دیئے ہیں देवरो दीव्यतिकर्मा جس کا مطلب ہے - کہ دیور قابل تعریف ہو - جو اپنی بھابی کی خوشی ماں کے نسبت دیکھا کرتا ہو - تیسری دلیل یہ ہے - کہ دیور کے معنی اگر دوسرے شوہر کے ہوتے - تو بعد کے سمرتی کار ٹیکہ کار اسی معنی میں استعمال کرتے - لیکن سوائے سوامی دیانند جی یانی آریہ سماج کے دوسرے کسی مصنف نے دیور کا ارتھ دوسرا شوہر نہیں کیا

جواب - یہ پہلے درجہ کا جھوٹ ہے - کہ آریہ سماج سے نرکت میں یہ لفظ بڑھایا گیا ہے - سناتن دھرمی پریسوں میں چھپنے والے نرکت گرنتھوں میں بھی یہ جملہ ملتا ہے - اور سائن آچاریہ نے بھی مذکورہ بالا منتر کے حاشیہ میں اس کا استعمال کیا ہے - اس صورت میں یہ کہنا کہ پرانی کتابوں میں یہ جملہ نہیں - محض دھوکہ یا کہ پشتبات ہے - دوسری دلیل کا جواب یہ ہے - کہ ودھوا کے دوسرے پتی دیور کو ہی نرکت کار نے

दीव्यतिकर्मा کہا ہے - اس لئے لکھنے کی ضرورت نہیں تھی - اور اس کا यद्वा مطلب یہ ہے - کہ دوسرا پتی عمدہ صفات کا ہونا چاہئے نہ معلوم "بھاوج کی مثل ماتا کے عزت دیکھا کرنے والا" ارتھ दीव्यति لفظ سے کیسے نکال لیا گیا - یہ محض دھوکہ ہے -

تیسری دلیل کا جواب یہ ہے - کہ اگر تعصب کی عینک اتار کر سنسکرت ساہتیہ کا مطالعہ کرو تو دیور کا دوسرے شوہر کے معنی میں استعمال بہت جگہ مل جائے گا - تین ثبوت پڑھنے کو دیکھئے :-

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ्नियुक्तया। प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये। मनु ९। ५९॥

ارتھ - سنتان کے نہ ہونے پر سنتان کی خواہش سے ستری دیور سے یا سپنڈ سے نیوگ کرے - (منو ادھیائے ۹ شلوک ۵۹)

अपुत्रां गुर्वनुज्ञातो देवरः पुत्रकाम्यया। सपिण्डो वा सगोत्रो वा घृताभ्यक्त ऋतावियात्। याज्ञवल्क्य आचाराध्याय १-६८॥

ارتھ - بے اولاد - اولاد کی خواہش مند عورت سے سپنڈ یا گوتر دیور رتو کال میں جاوے - دیگر دیکھیے سمرتی آچار ادھیائے ۱/۶۸ یہ سمرتیوں کے پرمان دیئے - اب اتہاس کو دیکھیں :

उत्तमाद्देवरात् पुंसः काङ्क्षन्ते पुत्रमापदि। महाभारत आदि पर्व अध्याय १२० श्लो ३४

ارتھ - پانڈو کنتی سے کہتے ہیں - کہ آپت کال میں دیور اُتم کا عمدہ نسل پیدا کرے لوگ سنتان کی خواہش کرتے ہیں - مہابھارت آدی پرو ادھیائے ۱۲۰ شلوک ۳۵ ؛

कौशल्ये देवरस्तेऽस्ति सच त्यामनु प्रवेक्ष्यति महा: आ० अ० १०३॥

ارتھ - ستیہ وتی اپنی پتر وہو کو کہتی ہے کہ تیرا دیور تیرا پاس نیوگ کے لئے آدھی رات کو تیرے پاس آویگا - مہابھارت آدی پرو ادھیائے ۱۰۳ ؛

سوال - اگر پاٹھ صحیح بھی مان لیا جاوے تو اس کا معنی یہ ہے - کہ دیور دوسرا ور کیوں کہا جاوے - اتنا تو نہ کہا جاوے - یعنی دیور دوسرے ور کو نہیں کہتے ؛

جواب - کیوں جی ! یہ اسلئے معنی کر کے خود بخود اسبات کا ثبوت نہیں دے رہے کہ یہ روشنی پورانکوں کی ہے شکہ آریہ پنڈتوں کی بھلا کسی مفسر نے تمہارا یہ معنی کیا ہے ؟ اور ذرا عقل کو کام میں لاؤ - یہ معنی تب ہو سکتا ہے - جبکہ پہلے سوال کیا جاوے کہ देवर دیور لفظ سے دوسرے ور کا نشیدہ نکلتا ہے اس لفظ سے تو جے دے دوسرا اور वर ور خاوند یہی معنی نکلتے ہیں ؛

سوال مثیہ मंथन میں ن کے معنی نشیدہ کے ہیں ؛

جواب - اول تو سائن نے بھتا لفظ کہہ کر دہی معنی کھولے ہیں - جو آریہ سماج کرتا ہے لیکن اگر تمہارے معنی ہی مان لئے جائیں - تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے - (جس طرح سب آدمی سب عورتوں کی طرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اپنی بیوی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں) تمہارے پہلے فقرہ میں جو کہا گیا - کہ جیسے ودھوا دیور کی طرف رجوع ہوتی ہے - اس کا اس نے کیا بگاڑا - سب منش سب عورتوں کی طرف رجوع نہ ہوں - ودھوا تو ہوتی ہے ؟ لیکن بیان ہے - رجوع کرنے کا اور مثال ہے رجوع نہ کرنے کی یہ جاہلانہ تفرقوں کا جوڑ صرف آپ کی سمجھ کا پھل ہے - منکہ دیور کا نشیدہ اور یعنی رجوع کا نیا अभि मुखा معنی ہو سکتا ہے - ذرا आपृश्य شبد یعنی "سونے میں" دیکھ لیتے - تو غلطی نہ لگتی لیکن یہاں تو جان بوجھ الٹا رخ اختیار کیا گیا ہے - سمجھاوے کون ؟

سوال - نرکت کے مطابق ودھوا کے معنی نے جانے والی - یا پرورش کرنے والی - جس کا چال چلن پاک ہے - اس لئے ودھوا وواہ نہیں کر سکتی ؛

جواب - اول تو نرکت کا یہ مانا معنی کہاں ہے اگر تمہارے معنی بھی مان لئے جاویں - تو نہ معلوم ان سے ودھوا وواہ کا نشیدہ کہاں سے نکلتا ہے - ودھوا کا وواہ ہو جانے پر اس کو بھی نیک چلن رہنا اور اپنے پتی کی پرورش کرنی ہی چاہئے

سوال - منوسمرتی راماشرم میں بڑے بھائی کی بیوی بھاوجہ کو ماتا کے سدرش بتلایا ہے اس سے شادی کرنا کتنا پاپ ہوگا ؛

جواب - بڑے بھائی کی ستری کا ہی کیا - ہمارے شاستر تو اپنی عمر سے بڑی ہر ایک ستری کو ماتا اور ہم عمر کو بہن اور کم عمر کو بیٹی کے سدرش دیکھنے کا اپدیش کرتے ہیں جب تک کسی ستری سے دھارمک طور پر پتنی سمبندھ نہ پیدا ہو جاوے - تب تک ایسا ہی سمجھنا چاہئے - اسیطرح جب تک بھاوج سے اس کے پتی کی وفات کے بعد شاستر ریت سے پتنی سمبندھ نہ ہو جاوے - تب تک ایسا ہی سمجھنا چاہئے - لیکن پادری جیسے انکا معنی یہی ہے کہ سب استریاں نہ بھاوج کی درشٹی سے نہ دیکھی جاویں - حقیقی ماتا - بہن اور بیٹی تو کبھی نہیں مانی جا سکتی ہیں - جن کے ساتھ کسی حال میں بھی پتنی سمبندھ جائز نہیں - (باقی پھر) ؛

"رکشا"

ولائت کا مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے :-

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا - کہ رکشا ایک مکروہ اور ناخوشگوار سواری ہے - انسانوں کو گھوڑے اور بیل کی جگہ استعمال کرنے سے اس کا ثبوت ملتا ہے - کہ انسان جانوروں سے بھی زیادہ سستے اور ارزاں ہیں - اور یہ کہ سوسائٹی کا ایک طبقہ حقیقی معنوں میں دوسرے طبقہ کی غلامی کر رہا ہے - تم انسان کا دماغ یا اس کی دوسری خدمات دنیا کے ہر حصہ میں روپیہ سے حاصل کر سکتے ہو - اور ہر شخص اجرت پر تمہارے لئے ہر قسم کا کام کرنے کو آمادہ ہو سکتا ہے - یہ دوسری بات ہے - کہ ہر ایک میں اجرت مختلف ہو لیکن کم سے کم یورپ میں تم زیادہ سے زیادہ روپیہ دے کر بھی کسی شخص کو اس پر آمادہ نہیں کر سکتے - کہ وہ بیلوں اور گھوڑوں کی طرح سڑکوں اور گذرگاہوں میں تمہاری گاڑی کھینچتا پھرے اگرچہ رکشا کھینچنے کا کام عورتوں اور لیڈیوں کا لباس اتارنے اور جوتا پہنانے سے زیادہ برا نہیں ہے - لیکن تاہم زیادہ رحمدل اور احساس طبیعت رکھنے والے اشخاص کو صدمہ ہوتا ہے - جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ انسانوں کی گاڑیاں جانوروں کی طرح انسان کھینچے ہیں - اور ان کی برہنہ پیٹھ سے پسینہ بہہ رہا ہے - یہ ظاہر ہے کہ رکشا سے بنی نوع انسان میں مساوات باقی نہیں رہتی " ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

یاد رفتگان!

نمبر (۱۹)

کویراج پنڈت سیتارام شاستری کی یاد میں

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

پنڈت سیتارام جی شاستری راولپنڈی کے مشہور ویدک تھے۔ آریہ سماج میں بڑی لگن سے کام کیا کرتے تھے۔ ان کے درشن ہم نے ۱۸۹۸ء میں امرتسر میں رائے بہادر ماسٹر آتمارام جی کے مکان پر کئے تھے ماسٹر جی سے ہمارا پورانا پریم تھا۔ ان کے مکان پر طالب علمی کے زمانہ میں ہمارا اکثر جانا ہوتا تھا۔ وہاں پنڈت سیتارام جی شاستری کے درشن کرکے چت بڑا پرسن ہوا۔

پنڈت سیتارام شاستری پنڈت گورودت ودیارتھی کے سچے سنگیوں میں سے تھے پنڈت جی نے ودیارتھی اوستھا میں پنڈت گورودت کے درشن کئے۔ اور اُپدیش وہاں سے گرہن کرکے سنسکرت پڑھنے میں اپنا وقت صرف کیا۔ اور رفتہ رفتہ پنجاب یونیورسٹی کی شاستری پریکشا پاس کی۔

کچھ عرصہ تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک رہ کر پنجاب میں بھرمن کرتے رہے۔ شاستر ارتھ کئی دفعہ کئے۔ اخیر وقت تک اشٹادھیائی سدھانت اور سوامی جی کے وید بھاشیہ کے طریقہ پر ان کا خاص پریم اور وشواس تھا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک ہونے کی حیثیت میں انہوں نے بڑے پریم سے کام کیا صحت اُن کی بڑی اچھی تھی جسم کے مضبوط تھے۔ اور آواز دلکش تھی۔ بات چیت کرنے میں خاص کشش رکھتے تھے۔ ستسنگ منڈلی اپنے لئے ہر ایک جگہ پیدا کر لیتے تھے۔ پنڈت سیتارام شاستری کے دل میں خیال آیا۔ کہ آزادانہ طور پر اپنا کوئی کام جاری کریں۔ چنانچہ کلکتہ میں اس غرض کے لئے گئے۔ وہاں کومی راج شنبھو رتن سین سے باقاعدہ طور پر ایک عرصہ دراز تک تعلیم پاتے رہے۔

کوی راج شنبھو رتن سین اپنے زمانہ کے کلکتہ کے مشہور لائق وید تھے۔ عام طور پر خرابی یہ ہے کہ آیوروید میں باقاعدہ تعلیم پانے والے بہت کم ہیں ہر ایک شخص کچھ نسخے جمع کرکے ویدبن جاتا ہے۔ اور اپنی دوائیوں کے اشتہارات دیتا رہتا ہے۔

پنڈت سیتارام شاستری کویراجی کی سند لے کر پہلے ادھر ادھر کام کرنے کے لئے آتے رہے۔ امرتسر میں ان دنوں رائے بہادر ماسٹر آتمارام ریٹائر ہو چکے تھے۔ اور ان کا گھر آریہ سماج کے ہر ایک کام کا مرکز تھا۔ چنانچہ کسی شفاخانہ کی تحریک اور کچھ پنڈت سیتارام شاستری کا اپنا پریم ماسٹر آتمارام جی سے ان کو امرتسر کھینچ لایا۔ اور آپ نے دھنونتری آیورویدک اوشدھالیہ قائم کیا۔ اس اوشدھالیہ کا نام رکھا اور منشی چندر بھان جی کا تعلق پورا تھا۔ ان کے اوشدھالیہ کے منیجر قرار پائے۔

جس قدر عرصہ پنڈت سیتارام جی شاستری امرتسر میں رہے۔ آریہ سماج میں اپدیش دیتے رہے۔ اپنی آیوروید کی لیاقت سے بھی آریہ سماجیوں کو فائدہ پہنچاتے رہے۔ ہر ایک سنسکار جو معمولی اطلاع ملنے پر جا موجود ہوتے تھے۔ اگرچہ وید اور شاستری تھے۔ مگر لالچ بالکل نہیں تھا اس وقت آریہ سماج میں سنسکرت کے ودوان پنڈت بہت کم تھے۔ اور پنڈت سیتارام شاستری ان گنتی کے پنڈتوں میں سے تھے۔ جو ان دنوں آریہ سماج میں کام کرتے تھے۔ امرتسر سے پنڈت سیتارام شاستری کو اپنے سمبندھیوں کی کشش راولپنڈی لے گئی۔ اور عرصہ دراز تک راولپنڈی میں اپنے آخری وقت تک کام کرتے رہے۔

راولپنڈی میں پنڈت سیتارام شاستری کا گھر ہر ایک آریہ سماجی کے لئے کھلا ہوا تھا۔ ودیارتھی عموماً ان کے پاس رہا کرتے تھے۔ انہیں بڑے پریم سے پڑھایا کرتے تھے۔

اس زمانہ میں شاستری پڑھنے کے لئے پراگیہ اور وشارد کا امتحان دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ ہر ایک شخص سیدھا شاستری کا امتحان دے سکتا تھا۔ آریہ سماج میں اس وقت کئی وید اور سنسکرت کے ودوان ملتے ہیں۔ جو پنڈت سیتارام شاستری کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔

مشہور ڈاکٹر کیشو دیو جی شاستری جالندھر میں مہاتما منشی رام (ابدازیں مشہور سوامی شردھانند) کے اردو اخبار ست دھرم پرچارک کے منیجر تھے۔ ان کے دل میں سنسکرت پڑھنے کا خیال آیا۔ پنڈت سیتارام شاستری سے پڑھنے اور مشورہ کرنے کے لئے راولپنڈی پہنچے۔ اور ان کی پریرنا کا نتیجہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر کیشو دیو کے دل میں شاستری کے امتحان دینے کا خیال پیدا ہوگیا۔ چنانچہ انہوں نے شاستری کا امتحان پاس کر لیا۔

معمولی پنڈتوں کی طرح پنڈت سیتارام شاستری لگھو کومدی پڑھنے کی سفارش نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ اشٹادھیائی پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے۔ اور خود پڑھایا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص یہ ظاہر کرتا تھا۔ کہ اشٹادھیائی پڑھنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ تو اس کی دلائل سننے کے لئے تیار رہا کرتے تھے۔ اور اس کو تسلی بخش جواب دیا کرتے تھے۔

راولپنڈی میں جانے کے بعد بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پرارتھنا پر اور آریہ سماجوں کی براہ راست درخواست پر بھی اپنے کام کا ہرج کرکے سالانہ جلسوں پر لیکچر دینے کے لئے جایا کرتے تھے۔ لیکھک نے کئی دفعہ ان کے درشن مختلف آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر کئے ہیں۔

باقاعدہ وقت پر سونے والے اور وقت پر اٹھنے والے تھے۔ سندھیا باقاعدہ کیا کرتے تھے۔ وید کے متعلق گرنتھوں کا مطالعہ کرتے تھے۔ براہمن گرنتھوں کے مطالعہ سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے تھے۔ کہ وید کا اصلی بھاشیہ براہمن گرنتھوں میں ہی ہے۔ اور براہمن گرنتھوں کے ذریعہ سے ہی وید کے اصلی مطالب کا انکشاف ہو سکتا ہے۔

وید کے جتنے بھاشیہ دنیا میں اس وقت ملتے ہیں۔ ان سب کو پنڈت سیتارام شاستری گمراہ کن خیال کرتے تھے۔ ان کو آریہ سماج جالندھر شہر کے ساتھ خاص پریم تھا۔ اس سماج کے سالانہ جلسہ پر اُن کے اکثر درشن ہوا کرتے تھے۔ لیکچر دینے کے وقت وہ صاف گوئی سے کام لیا کرتے تھے۔

ایک لیکچر ہمیں ان کا یاد ہے۔ کہ اُنہوں نے مہابھارت کی ایک کتھا سنائی۔ کہ مہابھارت کا یدھ کرنے سے پہلے یدھشٹر بھیشم پتامہ کے پاس اُن کے چرنوں پر سر رکھنے اور آشیرباد لینے کے لئے گئے۔ چنانچہ بھیشم پتامہ نے یدھشٹر کے اس طرح پاؤں پر سر رکھنے کی وجہ سے آشیرباد دی۔ کہ جہاں دھرم ہوتا ہے۔ فتح وہاں ہی ہوتی ہے۔

اس کتھا کی تمثیل سے انہوں نے کہا۔ کہ سوامی دیانند کو بھی اسی طرح کامیابی ہوئی ہے۔ وہ ستیہ برت سام شرمی اور کاشی اور کلکتہ کے پنڈتوں کی باتیں سنا کر کہا کرتے تھے۔ کہ سوامی دیانند کی فتح ہوگئی ہے۔ اور اب جہاں تک خیالات کا تعلق ہے۔ سوامی دیانند فتح کر چکے ہیں۔

وہ سوامی دیانند کو پرانے زمانہ کے رشیوں میں بڑا درجہ دیتے تھے۔ شنکر آچاریہ کی لوگوں کے دل میں بڑی بھاری عزت ہے۔ مگر سوامی دیانند کو وہ شنکر آچاریہ سے بڑا رتبہ دیتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں۔ جو سوامی دیانند کے مقابلہ میں شنکر آچاریہ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں شنکر آچاریہ نے سنسکرت کی مکمل لیاقت نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایسی غلطیاں کی ہیں۔ جن کا خمیازہ ہم آج تک اٹھا رہے ہیں۔ ان کا وشواس تھا۔ کہ ایسے لیاقت والے شنکر آچاریہ بھارت ورش میں ہلچل مچا سکتے تھے۔ اور بدھوں کو بھارت ورش سے نکال کر ویدک دھرم کی ستھاپنا کر سکتے تھے۔ تو سوامی دیانند کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ سوامی دیانند کی شکتی کل دنیا میں کام کرے گی۔ مگر شنکر آچاریہ کی شکتی نے صرف بھارت ورش میں کام کیا تھا۔

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی آتشک ناسور۔ گنٹھیا بدن کے سفید سیاہ داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے ہزارہا اشخاص کی تصدیقوں کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔

پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہمارا ایجنٹ ملتا ہے

تمام ہندوستان بھر میں مشہور خوشبو کی دنیا میں لاثانی

ہون سامگری	سگندھت دھوپ
نرخ ہون سامگری بڑھیا فی سیر گیارہ آنہ معمولی فی سیر دس آنہ	سگندھت دھوپ سنہری فی سیر ایک روپیہ آٹھ آنہ معمولی ایک روپیہ چار آنہ

سٹاکسٹ حضرات کو اعلیٰ رعایت کی جاتی ہے۔

ہر بھگوان پنساری راولپنڈی شہر

نوٹ: ہماری معرفت پنساری کی ادویات سستی مل سکتی ہیں۔

Digitized by eGangotri

بجلی یا اچھوت

ڈراپ پہلا

پربھو کی پرارتھنا :-

ایشور ہے سرو آدھار

(۱) اجر - امر - ابھے - سرشٹی کرتا - سکل پرانیوں کے دکھ کا ہرتا - نراکار - نربکار - پالن ہار - ایشور ہے . . . . .

(۲) پاپ تپیہ کو دکھن ہارا - نام تیرا ہری اپرم پارا - جگدادھار کرے نستار - تو ہنکار - ایشور . . . . . .

(۳) روپ رنگ نہ دیہہ کو دھارا - اندریوں سے ہے تو نیارا رشی منی کریں سب ہی پکار - ایشور ہے . . . . . .

(۴) روپ رنگ اور گندھ نہیں ہے - من اندریوں کا دشٹی نہیں ہے - آریہ کہے کرے بیڑا پار - ایشور ہے . .

سین پہلا

شری مان پنڈت دنیا توسی جی مہاراج کی دھرم پتنی شریمتی آسیان دیوی عرف پنڈتانی جی اپنے مکان کے آنگن میں مالا اور گومکھی ہاتھ میں لئے بیٹھی ہے - اور سودیشی کپڑوں میں اس طرح ملبوس ہے - جیسی کہ فرانس کی لیڈی صاحبہ اتنے میں بھنگن ہاتھ میں جھاڑو اور ٹوکری لئے آبراجمان ہوتی ہے

بھنگن - اجی پنڈتانی جی جے رام جی کی ؛

پنڈتانی - جے رام جی کی بچی - دن تو چڑھ لینے دیتی ابھی تو ہم لوگ اٹھے بھی نہیں - تو آ گئی ہے ؛

بھنگن - بی بی جی میں نے دو محلے کے گھر صاف کرنے ہیں پرا اتنے میں نہ اٹھوں - تو میرا کام کیسے چلے ؛

پنڈتانی - اری او سوشیلا - اری جلد اٹھ بھنگن نے تو سارا کام خراب کر دیا ؛

سوشیلا - کیوں بی بی جی ؟ کیا ہوا ؟

پنڈتانی - اری کم بخت دیکھ تو بھنگن منحوس کا سایہ ہوا ہے - بھاتلے بلکہ پاس تو میز - میز کے ساتھ کرسی - کرسی کے ساتھ پنڈت جی کی چارپائی - اس سے آگے سودیش کماری کی چارپائی - اور نیچے اس کے میری سب چیزیں پڑی تھیں - وہ سب خراب ہو گئی ہیں - اور ہائے میرے تو سب کے سب کپڑے بھی بھرشٹ ہو گئے ہیں - ہائے اب میں کیا کروں ؟

سوشیلا - بی بی جی - ایسے بھی بھلا کہیں ہو سکتا ہے یہ سب چیزیں کیسے خراب ہو گئیں ؛

پنڈتانی - (غصے سے) کیسے ؟ یہ تم کو ابھی معلوم ہو جائے گا جب کہ سارے کپڑے دھونے پڑیں گے - اور سارے برتن آگ میں تپا کر صاف کرنے پڑیں گے ؛

سودیش کماری - بی بی جی ؛ مجھے کپڑے دھونے کی ضرورت نہیں ہے میں ایسے بھرم نہیں مانتی ہوں - بھنگن ہے یا بجلی جو سب چیزوں میں پرویش کر گئی ؛

پنڈتانی - (دانت پیستے ہوئے) اری چپ رہ - آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں پڑھ کر تجھے بہت باتیں بنانی آ گئی ہیں - تیرے سب کپڑے رضائی - تلائی وغیرہ میں سب کچھ دھلوا کر کے ہی چھوڑوں گی ؛

بھنگن (حیرانی سے - کچھ نہ سمجھتی ہوئی) رام - رام - رام ہے پرماتما ہم لوگوں نے کیسے گناہ کئے ہیں جو بھنگی کے گھر جنم لیا - اور یہ طعنے سننے پڑے (ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتی ہے) ؛

دوسرا سین

(پنڈتانی جی ویسے ہی سودیشی کپڑے زیب تن کئے ہوئے بیٹھی ہوئی ہیں - اور اتنے میں جولاہی سر پر دری رکھے ہوئے آنگن میں داخل ہوتی ہے) ؛

جولاہی - اجی پنڈتانی جی جے رام جی کی ؛

پنڈتانی - بس بس پرے ہی کھڑی رہ اور جتلا کیا کام ہے

جولاہی - بی بی جی آپ کے لئے یہ دری (دری آگے پھینک دیتی ہے) بنا کر لائی ہوں ؛

پنڈتانی - (دری کو چھو کر اور پھر جلدی سے ہاتھ کھینچ کر) ہرے رام - ؛

جولاہی - کیوں بہن ! کیا بچھو نے کاٹ کھایا ؟

پنڈتانی - اری چڑیل تو نے پان ڈال کپڑا میرے آگے کیوں رکھ دیا ؟ دیکھتی نہیں - کہ میں نہا دھو کر ابھی بیٹھی ہوں ہائے ! میں تو بھرشٹ گئی - ہائے ! آج کیسا منحوس دن چڑھا ہے ؛

جولاہی - بی بی جی کیوں گھبراتی ہو - میں نے تو صرف گیہوں کا آٹا اور لوئیں کا پانی ہی ہوتا ہے - بہن جو تم سودیشی کپڑے پہنے ہوئے بیٹھی ہو - ان میں تو گائے بھیڑ بکری سؤر وغیرہ کی چربی لگاتے ہیں - جس کو ہم لوگ چھوتے بھی نہیں - اور آپ دھارن کئے ہوئے ہیں - اچھا ذرا بلی کو تو ہٹاؤ - دودھ پی رہی ہے ؛

پنڈتانی جی - تو پالتو ہے - اس کا دن رات یہی کام ہے ؛

جولاہی - بی بی جی اگر آ گیا ہو - تو میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرتی ہوں ؛

پنڈتانی - بولو ! کیا بکواس کرتی ہے ؛

جولاہی - بی بی جی کیا آپ مجھے اس بلی سے بھی برا جانتی ہو -

پنڈتانی - بے شک بے شک ؛

جولاہی - اچھا بہن بنوائی تو دو میں پھر جاتی ہوں -

پنڈتانی - اری کم بخت بنوائی تیرا سر دوں - میں نے جو تم سے روپے لینے ہیں - ان پر تو صرف میں نے ایک آنہ روپیہ ہی بیاج لگایا ہے - کوئی زیادہ تو لگایا ہی نہیں - ادھر میں سے کاٹ لیں گے ؛

جولاہی - ہے بھگوان ! ہے دینا ناتھ ! ہم کہاں جائیں - دن رات ایک کر کے یہ کام کیا تھا - کہ گھر میں بچے بھوکے ہیں روپیہ لے کر آٹا لے جاؤں گی - اور ان کو کھلا دوں گی - لیکن یہاں سے جواب ہے - اب وہ بیچارے کیا کھائیں گے ؛

سین تیسرا

پنڈتانی جی ویسے ہی اپنی بھگتی میں محو ہیں - اور دل ہی دل میں بھگوان کو کوس رہی ہیں - کہ آج کیسا منحوس دن چڑھا ہے - کہ اتنے میں ہی چماری جوتی لے کر داخل ہوتی ہے ؛

چماری - اجی پنڈتانی جی - جے رام جی کی !

پنڈتانی - اری تمہارا ستیاناس - تم سب آج ہی فوج بنا کر میرے سر پر چڑھ آئی ہو ؛

چماری - بی بی جی ! یہ لو جوتی ؛

پنڈتانی جی - پرے رکھ دے اور نزدیک نہ آ ٹرٹی آ۔

چماری - بی بی جی - وہ کتا گھڑے میں سے پانی پی رہا ہے

پنڈتانی جی (سنتے ہوئے) ٹیپ ٹیپ - میں کیا کروں سانس لگ اور بلی نے تو میرا ناک میں دم کر رکھا ہے - یہ دونوں دن رات تنگ ہی کرتے رہتے ہیں ؛

چماری - بہن اچھا ذرا پانی تو پلاؤ - مجھے پیاس بہت لگ رہی ہے ؛

پنڈتانی - اری میں تمہیں پانی کیسے پلاؤں ؛

چماری - بہن پیاس کے مارے جان نکلی جاتی ہے - ذرا اٹھ کر گھڑے سے لوٹا بھر کر پلا دو ؛

پنڈتانی - اری چڑیل - اس طرح تو میرا گھڑا - لوٹا اور میں بھرشٹ ہو جاؤں گی - تم کو پانی نہیں پلا سکتی ؛

چماری - کیوں نہیں - کیا میں اس کتے سے بھی بری ہوں ؛

پنڈتانی - ہاں ! اگر بری نہ ہوتی - تو چماری کے گھر میں کیوں پیدا ہوتی ؛

چماری - نہیں پرماتما سے ڈرو - دیکھتی نہیں ہو - کہ اس ابھاگے دیش کے نیتا سوراجیہ پراپتی کے لئے دن رات ایک کئے ہیں - پرنتو دیا نند کی سپتیا - گاندھی کا اہنسا ورت نہرو اور داس کا تیاگ - مالوی جی کی سہن شیلتا - اور لاجپت کا آتم سمرپن سب نشپھل جا رہے ہیں - کارن یہ کہ آپ نے ہمارا ادھیکار چھینا ہوا ہے - یدی آپ ہمیں ادھیکار نہ دیں گے - تو کس منہ سے گوروں سے ادھیکار مانگ رہے ہو - (رونا شروع کر دیتی ہے - کہ اتنے میں ہی اس کی ماتا آ جاتی ہے) ؛

ماتا - کیوں بچی کیا ہوا ؛

جولاہی - ماتا جی آج ہمارا بہت نرادر ہوا ؛

ماتا - پنڈتانی جی سنو ہم آپ کو سناتی ہیں غور سے سنو - سب گانا شروع کر دیتی ہیں ؛

نصیب جاگیں جو شدھی پرچار ہو جائے
اچھوت بچوں کی بنتی سویکار ہو جائے
ہزاروں گنگا نہالیں دیتے ہیں راہ چلتے ہمیں
جو گری بھول سے ہم سے دو چار ہو جائے
سنا ہے ہم نے تم ہی رنگ ہلدے ہو
بڑی دیا ہو جو ہم سے بھی پیار ہو جائے
تمہاری آرتی جو کرنے آئیں مندر میں
تو پھر ہمارا ہیں سورگ دوار ہو جائے
تمہاری کرونا کو بھولیں گے ہم نہ جیتے جی
جو نام داسوں میں آریہ شمار ہو جائے

ڈراپ سین

(مدن جیت آریہ)

بڈھلاڈہ منڈی میں شاستر ارتھ

پورانک پرشنوں کے مدلل جواب

اناس ہی بھارت کی بھوت کا لین ہو سکتی کا پربل پرمان ہے۔ درمیان کال میں پریکش اُبھارے ہونے والی گھٹنائیں اسباب کی پوشک ہیں۔ جب دیا چاریہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے پرچار کال سے پہلے آریہ سرسوتی مہاراج ... بہت خراب تھی۔ اس ہند جاتی کی اوستھا نہایت خراب تھی۔ اس جاتی کے لال دھڑا دھڑ مسلمانوں اور عیسائیوں کے گھر میں شامل ہو گئے۔ پوتر ویدک دھرم کو تباہ کرنے کی ... اور عیسائیت کی آغوش میں جا کر آریہ جاتی کی جڑوں پر کلہاڑا چلا رہے تھے۔ مہاشے ہاندھیا پنڈت نیل کنٹھ شاستری ... کے دھرندر پنڈت پادری ڈلسن وغیرہ کے آکسیلیں کا آخر دینے کی وجہ سے مسیح کی بھیڑوں میں شامل ہو گئے تھے۔ ویدوں کے تھیں دیوتاؤں کو چھوڑ کر ۳۳ کروڑ دیوتا بنا کر اور ان کو پوج کر بھی ... صبر نہیں تھا۔ بلکہ بت پرستی۔ پیر پرستی۔ قبر پرستی وغیرہ کی جانب قوم نے قدم اٹھایا ہوا تھا۔ غرضیکہ آریہ جاتی ایک عجیب مصیبت میں سے گذر رہی تھی۔ دھرم کی ایسی تنزل حالت میں رشی کا بھارت میں جنم ہوا۔ جس نے ویدک دھرم کی نوکا جو منجدھار میں ڈگمگا رہی تھی۔ ملاح بن کر کنارے لگائی۔ اور اپنا سارا جیون ویدک دھرم کے پرچار اور ویدوں کے بھاشیہ میں لگا دیا۔ جس کا پرنام ہے۔ کہ بھارت پر چھائے ہوئے اودیا اور اگیان کے گھنگھور بادل چھن بھن ہو گئے بڑھ ... متوں کی جڑیں ہل گئیں۔ سنسار میں گیان کی لہریں موجزن ہو گئیں۔ دھار مک گرنتھوں میں تبدیلیاں ہونی شروع ہو گئیں۔

پورانک دھرم نے بھی کروٹ لی اور اپنے اشٹادش پورانوں میں سنشودھن کرنے کے لئے ہرادنی نگر میں سنڈل قائم کیا۔ سنسار میں اب ایک ایشور کی پوجا کی پرتھا جاری ہو رہی ہے۔ آج یورپ امریکہ آدی کے گرجا گھروں میں سے ویدک دھرم کی گونج آ رہی ہے۔ پچھلے دنوں سرو دھرم سمیلن نام سے یورپ میں دنیا کے سب مت متانتروں کا سمیلن ہوا تھا۔ جس میں یورپ کے ایک بڑے لاٹ پادری نے کھلے شبدوں میں یہ کہا تھا کہ آج سنسار کو اس دھرم کی ضرورت نہیں ہے۔ جو آتما اور پرماتما کے درمیان کسی شخص کو مانے۔ اب سنسار کو اس پراچین دھرم کی ضرورت ہے۔ جسے بھارت کے ایک آدتیہ برہمچاری سوامی دیانند نے پھر سے جاری کیا ہے۔ اور پھر اس قسم کی رائیں پورپ آدی دیشوں کے فلاسفروں کی ہیں۔ مگر ہمارے پورانک بھائی ابھی تک کنوئیں کے مینڈک کی طرح گھر میں ہی رہتے ہیں۔ اور رشی کے بنائے گرنتھوں کو وید ویرودھ ثابت کرنے کی ناکام کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۳ مئی کو آریہ سماج جاکھل کے سالانہ جلسہ کی دھوم دھام دیکھ کر وہاں کے چند خود غرض پوراانکوں نے جلسے میں وگھن ڈالنے کے لئے مادھو آچاریہ مصنف رنگیلا رشی کو بلایا۔ جس کا زندہ ثبوت یہ ہے۔ کہ دولت آدہار کانفرنس میں جو زیر صدارت پنڈت ٹھاکر داس جی بھارگوا ایم اے ممبر اسمبلی ہو رہی تھی۔ مادھو آچاریہ نے وگھن ڈالنے یا کوئی کسر نہ چھوڑی مگر بھارگو جی کے انتظام کے سامنے پورانک پنڈت کی پیش نہیں گئی۔

رات کے ۸ بجے پورانکوں کی جانب سے رشی دیانند کرت گرنتھ وید ورودھ ہیں۔ پر شاستر ارتھ کا کھلا چیلنج تھا۔ چنانچہ شاستر ارتھ ٹھیک وقت پر زیر صدارت سوامی سوتنترانند جی شروع ہوا۔ پورانکوں کی جانب سے ان کا پنڈت شری کرشن شاستری تھا۔ آریہ سماج کی جانب سے پنڈت لوک ناتھ جی تھے جو نہایت دلچسپی سے ہیڈ اپدیشک تھے۔ پورانک پنڈت نے ۹ پرشن کئے۔ اور کہا بتلاؤ کہ ان کا ویدوں میں کہاں کہاں ودھان ہے اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ شاستر ارتھ کرنے سے پہلے ۵ پرشنوں کو ثابت کرنے کا نیا ڈھنگ کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اس طرح تو یہ واد نہیں۔ بلکہ دھینگا ہو رہا ہے۔ آپ ہر ایک پرشن کے ساتھ وید منتر دے کر ثابت کریں کہ ویدوں میں یہ لکھا ہے۔ اور سوامی جی نے اس طرح لکھا ہے۔ لہٰذا یہ باتیں وید ورودھ ہونے سے رشی دیانند کرت گرنتھ وید انکول نہیں ہیں۔ حالانکہ پنڈت مادھو آچاریہ جی نے بھی پنڈت شری کرشن جی کو بہت کہا کہ پنڈت جی آپ وید منتروں سے ان پرشنوں کی سمالوچنا کر کے وید ورودھ دکھلائیں۔ مگر افسوس آخر تک شری کرشن جی ایک وید منتر بھی نہیں بول سکے۔ مگر اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمارے پورانک بھارت اپنے ۸ مئی کی اشاعت میں بعنوان جاکھل منڈی میں شاستر ارتھ پر کٹ کرتے لکھا کہ سناتن دھرم کے پنڈت کا آریہ پنڈت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک دو پرشنوں کا جو جواب دیا بھی وہ تسلی بخش نہیں تھا۔ اس طرح آریہ سماجی قلعہ کی دیواروں کو گرتا دیکھ کر آریوں کو بہت دکھ محسوس ہوا۔

شرم کرو۔ کیوں آتما کا خون کرتے ہو۔ مہاراج جھوٹ بولنا اور لکھنا بڑا پاپ ہے۔ منو مہاراج کے بتائے دھرم کے دس لکشنوں پر نظر ڈالو کہ شرم کھاؤ۔ پنڈت لوک ناتھ جی کو تو آپ کے پنڈت جانتے ہیں۔ پنڈت لوک ناتھ جی وہ ہیں کہ جن کے سامنے آپ کے بہادر کل بھوشن مادھو آچاریہ آنے کی جرأت نہیں کرتے۔ اور جن کے خلاف پنڈ دادن خان کے پورانکوں نے ٹریکٹ لکھ کر اپنی کمزوری کا ثبوت دیا ہے۔ آپ چند ٹکوں کے لئے کیوں ضمیر کا خون کرتے ہو پنڈت لوک ناتھ جی نے تو صاف کہہ دیا تھا کہ اگر پورانوں کی جنتا پڑھی لکھی ہوتی۔ تو میں ایک پرشن کا اتر بھی نہ دیتا۔ کیونکہ وادی کو پہلے اپنا پکش صاف کرنا پڑتا ہے تب واد چلتا ہے۔

آریہ سماج قلعہ کی فولادی دیواروں کی ٹکر سے کہیں اپنی شیشے کی دیواروں کی خیر منائیں۔ آپ اپنے شیشے کے محل میں بیٹھ کر آریہ سماجی قلعہ کو گرا گئے۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ آریہ سماجی پنڈتوں کے ہاتھ تو آپ کے بڑے بڑے پنڈت وادی دیکھ چکے ہیں۔ ذرا رشی کل کے آچاریہ پنڈت گردھا شرما جی یا جگت گرو سوامی شنکر آچاریہ جی سے دریافت کریں۔ آپ کے پرشنوں کا جو جواب پنڈت لوک ناتھ جی نے دیا۔ ذرا ان اتروں کو ملاحظہ فرمائیں:-

پرشن۔ ستیارتھ پرکاش کے چوتھے سملاس میں لکھا ہے کہ

बलि वैश्वदेव پر سادھن کا سے ...

यज्ञ اتیادی منتروں ... بلی پورب آدی دشاؤں میں رکھے۔ اس میں وید کا کیا پرمان ہے؟

اتر۔ سوامی جی نے بلی ویشو دیو یگیہ میں جہاں

सानु गाय वरुणाय नमः

اتیادی منتر لکھے ہیں۔ وہاں کہاں لکھا ہے کہ یہ فلاں وید کے منتر ہیں۔ منتر منتر لکھا ہے کیونکہ رشی برہمن گرنتھ اپنشد تھا کہ شوتروں کے واکیوں کو بھی منتر مانتے ہیں۔ مہرشی یاسک آچاریہ جی نے نروکت میں

मन्त्रः मननात् ... کہا ہے:

मन्त्र

۸۳۳

تپ دق

کے مشہور معالج ڈاکٹر چمن لال ایم ڈی ڈی آئی ایل ایم آر اے ایس (لنڈن) میڈیکل پریکٹشنر پیلی بھیت۔ یو پی

کی اپنے پیشہ میں اس قدر شہرت ہے کہ دور دراز پنجاب۔ بنگال اور برہما تک کے مریض علاج کرا رہے ہیں۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب مریض کے بلانے پر اکثر باہر چلے جاتے ہیں۔ اور باہر کے مریض یہاں پریشان ہوتے ہیں۔ لہٰذا بعد تجربہ بسیار مندرجہ ذیل تین مسیحا تیار کئے گئے ہیں:

نمبر ۱ مسیحا تپ دق۔ تپ دق کی لاثانی ہندوستانی دوا ہے۔ بخار و درد کھانسی کو کم کرتی۔ بدن میں طاقت لاتی ہاضمہ درست کرتی اور مرض کو جڑ سے نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت ایکماہ ... ایک ہفتہ ...

نمبر ۲ مسیحا کمزوری۔ ہر قسم کی کمزوری میں خواہ کسی مرض کی وجہ سے ہو۔ زیادہ شہرت کا رکی وجہ سے ہوتی ہے۔ صاف اکسیر ہے۔ حالت تندرستی میں طاقت ... کا لطف اٹھایا جا سکتا ہے۔ قیمت چالیس یوم ... بیس یوم ...

مسیحا بواسیر۔ بواسیر کی تکلیف کو فوراً بند کرتی ہے۔ روگ دے جاتا ہے ... قیمت ...

جواہرات سے قیمتی کتابیں

تصانیف حکیم مولوی عبداللہ صاحب

کنز المجربات ۱۲ خواص بھیکاری ...

خواص آک ... ۸ سونف ۸

گھیکوار ۹ نیم ۶

ریٹھا ۴ بادام ۴

انار ۴ برگد ۴

کیکر ۴ پیاز ۴

نمک ۴ پیپل ۴

موٹر گائیڈ (اردو) آئل انجن گائیڈ ...

خزانہ دولت ۱۲

رہنمائے گھیو نڈر حصہ اول ۱۴

" " دوسرا حصہ ۱۱

" " تیسرا " ۱۲

رہنمائے تندرستی مصنفہ ڈاکٹر بہبود ...

آئینہ قوت باہ ۸

علاج بذریعہ پانی ۶

علاج مار گزیدہ ۶

ساہوکارہ قانون مصنفہ لالہ کیور چند ... قیمت ایک روپیہ

تحفہ شادی مصنفہ کویراج ... سیتارام دت بارہ آنے

ہدایت نامہ خاوند ۱۲

ہدایت نامہ بیوی

سنگیت ساگر مصنفہ ... سندر داس

... مشہور معروف راگی ۸

نیز ہر قسم کی کتابیں ... ملنے کا پتہ:- دیوانچند گنگا رام تاجران کتب لوہاری گیٹ۔ لاہور

Digitized by eGangotri

رشی نے صاف لکھا ہے۔ ساونگا سے اپیادی منتر سے بھاگ رکھے۔ ان بھاگوں کو اگر اگنی ہوتو ان کو کھلا دیوے۔ ورنہ اگنی میں چھوڑ دیوے۔ یہ منوسمرتی کا مت ہے :-

भुनांच पतितानां इतादि मनु ।३।९२

وہاں لکھا ہے کہ بھاگ کا کھڑ کسی بھوکے یا کتے وغیرہ کو کھلا دیوے۔ یہ تمام بدھی چونکہ منوسمرتی آدی میں لکھی ہے۔ اور اس کا وید کے ساتھ ورودھ نہیں۔ کیونکہ وید میں بلی ویشو دیوبگیہ کی ودھی موجود ہے۔ اور اس پرکا ہے :-

अहरहर्बलिमित्ते हरन्तो अश्वायेव इतादि । अथर्व १९।५५।७

اتھروید میں صاف لکھا ہے کہ سب پرانیوں کے پرتی بلی بھوج پدارتھ دیتے ہوئے دھن کی ورودھی کریں :-

(پرشن) ستیارتھ پرکاش کے چوتھے سملاس میں سوامی جی نے بدھوا استری کے لئے نیوگ لکھا ہے کہ ایک بدھوا استری اور ایک رنڈوا آدمی دونوں مل کر نیوگ سے سنتان پیدا کریں اس میں کون سے وید کا پرمان ہے :-

(اُتر) تینوں وید کے سنتروں میں اس کا ودھان ہے :-

यापूर्वं पतिं वित्वाऽथान्यं विन्दते परम् । अथर्व ९।५।२७॥

समान लोको भवति पुनर्भुवा परः पतिः । अथर्व । ९।५॥२८॥

कुहस्विद्दोषा कुहवस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः । ऋग्वेद ॥

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو استری پہلے پتی کو پاکر اس کے پیچھے (مرنے یا آپتی کال میں) دوسرے پتی کو پراپت ہوتی ہے۔ اس طرح مرد استری کی مرنے کے بعد دوسری استری کو پراپت ہوتا ہے وغیرہ۔ ان منتروں سے صاف نیوگ کا ودھان ہے۔ آپ کے پانچویں پرو مہابھارت میں کوروں پانڈوں کی اُتپتی کا جہاں ودھان ہے۔ وہاں صاف لکھا ہے۔ کہ مہرشی بیاس نے نیوگ سے دھرت راشٹر پانڈو اور ودر کو پیدا کیا۔ اور اسیطرح جہاں یدھشٹر بھیم ارجن وغیرہ کی پیدائش کا ذکر ہے وہاں لکھا ہے۔ کہ جب ہرنی سے سمبھوگ کرتا ہوا ہرن پانڈو کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اُس نے پانڈو کو شاپ دیا۔ اگر تو نے اپنی استری سے سمبھوگ کیا۔ تو مرتیو کو پراپت ہوگا۔ چنانچہ

اسیطرح پانڈو نے کنتی سے یہ کہا۔ کہ کنتی کہ آپت کال میں لوگ اتم دیور سے سنتان پیدا کرتے ہیں۔ یہ منو بھگوان نے کہا ہے۔ مطلب کیا۔ کہ پانڈو نے لمبی چوڑی سرت سینا نام کی استری کی کتھا سنائی۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ سو اس نے اپنی دھرم پتنی مدینتی کو وششٹ منی کے ساتھ نیوگ کیا تھا۔ اور اس سے اسمک نام کا پتر پیدا ہوا تھا۔ اس طرح کنتی نے رنوکال کا اسنان کیا۔ اور تتشچ کپڑے پہن کر شسوتی دھرم کے ساتھ شیاپہ سوتی اور یوگ مورتی والے دھرم سے سنبندھ کر جگت کے پرانیوں میں اتم بچا تیں والے پتر کو پیدا کیا۔ مہابھارت میں ایک شلوک اور ملتا ہے وہ یہ ہے :-

एकोहि भर्त्तर्नाराणां कौमार इति लौकिकः। आपत्सु चलियोगेन भर्तृ कार्यो परः स्मृतः। महाभारत। आदि पर्व अ० २१।३६॥

یہ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ کمار اوستھا میں استریوں کا ایک ہی پتی ہوتا ہے۔ اور آپت کال میں نیوگ سے دوسرا بھی سمرتیوں میں کہا ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۹ میں بھی نیوگ کا ودھان ہے۔ اور جہاں منو نے ۱۲ قسم کے پتر مانے ہیں۔ وہاں منو نے کشیتروج

क्षेत्रज

پتر کو دوسرے درجہ پر مانا ہے۔ کشیتروج پتر نیوگ سے پیدا ہوتا ہے۔ ہنومان جی کو پتر مانا گیا ہے۔ وششٹ

क्षेत्रज

سمرتی ادھیائے ۱۷ میں لکھا ہے :-

पिता वा भ्राता नियोग कारयेत्तपस इत्यादि ॥

اس شلوک میں وششٹ منی جی نے صاف نیوگ کی آگیا دی ہے :-

उत्तम [illegible]

अन्तीपुत्र मायदि ॥

ارتھات آپت کال میں اتم دیور سے بھی پتر اُتپن کیا جا سکتا ہے۔ دیور شبد کی ویا کھیا مہرشی یاسک آچاریہ نے نرکت میں یوں کی ہے

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते

ارتھات دوسرے ور کا نام دیور ہے :-

اب میں مہابھارت کا ایک اور شلوک پیش کرتا ہوں جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ پرسرام کے کھشتریوں کے مارنے کے بعد کشترانیوں نے برہمنوں سے سنتان پیدا کی۔ وہ شلوک یہ ہے :-

एवंनि: क्षत्रिये लोके कृते तेन महात्मना उत्पादि तान्य पत्यानि ब्राह्मणो वेद पारगैः

(پرشن) ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس میں لکھا ہے کہ آدی سرشٹی میں منش اور استری نوجوان پیدا ہوئے۔ اس میں وید کا پرمان ہے؟

(اُتر) ٹھیک ہے۔ سوامی جی نے وید کے آدھار پر لکھا ہے۔ کہ آدی سرشٹی امیتھنی ہوئی اور بغیر میتھن کے ہوئی۔ اس میں سناتن دھرم اور آریہ سماج کا کوئی ورودھ نہیں۔ اس کے آگے سوامی جی نے یہ لکھا ہے۔ کہ آدی سرشٹی میں اگر بچے پیدا کرتا۔ تو کون پالن پوشن کرتا۔ اگر بوڑھے کرتا تو سنتان اتپتی نہیں کر سکتے۔ اس لئے نوجوان ہی پیدا کئے۔ سوامی جی نے یہ سب بات یجروید ادھیائے ۳۱ کے انوسار لکھا ہے۔ اس منتر کا بھاشیہ مہیدھر نے بھی یہی کیا ہے۔ کہ سنتان پیدا کرنے والے یوگ منش پیدا کئے۔ ارتھات ایسے جوشنتان پیدا کر سکیں۔ ایسا نوجوان ہی کر سکتے ہیں۔ بوڑھے اور بچے تو نہیں کر سکتے۔ آپ پرانوں کے دیکھئے سرشٹی کرم بدل جائیں۔ وہاں

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے

اگر آپ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ایک پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھکر بھیج دیجئے۔ بس ہم آپ کو آپکے ۱۲ ماہ کا نفع نقصان۔ کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا۔ یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی۔ روزگار ملازمت ترقی تبادلہ۔ ترقی۔ اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی۔ بیماری دور ہوگی یا نہیں۔ مقدمات و امتحان میں کامیابی۔ سگائی۔ شادی۔ زمین و جائداد کا سکھ کسی سے نیا میل ملاپ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بناکر صرف ۱ روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دیں گے۔ ایک مرتبہ کی آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔ جناب لالہ ہری ہر پرشاد صاحب سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپنے جو ورش پھل بنایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہے کہ آپکی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں۔

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۷۲ - لاہور

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا جیون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے

بڑھے جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت ۲۰ تولہ ۲ روپیہ
دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ :- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں :-

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلارام اینڈ سنز - رنگ محل :
راولپنڈی - سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس :
ایضاً دولت لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
سری نگر (کشمیر) کویراج نرمدیشور ناتھ وید شاستری شری زنڈو آیوروید ک اوشدھالیہ
کوہاٹ - حکیم رام سنگھ - پنساری ہاتہ

پرکاری سرشٹی مانی ہے۔ کوئی نمستو
ہے اور کوئی دیوی ہے:
پرشن ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس
میں سرشٹی اتپتی کے وشے میں کہا ہو کہ آدی
سرشٹی تبت میں ہوئی ارتھات تبت

त्रिविष्टप

اس میں ویدوں کا کیا پرمان
ہے؟

اُتّر (اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آدی
سرشٹی تبت ارتھات کوہ ہمالیہ کے
شمالی دامن میں ہوئی۔ دگیا ناس ...
بات یہ ہے ... پہنچ چکی ہے۔ انگریز
فلاسفروں نے بھی سرشٹی اتپتی کے بارے
میں یہی بات مانا ہے۔ ایٹرے اپنشد
میں لکھا ہے:

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः संभूतः आकाशाद्वायुः वायोरग्निः अग्नेरापः अद्भ्यः पृथिवी पृथिव्या ओषधयः इत्यादि॥

آتما سے آکاش آکاش سے وایو وایو
سے اگنی اگنی سے جل اور جل سے پرتھوی
نکلی۔ جب جل میں پرتھوی نکلی۔ تو سب سے
پہلا تبت ہی نکلا جیسے دنیا میں سب سے
اونچی بھومی ہے۔ پرانے زمانہ میں تبت کو
برہم آورت دیش کہتے تھے۔ اور برہم
آورت دیش آریہ ورت میں ہی شامل
تھا۔ چنانچہ منوسمرتی میں لکھا ہے:

सरस्वती दृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम् तं देवनिर्मितं देशं ... इत्यादि मनु॥ २। १७॥

سرسوتی اور دِرشدوتی دو دیو ندیوں کے
درمیان جو دیش ہے۔ وہ دیوتاؤں کا بنایا

گیا ہے۔ اس کو برہم آورت کہتے ہیں۔ اب
خیال کرنے کہ وہ ملک کونسا ہے۔ انگریزی
اٹلس نکال کر دیکھئے۔ دیکھو سرسوتی اور دِرشد
وتی دو ندیوں کے درمیان تبت خورد
اور تبت کلاں کا حصہ بھی آگیا ہے۔
راجہ شو پرشاد شاستری ستارہ ہند نے
اپنے جغرافیہ گرنتھ بھوگول ہستا ملک
میں لکھا ہے کہ آریہ ورت دیش کی سیما
ارتھات حدود اربعہ مختلف اوقات میں
مختلف رہے ہیں۔ کبھی تو اس میں برہما شام
ملا سکا کر چین تبت اور ... تک شامل کر
لیا صفحہ ۲۰ ... ہو گیا ہے
اسی کے دیش کے مشہور ڈاکٹر جیکب
ذیلیس صاحب کہتے ہیں کہ آدی سرشٹی
کوہ ہمالیہ کے شمالی دامن میں ہوئی
ہے۔ دیکھو ان کی کتاب ہارمونیہ جلد ۵
اور بھی اس قسم کی انگریز فلاسفروں کی
رائے دی جا سکتی ہے۔ جو کہ آدی سرشٹی
تبت میں ہی مانتے ہیں۔ پرنتو طوالت
کے ڈر سے پیش نہیں کرتا۔

پرشن۔ ستیارتھ پرکاش دسویں
سملاس میں لکھا ہے کہ گرمی کے دنوں
میں کیش شکھا بہت کٹوا دینے چاہئیں
یہ کون سے وید کا مت ہے؟

اُتّر۔ اس پرشن میں آپ نے بڑی چالاکی
سے کام لیا ہے۔ آپ نے ستیارتھ پرکاش
کی آدھی عبارت لکھی ہے۔ جس سے سوامی
جی کا اصل مطلب ... ہو گیا ہے اور سوامی
سوامی جی نے ... کا نشیدھ
نہیں کیا اصل مضمون یہ ہے ... اُن
کے سودھیں۔ کھشتری کے بالشیدیں
دیش کے جو بیسویں ... کٹ کم کر
دینا چاہئے۔ ارتھات اس پڑھی ہوئی اور سامانیہ

شکھا کو رکھ کر ... داڑھی مونچھ کٹوا دینی
چاہئے۔ اگر شیت پردھان دیش ہو تو چاہے
رکھے یا نہ رکھے۔ اور اگر گرم ملک ہو تو داڑھی
مونچھ شکھا بہت کٹوا دینی چاہئیں۔ آپ
بتائیے کہ وید میں کہاں لکھا ہے کہ شکھا
رکھنی چاہئے۔ سوامی جی نے جو بات لکھی ہے
وید شاستروں کے انوسار لکھی ہے۔ دیکھو کہ
وید ادھیائے ۱ منتر ۴۴:

यत्र बाणाः सम्पतन्ति कुमारा विशिखा इव

اس منتر کا حاشیہ پنڈت ... آچاریہ
مہیدھر نے سنسکرت میں اس پرکار کیا
ہے:

भाष्यः कुमारा विशिखा इव विगता शिखा यत्राति विशिखा शिखा रहिता मुण्डा मुण्डा इत्यादि॥

یہاں منتر اور مہیدھر بھاشیہ میں
کماروں کا شکھا رہت ہونا سپشٹ سدھ
ہے۔ اس وید کے انوسار کو منو سمرتی میں
بھی لکھا ہے:

मुण्डो वा जटिलो वा इत्यादि मनु २। २१९॥

اس میں منو جی نے صاف لکھا ہے کہ چاہے
کوئی بال رکھے یا نہیں؟
سوال۔ سنسکار ودھی جات کرم سنسکار میں
لکھا ہے کہ پیدا ہوتے بچے کو گھی اور شہد برابر
ملا کر سونے کی سلائی سے بچے کی جیبھ پر اوم لکھے۔
یہاں جو سوامی جی نے لکھا ہے کہ گھی اور
شہد ملا کر اوم لکھے۔ یہاں سوامی جی نے
کون سے وید کے انوسار لکھا ہے۔ شہد
گھی برابر ملانے سے زہر بن جاتا ہے۔ اس
لئے یہ بات وید ورودھ ہے:
جواب۔ سنسکار ودھی جات کرم سنسکار
میں جہاں سوامی جی نے گھی مدھو ملا کر اوم
لکھنا لکھا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ سات
منتروں سے گھی شہد چٹاوے۔ سوامی
جی نے آسولائن گرہیہ سوتر کا پرمان دے
کر لکھا ہے:

कुमारं जातं पुराऽन्यैरालम्भात् सर्पिर्मधुनी हिरण्य ...॥

ادھیائے ۱ کنڈکا ۱۵ سوتر ۱
ارتھات آچاریہ ... بالک کے لئے سونے
کی سلائی سے گھی اور مدھو ملا کر کھلاوے۔
سوامی جی نے اوم لکھنے کے بارے میں جو
لکھا ہے۔ وہاں بھی چھاندوگیہ اپنشد ہے

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں
بھیم سینی سرمہ
پورانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنانے
اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کریں۔ قیمت تین روپے تولہ۔
چیون پراش
ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری
اور دل دماغ کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر۔
سنجیون چورن
... کو دور کرتا ہے۔ معدہ کو طاقتور کرتا ہے۔ طاقت پیدا
کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔
برہمی بوٹی ... فی سیر۔ دشت منجن ... فی شیشی
ست سلاجیت ... فی تولہ۔ سوچی پتر ... مفت!
پتہ۔ گورو کل فارمیسی پوسٹ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

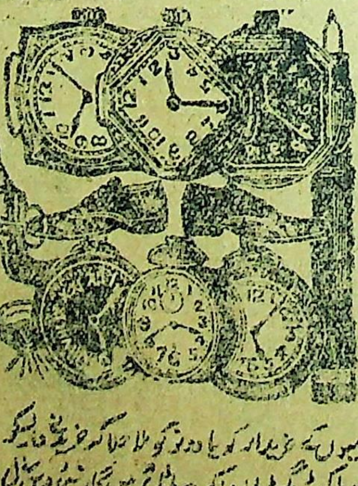

ہم نے آدم گھڑیوں کے دام
چار روپے کم کر دئے ہیں دس
... بالکل مفت!
... ضرر رساں ... بالکل
... اور دل کو خوش کرتا ہے اس سے
... حاصل ہوتا ہے۔
... بارہ گھنٹوں کے اندر ...
... قیمت
انعامات۔ ... واچ ... انگوٹھی ...
... ۹۹ ... کلکتہ

Digitized by eGangotri

آدم لکھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر ایک کام پرماتما کے نام سے شروع کیا جاتا ہے یہاں بھی پرمیشور کے نام سے جاری کرنے کا آدیش ہے۔ جیسا کہ ہر وید منتروں کے ساتھ ادم ہوتے ہیں۔ پرنتو ویدوں میں ادم نہیں ہوتا دوسرے مدھو اور گھی برابر ملا کر دینے کا یہاں یہ مطلب ہے۔ کہ دونوں کو ٹھیک کرلیا جانا ہے یہاں پر برابر شبد نیگھراتی کا شلد کا ہے۔ جس کا مطلب ٹھیک کا ہے۔ ارتھات دونوں ٹھیک اور حل کر کے چٹاوے۔ تیسرے آدم لکھنے کا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ جس طرح گھی اور شہد تینوں تاپوں کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح ادم کا نام بھی سانسارک دکھوں تاپوں کو دور کر دیتا ہے۔ ایسی آسانی سے کرنے والا ہے۔ شبدوں پر جھگڑا کرنے سے فائدہ نہیں ہے۔ وید میں مُول ہوتا ہے۔ باقی ستارو روپ سے رشیوں کے گرنتھوں میں ملتا ہے۔

جس طرح گرہ سوتر میں لکھا ہے۔ کہ سونے کی سلائی سے گھی مدھو کو چٹا دے اور سات منتر پڑھے۔ پرنتو برہمدارنیک اپنشد ادھیائے ۶۔ برہمن ۴۔ منتر ۲۵ میں بھی اس کا ذکر یوں لکھا ہے :-

अथाहय दक्षिणं क-
र्णमभिनिधाय वागदा-
मिति त्रिरथ दधि मधु
घृतं सुनीया नन्तर्हितेन
जातरूपेण ॥

گھی، مدھو اور دہی ملا کر سونے کی سلائی سے بالک کو کھلا دے اور چار منتر پڑھے۔ یہاں گرہ سوتر اور اپنشد کا مت بھید ہے۔ اپنشد کار چار منتروں سے چٹانا بتلاتے ہیں۔ سوتر کار سات منتروں سے بتلاتے ہیں۔ اس طرح پر سپرش دودھ ہوا۔ مطلب ادم لکھ کر شہد وغیرہ چٹانے کا ہے۔ جو کہ وید کے کسی منتر کے خلاف نہیں ہے۔ آپ تو اپنشد وغیرہ کو وید مانتے ہو۔ مگر ہم رشی کرت مانتے ہیں۔ رشی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے प्रा शयति میں لکھا ہے کہ ایشور کی جو چاروں منتر سنگتا ہیں ہیں۔ اور ان سے علیحدہ رشیوں کے بنائے جو گرنتھ ہیں۔ وہ ویدوں کے انوکول ہونے سے پرتیہ پرمان اور ویدوں کے خلاف ہونے سے اپرمان مانتا ہوں۔ اسی آدھار پر رشی نے ویدوں کے انوکول جہاں کہیں رشی گرنتھ میں بات ملی ہے۔ اس کا اپنی بنائی پستکوں میں پرمان دیا ہے۔ اور جہاں جس بات کو سمجھا ہے۔ وہاں کھو دیا ہے۔ کہ یہ خلاف گرنتھ کا مت ہے۔ پھر آپ کا یہ کہنا۔ کہ وید میں یہ منتر دکھلاؤ۔ پبلک کو دھوکا دینا ہے۔ میں نے آپ کے سب پرشنوں کا جواب دے دیا ہے۔ اگر آپ پیما یا کسی پورانک میں ہمت ہو۔ تو کھنڈن کر دیویں ۞ میں کسی اگلے انک میں پوران وید ودرودھ ہیں یہ ثابت ویدوں سے کرونگا۔ آشا ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے غور کرو گے

(انم شرم)

آریہ سماجوں کے لئے ضروری اطلاع

آریہ سماجوں کو معلوم ہے کہ سبھا نے ٹریکٹ پرچار کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ علاوہ ہر ماہ میں دو ٹریکٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کی قیمت اردو کے ٹریکٹ ۱۲ روپیہ سینکڑہ اور ہندی کے ایک روپیہ سینکڑہ پر بمعہ محصول ڈاک آریہ سماجوں کو دیئے جاتے ہیں۔ جو اصلی لاگت سے بھی کم ہے۔ ان سے جہاں آریہ سبھا سدوں کو لابھ ہوتا ہے وہاں دوسرے شخص بھی فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن آریہ سماجیں ان ٹریکٹوں سے لابھ نہیں اٹھاتیں آریہ سماجوں کو جلدی دھیان دے کر آرڈر بھجوانے چاہئیں۔ ہر ایک چھوٹی بڑی سماج کو ہر ایک ٹریکٹ کی کم سے کم ۵۰ کاپیاں آرڈر

باقی

ڈاکٹر ایس کے برمن

منصورہ استار ٹریڈ مارک

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

ڈی انسپکٹر سنہ ۱۹۱۴ء

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

قریباً پچاس سال کی مشہور ہندوستانی دوا

گود کے بچوں کی ایک ہی دوا

پودین ہرا (REGD) اصلی عرق پودینہ قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ (۱۴) ڈاک محصول چھ آنہ (۶) خورد شیشی دس آنہ ڈاک محصول چھ آنہ :

(بد ہضمی۔ ریاح اور بچوں کے پیٹ پھولنے میں از حد مفید ہے)

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ بد ہضمی کی علامتیں اس سے جلد دور ہوتی ہیں خاصکر گود کے بچے اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ایسی حالت میں نہ ہونے کی وجہ سے آپ بلا تشویش ایسے بچوں کو دے سکتے ہیں۔ بچوں کی بد ہضمی۔ قے رفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے۔ نمونہ کی شیشی کی قیمت تین آنہ۔ نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے مقامی ایجنٹ سے خریدئیے۔

تندرست بچہ سب کو پیارا لگتا ہے!

لال شربت (REGD) لال شربت قیمت بڑی شیشی تیرہ آنہ۔ ڈاک محصول آٹھ آنہ بچے رنگ کے اور پرسوتی کی طاقت۔ کون اپنے بچے کو زرد اور کمزور دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بچوں کے لئے مثل آب حیات طاقت دیتا ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے اسے بخوشی تمام پیتے ہیں۔ اس سے انکی ہڈیاں مضبوط۔ جسم قوی اور چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی کو پورا کرنے کی اس میں عجیب طاقت ہے۔ نمونہ کی شیشی دو آنہ ۞

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدئیے۔ بلا قیمت بیس نئی دواؤں کی فہرست اور سنہ ۱۹۳۱ء کی جنتری ایک کارڈ لکھ کر مفت منگا لیجئے۔

نوٹ :- یہ دوائیں ہر جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ کی کفایت کے لئے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے ۞

ایجنٹ لاہور میں :- جناب مینجر صاحب ہند اخبار

YOUR EYE کیا آپ کی

تکلیف ہے؟ اگر ہے تو سیلرز ونیس بنی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ علاج ہے۔ بکروں کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے لٹریچر مفت!

سمتھ اینڈ کیمبل۔ لاہور

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مکرد ہوج۔ ترت سردی اور دماغی کو بڑھاتا ہے اور نظام جسمانی کو تازہ کرتا ہے قیمت ۱۲ روپیہ تولہ۔ ساری بدی سالسہ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۲ روپیہ سیر۔ شکھر اسن اگنی رس نزلہ کی تمام بیماریاں مردمی احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوا ہے قیمت ۱۶ روپیہ سیر ۞

ابلہ بندھو یوگ ستورانی بیماریوں جریان الرحم سفید زرد سیاہ پانی آنا چھاتی کمر پیٹ میں درد بے قاعدہ ایام بیماری کی اعلیٰ دوائی ہے قیمت ۱۶ خوراک دو روپے ملنے کا پتہ۔ جوگیش چندر ایم اے ایف سی ایس مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA
DACCA. BENGAL.

برانچ شیام بازار کلکتہ

بیروزگاروں کی ضرورت

جو اصحاب ملازمت ایجنسی سپرنٹنڈری ماسٹری وغیرہ حاصل کرنا چاہیں فوراً چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر درخواست کا فارم طلب کریں۔ ہمارے قواعد کے مطابق جن اصحاب کو ملازمت نہ ملیگی۔ ان کو یک صد روپیہ بطور ہرجانہ ہماری ایجنسی ادا کرے گی۔

مینجر سروس ایجنسی برنالہ (پٹیالہ اسٹیٹ)

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں ۞

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا اب آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی آج ہی منگا دیکھو! اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ۞

کرم شیر کمپنی نمبر ۲۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

سماج جگت

گورداسپور کے آریہ سماجوں سے نویدن

...ورداسپور ضلع... کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶
...گا۔ اس موقعہ پر آریہ پرتی ندھی
...کے پردھان شری پنڈت بشمبر ناتھ
...صدارت میں ضلع پرچار سمیلن ہوگا۔
...گورداسپور ضلع کی آریہ سماجوں کی
...استفادہ ...ے اُنت کرنے کے
...پرچار کیا جائے گا۔ ضلع بھر کے
...ہاوں نے آپس کے سہیوگ سے
...اٹھایا جاوے گا۔ ضلع کے آریہ
...کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا ہے
...ودوانوں کو پرتی ندھی روپ میں
...ہیں۔ ضلع کی دوسری سنستاؤں
...لوگوں کو چاہئے کہ وہ بھی اس موقعہ پر
...میں شامل ہوویں۔ ضلع میں آریہ
...ویدک دھرم کے پرچار آندولن
...میں سنگٹھت کرنے کا یتن کریں
...سمیلن ودیا النکار گوردیت بھوپال ہوگا

آریہ سماج جموں کے سماچار۔ آریہ

...گوروکل ...بھاگ میں یجروید کی کتھا
...۱۹۸۷ء آریہ سماج کے
...ادھیویشن میں پنڈت بدھ رام
...کرتے ہیں۔ گت ادھیویشن میں
...سعول کتھا ہوئی اور شردھا گن
...آنند اٹھایا۔

(۲) مہاشہ بولی رام جی سبھاسد کے
...کا نام کرن سنسکار ہوا۔ نام ...

...پنڈت رام ناتھ جی پردھان آریہ سماج

کے سمعان میں مہاشہ رگھبیر چند آپ پردھان پردھان چنے گئے۔ اور پنڈت رام ناتھ صاحب آپ پردھان۔ کیونکہ پنڈت جی نے کہا کہ ابھی تک اُن کا جموں میں مستقل طور پر ٹھیرنے کا نرچار نہیں ہے۔

(گورانداس منتری آریہ سماج جموں)

جھجر آریہ سماج کے عہدیداران کا انتخاب

پروفیسر سکھ رام جی پریزیڈنٹ۔ لالہ بہادر سنگھ وکیل وائس پریزیڈنٹ۔ لالہ پرسرام سکرٹری۔ لالہ سشو رام اسسٹنٹ سکرٹری لالہ رام چند خزانچی۔ لالہ لکھی رام لائبریرین۔

(پرسرام منتری)

آریہ سماج ڈھڈو چک کا چناؤ

پردھان منشی بیلی رام جی ہیڈ ماسٹر۔ اُپ پردھان منشی دیوی رام جی۔ منتری ستسار چند گپتا۔ اُپ منتری مہاشہ دھرم پال۔ خزانچی لالہ بہاری لال ساہوکار۔ لائبریرین مہاشہ ستیہ پال۔

(ستسار چند گپتا منتری آریہ سماج ڈھڈو چک ضلع گورداسپور)

آریہ کمار سبھا کلاس والہ۔

لالہ دولت رام صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر پرسرام آریہ ہائی سکول کلاس والہ کی کوشش سے پنر جیوت ہو گئی ہے۔ ادھیکاری نروا چت ہوئے ہیں:-

پردھان پنڈت رام ناتھ صاحب سنسکرت ٹیچر۔ اُپ پردھان مہاشہ ہنسراج۔ منتری مہاشہ پرکاش دیو۔ اُپ منتری مہاشہ...

دیوی دیال۔ پستکادھیکش مہاشہ رتن چند کوشادھیکش مہاشہ سہدیو۔

سبھا ہذا کے ساپتاہک ادھیویشن ہر برہسپت وار کی صبح کو آریہ سماج مندر میں ہوتے ہیں۔ ۹ جولائی کے ساپتاہک ادھیویشن میں خاص رونق تھی۔ جس میں برہن ...گیہ آدی کے لیکچر پنڈت ہردیال جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک پربھاوشالی ویکھیان ہوا اور مہاشہ سنت رام جی بھجنیک اور مہاشہ گردھاری لال جی کے اُتم بھجن ہوئے۔

(پرکاش دیو منتری آریہ کمار سبھا کلاس والہ)

آریہ سماج ٹانڈلیانوالہ کے سماچار

(۱) شریمتی چترو بائی کا اُپنین (جینؤ) اُس کے دیور مہاشہ کیسر داس جی سے کرایا گیا۔ یاگیہ دیویہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

(۲) آریہ سماج کا ساپتاہک ست سنگ باقاعدہ لگتا ہے۔ حاضری اچھی ہوتی ہے ستیارتھ پرکاش کی کتھا کی جاتی ہے۔

آریہ سماج ہذا کا وارشک چناؤ منن

پرسکار ہوا۔

بعدہٗ ان ڈاکٹر بلاقی رام جی۔ آپ پردھان مہاشہ ہری چند جی و مہاشہ لکھمی چند جی۔ منتری شانتی سروپ۔ اُپ منتری مہاشہ پربھودیال جی۔ خزانچی مہاشہ ماگھو رام جی۔ لائبریرین مہاشہ بھگوان داس جی۔

(شانتی سروپ منتری آریہ سماج)

کالا افغاناں میں ودھوا وواہ

۲۵ ہاڑ کو پنڈت رام چند جی کی پتری شریمتی پاربتی دیوی کا پنرو واہ پنڈت گنگا رام جی کے سپتر مہاشہ شیودیال جی نوشہرہ مجا سنگھ ضلع گورداسپور کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ سدھ کیش کی طرف سے دو روپے دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔

(چونی لال منتری آریہ سماج کالا افغاناں)

آریہ سماج ارنیہ سبھا سالانہ جلسہ

۱۲-۱۳-۱۴ ہاڑ کو آریہ سماج ارنیہ کا سالانہ جلسہ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جلسہ میں سوامی چینتا نند جی۔ پنڈت رام ...

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوتا؟

فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

دروغ گنج کیسری

سدھا سندھو

کف، کھانسی، ہیضہ، درد شول، سنگرہنی، اتیسار، پیٹ درد، قے، دست، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸/)

داد کی دوا

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑ سے کھونے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنہ (۴/)

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔ نہ ہو کے سے نقلی نشانہ خریدیے!

منگانے کا پتہ:- **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

بیشمار سندات

امرت ملا کا تیل

دماغی کام کرنے والوں کی گرمی دور کرنے اور دماغ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا تیل ہے۔ اس کا استعمال قوت حافظہ کو بڑھاتا۔ سفید بالوں کو سیاہ کرتا۔ اور انسان کا وزن بڑھاتا ہے۔ ۶ اونس کی بوتل دو روپے۔

موسم گرما کے لئے بہترین اعلیٰ اسپیشلیٹیز

سدھ آیوڈائزڈ سارسپریلا

دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے موسم گرما کے واسطے بہترین دوائی ہے۔ لگاتار استعمال سے سوزاک۔ پیشاب نشانہ اور گردہ کی بیماریاں جڑ سے دور کرتا ہے۔ ۶ اونس کی بوتل قیمت دو روپے۔

تمام سہولتیں

سدھ کلپ مکردھوج (رجسٹرڈ)

اعصاب ریہ کی کمزوری، بدہضمی، دمہ، تپ دق، سوزاک، ...، پرمیہ اور رحم کی بیماریوں اور مستورات کی ... کا بے حد عمدہ علاج ہے۔ ... گولیوں کی ایک شیشی قیمت دس روپیہ

قائم شدہ ۱۹۱۵ء

دی مدراس آیورویدک فارمیسی لمیٹڈ۔ مدراس

بانی:- آیوروید بدرتن۔ پنڈت ڈاکٹر ڈی۔ این۔ رام چار لو

مینجر۔ وی رگھوپتی۔ بی اے۔ بی ایل

پوسٹ بکس 151

تار کا پتہ:- KALPAM

Digitized by eGangotri

جی - پنڈت مینو دت جی - پنڈت دھرم دت جی - ڈاکٹر شورام جی سکریٹری آریہ سماج رنبیر سنگھ پور - مہاشہ منگو رام جی پردہان آریہ سماج مہاشہ امر چند جی بھجنیک اور مہاشہ کھیدر پال جی بھجنیک پدہارے - جلسیں سب مہانو بھاوں کے بڑے اچھے اور منوہر اپدیش ہوتے رہے۔ پنڈت رام چندر جی اور سوامی چیتنانند جی کے ویاکھیان نہایت ہی دلچسپ اور پُر تاثیر تھے۔ (رام لال منتری آریہ سماج ارنیہ ریاست جموں)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن کے سماچار

(۱) پچھلے سپتاہک ادھیویشن میں شریمان بھگت بوٹا رام جی پردہان آریہ سماج لورا لائی کی اچانک مرتیو پر شوک پرستاو پاس کیا گیا۔

(۲) پچھلے دنوں سے آریہ سماج کے کئی ادھیکاریوں اور ہستیوں کی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ لالہ برہم دت جی منتری یہاں سے تبدیل ہو کر کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔ ایک مہینہ کا عرصہ ہوا کہ آپ منتری بنائے گئے تھے۔ آپ کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دی گئی اور آپ نشنہ آپ کی بھینٹ کئے گئے۔ (برجلال اپ منتری)

آریہ سماج پالم پور کا اُتسو

آریہ سماج پالم پور کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ جون کو منایا گیا۔ اس اوسر پر پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار سوامی سوتنترا نند جی مہاراج - سوامی اننت انند جی - پنڈت رام چندر جی دہلوی شاستری کے منوہر ویاکھیان اور بھجنیک مہاشیوں کے بھجن ہوئے - ستیارتھ پرکاش فری مہا میں چھپوانے کے لئے ۲۶ روپے چندہ ہوا - جو سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کے سپرد کیا گیا - ۱۹-۲۰ کی رات کو پنڈت ماتھر شرما نے میجک لالٹین سے پرچار کیا۔ (پرمانند گپتا منتری آریہ سماج پالم پور)

آریہ مڈل سکول جنوتی کی چندرہویں سالگرہ

۶ جولائی کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی - صبح ہون یگیہ ہوا - اس کے بعد طلباء سکول ہذا کا ایک شاندار جلوس باجا کے ساتھ شہر میں نکالا گیا - شام کو سکول ہذا کی ٹیم کا آریہ آؤٹ سائڈرز ٹیم کے ساتھ والی بال کا میچ ہوا - رات کو زیر صدارت چودھری روشن لعل صاحب ایس اے سی سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے - پھر پرائمری کے طلباء کا ایک نہایت موثر اور سبق آموز ڈرامہ بعنوان "بچوں کے لاڈ پیار کا نتیجہ" کیا گیا - جس کو دیکھ کر حاضرین بہت خوش رہے - اور طلبہ مڈل کے طلباء کا ایک انگلش ڈرامہ اور ایک اردو ڈرامہ (ہمدردی) ہوئے - جس کو سامعین عش عش کرنے لگے۔ (خوشحال چند ہیڈ ماسٹر آریہ مڈل سکول جنوتی ضلع مظفر گڑھ)

سوامی منگلا نند جی پوری سے نویدن

آپ کے اعلان مجریہ پرکاش کے انوسار میں نے آپ کو بذریعہ پتر بڈھلاڈہ آنے کا نمنترن دیا پرنتو جواب نہیں ملا - اب بذریعہ پرکاش نویدن ہے - کہ دو دن کے لئے درشن دیں - اور یہاں کے پور انک گڑھ میں آریہ سماج کا پرچار کریں (کندن لال گپتا منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی ضلع حصار)

کوٹلی کے مہاشہ موکھا شاہ کی شوک جنک مرتیو

کوٹلی (ریاست جموں) کے لالہ موکھا شاہ حکیم آریہ سماج کے پریمی اور سچے سیوک ہونے کے ساتھ داتی بھی تھے - آریہ سماج کوٹلی کی ڈیوڑھی انہوں نے اپنے خرچ پر بنوا دی - سماج مندر میں رسوئی بنانیکا وچن دے چکے تھے اور پبلک منزل پر کمرہ بنانے کا سنکلپ! موت نے انہیں آریہ سماج لواحقین سے جدا کر دیا - عوام کی مفت علاج سیوا کرتے تھے - سماج اور عوام کو ان کی مرتیو پر دکھ ہے - آریہ سماج نے اس کا اظہار ریزولیشن کیا ہے - سماج مندر متعلق ان کے جو سنکلپ تھے ان کے سپوتر فرزند انہیں جلد پورا کریں۔ (سکریٹری آریہ سماج کوٹلی)

آریہ سماج لودھراں کے سماچار

(۱) ... جولائی کو آریہ سماج مندر میں سابق ... رام لال کو اسکی پیدائش پر ...

(۲) ۵ جولائی کو گنگا داس ... دلت کا جاتی پرویش کیا گیا ... دھارن کرایا گیا ... گایتری ...

(۳) ۵ جولائی کو سیٹھ ... برہمچاری پی ... کی دھرم پتنی ... اور انکی مرتیو پر شوک پرستاو ... ہمدردی کا پرستاو پاس کیا گیا۔

سدھانتوں کے متعلق پستکیں وغیرہ

امورات سدھانت اردو ۱۲ - اس میں مورتی پوجا کی زبردست دلائل دی گئی ہے - آریہ سدھانتوں کی تحقیقات اردو ۱۱ - ستیہ پرکاش ہندی ۱۱ - الہام اردو ۳ - کونسی پستک الہامی ہوسکتی ہے - اس میں مفصل حالات - تین ہستیاں اردو ۳ - یعنی ایشور - جیو اور پرکرتی پر مفصل مضامین - شرادھ ہندی ۱۱ - ویدک شکشا ہندی ۲ - مرتک شرادھ پر دار تالاب ... سبجکٹ کمیٹی اردو ۱۱ - مردہ ضرور جلانا چاہئے اردو ۱۱ - آریہ ہتری یگیہ - مرتک شرادھ پر مفصل پستک - رہنر ست کتب ہندی اردو - انگریزی ...

ملنے کا پتہ :-
وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ ...

لین دین کرنیوالو خبردار! اپنا یہ سب سے زیادہ مفصل مکمل اچھا اور سچا رہنما ...

کشور چند وکیل کا

ساہوکارہ قانون

دوسرا ایڈیشن ... صفحے

"قرضخواہ کو ہر بات مثالیں دیکر فارم بھر کر سادہ اردو میں سمجھائی گئی ہے" "اس کی موجودگی میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی" (دیو بھارت) "اسکو پاس رکھنے ہر شخص قانون کی زد سے بچ سکتا ہے" (پرتاپ) "تمام باتیں اسکی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں ہر ... اور دیگر تمام لوگوں کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے" (ملاپ) اس میں انگریزی دونوں زبانوں میں مکمل ایکٹ اور قواعد بھی ہیں - قیمت ایک روپیہ

پتہ: ہر جگہ ہر تاجر کتب نیز ایکسپرٹ لاء ہاؤس فاضل ...

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے! اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور کے ایجنٹ:
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سلسلہ مضامین "یادرفتگان" اور منشی نرائن کرشن جی

آریہ سماج کے مشہور اہل قلم پنڈت وشنودت جی کی طرف سے "یادرفتگان" کا جو سلسلہ "پرکاش" کے کالموں میں نکل رہا ہے اس کے ایک نمبر میں آریہ سماج گوجرانوالہ کے پردھان اور آریہ سماج کے سرپرستہ کوی منشی کیول کرشن کی جیونی دی گئی ہے۔ جس میں منشی کیول کرشن کے بھائی منشی نرائن کرشن جی کا بھی مختصراً ذکر آ گیا۔ اس تعلق میں "پرکاش" کے پریمی لالہ نتھورام چاولہ نے جو مزید واقفیت دی ہے۔ وہ نیچے دی جاتی ہے۔ پنڈت وشنودت کا پرستارتھ اور یادداشت قابل تعریف ہیں انہوں نے پنجاب کے مختلف استھانوں کے آریہ کاریہ کرتاؤں کی جیونیوں کا سلسلہ مضامین شروع کر رکھا ہے۔ اگر ہر ایک استھان کے کوئی اہل قلم آریہ سجن اپنے ہاں کے آریوں کے جیون لکھنے کا کام اپنے اپنے ذمہ لیں۔ جن سے انہیں ذاتی واقفیت ہو۔ تو ہر ایک قابل ذکر آریہ سجن کی جیونی زیادہ تفصیل کے ساتھ احاطہ تحریر میں آ سکتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ آریہ سماجی لیکھک اس تعلق میں اپنے کرتویہ کا پالن کرینگے

منشی نرائن کرشن جی کے متعلق لالہ نتھورام چاولہ کی چٹھی

پچھلے پرچہ پرکاش میں یادرفتگان کے تحت میں منشی کیول کرشن جی وان کے بھائی منشی نارائن کرشن جی کا حال شائع کیا گیا ہے۔ اس سے ان بزرگوں خاص کر منشی نرائن کرشن جی سے پورا پورا انصاف نہیں کیا گیا۔ راقم الحروف کو بھی اپنے زمانہ طالب علمی میں ان بزرگوار کے قدموں میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان جیسا سادہ۔ نرمبھی (؟) وجرانوالہ کا صدر تو کجا سے غیر ممالک ویدک دھرم کا سرگرم مشنری آریہ سماج کے اس سنہری زمانہ میں بھی مشکل سے مل سکتا تھا۔ گوجرانوالہ کے مشن سکول کے قریباً تمام کے تمام ہندو دیسی طالب علم آریہ کمار سبھا کے ممبر تھے منشی نرائن کرشن جی جنہیں زیادہ تعلیم کی پابندی بول چال میں پردھان جی کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ سب معاملات میں ہمارے مشیر و مددگار ہوا کرتے تھے۔ اگر سکول میں انجیل ماسٹر کا کوئی اعتراض ہوتا۔ جس کے جواب دینے کی سامرتھ ہم میں نہ ہوتی تو پردھان جی سے اس کا شاستر ارتھ کرا دیا جاتا۔ بھلا اتنا کے شاستر ارتھ میں جب پردھان جی کی گتھیوں کا جواب دینے کے لئے پادری برکت مسیح کھڑے ہوتے۔ تو انہیں مہنت جی کہکر مخاطب کرتے۔ شاندار لمبی سفید ریش۔ آنکھ بجز (؟) چہرہ انہیں اس نام کا اہل بناتا تھا۔ گوجرانوالہ کا گرو کل اس کے ساتھ ملحقہ یتیم خانہ۔ آریہ سماج میں کھینچنے والی کی تحفہ۔ ساما جک اخباروں میں مضمون لکھنا۔ آریہ کمار سبھا کے اجلاسوں کی نیم یوروک کا رہنمائی کرنا سب کے سب اس بزرگ کے بوڑھے لیکن پرستارتی کندھوں پر بار تھے۔ جنہیں وہ خندہ پیشانی و تن دہی سے انجام دیا کرتے رہتے۔ اسلامیہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مہاشہ عبدالغفور جو بعد میں دھرم پال و غازی محمود کے نام سے پرسدھ ہوئے۔ ان کے ان جیون سے پربھاوت ہو کر آریہ سماج کی شرن میں آ گئے تھے۔ جن دنوں دھرم پال کی شدھی ہوئی تھی۔ گوجرانوالہ کی سیاپا لائف میں ایک جوش تھا۔ جس کی نظیر پھر کبھی نظر نہیں آئی۔ سناتن دھرم کے چھپکے دار و غیرہ تو اس شدھی کے مخالف تھے ہی۔ ہمارے تالیع سماج کے بھائی بھی اس شدھی میں حصہ لینے کو تیار نہ ہوتے تھے۔ ان کے خیال میں ایسا کرنے سے ہندوستان کی ہمدردی آریہ سماج سے کھوئے جانے کا اندیشہ تھا۔ اور اس طرح سے ہندوستان کی اصلاح کا کام رک جانے کا اندیشہ تھا۔ مگر ہندوؤں کا اور سکھوں کا بھی سمجھدار طبقہ اس معاملہ میں آریہ سماج کی حمایت پر تھا۔ گوجرانوالہ کے مشہور پنجابی کوی کالیداس نے اس موقعہ پر ایک نظم پڑھی۔ جو آریہ شدھی کے نام سے شائع ہو گئی تھی۔ نظم بڑی شاندار تھی۔ اس کا ایک بند مجھے اب تک یاد ہے۔

اتم کرم نہ کردا راجپوت راج بھگتی پانڈا کیوں
جو سٹے بیر بھیٹی والے واہجمنکر کھہانا کیوں
گورو نانک بھاتی مردانہ پاس بیچہ بہانا کیوں
پالی ملہ گن پار سندھان راجپوتی پانڈا کیوں
کرموں اتم نیچ کہادے کرنا ندی گت نیاری اسی
سچ پچھو تے دیا نند آکھ ہویا بھاگا اسی

اگر وہ ساری نظم مل سکے۔ تو گوجرانوالہ آریہ سماج کے کوئی ممبر اسے شائع کرا دیں۔ آریہ سماج کے گزشتہ ریکارڈ کا شاندار ورق ہو گی۔

پردھان جی جب ساپتاہک ست سنگوں میں پرارتھنا کرایا کرتے تھے۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنے پریتم سے باتیں کر رہے ہیں۔ پرارتھنا کے شبد سوابھاوک طور پر ان کے منہ سے نکلتے تھے۔ اس کے لئے انہیں کچھ پریشرم نہیں کرنا ہوتا تھا۔ زبان کے اچارن کے ساتھ ساتھ سر کے آہستہ اشارے بھی کیا کرتے تھے۔ گویا اپنے پیارے کو سمجھا سمجھا کر اور تفصیل سے اپنا احوال سنا رہے ہیں۔ اس وقت ہمیں تھی۔ اب ان کی پرارتھناؤں کی قدر محسوس ہو رہی ہے۔

آریہ سماج گوجرانوالہ میں منشی کیول کرشن

کیا کرتے تھے۔

پردھان جی کی یاد آج بھی شکر گزاری اور پریم کے بھاؤں کے بغیر نہیں آتی ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ انہیں شانتی نصیب ہو۔ اور ان کے نیازمندان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ہو۔

(خاکسار نتھورام چاولہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ نگدری۔ مینیجر سپیڈنگ ڈنگا سنگھ اینڈ کو سنتھیان فارسٹ)

طاقت بڑھانے کا خزانہ شکتی کے لئے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی گئی ہیں۔ جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض اور قبض کو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہیں قیمت۔ ۲ گولی کی

رمن ولاسنی گولیاں

امساک کے واسطے اکسیر ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ

ویدراج نارائن جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس کمپنی۔ چاندنی چوک

لاہور ایجنٹ۔ ایچ ایس آنند سینیہ کچہری روڈ

منٹگمری دفیروز پور ایجنٹ راجہ رتن لال پنسار

برانچ ۳۹۳ کمالیا دیوی روڈ۔ میرٹھ

۷۶

ہیضہ

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک باء ہے تاہم

امرت دھارا رجسٹرڈ

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے۔

امرت دھارا معدہ کی امراض عموی اور خانگی تکالیف کے لئے نہایت ہی ضروری دوا ہے۔

ہمیشہ اپنے پاس رکھیے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستانی اور انگریزی میں چاہیے۔ خطوط لکھ کر مفصل حالات کے واسطے ... مفت منگوائیں۔ کارخانہ کی دیگر مجربات اور دیسی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور ... امراض مخصوصہ کی ... مفت بھیجی جاتی ہے۔

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ صحت جو ہر ایک مرض میں دھوکا دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ۔ **امرت دھارا۔ لاہور**

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Digitized by eGangotri

حکیموں و ویدوں ڈاکٹروں کے لئے نہائت ضروری اعلان

آل انڈین میڈیکل سوسائٹی اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ ویدوں، حکیموں، ڈاکٹروں وغیرہ کو اُن کی اصلی طاقت معلوم کرا کر اُن کے اندر پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دور کرایا جاوے۔ اور اس امر کا پرچار کیا جاوے کہ سندات اور سرٹیفکیٹ کی کیا وقعت ہوتی ہے۔ اس سوسائٹی کا ہر مرد و عورت بلا امتیاز مذہب و ملت کے جو بھی آیورویدک و یونانی حکمت یا ہومیوپیتھک وغیرہ کے کسی بھی حصہ سے شوق رکھتا ہو ممبر بن سکتا ہے۔ ہر ممبر کو ممبری کا سرٹیفکیٹ M.A.M.S. دیا جاتا ہے۔ جو کہ ہر ممبر اپنے نام کے ساتھ لکھ سکتا ہے۔ ممبری کی فیس داخلہ پانچ روپے اور سالانہ چندہ دو روپے ہے۔ ہر ممبر کو سوسائٹی کی شائع شدہ کتب بنصف قیمت کا اجازت جاری کریں گی۔ سوسائٹی کے ہر ممبر کو اولڈ انڈین میڈیکل کالج کے ایگزیمینرز کے اختیارات ہونگے۔ جن کو وہ چاہے امتحان لے کر سفارش کرتے اُن کے لئے سرٹیفکیٹ منگوا سکتے ہیں۔

اولڈ انڈین میڈیکل کالج

برنالہ میں ۱۹۲۴ء سے جاری ہے۔ ۱۹۳۰ء میں گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ اب ۱۵ جون ۱۹۳۱ء مطابق یکم ہاڑ سمت ۱۹۸۸ کو بموجب مسلو جولی مالک و پرنسپل کالج آل انڈین میڈیکل سوسائٹی کے ماتحت آ گیا ہے۔ ہر بالغ مرد و عورت حسب قواعد کالج سے سند حاصل کر سکتا ہے۔ قواعد ذیل ادارج کئے جاتے ہیں۔ باقاعدہ ہو کر گورنمنٹ کو فیس ادا کر کر ہاں اور غریب شاگردوں اور ناداروں کے لئے ایک لنگر بھی جاری ہے۔

(۱) ایک دن کے لئے کالج میں آ کر یا آل انڈین میڈیکل سوسائٹی کے کسی ممبر کے پاس امتحان دے کر اپنے کام کی تسلی کرا دے کہ واقعی حکمت وغیرہ کے کام سے بخوبی واقف ہے۔ اور کر سکتا ہے۔ (۲) جس سے حکمت کی تعلیم حاصل کی ہو۔ اس سے اس امر کی تصدیق کہ فلاں جماعت کے لائق ہے۔ (۳) یا کسی معززین کی تصدیق کہ یہ کام حکمت کر رہا ہے۔ اور جانتا ہے۔ اس صورت میں ہر صیغہ کی پہلی جماعت کے لئے دو سال۔ دوسری جماعت کے لئے تین سال اور تیسری جماعت کے لئے چار سال سے کام کرنے والا ہو۔ (۴) سب سے بڑی یعنی چوتھی جماعت کے لئے مصنف کتاب ہو یا ۱۶ صفحہ کا ایک جواب مضمون درخواست کے ہمراہ آنا چاہیئے۔ فیس ہر صیغہ کی پہلی جماعت کے لئے ۸ روپیہ۔ دوسری جماعت کے لئے ۱۲ تیسری جماعت کے لئے ۱۶ اور چوتھی یعنی سب سے بڑی جماعت کے لئے ۲۵ روپیہ مقرر ہے۔

نام جماعتیں

آیورویدک (۱) ویدراج - (۲) کوی راج - (۳) ویدمارتنڈ - (۴) آیوروید آچاریہ۔

یونانی حکمت - (۱) طبیب حاذق - (۲) حکیم حاذق - (۳) عمدۃ الحکماء - (۴) شمس الحکماء۔

ہومیوپیتھک - (۱) ایل - ایم - ایس - ایچ (۲) ایم - بی - ایچ - (۳) ایم - ڈی - ایچ - (۴) ایم - ایم - ایچ۔

بائیوکیمک و ہومیوپیتھک (۱) ایل - بی - ایس - (۲) ایم بی - ایچ - (۳) ایم - بی - ایس - (۴) ڈی - بی - ایس۔

(۱) ایل - سی - ایس - (۲) بی - سی - ایس - (۳) ایم - سی - ایس - (۴) ڈی - سی - ایس۔

علاج دندان - (۱) ایل - ڈی - ایس - (۲) بی - ڈی - ایس - (۳) ایم - ڈی - ایس - (۴) ڈی - ڈی - ایس۔

علاج چشم - (۱) ایل - او - پی - ٹی - (۲) بی او - پی - ٹی - (۳) ایم - او - پی - ٹی - (۴) ڈی او - پی - ٹی۔

طبی کتب

اب یہ مکمل فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس سوسائٹی کے ماتحت ہر ماہ کم از کم ایک طبی کتاب شائع کی جایا کرے۔ جس میں کہ ہندوستان کے ہر حصہ کے وید - حکیم - ڈاکٹر صاحبان اپنے تجربات بھیج سکتے ہیں۔ جن اصحاب کے تجربات ان کتب میں شائع ہوں گے۔ اُن کو یہ کتب مفت ملا کریں گی۔ تجربات میں عبارت عام فہم اور ادویات ایسی ہوں۔ جو کہ ہر جگہ آسانی سے مل سکتی ہیں۔ (خواہ یونانی ہوں - یا ویدک)۔

جس صاحب کا مضمون کتاب میں شائع ہو گا۔ اُن کا نام مضمون کے شروع میں درج کیا جاوے گا۔ اس لئے مضمون ادا کرتے وقت اپنا پورا نام و ایڈریس وغیرہ ضرور لکھ دیا کریں۔ یہ کتاب کم از کم ایک سو صفحہ کی ہو گی۔ جس کی قیمت آٹھ آنے ۸ر ہو گی۔ سوسائٹی کے ممبر کو نصف قیمت پر ملا کرے گی۔

نوٹ :- آپ کالج یا سوسائٹی کی فیس کا ایک تہائی حصہ اخبار پرکاش لاہور کے دفتر میں بھیج کر جمع کرا سکتے ہیں جس کے ذمہ وار ہم ہونگے۔ باقی فیس سند وی پی کرا دی جایا کریگی۔ یا فیس کا ایک تہائی حصہ دفتر میں آنا چاہیئے بغیر پیشگی ⅓ حصہ کوئی سند جاری نہیں ہو سکتی ہے!

جنرل سکرٹری نمبر ۹۳ آل انڈین میڈیکل سوسائٹی ہیڈ آفس برنالہ - ریاست پٹیالہ

CC0. Gurukul Kangri Collection

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

PRAKASH LAHORE.

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

کرشن بی اے

قیمت فی پرچہ -/۱ — نمبر ۲۸

جلد ۳۰

سالانہ چار روپیہ — ششماہی دو روپیہ چار آنہ — ممالک غیر سے ۵

SUNDAY 26 JULY 1931 ۱۰ ساون سمبت ۱۹۸۸ — ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء — دیانند ۱۰۷

وید امرت

پرماتما کی پرارتھنا

ओं उतेदानीं भगवन्तः स्यामोत प्रपित्व उत मध्ये अह्नाम्। उतोदिता मघवन् त्सूर्यस्य वयं देवानां सुमतौ स्याम॥ ऋ ७।४१।४॥

"ہے بھگون! آپ کی کرپا اور اپنے پرشارتھ سے ہم لوگ اس سمے پرکرشتا اور آتما کی پوربتی میں اور ان دونوں کے درمیان ایشوریہ یکت اور شکتی مان ہو ویں۔ اور سی پرم پوجیت اشکھیہ دھن دینے والے سوریہ لوک کے اُدے میں پورن وودان دھارمک آپ لوگوں کی اچھی اُتم پرگیا اور سمتی میں ہم لوگ سدا پرورت رہیں"۔

پرماتما کی پرارتھنا کے منتروں میں یہ چوتھا منتر ہے۔ اس میں ایشور سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ ہم لوگ ایشوریہ یکت اور شکتیمان ہوں۔ کس طرح ہوں؟ پرارتھی کہتا ہے کہ آپ کی کرپا اور اپنے پرشارتھ سے جس کا ابھپرائے سپشٹ ہے۔ کہ کوئی دیکتی ایشوریہ اور شکتی کا ایلبدھ نہیں کرسکتا۔ جب تک ایشور کی کرپا اور اس کا اپنا پرشارتھ ایستھت نہ ہوں۔ ایشور کی کرپا پرمانی ماتر پر ہے۔ پرنتو پرتیش رُدپ سے ایشوریہ اور شکتی پراپت کرنے کے لئے اس کی دشٹی کرپامنش کے پرشارتھ کا ہی پرنجام ہے۔ جب تک کہ ہاتھ تک لگانے کی چیشٹھا بھی نہ ڈالا دیار تھی اگر یہ چاہے کہ پریکشک کی کرپا سے میں پریکشا میں اُتیرن ہو جاؤں۔ تو اس کی یہ اکانکشا سنبھاری ہے۔ کیونکہ پریکشک کے اندر اس کے لئے کرپا کا بھاو ہی پیدا نہیں ہوسکتا کرپا کے بھاو کے لئے دیارتھی کا پرشارتھ چاہئے۔ منتروں میں تو کرپا کا جو ما بھاو بھی کسی طریقہ سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔ پرنتو پرماتما کے دشہ میں جو مت ساشتر کو لوگوں کو یہ خیال دیتے ہیں۔ کہ بنا پرشارتھ ان کے لئے وہ پرماتما کے ہردے میں کرپا پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ انہیں دھوکا دیتے ہیں۔ اور ان کے جیون کو بگاڑنے کے اپرادھی ہوتے ہیں۔ وید کی سپشٹ شکشا ہے۔ جو اس منتر میں بتا دی گئی ہے۔ کہ تمہیں ایشوریہ پراپت ہو سکتے ہیں۔ تو لکشمہ کی کرپا اور تمہارے پرشارتھ دونوں سے۔ نہ کیول ایشور کی کرپا سے اور نہ کیول پرشارتھ سے۔ کیونکہ ایشور کی کرپا بنا پرشارتھ کے ہو نہیں سکتی۔ اور جہاں پرشارتھ ہے۔ وہاں ایشور کی کرپا ضرور ہے۔ اس لئے ان دونوں کا ساتھ ہے۔ جو اپنے جیون کو سپھل کرنا چاہیں۔ وہ نہ تو ان لوگوں کی باتوں پر دھیان دیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح یا حضرت محمد پر محض ایمان لانے سے ہی تمہارا جیون سپھل ہو جائیگا۔ پرشارتھ کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت مسیح تمہارے گناہوں کا کفارہ کب کا دے چکا اور حضرت محمد کی شفاعت پر خدا تم پر جنت کا دروازہ کھولنے پر مجبور ہے۔ نہ ان کی باتوں پر۔ جو کہتے ہیں کہ گنگا میں ایک ڈبکی لگانے پر جنم جنمانتر کے پاپ دھل جاتے ہیں۔ ایسا ہو جو سمجھے ہے۔ نہ بتاتے پرشارتھ کی آوشکتا ہی کیا رہتی ہے۔ پرنتو وید ایشور کی کرپا کے لئے پرشارتھ کا ہونا ضروری قرار دیتا ہے۔ اور سنسار پرماتما کو خوش کرنے کا ایک ہی سادھن منش کا پرشارتھ ہے۔ وہ پرشارتھ جو پرماتما کی آگیا کے پالن میں کام میں لایا جائے۔

ایشور کے مارگ میں پرشارتھ کی اور پرورت ہونے کا سادھن وید نے بتایا ہے پورن وودان دھارمک لوگوں کی اُتم پرگیا اور سمتی۔ پرشارتھ نشپھل ہی نہیں دُکھدائک ہو جاتا ہے۔ اگر اشٹ کی بجائے انشٹ کے مارگ میں کیا جائے۔

(ادم شرم)

۸۳۵

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت!

یو پی سی پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت لوگوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آجتک آریہ سماج یا ہندو جنتا کے ذریعہ ودھوا آشرموں میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرانے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔

بابو رگھو بھائی پرشاد مینجر شادی دفتر موڑھا نالی نئی سڑک۔ کانپور

۸۲۸

دو کنیاؤں کیلئے وروں کی ضرورت

(۱) ایک ہندو سالہ کنیا کے لئے جو مدھیما (سنسکرت) کا کورس پڑھ رہی ہے۔ ۲۲ سالہ ور کی ضرورت ہے۔

(۲) ایک ۱۷ سالہ کنیا کے لئے جو اسال کماریہ تیرتھ (سنسکرت) کا امتحان دے چکی ہے اور ہومیوپیتھی ڈاکٹری کے علاوہ زخمیوں کی فوری امداد کا امتحان پاس ہے۔

نوٹ۔ دونوں کنیائیں گرہ کاریہ میں دکش اور ہارمونیم بجانا بھی جانتی ہیں۔

۸۲۸ معرفت اخبار پرکاش لاہور

۸۳۱

ور کی ضرورت!

ایک شریف (جٹ) خاندان کی سولہ برس کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا سماجی خیالات کی ہندی خواندہ گھر کے سب کاروبار سے بخوبی واقف ہے۔

ور کم از کم انٹرنس پاس شدہ برسر روزگار اور شریف خاندان کا ہونا چاہئیے۔ خط وکتابت اس پتہ پر ہونی چاہئیے۔

نمبر (۸۳۱)

معرفت مینجر اخبار پرکاش لاہور

۸۳۳

ور کی آوشیکتا ہے!

کسی بھی ونش جاتی سے ہو شاستری ایم اے یا گورکل کا سناتک یا اس یوگیتا کا ہو کم از کم ایک سو روپیہ ماہوار کماتا ہو۔ ہر شٹ پشٹ عمر ۲۲ سے ۲۶ کے درمیان آیو ہو۔ ورن سے آریہ ہو۔ خاص حالت میں دوسری جاتی سے بھی سمبندھ ہو سکتا ہے۔ کنیا گوروبرن (گندمی رنگ) سنسکرت میں پاس، جالندھر مہاودیالیہ میں نویں شرینی میں پڑھتی اور ہندی رتن پنجاب پاس اور ہندی بولنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ تندرست گرہ کاریہ میں دکش عمر ۱۶½ برس ہے۔ منتری آریہ سماج بھرت پور پوسٹ آملی۔ ضلع مرادآباد

۸۳۶

ادھیاپکہ کی ضرورت!

آریہ کنیا پاٹھشالہ پانی پت کے لئے ایک ایسی پرائمری پاس ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کنیا دس کو تیسری جماعت تک بخوبی تعلیم دے سکے۔ اور آریہ استری سماج میں دلچسپی لینے والی ہو۔ درخواست معہ نقول سرٹیفکیٹ پتہ ذیل پر روانہ کریں۔

لالہ موتی ساگر بی اے ایل ایل بی وکیل مینجر کنیا پاٹھشالہ

۸۲۴

دو ادھیاپکاؤں کی ضرورت!

آریہ پتری پاٹھ شالہ کرتارپور کے واسطے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک ایس وی اور دوسری جے وی پاس۔ آریہ خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جاوے گی۔

مینجر آریہ پتری پاٹھ شالہ کرتارپور ضلع جالندھر

۸۱۹

ضرورت ہے!

آریہ پتری پاٹھشالہ مہت پور کے لئے ایک آریہ خیالات رکھنے والی ادھیاپکہ کی آوشیکتا ہے جو پانچویں شرینی تک پڑھا سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیا جاوے گا۔ خط وکتابت اس پتہ پر کریں:-

مینجر آریہ کنیا پاٹھشالہ مہت پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر

۸۱۰

تنخواہ دار ایجنٹوں کی ضرورت درآکشا سوبال امرت

آیورویدک ادویات کے لئے آرڈر حاصل کرنے کے لئے تنخواہ دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

درخواستیں معہ ۲ کے ٹکٹ ڈاک کے انگریزی میں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

RAM PRASAD & Co
CHIRA BAZAR
BOMBAY. 2.

گورکل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

بھیم سینی سرمہ

پھولا موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں کمزور اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل ودماغ کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوء ہضم (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ذیر یگو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔

برہمی بوٹی۔ ۱۰ سیر۔ دنت منجن۔ ۸ر فی شیشی
ست سلاجیت۔ ۱۰ر تولہ۔ سوچی پتر۔ مفت!

پتہ:- گورکل فارمیسی پوسٹ گورکل ہردوار

۸۱۶

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی لوگ جگہ بجگہ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کرکے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں بہت سے ان کو گرجوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔

سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے رنگوں سے بچائیں۔ ایسا تبھی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو اپنے کرچوں میں آنے پر ان بچوں کی جگہ دیں۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آجائیں۔ اور جو ترکی ملتا ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندر اناتھ آلیہ دیو سماج راوی روڈ لاہور میں پہنچائیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پرورش کی جاتی ہیں۔ اور شکشا پا رہی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور ہے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ و پرکاش ہیں مالکت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں اور اس کے انتظام کو مضبوط کرنے والے مستقل کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر ناتے کا ہندو اس کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کو اناتھ آلیہ میں پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ دوسرے دانی بھی ایسے انہی کو پہنچاتے رہیں گے۔ اگر ان اناتھوں کو بھی جو اس سماج آلیہ میں رہنے کے قابل ہوں سے نہیں ملے جا سکتے۔ لے لیا جائے اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جا سکے۔ رپورٹ سالگذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیڈ ماسٹر سکرٹری پنجاب کیندر اناتھ آلیہ دیو سماج راوی روڈ لاہور

مسٹر رائے کی گرفتاری - مسٹر ایم۔ این رائے مشہور بالشویک لیڈر۔ بمبئی میں ۲۱ جولائی کی پراتہ کو اپنی خوابگاہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس ۱۹۲۹ء سے اُن کی تلاش میں تھی اس سلسلہ میں اور بھی کئی اہم گرفتاریاں ہوئی ہیں ۔

ہمارے لیڈروں کا سواگت - ہمارے لیڈر مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستان کے چوٹی کے لیڈر ہیں۔ وائسرائے کے ملاقات کو یہ دو جلیل القدر لیڈر شملہ گئے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ مہاتما گاندھی کو برستی بارش میں اپنی لڑکی سے ساڑھے تین میل سیسل ہوٹل کے پاس سرائے کے دولت تک پہنچنا پڑا۔ اور پنڈت جواہر لال کے لئے صدر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ڈپٹی کمشنر سے شملہ کی سڑک پر موٹر کے استعمال کی اجازت چاہی - تو اُس نے انکار کر دیا ۔

اپنے ہاتھ کے بوئے ہوئے کانٹے

سپوت شیر پنجاب لکھتا ہے :-

مہاراجہ ہری سنگھ نے یہ کانٹے خود بوئے ہیں۔ اُنہوں نے بزدل لوگوں کی نازبرداریاں کیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے مفاد کے گلے پر مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے کند چھری چلائی۔ نتیجہ یہ نکلا - کہ کشمیری مسلمانوں کو جو اپنی بہادری کے لئے چار دانگ عالم میں مشہور ہیں۔ یقین ہو گیا - کہ مہاراج ہری سنگھ ان سے ڈرتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا۔ جو اُٹھا - اُس نے مہاراج بہادر کے خلاف کچھ نہ کچھ بکواس کر دی آخر کشمیریوں کے ساتھ پنجابی مسلمان بھی شامل ہو گئے ہیں ۔

مہاراج کو مشورہ - اس کے بعد شیر پنجاب مہاراج کو مشورہ دیتا ہے - کہ اب بھی وقت ہے۔ کہ مہاراج موجودہ پالیسی سے دست بردار ہو جائیں۔ اور سکھوں کو وہ تمام حقوق دے دیں - جو دوسرے گروں کو حاصل ہیں۔ پنجابیوں کے خلاف جو قیود مہاراج پرتاپ سنگھ کے بعد عائد کی گئی ہیں سب اُٹھا لیں - ہندوؤں کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہئے - جو مہاراجہ گلاب سنگھ کے وقت سے ہوتا رہا ہے ۔

گورکشا اور سکھ - کشمیر کے مسلمانوں کا ایک مطالبہ یہ ہے کہ انہیں حدود ریاست میں گؤکشی کی اجازت دی جائے ۔

اس پر معاصر شیر پنجاب لکھتا ہے :-

سنسار کی گتی

سکندر آباد اور سری نگر

اتفاق سے سکندر آباد اور سری نگر کی راس بھی ایک ہے - اور حال ہی میں دونوں پر ایک ہی قسم کے حالات سے گذرے اور گذر رہے ہیں۔ سکندر آباد میں مسلمانوں نے ہندوؤں کو لوٹا مارا - اُن کے مکانات کو آگ لگا دی اور حساب کی بہیوں کو جلا دیا - تو سری نگر میں بھی پولیس کی گولیوں سے بھاگے ہوئے مسلمان ہندوؤں پر آن پڑے - دل کھول کر اُن کی دکانوں اور مکانوں کو لوٹا - آگ لگائی - اور بہیوں کو نذر آتش کیا - جس طرح سکندر آباد کے کئی ہندو جو صاحب جائیداد اور متمول تھے - آج مفلس قلاش ہو گئے - اسیطرح سری نگر میں ایسے ہندوؤں کی تعداد اوسطاً زیادہ ہے - جو بھاری جائیداد کے مالک ہوتے ہوئے سفاک مسلمانوں کی بدولت نان شبینہ کو محتاج ہو رہے ہیں۔ جہاں تک ہر دو واقعات کا تعلق ہے - نہایت سنگین ہیں - دیکھنا یہ ہے - کہ مظلوموں کی دلجوئی اور ظالموں کی سزا کی کوئی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں یا نہیں - جہاں تک سکندر آباد کا تعلق ہے۔ مستقبل اُمید افزا نظر نہیں آتا - جب سرغنہ ہی گرفتار نہ کیا گیا - تو چند ایک اوارہ منشوں کو سزا بھی ہوئی - تو کیا ہو گا - اور جن لوگوں کا لاکھوں کا نقصان ہو گیا - انہیں معاوضہ نہ دلایا گیا - تو صرف مجرموں کی سزایابی کا ہندوؤں کو کیا فائدہ ؟

سری نگر کے متعلق بھی کوئی لمبی آشائیں نہیں کارن وہاں کے مستقبل بھی تاریک ہے. جو سکندر آباد کے تعلق میں ہے - بات یہ ہے۔ کہ ہندو کمزور ہے۔ یہ کمزوری خارجی نہیں اندرونی ہے - ہندو کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے - ہر ایک ہندو کے پردے میں دوسروں سے الگ ہو کر ترقی کرنے کی خواہش ہے - اور یہی خواہش اُس کی کمزوری کا نتیجہ ہے - سرکار اگر مسلمانوں کے سامنے جھکتی ہے - تو اس لئے نہیں کہ وہ زبردست ہیں - بلکہ اس لئے کہ وہ منگٹھت ہیں - معمولی سے معمولی بات کا بتنگڑ جس طرح مسلمان اخبارات بناتے ہیں - وہ اخبار بینوں سے چھپا نہیں اور اُن کی طاقت کا راز اس بات کا بتنگڑ بنانے میں ہی ہے لیکن ہندوؤں میں تو اتنا بھی نہیں - کہ سکندر آباد لٹ گیا ہو - اور پاس ہی شجاع آباد - یا ملتان کے ہندوؤں سے کوئی پراتر آواز نکلے - نتیجہ کیا ہو گا - جب وہ لٹیں گے - تو سکندر آباد والے خاموش ہو کر تماشا دیکھیں گے ۔

"کشمیر تو گویا ہماری تو یہ رائے ہے - کہ تمام ہندوستان میں گاؤکشی یکلخت بند ہونی چاہئے - اس لئے نہیں - کہ ہم بھی ہندوؤں کی طرح گائے کے پجاری ہیں - بلکہ اس لئے کہ گائے ہندوستان کا مفید ترین اور عزیز ترین جانور ہے - ... سکھ زراعت پیشہ قوم ہے - جس طرح عربوں کو گھوڑا عزیز ہے - اسی طرح ہندی زمینداروں کو گائے عزیز ہے - کشمیر کے سکھوں کو کسی بھی مصلحت کو مدنظر رکھ کر مسلمانوں کے اس منافرت انگیز مطالبہ کی تائید نہیں کرنی چاہئے"۔

بے پیندی کے لوٹے - مسلم مولانا اول پر بے پیندی کے لوٹے کی مثل خوب صادق آتی ہے - کیونکہ اُن کا پولیٹکل ایمان نت نئے سورج بدلنے والی چیز ہے - مولانا حبیب الرحمٰن - سید عطاء اللہ شاہ وغیرہ مخلوط انتخاب کے کٹر حامی تھے - لاہور میں احرار کانفرنس

ہراج اور ڈوڈیوں نے خوشامد کر دی - تو یہی لوگ جداگانہ انتخاب کے موئد ہو گئے - اس کے بعد میرٹھ میں مسلم نیشنلسٹ کانفرنس میں بھی جا دھمکے - جہاں مخلوط انتخاب کا رزولیوشن پاس ہو گیا - لیکن یہ کسی نے نہیں سنا - کہ ان پنجابی مولاناؤں میں سے کسی نے مخالفت کی ہو - گویا وہاں جا کر شدھ ہو گئے - کیا اس قسم کے لوگوں پر کسی بھی حالت میں اعتبار کیا جا سکتا ہے ؟

مہاتما جی کا لنڈن جانا مشکوک ہے

مہاتما جی کی وائسرائے سے ملاقات کسی سلجھاؤ کو پیدا کرتی معلوم نہیں ہوتی - مہاتما جی کا مطالبہ ہے - کہ یو پی میں حکومت کی طرف سے گاندھی اِرون سمجھوتہ کی خلاف ورزی کی تحقیقات کی جائے - گورنمنٹ بھلا اس کے لئے کب تیار ہو سکتی ہے - تاہم بات چیت کا سلسلہ ختم نہیں ہو گیا - حکومت لنڈن سے روشنی حاصل کرے گی اسی وجہ سے مہاتما جی کہتے ہیں - کہ ابھی تک

سیر الندن جانا شک و شبہ سے خالی نہیں کیا مطلب کہ اگر حکومت نے تحقیقات کو منظور کر لیا - تو جائیں گے - ورنہ جہاز پر چڑھے ہوئے بھی اُتر پڑیں گے ۔

مسلم سود خوروں کی درگت - جو کچھ سکندر آباد میں ہوا - وہی صوبہ ملتان میں اٹک نامی گاؤں میں دوہرایا گیا ہے - لیکن فرق اتنا ہے - کہ یہاں ساہوکار ہندو تھے اور لوٹنے والے مسلمان مقروض - وہاں ساہوکار مسلمان ہیں اور لوٹنے والے ہندو مقروض معلوم ہوتا ہے - کہ اٹک کے متمول مسلمانوں نے کلار ذات کے ہندوؤں کو قرض دے رکھا ہے - وہ اُن کے قرض کے نیچے سخت دبے ہوئے تھے - ایک دن وہ تین سو کی تعداد میں اکٹھے ہو کر اپنے مسلمان ساہوکاروں کے گھروں پر جا حملہ آور ہوئے - اور ہر دو نوں اور بہیوں کو اپنے قبضہ میں لے کر دیا سلائی دکھا دی - اخبارات میں واقعہ جس طرح بیان کیا گیا ہم نے درج کر دیا - لیکن اس کی صحت مشکوک ہو سکتی ہے کیونکہ 'انقلاب' اور اسی قماش کے دوسرے مسلم اخباروں نے ایک نئی دریافت کی ہے - کہ ساہوکار لوگ اپنی جائیداد اور بہیوں کو خود آگ لگا دیا کرتے ہیں - چنانچہ سکندر آباد کے ہندوؤں کے متعلق یہی بکواس اُنہوں نے کی - اب اگر کوئی یہ کہے کہ اٹک کے مسلمان ساہوکاروں نے اپنی بہیاں اور پرونوٹ خود ہی جلا دیئے - تو اس کو کسی کو تو انکار ہو - 'انقلاب' اور اس کے ساتھیوں کو تسلیم کرنے سے کیسے انکار ہو سکتا ہے ۔

گورنر بمبئی پر فائر - پونا ۲۱ جولائی - ایکٹنگ گورنر بمبئی فرگوسن کالج کی لائبریری کا معائنہ کر رہے تھے - کہ اسی کالج کے ایک طالب علم واسدیو بلونت گوگیٹ نے ان پر پستول کے دو فائر کئے - لیکن گورنر بال بال بچ گئے - اور تیسرے فائر سے پہلے ہی گورنر نے اپنے حملہ آور کو گرفتار کر لیا - معاملہ پولیس کے ہاتھ میں ہے ۔

فساد کی آگ پھیل رہی ہے - سری نگر کے بعد ہندواڑہ کی خبر ہے - کہ وہاں ہندوؤں کے تمام گھر لوٹ لئے گئے ہیں - اسیطرح بارہ مولا - پٹن - اور چارنگ سے ہندوؤں کے لوٹے جانے کی خبریں آئی ہیں - ریاست کے ہندوؤں کو شکایت ہے - کہ ریاست کی مسلم نوازی پالیسی جو اس سارے فتنہ کی بنیاد ہے - وہ برابر جاری ہے ۔

Digitized by eGangotri

ڈاکٹر بھگت رام جی فارن مشنری کا دورہ!

ڈاکٹر بھگت رام جی بنگل ویدک مشنری تین انگریز آریہ سماجوں کے ہمراہ جن میں دو دیویاں ہیں۔ ۱۴ جولائی کی رات کو لنڈن سے لاہور پدھارے۔ اتفاق سے اس وقت تک برسات شروع نہ ہوئی تھی۔ اس لئے گرمی سخت تھی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک انگریز سجن اور ان کی دھرم پتنی گرمی کی شدت کو برداشت نہ کر سکے اور بیمار ہو گئے۔ اس لئے وہ تو دو دن کے بعد ہی ڈلہوزی چلے گئے۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب اور ایک انگریز دیوی پیلا دیوی لاہور میں ہیں۔ وچار یہ تھا کہ پنجاب کے چند بڑے بڑے شہروں میں ان کا پروگرام رکھا جائے۔ کچھ سبھاؤں سے نمنترن بھی آئے ہیں۔ پرنتو انگریز سجن گرمی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے نشچے کیا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب انگریز دیوی کو ساتھ لے کر ڈلہوزی جائیں اور وہاں دو تین ہفتے قیام کریں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب واپس آ جائیں گے۔ اور پنجاب کا دورہ کریں گے اگر گرمی کم ہو گئی۔ تو انگریز دیوی بھی دورہ میں شریک ہو جائے گی۔ جو آریہ سماج چاہتے ہوں کہ ان کے ہاں ڈاکٹر صاحب کا پروگرام مقرر کیا جائے۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کو لکھ بھیجیں۔ تاکہ پروگرام بناتے وقت ان کا نام شامل کر لیا جائے۔

کرشن

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ہسٹری آف اسلامک پیپلز

ہسٹری آف اسلامک پیپلز جو ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین کی سفارش پر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے نصاب میں داخل کی گئی تھی۔ مسلمانوں کی ایجی ٹیشن کی وجہ سے وائس چانسلر نے اپنے اختیارات خاص سے نصاب سے خارج کر دیا ہے۔

ہندو سبھا کو کانگریس کا فارمولا منظور نہیں

بنگال ہندو مہا سبھا کے اجلاس میں پاس کیا گیا کہ ورکنگ کمیٹی کا فارمولا تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ یہ مختلف اقلیتوں میں اختلاف پیدا کرتا ہے۔

ملتان میں تعلقات کشیدہ ہیں

ملتان میں ہندو مسلم تعلقات کشیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ مسلم والنٹیر مسلمان عورتوں کو...

ہوسکتا نہیں، سمتی

شری سوامی ستیانند جی کے سنبندھ میں ہم نے اپنا وکتویہ آریہ پتروں میں پرکاشت کرایا ہے۔ اسے "پرکاش" کے کالموں میں شری مہاشہ کرشن جی نے نئی دیوستھا قرار دے کر اس کے متعلق اپنا مت پرگٹ کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ سرخی گمراہ کن ہے۔ ہم نے دیوستھا نہیں دی۔ ہم نے کیول اپنی سمتی پرگٹ کی ہے اور ہم یہ جاننے کے اتسک ہیں۔ کہ ہمیں سمتی پرگٹ کرنے کا ادھیکار کس اصول کے ماتحت نہیں۔

ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ مہاشہ جی بھی اس طرف جھکتے ہیں۔ کہ پرتی ندھی سبھاؤں کو عام طور پر سدھانتوں پر دیوستھا دینے سے بچنا چاہئے۔ لیکن سارودیشک سبھا نے تو دیوستھا دے دی ہے۔ اور سوامی جی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ رام نام کی دیکھشا دینا چھوڑ دیں۔ اور بھگتی پرکاش کا سنشودھن کریں۔ "آریہ مسافر" اور "پرکاش" نے اس دیوستھا پر عمل درآمد کرانے کے لئے کوشش بھی شروع کر دی ہے۔ دو سپتاہ ہوئے "پرکاش" میں مہاشہ جی کے اپنے ہستاکشروں سے لیڈنگ آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ جس میں سوامی جی کو دو راستے دکھا دیئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ پہلی رُوپ سے آریہ سماج کے انوکول ہو جائیں دوسرا یہ کہ اس سے پرتھک ہو جائیں۔ دیوستھا کا جواب ان سے آچرن کے رُوپ میں مانگا گیا ہے۔ اور لکھ دیا گیا ہے۔ کہ آگے آریہ سماج کیا قدم لیتا ہے۔ اس کا نربھر سوامی جی کے آچرن پر ہے۔ سبھا نے آریہ جنتا کو آدیش نہ دیا ہو۔ سوامی جی کو دے دیا ہے۔ اور "پرکاش" کے آرٹیکل سے معلوم ہوتا ہے۔ آگے اور کاروائی کرنے کا ارادہ ہے۔ مہاشہ جی کی سمتی میں سمجھوتہ یہ سبھا کا کیول سمتی پرگٹ کرنا ہو۔ میرے وچار میں یہ سمتی سے آگے جانا ہے۔

ہماری رائے بھی وچار ہے۔ کہ سبھا کو اس پرکار کی سمتی پرگٹ کرنے کا بھی ادھیکار نہ تھا اور وہ ادھیکار ہمیں ہے۔ یہ ادھیکار ہر آریہ سماجی کو ہے۔ سبھا کے سدسیہ ویکتی گت روپ میں الگ الگ یا مل کر بھی سمتی پرگٹ کر سکتے تھے۔ پرنتو سبھا کا سنگٹھن ایسی سمتیاں پرگٹ کرنے کے لئے نہیں ہوا۔ اس لئے سبھا کی اور سے یہ سمتی نہ دی جانی چاہئے تھی۔ اس سے پُورو شری پنڈت گھاسی رام جی اور شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے

آدی سجن لیکھوں دوارا اپنے وچار اس وشے پر پرگٹ کر چکے ہیں۔ شری پنڈت گھاسی رام جی اس کمیٹی کی میٹنگ کی ہوئی آپ سمتی میں بھی تھے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ مرد سادھاران بھی سمتی پرگٹ کرنے کا جو ادھیکار اُن کو مہاشہ جی نے تھا اور ہے۔ ہمیں کیوں نہیں ہمارا وچار ہے کہ سارودیشک سبھا کی دیوستھا آریہ سماج کے سدھانتوں کی اور اسپرٹ کے ورودھ ہے۔ اس سے آریہ سماج کی ہانی ہوتی ہے۔ ہم نے یہ وچار جنتا کے سامنے پرگٹ کر دیا ہے۔ مو سترت لیکھ بھی آریہ پتروں میں بھیجے جا رہے ہیں۔ اگر پرکاشت ہو گئے۔ تو ستیہ کا نرنے سویم آریہ جنتا کر سکیگی۔ کچھ آریہ پتروں کی حالت یہ ہے۔ کہ جہاں سوامی جی کے ورودھ کئی کئی لیکھ ان میں پرکاشت ہو گئے ہیں۔ چند ایک میں اپ شبدوں کا پریوگ بھی ہوا ہے۔ وہاں ان کے پکش میں لیکھ چھاپتے ہی نہیں۔ ایک "آریہ" دونو پکش چھاپ رہا ہے "پرکاش" سارودیشک سبھا کی دیوستھا نکلنے سے پہلے خاموش رہا ہے۔ لیکن اب اس دیوستھا کی پشٹی کر رہا ہے۔ "آریہ مسافر" من مانے سار انش چھاپ کر ان پر صفحہ بھر کی ٹپنی چڑھا دیتا ہے۔ سوامی جی کا اپرادھ بہت بڑا سہی۔ لیکن یہ کہاں کا نیائے ہے۔ کہ ان کے پکش کی بات سننی ہی نہیں۔ سوامی جی سے جو ویوہار کرنا ہو۔ کر لینا۔ ان کے پکش کی بات جنتا میں آنے تو دیجئے۔

مہاشہ جی ادھر تو لکھتے ہیں کہ پرتی ندھی سبھاؤں کو عام طور پر دیوستھا دینے سے بچنا چاہئے۔ ادھر اس دیوستھا کی حمایت کر رہے ہیں۔ مہاشہ جی کے لیکھ میں پرسپر ورودھوں کا عجیب سنجوگ ہوا ہے۔

سارودیشک سبھا کی ہمارے ہردیوں میں بہت عزت ہے۔ لیکن دیوستھا دے کر سبھا نے (معاف کیجئے) ان ادھیکار چیشٹا کی ہے۔ جسے ہم آریہ سماج کے بھوشیہ کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔ ہم اس دیوستھا سے اسہمت ہیں۔ اور آریہ سماج کا بھلا اسی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی اسہمتی پرگٹ کریں۔ ہم نے مل کر یہ اسہمتی اس لئے پرگٹ کی ہے۔ کہ سارودیشک سبھا ان کو یہ دت ہو جائے۔ کہ اس وشے میں وچار کرنے میں مت بھید ہے۔ یہ ہمارا پرتیکرتویہ تھا جو ہم نے پورا کیا ہم

اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں۔ ہم سوامی جی سے ان کے پستک کا آدھین کیا۔ اور ذرا سدھانتوں پر پورا وچار کرنے کے بعد ایک "درڑھ نہ ہارنا" پر پہنچے ہیں۔ کیول سماج کی سیوا کے بھاؤ سے۔ ہم آریہ وِدوت پرکشا نہیں ہیں۔ نہ ہم نے اپنے آپ کو ایسا ظاہر کیا ہے۔ ہم سماج کے سیوک ہیں۔ ہتیشی ہیں۔ ہم اس بات کو سویکار نہیں کرتے۔ کہ پرتی ندھی سبھائیں اور پربندھک بھا ذہب دوروں کا ادھیکار پربندھ کرنے کا بھی ہے اور سدھانتوں پر نرنے کرنے کا بھی۔ اور ہمارا کام ان کے نرنے کئے ہوئے سدھانتوں کو آنکھیں موند کر مان لینا اور ان کی شکشا دینا اور پرچار کر چھوڑنا ہے۔ جنتا کو آدیش دینا ہمارا کام نہیں۔ ہم شاسک نہیں۔ ہم سیوک ہیں ہم نے ایک وِنیت نِویدن کیا ہے۔ جو پرتیک سیوک کر سکتا ہے۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے۔ کہ سماج کے کچھ اندر سیوک اور کاریہ کرتا بھی ہماری اس گھوشنا سے سہمت تھی۔ اور کو تنرُوپ میں پتروں کو لکھ رہے ہیں۔ سوامی جی کے ورودھ مت پر تو سبھا نے اپنی مہر لگا دی۔ ان کے پکش کی سمتیاں بھی جنتا کے سامنے آ جانے دیجئے۔

ہمارا وکتویہ سبھا کے نرنے کے خلاف پروٹسٹ ہے۔ ہم بات کے خلاف پروٹسٹ ہے۔ کہ سبھا نے اپنے ادھیکار کی سیما کا الّنگھن کیا ہے۔ اور اس بات کے خلاف پروٹسٹ ہے کہ سبھا کا نرنے آریہ سماج کے سدھانتوں کی سپرٹ کے خلاف ہے۔ ہاں! فقط پروٹسٹ۔

مہاشہ جی ہمارے وکتویہ کے جس بھاگ سے سہمت ہیں۔ اس کے سنبندھ میں سبھا سے کاروائی کرائیں۔ انہوں نے ہمارے وکتویہ کا ادھر نادر کر لکھا ہے۔ وہ یہ سمتی وچار اور آدر کی پاتر ہے۔ اس کو پانپورن جنتی کے لئے دھنیواد۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ مہاشہ جی کریاتمک رُوپ سے اس سمتی پر کیا "وچار" اور اس کا آدر کرتے ہیں۔

(چمو پتی)

صوبہ سرحد کی بعض شہروں میں ہندو دکانداروں سے سودا خریدنے سے منع کرتے ہیں۔ ہر جمعہ کو نماز کے بعد مسلم والنٹیروں کا بھاری جلوس شہر میں پھرتا ہے۔ جس سے ہندو خوف زدہ ہیں۔ ہندو مسلم لیڈروں کو کشیدگی کی وجہ دور کر کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور لوکل حکام کو وقت پر صورت حالات کو قابو میں لانے کا ابھی سے انتظام کرنا چاہئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۱۱ ساون سمت ۱۹۸۸

گرام پرچار

آریہ سماج اگر اپنے موجودہ محدود دائرہ سے پورا پورا کام لینا چاہتا ہے۔ تو اسے اپنے کاریہ کی شیلی بدلنی ہوگی۔ اگر سارے بھارت پر ایک وستریت درشٹی ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جہاں بعض صوبوں میں ویدک دھرم کا خوب پرچار ہو رہا ہے۔ وہاں کئی صوبے ایسے ہیں۔ جہاں لوگوں نے اس وقت تک آریہ سماج کا نام بھی نہیں سنا۔ یہی حالت صوبوں کی ہے۔ دوسرے صوبوں کو چھوڑ کر میں صرف پنجاب کو لیتا ہوں۔ یہاں بھی یہی حالت ہے۔ جہاں کئی اضلاع ایسے ہیں۔ جہاں ایک ورش میں کئی بار اپدیشک ہو آتے ہیں۔ وہاں کئی ہیں۔ جہاں کے آریہ سماج اپدیشک کو ترستے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ جن کے پاس پہلے ہی زیادہ ہے۔ انہیں اور بھی ملتا ہے۔ اور جن کے پاس نہیں۔ وہ کورے کے کورے رہ جاتے ہیں۔ وہی حال پرچار کا ہے۔ کچھ تو مجبوری ہے۔ اور اس کا کوئی حل نہیں۔ کیونکہ جو آریہ سماجیں بڑی ہونگی اور مرکز کے نزدیک ہونگی۔ ان کا زور زیادہ پڑے گا۔ اور وہ اپنے حصہ سے زیادہ لے جائیں گی۔ لیکن کسی قدر شیلی کا بھی قصور ہے۔ ایک طرف ہم یہ اصول کام کرتے پاتے ہیں کہ جو چیز دیدہ یعنی آنکھوں سے دور ہے۔ وہ دل سے بھی دور ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی کہ اگر گھر کا کوئی آدمی کمزور ہو تو اس کو سب سے پہلے چھوڑ دی جاتی ہے۔

خیر وجہ کچھ ہو۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ پنجاب میں پرچار خاص جگہوں میں بار بار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی سوامی ستیانند جی کو لے لیں۔ ان کی کتھائیں سرود ہوتی ہیں۔ اور ہزاروں لوگ انہیں سننے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن ان کی کتھاؤں کے لئے چند شہر مقرر ہیں۔ اور ہر سال وہیں کتھا ہوتی ہے۔ ان خوش قسمت شہروں کی فہرست میں لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ دہلی۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ ملتان۔ راولپنڈی اور شملہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔

ان میں سے کئی ستھانوں پر تو ان کی وارشک کتھا ہوتی ہے۔ اور کئی ستھانوں پر کبھی کبھی۔ پنجاب میں کئی ستھان ایسے ہونگے۔ جہاں سوامی جی درشوں سے نہیں گئے۔ ایسے بھی ہونگے۔ جہاں وہ اپدیش پرچار میں ایک بار بھی نہیں گئے۔ یہی حال دوسرے پرسدھ اپدیشکوں کا ہے۔ اپدیشک کم ہیں۔ اور کام زیادہ ہے۔ اس کا اثر یہ ہے۔ کہ جو آریہ سماجیں جلسے کرتی ہیں۔ وہاں تو اپدیشک پہنچ جاتے ہیں۔ دوسرے ستھانوں میں کم جاتے ہیں۔ جن ستھانوں میں اپدیشک کم پہنچتے ہیں۔ وہاں کے آریہ سماجوں کو سخت شکایت رہتی ہے۔

شکایت کے علاوہ دیکھنا یہ ہے۔ کہ کس بھومی میں بیج ڈالنے سے زیادہ پیداوار ہو سکتی ہے۔ اب تو کچھ عرصہ سے میرا دورہ بند ہے۔ لیکن جن دنوں میں جایا کرتا تھا۔ ان دنوں کا میرا تجربہ ہے۔ کہ نئے ستھانوں میں اور خاص کر دیہات میں پرچار سے ادھک لابھ ہوتا ہے۔ شہروں کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ ان کی حالت ان زمینوں کی سی ہو گئی ہے۔ جو بار بار فصل دینے سے اب فصل کے قابل ہی نہیں رہیں۔ ان سے فصل لینے کے لئے انہیں کچھ دیر آرام دینا ہوگا۔ جہاں دیہات میں پرچار کی کمی ہے۔ وہاں شہروں میں اس کی زیادتی ہے۔ لوگ سن سن کر تھک گئے ہیں۔ وہاں پرچار کرنے والا صرف آریہ سماج ہی نہیں۔ بلکہ دوسری سوسائٹیاں بھی ہیں۔ ان میں سب سے آگے انڈین نیشنل کانگریس ہے۔ چونکہ لوگوں کے پاس سمے محدود ہے۔ اس لئے وہ لیکچروں میں انتخاب کر لیتے ہیں۔ آریہ سماج کے سادھارن جلسوں اور ویاکھیانوں میں حاضری کی کمی کا ایک کارن یہ بھی ہے۔ دیہات کی حالت مختلف ہے۔ اگر آریہ سماج اپنی شکتیوں کو دیہات کی طرف لگا دے۔ تو بہت زیادہ فائدہ ہو سکے۔ کسی وقت میں نے رہتک کے ضلع میں خوب دورہ کیا تھا۔ وہاں جلسہ میں ہزاروں جاٹوں کو جمع ہوتے دیکھ کر ہردیہ پرپھلت ہو جاتا تھا۔ وہاں جانے سے جو کشٹ ہوتا تھا۔ وہ سارا بھول جاتا تھا۔ افسوس کہ اس ضلع میں بہت سے انسٹی ٹیوشن کھل گئے۔ ۲۵ میل کے فاصلہ میں ایک چھوڑ تین گوروکل جاری ہو گئے۔ ان کے لئے دھن کی آوشیکتا ہوئی۔ پرچار بھی دھن کے بنا نہ ہو سکتا تھا۔ نہ دھن آیا۔ نہ پرچار ہو سکا۔

اس کا اثر گوروکلوں پر بھی خراب رہا۔ کچھ آرتھک کٹھنائیاں آ گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انسٹی ٹیوشن کمزور ہونے لگے۔ انسٹی ٹیوشنوں کے حامیوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ان کا اپنا ہت اسی میں ہے۔ کہ پرچار قائم رہے۔ کسی انسٹی ٹیوشن سے پرچار کو لابھ ہو یا نہ۔ لیکن پرچار سے انسٹی ٹیوشن کو لابھ ضرور پہنچتا ہے۔

پچھلے دنوں بڑے عرصہ کے بعد مجھے ایک نئے ستھان میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ریاست جیند کی راجدھانی سنگرور کے آریہ سماج کا وارشک اتسو تھا۔ وہاں گیا۔ آریہ سماج کی اوستھا کو دیکھا۔ آریہ سماج مندر کو دیکھا۔ جلسہ کی رونق کو دیکھا۔ اور سب سے بڑھ کر آریہ پرشوں کے اتساہ اور ان کی تروتازگی کو دیکھا۔ چت پر بہت اثر ہوا۔ اس کی حالت ویسی ہی نظر آئی۔ جیسی کہ ایک ایسی بھومی کی ہو۔ جس پر ابھی تک ہل نہیں چلایا گیا۔ پرانی سماجوں کی تھکان کا حال تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں کو ریلوے سٹیشن پر سواگت کے لئے بھیجنے کو والنٹیر تک نہیں ملتے۔ اپدیشک قلی کرے اور سماج مندر میں پہنچ جائے۔ سمجھنا مشکل نہیں کہ جس اپدیشک کا یہ سواگت ہوتا ہے۔ اس کے ہردے میں پرچار کا کتنا اتساہ ہوگا۔ یہ کہا جائیگا کہ اپدیشک کو اس بات سے کیا غرض کہ کوئی اس کے سواگت کو آتا ہے یا نہیں۔ میں اس بات کو مانتا ہوں۔ بشرطیکہ وہاں آریہ سماج نہ ہو۔ اتتھی کا سواگت تو پراچین آریہ سبھیتا کا پردھان انگ ہے۔ جو آریہ اتتھی کا سواگت نہیں کرتا۔ وہ اپنے دھرم کا پالن نہیں کرتا۔ اسے چھوڑ کر جب آپ کسی اتتھی کے سواگت تک کے لئے تیار نہیں۔ تو اس سے یہ تو ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ آپ میں اپدیش سننے کے لئے کس قدر اتساہ ہے۔ میرے ہاں ایک مہمان آتا ہے۔ میں اٹھ کر اس کا سواگت کرتا ہوں۔ اس کی تمام ضروریات کا خود پربندھ کرتا ہوں۔ یہ ایک حالت ہے۔ میرے ہاں دوسرا مہمان آتا ہے۔ اس کے سواگت کے لئے میں اپنے کمرہ سے نہیں ہلتا۔ ملازم کو حکم دیتا ہوں۔ کہ انہیں فلاں کمرے میں ٹھہرا دو۔ اور ان کی ضروریات کا خیال رکھو۔ بلاشبہ دونوں حالتوں میں ملازم کو بہت سا کام کرنا پڑے گا۔ لیکن باوجود اس کے ان میں فرق عظیم ہے۔ اور سمجھدار اتتھی فوراً سمجھ لیگا۔ کہ گھر والوں کو میری چاہ ہے یا نہیں۔ باقاعدہ اپدیشکوں کی میں نہیں کہتا۔ وہ تو شاید ضابطہ کی چکی میں پیس کر سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں۔ ممکن ہے انہیں ناراضگی پیدا ہی نہ ہوتی ہو۔ لیکن میں اپنی کہتا ہوں کہ اگر کوئی سماج مجھے نمنترن دے۔ اور ریلوے سٹیشن پر ایک والنٹیر بھی نہ بھیجے۔ تو میرا دل بیٹھ جاتا ہے۔ اور میں دل میں کہتا ہوں۔ کہ جو آریہ سماج میری قیمت یہ ڈالتی ہے۔ اس کی نظر میں میرے ویاکھیان کی کتنی قیمت ہے۔ میرے سوبھاؤ میں بھی یہ نقص ہے۔ کہ جو کام مجھے خود کرنے چاہئیں۔ ان کے لئے بھی میں دوسروں پر نربھر رہتا ہوں۔ لیکن میں نے اپنی مثال اس لئے دی ہے۔ تاکہ بعض بھائیوں کو اس مطالبہ میں کہ اپدیشکوں کے سواگت کا پربندھ ہونا چاہئے۔ اگر گراوٹ کی جھلک نظر آئے۔ تو اس کے لئے میں ذمہ دار سمجھا جاؤں کوئی اپدیشک نہیں۔

آمدم برسر مطلب۔ نہ صرف پرچار کے کاریہ کو وستریت کرنے کی آوشیکتا ہے۔ بلکہ اس کھشیتر کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ جس میں اس وقت تک زیادہ تر پرچار ہو رہا ہے۔ دیہات میں اگر زیادہ پرچار کیا جائے۔ اس سے جہاں پرچار کے لئے نئے ستھان مل جائیں گے۔ وہاں آریہ سماج اس ستھان پر پہنچ جائے گا۔ جسے آریہ جاتی کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کہہ سکتے ہیں۔ اس کا یہ ارتھ نہیں کہ شہروں میں پرچار نہ ہوگا۔ یا کہ وہاں کے آریہ سماجوں کو اپدیشک مہیا نہ کئے جائیں گے۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ شہروں کے آوشیک کاریہ کو پورا کرنے کے اتیرکت جو شکتی بچے اسے گرام پرچار میں لگایا جائے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس ورش میں آریہ سماج کے اپدیشک ان ستھانوں میں جائیں جہاں وہ کئی ورشوں سے نہیں جا سکے۔ گراموں میں وستریت پیمانہ پر پرچار ہو۔ لیکن یہ موجودہ سامگری میں ممکن نہیں۔ اس وقت جو اپدیشک اور بھجنیک ہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ آریہ سماجوں کے اتسو کر سکتے ہیں۔ اور موجودہ کام کو نبھا سکتے ہیں۔ وستریت کاریہ کے لئے وشیش سامگری کی آوشیکتا ہے۔ میں نے آریہ سماجیہ پرشوں اور آریہ سماجیہ انسٹی ٹیوشنوں سے سہایتا کے لئے پرارتھنا کی ہے۔ اس سمے تک ادھک سہایتا نہیں ہوئی۔ پرنتو میں نراش نہیں۔ اگر وشیش سامگری نہ ملی۔ تو جو سامگری اس وقت ودمان ہے۔ اس سے ہی کاریہ کرونگا۔ آریہ پرش اور آریہ سماجیں سویم سوچ سکتی ہیں کہ جتنی گڑ ہوگی۔ اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ جتنے اپدیشک ہونگے۔ اتنا ہی پرچار ہوگا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ویدک پرچار کا بجٹ پاس کر چکی۔ اس میں

آریہ ہوٹل لاہور۔ نزد ہسپتال میو۔ شدھ ویشنو بھوجن کی خوراک کا بہترین انتظام۔ کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر۔ ڈاکخانہ۔ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہیں۔ آزمائش شرط ہے

Digitized by eGangotri

اب اضافہ نہیں ہو سکتا۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس ورش اُپدیشکوں کی سنکھیا میں وردھی نہیں ہو سکتی اس اوستھا میں بیدی پر پرچار کا وشیش پربندھ کرنا چاہتا ہوں۔ تو میرے لئے سوائے اس کے چارہ ہی کیا ہے۔ کہ میں اُن سجنوں سے سہائتا کی یاچنا کروں۔ جو گو باقاعدہ اُپدیشک نہیں۔ لیکن اُپدیش کا کام کر سکتے ہیں۔ سبھا ایسا سمجھتا ہے۔ بہرحال یہ تجربہ کیا جائے گا۔ سبھا کے بھوت پوروِ منتری شری ٹھاکر دت جی کو یہ شریہ پراپت ہے کہ انہوں نے گرام پرچار منڈلی ستھاپت کر کے گراموں میں پرچار کرایا۔ وہ سوئم بھی کئی ستھانوں پر پہنچے میں اس کام کو ایک قدم آگے لے جانا چاہتا ہوں پرماتما میری سہائتا کریں ؛

(کرشن)

بھول سویکار

بھول جس سمے بھی اُس کا گیان ہو جائے سویکار کر لینی چاہیئے۔ گت سپتاہ میں نے پنڈت چموپتی جی کا اُتر نہ چھاپ کر شری سوامی ستیانند جی کا ورشٹ سماپت کر دیا۔ ایک مہاشے نے مجھے سوجھایا ہے۔ کہ اس ورشٹ کو سماپت کرنے کا اس سے بہتر طریقہ یہ تھا۔ کہ میں پنڈت جی کا اُتر پرکاشت کر دیتا۔ اور اپنی طرف سے کوئی ٹیپنی نہ دیتا۔ اس میں مجھے اُدارتا کی جھلک نظر آتی ہے۔ مجھے پہلے نہیں سوجھا۔ اگر سوجھتا تو اس پر آدرش آچرن کرتا۔ اب کہ مجھے سوجھا دیا گیا ہے۔ میں اپنی غلطی کی تلافی کرتا ہوں۔ اور پنڈت جی کا اُتر دوسری جگہ پرکاشت کرتا ہوں ؛

(کرشن)

کام کرنے والے آریہ

ظفروال آریہ سماج سالہا سے شتھل اوستھا میں ہے۔ لیکن وہ دن دور نہیں۔ جب آریہ جگت کو یہ شبھ سوچنا ملے گی۔ کہ ظفروال آریہ سماج جاگ اٹھا ہے۔ اور اُتساہ پوروک کام میں لگ گیا ہے۔ اس کا کارن ہے۔ اور وہ یہ کہ ماسٹر گردھاری لال شکرگڑھ سے تبدیل ہو کر وہاں چلے گئے ہیں۔ یہ مسٹر گردھاری لال گورنمنٹ پنجاب کے محکمہ تعلیم کے گنتی کے اُن چند آریہ سماجیوں میں سے ہیں۔ جو جہاں جائیں آریہ سماج کی سیوا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ محکمہ تعلیم میں لالہ ہردیال بی اے پرسدھ آریہ سماجی ہیں۔ جہاں بھی وہ جائیں وہاں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلیمی افسر ویدک دھرمی ہے۔ ایک اور مہاشہ دھرم ستر ہیں۔ انہیں میدان سے اٹھا کر دور پہاڑ میں کوٹ کھائی کے سکول میں بھیج دیا گیا تو انہوں نے پہاڑ کی کندراؤں میں ویدک دھرم کا ناد گونجا دیا۔ اب انہیں کوٹ کھائی کے سرد علاقہ سے تلہ گنگ کے گرم علاقہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور وہ وہاں بھی لگن سے آریہ سماج کی سیوا میں لگے ہوئے ہیں گو ان لوگوں کی جلد جلد تبدیلی کسی اور خیال سے کی جاتی ہے۔ لیکن آریہ سماج کا اس میں ہت ہے۔ اسی سرینی کے لالہ گردھاری جی بھی ہیں۔ شکرگڑھ گئے۔ تو وہاں آریہ سماج نہ تھا۔ پرچار کرایا آریہ سماج ستھاپت ہو گیا۔ اور سماج مندر بنانے کا بھی پورا انتظام کر لیا۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ظفروال میں ان کے جانے سے وہاں کے سماج میں جاگرتی نہ آ جائے۔ آئے گی اور ضرور آئے گی ؛

ایک سکاچ لیڈی ہندو دھرم میں

ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) کی ایک نوجوان لیڈی

مسز جین سپیرز پتر ... نے شری رام کرشن مشن کلکتہ سے منگوائی ہدایات کے زیر اثر شدھ ہو کر ہندو دھرم میں پرویشٹ ہو گئی ہیں۔ اب ان کا ارادہ ہے۔ کہ بھارت میں آ کر اپنی باقی آیو ہندو دھرم کے پرچار میں لگائیں مسز جین سپیرز کے بھاو بہت اُتم ہیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ہندو دھرم اس دیوی کو اپنے اندر لینے میں اُدارتا سے کام لے گا۔ یا اپنی سنکیرنتا سے اس کے ساتھ ناویدک ویوہار کر کے اس کے حوصلوں کو پست کرنے کا کارن بنے گا؟

پراچین کہانی کیس کا فیصلہ

پراچین کہانی کے پبلیشر مسٹر بھولا ناتھ سین اور ان کے دو اسسٹنٹوں کو دن دہاڑے دوکان پر کام کرتے ہوئے جن دو گمراہ پنجابی مسلمانوں نے قتل کر دیا تھا۔ اُن کے خلاف ہائی کورٹ سیشن میں مقدمہ چلا۔ سماعت مقدمہ کے بعد جیوری کو خطاب کرتے ہوئے آنریبل جسٹس لارٹ ولیمز نے کلکتہ اور دوسرے مقامات کے مسلم جلسوں اور ان کی تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس قسم کی تقریریں کرنے والے ہی اصل معنوں میں مجرم ہیں۔ جو ایسے جرائم کی ترغیب دیتے ہیں۔ مگر وہ مقدمہ سے بچ جاتے ہیں!!

جیوری کا ورڈکٹ تھا۔ کہ ملزمان نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ عدالت نے ہر دو ملزمان کو پھانسی کی سزا کا حکم سنا دیا گیا ؛

رحم کی درخواست

حکم سنائے جانے سے پہلے ملزمان کے وکیل نے عدالت کے سامنے اس حقیقت کا گویا اقبال کیا کہ ملزموں کو دوسروں نے ترغیب دی تھی اُن سے بھول ہو گئی ہے اور اسی بنا پر انہیں ہلکی سزا کے لئے درخواست کی۔ لیکن عدالت عالیہ نے درخواست نامنظور کر دی۔ اور سزائے موت کا حکم سنایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جہاں ترغیب دینے والوں کی عنایت سے تین جانیں گئیں۔ اب دو اور جائیں گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب جج ہائیکورٹ نے کہہ دیا۔ کہ اصل معنوں میں ملزم اور ہیں ملزمان نے اپنے وکیل کی زبان سے منظور کر لیا۔ کہ ملزموں کو دوسروں نے ترغیب دی تھی۔ تو کیا گورنمنٹ کا فرض نہیں۔ کہ وہ اصل معنوں میں مجرموں اور ترغیب دینے والوں کا کھوج کرے۔ اور انہیں سزا دلائے۔ تاکہ وہ آئے دن چوٹی کے معصوم ہندوؤں کو قتل کرانے اور گمراہ جوشیلے مسلمان نوجوانوں کو پھانسی دلانے میں لگے نہ رہ سکیں۔ ہمارا ادعا ہے۔ کہ اگر اس حالت میں ہی پس پشت تمام آدمیوں کو گرفتار کر کے انہیں سزا دی جائے تو اس قسم کے قتل آئندہ کے لئے یقیناً بند ہو جائیں گے ؛

اُدار آریہ سجنوں سے اپیل

پنڈت ... حیدرآباد دکن میں ... ایک ... آریہ سماجی ہیں۔ اُن کی ماسک آمدنی کیول ۸ روپیہ ہے۔ اس لئے وہ پرکاش نیمتاً جاری کرانے کے قابل نہیں۔ لیکن پرکاش کے بنا وہ رہ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے گت ورش ایک سال کے لئے ... نے اُن کے نام پرکاش مفت جاری کرا دیا تھا۔ اب سال ختم ہو گیا ہے۔ اور انہیں اگلے سال کی فکر پڑ گئی ہے۔ گذشتہ سال میں پرکاش نے اُن کے نگر میں کیا کام کیا۔ اس کے متعلق اُن کا کتھن ہے کہ بہت سنتوش جنک کام ہوا ہے۔ یہاں تک کہ کئی مضامین تلگو میں ترجمہ کر کے شائع کرانے کا پرچار ہو رہا ہے۔ اگلے سال کے لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ انہیں اس رعایت سے محروم نہ کیا جائے۔ اس سمے پرکاش کے رعایتی فنڈ میں کوئی رقم نہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ کوئی اُدار سجن ان کے نام پرکاش جاری کرانے کے لئے چندہ بھیج دیں ؛

یورپ میں آریہ سماجیں

لنڈن اور ایسٹ بورن میں آریہ سماجیں ستھاپت ہو چکیں۔ ایک لیڈی ڈرگر لنڈن سماج میں دیکھشت ہو کر پیرس میں آریہ سماج کے لئے میدان تیار کرنے گئی ہوئی ہیں۔ اور خیال ہے۔ کہ وہاں سے جلدی یہ شبھ سماچار آئے گا۔ کہ وہاں آریہ سماج ستھاپت ہو گیا ہے۔ اسی طرح جنیوا میں جو اٹلی میں یورپ کا بہت مشہور نگر ہے آریہ سماج کی ستھاپتی کے انتظامات تکمیل کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ یہ دو سماجیں ستھاپت ہو جانے پر یورپ کے تمام ممالک میں آریہ سماج کے لئے رستہ کھل جائے گا ؛

کافر کی سنگساری

اسلام کے جو مولانا مختلف طریقوں سے اس بات کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام مذہب میں جبر کی تعلیم نہیں دی گئی۔ وہ بتائیں کہ اگر ان کے کہنے کی کوئی بنیاد ہے۔ تو افغانستان کے محکمہ شرعیہ نے علماء کی شہادتوں کے بعد سید محمد نامی ایک مسلمان کو جسے اسلام کے بعض عقائد سے اختلاف تھا۔ ملحد و زندیق قرار دے کر سنگسار کیوں کرا دیا۔ اگر اس بدقسمت شخص کی سنگساری براہ راست بادشاہ کے حکم سے ہوتی تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ ظلم مذہبی بنا پر نہیں ہوا۔ لیکن اس معاملہ میں تو مقدمہ سننے والا قاضی ہے اور شہادتیں دینے والے مسلمان علماء۔ اگر قاضی اس فیصلہ پر پہنچا کہ ملزم سنگساری کا مستحق ہے۔ تو انہیں شہادتوں کی بنا پر پہنچا ہوگا۔ جو علماء نے دیں۔ اور کوئی شہادت قابل وقعت قرار نہیں دی جا سکتی تھی۔ جو احادیث اور قرآن سے نہ ہو ؛

سکے کا کھیل

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ میاں چنوں کے قریب ایک گاؤں میں دو دیہاتی اپنی [illegible] زمیندار نے انہیں رات کو وہیں رہنے کی دعوت دی۔ وہ ٹھہر گئے۔ رات کو سوتے ہوئے انہیں خیال آیا۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ زمیندار انہیں قتل کر دیں۔ وہ چارپائیاں چھوڑ کر ایک طرف چلے گئے۔ زمیندار کے دو آدمی [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible] خالی دیکھ کر [illegible] زمیندار [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection

اخباری پروٹسٹ کا نتیجہ

شیخ نور الٰہی انسپکٹر نے کسی بوسیدہ سرکلر کی آڑ میں ہندی کی بیخ و بنیاد پر کلہاڑا رکھا۔ اس کے خلاف ہندوؤں کی طرف سے اخباری پروٹسٹ شروع ہو گئے۔ کونسی جگہ ہے۔ جہاں ریزولیوشن پاس نہیں کئے گئے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ یہ ایسا معاملہ ہے۔ جس میں آریوں سناتنیوں اور ہندوؤں کی تمام دھرمی جاتیوں کی ہمدردی ہے۔ تو اس میں مبالغہ کی کوئی بات نہیں۔ لیکن ان تمام پروٹسٹوں کا اثر کیا ہوا؟ یہ کہ شیخ نور الٰہی کے ایک مسلمان بھائی میر محمد نواز ڈسٹرکٹ انسپکٹر کرنال نے سکولوں میں ہندی ٹیچروں کا پروٹسٹ توڑ دینے کی ہی تجویز پیش کر دی۔ گویا نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری۔ ہندی ٹیچر ہی نہ ہوں گے۔ تو لڑکے ہندی پڑھیں گے کس سے؟ کرنال وہ ضلع ہے۔ جس میں ہندوؤں کی بھاری کثرت ہے۔ جب کرنال کے ضلع میں اس قسم کی تجویز کی جا سکتی ہے۔ اگر وہاں اس پر عمل ہو گیا۔ تو باقی اضلاع میں تو ہندی ٹیچروں کے اڑانے میں دقت ہی نہ ہوگی۔ یہ کیوں ہے؟ امید تو یہ کی جا رہی تھی۔ کہ شیخ نور الٰہی اپنے سرکلر کو واپس لیں گے۔ ہوتا یہ ہے۔ کہ اس سرکلر کے ساتھ ایک اور سرکلر چلایا ہے وہاں کی طرح نازل ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ہندوؤں کا پروٹسٹ بے جان ہے۔ یہ صرف رسمی پورا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ بے جان آواز کی قدر کیسے ہو؟ اگر ہندوؤں میں ہندی کے لئے پریم ہے۔ تو انہیں ہندی کے تمام تسلط ادیا کے خلاف بہادرانہ آواز اٹھانی ہوگی۔ ورنہ ہندی کے ساتھ ہندو جاتی کا خاتمہ ہے اور اس کا پاپ موجودہ نسل کے ہندوؤں پر ہوگا۔ جنہیں اپنے ذاتی مفاد کے سوائے قومی مفاد کی کوئی پرواہ نہیں ؛

آریہ سماج اور سناتن دھرم

کنسرویٹو کے معنی رجعت پسند شدہ ہے۔ کنسرویٹو وہ ہے۔ جو سماج کی بنیادوں کی زبردست خواہش رکھتا ہے اور لبرل وہ جو بنیادوں کی حفاظت میں تو ویسا ہی سرگرم ہے۔ لیکن اسے حسب ضرورت ان بنیادوں پر قائم مکان کی زمانہ کے مطابق تبدیلی میں دریغ نہیں۔ اس تعریف کے بعد بھائی پرمانند جی آریہ سماج کے متعلق اپنے ہندو میں لکھتے ہیں :-

"جہاں تک ہم نے آریہ سماج کو سمجھا ہے یہ ایک ایسی آرگنیزیشن تھی۔ جس نے ان دونوں نظریوں میں توازن قائم رکھنا اپنا مدعا ٹھہرایا۔ جہاں پر آریہ سماج سب سے زیادہ ترقی پسند جماعت ہے۔ آریہ سماج نے ہندو جاتی کی بنیادوں کو مضبوط رکھا، لیکن اس کے ساتھ ان بنیادوں پر جو عمارت کھڑی کی گئی تھی۔ اسے نئے خطروں سے بچانے کے لئے اس کی شکل و صورت میں تبدیلیاں پیدا کر لی چاہئیں۔ سناتن دھرم کے لوگ اس غلط فہمی میں پڑے ہیں کہ آریہ سماج ہندو جاتی کی جڑوں کو اکھیڑنا چاہتا ہے۔ آج سناتن دھرم کے لوگ اصل حقیقت کو سمجھ جائیں۔ تو آج یہ آریہ سماج کے دشمن کی خود بخود عظمت ظاہر ہو جائے گی۔ سناتن دھرم سبھا کے اصحاب کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ کہ سماج کی عمارت بغیر تبدیلی کے کھڑی نہیں رہ سکتی۔ جہاں تک بنیادوں کا تعلق ہے۔ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا ایک ہی خواہش کے زیر اثر ہیں۔ لیکن جہاں تک سماج کی بیرونی ساخت کا تعلق ہے آریہ سماج اس ساخت میں تبدیلی کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اور وہ تبدیلی پابندیاں اس اوویش سے کہ ہندو سماج کی عمارت زمانہ نستیوہ ہو اور حالات کے مطابق ترقی کرتی جائے ؛

بھاری حاضری میں ہوا۔ جو حال ہی میں چار سال کے لمبے عرصہ کے بعد ودیش سے واپس آئے ہیں۔ آپ نے ودیش میں آریہ سماج کے سنبندھ میں کیا کیا کام کیا۔ وہ اس لیکھ سے ظاہر ہوگا جو انکے ویکھیان کے آدھار پر اسی انک میں دوسری جگہ دیا گیا ہے۔ آپ کے ویکھیان میں جو بات نمایاں تھی۔ وہ یہ تھی کہ بھارت کی نسبت مغرب میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے وسیع میدان ہے۔ یہاں ہزاروں روپیہ خرچ کرکے لوگوں پر ویدک وچاروں کو ٹھونسا جاتا ہے۔ وہاں مغربی لوگ خواہش سے ان وچاروں کو سننے اور سویکار کرنے کے لئے تیار ہیں۔

کس نے ؟

(لالہ بسنداس جی حسرت ضعیف آبادی۔ از ملا گنڈ)

نغمۂ توحید کا عالم کو سنایا کس نے
نقش اوہام پرستی کا مٹایا کس نے
درس آزادئ کامل کا سکھایا کس نے
ویدرس آ کے زمانے کو پلایا کس نے
کھا رہی تھی پڑی ہچکولے دروں طوفاں
شمع ساں بزم میں گریاں ہیں جو ساحر سے
کس کی شمشیر میں پنہاں تھا حفظ آزاد
کس کی ٹھوکر کے ہنگامہ سی مہری آنکھ کھلی

بزم میں رنگ حقیقت جمایا کس نے
شرک سے کفر سے مذہب کو بچایا کس نے
تنبیہ تو ہمات سے ہم سب کو چھڑایا کس نے
تشنگی لب عالم کو مٹایا کس نے
کشتیٔ دھرم کو ساحل پہ لگایا کس نے
سحر چراغ سحری ہے دکھایا کس نے
تنبیہ ہستی سے میر بنگال کو چھڑایا کس نے
خفتہ بختان زمانہ کو جگایا کس نے

عہد رفتہ کا سماں آنکھ میں پھر جاتا ہے
ذرے ذرے میں دیانند نظر آتا ہے

ڈاکٹر بھگت رام کے پشچات اُنکی دھرم پتنی نے جو ودیشی ہو رہی ہیں۔ چند منٹ کے بھاشن میں اپنی بھارت ماتاؤں اور بہنوں کو سمبودھن کرتے کہا۔ کہ آپ کو میدان میں آنا چاہئے۔ آپ کی سہایتا کے بنا آریہ سماج کے پرچار کا کام سپھلتا کے پراپت نہیں ہوگا۔ پشچات مسز سمتی سیلادتی نے اپنی ماتری بھاشا انگریزی میں تقریر کی۔ انہوں نے اس سواگت کے لئے بڑے پر بھلت ہردے سے دھنیہ واد کیا۔ جو لاہور کے آریہ بھائی بہنوں نے ان کا کیا اور کہا کہ میں اپنا جیون ہندی لینڈ میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے ارپن کرنے کی تیاری کر رہی ہوں ؛

خاتمہ پر مہاتما کرشن جی نے چند چیدہ

الفاظ میں ڈاکٹر بھگت رام کی اس سہایتا کے لئے انہیں دھنیہ واد دی ؛

مرزا سلطان احمد پر ناگوار حملہ

جو شخص جواب دینے کے لئے اس دنیا میں موجود نہیں۔ اس کے اوصاف حمیدہ کو تو کیا بیان کرے اس کی کمزوریوں کا بعد مرنے بیان اخلاق سے بعید ہے۔ لیکن ایک معزز قادیانی علی محمد صاحب افسر مال نے اس قاعدہ اخلاق کو توڑ دیا ہے۔ اور الفضل اس نازیبا حرکت کا ملزم ہے۔ جب وہ لکھتا ہے۔ کہ

"وہ آپ (خلیفہ اول نور الدین) نے ایک دن فرمایا۔ کہ میں اور مرزا سلطان احمد صاحب اس لئے غیر احمدی نہیں۔ کہ ہم احمدیت کو حق و صداقت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہم نہیں چاہتے۔ کہ اس مبارک سلسلہ میں ہمارے جیسے آدمی شامل ہو کر اس کی بدنامی کا موجب ہوں"

اقتباس کا مفہوم صاف ہے۔ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضرت نور الدین کے ساتھ مرزا سلطان احمد کے اخلاق پر صریح حملہ ہے کیا مرزا صاحب کے برادر اصغر میاں بشیر الدین محمود احمد اپنے آنجہانی بھائی کے خلاف اسے برداشت کر سکتے ہیں ؟

محمد پرہم پرکاش

کیسا انوکھا نام ہے لیکن نسر ضی نہیں۔ حقیقی ہے۔ دیال سنگھ کالج کے پروفیسر مولانا تاجور نے اپنے لڑکے کا رکھا ہے۔ نہ معلوم مولانا تاجور کو اپنی اس وسیع خیالی کے لئے اسلام کے ٹھیکیدار مولاناؤں کے ہاتھوں کتنی رسوائی برداشت کرنی پڑے گی کیونکہ ان کا تو مقصد ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔ لیکن مولانا تاجور نے تو غضب کر دیا۔ کہ ایک نام کے اندر ہندو مسلمان کو متحد کرکے رکھ دیا۔ مولانا تاجور سے خیالات اگر زیادہ تعداد میں پیدا ہو جائیں۔ تو ہندو مسلمانوں کے درمیان جو منافرت حائل ہے۔ وہ رفتہ رفتہ دور ہو جائے لیکن نا ممکن ہے کسی بھی بات کا ثمر حاصل ہو سکے۔ اسلام کا نہیں ہو سکتا کہ غیروں کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھنے میں صفائی رکھے ؛

اگر آپکو پرکاش سے پریم ہے

تو اس کی اشاعت بڑھانے میں پوری کوشش سے کام لیں۔ رعایتی نرخ میں امداد دیں ؛

ویدک منتری کا وما کھیان

آریہ سماج وچھووالی منتری سبھا کے ستسنگ میں ڈاکٹر بھگت رام جی منگل وار ویدک منتری سبھا ودیشی

Digitized by eGangotri

ودیش میں ویدک دھرم پرچار

انگلستان میں آریہ سماج کی ستھاپنا

ڈاکٹر بھگت رام سہگل ہیڈ مشنری کے ویاکھیان کے آدھار پر جو آپ نے ۱۹ جولائی کو آریہ سماج دہلی کے سپتاہک ست سنگ میں دیا

سوامی شردھانند جی نے پہلے ہی گرو کل کھول کر ویدک دھرم پر اپنے پران نچھاور کر دیئے۔ تو آریوں کے اندر عجیب قسم کے ولولے تھے۔ وہ گروکل آریہ سماج کا ہی تھا۔ جس کے اندر ویدک دھرم کے لیے ہزاروں نوجوان تیار ہو رہے تھے۔ اس سنستھا سے سماوت ہو کر کسی ہندو نے بھی اپنے پتر کو ہیڈ ماسٹری جیسی ملازمت چھوڑ کر اپنے پران اس کے اندر لگا دیئے۔ انہیں میں ایک نوجوان ڈاکٹر بھگت رام سہگل ہیں۔ مہاتما منشی رام جی کی تحریک خاص طور پر مل گئیں ان کا جوش غیر معمولی تھا۔ لیکن ڈاکٹر بھگت رام سہگل ان لوگوں کی مشنری میں نہ تھے۔ انہوں نے دل میں نشچے کر لیا کہ ودیش میں ویدک دھرم کے پرچار کو ہی اپنا کرتویہ سمجھوں گا اور اسے پالن کروں گا۔ اس نشچے میں کسی کے صلاح مشورہ کا ہاتھ نہ تھا۔ وہ خود تھا۔ جو ان کے من میں پیدا ہوا اور انہوں نے اسی سمے سے ودیش میں پرچار کرنے کا کرتویہ پالن کرنے کا من میں نشچے کر لیا۔

ڈاکٹر بھگت رام جس سمے ودیش کے لئے روانہ ہوئے۔ ودیا پڑھ رہے تھے۔ [illegible] سے انگریزی بھی سیکھ لی تھی۔ ان کا مطالعہ کیا گیا تھا۔ [illegible] اور ویدک دھرم پر [illegible] جن کے ودیارتھی بھی کھیل [illegible] سکتے تھے۔ [illegible] ڈاکٹر بھگت رام ان ترقیوں سے واقف تھے۔ لیکن پرماتما ہی کو منظور تھا کہ وہ نئے دیش میں پہنچ کر ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ چنانچہ کسی نہ کسی طرح [illegible] بلانے پر [illegible] سنہ ۱۹۲۱ء میں برٹش ایسٹ افریقہ کو روانہ ہو گئے۔ اور ممباسہ پہنچے۔ وہاں آریہ سماج کے لوگ سواگت کے لئے موجود تھے۔ وہاں سے نیروبی اور یوگنڈا گئے۔ ان کی موجودگی میں ممباسہ ایسٹ افریقہ آرین یوتھ کانفرنس ہوئی۔ جس کے وہ سبھاپتی تھے۔ اور نیروبی میں آرین کانفرنس ہوئی۔ جس کی سواگت کارنی کے آپ پردھان تھے۔ سنہ ۱۹۲۶ء کا سال وہاں انہوں نے برٹش ایسٹ افریقہ میں پرچار کیا۔ پھر وہاں سے ٹانگا نیکا اور زنجبار گئے۔ پہنچ کر ٹانگا نیکا میں آپ سے پہلے کبھی کوئی ویدک مشنری نہ پہنچا تھا۔ وہاں کنیا گرو کل ستھاپت کیا۔

جس کے لئے ڈیڑھ لاکھ شلنگ کی بھاری رقم جمع ہو گئی۔ برٹش ایسٹ افریقہ میں آریہ سماجیں بھی تھیں۔ پرچار بھی خوب تھا۔ تاہم ڈاکٹر بھگت رام انہیں ودیش کی آریہ سماجیں تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے کیونکہ ان میں تمام ادھیکاری اور سبھاسد ہندوستانی تھے۔ افریقہ کا اصلی باشندہ ایک بھی نہ تھا۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں پر آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کھلی طور پر کر دیا۔

وہاں سے ڈاکٹر بھگت رام جنوبی افریقہ کو روانہ ہوئے۔ لیکن جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے آپ کے داخلہ کی ممانعت کر دی۔ جس پر آپ نے ستیہ آگرہ کی ٹھانی۔ اور حکومت کو نوٹس دے دیا۔ کہ فلاں دن فلاں وقت پر فلاں جگہ سے آپ سرحد کو پیدل عبور کریں گے۔ گورنمنٹ نے دانائی سے کام لیا۔ پابندی کو ہٹا دیا۔ اور ڈاکٹر بھگت رام کو صوبہ ناٹال میں داخل ہونے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ آپ کے پہنچنے سے اس علاقہ میں پندرہ کے قریب آریہ سماجیں قائم ہو گئیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا بھی ستھاپت ہو گئی۔ ساؤتھ افریقہ پرچار میں گورو کی بات یہ ہے۔ کہ وہاں انگریزوں کو بھی سماج کا ممبر بنانے کا پریتن کیا گیا۔ اور اس میں کسی حد تک سپھلتا بھی ہوئی۔ چنانچہ جو انگریز آریہ سماجی بنے۔ وہ اب تک بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ ان میں ایک سکاٹ لینڈ کے سجن بڑے اُتساہی ہیں۔ آپ نے ٹرانسوال جانا چاہا۔ تو آپ کے داخلہ کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا گیا۔ کہ آپ وہاں جائیں۔ ملکی بکریں۔ اپنے بھائیوں کا سواگت سویکار کریں۔ پرنتو ویدک دھرم پرچار کی اجازت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب بھلا اس شرط کو کیسے سویکار کر سکتے تھے۔ جبکہ ان کی یاترا کا اُدیش ہی ویدک دھرم پرچار تھا۔ اس لئے انہوں نے بطور پروٹسٹ ٹرانسوال جانے کا ارادہ ہی ترک کر دیا۔

❊ ❊ ❊

دو سال سے کچھ اوپر افریقہ میں پرچار کرنے کے پشچات ڈاکٹر بھگت رام کیپ ٹاؤن سے انگلینڈ کو جانے والے جہاز پر سوار ہوئے۔ افریقہ میں پرچار کرنا مشکل نہ تھا۔ کیونکہ ہر جگہ ہندوستانی سواگت اور سہایتا کے لئے موجود تھے۔

ویاکھیانوں کا پربندھ ان کا کام تھا۔ لیکن انگلینڈ میں یہ حالت نہ تھی۔ وہاں کوئی آریہ سماج نہ تھی۔ جو ان کے سواگت اور سہایتا کے لئے موجود ہوتی۔ کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ جہاں جا کر وہ ٹھیر سکیں۔ غرضیکہ بے زر۔ بے در ہونے پر ڈاکٹر صاحب کیول پرماتما کے بھروسہ چل پڑے۔ راہ کرایہ کی نگاہ اس تعارفی چٹھی پر پڑتی تھی۔ جو سیٹھ گھنشام داس برلا نے انہیں اپنے لنڈن کے آریہ بھون والوں کے نام دے رکھی تھی۔ اس چٹھی کے آدھار پر انہوں نے آریہ بھون کے پربندھکوں کو تار بھی دے دیا۔ کہ وہ آج جہاز سے آ رہے ہیں۔ لیکن جب جہاز سے اتر کر گاڑی پر سوار ہوئے۔ اور اُس اسٹیشن پر جا اترے۔ جو اُن کا منزل مقصود تھا۔ تو اُن کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب انہوں نے اپنے سواگت کے لئے کوئی آدمی نہ پایا۔ گویا ابتدا ہی اچھی نہ ہوئی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب گھبراہٹ کو کبھی چھوڑ کر ہی گئے تھے۔ اس لئے رات وہیں۔ کیبن پر کا رینگ اسٹیشن پر ہی کاٹ کر صبح آریہ بھون والوں کو جا ہی لیا۔ انہوں نے آدمی نہ بھیجنے کے لئے اسکرٹ ہی بہانے کئے۔ کمرہ دے دیا گیا۔ اُن کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب سیٹھ برلا کی چٹھی کے باوجود ہفتہ گذرنے پر ہی پونڈ کئی شلنگ کا بل اُن کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ ڈاکٹر جی کا کہنا ہے۔ کہ محض نام کا آریہ بھون ہے۔ اس میں کوئی دولت مند جاتا ہے۔ جس سے بھون والوں کو کسی قسم کا تجارتی فائدہ پہنچ سکتا ہو تو نہ صرف یہ کہ اُس سے بھون کا کسی قسم کا خرچ نہیں لیا جاتا۔ بلکہ ان کے موٹر آدی کا خرچ بھی ادا کر دیا جاتا ہے۔ لیکن سادھارن پرشوں کے جانے پر جن سے انہیں کسی قسم کے لابھ کی امید نہیں۔ بھاری خرچ وصول کرتے ہیں۔

اس پر مشکل یہ تھی۔ کہ وہاں دیر تک ویاکھیانوں کی اجازت نہیں۔ اس لئے کمرہ اور مکان کا انتظام کرنا ضروری تھا۔ لیکن لنڈن میں مکان کے بارے میں سخت مشکلات تھیں۔ اگر کوئی انتظام ہو بھی جاتا۔ تو جب مالک کو معلوم ہوتا۔ کہ ڈاکٹر بھگت رام ویدک دھرم کے مشنری ہیں۔ اور عیسیٰ مسیح کو بھی نہیں مانتے۔ تو وہ لڑکا یو رویک کہہ دیتی کہ آپ کے اور ہمارے خیالات نہیں ملتے۔ اس لئے آپ کسی اور جگہ کا انتظام کر لیں۔ اس پر وہ مکان چھوڑنے کے کشٹ سے بچنے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے اخبار میں اشتہار دیا کہ ایک مکان کا کمیٹ فروخت ہونے والا ہے۔ مالک سے مل کر معاملہ طے ہو گیا۔ اب صرف کمیٹی کی منظوری باقی رہ گئی تھی۔ کہ مالک کی نظر ڈاکٹر صاحب کے وزیٹنگ کارڈ پر پڑی۔ جس پر

لکھا تھا۔ "ڈاکٹر بھگت رام سہگل ویدک مشنری" اس پر مالک نے انہیں کہہ دیا کہ آپ اپنے کو تکلیف نہ اٹھائیں۔ آپ ویدک مشنری ہیں۔ میری کمیٹی ایسے شخص کے ہاتھ مکان فروخت نہیں کرنا چاہتی۔ جو عیسائیت میں وشواس نہ رکھتا ہو۔

❊ ❊ ❊

باوجود ان مشکلات کے ایشور وشواسی ڈاکٹر بھگت رام نے حوصلہ نہیں چھوڑا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہیں ایڈورڈ سیجینٹا پرا ہال جیسے بڑے ہالوں میں اُن کے ویاکھیانوں کا پربندھ ہوا۔ ہالوں میں ہی نہیں گرجا گھروں کی دیواروں سے انہیں وید کا سندیش سنانے کا اوسر پراپت ہوا۔

انگلینڈ میں کامیاب لیکچرار وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو ویاکھیان کے بعد چند منٹ کے لئے سوالات کی حاضرین کو اجازت دے۔ جو ایسا نہیں کرتا۔ اس کی نسبت پبلک رائے اچھی نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر بھگت رام بھی ہر ویاکھیان کے خاتمہ پر پرشنوں کی اجازت دیتے تھے۔ اُن کا کہنا ہے کہ جب بڑے بڑے فاضل انگریز پرشن کرتے تھے۔ تو اُن کے ایسے معقول اُتر میری زبان سے نکلتے تھے۔ کہ پرشن کرتا کی تسلی ہو جاتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ جہاں میرا ایک لیکچر ہوتا۔ وہاں کئی اور کے لئے مجھے منترت کیا گیا۔ اس سے میرا یہ نشچے درڑھ ہو جاتا تھا۔ کہ یہ سب ایشور وشواس کا پرینام ہے۔ لنڈن میں ڈاکٹر بھگت رام کے ویاکھیان ایک ایک سوسائٹی کے پربندھ میں کئی کئی ہوتے۔ لیگ آف نیشنز۔ انٹرنیشنل ادیقات رلائیز۔ بریج آف ادلڈ آرش اپکلنز۔ کیپلنر چرچ۔ ویسٹ فیلڈ چرچ۔ برٹش آل ادن فیوشی ایشن ادر کئی اور سوسائٹیوں نے ان کے ویاکھیانوں کا پربندھ کیا۔ آخر پرماتما کی کرپا سے وہ دن آ گیا۔ جس کی ڈاکٹر بھگت رام کو انتظار تھی۔ اور جنوری سنہ ۱۹۳۰ء میں لنڈن میں آریہ سماج ستھاپت ہو گئی۔ پہلے پہل کوئی بڑا چندہ نہ ہوئی۔ بھارت سے کوئی سہایتا نہ ملی۔ ملی تو بہت معمولی۔ وہاں ہر طرف سے مخالفت کا سامنا تھا۔ لیکن پرماتما کو انگلینڈ میں ویدک دھرم کا پھیلانا منظور تھا۔ لوگوں کی رُچی اور سہانو بھوتی آریہ سماج کے ساتھ ہوتی گئی۔ انگریز لوگ ویدک دھرم میں پرویشٹ ہونے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج انگلینڈ کے اندر تین سو کے قریب آریہ سماج کے سبھاسد اور ویدک دھرم کے ہمدرد موجود ہیں۔ جو سب کے سب انگریز ہیں۔

❊ ❊ ❊

لنڈن کے بعد ایسٹ بورن سے منترن آنے پر ڈاکٹر بھگت رام وہاں گئے۔ تو پانچ کی اپستھتی تھی۔ دوسری بار پھر گئے۔ تو اپستھتی دو کی ہی تھی۔

جام پور مندر کا معاملہ

سناتن دھرمیوں نے لٹیا ڈبو دی

پچھلے نوٹ میں میں نے بیان کیا تھا کہ سناتن سماج نے جھگڑے نے جو شہر کا ستیاناش کیا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ کرتی شدہ دار کا کام مشترکہ طور پر نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت کے ہونے پر آخر آریہ سماج جیسی زندہ سوسائٹی جسے سرکار کا فکر ہے جبکہ انہوں نے ثالثوں کے آگے ایک سکیم تیار کر کے پیش کی۔ جس سے دھرم سالہ کے آزاد ہونے آئندہ کے تعلقات بھی خوش گوار ہو سکتے تھے بحالتیکہ مجھے وہ سکیم پیش کرنے کا موقعہ ملتا۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ سکیم کسی اور موقعہ پر ناظرین کے پیش کرونگا۔ اب معاملہ نے اور صورت اختیار کر لی ہے۔ اس وقت صرف اسی پر اکتفا کرونگا۔ دونوں دھرم سالہ کے جھگڑے کی وجہ سے شہر میں بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی طرف ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازیخان نے از خود توجہ کی۔ اور ثالثوں کا بورڈ مقرر فرمایا۔ تاکہ مقدمہ بازی ختم ہو اور شہر میں جو کشیدگی تھی وہ نکل جاوے۔ یہ خیال صاحب بہادر موصوف کی شرافت، نیک دلی اور صلح کل ہونے کا زندہ ثبوت تھا۔ چنانچہ ثالثوں کے بورڈ نے کئی اجلاس کئے۔ فریقین کی باتیں سنیں۔ آخر بورڈ اس بات پر متفق ہوا کہ جب تک جرگہ کے اختیارات نہ دیئے جائیں اس معاملہ کو پوری طرح سلجھانا محال ہے۔ جرگہ صرف اس خاطر تجویز کیا گیا۔ تاکہ اپیل وغیرہ آئندہ روز روز کی مقدمہ بازی ختم ہو جاوے۔ کیونکہ شہر بھر کا پنچایتی معاملہ ہے۔ کس کس کو قانونی طور پر پابند کرتے پھرینگے ان کی اس خواہش کے آگے پنچایت جام پور اور آریہ سماج جام پور نے سر جھکا دیا۔ اور اپنی طرف سے منظوری جرگہ کی درخواست دے دی۔ باقی سناتن دھرمی تھے۔ جنہوں نے درخواست جرگہ دینی تھی۔ وہ کئی دفعہ مہلت مانگتے رہے۔ کہ ہمیں سوچنے کا موقعہ دیا جاوے۔ بورڈ نے انہیں ہر دفعہ موقعہ دیا۔

مگر یہاں تو دال میں کالا تھا۔ دل میں کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا۔ صرف دفعہ دقتی کے لئے مہلت مانگتے رہے۔ کافی مہلتیں لینے کے بعد نتیجہ یہ نکلا۔ کہ درخواست جرگہ دینے سے انکار کر دیا۔ جس پر رائے بہادر دہارو لعل صاحب پریزیڈنٹ بورڈ نے سب کاغذات بمعہ اپنی رپورٹ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس روانہ کر دیئے۔ اور صاحب بہادر نے نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے معاملہ کو داخل دفتر کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور دھرم سالہ ہائے بدستور سابق زیر دفعہ ۱۴۵ قرق رہیں گی۔ ان کے انگریزی فیصلہ کی نقل اُردو میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جس سے سارا معاملہ صاف ہو جاوے گا۔ اور صاحب موصوف کے دلی رنج کا اظہار بھی:

نقل فیصلہ صاحب ڈپٹی کمشنر

بموجب نوٹ پنجاب مورخہ ۳۱/۷ رائے بہادر دہارو لعل اب صرف دو طریقے رہ گئے ہیں:

(۱) معاملہ کو سناتنیوں کی رضامندی کے بغیر جرگہ سپرد کرنا۔ (۲) یا معاملہ کو بالکل ختم کر دینا:

میں پہلی بات کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ اگرچہ مجھے سخت افسوس ہے۔ کہ یہ معاملہ باوجود ثالثوں کی بے حد احتیاط اور تکلیف برداشت کرنے کے بغیر فیصلہ کے رہا ہے۔ اب پارٹیوں کے لئے سوائے دیوانی دعویٰ کے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اگر دو باہمی متفق ہونے کے ناقابل ہیں۔ مثل داخل دفتر کی جائیگی۔ اور قرقی زیر دفعہ ۱۴۵ جاری رہے گی جب تک کہ فریقین میں سے کوئی عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل نہیں کرتا۔ بطور ایک افسر ضلع کے میری طاقت امن شکنی یا احکام جوڈیشل کی خلاف ورزی کے روکنے تک محدود رہے گی۔ میں پھر ایک بار رائے بہادر اور ان کے ساتھیوں کی ان کوششوں کے لئے جو باوجود اتنی احتیاط کے نیل ہوئی ہیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں:

(دستخط) ٹی۔ بی کرکون ڈپٹی کمشنر:

۲۶۳۲ دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر
۷/۸ ۱۹۳۶ ڈیرہ غازیخان

بخدمت

(۱) رائے بہادر دہارو لعل صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی اسسٹنٹ کمشنر راجن پور

(۲) رائے صاحب چودھری حیمنی داس وکیل ڈیرہ غازیخان +

(۳) لالہ پرمانند بی اے ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ ڈیرہ غازی خان۔

(۴) تحصیلدار صاحب جام پور برائے اطلاع اور مطلع کرنے فریقین +

(۲) مجھے افسوس ہے۔ کہ ثالثی نام نیل ہو گیا ہے۔ مگر چونکہ اس طرح ہو گیا ہے۔ میں کوئی مزید حصہ اس معاملہ میں نہیں لے سکتا مگر میں قانون کی پابندی پر سخت طریقے پر قائم رہونگا۔ اور کسی قانون شکنی کے برخلاف سخت نوٹس لونگا۔

(سپرنٹنڈنٹ بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر)

صاحبان غور فرماویں۔ کس قدر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار اس فیصلہ سے ہو رہا ہے۔ اتنی مدت تک کی محنت کو یک قلم سناتن دھرمیوں نے برباد کر دیا۔ اور سارا کیا کرایا کام مٹی میں ملا دیا۔ شاعر نے اسی موقعہ کے لئے کہا ہوگا ؎

قسمت کی خوبی دیکھئے کہاں ٹوٹی جا کمند
دو حباب ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

اتنا ہونے پر بھی اخباروں میں وہی راگ الاپا جائے گا۔ کہ بیچارے سناتن دھرمی لوٹے گئے۔ روپے دے بیٹھے۔ مندر قرق ہیں۔ دیوتا کی مورتی چھپی ہے۔ یہ سب آریہ سماجیوں کے ہتھکنڈے ہیں۔ سناتنی چندہ بھولی ہے۔ دم جھانسے میں آ جاتی ہے وغیرہ وغیرہ:

اب سارا معاملہ پبلک کے سامنے ہے وہ واقعات کی تیز روشنی میں صحیح صحیح رائے قائم کرنے میں آزاد ہوگی۔ صرف اس سمے یہ مختصر نوٹ حوالہ قلم کیا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو وہ ساری سکیم بھی پبلک کے سامنے رکھی جاویگی۔ جو آریہ سماج نے پیش کی تھی۔

گڑھوال میں آریہ سماج کی ترقی

گڑھوال میں صرف پانچ آریہ سماج ہیں (۱) پوڑی (۲) چاند کوٹ (۳) لینسڈون (۴) دُگڈا (۵) مگوڑ گرٹ دوارا ان پانچ سماجوں میں آریہ سماجی کوئی دو سو ہونگے۔ اس سے زیادہ نہیں چار ڈی اے وی سکول ہیں۔ (۱) دُگڈا میں پرائمری سکول (۲) پوڑی میں مڈل سکول (۳) فیورد کھال میں چھٹی جماعت تک (۴) چوہرسین ۸ جماعت تک۔ ان سب کی اپنی عمارتیں ہیں۔ تاہم یہ سکول ابھی تک نازک حالت میں ہی ہیں لیکن رفتہ رفتہ ترقی کی پوری امید ہے ۱۹۱۳ء میں سوامی شردھانند جی لاس کمراہ تا منشی رام جی نے جھگڑے میں ایک آریہ سکول کھولا تھا۔ جو پیچھے چل نہ سکا۔ اُسکی عمارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا چھوٹا سا سکول ہے:

گڑھوال میں آریہ سماج کے پردیش کا مختصر ذکر تاریخ یوں ہے:۔

۱۹۰۰ء سے پہلے گڑھوال میں آریہ سماج تو کیا ایک آریہ پرش بھی ڈھونڈنے کو نہیں ملتا تھا ۱۹۰۰ء میں سورگباشی پنڈت گنگا دت جوشی تحصیلدار پوڑی۔ سورگباشی ٹھاکر جودھ سنگھ چیف مینیجر سورگباشی نریندر سنگھ چیف ریڈر کے کارن پہلے پہل اندر تنبھ ہوا اور آریہ سماج کا وچار پیدا ہوا ٹھاکر جودھ سنگھ سماجک وچار کے تو تھے۔ پر ان کا زیادہ تر دھیان کھشتری جاتی میں لگتا تھا۔ اور کھشتری جاتی کے اُدھار کے لئے آپ نے بہت اُدیوگ کیا۔ ٹھاکر نریندر سنگھ دیر دھ آریہ خیالات کے بن گئے۔ پھر ان کے کمزوریہ چیرن کوٹ میں آریہ سماجک وچاروں کا پرچار ہوا۔ ٹھاکر سریندر سنگھ سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ پوڑی کو آریہ بنانے کا شرے بھی ٹھاکر نریندر سنگھ کو ہی ہے ۱۹۱۴ء میں شری شوانند جی محکمہ جنگلات ٹھاکر گرنام سنگھ کلارک سول سرجن پوڑی۔ ٹھاکر نریندر سنگھ جمعدار ای ٹی ایجنسی پوڑی ٹھاکر کوتوال سنگھ مینجر ڈی اے وی سکول پوڑی آریہ سماج کے کام میں لگے ہوئے تھے ۱۹۲۱ء میں اودست پور پٹی میں وہاں کے مشہور کارکن ٹھاکر چھورن سنگھ نے کی تھی۔ (گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

قدرت کا قرض

آپ کے سر پر ہے۔ آپ ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ آپ زمین پر تھوکتے ہیں۔ آپ ہوا خراب کرتے ہیں۔ قدرت آپ سے توقع رکھتی ہے کہ آپ ہوا صاف کریں۔ اور اپنے آپ کو اپنے اڑوسیوں پڑوسیوں کو بیماریوں سے بچائیں:

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا تیار کردہ:۔ سگندھت دھوپ ——— اور ——— اگربتیاں

اس مقصد کے لئے بہترین چیزیں ہیں۔ یہ دھوپ اور اگربتیاں نہایت خوشبودار ہیں جلدی جل اٹھتی ہیں اور جب تک ساری کی ساری ختم نہ ہو جائیں تب تک جلتی رہتی ہیں ان سے کمرہ کے مکھی مچھر بھنگے غائب ہو جاتے ہیں۔ جو آگرہ منگوا ہر پیسہ کا خرید ارسنیاتا ہے دوپارتی پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

Digitized by eGangotri

موسم برسات کیلئے ہدایات

پرانے لوگوں کا کہنا ہے کہ آدمی کی صحت اس کے اپنے اختیار میں ہے۔ وہ چاہے تو کبھی بیمار نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ موسم کے مطابق اپنی خوراک۔ پوشاک وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ انہیں بیماری کا بہت کم اندیشہ ہے۔ اگر بیماریوں کا زور روز بروز بڑھ رہا ہے۔ تو اس کا کارن یہ ہے۔ کہ موسم کے مطابق رہن سہن کا طریقہ ہم نے چھوڑ دیا۔ ہماری بے قاعدہ زندگی کا نتیجہ ہے کہ موسم بدلنے پر کوئی نہ کوئی بیماری ہمیں لگ جاتی ہے۔ گرمی آئی۔ تو آگ لگی۔ برسات میں ملیریا وغیرہ نے آن دبایا۔ جاڑے میں سردی۔ کف۔ کھانسی۔ زکام تنگ کرنے کے لئے آن موجود ہوئے۔ یہ اس لئے ہے کہ موسم کے مطابق آہار وہار کے قاعدوں کو ہم بھول گئے یہ بڑی بھاری غلطی ہے ⁘

برسات کا موسم بہت سی بیماریوں اور تکالیف کا موسم ہے خاص کر اس موسم میں بہت ہی احتیاط سے رہنے کی ضرورت ہے۔ اس موسم میں اکثر پرانے مریض آب و ہوا کے بھاری پن اور نمی سے چل بستے ہیں۔ کئی قسم کے زہریلے کیڑے پیدا ہو کر کئی قسم کی تکالیف پہنچاتے ہیں۔ ان تمام تکالیف سے بچنے کے لئے موسم برسات میں ذیل کی باتوں پر عمل کرنا چاہئے

(۱) برسات میں پانی بگڑ جاتا ہے۔ کوڑا کرکٹ کیچ کائی سبزی وغیرہ پانی میں مل کر پانی کو خراب کر دیتے ہیں۔ اس موسم میں ندی نالے۔ تالاب۔ جھیل وغیرہ کا گدلا پانی نہیں پینا چاہئے کیونکہ برسات کا گندا جل اکثر ندی نالا وغیرہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اگر یہ پیا جائے۔ تو بخار۔ سنگرہنی(?)۔ حلق وغیرہ کے عوارض کو پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی جگہ اس موسم میں کنوئیں کا صاف پانی پینے کو نہ ملے تو تالاب یا ندی کے پانی کو ابال کر اور چھان کر پینا چاہئے۔

(۲) موسم برسات میں سرد۔ باسی۔ بدہضمی یا بدہضمی پیدا کرنے والی اشیاء کا کھانا بالکل ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ اور ہاضمہ کو تیز کرنے والا۔ زود ہضم۔ تازہ بتازہ گرم بھوجن کرنا چاہئے ⁘

(۳) برسات کے بہت گدلے پانی میں نہانا۔ زیادہ دیر تک بارش میں بہت نہانا۔ برسات میں اندر مکان میں ننگا ہو کر رہنا۔ گھاس۔ کوڑا کرکٹ۔ کھاد وغیرہ سڑی ہوئی چیزوں کے پاس رہنا یا سونا بیماری کو پیدا کرتا ہے۔ اس سے بچنا چاہئے ⁘

(۴) جس دن پیٹ میں گڑبڑ ہو۔ بھوک بھی کھل کر نہ لگی ہو۔ ہوا۔ بارش۔ آندھی یا طوفان کا زور ہو۔ تو کھانا بہت ہلکا یا کم کھاؤ۔ یا برت ہی کر لو ⁘

(۵) گندی اور نمدار جگہ پر مکھی مچھر۔ ڈانس وغیرہ بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر گھر میں کوئی اس قسم کی جگہ ہو تو اسے صاف کر دینا چاہئے۔ اور اس جگہ پر نیم کی پتیاں جلا کر ان کا دھواں کر دینا چاہئے۔ دھوئیں سے یہ کیڑے پتنگ مر جاتے ہیں۔ یا بھاگ جاتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ برسات کے مہینوں میں جو لوگ بدپرہیزی، گندے پانی سے، گندی جگہ اور بستر پر مکھی مچھر ڈانس وغیرہ سے اپنے جسم کو بچاتے ہیں ان کو اس خراب موسم میں بھی بیماری پھٹکنے نہیں پاتی اور وہ تندرست رہ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں برسات میں روزانہ جھڑی لگ جانے سے اور گیلا پن ہونے سے قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ اس سے قدرتاً بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس سے کھانے کی جو چیزیں نیچے بتائی جاتی ہیں ان کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس سے صحت میں کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہوگی۔ عام طور پر انہی دنوں سے ملیریا بخار شروع ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے بچنا بھی چاہیں۔ تو ہمیں مندرجہ ذیل چیزوں کا ضرور استعمال کرنا چاہئے:-

(۱) لیموں (۲) ادرک (۳) تلسی ⁘

لیموں۔ لیموں میں یہ خاص گن ہیں۔ کہ یہ کھٹا۔ وات کو دور کرنے والا۔ ہاضمہ کو تیز کرنے والا۔ ہاضم۔ ہلکا جراثیم کو تباہ کرنے والا۔ پیٹ درد کو رفع کرنے والا ہے اور ہیضہ کے مریضوں کو مفید اور قبض کو رفع کرتا ہے۔ اس کا استعمال خاص طور پر اس طرح کرنا چاہئے۔ کہ ۲ تولہ لیموں کے رس میں ۲ ماشہ سیندھا نمک ملا کر صبح شام نوش کریں۔ اس سے قوت ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔ پیٹ کے کیڑے اور پیٹ کا اپھارا اور درد نشٹ ہوتا ہے پانی کے بگاڑ سے پیدا ہونے والے عوارض نہیں ہونے پاتے۔ پیاس۔ پت کی تیزی کو شانت کرتا ہے۔ اگر بھوجن کے ساتھ ایک لیموں ہر روز سیندھا نمک اور کالی مرچ کے ساتھ گرم کر کے کھایا جائے۔ تو بہت ہی مفید ہے ہیضہ کے مریضوں کو ڈھائی تولہ لیموں کے رس میں تھوڑا سا گڑ ملا کر پینا۔ قے اور بے بسی کو روکتا ہے۔ اور جرمز کو نشٹ کرتا ہے ⁘

ادرک۔ یہ بہت ہی کام کی چیز ہے۔ اس کے خاص گن یہ ہیں:-

کف۔ وات۔ سوجن اور شواس کو نشٹ کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو خوب بڑھاتا ہے۔ زبان اور حلق کو صاف کرتا ہے۔ بخار اور ہیضہ میں بہت کارآمد ہے۔ اس کا استعمال خاص طور پر ہر روز بھوجن کے ساتھ کرنا چاہئے اس کی عمدہ چٹنی اور اچار بنا کر کھانا اچھا ہے۔ لیکن سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ ادرک کو چھیل کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جائیں۔ پھر سیندھا نمک اور لیموں کا رس ملا کر کھانے سے پہلے دونوں وقت کھایا کریں۔ جو لوگ اس طرح ادرک کا استعمال کریں گے۔ انہیں کبھی بھی کمزوری ہاضمہ۔ بادگولہ اور پیٹ درد کی بیماری نہ ستائے گی ⁘

تلسی۔ یہ بہت ہی فائدہ بخش شے ہے۔ اس میں خاص گن یہ ہیں:-

یہ چرپری۔ کڑوی اور قوت ہاضمہ کو تیز کرنے والی ہے۔ بخار۔ خون کے بگاڑ۔ پسلی کے درد۔ کف اور زکام کو دور کرتی ہے۔ اس کا استعمال ہر موسم برسات میں ملنے والے ہر ایک روگ میں کیا جا سکتا ہے۔ اگر اسے موسمی بخار [illegible] کام لیا جائے۔ تو بہت جلد ہی پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے۔ بخار، کھانسی۔ زکام میں اگر اس کا استعمال اس طرح کیا جائے عجیب مجرب نظر آتا ہے ⁘

تلسی کے پتے ۶ ماشہ۔ پندرہ عدد کالی مرچ کوٹی ہوئی۔ ادرک کے چھیلے ہوئے ٹکڑے چھ ماشہ۔ ان سب کو کسی ڈھکنے والے چائے بنانے کے برتن میں ڈال دو۔ پھر اس کے اوپر ۲ پاؤ خوب کھولتا ہوا پانی ڈالو۔ اور برتن کا منہ آدھ گھنٹے کے لئے بند کر دو۔ آدھ گھنٹے کے بعد چھان کر کچھ گرم گرم پلا دو۔ اور کپڑا اوڑھا کر مریض کو سلا دو۔ تھوڑی دیر میں پسینہ نکل کر بخار۔ کھانسی۔ سر درد۔ زکام اور درد وغیرہ کے عوارض رفع ہو جائیں گے۔ جو لوگ چائے کے پینے کے شوقین ہیں۔ اگر وہ چائے کی جگہ تلسی پتر کی چائے پیا کریں۔ تو ان کے اور بہت سے عوارض دور ہو جائیں گے ⁘

گڑھوال میں آریہ سماج کی ترقی

(بقیہ صفحہ ۹ کالم ۴)

اور ٹھاکر گوپال سنگھ نے ادھر آریہ سماج کا خوب پرچار کیا۔ انہیں کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تاہم انکے انتھک پریشرم کا یہ پھل ہوا۔ کہ اس ادھر پرگنے(?) کے چالیس فیصدی آدمیوں نے ماس اور ۸۰ فیصدی نے تمباکو چھوڑ دیا۔ ۱۹۲۴ء(?) میں پنڈت دیوانند شرما آ گئے اور انہوں نے آریہ سماج کے کام کو جس پرتن سے کیا۔ اور جس قسم کی تکالیف برداشت کرتے رہے وہ قابل تعریف ہے آپ سچے آریہ مشنری ہیں۔ اور اب بھی بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اچھوت ادھار کے کام میں بہت کشٹ سہے ہیں۔ ایکبار تو ایک شدھی(?) [illegible] کے میلے میں پرچار کرتے ہوئے آپکو اور ٹھاکر کیسر سنگھ آدی مہانو بھاووں کو سخت متعصب لوگوں کے ہاتھوں بہت مار کھانی پڑی۔ اچھوت ادھار کے کام میں بجنور آریہ پرتی ندھی سبھا نے بھی بہت سہایتا کی۔ شری ارجن دیو نے بھی بہت کام کیا لیکن بہت بے ڈھنگے طریقہ پر۔ گڑھوال میں اچھوتوں پر اتنا اتیا چار نہیں ہوتا۔ جتنا کہ ظاہر کیا جاتا ہے اچھوت بھائیوں میں بڑا نقص یہ آ گیا ہے کہ جہاں آریہ سماج کے ذریعہ انکی آنکھیں کھلیں کہ بس وہ آریہ سماج کے ساتھ سہیوگ دیکر کام نہیں کرتے علیحدہ اپنی جاتی کے سنگٹھن میں لگ جاتے ہیں۔ اپنی بنائی ہوئی اچھوت ادھار سبھائیں اور شلپ کار سبھاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ ان میں بھی بہت سے آریہ اچھوت بھائی اس سبھا کی طرف جھکتے رہتے ہیں۔ تو بھی کوئی سوائے اچھے سنگھ آدی ہندو سبھا کے پردھان(?) کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنے ہیں اگر ان میں کوئی لگن کا آدمی ہے تو وہ مہاشہ ست سنگھ ہے جو لینسڈاؤن میں ٹھیکیداری کا کام کرتا ہے۔ اپنی جاتی کے ادھار کے لئے جن لوگوں نے کام کیا ہے۔ ان میں شری جیانند جی۔ شری بھگت رام جی۔ مہاشہ بادھی رام جی کے نام قابل ذکر ہیں گڑھوال میں شروع شروع میں جس دھرم [illegible] سماج سیوا کی لگن تھی۔ ان میں کوٹ دوار کے پنڈت دھنی رام کا نام لینا ضروری ہے [illegible] انکے قابل پتر پنڈت [illegible] رام مشنری [illegible] آریہ سماج کے ہر ایک کام میں حصہ لیتے ہیں لیکن [illegible] میں وہ زیادہ کام کرتے ہیں [illegible] جی الموڑہ سے [illegible] کے بارے [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

یاد رفتگان

نمبر (۱۷)

بابو بچا رام چیٹرجی

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ)

آریہ سماج میں بنگالیوں کی تعداد بہت کم رہی ہے۔ پنجاب میں کسی زمانہ میں بنگالیوں کی ہر ایک محکمہ میں خاصی تعداد تھی۔ مگر بنگالیوں کی اپنی بود و باش اور طرز معاشرت جداگانہ ہونے کی وجہ سے اُن پر پنجاب کی کسی تحریک کا اثر نہ ہوتا تھا۔ سوامی دیانند جب لاہور میں پرچار کرنے کے لئے آئے۔ تو برہم سماج کا پنجابیوں میں کسی قدر زور تھا۔ اور برہم سماج کے لیڈر لاہور میں بالعموم بنگالی تھے۔

برہم سماج کے سب سے بڑے لیڈر لاہور میں بابو نوین چندر رائے تھے۔ ڈاکٹر برج لال گھوش پرنسپل میڈیکل کالج بھی برہم سماجی تھے۔ بابو ستارا داپرشاد بھٹاچاریہ اور پنڈت شونارائن اگنی ہوتری جنہوں نے برہم سماج سے پریم رکھتے تھے۔ برہم سماج کے ممبر رکھے گئے۔

برہم سماج کا ایک اردو اخبار "برادر ہند" زیر ایڈیٹری پنڈت شونرائن اگنی ہوتری شائع ہوتا تھا۔ اگرچہ پنڈت شونرائن اگنی ہوتری خود بنگالی نہیں تھے۔ اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے رہنے والے تھے۔ مگر اُن کا بھی رابطہ اتحاد زیادہ تر بنگالی لیڈروں سے تھا۔ "برادر ہند" میں سوامی دیانند کے متعلق شائع ہوا کہ وہ مورتی پوجا کے برخلاف اپدیش کرتے ہیں۔ اور عوام الناس کو مورتی پوجا چھوڑنے کا اپدیش دیتے ہیں۔ لاہور برہم سماج کے بنگالی لیڈروں نے یہ سمجھا کہ اگر سوامی دیانند کے لیکچر لاہور میں کرائے جاویں۔ تو برہم سماج کے کام کو بڑا فائدہ ہوگا۔ مگر برہم سماجیوں نے دیکھا کہ اس کا الٹا نتیجہ نکلا۔ برہم سماج کمزور ہو گئی۔ اور آریہ سماج قائم ہو کر طاقت پکڑ گئی۔ اس وقت کچھ بنگالی آریہ سماج میں آنے لگ گئے۔ جن میں بابو شاردا پرشاد بھٹاچاریہ کا نام سوامی دیانند کے آریہ سماج لاہور قائم کرنے کے تعلق میں سنائی دیتا ہے۔

بابو بچا رام چیٹرجی اُن چند بنگالی آریہ سماجیوں میں سے تھے۔ جو پنجاب میں بود و باش رکھتے ہوئے آریہ سماج کا کام کرتے رہے۔ پہلے زیادہ تر اُن کا قیام سکھر میں رہا۔ وہ سکھر آریہ سماج کے پریذیڈنٹ تھے۔

انہوں نے اپنے سکھر کے قیام کے ایام میں انگریزی میں چھوٹی چھوٹی بہت سی کتابیں لکھیں۔ جو آریہ سماج سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھتی ہیں۔ یونین - ویدک ازم - برہمن ازم - مورتی پوجا - اخلاق تہذیب۔ نیز مختلف مسائل پر انہوں نے ٹریکٹ لکھے اور آریہ سماجی اس زمانہ کے انگریزی پڑھے لکھے ان کتب کو خرید کر خوب پڑھتے رہے۔

اس زمانہ کے بنگالیوں میں ابھی تک قومی خیالات نے نشو و نما پائی تھی۔ پنجاب میں ایسا بنگالی شاذ و نادر ہی نظر آتا تھا جسے اپنے دھرم سے پریم ہو۔ انگریزی طریقے اور تہذیب کے ہی دلدادہ نظر آتے تھے۔ مگر بابو بچا رام چیٹرجی کی ایسی حالت نہ تھی۔ سکھر میں سندھیوں کی ایک آریہ سماج تھی۔ وہ سندھیوں سے برادرانہ تعلق رکھتے تھے۔ آریہ سماج میں پرچار کا انتظام کرتے تھے۔ سالانہ جلسے آریہ سماج کے کئے جاتے تھے۔ اور بابو بچا رام چیٹرجی آریہ سماج کا معمولی سے معمولی کام کرنے سے پہلو تہی نہیں کرتے تھے۔

پنجاب نے پہلی دفعہ غالباً ۱۸۹۲ء میں بابو بچا رام چیٹرجی کا امرتسر میں لیکچر سنا۔ بابو کنہیا لعل کا تھیٹر ہال متصل ہال دروازہ ابھی تک زیر تعمیر تھا۔ اور مکمل نہیں ہوا تھا۔ اور وہاں اُس نامکمل ہال میں بابو بچا رام چیٹرجی کا لیکچر ہوا۔ عجیب رنگین زبان بولتے تھے۔ کچھ پنجابی کچھ ہندوستانی رکھ کر ٹوٹی پھوٹی زبان میں بولا کرتے تھے۔ مگر مطلب اپنا خوب ظاہر کر لیتے تھے سننے والے بڑے آنند پورک اُن کے لیکچر کو سنا کرتے تھے۔

امرتسر والے لیکچر کی ایک مثال ابھی تک بخوبی یاد ہے۔ بابو جی فرمانے لگے۔ کہ ایک دکوت سنیچر کے دن تیل مانگنے کے لئے آیا۔ اُنہوں نے اپنے نوکر کو کہا۔ کہ اس کو مٹی کا تیل دے دو۔ مگر دکوت نے مٹی کا تیل لینے سے انکار کر دیا۔ بابو جی نے سمجھایا کہ سنیچر دیوتا کو تیل چاہیے۔ تو پھر کیا مٹی کا تیل اُس سے کیا ناتا ہے۔ اس طرح سے انہوں نے یہ واقعہ ایسا ہی نا کر کہا۔ کہ لوگ بے اختیار ہنس پڑے۔

اُن کے لیکچروں میں مذاق کی چاشنی اکثر ہوتی تھی۔ لاہور میں طالب علمی کے زمانہ میں ریپبلک کو اکثر بابو بچا رام چیٹرجی کے لیکچروں کے سننے کا موقعہ ملتا تھا۔

بابو بچا رام چیٹرجی سکھر سے تبدیل ہو کر لاہور میں آ گئے تھے۔ ریلوے ورکشاپ کے انچارج تھے۔ ایک دفعہ ریلوے ورکشاپ انہوں نے بڑے پریم سے دکھایا تھا۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ہفتہ وار جلسوں میں اکثر ویدی پر بیٹھے ہوئے بابو بچا رام جی لیکچر دیا کرتے تھے۔ اُپنشدوں اور وید منتروں کی ویاکھیا کیا کرتے تھے۔ مگر اپنے ایڈریس میں لطیفے اکثر سنایا کرتے تھے۔ پنجاب میں عرصہ دراز تک رہنے کے باوجود اُن کی زبان ویسی ہی گنگا جمنی رہی۔

لاہور کے لیکچروں میں ایک دفعہ انہوں نے کہا۔ دیکھو کیا مزے کی بات ہے۔ کہ پرماتما آدمی کا منہ سفید کرتا ہے۔ یعنی عمر گذرنے کے بعد بال سفید ہونے لگ جاتے ہیں۔ مگر زندگی کے آدمی خود خضاب لگا کر اپنا منہ کالا کرتے ہیں۔ جب خضاب کی نقل انہوں نے اپنے ہاتھ سے اتاری تو لوگ بے اختیار ہنس پڑے۔

بابو بچا رام چیٹرجی بنگالیوں کی طرح ننگے سر رہتے تھے۔ دھوتی باندھتے تھے۔ داڑھی رکھتے تھے۔ بڑے بزرگ اور بارعب انسان معلوم ہوتے تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اگرچہ ابتدائی زمانہ تھا۔ مگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو مضبوط بنانے میں اُن کا کافی حصہ ہے۔

ایک دفعہ بابو بچا رام چیٹرجی کو ہیا گو نال ضلع گورداسپور کی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گھسیٹ کر لے گئے۔ انہوں نے وہاں اپنی گنگا جمنی زبان میں وہاں کی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر لیکچر دیا اور وہاں کے لوگوں نے اُن کے لیکچر سے خوب لطف اٹھایا۔

اب پنجاب میں ڈھونڈنے سے بھی کوئی بنگالی آریہ سماجی نہیں ملتا۔ بابو بچا رام چیٹرجی کے ایک لڑکے بابو ستیہ پریہ چیٹرجی تھے جو اپنے پتا کے نقش قدم پر چل کر آریہ سماج سے پریم رکھتے تھے۔ مگر وہ اپنے پتا کے پنجاب سے چلے جانے کے بعد پنجاب میں نہیں آئے اور اُن کا نام پھر پنجاب میں نہیں سنا گیا۔

بابو بچا رام چیٹرجی جب بنگال میں جاتے تھے۔ تو آریہ سماج کا اُس صوبہ میں پرچار کیا کرتے تھے۔ اور اُن کا یہ شوق تھا۔ کہ پنجاب کی طرح بنگال میں بھی آریہ سماج کا جھنڈا بلند ہو جاوے۔ اگرچہ بنگالی کلکتہ آریہ سماج میں اب بھی کافی تعداد میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ مگر آریہ سماج اب بنگال میں رفتہ رفتہ ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور کبھی ایسا موقعہ آ جاوے گا۔ کہ بابو بچا رام کا سوپن سارتھک سدھ ہو جاوے گا۔

(بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴)

اُستاد سے کام کرتے ہیں۔ اس ملک گڑھوال کی خوش قسمتی ہے کہ مہاودیالیہ جوالاپور کے سناتک پنڈت رودر دت ودیا بھوشن اُدھر پرچار کر رہے ہیں۔ پنڈت دیوانند جی آپ کے ساتھ ہیں۔ پنڈت رودر دت گڑھوالی ہیں۔ آشا ہے ان سے گڑھوال کو بہت لابھ پہنچیگا۔ آپ آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی کے اپدیشک ہیں۔ سکرانی کے ماسٹر کلیان سنگھ دو میل فاصلہ سے بھی بہت کٹھن کے آتے ہیں۔ پوڑی اور چیلیسین میں ...

جواہرات سے قیمتی کتابیں

ساہوکارہ قانون مصنفہ لالہ کیسر چند تحصیلدار قیمت ایک روپیہ
تحفہ شادی مصنفہ کوی راج جی ۸/
سیتا رام دت بابو آنے
ہدایت نامہ خاوند ۸/
ہدایت نامہ بیوی ۸/
سنگیت ساگر مصنفہ سردار سنگھ
سنگیت شہور پسروف راگی ۸/
دیگر ہر قسم کی کتابیں بکفایت

سورج گیان گٹکا عاقل انجن گیان ۱۲/
خزانہ دولت ۱۲/
رہنمائے کیمسٹری حصہ اول ۱۲/
دوسرا حصہ ۱/
تیسرا ۱/
رہنمائے تندرستی مصنفہ ڈاکٹر پیرجوت ۶/
آئینہ قوت باہ ۸/
علاج بذریعہ پانی ۶/
مار گزیدہ ۶/

تصانیف حکیم محمد عبداللہ صاحب
کنز المجربات غا خواص کشتہ جات ۸/
خواص آک عمر سوانف ۸/
خواص گھیکوار ۹/ خواص نیم ۶/
ریٹھا ۴/ بادام ۴/
انار ۴/ برگد ۴/
کیکر ۴/ پیاز ۴/
گیگر ۴/ پیپل ۴/

ملنے کا پتہ:- دیوان چند گنگا رام تاجران کتب دربار گیٹ لاہور

مندر کا گھنٹہ

(۱)

ایک چھوٹے سے گاؤں میں پرانے زمانہ کا ایک چھوٹا سا مندر تھا۔ اور اس کا پجاری بڈھا تھا۔ مندر کا گھنٹہ ٹوٹ گیا تھا۔ صبح و شام جب اسے بجایا جاتا۔ تو اس سے ایسی آواز نکلتی۔ جیسے کوئی بیمار بڑھیا کھانس رہی ہو۔ وہ آواز کہاں۔ جس میں کسی نوجوان لڑکی کی سُریلی تان کی دلکشی ہو۔ اس آواز کو سن کر کھیت میں کام کرنے والے کسانوں کا دل اُچاٹ ہو جاتا تھا۔ انہیں ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا کسی نے سینہ پر بوجھ رکھ دیا ہے۔ گویا کوئی سامنے کھڑا اپنے دکھ درد کی کہانی سُنا رہا ہے ؛

پجاری بڈھا تھا۔ لیکن اس کا چہرہ دمکتا تھا۔ آنکھیں زندہ دلی کی جوت سے منور تھیں۔ معصوم بچوں کی طرح ہر وقت مسکراتا رہتا تھا۔ جوانی ڈھل گئی تھی۔ چہرہ پر جوانی کی سرخی ابھی تک قائم تھی۔ اس کا سر گاؤں کی عورتوں کے ہاتھ سے کتے ہوئے سوت کی طرح سفید بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس کا مزاج بہت شیریں تھا۔ بات بات میں قند گھولتا۔ جس سے ملتا۔ اسی کا من موہ لیتا۔ گاؤں کے لوگ اس کا بے حد احترام کرتے تھے ؛

جب پجاری کو مندر میں آئے ہوئے پچاس سال گذر گئے۔ تو لوگوں نے فیصلہ کیا۔ کہ اس موقعہ پر پجاری کو کچھ نذر کیا جائے۔ غریب لوگ تھے۔ دو دو چار چار آنے کر کے انہوں نے اکاون روپے جمع کئے اور پجاری کے پاس جا کر بولے۔ مہاراج! یہ روپے آپ کی نذر ہیں اپنی پسند کا بہت عمدہ گھنٹہ بنوا لیجئے۔ پجاری کے دل کا کنول شگفتہ ہو گیا۔ بولا تمہارا کلیان ہو۔ پرماتما تمہارا بھلا کرے۔ نئے گھنٹہ کی عرصہ سے ضرورت تھی —

اس کے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکا۔ اس نے آنکھیں مُوند لیں۔ اور عالم تصور میں نئے گھنٹے کو بجتے سُن کر خوش ہونے لگا ؛

(۲)

دُوسرے دن صبح کے وقت پجاری نے اکاون روپے تھیلی میں ڈالے اور بڑھیا قسم کا گھنٹہ خریدنے کو شہر کی طرف روانہ ہُوا۔ اس وقت اس کی مسرت کا ٹھکانہ نہ تھا۔ اس کے پاؤں زمین پر نہ پڑتے تھے۔ سڑک کے دونوں طرف ہرے بھرے درخت کھڑے تھے۔ اور ان کی شاخوں سے چھن چھن کر سورج کی کرنیں زمین کی خوب صورتی کو دوبالا کر رہی تھیں۔ اس کے لئے چاروں طرف خوشی، خوشبو اور موسیقی کا میلہ لگا ہوا تھا۔ اس کے لئے راہ کی گرد تک خوشبوئیں بکھیر رہی تھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُس کے کان نئے گھنٹے کی آواز سننے کے لئے بیتاب ہو رہے تھے۔ پرماتما کے خیال میں محو پرماتما کی قدرت کو دیکھتا ہُوا وہ پرماتما کا بھگت سڑک پر بڑھا چلا جاتا تھا ؛

جب شہر تھوڑے فاصلہ پر رہ گیا تو پجاری کو سڑک پر ایک گھوڑا مرا ہُوا دکھائی دیا۔ اور ایک بوڑھا اور ایک بڑھیا اُس کی لاش پر آنسو بہا رہے تھے۔ ان کے کپڑے میلے کچیلے اور پھٹے پرانے تھے۔ اور وہ اس طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ جیسے اُن کی دُنیا ویران ہو گئی ہو۔ پاس ہی ایک نوعمر اور حسین لڑکی اس طرح جیسے آسمان سے کوئی دیوی اُتر آئے۔ آ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اور پجاری کی طرف بجا جست آمیز نگاہوں سے دیکھ کر بولی۔ مہاراج! ہماری امداد کیجئے۔ ہم برباد ہو گئے ہیں اُس کی آواز بڑی پُر درد اور شیریں تھی۔ اس کا رنگ تپتے ہوئے سونے کی طرح خوب صورت تھا۔ اس کا لباس اپنے والدین کے لباس سے چنداں اچھا نہ تھا۔ مگر ان پھٹے پرانے کپڑوں میں بھی اس کا حسن چھپتا نہ تھا۔ اس کی آنکھیں کالی مخمل کی طرح سیاہ تھیں۔ اس کے رخسار مکھن کی مانند نرم تھے۔ اُس کے ہونٹ گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے تھے۔ اُس کے بال گھنگھریالے اور اُس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے ؛

پجاری نے اس لڑکی کی پُر درد آواز سنی اور تھیلی سے ایک پیسہ نکال کر بولا تم کون ہو؟

لڑکی نے جواب دیا۔ مہاراج! ہم بہت غریب ہیں ہمارے پاس نہ کھانے کو روٹی ہے۔ نہ پہننے کو کپڑے گرمی میں گذارہ ہو جاتا ہے۔ سردی میں ٹھٹھرتے رہتے ہیں۔ میرا ایک بھائی تھا۔ اُسے چوری کے جرم میں قید کی سزا ہو گئی۔ وہی ہمارا سہارا تھا۔ اب ہم سب سنکٹ میں ہیں۔ دو دن گذر گئے۔ ہم میں سے کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا ؛

پجاری نے پیسہ تھیلی میں ڈال لیا۔ اور روپیہ نکالا۔ لڑکی نے سامنے نفرت کی نگاہ رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میں بانسری بجا جانتی ہوں۔ میری ماں مٹی کے کھلونے بنا سکتی ہے۔ میرا باپ ہاتھ دیکھتا ہے۔ لیکن دقت یہ ہے۔ کہ لوگوں کی نظر میں فرق آ گیا ہے۔ اب ہم کو کوئی نہیں پوچھتا ہمارے پاس یہ گھوڑا تھا۔ اس سے بڑے بڑے کام نکلتے تھے۔ اب وہ بھی مر گیا ہے۔ یہ گھوڑے کی موت نہیں ہے۔ ہماری موت ہے۔ کیا کریں۔ کوئی رستہ نظر نہیں آتا ؛

پجاری نے پوچھا تم لوگ کہیں نوکری کیوں نہیں کر لیتے لڑکی نے کہا۔ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ ان کو اندیشہ ہے۔ کہ ہم چوری کر کے بھاگ جائیں گے۔ جہاں جاتے ہیں لوگ انکار کر کے بھگا دیتے ہیں۔ اور کوئی کام ہم سے ہو نہیں سکتا۔ اگر ہمارے پاس گھوڑا ہوتا تو ہم کچھ چیزیں ایک جگہ سے خرید کر دوسری جگہ پہنچا سکیں۔ تو ہمارا گذارہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ ہماری موت میں کیا شبہ ہے ؛

پجاری نے روپیہ تھیلی میں رکھ لیا۔ اور پوچھا تم لوگ پرماتما کا شکر کرو گے ؛

لڑکی نے کہا شکر نہ کریں گے۔ ہمارا رواں رواں شکر کرے گا۔ پجاری نے تھیلی ہاتھ میں لے لی ؛

لڑکی نے تھیلی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس وقت اس کی نگاہوں میں جادو بھرا ہوا تھا ؛

پجاری۔ تم رنگ ٹیک تو ہو نا؟

لڑکی پجاری کی طرف دیکھنے لگی ؛

پجاری۔ بھولے بھگوان! میں تم سے پیار کرتی ہوں...

لڑکی کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ بولی نہیں بابا! میرا پیار بہت ہے۔ میں کسی دوسرے سے محبت نہیں کر سکتی۔ مجھے کسی دوسرے سے محبت ہے۔

لڑکی نے سمجھا بابا اپنے متعلق کہہ رہا ہے۔ حالانکہ اس کا اشارہ پرماتما کی طرف تھا۔ پجاری اس کی سادگی پر ہنسنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔ پرماتما بڑا مہربان ہے ؛

یہ کہہ کر اس نے روپوں کی تھیلی لڑکی کی طرف بڑھا دی لڑکی نے خوشی، تعجب اور دہشت مشترکہ جذبات کے ماتحت کانپتے ہوئے ہاتھوں سے تھیلی لی۔ اور بولی۔ بابا تم کتنے رحم دل ہو۔ پرماتما تمہارا بھلا کرے۔ ہم غریبوں کے پاس سوائے اس دعا کے اور کیا ہے؟

بوڑھا اور بڑھیا اب بھی گھوڑے کی لاش پر آنسو بہا رہے تھے ؛

(۳)

پجاری پھر شہر کی طرف روانہ ہُوا۔ کہاں جا رہا تھا۔ کیوں جا رہا تھا۔ اس کا اسے ذرا بھی علم نہ تھا۔ وہ اس وقت سوچ رہا تھا۔ کہ پرماتما کا کیسا قانون ہے۔ کہ اسی کے پیدا کئے ہوئے بندے اس دُنیا میں اس قدر تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ وہ اپنے دل میں پرارتھنا کر رہا تھا۔ کہ اس نوجوان لڑکی کے دل میں روحانی روشنی کا ظہور ہو۔ جو تمہیں نہیں پکارتا اسے تم پکارتے ہو ؛

وہ لڑکی کتنی خوبصورت تھی کیسی بھولی بھالی۔ کیسی معصوم ہے ؛

یکا یک خیال آیا۔ کہ اب کہاں جا رہے ہو۔ شہر جاتے تھے گھنٹہ خریدنے۔ روپے لڑکی کو دے دیئے اب گھنٹہ کون دیگا۔ چلو لوٹ چلو ؛

پجاری راستہ کی مٹی سے بھرے ہوئے پاؤں کے ساتھ گاؤں کو واپس ہُوا۔ اب خیال آیا میں نے حماقت کی۔ جو سارا روپیہ لڑکی کو دے دیا۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ وہ روپیہ میرا نہیں تھا۔ گاؤں کے لوگوں نے چندہ کر کے دیا تھا۔ وہ چاہتے تھے۔ مندر میں نیا گھنٹہ آ جائے۔ اس کے لئے انہوں نے بڑے شوق سے کیسے احترام سے دو دو چار چار آنے کر کے اکاون روپے جمع کئے تھے۔ اور میں نے وہ سارا روپیہ ایک لڑکی کو دے دیا۔ پجاری نے سوچا کہ اگر لڑکی مل جائے۔ تو اس سے تھیلی واپس مانگ لوں لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ لڑکی، بوڑھی، بوڑھا روپے لے کر سب چمپت ہو گئے۔ اب ان کو گھوڑے کی لاش کے پاس بیٹھ کر رونے کی کیا ضرورت تھی۔ پجاری نے ماتھا پیٹ لیا۔ اب کیا کرے۔ بلاشبہ اس نے گناہ کیا۔ یہ دان نہ تھا یہ امانت میں خیانت تھی۔ یہ اعتماد کشی تھی۔ یہ دھوکا تھا دیوتا کی کا روپیہ انسان کو دے دیا۔ یہ معمولی بات نہ تھی؛

اب خیال آیا۔ اتنی رقم کیسے جمع ہو گی۔ اس حماقت کا کفارہ کیسے ہو گا۔ جب لوگ پوچھیں گے نیا گھنٹہ آ گیا تو کیا جواب دُونگا۔ اپنی بیوقوفی کی کہانی ان سے کیسے کہونگا پجاری کا سر چکرانے لگا ؛

آسمان میں کالی گھٹائیں چھا گئیں۔ سیاہ بادلوں کی تاریکی میں درخت بُت بن کر کھڑے رہے تھے۔ دیکھتے دیکھتے ٹپ ٹپ بارش ہونے لگی۔ ان ہی تفکرات سے پجاری کا دل افسردہ ہو گیا۔ وہ چُپ چاپ گھر لوٹ آیا۔ کسی نے نہ دیکھا کہ پجاری...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eG

گھنٹہ لایا ہے یا نہیں ؟
مندر کے پاس ایک جوہری کے ہاں ایک بڑا بھاری گھنٹہ تھا۔ اس نے پوچھا۔ کیا یہ گھنٹہ دیتے ہی ہو۔ وہ بولا آئیے۔ مگر کیوں نہیں مجھے پجاری نے چپکے سے لوٹانا۔ گار ہی تو نہیں ہو گیا۔ لیکن میں جاتا ہوں۔ اگر کسی پر ظاہر ہو نے پائے۔ تو میرا شہر سے ہو کے آیا ہوں سمجھی !

بڑھیا نے حیرت سے پجاری کی طرف دیکھا اور دبی زبان سے بولی۔ اچھا !

دوسرے دن پجاری سندر نہیں گیا۔ سارا دن گھر پر پڑا اپنے خیال میں محو رہا۔ شام کے وقت ایک آدمی آیا اور بولا پجاری کہاں ہے؟ ایک جگہ ضرورت ہے۔

بڑھیا نے کہا شہر گیا تھا۔ ابھی واپس نہیں آیا۔ لیکن پجاری نے جھٹ اپنے مکان کا دروازہ کھول دیا۔ اور کہا۔ تمہیں معلوم نہیں میں واپس آیا ہوں۔

(۴)

راستے میں دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی۔ آپ ہی پجاری جی ہیں؟ مہاراج پرنام! کہئے شہر جانے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی اور گھنٹہ کیسا ہے۔ آواز تو خوب ہوگی؟

گھنٹہ کا کیا پوچھتے ہو بھائی! آواز سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے چاندی کا گھنٹہ ہو۔ ایک ہلکی سی چوٹ لگا دو کتنی دیر تک گونجتا رہے گا۔ اور پھر آواز نہایت شیریں ہے۔

سن کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔
کب تک مندر میں لگاؤ گے ؟
دیکھو جلدی لگائیں گے۔ لیکن پہلے اس پر ایک سوتا کہ دیوتاؤں کے نام کھدوائے جائیں اس کے بعد اسے مقدس گنگا جل سے دھویا جائے گا۔ پھر گنیش پوجا ہوگی۔ جب جا کر کہیں مندر میں لٹکایا جائے گا۔ اور کیا ——

واپس آکر پجاری نے بڑھیا سے پوچھا کیوں بڑھی! تیرے پاس کچھ ہوگی۔ آسن چارپائی۔ کمبل جو کچھ ہے سب کو بیچ دوں۔ تو اکاون روپے مل جائیں گے یا نہیں ؟

بڑھیا نے حیرت سے پجاری کی طرف دیکھا اور کہا پجاری جی تمہارا خیال کدھر ہے تمہارا سارا اسباب بیچا جائے۔ تو اکاون پیسے بھی نہ ملیں۔ اکاون روپے تو دور کی بات ہے۔ تمہارے پاس ہے ہی کیا۔

پجاری جی۔ اچھا تو آج سے گھی دودھ کھانا بند کرتا ہوں مجھے ضرورت ہی کیا ہے

بڑھیا۔ بڑھے ہو گئی دودھ بند کر کے کیا پہاڑ توڑو گے اور کیا ذرا سی تو تمہاری خوراک ہے۔ اس سے بھی گھی دودھ خارج کر دو تو کیا رہے۔ لیکن تمہیں ہوا کیا ہے؟ جب سے شہر گئے ہو۔ تمہارے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا ہے۔ تمہاری آنکھوں میں آنسو بھرے ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی بڑی مصیبت ٹوٹ پڑی ہو۔ آخر بات کیا ہے ؟

پجاری نے سب کچھ صاف صاف کہہ دیا۔

بڑھیا۔ اچھا! یہ بات ہے۔ خیر کوئی فکر کی بات نہیں۔ تمہارے دل میں پرماتما کا ڈر اور رحم بھرا ہوا ہے۔ جبھی یہ سب کچھ ہو گیا۔ لیکن اب گھبرانے سے کیا ہوگا۔ مطمئن رہو۔ جب تک کوئی معقول انتظام نہ ہو جائے تب تک لوگوں کی نگاہوں میں چکمہ دیتی رہو نگی۔ کیا مجال جو کسی کو بھی علم ہو جائے۔

چند دنوں کے بعد گاؤں میں یہ خبر مشہور ہو گئی۔ کہ گھنٹے پر ایک سو آٹھ دیوتاؤں کے نام کھودے جا رہے تھے۔ کہ گھنٹہ پھٹ گیا۔ اب اس کی پھر سے ڈھلائی ہوگی۔ پھر شدھی ہوگی۔ پھر سے دیوتاؤں کے نام کھودے جائیں گے۔

بڑھیا کے جھوٹ میں پجاری نے کوئی دخل نہ دیا۔ لیکن وہ اندر ہی اندر کڑھا جا رہا تھا وہ سمجھتا تھا۔ کہ یہ سب جھوٹ میں ہی بول رہا ہوں۔ اس کا سب پاپ مجھی کو لگیگا۔ بڑھیا کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ سب پاپ میرے ہی لئے کر رہی ہے۔ لہٰذا اس کا پھل بھی مجھ ہی کو ملے گا۔

اب اس کے چہرے پر وہ سرخی نہ تھی۔ نہ مزاج میں وہ شگفتگی تھی۔ ہر وقت غمگین رہنے لگا۔ دونوں گال اندر دھنس گئے۔ آنکھوں میں اب وہ چمک کہاں تھی۔ پہلے عمر سے بڑھا تھا اب جھکی ہوئی کمر سے بڑھا نظر آنے لگا۔

(۵)

پجاری کی بچا سویں سالگرہ کا دن بغیر کسی شان و شوکت کے گزر گیا۔ مندر میں نیا گھنٹہ نہیں آیا۔ جگو لوہار نے لوگوں سے کہا۔ کون کہتا ہے گھنٹہ بن رہا ہے سب جھوٹ ہے۔ میں نے جناب آنکھوں سے دیکھا کہ یہ مہاتما سڑک پر ایک خوب صورت چھوکری سے مذاق کر رہے تھے۔ سب روپیہ اسی نے اڑا دیا۔ اب گھنٹے کے بہانے بنا رہے ہیں۔

آہستہ آہستہ یہ گھر کی باتیں چاروں طرف پھیل گئیں۔ اور سب لوگ پجاری سے نفرت کرنے لگے۔ اب کوئی اس کے پاس نہیں جاتا تھا نہ کوئی اُسے پرنام کرتا تھا۔ الٹا اس کی بے عزتی کرنے لگے۔ بیچارا پجاری اندر ہی اندر گھلا جاتا تھا۔ لیکن کچھ نہ کر سکتا تھا۔

اس نے ایک محتاج کو امداد دی کیا یہ پاپ تھا۔ البتہ یہ خیرات کا طریقہ درست نہ تھا۔ یہ رقم اس کی نہ تھی۔ دوسروں کی تھی۔ اور انہوں نے کسی دوسری غرض کے لئے دی تھی۔ اُسے دان کرنے کا کیا حق حاصل تھا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ روپیہ جا چکا تھا وقت گذر چکا تھا۔ اب وہ روپے نہ لوٹا سکتے تھے۔

پجاری کئی دن پریشان رہا۔ کئی دن سوچتا رہا۔ آخر اس نے فیصلہ کیا۔ کہ میں اپنی کرتوت سب کے سامنے رکھ دوں۔ اس کے سوا ضمیر کی لعن طعن سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں۔

دوسرے دن جب وہ مندر میں جا کر پوجا کے لئے آسن پر بیٹھا۔ تو اس کا چہرہ ہلدی کی مانند زرد تھا جیسے کوئی تلوار کی دھار پر کھڑا ہو۔ پھر اس نے اپنی تمام ہمت جمع کی اور کہا اے بھائیو سنو!...

اتنے میں پوجا کا گھنٹہ بجنے لگا۔ لیکن آج اس کی آواز کتنی بلند کتنی گونجدار۔ کس قدر شیریں تھی۔ سب لوگ ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگے۔ تھوڑی دیر بعد لوگوں نے مسرت سے جھومتے ہوئے کہا نیا گھنٹہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔

پجاری سوچتا تھا۔ یہ سب پرماتما کی قدرت ہے۔ اس نے بھگت کو سنکٹ میں دیکھ کر گھنٹہ بدل دیا۔ ورنہ آج میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔ یہ سوچ کر اس کا سر اور دل اور دماغ سب پرماتما کے حضور میں جھکے جاتے تھے۔ اور گاؤں کے لوگوں کے پیچھے وہ بڑھیا ایک طرف کھڑی پجاری کے چہرے کی طرف دیکھتی تھی مندر کے نئے گھنٹے کی پیاری پیاری آواز سنتی تھی۔ اور خوش ہوتی تھی۔ اُس نے اپنی زندگی

۸۱۳

YOUR EYE کیا اُسے کوئی تکلیف ہے؟ اگر ہے۔ تو سیلرز لوشن ہی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ علاج ہے۔ ککروں کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت!
سمتھ اینڈ کیمبل ۔ لاہور

ہم روزگار دینے کی ضرورت

بیکار اصحاب ملازمت ایجنسی سپروائزری کی ماسٹری وغیرہ ذریعوں کا کام چاہیں۔ فوراً چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر درخواست کا فارم طلب کریں۔ بیکار ہے قواعد کے مطابق جن اصحاب کو ملازمت نہ ملیگی ان کو یکصد روپیہ بطور ہرجانہ ہماری ایجنسی ادا کریگی +
منیجر سروس ایجنسی برنالہ (پٹیالہ سٹیٹ)

۸۳۶
آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی ایک پوسٹکارڈ پر کسی پھول کا نام معہ اپنا پورا پتہ لکھ کر بھیج دیجئے۔ بس پھر ہم آپ کو آئندہ بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا۔ یا کس ذریعہ سے دولت ملے گی روزگار کب ملیگا۔ ملازمت ترقی تبادلہ۔ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی۔ بیماری دور دراز کا سفر مقدمات و امتحان میں کامیابی۔ سگائی۔ شادی۔ زمین و جائیداد کا سکھ کہاں تک ہے تمام مسائل یا ذختی غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دیں گے۔ ایک مرتبہ کی آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔ جناب لالہ ہری ہر برخا صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ جو ورش پھل بنایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں۔
پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۷۲ ۔ لاہور

۸۳۳
ت دق

کے مشہور سپیشلسٹ ڈاکٹر چمن لال ایم ڈی ڈی ایس ایل ایم آر (لندن) میڈیکل پریکٹیشنر بھیت یو پی
کو اپنے پیشہ میں اس قدر شہرت ہے کہ دور دراز پنجاب بنگال اور بہار وغیرہ کے مریض علاج کے لئے بھیت آ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مریضوں کے بلانے پر اکثر باہر چلے جاتے ہیں۔ اور باہر کے مریض پریشان ہوتے ہیں۔ لہٰذا بعد تجربہ بسیار حسب ذیل مسیحا تیار کئے گئے ہیں :-
نمبرا مسیحا تپ دق۔ تپ دق کی ابتدائی دوسری و تیسری حالت میں اکسیر کا اثر رکھتی ہے بدن میں طاقت لاتی ہے۔ تندرستی اور وزن بڑھاتی ہے۔ قیمت ... ایک ہفتہ کے اندر اثر
نمبر۲ مسیحا کمزوری۔ ہر قسم کی کمزوری خواہ کسی مرض کی وجہ سے ہو خواہ کثرت کا ہی وجہ سے ہو بڑھاپے کی کمزوری دور ہو کر جوانی کا لطف اٹھایا جا سکتا ہے قیمت چالیس یوم عہ بیس یوم عـ
مسکن نمبر۳ بواسیر۔ بواسیر کی تکلیف کو فوراً بند کرتا ہے جو لوگ اسے جادو کا مرہم لکھتے ہیں قیمت عـ

ودیش میں ویدک دھرم پرچار

(بقیہ مضمون صـ ۸) معکوس

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے۔ کہ میں اس ترتی پر گھبرایا۔ پراتہ کی سندھیا کے بعد میرے ہردے میں اس سمتی پر وچار اُتپن ہو رہے تھے۔ کہ اچانک مجھے خیال آیا۔ کہ اس استھان کا نام ایسٹ بورن ہے۔ مشرق ارتقات: ویدک دھرم کے وچاروں کی از سرِ نو پیدائش یہاں سے ہی ہو گی۔ اس کے بعد میں نے وہاں کے کاریہ کرتاؤں سے کہا۔ کہ ٹاؤن ہال میں لیکچر کا پربندھ کیا جائے۔ چنانچہ ٹاؤن ہال میں جو ایسٹ بورن میں سب سے بڑا ہال ہے ویاکھیان ہوا۔ تو ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس طرح مایوسی کے بادل چھن بھن ہو گئے۔

ایسٹ بورن کے متعلق بھی اپنے ایشور وشواس کی ایک کہانی ڈاکٹر صاحب نے سنائی کہ ایسٹ بورن سے پرے ایک خوش منظر پہاڑی پر سنوت برسات کے موسم میں میں نے سرمن دینے کا اعلان کر دیا۔ دوستوں کے منع کرنے کے باوجود ہم لوگ بارش میں موٹروں پر سوار ہو گئے اور ٹھیک وقت پر جبکہ سرمن شروع ہونا تھا مطلع صاف ہو گیا۔ چھپنے کے بعد جب میں سرمن کو پڑھ رہا تھا مجھے یقین ہو آتا تھا کہ یہ سرمن میری زبان سے نکلا ہوا ہے۔

اس سے ایشور وشواس میں میری شردھا اور بھی بڑھ گئی۔ اور مجھے نشچے ہو گیا کہ جو کچھ ہو رہا ہے پرماتما کی طرف سے ہی اس میں سہائتا مل رہی ہے۔

ایسٹ بورن لنڈن سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر بندرگاہ اور اچھا تجارتی شہر ہے۔ یہاں عیسائیت کا بڑا پرچار ہے۔ لوگ عیسائیت کے دروھ کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں لیکن چونکہ پرماتما کو یہاں آریہ سماج کی بنیاد ڈالنی منظور تھی اس لئے وہاں آریہ سماج قائم ہو گیا۔ اور ایک دیوی نے اس کے لئے بیس ہزار روپیہ کا اپنا مکان بھی ارپن کر دیا۔

انگلینڈ میں ڈاکٹر بھگت رام سہگل نے پرچار کی دو وششتائیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جہاں آریہ سماج ستھاپت کی۔ اس کے ادھیکاری اور سبھاسد سب انگریز ہی بنائے۔ چنانچہ پہلے پہل کچھ عرصہ کے لئے لنڈن سماج کا پردھان انہیں خود بننا پڑا۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ میں کہا کرتا تھا کہ حقیقی معنوں میں یہ لنڈن سماج نہیں ہے آخر ایک انگریز مہاشہ ایسے مل گئے۔ جو پردھان کو سشوبھت کر سکتے تھے۔ تو آپ نے فوراً اپنی جگہ ان کے لئے خالی کر دی۔ دوسری یہ کہ ویدک دھرم میں دیکشت کرنے کے ساتھ ہی دیکشت ہونے والوں کا ویدک نام کرن سنسکار بھی کر دیا گیا۔ چنانچہ ایسٹ بورن سماج کے پردھان مہاشہ ستیا نند اور آپ پردھان مہاشہ دیو پرکاش اور منترانی شریمتی شانتی دیوی ہیں تو کسی کو اس سے یہ بھرم نہ ہونا چاہئے۔ کہ یہ کوئی ہندوستانی ستیانند اور دیو پرکاش ہیں بلکہ یہ لوگ انگریز ہیں۔ جو دھرم کے ساتھ نام بھی پریورتن کر کے جہاں ویدک دھرمی بنے ہیں۔ وہاں ستیانند اور دیو پرکاش آدی بھی بنے ہیں چنانچہ ڈاکٹر بھگت رام جی کے ساتھ جو ایک کھدر پوش اور دو دیویاں ولایت سے آئی ہیں۔

اُن میں جو دیوی گت ساپتاہک ستسنگ میں موجود تھی۔ اُس کا نام لیلاوتی تھا۔ اور وہ اس نام سے خوب پرسن تھیں۔

ایک اور پریورتن جو ڈاکٹر بھگت رام نے انگریز آریوں کے اندر لا کر دکھایا ہے۔ وہ بھی اپوروَ ہے۔ انگریز میز کرسی کے بغیر بیٹھ نہیں سکتا۔ زمین پر بیٹھنے کا اسے ابھیاس نہیں۔ وہ اُسے توہین خیال کرتا ہے۔ لیکن ایسٹ بورن کے پاس کی پہاڑی پر ڈاکٹر بھگت رام کے پرسدھ سرمن میں، جو انگریز شامل ہوئے انہوں نے گھاس پر بیٹھ کر ہی سرمن سُنا اور اس کے بعد آرین ہولی گارڈن واقعہ ایسٹ بورن میں جو پریتی بھوج ہوا۔ اس میں بھی سبز گھاس پر بیٹھ کر ہی سب استری پرشوں نے بھوجن کیا۔ کھانے کے لئے کرسی اور چھری کانٹے کی کوئی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔

ایسٹ بورن کے آرین ہولی گارڈن کا ذکر آ گیا ہے۔ اس کے متعلق بھی کچھ کہنا خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ ایسٹ بورن میں آریہ سماج کو مکان کے علاوہ کچھ زمین بھی دان میں ملی ہے۔ چونکہ آریہ سماج کے پاس اتنا دھن نہیں کہ وہ اس بھومی کو کسی زیادہ مفید کام کے لئے استعمال میں لائے اس لئے وہاں باغ کی بنیاد رکھ کر اُس کا نام آرین ہولی گارڈن رکھا گیا ہے۔ باغ کے لئے ضروری تھا۔ کہ زمین پر جو لمبی لمبی گھاس تھی۔ اُسے اکھاڑ دیا جائے۔ عام طور پر ایسے کام اُجرت پر ہی ہوتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر بھگت رام نے آریہ سماجی انگریزوں کے سامنے یہ وچار رکھا۔ اور انہیں کہا۔ کہ اُجرت پر گھاس اکھڑوانے کی بجائے کیوں نہ ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے اُسے صاف کریں۔ تاکہ یہ ٹھیک معنوں میں HOLY (پوتر) بن سکے۔ چنانچہ اس پرستاؤ کو فوراً سویکار کر لیا گیا۔ اور وہ انگریز جنہوں نے اپنے ہاتھ سے کبھی پانی کا گلاس بھی نہ پیا تھا۔ گھاس اکھاڑنے کے لئے درانتیاں لے کر پہنچ گئے۔ اور ساری زمین کو گھاس سے صاف کر دیا۔ اگرچہ واقعات ٹھیک ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان میں سندیہ کی گنجائش ہو۔ تو ڈاکٹر بھگت رام نے ان کے دھارمک وچاروں کو ہی نہیں بدلا۔ بلکہ ان کی مغربی تہذیب کو بھی مشرقی تہذیب میں بدل دیا ہے۔

ڈاکٹر بھگت رام کو جو سپھلتا ودیش میں ہوئی۔ شاید وہ نہ ہوتی۔ اگر انہیں ایشور وشواس اور دھرم پتنی کا سنگ پراپت نہ ہوتا۔ شریمتی گیان دیوی جی ڈاکٹر بھگت رام کی شریمتی ہیں۔ ہر ایک پرچار کاریہ میں اُن کے انگ سنگ رہی ہیں۔ اور جب کبھی نراشتا انہیں آ گھیرتی۔ تو ان کی دھرم پتنی ہی تھیں۔ جو انہیں آشا دیوی کے درشن کراتیں۔ ڈاکٹر صاحب کے آرتھک سنکٹوں میں...

طاقت بڑھانے کا خزانہ شکتی کے لئے ۸۰۷

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں جوانی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض اور قبض کو دور کرنے کیلئے تیر بہدف ہیں قیمت ۳۲ گولی عـہ

رمن ولاسنی گولیاں

امساک کیلئے اعلیٰ اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

ویدراج نارائن جی کیشو جی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

لاہور ایجنٹ ایچ ایس گھوسلہ کچہری روڈ

منٹگمری دفتر ... راجہ رتن لال بھنڈاری اینڈ کو

برانچ۔ ۹۲۰ کالبا دیوی روڈ۔ بمبئی

۸۱۱

سادھنا اوشدھالیہ (بنگال)

مکر دھوج۔ قوت مردمی اور دماغی کمزوری کا علاج ... جسمانی کمزوری کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت للعہ تولہ۔

سارسی ... سوزاک پیشاب اور خونی بیماریوں کا علاج قیمت ...

شنکھ ... امرت

... کی تمام بیماریوں ... جسمانی کمزوری ...

اہلیہ ... مستورات کی بیماریوں ... ماہواری کی اعلیٰ دوائی ہے قیمت ...

پتہ:- جوگیش چندر گھوش ایم اے ایف سی (لنڈن)

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

...DHAN AUSHADHALYA

...CCA (BENGAL)

برانچ بشمام بازار۔ کلکتہ

بیشمار سند...

موسم گرما کے لئے تین اعلیٰ اکسیریں

تمام مستند و مجرب ہیں

۸۱۹

امرت ملا کا تیل

دماغی کام کرنے والوں کی گرمی دور کرنے اور دماغ کو ... کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا تیل ہے۔ اس کا استعمال حافظہ کو بڑھاتا ہے سفید بالوں کو سیاہ کرتا اور ... وزن بڑھاتا ہے۔ ۶ اونس کی بوتل دو روپے

سدھ آیوروئد ڈسارسپریلا

دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے موسم گرما کے واسطے بہترین دوائی ہے۔ لگاتار استعمال سے سوزاک۔ پیشاب، مثانہ اور گردہ کی بیماریاں جڑھ سے دور کرتا ہے۔

۶ اونس کی بوتل قیمت دو روپے

سدھ کلپ مکردھوج (رجسٹرڈ)

اعضائے رئیسہ کی کمزوری۔ بدہضمی۔ دمہ۔ تپ دق۔ سوزاک آتشک۔ ذیابیطس اور رحم کی بیماریوں اور مستورات کی ہر تکالیف کی اکسیر بہدف علاج ہے۔

۱۰ گولی کی ایک شیشی قیمت دس روپے

دی مدراس آیورویدک فارمیسی لمیٹڈ۔ مدراس قائم شدہ سنہ ۱۹۱۵ء

بانی:- آیوروید رتن پنڈت ڈاکٹر ایں ڈی۔ رام چارلو

مینیجر دی رگھوپتی۔ بی اے بی ایل

پوسٹ بکس ...

تار کا پتہ:- KALPAM

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

جب زیور تک اُن کے ارپن کر دیئے ؏

٭ ٭

٭ ڈاکٹر بھگت رام ودیش پرچار ختم کر کے آ گئے ہیں۔ وہ ودیش پرچار کے سمبندھ میں آریہ سماج کے پرمکھ نیتاؤں سے مشورہ کرنے کے لئے ہی آئے ہیں۔ اُن کے سامنے بڑا وسترت پروگرام ہے۔ وہ وہاں ایک بڑی لائبریری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس کی بنیاد ڈال بھی دی گئی ہے۔ پاس کے لئے وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کون سی کتابیں رکھی جائیں۔ وہ ویدک شکشا پرنالی جاری کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ لنڈن اور ایسٹ بورن میں کام شروع کر بھی دیا گیا ہے۔ لیکن وہ اس کے لئے بھارت سے سکیم چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر بھگت رام صاحب نے کہہ دیا ہے۔ کہ میں ودیش پرچار کے لئے بھارت سے روپیہ نہیں چاہتا۔ میں اس کے خلاف ہوں۔ کہ بھارت سے دھن لے کر ودیش پرچار پر لگایا جائے۔ البتہ ایسے نوجوان آگے آئیں۔ جو ودیش پرچار کے لئے اپنے جیون لگانے کو تیار ہوں۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم یورپ میں ویدک دھرم پرچار میں سپھل ہو جاویں۔ تو نہ صرف یہ کہ یورپ اپنی ضروریات خود پورا کرے گا۔ بلکہ بھارت کی سنستھاؤں کو بھی دل کھول کر دھن دیگا ؏

آریہ مہا سمّیلن آرین کانگریس کا دوسرا ادھیویشن

سواگت کارنی پتر کا نمبر (۱)

ہمارے ویشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے نشچے انوسار آریہ مہا سمّیلن کا دوتیہ برہد ادھیویشن دسہرے (وجے دشمی) کی چھٹیوں میں بریلی نگر میں کیا جانا نشچت ہوا ہے۔ ۲۴ مئی ۱۹۳۱ء کو مہاسمّیلن کی سمبھالی سواگت کارنی سبھا کا نرواچن کیا جا چکا ہے۔ مہا سمّیلن کی تیاریاں پورن اُتساہ کے ساتھ آرمبھ ہو گئی ہیں ؏

آریہ مہا سمّیلن کا پرتھم برہد ادھیویشن ۱۹۲۷ء میں دہلی نگر میں مہاتما ہنس راج کے پردھانتو میں ہوا تھا۔ اس کے بعد ۴ برس میں یہ دوتیہ سمّیلن ہونے والا ہے۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی یہ ہاردک اچھیا رہی ہے کہ آریہ سمّیلن پرتی ورش بھارت کے کسی نہ کسی پرانت میں ہوا کرے۔ اور آریہ سماج کی آنترک شکتیوں کو سنگٹھت کرنے تتھا سماج کو ایک مہا شکتی شالی بنانے کے سمبندھ میں اس اوسر پر ساونک روپ سے آدیشک وچار کیے جایا کریں۔ گت سمّیلن کے اوسر پر آریہ سماج کے مان نتھا ادھیکاروں کی رکشا آدی کے سمبندھ میں جو ونشچت آدیشک نرنے ہوئے تھے۔ اُن سے آریہ جنتا بھلی بھانتی پریچت ہے۔ سمّیلن کے بعد کہاں تک اُن نرنوں کو کریاتمک روپ دیا گیا۔ اس سمبندھ میں اس اوسر پر کہنا ویرتھ ہے۔ کچھ نشچیوں کو کریاتمک روپ دینے میں جو ولمبہ ہوا تھا اس سمبندھ میں بعد کو جتنی شتھلتا تھا دکھائی دی۔ اس کے کارنوں پر بھی اس اوسر پر وچار نہیں کرنا ہے۔ صرف اتنا نویدن کر دینا آدیشک ہے۔ کہ یدی اس کے اگلے ورش ہی آریہ مہا سمّیلن کا دوتیہ ادھیویشن ہو جاتا۔ تو سمبھو ہے یہ شتھلتا آدی کا دوش آریہ سماج پر آروپن نہ ہوتا ؏

گذشتہ دو ورش ارتھات ۱۹۲۹ء تتھا ۱۹۳۰ء بھارت ورش میں مہان راج نیتک سنگھرش میں بیتے ہیں۔ ایک ورش سوادھینتا سنگرام کی تیاری میں اور دوسرا سمپورن ورش سول نافرمانی کے یدھ میں بیتا ہے۔ آریہ سماج کی ادھک سے ادھک شکتی اس سنگرام میں لگتی رہی ہے۔ اب جبکہ سوادھینتا سنگرام عارضی سمجھوتہ کے کارن سمگت کر دیا گیا ہے۔ اور سمبھو ہے بھوشیہ میں یہ عارضی سندھی ستھائی روپ میں پریورتت ہو جاوے۔ تو آریوں کو کچھ سانس لینے کا اوسر ملا ہے۔ ورتمان سمے آریہ سماج کے لئے بڑے مہتو کا ہے۔ اس کا سدپیوگ کرنا آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں پر نربھر ہے۔ یہ سمے ہے کہ آریہ سماج کی ساری شکتیوں کو کیندرت کیا جاوے۔ تاکہ آریہ سماج اپنے بھاوی جیون سنگرام میں سپھلتا تتھا سپھلتا کے ساتھ ٹھہر سکے اور اپنے مہان دشو دیاپی کاریہ کرم (پروگرام) کو کریاتمک روپ دینے میں سمرتھ ہو سکے ٭

کال کے پربھاو سے آریہ سماج کے دیاپک سنگھ میں جو کچھ ترٹیاں آ گئی ہیں اور جن کا بازی سماج میں پرویش کر جانا زیادہ تر ممکن ہے اُن کو بل پورک نکال پھینکنے کا بھی نشچے اس سمّیلن کے مکھیہ اوسر پر آریہ سجنوں کو کرنا ہے آچاریہ دیانند کے مہان سنگھ آریہ سماج کا پروگرام اتنا پورن تتھا وسترت اور ویاپک ہے۔ کہ اس میں کچھ گھٹانا بڑھانا آدیشک نہیں۔ کنتو کچھ آنترک ترٹیوں تتھا اپنی شکتیوں کے سنگٹھت نہ رہنے کے

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرقِ عشبہ مرکب

رجسٹرڈ

مصفی خون خارش پھوڑا۔ پھنسی۔ آتشک ناسور گنٹھیا۔ بدن کے سفید و سیاہ داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کتاب درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں مل سکتا ہے ؏

تمام ہندوستان بھر میں مشہور

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

ہون سامگری

نرخ ہون سامگری بند تھیلیوں میں فی سیر ۱۱؎ کھلی فی سیر دس آنے ؏

سگندھ مشٹ دھوپ

نرخ سگندھ مشٹ دھوپ بند ڈبوں میں فی سیر ایک روپیہ آٹھ آنہ کھلی فی سیر ایک روپیہ

ہر بھگوان پنساری راولپنڈی شہر

نوٹ۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات سب منگوا سکتے ہیں ؏

پتہ درکار ہے!

جس بھائی کو شری سوامی سمردانند جی مہاراج کا پتہ معلوم ہو۔ کرپا کر کے لکھ بھیجیں۔ اگر شری سوامی جی مہاراج خود اس کو پڑھیں۔ تو کرپا کر کے بواپسی جواب دیں۔ کہ اُن سے خط و کتابت کرنے کا مکمل پتہ کیا ہے؟

منتری آریہ سماج احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان ابھی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ جسم رہتے جوانی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں ؏

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

اگر آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آج ہی منگوا دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؏

کرم شید کمپنی نمبر ۲۴ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا ۸۱۵

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے

زکام کو نابود کرتا ہے

تپدق کو رفع کرتا ہے

قیمت ۱ پونڈ ۲ روپیہ

بڈھے جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے!

وزن نمبر ۱ صفحہ ۰ ابلا

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹیڈ بمبئی نمبر (۱۴)

نوٹ :- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ سیلارام اینڈ سنز رنگ محل

راولپنڈی۔ سرداری لال برادرز کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس

ایس ٹی۔ چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار

سری نگر۔ کشمیر۔ گوری داس نریندر ناتھ ویدشاستری۔ سٹریٹ نمبر ۵ آیورویدک اوشدھالیہ ٭

سرگودھا۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

کارن آریہ سماج اپنے پروگرام کے راج نیتک بھاگ کی ایکشتا کے پرشے۔ اور ان ساماجک کرانتی سمبندھی بھاگ کی اچھیا ہوتے ہوئے بھی پورتی کرنے میں اسمرتھ سا پرتیت ہونے لگتا ہے اس سمیلن پر آریہ سماج کراس ناشک ایکشتا تھا بھرم سو لگ اسمرتھتا کو نکال پھینکنے کا نشچے کرتا ہے دوسرے شبدوں میں اس پرکار کہا جا سکتا ہے کہ اس سمیلن کے اوسر پر آریہ سماج اپنا بھاوی کرانتی کاری (REVOLUTIONISING) پروگرام نشچے کرے گا:

یہ سمیلن آریہ سماج کے جیون میں کتنے مہتو کا ہے اس کا وچار آریہ جنتا سویم کر سکتی ہے۔ سمیلن کو ادھک سے ادھک سپھل بنانا آریہ جنتا کا ایک بڑا کرتویہ ہے پرنتیک آریہ سماج کو ابھی سے سمیلن کو سپھل بنانے کے سمبندھ میں اپنے اپنے ییہاں آوشیک یوجنائیں آرمبھ کر دینی چاہئیں تتھا سمیلن کو وشیش سپھل بنانے کے سمبندھ میں اپنے اپنے ہرمولیہ پرامرش سے سواگت کارنی سبھا کو کرتارتھ کرتے رہنا چاہئے۔ ہمیں وشواس ہے کہ آریہ جنتا اپنے اس مہتو پورن سمیلن کو سپھل بنانے میں کوئی پریتن اٹھا نہ رکھے گی ۔۔۔

ساماجک جگت

آریہ سماج میانی کا چناؤ

آریہ سماج میانی ضلع شاہ پور کا سالانہ انتخاب ۱۴ جولائی کو مندرجہ ذیل پرکار ہؤا:-

لالہ جیون مل جی پردھان۔ حکیم ہر رام جی اپ پردھان۔ مہاشہ شیو داس دھون منتری۔ مہاشہ چونی لال آنند اپ منتری۔ لالہ گرداس مل ابیل خزانچی۔ لالہ کرشن لال آنند اشٹم رین۔ مہاشہ چونی لال وہاس سٹور کیپر۔ لالہ بھگت رام جی بی اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر آریہ گرل مڈل سکول

(شیو داس دھون منتری آریہ سماج میانی)

آریہ یووک سماج کراچی کا چناؤ

پریسیڈنٹ سیٹھ چمن لال۔ وائس پریزیڈنٹ مسٹر نرسنگھ دیو۔ سکریٹری مسٹر ای۔ ایم تیسر جائنٹ سکریٹری مسٹر ویربھان۔ جنرل سکریٹری مسٹر جگجی لال۔ اسسٹنٹ سکریٹری مسٹر لال چند خزانچی۔ مسٹر بشمبر داس :

(دیربھان جائنٹ سکریٹری آریہ یوویک سماج)

آریہ سماج اوچ کے سماچار

مسٹر نے سنتری ٹیک چند جی ۹ دن لگاتار اپنے منوہر اپدیشوں سے ہمیں کرتگیہ کیا جس سے کئی

سجنوں نے روزانہ ہون اور سندھیا کرنے کا پرن کیا۔ اور کئیوں نے مانس چھوڑ دیا۔ انت میں برہمچاری مسٹر میاں جی نے برتکم ستوتی پڑھا کر یگیوپویت دھارن کیا اور کیبر اتر لعل میں یگیوپویت دھارن کر دو دن تک لوگوں کو اپدیش دے کر کرتارتھ کیا جس کے لئے آریہ سماج ان کا دھنیواد کرتی ہے

(۲) ۲۸ ساون کو سالانہ انتخاب ہؤا: مسٹر میاں کو ٹو رام جی۔ آپ پردھان مہاشہ گوبند رام۔ منتری مہاشہ جھانگی رام۔ اپ منتری مہاشہ راد ھو رام۔ پستکادھیکش مہاشہ گوت رت جی۔ کوشادھیکش دھنو رام کے نشچیت ہوئے (دھنو رام آریہ۔ اوچ ریاست بہاولپور) :

مصنوعہ

اسٹار

ٹریڈ مارک

رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ستمبر ۸۴۹۱۹

صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

قریباً پچاس سال کی مشہور ہندوستانی دوا

گود کے بچوں کی ایک ہی دوا

پودینہ ہرا (REGD) اصلی عرق پودینہ قیمت کلاں شیشی چودہ آنہ (۱۴) محصول چھ آنہ (۶) خورد شیشی دس آنہ۔ ڈاک محصول چھ آنہ (۶) :

(بدہضمی۔ ریاح اور بچوں کے پیٹ چھو لینے میں از حد مفید ہے)

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ بدہضمی کی علامتیں اس سے جلد رفع ہوتی ہیں خاص کر گود کے بچے اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ایسی حالت میں بے ضرر ہونے کی وجہ سے آپ بلا تشویش اسے بچوں کو دے سکتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی۔ دودھ کی رفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے نمونہ کی شیشی قیمت تین آنہ :

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے مقامی ایجنٹ سے خریدیں :

تندرست بچہ سب کو پیارا لگتا ہے!

لال شربت (REGD) قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ڈاک محصول ... بچے۔ لڑکے اور پرسوتی کی طاقت۔ کون اپنے بچے کو فربہ اور مضبوط دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔ بچوں کے لئے لال شربت آبحیات طاقت ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے اسے بخوشی تمام پیتے ہیں۔ اس سے ان کی ہڈیاں مضبوط جسم قوی اور چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی کو پورا کرنے کی اس میں عجیب طاقت ہے۔ نمونہ کی شیشی دو آنہ :

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں بلا قیمت ہیں نئی دوائیوں کی فہرست اور ۱۹۳۷ء کی جنتری ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے

نوٹ۔ یہ دوائیں ہر جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ کی کفایت کی غرض سے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے!

ایجنٹ لاہور میں۔ جناب مینیجر صاحب پیسہ اخبار

بچھو کی دوا

پچاس سال کی سخت محنت اور جستجو سے حاصل کردہ

اس دوا کے لگاتے ہی زہری بچھو کا زہر فوراً دور ہو جاتا ہے اور روتا ہوا آدمی ہنسنے لگتا ہے

ملنے کا پتہ:- گورو کل ستنا تک فارمیسی دہلی نمبر (۱۱)

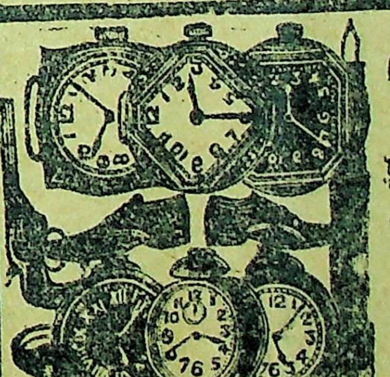

آم کے آم۔ گٹھلیوں کے دام

چار روپے آٹھ آنے میں دس بیش بہا اشیاء بالکل مفت!

(۱) ہمارا اوتو مدھو منی جو ربرسان کشیا سے بالکل پاک ہے۔ طبیعت کو معطر اور دل کو خوش کرتا ہے۔ اس سے تازہ جوانوں کی سی طاقت حاصل ہوتی ہے :

(۲) مرہم داد بارہ گھنٹے کے اندر اندر پرانے سے پرانے داد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ لطف یہ کہ نہ درد ہوتا ہے نہ جلن ہوتی ہے قیمت ۳ روپیہ ...

... ڈبیہ یا شیشیوں کے خریدار کو یا دو کو ملا جلا کر خریدنے والے کو

انعامات۔ دو ذی رسٹ واچ دو انسٹنٹ پاکٹ گھڑیاں۔ ایک برما ٹائم پیس گارنٹی دس سال۔ ایک ... پین۔ ایک پستول۔ ایک کیمیکل گولڈ کی انگشتری۔ ایک جوڑا کفس ... زمائش کے ہمراہ بھیجے جاتے ہیں۔ پیکنگ ڈاک کے مصارف بذمہ خریدار ہیں :

... کے سی پانڈے اینڈ کمپنی ۶۹ راجہ کٹڑہ۔ کلکتہ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

چھانیا منڈی میں ویدک دھرم کی گونج

پنڈت تیرتھ رام آریہ اپدیشک نے تین دن یہاں رہ کر دیانند کا پیغام لوگوں کو سنایا اور ایک دن جب ۱۱۷/۱۲ کے شدھ شدہ مہاشیوں کے ... پرچار کروا دیا۔ جس کا پربھاؤ بہت ہی اچھا ہوا۔ یہاں آریہ سماج نے پرچار کے لئے بڑا بیج بویا ہے۔ اگر سبھی تھوڑا سا بھی دھیان یہاں کی طرف دیں۔ تو بہت سارے لابھ کی آشا ہے۔ (اپچرج مل آریہ منتری آریہ سماج چھانیا منڈی۔ ملتان)

آریہ سماج ظفروال

آریہ سماج ظفروال کسی وقت اپنے عروج پر تھی۔ مگر جب سے ڈاکٹر کانشی رام جی ساہنی پردھان آریہ سماج اور شہر کی مرتیو ہو گئی۔ تب سے یہ نیچے گرتی چلی گئی۔ چنانچہ اس وقت اس کے ساپتاہک ادھیویشن بھی بند ہیں۔ پھاٹک جس میں سماج لگا کرتی تھی۔ تین ماہ سے وہ بھی گرا ہوا پڑا ہوا ہے۔ ادھیکاریان سماج بالکل سست اور اداسی بنے بیٹھے ہیں۔ اور اسی طرف سے غافل ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو چاہئے کہ اپدیشک بھیج کر آریہ پرشوں کو گہری نیند سے جگائے۔ اور ان کے فرض سے انہیں سوچیت کرے۔ (گردھاری لعل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ظفروال ضلع سیالکوٹ)

آریہ سنستھاؤں کو دان

مہاشہ پرکاش مسرو جی نے اپنی کنیا کے نام کرن سنسکار کے اوسر پر آریہ سماج کراچی کو بھی سمرن کیا۔ اور گیارہ روپیہ ساماجک ندھیوں کو دان دیا۔ (رشی رام اپ منتری آریہ سماج کراچی)

گنگا رام اناتھ ودیارتھی آشرم کا نتیجہ

پنڈت گنگا رام اناتھ ودیارتھی آشرم لاہور کے دو ودیارتھی پراگیہ کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ جو دونوں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں۔ داتی پرشوں کو سہایتا کرنی چاہئے۔ یتیم بچہ کوئی ملے تو اس کو آشرم میں بھیج دیں۔ (ادھشٹاتا اناتھ ودیارتھی آشرم سوتر منڈی لاہور)

ودیا پرچارنی سبھا جینت پور

ودیا پرچارنی سبھا جینت پور ضلع ہوشیارپور ایک پہاڑی مقام پر عرصہ ۱۴ سال سے ودیا پرچار سبھا کا کام کر رہی ہے۔ اس کے آدھین ایک سنسکرت مہاودیالیہ ہے۔ جس میں پراگیہ وشارد تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کو کاریوں نے ہر طرح سے اکھاڑنے کا یتن کیا۔ مگر ماتا کی دیا سے کام چلتا رہا۔ اب عرصہ دو سال سے ایک سناتن پاٹھ شالہ قائم کر لی ہے۔ اور جو دھن ودیا پرچار کے نام پر آتا ہے۔ وہ لوگوں کو بہکا کر اپنی طرف اکٹھا کرتے ہیں۔ ایسی چند چپڑاسی جو باہر جا کر دھن لایا کرتا تھا۔ وہ دھن سناتنی پاٹھ شالہ میں دیتا ہے۔ اور نام ودیا پرچارنی سبھا کا لیتا ہے۔ ودیا پرچارنی سبھا کی مخالفت اس لئے ہے۔ کہ آریہ سماج کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ مدد کرنا آپ کا دھرم ہے۔ (ٹھاکر دیال رام منتری ودیا پرچارنی سبھا)

آریہ سماج ریلوے اسٹیشن جیند جنکشن

(گوڑ دکل ڈبھاگ) اس سماج کے ہفتہ واری ست سنگ اچھے ہوتے ہیں۔ حاضری کافی ہو جاتی ہے۔ بچوں کی تعداد اچھی ہوتی ہے۔ بچے بڑے پریم اور جوش سے دھارمک بھجن گاتے ہیں۔ ۱۴ جولائی کے ہفتہ واری ست سنگ میں ایک لڑکے مسمی امراؤ سنگھ ولد جہانگیر عمر ۱۶ سال قوم جاٹ ساکن روہتک ضلع کو جو کچھ عرصہ سے دھرم سے پتت ہو کر عیسائی ہو گیا تھا۔ اس کی درخواست پر شدھ کیا گیا۔ اور یگیوپویت دھارن کرایا گیا۔ لڑکے نے دھرم سے پتت ہونے کا پشچاتاپ ...

سدھانتوں کے متعلق پستکیں وغیرہ

امورتی سدھانت اردو ۳/ ۔ اس میں مورتی پوجا کی زبردست دلائل سے تردید کی گئی ہے
آریہ سدھانت کی تحقیقات اردو ۱/ نستے پرکاش ہندی ۱/
الہام اردو ۱۲/ کونسی پستک الہامی ہو سکتی ہے۔ اس میں مفصل حالات ہیں
تین ہستیاں۔ اردو ۱۲/ یعنی ایشور جیو اور پرکرتی پر مفصل مضامین۔ شرادھ وچار ہندی ۱/ ویدک شاستر ہندی ۲/ مرتک شرادھ پردار تاپ اردو ۲/ کمیٹی اردو ۱/ مردہ ضرور جلانا چاہئے اردو ۱/ آرش پتری یگیہ ہندی ۳/ مرتک شرادھ پر مفصل پستک ۱/ فہرست کتب ہندی اردو انگریزی مفت
ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ لاہور

کون ہے جس کو فائدہ نہیں ہوا ؟
فوراً اثر دکھلانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

بال سدھا
بچوں کو طاقتور، خوب صورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ۔ محصول ۹ آنہ

دراکشاسو
جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا۔ قبض، بدہضمی، کمزوری، کھانسی اور بے خوابی کو دور کرتا ہے۔ قیمت بڑی بوتل دو روپے۔ چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے دھوکے سے نقلی دوا نہ خرید کر
منگانے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

لین دین کرنیوالو! خبردار! اپنا یہ سب سے زیادہ مفصل مکمل اچھا اور سستا رہنما فوراً خرید لو
کشور چند وکیل کا
ساہوکارہ قانون
دوسرا ایڈیشن ۲۲۰ صفحے
قرضخواہ کو ہر بات مثالیں دیکر فارم بھر کر سادہ اردو میں سمجھائی گئی ہے۔ (ٹریبیون)
"اسکی موجودگی میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی" (دیر بھارت) "اس کو پاس رکھ کر ہر شخص ان قانون کی زد سے بچ سکتا ہے" (پرتاپ) "تمام باتیں اسکی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں ہر ساہوکار اور دیگر تمام لوگوں کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے" (ملاپ)۔ اس میں اردو انگریزی دونوں زبانوں میں مکمل ایکٹ اور قواعد بھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ پتہ:-
ہر جگہ ہر تاجر کتب یا لاء ایکسپرٹ الہ ہاؤس فاضلکا

بچوں کی طاقت بڑھانے والا!
ڈونگرے کا
بال امرت
تمام ہندوستان میں مشہور دوا کو
اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں!
لاہور ایجنٹ — لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کیا۔ علاوہ آشندہ اپنے آبائی دھرم پر قائم رہنے کا پرن کیا ۔

(دیپ لعل اُپ منتری) ۔

الموڑہ کا اُتسو - آریہ سماج اناتھ آلیہ اور بیدرن دیوی آریہ کنیا پاٹھ شالہ الموڑہ کا اُتسو ۵ سے ۱۲ جولائی تک سمارود سے ہؤا۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی لکشمانند جی۔ پنڈت برہمادت پانڈے آدی مہانو بھاوؤں کے دیاکھیان اور اُپدیش ہوئے۔ برہمچاری لکشمن نے بان دویا کے کھیل دکھائے ۔

(کرپا ناتھ ادھشٹاتا) ۔

ٹبی قیصرانی میں آریہ سماج کی قائمی - اخیر دسمبر ۱۹۳۰ء میں آریہ سماج تونسہ کے سالانہ جلسہ پر اُپدیشک مہانو بھاؤ پدھارے تھے۔ جلسہ ختم ہونے پر ہم وہاں سے پنڈت شانتی پرکاش اُپدیشک۔ جگدیش چندر بھجنیک کو یہاں ہمراہ لائے۔ ان کے اُپدیشوں اور بھجنوں سے عوام الناس پر اچھا اثر ہؤا۔ جس سے یہاں یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو آریہ سماج ستھاپت کی گئی۔ انتخاب حسب ذیل ہوا:۔

پردھان مہاشہ چندر بھان جی۔ اُپ پردھان مہاشہ رنگ لعل منتری مہاشہ جانکی رام جی۔ اُپ منتری گیلا رام وثیقہ نویس خزانچی مہاشہ جگدیش چندر جی۔ لائبریرین مہاشہ میگھراج جی اُسی وقت سے اس سماج کا ہفتہ واری ست سنگ نیم انوسار ہوتا ہے۔ ہون۔ پرارتھنا۔ بھجن ہوا کرتے ہیں۔ بلکہ اب تین چار ہفتوں سے دو ایک اُپدیش دیکھیر بھی ہوتے ہیں۔ حاضری پہلے کی نسبت دگنی تگنی ہو جاتی ہے۔ ہر روز شام کو آریہ کمار مل کر سندھیا اور بھجن کرتے ہیں۔ اس سماج کی طرف سے ہندی کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ جس کے ادھشٹاتا پنڈت درگا پرشاد شاستری ہیں۔ سبھاسد بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس دوران میں ایک نوداسنسکار ایک جات کرم اور ایک نام کرن ویدک ریتی سے ہو چکے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہارڈک دھنواد کرتے ہیں۔ کہ جس نے پنڈت آتما دیو جی بھجنیک کو یہاں پرچار کے لئے بھیجا۔ پنڈت جی کے ۱۰تا ۱۸ جولائی اُپدیش و بھجن ہونے پر عوام الناس پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس علاقہ کے لوگ پہاڑی اور پرانے خیالات پر چلنے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے آس پاس اور گرام ہائے بھی بکثرت ہیں جہاں اس وقت تک ویدک دھرم کا سندیش نہیں پہنچا۔ ہم بھی آس پاس کے گراموں میں جب جاتے ہیں۔ تو آریہ دھرم کے بارے میں انکو آگاہ دیتے ہیں۔ بلکہ خاص طور پر اُن کے پدھارنے پر ہم لوگ اُن کے ہمراہ جا کر گراموں میں ویدک پرچار کرا دینگے۔ اور یہ بھی نشچہ ہؤا ہے۔ کہ اس سماج کا اپنا علیحدہ مکان آریہ سماج مندر بنایا جاوے اور اس میں مکان پاٹھشالہ ہندی بھی بنایا جاوے۔ چند مہانو بھاوؤں نے تو اس امر کے لئے دان دینے کا اقرار کر دیا ہے۔ مگر ہمارے گرام کی مالی حالت کمزور ہے۔ اس لئے خاص طور پر اس شبھ کام کے لئے ٹبی قیصرانی نواسی بھائیوں سے (جہاں کہیں ہوں) اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ شبھ کام میں جتنا دان چاہیں جلدی ہی بنام سکرٹری آریہ سماج ٹبی قیصرانی بھیج کر ہمارے بوجھ کو ہلکا کرنے کا یش پراپت کریں ۔

(گیلا رام وثیقہ نویس اُپ منتری آریہ سماج ٹبی قیصرانی)

تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازی خان) ۔

آریہ سماجوں سے نویدن - آریہ سماج کا کرڈ داڑی گرگاؤں بمبئی نمبر ۴ نے نشچہ کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا راشٹریہ کاریہ نامک ایک پستک پرکاشت کیا جائے۔ جس میں سمت پر آریہ بھائیوں نے راشٹریہ کاریہ میں جو بھاگ لیا ہے۔ اس کا پُورن ورن رہے۔ جس سے سنسار کو ودت ہو جائے۔ کہ جہاں دھارمک کیشتر میں آریہ سماج اگرسر ہے۔ وہاں وہ راشٹریہ کال میں بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ گت ستیاگرہ آندولن میں سہسروں آریہ بھائیوں نے راشٹریہ کاریہ کے لئے کاراواس کے کشٹ سہے کرپیا آپ نمن لکھت پرشنوں کے اُتر دے کر سہائتا دیجئے ہم کرتگیہ ہوں گے ۔

(۱) آپ کے یہاں سے کتنے آریہ بھائی کاراواس میں گئے؟ اُن کی نامادلی بھیجئے۔ کتنے سمے تک کاراواس میں رہے۔ اُن کو کتنا دنڈ ملا تھا ۔

(۲) آپ کے یہاں سے کوئی ڈکٹیٹر ہؤا ہو تو اس کا بھی نام لکھئے۔ (۳) جو لوگ کاراواس میں نہیں گئے۔ کنتو راشٹریہ کاریہ یا راشٹریہ آندولن میں بھاگ لیتے رہے۔ اُن کی بھی نامادلی بھیجئے (۴) آپ کے یہاں خاص راشٹریہ کاریہ کیا ہؤا سنکشپت ورنن لکھ بھیجئے ۔

(۵) راشٹریہ کاریہ کرنے والی آریہ مہیلاؤں تتھا بالکوں کا پربچے وشیش روپین دیجئے ۔

اس پرشن کا اُتر دیتے ہوئے دھیان رکھئے کہ سن ۱۹۲۱ء کے اسہیوگ آندولن میں جن آریہ بھائیوں اور دیویوں نے بھاگ لیا تھا اُن کا بھی ورنن آ جائے ۔

اس وشے میں سب پتر ویوہار سری لکشمن اودھ گیلا منتری آریہ سماج کا کرڈ واڑی۔ گرگاؤں بمبئی۔ نمبر ۴ سے کیجئے ۔

(نردیو شاستری ویدتیرتھ) ۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر آپ اپنی مفید ایجاد کو شہرت دے سکتے ہیں۔ فوراً ایک مرتبہ تجربہ کے طور پر اشتہار دیجئے ۔

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں۔ کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش۔ خرچ اور تکلیف سے بچاوے گی!

خطرہ! خطرہ!! خطرہ!!!

ہیضہ کے دنوں میں

اپنی خوراک اشیائے خوردنی اور صفائی کے متعلق احتیاطیں ضروری ہیں۔ مگر یہ

احتیاطیں

بھی کئی مرتبہ ناکام ثابت ہو جاتی ہیں۔ اور ایک معمولی سی بات ہیضہ کے اچانک حملہ کا موجب بن سکتی ہے۔ اور بہترین طبی امداد کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ لہذا ہمیشہ

امرت دھارا رجسٹرڈ

پاس رکھیں اور بوقت ضرورت اس کو بطور حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا کے استعمال کریں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھ دیں۔ مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوائیں کا غذ کی دیگر چار سو ادویات طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردماں جس کو ضرورت ہو مفت بھیجے جاتے ہیں۔

احتیاط: نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھاویں گی۔ صحت کے معاملے میں کبھی نقلی پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۳ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

دوتیہ آریہ مہا سمیلن بریلی

سواگت کارنی پتر کا نمبر (۲)

پہلی پتر کا پرکاشت ہونے کے بعد اس پتر کا سنکھیا نمبر ۲ دوارا ان باتوں پر کچھ پرکاش ڈالنا ہے۔ جن پر آگامی سمیلن کے ادسر پر آریہ جنتا کو وشیش وچار کرنا ہے ؛

آریہ جاتی کا رکشا کرنے والے آریہ پکھیول سنسکاروں جانیہ جیون کا رکشا کرنے والے آریہ پکھیول سنسکاروں پر دوں) پر ہاردوں۔ بھارتی دھنہا دنوں کی پورن تیار کہنا کرتے آریہ سوچک جنھوں۔ لیا شا بھیش تھا بھاونا کو پرتشٹھت رکھتے تھا پنچم سمیتا کی زہریلی لہروں کے سنگھرش سے آنے والے ناستکتا پورن اشبھ وچاروں کے پرواد سے آریہ جاتی تھا بھارتیہ جنتا کو بچانے کے لئے آریہ سماج کو ہر سنک یتن کرنا ہوگا ؛

آریہ مہا سمیلن کے ادسر پر آریہ جنتا کو ایک جٹ ہو کر اس سنبدھ میں آوشیک کریاتمک کاریہ کرم بنانا ہوگا ؛

آریہ سماج اپنے جنم کال سے دلت جاتیوں کے ادھار کا کاریہ کرتا رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ دیش کی انیہ بہت سی سنستھاؤں نے بھی آگے بڑھکر ہاتھ بٹایا ہے۔ دلت جاتیوں کے مانیہ ادھیکاروں کی رکشا کے لئے ہندو مہا سبھا نے بھی کچھ آندولن کیا تھا بھارت کی راشٹر مہا سبھا نے اپنے کراچی کے برہد ادھیویشن کے ادسر پر سپشٹ شبدوں میں دلت جاتیوں کے سمست مانیہ ادھیکاروں کی رکشا کرنے کی ذمہ داری اپنے بھاوی سوراجیہ شاسن کے سر پر دھاران کی ہے۔ کنتو دلت جاتیوں کو آریہ جگت سے پرتھک کرنے کی جو کٹھ شٹ تھا گرت پرچائیں آئے دن انا یوں دوارا کی جا رہی ہیں۔ اُن کو آریہ سنسکرتی سے الگ کر دھرمی بنایا جا رہا ہے۔ تھا اُن کی اُنتی کے مارگ میں یکا یک پر جو نانا پرکار کی دینک تھا ادینک ودھرمی ایجینسیوں دوارا ادھائیں اُپستھت کی جا رہی ہیں۔ اُن کی مدافعت کیول گھوشناؤں سے نہیں ہو سکتی۔ آریہ سماج دلت جاتیوں کی رکشا تھا ستکار کے سنبندھ میں جو کچھ کر رہا ہے سو کسی سے چھپا نہیں ہے۔ تھا پی اتنے سے سنتوش نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماج کو تو ایک بار پورن شکتی لگا کر اس اچھوت پن کے بھیانک روگ کی چکتسا کرنی ہوگی۔ اور دھرم جلتا سو کام چھوڑ کر شیگھر ہی کرنی ہوگی۔ ودھرمی شکتیوں کے ہر پرکار مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہونا ہوگا۔ ہر پرکار کے کشٹ سہنے کے لئے سموداے ہیں پر تیک آریہ سماج کو تیار ہونا ہوگا۔ سمیلن میں اُپستھت ہو کر آریہ جنتا کو اس دشا میں اپنا کرانتی کاری کاریہ کرم بنانا ہوگا ؛

ورتمان جات پات کے بندھنوں کے ہوتے ہوئے آریہ جاتی کا سنگٹھت ہونا بہت کٹھن ہی نہیں اَپتو اسمبھو ہے۔ دلت ادھار تھا شدھی آدی کے کاریہ میں یہ ایک زبردست بھینکر رکاوٹ ہے۔ اس کو ہٹانے کے لئے آریہ سماج کچھ پریتن کر رہا ہے۔ کنتو جتنے ویگ سے یہ کاریہ ہونا چاہیئے تھا۔ سو نہیں ہو رہا۔ اس لئے اس سمیلن کو اس سمسیا پر گمبھیر وچار کر کے اس کے ناش کے آوشیک کاریہ کو وشیش گتی دینے کے سنبندھ میں بھی وشیش نشچے کرنا ہے ؛

راج نیتی آریہ دھرم کا پرمکھ انگ ہے۔ آریہ سماج اپنے دھرم سے راج نیتی کو پرتھک نہیں کر سکتا۔ راج نیتی کے سنبندھ میں آریہ سماج کے اپنے دردھ تھا سوتنتر سدھانت ہیں۔ آریہ سماج اپنی پاون دھرم ویدی سے اُنکی نربھیتا پوروک گھوشنا کر رہا ہے۔ اور اب جبکہ دیش میں نانا پرکار کے اچھے اور برے پروادیہ تھا پاشچاتیہ راج نیتک سدھانت گھر کئے ہوئے ہیں۔ تو آریہ سماج کا یہ پرمکھ کرتویہ ہے۔ کہ وہ آریہ جاتی کے مارگ درشک کی حیثیت سے آدرشک ویدک۔ راج نیتک سدھانتوں VEDIC POLITICAL CONVICTIONS کی آریہ سمیلن کے ادسر پر سار وبھوک روپ میں گھوشنا کرے۔ تھا ان سدھانتوں کو ادھک سے ادھک دیش میں پرچار کرنے کی یوجنا کرے آریہ سماج ایک کشن کے لئے بھی پرادھینتا سہن نہیں کر سکتا۔ آریہ سماج اپنے ہر ایک سدسیہ سے یہ آشا رکھتا ہے۔ کہ وہ اپنی جنم بھومی کی سوتنترتا کے لئے ویدک آدرش کے انوسار بھرسک پریتن کرے۔ کنتو آریہ سماج ایک سروتنتر دھرم سنگھ کے ناطے کسی دیش یشیش کی کانگرس آدی سنستھا سے اپنے کو سمبندھت نہیں کر سکتا۔ ہاں اپنے آدھین ویدک راج نیتی کا پرچار کرنے کے لئے آریہ سجنوں کی ایک سنستھا نرمان کر سکتا ہے کسی دیش ویشیش کی پرچلت راج نیتک دھاراؤں (CURRENT POLITICS) کے سنبندھ میں آریہ جاتی تھا دیش واسیوں کے ہت کی درشٹی سے سار وبھوک روپ سے آریہ سماج اپنے انوکول تھا پرتی کول وچاروں کی گھوشنا کر سکتا ہے۔ آگامی آریہ سمیلن کے ادسر پر اس سمبندھ میں آریہ جنتا کو اپنے منتویوں کا پرکاش کرنا ہے۔ کمشنگ لا بھا تھوا پارسپرک میل کے وچار سے راج نیتی کے اندر کسی سمپردائے وشیش کی انوچت سامپردائک (CUMMUNAL) مانگوں کا سویکار کیا جانا آریہ سماج ایک کشن کے لئے بھی سہن نہیں کر سکتا ؛

بھارت دیش میں سودیشی آندولن کا شری گنیش آریہ سماج نے کیا ہے۔ وہ آریہ سماج ہے۔ جس نے سودیشی بھاشا۔ سودیشی دیش۔ سودیشی بھاؤ۔ سودیشی وستر اور وستروں کے پرچار میں اپنے آرمبھ کال سے وشیش کاریہ کیا ہے۔ اس سمیلن کے ادسر پر سودیشی وستر تھا وستروں کی وشیش پردرشنی کی یوجنا بھی کی جا رہی ہے

آریہ جاتی کے انترگت لگ بھگ دو کروڑ ایسے لوگ ہیں۔ جن کو مردم شماری کے سرکاری کاغذوں میں (ANIMISTS) وغیرہ ناموں سے پکارا ہے اور اُن کو آریہ جاتی سے پرتھک دکھلایا جا رہا ہے۔ ست پنتھی آدی سموداے سب انہیں میں گنے جاتے ہیں لیپنے ریتی ودھاروں تھا دھارمک وچاروں کی درشٹی سے یہ سب لوگ آریہ جاتی کے انگ ہیں۔ اور آریہ سماج ایک کشن کے لئے بھی ان کا اپنے سے پرتھک کیا جانا سہن نہیں کر سکتا۔ دھرمیوں دوارا اُن کو آریہ جاتی سے پرتھک کرنے کی جو یوجنا چل رہی ہے۔ اس پر وچار کرنے کے لئے آریہ سمیلن سے بڑھکر اور کون سا شبھ اوسر ہوگا ؛

افریقہ۔ ماریشس۔ فجی۔ کینیا آدی بھارت کے پردیشوں میں آریہ جاتی کے لاکھوں لال نواس کرتے ہیں۔ اُن کا جیون جس سنکٹ میں بیت رہا ہے۔ اُس کا کسے پتہ نہیں اپنے دھارمک آچار وچاروں کی رکشا کے سنبندھ میں بھی اُن کو آئے دن کٹھنائیوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اُن کو ان سنکٹوں میں سہائتا دینے تھا اُن پردیشوں میں دھرم پرچار کے کاریہ کو وشیشتا کے دینے کے سنبندھ میں اس اوسر پر وشیش وچار کرنا ہے۔ امریکہ آدی دیشوں میں آج کل آریہ دھرم کے پرتی نرنتر سنہ بڑھ رہی ہے تھا اسبات کی وشیش آوشیکتا محسوس کی جا رہی ہے کہ وہاں کسی پرکار ویدک جیوتی کا پرکاش کیا جائے۔ اس سمیلن کے شبھ اوسر پر آریہ جنتا کو اس سنبندھ میں بھی وشیش وچار کرنا ہے۔ اور وشیش پرچار کے کاریہ کو پرگتی دینا ہے ؛

سمیلن کی تتھیوں کے سنبندھ میں گت ۳۰ جون کی سواگت کارنی سبھا میں بہت وچار ہونے کے اُپرانت دسہرے کی چھٹیوں میں تاریخ ۱۷ سے ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۱ء تک کرنا طے پایا ہے۔ سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو تتھیوں کی سویکاری کے لئے لکھا گیا ہے۔ سویکاری آنے پر سماچار پتروں میں گھوشنا کر دی جائے گی ؛

سنیکت پرانت میں تھا انیہ پرانتوں میں ڈیپوٹیشن کا کاریہ آرمبھ ہو رہا ہے۔ سواگت کارنی کے سبھا سد بنائے جا رہے ہیں۔ یہ سمیلن سنیکت پرانت میں ہو رہا ہے اس لئے سنیکت پرانتیہ آریہ سماج کو ادھک سے ادھک سنکھیا میں سواگت کارنی سبھا کے سبھا سد بنانے چاہئیں۔ ہر جگہ ڈیپوٹیشن پہنچنا سمبھو نہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں کو خود سبھا سد بنانے کے کاریہ کو آرمبھ کر دینا چاہئے۔ سواگت سمتی کے کاریالیہ سے رسید فارم منگانے کی بھی کرپا کریں۔ سواگت کارنی سمتی کے سبھا سد کی فیس پانچ روپے ہے ؛

جہاں جہاں ڈیپوٹیشن پہنچے۔ وہاں وہاں کے سماجوں کو اسکی وشیش سہائتا کرنی چاہئے ؛

نویدک :-

شیام سروپ ستیہ ورت	راما نند سنیاسی
سواگت ادھیکش	ودتی دھرم پا گڑ
	ہر نسا تیو
	پر دھان منتری

اگر آپ کامیاب تاجر

بننا چاہتے ہیں۔ تو اپنی دوکان کا اشتہار پرکاش میں دے کر بن سکتے ہیں۔ جلد اپنا اشتہار بھیج کر آزمائش کیجئے۔ پھر آپ خود بخود اشتہار بھیجا کریں گے ؛

٨٢٥

حکیموں ویدوں ڈاکٹروں کیلئے نہائیت ضروری اعلان!

آل انڈین میڈیکل سوسائٹی اس غرض سے قائم کی گئی ہے۔ کہ ویدوں، حکیموں، ڈاکٹروں وغیرہ کو اُن کی اصلی طاقت معلوم کرا کر اُن کے اندر پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دُور کرایا جاوے۔ اور اس امر سے پرچار کیا جاوے۔ کہ سندات اور سرٹیفکیٹ کی کیا قیمت ہوتی ہے۔ اس سوسائٹی کا ہر مرد و عورت بلا امتیاز مذہب و ملت کے جو بھی آیورویدک، یونانی حکمت یا ہومیوپیتھک وغیرہ کے کسی بھی حصہ سے شوق رکھتا ہو ممبر بن سکتا ہے۔ ہر ممبر کو ممبری کا سرٹیفکیٹ M.A-M.S کا مفت دیا جاتا ہے۔ جو کہ ہر ممبر اپنے نام کے ساتھ لکھ سکتا ہے۔ ممبری کی فیس داخلہ پانچ روپے اور سالانہ چندہ دو روپے ہے۔ ہر ممبر کو سوسائٹی کی طبع شدہ کتب نصف قیمت پر دی جایا کریں گی۔ سوسائٹی کے ہر ممبر کو اولڈ انڈین میڈیکل کالج کے اگزیمینر کے اختیارات ہوں گے۔ جن کو وہ چاہے امتحان لے کر سفارش کر کے سرٹیفکیٹ منگوا سکتے ہیں :

اولڈ انڈین میڈیکل کالج

برنالہ میں سنہ ١٩٢٦ء سے جاری ہے۔ سنہ ١٩٣٠ء میں گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ اب ١٥ جون سنہ ١٩٣١ء مطابق جیٹھ ہاڑ سمت ١٩٨٨ کو بموقعہ سلور جوبلی مالک و پرنسپل صاحب آل انڈین میڈیکل سوسائٹی کے ماتحت آ چکا ہے۔ ہر بالغ مرد و عورت حسب قواعد کالج سے سند حاصل کر سکتا ہے۔ قواعد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ کالج باقاعدہ طور پر گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ اور غریب مسافروں اور ناداروں کے لئے ایک لنگر بھی جاری ہے :

(١) ایک دن کے لئے کالج میں آ کر یا انڈین میڈیکل سوسائٹی کے کسی ممبر کے پاس امتحان دے کر اپنے کام کی تسلی کرا دے کہ ذاتی حکمت وغیرہ کے کام سے بخوبی واقف ہے۔ اور کر سکتا ہے۔ (٢) جس سے حکمت کی تعلیم حاصل کی ہو۔ اس سے اس امر کی تصدیق کہ فلاں جماعت کے لائق ہے۔ (٣) پانچ معززین کی تصدیق کہ یہ کام حکمت کر رہا ہے۔ اور جانتا ہے۔ اس صورت میں ہر شعبہ کی پہلی جماعت کے لئے دو سال۔ دوسری جماعت کے لئے تین سال اور تیسری جماعت کے لئے چار سال سے کام کرنے والا ہو۔ (٤) سب سے بڑی یعنی چوتھی جماعت کے لئے مصنف کتاب ہو یا ١٦ صفحہ کا ایک جواب مضمون درخواست کے ہمراہ آنا چاہئے۔ فیس ہر شعبہ کی پہلی جماعت کے لئے عہ۲ روپیہ۔ دوسری جماعت کے لئے للعہ۳ روپیہ۔ تیسری جماعت کے لئے للعہ۴ روپیہ اور چوتھی یعنی سب سے بڑی جماعت کے لئے ٥ روپیہ مقرر ہے :

نام جماعتیں

آیورویدک (١) وشید راج (٢) کوی راج۔ (٣) ویدمارتنڈ۔ (٤) آیوروید آچاریہ :
یونانی حکمت (١) طبیب حاذق۔ (٢) حکیم حاذق۔ (٣) عمدۃ الحکماء (٤) شمس الحکماء :
ہومیوپیتھک (١) ایل۔ ایم۔ ایس۔ ایچ۔ (٢) ایم۔ بی۔ ایچ۔ (٣) ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ (٤) ایم۔ ایم۔ ایچ :
بایوکیمک (١) ایل۔ بی۔ ایس (٢) ایم۔ بی۔ ایچ (٣) ایم۔ بی۔ ایس۔ (٤) ڈی۔ بی۔ ایس :
الیکٹرو ہومیوپیتھک (١) ایل۔ سی۔ ایس۔ (٢) بی۔ سی۔ ایس (٣) ایم۔ سی۔ ایس (٤) ڈی۔ سی۔ ایس :
علاج دنداں (١) ایل ڈی ایس (٢) بی۔ ڈی ایس۔ (٣) ایم۔ ڈی۔ ایس (٤) ڈی۔ ڈی۔ ایس :
علاج چشم (١) ایل۔ او۔ پی ٹی (٢) بی۔ او۔ پی۔ ٹی (٣) ایم او۔ پی۔ ٹی (٤) ڈی او۔ پی۔ ٹی :

طبی کتب

اب یہ مکمل فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ اس سوسائٹی کے ماتحت ہر ماہ کم از کم ایک طبی کتاب شائع کی جایا کرے۔ جس میں کہ ہندوستان کے ہر حصہ کے وید، حکیم، ڈاکٹر صاحبان اپنے تجربات بھیج سکتے ہیں۔ جن اصحاب کے تجربات ان کتب میں شائع ہوں گے۔ اُن کو یہ کتب مفت ملا کریں گی۔ تجربات میں عبارت عام فہم اور ادویات ایسی ہوں جو کہ ہر جگہ آسانی سے مل سکتی ہوں (خواہ یونانی ہوں۔ یا ویدک)

جس صاحب کا مضمون اچھا ہوگا۔ وہ شائع ہوگا۔ اُن کا نام مضمون کے شروع میں درج کیا جاویگا۔ اس لئے مضمون روانہ کرتے وقت اپنا پورا نام و مکمل پتہ ضرور لکھا کریں۔ یہ کتاب کم از کم ایک سو صفحہ کی ہوگی۔ جس کی قیمت آٹھ آنے (٨/) ہوگی۔ سوسائٹی کے ممبر کو نصف قیمت پر ملا کرے گی :

نوٹ۔ آپ کالج یا سوسائٹی کی فیس کا ایک تہائی اخبار پرکاش لاہور کے دفتر میں بھیج کر جمع کرا سکتے ہیں۔ جس کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ باقی ہیں سند وی پی کر دیا کریگی۔ یا فیس کا ایک تہائی حصہ دفتر میں آنا چاہئے۔ بغیر پیشگی ⅓ حصہ کوئی سند جاری نہیں ہو سکتی :

جنرل سکریٹری نمبر ٩٣ - آل انڈین میڈیکل سوسائٹی - ہیڈ آفس برنالہ - ریاست پٹیالہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل ۳۵ ... | THE P... SH LAHORE | ... ان نمبر ۱۳۳۳

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

کرشن بی اے

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے ۵ر

جلد ۲۷ | ۱۸ ساون سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲ اگست ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۷ | SUNDAY 2 AUG 1931 | نمبر ۲۹

وید امرت

پراتہ کالی پرارتھنا

श्रों भग एव भगवाँ अस्तु देवास्तेन वयं भगवन्तः स्याम। तं त्वाभग सर्व इज्जोहवीति स नो भग पुर एता भवेह॥ ऋ०। ७।४१।५॥

"ہے سکل ایشوریہ سمپن جگدیشور! جس سے اس آپ کی سب سجن نشچے کر کے پرشنسا کرتے ہیں۔ سو آپ ہے ایشوریہ پرد! سنسار اور ہمارے گرہ آشرم میں اگرگامی آگے آگے ستیہ کرموں میں بڑھانے ہارے ہو جئے۔ اور جس سے سمپورن ایشوریہ یکت اور سمست ایشوریہ کے داتا ہونے سے آپ ہی ہمارے پوجیہ دیو ہو جئے۔ اس ہیتو سے ہم وِدّوان لوگ سکل ایشوریہ سمپن ہو کے سب سنسار کے اُپکار میں تن من دھن سے پرورت ہوں۔"

پراتہ کی پرارتھنا کا یہ پانچواں منتر ہے۔ جو برہم مہورت بستر سے اُٹھتے ہی پڑھنا چاہیے۔ اس میں پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ہماری ایسی رہنمائی کیجیے۔ کہ ہم نہ صرف اپنے گھر میں بلکہ سنسار میں ست کرموں کے کرنے میں آگے آگے بڑھتے جائیں۔ ارتھات ہمارا اُدیش بڑھنا ہے۔ پرنتو ست مارگ میں نہ کہ اَست مارگ میں۔ وہ لوگ بھولے ہوئے ہیں۔ جو مایا واد میں پڑ کر سمجھ لیتے ہیں۔ کہ وہ منش کے لکش کے نزدیک جا رہے ہیں۔ انہیں جاننا چاہیے کہ ان کا بڑھنا انہیں اپنے لکش سے دُور لے جا رہا ہے۔

اس میں سندیہ نہیں۔ کہ بڑے کرموں کے کرنے میں بھی بدھی کی بڑی ضرورت ہے۔ چتر بدھی والا ہی دوسرے کو ٹھگ سکتا ہے۔ نہ بدھی نے کسی کو کیا ٹھگنا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ جو بدھی مان ہے۔ وہ ایشور کو بھی ضرور پا سکتا ہے غلط ہے۔ بدھی تو ایک ہتھیار ہے۔ اسے جس طرح چاہو برت لو۔ اگر اسے اچھے کام میں لگا دو گے۔ یہ تمہیں اچھا بننے میں مدد دیگی۔ اسے برے کام میں لگا دو۔ تمہیں بد سے بدتر بنانے کا سادھن بنیگی۔ اسی لئے تو کہا گیا ہے۔ کہ بدھی ماتر سے پرماتما کو نہیں پایا جا سکتا۔ پرماتما کو پانے کے لئے وہی پوتر بدھی کی ضرورت ہے۔ اور وہ پرماتما کی کرپا سے ہی ملتی ہے۔ پس ست مارگ پر چلنے اور ست کرموں میں پرورت ہونے کا کوئی مول سادھن ہے۔ تو وہ پرماتما کی کرپا ہی ہے۔ اس لئے سب کرموں میں بڑھنے کے یوگیہ بننے کے لئے پرماتما سے ہی پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ اور یہی وید اپدیش ہے۔

پھر دوسری پرارتھنا یہ ہے۔ کہ ہمارے پوجیہ دیو آپ ہی ہو جئے۔ کیونکہ آپ ہی سمپورن ایشوریہ یکت ہیں۔ اور آپ ہی سمست ایشور کے داتا ہیں۔ منش کسی کی بھگتی کرتا ہے۔ تو اپنی حاجت روائی کے لئے۔ جو حاجت روائی کی طاقت نہیں رکھتا اس سے پرارتھنا کیا معنی کیا وہ مورکھ نہیں۔ جو ان لوگوں سے جیون مانگتا ہے۔ جو خود کال کا گراس بن گئے۔ یا بننے والے ہیں۔ کیا وہ شخص مورکھ نہیں۔ جو ان پر انیوں سے ایشوریہ مانگتا ہے۔ جو ایشوریہ کے لئے خود ترس رہے ہیں۔ جس شخص کے پاس جو چیز نہیں۔ اس سے وہ مانگنا مورکھتا ہے۔ اور اسی لئے مردم پرست پتھر پرست۔ قبر پرست اور ہر ایک قسم کے مادہ پرست مورکھ ہیں۔ منش کو جس کسی شے کی ضرورت ہے۔ وہ پرماتما کے آدھین ہے۔ اور وہی اس کو پردان کرتا ہے۔ اگنی جل۔ وایو۔ آن اوشدھی آدی انیک اپنے پیدا کئے اس نے پرانی ماتر کو سکھ بھوگنے کے لئے رکھے ہیں۔ تو انہ ایشوریہ بھی ہم اس سے پا سکتے ہیں۔ انیہ کسی سے نہیں۔ اس لئے ایشوریہ کی پراپتی کے لئے پرماتما سے ہی پرارتھنا کرنی چاہیے۔ ویدکا یہی اپدیش ہے۔

کنیاؤں اور ودھواؤں کیلئے وروں کی ضرورت

یوپی، پنجاب اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند سجن ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت لڑکوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آجکل آریہ سماج یا ہندو جنتا کے ودھوا آشرموں میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں۔ شادی ریکارڈ رہتی ہے۔ باقاعدہ کرائی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرانے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔

بابو بھائی پرشاد منیجر شادی دفتر موڑھالوالی نئی سڑک میکان پور

ورکی آوشیکتا

میری بہن کے لئے جو اگروال جاتی سے ہے۔ ہندی مڈل تھی پریاگ کی ودیا ونودنی پریکشا بھی پاس ہے۔ اور آیو ۱۶ سال سندر گورورن تھی سشیل ہے۔ سوت اور گانے آدی میں بھی رُچی رکھتی ہے گرہست کاریوں میں نپن ہے۔ ایک ایسے ور کی ضرورت ہے جو سشیل سوستھ پڑھا لکھا کام کاج میں نپن ہو اچھی آمدنی والا ۲۰ سے ۲۵ سال تک آیو کا ہو۔ ذات پات کا بندھن نہیں۔ پترا ویوہار کرتے سمے پورے حالات دیئے جائیں۔ ہم پہاری دھرم نشٹھ ادھکاری معرفت لالہ گھنشیام لال لوہیا بازار سرکی والا دہلی

ورکی ضرورت!

ایک شریف (جٹ) خاندان کی سولہ برس کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا سماجی خیالات کی ہندی خواندہ گھر کے سب کاروبار سے بخوبی واقف ہے۔ ور کم از کم انٹرنس پاس شتردو برسر روزگار اور شریف خاندان کا ہونا چاہیئے۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے۔

نمبر (۸۳۱)

معرفت منیجر اخبار "پرکاش" لاہور

آوشیکتا!

آریہ پتری پاٹھشالہ قادیان کے لئے ایک یوگیہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو ادھیاپکا مندرجہ ذیل گنوں سے یکت ہو وہ اپنا اصلی سرٹیفکیٹ امتحان پاس کرنیکا اور سرٹیفکیٹ کارکردگی بھیج دے (۱) آریہ شکشا سمتی کے مقرر کردہ نصاب کو پانچویں شرینی تک بخوبی پڑھا سکے۔ (۲) بھوگول بھارت ورش پنجاب ضلع آدی پڑھا سکے (۳) دھرم شکشا ہون سندھیا آدی سکھا سکے (۴) آریہ آچار و ویوہار رکھتی ہو عمر اور کم از کم تنخواہ جو لینی ہو تحریر کر بھیجیں۔

سیکرٹری آریہ پتری پاٹھشالہ قادیان ضلع گورداسپور

ورکی آوشیکتا ہے!

کسی بھی ویش جاتی سے ہو۔ شاستری، بی اے یا گورو کل سنا تک یا اس یوگیتا کا ہو کہ آمدنی کم از کم ایکسو روپیہ ماہوار رکھتا ہو۔ ہر طرح تندرست عمر ۲۲ اور ۲۶ کے درمیان آیو ہو۔ ودرڈھ آریہ ہو۔ خاص حالت میں ہندو جاتی ماتر سے سمبندھ ہو سکتا ہے کنیا گور ورن (گندمی رنگ) سنسکرت میں پرتھما پاس جالندھر مہا ودیالیہ میں ایف شرینی میں پڑھتی اور ہندی رتن پنجاب پاس اور ہندی بھوشن کی قابلیت رکھتی ہے۔ تندرست گرہ کاریہ میں دکش عمر ۱۶½ برس۔ منتری آریہ سماج کھٹ پور پوسٹ آموان ضلع مراد آباد

نوٹس!

ایک رسیکل اتین کھتری کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۳ سال ہے۔ اردو ہندی مڈل پاس ہے گھر کے کام کاج سے پوری طرح سے واقف ہے۔ کنیا کا پتا ڈسٹرکٹ بورڈ انجینئر ہے پٹیالہ بنی ابہار رہنے والا ہے۔ ایک لائق ور کی ضرورت ہے جو بارزگار ہو یا کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ اس پتہ پر جلد خط و کتابت کریں:۔

پی۔ ڈی سیٹھ اینڈ کمپنی

غازی پور (یو۔پی)

ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھشالہ بہت پور کے لئے ایک آریہ خیالات رکھنے والی ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے۔ جو پانچویں شرینی تک پڑھا سکے۔ ویتن حسب یوگیتا دیا جاوے گا۔ خط و کتابت اس پتہ پر کریں:۔

منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ بہت پور

تحصیل نکودر ضلع جالندھر

تنخواہ دار ایجنٹوں کی ضرورت

دراکشاسو۔ بال امرت

آیورویدک ادویات کے لئے آرڈر حاصل کرنے کے لئے تنخواہ دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے درخواستیں معہ ۲ کے ٹکٹ ڈاک کے انگریزی میں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں:

RAM PRASAD & Co
CHIRA BAZAR
BOMBAY. 2

بیماری کی جڑ مچھر ہی مچھر بد بو دار ہوا سے پیدا ہوتا ہی لیکن

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

اِن میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پُوَرن ویدک ریتی اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے استعمال کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں۔ اور مال ہمیشہ سٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے

امرت دھارا — آتشک تگرہ گولیاں — سپاری پاک

ڈوگرے کا بال امرت — آہار بھکشن یا جوہر ہضم — آنند پاک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز بستر بند آسن۔ ہون کنڈ درشہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ!

کئی لوگ جگہ بجگہ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور ان کو سوکھا ٹکڑا دیکر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں پر اتنا ہوتے ہی ان کو کئی چوں میں لے جاتے ہیں اور بھیک منگواتے ہیں۔ سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ ایسا تبھی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو اپنے گھروں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں کر دد ایسا کرنے سے باز آ جائیں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندر یہ اناتھ آلیہ نیدر سوراوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں ایسی دقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ لاہور ہیں ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجودہ مستقلوں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر بن سکتا ہے اور ہر ایک ممبر دیا جاتا ہے سکا سند اس کمپنی کا ممبر بن ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہر سال لگ بھگ ایک سو کے قریب اناتھوں کو اناتھ آلیہ میں داخل پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے حصہ کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ بلکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں رہنے کے ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لے لیا جاوے۔ اور ان کو اچھی شکشا دے کر قابل انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیر انند شرما

سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ بیدن ندر راوی روڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سُنار کی گتی

کشمیر گورنمنٹ کا اعلان!

سری نگر میں مسلم ہجوم کی شرارت سے جو واقعات ظہور میں آئے ان کی تحقیقات کے لئے کشمیر گورنمنٹ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی تھی۔ جو مسٹر بی ۔ لال چیف جسٹس کے علاوہ ہائی کورٹ کے ایک ہندو اور ایک مسلمان جج اور دو ہندو اور دو مسلمان غیر سرکاری ممبران پر مشتمل تھی۔ لیکن مسلمانوں نے اس کمیٹی کا بائیکاٹ کر دیا۔ اندازہ کے زیر اثر دو نوں غیر سرکاری مسلمان ممبر بھی مستعفی ہو گئے۔ مسلم ممبران کے مستعفی ہونے کے باوجود مناسب یہی تھا۔ کہ کمیٹی تحقیقاتی کام شروع کر دیتی اور جس نتیجہ پر وہ پہنچتی وہ پبلک کے سامنے رکھدیا جاتا۔ لیکن کشمیر گورنمنٹ نے اس صورت میں سرکاری اعلان پر اکتفا کرنا ہی مناسب سمجھا ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو اعلان نکلا ہے۔ اس میں جیل کے دروازے پر پانچ ہزار کے مسلم ہجوم کے ایک قیدی کو چھڑانے کے مقصد سے جمع ہونے۔ پولیس پر حملہ کرنے اور اشتعال کے بعد پولیس کے گولی چلانے کا ذکر کرنے کے بعد اس ظالم گروہ نے ہندوؤں پر جو مظالم کئے۔ ان کا بیان کیا گیا ہے:۔

ہندوؤں پر ہجوم کے مظالم

ہندوؤں پر ہجوم کے مظالم کے متعلق اعلان بتاتا ہے:۔

اس دوران میں مسلمانوں کا ایک اور ہجوم زچارنگر گیا۔ جو جیل سے دو میل اور سرینگر سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں کا ایک اور ہجوم شہر میں گیا۔ زچارنگر میں مسلمانوں کے ہجوم نے وہاں کے ہندوؤں پر ناقابل بیان مظالم توڑے۔ ان کے گھر لوٹ لئے۔ ان پر وحشیانہ حملے کئے گئے۔ عورتوں کی بے عزتی کی۔ جو کچھ نظر آیا۔ لوٹ لیا۔ باقی کا سامان جلا دیا۔ یا تباہ کر دیا۔

اس اثناء میں بوہری کدل کے نزدیک بھی مسلمانوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ بوہری کدل اور ۵ فا کدل کی ہندو دکانیں جن میں مہاراج گنج کی منڈی بھی شامل ہے۔ لوٹ لی گئیں۔ اور دکان داروں کو زخمی کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس فساد میں لاکھوں کی جائیداد کا نقصان ہوا۔ دیگر ہندوؤں پر بھی اکا دکا حملے ہوتے رہے۔ بعض ہندو ان حملوں کی وجہ سے مر گئے۔ کئی بال بال بچے۔ بلوائیوں نے ہندوؤں پر حملے کرنے میں لاٹھیوں۔ چاقوؤں اور پتھروں کا کھلم کھلا استعمال کیا۔ شہر میں فوج بھیجی گئی۔ جس نے مہاراج گنج میں بلوائیوں کو منتشر کر دیا۔ لیکن سونٹے، پتھروں اور اینٹوں سے ہندوؤں پر اکا دکا حملے جاری رہے۔

کتنے ہلاک ہوئے؟

جیل سے باہر چھ بلوائی ہلاک ہوئے۔ چار زخمی ہسپتال میں جا کر مر گئے۔ فوج سے تصادم کے دوران میں دو بلوائی ہلاک ہوئے۔ تین زخمی ہوئے [illegible] بھی زخموں کی وجہ سے مر گئے۔

کتنے گرفتار ہوئے

کل ۳۶۶ بلوائی گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے ۲۱۷ ناکافی شہادت ہونے کی وجہ سے رہا کئے گئے۔ یا ضمانت پر چھوڑ دئیے گئے۔

ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا جا رہا ہے!

کئی اطلاعات مظہر ہیں کہ اکیسیئیر مضافات میں اپنی سرگرمیوں بھی مصروف ہیں مضافات سے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنانے اور ظلم روا رکھے جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن علاقوں کی اشتعال انگیز تقریروں سے بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ تمام مقامات کے متعلق مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔ جرائم کا سراغ لگانے کے لئے قابل اعتماد ہندو اور مسلم افسروں کو تعینات کر دیا گیا ہے۔

سکندر آباد کا مقدمہ۔ سکندر آباد میں ہندوؤں پر جو ڈاکہ ڈالا گیا۔ اور ان کی جائیداد کو تباہ کیا گیا۔ اس کے سلسلہ میں مقدمہ کی سماعت سکندر آباد میں مسٹر ڈیوڈ سپیشل مجسٹریٹ کر رہے ہیں۔

تنلپورہ کے طلباء کا پروٹسٹ۔

تنلپورہ کالج کے معاملہ کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر ہے۔ وہ اپنا کام کر رہی ہے۔ کالج کے یورپین ہندو اور سکھ طلباء کو کمیٹی کے طریق کار کے خلاف اعتراض ہے۔ اور انہوں نے اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کمیٹی کے دائرہ اختیارات کے متعلق خاص ہدایات جاری کرے۔ یعنی یہ کہ آیا پرنسپل صاحب نے طلباء کے سامنے مسلم فرقہ کے خلاف کچھ کہا۔ طلباء نے گورنمنٹ کی توجہ اس امر کی طرف بھی دلائی ہے۔ کہ مسلم طلباء نے سٹاف کی توہین کی ہے۔ اور وہ دن رات کپتان ڈیکر کے بنگلہ کے دروازہ پر چکر لگاتے رہتے ہیں۔

سیشن جج کا بھرا اجلاس قتل (کلکتہ

۲۷ جولائی) بعد دوپہر دو بجے مسٹر آر۔ آر گارلک سیشن جج کمرہ عدالت میں بیٹھے تھے کہ کہا جاتا ہے۔ ایک بنگالی داس گپتا نے ان پر پستول سے گولی کا وار کیا۔ پہلی گولی خالی گئی۔ دوسری گولی لگتے ہی مسٹر گارلک دم توڑ گئے۔ یہ وہی جج ہے۔ جس نے کرنل سمپسن انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کے قتل کے جرم میں دلیش گپتا کو پھانسی کی سزا دی تھی۔ واقعہ کے فوراً بعد حملہ آور بھی پولیس کی گولی سے مر گیا۔ بعد کی خبر ہے۔ کہ حملہ آور کی جامہ تلاشی پر اس کی جیب سے ایک رقعہ نکلا۔ جس میں لکھا تھا۔ تباہ ہو جاؤ۔ اور دنیش گپتا کی خلاف انصاف پھانسی کا صلہ بھگتو۔

مہاتما گاندھی کا الٹی میٹم۔ فری پریس

کا بیان ہے۔ کہ علاقہ سورت میں مالیہ کی وصولی کے سلسلہ میں جن جابرانہ طریقوں سے کام لیا گیا ہے مہاتما گاندھی ان سے غیر مطمئن ہیں۔ اور انہوں نے السراسے گورنر بمبئی اور کلکٹر کو الٹی میٹم دے دیا ہے کہ اس طریقہ سے جتنا مالیہ وصول کیا گیا ہے دو دن کے اندر واپس کر دیا جائے۔ ورنہ گفت و شنید منقطع ہو جائے گی۔

اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اگر مہاتما جی کا مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ تو وہ گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے لندن نہ جائیں گے۔ معاملات بہت نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ بہرحال ۳ اگست کو ورکنگ کمیٹی اور ۱۳ اگست کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس فیصلہ کریں گے۔ کہ کانگرس گول میز کانفرنس میں مہاتما جی کی شرکت سویکار کرتی ہے یا اسویکار۔

---

۸۷ ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور ۸ مفرور ہیں ساتھ ہی ہندو مسلم سمجھوتہ یا بالفاظ دیگر ہندوؤں کی کمزوری کا فائدہ اٹھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ خلافت کے لیڈروں کے سر غنے نہیں پکڑے گئے۔

جوناگڑھ کے فسادی مسلمان ملزموں کا اقبال

ریاست جوناگڑھ کے شہر ویراول میں مسلمانوں نے ہندوؤں پر جو مظالم توڑے۔ اس کے سلسلہ میں چھ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا تھا جن میں سے بعض نے جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ ایک نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ ہم نے جرم کیا تھا۔ لیکن جن لوگوں نے اس سازش کو خود غرض کے بعد منظم کیا۔ وہ خود پردہ کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں۔ وہ ہمیشہ چھپے رہتے ہیں اور درحقیقت وہی لوگ اس سازش کے بانی ہیں۔ ان کے اشارہ پر ہی سب کام ہوتا ہے۔ ایک اور ملزم نے بھی اسی قسم کے بیان دئیے ہیں۔ لیکن نام کسی نے نہیں بتائے۔ ذمہ دار حکام کو چاہئے کہ اصل سازشیوں کا پتہ لگا کر انہیں کیفر کردار کو پہنچائیں۔

سری نگر میں پُراسرار موٹر

سری نگر میں کرفیو آرڈر جاری ہے۔ کسی شخص کو رات کے دس بجے کے بعد گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ لیکن ایک دن رات کے گیارہ بجے ملٹری افسر نے ایک موٹر کو روکا۔ جس میں چار نوجوان تھے۔ موٹر کرنل خضر جنگ ہوم منسٹر کی تھی۔ ملٹری افسر نے سواریوں کے نام نوٹ کر لئے۔ کہا جاتا ہے کہ موٹر میں مولوی عبید اللہ۔ مسٹر غلام محمد۔ نذیر الدین خاں۔ اور ایک لاہوری [illegible] یوسف تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہی اشخاص مسجد میں تقریریں کرتے ہیں۔ اور موجودہ شورش میں بھی ان کا زبردست ہاتھ ہے۔ اس واقعہ سے سخت سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور [illegible] کہا جا رہا ہے۔ کہ فساد میں مسلم افسران بھی حصہ لے رہے ہیں۔ ہوم منسٹر کو اپنی پوزیشن صاف کرنی چاہئے۔

سنگھ سبھا کا ہال جلا دیا گیا

جموں سے سری نگر خبر آئی ہے۔ کہ سنگھ سبھا کا ہال جو [illegible] قریب ہے۔ غنڈوں نے آگ لگا کر جلا دیا۔ اور ۴۸ گھنٹوں تک آگ اور [illegible] عارضی ہال بنا کر رستہ بنا دیا [illegible] تعمیر ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں [illegible] مسلمان گرفتار کر لئے جا چکے ہیں۔

وزارت کشمیر میں تبدیلی [illegible] کی موجودہ شورش کا ذمہ دار [illegible]

کی مسلم نواز پالیسی کو قرار دیتے ہیں۔ اس لئے مہاراجہ ہری کشن کول کے وزیر اعظم بننے اور مسٹر ویکفیلڈ سے پولیس کے اختیار واپس لئے جانے پر عوام خوب مطمئن ہیں۔ یہ بھی افواہ ہے۔ کہ مسٹر ویکفیلڈ نیوٹرل کمیٹی کے سلسلہ میں ولایت جا رہے ہیں۔

مسلمان افسر پر مسلم نوجوان کا حملہ۔ (لکھنؤ ۲۷ جولائی) خان صاحب محی الدین ہیڈ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ اپنے دفتر میں بیٹھے تھے۔ کہ بشیر احمد نامی ایک مسلمان نوجوان نے جو وارڈ صفائی کے آخری امتحان میں ناکام رہا تھا۔ آ کر خان صاحب سے مطالبہ کیا۔ کہ میرے جوابات کے اصلی پرچے اور نمبروں کی فہرست دکھائی جاوے۔ اسے بتایا گیا۔ کہ از روئے قواعد ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد اسے ڈائرکٹر سے ملنے کی اجازت بھی نہ دی گئی۔ اس پر نوجوان نے خنجر نکالا۔ اور خان صاحب کے بائیں کندھے کو زخمی کر دیا۔ انہیں ہسپتال پہنچایا گیا۔ اور حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔

انقلاب پر مقدمہ۔ سری نگر کا سماچار ہے۔ کہ دربار کشمیر کی طرف سے انقلاب کے خلاف مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ اور اسی قماش کے دوسرے اخبار مہاراج صاحب کے خلاف کمینہ حملے کرتے رہتے ہیں۔ اور فسادِ سری نگر کی ذمہ داری انہی کی شر انگیز تحریروں پر ہے۔

ہندی رسالہ کو چالیس ہزار دان

سلطان گنج کے کمار کرشن آنند بہادر نے اپنے جیسٹھ پتر کے جنم کی خوشی میں ماہوار ہندی رسالہ "گنگا" کو چالیس ہزار روپیہ دان دیا ہے تاکہ اس سے بیس ہزار غریبوں، طالب علموں، لائبریریوں اور پبلک انجمنوں کو پانچ کی بجائے تین روپیہ سالانہ میں "گنگا" دیا جائے۔ بلاشبہ یہ نہایت قیمتی دان ہے۔

کمشنر سندھ کا سرکلر منسوخ کر دیا گیا

کمشنر سندھ نے سرکاری افسروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا تھا۔ کہ سرکاری اشتہارات انہیں اخبارات کو دئے جائیں۔ جنہیں کمشنر نے منتخب کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے ڈپٹی کے خفیہ سرکلر دکھا دینے سے کمشنر سندھ کی آنکھیں کھلیں۔ اور اس نے دوسرے سرکلر کے ذریعہ اپنے پہلے سرکلر کی تردید کر دی۔

مس میو کی بہنیں شراب کی متوالی۔ امریکہ میں شراب قانوناً بند ہے۔ امریکن شراب نوش مردوں نے تو اس بندش کے خلاف اتنی سنگین آواز نہیں اٹھائی۔ جتنی مس میو کی بہنوں نے اٹھائی ہے۔ چنانچہ امریکن وومن ماڈریشن یونین کی دس لاکھ عورتوں نے گورنمنٹ سے بذریعہ میموریل مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس قانون کی بندش کو منسوخ کر دیا جائے۔

مہاراجہ کشمیر ولایت نہیں جائیں گے

گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے مہاراجہ کشمیر ولایت جانے کے لئے تیار تھے۔ لیکن چونکہ مسلم شرارت کی وجہ سے ریاست کی صورتِ حالات تسلی بخش نہیں۔ اس لئے آپ نے ولایت جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

دیانند کالج کان پور کو دان۔ رائے بہادر چودھری مہاراج سنگھ ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بجنور نے جائیداد مالیتی تیس ہزار روپیہ ڈی اے وی کالج کان پور کو دان دی ہے۔

ہندو امیدواروں کے نام کاٹ دئیے گئے

نہر لوئر باری دوآب سے ہندو امیدوار عمل کے نام جن میں کئی ۱۹۲۳ء سے امتحان پاس کر کے ملازمت کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ پروانہ جاری ہوا ہے۔ کہ چونکہ وہ غیر زراعت پیشہ اور ہندو ہیں۔ اس لئے ان کا نام فہرست امیدواروں سے خارج کیا جاتا ہے۔

اچھوتوں کی سنو۔ اچھوتوں پر ہندو مظالم کا نتیجہ ہے۔ کہ انہیں ہندوؤں سے نفرت ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ناگپور میں انہیں دنوں اچھوتوں کا جو جلسہ ہوا۔ اس میں مسٹر ویشو ناتھ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اچھوتوں کی نجات اسی میں ہے کہ وہ مذہب اسلام یا عیسائیت قبول کر لیں۔ اس مقرر نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ ہندو دھرم

کانگرس اور مہاتما گاندھی میں کوئی اہمیت نہ رکھیں۔ آئندہ ہندو مسلم فساد میں ہندوؤں کی مدد نہ کریں۔ ایک صاحب نے تبدیل مذہب کے خیال کی مخالفت کی۔ تو اس پر شرم شرم کے نعرے کسے گئے۔

ہندوؤں کو اس قسم کی تقریروں سے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ہوا کا رخ کدھر ہے۔ اور صورت حالات کو بہتر بنانے کے لئے مناسب وسائل کام میں لانے چاہئیں۔ لیکن ہندو تنظیم پرستوں کو انہیں جاتی کی فکر ہی کیا ہے۔ سارے لیڈر سب سمجھا کر جلد اس معاملہ کو ہاتھ میں لینا چاہئے۔

امریکہ کی گورنمنٹ کو خسارہ۔ امریکہ کی گورنمنٹ کو سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۳۰ء میں ۳۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ منافع ہوا تھا۔ لیکن سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء میں اسے ۱۸ کروڑ پونڈ کا خسارہ رہا۔

خواجہ حسن نظامی کشمیر جاتے ہیں۔

خبر ہے۔ کہ خواجہ حسن نظامی نے مہاراجہ کشمیر سے داخلہ کشمیر کی اجازت طلب کی ہے۔ کشمیر کی مسلم شرارت کے متعلق خواجہ صاحب جن خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ اگر تا حال وہ انہیں کے مالک ہیں۔ تو سوائے اس کے کہ بد امنی میں اضافہ ہو۔ ان کے کشمیر جانے سے اور کسی فائدہ کی توقع نہیں۔

ریاست پٹیالہ میں کورٹ فیس میں کمی

مہاراجہ پٹیالہ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ پچیس روپیہ سے کم مالیت کے مقدمات میں ۱۱ روپیہ کی بجائے سات روپے آٹھ آنے سینکڑہ کورٹ فیس لگائی جائے۔ یہ حکم ایک سال کے لئے ہے۔

فسادات کانپور کی رپورٹ۔ کانگرس نے فسادات کانپور کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ تیار کر لی ہے۔ جو ۴۰۰ صفحہ کی دستاویز ہے۔ یہ رپورٹ بمبئی میں کانگرس کے پیش کی جائے گی۔

مالوی جی گول میز کانفرنس میں

دلی کا تار ہے۔ کہ پنڈت مدن موہن مالوی

جی نے کہہ دیا ہے۔ کہ وہ مہاتما جی کے شامل ہونے پر ہی گول میز کانفرنس میں شامل ہوں گے۔

گورنمنٹ ہند کا خفیہ سرکلر۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے صوبجاتی گورنمنٹوں کو خفیہ سرکلر کے ذریعہ کہا گیا ہے۔ کہ مجسٹریٹوں اور ججوں کو ہدایات کر دی جائیں کہ کم سزاؤں کا طریقہ ختم کر دیا جائے۔

مہاراج کے سٹاف میں ہندو رکھے جائیں۔ سری نگر کا تازہ تار ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب نے حکم دیا ہے۔ کہ ان کے پرائیویٹ سٹاف میں جو مسلمان ہیں۔ ان کی جگہ ہندو رکھے جائیں۔

شملہ کانگرس کمیٹی کو شکایت۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ شملہ نے شہر کی حدود کے اندر جلوسوں وغیرہ کی ممانعت کر دی ہے۔ صدر کانگرس کمیٹی نے مہاتما کو تار دیا ہے۔ کہ اس حکم کی خلاف ورزی کی جائے یا نہ۔

مسلمانوں کی ایجی ٹیشن فضول ہے

لاہور کے مسلمان لیڈر شملہ میں گورنمنٹ ہند پر گورنمنٹ کشمیر کے خلاف اثر ڈالنے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے لیکن انہیں منہ کی کھانی پڑی ہے۔ کیونکہ حکومت کے ایک ذمہ دار افسر نے انہیں صاف کہہ دیا ہے کہ مہاراجہ کشمیر پر انگلی اٹھانا ٹیڑھی کھیر ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی ایجی ٹیشن فضول اور بے معنی ہو جاتی ہے۔ جب حکومت ہند کے دفتر میں ہزارہا کشمیری مسلمانوں کے میموریل موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں نام لے کر پنجابی ایجی ٹیٹروں کو ملزم گردانا جا رہا ہے۔

دو ماہ میں چھ فساد۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کہا۔ کہ بغاوت برما کے فسادات کے علاوہ برطانوی ہند میں جون اور جولائی کے دو ماہ میں چھ فسادات ہوئے ہیں۔ جن میں جان و مال کا نقصان ہوا ہے۔

کیا آپ نے پرکاش کا ایک نیا خریدار بنایا؟ یا رفاہی فنڈ میں چندہ بھیجا؟

قدرت کا قرض

آپ کے سر پر ہے۔ آپ ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ آپ ہوا کو گندہ کرتے ہیں۔ آپ ہوا خراب کرتے ہیں۔ قدرت آپ سے توقع رکھتی ہے۔ کہ آپ ہوا صاف کریں۔ اور اپنے آپ کو اور اپنے ہمسایوں کو بیماریوں سے بچائیں۔

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا تیار کردہ:-

سگندھت دھوپ ——— اور ——— اگربتیاں

اس مطلب کے لئے بہترین چیزیں ہیں۔ دھوپ اور اگربتیاں نہایت خوشبودار ہیں۔ جلدی نہیں بجھتیں۔ اور جب تک ساری کی ساری ختم نہ ہو جائیں تب تک جلتی رہتی ہیں۔ مہکنے لگتا ہے اور پھر جراثیم غائب ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ منگوا کر ہمیشہ کا خریدار بنئے۔ ویاپار رتن پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri

پرکاش لاہور

۱۸ ساون سمت ۱۹۸۸

موسم گرما میں آریہ سماجوں کے جلسے

جن دنوں گرمیوں کا زور ہو ان دنوں آریہ سماجوں کے جلسے کم ہوتے ہیں۔ جب سردی کی انتہا ہو تب بھی یہی حال ہوتا ہے۔ لیکن سردیوں میں تو گرم کپڑا لے کر گذارہ چل جاتا ہے گرمیوں میں کام نہیں چلتا۔ اگر گرمی زیادہ ہو تو لوگوں کا دھیان نہیں لگتا۔ اور اپدیش بے اثر رہتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں جلسوں کی رفتار بہت سست پڑ جاتی ہے ؛

لیکن آریہ سماج دینانگر کے جلسہ میں شامل ہو کر میرے دل میں ایک خیال آیا ہے۔ جسے آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان دنوں تمام کالج بند ہوتے ہیں۔ اور طلباء کی بھاری تعداد اس وقت اپنے اپنے شہروں میں رہتی ہے۔ بے شک طلباء کی ایک تعداد پہاڑوں پر چڑھ جاتی ہے۔ لیکن عام طور پر طلباء دس ماہ کی غیر حاضری کے بعد دو ماہ اپنے گھر گذارنا چاہتے ہیں۔ اگر آریہ سماجیں ان دنوں میں اپنے جلسے کریں تو طلباء نہ صرف جلسوں میں شریک ہو سکتے ہیں بلکہ انکے کام میں دلچسپی بھی لے سکتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جو نوجوان اپنے گاؤں کی آریہ سماجوں کے کاموں میں دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔ وہ بھی لاہور آ کر لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ وہ بورڈنگ ہوسوں میں رہتے ہیں۔ جو سماج مندر سے دور ہوتے ہیں۔ ان پر وہ صحبت کے اثرات نہیں ہوتے۔ جو ماتا پتا کے ہو سکتے ہیں۔ چھوٹے شہروں کی نسبت لاہور میں تفریح کے سامان بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے لاہور کی زندگی نوجوانوں کی حالت میں عام طور پر خراب اثر رکھتی ہے۔ لاہور کی نسبت چھوٹے شہروں میں میل جول کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ چونکہ کام کوئی نہیں ہوتا۔ اس لئے نوجوان جلسوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ چاہے وہ پولیٹیکل ہوں یا آریہ سماج کے۔ میرا خیال ہے۔ کہ گرمی کے دنوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو آریہ سماجیں مقامی حالات کی وجہ سے اپنے جلسے سردی کے دنوں میں نہیں کر سکتیں۔ وہ موسم گرما سے فائدہ اٹھائیں ؛

ہاں پروگرام میں کسی قدر پریورتن ضرور کرنا ہوگا۔ دوپہر کے وقت گرمی کا زور ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت کوئی لیکچر نہ ہو سکیگا۔ جو آریہ سماجیں ان دنوں جلسہ کریں۔ ان کے لئے بہترین پروگرام یہ ہے۔ کہ صبح کے وقت ایک اپدیش اور زیادہ سے زیادہ ایک اپدیش اور ایک لیکچر شام کے ۵ سے ۷ بجے تک ایک لیکچر۔ رات کو ۹ سے ۱۰ بجے تک ایک ویاکھیان۔ اگر ضرورت ہو اور لوگ سننے کے شائق ہوں۔ تو رات کے وقت دو ویاکھیان بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ دینانگر میں ہوتا رہا ہے ؛

ہر ایک چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک روشن۔ دوسرا تاریک۔ موسم گرما بھی دونو پہلو رکھتا ہے۔ ان دنوں میں اگر آریہ سماجوں کے جلسے ہوں۔ تو مہمانوں کے پربندھ کے لئے وہ انتظام نہیں کرنا ہوتا۔ جو سردی کے دنوں میں ضروری ہے۔ رات کے وقت صرف ایک چارپائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی کھلی جگہ میں ڈال لی اور پڑ رہے۔ سردیوں میں بھاری بستر چاہئیں۔ اور ان کے بنا کام نہیں چل سکتا۔ اگر گھر سے کر جاؤ۔ تو اپنے اوپر مصیبت اور خرچ۔ اور اگر دوسرے کے ہاں سے لو تو ان کے لئے مصیبت ؛

گرمی کی راتوں کو لوگ گھروں سے نکل کر کھلی جگہوں میں جانا چاہتے ہیں۔ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ گرمی کے دنوں میں رات کے وقت جلسوں میں جو رونق ہوتی ہے۔ وہ سردیوں میں نہیں ہوتی۔ سردیوں میں لوگ دن ڈوبتے ہی گھروں میں گھس جاتے ہیں۔ گرمیوں میں ان کے لئے گھر میں رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے اگر آریہ سماجیں رات کے وقت اپنے لیکچروں کا انتظام کسی ؎ ؎ ؎ کھلی جگہ میں کر سکیں۔ تو حاضری کی شکایت نہ رہے ؛

غرض یہ کہ پروگرام کے تھوڑے سے پریورتن کے ساتھ آریہ سماجیں گرمیوں سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ کیا آریہ سماجیں میرے اس نوٹ پر دھیان دینگی؟

(کرشن)

آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ

۲۴-۲۵-۲۶ جولائی کو آریہ سماج دینانگر ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ حسب معمول نہایت رونق اور کامیابی سے ہوا۔ لالہ دیوراج جی کے کارخانہ کے وسیع احاطہ میں پنڈال بنایا گیا تھا۔ اس میں صبح اور شام ہزاروں لوگ جمع ہوتے تھے۔ رات کے وقت تو حاضری کا اندازہ کرنا مشکل ہوتا تھا۔ دینانگر ایک ایسی جگہ ہے جس کے جلسہ پر ضلع گورداسپور کی بہت سی آریہ سماجوں کے ادھیکاری اور سبھاسد شامل ہوتے ہیں۔ اور صرف ایک جلسہ میں شامل ہو کر بہت سے سماجوں کے آریہ پرشوں کے درشن ہو جاتے ہیں۔ اس ضلع میں کسی اور سماج کو یہ پوزیشن حاصل نہیں اور شائد کسی اور ضلع کے کسی مقام کو بھی یہ حیثیت حاصل نہ ہو دینانگر چار ہزار کی آبادی کا ایک قصبہ ہے لیکن اس کے آریہ سماج کے جلسہ کی حاضری کئی بڑی سماجوں کے جلسوں کو مات کرتی ہے یہ سب کچھ دو تین آتت نوجوانوں کے پرشارتھ کا پھل ہے۔ اس بار جلسہ پر زیر صدارت پنڈت وشمبھر ناتھ جی آپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک کانفرنس یہ وچار کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ کہ ضلع گورداسپور میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو؟ اس کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے بہت سے آریہ سماجوں کے پرتی ندھی آئے ہوئے تھے۔ اور بہت سے بھائیوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ؛

آریہ سماج دینانگر کے ادھیکاریوں کو میں ان کے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ انہیں تین دن اور تین رات ایک منٹ کے لئے بھی آرام نصیب نہیں ہوا۔ ان کے اتساہ کو دیکھ کر سارا ہردیہ پرپھلت ہوتا ہے۔ لیکن یہ دیکھ کر مجھے دکھ بھی ہوتا ہے کہ آریہ سماج جیسی غریب سوسائٹی کا دھن اور شکتی ویرتھ ناش ہوتی ہے۔ اس جلسہ پر اتنے اپدیشک اور بھجنیک پدھارے کہ ان کے لئے وقت نکالنا مشکل ہو گیا۔ جو مہانو بھاو اپدیش دینے کے لئے پدھارے ان کے نام یہ ہیں :-

(۱) سوامی سروداانند جی۔ (۲) سوامی سوتنترانند جی۔ (۳) پنڈت بدھ دیو جی۔ (۴) پنڈت گیان چندر جی (۵) پنڈت وشمبھر ناتھ جی (۶) پنڈت ستیہ دیو جی (۷) پنڈت وشوناتھ جی (۸) ڈاکٹر ستیہ پال جی (۹) کنور سکھ لال جی (۱۰) چودھری وید برت جی اور (۱۱) سوامی دھیرانند جی۔ اس طرح اگر میں اپنے تئیں اپدیشکوں کی فہرست میں شامل کر لوں۔ تو دو دن کے لئے ایک درجن اشخاص وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ اس سے مجھے ویاکھیان دینے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی اور میں نے اجازت بھی حاصل کر لی۔ جاننے غور ہے۔ کہ جس سوسائٹی میں دھن اور شکتی کی اس قدر کمی ہو۔ وہاں اس قدر فضول خرچی کے کیا معنی؟ اپدیشکوں کی بھرمار کا ایک اثر یہ ہوا۔ کہ کارروائی رات کے بارہ بجے سے پہلے ختم نہ ہوتی تھی۔ جس وقت وید پرچار کے لئے دھن دینے کا سوال آئیگا۔ اس وقت معلوم ہوگا۔ کہ آریہ سماج دینانگر کا کام ٹھوس ہے یا نمائشی ؛

امید ہے۔ کہ دینانگر کے بھائی میرے اس نوٹ پر دھیان دیں گے۔ اور اگلے سال وہ ان فضول خرچی سے بچیں گے۔ جو ہر سال ان کے جلسہ پر دیکھنے میں آتی ہے ؛

(کرشن)

وید پرچار سپتاہ

سنگٹھ پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے کچھ ورشوں سے وید پرچار سپتاہ کی پرتھا چلا رکھی ہے۔ اس ورش یہ سپتاہ ۲۸ اگست سے ۴ ستمبر تک منایا جائے گا۔ یہ سپتاہ کیول وید پرچار کے لئے ہوگا۔ پراتہ کال ہر تی دن سماج مندروں میں وشیش یگیہ کی یوجنا کی جائے گی۔ پورو ورشوں کی بھانتی ویدک سوکت۔ ویدک سندھیا۔ سوستی واچن آدی چیدہ آگر جنتا میں وتیرن کئے جائیں گے۔ راتری کو منڈپوں میں وید کی کتھا ہوگی۔ سپتاہ چونکہ جنم اشٹمی کے دن سماپت ہوتا ہے۔ اس لئے اس دن کے لئے وشیش پروگرام رکھا گیا ہے۔ کرشن بھگوان کے جنم اتسو کے اپلکش میں آریہ مندروں میں وشیش یگیہ کیا جائے۔ پرنتو آریہ کو کچھ سمئے تک اس

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر۔ خوش خوراک اصحاب کی خوراک کا بہترین انتظام۔ کمرے ہوادار اور بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر ڈاکخانہ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے۔ آزمائش شرط ہے

دن کرم یوگ کی مہتی پر بیتا کرشن چندر کے جیون چرتر کا منن کرنا چاہیئے۔ ٹریکٹ نمبر ۱ پنڈتوں دوارا کرشن کا پاون سندیش بانٹا جائے۔ تو اچھا ہو۔ راتری کو مندروں میں اتھوا استھ سارو جنک استھانوں پر کرشن کے سندیش کے سنبندھ میں وچار پورن گمبھیر بھاشن کی یوجنا کی جائے۔
کیا پنجاب میں بھی وید پرچار سپتاہ کی یوجنا کی جا سکے؟ یہ پرشن میں نے آریہ جنتا کے سامنے اس لئے رکھا ہے۔ کہ وہ اس پر وچار کرے۔ وید پرچار کے لئے جتنے بھی سادھن برتے جائیں وہ تھوڑے ہی کم ہیں۔ یہ بھی ایک اچھا سادھن ہے۔ سنسکرت پراتت نے اپنے لئے وہ سپتاہ موزوں سمجھا ہے۔ جو جنم اشٹمی پر سماپت ہو سکتا ہے۔ پنجاب کے لئے یہ سپتاہ درست نہ ہو۔ لیکن یہ تو کون بات ہے۔ سمجھیہ ہے کہ سپتاہ منایا جائے یا نہ۔ اگر آریہ پرش اور آریہ سماجیں اپنے وچاروں سے مجھے سرکار کریں۔ تو میں کسی ایک نام پر پہنچ سکوں گا ؛

(کرشن)

فجی کے نوجوانوں کو سندیش

کراچی کے آنریبل مسٹر سی ٹی سیسین ایم اے ایل ایل بی۔ ایم۔ ایل اے نے سوا فجی میں مسٹر کرپال کو جو چٹھی لکھی ہے۔ اس میں فجی کے نوجوانوں کے نام ان الفاظ میں سندیش دیا ہے :-
”فجی کے نوجوانوں کو نہ صرف مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کے الفاظ ہی دہرانے چاہئیں بلکہ مہرشی کی سپرٹ۔ معیار اور وچاروں کو اختیار کرنا چاہیئے اور انہیں اپنے جیون میں دھارن کرنا چاہیئے۔ اور ہندوجاتی کے اندر پھر سوامی دیانند سرسوتی کے سے دل گردے سے برائیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے“ ؛
کیا بھارت کے نوجوان اس سندیش سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے؟ بھارت کے نوجوانوں کو بھی اس کی ویسی ہی ضرورت ہے۔ جیسی کہ فجی کے نوجوانوں کو ؛

خلیفہ قادیان کو دوسرا چیلنج

پادری برکت اللہ کے بعد پادری سلطان محمد نے ایڈیٹر نور افشاں نے خلیفہ قادیان کو مباحثہ کا دوسرا چیلنج دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ مرزا ذیل کے مضمون پر دستخط کر کے میرے پاس بھیج دیں۔ تو جس شخص سے مباحثہ کہہ دیں تحریری مباحثہ کرنے کے لئے شرائط مباحثہ طے ہو جانے کے بعد تیار ہوں ؛
مضمون یہ ہے :-
”میں نے .... پادری برکت اللہ صاحب کے دونوں خطوں کو جو میرے نام آئے ہیں پڑھا۔ میں بذات خود مسیح ناصری کے سچے متبعین کے ساتھ مباحثہ کرنے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ اور میں اپنے عوض میں فلاں کو مباحث مقرر کرتا ہوں۔ کہ وہ مسیحیوں کے ساتھ تحریری مباحثہ کرے۔ میرے مناظر کے تمام الفاظ اور دلائل میرے الفاظ و میرے دلائل ہونگے۔ اس کی شکست میری شکست اور اسکی فتح میری فتح ہوگی“ ؛
پادری سلطان محمد کا یہ مطالبہ ہماری رائے میں واجب سے زیادہ ہے۔ اس میں سے یہ الفاظ اڑا دینے چاہئیں۔ کہ میں بذات خود .... مباحثہ کرنے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ لیکن اگر مباحثہ تحریری ہونا ہے۔ اور بالمقابل بیٹھ کر نہیں ہونا۔ تو مرزا محمود احمد بھی غالباً اگر نامنظور کریں گے۔ کیونکہ اس میں انہیں چنداں محنت کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور نہ فریق مخالف کی علمیت کا خوف ہی دامنگیر ہوگا ؛

داڑھی اور اسلام

بخاری مسلم میں ہے۔ کہ آں حضرت نے فرمایا۔ کہ مشرکوں کی مخالفت کرو۔ داڑھی کو چھوڑ دو اور مونچھوں کو بہت ہی پست کراؤ۔
”اہلحدیث“ (۲۴ جولائی) لکھتا ہے
کہ یہ علامت ہے اسلام کی۔ اور اس کا خلاف کرنے والا کل انبیاء علیہم کا مخالف ہے۔ بعض مسلمان داڑھی کو منڈواتے ہیں۔ ان کے متعلق احیاء العلوم کے حوالہ سے ”اہلحدیث“ لکھتا ہے۔ کہ داڑھیوں کو کبوتروں کی دموں کی طرح کتروانے والوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ گویا داڑھی منڈوانے والے اور داڑھی کتروانے والے جن کی تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ بیک جنبش قلم اسلام سے خارج ہیں۔ پھر لمبی لمبی شرعی داڑھیوں کے ساتھ کثیر التعداد ایسے مولانے ہیں۔ جو ان صریح اسلامی فتاوے کے باوجود داڑھی منڈانے اور داڑھی کتروانے والوں کو خطاب کرتے ہیں۔ ایک مذہبی فتویٰ کی مخالفت کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس طرح وہ داڑھی والے مولانا بھی خارج از اسلام سمجھے جائیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ داڑھی کے سوال پر ہی اسلام

ہندی سرکلر

۲۶ جولائی کا دن اس لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کہ پنجاب بھر کی ہندو سبھا سوسائٹیاں شیخ نور الٰہی کے ہندی کش سرکلر کے خلاف پروٹسٹ میٹنگز کریں اور پرستاروں دوارا گورنمنٹ پر ظاہر کریں۔ کہ یہ سرکلر ہندو تہذیب پر قابل نفرت حملہ ہے۔ جو رپورٹیں آ رہی ہیں۔ یہ دن قریباً سب جگہ منایا گیا اور ہندی کش سرکلر کے خلاف ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے اس پروٹسٹ کی طرف دھیان دیا جائیگا؟ یہ تو کہا نہیں جا سکتا۔ کہ گورنمنٹ کسی بھی پروٹسٹ کی پرواہ نہیں کرتی۔ ہمارے سامنے مثالیں ہیں۔ کہ گورنمنٹ پروٹسٹ کی پرواہ کرتی ہے۔ لیکن اس کی جس میں جان ہو۔ اس کی نہیں۔ جس کی طاقت لفاظی تک ختم ہو جاتی ہے۔ مغل پورہ کالج کے معاملہ سے کون ناواقف ہے۔ ایجی ٹیٹر مسلمانوں کی طرف سے تحقیقاتی کمیٹی کا مطالبہ منظور کیا گیا۔ اس پر بھی بس نہیں۔ گورنمنٹ نے ایک انگریز اور ایک مسلمان ممبر بنایا۔ ایجی ٹیٹروں نے مطالبہ کیا۔ کہ کمیٹی میں دو مسلم ممبران ہونے چاہئیں۔ گورنمنٹ اور جھکی اور اس نے ایک کی بجائے دو مسلمان ممبر بنا دیئے ؛
”ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز“ کی بات پرانی نہیں۔ جو یونیورسٹی کورس میں تھی۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین نے اسے یونیورسٹی کورس میں شامل کرایا تھا اور اس کے خلاف ایجی ٹیشن ہونے پر یونیورسٹی چانسلر نے اسے فوراً کورس سے باہر نکال دیا ؛
جب مسلمانوں کی ایجی ٹیشن بارور رہتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندوؤں کی ... لیکن ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہندی کش سرکلر کے معاملہ میں ہندو پروٹسٹ کارگر ہوتا نظر نہیں آتا۔ اور اس کی وجہ کوئی ہے تو یہ کہ اس پروٹسٹ کے پیچھے کوئی شکتی نہیں۔ بلکہ اگر اس سرکلر کو واپس نہ لیا گیا۔ تو ہندوؤں کی زبان اور کلچر تو تباہ ہوگی ہی۔ ہندو سنگٹھن کو بھی چوٹ پہنچے گی۔ وہ کمزور ہو جائے گا۔ کیونکہ ان کے دشمنوں کو معلوم ہو جائیگا کہ ہندو کتنے پانی میں ہیں۔ اور ان کی شکایات کی شنوائی کہاں تک ہوتی ہے؟ پھر یہ ایسا سوال ہے۔ جس میں تمام ہندوستانی آریہ وغیرہ شامل ہیں۔ اگر ہندوؤں کی سماجی شکتی کامیاب نہ ہو سکی۔ تو ہندوؤں کے مستقبل کے تاریک ہونے میں سندیہ ہی کیا ہے۔ اس لئے ہندوؤں کے لئے سرکلر کی منسوخی آن کا سوال ہے۔ اگر وہ ناکام ہوئے۔ تو انہیں آئندہ کسی معاملہ میں پروٹسٹ کی شنوائی کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ اگر ہندو زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں متحد ہونا چاہیئے۔ اور ہندی کو پنجاب کے ہر ایک ہندو بچہ کی زبان بنانے کے لئے جو بھی سادھن پریوگ میں لائے جا سکتے ہیں۔ انکو عمل میں لانا چاہیئے ؛

شیعہ بنام سُنی

سُنی مسلمان ہندوؤں کے حقوق ہی غصب کرنا نہیں چاہتے۔ اپنے شیعہ مسلمانوں کو بھی حقوق کے دائرہ سے باہر ہی دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ”سرفراز“ لکھتا ہے کہ لکھنؤ یونیورسٹی کے اورینٹل ڈیپارٹمنٹ میں اسلامی اکثریت اختیاری جگہ پر پہنچ گئی تھی۔ اس لئے اس ڈیپارٹمنٹ میں شیعوں کی نمائندگی صفر کے برابر تھی۔ شیعہ ممبران کو اس محکمہ پر اقتدار حاصل ہوا تو تین شیعہ علماء کو ساتھ میں لیا گیا۔ اس پر مسلمانوں نے لکھنؤ یونیورسٹی کے خلاف فرقہ وارانہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اس پر ”سرفراز“ بڑے رقت آمیز پیرایہ میں لکھتا ہے اور ٹھیک لکھتا ہے :-
”افسوس ہے۔ کہ سواد اعظم مسلمین سے رواداری ختم ہوتی جا رہی ہے۔ وہ بحثیت ترقی پسند فرقہ وارانہ تعصبات میں مبتلا ہوتے جاتے ہیں۔ وہ ہندوؤں سے بھی لڑ رہے ہیں۔ اور شیعوں کو بھی برابر ستا رہے ہیں۔ جانب تعصب کی انہوں نے کوئی حد بھی مقرر کی؟ ہر بات میں ہندو مسلم سوال۔ ہر چیز میں شیعہ سنی سوال۔ یہ ذہنیت اچھی ذہنیت نہیں ہے“ ؛
یہ ٹھیک ہے۔ یہ ذہنیت اچھی نہیں۔ لیکن چونکہ یہ ذہنیت صاحب مقصد کی PAY کر جاتی ہے۔ اور مسلمانوں کو ... ہے اور مسلمان اپنی اغراض سے ... اٹھانا چاہتے نہیں اس لئے مسلمانوں سے ہندوؤں یا شیعوں کو یہ امید رکھنا... کہ وہ اس ذہنیت کو چھوڑ دیں۔ محض خام خیال ہے ؛

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ کا فرض ہے ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection

ساردا ایکٹ حرکت میں

گو گورنمنٹ نے اپنی مصلحتوں سے ساردا ایکٹ سے وہ کام نہیں لیا۔ جو لینا چاہئے تھا تاہم کسی نہ کسی جگہ یہ حرکت میں آ ہی جاتا ہے۔ چنانچہ دربھنگہ کی خبر ہے۔ کہ وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ۹ سالہ لڑکی کی شادی کے جرم میں ساردا ایکٹ کے ماتحت اس کے باپ۔ خاوند اور خسر کو ایک ایک سو روپیہ جرمانہ یا ایک ایک ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ اسی طرح حیدرآباد میں ساردا ایکٹ کے ماتحت ایک لڑکی کے باپ اور لڑکے کے باپ کو ۲۰۰-۲۰۰ روپے جرمانہ کی سزائیں ہوئیں۔ یہ رقم بہت ہی کم ہے اور وہ بھی دس روپیہ جرمانہ کے روپ میں بدل گئی۔ کسی نے سچ کہا ہے سمے بڑا پربل ہے۔ وہ وقت تھا۔ کہ لڑکی کا ۱۰ سال سے کم عمر میں بیاہ نہ کرنے پر لڑکی کے ماں باپ وغیرہ کو نرک کا خوف دلایا جاتا تھا۔ آج ۱۴ سال سے کم عمر میں شادی کرنے والوں کو جیل یاترا نصیب ہوتی ہے۔

سناتنیوں کا بڑا دھرم

مہاشے پرمانند جی کے ان شبدوں پر سناتنیوں کو غور کرنا چاہئے:-

"ان کے مقابلہ پر سناتن دھرمی ہیں جو اچھوتوں سے نفرت کرنے اور ودھواؤں کو اتیاچار کا شکار بنانے میں بڑا دھرم سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر اچھوت شدھ ہو کر قوم کا ایک حصہ بن جائیں گے اور ودھواؤں کو پنر وواہ کرنے کی آزادی حاصل ہو جائے گی تو سناتن دھرم نشٹ ہو جائے گا۔ جو لوگ اس سماج کے رسم و رواج کو اپنا مذہبی عقیدہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ وہ اس بڑی غلطی سے اپنے آپ کو آزاد کر لیں۔ چھوت چھات کو براہمن دھرم کا حصہ بنانا دھرم نہیں یہ تو سماج کے رسم و رواج ہیں جو خاص حالات کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ اور حالات تبدیل ہونے پر مٹ جاتے ہیں"

ہندو گھٹ رہے ہیں

گذشتہ مردم شماری کی رو سے سکھ پنجاب میں ۱۱ سے ۱۳ فیصدی ہو گئے ہیں۔ اور ہندو ۳۲ فیصدی سے ۲۶ فی صدی پر آن پہنچے ہیں یہ ایسی بھاری کمی ہے جس سے ہندوؤں کی ہستی خطرے میں نظر آتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس کمی میں مسلمانوں اور سکھوں کی ان چالوں کا بھی بہت کچھ ہاتھ ہے۔ جو انہوں نے مردم شماری میں اپنی اپنی جماعت کی تعداد بڑھانے کے لئے چلیں۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ ساری کمی ان چالوں کی ہی طفیل ہے پنجاب میں ہندوؤں کی جو درگت ہو رہی ہے۔ اس کا کارن مسلم اکثریت ہے اگر ہندوؤں کی تعداد اسی رفتار سے گھٹتی گئی۔ جس رفتار سے گذشتہ دس سال میں گھٹی ہے۔ تو یہ کہنا مشکل نہیں۔ کہ وہ دن دور نہیں۔ کہ پنجاب میں بھی ہندوؤں کی وہی پوزیشن ہو جائے گی۔ جو اس وقت سرحدی صوبہ میں ہے۔ کیا ہندو سرحدی صوبہ جیسی اقلیت میں گرنا چاہتے ہیں اگر نہیں۔ تو انہیں ان کمیوں کو دور کرنا چاہئے۔ جو ان کی بڑھتی ہوئی کمی کا کارن ہیں۔

ہرچہ دانا کند کند ناداں

تیرتھوں میں جو اتیاچار ہوتے ہیں۔ ان کے خلاف سب سے پہلے آریہ سماج نے آواز اٹھائی۔ آریہ سماج کا آواز اٹھانا تھا کہ سناتنی چلا اٹھے۔ کہ یہ ہمارے تیرتھوں کو بدنام کرتے ہیں۔ لیکن جو آریہ سماج کہتا تھا۔ وہی آج سناتنی تسلیم کر رہے ہیں۔ اور تیرتھوں کے اتیاچاروں سے تنگ آ کر انہیں تیرتھ سدھار کی تحریک چلانے پر آمادہ ہونا پڑا ہے۔ تیرتھ سدھار کی تحریک مبارک ہے۔ لیکن اس میں کامیابی کی چنداں امید نہیں۔ جب تک ہندوؤں کے دلوں سے یہ عقیدہ دور نہیں کیا جاتا کہ گنگا جی میں ایک ڈبکی لگانے سے جنم جنمانتر کے پاپ دھل جاتے ہیں۔ جب تیرتھ کے یاتریوں کا مذہب انہیں یہ ڈھارس دیتا ہے۔ کہ تم پچاس گناہ کر لو۔ ایک ڈبکی ان کے نوارن کے لئے کافی ہے۔ تو وہ پاپ سے کیوں بچنے لگے۔ اس لئے تیرتھ سدھار کی تحریک کے چلانے والوں کا فرض تو یہ ہے کہ اگر وہ کامیابی چاہتے ہیں۔ تو گنگا اشنان سے پاپوں کے دور ہونے کے عقیدہ کا بھی پرزور کھنڈن کریں۔

"دیانند"

(از لالہ بشنداس جی حسرت۔ ضعیف آبادی)

دریائے معرفت کا شناور تھا دیانند — توحید کے میدان کا رہبر تھا دیانند
بے مال تھا مفلس و بے زر تھا دیانند — رکھتا مگر جہان کے جوہر تھا دیانند
جھکتی تھیں بار عجز سے جنت کی ڈالیاں — گلزار معرفت کا گل تر تھا دیانند
اسکی تجلیوں کے تھے جلوے ہزار ہا — دونو جہاں کا گوہر انور تھا دیانند
چاند اسکی تاب لا نہ سکا وقت امتحاں — کیونکر کہیں کہ ماہ منور تھا دیانند
سب دم بخود تھے بت کی طرح اہل مذاہب — بس رزم میں اک مرد دلاور تھا دیانند
جھنڈے کے تلے پھرتی تھی نصرت بھی ظفر بھی — میدان معرکہ کا سکندر تھا دیانند
یکساں تھے انکی نظروں میں سب شیخ و برہمن — دیر و حرم کے جھگڑوں سے برتر تھا دیانند

حسرت میں کس زبان سے اسکی مدح کہوں
نور ظہور خالق اکبر تھا دیانند

ہندوؤں پر مرزائی احسان

قادیانیوں کو وہم ہے۔ کہ ان کے خودساختہ نبی مرزا غلام احمد کے ساری دنیا پر احسان ہیں۔ اسی سلسلہ میں ہندوؤں پر بھی قادیانی الفضل (۲۸ جولائی) نے مرزائی احسان کی بڑھائی ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"کہ ان کے بزرگوں حضرت کرشن اور رام چندر جی کو خدا کے نبی قرار دیا۔ اور مسلمانوں سے یہ تسلیم کروایا"

خدا کی شان! جو شخص مسلمانوں سے اپنی نبوت اور رسالت تسلیم کرانے کی ہوس دل میں لے کر ہی چل بسا ہو۔ اور جسے آج زیادہ سے زیادہ ایک دو لاکھ کو چھوڑ کر دنیا بھر کے تمام مسلمان کافر اور خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے ہندوؤں پر احسان کیا۔ کہ کرشن اور رام چندر کو نبی قرار دیا۔ حالانکہ کروڑوں ہندو ہی نہیں۔ بلکہ کروڑوں بدھ۔ کروڑوں عیسائی اور لاکھوں مسلمان ان کے بھگت ہونے میں فخر سمجھتے ہیں۔ احمد مرزائیت کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ کہ کئی مسلمان کمال عقیدت سے ان کی پوجا کو ہی اپنا ذریعہ نجات سمجھتے تھے۔

مباحثہ اور مباہلہ

قادیانی امام میاں محمود احمد کو ایک طرف پادری برکت اللہ نے مباحثہ کا چیلنج دے رکھا ہے۔ اور دوسری طرف سید محمد شریف امیر جماعت اہل حدیث نے مباہلہ کا۔ لیکن میاں صاحب کسی کی گرفت میں آنے کے لئے تیار نہیں۔ پادری برکت اللہ کے چیلنج کے جواب میں تو انہوں نے چپ سادھ رکھی ہے۔ ایک ملازم کو آگے کر رکھا ہے۔ لیکن اسے پادریوں سے شہرت آزمائی کرنے کی بجائے الٹا رسوا ہونا پڑا ہے۔ کیونکہ اس نے غلطی سے یا جان بوجھ کر فوج کے کسی صوبیدار کے نام پر ایک چٹھی چھاپ دی جسے پادری برملا جعلی کہہ رہے ہیں لیکن مرزائی حواری کو اپنی صفائی میں کرتے دھرتے کچھ بن نہیں آتا۔ اس ساری لے دے کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ قادیانیوں اور عیسائیوں میں مباحثہ نہ ہو گا۔ عیسائی قادیانیوں کو ذمہ دار گردانتے ہیں۔ اور قادیانی عیسائیوں کو۔ لیکن حق تو یہ ہے۔ کہ ذمہ داری میاں محمود احمد پر ہے جو چیلنج کے جواب میں جو انہیں الہام پر دیا گیا۔ خاموش ہیں۔ یہ ان کا حق تھا۔ کہ جواب میں کہہ دیتے۔ کہ میں خود مباحثہ نہیں کروں گا۔ میرا ظلال قائم مقام کرے گا۔ لیکن ان کی خاموشی ان کے خلاف جا رہی ہے۔

پرکاش کی اشاعت بڑھ رہی ہے ... پریمیوں کو ہر وقت کوشاں رہنا چاہئے

یورپ میں آریہ سماج کیلئے وسیع میدان

ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل کا آریہ سماج وچھووالی کے ساپتاہک ست سنگ میں دوسرا ویاکھیان

(ہمارے اپنے رپورٹر سے)

دیویو تتھا اُپستھت سجنو!

آج مجھے آپ کے سامنے جہاں دو دیشوں کے سمبندھ میں کئی باتیں کہنی ہیں۔ وہاں کچھ ایسی باتیں بھی بتانی ہیں۔ جن کی ہم کو بڑی آوشیکتا ہے۔ جن سے آریہ سماج کی ہی نہیں بلکہ تمام بھارت کی اُنتی ہو سکے۔

اس وقت مغرب میں تمام جاتیاں مایا واد میں پوری ترقی پر ہیں۔ تاہم اُن کا من پرسن نہیں ہے۔ آج وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ایسی جاتیوں کا سنسار میں راجیہ ستھاپت نہیں ہو سکیگا۔ جن کے پاس بڑی بڑی فوجیں ہیں یا جن کے پاس ہوائی جہاز یا بحری طاقت ہے بلکہ وہ جاتیاں راج کرینگی۔ جو ملک میں شانتی پھیلائیں اور لوگوں کے ہردیوں کو سبھیتا سے آکرشت کر سکیں۔ آج تمام جاتیاں شانتی شانتی منہ سے پکار رہی ہیں۔ وہ کیول رشی دیانند کی سبھیتا کو چاہتی ہیں۔ لیکن آج سمے ایسا ہے کہ سنسار میں اشانتی پیدا ہو رہی ہے لوگوں نے سچ کو چھوڑ دیا ہے۔ میٹیریل ازم MATERIALISM کا زور ہے اندر ہار کا باتیں نہیں رہیں۔ اگر آریہ سماج نے ایکتا کو قائم کرنا ہے۔ رشی دیانند کی سبھیتا کو سنسار کے کونے کونے میں پھیلانا ہے تو آریہ سماجیوں کو اپنے اندر سے برائیوں کو دور کرنا ہوگا۔ آریہ سماج کو ممبر نہیں چاہئیں بلکہ سنسار کے کونے کونے میں آریہ پیدا کرنے چاہئیں۔ آریہ پرچارکوں کو اپنے جیون ایسے بنانے چاہئیں۔ تاکہ وہ بغیر باتیں کرنے کے لوگوں کے ہردیوں کو اپنی طرف آکرشت کر سکیں۔ اور ان کے وچار ایسے ہوں۔ آج سائنس دان کہتے ہیں۔ کہ وچاروں کے اندر بڑی شکتی ہے۔ آپ بجلی کے لیمپ دوارا ایک مکان کی تمام چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن دور کی چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن پرمیشور بھگتی کی SEARCH LIGHT سے آپ تمام دور کی چیزیں دیکھ سکتے ہیں۔ سنسار کے بڑے بڑے کام وچار سے ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک بیمار یہ سوچ کر وہ راضی ہو رہا ہے۔ تو اس کی بیماری کم ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر مریض کے وچار ہمیشہ بیماری میں رہیں۔ تو وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

اگر وچار کی شکتی کو کریا اتمک روپ میں لانا ہے۔ تو نوجوانوں کو جو کہ سوتنتر ہیں آگے بڑھنا ہوگا۔ تاکہ وہ ان سدھانتوں کو سدھ کر سکیں۔ یہ کوئی آشچریہ جنک باتیں نہیں۔ جن کے وچار دڑھ ہوتے ہیں وہ اپنے وچاروں کے ذریعہ تمام باتیں معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ سائنس کا اصول ہے کہ الفاظ لہریں پیدا کرتے ہیں۔ وائرلیس کا آلہ صرف الفاظ کی لہروں کو پکڑتا ہے۔ اگر آپ کے دل بھی شدھ ہوں۔ تو آپ بھی لوگوں کے وچاروں کو پکڑ سکتے ہیں۔ یورپ کے اندر آپ کو ایسے لوگ ملیں گے۔ جو کہ اگر پنسل کے ساتھ کچھ کاغذ پر لکھیں گے۔ تو دوسرے لوگ نقل کر لیں گے۔ کیونکہ وہ پریکٹس کرتے رہتے ہیں یہ تمام چیزیں وید کے اندر موجود ہیں۔ لیکن ضرورت یہ ہے۔ کہ اُسے ہم جنتا کے سامنے رکھیں۔ لوگوں کے ہردیوں کے اندر بھارت ورش کے لئے محبت ہے۔ وہ آریہ سدھانتوں کے سامنے سر جھکانے کو تیار ہیں۔ لیکن یہ آریہ نوجوانوں کا کام ہے۔ کہ پربھو پر وشواس رکھکر آریہ سدھانتوں کو سچے معنوں میں اُن کے سامنے رکھیں۔ ہم ویدوں کی سبھیتا کے گن گان کرنے والے ہیں۔ لیکن ہم کو وید جرمن۔ امریکہ۔ انگلینڈ کی لائبریری اور سکالروں کے گھروں میں خوبصورت جلدوں سے ملیں گے۔ آپ کو میکس میولر وغیرہ کئی پنڈتوں کے ترجمے ملیں گے۔ اگرچہ وہ غلط ہیں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے بڑی محنت سے اپنی بدھی کے انوسار ان کو رچا ہے۔

رشی دیانند کا کام سنسار کے اندر گونج رہا ہے۔ شردھانند کی موت نے لوگوں کے ہردیوں کو آکرشت کر کے کیتوں کو پورا کرنے کے لئے آکرشت کیا ہے۔ اس وقت جو دو تین بڑی ترٹیاں میں آریہ سماج میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱) آریہ سماج کے اندر جنم کے جو آریہ پیدا ہو رہے ہیں۔ آریہ پریمیوں کو ان کو سچائی کے اندر ڈھالنا چاہئیے۔ اور جو لوگ پریم سے کھنچے آ رہے ہیں۔ انہیں اپنے اندر جذب کر لینا چاہئیے۔

(۲) آریہ بزرگ مجھے معاف کریں گے۔ اگر میں کہونگا۔ کہ کئی سجن جن کے اندر پریم اور لگن ہے۔ وہ آریہ سماج کو کٹرتا کے روپ میں پیش کر رہے ہیں۔ لوگوں کے اندر خیال ہے کہ آریہ سماج کے اندر کٹرتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کو اُدار ہونا چاہئیے سنسار کی کوئی جاتی اُدارتا کا پرچار نہیں کر سکتی۔ بلکہ صرف آریہ سماج ہی ہے۔ جو کہ اُدارتا کا پرچار کر سکتی ہے۔

آج آریہ سماج کو آرگنیزیشن کی ضرورت ہے۔ تاکہ سنسار کی آریہ سماجوں کو سنگٹھت کرے۔ آج ایسے آریہ سجنوں کی ضرورت ہے جو کہ تپسیا کے کرنے کے لئے تیار ہوں جو کہ جان کو ہتھیلی پر رکھکر میدان میں آئیں۔ اور ضرورت پڑنے پر جان بھی دے سکیں۔ مس میو نے بھارت ورش کی دیویوں کی ترٹیوں پر کتاب لکھی۔ جب مجھے کوئی سجن اس پر سوال کرتا۔ تو میں اپنی دھرم پتنی کی مثال دے کر کہتا۔ کہ بھارت ورش کی دیویاں اتنی پتی ورتا ہیں کہ گھر بار چھوڑ کر سنسار کی بھلائی کے لئے اپنے خاوندوں کا ساتھ دیتی ہیں۔

اس طرح کی بہت باتیں ہمیں سنسار کو بتلانی ہیں۔ آریہ سماج کے سامنے تمام سنسار کی آزادی ہے۔ اس لئے آریہ نوجوانوں کو جہاں بھارت ورش کو آزاد کرانا ہے۔ وہاں ان کو تمام سنسار کو بھی آزاد کرانا ہوگا۔ آج دوسرے ممالک کے لوگ آریہ استریوں کی قدر کرتے ہیں۔ آج جگہ جگہ بھارت واسی ہیں۔ لیکن ان کی حالت اچھی نہیں۔ آریہ سماجیوں کے اندر یہ خیال ہے کہ میری آواز آریہ جاتی کی آواز ہے۔ اس لئے جہاں کہیں کوئی آریہ سماجی گیا۔ وہاں ہی آریہ سماج کا کام شروع ہو گیا۔ آریہ سماج نے آج پلٹا کھایا ہے اور آریہ سماج کے مندر، سکول، لائبریری دنیا کے بڑے شہر لنڈن میں قائم ہیں۔ آریہ سماج کی لہر اب چل چکی ہے۔ اور اس لہر کو امریکہ۔ انگلینڈ۔ افریقہ غرضیکہ مشرق مغرب کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ اگر یہ لہر کچھ عرصہ کے لئے رُکی بھی۔ تو آریہ سجنوں کی وجہ سے ہی رُکے گی۔ چاہے کتنی ہی بادھائیں آئیں۔ ہمیں اپنے قدم کو سچائی کے میدان میں آگے ہی رکھنا چاہئیے۔ آریہ یوکوں کو جان لینا چاہئیے کہ کمال انٹرنیشنل [illegible]

پر کٹرا ہوتا ہے۔ ایک اینٹ کے نکلنے سے مکان گر پڑتا ہے۔ اسی پرکار۔ ہر ایک آریہ کو یہی کہنا چاہئیے۔ کہ آریہ سماج میرے جیون کے ساتھ ہے۔ میرے جیون کی خرابی آریہ سماج کی خرابی ہے۔ اس لئے آریہ سماج کو اونچا بنانے کے لئے آریہ لوگوں کو اپنے آدرشوں کو اونچا بنانا ہوگا۔ اگرچہ آریہ سماج کے پرچارکوں کی تعداد تھوڑی بھی ہو۔ تو بھی آریہ سماج کو خیال نہیں کرنا چاہئیے۔

آریہ سماج کو چار چار آنے والے ممبروں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ سچائی کے ساتھ ممبروں کی کمی نہیں ہو سکتی۔ بھارت کے ودوان لوگ زیادہ تر بھارت ورش میں رہتے ہیں۔ آریہ سماج کا کام پڑھے لکھے لوگوں کے اندر ہے۔ آریہ سماج کی فلاسفی بڑے بڑے ودوان لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ دوسری جاتیاں اس فلاسفی کو لینے کے لئے بڑی اچھک ہیں۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر وہ جاتیاں شامل ہو گئیں۔ تو آریہ سماج کا کام بڑی جلدی پھیل جائیگا۔ میں چھ ماہ کے عرصہ میں اگر ۲۵ آریہ سماجیں قائم کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ تو اس کی بڑی بات یہ تھی۔ کہ ایک بھاری فرم کے ایک انگریز مینیجر نے میرا ساتھ دیا۔ ایک دفعہ میرے پوچھنے پر کہ اس سے آپ کی تجارت کو دھکا لگیگا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ان انگریزوں کو آریہ سماج کے اندر کام کرتے دیکھ بھارت کے ذہین لوگ بھی آزادانہ آریہ سماج میں شامل ہونے لگے۔ ایک دفعہ ایک مہاشہ لیگ آف نیشنز کو چھوڑ کر [illegible] کے دن سبھا میں شامل ہونے کے لئے آئے۔ اور کہا کہ جینیوا میں آریہ سماج کا کیندر قائم کرنا چاہئیے۔ وہاں پر مسلمانوں کے لیکچر کو ہزاروں سنتے ہیں۔ بدھ مذہب کے بہت لوگ ملتے ہیں۔ راما کرشنا سوسائٹی کے لوگوں کا خوب اثر ہے۔ آریہ سماج کے لئے اس وقت انگلستان میں بڑا میدان ہے۔ وہاں کے لوگ پانی سے باہر آئی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ وہاں دھن کی کمی نہیں۔ [illegible] جانے پر بھی ان کو [illegible] ہفتہ کے بعد ملتی ہے۔ لیکن ہمارے بھارت واسیوں کو تو ۲۴ گھنٹے میں ایک پیسہ کے چنے تک نہیں ملتے۔ ہمیں ان کو دھن دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ان کو لٹریچر دینے کی ضرورت ہے۔ آپ کہیں گے کہ ستیارتھ پرکاش جیسی عمدہ کتاب آپ ان کو پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ ستیارتھ پرکاش ہمارے جیونوں کو اونچا کر سکتی ہے۔ وہ تو میٹیریلزم میں پڑے ہوئے ہیں۔ [illegible] ادھیائے ہی پڑھکر وہ لوگ [illegible]

کالا پہاڑ میں عیسائیوں سے شاستر ارتھ

کالا پہاڑ ۳۱ جولائی ۔ ضلع لائل پور میں ایک موضع ۲ - دہال - عیسائیوں کے ساتھ شاستر ارتھ کی رپورٹ مہاشہ آتمارام کشپ ودیارتھی دیانند اپدیشک ودیالیہ گرودت بھون لاہور نے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو حسب ذیل بھیجی ہے۔

"آپ کی آگیا پا کر میں ۷ جولائی کو پراتہ ۹ بجے کی گاڑی سے گوجرہ پہنچ گیا۔ اور اگلے دن پراتہ وہاں سے گوجرہ سماج کے منتری جی اور برہمان جی کے ساتھ موضع کالے پہاڑ پہنچ گیا۔ وہاں پر پہلے سے ہی پنڈت گیان چند جی پروہت آریہ سماج لائل پور اور پنڈت سوم دیو جی اور موہن لال جی بھجنیک دلت ادھار منڈل ہوشیارپور موجود تھے۔ ۹ بجے پراتہ کے قریب ہم شاستر ارتھ کی جگہ پر پہنچ گئے دوسری طرف سے بھی پادری یوحنا و دانیال پادریوں اور بہت سے عیسائیوں کے ساتھ پہنچ گئے۔ شاستر ارتھ کے کوئی بھی نیم طے نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے عیسائیوں نے کہا ہم اعتراض کرتے ہیں۔ تم جواب دو۔ اور مسلمانوں نے زبردستی اپنے میں سے ایک کو مدھستھ پیش کیا۔ میں نے ان کے جواب میں کہا۔ کہ یہ شاستر ارتھ کا ڈھنگ نہیں ہے۔ اس سے تو شنکا سمادھان ہوگا۔ شاستر ارتھ میں طرفین کو اپنا اپنا پکش ستھاپن کرنے اور ایک دوسرے پر اعتراض کرنے کا ادھیکار ہوتا ہے۔ آخر مسلمانوں نے فیصلہ کیا۔ کہ اسی وشے پر بحث ہو کہ سچا اور عالمگیر دھرم کون سا ہے؟ ویدک دھرم یا عیسائیت؟ اس پر آریہ پرش کی آگیا سے مذہب کے لکشن کرتے ہوئے میں نے سچے مذہب کی پہچان کے لئے پرتھم ان کا آدی سرشٹی سے ہونا۔ دوسرے پرماتما کے واستوک روپ کو درشانا۔ تیسرے منش کے سانسارک جیون کو آنند پورک گذارنے کی شکشا دینا۔ اور چوتھے مکتی دلانا ان چار معیاروں کو پیش کر کے ان سے ویدک دھرم کو سچا اور عالمگیر سدھ کیا۔ اور پادری صاحب نے جب اپنے مذہب کو اسی پرکار سچا سدھ کرنے کو کہا۔ تو وہ ایک بھی ایسی بات پیش کر کے ویدک دھرم میں کوئی ترٹی دکھانے میں قاصر رہا۔ اور اپنے مت کی کوئی سچائی نہ دکھا سکا۔ بلکہ کسی احمدی کے لکھے ہوئے ایک ٹریکٹ سے من گھڑت اور بے جڑ الفاظ پڑھ کر وید منتروں کے نام سے سنائے جو واستو میں وید منتر نہ تھے۔ اس پر میں نے چاروں وید پیش کر کے اس سے مطالبہ کیا۔ کہ جو آپ کہتے ہیں۔ وہ ویدوں سے دکھا دو۔ ویدوں میں ایسا ہرگز نہیں۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔ بلکہ بھری سبھا میں اسے یہ کہتے ہوئے کہ میں وید نہیں پڑھا ہوں۔ بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ پادری صاحب میرے دھرم میں کسی پرکار کی ترٹی دکھانے میں اسمرتھ ہیں۔ اور ساتھ ہی عیسائیت کی بھی کوئی خوبی نہیں بیان کر سکے۔ اس لئے ویدک دھرم ہی سچا اور سارو بھومک ہے میں نے جنتا کو یہ بھی بتلایا۔ کہ پادری صاحب کو یہ حق ہی نہیں۔ کہ وہ کسی کو عیسائیت کی دعوت دیں۔ کیونکہ مسیح خود کہتا ہے کہ میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوائے اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا ہوں۔ نیز یہ کہکر کہ مناسب نہیں۔ کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینکا دے وغیرہ۔ بتایا کہ یہاں مسیح نے بنی اسرائیل کو لڑکے اور دوسروں کو کتے کہا ہے۔ پھر یہ سوال بھی کیا۔ کہ توریت کو بنے سارھے چار ہزار سال کے قریب ہوئے ہیں۔ بتاؤ اس سے پہلے کونسا مذہب تھا۔ کہ جس کے لئے توریت نازل ہوئی۔ اور اس میں کیا کمی تھی جو خدا کو زبور نازل کرنی پڑی۔ پھر کونسی بات رہ گئی تھی۔ جسے انجیل نے آ کر پورا کیا۔ اس کے ساتھ میں نے یہ بھی بتایا۔ کہ عیسائی پرماتما کو سرو شکتی مان اور شدھ سوروپ میں اور تین ملتے ہیں۔ سانسارک جیون کے لئے یسوع نے کہہ دیا۔ کہ میں صلح کرانے نہیں آیا۔ بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ اور جب یسوع نے "ایلی ایلی..." پکارتے ہوئے صلیب پر تڑپ تڑپ کر بائبل کے کتھن انوسار... کی موت سے جان دی۔ تو وہ دوسروں کو کیسے نجات دلا سکتا ہے وغیرہ۔

اس کے جواب میں پادری صاحب نے کچھ نہ کہا۔ بلکہ کھڑے ہو کر نیوگ پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ جس کے جواب میں میں نے نیوگ کی مہیما درشاتے ہوئے ان کے اعتراضوں کا کھنڈن کر کے بائبل سے نیوگ کا ثبوت دیا جا —

— ﮨﻮ دیا۔ جس کا جواب پادری صاحب سے سوائے اس کے اور کچھ نہ بن سکا۔ کہ یہ سب کچھ سمے انوسار خاص مصلحتوں کے ماتحت خدا کے ہی حکم سے ہوتا رہا ہے۔ اس لئے ایسا ہونا قابل اعتراض نہیں ہے۔

پادری صاحب کے اس جواب کو ناکافی جان کر اور اپنے بینوں پر لانچھن لگتے ہوئے اور اس کی صفائی نہ ہوتے ہوئے دیکھ کر عیسائیوں اور خصوصاً مسلمانوں نے شور مچا دیا۔ جس سے سبھا تتر بتر ہو گئی۔ منتری آریہ سماج گوجرہ نے اسبات کا اعلان کیا۔ کہ جو سجن ویاکھیان سننا چاہیں۔ وہ بیٹھ جائیں۔ پنڈت جی نیوگ وشے پر ایک وستار پورک ویاکھیان دیں گے۔ جس سے انہیں نیوگ کی حقیقت کا علم ہو جائے گا اور وہ آئندہ کبھی کسے بھرم جال میں نہ پھنس سکیں گے۔ اس اعلان پر لوگوں نے ویاکھیان سننے کی بڑی خواہش ظاہر کی۔ اور انہوں نے ٹھیرنا چاہا۔ لیکن مسلمانوں نے انہیں دھمکا کر چلے جانے پر مجبور کر دیا۔

چونکہ گاؤں مسلمانوں کا تھا۔ اس لئے وہ ویاکھیان نہ ہونے دینے میں سپھل ہوئے اور ہمیں وہاں سے چلا آنا پڑا۔

آریہ جنتا کی سیوا میں سوچنا

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے مندرجہ ذیل ستھانوں پر ہاڑ سمت ۱۹۸۸ میں منائے گئے

آریہ سماج پالم پور ۵ سے ۷ ہاڑ۔ آریہ سماج بزرگ وال ۱۲ سے ۱۴۔ آریہ سماج آرنیہ (جموں) ۱۲ سے ۱۴۔ آریہ کمار سبھا شملہ ۱۹ سے ۲۱۔ آریہ سماج سرینگر ۱۹ سے ۲۸ ہاڑ۔

آریہ سماج سری نگر کا سالانہ جلسہ شروع ہی ہوا تھا۔ کہ ہندو مسلمانوں کا جھگڑا شروع ہو گیا۔ مسلمانوں نے ہندوؤں پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ جس کی وجہ سے فی الحال جلسہ کو بند کرنا پڑا۔

دوسرے ستھانوں پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرسدھ آریہ اپدیشکوں اور بھجنیکوں نے بڑے بڑے اچھے پربھاوشالی ویاکھیان دیئے جس کے کارن جنتا پر بڑا اچھا پربھاو پڑا۔ اور جلسے سنتوش جنک سماپت ہوئے۔

پونچھ (کشمیر) میں خاص طور پر پنڈت جگن ناتھ جی آریہ اپدیشک کو پرچار کے لئے بھیجا گیا تھا۔ لیکن وہاں سے پتہ لگا ہے۔ کہ پنڈت جی پر ۱۰۸ دفعہ لگا کر ان پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

پچھلے مہینہ میں آریہ سماجوں سے مندرجہ ذیل ستھانوں پر پرچار کرنے کی اطلاع ملی ہے جن کا انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے کیا گیا:-

(۱) میولے نالی۔ راجن پور (ڈیرہ غازی خان) پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ اپدیشک اور مہاشہ آتمارام جی بھجنیک۔

(۲) اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ چیچہ وطنی۔ پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک اور مہاشہ نتھا سنگھ جی بھجنیک۔

(۳) جسڑ۔ نارووال۔ منجوڑی۔ سوکن ونڈ نالومہ۔ ظفروال (ضلع سیالکوٹ)۔ پنڈت پورن چند جی سدھانت شرومنی کو بھیجا گیا۔

(۴) شکرگڑھ۔ دودھو چک۔ چھمال۔ پنڈت وشوا ناتھ جی آریہ اپدیشک اور مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک۔

مندرجہ ذیل ستھانوں پر ساون سمت ۱۹۸۸ میں پرچار کا انتظام کر دیا گیا ہے:-

رام پور جیتوں۔ اموہ۔ گھنولی۔ منڈی گوبندگڑھ۔ پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک کو بھیجا گیا ہے۔

بھیدال۔ سرگودہا۔ بھلیرہ وان کے علاقہ میں پنڈت گورودت جی سناتک اور مہاشہ جگدیش چندر جی بھجنیک جا رہے ہیں۔

باہری ضلع کرنال کا میلہ ۲۸ سے ۲۷ اگست ۱۹۳۱ء کو ہے۔ اس موقعہ پر پنڈت رام دیال جی شاستری۔ پنڈت برت پال جی آریہ اپدیشک پنڈت سمیر سنگھ جی تھا دو تین بھجنیکوں کو وہاں بھیج دیا جاوے گا۔

چنت پورنی کا میلہ ۲۲ سے ۲۴ اگست کو ہے۔ اس موقعہ پر پنڈت وینی جی شاستری۔ پنڈت ہرپال جی آریہ اپدیشک اور دو تین بھجنیکوں کا بندوبست کر دیا جاوے گا۔

راولپنڈی کے علاقہ میں پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار ستھانیہ آریہ سماج کوہ مری کے ساتھ مل کر کوہ مری کے علاقہ میں پرچار کر رہے ہیں۔

امرتسر کے علاقہ میں پنڈت ستیہ دیوان چند جی آریہ اپدیشک تھا مہاشہ بلدیو جی بھجنیک کو پرچار کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

دہلی کے علاقہ میں پچھلے مہینہ میں دو نئی سماجیں شادی پور اور قاسم پور قائم ہوئی ہیں۔

(باقی کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم نمبر ۲)

ودھواوواہ منڈن

بجواب "تردید ودھواوواہ"

(از پنڈت وشواناتھ آریہ اپدیشک)

(سلسلہ کے لئے دیکھو پرکاش ۱۹ جولائی ۱۹۳۱ء)

سوال - उदीर्ष्व नार्यभि जीवलोकम् ० ऋ१०-२-१८ رگوید کے اس منتر کا ارتھ بھی آریہ سماج نے اُلٹا کیا ہے۔ سائنا چاریہ کے ارتھ سے ودھوا وواہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اس کا بھاشیہ اس پرکار ہے:-

ارتھ - اے عورت! مرے ہوئے کی بیوی! تو مردہ شوہر کے ساتھ لیٹی ہے۔ وہاں سے اُٹھ اور اپنے زندہ کنبہ کو یعنی مرد کے بالوں اور برخورداروں کی طرف نظر دے کر ادھر چلی آ۔ تیرا پانی گرہن (شادی) کر کے تجھے گربھ دینے والا یہ پتی جو ہے۔ اس کی مقاربت سے جو تیری اولاد ہوتی ہے۔ اُن کی طرف نظر دے کر تو جو مرنے کا ارادہ کرتی ہے اس کو ترک کر کے ادھر چلی آ۔

جواب - مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے جو اس منتر کا ارتھ نیوگ میں کیا ہے۔ وہی ٹھیک ہے۔ سائن کا ارتھ بھی یہی بتلاتا ہے لیکن افسوس کہ پکش پات سے سائن کی سنسکرت عبارت کا اُردو ترجمہ آپ نے بالکل غلط کیا ہے اس کا ٹھیک لفظی ترجمہ یہ ہے:-

اے ناری! مرے ہوئے کی پتنی! جو کہ یعنی زندہ بستر پر آدمی کا استھان جو گھر ہے اس کا خیال کر کے اس جگہ سے اُٹھ۔ اس مردہ کے نزدیک سوتی ہے۔ اس لئے آ! جس سے تیرا پانی گرہن کرنے والے گربھ دھارن کرنے والے (دوھی شو) دوسرے پتی سے تعلق رکھنے والے! اس جنتوم (زوجیت) کا خیال کر کے سنتان (یعنی) کا سیار کر۔ پتی کے پیچھے مرنے کا نشچے مت کر اس سے آ! संबभूथ کا ارتھ گربھادھان ہے۔ دیکھئے سائن بھاشیہ برہد ۹۹-۲۴۔

سوال - اس منتر کا دینوگ اینتیشٹی کرم میں کیا جاتا ہے۔ عورت اپنے مردہ پتی کے ساتھ ستی ہونے کو تیار ہے۔ ایسے وقت میں اس سے یہ کہنا کہ مرے ہوئے پتی کے پاس سے اٹھ اور حاضرین میں سے جو تجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے اُس کا ہاتھ پکڑ لے۔ کہاں تک انسانی اخلاق سے صحیح ہے؟

جواب - دینوگ تمہارا خود ساختہ ہے۔ اسی لئے بیواؤں پر ظلم کرتے ہوئے اور اُن کے خون سے ہاتھ رنگتے ہوئے بھی اہنسا کے منتر پڑھا کرتے ہو۔ مُردہ پتی کے ساتھ سرنا (ستی ہونا) وید کے سراسر خلاف ہے۔ دیکھو یجروید ادھیائے ۴۰۔ اس لئے اس منتر کا یہ مطلب نہیں کہ مُردہ پتی کے ساتھ عورت ضرور لیٹ جاوے۔ اور اس کو یہ منتر سنایا جاوے۔ بلکہ اس منتر میں استری کے دُکھ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اُس کے رنج کا اپائے نیوگ یا ودھوا وواہ بتایا ہے۔ جو کہ ایک وششٹ اوستھا کے لئے ہے۔

سوال - چتراد شاستری (جس نے اس منتر کا ارتھ پُنر وواہ پر لگایا ہے) کو بڑے بھاری سناتنی پنڈت بتلا کر اپنے مطلب کی بات نکال لی۔

جواب - اگر مدعا علیہ کے گواہ ہی مدعی کے دعوے کو ثابت کرنے لگیں۔ تو اس میں مدعا علیہ کی بدقسمتی کے سوائے اور کس کا قصور ہے۔

سوال - معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجی لوگ ایک لفظ दिधिषु: دھشو پر چکر کھا گئے۔ لیکن اس کے چار معنی ہوتے ہیں (۱) کسی عورت کا دوسرا شوہر (۲) شادی کرنے کی خواہش رکھنے والا۔ (۳) شوہر (۴) باکرہ بیوہ جس نے دوبارہ شادی کی ہو۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۸ پریکٹیکل سنسکرت ڈکشنری مؤلفہ وامن سیوارام آپٹے ایم اے۔ مگر دوسرا شوہر کے معنی اس منتر میں بے موقع ہیں۔

جواب - پدم چندر کوش جو کہ کٹر سناتنی پنڈت گنیش دت کا بنایا ہے۔ اس میں दिधिषु: کے ارتھ دوبارہ بیاہی عورت۔ دوبارہ بیاہی عورت کا خاوند۔ بڑی بہن کے ویواہ کے بغیر چھوٹی بہن جس کی شادی کی جاوے۔ اور اس کا پتی یہ چار ارتھ کئے ہیں۔ شادی کرنے کی خواہش رکھنے والا یا شوہر یہ معنی نہیں کئے۔ امر کوش میں بھی یہ معنی نہیں ہند لغظ کی طرح یہ معنی بھی پورا کر کے بھائیوں کی سنسکرت ساہتیہ میں نئی گھیڑ ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ دوسرے شوہر کے معنی اس منتر میں بے موقع ہیں یا با موقع تو اس کے لئے اپنے دادا گورو سائن کا بھاشیہ جو انہوں نے تیتری آرنیک کے اسی منتر کا پر کیا ہے۔ دیکھ لیجئے۔ وہاں انہوں نے पुनर्विवा کا ارتھ दिधिषु: ہے۔ دوبارہ شادی کی خواہش رکھنے والے کئے ہیں۔ اور اسی بنا پر ہم نے کہا تھا۔ کہ رگ وید کے سائن بھاشیہ کا بھی آپ نے اُلٹا ترجمہ کیا ہے۔

سوال - دنیا میں اب بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ عورت اپنے شوہر کے انتقال پر روتی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ تو اس کے عزیز اقربا سمجھاتے ہیں۔ کہ بال بچوں کا خیال کرتے ہوئے دُکھ کو بھول جاؤ۔

جواب - لیکن جن کے بال بچے ہی نہ ہوں۔ ان کے لئے نیوگ یا ودھوا وواہ اسی کا اجیت ہے جن کے بال بچے نہ ہوں۔ یہ پہلے بتلا چکے۔

سوال - इयं नारी اتھرووید کے ۳-۱۸-۳ کا منتر بھی رسوم بعد وفات سے متعلق ہے۔ یعنی مُردہ کو چتا پر رکھ کر انگار لگانے سے پہلے اس کی آتما سے پرارتھنا کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اس سے اجازت لی جاتی ہے۔ کہ اس کی بیوہ ستی نہ ہو کر خاوند کے بچوں اور دھن کی حفاظت کے لئے زندہ رہے۔ اس منتر کے سیدھے معنی یہ ہیں۔ کہ "اے آدمی پتنی لوک کو چاہنے والی یہ عورت قدیم سناتن دھرم کا پالن کرتی ہوئی مرے ہوئے جو آپ ہیں آپ کے پاس حاضر ہوتی ہے۔ اس کی اولاد اور دھن کی رکشا کرو۔ سائن بھاشیہ کا نتیجہ بھی آریہ پنڈت غلط نکالتے ہیں۔

جواب (۱) پہلے اور اس منتر میں آپ نے ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ منتر بیوہ عورت کو ستی ہونے سے منع کر کے اولاد کی پرورش کرنے کے لئے زندہ رہنے کا اپدیش کرتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ ستی ہونے کا خیال کہاں سے پیدا ہوا۔ اگر وید میں ستی ہونا دھرم ہے کسی دوسرے منتر میں کہا ہے۔ (وید میں ستی ہونے کا کوئی منتر نہیں۔ بلکہ آتم گھات کا مہا پاپ بتایا ہے) تو یہ پرسیر دور ہو گیا وید میں پایا گیا۔ اگر وید میں نہیں۔ تو وید سے پہلے کس گرنتھ میں ہے؟ جس کا نشیدھ کرنے کی ضرورت ہوئی۔ اور اگر وید سے پہلے کوئی گرنتھ یا سمرتی نہیں تھا۔ جیسا کہ سناتن دھرمیوں کا بھی سدھانت ہے۔ تو آپ کا ایسا ارتھ کرنا آپ کی وید سے مطلق ناواقفیت کو ظاہر کرتا ہے۔

(۲) "پتی لوک کو چاہنے والی" منتر میں آئے اس فقرہ کے کیا معنی ہیں؟ پوسانک لوگ ستی ہونے والی استریوں کو پتی لوک پراپت ہونا بتلاتے ہیں۔ اس کا تو آپ نے نشیدھ کر دیا۔ اولاد اور دھن میں تو پتی بھاؤ ہو ہی نہیں سکتا۔ بہتر کیا دھن کو پتی ماننا پوراناک دھرم میں شائد جائز ہو۔ کوئی سمجھ دار شخص تو ایسے الفاظ سننا ہی نہیں چاہتا۔ باقی ایک ہی صورت رہ جاتی ہے۔ کہ نیوگ یا ودھوا وواہ سے دوسرے پتی سے تعلق پیدا کرے۔ وہ آپ کو منظور نہیں تو خواہ مخواہ اس منتر کے ارتھ کرنے میں کیوں سر کھپاتے ہو۔ (۳) منتر میں ایک ناکرم तस्यै प्रजां द्रविणं चेह धेहि آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس عورت کے لئے اولاد اور دولت دے۔

उधाज धारण पोषण पो: مصدر کا ارتھ دھارن کرنا اور پرورش کرنا ہے۔ پدم چندر کوش میں دھارن یعنی پکڑنا پرورش یعنی بڑھانا اور دینا کے ارتھ کئے گئے ہیں۔ سائن نے بھی संपादय یعنی دے کا معنی کیا ہے۔ لیکن آپ نے رکشا یعنی حفاظت کیا ہے۔ یہ ارتھ کہاں سے لیا ہے۔ یہ معنی ارتھ اسی واسطے کیا گیا ہے تا؟ کہ اصلی ارتھ کرنے سے ودھوا وواہ سدھ ہو جاوے گا۔ کیونکہ اس پد کا تعلق زندہ پتی سے ہوتا ہے۔ لیکن مُردہ پتی سے پرارتھنا کرا رہے ہیں۔ مُردہ پتی سے پرارتھنا دل میں کھٹکنے لگی۔ اس لئے آپ نے اس جیو سے پرارتھنا کہہ ڈالی۔ لیکن یہ تو سوچا ہوتا۔ کہ मर्त्य کا ارتھ تمہارے پدم چندر کوش نے صرف منش یا پرتھوی کے کئے ہیں۔ اور اگر کسی طرح سے اُس کے ارتھ جیو ہی مان لیں۔ تو اس کے ساتھ جو प्रेतम् کا وشیشن مرے ہوئے پڑا ہے۔ اس کا کیا بناؤ گے؟ جیو تو مرا نہیں۔ اور اس سے پرارتھنا کا کیا مطلب؟ کیا جن ضرورتوں کو اُس نے زندگی میں پورا نہیں کیا۔ مر کر کرے گا اور اگر عورت نے اُس کی اولاد اور دھن کو حاصل کرنا ہے۔ تو اس کے لئے اس کی مدد کی ضرورت نہیں۔

سوال - ۹-۵-۲۷ و ۲۸ منتروں (۱) ودھوا وواہ کے ساتھ جوڑنا وید سے لاعلمی کو ظاہر کرنا ہے۔ विल्वा کے معنی جو مرگیا کرنا ٹھیک نہیں۔ اس کا معنی جاننا حاصل کرنا ہے۔ پتی شبد کے ارتھ اگنی کے ہیں۔ جیسے

सोम वधूयुरभवत् ... पतिः ۹۱۶۸ ... کی تعریف ہے۔

اس میں صرف پتی دو یگیہ کی تعریف ہے۔ نہ پہلی شادی ہے۔ نہ دوسری۔

جواب - پہلے منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ جو استری پہلے پتی کو پراپت کر کے اور پتی کو پراپت ہوتی ہے۔ وہ دونوں پانچ اودن سے سینچنے والے اجنا ایشور سے ابلا... الگ نہ ہوں۔ विल्वा کا ارتھ یہاں ... کرنا ہی ہے۔ لیکن اس کا بھاؤ یہی ہے ... پتی جو پراپت ہوا۔ اس کے مرنے ... سے دوسرے کو پراپت کرتی ہے ... کہ میں نے پہلی گھڑی یگیہ یہ دوسری ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

دس کے یہی معنی ہو سکتے ہیں - یہیں تے جگوڑ جانے - گم ہو جانے یا بیچ دینے وغیرہ کی وجہ سے پاس نہ رہنے سے دوسری عزیزی کی گئی - آپ کے دیئے پرمان میں اگنی کو सहपति کہا گیا ہے - جو - پتی पति شبد سے ایک الگ شبد ہے ایسا ہو - تو بھی बृहस्पति شبد کو بھی پتی ارتھ میں گھسیٹ ڈالیں - اس منتر میں بیچوں بیچ ہی سہی - لیکن نیوگ ودوا کا تو اس میں صاف ذکر ہے - اور دوسرے منتر میں تو صاف طور پر पुनर्भवः परःपति بھوہ پر دوتی - شبد پڑے ہیں - اس منتر کے شبد ارتھ آپ نے اسی لئے نہیں کئے - جو ادرانخ بن نہیں آئے - صرف یہ کہہ دینے سے "اس میں دوہرا ودواہ نہیں" دونا نیوگ کرنا کیسے سنگت ہو سکتا ہے - مردانگی تو یہ تھی - کہ اس کے دوسرے معنی کر کے دکھاتے ؛

سوال - اتھرووید ۳۳ - ۳ - ۱۸ کا جو بھاو پرگٹ کیا ہے - وہ بالکل عجیب ہے - اس کا سائین بھاشیہ تو ہمیں نہیں ملا - سید ھے ارتھ یہ ہیں - وہ جب دیکھا - کہ زندہ نوجوان عورت کو مرے ہوئے پتروں کے ادھار کی غرض سے شادی کے لئے لے جا رہے ہیں - بدبختی ہے - بیوقوفی ہے غلط راستہ پر چل رہی ہے - تو بالکل اس کے بیٹا لایا - اس کو سمجھا کر بیٹا لایا ؛

جواب - اُلٹا کیا سمجھایا - کہ نیوگ دواد نہ کرو اگر اس کا یہی آشا ہے - تو آگے کیمتی پر روک نیوگ دواد کا کھنڈن ہونا چاہئے - جو نہیں اور صرف "مرے پتروں کے" मृतेऽय: ادھو کے لئے ارتھ کہاں سے نکل آئے اور اگر یہ ارتھ ہیں - تو پرانک سدھانت کے مطابق اس نے برا کیا - برہمنوں کو کچھ دان اور کھیر حلوہ مل جاتا اور پرانوں نے تو نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے کا پنڈدان جائز ہی قرار دیا ہے - دیکھو یاگیہ دلکیہ سمرتی دوہار ادھیائے ۱۴۱ داگنی پران ادھیائے ۲۵۶ شلوک ۱۴ میں ہے ؛

اگر کوئی بے اولاد شخص دوسرے شخص کی عورت میں نیوگ سے لڑکا پیدا کرے - تو وہ لڑکا دونوں کا وارث اور پنڈدان کرنے والا دھرم سے ہوتا ہے - کہیں یہ تو نہیں سمجھا دیا کہ مرتک سنزادہ کیول دنبھ ہے ؟

اور منتروں کا ساین بھاشیہ مل گیا لیکن اس کا آپ کو نہیں ملا - کیا بچوں سے باتیں کر رہے ہو - صاف کیوں نہیں کہتے - کہ یہ ہمارے مطلب کا نہیں تھا - کہیں تو تعصبات چھوڑ کر بات کرو - اگر آپ کے ہی شبد ارتھ کرنے سے کام لیتے ہوئے ذرا آگے پیچھے کر دیا جاوے - تو اس کا ارتھ نیوگ دواد کو ہی ثابت کر دیتا ہے - دیکھئے :-

بدقسمتی سے پتی کے مرنے سے شوک اور موہ کے اندھکار سے ڈھکی ہوئی بدھوا کو اس حالت سے میں نے پلٹا یا کیا پلٹایا ؟ اس زندہ نوجوان عورت کو نیوگ دواد کے لئے لی جاتی ہوئی کو دیکھا ؛

اس میں دودھوا کے دکھ کا ورنن کرتے ہوئے اس کا علاج نیوگ دواد بتلایا ہے - اس طرح سے مضمون بھی مکمل ہو جاتا ہے - اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نیوگ دواد کا ودھان بھی جوان عورتوں کے لئے ہے - بوڑھی عورتوں کے لئے نہیں ؛

(وشوناتھ آریہ اپدیشک)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

مبارک سے بیٹا کہہ چکے ہیں - اس لئے میری پہلی عرض معروض تو آپ کو قبول ہی کرنی پڑے گی اس وقت بار صاحب کو مزید گفتگو کی ضرورت نہ تھی - ذات پات بھید بھاؤ کے بندھن تو پہلے ہی کٹ چکے تھے - اب شدھ پریم کا سمندر موجیں مار رہا تھا - نذر بڈبائی ہوئی نگاہوں سے قلمدان ہاتھ میں لے لیا اور دیوانی کے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے اس عہدہ جلیلہ کو قبول کر لیا ؛

سواستھ رکشا

خوفناک متعدی بیماری ــــ ہیضہ

بواعث ــــ علامات اور علاج

انسان کو جو بیماریاں دامنگیر ہو سکتی ہیں - ان میں سے کئی ایسی ہیں - جو آناً فاناً انسانی زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہیں - ان میں سے ایک ہیضہ ہے - اسے ویدک میں بشوچکا - یونانی میں ہیضہ اور انگریزی علم طب میں کالرا کہتے ہیں - یہ بڑی خوفناک اور زہریلی بیماری ہے - جس بدقسمت پر اس کا حملہ ہوتا ہے - اس کی زندگی کا بچنا دشوار ہے ؛

ہیضہ بدہضمی سے ہوتا ہے - ویسے تو تمام بیماریوں کی جڑ بدہضمی ہے - لیکن یہ سب بیماریوں میں بڑی بیماری ہے - جو لوگ پیٹو ہیں جن کی زندگی کا مقصد ہی پیٹ پالنے تک ہی محدود ہے - جو لوگ قوت ہاضمہ سے باہر اندھادھند ٹھوس ٹھوس کر کھاتے ہیں - بدہضمی ہونے پر بھی یا پیٹ زیادہ بھاری ہونے پر بھی جو اور زیادہ کھانے ہی چاہتے ہیں - عموماً انہیں لوگوں کو ہیضہ ہوا کرتا ہے - علاوہ ازیں مکان میں گندگی رکھنا - مکھی - سڑی یا باسی چیزوں کا زیادہ کھانا گرم ہوا یا دھوپ میں گھومنا زیادہ محنت کرنا خراب آب و ہوا میں رہنا - رات کو زیادہ جاگنا - ان سب باتوں سے بھی بچنا چاہئے - یہ آیور ویدک اصول ہے - ڈاکٹری اصول کے مطابق اس بیماری کی پیدائش ایک قسم کے ننھے زہریلے جراثیم سے مانی گئی ہے - جنہیں COMMA BACILLUS کہتے ہیں - یہی زہریلے جراثیم پانی اور کھانے کی چیزوں کے ذریعہ انسانی جسم میں داخل ہو کر مرض ہیضہ کو پیدا کرتے ہیں - اس مرض کا حملہ خاص طور پر پچھلی رات میں ۲-۳ بجے یا شام کو دوپہر کے وقت ہوتا دیکھا گیا ہے - یہ وقت رات یا دن کا خوراک کے ہضم ہونے کا ہے - اس عارضہ کا حملہ بیمار پر اتنی جلدی ہوتا ہے - کہ کوئی کوئی مریض تو دو تین گھنٹے میں کوئی دس بارہ گھنٹے میں کوئی چوبیس گھنٹے میں اور کوئی دو تین دن میں ہی موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں البتہ جو مریض ۲۴ گھنٹے گزار لیتے ہیں - وہ عام طور پر موت سے بچ جاتے ہیں - ۲۴ گھنٹے تک اس کا پورا زور رہتا ہے - عارضہ دامنگیر ہوتے ہی اس کا علاج نہ کیا جاوے - تو یہ خوفناک طور پر بڑھتا ہی جاتا ہے - اکثر مریض آدھ گھنٹہ اس وجہ سے مر جاتے ہیں - کہ وقت پر کسی قابل معالج یا اچھی دوائی کا انتظام نہیں کیا جا سکتا یہاں کچھ سہل اپائے دیئے جاتے ہیں - جنہیں آسانی سے سب لوگ کام میں لا سکتے ہیں ؛

بیماری کی علامات

پہلے بدہضمی ہو کر جی گھبراتا ہے - پھر قے اور دست ہوتے ہیں - پیٹ میں سوئی چبھنے کی سی درد ہوتی ہے - پہلے دو تین دست مل ملے ہوتے ہیں - پھر پتلے پانی کی طرح یا چاولوں کی پیچھ جیسے یا کچھ لال دست ہوتے ہیں - پل پل میں پیاس لگتی ہے - حلق خشک ہوتا ہے - سر میں درد اور پیٹ میں اور جسم میں مروڑ ہوتا ہے - پیشاب بند ہو جاتا ہے - یہ ہیضہ کی عام علامات ہیں ــــ انہیں دیکھتے ہی جان لینا چاہئے - کہ ہیضہ ہو گیا ہے - اور اس سے بچنے کے لئے فوراً ہی پرہیز شروع کر دینا چاہئے - کیونکہ یہ مرض ہر لمحہ بڑھتا ہی جاتا ہے

لاعلاج علامات

مریض کی بے ہوشی بڑھتی جائے - جسم ٹھنڈا ہوتا جائے - نبض کی رفتار کم و بند ہونے لگے - اندر جلن بہت ہوتی ہو - نیند نہ آئے آنکھیں اندر گھسنے لگیں - دوائی ہضم نہ ہو - پیاس پر پیاس بڑھتی جائے - ہچکیاں آنے لگیں - گلے میں یا زبان میں کانٹے پڑ جائیں - پیشاب بالکل بند ہو جائے - پیٹ میں ابھرا ہو - ہونٹ اور ناخن نیلے پڑ جائیں - چہرے کی کانتی بگڑ جائے - اور جسم کے جوڑ جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں - تو سمجھنا چاہئے - کہ مریض کی موت آ گئی - اب نہیں بچیگا - ایسی علامات ہونے پر دوائی برابر دینی چاہئے - بند نہ کرنی چاہئے کیونکہ ان سب علامتوں کے باوجود بھی اگر عمر باقی ہے - تو مریض بچ جاتے ہیں ؛

علاج

ہیضہ کے مریض کو بیماری شروع ہوتے ہی پیاس لگنے پر پانی مت دو - پانی کی جگہ عرق سونف اور عرق پودینہ دونوں ملا کر تھوڑا تھوڑا پلاؤ - اگر یہ دونوں عرق زیادہ مقدار میں نہ مل سکیں - تو لونگ پودینہ اور سونف ان تینوں کو پانی میں ڈال کر خوب ابالو - آدھا پانی رہنے پر اتار لو - اور ٹھنڈا ہونے پر ایک ایک چمچ پلاتے

(بقیہ مضمون سکھنے دیکھو صفحہ ۱۷ کالم ۱)

امین دین کرنیوالو خبردار ! اپنا یہ سب سے زیادہ مفصل مکمل اچھا اور سچا رہنما فوراً خرید لو

کپور چند ۸۵ وکیل کا

ساہوکارہ قانون

دوسرا ایڈیشن ۲۲۰ صفحے

"قرضخواہ کو ہر بات کی مثالیں دیکر نہایت سادہ اردو میں سمجھائی گئی ہے" (ایچ)

"اسکی موجودگی میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی" (بیوپار پتر) - "اس کو پاس رکھنے سے ہر شخص قانون کی زد سے بچ سکتا ہے" (پرتاپ) - "تمام باتیں اس کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں ہر ساہوکار اور نیز تمام لوگوں کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے" (ملاپ) - اس میں اردو - انگریزی دونوں زبانوں میں مکمل ایکٹ اور قواعد بھی ہیں ؛ پتہ :-

ہر جگہ ہر تاجر کتب سے یا ایکسپرٹ لا ہاؤس فاضلکا

حق نمک

ایک دلچسپ اخلاقی افسانہ

(از مہاشہ روپ نرائن جی ورما شاہجہانپوری)
(خاص پرکاش کے لئے لکھا گیا)

(۱)

گرمی کی شدت موسلا دھار بارش سے پست ہو چکی تھی۔ باغ میں ایک قسم کی تر و تازگی چھا رہی تھی۔ درختوں کے ہرے ہرے پتے رونق شفق سے صفحات تصویر کا مجموعہ بن رہے تھے دیواروں کے ادھر ادھر ہر سنگار کے چھوٹے چھوٹے خوشنما پھول اپنی دلفریب خوشبو سے قدرت کی گوناگوں دلچسپیوں کا اظہار کر رہے تھے۔ صحن چمن عجائبات کا مجموعہ بن رہا تھا وشوناتھ کلکتہ کے بند اور محصور ملحق مکان سے نکل کر اس آزادی کی آب و ہوا میں قید سے چھٹے ہوئے ہرن کی طرح مسرور اور خوش و خرم چہل قدمی کر رہے تھے۔

دفعتاً ان کے کانوں میں دھیمی سی آواز آئی:-

"بابو صاحب! میں بہت بھوکا ہوں"

بابو صاحب نے گردن پھیری تو معلوم ہوا کہ ایک سولہ برس کا لڑکا کھڑا ہے۔ اس کا گلاب سا چہرہ کمھلا رہا تھا۔ ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔ آنکھوں کی روشنی بے نور ہو رہی تھی سارا جسم گرد و غبار سے آلودہ تھا۔

بابو صاحب سے نہ رہا گیا۔ دیا اور رحم کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ انہیں خیالات میں محو اور مبہوت ہوتے ہوئے مکان کے اندر چلے گئے۔ لیکن چند منٹ میں ہی اپنے ہاتھ میں دو طشتریاں لئے ہوئے واپس آ گئے۔ اور انہیں ایک دستر خوان پر آراستہ کر کے لڑکے سے کھانے کو کہا۔ لڑکے نے گرسنہ نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا۔ اس کے پژمردہ چہرے پر سرخی جھلک آئی اور نظروں سے شکریہ کا اظہار کرنے لگا۔ لیکن چشم زدن میں اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ اور وہ ایک مہیب خواب دیکھنے والے انسان کی طرح چونک پڑا۔ اس کے دبیر اور غیر ہندو پن میں ہاتھا پائی ہونے لگی۔ اس نے گردن اٹھائی اور دبی زبان سے انکار کرنے لگا۔

"بابو صاحب! میں تو مسلمان ہوں"

بابو صاحب کی آنکھیں پھر دو چار ہوئیں۔ انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ لڑکے کی آنکھوں میں سنجیدگی۔ غیر ہندو ہونے کا احساس حیا اور سچائی ہے۔ اس کی زبردست مقناطیسی کشش کے آگے انہیں شکست ماننی پڑی کیونکہ ان کو مسلمانوں سے نفرت بہ ہیز تھا۔ ان کے مذہبی لغت میں مسلمانوں کی قدر و قیمت محض صفر تھی۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ان کی چھایا پڑتے ہی ہندو اپوتر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ وہ ہار گئے انہیں ہار ماننی پڑی۔ انہوں نے کہدیا۔ کھاؤ۔ صاف ہو جاویں گے۔ لڑکے نے کھانا شروع کیا۔ اسے معلوم ہوا کہ میرے سامنے آدمی نہیں دیوتا بیٹھا ہوا ہے۔ ایک ہندو اپنی طشتری میں مسلمان کو کھلائے۔ یہ انسان کا نہیں دیوتا کا کام ہے۔

(۲)

کھانا ختم کر چکنے کے بعد لڑکے کے دل میں مسرت اور امید کا ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ گویائی نے عود کیا۔ اور دلفریب انداز سے اپنا افسانۂ حیات سنانے لگا۔ اس نے کہا۔ میں ایک بڑے جاگیردار کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ جب میں دس برس کا تھا۔ قضاء الٰہی سے میری والدہ فوت ہو گئیں والد نے میری تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اب وہ مجھ سے پہلے سے بھی زیادہ محبت و اخلاص سے پیش آنے لگے۔ میں بھی اپنے کو خوش نصیب سمجھنے لگا اقبال میرا خادم اور ثروت میری کنیز تھی۔ دنیا کی جملہ نعمتیں میرے روبرو دست بستہ حاضر تھیں۔ لیکن آج رسوائی اور نکبت افلاس اور شرمندگی میرے حال زار پر افسوس کرتی ہے۔ کیونکہ جب میں بارھویں برس میں داخل ہوا۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے والد دوسرے بیاہ کی فکر میں ہیں۔ اس وقت بھی میری خوشی کا اندازہ نہ پوچھئے۔ میں خیالاتی تصویروں میں قلابازیاں کھانے لگا۔ اور دل میں رہ رہ کر چٹکیاں لینے لگا۔ کہ اس شادی میں بڑا لطف آئے گا۔ والد دولہا بنیں گے۔ سہرا بندھے گا۔ اور گھوڑے پر چڑھ کر جب وہ خراماں خراماں چلیں گے۔ تو میں بھی لباس فاخرہ میں ملبوس ہوں گا۔ بڑی دھوم دھام سے برات نکلے گی۔ بالآخر ان خیالاتی تصورات نے ایک دم عملی جامہ پہنا۔ اور تیسرے روز ہم بارات سے واپس آ گئے۔ میں خوش ہوا۔ کہ میری والدہ آ گئی۔ میرے کان بڑی بے قراری سے کلمات روح افزا سننے کی انتظار کر رہے تھے۔ لیکن چند ہی روز میں ان کانوں کو جو مایوسی نصیب ہوئی۔ اتنی شاید کہ کسی کو کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ مجھے فوراً معلوم ہوا کہ میری فرحت و انبساط خندۂ تقدیر تھا۔ والدہ کے قدم رکھتے ہی والد کا لاڈ پیار کافور ہونے لگا۔ گھر میں رہنا دشوار ہو گیا۔ آخر کو جو سوچا تھا وہی سامنے آیا۔ میری تقدیر میں راجا سے فقیر ہونا لکھا تھا۔ وہ ہو کر رہا۔ کبھی ایک قدم پیدل نہ چلا تھا۔ کوسوں چلنا پڑا۔ لباس مخمل کے سوائے کوئی کپڑا نہ پہنا تھا۔ آج پھٹے پرانے کپڑے بدن کی زیب و زینت ہیں۔ اگر آج میری ماں زندہ ہوتی۔ تو کیا مجھے یہ دن دیکھنے نصیب ہوتے۔ کل سے بغیر آب و دانہ کے چل رہا ہوں۔ اب بھوک سے نالاں تھا۔ تقدیر پہ گریاں تھا۔ پیروں میں طاقت سفر نہ تھی۔ ہاتھ سے ہمت کی لکڑی بھی چھوٹ چکی تھی۔ ایسی خستہ حالت میں آپ کی رہنمائی میرے لئے فال نیک ثابت ہوئی۔ اب میں آپ کے زیر سایہ ہوں۔ میرا کہیں ٹھکانا لگا دیجئے۔ تاکہ زندگی کے یہ دن کسی طرح آسائش سے گذار سکوں۔

بابو وشوناتھ نوواردکی دکھ بھری داستان سن رہے تھے۔ آخر کو انہوں نے کہا۔ اب تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ میرے یہاں ہی عیش و آرام سے رہو۔ جو کچھ روکھا سوکھا میرے لئے ہے۔ تم بھی کھاؤ۔

لڑکا اس دن سے ان کے ہاں رہنے لگا۔

(۳)

دو برس کا عرصہ ہو لے گیا۔ لڑکا اخلاق و عادات میں اس قدر خلط ملط ہو گیا۔ کہ بابو وشوناتھ کو ایسا معلوم دیتا تھا۔ کہ کوئی خاص انقلاب ہی گھر میں نہ ہوا ہو۔

ایک دن شام کے وقت دونوں باغ میں بیلے کے پاس جا کر پھول چننے میں مشغول تھے۔ دفعتاً آٹھ دس سپاہیوں نے دونوں کے گرد حلقہ ڈال دیا۔ بابو صاحب نے تشویشناک لہجہ میں پوچھا۔ آپ لوگوں کا یہاں کیا کام ہے۔

سردار نے نوجوان لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ حسین گنج کے جاگیردار صاحب کے نور نظر ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ لے جانے کا حکم ہے"

دو سپاہیوں نے لڑکے کو اپنے درمیان میں کر لیا۔ اور رخصت ہونے لگے۔ نوجوان نے رو کر کہا۔ بابو جی! مجھے بھول نہ جائیے گا؟ بابو صاحب نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ کہ تم گھبرانا مت۔ میں بھی تمہارے پیچھے آتا ہوں۔

(۴)

کچھ دنوں بعد وشوناتھ دکن کی طرف روانہ ہوئے۔ ریاست حسین گنج میں پہنچے۔ وہاں چہار اطراف جشن منایا جا رہا تھا۔ جگہ بجگہ گانے بجانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ سلامیاں داغی جا رہی تھیں۔ انہوں نے ایک آدمی سے اس کے اسباب دریافت کئے معلوم ہوا کہ نواب صاحب جنت نشین ہو گئے۔ ان کے صاحبزادے کی رسومات تخت نشینی ادا ہو رہی ہیں۔

بابو صاحب نے اطمینان کا سانس لیا۔ چہرے پر بھی فرحت کے آثار ہویدا ہونے لگے۔ تشکر و امتنان میں آ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے۔ آنکھوں سے دو بڑی بڑی بوندیں انبساط و مسرت کی ٹپک پڑیں۔ زمانۂ مستقبل کے لئے بڑی بڑی امیدیں قائم کرتے ہوئے محلوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں جا کر چوبدار سے کہا:-

"اطلاع کر دو۔ وشوناتھ آیا ہے"

اس نے کہا۔ حضور اس وقت دربار فرما رہے ہیں۔ میں نہیں جا سکتا۔

بابو صاحب نا امید ہو گئے۔ انہیں اس وقت ایک ایک منٹ سال کے برابر بیت رہا تھا۔ یکایک انہیں کچھ خیال آ گیا۔ اور جیب میں ہاتھ ڈالا۔ ایک اشرفی نکال کر چوبدار کے ہاتھ میں رکھدی۔ وہ اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں آ کر بولا۔ "چلئے یاد فرما رہے ہیں"

بابو صاحب لرزاں و افسردہ حال اندر چلے۔ رفتہ رفتہ جب سنگھاسن کے قریب پہنچے۔ جوان انہیں دیکھتے ہی تخت سے اتر کر قدموں پر گر پڑا۔ درباریوں کا ہجوم دیکھ کر بابو صاحب سکتہ کے عالم میں تھے۔ لیکن جوان بخت انہیں پکڑ کر تخت کے پاس لے گیا۔ اور کہا "میرے دوسرے والد آپ ہیں یہ تخت آپ کا ہے آپ اس پر بیٹھئے"

بابو صاحب کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ وہ دکھ کا رونا تھا سکھ کا رونا تھا۔ انہوں نے کہا بیٹا! گدی تمہاری ہے۔ تمہیں مبارک رہے۔ آج انہوں نے پہلی بار اسے بیٹا کہا تھا۔ پتا پتر کا رشتہ مضبوط ہو گیا۔ نوجوان نے انہیں اپنے داہنے ہاتھ والی کرسی پر بٹھا کر قلمدان وزارت ان کے آگے پیش کر دیا اور کہا میں آپ کے حکم کی تکمیل میں صرف گدی پر بیٹھا رہونگا۔ لیکن حکم احکام آپ کے رہیں گے۔ کیونکہ آج تک آپ کے کل ارشادات سر اور آنکھوں سے بجا لانے کی کوشش کی ہے۔ ابھی آپ ہی مجھے زبان

(بقیہ دیکھو صد ۱۱ کالم ۲ کے نیچے)

CC0, Gurukul Kangri Collection

یاد رفتگان

نمبر (۱۸)

بابو کالی پرسنّ چیٹرجی

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ)

بابو کالی پرسن چیٹرجی لاہور میں اپنے زمانہ میں بڑے مشہور تھے۔ ۱۸۹۰ء سے ۱۹۱۰ء تک ان کی لاہور میں خصوصیت کے ساتھ شہرت تھی۔ اور پنجاب میں وہ غالباً ۱۹۱۰ء کے بعد تک رہے ؛

بابو کالی پرسن چیٹرجی ان بنگالیوں میں سے نہیں تھے۔ جو کہ بنگالی بھاشا بول کر گذارہ کرتے ہوں۔ بلکہ وہ ہندی اُردو اور پنجابی اہل زبان کی طرح بولا کرتے تھے۔ بڑے ہنس مکھ تھے ہمیشہ ان کے چہرہ پر مسکراہٹ رہتی تھی ؛

آریہ سماج سے آپ کا بڑا پریم تھا۔ لاہور کی آریہ سماج کے وہ روح رواں تھے۔ انترنگ سبھا کے ممبر تھے۔ اور آریہ سماج کے ہر ایک کام میں وہ سہاتا کیا کرتے تھے۔ لاہور اور پنجاب میں آریہ سماج کے سالانہ جلسوں کی رونق تھے۔ اور دھواں دھار لیکچر دیا کرتے تھے۔ اگرچہ لاہور میں ہی بودوباش رکھتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں بابو جی کا نام اشتہار میں دیا ہوا ایک کثیر تعداد سامعین کو کھینچ لاتا تھا ؛

بابو کالی پرسن چیٹرجی ہمیشہ اپدیش بھی دیا کرتے تھے۔ کھڑے ہو کر لیکچر بھی دیتے تھے۔ انگریزی اُردو۔ ہندی اور پنجابی ہر ایک زبان میں حسب ضرورت لیکچر دیا کرتے تھے۔ لیکچروں کے لئے انہیں تیاری کی ضرورت نہیں تھی۔ فرمائش ہونے پر فوراً ایک لیکچر گھنٹوں بھر تک دے سکتے تھے ؛

کہانیوں اور لطیفوں کے گھڑنے میں بڑے استاد تھے۔ ان کے دوست ان کو مزیدار لطیفہ سنانے کے لئے اکثر گھیرے رکھتے تھے۔ اور بابو جی کو بھی انکار نہیں تھا۔ فوراً تازہ سے تازہ کہانی اور لطیفہ تیار رکھتے تھے۔ لوگ ان کی باتیں سنتے ہوئے تھکتے نہیں تھے ؛

لاہور کے مشہور انگریزی اخبار ٹربیون کے بابو کالی پرسن چیٹرجی اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ ٹربیون میں کئی دفعہ پُرمذاق مضمون لکھا کرتے تھے۔ ٹربیون کے ایڈیٹوریل سٹاف میں اکثر بنگالی ہوا کرتے تھے۔ بابو نگیندر ناتھ گپتا کے زمانہ میں بابو کالی پرسن چیٹرجی کام کیا کرتے تھے۔ بابو نگیندر ناتھ گپتا نے ٹربیون کی شان اس زمانہ میں خوب قائم کر رکھی تھی۔ ٹربیون کی سب ایڈیٹری کرتے ہوئے بابو کالی پرسن چیٹرجی آریہ سماج کو کبھی نہیں بھولتے تھے۔ جب کبھی موقعہ ملتا تھا آریہ سماج کا ذکر بڑے اچھے الفاظ میں کیا کرتے تھے۔ بڑے دلیر تھے۔ سرکاری حکام کی کوئی خرابی ہو۔ قابل اعتراض بات ہو۔ اس کا تذکرہ اخبار میں ضرور ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ ٹربیون کے ذریعہ سے بڑے بڑے ضروری کام ہوتے تھے ؛

پنجاب میں ایک ڈپٹی کمشنر تھے۔ وہ تبدیل ہو گئے۔ ان کے تبدیل ہونے پر آپ کے قائم مقام ڈپٹی کمشنر نے یہ پتہ لگایا۔ کہ ایک نمبردار سے سابق ڈپٹی کمشنر سخت ناراض تھے۔ نئے ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس نمبردار کو بلایا۔ اور اس کی داڑھی کے بال ایک لفافہ میں بند کر کے سابق ڈپٹی کمشنر کو بھیجے گئے۔ مگر وہ لفافہ کسی طرح ٹربیون کے دفتر میں پہنچ گیا۔ اور ٹربیون نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا ؛

آخرکار یہ معاملہ پارلیمنٹ میں پہنچا اور ٹربیون سے ثبوت مانگا گیا۔ بآلآخر اس ڈپٹی کمشنر کو سرزنش ہوئی۔ ایسے کئی واقعات اس زمانہ میں ہوتے رہے۔ امرتسر کے دار برٹن کا مشہور مقدمہ ٹربیون کے خلاف ہوا مگر ایڈیٹروں کی ہمت اور عالی حوصلگی سے ٹربیون نے اپنی روش میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔ بابو کالی پرسن چیٹرجی کسی قدر عرصہ تک ٹربیون کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں ؛

بابو کالی پرسن چیٹرجی کے بہت لیکچروں کے سننے کا موقعہ ہمیں ملتا رہا ہے۔ اور ہر ایک لیکچر میں خاص لطف ہوتا تھا۔ لاہور اور امرتسر میں بارہا ان کے لیکچر ہوا کرتے تھے ؛

امرتسر میں ایک دفعہ ان کا لیکچر ہوا۔ اور اس لیکچر میں انہوں نے مختلف اقسام کے انسانوں کی طبیعت کی جماعت بندی کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ انسان کو مستقل مزاج ہونا چاہیئے۔ ڈھیلی طبیعت والے دنیا میں کچھ نہیں کر سکتے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ دنیا میں بالعموم سوڈا واٹر کی طبیعت والے لوگ بکثرت ہیں۔ ذرا سے جوش میں اُبل پڑے۔ اور پھر بیٹھ گئے۔ جب تک طبیعت میں استقلال نہ ہو دھرم اور دیش کا کام ہو نہیں سکتا ؛

امرتسر میں ایک دفعہ ان کے لیکچر کی عجیب سرخی تھی "وہ ہم ہیں نہیں یا وہ ہیں"۔ گھنٹہ بھر تک لیکچر دیتے رہے۔ اور آپنشدوں اور شاستروں کے حوالے دیتے ہوئے عجیب انداز سے فرمایا۔ کہ نہ تو زندگی کو مذاق سمجھنا چاہیئے اور نہ ہمیشہ محرم کی صورت بنا کر رہنا چاہیئے۔ درمیانی حالت ہی شانتی اور آنند کی صورت پیدا کرتی ہے ؛

اس زمانہ میں پنجاب میں ریاضی کے نصاب میں کلکتہ کے پی گھوش کی کتابیں زیادہ پڑھائی جاتی تھیں۔ پی گھوش کی حساب، مساحت، اقلیدس۔ الجبرا وغیرہ کی کتب رائج تھیں۔ ان دنوں میں آپ کا دیہانت ہو گیا تھا۔ ایک لیکچر میں بابو کالی پرسنّ چیٹرجی نے فرمایا۔ کہ جب انہوں نے یہ خبر سنی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ پی گھوش پہلے کچھ عرصہ کیوں نہ مر گیا۔ تاکہ وہ انٹرنس پاس کر لیتے۔ کیونکہ وہ فرماتے تھے۔ کہ انہیں ریاضی سے نفرت تھی۔ اس پر مذاق فقرے سے پتہ لگا۔ کہ بابو کالی پرسن چیٹرجی نے انٹرنس کا امتحان پاس نہیں کیا تھا۔ مگر لیاقت کمال کی تھی ؛

ایک دفعہ لیکچر میں انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر پرماتما مجھے پوچھتا کہ دنیا میں کیا بناؤں۔ تو میں کہتا۔ کہ چاروں طرف حلوا بنا دو۔ کہ جدھر نظر دوڑاؤں حلوا نظر آوے۔ اور جدھر ہاتھ اٹھاؤں۔ حلوا ہاتھ میں آئے غرضیکہ ان کے کہنے کا منشاء یہ تھا۔ کہ انسان کی خواہش پوری ہو جاوے۔ تو عجیب عجیب انسان کی خواہشات ہیں ؛

انہوں نے اسی لیکچر کے دوران میں کہا کہ سورگ میں بیٹھے ہوئے وشوکرما نے انسانوں کا امتحان لینا چاہا۔ کہ ان کے کس قسم کے خیالات ہیں۔ وشوکرما دیوتاؤں کے انجینئر شمار کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے آسمان سے ایک جوتا بنا کر زمین پر پھینکا۔ جس کی خاصیت یہ تھی۔ کہ جو شخص اس کو پہن لیتا تھا۔ اس کے خیالات عملی صورت اختیار کر لیتے تھے۔ رائے لوڑینہ مل کے مکان میں شادی کی ضیافت تھی۔ وہاں ایک شخص نے اس جوتے کو پہن لیا۔ بس پھر عجیب کیفیت ہوئی۔ کبھی اس شخص کو پرانے زمانہ کا خیال آتا تھا۔ تو پرانے زمانہ کی کیفیت آنکھوں کے سامنے آجاتی تھی۔ اور نئے زمانہ کی باتیں سوچتا تھا۔ تو موجودہ مغرب کی روشنی کے چمتکار سامنے آجاتے تھے۔ عجیب انداز سے بابو جی نے اس منظر کو پیش کیا ؛

شہید پنڈت لیکھرام کی شہادت کے موقعہ پر جو تقریر بابو کالی پرسن چیٹرجی نے کی وہ عجیب اثر پذیر تھی۔ گھڑی کے پنڈولم کی مثال انہوں نے خاص ڈھنگ سے دی تھی اور کہتے تھے۔ کہ جس طرح گھڑی کا پنڈولم آگے پیچھے ہوتا ہے اس طرح انسان کو نہ ہونا چاہیئے ؛

آخرکار انہوں نے ٹربیون کو چھوڑ دیا۔ بنارس چلے گئے۔ اور وہاں سے ایک نیا انگریزی اخبار کا لیڈر جاری کیا۔ جو کچھ عرصہ جاری رہ کر بند ہو گیا۔ آخری دفعہ ان کے درشن کشمیر کے دارالخلافہ سرینگر میں ہوئے۔ جبکہ وہ کشتی میں سوار تھے۔ پتہ لگا کہ وہ سوامی گیانانند مہاراج جو دھرم مہا منڈل کے آچاریہ کے پرائیویٹ سکرٹری ہیں۔ سوامی گیانانند جی کشمیر میں مرحوم مہاراجہ پرتاپ سنگھ مہاراجہ کشمیر کو بھارت دھرم مارتنڈ خطاب دینے کے لئے آئے تھے۔ اس وقت عرصہ دراز کے بعد بابو کالی پرسن چیٹرجی کے درشن ہوئے اور ان کی گفتگو سے آخری دفعہ لطف اٹھایا تھا ؛

آریہ جنتا کی سیوا میں سوچنا

(بقیہ صفحہ ۹)

ہیں۔ وہاں کے آریہ جن آریہ سماجوں کے مندر بنانے کے لئے روپیہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ اس علاقے کے آریہ پریمیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس کیمپ میں دان کی آہوتی دے کر پُن کے بھاگی بنیں۔ لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار نوشہرہ نے ان سماجوں کو ایک سو روپیہ دان دینے کا وعدہ کیا ہے۔ سبھا ان کی کرپا کا بہت بہت دھنیواد کرتی ہے نوشہرہ دھالہ میں نئی سماج قائم ہوئی۔ جس کے پردھان بابو روڑ چند جی اور منتری ماسٹر چونی لال جی مقرر ہوئے۔ وہ بھی بہت سے علاقوں میں نئی سماجیں کھولے جانے کے سماچار آرہے ہیں۔ آریہ سماج کا کام بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ اور کئی گاؤں سناتنوں پر عیسائیوں تتھا مسلمانوں سے شاستراتھ

سواستھ رکھشا

بقیہ مضمون صفحہ (۱۱)

جاؤ۔ مریض کو ایک دو دن کھانے کو کچھ بھی نہ دو۔ فاقہ کراؤ۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر کھانا موت بلانے کے مترادف ہے۔ بیمار کی قے اور دست کو پاس مت رہنے دو۔ وہاں سے فوراً ہٹا دو۔ گھر میں کافور یا گندھک سے دھوآں دے کر ہوا کو صاف کرو۔ اگر جلدی میں کسی دوائی کا پربندھ نہ ہو سکے۔ تو ایک سیر پانی کو آبال لو۔ جب ایک چھٹانک رہ جائے۔ آتار لو اور کچھ گنگنا گنگنا چمچے سے دو۔ اس مرض کی اچوک دوائی کافور ہے۔ اس کا لگاتار استعمال کرنا چاہئے۔ آیورویدیہ ادویات میں سنجیونی بٹی۔ کپور رس بٹی۔ مرت سنجیونی سُرا آدی دینا بہت مفید ہے۔ زیادہ پیاس لگنے پر پیاز کو کوٹ کر اس کے رس میں دوائی دینا چاہیے۔ انگریزی دوائیوں میں سب سے اچھی "عرق کافور" مانی جاتی ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے :-

RECTIFIED SPIRIT	۶-اونس
CAMPHOR	ایک اونس
OIL MENTH PEP	½ اونس

(ایک اونس ۲½ تولہ کے قریب ہوتا ہے)

بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ کسی صاف کانچ کی شیشی میں پہلے سپرٹ بھر دو۔ پھر کافور کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے شیشی میں ڈال دو۔ تھوڑی دیر میں کافور گھل جائے گا۔ بعد ازاں پیپرمنٹ کا تیل ڈال کر ہلا دو۔ شیشی میں اچھا سا کارک لگا دو کچھ دیر رکھ دو۔ پھر کام میں لاؤ۔ بس یہ عرق کافور تیار ہے۔ اس کی خوراک دو بوند سے دس بوند تک ہے۔ چھوٹے بچوں کو دو بوند بتاشہ میں ڈال کر دو اور پوری عمر والوں کو دس بوند تک ایک خوراک میں دے سکتے ہیں

مریض کو کچھ آرام ہونے پر کھانا کھلانے کی جلدی مت کرو۔ بھوک کو کھلنے دو :-

مریض جب مارے بھوک کے تڑپے اور بیماری کی کوئی علامات باقی نہ ہوں۔ تب ہلکی غذا جیسے پرانے چاولوں کی مانڈ۔ یا سونٹھ۔ زیرا۔ ہینگ۔ سیندھا نمک ڈال کر بنائی ہوئی پتلی کھچڑی دینا چاہیے۔ پھر جیسے جیسے مریض کی بھوک بڑھتی جائے اور کھانا ہضم ہوتا جائے۔ ویسے ہی ویسے قوت ہضم کے مطابق پرہیز کے ساتھ کھانا کھاتے رہو۔ مریض کو جب صاف ڈکار آنے لگیں۔ جسم ہلکا ہو۔ ہر ایک کام کرنے میں اُتساہ ہو۔ بعد پاخانہ، پیشاب مناسب وقت پر آویں۔ اور بھوک پیاس بھی ٹھیک لگے۔ تو سمجھو مریض مرض پر غالب آ گیا ہے :-

---

گوروکل کورو کھیشتر سماچار

موسم بہت اچھا ہے۔ ورشا ہو گئی ہے آسمان پر ہر وقت بادل منڈلاتے رہتے ہیں ہسپتال میں کوئی خاص روگی نہیں ہے۔ برہمچاری آشرم برت پالنے اور پڑھائی میں لگے ہوئے ہیں۔ ششماہی امتحان چھ اگست سے شروع ہونگے پریکٹیکلوں کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اس سال گوروکل کی چھٹیاں ۱۸ اگست سے ہونگی۔ اپکویتا شرینی تک کے برہمچاری اوپر کی اور چھٹی سے نیچے تک کے برہمچاری ڈیرہ دون کی یاترا کریں گے۔ سرپرست مہاشیوں کو چاہیے کہ یاترا کا کرایہ دفتر میں جلدی بھیج دیں۔ تاکہ یاترا کا پربندھ ہو سکے :-

اس سال علاقے میں خشکی ہونے کی وجہ سے گوروکل کو دھن کی سخت ضرورت ہے۔ اس کے لئے گوروکل کا ایک ڈیپوٹیشن آریہ جنتا کی سیوا میں بھی جا رہا ہے۔ گوروکل ہم ۵۰ ہو

فرانسیسی بھاشا میں ستیارتھ پرکاش

ستیارتھ پرکاش کا فرنچ بھاشا میں انوواد کرانے کے لئے آریہ سماجوں اور آریہ سجنوں سے اپیل کی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ اس پرتی ندھی سبھا سے اگست کیا گیا ہے۔ جو دھن وصول ہوا تھا۔ اس کی اطلاع اخبار پرکاش ۱۴ جون ۱۹۳۱ء میں پرکاشت کی گئی تھی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل رقوم اور وصول ہوئی ہیں۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں جمع کرا دی گئی ہیں :-

پنڈت ننداکرجی گجرات ۱۰ روپے
مہاشہ منشی رام اراضیاں ۵ "
" بوڑی رام عطار چک جمبرہ ۱۰ "
آریہ سماج پالم پور ۲۱ "
مہاشہ چرنجی لال موچیان پور ۲۵ "
آریہ سماج سیالکوٹ شہر ۲۵ "
لالہ دیوی دیال بھنڈر اسیالکوٹ ۲۵ "
آریہ سماج تاندر آباد ۵ "
پنڈت ہیرا لال جی ٹانک ۲۵ روپے
مہاشہ سہیلا رام بھوسلہ نور محل ۵ "
ڈی مڈی شاما۔ لاہور ۵ "
مہاشہ سالگرام بھنڈاری مہیندر گڑھ ۵ "
" بھورام اگروال لدھیانہ ۵۰ "
" حاکم رائے سرگودھا ۵ "
" بلاقی داس انبالہ چھاؤنی ۵ "
" رام کرشن جترہ سٹھانوانہ ۱۰ "
آریہ سماج مورنڈہ ۵ "
آریہ سماج حسینیہ ۵ "
آریہ سماج کوٹ چھٹہ ۱۵ "

باقی آریہ سماجوں اور آریہ سجنوں کو جلدی اپنا بھاگ بھیج دینا چاہیے۔ جن سجنوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ تو بہت جلدی دھن بھیجنے کی کرپا کریں۔ دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور میں بھیجنا چاہئے :- (سوتنترانند) :-

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے

۸۶۳

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ ہم آپ کو آپ کے آئندہ بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا۔ کس ذریعہ سے دولت ملیگی۔ روزگار کب ملیگا۔ ملازمت ترقی۔ تبادلہ ترقی اولاد اور عورت سے سکھ۔ تندرستی۔ بیماری۔ دور دراز کا سفر۔ مقدمات و امتحان میں کامیابی۔ منگنی۔ شادی۔ زمین و جائیداد کا سکھ کس سے نفع یا دشمنی۔ غرضکہ ایک سال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری پرش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ بذریعہ وی پی بھیجینگے۔ ایک مرتبہ کی آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے جناب لالہ ہری پرشاد صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے جو درش پھل بنایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں :-

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۷۲ - لاہور

تمام سوکھٹیں

۸۵۳

سِدھ کلپ مکر دھوج (رجسٹرڈ)

اعضائے رئیسہ کی کمزوری۔ بدہضمی۔ دمہ۔ تپ دق۔ سوزاک، آتشک۔ دیرج اور رج کی بیماریوں۔ اور مستورات کی دیگر تکالیف کا تیر بہدف علاج ہے۔ ۲۰ گولی کی ایک شیشی قیمت دس روپیہ۔

موسم گرما کیلئے تین اعلیٰ اکسیر

سِدھ ایوڈائزڈ سارسپریلا

دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے موسم گرما کیواسطے بہترین دوائی ہے۔ لگاتار استعمال سے سوزاک، پیشاب، مثانہ اور گردہ کی بیماریاں جڑ سے دور کرتا ہے۔ ۶-اونس کی بوتل قیمت دو روپے :-

بیشمار اسناد

امرت ملا کا تیل

دماغی کام کرنے والوں کی گرمی دور کرنے اور دماغ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا تیل ہے۔ اس کا استعمال قوت حافظہ کو بڑھاتا۔ سفید بالوں کو سیاہ کرتا اور انسان کا وزن بڑھاتا ہے۔ ۶-اونس کی بوتل دو روپے :-

دی مدراس آیورویدک فارمیسی لمیٹیڈ - مدراس قائم شدہ سنہ ۱۹۱۵ء

بانی :- آیوروید رتن پنڈت ڈاکٹر ایس وی - رام چیارلو

منیجر وی رگھوپتی بی اے - بی - ایل

تار کا پتہ :- KALPAM

پوسٹ بکس 151

CCO, Gurukul Kangri Collection

دوتیہ آریہ مہاسمیلن

دفتر سوئم سیوک وبھاگ پرپاگ کا بلیٹن نمبر ۲

آریہ مہاسمیلن کا دوسرا ادھیویشن بریلی نگر میں آگامی دسہرہ کے موقعہ پر ہونا نشچیہ ہو گیا ہے۔ سمیلن ہمارے بہت بڑے گورو کی بات ہے کہ آریہ سارودیشک سبھا نے ہمارے پرانت کو اتنے بڑے مہان کاریہ کا بھار اٹھانے کے یوگیہ سمجھا ہے۔ اور ہم اپنے بریلی نواسی آریہ بھائیوں کے بڑے کرتگیہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے ہاں سمیلن آمنترت کر کے ہمیں اس سیوا کا اوسر دیا ہے۔ اس لئے ہر پرکار سے سمیلن کو سپھل بنانا ہر ایک ویکتی کا پرم کرتویہ ہے۔ سمیلن کو ہر طرح سے سپھل بنانے کے سادھنوں میں سوئم سیوک دل ایک مکھیہ سادھن ہے۔ سب سادھن موجود ہوتے ہوئے بھی کیول سوئم سیوکوں کے ابھاو کے کارن ہم ان میں سے کسی کا بھی اُچت پریوگ نہیں کر سکتے۔ واستو میں سوئم سیوکوں کی سہائتا کے بنا سواگت کارنی سبھا اپنے کسی وبھاگ کا اُچت پربندھ نہیں کر سکتی۔ پرنتو ورتمان سمے میں آریہ سماج کے سیوا بھاو کی کمی اور اس کے پھل سوروپ ویاکھ سیوکوں کا پریاپت سنکھیا میں ابھاو دیکھ کر ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے۔ کہ ہمیں اپنے اس سمیلن کے اوسر پر بھی سوئم سیوکوں کے لئے باہر کی سنستھاؤں کا منہ دیکھنا پڑے گا جو ہماری درشٹی میں تو ہمارے نوجوانوں کے لئے بڑے شرم کی بات ہو گی۔ اس مہاسمیلن کے موقعہ پر پریاپت سنکھیا میں سوئم سیوک اکترت کرنے اور بھرتی کرنے میں ایک سہائک سیوا دل سنگٹھت کرنے کے لئے میں نے اپنے پچھلے اعلان میں اس پرانت کی تمام آریہ سماجوں اور آریہ سماجک سنستھاؤں سے پرارتھنا کی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے ماتحت ایک ایک آریہ ویر دل سنگٹھت کریں۔ اور اس دل کی نیاولی بھی چھپوادی تھی۔ اور مجھے آشا تھی۔ کہ پرمکھ سنستھائیں جلد ہی ادھر پر وچار کریں گی۔ اور اس کی سوچنا مجھے بھیجیں گی۔ پرنتو ابھی تک مجھے کوئی سوچنا نہیں آئی۔ جس سے بڑی نراشا ہوتی ہے۔ پرنتو نراش ہو کر بیٹھ جانا ہم آریوں کو شوبھا نہیں دیتا۔ اس اعلان کے ذریعہ میں پھر پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ سمست آریہ سماج اور انیہ آریہ ساماجک سنستھائیں جلد از جلد ویر دل سنگٹھت کریں۔ اور انہیں پورن روپ سے شکشا دلا کر مہاسمیلن کے اوسر پر بریلی میں کام کرنے کے لئے تیار رکھیں۔ اور اس کی سوچنا مجھے دیں۔ اس کے ساتھ ہی میں اس پرانت کے انیہ سوتنتر سوئم سیوکوں اور دلوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ پر ہمارا ہاتھ بٹا کر اپنے سماج سیوا کے آدیش کا پالن کریں۔ اور اپنے اس نشچیہ سے مجھے شیگھر سوچت کریں۔ تاکہ ان کے سنگٹھن اور شکشا آدی کا اُچت پربندھ کیا جائے۔

خاتمہ پر میں آریہ بھائیوں اور بہنوں سے ایک بار پھر کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ایسے اوسر بار بار نہیں آتے۔ اس سمے سمست آریہ جگت ہماری اور پر آنکھ لگائے بیٹھا ہے۔ اور یدی اس اوسر پر ہم اپنے اور دیشوں سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں کو اپنے سیوا بھاو کا پریچے نہ دے سکے۔ تو یہ ہمارے لئے لجا کی بات ہو گی۔ یوں تو مجبور ہو کر پرارتھنا کرنے پر انیہ سوئم سیوا سنستھائیں ہماری سہائتا کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ لیکن ایسے اوسروں پر بھی دوسروں سے دوسروں کا دوار کرنا ہمیں شوبھا نہیں دیتا۔ اور میں اس سمے تک دوسری سنستھاؤں سے سہائتا نہ مانگوں گا۔ جب تک آپ لوگوں سے بالکل مایوس نہ ہو جاؤں۔ پرنتو مجھے آشا ہی نہیں یقین ہے۔ کہ ہمارے اتساہی بھائی اور بہنیں مجھے کبھی نراش ہو کر دوسروں کا منہ دیکھنے اور انکی سہائتا مانگنے کے لئے لاچار نہ کر دیں گی۔

(پرمانند شرما ایڈووکیٹ دلپتی آریہ ویر دل آدھیکش دوتیہ آریہ مہاسمیلن)

آریہ کانگریس

بریلی میں دوسری آریہ کانگریس کرنے کی تجویز رہی ہے۔ اس کے وشہ میں کچھ سوچا اور اپنے متروں سے بھی بات چیت کی۔ میں اس نیچہ پر پہنچا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل وجوہات سے اس وقت ایسی کانگریس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے:

۱ - بریلی کانگریس کی جگہ نہیں ہے۔ اتنا بڑا کام وہاں پر اچھی طرح ہو نہیں سکتا۔ اور خاص بات یہ ہے۔ کہ ہمارے صوبہ کی پرتی ندھی سبھا نے کوئی نمنترن ہی نہیں دیا۔ سارودیشک سبھا کو چاہئے۔ کہ آگے وہ ایسی کانگریس کسی صوبہ میں کرے۔ تو اس صوبہ کی پرتی ندھی سبھا کا نمنترن آنے پر نہ کرے۔ صرف ایک آدھ آریہ سماج کے بھروسہ پر اتنا بڑا کام کرنا دور اندیشی نہیں ہے۔

۲ - اس وقت آریہ سماج کے سامنے کوئی ایسا مشکل سوال نہیں اٹھ رہا۔ جس کی وجہ سے یہ کانگریس کی جا رہی ہے۔

۳ - ایسے وقت کانگریس کرنے کا ارادہ ہو رہا ہے جبکہ سارے بھارت ورش کی آنکھیں لندن والی گول میز کانفرنس کی طرف لگی ہونگی۔ بریلی کو کون پوچھیگا اور کون آوے گا؟

۴ - آریہ سماج کی موجودہ حالت کو دیکھ کر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماج مجموعی طور پر کبھی کوئی اپنی راج سبھا نہیں بنا سکتی۔ اور اس سبھا کا سرکاری اتیا چاروں کا علاج کرنا تو دور کنار ہے۔

۵ - میرا پختہ وچار اور بہت سے بھدر پرشوں کا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج مجموعی طاقت سے نہ کبھی کوئی ستیاگرہ چلا سکتا ہے۔ اور نہ وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا سنگٹھن ایسا ہی ہے آریہ سماج کے پچھلے اتہاس نے ثابت کر دیا

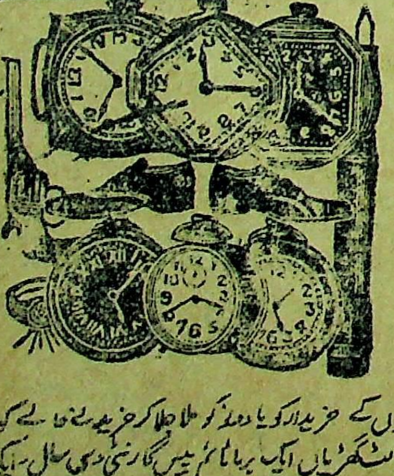

آم کے آم گٹھلیوں کے دام
چار روپے آٹھ آنے میں دس بیش بہا اشیاء بالکل مفت

(۱) ہمالیہ لوٹس ہندوستان اسینس بالکل پاک ہے۔ طبیعت کو مفرح اور دل کو خوش کرتا ہے اس سے تازہ پھولوں کی سی تراوت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) مرہم داد بارہ گھنٹے کے اندر اندر پرانے سے پرانے داد کو جڑھ سے اکھاڑ پھینکتا ہے لطف یہ ہے کہ نہ درد ہوتا ہے نہ جلن ہوتی ہے تین

(۳) شیشیہ یا نیلیفنی ۲۰ بیس ڈبیہ یا شیشیوں کے خریدار کو یا دونو کو ملا کر خریدنے والے کو انعامات - دو ڈی رسٹ واچ دو الفنٹ پاکٹ گھڑیاں ایک بریا ٹائم پیس گارنٹی دس سال - ایک فونٹین پین - ایک پستول - ایک کیمیکل گولڈ کی انگشتری - ایک جوڑا کف لنکس - شو اور ناپ فرمائش کے ہمراہ بھیجیں پارسل کے ہمراہ بھیجے جاتے ہیں۔ پیکنگ و ڈاک کے مصارف بذمہ خریدار ہیں۔ خط و کتابت کا پتہ:-

کے۔ سی۔ پانڈے اینڈ کمپنی ۶۹ راجہ کٹرہ - کلکتہ

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے
قیمت ۲۰ تولہ ۱۸ آنہ ۴۰ تولہ ۲ روپے

بڈھو۔ جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے
دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی۔ سرداری لال برادر کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
ایس۔ ڈی۔ چمن لال۔ برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
سری نگر (کشمیر) کوی راج نریندر ناتھ ویدشاستری شری گرو نند آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

ہے ٭
اس لئے میرے بھائی سنجیدگی سے وچار کریں کہ اس سمانگرس سے تو یہی اچھا ہے۔ کہ کسی وقت بھی کسی خاص جگہ پر آریہ سماج کے خاص خاص چھنے ہوئے پانچ سو آدمیوں کو بلا کر کے دس بارہ دن صرف کر کے آریہ سماج کے موجودہ حالات پر غور کریں۔ اس میں بہت لابھ ہوگا۔ اور آریہ کانگرس کے موقعہ پر زیادہ بھیڑ بھاڑ اور ہاؤ ہو کچھ فائدہ مند نہیں ہو سکتا
(نردیو شاستری ویدتیرتھ)

~~~ ٭ ~~~

اپدیشک سبھا بھیجنا چاہے ٭
(۳) میں بھی سبھا کی آگیا انوسار پرچار کے لئے کچھ دن باہر جا سکتا ہوں ٭
آپ کا:- رام لعل ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ ٭
انترنگ سبھا کے دوسرے سدسیوں تھا آریہ شکھشالیوں کے ادھیاپکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ویدک دھرم پرچار جیسے کاریہ میں ساجوں کے سنگٹھن کاریہ میں کریاتمک سہیوگ دے کر ویدک دھرم پرچار کے پنیہ کے بھاگی بنیں ٭
نویدک (بھیم سین ودیا النکار گرو کل کانگڑی سبھا سنتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرودت بھون۔ لاہور) ٭

~~~ ٭ ~~~

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے ادھیاپکوں کا انوکرنیہ کاریہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے سدسیہ شری ماسٹر رام لال جی کا مندرجہ ذیل پتر سبھا کے دفتر میں پراپت ہوا ہے
شریمان جی! نمستے
آپ کے پتر نمبر ۱۳۲۶ تتھی ۳/۸ ۲۲ کے جواب میں نویدن ہے کہ اس سکول کے مندرجہ ذیل ادھیاپکوں نے گرمی کی چھٹیوں میں جو اس سکول میں ۱۷ اگست سے ۲۶ ستمبر تک ہونگی ۲۵ دن ویدک دھرم کا پرچار کرنے کی پرتگیا کی ہے ٭
(۱) مہاشہ یش پال جی بی اے۔ بی ٹی۔ پندرہ دن ضلع لدھیانہ میں اگر کوئی خاص طور پر رکاوٹ پیدا نہ ہوئی ٭
(۲) پنڈت ارجن دیو جی شاستری ضلع انبالہ میں نورنڈہ کے آس پاس جس ستھان ۴۴۴

گورو کل اندر پرستھ دہلی موسمی سماچار

گورو کل اندرپرستھ تعطیلات موسم گرما کے بعد ۱۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو دوبارہ کھل گیا ہے۔ پڑھائیاں نہایت اچھی پیمانہ پر شروع ہوگئی ہیں۔ اور دیگر ہر ایک کام باقاعدگی و خوش اسلوبی سے سر انجام ہو رہا ہے۔ جو برہم چاری اپنی چھٹیوں سے ابھی واپس گورو کل نہیں پہنچے ہیں۔ انہیں جلد از جلد پہنچ جانا چاہئے۔ تاکہ ان کی مزید غیر حاضری تعلیم میں نقصان دہ ثابت نہ ہو۔ آئندہ جملہ خط و کتابت متعلقہ گورو کل اندرپرستھ شری مکھیہ ادھشٹاتا جی گورو کل اندرپرستھ کے پتہ سے ہونی چاہئے ٭
موسم آج کل بہت اچھا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے دل پژمردہ کی کلی کو بھی شگفتہ کرتے ہیں۔ ۱۵ جولائی سے ہر روز بلا ناغہ بارش ہو رہی ہے۔ جس سے جنگل میں منگل ہو گیا ہے۔ ہر چہار سو سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ گویا مخملی فرش بچھا ہوا ہے۔ پہاڑی برساتی نالوں کا نظارہ عجیب دلپذیر ہے۔
غرضیکہ گورو کل اندرپرستھ میں آج کل

آریہ استری سماجوں کو سوچنا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی آگیا ایک ہی استری اپدیشکا ویدک دھرم پر پرچار کر رہی ہیں۔ سبھا نے استریوں میں پرچار کرنے کے واسطے خاص طور پر توجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں پرچار کی ضرورت ہو لکھ بھیجیں۔ تاکہ اپدیشکا کا پروگرام بنانے کے وقت دھیان رکھا جاوے۔ استریوں میں پرچار نمن پرکار سے ہوگا:-
(۱) سندھیا ہون۔ پنچ مہایگیہ ودھی کا ویدک طور پر پرچار ٭
(۲) گرہستھی کا پرچار۔
(۳) استریوں کے ذریعہ ہندی شکشا کا پرچار ٭ (بھیم سین ودیا النکار) گرودت بھون۔ لاہور

~~~ ٭ ~~~

کالا افغاناں میں ویدک دھرم پرچار

۲۰ جولائی کو پنڈت بنواری لال جی بی اے ادھشٹاتا ویدپرچار نے کالا افغاناں میں دوپہر کو اتحاد کے رشتہ پر بڑا منوہر ویاکھیان دیا۔ پربھاؤ اچھا رہا ٭
(چونی لعل منتری آریہ سماج کالا افغاناں ضلع گورداسپور) ٭

~~~ ٭ ~~~

(پرکاش کی اشاعت بڑھانا آپ کا فرض ہے)

٭ شملہ کی بہار ہے۔ ہر ایک دل پر خوشی کی کیفیت طاری ہے۔ برہمچاری خوش و خورم ہیں۔ یاترا پر تو بہت سب کا وزن بڑھا ہے۔ بجز ایک دو معمولی روگیوں کے ہسپتال میں کوئی بیمار نہیں ٭

~~~ ٭ ~~~

بیروزگاروں کی ضرورت

جو اصحاب ملازمت ایجنسی سپروائزری۔ ماسٹری وغیرہ وغیرہ کی کرنا چاہیں فوراً چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر درخواست کا فارم طلب کریں۔ ہمارے قواعد کے مطابق جن اصحاب کو ملازمت نہ ملیگی۔ انکو یکمشت روپیہ بطور ہرجانہ ہماری ایجنسی ادا کریگی۔
مینیجر سروس ایجنسی برنالہ (پٹیالہ سٹیٹ)

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑے پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا۔ بدن کے سفید و سیاہ داغ۔ تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ مل سکتا ہے ٭

تمام ہندوستان بھر میں مشہور
خوشبو کی لپٹیں لانیوالی!

ہون سامگری
نرخ
اعلیٰ
سامگری بند تھیلیوں میں فی سیر ۱۱/
کھلی فی سیر دس آنے

دھوپ سگندھت
نرخ
سگندھت دھوپ بندڈبوں میں فی سیر ایک روپیہ آٹھ آنہ
کھلی فی سیر ایک روپیہ چار

برہگوان پنساری راولپنڈی شہر
نوٹ۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات سب منگوا سکتے ہیں ٭

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لینے اور جریان احتلام سرعت… رقت… وغیرہ خطرناک امراض سے نجات حاصل کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کیلئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ۔ اور ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوا کر مطالعہ کریں۔ پتہ:-
وید شاستری مینی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ۔ اندر چندر اینڈ کو چوک لکھنؤ

YOUR EYE

کیا اسے کوئی تکلیف ہے؟ اگر ہے تو سینز رٹیس ہنی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین و بہترین نہایت ہی پسندیدہ علاج ہے۔ بکروں کے لئے بھی مفید ہے تمام دوا فروشوں سے ملسکتی ہے۔ لٹریچر مفت! منگواؤ ایف کیمبل لاہور

پربھو پریم اور سداچار سمبندھی پستکیں

اشٹانگ یوگ پرکاش

اردو ایک روپیہ۔ یم نیم۔ آسن پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگی اردو ۸/ ایشور بھکتی اردو ۸/ ایشور ملاپ اردو ۸/ برہم وچار اردو ۵/ چار درشن اردو ایک روپیہ۔ سوگ کی سیڑھی اردو ۸/ آریہ جیون اردو ۶/ مکتی کا ستیہ گیان اردو ۸/ برہمچریہ ودیہ رکشا) اردو ۸/ ستیہ رتی مہاشند ۱۰/ گیتا چندر اودے ۶/ تو دیتا شکتی کی کتھا اردو ۸/ برہم شکتی ہندی ۸/ سوگ پر ابتی ہندی ۸/ ویدک پرارتھنا ہندی ۱۰/
ملنے کا پتہ } وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar
~~~

سماجک جگت

آریہ سماج کوئٹہ کا اتسو ۔ آریہ سماج کوئٹہ کا تک بلوچستان کا ۲۴ واں وارشک اتسو ۲۳ سے ۳۰ اگست تک بڑے سماروہ سے منایا جاویگا۔ جس میں مہشری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی مسرسوتی انند جی۔ سوامی وید انند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا لنکار۔ پنڈت شانتی بالی جی سنا تک۔ شاستری مہاشہ شیر سنگھ جی۔ مہاشہ ہنس راج جی۔ مہاشہ رام لعل جی ٹیکنیک پد ہائیل کے جوہا اتسو پر آ رہے ہیں۔ دا پسے آسلے کی پرچار سے پد سے کی کرپا دیں۔ رہائش تھا بھوجن کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ کوئٹہ میں اس موسم کا بھی اچھا ہوگا۔ اور میوہ جات بھی کثرت سے ہونگے۔

(سائیں داس منتری)

ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر ہدایت ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس زیر صدارت سوامی سوتنتر انند جی مہاراج آریہ سماج گوڑگانواں میں ۲۹۔۳۰ اگست ۱۹۳۱ء کو منعقد ہوگی۔ لوگوں کو کثیر تعداد میں شامل ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنانا چاہئے۔

(سکریٹری آریہ سماج گوڑگانواں جھجوانی)

آریہ کمار سبھا کرنال کا سالانہ جلسہ ۱۴۔۱۵ اگست کو آریہ سماج مندر گور دیکل رھاگ میں ہوگا۔ اس موقعہ پر ایک بڑی بھاری رات آدھار کانفرنس زیر صدارت لالہ شیو صاحب لالہ گنگا رام جی مشہور آریہ سمپادک ہوگی اور مہاشیہ آدھ کمار سمیلن بھی کسی بڑے لیڈر کی زیر صدارت ہوگا۔ ضلع کے سب آریہ بھائی اور دات بھائی ضروری اس موقعہ پر تشریف لا کر کارروائی اور لابھ اٹھائیں۔

(لبھو رام سور منڈی جنرل سکریٹری آریہ کمار سبھا کرنال)

آریہ سماج پٹیالہ کا چناؤ ۔ پردھان لالہ امرناتھ جی وکیل۔ اُپ پردھان لالہ حکم چند جی وکیل۔ منتری پنڈت دیا رتن جی دیپیا النکار۔ اُپ منتری پنڈت آتما رام جی۔ کوشادھیکش لالہ سسٹر سین جی۔ پستکا دھیکش لالہ دیش راج جی۔ آریہ سماج کے کل سبھاسد ۱۴۶ ہیں۔

(دیا رتن منتری)

آریہ سماج ہیرا نگر کا نیا چناؤ ۔ لالہ گنیش داس گپتا پردھان۔ پنڈت شنکر دت اُپ پردھان۔ جھجو رام گپتا منتری۔ لالہ نانک چند اُپ منتری۔ ماسٹر رگا داس خزانچی۔ پنڈت شنکر ناتھ لائبریرین۔

(جھجو رام گپتا منتری آریہ سماج ہیرا نگر۔ ریاست جموں)

سالانہ انتخاب آریہ یووک سماج کراچی ۔ پردھان لالہ بشن سہائے جی بی اے۔ اُپ پردھان لالہ رام کشن جی بی اے ؛ (۲) مسٹر وید پرکاش۔ پردھان منتری لالہ دھنی رام سود۔ منتری (۱) مسٹر داس دیو سکھا (۲) مسٹر ہربنس لال۔ خزانچی لالہ جیوتی پرکاش۔ پستکا دھیکش پنڈت حکم چند شرما۔

(دھنی رام سود پردھان منتری کراچی آریہ یووک سماج (مناسج رد بھاگ))

چین کے بڑے شہر شنگھائی میں ویدک دھرم پر چار ۔ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء کو مہتہ جیمنی اور پنڈت گنہیا لعل مسٹر آرنا پدیشک اگناسا کی جہاز سے جاپان کی طرف سے آکر اترے۔ آپ لوگوں کو ہندو سوشل کلب میں ٹھیرایا گیا۔ ہندو سوشل کلب میں روزانہ ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک اُپدیشکوں کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ ۵ جولائی کو مقامی گوردوارہ میں آئے۔ پہلے مہتہ جی نے آدھ گھنٹہ ویاکھیان دیا۔ بعد کو پنڈت گنہیا لال جی کے بھجن و ویاکھیان ہوتے۔ بعد کو اسی رات ہندو کلب میں پھر دونو اُپدیشکوں کے ویاکھیان ہوتے۔ ۱۱ جولائی آخری ویاکھیان کلب میں پھر ہوئے۔ جو ہندو سیٹھ ساڑھے نو بجے سے زیادہ نہ بیٹھ سکتے تھے۔ آج بھجن اور ویاکھیان سنتے سنتے گیارہ بج گئے۔ لیکن پھر بھی کسی کا اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اخیر میں کلب سکریٹری صاحب نے دونو اُپدیشکوں کو دھنیہ باد دیا اور پرارتھنا کی کہ پھر کبھی اس دیش میں آکر یہاں کے لوگوں کو اپنے سندر اُپدیشوں اور سُریلے بھجنوں سے فائدہ پہنچانے کی کرپا کریں۔

(جھنڈا سنگھ ممبر گوردوارہ کمیٹی شنگھائی چین)

پٹیالہ میں یگیوپویت سنسکار ۔ موضع پٹیالہ میں یسر نے لڑکے بلد یو سنگھ کا یگیوپویت پنڈت بہاری لال پرچارک سبھا نے کرایا۔ پربھاؤ خوب پڑا۔

(رشی رام پٹیالہ دست محمد ضلع شیخوپورہ پردھان آریہ سماج ملتان چھاؤنی)

ویدک دواہ ۔ لالہ روڈا رام جی پردھان آریہ سماج سدھوان بیٹ کی سپتری ودیا وتی کا دواہ بابو امرناتھ سپتر لالہ رام دتہ مل کالا سنگھیاں نواسی سے ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش کی طرف سے پانچ روپے دان ملا۔

(بھگت رام منتری)

گینتی لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ ۔ اس سال گینتی لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ کی دو کنیاؤں نے چار چار روپے کے وظیفے حاصل کئے۔

(۲) آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کی چھاتراؤں اور ادھیاپکاؤں نے سری سیٹھ ہرکرشن جی کبھاج رئیس برہانپور کی دھرم پتنی جی کے اکسمات سرگ باش ہونے پر شوک پرستاو پاس کیا۔

(لبھو رام نیئر لدھیانہ)

آریہ سماج گجرات پنجاب کے سماچار ۔ ہفتہ واری اجلاس خوب بارونق ہوتے ہیں۔ پنڈت شرما نند جی نے شنکر دگ وجے کی کتھا کے ساتھ ہی سندھیا کے منتروں کی ویاکھیا بھی شروع کر دی ہے۔ مہاشہ دوارکا جی منیجر پیپلز بنک جہلم سے آئے تھے۔ اب پھر ان کی تبدیلی ۳۰ روپیہ ترقی پر جہلم میں ہو گئی ہے۔

پتری پاٹھشالہ :- آریہ کنیا مہا ودیالیہ گجرات کی ہندی رتن میں چونکہ ہندی بھوشن میں تین اور ایف اے میں ایک لڑکیوں نے اس دفعہ امتحان دیا۔ جن میں سے ہندی رتن کی گیارہ اور ہندی بھوشن کی تینوں لڑکیاں پاس ہو گئی ہیں۔ اس سال ہندی پربھاکر کلاس بھی کھول دی گئی ہے۔ انگریزی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا ہوا ہے۔ گجرات میں جس قدر لڑکیوں کے سکول ہیں۔ سب سے زیادہ لڑکیاں ہمارے سکول میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ سکول کا سٹاف نہایت ہی اچھا ہے۔ پنڈت پربھو دیال جی سابق پردھان آریہ سماج گجرات آج کل پاٹھشالہ کے منیجر ہیں۔ اور اپنا تمام وقت آپ اسی شبھ کام میں لگا رہے ہیں۔

شدھی :- ۱۸ جولائی کو ستیا رام ضلع بھڑائچ کا رہنے والا جو کچھ عرصہ سے پتت ہو گیا تھا۔ آریہ سماج گجرات میں شدھ کیا گیا۔ پچھلے دنوں ریاست جموں کا ایک برہمن جو ایک نمبر دار کا لڑکا تھا۔ بری صحبت میں پڑ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کو شدھ کر کے گھر واپس روانہ کیا گیا۔

مہاشہ دیو راج جی نریکشک سبھا آریہ سماج

تپ دق

کے مشہور معالج ڈاکٹر مُکند لال ایم ڈی۔ ڈی ایس۔ ایل۔ ایم۔ آر ایس (لنڈن) میڈیکل پریکٹیشنر بنی بھیت۔ یو پی۔

کا اپنے پیشہ میں بڑی ناموری شہرت ہے۔ ملک کے دور دراز۔ پنجاب۔ بنگال اور برما تک کے مریض علاج کرا رہے ہیں۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب مریضوں کو اپنے پاس بلاتے ہیں۔ اکثر باہر چلے جاتے ہیں۔ اور باہر کے مریض اکثر یہاں پریشان ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہر مریض کے لئے سبھا ... گئے ہیں۔

نمبر ا مسیحا تپ دق ۔ تپ دق کی لاثانی دوا ہے۔ بخار اور کھانسی کو کم کر کے بدن میں طاقت لاتی ہے۔ ... قیمت ایک ماہ کی ...

نمبر ۲ مسیحا کمزوری ... جسمانی کمزوری میں خواہ کسی مرض کی وجہ سے ہو ... قیمت چالیس یوم ... بیس یوم ...

نمبر ۳ مسیحا بواسیر ... قیمت ...

کون ایسا ہے جس کو فائدہ نہیں ہوا ؟

فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ دوایات

سُدھا سندھو

کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی، اتیسار، پیٹ درد، قے، دست، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا۔ قیمت نمونہ ۸ آنہ

دورو پیج کیسری

داد کی دوا

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑ سے کھونے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدئے۔

منگانے کا پتہ :- **سُکھ سنچارک کمپنی متھرا**

گجرات کا حساب آڈٹ کر گئے ہیں۔ آریہ سماج گجرات نے پاس کیا ہے۔ کہ ہندی بھاشا میں ستیارتھ پرکاش چھپنے کے لئے مبلغ پچیس روپے اکٹھے کرکے سبھا میں روانہ کر دیئے جائیں ÷

پچھلے ہفتہ لاہور سے ایک نوجوان ہندو لڑکی رتن دیوی اپنے ساس سسر سے لڑ کر چلی آئی تھی راستہ میں اُس کے ساتھ کچھ غنڈے شامل ہو گئے لیکن ایک شریف آدمی کی کوشش سے وہ لڑکی ہمارے پاس پہنچ گئی۔ بہت سا زیور بھی وہ لڑکی اپنے ساتھ لائی تھی۔ چنانچہ ایک ملازم لاہور بھیج کر بڑی کوشش سے اس لڑکی کے خاوند کا پتہ کرکے اُس کو بلایا گیا۔ اور تمام زیور وغیرہ مالکان کے حوالے کرکے لڑکی اُن کے ساتھ روانہ کی گئی ہے۔ ان کا نام عمداً نہیں دیا گیا ÷

(بیلی رام برادر منتری آریہ سماج گجرات) ÷

ضلع ہوشیارپور میں پرچار۔ ۱۳ جولائی کو آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے اپدیشک مہاشہ ہری پال جی بمعہ بھجنیک سبھا گنگا پرشاد جی کے پرچار ارتھ یہاں پدھارے۔ ۱۷ روز یہاں اُن کا پرچار ہوا بہت اثر پڑا۔ بعد ازاں ایک روز کھورا میں پرچار ہوا۔ اچھا اثر ہوا ہے اور ۱۹ جولائی کو سوہیٹی جنوری گئے۔ وہاں پرچار ہوا اور وہاں آریہ سماج مستحکم ہو گئی۔ کئی شکستیں عہدہ داروں کو ہوئیں ÷

سرپرست پنڈت ہری سنگھ جی۔ پردھان بابو رام سنگھ جی۔ منتری بھرت سنگھ جی۔ اپ پردھان منشی رام سنگھ جی۔ خزانچی ۔۔۔ منتری ۔۔۔ سنگھ جی۔ اپ منتری ۔۔۔ سنگھ جی۔ آڈیٹر ۔۔۔ سنگھ جی۔ دوکان دار ۔۔۔ اللہ ۔۔۔ چندہ ÷

(ہری لال اسسٹنٹ سرجن ۔۔۔ رام ۔۔۔ ضلع ہوشیارپور) ÷

دیانند عربی سنسکرت مہاودیالیہ امرتسر کے شاندار نتائج ÷

شاستری تین ودیارتھیوں میں سے دو پاس۔ وشارد چار ودیارتھیوں میں سے تین پاس۔ انٹرنس دو میں سے دونوں پاس۔ مولوی میں ایک لڑکا سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوا ÷ (منتری گیان ۔۔۔) ÷

آریہ سماج چھپا دلی کے سما چار سبھا کی طرف سے پنڈت بلدیو چند جی اپدیشک مہاشہ نتھا سنگھ جی بھجنیک ایک ہفتہ پرچار کرتے رہے۔ پرچار اچھا رہا ÷

آریہ سماج چھپا دلی نے مبلغ ۔۔۔ روپیہ ۔۔۔ پرچار فنڈ میں سبھا کو بطور ۔۔۔ بھیجے ÷

پورن چند کے ہاتھ بھجوائے ہیں ÷

۲۲ جولائی رات کے ۹½ بجے آریہ سماج مندر میں عام ہندوؤں کا جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت پورن چند جی نے ہندوؤں کو سنگٹھت ہونے کا اپدیش دیا۔ اور ہندوؤں کی طرف سے مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہو کر کمشنر ملتان و گورنر پنجاب کو بھیجا گیا۔

"ہندوؤں کا یہ خاص جلسہ۔ سکندرآباد کے ہندوؤں جن کو مسلمانوں نے بلاوجہ نذر آتش کر کے اُنکے مکانوں اور دکانوں کو جلایا۔ جس میں کہ لاکھوں روپیہ کا ناقابل برداشت نقصان ہوا اور عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ جیسے سانحہ کے ساتھ دلی رنج اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ وانسران متعلقہ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں غیر سرکاری طور پر جس میں معززین ہندوستان بھی ہوں تحقیقات کروائی جاسکے۔ اور فساد کرانے والے سرغنوں اور فسادیوں کو قرار واقعی سزا دی جا سکے" ÷

(بر گنشی رام منتری آریہ سماج چھپا دلی روڈ) ÷

ہندی سرکلر - ۲۶ جولائی کو آریہ سماجوں میں ہندی سرکلر سے سماروہ سے منایا گیا۔ جن سماجوں نے ہندی سرکلر کے خلاف پرستاؤ پاس کئے جانے کی سوچنا آئی ہے:۔ (۱) آریہ سماج وچھو والی لاہور (۲) آریہ سماج لدھیانہ۔ (۳) آریہ سماج سدھوال بیٹ ضلع لدھیانہ۔ (۴) آریہ سماج بھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور (۵) آریہ سماج کمالیہ۔ (۶) آریہ سماج چھپا دلی روڈ (۷) آریہ سماج رحیم یار خاں (۸) آریہ سماج ۔۔۔

جوانی

ہم نے کئی بوڑھوں کو جوانی کے لطف اور مزے اُٹھاتے دیکھا ہے۔ مگر جوان جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں ÷

آپ جوان ہیں یا بوڑھے

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ اور کیونکر بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہو گی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم سنگھ کمپنی نمبر ۲۶ کالاڈھونگی ضلع نینی تال

آریہ بازار کو لائق ہر وقت جیب میں رکھنے کے لئے

جیب جی

جسمانی - و - روحانی - واقفیت - کا - بھنڈار

بھگتی درپن

اس وقت تک یہ پستک ۲۵ ہزار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے!

تیرھواں ایڈیشن فوٹو بلاک کی آٹھ شاندار رنگ برنگی تصاویر سمیت چھپ گیا ہے!

سواد ھیائے روزانہ پاٹھ انعام، جہیز یا برات میں بطور سوغات دینے کیلئے بھگتی درپن کیوں آپ اور آپ کے پریوار کے لئے ضروری ہے؟

مرد لوگ اور عورتیں اس کو مفت تقسیم ہو رہی ہے! ہزاروں میں دی جا رہی ہے

اس مختصر فہرست مضامین سے اس کا جواب لیں

۱- جیون کی پہلی سیڑھی سادھن
۲- نتیجہ آشرم
۳- زندگی کا پروگرام
۴- مکھیہ کرتویہ ۔۔۔
۵- ۔۔۔ ہر ایک گرہستی کے لئے
۶- ۔۔۔
۷- چار ورن
۸- چار آشرم
۹- آریہ سماج کے سدھانت
۱۰- ۔۔۔
۱۱- ۔۔۔
۱۲- آریہ سماج کے ستّی ۔۔۔
۱۳- ۔۔۔
دھرم شاستر گرنتھ سوتر اتہاس وغیرہ کیا ہیں؟ ہم ان میں کیا کچھ درج ہے؟
۱۴- آریہ جیون کی پراچین ۔۔۔
۱۵- رشی کرت گرنتھ اور ان کا مضمون
۱۶- سوامی دیانند کا ۔۔۔
۱۷- آریہ ۔۔۔ اور یورپ
۱۸- آریہ یورپ پر حملہ
۱۹- آریہ سماج کا ویدک دھرم
۲۰- صبح شام کے بھجن
۲۱- سندھیا کرنی کیوں چاہئے
۲۲- سندھیا کا طریقہ
۲۳- سندھیا کا ترجمہ اور تشریح
۲۴- پرارتھنا کے بھجن
۲۵- ہون کے ۔۔۔ کا طریقہ
۲۶- ایشور بھگتی پر اتھنا
۲۷- ترہا گیت (۲۸) بھگوت گیتا
۲۹- پیارے پربھو سے ملاپ
۳۰- سواد ھیائے کی مہما
۳۱- گرہستھی کا پاٹھ کرانا
۳۲- پربھو کی امرت بانی
۳۳- صحت کے اصول
۳۴- یوگ کے آسن
۳۵- برہمچریہ ۔۔۔
۳۶- رشی مہاتماؤں کے بچن
۳۷- آریہ نیتاؤں کے درشن
۳۸- آریہ سماج کے نیم اُپنیم
۳۹- ۔۔۔ (۴۰) ۔۔۔
۴۱- شدھی کا طریقہ
۴۲- آریہ سماج کی مختصر تاریخ
وغیرہ وغیرہ

اس مختصری فہرست مضامین سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بھگتی درپن آپ اور آپ کے بچوں کے لئے کس قدر مفید کتاب ہے۔ ۔۔۔ ایک نمبر کے لئے اس کی ایک کاپی ضرور خرید لیں۔ آریہ سماج کے ۔۔۔ کی برسوں کی محنت کا پھل ہے۔ چار سو صفحوں کی کتاب ہے۔ قیمت ہندی ۱۰ اردو ۹ ۔ ایک درجن کے خریدار کو خاص رعایت ملتی ہے ÷

اصلی ستیارتھ پرکاش
(ہندی) آریہ بالکوں کے لئے ستیارتھ پرکاش کا اختصار ایسی خوبی سے کیا گیا ہے کہ بالک ہر ایک بات آسانی سے ذہن نشین کر لیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے ÷

دیانند چرت اولی
مکمل جیون ۔۔۔ آریہ سماج کے پروڈ زمانہ حال کے سب سے بڑے ریفارمر سنسکرت و ۔۔۔ کے سب سے بڑے عالم مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی سبق آموز زندگی کے مکمل حالات رنگ برنگی ۔۔۔ خوشنما تصویروں کے ساتھ بڑے سائز کے تین سو صفحوں میں ۔۔۔ جو کہ عام کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہوتے ہیں۔ مہرشی جی کا مکمل جیون ۔۔۔ خوبصورت مجلد ۔۔۔ قیمت ۔۔۔

اصلی ستیارتھ پرکاش تازہ ایڈیشن
ہندی ستیارتھ پرکاش کا ستر ہواں ایڈیشن نہایت عمدگی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اس نئے ایڈیشن میں ڈیڑھ سو سے زائد ۔۔۔ بھی درج ہیں قیمت ۔۔۔ ستیارتھ پرکاش مجلد ہندی ۱۴ ۔ ایڈیشن ہندی میں ۱۲ ۔ اردو میں

منیجر آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ - لاہور

مہاشہ ۔۔۔ پنجاب (۱) آریہ سماج ۔۔۔ (۱۱) آریہ سماج امرتسر (۱۲) آریہ سماج ۔۔۔ پھگواڑہ ÷

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہماری جاپان کی چھٹی

(از مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری)

میں دو ہفتے سے جاپان میں پرچار کر رہا ہوں اب تک جاپان میں ۱۳۰ لیکچر ہوئے ہیں۔ سندھی مرچنٹ سوشل کلب انڈین ایسوسی ایشن ہال۔ نائی ایم سی اے ہال۔ ٹمپل اور گوردوارہ میں لیکچر دیئے گئے۔ ان میں سب اقوام کے لوگ شریک ہوتے رہے ہے۔ جاپانی لوگ انگریزی میں خوب ہوشیار ہو چکے ہیں ہر سکول میں انگریزی پڑھائی جاتی ہے۔ اس لئے جاپانی لوگ انگریزی سے بخوبی واقف ہیں۔ مگر پھر بھی کئی ایسے سکول ہیں۔ جہاں انگریزی کی تعلیم نہیں ہے۔ اس لئے لیکچروں کے لئے مترجم کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ مسٹر اجا کراری اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار اوسا کا مینیچی نے اس کام میں میری بہت سہائتا کی۔ وہ جاپانی بھاشا میں ترجمہ کرنے میں بہت ہوشیار ہے۔ شارٹ ہینڈ (مختصر نویسی) میں ماہر ہے۔ اس لئے میرے لیکچر کو لکھتا جاتا ہے۔ اور بخوبی اس کا ترجمہ کرکے عام جنتا پر اس کا اثر ڈال دیتا ہے۔ سندھی لوگ مسلمان وغیرہ سب بڑے پریم سے ودیا کھیان سنتے ہیں۔ میں نے رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا کی۔ تین راتوں میں یہ ویاکھیا ختم ہوئی۔ اپنشدوں کی کتھا ایک ہفتہ میں ختم کی ہندوستان کا تہذیب و تمدن۔ تعلیم اور ترقی پر لیکچر دیئے لوگ بہت خوش اور پربھاوت ہوتے ہیں۔ جاپان ٹائمز جاپانی بھاشا میں۔ جاپان کرانیکل۔ اوساکا مینیچی انگریزی میں میرے لیکچروں کو شائع کر رہے ہیں۔ سب لوگوں پر اثر اچھا ہوتا ہے۔

اب یوکوہاما میں اور ٹوکیو میں لیکچروں کا انتظام ہو چکا ہے۔ اس لئے اب وہاں جا رہا ہوں لوگ وید کی فضیلت سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ میں ساتھ ساتھ بائبل کا مقابلہ بھی کرتا جاتا ہوں۔ اس لئے لوگوں کو اور بھی دلچسپی ہوتی ہے عیسائی مت یہاں زور سے کام کر رہا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ جاپانی عیسائی مت قبول کر چکے ہیں۔ لیکن اگر ویدک دھرم کا پرچار لگاتار کیا جاوے۔ تو لوگ بہت شردھا پرگٹ کرتے ہیں۔ افسوس کہ میرا ذخیرہ انگریزی کتب کا ختم ہو گیا ہے۔ لوگ بہت کتب مانگتے ہیں۔ مگر میرے پاس یہاں کوئی انگریزی کتاب نہیں۔ خدا کرے جلدی ہندوستان سے آ سکتی ہیں۔ کلکتہ سے جو جہاز یہاں آتے ہیں۔ ۲۵ دن میں پہنچتے ہیں۔ بعض پورے مہینہ میں آتے ہیں۔ کاش کہ آریہ سماج کے کارکنان ودیشوں میں پرچار کی اہمیت کو محسوس کریں۔ اگر بدھ مت کے بھکشو صرف بھارت میں ہی پرچار پر اکتفا کرتے۔ تو آج چین اور جاپان میں کروڑوں آدمی بدھ بھگوان کے معتقد نہ ہوتے۔

جاپان کے متعلق چند خاص باتیں

(۱) دیش بھگتی۔ جاپانی لوگوں میں دیش بھگتی کا مادہ اس قدر زبردست ہے۔ کہ وہ اپنے دیش کی بہبودی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ جن ہندوستانی لوگوں نے جاپانی مرد یا عورت کو ملازم رکھا ہو۔ اور اس کی کسی موقعہ پر شہادت کی ضرورت عدالت میں پڑے۔ تو وہ اپنے جاپانی بھائی کے خلاف سچی شہادت بھی نہ دینگے خواہ اُن کو کتنا لالچ ہی دیا جاوے۔ اور وہ اپنی ملازمت کی پرواہ نہ کریں گے۔ مگر اپنی قوم کے خلاف کبھی کھڑے نہ ہونگے۔

(۲) نمرتا۔ جاپانیوں میں مہمان نوازی اور نمرتا اعلیٰ درجہ کی پائی جاتی ہے۔ ان کی بھاشا میں دشنام دہی کے الفاظ کم ہیں۔ بول چال میں ایسے شائستہ۔ نرم اور سنجیدہ الفاظ پائے جاتے ہیں۔ کہ جن کے استعمال سے دل خوش ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر کسی سے پانی مانگنا ہو۔ تو اُنکی بھاشا میں مِزودکداسی کہا جائیگا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ براہ شفقت ذرا پانی تو مرحمت کیجئے۔

(۳) سستا انصاف۔ جاپانی لوگوں میں مقدمہ بازی بہت کم ہے۔ دیوانی مقدمات کے لئے کورٹ فیس نہیں ہے۔ اگر لاکھ روپیہ کا دعویٰ کرنا ہو تو ۹ پائی خرچ اسٹامپ ہوگا۔ نہ وکلاء کی بھرمار ہے۔ نہ غیر ملکی لوگوں کو وکالت کرنے کی اجازت ہے۔ جج اس قدر قابل ہوتے ہیں کہ وکیل کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے وکالت پیشہ لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ گورنمنٹ اُنکی حوصلہ افزائی نہیں کرتی۔

(۴) چوری نہیں ہوتی۔ یہاں چوری بہت کم ہے۔ مکانات لکڑی کے ہیں۔ ایک زور کا مکہ مارنے سے دروازے ٹوٹ پڑتے ہیں۔ باوجود اس کے چوری بہت کم ہے۔ بہت کم وارادات چوری دیکھنے میں آتی ہیں۔ پولیس بہت ہوشیار ہے۔ چوری کا موقعہ بہت کم آنے دیتی ہے۔ عدالتوں میں زیادہ تر راست بازی سے کام لیا جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے کی سزا سخت ہے۔

(۵) بھارتی سبھیتا کے نشان۔ دیہاتوں میں ابھی تک بھارتی سبھیتا اور رواجوں کے نشانات ملتے ہیں۔ مندروں میں بھی مورتیوں کی ساخت اور بناوٹ بھارت کے نمونہ کی ہے۔ سورج کی طرف مُنہ کرکے پوجا کرنا ابھی تک پایا جاتا ہے سر جھکا کر نمسکار کرتے ہیں۔ بھارت کے معاملات میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ پراچین بھارت کی تمدن سننے کے شائق اور اس پر محو ہوتے ہیں۔

(۶) مغربی تہذیب کا اثر۔ آج سے پچاس برس پہلے سب سر پر چوٹی رکھتے تھے۔ ماس شراب سے پرہیز کرتے تھے۔ مگر اب مغربی تہذیب نے اُنکی صورت و سیرت کو تبدیل کر دیا ہے۔ مچھلی اور چاول اب اُنکی مرغوب طبع غذا ہیں۔ بھارت بھی اب جاپان کی طرح مغربی تہذیب میں بہہ رہا ہے۔ ان میں روٹی کھانے کا رواج نہیں ہے۔

(۷) تجارت کا مرکز۔ جاپان صنعت و حرفت اور تجارت کا مرکز بن گیا ہے۔ اب اسے ایشیائی ..

۸۲۵

اس موسم میں امرت دھارا ہی ٹانک ہے

آجکل صحت اگر گرتی ہے۔ تو ہاضمہ کی خرابی سے۔ بدہضمی۔ متلی۔ قے۔ دست۔ کھانسی۔ زکام یا بخار تمام خرابیوں کی جڑ ہاضمہ کی گڑبڑ ہے اس کی ٹھیک دیکھ بھال رکھنی چاہیئے۔ تو قدرت نے جیسے عجیب عجیب میوے اس موسم میں پیدا کئے ہیں۔ ان سے انسان کی صحت میں خوب ترقی ہونی چاہیئے۔ صحت میں ترقی ہو۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا استعمال کثرت جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سیپٹک بھی ہے۔ معدہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچائے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کا پتہ -- امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون سامنے امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ:۔

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

مصنفہ
استاد

ڈاکٹر ایس۔کے۔برمن

لمیٹڈ
رجسٹرڈ
ٹریڈ مارک
کلکتہ
ستمبر ۱۹۸۳ء

صیغہ نمبر ۸

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

۸۴۲

تقریباً پچاس سال کی مشہور ہندوستانی دوا

گود کے بچوں کی ایک ہی دوا

پودن ہرا اصلی عرق پودینہ (REGD) قیمت کلاں شیشی چودہ آنہ ۱۴ ؍ محصول چھ آنہ (۶؍) خورد شیشی دس آنہ ۔ ڈاک محصول چھ آنہ (۶؍)

(بدہضمی ریاح اور بچوں کے پیٹ پھولنے میں از حد مفید ہے)

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے تیار کیا گیا ہے ۔ بدہضمی کی علامتیں اس سے جلد رفع ہوتی ہیں ۔ خاص کر گود کے بچے اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کر سکتے ۔ ایسی حالت میں بے ضرر ہونے کی وجہ سے آپ بلا تشویش اسے بچوں کو دے سکتے ہیں ۔ بچوں کی بدہضمی دودھ کے رفع کرنے میں اس سے عمدہ دوا نہیں ہے ۔ نمونہ کی شیشی قیمت تین آنہ ۔

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے ۔ اس وجہ سے مقامی ایجنٹ سے خریدیں!

تندرست بچہ سب کو پیارا لگتا ہے!

لال شربت (REGD) قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۔ ڈاک محصول آٹھ آنہ ۸؍ بچے ۔ لڑکے اور پرسوتی کی طاقت ۔ کون اپنے بچے کو فربہ اور مضبوط دیکھ کر خوش نہیں ہوتا ۔ یہ بچوں کے لئے آب حیات اور طاقت دوا ہے ۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے اسے بخوشی تمام پیتے ہیں ۔ اس سے انکی ہڈیاں مضبوط ۔ جسم قوی اور چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے ۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی کو پورا کرنے کی اس میں عجیب طاقت ہے ۔ نمونہ کی شیشی دو آنہ ۔

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے ۔ اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خرید کیجئے ۔

بلا قیمت بیس نئی دوائیوں کی فہرست اور ۱۹۳۱ء کی جنتری ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے ۔

نوٹ ۔ یہ دوائیں ہر جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں ۔ ڈاک خرچ کی کفایت کی غرض سے ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدئیے ۔

ایجنٹ لاہور میں ۔ جناب مینجر صاحب پیسہ اخبار

طاقت بڑھانیکا خزانہ سستی کے لئے

۸۴۳

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں خالص دیسی ادویات سے تیار کیجاتی ہیں جو منی کی خرابی کے متعلق جملہ امراض اور قبض کو دور کرنے کے لئے تیر بہدف ہیں قیمت ۴۰ گولی ۱؍

رمن ولاسنی گولیاں

امساک کے واسطے اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ

ویدراج نارائن جی بیشوجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

دہلی ایجنٹ :۔ جمنا داس کمپنی چاندنی چوک

لاہور ایجنٹ :۔ ایچ ایس کھوسیلہ کچہری روڈ

منٹگمری دفتر ویدا ایجنٹ ۔ راجہ رتن لال بھنڈاری ایجنسی

برانچ :۔ ۳۹۴ کالبا دیوی روڈ ۔ بمبئی

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

سکردھوج ۔ قوت مردمی اور ناتوانی کو بڑھاتا اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت للعہ تولہ

ساری بدی سالسہ ۔ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۔ ؍ سیر

سکمرن انجن وریہ کی تمام بیماریاں مردمی احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے قیمت ۱۶ روپیہ سیر

ابلہ بندھو یوگ ستورانی بیماریاں جریان الرحم سفید زرد سیاہ پانی آنا ۔ چھاتی کمر پیٹ درد ۔ دبے قاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی ہے ۔ قیمت ۱۶ خوراک دو روپے ملنے کا پتہ :۔

جوگیش چندر داس ایم اے ایف سی (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA

DACCA, BENGAL

برانچ :۔ شیام بازار کلکتہ

پرکاش

میں اشتہار دینا آپ کے لئے ہر حالت میں مفید رہے گا ۔ تجربہ کے لئے ایک دفعہ اشتہار ضرور دیں ۔ (مینجر)

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

۸۴۱

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے ۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا جیون پرانی کھانسی ۔ تپ دق ۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے ۔ قیمت چار روپے سیر ۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے ۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے ۔ طاقت پیدا کرتا ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی ۔

برہمی بوٹی ۔۔ ۱۲؍ سیر ۔ دنت منجن ۔۔ ۸؍ فی شیشی
ست سلاجیت ۱۲؍ تولہ ۔ سوچی پتر ۔ مفت

پتہ :۔ گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل ۔ ہردوار

CC0. Gurukul Kangri Collection

ओ३म्
प्रकाश
لاہور
پرکاش
ہفتہ وار
نمبر ۳۱
SUNDAY 16 AUG 1931
سمت ۱۹۸۸ - مطابق ۱۶ - اگست ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۷

ویدامرت

ویر پرستہ

समस्मिन् आयमान आसत ग्ना उतेम वर्धन्नद्य१: स्वगूर्ताः मह्ये त्वापुरुषो रणाया वर्धयन्द स्युहत्याय देवा:॥ ऋग्वेद १०।६५॥९॥

ہے بڑے شبد کرنیوالے ویر! اس تجھ ویر کا جنم ہونے کے سمے سیوا کرنیوالی انیک ستریاں اکٹھی ہو کر تیرے چاروں اور بیٹھی تھیں اور دیگر والی ندیاں تجھ کو بڑھاتی ہیں۔ اور دیوؤں نے تجھے شترو کا ناش کرنے کیلئے کرنے یوگیہ بڑے یدھوں کے لئے بڑھایا ہے"

دنیا میں منش ہوں تو دیو ہوں۔ کاتر منشوں کا ہونا نہ ہونا ایک سمان ہے اس لئے پرتیک منش کی اکانکشا یہی ہوتی ہے۔ کہ اس کی سنتان ویر ہو۔ ہر ایک ماتا چاہتی ہے۔ وہ ویر پتر کی جننی ہو۔ پرنتو ویر سنتان اکانکشا ماتر سے نہیں مل سکتی۔ اس کے لئے پریتن کی آوشیکتا ہے۔ اور جو پورا پریتن کرتا ہے۔ ہو نہیں سکتا۔ کہ اس کی اکانکشا پورن نہ ہو۔

اپنشدوں میں اس پرکار کی کتھائیں ہیں۔ کہ جس ماتا نے چاہا۔ کہ اس کا پتر برہمن ہو۔ تو وہ برہمن ہوا۔ جب چاہا۔ کہ کشتری ویر ہو۔ تو کشتری ویر ہی پیدا ہوا۔ ویدی آپ نشد کی ماتائیں اپنی مرضی کے مطابق برہمن اور کشتری سنتان پیدا کر سکتی تھیں تو اس سمے کی ماتائیں بھی ویسا کر سکتی ہیں۔ پرنتو آوشیکتا ہے کہ وہ ان نیموں کا پالن کریں جن کا اپنشد کی ماتائیں کرتی تھیں۔ ویر سنتان پیدا کرنے کیلئے ویر ماتا بننا چاہیں۔ اور ویر ماتا وہی ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے وید کی مریادا انوسار برہمچریہ کا پالن کیا ہو۔ جب برہمچاری ماتا پتا پورن آیو میں گربھادھان سنسکار کریں۔ اور گربھ ہوتی ہے سنتان کی رکشا نمت شکشا کا کاریہ آرنبھ کر دیں۔ تو ویر سنتان نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا۔ گربھ وتی ماتا ندی کنارے بھرمن کریں۔ سوچھ جل کو جو ندی کے پوتر جل سے چھو کر آتی ہے۔ سیون کریں۔ تو اس سے گربھ کا بالک بڑھے گا۔ اور اس کے اندر ویرتا آئے گی۔ جنم کے سمے ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ کہ زچہ تنگ و تاریک زچہ خانہ میں اکیلی پڑی رہنے کے لئے مجبور ہو۔ بلکہ انیک ستریاں اس کی سیوا کے لئے اس کے پاس موجود ہوں۔ اس سے زچہ کا ہر دم خیال رکھیں

انگ کا اس کا اثر بچہ پر بھی پڑے گا۔ پھر جنم کے پشچات نیم انوسار سنسکار ہوں۔ جس سے بالک برہمچاری بن کر اپنے آتما اور شریر دونوں کو بڑھا تو وہ آدرش ویر ہوگا۔

ویر کس لئے اُتپن ہوتے ہیں؟ وید کہتا ہے۔ دیوؤں نے تجھے شترو کا ناش کرنے کے لئے کرنے یوگیہ بڑے یدھوں کے لئے بڑھایا ہے منش کرتی پرکار کے یدھوں میں اُلجھا ہوتا ہے۔ منش کے اندر دیو اسر سنگرام ایسا یدھ ہے۔ جو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ جن کے آتما بلوان ہوتے ہیں۔ وہ اسر ورتیوں پر غالب آتے ہیں۔ جن کے کمزور ہوتے ہیں۔ وہ دیو ورتیوں سے شونیہ ہو کر جیون نشٹ کر بیٹھتے ہیں۔ سماجیہ سنسار میں منش کو یدھ کی اچھیا نہ ہوتے ہوئے بھی یدھوں میں جانا پڑتا ہے۔ ایسے سمے جبکہ یدھ کرنا ضروری ہو۔ اس سے جی چرانا کاتر تا ہے۔ پرنتو ویر تا نہ ہو تو جی چرانا ہی ہوگا۔ اس لئے بڑے سے بڑے یدھوں میں شامل ہونے کے لئے منشوں کو ویر سنتان پیدا کرنی چاہئے۔ کیونکہ ویرتا کے بنا سنسار میں امن و انصاف قائم نہیں رہ سکتے۔ ویرتا سنسار میں ایسی ہی ضروری ہے جیسا کہ برہمتو۔ کیونکہ ویرتا کے بنا برہمتو کی رکشا نہیں ہو سکتی۔ رشیوں کو راکششوں سے یگیہ کی رکشا کی ضرورت ہوئی۔ تو ویر رام اور لکشمن کی ویرتا پھر ہی آنکی تھی۔ اس لئے ویرتا و دھرم پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔

(ادم شرم)

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت!

یوپی، سی پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں کیونکہ اس وقت لڑکوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج ہندو جنتا کے معرفت آشرم سے سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے جس سے شادی کرنے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔

بابو بھوانی پرشاد مینجر شادی دفتر موتر ہاؤس نئی سڑک کانپور۔

آوشیکتا

آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی کے لئے ایک یوگیہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو ادھیاپکا مندرجہ ذیل گنوں سے یکت ہو۔ وہ اپنا اصلی سرٹیفکیٹ امتحان پاس کرنے کا اور سرٹیفکیٹ کار کردگی بھیجے (۱) آتم شکشا کمیٹی کے مقرر کردہ نصاب کو پانچویں شرینی تک بخوبی پڑھا سکے۔ (۲) بھوگول بھارت ورش بھی بخوبی آدمی پڑھا سکے (۳) دھرم شکشا ہمت۔ سندھیا آدمی پڑھا سکے (۴) آریہ آچار وچار رکھتی ہو عمر اور کم از کم تنخواہ جو لینی ہو۔ لکھ کر بھیج دیں۔

مینجر آریہ پتری پاٹھشالہ خانکی ضلع گوجرانوالہ

پربھو پریم اور سداچار سمبندھی پستکیں

اشٹانگ یوگ پرکاش اردو ایک روپیہ۔ یم نیم۔ آسن۔ پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگی اردو ۸ر۔ ایشور پوجا اردو ۸ر۔ ایشور ملاپ اردو ۷ر برہم وچار اردو ۵ر۔ سندھیا سدرشن اردو ایک روپیہ۔ سورگ کی سیڑھی اردو ۷ر۔ آتم جیون اردو ۷ر مکتی کا ستیہ گیان اردو ۷ر۔ برہمچریہ (دیریہ رکھشا) اردو ۸ر۔ ستیہ برتی مہاشے ۱ر۔ کشما چندر اودے ۱ر۔ تتو درشنی کی کتھا اردو ۴ر۔ برہم شکتی ہندی ۴ر۔ سورگ کی پراپتی ہندی ۴ر۔ ویدک پرارتھنا ہندی ۱ر۔ ملنے کا پتہ:۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا؟

فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

سُدھا سندھو

کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی، اتیسار، پیٹ درد، قے، دست۔ بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸ر)

داد کی دوا

دودھ شریش کیسری

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑھ سے کھونے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے (۴ر)

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے

منگانے کا پتہ:۔ سکھ سنچارک کمپنی۔ متھرا

ورکی آوشیکتا

میری بہن کے لئے جو اگروال جاتی سے ہے گوتم ... ہے اور آیو ۱۶ سال سندر ... اور گاسنے آدی ... میں اچھی ... ہے۔ ایسے ور کی ضرورت ہے جو ... سے سوستھ پڑھا لکھا ... آمدنی والا ۲۰ سے ۲۷ سال تک آیو ... ادھیا میں جات پات توڑ کر بھی ... تیرہ پر ... دیئے جائیں ... موہن لال شیام لعل ... اگروال ...

ضرورت!

کے اشتہار دینے کے لئے پرکاش بہترین ذریعہ ہے۔ اگر آپ کو لڑکے یا لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ کنیا پاٹھشالہ، سکول، ... یا ادھیاپکا ... کی ضرورت ہے۔ تو پرکاش میں اشتہار دیں۔ نتیجہ سو فی صدی آپ کی حسب خواہش ہوگا۔

مینجر پرکاش۔ لاہور

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی لوگ جگہ بجگہ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور ان کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ یہ بات ہوتے ہی ان کو کچھ روپے دے کر ... ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچاویں ایسا تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ رکشک سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ و پرکاش ہیں۔ ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں ... کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک کمپنی کا ... اس کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے ... اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ بلکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑے ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لے لیا جائے۔ اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرانند شرما

سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ لاہور

بیماری کی جڑھ مچھر ہی۔ مچھر بدبو دار اسباب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں ہون کی چیزیں پوران ویدک ریتی اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اس کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں۔ اور مال ہمیشہ سٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے

امرت دھارا — آتنک نگرہ گولیاں — سپاری پاک

ڈوگرے کا بال امرت — آہار ہکشن یا جوہر ہضم — آنند پاک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز بسترے بند۔ آسن۔ ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستوا لکشمی سوتر منڈی لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

حیدرآباد میں سکھوں کو بھاری سزائیں

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اعلان ہے کہ حضور صاحب (حیدرآباد دکن) میں ۲۰ مئی کو سکھ مسلم فساد ہوا تھا۔ کسی مسلمان کا چالان نہ کیا گیا۔ ۲۷ سکھوں کا چالان کر کے انہیں سخت سزائیں دی گئیں۔ ایک کو سات سال اور ۱۸ سکھوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی سزائیں دی گئیں۔ اپیل پر ہائی کورٹ نے سزائیں بڑھا دیں۔ صاحب سنگھ کو جسے پہلی عدالت نے رہا کر دیا تھا۔ ہائیکورٹ نے عمر قید کی سزا دے دی ۔

مالوی جی بھی نہ جائیں گے۔ اگر مہاتما جی لنڈن نہ جانے پر مجبور ہو گئے۔ تو خیال ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی جی اور مسز سروجنی نائیڈو بھی نہ جائینگی ۔

میونسپلٹی توڑ دی گئی۔ (مدراس ۱۰ اگست) گورنمنٹ نے ۱۴ اگست سے ایک سال کے لئے مدورا میونسپل کونسل کو توڑ دیا ہے۔ کونسل کے فرائض ایک سپیشل افسر سرانجام دیگا ۔

قیدی چھوڑ دیئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی گورنمنٹ نے خرچ کی تخفیف کے خیال سے اگلے مہینہ قیدیوں کی ایک بڑی تعداد کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

ڈسکہ کا مورچہ۔ مسٹر دمنی اکالی دل نے ڈسکہ ستیہ آگرہ کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ ۱۷ اگست کو مورچہ نہ لگائیں ۔

مولوی عبیداللہ کے وارنٹ۔ (سرینگر ۱۱ اگست) ایک شخص مولوی عبیداللہ اشتعال انگیز تقریریں کر رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں ۔

سونا پنجاب سے جا رہا ہے۔ جب کپاس کا نرخ بیس روپیہ سے زیادہ تھا۔ اور گندم پانچ روپیہ من بکتی تھی۔ (زمیندار) لوگوں نے سونا کا نرخ کم ہونے پر دل کھول کر خریدا۔ اس وقت تولوں کا تو کوئی حساب نہ تھا۔ سیروں کے وزن میں جاٹ سونا خریدتے تھے لیکن ارزانی اجناس سے آج وہی سونا منڈی میں آ رہا ہے۔ چنانچہ رپورٹ ہے کہ دو ہفتوں میں ایک کروڑ ۲۸ لاکھ کا سونا امرتسر سے بمبئی جا چکا ہے ۔

سنسار کی گتی

مہاتما جی گول میز کانفرنس میں نہ جائیں گے

آخر وہی ہوا جس کی توقع کم تھی۔ لیکن واقعات جس رنگ میں ہو رہے تھے اس کا پتہ دے رہے تھے۔ مہاتما گاندھی صدق دل سے گول میز کانفرنس میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ اس لئے اس بات کی بہت کم توقع تھی۔ کہ وہ لنڈن جانے سے انکار کریں گے۔ لیکن ان کا جانا اس شرط سے مشروط تھا کہ گاندھی ارون سمجھوتہ پر عمل درآمد ہوگا۔ مہاتما گاندھی نے خود تحقیقات کر کے معلوم کیا کہ علاقہ باردولی میں اس سمجھوتہ کے خلاف کسانوں سے سختی کی گئی ہے۔ لیکن قائمقام گورنر بمبئی مسٹر ارنسٹ ہاٹسن کی جو چٹھی انہیں موصول ہوئی ہے۔ جس کا انہیں سخت انتظار تھا۔ اس میں اس بات سے مطلقاً انکار کیا گیا ہے۔ کہ علاقہ باردولی میں کسانوں پر سختی کی گئی ہے۔ اس قسم کے خلاف امید جواب سے مہاتما جی کے لئے اس کے سوائے چارہ ہی کیا تھا۔ کہ وہ گول میز کانفرنس میں شامل ہونے سے انکار کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے وائسرائے اور ہوم سیکرٹری کو تار دے دیا ہے۔ کہ مسٹر ہاٹسن کی چٹھی کی موجودگی میں میرے لئے لنڈن جانا مشکل ہے اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ مہاتما جی بسوت لنڈن نہیں جائیں گے۔ اور اس طرح لارڈ ارون کی ساری کی کرائی پر پانی پھر جائے گا۔ جس کی ذمہ واری لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ پر ہوگی۔ لارڈ ولنگڈن نے اپنی حکومت کے مختصر عرصہ میں ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ کمزور مدبر ہیں۔ اور چالاک مشیر ان کی کمزوری کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر لارڈ ولنگڈن اپنی ذمہ وار پوزیشن سے کام لیں۔ اور صورت حالات کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ تو اب بھی وقت ہے۔ مہاتما گاندھی میں بھاری وصف ہے۔ کہ وہ صلح کا دروازہ کبھی بند نہیں کرتے اب بھی اگر وائسرائے مہاتما جی کو یقین دلا دیں۔ کہ سمجھوتہ کی گذشتہ خلاف ورزیوں کی تحقیقات کی جائے گی۔ اور آئندہ خلاف ورزی ہونے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ تو مہاتما جی اب بھی مان جائیں گے۔ لیکن اگر وقت گذر گیا۔ اور مہاتما جی لنڈن نہ گئے تو نہ گول میز کانفرنس کی کوئی وقعت ہوگی۔ نہ اس کے فیصلوں کی۔ اس حالت میں تو یہی بہتر ہوگا کہ اس اقتصادی کساد بازاری کے زمانہ میں حکومت لاکھوں روپیہ کی رقم چند ہندوستانیوں کی ولایت کی سیر پر خرچ کرنے کا خیال ترک کر دے ۔

جے پور ریاست میں غلہ پر ٹیکس

جے پور ریاست نے زر آمد ہونے کے ناتے غلہ پر ٹیکس لگا کر اپنی آمدنی بڑھانے کا ایک اچھا ذریعہ سوچا تھا۔ لیکن رعایا ٹیکس کی مخالفت پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ ریاست میں جلسے کرنا جرم ہے۔ لیکن اس کی کچھ پرواہ نہ کر کے جلسے کئے گئے۔ اور شہر میں عام ہڑتال کر دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دربار کو اپنا [illegible] معطل کرنا اور ٹیکس دور کرنا پڑا ۔

دریائے سندھ پر ایک اور پل

دریائے سندھ پر کالا باغ کے پاس ایک ریلوے پل بنایا گیا ہے۔ اس سے پہلے ادھر سے گاڑی ماڑی انڈس تک جاتی تھی۔ اور ادھر گاڑی پر سوار ہونے کے لئے مسافروں کو سندھ جہاز سے پار کرنا ہوتا تھا۔ اب اس پل کے بن جانے سے گاڑی سیدھی بنوں کو چلی جایا کرے گی۔ اس پل پر ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے ۔

آن ہیل پرواہ۔ لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند نے اپنی ۷۱ ویں بہار میں تیس سالہ لڑکی سے شادی کی ہے۔ لیکن کسی نے ان سے پوچھا تک نہیں۔ کہ میاں تمہارے منہ میں کے دانت ہیں۔ ہندوستان ہوتا۔ تو ایسے بابا کو ناکوں چنے چبوائے جاتے ۔

ریاست کی مسلم نواز پالیسی جاری ہے

ریاست کشمیر کی مسلم نوازی یا نے ریاست کو جن مشکلات میں ڈالا وہ اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن اگر کشمیر سے آمدہ اطلاعات ٹھیک ہیں۔ تو افسوس کی بات ہے۔ کہ مسلم نوازی کی پالیسی برابر جاری ہے چنانچہ جن فسادی مسلمانوں کو معافی مانگنے پر رہا کیا گیا۔ وہ اپنی فتنہ انگیز تقریروں سے ریاست کے امن کو آگ لگا رہے ہیں۔ کہنے کو دفعہ ۱۴۴ جاری ہے۔ لیکن مسلمانوں کے فتنہ انگیز جلسے برابر ہوتے ہیں۔ حالانکہ آریہ سماج کا دھارمک جلسہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بند کر دیا۔ ریاست میں پکٹنگ جرم ہے۔ لیکن سری نگر میں مسلمانوں نے ہندو دکانوں پر کھلے بندوں پکٹنگ لگا رکھی ہے۔ پھر خفیہ اشتہاروں کے ذریعہ ہندوؤں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی گئی ہے اگر ریاست نے ہندو مفاد کی مناسب حفاظت نہ کی۔ تو ہندوؤں کے بددل ہونے سے اس کی مصیبت میں جو اضافہ ہوگا۔ اس کی ذمہ واری اس کی اپنی مسلم نواز پالیسی پر ہوگی۔

کھدر کے بائیکاٹ کا فیصلہ۔ سری نگر جامع مسجد میں اگر مسلمانوں نے کشمیری کپڑے۔ دیا سلائیوں اور کھدر کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ تو سمجھو قادیانی امام کا افسوں چل گیا ہے۔ کیونکہ اس کا منشا ہے کہ مسلمانوں کی نجات بدیشی کپڑے کے استعمال میں ہی ہے مسلمانوں کی نہ ہو۔ نام و نمود کے حریص مسلم لیڈروں کی ضرور ہے۔ کیونکہ اس سے وہ انگریزوں کو رجھا سکتے ہیں۔ اور انگریز دیوتا کا رجھانا ان کے لئے ذریعہ برکات ہے ۔

کانگرس انقلابی تحریک ہے۔ رہتک کے مسلمان ڈپٹی کمشنر نے ایک ہندو نمبردار کو برخاست کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہ نمبردار اس بات کو جانتا ہوا کانگرس کا ممبر بنا ہے۔ کہ کانگرس گورنمنٹ کی مخالف جماعت ہے۔ جس کا منشا وائسرائے سے قائم شدہ گورنمنٹ کو الٹنا ہے۔ سرکاری ملازم ذمہ وار کا فرض تھا کہ وہ مخالفانہ تحریک کا مقابلہ کرتا ۔

اگر کانگرس کا منشا گورنمنٹ کو الٹنا ہے تو کیا لارڈ ارون گورنمنٹ کے نادان دوست تھے۔ اور کیا لارڈ ولنگڈن خان بہادر زمان مہدی خان ڈپٹی کمشنر رہتک سا دماغ نہیں رکھتے؟ جو اس کوشش میں ہیں۔ کہ سمجھوتہ کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے؟ نمبردار کو لازم کو اپنا کیس مہاتما گاندھی اور اعلیٰ حکام تک پہنچانا چاہیے ۔

سکندرآباد کے مقدمہ کی سماعت

سکندرآباد کے مقدمہ کی سماعت سکندرآباد میں ہی ہوتی تھی۔ لیکن اب ملتان سنٹرل جیل میں ہو رہی ہے۔ جگہ کی یہ تبدیلی اس وجہ پر ہے۔ کہ ایک ٹوائیک پولیس مین کو سانپ نے ڈس لیا۔ دوسرے نگرانی کا انتظام ناتسلی بخش تھا۔ آب و ہوا بھی موافق نہ تھی اس مقدمہ میں کل ۷۸ ملزمان ہیں۔ اور ۱۵۰ گواہ استغاثہ۔ شہادت استغاثہ جاری ہے

گوردوارہ پر حملہ۔ اکالی لکھتا ہے کہ کوٹ شیخ محمد تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کی خبر

Digitized by eGangotri

گول میز کانفرنس اور ہندو

گول میز کانفرنس میں فرقہ پرست مسلمانوں کی جی کھول کر بھرتی کی گئی ہے۔ لارڈ اِرون کی گورنمنٹ نے ہی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ لیکن اگر کوئی کسر تھی۔ تو وہ لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ نے پوری کر دی۔ اس کے باوجود قوم پرست مسلمانوں نے درجنوں ٹوڈیوں کے مقابلہ پر دو قوم پرست ممبر لئے جانے کا مطالبہ کیا۔ تو لاڈلے ٹوڈیوں نے لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ کو گول میز کانفرنس کے بائیکاٹ کی دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ لارڈ ولنگڈن کا دماغ گو فرقہ پرستی کی لعنت کے خلاف ہو۔ لیکن دل اُن پر مائل ہے۔ اس لئے دھمکی سے ڈر کر صرف ایک قوم پرست ممبر سر علی امام کو لیا۔ اور اُس کے مقابلہ پر بدترین قسم کے تین فرقہ پرست مسلمانوں مولانا شوکت علی۔ سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی کے تقرر سے ٹوڈیوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا۔ اس پر بھی مسلمانوں کی طرف سے بائیکاٹ کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں ؛

سکھ لیگ کا معقول مطالبہ تھا۔ کہ لیگ کا بھی ایک نمائندہ لیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے اُسے ٹھکرا دیا۔ اس پر سکھ جوش میں ہیں۔ اور اُن کا ایک ونگ "سکھ" ممبران سے مطالبہ ہے کہ وہ کانفرنس میں کوئی حصہ نہ لیں ؛

مسلمانوں اور سکھوں کی دیکھا دیکھی پنجاب کے ہندو بھی مطالبہ کر بیٹھے۔ کہ جہاں پنجاب سے چھ مسلمان اور دو سکھ لئے گئے ہیں۔ وہاں ہندوؤں کا صرف ایک نمائندہ بالکل ناکافی ہے۔ کم از کم ایک اور نمائندہ لیا جائے۔ لیکن اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا۔ کیا اس سے ہندوؤں میں کوئی حرکت پیدا ہوئی ہرگز نہیں انہوں نے اس توہین کو بسر و چشم پر لیا مطالبہ کرنے والوں سے اتنا بھی تو نہ ہو سکا کہ وہ راجہ نریندر ناتھ کو کہہ سکیں کہ آپ کی عدم شمولیت سے کوئی غضب نہ آ جائے گا۔ آپ ہماری لاج رکھیں۔ اور کانفرنس میں شمولیت کا ارادہ ترک کر دیں۔ راجہ نریندر ناتھ سے اتنی جرأت کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ کر سکیں۔ تاہم دوسرے ہندو لیڈر اُن سے بھی گئے گذرے ہیں۔ کہ اُنہیں اُن سے بائیکاٹ کا مطالبہ کرنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ تو ہے پنجاب کے ہندوؤں کی حالت۔ ہندو سنگٹھن کی مہا سبھا کو ہوش آئی ہے۔ تو یہ بانو قیمت ... اُس نے اکولہ کے اجلاس میں فرقہ پرست مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کی اقلیت کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ لیکن آج پروٹسٹوں کو کون سنتا ہے۔ جن کے پیچھے کوئی عمل کی طاقت نہ ہو۔ ہندو مہا سبھا کے پروٹسٹ کی قیمت ہوتی اگر وہ پروٹسٹ کے ساتھ یہ بھی اعلان کرتی۔ کہ اگر اُن کے پروٹسٹ کی شنوائی نہ ہوئی۔ تو کوئی ہندو ممبر شامل کانفرنس نہ ہوگا۔ لیکن ہندو مہا سبھا کو اپنی طاقت کا احساس ہے۔ نہ تو اُسے ایسا اعلان کرنے کی جرأت ہے۔ اور نہ ہی یہ توقع کہ ہندو ممبران اُس کی آواز کی تعمیل کریں گے۔ جب یہ حالت ہے تو ہندوؤں سے جو سرد مہری کا سلوک کیا جا رہا ہے وہ غیر متوقع نہیں ؛

ہے۔ کہ وہاں کے مسلمانوں نے سقائی گوردوارہ پر سکھوں کی غیر حاضری میں حملہ کر کے گرنتھ صاحب کی بیڑ گرا اُٹھا لیا۔ اور باہر لا کر نذر آتش کر دیا۔ بعد ازاں سکھوں کو نیم سوختہ ملی ؛

مسلمانوں میں غداروں کی کثرت۔

مسٹر شاہ محمد ممبر پنجاب کونسل نے خدا لگتی کہی ہے۔ کہ "جو لوگ آزادی کے راستہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ وہ غدار ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ایسے غدار مسلمانوں میں زیادہ ہیں" کاش! مسلمانوں کے غدار طبقہ پر مسٹر شاہ محمد کی حق گوئی کا کوئی اچھا اثر پڑے +

وہی پُرانی رٹ۔

مسٹر جناح چند یوم کے لئے ولایت سے ہندوستان آئے۔ یاروں کو کہہ کر بھیجے گئے۔ تو قوم پرستی کا خرقہ پہنے ہوئے تھے۔ لیکن الہ آباد کی مسلم کانفرنس میں آپ نے اُس کو اُتار دیا۔ اور ہم انکا فرقہ پرست جناح کے لباس میں ظاہر ہو گئے۔ اچھا ہوا کہ قوم پرست ہندوستانی اُن کے اس مشن سے واقف ہو گئے۔ جس پر وہ ہندوستان آئے ہیں ؛

مسلم آؤٹ لک نہیں نکلتا۔

مسلمانوں کا مشہور متعصب انگریزی روزانہ کئی دن سے بند ہے۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اُس کے ملازمان نے کئی کئی ماہ کی تنخواہ نہ ملنے سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ معلوم نہیں "مسلم آؤٹ لک" کی یہ غیر حاضری عارضی ہے یا مستقل کیا اُس نے ایسٹرن ٹائمز کے لئے جگہ تو خالی نہیں کر دی؟

علمائے کانفرنس کی دھمکی۔

مولانا حسرت موہانی کے تاثر پر ضدی علماء نے الہ آباد میں بیٹھ کر گورنمنٹ کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر اقلیتوں کی کمیٹی کا اجلاس فیڈرل کمیٹی سے پہلے نہ ہوا۔ تو فیڈرل کمیٹی کا بائیکاٹ کیا جائے گا ؛

دیکھنا ہے کہ لارڈ ولنگڈن کی مسلم نواز گورنمنٹ پر اس دھمکی کا کیا اثر ہوتا ہے۔ مزا ہی آ جائے۔ اگر لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ یہ سیکھنے کے لئے کہ بائیکاٹ کی کوری شیخی تو نہیں علماء کی درخواست ردی کی ٹوکری کے حوالے کر دے ؛

مقدمہ سازش لاہور کے ملزمان بھوک ہڑتال پر

مقدمہ سازش لاہور کے تمام ملزمان۔ جن کی تعداد ... ہے بھاگ رام ملزم کے ساتھ حکام جیل نے سلوک کی بنا پر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ اور مسٹر سکھدیو راج بھی اُن کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹری رپورٹ ہے کہ بھاگ رام کی ایک ٹانگ اور ایک بازو مردہ ہو گئے ہیں۔ اور اس کا وزن بیس پونڈ کم ہو گیا ہے۔ دوسرے بھوک ہڑتالیوں کا وزن بھی کم ہو گیا ہے ؛

قادیانی مرزا کا چودھرم ختم۔

لاہور کے ایک جلسہ میں اس بنا پر کہ کشمیر کمیٹی کا کام احرار پنجاب کو دیا جائے گا ... فیصلہ کیا گیا کہ مسلمان قادیانی مرزا کی نیابت کو منظور نہ کریں گے۔ گویا قادیانی مرزا کا وار خالی گیا۔ اور اس کے چودھرم کا خاتمہ ہو گیا ؛

گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ

ہندوستانی ایوان تجارت نے گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا ہے اور مسٹر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے حسب ہدایت ایوان لنڈن جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے ؛

مہاتما جی کے تار پر مشورہ۔

مہاتما جی نے اپنے لنڈن نہ جا سکنے کے متعلق جو تار وائسرائے کو دیا تھا۔ اس سے سرکاری حلقوں میں شملہ بمبئی اور لنڈن کے درمیان تیز رفتار مشورے ہو رہے ہیں۔ مہاتما جی کا مطالبہ جو گورنر اور مہاتما جی کے درمیان اختلاف رائے ہوا ہے۔ کہ باردولی میں جو ۱۹½ لاکھ روپیہ معاملہ مہاتما جی کی امداد سے وصول ہوا ہے۔ اس کے علاوہ باقی وصول کردہ معاملہ کسانوں کو واپس کر دیا جائے ؛

ہندو کانفرنس اور ہندو ملازم

ہندو مہا سبھا کانفرنس اکولا میں تھی۔ گورنمنٹ نے ہندو ملازموں کے نام احکام جاری کر دیئے کہ اس فرقہ وارانہ کانفرنس میں شامل نہ ہوں۔ اس پر بمبئی کرانیکل نے سی پی گورنمنٹ سے نہایت معقول سوال کیا ہے۔ کہ فرقہ پرست مسلمانوں کی کانفرنس کے صدر کو سرکٹ ہاؤس کے استعمال کی اجازت کیوں دی تھی؟ کیا پنجاب گورنمنٹ کے ملازم ملک فیروز خان نون نے ہندوؤں کے خلاف اشتعال انگیز اور شر انگیز تقریریں نہیں کی تھیں؟

تحقیقاتی کمیٹی کے گواہوں کو دھمکیاں

خبر ہے۔ کہ ... کشمیر کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے والے لالہ نانک چند وکیل کو گمنام ... آمیز خط ملے ہیں۔ کہ اگر شہادت دی تو قتل کر دیئے جاؤ گے ... دوسرے گواہوں کو بھی ...

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے

سیتارام آریہ اینڈ سنز

کا سگندھت دھوپ ورا اگر بتیاں اور ہون سامگری ہندوستان میں بہترین سمجھی جاتی ہیں!

دھوپ، اگربتیاں ایسی اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی!!!

وِدیارتن پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں، سبھاؤں اور دوکانداروں کو خاص رعایت! لکھ کر فیصلہ کیجئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۳۲ ساون سمت ۱۹۸۸

وید پرچار فنڈ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جب وید پرچار فنڈ جاری کیا۔ تو آنر نے گیارہ لاکھ کی اپیل کی تھی۔ میں اس وقت سبھا میں نہ تھا۔ اس لئے کہہ نہیں سکتا کس خیال سے یہ رقم مقرر کی گئی تھی۔ حال ہی کتا ہوں کہ اتر سبھا نے یہ رقم اس لئے منظور کی تھی۔ کہ کبھی پوری نہ ہو۔ تو اس کا یہ خیال درست ثابت ہوا ہے۔ باوجودیکہ اس فنڈ کو قائم ہوئے ۲۸ سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس وقت تک وہ اصل اپیل کے بیسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچا۔ اس کے بعد انسٹی ٹیوشن جاری ہوئے ان کے لئے اپیلیں ہوئیں آج وید پرچار کی نسبت ان کے پاس کئی گنا زیادہ دھن ہے گورو کل ایک سنستھا ہے۔ جس کے پاس سالانہ اخراجات کے بعد اس وقت چندہ پندرہ لاکھ بیٹھا ہے۔ اور کئی انسٹی ٹیوشن ہیں۔ جن کا دھن وید پرچار فنڈ سے زیادہ ہے۔

یہ فنڈ اس قدر کس مپرسی کی حالت میں کیوں رہا؟ اس لئے کہ آریہ پرشوں نے کبھی اس کے مہتو کو نہیں سمجھا۔ وید کا پرچار ہمارے دھرم میں یہ الفاظ ہماری زبان پر تو ضرور رہے۔ لیکن کبھی ہم نے انہیں عملی جامہ پہنانے کا خیال تک نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نہ ہم نے ذاتی طور پر نہ مالی طور پر اس کے لئے کوئی تیاگ کیا۔ سبھا کے اپدیشک وہ ہیں۔ جنہیں بطور خود اپدیش کا شوق پیدا ہوا۔ آریہ سماج کے سرکردہ اصحاب میں سے کسی کے لڑکے کو اس وقت تک آریہ سماج کی سیوا کی امنگ پیدا نہیں ہوئی۔ پروفیسر رام دیو جی کی ایک استثنا ہے۔ جن کے سپتر نے سناتک بن کر سبھا کا اپدیشک بننا قبول کیا۔ سناتک ایش پال نے یہ سیوا اپنے دل سے۔ اس لئے نہیں کہ کسی نے انہیں مجبور کیا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ انہیں وید پرچار کی دھن تھی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج ان کا شمار کامیاب اپدیشکوں میں ہے۔ میں نے یہ واقعہ اس لئے بیان نہیں کیا۔ کہ آریہ سماج سے کسی مکھیا پرش کی منشا کرنا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ کوئی بھی پتا اپنے پتر کو مجبور کر کے اپدیشک نہیں بنا سکتا۔ اپدیشک وہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ جس کے ہردے میں اس کام کی امنگ ہو۔ جس کے من میں یہ لہر اٹھی ہو کہ میں سارے جگت میں اوم کی پتاکا لہراتے دیکھوں۔ جو سنسار پر نہ ہارک دیو کے ہدایت کرنے کے خواب لے۔ اگر میں اپنے بیٹے کو اس کی خواہش کے خلاف اپدیشک بنا بھی دوں۔ تو کچھ حاصل نہیں۔

وجہ کچھ ہو۔ یہ امر تو ہے کہ جن لوگوں کو آریہ سماج کے نیتا سمجھا جاتا ہے۔ ان کی سنتان اپدیش کے روپ میں آریہ سماج کی سیوا کی طرف راغب نہیں۔ ان کا کوئی تصور بھی نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ وہ وید پرچار فنڈ کے لئے کوئی مالی قربانی بھی تو نہیں کرتے۔ جب سے وید پرچار فنڈ قائم ہوا ہے۔ تب سے اس کی حیثیت یہ سمجھی جاتی رہی ہے۔ کہ ۲۵ روپیہ اس کے لئے دے دو تو کافی ہے۔ جو آریہ سماج اس کے لئے ایک سو روپیہ دے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اس نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور اس کا حق ہے۔ کہ سارے اپدیشک اپنے ہاں منگوائے۔ جن پر سبھا کا دو سو روپیہ خرچ آ جائے۔ اور آریہ سماج نے جو ایک سو روپیہ دیا ہے۔ وہ معلوم کتنے آدمیوں سے اکٹھا ہوا ہے۔ اس فنڈ کی حیثیت شروع سے ادنیٰ سمجھی گئی ہے۔ یہی کارن ہے کہ اس کے لئے کوئی بڑی رقم دان میں نہیں ملی۔ آریہ سماج میں دان کا معیار ادنیٰ ہے۔ بڑی بڑی رقمیں دینے والے کم ہیں تھوڑی تھوڑی رقمیں دینے والے زیادہ ہیں سب سے بڑی رقم جو گورو کل کو دان میں ملی وہ ایک لاکھ روپیہ کی تھی۔ جو سیٹھ رگھو مل جی نے دیا۔ اس سے اندر پرستھ گورو کل قائم ہوا کنیا گورو کل کے لئے بھی انہوں نے ایک لاکھ کا دان کیا۔ لیکن اپنے جیون میں اسے پورا نہ کر سکے۔ لیکن گورو کل کو پندرہ بیس ہزار اور تیس ہزار کے دان تو کئی ملے ہیں۔

وید پرچار فنڈ کی حالت اس سے مختلف ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلا بڑے سے بڑا دان سورگ واسی بخشی تیرتھ رام جی کا تھا۔ جب وہ بان پرستھ آشرم میں پرویش کرنے لگے تو انہوں نے مجھے کہا۔ کہ میں اپنی جائیداد اپنے لڑکوں میں تقسیم کرنے لگا ہوں۔ میں اس کا کچھ حصہ آریہ سماج کو بھی دینا چاہتا ہوں۔ انہیں پرچار کے لئے گہری شردھا تھی۔ میں بھی یہی چاہتا تھا۔ اس لئے انہوں نے دس ہزار روپیہ نقد اس فنڈ کے لئے دیا۔ دیانند جنم شتابدی سے پہلے وہ دو رقم ادا کر چکے تھے۔ پرماتما شاید یہ چاہتے تھے۔ کہ جو پرن انہوں نے کیا ہے۔ پورا ہو جائے کیونکہ جنم شتابدی میں ہی ان پر فالج کا وار ہوا۔ اور اس سے وہ چل بسے۔ اس کے علاوہ بھی وہ وید پرچار فنڈ کی سہائتا کرتے رہے جب تک وہ جیوت رہے اپنی پنشن سے ایک سو روپیہ ماہوار وہ آریہ سماج کو دیتے رہے جس میں سے پچاس روپیہ وید پرچار کے لئے تھے۔ دوسرا بڑا دان جو وید پرچار فنڈ کو ملا۔ وہ چھینہ نواسی سورگ واسی سردار سوچیت سنگھ جی کا ہے۔ انہیں بھی پرچار کی دلچسپ دھن تھی۔ اپنے جیون میں وہ یہی کہتے رہتے تھے۔ کہ میں اپنی جائیداد پرچار کے لئے دوں گا۔ ان کا کوئی بچہ نہ تھا۔ ان کی استری کا دیہانت ہوئے بہت سال ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے دوسرا وواہ نہ کیا تھا۔ انہوں نے وصیت کی۔ اس کے رو سے اپنی ساری جائیداد وید پرچار فنڈ کے لئے دی۔ انہیں قتل کر دیا گیا۔ کوئی علم نہ تھا کہ وصیت کر گئے ہیں۔ حسن اتفاق سے وہ وصیت سبھا کو مل گئی۔ اور جائیداد اس کے قبضہ میں آ گئی۔ جن دنوں زمین کی قیمت بڑھی ہوئی تھی۔ ان دنوں سردار صاحب کو ایک لاکھ روپیہ ملتا تھا۔ اب وہ قیمت نہیں رہی۔ بہر حال سردار صاحب کے پاس جو کچھ تھا وہ وید پرچار کے لئے دے گئے۔ پچھلے دنوں ایک اور زمین وید پرچار فنڈ کو دان ملی ہے۔

غرض یہ کہ وید پرچار فنڈ کو دو چار ہی بڑے دان ملے۔ حالانکہ چاہئے یہ تھا۔ کہ ہر ایک آریہ اپنا یہ کرتویہ سمجھتا۔ کہ جب کبھی بھی وہ دان کرنا چاہتا سب سے پہلے اسے وید پرچار کا خیال آتا۔ اس فنڈ کی طرف آریہ پرشوں کی اس قدر بے رخی کا کارن کیا ہے؟ یہ کہ وہ جانتے نہیں کہ وید پرچار فنڈ کا کام کس قدر وسیع ہے عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کے ماتحت چند ایک اپدیشک اور بھجنیک ہیں اور بس۔ حالانکہ ایک گورو کل کو چھوڑ کر آریہ سماج کی باقی تمام سرگرمیاں وید پرچار فنڈ کے آدھین ہیں۔ اپدیشک اور بھجنیک تو ہیں ہی۔ جو آریہ سماج کی تمام سرگرمیوں کی جان ہیں۔ اس فنڈ کے ماتحت لاہور میں ایک ویدک پستکالیہ چل رہا ہے۔ اس کے ماتحت ماسک پتر آریہ ہے۔ آریہ ونیا رتھی آشرم اس کے آدھین ہے آشرم کو گھاٹا ہو تو وید پرچار فنڈ سے پورا کیا جاتا ہے آریہ ینگ سنگھ کو بھی اسے سہائتا ملتی ہے۔ تو اس فنڈ سے۔ آریہ سکولوں اور آریہ پتری پاٹھ شالاؤں کا پربندھ اور نریکشن کرنے کے لئے جو آریہ شکشا سمتی بنی ہوئی ہے۔ اسے گرانٹ اسی فنڈ سے دی جاتی ہے۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ اسی کی شاخ ہے۔ قحط یا سیلاب یا کسی قسم کے پرکوپ کا کوئی اور کام ہو تو وہ اسی فنڈ کے سر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی سرگرمیاں ہیں۔ جو وید پرچار فنڈ کے سر پر چل رہی ہیں۔ لیکن جن کا ذکر اس وقت میں نہیں کرتا۔

جو فنڈ اس قدر ضروری ہو۔ اس کا یہ حال ہو جو بیان کیا گیا۔ تو سوائے افسوس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے سال بھر میں تیس ہزار روپیہ جمع کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ معلوم اس کے لئے کتنا یتن کرنا پڑتا ہے۔ آریہ پرشوں کے لئے یہ بات قابل فخر نہیں۔ خیر اگر آریہ پرش صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے کے اصول پر عمل کریں۔ تو چنتا نہیں۔ اس وقت تک انہوں نے اس فنڈ کو کس مپرسی کی حالت میں رکھا۔ اب بھی اسے اپنا لیں تو مضائقہ نہیں۔ سب سے پہلے انہیں اس فنڈ کے لئے دان کا معیار بلند کرنا چاہئے انہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ اس کے لئے ہزاروں اور لاکھوں بھی دیئے جائیں تو کم ہیں۔ اگر چند بڑے بڑے دانی مل جائیں۔ تو یہ پرتھا پڑ جائے گی اور لوگ خود بخود دینے لگیں گے۔ گیارہ لاکھ کی رقم پوری ہو سکتی ہے۔ تو بڑے دانوں سے چھوٹے دانوں سے سال بھر کا خرچ پورا ہو جائے تو غنیمت ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں چھوٹے دانوں کی بےقدری کرتا ہوں۔ یہ نہیں۔ چھوٹے دان بھی ضروری ہیں۔ آنے چاہئیں میرا نویدن یہ ہے۔ کہ زیادہ تعداد میں آنے چاہئیں۔ کوئی آریہ ایسا نہ ہونا چاہئے۔ جس نے سال بھر میں کچھ نہ کچھ اس فنڈ کے لئے نہ دیا ہو۔ ایک پیسہ دے یا ایک لاکھ۔ لیکن دے ضرور۔ یہ سپرٹ ابھی تک ہمارے اندر پیدا نہیں ہوئی۔

آریہ ... لاہور نزد سیتلا مندر ... اصحاب کی خوراک ... اور ... سکول ... گوشت ...

اگر کسی طریقہ سے اعداد و شمار مرتب ہو سکیں تو معلوم ہو کہ ان لوگوں کی جو اپنے تئیں آریہ کہتے ہیں۔ بہت کم تعداد آریہ سماج کے کسی کام کے لئے دان دیتی ہے۔ اور وید پرچار فنڈ کے لئے تو اس سے بھی کم۔ پرماتما کرے۔ کہ ہمارے اندر وید پرچار کے لئے اُتساہ پیدا ہو۔ جو لوگ اس کے لئے جانی قربانی کر سکیں۔ وہ ایسی کریں۔ جو وہ نہیں کر سکتے۔ وہ مالی قربانی کریں۔ تاکہ رشی دیانند میں وید کا پرچار ہو۔ نہ ہم صرف رشی کے رِن سے اُرِن ہوں۔ بلکہ وید کا سندیش منش ماتر تک پہنچانے کے لئے جو کرتویہ ہمارا ہے۔ اس سے بھی سبکدوش ہوں :

(کرشن)

آریہ سماج اور سوئم سیوا

وقت تھا۔ کہ آریہ سماج میں سوئم سیوا کا بھاو جوبن پر تھا۔ ہونہار کارکن جو آریہ سماج کے میدان میں اُترے گلے میں سوئم سیوکوں کی پٹیاں ڈالے آریہ سماج کے اتسوں پر سیوا میں لگے دکھائی دیتے تھے۔ لیکن آج یہ بھاو کمزور دکھائی دیتا ہے۔ اور اُتسوں کے لئے سوئم سیوکوں کا پربندھ سبھاؤں کو تشویش میں ڈال دیتا ہے :

بریلی میں آرین کانگرس کا اجلاس ہونے والا ہے۔ اس کے سوئم سیوک وبھاگ کے ادھشٹھاتا شری ست پرمانند ستھا ایڈووکیٹ ہیں۔ ان کے بیانوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوئم سیوکوں کے حاصل کرنے میں انہیں مشکلات ہیں اور غیر ممکن ہے۔ کہ انہیں آریہ سماج سے باہر کے ہر دوں سے سہائتا کی یاچنا کرنی پڑے یعنی ممکن ہے کہ آرین آریہ کانگرس کے لئے سوئم سیوکوں کا پربندھ ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ پربندھ آریہ سماج سے باہر سے کرنا پڑا۔ تو آریہ سماجی جان سکتے ہیں۔ کہ اس میں ان کی کس قدر بدنامی ہے۔ خصوصاً اس حالت میں۔ کہ ہم یہ اعلان کر چکے ہیں کہ آریہ رکشا سمتی کی اپیل پر دس ہزار سوئم سیوک اپنا نام دے چکے ہیں۔ اس لئے یو۔پی کی آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ شری ست پرمانند ستھا کی سوئم سیوکوں کے معاملہ میں پوری سہائتا کریں۔ اور اس قدر آگے ہو کر ان کے کارج کو کریں۔ کہ باہر سے مدد لینے کا خیال ان کے دماغ میں پیدا ہی نہ ہو سکے۔ آرین کانگرس کے موقعہ پر سیوا کے لئے دو ڈھائی سو سوئم سیوک کافی ہوں گے۔ کیا آریہ سماج کی کیسی مشکلیں اتنی تعداد میں سوئم سیوک نہیں دے سکتیں؟ دے سکتی ہے۔ اور اس سے کہیں زیادہ بھی دے سکتی ہے۔ صرف توجہ کی کمی ہے اور یہی توجہ کی کمی آریہ سماج کے کئی دوسرے

آدرشک کاموں میں سخت بادھا ڈال رہی ہے۔ آریہ سماج اگر زندہ رہنا چاہتا ہے۔ تو اسے اس کمی کو جلد از جلد دور کرنا ہوگا :

وید پرچار فنڈ کیسے مضبوط ہو

آریہ سماج کا اُدیش آرش وید پرچار ہے باقی جو بھی کام ہیں۔ وہ وید پرچار کے سادھن ہیں۔ اس لئے وید پرچار فنڈ کو مضبوط کرنا پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔ اس فنڈ کو مضبوط کرنے کے کئی سادھن ہو سکتے ہیں۔ پرنتو مضبوط اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان سادھنوں کو پریوگ میں لایا جائے۔ لالہ خوشحال چند منتری آریہ سماج لودھراں ضلع سیالکوٹ ایک درڑھ اور پورانے آریہ سماجی ہیں۔ آپ کی تجویز ہے۔ کہ پرتیک آریہ سماجی اپنی آمد میں سے ایک آنہ فی روپیہ ماہوار وید پرچار فنڈ میں دے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق بیس روپیہ سالانہ دینے کا پرتگیا پتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیج بھی دیا ہے :

لالہ خوشحال چند کی تجویز پر آریہ سماجی اکثریت عمل کرنے کے لئے تیار ہو۔ تو نہ صرف وید پرچار فنڈ کی تمام ضروریات اسی ایک تجویز سے پوری ہو سکتی ہیں۔ لیکن سنتانوں کے بوجھ کے کارن وید پرچار کے لئے آریہ ستری پرش اتنی مالی قربانی نہ کر سکیں۔ سال بھر میں صرف اپنی ایک ماس کی آمد کا $\frac{1}{16}$ ارتھات ایک آنہ فی روپیہ دے دیں۔ تو بھی وید پرچار فنڈ کو جاری سہائتا مل سکتی ہے۔ اور آریوں کو کوئی بھاری مالی قربانی بھی نہیں کرنی پڑتی :

ایک مسلم عالم کی مرتیو

پروفیسر خدا بخش کلکتہ کے ایک نامور بیرسٹر تھے۔ آپ کی شہرت بطور قانون دان اتنی نہ تھی۔ جتنی بطور مسلم تاریخ اور مسلم مذہب کے ماہر ہونے کے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کا ترجمہ کی ہوئی "ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز" پنجاب یونیورسٹی کے بی اے کے کورس میں داخل کی گئی تھی۔ اور جسے مسلم ایجی ٹیشن پر کورس سے نکال دیا گیا :

اسلام کے متعلق شیخ خدا بخش کی تصانیف اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ پرماتما نے انہیں راستی پسند دل دیا تھا۔ وہ اسلام کی اندھی پیروی اور تعصب سے ہمیشہ بالاتر ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ افسوس اس عالم کا دیہانت ہو گیا۔ ایک عالم کا اٹھ جانا افسوسناک ہے لیکن شیخ خدا بخش کی موت اس لئے بھی افسوسناک ہے۔ کہ ان کی مرتیو سے مسلمانوں میں ایسی جگہ خالی ہوئی ہے۔ جس کے پُر ہونے کی امید نہیں۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ رواداری مسلمانوں سے مفقود ہی ہو چکی ہے۔ اور رواداری عالموں کا ان میں سخت قحط ہے۔ جس کا ثبوت یہ ممکن ہے۔ کہ شیخ صاحب کی وفات سے بھی ملے گا۔ کیونکہ مسلمانوں میں کئی ایسے مذہبی دیوانے موجود ہیں۔ جو یہ کہنے پر تیار ہو سکتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی موت ان کی بد نیتی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی تصانیف میں اسلام دشمنی کا اظہار کیا :

مسلم مستورات کو بغاوت کی تعلیم

مسلم مولانا یہی راگ الاپتے جاتے ہیں کہ اسلام اس لئے فطرتی مذہب ہے۔ کہ اس میں عورت کو اس کے تمام حقوق دے دیئے گئے ہیں۔ لیکن جن مسلمانوں کے دماغ علم کی روشنی سے منور ہو چکے ہیں۔ وہ مسلم عورتوں کو اسلام کے خلاف بغاوت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ چنانچہ اسلامی ریاست کی اسلامی یونیورسٹی کے کانووکیشن ایڈریس میں ریاست کے مسلمان چیف جسٹس مرزا یار جنگ بہادر نے پریزیڈنٹ فرانس کے ساتھ اپنی گفتگو کے آدھار پر بتایا۔ کہ وہ ملک کیسے ترقی کر سکتا ہے جہاں عورتوں کی آبادی چار دیواری میں بند رہتی ہے۔ جس سے وہ ملک کی سیاسی اور دوسری تحریکوں میں حصہ نہیں لے سکتیں اور نہ انہیں باہر نکلنے کی اجازت دی جاتی ہے آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ مستورات خود اس ظلم کے خلاف جہاد کریں۔ اور پردہ سسٹم سے بغاوت کریں :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے کہ عورتوں کو اسلامی شعار سے بغاوت کرنی چاہئے :

حکام پر وعدہ خلافی کا الزام

ڈسکہ کی دھرم سالہ اور اس کی ملحقہ دکانوں کی ملکیت کا جو دعویٰ سکھوں کی طرف سے عدالت میں دائر تھا۔ وہ ان کے برخلاف ہو گیا اور دھرم سالہ معہ جائیداد ہندوؤں کی ملکیت قرار دے دی گئی۔ اس پر ساہوکار صاحب شیر پنجاب نے ذیل کے الفاظ میں حکام پر وعدہ خلافی کا الزام لگایا ہے۔

"جب آپ سردار کھڑک سنگھ نے ڈسکہ کا مورچہ جاری کیا۔ حکام نے کئی سی آئی ڈی اور اگزیکٹو ڈیپارٹمنٹ کے افسران کے ذریعہ اور سرکاری آدمیوں کی معرفت آپ کو پیغام بھیجا۔ کہ قانون شکنی کا طریقہ حصول مدعا کے لئے موزوں نہیں۔ اگر آپ متنازعہ جائیداد کے لئے کسی سے دعویٰ دیوانی کرا دیں۔ تو ہم سپیشل جج تعینات کر کے بہت جلد اس مقدمہ کا فیصلہ عدالت سے آپ کے حق میں کرا دیں گے کئی حکام کی جانب سے پیغام بھی آپ تک پہنچے . . . . غرضیکہ گذشتہ ہفتہ اس مقدمہ کا فیصلہ مسلمان جج نے سنا دیا۔ فیصلہ کا اب لباب یہ ہے۔ کہ دھرم سالہ سے سکھوں کا کوئی واسطہ نہیں . . . . لہٰذا ان کا دعویٰ خارج کیا جاتا ہے۔ اس فیصلہ سے وہ وعدے وہ اقرار۔ اور وہ ڈیکلیرسن سراسر جھوٹے ناقابل اعتبار۔ فریب دہ ہو کر اور دغا کے مترادف نکلے۔ جو کبھی اصحاب کی معرفت کئی ذمہ دار حکام نے آپ سے کئے تھے۔ اور جن کی بنا پر دعویٰ دائر کیا گیا تھا۔"

شیر پنجاب نے حکام متعلقہ پر تلوار کمند الزام نہایت سنگین ہیں۔ کیونکہ اس سے انگریز حکام کے اعلیٰ اخلاق کا بھی کوئی اچھا ثبوت نہیں ملتا۔ جنہوں نے بقول شیر پنجاب حکام سے دغا سے لے کر۔ کہ فیصلہ ان کے حق میں ہوگا۔ مقدمہ دائر کیا۔ یا کرایا۔ اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ معاملہ کو ہاتھ میں لے۔ اور مناسب تحقیقات کے بعد نتیجہ سے بذریعہ اعلان پبلک کو آگاہ کرے :

فرقہ پرستی سے بیزاری

فرقہ پرستی کے دلدادہ مسلم مولانے ہیر اور خلیفے نواب یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدرآباد کے وہ الفاظ کان کھول کر سنیں۔ جن میں انہوں نے فرقہ پرستی سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ کہ "ملی درسیٹوں کو ہندو مسلم بنا کر ہم متحدہ قومیت کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں ہمیں انسانی خدمت کے متحدہ مشن کو لے کر پہلو بہ پہلو چلنا چاہئے۔" لیکن ہندی مولانے تو کوئی کے [illegible] کی طرح اسلام سے باہر کوئی دنیا ہی نہیں سمجھتے۔ ان سے انسانی خدمت گزاری کا مشن بنانے کی توقع لاحاصل ہے :

کیا ہندی کشن سرکلر سر اٹھا سکے گا

اردو کی اتراس انفلان سے تعلق رکھتی ہے۔ گورنمنٹ نے ہندی کشن سرکلر کے التواسے کے متعلق جاری کیا ہے۔ تو یہ فنلی پرش سیکرٹری انسپکٹروں کے سامنے پیش ہوگا۔ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اردو فیصلہ کریں گے کہ ہندی کے متعلق کیا رویہ اختیار کیا جاوے۔ اسے انسپکٹروں کے سامنے پیش کرنے کے یہی معنی ہیں۔ کہ اسے دفن کیا جائے۔ جو اردو کو دیا گیا ہے۔ بلکہ اسے سیکھنا زبانوں سنسکرت، عربی، فارسی کے ساتھ لایا جا رہا ہے۔ حالانکہ امر واقعہ ہے۔ کہ ہندی ہندوؤں کی ایسی ہی قومی زبان ہے۔ جیسے اردو مسلمانوں کی۔ جب مسلمان اردو کی تعلیم پہلی جماعت سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندوؤں کو اپنی زبان کی تعلیم سے محروم رکھا جائے۔ لیکن حال یہ ہے۔ ہندی کے کلاسیکل زبانوں میں شامل کئے جانے کی ذمہ داری کس پر ہے۔ یقیناً مسلمانوں کے مذہبی تعصب کا اس میں بہت کچھ دخل ہے۔ لیکن ہندو خود بھی اپنے سلوک کی وجہ سے بری الذمہ قرار نہیں دئے جا سکتے جو ان کا ہندی سے ہے۔

ہندی کشن سرکلر ملتوی ہو چکا ہے۔ اب اگر ہندو چاہتے ہیں۔ کہ یہ پھر سر نہ اٹھائے۔ تو انہیں ہندی کو اپنانے کے لئے ہر ایک امکانی کوشش کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک ہندو درسگاہ ہندی کو وہ درجہ دے۔ جو اردو کو سرکاری سکولوں میں حاصل ہے۔ اور اردو کو ہندی کی جگہ دے۔ پھر تمام پرائیویٹ سنستاؤں کو ہر ایک ہندو استری پرش کو ہندی پرچار کا کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ اور ایسا پرتن کرنا چاہئے۔ کہ ایک سال کے بعد کوئی ہندو استری پرش ایسا نہ ہو۔ جو ہندی نہ جانتا ہو۔ علاوہ ازیں سرکاری سکولوں میں جب تک ہندی کو پہلی جماعت سے نہیں کیا جاتا۔ پانچویں جماعت سے ہر ایک ہندو لڑکے کو ہندی لے لینی چاہئے اگر ان تین ذرائع کو عمل میں لایا جائے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندی کشن سرکلر کبھی

بھی حالت میں سر اٹھا سکے۔

آریہ سماج اور انتھی سنسکار

سموسری آریہ پتر لکھتا ہے:-

"انتھی سنسکار پنچ مہا یگیوں میں سے ہے جس کا کرنا ہر ایک آریہ کے لئے لازمی ہے۔ پر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب سماج میں کوئی اپدیشک مر جاتا ہے۔ تو اسے سماج کے پیسوں سے بازار کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے۔ ایسے اپدیشک آریہ پرچاروں کے ہاتھی نہیں بنائے جاتے۔ اگر کوئی اپدیشک بازار کی پوریاں نہ کھا کر سویم رسوئی تیار کرتا ہے۔ تو اس پر نا پرکار کے آکشیپ کئے جاتے ہیں۔ ہم نے کتنے ہی اپدیشک ایسے دیکھے ہیں۔ جنہیں رنڈیوں کی دکانوں پر پہنچ کر اپنی اُدر پورتی کرنی پڑی۔ کئی ایسی سماجوں کا حال بھی معلوم ہے۔ جہاں اپدیشکوں کے بھوجن کے لئے کیول کچھ آنے نشچت ہیں۔ چپراسی دیر تالا نشچت پیسوں کے علاوہ اپدیشک جی کو کھانے پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ اب آریہ سماجوں کو خود سوچنا چاہئے۔ کہ کیا انتھی سیوا اسی کا نام ہے؟ کیا دوسروں سے ستکار کرنے کا یہی ڈھنگ ہے۔ کہ ان کے آگے بازار کی سڑی بسی باسی پوریاں رکھ دی جائیں"

یارونی کھانے کے لئے انہیں ڈھابہ میں بھیج دیا جائے۔

سموسری سویکار کرتا ہے۔ کہ پنجاب میں ایسی حالت نہیں۔ پرنتو پنجاب کی آریہ سماجوں کو بھی انتھی سنسکار کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

راج نارائن کی دروغگوئیاں

پنجاب اور اس کے نواحی صوبجات میں تو منشی راج نارائن کی حقیقت ہے۔ اس سے جتنا بخوبی واقف ہو چکی ہے۔ آریہ سماج نے تو اس گندی مکھی کو نکال کر پھینک ہی دیا تھا۔ سناتنی بھی اُسے نگل نہ سکے۔ اور آخر انہیں بھی د... ف سر پکڑ بیٹھی کہتے۔

سناتنیوں کو مسلم پریس کے سوچنے پر کسی سے اعانت نہ ملی۔ اور رہبر دکن (۲۴ جولائی) نے جو آریہ سماج کی مخالفت پر اظہار کیا ہے۔ بیشتاب ہے۔ راج نارائن کی دروغ بیانیوں کو یوں تشہیر دی۔ کہ کوئی اہل علم اور حامی امن و صلح سماج میں نہیں رہ سکتا۔ منشی راج نارائن کو اگر راستی سے خدا واسطے کا بیر نہیں۔ تو انہیں یہ کہنا چاہئے تھا۔ کہ کوئی نتیجہ خیز شخص سماج میں رہ نہیں سکتا۔ جو اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے منشا سے آریہ سماج میں داخل ہوا ہو۔ منشی راج نارائن نے ایک اور ہٹ کی ہے۔ کہ جس طرح سوامی آلا رام ساگر، پنڈت گیسٹی بھائی بھکت رلیا رام وغیرہ آریہ سماج سے علیحدہ ہو گئے اسی طرح بائیس سال آریہ نامنظور کرکے بھی آریہ سماج سے علیحدہ ہو گیا۔ راج نارائن کا یہ سولہ آنہ جھوٹ ہے۔ کہ پنڈت گیستی شرما جی۔ پنڈت دیوات رام جی آریہ سماج سے علیحدہ ہو گئے۔ وہ آخری دم تک آریہ سماج کے پرچیہ رہے۔ اس کا کہنا بھی غلط ہے۔ کہ آلا رام زندہ دو خود آریہ سماج سے علیحدہ ہو گئے۔ بلکہ سچائی یہ ہے۔ کہ آلا رام اور راج نارائن کو آریہ سماج سے نکال دیا گیا۔ راج نارائن کا یہ کہنا بھی اس کی کوری شیخی ہے۔ کہ اسے ستیارتھ پرکاش کی اصلاح پر مقرر کیا گیا اور میری اصلاح کردہ ستیارتھ پرکاش شائع ہو گئی۔ لیکن اس کتاب کی اصلاح کرنے کے بعد میری بھی اصلاح ہو گئی۔ اور میں سناتن دھرم میں آ گیا۔ گویا راج نراین کا سناتن دھرم وہی چیز ہے۔ جو راج نارائن کے اصلاح کردہ ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ کیوں منشی صاحب! کیا یہی آپ کا دعویٰ ہے۔ در آپ کا سناتن دھرم میں آنا۔ لیکن جہاں تک ہمدردی وغیرہ کا تعلق ہے۔ یہ تو واضح کی بات ہو چکی۔ ایمانداری سے آپ کو کچھ نہیں کہ آپ کو سناتن دھرم سبھا سے اپدیش لگانے جانے کی سیوا سنگنی چاہئے تھی۔ لیکن ایمانداری کا اس معاملہ سے کیا تعلق؟ سناتن دھرم سبھا بیگم بازار کو آریہ سماج کے خلاف بکواس کرنے کے لئے آدمی چاہئے تھا۔ تاکہ وہ مسلمانوں سے یارانہ کی بیل کو منڈھے چڑھا سکے۔ اور منشی راج نارائن کو تنخواہ دینی کی ضرورت تھی۔ کیونکہ یہاں تو نہ پرچار کی دکان چلی نہ طبابت کی اور نہ جیوتش کی۔ سناتن سبھا کو مطلب کا آدمی مل گیا۔ اور راج نارائن کو مطلب کی سبھا مل گئی۔ سناتن دھرم جانے بھاڑ میں۔ اُن سے اس کو غرض ہی کس کو۔

ہی۔ ہو نہیں سکتا کہ حیدرآباد کے سناتنی منشی راج نارائن کی حقیقی قیمت سے آگاہ نہ ہوں لیکن انہوں نے آریہ سماج کے خلاف ریاست کے مسلمانوں سے جو یارانہ گانٹھا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے انہیں راج نارائن ایسے ناپاک آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور شاید اسی خیال سے بیگم بازار کی سناتن دھرم سبھا نے اسے بلایا۔ اور اس کی دروغگوئیوں کو مسلمانوں سے یارانہ گانٹھنے کا ذریعہ بنایا۔

دروغگوئیوں کی رپورٹ مسلم اخبار میں

چنانچہ ان دروغ گوئیوں کی تشہیر کے لئے ان ریاستی

آریہ ویروں سے خطاب

(شری بشنداس صاحب حضرت ضعیف آبادی از ملاکنڈ)

آریہ ویرو! تو ہر حال میں خوش کام رہے
تیرے حق میں یہ دعا میری صبح و شام رہے

تاب عارض کی تیرے لائے نہ کیں شمس و قمر
رحمتیں حق کی تیرے سر کی نگہبان ہو جائیں

مٹ کے دانے کیطرح صورتِ غنچہ کھل جائے
ایک عالم تیرے اوصاف کا شیدا ہو جائے

تو ہمیشہ حُبِ وطن سے رہے سرشار مدام
کوہ میں، دشت میں، صحراؤں، بیابانوں میں

جس کی تکمیل کی مانگی ہیں دعائیں سو بار
رحمتِ خدا تجھ پہ سدا عام رہے

تو سلامت اے میرے میکدہ آشام رہے
تو اگر محوِ تماشائے لبِ بام رہے

تر و تازہ تو سدا صورتِ گلفام رہے
دیر پا تا کہ زمانے میں تیرا نام رہے

یاد عظمت کا تری بجتا صبح و شام رہے
مے قومی سے بھرا تیرا سدا جام رہے

ورد لب تجھ کو دیا نند کا پیغام رہے
دل کے آئینے میں اس کام کا انجام رہے

تم سے وابستہ ہیں اُمیدیں وطن کی حسرت
سعی پیہم نہ تمہاری کبھی ناکام رہے

eGangotri

ایک قابل تعریف بل

بنگال کونسل میں ایک ممبر کی طرف سے ایک بل پیش کیا جانے والا تھا۔ جس کے سوسائٹی کے اخلاق کے سدھارنے کے لئے ضروری ہونے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ

کوٹھی خانے غیر قانونی قرار دیئے جائیں اور جو لوگ کوٹھی خانوں کے مالک و منتظم ہوں انہیں قانوناً سزا دی جائے۔ علاوہ ازیں بازاری عورتوں کو جو لوگ اپنے مکان کرایہ پر دیں انہیں بھی سزا دی جائے ؛

(۲) سولہ سال سے زیادہ عمر کے عورت مرد دل کو جو جان بوجھ کر عصمت فروش عورتوں کی آمدنی پر گذارہ کرتے ہوں سزا دی جائے ؛

(۳) پبلک مقامات میں ایسے کام بند کئے جائیں جن کا شمار عصمت فروشی میں ہو سکتا ہے

اگر بنگال کونسل میں یہ بل پاس ہو کر بطور قانون نافذ ہو جائے اور اس پر سختی سے عمل درآمد ہو۔ تو بنگال میں ستری جاتی کی جو زرد حالت ہو رہی ہے۔ اس کا بہت حد تک سدھار ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جہاں تک استری رکشا کا سوال ہے یہ قانون بہت حد تک ہمہ گیر ہے۔ اور اگر بنگال کی تقلید میں دوسرے صوبجات بھی اس قسم کے قانون پاس کر دیں۔ تو بھارت بھر میں ستری رکشا میں بہت حد تک سہولت ہو سکتی ہے۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کوٹھی خانوں میں کس قدر دبھچار اور پاپ ہوتا ہے۔ اور کس طرح کتنیاں بھلے خاندان کی بہو بیٹیوں کو پھسلا کر اس نرک دھام میں پہنچاتی ہیں۔ پھر تیرتھوں اور مندروں کی دشا سے کون ہندو ناواقف ہے یہ بیماری اتنی بڑھ چکی ہے۔ کہ جن لوگوں کا تیرتھوں پر اندھ وشواس تھا۔ وہ بھی اس قسم کے پاپوں اور اتیاچاروں کے سبب ان پر تیار ہو گئے ہیں ؛

یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس قسم کے سدھار اتنے قانون کے ذریعہ نہیں ہو سکتے۔ جتنے لوک مت کے پرچار سے۔ پر تو لوک مت اتنی کمزور ہو کر کوئی اثر نہ پیدا کر سکے۔ تو قانون سے جتنا لابھ اٹھایا جا سکے۔ وہ اٹھانا ہی اچت ہے البتہ قانون کے ساتھ لوک مت کو مضبوط بنانے کا پرچار بھی جاری رہنا چاہئے۔

اسلام اور خواجہ حسن نظامی

کشمیر کے سلسلے میں خواجہ حسن نظامی کی جو خط و کتابت مسٹر ویکفیلڈ سے ہوئی۔ اس میں خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں :-

"...... لیکن اگر مذہب میں مداخلت کی جائے گی۔ جیسا کہ مذکورہ امور سے ظاہر ہو گا۔ کہ مداخلت کی گئی۔ اس وقت میرا فرض ہو گا۔ کہ میں خود بھی اپنی جان اور اپنا سب کچھ مذہب کے لئے قربان کر دوں۔ اور مسلمانوں کو بھی حکم دوں کہ وہ مذہب کی عزت و آزادی کے لئے اپنی جان اور اپنا سب کچھ قربان کر دیں" ؛

آپ کے اپنے ہمعصر اور کسی مسلمان پیر نے مذہب کی خاطر اپنی جان اور سب کچھ قربان کیا جو آپ کریں گے۔ حالانکہ آپ کی طرح دعوے سب کے ہیں۔ البتہ یہ ٹھیک ہے۔ کہ آپ مسلمانوں کی جہالت کا فائدہ اٹھا کر دوسرے پیروں کی طرح مسلمانوں کو اپنی جان اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کا حکم دے سکتے ہیں اور دیں گے۔ جب تک مسلمانوں میں جہالت اور پیر پرستی ہے۔ تب تک آپ کے قادیانی پیر کے اور پولیٹیکل لیڈروں کے مسلمانوں کے نام احکام صادر ہوتے رہیں گے۔ اور ان کی تعمیل ہوتی رہے گی ؛

کشمیر کمیٹی کی ڈھونگ

مسلمانوں کو یہ کہہ کر دیا جا رہا ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے پنجاب کے مسلمانوں نے کشمیر کمیٹی قائم کی ہے۔ جس کمیٹی کے صدر اور سکرٹری احمدی ہوں کس کا دماغ پھرا ہو گا۔ کہ اسے مسلم کمیٹی کہے کیونکہ مسلم مولانا احمدیوں کے خارج از اسلام ہونے کے فتاوے دے چکے ہیں۔ اور جن مسلمانوں کی ہمدردی میں قادیانی خلیفہ نے کشمیر کمیٹی کا ڈھونگ رچا ہے۔ وہ خود انہیں مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر مسلمانوں کو کشمیر کمیٹی بنانی ہوتی تو کیا سارے پنجاب میں ایسے مسلمان نہ مل سکتے تھے۔ جنہیں کمیٹی کا صدر اور سکرٹری بنایا جا سکتا۔ بات یہ ہے کہ یہ کمیٹی ایک قادیانی جال ہے جو شہرت کے بھوکے چند مسلمانوں کو ملا کر مسلمانوں کو پھنسانے کے لئے پھیلایا گیا ہے لیکن امید نہیں کہ مسلمان اس قادیانی جال میں پھنس سکیں

احمدیوں کی تیس مارخانی

پرو پیگنڈا اور ایکی ٹیشن میں احمدیوں کی تیس مارخانی مسلمہ ہے۔ لیکن عمل کے میدان کے متعلق مولانا شاہ اللہ صاحب سے پوچھئے ؛

کشمیر کمیٹی کے ڈھونگ کی آڑ میں قادیانیوں نے ریاست کو دھمکیاں دینے میں کمال کر دیا۔ لیکن عمل میں ریاست کو جتھے بھیجنے کی دھمکی ملیامیٹ ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ قادیانی کمیٹی ایک معصوم ...

دیانند اینگلو ویدک و دیالیہ کا اصلی کام

سب بھائی توجہ دیں

دیانند اپدیشک ودیالیہ اصلی اپدیشک بنانے کے واسطے کھولا گیا تھا۔ ... ایسے ہی ودیارتھی آئیں جن کو سنسکرت و دھرم گرنتھوں کی پوری باقاعدہ ... بنایا جائے۔ وہاں ایسے ہی بھائی اب ودیالیہ میں آنے چاہئیں۔ جن کو ... جو کچھ جتنا ہی پڑھے ہوں۔ اس کے مطابق ان کو دھرم کے ... کرا کر اپدیش و پرچار کرنا سکھلا کر کام پر بھیجا جاوے۔ آج کل ... اپنی دکانداری ملازمت وغیرہ کے ساتھ ساتھ سماج سیوا کرنا چاہیں۔ ... گھر میں بیٹھ کر ضرور سکھنا ... ویدک دھرم کا پرچار اپنی لگن کے انوسار کریں۔ مگر خوش اسلوبی سے کریں۔ ... سنسکرت کے ... ہوں یا نہ ہوں ؛

ایسے اپدیشک بننے والوں کے واسطے تین یا چار سال کا کورس کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ ... ضرورت ہو درکار ہو اتنا ہی سمے لگایا جاوے گا ؛

ملازمت پیشہ رخصتوں میں بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؛

شروع میں کچھ بھائیوں نے اس پر کار فائدہ اٹھایا مگر پیچھے جیسا کہ منتری سوامی ... آنند آچاریہ جی سے معلوم ہوا بعد میں آریہ بھائیوں نے اس طرف توجہ نہیں دی اس واسطے یہ اطلاع عام شائع کی جاتی ہے۔ کہ اس بات کی سب بھائیوں کو خبر لگے۔ جو صاحب اپدیشک بننا چاہیں۔ وہ آنریری طور پر کام کرنا چاہیں یا تنخواہ پر وہ اپدیشک ودیالیہ کے آچاریہ جی سے خط و کتابت کریں ؛

... دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون۔ لاہور

ہندی کے خلاف ڈاکخانہ کا طرز عمل

جن خطوط پر ہندی زبان میں پتہ تحریر ہوتا ہے۔ وہ ڈی ایل او کے دفتر بھیج دئے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ تین روز کی دیر سے تقسیم کرائے جاتے ہیں۔ اکثر خطوط بڑے ضروری ہوتے ہیں۔ جن کے دیر میں یا بند ہو کر تقسیم ہونے سے وہ کام خراب ہو جاتا ہے۔ اور کاروبار میں نقصان ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ کو شکایت کرنے پر جواب ملتا ہے۔ کہ ڈاکخانہ کے سٹاف کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ ہندی بھی جانتا ہو۔ ہاں اس مطلب کے لئے ڈی ایل او میں کلرک بھرتی کرائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندی میں لکھے منی آرڈر کے لئے قطعی انکار کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ منی آرڈر فارم جو ڈاکخانہ سے جاری ہوتے ہیں۔ وہ اکثر ہندی میں چھپے ہوتے ہیں۔ ڈاکخانہ کے قواعد میں ہندی میں منی آرڈر یا خطوط پر پتے لکھنے کی کوئی ممانعت بھی نہیں ہے۔ باوجود اس بات کے ہندی کے خطوط و منی آرڈر لینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ یہ ہندی کے برخلاف ... ہے۔ اور ہندی جاننے والوں پر ایک ظلم ہے ہم گورنمنٹ پنجاب کا دھیان اس طرف زور سے دلانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ پنجاب کے لئے ہندی عام اور سرکاری زبان ہونے کا اعلان کر دے۔ اور محکمہ ڈاکخانہ کو ہدایت کر دے۔ کہ ہندی کے خطوط اور منی آرڈر لینے سے انکار نہ کیا جاوے۔ اور مقررہ وقت میں عام خطوط کی طرح ان کے پہنچانے کا انتظام کیا جاوے۔ داد حشمت آتما پرکاش دہاگ گورودت بھون (لاہور) ؛

سمالوچنا

یوگ اپنشد - یہ پستک آریہ مہاشا ... سوامی دیانند ... جی نے لکھی ہے۔ اس میں یجروید کے آٹھ منتر ہیں۔ جو یوگ کا درشن ہے۔ انہیں منتروں کا اس میں وستار سے ارتھ کیا گیا ہے۔ اور ان سے سنبندھ رکھنے والے اُپ نشدوں کے پاٹھ بھی لکھے گئے ہیں ؛

جو سجن یوگ سیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اس پستک کو ضرور پڑھیں اور جن کا خیال ہے کہ اپنشدوں میں جو یوگ ودیا ہے۔ اس کا مول وید میں نہیں ہے۔ وہ خاص طور پر اسے دیکھیں تاکہ ان کا بھرم دور ہو جاوے۔ پستک کی چھپائی اچھی ہے۔ لیکن کچھ شبد اشدھ چھپ گئے ہیں جو دوسری بار ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

مسلمانانِ کشمیر اور قادیانی اُمّت

الحذر زیں گوسفنداں الحذر

قادیانی فرقہ نے جب سے جنم لیا ہے۔ اس کا طریق پیار اور طرز تبلیغ موجودہ طرز عمل سے بالکل مختلف تھا کھلم کھلا مسلم آزاری اور اسلام دشمنی اس کا شیوہ رہا۔ لیکن جونکہ یہ طریقہ خود اشاعت قادیانیت کے لئے مضر ثابت ہوا۔ اس لئے کچھ مدت سے قادیانی جماعت نے بڑی سوچ بچار کے بعد ایک نیا دلفریب طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے پہلے طریقہ کی نسبت زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اہل اسلام پوری سنجیدگی سے اسکے ماحول و ماعلیہ پر غور فرمادیں۔

ریاکاری کی انتہا

آج حالت یہ ہے۔ کہ اگر کانپور اور بنارس وغیرہ مقامات میں مسلمانوں پر مصیبت نازل ہوتی ہے تو قادیانی جماعت آنسو بہانے میں مصروف نظر آتی ہے۔ اگر مسئلہ جدہ کانپور کا سوال پیش ہوتا ہے۔ تو یہ جماعت مسلمانوں کی ہمدردی کے اظہار میں کسی سے پیچھے نظر نہیں آتی۔ اور اگر غریب مسلمانانِ کشمیر پر مظالم توڑے جاتے ہیں۔ تو جماعت قادیانیہ کی اپنی ہمدردی میں ضرب المثل ہیں۔ جنہوں نے قادیان کے مذبح کی سماوی منارۃ المسیح القادیان پر چڑھ کر دوربینوں سے دیکھی تھی بے قرار ہو کر اور آستین چڑھا کر پوسٹربازی شروع کر دیتی ہے غرضیکہ آج قادیانی جماعت اپنے طرز عمل سے دنیا پر یہ واضح کرنے کی کوشش میں سرگرم ہے۔ کہ ہم سے زیادہ مسلمانوں کا خیر خواہ اور خیر خواہ اور کوئی نہیں ہے۔

کشمیر کمیٹی کا ڈھونگ

اسی سلسلہ میں خلیفہ قادیان نے چند خود ساختہ "لیڈروں" کو اپنے جال میں پھنسا کر شملہ کی چوٹی پر بیٹھ کر ایک "کشمیر کمیٹی" قائم کر لی ہے۔ جس کے صدر خلافت مآب خود بن بیٹھے ہیں۔ اور سکرٹری اپنے ایک ملازم مرید کو بنا دیا ہے۔ اس کمیٹی کا لمبا چوڑا پروگرام بھی شائع کر دیا گیا ہے کام کچھ ہوگا یا نہیں؟ اس کا اظہار خود واقعات کریں گے لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ اس ڈھونگ کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ مسلمانانِ کشمیر سے ہمدردی ظاہر کر کے قادیانیت کی اشاعت کے لئے موافق فضا پیدا کی جائے اور اس طرح جو کام مسلمانوں کو کافر کہہ کر نہیں ہو سکتا۔ وہ ان سے ہمدردی ظاہر کر کے آسانی سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا جائے۔ لیکن سے

ہمہ رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را مے شناسم

شہدائے کشمیر کا جنازہ غائب اور قادیانیوں کی ہمدردی کا امتحان

جو گروہ ایک عرصہ دراز سے مسلمانوں کی دل آزاری میں مصروف ہے۔ جو گروہ بطور خود مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارنا (عرفان الٰہی صفحہ ۹۵) اپنا فرض قرار دیتا ہے۔ اس کے موجودہ دورنگی کی حقیقت معلوم کرنا بھی ہم مسلمانوں کا حق ہے۔ اس لئے ہم خلیفہ قادیان سے ایک ایسا مطالبہ کرتے ہیں۔ جس میں آپ کا پائی کا خرچ نہ ہوگا اور دنیا کو اپنی سچی ہمدردی کا ثبوت بھی بہم پہنچا سکے گا۔ وہ مطالبہ یہ ہے۔ کہ خلیفہ قادیان وقت اور تاریخ کا اعلان کر کے امرتسر یا لاہور کسی جگہ کھلے میدان میں شہدائے کشمیر کا جنازہ غائب پڑھ دے۔ ہم یہ بھی شرط نہیں لگاتے۔ کہ نماز جنازہ میں امام کوئی مسلمان ہو کیونکہ قادیانی کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں سمجھتے بلکہ خود خلیفہ قادیان امام ہو اور مقتدی بھی اس کے مرید ہوں گے۔

ایک پائی نہ خرچ کرنے کی صورت یہ ہے کہ خلیفہ قادیان شملہ کی پرفضا چوٹیوں سے قادیان دار الامان دار الامن واپس جاتے ہوئے کسی جگہ قلیل وقت کے لئے ٹھہر کر اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔

دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔ جو اپنے کلمہ گو شہید بھائی سے یہ ہمدردی رکھنے سے بھی بخل کرے۔ کہ وہ اس کا جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت نہ کرے۔ کیا یہ امید کی جائے کہ خلیفہ قادیان مطالبہ کو پورا کر کے اپنی بے لوث ہمدردی کا ثبوت دیگا اگر یہ مطالبہ پورا نہ کیا گیا۔ تو مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ قادیانیوں کی نمائشی اور مصنوعی ہمدردی اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خداوند کریم مسلمانوں کو اس گروہ کے آئے دن کے فتنے اور مکر و فریب سے بچائے۔ آمین!

(سکرٹری صیغہ اشاعت صدر انجمن مباہلہ امرتسر)

ودھوا وواہ منڈن

بجواب تردید ودھوا وواہ

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال۔ منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۶۵ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ وواہ کے منتروں میں نیوگ کا ذکر نہیں۔ تو آریہ سماج کا یہ کہنا کہ شاستروں میں ودھوا وواہ کی اجازت ہے کہاں تک قابل قبول ہے؟

جواب۔ اول تو یہ شلوک ملاوٹی ہے کیونکہ اس شلوک اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے دوسرے شلوکوں میں راجہ وین کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا گیا ہے۔ کہ نیوگ ٹھیک نہیں صرف اسی ادھرمی راجہ نے اس کا رواج دیا تھا لیکن راجہ وین منو سے بہت پیچھے ہوئے ہیں۔ اور مہابھارت اور بھاگوت آدی پرانوں میں جہاں راجہ وین کی کتھا آتی ہے اس کے نیوگ کی پرتھا چلانے کا کوئی ذکر نہیں۔ پھر منوسمرتی میں جگہ بجگہ نیوگ کو دھرم بتلایا ہے۔ دیکھو منو $\frac{9}{167}$ اب اگر ان شلوکوں کو منوجی کرت مانا جاوے کہ جن میں نیوگ کو ادھرم کہا گیا ہے۔ تو پرسپر وِرودھ ہوگا۔ دوم اگر ذرا جی توش دینے کے لئے اس شلوک کو پرمانک بھی مان لیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وید شاستر میں نیوگ اور ودھوا وواہ نہیں۔ کیونکہ نیوگ میں صرف وواہ کے منتروں میں نیوگ کے نہ ہونے کا ذکر ہے۔ دوسرے وید منتروں اور شاستروں میں اس سے نیوگ کا امکان ثابت ہے۔ چنانچہ اس شلوک پر میدھا تتھی نے ٹیکا کرتے ہوئے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ وواہ کے منتروں میں نہیں کنتو دوسرے منتروں میں تو نیوگ کا ذکر ہے۔

سوال۔ منوسمرتی $\frac{9}{143}$ میں پرستری گمن کو مہا پاپ بتلایا ہے۔ لیکن آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ بار ودھوا وواہ کے بعد وہ پرائی عورت نہیں رہتی۔ اس کا جواب مذکورہ بالا منوسمرتی $\frac{9}{45}$ میں موجود ہے۔ کہ ودھوا وواہ مویدر شاستر میں جائز نہیں؟

جواب۔ اب جبکہ تمہارے سوال کا معقول جواب دے دیا گیا مگر ہٹ دھرمی نہیں تو اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔

سوال۔ منوسمرتی $\frac{9}{158}$ میں بارہ قسم کے پتروں کا ذکر کرتے ہوئے شلوک ۱۶۰ میں पुनर्भव पुत्र پنربھو یعنی ودھوا وواہ سے پیدا ہونے والے پتر کو وراثت کے حق سے محروم کر دیا ہے جس سے اس کا ناجائز اولاد ہونا ثابت ہے۔ اسی بنا پر ودھوا وواہ کو بھی ناجائز سمجھنا چاہئے پہلے چھ پتروں کو شلوک ۱۵۹ میں جائز وارث مانا ہے۔

جواب۔ شلوک ۱۵۹ میں جن ۶ پتروں کو جائز وارث قرار دیا گیا ہے۔ ان میں کشیترج پتر کا نام بھی ہے۔ جو ۱۶۷ ویں شلوک کے مطابق نرہم سے نیوگ کرنے پر جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام ہے۔ تب ودھوا وواہ کے ساتھ نیوگ کا بھی کھنڈن کیوں کیا جا رہا ہے۔ وہ تو تمہارے ہی دعوے کی بنا پر جائز ثابت ہو گیا۔ اور اس شلوک میں ایک गूढ़ोत्पन्न (گوڑھ اتپن) نامی بھی پتر ہے۔ اور شلوک ۱۷۰ میں اس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ جس کے گھر میں لڑکا پیدا ہو۔ مگر یہ پتہ نہ ہو کہ کس کا ہے۔ اس کا نام گوڑھ اتپن ہے۔ وہ اس کا ہو جس کی پتنی سے پیدا ہوا۔ کیوں جی! آپ کے خیال میں عجیب عجیب طرح کی اولاد تو جائز ہے۔ لیکن ودھوا وواہ ناجائز۔ افسوس!!

بریں عقل و دانش بباید گریست

یاد رہے۔ کہ منوجی نے پونربھو یعنی ودھوا کے دوسرے وواہ سے پیدا ہوئے لڑکے کا حق وراثت ودھوا کے پہلے پتی کی جائداد سے منسوخ کیا ہے۔ اپنے باپ یعنی ودھوا کے دوسرے پتی کہ جس کے نطفہ سے وہ پیدا ہوا اس کا جائز وارث ہے۔ دیکھئے منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۸۱:۔

"پرسنگ سے دوسرے کے بیج سے پیدا ہوئے پتروں کا ذکر کیا۔ جس کے بیج سے پیدا ہوئے وہ اس کے ہیں دوسرے کے نہیں"

اس شلوک کو مدنظر رکھ کر یا جان بوجھ کر بند کر کے ۱۷۵ شلوک کا غلط ارتھ کیا یعنی پونربھو

پتر کو ودھوا کے دوسرے پتی یعنی اس کے باپ کی جائیداد سے محروم قرار دیا - اور نضول سوال پیدا کر دیا ؛

سوال - منوسمرتی $\frac{9}{175}$ کا ارتھ بھی آریہ سماجی غلط کر کے اس سے ودھوا وواہ سدھ کرتے ہیں - اصلی ارتھ یہ ہے :-

اگر ایسی عورت جس کا ذکر شلوک ۱۷۵ میں کیا گیا ہے (پتی نے چھوڑی یا ودھوا) اگر وہ اکشت یونی یعنی باکرہ رہی ہو - اور دوسرے (پونربھو) یعنی مکرر بیاہ کی ہوئی عورت کے لڑکے کے ساتھ رہنا چاہتی ہے - تو اس کے ساتھ مکرر سنسکار کر کے تعلق پیدا کر سکتی ہے ؛

جواب - افسوس! جب انسان سچائی کو چھوڑ دیتا ہے - اور اپنی ضمیر کے برخلاف بولتا ہے - تو اس کی عقل بھی ماری جاتی ہے یہ معنی کس قدر نضول ہیں یہ بتلانے سے پہلے منو کے دونوں شلوکوں کا لفظی ترجمہ کر دینا ضروری ہے ؛

या पत्या परित्यक्ता विधवा वा स्वेच्छया।
उत्पादयेत् पुनर्भूत्वा स पौनर्भव उच्यते मनू
९।१७५॥

ارتھ - جو عورت پتی نے چھوڑی یا ودھوا ہو کے اپنی اچھا سے دوسری پتر سے وواہ کر کے اولاد پیدا کرے - اس کو پونربھو کہتے ہیں :-

सा चेदक्षतयोनिः स्याद् गतप्रत्यागतापि वा।
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति॥ १७६॥

ارتھ - اگر وہ اکشت یونی یعنی نہ بھوگی گئی ہو - خواہ آ جا چکی ہو - تو پونربھو پتی (دوسرے پتی) سے اس کا مکرر سنسکار (وواہ سنسکار) ہو - شلوک

पौनर्भवेन भर्त्रा (پونربھو) یعنی بھرتا "دوبارہ ہونے والے پتی سے" صاف الفاظ موجود ہیں - لیکن آپ بھرتا کا ترجمہ بیان پتر کرتے ہیں - کیوں جی! یہ بھی کسی پرانک ڈکشنری میں لکھا ہے - یا بھرتا اور پتر میں کوئی تمیز نہیں سمجھتے ؛ ایک ویدپنڈت کے ارتھ میں بھی پتی کی بدولت اور سمجھانے کو پتی لوگ کرتے چلے ہو گیا اسی بنا پر تو ... بھرتا کا مطلب یہ ہے کہ پتی کی پتر یعنی کسی ودھوا سے وواہ کر کے اس سے جو اولاد ہو یعنی سوتن کے پتر سے مکرر سنسکار کر کے تعلق پیدا کرے اور اس مکرر سنسکار اور اس کے معنی نہ اکھول دینے ہوتے اس کے یعنی ہوا سے کہ وہ سنسکار کے ادھر ہوتے تھیں - تو کیا سوتن کے پتر سے جو اپنے پتر کے سمان ہی ہے - مکرر سنسکار یعنی دوبارہ وواہ

سنسکار کرے - اُف! اس دماغ میں کیا بھس بھر رکھا ہے - اس سے تو تمہارے جوالا پرشاد آدی کا معنی ہی اچھا ہے جو

गता प्रत्यागता کا معنی واپس اپنے پتی کے پاس آ کر دوبارہ وواہ سنسکار کرانا کرتے ہیں - لیکن ایک نادانی کی بات تو آپکے دماغ کو بھی سوجھ گئی - وہ یہ کہ پہلے شلوک میں ودھوا کا بھی لفظ پڑا ہے اب پتی کی چھوڑی ہوئی یا خود آزاد ہوئی عورت تو پتی کے پاس واپس آ سکتی ہے - لیکن ودھوا کس کے پاس آئے گی! یہ سمجھ کر ان پرانک پنڈتوں کی شان کر ایک نئی ایجاد کر ڈالی - اور اس لفظ کو اپنے ارتھ میں آسانی ہی نہیں دیا - آپ پنڈتوں کو تو سنسکرت سے ناواقف ہونے کا طعنہ دیتے ہو ہم آپ جیسے کوڑ مغزوں کو کیا خطاب دیں ؛

سوال - پاراشر سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۳۰ کا ارتھ بھی آریہ سماجی غلط کرتے ہیں - شلوک میں جو पतौ شبد ہے - وہ پتی شبد کا روپ ویاکرن سے نہیں بن سکتا تو بودھ منی ٹیکا بانی - جیجلی اور کا سمرتی رشی کے مقابلہ میں سند نہیں ہو سکتی - جن شلوکوں کی اس کے لئے مثال دی گئی ہے ان میں بھی پاراشر کے شلوک کی طرح अपतौ شبد ہی ہے - جن کے معنی پتی سے دوش کے ہیں - یعنی جس کے ساتھ منگنی کی گئی ؛

جواب - اصل شلوک بمعہ لفظی ترجمہ یہ ہے

नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते॥ पराशर ४।३०॥

ارتھ - پتی کے لاپتہ ہو جانے سنیاسی بن جانے نامردی کی حالت میں یا پتت ہو جانے پر ان پانچ آپتیوں یعنی مصیبتوں میں عورت کو دوسرے پتی کا ودھان ہے ؛

(۱) تو بودھ منی ٹیکاکار نے پانچ صورتیں پیش کرتے ہوئے پاراشر کا مذکورہ بالا شلوک اور

सीतल्या ...नम

... کیا ہے :-

पतिः समाख्या इत्येव नगृह्यते स्त्रियां कथम्

کہ پتی کا یہ سوتر ... نہیں کیا جب لاگو ہوتے سے یہاں تو بودھ منی نے پانی وغیرہ کا ... نہیں کیا - بلکہ ... کی وجہ سے جہاں اس کا اثر نہیں پڑتا - اس کی مثالیں دی ہیں - اور عجیب بات یہ ہے کہ تمہاری بالمعنی لاؤنی سمجھی یہ ٹیکا پڑھائی جاتی ہے - پھر اس سے انکار کے کیا معنی؟ لیکن

اگر تمہاری اس بات کو مان بھی لیں - تو بھی یہ تو ثابت ہوتا ہے - کہ تو بودھ منی کے ٹیکاکار جیسے ودوان اس پاراشر سمرتی کے شلوک کے یہی معنی مانتے تھے - اس کے برخلاف کسی پرانے ودوان کا حوالہ نہ ہونا اور آج کل کے ہی پرانک ویاکرن آچاریوں سے پوچھ لیا ہوتا تو اس پر پنڈت شوودت کا نوٹ پڑھئے - اگرچہ آج کل کی پرانک رد کے مطابق اس نے بھی اس شلوک کے غلط معنی کرنے کی کوشش کی ہے - لیکن آخر اس کو تو بودھ منی کی ٹیکا کے سامنے سر جھکانا ہی پڑا ہے - چنانچہ لکھا ہے :-

اصل میں ویاکرن سے سدھ نہ ہونے سے یہ पतौ شبد غلط ہی ہے لیکن تب کے مہاتمے غلط لفظ کا استعمال بھی بے عیب ہے - سمرتی اور پرانوں میں اس قسم کے شبدوں کا استعمال ہم بھی بے عیب سمجھتے ہیں - لیکن اگر کوئی دوسرا ایسا آزاد ہونا چاہے - تو ہم اس کے برخلاف ہیں" گئے اب بھی سر اڑاتے ہی جاؤ گے ؟ خواہ مخواہ دوسرے حوالوں میں بھی अपतौ شبد مانتے سے اب کیا فائدہ؟

(۲) اگر اس کو अपतौ مان لیں تو اس کا معنی سدرش کیسے ہوگا - کیا نفی کی ترکیب کسی بھی ویاکرن کے قاعدہ سے برابر کا معنی دے سکتی ہے - ایسی صورت میں

अब्राह्मणः غیر برہمن کا معنی کیا برہمن کے برابر کرو گے افسوس تعصب انسان سے کتنا جھوٹ بلواتا ہے

(۳) منگنی کوئی سنسکار نہیں - وواہ سے پہلے ور ودھو کا تعین ضرور ہوتا ہے - لیکن اس سے دونوں کو کوئی حقوق حاصل نہیں ہوتے - اس لئے دونوں میں سے کسی کے مر جانے یا بیمار وغیرہ ہو جانے سے دوسرے کی تلاش کے لئے وہ بالکل آزاد ہوتے ہیں - اس کے لئے خاص اصول بیان کرنے کی آریوں کو ضرورت نہیں - اور سمرتیوں میں جہاں جہاں شبد آتا ہے - وہ وواہ سنسکار میں وید منتروں سے وواہ ہو چکنے کے بعد پانی گرہن کرتے ہیں - ان کو جتلاتا ہے - پرانک پنڈت اس کا ارتھ منگنی بیان کیا کرتے ہیں - دیکھو منو $\frac{9}{69}$ ؛

"وانی سے ستیہ پرتگیا میں کرنے کے بعد اگر پتی مر جاوے - تو اس طریقہ سے اس کا اپنا دیور اسے بیاہ کرے"

دیکھئے یہاں پتی شبد صاف پڑا ہے

اپنی نہیں - اور دیور کو بھی ذکر ہے - جب یہ

رشتہ بعد شادی ہی قائم ہوتا ہے اس لئے یہ منگنی نہیں - بلکہ شادی ہے ؛

(۴) منگنی پر آیت شبد (مصیبت کا لفظ) بھی جو کہ اس شلوک میں استعمال ہوا ہے - وارد نہیں ہو سکتا - کیونکہ ان کا شادی سے پہلے کوئی سمبندھ نہیں مانا جا سکتا - تو مصیبت کیسی؟ منوسمرتی آدی میں آریہ شلوک نیوگ یا دوسرے وواہ کے لئے ہی استعمال کیا گیا ہے - دیکھو منو $\frac{9}{56}$ ؛

"اس کے بعد عورتوں کے آپت دھرم کا ذکر کریں گے" اس شلوک کے بعد نیوگ کے شلوکوں کا بیان کیا گیا ہے - اور صاف کہا ہے :-

"آپت کال کے بنا نیوگ کرنے والے عورت مرد پتت ہو جاتے ہیں" $\frac{9}{59}$ - مضمون کی طوالت کے ڈر سے زیادہ پرمان نہیں دیئے ؛

(۵) اس شلوک میں पतिरन्यो विधीयते دوسرے پتی کا لفظ صاف پڑا ہے - جب پہلا پتی انکا نہیں بنا - تو دوسرا کیسے ؟

اس کا حل جو آپ نے سوچا ہے "پہلا شخص جو منتخب ہوا تھا - وہ ابھی پتی تھا اس لئے اب دوسرا جس سے شادی ہوگی - وہ بعد شادی ضرور پتی ہوگا" اور اگر وہ بھی مر جاوے - تو شادی کرنے والے کا نمبر دوسرا ہوگا - یا تیسرا؟ قربان جائیں اس دماغ کے ؛

سارے سمرتی ستیہ نام کی جو کتابیں ہیں وہ بھی تمہارے برخلاف بیٹھی ہے - کیونکہ سارے سمرتی نے تو منگیتر کو بھی پتی مان لیا ہے - لیکن تم ایسا نہیں مانتے - اور ... کی مثال دے کر نہ آپ منگیتر کی ودھوا کو بھی ودھوا بنانا چاہتے ہو - دیکھا سمرتی جاتی کے لئے کوئی ظلم کا تیر باقی نہ رہ جانے ؛

(۶) اگر پاراشر سمرتی کو اول سے آخیر تک پڑھ لیتے - تو معلوم ہو جاتا - کہ ان جگہوں کا اس نے پہلے ہی فیصلہ کر چھوڑا ہے - اسی पतौ شبد کو ادھیائے ۱۰ شلوک ۳۱ میں دیکھئے ؛

"اگر کوئی عورت پتی سے کر نیاگ دے یا پردیس جانے سے یار سے اولاد پیدا کرے - تو اس پتت کو دیش سے نکال دے"

مار رکھو اگر یہاں بھی पतौ کو अपतौ بنا دو گے - تو اعتقاد پتی سے شادی شدہ عورت کی خواری کا سبب نہ ہوگی لیکن

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر دیکھئے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

یادرفتگان

نمبر (۲۰)

مہاشہ دیوکرشن داروغہ لنگرخانہ شاہ پورہ (راجپوتانہ)

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

بھرت ۱۹۰۱ء تک یہاں کو ریاست شاہ پورہ (راجپوتانہ) میں رہنے کا موقعہ ملا تھا۔ اگست ۱۸۹۹ء میں مہاراجہ ادھیراج کی سیوا میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا تھا۔ ریاست شاہ پورہ کے مالک مہاراجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ ورما کے سی۔ آئی۔ ای ادے پور کے رشتہ دار تھے۔ اعلیٰ سوامی دیانند کے شش تھے اور کئی بار سوامی دیانند جی مہاراج ... بیٹھک درشن اور سنسکرتی پڑھا کرتے تھے۔ اور اب تک اُن کی شردھا سوامی دیانند پر اٹوٹ ہے۔ اس ریاست میں آریہ سماج کی خاص شان ہے۔ آریہ سماج کا دھرم اس ریاست میں راج دھرم ہے۔ مہاراجہ ادھیراج نے حکم سے ریاست شاہ پورہ میں آریہ سماج کے بڑے سے بڑے مہاتماؤں کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں نے اپنے زمانہ میں جن مہاتماؤں کو دیکھا۔ ان میں سے مہاشہ دیوکرشن کو نہیں بھول سکتا۔ فرصت دراز دیکھا ہے۔ مگر اُن کی ہنستی مسکراتی صورت، بھری ہوئی دلکش مورتی ابھی تک نہیں بھولی ❊

راجپوتانہ میں چھوت چھات اور ذات پات کا خاص زور ہے۔ چار سکھ بھی چھوت چھات کا مریض ہے۔ ذات کے اصول میں ہر ایک شخص دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ بڑی ذات والے چھوٹی ذات والے کو پاس نہیں آنے دیتے۔ نکالے پیچھے اور میلے طالب میں کوئی تعلق یا واسطہ رکھتے ہیں۔ مہاشہ دیوکرشن جی اونچی ذات سے تعلق رکھنے والے نہیں تھے۔ بلکہ داروغہ چاکری سے تعلق رکھتے تھے۔ راجپوتانہ میں ایک خاص بات دار وغہ ہے۔ جو راجپوتوں کی نظروں میں عزت کی نظر سے نہیں دیکھی جاتی ❊

مہاشہ دیوکرشن ریاست کے لنگرخانہ کے داروغہ تھے۔ ریاست شاہ پورہ میں جس قدر لنگر کا انتظام ہوتا تھا۔ اس کا تعلق مہاشہ دیوکرشن سے تھا۔ دیانتداری اور ایمانداری اُن کا خاص شیوہ تھا۔ ایک دفعہ ریاست کی طرف سے اُن کو کشن محل تعمیر کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ وہاں دس ہزار روپیہ کے قریب قیمت ملا۔ وہ کل قیمت انہوں نے مہاراجہ صاحب کے سامنے پیش کر دیا۔ مہاراجہ صاحب مہاشہ دیوکرشن کی اس دیانتداری سے بڑے خوش ہوئے۔ آریہ سماج سے مہاشہ دیوکرشن جی کو بڑا پریم تھا۔ ہر ایک جگہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے آریہ سماج کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ مہاشہ دیوکرشن چلتی پھرتی آریہ سماج ہیں۔ سندھیہ آسن کا پریم تھا۔ باقاعدہ سندھیا کرتے تھے۔ ہون کی ہمیشہ سنسکار جہاں کہیں ہو۔ وہاں ضرور موجود ہوتے تھے ❊

اگر کبھی شاہ پورہ میں ایک ہون یا منڈلی بھی نکلی تھی۔ اور منڈلی کی طرف سے ہر ایک ممبر کے گھر میں باری باری ایک دن ہون ہوتا تھا۔ بھجن ہوتے تھے۔ پرچار ہوتا تھا۔ وہ خود اپنے گھر بھی اس منڈلی کو بلاتے تھے۔ اور دوسروں کے گھروں میں خود بھی پہنچتے تھے ❊

اُن کے زمانہ میں پردہ کا سخت رواج تھا۔ عورتیں استری گھر کے باہر بازار میں نہیں نکل سکتی تھی۔ مہاشہ دیوکرشن جی کی دھرم پتنی ہمیشہ اُن کے ساتھ رہتی تھی۔ خواہ سماج میں اُن کی دھرم پتنی کو اکیلے ہی آنا پڑے۔ وہ آتی ضرور تھیں۔ ہون سندھیا کے ہون میں بھی ہر ایک کے گھر وہ پہنچتی تھی۔ سنسکاروں میں اپنے پتی کے ہمراہ شامل ہوا کرتی تھیں۔ مہاشہ دیوکرشن جی آریہ سماج میں ہر ایک آنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ بتلاتے رہتے تھے اور گھنٹوں آریہ سماج کی باتیں کرتے رہتے تھے ❊

مہاشہ دیوکرشن جی آزاد طبیعت انسان تھے آریہ سماج سے اُن کو اس قدر پریم تھا۔ کہ وہ کبھی آریہ سماج کے برخلاف کسی کے مُنہ سے کوئی لفظ سننے کے لئے تیار نہیں تھے سادہ مزاج تھے۔ بڑے سے بڑا کشٹ اُٹھانے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آریہ سماج کے پرچار کو ضرور جاتے تھے۔ آریہ سماج کی ترقی کی تجاویز سوچا کرتے تھے ❊

شاہ پورہ میں آریہ سماج مہاراجہ ادھیراج کی سخاوت پر چل رہی ہے۔ ۱۹۰۱ء میں مہاراجہ صاحب نے اپنے خرچ سے یتیم خانہ کھول دیا تھا۔ اس میں آریہ سماج کی شکشا دی جاتی تھی۔ راج سکول تھا۔ اس کا بورڈنگ ہوس تھا اس میں دھارمک شکشا ہوتی تھی۔ آریہ سماج کے لئے مندر دیا ہوا تھا۔ اتسوں اور اُپدیشکوں کا خرچ مہاراجہ صاحب دیا کرتے تھے۔ مگر اس کے باوجود شاہ پورہ میں آریہ سماج کی وہ ترقی نہیں تھی۔ جو ہونی چاہئے ❊

آریہ سماج کی انترنگ سبھا تھی۔ اس میں مہاراجہ صاحب اور دیگر بڑے بڑے ادھیکاری موجود تھے وچار یہ پیش ہوا۔ کہ شاہ پورہ میں آریہ سماج کی ترقی کس طرح ہو۔ مہاشہ دیوکرشن جی بھی موجود تھے انہوں نے صاف بیانی سے کام لینا شروع کیا۔ انہوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ یہاں تو لوگوں نے آریہ سماج کو ریاست کا ایک محکمہ سمجھا ہے۔ یہاں جو آتا ہے۔ آریہ سماج کا پریمی بن کر آتا ہے۔ مگر اپنے پاؤں جم جانے کے بعد اصلی رنگت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کو آریہ سماج سے کیا غرض وہ اپنے پیٹ کا بندہ ہوتا ہے۔ اس لئے عام لوگوں کو آریہ سماج کے لئے پریم اور محبت پیدا نہیں ہوتی ❊

ان دنوں پنجاب میں رہتیہ شدھی کی وجہ سے بڑا شور مچا۔ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں وہ خبر سنائی گئی۔ شاہ پورہ کے نام دھاری آریوں میں کھلبلی مچ گئی۔ سب کہنے لگے کہ پنجاب میں اس کارروائی نے غضب ڈھا دیا ہے۔ مگر شاہ پورہ میں آریہ سماجیوں کو کچھ پتہ چلنے لگ گئے ہیں۔ یہ معاملہ مہاراجہ ادھیراج تک پہنچا ❊

مہاراجہ ادھیراج اپنے محل کی چھت پر روزانہ دربار کیا کرتے تھے۔ اب یہ ذکر اس روزانہ دربار میں ہونے لگا۔ مہاراجہ ادھیراج نے مہاشہ دیوکرشن سے پوچھا۔ کہ پنجاب کی رہتیہ شدھی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ مہاشہ دیوکرشن نے دلیری سے جواب دیا۔ کہ شدھ ہوئے بھائیوں کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنا ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ مہاراجہ ادھیراج بھی بولے۔ کہ کون شخص ہے۔ جو انہیں پنگت میں بٹھا کر کھلانے سے انکار کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ کو شاد ہو سہ میں بلا لو۔ وہ اُن کے ساتھ ایک پنگت میں بیٹھ کر کھائیں گے ❊

روزانہ دربار میں مہاراجہ ادھیراج کے سامنے کئی دفعہ آریہ سماجک مضامین پر بحث شروع ہو جاتی تھی۔ مہاشہ دیوکرشن جی اس بحث میں ضرور حصہ لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ صاحب نے پوچھا۔ کہ شاہ پورہ میں اصلی آریہ سماجیوں کا پتہ کس طرح لگے۔ مہاشہ دیوکرشن جی نے کہا کہ اس کا ایک بڑا سہل علاج بتلاتا ہوں۔ مہاراجہ صاحب نے پوچھا۔ کہ وہ علاج کیا ہے۔ مہاشہ دیوکرشن جی نے کہا۔ کہ آپ کچھ عرصہ کے لئے پکے سناتنی بن جائیے۔ جتنے آریہ سماجی ہیں۔ انہیں ریاست کے کاروبار سے علیحدہ کر دیجئے۔ بلکہ اُن پر ناراضگی ظاہر کریں۔ تو اس وقت اصلی اور نقلی آریہ سماجی کا فوراً پتہ لگ جاوے گا۔ مہاشہ دیوکرشن کو مہاراجہ صاحب نے کہا کہ تمہیں بھی موقوف ہونا پڑیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں تو سب سے پہلے اس امتحان میں بیٹھنے کے لئے تیار ہوں ❊

مہاشہ دیوکرشن جی کی تعلیم معمولی تھی۔ مگر خیالات کی بلند پروازی انتہا درجہ کی تھی ❊

بقیہ مضمون صفحہ (۱۱)

بشیتر پر تو یہ بات مانی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ شادی کر سکتی ہے۔ بیاہ کا امکان ہی نہیں۔ اور پارا شر سمرتی کا بھی یہ مشہور شلوک بھی پڑھا ❊

"یگیہ میں گھوڑے اور گئو کا بلیدان سنیاس۔ مانس کے پنڈ۔ دیور سے اولاد پیدا کرنا۔ کلیگ میں منع ہیں"۔

کیوں جی! تینوں یگیوں میں تو پاراشر جی یوگ اور بدھوا دواہ مانتے ہیں۔ اگر کہو کہ ذکر مذکورہ بالا شلوک کلیگ کے لئے ہے۔ تو اس میں سنیاس کا لفظ ڈال کر تمہارے جیسے پکھنڈیوں کا پہلے ہی علاج کر دیا ہے ❊ (باقی آئندہ)

مسٹھ ٹوانہ سماج کے چناؤ کی کمی

مسٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور کی آریہ سماج کے سالانہ چناؤ کی تاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء مقرر ہوئی ہے۔ آریہ سماج مسٹھ ٹوانہ کے باہر رہنے والے سبھاسدوں کو واضح ہو کہ تاریخ چناؤ کے موقعہ پر شامل ہونے کی کرپا کریں۔ اور جس قدر رقم چندہ بقایا قابل ادا ہے۔ تاریخ چناؤ سے پیشتر ادا کرنے کی کرپا کریں۔ نوٹ۔ کوئی خاص رکاوٹ ہونے کے کارن ایک آدھ دن تاریخ آگے پیچھے کی جا سکیگی۔ (رام کنور منتری آریہ سماج مسٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور) ❊

پریم کا اُدے

(کہانی آچاریہ منشی پریم چند جی کے قلم سے)

بھوندو پسینے میں تر، لکڑی کا ایک گٹھا سر پر لئے آیا۔ اور اُسے زمین پر پٹک کر بنٹی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ گویا پوچھ رہا ہو۔ کہ کیا ابھی تک تیرا مزاج ٹھیک نہیں ہوا۔ سندھیا ہو گئی تھی۔ پھر بھی لو چلتی تھی اور آسمان پر گرد چھائی ہوئی تھی۔

بھوندو علی الصبح گھر سے نکلا تھا۔ دوپہر اس نے ایک پیڑ کے نیچے چھایا میں کاٹی تھی۔ سمجھا تھا۔ اس تپسیا سے دیوی جی کا منہ سیدھا ہو جائے گا۔ لیکن آ کر دیکھا۔ تو وہ اب بھی کوپ بھون میں تھی۔

بھوندو نے بات چیت چھیڑنے کے ارادے سے کہا۔ لا ایک لوٹا پانی دے دے۔ بڑی پیاس لگی ہے۔ مر گیا سارے دن۔ بازار میں جاؤں گا۔ تو تین آنے سے زیادہ نہ ملے گا۔ دو چار ساندے مل جاتے۔ تو محنت سپھل ہو جاتی۔

بنٹی نے سرکی کے اندر بیٹھے بیٹھے کہا۔ دھرم بھی لوٹو گے اور پیسے بھی۔ منہ دھو رکھو۔

بھوندو نے بھویں سکیڑ کر کہا۔ کیا دھرم دھرم بکتی ہے۔ دھرم کرنا ہنسی کھیل نہیں ہے۔ دھرم وہ کرتا ہے جسے بھگوان نے مانا ہو۔ ہم کیا کھا کر دھرم کریں گے۔ بھر پیٹ چبینا تو ملتا نہیں۔ دھرم کریں گے۔

بنٹی نے اپنا وار اوچھا پڑتے دیکھ کر چوٹ پر چوٹ کی۔ سنسار میں کچھ ایسے دھرماتما بھی ہیں۔ جو اپنا پیٹ چاہے نہ بھر سکیں۔ پر پڑوسیوں کو دعوت دیتے پھرتے ہیں۔ ورنہ سارے دن بن بن لکڑی نہ توڑتے پھرتے۔ ایسے دھرماتماؤں کو سہریا رکھنے کی کیوں سوجھتی ہے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ دھرم کی گاڑی کیا اکیلے نہیں کھینچتے بنتی۔

بھوندو اس چوٹ سے تلملا گیا۔ اس کی نسیں تن گئیں۔ ماتھے پر بل پڑ گئے۔ اس ابلا کا منہ وہ ایک ڈپٹ سے بند کر سکتا تھا۔ پر جو آنٹ ڈپٹ اس نے سیکھی تھی جس کی طاقت کی سارے کنجڑوں میں دھوم تھی۔ جو اکیلا سو پچاس جوانوں کا نشہ اتار سکتا تھا۔ اس ابلا کے سامنے چوں تک نہ کر سکا۔ دبی زبان سے بولا۔ "سہریا! دھرم بیچنے کے لئے نہیں لائی جاتی۔ دھرم پالنے کے لئے لائی جاتی ہے۔"

کنجروں کا یہ [illegible] تین دن سے اندر کسی کنجر پریوار کے ساتھ اس باغ میں آ ہوا تھا۔ سارے باغ میں سرکیاں دکھائی دیتی تھیں۔ انہی تین ہاتھ چوڑی اور چار ہاتھ لمبی سرکی کے اندر ایک ایک پورا پریوار گرہستھ کے سمت وہ [illegible] کے ساتھ گزارہ کر رہا تھا۔ ایک کنارے چولہا تھا۔ ایک کنارے رسوئی تھی۔ ایک کنارے دو ایک مٹی کے مٹکے۔ دروازے پر ایک چھوٹی سی کھٹولی بالکوں کے لئے پڑی تھی۔ ہر ایک پریوار کے ساتھ دو دو بھینسے یا گدھے تھے۔ جب ڈیرہ کوچ ہوتا تھا۔ تو گھر بار کا سارا سامان ان جانوروں پر لاد دیا جاتا تھا۔ یہی ان کنجروں کا جیون تھا۔ ساری بستی ایک ساتھ چلتی تھی۔ ایک ساتھ ٹھہرتی تھی۔ اُن کی دنیا اسی بستی کے اندر تھی۔ آپس ہی میں شادی بیاہ لین دین۔ جھگڑے ٹنٹے ہوتے رہتے تھے۔ اس دنیا کے باہر والا سارا سنسار اُن کے لئے صرف شکار کا میدان تھا۔ ان کے کسی علاقے میں پہنچتے ہی وہاں کی پولیس ترنت آ کر اُنہیں اپنی نگرانی میں لے لیتی تھی۔ پڑاؤ کے چاروں طرف چوکیداروں کا پہرا ہو جاتا تھا۔ استری یا پرش کسی گاؤں میں جاتے تھے۔ تو دو چار چوکیدار ان کے ساتھ رہتے تھے۔ رات کو بھی اُن کی حاضری لی جاتی تھی۔ پھر بھی آس پاس کے گاؤں میں خوف چھایا رہتا تھا۔ کیونکہ کنجر لوگ اکثر گھروں میں گھس کر جو چیز چاہتے اٹھا لیتے۔ اور اُن کے ہاتھ میں آ کر کوئی چیز لوٹ نہ سکتی تھی۔ راتوں کو یہ لوگ اکثر چوری کرنے نکل جاتے تھے۔ چوکیداروں کو اُن سے ملے رہنے میں ہی اپنی خیریت نظر آتی تھی۔ سختی کرنے میں جان کا خطرہ تھا۔ کچھ ملنے کا تو ذکر ہی کیا۔ کیونکہ کنجر لوگ ایک حد کے باہر کسی کا دباؤ نہ مانتے تھے۔ بستی میں اکیلا بھوندو اپنی محنت کی کمائی کھاتا تھا۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ پولیس والوں کی خوشامد نہ کر سکتا تھا۔ اس کی آزاد آتما اپنے باہو بل سے پراپت کسی وستو میں حصہ دینا سویکار نہ کرتی تھی۔ اس لئے وہ یہ نوبت آنے ہی نہ دیتا تھا۔

بنٹی کو پتی کی یہ حالت ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ اس کی اور بہنیں نئی نئی ساڑھیاں اور نئے نئے زیور پہنتیں۔ تو بنٹی انہیں دیکھ دیکھ کر پتی کے نکمے پن پر کڑھتی تھی۔ اس معاملہ میں دونوں میں کتنے ہی سنگرام ہو چکے تھے۔ لیکن بھوندو اپنا پرلوک بگاڑنے پر راضی نہ ہوتا تھا۔ آج بھی پرات کال یہی سمسیا آ کھڑی ہوئی تھی۔ اور بھوندو لکڑی کاٹنے جنگلوں میں نکل گیا تھا۔

بنٹی نے کہا۔ جس سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہی دھرماتما بن جاتے ہیں۔ راجا اپنے انتشری میں خوش ہے۔

بھوندو نے پوچھا۔ تو میں نکھٹو ہوں؟

بنٹی نے اس پرشن کا سیدھا سا اُتر نہ دے کر کہا۔ میں کیا جانوں تم کیا ہو۔ میں تو یہی جانتی ہوں۔ کہ یہاں دھیلے دھیلے کی چیز کے لئے ترسنا پڑتا ہے۔ یہیں سب کو پہنتے اوڑھتے ہنستے کھیلتے دیکھتی ہوں۔ کیا مجھے پہننے اوڑھنے ہنسنے کھیلنے کی سادھ نہیں ہے۔ تمہارے پلے پڑ کر زندگی برباد ہو گئی۔

بھوندو نے ایک لمحہ وچار مگن ہو کر کہا۔ جانتی ہے کہ پکڑا جاؤں گا۔ تو تین سال سے کم کی سزا نہ ہو گی۔

بنٹی قائل نہ ہوئی۔ بولی جب اور لوگ نہیں پکڑے جاتے تو تمہیں کیوں پکڑے جاؤ گے۔

اور لوگ پولیس کو ملا لیتے ہیں۔ تھانیدار کے پاؤں سہلاتے ہیں۔ چوکیداروں کی خوشامد کرتے ہیں۔ تو چاہتی ہے میں بھی اور لوگوں کی طرح سب کی خوشامد کرتا پھروں؟

بنٹی نے اپنی ہٹ نہ چھوڑی۔ میں تمہارے ساتھ ستی ہونے نہیں آئی۔ پھر تمہارے چھپرے گنڈاسے سے کوئی کہاں تک ڈرے۔ جانور کو بھی جب گھاس بھوسا نہیں ملتا تو رسّہ توڑا کر کسی کے کھیت میں منہ مار لیتا ہے۔ میں تو آدمی ہوں۔

بھوندو نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ اس کی [illegible] گھر کر لے۔ یہ کلپنا اُس کے لئے اپمان سے بھری ہوئی تھی۔ آج بنٹی نے پہلی بار یہ دھمکی دی۔ اب تک بھوندو اس طرف سے نشچنت تھا۔ اب یہ نئی سمسیا اس کے سامنے اپستھت ہوئی تھی۔ جو سرے سے ذلت کر وہ اپنا قابو چلتے اپنے پاس نہ آنے دے گا۔

آج بھوندو کی نگاہ میں وہ عزت نہیں رہی۔ وہ عزت نہیں رہا۔ مضبوط دیوار کو ٹکرانے کی ضرورت نہیں۔ جب وہ بھربھری پڑنے لگتی ہے۔ تبھی اُسے سنبھالنے کی چنتا ہوتی ہے۔ آج بھوندو کو اپنی دیوار ہلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

آج تک بنٹی اپنی تھی۔ وہ جتنا اپنی طرف سے بے فکر تھا۔ اُتنا ہی اس کی طرف سے بھی تھا۔ وہ جس طرح خود رہتا تھا۔ اسی طرح اس کو رکھتا تھا۔ جو خود کھاتا تھا۔ وہی اس کو کھلاتا۔ اس کے لئے کوئی خاص فکر نہ تھی۔ پر آج اُسے معلوم ہوا کہ وہ اپنی نہیں ہے۔ اب اس کی دلجوئی کرنی ہوگی۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔ اس نے دیکھا۔ کہ اس کا گدھا بازار سے چپ چاپ سر جھکائے چلا آ رہا ہے۔ بھوندو نے کبھی اس کے کھانے پینے کی چنتا نہ کی تھی۔ کیونکہ گدھا کبھی کسی اور کو اپنا مالک بنانے کی دھمکی نہ دے سکتا تھا۔ بھوندو نے باہر آ کر آج گدھے کو پچکارا۔ اس کی پیٹھ ملی۔ اور جلد اُسے پانی پلانے کے لئے ڈول اور رسی لے کر چل دیا۔

(۲)

اس کے دوسرے ہی دن نیچے کے ایک دھنی ٹھاکر کے گھر چوری ہو گئی۔ اس رات کو بھوندو اپنے ڈیرے پر نہ تھا۔ بنٹی نے چوکیدار سے کہا۔ وہ جنگل سے نہیں لوٹا۔ پر رات کال وہ آ پہنچا۔ اس کی کمر میں روپیوں کی ایک تھیلی تھی۔ کچھ سونے کے گہنے بھی تھے۔ بنٹی نے ترنت گہنوں کو لے جا کر ایک درخت کی جڑ میں گاڑ دیا۔ روپیوں کی کیا پہچان ہو سکتی تھی۔

بھوندو نے کہا۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ اتنے سارے روپے کہاں سے ملے۔ تو کیا کہے گی؟

بنٹی نے آنکھیں نیچی کر کہا۔ کہہ دوں گی کیوں بتاؤں۔ دنیا کماتی ہے۔ تو کسی کو حساب دینے جاتی ہے؟ ہم کیوں حساب دیں؟

بھوندو نے گردن ہلا کر کہا۔ یہ کہنے سے گلا نہ چھوٹے گا۔ تو کہہ دینا۔ میں تین چار ماس سے دو دو چار چار روپے جمع کرتی جاتی تھی۔ ہمارا خرچ ہی کون بڑا لمبا ہے۔

دونوں نے مل بہت سے جواب سوچ نکالے۔ جڑی بوٹیاں بیچتے ہیں۔ ایک ایک جڑی کے لئے مٹھی مٹھی بھر روپے مل جاتے ہیں۔ خس۔ سانڈے جانوروں کی کھالیں۔ ناخن اور چربی سبھی بیچتے ہیں۔

اس طرف سے بے فکر ہو کر دونوں بازار گئے۔ بنٹی نے طرح طرح کے کپڑے۔ چوڑیاں۔ ٹکلیاں۔ بندے۔ سیندور۔ پان۔ تمباکو۔ تیل اور مٹھائی لی۔ پھر دونوں شراب کی دکان پر گئے۔ خوب شراب پی۔ پھر ایک بوتل شراب رات کے لئے لے کر دونوں جھومتے جھامتے۔ گاتے۔ بجاتے گھر آئے۔ رات گئے ڈیرے پر لوٹے۔ بنٹی کے پیر آج زمین پر نہ پڑتے تھے۔ آتے ہی آتے بن ٹھن کر پڑوسیوں کو اپنا جوبن دکھلانے لگی۔

جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آئی اور بھوجن پکانے لگی تو بھوندو [illegible]

شروع کیں۔

"پتیاں کرتی ہے ہمارا رہا ہے"

"کہیں ٹھہرا تھا یا پھرتا رہتا"

"بڑا دھرتا بنا پھرتا ہے"

"بگلا بھگت ہے"

"دیکھو آج جیسے ہوائیں آ رہی ہیں"

"آج بھوندو آدمی کتنی خاطر ہو رہی ہے۔ نہیں

"تجھے ایک ٹکا بالی میرے بیٹی نہ آٹھتی تھی"

رات کو بھوندو کو دوری کی یاد آئی۔ آج تک

اس نے کبھی دیری کی دیدی یہ بکرے کا علیحدہ ان

دیا تھا۔ پیسوں کو لانے میں زیادہ خرچ تھا۔ کچھ

خودداری بھی کھونی پڑتی۔ دیکھا تو صرف ایک

بکرے میں راضی ہو جاتی ہے۔ وہ اس سے ایک

قاضی منزد ہو گئی تھی۔ اس کی برادری کے اور رنگ

تو انکار سے صاف ہی ہے پھر کی علیحدہ ان دیا کرتے

تھے۔ بھوندو نے یہ خطرہ نہ لیا۔ جیسے تاسف حال پڑھ

نہ آجائے اس کے جوڑے سے پر دیری نے تو تماشہ کر دکھایا

اس کی عقل کو کچھ معلوم نہ ہوا۔ لیکن دل سے

بنا اور وقت کر پتہ شیدہ بھی رکھنا چاہتا تھا۔ اس

سے کسی کو بھید جتانا بھی منظور تھا۔ یہاں تک کہ بیٹی

سے بھی نہ کہا۔ بیٹی تو بعد میں بتا دی تھی۔ وہ بکرے

کی تلاش میں گھر سے نکل پڑا۔

بیٹی نے پوچھا۔ اب جو بیٹی کرنے کے وقت

کہاں چلے؟

"ابھی آتا ہوں"

"مت جاؤ مجھے ڈر لگتا ہے"

بھوندو نے پریم کے اس نئے اظہار سے کھل کر کہا

"بچے ڈر نہ لگے گی۔ تو یہ گنڈاسا اپنے پاس رکھ لے"

اس نے گنڈاسا نکال کر بیٹی کے پاس رکھ دیا

اور نکلا۔ بکرے کی سمسیا بڑی ٹیڑھی تھی۔

رات کو بکرا کہاں سے آتا۔ اس سمسیا کو بیٹی اس

نے ایک نئے ڈھنگ سے حل کیا۔ پاس کی

بستی میں ایک گڈریئے کے پاس کچھ بکرے تھے۔

اس نے سوچا۔ وہیں سے ایک بکرا اٹھا لاؤں۔

بکرا لاکر اپنے علیحدہ ان سے مطلب ہے۔

اس نے بکرا کیسے آیا۔ اور کہاں سے آیا؟

مگر بستی کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ پولیس

نے چار چوکیداروں سے اسے گرفتار کر لیا اور

بیں باندھ کر تھانے لے چلے۔

(۲)

بیٹی جوں جوں نہا کر اپنا بناؤ سنگار کرنے لگی۔

اس نے اپنا جیون کیچل جال پڑتا تھا۔ آسفند

سے ملی ہوئی تھی۔ آج جیون میں پہلی بار اس

کا کرتب سگندھت تیل پڑا۔ آئینہ اس کے

پاس ایک پرانا اندھا سا پڑا ہوا تھا۔ آج وہ

نیا آئینہ لائی تھی۔ اس کے سامنے بیٹھ کر اس نے

اپنے بال سنوارے۔ تن پر اپٹنا ملا۔ صابن

لگا لگی تھی۔ صاحب رگ صابن گھسنے

سے تراشے گر رہے ہیں۔ صابن

ہوتا۔ تراشی کا رنگ کچھ تو نکھر ہی جاتا ایک

دن میں نہ گزری تو کیا ہو جاتی یہ چہرے

کا رنگ ضرور نکھر جاتا۔ کل وہ آدشیہ صابن

کی کئی بٹیاں لائے گی۔ اور روز لگائے گی۔

بال سنوار کر اس نے ماتھے پر السی کا لعاب لگایا

تاکہ بال نہ بکھرنے پائیں۔ پھر پان لگانے۔ چونہ

زیادہ ہو گیا تھا۔ گچھیر دل میں چھالے پڑ گئے۔

لیکن اس نے سمجھا شاید پان کھانے کا یہی

مزا ہے۔ آخر کڑوی مرچ بھی تو لوگ مزے

سے کھاتے ہیں۔ گلابی ساڑھی پہن اور پھولوں

کا گجرا گلے میں ڈال کر اس نے آئینے میں اپنی

صورت دیکھی۔ تو اس کے آبنوسی رنگ پر

لالی دوڑ گئی۔ آپ ہی آپ لجا سے اس کی آنکھیں

جھک گئیں۔ انسان کی آگ میں نسوانیت بھی بھسم

ہو جاتی ہے۔ نسوانیت کی بہا کیا؛ کرسیلے

چیتھڑے کپڑے پہن کر لجانا ایسا ہی ہے جیسے

کوئی چھپنے میں سگندھت لگا کر کھانا۔

اس طرح سج کر بیٹی بھوندو کی راہ دیکھنے

لگی۔ جب اب بھی وہ نہ آیا۔ تو اس کا جی

جھنجھلانے لگا۔ روز تو سانجھ ہی سے دوار

پر پڑے رہتے تھے۔ آج نہ جانے کہاں جا کر بیٹھ

رہے۔ شکاری اپنی بندوق بھر لینے کے بعد

اور کیا چاہتا ہے کہ شکار سامنے آئے۔

بیٹی کے سوکھے چہرے میں آج پانی پڑتے ہی

اس کی نسوانیت جاگ اٹھی۔ جھنجھلاہٹ کے

ساتھ اسے چنتا بھی ہونے لگی۔ اس نے

باہر نکل کر کئی بار پکارا۔ اس کی آواز میں

اتنا ادراک کبھی نہ تھا۔ اسے کئی بار گمان ہوا

کہ بھوندو آ رہا ہے۔ وہ ہر بار سڑک کے اندر

دوڑ آئی۔ اور آئینے میں صورت دیکھی کہ

کچھ بگاڑ نہ آ گیا ہو۔ ایسی دھڑکن اور ایسی

الجھن اس کی انو بھوتی سے باہر تھی۔

بیٹی ساری رات بچھونے کے اسٹائل میں

پڑی رہی۔ جیسے جیسے رات بھیگتی تھی اس

کی شنکا تیور ہوتی جاتی تھی۔ آج ہی اس نے

ناستو کیا جیون کا آنند جانا تھا۔ اور آج ہی

یہ بپتی۔

پربھات کال وہ اٹھی۔ تو ابھی کچھ اندھیرا

ہی تھا۔ اس رتجگے سے اس کا جسم شکن اور

ساری دیہہ آلسی ہو رہی تھی۔ رہ رہ کر اندر

سے ایک لہر سی اٹھتی تھی۔ اور آنکھیں بھر بھر

آتی تھیں۔

ادھر کسی نے کہا۔ ارے بیٹی۔ بھوندو

رات پکڑا گیا۔ (باقی آئندہ)

پرکاش اشتہارات کے لئے ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ ایک دفعہ اشتہار دے کر آزمائش کیجئے

کرشن کے جیون کا ایک ورق

کنس بدھ اور یادو فیڈریشن کی پنر ستھاپتی

گوردھن میں کیسا تٹ سنسکار کے بعد سری کرشن متھرا آئے۔ دیکھا کہ کنس ریدھنی متھرا کے تخت پر قبضہ کر چکا ہے۔ یادو برادری نے رواج کے مطابق اسے منتخب نہیں کیا۔ برخلاف اس کے کنس نے مگدھ کے راجہ جراسندھ کی دو لڑکیوں سے شادی کر لی ہے اور اسی کی مدد سے اس نے تخت پر قبضہ کیا ہے۔ نہ ہی برادری نے اسے اپنا راجہ چنا ہے۔ اور نہ ہی تخت پر قابض ہونے پر اس نے فیڈرل سیاسی یونین کو جاری رہنے دیا ہے۔ فیڈریشن نے اس کے پتا اگرسین کو اپنا راجہ تسلیم کیا تھا۔ لیکن فیڈریشن اور اگرسین دونوں اپنے فیصلہ کی تعمیل کرانے میں بے بس تھے۔ حالت یہ تھی کہ یادو ایک ایسے لاویہ کے ماتحت تھے۔ جو باہر کے راجہ کا مقرر کردہ تھا۔ یہ سب ان کی باہمی نااتفاقی کا نتیجہ تھا۔ کنس کا دادا ہوک اور ایک اور سیاسی بزرگ اکرور دو پارٹیوں کے لیڈر تھے۔ جو کنس کے مقابلے میں بھی متحد نہ ہو سکیں۔

یہ اوسر جانتے ہوئے کرشن متھرا آئے۔ پالیٹکل لیڈری برظاہر یہ ہے کہ کنس کی حکومت کے سامنے کی طرح کمزور تھی۔ اس نے بنا لی دیکھی۔ کہ وہ خودساختہ خودمختار راجہ جس قسم کے مظالم چاہتا ہے۔ یادوؤں پر کرتا ہے۔ لیکن یادو چپ چپ ان تمام مظالم کو برداشت کئے جاتے تھے۔ کارن یہ کہ وہ خانہ جنگی میں مصروف تھے۔ اہوک اور اکرور کی خانہ جنگی ہی اس تمام مصیبت کے لئے ذمہ دار تھی۔ اکرور کے اختلافات کو رفع کرنے کے لئے کرشن نے ایک عجیب تجویز سوچی۔ اہوک کی لڑکی کی شادی اس نے اکرور سے کرا دی۔ اس طرح دونوں پارٹیوں کا اتحاد ہو گیا۔

کرشن اب اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ ہر طرح کسی طرح کنس کا خاتمہ کیا جائے۔ کیونکہ جب تک کنس زندہ ہے۔ تب تک وہ جراسندھ کی مدد سے سنگھ کی پنر ستھاپتی کو ناممکن بنا دے گا۔ سنگھ یادوؤں کا پران تھا۔ ان کی پولیٹیکل ترقی ہو سکتی تھی۔ تو سنگھ کے ہی آدھین۔ ہو سکتی تھی جراسندھ کی سلطنت کے زیر اثر آزادی سے یہ ان کی قدرتی خواہش مفقود ہو رہی تھی۔

لیکن سوال یہ تھا کہ کنس کو مارا کیسے جائے اس کام کو کون اپنے ذمہ لے؟ عین ممکن تھا کہ اس واقعہ سے تازہ مصیبت پیدا ہو جائے کرشن نے اس خوفناک کام کی سرانجام دہی

اپنے ذمہ لی۔

جراسندھ کی تقلید میں کنس بھی اپنی حفاظت کے لئے نامی پہلوان ملازمت میں رکھتا تھا۔ ایک دن کرشن نے کنس کے ایک نامی پہلوان چنور سے کشتی لڑنا منظور کر لیا۔ ایک اور نے بلرام کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ کنس کے پربندھ میں اکھاڑہ تیار کیا گیا۔ راجہ اپنے پہلوانوں کی بہادری اور فن کشتی پر نازاں تھا۔ لیکن مقابلہ پر کرشن اور بلرام تھے۔ جو فن کشتی کے ماہر تھے۔ کنس ان ہتھیاروں کو خفیہ چالوں سے بھی بے خبر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ میرے راستہ میں بھاری رکاوٹ ہیں۔ در حقیقت کشتی رکھائی ہی اس نے تھی۔ اس نے اپنے پہلوانوں کو خفیہ ہدایات دے رکھی تھیں۔ کہ اگر ہو سکے تو اپنے مدمقابل کا خاتمہ ہی کر دینا۔ لیکن کرشن اور بلرام کی طاقت کا غلط اندازہ لگانے کی وجہ سے اس کی تدبیریں ناکام رہیں اور اسی کی خواہش کے عین برخلاف کشتی کا نتیجہ رہا۔ ایک ہی داؤ کے بعد کرشن نے اپنے اور بلرام نے اپنے مدمقابل کو چاروں شانے چت گرا دیا۔ جو چالیں انہوں نے اپنے شاہی مخالفوں کے قتل کی چلیں۔ وہ ناکام ہوئیں۔ لیکن کنس کی یہ خواہش کہ کشتی کا خاتمہ انسانی اموات سے ہو۔ پوری ہو گئی۔ کیونکہ اس کے دونوں پہلوان کشتی میں مارے گئے۔ پہلوان کنس کے پشت و پناہ تھے۔ ان کی موت سے وہ بہت متاثر ہوا۔ کرشن نے کنس کا کام تمام کرنے کے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ کنس کا بھائی اس نے اپنے بھائی کی مدد کو بڑھا۔ کرشن نے بار مار کر اسے بھی جہنم رسید کر دیا۔

کرشن اس کشتی کا لیڈر تھا۔ اس نے تاج اگرسین (کنس کے پتا) کے سر پر رکھ دیا۔ تمام مجمع اس کے حق میں تھا۔ کیونکہ اس کے ماتحت سنگھ کی خوشحالی کی توقع تھی۔ اس طرح اگر کنس کے آدمیوں کی طرف سے بغاوت کا کوئی امکان تھا۔ تو وہ بھی فوراً دور ہو گیا۔ کیونکہ حکومت آخر اسی خاندان میں ہی رہی۔

تعلیمی زندگی کے بعد کرشن کی یہ پہلی فتح تھی جو فیڈریشن معروف تھی۔ اس نے اسے نئی زندگی دی۔ یادو اس کی دانائی اور بہادری کی طفیل اپنی کھوئی آزادی کو پا سکے۔

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

ٹوکیو میں ویدک دھرم پرچار

۲۳ جون کو میرا دوسرا لیکچر اورینٹل کلچر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام وسیدا یونیورسٹی ہال میں دو بجے سے چار بجے شام تک ہوا۔ یونیورسٹی ہال کچھا کچھ حاضرین سے بھرپور تھا۔ بلکہ باہر برآمدوں میں بھی لوگ کھڑے تھے۔ مسٹر واٹ نیرس سے پرنسپل حیدرآباد کالج جو جاپان کے طریق تعلیم کا مطالعہ کرنے آئے ہوئے ہیں، بھی موجود تھے۔ نیز میرے مشرق آلمٹر لینٹری جو اٹلی دیش کا ایک بڑا سیاح ہے۔ اور کئی برس ہندوستان میں رہ کر ہمالیہ کی چوٹیوں اور گفاؤں میں جا کر یوگی لوگوں سے ست سنگ کرتا رہا ہے۔ وہ بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر شری مسیادا پروفیسر لٹریچر ٹوکیو یونیورسٹی جو ایک مشہور عالم اور ممبر آف امپیریل اکیڈمی ہیں۔ لیکچر کا جاپانی میں ترجمہ کرنے پر مقرر ہوئے تھے۔ میرا مضمون "بھارت کی کلچر کا دنیا پر اثر" تھا۔ میں نے اپنے مضمون کے چار حصے کئے۔ ہر ایک حصہ پندرہ منٹ میں ختم کرتا۔ اس کے بعد پروفیسر مذکور اس کا ترجمہ جاپانی زبان میں کر کے سنا دیتے۔ تاکہ جو لوگ انگریزی سمجھنے والے نہیں تھے۔ وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں پھر میں دوسرے حصے کو بیان کرتا۔ تب وہ اس کا ترجمہ کرتے۔ اس طرح دو گھنٹے میں لیکچر ختم ہوا۔

تمام پروفیسر طلباء اور سامعین اس لیکچر سے بہت خوش اور متاثر ہوئے۔ میں نے پہلے حصے میں بتایا کہ بھارت نے زمانہ سلف میں چین، کوریا، جاپان اور وسط ایشیا کو اپنی تہذیب، فلسفہ اور دھرم سے منور اور متاثر کیا۔ اس پر کئی عالموں کے اقتباس پیش کئے۔ ساتھ ہی ایران، روم اور مصر کے متعلق بھی حوالے دیئے۔ دوسرے حصے میں بتایا کہ بھارت کی موجودہ حالت کیا ہے۔ پولیٹیکل لیڈروں اور پادریوں نے خود غرضی اور تعصب کی حالت میں غلط پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔ اور اس کی تاریک تصویر دکھایا ہے۔ یہ ان کی کم فہمی یا بد نیتی اور خود غرضی کی وجہ سے ہے۔ تیسرے حصے میں میں نے بتایا کہ اصلی بھارت کیا ہے؟ اس میں میکس مولر، ڈان مشرڈ وغیرہ اور یورپین عالموں کی رائے پیش کر کے بتایا کہ یہ رنگ بھی کالا ہے جو ینگ انڈیا نے کرتی پرستی کے لئے بھارت کے کرتبوں کا مطالعہ کر کے کس حسرت سے بھارت پر فریفتہ اور مفتون ہو رہے ہیں۔ چوتھے حصے میں میں نے بتایا کہ اگرچہ ہندوستان اب غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اور بقول خود غرض مستشرقان وحشی اور غلاموں کا ملک ہے مگر پھر بھی اس نے اپنے گئے گذرے زمانہ میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور جیسے شاعر، ونل سفر یگانہ زمانہ، جگدیش چندر بوس جیسے عالم و ماہر علم نباتات اور مہاتما گاندھی جیسے روحانیت، تپ، تیاگ اور سچائی و قربانی کے پتلے پیدا کئے ہیں۔ کہ جن کے سامنے یورپ اور امریکہ کے طلباء حق و علماء اپنا سر جھکاتے اور ان کے درشنوں سے مستفیض ہونا فخر سمجھتے ہیں۔ اور ان کی گفتگو اپنے کان میں داخل ہونا باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ اس لئے جب ایسے تاریکی کے زمانے میں بھارت ایسے گیانی اور قربانی سے امریکہ اور یورپ کو سچائی اور دھرم کی روشنی دے سکتا ہے۔ تو کیا اس نے زمانہ سلف میں جبکہ ہندوستان کا جھنڈا غیر ممالک میں لہراتا تھا۔ ان کی روحانیت کا علم نہ دیا ہوگا؟

یہ لیکچر جاپان کی پبلک نے بہت غور کے ساتھ سنا اور سنجیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ اس کے بعد چائے اور ریفریشمنٹ سے ہمارا ستکار کیا۔ اور بڑے پریم اور عزت کے ساتھ تالیوں کی گونج میں ہمیں رخصت کیا۔

اس سے پہلے یونیورسٹی کی عالیشان عمارت ہوسٹل، لائبریری اور تمام اچھے کمرے دکھائے۔ اور اپنی یونیورسٹی کا نصاب تعلیم پیش کیا۔ میں اس نصاب کی خصوصیات کو اپنی کتاب آئینہ جاپان میں درج کروں گا مگر اتنا کہنے سے رک نہیں سکتا کہ جس قدر جاپان نے صنعت و حرفت اور تجارت میں ترقی اس تھوڑے سے عرصہ میں کر دکھائی ہے۔ یہ اسی کے نصاب تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کاش! کہ ہماری قومی یونیورسٹیاں اور قومی سکول بھارت کے نوجوانوں کو نوکری اور ملازمت کی بیڑیوں سے چھڑا کر دنیا کی دیگر اقوام کے ہم پلہ بنا سکتے۔ لیکن ہم تو پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ اور اپنی چار دیواری سے باہر نکلنا نہیں چاہتے۔

جاپان میں مرتک سنسکار

پچھلے دنوں ۱۴ جون کو مسٹر شانتی سروپ منیجر ناراین داس کی استری کا دیہانت ہو گیا۔ اس کے مرتک سنسکار میں مجھے شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ تقریباً تیس چالیس ہندوستانی اور اتنے ہی جاپانی بھائی اس سنسکار میں شامل تھے۔ یہاں جاپانی لوگ بھی مردے جلاتے ہیں۔ ایک صندوق پر مردے کو ڈال دیا گیا۔ تین بدھ مت کے بھکشو بدھ مذہب کے مطابق اپنے منتر پڑھ کر پالی بھاشا میں کچھ منتر پڑھتے رہے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ وہ پہلے کی رسم کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں جو یونانی سنسکار کا دستور ہے کہ جو مُردہ جلایا جاوے۔ پھاوڑے اور دوسرے اوزار کا چلانا ہندو مت کا پہلا بدھ مت کے مشنری اسی پر گفتگو چھیڑتے اور پالی بھاشا میں منتر پڑھتے رہے۔ اس کے بعد ختم کر کے پھر صندوق کا منہ بند کر دیا گیا اس پر ریشمی کپڑا ڈال دیا گیا۔ اور پھولوں سے لادا گیا۔ جس موٹر میں وہ رکھا گیا۔ وہ بہت سجایا ہوا تھا۔ نانا پرکار کے پھول اور ہار اور پارچات ریشمی سے اسے سجایا گیا۔ باقی تمام سندھی اور جاپانی لوگ موٹروں میں بیٹھ کر ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے کچھ سامگری اور گھی اور سنسکار وغیرہ بھی ساتھ لے لی تھی۔ جب شمشان بھومی میں پہنچے۔ تو وہاں ایک کمرہ میں صندوق رکھ دیا گیا۔ وہاں ہمیں بتایا گیا۔ کہ یہاں آگ جلانے کا حکم نہیں۔ مردے کو اندر کمرہ کے صندوق سمیت لے جاتے ہیں۔ اور بجلی کی مشین سے دس منٹ کے اندر مردہ خاکستر ہو جاتا ہے۔ اس لئے صندوق کا منہ کھول کر گھی اور سامگری اس میں ڈال دی گئی اور اسے بند کر کے ہم نے سنسکار کے منتر منو رتھا نتیکشی سنسکار پڑھ دیئے۔ اس کے بعد پھر تینوں بدھ مت مشنریوں نے اپنی کتاب سے پالی بھاشا میں منتر پڑھے۔ اس کے خاتمہ پر سندھی بھائیوں نے گیتا سے کچھ شلوک پڑھے۔ پھر جب جی نے کچھ شلوک پڑھے۔ جس کوٹھڑی میں صندوق ڈالا گیا تھا۔ اس کی چابی منتظم شمشان بھومی نے استری کے پتی کے حوالے کر دی۔ اور کہہ دیا کہ کل چھ بجے آ کر راکھ اور ہڈیاں اٹھا لے جانا۔ اندر سے جانے سے پہلے صندوق کے سامنے ایک چھوٹے سے برتن میں دھوپ کا پاؤڈر رکھا گیا۔ اور تھوڑی سی آگ کی چنگاڑی بھی رکھی تھی۔ ہر ایک جاپانی چٹکی بھر دھوپ چنگاڑی میں ڈالتا اور صندوق کے آگے ماتھا جھکا دیتا تھا۔ ان کی دیکھا دیکھی سندھی بھائیوں نے بھی ویسا ہی کیا۔ گویا یہاں مُردے بجلی کی طاقت سے جلائے جاتے ہیں آگ بالکل نہیں جلانے دیتے۔ مردہ جلانے کے لئے ڈاکٹر سرکاری کا پرمٹ لینا پڑتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں زہر سے کوئی موت تو نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر مردہ کا معائنہ کرتا ہے۔ اگر شک ہو تو اسے پوسٹ مارٹم کرنے کا اختیار ہے۔ دوسرے دن ایشور کے صفات پر ہم نے ہون کرایا تھا۔

جو بجلی کے ذریعہ مردہ جلانے سے بدبو پیدا نہیں ہوتی۔ کئی سندھی لوگ تو راکھ اور ہڈیاں سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ کئی جاپانیوں کے ہڈی استھان میں رکھ دیتے ہیں۔ جب کوئی ہندوستانی بھارت جاوے تو اس کے ہاتھ بھیج دیتے ہیں۔ تاکہ وہ گنگا کے ارپن کر دے۔

جاپانیوں کے رسم و رواج ابھی تک ہندوؤں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ بلکہ شادیوں میں بھی ہندو دانہ رسم و رواج جاری ہے۔ اگرچہ اب مغربی تہذیب ان رسومات کو دور کرتی جاتی ہے:

دھرت جیمنی ویدک مشنری حال وارد جاپان

روس کی بال سبھاؤں کا پروگرام

روس کی بال سبھاؤں کا پروگرام یہ ہے:

(۱) چوہے اور سفوف کی جڑیں اکٹھی کرنا۔ (۲) چمڑا، ہڈیاں اور شیشہ وغیرہ کا سامان کرنا۔ (۳) کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنا۔ (۴) جنگلی پھل اکٹھے کرنا۔ (۵) ٹہنیاں اور پتوں کے ٹکڑے وغیرہ اکٹھے کرنا۔ اور پودوں سے کسی قسم کی کھاد حاصل کرنا۔ سبق کو کام لیا جاتا ہے۔

ہر ایک لڑکے کو سال بھر میں کم از کم دس کلو گرام اکٹھا کرنا ہوتا ہے۔

(۶) واٹر لیس سیٹ اور لاؤڈ سپیکر بنانا۔ سکولوں میں اگلے سالوں میں ۵۰ ہزار وائرلیس سیٹ تیار کرنا۔ ایک ایک پبلک شام میں ۔۔۔ جہاں لاؤڈ سپیکر نہ ہو۔

(۷) کھیت میں پیدا ہونے والے اناج میں سے بیج کے لئے عمدہ دانے چھانٹ کر رکھنا۔

(۸) کھیتوں میں کھاد دانے کے لئے راکھ اکٹھا کرنا۔ ہر ایک جماعت کو سال بھر میں دو ٹن راکھ اکٹھی کرنی چاہیئے۔

(۹) سبزی ترکاری اور فصل کو خراب کرنے والے جانوروں کا ناش کرنا۔ ہر ایک لڑکے کو ہر سال ایسے دس جانوروں کا ناش کرنا چاہیئے۔ ایک پھل دار پودے اور دس سبزی کی بیلوں پر سے حشرات الارض کو دور کرنا۔ دس جنگلی چوہوں اور پانچ چوہوں کو پکڑنا یا مارنا چاہیئے۔

(۱۰) ان حشرات کے تباہ کرنے والے پرندوں کے لئے گھونسلے بنانا۔ ایسے دس ہزار لاکھ گھونسلے بنانا۔ تاکہ پرندے آ کر ۔۔۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سے دریا میں جانوروں کو مارنے میں مدد دیں
(۸) پانچ سال میں پانچ ہزار ہر بندر لنگی
حفاظت کے بال منڈل۔ پرندوں کے پانچ
ہزار گھونسلے اور مرغی کے بچوں کے لئے
پانچ ہزار گھر بنانا جس کے گھر میں دو مرغیاں
(۹) ہر ایک کسان
(۱۰) پانچ سال میں اس پودے لگا کر بڑھانا
کے ذریعہ تیار کردہ ۲/۱ ۔ کروڑ
بن سپتیوں کے جنگل کھڑے کرنا ۔
(۱۱) ان پڑھوں کو لکھنا پڑھنا سکھانا۔ ہر
ایک جماعت کو چاہیے کہ وہ اپنے علاقہ میں
کسی عورت یا مرد کو ان پڑھ نہ رہنے دے
(۱۲) پانچ لاکھ گھروں میں کھٹمل۔ پسو۔ مکھی
وغیرہ مارنا۔ ہر ایک جماعت کو دس گھر
صاف کرنا چاہیے۔ اگر پانچ برس کے
اس پروگرام کو پورا کریں۔ تو دس چار لاکھ
من اناج نقصان دہ کیڑوں سے بچایا گیا
اور گوشت بھرے اور کس کن جوڑے
کن جوڑے"
اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کی بال
سبھاؤں کا پروگرام کتنے سیوا بھاؤ کا ہے۔ بھارت
کے بالک اور ان کے سنگٹھن اس سے بہت
کچھ لابھ اٹھا سکتے ہیں ۔

...گردی ہو گئی ۔
مندرجہ بالا مقامات پر صرف منڈی
کو چھوڑ کر اس سے پیشتر کبھی آریہ سماج
کا پرچار نہیں ہوا ۔ (شکلا نند)

آنند کا کرشن نمبر – آئندہ جنم اشٹمی کی
تقریب میں اخبار آنند لاہور کے کارکنان
نے بڑی شان سے باتصویر کرشن نمبر نکالنے
کا فیصلہ کیا ہے۔ قیمت فی کاپی سہہ ہوگی۔
زین دیال آچاریہ مینیجر اخبار آنند لاہور۔

پہاڑی ریاستوں میں آریہ سماج کا پرچار

گڑھوال پرانت میں پرچار کرنے کے
پشچات شری سوامی دیانند جی ورکت آریہ
آشرم جوالاپور میں ۱۷ جون کو واپس آئے۔
چونکہ ان سے گڑھوال جاتے سمے گڑھوال پرچار
کے بعد اس سال کلو پہاڑ جانا اور راستہ
میں پہاڑی ریاستوں وغیرہ میں پرچار کرنا
نشچے ہوا تھا۔ اس لئے ۲۰ جون کو ہم لوگ روانہ
ہو کر سہارنپور و انبالہ چھاؤنی ہوتے ہوئے
۲۶ کو چنڈی گڑھ اسٹیشن پر ریل سے اتر
کر بیچ پور جینیوں کے گورو کل میں پہنچے اور
گورو کل کے ادھشٹھاتا شری منی کشن چند
جی مہاراج نے پیار سے آدر ستکار کیا۔ سائیں کال
کی سندھیا سمے گورو کل کے سمست برہمچاری
اور ادھیاپک گن کی سبھا میں شری سوامی دیانند
جی کا برہمچریہ اور ودیا ادھیین کے گنوں پر
دیاکھیان ہوا اور بھجن بھی ہوئے ۔
اگلے دن منی جی سے دیدک دھرم سناتن
پر خوب واد وواد ہوتا رہا۔ سائیں کال کو سنی
ماجرہ آریہ سماج میں پہنچے۔ اور راتری کو
بازار میں ایک بھگ دو گھنٹہ سوامی جی کا دیاکھیان
و بھجن ہوئے ۔
۲۹ کو روپڑ پہنچے ۔
۳۰ کی راتری کو آریہ سماج میں سوامی جی
کا دیاکھیان و بھجن ہوئے ۔
۲ جولائی کو بجون گرام میں جنتا کو اکٹھا
کر کے راتری کو سوامی جی کا اپدیش اور بھجن ہوئے
۳ جولائی کو پہاڑی ریاست نالہ گڑھ
پہنچے۔ یہاں آریہ سماج کا آج تک کوئی دیاکھیان
نہیں ہوا۔ شریمان لالہ فتح چند جی بی اے
جج ریاست کے پربندھ سے راتری کو بازار
میں سوامی دیانند جی کا دیاکھیان و بھجن ہوئے
خوب حاضری تھی ۔

اگلے دن دوپہر کو استریوں میں دو تین گھنٹہ
سوامی جی کا دیاکھیان بھوت پریت اور جھوٹے
دیوی دیوتاؤں کے کھنڈن منڈن پر ہوا۔ شہر
کی بہت سی استریاں اپستھت تھیں۔ راتری
کو پہلے دن کی طرح بڑی حاضری میں دیاکھیان
شروع ہوا لیکن زور کی بارش ہونے سے بند
کرنا پڑا ۔
۸ جولائی کو جوگھون پرانٹ پر گرد و نواح کے
گرام کے لوگوں کو سوچنا کرا دی گئی تھی۔ کہ
راتری کو بھجن اور دیاکھیان ہونگے ۔
راتری کو دیہات کے برہمن و راجپوت جمع
ہوئے۔ اور بہت سے مسافر دوکاندار
بھی موجود تھے۔ اس مجمع میں بھجن و دیاکھیان
سوامی دیانند جی کے ہوئے ۔
اگلے دن کنڈ گرام میں راتری کو سوامی
جی کا دیاکھیان اور بھجن ہوئے ۔
سوار گھاٹ و ارکی خانہ ہوتے ہوئے
۹ جولائی کو پہاڑی ریاست بلاسپور پہنچے۔
شریمان مہاشہ سری چند تحصیلدار ریاست
نے ہمارا آدر ستکار کیا۔ اور شری رنگ جی کے
مندر کے سامنے چبوترہ پر دو روز سوامی دیانند
جی کے دیاکھیان ہوئے ۔
۱۲ کی رات کو ڈھیر میں جو ریاست سوکیت
کی ایک تحصیل ہے پہنچے۔ ایک دیاکھیان میاں
ہری سنگھ تحصیلدار کی موجودگی میں بازار
میں راتری کو ایک بجے کے لگ بھگ تک ہوا
اور بھجن بھی ہوئے۔ لوگوں سے بازار بھرا
ہوا تھا ۔
۱۳ کو سوکیت راجدھانی میں پہنچے۔ سورج
کنڈ میں ڈیرا جمایا۔ اس جگہ کوئی باقاعدہ
دیاکھیان نہیں ہوا ۔ لیکن سورج کنڈ میں ہی
ریاست کے تحصیلدار میاں سری رام سنگھ اور

کلکٹر صاحب اور دیگر محکمات کے کلرک رہتے ہیں
ان سب میں دونوں روز صبح شام دیاکھیان کے
روپ میں اور بھجنوں کے روپ میں پرچار ہوتا
رہا۔ تحصیلدار صاحب اور صدر قانونگو نے ہمارا
خوب آدر ستکار کیا ۔
۱۷ کو سوکیت سے چل کر ونداسر ہوتے ہوئے
۱۹ کو آریہ سماج ریاست منڈی میں پہنچے۔ دو
روز دیاکھیان اور بھجن سوامی دیانند جی کے
بازار میں ۶ بجے سے ۸ بجے تک ہوئے حاضری
خوب ہوتی تھی۔ تیسرے روز بازار میں بوجہ
بارش دیاکھیان نہ ہو سکا۔ کیول آریہ پرشوں کو
سماج مندر میں اکٹھا کر کے آریہ سماج کے کارکنوں
دردھ رہنے کے لئے اپدیش دیا گیا۔ اور آریہ
سدھانتوں پر شنکاؤں کا اتر دیا گیا ۔
۲۲ کو منڈی سے چل کر ۲۷ کو سنی کرن پہنچے
۲۸ کو دیہاتیوں اور پنڈوں میں الدی دت
پنڈت کے پربندھ سے ایک سبھا کر کے شاستری اور
دلت ادھار پر دیاکھیان دیا۔ پنڈے شاستری اور
دلت ادھار کے کام کے ساتھ ہمت رکھتے ہیں۔
ورودھ نہیں کرتے ۔
۳۰ جولائی کو کلو پہنچے۔ آریہ سماج
کے ساپتاہک ستسنگ آٹھ نو ماہ سے بند
تھے۔ اور اس ورش سالانہ جلسہ کرنے کا بھی
کوئی وچار نہ تھا۔ منتری پردھان اور سبھا
سدوں کو بلا کر پریرنا کی گئی ۔
۲ اگست اتوار کو ساپتاہک ستسنگ
ہوا۔ ہون و پیار تھا کے پشچات سبھا سدوں
کو آپس کا پرماد تیاگ کر آریہ سماج کے کاریہ کو
انت کرنے کا اپدیش دیا گیا۔ اور سالانہ جلسہ
کرنے کے لئے منتری جی پر زور کہا گیا۔ چنانچہ
آریہ سبھا سدوں نے اس ورش اتسو منانا سویکار
کر لیا۔ اور ۳ اگست انترنگ سبھا کر کے ۲۸
۲۹ و ۳۰ اگست سالانہ جلسہ کے لئے مقرر
کر دیں۔ جس کی سوچنا منتری مہودے نے
دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو باقاعدہ بھیج

تمام سہولتیں

سدھ کلپ مکر دھوج (رجسٹرڈ)

اعضائے رئیسہ کی کمزوری، بد ہضمی، دمہ، تپ دق، سوزاک
آتشک، ریرح اور سج کی بیماریوں اور مستورات کی دیگر
تکالیف کا تیر بہدف علاج ہے ۔
۴۰ گولی کی ایک شیشی قیمت دس روپیہ

موسم گرما کیلئے تین اعلیٰ اکسیریں

سدھ آیوودانز ڈسارسپریلا

دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے موسم گرما کیلئے اچھے
بہترین دوائی ہے۔ لگاتار استعمال سے سوزاک، پیشاب
مثانہ اور گردہ کی بیماریاں، جڑ سے دور کرتا ہے ۔
۱۶ اونس کی بوتل دو روپیہ ۔

سنہ ۱۹۵۳

بیشمار سندات

امرت ملا کا تیل

دماغی کام کرنے والوں کی گرمی دور کرنے اور دماغ کو طاقتور
کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا تیل ہے۔ اس کا استعمال قوت
حافظہ کو بڑھاتا۔ سفید بالوں کو سیاہ کرتا اور انسان کی طاقت
بڑھاتا ہے۔ قیمت ۸ اونس کی بوتل دو روپیہ ۔

قائم شدہ سنہ ۱۹۱۵ء

دی مدراس آیورویدک فارمیسی لمیٹڈ۔ مدراس

بانی:- آیوروید رتن پنڈت ڈی۔ گوپال آچاریلو
مینیجر وی رگھوپتی بی اے بی ایل

پوسٹ بکس نمبر 151

تار کا پتہ :- KALPAM

Digitized by eGangotri

سواستھ رکشا

ملیریا بخار ــ اور ــ اس کا علاج

موسم کی تبدیلی پر آب و ہوا وغیرہ میں خرابی ہونے پر جو بخار آتے ہیں۔ اُنہیں ملیریا یا موسمی بخار کہتے ہیں۔ برسات میں قدرتاً ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس پر اگر خراب پانی یا خراب خوراک کا استعمال کیا جائے۔ تو موسمی بخار ہونا تعجب کی بات نہیں برسات میں کوڑا کرکٹ۔ کیچڑ۔ کائی۔ پتوں آدمی والا پانی پینے سے معدہ خراب ہو کر بخار پیدا ہوتا ہے۔ جن جگہوں برسات میں گندہ اور کوڑا کرکٹ سڑتا ہے۔ وہاں مچھر مکھی آدمی اور کیڑے جلدی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ویسی جگہوں پر رہنے سے بخار ضرور ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دیہات میں ملیریا بہت ہوتا ہے۔ کیونکہ دیہات کے چاروں طرف کوڑا کرکٹ کھاد وغیرہ بہت سڑتے ہیں علاوہ ازیں جن جگہوں میں مچھر مکھی زیادہ ہوں وہاں بھی ان کے کاٹنے سے ملیریا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے چاہئے۔ کہ موسم برسات میں اور اس کے بعد بھی ایسی بری جگہوں پر نہ رہیں۔ اگر رہنا پڑے۔ تو کوڑا کرکٹ وغیرہ کو جلا دیں۔ اور نمی بھی نہ رہنے دیں۔ خشک جگہ پر رہیں ؛

موسمی بخار میں سر میں درد، بدہضمی، بدن میں درد بیہوشی یا کمزوری ہوا کرتی ہے۔ بخار یا تو پالا لگ کر چڑھتا ہے یا ویسے ہی گرمی سے چڑھ آتا ہے۔ پالے کے بخار میں ٹمپریچر بڑھتی ہی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۰۵ - اور ۱۰۶ ڈگری تک اور کبھی کبھی ۱۰۷ ڈگری تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ موسمی بخار میں بخار کا زور گرمی کے موسم کی گرمی کی وجہ سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے ٹمپریچر بڑھنا زیادہ تشویش کا باعث نہیں۔ بخار چڑھ چکنے کے بعد ۳-۴- یا پانچ گھنٹے بعد جسم پر پسینہ آتا ہے۔ اور بخار اُتر جاتا ہے۔ لیکن اتر جانے پر بخار کے کارن موجود ہیں۔ تو پھر چڑھ جاتا ہے۔ اس بخار کی پانچ قسمیں ہیں ؛

(۱) معیادی بخار۔ یہ ایک طرح سے ٹائیفائڈ ہے۔ لیکن اس موسم کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اس میں نات پیت کا زیادہ زور ہوتا ہے۔ بخار کی زیادہ گرمی کی وجہ سے مریض بکتا ہے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اندیشہ نہیں آتی اور پسینہ نہیں آتا۔ بخار لگاتار سات یا دس یا بارہ دن تک رہتا ہے۔ معیاد کے بعد پسینہ آتا ہے اور بخار ٹوٹتا ہے۔

(۲) سنتت بخار۔ یہ چوبیس گھنٹے میں دوبارہ چڑھتا ہے۔ اور دوبارہ ہی اُتر جاتا ہے۔ بعض اوقات دن میں دوبارہ اور رات میں بھی دوبار چڑھتا ہے اور اُترتا ہے ؛

(۳) روزانہ بخار۔ یہ روز چڑھتا ہے اور اُتر جاتا ہے ؛

(۴) باری کا بخار۔ یہ تیسرے دن آتا ہے یعنی جس دن بخار آئے۔ اس سے اگلے دن نہیں آتا اور اس سے اگلے دن پھر آتا ہے۔ بخار کا زور تین چار گھنٹے رہتا اور پھر پسینہ آ کر اُتر جاتا ہے۔

(۵) چوتھیہ۔ یہ دو دن کا وقفہ دے کر چڑھتا ہے۔ یا درمیان میں دو دن ہوتا ہے اور اس سے پہلے اور پیچھے کے دن نہیں ہوتا۔ جن لوگوں کو ان پانچوں قسم کے بخار میں سے کوئی ہوتا ہے۔ تو ان کے تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ جس سے خون میں پیلا پن اور کمی آ جاتی ہے۔ اس سے بچنے کے لئے پہلا کام یہ کرنا چاہئے۔ کہ جسم میں گندہ مادہ اکٹھا نہ ہو۔ اس کے لئے کم از کم ایک ہلکا جلاب لے لینا چاہئے۔ جس سے مریض کو چار پانچ دست کھل کر ہو جائیں۔ اور جسم ہلکا ہو جائے نرم جلاب کے لئے یہ نسخہ بڑا مفید ثابت ہوا ہے۔ بعض میں اس کی صرف ایک خوراک سے ہی بہت فائدہ ہوگا۔ نسخہ یہ ہے :-

سناء کی پتی پانچ تولہ۔ سونف تین تولہ۔ کالا دانہ سو تولہ۔ بڑی ہرڑ کی چھال ۳ تولہ۔ سیندھا نمک ۲ تولہ ؛

ان سب کو کوٹ پیس اور چھان کر رکھ لو۔ پھر ڈیڑھ پاؤ نیموں کے رس میں ۶ ماشہ املتاس کا گودہ ڈال دو۔ جب گودا اس میں گھل جائے۔ تب نیموں کے رس کو کسی صاف کپڑے سے چھان لو۔ اس چھنے ہوئے رس میں اوپر رکھا ہوا چورن حسب ضرورت ۶ ماشہ یا ۸ ماشہ ملا کر مریض کو سوتے وقت کھلاؤ اور اوپر سے گرم پانی یا گرم دودھ نصف سیر پلا دو۔ اس سے علی الصبح ہی ۳-۴ دست ہو کر معدہ صاف ہو جائے گا۔ اور جسم ہلکا ہو جائے گا۔ یہ بہت مزیدار چٹنی بن جاتی ہے۔ جسے سب رگ خوشی سے کھا لیتے ہیں ؛

جلاب کے بعد ذیل کا کاڑھا پلانا چاہئے۔ اس کاڑھے کے لگاتار دو تین دن صبح شام پلانے سے بخار کا نام بھی نہ رہے گا ؛

ترپھلا ۶ ماشہ۔ نیم گلو ۱۰ ماشہ۔ کرڑوا چرائتہ ۳ ماشہ۔ پدینہ ایک ماشہ تلسی کا پتر ایک ماشہ۔ پت پاپڑا ... ستغی ساتھ والنے۔ مصری کا سوار ... یہ ایک پوری خوراک ہے۔ ایک ... ضرورت کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ ... سب کے کسی برتن میں ڈیڑھ پاؤ ... کر اٹکا دیں۔ جب نصف پانی رہ ... تو اتار کر چھان کر نیم گرم پی لیں اور ڈھک کر سو جائیں۔ اس سے خوب پسینہ ... بخار اُتر جائے گا ؛

اسی طرح شام کو کاڑھا تیار کر کے ... تین دن کے پلانے سے ہی اندر ... چوتھیہ بخار وں کا آنا بالکل بند ہو جاتا ... علاوہ ازیں ان بخاروں میں لیموں ... تلسی ادرک کی چائے بنا کر پلانا بھی اچھا ... اور مفید ہے ؛

ــــ : ــــ

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

(۱) آریہ سماج فورٹ سنڈیمن کا اکیسواں جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ اگست کو ہوگا۔ اس اوسر پر شری سوامی سربدا نند جی ... پنڈت رامچندر جی شاستری مہوپدیشک ... لیشپال جی سدھانت النکار ستا تک گروکل کانگڑی۔ پنڈت رام گوپال جی ... مہانو بھاؤں کے آنے کی آشا ہے ؛

(۲) اب ہفتہ داری ستسنگ بھی کافی رونق لگی ہے۔ سبھا سدوں کے باری باری سے اُپدیش ہوتے ہیں۔ سوادھیائے کا شوق بڑھ رہا ہے۔ سندھیا اگنی ہوتر بھی کرائی جاتی ہے ؛

(۳) انترنگ سبھا کے ایک اجلاس میں نئے منتری کا چناؤ ہوا۔ لالہ آتما رام جی ... سینئر کلارک ایم ای ایس سابق اپ پردھان نے منتری کی ذمہ داری سنبھالی۔ اور لالہ کیول رام کو اپ پردھان منتخب کیا گیا ؛

(۴) آریہ یووک سبھا نے اچھوت ادھار اور ہندی پرچار کی طرف عملی قدم اٹھایا ہے۔ چنانچہ آریہ سماج میں نائیٹ سکول کھول دیا گیا ہے۔ جس میں چاروں وغیرہ کو آریہ بالکوں کو ہندی پڑھائی جاتی ہے۔ سہاشہ پران ناتھ جی یہ سب کام بڑی گرمی اور جوش سے کرتے ہیں ؛

(برج لعل آپ منتری)

ــــ : ــــ

پرچہ کا ش میں اشتہار دینے سے آپ کو کس قدر فائدہ ہوگا یہ تجربہ ہی بتا دیگا فوراً اشتہار دیکر تجربہ کریں ؛

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا جیون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے

زکام کو نابود کرتا ہے

ٹیدق کو دفع کرتا ہے

قیمت ۴۰ تولہ عہ

۲۰ ” ” ۸

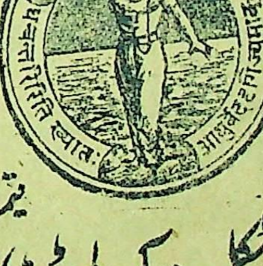

بڈھے۔ جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے ؛

قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں ؛

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ بیلا رام اینڈ سنز رنگ محل۔

راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس

” ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار

سری نگر (کشمیر) گوراج شری سیندر ناتھ وید شاستری شری گوند آیوروید ک اوشدھالیہ

کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار ؛

سماجک جگت

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا پاریوارک سمیلن اور سہبھوج

آریہ سماج وچھووالی کی طرف سے ۹۔ اگست اتوار کو گرودت بھون میں آریہ پریواروں کا ایک سمیلن ہوا۔ جس میں پانچ سو سے زیادہ آریہ بھائی، بہنیں اور بال بچے سمت ہوئے سہبھوج سے پہلے بہتر ہے سب نوجوانوں کا سنسکار کیا گیا۔ آریہ پریواروں کی منڈلیاں گرودت بھون کے وسیع احاطہ میں پر سیر دار تالاب کرتی ہوئی دکھلائی دیتی تھیں اور ایک دوسرے سے پریچے ہو کر آنند پراپت کر رہی تھیں۔

۱۲ بجے سہبھوج کی گھنٹی بجی۔ اور سب آریہ بھائی بہنوں سے ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ جب سب لوگ اپنے اپنے استھانوں پر بیٹھ گئے۔ لاؤڈ سپیکر کے ساتھ گراموفون ریکارڈ بجا کر اپستھت جنتا کو آنندت کیا گیا۔ بھوجن ایک بجے پروسا گیا۔ اور دیکھ کر استریاں بھی کھانا پروسنے میں سہائتا کر رہی تھیں۔ نہائت خوشی ہوتی تھی۔ سب استری پرشوں کو ایک پنکتی میں کھانا دیکھ کر ایسا پرتیت ہوتا تھا کہ مانو ایک ہی آریہ پریوار مل بیٹھ بھوجن کر رہا ہے۔ سہبھوج کے دوران میں گراموفون برابر بجتا رہا۔ سہبھوج کے پشچات سمیلن کی کارروائی مہاشہ گوپال داس جی کے جادو کے کھیلوں سے شروع ہوئی۔ انہوں نے مداری کے کرتب دکھا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بچے ان کے کرتب دیکھ کر سمہ سمہ پر تالیاں بجاتے تھے۔ بعد ازاں دس برش کے بالک مشرت کمار نے جلترنگ سے لوگوں کو آنندت کیا۔ شریمتی سبھدرا دیوی آپ نے ایک بھگتی رس میں رنگا ہوا آتم گیت گایا۔ جس کو سن کر لوگ عش عش کرنے لگے۔ شری جیت بلی کے بھتیجا ہونے CLARIONET سے

نہائت مدھر گایا۔ اس کے بعد شری یت ٹھاکر دت جی ویدا درت دہالانے آریہ سماج کے سہایتا ہاک ست سنگ کو سرپر یہ بنانے کے سمبندھ میں چند تجاویز رکھیں۔ اور ان پر کچھ وار تالاپ ہونے کے بعد سب رنگوں کا گروپ فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد نہائت دلکش سینما کی تصاویر دکھلائی گئیں۔ تصاویر اتنی مذاقیہ تھیں کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے تھے۔ دھنیاد کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ نر ناری اور بچے آپس میں چہ میگوئیاں کرتے تھے کہ ایسا پاریوارک سمیلن پھر کب ہو گا؟

(ہر بھگوان منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

آریہ سماج گورو کل سکشن شملہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گورو کل سیکشن شملہ کا سالانہ جلسہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جلسہ کے موقع پر شری سوامی سروانند جی مہاراج۔ سوامی ستیا نند جی مہاراج۔ سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ آچاریہ رام دیو جی مہاراج۔ پنڈت چموپتی ایم اے۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ مہاشہ کرشن جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک منتری تھا مہاشہ سدرشن رام جی بھجنیک کے پدھارنے کی آشا ہے۔ آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے کہ ٹھیک وقت پر پدھار کر ان مہاتماؤں کے اپدیشوں سے لابھ اٹھا دیا۔

(ٹھیک چند منتری آریہ سماج شملہ)

آریہ سماج لودیانہ کے سماچار

(۱) شدھی ۲۷ جولائی کو آریہ سماج مندر میں ایک جنم کی یون یوتی کو شدھ کر کے ودیاوتی نام رکھا گیا۔

(۲) پنر بواہ – ۲۸ جولائی کو مہاشہ رام جی داس اگروال جین کا بدھوا بواہ سرسوتی دیوی اگروال کنیا سے سماج ہذا کی نگرانی میں ہوا۔

دہلی پر چار۔ شری سوامی گنگا گری جی مہاراج کی کتھا ۳۰ جولائی تک رہی۔ متواتر دس دن دھرم پرچار ہوتا رہا۔

(۴) جاتی پرویش – ۲۹ اگست کو ایک چرم کار دلت بھائی کا جاتی پرویش سنسکار ہوا۔ پنڈت وشنو دت جی سناتک اور منتری اندر ماسٹر کیشیال جی نے اپدیش دیا۔

(۵) نگر کی رتن سبھا کے آدھین ۷۔ اگست کو آریہ سماج مندر میں پریتا سرگیان چند جی کا پربھاو شالی ویاکھیان ہوا۔ سماج مندر حاضرین اور ودیارتھیوں سے بھرا ہوا تھا۔ پربھاو اچھا رہا۔ (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

جلیندھر شہر میں زبردست دھرم پرچار کی دھوم

۲۷ جولائی کو شری پنڈت رام دیال جی شاستری دولت کراڑ سے سنگھ جی بھجن اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب پدھارے اور ایک روز پرچار کیا۔ جس میں آتما دیو نے نفرت سماپتی کے چھینٹے دئیے۔ آریہ سماج کے سبھا سدوں کے دل میں دھرم پرچار کی لگن اتپن ہو گئی۔ اور انہوں نے گیتا کی کتھا سات روز تک سننے کا نشچے کیا۔ شاستری جی کی کتھا سننے کا فائدہ تھا کہ حاضرین خوب متاثر ہوئے تھے۔ کتھا سے پہلے ٹھاکر داس سنگھ جی کے بھجن ہوتے رہتے تھے۔ دن میں استریوں میں بھی پرچار کرایا گیا۔ آریہ گھروں میں درزانہ ہون کی پرتھا بھی شروع ہو گئی ہے۔ کئی سنسکار بھی کرائے گئے۔ غرض

اس وقت ہماری سماج کو اتحاد کی اچھی ہے اچھی سماج سے کم نہیں۔ روزانہ پریوار کی سنگیں، آریہ کمار سبھا کی سقایتیں۔ سماج مندر میں اکھاڑہ والے وغیرہ کا کام پینا سکرا سب جیل پال شری شاستری جی ٹھاکر جی کی بدولت ہے۔ جس کے لئے ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیواد کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر ویدپرچار کے سالانہ ممبر بنانے کے علاوہ ۲۵ روپے نقد ویدپرچار کے واسطے اکٹھے کر کے شاستری جی کو دئیے گئے۔

(رام پرکاش منتری آریہ سماج جلیندھر)

آریہ کنیا پاٹھشالہ دھوچک

دھوچک ضلع گوجرانوالہ میں ایک عرصہ سے ہمارا آریہ کنیا پاٹھشالہ قائم ہے۔ اس وقت تک ایک ادھیاپکا کام کرتی رہی ہے اب دوسری کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمارے پاس دھن نہیں۔ آریہ بھائیوں کو ہماری دھن سے امداد کرنی چاہیئے۔ (دھرم پال منتری آریہ کنیا پاٹھشالہ دھوچک ضلع گوجرانوالہ) ؛

کوہ مری میں ویدک دھرم پرچار

کوہ مری نواسیوں کی خوش قسمتی ہے کہ پچھلے دنوں میں یہاں آریہ سماج کے پربدھ ودوان پنڈت تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور ان کے منوہر ویاکھیانوں سے یہاں خوب امرت ورشا ہوئی

مندرجہ ذیل امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

مایوس مریضوں کے لئے مژدہ!

جو صاحب مدت سے بیمار ہیں اور علاج کرتے کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ وہ ہمارے صلاح کریں۔ تپ دق۔ گنٹھیا۔ ناسور۔ مرگی۔ رسولی۔ شوگر۔ سنگرہنی۔ بھگندر جو کہ بغیر آپریشن نکالی جاتی ہے۔ کرانک بخارات۔ سوزاک۔ آتشک۔ بواسیر۔ سنگرہنی۔ نامردی۔ عورتوں، مردوں اور طالب علموں کے پوشیدہ امراض اور عورتوں کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اولاد نہ ہوتی ہو یا بالکل لڑکیاں ہی ہوتی ہوں ان سب کا مکمل علاج کیا جاتا ہے اور شدھ عالیہ کی مجرب ادویات کی فہرست درخواست کرنے پر مفت ملے گی۔ بذریعہ ڈاک مشورہ کیجئے یا اپنا گھر آنا چاہئے۔

المشتہر: منیجر شری بھارت آیورویدک اوشدھالیہ گوال منڈی۔ گوبند نواس۔ لاہور

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ اس گئے گزرے وقت میں بھی حقیقت علم جیوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ لکھ کر بھیج دیجئے۔ پس ہم آپ کو آئندہ سال بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ دیگا یا کس ذریعہ سے دولت ملے گی روزگار کب ملیگا۔ ملازمت ترقی جائیداد ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ۔ تندرستی بیماری مقدمہ دراز کا سفر مقدمہ امتحان میں کامیابی شادی۔ زمین جائیداد کا سکھ کیسا رہیگا۔ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دینگے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ علم جیوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے

جناب لالہ ہری پرشاد صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں۔ "آپ سے جو برش پھل منگوایا مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہوئیں"

پروفیسر جوتش پوسٹ بکس ۷۲۔ لاہور

رسالہ مارتنڈ لاہور کا کرشن نمبر

آنند کند بھگوان کرشن چندر جی کے جنم دن کی تقریب پر رسالہ مارتنڈ لاہور کا کرشن نمبر بڑی شان و شوکت سے شائع ہوگا۔ جو کتابی صورت میں ۲۰×۳۰ سائز کے کم از کم ۸۰ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ کرشن نمبر میں سہ رنگی آرٹ پیپر پہ فوٹو بلاک کی پانچ بہت ہی منوہر تصاویر ہونگی۔ اس کے علاوہ بہت سی تصاویر بھی ہونگی۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ اس میں ہندو دھرم کے مشہور ودوانوں سنیاسیوں اور دیش کے پرچینیتاؤں کے مضامین شائع ہونگے۔ گویا مارتنڈ کا کرشن نمبر اپنی شان کا بڑھیا ہوگا۔ ایسے شاندار نمبر کی (جیسا کہ ہم نکال رہے ہیں) قیمت اگر ایک روپیہ رکھی جاتی تو بھی بجا ہے لیکن دیش کے پرچار کیلئے اسکی قیمت صرف ۲ ؎ رکھی گئی ہے کرشن پریمی بہت جلدی آرڈر بھیج دیں۔

[illegible] مارتنڈ لاہور

Digitized by eGangotri

ہی۔ سب سے پہلے شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے ایک ہفتہ تک منوہر کتھا کی جس سے گوجری فناسی ایجنٹ پرسن ہو گئے۔ اس کے بعد مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر اور کچھ عرصہ بعد شری پنڈت منسا رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ شری پنڈت بلدیو جی شاستری ویدانت وسانکھ تیرتھ اور پنڈت دیدیال جی تشریف لائے۔ ان تمام مہانوبھاوں کے گوجری میں کئی اعلیٰ ویکھیان ہو چکے ہیں۔ جن سے گوجری کی جنتا کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔

گوجری سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱ اگست کو ہونے والا ہے۔ کئی پرسدھ ودوانوں اور سنیاسیوں کے تشریف لانے کی آشا ہے۔ (لالہ جیت رام منتری آریہ سماج گوجری)

شوک سماچار۔ ۲۸ جولائی کو شری بھان لالہ مرلی دھر جی آپ پردھان آریہ سماج خان پور کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ مرحومہ اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور ایک نوجوان بالک چھوڑ مری ہیں۔ ہمیں مہاشہ جی کے ساتھ پوری ہمدردی ہے (شانتی پرکاش آپ منتری آریہ سماج خان پور)

آریہ سماج ظفر وال

جیسی کہ ۲۶ اساڑھ کے اخبار پرکاش میں تشریف کی گئی تھی۔ عین اس کے مطابق یہ سماج ۱۳ اساڑھ کو رجسٹرڈ ہو گئی۔ اور اس کا پہلا ہفتہ واری جلسہ تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد ۶ بجے سماروہ سے شام کے وقت منعقد ہوا۔ جس میں ہون یگیہ کے بعد بھجن گائے گئے۔ پھر سب آریہ بھائیوں نے مل کر سندھیا کی۔ اس کے بعد ماسٹر گردھاری لال نے پرارتھنا کرائی۔ اور سب سے پہلے پریم پورک اپیل کی کہ سب بھائی اس طرح ستسنگ میں شامل ہوا کریں۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد کاروائی سماپت ہوئی۔

(۲) ۱۳ اساڑھ کو بھی دوپہر کے وقت ۳ بجے کماروں کا سنگٹھن کیا گیا۔ چنانچہ ۲۵ کماروں کی حاضری میں آریہ کمار سبھا ظفر وال کا چناؤ اس پرکار ہوا:۔

پردھان مہاشہ دیو بھوشن جی۔ اپ پردھان مہاشہ رام ناتھ جی۔ منتری مہاشہ ہنسراج جی۔ اپ منتری مہاشہ رام ناتھ جی۔

سیکنڈ .... لائبریرین مہاشہ دیویندر ناتھ جی۔ کپتان مہاشہ ترلوک ناتھ جی۔ اسسٹنٹ کپتان مہاشہ کیشب دیو جی۔ اس سبھا کا ہفتہ واری اجلاس ہر سوموار ہونا مقرر ہوا ہے (گردھاری لعل آریہ)

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کے سماچار

(۱) سا پتاہک ستسنگ بڑے اتساہ سے اور کافی حاضری میں ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ویدک بھی۔ اب پتریاں بھی ویدک ستسنگ میں بھاگ لیتی ہیں۔

(۲) استری سماج کی بنیاد بھی پتریوں نے رکھ دی ہے۔

(۳) ویدک کتھا بھی اس سپتاہ سے آرمبھ ہو جاوے گی۔

(۴) ہندی پرچار کے لئے برہمچاری دھرم دت جی ودیارتھی اپدیشک ودیالیہ کی سیوا حاصل کی گئی ہے۔ ڈیڑھ ماہ خوب ہندی کا پرچار کیا جاوے گا۔

(۵) یہاں بھی پاٹھشالہ کے لئے ادھیاپک کی ضرورت ہے۔

جھوک اُترا میں سناتنی پنڈت کی درگت۔ اگنی دت منتری آریہ سماج جھوک اُترا کا خط ملا کر ایک سناتنی پرچارک چمن لال بھیمن اپدیشک سناتن دھرم سبھا آریہ سماج سے مباحثہ کرنا چاہتے تھے ہم پہنچیں۔ اتفاق سے پنڈت پربھو دت جی و مہاشے آتم دیو جی اپدیشک یہاں آئے ہوئے تھے۔ ان دونوں کو ساتھ لے کر ہم رس بھی وہاں پیدل پہنچے۔ شاستر ارتھ کا وقت بھی تھا۔ جاتے ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو گئے۔ اسی چمن لال نے کوٹ چھٹہ میں ایک دفعہ شرارت کی تھی۔ جس کی وجہ سے وہاں کے سناتنیوں نے اسے سنسر کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اور سیوک سے اس کی بات چیت ہوئی تھی۔ اس میں چمن لال نے آریہ سماج پر یہ دوش لگایا۔ کہ آپ کے گرو دکا اپدیش ہے۔ کہ یدی کوئی تم پر ایک بھی اعتراض کرے۔ تو تم اس پر دس جھوٹے جڑ دو۔ جب ثبوت مانگا گیا۔ تو نہیں ملا۔ اب پھر جھوک اُترا میں شاستری بنا مانگا۔ تو پنڈت جی لگے منہ چھپانے۔ آخر بوریا بستر باندھ کر چل دیئے۔ اور پلیٹ فارم پر آریہ سماج کا پرچار ہوا۔ (نوکرچند آریہ سیوک کوٹ چھٹہ)

آریہ سماج رنگون کا مندر اور دھرم شالہ

آریہ سماج رنگون کے سبھی مندر کو اور وسیع کرنے اور یاتریوں کے لئے آریہ دھرم شالہ بنانے کا کام زور شور سے شروع ہے اس کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ لیکن برہما کی آرتھک دشا تجارت کی شتھلتا کی وجہ سے دہر کے کاروباریوں کے راستے میں بادھک ہے اس لئے برہما اور ادا آریوں کے ایڈکت بھارت کے پریمی پیارت اور ادارہ دیشوں کے آریوں کو ہماری آرتھک سہائتا کرنی چاہئے۔ مندر کے لئے جو دان پراپت ہوا ہے اسکی سوچی ذیل ہے کار ۹ اپریل ۱۹۳۱ء کے خاتمہ تک ۱۹۱۵ روپے مسز آتمارام ۱۰۰ روپے ڈاکٹر راجا رام ناتھ ۴۰۰ روپے۔ کمر ۱۲۵ روپے۔ ڈاکٹر تقرچند ۱۰۱۔ لالہ سیوارام ۱۰۰۔ ٹھاکر سنگھ ۳۰۰۔ ٹھاکر پتی راج سنگھ ۳۰۰ روپے۔ ٹھاکر بیاراج سنگھ ۱۶۰۔ ٹھاکر رام پرشاد سنگھ ۱۷۱ روپیہ۔ بابو ۲۵۹۔ مسٹر دلیپ راج ولبھ ۲۰۱۔ ڈاکٹر امر چند ۲۰۱۔ پنڈت مکند لال شرما ۵۱۔ ڈاکٹر ایچ ایل چیبر ۲۵۔ مسٹر ڈی آر شرما ۱۰۰۱۔ ذیل کے اصحاب نے جمع کرکے دیا:۔ رائے صاحب ڈاکٹر گوبند رام ۱۶۵ روپے پنڈت سدت رام ۳۴۴۔ مسٹر ڈی ایم بعد ۴۴ روپے بابو نند گوپال ۵۸ روپے

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
نمبر ۸۶
بھگوانس عرق عشبہ مرکب
مصفی خون، خارش، پھوڑا، پھنسی، آتشک، ناسور، گنٹھیا، بدن کے سفید و سیاہ داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں بھی یہیں مل سکتا ہے۔
تمام ہندوستان بھر میں مشہور
خوشبو کی لپٹیں لانیوالی
ہون سامگری
دھوپ سلگندھت
نرخ ہون سامگری بند ڈبیوں میں فی سیر گیارہ آنہ ۱۱/
کھلی فی سیر ۱۰/
نرخ سگندھت دھوپ بند ڈبوں میں فی سیر ایک روپیہ آٹھ آنہ
کھلی فی سیر ایک روپیہ ۴/
بھگوان پنساری راولپنڈی شہر
نوٹ:۔ ہمارے ہاں ہر قسم پنساری کی اشیاء یات نسخہ جات سب مل سکتے ہیں

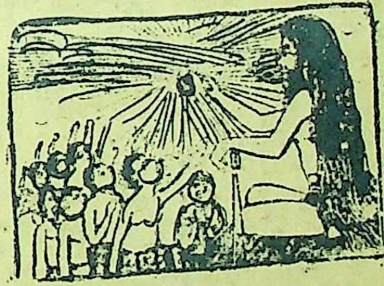

آج سے پہلے جو منتر ۲ روپیہ میں ملتا تھا۔ اب پندرہ دن تک مفت روانہ کیا جائیگا یہ منتر دنیا کے جادو، منتر تنتر اور جوتش کے کرشموں سے ہے اس کو استعمال کرنے سے ہر خواہش کی تکمیل ہوگی۔ مثلاً روزگار میں فائدہ، مقدمہ میں کامیابی، اولاد کا ہونا، امتحان میں پاس ہونا، حسب منشاء ملازمت ملنا۔ جس کو چاہنا، قابو میں کر لینا۔ ہر قسم کے مرض سے نجات حاصل کرنا۔ اور دور کے ممالک کا حال چند لمحات میں معلوم کر لینا، خوبصورت پری وغیرہ کو قابو میں کر لینا، احتلام کے مرض سے نجات پانا، مردہ روح سے گفتگو کرنا، شاہی دربار میں عزت پانا وغیرہ وغیرہ کے اس کے استعمال سے ہر قسم کی مشکل سے نجات ملتی ہے جس کام کو شروع کیجیئگا۔ یقیناً کامیابی حاصل ہوگی۔ اور فتح ہوگی یہ منتر صرف پندرہ دن کے لئے مفت دیا جائے گا۔ اس معیاد کے گذرنے کے بعد فی منتر کی قیمت دو روپے ہوگی۔ اور تین کی پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ ڈاک محصول دس آنہ + یاد رہے۔ کہ منتر ایک پشت تک کا حال بتائے گا۔ دوسری پشت سے ہم ذمہ دار نہیں۔ جھوٹا ثابت کرنے والے حضرات کو پندرہ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اطلاع کے خواہش مند مرد اور عورت دونوں اس منتر کو منگائیں۔
دت اینڈ کمپنی نمبر ۱۶۳/۱ مسجد باڑی سٹریٹ (ڈاکخانہ بیڈن اسٹریٹ) کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اہنسا

مہاتما گاندھی کے وچار

ستیہ اور اہنسا کا مارگ جتنا سیدھا ہے اتنا ہی مشکل بھی ہے۔ تلوار کی دھار پر چلنے کے سمان ہے۔ نٹ لوگ جس رسی پر ایک نگاہ رکھ کر چل سکتے ہیں۔ ستیہ اور اہنسا کی رسی اس سے بھی پتلی ہے۔ ذرا بھی غفلت ہوئی کہ نیچے گرے۔ ہر لمحہ سادھنا کرنے سے ہی درشن ہو سکتے ہیں۔

لیکن ستیہ کے مکمل درشن جسم کے ذریعہ نہیں ہو سکتے۔ اس کا صرف خیال ہی کیا جا سکتا ہے۔ ناموت دھرم کا ساکشات کار ہونا ممکن نہیں۔ اس لئے جذبۂ عقیدت کا اظہار تو کرنا ہی ہوتا ہے۔ ان سے جگیاسو کو اہنسا ملی۔ میرے راستے میں جو مصیبتیں آئیں۔ انہیں میں برداشت کیوں یا ان کے لئے جن کا ناش کرنا پڑے ان کا ناش کرتا جاؤں اور اپنا راستہ طے کر لوں۔ جگیاسو کے سامنے یہ سوال آیا۔ اس نے سمجھا کہ اگر ناش کرتا چلا ہے تو وہ راستہ طے نہیں کرتا۔ بلکہ جہاں تھا۔ وہیں رہتا ہے۔ اگر مصیبتوں کو برداشت کرتا ہے۔ تو آگے بڑھتا ہے۔ پہلے ہی ناش میں اس نے دیکھا کہ جس ستیہ کو وہ کھوج رہا ہے۔ وہ باہر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اپنے اندر ہے۔ اس لئے جیسے جیسے ناش کرتا جاتا ہے۔ ویسے ویسے وہ پیچھے رہتا جاتا ہے یعنی ستیہ سے دور ہٹتا جاتا ہے۔

چور ہمیں ستاتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے ہم انہیں مارتے ہیں۔ اس وقت وہ بھاگ تو گئے۔ لیکن کسی دوسری جگہ جا کر چھاپہ ڈالا۔ دوسری جگہ بھی ہماری ہی ہے۔ اس طرح ہم ایک اندھیری گلی میں جا کر ٹکرائے۔ چوروں کی شرارت بڑھتی ہی گئی۔ کیونکہ انہوں نے تو چوری کو کرتویہ مان لیا ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ اس سے اچھا تو یہ ہے کہ چوروں کی شرارت برداشت کر لی جائے۔ ایسا کرنے سے چور کو سمجھ آ جائیگی۔ اتنا برداشت کرنے سے ہم سمجھیں گے کہ چور ہم سے مختلف نہیں ہے۔ ہمارے لئے تو سب ہمارے سگے ہیں۔ رشتہ دار ہیں اور دوست ہیں۔ انہیں سزا نہیں دی جا سکتی۔ لیکن اکیلے شرارت کا برداشت کرتے جانا بھی اچھا نہیں۔ اس سے بزدلی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس سے ہم نے اپنا ایک اور دھرم سمجھا کہ اگر چور ہمارے بھائی بند ہیں۔ تو ہمیں ان کے اندر بھی ویسا ہی خیال پیدا کرنا چاہئے یعنی ہمیں انہیں اپنانے کے لئے ذرائع سوچنے کے لئے تکلیف اٹھانی چاہئے۔ یہ اہنسا کا مارگ ہے اس میں سراسر دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ مستقل مزاج بننا پڑتا ہے۔ اور اگر ایسا ہو جائے۔ تو چور ساہوکار بن جاتا ہے۔ اور ہمیں ستیہ کے زیادہ صاف درشن ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم دنیا کو دوست بنانا سیکھتے ہیں۔ ایشور کی ستیہ مہما اور بھی زیادہ نظر آنے لگتی ہے۔ تکلیفیں سہتے ہوئے بھی شانتی اور سکھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہماری جرأت اور ہمت بڑھتی ہے۔ ہم شاسوت اور اشاسوت کے بھید کو زیادہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کرتویہ اور اکرتویہ کا وچار رکھتے ہیں۔ غرور اور تکبر کافور ہوتا ہے۔ عاجزی بڑھتی ہے۔ پری گرہ کم ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے اندر کا میل روز بروز کم ہونے لگتا ہے۔

آج ہم جس معقول چیز کو دیکھتے ہیں۔ یہ اہنسا صرف وہی نہیں ہے۔ کسی کو کبھی بھی نہ مارنا تو اہنسا ہے۔ لیکن خیالات کی ذرا سی پراگندگی بھی ہنسا ہے۔ حسد کرنا ہنسا ہے۔ کسی کا برا چاہنا ہنسا ہے۔ جس کی دنیا کو ضرورت ہو اس پر قبضہ رکھنا بھی ہنسا ہے۔ لیکن یوں تو ہم جو کچھ کھاتے ہیں۔ اس کی بھی دنیا کو ضرورت ہے۔ جہاں ہم کھڑے ہیں وہاں سینکڑوں لطیف کیڑے پڑے ہوتے ہیں۔ اور وہ گھبراتے ہیں۔ یہ جگہ ان کی ہے۔ تو کیا آتم ہتیا کر لیں؟ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ خیالات میں جسم کی ہر طرح کی لاگ لپیٹ کو چھوڑ دینے سے آخر جسم بھی ہمیں چھوڑ دیگا۔ یہ امور چھت سروپ ہی ستیہ نارائن ہے۔ اس طرح کے درشن بے صبری سے کرنے نہیں پراپت ہوتے۔ جسم ہمارا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہمارے پاس کسی کی امانت ہے۔ اور اسے امانت سمجھ کر اس کا استعمال کریں۔ اہنسا کا راستہ طے کرتے جائیں۔

مجھے لکھنا تو تھا آسان لیکن لکھ گیا ہوں مشکل تاہم جس کسی نے اہنسا کا تھوڑا سا بھی وچار کیا ہوگا۔ اسے اس کے سمجھنے میں کوئی مشکل نہ ہوگی۔

اتنا سب سمجھ لیں کہ اہنسا کے بغیر ستیہ کی کھوج غیر ممکن ہے۔ اہنسا اور ستیہ اتنے ہی ہم وابستہ ہیں۔ جتنے کہ کسی سکے کے دو طرف یا چکنی چکری کے دو پہلو۔ ان میں کون سا الٹا اور کون سا سیدھا ہے؟ پھر بھی اہنسا کو ہم سادھن مانیں اور ستیہ کو سادھیہ سادھن ہمارے اپنے ہاتھ کی بات ہے۔ اسی سے اہنسا پرم دھرم کہی گئی ہے۔ اور اسی سے ستیہ پرمیشور ہوا۔

سادھن کی فکر کرتے رہیں۔ تو سادھیہ کے درشن کسی نہ کسی روز کر ہی لیں گے۔ بس اتنا نشچے کیا کہ بیڑا پار ہوا۔ ہمارے راستے میں جو شکست آویں۔ اور بیرونی نگاہ سے ہماری خواہ کتنی ہار ہوتی نظر پڑے۔ لیکن پھر بھی عقیدہ نہ ڈگمگاتے ہوئے ہم ایک ہی منتر کا جاپ کریں۔ جو ستیہ ہے۔ وہی ایک پرمیشور ہے۔ اس کے ساکشاتکار کا ایک ہی مارگ ہے۔ ایک ہی سادھن ہے۔ اور وہ ہے اہنسا اسے کبھی نہ چھوڑیں گے۔ جس ستیہ روپ پرمیشور کے نام پر یہ پرتگیا کی ہے۔ وہی اس کے نبھانے کی قوت عطا کرے۔ (نوجیون)

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں۔

343

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ آج کل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے اور ذرا سی خرابی ہوتے ہی اسے روک دیا جائے۔ تو صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں اناردانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے بچا کر رکھیگا کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سیپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے - جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں صحت - روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (م)

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں بھی کار دیکر وہ تشویش کو بڑھادیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

امرت دھارا ۳ لاہور

خط و کتابت و تار کا پتہ

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بچّوں کی طاقت بڑھانے والا ۸۲۷

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!
اپنے پیارے بچّوں کی حفاظت کیواسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں
لاہور ایجنٹ
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ٹی ایس
ڈاکٹر - ایس - کے برمن
لمیٹڈ
اسٹار
رجسٹرڈ
۲۱۹۸۴

پچاس سال کی مشہور ہندوستانی چیف دوائی

ملیریا کا دشمن
جوڑی تاپ (REGD)
جوڑی بخار و تلی کی دوا

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں
اسکی پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا جوڑی بخار چلا جاتا ہے۔ یہ خون کو صاف کرانے کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے اکڑا - چوتھیا بخار آرام ہوتا ہے اور اجابت صاف ہوتی ہے۔
قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ ۱۵ ڈاک محصول نو آنہ ۹
خورد نو آنہ ۹ چھ آنہ ۶

رنگ - رنگ

داد کا مرہم نیا خواہ کہنہ کیسی ہی داد خارش کیوں نہ ہو اس کے لئے بے نظیر ہے۔
قیمت فی ڈبیہ چار آنہ ڈاک محصول چھ ڈبیہ تک چھ آنہ ۶ نمونہ کی ڈبیہ دو آنہ ۲
نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں
ڈابر پرانے ملیریا بخار کی گولی (REGD) ہڈی میں سمائے بخار کو نکالتی ہے
اس میں کونین برائے نام بھی نہیں ہے۔ لرزہ کا بخار کہنہ ہو جانے پر بار بار آتا ہے اگر کم و زیادہ بخار رہتا ہے
ایسی حالت میں یہ دوا اپنا مجرب فائدہ دکھاتی ہے قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ ڈاک محصول چھ آنہ

نوٹ:- ہماری ادویات ہر مقام پر دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں بغرض کفایت ڈاک محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں
صندوق نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ:- بلیچ پیچہ اخبار - لاہور

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال) ۸۴۴

مکر دھوج قوت مردمی اور دماغی کو بڑھاتا اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت للعہ تولہ
ساری بدی لسہ سہ ایک بیشاب زہر ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۳ روپیہ سیر
سکھر اس انجن - یہ تمام بیماریوں نامردی - احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی طاقت ور دوائی ہے - قیمت ۱۶ روپے سیر
البلہ بند ہو یوگ مستوراتی بیماریوں جریان رحم سفید زرد سیاہ پانی آنا - چھاتی کمر پیٹ درد بے قاعدہ ایام ماہواری کی اصلی دوائی ہے۔
قیمت ۲ خوراک دو روپے - ملنے کا پتہ:-
جوگیش چندر: ایم اے ایف سی ایس (لندن)
مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)
SADHAN AUSHADHALYA
DACCA, BENGAL
برانچ: شیام بازار - کلکتہ

YOUR EYE ۸۴۸

کیا اسے کوئی تکلیف ہے؟
اگر ہے - تو سبلرز ویٹیس ہنی کا استعمال کیجئے
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین نہایت ہی بیش بہا علاج ہے - تندرستوں کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے ملسکتی ہے
لٹریچر مفت! سمتھ اینڈ کیمبل لاہور

بیروزگاروں کی ضرورت ۸۵۶

جو اصحاب ملازمت ایجنسی - سپروائزری ماسٹری وغیرہ وغیرہ کی کرنا چاہیں۔ فوراً چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر درخواست کا فارم طلب کریں۔
ہمارے قواعد کے مطابق جن اصحاب کو ملازمت ملیگی - اُن کو ایک صد روپیہ بطور ہرجانہ ہماری ایجنسی ادا کرے گی۔
منیجر سروس ایجنسی برنالہ (پٹیالہ اسٹیٹ)

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں ۸۴۱

بھیم سینی سُرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

جیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا معجون - پرانی کھانسی - تپدق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - دیر یہ قبض کو رفع کرتا ہے - طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی
برہمی بوٹی — عہ سیر - دنت منجن — ۸ فی شیشی
ست سلاجیت — عہ تولہ - سوچی پتر — مفت

پتہ:- گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

نمبر ۳۳ جلد ۲

कृण्वन्तो वि[illegible]

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

PRAK[illegible] LA[illegible]

قیمت [illegible] چار روپے [illegible]

کرن بی [illegible] نمبر ۳۲

۷ بھادوں سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۱ء ۶۔ دیانند آبد ۱۰۷

SUNDAY 23 AUG 1931

وید امرت

سرشٹھ ایشور

शंसा महामिन्द्रं यस्मिन्विश्वा आ कृष्टयः सोमपाः काममव्यन्। यं सुक्रतुं धिषणे विश्वतष्टं घनं वृत्राणां जनयन्त देवाः॥ ऋ० ३।४९।१॥

"دیو لوک سے پرتھوی لوک تک رہنیوالے دیوی شکتی سے یکت سوریہ چندر آدی سب دیو جس اتم کرم کرنیوالے اور آورک شترؤں کا ناش کرنے والے مہان پربھو کے لئے پرسدھ ایک دیو کا سامرتھ پرگٹ کرتے ہیں۔ تتھا جس کے آشرے سے رہ کر سوم رس کا پان کرنیوالے سب لوک اپنی منوکامنا تریپت کرتے ہیں۔ اس بڑے پربھو کے گنوں کا ورنن کر۔"

اس وید منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ منش کو مہاں پربھو کے گنوں کا ہی ورنن کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ ہر ایک کی گن ہیں۔ تو مہاں پربھو کے ہی ہیں۔ اور انہی گنوں کا انوکرن کر کے منش اپنے جیون اور آتما کو [illegible] ہو سکتا ہے۔ پرماتما کے بنا کسی اور کے گنوں کا ورنن کرنا یا ان گنوں کا اپنے جیون میں دھارن کرنا منش کو اس مارگ سے گرا دیتا ہے۔ جو اسے اپنے لکش کی طرف لے جانیوالا ہے۔ پرشن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مہاں پربھو کون ہے؟ اس کا اُتر وید منتر میں ہی دیا گیا ہے۔ کہ جس کا سامرتھ سوریہ چندر آدی لوک پرگٹ کرتے ہیں۔ (۲) جس نے سرشٹی رچنا کا کام بڑی اد بھت ریتی سے کیا ہے (۳) جو شترؤں کا ناش کرتا ہے۔ (۴) جس کی سدھی سرشٹھ کرموں کے لئے ہی ہے (۵) جس کے آشرے رہ کر دھرماتما لوگ اپنی سرشٹھ اکانکشائیں پوری کرتے ہیں۔ وہی سرو سریشٹھ مہاں سامرتھ شالی پربھو ہے۔ ناستکوں کا [illegible] ہوتا ہے۔ کہ دکھاؤ اپنا ایشور۔ جس کے نام کا جپ کرتے ہو۔ آستک بجا طور پر جواب دیتا ہے۔ کہ سوریہ چندر تارا منڈل جو آکاش میں [illegible] ایک نیم کے [illegible]

یہ کسی نیتا کے بنا نہیں ہو سکتے۔ جو انہیں نیم میں رکھ رہا ہے۔ وہی ایشور ہے۔ پھر یہ جو اد بھت سرشٹی کی رچنا ہے۔ اور رچنا کا یہ سلسلہ ایک خاص اصول کے ماتحت ہے۔ یہ بغیر کسی اپوروہ شکتی کے نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اپوروہ شکتی پرمیشور ہی تو ہے۔ پھر پرماتما ہی ہے۔ جس کی سدھی سرشٹھ کرموں کے لئے ہی ہے۔ ورنہ جن لوگوں کو ان کے مورکھ انیائیوں نے ایشور سے بڑھ کر درجہ دے دیا۔ ان کے کرموں کی پڑتال کی جائے۔ تو دیوتا تو کیا منش جاتی کے بھی نہیں پائے جائینگے۔ جو سدھی پرماتما کو ہے۔ وہ کسی منش کو نہیں ہو سکتی۔ اور پرماتما ہی ہے۔ جس کے آشرے میں رہ کر چیشٹا کرنے والے دھارمک گن اپنی اکانکشائیں پراپت کرتے ہیں۔ دھارمک لوگوں کی اکانکشا موکش پراپتی ہے۔ جو لوگ پرماتما کا آشرا چھوڑ کر منش یا پرکرتی کا آشرا اختیار کرتے ہیں۔ وہ آتما کی واستوک اکانکشا کو تریپت نہیں کر سکتے۔ پرکرتی کے آشرے میں اگیان اور اوّدیا کے اتیرکت بھلائی کی کوئی آشا نہیں۔ اور اگیان اور اوّدیا موکش تو کیا دلا سکتے ہیں۔ وہ تو منش کو نیچے ہی گرانے کا کارن ہیں۔ پس منش [illegible] چاہتا ہے۔ اپنے جیون کو [illegible] کرنا چاہتا ہے۔ تو سرو سریشٹھ پرماتما کے گنوں کو ہی اپنے جیون میں دھارن کرنا چاہئے۔ اور انہیں اپنے جیون میں [illegible]

کنیاؤں اور بال دِہواؤں کے لئے وروں کی ضرورت!

یوپی - سی پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں کیونکہ اس وقت اُن لوگوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آجتک آریہ سماج سندو جنتا کے دو ہزار آدمیوں میں سینکڑوں براہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آریہ سماج کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جیسے شادی کرنیوالوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔

بابو مہوا لال پرشاد منیجر شادی دفتر موڑھا نوالی نئی سڑک کانپور

آو شیکشا!

آریہ پتری پاٹھشالہ جاجکی کے لئے ایک یوگیہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو ادھیاپکا سندو دیوبل سے نیکت ہو وہ اپنا اصلی سرٹیفکیٹ امتحان پاس کرنیکا اور سرٹیفکیٹ کارگزاری کا بھیجدیں۔ آریہ شکشا سمتی کے مقرر کردہ نصاب کو یا پنجویں شریعی تک بخوبی پڑھا سکے۔ ۲۰ بھوگول بھارت و درش پنجاب ضلع آدی پڑھا سکے۔ ہندی دھرم شکشا ہون سندھیا آدی پڑھا سکے۔ آریہ آچار دو وہار رکھتی ہو کم از کم تنخواہ جو لینی ہو لکھکر بھیجدیں۔

منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ جاجکی ضلع گوجرانوالہ

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ بنگال

مکر دھوج قوت مردمی اور دماغی کمزوری کا دور اور مقوی جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت چار روپے تولہ۔

سناری بیدھی رسالہ سیذاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۶ اسیر۔

سکر کنسن ویریہ کی تمام بیماریوں نامردی احتلام اور تمام جسمانی کمزوری کی طاقتور دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ روپے اسیر۔

اپلہ بندھو لیک ستورا تی بیماریوں۔ جریان الرحم سفید۔ زرد سیاہ پانی آنا کمر یا پیٹ درد۔ بیقاعدہ ایام ماہواری کی اعلیٰ دوائی ہے۔ قیمت ۱۲ خوراک روپے ملنے کا پتہ:

جوگیش چندر داس ایم اے - ایل سی (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ

SADHAN AUSHADHALYA
DACCA (BENGAL)

برانچ - شیام بازار کلکتہ

YOUR EYE کیا آپ کی تکلیف ہے

اگر ہے تو سیلزونس پتی کا استعمال کیجئے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تریہدف ہی پسندیدہ علاج ہے۔ ... دل کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ لٹریچر مفت! سمتہ اینڈ کیمبل لاہور

پربھو پریم اور سداچار سمبندھی پستکیں

اشٹانگ یوگ پرکاش اردو ایک روپیہ - یم نیم آسن - پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگی اردو ۸ - ایشور پوجا اردو ۸ - ایشور ملاپ اردو ۲ - برہم وچار اردو ۸ - وچار درشن اردو ایک روپیہ - سورگ کی سیڑھی اردو ۱۲ - آریہ جیون اردو ۲ - بکتی سماستیہ گیان اردو ۸ - برہمچریہ (ویریہ رکشا) اردو ۸ - ستیہ بھرتی ہماشند ۱۰ - کرشنا چندر اودے ۶ - تتو مہتا رشی کی کتھا اردو ۸ - برہم شکتی ہندی ۴ - سورگ کی بھاتی ہندی ۴ - ویدک پرارتھنا ہندی ۱۰ - ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

کون ہے - جس کو فائدہ نہیں ہوا؟

فوراً اثر دکھلانے والی ۳۰ سال کی آزمودہ ادویات

بال سدھا

بچوں کو طاقتور، خوبصورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا - قیمت فی شیشی بارہ آنہ محصول ۹ آنہ۔

دراکشاسو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا، قبض، بلغم، کمزوری، کھانسی اور نیند نہ آنا دور کرتا ہے قیمت بڑی بوتل دو روپے - چھوٹی بوتل ایک روپیہ (خرچ)

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے۔ ہوشیار! کمیشن کے لالچ سے نقلی دوا نہ خریدیئے!

منگانے کا پتہ :- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی لوگ جگہ بجگہ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کرکے اُن سے سارا دن بھیک منگواتے ہیں اور اُن کو موٹا کھا کر اور کتاب لگر پھیرے اڑاتے ہیں - پرات پڑتے ہی اُنکو کوچوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ ایسا جب ہی ہوسکتا ہے۔ جب وہ اُن کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آجائیں۔ اور جو اناتھ اُن کو کہیں ملیں۔ اُن کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا لاہور کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ و پرکاش ہیں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ اس کے ممبر بنیں - اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ہمپرداے کا ہندو اس کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد و ضوابط اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم اُن لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہماری ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ اُن اناتھوں کو بھی جو اس سمہ اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑے ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لے لیا جائیگا۔ اور ان کو اچھی شکشا دیکر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرانند شرما

سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دید مندر راوی روڈ لاہور

ورکی آوشیکتا

ایک ... کے لئے جو اگروال جاتی سے ... آیو ۱۶ سال سندر ... گانے آدی میں بھی رچی رکھتی ہو ... ایسے ور کی ضرورت ہے ... کام کاج میں ... ماہوار ۲۰۰ سے ... جات پات توڑ کر بھی ... پتہ میں پورے حالات دیئے جائیں۔

... لالہ شام لعل ...

ضرورت

اشتہاروں کے لئے پرکاش ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اگر آپ کو "ور" کی یا "کنیا" کی ضرورت ہو۔ یا کنیا کے لئے "ور" "نوکری" "ودیالیہ" "پتری پاٹھشالہ" کے لئے ادھیاپک یا ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ تو بلا تامل پرکاش میں اشتہار دیں۔ نتیجہ سو فیصدی آپ کی حسب خواہش ہوگا۔ اجرت نرخ ... منیجر پرکاش لاہور

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی ہوئی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے!

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں۔ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل بیان ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزمائش کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی نمبر ۹۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

اگر آپ نے ابھی تک پرکاش میں اشتہار نہیں دیا۔ تو ایک بار آزمائش کیجئے فائدہ اٹھائیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

مسلمان ریاست میں دن دہاڑے ہندو کا قتل

بہاولپور میں ۵ اگست صبح کو لالہ کھلنداس نام ساہوکار اپنی دوکان پر بیٹھے سودا سلف کر رہے تھے۔ کہ ایک مسلمان نے انہیں کلہاڑی سے قتل کر دیا۔ قاتل نے بھاگنا چاہا۔ لیکن گرفتار کر لیا گیا۔ تھانہ کو لے جاتے ہوئے مسلمانوں نے پولیس کے سامنے اس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ قاتل علی الاعلان کہہ رہا تھا۔ کہ مسلمانو! چونکہ کافر کو قتل کرنے سے میرے کپڑے ناپاک ہو گئے ہیں۔ اس لئے مجھے نئے کپڑے لا دو۔ تاکہ جیل میں نماز پڑھنے پر وہ پلید نہ ہوں ؛

بھوک ہڑتال ختم

جدید مقدمہ سازش لاہور کے ملزمان نے جو بھوک ہڑتال شروع کر رکھی تھی۔ وہ دکلائے صفائی کے سمجھانے پر انہوں نے ۱۱ دن کے بعد ختم کر دی ؛

کشمیر کمیٹی اور قادیانی

امرتسر کے ایک جلسہ میں ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے حکیم سکندر خضر نے کہا :-

"کشمیر کے معاملہ کے سلسلہ میں ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کی باگ ڈور مرزا بشیر الدین محمود احمد کو دی گئی۔ یہ وہی مرزا ہے۔ جس نے فتح بغداد اور خلیفہ کی بیگم کو محلات سے باہر نکالے جانے پر گورنمنٹ کو مبارک باد کا تار دیا تھا۔ یہ ملک و قوم کا ہمیشہ دشمن رہا ہے۔ کشمیر کے مسلمانوں سے ہمدردی میں بھی اس کی چال ہے۔ نماز کرانے والے لوگ ہمیشہ کوئی نہ کوئی چال سوچتے رہے ہیں "؛

مسٹر لمائے کا مقدمہ

لکھنؤ کا تار ہے کہ مسٹر ایم این رائے کے مقدمہ میں ان کی طرف سے پیروی کے لئے جرمنی کا ایک مشہور وکیل جو یورپ میں اپنی قانونی قابلیت کے لئے مشہور ہے۔ عنقریب ہندوستان آ رہا ہے ؛

"سرکار سلام"

خبر ہے کہ باریسال جیل کے پولیٹیکل قیدیوں نے "سرکار سلام" کہنے سے انکار کر دیا۔ جو جیل کے قواعد کے مطابق افسر معائنہ کرنے کے لئے ہر ایک قیدی کو کہنا چاہیئے۔ ان قیدیوں کو کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا ہے ؛

کانسٹی ٹیوشنل وائسرائے

لارڈ ولنگڈن نے ہندوستان میں اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا۔ کہ میری خواہش ہے کہ میں ہندوستان کا پہلا کانسٹی ٹیوشنل وائسرائے بنوں۔ لیکن کانگرس کو گول میز کانفرنس میں شمولیت سے

سنسار کی گتی

گول میز کانفرنس اور کانگرس

گول میز کانفرنس کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے۔ تو اس کی پیدائش کانگرس کی تحریک ہے۔ اگر کانگرس قوم پرستانہ تحریک جاری نہ کرتی۔ اور اس کے لئے وہ بھاری قربانیاں نہ دیتی۔ تو گول میز کانفرنس کے عدم سے وجود میں آنے کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کانفرنس ہی نہ ہوتی۔ تو جو فرقہ پرست لوگ کانگرس کی قربانیوں کا ثمرہ اٹھانے کے لئے آ رہے ہیں۔ انہیں ملک کے روپیہ سے لنڈن کی منیا نیتیں اڑانا کیسے نصیب ہوتا ؛

حقوق کا جھگڑا کانگرس اور حکومت کے درمیان تھا۔ اس جھگڑے کے طے کرنے کے لئے کانگرس سے گول میز کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت سمجھی گئی۔ لیکن ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے۔ کہ کانگرس نے نہ پہلی کانفرنس میں شامل ہونا منظور کیا۔ نہ دوسری میں ہی شامل ہو رہی ہے ہونے کو پہلی کانفرنس بھی ہو گئی اور دوسری بھی ہو جائے گی۔ ہندوستان کا پہلی کانفرنس پر بھی لاکھوں روپیہ خرچ ہوا۔ اور دوسری پر بھی ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ فرقہ پرستوں کو مطمئن کرنے سے کانگرس مطمئن ہو جائے گی۔ کانگرس کے پرتی ندھی گول میز کانفرنس میں شامل ہوں یا نہ ہوں۔ اگر گورنمنٹ اس کانفرنس میں وہ کچھ دینا منظور کرے۔ جو کانگرس مانگتی ہے۔ تو کانگرس کی عدم شمولیت کی حالت میں بھی معاملہ سدھر سکتا ہے۔ لیکن جس کے دماغ میں عقل ہے۔ وہ کون سمجھ سکتا ہے۔ کہ کانگرس کی عدم شمولیت کی حالت میں برٹش گورنمنٹ کانگرس کی مانگوں کو پورا کر دے گی۔ اگر اس نے ایسا کرنا ہوتا۔ تو کانگرس کی عدم شمولیت کے اسباب ہی کیوں پیدا کئے جاتے ؟

آثار ایسے ہیں۔ کہ کانفرنس ہو جائے گی۔ جو لوگ کانفرنس کے سر پر لنڈن یاترا کا آنند لوٹ آئیں گے۔ وہ اس کی کامیابی کا ڈھول پیٹتے پھریں گے۔ لیکن معاملہ وہیں کا وہیں رہیگا کانگرس اپنے مطالبہ پر اڑی رہے گی۔ اس کے پورا کرنے کے لئے وہ جو کچھ کر سکتی ہے۔ اس سے نہ گورنمنٹ ناواقف ہے۔ نہ کوئی اور۔ پس اگر سول نافرمانی پھر سے شروع ہو گئی۔ تو مجموعہ گول میز کانفرنس کی محنت اکارتھ گئی۔ اس لئے گورنمنٹ دانائی سے کام لے۔ تو اسے ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں۔ کہ مہاتما گاندھی کانفرنس میں شامل ہو سکیں۔ اور اگر ایسے حالات پیدا کرنے میں وقار کا سوال حائل ہے۔ تو گول میز کانفرنس کا اس آخری سٹیج پر بھی خیال ترک کر دینا مناسب ہوگا۔ لیکن گول میز کانفرنس کا خیال ترک کرنے میں نہ دیش کا بھلا ہے۔ نہ گورنمنٹ کی تشا دیش میں ہی بھی ہو سکتی ہے۔ سمسیا کا حل اسی بات میں ہے۔ کہ گورنمنٹ گول میز کانفرنس کرے۔ تو کانگرس اور امن کے صلح جو نمائندہ مہاتما گاندھی سے کرے۔ کیونکہ مہاتما گاندھی گورنمنٹ سے جو کچھ طے کریں گے۔ وہ اسے ملک سے منظور کرا سکیں گے لیکن فرقہ پرست ممبر جو کچھ منظور کرا آئیں گے۔ وہ صرف ان کی ذات تک محدود ہوگا۔ اور ملک اسے تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوگا ؛

انکار پر مجبور کرنے کے بعد بھی لارڈ ولنگڈن کو اپنی خواہش پوری ہونے کی کوئی امید ہے ؟

"سکھ مسلمان ہیں"

مرزائیوں کی ایمانداری دیکھیے۔ کہ جب سکھوں کو ہندوؤں سے برا فروختہ کر کے مرزائی جال میں پھنسانا ہوتا ہے۔ تو کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ سکھ ہندو نہیں ہیں مسلمان ہیں۔ گورو نانک مسلمان تھے۔ اس لئے سکھ ہندو نہیں۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ اس تعلق میں مسلمانوں نے کافی سے زیادہ پروپیگنڈا کیا ؛

"سکھ ہندو ہیں"

لیکن اب جبکہ سکھ ہندو مسلمانوں سے الگ ایک علیحدہ جماعت تسلیم کئے جا کر وہ حقوق مانگتے ہیں۔ جو مینارٹیوں کو ملنے چاہئیں۔ تو مرزائی "لائٹ" کی عیاری دیکھیے کہ وہ لکھتا ہے :-

"آنے والی سیلف گورنمنٹ کانسٹی ٹیوشن میں پنجاب میں مسلمانوں کو میجارٹی حکومت کے حق سے محروم کرنے کے لئے سکھ بڑی چالاکی سے ہندوؤں سے علیحدہ ہو بیٹھے ہیں حالانکہ وہ ہندو قوم کا ہی جزو ہیں"؛

"لائٹ" کے راستی پسند ایڈیٹر کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ "سکھ ہندو نہیں" کی تحریک اس وقت شروع ہوئی۔ جب مسلمانوں کی افتراق انگیز پالیسی کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اس وقت اس سوال پر سکھوں اور ہندوؤں میں بحث کشتی ہوتی تھی۔ سکھ کہتے تھے۔ ہم ہندو نہیں اور ہندو کہتے تھے۔ کہ سکھ ہندو قوم کے گرشٹ دیوست سے ہیں۔ تو چالاک مرزائی ہی تھے۔ جو سکھوں کی طرف داری میں ان کے ہندو نہ ہونے کی بانگ نکالتے تھے۔ ان کی اس وقت کی سکھوں کے ہندو نہ ہونے کی تحریک بھی ایمانداری سے خالی تھی اور اب یہ تحریک بھی ایمانداری سے خالی ہے کہ سکھ ہندو ہیں

احرار لاہور کا پہلا ڈکٹیٹر

لاہور سے احرار کہلانے والے مسلمانوں نے قادیانی خلیفہ کی کشمیر کمیٹی کے مقابلہ میں کشمیر میں جتھے بھیجنے کے لئے مولانا مظہر علی کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے۔ کیا احرار بتائیں گے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر قادیانی خلیفہ محمود احمد صاحب کی یہ عزت کیوں نہیں دی گئی۔ جس کا صدر ہونے کی حیثیت سے حق فائق تھا ؛

مقدمہ سازش کا ملزم ضمانت پر

جدید مقدمہ سازش لاہور کے ملزم سردار سنگھ کی چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر سپیشل ٹریبونل نے رہائی کا حکم دیا۔ ملزم بیمار ہے۔ اور اسے تپ دق ہونا بتایا جاتا ہے ؛

عبد القدیر کو پانچ سال

سری نگر کے فساد کی بنا عبد القدیر نامی ایک خانساماں تھا۔ جس نے مسلمانوں کو ہندوؤں اور حکام کے خلاف بھڑکایا تھا۔ جس پر اس کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ جس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ اور اسے زیر دفعہ ۱۲۴۔الف اور ۱۵۳۔الف پانچ سال قید کی سزا دی گئی ہے ؛

پنجاب ہاؤس رینٹ بل

پنجاب کونسل میں پنجاب ہاؤس رینٹ بل کرایہ مکانات بل پیش کیا جانے والا ہے۔ اس قانون کے ماتحت کرایوں کا معیار مقرر کر دیا جائے گا۔ جس سے زیادہ مالکان کو لینے کا اختیار نہ ہوگا۔ مالکان کو سال میں دو بار سفیدی اور ایک بار مرمت کرانی ہوگی۔ خلاف ورزی کرنے والے مالکان مستوجب سزا ہوں گے ؛

تیسرے درجہ کا کرایہ بڑھا دیا گیا

این ڈبلیو آر نے مسافران کا کرایہ تیسرے درجہ کے ساتھ اول اور دوسرے درجہ کا بھی بڑھایا۔ لیکن ایسٹ بنگال ریلوے نے اپنا خسارہ پورا کرنے کے لئے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کو ہی

Digitized by eGangotri

گول میز کانفرنس کا خرچ

منتخب کیا ہے چنانچہ تیسرے درجہ کا کرایہ تو گھٹا دیا گیا ہے۔ لیکن اول اور دوسرے درجہ کا نہیں ۔

گول میز کانفرنس کا خرچ ۔ دوسری گول میز کانفرنس جو لنڈن میں شروع ہونے والی ہے۔ اس کے اخراجات میں حکومت ہند کے حصہ کے خرچ کا اندازہ ۲۰۹۲۰۰۰ روپیہ ہے

دہلی سازش کیس کے اخراجات ۔ اسمبلی کے ستمبر کے اجلاس میں دہلی سازش کیس کے سپیشل ٹریبونل کے اخراجات کے لئے ۲۹۴۰۰ روپیہ کا بجٹ برائے منظوری پیش کیا جائے گا ۔

ملتان کی میونسپلٹی اور بھنگی ۔ ملتان میونسپلٹی نے بھنگیوں پر تخفیف کا چکر چلایا تھا انہوں نے ہڑتال کر دی۔ جس سے شہر میں تعفن پیدا ہو گیا - آخر کمیٹی والوں کو بھنگیوں کے مطالبات کو منظور کرنا پڑا۔ اب وہاں بھنگیوں کی ہڑتال بند ہو گئی ہے ۔

ٹائمز آف انڈیا کا مکروہ پروپیگنڈا ۔ ٹائمز آف انڈیا نے کانگرس کے خلاف پروپیگنڈا کے سلسلہ میں اس مطلب کا تار شائع کیا ہے کہ کانگرسی کارکنوں کو حکام کی مخالفت کرنے اور گورنمنٹ اور تعلقداروں کے کاشتکاروں کو معاوضہ ایک پائی بھی زیادہ نہ دینے کے متعلق ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ مہاتما گاندھی کا اس کے متعلق بیان ہے کہ یہ بالکل جھوٹی خبر ہے۔ اگر کوئی ایسی ہدایت نامہ نگار ٹائمز نے دیکھی ہے تو وہ اسے پیش کرے ۔

اسلامی شریعت رائج کی جائے ۔ پنجاب کونسل میں ایک مسلمان ممبر نے اس مطلب کے قانون کا مسودہ پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ نکاح اولاد۔ وصیت اور طلاق کے معاملہ میں سارے مسلمان شریعت اسلامیہ کے پابند ہوں اور کسی مسلمان کو شریعت سے منحرف ہونے کا حق حاصل نہ رہے ۔

اگر یہ قانون پاس ہو گیا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ مسلمانوں کو اسلام چھوڑ کر شدھی کی سزا سنگساری کے لئے بھی تیار رہنا ہو گا ۔

مسلمانوں کے بڑھے ہوئے حوصلے

مسلمانوں میں جو دور اندیش اور بے غرض ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ حالات فرقہ پرست خود غرض مسلمان پیدا کر رہے ہیں وہ خود ان کے لئے بھی آخر نقصان دہ ہوں گی۔ لیکن ایسے مسلمان کم ہیں۔ طاقت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو سنہری روپہلی اغراض کے لئے مسلم عوام کو اپنے پیچھے لگا سکتے ہیں۔ ایسے مسلمانوں کو جہاں ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کو اکسانا ہوتا ہے۔ وہاں وہ "اسلام خطرہ میں" "رسول کی توہین کی گئی" کا شور مچا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی اس ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ آئے دن ہندوؤں کے قتل ہندوؤں کے لوٹے جانے اور ہندوؤں کی جائیدادیں جلائے جانے کے واقعات سننے میں آتے ہیں۔ اس ذہنیت کے زیر اثر انفرادی طور پر ہندوؤں کے جو قتل ہوئے ہیں ان کی فہرست لمبی ہے لیکن اجتماعی طور پر لوٹ مار کے واقعات بھی کم نہیں۔ ابھی گذشتہ دنوں سکندر آباد ضلع ملتان میں مسلمانوں نے [illegible] ہندوؤں کو لوٹا اور ان کی جائیدادیں جلائیں ۔

اس کے بعد سرینگر کا معاملہ سامنے ہے۔ ایک سازش مرتب کی گئی۔ جس کا مقصد کشمیر کو اسلامی حکومت کا حصہ بنانا تھا۔ جس کا خاکہ اقبال نے اپنی الہ آباد کی تقریر میں کھینچ کر رکھا۔ لیکن "نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد" کے مصداق ہندوؤں کو ہی ان کے ہاتھوں لوٹا اور مارا گیا سری نگر کا واقعہ درمیان میں ہی تھا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ہندوؤں کے قتل و غارت کی دردناک خبر آئی۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں تین سو سے زیادہ مکان اور دکانیں لوٹی اور جلائی گئیں۔ جس سے لاکھوں کا نقصان ہوا۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ پولیس کے سامنے ہندوؤں کی جائیدادیں لوٹی اور تباہ کی جاتی رہیں۔ اور اس نے ان کے بچانے میں چنداں دلچسپی نہیں لی۔ حکام نے کیا تو یہ کہ کچھ رقم بطور امداد پیش کی۔ لیکن غیور ہندوؤں نے اس دان کے قبول کرنے سے شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا ۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان کا واقعہ بہاولپور میں دہرایا گیا ہوتا۔ اگر وہاں کے ہندو دور اندیشی سے کام نہ لیتے۔ ایک مسلمان نے بہاولپور کے ایک ساہوکار کو جبکہ وہ بازار میں مصروف تھا دن دہاڑے کلہاڑے سے قتل کر دیا۔ اور جب وہ گرفتار کیا گیا۔ تو مسلمانوں نے اس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ یہ ہار ڈالنا ہی بتاتا ہے کہ قتل اسی غرض سے ہی کرایا گیا ہو گا۔ کہ ہندو بھڑک اٹھیں اور فساد ہونے پر انہیں لوٹیں ماریں ۔

پنجاب کے مسلم اخبار کشمیر پر اس لئے یورش کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں کہ وہاں مسلمان رعایا کے مذہبی حقوق میں دست اندازی کی جاتی ہے۔ کیا بہاولپور میں سندھیا کرتے ہوئے ایک معزز ہندو شہری کے قتل کو وہ مذہبی حقوق میں دست اندازی نہیں سمجھتے ہیں؟ تو کیا اس کے چھینٹے بہاولپور پر بھی جائیں گے۔ لیکن یہاں تو مسلم غلبہ کا سودا سمایا ہوا ہے۔ حق ناحق سے انہیں کیا غرض۔ واقعات بول بول کر بتا رہے ہیں کہ مسلمانوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں۔ ہندو اس کے لئے گورنمنٹ کی مسلم نواز پالیسی کو ذمہ دار گردانتے ہیں۔ اس میں وزن ہو گا۔ لیکن مسلمانوں کے حوصلے بڑھنے کی حقیقی ذمہ داری ہندوؤں کی بکھری ہوئی پالیسی پر ہے۔ ان کے منتشر ہونے پر ہے۔ ان کے ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دینے پر ہے۔ ان کے ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو ہر معاملہ میں آگے لانے پر ہے۔ مسلمانوں کو دیکھو۔ گھر میں قادیانی مسلمانوں کو اور مسلمان قادیانیوں کو دشمن اسلام کہتے ہیں لیکن ہندوؤں کے مقابلہ پر باہمی قادیانیوں کے زیر کمان سب [illegible] ہو جاتے ہیں ۔

ہندوؤں کی یہ ذہنیت جب تک جاری رہے گی وہ پٹیں گے اور لٹیں گے۔ انہیں کوئی بچا ہی نہیں سکتا۔ ہندوؤں کو بچانے کی طاقت اگر کسی میں ہے۔ تو وہ ان کے اپنے آپ میں ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے عین بازاروں کے ہندوؤں نے سنگٹھن کی شرن لی۔ ان کا ایک پیسہ کا نقصان نہیں ہوا۔ لیکن جن بازاروں کے ہندوؤں نے اپنی جائیدادیں بچانے کی فکر نہ کی ان سب کی جائیدادیں خاک سیاہ ہو گئیں جو بزدلی سے بھاگ گئے انہوں نے اپنی جائیداد کو کیا اس سے کہ وہ اپنی جائیدادیں بچا سکتے تھے۔ اگر خود غرضی میں نہ پھنس جاتے ۔

ہندوؤ! بڑھے ہوئے مسلم حوصلے تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اگر بیرونی امداد کی انتظار میں وقت ضائع نہ کر کے تم اپنے ہاتھوں [illegible] کرنے پر تیار ہو جاؤ۔ اگر تم بیرونی امداد کی امید پر جینا چاہتے ہو تو [illegible] آج بھی ختم ہے اور کل بھی ۔

جموں میں مسلمانوں کی گرفتاریاں

خلاف قانون کمیٹی کا ممبر ہونے اور قانون کی خلاف ورزی کے الزام میں ۲۳ مسلمان جموں میں گرفتار کر لئے گئے۔ جن میں مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کا سکرٹری، صدر اور ایک امام مسجد شامل ہیں ۔

ڈسکہ کا ستیہ گرہ

ڈسکہ میں ماہ سال سے ستیہ گرہ کے مقدمہ میں سردار گوکھلے سنگھ اور ان کے ۲۲ ہمراہیوں کو سخت قید کی سزا ہوئی۔ ستیہ گرہ ملتوی کر دیا گیا ہے ماسٹر تارا سنگھ نے سکھوں اور ہندوؤں سے اپیل کی ہے کہ کچھ نہ کریں ۔

مہاتما جی کے لنڈن جانے کا امکان ختم

مہاتما جی نے گورنمنٹ کے خلاف فرد الزام شائع کیا ہے۔ اس سے مہاتما جی کے لنڈن جانے کا امکان قریباً ختم ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ جواب تیار کر رہی ہے ۔

میکلیگن کالج تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

اڑتی خبر ہے کہ میکلیگن کالج تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ گورنمنٹ کے حوالے کر دی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ رپورٹ شائع نہیں کرے گی اپنا بیان شائع کرے گی ۔

خط و کتابت کے وقت والہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے!

سیتا رام آریہ اینڈ سنز کا سگندھت دھوپ اور اگربتیاں دھوپ ٹکری

ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی جاتی ہیں

دھوپ، اگربتیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر چیزوں کے مطابق تیار کردہ ہون۔ سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی!!

ودیارتن پروپرائٹر سیتا رام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں، سبھاؤں اور دوکان داروں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجئے!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

پرکاش لاہور

۷ بھادوں سمت ۱۹۸۰

رشی کا پریتن سپھل ہو رہا ہے؟

آریہ سماج دوسروں کو جگا کر خود سو جائے لیکن آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کا پریتن سپھل ہو رہا ہے۔ جدھر نظر ڈالیے۔ اس کے پرمان مل رہے ہیں۔ عیسائی اپنے عقائد میں تبدیل کر رہے ہیں۔ وہ عیسائیت کے بنیادی عقیدہ حضرت مسیح کے کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ یہ سب رشی کی لاجواب دلائل کی برکت ہے۔ اگر مسلمانوں کے قدم اپنے کسی شمار پر جم نہیں سکتے۔ تو آریہ سماج کے سنستھاپک کی زبردست نکتہ چینی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہمارے پورانک بھائی اپنے سدھانتوں کی شدھی کر رہے ہیں۔ تو بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سب دیانند کی دیا کے طفیل ہے۔

ہمارے سامنے شری سناتن دھرم پرتاپ سبھا سری نگر کے نیم ہیں۔ سری نگر کشمیر ایک ریاست ہے۔ موجودہ مہاراج کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ان کے پیشرو مہاراجگان کشمیر کا زیادہ تر سمے پوجا پاٹ میں لگتا تھا۔ اس لئے یہ تو کہا نہیں جا سکتا۔ کہ سناتن دھرم پرتاپ سبھا پر ریاست کی خلاف سناتن دھرم پرورتی کا پربھاؤ ہے۔ پھر سناتن دھرم پرتاپ سبھا آریہ سماج کے نزدیک آ رہی ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ رشی دیانند کے سدھانتوں سے پربھاوت ہو کر آ رہی ہے۔

آریہ سماج کی طرح سناتن دھرم پرتاب سبھا سری نگر کے دس نیم ہیں اور وہ نیچے درج ہیں:۔

(۱) وید ہی سناتن دھرم کا مول گرنتھ ہے۔ اور اس کے انوشٹھان میں پرم پرمان ہے۔

(۲) ویدک دھرم کا انوکرن اور اس کا پرچار کرنا ہندو مات کا پرم کرتویہ ہے۔

(۳) سب کاموں کو دھرم انوسار۔ ارتھات ستیہ استیہ کے وویک پوروک کرنا یوگیہ ہے۔

(۴) سب سے پریم پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہئے۔

(۵) سناتن دھرم کی بردھی کے نمت وید اور ویدانو کول سمرتی۔ پوران آدی ستیہ شاستروں کا پرچار کرنا اور ہندو جاتی کی دھارمک شاریرک اور سماجک اُنتی کا پربندھ کرنا اس سبھا کا مکھیہ اُدیش ہے۔

(۶) دیوناگری سنسکرت اور ہندی بھاشا کی وردھی کرنا۔

(۷) وہ لوگ جو ویدک دھرم سے کسی کارن دکھ ہو گئے ہیں۔ ان میں ویدک دھرم کے پرچار اور ان کے شدھی سنسکار کا پربندھ کرنا۔

(۸) سناتن دھرم کے پرچار سمبندھی پاٹھ شالائیں پستکالیہ۔ اناتھ آلیہ۔ ودھوا آلیہ اور انیہ دھرم سمبندھی سنستھاؤں کا استھاپن کرنا۔

(۹) سناتن دھرمی دیو مندروں۔ تیرتھ ستھانوں تتھا انیہ سناتن دھرمی سنستھاؤں کی رکشا سدھار اور پربندھ کرنا۔

(۱۰) سناتن دھرمی اچھوتوں کو دھرم انوسار بنا لینے کا پربندھ کرنا۔

ان اُدیشوں کے سرسری مطالعہ سے ہی کوئی شخص بے اختیار ہو کر کہہ اُٹھیگا۔ کہ جس سبھا کے یہ اُدیش ہیں۔ اس پر آریہ سماج کا رنگ ضرور چڑھا ہوا ہے۔

پہلے اُدیش کو ہی لو۔ پورانک مُدتوں آریہ سماج کے ساتھ اس وشے پر شاستر ارتھ کرتے رہے۔ کہ وید سنگھتا منتر کا نام نہیں بلکہ سنگھتا سے لے کر اٹھارہ پرانوں تک کو وید کا درجہ پراپت ہے۔ پرنتو سناتن دھرم پرتاپ سبھا نے اس شاستر ارتھ کا اپنے اس اُدیش سے آریہ سماج کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ کہ وید ہی سناتن دھرم کا مول گرنتھ ہے۔ اور وہی پرم پرمان ہے۔ وید کے انوشٹھان میں کسی دوسرے گرنتھ کا پرمان وید کے پرمان کے مقابلہ میں پیش کیا جا سکتا۔

جس دوسری بات میں پورانک دھرم اور آریہ سماج کا زبردست مت بھید چلا آتا ہے۔ کہ ہماری جاتی اور دھرم کیا ہے؟ یہ مت بھید حال کی مردم شماری کے موقعہ پر بھی زوروں پر رہا۔ آریہ سماج کا پکش تھا۔ کہ ہماری جاتی آریہ اور دھرم ویدک ہے۔ اور مردم شماری کے کاغذات میں آریہ ماتر کو یہی لکھوانا چاہئے۔ لیکن پورانک اسبات پر بضد تھے۔ کہ ہماری جاتی ہندو اور دھرم سناتن ہے۔ اس لئے آریوں کو اپنی قوم ہندو اور دھرم سناتن دھرم یا وہ بھی ہندو لکھانا چاہئے۔ چنانچہ اس بنا پر سناتنیوں ہی نہیں ہندو شبد کے شیدائیوں کی طرف سے بھی سماج کا گھور ورودھ کیا گیا۔ لیکن سناتن دھرم پرتاپ سبھا نے اس وشے میں بھی جہاں تک دھرم کا تعلق ہے آریہ سماج کے پکش کو سویکار کر لیا۔ اور اپنے دوسرے اُدیش میں لکھ دیا۔ کہ ویدک دھرم کا انوکرن اور پرچار ہندو ماتر کا پرم کرتویہ ہے۔ گویا ہندوؤں کا دھرم ویدک دھرم ہے۔ سناتن دھرم یا ہندو نہیں۔ جس کا سمرتھن پورانک پریس اور پلیٹ فارم سے کیا جاتا رہا ہے۔

سناتن دھرم پرتاپ سبھا کا تیسرا نیم مو بہو وہی ہے۔ جو آریہ سماج کا پانچواں نیم ہے سناتن دھرم کا نیم ہے "ستیہ کا مول کو دھرم انوسار ارتھات ستیہ استیہ کے وویک پوروک کرنا یوگیہ ہے" اور آریہ سماج کا پانچواں نیم ہے "سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں" کہئے کیا بھید ہے؟

سناتن دھرم سبھا کا چوتھا نیم آریہ سماج کے ساتویں نیم کی لفظ بلفظ نقل ہے۔ سناتن دھرم سبھا کا نیم ہے "سب سے پریم پوروک۔ دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہئے" اور آریہ سماج کا ساتواں نیم ہے "سب سے پریم پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہئے" اس نیم میں یتھا یوگیہ ایسا شبد ہے۔ جسے پورانک بھائی سویکار کرنے پر تیار نہ تھے۔ اس کے سویکار کرنے سے ان کی ہستیاں اور جنم جاتی ابھیمان خطرہ میں تھا۔ کیونکہ یتھا یوگیہ شبد کسی شخص کی جنم جاتی کی بنا پر پرتشٹھا کو قائم نہیں رہنے دیتا۔ اگر ایک جنم کا برہمن اپنے اچیہ کرموں کے کارن مان کا پاتر ہے۔ تو آریہ سماج اس کا مان کرنے کو تیار ہے۔ پرنتو وہ گرے ہوئے چلن کا ہے۔ تو وہ لاکھ جنم کا برہمن ہو آریہ سماج بہر حال اس کا یتھا یوگیہ برتاؤ ہی کرے گا۔ ارتھات جس برتاؤ کا وہ مستحق ہے۔ اس سے مری کیا جائے گا۔

ہرش کی بات ہے۔ کہ سناتن دھرم پرتاپ سبھا سری نگر نے آریہ سماج کے پکش کے سامنے سر جھکا دیا۔ اگر سناتنی بھائی اس نیم کو کریا تمک روپ میں لانے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ تو جاتی کا شدھار دنوں کی بات ہے۔ کیونکہ جب ایوگیہ سمجھے جائیں گے۔ تو ان کا ستکار نہ ہوگا۔ تو وہ یوگیہ بننے کا پریتن کریں گے۔

آریہ سماج کے تیسرے نیم سے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم قرار دیا ہے۔ اور چھٹے نیم میں سنسار کا اپکار کرنا ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ورنن کیا گیا ہے۔ سناتن دھرم پرتاپ سبھا نے ان دونوں نیموں کے آشے کو اپنے پانچویں نیم میں بیان کر دیا ہے۔ ارتھات سناتن دھرم کی بردھی کے لئے وید اور وید انوکول سمرتی پوران آدی ستیہ شاستروں کا پرچار کرنا اور ہندو جاتی کی دھارمک، شاریرک اور سماجک اُنتی کا پربندھ کرنا۔ اس نیم میں مکھیہ ستھان وید کو دیا ہے۔ اور سمرتی پوران انہی پرچار کے لائق بتاتے ہیں۔ جو ویدانوکول ہوں۔ گویا رشی دیانند کے پکش کا سمرتھن کیا ہے۔ جسے رشی دیانند نے اپنے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ چاروں ویدوں کو سوتہ پرمان ماننا ہوں۔ اور چاروں ویدوں کے براہمن۔ (چھ انگ) اپانگ۔ ۔۔۔ کو پرتہ پرمان اور ویدوں کے مطابق ہونے سے ماننا ہوں۔ اور ان میں جو ویدوں کے خلاف باتیں ہیں ان کی اپرمان کرتا ہوں۔ اگر سناتنی بھی ایسا ماننے لگ جائیں۔ جیسا کہ سناتن دھرم پرتاپ سبھا سری نگر نے مانا ہے۔ تو دھرم گرنتھوں کے متعلق آریہ سماج اور سناتن دھرم کا ایک مت ہونے میں سندیہ کی کوئی بات نہیں رہتی۔

وہ جاتی نہ صرف یہ کہ اُنتی نہیں کر سکتی۔ بلکہ جیوت نہیں رہ سکتی۔ جس کی اپنی بھاشا نہیں آریہ جاتی کی دھرم بھاشا سنسکرت اور لوک بھاشا ہندی ہے۔ جب تک آریوں کی بھاشا ہندی رہی۔ اپنی روایات ان کے ورد زبان تھیں۔ لیکن جب سے ہندی کو چھوڑ فارسی اردو اور بعد ازاں ہندوؤں نے انگریزی کو اپنا لیا۔ پہلے فارسی کی اور اب یورپ کی روایات ان کی زبان پر ہیں۔ اردو و فارسی سے متوالوں کے درمیان جب طاقت جسمانی کا تذکرہ چھڑیگا تو فارس کے رستم اور اسفندیار کا نام ان کی زبان پر ہوگا۔ حالانکہ بھارت کے بھیم ارجن دنیا بھر میں لاثانی ویر ہو گذرے ہیں۔ انگریزی کے پجاریوں میں جب لٹریچر کی بات چھڑے گی تو شیکسپیر اور ملٹن کے نام ان کے منہ سے نکلیں گے حالانکہ وہ کالیداس اور بھوبھوتی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ کیوں ہے؟ اس سے کہ اپنی زبان کے نہ تھ ہم نے اپنی تاریخ کو بھی بھلا دیا۔ رشی دیانند جیسے مہاپرش تھے۔ جنہوں نے بھارتیوں کو اپنی بھاشا کی طرف دھیان دلایا۔ چنانچہ آریہ سماجوں کی دیاجا ...

آریہ ہوٹل لاہور نزد ہسپتال مندر شنو صاحبان کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کرے ہوادار اور بجلی کی روشنی تک گھر ڈاکخانہ اور لگا ٹیلیفون کا آرام سب آسائش میسر ہیں ... شرط

اُپ نیم ہے۔ کہ سب آریہ اور آریہ سبھاسدوں کو سنسکرت و ہندی بھاشا جاننی چاہئے۔ اور اسی اُپ نیم کی تقلید میں منتری سناتن دھرم پرتاپ سبھا سری نگر نے چھٹا نیم یہ رکھا ہے کہ "دیو بانی سنسکرت اور ہندی بھاشا کی بردھی کرنا" یہ ایسا اُدیش ہے۔ جس میں آریہ سناتنی سب کا ایک مت ہے۔ اور اگر آریہ ماتر ایک ہو کر اسی اُدیش کو سپھل بنا سکیں۔ تو آریہ جاتی پر دشمنوں کی طرف سے مصیبتوں کے جو پہاڑ گرائے جا رہے ہیں۔ وہ چھن بھر میں چکنا چور ہو جائیں۔ کسی جاتی کو اس کا اتہاس اور اس کی سبھیتا ہی اونچا لے جا سکتے ہیں۔ اتہاس اور سبھیتا کا گیان بھاشا کے دوارا ہی ہو سکتا ہے۔ اگر آریہ ماتر آریہ بھاشا اور اس کے ذریعہ آریہ اتہاس اور سبھیتا کو گرہن کر لیں۔ تو کچھ آوے سے زیادہ سوراجیہ انہوں نے پا لیا ؛

آریہ سماج سناتنیوں کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکتا رہا۔ تو اس کا کارن آریہ سماج کا شدھی آندولن تھا۔ جب آریہ اُپدیشک شدھی کا وشے سناتنیوں کے سامنے رکھتے۔ تو وہ مسئلہ یاد کرتے۔ کہ اکبر نے بیربل سے کہا۔ کہ مجھے ہندو بنا دیا جائے۔ دانش مند وزیر نے کہا۔ جواب کسی مناسب موقعہ پر دونگا۔ ایک دن ایسے مقام پر جہاں اکبر کا گذر ممکن تھا بیربل نے گدھی کو صابن سے مل مل کر نہلانا شروع کر دیا۔ اکبر گذرے۔ تو بولے بیربل یہ کیا کر رہے ہو۔ بیربل بولا۔ جہاں پناہ! گدھے کو گائے بنا رہا ہوں۔ اکبر بولا۔ کیا کبھی گدھا بھی گائے ہو سکتا ہے؟ بیربل یہی اس کی زبان سے نکلوانا چاہتا تھا۔ فوراً جواب دیا۔ تو کیا کبھی مسلمان بھی ہندو ہو سکتا ہے؟

سناتنی بھائی اسے لاجواب دلیل سمجھ کر پیش کیا کرتے تھے۔ لیکن آج انہیں بھی معلوم ہو رہا ہے کہ جس وقت بیربل نے یہ کہا۔ کہ کیا کبھی مسلمان بھی ہندو ہو سکتا ہے۔ اسی وقت معلوم ہوتا ہے اس کی عقل کو بھی گدھا چر گیا تھا۔ جسے وہ نہلا رہا تھا۔ مہارشی دیانند کا زمانہ ہوتا۔ تو بیربل اکبر کی شدھی میں ذرا دیر نہ لگاتا۔ اور آج ہندوستان کا پولیٹیکل اور دھارمک نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ آریہ سماج کی تحریک شدھی سے مسلمانوں اور عیسائیوں سے تو برافروختہ ہونا ہی تھا لیکن ہندوؤں نے تو آریہ سماج کو محض اسی ایک مسئلہ کی بنا پر گردن زدنی قرار دیا۔ لیکن آفرین ان پر کہ پرماتما نے ان کے سر میں دماغ دیا تھا۔ آریہ سماج کے کریاتمک کام نے انہیں سمجھ دے دی اور ملکانہ شدھی کا آندولن شروع ہوا۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بہت سے سناتنی پنڈت اس میں آریہ پنڈتوں کے پہلو بہ پہلو کام کرنے کے لئے موجود تھے۔ تاہم کہا جائیگا کہ بطور اُدیش سناتنیوں نے اسے نہیں اپنایا۔ اس کا جواب سناتن دھرم پرتاپ سبھا سری نگر نے دے دیا ہے۔ اور اس نے اپنے دس اُدیشوں میں ساتواں اُدیش یہ قرار دیا ہے۔ کہ "وہ لوگ جو ویدک دھرم سے کسی کارن ونکھ ہو گئے ہیں ان میں ویدک دھرم کے پرچار اور ان کے پُنہ سنسکار کا پربندھ کرنا"

شدھی کا کیسے صاف الفاظ میں سمرتھن ہے سناتنیوں میں یہ تبدیلی نہایت مبارک ہے اور یہ تبدیلی پرمان ہے اس بات کا۔ کہ رشی کا پریتن سپھل ہو رہا ہے ؛

دُنیا میں مسلمانوں کی آبادی

راؤ بہادر ماسٹر آتما رام ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بڑودہ لکھتے ہیں۔ کہ محمد صاحب کے جنم اُتسو پر بڑودہ شہر میں۔ دہلی اور حیدر آباد کے نامی عربی کے فاضل مولوی صاحبان نے اپنی تقریروں میں کہا۔ کہ مسلمانوں کی آبادی روئے زمین پر چالیس کروڑ ہے۔ دہلی اور حیدر آباد کے علماء پر ہی کیا موقوف ہے۔ ہر ایک مسلمان دُنیا میں مسلمانوں کی آبادی چالیس کروڑ بتاتا ہے لیکن ماسٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ برٹش سرکار کی طرف سے احاطہ بمبئی کے تمام سرکاری سکولوں میں ۱۹۳۰ء کی طبع شدہ جو گجراتی ریڈر نمبر ۵ مستند طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں روئے زمین کے مسلمانوں کی آبادی بیس کروڑ بیس لاکھ درج ہے ؛

اگر گجراتی ریڈر کے اعداد ٹھیک ہیں۔ تو وہ تمام مولوی صاحبان اپنے آپ کو مذاق کا مضمون بناتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی آبادی چالیس کروڑ بتاتے ہیں ؛

عین ممکن ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے تحریک کی جائے کہ ہر ایک ہندوستانی کو مسلمانوں کی آبادی چالیس کروڑ قانوناً تسلیم کرنی چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی مطالبہ کیا جائے۔ گجراتی ریڈر کو کورس سے نکال دیا جائے۔

یاترا ٹرینوں کی تجارت

جس دماغ کو سب سے پہلے یاترا ٹرین کی سوجھی اس کے خواب و خیال میں بھی نہ آیا ہوگا۔ کہ جلد اسے روزگار کا ذریعہ بنا لیا جائے گا۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یاترا ٹرینوں کو آمدنی کا کامیاب ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ اور ایک نہیں کئی ایجنسیاں لاہور اور امرتسر میں بن گئی ہیں۔ جو یاتریوں کو اپنی اپنی ٹرینوں میں یاترا کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان ایجنسیوں کو دو ماہ میں ہزاروں کی آمدنی ہو جائے گی۔ کیونکہ ایک ٹرین کے کم از کم ۴۰۰ یاتریوں سے فی کس دس روپیہ بھی بچت ہو جائے۔ تو چار ہزار روپیہ ان کے پربندھکوں کی جیب میں چلا جائے گا۔ لیکن اس کساد بازاری کے زمانہ میں جن گرہستیوں کا ہزارہا روپیہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ وہ آخر اسے محسوس کریں گے۔ اس وقت پانچ سے کم یاترا ٹرینوں کے اشتہار نہیں نکل رہے فی ٹرین ۴۰۰ یاتری ہوں تو دو ہزار ہوئے۔ ان دو ہزار سے تین لاکھ سے زیادہ تو ٹرینوں والے ہی لے لیں گے۔ سو سو روپیہ ہر ایک یاتری کا علاوہ ازیں خرچ ہونا ناممکن نہیں۔ اس طرح یاترا ٹرینوں کا خبط ہی آئندہ سال لاکھوں روپیہ ہندو جیبوں سے نکالنے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ کیا ہندو بھائی اس خبط میں مبتلا ہونے سے بچنے کا یتن نہیں کریں گے ؛

مرزائی عقائد میں یہ تبدیلی کیوں؟

مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی جماعت اس رنگ میں پیش ہو رہے ہیں۔ کہ گویا کشمیری مسلمانوں کے غم میں گھلے جا رہے ہیں لیکن مسلمان اسے کیا سمجھتے ہیں۔ وہ سید سرور شاہ گیلانی (دھمیک) مبلغ اسلام کی ذیل کی سطور سے عیاں ہے :-

"ہمیں حیرت اور استعجاب ہے کہ آیا واقعی مرزا بشیر الدین قادیانی ہندوستان اور کشمیر کے مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

آخر کب سے عقائد میں یہ انقلاب پیدا ہوا ہے۔ آخر وہ کونسی مصلحتیں ہیں۔ کہ آپ اپنے بنیادی عقائد میں ترمیم و تنسیخ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یا تو مرزا بشیر صاحب عنقریب اپنے گذشتہ ناپاک عقائد سے رجوع کر کے دوائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں یا پھر یہ تمام مکاریاں فریب کاریاں۔ عیاریاں مصنوعی ہمدردیاں اور مشتبہ رواداریاں محض اس لئے مسلمانوں سے برتی جا رہی ہیں۔ کہ کسی طرح "قادیانی مشن" کی سرد بازاری کو فروغ دینے کے لئے کارساز فضا پیدا کی جا سکے۔ ورنہ باپ اور بیٹے کے عقائد کے مطابق روئے زمین پر وہ کون سا ایسا مسلمان ہے جسے برطانوی مسیح نے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا نہیں کیا؟

مرزا محمود کا مذہب غیر احمدی کافر ہیں

غیر احمدی مسلمانوں کے متعلق مرزا بشیر الدین کا کیا مذہب ہے؟ سید سرور شاہ اس کے متعلق ذیل کے اقتباس خود مرزا صاحب کی تحریروں سے پیش کرتے ہیں :-

"ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں" (انوار خلافت صفحہ ۹۰) "غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ جائز نہیں۔ جائز نہیں" (ملائکۃ اللہ صفحہ ۴۶) ؛

غیر احمدیوں میں کیا کوئی ایسا بے غیرت ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے؟ ان لوگوں (غیر احمدیوں) کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو لڑکی دیتے ہو!" (زمیندار ۱۹۔ اگست) ؛

جس شخص کا ایمان ہو کہ جو مسلمان اس کے باپ مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔ کیا مسلمان اس سے کسی ہمدردی کی اُمید رکھ سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو ہندوؤں کی مخالفت کے معاملہ میں جو اس کی طرف سے اپنی ذاتی خود غرضیوں کی بنا پر کی جاتی ہے اس کی پیروی کرنا ان کی ایمانی کمزوری اور دور نااندیشی ہے ؛

آریہ سماج سے کپتان گف کی معافی

گذشتہ نومبر کا واقعہ ہے کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں فوجی سپاہیوں کا ایک دستہ کپتان گف کی زیر کمان بہادر آباد ضلع سہارنپور میں پہنچا اور وہاں اس نے آریہ سماج مندر میں داخل ہو کر اپوتر کیا۔ پنڈت رام لال منتری سماج کا اپمان کیا۔ اور اوم کے جھنڈے کو اتار کر پھاڑنے کی نامعقول حرکت کر کے آریوں کے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کیا۔ سارودیشک سبھا نے معاملہ کو ہاتھ میں لے لیا۔ اور یہ سنتوش کی بات ہے کہ گورنمنٹ یو پی نے انصاف سے کام لیتے ہوئے کپتان گف سے اپنے کئے کے لئے معافی منگوائی ہے ؛

اس مطلب کے لئے چیف سکرٹری یو پی گورنمنٹ نے رائے بہادر ٹھاکر مشعل سنگھ پردھان یو پی آریہ پرتی ندھی سبھا کی وساطت سے پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا۔ پنڈت راش بہاری تیواری منتری یو پی سبھا۔ رائے صاحب گنگا رام۔ پنڈت رام لال اور دیگر کو گورنمنٹ ہاؤس نینی تال بلایا۔ اور ان کی موجودگی میں کپتان گف سے اس کی گستاخی کے لئے ذیل کے الفاظ میں معافی منگوائی :

"جو کچھ میں نے ۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو کیا اس کے لئے مجھے بہت افسوس ہے اور میں اس کے لئے تہ دل سے معافی مانگتا ہوں" اور دس روپیہ پنڈت رام لال کو دلائے

ڈسکہ کی دھرم سالہ اور سکھ

سردار کھڑک سنگھ نے ڈسکہ کی دھرم سالہ کو سکھوں کی ملکیت ثابت کرنے کے لئے عدالت میں دعوےٰ دائر کرایا۔ گورنمنٹ نے ایک سپیشل جج کو جو غیر ہندو تھا۔ اس مقدمہ کی سماعت پر لگایا۔ جج نے تحریری دستاویزات اور معتبر شہادتوں کی بنا پر فیصلہ دیا کہ دھرم سالہ ہندوؤں کی ہے سکھوں کی نہیں۔ اس صورت میں سردار کھڑک سنگھ کے لئے قانونی اور اخلاقی دو میں سے ایک ہی رستہ اختیار کرنے کا تھا۔ کہ یا تو اس فیصلہ کے سامنے سر جھکا دیتے۔ یا اس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کراتے لیکن سردار کھڑک سنگھ ان دونوں باتوں میں سے کسی کو اختیار نہ کر کے مورچہ لگانے پر تلے ہوئے ہیں مورچہ لگانے میں بھی سردار کھڑک سنگھ حق بجانب ہوتے۔ اگر انہوں نے سرکاری عدالتوں کا بائیکاٹ کیا ہوا ہوتا۔ لیکن یہ بات نہیں۔ وہ خود عدالت میں گئے۔ اور اگر سماصر شیر پنجاب کا کہنا ٹھیک ہے۔ تو یہ اقرار کر گئے۔ کہ فیصلہ سکھوں کے حق میں ہوگا۔ اگر کسی قسم کا کوئی اقرار ہوا ہے۔ جس کا تسلیم کرنا مشکل ہے۔ تو دوسرے فریق کی نسبت سردار صاحب کے لئے جو دھرم کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ یہ بہت قابل اعتراض ہے۔ اگر یہ جو اقرار کہ فیصلہ سکھوں کے حق میں ہو۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہندو [illegible] اتنی زبردستی سے ہندو حقوق کی تائید کرتے تھے۔ کہ عدالت کو سکھوں کے حق میں فیصلہ دینا مشکل ہوگا۔

ہر حال اگر سردار کھڑک سنگھ سے جو اقرار کیا گیا بتایا جاتا ہے۔ اگر اسے پورا نہیں کیا گیا۔ تو اس میں ہندوؤں کا قصور نہیں۔ ہندو تو یہ کہتے ہیں۔ کہ سردار صاحب عدالت کو اسی طرح تسلیم کرتے تھے۔ جس طرح ہندو۔ جس طرح ہندوؤں نے اپنے ثبوت پیش کئے۔ اسی طرح سردار صاحب نے کئے۔ اب جبکہ عدالت نے فیصلہ دیا ہے تو سردار صاحب کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کو تسلیم کریں۔ البتہ چاہیں۔ تو قانون کی امداد سے اسے توڑ ڈالنے کا یتن کریں۔ عدالت سے خود انصاف مانگ کر اس کے سوائے انہوں اپنے لئے کوئی چارہ ہی نہیں رکھا۔ ہم یہ سمجھنے میں قاصر ہیں۔ کہ معاصر شیر پنجاب سردار کھڑک سنگھ کے مورچہ کو کس بنا پر حق بجانب قرار دیتا ہے۔ اگر عدالت کا فیصلہ ہندوؤں کے خلاف ہوتا۔ اور ہندو مورچہ لگانے کا نتیجہ کرتے تو معاصر سے ہمارا سوال ہے کہ کیا وہ انہیں حق بجانب قرار دیتا۔ اگر نہیں تو سردار کھڑک سنگھ کو مورچہ لگانے میں کیسے حق بجانب قرار دیتا ہے جنہوں نے خود عدالت سے فیصلہ مانگا ہو۔

مصلحت کے نکتہ نگاہ سے

قانون اور اخلاق کی رو سے سردار کھڑک سنگھ ڈسکہ کی دھرم سالہ پر مورچہ لگانے کے حق سے محروم ہو چکے ہیں۔ یہ اوپر وضاحت سے بیان کر دیا گیا۔ لیکن اس کے سوائے مصلحت بھی اس امر کی متقاضی تھی۔ کہ ڈسکہ دھرم سالہ کے مورچہ کا خیال ترک کر دیا جائے۔ دھرم سالہ ہندو قرار دی جائے یا سکھ۔ اس کے استعمال میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ اگر ہندوؤں کے قبضہ میں ہوگی۔ تو سکھوں کو اس کے اندر جانے کی ممانعت نہیں۔ اور کون نہیں جانتا کہ سکھوں کی دھرم شالاؤں کی رونق اور آمدنی کا بھاری ذریعہ ہندو ہیں۔ اگر سکھوں کے قبضہ میں ہو تو انہیں گوارا نہ ہوگا۔ کہ ہندوؤں کو اس کے استعمال سے منع کریں۔ جب دھرم سالہ ایک مقامی جگہ ہے تو لامحالہ صورت میں اس جگہ کے ہندو سکھ باشندگان نے اسے استعمال کرنا ہے۔ تو اس بے معنی بات کے لئے سکھ ہندو اور سکھ تعلقات کو بگاڑنا بعید از مصلحت ہے اس لئے باز آ جاؤ اس تعزقہ اندازی کی پالیسی سے یہ وقت بھینٹ کا نہیں ملنے کا ہے۔ ڈسکہ کی دھرم سالہ تو آپ کو ملنے سے رہی کیونکہ جس گورنمنٹ کی عدالت نے فیصلہ دیا ہے۔ اسے اپنے فیصلہ پر عمل درآمد کرانے کی بھی طاقت ہے۔ ہاں مورچہ جاری رہا تو ہندو سکھوں میں سرپھٹول ضرور ہوگی۔ اس میں ہندوؤں اور سکھوں کا نقصان ہوگا۔ اور دشمنوں کے گھر گھی کے چراغ جلیں گے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ سکھوں میں ایسے دور اندیش لیڈر ہیں۔ جو سردار کھڑک سنگھ کے مورچہ سے متفق نہیں۔ اور سکھوں کی بہت تھوڑی تعداد کی ہمدردی ان کے ساتھ ہے تاہم یہ تھوڑی تعداد بھی کیوں دکھ دے اور دکھ اٹھائے۔ ذمہ دار سکھ لیڈروں کو چاہئیے کہ وہ سردار کھڑک سنگھ کو صورت حالات سے آگاہ کریں۔ ہم ڈسکہ کے ہندوؤں سے بھی درخواست کریں گے۔ کہ سوال ملکیت کا تھا۔ وہ آپ کو مل گئی۔ سردار کھڑک سنگھ کی ذات سے آپ کی عقیدت میں فرق نہ آنا چاہئیے اور آپ کو ان تک رسائی حاصل کر کے انہیں یقین دلا دینا چاہئیے۔ کہ ہمارے دل آپ کی ذات کے متعلق بالکل صاف ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے اس اطمینان دلائے جانے پر سردار کھڑک سنگھ تفرقہ انگیز پالیسی سے دستکش ہو جائیں۔

کسی وہابی۔ رافضی۔ نیچری۔ مرزائی کو آنے اور مذہب حنفی کے خلاف کوئی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"

پھر لکھا ہے۔ میں نے حجرے کے قریب کھڑے مولویوں سے پوچھا۔ اگر کوئی غیر حنفی غلطی سے اس مسجد میں آ جائے۔ تو پھر کیا کیا جاتا ہے اور اس کو کس طرح نکالا جاتا ہے۔

جواب ملا۔ کہ بعض اوقات دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات مار پیٹ کر۔ پیغام صلح کے مرزائی ایڈیٹر نے اس بیان میں اگر صداقت ہے۔ تو کون مسلمان ہے۔ جو سر اونچا کر کے کہہ سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اچھوت پن نہیں۔ ہندو اچھوتوں کو بھی آخر تو شکایت ہے کہ انہیں ہندو مندروں میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ اگر دہی لعنت مسلمانوں میں بھی مسجدوں کے داخلہ سے متعلق موجود ہو۔ تو سمجھو مسلمانوں میں بھی کم از کم مذہب کے معاملہ میں اچھوت پن موجود ہے۔ اور بڑی شان سے موجود ہے۔ اچھوت پن لعنت ہے۔ ہندو اس پر فخر نہیں کر سکتا۔ لیکن مسلمان کو اس کے طعنہ دینے کا کیا حق پہنچتا ہے جبکہ اس لعنت کا دیو خود پھنکار رہا ہے۔

اسلام کے مسلم معترضین بڑھ رہے ہیں

شیخ بشیر حسین قدوائی بڑے دردناک انداز میں فرماتے ہیں۔ "مسلم مرد اور عورتیں دونوں اپنی روشن خیالی اور [illegible] کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔ کہ اسلامی شعائر پر منہ آنے لگے ہیں۔ وہ اسلامیات میں ہی روا داری سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام پر اعتراض کریں۔ ایسے مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے"

مسلم مولانے پیراور [illegible] لاکھ چھپائیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مسلمانوں میں اسلام سے لغاوت کے جراثیم تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں۔ جو شاید اسلام کی ہستی کا بدیر خاتمہ کر دیں گے۔ اسلام اگر [illegible] محفوظ ہے۔ تو [illegible] اور جنون کی [illegible] سے جسے مسلمانوں کے اندر [illegible] پوری کوششیں کی جا رہی ہیں۔ [illegible] قدرتی [illegible] کہ [illegible] پیدا ہوتے ہی اسلام کا [illegible] دیا جائے گا۔ اور [illegible] کے اثر سے متنفر ہو کر اس پر [illegible]

مسلمانوں میں اچھوت

لاہور میں بیگم شاہی مسجد گذشتہ دنوں سکھ مسلم جھگڑے کے سلسلہ میں خوب مشہور ہوئی تھی۔ مرزائی پیغام صلح (۵ اگست) کے ایڈیٹر کے ہیڈ آرٹیکل میں اس کے متعلق لکھا گیا ہے۔

"صدر محراب کے قریب دیوار میں سنگ مرمر کا ایک کتبہ نصب دکھائی دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ از روئے حکم شرع شریف اس مسجد میں

اُمنگیں دل کی ہی دل میں ہیں درد نہاں ہو کر

(از سخن۔ کوٹ ادو)

(خاص پرکاش کے لئے)

اگر روٹھے کوئی اس کو منا لیں مہرباں ہو کر
نکما کر کے چھوڑا ہم کو آپس کی خصومت نے
وطیرہ آج کل یہ ہو گیا ہے قوم کا اپنی
کبھی ہم تھے کہ ڈنکا تھا ہمارا سارے عالم پر
چڑھی جاتی ہیں قومیں غیر معراج ترقی پر
جنون مذہب ملت نے وحشی کر دیا ہم کو

رشادیں اپنے سارے جھگڑے خود ہی درمیاں ہو کر
اُمنگیں دل کی ہی دل میں ہیں درد نہاں ہو کر
بگڑنا بولنا لڑنا جھگڑنا بدزباں ہو کر
رہی ہم ہیں کہ اب ہیں بے نام و نشاں ہو کر
مگر ہم ہیں کہ بیٹھے ہیں ضعیف و ناتواں ہو کر
اُڑیں کیونکر نہ دامان خرد کی دھجیاں ہو کر

پربھو حافظ ہے ایسی قوم کا جس کی یہ حالت ہو
سکتا ہے کوئی۔ کوئی پڑا ہے نیم جاں ہو کر

جو انسانی امداد کا محتاج نہیں ÷

پبلک مناظرہ سے گھبراہٹ کیوں؟

قادیانیت کا ایک مقصد صلیب کو توڑنا ہے صلیب ٹوٹ نہیں سکتی۔ جب تک قادیانیت کی بہترین طاقتیں برسر عمل نہ آئیں - مرزا غلام احمد عیسائیت کو مٹانے کے ارادے اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ آپ نہیں کر سکے - تو بیٹے کو اگر موقعہ ملتا ہے۔ تو اس سے کیوں فائدہ نہ اٹھائے - پادری برکت اللہ نے میاں محمود احمد کو مباحثہ کے لئے چیلنج کیا - اور عیسائیوں کی طرف سے پادری پال کا نام پیش کیا۔ قادیانیوں کو اعتراض ہے۔ کہ پادری برکت اللہ کو حق نہیں۔ کہ وہ قادیانی مناظر مقرر کریں - عیسائیوں کا کہنا ہے۔ کہ میاں محمود احمد میں قابلیت ہی نہیں۔ کہ وہ پادری پال کے مقابلہ پر آسکیں اگر عیسائیوں کی بات میں سچائی نہیں۔ میاں محمود احمد پادری پال کو میدان مناظرہ میں چاروں شانے چت گرانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ تو انہیں یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہئے اور پوزیشن کے سوال کو درمیان میں نہ لانا چاہئے آخر مرزا غلام احمد صاحب نے بھی تو مسٹر عبداللہ آتھم سے مناظرہ کیا تھا۔ اور الفضل (۱۵ - اگست) لکھتا ہے۔ کہ اس کے خلیفے بھی کئی پادریوں سے پرائیویٹ طور پر مناظرات کئے ہیں۔ جب مثال موجود ہے۔ کہ پوزیشن کے خیال کو قادیانیت کے خود ساختہ نبی نے پادریوں سے مباحثہ کے معاملہ میں حائل نہیں ہونے دیا تھا - اور خود میاں محمود احمد بھی پادریوں سے پرائیویٹ مناظرہ کرتے رہے ہیں۔ تو پبلک مناظرہ سے انکار کی وجہ؟ اگر پادری پال علمیت میں خلیفہ صاحب سے کمتر ہیں۔ تو یہ خلیفہ کی خوش قسمتی ہے۔ ہاں اگر پادریوں سے پرائیویٹ مناظرہ کے تجربہ کی بنا پر میاں محمود احمد پادری پال سے مناظرہ سے انکار کرتے ہیں۔ تو یہ امر دیگر ہے ÷

جاپان میں ایک بری سوشل رسم

جاپان سیاسی معاملات میں ترقی یافتہ ہے۔ لیکن سوشل معاملات میں اس میں کئی ایسی خرابیاں ہیں - جن کی وہ اب تک اصلاح نہیں کر سکا۔ ایک سوشل خرابی یہ پائی جاتی ہے۔ کہ ماتا پتا اپنی ۱۲ - ۱۴ سالہ کنیاؤں کو خود لیشیاؤں کے ہاں چھوڑ آتے ہیں - اور اس کے عوض کنیا کی خوبصورتی کے آدھار پر چار پانچ یا چھ ہزار ڈالر معاوضہ پاتے ہیں۔ اس کے لئے نیم اوساکا ایگریمنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اس ایگریمنٹ کی معیاد کے اندر کنیا وہ لیشیا کے ہاں سے کہیں بھاگ جائے تو پولیس اسے گرفتار کر کے اسی لیشیا کے ہاں پہنچا دیتی ہے۔ مانتے کوئی نہیں چاہتا کہ جاپان سے ترقی یافتہ ملک کے متعلق اس قسم کی بات کو تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن جب دوسرے ترقی یافتہ ممالک بھی اس سے بھی بڑھ کر خرابیاں موجود ہیں۔ تو جاپان میں اس کا ہونا ناممکن نہیں ہے ÷

کنیا کے بیس سال کی عمر کو پہنچنے تک اس کے والدین کا حق ہے۔ کہ اس کی عصمت کی قیمت وصول کر لیں۔ ۲۰ سال کی عمر کے بعد اسے اس نفرت کی زندگی سے مخلصی ملتی ہے ÷

پھر یہ اور کھید کی بات ہے۔ کہ اس رسم کی پابندی محض دھن کے لوبھ کے لئے نہیں کی جاتی۔ بلکہ جنہیں دھن کا لوبھ نہیں۔ وہ بھی چند ایک ورش کے لئے اپنی کنیاؤں کو عصمت فروشی کے اڈوں پر پہنچا ہی آتے ہیں - اور سمجھا یہ جاتا ہے۔ کہ اڈہ میں رہنے سے لڑکی چتر اور ناز و نخرے میں ماہر اور اپنے ہونے والے خاوند کو پرسن رکھنے والی بن جاتی ہے گویا لڑکوں کے لئے قانون کی رو سے جہاں جس طرح سکول جانا لازمی ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کے لئے سوشل قانون کی رو سے عصمت فروشی کے اڈوں کی حاضری بھرنا ضروری ہے۔ بھارت میں کئی سوشل خرابیاں ہیں لیکن جاپان کی یہ خرابی ایسی ہے - جس کے سامنے ہندوستان کی تمام خرابیاں ہیچ ہیں ÷

فجی میں بھی مسلمانوں کی ہندو دشمنی

ہندوستان کے فرقہ پرست مسلمانوں نے ہندو دشمنی کی جو تحریک چلا رکھی ہے۔ وہ فجی میں بھی پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ وہاں کے ایک سرکاری ملازم مرزا سلیم بخش نے اپنے آپ کو سکرٹری نار انڈین انیرز کو کہا۔ کہ فجی کی ہندو سبھا وحشیانہ اور شیطانی تحریک ہے اس کے خلاف ہندو سنگٹھن کو رنج ہونا قدرتی تھا۔ چنانچہ ہندو مہاسبھا فجی کے اجلاس میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ÷

• گورنمنٹ سے دریافت کیا جائے۔ کہ (۱)

کیا سرکار کو معلوم ہے کہ سرکاری ملازم مسٹر سلیم بخش نے اپنے افسر سکرٹری فار انڈین انیرز کے سامنے ہندو سنگٹھن سبھا کو وحشیانہ اور شیطانی تحریک بیان کرتے ہوئے دھمکی دی۔ کہ ہم لوگ اسے کچلنے کے لئے ہر اوزار کو کام میں لائیں گے۔ اور ہندوستان سے تنظیمی مسلمانوں کو بلائیں گے۔ جن کا کام ہندوؤں کو ...... کرنا ہے۔ (۲) اگر معلوم ہے تو گورنمنٹ نے اس کے متعلق کیا کیا؟ (۳) اگر نہیں کیا۔ تو کیا سرکار اب تحقیقات کر کے مناسب کارروائی کرے گی؟ (۴) اگر نہ کریگی تو کیا گورنمنٹ مہربانی کر کے نہ کرنے کی وجہ بتلائے گی" (فجی سماچار ۲۷ جون) ÷

اگر فجی گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران میں گورنمنٹ ہند کی مسلم نوازی کی سپرٹ حلول نہیں کر گئی۔ تو آشا رکھنی چاہئے۔ کہ فجی گورنمنٹ اس شکایت کی تحقیقات کرے گی جو ہندو مہا سبھا نے ایک تفرقہ انگیز مسلمان افسر کے خلاف کی ہے۔ اور اگر شکایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے۔ تو مناسب بندوبست کرے گی ÷

ہردوار کے یاتری

ہردوار کے تیرتھ پر جو اتیاچار ہوتے تھے۔ آریہ سماج نے ہندوؤں کی توجہ اس طرف دلائی۔ تو ہندو اس کے گلے کا ہار ہو گئے۔ لیکن سچائی سے کوئی کب تک انکار کر سکتا تھا آخر سناتنی ہردوار کے مقام پر ہونے والے اتیاچاروں کو برداشت نہ کر سکے۔ اور اب انہوں نے ان کے انسداد کا کام ہاتھ میں لیا ہے۔ کام کا افتتاح کرتے ہوئے ملک متھرا داس نے اپنی تقریر میں ہردوار کے یاتریوں کے متعلق فرمایا:۔

"آجکل ہردوار کے پوتر تیرتھ پر غنڈے لوگوں نے اپنا اڈہ جما لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اس پوتر تیرتھ پر اس طرح کے اتیاچار ہو رہے ہیں۔ لوگ اس تیرتھ کو سیرگاہ سمجھ کر یہاں آتے ہیں۔ مانس شراب کا استعمال کرتے ہیں۔ ہر کی پوڑی جیسی پوتر جگہ پر صابن سل کا استعمال کیا جاتا ہے ایسے غنڈے لوگ شریف خاندانوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور ان کے سامنے ایسی حرکات کرتے ہیں۔ جنہیں کوئی شریف انسان ایک منٹ کے لئے برداشت نہیں کر سکتا ÷

ہردوار کے مہنت

وہ مہنت جنہیں یاتریوں کو شکشا دینی چاہئے۔ کس طرح کے ہیں۔ ملک متھرا داس ان کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"یہ لوگ وقف جائیداد وں کا بری طرح استعمال کر کے نہ صرف ندھن کارروائیاں کرنے کے کارن بن رہے ہیں۔ یہ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اپنے دھارمک کرتویہ کو پالن کرنے کی بجائے خود غرضی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پبلک کے روپیہ کو بے رحمی کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔ مکانات کو ایسے لوگوں کو کرایہ پر دیتے ہیں۔ جو اس قسم کی ندھن کارروائیاں کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ ایسے مسلمانوں کو کرایہ پر مکان دیتے ہیں۔ جو اس جگہ بیف تک کا استعمال کرتے ہیں۔ پھر لالچ اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ پانچ پانچ پیسے کو گودان کرایا جاتا ہے"

پروگرام کیا ہونا چاہئے؟

سناتنی بھائیوں کی یہ تحریک اگر سرے چڑھ سکے تو مبارک ہے۔ کہ ہردوار کو غنڈے یاتریوں سے پاک کیا جائے۔ لیکن غنڈے یاتریوں کا خاتمہ نہ ہوگا۔ جب تک غنڈے پن کے حامی مہنتوں کا خاتمہ نہ ہو۔ اور ان کا خاتمہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہردوار کے تمام مکانات پر جنہیں روپیہ کے لالچ سے مہنت لوگ بدمعاشی کا اڈہ بنا دیتے ہیں۔ جاتی کا قبضہ ہو۔ اس لئے سناتنیوں میں جرأت ہے۔ تو انہیں پہلا کام وقف کے تمام مکانات پر قبضہ کرنے کا کرنا چاہئے۔ اور مکانات یاتریوں کو کرایہ پر دینے کا دستور بالکل اڑا دینا چاہئے جن لوگوں نے یہ وقف کئے۔ ان کا ہرگز ارادہ نہ تھا۔ کہ مفت خورے لوگ ان وقف مکانات کی آمدنیوں پر عیش اڑائیں۔ بلکہ انہوں نے بلا کرایہ یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے یہ مکانات بنائے تھے۔ اگر سناتنی صرف نمائش کا کام نہیں کرنا چاہتے۔ تو انہیں خرابی کی جڑ پر ہاتھ ڈالنا چاہئے۔ اور جن مکانات کو خرابی کے اڈے بنایا جا رہا ہے۔ ان پر قبضہ کر کے بدیوں کی جڑ کاٹ دینا چاہئے ÷

لودھیانہ سماج میں شدھیاں

آریہ سماج لودھیانہ میں ۱۰ اگست کو غلام محمد نومسلم کی شدھی کی گئی جو عرصہ آٹھ ماہ سے مسلمان تھا۔ نام جگت رام رکھا گیا۔ ۱۶ اگست کو عبدالکریم نومسلم کو شدھ کر کے اس کا پیدائشی نام

دوتیہ آریہ مہا سمیلن

اس جلسہ کے بریلی میں کئے جانے کا اعلان شرومنی سارودیشک سبھا کی اجازت کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ سارودیشک سبھا میں سب صوبوں کے ڈیلیگیٹ شامل ہوتے ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی اس مہاسمیلن کو کامیاب بنانے کے لئے تقریباً سبھی کام کر چکی ہے۔ ہندوستان کے تقریباً سبھی صوبوں میں پرچار ہو رہا ہے۔ سب کمیٹیاں اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ پنڈال وغیرہ کی تیاریاں جاری ہیں۔ پرتی آریہ پرتی ندھی سبھا صوبہ یو۔ پی کے کچھ ممبران کچھ وقت سے اس کے خلاف ہو رہے ہیں۔ اور دلیل پیش کر رہے ہیں کہ ایک تو اس وقت اس کی ضرورت نہیں۔ دوسرے اس کی اجازت بذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا صوبہ یو۔ پی حاصل نہیں کی گئی۔ اس مضمون پر بالتفصیل غور و خوض سارودیشک سبھا کی تاریخ ۱۶-۱۷ اگست ۱۹۳۱ء کے اجلاس کے بعد کیا جاوے گا۔ اگرچہ آریہ مسافر کے پہلے صفحہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا صوبہ یو۔ پی کے صدر کا حکم چھپا ہوا ہے۔ کہ آریہ سمیلن کے حق میں یا خلاف کسی بھی مضمون کو آریہ مسافر کے کالموں میں اس مہینہ میں جگہ نہ دی جاوے گی۔ تو بھی پنڈت بھوشن جی شکل کے مذاق اور سخت زبانی سے بھرے ہوئے مضمون و دیگر کئی مضمونوں کو آریہ مہاسمیلن کی مخالفت میں جگہ دی گئی ہے۔ راستے بہادر ٹھاکر مشال سنگھ صاحب سے مینی تال جاتے ہوئے جو پہاڑی گفتگو ہوئی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اس تحریک کے بارے میں نیوٹرل ہیں۔ لیکن اس طرح ان کے حکم کو نظر انداز کرنا اور سمیلن کے حامیوں کو جواب کا موقعہ تک نہ دینا کتنا انصاف پر مبنی ہے۔ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

اجلاس کی ضرورت

اس وقت سارا ملک سیاسی امور میں مبتلا ہے۔ آریہ سماج کے ہزاروں آدمیوں نے تحریک سول نافرمانی میں بڑی بھاری قربانیاں کی ہیں ان کی توجہ آریہ سماج کے امور سے ہٹ کر سیاسی امور کی طرف مبذول ہے۔ جین سناتن دھرمی مسلمان اور عیسائی وغیرہ اپنی اپنی حالت پر پوری طور سے غور کر رہے ہیں۔ سینکڑوں آریہ سماجوں میں تقفل پڑے ہوئے ہیں۔ اور آریہ سماجوں کا ایک بڑا طبقہ ملکی امور کو مذہبی امور پر ترجیح دے رہا ہے۔ عوام کی توجہ آریہ سماج کے سوشل اور تبلیغی کاموں سے ہٹ کر سیاسی امور میں ہوتی جاتی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو جیسے نیتا مذہب کو غیر ضروری چیز کہہ کر اس کے خلاف پرچار کر رہے ہیں۔

آریہ سماج کے کاموں و خیالات کے خلاف اتنا زبردست پروپیگنڈا ہوتے ہوئے بھی آریہ سماج کے لیڈر یہ سمجھیں کہ اس وقت آریہ مہاسمیلن کی ضرورت نہیں جس کے ذریعہ آریہ سماج کی حفاظت پر غور و خوض ہوگا۔ اس کے عقائد کا پرچار ہوگا۔ اور آئندہ فرائض کے بارے میں فیصلہ کیا جاوے گا۔ وہ چپ ہیں۔ کہ جو آریہ جنتا ان سے نہ بولے رہی ہے۔ آریہ سماج کو تنگ دل کئے ہوئے ہے۔ اور سنستھاؤں کو لات مارے ہوئے ہے۔ اس کی کوئی آواز نہ سنی جا۔ سماج صرف تھوڑے سے انہیں اشخاص کے ہاتھ میں رہے۔ جو اپنے فرائض ادا نہیں کر سکے اور سبھاؤں اور سنستھاؤں کو اپنی جاگیر بنائے ہوئے ہیں۔ یہ کتنی بے انصافی کی بات ہے ہاں گورو کل بندرابن کے لئے دھن نہ آنے کا سوال ایک اہم خیال ہے۔ اگر لوگوں کی رچی آریہ سماج سے کم نہ ہوگی۔ تو سنستھاؤں کو دھن دینگے ہی لیکن جب رچی ہٹ جائے گی۔ تو نہ دھن لینے والے رہیں گے۔ اور نہ دینے والے۔ کانگریس میں لوگوں کی رچی ہے۔ اس کو لاکھوں کے دھن اور لاکھوں ہی آدمیوں کی مدد ملتی ہے۔ آریہ سماج کی رفتار عرصہ سے سست ہے۔ اور اسی لئے آریہ سماج کی جنتا گورو کل کے ودیارتھی اور ادھیاپک تک آریہ سماج کی ضروریات کو نہیں سمجھتے۔ بھائی! اب آریہ سماج پر رحم کرو اس کا پرچار ہونے دو۔ عوام کو سوچنے دو کہ ان کو کیا کرنا ہے۔ اور اپنے حقوق کے لئے اس کو تندرست ہونے دو۔

رہا یہ اور ریل کے کرائے دینے کا سوال سو مہاشہ جی کسی دن ریلوے اسٹیشن پر چلے جاؤ۔ اور دیکھو کتنی پبلک ریلوے کا استعمال اپنی نجی ضروریات (مقدمہ بازی گھریلو جھگڑوں۔ شخصی ضروریات میلے اور پرو وغیرہ) کے لئے کرتی ہے۔ مہاتما جی کو اس پر دکھ نہیں ہوتا۔ کہ گاڑھی کمائی کا اتنا روپیہ ریلوے پر کیوں نچھاور کیا جاتا ہے۔ فقط آریہ مہاسمیلن میں کرایہ خرچ کرنے پر لوگ کنگال بن جائیں گے۔ یہ سمیلن تو پانچ سال کے بعد آریہ سماج کی سوشل حالت پر غور و خوض کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ مجلس استقبالیہ فقط بریلی کی ہی نہیں ہے۔ بلکہ سارے صوبوں کی ہے۔ اس لئے سب صوبوں سے ہی دھن ایکتر کر کے اس مہایگیہ میں لگایا جاویگا۔ کمزور بریلی سماج اپنی پوری طاقت اس مہان کار کی ضروری اور اہم سوال پر آریہ سماج کو کیسے لگا سکتی مثالی بنایا جائے۔ لگا تار کوشش کریگا۔

پرتی ندھی سبھا سے اجازت نہ لینے کے متعلق عرض ہے۔ کہ مہاسمیلن سارودیشک سبھا کا ہے۔ جو پرتی ندھی سبھا سے بھی بڑی سبھا ہے۔ صوبہ یو۔ پی کے ڈیلیگیٹ بھی اس میں شامل ہیں۔ سمیلن کرنے کا وچار کرتے وقت انہوں نے سارودیشک سبھا میں کوئی اعتراض اس بارے میں نہیں کیا۔ اور نہ بعد کو کوئی تجویز اس کے خلاف شرومنی سبھا کو بھیجی گئی۔ کانسٹی ٹیوشن میں بھی ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ کہ سارودیشک سبھا کو پرانتیہ سبھا کی اجازت لینی چاہئے۔

رہا حساب کا سوال۔ سو دھن کا پائی پائی کا حساب رکھا جاوے گا۔ سارودیشک سبھا کی اس پر کڑی جانچ ہوگی۔ اس کی آمدنی و خرچ سبھا کے قواعد کے مطابق ہی ہوگا۔ ممبر لوگ اگر اپنی سبھا کے قواعد دیکھ لیں۔ تو یہ سوال اٹھایا ہی نہیں جا سکتا۔

اخیر میں آریہ سماج کے شبھ چنتکوں سے اپیل ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی زندگی اور موت کے سوال کو اپنی عزت و عظمت کے لئے نظر انداز نہ کریں۔ بلکہ کچھ اونچے اٹھ کر گہری نظر سے آریہ سماج کی وقعت کو بڑھانے میں سارودیشک سبھا و استقبالیہ کمیٹی کی مدد کریں۔

آریہ سماج کا پورانا خادم:۔

شیام سروپ ستیہ ورت ایل ایم ایس۔

(رائے صاحب) صدر استقبالیہ کمیٹی دوتیہ آریہ مہاسمیلن)

بقیہ مضمون صد ۱۱

سماج پر جھوٹے الزام لگاؤ۔ اور اس کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں کوئی کمی باقی نہ رہنے دو۔

کچھ ستم میں نہ کمی ہو نہ ستم ایجاد رہے
کوئی باقی تیرے حصے کی نہ بیداد رہے

مگر

یہ نہ سمجھو کہ مصیبت سے دہل جائیں گے
سنگ ہیں موم نہیں کہ پگھل جائیں گے
لاکھ دیکھا کرو دشمن کی نظر سے ہم کو
لال آنکھوں سے نہیں خیال بدل جائینگے
تن اگر جل بھی گیا خاک رہیگی باقی۔
اس پہ لاکھوں ہی شجر ہونگے پھل پائینگے

(۱۰) آریہ سماج دینا نگر ضلع گورداسپور ۲۵ روپے
(۱۱) مہاشہ دیوان چند جی دکسیر حسینی دالا فیروزپور ۲۰ "
(۱۲) " روشن لعل جی وکیل گوجرانوالہ ۲۰ "
(۱۳) آریہ سماج کرنال ۲۵ "

(سو منتری استھا

ستیارتھ پرکاش کا
فرانسیسی بھاشا میں انوواد

فرنچ ستیارتھ کے لئے جو دھن شراون ماس میں آیا۔ اس کی سوچی اس پرکار ہے:۔

(۱) شری گیان چند جی ٹھیکیدار دہلی ۱۰۰ روپیہ
(۲) آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی ۱۰۰ "
(۳) مہاشہ دیا کر جی پیلیڈر بنک گجرات ۱۰ "
(۴) " برما رام جی عطار چک جھمرہ ضلع لائلپور ۱۰ "
(۵) آریہ سماج پالم پور ضلع کانگڑہ ۲۱ "
(۶) " کوٹ چھٹہ (ڈیرہ غازیخاں) ۱۵ "
(۷) مہاشہ نندلعل جی بی۔ اے آرجن سکول دریا گنج دہلی ۱۰ "
(۸) " دیسراج جی دینا نگر ضلع گورداسپور ۱۰ "
(۹) " دیودت جی " " ۱۰ "
(۱۰) " بدری ناتھ جی گھکھر تلوہ گوجر سنگھ لاہور ۵ "
(۱۱) آریہ سماج شکرہ ضلع سیالکوٹ ۷ "
(۱۲) " مالیر کوٹلہ " لدھیانہ ۵ "
(۱۳) " شادیوال " گجرات ۴ "
(۱۴) " سوکن ونڈ " سیالکوٹ ۱ "
(۱۵) " چوہر منڈہ " " ۳ "
(۱۶) " قلعہ سوبھا سنگھ " " ۲ "
(۱۷) " آسووال " " ۲ "
(۱۸) " ررائین " " ۱۰ "
(۱۹) مہاشہ چونی لال جی ساہووالہ ۱-۲-۰ آنے
(۲۰) شری جیون لال جی سیالکوٹ ۵ "
(۲۱) " منوہر لال " ۱ "
(۲۲) " دولت رام جی کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ ۱ "
(۲۳) " ہری رام جی " " ۱ "
(۲۴) پنڈت وشنومتر جی گورو کل اندرپرستھ ۵ "
(۲۵) سوامی سیوا رام جی مظفر گڑھ ۲۵ "
(۲۶) مہاشہ لالہ رام جی مرضی نویس ناروال سیالکوٹ ۲ "
(۲۷) " نیادہ سنگھ جی زیدہ سیر ہی بلی ۵ "
(۲۸) آریہ سماج گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور ۵ "
(۲۹) مہاشہ بھولا رام جی اگروال گھاس منڈی لدھیانہ ۵۰ "
(۳۰) پنڈت گوتم اسسٹنٹ انجنیئر سینگ اینڈ ڈیویژن سلیسیڈ مرادآباد ۳ "
(۳۱) آریہ سماج سیالکوٹ ۱۰ "

شراون ماس میں جن سے وعدے وصول ہوئے

(۱) ماسٹر رام لال جی آریہ سکول لدھیانہ ۵۰ روپے
(۲) آریہ سماج گجرات ۲۵ "
(۳) " پالم پور ضلع کانگڑہ ۵ "
(۴) مہاشہ سالگرام جی وکیل آگرہ ۲۵ "
(۵) آریہ سماج کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخاں ۵ "
(۶) مہاشہ شادی لال جی ریجس ہائی سکول دہلی ۱۵ "
(۷) " دیسراج جی دینا نگر ضلع گورداسپور ۱۵ "
(۸) " دیودت جی " " ۱۵ "
(۹) " گوری شنکر " " ۲۵ "

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جی چاہتا ہے توڑ دوں شیشہ فریب کا

سناتن دھرمی کو مہرشی دیانند پر اعتراضات کی حقیقت

(از لالہ مالک چند جی پردھان آریہ سماج نگ گنگ)

؎ جس سے نکر مرہم کی اُسے قاتل سمجھتے ہیں
پر بھوگ شاکرے یہ گھاؤ اچھا ہو نہیں سکتا

"پرکاش" کے ۱۲ جون کے پرچہ میں ہمارا ایک نکلا۔ سناتن دھرمی کیمپ میں کھلبلی سی مچ گئی۔ ہمارے برقعہ پوش سناتنی نامہ نگار کو ہمارے شرم کے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ برقعہ اتار کر میدان میں آئے۔ چنانچہ سناتنی اخبار آنند کے ۱۳ اساڑھ کے پرچے میں پنڈت گوراندتامل ہی وتان کے نام سے جو کچھ درج ہوا ہے۔ وہ ہمارے اس خیال کی زبردست تائید کرتا ہے۔

لیکھک مہودے کو ہمارے ساتھ تحریری اور تقریری تبادلہ خیالات کا بڑا شوق ہے۔ ہم بڑی خوشی سے ان کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ برہمن کمار ہیں۔ اور آپ کو اپنی لیاقت اور اپنے دھرم پر کچھ ناز ہے۔ تو اس لیکھ کو پڑھتے ہی اپنے مندر میں آریہ سماج پر دل کھول کر اعتراضات کیجئے۔ ہم سب آپ کا لیکچر سنیں گے۔ اگلے دن آپ آریہ مندر میں تشریف لا کر ہمارا جواب سنیں تیسرے دن پھر آپ لیکچر دیں یہ سلسلہ اگر ایک سال تک جاری رہے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ آپ کی حالت اس شعر کے مصداق نہ ہو۔

؎ حلقہ دام سے مرغان چمن چھوٹ گئے
ہاتھ ملتے غم داندوہ میں صیاد رہے

(۱) لیکھ کا شری گنیش آپ نے رشی دیانند کے نشکلنک جیون پر فرضی کلنک لگانے سے کیا ہے۔ کس کے حوالہ سے۔ کسی جیالال جینی کی دیانند چھل کپٹ نامی دروتی کے حوالہ سے۔ وہ جینی اور بدھ جنہوں نے پورانکوں کے کسی بھی اوتار کو کلنگ لگائے بغیر نہیں چھوڑا۔ اور پورانک گوراندتامل رشی دیانند کے خلاف دل کے پھپھولے پھوڑنے کے لئے انہی جینیوں کی شرن لیتا ہے اور اس دروتی کو گویا پرانوں کا درجہ دیتا ہے۔ اس پر ہی بس نہیں۔ گوراندتامل کے پرمانک استکوں کی فہرست نامکمل تھی۔ جب تک اس میں بھکرنگ کنجر نمبر کو جگہ حاصل نہ ہوتی۔ اس نے یہ کمی بھی پوری کر دی ہے۔ اور اس کنجر نمبر کو بھی بطور پرمان پیش کیا ہے۔ جس شخص نے بھکرنگ کے کنجر نمبر تصنیف کیا۔ اس کا اخلاق تو گرا ہوا ہے ہی۔ لیکن جو اس ناپاک چیتھڑے کو زمانہ حال کے رشی کے خلاف بطور پرمان پیش کرتا ہے۔ وہ کس تہذیب اور اخلاق کا مالک ہے۔ اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔

پورانک گوراندتامل نے رشی کے خلاف دریدہ دہنی سے کام لینے کا جو پاپ کیا ہے۔ اس کی سزا تو اس کی ضمیر دے گی بشرطیکہ وہ مردہ نہیں ہو چکی۔ اس بلا ثبوت دریدہ دہنی کا جواب دینا پورانک نامہ نگار کو بلا وجہ اہمیت دینا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ اپنے دعاوی کے ثبوت میں وہ رشی کے کسی پرمانک جیون چرتر کو پیش نہیں کر سکا۔ بلکہ اس کی واقفیت کسی جینی کی دروتی یا بھکرنگ کے کنجر نمبر تک ہی محدود ہے۔

(۲) سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں اکھشت یونی بدھوا کا پنر وواہ مانا ہے۔ اور کھشت یونی کے لئے یعنی جس کا پتی کے ساتھ میل ہو چکا ہو۔ نیوگ کرنا بتلایا ہے۔ آپ کا اعتراض کھشت یونی ودھوا کے پنر وواہ پر ہو سکتا ہے لیکن وہ اس لئے ناقابل تسلیم ہے۔ کہ سوامی جی ودھواؤں کے لئے سب سے اول برہمچاری رہنے کی شکشا دیتے ہیں۔ پھر لڑکا گود لینے کی آگیا ہے۔ جو اس پر نہ چل سکیں۔ ان کے لئے نیوگ بتلاتے ہیں۔ بفرض محال جو اس پر بھی عامل نہ ہو سکیں۔ ان کے لئے ودھوا وواہ کی اجازت دینے سے انکار نہیں کرتے۔ چنانچہ پونا کے لیکچر میں وہ فرماتے ہیں "لیکن اس قدر کہنا ضروری ہے۔ کہ ایشور کے روبرو مرد اور عورت یکساں ہیں۔ کیونکہ وہ نیائے کاری ہے۔ اس میں طرف داری کا نشان تک نہیں ہے۔ جب مردوں کو پھر بیاہ کرنے کی اجازت دی جاوے۔ تو عورتوں کو دوسرے بیاہ سے کیوں روکا جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ واہ رے تمہارا عملی انتظام۔ آج کل کے مجلسی انتظام کو دیکھ کر تو ماننا پڑتا ہے کہ اس سے بدھوا وواہ ہر طرح اچھا ہے (اپدیش منجری)۔

(۳) ہم نے آریہ جاتی کی ودھواؤں کی موجودہ دردناک حالت کا فوٹو کھینچ کر آپ سے پوچھا تھا۔ کہ کیا آپ موجودہ ناموافق حالات میں ڈنڈے کے زور سے نوجوان ودھواؤں کو برہمچارنی رکھ سکتے ہیں اگر نہیں تو کیا استقاط حمل اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے گھروں کو آباد کرنے کی نسبت ان کا پنر وواہ کر دینا بہتر نہیں ہے؟ اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ گنگا کے کنارے کمبھ کے میلے پر ۳۴۲ نوزائیدہ بچے گرے ہوئے پولیس کو ملے۔ یہ معلوم کر کے بھی اگر آپ کا دل ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ تو یقیناً وہ دل نہیں بلکہ پتھر ہے ؎

ہر کی تجھ سے توقع تھی ستمگر نکلا
موم سمجھے تھے۔ جسے دل کو سو پتھر نکلا

ناظرین! دیکھئے یہ شخص ایک صریح اور سچے واقعے سے سبق لینے کی بجائے کس طرح اس پر ڈھول ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ وہ "یہ وہ بچے ہیں۔ جو ان کنیاؤں نے پیدا کئے ہیں۔ جو آپ کی پاٹھشالاؤں میں ودیا گرہن کرتی ہیں" یہ ہے۔ اس مردہ ضمیر انسان کی صداقت پسندی کا ثبوت۔ اس بھکرنگ پورانک کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ہر چہ درکند کند نادان دیک ۔ ۔ ۔ کے مصداق پاٹھ شالائیں تو پورانکوں نے بھی جاری کر رکھی ہیں۔ افسوس! یہ جاتی جن مشکلات میں سے گذر رہی ہے۔ ان کا حل تو کیا کرنا تھا۔ الٹا غلط بیانی کر کے ان کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ اس کی عقل

کہاں چرنے گئی تھی۔ جب اس نے اپنی قلم مبارک سے تحریر کیا کہ "یہ گی بچے شاید وہاں چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ جو کہ بیاہتا عورتوں سے پیدا ہوئے ہوں" ترکی بترکی جواب: بیوی کی خواہش پر اس شخص نے یہ بھی بھلا دیا۔ کہ نیوگ تو سوسائٹی کی اجازت سے کیا جاتا ہے۔ اور سنتان پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پھر نیوگی بچوں کو چھپانے اور گنگا کنارے گرانے کی کیا ضرورت ہے؟

اے معصوم ودھواؤں کے دشمن نامہ نگار! سن۔ اور ہر دے کے کواڑ کھول کر سن! بنگال میں مسلمانوں کی تعداد پچپن فی صدی ہے اور ہندو صرف اڑتیس فیصدی ہیں۔ لیکن ہندوؤں میں فی دس ہزار اکتیس عورتیں برا پیشہ کرتی ہیں اور مسلمان طوائفوں کی تعداد فی دس ہزار صرف نو ہے۔ اگر تجھے ایک رتی بھر بھی بھلائی کا خیال ہے۔ تو بتلا کہ ہندو رنڈیوں کی تعداد کیوں اس قدر زیادہ ہے؟ کیا یہ نوجوان بدھواؤں کے پنر وواہ کے روکنے کا نتیجہ نہیں۔ یا اس میں بھی کل یُگ کام کر رہا ہے۔ یا یہ زیادتی پورانک کنیا پاٹھشالاؤں کی بدولت ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کے ایک اجلاس میں چیئرمین نے بتلایا کہ کلکتہ میں تقریباً اڑتیس ہزار رنڈیاں ہیں۔ جو برسر بازار اپنی عصمت کو فروخت کرتی ہیں۔ ہر سال بارہ سو نوجوان لڑکیاں دیشیا بنائی جاتی ہیں۔ ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیے۔ کہ بارہ سو لڑکیاں ہر سال دیشیا بننے کے لئے کہاں سے آ جاتی ہیں۔ کیا یہ بھی تمہاری پاٹھشالاؤں کی لڑکیاں ہیں۔ یا تمہارے ظلم و ستم کی شکار ودھوائیں ہیں۔

سوامی پرکاشانند جی نے اپنی زبان سے ودھوا وواہ کی ضرورت محسوس کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ہاں صرف ایک لفظ ودھوا وواہ زبان سے نکالنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ امید ہے۔ کہ رفتہ رفتہ وہ بھی پیدا ہو ہی جائے گی۔ پنڈت لکشمی نارائن مشہور سناتنی کی وہ چٹھی پڑھئے۔ جو انہوں نے سنجف گڑھ صوبہ دہلی میں بارہ گاؤں کے گوڑ برہمنوں کی پنچایت کے نام لکھی تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "۔ ۔ ۔ ۔ آج کل ہمارے کل کی کتنی ودھوا دیویاں انیہ جاتیوں کے پنجوں میں پھنس کر دھرم بھرشٹ کرتی ہیں۔ اور جو گھروں میں بھی رہتی ہیں۔ ان میں سے اکثر بدھوائیں چھپ چھپ کر بھرشٹ ہو جاتی ہیں۔ انیک بھرون ہتیا کرتی ہیں۔ انیک بال ودھوائیں بہت دکھ پا رہی ہیں۔ اور شاپ دے رہی ہیں۔ اور بہت سی تو دکھ پا کر گھر سے نکل بھاگتی ہیں۔ اس لئے میرے پرم پیارے گوڑ بھائیو! اگر ان کا اچھے کل کے اپنی ہی جاتی کے لڑکوں کے ساتھ شاستر کی ریتی سے پنر وواہ کر دیا جائے۔ تو کوئی دوش نہیں ہے۔ میں تو اپنے شدھ انتہ کرن سے آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ودھوا وواہ آدیشیہ کریں۔ نہیں تو آگے چل کر ہماری جاتی کی بہت دُردشا ہوگی۔ اگر اسکو کوئی شاستر کے ورُدھ از جیت بتاوے۔ تو میں شاستراتھ کرنے کو تیار ہوں۔ ہم سدھ کر سکتے ہیں۔ کہ دیش کال اوستھا کو دیکھ کر ودھوا وواہ ٹھیک ہے۔ اور آدیشیہ پر چلت کرنا چاہئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔" پنڈت جی کا چٹھی پنچایت میں پڑھی گئی۔ اور پنچایت نے سرب سمتی سے کہا۔ کہ پنڈت جی کی ایسی دیوستھا ہے۔ تو ہم ان کے پیچھے ہیں"۔

ودھوا وواہ کی ضرورت کو ایک زمانہ مان چکا۔ مگر ایک پنڈت گوراندتامل ہیں۔ کہ نہیں جنبد نہ جنبد گل محمد آپ کے نزدیک تو ودھواؤں کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ شانتی ویوگ سے زندگی بسر کریں۔ یا گھر والوں کے ظلم و ستم سے مجبور ہو کر دن رات اس شعر کا ورد کریں ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

(۳) ہم نے لکھا تھا۔ کہ سناتن دھرم نے پرانوں کے متعلق آریہ سماج کے لیکچر کا کوئی جواب نہیں دیا۔ خوشی کی بات ہے۔ اس کا اقبال پنڈت جی خود ان الفاظ میں کرتے ہیں " بلکہ آپ نے پھر آریہ سماج میں تردیدی جلسہ کیا۔ ہاں اتنا ضرور ہے۔ کہ بوجہ آندھیوں کے پھر لیکچر نہیں ہو سکا " آندھیوں کا بہانہ فضول ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ آپ کے پاس ہمارے سوالات کا کوئی جواب ہی نہیں ہے ؛

ہم نے پرانوں میں اشدھیوں کے متعلق سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شہادت دی تھی۔ اور پنڈت جوالا پرشاد جی مصنف اشٹادش پران درپن کی رائے درج کی تھی۔ آپ نے ٹال مال جواب دے کر اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کی ہے۔ مگر آپ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ آریہ پرش پرشوں کے گھر تک پہنچنے والے ہیں کب چھوڑنے لگے ہیں۔ آپ ذرا اپنا گرنتھ اشٹادش پران درپن نکالئے اور صفحہ ۲ کو اٹھارہویں سطر سے پڑھنا شروع کیجئے۔ اور بتلائیے۔ کہ کیا یہ الفاظ موجود ہیں۔ یا نہیں ؟

" جہاں کہیں پرکشپت انش ملایا گیا ہے۔ وہ بھی سچ میں بدھی مانوں کو ودت ہو سکتا ہے۔ اور جہاں تک سنبھو ہے۔ وہ پرکشپت انش کپرداے کے دویش کے کارن ہی پیچھے بڑھا دیئے گئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ جہاں کہیں ایسے شلوک کنٹھی مالا تلک سمبندھی ورڑھ کے دکھائی دیں۔ تتھا دیوتاؤں سے سمپردائے سمبندھی نندا ہو۔ وہ انش سمپرداے کے آگرہی پرشوں کے ملائے ہوئے جانیئے۔ پر آیاب دو پران کے سوائے شیش پرانوں میں ایسا پرکشپت انش نہیں ہے "

پنڈت جی بتلائیں کہ پرکشپت انش کا مطلب کیا ہے۔ اس کا ارتھ ملاوٹ نہیں ؟ اور کیا ملاوٹ ہونا اشدھی نہیں ہے ؟

سناتن پرتی ندھی سبھا نے اگر کمیٹی پرانوں کی اصلاح کے لئے نہیں بنائی۔ بلکہ مخالفوں کے اعتراضوں کا جواب دینے کے لئے بنائی ہے۔ تو آپ اس کا کوئی تحریری ثبوت پیش کریں نیز اپنے بھارت دھرم مہا منڈل کے مکھیہ اپدیشک کے بنائے ستیارتھ ترنگ گرنتھ کا صفحہ ۲۹۰ کھول کر پڑھیے۔ اس میں صاف لکھا ہے " پرانوں کے بھی بہت سے گرنتھ لپت ہو گئے ہیں۔ اور بہت ستھانوں میں پرکشپت انش بھی آ گئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ " کیا آپ پرکشپت انش کو اشدھی نہیں مانتے ؟ اگر ملاوٹ اشدھی نہیں۔ تو اس کی شکایت کیوں کی جاتی ہے ؟

(۴) ہمارے مہربان نامہ نگار آریہ جاتی کے سچے رکشک مہرشی دیانند کے متعلق گل افشانی کرتے ہیں۔ کہ دیانند بابا نے ہندو جاتی کو عیسائی ہونے سے کیا بچایا۔ بلکہ اُن کو عیسائی بنایا گیا۔ آیئے ناظرین عیسائی پادریوں سے پوچھئے۔ کیا وہ بھی مہرشی دیانند کو اپنا ایجنٹ سمجھتے ہیں۔ لنڈن سے ایک انگریزی کا رسالہ ایسٹ اینڈ ویسٹ نکلتا ہے۔ اس میں الٰہ آباد کے پادری ایس آئی ایڈن فرماتے ہیں۔ کہ " آریہ سماج عیسائیت اور عیسائی مشنوں کا بڑا زبردست دشمن ہے۔ اس نے مکمل کامیابی کے ساتھ ہمارے کام کو تعلیم یافتہ لوگوں کے اندر روک دیا ہے۔ اور اب جبکہ ہم اچھوتوں کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ تو وہاں پر بھی اس نے ہمارا مقابلہ کامیابی سے شروع کر دیا ہے ؛ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج عیسائیت کے لئے درمیانی منزل ہے۔ لیکن میں اس سے انکار کرتا ہوں۔ عیسائیت کے اصول آریہ سماج کے بالکل خلاف ہیں۔ اور عیسائیت اور آریہ سماج میں کبھی نہ بند ہونے والی جنگ متواتر بدستور اور ضروری جاری رہے گی۔ اور اس میں شک و شبہہ کا شائبہ بھی نہیں۔ جبکہ آریہ سماج اس تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ تو آریہ سماج آئندہ زمانے میں ایک بڑی ہستی ہوگا۔ بلکہ جب تک عیسائی آریہ سماج کو ہضم کر یا نگل نہیں لیتے۔ تب تک یہ سوالی حل نہ ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ "

اگر اس اقتباس سے بھی ناظرین یہ نتیجہ نہ نکالیں۔ کہ سوامی جی پر ہندوؤں کو عیسائی بنانے کا الزام لگانا پرلے درجے کی غلط بیانی اور احسان فراموشی ہے۔ تو تیج اخبار دہلی کے ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء کے پرچے میں چھپا ہوا پادری احمد مسیح کا لیکچر پڑھیں۔ پادری احمد مسیح وہ مشہور پادری ہیں۔ جو دہلی کے پنڈت رام چندر جی سے اکثر مناظرہ کیا کرتے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ " ۔ ۔ ۔ ۔ میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم کو (عیسائیوں) کی سب سے زیادہ رشی کے نام سے مخالفت ہونی چاہیے اور ہے۔ کیونکہ رشی نے ہم کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے آریہ سماج جب تک دنیا سے نیست و نابود نہ ہو جائے گی ہمیں چین نہ آئے گا۔ آریہ سماج نے بدھوا آشرم بنا دیئے پہلے ہزاروں ہندو بدھوائیں شریف زادیاں عیسائیوں میں چلی آتی تھیں۔ اسی طرح یتیم بچوں کا معاملہ ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں بجز عیسائیوں کے اور کوئی یتیم بچوں کا سنبھالنے والا نہ تھا اور ان یتیموں کا کسی کو درد نہ تھا۔ اور یہ ہم کو آسانی سے مل جاتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رشی دیانند اور آریہ سماج کے کام سے پہلے دھرم تلا وغیرہ کتابیں جن میں پرانوں سے لے کر بہت سی ایسی باتیں درج کی گئی تھیں۔ جو ہندوؤں کو ہندو دھرم سے متنفر کرنے والی باتیں تھیں۔ یہاں وغیرہ میلوں کے موقعوں پر جہاں ہم پہنچ جاتے تھے۔ تقسیم کرتے تھے۔ خوب کام کرتی تھیں۔ اور کسی کو مجال نہ ہوتی تھی۔ کہ ہمارے سامنے بولے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر رشی دیانند نہ ہوتے۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ بہت بڑی تعداد ہندوؤں کی ہمارے اندر آ گئی ہوتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر رشی دیانند کے پرتاپ سے آریہ سماجی نہ کھڑے ہو جاتے۔ تو میرا کامل اعتقاد اور ایمان ہے۔ کہ انگریزی دان تو ایک بھی ہندو نظر نہ آتا۔ اور سب کے سب عیسائی ہو گئے ہوتے۔ یہ ایک موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر آریہ سماج کام نہ کرتا۔ اور رشی دیانند آکر اپدیش نہ کرتے۔ تو ہماری تبلیغ کے طریقے کبھی بھی فیل ہونے والے نہیں تھے۔ اور جو ہندو قوم اس وقت بڑی آب و تاب کے ساتھ نظر آ رہی ہے۔ یہ ایسی نظر نہ آتی اور بہت کچھ حصہ اس کا عیسائیت میں شامل ہو گیا ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ "

(۵) ہم نے لکھا تھا۔ کہ سناتن دھرمی آریہ سماج کے سدھانتوں کو مانتے جا رہے ہیں۔ اس پر آپ ہم سے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کا ودیستھا پتر مانگتے ہیں۔ ہو۔ لیجئے۔ وہ بھی حاضر ہے۔ موپلوں کے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان کرنے پر ان کی شدھی کے متعلق سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ریزولیوشن پاس کیا ہے " یہ شری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب سناتن دھرمی ہندوؤں کی طرف سے مالا بار کے بدنصیب ہندوؤں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ جن کو موپلوں نے زبردستی اُن کے خلاف مرضی مسلمان بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور شری جگت گورو شنکر آچاریہ شری نگری مٹھ اور سری دوارکا پیٹھ کا فیصلہ ماننا چاہیئے جو دھارمک گورو ہیں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ دیش کال اور پاتر کے لحاظ سے معمولی پرائشچت کر کے نہایت جلدی ان لوگوں کو از سر نو ہندو سماج میں اُن کے اپنے ستھانوں پر بحال کیا جاوے۔ اور ان مندروں کو جو موپلوں نے ناپاک کئے ہیں۔ پوتر کیا جائے ؛

(۶) اچھوت ادھار کے متعلق اسی قدر کہنا کافی ہے کہ آپ کی پرتی ندھی سبھا نے ایک صیغہ الگ کھول رکھا ہے۔ کیا یہ آریہ سماج کا اثر نہیں ہے۔ کلکتہ کی سناتن دھرم سمتی کی اچھوت ادھار کے متعلق ودیا پڑھیئے۔ جو ایک گوشت کے طور پر نکلی ہے اور جس پر مہامہوپادھیائے پنڈت پرمتھ ناتھ ترک بھوشن، بدھو بھوشن شنکر آچاریہ سوامی پرسوامی کے دستخطوں کے علاوہ مہرشی دیانند سرسوتی کا بھی چترا دیا ہے۔ اور اس کے آخر میں لکھا ہے۔ جاگرتی۔ ایکتا۔ یہ گوشتا کے زبردست شبد ہیں اچھوت ادھار کی وکالت کرتی ہے۔ اس کا اندازہ ان شبدوں سے لگیگا :-

" ہندو جاتی کے کسی بھی انسان کو جنم کے کارن نیچ نہ خیال کرو۔ جو ہندو کسی کو نیچ اور اچھوت سمجھتا ہے۔ وہ گئو ہتیا کا پاپ کرتا ہے۔ ہندو دھرم شاستر کسی کو اچھوت نہیں مانتے۔ سمرن رکھو ہندوؤں کی چھوت چھات سے ایک بھی ہندو وِدھرمی ہو جائے۔ تو وہ گائے کے بدھ کا پاپ کرے گا۔ اور اس کے کارن تم ہی ہو گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یدی مندروں میں جانے سے کوئی روکتا ہے۔ تو تم ستیاگرہ کرو۔ ہندو جنتا سا تھ دے گی۔ جو لوگ تمہارے ادھکار دینے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ تم ان کے ساتھ اسہیوگ کرو۔ اور ان کے گھروں پر کسی پرکار کی سیوا (محنت مزدوری) کا کام مت کرو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

(۷) آپ نے ہماری پاکستانی ادھیاپک کے پیشر دان کی آڑ میں آریہ سماج پر الزام لگایا۔ مگر کوئی بات بھی ایسی نہیں لکھی۔ جس سے ہمارے کسی سبھاسد کا نام یا تریبی درش ظاہر ہو۔ ہاں آپ کی نظر میں آریہ سماج اس لئے کھٹکتا ہے۔ کہ وہ آپ کے مندر کی طرح پبلک میں بدنام نہیں ہے۔ جس سے کہ اپنے پجاری کو آپ کو نکالنا پڑا ؟

(۸) ستیارتھ پرکاش بے شک ایک لاثانی کتاب ہے۔ لیکن اس کی قدر وہی جانتے ہیں۔ جن کو ٹکا دھرم اور ٹکا کرم کی نسبت آریہ جاتی اور ویدک دھرم سے زیادہ پیار ہے۔ مالک پینڈی کی زہانیت تو نامکمل ہے۔ اور صرف دیانندی لٹریچر تک محدود ہے۔ اس کتاب کی واقفیت کے لیا کہنے بڑ پھکڑ کے کنجر سے باہر نکلنا ہی نہیں چاہتی۔ آپ کی رائے میں رشی دیانند کے متعلق جیون واقفیت پنڈت لیکھرام جی اور دیگر مہاشوں نے تمام دیش میں گھوم کر جمع کی وہ ناقابل اعتبار اور جیالال جینی نے گھر بیٹھے ہوئے جو از سر تا پا جھوٹے قصے گھڑ کر رکھ دیئے۔ وہ اکثر اگشر پرمان ہیں۔ یہ آپ کی نیک دلی اور صفائی قلب کا ثبوت۔ آپ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہاری تسلی ہوئی یا نہیں ؟ اپنے دل سے پوچھئے۔ اس میں جو کچھ بھرا ہوا ہے۔ اسے نکلنے دو۔ جبکہ تم نے اپنے تمام اوتاروں پر کلنک لگانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ تو رشی دیانند بھی تم سے کیا بہتر سلوک کی امید ہو سکتی ہے ریر لے ستیوق سے آریہ

بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۹ کالم ۳ کے نیچے

پریم کا اُدے

کہانی آچاریہ منشی پریم چند جی کی قلم سے

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴)

بنٹی ہوا کے پنچھی تو پہلے ہی تھا اور دم پھول رہا تھا۔ اُسے بھوندو پر دیا بھی آ رہی تھی اور دھا آ رہا تھا۔ سارا زمانہ یہی کام کرتا ہے اور جین کی بنسی بجتا ہے۔ انہوں نے کہتے کتنے ہاتھ بھی مارا تو چوک گئے۔ میں غضب تھا۔ تو صاف کہہ دیتے۔ کہ مجھ سے یہ کام نہ ہوگا۔ میں یہ تھوڑے ہی کہتی تھی۔ کہ آگ میں پھاند پڑو۔

اُسے دیکھتے ہی تھانے دار نے دھونس جمائی۔ یہی تو ہے بھوندو کی عورت۔ اسے بھی پکڑ لو۔

بنٹی نے ہیکڑی جتائی۔ ہاں ہاں پکڑ لو۔ یہاں کسی سے نہیں ڈرتے۔ جب کوئی کام ہی نہیں کرتے۔

انسر اور ہجرت سب کی آنکھیں بنٹی کی طرف اٹھنے لگیں۔ بھوندو کی طرف سے لوگوں کے دل کچھ نرم ہو گئے۔ اُسے دھوپ سے چھاؤں میں بٹھا دیا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور گرد و غبار سے لت پت سانولے جسم پر بھی جوتوں اور کوڑوں کی ڈانڈیں صاف نظر آ رہی تھیں۔ اس نے ایک بار بنٹی کی طرف دیکھا۔ گویا کہہ رہا تھا۔ دیکھنا کہیں ان لوگوں کے دھوکے میں نہ آ جانا۔

تھانے دار نے ڈانٹ بتائی۔ ذرا اس کی دیدہ دلیری تو دیکھو۔ جیسے دیوی ہی تو ہے۔ مگر اس بھیر میں نہ رہنا۔ میں تم لوگوں کی نس نس پہچانتا ہوں۔ اتنے کوڑے لگا دوں گا۔ کہ چمڑی اُدھڑ جائے گی۔ ورنہ سیدھے سے قبول دو۔ اسی میں خیریت ہے بھوندو نے میٹھے میٹھے کہا۔ کیا قبول دیں۔ جو ملک کو لوٹتے ہیں۔ اُن سے تو کوئی نہیں بولتا۔ جو بچارے اپنی گاڑھی کمائی کی روٹی کھاتے ہیں۔ اُن کا گلا کاٹنے کو پولیس بھی تیار رہتی ہے۔ ہمارے پاس کسی کو نذر بھینٹ دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔

تھانے دار نے سخت لہجہ میں کہا۔ "ہاں! ہاں جو کچھ اور کسر رہ گئی ہو۔ وہ پوری کر دے۔ کر گری نہ ہونے پائے۔ مگر ان بیٹھک بازیوں سے بچ نہیں سکتے۔" اگر اقبال نہ کیا۔ تو تین سال کو جاؤ گے۔ میرا کیا بگڑتا ہے۔ ارے جھوٹے سنگھ ذرا لال مرچ کی دھونی دو۔ اسے کوٹھڑی میں بند کر کے پنسیری بھر مرچ سلگا دو۔ ابھی مال برآمد ہوا جاتا ہے۔

بھوندو نے اسی ڈھٹائی سے کہا۔ داروغہ جی بوٹی بوٹی کاٹ ڈالو۔ لیکن کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ تم نے مجھے رات بھر پٹوایا ہے۔ میری ایک ایک ہڈی چور چور ہو گئی ہے۔ کوئی دوسرا ہوتا۔ تو اب تک منہ ہار گیا ہوتا۔ کیا تم سمجھتے ہو آدمی کو روپے پیسے جان سے بھی پیارے ہوتے ہیں۔ جان ہی کے لئے تو آدمی سب طرح کے کوکرم کرتا ہے۔ دھونی سلگا کر بھی دیکھ لو۔

داروغہ جی کو اب وشواس آیا۔ کہ اس فولاد کو جھکانا مشکل ہے۔ بھوندو کے چہرہ سے شہیدوں کا سا آتم سمرپن جھلک رہا تھا۔ اگرچہ ان کے حکم کی تعمیل ہونے لگی۔ دو کانسٹبلوں نے بھوندو کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ دو آدمی مرچیں لانے دوڑے۔ بنٹی کا دل دکھ سے پھٹا جاتا تھا۔ وہ جانتی تھی۔ چوری کر کے اقبال کر لینا کنجر جاتی کی

نیتی میں سخت شرم کی بات ہے۔ لیکن کیا یہ سچ مچ مرچ کی دھونی سلگا دیں گے۔ اتنا کٹھور ہے ان کا ہردیہ۔ سالن بگھارنے میں کبھی مرچ جل جاتی ہے۔ تو چھینکوں اور کھانسیوں کے مارے دم نکلنے لگتا ہے۔ جب ناک کے پاس دھونی سلگائی جائے گی۔ تب تو پران ہی نکل جائیں گے۔ اُس نے جان پر کھیل کر کہا۔ داروغہ جی! تم سمجھتے ہو گے۔ کہ ان غریبوں کی پیٹھ پر کوئی نہیں ہے۔ لیکن میں کہے دیتی ہوں۔ حاکم سے ذرا ذرا حال کہہ دوں گی۔ بھلا چاہتے ہو۔ اُسے چھوڑ دو۔ نہیں تو اس کا پھل برا ہوگا۔

تھانے دار نے مسکرا کر کہا۔ تجھے کیا۔ وہ مر جائے گا۔ کسی اور کے نیچے بیٹھ جانا۔ جو کچھ جمع جتھا لایا ہوگا۔ وہ تو تیرے ہی ہاتھ میں ہوگا۔ کیوں نہیں اقبال کر کے اسے چھڑا لیتی۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ مقدمہ نہ چلاؤں گا۔ سب مال لوٹا دو۔ تو نے ہی اُسے منتر پڑھایا ہوگا۔ گلابی ساڑھی اور پان اور خوشبودار تیل کے لئے تو ہی للچ رہی ہوگی۔ اس کی اتنی درگت ہو رہی ہے اور تو کھڑی دیکھ رہی ہے۔

شاید بنٹی کی اتما کو یہ وشواس نہ تھا۔ کہ یہ لوگ اتنے ظلم کر سکتے ہیں۔ لیکن جب سچ مچ دھونی سلگا دی گئی۔ مرچ کی زہریلی جھار پھیلی۔ اور بھوندو کے کھانسنے کی آواز کانوں میں آئی۔ تو اس کی آتما کانپ اٹھی۔ اُس کا وہ حوصلہ جھوٹے رنگ کی طرح اُڑ گیا۔ اُس نے داروغہ جی کے پاؤں پکڑ لئے اور عاجزی سے بولی۔ مالک! مجھ پر دیا کرو۔ میں سب کچھ دے دوں گی۔

دھونی اسی وقت ہٹا لی گئی۔

(۵)

بھوندو نے پوچھا۔ دھونی کیوں ہٹاتے ہو۔

ایک چوکیدار نے کہا۔ تیری عورت نے اقبال کر لیا۔

بھوندو کی ناک، آنکھ، منہ سے پانی جاری تھا۔ گلے کی آواز بند سی ہو گئی تھی۔ پر یہ بات سنتے ہی وہ سچیت ہو گیا۔ اسکی دونوں مٹھیاں بندھ گئیں۔ بولا۔ کیا کہا؟

کہا کیا۔ چوری کھل گئی۔ داروغہ جی مال برآمد کرنے گئے ہوئے ہیں۔ پہلے ہی اقبال کر لیا ہوتا۔ تو کیوں اتنی شامت آتی۔

بھوندو نے گرج کر کہا۔ وہ جھوٹ بولتی ہے۔

وہاں مال برآمد ہو گیا۔ تم ابھی اپنی ہی گا رہے ہو۔

پرمپرا کی مریادا کا اپنے ہاتھوں بھنگ ہونے کی لجا سے بھوندو کا مستک جھک گیا۔ اس گھور اپمان کے بعد اب اُسے اپنا جیون دیا اور گھرنا اور ترسکار ان سبھی حالتوں میں نکھد جان پڑتا تھا۔ وہ اپنے سماج میں پتت ہو گیا تھا۔

اچانک بنٹی آ کر کھڑی ہو گئی۔ اور کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ بھوندو کی قہر آلود نگاہ دیکھ کر اس کی زبان بند ہو گئی۔ بھوندو نے بنٹی کو انگاروں سی تپتی ہوئی لال آنکھوں سے دیکھا۔ اُن آنکھوں میں ہنسا کی آگ جل رہی تھی۔ بنٹی سر سے پاؤں تک کانپ اٹھی۔ وہ اُلٹے پاؤں وہاں سے بھاگی۔ کسی دیوتا کے اگنی بان کے سمان وہ دونوں انگاروں کی سی آنکھیں اس کے ہردے میں چبھنے لگیں۔

تھانے سے نکل کر بنٹی نے سوچا اب کہاں جاؤں۔ بھوندو اُس کے ساتھ ہوتا۔ تو وہ پڑوسیوں کے ترسکار کو سہہ لیتی۔ اس دشا میں اُس کے لئے اپنے گھر جانا اسمبھو تھا۔ وہ دونوں انگاروں کی سی آنکھیں اس کے ہردے پر ٹماچہ سی جاتی تھیں۔ لیکن کل کی سو بھاگیہ دبھوتی کا موہ اُسے ڈیرے کی طرف کھینچنے لگا۔ شراب کی بوتل اب بھی بھری دھری تھی۔ پھلکیاں چھینکے پر ہانڈی میں دھری تھیں۔ وہ زبردست خواہش جو موت کو سامنے دیکھ کر بھی سنسار کے بھوگیہ پدارتھوں کی

طرف من کو چلائمان کر دیتی ہے۔ اُسے کھینچ کر ڈیرے کی طرف لے چلی۔ دوپہر ہو گئی تھی۔ وہ پڑاؤ پر پہنچی۔ تو سناٹا چھایا پڑا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے جہاں آدمی ہی آدمی بھرے تھے۔ وہ جگہ بالکل سنسان ہو گئی تھی۔ یہ بنجاری ذاتوں کے ترسکار کا سب سے بھینکر روپ تھا۔ سبھی نے اُس کو تیاجیہ سمجھا تھا۔ کیول اُس کی سرکی اُس سنسان جگہ میں رنتی ہوئی کھڑی تھی۔ بنٹی نے اس کے اندر پاؤں رکھے۔ تو اس کے من کی کچھ وہی حالت ہوئی۔ جو اکیلا گھر دیکھ کر کسی چور کی ہوتی ہے۔ کون کون سی چیز سمیٹے۔ اُس کٹیا میں اس نے اپنے زندگی کے پانچ ورش کاٹے تھے۔ پر آج اُسے اس سے وہی لگاؤ ہو رہا تھا جو کسی ماتا کو اپنے بدچلن پتر کو دیکھ کر ہوتی ہے۔ جو برسوں کے بعد پردیس سے لوٹا ہو۔ ہوا سے کچھ چیزیں ادھر کی ادھر ہو گئی تھیں۔ اُس نے فوراً انہیں سنبھال کر رکھا۔ پھلوڑیوں کی ہانڈی چھینکے پر کچھ ننگی ہو گئی تھی۔ شاید اُس پر کوئی بلی جھپٹی تھی ساس نے جلدی سے ہانڈی اتار کر دیکھی۔ پھلوڑیاں اچھوتی تھیں۔ پاؤں پر جو گیلا کپڑا لپیٹا تھا۔ وہ سوکھ گیا تھا۔ اُس نے ترت کپڑا اتار دیا۔ کسی پاؤں کی آہٹ پا کر اُس کا کلیجہ دھک سے ہو گیا بھوندو آ رہا ہے۔ اُس کی وہ دونوں انگارے سی آنکھیں۔ اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بھوندو کے کرودھ کا اُسے دو ایک بار انوبھو ہو چکا تھا۔ لیکن اُس نے دل کو مضبوط کیا۔ کیوں ماریگا؟ کچھ کہیگا۔ کچھ پوچھے گا۔ کچھ سوال جواب کرے گا۔ کیوں یوں ہی گنڈاسا چلا دیگا۔ اُس نے اُس کے ساتھ کوئی برائی نہیں کی۔ آفت سے اُس کی جان بچا لی۔ مریادا جان سے پیاری نہیں ہوتی۔ بھوندو کو ہو گی۔ اُسے نہیں ہے۔ کیا اتنی سی بات کے لئے وہ اس کی جان لے لیگا؟ اس نے سرکی کے دوار سے جھانکا۔ بھوندو نہیں تھا اُس کا گدھا آ رہا تھا۔

بنٹی آج اُس ابھاگے گدھے کو دیکھ کر ایسی پرسن ہوئی۔ گویا اپنا بھائی نیہر سے پتا سوں کی پوٹلی لئے تھکا ماندہ چلا آتا ہو۔ اُس نے جا کر اُس کی گردن سہلائی۔ اور اُس کے تھوتھنے کو اپنے منہ سے لگا لیا۔ وہ اُسے پھوٹی آنکھوں نہ بھاتا تھا۔ پر آج اُس سے اُسے کتنی محبت ہو گئی تھی۔ وہ دونوں انگاروں سی آنکھیں اُسے گھور رہی تھیں۔ وہ سہر اٹھی۔

اُس نے پھر سوچا۔ کیا کسی طرح نہ چھوڑیگا؟ وہ روتی ہوئی اُس کے پیروں پر گر پڑے گی۔ کیا تب بھی نہ چھوڑے گا؟ ان آنکھوں کی وہ کتنی تعریف کیا کرتا تھا۔ ان میں آنسو بہتے دیکھ کر بھی اُسے دیا نہ آئے گی؟

بنٹی نے پیالہ میں شراب انڈیل کر پی لی۔ اور چھینکے سے پھلوڑیاں اتار کر کھائیں۔ جب اُسے مرنا ہی ہے۔ تو سادھ کیوں رہ جائے۔ وہ دونوں انگاروں سی آنکھیں اس کے سامنے چمک رہی تھیں۔ اُس نے دوسرا پیالہ بھرا اور پی گئی۔ زہریلا شراب جسے دوپہر کی گرمی نے اور بھی گھاتک بنا دیا تھا۔ دیکھتے دیکھتے اس کے دماغ کو کھولانے لگا۔ بوتل آدھی ہو گئی تھی۔

اُس نے سوچا۔ بھوندو کہے گا۔ تو نے اتنی دارو کیوں پی؟ تو وہ کیا کہے گی؟ کہہ دیگی۔ کہ ہاں پی۔ کیوں نہ پیے۔ اسی کے لئے تو یہ سب کچھ ہوا۔ وہ ایک بوند بھی نہ چھوڑے گی۔ جو ہونا ہو۔ ہو۔ بھوندو اُسے مار نہیں سکتا۔ اتنا بے رحم نہیں ہے۔ اتنا بزدل نہیں ہے۔ اُس نے پھر پیالہ بھرا اور پی گئی۔ پانچ ورش کے وہ ایک جیون کی پرانی باتیں اُس کی آنکھوں کے سامنے کھنچ گئیں۔ سینکڑوں ہی بار وہ دونوں میں گرہ بندھ ہوئے تھے۔ آج بھی دوپہر

CC0. Gurukul Kangri Collection

بار بار اپنی زبانی معلوم ہو رہی تھی۔ بچارا جو کچھ کماتا ہے۔ اسی کے ہاتھوں پر رکھ دیتا ہے۔ اپنے لئے کبھی ایک پیسے کی تمباکو بھی لیتا ہے۔ تو پیسا اسی سے مانگتا ہے۔ صبح سے شام تک بن بن پھرا کرتا ہے۔ وہ کام اس سے نہیں ہوتا۔ وہ کیسے کرے یہ کیسے بھی انسپل نے آکر کہا۔ اری بنتی کہاں ہے۔ چل دیکھ بھوندو کا حال بے حال ہو رہا ہے۔ ابھی تک ترچھا باپ بیٹھا تھا۔ پھر یہ دہانے آیا۔ دو ایک پتھر پر اپنا سر پٹک دیا۔ ما رہا ہے۔ ہم لوگ دوڑ کر پکڑ نہ لیتے۔ تو بال ہی ڈسے دی تھی ۔

(۲)

ایک بہینہ بیت گیا تھا۔ سنیما کا سماں یہ تھا۔ کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ اور موسلا دھار ورشا ہو رہی تھی۔ بھوندو کی سر کی ابھی بھی سنسان پڑی تھی۔ بھوندو کھٹولی پر پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔ اور جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا۔ وہ ورشا کی طرف دیکھتا ہے۔ چاہتا ہے اٹھ کر باہر دیکھوں۔ مگر اٹھا نہیں جاتا۔

بنتی سر پر گوا اوڑھا ایک بوجھ لئے پانی میں لت پت آتی دکھائی دی۔ وہی گلابی ساڑھی ہے پرتار تار۔ مگر اس کا چہرہ پرسن ہے۔ نفرت کے بدلے آنکھوں سے پیار ٹپک رہا ہے۔ چال میں وہ چیلا پن نہیں جو سمجھوتا ہے۔ جو جیت کی شانتی کا چنہ ہے۔ بھوندو نے مسکرا کر کہا ۔ تو اتنا بھیگ رہی ہے۔ کہیں بیمار پڑ گئی تو کرتی ایک گھونٹ پانی دینے والا بھی نہ رہے گا میں کہتا ہوں۔ تو کیوں اتنا ڈرتی ہے۔ وہ گٹھڑی سر پر رکھی تھی۔ تیسرا لانے کا کام کیا۔ ہانڈی میں کیا لائی ہے؟

بنتی نے ہانڈی کو چھپاتے ہوئے کہا۔ کچھ تو نہیں ہے۔ کیسی ہانڈی؟

بھوندو زور لگا کر کھٹولی سے اٹھا۔ آنچل کے نیچے چھپی ہوئی ہانڈی کھول دی اور اس کے اندر نظر ڈال کر بولا۔ ابھی لوٹا۔ نہیں تو ہانڈی پھوڑ دونگا ۔

بنتی نے دھوتی سے پانی نچوڑتے ہوئے کہا ذرا آئینے میں صورت دیکھو۔ گھی دودھ کچھ نہ ملیگا تو کیسے اُٹھو گے۔ ہمیشہ چارپائی پر پڑے رہنے کا ہی ارادہ ہے؟

بھوندو نے کھٹولی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اپنے لئے تو ایک ساڑھی نہیں لائی۔ کتنی کہہ کر ہار گیا۔ میرے لئے گھی اور دودھ سب بیکار ہے میں گھی نہ کھاؤنگا ۔

بنتی نے مسکرا کر کہا۔ جب تک تو گھی کھلاتی ہوں۔ جلدی سے کام دھندا کرنے لگو اور میرے لئے ساڑھی لا دو۔

بھوندو نے بھی مسکرا کر کہا۔ لو آج جا کر دونگا

ودھوا وواہ منڈن

بجواب تردید ودھوا وواہ

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال۔ وشسٹ سمرتی کے شلوک کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کو معہ دوسرے شلوک ماقبل کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا۔ کہ ان کا تعلق رسم منگنی سے ہے۔

جواب۔ اس شلوک کا آپکا کیا یہ ارتھ ہے؟ "اگر صرف منتر سنسکار ہی ہوا ہو۔ اور لڑکا مر جاوے۔ اور لڑکی باکرہ ہو۔ تو اس کی شادی دوسرے سے ہو سکتی ہے" یہ منتر سنسکار منگنی میں ہوتا ہے یا شادی میں؟ اور "पुनः संस्कार मर्हति" "دوبارہ سنسکار ہو سکتا ہے" کا غلط معنی "اس کی شادی دوسرے سے ہو سکتی ہے" کیا ہے یہ سنسکرت کی پنڈتائی ہے یا ذل کی ... ؟

سوال۔ سنگھوشا تپ سمرتی کا بھی حوالہ شلوک بھی رسم منگنی کا ہے نہ کہ شادی کا۔ جب تک رسم شادی میں سپت پدی نہ ہو۔ تب تک جوڑا نہیں ہوتا ۔

جواب۔ افسوس ہے۔ کہ آپ کے سر پر سہو سوار ہے۔ اس واسطے بالکل صاف الفاظ کے ہوتے ہوئے بھی "میں نہ مانوں" کی مہارنی رٹ رہے ہو۔ نہ سمجھے یہ شلوک کیا کہتا ہے:۔

"شادی شدہ بھی کنیا اگر سیتھن کی پرابت نہ ہو تو اس کا دوبارہ وواہ سنسکار ہو۔ جیسے کنیا ہوتی ہے۔ ویسے ہی وہ ہے۔"

سوال۔ ارجن کے وواہ کی مثال دی جاتی ہے۔ لیکن پوران دھرم شاستر میں داخل نہیں۔ وہ صرف تاریخی واقعات بتلاتے ہوئے اچھے برے کام کے نتیجہ کو بتلاتے ہیں ارجن نے شہوت سے بھری ہوئی ناگ کنیا سے ایک بار مقاربت کی۔ یہ جائز شادی نہ تھی۔ اسی لئے اس لڑکے کو ... کہا گیا۔ ارجن کا یہ فعل ناجائز تھا۔ ارجن تو کیا۔ اگر سری کرشن سے بھی کوئی ناجائز فعل سرزد ہوتا۔ تو شاستراً وہ جائز نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ پرانوں کی اس حیثیت میں غلطیاں ثابت ہوں۔ تو کیا قابل قبول نہیں؟ پھر آریہ سماج کی پورانوں پر نکتہ چینی سے ناراضگی کیوں؟ اور اگر یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ سارا پران پیروانی پنڈتوں نے رشیوں کے نام پر یہ جعلی تصنیف کی ہے۔ تو قابل ترک کیوں نہیں۔ اور منوسمرتی $\frac{9}{167}$ کے مطابق دھرم سے یوگ کرنے پر جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وہ کھیترج کہلاتی ہے۔ جو $\frac{9}{159}$ کے مطابق وراثت کی بھی حقدار ہوتی ہے۔ اور نیوگ میں ایک سنتان کے لئے ایک بار ہی سماگم ہو سکتا ہے۔ جب شاستر کے مطابق ہونے سے ارجن کا یہ فعل ناجائز کیوں؟ ارجن اور کرشن، نرنارائن کا اوتار سناتن دھرم کے مسلمات کے مطابق ہیں۔ ارجن نے یہ فعل ناجائز کیا۔ اور کرشن میں بھی ممکن تھا۔ تو تمہارا اوتار کا سدھانت دھرا (؟) رہ گیا۔ ذرا غور سے سوچو۔ کہ بزرگان سلف کی پوتر زندگی پر تہمت سناتن دھرم لگاتا ہے یا کہ آریہ سماج؟

سوال۔ شو پران میں آیا ہے کہ ستارھا نام کی ایک برہمن کنیا جو بال ودھوا تھی۔ شوجی کی بھگتی سے پتروالی اور شوہر والی ہو گئی۔ اس کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ شو نے اس کے شوہر کو زندہ کر دیا جیسے سری کرشن نے اپنے گرو کے لڑکوں کو زندہ کر دیا تھا۔ ودھوا وواہ سے ان شلوکوں کا کیا تعلق؟

جواب۔ پرانوں کو آپ نے خود ہی صرف تاریخی کتب مانا ہے۔ تو ان میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اب غور کرو۔ کہ اسی طرح مُردہ کا زندہ ہونا ممکن ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں۔ تو ستارھا کا شوہر والی اور پتر والی ہونا ودھوا وواہ سے ہی ممکن ہے ۔

سوال۔ کام دیو کی استری رتی نے جو شنکر کے کام دیو کو بھسم کرنے سے ودھوا ہو گئی تھی۔ اسی اپنے ہی پتی کام دیو کے ساتھ جو سری کرشن جی کے ہاں پردیمن کے نام سے پیدا ہوا شادی کی تھی۔ اس سے ودھوا وواہ ثابت کرنا کس قدر زبردستی ہے سارے قصے کو پڑھ کر ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔

جواب۔ اس کتھا سے بھی خلاف عقل ناممکن حصہ نکال دو۔ تو ودھوا وواہ خود ہی ثابت ہو جاوے گا۔ ودھوا رتی سے پردیمن کا وواہ بس! ایک باعقل منداس کتھا سے یہی صحیح واقعہ اخذ کر سکتا ہے ۔

سوال۔ سگریو کی اپنی ودھوا بھاوج تارا سے شادی کی مثال دیتے ہیں۔ اول تو وہ بندر تھے دوم رام نے بالی کو اسی پاپ کے بدلے مارا کہ اس نے سگریو کی عورت کو گھر میں ڈال لیا تھا۔ سوم انگد نے بھی سگریو کی نندا کی ہے۔

جواب۔ کیا سنسکرت اور بانری بھاشا اپدیش کی (مل) بولنے والے بندر تھے۔ قدرتی طور پر بندروں کا لحنہ الفانی الفاظ ادا کرنے کے ناقابل ہوتا ہے۔ جن کے گھر میں یگیہ ہون اور وید پاٹھ ہوتا تھا۔ جن کے ایک سنسکار ہوتے تھے۔ جو یگیوپویت پہنتے تھے۔ ان کو بندر کہنا اپنے آپ کے بندر سے بھی نچلی پیتی میں ہونے کا ثبوت دینا ہے۔ بھلا اگر وہ بندر ہی تھے۔ تو رام نے بالی کو کیوں مارا؟ کیونکہ آپ کے خیال میں تریگ (غیر انسانی) یونی میں اپنی بھاوج کو گھر میں ڈال لینا پاپ ہی نہیں۔ اس طرح انگد کی عیب جوئی بھی فضول ہو جاتی ہے۔ ستر درا اپنے دماغ کو ٹھکانے لاؤ۔ وہ بندر نہیں تھے۔ بانر جاتی (منشوں کی ایک جاتی کا نام) سے تھے۔ آپ سے پنڈتوں نے ہی اس غلط فہمی سے بالمیکی میں بھی کئی ایسے شلوک ڈال دیئے ہیں۔ جس سے وہ بندر ہی سمجھے جائیں۔ دیکھئے زندہ بھائی سگریو کی عورت کو گھر میں ڈالنے سے رام نے بالی کو ڈنڈ دیا۔ اور ایسے کرم پر انگد نے سگریو کی نندا کی۔ لیکن بالی کے مرنے پر تارا کو اپنی پتنی بنانے پر کسی نے نندا نہیں کی۔ ہم سگریو آدی کو کوئی آدرش پرش نہیں مانتے۔ ان میں گن دوش دونوں تھے۔ لیکن آپ تو ان کو بھی اوتار مانتے ہیں۔ جن کا کام لوگوں کے سامنے آدرش جیون رکھنا ہوتا ہے۔ ان پر اس رنڈیکٹ کے لکھتے وقت اوتار سدھانت کو بار بار کیوں ٹھوکریں لگا رہے ہو۔

سوال۔ پدم پران نے دیا دیری کے اکیس وواہوں کا ثبوت دیا گیا۔ لیکن پہلے شلوک ہی سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ منگنیوں کا ذکر ہے۔

جواب۔ پہلا شلوک حسب ذیل ہے:۔

ता माधि वाह्‌काले तु स-
म्प्राप्ते समये न्दय।
मृतोः सो चित्र सेनस्तु
कालधर्मेण वैकिल॥

الرتھ۔ ہے راجن! وواہ ہونے کے زمانہ کے پر چترسین (اُس کا پتی) مر گیا۔ اگر ودھوا شبد کا معنی منگنی ہی ہے۔ تو آپ کے گھر میں خوب لڑائی رہتی ہوگی۔ کیونکہ جب آپ اپنی دھرم پتنی کو پانی لانے کے لئے کہتے ہوں گے۔ تو اُس کے پانی لانے پر آپ پانی کا معنی ردی کرتے ہوں ۔

ودواہ سمے پہت ... کے معنی قبیل ... ... منگنی کا مستحق ہے ... ...

(بقیہ)

*

کہیں سیندھ ماروں؟

نینٹی نے اس کے منہ پر پریم کا ایک چپت رسید کر کے کہا۔ پہلے میرا گلا کاٹ دینا۔ تب جانا ۔

(ہنس)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پراپت ہوگیا۔ تو قبل دواہ (بیاہ سے پہلے) کہاں رہا؟

سوال۔ اب ان حوالوں کو پیش کیا جاتا ہے جن میں نیوگ اور دوہرا دواہ کا صاف طور پر کھنڈن کیا گیا ہے۔ اول منوسمرتی ۹/۶۴ ۔

جواب۔ یہ شلوک ان پرچھپت شلوکوں میں سے ہے۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔

سوال۔ منوسمرتی ادھیائے ۵ کے حسب ذیل شلوک پڑھئے۔

"اپنے پتی کے ساتھ دھرما چرن سے کیا یا ہٹا سورگ دیگا۔ دوسرے کی خواہش کرنے والی پتی برتا کو اپنے مرے یا جیتے شوہر کی مرضی کے خلاف نہیں چلنا چاہئے" (۱۵۶)۔

"کند مول پھل آدی تھوڑا سا کھا کر اپنے جسم کو سکھا دے۔ لیکن شوہر کے انتقال کے بعد دوسرے شخص کا نام تک نہ لے" (۱۵۷)

"ایسی پرویترتا کے ساتھ پتی برتا استری کا جو اپم دھرم برہمچریہ ہے۔ اس کو دل میں چاہتے ہوئے تا دم زیست ہر طرح کی تکلیف برداشت کرتی ہوئی اپنے دن کاٹے" (۱۵۸)

"سنکسوال کمار برہمچاری ہزاروں برہمن بال برہمچاری رہ کر بغیر اولاد پیدا کئے جنت کو حاصل کر گئے ہیں" (۱۵۹)۔

"مختصر یہ کہ شوہر کے مرنے کے بعد جو پتی دو تا مستحکم ارادہ کے ساتھ برہمچریہ برت سے رہتی ہے اس کو اگر لڑکا نہ بھی ہو تو بھی برہمچاری مذکورہ بالا کے جیسا سورگ پہنچتی ہے" (۱۶۰)

"اولاد کی خواہش سے جو عورت بدکاری کرتی ہے۔ اس کی اس دنیا میں بدنامی ہونے کے علاوہ پتی لوک جنت سے بھی محروم ہو جاتی ہے" (۱۶۱)

"کیونکہ دوسرے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ شاستر جائز نہیں مانی جاتی۔ اسی طرح پرائی عورت کے بطن سے جو اولاد پیدا کرتے ہیں۔ وہ پیدا کنندہ کی نہیں کہلائی جاتی۔ اس کے علاوہ جو پتی برتا اور نیک چلن عورتیں ہیں۔ ان کے لئے دوسرا خاوند کرنے کا حکم شاستر میں نہیں ہے" (۱۶۲)

"اپنے پتی کو گھٹیا یا غریب جان کر اس کو ترک کر کے دوسرے اچھے مالدار شخص کو جو عورت قبول کرتی ہے۔ وہ لوگوں میں بدنام ہونے کے علاوہ دبھیارنی کہلائے گی" (۱۶۳)

"اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ جو مقاربت کرتی ہے۔ وہ عورت اس دنیا میں بدنام ہونے کے علاوہ پھر گیدڑ کا جنم لیتی ہے۔ اور پاپ بڑے امراض میں مبتلا ہوتی ہے" (۱۶۴)

"دل زبان و جسم سے جو پتی برتا استری اپنے شوہر کو چھوڑ کر نہیں رہتی ہے۔ اس کو اپنے شوہر کے ساتھ جنت میں جگہ ملنے کے علاوہ اچھے لوگوں میں قابل ذکر رہتی ہے" (۱۶۵)

جواب۔ اگرچہ ان شلوکوں کے اندر بھی پورانک لوگوں نے خواہ مخواہ ٹھونس دیا ہے۔ جن کا اصل شلوکوں میں کوئی ذکر نہیں۔ لیکن ہم نے تو صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ ان شلوکوں میں نیوگ اور دوہرا دواہ کا کہاں تک کھنڈن ہے۔

شلوک ۱۵۶ سے ۱۶۵ تک دوبارہ آریجی کی سرپتر کے بعد برہمچاری رہنے کا اپدیش ہے۔ اور بتلایا گیا ہے کہ استری کو چاہئے کہ دوسرے کی خواہش نہ کرے۔ اس کے علاوہ جیتے پتی کے گن رہت ہونے پر بھی دوسرے پرش کی خواہش نہ کرے۔ آریہ سماج اس کا مخالف نہیں۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ کوئی عورت دوہرا بیاہ کرے یا برہمچارنی نہ رہے۔ ہم تو اس برہمچاری رنڈوں کی عزت کرتے ہیں۔ رشیوں نے مسلمات کی ستیارتھ پرکاش میں بھی لکھا ہے۔ اولاد کی ضرورت تو ہر انسان کو ہوتی ہے۔ جیسے پیر پتر کے بغیر نکلتے ہی رہ جاتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اکھشت یونی دوہرا کے جن کو شاستر کنواری کی مانند مانتے ہیں۔ ان کے دواہ کا یہاں کہاں نشیدھ ہے۔ اور جیسا کہ شلوک ۱۶۲ سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو برہمچاری نہ رہ سکیں۔ کیا وہ زنا کاری کرتی رہیں۔ انہیں شودھ رہنے کی سمجھ کر ان کا اپائے تو دوسرا دواہ ہی ہے۔ اور نیوگ آپت دھرم ہے۔ مذکورہ بالا شلوکوں کے ساتھ دوہرا دواہ اور نیوگ کا دوہان کرنے والے شلوکوں کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھو۔ تب یہ بات منو جی کا سچا مطلب سمجھ میں آ سکتا ہے۔

سوال۔ دکش سمرتی ۴/۱۸-۱۶ و دیاس سمرتی ۲/۵۲ و ۵۳ میں لکھا ہے کہ عورت کو اپنے پتی کے مرنے پر ستی ہو جانا چاہئے۔ ایسی عورت اپنے پتی کے ساتھ سورگ کو جاتی ہے۔ اگر ستی نہ ہو تو کیشوں کو منڈوا ڈالے اور برہمچریہ سے اپنے جسم کو گلا کرے۔

جواب۔ وید میں ستی ہونے کا آپ خود کھنڈن کر چکے ہیں۔ منوسمرتی جس کے انوکول ہونے سے ہی دوسری سمرتیوں کا پرمان ہو سکتا ہے۔ اس میں ستی ہونے کی کوئی آگیا نہیں ہے پھر ان اپر مانک پورانک سمرتیوں کے اقتباس کا مطلب؟ دوہرا دواہ کے قانون کے مسودہ کے برخلاف بہت سنددھوپ کی ہے۔ کیا اب اسمبلی میں قانون ستی کی منسوخی کا نوٹس دلائیں گے؟ پھر دیکھ لیا جائے گا کہ آپ کی اس دلیل میں کتنا وزن ہے۔ کہ جس قانون کو سناتن دھرمی نہیں چاہتے اسے کیوں بنایا جاوے۔ ساتھ ہی قانون دوہرا اکیش کھنڈن کا مسودہ بھی تیار کر لیں۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ اس مسودہ کو پہلے اپنے گھر کی کونسل میں ہی پیش کریں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان سمرتیوں کی کتنی عزت ہوتی ہے۔ اور اس قانون کا کیا حشر ہوتا ہے؟

سوال۔ اتھرووید کھنڈ پہلا کانڈ پانچواں سوکت ستر ہواں منتر ۷ و ۸ دوہرا دواہ کا کھنڈن کرتے ہیں۔ ان کا ارتھ یہ ہے:۔

جگت میں جو دپلو ہوتا ہے۔ جیسا کہ حمل ساقط ہونا، سنسار نشٹ ہونا اور ویروں کا آپس میں لڑ کر مرنا۔ ان سب کا سبب اگر کچھ ہے تو برہمن استری کے ساتھ زنا کاری ہے۔ (۷) اور استری کے پہلے دس پتی ابرہمن ہیں۔ لیکن جو برہمن طور سے دواہ میں پانی گرہن یعنی ہاتھ پکڑتا ہے۔ وہی اس کا اکیلا ہی پتی ہوتا ہے۔

جواب۔ دبھچار تو برا ہے ہی۔ لیکن کیا برہمنی کے دبھچار سے ہی یہ طوفان مچیں گے۔ دوسرے ورن کی عورتیں جو چاہیں کچھ کرتی رہا کریں؟ دوہرا دواہ سے روک نے سے اس وقت ہزاروں جنم کی برہمنیاں ان طوفانوں کا باعث بن رہی ہیں۔ کھنڈ کے پاس ایک گاؤں میں ایک دولت مند برہمن کی دوہرا ہو جس طرح اپنے مسلمان کار ندے کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ اور اس کا جو برا نتیجہ نکلا۔ اس کو یاد کر کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ یہاں آریہ سماج پٹھان کوٹ میں ایک برہمنی آگئی جس کے متعلق بتلایا گیا کہ یہ دوہرا ہے۔ اور ریاست چنبہ کی رہنے والی ہے۔ یہاں ایک حجام کے گھر میں آ رہی۔ اب اس نے بھی گھر سے نکال دیا ہے۔ اگر دوہرا دواہ سے آپ کو چڑ ہے۔ چونکہ اس دبھچار کا بہتر علاج ہے۔ تو اس دبھچار کو روکنے کا کوئی اور اپائے بتلایا ہوتا۔ منتر ۷ میں آپ نے برہمن استری کا ذکر کیا۔ پرسنگ سے منتر ۸ میں بھی اسی کا ذکر ہونا چاہئے۔ اس طرح آپ کے کئے ارتھ کا تو یہ نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ برہمنی کے پہلے دس پتی غیر برہمن ہونے چاہئیں۔ اور گیارہواں برہمن۔ اور پہلے دس پتیوں کا خیال نہ کر کے صرف اس برہمن پتی کو ہی ماننا چاہئے۔ جس نے ہاتھ پکڑا ہے۔ کیوں؟ پہلے بغیر بیاہ کے ہی کیسے پتی بن گئے؟

خوب معنی ہیں۔ اگر کچھ دیوتا ہیں۔ منش نہیں۔ تو غیر برہمن کیوں کہا۔ غیر انسان کہا جاتا۔ اور جو نام آپ نے گنائے ہیں۔ ان میں برہسپتی کو تو برہمن ہی مانا جاتا ہے۔ مہربان آگا پیچھا سوچ کر معنی کرو۔ اور اس میں بھی کوئی ایسا لفظ نہیں۔ جس سے دوہرا دواہ کا کھنڈن ہوتا ہو۔

اگر ایک ہی لفظ کا یہ نتیجہ نکالو۔ تو یہ ویدوں کی نسبت سے کہا گیا ہے۔ اس کے مرنے وغیرہ پر دوسرا دواہ نہ ہو۔ اس کا تشبیہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دراصل میں تو منتر نیوگ کو بتلا رہا ہے۔ کیونکہ نیوگ کے پتی پتی ہوتے بھی پتی نہیں کہے جاتے۔ کیونکہ ان کا دواہ سنسکار نہیں ہوتا۔ اور اولاد دواہ کے پتی کے نام پر نامزد ہوتی ہے۔ اور وہی بیٹوں کی حصہ دار بھی ہوتی ہے۔ دیکھئے مہابھارت جب کھشتریوں کے ناش ہو جانے سے برہمنوں نے کھشترانیوں سے نیوگ دوارا سنتان پیدا کی تو کہا ہے:۔

پانی گرہن کرنے والے کی ہی سنتان ہوتی ہے یہ وید میں کہا گیا ہے۔ دھرم کو من میں دھارن کر کے برہمنوں نے کھشترانیوں سے اولاد پیدا کی۔ مہابھارت آدی پرو ادھیائے ۱۰۴ شلوک

سوال۔ رامائن میں سیتا نے کہا ہے کہ میں رام کے ہاتھ کو تکیہ بنایا ہے۔ پھر میں کسی غیر ہاتھ کا تکیہ کیسے بنا سکتی ہوں۔ میرے پتی رام خواہ دین اور راجیہ ہین ہوں۔ وہی میرے گرو ہیں۔

جواب۔ پتی برتا استریوں کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اور ساتھ ہی پرشوں کو بھی رام جیسا پتی برتی ہونا چاہئے جیسا کہ رامائن میں ہی لکھا ہے۔

कुतोऽमिता धर्मचारिणाम्
परेषां धर्म न हन्यम् ॥

شری رام چندر جی تو دھرم کے ناش کرنے والی پرائی عورتوں کی خواہش کبھی پیدا نہیں ہوا۔ ان شلوکوں کا نہ دوہرا دواہ سے کیا تعلق۔ لیکن اگر زبردستی سیتا جی کی نسبت کہے ہوئے شلوک دوہرا دواہ کے کھنڈن میں لگاؤ گے۔ تو رام کا شلوک رنڈوا دواہ کے کھنڈن میں لگانا پڑے گا اور آپ کو بہت مشکل پیش آئے گی۔

سوال۔ بارہ سال سے کم عمر کی زوجہ سے جماع کی ممانعت بھی شاستر کے برخلاف ہے کیونکہ لکھا ہے۔

शूद्रां भार्यां मुपैयात्

"رتو وقت جیسی عورت کے پاس جاوے۔" یہ قانون ہمیں منظور نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ اول تو اس عمر میں شاذ و نادر ہی کوئی کنیا رتو متی ہوتی ہے۔ اور اس عمر کے جماع سے کنیا کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ موت کے کئی واقعات ہو گئے۔ دوم شاستروں میں

मृतुकालाभिगामीस्यात्

"عورت کے پاس رتو کال میں جاوے" کا مطلب دوسرے وقت میں جانے کی ممانعت ہے۔ کیا "اس وقت ضرور جاوے" کے معنوں میں؟ لیکن آپ کو تو ہر بات الٹی سوجھتی ہے۔ ان

پنتھوں کی سمسیا حل ہو گئی

ہندو مہاسبھا گت وشیش ودیا ...... آولا
بنا ہوا تھا۔ اس میں ودیا ہو نہ سکے بہت پنتھوں
میں ہندوؤں کا ... پنتھوں کو ہندو قبول
الگ سمجھا ... آپ نہ سمجھتا سادھو ...
مہاسبھا آپ منتری لاسنگھ مہاسبھا لالہ گنگا رام
جی نے مخالف قسم کا گھنٹہ کے بعد رائے
جہاں کی داروں سے پنتھوں ... پنتھوں
ہندو دھرم سے علیحدہ کیا ہے۔ سادھو ...
ہے دہاں منتری نارائن سوامی مہاراج
کے پاس ایک ڈیپوٹیشن بھیجا ہے۔ جس میں
درخواست دی گئی کہ ... پنتھوں کو ہندو
ہی سمجھا جائے۔ اور آشنا کی گئی ہے کہ رست
پنتھوں میں جو دید ... آ گئی ہے۔ آپ شنکر
جی کے ... کیا جائے۔ اس پر منتری جی جیو
نارائن سوامی جی نے ایک ... آپدیشک
کا انتخاب کر دیا ہے آشا ہے مستقبل
قریب میں ہم اس ... کو ... سیل پر نام
ایکتا کرنے میں ... ہو سکیں گے۔

(منتری سار ودیشک سبھا)

آریہ سماج جیند کے کشن گنج کا پرچار

(۱) سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں اور
حاضری خاصی ہوتی ہے۔ (۲) آریہ سماج کا اپنا
کوئی مندر نہیں۔ پنڈت امرت ... کی ہمت
سے جلدی سماج مندر بن جاویگا۔ لالہ ... لال
جی اور لالہ رئیس راج جی نے سفید زمین دینا
نادر کر لیا ہے۔ جس کی رجسٹری جلدی
ہی ... پرتی ندھی سبھا گوردھن لال لاہور کے
نام ہو جائیگی۔ (۳) سماج کے آدھین ایک ...

سستا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گئی گزری تندرستی واپس ... انعام ...
انعام ... عت ... روپیہ ... وغیرہ ...
... حاصل کر کے ... کی طاقت ... زندگی ...
... حاصل کرنے ... کے ... سے ... مفید ...
... سنگریہ ... اصول و شرح ...
قیمت فی ... ۲ ... گولیاں صرف ایک روپیہ ...
... چار روپیہ ... ۹۶ صفحات کی کتاب ...
... بالکل مفت منگوا کر مطالعہ کریں۔
ایڈریس: منتری ... کی ... ٹھیکیدار
ایجنٹ ... کوچہ ...

آریہ پاٹھشالہ ٹھہرہ کا نریکشن

ٹھہرہ ایک گرام ہے۔ جہاں پاٹھشالہ ستھاپت
کرنے کے پریتن میں مہاشہ رام چند جی کو
وہاں کے جاہل راجپوتوں نے قتل کر دیا تھا۔
آریہ پرتی ندھی سبھا کے پریتن سے وہاں پاٹھ
شالہ جاری ہے۔ جس کا نریکشن حال میں پنڈت
آتما نند جی نریکشک پنجاب آریہ شکشا سمتی نے
مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء کو کیا۔ نریکشن رپورٹ
نیچے لکھی جاتی ہے:۔

آج میں نے ٹھہرہ آریہ ودیالیہ کا نریکشن
کیا۔ ستھان بہت سوچ کے لیا پتہ اور ترتیل
ہے۔ مکان بڑے اُستاد سے ہوا ہے
ادھیاپک ... کی دھرم نیتی جی بھی کنیاؤں
کو شکشا دیتی ہیں۔ یہ بہت اُتم ہے۔
(۱) ۲۴ بالک ہیں۔ ۱۲ بالکائیں ہیں۔ اور بھی
آنے کی آشا ہے۔ یہ شبھ چنہ ہے۔
(۲) پاٹھشالہ چار اچھا ہے۔
(۳) سندھیا گائتری یاد ہے۔ اچار بھی
شدھ ہے۔
(۴) پڑھائی ٹھیک ہے۔ گنت (حساب)
میں کچھ اور ادھک شرم (محنت) کرنا چاہئے کیونکہ
درس سے اس ورش کافی اُنتی ہے۔ اور
آشا ہے بھی ادھک ہے۔ پاٹھشالہ اپنا کام
سنتوشجنک کر رہی ہے۔ اس سے یہاں کے
اردگرد کے نواسیوں کا بہت اپکار ہوگا۔
میں اس پاٹھشالہ کی ہر طرح سے اُنتی چاہتا
ہوں۔ آیدیک اور ادھیاپک کے کار ہے
یہ سوچنے میں مہاکر کا کام ہو رہا ہے۔
اس سے یہاں کے نواسیوں پر اور بھی اُتم
پربھاو پڑا ہے۔
میں چاہتا ہوں۔ ایسے اور بھی ودیالیہ
ہوں۔ جس سے دلت جاتیوں کا اُدھار
ہو سکے۔
نوٹ۔ سکول کے لئے فرنیچر۔ ٹاٹ۔
بالپوش تریم وکرسی آدی جلدی دے دینا
چاہئے۔ ان کے بنا ٹھیک ٹھیک کار نہیں
ہو سکتا۔

(دستخط بحروف ہندی)
(آتما نند نریکشک پنجاب آریہ شکشا
سمتی۔ لاہور)

۴۴ پتری پاٹھشالہ ہے۔ جس میں ۲۵ بالیکائیں
پڑھتی ہیں۔ موجودہ ادھیاپکا نے تیاگ پتر دے
دیا ہے۔ اس لئے ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔
(منتری آریہ سماج ...)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور گوروکل

(از چودھری رام سنگھ رئیس گمٹ ڈہاں)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل کانگڑی کی
گورننگ باڈی ہے۔ اس لئے گوروکل کا مختصر
سا درتانت درج کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ آج
کل گوروکل کا نام بہت پرسدھ ہو چکا ہے پراچین
شاستروں اور بھاگوت میں اس کا ذکر آتا ہے
مگر بھارت واسی اس کو عرصہ سے فراموش کر
چکے تھے پھر سوامی دیانند کا جس نے اس
کی یاد پھر تازہ کی ہے۔ انہوں نے اپنی معرکتہ
الآرا تصنیف ستیارتھ پرکاش میں گوروکل شکشا
پرنالی کی سکیم درج فرمائی۔ جس کو عملی جامہ پہنانے
کا کام مہاتما منشی رام جی نے اپنے ہاتھ میں لیا۔
اور ۱۹۰۲ء میں گنگا کے کنارے کانگڑی گرام
میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام گوروکل
قائم کیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں گوروکل نے
عالمگیر شہرت حاصل کر لی۔ سنسان اور ویران
جنگل جو شیر اور چیتے وغیرہ جنگلی جانوروں کی
آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ ایک پُر رونق بستی میں تبدیل
ہو گیا۔ جن جھاڑیوں میں گیدڑ بستے تھے وہاں
برہمچاری گن پیلی دھوتیاں پہنے ہوئے وید
منتروں سے سوچھ کرتے دکھلائی دینے لگے۔
دور سے رہا ایکسی یاتری رگ بھی اس درس گاہ
کی زیارت کے لئے آنے شروع ہوئے۔ اور
سب نے گوروکل طریقہ تعلیم کی بکثرت شہرت سے پرشنسا
کی۔ مہاتما منشی رام جی بانی گوروکل نے اپنا
سروسو ارپن کر دیا۔ گوروکل کے سالانہ جلسے
بڑی بھیڑ بھاڑ اور رونق سے ہونے شروع
ہوئے۔ پر مختلف مکانات میں رہائش کے عادی
گوروکل میں بھوس کی جھونپڑیوں کے اندر رہنے میں
پریت گر آنند محسوس کرنے لگے۔ نہ صرف بھارت
ورش بلکہ غیر ممالک میں بھی گوروکل کا چرچا
ہونے لگا۔

ابتدا میں بہت سے کچے مکانات تعمیر کئے
گئے تھے۔ مگر بعد میں کالج کی پختہ و عالیشان عمارت
تعمیر کی گئی۔ اور دھرم شالہ وغیرہ اور بھی کئی پختہ
مکانات تعمیر ہوئے۔ چند سال ہوئے۔
جبکہ دریائے گنگا میں غیر معمولی طغیانی برپا
ہوئی تھی۔ اس میں گوروکل کی تمام کچی عمارتیں
بہہ گئیں۔ کالج کی عمارت پر چڑھ کر تین چار
صد برہمچاریوں وکر مچاریوں نے خطرہ کے منہ
میں پر رات بسر کی۔ اس کے بعد گوروکل کی
چھوٹی جماعتوں کو مایا پور میں لایا گیا۔ مایا پور کنکھل
کے نزدیک ہے۔ جہاں پر گوروکل کا ایک بڑا
باغ اور کوٹھی وغیرہ ہے۔ چھوٹی جماعتیں وہاں

تعلیم حاصل کرتی رہیں۔ کالج پرانے گوروکل ہی
میں رہا۔ سب کام ہوتا رہا۔ مگر آریہ رگ گوروکل
کو کسی محفوظ مقام میں قائم کرنے کے لئے فکر مند تھے
اس پر کئی سال وچار ہوتا رہا۔ کئی کمیشن جگہ تجویز
کرنے کے لئے مقرر ہوئے۔ کئی جگہیں دیکھی گئیں
کچھ خریدی بھی گئیں۔ آخر کار نہر کے کنارے
جوالاپور میں گوروکل کی نئی عمارت کا بنایا جانا
منظور ہوا۔ اس نئی بھومی میں چار سالانہ جلسے
منائے جا چکے ہیں۔ پہلے دو جلسوں کے وقت تو
صاف زمین ہی تھی۔ تیسرے جلسہ میں کچھ عمارت
بن گئی۔ اس سال چوتھے جلسہ پر گوروکل کی
نئی عمارت کا بہت سا حصہ تعمیر ہو چکا تھا۔
عمارات نہایت اعلیٰ اور پائیدار تیار کی گئی
ہیں۔ سکول۔ سکول بورڈنگ۔ کالج ہوسٹل۔
دفتر۔ ہسپتال۔ یگیہ شالہ۔ گھاٹ۔ پرنسپل
کے رہائشی مکانات وغیرہ عمارات دیکھنے سے
تعلق رکھتی ہیں۔ جن پر کئی لاکھ خرچ آ گیا ہے۔
کالج اور سائنس کی لیبارٹری وغیرہ ضروری عمارات
کی تعمیر باقی ہے۔ کئی سو بیگھہ زمین خریدی گئی ہے
اور حسب ضرورت مزید لی جا رہی ہے گوروکل
بھومی میں آم کے درخت کافی ہیں۔ مگر بعد بھی اس
سال نئے درخت لگانے کے لئے خاصی رقم
منظور ہوئی ہے نہر کی پٹری وغیرہ پر بھی حاصل
کی گئی ہے۔ اور جو سڑک جوالاپور سے کنکھل
کو جاتی ہے۔ اس پر نہر کے ساتھ ساتھ گوروکل
تک پختہ سڑک بذریعہ محکمہ نہر تیار کی گئی
ہے۔ جس پر آٹھ ہزار روپیہ لاگت آئی ہے
ہردوار سٹیشن سے موجودہ گوروکل دو تین میل
کے فاصلہ پر واقع ہے جہاں سے موٹر تانگہ
وغیرہ بآسانی آ جا سکتا ہے۔ برہمچاری نئے
گوروکل میں آ گئے ہیں۔ صرف سات میں سے
دسویں جماعت تک کے برہمچاری گوروکل
اندر مقدمہ میں تعلیم پاتے ہیں۔ گو شالہ ابھی
تک پرانے گوروکل میں رہی ہے۔ گوروکل کا
اپنا پریس بھی ہے۔ جس میں ہندی اور انگریزی
کی چھپائی ہوتی ہے۔

شانتی دھرم پرچارک کا کرشن نمبر

جنم اشٹمی آخیر اگست کو ۲ سو سے زیادہ تصاویر و مضامین
سے مزین نکلے گا قیمت صرف سات آنہ
اشتہار دہندگان اور ایجنٹ صاحبان جلد خط و کتابت
کریں۔

(منیجر شانتی دھرم پرچارک امرتسر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سواستھ رکھشا
موسم برسات کا دستور العمل

برسات کے دو مہینوں میں مسلسل بارشوں کے باعث زمین سے بخارات اٹھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے تو ہاضمہ پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ ان دنوں ہاضمہ کی طاقت قدرتاً کمزور ہو جاتی ہے۔ تینوں خلط سوداء صفراء و بلغم (وات پت اور کف) بگڑ جاتے ہیں اس لئے موسم برسات میں ہر انسان کو اپنی صحت کا پورا خیال رکھنا چاہئے۔ اور مندرجہ ذیل ہدایات کا پابند رہنا چاہئے جو ان دنوں برقراری صحت کا موجب ہیں:۔

(۱) اس موسم میں دن کو سونا اچھا نہیں۔
(۲) رات کو مکان کی چھت پر سونا چاہئے۔
(۳) جب کبھی اوس ہو تو اس سے اپنے آپ کو اور خاص کر بچوں کو بچانے کے لئے برساتوں میں سونا چاہئے۔
(۴) بارش۔ دھوپ اور مرطوب جگہ سے خاص بچا کرنا چاہئے۔
(۵) ان دنوں بہت ورزش کرنا مفید نہیں۔
(۶) دریاؤں۔ نہروں اور جوہڑوں کا پانی ان دنوں تحت گدلا ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں تیرنا نہانا۔ پانی پینا اچھا نہیں۔
(۷) ہلکی ورزش اور باغات کی سیر کرنی چاہئے۔
(۸) اس موسم میں ہمبستری کرنا شاستروں میں منع لکھا ہے۔
(۹) کمرے میں پھولوں کے ہار دان نشست گاہ میں خوشبودار پھولوں کے گلدستے رکھنا۔ ہلکے اور صاف کپڑے پہننا مفید ہے۔
(۱۰) اگر ہو سکے۔ تو نہانے سے پہلے جسم پر ابٹنا لگا لینا چاہئے۔
(۱۱) ان دنوں گھوڑے کی سواری مفید بنیز کبھی کبھی۔
(۱۲) جس دن بارش ہو۔ اور ہوا خوب چل رہی ہو۔ اس دن پوڑے (پوئے) دودھ کی کھیر جس میں گھی شامل ہو۔ گھیور (مٹھائی) جلیبی لڈو کھانے چاہئیں۔
(۱۳) کھانے پینے کی چیزوں میں شہد کا معقول حصہ ہونا چاہئے۔
(۱۴) گائے یا بکری کا دودھ۔ دھنیا۔ باتھو کا ساگ۔ کول ڈنڈے۔ کھجور۔ لیموں۔ گھیا توری انجیر۔ بیر۔ آم۔ ناریل۔ کیلا۔ دہی۔ کھانڈ کھائی۔ چھاچھ۔ سونف۔ چاول۔ نمکین چیزیں کھانا مفید ہے۔
(۱۵) بارش جب ہو رہی ہو۔ تو کوئی برتن بارش میں رکھ دینا چاہئے۔ یہ پانی استعمال میں لانا اچھا ہے۔
(۱۶) چھڑے۔ انگور۔ سوہانجنا۔ کھیرے۔ تربوز اور بھینس کا دودھ ان دنوں استعمال کرنا اچھا نہیں ہے۔
(۱۷) تیز دوڑنا۔ آگ تاپنا۔ جہاں لنگیں لگانا کودنا۔ کوئی ایسا کام کرنا جس سے جسم تھک جائے۔ رات کو جاگنا۔ بغیر وقت کی پابندی کے کھانا کھانا۔ کافی دور تک بوجھ اٹھانا اچھا نہیں۔
(۱۸) بھوک پیاس۔ آنسو۔ چھینک۔ ڈکار۔ جمائی۔ باد مخالف۔ ٹٹی۔ پیشاب روکنا سخت مضر صحت ہے۔
(۱۹) ان دنوں جسم پر صندل کا لیپ کرنا ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔

بچوں کی صحت
شیر خوار

بچے کی زندگی کے پہلے دو سال بہت اہم ہوتے ہیں۔ اور اس کی آئندہ بہبودی و مسرت کا انحصار اس عرصہ میں نگہداشت پر ہوتا ہے۔ بڑے ہو کر عادات میں حاصل ہوتی ہے ۔ روزمرہ کے کاموں میں مشغول ہونے میں ۔ اور غسل کرانا نیز ورزش بافرینہ تازہ ہوا اور دھوپ کی باقاعدگی اس کے ساتھ ہی ساتھ اوقات معینہ پر خاندانی طبیب کے معائنہ سے ان بیماریوں سے جو سالہا سال کو خطرات سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

نوزائیدہ بچہ کو دودھ پینے اور غسل کرنے کے اوقات کے علاوہ تقریباً ہر وقت سوتے رہنا چاہئے۔ اسے کسی پرسکون جگہ پر جہاں شور و غل سے محفوظ ہے۔ اور تازہ ہوا میں سانس لیتا رہے۔ اکیلا لٹا دینا چاہئے۔ پہلے چند ہفتوں میں ہر روز بیس گھنٹے۔ چھ مہینے کی عمر میں سولہ گھنٹے۔ اور ایک سال کی عمر میں پندرہ گھنٹے نیند لینا مناسب ہے۔ ایک سال سے دو سال کی عمر تک کے بچہ کو رات کو بارہ گھنٹے نیند لینے کے علاوہ دن میں بھی دو بار جھپکیاں لینے کی ضرورت ہے۔

تازہ ہوا اور دھوپ

موسم گرما میں بچہ کو پہلے ہفتہ کے بعد مکان سے باہر لے جانا چاہئے۔ سردیوں میں اسے آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہوا کا عادی بنانا چاہئے۔ اور جب تک وہ مہینہ بھر کا نہ ہو جائے

مایوس مریضوں کیلئے مژدہ

سند یافتہ جدید امراض کا مرکز طبیہ علاج کیا جاتا ہے۔ جو صاحب مدت سے بیمار ہیں اور علاج کرتے کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ وہ ہمارے سے مشورہ کریں۔ تپ دق۔ گنٹھیا۔ ناسور۔ مرگی۔ شوگر۔ گردے۔ پتھری جو کہ بغیر آپریشن نکالی جاتی ہے۔ کاربنکل۔ اندرونی سوزاک۔ آتشک۔ بواسیر۔ سنگرہنی۔ نامردی۔ عورتوں، مردوں اور طالب علموں کے پوشیدہ امراض اور اٹھرا یعنی بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اولاد نہ ہوتی ہو یا لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ ان سب کا مکمل علاج کیا جاتا ہے۔ اور شفاخانہ کی مجرب ادویات کی فہرست درخواست کرنے پر مفت ملیگی۔ بذریعہ ڈاک مشورہ کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے۔

پتہ:۔ حکیم ملکھی رام منیجر شری بھارت آیورویدیہ اوشدھالیہ گوالمنڈی گوبند لوٹا لاہور

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ اس گذرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی ریپلائی کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ بس پھر ہم آپ کو آنیوالے بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا۔ یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی۔ روزگار کب ملیگا ملازمت ترقی تبادلہ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی بیماری دور دراز کا سفر مقدمات دانشمند کا خیال سگائی شادی زمین و جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی۔ پی بھیج دینگے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔

جناب لالہ ہری پرشاد صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں آپ نے جو ورش پھل بنایا ہے مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوئی کہ آپکی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ٹھیک صحیح ہو رہی ہیں۔

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۷۲ - لاہور

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا
زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو دفع کرتا ہے
قیمت ۴ تولہ ۱۲ آنہ ۲۰ تولہ ۳ روپیہ

بڈھے جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے
قیمت ۱۰ تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی۔ نمبر ۱۴

نوٹ۔ سب دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی۔ سردار ملی لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔
ایبٹ آباد۔ چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔ صدر بازار
سری نگر (کشمیر) کویراج نریندر ناتھ وید شاستری شری گووند آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ا ے باہر نہیں نکالنا چاہیئے۔ اس کے بعد بھی بہت زیادہ سردی سے بچانا چاہیئے۔ بچہ کو کسی گاڑی میں لٹا کر گھمانے کی بہ نسبت یہ کہیں بہتر ہے۔ کہ باغ یا صحن کے کسی کونہ میں یا مکان کی دہلیز میں جہاں کافی دھوپ آئے بٹھا دیا جائے۔

بچہ کی ہڈیوں کی مناسب ترقی پر دھوپ کا بہت اثر پڑتا ہے۔ جتنی دھوپ ملے۔ اس سے زیادہ اٹھاؤ۔ بچہ کی آنکھوں کو گرد و غبار سے بچانے رکھو یعنی جب وہ مکان کے باہر سوتا ہو۔ اس کے جسم پر دھوپ پڑنے دو۔

سورج کی زائد بنفشی کرنیں بچہ کی جلد بدن تک پہنچتی رہیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں مفید نتائج مترتب ہو سکتے ہیں۔ یہ کرنیں معمولی کھڑکی کے شیشوں کے پار نہیں جاتیں۔ پس بچہ کو یا تو مکان کے باہر رکھنا چاہیئے یا کھلی کھڑکی کے سامنے۔

سردیوں کے موسم میں بچہ کو مکان کے اندر دھوپ میں لٹانا چاہیئے۔ وہ اس طرح کہ کسی اونچی کھڑکی سے آنے والی دھوپ میں لٹا دینا چاہیئے کمرہ خوب گرم رکھنا چاہیئے۔ تا کہ بچہ کو جاڑا نہ لگ جائے۔ چہرہ ہاتھ اور ٹانگیں روزانہ زیادہ دیر تک دھوپ میں ننگی رکھنی چاہئیں۔ جوں جوں موسم اعتدال پر آتا جائے۔ جسم کا زیادہ حصہ کھول دیا جائے۔ یہاں تک کہ یکم جون تک تمام جسم دھوپ میں ننگا ہو جائے۔ گرمیوں کے دنوں میں ایک گھنٹہ تیسرے پہر کو دھوپ کا غسل دینا چاہیئے۔ جلد بدن پر رنگ آ جانا اس بات کی شہادت ہے۔ کہ بچہ کو آفتاب کی زائد بنفشی شعاعیں مل رہی ہیں۔

جب آفتابی غسل گرمیوں کے دنوں میں شروع کیا جائے۔ تو اس بات کی احتیاط رکھی جائے۔ کہ بچہ کی جلد بدن کو سورج کی کرنوں کا آہستہ آہستہ

پرچار کے کام کی رپورٹ

پچھلے دنوں پرچار کے دستے میں دشیش پرکیوں سے سہیوگ دینے کی پرارتھنا کی گئی تھی۔ جس میں سے کئی بھائیوں نے اُستاد پورک اُتر دیا ہے شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج دوبارہ کے آ چارہے ہیں۔ انہوں نے پرچار کے بارہ میں سہیوگ دیا ہے۔ سوئم تری۔ گورگاؤں کی اور پرچار کا کام کر رہے ہیں:-

۱- پنڈت دید سندر جی رائے کوٹ۔ (۲) پنڈت مہاسیر جی انبالہ چھاؤنی۔ (۳) ناماسنگھ جی انبالہ چھاؤنی (۴) رام لال جی مانسا بڈلاڈہ۔ (۵) پنڈت سدھاکر جی۔ مانسا بڈلاڈہ۔ (۶) حکیم چندر جی روہتک۔ (۷) دھرم دت جی جھوک اُترا۔ کوٹ چھٹے۔ (۸) دلیپ سنگھ جی دادا (بھوانی کے نزدیک) (۹) گیانیندر جی۔ دھرم کوٹ (۱۰) لکشمن جی دادا کا پچھ (۱۱) پنڈت آتما رام جی۔ دھرم کوٹ رندھاوا۔

یہ اُپدیشک ما تو بھاؤ سب اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی ہیں۔ جو گرمیوں کی رخصتوں کے دنوں میں پرچار کے لئے ان استھانوں پر گئے ہیں۔ شریمان لالہ نرنجن داس جی سبھا کے کوشادھکش ہیں۔ انہوں نے سنگٹھن سمبندھی کام کے لئے سہاتیا دینا سویکار کیا ہے۔ شریمان مہاشہ ستو دیال جی۔ اُپ پردھان سبھا۔ ڈلہوزی چھاؤنی

کے اُتسووں میں سمیلت ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں شریمان لالہ ارجن دیو جی وکیل سبھاسد انترنگ سبھا آریہ کماروں کے سنگٹھن کے کام میں سہاتا دینے کا وچن دیتے ہیں۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لکھتے ہیں کہ اتسووں پر آدیش کا پڑنے پر بجایا کرتے ہونگا۔ رائے صاحب لالہ موہن لال جی شملہ لکھتے ہیں کہ ویدک دھرم کے پرچار تھا آریہ سماج کے سمبندھ میں جو کچھ بھی شکتی سہاتا کر سکتا ہوں کرتا رہونگا۔ شریمان پنڈت رام دیو جی ایم اے دہلی لکھتے ہیں۔ کہ جس وقت سبھا آگیا دیا کرے گی۔ جانے کا یتن کرونگا۔ پنڈت چموپتی جی آریہ سیوک نے کشمیر کا سارا ماس سبھا کے ارپن کیا ہے جس سے سبھا نے ان کا پروگرام کانگڑہ کے اُتسو ۳۔۴-۶ ستمبر۔ شملہ ۱۱ سے ۱۳ تھا کرولی کے اُتسو کا ۱۸ سے ۲۰ ستمبر کا بنایا ہے۔ ضلع انبالہ کی سماجوں کو چاہیئے کہ وہ پنڈت چموپتی جی کی سیوا سے لابھ اٹھا نا چاہیں۔ تو سُوچنا دیں۔ پنڈت جی اُتسو کے بیچ کے دنوں میں پرچار کر سکیں گے۔ پنڈت وشوناتھ جی گوروکل سردیوں کے وقتوں میں پرچار میں سہاتا دینے کی پرتگیا کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا سب دکیلوں کا دھنیہ واد ہے۔ جنہوں نے پرچار

میں سہاتا دینا سویکار کیا ہے۔

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار سہارنپور پنڈت جی کو وشیش طور پر بھٹنڈہ بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ دینا نگر تھا کرنال کے اُتسووں میں شامل ہوئے۔ لاہور میں رہتے ہوئے لاہور کے سماجوں میں ویاکھیان آدی دیتے رہتے ہیں:

پنڈت پریہ ورت جی ودیا چسپتی پنڈت جی کو ساون کے مہینہ میں جھنڈا۔ دانا منڈی جھنگ شہر تھا فیروزپور شہر سماج میں وشیش پرچار کے روپ میں بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ لاہور شہر میں گورنمنٹ کالج میں پرچار کرتے رہیں۔

منرو جہ ذیل اُتسووں کا پربندھ اس پرکار ہوا (۱) گوجرانوالہ ۲۹ سے ۳۰ اگست۔ پنڈت چموپتی جی ودیا چسپتی۔ (۲) سوامی ودیانند جی مہاراج (۳) بھجنیک مہاشہ ہنس راج جی۔ (۴) مہاشہ تھاکر جی (۵) گوجری ۳ اگست تا یکم ستمبر۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار۔ (۶) پنڈت بھیم سین جی ستانک (۷) پنڈت سختیور جی سدھانت شرومنی (۸) مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ بھجنیک مہاشہ نیم چند جی۔ (۹) مہاشہ ہریش چندر جی۔

(۳) بھکھر (ضلع میانوالی) ۲۸ سے ۳۰ اگست۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن (۲) پنڈت گوردت جی سناتک۔

کے گرد جمع ہوا رہنا تھا تاکہ زیادہ کرنوں سے کہیں جسم پر چھالا نہ پڑ جائے۔ سورج سے بھی جسم کو بچانا چاہیئے۔

!!!

آج سے پہلے جو منتر دو روپیہ میں ملتا تھا۔ اب پندرہ دن تک مفت روانہ کیا جائیگا۔ منتر دنیا کے جادو۔ منتر۔ تنتر اور جوتش کے کرشموں سے ہے۔ اس کو استعمال کرنے سے ہر خواہش کی تکمیل ہوگی۔ مثلاً روزگار میں فائدہ، مقدمہ میں کامیابی، اولاد کا ہونا، امتحان میں پاس ہونا، حسب منشاء ملازمت ملنا، جس کو چاہنا قابو میں کر لینا، ہر قسم کے مرض سے نجات حاصل کرنا، دور کے ممالک کا حال چند لمحات میں معلوم کر لینا۔ بھوت پریت وغیرہ کو تابع میں کر لینا۔ احتلام کے مرض سے نجات پانا۔ مردہ روح سے گفتگو کرنا۔ شاہی دربار میں عزت پانا وغیرہ وغیرہ کے اس کے استعمال سے ہر قسم کی مشکل سے نجات ملتی ہے۔ جس کام کو شروع کیجئے گا۔ یقیناً کامیابی حاصل ہوگی۔ اور فتح ہوگی۔ یہ منتر صرف پندرہ دن کے لئے مفت دیا جائیگا اس معیاد کے گذرنے کے بعد فی منتر قیمت دو روپے ہوگی۔ اور تین کی پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ ڈاک محصول دس آنہ۔

یاد رہے کہ منتر ایک پشت تک کا حال بتائے گا۔ دوسری پشت کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں جھوٹا ثابت کرنے والے حضرات کو پندرہ روپے انعام دیا جائیگا۔ اولاد کے خواہش مند مرد و عورت ضرور اس منتر کو منگائیں۔

دت اینڈ کمپنی نمبر ۱/۱۲۳
مسجد باڑی سٹریٹ (ڈاکخانہ بڈن سٹریٹ) کلکتہ

پھر کہنا خبر نہ ہوئی کل اشیاء قیمت صرف چار روپیہ بارہ آنہ Rs 4/12

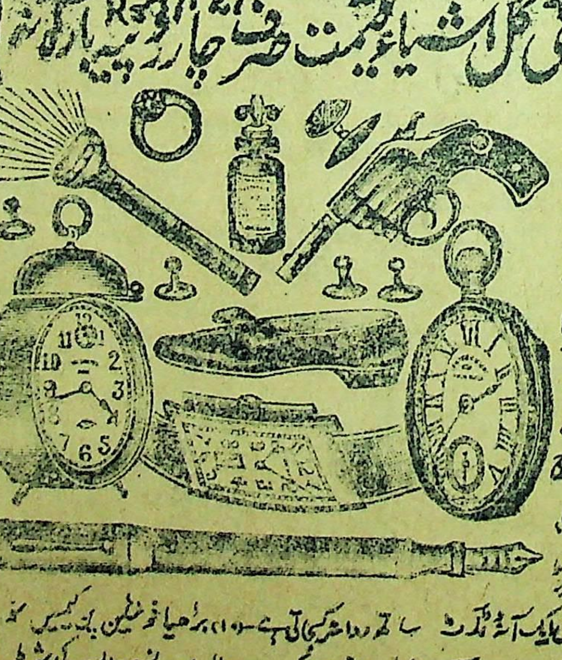

(۱) بلی کا بخشیشی مشہور بہ تو ڈر عطر (۲) بجلی کا تیز روشنی والا لیمپ (۳) نئے فیشن کا پستول (۴) ... انگوٹھی (۵) اصل رولڈ گولڈ کے کفوں کے بٹن (۶) ایک جوڑا مضبوط جوتا (۷) ... آٹھ آنہ (۸) ... ٹائم واچ پاکٹ واچ (۹) ... خوبصورت کیس (۱۰) جرمن کی ... فاؤنٹین پین ...

...سال کی ... ہے (۱۰) ... فاؤنٹین پین ... ایک روپیہ چھ آنہ ... مال نہ پسند ہونے پر واپسی کی شرط

پتہ:- دی گریٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۲ پنچو چیٹرجی اسٹریٹ۔ کلکتہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساماجک جگت

ٹاؤن آریہ سماج کراچی کا اتسو - ٹاؤن آریہ سماج کراچی کا آٹھواں اُتسو ۱۱-۱۲-۱۳ ستمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے (منتری ٹاؤن آریہ سماج کراچی) ؛

آریہ سماج شہر سلطان کے سماچار

(۱) آریہ سماج شہر سلطان میں نتیہ کرم اور ساپتاہک ست سنگ ہوں دکھتا آدی روزانہ ہوتے ہیں۔ سماج میں ۰ سبھاسد ممبران ہیں ؛

(۲) اگلے دنوں شستری پنڈت ہربھجن لال جی جام پوری ناسی کے پانچ روز تک اُپدیش ہوتے رہے اور سٹریاں ماشہ شیک چند جی کے تین یوم تک ویاکھیان ہوئے ؛

۷۔ اگست کو پنڈت شانتی پرکاش جی و ماشہ آتم دیو جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے تشریف لائے۔ چار یوم تک روزانہ پنڈت جی و ماشہ جی کے اُپدیش و بھجن ہوتے رہے۔ جس کا بہت ہی اچھا پربھاو پڑا ؛

(۳) **غمخواریدوں کا چناؤ** - ڈاکٹر ... لال جی سب اسسٹنٹ سرجن پنشنر پردھان

ڈاکٹر راجیداس جی سب اسسٹنٹ سرجن - چودھری سیالارام وہرہ پرپرائٹر فلور ملز - چودھری آسانند جی زمیندار اُپ پردھان - چودھری دھرم چند خزانچی - پرمانند منتری - ماشہ کشن چند اُپ منتری - گنیش داس پستکادھیکش ؛

(۴) آریہ کمار سبھا قائم کی گئی ؛

(پرمانند شیدمنتری آریہ سماج شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ پنجاب) ؛

فیروز والہ آریہ سماج کی ستھاپنا - فیروز والہ میں ۲۵ ساون کو آریہ سماج کی ستھاپنا کی گئی - ادھیکاری نمن پرکار سے چنے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر بھنسی لال نندگل پردھان - لالہ پریتم داس اُپ پردھان - پنڈت بوٹا سہائے منتری - لالہ سرداری لال اُپ منتری ؛

گوجرانوالہ سے کئی مہاشے تشریف لائے تھے جنہوں نے اپنے منوہر ویاکھیانوں سے آنندت کیا۔ (بوٹا سہائے منتری) ؛

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) ۱۱ اگست کو گورُکل کے برہمچاریوں اور کمیٹی کول کے ودیارتھیوں کا ہاکی میچ ہوا۔ دونوں برابر ثابت ہوئے ؛

(۲) سماج لدھیانہ کے پرانے کارکن ٹھاکر سہندرا... جی نے نیروبی سے اپنے پُتر کے لڑکے کی آئکش میں اور دان کے ساتھ تیس روپیہ سماج کو بھی دان دیا۔ جس میں دس روپیہ گورُکل کے لئے ہیں۔ (دیارام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

شوک پرستاو - آریہ سماج کیتھل کا یہ ساپتاہک جلسہ اپنے اُپ پردھان لالہ بھرت ستیم جی وکیل کی اکال اور آکسمک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے کُٹمب کے ساتھ ہاردک سہانبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ نیز ان کی مرتیو کو آریہ سماج کیتھل کے لئے ہانی کارک اور ناقابل اتیک سمجھتا ہے۔ (رام کرشن آریہ اُپ منتری آریہ سماج کیتھل) ؛

جہانیاں منڈی میں پرچار - جہانیاں منڈی میں ۱۲ اگست کو خانیوال سے سناتنی کالی کمبلی والے بعد پنڈت ہردت بھجنیک اور برہمچاری جے پال ودیارتھی گورُکل برالسی پدھارے۔ رات کو سوامی جی نے اپنی مدھر بانی سے ایشور کی ہستی پر آتم اُپدیش دیا۔ جس کے بعد برہمچاری جے پال نے تیر اندازی کے کرتبوں سے جنتا کو چکت کر دیا ؛

دوسرے دن شام کو بازار میں پرچار کیا گیا۔ رات کو پھر سوامی جی نے سماج کی خوبیوں کو جتلاتے ہوئے اتی منوہر اُپدیش دیا۔ مبلغ ۵۵ روپیہ منڈی سے چندہ کر کے گورُکل برالسی کے لئے سوامی جی کو دیئے گئے (راج موہن لعل آریہ منتری آریہ سماج جہانیاں منڈی ضلع ملتان) ؛

آریہ کمار کا اجراء - آریہ کمار پریشد کا خاص اخبار "آریہ کمار" اب پھر ستمبر یا اکتوبر سے نکلے گا۔ پہلے یہ اخبار گھاٹے میں چلنے کی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ طے پایا۔ کہ دس دس روپیہ کے سو حصے بکنے پر اس کو چلایا جاوے۔ اس وقت تک ۸۰ سبھائیں پریشد سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے سو حصوں کے بکنے میں کوئی مشکل محسوس نہیں ہو سکتی۔ اگر بہت سی سبھائیں دو دو حصے خریدیں پرماتما ہمارے کام میں مدد کریں اور ہم اس میں کامیاب ہوں ؛

اس کے ایڈیٹر مہاشہ چونی لال ستیہ پال ہیں۔ حصوں کے خریداروں اور زیادہ ... کو پرکاش سرنیب مطلع بھوڑ بریلی سے بات چیت کرنی چاہیئے۔ (پرکاش سرنیب بھوڑ بریلی)

آریہ سماج کلاس والہ میں ادھرت ورشا

جب سے آریہ سماج کلاس والہ کا نیا چناؤ ہوا ہے

ساپتاہک ست سنگ نیم انوسار ہوتے ہیں۔ چنانچہ لالہ دولت رام جی بی اے پردھان سماج کے پریتن سے پنڈت ہردیال جی آئے۔ جن کے کئی روز تک پربھاوشالی ویاکھیان ہوتے رہے۔ وہ جانے والے تھے۔ کہ مہاشہ ست رام کے پریتن سے پنڈت گرنہاری لال گائن آچاریہ آ گئے۔ جو سماج مندر میں رامائن کی کتھا کر رہے ہیں۔ اس پرچار کا پرینام ہے کہ آریہ بھائیوں میں اُتساہ آ رہا ہے۔ اور سبھاسدوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور ساپتاہک ست سنگ رونق سے ہوتے ہیں۔ جس کے لئے ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت صاحبان کے کرتگیہ ہیں۔ (بھگت رام اُپ منتری) ؛

آریہ سماج نمبر ۲ سبزی منڈی دہلی

۳۔ اگست کو سبزی منڈی آریہ سماج نمبر ۲ کی طرف سے دہلی سبزی منڈی باغ بیسر جی والے میں ۱۲ بچوں کے اُپ نین سنسکار ہوئے اور پنڈت رام چندر پربہت جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اس سماج کی حالت بہت کمزور ہے۔ لیکن یہ بھی اچھا کام کر رہی ہے۔ لیکن دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس کی ہر طرح سے سہائتا کریں (گوپی چند منتری) ؛

آریہ سماج چیچا وطنی کے سماچار

(۱) سیٹھ لکھمی چند گرنہاری لال کے سپتر کا اچانک دیہانت ہو گیا۔ جس کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا ؛

(۲) تتھی ۲۷ ساون کو مہاشہ لکھمی داس کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ آریہ سماج کو ... دان پراپت ہوا ؛

(۳) تتھی ۲۸ ساون کو لالہ لدھا رام کشن چند جی نے بمبئی کے سودیشی کپڑے کی دوکان کھولی۔ جس کا پرویش سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ دان کا دان بھی کیا گیا ؛ (برکت رام منتری)

ویدک یتیم آلیہ کے منیجر کا استعفیٰ

مہاشہ متھرا پرشاد شوہرے منیجر ویدک یتیم آلیہ اجمیر ۱۲ سال تک کامیابی سے یتیم آلیہ کی سیوا کے بعد یتیم آلیہ سے مستعفی ہو گئے ہیں یتیم آلیہ کمیٹی نے ان شبدوں میں ان کا استعفیٰ منظور کیا:-

"چونکہ منیجر صاحب نے منیجری سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس لئے کمیٹی اسے کمیٹی کے ساتھ سوئیکار کرتی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس کو شوک ہے۔ کہ منیجر صاحب معاملہ زیر بحث میں اس کے ساتھ متفق نہ ہو سکے" ؛

رسالہ آنند لاہور کا کرشن نمبر

آنند کند بھگوان کرشن چندر جی کے جنم دن کی تقریب پر رسالہ آنند لاہور کا کرشن نمبر بڑی شان و شوکت سے شائع ہوگا۔ جو کتابی صورت ۳۰×۲۰ سائز کے کم از کم ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ آنند کے کرشن نمبر میں سہ رنگی آرٹ پیپر پر فوٹو بلاک کی پانچ بہت ہی منوہر تصاویر ہونگی۔ ٹائٹل رنگین باتصویر ہوگا۔ ایک درجن سیپیہ کی تصاویر بھی ہونگی۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ اس میں ہندو دھرم کے مشہور و ممتاز سنیاسیوں اور اپدیشکوں کے پرجوش مضامین شائع ہونگے۔ گویا آنند کا کرشن نمبر لاجواب ہوگا۔ ایسا شاندار نمبر (جیسا کہ ہم نکال رہے ہیں) قیمت اگر ایک روپیہ بھی رکھی جاتی۔ تو بھی بجا ہے۔ مگر بھگوان کرشن کی بھگتی کے دھیان سے اس کی قیمت صرف ۶ آنے رکھی گئی ہے۔ کرشن پریمی سجن اپنی فرمائش بہت جلدی بھیج کر مشکور کریں۔ رام لال ورما منیجر آنند اندرون موری دروازہ لاہور

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ آتشک۔ ناسور۔ گنٹھیا۔ بدن کے سفید داغ۔ ... جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ... مل سکتا ہے۔

تمام ہندوستان بھر میں مشہور خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

ہون سامگری | **دھوپ سگندھت**

نرخ ہون سامگری بند ... بیلیوں میں فی سیر ... بیارہ آنے ... کھلی فی سیر ... | نرخ سگندھت دھوپ بہنڈیوں میں فی سیر ایک روپیہ آٹھ آنہ کھلی فی سیر ایک روپیہ چار آنہ

بھگوان پنساری راولپنڈی شہر

نوٹ:- ہماری عرق بنارس کی اور دیگر ادویات بھی منگوا سکتے ہیں ؛

یادِ رفتگان

نمبر ۲

چودھری سیتا رام آریہ

(از پنڈت وشنو دت جی۔ بی اے۔ ایڈووکیٹ)

۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۰ء تک حصول تعلیم کے سلسلہ میں مجھے لاہور رہنے کا اتفاق ہوا۔ پہلے بورڈنگ ہوس میں رہا کرتا تھا۔ اور بعد ازیں کرایہ کے مکان میں۔ اس عرصہ میں لاہور میں جس مہانو بھاوے مل کر طبیعت بہت خوش ہوتی تھی۔ وہ چودھری سیتارام آریہ تھے۔

چودھری سیتارام آریہ کی دکان ایندھن کی لکڑی کی تھی۔ میڈیکل کالج کی سڑک پر بر اہم سماج کے نزدیک انار کلی میں دُکان تھی۔ (اب بھی وہیں ہے) شام کو اُن کی دکان کے تخت پوش پر ایک خاصی مجلس لگا کرتی تھی۔ جس میں لاہور کے آریہ سماج کے مختلف خیالات کے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج۔ ڈاکٹر لبھو رام پنڈت بشمبر ناتھ۔ لالہ جیون داس۔ لالہ شو دیال ایم اے۔ سردار بہادر ماسٹر آتما رام۔ پروفیسر رام دیو وغیرہ۔ غرضیکہ اُس زمانہ کے آریہ سماج کے تمام کارکنوں کے وہاں درشن ہوا کرتے تھے۔

چودھری سیتارام جی آریہ کو چودھری اس لئے کہا جاتا تھا۔ کہ آریہ سماج کے تعلق میں ہر ایک کام کی اپنے سر پر ذمہ داری لے لیتے تھے۔ آریہ سماج کا کونسا کام تھا۔ جس کا وہ انتظام نہ کرتے تھے۔ کوئی سنسکار ہو۔ شدھی ہو۔ پرچار ہو۔ سب کام چھوڑ کر تیار ہو جاتے تھے اس لئے اُن کو آریہ سماجی محبت سے چودھری سیتارام کہا کرتے تھے۔

ہون کنڈ۔ دھوپ اور سامگری کا سامان بھی رفتہ رفتہ انہوں نے رکھنا شروع کر دیا۔ سامگری خاص محنت سے تیار کی جاتی تھی۔ ہون کا اُن کے ہون کنڈوں اور سامگری کے ذریعہ بڑا پرچار ہوا۔

انہی زمانہ میں کالجوں کے آریہ طالب علموں کو چین نہیں آتا تھا۔ جب تک ایک دفعہ اُن کی دوکان پر چکر نہ لگا جاویں۔ وہاں کا بحث مباحثہ اور دھرم چرچا بڑا آنند دیا کرتا تھا اور بہت سے ودیارتھیوں نے اپنے آئندہ جیون کی بنیاد یہیں ڈالی۔

بوقت ضرورت سرمن اور لیکچر بھی دیا کرتے تھے۔ گاؤں میں پرچار کرتے ہوئے میں نے اُن کو دیکھا ہے۔ دوکان اُن کے لئے صرف روزگار کا ایک سلسلہ تھا۔ اصلی پران اُن کا آریہ سماج تھی۔ اسی کے لئے وہ جیتے تھے۔ اُن کے اس جیون کا پربھاو اُن کے پریوار پر بڑا اچھا پڑا۔ اُن کی دھرم پتنی اُن کے ہر ایک کام میں اُن کا ساتھ دیتی تھی۔

ایک دفعہ چودھری سیتارام جی آریہ کو نمونیہ ہو گیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ چودھری سیتارام جی کی سیوا اُن کے متروں نے اس خوبی سے کی۔ کہ شاید کسی امیر سے امیر شخص کی بھی نہ ہو سکتی تھی۔ شہر کے اچھے سے اچھے ڈاکٹر علاج معالجہ کے لئے حاضر رہتے تھے۔ دوائی وقت پر پہنچتی تھی۔ کئی دنوں تک چودھری سیتارام جی بیہوش رہے۔ کسی سے بات چیت بھی نہ کر سکتے تھے۔ مگر دن رات اُن کے سرہانے کوئی نہ کوئی آریہ سماجی کھڑا رہتا تھا۔ دن رات آریہ سماجیوں نے اپنے درمیان بانٹ لئے تھے۔ اور باری باری اپنے فرائض کی ادائیگی پر تیار رہتے تھے۔ چودھری سیتارام جی راضی ہو گئے۔ اور اس سیوا کا اُن پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ وہ آگے سے بھی زیادہ آریہ سماج کی سیوا کرنے لگے۔

جب آریہ سماج میں جھگڑا پیدا ہوا۔ اور ماس کا سوال چھڑ گیا۔ تو چودھری سیتارام جی دیکھی ٹیرہو پارٹی کے حامی ہو گئے اُن دنوں انہوں نے آریہ سدھانتوں کی رکھشا کے لئے اپنی جیب سے خرچ کرنے میں بھی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لاہور سے ایک اخبار جاری کیا جس کا نام "آریہ دھرم دگ وجے" تھا۔ اس اخبار کے وہ خود ایڈیٹر بنے۔ یہ اخبار عرصہ دراز تک چلتا رہا۔ آخر اپنی ضرورت کو پورا کر کے بند ہو گیا۔

لاہور کے آریہ سماجیوں میں ایک جدوجہد تھی۔ اور وہ آریہ سدھانتوں پر ایک خاصا جنگ لڑ رہے تھے۔ چودھری سیتارام جی نے اس جنگ میں خاص حصّہ لیا۔ کچھ عرصہ تک آریہ دیر اخبار لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ اس میں بھی چودھری سیتارام جی کا تعلق تھا۔

آریہ سماج وچھو والی لاہور کے انتخاب کے مالک چودھری سیتارام جی تھے۔ ہر سالی عہدہ داروں کو اگرچہ مقررہ سبھا سدوں کی رائے سے منتخب کیا جاتا تھا۔ مگر جن عہدہ داران کو چودھری سیتارام جی بنانا چاہتے تھے۔ وہی عہدہ داران بنائے جاتے تھے۔ ان کی سیوا بھاو اور بھگتی کا سبھا سدوں پر بڑا اثر تھا۔ کوئی انتخاب اُن کی مرضی کے خلاف نہیں ہو سکتا تھا۔

آریہ سماج کے دو ٹکڑے تو سب سے پہلے ہوئے۔ مگر آریہ سماج وچھو والی میں بھی ایک وقت ایسا آ گیا۔ کہ تین آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے لاہور میں ہوتے۔ کشمکش باہمی بڑی زبردست تھی۔ مگر چودھری سیتارام ہمیشہ اس فریق کے ساتھ رہے۔ جو بالآخر کامیاب رہا۔

گورو کل کھل جانے پر چودھری سیتارام جی گورو کل کے زبردست حامی تھے۔ اُن کی دھرم پتنی اور بچے ہمیشہ گورو کل کے سالانہ جلسہ پر جایا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے لڑکے کو بھی گورو کل میں داخل کیا تھا۔ اگرچہ چودھری

344

آج کل کی تمام موسمی علالتیں

امراض

یعنی

بدہضمی — متلی — بادی — قے — ہیضہ — دست — انفلوئنزا — کھانسی

یا دیگر موسمی بخار تمام ہاضمہ کی خرابیوں کے نتائج ہیں۔ اس لئے ان سب کے لئے آجکل کامل ڈاکٹر، حکیم و وید ایک

امرت دھارا

ہے۔ نہ صرف ہاضمہ کی تمام خرابیوں کے لئے زمانہ میں مشہور ہے۔ بلکہ کمال کی اینٹی سپٹک ہے۔ ہیضہ بخار وغیرہ سے ہمیشہ محفوظ رکھتی ہے۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچائے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت دیرینہ امراض ہیں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سیتا رام جی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ مگر ان کا دھرم پریم اور پریم بڑے سے بڑے تعلیم یافتہ پرانژواسے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ ہر ایک آزاد خیال تحریک میں حصہ لیا کرتے تھے۔ لاہور میں آریہ برادری قائم کرنے کے لئے آریہ بھراتری سبھا بنی۔ چودھری سیتا رام اس کے ممبر تھے۔ پردہ کی مخالفت میں تحریک شروع ہوئی۔ تو اس میں بھی شامل تھے۔ مرحوم ڈاکٹر بیجے چندا ایم بی نے ایک کلب بنائی۔ جس میں پردہ ہٹانے کے لئے عورتوں کو کھلے منہ آنا پڑتا تھا۔ چودھری سیتا رام بھی اس میں استری سمیت شریک ہوتے تھے۔

چھوت چھات اور ذات پات کے سخت مخالف تھے۔ ذات پات کو توڑ کر اگر کوئی شادی ہوتی تھی۔ تو اس کا انتظام کرنے میں ان کو بڑی خوشی ہوتی تھی۔

جب شہید راجپال کا قاتل راجپال کو قتل کر کے بھاگا۔ تو چودھری سیتا رام کے لڑکے ڈی پی رتن سنگھ نے اس کو پکڑا تھا۔ اگر ہر ایک آریہ دوکاندار لاہور میں چودھری سیتا رام کی طرح اپدیشک بن جاوے۔ تو پنجاب میں ایک ایسا دائرہ آریہ سماج کے کام کرنے والوں کا پیدا ہو سکتا ہے۔ جو آریہ سماج کے مستقبل کے لئے بڑا مفید ہو گا۔

گاندھی کے جنم دن پر ۱۲ لاکھ گز کھدر نذر کیا جائے گا

مشرقی اور مغربی خاندیش کی کمیٹیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو جو کہ مہاتما گاندھی جی کا جنم دن ہے ۱۲ لاکھ گز کھدر بطور تحفہ نذر کیا جائے گا۔ اس تحفہ میں جو لوگ حصہ لیں گے۔ انہیں دس ہزار گز دینا ہو گا۔ ۲۵ ستمبر یہ تحفہ تیار کرنے میں شریک ہوں گے۔ کانگریس کمیٹیوں نے اعلان کیا ہے کہ یہ کھدر ۱۵ ستمبر تک پہنچ جانا چاہیے۔

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بڑھانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا معجون، پرانی کھانسی۔ تپ دق، پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔

برہمی بوٹی —— ۱۰ / سیر۔ دنت منجن —— ۸ / فی شیشی
ست سلاجیت —— ۱ / تولہ۔ سوچی پتر —— مفت!

پتہ :- گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل۔ ہردوار

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ :-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

منظور شدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

سنہ ۱۹۰۴ء

پچاس سال کی معروف ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

ملیریا کا دشمن

جوڑی تاپ (REGD)

جوڑی بخار و طحال کی دوا

حالت

دوا کھانے سے پہلے

حالت

دوا کھانے کے بعد

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں

اس کی چار یا پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا جوڑی کا بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون کو منقی کرانے کی خرابیوں کو دفع کرتی ہے اس کے استعمال سے مزاج اچھا یا بخار آرام ہوتا ہے۔ اور اجابت صاف ہوتی ہے۔

قیمت کلاں فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵ / ڈاک محصول نو آنہ ۹ / خورد نو آنہ ۹ / چھ آنہ ۶ /

رنگ۔ رنگ

داد کا مرہم نیا خواہ کہنہ کیسی ہی داد خارش کیوں نہ ہو اس کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنہ۔ ڈاک محصول چھ ڈبی تک چھ آنہ ۶ / نمونہ کی ڈبی دو آنہ ۲ /

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں

ڈابرہ پرانے ملیریا بخار کی گولی (REGD) ہڈی میں سمائے بخار کو نکالتی ہے

اس میں تو کونین ہے نہ اس کا نام بھی نہیں ہے لرزہ کا بخار کہنہ ہو جانے پر باری سے آ کر کم و زیادہ بنا رہتا ہے ایسی حالت میں یہ دوا اچھا عجیب فائدہ دکھاتی ہے قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ / ڈاک محصول چھ آنہ

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر مقام میں دوا فروشوں کے یہاں فروخت ہوتی ہیں خرچ کفایت ڈاک محصول سے بچنے کے لئے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

پوسٹ بکس نمبر (۸۰) ۵۵۴ کلکتہ

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ओ३म्

رجسٹرڈ ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۱۳۳

"PRAKASH"
LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر کرشن بی اے

جلد ۲۷ | نمبر ۳۰ | SUNDAY 30 AUG 1931 | ۱۵ بھادوں سمت ۱۹۸۸ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۳۱ء روز دیا نند ابد ۱۰۷

پتھوین کی کتھائیں

برہم و دیبا راجہ اشوپتی

شری پنڈت شنکر دیو جی ودیالنکار

آپ مینو کا پتر بڑا چین شالی ہے۔ اس کا پر سیتا جیہ شالی بھی ہے۔ پتر اندریدمن شرک راکش کا پتر ہے اور شرتا رشی کا پتر بڈل ہے پاکیل مہا شال (بہت بڑا اور بڑی شالا میں) کے آچاریہ ایک بار مل کر وچار کرنے لگے۔ شاستروں کی سندر چرچا کرتے ہوئے ان کے ہردے میں جگیاسا اتپن ہوئی کہ آتما کیا ہے؟ اور برہم کیا ہے؟ ان کا ماتو کل پری پتیا مار کر ادھ شیرہ سے چھٹا ایک دوسرے سے بولے یہ سب مہا شرد تر اپنی ایک رشی کو بیا کر کے اپنے آشرم کے سب چھوڑ کر بیٹھے ہوئے بار تالاپ کر رہے تھے۔ وہ کہنے لگے [illegible]

[illegible]

ایراد شاستر کی — کہ آپ اس کو گر بن بیٹھے — پرنتو تینوں کو وطن سے کیا کام! آخر یہ تو دھن کی اچھا ہی نہ تھی۔ اس لئے ان میں سے کسی نے بھی دھن کا پر شٹک نہیں لیا۔ یہ دیکھ کر راجہ حیران ہو گیا۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ لوگ میرے دھن کو سویکار کیوں نہیں کرتے؟ کیا بات ہے؟ بھی اچھے راجاؤں کی طرح اسی طرح اپنا خیال سمجھ کر میرا بھار سویکار نہیں کر رہے ہیں۔ اشوپتی نے پرسنگ کہا:

न मे स्तेनो जनपदे न कदर्यो न मद्यपः।
नानाहिताग्निर्नाविद्वान् न स्वैरी स्वैरिणी कुतः॥

[illegible]

[illegible]

ورُوں کی ضرورت

آریہ اناتھ آلیہ پٹودی ہوس دہلی کی قابل شادی تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لئے ایسے وروں کی ضرورت ہے۔ جو کنوارے ہوں۔ اور ان کی آیو ۲۵-اور ۳۰ سال کے درمیان ہو بر بر ادری کا کوئی خیال نہ رکھتے ہوں۔ پتہ :- بال مکند آہوجہ آنریری منتری

پرچھو پریم اور سدا چار سمبندھی پستکیں

انتشانگ یوگ پرکاش اردو ایک روپیہ۔ سہم آسن پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگی اردو ۱۰ ر۔ ایشور پدچار اردو ۸ ر۔ ایشور ملاپ اردو ۸ ر۔ برہمچاری اردو ۵ ر۔ وچار درشن اردو ایک روپیہ۔ سوشرگ کی سیڑھی اردو ۸ ر۔ آتمہ جیون اردو ۸ ر۔ بھگتی کا رستہ گیان اردو ۸ ر۔ برہمچریہ (دیریہ رکشا) اردو ۸ ر۔ ستیہ ورت اردو کسا چندر اردو ۸ ر۔ تتو ودیا رشی کی کتھا اردو ۸ ر۔ برہم شکتی ہندی ۸ ر۔ سوشرگ کی سیڑھی ہندی ۸ ر۔ ویدک پرارتھنا ہندی ۱۰ ر۔ ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

سکرانچوج نو مینہ بڑی درد اعضاء کے لئے جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے قیمت چار روپے تولہ۔ سارسی بڑی بڑی اسالسہ۔ سوزاک پیشاب وغیرہ کی تمام بیماریوں کا علاج قیمت ۱۲ر سیر۔ مکرادھوج اسین، اشٹمن وغیرہ کی تمام بیماریاں، امرت دی احتلام اور دماغی کمزوری کی دوا قیمت ۱۴ روپے سیر۔ امبلہ سپتک پرکھ - سنتوی آئی بیماریاں درد، ہاضمہ سفید ہو یا زرد پانی آنا۔ جسمانی کمزوری، درد، ہاضمہ وغیرہ امراض کی اعلیٰ دوا قیمت ۴ روپے تولہ۔ ملنے کا پتہ :- پرنسپل سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN AUSHADHALAYA DACCA (BENGAL)

برانچ :- شیام بازار کلکتہ

ضرورت

ہے اشتہار دہندگان کے لئے پرکاش بہترین ذریعہ ہے۔ بلا تامل اس میں اشتہار دے کر آزمائش کریں۔ نتیجہ سو فیصدی آپکے حق میں اور فائدہ بخش ہوگا۔ (منیجر)

سکھ سنچار کمپنی متھرا

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا!

فوراً فائدہ پہنچانے والی

سُدھا سندھو

کیفیت کھانسی، ہیضہ، درد شکم، سنگرہنی، اتیسار پیٹ درد، قے، دست بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کا آزمودہ دوا۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸ر)

۴۰ سال کی آزمودہ اور نایاب

دو روپیہ کی شیشی

دادکی دوا

ادرانکیف کے داد کو جڑ سے کھو دینے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے (۴ر)

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔ دھوکہ سے نقلی دوا نہ خریدیئے

منگانیکا پتہ :- **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت

یوپی سی پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند ڈبل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان لڑکوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج کل آریہ سماج ہندو جاتی کے دھرم آکار مول میں سمجھ کر دن راہ پر چلنے میں رشتہ داری کی دیکھ ریکھ رہتی ہے باقاعدہ کرائی جاتی ہے۔ شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرنیوالوں کو شبہ کرنے کا کوئی وقت باقی نہیں رہتی۔

ادھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر موٹرونالی تلی مہرلال۔ کان پور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ :- لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا ایسوکون۔ پرانی کھانسی، تپ دق، پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل و دماغ کی کمزوری کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔

سیمیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ جریان کو دور کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔

برہمی بوٹی — ۱ ر سیر۔ دانت منجن ۸ ر فی شیشی

ست سلاجیت ۱ ر تولہ۔ سوچی پتر — مفت

پتہ :- گورو کل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

CC0. Gurukul Kangri Collection

مہاتما جی کے لنڈن کانفرنس میں جانیکا امکان

مہاتما گاندھی نے اِس بنا پر گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے ۱۵ اگست کو روانہ ہونے سے انکار کر دیا تھا کہ گورنمنٹ نے انکی اس مطالبہ کو منظور نہ کیا۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے گاندھی ارون سمجھوتہ کے توڑے جانے کے الزامات کی تحقیقات بذریعہ کمیشن ہو۔ مہاتما جی نے اپنے مطالبات کو یہاں تک ڈھیلا کر دیا تھا۔ کہ گورنمنٹ چاہے تو ہائی کورٹ کے کسی جج کے سپرد یہ معاملہ کر دے۔ لیکن گورنمنٹ کانگرس کے تحقیقات کے مطالبہ کو تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوئی۔ مہاتما گاندھی کے شمولیت کانفرنس سے انکار کا اعلان ہوتا تھا۔ کہ لارڈ ولنگڈن کو صورت حالات کی نزاکت محسوس ہوئی۔ مہاتما جی کے انکار کی صورت پیدا کرنے میں ہاتھ سر الکسٹ ہاٹسن اور مسٹر فضل حسین کا تھا۔ لیکن ذمہ داری ساری لارڈ ولنگڈن کی تھی۔ اور وہی برطانیہ کے سامنے جوابدہ تھے۔ آخر مہاتما گاندھی سے ملاقات کا موقعہ پیدا کیا گیا۔ اور شملہ کی پولیٹکل فضاء میں یہ خبر اڑ رہی ہے۔ کہ مہاتما جی کے مطالبہ کو منظور کر کے ان کے لئے شمولیت کانفرنس کا موقعہ پیدا کیا جائیگا۔ اور عجب نہیں۔ کہ مہاتما جی ۲۹ اگست کے جہاز میں روانہ لنڈن ہو جائیں۔ وہ گئے۔ تو پنڈت مدن موہن مالوی اور مسٹر مِتی سروجنی نائیڈو اُن کے ساتھ جائینگی۔ اس طرح بگڑا ہوا معاملہ پھر سنور جائیگا۔

تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی گئی

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے فسادات کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ نے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی۔ جس کے صدر مسٹر المانڈ سشن جج پشاور اور ممبران رائے بہادر دیوان چند ایڈووکیٹ پشاور۔ اور خان بہادر عبدالغفار خان سابق سشن جج ہیں۔

سری نگر تحقیقاتی کمیٹی

بغاوت سری نگر کی تحقیقاتی کمیٹی خیال ہے ۲۸ اگست تک استشہادوں کا کام ختم کر دیگی۔ اور اس کے بعد رپورٹ تیار کرنے میں لگ جائے گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ تمام اہم شہادتیں قلمبند کی جا چکی ہیں۔

خفیہ پروپاگنڈا کے مرکز کا پتہ مل گیا

سری نگر کا سماچار ہے۔ کہ وہاں معتبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سی۔ آئی۔ ڈی والوں نے مسلمانوں کے خفیہ پروپاگنڈا کے مرکز کا پتہ لگا لیا ہے۔ جس سے بہت سے سربستہ

سنسار کی گتی

لیبر گورنمنٹ مستعفی ہو گئی

لیبر گورنمنٹ کا خاتمہ ہونا تھا۔ ہو کر رہا۔ بات یہ ہے۔ کہ مالی حالت کی جس گراوٹ سے دنیا کے دوسرے ممالک پریشان ہیں۔ اس کے اثر سے برطانیہ بھی محفوظ نہ رہا۔ گذشتہ سال تو جوں توں کر کے کاٹا۔ لیکن اس سال بجٹ میں اتنا خسارہ تھا۔ کہ جس کے پورا کرنے کے لئے بھاری تخفیف یا بھاری ٹیکسوں کے سوائے کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن ان میں سے کسی ایک بات پر برطانیہ کی مختلف پارٹیاں متفق نہ ہو سکیں۔ لیبر پارٹی گو برسرِ حکومت ہے۔ لیکن اسے پارلیمنٹ میں ٹھوس اکثریت حاصل نہیں جس کے نہ ہونے سے وہ اپنے مطلب کی کوئی پُر اثر کارروائی کرنے میں اسمرتھ ہے۔ اس لئے لیبر گورنمنٹ کے لئے اس کے سوائے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ مستعفی ہو جائے۔ جس کے معنی نئے انتخاب کے لئے ملک کو دعوت دینا ہے۔ لیکن مشکلات کے اس زمانہ میں ملک نئے انتخابات کی مصیبت پیش کرنے والی پارٹی کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے گورنمنٹ مستعفی تو ہو گئی ہے۔ لیکن اپنی جگہ کولیشن (مشترکہ) گورنمنٹ چھوڑ گئی ہے جس میں وزیر اعظم مسٹر رامزے میکڈانلڈ ہیں۔ اور ان کے علاوہ وزارت میں دس لیبر۔ ۶ کنسرویٹو اور ۷ لبرل ممبران ہوں گے۔ یہ گنگا جمنی گورنمنٹ چندروزہ ہے۔ اور مالی مشکلات کا حل ڈھونڈھ نکالنے کے بعد اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد عام انتخابات ہونگے۔ جو بتائیں گے۔ کہ آئندہ حکومت کس پارٹی کے ہاتھ میں جائے گی۔ قیاس ہے۔ کہ کنسرویٹو کے مقابلہ میں لیبر کے چانس بہت کم ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اس گنگا جمنی گورنمنٹ کا گول میز کانفرنس پر کیا اثر ہوگا؟ اس کے متعلق یقین دلایا گیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے متعلق پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

لیبر گورنمنٹ کے مستعفی ہونے کے متعلق مہاتما گاندھی سے پوچھا گیا تو آپ نے اتنا ہی کہنے پر اکتفا کی۔ کہ یہ سیاسیات میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ لیکن پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ فرمایا۔ کہ برطانیہ میں سرمایہ داری کا نظام دنیا کی توقع سے زیادہ تیز رفتاری سے اُتر رہا ہے۔ یہ عجیب اور عجیب بات ہے۔ کہ مسٹر میکڈانلڈ اس کے آخری محافظوں میں سے ہوں۔ مجوزہ تبدیلی کے ہندوستان پر اثر پذیر ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ انگلستان میں ہمیشہ ہی نیشنلسٹ آل پارٹی گورنمنٹ رہی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی بات میں وزن ہے۔ اس لئے وہ ہندوستانی غلطی پر ہیں۔ جو کنسرویٹو گورنمنٹ میں عدم اعتماد اور لیبر میں اعتماد رکھتے ہیں۔ انگریز کنسرویٹو ہوں یا لیبر انگریز ہیں۔ اور وہ ہندوستان پر انگلستان کے قابو کے ڈھیلا کرنے کی بات کو دماغ میں بھی نہیں لا سکتے۔ اس لئے ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ ملنی ہے۔ تو اس کی اپنی کوششوں سے نہ کہ لیبر یا کسی اور کی سہائتا سے۔ یہ ایسی سچائی ہے جسے ہندوستان کے لئے سیلف گورنمنٹ حاصل کرنے کا پریشرم کرنے والوں کو کبھی نہ بھولنا چاہئے۔

والوں کے انکشاف کا امکان ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۷۵ سرغنہ مسلمانوں کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔

ایک اور خبر ہے۔ کہ ایک اعلیٰ مسلم افسر نے جس پر سازش میں حصہ لینے کا الزام ہے۔ وزیر اعظم کو سارے حالات بیان کر دیئے ہیں۔

کمشنر ڈھاکہ پر حملہ

ڈھاکہ کے کمشنر مسٹر الیگزینڈر کیسلز نگاتل سیمین سنگھ سرکاری کام کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کسی نوجوان نے اُن پر گولی چلا دی۔ جو ران میں لگی۔ حملہ آور بھاگ گیا اور مجسٹریٹ کے جو کمشنر کے ہمراہ تھا تعاقب کے باوجود گرفتار نہ ہو سکا۔ اپریشن پر ران سے دو گولیاں نکلی ہیں۔

بل ترمیم شاردا ایکٹ

قانون انسداد شادی صغرسنی (شاردا ایکٹ) کا ترمیمی بل جو ایک مسلمان ممبر نے تیار کیا ہے ستمبر کی اسمبلی کے سامنے پیش ہوگا۔

بھائی پرمانند عدم تعاون ہو گئے

بھائی

پرمانند جی کو کانگرس کا عدم تعاون کبھی پسند نہیں ہوا۔ لیکن اب وہ خود عدم تعاونی ہو گئے چنانچہ ایک بیان میں آپ نے ہندوؤں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ چونکہ تعاون سے کچھ حاصل نہ ہوگا اس لئے گول میز کانفرنس کا مکمل بائیکاٹ کرو۔ اور اس کے خلاف زبردست پروپاگنڈا کرو۔

کانفرنس میں ریاست کشمیر کا پرتی ندھی

مسلم ایجی ٹیشن سے ریاست میں جو الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کی وجہ سے مہاراجہ ہری سنگھ خود گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے نہیں جا سکتے۔ ریاست کے پرتی ندھی کے طور پر آپ نے پنڈت رام چند کاک پولیٹکل سیکرٹری کو بھیجا ہے۔

کلکتہ ہائیکورٹ سے اپیل خارج

پنجاب کے جن دو مسلمانوں عبداللہ اور نذیر احمد نے کلکتہ پہنچ کر پیرا دین کہانی کے مصنفین تین ہندوؤں کو مذہبی جوش کے ماتحت قتل کیا تھا۔ انہیں عدالت سے موت کی سزا ہوئی تھی۔ جس کے خلاف ہائی کورٹ کلکتہ میں اپیل دائر کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اپیل خارج کر دی گئی ہے۔

قوم پرست مسلمانوں کی کانفرنس

پنجاب کے احراروں کی کانفرنس ہو چکی۔ اب حقیقی قوم پرست مسلمانوں نے اخیر ستمبر میں اپنی کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانفرنس کے لئے فضا بنانے کے لئے لیڈروں کا ایک وفد صوبہ میں دورہ کرے گا۔

ہندوؤں کا سوشل بائیکاٹ

کشمیری مسلمانوں میں ہندوؤں کے سوشل بائیکاٹ کی تحریک زوروں پر ہے۔ مسلمان ہندوؤں کی دوکان سے کوئی چیز نہیں خریدتے۔ اس سے ہندوؤں میں کشمیر کی پیداوار کے بائیکاٹ کا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ اگر ہندوؤں نے ایک سال کے لئے بھی کشمیر کی پیداوار پھل میوہ وغیرہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ تو کشمیری مسلمانوں کو ہندوؤں کے سوشل بائیکاٹ کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے گی۔

ابھی بائیکاٹ شروع بھی نہیں ہوا۔ کہ سری نگر کے مسلم ملاحوں نے بھوک سے تنگ آ کر مہاراج سے درخواست کی ہے۔ کہ مسلم ایجی ٹیشن کا خاتمہ کیا جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایجی ٹیٹروں کے حمایتی تھے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاتما جی کے چارج شیٹ کا جواب

مہاتما جی کے فرد الزامات کا جواب گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہو گیا۔ جس میں قریباً ہر ایک الزام کی صداقت سے انکار کیا گیا ؛

معاملہ کشمیر اسمبلی میں۔ مسٹر بی آر پوری

ایم۔ ایل۔ اے نے ریاست کشمیر کے متعلق اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جن سوالات کا نوٹس دیا ہے۔ ان میں آخری سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کشمیر کی حفاظت کے لئے قانون تحفظ والیان ریاست کا استعمال نہ کریگی ؟

مہاراجہ ہری سنگھ کا جواب۔

ریاستی مسلمانوں کے ڈیپوٹیشن نے مہاراج کی خدمت میں جو عرض معروض کی۔ اس کا جواب مہاراج کی طرف سے دے دیا گیا۔ یہ جواب ایسا معقول اور پسندیدہ ہے۔ کہ شوریدہ سر مسلمانوں کو اپنی شرارتوں سے نادم ہو کر اپنے کئے پر پچھتانا چاہیئے ؟

جواب میں مسلم نوازیوں کی ایک طویل فہرست بیان کی گئی ہے۔ جس میں مہاراج فرماتے ہیں :۔

"میں مسلم رعایا کی سلامتی کے لئے سرگرمی سے کام کر رہا ہوں۔ اس کے جتانے کے لئے میری سرگرمیاں ہی کافی ہیں۔ اپنی ۵-۶ سالہ حکومت میں میں نے زراعتی ریگولیشن جاری کیا۔ صوبہ جموں میں مستقل طور پر قانون انتقال اراضی جاری کر دیا گیا۔ بندوبست کی میعاد ۲۰ سے ۴۰ سال کر دی۔ کوآپریٹو بنک کھولے۔ لازمی پرائمری تعلیم کا اصول قائم کیا۔ مسلمانوں کے وظائف میں اضافہ کیا۔ ناکسوں کا بندوبست کیا۔ صنعت و حرفت کے لئے اسلم کاریگروں کو انعامات دیئے۔ قصبات میں ہسپتال کھولے۔ بیگار بند کی۔ یہ سب باتیں مسلم رعایا کے فائدہ کے لئے ہی تھیں ؛

مسلم ڈیپوٹیشن نے راجہ ہری کشن کول کی برطرفی کا جو غیر منصفانہ مطالبہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں مہاراج نے صاف الفاظ میں انہیں بتا دیا۔ کہ راجہ ہری کشن کول پر مجھے پورا پورا اعتماد ہے۔ وہ ایک دیانتدار اور سچے لیڈر ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ مہاراج نے ڈیپوٹیشن کو نصیحت کی۔ کہ وہ بیرونی فرقہ وارانہ ایجی ٹیشن سے کنارہ کشی کریں۔ اور پھر نئے سرے سے برادرانہ تعلقات قائم کریں ؛

دیکھنا ہے۔ کہ مہاراج کی کھری کھری باتوں کا ریاستی ایجی ٹیٹر مسلمانوں پر کیا اثر ہوتا ہے ؛

مصر نے انتخاب جداگانہ کو نامنظور کر دیا

جس طرح ہندوستان میں ہندو اکثریت میں ہیں۔ اور مسلمان اقلیت میں۔ اسی طرح مصر میں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ اور قبطی (عیسائی) اقلیت میں۔ وہاں جو دستور اساسی مرتب کیا گیا۔ تو اس کی داستان "البلاغ" قاہرہ نے یوں بیان کی ہے۔ اس میں جو دلائل مذہب کی بنا پر علیحدہ حقوق اور جداگانہ نیابت کے متعلق مسلم اکثریت کی طرف سے دی گئی ہیں۔ قریباً وہی ہندوستان کی اکثریت ہندوؤں کی طرف سے دی جا رہی ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ جن دلائل کو ہندی سیاست دان مسلمانان مصر کی صورت میں دانشمندانہ سمجھتے ہیں ہندوستان کی صورت میں ان کی تردید کرنے کی فضول کوشش کرتے ہیں۔ "البلاغ" لکھتا ہے :۔

"پھر مصریوں کی ایک کمیٹی نے مصری حکومت کے لئے دستور اساسی بنانا شروع کیا۔ اس کمیٹی کے بعض ممبر قبطی بھی تھے۔ ان میں سے ایک ممبر نے اس بات پر زور دیا۔ کہ قبطیوں کے حقوق مقرر کر دیئے جائیں۔ ان کے لئے نشستیں علیحدہ کر دی جائیں۔ اور وہ ہمیشہ ان کے لئے محفوظ رہیں۔ لیکن جب یہ تجویز پبلک کے سامنے پیش کی گئی۔ تو عام طور پر اس کی بڑی سختی سے مخالفت کی گئی۔ مخالفت کرنے والوں میں قبطی ہی پیش پیش تھے ؛

تجویز پیش کرنے والے قبطی ممبر کے دلائل یہ تھے۔ کہ قبطی اقلیت کے لئے حقوق خاص کر دینے میں یہ فائدہ ہے۔ کہ اکثریت بھی مطمئن ہو جائے گی۔ کیونکہ دونوں کو معلوم رہے کہ کسے کتنا ملنا چاہیئے ؟ لہٰذا کوئی کسی پر زیادتی نہ کر سکے گا۔ نہ کوئی دشمن دونوں میں کبھی نااتفاقی پیدا کر سکیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دونوں میں اخلاص اور اعتماد ترقی کرتا چلا جائے گا ؛

لیکن جن لوگوں نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ ان کے دلائل یہ تھے۔ کہ مذہب کی بنیاد پر حقوق کی تقسیم کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مصری قوم ہمیشہ علیحدہ علیحدہ فرقوں میں بٹی رہے گی۔ حالانکہ تمام مصری در حقیقت ایک ہی قوم ہیں۔ اگرچہ علیحدہ علیحدہ مذہبوں کے پیرو ہو گئے ہیں۔ اس طرح حقوق کی تقسیم شروع شروع میں ناممکن ہے اطمینان بخش ثابت ہو۔ لیکن آگے چل کر قومیت کو برباد کر ڈالے گی۔ کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ کہ اکثریت ہمیشہ اپنی اکثریت برقرار رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اور اقلیت ہمیشہ اس سے خائف رہے گی۔ اور حسد و عداوت کو اپنے دل میں پرورش کرتی رہے گی۔ مذہبی تعصبات ابھرتے آئیں گے۔ اور مصری قومیت کا جذبہ کمزور ہوتا چلا جائے گا۔ حالانکہ اس جذبے کا ابھارنا ہر ملک کا مقصد اعلیٰ ہونا چاہیئے۔ یہ دونوں نقطہ نظر پبلک کے سامنے رکھے گئے۔ اور پبلک نے آخری نقطہ نظر کو ترجیح دی کیونکہ مصری قوم کی تربیت جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں۔ اس ترجیح کے مساعد تھی ؛

اس طرح دستور اساسی مرتب کیا گیا۔ اور اس میں قبطیوں کے لئے علیحدہ حقوق درج نہیں کئے گئے۔ پھر ۱۹۲۳ء میں سرکاری طور پر اس دستور کا اعلان کیا گیا اور اس اعلان میں بھی جداگانہ حقوق کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا گیا ؛

مہاتما گاندھی کا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا

مہاتما گاندھی کا مطالبہ تھا۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے گاندھی ارون سمجھوتہ کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات ثالث کے سپرد کی جائے۔ یا کم از کم ہائیکورٹ کے کسی جج کو اس کام پر لگایا جائے لیکن گورنمنٹ نے اسے منظور نہ کیا تھا۔ اب مہاتما گاندھی کے شملہ جانے پر گورنمنٹ جھکی ہے۔ اور تحقیقات کا مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے

اس سے یہ فیصلہ ہو گیا تھا۔ کہ مہاتما جی ۲۹ اگست کو جہاز راجپوتانہ سے روانہ انگلینڈ ہو جائیں گے۔ اور پنڈت مدن موہن مالوی اور شریمتی سروجنی نیڈو بھی ان کے ہمراہ ہونگے لیکن آخری وقت پر گورنمنٹ کی طرف سے کچھ رکاوٹ نظر آنے لگی۔ جس سے مہاتما جی کے لنڈن جانے میں کچھ اشتباہ نظر آتا ہے ؛

برطانیہ کی نئی وزارت

(لنڈن ۲۵ اگست) نئی برطانوی وزارت کے نئے عہدہ داروں کے ناموں کا اعلان ہو گیا ہے۔ ذیل میں سرکردہ عہدہ داران کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر رامزے میکڈانلڈ لارڈ پریزیڈنٹ آف کونسل مسٹر بالڈون۔ وزیر خزانہ مسٹر سنوڈن۔ ہوم سکرٹری سر ہربرٹ سیموئیل۔ لارڈ چانسلر لارڈ سانکی وزیر خارجہ لارڈ ریڈنگ۔ وزیر ہند سر سیموئیل ہور۔ وزیر نو آبادیات مسٹر جے ایچ تھامس۔ وزیر صحت مسٹر نویل چیمبرلین وزیر تجارت مسٹر فلپ کنلف ؛

مسلم سرخ اشتہارات والی لاری

(سری نگر ۲۵ اگست) پولیس نے کوہالہ سے ایک مسلمان لاری ڈرائیور کو گرفتار کیا ہے۔ جس کی لاری میں مہاراجہ کے خلاف اشتہار اور پمفلٹ بھرے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پمفلٹ پنجاب سے چھپوا کر یہاں لائے گئے ہیں۔ موٹر ڈرائیور کو گرفتار کر کے یہاں لایا گیا ہے۔ ابھی تک اس نے کوئی بیان نہیں دیا۔ لوگ دریافت کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے شرارتی مسلمانوں کا انسداد کیوں نہیں کیا جاتا

لاہور میونسپلٹی کا انتخاب

لاہور میونسپلٹی کے ہندو امیدواران کا انتخاب ختم ہو گیا۔ اب مسلمانوں کا جاری ہے۔ بعض حلقوں میں امیدواروں میں سخت مقابلہ تھا۔ کوئی ہندو امیدوار کامیاب ہوتا ہے اور کون نہیں؟ اس کا ہندو مفاد پر کوئی اثر نہیں۔ کیونکہ میونسپلٹی میں مسلمانوں کی ٹھوس اکثریت ہے۔ جو ہندوؤں کے خلاف ہر ایک معاملہ میں متحد ہو کر بار بار رہتی ہے۔ انتخاب سے متعلق مسٹر تاپ ...

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے

سیتارام آریہ اینڈ سنز
کا سگندھت دھوپ اور اگربتیاں و ہون سامگری
ہندوستان میں بہترین سمجھی جاتی ہیں
دھوپ، اگربتیاں نہ ایسی اعلیٰ درجہ کی خالص اور وید کے منتروں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی
ودیارتن پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت۔ لکھ کر فیصلہ کیجئے

پرکاش لاہور

۱۴ بھادوں سمت ۱۹۸۸

ستیارتھ پرکاش پر بیہودہ بہتان

قادیانی پریس ایمان دشمنی کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت "فاروق" نے پیش کیا ہے :-

آریہ سماج کے خلاف گورنمنٹ کو بھڑکانے کے لئے اس دشمن ایمان اخبار نے ایسی غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ جو قادیانی جہلا کو تو (جنہوں نے اپنا ضمیر قادیانیت کے ہاں گرو رکھا ہے) دھوکا میں ڈال سکتی ہیں۔ لیکن جس شخص کے دماغ میں شئے لطیف کا ذرا سا بھی مادہ ہے۔ وہ "فاروق" کی بے ایمانی کو چشم زدن میں بھانپ جائے گا ؛

چنانچہ ستیارتھ پرکاش کا ذیل کا اقتباس پیش کر کے وہ اس مشہور عالم کتاب کے خلاف بہتان عظیم تراشتا ہے :-

"کوئی کتنا ہی کرے۔ لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے۔ وہ سب سے افضل ہوتا ہے یعنی مختلف مذہبوں کی طرفداری اور اپنے بیگانے کی پاسداری سے آزاد ہونے اور رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرنے۔ انصاف اور رحم کو کام میں لانے کے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے۔ اس کے چھوٹے بغیر باہمی پوری پوری ہمدردی، امداد اور مطلب براری نہایت مشکل ہے۔ اس لئے جو کچھ وید وغیرہ شاستروں میں قانون یا تاریخ لکھی ہے۔ اس کی قدر کرنا شریف لوگوں کا کام ہے" (باب ۸ دفعہ ۹م کا آخری حصہ)

اگر "فاروق" اقتباس کو جوں کا توں نقل کر دیتا۔ تو اس سے ستیارتھ پرکاش کے خلاف زہر اگلنے کا اس کا ناپاک مطلب حل نہ ہو سکتا تھا۔ اور اسے ذیل کی نفرت انگیز درازی کا موقعہ میسر نہ آ سکتا تھا :-

"اس سے زیادہ ظلم اور کمینگی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جو بادشاہ جو عادل ہے۔ رحیم ہے۔ رعیت پرور ہے۔ ریاکار ہے۔ نیاز مندانہ سکاری ہے۔ کسی کا طرف دار نہیں۔ کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتا۔ رعیت کے لئے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ لیکن اس کو تباہ و برباد کیا جائے۔ اس کی تخریب کے لئے ہمیشہ کوشش کی جائے۔ اس کی بربادی کے لئے منصوبے گھڑے جائیں۔ بادشاہ عادل کا فقط قصور یہ ہے کہ وہ ہندو نہیں۔ اس کے برخلاف کوئی ہندو بادشاہ نالائق بے ہنر بھی ہو۔ تو بھی اس کی ترقی کے لئے کوشش کرتے رہے ؟

اس طرح انسان اور شدت کرے انسان پہ لٹھ ماتے پھرے دین پرلعنت تیرے ایمان پر (فاروق ۲۱ اگست)

ستیارتھ پرکاش کی اصل عبارت کیا ہے ؟ اس کے پیش کرنے سے پہلے اس ایمان کے دشمن سے کوئی پوچھے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا جو اقتباس تم نے پیش کیا۔ اس کے کون سے الفاظ کا یہ مفہوم ہے ؟ کہ "اس کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ اس کی تخریب کے لئے ہمیشہ کوشش کی جائے۔ اس کی بربادی کے لئے منصوبے گھڑے جائیں ؟" پھر اس اقتباس کے کس لفظ کے یہ معنی ہیں۔ کہ بادشاہ ہندو ہو۔ اور ہندو بادشاہ نالائق بے ہنر بھی ہو۔ تو بھی اس کی ترقی کے لئے کوشش کرے ؟

"فاروق" کی وہ ساری فتنہ انگیزی جو مذکورہ خرافات میں بھری ہے۔ وہ دو فقروں کو ملا دینے سے جن کا اصل عبارت میں ذکر تک بھی واسطہ نہیں۔ قادیانی معیار ایمانداری سے کام لیتے ہوئے پیدا کی گئی ہے۔ وہ فقرے یہ ہیں "غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں" "اس کے چھوٹے بغیر باہمی ہمدردی اور امداد اور مطلب براری ہونی مشکل ہے"۔ لیکن اصل عبارت پیش کرنے پر "فاروق" کے فتنہ کا سارا قلعہ جس کی بنیاد بے ایمانی پر ہے۔ دھڑام سے نیچے آن گرتا ہے ؛

اصل عبارت میں ان دونوں فقروں کے درمیان یہ فقرہ ہے۔ جسے "فاروق" مطلب براری کے لئے شیر مادر کی طرح ہضم کر گیا ہے۔

"لیکن جدا جدا زبانوں میں علیحدہ علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھوٹنا نہایت مشکل ہے" اور اس کے بعد ہے "اس کے چھوٹے بغیر باہمی پوری ہمدردی اور امداد اور مطلب براری ہونی مشکل ہے"۔ "فاروق" نے قادیانیت کے زیر اثر یہ چالاکی اختیار کی۔ کہ اس کے چھوٹے بغیر کو غیر ملک والوں کے راج کے ساتھ جا ملایا۔ حالانکہ ستیارتھ پرکاش میں چھوٹنا جدا جدا زبانوں میں علیحدہ علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کے اختلاف کے لئے ہے

"فاروق" کے قادیانی طلسم کو توڑنے کے لئے ستیارتھ پرکاش کا پورا اقتباس نیچے دیا جاتا ہے

"کوئی کتنا ہی کرے۔ لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے۔ وہ سب سے افضل ہوتا ہے۔ یعنی مختلف مذہبوں کی طرفداری اور اپنے بیگانے کی پاسداری سے آزاد ہونے اور رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرنے۔ انصاف اور رحم کو کام میں لانے کے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے۔ لیکن جدا جدا زبانوں میں علیحدہ علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھوٹنا نہایت مشکل ہے۔ اور اس کے چھوٹے بغیر باہمی پوری ہمدردی و امداد اور مطلب براری ہونی مشکل ہے۔ اس لئے جو کچھ وید وغیرہ شاستروں میں قانون یا تاریخ لکھی ہے۔ اس کی قدر کرنا شریف لوگوں کا کام ہے"

ستیارتھ پرکاش نے ان سطور میں جو اعلیٰ اصول بیان کئے ہیں۔ جن لوگوں کو پرماتما نے عقل سلیم عطا کی ہے۔ وہ ان کی عظمت کو صدق دل سے قبول کرتے ہیں ؛

ایسے اقتباسات کی بنا پر "فاروق" کا پیر اور دادا پیر ستیارتھ پرکاش کے خلاف گورنمنٹ کو اکسانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے۔ انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ تو "فاروق" کس باغ کی مولی ہے۔ جو کامیابی کی امید رکھتا ہے۔ جن لوگوں کو پرماتما نے ایک وسیع سلطنت کا راج دیا ہے۔ وہ ایمان دشمن متعصب۔ خود غرض تنگ دل اور تنگ نظر لوگوں کے پھسلانے میں پھسل سکتے۔ نہ صدق دل سے اس عالمگیر اصول کی قدر کرتے ہیں۔ کہ جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے۔ وہ سب سے افضل ہوتا ہے۔ اور جو بھی نیک نیت شخص ہوگا۔ ایسا ہی سمجھے گا۔ یہ کوتہ بین اور غرض کے بندے قادیانی ہی ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان پر ہندوستانیوں کا راج نہ ہو۔ اپنے اس کوتاہ نااندیشانہ اصول کی بنا پر ہی ان لوگوں کے گھر گھی کے چراغ جلے۔ جب بغداد کی اپنی حکومت تباہ ہوئی۔ اور ان کا دلی مقصد ہے کہ ایران افغانستان۔ ترکی وغیرہ اسلامی ممالک پر بھی غیر ملکی پرچم لہرانے لگے۔ کیونکہ اسلامی حکومت قادیانیت کی بیخ کنی کا حکم رکھتی ہے ؛

پھر ستیارتھ پرکاش نے اس اقتباس میں ملک پر ملک کے اپنے راج کے ذکر میں ہندو راج کے جیسا کہ "فاروق" نے باطل آرائی سے کام لیتے ہوئے لکھی ہے۔ ہونے کا گر بتایا ہے۔ کہ ملک کی زبانیں جدا جدا نہ ہوں۔ اور علیحدہ علیحدہ تعلیم و تربیت نہ ہو۔ یعنی ایک ہی راشٹر بھاشا اور ایک ہی شکشا پرنالی ہو۔ اور تو اور کون وطن دوست مسلمان بھی ہے۔ جو اس اصول کی مخالفت میں زبان کھول سکتا ہے۔ ان دونوں اصولوں کی کہ ملک پر ملک کا اپنا راج ہو۔ اور ایک راشٹر بھاشا اور ایک شکشا پرنالی ہو۔ مخالفت کوئی بھی وطن پرست نہیں کر سکتا۔ کہہ سکتے ہیں۔ تو وطن دشمن قادیانی۔ کیونکہ وطن دشمنی کی جنس کی قادیانیوں کے ہاں خرید ہوتی ہے۔ پھر وہ اس اعلیٰ درجہ کی وطن اور قوم پرستانہ تعلیم کی مخالفت نہ کریں تو اور کون کرے گا ؟

ایمان دشمنی میں اپنے کمال کے ثبوت میں "فاروق" نے ستیارتھ پرکاش کا ایک اور اقتباس یوں پیش کیا ہے :-

"دھرماتما (آریہ) لوگ خواہ کتنے ہی بے کس۔ کمزور اور بے ہنر کیوں نہ ہوں اپنی ساری طاقت سے ان کی حفاظت۔ ترقی۔ اور ان کے خوش کن برتاؤ کی کوشش کرے۔ اور ادھرمی (غیر آریہ یعنی انگریز۔ مسلم۔ سکھ یہودی۔ جینی پارسی۔ بدھ۔ وغیرہ وغیرہ) خواہ سب سے بڑھکر صاحب دولت۔ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اس کی بربادی تنزل و تخریب ہمیشہ کیا کرے"۔

"فاروق" کی ایمان داری کی پرکھ کے لئے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۸۶ سے منقولہ اقتباس کے فقرہ نمبر ۲ کی اصل عبارت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ذیل میں دی جاتی ہے :-

"درمنش اس کو کہنا چاہئے۔ جو من شیل (صاحب غور و فکر) ہو کر اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سکھ دکھ اور نفع نقصان کو سمجھے۔ ناانصافی کرنے والے سے اس کے طاقتور ہونے سے بھی نہ ڈرے۔ اور دھرماتما خواہ کمزور ہو۔ تو بھی اس سے ڈرتا رہے۔ اسیقدر نہیں۔ بلکہ دھرماتما لوگ خواہ کتنے ہی بےکس کمزور اور بے حیثیت کیوں نہ ہوں۔ اپنی ساری طاقت سے ان کی حفاظت، ترقی، اور ان کے خوش کن برتاؤ کے لئے کوشش کرے۔ اور ادھرمی خواہ سب سے بڑھکر صاحب دسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو۔ تو بھی اس کی بربادی، تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے یعنی جہاں تک ہو سکے وہاں تک بےانصافی کرنے والوں کی طاقت کو گھٹائے اور انصاف کرنے والوں کی طاقت کو ہر طرح سے بڑھایا کرے"

ستیارتھ پرکاش کے اصل اقتباس میں دھرماتما کے آگے خطوط وحدانی میں لفظ "آریہ" اور ادھرمی کے بعد خطوط وحدانی میں الفاظ "غیر آریہ یعنی انگریز، مسلم، سکھ، یہودی، عیسائی، پارسی، بدھ، وغیرہ" ہرگز نہیں۔ یہ فاروق نے قادیانی ایمانداری سے کام لیتے ہوئے اپنی طرف سے شرارتاً ایزاد کر دیئے۔ اس ایمانداری کے پتلے سے کوئی پوچھے کہ دھرماتما کے معنی آریہ جاتی اور ادھرمی کے معنی انگریز، مسلمان وغیرہ کس لغات میں درج ہیں۔ اگر کوئی ایسی لغات ہے۔ تو فاروق اپنے پیرسے مشورہ کر کے بتائے۔ کہ کیا وہ یہ تسلیم کرنے کو تیار ہے۔ کہ مسلمان ادھرمی ہیں مسلمانوں کو تو وہ مذہباً ادھرمی (کافر) مانتا ہے۔ ہاں بتائے کہ کیا اس کی لغات کی رو سے قادیانی ادھرمی یعنی بے ایمان ہیں۔ وہ مانے لیکن کوئی نیک آدمی ایسا نہیں مان سکتا ::

پھر فاروق، نے دھرماتما کے معنی آریہ جاتی اور ادھرمی کے معنی انگریز، مسلمان وغیرہ اقوام کرکے اپنی بدباطنی کا ثبوت کیوں دیا؟ محض اس لئے کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف نکتہ کھڑا کیا جائے۔ لیکن ستیارتھ پرکاش کے صریح الفاظ کی موجودگی میں ایسے نکتہ انگیزوں کے کہنے میں کون آ سکتا ہے۔ اس اقتباس میں تو رشی دیانند نے اپنی مشہور عالم تصنیف میں ایک بنیادی اصول بتایا ... جیسے ... ریاست ... کبھی

پسند کیا۔ کہ قادیانی کریں گے۔ رشی دیانند دھرماتما پن کو صرف آریہ جاتی کے لوگوں تک محدود نہیں کرتے۔ جیسا کہ قادیانیت مومنیت کو محض قادیانیوں تک محدود رکھکر باقی سارے جہاں کے مسلمانوں کو خواہ ان میں علم، اخلاق اور نیک چلنی میں ایسے بزرگ بھی ہوں جن کے قدموں میں قادیانیوں کے پیرون تک برسوں بیٹھکر تشنگا حاصل کر سکتے ہیں کافر گردانتا ہے۔ بلکہ ویدک دھرم دھرماتما اس کو قرار دیتا ہے "جو نیک چلن، ایماندار، صاحب اخلاق اور نیک اعمال ہو۔ وہ ہندوؤں میں ہو یا مسلمانوں میں، عیسائیوں میں ہو یا یہودیوں میں۔ اور ویدک اصطلاح میں ادھرمی وہ ہے۔ جس کے اعمال دھرماتما کے خلاف ہوں۔ ہر دو حالت میں قومیت کا کوئی سوال نہیں کسی بھی قوم میں دھرماتما بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ادھرمی بھی۔ پس رشی دیانند نے دھرماتماؤں کی حمایت اور ادھرمیوں کی تخریب کا اپدیش دیا۔ تو اس سے ہندو مسلمان وغیرہ کا کوئی تعلق نہیں ::

کیوں میاں "فاروق"، ایمان کی کہنا ستیارتھ پرکاش کے جن فقروں کو تم نے اس نیت بد سے پیش کیا۔ کہ نیک ہدایات کے سرچشمہ اس لاثانی گرنتھ کے خلاف شرارت پیدا کی جائے۔ کیا ان میں اس مطلب کا شائبہ بھی موجود ہے۔ جو تم نے بیان کیا؟ اگر نہیں تو کیوں اپنی عاقبت خراب کرتے ہو۔ اعتراض کرو۔ لیکن ایمانداری کو کیوں ترک کرتے ہو؟ ایمان کو برقرار رکھتے ہوئے کرو۔ لیکن آریوں پر منہ آنا تمہاری خصلت ہی ہو چکی ہے۔ تو شوق سے باطل بافی میں لگے رہو۔ ستیارتھ پرکاش پر بےبنیاد الزام لگانا چاند پر تھوکنا ہے۔ جس کا نتیجہ رسوائی کے سوا اور کوئی نہیں ::

وحشیانہ رسم

حیرت ہے۔ کہ رشی دیانند کے یگ میں بھی وام مارگ کے زمانہ کی بعض یادگاریں پورانکوں نے قائم رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں ایک یادگار ریاست چمبہ میں بھینسہ کو دریا میں بہانے کی ہے۔ اس وحشیانہ رسم کی ذمہ داری نچلے طبقہ کے لوگوں پر ہی نہیں۔ بلکہ ریاست کے ادھیکاری اور خود چمبہ نریش بھینسا بہائے جانے کے وقت موجود ہونا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ یہ رسم خلاف انسانیت اور وام مارگ کے زمانہ کی یادگار

ستمبر کے خریداروں کو اطلاع

جن "پرکاش" کے پریمیوں کی میعاد خریداری ستمبر میں ختم ہوتی ہے۔ انہیں بذریعہ چٹ اطلاع دی جا رہی ہے۔ کہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ ستمبر کے دوسرے ہفتہ کا پرکاش ان کے پاس بذریعہ وی پی پہنچیگا ::

منی آرڈر سے چندہ بھیجنے میں خریدار فائدہ میں رہیں گے۔ انہیں صرف ۳ روپے ۱۲ آنے پڑینگے لیکن وی پی کی صورت میں چار روپے ۳ آنے دینے ہونگے۔

جن سجنوں کا نہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ہی آئے گا۔ اور نہ وی پی نہ کرنے کی اطلاع ہی آئیگی انہیں ۱۴ ستمبر کا پرکاش بذریعہ وی پی بھیجا جائیگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا ::

"پرکاش" کے پریمیوں کے لئے

ستمبر کے خریداروں کو اطلاع کے ساتھ پرکاش کے پریمیوں سے بھی ہمیں درخواست کرنی ہے کہ پرکاش کے ساتھ آپکا پریم کچھ ڈھیلا سا معلوم پڑتا ہے۔ وقت تھا۔ کہ سال بھر میں صرف ایک اپیل پر آپکی طرف سے اتنے نئے خریدار آ جاتے تھے۔ کہ پھر دوسری اپیل کی ضرورت نہ رہتی تھی۔ لیکن اب بار بار اپیلیں کی جاتی ہیں اور صدائے برنخواست کا معاملہ جان پڑتا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ آپ آریہ سماج کے لئے "پرکاش" کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ یہ نہ صرف اخبار ہے جو چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ تک آریہ سماج کی ترنتر سیوا کر رہا ہے۔ اور آڑے وقتوں "پرکاش" ہی ہے۔ جو آریہ سماج کے کام آتا ہے۔ جب یہ بات ہے۔ تو پرکاش کی آواز کو مضبوط کرنے میں آپ کیوں سہیوگ نہیں دیتے۔ کیا ہم آشا رکھیں کہ پرکاش کے پریمی نئے خریدار بنانے میں اپنے پرشارتھ کو کام میں لائیں گے ::

حیدرآباد میں پرتی ندھی سبھا

ریاست حیدرآباد دکن کی بعض آریہ سماج کے لئے اتنی اپجاؤ نہیں۔ کیونکہ وہاں مسلمان اپنی حکومت کے زعم میں اس کی ناواجب مخالفت پر ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں تاہم آریہ سماج صعوبتیں اور مصیبتیں جھیلتے ہوئے ریاست میں اپنی جگہ بنانے میں یہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ کہ آگے نیم بدھ پرچار کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کون آریہ پرش ہوگا۔ جسے یہ سنکر پرسنتا نہ ہو۔ کہ ریاست کے اتساہی اور پریمی آریوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد دکن کی بنیاد رکھدی ہے اور اس کے پردھان پد کو اس نیکی نے سشوبھت کیا ہے۔ جو ریاست کی ہائی کورٹ کا جج رہ چکا ہے۔ آشا رکھنی چاہئے۔ کہ سبھا ریاست میں ویدک دھرم پرچار کے کام کو مضبوطی سے ہاتھ میں لے گی۔ اور ریاست بھر میں کوئی قصبہ نہ رہے گا۔ جس میں آریہ سماج نہ ہو ::

مباہلہ کا ایک اور چیلنج

مرزا بشیر الدین محمود احمد کو پادریوں کی طرف سے مناظرہ کا چیلنج مل چکا ہے۔ تو اہلحدیثوں کے امیر کی طرف سے مباہلہ کا۔ لیکن مرزا صاحب تو آج کل حلقہ قادیان سے نکل کر مسلمانوں کی لیڈری حاصل کرنے کی تگ و دو میں ہیں۔ انہیں مناظروں اور مباہلوں کی سردردی سہیڑنے کی کہاں فرصت لیکن مخالف ہیں۔ کہ چیلنج پر چیلنج دیئے جا رہے ہیں چنانچہ مولوی عبدالکریم صدر انجمن مباہلہ امرتسر نے آپ کو ایک اور مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اور یہ مباہلہ ہے۔ اس بات کے فیصلہ کے لئے کہ محمد علی قادیانی مولوی محمد حسین کا قاتل ہے یا نہیں۔ مرزا محمود احمد کا بیان ہے کہ محمد علی نے کسی کو قتل نہیں کیا۔ لیکن مولوی عبدالکریم کہتے ہیں۔ کہ محمد علی کا فعل قتل ہمارا چشم دید واقعہ ہے اور ڈنکے کی چوٹ خلیفہ قادیان کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے چشم دید واقعہ کی صداقت پر مباہلہ کرے۔ کہ دنیا پر واضح ہو جائے گا۔ کہ ہر دو فریق میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے ::

مباہلہ فیصلہ کا اسلامی طریق ہے۔ قادیانی اس کے جواز کو تسلیم کرتے ہیں۔ دعا علیہ صاف ہے۔ اس لئے گو شہادت عینی کی سہادت سے بڑھکر بڑا محمود کو اپنی صداقت پر اعتبار ہے۔ تو اسے مولوی عبدالکریم کی مباہلہ کی دعوت کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اور سوکام چھوڑ کر بھی اسے منظور کرکے اپنی صداقت کا ثبوت دینے کی قسمت آزمائی کرنی چاہئے ::

سازش کا بھانڈا پھوٹ گیا

سروہی ... میں ... قصہ ... ابھی سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ان لوگوں نے آریہ سماج کا سارا ... کو ... آگ ... سازش کی لیکن یہ سازش میں سماج کے چپراسی کو جو مسلمان تھا شامل کرنے کی کوشش میں سازش کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ چپراسی نے ... آریہ سماج کی ملازمت ترک کر دی اور آریہ سماج مندر کو آگ لگا دے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پولیس نے معاملہ ...

کنیا مہاودیالیہ کی راکھی

رکشا بندھن کا تہوار اس سال ۲۸ - اگست کو ہے - اس کے متعلق پرسدھ ہے کہ جب کسی مصیبت کے سمے کوئی ابلا کسی ویر کی سہائتا چاہتی تھی تو اسے راکھی بھیجتی تھی - جس سے وہ اس ابلا کی رکشا کرنا اپنا کرتویہ سمجھ لیتا تھا - آج ابلائیں اوردیا کے سنکٹ سے پیڑت ہیں - وہ اس سے بچنے کے لئے دیش ہتیشی ویروں کو راکھی بھیج کر اپنی اوردیا دور کرنے میں سہائتا چاہتی ہیں - چنانچہ کنیا مہاودیالیہ کی کنیاؤں نے مولی کی راکھی کے ساتھ راکھی پتر بھیج کر ستری شکشا کے پریمی سجنوں سے کنیا مہاودیالیہ کی سہائتا کی اپیل کی ہے - جو کہ استری شکشا کے لئے بڑا اچھا کام کر رہا ہے - مہاودیالیہ کی چھاتراؤں کی اس اپیل کا استری شکشا کے پریمی مہانو بھاؤں کو اتساہ جنک اتر دینا چاہئے اور راکھی کے ساتھ جو منی آرڈر فارم انہیں بھیجا گیا ہے - اس کے دوارا جو کچھ ہو سکے ودیالیہ کو بھیج کر کنیاؤں کی تعلیمی رکشا کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہئے ۞

یوپی کا وید پرچار سپتاہ

سنیکت پرانت میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے شراونی سے لے کر کرشن جنم اشٹمی تک کا سپتاہ وید پرچار سپتاہ نیت کر رکھا ہے اس سال یہ سپتاہ ۲۸ - اگست سے ۵ ستمبر تک منایا جاوے گا - اس کا ادیش یہ ہے کہ پرتیک آریہ اس سپتاہ میں اپنے گھر پر وید کا سوادھیائے کرے - اپنے سماج کے سماج مندر میں نیت سمے پر پہنچ کر ایشور آدی سنے - اور اس کے انوسار اپنا آچرن بناوے - پرتیک آریہ اپنے پتھ پردرشک رشی دیانند کے جیون چرتر کا سوادھیائے کر کے اس کے انوسار اپنے جیون کو بناوے - اس سپتاہ میں ہر ایک آریہ اختلافات باہمی کو چھوڑ کر بھائی بھائی کی طرح رہنے کا برت لے ۞

شراونی کے دن ہر ایک آریہ نئی یگیوپویت دھارن کرے - اور ہر ایک آریہ استری پرتگیا کرتی ہے - کہ اس سپتاہ میں ایک ایک روپیہ اکٹھا کر کے اپنی سبھا کی وید پرچار نِدھی میں بھیجے ۞

یوپی کے آریوں کا کرتویہ ہے - کہ وہ سپتاہ سے اپنی سبھا کے پروگرام انوسار وید پرچار سپتاہ منائیں - اس سے جہاں ان کے اپنے جیون اچھے ہونگے - وہاں وید پرچار کا فنڈ مضبوط ہوگا ۞

آپس کی لڑائی مرزا صاحب پر حملہ

"العدل" اور "اہل حدیث" میں خوب ٹھنی ہے - یہ معمولی بات ہے - لیکن مزا ہی آگیا جب ہم نے دیکھا - کہ حنفی اور اہل حدیث آپس میں لڑتے ہیں - اور رگڑتے ہیں مرزا صاحب قادیانی کو ۞

چنانچہ "العدل" کا نامہ نگار "اہل حدیث" کے نامہ نگار کو مخاطب کر کے لکھتا ہے :-

"مستری صاحب صرف لکڑی تراشی مستری ہی نہیں - بلکہ آپ کو عبارت تراشی میں بھی وہ کمال حاصل ہے - کہ اگر مرزا صاحب آنجہانی کو اس کا علم ہو جائے - تو وہ بھی اس پر رشک کرنے لگیں"

نامہ نگار "اہل حدیث" جواب میں لکھتا ہے :-

"ملا جی! آپ نے جھوٹ بولا میں نے تمام عمر لکڑی کا کام نہیں کیا - پس بتایئے آپ غلط گو ہیں یا نہیں - اگر آپ مرزا صاحب کی زندگی میں ایسے مضامین لکھتے - تو وہ آپ کو سینے سے لگاتے" ۞

"اہل حدیث" کے مستری اور "العدل" کے ملاں ایک دوسرے پر تو جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے ہی ہیں - لیکن وہ تو آپس کی بحث میں مرزا غلام احمد کو جھوٹ پسند قرار دیں - کیوں؟

روح کو کاٹنے والی کوئی شمشیر نہیں

(از شری یُت لشنداس جی حسرت ضعیف آبادی)

نوجواں قوم کے آمادۂ تدبیر نہیں
باندھ سکتی میرے جذبات کو زنجیر نہیں
بات جو سچی ہو وہ منہ پہ کہی اچھی ہے
والئے افسوس ادھر قوم ہے تبلیغ پسند
مذہبی کتب کا ہی شوق نہیں ہے - ورنہ
کس طرح اوج پہ پھر قوم کا اختر ہوگا
اس لئے اس کا کھلا عقدۂ تقدیر نہیں
روح کو کاٹنے والی کوئی شمشیر نہیں!
اس میں کچھ حضرتِ دل قابل تعزیر نہیں
نوجوانوں کو ادھر عادتِ تقریر نہیں!
وید باقی نہیں یا وید کی تفسیر نہیں
جب ترقی کی کوئی سوجھتی تدبیر نہیں
غیر سے پیر وطن والوں سے الفت حسرت
یہ ہے تقصیر تو پھر اور کوئی تقصیر نہیں

تین ہزار قرآن جلادیئے گئے

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جہاں لاکھوں کا اور مال اسباب مسلمانوں نے ہندوؤں کا جلایا - وہاں کہا جاتا ہے کہ ایک ہندو دوکاندار کے تین ہزار قرآن بھی جلادیئے - جوں کے نقشہ کی مبتدا قرآن کی توہین ہے - جو اگر ہوئی بھی - تو نادانستہ ایک ہیڈ کانسٹیبل سے ہوئی - علمائے اسلام کا ان مسلمانوں کے خلاف کیا فتویٰ ہے جنہوں نے ایک نہیں ہزاروں قرآن کے نسخے نذر آتش کر دیئے - اور اس طرح ان کی سخت بے حرمتی کی - جہاں تک ہمارا خیال ہے - ڈیرہ اسمٰعیلخان کے مفسد مسلمانوں کے اس خلاف اسلام فعل کے متعلق کسی مولانا نے کوئی آواز بلند نہیں کی - تو کیا اس کے یہ معنی ہیں - کہ توہین قرآن ایک بہانہ ہے جس سے اپنی دنیاوی اغراض کو پورا کرنے کے لئے جاہل مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی غرض سے کام لیا جاتا ہے - یا ہندوؤں کی کیٹ کے قرآن کے نسخوں کا جلانا داخل توہین نہیں ؟

شاردا ایکٹ اور ایران کا قانون شادی

شاردا ایکٹ شادی صغیر سنی کو رد کرنے کی محض ایک تدبیر ہے - لیکن مسلم علماء ایک طرف تو یہ دعوے کرتے ہیں - کہ ہم شادی صغر سنی کے موید نہیں - اور دوسری طرف شاردا ایکٹ کو شریعت میں کھلی ہوئی مداخلت قرار دیتے ہیں - گویا ایکساتھ مسلم مولانا شادی صغر سنی کی مخالفت بھی کرتے ہیں - اور موافقت بھی - لیکن ایران کا جدید قانون شادی شاردا ایکٹ سے بھی دو قدم آگے نکل گیا ہے - شاردا ایکٹ میں لڑکی کی کم از کم عمر شادی ۱۴ سال مقرر کی گئی ہے - لیکن ایران کے قانون ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی قابل تعزیر قرار دی ہے - شاردا ایکٹ میں شادی کے لئے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں لیکن ایران کا قانون ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کا پیش کرنا لازمی قرار دیتا ہے - اور سرٹیفکیٹ بھی ان ڈاکٹروں کا جنہیں حکومت نے مقرر کیا ہو - لیکن ان دونوں قوانین سے مسلمانوں کا کیا سلوک ہے - شاردا ایکٹ کی تو منسوخی کے لئے بل پیش کرنے کی تیاریاں ہیں - لیکن ایران کے قانون کے خلاف مسلم پریس کے قلم ٹوٹ گئے ہیں - اور مولاناؤں کی زبانیں بند ہیں - کوئی مسلم مولانا ہے؟ جو اس دورنگی کی وجہ بیان کرے ۞

شیخ خدابخش اور سرفراز

کلکتہ کے مشہور بیرسٹر آنجہانی شیخ خدا بخش کا مسلمانوں سے اختلاف رائے تھا - اس اختلاف رائے کی بنا پر ان کی زندگی میں مسلمانوں نے ان کے خلاف دل کھول کر قلم چلایا - لیکن اب جبکہ وہ جواب دینے کے لئے اس جہان میں نہیں - اخلاق اسبات کی اجازت نہیں دیتا - کہ انہیں ناموزوں الفاظ سے یاد کیا جائے - لیکن معاصر سرفراز جو اپنی میانہ روی کے لئے مشہور ہے - شیخ خدابخش کے متعلق اتنا سخت زبان ثابت ہوا ہے - کہ خدایا پناہ - چنانچہ تازہ اشاعت میں معاصر لکھتا ہے :-

"خداوند عالم کے برگزیدہ پیغمبر نے بت پرستی کو مٹا کر وحدانیت پرستی کو پھیلانے میں بقول بیرسٹر صاحب رشوت ستانی سے کام لیا - کیا کہنا - بحیثیت ایک فرد اسلام بیرسٹر کو یہ بھی نہ بھاتا - بیرسٹر صاحب نے کبھی بھی نہیں کیا - بلکہ مدت العمر آپ تخریب و تکذیب احکامات شرعی میں کوشاں رہے - کبھی نماز پر حملہ کیا - کبھی غنا کو داخل اسلام کیا - بعض بدکار خلفائے اسلام کی بدکاریوں - عیش پرستیوں کو طریق اسلام میں داخل کرنا آپ کی قابل داد جسارت تھی - جس کا خمیازہ بیرسٹر صاحب روز جزا تک بھگتیں گے ......"

یہ سزا ہے - جو شیخ خدابخش کو مرنے کے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یہ بھی آزادی خیالات کی مل رہی ہے - اس پر بھی اسلام رواداری کا دعوےٰ کرتا جائے تو اس کی زبردستی نہیں تو اور کیا ہے ؟

قادیان کی یاترا

مرزا محمود احمد نے مسلمانوں کو احمدیت کے جال میں پھنسانے کے لئے کشمیر کمیٹی کی جو چال چلی ہے - اگرچہ زیادہ تر مسلمان اسے بھانپ کر الگ ہو گئے ہیں - تاہم مرزا کے ساتھ دیکھی ہی مرض انا ہو ... کے مریض ایسے مسلمانوں کی کمی نہیں - جو اپنے دیئے ہوئے احمدیت کے خلاف فتووں پر ہڑتال پھیر کر قادیان کی یاترا میں گویا نجات محسوس کرتے ہیں - چنانچہ فاروق لکھتا ہے کہ ۱۱ - اگست کو خواجہ حسن نظامی صاحب قادیان گئے - اور حضور سے ملاقات کر کے واپس چلے گئے ؛

اس میں شک نہیں - کہ جہاں تک مولویوں کے فتووں سے کافر قرار دیئے جانے کا تعلق ہے - مرزا اور خواجہ ایک ہی سطح پر ہیں - لیکن اس میں بھی شک نہیں - کہ یہ دو رند آپس میں ایک دوسرے کا فرگرداں بھی ہیں - اس صورت میں اگر خواجہ کشاں کشاں قادیان پہنچے - تو کشمیر کمیٹی کی چال ہی کی بدولت - کیا یہ مرزا کی فتح نہیں ؟

خلیفہ قادیان سے صدارت چھینی جائے

قادیانیوں میں وصف ہے - کہ وہ ایسے مسلمانوں کی ٹوہ میں رہتے ہیں - جو دین کو معمولی دنیاوی فوائد پر قربان کرنے کو تیار رہتے ہوں - ایسے ہی مسلمانوں کی مدد سے خلیفہ قادیان کشمیر کمیٹی کی صدارت پر جلوہ افروز ہو گئے - لیکن جب مسلم زعما کو پتہ لگا - تو وہ انہیں صدارت سے اٹھا دینے کی فکر میں ہیں - الجمعیۃ کا ذیل کا اقتباس اس تعلق میں دلچسپی سے پڑھا جائے گا :-

"ہمارے پاس آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے محترم رکن جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کی جانب سے مندرجہ ذیل مکتوب موصول ہوا ہے :-

"جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ ! سلام علیکم میں نے الجمعیۃ میں مرزا صاحب قادیانی کی نسبت آپ کا لیڈر پڑھا - میں اگرچہ دور اندیشی کے لحاظ سے آپ کی رائے کا حامی ہوں - لیکن موجودہ وقت اس اختلاف کے لئے موزوں نہیں ہے - اگر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت بدل دی - تو مسلمان بھی کشمکش میں مبتلا ہو جائیں گے - اور کشمیر کے مسلمانوں کو حکومت کشمیر چین نہ لینے دے گی - یہ بات پہلے سے سوچنے کی تھی - اب جو بات ہو گئی - سو ہو گئی - اس وقت سب فرقوں کو متحد ہو کر کشمیر کے لئے کام کرنا چاہیے ؟"

ہم خواجہ صاحب کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں - کہ خلیفہ قادیان کے متعلق آپ نے جو مشورہ ہمیں دیا ہے - ہم اسے اصول کے اعتبار سے تسلیم کر سکتے ہیں - اور نہ مصلحت کے اعتبار سے - جیسا کہ ہم اپنے گزشتہ مقالہ افتتاحیہ میں عرض کر چکے ہیں ، ہندوستان کے تمام مسلمان ہماری اس رائے سے متفق ہیں - کہ جماعت قادیان اور اس کا خلیفہ اپنے مذہبی عقائد اور روحانی تعلقات کی بنا پر کسی طرح بھی مسلمانوں کے اعتماد کا مستحق نہیں ہو سکتا - قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے بالکل مختلف ہے - اور ان کے سیاسی مسلک کو اسلامی روایات سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے - اس لئے کسی ایسی کمیٹی کا انہیں قائد و صدر بنا دینا - جو مسلمانوں کے نام سے کام کر رہی ہو - مسلمانوں پر ظلم عظیم کے مترادف ہے - اور اس کو محض یہ کہہ کر گوارا کر لینا - کہ "جو بات ہو گئی سو ہو گئی" ہمارے لئے نمک پر جراحت کا حکم رکھتا ہے - جب خواجہ صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے - کہ "دور اندیشی کے لحاظ سے" وہ ہماری رائے کے "حامی" ہیں - تو پھر ایک وقتی اور ہنگامی مصلحت کو (جو بالکل موہوم ہے) درمیان میں لانا قرین دانش مندی نہیں ہو سکتا - خلیفہ قادیان کے ساتھ سوائے ان کی اپنی جماعت کے مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں ہے - اس لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے انہیں بآسانی علیحدہ کیا جا سکتا ہے" ؛

بال بیاہ کو روکنے کا قانون

ریاست گوالیار میں بھی بال بیاہ کو روکنے والا قانون پاس ہو گیا جو عمر کا معیار اس میں ساردا ایکٹ سے بھی کمتر رکھا گیا ہے - انگریزی قانون کے مطابق ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے اور ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی جرم قرار دی گئی ہے - لیکن گوالیار کے قانون میں کم از کم عمر شادی لڑکے کی حالت میں ۱۶ - اور لڑکی کی حالت میں ۱۲ برس مقرر کی گئی ہے - علاوہ ازیں ایک دفعہ یہ بھی ہے - کہ ۴۵ یا اس سے زیادہ سال کی عمر کا مرد ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا - خلاف ورزی قانون کی حالت میں ...

چین اور جاپان میں ویدک دھرم پرچار

(ویدک مشنری مہتہ جیمنی جی کا مہتوپورن ویاکھیان)

مورخہ ۱۲ - اگست بروز شکر وار آریہ سماج مندر چھنالی میں رات کے ۸½ بجے مہتہ جیمنی جی کا ویاکھیان ہوا - ڈاکٹر جگت رام جی نے سبھاپتی کا آسن گرہن کیا - اور مہتہ جی کا تعارف آریہ جنتا سے کرایا ؛

تقریر کو شروع کرتے ہوئے مہتہ جی نے کہا - کہ آج سے ۳۵ برس پہلے جاپان کا نام جغرافیہ میں نہیں ملتا تھا - سنہ ۱۸۹۳ء میں ایک انگریز پادری نے لکھا تھا - کہ یہاں کے لوگ جاہل اور وحشی ہیں - ان کے اندر کوئی شائستگی نہیں - ان کا سدھار ہونا بڑا کٹھن ہے - مگر آج کون ایسا دیش ہے - جو جاپان کے ساتھ سندھی کرنے میں اپنا سوبھاگیہ نہ سمجھتا ہو -

حضرت عیسیٰ سے چار سو برس پہلے جاپان میں چند لوگ رہتے تھے - جن کی تعداد صرف ۱۲ لاکھ تھی - ان کا نام انگلو جاتی تھا - مدراس سے ایک جاتی کے لوگ پہلے جاپان میں گئے حضرت عیسیٰ سے ۲۰۰ برس پہلے بھارت سے پنڈت دھرم پال بیدک فلاسفی کا پرچار کرنے گیا - دوسرا آدمی بودھ مت کا آچاریہ تھا جو نالندہ یونیورسٹی کا ایک پروفیسر تھا - جس نے جاپان بودھ مت کا پرچار کیا - ساتویں صدی میں چین کے راجا نے ایک ایلچی جاپان کو بدھ بھگوان کی مورتی دے کر بھیجا - کچھ پستکیں بھی بھیجیں - جو جاپان کے راجا نے سویکار کر لیں - جاپان سے ۲۰۰ نوجوان چین میں سنسکرت پڑھنے کے لئے پہنچے - سنہ ۱۵۴۳ء میں پرتگال کا ایک جہاز ران جس کا نام پیری پیڈی PAREPEDI تھا - وہ جاپان پہنچا - اور اس نے تجارت کا راستہ کھولا ؛

اس کے بعد کچھ پادری پہنچے - جو جاپان کا شکر ہوا - کہ کہیں یہ لوگ اپنا سکہ نہ یہاں جما لیں - اس نے آرڈر جاری کیا - کہ باہر کا کوئی آدمی جاپان میں نہیں آ سکتا - گویا جاپان کی ترقی کا پھاٹک بند ہو گیا - ست ترین دھرم ہے بلکہ کسی بھی سمندر یا دریا کو ... دھرم بھرشٹ ہوتا ہے - اس نقطہ نے دیس کے بھارت کی ترقی روک دی تھی ؛

سنہ ۱۸۴۳ء میں امریکہ سے ایک پادری وہاں گیا - ۹ جولائی سنہ ۱۸۵۳ء میں ایک افسر PAREKONODAR نے ایک لکھ فوج کے کر دوا کیا - اور جاپانی کونسل نے فیصلہ کیا کہ امریکنوں کو کھلی اجازت ہے دروازہ کھل گیا ؛

۹ جولائی سنہ ۱۸۵۴ء میں امریکہ کے ساتھ صلح ہوئی - یوکوہاما اور ناگاساکی میں ان کو تجارت کرنے کی اجازت حاصل ہو گئی - جاپانی اس کے بدلے سان فرانسسکو اور کیلیفورنیا میں تجارت کر سکتے تھے - یکا گو جاپان کا بادشاہ بنا - اور جرمن - ہالینڈ - انگلینڈ کے ساتھ جاپان کے تعلقات قائم ہوئے - یہ سنہ ۱۸۶۸ء کی بات ہے - جاپان کو ایک مرکزی حکومت قائم کرنے کی فکر دامنگیر ہوئی - اور بادشاہ نے حکم جاری کیا - کہ سب لڑکے لڑکیوں کے لئے تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے - امریکہ سے پروفیسر منگوائے - تعلیم کا MEDIUM انگریزی تھا - سنہ ۱۸۷۹ء میں دس میں ایک لکھا پڑھا ملتا تھا - سنہ ۱۹۰۵ء میں ۸۵ فیصدی لوگ تعلیم یافتہ ہو گئے - سنہ ۱۹۱۹ء میں ۹۴ فیصدی لوگ پڑھ گئے - سنہ ۱۹۳۰ء میں ۹۹ فیصدی لوگ تعلیم یافتہ ملتے تھے - ۶۰ برس کے اندر جاپان نے حیرت انگیز ترقی کی انگریزی راج کی برکت ہے - کہ ۱۷۰ سال کے اندر صرف ۷ فی صدی لوگ بھارت میں تعلیم سے فیض یاب ہوئے ہیں - جاپان میں نائی اور دھوبی سب بی اے پاس تک ملتے ہیں ؛

جاپان میں بڑے عالیشان مندر ہیں بدھ کرشن - شنٹو اور کانفیکس کے مندر بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں - کاما کورا کے ایک مندر میں ۲۰۰ من سونا لگا ہوا ہے - اور دہاں تو ہمارے جاپان کی ختم کر دی ہے - وہاں مندروں میں چار آنے یا پانچ آنے ٹکٹ ہے - اس کی آمدنی شاہی خزانے میں جاتی ہے - پجاری کو تنخواہ دے کر باقی روپیہ محکمہ تعلیم کے لئے صرف ہوتا ہے - بھارت میں دس لاکھ مندر ہیں - کروڑوں روپیہ چڑھاوا چڑھتا ہے - مگر وہ رقم پجاری عیش و عشرت میں لٹا دیتے ہیں - سناتن دھرم سبھا کو مندروں کا سدھار کرنا چاہیے سات برس کا لڑکا یا لڑکی سب کے لئے تعلیم پانا لازمی ہے - یہ انکی پرائمری تعلیم ہے ۱۴ سال کی عمر تک یہ تعلیم دی جاتی ہے - والدین اگر دو بچوں کو مدرسے نہ بھیجیں تو جرمانہ و قید کی سزا دی جاتی ہے - یونیورسٹیاں ایسی

بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۱

اسلامی دُنیا

قادیانی بڑے ہوشیار ہیں!!!

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قادیانی گروہ بڑا ہوشیار ہے۔ ہر کام میں اپنا مقصد زیر نظر رکھتا ہے۔ جو کہ اُن کا مقولہ مقولہ ہے کہ

"ہمارا اصلی کام تبلیغ احمدیت ہے" (الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء) اسی طرح یہ بھی قابل ذکر ہے کہ میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان نے صاف صاف الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ

"ہم جنگل کے درندوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ مگر اپنے مقابل پر غیر احمدیوں سے صلح نہیں کر سکتے"

(اخبار الفضل ۹ فروری ۱۹۲۹ء)

یہ دونوں اعلان اپنے مضمون میں صاف ہیں۔ باایں ہمہ خلیفہ قادیان کبھی آریہ راجوں کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ کبھی کشمیر کی مصیبت میں ملی ہمدردی کرنے کو کشمیر کمیٹی میں صف شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ اُس کے صدر بن کر ہمدردی کے اشتہار اور ٹریکٹ شائع کر رہے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کیا بغیر کسی غرض کے کشمیریوں سے محض بحیثیت انسان یا بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمدردی ہے؟ نہیں کیونکہ ایسا خیال کرنا اُن کے اعلان مندرجہ الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء کے خلاف ہے۔ بلکہ اصل غرض اُنکی تبلیغ مرزائیت یعنی نبوت مرزا کا زہر مسلمانوں کو ہمدردی کے دودھ میں پلانا ہے۔ کیونکہ اُن کا اعلان ہے کہ

"جماعت تبلیغ احمدیت کے لئے کسی وقت بھی مفید ہو۔ ہم اُسے نہیں چھوڑ سکتے" (الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء)

پس ہمارے ناظرین مطلع رہیں۔ کہ قادیانیوں کی دانشمندی ہے کہ وہ ہر کام میں اپنا مذہبی فرض نہیں چھوڑا کرتے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ جس کسی غرض میں شریک ہوتے ہیں۔ اس سے اُن کی غرض یہ ہوگی کہ مسلمانوں کو ہم سے نفرت کم ہو۔ تاکہ ہم اُنھیں اپنا زہر پلا سکیں۔ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس اتحاد اور ملاپ میں مرزائیوں پر اپنا اثر ڈالیں۔ اثر پذیر نہ ہو سکیں۔

اس حال میں جب مرزائیوں سے میل جول ہونے لگے۔ تو پوچھنا، کہہ کر دو کہ مرزا صاحب اگر حقیقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوتے۔ تو آج دُنیا میں نہ کوئی غیر مسلم ہوتا نہ کوئی اُنکو ستاتا۔ بلکہ ساری دُنیا میں ایک ہی مذہب (اسلام) ہوتا۔ اور مسلمان سب ایک دوسرے کے ہمدرد ہوتے (کتاب چشمہ معرفت صفحہ ۸۳) کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے درمیان کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے گا۔ (مشکوٰۃ) حالانکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کشمیر میں غیر مسلم نہ صرف رعایا ہیں۔ بلکہ حکومت بھی غیر مسلم ہے وغیرہ"

اس طرح مسلمان اُن بھولے ہوئے لوگوں کو سمجھاتے رہیں گے تو ان شاء اللہ اچھا ہوگا ورنہ اگر مسلمان اپنے فرض سے غافل رہیں گے۔ وہ غافل ہوں گے۔ تو نتیجہ وہی ہوگا۔ جو چوہے کی غفلت اور بلی کی ہوشیاری میں ہوتا ہے"

(اہل حدیث ۲۱ اگست)

احمدیوں سے محتاط رہو

"جوں جوں وقت گذر رہا ہے۔ اس حقیقت کا انکشاف ہو رہا ہے۔ کہ کشمیر کی ہندو ریاست کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے میں ان لوگوں کا زبردست ہاتھ ہے۔ جو کہ ملک کی ترقی کو ایک آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ جنگ آزادی کے دنوں میں اس کی مخالفت کرنے والے بغداد کی فتح پر گورنمنٹ کو مبارک باد دینے والے احمدی آج مسلمانوں کے لیڈر بننے کے لئے میدان میں نکلے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باغیرت مسلمان اب اُن کے جال سے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندو بھائی اس قماش کے لوگوں کی اصلیت کو عوام کے سامنے رکھیں۔ اور اُن کو بتلائیں۔ کہ یہ سب کچھ ہندو مسلم تعلقات کو کشیدہ کرنے کے لئے احمدی کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی اس میں چاندی ہے۔ امن کے خواہشمند مسلمانوں کو احمدیوں کی ان چالوں سے ہوشیار رہنا چاہئے" (جاگرت)

قادیانیوں سے ایک سوال

"حدیث ہے کہ (جب حضور مسیح تشریف لائیں گے) تو ہر ایک ڈنک دار جانور کا ڈنک دور کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک لڑکا اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈالے گا۔ اور اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ اور ایک لڑکی شیر کو بھگاتی پھرے گی۔ اور شیر اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" (ابن ماجہ ۳۰۷، ۳۰۸ صفحہ)

اب امت قادیانیہ سے یہ سوال ہے۔ کہ اگر بقول تمہارے مرزا صاحب آں جہانی ہی مسیح موعود تھے۔ تو آؤ! تم ایک چھوٹے سے سانپ کے منہ میں ہاتھ نہیں صرف انگلی ہی ڈال کر ہمیں دکھا دو۔ اگر سانپ کاٹ کھائے اور اس کے زہر سے تم نہ مرو۔ اور اگر تمہاری "لڑکیاں" ایک مریل شیر کو بھگاتی پھریں اور شیر اُن کے پیچھے نہ آوے۔ تو بے شک مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔ اور تم اُن کی ایمان دار اُمت ہو۔ اگر اس کا برعکس رہا۔ تو نہ مرزا صاحب مسیح موعود۔ اور نہ تم اس کے روحانی فرزند

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

میں اپنے مسیحی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آئندہ کسی قادیانی کے ساتھ نہ تو مباحثہ کریں۔ اور نہ ہی مناظرہ نہ مباہلہ کریں۔ اور نہ ہی مجادلہ۔ بلکہ اپنی جیب میں ایک سانپ پال رکھیں جہاں کہیں کوئی قادیانی مل جائے۔ اس کو یہ حدیث سنا کر فی الفور اس کے گلے میں ڈال دیں۔ اور پھر تماشا دیکھیں۔ یا اگر کسی چڑیا گھر میں مل جائیں۔ تو آہستہ سے کسی شیر کے پنجرے میں دھکیل دیں۔ پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ قادیانیو! کیا اس پر راضی ہو؟" (نور افشاں ۱۲ اگست)

سوُدا سناتن دھرم سبھا کی سناتنی پالیسی سے بے تعلقی

"۹ اسوج ۱۹۳۱ء کو سناتن دھرم سبھا سوُدا کے نام پر دو نوٹس بانٹے گئے ہیں۔ ایک میں پنڈت شو رام شستری اور دوسرے میں رام شنکر شستری ہے۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ سوُدا میں اب سناتن دھرم کے نام سے دو سبھائیں ہو گئی ہیں۔ ایک کے پردھان مہاشہ ٹیکا رام اور منتری رام شنکر جی۔ تھا دوسری کے پردھان پنڈت امر دت مہاراج تھا منتری پنڈت شو رام جی ہیں۔ پنڈت امر دت مہاراج کی سوُدا سناتن دھرم سبھا والے نوٹس کا بھاگ ادھم اہری سے شروع ہوتا ہے۔ تھا دھرم شکر کے سوُدا سناتن دھرم سبھا کا نوٹس "شستری" سے پرارمبھ ہوتا ہے۔ پنڈت امر دت جی اپنے نوٹس دوارا ریاست کے سناتن دھرم مہا منڈل نامی ادارہ (بی) سناتن دھرم سبھاؤں کی ایکتا کرتے ہوئے کیول سوُدا ناہی سالمیا سا کی سناتن دھرم سبھاؤں کو ہی نہیں کیول ۵۰۰۰ سناتنی رگوں میں جاگرتی پیدا کرنے والی بتلاتے ہیں۔ ۹ تی کے لگ بھگ پنکر دھڑا سناتنی لوگ شامل ہوتے ہیں۔ یا تو سوُدا کی سناتن دھرم سبھاؤں کو جی نہیں۔ کہ جس میں لگ بھگ ۶۵ ہزار سناتنی ہیں۔ پنڈت امر دت سناتنی اپنے نوٹس میں لکھتے ہیں۔ کہ ہمارا اپنا دھرم ادھر ادھر گڈمڈ چکا ہے۔ یہ ایک ہی سناتنی عبارت ہے سناتن دھرم پر چار کرنے کے لئے نہیں ہو گا۔ یہ تو سپشٹ گھوشنا کرتا ہے کہ پنڈت رام چندر گیا۔ اور پنڈت مرار لال سناتنی نہیں ہیں۔ تھا اُنہیں سناتن دھرم پر چار کرنے کے لئے نہیں منگایا گیا ہے۔ اب دیکھیں رام چندر مہاراج کی سناتن دھرم سبھا دوبارہ والے اور دونوں پنڈت بھی کیا کرتے اور کہتے ہیں۔ پنڈت امر دت جی کی ہنا دیتے تھے۔ کہ پنڈتوں نے اُنہیں سمجھا لیا۔ اور "آریہ سماجیوں کا . . . . ." بتلایا تھا۔ اس لئے اب پنڈت امر دت جی کی جگہ بدلا لینے کا ایک سادھن۔ خاص کر اس ازسر نو جبکہ سوُدا شہر بھر میں ہلا ہے کہ پنڈتوں میں جھنجھٹ پڑا ہے۔ دونوں پنڈت" الگ الگ رہنے لگے۔ کچھ بھی سچ ہو۔ پنڈت امر دت جی نے اپنی دیو شکتی سے ... ۔ انت میں پنڈت امر دت جی لکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ جنتا میں جھگڑا اور پھوٹ پیدا کراتے ہیں۔ ان سے سناتنی لوگ سدا سا دھان رہیں۔ کیسا اچھا اپدیش ہے جو آپس میں جھگڑتے اور الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ وہ جنتا کو پریم اور ایکتا کے سوتر میں کیسے باندھ سکیں گے۔ اس لئے سادھو اچار اور ستیہ اُپدیش کے نرنے کے ساتھ ہی سب لوگوں کو ویوہار کرنا چاہئے" (دیو سماچار)

نقلی سناتن دھرمی

ہم نے اپنے لیکھ میں شریمان پنڈت سروتری شنکر لال جی۔ گوسائیوں کے مہا گورو شری راج رادھا چرن جی۔ پنڈت راج بہاری لال۔ شری پنڈت نبا ہو رام جی۔ شری پنڈت گریہ دت جی۔ مہاتما گاندھی جی۔ شری سوامی پرکاش نند جی۔ شری پنڈت لکشمی نارائن جی وسشٹ تک پنڈت نیکی رام شرما جی وغیرہ پرسدھ سناتن دھرمی ودوانوں اور لیڈروں کے پرمان دیتے ہیں۔ کہ سب ودھوا وواہ کو سناتن دھرم کے انکول مانتے ہیں۔ بلکہ ان اور اُن جیسے کئی سناتن دھرمی ودوانوں نے نہ صرف تحریر اور تقریر تک ہی اپنے پرچار کا دائرہ محدود نہیں رکھا۔ بلکہ عمل در آمد بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے ایک آدھیشن کا ودھوا سہائتی سے شیگھر پراؤ کرانا اور غالباً دل پر دینا سناتن دھرم سبھا کی اور سناتن دھرم سبھا کا کئی پنڈدیا رچانا۔ کرنال میں ودھوا سہائک گوڑ برہمن مہا منڈل کا ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء کو پاس کرنا۔ کہ گوڑ برہمنوں میں ودھوا وواہ پر چلت کیا جائے۔ نیز ہم نے لکھا تھا کہ آج کل جو بیاہ ہو رہے ہیں ان کے کرنے کرانے والے ۹۵ فیصدی سناتن دھرمی ہیں۔ جنہوں نے سناتن دھرم کو چار چاند لگا (بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۰ کالم ۱ کے نیچے)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

توڑک منڈل کا کمنڈل ٹوٹنے کو ہے؟

جب سے اس یگ کے سب سے بڑے ودوان سوامی دیانند جی نے پرمیشور کی کرپا سے سنسار کی بھلائی کے لئے ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے واسطے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی ہے۔ تب سے مروّجہ عقائد و رسوم کا صفایا ہو رہا ہے۔ رشی دیانند جی نے جنم کی ذات پات کا کھنڈن کرتے ہوئے گن کرم سبھاؤ انوسار ورن مریادا کو قائم کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اس وچار کا سدھارک لوگوں نے عملی جیون سے اور خیالات سے سواگت کیا ہے۔ آریہ سماج کے اس ضروری سدھار کا پرچار کرنے کے لئے ذات پات توڑک منڈل قائم کیا گیا تھا۔ میں سبھاؤں کے سنگٹھن کے موجودہ سوتنتر روپ سے مختلف سنستھاؤں کو سندیہ کی درشٹی سے دیکھتا ہوں۔ اور مجھے ان سے بغاوت، اہنکار اور ودروہ کی بو آتی ہے۔ اور سوتنتر سنستھاؤں کا پرینام بھی یہی نکلتا ہے۔ جس کا مجھے شک رہتا ہے میں اس بات کا شکار ہوں۔ کہ اگر سبھاؤں کو چلانے والے لوگ ہمارے نقطہ نگاہ کے خلاف کام کر رہے ہوں۔ اور اس طریقہ میں ہمیں خامیاں نظر آتی ہوں۔ یا شک ہوتا ہو۔ کہ اس طرح سے ویدک دھرم کا پرچار ٹھیک طور سے نہیں ہو رہا اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ تو ہمیں اپنے خیالات کے مطابق کام کرنے والے لوگوں کو سبھاؤں کی باگ ڈور سونپنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اپنے خیال کے مطابق پرچار کر کے خاص کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس طریقہ کو آزمانا چاہئے۔ سوتنتر سنستھائیں سبھاؤں کو تباہ کر کے آخر کو خود بھی تباہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں سوتنتر سنستھاؤں کو اچھا نہیں سمجھتا۔ ایسی سنستھائیں من مانی طور پر جو چاہیں کریں۔ انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ اگر سبھاؤں کے سنگٹھن میں ہوں۔ تو ان پر پابندی رہتی ہے اسی لئے جب سے ذات پات توڑک منڈل نے کام شروع کیا ہے۔ تب سے میں اس کا مخالف ہوتا رہا ہوں بھی اس خیال سے دھن وغیرہ سے اس کی مدد کرتا رہا ہوں۔ کہ ممکن ہے۔ یہ اپنی بھول سمجھ کر کے پنجاب پرتی ندھی سبھا کے ادھین ہو جائے اور دھرم پرچار میں سہائک ہو۔ کیونکہ اس منڈل کو قائم کرنے والے آریہ سماج کے ہمدرد تھے لیکن یہ میری بھول تھی۔ جو آخر میں بھول ہی ثابت ہوئی۔ اس میں ایسے لوگ داخل ہو گئے۔ جو دل سے بدھ مت یا خیالات کے پابند تھے۔ یا انہیں سبھاؤں کی گرو شواس نہیں۔ وید شاستر، سمرتی وغیرہ ان کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ کر بھرم میں ڈالنے کے لئے زبانی طور پر رشی دیانند کے پرتی بڑی بھگتی دکھلاتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ آریہ سماج کی ویدی پر کھڑا ہونے کا ڈھنگ ہے۔ میں اس نتیجہ کو سمجھتا تھا۔ اور توڑک منڈل کی بنیاد ڈالنے والوں میں سے ایک آریہ بھائی کو جو آریہ سماج کے سچے بھگت ہیں۔ کہا کرتا تھا۔ کہ آپ نے اس منڈل کی بنیاد رکھ کر بہت برا کیا ہے۔ یہ منڈل ایک دن ویدک ورن مریادا کی ہتیا کرنے والا ثابت ہو گا۔ پرنتو وہ آریہ اپدیشک بھائی مجھے کہا کرتے تھے کہ آپ کو یہ وہم ہے۔ حقیقت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ یہ چین گروؤں کے چیلے اپنے اندرونی خیالات کو کھلے طور پر ظاہر کرنے لگے۔ اور صاف شبدوں میں تحریری و تقریری اعلان کرنے لگے۔ کہ اس سمے ورن مریادا نہیں چل سکتی۔ اس لئے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ورن مریادا ایک ڈھکوسلہ ہے۔ سنسار دراصل آدمی کا گھڑا یا کھنڈ ہے۔ آج سے دس سال پہلے ورن ویوستھا کے خلاف پرچار کرنے والے لوگ جو دلیلیں دیا کرتے تھے۔ وہی دے کر ویدک دھرم پر کھلی اڑانے لگے۔ اور میں نے بھی ویدک دھرم و درونہ دچاروں کے خلاف سب جگہ پرچار کرنے کی پرتگیا کر لی۔ اس جدوجہد کا نتیجہ ہوا۔ کہ اس آریہ اپدیشک بھائی نے جس کے متعلق میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ مجھے پتر لکھا۔ کہ آپ کے شکوک ٹھیک تھے۔ توڑک منڈل دستوتہ رسی تینوں کی ورن مریادا کی پرنالی کو تباہ کر کے ناستکتا پھیلانا چاہتا ہے آپ توڑک منڈل کے خلاف لیکھ لکھ کر آریہ جنتا کو اس مارگ سے ہٹائیں۔ میں نے ان کی آگیا کا پالن کیا۔ پرنتو میرے لیکھوں کا اثر پنڈت سنت رام جی نے گالیوں کے روپ میں دیا۔ مجھے جنم کا براہمن ہونے کے طعنے دیئے گئے۔ ملاں کہا گیا۔ مجھے بھی کئی لوگوں نے اکسایا کہ میں بھی پنڈت سنت رام جی کے کٹھور شبدوں کا اتر لکھ کر دوں۔ کہ پرایہ ویدک ورن دھرم پر شاستر ارتھ ہو سکے۔ ..... آدمی ایسا کہتے ہیں۔ لیکن میں نے ایسا نہ لکھ کر لیکھ بند کر دینا ہی اچت سمجھا۔ تو بھی پرچار کے ذریعہ توڑک منڈل کی سب جگہ پول کھولتا رہا۔ اگرچہ آج بھی توڑک منڈل کی تائید کرنے کے لئے یورپین شکشا کے بھگت پرتشٹھ اور بھیل بھاؤ دیکھ کر بوشایی خیالات کی لہروں کے پیچھے چلنے والے آریہ سماج کے کچھ بھنت لوگ اپنے ہم بانی اور ترقی کے ذریعہ منڈل کی سہائتا کرتے ہیں۔ مگر آریہ جنتا اب اس جال میں نہ پھنسے گی۔ اور ان کے وید ورودھی وچاروں سے واقف ہوتی جا کر ویدک ورن مریادا کے حق میں آواز اٹھائے گی۔ مثال کے طور پر کچھ واقعات پیش کرتا ہوں:- ذات پات توڑک منڈل کے کارکرتاؤں نے یہ ایک چال اختیار کر رکھی تھی۔ کہ جہاں کہیں آریہ سماجوں کا بڑا جلسہ اکٹھا ہوتا ہو۔ وہاں آریہ سماج کی آڑ لے کر اپنے زہریلے خیالات کے پرچار کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن اب ان کے لئے اس چال سے چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ سال گذشتہ میں پنجاب کے کرنال ہور آریہ سماج کے وارشک اتسو پر ان کو وید اور شاستر ورودھی وچاروں کے پرچار کا موقع کوشش کرنے پر بھی نہیں دیا گیا۔ آگے ان کو جگہ دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ پرادیشک سبھا کے تمام پتر آریہ گزٹ نے اس منڈل کو ذات پات توڑک منڈل کے بجائے دھرم توڑک منڈل کا نام دیا ہے۔ اور آریہ سماجوں سے اپیل کی ہے کہ آئندہ کے لئے اس منڈل کے لئے آریہ سماج کی ویدی بند کر دی جائے۔ یہ لوگ ویدک ورن دھرم کا ناش کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس پرتگیا پر کام کر رہے ہیں اسی پر اُمید کرنا چاہتے ہیں وغیرہ۔ توڑک منڈل کو گن کرم سبھاؤ انوسار توڑک منڈل کا نام دینا آریہ گزٹ کے اندر دو تعداد ہی کا پرتیکش پرمان ہے۔ کہ پرادیشک سبھا اس منڈل کو کس درشٹی سے دیکھنے لگی ہے یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ جس گپت چال سے چل کر یہ منڈل وید ورودھی سبھاؤں کے دوارا ورن مریادا کو نشٹ کر کے ناستکتا کا پرچار کرنا چاہتا تھا۔ وہ چال پکڑی گئی ہے۔ آریہ سماج کو اپنی ایجنڈوں کا چیتر بنانے والے یورپین ڈھنگ کی شکشا پڑھی اور تہذیب کے آپاسک لوگوں کے خلاف دھرم پریت آریہ جنتا اس منڈل سے بے لگھو دی جا رہی ہے۔ اور اسے ہوشیار ہونا چاہئے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ میرے دھرم اور ان خیالات کا آریہ جنتا پر پربھاؤ ہونے لگا ہے۔ میں آریہ کمار شیل کر سادر دھنیواد کرتا ہوں۔ کہ ان نام دھاری آریہ سماجوں کے جال سے بچو۔ آج کل کوئی تو آریہ سماج کے نام سے ودھوا وواہ آشرم کھول کر ودھواؤں کی خرید و فروخت سے دھن کما کر آریہ سماج کو کلنکت کر رہا ہے اور کوئی توڑک منڈل کا ڈھونگ رچ کر ویدک ورن مریادا کا ستیاناش کر کے آریہ سماج کو رسا تل میں لے جانا چاہتا ہے۔ ایسے لوگوں کی ہوشیاری دیکھئے کہ ویدک دھرم کی جڑوں پر کلہاڑا رکھتے ہوئے بھی آریہ سماج کہلانا چاہتے ہیں۔ ہیں کی تائید میں یہ آریہ جی کی آڑ میں دھرم کے ستیاناش کی پرتگیا کو چھپا کر ۔۔۔ سماج کی ویدی سے ذاتی جھگڑا نہیں ہے۔ صرف ویدک دھرم کی رکشا کا پرشن ہے۔ اس لئے آریہ جنتا کو سامنے رکھ کر ایسے دھرم ورودھی لوگوں کے لئے آریہ سماج کی ویدی بند کر دی جانی چاہئے۔ توڑک منڈل بھائی سمجھیں اور آچاریہ رام دیو جی کو ملاؤ کی آبادی سے مرتیو کیا کرتے ہیں یہ ان کی ہٹ ہے۔ ہم دونوں نے جنم کی ذات پات کو توڑا ہوا ہے۔ ہم ودوان ویدک ورن مریادا کا سمرتھن کرنے کے لئے جنم کی ذات پات کے پرچارک ہیں کہیں نہیں۔ ہم جنم کے ذات پات کے شکر ہیں اور گن کرم سبھاؤ انوسار برہمن بننے کی جنم پتری کو تیار ہیں۔ توڑک منڈل والوں کو بار بار شک ہوگا۔ کہ وہ اپنے تئیں برہمن کہلوا کر ہم کو دیر تک چھپا نہیں کر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جوں آریہ جنتا ان کی حقیقت سے واقف ہوتی جاتی ہے تعداد بھی ان کے جال سے نکلتی جاتی ہے اس لئے میرا دعویٰ ہے کہ کمنڈل ٹوٹنے کو ہے

(لوک ناتھ آریہ)

بقیہ مضمون صفحہ ۹

دیتے ہیں۔ ان سارے کے سارے پرمانوں کا جواب ہمارے پرم مِتر سناتن دھرم پرچارک امرتسر نے سناتن دھرمی ودوان اور دو سوا براہ سے شبد جیتی قلم سے لکھتے ہوئے یہ دیا ہے کہ ”درچند نقلی سناتن دھرمیوں کی چند کتابوں وغیرہ کا حوالہ دینا ودھوا وواہ کو ثابت نہیں کر سکتا“۔ چلو چھٹی ہوئی اور چتنا گئی۔ ایک نہیں سو سکھ (ہماری) مہاراج! خوب سرٹیفکیٹ دیا۔ اسے نوٹ کیجئے۔

آپ لاہور میں پدھاریئے اور رائے بہادر رام سرن داس صاحب پردھان سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کو مدھیسٹ بنا منظور کرا لیجئے اور تمام مشہور ودوانوں کے سامنے ہمارے ساتھ مباحثہ کر لیجئے۔ کہ یہ اوتاروں کو ماننے والے مورتی پوجا کرنے والے۔ ایشور کا اوتار ماننے والے اپنے گرنتھوں کے مندروں پر شری گنیش کی مورتی چھاپنے والے۔ گنگا کا ماتم ماننے والے سنسکرت کے دھرندھر ودوان صرف ودھوا وواہ سناتن دھرم انکول ماننے سے نقلی ہو جاتے ہیں یا اصلی رہتے ہیں۔ کیوں ہے منظور؟ (ودھوا سہائک سبھا)

۱۲ اگست ۱۹۳۱ء

تناسخ پر فاروق کا غیر معقول اعتراض

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

سوال - جموں کے ایک ہندو دوست اور سیر صاحب کا موقع قادیانی کی طرف سے اعتراض ہے کہ آریہ سماجی کہا کرتے ہیں کہ جو گناہ کیا جاتا ہے - اس کے عوض بعد وضع میں روح کو ایک جون میں ڈالا جاتا ہے - اب سوال یہ ہے کہ کیا خچر - تمری وغیرہ جو خود نیچر نے نہیں - بلکہ انسان نے اپنی تصنیع سے ایجاد کئے ہیں - ان میں روح ہے یا نہیں؟ اگر کہو کہ ان میں روح نہیں - تو یہ بالبداہت غلط ہے - اگر مان لو - کہ ان جانوروں میں روح موجود ہے - اور یہ واقعہ بھی ہے - تو اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ کیا نیچر بھول گئی - جس گناہ کے بدلہ میں روح خچر وغیرہ جانوروں میں ڈالی جاتی ہے - ان گناہوں کی سزا کے لئے خود نیچر نے کیوں نہیں جون تیار کی؟ یا پھر یوں کہنا چاہئے کہ نیچر بھی انسانی ایجادات کی محتاج ہے - فتدبر۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہئے - کہ حضرت انسان نے حیوانات اور نباتات سے بذریعہ پیوند کے ایسی ایسی چیزیں بنائی ہیں - جو نیچر میں نہیں پائی جاتیں - اُمید ہے - کہ آریہ صاحبان میں سے کوئی انشاء اس کا جواب دے کر شکوری کا موقعہ بخشیں گے - اور مجھ تک دوبارہ بذریعہ کسی آریہ اخبار مثلاً "آریہ ویر" "پرکاش" "آریہ مسافر" وغیرہ پہنچائیں گے - لیڈران شاستر کے حوالجات پیش کرنے کے بجائے عقلی دلائل بھی لکھ سکتے ہیں - (حکیم نظام الدین مبلغ از قادیان فاروق ۱۱ ستمبر ۴۱)

جواب (۱) ویدک دھرم کے سدھانت کھرے سونے کی طرح ہیں - اس لئے ان کو پرکھنے کا ہر ایک انسان کو پورا پورا موقع دیا جاتا ہے اور اصل میں انسان کو کسی اصول پر پورا یقین تبھی ہو سکتا ہے - جب وہ اس کو اچھی طرح پرکھ لے - یہ بات صرف اسلام کو ہی حاصل ہے - کہ وہ اپنے پیروؤں کو "لاتسئلو" ست سوال کرو، کہہ کر اپنے عقائد پر اندھا دھند یقین لانے کو کہتا ہے - اب سوال ہے - کہ اس ہندو اور سیر صاحب نے خود آریہ اخبارات کو نہ لکھ کر مبلغ صاحب کو اپنا پیغامبر کیوں بنایا؟ اُمید نہیں کی جا سکتی - کہ اور سیر صاحب تمام آریہ اخبارات نہ لیتے ہوں - تاکہ کسی بھی آریہ اخبار میں چھپا جواب اُن کے پاس پہنچ سکتا ہو - ہاں قادیان میں تو سبھی اخبارات سے تبادلہ اور مذہبی مطالعہ کے لئے سب اخبارات ضرور پہنچتے ہیں - تو کیا یہ سوال بھی قادیانی ٹکسال سے ہی نہیں تیار کیا گیا - اور یہ ہندو اور سیر صاحب کا اعتراض ایسا ہی جعلی نہیں - جیسا کہ اس عیسائی صاحب کی چٹھی - کہ جس کے نام کی اشاعت کا مطالبہ علیحدہ اخبارات کر رہے ہیں؟

(۲) ہر شخص کے مطابق نیچر نے ایک جون بنا رکھی ہے " یہ اصول تناسخ جو ویدک دھرم سے منسوب کیا گیا ہے غلط ہے اور صرف افترا ہے - نہ تو اس کا کسی وید شاستر اور رشی کے وچنوں سے حوالہ دیا ہوتا - ویدک سدھانت کے مطابق ایک ایک گناہ کے لئے ایک ایک یونی مقرر نہیں کی گئی - بلکہ ایک یونی میں دو کئی طرح کے کرموں کا پھل بھوگ رہا ہوتا ہے - ہاں کوئی وشیش کرم کی اودھیکتا سے وشیش یونی ملے یہ دوسری بات ہے - اور وہاں بھی دوسرے کرموں کا پھل ساتھ ساتھ بھگتنا ہوتا ہے اور گناہوں کی مقدار کے مطابق انہیں تھوڑے یا بہت کال کے لئے ان یونیوں میں رہنا پڑتا ہے - دیکھئے پرمان رگوید ۱-۱۶۴-۳۰

जीवो मृतस्य चरति स्वधाभिरमर्त्यो मर्त्येन सयोनिः। ऋ० १। १६४। ३०॥

مرے ہوئے منش کا نہ مرنے والا جیو یونی (جون) والا ہو کر اپنے کرموں کا پھل بھوگتا ہے یہاں ایک کرموں کا پھل یونی میں بھگتنا ثابت ہے۔

پھر چھاندوگیہ اپنشد ۵-۱۰-۷ میں لکھا ہے :-

" جو اتم کرم کرتے ہیں - وہ برہمن، کشتری یا ویش کی یونی پراپت کرتے ہیں - جو نیچ کرم کرتے ہیں - وہ چانڈال، کتا، سؤر وغیرہ کی یونی پراپت کرتے ہیں "

اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے - کہ ایک یونی صرف ایک کرم کا پھل نہیں - بلکہ کرموں کے سموہ کا پھل یونی ہوتی ہے - اب جبکہ آپ کے دعوے کی بنیاد ہی قائم نہیں رہی - تو اعتراض کی قیمت؟

(۳) اگرچہ اب جواب کی ضرورت نہیں لیکن پیروِ زندگی بس، پھر جو اعتراض اٹھایا گیا ہے چونکہ وہ بھی درست نہیں - اس لئے اس پر لکھنا ضروری ہو گیا ہے - آپ لکھتے ہیں - کہ خچر - قمری مخصوص پیوند سے پیدا ہوئے جانور یا پودے نیچر نے پیدا نہیں کئے - بلکہ انسان کی ایجاد ہے - قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہے - کہ روح خدا کا امر ہے - بتلائیے خچر کا روح کس کا امر ہے - آپ کے دعوے کے مطابق تو وہ انسان کا امر ثابت ہو گیا - سچ ہے فضول اعتراضات کی عادت سے انسان اپنا آپ بھی بھول جاتا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ نیچر کے برخلاف کچھ ممکن ہی نہیں - انسان نیچر کی پوشیدہ طاقتوں کو معلوم کر کے ان سے بہت سی ایجادیں کرتا ہے - مگر کیا انہیں نیچر سے الگ قرار دیتا ہے ذرا سوچو اگر نیچر نے گدھے اور گھوڑی کے میل میں خچر کی پیدائش کی قابلیت نہ رکھی ہوتی - تو انسان کیا کر سکتا تھا - اگر یہ اپنے آپ پر ہو سکتا ہے تو گدھے اور بھینس کے میل سے بھی کچھ پیدا کرے اور نیچر نے جو یہ اصول رکھا ہے - کہ ایسے پیوند کے جانوروں کی نسل آگے نہ چلے - تو انسان اس میں ہی کچھ ہاتھ دکھاتا اور خچر سے بچے پیدا کر کے دکھا دیتا - اس لئے یہی ماننا ٹھیک ہوگا - کہ جس طرح سے حیوانات میں گوشت خور - سبزی خور، رینگنے والے وغیرہ کئی اقسام ہیں - اور ایک رکھا جانور چلے گھوڑے اور گدھے ہیں جیسے مرغی - بھاری - تازی ڈگ وغیرہ اقسام ہیں اسی طرح پیوند سے پیدا ہونے والے جانوروں کی ایک قسم بھی ہے - جو نیچر سے جدا نہیں اگر ہو - کہ گدھے اور گھوڑی کا میل اپنے آپ نہیں ہوتا - انسان اپنی کوشش سے ان کا میل کراتا ہے - تو دوسری طرف پیوندی نسل میں بھی تو انسان کا ہاتھ بہت دیکھا پایا جاتا ہے - یا تو جانوروں میں اور خاص کر جیسا بہتر نسل حاصل کرنا ہوتا ہے تو انسان خاص نر و مادہ کے میل سے نسل حاصل کرتا ہے - تخم ریزی پودوں میں انسان کو کتنی کوشش کرنا پڑتی ہے - اس لئے انسانی ہاتھ سے کوئی نسل غیر نیچر نہیں قرار دی جا سکتی۔

پھر آپ لکھتے ہیں " پھر یوں کہنا چاہئے - کہ نیچر بھی انسانی ایجادات کی محتاج ہے - اگر اس کی بجائے یہ لکھتے - تو کیا اچھا ہوتا - کہ انسانی عقل نیچر کی محتاج ہے - ہاں یہ ٹھیک ہے - کہ نیچر اپنی مخلوق سے بہت کام لیتی ہے - اگر وہ خوش کے نر و مادہ پھولوں کے میل کے لئے اس نے چھوٹے چھوٹے جانداروں کو پیدا کر رکھا ہے - تو اسی نیچر نے اپنی تکمیل کے لئے انسان کو بھی مخلوق کیا ہے - یعنی جگت نیتا پرماتما نے سرشٹی کے پربندھ میں اپنی پرجا کو بھی شامل کیا ہے۔

گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس

ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس کا اجلاس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر ہدایت سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی زیر صدارت آریہ سماج مندر گوڑگاؤں چھاؤنی میں نہایت کامیابی سے ساتھ ہوا - لوگوں کی مالی حالت خراب ہونے اور بارش ہونے سے دیہاتی آدمیوں کی مصروفیت کی وجہ سے باہر کے لوگ کم تعداد میں آئے پھر بھی جو سماجوں کے پرتی ندھی شامل ہوئے پنڈت کنیر سنگھ جی سناتک نے ضلع گوڑگاؤں میں آریہ سماج کے پرچار کی ہستی کی کمی کو جتلاتے ہوئے کانفرنس کی اہمیت ظاہر کی - اور تجویز کیا کہ ضلع بھر کی پرتی ندھیوں میں سے ایک اپدیشک بھیجا جاوے - جو ضلع میں ویدک دھرم پرچار کی مشکلات کا حل تلاش کرے - نیز کانفرنس کو مستقل شکل دی جاوے -

مندرجہ ذیل ریزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہوئے -

(۱) یہ سمیلن نشچے کرتا ہے - کہ کانفرنس کو مستقل شکل دی جاوے - اور اس کا خاص اجلاس جگہ اور وقت کی تبدیلی سے ہر سال ہوا کرے -

کانفرنس کی انترنگ سبھا کی صورت میں ایک سب کمیٹی بنائی جاوے - جو سماجوں پر سرکاری ملازموں اور دیگر مذہب والوں کی زیادتیوں کی جانچ کر کے مناسب کارروائی کرے جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا ہے کہ وہ سب کمیٹی کی پرارتھنا کو ضلع بھر کی مانگ سمجھ کر اس پر خاص دھیان دے -

(الف) ساتھ ہی ضلع کی سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ اپ سمتی کے فیصلہ پر پورا دھیان دے کر فوراً عملی کارروائی شروع کر دیا کریں -

(۲) آریہ سماجوں سے نویدن ہے - کہ وہ اپنی سماجوں میں خاص جلسے کر کے پرانے اختلافات کو مٹا کر سب ممبروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نئے ممبروں کی بھرتی کی کوشش کریں - اور عہدہ داروں کا چناؤ کر کے سماج میں نئی زندگی پیدا کریں -

(ب) ضلع کی سماجوں کا ریکارڈ رکھنے کے لئے سماجوں کو چاہئے - کہ وہ اپنے عہدہ داروں کے ناموں کی فہرست اور ممبروں کی تعداد سے اپ سمتی کو مطلع کریں -

(۳) یہ سمیلن نشچے کرتا ہے - کہ آریہ سماج کے کام کو سنگٹھت روپ میں جاری کرنے کے لئے اور ویدک دھرم یا رشی دیانند کے سندیش کو گھر گھر پہنچایا جائے -

موجودہ چھوٹے چھوٹے قصبوں تھا بڑے بڑے گاؤں میں آریہ سماجوں کا سنگٹھن کیا جاوے - اس کام کے لئے موجودہ آریہ سماجوں سے سہیوگ یا آنریری پرچارک میدان عمل میں آئیں - جہاں تک ممکن ہو سماج † † †

غریب کی جھونپڑی

(۱)

میں کتنا ہی رویا چلّایا پر کسی نے میری طرف دھیان نہیں دیا۔ میں پہلے ہی سمجھ چکا تھا کہ وہاں جانے سے بھی میری بھلائی نہیں ہو سکیگی زمانہ ہی ایسا ہے کہ غریبوں کی سننے والا کوئی نہیں۔ البتہ غریبوں کی غریبی پر ہنسنے والوں کی کمی نہیں۔ ان خود غرض دولت والوں کی نظر میں، غریب آدمی انسان ہی نہیں۔ ان پر حیوانی مظالم ڈھانا ہی وہ اپنا کام سمجھتے ہیں۔ بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ غریبوں کی جھونپڑی دولت مندوں کے مکان کے نزدیک نہیں رہنی چاہیئے۔ اس سے ان کے محل کی شان کو بٹہ لگتا ہے۔ اور ان کا اپنا بھی اپمان ہوتا ہے۔ اس مقصد سے وہ لوگ میری جھونپڑی اُجاڑنا چاہتے ہیں۔ دھن کا لالچ بھی دکھاتے ہیں۔ اس سے کام نہ نکلنے پر دھمکی بھی دیتے ہیں۔ میری جھونپڑی اُن کے محل کے پاس آج نہیں بنی ہے۔ وہ ہی میری جھونپڑی کے پاس محل بنانے آئے ہیں۔ میں جس کٹیا میں پیدا ہوا۔ اور پلا۔ جب تک دم میں دم ہے۔ اُسے کبھی نہیں چھوڑونگا۔ میں نے رنج و راحت کی گھڑیاں اسی کی گود میں بتائی ہیں۔ اسے کیسے چھوڑ دوں۔ وہ بھی تو میرے ہی جیسے غریب تھے۔ آج اُن پر پرماتما کی کرپا ہوئی۔ قسمت نے پلٹا کھایا۔ لکشمی دیوی دروازہ کھٹکھٹانے آئی۔ اچھا ہوا ایشور سب کو ایسا دن دکھائے۔ حیرت ہے کہ اتنے تھوڑے دنوں میں وہ اپنے ماضی کو بھول گئے۔ جو ہم میں بھی اسی پرماتما کی مخلوق ہوں۔ جو دُنیا کو سنبھالنا اپنا کام سمجھتا ہے۔ نیکیوں کی درد و شا پر دھیان دیتا ہے۔ وہی میری بھی سُنے گا۔

میں اُن کے مظالم کی آنچ سے جھلس جاؤنگا۔ پر اپنی جھونپڑی نہ چھوڑوں گا۔ ابھی ان لوگوں نے میری باتوں پر کچھ غور تو کیا نہیں۔ اور لگے دھن کا لالچ دے کر اپنا مطلب سادھنے۔ کہتے ہیں۔ ”دوگنا مول لے لو۔ یا اس سے بھی اچھا گھر لے کر جھونپڑی چھوڑ دو“ بھلا میں اسے کیسے منظور کر لوں؟ کیا دھن اور جائیداد سے بڑھکر کوئی چیز نہیں؟ میرا اس جھونپڑی سے ان مٹنے کا تعلق ہے۔ میں اس کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ ان کی بات نہ ماننے پر مجھ پر مصیبتوں کے پہاڑ گریں گے۔ گریں۔ میں اُن کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہوں۔ ایشور کو یہی منظور ہے۔ تو ڈرنا بھی نہیں۔ میرے پیچھے میرے لئے رونے والا بھی تو کوئی نہیں پھر مجھے فکر ہی کس بات کی ہے؟

وہ لوگ خود کو عقلمند سمجھتے ہیں۔ کیا اُن کی عقلمندی کا یہی نمونہ ہے؟ انصاف کو کچل کر سنہ آئی باتیں بولنے والوں کو لوگ عقیدت کی نظر سے کیوں دیکھتے ہیں؟ سب نے بیک زبان کہہ دیا۔ ”وہاں رہنے میں تمہاری بھلائی نہیں دوگنی قیمت لے کر چھوڑ دو جھونپڑی کو“ کیسی نیتی ہے کیسا ویار ہے؟

میرے پوجیہ پتا جی نے مرنے وقت مجھے کہا تھا۔ ”اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جا کر نہ بسنا۔“ پتا جی کی آگیا میں اُلنگھن نہیں کر سکتا۔ اُن کو جو کچھ کرنا ہو کریں۔ میں بھی سب کچھ سہنے کے لئے تیار ہوں۔ گاؤں والے بھی میری مدد نہ کرینگے زمیندار بھی انہی کا ساتھ دیں گے۔ عدالت میں بھی میری جیت نہ ہوگی۔ تو بھی میں اپنے عزم بالجزم سے ایک انچ بھی نہ ہٹونگا جب تک جان میں جان ہے۔ اسی جگہ پر رہونگا۔ یہیں مر مٹنے کی ٹھانتا ہوں۔ گو میرے جسم میں طاقت نہیں تاہم پرماتما بلوان ہے ؛

(۲)

وہ بڑا ضدی اور بے سمجھ معلوم ہوتا ہے۔ ان لوگوں نے اُسے کتنا سمجھایا۔ لیکن اُس نے کسی بات پر دھیان نہیں دیا۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس پر کسی قسم کا ظلم روا رکھا جائے اور کسی طرح کا اُسے نقصان پہنچے۔ اسی لئے تو بیس روپیہ کی چیز دو سو روپے میں خریدنی چاہی۔ پھر بھی اُس نے کچھ نہیں سُنا۔ ممکن ہے کسی نے اُسے اُکسا دیا ہو۔ اس دُنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو بلا وجہ بھی دوسروں کی بُرائی میں لگے رہتے ہیں ؛

پتی کے ان الفاظ پر سوشیلا نے کہا :-

پھر آپ ہی اُس کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں۔ جگہ زمین کی کمی بھی تو نہیں۔ اسی جگہ پر محل بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جہاں پوری جگہ نہیں۔ وہاں سے ہٹ کر گھر بنواتے تو کیا بگڑتا؟ اس طرح جھگڑا مول لینے سے فائدہ؟

پتنی کی بات سُنکر کالی پرشاد بابو نے کہا۔ یہ میری جنم بھومی ہے۔ اس جگہ رہنے سے میری قسمت جاگی۔ اس لئے میں اس جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہتا ؛

”اسی طرح اس کے لئے بھی تو وہ جگہ ویسی ہی ہوگی پھر اس کو کیوں تنگ کر رہے ہو“؟

”تنگ تو نہیں کرتا ہوں۔ اس کی حالت پر غور کر کے ہی اُسے کتنا زیادہ دام دے رہا ہوں۔ اور اگر اس طرح راہ پر نہ آوے گا۔ تب لاچار ہو کر تنگ بھی کرنا پڑے گا جب میں اس کو اس سے اچھا گھر بنوا دیتا ہوں۔ تو پھر وہ اس جھونپڑی کو کیوں نہیں چھوڑتا؟ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ میرے گھر کی عظمت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے دل میں ایسا ہی نیچ بھاؤ بھرا ہوا ہے“

”جانے دیجئے گھر کی شوبھا تو یہ ہے کسی کو ستانا اچھا نہیں۔ اس سے بُرائی ہونے کا امکان ہے۔ وہ چار بال بچے ہیں۔ میں ایسی رائے نہیں دونگی“

”تم سے رائے کون مانگنے آیا ہے؟ تمہاری رائے سے کام کیا کرتا۔ تو آج یہ ٹھاٹھ باٹھ نہ ہوتا۔ پہلے کی طرح تڑپ تڑپ کر ہی زندگی کے دن پورے کرنے پڑتے۔ یہ دُنیا ہے یہاں سیدھے سادھوؤں کا ستکار نہیں ہوتا۔ یہاں دوسروں کا گلا گھونٹنے والے ہی موجیں اُڑاتے ہیں“

”نہیں! نہیں! ایسا نہ سمجھئے۔ اس سے نقصان ہے نفع نہیں۔ کسی کو ستانا نہیں چاہئے۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ ایشور اُن سے پرسن نہیں ہوتے“

”اگر میں اُس کی بُرائی چاہتا۔ تو آج پنچایت میں اُسے نہ بلاتا۔ لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اُس نے کسی کا کہنا نہیں مانا۔ سچ ہے۔ دُنیا میں بھلائی کرنے والے کو بھی لوگ بھلا نہیں کہتے۔ عجز و انکسار سے جو کام نہیں نکلتا ہے۔ وہی کام سختی سے کام لینے سے فوراً ہو جاتا ہے۔ اب دوسری طرح سے کام لینا پڑے گا۔ پھر دیکھنا۔ وہی سیدھا ہو جائیگا ہاتھ جوڑ کر قدموں میں گرنے پر تیار ہوگا۔ ابھی گانٹھ سے دام پر بھی نہیں دیتا۔ پھر وہی منت نذر کرنے کے لیے تیار ہوگا۔ آج ہی زمیندار کے گماشتہ نے اُسے دھمکی دے کر کہا ہے کہ اگر جھونپڑی نہ چھوڑے گا۔ تو نقصان اُٹھائے گا ابھی تو اُس نے اس پر دھیان نہیں دیا پر اُسے دینا پڑیگا“

”جو کچھ ہو۔ پر میں اس نیتی کو پسند نہیں کرتی۔ اگر وہ جگہ نہیں دینا چاہتا۔ تو خاموش ہونا ہی واجب ہے“؛

(۳)

”تم نے چوری کی ہے“؟

”نہیں دھرم اوتار۔ مجھے جھوٹا الزام دیا جا رہا ہے“

”وہ کیسے سمجھا جائے“؟

”میں غریب ہوں۔ میری باتوں پر اعتبار کر کے“

”ان کی باتوں پر اعتبار کیوں نہ کیا جائے“؟

”وہ دھن وان ہیں۔ دین دُکھیوں کا ستانا ہی اُن لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اسی بل بوتے پر دُنیا میں ترقی کرتے ہیں“

”تم پر جو الزام لگائے گئے ہیں۔ ان کا ثبوت ہے گواہوں نے شہادت دی ہے۔ تم اپنی صفائی میں شہادتیں دے سکتے ہو“؟

”میں بہت غریب آدمی ہوں سرکار! میرے کہنے پر بھی ان کے خوف سے میرے حق میں کوئی شہادت نہ دیگا۔ اس لئے میں کوئی گواہ پیش کرنا نہیں چاہتا۔ میرے لئے پرماتما ہے عدالت جو مناسب سمجھے کرے“؛

جج نے دوسرا دن حکم سُنانے کے لئے مقرر کیا فریقین مقدمہ عدالت سے باہر آئے۔ کالی پرشاد کو اس وقت اُس پر بہت غصہ آیا تھا۔ جس نے اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ جھوٹ بولنا۔ اور دین دُکھیوں کو ستانا ہی دولت مندوں کا کام ہے عدالت میں تو وہ چپ رہا۔ پر باہر آتے ہی اپنے فریق مخالف کی طرف مُنہ پھیر کر بولا۔

”چھوٹا منہ بڑی بات۔ آج ہی اس کا پھل مل جائے گا۔ تم نے صرف مجھے ہی نہیں سب دھنوانوں کو گالی دی ہے غریب کے نام پر تم دھرم راج بننے چلے ہو“

گھیر داس دھمکی سے ڈرنے والا نہ تھا۔ اُس نے سمجھ رکھا تھا۔ کہ میرا سننے والا کوئی نہیں۔ روپیہ کے بل پر یہ لوگ جھوٹ کو بھی سچ ثابت کر لیں گے۔ اس لئے موقع دیکھکر اُس نے کالی پرشاد سے کہا :-

”آپ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر اپنی انتر آتما سے پوچھئے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ سچ ہے یا جھوٹ؟ آپ نے میرے خلاف جو الزام لگائے ہیں۔ اُن میں سچائی کا حصہ کتنا ہے؟ یہاں کوئی امر ہونے نہیں آیا ہے۔ آخر کسی دن پول کھل ہی جائے گا۔ اُس سمے اس کے آگے کیا جواب دوگے۔ جس کے آگے کوئی مکاری نہیں چل سکتی۔ آخر میں بھی اُس کی سنتان ہوں۔ یہاں خواہ آپ کتنا ہی ستا لیں۔ لیکن اس کا بدلہ سود سمیت آپ کو چکانا ہوگا۔ آپ نے یہ سازش میری کٹیا توڑنے کے لئے کی ہے۔ لیکن یاد رکھو اس کٹیا میں جیسے کی جان ہے۔ آپ اُس پر قبضہ حاصل کر کے بھی راحت کی زندگی بسر نہ کر سکیں گے۔ بے گناہ غریبوں کو ستانا اچھا نہیں ہوتا“

کالی پرشاد اپنے گاؤں میں سب سے زیادہ متمول ہو گیا تھا جو کچھ جائیداد اس کے پاس تھی۔ وہ اس کی اپنی پیدا کردہ تھی اُسے اپنی بڑھتی کا بڑا ابھیمان تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا۔ کہ میرے برابر

بدھی مان دنیا میں کوئی دوسرا نہیں۔ اس
کے برابر کوئی ہے اپنے کسی کام کے متعلق
... نہیں لیتا تھا۔ اگر چھل کپٹ یا دوسری
... سے روپیہ جمع کیا جا سکے تو
... اس نے ... اختیار کرنے پر تیار ...
... اپنا ہاتھ ... اس نے کبھی کسی کی
بھلائی نہیں کی تھی۔ اس کے پاس دولت تھی۔
... اس کی ... میں ... ملانے والوں
کی کمی نہ تھی۔ ایک چاپلوس اس کے آگے
پیچھے موجود رہتے تھے۔ کالی پرساد کی بیٹی
سوشیلا ... سوشیل استری تھی۔ اس کے
دل میں دیا تھی۔ اس لئے کسی کو دکھ دینا
اسے گوارا نہ تھا۔ بیٹی کے دل سے وہ
مطمئن نہ تھی۔ کالی پرشاد اس کی کچھ پرواہ نہ
کرتا تھا۔ دھن دولت اکٹھا کرنے سے بھی اس
کی ترشنا دور نہ ہوتی تھی۔ دیا دھرم تو اس
کے پاس کبھی پھٹکنے بھی نہ پایا تھا۔

کالی پرشاد کا ہمسایہ ... جھیرو
نام کا ایک ادھیڑ آدمی تھا۔ جھیرو ...
غریب تھا۔ لیکن تھا ایماندار۔ غریب ہو کر
بھی اس نے کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں
پسارا تھا۔ اس کام کو وہ بہت بری نگاہ
سے دیکھتا تھا۔ کالی پرساد کے محل کے
نزدیک ہی اس کی ٹاٹ کے چھپر کی جھونپڑی
تھی۔ جھیرو اسی جھونپڑی میں رہتا تھا۔
جھونپڑی کے آگے تھوڑی سی زمین تھی۔ اسی میں
سبزی ترکاری پیدا کر کے اپنا گذارا چلاتا
تھا۔ جھیرو ہمیشہ خوش رہتا تھا۔ کسی بات
کی اسے چنتا ہوتی ہی نہ تھی۔ کالی پرساد
کی نگاہ میں جھیرو کی جھونپڑی ... طرح
کھٹکتی تھی۔ اس لئے وہ چاہتا تھا
کہ جھونپڑی کی قیمت لے کر جھیرو اسے
اس کے حوالے کر دے۔ دھن کا لالچ
دیا۔ جب جھیرو جھونپڑی دینے کو تیار نہ
ہوا۔ تو پنچایت میں اس پر نالش کی گئی۔
پنچوں نے جھیرو کو سمجھا کر جھونپڑی چھوڑنے
کی بات کہی۔ لیکن جھیرو نے راضی نہ ہونا
تھا نہ ہوا۔ اس کی اس ضد پر گاؤں والے
اس پر بہت ناراض تھے۔ اور ... طرح
... آرہی ہے اس غریب کو
... لیکن وہ زندہ دل تھا۔ کسی کی
پرواہ نہ کرتا۔ چار کے ... پاؤں
... رہتا تھا۔ کالی پرساد
... کام میں روپیہ خرچ نہ کرتا تھا۔
... جھوٹے مقدمہ ... میں۔
... گواہ ... ہوئے دیکھ کر جھیرو پہ
... الزام لگا کر مقدمہ چلایا گیا۔ جھیرو
غریب تھا۔ اس کے پاس روپیہ نہ تھا۔
اس لئے وہ قانونی امداد حاصل نہ
کر سکا۔ عدالت میں وہ مجرم گردانا گیا اور
اسے چھ مہینے کی سزا ہو گئی۔ جھیرو پرماتما
کا شکریہ ادا کرتا ہوا خوشی خوشی جیل چلا
گیا۔

(۲)

جس کی آنکھوں میں شرم نہیں۔ جس کے
دل میں دیا نہیں۔ وہ انسان بننے کا مستحق
نہیں۔ تشدد کی آگ سچائی کو جلا نہیں سکتی۔
کسوٹی پر کسنے سے کھرے کھوٹے کی جانچ
ہوتی ہے۔ سونا تپانے پر ہی چمکتا ہے۔
رتنوں کی پرکھ سچا جوہری ہی کر سکتا ہے۔ جھیرو
خوشی خوشی جیل چلا گیا۔ پرکھنے والوں سے
یہ بات چھپی نہ رہی کہ وہ بے قصور تھا۔
دیکھنے والوں کی نگاہ میں کالی پرساد ظالم
ثابت ہوا۔ ان لوگوں نے اس وقت اس
کی نندا شروع کر دی۔ لیکن کالی پرساد کو
اس کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ وہ اپنے مقصد
میں کامیاب ہو کر گھر لوٹا۔ جھیرو کے گھر میں
کوئی دوسرا تھا ہی نہیں۔ جو اس کے پیچھے
رہتا چلاتا۔ اس دن اس کی جھونپڑی اس
کے لئے روتی رہی۔ بالکل اندھیری
جھونپڑی بھیانک معلوم ہوتی تھی۔ کالی پرساد
کی بیٹی سوشیلا نے اپنے دو منزلے سے
رات کو ایک بار اس جھونپڑی کی طرف دیکھ
کر اپنے پتا سے عرض کی۔ "اگر آپ اپنی
بھلائی چاہتے ہیں۔ تو غریب جھیرو کو جیل
سے چھڑا دیں۔ کسی کو بے وجہ تنگ کرنا اچھا
نہیں۔ بیچارا غریب بے گناہ ہے۔ اس
پر دیا کرنی چاہئے۔"

کالی پرشاد نے بیٹی کی بات پر
کچھ دھیان نہیں دیا۔ اس وقت وہ اپنی
جیت کی خوشی میں آپے سے باہر ہو رہا
تھا۔ گاؤں والے اس کی مذمت کر رہے
تھے۔ پرنتو پر کسی کو کہنے کی جرات نہ تھی۔
لوگوں کی نگاہ میں کالی پرشاد خوفناک
آدمی سمجھا جاتا تھا۔ اس کی پیٹھ پر اس سے
نفرت کرتے تھے۔ لیکن سامنے سب اس
کی تعریف کرتے تھے۔

زمیندار کے کارندوں کو بلا کر ایک ہی
رات میں کالی پرساد نے جھیرو کی جھونپڑی
اجڑوا کر اس کی زمین کے چاروں طرف
اینٹوں کی چار دیواری کھڑی کرا دی۔ کوئی
روکنے والا تو تھا ہی نہیں۔ رفتہ رفتہ
اس نے ... دو منزلہ بھون تیار کرا لیا۔ اس
طرح کالی پرساد نے جھیرو کے جیل سے
آنے سے پہلے ہی سب کچھ ٹھیک ٹھاک
کرا لیا۔ کسی کو ... سننے سے بھی پتہ
نہیں لگ سکتا تھا۔ کہ وہاں کبھی کسی کی جھونپڑی بھی تھی

جیسے مریض کی موت ہوتی ہی ہے اور
قیدی بھی آخر وقت پر رہا ہوتا ہی ہے۔
سکھ دکھ کا وقت بھی گذر ہی جاتا ہے۔
لوگوں کا قیاس ہے کہ سکھ کے دن جلد
گذرتے اور دکھ کے لمبے ہوتے ہیں۔ لیکن
بات ایسی نہیں ہے۔ دونوں کی ایک ہی
رفتار ہے۔ البتہ سکھ کا وقت راحت سے
گذرتا ہے۔ اس لئے وہ جلد گذرتا معلوم
ہوتا ہے۔ کالی پرساد کی خوشی کا وقت
جس طرح گذرا۔ ٹھیک اسی طرح جھیرو کے
دکھ کا وقت بھی جیل میں گذر گیا۔ چھ ماہ
کی سزا پوری ہوئی۔ اور اسے رہا کر دیا گیا۔
جیل کی زندگی میں اس نے خاص تجربہ
حاصل کیا تھا۔ وہاں اسے زیادہ تر قیدی
ایسے ہی ملے۔ جو بالکل بے گناہ تھے۔ پر کسی
کی سازش سے ان کو قید کی سزا ملی۔ جو
مجرم تھے۔ وہ جیل میں خوشی خوشحال رہتے
تھے۔ اور جو بے قصور تھے۔ ان کو بہت
چنتا رہتی تھی۔ اتیاچاریوں پر انہیں غصہ
آتا تھا۔ جھیرو اسی جماعت کا قیدی تھا۔
جیل سے رہا ہوتے ہی وہ اپنے گاؤں میں
آیا۔ جیل کی تکالیف سے جھیرو بہت دبلا
ہو گیا تھا۔ سر کے بال بھی بڑھ کر ہو گئے تھے۔ اس
لئے گاؤں والوں نے پہلے اس کو پہچانا
تک نہیں۔ جھیرو اپنی جھونپڑی کی جگہ کالی
پرشاد کا دو منزلہ محل دیکھ کر حیران رہ گیا۔
بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ کھانا پینا
چھوڑ دیا۔ اور اسی جگہ سر ٹیک کر بیٹھ گیا۔
گاؤں والوں نے اسے بہت سمجھایا۔ لیکن
اس نے کسی کی بات نہ مانی۔ کسی طرح سے
وہاں پہنچ کر محل کے دروازے پر جھیرو نے
اپنا آسن جما دیا۔

کالی پرساد نے پکڑوا کر اس کو باہر نکلوا دیا۔
پھر بھی جھیرو وہاں آ کر جم گیا۔ اسی طرح کئی بار
باہر نکلوانے پر بھی جب وہ اسی جگہ پر آ کر بیٹھنے
لگا۔ تو ایک بار کرودھ میں آ کر کالی پرشاد نے
زور سے ایک لات اس کے رسید کی۔ لات لگتے
ہی بیچارا جھیرو وہیں ڈھیر ہو گیا۔ آنکھیں بند
ہو گئیں۔ اور روح قفس عنصری سے پرواز کر
گئی۔ اس پر کالی پرشاد بہت گھبرایا۔ ہزاروں
خرچ کرنے پر کہیں اس کی جان بچی۔ تاہم
اس کے بعد کالی پرشاد پھر کبھی سکھ کی نیند نہیں
سویا۔ جھیرو کی جھونپڑی کی جگہ پر کالی پرشاد
نے خوب صورت دو منزلہ محل بنوایا تھا۔ جھیرو
کی موت کے بعد کی ہی رات کو اس محل میں
سوشیلا نے ... دیکھا۔ لگاتار
کئی دن تک جھیرو کو گھومتے دیکھ اس نے
اپنے پتا کالی پرشاد سے بھی اس کا ذکر کیا۔
پہلے تو کالی پرشاد کو وشواس نہ آیا۔ پر لگاتار
کئی مدت جھیرو کو چکر لگاتے دیکھ کر اس کو بھی
بہت خوف ہوا۔ اس کے بعد ہی کالی پرشاد
نے اس گھر کو خالی کر دیا۔ تب سے وہ اجڑی ویرانہ
کی حالت میں پڑا ہے۔ اور جھیرو کی آتما
وہیں چکر کاٹتی ہے۔ (دگنگا)

چین اور جاپان میں ویدک دھرم پرچار

(بقیہ مضمون ص ۸)

ہیں۔ جہاں تین سے لے کر چھ سال تک کے
بچے کھلونوں کے ذریعہ تعلیم پاتے ہیں۔ اسکی کھیل،
مٹھائیاں اور کتابوں کا خرچ سب سرکار کی طرف
سے ملتا ہے۔ جاپان میں فیس ایک پیسہ بھی
نہیں لی جاتی۔ پہلی کلاس میں وہاں سنسکرت
شروع ہوتی ہے۔ اور بڑا اعلیٰ طریقہ پڑھنے کا
رائج ہے۔ ۴ سال کے بعد اچھی سنسکرت بچے
سیکھ جاتے ہیں۔ آریہ سماج کو چند پروفیسر
جاپان میں بھیجنے چاہئیں۔ جو سنسکرت کے
طریقہ تعلیم میں ماہر ہو کر یہاں آئیں۔ ایک
LINGUISTIC UNIVER-
SITY ہے۔ جس میں صرف زبان پڑھائی
جاتی ہیں۔ کاریگری اور صنعت و حرفت کا کام
سکھانے کی الگ یونیورسٹیاں ہیں۔

مجھے ایک نائی رتن دیو ملا جو کہ اس کے پاس
تھا۔ اس کے کمرے میں رشی دیانند، سوامی
شردھانند، پنڈت لیکھرام، مہاراج تلک
اور مہاتما گاندھی کے بڑے فوٹو میں نے
دیکھے۔ اس نے کہا کہ اگر انگریز کمشنر پچاس روپے
دے کر مجھے کو بھی حجامت کے لئے بلا لے
تو میں ہرگز نہ جاؤنگا۔ اس کو ضرورت ہو تو
میرے مکان پر آ لے۔ ہنر کی کتنی قدر ہے۔ حجامت
کا کام تین سال میں۔ صابن سازی دو سال
میں سکھلائی جاتی ہے۔ اور ان کی ڈگریاں
ملتی ہیں۔ اوساکا شہر میں بیس ہزار کارخانے
ہیں۔ شاید تمام ہندوستان میں اتنے نہیں
۸۶۶ جہاز بنانے کے کارخانے ہیں۔
ٹوکیو میں ۱۳۰۰۰ کارخانے ہیں۔ یوکوہاما
میں سات ہزار اور کوبی میں چار ہزار کارخانے
ہیں۔ جاپان میں ۲۰۰۰۰ ہوٹل ہیں۔ وہاں
کی پولیس نہایت شریف ہے۔ جاپان میں
چوری کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ میں
... تھا کہ ایسے مہذب ملک میں لوگ
میری باتیں کیسے سنیں گے۔ ...
دھیان آتا ہے۔ وہاں ... رہتے ہیں۔

(بقیہ دیکھو ص ۱۴ کالم نمبر ۱)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان

نمبر (۲۲)

لالہ شہزادہ نند جی

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

آریہ سماج لاہور پنجاب بھر میں آریہ سماج کے ہر ایک کام میں رہنمائی کا کام کیا کرتی تھی۔ آریہ سماج لاہور اپنے ابتدائی زمانہ میں اپنے معمولی ساز و سامان و دیگر کے ساتھ بڑے ہی خوش اسلوبی سے اپنا کام کرتی تھی۔ آریہ سماج کے پرچار کے کئی طریقے تھے۔ ایک طریقہ شاستر ارتھ اور مباحثہ کا تھا۔

اس زمانہ میں ڈیبیٹنگ کلب آریہ سماج کا ایک ضروری جز سمجھی جاتی تھی۔ لاہور میں جب کالج کھل جاتے تھے۔ اور طالب علم اپنے گھروں سے واپس موسمِ گرما کی چھٹیوں کے بعد آ جاتے تھے۔ تو بحث مباحثہ کی کلبوں کی رونق شروع ہو جاتی تھی۔ ایک کلب ہندی میں مباحثہ کرتی تھی تو دوسری کلب میں انگریزی میں مباحثہ ہوتا تھا۔ کالجوں کے پروفیسروں اور طالب علموں کو اپنا فرصت کا وقت کاٹنے کے لئے انگریزی کی کلب میں اچھا سامان مل جاتا تھا۔ اور اردو اور ہندی کی کلب میں شہر کے سناتنی دھرمی مسلمان اور عیسائی مباحثہ کے لئے آتے تھے۔ اور بعض اوقات یہ مباحثے بڑے زور شور کے ہوتے تھے۔

مباحثوں کے بعد دوسرا حصہ آریہ سماج کے پروگرام کا کھنڈن منڈن کے لیکچروں کا تھا لوگ اکثر آریہ سماج میں مورتی پوجا۔ شرادھ اوتار وغیرہ کے متعلق دیا کھیان سننے جایا کرتے تھے۔ اور ان لیکچروں میں بڑی رونق ہوتی تھی۔ مگر آجکل لیکچروں کا وہ سلسلہ بدل گیا ہے اور شاستر ارتھوں اور مباحثوں کا وہ زمانہ ہی نہیں رہا۔

مندرجہ بالا سادھنوں کے علاوہ ایک سادھن بھجن تھا۔ ہندوستان میں ہر ایک کمیونٹی کے اپنے بھجن ہیں۔ سکھ سمپردائیوں کے گرنتھ بھری بھجنوں کا مجموعہ ہیں۔ دیو سماج میں سام وید کی عزت صرف گانے والی رچاؤں کی وجہ سے سب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے۔

جس طرح آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں دو تین پنڈت تھے۔ ۔۔۔ اور شاستر ارتھ لیکچراروں کی کمی تھی۔ اسی طرح سنگیت والوں کی بھی آریہ سماج میں شاذ و نادر ہی نظر آتے تھے۔ سکھ بھی عموماً ایک خاص فرقہ سے گرو گرنتھ صاحب کے بھجنوں کے گانے کا کام لیتے ہیں۔ رباب اگرچہ مسلمان ہوتے ہیں۔ مگر سکھوں کے بھجن گرو گرنتھ صاحب کے گاتے ہیں۔ اور ان کو سکھ عموماً ہر موقعہ پر بلاتے ہیں۔ اور یہی اُن کا روزگار ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے بھجن گا کر وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں آریہ سماج کو بھی بھجن گانے والوں کی ضرورت تھی۔ مگر آریہ سماج اس تعلق میں دوسرے سمپردائیوں کی تقلید نہ کرنا چاہتی تھی۔ آریہ سماج لاہور میں ایک بھجن منڈلی بنائی گئی اور اس میں بھجن گانے کی مشق لوگوں نے شروع کی۔ جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس زمانہ میں لالہ شہزادہ نند بھجن منڈلی کے انچارج تھے۔ لالہ شہزادہ نند جی ملازمت پیشہ تھے۔ سرکاری ملازمت سے جو وقت بچتا تھا۔ وہ بھجن منڈلی کو تیار کرنے میں صرف کیا کرتے تھے اور کام بھی ایسا تھا۔ کہ اس کو کرنا معمولی آدمی کا کام نہیں تھا۔ آریہ سماج کے کارکن پیشہ ور بابیوں سے کام نہیں لینا چاہتے تھے۔ اور اچھے گانے والے آریہ سماج میں موجود نہیں تھے۔ لالہ شہزادہ نند جی نے اپنے ساتھی اس کام کے لئے تلاش کئے۔ ایک منڈلی بنائی۔ طبلہ ہارمونیم وغیرہ کا انتظام کیا۔ جن لوگوں نے آریہ سماج وچھووالی میں پرنہان سندر داس کو طبلہ بجاتے دیکھا ہے۔ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ آریہ سماج میں بھجن گانے اور طبلہ بجانے کا کام آریہ سماج کے پریمی کس لگن سے کرتے تھے آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں طبلہ بجانے والے مراسی منگوانے پڑتے تھے اور بہت سی آریہ سماجوں کو نگر کیرتن صرف اس لئے ترک کرنے پڑے۔ کہ طبلہ بجانے والے مراسی ڈھونڈنے پڑتے تھے۔ اور گانے والے بھی ایسے قابل اعتراض آدمی ہوتے تھے۔ کہ ان کے حالات ذاتی معلوم ہو جانے پر انکی طرف توجہ متوجہ نہ ہوتا تھا۔

لالہ شہزادہ نند بڑی عمر کے تھے۔ لیکن نوجوانوں میں مل جل کر رہا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں نگر کیرتنوں میں بھجن منڈلیاں پیدل چلا کرتی تھیں۔ بھجن بھی آریہ سماج میں بہت کم ملتے تھے۔ بھجن بولنے کے وقت سوامیوں کی بڑی چھان بین ہوتی تھی۔ اگر سدھانت کے لحاظ سے کوئی بھجن قابل اعتراض ہوتا تھا۔ تو اس کے گانے کی ہرگز اجازت نہ ہوتی تھی۔ نول سنگھ۔ امیں چند کیول کرشن وغیرہ چند شاعروں کے بھجن ہی گائے جاتے تھے۔

لالہ شہزادہ نند جی کو اپنی بھجن منڈلی سمیت امرتسر میں بھجن گاتے ہوئے ہمیں دیکھنے کا موقعہ مل چکا ہے۔ نگر کیرتن آریہ سماجوں کے جلسہ کا ایک ضروری پروگرام تھا۔ اور نگر کیرتن میں کھنڈن منڈن وغیرہ ہر قسم کے بھجن گائے جاتے تھے اور لوگ ان بھجنوں کو پریم سے سنتے تھے۔

لالہ شہزادہ نند جی اپنا فرصت کا وقت آریہ سماج میں گذارا کرتے تھے۔ ملازمت کا وقت تو ان کو دفتر میں مجبوراً گذارنا پڑتا تھا۔ مگر دفتر سے آنے کے بعد آریہ سماج میں ان کو دیکھا جاتا تھا۔ ہفتہ وار جلسہ میں گانے کے لئے بھجن تیار کر رہے ہیں اور ہمراہیوں کو پریرنا کر رہے ہیں۔ کہ بھجن گانا سیکھیں اور بھجن منڈلی میں بھجن گانے میں حصہ لیا کریں۔

لالہ شہزادہ نند جی سالانہ جلسہ میں ہمہ تن مصروف ہر ایک قسم کا کام کرتے ہوئے دیکھے جاتے تھے۔ نگر کیرتن کا بوجھ تو ان کے سر پر ہمیشہ رہتا تھا۔ مگر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے متعلق دوسرا ہر ایک قسم کا کام بھی اُن کے زیر اہتمام ہوتا تھا۔ آریہ سماج لیس کارکن بھی کم تھے۔ آجکل طالب علموں اور نوجوانوں کی مدد آریہ سماج کے کاموں میں مل جاتی ہے۔ مگر ان دنوں میں طالب علم اور نوجوان اس کثرت سے آریہ سماج میں کام نہ کرتے تھے۔ ان دنوں آریہ سماج کے ممبروں کو ہر ایک کام خود کرنے پڑتے تھے۔

لالہ شہزادہ نند جی نے بھجن منڈلیوں کا جو سلسلہ جاری کیا تھا۔ اس میں کسی قدر تبدیلی آ گئی ہے۔ اب پرانی بھجن منڈلیوں کا ڈھنگ نہیں رہا ہے۔ پنجاب میں پنڈت وشنو دگمبر کی آمد کے بعد راگ ودیا نے ایک نیا پہلو اختیار کر لیا ہے۔ اب راگ ودیا کو سمجھنے والے بکثرت پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ رسیلا سُر تال سے گانے والا ہی آجکل گا سکتا ہے۔ بے سُرے راگ کو آجکل کوئی پسند نہیں کرتا۔ مگر جو آنند لالہ شہزادہ نند جی کی بھجن منڈلیوں میں تھا۔ اور جو کامیابی نگر کیرتنوں کو اُن دنوں میں تھی ۱۴م

بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۴

دو EXPORT اور IMPORT کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے پچھلے سال دس لاکھ گاندھی ٹوپی MADE IN INDIA نامی مہر لگا کر بیچی۔ لاکھوں گز کھدر جاپان سے آ کر اور ہندوستان کی مہر لگا کر بکتا ہے کوبی میں ۱۴ لیکچر دیئے۔ تھیوسافیکل سوسائٹی وائی ایم سی اے۔ سندھی مرچنٹس ایسوسی ایشن میں دیاکھیان دیئے۔ وہاں کے اخباروں نے بڑی پرشنسا کی۔ اوساکا میں کئی لیکچر دیئے۔ جاپان میں ۱۳ لاکھ اخبار جاپانی زبان میں چھپتے ہیں۔ اور صرف ۳ لاکھ انگریزی میں نکلتے ہیں۔

سندھی مرچنٹس کلب میں بیراز دیاکھیان ہوا۔ راجہ مہیندر پرتاپ صدر جلسہ تھے۔ ٹوکیو جاپان کی راجدھانی ہے۔ وہاں میرے لیکچر ہوئے۔ ہر لیکچر کے بعد بڑی عزت سے کھانا کھلاتے تھے۔ وہاں گھی نہیں ملتا۔ چربی استعمال کرتے ہیں۔ وہ دیش پرچار کے لئے ایسے اپدیشک بھیجنے چاہئیں جو UP TO DATE واقفیت رکھتے ہوں۔ لوگ ویدک لٹریچر مانگتے ہیں۔ مگر آریہ سماج کے پاس ایک بھی ایسی اتم پستک نہیں۔ جو ہم ان لوگوں کو پیش کر سکیں۔ ستیارتھ پرکاش بھارت ورش کے لئے اتنی اہم گرنتھ ہے۔ مگر ان لوگوں کو ویدوں اور اپنشدوں کا ترجمہ پیش کرنے والے گرنتھ کی ضرورت ہے۔ وہ لوگ روحانی گیان کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ پرانا ہمیں بل نہیں۔ ہم اپنے جوانوں کو اچھا بنا کر ویدک دھرم کا پرچار ودیشوں میں کر سکیں۔ بعد ازاں آنریبل ڈاکٹر بھگت رام جی سبھاپتی نے کہا۔ کہ آریہ سماج کو اب دیانند و شردھانند پیدا کرنے ہوں گے۔ ہماری آنکھیں نوجوانوں کی طرف ہیں۔ جن کو اپنا عملی جیون بنانا چاہئے اور خود دیانند بننا چاہئے۔ آریہ سماج کو چاہئے کہ اعلیٰ درجہ کا ساہتیہ پیدا کرے اور سنسار کے آگے رکھے۔ کیونکہ اس کے دن گئے۔ لوگ لیکچروں سے تنگ آ گئے ہیں۔ انہیں آتمک شانتی چاہئے۔ ویدک پوتر سندیش کا نوجوانوں کو پرچار کرنا چاہئے۔ شاستری جی نے بعد میں سبھاپتی اور لیکچرار کا دھنیہ واد کیا۔ اور کارروائی سماپت ہوئی۔

موجودہ آجکل نہیں ہے۔ ان دنوں میں آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں جاتے وقت ہر ایک شخص اپنی بھجن پستک اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔

حیدر آباد میں ویدک دھرم کی تبلیغ

مسلم پریس کو خاص طور پر کھٹکتی ہے

نانڈیڑ گزٹ کی غلط بیانیوں کا منہ توڑ جواب

(ہمارے اپنے نامہ نگار سے)

نانڈیڑ گزٹ ۱۵ جولائی ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۱ پر "شاستر ارتھ رک گیا" کے عنوان سے نامہ نگار نے بڑے درجہ کی غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"پیڈت ریدھ شنکر ... شاستر ارتھ کا اعلان کر بیٹھا" یہ سفید جھوٹ ہے۔ شاید نامہ نگار نے یہ اعلان خواب میں سنا ہوگا۔

اور لکھا ہے:- "شام لال صاحب کی تقریر کا جواب مولانا صاحب نے رحیم صدیق دینداری (بشیر) نہایت سنجیدگی سے دیا جو تمام حاضرین جلسہ کی سمجھ میں آ گیا۔ حتیٰ کہ تمام حضرات ہنود نے خوشی کے عالم میں تالیاں بجانی شروع کر دیں"۔

مولانا! آپ کے نامہ نگار نے مذکورہ بالا غلط بیانی کرتے وقت معلوم ہوتا ہے۔ خوف خدا کو بھلا دیا۔ ورنہ بھلا دین اسلام کی کیا طاقت ہے کہ سوالات کا جواب دے۔ آریہ ہندو اور مسلمان ویدوں کو دھوکہ دے کر اپنی گدی بچانا چاہتے ہیں۔ ذرا آریہ اپدیشکوں کا نام لیں تو آپ کی گدی ہل جاتی ہے۔ حضرات ہنود کے خوشی کے عالم میں تالیاں بجانے کی آواز آپ کے نامہ نگار نے ہی سنی ہوگی۔ ہائے کسی فرشتہ کی معرفت نہ آئی ہوگی جسے آپ نے بھی ہر کہ شک آریوں کو کافر گردن کے عقیدہ سے درج اخبار کر دیا۔ یا د رکھئے۔ ایسی تحریرات سے حق پسند رعایا نہ کبھی متاثر ہوگی۔

آگے چل کر نامہ نگار نانڈیڑ گزٹ لکھتا ہے:-

"مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ مناظرہ کا یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے ... مسٹر ریگ واڈے نے روک دیا اور کہا کہ مناظرہ کے لئے دوسرا مقام منتخب کر لیجئے ... ورنہ فساد کا اندیشہ ہو چلا تھا"۔

بالکل غلط! مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں ان الفاظ کا استعمال ہی نہیں کیا۔ نہ ریگ واڈے صاحب اس جلسہ کے مالک ہیں۔ اور نہ ایسا کہہ سکتے ہیں۔ نہ کہا ہے "فساد ہونے کا اندیشہ ہو چلا تھا"۔ ایسا لکھنا آپ کی فطرتی بات ہے۔ مولوی صاحب تو آریوں کے سوالات کا جواب نہ دے سکنے کی وجہ سے نیز بعض مسلمانوں کی ناراضگی کے باعث پندرہ یوم کا پروگرام ملتوی فرما کر دوسرے ہی دن رفو چکر ہو گئے۔

پھر ضمیمہ الف پر گل گنگاؤں کا فرضی واقعہ لکھ کر مسلمانوں کو اکسایا ہے۔ اس کے تفصیل وار واقعات کا انتظار ہے۔ مگر دوران تحریر میں ایک یہ فقرہ لکھا گیا ہے کہ "عام طور پر اس سے موضع میں مشہور کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو خوب اذیت پہنچاؤ۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ میں جائز ہے۔ اس لئے وہاں کے وحشی مسلمانوں کو اذیت پہنچتا چلا آ رہا ہے"۔

میرے مولانا! پولیس تو بلا وجہ آریوں کے پرچار میں رکاوٹیں ڈالنے کے لئے فرضی واقعات کی بنا پر مقدمہ چلا رہی ہے۔ لیکن استفا اعلان کرنے پر بھی کیسے چپ بیٹھ گئی۔ نیا دا آریوں کو بدنام کرنے کی اچھی ترکیب نکالی ہے۔ مظلوم ہندوؤں کو ظالم بتلانا اور ساتھ ہی آریہ مذہب پر حملہ کرنا آپ کا شیوہ ہے۔ مگر میں ببانگ دہل آپ کو اور آپ کے نامہ نگار کو چیلنج دیتا ہوں کہ بتلاؤ آریہ مذہب میں مسلمانوں کو اذیت پہنچانا کہاں تحریر ہے؟ ورنہ نادم ہو کر چلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔ کہ بلا تحقیق غلط تحریر کر دیا۔ برخلاف اس کے میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ بلکہ بتلانے کے لئے تیار ہوں۔ کہ اسلامی کتب مقدسہ میں کافروں کو قتل کرنے کی ہدایت موجود ہے۔ اور واقعات اس کی تائید میں شہادت دے رہے ہیں۔ ذرا خدا کا خوف کرو۔ اور جھوٹ بولنے سے باز آؤ۔

اب میں نانڈیڑ گزٹ کے شر انگیز نامہ نگار کی اس تحریر کی طرف آتا ہوں۔ جو ۲۲ جولائی ۱۹۳۱ء کے پرچے میں پرکاش میں نانڈیڑ گزٹ کے جواب کے سلسلہ میں شائع ہوئی ہے وہ لکھتا ہے:-

"آریہ سماج تحریک بدامنی کی ذمہ دار ہے" کی تردید شاید شام لال صاحب وکیل آریہ اور گیر نامزم بمقدمہ اغوا و عائشہ بی نے اخبار پرکاش (آریہ) لاہور میں طبع کرائی ہے۔ اس آج کل ہر موضع نائس کے رو برو پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ جس میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ قرآن شریف میں چالیس پارے ہیں۔ اور ان کی اس بے جا حرکت سے مسلمانان اور گیر کو سخت دلی تکلیف ہو رہی ہے۔ اول تو وکیل صاحب کو یہ دل آزار طریقہ ترک کر دینا چاہئے اور دوسرے مقامی ارباب پولیس بھی ایسی حرکات کا انسداد کریں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کا جاہل طبقہ برافروختہ ہو کر خلاف قانون حرکت نہ کر بیٹھے"۔

جواب۔ ارے مولانا! مسٹر میاں شام لال آریہ وکیل آریہ پرتی ندھی سبھا کون کا آپ پر دھان ہے۔ جس کی شان میں ملزم بمقدمہ اغوا و عائشہ بی بلا وجہ بلا محل لکھ کر سارے آریوں کے دل کو ٹھیس پہنچاتے ہوئے کیا تجھے قانون کا خوف نہیں؟ عائشہ بی کہاں کی؟ یہ تو بنارسی عائشہ بی ہے۔ جو غریب اچھوت مرد سے چھین کر زبردستی مسلمان بنالی گئی اور باوجود مرد کے بچے ہوتے مسلمان اپنے قبضہ میں پولیس کی مدد سے رکھ کر من مانا بیان قلم بند کروا رہے ہیں۔ تاکہ شام لال پر جھوٹا مقدمہ قائم و قبیضہ ہو کر آریہ سماج کو ڈرائیں۔ یاد رکھو۔ ہم ایسی دھمکیوں سے ڈرنے والی قوم نہیں ہے۔

اس مقدمہ کے واقعات نیز عائشہ بی کے مسلمان ہونے کا کچا چٹھا عنقریب ہی شائع کیا جانے لگا۔ مگر آپ نے پرکاش میں جو مسٹر شام لال نے شائد لکھا ہے۔ یہ غلط بیانی کیوں کی؟ آپ کہیں گے۔ کہ "شائد" لکھا گیا ہے مگر آگے وکیل صاحب کو یہ دل آزار طریقہ ترک کرنے کی نصیحت کیوں کی؟ خیر یہ معاملہ بوالہوسی تانونی ہے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ میں اب اصل مضمون پر آتا ہوں۔

اے نامہ نگار نانڈیڑ گزٹ! "پرکاش" میں جواب لکھا گیا ہے۔ مگر سوال اور دیدنی پر حملہ کس کا تھا؟ آپ کے پیر ہاندوا نانڈیڑ گزٹ کا۔ جواسی سے بلا ثبوت و دلیل کیا تھا۔ جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کے لئے ثبوت دئیے گئے ہیں۔ اس سے مسلمانان

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ اس گئے گزرے وقت میں بھی در حقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو کسی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ لکھ کر بھیج دیجئے۔ بس پھر ہم آپ کو آئندہ بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی۔ روزگار کب ملیگا۔ ملازمت ترقی تبادلہ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ۔ تندرستی، بیماری۔ دور دراز کا سفر مقدمات وغیرہ میں کامیابی شادی زمین و جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دینگے ایک دفعہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔

جناب لالہ ہری پرشاد صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے جوتش پھل نے مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوئی کہ آپکی بنائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں۔

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۶۷ – لاہور

سچا اور مفید مشورہ!

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لینے اور جوانی اجلالی سرعت ... ، رقت ... کمزوری و خشکی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو قدرتی دوائی حاصل کرنے کیلئے آج ہی سے مقویات سرکاری عالم آشرم نگرہ کی گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ روپیہ ۲ روپے گولیاں صرف ایک روپیہ، پانچ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۶ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

پتہ:- شاستری بسنی شنکر گوبند جی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ:- اندرا اینڈ کو چوک لکھنؤ

جوانی

ہم نے ستر اسی برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی ہوئی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں۔ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریقہ علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزمائش کیلئے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔ یہ کتاب آپ مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی

ہر بھگوان کا لادھونگی ضلع نینی تال

Digitized by eGangotri

کو سخت دلی تکلیف کی بھی خوب کہی۔ آریوں کے خلاف من مانا جواب یا حوالہ یا ثبوت ملنے پر ناد یلا مچا دیکر کو بعض پولیس آفیسر اور عہدہ داران کی آپ چاہتی پیاری رعایا ہو۔ تبھی تو پولیس کا ادرو دانہ فوراً بنا دیتی رنج ظاہر کرتے تشکر ہوتے ہو۔ سنو غور سے سنو!

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

آریہ سماجی جوابا تحریر کرتے ہیں ابتدائی حملہ آپ کا ہوتا ہے دفاع کرتے اگر پہلے آپ کی حرکات کا پولیس انسداد کر دے۔ تو ہم کو جوابی سلسلہ کی تکلیف ہی کیوں اٹھانی پڑے۔ نامہ نگار کا آخری فقرہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہ جاہل مسلمانوں کو اکسا کر خلاف قانون حرکت کرنے پر آمادہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس لئے کہ جاہل مسلمانوں کے طبقہ کے بلا وجہ برافروختہ ہونے اور خلاف قانون حرکت کرنے کی دھمکی دے کر پولیس کو اکسایا جائے کہ شام لال کی ایسی حرکت کا انسداد کرے۔ حالانکہ شام لال کا اس جوابی تحریر سے کوئی تعلق یا کوئی واسطہ نہیں۔ یہ شرانگیز فقرہ اور نامہ نگار گورنمنٹ کا اسے اشاعت دینا قانون کے دائرہ سے باہر ہے۔

ہم پیاری گورنمنٹ کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم گورنمنٹ کی پوری وفادار رعایا ہیں۔ آریہ سماج خالص مذہبی جماعت ہے۔ یہ کسی دوسرے مذاہب پر بلاوجہ حملہ نہیں کرتا۔ ہاں جوابا تحریر و تقریر کے ذریعہ حق حفاظت خود اختیاری کے طور پر قدم اٹھاتا ہے۔ جس کا ہمارے پاس کافی ورثانی ثبوت ہوگا۔ چونکہ ہندوستان کے مسلم اخبارات آریہ سماج کے خلاف بدترین پروپیگنڈا کر کے جاہل مسلمانوں کو اکسا کر آریوں کی قیمتی جانیں ضائع کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ملک کے بعض نامہ نگار گزٹ جیسے شرانگیز اخبارات جھوٹی خبریں چھاپ کر جاہل مسلمانوں کو خلاف قانون حرکات کے لئے اکسانے پر تلے ہوئے ہیں جس کا فوری انسداد کیا جائے۔ ورنہ یقین ہے کہ مفسد اپنے برے ارادوں میں کامیاب ہو جائیں۔ ایسی مثالیں ہیں۔ کہ بعض نامہ نگاروں پر کسی جگہ حملہ کیا گیا۔ مگر مقامی پولیس نے آپ آریوں کے خلاف متعدد مقدمات چلائے۔ اب پھر لالہ شام لال آریہ ڈسکیل پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے خلاف ایک مقدمہ مسلمی مونگیر میں چالان اور زیر سماعت ہے۔ نتیجہ کا انتظار ہے۔ ان کے خلاف تعزیرات کی دفعات کے بار بار آن پر مقدمہ دائر ہونے کا کوئی خراب نتیجہ نکلا۔ تو اس کی جوابدہی و ذمہ داری ان اخبارات پر ہوگی۔ جو اپنی متشددانہ تحریروں سے امن شکنی کے امکانات پیدا کر رہے ہیں۔

اظہار شکریہ

گذشتہ ماہ نومبر میں سیکرٹری و منتری آریہ سماج بہادر آباد کے اوپر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس وقت جن صاحبان نے اخبارات میں یہ خبر دے کر اور جن ایڈیٹر صاحبان نے اس واقعہ کو شائع کر کے اور جن آریہ سماجوں نے رزولیوشن پاس کر کے ہمدردی ظاہر کی تھی۔ اب جبکہ مقدمہ احسن طور پر آریہ سماج کے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے ان سب کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاص کر آریہ سماج سہارنپور ٹھاکر پھول سنگھ منتری۔ پنڈت رگھوبیر دت شرما اپدیشک بابو گھنشیام لال آریہ سار ودیشک سبھا۔ شری ۱۰۸ نارائن سوامی جی مہاراج۔ مہاتما شری رام جی۔ رائے صاحب لالہ گنگا رام جی اینڈ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کے پردھان رائے بہادر ٹھاکر مشعل سنگھ اور مسٹر سری راج سروپ صاحب ممبر اسمبلی کا جنہوں نے بہتری امداد کی بہت زیادہ ممنون و مشکور ہوں۔

(رام لال مشرا پ منتری آریہ سماج بہادر آباد)

YOUR EYE کیا اسے کوئی تکلیف ہے
آرہی تو سیرز رٹینس ہنی کا استعمال کیجئے آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین اور بے خطر نہایت ہی پسندیدہ علاج ہے۔ لکڑوں کے لئے بھی مفید ہے۔ تمام دوا فروشوں سے ملتی ہے۔ لٹریچر مفت!
مستقہ انیسٹر کیمبل۔ لاہور

شری چموپتی جی کا پتر

سیوا میں
شری نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کوئی ڈیڑھ ورش سے سارودیشک سبھا کی طرف سے دھرم آریہ سبھا کی ستھاپنا کی جا چکی ہے۔ یہ سنا ہے گورنمنٹ کے اتنے پر جو نمبر ۱۹۳۰ء کے انت میں چھپا تھا اس سبھا کے ادھیکاریوں کا چناؤ ہوا تھا۔ اس سبھا کے اُدیش نمبر ۱ و ۵ من تمت ہیں:-

(۱) ویدک سدھانت انوکسی بھی دھرم سمبندھی وشہ پر مت بھید ہونے کی حالت میں ان کا نرنے کرنا۔ اور آرت جگت کے لئے نرنا تک ویوستھا دینا۔

(۵) آریہ ودوانوں سے لکھے گئے گرنتھوں کی دیکھ بھال کر کے ان کے شدھ اور ویدانکول ہونے کی ویوستھا دینا۔

ان اُدیشوں کے پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سارودیشک سبھا نے دھرم آریہ سبھا کی ستھاپنا کر دھرم سمبندھی وواد سید پرشنوں اور آریہ ودوانوں کے رچت گرنتھوں کے سمبندھ میں ویوستھا دینے کا ادھیکار اپنے پاس نہ رکھکر دھرم آریہ سبھا کو دے دیا ہے۔ سارودیشک سبھا ہیں ہر جگہ ویوستھا بھاگ جسے سرکاری بھاشا میں جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ کہا جاتا ہے۔ الگ رکھتی ہیں۔ اور اسی وبھاگ کے فیصلے سرو تر نرناتمک (FINAL) جیسے اپیکٹ اوڈیشوں میں بھی سپشٹ کر دیا گیا ہے۔ سو بچار کئے جاتے ہیں۔

شری سوامی ستیانند جی کی "رام نام کی دیکھشا" اور آپکی ہی "پستک بھگتی یوگ" کا معاملہ سمبندھ یہ اُدیشوں کی رو سے میں آتا ہے۔ اس وشہ میں سارودیشک سبھا کا سو تم نرنیہ کرنا میرے وچار میں ادیدھ تھا۔ کیونکہ اس بات پر وچار کرانا چاہئے سبھا یہ نرنیہ بیٹھے۔

یہی آپ کی اور سارودیشک سبھا کی آتما کی اس وشہ دھرم آریہ سبھا کے پیش آیا ہے کہ آگت سبھا کے پاس یہ معاملہ پیش ہوتے کر پاییں میرا ایک اور نویدن بھی جو دھرم آریہ سبھا کی نرنیہ شیلی کے سمبندھ میں کروں گا۔ سن لیجئے دھرم آریہ سبھا کا میں سدسیہ ہوں اور آپ تو دونوں سبھاؤں کے پردھان ہیں۔ اس لئے دونوں کے ادھیکار اور کرتویہ کی لاج آپ کے ہاتھ میں ہے۔

(بھودیہ چموپتی)

آریہ سماج ریڈیلسی حیدر آباد دکن

کا جلسہ آریہ سماج حیدر آباد دکن ریڈیلسی کے جلسہ ودیالن کا انتخاب ۱۲ اگست سے عمل میں آیا ہے:-

پردھان شریمان پنڈت کیشو راؤ جی وکیل۔ اپ پردھان پنڈت ونائک راؤ جی ودیالنکار بار ایٹ لا۔ منتری مہاشہ چندر لعل۔ اپ منتری مہاشہ چندر پال جی۔ خزانچی مہاشہ گجانند جی۔ لائبریرین ایس سیتا رام جی ویدراج رتنا کر

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی کل اشیاء قیمت صرف چار روپیہ بارہ آنہ RS 4/12

(۱) ایک بیش قیمتی مشہور ولایتی عطر (۲) ایک کائنر روشنی والا لیمپ (۳) تیز آواز والا ڈھائی کا پستول (۴) کیمیکل سونے کی انگوٹھی گارنٹی سو سال (۵) اصلی رولڈ گولڈ کے اعلیٰ لگانے کے بٹن (۶) ایک جوڑا معنبہ جوتا نمبر لکھئے (۷) ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کی ریلوے ٹائم کیپر پاکٹ واچ (۸) ایک الارم ٹائم پیس (۹) فاؤنٹین پین خوبصورت کیس (۱۰) جرمن ہی کی سلور سینٹ جیبی (۱۱) بڑھیا فاؤنٹین پین کمپنیں۔ چال کی پابند گارنٹی کی گھڑی ایک کا ٹکٹ لگا کر طلب کریں۔ اشتہار کے مطابق مال نہ ہونے پر واپسی کی شرط۔
پتہ: گرینٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۱ سمبھو چیٹرجی اسٹریٹ۔ کلکتہ

بایوس مریضوں کیلئے مژدہ
مندرجہ ذیل امراض کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ جو عرصہ سے بیمار ہیں علاج کرتے کرتے مایوس ہو چکے ہیں۔ ہمارے سے علاج کریں۔ تپدق۔ کھانسی۔ دمہ۔ سنگرہنی۔ رسولی۔ شوگر۔ بواسیر۔ پتھری جو کہ بغیر اپریشن نکالی جاتی ہے۔ کرانک امراض۔ سوزاک۔ آتشک۔ بد۔ اسپرم مستورات کے پوشیدہ امراض اور اولاد یعنی بچہ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اولاد نہ ہوتی ہو یا بالکل لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ ان سب کا مکمل علاج کیا جاتا ہے۔ ادویات کی فہرست درخواست کرنے پر مفت ملیگی۔ بذریعہ ڈاک مشورہ کے لئے ۲ آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔
المشتہر منیجر شری بھارت آیوروید اوشدھالیہ منڈی گوبند داس لاہور

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ساماجک جگت

آریہ سماج بگا دھری کا اُتسو۔ آریہ سماج بگا دھری کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ (دھنپت لال سکرٹری آریہ سماج بگا دھری)

آریہ سماج جھوک آنترا کا جلسہ

آریہ سماج جھوک آنترا کا سالانہ جلسہ ۴ تا ۶ ستمبر مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ بھادوں کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے مشہور اپدیشک اور بھجنیکوں کے اپدیش ہونگے۔ جھوک آنترا کے ارد گرد کے آریہ سجن جھوک کو ہر طرح سے ہمارے ساتھ ملکر بندوبست کریں۔ تاکہ اپنے جنم بھومی کے اُتسو میں شامل ہو سکیں۔ (بھگوان داس منتری آریہ سماج جھوک آنترا)

آریہ سماج شہر سلطان کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ کا پہلا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ (پرمانند مدیر منتری آریہ سماج شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج بھالیہ کا چناؤ

۹ اگست ۱۹۳۱ء کو حسب ذیل ہوا:-

(۱) مہاشہ رام سرن داس بی اے ایل ایل بی پردھان (۲) ماسٹر موہن لال صاحب ولد سولراج صاحب اُپ پردھان (۳) خزانہ مل عرائض نویس سکرٹری (۴) لالہ برکت رام عرائض نویس جائنٹ سکرٹری۔ (۵) ڈاکٹر ابہی چند خزانچی (۶) پنڈت دینا ناتھ پستکالیہ ادھیکش (سکرٹری سماج)

دورانگلہ ضلع گورداسپور میں پرچار

پنڈت وشنو ناتھ جی آریہ اپدیشک مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک ۸ اگست ۱۹۳۱ء کو پرچار ارتھ قصبہ ہذا میں پدھارے۔ پنڈت جی کے دھرم سمبندھی وشیوں پر تین ویاکھیان ہوئے جنتا پر پربھاؤ بہت اچھا رہا۔ (کشن گوپال سکنڈ ماسٹر مہاجن مڈل سکول۔ دورانگلہ)

مفت!

آج سے پہلے جو منتر دو روپیہ میں ملتا تھا۔ اب پندرہ دن تک مفت روانہ کیا جائیگا۔ یہ منتر دنیا کے جادو منتر تنتر اور جوتش کے کرشموں سے ہے۔ اس کا استعمال کرنے سے ہر خواہش کی تکمیل ہوگی۔ مثلاً روزگار میں فائدہ، مقدمہ میں کامیابی، اولاد کا ہونا، امتحان میں پاس ہونا، حسب منشا ملازمت ملنا، جس کو چاہنا تابع میں کر لینا، ہر قسم کے مرض سے نجات حاصل کرنا اور سمندر کے ممالک کا حال چند لمحات میں معلوم کر لینا۔ بھوت پریت وغیرہ کو قابو میں کر لینا۔ اختلام کے مرض سے نجات پانا۔ مرد و زن سے گفتگو کرنا۔ شاہی دربار میں عزت پانا وغیرہ وغیرہ اس کے استعمال سے ہر قسم کی مشکل سے نجات ملتی ہے۔ جس کام کو شروع کیجیئگا۔ یقیناً کامیابی حاصل ہوگی سادو فتح ہوگی۔ یہ منتر صرف چند دنوں کے لئے مفت دیا جائیگا۔ اس میعاد کے گذرنے کے بعد فی منتر قیمت دو روپے ہوگی۔ منتر کی بابت دیکھنے کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک محصول کے لئے بھیج دیں۔ یہ منتر ایک پشت تک کا حال بتائیگا۔ دوسری پشت کے بھی نتیجے بتا دیگا۔ جو ہمارا منتر جھوٹا ثابت کرے ہم اس کو پانچ سو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ اولاد کی خواہش مند مرد و عورت دوسرا منتر بھی منگائیں۔

دت اینڈ کمپنی نمبر ۱۶۳/۱

مسجد باڑی سٹریٹ (ڈاکخانہ بڈن سٹریٹ) کلکتہ

جموں میں ودھوا وواہ

شاہی کی ودھوا ودوان رام چند برہمن ساکن را چھوڑہ تحصیل جموں کے ساتھ ہوا۔ (گورانداس منتری)

جات کرم سنسکار

مہاشہ دیا رام پستکا نکش آریہ سماج جموں کے نوجات پتر کا جات کرم سنسکار ہوا۔ ودوان پیشان ملا۔ (گورانداس منتری)

سوچنا

میں اب صحت پاکر حسب سابق بدستور سماجوں میں دورہ کر رہا ہوں۔ اور پنجاب میں چکر لگا رہا ہوں۔ چنانچہ دہلی۔ راولپنڈی۔ ایبٹ آباد پشاور۔ جہلم۔ میرپور سماجوں میں ویدک دھرم پرچار کر چکا ہوں۔ اب دیگر سماجوں میں گھومونگا۔ جو سماج بلانا چاہے۔ وہ آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے پتہ سے مجھے لکھ سکتی ہے۔ (سوامی منگلا نند پوری)

آریہ سماج مالوجہ میں پرچار

۲۳ ساون کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اور ۲۴ ساون کو مہاشہ بلدیو جی بھجنیک پدھارے۔ اور ۲۹ ساون تک دو صد استری پرشوں کی حاضری میں اپنے سوہرد ویاکھیانوں دوارا جنتا کو آنندت کرتے رہے۔ آریہ سماج کے ہفتہ واری ستسنگ باقاعدہ لگنے لگے ہیں (نند لال آریہ سماج مالوجہ ضلع سیالکوٹ)

دیانند اناتھ آلیہ آگرہ

شری مد دیانند اناتھ آلیہ آگرہ کے منیجر پنڈت بھگت رام جی پنجاب اور سندھ پرانت کی طرف ویدک دھرم پرچار اور اناتھ آلیہ کی سہائتا کے لئے دھن سنگرہ کرنے کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ جہاں پنڈت جی پہنچیں۔ ان سے پرچار کا لابھ اٹھاویں۔ اور اناتھ آلیہ کے لئے دھن سنگرہ کرنے میں مدد دیں۔ یہ اناتھ آلیہ ۳۲ سال سے ستھاپت ہے۔ اور اس کا ماہوار خرچ دو ہزار کے قریب ہے۔ اس میں سے دو ہزار کے قریب بالک اور ۱۲۵ کے قریب بالکیاں شکشا پاکر اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ (موہن لال سہائک منتری)

نینی تال میں ویدک دھرم پرچار

تحت سیتاہ میں سوبھاگیہ وش شری پنڈت دھرم چند جی بی ایس سی سابق نام ٹھاکر قمرالدین خاں پنوار اور شری جگت پھول سنگھ جی گورو کل بھینسوال کلاں یہاں پدھارے

شری پنڈت دھرم چند جی کے مقامی آریہ سماج کی طرف سے انڈین کلب میں دو لیکچروں کا پربندھ کیا گیا۔ جس سے نینی تال کی جنتا پر بہت ہی اچھا پربھاؤ پڑا۔ کہ پنڈت جی جنہیں کسی ضروری کام کے لئے گھر جانا تھا۔ پبلک کے بہت زیادہ آگرہ کے کارن دو دن کے لئے اور ٹھہر گئے۔ اور انڈین کلب کے وشال ہال میں ایشور یہ گیان تتھا پُنر جنم پر ویاکھیان دیئے یہاں کی اس قدر لکھی پڑھی ہوئی جنتا کے لئے پنڈت جی کے ویاکھیان بہت زیادہ پربھاؤ شالی سدھ ہوئے۔ یہاں کی جنتا سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج کا لاکھ لاکھ دھنیواد کرتی تھی۔ کہ جن کے پریشرم سے ایسے ایسے ودوان اور تیاگی آریہ سماج کی سیوا میں آئے۔ (گنگا پرشاد ورما منتری آریہ سماج نینی تال)

فرنٹیر کی سماجوں میں پرچار

پنڈت نریش چندر جی نے ڈیڑھ ماہ تک فرنٹیر پراونس میں میجک لینٹرن سے پرچار کیا۔ پشاور صدر اور شہر میں ویاکھیان دیئے کوہاٹ اور نوشہرہ میں بھی پرچار کیا۔ وہاں سے آپ کوئٹہ گئے ہیں۔ جو سجن ان سے پرچار کرانا چاہیں۔ انہیں پشاور سماج معرفت لکھیں۔ (نامہ نگار)

کالا افغاناں میں نام کرن سنسکار

۳ بھادوں کو مہاشہ چیلا لال جی منتری آریہ سماج کالا افغاناں کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ عزیز کا نام پرشی دیو رکھا گیا۔ مبلغ پانچ روپے دان پراپت ہوا۔ (متھرا مل پردھان آریہ سماج کالا افغاناں)

دھرم کوٹ میں پرچار

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور میں پنڈت آتما رام جی و پنڈت گیان اندر جی ودیا رتن وچسپتی اپدیشک ودیالیہ گوروکل بھولا لاہور مورخہ ۱۳ ساون سے پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ نے اُپنشدوں کی کتھا آرمبھ کی ہوئی ہے۔ اور نگر کے نر ناری آپ کے اپدیشوں سے لابھ اٹھا کر سُن کر امرت پان کر رہے ہیں۔ اُپنشدوں کی کتھا سماپت ہونے کے بعد آپ ستیارتھ پرکاش کی کتھا کریں گے۔ (ٹیک چند رام سیٹھی اُپ پردھان آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور)

آریہ سماج تاندلیانوالہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۱۰ اگست کو مہاشہ ایشر داس کی پُتری کا نام کرن سنسکار ہوا۔ دمیانتی نام رکھا گیا

۱۲، ۱۳، ۱۴۔ اگست کو پنڈت رام چندر جی مہاشہ بھدرپال جی بھجنیک سبھا تشریف لائے۔ چار راتری پنڈت جی کے بھاد شالی دیاکھیان ہوتے۔ ۱۶۔ اگست کو پنڈت جی سمندری تشریف لے گئے۔ ۱۷ و ۱۸ ماہ حال کو ان کی واپسی پر دوبارہ پنڈت جی کے دیاکھیان کرائے گئے ◆
(شانتی سروپ منتری آریہ سماج تاندلیانوالہ)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

گذشتہ دنوں منتری یا نشتار کے پردہان لالہ جوالا سہائے جی کی دھرم پتنی پرلوک سدھار گئیں۔ انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ رات کو ماتم پرسی کے واسطے شہر کے لوگوں نے آنے کی بجائے ساس لے رات کو مہاشہ جگدیش چندر جی بھجنیک پرتی ندھی سبھا۔ سوامی شانتی سروپ جی اور پنڈت دیش راج جی بھجنیک پرتی ندھی سبھا کا آٹھ دن متواتر اسی پیمانہ پر پرچار ہوا۔ حاضری اتنی ہوتی تھی۔ جتنی سالانہ جلسہ پر کبھی کبھی دیکھنے میں آتی ہے۔ ہر ایک کام پورن ویدک ریتی سے ساپت ہوا کوئی دیوا نہیں رکھا گیا۔ اور نہ ہی پھول ہر دوار بھیجے گئے۔ بلکہ تمام منگل (راکھ) پھول سمیت دریا میں پرواہ کر دیا گیا ◆ مبلغ پچاس روپے دان پرایت ہوا۔

ہون یوں تو ہر روز آریہ سماج میں ہون ہوتا ہے۔ لیکن ہر بدھوار کو کسی ایک سبھاسد کے گھر میں ہون ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ بدھوار کو لالہ رام لبھایا مل ریٹائرڈ کے گھر ہون ہوا۔ کثیر تعداد میں نرناری اکٹھے ہوئے۔ ہون کے بعد مہاشہ جگدیش چندر و مہاشہ دیس راج جی کے بھجن ہوئے۔ پھر سوامی شانتی سروپ جی کا ہون یگیہ کے فوائد پر منوہر دیاکھیان ہوا۔ بعد میں تمام نرناریوں کا پریتی بھوجن سے ستکار کیا گیا۔
(رام پیارا مل منتری آریہ سماج بھلوال)

آئینہ جاپان

ویدک منتری مہتہ جیمنی بی اے حال ہی میں جاپان یاترا سے واپس آئے ہیں۔ آئینہ جاپان آپ کی تازہ تصنیف ہے۔ جس میں ناظرین کو جاپان کا درشن کرانے کا پرتن کیا گیا ہے۔ جہاں اس میں اپنے ویدک دھرم پرچار کا ذکر ہے۔ وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جاپان کن اپایوں سے گمنامی کی حالت سے بام عروج پر پہنچا۔ کتاب کا مطالعہ فائدہ بخش ہے۔ قیمت آٹھ آنے ◆ منیجر آریہ ڈیپوٹ ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے ◆

سرینگر کے آریہ سماج مندر پر مسلم غنڈوں کا حملہ

سری نگر ۲۴ اگست
آریہ سماج مندر مہاراج گنج ڈیکلی باغ سری نگر میں ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے۔ جس کی حفاظت ایک مالی کرتا ہے۔ یہ باغیچہ دمندر ایک نالہ کے قریب واقع ہے۔ نالہ کی دوسری جانب تھوڑے عرصہ سے کچھ شرپسند مسلمانوں نے ہر روز شام کے وقت جمع ہونا اپنا کام بنا لیا۔ چنانچہ چند دن ہوئے غنڈہ پارٹی وہاں جمع ہوئی۔ غنڈوں نے سماج کے مالی کو فحش گالیاں نکالیں۔ اور اسے آریوں کی نوکری چھوڑ دینے کو کہا۔ اور خوف دلایا۔ کہ اگر وہ ایسا نہ کریگا۔ تو وہ اُسے سخت سزا دیں گے۔ بعد ازاں معاملہ رفت گزشت ہو گیا۔ لیکن چند روز ہوئے۔ پھر مالی مذکور کو انہی فسادیوں نے کچھ بُرا بھلا کہہ کر سماج کی نوکری چھوڑ دینے کو کہا اور اسے قتل کی دھمکی دی ◆

بعد ازآں یکم ماہ حال کی درمیانی رات کو اس غنڈہ پارٹی نے سماج کی حدبندی کے دو پوسٹ اکھاڑ کر خاردار تاروں کو ایک طرف کر کے اندر جانے کا راستہ بنا لیا۔ سبزی وغیرہ کو تباہ کر گئے۔ اور کچھ اپنے ساتھ لے گئے۔ اتفاق سے مالی وہاں موجود نہ تھا۔ ورنہ اُسے بھی قتل کر دیتے یا نقصان پہنچاتے۔ واقعہ کی رپورٹ پولیس میں دی گئی۔ لیکن تا حال کوئی نتیجہ نہیں نکلا ◆

گورو کل سماچار

گورو کل کانگڑی کے کالج ڈیپارٹمنٹ میں گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہو چکی ہیں۔ بڑے برہمچاری اپنے اپنے گھروں میں جا چکے ہیں۔ کچھ لڑکے مسوری یاترا پر گئے تھے۔ ایک ہفتہ تک وہاں رہ آنے کے بعد سب واپس چلے آئے ہیں۔ ایک ٹولی پٹھان کوٹ ۔ ڈلہوزی ۔ چمبہ کانگڑہ وغیرہ کی سیر کے لئے گئی تھی۔ ایک ارتھ شاستر کے ودیارتھیوں کی ٹولی پنڈت کیشو دیو جی کے ساتھ مزدوری کے مضمون کی ریسرچ کے لئے دہلی لکھنؤ کانپور وغیرہ کے انڈسٹریل سنٹرز میں گئی ہے۔ مہاودیالیہ ۱۷۔ اکتوبر کو کھلے گا ◆

پہلی پانچ جماعتوں کے چھوٹے برہمچاریوں کو چھٹی کے دنوں میں خشکی آشرم لے جاتے ہیں

رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پچھلے تین سالوں سے ان کو یہاں ہی رکھا جا رہا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا اچھی ہے۔ لڑکوں کی صحت اچھی رہتی ہے۔ اور ادھر ادھر پہاڑوں پر گھومنے کا بھی کافی آرام ہے۔ ان کو ۳۱۔ اگست کو واپس بھیج دیا جاویگا۔ اور ڈیڑھ مہینے تک یہ وہاں ہی رہیں گے۔ ان دنوں کے لئے لاٹھی وغیرہ کے کھیل، اور سکوٹ کے کرتب سکھانے کے لئے ایک لائق سکوٹ ماسٹر کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہاں بارش ہو رہی ہے۔ اور موسم سہانا ہے۔ منتری رگھوناتھ جی ٹھیکیدار ینگر محلہ لاہور نے اپنے سورگ باشی پتر لالہ امرناتھ جی کی یادگار میں ۵۰۰ روپیہ کا ایک کمرہ بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے اور ۳۰۰ روپیہ سے بھی دیئے ہیں۔ اس کے لئے ان کا کل کی طرف سے ہارد ک دھنیواد کرتا ہوں (آنگہیہ ادھشٹھاتا) ◆

مسلمہ جھنگ اپوری چھوٹی پردیسک دھرم

پرچار۔ عرصہ بیس سال سے جس جگہ پر آریہ سماج کی طرف سے پرچار ہوتا تھا۔ اول پجاریوں نے کہنے سے زمین کے مالک کو کرایہ کا لالچ دیکر اور دھمکا کر زمین حاصل کر لی اور پھر بیچارے کرایہ تک نہ دیا۔ آریہ سماج کے پرچارکوں نے ماسٹر لکشمن داس کی خاص ملکیت پر پرچار کا پربندھ کیا۔ پجاریوں نے حکام سے آریہ سماج کے پرچار کے خلاف شکایت کی۔ مگر افسران نے کوئی روک ٹوک نہ ڈالی ◆
۲۰۔ اگست کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نوجوان پنڈتوں نے اپنا پرچار شروع کیا۔ پرچار کے ختم ہونے پر جب منتری کرشن جی کی جے کا نعرہ بلایا۔ تو بعض شریروں نے آریہ پرچارکوں پر حملہ کر دیا۔ کہ آریہ کرشن کی جے بلا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اسکا آریہ سماج کی طرف سے مناسب جواب دیا گیا ◆
۲۱۔ اگست کو بھی پنڈت دلیپ سنگھ شاستری و پنڈت جگت رام جی و پنڈت نگشن رائے کے اور پنڈت گوپال جی کے اپدیش و بھجن ہوئے ۔ ماسٹر لکشمن داس رام ۴۴۴

اوولٹین سے انواع و اقسام کے کھانے

اوولٹین جو ایک مشہور انرجی و مقوی غذا ہے اور جسے چائے اور قہوہ کی جگہ بے حد مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ عوام اسے صرف معمولی قہوہ ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سے انواع و اقسام کے بے شمار کھانے لذیذ اور خوش ذائقہ بن سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک حسب ذیل ہیں:

دلیہ۔ اگر بچہ دلیہ خوش ہو کر نہ کھائے۔ تو اسے دودھ میں شامل کرنے سے پیشتر اس پر تھوڑا اوولٹین چھڑک دیجئے۔ اور پھر دیکھئے کہ بچہ اُسے کیسی چاہت سے کھاتا ہے ◆

برفی۔ ایک پونڈ لال شکر۔ ۴ اونس مکھن چوتھائی پینٹ پانی۔ اور چار بڑے اور ہموار چمچے اوولٹین کے لیجئے۔ پانی اور شکر کو ملا کر پانچ منٹ تک جوش دیجئے۔ اور کبھی کبھی ہلاتے رہیئے۔ بعد ازاں اس میں مکھن شامل کر دیجئے اور دو تین منٹ تک ہلاتے رہیئے۔ حتیٰ کہ گاڑھا ہونا شروع ہو جائے۔ پھر اس میں اوولٹین شامل کر دیجئے اور آہستہ آہستہ ہلاتے رہیئے اور تھوڑی دیر بعد ایک چکنی رکابی میں اُلٹ دیجئے۔ خشک ہونے پر چاقو سے مربع شکل کی ٹکڑیاں کاٹ لیجئے۔ بڑی لذیذ برفی بن جائے گی ◆

لیسی۔ ایک پیالی میں دو بڑے چمچے ٹھنڈے دودھ کے ڈالیئے اور اس میں دو چائے کے چمچے اوولٹین کے ڈال دیجئے۔ اور اس کو چمچے کے ساتھ ملائیے۔ اس سے اوولٹین اور بھی لذیذ ہو جاتی ہے۔ اور اسے کھانے سے طبیعت اکتاتی نہیں۔ بچے مٹھائیوں سے زیادہ اسے پسند کرتے ہیں ◆

اوولٹین حسب معمولی گرم دودھ یا پانی یا دودھ میں تیار کرو۔ اسے آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہونے دو۔ اور اس میں مناسب خوراک جیکٹ پوڈر شامل کر دو۔ اس سے اس کی لذت حیرت انگیز طور پر بڑھ جائے گی ◆

ملائی کی برف۔ ملائی کی برف پر اوولٹین چھڑک کر استعمال کرو۔ اس سے ایک نہایت ہی لذیذ چیز تیار ہو گی ◆

غرضیکہ اوولٹین کے استعمال کے بے شمار طریقے ہیں۔ اور جس طریق سے اسے استعمال کیا جائے۔ فائدے ہر طرح اُتنے ہی حاصل ہوتے ہیں ◆

سنگھ ۔ حال ہی میں یہاں کا پرچار میں حصہ لیا اور پرچار بڑی کامیابی سے سمپورن ہوا۔ آلت پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پرچارک نے بندو بھلی پرچار کیا۔ (ڈاکٹر ... رام منتری آریہ سماج ترلی ضلع کانگڑہ)

رسالہ ارتنڈ لاہور کا کرشن نمبر

آنند کند بھگوان کرشن چندر جی کے جنم دن کی تقریب پر رسالہ مارتنڈ لاہور کا کرشن نمبر بڑی شان سے شائع ہو گا جو کتابی صورت ۲۰×۳۰ سائز کے کم از کم ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہو گا۔ مارتنڈ کے کرشن نمبر میں سہ رنگی آرٹ پیپر پر نہایت ہی منوہر تصاویر ہوں گی۔ ٹائیٹل رنگین باتصویر ہو گا۔ اس کے علاوہ سیقوی تصاویر بھی ہوں گی۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ اس میں ہندو دھرم کے مشہور ودوان سنیاسی اور ودیش کے بہت سے مہاتماؤں کے مضامین ہوں گے۔ گویا مارتنڈ کا کرشن نمبر ہر لحاظ سے بڑھیا ہو گا۔ ایسے شاندار نمبر کی جیسا کہ ہم نکال رہے ہیں قیمت اگر ایک روپیہ رکھی جائے۔ تو بھی کم ہے مگر بھگوان کرشن کے پریمیوں کے لئے اس کی قیمت صرف چھ آنے کی کاپی رکھی گئی ہے۔ کرشن پریمی سجن اپنی فرمائش بہت جلدی بھیج دیں۔
نیاز مند : رام لال ورما منیجر مارتنڈ اندرون ماغ... نمبر ... لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

سواستھ رکشا

ایلومینیم کے زہریلے اثرات سے بچو

(از ڈاکٹر خان چند دیوجی)

(۱) میرے ایک دوست نے دعوت دی۔ گجرات کے جیل نمبر ۔۔۔ پنجاب۔ دہلی۔ صوبہ سرحد کے تمام پولیٹیکل قیدی تھے۔ ایک روز ڈاکٹر انصاری کی دعوت میں چائے دی گئی۔ بہت سے افسر بھی تھے۔ اور سبھی نے چائے نوش کی۔ جو پیالی مجھے ملی۔ اس کی چائے کا رنگ کچھ میلا سا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید نوکر کی سستی کے باعث پیالی صاف نہیں ہے اس واسطے چائے کا رنگ خراب ہے۔ میں نے پیالی کو بدلنے کا خیال کیا۔ تو ساتھ والی تمام پیالیوں کی چائے کا رنگ بھی ویسا ہی دکھائی دیا۔ پھر اس برتن کو جا کر دیکھا۔ جس میں چائے تیار کی گئی تھی۔ اس میں ساری چائے کا رنگ ویسا ہی نظر آیا۔ میں نے نوکر سے دریافت کیا برتن کو صاف کیوں نہیں کیا۔ اس نے بتایا کہ برتن خوب اچھی طرح سے صابن سے صاف کیا گیا تھا۔ چائے کا ڈبہ دیکھا۔ وہ جیاول کی پیتی کا سیل تھا۔ مجھے شک ہوا کہ کیا باعث رنگ خراب ہے۔ شاید دودھ کا نقص ہو۔ دودھ کو چکھا۔ دودھ ٹھیک تھا اور ذائقہ بھی خراب معلوم ہوا۔ اس پر میں نے چائے تو پی لی۔ مگر مجھے اس کی اصلیت معلوم کرنے کا خیال رہا۔ جب

سب مہمان چلے گئے۔ تو وہاں پر ہی میں نے تمام برتنوں کو صاف کر کے اگر دو پیالی چائے خود اپنے ہاتھ سے تیار کی۔ وہ بھی پہلے جیسی ہی نکلی۔ مگر تیار ہو لینے پر چائے کا رنگ اور ذائقہ ویسا ہی تھا۔ پھر خیال آیا کہ ہو نہ ہو سبب اس نئے برتن کی شرارت ہی ہمارے سواد کو خراب کر رہا ہے۔ اس رات تھی کی دوسری دیگچی میں چائے تیار کی۔ تو معلوم ہوا کہ سب کچھ ایلومینیم دیگچی کی کرامات ہے اس کے بعد میں نے جیل کے اندر تمام پولیٹیکل قیدیوں کی صحت کے متعلق کچھ چھان بین شروع کی۔ اور ساتھ ہی اس دھات کے اثرات جسم انسانی پر کیا ہوتے ہیں۔ اس مضمون کی کتابیں باہر سے منگا کر مطالعہ کرنی شروع کیں۔ تو مجھے پتہ لگا۔ کہ یہ ایک نہایت ہی خطرناک اور زہریلی دھات ہے۔ کہ جس کے اجزاء بہت ہی نامعلوم مقدار میں ہمارے معدہ کے اندر جا کر صحت کو خراب کرتے ہیں امریکہ کے اعلیٰ سائنسدانوں کی کتابیں پڑھیں یونیورسٹی کے فلیڈولن سٹاک اور دیگر ویسٹرن یونیورسٹی کے ماہران علم غذا علم طبیعات کے تجربات کو غور سے پڑھا۔ تو حیران رہ گیا۔ کہ اس دھات کے لگاتار استعمال سے معدہ اور انتڑیوں پر

بہت ہی باریک ذرات جمع ہو کر وہاں پر زخم کر کے سرطان۔ زخم معدہ اور دائمی قبض پیدا کرتے ہیں۔ شیکگو یونیورسٹی امریکہ کے ڈاکٹر داہن کی رائے ہے۔ کہ ایلومینیم دھات کے ذرات جسم انسانی کے واسطے نقصان دہ ہیں" اس دھات کے باریک ذرات ضروری غذا کے ساتھ معدہ میں جا کر جذب ہو جاتے ہیں۔ اور نقصان کرتے ہیں ۔

"مثلاً اگر ایلومینیم کے برتن میں کنوئیں کے پانی کو ابالیں۔ اور پندرہ منٹ کے بعد اتار کر رکھیں تو پانی کا رنگ بدلا ہوا ہوگا۔ اس کو اگر لیبارٹری میں TEST کیا جاوے۔ تو اس پانی کے اندر اس دھات کے باریک اجزا نظر آتے ہیں مگر کنوئیں کے پانی کو پیتل کے برتن میں ابالیں۔ تو رنگ بھی صاف ہوگا اور کیمیاوی طریقہ سے جانچ کرنے پر کوئی اجزا پیتل کے برتن میں ملا ہوا ہرگز نہیں ملیگا ۔

(۲) اگر قہوہ کو ایلومینیم کی چھاننی میں چھانا جاوے۔ اور ایلومینیم کے برتن میں ہی تیار کیا جاوے تو چاندی جتنی مقدار کے ذرات اس میں موجود پائے جاتے ہیں ۔

(۳) اس طرح چائے کو تیار کرنے پر بھی اس کے اجزا ملتے ہیں ۔

(۴) اگر سبزی کو ایلومینیم کے برتن میں پکایا جاوے۔ تو بھی ۲ گھنٹہ تک پکانے کے بعد اگر ان کی کیمیاوی طریقہ سے جانچ کی جاوے تو درجہ آٹھ تک مقدار کے اجزا اس دھات کے ملے پائے جاتے ہیں ۔

(۵) ہرے آموں کو اگر اس دھات کے برتن میں پکا کر کسی کو کھلایا جاوے۔ تو فوراً ہی زہریلا اثر پیدا کر دیتے ہیں ۔

(۶) اگر آلو اس برتن میں تیار کئے جاتے ہیں تو ابالنے کے پیچھے آلوؤں میں سیاہ دھاریاں پڑ جاتی ہیں ۔

(۷) اگر روئی کا ٹکڑا یا کپڑا اس برتن میں رگڑا جاوے۔ تو وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ چاہے آپ برتن کو کتنی ہی بار ہر طرح سے صاف کر چکے ہیں ۔

مذکورہ بالا تجربات سے صاف عیاں ہے کہ ایلومینیم دھات کے استعمال سے اس کے اجزاء ہماری غذا میں شامل ہو جاتے ہیں اور ہمارے جسم کے اندر جا کر ہمارے لہو گوشت۔ پوست اعضاء رئیسہ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ انتڑیوں کی اندرونی جھلی کو خشک کر کے خون کے حزیان کا باعث ہوتے ہیں۔ اور دائمی قبض تو ایک معمولی کرشمہ ہے۔ معدہ کے اندر جا کر سرطان کا باعث ہوتے ہیں۔ امریکہ کی سب سے بڑی کانفرنس کو جنہوں نے سرطان کے باعث اور اسباب کی جانچ پڑتال کی ہے۔ ان کی رائے ہے۔ کہ جب سے امریکہ کے اندر ایلومینیم دھات کا استعمال بطور برتنوں کے رائج ہوا ہے یہ مرض بڑھ گئی ہے ۔

شکاگو یونیورسٹی کے ڈاکٹر ویلز صاحب کی رائے ہے۔ اس دھات کا اثر خون کے ذریعہ جذب ہو کر عورتوں اور مردوں کے اعصاب

345

آجکل ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں!

آجکل اس کی خرابی سے صحت بگڑتی ہے۔ بخار وغیرہ بھی سب اسی کے فساد ہیں۔ ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں۔ تو تمام موسمی تکلیفوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس موسم میں بھی صحت کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہاضمہ کو مکمل صحت میں رکھنے کے لئے

امرت دھارا

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سیپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے ۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاویگی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے ۔

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش بڑھادیں گی۔ صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو ۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ شاستری ۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مخصوصہ پر ہوتا ہے - جس کے باعث عورتوں میں بانجھ پن اور مردوں میں قوت مردمی کی کمی ہو جاتی ہے - ایلومینیم کا دو برس تک متواتر استعمال کرنے کے بعد یہ ممکن ہے - کہ مادہ تولیدگی ہر دو نفاس میں بالکل زائل ہو جاوے ڈاکٹر میکگن صاف لکھتے ہیں - کہ ایلومینیم کے اجزا معدہ اور اعضاء پر اثر کر کے بھوک کو کم کر دیتے ہیں - درد پیدا کرتے ہیں - ہاضمہ خراب کر دیتے ہیں - اور آخر کار معدہ کے اندر زخم بھی پیدا کر دیتے ہیں - انگلینڈ کے ڈاکٹر ڈبلیو مائٹ صاحب کی رائے ہے - کہ ایلومینیم دھات کے باریک اجزا ہماری روٹی میں داخل ہو کر تباہی مچاتے ہیں - کوئی خدا کی پناہ ؛

ہر پڑھے لکھے شہری کا فرض ہے کہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں اس نئی وبا کی روک تھام کے واسطے پورے طور سے کوشش کرے - تاکہ پلیگ اور انفلوئنزا سے بھی زیادہ خطرناک زہر ہمارے اندر سرایت کرنے سے رُک جاوے اور آئندہ کی نسلیں ان کے زہریلے اثرات سے محفوظ ہو جاویں ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا حیدر آباد دکن

ریاست حیدر آباد میں آریہ پرتی ندھی سبھا نظام مورخہ ۴ - اپریل ۱۹۳۱ء سے قائم ہو گئی ہے - جس کے عہدہ داران مندرجہ ذیل منتخب ہوئے ہیں :-

پردھان شری مان پنڈت کیشو راؤ جی وکیل سابق جج ہائیکورٹ - اُپ پردھان شریمان پنڈت شیام لعل جی وکیل اُدگیر - منتری مہاشہ چند و لعل جی - اُپ منتری پنڈت راج رتن آچاریہ جی - خزانچی پنڈت نرائن راؤ جی وِدیا النکار بیرسٹر - لائبریرین مہاشہ دتاتریہ پرشاد جی - وکیل ہائیکورٹ گلبرگہ (منتری) ؛

آریہ سماج چیچاوطنی کا جنرل ڈیپوٹیشن

آریہ سماج چیچاوطنی میں روزانہ ست سنگ اور ساپتاہک ست سنگ ہمیشہ نیم انوسار ہوتے ہیں - پرنتو بڑے افسوس کا مقام ہے - کہ اثر سرکاری تھا سبھا سد روزانہ تو ایک طرف رہا سپتاہک ست سنگ میں ادھک سے ادھک سات سے اوپر کوئی شامل نہیں ہوتا - اس سرد مہری کو دور کرتے ہوئے انترنگ سبھا نے اپنی بیٹھک تھی ۲۴ ساون پرستاؤ نمبر ۳ میں نشچے کیا - کہ یکم بھادوں کو ایک اپیل دوارا سارے سبھا سدوں کو آریہ سماج مندر میں بلا کر ہر ایک سے پرتھک پرتھک بیان لئے جاویں - کہ آپ کے نت پرتی جیون کا کیا پروگرام ہے - پس ۳۲ ساون رات کے ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ایک جنرل سبھا ہوئی - ۲۸ سبھا سدوں سے ۱۳ اُپستھت تھے - سب سے پہلے منتری نے آریہ سماج اور رشی دیانند کے مشن کا واسطہ دے کر سبھا سدوں سے پرارتھنا کی - کہ انہیں اس سستی اور بہانہ سازی کو تیاگ کر اپنے جیون میں پریورتن کرنا چاہئے - اور کہا - کہ آریہ سماج اور رشی کا مشن آپ سے علیحدہ علیحدہ جواب طلب کرتا ہے - آپ سبھا پتی کے سنمکھ سچ سچ بیان دیں - پردھان جی ناسازی طبیعت کا بہانہ بنا کر سبھا میں نہ آئے ماسٹر لکھمی داس جی کو سبھا پتی بنایا گیا - سبھا پتی کے بنائے پروگرام انوسار سبھا پتی نے ہر ایک سبھا سد سے ۱۳ پرشن کئے مثلاً سندھیا دو کال کرتے ہیں ؟ یگیوپویت رکھتے ہیں ؟ دس نیم یاد ہیں ؟ ست سنگ میں شامل ہوتے ہیں ؟ آریہ بھاشا جانتے ہیں ؟ ستیارتھ ؛

آخر میں ہر ایک نے ٹھیک ٹھیک بیان دیا - نت نیم نہ کرنے والوں پر جرح ہوئی - اور ان کی ترٹیاں دور کرنے کے لئے اُپدیش دیا گیا -

اخیر میں پنڈت گینداراما جی نے یگیوپویت پر روشنی ڈالی - سینز پنڈت جی سے نعرہ لگایا گیا - کہ دو جن کو سندھیا نہ آوے بھاشا نہیں آتی - ان کے گھر جا کر انہیں سکھایا جاوے یہ بھی نشچے ہوا - کہ اس پرکار کی سبھا ہر ماس کی پورنماشی کو ہوا کرے ؛

شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سمایت ہوئی (برکت رام آریہ منتری آریہ سماج چیچاوطنی) ؛

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

رجسٹرڈ

کھانسی کو دُور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے
قیمت ۴ تولہ ۸/ ۲۰ تولہ عہ

بڈھے، جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے
قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ - دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں :-

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل ؛
راولپنڈی - سرداری لال برادرس - کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
سری نگر - ایس جی مین لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
کشمیر - راکو سیلز نیشنل ویدشاستری - شری گوند آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ - بکھرام سنگھ پنساری بازار

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ
سٹار ٹریڈ مارک

پچاس سال کی مشہور ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

ملیریا کا دشمن

جوڑی تاپ (REGD)

جوڑی بخار و طحال کی دوا

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں ؛
اسکی چار پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا (جوڑی بخار) کا آنا بند ہو جاتا ہے - خون کو متغیر کرنے کی خرابیوں کو دفع کرتی ہے اس کے استعمال سے اکثر چوتھیہ بخار آرام ہوتا ہے اور طحال بھی ہوتی ہے - قیمت کلاں شیشی پندرہ آنہ ۱۵/ ڈاک محصول علاوہ
خورد " نو آنہ ۹/ " چھ آنہ

حالت
دوا کھانے کے پہلے

حالت
دوا کھانے کے بعد

رنگ - رنگ

داد کا مرہم خواہ کہنہ کیسی ہی داد خارش کیوں نہ ہو اس کے لئے تیر بہدف ہے - قیمت فی ڈبیہ چار آنہ - ڈاک محصول چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۲ نمونہ کی ڈبیہ دو آنہ ۲/

نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے اس وجہ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں

ڈابر برائے ملیریا بخار کی گولی (REGD) ہڈی میں سمائے بخار کو نکالتی ہے

نوٹ - ہماری دوائیں ہندوستان میں ہر دوا فروش کے ہاں فروخت ہوتی ہیں

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ
ایجنٹ :- منیجر پرکاش اخبار - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
ٹیلیفون نمبر ۱۳۳
P[illegible]SH प्रकाश लाहौर LAHORE
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
نمبر ۳۴ جلد ۲۷
SUNDAY 6 SEP 1931 بکرمی سمت ۱۹۸۸ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۷

وید امرت

نیتا کون ہو؟

नाम नाम्ना जोहवीति सूर्यात्पुरोषसः। यदजः प्रथमं संबभूव स ह तत्स्व
राज्यमियाय यस्मान्नान्यत्परमस्ति भूतम्॥ अथर्व १०।७।३१॥

جو سوریہ اُدے سے پہلے اور اوشا کال سے بھی پُورو ایشور کا نام اپنی وانی سے لیتا ہے - اس کا کیرتن کرتا ہے - اور جو سوتم پہلے آتم شُدھ بنتا ہے - وہ پھل کرنیوالا ایشور بھگت ہی اس سوراجیہ کو پراپت کرتا ہے - جس سے دوسرا کوئی سریشٹھ شاسن نہیں ہے ॥

کسی بھی پربوجن سدھی کے لیے ایک نیتا کی ضرورت ہے - پھل کی آشا سکتا ہے - ایکی ٹیشن بنا نیتا کے نہیں ہو سکتی - نیتا کس طرح کا ہونا چاہیے - اس وید منتر میں اس رشتہ پر پرکاش ڈالا گیا ہے - وید نے بتایا - کہ نیتا کو سوریہ اُدے سے ہی نہیں - اوشا کال سے بھی پہلے برہم مہورت میں اُٹھنا چاہیے - ایشور پرماتما کا نام لینا اور اس کا بھجن کرنا چاہیے - اور جہاں اس کے گنوں کا چنتن کرکے انہیں اپنے اندر دھارن کرنیکا یتن کرنا چاہیے - اور دوسروں کو آتم بنانے سے پہلے خود اپنے آپ کو اُتم بنانا چاہیے - ایسا جو ایشور بھگت ہے - وید کا کتھن ہے - کہ وہی ایجی ٹیشن میں کامیاب ہوتا ہے ॥

اس وید منتر کے اُپدیش کو دیکھا جائے - تو معلوم ہوگا - کہ لیڈری کتنی کٹھن ہے - پر متواد سمجھا گیا ہے - گرے سے گرے چلن کے لوگ لیڈری کے اُچیہ آسن پر جا براجمان ہوتے ہیں - اور آشا رکھتے ہیں - کہ جنتا اُن کی انویائی بنے گی - پرنتو یہ پراکرتک نیموں کے درُدھ ہے - اگیانی لوگ ان کی لیڈری کے جال میں پھنس جائیں گیانی اور ودوان ان پر لعنت ہی بھیجیں گے ॥ وہ اپنے چلوے ماندے میں کامیاب ہو جائیں - پرنتو جو اُدیش وہ دکھانے کے لیے سنکھر رکھتے ہیں - اس میں کامیاب سپھل نہیں ہو سکیں گے ॥

ادھر اُدھر بھارت کے راج نیتک نیتا تو کیا جب تک راشٹریہ مہاسبھا کی باگ ڈور چند لیڈروں کے ہاتھ میں تھی - راشٹریہ مہاسبھا چند انگریزی پڑھے لکھوں تک محدود رہی - لیکن جب اس کا نیتر تو مہاتما گاندھی سے ایشور بھگت کے ہاتھ میں آ گیا - کانگرس نیتا کی کانگرس ہے - اور وہ اس کے لیے اپنا سروسو قربان کرنے کو تیار ہے - کیا کانگرس میں مہاتما گاندھی سے پہلے ودوان اور پردکتا نہیں تھے - تھے - اُن سے بھی بڑھکر تھے - پرنتو تپ تیاگ اور ایشور بھگتی کا جو مہاتما گاندھی کے جیون میں سمادیش ہے - اس کا اُن کے جیونوں میں ابھاو تھا ॥

یہ تو ہے راج نیتک نیتر تو - دھارمک نیتر تو میں رشی دیانند درمیان کال کی جیتی جاگتی مثال ہیں - رشی دیانند نے دھارمک لیڈری کا معیار ہی بدل دیا - اور انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مہاتما گاندھی نے راج نیتک لیڈری کا معیار بدلا - رشی دیانند سے پہلے دھارمک نیتا گورو کہلاتے تھے - گورو بڑی مہاپدوی ہے - اور جتنی مہان ہے - اتنی ہی مہان اُس کی ذمہ داریاں ہیں - پرنتو وہ لوگ اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھتے ہوئے چرترہین جیون ویتیت کرتے تھے - کھانا پینا اور بھوگ کرنا اُن کے جیون کا اُدیش بن چکا تھا - انویائیوں کا کام تھا - اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی اُن کی بھینٹ کرنا اور انکا کام تھا - اس بھینٹ سے عیش وعشرت کے تمام سادھنوں کا اُپبھوگ کرنا - پھل کیا ہوا بھارت دھارمک اوستھا میں سرد تھا شتھل ہو گیا - جو بھارت کبھی سمستہ سنسار بھر کا گورو تھا - وہ اپنے سنتش ویشوں کی درشٹی میں پشو دیکھا جانے لگا - یہ سب کیوں ہوا؟ اس لیے کہ نیتا وں کا آچار بگڑ گیا تھا - سوراجیہ اپنے آپ کا ہو یا جاتی کا - اس کی پراپتی کے لیے ایشور بھگت - اور سریشٹھ نیتا چاہیئیں ॥

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

۸۹۵ وروں کی ضرورت!

آریہ اناتھ آلیہ باتوری یو پی سے نرلی کی چند قابل شادی تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لئے ایسے وروں کی ضرورت ہے۔ جو کنوارے ہوں۔ اور اُن کی آیو ۲۵ اور ۳۰ سال کے درمیان ہو۔ برسر روزگار ہوں۔ اور ذات پات کا کوئی خیال نہ رکھتے ہوں۔

بالمکند آہوجہ آنریری منتری

۸۸۶ پربھو پریم اور سداچار سمبندھی پستکیں

اشٹانگ یوگ پرکاش اُردو ایک روپیہ ۔ یم نیم آسن ۲ انعام دھیرج یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگ اُردو ۸ ۔ اپنشدوں پر وچار اُردو ۔ ایشور ملاپ اُردو ۔ برہم چاری اُردو ۔ چار ورن اُردو ۔ انگور پچہ سورگ کی سیڑھی اُردو ۔ آریہ جیون اُردو ۔ نکی پراستیہ گیان اُردو ۔ برہمچریہ (سنگت) اُردو ۔ ستیہ برلی تھا شنکر کشما چند اُردو ۔ تھوڑی رشی کی کتھا اُردو ۔ برہم شکتی ہندی ۔ سورگ کی پرابھی ہندی ۔ ویدک پرارتھنا ہندی ۔

ملنے کا پتہ

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

۸۹۷ ضرورت!

گورو کل کورو کشیتر کے لئے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو گریجوایٹ ہو۔ گوروکل شکشا پرنالی کے پریمی۔ گوروکل کی ترقی کرنے میں پرشاد اور تجربہ کار ہوں۔ تنخواہ ستر روپے ماہوار تک حسب لیاقت۔ درخواست سرٹیفکیٹ بنام

مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کورو کشیتر ضلع کرنال

آنی چاہئے۔ سپرٹ تیکھی ضرورت ہے۔

۸۸۸ کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت

یو۔پی۔ سی۔ پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان لڑکوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آل انڈیا ہندو جنتا کے دو ہزار آشرموں میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرنے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔

بابو بھوانی پرشاد مینیجر شادی دفتر موڑ ہنومان نئی سڑک۔ کانپور

کون ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا؟ فوراً اثر دکھلانے والی ۳۰ سال کی آزمودہ ادویات

بال سُدھا

بچوں کو طاقتور خوب صورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ڈاک ۹ آنہ

دراکشا سو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والی۔ تیز بھوک لگانے والی۔ کمزوری کھانسی اور بدہضمی کو دور کرتا ہے قیمت بڑی بوتل دو روپے چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے وہ کے تعلق دوا خریدیئے منگانے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

YOUR EYE

آنکھوں کیا کریں۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف علاج ہے۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ منت

سپیشل فارمیسی لاہور

ضروریات کے اشتہارات کے لئے

پرکاش بہترین ذریعہ ہے۔ بلا تامل اس میں اشتہار دے کر آزمائش کریں۔ نتیجہ سو فیصدی آپ کے حق میں اور فائدہ بخش ہوگا (مینیجر)

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ!

کئی بھگوے رنگ والے تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے اُن سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور ان کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اُڑاتے ہیں۔ پر اتہ ہوتے ہی اُن کو کوچوں میں لے جاتے ہیں اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھ ان لوگوں سے بچائیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹیں۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائیں۔ اور جو اناتھ اُن کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دیا نند راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اُوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ دیر پرکاش ہیں۔ ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر وہ کہ ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اُردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہر ماہ ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان بھیجا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ بھیجا کرتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑے ہونے سے نہیں لئے جا سکتے لے لیا جائے اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرا نند شرما

سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دیانند راوی روڈ۔ لاہور

بیماری کی جڑ گھبراہٹ اور بد ہضمی سے پیدا ہوتی ہے لیکن

سگندھت دُھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو شک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں انہیں اشیا کو استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں ہر دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی اور پراچین ویدک ریشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف اسپیشلٹیاں ہیں۔ اور مال ہمیشہ سٹاک میں تازہ موجود رہتا ہے

امرت دھارا ۔ آتشک تکڑ گولیاں ۔ سپاری پاک ۔ ڈونگرے کا بال امرت ۔ آہار کشن یا جوہر ہاضم ۔ آنند پاک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیز بستر بند۔ ہون کنڈ ادرت۔ ہمد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ

مینیجر لکشمی رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سیوا ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

سماچار جگت

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی گولڈن جوبلی سیکشن

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی گولڈن جوبلی سیکشن کا دارشنک اُتسو ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۱ء کو آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا سالانہ اُتسو ہونا قرار پایا ہے۔ (لال چند پردھان)

آریہ سماج جگادھری کا جلسہ

آریہ سماج جگادھری کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۳۰-۳۱ اکتوبر کی بجائے ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر مقرر کی گئی ہیں۔ (منتری آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ)

آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ

۲۵-۲۶-۲۷ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ سب اپدیشک اور بھجنیک پدھار کر شوبھا بڑھائیں گے۔ پنڈت رام چندر دہلوی کے آنے کی بھی پوری آشا ہے۔ (پرمانند منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ

۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ شری سوامی مہرانند جی مہاراج کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ جلسہ پر پہنچ کر اپنے درشنوں سے دھرم پریمیوں کو کرتارتھ کریں۔
(راجپال منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

(۱) پنڈت رام پیارا جی کے ستمبر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ۲ روپیہ آریہ سماج کو دان ہوا۔ آپ ہدایت رہتا۔

(۲) شریمان ۔۔۔ تے صاحب دیوی دیال جی کی ماتا کا مرتک سنسکار پہلے دن سے لے کر تیرھویں دن تک ویدک ریتی سے ہوا۔ مرا آسے صاحب رراتن کے دونوں بھائیوں نے ۳۵۰ روپیے مختلف فنڈوں میں دان کیا۔ جس میں ۱۰۱ روپے فنڈ آریہ سماج بھیرہ میں منظور ہوئے ہیں۔
(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج لودہیانہ کے سماچار

(۱) ۲۸ اگست کو پیارے کمال شانتی اُتسو بندھن بندھی سماج میں اُتسو منایا گیا۔ یگیہ رچایا۔ اور سماسروں نے یگیوپویت بدلے۔ پنڈت ستیہ دیو جی کا ویکھیان ہوا۔

(۲) ۳۰ اگست کو رات پنڈت ستیہ دیو جی اپدیشک سبھا کی سفید چادر پر کافی کتھا رنگ برنگی کی گئی ہے۔ جس کے بعد منشی ماسٹر رام لعل جی نے میجک لالٹین کے ذریعہ روشنی دکھائی۔

کے چہروں پر دکھائی دیا۔ اس وقت حاضری کافی تھی۔ (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لودھیانہ)

جنڈیالہ سماج میں شراونی پرب

جنڈیالہ گورو آریہ سماج نے رکشا بندھن کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا۔ پرانہ چار بجے سنکیرتن کیا۔ پھر آریہ سماج مندر میں یگیوپویت تبدیل کئے گئے۔ اور ان کے بعد چھوٹے لڑکے لڑکیوں سے سندھیا گایتری منتر سن کر انعام تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد تیر کے قریب استری اور پرشوں نے پرتگیا لی۔
(منتری آریہ سماج جنڈیالہ گورو)

جموں میں شراونی پرب

پنڈت بدھ رام جی شاستری نے تہوار کی پوتری پر وضاحت سے ویاکھیان دیا۔ اور حاضرین کی توجہ جادو آنند کی طرف آکرشت کی۔ کل ۲۴ روپیہ دان ملا۔ جو پنڈت دینا ناتھ جی کو جو آریہ سماج کا حساب پڑتال کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے دے دیا گیا۔ یگیوپویت بدلنے والوں اور نئے دھارن کرنے والوں کی تعداد ۳۸ تھی۔
(ٹھاکر داس منتری)

گوروکل کانگڑی پنجاب پرانتیہ ودیالنکار کانفرنس

برادری کی جائیں کو معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ پنجاب صوبے کی ایک بہی کانفرنس تاریخ ۲۶-۲۷ ستمبر ۱۹۳۱ء کو گوروکل کانگڑی چھاؤنی میں ہوگی۔ سبھاپتی کا آسن شریمان ۔۔۔ صاحب لالہ لگا رام جی پردھان آشرم سبھا گرہن کریں گے۔ دیش اور جاتی کے بڑے بڑے نیتا اپدیشک اور بھجنیک بھی ودیارتھیوں کے پدھارنے کی ضرورت ہے۔ تین وشیوں پر وچار ہوگا:

(۱) اپنے ادھیکاروں کی رکشا۔
(۲) اپنے چھپے ہوئے ادھیکاروں کا پراپت کرنا۔
(۳) جاتی کے بچوں کی شکشا کے لئے سادھن جٹانے پر وچار۔

(۴) جاتی کے بچوں کے لئے مفت شکشا دلانے کا اپائے سوچنا۔

(۵) جنتا کے منڈلوں کا سودیشی پرچار پر یوگ کرنے پر وچار۔

(۶) پولیس و فوج میں جاتی کے یوگیہ ویکتیوں کی بھرتی کو بڑھانے کے سادھن سوچنا۔

(۷) اپنی آرتھک اوستھا پر وچار کرنا۔

(۸) جاتی کے لئے دستکاری سکول کھولنے کھلوانے پر وچار۔

(۹) بیکاری ہٹانے کے لئے اپائے سوچنا۔

(۱۰) سول سروس میں جاتی کے یوگیہ ویکتیوں کا بھرتی کرانا۔

اتیادی آوشیک باتوں پر گمبھیرتا کے ساتھ وچار کیا جائے گا۔ اور ایسے سادھن سوچے جائیں گے جن سے جاتی کی اُنتی ہو اور جاتی کا نام روشن ہو۔ اس لئے آپ سب بھائیوں سے ہماری کر جوڑ نمستے کے ساتھ پرارتھنا ہے کہ اس کانفرنس کو سپھل بنانے کے لئے آپ تن من دھن سے اس کی سہائتا کریں۔ ہم ہیں آپ کے
(مختلف مقامات کے ودوانوں کے چودھری)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج لائلپور کی ۔۔۔ ویدی کی یہ ودوان سبھا ۔۔۔ شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور اس صدمہ میں منتری رام دتہ سے سہانبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔

(۲) پنڈت دیوانند اپدیشک ودیالیہ لاہور سے آئے ہوئے ہیں۔ ہر روز ہر ایک دکان پر جا کر پرچار کرتے ہیں۔ اور ہفتہ واری میٹنگ میں خوب رونق ہوتی ہے۔
(رگھو پرشاد پردھان آریہ سماج لائلپور)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

(۱) پرویش سنسکار۔ شریمان مہاشہ بندری ناتھ جی سابق پنڈت خزانچی یوگنڈا ریلوے کے نئے تعمیر شدہ مکان آنند بھون کا پرویش سنسکار ۲۶ جولائی کو بڑے سمارہ کے ساتھ آریہ سماج ہذا کی ادھیکشتا میں کیا گیا تھا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی نے ایک سو پچاس شلنگ کا دان سماج کو اور ایک سو پچاس شلنگ کا پبلک کاموں کے لئے دیا۔

(۲) یگیوپویت سنسکار۔ اسی اوسر پر مہاشہ بندری ناتھ جی کے سپتر "روپ لال" کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔

(۳) شردھانند برہمچاری آشرم نیروبی کا دوسرا جلسہ آریہ سماج نیروبی کے اٹھائیسویں سالانہ جلسہ کے ساتھ یکم اگست کو اس کے اپنے احاطہ میں منایا گیا۔

(۴) اٹھائیسواں سالانہ جلسہ آریہ سماج نیروبی ۲ اور ۳ اگست بروز اتوار و سوموار کو آریہ سماج مندر نیروبی میں بڑی شان اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر سماپت ہوا۔

(۵) جات کرم سنسکار۔ شریمان مہاشہ کرشن دیو کپل بی اے کے نوجات بالک کا جات کرم سنسکار ۔۔۔ اگست کو آریہ سماج ہذا نے کرایا۔ ۱۱ شلنگ دان ملا۔

(۶) آریہ سماج نکورو کے مندر کی آدھار شلا کا اُتسو ۹ اگست کو شریمان پنڈت ستیہ پال سہائک انکار کے ہاتھوں سے کرایا گیا۔ یہ مسرت ہے جن سو سے کاروں میں آریہ سماج نیروبی کی طرف سے سنسکار کی شوبھا بڑھانے کے لئے گئے تھے۔ آشا ہے کہ اب جلدی ہی یہ مندر پایۂ تکمیل کو پہنچ کر دھرم پرچار کے لئے ایک اچھا استھان بن جائے گا۔ نکورو ایک اچھی آب و ہوا والی سندر جگہ ہے۔ اور آب و ہوا کے لئے بڑی اچھی جگہ ہے۔

(۷) ڈاکٹر امرناتھ جی کی پتری نرملا کا دیہانت ۱۷ اگست کو ہو گیا۔ شوک! مہا شوک!

ساردا آشرم۔ شریمان ماسٹر آریہ منی بی اے ایم اے سیکنڈ ماسٹر آریہ بستھری پاٹھ شالہ آریہ سماج نیروبی کی جدت طبع کا نتیجہ یہ نیا نام ہے۔

ہسٹیریا کا مکمل علاج

یہ مرض ایسی نامراد ہے۔ کہ اس کے دورہ کا کوئی وقت مقرر نہیں جب جب بھی یکایک غالب ہو جاتا ہے اور لوگ سب دیکھ کر حیران ہوتے ہیں ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس دوڑتے ہیں کئی طرح کی ٹھنڈی اور گرم دوائیوں کے دینے سے کچھ شانتی ہوتی ہے مگر پہلے طریق سے مرض دور نہیں ہوتا۔ ہمیشہ کے لئے ایک وقت مقررہ پر ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس مرض کا مکمل علاج کرانا چاہتے ہیں۔ اگر کبھی دورہ نہ ہو تو علاج وید کویراج پنڈت گنگا دت صاحب کا علاج کرائیں۔ جو اس مرض کا علاج کرنے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اور بہت عرصہ سے اسی شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ المشتہر

منیجر شری بھارت آیورویدک اوشدھالیہ ہسپتال منڈی لاہور

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال ہر ماں باپ کو ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور خوشحالی کا دارومدار ہے اس لئے کمزوری اور خطرناک بیماری سے دور رکھنا ضروری ہے بچوں کو تندرست اور خوبصورت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی ضامن ہے۔ لذیذ خوش ذائقہ اور ہر استعمال سے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

کہ پچھلے دو ماہ سے باقاعدہ طور پر ساردا اُتسو کے نام سے آریا سمیلت سمیلن آریہ استری سماج بھگتی سماج اور آریہ پرتینیدھی سبھا کا ہوتا ہے۔ جہاں پر آریہ پریوار و گجی استریاں اور گجراتی جینیوں کی استریاں شامل ہو کر بڑے سمارہ کے ساتھ سماجک سدھار سماج سدھار دشیوں پر اندولن کرتی ہے۔ اور اتسو دن بدن بارونق بن رہا ہے۔ آشا ہے۔ کہ اس طرح پر استریوں کے اندر آریہ سماج کی گوڑھ باتیں گھر کر جاویں گی۔ اور رشی کا مشن استری جاتی تک پہنچ سکیگا۔ (پربھو دیال آریہ)

آریہ سماج ٹانڈیانوالہ کے سماچار

۱۔ اگست کو گوروکل برالسی کے پنڈت ہری دت شرما بحیثیت ودھنردھر برہمچاری بجے پرکاش جی پدھارے۔ ۱۰ سے ۲۰ اگست تک آریہ سماج مندر میں پنڈت جی کے نہایت ہی پر بھاؤ شالی بھجن و اپدیش ہوئے۔ اور برہمچاری نے تیر اندازی کے کرتب دکھائے۔

۲۲ اگست کو کتھاؤں اور بھجنوں کے بعد شانتی سروپ منتری آریہ سماج ٹانڈیانوالہ نے گوروکل برالسی کے لئے اپیل کی۔ جس پر ۱۱۶ روپے ۱۲ ار وصول ہوئے۔ جو کہ پنڈت ہری دت شرما کو دیئے گئے۔ (شانتی سروپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج بھوانی کا چناؤ

پردھان لالہ گنگا رام جی۔ اپ پردھان لالہ ہیر سنگھ جی منتری لالہ رگھناتھ سہائے جی۔ پرچار ادھیکش لالہ ہرمان پرشاد جی۔ پستکادھیکش لالہ جگل کشور جی۔ کوشادھیکش ماسٹر دیوا رام۔

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

اس سماج کے ہفتہ واری اجلاس اگست ماس کے آرمبھ سے نیم پورک ہو رہے ہیں۔ چند ایک آریہ بھائی بڑے شوق سے کاریہ کر رہے ہیں۔ آشا ہے جلسوں کی حاضری بڑھ جائے گی۔ اور سب کام نیم پورک ہونے لگیگا۔ اس سماج نے شرادنی اپاکرم اُتسو ۱ بڑا آنند پورن شکر وار پرات کال ۶ سے ۸ بجے تک ہون کا نیز بھگت کے تالاب پر بڑے اُتساہ سے منایا۔ پہلے پروہت جی نے ہون کرایا۔ پھر بھجن گائے گئے۔ یگیوپویت دھارن کے بعد ماسٹر گرد ہاری لال بی اے نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس سے اس اُتسو کا مہتو سب پر ظاہر ہو گیا۔ آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد کاروائی سماپت ہوئی۔ بہت سے بھائیوں نے یگیوپویت تبدیل کئے۔ (گردھاری لال آریہ)

آریہ سماج دولت نگر میں جاگرتی

دولت نگر

آریہ سماج کا کام کچھ عرصہ سے سست ہو گیا تھا۔ اب از سر نو باقاعدہ کام شروع کیا گیا ہے۔ قریباً چالیس ممبر درج رجسٹر ہو گئے ہیں۔ پنڈت ایودھیا پرشاد جی پردھان۔ لالہ سندر داس جی ٹھیکہ دار بھٹہ اپ پردھان۔ لالہ کاشی رام جی بنکر منتری۔ خزانچی لالہ لکھمی داس اپ منتری۔ لالہ کاشی رام ٹھیکہ دار لکڑی لائبریرین بنائے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ لالہ نراین داس ڈاکٹر ہربنس لال انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ سماج مندر کی عمارت پہلے ہی بہت اچھی ہے۔ اب اس کے سدھار کی طرف اور توجہ دی جا رہی ہے۔ لگہ باسیوں میں دھرم کے بارے میں بہت لگن ہے۔ ممبر اور سبھاسد دن بدن بڑھتے جاتے ہیں گے سبھا سے اپدیشک اس وقت جلدی اور آئندہ متواتر آنے چاہئیں۔

سماج مندر میں ہی سب سجن اشنان کر کے دو وقت سندھیا پرارتھنا کرتے ہیں۔ بھجن ہوتے ہیں۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔

ہفتہ وار ست سنگ میں بڑی رونق ہوتی ہے۔ باقاعدہ ہون وغیرہ ہوتا ہے۔ پتری پاٹھشالہ بھی کھولی گئی ہے۔ قریباً ساٹھ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ایک قابل ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ (لکھمی داس اپ منتری آریہ سماج دولت نگر گجرات)

گلبرگہ میں آریہ سماج قائم ہو گیا

پرماتما کی کرپا سے گلبرگہ (نظام سٹیٹ) میں آریہ سماج کی استھاپنا شرادنی کے دن ہو گئی۔ جس کے عارضی طور پر منتری داد میکاری نرسا چت ہوئے ہیں۔ سبھاسدوں کی تعداد ۱۵ ہو گئی ہے کسی دوسرے جلسہ میں مستقل چناؤ کیا جائیگا (منتری سماج)

آریہ سماج بڈلاڈہ منڈی میں پرچار

۲۰ اگست کو پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک مہاودیالیہ لاہور پدھارے۔ آریہ سبھاسدوں نے سٹیشن پر سواگت کیا۔ اور سوامی جی کے گلے میں پھولوں کی مالا ڈالی۔ رات کو سماج مندر میں شری سوامی جی مہاراج کا پرشار تعداد پر آتی اُتم ویاکھیان ہوا۔ جس کا اثر جنتا پر خاص پڑا۔ رات کو سوامی جی گوروکل بھینسوال چلے گئے۔

(۲) ۲۷ اگست سے دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے برہمچاری پنڈت رام لال جی اور شردھا رام جی پدھارے ہوئے ہیں جو کہ آریہ سجنوں کو سندھیا وغیرہ سکھلاتے ہیں اور رات کو پرچار کرتے ہیں۔ (لکشمن لال گپتا۔ منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی)

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے سماچار

(۱) ساپتاہک ست سنگ نیم پورک ہوتے ہیں۔ شری سوامی مسگانند جی نے میرپور پدھار کر چند دن نواس کیا ان کے تین ویاکھیان دیریوں کے اندر اور تین ویاکھیان آریہ سماج مندر میں پرشوں کے اندر ہوئے ہیں۔ اور پہلے انکی سیوا میں بھینٹ کئے گئے۔

(۲) سوامی انتانند جی نے ۲۰ یوم میرپور میں نواس کیا۔ آپ پراتہ سماج مندر میں ویدک کتھا ودھ منتر کرتے رہے۔ کتھا کے علاوہ ان کے زکری کے توہار پر اور سایناہک ست سنگ اور دوسرے موقعوں پر ویاکھیان ہوئے۔ ۲۵ روپیہ گوروکل سکندرآباد کے لئے ان کی اپیل پر جمع ہوئے۔

(۳) پراتہ کال روزانہ ہون اور ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں ہون اور اندھا کے بعد سماجک سوالات پر بات چیت

بہت ہوتی ہے۔

(۴) آریہ پتری پاٹھشالہ کی عمارت قریباً ختم ہو چکی ہے۔ اب ۲۱ بھادوں کی تعطیلات کے بعد پاٹھشالہ میں پڑھائی شروع ہو جاوے گی۔ اس دفعہ سکنڈ ادھیاپکا نے ہائی پروفیشنسی اور تھرڈ ادھیاپکا نے پرائمری کا امتحان دیا۔ تھرڈ ادھیاپکا پاس ہو گئی ہے۔ اور سکنڈ ادھیاپکا کمپارٹمنٹ میں آئی ہے۔

(۵) لالہ رام بھیجا شاہ جی جو کہ میرپور کے بہت بڑے دانی اور بھدر پرش ہیں چند دنوں سے سخت بیمار رہیں۔ انہوں نے آریہ پتری پاٹھشالہ کی دوسری منزل میں ایک کمرہ استری سماج کے لئے بنانے کی آگیا دی ہے۔ جس کا کل خرچ وہ برداشت کریں گے پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کو بہت جلد آرام بخشیں۔ تاکہ صحت یاب ہو کر آریہ سماج کی اس سے بھی زیادہ سیوا کر سکیں۔ (کرم چند تسیل منتری آریہ سماج میرپور)

شستعمدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹیڈ

ستعمدہ ۱۸۹۲ء

پچاس سال کی آزمائی ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

مرض کا گھر کھانسی

(REGD) "کف۔ کف" (کف کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)

پیتے ہی کھانسی کو دبا دیتی اور کف کو پتلا کرتی ہے

کھانسی نہایت ہی خوفناک مرض ہے۔ اسے کبھی خفیف نہ سمجھیں "کف۔ کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے۔ کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو رات کے وقت آرام کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے قیمت کلاں شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱/۶ ڈاک محصول نو آنہ ۹/ خورد شیشی بارہ آنہ ڈاک محصول چھ آنہ

(REGD) ہیلک مرہم	ہیلک صابن (REGD)
رکھنے سے جلے۔ چوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ۔ زخم، سوزش درد سیلان خون۔ آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے۔ فٹ بال۔ کرکٹ، جمناسٹک کسرت وغیرہ کے کھلاڑیوں اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو اسے ہمیشہ پاس رکھنا چاہیے۔ اس میں چربی وغیرہ ناپاک چیز نہیں ہے۔ قیمت فی ڈبی دس آنہ ۱۰/ ڈاک محصول تین ڈبی تک چھ آنہ ۶/ نمونہ کی ڈبی صرف دو آنہ ۲/	(ودا آلیز خوشبودار) آپ عمدہ سے عمدہ ولایتی صابن کے بجائے روزانہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اور خارش خسرہ پھنسی مہاسہ۔ برین اور جلدی خشکی وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷/ ڈاک محصول چھ آنہ ۶/ نمونہ صرف دو آنہ

نوٹ۔ ہماری دوائیں ہر مقام میں دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں بغرض کفایت ڈاک محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ:- مینیجر پیسہ اخبار - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۲۱ بھادوں سمت ۱۹۸۸

نہتا کرشن

مہابھارت کے مہا یدھ میں بھارت نے اسلحہ سے بھرے شستروں کا جو درشیہ دنیا کے سامنے رکھا۔ اس کے بعد وہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ مغرب ابھی ایجادوں پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے لیکن یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ بعض پہلوؤں میں وہ بھارت کی عظمت کے آخری زمانہ مہابھارت کی ایجادوں تک ابھی نہیں پہنچا۔ بھارت کی دسترد دیا کا ہی کمال تھا کہ بازوں کی انتہا پر پڑے بھیشم پتامہ کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ارجن اپنے گرانڈیل بھتش سے ایسا تیر چھوڑتا ہے۔ جو دھرتی کی چھاتی کو چیرتا ہوا پانی کی سطح تک جا پہنچتا ہے کہ ایک فوارہ چلا دیتا ہے۔ جس کے پانی سے بھیشم اپنی پیاس بجھاتا ہے۔

کورکشیتر کے میدان جنگ میں افواج و اقسام کے انہیں اسلحہ جات کی مارکاٹ کے درمیان ایک شخص بے ہتھیار تھا۔ لیکن جنگ کی جان ہے۔ وہ ہے کرشن۔

کہتے ہیں۔ عدم تشدد مہا سدھانت مہاتما گاندھی کی ایجاد ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایک بھولے ہوئے سدھانت کو از سر نو حیات کرنا ایجاد کے برابر ہے۔ لیکن مہابھارت سنا دو یا دھی کرشن کے عدم تشدد کا مہاتما گاندھی کے عدم تشدد سے اونچا درجہ ماننے پر مجبور ہے۔ کرشن ہی تھا۔ کہ چاروں طرف تباہی مچ رہی تھی۔ نہ معلوم کس وقت کوئی شست تاک ہوا تیر آئے اور تمیا آتی سے باہر ہو جائے۔ لیکن کرشن نے کرانگی نہ اٹھانے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس پر سختی سے قائم ہے۔ پھر کرشن کا یہ عدم تشدد کنارہ جیتنی نہیں۔ بہت شکتی شالی اور نہایت قیمتی ہے اتنی قیمتی کہ ارجن نے اسے کرشن کے راج کی ساری افواج اور خزانہ کے بدلے خرید لیا تھا کون ہے۔ جو مہابھارت کی اس رفاقت سے واقف نہیں کہ جب کوروں اور پانڈوں کے درمیان جنگ ٹھنی۔ تو دریودھن اور ارجن ایک ہی وقت میں کرشن کے پاس امداد کے لئے پہنچے کرشن اس وقت سو رہے تھے۔

دریودھن شاہی غرور کے زعم میں سرہانے کی طرف کھڑا ہو گیا۔ اور ارجن نرتا سے پاؤں کی طرف۔ جب کرشن جاگے۔ تو قدرتاً ان کی نگاہ پہلے ارجن پر پڑی۔ پھر مڑ کر دیکھا۔ تو دریودھن کو بھی موجود پایا۔ دریافت کرنے پر جب دریودھن اور ارجن دونوں نے اپنے آنے کا اُدیش بیان کیا۔ تو کرشن نے کہا کہ میرے لئے تم دونوں برابر ہو۔ اس لئے ایک طرف میری فوج اور خزانہ ہے۔ اور دوسری طرف میں نہتا۔ جس کو جو منظور ہو لے لے۔ سوال پیدا ہوا کہ انتخاب کا پہلا ادھیکار کس کو ہے۔ اس کا فیصلہ کرشن نے ارجن کے حق میں کیا۔ اس بنا پر کہ میں نے پہلے ارجن کو ہی دیکھا ہے۔ ارجن نے افواج اور خزانہ پر نہتے کرشن کو ترجیح دی۔ اس سے دریودھن کا مقصد بھی پورا ہو گیا۔ کیونکہ اگر اسے پہلا حق انتخاب ملتا۔ تو اس کا ہاتھ انہی کے لئے اٹھتا۔ کیونکہ وہ کرشن کی طاقت سے ناواقف تھا۔ لیکن ارجن کرشن کی عظمت کو جانتا تھا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ نہتا کرشن تمام مسلح طاقتوں پر غالب آیا۔

آج بھی عدم تشدد کی طاقت کا لوہا مانا جا رہا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کا عدم تشدد گورنمنٹ کو جھکانے میں بہت کچھ کامیاب ہوا ہے۔ گو مقابلہ ایک طرف شکتی شالی گورنمنٹ اور دوسری طرف ضعیف و ناتواں گاندھی کے درمیان ہے۔ تاہم ضعیف و ناتواں گاندھی باطنی قوت ارادی کے بل پر شکتی شالی گورنمنٹ سے اپنی بات منوانے میں کامیاب ہو رہا ہے۔ لیکن اس کامیابی میں صرف عدم تشدد کی طاقت کے راز کا ہی دخل نہیں۔ انگریزی گورنمنٹ کی سمجھداری کا بھی ہاتھ ہے۔ انگریز میں لاکھ کمیاں ہوں اور کون ہے۔ جس میں کمیاں نہیں لیکن یہ وصف ضرور ہے۔ کہ وہ نبض شناس ہے۔ اور وقت کی رفتار کو پہچانتا ہے۔ جو مہاتما گاندھی کی تحریک کو سمجھتا رہا ہے۔ اگر گاندھی کا مقابلہ کسی ایسی گورنمنٹ سے ہوتا۔

جس کا مذہب کا فرض کے قتل کرو تب بہشت کی تعلیم دیتا۔ تو عدم تشدد سب دھرا دھرایا رہ جاتا۔ فرض کرو۔ کل کو افغانستان کی گورنمنٹ کے خلاف رعایا کو کوئی شکایت پیدا ہو جائے۔ اور وہ اپنے حقوق منوانے کے لئے مہاتما گاندھی کے عدم تشدد کو اپنا عقیدہ بنانے کی غلطی کر بیٹھے تو پھر دیکھا جائے۔ کہ علمائے اسلام ستیاگرہ کی گت بنانے کے لئے کیسے کیسے مسئلے نکالتے ہیں۔ اور ستیاگرہیوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ گاندھی خوش قسمت ہے۔ کہ اس کا مقابلہ انگریزی گورنمنٹ سے ہے۔ ورنہ اس کا بدھ مت کا سدھانت جس طرح بدھ راج کی صورت میں ناکام رہا۔ اس کی صورت میں بھی اس کا دوسرا انجام نہ ہوتا۔

کرشن نے نہتا رہنے کا عہد ضرور کیا تھا۔ لیکن اپنے لئے۔ پانڈوں کو جو ہمیشہ اس کے اشارے پر چلنے کے لئے تیار تھے۔ اس نے ہتھیار تیاگنے کا اشارہ تک نہیں کیا۔ بلکہ ایک موقعہ پر جب ارجن نے دنیا کی بے ثباتی اور مقابلہ پر آنے والے اپنے بزرگوں اور بھائیوں کے موہ کے خیال سے ہتھیار ڈال دیے۔ تو کرشن نے اسے وہ اُپدیش دیا۔ جو آج بھی مردہ قالبوں میں زندگی کی روح پھونکنے کی قدرت رکھتا ہے ارجن جنگ سے ہاتھ کھینچ چکا تھا۔ کرشن ہی تھا۔ جس نے اسے پھینکے ہوئے ہتھیار اٹھانے پر رضامند کیا۔ اگر وہ ارجن کے طرز عمل پر اظہار پسندیدگی کرتا تو پانڈوں کا نام و نشان ہی صفحہ ہستی سے مٹ جاتا اور مہابھارت کی تاریخ کسی اور طرح ہی لکھی جاتی۔

مہابھارت کے زمانہ میں کورو سے عدم تشدد سے کام نہ نکل سکتا تھا۔ اس لئے خود نہتا رہنے کی بہترت کا پالن کرتے ہوئے بھی کرشن نے اپنے پکش والوں کو ہتھیاروں سے کام لینے کی تلقین کی۔ گاندھی کے وقت میں ہتھیاروں کی ضرورت نہیں اس لئے اس نے نہ صرف خود نہتا رہنے کا برت لیا۔ بلکہ پرتیک بھارتی کو اہنسا کا برت لینے کا پرامرش دیا۔ اور سب نے دیکھ لیا۔ کہ یہ پرامرش ہی اس کی کامیابی کا سادھن بنا ہے۔ لیکن انیائے سہنے اور انیائے کاریوں کے خلاف ہاتھ نہ اٹھانے کا برت پالیسی تو ہو سکتا ہے۔ عقیدہ نہیں اگر اسے عقیدہ میں داخل کر دیا جائے۔ تو اس عقیدہ کو اختیار کرنے والوں کے لئے دنیا میں دھرم کے سوائے اور کہیں جگہ نہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گاندھی کی شکشا میں اہنسا کے اس سدھانت کو سویکار نہیں کیا گیا۔ جو ویدک اور جو کرشن کا سدھانت تھا۔ جس نے کمزوروں کا پکش لے کر انہیں طاقتوروں کے مقابلہ پر بھی کھڑا کیا۔ بلکہ بدھ کے سدھانت کو سویکار کیا گیا۔ جس نے بدھوں کی عظیم سلطنت کو خاک میں ملا دیا۔

زمانہ حال میں گاندھی سے پہلے اہنسا کا زبردست پرچارک جو بھارت کی سرزمین نے پیدا کیا۔ وہ دیانند ہے۔ دیانند کا اہنسا واد ویدک تھا۔ اور بہت اُچیہ کوٹی کا۔ اس میں صرف منشوں کے لئے ہی جگہ نہ تھی۔ بلکہ پشو پنچھی ساتھ کے لئے۔ مغرور راجپوت دیانند کی جان پر حملہ کرنے کے لئے شستروں سے مسلح ہو کر آتا ہے۔ اور میان سے تلوار نکال کر دیانند کا بدھ کرنا چاہتا ہے۔ کہ دیانند اس کے ہاتھ سے تلوار چھین کر اسے توڑ دینے کے ساتھ اس کے غرور کو چکنا چور کر دیتا ہے۔ لیکن اسی تلوار سے اپنے حملہ آور کو آگھات نہیں پہنچاتا۔ دیانند کے اہنسا واد کا اس سے بڑھ کر ثبوت کہاں ملے گا۔ کہ جس جگن ناتھ نے اسے زہر دی۔ جس کا پریتام پران انت ہوا۔ اسی کو اپنے پاس سے روپیہ دے کر کہا۔ کہ جاؤ بھاگ جاؤ۔ ورنہ گرفتار ہو کے جا کر سزا پاؤ گے۔

اتنی اُچیہ کوٹی کا اہنسک ہوتے ہوئے بھی دیانند نے کشاترتو کو انسانی سرشٹی سے الگ کر دینے کی کبھی چیشٹا نہیں کی۔ اور نہ ان آشرم دھرم کا ایک سچا اُپدیشٹا ایسا کر بھی کیسے سکتا تھا۔ چنانچہ ایک بار کا ذکر ہے۔ کہ آپ سے کسی نے کہا انگریزوں کا راجیہ ہی ہے۔ کہ آپ عیسائی دھرم کا کھنڈن کرتے ہیں۔ اور محفوظ ہیں۔ اگر مسلمانوں کا راجیہ ہوتا۔ تو دیکھتے کہ آپ اسلام کا کھنڈن کیسے کرتے۔ اس کے جواب میں دیانند نے یہ نہیں کہا۔ کہ ایسی حالت میں کھنڈن منڈن کا سلسلہ ہی شروع نہ کرتا۔ کہا تو یہ کہ ایسی حالت میں بھی کسی راجپوت کی پشت پر کھڑا ہو جاتا۔ گویا دیانند کرشن کی طرح سدھانت روپ میں مانتا ہے۔ کہ دھرم کی رکشا میں کشاترتو سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اور لینا چاہئے اگر سدھانت روپ سے ہی کشاترتو کو انسانی پروگرام سے نکال دیا جائے۔ تو نہ صرف دھرم ادھورا رہ جائیگا اور منش اپنے دھرم سے گر جائے گا۔

مہاتما گاندھی کے اہنسا دھرم میں پھر بھی جان ہے۔ کیونکہ اس میں مارنے نہیں۔ تو مار سہنے کو تو دھرم مانا گیا ہے۔ لیکن آریہ جاتی تو اس قدر گر چکی ہے کہ اہنسا کے بہانے وہ نہ مارنے کے اور نہ مار سہنے کے قابل رہی ہے جس کا نتیجہ ہے۔ کہ آریوں کی سبھیتا انکی سنسکرتی۔ ان کی بھاشا ان کا دھرم اور ان کا سب کچھ خطرے میں ہے۔ کیونکہ گاندھی نے بھی آریوں میں جاگرتی پیدا کی ہے۔ لیکن اس جاگرتی میں ہندو راشٹر کے لئے کوئی ستھان نہیں۔ جو جتنا کٹر گاندھی ہوگا۔ اسے ہندو ہتوں اور ہندو تہذیب سے اتنی ہی زیادہ نفرت ہوگی۔ اور اس کے اس تہذیب کے ویسا دیکھا۔

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر رشینو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کرے ہوا دار اور بجلی کی روشنی تک دکھ - ڈاک خانہ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے - آزمائش شرط

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کہ یہ اندیشے فضول نہیں۔ کہ کانگرسی تحریک کی کامیابی کے معنی ہندو سبھا کا ہراس ہے۔ گو ان اندیشوں کی ذمہ داری اتنی کانگرس پر نہیں جتنی خود ہندوؤں پر ہے۔ اگر ہندو اپنے پریتن میں سے کانگرس کا بھاگ کانگرس کو دے کر اپنا بھاگ اپنے پاس رکھیں۔ اور سے ہندو ہتوں کے لئے پریوگ میں لائیں تو وہ بھی گورنمنٹ اور کانگرس کو اپنی ہستی کا احساس اسیطرح کرا سکتے ہیں۔ جس طرح مسلمان کرا رہے ہیں اور یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو جاتی کرشن کے بھگتی پاؤت یالیٹکس پھر دیا نند پرتی پاؤت دیدک دھرم کی کریا تمک ازبائی جسے پر تیار ہو۔

کرشن کا پالیٹکس خودداری کی تعلیم دیتا ہے سنسار بھر کی سمپتی کے قربان کر سکنے کی ہدایت اس میں ملتی ہے۔ لیکن خودداری کو قربان کر کے اہانت ہونے کے لئے اس میں کوئی ستھان نہیں۔ دیانند کے پرتی پادت دیدک دھرم میں دوسروں کے ادھیکاروں میں دست اندازی پاپ ہے۔ لیکن اپنے ادھیکاروں میں دوسروں کی دست اندازی کو برداشت کرنا بھی پاپ بتایا گیا ہے۔ پھر آریہ جاتی نے ان دونوں پوجیہ رہنماؤں کے اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کیا کہ ہتھیاروں سے کام لینے کی نوبت ہی نہ آنے دینا اچھا ہے۔ انسان ہتنا پیدا ہوا ہے۔ اسے ہتنا ہی رہنا چاہئے۔ لیکن جب کشاتر تو کو کام میں لانے کی ضرورت پیش آئے۔ تو اس سے کام لینا ہی برابر کا دھرم ہے۔ اور نہ لینا ادھرم۔ بس کرشن جنم اشٹمی کے پوتر دن کو ضرورت ہے۔ کہ ہر ایک آریہ کل ایتہاس کے نمایاں آتما کے تیجر تر جیون پر وچار کر کے جہاں اس کے سدگنوں کو اپنے اندر دھارن کرنے کا یتن کرے۔ وہاں گیتا کے اس اپدیش کا سوادھیائے اپنا کر تویہ سمجھے۔ جس میں جنگ سے دستبردار ہونے کے بچاؤ پر گفت کرنے پر کرشن نے ارجن کو کائرتا کے تیاگنے اور ویرتا کے لانے کا اپدیش دیا ہے۔ اس کی اس واسطے زیادہ ضرورت ہے کہ آریہ جاتی اس سمے اپنی کائرتا کے کارن پددلت اور اپمانت کی جا رہی ہے۔ اور اس کائرتا کو دور کرنے کے لئے بھگوان کرشن کی ضرورت کے سمے ہتھیار سنبھالنے کا آدیش ہی کارگر ہو سکتا ہے ٭

سازش کا سراغ

لاہور ۵ ستمبر کو کہیں کے ملزم اور سلطانی گواہ نے بھی اپنے بیانات میں سازش کی کچھ کہانی بیان کی تھی۔ لیکن سر ہنری کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے ریاست کی سی آئی ڈی کے ایک افسر نے تو صاف الفاظ میں کہہ دیا۔ کہ میرے پاس اس قسم کا تحریری ثبوت ہے۔ کہ سوامی شردھانند اور مہاشہ راجپال کا قتل ایک وسیع سازش کا نتیجہ تھا۔ جس میں چند مولویوں اور بڑے بڑے مسلمانوں کا ہاتھ ہے۔ لیکن دہلی یا پنجاب گورنمنٹ میں اس بیان سے کوئی حرکت پیدا ہوتے نہ دیکھ کر پنجاب ہندو سبھا لاہور کی ایگزیکٹو کمیٹی نے بذریعہ ریزولیوشن گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سبھا افسوس کرتی ہے۔ کہ چونکہ پنجاب کا محکمہ سراغ رسانی زیادہ تر مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے وہ سازش کا سراغ لگانے میں قاصر رہا ہے۔ ان امور کو مدنظر رکھ کر سبھا مطالبہ کرتی ہے۔ کہ سازشیوں کو عدالت میں لانے کے لئے خاص افسر مقرر کئے جائیں۔ جو ہندو سکھ یا یوروپین ہوں۔ پھر اس سازش کا کشمیر کی موجودہ ایجی ٹیشن سے بھی کچھ پتہ لگائیں ٭

اس تحقیقات سے پتہ لگا سکنے کی امید لئے بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ بہ میعاد قانونی والوں کے کیفر کردار کو پہنچنے سے مفسدوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور اس کے بعد بھی کئی ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ جن میں ہندوؤں کو تباہ کیا گیا ہے یہ تباہی رک جائے اگر سازشی کیفر کردار کو پہنچائے جائیں کیا گورنمنٹ ادھر مناسب دھیان دے گی؟

جوتیوں میں دال بٹنے کی حالت

مسلمانوں میں مذہب کے معاملہ میں آپس میں جوتیوں میں دال بٹنے کا نقشہ حالی نے ذیل کے اشعار میں کھینچا ہے۔ جسے حال ہی میں مولانا ثناء اللہ نے بطور سند پیش کیا ہے ؎

> رہے شیعہ میں اور جعفری میں ہو ملت
> نہ نعمانیوں شافعی میں ہو الفت
> وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت
> مقلد کرے نا مقلد پہ لعنت
>
> رہے اہل قبلہ میں جنگ ایسی باہم
> کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

اس کا یہ اس وقت کی حالت کا نقشہ ہے۔ جب مرزائی سطح مذہب پر نمودار ہوئے تھے اگر حالی اس وقت ہوتے۔ تو انہیں اپنے ان اشعار میں ترمیم کر کے اس جنگ کے کریڈٹ کا زیادہ تر حصہ مرزائیوں کے اپرپن کرنا پڑتا ٭

بیمہ زندگی اور شریعت

مرزا غلام احمد نے سود اور بیمہ زندگی دونوں کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن خواجہ حسن نظامی نے ایک دفعہ استفتا اس بات کے کہ بیمہ استعمال کرنے کی ایک کمپنی کو اجازت دی۔ کہ بیمہ زندگی جائز ہے۔ ایشور جانے اس کے عوض خواجہ صاحب کو کمپنی سے کچھ ملا یا نہیں یا ملا تو کیا ملا۔ اب مولانا ثناء اللہ نے فتوے دیا ہے کہ "بیمہ زندگی کرانے سے ممانعت کی دلیل میرے ناقص علم میں نہیں۔ لہٰذا جائز ہے اس کی بنا ہمدردی انسان پر ہے" اگر مولانا یا ان کے کسی عزیز نے کسی انشورنس کمپنی کی ایجنسی نہیں لے رکھی۔ تو ان کے فتوے کو مسلم علماء خصوصاً قادیانیوں کو رخصت گذشت نہ کرے شریعت کی تیز روشنی میں اس کی دیکھ بھال کرنی چاہئے۔ کیونکہ شریعت پر یہ بدنما دھبہ ہے۔ کہ ایک عالم اس کی رُو سے بیمہ کرنا ناجائز ٹھیراتے۔ اور دوسرا جائز ٭

ستیارتھ پرکاش کا فرنچ انوواد

ستیارتھ پرکاش کا جرمنی بھاشا میں انوواد ہو چکا ہے۔ آریوں نے اس پر تین ہزار کے قریب روپیہ لگایا ہے۔ اب شری سوامی منگلانند جی کے پریتن سے فرانسیسی بھاشا میں انوواد کا پرارمبھ جاری ہے۔ اس کے لئے سوامی جی نے جو اپیل کر رکھی ہے اس کا جواب اچھا مل رہا ہے۔ تین چار ہزار روپیہ ہو جانے پر فرنچ انوواد بھی ہو جائیگا۔ لیکن مدیش پھیلانے کا پرشن اس سے حل نہ ہو جائیگا آریہ سماج اگر سارے سنسار میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے ہر ایک ملک کی بھاشاؤں میں اپنا لٹریچر پیدا کرنے کے لئے لاکھوں لگانے ہونگے مخالف ہستیاں جس تیز رفتاری سے اپنا لٹریچر ہر ایک ملک میں پہنچا رہی ہیں۔ اس کی تازہ مثال یہ ہے کہ ایک یہودی نے قرآن اور بائیبل کے چینی انوواد کے لئے پندرہ لاکھ کا عطیہ دیا ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں چینی بائیبل اور چینی قرآن چین کے گھر گھر میں پہنچ جائیگا۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ اس دان کا پیغام کم دیش ہاتھوں میں نہ نکلے۔ آریہ سماج اگر پچاس ہزار روپیہ ستیارتھ پرکاش کے انوواد پر لگا کر سمجھ لے کہ اس نے ویدک دھرم کے پرچار کا کرتویہ پالن کر دیا تو یہ بھول ہے اسے گھر سے بیتن کرنا ہوگا۔ وہ شوبھا میں اس کی بیٹ کا لہرانے لگے گی۔ تب وہ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگا۔ کہ اس نے اس تعلق میں اپنے کرتویہ کا پالن کر لیا ٭

ہندو گھٹ رہے ہیں

مردم شماری کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ دس سال میں آسام میں ہندو ۱۲ فیصدی بڑھے ہیں۔ اور مسلمانوں کی تعداد میں ۲۰ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ بنگال اور یو پی میں اضافہ کے یہی معنی ہیں۔ کہ ہندو گھٹ گیا۔ آسام ہی کیا موقوف ہے۔ سارے ہندوستان کی یہی حالت ہے پنجاب کو ہی لو۔ جہاں ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں پنجاب کی آبادی میں ۳۴ فی صدی ہندو تھے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ۲۶ فیصدی رہ گئے ہیں اس آئے دن کے گھاٹے کا جب پڑھے لکھے ہندوؤں کے سامنے تذکرہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ اسے قابل التفات ہی نہیں سمجھتے۔ ان کا ایک ہی جواب ہے۔ کہ ہندو جاتی امر ہے۔ امر ہی رہے گی۔ کبھی مر نہیں سکتی۔ لیکن ان کا یہ جواب اس امر واقعہ کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کہ ہندو دن بدن گھٹ رہے ہیں اور اگر یہ گھاٹے کی رفتار جاری رہی تو جاہل کوئی شبہ ہی نہیں۔ کہ پورانکوں کا یہ جواب بلی کی آمد پر کبوتر کے آنکھیں موندنے کے مترادف ہوگا۔ دھرم سنگھ کا یہ جواب ہندو سنگٹھن کو بچا نہیں سکتا۔ کہ ہندو جاتی کبھی مر نہیں سکتی۔ ہندو اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اس آئے دن کے گھاٹے کے اسباب پر غور کرنا اور غور کر کے ان کو عمل میں لانا ہوگا ؟

ڈسکہ کو اکالی جتھے

مہندر مکھی اور اکالیوں میں مخاصمت کی کوششیں بیکار رہیں۔ اور اکالیوں نے ڈسکہ کو جتھے بھیجنے کا فیصلہ کر دیا۔ بتایا جا رہا ہے۔ کہ بڑے بڑے سکھ لیڈر ان جتھوں میں شامل ہونگے اور مشہور قوم پرست ماسٹر تارا سنگھ اس فرقہ وارانہ معاملہ میں پہلے جتھے کی رہنمائی کریں گے اکالیوں کا کہنا ہے۔ کہ ان کا مقابلہ ہندوؤں سے نہیں گورنمنٹ سے ہے۔ گورنمنٹ تو بھی عدالت کے فیصلہ کی خلاف ورزی گوارا نہیں کریگی نتیجہ کیا ہوگا۔ گرفتاریاں ہونگی۔ اور اکالیوں اور ہندوؤں کو مالی نقصان پہنچیگا۔ لیکن اس کا فائدہ؟ پانچ دس ہزار کی دھرمسالہ کے سوال پر اتنا بضد ہونا عقلمندی میں داخل نہیں۔ اگر اکالی عدالت کے فیصلہ کو تسلیم کر کے دھرمسالہ ہندوؤں کے قبضہ میں دے دیں۔ تو اس میں ان کا کچھ بگڑتا نہیں۔ سکھ اور ہندو آخر بھائی ہیں۔ اور ان کے دھارمک مفاد بھی مشترکہ ہیں۔ اس لئے دکھ لیڈروں کو آدارتا سے کام لے کر جتھے بھیجنے کا خیال ترک کر دینا چاہئے۔ وقت کی نزاکت کی وجہ سے

آریوں کی تعداد میں بڑھتی

صوبہ پنجاب کی حال کی مردم شماری کے مطابق آریوں کی تعداد اس پرانت میں ۳۱۷۰۲۸ ہے۔ گذشتہ مردم شماری میں ۲۰۵۵۸۰ تھی گویا دس سال کے عرصہ میں ۱۱۲ فیصدی بڑھت ہوئی۔ لیکن اس تعداد کو بھی صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ ایک تو اس مردم شماری کے بائیکاٹ کی تحریک جاری رہی اور کئی مقامات پر بائیکاٹ عملی طور پر کیا بھی گیا۔ بائیکاٹ کرنے والے ہندو رہے تھے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کئی مقامات پر آریوں نے اپنے نام نہ لکھائے ہوں۔ علاوہ ازیں ایسی مخالف تنظیمیں بھی کام کر رہی تھیں جو آریوں کی تعداد گھٹانے کی فکر میں تھیں۔ اس لئے یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ پنجاب میں آریوں کی تعداد سوا ہی کیا کہیں زیادہ ہے۔ لیکن اگر مردم شماری کے اعداد کو ہی درست مان لیا جائے تو بھی ایک معقول ترقی ہے۔ ہمیں یتن کرنا چاہئے کہ آئندہ مردم شماری میں یہ تعداد زیادہ تیز رفتاری سے بڑھے۔

جمہوریت الحاد کا پیش خیمہ ہے

اگر جمہوریت یہی ہے۔ جس کا نمونہ لاہور کے میونسپل انتخابات نے ہمارے سامنے رکھا۔ تو اس جمہوریت کی درستی ہی کرنی چاہئے کیونکہ یہ ناستکتا کا پیش خیمہ ہے۔ یہ مکاری سکھاتی ہے۔ اور انسان کو انسانیت سے دور لے جاتی ہے۔ میونسپل انتخابات میں ہم نے کیا دیکھا کہ ادھر اللہ اکبر کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اور ادھر ووٹروں کو جعلی پرچیاں ڈالنے کے الزام میں ہتھکڑیاں لگ رہی ہیں۔ جو لوگ جعلی پرچیاں ڈالنے کے لئے لڑکوں کو بھیجتے ہیں۔ ان کا اللہ اکبر کا نعرہ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا نہیں۔ بیچا کرنے والا ہے۔ یہ اللہ اکبر کا نعرہ اللہ سے عقیدت نہیں۔ اس کے ساتھ مذاق ہے۔ اور اس گندے مذاق کا سبق کس نے سکھایا؟ مغربی جمہوریت نے۔

تلک اور جنیو والے مسلمان

یاد رکھا جائے۔ کہ میونسپل انتخابات میں اس قسم کی مصنوعی کارروائی مسلمانوں کی طرف سے ہی ہوئی۔ ہندو بری الذمہ ہیں۔ وہ ان سے بھی بڑھ گئے۔ اور جو امیدوار کل تک یقین دلاتے تھے۔ کہ وہ ہندو جاتی کے

بیلجک ہیں۔ اور ممبر بن کر ہندو جاتی کی سیوا کریں گے انہوں نے اپنی سیوا کا نمونہ انتخابات کے دن دکھا دیا۔ اور دکھایا بھی مسلمانوں سے بڑھ کر۔ مسلمانوں نے تو الفاظ میں اللہ سے مذاق کیا تھا۔ ہندو جاتی کی سیوا کا دم بھرنے والے ان ہندوؤں نے عملی طور پر یگیوپویت اور تلک کی توہین کی۔ جب مسلمانوں کو یگیوپویت پہنا کر اور تلک لگا کر برہمن کے روپ میں انہوں نے جعلی ووٹ ڈالنے کے لئے بھیجا وہ پکڑے گئے۔ اور خدا کی قسم نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ وہ اس طرح کہ جب ایک جعلی ووٹر کو ذرا ڈانٹ کر پوچھا گیا۔ کہ کیا تم برہمن ہو

چندر دیو اور لالہ کاشی رام نے دیہ؟

پشوؤں سے بھی گئے گذرے

ہندوؤں پر جو آتیا چار اپنی ہمسایہ قوم کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ وہ ایک تنظیمت پالیسی کا نتیجہ ہیں۔ انہیں اتفاقیہ کہنا غلطی ہے۔ یہ مسلمان کی تنظیمت پالیسی ہے۔ کہ انگریز کی مدد سے ہندو کو دبا لیں۔ جب ہندو دب جائے گا۔ تو انگریز سے سمجھ لیں گے۔ اسی نیتی کے ماتحت سکندر آباد سری نگر۔ ڈیرہ دل ڈیرہ اسمعیل خان میں ہندو پیٹے لوٹے اور مارے گئے۔ ہندوؤں کے اس

سنسکرتی اور جاتی کا ابھیمان نہیں۔ منتری سیٹھ جگت نارائن لال نے جو کچھ کہا۔ ہندوؤں کو اگر وہ جینا چاہتے ہیں۔ اس پر دھیان دینا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جس سوسائٹی میں ہندو سنسکرتی کی رکشا کا انتظام نہ ہوگی۔ وہ ان کے لئے لابھدائک نہیں ہو سکتا۔

جہاں بھی ہندو مسلمانوں کا سامنا ہوا۔ ہندو ہی پیٹے لٹے اور کٹنے کے سمے چلائے آئے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ان کے اندر سے اپنی رکشا کی شکتی کمزور ہو چکی ہے۔ انہیں اس کمزوری کا احساس کرانے کے لئے پٹنہ کے اسی ہندو جلسہ کے پردھان نے ٹھیک کہا۔ کہ وہ پشو بھی جب ان پر حملہ کیا جائے اپنے بچاؤ کے لئے مقابلہ پر تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن آج کا ہندو پشوؤں سے بھی گیا گذرا ہے۔ کہ اس پر کتنے ہی اتیاچار کیوں نہ ہوں۔ وہ حفاظت خود اختیاری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔" ہندوؤں کو ان الفاظ پر پورا دھیان دینا چاہئے۔ اور اس سے کوئی لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ تو اٹھانا چاہئے۔

بھائی پرمانند لنڈن جائیں گے؟

اگر گورنمنٹ بھائی پرمانند جی کو پنجاب کے ہندوؤں کے نمائندہ کے طور پر لنڈن بھیج دیتی تو ہندوؤں کے اندر گول میز کانفرنس کے متعلق جو مایوسی پیدا ہو چکی ہے۔ اس کی ماترا بہت کم ہوتی۔ گو کانفرنس کے فیصلے میں بھائی پرمانند جی کی شمولیت کے باوجود بھی کوئی اتنا فرق پڑنے کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔

لیکن یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ بھائی جی پروپیگنڈا کے لئے بھی لنڈن جانا منظور کرتے ہیں۔ جن خانگی مجبوریوں کی وجہ سے وہ پہلے بطور نمائندہ بھی جانے کے لئے اسمرتھ تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دور ہو گئی ہیں۔ اور ہندو مفاد کے لئے یہ نیک فال ہے۔ اب کسر ہے تو فنڈ کی۔ اس کے متعلق بھائی جی اپنے ہندو میں لکھتے ہیں:-

"ابھی تک مجھے یقین نہیں۔ کہ پنجاب یا سندھ سے کسی ہندو کا بن بلائے جانا کچھ معنی رکھتا ہے۔ ہاں پروپیگنڈا کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اس کے لئے ان تینوں صوبوں کے ہندوؤں کو ایک فنڈ جمع کرنا چاہئے اور ایک دو قابل آدمی انگلینڈ اور امریکہ میں مقرر کرنے چاہئیں جو مستقل طور پر کام کریں۔ جا کر ہی ایسی پروپیگنڈا میں مدد کر سکتا ہوں۔ یہاں سے بھی انتظام کیا جا سکتا ہے"

پس ہندو اگر بھائی جی کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو انہیں جلد روپیہ جمع کر دینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ لنڈن میں گول میز

پیغام عمل

(از جناب حسرت صاحب ضعیف آبادی)

موت کا کھٹکا اگر پیش نگاہ ہر دم نہیں
زندگی کا بھید ہم پر کھل گیا مثل سراب
کہہ اٹھیں گے اہل محشر ہمنشیں ہنگام بحث
اس لئے رہتے ہیں ہم ہر معرکہ میں پیش پیش
پُر فریب پُر خطر گو ہے بہت راہ عدم
جھکے ایوانوں کی زینت سینکڑوں فانوس و جھاڑ
ہیچ کے کاروبار سے فرصت نہیں تجکو مگر
چھوڑ دے دنیا کے دھندے عاقبت کی فکر کر
کیا رہیگا اس جہاں کر کوئی دو دن کے سوا
نیک و بد اعمال ہی جاتے ہیں ساتھ انسان کے

جب سے یہ سمجھا کہ شانوں پہ ہمارا سر نہیں
بحر ہستی میں ہمیں موج فنا کا ڈر نہیں
وہ زباں ہی کیا کہ جس میں سیف کے جوہر نہیں
موج سے پیچھے کبھی دیکھا سر لشکر نہیں
مشعل دل پاس ہو پھر حاجت رہبر نہیں
اُن پہ اب شمع بھی روشن انکی تربت پر نہیں
اے ولا مہلت اجل دینے کی لمحہ بھر نہیں
قدر ہے اعمال کی وال قدر مال و زر نہیں
یہ جہاں مہمانسرا ہے۔ یہ کسی کا گھر نہیں
اور کوئی یاں پر کسی کا ہمدم و ہمسر نہیں

اُڑ کے یاران عدم سے جا ملوں اک آن میں
حسرت پرواز ہے۔ افسوس! بال و پر نہیں

تو وہ چلا اٹھا۔ خدا کی قسم میں برہمن ہوں بس پھر کیا تھا۔ خدا کی قسم والے برہمن کو حوالہ پولیس کر دیا گیا۔

ہزارہا کے مجمع میں ایک ووٹ کے لئے یگیوپویت اور تلک کی کھلی توہین کرنیوالے ممبروں سے اگر ہندو امید رکھیں۔ کہ وہ ہندو دھرم کی کوئی سیوا کریں گے تو یہ ان کی سراسر غلطی ہے۔ جن سے سیوا کی آشا تھی۔ وہ کرشی دیانند کے انوبائی تھے۔ لیکن وہ انتخابات کی خرافات کو برداشت نہ کر سکے۔ اسے دریا میں چھوڑ کر ہی چلے آئے۔ وہ تھے ڈاکٹر گوکل

طرح تباہ ہونے کی ذمہ داری جہاں مسلمانوں کی تنظیمت پالیسی پر ہے۔ وہاں اس سے کہیں بڑھ کر ان کی اپنے دھرم اور اپنی جاتی سے اداسینتا پر ہے۔ پٹنہ کے ایک جلسہ میں ہندو مہاسبھا کے منتری سیٹھ جگت نارائن لال نے ٹھیک کہا۔ کہ ہندو اگر اپنی ہستی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنے دھرم اور اپنی جاتی سے اداسینتا کو تیاگنا ہوگا۔ ہندو سوسائٹی کی نظر میں اپنے دھرم کو تیاگ چکے۔ لیکن وہ سوسائٹی ہی کیا۔ جس میں دھرم کی بردھی نہ ہو وہ ہندو ہندو جاتی پر لعنت کا بھار ہے جس کو اپنی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سکانفرنس کے باہر اُن کی موجودگی۔ اُن کی کانفرنس کے اندر موجودگی سے زیادہ مفید ثابت ہو۔

دین پر دُنیا مقدّم کرنا

سُنّی شیعوں کو اس لئے مطعون کرتے ہیں کہ وہ اپنے اماموں کے تعزیے نکالتے۔ اور اُن کے غم میں سینہ کوبی کرتے اور آنسو بہاتے ہیں۔ لیکن ان سُنّیوں کا سیالکوٹ میں کشمیر ڈے کے سلسلہ میں اپنا طرز عمل کیا تھا۔ وہاں کے [illegible] ہمسلم جریدہ نے اسے ذیل کے الفاظ میں بیان کیا ہے:

”چنانچہ یوم کشمیر کو تمام مسلمانوں نے جن میں حنفی۔ اہل حدیث۔ مرزائی۔ چکڑالوی وغیرہ سب شریک تھے۔ ماتمی جلوس نکالے۔ ہر ایک حلقہ کے آگے ایک سیاہ علم اور ہر شریک جلوس کے ہاتھ میں سیاہ جھنڈی اور بازو پر سیاہ نشان تھا۔۔۔۔“

پھر جلوس میں نوحہ جات کے پڑھے جانے [illegible] مہاراجہ ہری سنگھ والئے کشمیر اور ڈوگرہ خاندان [illegible] جنازے نکالے جانے اور سینہ کوبی کا ذکر ہے۔ اس پر [illegible] مسلمانوں سے پوچھتا ہے کہ حضور والا حسین کا غم دماغ تو بدعت ہو اور [illegible] شیعوں کو دیکھنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہو لیکن کشمیر کے مقتولین کا مرتبہ کیا اُن سے زیادہ ہے۔ کہ ان کا ماتم تو ایسا اور اُن پر اُن کے دشمنوں پر تبرا جائز اور مستحسن سمجھا گیا؟

معترض کے سوال کا مسلمانوں کے پاس جواب ہو تو یہی بات ہے۔ کہ آج ہندی مسلمانوں کی اکثریت نے دین سے منحرف ہو کر دنیا کو مقدّم کر رکھا ہے۔ اس لئے دین کی انہیں [illegible] نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی ممکن نہ تھا کہ آل انڈیا کے مسلمان قادیانی خلیفہ کی لیڈری کو منظور کرتے۔

مرزا قادیانی کے اپنے عقیدہ کا بطلان

معاصر ”ریاست“ ۱۷ اگست کی اشاعت میں کشمیر کمیٹی کی ترکیب پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے [illegible] ایک اعتراض اس کمیٹی کی ترکیب پر یہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے صدر مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت قادیان ہیں۔ جو غیر احمدی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ پھر اس کے حقیقی [illegible] کیسے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس اعتراض کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے ہم عرض کریں گے کہ کشمیری مسلمانوں کی مدد کرنے کی خاطر [illegible] کہ ہندو ریاست کی مظلوم مسلمان رعایا کو نجات دلانا ہے۔ فی الحقیقت انہوں نے اپنے سابقہ عقیدہ کے بطلان کا عملی اعلان کر دیا ہے۔ وہ اسی لئے تو اس تحریک میں شریک ہیں۔ کہ یہ مسلمانوں کی تحریک ہے۔ گویا انہوں نے باطناً اور عقیدتاً نہیں تو عملاً اس امر کا اعلان کر دیا۔ کہ میں مسلمانوں کو مسلمان سمجھتا ہوں۔

اس سے اس شبہ کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے کہ قادیانی جماعت اپنی تازہ حیثیت کو قادیانی تبلیغ کا ذریعہ بنائے گی۔ اصلیت یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دوسرے مسلمانوں کی تحریک میں حصہ لے کر قادیانی عقائد کے تکفیری حصہ کا اپنے ہاتھ سے قلع قمع کر دیا ہے۔ اور اپنے عقائد کے خلاف ایک بہت بڑا اور زبردست ثبوت مہیا کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں ان کے اخبار الفضل میں مسلمانوں کو مسلمان تسلیم کر کے اس تحریک کی حمایت کی جاتی ہے۔ حالانکہ پہلے وہ صرف ”غیر احمدی“ لکھا کرتا تھا۔“

اس پر پیغام صلح پوچھتا ہے کہ کیا قادیانی حضرات اس کلمے کے تحلیلی کی تصدیق کے لئے تیار ہوں گے؟

میاں بشیر الدین صاحب کو بطور اس کے متعلق اپنی پوزیشن صاف کرنی چاہئیے۔ لیکن امید نہیں کہ وہ کوئی غیر مبہم جواب دیں۔ کیونکہ غیر مبہم جواب میں دو میں سے ایک بات ہوگی۔ یا تو اعتقاد تکفیر سے انکار۔ یا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے جواب۔ لیکن ان دو میں سے کسی کو بھی چھوڑنا انہیں گوارا نہیں کیونکہ ان کی جو کچھ پوزیشن ہے۔ انہیں کی طفیل ہے۔

پونچھ کے خلاف مسلم پروپیگنڈا

حکومت کشمیر کی شرارت [illegible] ہے [illegible] خلاف بھی ہمیشہ سے پروپیگنڈا شروع ہے۔ چنانچہ ایک عربی سالہ وادی محمد نے تسلیم کیا ہے کہ یہ کشمیری مسلمان“ اور حقیقی کشمیر منجانب زرخیزت [illegible] ہے جس میں مہاراج اہالیان کی حکومت الیف۔ [illegible] کے قتوق مشتہر کرتے ہیں۔ پونچھ کے مسلمانوں سے بھی [illegible] اپنے اسلامی بھائیوں کی پیروی کی۔ تو اس کی ذمہ داری ریاست کی مسلم نوازی پر ہوگی۔ پونچھ میں [illegible] کو بہت کچھ رسوخ حاصل ہے۔ [illegible] کی مسلم نوازی بھی [illegible] کی فضیلت ہے۔ اور یہی لوگ ہیں۔ جن کا پہلا کام ہندوؤں کو تباہ کرنا ہے۔ پونچھ میں اللہ والوں کا قبضہ ہو اور ہر [illegible] صاحب اس میں موجود ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کا بھی تو اس میں عقیدت مندانہ ہجوم جمع ہوتے ہیں اور چندہ دیتے ہیں۔ کسی مذہبی مجلس میں کسی انگریز کا جانا

ذات پات توڑک منڈل اور آریہ سماج

گزشتہ سپتاہ پنڈت لوک ناتھ نے اپنا لیکچر پرکاش میں ذات پات توڑک منڈل لاہور کے عنوان سے پڑھا۔ مجھے پنڈت لوک ناتھ جی کے بہت سے وچاروں کے ساتھ اتفاق ہے۔ اس میں مندرجہ ہے۔ کہ ذات پات توڑک منڈل کو یہ ایک حق حاصل ہے کہ وہ کیول آریہ سماج سے ذات بات ہی کا کام کرے۔ اور کہ ان کا آریہ سماج کیول جنم ہو کر ذات پات کو توڑ کر [illegible] ایک سمبھا بنائی جاوے۔ لیکن [illegible] منڈل کے [illegible] سے اپنے آدرش میں پیدا نہیں کیا۔ اور اس نے کیول ذات پات کے توڑنے والی سبھا بنا لیا۔ اور اس میں دوسرے مت کے [illegible] سیت کر لیا۔ [illegible] سبھا کی سبھا بنا کر اپنے آدرش سے نکال دیا۔ [illegible] سبھا کے [illegible] لوگوں کو اپنے اندر شامل کر لیا۔ اور ان کا [illegible] کیا [illegible] اور ویدک دھرم کے [illegible] کا پرچار کرنا شروع کر دیا۔ [illegible] اس کا بہت سا حصہ آریہ سماج کے کام کا [illegible] آریہ سماج کو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے۔ [illegible] آریہ سماج کے ساتھ [illegible] آریہ سماج کیول اس آدرش کو [illegible] جو ذات پات کے توڑنے کا خیال رکھتے ہوں اس کے لئے انہیں [illegible] میں ہی کام کرنا چاہئیے۔ [illegible] پیشہ کو ترک کر کے اس کے ساتھ [illegible] خلاف زہر اگلنا بند کر دینا چاہئیے۔ [illegible] خواہ مخواہ کا دروغ اور بیشیہ بڑھے گا۔ [illegible] کام بھی [illegible] پڑے گی۔ [illegible] آریہ سماج [illegible] ذات پات کے توڑنے میں [illegible] ہو سکیں۔ [illegible] آریہ سماج [illegible] کوئی [illegible] نہیں رہے گی۔ [illegible] ذات پات توڑک منڈل بھی اپنی سبھا کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگا سکے گا۔

(چمن لعل بی اے)

بانان رہنا چنداں معیوب نہیں لیکن جب یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ ہندو ہیوں کا مذہب سے چنداں تعلق نہیں۔ ان کا مقصد ہندوؤں پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ تو ان کے اس مقصد میں کسی ہندو ریس کا ممد و معاون ہونا اس کے اپنے مفاد کے منافی ہے۔ اور یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ اچھے اچھے ہر دلعزیز ہندو کے خیال سے ان لوگوں کی امداد کرتے ہوں گے۔ لیکن یہ لوگ بڑے چالاک ہیں وہ اس امداد کا رخ ہندوؤں کی بربادی کی طرف پھیر دیتے ہیں۔ جس کا اثر ریاست اور ہندو آبادی پر برا پڑتا ہے۔ مہاراجہ صاحب پونچھ متنبہ رہیں۔ تو اچھا ہوگا۔

سوال گندم جواب چنا

پنجاب کونسل میں ایک بل پیش کیا جانے والا ہے۔ جس کی رو سے مسلمانوں کی شادی۔ نکاح۔ طلاق وغیرہ کے علاوہ ارتداد کے معاملہ میں بھی تعزیرات ہند کی بجائے شریعت کے پابند ہوں گے۔ اس سوال پر کہا گیا۔ کہ مرتد کے لئے شریعت میں سنگسار کرنے کی سزا ہے۔ کیا تعزیرات ہند سنگسار کرنے کی اجازت دیگی۔ سوال سیدھا ہے۔ اس کا جواب ہاں یا نہیں میں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن مولانا ظفر علی خاں کا تعصب [illegible] جواب [illegible] کا سیدھا جواب دینے کی بجائے فرماتے ہیں:

”کہاں مسلمانوں پر احکام شریعہ کی پابندی کہاں مرتدوں کی آزادی۔ اس کے معنی یہ ہوں کے کہ جو شخص [illegible] شوہر کا حق جتانے کے لئے [illegible] کو چھوڑ کر [illegible] جرم ارتداد کا [illegible] قتل بلا مارے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] معنی مذہب اور [illegible] کے ہیں [illegible] آزادی باقی رہ جاتی ہے۔“

سوال گندم جواب چنا اسے ہی کہتے ہیں۔ سائل تو پوچھتا ہے کہ کیا گورنمنٹ ہندوستان [illegible] کی سزا کی اجازت دیگی۔ لیکن مولانا [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection

مسلم اخبارات کی سیر

مباہلہ اور مباحثہ میں کیا فرق ہے؟

کسی مورخ تحریر نے ایک دلچسپ لطیفہ بتایا کہ ایک دفعہ ایک بہت تنگ راستہ تھا۔ جہاں سے صرف ایک ہی گھوڑا سوار گزر سکتا تھا۔ ایک طرف سے انگریز آیا۔ دوسری طرف ایک پٹھان تھا۔ انگریز نے آواز دی۔ ہٹو پٹھان۔ پٹھان نے للکارا۔ تم ہٹو۔ دونوں پھر چپ کر کے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ انگریز نے کہا۔ کہ ہم ہٹ جاتے ہیں۔ پٹھان نے کہا۔ نام کی ندا۔ شفقت کا۔ آئیے خان صاحب!

یہ ایک قصہ عبرت انگیز ہے۔ اس کی مثال آج ہمیں قادیانی جماعت کے ساتھ ایک باقاعدہ جنگ جو ہے جنگ سے ملتی ہے ہمارا قادیانی جماعت سے ان کی مراد ہماری مذہبی مقابلہ ہے۔ ہم ایک مذہب والے سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مقابلہ کی ذہنیت نہیں رکھتے۔ مباہلہ اور مباحثہ ایک مخالف کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ کہ آخر ہم سے مناظرہ و مباہلہ کریں۔ ورنہ ہم دعا کریں گے۔ تو یہ یاد رہے گا کہ قادیانی دعا کا اثر بارہا معلوم ہو چکا ہے۔ خصوصاً محمد علی قاتل کی رہائی کے لئے جو تجویز ایک خطبہ میں دعائیں مانگی گئیں۔ خلیفہ قادیان نے دعا تو مانگ لی۔ مگر جواب جو ملا وہ سب کو معلوم ہے۔ کہ قاتل مذکور کو چند دن بعد پھانسی دی گئی۔

باوجود اس کے قادیانیوں کا دعوی دعا کوئی ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک آفریدی صاحب بشکل سید محمد شریف ساکن گھریالہ کو آمادہ کیا۔ جنہوں نے خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ جس کے جواب میں خلیفہ صاحب نے بڑی سوچ بچار سے خوب سخت شرطیں لگائیں۔ جن میں بڑی ضروری شرط یہ تھی۔ کہ فریقین کے ساتھ ہزار ہزار آدمی خاص اشخاص میں سے شریک مباہلہ ہوں۔ لیکن جب اس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۷۔ اگست ۱۹۳۱ء میں دیا گیا۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ یہ شرط سنت نبویہ اور نقل مرزا کے بھی خلاف ہے۔ تو آفریدی کے سامنے انگریز بن گیا۔ پہلے تو اخبار الفضل میں بڑے زور سے لکھا جاتا تھا۔ کہ مباہلہ میں شریک ہونے والوں کی بڑی تعداد میں مردوں بلکہ عورتوں کی بھی درخواستیں آ رہی ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اب نہ وہ مرد نظر آتے ہیں۔ نہ وہ عورتیں نہ بڈھے نہ جوان ہو گئے کیا؟ یہی کہ اپنے والد ماجد کی موت یاد کر کے ڈرتے ہیں۔ جو خواب میں ان کو کہتے ہوں گے

من نہ کردم شما حذر بکنید

ہاں مباحثہ! سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں کے مباحثہ کی ذہنی مثال ہے۔ جو کسی نے خوشی کو سکھا رکھا تھا۔ کہ وہ زبان سے "چہ شک" ان کا مباحثہ کیا ہے۔ آؤ وفات مسیح پر بحث کر لو اب جو عیسائی سامنے آئے۔ وہ چونکہ پہلے ہی وفات مسیح کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کی انجیلوں میں لکھا ہے مسیح نے چلا کر جان دی۔ تو قادیانیوں کا "دریں چہ شک" ختم ہو گیا۔ عیسائیوں نے غضب پر غضب یہ کیا۔ کہ بحث میں مسیح قادیانی کی شخصیت کو داخل کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ جنازہ ہو گیا۔ ورنہ یہ تو رجوع کی ترکیب تھی کہ خلیفہ قادیان چونکہ باپ کی جگہ ہے۔ اس لئے وہ خود بھی تضرع کرے۔ (اہلحدیث ۲۸۔ اگست)

قادیانی مسلمانوں کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

"آج کل جناب میاں صاحب بخاطر کشمیر ایجی ٹیشن میں کافی حصہ لے رہے ہیں جس سے پبلک کا ایک کثیر حصہ ان کی ان مساعی پر طرح طرح سے شبہات کا اظہار کر رہا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ان شبہات کی بنیاد کن حقائق پر ہے۔ اور یہ گمان کہاں تک صحیح ہیں۔ لیکن ایک سوال ضرور قابل غور ہے۔ جو اکثر ہندو اخبارات اور بعض مسلم جرائد کی طرف سے بارہا قادیانی جماعت پر کیا جا چکا ہے۔ کہ قادیانی اصحاب شہدائے کشمیر کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟ ہماری معلومات کے مطابق تاحال جناب میاں صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور نہ وہ صاف الفاظ میں دے سکتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف ان کا عقیدہ تکفیر المسلمین ہے؟"

(پیغام صلح ۱۹۔ اگست)

ہمارے مشاغل

"دیکھئے ۶ آدمی بیٹھے ہیں۔ بڑا انہماک ہے یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ تاش کھیل رہے ہیں۔ ذرا گنئے۔ جوان ہیں کتنے فرزندان اسلام ہیں؟ ایک دو تین چار پانچ چھ۔ سب کے سب مسلمان ہیں۔ لاحول ولا قوۃ۔ آگے چلئے یہ لوگ کیوں جمع ہیں۔ سب آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہیں۔ کیا ہینڈلے پیج ہوائی جہاز میں سوار ہو کر بجز آ رہا ہے یا وہ باشا غبارے میں سے اڑ رہے ہیں؟ یہ پتنگ بازی ہو رہی ہے۔ اچھا گنئے کتنے ہندو ہیں اور کتنے مسلمان؟ سب کے سب مسلمانوں کے بچے۔ مسلمانوں کے بھائی اور مسلمانوں کے باپ ہیں استغفر اللہ اچھا یہ کس کی نشست گاہ ہے؟ یہ ایک مسلمان زمیندار صاحب کی ہے۔ ذرا اندر جھانکو تو کیا ہو رہا ہے۔ ہو کیا رہا ہے۔ لوگ بیٹھے تاش کھیل رہے ہیں۔ اس سے پہلے شطرنج کھیل رہے تھے۔ اور اس سے قبل گپیں ہانک رہے تھے۔ بعد اس سے پہلے شعر خوانی اور لطیفہ بازی ہو رہی تھی۔ ذرا دریافت تو کرو ان میں کتنے ہندو ہیں۔ ایک بھی نہیں۔ افسوس! صد افسوس!!

قوم کے رہنماؤ! دستور وطن مرتب کرنے سے پہلے قوم کے اخلاق کا دستور تو درست کر دو۔" (مدینہ)

لنکا شائر اور مسلمان

"میرے معزز دوستو! مسلمانوں کو ایک سخت فتنے میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ آپ سنتے ہوں گے۔ کہ دس کروڑ روپے سے مسلمان ایک کمپنی قائم کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ مسلمان جلاہوں کا خون مسلمانوں ہی کے ہاتھ سے کیا جائے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ ہندوستان کپڑے کی صنعت میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ دوسرے ممالک یہاں کا کپڑا بڑی اچھی قیمت پر فروخت ہوا کرتا تھا۔

آج اس ملک کا مزدور بھوکا مر رہا ہے۔ اور انگلستان کے کتوں سے بھی روٹی نہیں کھائی جاتی۔ ملک میں عام طور سے بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ قوم اپنی صنعت کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتی ہے ایسے وقت مسلمانوں کا یہ اقدام نہ صرف وطن کے ساتھ بلکہ خود مسلمانوں کے ساتھ کھلی ہوئی غداری ہے۔ اگر کپڑے کی تجارت پر مسلمانوں نے قبضہ بھی کر لیا۔ تو ملک کے چند آدمی ضرور سرمایہ دار ہو جائیں گے۔ لیکن عام فرزندوں پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ اگر ہندوؤں نے اپنا بائیکاٹ برابر جاری رکھا۔ اور وہ اپنی قوم میں دیسی کپڑے اور دیسی ملوں کے کپڑے کو ترویج دیتے رہے۔ ادھر مسلمانوں کے صحیح الخیال طبقے نے بھی ولایتی کپڑے کا بائیکاٹ کیا۔ تو کیا یہ دس کروڑ کی کمپنی لنکا شائر کا پیٹ بھر دیگی؟ اگر واقعہ تمہارے پاس دس کروڑ روپیہ ہے۔ اور سر آغا خان باتقاضہ مسلمانوں کی کوئی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں دس کپڑے کے میل جاری کر دیئے جائیں۔

ارے بھلے آدمیو! تم کو سمجھ کب آئے گی۔ جب کپڑے کی تجارت بہار پر تھی۔ تب تو تم سوتے رہے۔ جب ملک کی آنکھیں کھلیں اور بیرونی ممالک کے کپڑے کا بائیکاٹ شروع ہوا۔ تو تم کو کپڑے کی تجارت سوجھی۔ اور اب بھی سچ پوچھو۔ تو مسلمانوں کا مقصد تجارت نہیں ہے۔ بلکہ انگریزوں کی ہمدردی میں جناب کی پسلی پھڑکی ہے۔ اور محض اس لئے یہ دس کروڑ روپیہ جمع کیا جا رہا ہے کہ لنکا شائر کے جلاہے نقصان سے بچ جائیں۔ خواہ ہندوستان کے جلاہے تباہ ہو جائیں۔"

(الجمعیتہ ۸۔ اگست)

کیا یہ صحیح ہے؟

ایک معاصر "دھرم ویر" نے خلیفہ قادیان کے پرائیویٹ سکرٹری کی ایک چٹھی کی نقل شائع کی ہے۔ جو پنڈت ہری چند صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار "رشی" امرتسر کے نام لکھی گئی ہے۔ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

قادیان ۱۹-۶-۳۰ء

مکرمی پنڈت صاحب تسلیم! بعد ماوجب آپ کی چٹھی مورخہ ۱۱/۶ سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی کے ملاحظہ میں آئی۔ حضور نے آپکی مبلغ پچاس روپے بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اطلاعاً عرض خدمت ہے۔ بلز دفتر محاسب میں گئے ہوئے ہیں۔ برآمد ہونے پر جلد رقم ارسال ہوگی۔ امید ہے۔ کہ آپ بخیریت ہونگے آپ نے حضرت سے ملاقات کے وقت فرمایا تھا۔ کہ آپ دوبارہ تشریف لائیں گے۔ پھر اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔ (احقر یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری)

اس چٹھی میں جس ۵۰ روپیہ کی رقم کا ذکر کیا گیا ہے وہ کس خدمت کے صلہ میں اخبار "رشی" کو نذر کی گئی؟ کہا جاتا ہے۔ کہ "رشی" نے مباہلہ وغیرہ کی تحریرات سے متاثر ہو کر خلیفہ قادیان کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کی دعوت دی تھی۔ جس کے عوض میں۔ ۵۰ روپے کی رقم سے اس کی زبان بندی کر دی گئی۔ کیا قادیانی اصحاب یہ بتانے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے کہ یہ کہاں تک صحیح ہے۔" (پیغام صلح ۱۹۔ اگست)

مرزائیوں کی خاص چال

"ہندوستان میں مسلمانان کشمیر کے متعلق جو کشمیر کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کی صدارت کی عزت چند مرزائی کارکنوں کی کوشش کی طفیل مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو دیدی گئی تھی۔ تمام مسلمانوں کو اس نکتہ کی بروقت خبر نہ مل سکی۔ لیکن بعد میں جب مسلمانوں کو ہوش آئی۔ تو ہر طرف سے اس صدارت کا موزوں

بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۴ کالم ۳ کے نیچے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ناستک آستک کا مکالمہ

(دیپک مہاشہ مدن جیت آریہ فیروز پور)

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ برسات کا موسم تھا۔ شہر کی گندی ہوا کو چھوڑ کر لوگ باہر کمپنی باغ کی طرف جا رہے تھے۔ کہ جا کر پھولوں کی خوشبو سے اپنے دماغوں کو معطر کریں۔ باغ میں لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جا بجا بنچ پڑے تھے۔ ایک ناستک جو اپنی ہی دھن میں مست تھا۔ لوگوں سے علیحدہ ایک ایکانت ستھان پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اتنے میں وہاں ایک اور مہاتما بھی پدھارے۔ اس نے تعظیم کرتے ہوئے مہاتما جی سے بیٹھنے کے لئے پرارتھنا کی۔

مہاتما جی قدرت کا نظارہ دیکھ کر اس سے یوں مخاطب ہوئے:-

مہاتما۔ دیکھو بھائی پرماتما کی سرشٹی کیسی عجیب ہے۔ ابھی گرم گرم لو چل رہی تھی۔ اور ابھی ٹھنڈی ہوا نے آ کر منگل کر دیا۔ یہاں پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو کیسی سہاونی پرتیت ہوتی ہے۔

ناستک۔ مہاتما جی! یہ بات تو کسی حد تک ٹھیک ہے۔ موسم سہاونا معلوم ہو رہا ہے۔ لیکن یہ تو قانون قدرت کے ماتحت خود بخود ہو رہا ہے۔ اس میں پرماتما کا نام لینا تو سراسر نادانی ہے۔

مہاتما۔ دیکھو بھائی سرشٹی کی ترتیب کو دیکھو۔ اس کے انتظام کی طرف نگاہ ڈالو۔ تو تم کو معلوم ہوگا کہ یہ کسی کاریگر کی کاریگری کا نتیجہ ہے۔ رچنا سے رچیتا کا علم ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تو تم کو معلوم ہی ہے کہ یہ جگت پانچ عناصر کا مرکب ہے۔

ناستک۔ وہ عناصر کون کون سے ہیں اور ان کے کیا گن ہیں؟

مہاتما۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور آکاش۔ پرتھوی کا گن گندھ سوبھاوک ہے۔ لیکن باقی کے گن اس میں نیمتک ہیں۔ جل کا گن رس سوبھاوک ہے۔ اگنی کا روپ۔ وایو کا سپرش اور آکاش کا شبد گن ہے۔

ناستک۔ ان عناصروں سے آپ کا کیا مطلب ہے؟

مہاتما۔ ان عناصروں سے یہ سرشٹی بنتی ہے۔ اب سوچنا یہ ہے۔ کہ کیا یہ عناصر خود بخود مل سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر مل سکتے ہوں۔ تو ان کا روپ مختلف کیا ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ تو معلوم ہی ہوگا۔ کہ یہ جگت وکار والا ہے۔ ہم عموماً روزانہ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ درخت پہلے چھوٹا سا تھا۔ اور ایک سال کے بعد کافی بڑا ہو گیا۔ اسی طرح دنیا میں ہر وقت تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ ان عناصر کا آپس میں ملنا۔ علیحدہ ہونا یا علیحدہ نہ ملنا یہ تین حالتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ سب عناصر مل جاویں۔ تو سب کچھ گول آکار ہی بن جاویگا اور اگر یہ علیحدہ علیحدہ رہیں۔ تو سرشٹی بن نہیں سکتی۔ اور اگر علیحدگی سے پرمانو زیادہ ہیں۔ تو وہ زور سے [illegible] پالیں گے۔ اور اگر [illegible] سے پرمانو زیادہ ہو گئے۔ تو بھی یہ ترتیب سب ہی پال جاوے گی۔ اس لئے ان سب باتوں کے وچار سے یہ ثابت ہوا۔ کہ بغیر ترتیب دینے والے کے ان کی ترتیب نہیں ہو سکتی۔ اور وہ ترتیب پرماتما ہی دیتا ہے۔

ناستک۔ مہاتما جی! ان عناصر کو جوڑنے بیلنے کا کام نیچر خود بخود کرتی ہے اس لئے قانون قدرت کے انوسار سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس میں پرماتما کی کیا ضرورت ہے؟

مہاتما۔ اوہ بھائی دیکھو! قدرت بغیر قادر کے رہ نہیں سکتی۔ صفت بغیر موصوف کے رہ نہیں سکتی۔ کوئی کسی رنگریز کو کہہ دے۔ کہ میرا یہ کپڑا کالے رنگ میں رنگ دے۔ لیکن کالے رنگ کا جو کالا پن ہے۔ اس سے الگ۔ کالا رنگ ہرگز استعمال نہ کرنا۔ تو وہ رنگریز اس کپڑے کو کیسے رنگیگا۔ کیونکہ کالا پن کالے رنگ سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ یہ دونوں لازم ملزوم ہیں۔ اسی طرح قدرت وصف کا موصوف قادر ہی ہے۔ سب کام آپ کے کتھن انوسار کرے گا۔ تو اس کو تم قادر کہہ لو یا پرماتما بات ایک ہی ہے۔

ناستک۔ یہ سب دنیا اتفاقاً ہی بن گئی ہے۔ اس لئے اس میں ایشور کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مہاتما۔ بھائی صاحب! اتفاقیہ کے معنی لاعلمی کے ہیں۔ جیسے میں گھر سے بازار جا رہا ہوں۔ راستے میں میرے آگے ایک مکان گر پڑتا ہے۔ اور مجھے چوٹ لگتی ہے۔ اس بات کا مجھے علم نہیں تھا۔ ورنہ میں اس راستے سے گذر کر نہ آتا۔

ناستک۔ لیکن پرماتما میں پرتیکش پرمان کوئی نہ ہونے سے اس کو کیسے مانا جاوے۔

مہاتما۔ اچھا کیا میں پرتیکش ہوں۔ آپ کہیں گے۔ ہاں۔ اس پر یہ سوال ہوگا۔ کہ میرا کیا پرتیکش ہوگا۔ آپ کہیں گے کہ آپ کے ناک۔ کان۔ ہاتھ منہ وغیرہ سب پرتیکش ہیں۔ لیکن اس پر بھی جب انسان مر جاتا ہے۔ تو اس کے یہ اعضاء تو ویسے ہی قائم رہتے ہیں۔ پھر یہ جو کہتے ہیں۔ کہ وہ مر گیا۔ اس میں کیا تبدیلی ہو جاتی ہے۔ یہ کہ اس میں آتما نہیں رہا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اندر جو آتما ہے۔ وہ چونکہ پرتیکش نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اس کے کارنامے اس کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اسی طرح سوکشم چیز وغیرہ کے بھی دکھائی نہ دینے سے ہم کو وہ ناستک ہی پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو اگر کوئی مارے اور آپ کہیں کہ مجھے فلاں نے تھپڑ مارا ہے اور مجھے [illegible] ہے۔ کیا آپ اس درد کو دکھا سکتے ہیں؟ نہیں تو کیا درد کو [illegible] بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کو کیول دکھائی دیا کرتے ہیں۔ مگر دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے [illegible] نہیں دیتا۔ لیکن پھر بھی اس کی شکتی کا ظہور ہر ایک ذرہ ذرہ میں دکھائی دے رہا ہے۔

ناستک۔ پرماتما دکھائی کیوں نہیں دیتا؟

مہاتما۔ دیکھو بھائی صاحب سب سے نزدیک چیز جو ہوتی ہے۔ وہ دکھائی نہیں دیتی جیسے آنکھوں میں سرمہ۔

(۲) سب سے دور کی چیز بھی دکھائی نہیں دیتی۔ جیسے لاہور سے قطب صاحب کی لاٹھ۔

(۳) جب آنکھ کے درمیان کوئی خاص چیز حائل ہو۔ اس وقت بھی ہم نہیں دیکھ سکتے جیسے آنکھ کے سامنے لکڑی رکھنے سے۔ نہ دیکھنا۔

(۴) پرکاش کے ابھاو سے جیسے اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

مندرجہ بالا وجوہات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایشور ہم کو آنکھوں سے دکھائی نہیں دے سکتا۔ ہاں جب گیان کا پرکاش ہوگا۔ تو پھر آتما کے ذریعے ہی اس کو دیکھ سکیں گے۔ لیکن وہ بھی گیان کی آنکھوں سے۔ اتنی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ ناستک جی مہاراج ہاتھ جوڑ کر مہاتما کے چرنوں سے لپٹ گئے۔ اور عرض کرنے لگے۔ کہ آپ کے اپدیش سے میرے من کا اگیان سب دور ہو گیا۔ دراصل میں بڑے اندھیرے میں تھا۔ جو کہ اتنی مہان شکتی سے دکھ ہو رہا تھا۔ ۔۔۔

۔۔۔ مہاتما نے آشیرواد دے کر کہا۔ پرماتما آپ کو سدبدھی پردان کرے۔ اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ نمستے۔

آریہ پاٹھشالہ بھیرہ کا سرکاری معائنہ

آریہ پاٹھشالہ بھیرہ کے تعلق معائنہ کے ریمارکوں کی نقل جو کہ مسٹر [illegible] انسپکٹر [illegible] جموں نے [illegible] ۱۹۳۱ء کو دیا۔

آج اس سکول کا معائنہ کیا گیا۔ کل [illegible] لڑکے اور [illegible] لڑکیاں ہیں۔ لڑکیاں الگ پڑھتی ہیں۔ اور لڑکے الگ۔

مکان [illegible] بہت سا [illegible] ہے [illegible] ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ مدرس پنڈت دیس راج نارمل [illegible] پاس ہیں۔ اور کام اچھا کر رہے ہیں۔ تعلیمی حالت [illegible] ہے [illegible] جماعت [illegible] اور بعض لڑکے اردو پڑھ سکتے ہیں۔ [illegible] پڑھایا جاتا ہے [illegible] جماعت [illegible] سوال [illegible] سکتی ہے۔ دوم جماعت [illegible] کمزور ہے۔ [illegible] ہر جماعت میں اچھی ہے۔ اول جماعت بھی روان پڑھ سکتی ہے۔

رجسٹر حاضری ملاحظہ [illegible] رکھے جاتے ہیں۔ لیکن فیس وصول کی بابت [illegible] کوشش ضروری ہے۔

نتیجہ :- یہ پاٹھشالہ اچھی ترقی کر رہی ہے۔ اور پنڈت صاحب ہر دلعزیز اور محنتی معلوم ہوتے ہیں۔

نوٹ :- یہ پنڈت صاحب [illegible] کا کام علاقہ میں کر رہے ہیں۔ اور لوگ تعریف کرتے ہیں۔ درحقیقت بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔

مندرجہ ذیل اشیاء پاٹھشالہ کے لئے ضروری ہیں جو کہ اسی سال بہم پہنچائی جاویں۔

ٹاٹ	کرسی	میز	بلیک بورڈ
۲	۲	۲	۵

بال فریم ایک

دستخط بحروف انگریزی

بھیکم سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز جموں

مخیر دوست [illegible] کے وقت [illegible] پاٹھشالہ بھیرہ [illegible] دیا کریں۔

یاد رفتگان!

نمبر ۴۳

لالہ جے چند جی

(از پنڈت وشنو دت جی - بی اے - ایڈوکیٹ)

۱۸۹۸ء میں لالہ جے چند جی کے درشن کرنے کا ہمیں موقعہ ملا - یہ ایک نوجوان ملتان کے رہنے والے - لاہور میں ملٹری اکاؤنٹس دفتر میں ملازم تھے۔ ان کی رات کو بھی ڈیوٹی ہوتی تھی - آریہ سماج کے کارکنوں میں سے تھے - تنخواہ اس وقت غالباً چالیس روپے ماہوار ملتی تھی - شاید ترقی ہو گئی ہو - یہ ہمیں معلوم نہیں ہے ٭

آپ لالہ کرپا رام تھاپر - لالہ شونیال ایم اے راؤ بہادر ماسٹر آتما رام اور سوامی شردھانند وغیرہ کے ساتھی کام کرنے والوں میں سے تھے - اس قدر کم تنخواہ لینے پر بھی باحوصلہ اشخاص کی طرح رہتے تھے - آریہ سماج کے ہر ایک کام میں سینہ سپر نظر آتے تھے - آریہ سماج وچھووالی لاہور میں دن رات کام کیا کرتے تھے ٭

ان کی سماجک لگن کو دیکھ کر عوام نے ان کی قدر کرنی شروع کی اور رفتہ رفتہ انہیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اسسٹنٹ سیکرٹری بنا دیا گیا۔ اس زمانہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ابتدائی اور غریبی کی حالت میں تھی - آریہ سماجوں کی طرف سے بہت کم مدد ملتی تھی - اس زمانہ میں چندے کا معیار بہت ادنیٰ تھا ٭

امرتسر میں راؤ بہادر ماسٹر آتما رام کے مکان پر ہم نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دفتر ایک چار پیسے کی کاپی میں بند دیکھا ہے - اور ماسٹر جی نے بتلایا - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا خزانہ صرف ۱۲ روپے ہے - یہ لالہ جے چند جیسے بہادروں کی شبانہ روز کوششوں کا نتیجہ ہے - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب موجودہ شان کو پہنچی ہے ٭

لالہ جے چند جی جب اسسٹنٹ سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بنے - تو اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دفتر وچھووالی آریہ سماج کے مندر کے ایک بالائی کمرے میں تھا - سبھا کا سارا عملہ ایک کلارک تھا - جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ساری خط و کتابت کیا کرتا تھا - اور وہی سارا دفتر تھا ٭

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حالات بڑے عجیب رہے ہیں - ۱۸۹۳ء میں آریہ سماج کے دو ٹکڑے ہو گئے - تو دونوں پارٹیوں میں عجیب جدوجہد تھی - ایک پارٹی اس پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے نئی سے نئی تجاویز پیش کرتی تھی - ساری رات اجلاس ہوتا رہا - مگر کام کی بات ایک بھی نہ ہوئی بارہ بجے رات کے بعد ایک رزولیوشن پیش ہوا - کہ چونکہ جس تاریخ کے لئے اجلاس بلایا گیا تھا - وہ تاریخ اب بدل گئی ہے - اس لئے اب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جلسہ کرنا ناجائز ہے ٭

اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کیا چیز ہے؟ آریہ سماجوں کی پراتنک طاقت کو ایک مرکز پر کیوں جمع کرنا چاہئے۔ اس بات کا عوام کو احساس نہیں تھا - سنہ ۱۸۸۷ء میں امرتسر کے سالانہ جلسہ پر لوگوں کو صوبہ میں ایک سبھا بنانے کا خیال آیا تھا - اور بارہ برس کے عرصہ میں اس خیال کی اہمیت ابھی تک لوگوں کے ذہن نشین نہیں ہوئی تھی شاید یہ بھی کہ کام کرنے والوں کی کمی تھی - لوگ چندہ بہت کم دیتے تھے - زیادہ تر چندہ دینے کا رواج ہی نہیں تھا ٭

لالہ جے چند کو جب دیکھو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں بیٹھے ہیں - ان کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی - خاموش بیٹھے تھے - روزانہ چٹھیوں کا جواب دینے - سرکلر شائع کرنے رجسٹروں میں اندراج کرنا اور دفتر کے کام کی پڑتال اس قدر کام تھا - کہ اکیلے لالہ جے چند کے لئے یہ کام مشکل ہو رہا تھا اور لاہور میں اس زمانہ میں دوسرا کوئی شخص دلچسپی لینے والا نہیں تھا ٭

لالہ جے چند کو فکر تھی - کہ پنجاب میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک جیتی جاگتی شکتی بن جائے - مگر فنڈ نہیں تھے - اس کے لئے انہوں نے کام کرنے کی مختلف ترکیبیں سوچیں - ایک ترکیب یہ تھی - کہ پنجاب کے کارکنوں کی ایک فہرست تیار کی - اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے صرف کرایہ دے کر اپدیشکوں کی منڈلیوں سے لیکچر پنجاب کے مختلف مقامات پر کرائے ٭

پنڈت لیکھرام کی شہادت سے پیشتر آریہ سماج میں ایک ہی کام تھا - اور وہ تھا اینگلو ویدک کالج کے لئے روپیہ جمع کرنا - آج تو طریقہ تعلیم کے متعلق بھی خیال بدل گیا ہے - اور قومی تعلیم کے خیال نے انگریزی ڈھنگ اور یونیورسٹی کے تعلق میں چلنے والے کالجوں کی اصلیت کو طشت از بام کر دیا ہے - مگر اس زمانہ میں انگریزی ڈھنگ کا کالج چلانا ایک قومی اور دھارمک کام خیال کیا جاتا تھا ٭

پنڈت لیکھرام کی شہادت کے وقت لوگوں نے محسوس کیا - کہ اپدیشک کیسی زبردست طاقت ہوتے ہیں وید پرچار فنڈ کو تقویت دینے کی سوجھی - اور راؤ بہادر ٹھاکر دت نے وید پرچار کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی - جس میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ٭

لالہ جے چند نے ایک دفعہ ایک منڈلی بنائی - جس میں راؤ بہادر ماسٹر آتما رام پروفیسر شونیال ایم اے اور وہ خود شامل تھے - پنجاب کے مختلف شہروں میں چکر لگایا لیکچر دئیے اور چندہ جمع کیا - علاوہ ازیں ایک اور منڈلی روانہ ہوئی - جس میں پنڈت رام بھج دت اور لالہ کیدار ناتھ پردیپ شامل تھے ٭

لالہ جے چند اپنی تھوڑی سی پونجی میں سے دان اپنی حیثیت سے بڑھکر دیا کرتے تھے - کئی دفعہ وہ اپنی پوری تنخواہ دان میں دے دیا کرتے تھے - لالہ جے چند نے سرمن اور لیکچر دینے شروع کر دئیے تھے اس کیلئے انہوں نے مطالعہ کرنا شروع کر دیا - دن رات کتابیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کتابیں لکھنی بھی شروع کر دیں - انہوں نے "عیسیٰ کی نامعلوم زندگی" - "ہندو دھرم کو بچاؤ" وغیرہ بہت سی کتابیں لکھیں - جالندھر کے اخبار ستیہ دھرم پرچارک میں مضامین لکھا کرتے تھے - اپنی پونجی رہی سہی کتابوں کے شائع کرنے میں لگا دی - مگر ان کی لگن میں کمی نہیں ہوئی ٭

لالہ جے چند کے اس طرح تن من دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج کے کاموں میں لگا دینے سے آپکی صحت پر بڑا خراب اثر پڑا - جسم کے کمزور تھے - آخر کار جسم یہ تمام تکالیف برداشت نہ کر سکا - نمونیہ ہو گیا - اور نمونیہ میں جب بیہوشی کی حالت ہو گئی - تو وہ یہ سمجھتے تھے - کہ آریہ سماج میں بیٹھے ہوئے ایشور پرارتھنا کر رہے ہیں - یا اپدیش دے رہے ہیں - لوگوں نے انہیں بیماری کی حالت میں بھی ایشور پرارتھنا کرتے اور اپدیش دیتے ہوئے دیکھا - آریہ سماج کا یہ خاموش شہید اس طرح اپنے آپ کو آریہ سماج کی ویدی پر قربان کر گیا ٭

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

پر صدائے احتجاج بلند ہونی شروع ہو گئی ہے کیونکہ مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے - کہ جب مرزائی دوسرے مسلمانوں کو کافر اور جہنمی سمجھتے ہیں - تو پھر ان کا اس طرح کشمیر کے مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کرنا کوئی خاص چال ہے اول تو مرزائی جماعت نے اس کام سے کو سوں دور رہنا اختیار کیا ہے - جس میں بسرکار دولت مدار کی مخالفت یا گورنمنٹ کی پالیسی پر نکتہ چینی کا ذرا بھی شائبہ پایا جاتا ہو - پھر مرزائی خلیفہ صاحب کی یہ شمولیت یا تو یہ ظاہر کر رہی ہے - کہ یہ کمیٹی ہی گورنمنٹ کی منشا سے بنائی گئی ہے - یا خود مرزائی جماعت اس کمیٹی میں شمولیت کے پردہ سے اپنی احمدیت کی تبلیغ کا ایک رستہ نکالنا چاہتی ہے - خدا کا شکر ہے - کہ مسلمانوں کو بروقت اس امر کا احساس ہو گیا - اور اب ہر طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ مرزائی خلیفہ کو نکال دو ٭

(العدل ۱۹ - اگست ۱۹۳۱ء)

سوامی سناتن دھرم اور آریہ سماج میں تحریری شاستر ارتھ

سنڑیتی سناتن دھرم سبھا کے آکشیپوں کا اتر دیتے ہوئے آریہ سماج سوہنا نے ڈسٹرکٹ اربیب سے اُن کے آکشیپوں کا سپریان اُتر دیا - آریہ سماج کی اور سے اُن کے آکشیپ تھے اُن آکشیپوں کا اُتر بنا کسی ٹیکا ٹپنی کے سنایا گیا ٭

۱۴ جون ۱۹۳۱ء کو سناتن دھرم سبھا کی اور سے بھی میٹنگ ہوئی - جس میں جان بوجھ کر دونوں ٹرف خوب ٹیکا ٹپنی کرتے ہوئے دونوں پکشوں کے پتر سنائے گئے - پہلے تو پنڈت مراری لال نے اپنا اپر سٹ کا آکشیپ خوب بڑھا چڑھا کر ڈیڑھ گھنٹے میں سنایا - پھر اُن کا اُتر جو سماج کی اور سے دیا گیا تھا - جوں کا توں نہ سنا کر خوب ٹیکا ٹپنی کرتے ہوئے سنایا - اور انت میں کہدیا - کہ کوئی پرمان نہیں دیا گیا ٭

سناتن دھرم سبھا کو ڈر تھا - کہ کہیں آریہ سماج کے جواب سے اُن کی پول سب پر پرگٹ نہ ہو جائے - اس لئے اُسے اس ڈھنگ سے پڑھا گیا - کہ کسی کو کچھ بھی پتہ نہ لگا - کہ کیا پڑھا گیا - اور کیا نہ پڑھا گیا - لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے بیچ بیچ میں سوامی جی تتھا آریہ سماج کو خوب گالیاں سنائیں ٭

پنڈت مراری لال کی اس دھینگا دھینگی کا وردھ

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۲)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فسانہ

رکشا بندھن

پریم اور محبت کی لافانی زنجیر

از مہاشہ ٹیک چند جی ساکن کوٹ ادو

...بس آج سے تم میرے بھائی ہو یہ رکشا اس بات کی نشانی ہے!

اگست کا اختتام تھا آدھی رات کا چاند اپنی پوری درخشانی کے ساتھ صحن عالم کو منور کئے ہوئے تھا۔ میں ایک تیز رفتار بیکانیری اونٹ پر سوار ہو کر نیلی بار کے اس وسیع و گھنے جنگل کو عبور کر رہا تھا۔ جو قبولہ کے تاریخی قصبہ کو دس دس بارہ بارہ کوس تک احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جہاں تک نگاہ جاتی تھی۔ سوائے لانہ پھوگ کی بے خار جھاڑیوں۔ وَن۔ کریر اور فراش کے درختوں کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ زمین تقریباً ہموار تھی۔ البتہ کہیں کہیں ریت کے اکے دکے ٹیلے منقش کے ٹکڑوں کی طرح راستے کے اِدھر اُدھر چاندنی میں چمکتے دکھائی دیتے تھے۔ گیدڑ لومڑیاں۔ چھوٹے چھوٹے حشرات الارض جو خوراک کے لئے اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔ تو کبھی کبھی ہوا ہمارے کے بھاگتے ہوئے سایہ سے ڈر کر جھاڑیوں میں دبک جاتے تھے۔ ایک سنسان اور خاموش منظر تھا۔ جو نور کی چادر میں لپٹا ہوا دیکھنے والے پر ایک پرکیف اثر پیدا کرتا تھا۔ اس حشر آسا خموشی کو یا تو وہ آواز توڑتی تھی جو راستہ میں بکھرے ہوئے خشک پتوں کے اونٹ کے پاؤں تلے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی تھی۔ یا شمالی ہوا کے وہ سرد مسرت ریز جھونکے جو وقتاً فوقتاً ایک سریلی سرسراہٹ کے ساتھ درختوں کی شاخوں اور نوک دار پتوں سے گذر کر مشام جان کو معطر کر رہے تھے۔

میں محمل کی پچھلی نشست پر تھا۔ اونٹ کی مہار میرے ہمراہی کے ہاتھ میں تھی۔ یہ ایک سولہ سترہ سال کا چھوکرا تھا۔ مردانہ حسن کا ایک مکمل نمونہ۔ درمیانہ قد۔ متناسب اور بھرے ہوئے اعضاء جن میں چستی اور چالاکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ لمبی سیاہ زلفیں اس کے شانوں پر لہرا رہی تھیں۔ زری کا ایک تین ہاتھ لمبا پٹکا بے ترتیبی کے ساتھ بطور پگڑی اس کے سر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ دیکھنے والے کے لئے وہ کسی مشرقی افسانے کا ہیرو معلوم ہوتا تھا۔

(۲)

ہم اس وقت ایک نشیبی رقبہ سے جو کسی وقت دریائے ستلج کی کسی شاخ کی وادی تھا۔ گذر رہے تھے۔ اس عالیشان منظر کے درمیان راستہ ایک پرکیف منظر کے ساتھ کٹ رہا تھا۔ قبولہ ابھی تک پانچ میل کے فاصلہ پر تھا اور منزل مقصود پندرہ میل۔ یکایک میرا ہمراہی جس کا نام حشمت تھا۔ چیخ اٹھا ....

"بابوجی .... دیکھو ......"

میں نے اوپر نگاہ اٹھائی ہی تھی کہ سامنے ایک قوی الجثہ جانور اڑ کر کھڑا ہو گیا۔ جانور سے تقریباً پندرہ فٹ کے فاصلے پر کوئی سفید سی چیز نظر آ رہی تھی۔

جانور اب بالکل ہی اونٹ کے قریب تھا۔ اس نے ٹانگیں کھول دیں۔ بلبلانا اور دم کو ادھر پیچھے مارنا شروع کیا۔ اس حالت میں منہ سے جھاگ پیدا کرتے ہوئے اس نے گردن کو چند بار دائیں بائیں حرکت دی۔ حشمت نے جو مہار مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے تھا۔ آہستہ سے کہا

"بابوجی! بڑا نازک وقت ہے۔ کیا کریں؟"

"جمے رہو" میں نے کہا۔ اور بھری ہوئی بندوق کو جسے میں سارا راستہ اپنی ران پر رکھے آیا تھا۔ احتیاط کے ساتھ دائیں ہاتھ میں تھام کر اور بائیں ہاتھ سے رکاب پر زور ڈالتے ہوئے نیچے چھلانگ لگائی اور چشم زدن میں اونٹ سے تین چار قدم کے فاصلے پر جا کھڑا ہوا۔

شریر جانور نے مکرر گردن اٹھائی اور حشمت کی ران پر حملہ کیا۔ چونکہ وہ اگلی نشست پر تھا اس کا منہ اس پر نہ پڑ سکا۔ بلکہ نصف فٹ کے قریب آگے نکل گیا۔

حشمت نے اسے مارنے کے لئے اپنی چھڑی اوپر اٹھائی

"مارو مت" میں نے کہا "بلکہ چھڑی اس کے منہ میں گھسیڑ دو" اس نے ایسا ہی کیا۔ اور گز بھر چھڑی اس کے حلق میں گھسیڑ دی۔ حیوان گھبرایا۔ نتھنے پھڑکے اور پھر کھڑا ہو گیا۔ میں نے بندوق اٹھائی اور جنگل کی سنسان فضا آتش فائر کی آواز سے گونج اٹھی۔ اور جانور زمین پر تڑپنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے پانچ منٹ میں ہی وہ ٹھنڈا ہو گیا۔

اب حشمت نیچے اتر آیا اور کہا "اگر آپ آج نہ ہوتے تو میری جان نہ بچتی ....."

"میں نہ ہوتا" اس کی بات کاٹتے ہوئے میں نے جواب دیا۔ "تو تم یہاں کیوں آنے لگے تھے"

وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ صدائے بازگشت کی مانند اس کی مسکراہٹ کی آواز جنگل کو چیرتی ہوئی واپس آئی:-

"او! ... بابوجی! — وہ سفید سی چیز کیا ہے؟"

تقریباً پندرہ فٹ کے فاصلے پر جو سفید سی چیز میں نے دیکھی۔ اسی کی طرف حشمت نے اشارہ کیا۔ ہم دونوں اس طرف چلے اور وہاں پہنچ کر ٹھٹھک کر رہ گئے۔

یہ ایک لاش تھی یا جیتا انسان۔ سانس ابھی تک تھوڑی تھوڑی چل رہی تھی۔ میں نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھا۔ معلوم ہوا کہ کسی دہشت کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے۔ پاس کے کنوئیں سے حشمت پانی کا لوٹا لایا۔ اور اس پر چھڑکنے لگا۔

پندرہ منٹ کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ یہ ایک نازنین تھی۔ متناسب جسم۔ ابھرا چہرہ اور خوبصورت۔

میں سفر کی وجہ سے تھوڑی بہت دوائیوں کا تھیلا اپنے پاس رکھا کرتا تھا۔ جلدی سے میں نے ایک شیشی نکالی۔ چند قطرے اس کے منہ میں ٹپکائے۔

(۳)

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔ کہ اس وقت آپ کی کیا حالت ہے؟" میں نے اس دیوی سے کہا۔

"بخوشی تمام میں تمام حالات آپ کو سنانے کو تیار ہوں۔ ... لیکن آج رکھشا بندھن ہے۔ ذرا آپ اپنا بازو آگے کریں ......"

میں نے بلا حیل و حجت اپنا بازو آگے کر دیا۔ اس نے سر کے کپڑے سے چھوٹا سا ٹکڑا پھاڑا اور میرے بازو کے گرد لپیٹتے ہوئے کہا "تم نے آج میری جان بچائی ہے۔ بس آج سے تم میرے بھائی ہو۔ یہ رکھشا بطور نشانی ہے۔ اسے سنبھال کر رکھنا"۔

میں متحیر ہو گیا۔ اور کسی سوچ میں مستغرق۔

"بابوجی چلئے۔ ابھی کافی منزل ہے" حشمت نے کہا۔

"کیا آپ میرے ساتھ چلنے کی تکلیف گوارا کریں گی" میں نے دیوی جی سے کہا۔

"ضرور" اس نے جواب دیا "وہاں چل کر آپ کو حالات سناؤں گی"

(۴)

سفر پھر شروع ہوا۔ دیوی کو میں نے اگلی نشست پر بٹھایا۔ حشمت نے مہار ہاتھ میں پکڑی اور پیدل چل پڑا۔ تقریباً تین گھنٹے میں ہم بنگلے پر پہنچ گئے۔ اس وقت سورج نکل رہا تھا۔ مقامی کارندہ کو ہماری آمد کی پہلے اطلاع ہو چکی تھی۔ اور اس نے رہائش وغیرہ کے تمام انتظام مکمل کر رکھے تھے۔

اسی شام کو میں اپنے مطالعہ کے کمرے میں تھا۔ کہ حشمت نے اطلاع دی۔ "بابوجی! اس جگہ ایک بھیڑئیے نے تنگ کر رکھا ہے اس کا انتظام کریں۔" مجھے چونکہ شکار دہریوں۔ خرگوش وغیرہ کا نہیں۔ خونخوار جانوروں کا بہت شوق تھا۔ اس لئے اسے کہا کہ کل چلیں گے۔

(۵)

دوسرے دن ابھی تو ستارہ نکلا ہی تھا۔ کہ حشمت نے مجھے اطلاع دی۔ کہ سب سامان مکمل ہو گیا ہے۔ فقط آپ کی انتظار ہے۔ میں فوراً دیوی جی کے پاس گیا۔ اور شکار جانے کی اجازت مانگی۔

"میری آنکھ پھڑک رہی ہے۔ اس لئے آج کا جانا ملتوی کیجئے"

"یہ وہم ہے" میں نے کہا۔ "میں نے کبھی ان ڈھکوسلوں کی پرواہ نہیں کی"

دیوی جی کی آنکھوں سے آنسو کے قطرے دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا:-

"اگر یہ بات ہے۔ تو میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں"

میں تھوڑی دیر مبہوت کھڑا رہا۔ پھر کہا "چلو تمہاری خوشی"

وہ مسکرائی اور چند لمحوں بعد ہم شکار کی طرف چل رہے تھے۔ دریا کے نزدیک جا کر میں اونٹ سے اتر پڑا۔ ایک درخت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کس ساتھ اونٹ باندھ دیا - اور ہم تینوں وحشت
میں (اور دیوی جی) شکار کی جستجو میں نکل پڑے
اچانک کسی جانور کے پھڑکنے کی آواز
آئی اور ساتھ ہی ایک بھدی غراہٹ
[illegible] جو میرے پیچھے آ رہا تھا
[illegible] جھکا دیا اور چیتا اچھل [illegible]
[illegible] اور ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] درخت
[illegible] والے
[illegible] حیوان کو دیکھا - اور اس کے پنجوں میں
ایک [illegible] زیادہ
[illegible] بمشکل [illegible]
[illegible]
[illegible] بے اختیار [illegible]
[illegible] ایسی حالت میں
[illegible]
[illegible] صورت حالات
[illegible] - ان کی
[illegible] آنکھیں [illegible] - وہ
[illegible] مضطرب تھا - [illegible]
[illegible] صورت تھی - [illegible]
اور [illegible]
اس کشمکش میں ایک ایک منٹ مجھے
پہاڑ معلوم ہوتا تھا کہ [illegible] جیب میں سے
[illegible] کارتوس نکالے
بندوق اٹھائی - خونخوار جانور جو ہماری
ہر حرکت سے باخبر تھا غرایا - اس لئے
اپنے جسم کو ایک عجیب انداز سے سمیٹا -
اور غیظ و غضب میں اپنے دانت نکالے -
[illegible] دو خوفناک [illegible]
اس کی تندی اور سفاکی کا مظاہرہ کر رہی
تھیں [illegible] آنکھیں [illegible]
[illegible] اور لگے
[illegible] پیوست ہو گئیں - [illegible]
بندوق سے [illegible] نشانہ [illegible] نہیں
دیکھا - ایک خوفناک گرج سے جنگل
گونج اٹھا - زخمی جانور انتہائی کرب کی حالت
میں پوری طاقت اور سرعت کے ساتھ ہوا میں
اچھلا - مگر ہمارا [illegible] فاصلہ چالیس فٹ
سے کسی صورت میں کم نہ تھا - تاہم مجھے
معلوم ہوا کہ [illegible] - دوسرے
لمحے میں ایک [illegible] چیخ سنائی دی -
پھر اول [illegible] میں [illegible] گیا - جبکہ میں نے

دیوی جی کو چیتے کے پنجے میں دیکھا - برق
آسا تیزی کے ساتھ دوسری نالی خالی
ہوئی - جو حیوان کے سر کو پاش پاش کرتی
ہوئی آگے نکل گئی - وحشی حیوان مکرر اچھلا
اور اپنے شکار کو منہ میں لئے زرد
میرے پاؤں میں گر کر ٹھنڈا ہو گیا ⁕
سب کچھ آناً فاناً وقوع میں آیا - آدھے
منٹ سے بھی کم عرصہ اس میں صرف ہوا ہوگا
بندوق میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی
انتہائے اضطراب میں میں دیوی جی کو حیوان
کے پنجوں سے چھڑانے لگا - [illegible]
[illegible] اس کے حلق میں گڑے ہوئے
تھے میں نے مضبوط ہاتھوں سے جبڑے
کا جبڑا توڑا - [illegible] جسم
سے بمشکل علیحدہ کیا - مگر آہ! . . . آہ!
یہ بعد از وقت تھا - اس کی [illegible] گردن کی
ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں - بیشمار زخموں
کے علاوہ اس کی شاہ رگ سے سرخ
خون کی تیز دھاریں [illegible] فوارے کی
طرح اچھل کر اردگرد کی زمین کو [illegible]
[illegible] رہی تھیں ⁕
[illegible] اپنے خون کے آخری
قطرے سے محبت کی قربانی [illegible]
کی صورت میں نثار کر رہی تھی ⁕
[illegible]
[illegible]
[illegible] آ رہی ⁕
[illegible] سوال تھا - [illegible]
آواز [illegible] جنگل کی تنہائی میں [illegible]
[illegible] جسم میں ایک
حرکت ہوئی [illegible]
[illegible] آنکھیں کھولیں - وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آج [illegible]
کی نشانی ہے " [illegible]
طرف جھک گیا - آخر [illegible]
روح سے خالی تھا ⁕

(۵)

مجھے [illegible] تمام [illegible]
کر دی گئی ہے - [illegible]
[illegible]
کے آخری قطرہ خون سے [illegible]
کی تمام رگیں [illegible]

گیا - ہاں کھڑے ہو گئے - اور میں نے محسوس
کیا کہ [illegible] کر میرے تن میں آ گیا ہے
[illegible] حرکت بند ہونے والی ہے ⁕
"کاش! یہ سب کچھ خواب ہی ہوتا" میں
نے دل میں کہا - اور اس موہوم امید میں اپنی
آنکھوں کو بند کیا - انہیں ملا - اور [illegible]
کھولا - مگر [illegible] جنگل . . . [illegible]
. . . جھاڑیاں . . . چیتا . . . اور
خون میں [illegible] دیوی . . .
میں قاتل [illegible] مقتول کے پاس بیٹھ گیا -
پرماتما جانتا ہے کہ میں نے دل کے
انتہائی پردوں سے نکلی ہوئی التجاؤں کے
ساتھ پرماتما کے دربار میں یہ التجا کی کہ
اس کے بجائے مجھے موت آ جائے - جوش
دیوانگی میں میں نے اپنا سر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ناامیدی تھی - حسرت - [illegible]
عذاب [illegible] لاش کے ساتھ [illegible]
گیا - اور [illegible]
[illegible] بچوں کی طرح بلک بلک کر روتا رہا
اور [illegible] آخری [illegible]
کے قدموں پر نثار کیا ⁕

(۴)

اس واقعہ کو پندرہ سال گذر گئے ہیں -
میں بد نصیب ابھی تک زندہ ہوں - [illegible]
[illegible]
[illegible] میرے ہاتھوں [illegible]
[illegible] میری زندگی کا
[illegible] بدل گیا ہے [illegible]
[illegible] . . . [illegible]
[illegible] . . . [illegible]
[illegible]
[illegible]

سوراج سناتن دھرم اور آریہ سماج میں تحریری شاستر ارتھ

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۳)

[illegible]

سنکھیا امرت اور لاثانی دوائی

۸۹۸

[illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج نیروبی (برٹش ایسٹ افریقہ) کا اٹھائیسواں سالانہ جلسہ

تماشا میں آشا کا منورنجک درشیہ!!

آزمائش کی گھڑی ویسے تو ہر ایک کو بھیانک پرتیت ہوتی ہے۔ مگر آریوں کے درشٹی میں یہ ایسی آتی ہے کہ جہاں دیگر آریوں کا امتحان ہو رہا ہے مگر یہ اتنا کا ہزار بار دھنباد ہے۔ کہ صفحۂ ہستی سے کسی کو نہیں آریہ سماجی کا امتحان ہوتا ہے۔ تو آریہ جگت سہاؤ بھوتی کے نیا ودں سے پریرت ہو کر چوکنا ہو جاتا ہے۔ اور آریہ سماجی آزمائش میں پوری کامیابی کے ساتھ اتیرن ہوتا ہے۔ یہی حالی اس سال آریہ سماج نیروبی کے سالانہ جلسہ کے سمبندھ میں دیکھنے میں آیا۔ آریہ سماج بڑائی تو امتحان میں شامل ہی ہوا اور سر پر تھا۔ کہ اس قدر بھیانک درشیہ دکھا ہو رہے تھے۔ ایک طرف ملک میں بیکاری زوروں پر تھی۔ اور دوسری طرف عین جلسہ کے نزدیک آنے پر آریہ سماجی سرکاری اور ریلوے ملازمین پر RETRENCHMENT کا آگھات شروع ہو گیا۔ لہٰذا اودیکاریوں کے دلوں پر مایوسی چھانا قدرتی تھا۔ مگر اسٹرآتما سے ہمیشہ یہی آواز آتی تھی۔ کہ "اے منش! تو اپنا فرض پہچان اور اسے پورا کرتا جا۔ اور نتیجہ کا فیصلہ پرماتما پر چھوڑ دے"۔ اس پر عمل کر لیا۔ عین جلسہ کے دو دن پہلے الہ نیروں اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کی پتریوں سے یکجان ہو کر اپنے یگیہ کو چل بنانے میں پورا اشہد کر لیا۔ ایک ہی رات کے اندر مندر کی سجاوٹ اور سڑکوں وغیرہ کا انتظام اور بڑے دروازہ کا کھڑا ہو جانا ان کی ادبھت شکتیوں کا ثبوت ہے۔

دوسرے دن باہر سے چیدہ چیدہ بھائیوں کا جلسہ میں شمولیت کے لئے پدھارنا ایسا اتساہ جنک درشیہ تھا۔ کہ کامیابی نظر آنے لگی۔ کمپالا، کسومو، ایلڈورٹ، رنگی رنگی، نکورو، منباسہ، مچاکوس وغیرہ مقامات سے پرتی ندھی آنے شروع ہو گئے۔

جلسہ کا آرمبھ

سنیچروار یکم اگست بوقت ۳ بجے آریہ سماج مندر نیروبی سے نگر کیرتن کا جلوس شروع ہوا۔ آریہ پرش اور استریاں کیسری لباس میں ملبوس تھیں۔ جلوس میں سب سے پہلے حسب معمول آریہ ویر دل بینڈ اور شردھانند برہمچاری آشرم بینڈ اور اس کی بھجن منڈلیاں۔ اس کے بعد آریہ پتری پاٹھشالہ اور استری سماج کی بھجن منڈلیاں۔ اس کے بعد لڑکوں کی دو بھجن منڈلیاں اور سب سے پیچھے اسارے مہتا داس آریہ ہیمند لال کی بھجن منڈلی تھی۔ ان سب کے پیچھے موٹر کاریں اور موٹر لاریاں چل رہی تھیں۔ آریہ نرناری کا اتساہ تمام نگر نواسیوں کے آکرشن کا کارن تھا۔ تمام راستہ میں خوب بھیڑ تھی۔ جب جلوس شہر میں داخل ہوا اور بازار سے گزرا تو آریہ دوکانداروں نے اپنی اپنی اور سوتنتر استی دودھ سے سنسکار کیا۔ اس طرح نگر کیرتن کا جلوس ۴ بجے شردھانند برہمچاری آشرم میں جا پہنچا۔

شردھانند برہمچاری آشرم کا اتسو

شردھانند برہمچاری آشرم نیروبی کا دوسرا سالانہ جلسہ تھا۔ آشرم نہایت ہی منورنجک درشیہ پیش کر رہا تھا۔ جہاں آشرم نواسی مہمانوں کی سیوا میں خوشی اور اتساہ ظاہر کرتے تھے۔ وہاں باہر سے آئے بھائیوں کی خوشی کا ٹھکانا نہ تھا۔ آشرم کے برہمچاریوں کے بھجن اور ڈرل، ڈرامہ وغیرہ کے بعد آشرم منتری چھوٹا بھائی پٹیل نے آشرم کی سالانہ رپورٹ مختصر طور پر پڑھی اور شریمان سیٹھ نانجی کالی داس مہتہ نے جن کے زیادہ تر دان اور اتساہ سے یہ آشرم دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اپنے بھاشن کو پیش کیا۔ اور حاضرین سے آدیش کیا۔ برہمچاریوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں اشواریہ کا دان دے کر اس آشرم کو پہلے سے صورتوں میں پھل بنانے کا ادیوگ کریں۔ اس کے بعد انگریزی کا نہایت منورنجک ڈرامہ ہوا۔ جس میں کلابات کے ساتھ مقام کا سیٹ تھا۔ حاضرین نے اس ڈرامہ کو بہت ہی پسند کیا۔ برہمچاریوں کے جسمانی کھیلوں کے بعد ۸ بجے شام کو یہ دوسرا سالانہ جلسہ گھن سماپت ہوا۔ اسی آشرم کے لئے سیٹھ نانجی کالی داس مہتہ نے دس ہزار کا اور دان دیا۔ اور مختلف طریقہ سے اکٹھا کیا ہوا دھن لگ بھگ چھ سات ہزار شلنگ اور پراپت ہوا۔ جو مسٹر دیاکی بھائی دیسائی اور مہاشہ ولبھ بھائی پٹیل نے لگا کر پرشاد کا پھل ہے جو مہینوں بھر جنگلوں میں گھوم گھوم کر اکٹھا کر لائے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ کا سالانہ اجلاس

آریہ سماج مندر میں ۹½ بجے سے دو بجے رات تک سیٹھ نانجی کالی داس مہتہ کی زیر صدارت رہا۔ سالانہ چناؤ اور بجٹ اتیادی ضروری ورشے پاس کئے گئے۔ اور دیکاریوں کے چناؤ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی۔ ممبران انترنگ سبھا میں کئی نئے ممبر چنے گئے۔ آشا ہے کہ ان کی شمولیت سے آگامی ورش ادھک کامیابی کا ورش ہوگا۔

دوسرے دن کی کارروائی

ایتوار ۲ اگست پراتہ کال بوقت ۸½ بجے برہد ہون یگیہ سے کارروائی شروع کی گئی۔ اس کے بعد برہمچاری ستیہ پال جی کا منوہر سرمن ہوا۔ اور مختلف بھجن ہوئے۔ اس کے بعد مہاشہ ایشور داس جی کا اوجسوی بھاشن بر مضمون "سائنس اور ادھیاتم" ہوا۔ آپ نے فلسفہ اور متعدد شاستروں کے پرمانوں اور موجودہ سائنس کے آدھار پر سائنس کا سیوا منش جاتی کے لئے غیر ضروری اور پاپ ثابت کیا۔ آریہ پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے ماسٹر آر سی جی ایم اے کی نگرانی نہایت ہی منوہر کنگ اور انساد پورن بھاشن دئے۔ اور سریلے بھجن گائے۔ اور ڈرامے دکھلائے جن سے حاضرین گدگد ہو گئے۔ پراتہ کی کارروائی کے بعد آریہ سماج کے رشی لنگر میں سب استری پرشوں نے بھوجن کیا اور دوپہر کی کارروائی ۲½ بجے سے شروع ہوئی۔ آریہ سماج مندر میں صبح سے ۲ بجے تک حاضری کا یہ عالم تھا۔ کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ لیکن سہ پہر کی کارروائی اس سے بھی اکثر وسیع احاطہ کی وجہ سے اطمینان بخش تھی۔ شریمان مہاشہ کرم داس جی آریہ کے بھجن اپدیش سے کارروائی شروع ہوئی۔ آپ کے بعد پنڈت ستیہ پال جی سبھا شتی ایکار نے آریہ سماج کے کام اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں جینتا دھن کی اپیل کی۔ جس کے بعد شریمان بھائی سوہن سنگھ جی سبھا پردھان سماج نے کی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور جس میں بھائی سوہن سنگھ نے آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند اور دیگر سرفروشوں کے پرتی بھکتی بھاؤ پرکٹ کئے۔ اور آریہ سماج کی موجودہ تحریک کا آدرش بتایا۔ اور کہا۔ کہ عام لوگوں کو آریہ سماج کے ستھار سمبندھی کاریوں میں دل کھول کر سہائتا دینی چاہئے۔ پھر شریمان پروفیسر رلا رام جی ایم اے دیانند اینگلو ویدک کالج ہوشیارپور کا پرجوش بھاشن ہوا۔ جس میں آپ نے بھارتی سبھیتا کا گورو جتلایا اور بل پیدا کیا۔ کہ ایک مار شانتی کا راز بھارتی شبد کو اپنانے سے پراپت ہو گا۔ آج کل بھوگ واد نے تباہی کے سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔ آریہ سماج پر اچین سبھیتا کا نگہبان ہوتا ہوا اس کا لوگوں کے اندر پرچار کرتا ہے۔ اس پر چلنے سے اس کی زندگی ہو جائے۔

رات کے وقت آریہ سمیلن پنڈت ستیہ پال جی آریہ منتری کی صدارت میں ہوا۔ جس میں کئی ایک اپیوگی پرستاؤ پاس کئے گئے۔ اور آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں سے سفارش کی گئی۔ کہ وہ ہندی کو اپنا سکنے کے لئے ہندی سیکھیں اور اس کا پرچار کریں۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ سکولوں میں اسے مناسب درجہ دیا جاوے۔ وغیرہ۔ آریہ سماج کے پرچار کو منظم بنانے کے لئے ویدک ادیاتم کی دنیا پر لیکچر دی جاوے۔ اور ٹریکٹ لکھوا کر مفت تقسیم کئے جاویں۔ اس کے لئے دوسری آریہ سماجوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی معرفت کاربند ہونے کے لئے پرزور سفارش کی گئی۔

آخری دن

سوموار مورخہ ۳ اگست اس دارشک اتسو کا آخری دن تھا۔ آج صبح سے ہی کارروائی باہر کے احاطہ میں بھجنوں سے شروع کی گئی۔ بھائی سوہن سنگھ کی پنجابی اور مارواڑ کی دو کویتائیں خاص طور پر بہت مقبول ہوئیں۔ اور ماسٹر رام پرکاش نے ہم کدھر بہتے بہتے جا رہے ہیں گا کر سوتنترتا سے اپنی پوری سہانوبھوتی کا پرچے دیا۔

بعد ازاں آریہ پتری پاٹھشالہ کی پتریوں کے بھاشن اور سنواد نہایت ہی سراہنیہ اور شکشا پرد تھے۔ شریمان پروفیسر رلا رام جی ایم اے نے حسب معمول نہایت ہی اوجسوی بھاشن انگریزی بھاشا میں دیا۔ جس میں آپ نے حاضرین کے روبرو یہ ثابت کر دیا۔ کہ بھارتی زندگی کس قدر اونچے اصولوں پر مبنی ہے۔ اور اسی سے منش جاتی سکھ اور شانتی کو پراپت کر سکتی ہے اور بیکاری اور بے روزگاری کے سوال پر بحث کرتے ہوئے کہا۔ کہ ورن آشرم دھرم کس قدر اونچا اور مہان ہے۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہی زندگی سکھدائک بن سکتی ہے۔ ورنہ مغربیت کا جیون بھوگ ولاس سے بھرپور منش کے اندر کرودھ اور گھرنا کے بھاؤ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کو سکھ سے دور لے جاتا ہے۔ اصل سکھ تپسیا کے جیون میں ہے۔ جس کا نمونہ مہاتما گاندھی ہیں۔ لہٰذا اسے اپناؤ اور سکھ پاؤ۔

اخیر میں آپ نے تھوڑے سے سمے کے اندر اپنے لیکچر کا ماحصل نہایت ہی سرل ہندوستانی میں الزام دیا۔ اور آریہ نرناریوں سے بل پوروک انرودھ کیا۔ کہ وہ اپنے اونچے دھرم کے اونچے مرم کو سمجھیں۔ ورنہ جھوٹی نمائش سے اور پرستا

تن بیٹنے یہ کچھ نے والا نہیں ہے۔ ہاں اپنے مقصد
پشت ڈال کر باپ کے بھائی ضرور بن جاوینگے
اوپر آپ لوگوں کو کمرکس کر اپنے اُدیش کو آگے
لے جانے میں پورا پورا سہیوگ دینا چاہئے۔

دان

اپیل پر لگ بھگ دان پانچ ہزار شلنگ ملا جس
کی تفصیل اس طرح پر ہے۔ کہ تین ہزار شلنگ
کے قریب نقد پراپت ہوا۔ اور بارہ سو
شلنگ کے وعدے ملے۔ بھوجن بھنڈارہ
کے لئے یان صد کی سامگری اس کے علاوہ
ہے۔ سال گزشتہ کے اندر سنسکاروں پر بھی بہت
دان لگ بھگ پندرہ سو شلنگ ملا۔ اس سماج
کا سالانہ بجٹ دس ہزار شلنگ کا ہے۔ اس
لئے باقی کمی کو پورا کرنے کے لئے آئندہ پریوار وں
اور دوسرے دانی مہانو بھاوؤں کو جلسہ تک ہی
پرچن کرنا چاہئے۔

پردھان جی کا بھاشن

اس طرح پر جلسہ نہ بلحاظ حاضری کیا بلحاظ
دھن یا بلحاظ اُتساہ اُمید سے بڑھکر کامیابی
کے ساتھ سندھن سماپت ہوا۔
خاتمہ پر پردھان جی نے تمام سہکاریوں
اور اپدیشک مہانو بھاوؤں کا اور اپنے تمام
ودیوں اور باہر سے پدھارے بھائیوں کا بار بار
دھنیواد ادا کیا اور جلسہ مبارک ہونے کے بھجن
اور آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ آریہ
سماج نیروبی کا اٹھائیسواں سالانہ جلسہ
سماپت ہوا۔ جس کے لئے پرماتما کا کوٹمان
کوٹ دھنیواد ہے۔
(پربھودیال آریہ منتری آریہ سماج نیروبی)

ریاست جوناگڈھ میں غنڈا مظالم کی داستان

ریاست جوناگڈھ مسلم ریاست ہے۔ وہاں ویراول کے مقتدر ہندو مسلم سازش کا شکار ہوئے۔ کچھ معزز ہندو قتل کر دیئے گئے۔ اور کچھ لوٹے اور پیٹے گئے۔ لیکن نہ کانگرس نے اس اتیاچار کے خلاف آواز اٹھائی۔ جس رعایا کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری ہے۔ اور نہ کسی مسلم اخبار کو ہی پرماتما نے توفیق دی۔ کہ وہ غنڈا ازم کے خلاف آواز اٹھائے۔ ویراول کے قتلوں کی داستان بڑی ہولناک ہے جو ڈیپوٹیشن سماچار میں کسی قدر وضاحت سے اس طرح بیان کی گئی ہے:۔

ریاست جوناگڈھ میں ہندوؤں کی تعداد ۸۰ فی صدی ہے۔ لیکن حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ ریاست کی حکومت کو سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں لینے والا ایک مغل فوجدار تھا۔ جو بہت اُسے دیوان امرجی کی طفیل ملی۔ کیونکہ اس نے کئی بار مرہٹوں سے لڑ کر انہیں شکست دی۔ دیوان امرجی کو اپنی ہندو کش پالیسی کا اپنے مسلمان آقا کی طرف سے ثمرہ یہ ملا کہ اُسے بڑی طرح سے قتل کر دیا گیا۔
بعد ازاں پردھان یا دیوان ہندو ہی رہا۔ جوناگڈھ کی آمدنی ۸۰ لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی یہ دوسری ریاست ہے۔ جسے تواریخی اور پرانک نکتہ نگاہ سے خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہاں گذشتہ پانچ سالوں سے فرقہ وارانہ جھگڑے جاری ہیں۔ خاصکر اس وقت سے جب سے مسلمان دیوان ہے جو نواب صاحب کا کوئی رشتہ دار ہے۔ ریاست کی حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے اس کے آتے ہی ہندو اور مسلمانوں کے پرانے خیالات میں تبدیلی آنے لگی۔ اس نے بڑے بڑے عہدوں اور ایگزیکٹو ڈیپارٹمنٹ میں بھی عموماً مسلمانوں کو ہی جگہ دی۔ اور پولیس آدمی محکموں میں ۵۰ فی صدی مسلمان رکھے گئے۔ بہت سے آدمی جو پولیس میں رکھے گئے ہیں۔ وہ ریاست کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ویراول کے مظالم کے متعلق دیوان صاحب

اور وہ سب افسران جو بھیجے گئے ہیں۔ کہ فساد فرقہ وارانہ تھا۔ یہ غلط ہے۔ ان لوگوں کے الفاظ دینے کے لئے بہت ہی خوفناک ہیں۔ اس جھگڑے کے اٹھانے میں ٹھیکیداروں کا بھی ہاتھ تھا۔ اسلامی کیلنڈر کی ابتدا گپت پریاگ سے ہی کی گئی۔ درحقیقت گپت پریاگ کا معاملہ اتنا اہم تھا۔ کہ سب کی نگاہ اس پر تھی۔ اس کا مختصر بیان یہ ہے:۔

جوناگڈھ ریاست میں گپت پریاگ نام کی ایک مشہور تیرتھ ہے۔ یہاں سے ہی فساد کی ابتدا شروع ہوئی۔ مانڈوی کے مسلمانوں کا کہنا تھا کہ جہاں پر ہندوؤں کا مندر ہے۔ اسی کے سامنے چوک میں ایک مسلمان پیر کی درگاہ ہے۔ اس لئے وہ جگہ مسلمانوں کو مل جانی چاہئے۔ تاکہ وہ وہاں ایک چوکور چبوترہ بنا لیں۔ ایک سال کے بعد موجودہ دیوان کے حکم سے وہاں پر مسلمانوں کا ایک پیر زادہ خلیفہ لایا اور ہندوؤں سے کہہ دیا گیا۔ کہ مذہبی معاملہ ہے۔ ہندو مسلمانوں سے اس معاملہ میں کسی قسم کی دخل اندازی نہ کریں۔ اس پر علاقہ کے معزز ہندوؤں کے دستخطوں سے ایک درخواست ڈیپوٹیشن کے ہاتھ نواب صاحب کو دینے کے لئے دیوان صاحب کے پاس بھیجی گئی۔ لیکن دیوان صاحب نے اس پر کوئی دھیان نہ دیا۔ کرسٹی ایجنسی کو بھی آخر ملک بھر کے ہندوؤں کے سامنے مندر کی زمین کا سارا افسانہ پیش کیا گیا۔ اور ایک ڈیپوٹیشن

جس میں سیٹھ لابھی ناتھ جی۔ سیٹھ نارائن لال بنسی لال سیٹھ لال ڈی سیٹھ۔ پنڈت آنند پرسد اور سیٹھ پرشوتم داس ٹھاکر داس شامل تھے دیوان صاحب کو ملا۔
اس ڈیپوٹیشن کے ملنے کے چند ہی روز بعد موضع ادنا میں جو گپت پریاگ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کو مارا پیٹا۔ لوٹا۔ اُن کی عورتوں کی بے عزتی کی۔ اور اُن کی جائیداد کو تباہ و برباد کر دیا۔
اتنا ہونے پر بھی دیوان صاحب نے نہ تو کسی قسم کی تحقیقات کرائی۔ نہ کسی کو سزا دی۔ اور نہ اس بات کا کوئی ریکارڈ ہی رکھا گیا۔

آٹھ سال کے ایک مسلمان لڑکے کی لاش مندر کے پاس ملی۔ جسے دیکھ کر مسلمانوں نے کہا۔ کہ ہندوؤں نے ہی اسے مار ڈالا ہے۔ اور اس بہانے ہندوؤں کو لوٹنا مارنا شروع کر دیا۔ اس بار بھی نہ کوئی مسلمان گرفتار کیا گیا۔ اور نہ کسی قسم کی انہیں سزا ہی دی گئی۔ اس جانکاہ حادثہ کی کہانی بڑی دردناک ہے۔ اس کی تحقیقات کے لئے ایک ہندو فوجدار اور ایک مسلمان انسپکٹر تعینات کئے گئے۔ لیکن ہندو فوجدار کو مستعفی ہونے کے لئے مجبور کیا گیا۔ اور مسلمان کی تبدیلی کر دی گئی۔ اس طرح انہیں ہٹا کر ایک متعصب مسلمان کو جو موجودہ دیوان کا رشتہ دار ہے۔ تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تحقیقات میں ایک ہندو سپرنٹنڈنٹ شامل تھا۔ اسے بھی نکال دیا گیا۔ اس کے ایک ماہ بعد پولیس انسپکٹر نے جس کا نام فرید کھوکھر ہے۔ ایک بابا اور پانچ دیگر آدمیوں کو گرفتار کر کے ان پر قتل کا الزام لگایا۔ ڈسٹرکٹ اور سیشن جج بھی مسلمان تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس لڑکے کا قتل بھگوتی دا گیشوری کی بھینٹ چڑھانے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس پر بابا

سچا اور مفید مشورہ! ۹۱

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لینے اور جریان احتلام سرعت ... وقت ... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اعلیٰ درجہ کی قوت توانائی اور مردمی حاصل کرنے کیلئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتشک نگر گولیوں کا استعمال شروع کر دیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ ۱۲ آنہ سبھی کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں
وید شاستری ملکی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ:۔ اندرا بنڈ گوبہ چوک لکھنؤ

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟ ۹۸

اگر آپ اس سنگے گذرے زمانہ میں بھی درحقیقت علم جیوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہمکو لکھکر بھیجدیجئے بس پھر ہم آپکو آئندہ بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی۔ روزگار کب ملیگا؟ ملازمت ترقی تبادلہ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ۔ تندرستی، بیماری، عمر دراز کا سفر، مقدمات امتحان میں کامیابی ملیگی۔ شادی زمین جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایکسال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بناکر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی۔ پی بھیجینگے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جیوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔
جناب لالہ ہری پرشاد صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپکا جو ورش پھل بنوایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی۔ کہ آپکی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں۔
پروفیسر ...

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال) ۲۹

مکردھوج قوت مردمی اور دماغی کو بڑھاتا اور ضعف اعصاب کو ازحد فائدہ کرتا ہے قیمت چار روپے تولہ
سماری جڑی سالسہ۔ سوزاک پیشاب اور ہر قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ... سیر۔
سکھر امرت کشن دیرینہ کی تمام بیماریوں، کھانسی، زکام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقت ور دوا ہے۔ قیمت ۱۶ روپے سیر۔
اسٹریبند یوگ مستوراتی بیماریوں جریان الرحم، ضعف، زردی اور دبلا پن، چھاتی کمر یا پیٹ درد، ماہواری ایام کی بے قاعدگی کی اعلیٰ دوائی ہے قیمت ... روپے۔ ملنے کا پتہ:۔
پرنسپل جوگیش چندر گھوش ایم اے ایف سی ایس۔ پروپرائٹر سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ بنگال
SADHAN AUSHADHALAYA
DACCA (BENGAL)
برانچ ۱۶۶ شیام بازار کلکتہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کوموت کی) اور دیگر پانچ ملزمان کو کالے پانی کی سزا دی گئی۔ دیراول کے ہندوؤں کو اس فیصلہ سے بڑا رنج ہوا۔ اور سخت مالقاپکی کے بعد تحقیقات کے لئے ایک خاص عدالت بنائی گئی اور ریاست ہائے مغربی ہند کی ایجنسی کا جوڈیشل کمشنر اس کا جج مقرر کیا گیا۔ اس نے اس پر اچھی طرح سے غور کیا۔ اور وہ آخر اس فیصلہ پر پہنچا کہ معاملہ بالکل بے بنیاد ہے اور تمام ملزمان کو بری کر دیا۔

اس فیصلہ کے بعد مسٹر فریڈ کو کھراند ڈسٹرکٹ جج اپنی جگہوں پر بحال رہے۔ دیراول کے ہندوؤں کا فیصلہ کے بعد بھی مسلمان غنڈوں کے ذریعہ ستایا جانا جاری رہا۔ دن دہاڑے ہندو مستورات کے ساتھ ظلم کرنا ان کے گھروں میں اینٹ پتھر پھینکنا۔ اور ہندو لیڈروں کو کئی قسم کی دھمکیاں دینا برابر جاری تھا۔ اس تعلق میں لوگوں نے کئی دفعہ دیوان سے شکایت کی۔ لیکن دیوان اس طرف ذرا بھی متوجہ نہ ہوا۔ ایک بار دیراول کے سات سو ہندو مل کے دیوان صاحب سے اپنی تحفظی شکایت بھی۔ لیکن بے سود۔ نہ ہی ہندوؤں کی جان و مال کی حفاظت کا کوئی بندوبست کیا گیا۔ پولیس انسپکٹر کی تبدیلی کے لئے بھی کہا گیا لیکن کسی بات کی بھی شنوائی نہ ہوئی۔

آخر فساد کے بادل گھر آئے۔ باہر سے کئی غنڈے فساد کے لئے بلائے گئے اور ۱۸ جولائی کو آگ شعلہ زن ہو اٹھی۔

دیراول کے بندرگاہ ہونے کی وجہ سے ..... دن وغیرہ کا پورا جھگھٹا لگا رہتا ہے ان مزدوروں میں سے زیادہ تر مسلمان ہیں۔ اور انہی لوگوں سے بازار بھرا رہتا ہے۔ لیکن فساد کے دن وہاں پر کوئی مسلمان نظر نہ آتا تھا۔ ٹھیک ۱۰½ بجے مسلمان غنڈوں کی تین ٹولیاں نکلیں جن میں سے ایک بازار کے اس کنارے سے دوسری اس کنارے اور تیسری بیچ بازار میں کھڑی ہو گئی۔ وغیرہ ہتھیاروں سے مسلح ہو کر کھڑی ہو گئیں۔ اشارہ پاتے ہی تینوں ٹولیوں نے لوٹنا مارنا کاٹنا شروع کر دیا۔ کچھ مسلمان غنڈے صبح ہی ان ہندو لیڈروں کے گھر پہنچ گئے تھے جنہیں پہلے سے ہی قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ شری یت جمنا داس پان والا۔ شری یت گوبند جی ہشال ڈاکٹر گوردھن داس رام جی شری یت چھوٹا لال نارائن جی۔ اور سونی رام جی پریم جی۔ جو کہ معزز متمول اور شہر کے سیٹھ وغیرہ تھے۔ مار ڈالے گئے۔ چھ اور بھی معززین زخمی کئے گئے۔

دیراول کے بازار میں مزدوری پیشہ لوگوں میں مسلمان ہی مسلمان ہیں گاڑی والے بھی مسلمان ہیں۔ اس دن خاص طور پر ایسا انتظام کیا گیا تھا۔ کہ پہلے ہی اطلاع مل جانے پر مسلمان گاڑی بان وغیرہ نہیں آئے تھے۔ تاہم علی الصبح غنڈے بیوپاریوں کا بھیس بدل کر ان ہندو معززین کے گھروں پر اس طرح پھیری لگا آئے کہ جس سے وہ جلد بازار میں آ گئے۔ مفسدوں نے تین تین کی ٹولیاں بنائی ہوئی تھیں۔ ان میں سے پہلا کسی ایک ہندو کے آگے پہچان کرانے کے لئے تھوڑی یا کوئی چیز گھسیٹ کر کے آگے جاتا تھا۔ اس کے بعد دوسرا چھرے سے وار کر کے اس کا کام تمام کر دیتا تھا۔ اور تیسرے کا کام قاتل کا پیچھا کرنے والوں کو روک رکھنا تھا۔ غرضیکہ ان سب کو مار کر چلتے بنے۔ اس حادثے سے وہاں کے ہندو اتنے خوف زدہ ہو گئے کہ اب تک کاروبار بند پڑا ہے۔ اور گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا ہے۔ مذکورہ واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے قتل کی تیاری پہلے ہی کر لی گئی تھی۔

اس وقت جوناگڑھ میں مسلمانوں کے حوصلے اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ ہندو چیف جج کو بھی مار ڈالنے کی دھمکی دی گئی تھی اور آخر چیف جج کو جان بچانے کے لئے جوناگڑھ ریاست کو چھوڑ دینا پڑا۔

اس بات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک سرکاری افسر کی جان پر آ بنی اور اس کی حفاظت کے لئے ہونے والی سے پہلے جانے کے ریاست کوئی بندوبست نہ کر سکی۔ تو عام شہریوں کو ریاست پر کیا بھروسہ ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ۸ مولیوں کی گرفتاری بھی کی گئی ہے۔

ریاست جوناگڑھ میں صورت حالات اس وقت خوف ناک ہے۔ قریباً تین ہزار ہندو اپنے گھربار چھوڑ کر ریاست سے چلے گئے ہیں جو وہاں ہیں خوف زدہ ہو کر اپنے اپنے گھروں میں پڑے رہتے ہیں۔ سڑکوں پر غنڈوں کا دور دورہ ہے جدھر دیکھو وہی نظر آتے ہیں۔

دیراول اور سارے جوناگڑھ کے ہندوؤں نے دیراول کے مظالم کی تحقیقات کے لئے حکام ریاست سے کہا۔ بمبئی کے لوگوں نے بھی آزادانہ تحقیقات پر زور دیا لیکن ریاست نے اس پر کوئی توجہ نہیں کی۔

اس پر دیراول کے ہندوؤں کا شک بڑھتا جاتا ہے۔ کہ آخر وجہ کیا ہے کہ دیوان جی اور ریاست ہماری باتوں پر دھیان نہیں دیتی۔

اس سازش کا جو نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں:۔

(۱) ہندوؤں کا ایک چبوترہ جو کہ مسلمانوں کو چوکیاں بنانے کے لئے دے دینا۔

(۲) گزشتہ سال دو بار ہندو مسلم فساد ہوا اور مسلمان غنڈوں کو بغیر سزا چھوڑ دیا گیا۔

(۳) ہندوؤں پر الزام لگایا گیا۔ کہ ہندو سنتوش کی بلی دیوی پر بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ مسٹر فریڈ کوکھر کے ذریعہ بے گناہ ہندوؤں پر مقدمہ چلایا جانا۔ اور مسلمان جج سے ایک کو پھانسی اور پانچ کو عمر قید کی سزا کا فیصلہ کرانا۔

(۴) ریاست کو مجبور ہو کر اس فیصلہ کی تحقیقات کے لئے خاص عدالت مقرر کرنا۔

(۵) دونوں افسروں کی مذمت ہونے پر بھی ریاست کا انہیں برطرف نہ کرنا۔

(۶) دیراول میں کئی بار ہندوؤں پر حملے کئے جانا۔ اور ان کی عورتوں کو ستایا جانا۔ ہندو لیڈروں کو دھمکی آمیز چٹھیاں بھیجنا جن کو مار ڈالے گئے۔

(۷) رات بھر ہندوؤں کی درخواست کے حفاظت جان و مال پر دیوان کا دھیان نہ دینا۔ اس کی تحقیقات نہ کرنا۔ پولیس انسپکٹر فریڈ کوکھر کا تبدیل نہ کرنا۔ ان ہندوؤں کا جنہیں قتل کی دھمکی دی گئی تھی ۱۸ جولائی کو دن دہاڑے قتل کیا جانا۔ اس کام کے لئے بھاڑے کے غنڈے بلوانا۔ شرارتیوں کے باہم منصوبوں کا نام معلوم ہو جانے پر بھی انہیں گرفتار نہ کرنا۔

(۸) ریاست کے بعض حکام نے کھادے کے لئے تو تحقیقات کرنا چاہا۔ پر آخر ان کا بھی چپ سادھ لینا۔ ریاست کے ۸۰ فیصدی ہندوؤں کی حفاظت کے لئے نہ تو ریاست کی طرف سے کچھ کیا جانا اور نہ افسران کا ہی کچھ دھیان دینا۔

(۹) موجودہ دیوان کے عہد میں تمام پیروں کے درگاہ نکل پڑے جو زیادہ تر ہندوؤں کے نزدیک ہی نکلے یہ مسلمانوں کی ایک خاص بات تھی جس کی وجہ سے دیراول اور پرتاس کے ہندوؤں کو اتنے مظالم برداشت کرنے پڑے۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوؤں اور خصوصاً ان کے لیڈروں کی جان و مال کی خیریت نہیں۔

لیڈروں کے مطالبات یہ ہیں

دیراول کے حادثہ کی آزادانہ تحقیقات اور فریڈ کوکھر کے طرز عمل کی تحقیقات اور تاثوکونا کہ نہ.....

(۱۰) جوناگڑھ ریاست نے جو نئے کمشن مقرر کیا ہے۔ وہ ہندو مستحقوں کی زمینوں کی تحقیقات کرے۔

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

بوڑھا ہو کیا نہ چاہتے ہیں۔ اور ہمیشہ جوان رہنا چاہتے ہیں جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے بتایا گیا ہے۔ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ ۳۰ آنہ کے ٹکٹ لگا کر دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھ کر مانگو

کرم شیر کمپنی نمبر ۹۸ کالاڈھونگی ضلع نینی تال

پھر نہ کہنا کہ خبر نہ ہوئی کل اسٹاک کی قیمت صرف چار روپیہ بارہ آنہ Rs 4/12

(۱) ایک شیشی مشہور لوٹس ایل عطر (۲) بجلی کا تیز روشنی والا لیمپ (۳) تیز آواز والا نئے ڈھنگ کا پستول (۴) کیمیکل سونے کی انگوٹھی گارنٹی ۱۰ سال (۵) اصلی رولڈ گولڈ کے کف بٹن (۶) ایک جوڑا مضبوط جوتا نمبر ناپ دیجئے ہمراہ آنا چاہئے (۷) ٹائم ٹیبل پاکٹ واچ نکل کیس (۸) بابل رسٹ واچ قیمتی (۹) خوبصورت کیس (۱۰) جرمن بنا ہوا مشین مشہور ہے۔ چال کی پابند۔ گارنٹی ۵ سال ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر روانہ کی جاتی ہے۔ بڑھیا فونٹین پین کمپنیوں سونے کے نب والا۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

(نوٹ) اشتہار کے مطابق مال نہ ہونے پر قیمت واپس۔

پتہ:- گریٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ½ مینیجر جی سری...

چاٹگانگ میں ہندوؤں کی مسلمانوں کے ہاتھوں لوٹ

چاٹگانگ میں ایک نوعمر انقلاب پسند نے ایک مسلمان پولیس انسپکٹر خان بہادر احسان اللہ کو قتل کر دیا۔ یہ قتل قابل مذمت ہے۔ لیکن اس سے مسلمانوں کو یہ حق حاصل نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ ہندوؤں کو لوٹنا شروع کر دیں۔ لیکن چاٹگانگ میں مسلم سرد و عورت بچوں تک نے لوٹ مچا دی اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دس بجے سے ۳ بجے بعد دوپہر تک ہندوؤں کو لوٹتے رہے اور لوٹ کا مال لے جاتے رہے۔ پولیس کے خلاف شکایت ہے کہ اس نے لوٹ کو روکنے کے متعلق اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔ اس لوٹ سے ایک کروڑ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ایک ہندو ڈپٹی مجسٹریٹ کا سر پھٹ گیا۔ اور کئی ہندو مجروح ہوئے۔ اب شہر میں کرفیو آرڈر جاری ہے۔

پنجاب میں بارش۔ گو ہاڑ اور ساون

پنجاب میں بارش نہیں ہوئی۔ مگر یہ اطمینان بخش نہ تھی۔ لیکن بھادوں نے ساری کسر نکال دی۔ گذشتہ ہفتہ پنجاب کا کوئی بھی مقام بارش سے خالی نہ رہا ہوگا۔ قریباً ہر جگہ بھاری اور لگاتار بارشیں کئی دن تک جاری رہیں۔ اس سے کئی شہروں میں مکانات کے گرنے سے نقصان بھی ہوا ہے۔ لیکن یہ نقصان اس فائدہ عظیم کے مقابلہ میں برائے نام ہے جو ماش اور جوار کی پیدائش سے ہوگا۔

علی پور کالج تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

علی پور کالج تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ گورنمنٹ کے پاس پہنچ گئی۔ لیکن اُسے صیغہ راز میں رکھنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ اس کمیٹی میں ایک انگریز اور دو مسلمان ممبران تھے۔ اُن کی رائے ہے۔ کہ کپتان ڈرنکر پر مسلمان طلباء نے بے جا الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کے مذہب کو بُرا بھلا کہا بے بنیاد ہے۔ مسلم طلباء کے دوبارہ داخلہ کے متعلق گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو طلباء ۱۵ دن کے اندر معافی مانگ کر داخل ہونا چاہیں۔ اُنہیں داخل کر لیا جائے گا۔

قومی جھنڈا لہرانے کی رسم

۳۰ اگست کو قومی جھنڈے کے لہرانے کی رسم ملک کے طول و عرض میں کامیابی سے ادا کی گئی۔ لاہور میں لاڑد دی چند نے وہاں پراونشل کانگرس کمیٹی نے رادی کے کنارے پر رسم ادا کی۔ بارش کے باوجود لوگ بھاری تعداد میں وہاں پہنچ گئے۔ امرتسر۔ ملتان

سنسار کی گتی

مہاتما جی کی لنڈن کو روانگی

آخر گورنمنٹ جھکی۔ اور مہاتما جی کے گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے لنڈن جانیکا موقعہ پیدا ہوا۔ جہاز کو پکڑنے کے لئے وقت کم تھا۔ اس لئے گورنمنٹ نے شملہ سے کالکا تک سپیشل ٹرین کا انتظام کر دیا۔ تاکہ جہاز چھوٹنے سے پہلے مہاتما جی بمبئی پہنچ جائیں۔ اس ٹرین کے تمام اخراجات راے بہادر موہن لال اور مسٹر کاوس جی جہانگیر نے ادا کئے۔ بمبئی میں ۲۹ اگست کو مہاتما جی کو شاندار الوداع کہی گئی۔ جہاز سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما جی کے ساتھی تو سمندری بیماری سے دراز ہیں۔ لیکن آپ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ جہاز پر وائسرائے کا مہاتما جی کو جو پیغام پہنچا ہے۔ اُس میں انہیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ آپ ہمیشہ مجھ پر بھروسہ رکھیں۔ لنڈن میں مہاتما جی کے پوشاک اور خوراک کے متعلق انتظامات کو کمال دلچسپی سے سنا جاتا ہے۔ مہاتما جی کا بیان ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکا۔ وہ اسی پوشاک میں وہاں رہیں گے۔ جس میں یہاں رہتے ہیں۔ لیکن انگلینڈ کی سردی سخت ہوتی ہے۔ اس لئے مہاتما جی گرم کمبل اور گرم کمیز ہمراہ لے گئے ہیں۔ جوتی کا ٹھٹھنے کے لئے چمڑا بھی اُن کے سامان میں داخل ہے۔ اور بکری کے دودھ کی بھی کئی گیلنیں آپ ہمراہ لے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں تمام بندرگاہوں کو بکری کے تازہ دودھ کے انتظام کے لئے پیغام بھیج دیئے گئے ہیں۔ لنڈن میں یہ فیصلہ ہے۔ کہ مہاتما جی کنگسلے ہال میں ٹھیریں گے۔ جو غریبوں کے ٹھیرنے کی جگہ ہے۔ وہاں سابرمتی آشرم کی طرح اپنی ضرورت کے سب کام اپنے ہاتھ سے کرنے ہوتے ہیں۔ آپ کی میزبانہ کا کہنا ہے کہ وہ آپ کی خوراک میں تبدیلی کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور بکری کا دودھ اور کھجوریں اُن سے چھڑا دیگی۔

مہاتما جی جہاز کے دوسرے درجہ میں گئے ہیں جو دوسرے میں اس سے لئے۔ کہ اس جہاز میں دوسرے سے کم کوئی درجہ ہی نہیں۔ اور جہاں گول میز کانفرنس کے دولتمند ممبر گورنمنٹ کے خرچ پر لنڈن یاترا کریں گے۔ وہاں ہندوستان کا یہ مفلس لیڈر گورنمنٹ سے ایک پائی بھی نہ لے گا۔ یا یاد کے اس زمانہ میں مہاتما گاندھی کے اس دنیاگ سے ہی انگلینڈ اُن پر قربان ہو جائے گا۔ جہاز ۱۵ دن میں اُنہیں ساحل انگلستان پر اتاریگا اور جلد ہم مہاتما گاندھی کے اپورہ سواگت کے سماچار روئٹر کی زبانی سنیں گے۔

لدھیانہ، دہلی، گوجرانوالہ، کلکتہ، مدراس، بمبئی وغیرہ میں اُسدن جھنڈا بڑے شان سے منایا گیا۔

فرقہ پرستی کو بیدخل کر دیا جائے

دواپہ دیہاتی پولیٹیکل کانفرنس بلکہ میں پاس کیا گیا۔ کہ یہ کانفرنس آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے سفارش کرتی ہے کہ آئندہ آئین میں فرقہ پرستی کا بالواسطہ یا بلا واسطہ کوئی دخل نہ ہو۔ اور جو لوگ فرقہ وارانہ انجمنوں کے ممبر ہوں۔ انہیں کانگرس کا عہدیدار یا اگزیکٹو کا ممبر نہ بنایا جائے۔

عام ریلوے ہڑتال کا اعلان

آل انڈیا ریلوے مین فیڈریشن کی جنرل کونسل نے پاس کیا کہ عام ہڑتال کے متعلق شملہ میں جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہی درست طریق کار ہے۔ اگر فیڈریشن کی شکایات کی شنوائی نہ ہوئی۔ تو ریلوے میں عام ہڑتال کی تیاریاں شروع کی جائیں گی۔ جس سے ملک اور گورنمنٹ کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگا۔

مسٹر ویکفیلڈ جاتے ہیں

۔ مسٹر ویکفیلڈ یکم ستمبر کو مسٹر ویکفیلڈ فارن پولیٹیکل اور آبکاری منسٹر کو ریاست ٹرڈبرنے سے ہمیشہ ہی کی رخصت مل گئی ہے۔ محکمہ خارجیہ وزیر اعظم فوجی محکمہ جنرل جنک سنگھ کے ماتحت جائے گا۔ نظام ریاست میں اور بھی کئی تبدیلیوں کی جلد توقع ہے۔

تبدیلی مذہب پر قتل

سیشن جج لاہور کی عدالت سے جاہمن ضلع لاہور کی عورت کے قتل کے ملزم سراج دین کو موت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مئی گذشتہ میں ملزم نے اپنی بھابی کو قتل کر دیا۔ جو اسلام ترک کر کے آریہ بن گئی

ہتی سارد جس نے اپنے مسلمان خاوند کو چھوڑ کر ایک جاٹ سکھ سے شادی کر لی تھی۔

چین میں سیلاب سے تباہی

چین میں سیلاب کی وجہ سے ایک لاکھ آدمی غرقاب ہو گئے۔ اور ہزاروں بے خانماں ہو گئے ہیں۔

بیکاری کا کرشمہ

دہلی میں پی ڈبلیو ڈی کے ایک کلارک نے جو تخفیف میں آ گیا تھا۔ افیون کھا کر خودکشی کر لی۔

سارد ایکٹ کی خلاف ورزی

جھنگ میں چالیس سالہ آدمی کی دس سالہ لڑکی سے شادی کر کے سارد ایکٹ کی خلاف ورزی کی جانے والی ہے۔

سیالکوٹ میں دفعہ ۱۴۴

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ اعلان کر دیا ہے۔ کہ ۲ ماہ تک شہر کی حدود میں ہر قسم کے جلوس بند کر دیئے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ حکم مسلم احراروں کی طرف سے کشمیر کو جتھے بھیجنے کے سلسلہ میں ہے۔

جہلم پولیس کی ہڑتال

خبر ہے۔ کہ جہلم پولیس کے سپاہیوں اور عملہ نے ایک مقامی افسر کے رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کر رکھی ہے۔ انہوں نے تنخواہ لینے سے بھی انکار کر دیا۔ انسپکٹر جنرل پولیس موقع پر پہنچ کر تحقیقات کر رہے ہیں۔

ہنسراج وائرلیس کی گرفتاری

کلکتہ کی خبر ہے۔ کہ پنجابی نوجوان ہنسراج وائرلیس جو مقدمہ سازش لاہور میں مطلوب تھا۔ اور جس کی گرفتاری کے لئے بھاری انعام مقرر تھا۔ بڑا بازار کلکتہ کے ایک مکان سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

گورنمنٹ کے دل میں تبدیلی

لنڈن جاتے ہوئے ایک اخباری نمائندے کے اس سوال پر کہ کیا وائسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد آپ کی رائے میں حکومت نے تبدیلی دل کا ثبوت دیا ہے؟ مہاتما جی نے فرمایا مجھے ڈر ہے۔ کہ نہیں۔

گول میز کانفرنس میں ہندی تقریر

مہاتما گاندھی کو بذریعہ تار مشورہ دیا گیا ہے کہ گول میز کانفرنس میں آپ اپنی پہلی تقریر ہندوستان کی قومی زبان ہندی میں کریں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ڈیرہ اسمٰعیلخان میں تعزیری پولیس

ڈیرہ اسمٰعیلخان میں تعزیری پولیس تعینات کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ تین ہزار ماہوار کے خرچ کا اندازہ ہے۔ اس میں ۴/۳ ہندوؤں سے اور باقی مسلمانوں سے وصول کیا جائیگا۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو وہاں کے ہندو بھی کہتے ہونگے کہ یہ عجیب الضافہ ہے۔ کہ ہم ہی لوٹے جائیں۔ ہم ہی تباہ ہوں۔ اور سزا بھی ہمیں ملے۔ یہاں تک ہی نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوؤں کو قتل کے الزام میں گرفتار بھی کیا گیا ہے:

گھلندہ رام کے قتل کا مقدمہ۔

ہندو گھلندہ رام ساہوکار بہاول پور کے قتل کے سلسلہ میں مسلمان ملزم کے خلاف مقدمہ میں استغاثہ کی شہادت ختم ہو گئی۔ اب اس کا بیان ہوگا۔ اور مقدمہ جلد ختم کر دیا جائے گا:

مقدمہ سازش قتل کی سماعت

لاہور کی سیشن کورٹ میں گورنر پنجاب کو یونیورسٹی ہال میں کانووکیشن کے دن گولی سے قتل کر دینے کی سازش کے مقدمہ میں شہادت استغاثہ ختم ہو چکی ہے۔ یکم ستمبر کو مسٹر رنبیر سنگھ بی اے مسٹر درگا داس بی اے اور مسٹر چمن لال ملزمان کے بیان قلم بند کئے گئے۔ تینوں ملزمان نے اپنے آپ کو بے قصور بیان کیا اور شہادت صفائی بھی اسی دن ختم ہو گئی۔ اب وکلاء کی بحث ہوگی۔ اور اس کے بعد فیصلہ سنا دیا جائے گا:

لاہور کے میونسپل انتخابات۔

لاہور کے میونسپل انتخابات آخر ختم ہو گئے۔ کہتے ہیں۔ پروپاگنڈا پر دو لاکھ ہندو اُمیدواروں اور دو لاکھ مسلمان اُمیدواروں کا خرچ اٹھا۔ ذیل کے اُمیدوار کامیاب ہوئے ہیں:

ہندو:۔ (۱) ڈاکٹر مہاراج کرشن (۲) لالہ گوراندتہ مل (۳) دیوان سرداری لال وکیل (۴) مسٹر چونی لال موگا وکیل (۵) بابو سنت رام (۶) لالہ جمعیت رائے۔ (۷) لالہ بیلی رام تیل والا (۸) سردار دلاور سنگھ۔ ان کے علاوہ (۹) لالہ سیتا رام (۱۰) لالہ کنہیا لال اور (۱۱) نادر سنگھ صاحبان بغیر مقابلہ منتخب ہوئے:

سکھ:۔ سردار امر سنگھ (۲) گیانی دوان سنگھ

خوفناک زلزلہ

بلوچستان اور سندھ میں گذشتہ دیروار سے جو زلزلہ شروع ہوا۔ اور جس کے سخت جھٹکے کئی دن بعد تک محسوس ہوتے رہے۔ اس نے دھرم سالہ کے تباہ کن زلزلہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اس زلزلہ کی تباہی رقبہ کے لحاظ سے دھرم سالہ کے زلزلہ سے زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ تو دھرم سالہ کے قریب و جوار تک ہی محدود رہا تھا۔ اس نے بلوچستان اور سندھ کے وسیع علاقہ میں نقصان کیا ہے۔ درہ بولان اور اس کے ارد گرد بہت تک تباہی ہوئی۔ درہ کی ریلوے سرنگیں گر گئیں۔ مچھ کے سٹیشن اور قصبہ میں ایک بھی مکان نہ بچا۔ کئی جگہوں پر زمین شق ہو گئی۔ کئی گاؤں تباہ ہو گئے۔ ڈرا لائی کی ایک مسجد بھی زلزلہ کی لپیٹ میں آنے سے نہ بچ سکی۔ کوئٹہ میں جھٹکوں کی ہولناکی زیادہ تھی۔ وہاں سے دس ہزار آدمی نکل گئے۔ چونکہ جھٹکے مسلسل شروع ہو گئے۔ اس لئے لوگوں نے گھروں سے باہر میدان میں سونا شروع کر دیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ نقصان جان زلزلہ کی ہولناکی کے مقابلہ میں کم رہا۔ دھاڈر۔ متی اور شورو دیہات تباہ ہوئے۔ وہاں نقصان جان بھی ہوا۔ سندھ میں بھی بہت نقصان ہوا۔ زلزلہ کیا تھا۔ آسمانی آفت تھی۔ جو لوگوں پر آن پڑی۔ سیٹھا وجیکل ڈیپارٹمنٹ کا بیان ہے کہ ابھی آئندہ چند ہفتوں تک جھٹکے آتے رہیں گے:

مسلمان:۔ (۱) چوہدری فتح محمد (۲) شیخ حسن الدین (۳) میاں مبارک دین (۴) ملک عبدالرحمان (۵) مسٹر سردار علی (۶) شیخ عظیم اللہ (۷) ڈاکٹر دلاور علی شاہ (۸) مسٹر خدا بخش (۹) چوہدری فتح شیر (۱۰) چوہدری دین محمد بغیر مقابلہ (۱۱) میاں عبدالعزیز (۱۲) خواجہ دل محمد۔ عیسائی مسٹر کے ایل رلیا رام:

ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین رہ گئے

میونسپلٹی کے سٹنگ ممبر ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین۔ چوہدری فتح محمد کے مقابلہ پر صرف ۳۱ ووٹوں سے رہ گئے۔ خلیفہ صاحب کی شکست کی وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے بی اے کورس میں ہسٹری آف اسلامک پیپلز کو داخل کرایا تھا جسے مسلمانوں کے اعتراض کی بنا پر کورس سے خارج کر دیا گیا۔ اس بنا پر خلیفہ صاحب کے خلاف فریق مخالف کی طرف سے سخت ایجی ٹیشن کی گئی۔ اور آخر وہ کامیاب ہو کر رہی۔ جواب میں خلیفہ صاحب نے علماء اور مولانا ہی کے بہتیرے اعلان نکلوائے۔ لیکن وہ سب بیکار ہو گئے اور خلیفہ صاحب کمیٹی کی نشست سے محروم رہ گئے:

پنجاب کی مردم شماری

مردم شماری کے اعداد و شمار کی رو سے پنجاب کی آبادی ۲۸۴۹۰۸۵۷ ہے۔ جس میں مسلمان ۱۴۹۲۹۸۹۶ ہندو ۸۵۹۹۷۲۰ آدھرمی ۴۱۸۷۸۹ سکھ ۴۰۷۱۶۲۴ جینی ۴۳۱۴۰ عیسائی ۴۱۹۳۵۳ بدھ ۷۷۵۳ پارسی ۵۶۹ اور یہودی ۱۳ ہیں:

کشمیر کے ہندو مخی مایوسی۔

اس اعلان سے کہ کشمیر کے غدار مسلمانوں کے سرغنوں کو بھاری عہدے اور مراعات دی جائیں گی۔ کشمیر کے ہندوؤں اور وفادار مسلمانوں کو مایوس کر دیا ہے۔ ریاست کے حق میں بھی یہ کمزوری نافع ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان مراعات سے جہاں غداروں کے حوصلے بڑھیں گے۔ وہاں وفاداروں کو بھی ایک طرح سے ترغیب ہو گی کہ اگر ریاست سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو غدار بنیں۔ موجودہ مراعات کی صورت میں تو وفادار ہی گھاٹے میں رہیں گے۔ کیونکہ غداروں کو جو عہدے ملیں گے۔ وہ وفاداروں سے چھین کر ہی دئیے جائیں گے:

سیالکوٹ میں احراری جتھے

مسلم احراری جتھے سیالکوٹ میں پہنچ رہے ہیں۔ شکرگڑھ اور صبح ریاست میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے تھے۔ ریاست کی مسلم ایجی ٹیشن ہندو مسلم فساد کرانے کی کوشش ہے۔ فوج اور پولیس کا خوب انتظام ہے۔ اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ گرفتاریاں بھی ہو رہی ہیں۔ توقع ہے:

لنڈن میں بسیں بند ہو جائیں گی

مہاتما گاندھی کے جہاز کی آمد پر گول میز کانفرنس کو جاتے وقت لنڈن پولیس کا خیال ہے کہ بھیڑ بہت زیادہ ہو جایا کرے گی۔ اس لئے اس وقت رستہ میں تمام بسیں بند کئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے:

اچھوت کہنا جرم قرار دیا جائے

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں رزولیوشن پیش کیا جائے گا۔ کہ کسی کو اچھوت کہنا خلاف قانون قرار دیا جائے۔ علاوہ ازیں مندروں میں دیوداسیاں رکھنا قانوناً ممنوع قرار دیے جانے کا رزولیوشن بھی پیش کیا جائے گا:

فوجی گورے سیشن سپرد

۳ ستمبر کو باڑیاں چھاؤنی میں ایک مسلمان چائے فروش کے قتل کے الزام میں ۴ فوجی گورے سیشن سپرد کئے گئے ہیں:

یوگیہ پروہت کی آوشیکتا

پنجاب کی ایک پرسدھ آریہ سماج کے لئے ایک یوگیہ اور ہوشیار پروہت کی ضرورت ہے جو سنسکرت لٹریچر سے بخوبی واقف ہو اور اردو و انگریزی بھاشا بھی جانتا ہو۔ لیکن لیکچر دینے میں خاص قابلیت رکھتا ہو اور آریہ سماج کے سدھانتوں میں پورن وشواس اور شردھا رکھتا ہو۔ دیتن حسب لیاقت دیا جائیگا۔ پرارتھنا پتر مع سرٹیفکیٹ ۱۲ ستمبر تک نمبر ۹۹۵ معرفت پرکاش لاہور آنے چاہئیں:

سیتارام آریہ اینڈ سنز

کا سگندھت دھوپ اور اگر بتیاں و ہون سامگری ہندوستان میں بہترین سمجھی جاتی ہیں!

دھوپ، اگر بتیاں نہایت اعلیٰ اور خوشبودار اور پنڈت دیدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی:

اپنے گھروں میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے

سماجوں، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجئے

دیدیارتن، پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

ناتھ سمپردائے

ہندوؤں میں انیک سمپردائے ہیں۔ ہر ایک سمپردائے کی سنگاپتی کے متعلق اُن کے اپنے اپنے بیان ہیں۔ جن میں کئی ایسی باتیں ہیں۔ جن کو عقل سلیم قبول نہیں کر سکتی۔ ان سمپردائیوں میں ایک ناتھ سمپردائے ہے۔ پرانک سنکرت لگا ہے اس سمپردائے کی کہانی یا کتھوں کی واقفیت میں پردھی کے لئے نیچے دیکھاتی ہے

اس پنتھ والے اپنی گرو پرمپرا کا آرمبھ شنکر سے مانتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ شنکر جی آدی ناتھ ہے کیونکہ جنتر۔ منتر تنتر سبھی شنکر جی کے آشرے سے چلتے ہیں۔ شنکر جی مہادیو جی نے سب سے پہلے پاربتی جی کو یوگ کا اپدیش دیا تھا۔ اس کو متسیہ نے بھی سُن لیا۔ اور شنکر جی کے آشیرواد سے مچھیندر ناتھ ہو گئے۔ نیپال میں وہ مچھیندر ناتھ مانے جاتے ہیں۔ وہ ادھرک یوگ میں مچھیندر ناتھ گورکھ ناتھ کے گرو تھے۔ چورنگی ناتھ اور گوپی چند بھی گورکھ ناتھ کے گرو بھائی تھے۔ جالندھر ناتھ کو مچھندر ناتھ کا گرو بھائی لکھا ہے اور کان پاؤ یا کنیری ناتھ کو جلندھر کا شش مانا ہے۔ کان پاؤ کا ہی دوسرا نام ہے۔ گوگی گورکھ ناتھ کے گرو مچھندر ناتھ کا ذکر سکندھ پران اور ہٹھ یوگ پردیپکا میں ملتا ہے۔ گورکھ ناتھ پر سنسکرت کا دیرج ہو سکتے ہیں ان کی اپنی کتابوں میں دیکھنے سے اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ ایک سمے مچھیندر ناتھ کاشی میں ایک برہمن کے گھر گئے جہاں سنتان نہ ہونے پر برہمنی نے بہت دکھ ظاہر کیا۔ اپنی جھولی سے تھوڑی سی بھبوت دے کر چلے گئے۔ لیکن بعد میں اس برہمنی نے لوگوں کے بہکانے سے اس بھبوت کو گوبر کے گڑھے کی راکھ میں پھینک دیا۔ بارہ برس بعد پھر مچھیندر ناتھ نے اسی برہمنی کے گھر آ کر لڑکے سمیت بابت پوچھا۔ تب برہمنی نے سارا حال کہہ دیا۔ تب مچھیندر ناتھ نے اس راکھ میں آواز دی۔ اسی راکھ سے بارہ برس کا لڑکا نکل آیا۔ اور اس لڑکے کو مچھیندر ناتھ نے اپنا چیلا بنایا۔ گورکھ ناتھ نام رکھا۔ ناتھوں میں گورکھ ناتھ سے چیلے ہیں۔ جن کے نام اس پرکار ہیں:—

(1) ستیہ ناتھ (2) رام کے یوگی۔ (3) دریا ناتھی۔ (4) ... پنتھی (5) ... پنتھی (6) ... (7) کنتھڑ پنتھی (8) ... (9) لکشمن کے یوگی۔ (10)

سمبر ستمی کے یوگی (11) آئی پنتھی (12) برہمن کے یوگی اور جلندھر کا چیلا کنیفا۔ ان کے چیلے سپیرے آدھے پنتھ میں کہے جاتے ہیں۔ یہ سانپ بچھو لے کر گھومتے ہیں۔ آئی پنتھ جین یوگی رنگ ۱۲ پنتھوں کے نام اس پرکار بتلاتے ہیں:—

(1) ستیہ ناتھ (2) دھرم ناتھ (3) آئی پنتھی (4) گنگا ناتھی۔ (5) بھرتری (6) رام کے یوگی (7) لکشمن کے یوگی (8) کپلانی (9) سنتھ ناتھی (پورن بھگت کے)۔ (10) پاگل کے یوگی (11) پانڈیہ ڈانگ کے (12) راول کے اندر آدھے میں ڈہونڈے نیم ناتھ۔ پارس ناتھ آئی پنتھی کہے جاتے ہیں۔ ناتھ بڑی درگاہ اور چھوٹی درگاہ کے دو پرکار کے ہوتے ہیں۔ بڑی درگاہ والے چھوٹی درگاہ والوں کو اپنی پنگت میں ساتھ بٹھا کر بھوجن نہیں کراتے۔ یہ لوگ شنکر بھگتا بھیرون کی پوجا کرتے ہیں۔ جٹا دھاری اور پرم ہنس دونوں پرکار کے ہوتے ہیں۔ سیلی اور سنگی (ناندی) رکھتے ہیں۔ مکانوں میں مندر بنے ہیں۔ وہ درشنیہ کہے جاتے ہیں۔ اور اپنے کو بڑا مانتے ہیں۔ جن کان میں مندرا نہیں ہوتا وہ اوگھڑ کہلاتے ہیں اور درشنیہ سے چھوٹے گنے جاتے ہیں۔ یہ بھگوا ڈگیری دار وستر دھارن کرتے ہیں۔ اور شراب کو بھیرون پیالہ کہہ کر پیتے ہیں۔ سمے کے پروان سے اب ان لوگوں میں بھی دنیاداری کا پورا پرچار ہونے لگا ہے۔ ان کی طرف سے ہردوار میں ایک سنسکرت آشرم تھا۔ جہاں پر ناتھ سادھو ودیا دھیین کرتے رہتے ہیں۔ گورکھ ناتھ جی نام کے سمے میں تھے۔ اتہاس سے اس پرکار پتہ چلتا ہے۔ گورکھ ناتھ جی کی بنائی پستکیں یہ ہیں:—

گورکھ گیتا۔ گورکھ سہنسر نام۔ گورکھ کلپ۔ گورکھ پدھتی۔ وویک مارتنڈ۔ ناتھ لیلا امرت۔ یہ پستکیں گرنتھ ہیں۔ اور ان کے مت میں مانیہ گنے جاتے ہیں۔

ان میں ۹ ناتھ ۸۴ سدھ پرسدھ مانے جاتے ہیں۔ ۹ ناتھوں کے نام (1) مچھیندر ناتھ (2) گورکھ ناتھ (3) چرپٹ ناتھ (4) منگل ناتھ (5) دھندھ ناتھ (6) گوپی ناتھ (7) سورت ناتھ۔ (8) پرانگ ناتھ (9) جیوا ناتھ۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ناتھ ہیں۔ چوراسی سدھوں کے نام یہ ہیں:

(1) بھگو۔ (2) ... (3) ... (4) ... (5) ارم۔ (6) دھودرم (7) کنیفا (8) کھلیفہ (9) لپھوریکہ۔ (10) ساگر (11) سنگو۔ (12) راجی رتن (13) پورن ناسکا (14) ... (15) جالکنا۔ (16) کنتھڑا (17) نرتا۔ (18) منسکا (19) کیول کرن۔ (20) ... (21) ستا گون جگل (22) اسرندھی (23) چنتر۔ ... (24) نیل کرن۔ (25) ... (26) ادرکنٹھ پربت (27) ایشور (28) بھرتری (29) ناراین۔ (30) ... (31) کرن انش (32) سنبھرت (33) یلنگ ندھی (34) اگمرتی۔ (35) پیپل کا۔ (36) سوریا۔ (37) کربودھ (38) سالکنا (39) کیسر کرن (40) کیلسا (41) اگنی دھار۔ (42) کلپتی سرہ (43) چل ناتھ۔ (44) سوراپتی۔ (45) سدھیین (46) گرور (47) یہ ناتھ کے یوگی کہلاتے ہیں جوت لگن (48) گر گمبھ (49) دل پت۔ (50) شنیتی۔ (51) ادھر دھر۔ (52) نمس پوت (53) پرتی پالن۔ (54) اکار (55) بھولا ناتھ (56) رام کہار (57) کرشن کہار (58) دستو پتی۔ (59) شنکر یوگ۔ (60) برہم یوگ۔ (61) سروتر ناتھ۔ (62) نیرانجن۔ (63) نرنجن گنگ (64) نلسندریں۔ (65) سروتی ناتھ (66) گوردھن (67) گوپال۔ (68) انگی ناتھ۔ (69) تنگ ناتھ (70) ایک رنگ (71) کیول ناتھ (72) کرم ناتھ (73) سکل دشوابس۔ (74) مولی ناتھ۔ (75) یگ دنت (76) پرکھ (77) ... (78) الشیر ناتھ (79) آپ ردی (80) کالیشور (81) رادھم یوگی۔ (82) شنگل ناتھ (83) سنبھالکا۔ (84) ... یوگی

ان یوگیوں کا کوئی ٹھاٹھ اچھا اتنی نہیں ہے اور نہ گھمنڈ کے اوسر پر ایسی سینیاسیوں اور بیراگیوں کی طرح یہ لوگ جماعت بنا کر آپ ہی بکتے ہیں۔

شوق پرستاو

آریہ سماج تلاگنگ اپنے خزانچی لالہ کرشن چند کے اٹھے پوچھ پتا بابا جواہر لال جی کی مرتیو پر شوک اور ہمدردی پرگٹ کرتا ہے۔ لالہ جی نے ... دان مختلف سماجوں کے لئے دیا ہے۔ پنڈت بھیم سین جی سرہنگ اور مہاشہ ہری چند نے چار روز تک پرچار کیا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri.

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

چھوٹے درجہ کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بچانے کے لئے ... اس سرمہ کا استعمال ضرور کریں۔ قیمت ... روپے تولہ

چیون پراش

... بچوں کی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری ... کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

... کو دور کرتا ہے ... طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بوٹی — ... سیر — دنت منجن — ... سنتھا جیت — ... تولہ — سوچی پستر مفت!

پتہ:- گوروکل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ:-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز شور منڈی لاہور

اُف! کیسا بُرا موسم ہے

جدھر دیکھو

بدہضمی —— جی متلانا —— دست —— قے —— بخار —— کھانسی

قدرت نے اس موسم میں پھل بہت پیدا کئے ہیں جن میں سب سے بڑھ کر آموں کی بہار ہے لیکن ان سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جو آجکل اپنے ہاضمہ کو درست رکھتے ہیں۔ ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے۔ جو کچھ صحت ہے وہ بھی ان دنوں گر جاتی ہے۔ بس ایک ہی بیش قیمت نصیحت ہے۔ جسے گانٹھ میں باندھ لینا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ

امرت دھارا

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں اناردانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اسکا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آج کل ہی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے

بھولئے نہیں صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچا دے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ ۸/

احتیاط:- نقالوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں ... صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت کا پتہ:- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۱۳۳
کृण्वन्तो विश्वमार्यम् ओ३म्
प्रकाश
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
جلد ۲۷ نمبر ۳۵
قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے ... ۵ صر
قیمت فی پرچہ ... ۱ر
SUNDAY 13 SEP 1937
۲۸ بھادوں سمت ۱۹۹۴ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء دیانند آبد ۱۰۷
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ویدامرت

ویدک سوراجیہ

आयद्वा मीयवद्गसा मित्र वयं च सूरयः। व्यचिष्ठे बहुपाय्ये यतेमहि स्वराज्ये॥ ऋग्वेद। ५।६६।६॥

"ہے دشال درشٹی والو! اور ہے سترت! ویوہار کرنے والو! جو آپ دونو ہیں۔ وہ دونو اور ہم سب گیانی جن مل کر دستر اور بہتوں کی سمتی سے پالن کئے جانے والے سوراجیہ میں پرتین کریں گے"۔

اس وید منتر میں سوراجیہ کے پرتین کا ورنن ہے۔ سوراجیہ بہت لوگوں کی سمتی سے راج شاسن کا آکار اور دیاپک ودرتی سے چلانے کو کہتے ہیں۔ اس شاسن کو کون لوگ چلادیں۔ وید منتر کہتا ہے۔ ۱۔ دشال درشٹی والے ۲۔ سترت ویوہار کرنے والے اور ۳۔ گیانی جن۔

اس سے سپشٹ ہے۔ کہ راج شاسن میں جن لوگوں کی سمتی کا ادھکار ہے وہ ایسے ہیں جن کے اندر وسیع النظری۔ ہمدردی اور سچی علمیت ہو۔ جس شاسک سمتی میں ان گنوں والے سبھا سد ہوں گے۔ وہ پرجا کے پورے ہت کی بات کرے گی۔ ایسی بات جس سے کسی کو خوف یا شکایت زبان پر لانے کی ضرورت ہی پیدا نہ ہوگی۔ برخلاف اس کے جس سمتی کے سبھا سد تنگ نظر۔ خود غرض اور جاہل مطلق ہونگے۔ وہ سمتی راج کاریہ کو اس ڈھنگ سے کبھی چلا نہ سکیگی۔ کہ پرجا سنتشٹ رہ سکے۔ ایسے راجیہ میں پرجا اسنتشٹ ہو کر اپدرو کرتی رہے گی۔ اور جلد یا بدیر وہ راج کسی اور کے لئے جگہ خالی کرنے پر مجبور ہوگا۔ اتہاس گواہ ہے کہ جن حکومتوں کے منتری منڈل میں خود غرض لوگ زیادہ تعداد میں داخل ہو گئے۔ وہ تباہ و برباد ہو گئیں۔ اور جن حکومتوں نے منتری منڈل کو پرجا کا ہت چنتک رکھا۔ وہ اس ہت کی ماترا کے مطابق پھلے پھولے۔ پرکار شاسن کسی کو نہیں۔ ویدک راج اگر شخصی حکومت کی اجازت نہیں دیتی۔ تو اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ایک شخص میں سارے گن ہونے کٹھن ہیں۔ شاسن کے جس صیغہ میں وہ کمزور ہوگا۔ وہ کمزوری اس کی تباہی کا کارن بن جائے گی۔

ویدک جمہوریت کے حق میں ہے لیکن مغربی سوراجیہ ویدک سوراجیہ کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ مغربی جمہوریت کی بنا ووٹ پر ہے جس کا ہر ایک بالغ شخص ادھیکاری ہے ... کی لیاقت پر نہیں رکھی گئی۔

ایک ایک شخص شاسن شکتی کا مالک بن سکتا ہے۔ پر تھوڑے ووٹ کے بغیر یوگیہ سے یوگیہ وکتی رہ جاتے ہیں۔ جو اگر شاسک منڈل میں شامل ہو سکتے۔ تو راجیہ کو مضبوط کرنے اور پرجا کو سکھی کرنے میں بہت کارآمد ہوتے۔ مغربی جمہوریت کا نمونہ ہماری کونسلیں ہیں۔ جن میں پرجا کے ہت کی بنا پر کسی بات پر بحث نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنی ٹولیوں کے ہت کی بنا پر ووٹ دیئے جاتے ہیں۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ وہاں چناؤ میں وسیع النظری۔ عالمگیر ہمدردی اور سچی علمیت کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ اور اس ویدک سدھانت کے ورودھ کے کارن ہی دیش دکھی ہو رہا ہے۔ اگر مغربی نرواچن میں اس طرح کا پریورتن کر دیا جائے۔ کہ جس سے شاسن سمتی میں ان وکتیوں کو ہی جانے کا ادھکار ہو۔ جو وید کی آگیا کے انوسار وشال درشٹی والے سترت ویوہار کرنے والے اور گیانی ہوں۔ تو سب مل کر جس سوراجیہ کی بنیاد ڈالیں گے۔ وہ راشٹریہ کا ہتکاری سچا سوراجیہ ہوگا جس کے اندر کسی بھی پرانی کے ادھیکار خطرے میں نہ ہونگے۔ پرانے ویدک راجیہ شاسن کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس میں سب سے اونچا درجہ براہمن کو دیا گیا ہے۔ طاقت ضرور کشتری کے ہاتھ میں ہے۔ پرنتو براہمن کی آگیا کے بنا اسے قدم اٹھانے کی اجازت نہیں۔ ایک شکتی شالی راجہ کمزور براہمن کا اس قدر مان کیوں کرتا تھا۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کی سمتی بے لاگ اور سچی ہے۔ اسے اپنا ذاتی لابھ کدا چت نہیں آج حکمرانوں کے مشیر وہ ہیں۔ جنہیں پیسہ کے بدلے خریدا جا سکتا ہے۔ جو خریدے جا سکیں۔ اُن سے ہت چنتن کی آشا رکھنی دیر تھ ہے۔ یہ نقص مغربی جمہوریت میں نمایاں ہے۔ ... اسی لئے یہ جمہوریت سکھدائی نہیں ہو سکی ... سکھدائی جمہوریت ...

ورون کی ضرورت!
۸۹۵

آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہوس دہلی کی چند قابل شادی تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لئے ایسے وروں کی ضرورت ہے۔ جو کنوارے ہوں اور اُن کی آیو ۲۵-اور ۳۰ سال کے درمیان ہو برسر روزگار ہوں- اور ذات پات کا کوئی خیال نہ رکھتے ہوں ؂

بال مکند آہوجہ آنریری سکرٹری
آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہوس دہلی

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت!
۸۹۴

یوپی۔ سی پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہش مند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں کیونکہ اس وقت ان لوگوں کو بہت اچھا موقعہ ہاتھ آیا ہے سماج ہند جنتا کے ودھوا آشرموں میں سینکڑوں بواہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کیجاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرنیوالوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی ؂

بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر موڑ ہلنا لی
نئی سڑک۔ کان پور

پربھو پریم اور سداچار سمبندھی پستکیں
۸۸۶

اشٹانگ یوگ پرکاش اردو ایک روپیہ- یم نیم آسن- پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے- یوگی اردو ۸ر- ایشور پوجا اردو ۸ر- ایشور ملاپ اردو ۷ر- برہم دچار اردو ۸ر دچار درشن اردو ایک روپیہ- سورگ کی سیڑھی اردو ۷ر- آریہ جیون اردو ۷ر- مکتی کا ستیہ گیان اردو ۷ر- برہمچریہ (ویریہ رکشا) اردو ۷ر- ستیہ برتی مہاسنہ ۱۰ر- کشما چندر اردو ۶ر- تتو دیدارشی کی کتھا اردو ۸ر- برہم شکتی ہندی ۴ر- سورگ کی پراپتی ہندی ۴ر- ویدک پرارتھنا ہندی ۱۰ر-

ملنے کا پتہ:- } وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

یوگیہ پروہت کی آوشیکتا
۸۹۵

پنجاب کے ایک پرسدھ آریہ سماج کے لئے ایک یوگیہ اور ہوشیار پروہت کی ضرورت ہے جو سنسکرت لٹریچر سے بخوبی واقف ہو- اور اردو انگریزی بھاشا بھی جانتا ہو- بھجن لیکچر دینے میں خاص قابلیت رکھتا ہو- اور آریہ سماج کے سدھانتوں میں پورن وشواس اور شردھا رکھتا ہو- ویتن حسب لیاقت دیا جائے گا- پرارتھنا پتر مع سندات ۲۰ ستمبر تک
نمبر ۸۹۹
معرفت پرکاش لاہور آنے چاہئیں

YOUR EYE

کیا اسے کوئی تکلیف ہے؟ اگر ہے- تو سیلرز ونڈر بتی کا استعمال کیجئے- آنکھوں کی تمام بیماریوں کا محفوظ ترین تیر بہدف نہایت ہی پسندیدہ علاج ہے- تندرست کے لئے بھی مفید ہے- تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے- لٹریچر مفت

سمتھ اینڈ کیمبل لاہور

ضروریات

کے اشتہارات کے لئے پرکاش ایک بہترین ذریعہ ہے ایک بار ضرور آزمائش کریں ؂

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا
فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

سدھا سندھو

کف کھانسی ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی اپھارہ، پیٹ درد، قے، دست، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا-
قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸ر)

دو ردن گجکیسری
داد کی دوا

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑ سے کھونے والی دوا- قیمت فی شیشی چار آنے ۴ر

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں- دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے
منگانے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)
۸۸۲

مکرودھوج قوت مردمی اور دماغ کو بڑھاتا اور نظام جسمانی کو باقاعدہ کرتا ہے قیمت چار روپے تولہ

سارنی بدھی سالسہ سوزاک پیشاب اور قسم کی خونی بیماریوں کا علاج قیمت ۲ روپے سیر

سکھراسن آنجن ویریہ کی تمام بیماریوں مردی احتلام اور عام جسمانی کمزوری کی طاقت در دوا ہے قیمت ۱۶ روپے فی سیر

ابلہ بندھو یوگ مستورات کی بیماریوں جریان الرحم سفید زرد سیاہ پانی آنا- چھاتی کمر یا پیٹ درد بیقاعدہ ایام ماہواری کی اصلی دوائی ہے- قیمت ۱۶ خوراک دو روپے ملنے کا پتہ:- جگیش چندر گھوش ایم اے ایف سی ایس (لنڈن) مالک سادھن اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

SADHAN
AUSHADHALAYA
DACCA (BENGAL)

برانچ:- شیام بازار- کلکتہ

جوانی
۸۹۸

ہم نے کئی ہیں برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ؂

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں- اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں- جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ دعوٰی ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی- آزما دیکھو منگوا دیکھو اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؂

کرم شیر کمپنی نمبر ۸۶ کالاڈھونگی
ضلع نینی تال

بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن

ٹی اے
ڈاکٹر ایس- کے- برمن
لیمیٹڈ

منصدہ اسٹار
ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
سنہ ۱۸۹۵ء

پچاس سال کی رائج ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

مرض کا گھر کھانسی

"کف کف" (REGD)

(کف کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)

پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو بتلا کرتی ہے
کھانسی نہائت ہی خوفناک مرض ہے- اسے کبھی ضعیف نہ سمجھیں "کف کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے- کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو تو اُسے دوا آرام کی تاثیر رکھتی ہے قیمت کلاں شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۶/ڈاک محصول نو آنہ ۹ خورد شیشی بارہ آنہ ڈاک محصول چھ آنہ ۶ر

ہیلک صابن (REGD)

(دوا آمیز خوشبودار)

آپ عمدہ سے عمدہ ولائتی صابن کے بجائے روزانہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں- اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا- اور خارش خسرہ- پھنسی- مہاسے- برص اور جلدی خشکی وغیرہ رفع ہوتی ہے ؂
قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷ر ڈاک محصول چھ آنہ ۶ر- نمونہ صرف دو آنہ ؂

ہیلک مرہم (REGD)

لگنے جلنے چوٹ وغیرہ پر لگانے کی مشہور مرہم ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ- زخم- سوزش درد سیلان خون- آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہو جاتا ہے- فٹ بال- کرکٹ میدانی کھیل کسرت وغیرہ کے کھلاڑیوں اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئے- اس میں چربی وغیرہ ناپاک چیز نہیں ہے- قیمت فی ڈبی دس آنہ- ڈاک محصول تین ڈبی تک چھ آنہ ۶ر- نمونہ کی ڈبی صرف دو آنہ ۲ر

نوٹ- ہماری دوائیں ہر مقام میں دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں- بغرض کفایت ڈاک محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں ؂

صبغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴- کلکتہ

ایجنٹ:- منیجر پیسہ اخبار- لاہور

اسمٰعیل خان اور سرحدی گاندھی

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ہندوؤں کو شکایت تھی کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ہندو تباہ ہو گئے۔ لیکن خان عبد الغفار خان نے وہاں آنے تک کی تکلیف گوارا نہ کی۔ ہندوؤں کی اس شکایت کو خان صاحب نے اب وہاں جا کر رفع کر دیا ہے۔ آپ نے ڈیرہ کے خونی ناک ناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جب ایک ہندو دوکاندار نے اُن سے کہا کہ ۱۲۔ اگست کی صبح کو میں لاکھوں کا مالک تھا۔ لیکن کئی دوکانیں اور سرائے لُٹ جانے اور جل جانے کے بعد شام کو پائی پائی کا محتاج ہو گیا ہوں۔ یہ سن کر خان عبد الغفار خان کے آنسو نکل گئے۔ آپ نے سردار سارو سنگھ کی دوکان بھی دیکھی۔ جس میں پانچ ہزار کی مالیت کے قرآن بھی جلا دیئے گئے تھے۔ آپ نے وہ موقعہ بھی دیکھا۔ کہ جہاں نوجوان کامریڈ اندر سنگھ کو گولی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ جس سے بیان کردہ قاتل کو اب تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ خان صاحب ہندو مسلم اصحاب سے مل کر مصالحت کی کوشش کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں ڈپٹی کمشنر نے انہیں یہ لکھ کر کیوں ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ کہ گذشتہ ہندو مسلم فساد کے متعلق آپ کوئی غلط فہمی میں ڈال دیں گے ❊

اخبارات کا شکنجہ یا نیا پریس بل

جو نیا پریس بل اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ آرڈی نینس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس کی رو سے پریس کے کیپروں کو پانچ ہزار کی ضمانت داخل کرنی ہوگی۔ سوائے اس حالت کے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی پریس سے ضمانت طلب نہ کرے۔ کسی قابل اعتراض مضمون کی اشاعت پر یہ ضمانت ضبط کر لی جائے گی۔ اور حکم ضبطی کے دس دن بعد پریس کا ڈیکلریشن خود بخود منسوخ سمجھا جائیگا نئے ڈیکلریشن کے لئے دس ہزار تک کی ضمانت مانگی جائے گی۔ اور پھر قابل اعتراض مضمون چھپنے پر دوسری ضمانت بھی ضبط قرار دی جائیگی۔ یہی قانون اخبارات پر عائد ہوگا۔ ضبطی کے حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل ہو سکیگی۔ یہ قانون ایک سال کے لئے ہوگا۔ البتہ گورنمنٹ کو اختیار ہوگا۔ کہ اس کا استعمال دو سال کرنا چاہے۔ تو کر لے ❊

محلہ گوردوارہ بھون میں ایک ہندو ستری کی دلیری

گورنمنٹ بھون کے نزدیک لالہ ولیشنو داس نامی ایک ہندو دکاندار کے مکان پر چار ڈاکو جو چھروں سے مسلح تھے۔ آدھی رات کے بعد چڑھ آئے۔ ولیشنو داس

سنسار کی گتی

کہنے کی باتیں

کرنے کی باتیں کی جائیں گی یا نہیں۔ پر گول میز کانفرنس کے سمبندھ میں فیڈرل سٹرکچر سب کمیٹی کا سری گنیش جب ۱۷ ستمبر کو سینٹ جیمس پیلس میں ہوا۔ تو اس میں برطانیہ کی تینوں پارٹیوں کے نمائندگان نے کہنے کی باتیں کہہ ڈالیں۔ اس سب کمیٹی کے صدر لارڈ سانکی (لیبر) تھے آپ نے کہا:۔ "ہماری یہ زبردست خواہش ہے کہ ہندوستان کی دیرینہ خواہش پوری ہو اور دُنیا کی مجلسی اور سیاسی ترقی میں وہ اپنا مساوی حصہ لے" ❊

وزیر اعظم نے کہا:۔ "جو بھی تبدیلیاں یہاں ہوئی ہیں۔ اُن کا عوام کے مفاد پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور ذاتی تعلقات میں بھی کوئی فرق نہیں آیا" ❊

سر سموئیل ہور وزیر ہند (کنسرویٹو) نے کہا "کنسرویٹو پارٹی بھی ہندوستانی مسئلہ کے ایسے تصفیہ کے لئے جس سے ملک میں ایک مضبوط حکومت اور ہندوستانیوں اور انگریزوں میں باہمی اعتماد قائم ہو جائے۔ ایسی ہی مشوش ہے۔ جیسی کہ دیگر پارٹیاں"

مسٹر بین (لیبر) نے کہا:۔ "جہاں تک مخالف پارٹی کا تعلق ہے۔ صورت حالات میں کسی قسم کی تبدیلی کا احساس نہ ہونا چاہیئے۔ میں اب جبکہ نئی وزارت کا ممبر نہیں رہا ویسی ہی ہندوستان کی خدمت کر سکوں گا۔ جیسی کہ گذشتہ گول میز کانفرنس میں کی تھی"

لارڈ ریڈنگ نائب، (لبرل) نے کہا:۔ "لبرل پارٹی ہندوستان کے اطمینان اور امن کی قائمی میں ہر ممکن طریق سے اپنا تعاون پیش کرے گی" ❊

ان تقریروں کے جواب میں ہندوستانی ڈیلی گیٹوں نے جو کہنا مناسب سمجھا کہہ دیا

اس طرح سری گنیش کی کارروائی ختم ہوئی ❊

نے اُن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جب اس کی استری نے دیکھا کہ وہ نڈھال ہو گیا ہے۔ تو بچوں کو کمرہ کے اندر مقفل کر کے نہایت دلیری سے ڈاکوؤں کے مقابلہ پر ڈٹ گئی۔ اُس نے ایک ڈاکو کو گرا لیا۔ اور اُس کا چھرا چھین کر اُس کی چھاتی پر سوار ہو گئی۔ دوسرے ڈاکوؤں نے کمال بزدلی سے اُسے چھروں سے زخمی کر دیا۔ لیکن آخر ڈاکوؤں کے پاؤں اکھڑ گئے وہ بھاگ گئے۔ لیکن جو عورت کی گرفت میں تھا اُسے فرار ہونے کی ہمت نہ ہوئی وہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور اُس کی نشان دہی پر ایک اور بھی گرفتار ہو چکا ہے۔ ستری پرش دونو زخمی ہو گئے ہیں۔ ستری کی بہادری کا ہر شخص مداح ہے ❊

کانگرس کے صدر کا انتخاب۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ میں ذیل کا رزولیوشن پاس کیا ہے:۔

سیاسی صورت حالات کی غیر یقینی کیفیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ورکنگ کمیٹی سفارش کرتی ہے۔ کہ آئندہ کانگرس کے پردھان کی نامزدگی اور آخری انتخاب کی تاریخیں بالترتیب ۱۵ نومبر اور ۱۳ دسمبر کر دی جائیں ❊

سری نگر میں ایک پٹھان پکڑا گیا

(سری نگر، ستمبر) آج ایک پٹھان گرفتار کیا گیا۔ جس کے قبضہ سے ایک پستول برآمد ہوا۔ اس سے پہلے بھی ایک پٹھان گرفتار ہو چکا ہے ❊

جنونی مولویوں کی درگت

ریاست کشمیر میں گو بظاہر امن ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنونی مولویوں کی سرگرمیاں جاری ہیں چنانچہ خبر ہے کہ بارہ مولا کے قریب ایک گاؤں میں تین مولوی گئے اور وہاں کے مسلمانوں کو کہا۔ کہ اسلام کا حکم ہے۔ کہ کافروں کی غلامی مت کرو۔ مہاراجہ کشمیر کافر ہے۔ اس لئے اس کا بائیکاٹ کیا جانا چاہیئے۔ ان لوگوں نے ان باتوں کو بُرا منایا۔ اور مولویوں کو خاموش رہنے کے لئے کہا۔ وہ چپ نہ ہوئے۔ تو اُنہوں نے ان تینوں مولویوں کو اس قدر زدوکوب کیا کہ وہ بیہوش ہو گئے ❊

مہاتما گاندھی کی سالگرہ۔

مسٹر فنر بروکوے اور دیگر مداحوں نے ۲ اکتوبر کو مہاتما گاندھی کے جنم دن کی تقریب میں ایک سہہ بھوج کا پربندھ کیا ہے۔ مہاتما جی سے اُس میں شمولیت کے

لئے درخواست کی گئی۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ میں کسی سوشل پارٹی میں حصہ لینا نہیں چاہتا۔ نہ کسی ایسے ڈنر میں جو کسی بوڑھے آدمی کی سالگرہ کے اعزاز میں دیا جائے ❊

سنگرور میں سکھوں کی گرفتاری

خبر ہے کہ سنگرور میں سردار سیوا سنگھ ٹھیکری والا کی سرکردگی میں تین سو سکھ گرفتار کئے گئے ہیں اور اُنہیں لاریوں میں بٹھا کر کسی نامعلوم جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔ اُنہوں نے سنگرور کے گوردوارہ میں اکھنڈ پاٹھ رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ حکام کو اس میں کسی شرارت کا شبہ ہوا۔ اس لئے اُن کا ریاست میں داخلہ بند کر دیا گیا۔ جب سنگرور میں داخل ہوئے تو انہیں گرفتار کر لیا گیا ❊

نظام کے محل میں بم

خبر ہے کہ نظام حیدر آباد کی خوابگاہ میں چار بم پائے گئے ہیں جس سے حیدر آباد میں سخت سنسنی پیدا ہو گئی ہے ❊

آرڈی نینس کے اختیارات لئے جائیں

کہا جاتا ہے کہ اسمبلی میں اس مطلب کا رزولیوشن پیش کیا جانے والا ہے۔ کہ ہندوستان کسی ایسے آئین کو قبول نہ کرے گا۔ جس کے ماتحت گورنر جنرل کی حیثیت آئینی گورنر جنرل کے مطابق نہ ہوگی۔ اور اس کے اختیارات آرڈی نینس سازی سلب نہ کر دیئے جائیں گے ❊

ڈسکہ کا مورچہ اور ماسٹر موتا سنگھ

ماسٹر موتا سنگھ مشہور اکالی لیڈر نے اطلاع دی ہے کہ اگر ڈسکہ کا مورچہ ہندوؤں کے خلاف ہے۔ تو میں اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی سکھوں کو شامل ہونے کا مشورہ دونگا ❊

کشمیر ڈیفنس فورس

جالندھر میں کشمیر ڈیفنس فورس کی بھرتی جاری ہے۔ مسلمانوں کے گمراہ کن پروپیگنڈا کا جواب دینے کے لئے جلد کیمپ کھولے جانے کی توقع ہے ❊

پارلیمنٹ میں ایک مذہبی جنونی کی تقریر

سر چارلس بدترین قسم کے مذہبی جنونی معلوم ہوتے ہیں۔ جنہوں نے پارلیمنٹ کی تقریر میں کہا۔ وہ مسلمان جو وہی حکومت کر سکتے ہیں جو کسی الہامی کتاب میں یقین رکھتے ہوں۔ اُن کے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ کسی بُت پرستی کی حکومت کو برداشت کر سکیں" سر چارلس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سوراجیہ میں بھی حکومت صلیب پرستوں کی ہی ہوگی۔ اور مسلمانوں کو صلیب پرستی سے بھی ویسی ہی نفرت ہے۔ جیسی بُت پرستی سے۔ اس

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

حالت میں مسلمان خطرہ میں۔ تو ہندو بھی کم از کم اتنا نہیں۔ جتنا گورنمنٹ کے لئے؟

پشاور کوہاٹ سڑک پر پابندی۔ پشاور سے کوہاٹ کو جانے والی سڑک پر یورپین مستورات کا سفر بند کر دیا گیا ہے۔ یورپین مردوں کے لئے ہدایت ہے کہ جائیں۔ تو ایک مسلح آدمی اپنے ہمراہ لے جائیں؛

سرکاری خزانہ میں غبن۔ معلوم ہوا ہے کہ بنوں کے سرکاری خزانہ میں چودہ ہزار کا غبن ہوا ہے؛

زلزلہ آرہا ہے۔ ڈکرنڈ، تمبرا زلزلہ کے جھٹکے ابھی تک آرہے ہیں۔ کل رات دو کافی سخت جھٹکے آئے۔ قریباً آٹھ ہزار اشخاص شہر چھوڑ کر باہر کیمپوں میں چلے گئے ہیں؛

لالہ امرناتھ کو سرخ چٹھی۔ لالہ امرناتھ جو ڈسکہ دھرم سالہ کے معاملہ میں ہندوؤں کے لیڈر ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں گورکھی میں اس مطلب کی سرخ چٹھی موصول ہوئی ہے۔ کہ اگر ہفتہ کے اندر اندر گوردوارہ اور مکان اکالیوں کے حوالہ نہ کئے گئے۔ تو وہ اور ان کا پریوار کرپانوں کے شکار بنائے جائیں گے۔ معاملہ پولیس کے ہاتھ میں ہے؛

کانگریس کی تحقیقاتی کمیٹی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے فسادات کی تحقیقات کے لئے خان عبدالغفار خان اور بنوں کے کانگرسی لیڈروں پر مشتمل تحقیقاتی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ یہ کمیٹی حکام کے خلاف الزامات کی بھی تحقیقات کرے گی؛

سازش قتل گورنر کے مقدمہ کا فیصلہ

سردار رنبیر سنگھ بی اے، مدن گوپال داس بی اے اور چمن لال کے خلاف گورنر پنجاب کے قتل کی سازش کے الزام میں جو مقدمہ گزشتہ آٹھ ماہ سے چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ مسٹر تارن داکر سیشن جج لاہور نے کل ۹ اکتوبر کو سنا دیا۔ سماعت مقدمہ کے خاتمہ پر اسیسران نے مسٹر رنبیر سنگھ اور مدن گوپال داس کو متفقہ طور پر بے قصور قرار دیا تھا۔ اور چمن لال کو دو اسیسروں نے قصوروار اور ایک نے بے قصور قرار دیا تھا۔ لیکن جج نے اسیسران کے ورڈکٹ کو بالکل نظر انداز کر کے تینوں ملزموں کو پھانسی کی سزا کا ہولناک حکم سنایا۔ جسے سن کر مسٹر رنبیر سنگھ نے جج صاحب کو THANK YOU کہا۔ اس فیصلہ سے سخت سنسنی پھیل گئی ہے اور آج لاہور میں ہڑتال ہے فیصلہ کے خلاف اپیل کی جائیگی۔

ڈسکہ کا مورچہ

اکالیوں کا فیصلہ ہے۔ کہ ۱۳ اکتوبر کو مورچہ ڈسکہ پر اکالی جتھے بھیجے جائیں۔ اگر ۱۳ اکتوبر سے پہلے کوئی تصفیہ نہ ہوا۔ اور اکالیوں نے جتھے بھیجنے کے فیصلہ کو ملتوی نہ کیا۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ ۲۵ اکتوبر کو ڈسکہ میں ماسٹر تارا سنگھ کی سرکردگی میں اکالی جتھہ پہنچ جائے گا۔ پہنچنے کے بعد کیا ہوگا؟ جتھا ہندو دکانوں کو گرانے کے لئے۔ کدال وغیرہ لے کر آگے بڑھیگا اور گورنمنٹ کے آدمی ایسا کرنے سے روکنے کے لئے انہیں گرفتار کریں گے۔ اس صورت میں اکالی لیڈروں کا یہ کہنا بیکار تھا ہے نہیں ہوگا۔ کہ ہمارا مقابلہ ہندوؤں سے نہیں۔ اس لئے ہندوؤں کو خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمارا مقابلہ گورنمنٹ سے ہے۔ جب جتھہ ہندو دکانوں کو گرائے گا۔ سرکاری دکانوں کو نہیں۔ تو مقابلہ گورنمنٹ سے کیسے ہوا؟ نتیجہ کیا ہوگا؟ جتھہ دکانیں گرانے میں کامیاب ہوگیا۔ تو ہندوؤں کا نقصان۔ اگر اکالی گرفتار ہو کر سزا پا گئے۔ تو اکالیوں کا نقصان۔ گورنمنٹ کے نقصان کی تو کوئی صورت ہی نہیں؛

اس لئے اکالی لیڈروں کو اپنے فیصلہ پر اور نہیں تو ابھی بنا پر ہی پھر سے غور کرنا چاہئے اور تصفیہ کے لئے یا تو ہائی کورٹ میں جانا چاہئے۔ یا ہندو لیڈروں پر بھروسہ کر کے معاملہ اُن کے سپرد کر دینا چاہئے۔ اس کے بغیر کسی تیسری تجویز پر عمل کرنے سے ہندو سکھ تعلقات بگڑنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں۔ گورو کے باغ کے مورچہ کی اور بات تھی۔ اس حالت میں ہندوؤں اور سکھوں کی ہمدردی اکالیوں کے ساتھ تھی۔ لیکن اس حالت میں ہندو تو کوئی اُن سے ہمدردی نہیں کر سکتا۔ لیکن سکھوں کی بھاری تعداد بھی ان کے اس ستیہ آگرہ کے خلاف ہے؛

ڈسکہ کے ہندوؤں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ حتی المقدور اکالیوں کے اطمینان کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ تاکہ معاملہ جتنی جلد ختم ہو سکے ہو جائے اور دشمنوں کو ہنسی کا موقعہ نہ ملے؛

مسٹر رائے کی درخواست ضمانت

مشہور کمیونسٹ مسٹر رائے کے خلاف کانپور میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں عدالت ماتحت سے درخواست ضمانت نامنظور کئے جانے کے خلاف عدالت سیشن میں جو اپیل کی گئی تھی۔ وہ نامنظور کر دی گئی؛

راجکوٹ میں بال بیاہ ممنوع قرار دیا گیا

ریاست راجکوٹ کی ضلع میں تمام لوگوں کے لئے بچپن کی شادی ممنوع قرار دے دی گئی ہے؛

ایک اور انقلابی سازش۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب پولیس نے ایک اور انقلابی سازش کا سراغ لگایا ہے۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے امرتسر میں ایک اخبار نویس کی تلاشی میں ایک مکان پر چھاپہ مارا جسے تحریک کا روح رواں خیال کیا جاتا ہے لیکن پولیس کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ معلوم ہوا ہے اس سلسلہ میں چند گرفتاریاں بھی ہو چکی ہیں؛

ساردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

لائل پور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ساردا ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ کی سماعت ہونے والی ہے۔ جس میں لڑکی ۱۳ سالہ اور لڑکا ساٹھ سالہ بیان کیا جاتا ہے؛

ہولی کیس کا فیصلہ۔ ڈیڑھ سال

کا عرصہ گزرا ہے۔ جھنگ مگھیانہ میں ہولی کا جلوس نکالنے میں کئی ہندوؤں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں مہاشہ منشی ستیہ آگرہ کے لئے بھی وہاں پہنچا تھا۔ لیکن ناکام واپس آیا۔ اب اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور تمام ملزمان جن کی تعداد ۱۹ تھی بری کر دیئے گئے ہیں؛

مسٹر رامزے میکڈانلڈ کیلئے نیا عہدہ

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر رامزے میکڈانلڈ کے لئے اپنے عہدہ پر بحال رہنے کا امکان بہت کم ہے۔ کیونکہ نئے انتخاب میں لیبر پارٹی کے برسر حکومت آنے کی چنداں امید نہیں۔ اگر آ بھی جائے تو لیبر پارٹی کا مسٹر رامزے میکڈانلڈ پر اعتماد نہیں۔ اس لئے مسٹر میکڈانلڈ کے لئے لنڈن کے پولیٹیکل حلقوں میں یہ افواہ گشت کر رہی ہے۔ کہ ہند کی وائسرائیلٹی خالی کرنے کا انتظام کیا جائے گا؛

سری نگر میں ہندوؤں کا ستیہ گرہ

سری نگر میں مذہبی جلوسوں کے بغیر کسی قسم کے جلسوں کی اجازت نہیں۔ لیکن سندر شیتل ناتھ میں مسٹر کیشو بندھو نے گیتا کے چند شلوکوں کی تشریح کی۔ جسے خلاف قانون قرار دیا گیا۔ اور مسٹر کیشو بندھو گرفتار کر لئے گئے اس پر ہندوؤں کی ایک تعداد کثیر مہاراج کے محل کی طرف دھرنا دینے کے لئے بڑھی لیکن حکام انہیں منتشر کرنے میں کامیاب ہو گئے؛

گورنر بمبئی پر قاتلانہ حملے کے مقدمہ کا فیصلہ۔ سیشن جج پونہ کی عدالت سے مسٹر ڈی۔ جن کے خلاف فرگوسن کالج پونہ میں گورنر بمبئی پر ریوالور سے قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ آٹھ سال قید محنت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ اس مقدمہ میں جیوری نے ملزم کو مجرم گردانا ہے؛

احرار جتھے کے لیڈر اسیاست کتاب کے پہلے نام نہاد احراری جتھہ کے لیڈر مولوی مظہر علی اور چودھری افضل حق سری نگر میں شاہی ہاؤس بوٹ کا لطف اُٹھا رہے ہیں؛

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا سگندھت دھوپ اگر بتیاں و ہون سامگری ہندوستان میں بہترین سمجھی جاتی ہیں

دھوپ اگر بتیاں سنز ایسی اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر دیدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی

ودیا رتن پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے

سماجوں، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجئے!

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۲۸ بھادوں سمت ۱۹۸۸

مرزائیوں کی ابن الوقتی

"جہاں تک مذہب اور تہذیب کا تعلق ہے۔ یہ کہنا خلاف حقیقت نہیں۔ کہ سکھ ہندو مذہب کا ایک جزو لاینفک ہیں اور روایات کے اعتبار سے وہ ہندوؤں کا ایک قوم پرست حصہ ہیں"

یہ الفاظ کسی ہندو لیڈر کے نہیں۔ جسے سکھوں کی ہندوؤں سے علیحدگی گراں گذرتی ہو۔ یہ کسی ایسے سکھ کے بھی نہیں۔ جو ہندوؤں سے اپنے ہم قوموں کی جدائی کو گوارا نہ کر سکتا ہو۔ یہ کسی عیسائی کے بھی نہیں۔ جس کے دماغ میں یہ آ سکتا ہو۔ کہ سکھ ہندوؤں سے جدا ہو چکے ہیں۔ بلکہ ایک مرزائی کے ہیں۔ جن کی عمر یہ ثابت کرنے میں گذر گئی۔ کہ گورو نانک مسلمان تھے۔ اور سکھ بلی ظ عقائد ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں کے زیادہ نزدیک ہیں۔ اور مرزائی بھی کسی ایرا غیرا کے نہیں۔ بلکہ مولانا یعقوب خاں بی اے کے ہیں۔ جو مرزائیوں کے انگریزی آرگن "لائٹ" کا ایڈیٹر ہے۔ اور مولانا کی حیثیت سے اُن کا مذہبی رہنما بھی ہے۔ گذشتہ دنوں "لائٹ" کا ایک خاص نمبر نکلا تھا۔ جو سارے کا سارا اسی مضمون کے ارپن تھا۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ اور اس میں مولانا نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کئی عیسائی مصنفوں کے حوالے دئے گویا ڈھیر لگا دیا۔ ایک ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کا حوالہ پیش کر کے۔۔۔

"۔۔۔ سکھ مذہب کسی بات میں اسلام کا مرہون منت نہیں۔ برخلاف اس کے یہ ہندو مذہب کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے"

"گورو نانک اگر چاہتے۔ تو اپنا علیحدہ مذہب بنا سکتے تھے۔ اور ہندوؤں کے ورن آشرم سے بالکل قطع تعلق کر کے اپنی قوم الگ بنا سکتے تھے۔۔۔ لیکن نہ اُن کا مقصد نہ گورو دامیے آپ کو ہندو قوم سے علیحدہ کرنا تھا نہ چاہتے تھے"

ڈاکٹر گوکل چند کے علاوہ مولانا خاں نے ڈاکٹر ٹرمپ کی RELIGIONS OF INDIA کتاب کا حوالہ بھی پیش کیا ہے:۔

"نانک کے متعلق یہ کہنا غلطی ہے۔ کہ اس نے خدا تعالیٰ کے متعلق ہندو اور اسلامی خیالات کو متحد کرنے کی کوشش کی ہے نانک اپنے تمام خیالات کی رو سے ایک پکا اور سچا ہندو رہا ہے"

یہی رائے اُس نے گارڈن کی بتائی ہے اور ڈاکٹر فرکوہار ایم اے کو بھی پیش کیا ہے جو ہندوؤں کے فرقوں اور سکھوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

ان مصنفوں کی آراء پیش کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولانا کی تسلی نہیں ہوئی۔ وہ کئی عقائد کو لیتا ہے۔ اور ثابت کرتا ہے۔ کہ ہندو اور سکھ ان کے مساوی طور معتقد ہیں۔ مثلاً

"ہندوؤں میں جن لوگوں کو قومی ہیرو مانا جاتا ہے۔ انہی کو سکھ مانتے ہیں سیوا جی، گورو گوبند سنگھ، بندا بہادر کی عزت دیگر خاص ہندو اور سکھ دونو کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ تینوں اشخاص مسلمانوں کے سخت ترین دشمن تھے"

(۲) "جہاں تک ناموں کا تعلق ہے یہ بھی سکھوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے والی چیز نہیں"

(۳) شکل و صورت کے اعتبار سے بھی سکھ ہندوؤں سے کوئی مختلف قوم نہیں۔ کیس، کچھ، کرپان، کڑا، کنگھا کے امتیازی نشانات بھی دسویں گورو کی ایجاد ہیں۔ جو محض فوجی ضروریات کے لئے رائج کئے گئے تھے۔ اور آج بھی کئی ایسے سکھ موجود ہیں۔ جو ان پانچوں نشانات سے آزاد ہیں۔ اور ہندوؤں سے ان کی تمیز کرنی مشکل ہے"

(۴) گائے کی پرستش ایک ایسی چیز ہے جس پر ہندوؤں کے تمام فرقوں کا اتحاد پایا جاتا ہے اور سکھ بھی اس سے علیحدہ نہیں۔ وہ ہندوؤں ہی کی طرح گائے کی عزت و تکریم کو ملحوظ رکھتے ہیں"

(۵) "ذات پات کے گورکھ دھندوں میں بھی سکھ ہندوؤں سے علیحدہ نہیں۔ ہندوؤں کی طرح برہمن، کھتری، ویش اور شودر وغیرہ اُن میں بھی پائے جاتے ہیں"

(۶) "ہندو ان سکھوں کے گوردواروں میں جاتے ہیں۔ اور وہ ہندو مندروں میں۔ اور جہاں تک شرک و بت پرستی کا سوال ہے بقول ڈاکٹر فرکوہار دربار صاحب امرتسر میں گرنتھ صاحب کی وہی عزت و تعظیم کی جاتی ہے جو ایک ہندو اپنے بت کی کرتا ہے۔ اور بے شمار سکھ ہندو تیرتھوں کی جاترا کو ہر وقت جاتے رہتے ہیں"

(۷) "جہاں تک کھانے پینے کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں سکھ ہندوؤں کے ساتھ ہیں۔ کوئی ہندو کسی غیر ہندو کے ہاتھ سے یا اُس کے ساتھ ایک دستر خوان پر کھانا پسند نہیں کرتا۔ لیکن سکھوں کے ساتھ یہ امتیاز روا نہیں رکھا گیا"

(۸) "ایسا ہی رشتوں اور ازدواجی تعلقات کا حال ہے۔ سکھ لڑکیوں کی شادی ہندو لڑکوں سے اور ہندو لڑکیوں کی شادی سکھ لڑکوں سے اکثر ہوتی رہتی ہیں۔۔۔ سکھوں اور ہندوؤں کے باہمی تعلقات اتنے گہرے ہیں۔ کہ بسا اوقات ایک ہی خاندان میں باپ اگر ہندو ہے۔ تو بیٹا سکھ ہے۔ اور بیٹا اگر ہندو ہے۔ تو باپ کے سکھ ہونے میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا"

(۹) "مردہ جلانے کی رسم ہندوؤں کی طرح سکھوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ ہندوؤں کی طرح وہ مرنے والے کو چارپائی سے اتار کر زمین پر لٹا دیتے ہیں۔۔۔ جلانے کی تمام رسوم کو اسی طرح ادا کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی راکھ کو جمع کر کے ویسے ہی اسے بہاتے ہیں۔ جیسے ہندوؤں کا طریق عمل ہے۔ پھر ہندوؤں کی طرح شرادھ کی رسم بھی اُن میں رائج ہے"

(۱۰) "کوئی ہندو یا سکھ مسلمانوں یا عیسائیوں کے تہواروں میں شامل نہیں ہوتا۔۔۔ لیکن ہندوؤں اور سکھوں کے قومی تہوار مشترک ہیں"

یہ سب کچھ مولانا خاں اس کوشش میں لکھ گئے ہیں۔ کہ سکھوں کو ہندو ثابت کر سکیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ انہیں یہ سر دردی کی سہیڑنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اور انہیں ان مرزائی روایات کے خلاف ہندو دست کا جھنڈا بلند کرنے کی کیوں سوجھی۔ جو اس بات کی مظہر ہیں۔ کہ سکھ ہندو نہیں۔ بلکہ گورو نانک مسلمان تھے۔ اور اس سے اُن کے سکھ بھی ہندو نہیں ہو سکتے۔ بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہندوستان کے مستقبل کو تاریک بنانے کے لئے فرقہ داری کا جو زہر ملا بیج بویا تھا۔ وہ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ قرآن کی اکثریت کے لئے مضر ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ جن اصولوں کی بنا پر ہندو دوسرے صوبہ جات میں اپنی اقلیت کے بل بوتے پر خاص حقوق طلب کرتے ہیں۔ انہی کی بنا پر پنجاب میں سکھوں کو خاص حقوق دئے بنا اُن کا چھٹکارا نہیں۔ مسلم سیاست دانوں نے بہتیرا دماغ لڑایا۔ لیکن انہیں اس مشکل کا کوئی حل نظر نہیں آیا۔ اور اس کا حل ہو بھی کیا سکتا ہے۔ کوئی ایماندار شخص ان کی اس بات کو کیسے تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ جو حقوق تم اپنی اقلیت کے لئے ان صوبوں میں قائم کرو۔ جہاں ہندو اکثریت میں ہیں۔ وہی حقوق تم پنجاب میں سکھوں کو دینے سے انکار کرو جہاں تم اکثریت میں ہو۔ اور سکھ اقلیت میں ہیں۔ پھر اگر سکھوں کی جگہ ہندو ہوتے۔ تو انہیں چشم نمائی اور دھمکیوں سے مطالبہ حقوق سے دست بردار کرایا جا سکتا تھا۔ لیکن مقابلہ سکھوں سے ہے۔ جو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اس آڑے وقت میں مرزائی ہاتھ ان کی امداد کے لئے بڑھا ہے۔ جس نے سکھوں کی ہستی سے ہی انکار کر دیا۔ مرزائیوں کے پرتی ندھی مرزا یعقوب خاں کی یہ چال اگر چل سکے تو مسلمانوں کا بیڑا پار ہے۔ لیکن اس پر یہ بے دریغ کہ بعد از جنگ یاد آید مُکّا کی کہاوت صادق آتی ہے۔ جس وقت میکالف صاحب کا جادو سکھوں پر چلا۔ انہوں نے ہندوؤں سے علیحدگی کا اعلان کیا۔ اور ہندوؤں کے خلاف آواز اٹھائی۔ کہ سکھ ہندوؤں کا جزو لاینفک ہیں۔ تو مولانا خاں بتائیں کہ اس کی جماعت نے کس کا ساتھ دیا تھا ہندوؤں کا جو کہتے تھے۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ یا سکھوں کا جو ہندوؤں سے علیحدگی کے پروپیگنڈا میں مصروف تھے۔ اس وقت مسلمان اپنی پولیٹکل بہتری ہندوؤں کی اکثریت توڑنے میں سمجھتے تھے۔ اور اس کا یہ ایک سادھن تھا۔ کہ سکھ ہندوؤں سے الگ ہو جائیں۔ اس لئے وہ علیحدگی پسند سکھوں کی حمایت پر تھے۔ اور آج گورنمنٹ اور مسلمانوں کی مدد سے ہندوؤں سے علیحدہ ہو کر سکھ جب خاص سیاسی حقوق

آریہ ہوٹل لاہور نزد ہسپتال سندر داس مہاشہ اصحاب کی خوراک اور رہائش کا بہترین انتظام کمرے ہوادار، بجلی روشنی اور ٹیلیفون ٹکٹ گھر ڈاکخانہ۔ اڈا لاری بالکل پاس ہی آزمائش شرط ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کے لئے مسلمانوں کو بلائے بے درمان کی طرح نظر آ رہے ہیں۔ تو اُن کی خاطر مرزائیوں کو ابن الوقتی کا سوانگ بھرنے کا کام اپنے ذمہ لینا پڑا ہے اور وہ اس ذخیرے کے ساتھ سیاسی اُفق پر نمودار ہوئے ہیں۔ کہ سکھ ہندو نہیں۔ اور نہ صرف سیاسی طور پر ہندو نہیں۔ بلکہ مذہب۔ تہذیب اور روایات کے لحاظ سے بھی ہندو نہیں ہیں۔

جہاں تک ہندوؤں کا تعلق ہے۔ وہ پہلے بھی سکھوں کو ہندو مانتے تھے۔ اور اب بھی مانتے ہیں۔ اس لئے مولانا خان نے سکھوں کو ہندو ثابت کرنے کی زحمت بے فائدہ گوارا کی ہے ہندو مولانا کے اثبات پیش کئے بنا ہی سکھوں کو ہندو مانتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کا سکھوں کو ہندو ماننا مسلمانوں کی مشکل کا حل نہیں کر سکتا۔ ان کی مشکل کا حل ہو سکتا ہے۔ تو اس بات سے کہ سکھ خود قبول کریں۔ کہ وہ ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہندو ہیں۔ اس لئے مولانا خان مسلم کاز کی خدمت سرانجام دیتا۔ اگر وہ کسی سکھ کو پیش کرتا۔ جو تسلیم کرتا۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ مولانا کو کسی سکھ کی شہادت کے پیش کرنے میں سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اسی لئے اس کی یہ نام کی کوشش اور ابن الوقتی (ابنگا) ہے۔ مولانا نہیں۔ ان کی ساری مرزائی جماعت بھی۔ تمام ہندو کہیں۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ تو اس سے مسلمانوں کے سر سے بلا ٹل نہیں سکتی۔ ٹل سکتی ہے۔ تو صرف اسی حالت میں کہ خود سکھ ہندو ہونا تسلیم کریں۔ یا مرزائی رسوخ گورنمنٹ سے ان کے ہندو ہونے کا قانون پاس کرا دے۔ جب سکھ ہندو کہلانے پر تیار نہیں۔ وجب گورنمنٹ ان کی علیحدہ قومیت تسلیم کر چکی ہو۔ جب مسلمان ان کی ہندوؤں سے علیحدگی پر ایک نہیں۔ انیک اشتہاروں میں سر ثوثیق ثبت کر چکے ہوں۔ اور اس علیحدگی پر اظہار مسرت بھی کر چکے ہوں۔ تو مولانا خان نے اس سوال کو اٹھا کر ندانائی کا ثبوت دیا ہے اور نہ اسلام کی کوئی خدمت ہی کی ہے۔

خونریزی بند کیا۔

سیکرڈ ہارٹ سکول کے واقعہ کو آج پھر دہرایا گیا ہے۔ اور دو ہندو لڑکیوں کو جو سگی بہنیں ہیں۔ عیسائی بنایا گیا ہے۔ بڑی بہن کو عیسائی بننے کے بعد مسیح کی بھیڑ ہونے سے چھوٹی کو کمال ہوشیاری سے بہکایا اور اسے بھی دھرم سے پتیت کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک لڑکی کو واپس لے لیا گیا ہے۔ اور دوسری کے لئے کوشش جاری ہے۔ اس مقدس کلیسا کے لئے جو لڑکیوں کے والدین کو اس طرح صدمات پہنچا رہا ہے۔ وہ کسی ہمدردی کے مستحق نہیں کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر اپنی لڑکیوں کو شکارگاہ میں دیا ہے۔ مضمون جاتی ہمدردی کی

زلزلہ اور آریہ سماج کا جلسہ

آریہ سماج کوئٹہ کا دارشک اُتسو اگست کے آخری ہفتہ میں تھا۔ جلسہ کے پروگرام کا ایک حصہ کتھا تھی۔ جو ہفتہ کے آغاز سے ہو رہی تھی شری نارائن سوامی جی مہاراج ایک دن کتھا کے لئے اُونچے آسن پر جو میز پر جا بیٹھا تھا بیٹھے تھے۔ کہ یکا یک چشم زدن میں میز کو حرکت ہوئی اور وہ ہچکولے کھانے لگی۔ فوراً ہی سب نے محسوس کیا۔ کہ زلزلہ ہے۔ لیکن کوئی نقصان نہ ہوا۔

٢٧ اگست اتوار کی رات کو جلسہ کے سلسلہ میں سنگیت سمیلن تھا۔ سمیلن کے بعد پنڈت پدم دت جی ودیا دھیپتی کا جو اسی دن کوئٹہ پہنچے تھے۔ ویاکھیان تھا۔ سمیلن سماپتی پر تھا پچاس کی زبان پر بھجن کا آخری انترہ اور انترے کا آخری شبد تھا۔ اس کے بعد اس نے پنڈت پدم دت جی کے لئے بیٹھنے کی جگہ خالی کرنا تھا۔ کہ یوں معلوم ہوا زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ اور یہ اتنا سخت تھا۔ کہ کسی کے پاؤں زمین پر ٹک نہ سکتے تھے۔ سوامی سدانند جی جھٹکا محسوس کرنے پر کھڑے ہو گئے۔ لیکن شانتی کو قائم رکھنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ انہیں بٹھایا گیا۔ اس وقت سماج مندر میں بھاری حاضری تھی۔ لوگ جھٹکوں سے ہی خوف زدہ تھے۔ کہ اس پر تمام شہر کی بجلی بند ہو جانے سے ایک اور مصیبت نازل ہو گئی۔ بجلی احتیاطاً بند کی گئی تھی۔ کہ تاریں ٹوٹ جانے سے زلزلہ کے ساتھ آگ کی بھی تباہ کاری کا موقعہ نہ مل جائے۔ کوئی نصف گھنٹہ تک تاریکی رہی۔ اس دوران میں تمام استری پرش سماج مندر میں ہی رہے اور بعد از آں بجلی کی روشنی ہو جانے پر اپنے اپنے گھروں کو گئے۔

کوئٹہ میں کوئی مکان نہیں۔ جسے زلزلہ سے تھوڑا بہت نقصان نہ پہنچا ہو۔ آریہ سماج کا مندر بھی اس فہرست سے باہر نہیں۔ آریہ سماج کوئٹہ کا دروازہ بڑا عالیشان ہے وہ بری طرح پھٹ گیا ہے۔ باقی عمارت کو بھی نقصان ہوا ہے لیکن دروازے جتنا نہیں۔

اس کے بعد زلزلہ کے جھٹکے متواتر آتے رہے۔ جس سے لوگوں کی بے چینی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ تاہم آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ اور پروگرام کو پورا کیا گیا گو حاضری پہلے سالوں جیسی نہ تھی۔

جلسہ میں شری نارائن سوامی جی۔ سوامی سروا نند جی۔ سوامی دیانند جی۔ پنڈت پدم دت جی اور پنڈت لشپال جی صاحبان کے ویاکھیان ہوئے۔

کوئٹہ میں مکانات کو بہت نقصان پہنچا علاقہ میں مکانات کے ساتھ کئی انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ لیکن جہاں تک آریہ بھائیوں کا تعلق ہے۔ یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ کسی قسم کی جانی نقصان کی رپورٹ نہیں پہنچی جس سے ظاہر ہے کہ پرماتمانے اس مصیبت کے سمے آریوں کی رکشا کی۔ اس کا شکور ہونا سنتش کا کرتویہ ہے۔

عائشہ بی بی کے اغوا کا مقدمہ خارج

حیدرآباد دکن میں اوشنگر کے لالہ شام لال وکیل ایک پرسدھ آریہ اور ریاست کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ایک پردھان ہیں۔ جن کے وقتوں کا بہت سا حصہ آریہ سماج کے پرچار کے لئے وقف ہے۔ تبلیغی مسلمانوں کو اُن کا یہ سر گرمیاں خار کی طرح کھٹکتی ہیں۔ اس لئے وہ انہیں کسی نہ کسی طرح پھنسانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ کئی ماہ ہوئے اُن کے خلاف عائشہ بی بی کے اغوا کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ اور اس تمام سے مسلمانوں کو بھڑکانے کی کوشش کی گئی۔ در حقیقت عائشہ بی بی کوئی مسلمان عورت نہیں تھی۔ بلکہ مسلمانوں نے ایک غریب اچھوت کی عورت چھین کر اس کا نام عائشہ بی بی رکھ دیا تھا۔ اور اسے اپنے قبضہ میں رکھ کر وہ اس سے من مانے بیان لکھواتے تھے۔ آخر اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ اور تبلیغی مسلمانوں اور ان کے حامی پولیس والوں کی کوششوں کے باوجود عدالت نے لالہ شام لال کو بری کر دیا۔ لالہ شام لال کی بریت مفسدہ پردازوں کے لئے کاری ضرب ہے۔ لیکن جو فیصلہ ہوا ہے اُس کے خلاف ہوتا۔ تو وہ ریاست کے انصاف کے نام پر بدنما دھبہ ہوتا۔

میاں محمود احمد کو صدمہ

میاں محمود احمد صاحب کو جو صدمہ پہنچا ہے اس صدمہ میں ہمیں پوری ہمدردی ہے۔ جو انہیں اپنے صاحبزادہ اطہر احمد کی موت سے ہوا۔ جس کی پیدائش ہوئے ابھی پورے چار مہینے بھی نہیں ہوئے کہ خوشیاں منائی گئی تھیں۔ آنجہانی بچہ ایک ماہ سے بستر علالت پر تھا۔ لیکن دوا یا دعائیں اسے کوئی بھی اس کے بچانے میں کارگر نہ ہو سکی۔ ماں باپ سے بڑھ کر ماں کو اپنے پیٹ جنے کی موت کا دکھ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں آنجہانی کی محترمہ والدہ سے بھی پوری ہمدردی ہے۔

میاں صاحب کیلئے سبق

معصوم بچہ مر گیا۔ لیکن میاں صاحب کے لئے ایک قیمتی سبق چھوڑ گیا ہے۔ وہ سبق یہ ہے کہ انسان کو اپنی حقیقت کو سمجھنا چاہیئے۔

میاں صاحب اپنی دعاؤں کی طاقت کا مختلف طریقوں سے مریدوں پر رعب جمانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے اندھے مقلد دعاؤں کے کرشموں کا کئی طرح اظہار کرتے رہتے ہیں۔ قادیانی پریس میں کئی چٹھیاں چھپتی رہی ہیں۔ جن میں سے کئی میں ظاہر کیا گیا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کو سزا ہو چکی تھی۔ رہائی کی کوئی صورت نہ تھی۔ صرف میاں صاحب کی دعاؤں کی طفیل اسے رہائی نصیب ہوئی۔

کسی میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہوتا ہے کہ بیماری بڑھ چکی تھی۔ ڈاکٹر جواب دے چکے تھے صحت کی کوئی امید نہ تھی۔ لیکن میاں صاحب نے دعا کی اور ساری تکلیف رفع ہو گئی۔ سمجھدار جانتے ہیں۔ کہ یہ ضعیف پرستی کی باتیں ہیں۔ مذہبی دوکانداری چلانے کا پروپیگنڈا ہے۔ اور اگر میاں صاحب اس وقت تک نہ سمجھے تھے۔ تو انہیں اب سمجھ جانا چاہیئے کہ اگر ان کی دعاؤں میں کوئی طاقت ہوتی۔ تو آنا محمد علی کو نہ سہی۔ وہ اپنے لخت جگر اطہر احمد کو کیوں بچا نہ لیتے۔

بات یہ ہے کہ پرماتما کا کرم پھل کا چکر برابر اپنی رفتار پر چلتا ہے۔ پیروں کی دعائیں اُس کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتیں جس نے جو کرم کیا۔ اُس نے اس کا پھل پانا ہے۔ پرماتما کا بھگت وہ ہے۔ جو کرم پھل کے مہمان کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے وہ شخص (خواہ دنیا کی نظر میں وہ کیسا ہی پاکیزہ و خدا پرست کیوں نہ بنا ہوا ہو) گناہ کرتا ہے۔ جو لوگوں کو اس دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کہ پرماتما کے کرم پھل کے پہرہ داروں کو روکنے کی میں طاقت رکھتا ہوں احمدی پیشوا کا طرز عمل بھی اسی قسم کا ہے اور یقیناً یہ طرز عمل پرماتما کو کبھی پسند نہیں آ سکتا۔

عیسائی سکولوں میں ہندو لڑکیوں کا خبط

لاہور کا سیکرڈ ہارٹ ہائی سکول لاہور کی گوری میموں نے معزز ہندو گھرانوں کی لڑکیوں کو ان کے دھرم سے پتیت کر کے عیسائی بنایا تھا۔ اُس وقت ہندو لاہور میں جو کہرام مچا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس سکول میں کوئی ہندو لڑکی نظر نہ آئے گی۔ لیکن ہندوؤں نے اپنی لڑکیوں کو اس سکول سے نکالا کہ نہ داخل

CC0. Gurukul Kangri Collection

کوری شیخیاں

مرزائی کوری شیخیاں بگھارنے میں استاد زمان ہیں۔ ان لوگوں نے جاہل لوگوں کی جاہلیت پر قبضہ رکھنے کو طرح طرح باندھ رکھا ہے۔ اس کا کوئی اظہار کرد ہے۔ تو آپ بصورت افتخار اپنے مصر ہوتے دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: کہ

"میں دشمنوں کی شہادت سے ثابت کرتا ہوں کہ خداوند نے حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو تمام ادیان باطلہ پر پورا غلبہ عطا کر دیا ہے"

پھر ارشاد ہوتا ہے:-

"اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ تبلیغی میدان میں سے مسلمانوں کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیں گے۔ اور مسلمانوں کی تعداد کو صفر کر دیں گے۔ خود مٹ گئے ہیں"

(ریویو آف ریلیجنز ستمبر سنہ صفحہ ۲۶)

قادیانی شیخ اداسہ کی جماعت کو تمام ادیان باطلہ پر پورا غلبہ ہونے کا دعویٰ کوری شیخی نہیں تو اور کیا ہے؟ دنیا میں بیس کروڑ مسلمان ہیں۔ اور ہندوستان میں چھ کروڑ۔ دوسرے مذاہب کو جانے دیجئے۔ کیا کوئی قادیانی ہے۔ جو سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے کہ دنیا نہیں۔ ہندوستان بلکہ پنجاب کے مسلمانوں نے بھی غلام احمد یا اس کی جماعت کو اپنا لیا ہے۔ کسی ایمان دار قادیانی کو ایسا کہنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ابھی تک تو مسلمانوں کا ایک ایک مولوی قادیانی مرزا اور قادیانیوں کے خلاف فتوے کفر دے دیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ شملہ کی چوٹیوں پر چند دنیا پرست مسلمانوں سے ساز باز کر کے قادیانی خلیفہ نے کشمیر کمیٹی کا ڈھول ڈال کر خود اس کی صدارت سنبھال لی۔ تو پنجاب میں اس کے خلاف وہ طوفان اٹھا۔ کہ کشمیر کمیٹی کا اب پتہ تک نہیں۔ کہ کہاں ہے۔ خلیفہ صاحب کو اس رسوائی کا سامنا اپنی ذات کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ مرزائیت کی وجہ سے جس کے متعلق شیخ چلی کے دعوے ہیں۔ کہ اسے تمام ادیان باطلہ پر پورا پورا غلبہ ہے۔ رہا یہ دعویٰ کہ مسلمانوں کی تعداد کو مٹا دینے والے خود مٹ جائیں گے۔ ایسا ہی باطل ہے۔ جیسے دوسرے قادیانی دعوے ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد کو مٹا دینے کا دعویٰ مرزا غلام احمد سے بڑھ کر کس کا تھا۔ کیا ریویو آف ریلیجنز کے قادیانی ایڈیٹر اور قادیانی نامہ نگار بتا سکتے ہیں کہ مسلمان مٹ گئے یا ان کو مٹانے کے دعوے کرنے والے مرزا غلام احمد۔ اگر یہ نہ بتائیں گے۔ تو ہمیں مولانا ثناء اللہ صاحب کو اس امر پر روشنی ڈالنے کی تکلیف دینی پڑے گی۔

عیسائیت کا رُخ کدھر ہے؟

روشنی نیا سائنس نے تمام مذاہب کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے عقائد کی پڑتال کریں۔ چنانچہ عیسائیت بھی بڑی سرگرمی سے اس کام میں مصروف ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ نجات مسیح کے زندہ جی اٹھنے کے عقیدہ کے ماننے میں ہے۔ لیکن عیسائیوں کے "ڈیڈ ایمین سائنس منتھلی" نے اس صداقت کو رد کر دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"میرا خیال ہے۔ کہ اکثر لوگ اب بھی ہیں جو اسباب میں یقین رکھتے ہیں۔ کہ نجات کا دار و مدار صرف اسباب پر ہے کہ مسیح کے زندہ جی اٹھنے کے عقیدہ پر ایمان لایا جائے۔ لیکن میں کہونگا۔ کہ ہم سائنس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اس میں اس عقیدہ کی تائید میں ذرہ بھر بھی قابل اعتبار شہادت نہیں۔ کہ مسیح یا کوئی اور شخص مرنے کے بعد کبھی جی اٹھا ہے"۔ مسیح کے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا کتنا زبردست کھنڈن ہے پھر پنر جنم کے سداہنت کو ماننے کے لئے بھی عیسائیت مجبور ہو چکی ہے۔ چنانچہ اسی رسالہ میں لکھا ہے "قدرتی زندگی کے ماتحت آتما جسم ترک کرتی ہے۔ آتما جسم نہیں ہے آتما جسم کو بطور لباس دھارن کرتا ہے۔ جب لباس (جسم) پھٹ جاتا ہے تو آتما اسے تیاگ کر دوسرا لباس (جسم) حاصل کرتی ہے۔ اور انہی معنوں میں خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور یہ سلسلہ عمل ہمیشہ جاری رہیگا"

مرزائی جماعت کو مرزا کا سرٹیفکیٹ

اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزائی اِدھر اُدھر سے شہادتیں تلاش کرنے میں خوب سرگرم کار رہتے ہیں۔ اور کوئی مل جائے۔ تو خوب مرچ مصالحہ کے ساتھ اسے شائع کرتے ہیں۔ لیکن انہیں باہر سے شہادتیں تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جبکہ ان کے اپنے پیر و مرشد مرزا غلام احمد کی ذیل کی شہادت ان کے حق میں موجود ہے:-

"میں اس جگہ اسباب کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں۔ وہ سب کے سب اس بات کے لائق نہیں۔ کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے قائم کر سکوں۔ بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں .. بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دلسوزی کا خلاص بھی تھا۔ مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے۔ اور اخلاص کی سرگرمیوں اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ اب صرف مکاریاں باقی رہ گئی ہیں۔ اور بوسیدہ درخت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ کاٹ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں"

(فتح الاسلام صفحہ ۶۹)

مرزا صاحب کی ایک شہادت اور:-

"بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مردار کی طرف" (نصرۃ الحق)

اپنے پیر ہادی کے سرٹیفکیٹوں کی موجودگی میں مرزائی پریس کو باہر سے سرٹیفکیٹوں کی تلاش کیوں ہے؟ کیا مرزا صاحب کے سرٹیفکیٹ سے وہ مطمئن نہیں۔ باہر کے سرٹیفکیٹوں سے قادیانیت کی زندگی کو مبارک بنانا چاہتا ہے۔

آریہ سماج سے خطاب

سکونِ زندگی تجھکو کہوں یا فرحتِ عالم
اندھیری رات میں تو نے فزائی جہاں پر تو
ہیں بہار ورش کی تیری نگہبان آج تنویریں
یہ شب کی ظلمتیں پُر نور تیری ہی کرم سی ہیں
ربابِ زندگی کا ہر ترنم تیرا جلوہ ہی
جسے کوئی نہ دیکھ سکیں اسی نوشا کرتا ہے
لگاوٹ ہی تری جلوہ نکو نور عرش آرا ہے

تری تنویر سے قائم ہو حسن رفعتِ عالم
ستاروں کی درخشانی میں میر کار دان ہے تو
تجلی سے تری جاتی رہیں ہو بہو مانند تصویریں
زمیں سے تا افلاک رنگینیاں تیری ہی دم سی ہیں
تیرے جذبات کا مجموعہ روانِ پاکیزہ دریا ہی
خیالاتِ پریشاں کی خلش برباد کرتا ہی
چمکتا رنگ کی دھندلی ہی ہی تیری نور زیبا ہے

ادائے دلنشیں رکھتا ہے تو روشن جبیں والے
سخن میں کیا ہوں تجھ سے جمالِ بہترین والے

مولانا ثناء اللہ جواب دیں

آج ہر مسلمان ریاست کشمیر کی مخالفت ثواب سمجھتا ہے۔ مولانا ثناء اللہ بھی پیچھے نہیں رہے فرماتے ہیں۔ کہ ریاست میں ہندو سے مسلمان ہونا اتنا جرم ہے۔ کہ نو مسلم جائیداد غیر منقولہ سے محروم کیا جاتا ہے۔

اس پر ایک عیسائی صاحب مولانا سے سوال کرتے ہیں۔ کہ ہندو کے مسلمان ہونے کی حالت میں تو آپ جائیداد غیر منقولہ سے اس کے محروم کئے جانے کو ترین انصاف نہیں سمجھتے لیکن حضرت! ذرا اپنے گھر کی طرف بھی تو دیکھا ہوتا۔ جہاں کوئی مسلمان عیسائی یا ہندو ہو جائے۔ تو اسلامی شریعت اسے واجب القتل قرار دیتی ہے۔ کیوں مولانا! اسلام چھوڑنے والے سے اسلام کا یہ سلوک قرین انصاف ہے؟ عیسائی صاحب کے سوال کے جواب کے ساتھ کیا مولانا اس سوال کا بھی جواب دینے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ کہ ریاست کشمیر کے خلاف تو صرف یہی الزام ہے۔ کہ مذہب بدلنے والے کو جائیداد غیر منقولہ سے محروم رکھا جاتا ہے۔ لیکن اسلامی ریاستوں میں تو اسلام ترک کرنے والوں کے لئے جینا محال کر دیا جاتا ہے۔ اور ریاست بھوپال میں تو ان لوگوں کو قانوناً سزا کا مستحق ٹھیرایا گیا ہے۔ کیا یہ سب کچھ قرین قیاس ہے؟

شیعوں کا اظہارِ وفاداری

کشمیر کے مسلمانوں نے مزارعوں کے بھوکے پنجابی مسلمانوں کے دھوکے میں آکر ریاست کے خلاف بغاوت کا جو علم بلند کیا۔ اور جس کے لئے وہ اب پیچ و تاب کر رہے ہیں۔ شیعہ اس میں ہرگز شامل نہیں ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک جلسہ عظیم میں پاس کیا۔ کہ شیعہ مہاراجہ ہری سنگھ بہادر کے ساتھ بدستور اپنی دیرینہ وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور کے عدل و انصاف پر انہیں پورا بھروسہ ہے۔ وہ اپنے محبوب راجا کی فیاضیوں کو کسی طرح فراموش نہیں کر سکتے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

غدار جماعت کی طرف سے کہا جاسکتا تھا۔ کہ ریاست کے شیعہ بزدلی سے ایسا کہہ رہے ہیں۔ لیکن ان کے اس اعتراض کو شیعوں کے سربرآوردہ اخبار "سرفراز" نے رد کر دیا۔ جب اس نے شیعان کشمیر کے مذہبی جوش پر یہ کہا کہ "شیعان کشمیر نے ان تجاویز کے ذریعہ سے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ وہ نہایت صحیح ہے فرقہ شیعہ ہمیشہ صلح جو اور امن پسند رہا ہے اس نے نہ اتحاد اسلامی کو کبھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ نہ ہندوؤں کے خلاف جہادی سپرٹ کو کبھی اپنے دل میں جگہ دی ہے"

نہ معلوم "سرفراز" کی اس حق گوئی کے لئے باطل پرست مسلم پریس اسے کس قدر کوسیگا

موجودہ تہذیب اور گوشت

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں گذشتہ ہفتہ اس سوال پر اظہار خیالات کے لئے ایک جلسہ ہوا۔ کہ کیا گوشت خوری موجودہ تہذیب کے مطابق ہے۔ اس سوال پر مسٹر لی جی ہال نمیش ایڈیٹر ڈیلی ہیرلڈ نے بھی تقریر کی۔ باوجودیکہ آپ انگلینڈ کی گوشت خوری کی فضا میں پلے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ

"روم۔ بابل اور مصری تہذیب کے پیرو گوشت خور آج اس جہان پر نہیں کیونکہ انہوں نے سوائے مادی ترقی کے اخلاقی و روحانی ترقی کچھ بھی نہ کی تھی۔ اس لئے وہ اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہوگئے۔ ہندو تہذیب آج اگرچہ مادی طور پر کمزور ہے۔ لیکن اخلاقی اور روحانی طور پر پہلے جیسی ہی زبردست ہے۔ انسان کو اشرف المخلوقات اس لئے نہیں کہا گیا۔ کہ وہ دوسرے جانداروں کو اپنا لقمہ بناکر اپنی زندگی برقرار رکھے"

آپ نے اپنی تقریر کا نتیجہ ان الفاظ میں بیان کیا۔ کہ "گوشت کھانا موجودہ تہذیب کے مطابق نہیں"

جس بھی شخص کو روحانیت میں مس ہوگا وہ پرمی ماتر کو پرماتما کی مخلوق سمجھ کر کسی کا پران گھات کرنے کو پاپ کے سوائے اور کچھ سمجھ ہی نہیں سکتا۔ ہاں جو لوگ روحانیت سے آگے نہیں بڑھے ان کو کوئی سمجھا نہیں سکتا کہ گوشت خوری پاپ ہے ؛

کچا چبا جانیوالا مولوی

مسلم علماء میں انواع و اقسام کے نمونے ہیں۔ ان میں ایک نمونہ مولویوں کو کچا چبا جانے والے مولوی کا "الجمعیۃ" نے اپنی ۵ ستمبر کی اشاعت میں پیش کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے :-

"مولوی مشتاق کی فساد انگیزی کا عرصہ سے دہلی میں سلسلہ جاری ہے۔ یہ عام طور سے اپنے وعظ میں کہا کرتا ہے۔ کہ اپنے علماء کو مناظرے کے لئے بلا لاؤ۔ دہلی کے مولویوں کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں۔ میں ان سب کو کچا چبا جاؤں گا۔ ایک تقریر میں اس نے بیان کیا۔ کہ میں نیولا ہوں۔ جس طرح نیولا سانپ کو چبا جاتا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدوں اور وہابیوں کے مولویوں کا بھیجا چبا جاؤں گا"

دہلی کے غیر مقلد اور وہابی مولویوں کے لئے مولوی مشتاق بلائے بے درمان سے کم نہیں۔ وہ غریب جانیں چھپانے کے ساتھ منہ بھی چھپاتے ہونگے۔ کہ ان کے اسلام کے اندر آدم خور مولویوں کے لئے بھی جگہ ہے ؛

قادیانی عورتیں میدان عمل میں

ریاست کشمیر کے مسلمانوں کی ہمدردی کے بہانہ قادیانی میاں نے تبلیغ قادیانیت کا جو جال پھیلایا ہے۔ اس کے سلسلہ میں قادیانی مستورات نے بھی جلسہ کیا۔ جس طرح مردوں کے جلسوں میں قادیان میں قادیانیوں کو کوئی مسلمان صدارت یا تقریر کے لئے نہیں ملا۔ وہی حالت عورتوں کے جلسہ کی تھی۔ چنانچہ میاں صاحب کی ایک بیوی صاحبہ کو صدارت کے فرائض انجام دینے پڑے۔ اور کئی قادیانی مستورات نے تقریریں کیں۔ جہاں تک جلسوں کا تعلق ہے یہ مبارک فال ہے۔ کہ قادیانی مستورات میدان عمل میں اتر آئی ہیں۔ امید رکھنی چاہئے کہ کشمیریوں کی عملی ہمدردی کے لئے کشمیر جانے کے لئے ان میں سے قادیانی مستورات کے شاندار جتھے کی روانگی کی اطلاع کو جلد اشاعت گوہی جائے گی ؛

اس کا کیا علاج

سردھنی واسی رام کی ایک ہندو بیوہ اپنے باپ کے گھر واقعہ ضلع جبلپور سے مسلمان ملازم رمضان علی کے ساتھ نکل گئی۔ جب ہندو مشن کے کارکنوں نے اس کا سراغ نکالا۔ تو اسے ڈھاکہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جہاں اس نے بیان کیا کہ میری عمر ۲۵ سال ہے۔ اور میں اپنی رضامندی سے رمضان علی کے ساتھ گھر سے نکلی ہوں اس پر عدالت نے اسے رہا کرنا ہی تھا۔ رہا ہو کر اس نے مسلم مجمع میں اسلام قبول کر کے رمضان علی سے نکاح کر لیا ؛

یہ ایک واقعہ نہیں ایسے کئی واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہندو اس کے مخالف اپنی مخالفت پر برابر اڑے ہوتے ہیں۔

نقلی جن بسویشور یا خنجر ظالم

جس طرح شمالی ہند میں مرزا غلام احمد نے دعوے مہدویت اور نبوت کیا۔ اور اس دعوے سے وہ خود اور اس کی اولاد مالامال ہوگئے۔ اسی طرح دکن حیدرآباد میں کوئی شخص صدیق ہے۔ اس نے جن بسویشور ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہندو نام اس لئے کہ مسلمان ہونے سے مسلمانوں کو تو ٹھگیگا ہی ہندو نام سے ہندوؤں کے دھرم اور دھن پر بھی ڈاکہ ڈالنے کا موقع مل جائیگا۔ جلب زر کی خواہش اس شخص کی مرزا صاحب سے بھی بڑھی ہوئی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کی پیشگوئی ہے۔ کہ اسے کروڑوں روپے کا خزانہ ملیگا۔ اگر یہ شخص اپنی حماقت کو اسلام تک ہی محدود رکھتا۔ تو ہندوؤں کو اس سے چنداں تعرض نہ تھا۔ مسلمانوں میں پیروں کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ ایک اور کا اضافہ گراں نہ تھا۔ لیکن اس شخص نے ظہور جن بسویشور دسویں ظالم نامی جو چیتھڑے شائع کئے ہیں۔ ان میں کمال کی جرأت سے کام لے کر یہ شخص ہندو دھرم پر منہ آیا ہے۔ جس کا جواب آریہ سماج کے پرسدھ لیکھک ماسٹر لکشمن جی آریہ اپدیشک نے لیکھک زیر ریویو میں بڑی خوبی سے دیا ہے جہاں تک علم کا تعلق ہے۔ یہ شخص نرا کشر بھٹا چاریہ معلوم ہوتا ہے تاہم مہدی یا فرستادہ ہونے کے لئے اسلام اور مرزائیت کی روایات سے اس نے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ اس نے مرزا کی طرح پیشین گوئیاں بھی کی ہیں۔ اپنی عمر کا تعین بھی کیا ہے اپنے نزول کے نشانات بھی بتائے ہیں۔ لیکن ایسے بیہودہ الفاظ میں کہ جن کا نہ سر ہے نہ پیر۔ جسے مطالعہ کے بعد ایک شخص بنسے پر مائل ہوکر آزاد دماغ رہا ہے مجذوب کی بڑ کہکر پھینک دے ؛

ان چیتھڑوں میں اس شخص نے ہندو دھرم کے خلاف جو منافرت انگیزی کی ہے۔ اس میں سب سے زیادہ دل آزار وہ ہے۔ جس میں ہندو دھرم اور ہندو بزرگوں پر گئوکشی کا بیہودہ الزام لگایا ہے۔ اس طرح یہ شخص ہندوؤں کے مذہبی احساسات کو سخت طور پر مجروح کرنے کے جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ معلوم نہیں حیدرآباد ریاست نے اس مفسدہ پرداز کی کوشش کے خلاف کوئی ایکشن لیا ہے یا نہیں۔ لیکن ماسٹر لکشمن جی اس شخص کے بیہودہ الزامات کی بیہودگی کو دلیل اور برہان سے باطل ثابت کرنے میں خوب کامیاب ہوئے ہیں ؛

اس نقلی جن بسویشور مولانا صدیق کی منافرت انگیزی کے اظہار کے لئے اس کا ذیل کا فقرہ کافی ہے۔ "اے ہندو بھائیو! ہندو مسلم اتحاد کے سیلے پر گائے قربان کرو۔ جس طرح بالمیک نے رشیوں کی دعوت کے لئے قربان کیا تھا۔ یا اسی طرح قربان کرو۔ جس طرح اتفاق کے لئے منو جی نے نربدا ندی کے کنارے پانچ لاکھ گائے کو قربان کیا تھا۔ یا اس طرح قربان کرو۔ جس طرح سیتا جی نے آفات سے بچنے کے لئے گنگا کے کنارے پر قربان کیا تھا۔ یا اس طرح قربان کرو۔ جب یگ کا وقت آیا۔ تو سری کرشن جی نے ایک لاکھ گائے قربان کی تھی ؛

صدیق میاں کے اس دلآزارانہ دعوے کی کتاب زیر ریویو میں قابل مصنف نے تکذیب مع زور دلائل سے کی ہے۔ اور ہم ایسی باطل سوز کتاب ہے۔ جسے ہندوؤں اور خصوصاً ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کو جو جن بسویشور کی منافرت انگیزی کا مرکز ہے۔ تو اس کا مطالعہ کرنا ہی چاہئے۔ لیکن ان کے ساتھ ان مسلمانوں کو بھی جو "مذہب میں عقل کو دخل نہیں" کے اسلامی عقیدہ سے باہر ہیں۔ اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہئے۔ جو صرف چھ آنے میں آریہ ساہتیہ پستکالیہ لاہور سے مل سکتی ہے ؛

عملی مشکلات کی انہیں کوئی پرواہ نہیں اگر جاتی کے لئے ان کے دلوں میں سچا درد ہو تو کیا ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اتیاچاروں کا کیا علاج ہے۔ جو روزانہ ہندو ننداد کی مخالفت کی وجہ سے آئے دن ہندو جاتی پر ہوتے رہتے ہیں ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

مسلم اخبارات کی سیر

...ستان دھرم کی رین بادہ سطح
...اخبار ان ابنا ابن مناظرہ
...حضرات ... باقی نہیں رہا - ہندو نے
...کی اب ... ہندوستان کے تمام ساتھی
...پاسنے ... طرح ہندو ... کھا ہے - "سلیج"
...دھرم کی آئین بادہ پھیلا رکھا ہے ... حنفی بعد تلاش ملتا ہے کہ مسکن
...وغیرہ میں ایک حقیقی ...
(زمیندار ۱۵ جولائی) ؎
...گیا ہے " ؎

مسلمانوں میں خانہ جنگی

"دلِ منور کا عنصر خانہ جنگی کرنے سے باوجود ان مولویوں کو نہ چھوڑنا چاہئے - تو یہ کیا جاسکے - یہ کتنی بڑی بے حیثیتی ہے - ہندوستان میں ایک عظیم فتنہ برپا ہے - گھر گھر میں جنگ ہے - ہر جگہ شور ہے - خونخواہ ہے - کچھ سنجیدہ طبیعت انسان اس درد کا احساس کریں - اور مسلمانوں کو اس کفر نہ کرتے ہوئے زوغ سے نجات دلائیں - اگر علمائے صاحبان ذرا سی عقل پیدا کریں - تو یہ تمام جھگڑا ایک دم ختم ہو جائے - اور ہندوستان کی صورت گذشتہ میں جنگ منقلب ... کے بجز کسی نہ شعلے بجھ جائیں - اور آپ سرخرو ہو جائیں - اگر چند کلمات نا شائستہ تمہاری زبان سے نکلے، تمہارے قلم سے لکھے گئے تمام ملک ان سے آزردہ خاطر ہے - تمام مسلمان ان سے رنجیدہ ہیں - ہر مسلمان کا دل اس سے شکار ہوا ہے - تو تمہیں ان کلموں پر کیا اصرار ہے - تم اس بات کی تحقیق کرنے پر کیا تیار ہو - تو پھر ان کلموں سے اس نزاع کا خاتمہ کیوں نہیں کر دیتے - اگر کوئی بااستطاعت والی اپنے اکابر کو توبہ کی ہمت دلائے اور ان پر زور دے - تو تمام ہندوستان کا یہ عہد ساٹھ ... ملتوں میں مل کر رہ سکتی ہے "

(الفقیہ ۲ اگست ...) ؎

مسقط میں ایک امریکن پادری کی عیاری

عیسائی مشنری انسان پرستی کی نشر و اشاعت کے لئے ہر جگہ کھیوں اور مچھروں کی طرح پھیلتے رہتے ہیں - اور اپنے گمراہ اور قابل شرم عقائد کو منوانے کے لئے ایسے ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں - کہ جن کو سن کر ہنسی کے ساتھ تعجب اور افسوس بھی ہوتا ہے - زر اور نوکریوں کا لالچ دے کر تو یہ بڑی مشنری تبلیغ کرتے ہی ہیں - لیکن اس کے ساتھ دغا اور فریب کے طریقوں کا انتخاب کرتے رہتے ہیں - ذیل میں اس کے متعلق ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے ؎

مسقط میں عیسائی مشن کے ایک سرکردہ پادری نے شہر کے امراء اور کبراء کو چائے کی دعوت پر مدعو کیا - لیکن ایک شخص بھی اس کے دسترخوان پر حاضر نہ ہوا - اس پر پادری مذکور نے سلطان مسقط سے شکایت کی - سلطان نے ان لوگوں کو بلا کر کہا - کہ اگر تمہیں دوبارہ چائے کی دعوت پر بلایا جائے تو تم انکار نہ کرنا - چنانچہ پادری صاحب نے دوبارہ اعیان مسقط کو دعوت دی - اور وہ سلطان مسقط کی ہدایت کے بموجب پادری کے دسترخوان پر جمع ہو گئے - دعوت کے بعد معلوم ہوا - کہ عیار پادری نے اپنی مرکزی جماعت امریکہ کو لکھا کہ مسقط میں فلاں فلاں لوگ عیسائی ہو گئے ہیں ؎ امریکہ نے ان لوگوں کے نام قبول ... (؟) اور ترک اسلام پر مبارک بادی کے پیغامات آئے - اس وقت ان کو معلوم ہوا - کہ ہماری نسبت کیا پروپیگنڈا پھیلایا گیا ہے - امریکہ سے جن لوگوں کے نام مبارک بادی کے پیغامات آئے ان میں سے قاضی قضاۃ اور بعض وزراء اور اعیان بھی ہیں " ؎ (الشوریٰ)

مسلمانوں کے لیڈر

(۱) یہ لوگ نہایت معصومانہ لہجہ میں کہتے ہیں "ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں - لیکن ان کی مراد اس سے جاہ پسندی، نام نمود، عیش پسندی، تحکم، ترفع، ہوتی صاف دکھائی دیتی ہے - ان کو شہرت پسندی کی ایسی بدہضمی ہوتی ہے - جس کا دفعیہ ممکن نہیں ؎

(۲) اپنے کو "خادم قوم" کہتے ہیں حالانکہ خدا کی تمام مخلوق کو اپنی ملکیت اور ہر ایک کو اپنا غلام بے دام سمجھتے ہیں - اگر کسی نے ان کی طبع نازک کے ذرہ برابر خلاف کیا تو ... چیں بجبیں ہو گئیں - قوم کشی، دشمن فروشی، انگریز - زندقہ، الحاد بھی کچھ مسر تھوپ دیا گیا ؎

(۴) سرمایہ داروں کی طرح جو چاہتے ہیں - وہ کرتے ہیں - جس پر چاہتے ہیں - ہاتھ مارتے ہیں ؎ رہی ان کی اخلاقی ذمہ داری اور مذہبی عقیدہ کچھ بھی نہیں رہتا - ہر گھنٹے گرگٹ کے رنگ بدلتے ہیں ؎

(۵) قومی آزادی اور آزاد خیالی کا دلدادہ ثابت کرتے ہوئے ساری دنیا کی عزت کو بے ڈکار ہضم کر لینا چاہتے ہیں

(۶) جاہلوں کی ترقی کا راگ سنا کر جھٹ ایک انجمن کی بنیاد ڈال دیتے ہیں - اور اسی کے مقاصد و اغراض کو قوم بھر کی فلاح و بہبودی و ترقی کا واحد ٹھیکہ دار قرار دے کر قوم کے آنکھوں کو آلہ بناتے ہیں - اور اپنے معتقدین و گرویدہ شدہ گروہ کی جیبیں جھاڑ کر پھر ایک نیا سوانگ کھڑا کرتے ہیں - اور بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام کا واسطہ دلا کر ایک نئے راستہ پر ڈال دیتے ہیں - جہاں سے گم کردہ راہ اسی طرح سے نکلنے ... جیسے ... طرح ... بھول بھلیاں میں سر ٹکراتے ... رہ جاتے ہیں ؎

(۷) یہ لوگ اچھی سے اچھی اندیشہ ... کوئی ایسی چیز نہیں - جس سے اپنی ملیا ... اڑانے کے لئے تیار نہ ہوں ؎

(۸) یہ لیڈر کبھی کسی غلطی کا ارتکاب نہیں کرتے - اصولوں پر مرتے ہیں - لیکن نتیجہ ... کے ... ہے - درحقیقت وہ اصول خود ان کی ذات کے مفاد کی غرض سے ہوتے ہیں ؎

(۹) یہ گروہ ہمیشہ غرض کی مالا جپتا ہے - لیکن جس قوم کے واقعی نمائندے ان کے نام نہاد نمائندہ سے ٹکرا جاتے ہیں - تو پھر اس قوم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رہتا ؎

(۱۰) ملا نما عالم صورت علم کی گرم بازاری کے لئے جبہ تقدس پر تہ لئے لیڈری پہن کر اکڑتے ہیں - اور لیڈر اپنے لیڈری تن و توش پر عبائے ملائیت و مذہبیت کھینچ کر ملمع پہن لیتے ہیں - حالانکہ نہ ان کو سیاست کی خبر ہے - جیسے علمی دنیا سے بے خبر ہیں - اور نہ ان کو مذہب سے کچھ آشنائی و معلومات ہے - جیسے سیاست میں کورے ہیں ؎

(۱۱) مذہب پرستی سے کوئی حرف نہیں آسکتا چاہے کسی مشرک کو پیغمبر و امام بنا دیں، چاہے ... لگا لیں - اسی طرح اخلاق پر کوئی حرف نہیں آسکتا چاہے کسی کو گالیاں دیں یا اپنی ماں بیٹیوں کو غیر قوموں کی چھیڑ چھاڑ سے بھی بچا نہ پائیں - اور داڑھی منڈائیں - سامنے کی قوتوں سے ... معلوم ہیں کبھی دھوکا نہیں کھاتے - لیکن تحریک کی حمایت میں جان دینے اور قید و بند میں رہنے کو تیار رہتے ہیں - پھر اسی تحریک کی ضد اور مخالفت میں اسی طرح جان دینے کو تیار ہو جاتے اور قید و بند پر تیار نظر آتے ہیں - نہ پہلے وہ غلط کار تھے - اور نہ اب غلط کار کہے جا سکتے ہیں " (مسرت ...) ؎

خلیفہ قادیان میں مسلمانوں کی ہمدردی کا شائبہ نہیں

گذشتہ تیس سال کی مدت میں جماعت قادیان کا نامۂ اعمال جس قدر سیاہ رہا ہے - اس کو دیکھتے ہوئے کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا - کہ خلیفہ قادیان کو مسلمانوں کی قیادت و سیادت کا منصب دیا جائے اور کسی مسئلہ میں خواہ وہ کتنا ہی غیر اختلافی کیوں نہ ہو - قادیان کی رہنمائی کو تسلیم کیا جائے - اس کی وجوہ ہیں - پہلی وجہ مذہبی ہے - اور وہ یہ ہے - کہ قادیانی مسلمانوں کو مرتد و کافر سمجھتے ہیں - اور اس لئے انہیں اس کا کوئی حق نہیں پہنچتا - کہ وہ خالص مسلمانوں کے کسی اجتماع میں شریک ہوں - یا ان کی کسی انجمن کے رکن یا عہدہ دار منتخب ہو سکیں - ان کی یہ حرکت محض اس لئے ہوتی ہے - کہ وہ اپنے مذہبی پروپیگنڈا کو تقویت پہنچائیں - اور مسلمانوں میں مسلمانوں کی حیثیت سے شریک ہو کر قادیانیت کی تبلیغ کے لئے راستہ صاف کریں - مسلمان اس چال بازی کو خوب سمجھتے ہیں - اور بالخصوص خلیفہ قادیان کی اس جدوجہد کا مقصد انہیں اچھی طرح معلوم ہے - جس شخص نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کا مطالعہ کیا ہے - اور جس کے سامنے مرزا محمود کے مذہبی خیالات موجود ہیں - وہ کبھی ہرگز اس کا یقین نہیں کر سکتا کہ مسلمانوں کے لئے ہمدردی کا کوئی شائبہ بھی خلیفہ قادیانی یا اس کی جماعت کے گوشہ قلب میں پایا جا سکتا ہے - سوائے اس کے کہ یہ تمام کارروائیاں پوشیدہ اغراض کی تکمیل کے لئے کی جائیں - اور ان کا کوئی روشن پہلو نہیں ہو سکتا - مرزا غلام احمد قادیانی کا قول ہے "جو میری کشتی میں سوار نہ ہوگا وہ جہنمی ہے" اور ظاہر ہے - کہ کشمیر کی تمام مسلم آبادی مرزا غلام احمد کی کشتی سے باہر ہے - اور جو مسلمان اس جدوجہد میں مصروف ہیں - وہ سب کے سب مرزائے قادیان سے پناہ مانگتے ہیں - پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے - کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند رشید مرزا محمود قادیانی کے دل میں اس "جہنمی" آبادی کے ساتھ دلی ہمدردی ہو جائے - جو مسلمانوں کے دل میں مسلمانوں کی طرف سے پیدا ہوتی ہے - خود مرزا محمود اپنی کتاب انوار خلافت میں لکھ چکے ہیں - کہ میری جماعت کا فرض ہے - کہ وہ مسلمانوں کو کافر سمجھے - جس شخص کا یہ خیال ہو - اسے مسلمانوں کے جلسہ میں شریک کرنا اور مسلمانوں کی انجمن کا صدر بنانا کہاں کی عقلمندی ہے - مسلمان اس پر کس طرح اعتماد کر سکتے ہیں - اور اس سے یہ توقع کس طرح ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورو کل کوروکشیتر

یہ گورو کل عرصہ تقریباً بیس سال سے سرنجان لالہ جیوتی پرساد جی رئیس تھانیسر کے دان سے قصبہ تھانیسر سے دو میل کے فاصلے پر شہرہ آفاق تیرتھ کوروکشیتر کے قریب ایک بڑی پرفضا اور رنگیلے میدان میں واقع ہے۔ جس کو شری سوامی شردھانند جی نے اپنے پوتر ہاتھوں سے قائم کیا تھا۔ یہاں کی سب سے قابل تعریف بات یہ ہے کہ یہاں کی جل وایو دونوں اتی صحت بخش اور پرشنسنیہ ہیں۔ شری سوامی شردھانند جی کو یہاں کی آب و ہوا ایسی پسند تھی۔ کہ جب کبھی ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ تو یہاں آکر ایک دو مہینہ ٹھہر کر وشرام کیا کرتے تھے۔ گورو کل کانگڑی کے کئی برہمچاری بدہضمی وغیرہ سے بیمار ہو کر اور علاج سے مایوس ہو کر کئی مرتبہ یہاں آکر ٹھہرے۔ تو ایک دو مہینہ میں بلا علاج تندرست ہو کر چلے گئے۔ گورو کل کانگڑی کی سلور جوبلی اُتسو پر جب تمام گورو کلوں کے برہمچاری ایک قطار میں کھڑے کئے گئے۔ تو گورو کل کوروکشیتر کے تمام برہمچاریوں کی صحت اور ان کے سرخ اور بشاش چہروں کو دیکھ کر تمام یاتریوں نے گورو کل کوروکشیتر کے جل وایو کی بہت پرشنسا کی تھی۔ اسی وجہ سے کئی سرکشک مہاشے اپنے پریوار کو ہر سال بتبدیل آب و ہوا کے لئے یہاں لاتے ہیں۔ اور ایک یا دو ماہ رہ کر تندرست ہو کر چلے جاتے ہیں۔ اس بیس سال کے عرصہ میں سوائے ایک برہمچاری کے جو دریائے سرسوتی میں سنان کرتا ہوا اکسمات ڈوب گیا تھا۔ اور کسی برہمچاری کی بوجہ بیماری موت واقعہ نہیں ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں بھی جبکہ انفلوئنزا ایک بڑا [illegible] تھا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔

آب و ہوا کے علاوہ اس عرصہ میں یہاں کی تعلیم بھی قابل تعریف رہی ہے۔ آٹھویں شرینی پاس کر کے ۱۰۰ برہمچاری ہر سال گورو کل کانگڑی میں جاتے رہے ہیں۔ جس کی شہرت یہ ہوا کہ بھارت ورش کے دور دور حصوں سے یہاں شکشا پراپت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ آج کل بھی جس قدر برہمچاری ہیں ان میں بہت سے مدراس۔ حیدرآباد۔ [illegible] افریقہ۔ پرشیا وغیرہ مقامات سے آئے ہوئے ہیں۔ جن کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے

نام ضلع	تعداد برہمچاری	نام ضلع	تعداد برہمچاری
حیدرآباد دکن	۴	سکھر سندھ	۱
افریقہ	۲	بمبئی	۲
پرشیا	۲	جام نگر	۱
بنگال ڈھاکہ	۲	کرنول	۲

نام ضلع	تعداد برہمچاری	نام ضلع	تعداد برہمچاری
راولپنڈی	۱	بہاولپور ریاست	۲
فریدکوٹ ریاست	۱	بجنور	۲
لکھنؤ	۱	مرزاپور دکن	۲
بالاگھاٹ (سی پی)	۲	سلطانپور (یو پی)	۱
دہلی	۵	کرنال	۱۶
کانپور	۲	مظفرپور	۱
گورکھپور	۲	بلند شہر	۲
فتحپور (یو پی)	۱	علی گڑھ	۱
رہتک	۳	ملتان	۲
حصار	۲	شاہ پور	۱
میانوالی	۱	انبالہ	۵
فیروزپور	۳	گورداسپور	۲
گوجرانوالہ	۱	سرگودھا	۱
بنوں	۱	اٹک	۱
لاہور	۳		
میزان کل	۸۶		

مندرجہ بالا فہرست پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ گورو کل دور دراز کے لوگوں کا بھی کس قدر شردھا پاتر اور وشواس پاتر ہے۔ جو سرکشک یہاں کالی انتر میں اپنے برہمچاریوں کو ملنے یا تبدیل آب و ہوا کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہاں کی انیک خوبی۔ انتظام کھان پان اور جل وایو کو دیکھ کر اطمینان ظاہر کرتے ہیں اور جب اپنے برہمچاریوں کے صحت مند سرخ اور بشاش چہروں کو دیکھتے ہیں۔ تو پرپھلت ہو جاتے ہیں۔

(۳) یہاں گورو کل کے متعلق ۱۰۰ بیگھے کا ایک وسیع باغ ہے۔ جس میں چار کنوئیں لگے ہوئے ہیں۔ جس میں ہر قسم کی سبزی ترکاری کے علاوہ برہمچاریوں کے استعمال کے لئے کئی اقسام کے پھل مثلاً انگور۔ آم۔ آلوچہ۔ سنگترہ۔ مالٹا۔ نارنگی۔ انار۔ لیموں۔ امرود۔ آڑو۔ فالسہ۔ کیلا۔ پپیتا۔ موسمبی وغیرہ پیدا کئے جاتے ہیں۔

(۴) یہاں ایک گوشالہ بھی ہے۔ جس میں تقریباً ۶۰ گائے بھینس بیل وغیرہ ہیں۔ اور دو من کے قریب دودھ ہوتا ہے۔ جو برہمچاریوں کو دونوں وقت دیا جاتا ہے۔ گرمی کی موسم میں دوپہر کے وقت بادام سکائی مرچ وغیرہ کی ٹھنڈائی بھی دی جاتی ہے

(۵) آج کل نویں شرینی تک شکشا دی جاتی ہے۔ ۸۶ برہمچاری شکشا پراپت کر رہے ہیں۔ اگلے سال دسویں شرینی بھی جاری کرنے کا وچار ہے۔

(۶) ودیالیہ۔ آشرم۔ چکتسالیہ۔ بھوجن بھنڈار۔ گوشالہ۔ سنان گھر۔ پریوار گھر وغیرہ کے لئے پختہ اور ہوادار اور خوبصورت مکانات بنے ہوئے ہیں۔ مکھیہ ادھشٹھاتا کے لئے ایک کوٹھی اور اپدیشکوں کے لئے ایک بالا خانہ بھی بنا ہوا ہے۔

(۷) یہ گورو کل شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہے۔ اور شکشا کا پربندھ گورو کل کانگڑی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ہے۔

(۸) بھرمن یاترا کے لئے چھوٹی شرینیوں کے برہمچاریوں کے سرکشکوں سے تین روپے اور بڑی شرینی والوں سے ۵ روپے فی برہمچاری خرچ بھیجنے کو لکھا گیا تھا۔ مگر صرف ۱۲ سرکشکوں نے سفر خرچ بھیجا۔ اس لئے دھن کے ابھاو کی وجہ سے برہمچاریوں کی بھرمن یاترا اس سال ملتوی کر دی گئی۔

(۹) گورو کل میں شرادھانی کا اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ منڈپ وید منتروں سے خوب سجایا گیا تھا۔ ہون کے بعد تمام برہمچاریوں نے [illegible] گایا۔ اور [illegible] پنڈت [illegible] جی [illegible] اور پنڈت رگھو [illegible] شاستری نے [illegible] کے بعد میں سب برہمچاریوں اور [illegible] میں [illegible] تقسیم کئے گئے۔

(۱۰) اگلے سال کے لئے برہمچاریوں کے داخلہ کے لئے درخواستیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ جو مہاشے اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں بہت جلدی درخواست بھیج دیں۔ تاکہ انتخاب کر کے پربندھ کرتی سبھا کی منظوری حاصل کر لی جائے۔ چھوٹی شرینی کے برہمچاریوں کے لئے گورو کل کانگڑی کے مطابق شلک دس روپے ماہوار ہے۔

(۱۱) آج کل تجارت کی مندی اور زمینداروں کی خراب حالت کی وجہ سے آمدنی چندہ و دان وغیرہ میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے اور کئی اشخاص اور خاص کر زمیندار لوگوں کے برہمچاریوں کی شلک بھی وصول نہیں ہوتی۔ تقریباً دو ہزار روپیہ شلک کا قابل وصول ہے۔ جس کی وجہ سے اخراجات میں سخت مشکلات پڑ رہی ہیں۔ سردی کا موسم قریب آگیا ہے۔ جس کے لئے گرم پارچات کمبل۔ کرتیاں۔ لحاف اور بچھونے اور کمروں کے لئے ٹاٹ فرش اور دیگر سامان کی سخت ضرورت ہے۔ جس کے لئے کم از کم ایک ہزار روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔

(۱۲) برہمچاریوں کے لئے آشرم میں پانی پینے کے لئے ایک حوض جس میں کنوئیں سے بذریعہ نل تازہ پانی لایا جاوے۔ یاتریوں کے لئے ایک مہمان سالا اور تین چار ادھیاپکوں کے لئے پریوار گھر کی بھی ضرورت ہے۔ جس کے لئے تقریباً پانچ ہزار روپے درکار ہیں۔ اس لئے دیش کے سجن دانی مہاشیوں۔ گورو کل شکشا پریمی سجنوں اور خاص کر سرکشکوں اور آریہ پرشوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ہماری ضروریات کا خیال فرما کر یتھا شکتی سہایتا کرتے رہیں۔ اور شردھا اور پریم سے [illegible] بھی یاد رکھا کریں۔ اگر ممکن ہو تو آپ [illegible] بھی اس کی سہایتا کے لئے [illegible] گورو کل [illegible] آپ کو آشیرباد [illegible]

(مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کوروکشیتر)

[illegible] (۹)

ہیں کہ وہ اس کے اندر گھس کر اس کی کے رتبہ پر زک ڈالنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ دوسری بات خیر سیاسی ہے۔ اور [illegible] قادیانی اپنے یوم پیدائش سے لے کر آج تک دنیا کو حکومت برطانیہ کی غیر مشروط غلامی کا سبق دیتے آرہے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مریدوں کو بالتصریح یہ حکم دیا تھا کہ وہ حکومت برطانیہ کو اولی الامر یقین کریں۔ چنانچہ ہر قادیانی ہمیشہ انگریزوں کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ اور ان کی حکومت کے بقا و استحکام کی جدوجہد کرتا ہے۔ مرزا محمود نے بھی اپنے والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں یہ اعلان کر رکھا ہے۔ کہ میری خواہش ہے کہ میں ایک [illegible] انگریزوں کی حمایت سے برطانیہ کی قوم میں خدمت کروں۔ چنانچہ جب گذشتہ جنگ عظیم میں بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہوا تو ان قادیانیوں نے خوشی کے شادیانے بجائے اور فتح بغداد پر قادیان میں چراغاں کیا گیا۔ اس سے بڑھ کر اسلام دشمنی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اگر ہماری یادداشت غلطی نہیں کرتی تو یہی خلیفہ قادیان جو آج آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ کل حکومت سے درخواست کر رہے تھے کہ وہ اپنا لشکر جرار لے کر افغانستان پر چڑھائی کر دے۔ اور اسے اپنے زیر نگیں کر لے۔ اس سے زیادہ غداری کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے؟ (باقی آئندہ)

آریہ سماج رحیم یار خاں کا چناؤ

پردھان مہاشہ جمعیت رائے جی [illegible] اپ پردھان ماسٹر ہریا رام [illegible] منتری لالہ [illegible] رام [illegible] اپ منتری لالہ سوندھ رام جی اپیل نویس خزانچی ماسٹر سیوا رام جی ٹھیکیدار [illegible] پستکالیہ مہاشہ پورن چند جی پٹواری ورات ہو رام سکرٹری آریہ سماج رحیم یار خان

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

یاد رفتگان

نمبر (۲۴)

ڈاکٹر پرمانند جی

(از پنڈت وشوونت جی۔ بی۔ اے ایڈووکیٹ فیروزپور)

لاہور میں سنگ منڈی سے گذر کر آیا کوچہ لنگے منڈی اور سید مٹھے کے درمیان آتا ہے۔ وہاں ایک عالیشان مکان ہے۔ جس میں ڈاکٹر پرمانند پرواہ سہت رہا کرتے تھے۔ یہ لاہور میں ایک بڑا گھرانا ہے۔ اور اس گھرانا کے بہت سے لوگ آریہ سماج کا مختلف صورتوں میں کام کرتے رہے اور کر رہے ہیں ؛

ڈاکٹر پرمانند جی ڈنٹسٹ سرجن تھے اور ولایت بھی ہو آئے تھے۔ مگر امیر تھے۔ ان کو روپیہ کمائی کے لئے ڈنٹسٹ سرجری کے کام کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اور خانگی کام کارخانہ جات وغیرہ کے انتظام کا اس قدر تھا۔ کہ انہیں کسی دوسرے کام کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس لئے ہم نے انہیں کسی دوسرے کام کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا ؛

آریہ سماج وچھووالی کے ہفتہ وار جلسوں میں ڈاکٹر پرمانند باقاعدہ شامل ہوتے تھے۔ اور جب جائیں انہیں ضرور موجود پاتے تھے اور آریہ سماج کے ہر ایک کام میں پیش پیش رہتے تھے ؛

آریہ سماج میں کام کرنے والے صرف دو ہی شخص ہیں جو لیکچرار یا مصنف تھے۔ مگر ڈاکٹر پرمانند جی نہ لیکچرار تھے اور نہ مصنف۔ مگر انتظامی کاموں میں ہمیشہ سب سے زیادہ حصہ لیتے تھے آریہ سماج میں جب شدھی۔ پردہ۔ اچھوت ادھار وغیرہ سوالات پیدا ہوتے۔ اور جب باہمی بحث مباحثہ کے میدان ان سوالات کے لئے تیار ہوتے۔ تو ڈاکٹر پرمانند اس میں حصہ لیا کرتے تھے۔ تقریر بھی کیا کرتے تھے۔ دلائل بھی پیش کیا کرتے تھے ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ابتدائی زمانہ سے بہت عرصہ بعد تک آپ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے عہدہ دار اور انترنگ سبھا کے ممبروں میں نمایاں رہے۔ ڈاکٹر پرمانند آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جلسوں میں خاموشی سے شریک نہیں ہوتے تھے۔ ان کے زمانہ میں معمولی سے معمولی سوال بھی گرما گرم بحث کے بغیر نہیں جا سکتا تھا۔ کوئی بھی سوال پیش ہو۔ ڈاکٹر پرمانند فوراً اپنے خیالات کا اظہار آزادی سے کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور ان کی تقریر بڑی معقول اور سلجھی ہوئی ہوتی تھیں۔ ڈاکٹر پرمانند کی رائے زنی اور سرگرمی سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انتظام کو بڑا بھاری فائدہ پہنچا ؛

لاہور میں ڈاکٹر پرمانند ان امیر گھرانوں میں سے تھے جنہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شان لاہور میں قائم کر دی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس شروع میں کوئی فنڈ نہیں تھا۔ ڈاکٹر پرمانند اور ان کے ساتھیوں کی محنت سے آج لاکھوں روپیہ کی مالک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہے اور گورودت بھون کی عالیشان عمارت موجود ہے۔ ودیالنکی آشرم اپدیشک ودیالیہ اور گوروکل موجود ہیں ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جائیداد پیدا کرنے اور اس کی جائیداد کے درست کرنے میں ڈاکٹر پرمانند جی نے بڑا بھاری حصہ لیا۔ لاہور میں کئی جائیدادیں سبھا کے لئے خریدی گئیں۔ جو شروع میں ہزاروں روپیہ کی تھیں مگر بعد ازیں وہ لاکھوں روپیہ کی بن گئیں۔ جائیداد کمیٹی میں انہوں نے بڑا مفید کام کیا۔

آریہ سماج کے پبلک جلسوں میں کئی دفعہ پریذیڈنٹ کا کام انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے کیا۔ جب وہ پریذیڈنٹ بنا دیئے جاتے تھے۔ تو قواعد کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ اور کسی کی کوئی نہیں رکھتے تھے۔ شہر سے باہر ان کا ایک کارخانہ تھا اس میں ایک دفعہ لالہ کاشی رام وید کا ایک مسلمان مولوی کے ساتھ مباحثہ رکھا۔ اس میں ہزاروں آدمی جمع ہوئے۔ اس زمانہ میں مباحثوں میں بڑی رونق ہوا کرتی تھی۔ ڈاکٹر پرمانند جی اس مباحثہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ بڑا اچھا انتظام کیا۔ اور کسی فریق کو کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش کا موقع نہ دیا ؛

پنجاب کے آریہ سماجی ڈاکٹر پرمانند جی کی ہمیشہ عزت کرتے رہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انتخاب میں انترنگ سبھا کے ممبر تو وہ آخر تک ہی چنے جاتے تھے بعض دفعہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وائس پریذیڈنٹ بھی رہے۔ ڈاکٹر صاحب ماسٹر آتما رام سامی [illegible] کے خاص دوستوں میں سے تھے۔ کئی دفعہ باہر سے آتے ہوئے آریہ سماج کے خاص کارکن ان کے مکان پر ان کی مہمانی سے فیض یاب ہوا کرتے تھے ؛

جب وید پرچار فنڈ قائم کیا گیا۔ اور اپدیشکوں کی ضرورت کو آریہ سماج نے محسوس کیا۔ تو اس وقت وید پرچار فنڈ اور اپدیشکوں کے سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لئے ایک منتظم کی ضرورت تھی۔ اس امر کے لئے بہت سوچ و چار کے بعد ڈاکٹر پرمانند جی کو ادھشٹھاتا مقرر کیا گیا۔ لوگوں کا یہ اعتقاد بیکار ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ آخیر وقت تک ڈاکٹر پرمانند اپدیشکوں کا انتظام کرتے رہے ؛

جو آریہ سماج اپدیشک مانگتی تھی۔ اس سے وہ وید پرچار کے لئے کچھ رقم مانگتے تھے۔ اور آہستہ آہستہ ایسا سلسلہ قائم کر دیا گیا۔ کہ پنجاب کی آریہ سماجیں وید پرچار فنڈ کی ضرورت کو محسوس کرنے لگ گئیں۔ اور وید پرچار فنڈ کے لئے خود بخود روپیہ آنے لگا۔ اور آریہ سماجوں نے وید پرچار فنڈ کے لئے دان کرنا سیکھ لیا ؛

پہلے آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ وچھووالی کے مندر میں ہوا کرتا تھا۔ مگر اس کے ناکافی ثابت ہونے پر سالانہ جلسہ منڈی کے وسیع میدان میں ہونے لگا۔ اس نئی بڑھتی ہوئی رونق سے ڈاکٹر پرمانند جی نے فائدہ اٹھانا شروع کیا۔ اکثر ہر ایک سالانہ جلسہ کے ساتھ رات کے لیکچر کے اختتام پر وید پرچار اور اپدیشکوں کے انتظام کو مضبوط کرنے کے لئے ایک کانفرنس کیا کرتے تھے۔ جس میں پنجاب بھر کے آئے ہوئے لوگوں کی رائے اور تجربہ سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا۔ لوگ اپنی اپنی تجاویز اور تجربات سنایا کرتے تھے ؛

ڈاکٹر پرمانند کچھ عرصہ سے بیمار رہنے لگ گئے۔ ان کے جسم میں زہر پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس سے وہ اس قدر نڈھال رہتے تھے۔ کہ چارپائی سے اٹھ نہیں سکتے تھے۔ مگر آریہ سماج کا پریم ان کو اس قدر تھا۔ کہ چارپائی پر لیٹے ہوئے بھی وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام کرتے رہتے تھے۔ آریہ سماجوں کے عہدہ دار اور کارکن ان کے پاس اس حالت میں بھی اپدیشکوں کے بھیجنے کے لئے پہنچتے تھے۔ وہ سب انتظام کرنے کے لئے خندہ پیشانی سے اس حالت میں بھی تیار رہتے تھے ؛

پونا میں آریہ سماج کی قائمی

امرتسر میں پنڈت دیوان چند جی اپدیشک سبھا کے اپدیشوں اور پرچار سے سماج قائم ہو گئی۔ ادھیکاری اس پرکار ہیں :-

پ: لالہ کاشی رام جی۔ [illegible] منتری [illegible] بونت رائے جی۔ اپ منتری [illegible] جی۔ خزانچی [illegible] جی۔ دفتری [illegible]

تناسخ پر

فاروق کا غیر معقول اعتراض

پرکاش، مورخہ [illegible] اگست [illegible] میں پنڈت وشوناتھ جی نے مدیر "فاروق" کے مضمون پر رقم طراز ہوتے ہوئے جس کے [illegible] اور [illegible] کیا اعتراض کرتے ہیں۔ بابو شیو [illegible] سپرنٹنڈنٹ [illegible] نے [illegible] کی پیدائش کی بنا پر ایک بار آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر شنکا سمادھان کے وقت یہ اعتراض کیا تھا۔ اور گوروکل کانگڑی سے [illegible] پروفیسر [illegible] جی نے اس کا جواب [illegible] دیا تھا۔ [illegible] اعتراض کی پکار تھا کہ آریہ سماج کے [illegible] میں نہیں آئے۔ اب حکیم نظام دین کی تحقیق سے پرکاش میں تحریری [illegible] جواب نکل آیا ہے۔ امید ہے حکیم صاحب حسب معمول تسلیم کریں گے کہ جواب واضح [illegible] ہے۔

حسب معمول [illegible] ریمارک حکیم صاحب [illegible] ۱۹۲۲ء میں [illegible] مسئلہ [illegible] آریہ سماج [illegible] اعتراض کا جواب دیا گیا۔ [illegible] نہیں ہوئی۔ بلکہ [illegible] کے لئے ایک مہذب طریقہ ہے۔ [illegible] ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سملاس میں دیئے حوالہ قرآن شریف سے بتایا گیا کہ [illegible] عیسیٰ کو پیدا کر کے خدا نے اپنی بادشاہی کی حفاظت کی۔ اور [illegible] اور دوسری [illegible] کے لئے [illegible] حکیم نظام دین صاحب [illegible] حوالہ کافی ہوتا ہے۔ اور [illegible] قرآن شریف کا حوالہ پورا پورا تسلی بخش [illegible] اس [illegible] داس صاحب [illegible] میلا رام جی بھی موجود تھے۔ آپ نے [illegible] آریہ سماج اپنے مکان پر لگائی تھی۔ [illegible] کئی [illegible] آریہ سماج [illegible] ۱۹۲۳ء تک [illegible] ہیں۔ حکیم نظام دین صاحب عرصہ اٹھائیس سال سے قادیانی مشنری اور بڑے نیک مزاج میرے دوست ہیں۔

(حکم چند کھوسلہ بی اے ریٹائرڈ اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس [illegible] ضلع انبالہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک سبق آموز اخلاقی فسانہ:-
فرشتۂ غیب

خاص پرکاش کے لیے

(از مہاشہ بہاگ چند جی سخن منتری آریہ کمار سبھا کوٹ ادو)

شوکت رائے اس طرح گھر سے بگڑ کر نکلا۔ گویا پھر کبھی اس گھر میں قدم نہ دھرے گا۔ کوشیلا کی جرح نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔ اور لاجواب ہونے کے بعد جو ایک بیوقوف انسان کر سکتا ہے۔ وہی اس نے کیا۔ یعنی گھر سے بھاگ نکلا۔ جب دروازہ سے نکل رہا تھا۔ تو اس کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔

"میں اپنے روپوں اور جائیداد کا خود ہی مالک ہوں۔ تمہیں کوئی حق نہیں۔ کہ میرے معاملات میں خواہ مخواہ کا دخل دو"۔

گھر سے نکل کر سیدھا ڈاکٹر تیرتھ رام کے گھر آیا۔ ڈاکٹر تیرتھ رام ان آدمیوں میں سے تھے۔ جو ہمیشہ ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جو شرابی اور جوئے باز ہونے کے علاوہ دولت مند بھی ہوں۔ وہ وقت بے وقت ان شرابیوں کو ادھار دے کر ان کی جائیداد وغیرہ اینٹھ لیتے تھے۔ چونکہ شوکت رائے نے ڈاکٹر صاحب سے بیع وغیرہ کے تمام معاملات طے کرنے کے بعد پھر اسی گھر کی طرف رخ کیا جس سے ایک دفعہ وہ دیوانوں کی طرح نکل بھاگا تھا۔

گھر آ کر اس نے دیکھا۔ کہ کوشیلا زار و قطار رو رہی ہے۔ مرد سب کچھ گوارا کر سکتا ہے۔ لیکن عورت کے آنسوؤں کے آگے موم بن جاتا ہے۔ یہی حال شوکت رائے کا ہوا۔ اس کا غصہ یکدم کافور ہو گیا۔ بولا:۔

"تم عورت ہو۔ کیا جانو تجارت کے راز کو۔ ذرا پہلا سال تو دیکھو۔ مل بھیک نہ ملتی تھی اور آج روپیہ بوریوں میں موجود ہیں ۔ ۔ ۔"

آنسو پونچھتے ہوئے کوشیلا نے جواب دیا:۔

"میں تجارت کو تو برا نہیں کہتی۔ ہاں نگوڑی شراب کو برا کہتی ہوں۔ سوچئے دیکھئے تم کتنی دنیا اس نگوڑی پر برباد کر چکے ہو۔ تجارت کیا ہوگی۔ تم [illegible] دولت بیٹھ گئے۔ اور چار دن میں یہ جائیداد بھی [illegible] ہے"

[illegible] اب سنبھل جاؤ
شراب و شر کی لگن سے نکل جاؤ بچھل جاؤ
اگر ہم [illegible] بن جائے تو اسرار حقیقت کا
تو پھر معلوم ہو جائے گا رستہ طریقت کا

شوکت رائے کے دل پر ان الفاظ نے جلتی آگ پر تیل کا کام کیا۔ اس نے کڑک کر کہا "تو تم آج مجھے بن کر ناصح آ گئی ہے۔ خبردار جو پھر زبان کھولی میں اپنے سیاہ و سفید کا خود ہی مالک ہوں"

(٢)

باپ دادا کی ہڈیوں اور خون کی کمائی کو بیچ دینے کے بعد شوکت رائے کو اسی ہزار روپے ملے۔ اس پر احباب اسے چھوڑ دیں یہ قطعاً ناممکن تھا۔ بڑی شان سے جلسہ ہوا۔ موسیقی کی دلکش صدائیں فضا میں بلند ہوئیں۔ ساغر پر ساغر چلنے لگا۔ ایک رند نے جھوم جھوم کر کہا خیر ہو ساقی ترے میخانہ کی

دوسرا بول اٹھا ع

پردے میں شیخ طاق کے بوتل اٹھا تو لا
اس کام کا ملے گا تجھے پھل اٹھا تو لا

تیسرے نے کہا ع

زمانے بھر کی راحت اے دل دیوانہ مل جائے
شراب لالہ گوں کا مجھ کو اگر پیمانہ مل جائے

شوکت رائے ع

الٰہی واسطہ کیا باغ جنت سے ہے رندوں کو
انہیں دلبستگی کے واسطے میخانہ مل جائے

چوتھے نے کہا ع

مقصد تو ہم کعبہ ہے تو چلئے حضرت زاہد
مگر اس راہ سے جس میں کوئی میخانہ مل جائے

پانچواں ع

ذرا آنکھیں چلا کے آنکھیں طور پر برق تجلی ہے
اگر تھوڑی سی گرد رہ جیسے خانہ مل جائے

چھٹے صاحب جو غالباً مسلمان تھے نے ساغر کو منہ سے لگاتے ہوئے کہا "کہنے والے کہتے ہیں شراب پینے سے ایمان جاتا ہے۔ ہا! ہا! ہا! ان کم بختوں کو کیا خبر ع

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہہ گیا

ساتویں نے کہا میرا بس چلے تو دنیا بھر کے زاہدوں کو مروا ڈالوں ع

لطف مے جانتا ہے کیا زاہد
پوچھو کم بخت نے کبھی پی ہے؟

اور پھر تو سب بول اٹھے ع

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

رات کے تین بجے تک یہی حالت رہی آخر خمار آلودہ آنکھوں نے گھر کی راہ لی۔

(٣)

شوکت رائے اپنے مستقبل سے بے خبر تھا۔ اور اس پر شراب گلگوں نے اس کی مدہوشی میں اور اضافہ کر دیا۔ صبح پانچ بجے کے قریب وہ اپنے بستر سے اٹھا۔ اٹھتے ہی اس کی نگاہ پیٹی کی طرف گئی۔ پیٹی کھلی ہوئی تھی۔ اسے ایسا معلوم ہوا۔ کہ جیسے اس کے قلب پر بجلی سی گر گئی ہو۔ وہ تیزی سے پیٹی کی جانب بڑھا وہ دیوانوں کی طرح خالی پیٹی کو ٹٹول رہا تھا اس کی حرکت سے وحشت اور دیوانگی ٹپک رہی تھی۔ آخر تمام جد و جہد کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ رات کے جلسہ کے محفل نشینوں میں سے کسی چابک دست نے اسے ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اس خیال سے وہ چکرایا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

(٤)

ایک ہفتہ کامل گذر گیا۔ کوئی سراغ نہ ملا۔ اب اس کی حالت دیوانوں جیسی تھی۔ وہ مفلس و قلاش تھا۔ وہ وسائل معاش سوچنا چاہتا تھا۔ مگر دماغ بے کار۔ ہم نوالہ ہم پیالہ دوستوں نے آنکھیں پھیر لیں۔ اس مصیبت میں صرف ایک کوشیلا تھی۔ جو اپنا زیور بیچ بیچ کر اس کی تکلیفوں کے کم کرنے میں مصروف تھی اب اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں

شوکت رائے کے ہاتھ میں ایک خط تھا۔ جسے وہ بار بار پڑھ رہا تھا۔ یہ کسی دوست کا نہ تھا۔ بلکہ کسی نامعلوم ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اس میں درج تھا:۔

"نادان۔ کم فہم انسان! چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ ابھی وقت ہے اپنے قوت بازو پر بھروسہ رکھ اور میدان میں آ۔ تجھے تیری بداعمالیوں کی سزا مل چکی ہے سنبھل سنبھل! اور تاریکی سے نکل کر روشنی کی طرف آ! تیری مدد کے لئے ایک غیبی سہارا تجھے دیا جاتا ہے۔ اگر تو نے اس غیبی سہارے کو بے جا صرف کیا۔ تو یاد رکھ: تجھے تباہی کے سمندر میں غرق کر دیا جائے گا۔ اور تمام عمر کے لئے تجھے محتاج بنا دیا جائے گا۔ اگر تیرے قدموں کو لغزش نہ ہوئی تو روزانہ علی الصبح تجھے تیرے تکیے کے نیچے تیرے خرچ کے لئے مل جائے گا۔ سنبھل ایشور تجھے نیک رستے پر چلنے کی ہدایت دے"۔

وہ خط کی عبارت کو بار بار پڑھتا اور حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوتا تھا۔ بعد ازاں وہ کوشیلا کے پاس گیا اور اسے خط دکھایا۔ کوشیلا نے پڑھا۔ لیکن اس کی آنکھوں سے خط کے متعلق بد اعتقادی ٹپک رہی تھی۔

(٥)

کوشیلا تو اتنی بے چین نہ تھی۔ مگر شوکت رائے چاہتا تھا کہ جلد رات آئے اور فوراً صبح ہو تاکہ غیبی امداد کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ اس نے اپنے تمام گذشتہ گناہوں سے توبہ کی۔ وہ شام ہوتے ہی سونے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ اس نے [illegible] بلا! چاہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ گھنٹے وہ اس کوشش میں مصروف رہا۔ آخر سو گیا۔ اب وہ غافل پڑا تھا۔ اسے کچھ پتہ نہ تھا۔ کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟

ایک غیبی امداد بڑھی اور اس کے تکیے کے نیچے روپے رکھ دئے۔ صبح جب اس کی آنکھ کھلی۔ تو نہایت بے چینی سے اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ تکیہ کی طرف بڑھایا۔ روپے رکھے ہوئے تھے۔ جوش مسرت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دیوانہ وار دوڑ کر کوشیلا کے پاس گیا۔ اور اسے سارا حال سنایا۔ اب وہ پھونک پھونک کر قدم رکھتا تھا۔ کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ میں نے ذرا غلطی کی نہیں۔ اور تباہی کے گڑھے میں گرا نہیں۔

(٦)

غیبی امداد دن بدن بڑھ رہی تھی۔ کوشیلا کے مشورے کے مطابق نصف آمدنی خرچ کی جاتی تھی۔ اور نصف کو جمع کیا جا رہا تھا۔ قطرہ قطرہ مل کر دریا ہوتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی جمع کی ہوئی رقم ایک ہزار سے بڑھ گئی۔ اب کوشیلا نے شوکت رائے کو تجارت کا مشورہ دیا۔ اور ایک ہفتہ بعد بازار میں بساط خانہ کی ایک دکان کا اضافہ نظر آنے لگا۔

جب انسان کا مقدر پلٹتا ہے۔ تو ہر طرف سے کامیابی ہی کامیابی دکھلائی دیتی ہے۔ دکان سے بھی کافی نفع ہو رہا تھا۔ پانچ سال گذرنے کے بعد شوکت رائے کی دکان میں بیس ہزار سے کم کا مال نہ تھا۔

کہتے ہیں کہ جب دولت آتی ہے۔ تو کسی کی جان لے کر آتی ہے۔ چنانچہ کوشیلا کو [illegible] ہو گیا اس کے جسم کی تمام طاقت زائل ہو گئی۔ عقل و سمجھ کی دیوی کوشیلا پلنگ پر ساکت پڑی تھی۔ شوکت رائے اس پر اپنی تمام دولت قربان کرنے کو تیار تھا۔ لیکن موت دولت سے نہیں ٹلتی۔ دنیا کا ہر ایک علاج اس کے آگے ہیچ ہے۔

صبح چھ بجے کوشیلا کا جسم بے جان تھا اور شوکت رائے کے تکیہ تلے آج روپے نہ تھے بلکہ ایک لفافہ تھا۔

"پوجیہ پیارے پتی دیو جی۔ نمستے!

میں جا رہی ہوں۔ لیکن غیبی امداد کا راز آپ کو بتلانا چاہتی ہوں۔ میں گنہگار ہوں آپ کو تباہی سے بچانے کے لئے اسی ہزار کی رقم میں سے ہی چرائی تھی۔ خط بھی میں نے

نکالا تھا - اور آپ کے تکیے کے نیچے روپے بھی میں ہی رکھ دیتی تھی - دس ہزار روپیہ اس طرف میں آپ کو دے چکی ہوں - باقی ستر ہزار میرے صندوقچہ میں موجود ہے - بس الوداع

آپ کی گنہگار :- شیلا ۝

شوکت رائے کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے - نعمت کی قدر انسان کو اس وقت معلوم ہوتی ہے - جب وہ اسے کھو چکتا ہے - یہی حال اب شوکت رائے کا تھا - شیلا اس کی نگاہوں میں اب فرشتہ سے کہیں اچھی معلوم ہو رہی تھی - - - - - - -

پیارے ناظرین ! یہ فسانہ محض فسانہ نہیں بلکہ حقیقی واقعات کا نمونہ ہے - آریہ سماج کے سرگرم جرنیل سورگ باشی شری پنڈت گنگا رام جی نے ۱۹۲۰ء میں جب میں اُن کے پاس بطور پرسنل اسسٹنٹ کے لاہور میں تھا - مجھے یہ واقعہ سنایا تھا - صرف سنایا ہی نہیں - بلکہ امرتسر میں میں نے شوکت رائے کو بذاتِ خود دیکھا تھا - اور اس وقت شوکت رائے نے اقبال کیا تھا - کہ فی الواقع یہ واقعہ لفظ بہ لفظ درست ہے - اب معلوم نہیں کہ شوکت رائے زندہ ہے - یا فوت ہو چکا ہے ہاں نام ضرور فرضی ہیں ؛

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کالم ۲

تو استرے پر دس جوتے لگا آیا ہے - اور آپ نے استرے کی پوجا کا پرمان دیا ہے - آؤ تم بھی کسی مورتی کی پوجا اسی طرح کر کے دکھاؤ - تب جنتا کو پتہ لگیگا - کہ تم کتنی پوجا کرتے ہو - اور آپ کتنے پانی میں ہیں - اس پر گنگا رام جی کے شاستری کا پردہ فاش کرتے ہوئے اور آریہ سماج کے سدھانت کا دل پر کاش کرتے ہوئے کا نفرنس ستیارتھ سماپت ہوا - اس کے لئے ہم لاہور کے پولیس افسران اور اُتساہی آریہ بھائی شری لکشمی نارائن جی وکیل - شری دگمبر راؤ جی وکیل - شری کشن لال جی اور بابو رام جی چاولے کا دھنیہ واد کرتے ہیں

پلول میں پولیٹیکل کانفرنس

ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس بمقام پلول ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ ستمبر کو منعقد ہو گی - صدر کانفرنس مولانا احمد سعید ناظم جمعیت العلماء ہند ہوں گے - استقبالیہ کمیٹی کے صدر لالہ موہن لال فرید آبادی اور سکرٹری پروگیندر پال بھارتی مقرر ہوئے ہیں کانفرنس کی تیاریاں شروع ہیں - پنجاب اور دہلی کے مشہور پولیٹیکل لیڈروں اور دیویوں کے پدھارنے کی آشا ہے - (جے پال بھارتی سکرٹری)

ترکی کی عورت

خواتین ترکی کی اس پوزیشن کا اندازہ کرنے کے لئے جس پر وہ آج فائز ہیں - ہمیں سلطان عبدالحمید کے وقت کی تاریخ کی ورق گردانی کرنا ہو گی - جب تک ہم اُس دورِ عہد کی تاریخ کا مطالعہ نہ کریں گے ہم کبھی اُن تبدیلیوں کو نہیں سمجھ سکتے - جو ملکی انقلاب کی وجہ سے ہماری ترکی بہنوں کی زندگی کے اندر پیدا ہوئی ہیں ؛

ترکی عورتوں کی کامیابی

جنگ عظیم کے دوران میں جس وقت برطانیہ کی عورتیں اپنی قوتِ استعداد کا احساس کر کے مردوں سے مساویانہ حقوق کے لئے جنگ کر رہی تھیں - ترکی کی خواتین اس وقت نقاب کے اندر مستور تھیں - اس زمانہ تک ترکی کو یورپ کا مردِ بیمار کہا جاتا تھا - اسی دور میں ترکی کے اندر خواتین نے اپنی سیاسی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی - اور ایسی بے سروسامانی کے عالم میں شروع کی - کہ اُن کے سامنے کوئی مثالی علم عمل اور پروگرام نہ تھا - سوسائٹی میں عورت کو کیا بلحاظ معاشرت اور کیا بلحاظ سیاست کوئی درجہ حاصل نہ تھا - وہ اپنے گھروں سے تنہا باہر نہیں جا سکتی تھیں - اگر انہیں کبھی گھر سے باہر جانا پڑتا بھی تھا - تو وہ ایک ساتھ ایک جماعت بنا کر جاتی تھیں یہ جماعت راستوں میں سے بالکل خاموشی کے عالم میں گذر جاتی تھی - کسی عورت کی یہ مجال نہ تھی - کہ وہ کسی شخص سے بات کر سکے - بلکہ وہ آپس میں بھی سر راہ بات چیت کرنا پسند نہ کرتی تھیں وہ اپنے مردوں کی ہمراہی میں بھی بازاروں اور عام شاہراہوں پر نہ گھوم سکتی تھیں - مرد ہمیشہ اپنے صنف ہی کی افراد کے ساتھ یورپین خواتین کے ہمراہ سڑکوں میں اِدھر اُدھر آتے جاتے دیکھے جا سکتے تھے - ترک عورتوں کی خانگی زندگی بھی کچھ زیادہ خوش گوار اور قابلِ رشک نہ ہوتی تھی - وہ حرم میں رہتی تھیں - جو مکان کا غالباً سب سے بڑا حصہ ہوتا تھا - گھر کی چار دیواری کے اندر رہنا پڑتا تھا - اور اس طرح اُن کو مکان سے باہر نکل کر مناظرِ قدرت سے لطف اندوز ہونے کا موقع نہ دیا جاتا تھا - نقاب موٹے اور دبیز کپڑے کی بنائی جاتی تھی - جس میں عورت کے تمام خد و خال پوری طرح مستور رہتے تھے اس نقاب سے عورتوں کو جسمانی تکلیف پہنچتی تھی - وہ بہت گرم تکلیف دہ ہوتا تھا جس کے اندر سے بار بار نگاہ کرتے کرتے عورتوں کی آنکھوں میں درد ہو جاتا تھا - لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی پردہ ترکی کے اندر قائم رہا - سلطان عبدالحمید نہایت مذہبی اور متعصب مسلمان تھا - اس لئے اس کے عہد میں ترکی کی خواتین کی وہ تمام آزادی بھی سلب ہو گئی - جو انہوں نے اس کے پیشرو سلاطین کے عہد میں حاصل کی تھی ؛

تعدد ازدواج کی مذموم رسم

تعدد ازدواج کا طریقہ غیر مستحسن نہ سمجھا جاتا تھا - قانون کے رو سے مرد کو ہر وقت اس کا اختیار حاصل تھا - کہ وہ جب چاہے اپنی بیوی کو طلاق دیدے - اور اپنی زوجیت میں کسی اور عورت کو لے لے - عورتوں کا درجہ غلاموں اور کنیزوں کا سا ہوتا تھا - جن کی زندگی کا مقصد یہی خیال کیا جاتا تھا - کہ وہ بہتر سے بہتر آقا (شوہر) اپنے لئے حاصل کر سکیں - عقد و نکاح میں خواتین کی رائے کو کوئی دخل نہ ہوتا تھا - اور ترکی کو بلا لحاظ تعلیم و تربیت اور عمر مرد سے بیاہ دیا جاتا تھا - ایسے زمانہ میں ترکی کی عورتوں کا آزادی کے خواب دیکھنا حقیقت مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا - اس وقت ترکی میں تعلیم نسواں بہت کم تھی - لڑکیوں کو مدارس میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہ تھی - اگر کچھ تعلیم و تربیت دی جاتی تھی - وہ پردہ اور چار دیواری کے اندر - آسودہ گھرانے کے لوگ اپنی لڑکیوں کے لئے یورپین عورتوں کو اتالیق مقرر کرتے تھے - اور اس طرح انہیں ایک ایسے تمدن و تہذیب کے دیکھنے کا موقع ملتا تھا - جو اُن کے تمدن و تہذیب سے بالکل مختلف تھا - بعض خواتین فرانسیسی زبان سے اچھی طرح واقف ہوتی تھیں - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں اس کا موقع ملتا تھا - کہ وہ معلوم کر سکیں - کہ اس وقت دنیا کے دوسرے ممالک کی خواتین کیا ترقی کر رہی ہیں - آخرکار انہیں ترکی کی خواتین کی حالتِ زار کا احساس ہوا - اور ساتھ ہی ساتھ صنفِ نازک میں ایک انقلاب برپا کر دینے کے خیالات اُن کے دل و دماغ میں پیدا ہو گئے - ترکی کی وہ عورتیں جنہیں مغربی تہذیب و تمدن کی برکتوں نے روشن دماغ اور وسیع الخیال بنا دیا تھا - اپنی ملکی بہنوں کی حالت سدھارنے کے لئے آمادہ ہو گئیں انہوں نے چاہا کہ ان زیادتیوں اور سختیوں کا پوری طرح استیصال کر دیں - جو عورتوں پر حرم کے اندر اور نقاب کے پردوں اور تعدد ازدواج کی صورت میں روا رکھی جاتی ہیں ؛

عورتوں میں انقلاب کا خیال

اگر اس زمانہ کی حالت کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں یہ معلوم ہو گا - کہ اس وقت ترکی کی خواتین ایک قسم کی دماغی اور روحانی تکلیف میں مبتلا تھیں اور اندر ہی اندر انقلاب کے خیال نے انہیں پریشان کر رکھا تھا - وہ اپنے آپ کو معاشرتی زنجیروں سے آزاد کرنے کے خیالات میں غلطاں و پیچاں تھیں - لیکن اُن کے راستہ میں بڑی بڑی مشکلات حائل تھیں - اور خواتین کا یہ نوجوان اور ترقی پسند طبقہ بوڑھی عورتوں سے مختلف خیال رکھتا تھا - جو اُن کی مائیں تھیں اور جنہوں نے اپنی عمریں پرانے اصولوں پر بسر کی تھیں ؛

انقلاب ترکی کا آغاز - نتیجہ یہ بھی نکلا کہ عورتوں کی آزادی کا مسئلہ جاذبِ توجہ بن گیا - تو جوان لیڈروں نے یہ محسوس کیا - کہ جب تک اُن کی عورتیں پرانے تہذیب و تمدن کے ماتحت معاشرتی بندھنوں میں گرفتار رہیں گی - وہ اپنے وطن کو آزاد نہیں کرا سکتے ؛

تعلیم نسواں کی ترقی

انہوں نے اس اہم مسئلہ پر نہایت رواداری اور وسعتِ نظر کے ساتھ غور کیا - اور اس نتیجہ پر پہنچے - کہ خواتین اس وقت تک آزاد نہیں ہو سکتیں - جب تک کہ ان میں پوری طرح تعلیم کو رواج نہ دیا جائے - چنانچہ مدارس نسواں کھولے گئے - اور بہت سی خواتین نے اپنی ملکی بہنوں کے مستقبل کو خوشگوار بنانے اور صنفِ نازک کے اندر بیداری پیدا کرنے میں قابلِ قدر حصہ لیا - لیکن یہ طریقہ بھی عورتوں کے اسٹیٹس کو اس درجہ بلند نہیں کر سکتا تھا - جسے تجدد پسند ترک دیکھنے کے متمنی تھے - عورتوں نے ان مراتب سے جو اُن کے لئے پیدا کئے گئے تھے - نا محدود فائدہ اُٹھایا - ترک خواتین کی اکثریت ترک مسلمان عورتوں میں اس ذہنیت کے پیدا کرنے کی مخالف تھیں - جو نسوانی شرم و حیا کے منافی ہے - جس کی بنیادیں بے باکی اور بیحیائی اور دیدہ دلیری کی سطح پر رکھی جاتی ہیں - اور جو مغربی عورتوں کا طرہ امتیاز بنی ہوئی ہے - اسی کشمکش میں اس سے پہلے کہ ترک عورتیں ترقی کی کوئی منزل طے کریں - مذہبی اور قدامت پسند طبقے نے کامیابی حاصل کی - ہر حال اس انقلاب کا اہم نتیجہ ضرور برآمد ہوا کہ عورتوں کو قفلے بند دروں گھروں سے باہر نکلنے کی آزادی مل گئی - ترک سیاستدانوں اور لیڈروں نے اپنی عورتوں کو ہمراہ لے کر یورپ کا سفر کیا - جس کی وجہ سے صنفِ نازک میں مزید بیداری کے آثار پیدا ہو گئے ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

علماء کی کوشش کے باوجود پردہ اٹھ گیا

بیشک ٹرکی سے پردہ ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا۔ اور عورتوں کو آزادی کی فضا میں سانس لینے کا موقع ملا۔ لیکن یہ سب بیداری یورپی ٹرکی میں پائی جاتی تھی۔ برخلاف اس کے ایشیائی ٹرکی قدامت پسندی اور مذہبی تخیلات کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ علماء نے انتہائی کوشش کی۔ کہ ٹرکی عورت کے چہرہ سے نقاب نہ اٹھنے پائے اور اس جد و جہد میں انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

جنگ عظیم سے عورتوں کیلئے موقع

انہیں حالات میں جنگ عظیم شروع ہوئی۔ جس کی وجہ سے ٹرکی کی عورتوں کو اپنی جرأت ہمت اور استعداد و لیاقت کے اظہار کا موقع آگیا۔ ایسے وقت جبکہ ترک قوم پر مصیبتیں نازل ہو رہی تھیں ترکی عورتوں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دئیے اور اپنی حیرت انگیز قابلیت و قوت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مجروحین اور مصیبت زدوں کی قابل تعریف امداد کی تعلیم حفظان صحت۔ زچہ خانوں اور بچوں کی پرورش گاہوں میں عورتیں ہی پیش پیش نظر آنے لگیں۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ میں ان تمام محکموں کی ذمہ داری صنف نازک ہی سے متعلق ہو گئی۔

نسوانی تحریک کے لیڈروں نے خواتین کی ان خدمات کو خوب سراہا۔ طول و عرض ملک میں جلسوں کا انعقاد ہونے لگا۔ جس میں مرد عورتوں کی آزادی کی ضرورت پر پر زور تقریریں کرتے تھے۔ ابتدا میں ان کی آوازیں صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔ لیکن رفتہ رفتہ آوازیں قوی سے قوی تر ہوتی گئیں اور نسوانی طبقہ میں بیداری کے آثار روز بروز ترقی کرتے گئے۔ حتیٰ کہ وہ ترقی کی تمام تحریکوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے لگیں۔ لیکن جس منزل پر عورتوں کو پہنچنا تھا۔ وہ ابھی دور نظر آتی تھی۔ اور ان کے مقصد کا حصول اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک کہ گورنمنٹ ان کی پشت پناہی نہ کرے لیکن سوال یہ تھا۔ کہ گورنمنٹ کو خواتین کی تائید و حمایت پر کس طرح آمادہ کیا جائے۔ حکومت کو اس سلسلہ میں کوئی عملی قدم بڑھانے سے اس لئے تامل تھا۔ کہ اس کی راہ میں علماء اسلامی روایات۔ شاہی خاندان اور ملکی قوانین سنگ گراں بنے ہوئے تھے۔ حکومت کو ان تمام مشکلات کا مقابلہ کرنا تھا۔ لیکن وہ اپنے بازوؤں میں اتنی قوت نہ رکھتی تھی۔ کہ وہ اسلام کا علانیہ مقابلہ کر کے جرأت کا اظہار کرے۔ اور اپنی ترقی کی سکیموں کو جامہ عمل پہنائے۔

مصطفےٰ کمال کے کارنامے

اس کے لئے کسی بڑے صاحب جرأت اور پر جوش شخص کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ شرف مصطفیٰ کمال پاشا کی قسمت میں لکھا تھا۔ کہ وہ اس صورت حال کا مقابلہ کر کے مذہبی تعصب اور قدامت پسندی کا ہمیشہ کے لئے استیصال کر دے۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی کوششوں میں سب سے زیادہ ان کی ہر دل عزیزی اور دیرینہ قومی خدمات نے مدد دی۔ ایک جنبش قلم سے پردہ کو ملک سے اٹھا دیا گیا۔ قومی دستور میں عورتوں کے سیاسی اور معاشرتی حقوق تسلیم کئے گئے۔ اُسے مردوں کے مساوی درجہ حاصل ہو گیا۔ قوانین ازدواج میں بھی اہم تبدیلیاں کر دی گئیں۔ اسے شوہر کے انتخاب کا پورا حق دے دیا گیا۔ طلاق کے قوانین کو بھی سخت سے سخت تر بنا دیا گیا۔ طلاق کا فیصلہ شوہر کے ہاتھ سے نکال کر عدالت کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ لڑکیوں کو اسکولوں میں جانے کی اجازت مل گئی۔ لڑکیوں اور لڑکوں کا ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کرنا ممنوع اور ناجائز نہ رہا۔ ٹرکی کی عورتوں کے وہ تمام گذشتہ مصائب و آلام اب خواب و خیال ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور انہیں اب پوری طرح آزادی حاصل ہے۔ (ماڈرن ریویو)

نظام راجیہ میں کالورام کی قدم

ودھوا بواہ اور مورتی پوجا پر زبردست شاستراتھ

پنڈت کالورام کو شکست فاش

(از منتری آریہ سماج حیدرآباد دکن)

۴۔ اگست کو ہمیں لاتور سے کارڈ ملا۔ کہ یکم اگست سے پنڈت کالورام نے اُتر بھارت میں آریہ سماج کو گالیاں دینے کا پروگرام مشغل کر اب دکشن بھارت کو اپنا اڈہ آن بنایا ہے اور جلد ہی لاتور میں ان کے ویاکھیانوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ کارڈ کے ملتے ہی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے اپدیشک پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن بخار کے باوجود ۷۰ میل کا سفر طے کر کے ۶ اگست کو لاتور جا پہنچے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ کالورام جی نے حسب عادت آریہ سماج کے نسبت میں خوب غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ اور رد دیے گیا ہے۔ مورتی پوجا ویر میں ٹھاٹھس بھری ہوئی ہے اور وینکٹیش تھیٹر میں آج بھی ویاکھیان ہونے والا ہے۔ اس پر شری پنڈت چندر بھانو جی وینکٹیش تھیٹر میں پہنچ کر کالورام کے ویاکھیان کے نوٹ لئے۔ اور اگلے دن ہی ابراہیم سینما میں اُن کے آکشیپوں کا منہ توڑ جواب اور مورتی پوجا کا کھنڈن شروع کر دیا۔ جس سے چڑ کر کالورام نے آریہ سماج کا نام لے لے کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر کوسنا شروع کیا چونکہ اس کے ایسے طرز عمل سے پولیس افسران نے سمجھا کہ دنگا ہو جائے گا۔ اس لئے ۹ اگست کو سرکل انسپکٹر نے پنڈت چندر بھانو اور پنڈت کالورام کو بلا کر کہا۔ کہ اگر یہی طریق عمل ہے۔ تو شہر میں فساد ہو جانے کے ڈر سے ویاکھیان بند کئے جاتے ہیں۔ اگر آپ ویاکھیان جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ تو مچلکے لکھ دیں۔ اس پر پنڈت چندر بھانو جی نے فوراً دستخط کر دیے۔ اور کالورام جی نے بھی اپنا انگوٹھا لگا دیا۔

اس کے بعد ۱۴ اگست تک ویاکھیانوں اور کھنڈنوں کے دوران ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوتا رہا۔ جس میں ۱۰ اگست کو اجمیر سے شری سوامی کرمانند جی کے پدھارنے سے اور بھی چار چاند لگ گئے۔ لیکن مچلکہ گذرنے والے کالورام نے اپنی زبان کو ۱۲ اگست سے ہی تالا لگا دیا۔ سو لاتور والوں کی اب زبردست خواہش ہوئی۔ کہ شاستراتھ ہو۔ چنانچہ ودھوا بواہ اور مورتی پوجا پر شاستراتھ ہونے کا فیصلہ ہو گیا۔ جس کے سبھاپتی تعلقدار صاحب نذا چیت ہوئے ۱۵ اگست کو شری سوامی کرمانند جی اور کالورام کے درمیان ۵ بجے شام سے شاستراتھ شروع ہوا۔ ودھوا وواہ کو سناتن دھرم کے انوسار شاستر وکت سدھ کرتے ہوئے شری سوامی کرمانند جی نے اتنے ادھک پرمان دیے کہ بیچارے شاستری جی گھبرا گئے اور رات تک

आपत्या वा परिचय — شبدوں کا ٹھوکا لگاتے رہے۔ का [illegible]

स्व- (سوا چھپا) شبد سے بیٹے کمانے کی ادلا بدلی ایجاد کرتے ہوئے اپنے دماغ میں بیٹے کمانے کا ثبوت دیتے رہے۔ گو اس دن بارش بڑے زور سے ہو رہی تھی۔ تاہم لاتور کے لوگوں کی اس شاستراتھ کو سننے کی اتنی خواہش تھی۔ کہ وینکٹیش تھیٹر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پہلے دن کے شاستراتھ کا اتنا اثر ہوا۔ کہ کٹر سے کٹر مارواڑی بھائی بھی اپنے دل میں اتنا پرچار لے کر گئے۔ کہ ہمارے شاستروں میں تو ودھوا وواہ بھرا پڑا ہے۔ اور کالورام کا اب تک یہ بہکانا کہ ودھوا وواہ شاستروں میں بالکل نہیں ہے۔ ہرگز نہیں ہے چنڈو خانے کی گپ ہے۔ اور کسی خاص غرض سے ہے۔

۱۶۔ اگست کو پھر شاستراتھ شروع ہوا کالورام جی کی ہی دیوستھا کے انوسار جس کو آریہ سماج نے ان کی پرسنتا کے لئے مان لیا تھا۔ آج مورتی پوجا پر پورو پکش کالورام جی کا ہی تھا۔ آپ نے کہا استرے کی پوجا سوامی جی سکتے ہیں اور चमके ترینتر والے بھادیوی میں पजाम है پوجا ہے۔ کی دوڑ لگائی شروع کی۔ یہ دوڑ ایسی بھدی تھی۔ کہ سننے والے [illegible] یا استرے کے پہاڑے سنتے سنتے تنگ آ گئے۔ ایک جگہ تو شاستری جی دوڑ لگاتے لگاتے ایسی بری طرح سے گرے کہ سنت تک خواس باختہ سے ہو گئے۔ آپ نے [illegible] بجایا ہے پر سائن آچاریہ کا بھاشیہ ہی نہیں۔ جب آپ کو [illegible] سترہ رگ وید ۴۴

۴۴ سائین بھاشیہ کا پرمان دیا گیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ اگر تم یجروید پر سائن کا بھاشیہ اسی منٹ پر دکھلاؤ گے۔ تو میں شاستراتھ کرونگا۔ نہیں تو نہیں کرونگا۔ پرنتو شری سوامی کرمانند جی نے ان شاستری جی اور جنتا کو اچھی طرح سے سمجھا دیا۔ کہ میں یجروید پر سائن بھاشیہ نہیں بتلا رہا ہوں۔ بلکہ [illegible] بہ بیکار ابول۔ جہاں "ہم دشمنو دورانم" لکھا ہوا ہے۔ تو آپ کو لاچار شاستراتھ کا بوجھ اٹھانا ہی پڑا۔ اس دن جس پرکار سے کالورام جی نے مورتی پوجا کھنڈن کی دھجیاں بکھر گئیں۔ اپنشدوں اور پرانوں کے دھڑا دھڑ پرمانوں کو استرے کے گیت گاتے ہوئے ٹال دیا۔ اور ان کو پتہ تک نہیں آنے دیا کہ کیا شجرہ ہو رہا تھا۔ کہ کہیں شاستری جی کو سانپ تو نہیں سونگھ گیا یا کسی نے سحر تو نہیں کر دیا۔ وہ عجیب سماں تھا جب سوامی جی کھنڈن میں گرج گرج کر بول رہے تھے۔ اور کالورام جی استرے کے گیت سے اپنی لمبی لمبی سیٹیوں کی حجامت بنا رہے تھے۔ آپ کی پوزیشن اس وقت بڑی نازک بن گئی تھی۔ جب سوامی جی نے شاستری جی کو ڈسمس کر دیا۔ کہ آریہ سماج

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳ کالم اول کے نیچے)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

جاپان کی سیاحت اور پرچار پر سرسری نظر

(از مہتہ جیمنی بی اے ویدک مشنری)

میں نے جاپان کی سیاحت کے دوران میں جو تجارب اور مشاہدات کئے۔ وہ آپ کے ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتا ہوں:-

(۱) جاپانی لوگوں میں قومیت کا جوش۔ نیشن بھگتی اور شاہ پرستی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جو اپنے ملک کے نام پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اگرچہ اب پارلیمنٹ بن چکی ہے۔ اور چالیس سال سے آئینی سلطنت رعایا کے نمائندے کر رہے ہیں۔ مگر پھر بھی شاہ پرستی کا اس قدر جذبہ ہے۔ کہ ۱۹۱۲ء میں جب شاہ فوت ہوا۔ اس کے جنازہ کا جلوس نکالنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ کہ فوج کے جرنیل نوگی نے دھرم پتنی سمیت خودکشی کر لی۔ یہ کہہ کر کہ میں اپنے شہنشاہ کی رفاقت نہیں چھوڑ سکتا میرا جنازہ بھی ساتھ ہی نکلے۔ ایسا ہی اس کے جانشین کی وفات پر ۱۹۲۱ء میں ہیرن کو ٹونے خودکشی کر کے بادشاہ کی رفاقت کی۔ اس قسم کی راج بھگتی کی زمانہ حال کی تاریخ میں کہیں نظیر نہیں ملتی۔ اب تک لوگ شہنشاہ کی قبر پر جا کر پوجا کرتے اور اسے بھگوان کا اوتار خیال کرتے ہیں۔ ان جاپانی لوگوں کا اخلاق اس قدر اعلیٰ ہے۔ کہ دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ انکساری۔ بات بات پر گردن جھکانا۔ ہنس مکھ۔ پرلے درجہ کی مہمان نوازی۔ اور فراخ دلی کا اظہار کرنے میں وہ ممتاز ہیں۔ ابھی تک سخت تلخ مزاجی سے پرہیز ہے۔ مگر مغربی تہذیب اپنا اثر پیدا کر رہی ہے؎

(۲) یہاں کے قدرتی نظارے بہت موثر کن ہیں۔ پہاڑوں کے دلکش نظارے۔ سرسبز وادیاں۔ آبشاروں کے جھرنے۔ مرغزار اور گلزار انسان کو حیرت زدہ کر دیتے ہیں۔ پہاڑوں پر انوکھی سڑکیں۔ بڑے عالیشان بودھ مذہب اور شنتو کے مندر۔ ساتھ ساتھ ہوٹلوں اور تھیئٹروں کی رونق۔ جہازوں اور کشتیوں کی چہل پہل سمندری ساحل پر۔ خشکی پر ریلوے۔ ٹرام۔ موٹروں اور رکشاؤں کی شبانہ روز۔ رات کو بجلی کی رنگا رنگ کی روشنی نہایت دلفریب نظارے پیش کرتے ہیں؎

(۴) جاپان کی صنعتی۔ حرفتی اور تجارتی ترقی نے امریکہ اور یورپ کو مات کر دیا ہے۔ اوساکا کیاٹو اور یوکوہاما۔ ٹوکیو اور ٹوکیو کے کارخانے اتنے جاری ہیں۔ کہ سمجھ نہیں آتا کہ چالیس پچاس برس کے عرصہ میں الہ دین کے لیمپ کی طرح جاپان نے اسطرح جادو کر دیا ہے؎

(۵) تعلیمی لحاظ سے جاپان کسی ملک سے پیچھے نہیں۔ اس چھوٹے سے ملک میں ۷ سو یونیورسٹیاں ہیں۔ ہر قصبہ شہر کے اس قدر کثیر کالج اور مدرسے ہیں۔ کہ کوئی لڑکا امیر ہو یا غریب۔ اندھا ہو یا گونگا تعلیم سے محروم نہیں رکھا جاتا۔ ہر ایک کو ترقی کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ طریقہ تعلیم بہت اعلیٰ اور زمانہ حال کے مطابق ہے۔ لیکن پھر بھی کئی جاپانی لڑکے مختلف ممالک کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پانے جاتے ہیں۔ تاکہ غیر ملکی تمدن اور تہذیب سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور تبادلہ خیالات سے ان پر جاپان کا اثر پیدا کر سکیں۔

(۶) بلحاظ تہذیب یہاں بھی بہت مذہب ہیں۔ مگر جاپانی لوگوں میں ہٹ دھرمی اور تعصب نہیں ہے۔ وہ دوسروں کے خیالات سننے کو تیار رہتے ہیں۔ بالخصوص ہندوستان کی تہذیب اور فلسفہ کے لیکچروں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے ہندوستان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہندوستان کو دیوتاؤں کا ملک سمجھتے ہیں۔ اور بھارت کی کلچر کے متعلق بہت اچھی رائے رکھتے ہیں؎

اودگیر (نظام سٹیٹ) کے سماچار

مرض کالرا کا اثر متواتر تین ماہ تک رہا۔ پرماتما کی کرپا سے چند دنوں سے آب و ہوا ٹھیک ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں پنڈت شام لال جی آریہ وکیل اودگیر نے کالرا کی دوا تیار کر کے نہایت ہی ہمدردی کے ساتھ مریضوں کا علاج فرمایا۔ اور اس وقت انہوں نے نہایت ہی جانفشانی اور کوشش سے کام فرمایا۔ ان کو دن چین نہ رات آرام تھی بلکہ ہر ذمہ گاؤں میں گشت لگاتے پھرتے سفر کرتے تھے۔ ان کے اس بے نظیر اور پر ترکاری کی تمام اودگیر کی رعایا شکر گزار ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ گاؤں کے چند قیانوسی خیالات کے لوگوں نے قدیم رواجات کے مطابق مرض کو دور کرنے کی غرض سے مرگی دیوی یعنی ہیضہ کی مالکہ دیوی کو خوش کرنے کے لئے بلیدان کیا۔ جس میں چند گائے بھینس اور کئی بکریاں اور لاتعداد مرغیاں کاٹیں۔ جن کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک نکلا یعنی بلی میں شریک ہونے والے دوسرے دن ہی کئی بیمار ہو گئے۔ اور کئی بیچارے اس دنیا کو چھوڑ کر چل گئے۔ آہ! ایسے غلط خیالات کی اصلاح کب ہوگی؟ سترا ون مشوی ۸ سے تیرہ سماج میں وید سپتاہ منایا گیا۔ ہر روز صبح ہون کیا جاتا اور رات کو پنڈت شام لعل جی وید امرت کی کتھا سناتے تھے۔ گاؤں کے لوگ نہایت ذوق و شوق اور سرشدہا سے کتھا سننے کے واسطے آتے تھے۔ جن میں دیویاں بھی شریک ہوتی تھیں۔ سامعین پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ آج تک جو لوگ آریہ سماج سے بلاوجہ مخالفت کرتے تھے۔ اور اس پر جھوٹے غلط الزام لگا کر کوستے تھے۔ اب انہوں نے تمام سدھانت آریہ سماج کے مان لئے ہیں۔ اور ان کے خیالات میں زمین آسمان کا فرق پیدا ہو گیا ہے۔ اپدیش سننے کی اچھیا اور بھی بڑھ گئی ہے۔ لیکن چند ضروری کاریوں کی وجہ سے سپتاہ بڑھایا نہیں گیا؎

آخری دن یعنی پورن ماشی کو صبح ہون ہو کر یگیوپویت یاد سنسکار ہوا اور ایک دیوی شریمتی شانتی دیوی کا اپ نین سنسکار ہوا۔ یہ وید سپتاہ کاری پر بھاد ہے۔ کہ ایک دیوی کا اپ نین سنسکار جو کسی زمانہ میں مروج نہیں تھا۔ اور جس کا کرنا ادھرم سمجھتے تھے۔ کرنے کی بدھی ہوئی۔ پرماتما تمام دیویوں کو ایسی سدبدھی دیوے؎

اس کے پنچات سریمان دگمبر راؤ جی وکیل اور پنڈت شام لعل جی کے سرپرستی سے پر نہایت ہی پر بھاد شالی اپدیش ہوئے؎

جس کے بعد سہبھوج ہوا۔ جس میں ۷۵ آریہ شریک ہوئے؎

پنڈت شام لعل جی وکیل پر مقامی پولیس کی جانب سے ایک فوجداری مقدمہ بعلت جبس بےجا دائر کیا تھا۔ جس کی تحقیقات متواتر ۸ ماہ تک ہوتی رہی۔ آخیر میں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گیا۔ یعنی انصاف پسند منصف صاحب نے وکیل صاحب کو الزام سے بری کر دیا؎

(منتری آریہ سماج اودگیر)

ڈسٹرکٹ انسپکٹر کے خلاف شکایت

آریہ سماج کھرکھودہ ضلع رہتک ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب رہتک کے اس ناجائز اور آریہ سماج کے کام میں رکاوٹ ڈالنے والے حکم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جس کی رو سے منشی دیپ سنگھ ٹیچر آہرلانہ ضلع رہتک و سیکرٹری آریہ سماج کھرکھودہ کو آریہ سماج کا عہدہ دار بننے سے روکا گیا ہے۔ (وزیر سنگھ آریہ اپ پردھان آریہ سماج کھرکھودہ ضلع رہتک)؎

بھارت کے پوتر ہندو تیرتھوں کی یاترا

کیلئے کسی جگہ سیٹ بک کرانے سے پیشتر یہ ضرور معلوم کر لیں کہ

۱۔ سب سے پہلی ہندو تیرتھ یاترا سپیشل ٹرین کس نے نہایت کامیابی سے چلائی تھی؟

۲۔ شری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر سرپرستی پہلی دفعہ اور اسبار کون یاترا کا پربندھ کر رہے ہیں؟

۳۔ کون کو اس سیوا کا پہلا تجربہ حاصل ہے؟

پروگرام اور پراسپکٹس کا غور سے مطالعہ فرمائیں۔ تو آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ ان خصوصیات اور ہندو جنتا کی اس سیوا کا فخر صرف ہمیں ہی حاصل ہے؎

اس لئے

آرام اور سہولیت سے یاترا کرنے کے لئے ہمارے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر ہماری

دوسری سپیشل ٹرین

میں جو ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۸ کاتک سمت ۱۹۸۸ کے دن

لاہور سے روانہ ہوگی

سیٹ بک کرالیں۔ بکنگ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء کو بند ہو جائیگی

یعنی دھام کی یاترا ۶۴ تیرتھوں کے درشن۔ دو ماہ کا قیام اور اخراجات صرف ۱۶۰ روپیہ فی تیسرا درجہ اور ۲۷۵ روپیہ فی دوسرا درجہ مع کرایہ ریل خوراک۔ قلی۔ بھی اللاؤنس وغیرہ مفصل حالات

کھنہ اینڈ کمپنی کھنہ سماج رام گلی لاہور سے طلب فرماویں

تار کا پتہ:- PERFECTION لاہور ٹیلیفون ۲۷۵۷

سواستھ رکشا

ماؤں کیلئے بچوں کی حفاظت کی چند باتیں

امریکہ میں سٹینڈرڈ کی بہت قدر ہے۔ ایک عورت جب کسی دوسری سے ملتی ہے۔ تو وہ عموماً یہی پوچھتی ہے۔ کہ بچے کیسے ہیں؟ کیا وے سبھی سٹینڈرڈ ہیں؟ شہروں میں بچوں کی نمائشیں ہوتی ہیں۔ جہاں سب ماتاؤں کو اپنے بچوں کا امتحان کرانے کے لئے لانا ہوتا ہے۔ پھر جو جو بچے صحت کے لحاظ سے اعلیٰ پائے جاتے ہیں۔ ان بچوں کو نام کے تمغے اُن کی ماتاؤں کو دیئے جاتے ہیں۔ اور اُن بچوں کی تصویریں اُن کی ماتاؤں کے ساتھ اخباروں میں نکلتی ہیں۔ اس مقامی نمائش کے بعد ضلع کی بڑی نمائش میں ایسے شہروں کے تمغہ یافتہ بچوں کا مقابلہ ہوتا ہے اُن میں سے اول نکلنے والوں کو ضلع کی طرف سے یہ تمغے ملتے ہیں اور ضلع کی نمائش میں جیتنے والوں کو ریاست کی نمائش میں بلایا جاتا ہے۔ جس میں ضلع میں اوّل رہے ہوئے بچوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح اچھے بچوں کو ریاست کی طرف سے میڈل دیئے جاتے ہیں۔

بچوں کی کامیابی اُن کی ماتاؤں کی کامیابی ہے۔ اس لئے ایسی ماتاؤں کی جگہ جگہ پر عزت کی جاتی ہے اور لیکچروں کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ ایسے کامیاب بچے جب بڑے ہوتے ہیں۔ تو اُن کو شادی کے لئے بہتر موقعہ حاصل ہوتے ہیں۔

ہندوستانی استریاں یورپین استریوں کے ساتھ بچوں کی نمائش میں مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔ جب تک کہ ان کو لجتی و دیشی بہنوں کی طرح گھریلو ودیا کا کافی گیان پراپت نہیں ہوتا۔ اس لئے بھارتیہ استریوں کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ وے بی اے یا ایم اے کی ڈگری کی نسبت اس ودیا کی طرف زیادہ دھیان دیں۔

بڑھی متی ماتائیں چہروں سے معلوم کر لیتی ہیں کہ اُن کے بچے سٹینڈرڈ ہیں یا نہیں۔

مثلاً دُبلا پن۔ کم وزن۔ ڈھیلے پڑ جانا۔ اداسینتا جلدی تھکنا۔ کھیل کود سے نفرت۔ غصہ وغیرہ ایسے نشان ہیں۔ جن سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ بچہ سٹینڈرڈ سے کم ہے۔ پیدائش کے وقت عموماً سب بچے سٹینڈرڈ ہوتے ہیں۔ لیکن جہالت یا افلاس کے کارن کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ایسے بچوں کے بھوجن میں پروٹین دودھ۔ مکھن۔ چونا پرسفرک ناسفورس۔ اور لوہا آدی کی کمی ہوتی ہے ایسی اوستھا میں ماتا کو اچھے ڈاکٹروں سے صلاح لینی چاہئے اور بچوں کی بھلائی کے متعلق سیکھوں پر وچار کرنا چاہئے۔

پروٹین کئی تتوؤں کا مجموعہ ہے۔ جس میں نائٹروجن پردھان ہے۔ ہر ایک جاندار کے اندر اس کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ شریر بھون کی اینٹ ہے۔ دودھ۔ مٹر۔ چنا۔ اُڑد۔ اور دوسری دالوں میں پروٹین ادھک ہوتا ہے۔

ہڈی کے لئے چونا سادھارن سواستھ کے لئے بھوجن میں چونے کا جز ہونا آوشیک ہے اس کی کافی مقدار دودھ گیہوں چھلنے کے پانی میں پائی جاتی ہے۔

پرسفرک گیہوں میں ٹھیک ٹھیک مقدار میں ملتا ہے۔ لوہا جو خون کو لال رنگ دیتا ہے۔ گاجر آدی سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔ گندھک سادھارن سواستھ کے لئے اور ہڈی اور پٹھے کے لئے آوشیک ہے۔ یہ سرسوں۔ گوبھی۔ پیاز لہسن وغیرہ میں کافی ہوتا ہے۔

بچوں کو کیسے سٹینڈرڈ بنایا جائے۔ اس کے لئے بچے کی پرکرتی۔ پراکرتک پریورتن چیشٹا

(حرکت) اور پالن پوشن انیادی پر جو چار قابل قدر ہیں۔ وہ نیچے لکھتے ہیں :-

بچہ کا رونا

پیدا ہونے کے وقت بچہ روتا ہے۔ اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ گھر میں کوئی آپتی آئیگی بلکہ یہ اچھا شگون ہے۔ اس سے سب اندریاں ٹھیک طور پر کام کرنے لائق ہو جاتی ہیں۔ مثلاً سانس لینا، سونگھنا، سننا، باقاعدہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خون کا سنچار تیز ہوتا ہے اور ماتا کے گربھ میں بند رہنے سے پراپت سنکوچ اور سستی دور ہو جاتی ہے۔

رونا بچے کی پہلی زبان ہے۔ اس رونے کی آواز پر ہی ایک جرمن پروفیسر نے سو صفحہ کی پستک لکھی ہے۔ پروفیسر وبیف نے بھی ایک لیکھ پیدا ہوئے شیشو کے رونے پر لکھا ہے۔ ... نہیں یہ نہیں! یہ بالکل قدرتی ہی چیشٹا ہے یہ ہرگز دکھ کا رونا نہیں ہے۔ وہ ایک طرح کی آواز ہے۔ آواز جو راحت بخش ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ میں آ پہنچا ہوں ....

بچے کی اس بلبلاہٹ کو فونوگراف میں بھر کر علم زبان کے ماہر لوگ مطالعہ کر رہے ہیں اور یہی دیکھ رہے ہیں۔ کہ آیا دنیا کے سب بچے پیدا ہوتے سمے ایک ہی پکار آواز نکالتے ہیں۔ یا نہیں؟ اور اس آواز سے کیا کھشا ملتی ہے

مذکرہ بالا رونے کے فوائد کے علاوہ اور بھی فائدے ہیں :-

(۱) اس سے خون شریانوں سے دھمنیوں میں جاتا ہے۔ جس سے دونوں کی درزش بھی ہوتی رہتی ہے کیونکہ بچہ کھیلنے کودنے میں اسمرتھ ہے اس لئے رونے کے سمے زور سے ہاتھ پیر ہلانے سے اس کی ورزش ہو جاتی ہے جس سے کہ نس نکالیں بڑھتی ہیں۔ پھیپھڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ اور آواز مضبوط ہو جاتی ہے۔ ایک امریکن مصنف لکھتے ہیں۔ کہ ہم اس لئے اچھے راگی اُتپن نہیں کر سکتے کیونکہ ہم اپنے بچوں کو رونے کا موقعہ کم دیتے ہیں۔

آریہ کمار سبھا کی پرچارک منڈلی

یکم ستمبر کو ننگہ آریہ کمار سبھا اندھیانہ کی پرچارک منڈلی اپنے پروگرام کے مطابق پرچار کے لئے سانہ وال گئی۔ پنڈت ستیہ دیو اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا بھی ساتھ تھے۔ پنڈت جی نے اپنی تقریر میں آریہ سماج کا اُدیش بیان کیا۔ ان کے بعد ماسٹر رشی پال جی نے تقریر کی اور بزرگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ خود آریہ سماج کے ستسنگوں میں جایا کریں اور اپنے بچوں کو کمار سبھا میں بھیجا کریں۔ ایک

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو دفع کرتا ہے
قیمت تولہ ۲۰ تولہ عہ

بڈھے، جوان، اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ :- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ بیلارام اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی - سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
ایس۔ ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار۔
سرینگر (کشمیر) کویراج نریندر ناتھ ویدشاستری۔ شری گووند آیوردیدک اوشدھالیہ
کوئٹہ - حکیم رام سنگھ پنساری بازار

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ بس گئے گزرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیکھئے بس پھر ہم آپکو آنیوالا بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی۔ روزگار کب ملیگا؟ ملازمت ترقی تبادلہ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی، بیماری دور دراز کا سفر مقدمات وامتحان میں کامیابی سنگائی۔ شادی۔ زمین۔ جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایکسال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیجدیں گے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔

جناب لالہ ہری پرشاد صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپنے جو ورش پھل بنوایا ہے۔ مجھے دیکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوئی۔ کہ آپ کی بنائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں۔

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۴۲ - لاہور

سماجک جگت

آریہ سماج کرتارپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کرتارپور کا سالانہ اتسو ... ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا ... آریہ سماج ... سنیاسی و دِدوان اُپدیشک تشریف لائیں گے ...

پنڈت ... ۱۱ سے ۱۵ ستمبر تک ... بجے ...

(... منتری آریہ سماج کرتارپور)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ ... اکتوبر ۱۹۳۲ء کو منایا جائے گا ... بھجنیک اور اُپدیشک تشریف لا کر ... شاہی ...

(... لال منتری آریہ سماج پانی پت)

آریہ سماج تلونڈی سابو کا چناؤ

... ستمبر کو آریہ سماج تلونڈی سابو کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان لالہ سوہنا رام جی - اُپ پردھان مہاشہ ٹھاکر داس - منتری مہاشہ ... لال جی - اُپ منتری مہاشہ گنگا دھاری جی - کوشادھیکش مہاشہ ... لال جی - پستکالیہ ادھیکش مہاشہ ... جی - (... منتری تلونڈی سابو پٹیالہ)

آریہ سماج بھوانی کا چناؤ

... لالہ گنگا ... منتری ... اُپ منتری ... (... کرن داس منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لدھیانہ میں پرچار

... ۲۰ اگست سے ... ستمبر تک ... سماج

متھرا میں پنڈت ستیہ دیو جی ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے رہے - پربھاو اچھا رہا ؛

(۲) ۳۰ ستمبر کو دیا نند گڑھی میں سناتن دھرمی پنڈت ... بھائیوں میں پنڈت ستیہ دیو جی کا پرچار کروایا گیا ؛

(۳) جنم اشٹمی کا تہوار اس سال بڑے سماروہ سے منایا گیا - راتری کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک سماج مندر میں پنڈت بہاری لعل جی بی اے اور پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی کا کرشن سمبندھی پربھاو شالی اُپدیش ہوا - سنگیت ہوا - اور سکاؤٹس کا جھنڈا وندنا ... گان ہوا - دونوں ویاکھیان پربھاو شالی تھے ؛

(بابو رام گپتا منتری سماج) ؛

آریہ سماج نابھہ میں پرچار

(۱) ۲۲ سے ۲۵ ساون تک چار روز آریہ سماج مندر نابھہ میں پنڈت رام سروپ جی کے وعظ و اُپدیش و مہاشہ شمشیر سنگھ جی کے دھارمک بھجن اور پریہ ... سیتیہ پرکاش جی کے تیر اندازی کے کھیل سماروہ سے ہوئے ؛

(۲) نابھہ کے بعد پنڈت رام سروپ جی اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی نے امرگڑھ - جوند ... باگڑیاں میں خوب پرچار کیا - نابھہ سماج کا جلسہ جلد منائے جانے کی توقع ہے ؛

(۳) ۱۲ بھادوں کو شری کرشن جی کا اُتسو خوب پریم سے منایا گیا - سب آئے بھائیوں نے یگیو پویت تبدیل کئے - یگیہ ہون ... آپدیش -

---

اور بھجن گائے گئے - کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی کنیاؤں سے راکھی بھیجی - دان اکتر کیا گیا - جو مہا ودیالیہ میں بھیجا گیا ہے - (دیال ... منتری آریہ سماج نابھہ ریاست) ؛

آریہ سماج شہر سلطان کے حالات

(۱) آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ اور ہون، سندھیا وغیرہ ہوتے ہیں - سبھا سد و ممبران روزانہ نتیہ کرم ہون، سندھیا میں حاضر ہوتے ہیں اور روزانہ حاضری یوں ہے

ڈاکٹر سوہن لعل جی پردھان $\frac{18}{31}$ چودھری دھرم چند جی خزانچی $\frac{16}{31}$ مہاشہ ٹھاکر دت جی $\frac{21}{31}$ - مہاشہ گلابی رام جی $\frac{21}{31}$ - مہاشہ گھنشام داس جی $\frac{18}{31}$ - چودھری کالا رام جی اُپ پردھان $\frac{16}{31}$ - دیوی دیال ودیارتھی $\frac{2}{31}$ چودھری دسوندھا رام جی $\frac{27}{31}$ - پرمانند دید منتری $\frac{30}{31}$ - مہاشہ خوشی رام جی $\frac{27}{31}$ ؛

(۲) مہاشہ نہال چند جی آریہ اُپدیشک جتوئی نواسی نے ایک سال کے لئے مون برت دھارن کیا ہے - اور چودھری ایشر داس جی گرگیہ رئیس کے باغیچہ میں مقیم ہیں ؛

(۳) کچھ عرصہ سے یہاں کی پنچایت میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے - آپس میں دھڑا بندی اور پارٹی بازی ہو رہی ہے - عوام پبلک اس دھڑا بندی سے سخت نالاں ہے - کسی یوگیہ مہاشہ کو بیچ میں پڑ کر معاملہ کو سلجھانے کی ضرورت ہے ؛

(پرمانند دید منتری آریہ سماج شہر سلطان مظفرگڑھ) ؛

مصلی ضلع انبالہ آریہ سماج کا پرچار

۲۸ اگست کو ۸ بجے سنکیرتن ہوا تھا - جو تالاب

پر جاکر ختم ہوا - جلوس کے ہمراہ حاضری اچھی تھی - تالاب پر پہنچ کر تمام آئے سجنوں نے اشنان کے بعد یگیوپویت تبدیل کئے - پھر بھجنوں کے بعد برہد ہون یگیہ کیا گیا - بعد ازاں رکھشا بندھن پر لیکچر ہوئے اور بھجن و آرتی کے بعد جلسہ ختم ہوا ؛

(۲) یہاں آریہ سماج کی ستھاپنا دو ماہ سے ہوئی ہے - عہدہ داران سماج حسب ذیل ہیں :-

پردھان بابو سترنجا رام جی - اُپ پردھان لالہ ... رام جی - منتری پنڈت رام رتن جی ابھیدیہ - کوشادھیکش لالہ بابو رام جی - پستکادھیکش لالہ دیسراج جی - پرچار کی سخت ضرورت ہے ؛

(رام رتن ... منتری آریہ سماج ... ڈاک خانہ خاص - تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ) ؛

آریہ سماج ظفروال - کی طرف سے کرشن جنم

اُتسو بڑے سماروہ سے شام کے وقت منایا گیا - پہلے ہون ہوا - پھر سب نے مل کر سندھیا اور پرارتھنا کی - مہاراج کرشن کے متعلق بھجن بڑے اُتساہ سے گائے گئے - اور پھر پرکاش اخبار سے "یوگیشور کرشن" نامی مضمون ماسٹر گردھاری لال جی نے پڑھ کر سنایا - جس کو ہر خیال کے آدمیوں نے بڑا پسند کیا - آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد کاروائی ختم ہوئی - حاضری کافی تھی ؛

(گردھاری لال آریہ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ظفروال)

پلی پھیانہ میں کرشن جنم اُتسو

- ۲۰ بھادوں کو جنم اشٹمی کا تہوار کنیا پاٹھ شالہ میں منایا گیا پہلے ہون یگیہ ہوا - پھر کنیا لڑکیوں نے بھجن گائے اور مِیں نے پرارتھنا کرائی - بابو بسنت رام بی اے نے سری کرشن جی کے جیون پر

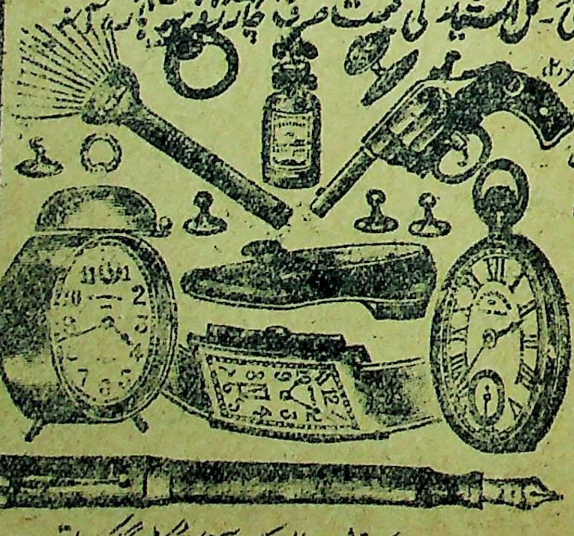

بھر نہ کہنا کہ خبر نہ ہوئی - کل اشیا کی قیمت صرف چار روپیہ Rs 4/- ...

(۱) ایک شیشی مشہور آڈکیلی عطر (۲) بجلی کا تیز روشنی والا لیمپ (۳) تیز آواز والا نئے ڈھنگ کا پستول (۴) کیمیکل سونے کی انگوٹھی گارنٹی ۲ سال (۵) اصلی رولڈ گولڈ کے ہاتھوں و گلے کے بٹن (۶) ایک جوڑا مضبوط جوتا نمبر ناپ بذریعہ ہمراہ آنا چاہیئے (۷) ریلوے ٹائم ٹو والے پاکٹ واچ مکل کیس (۸) ہاتھ رسٹ واچ فینسی ڈائل و خوبصورت کیس (۹) جرمن ٹائم پیس ... مضبوط چال کی ... سال ... ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر ساتھ روانہ کی جاتی ہے - (۱۰) بڑھیا فونٹین پین سمینین ... ڈاک خرچ ایک روپیہ چھ آنہ

نوٹ - اشتہار کے مطابق مال نہ ہونے پر واپسی کی شرط ؛

پتہ :- گریٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۲ شمبھو چیٹرجی اسٹریٹ کلکتہ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال از بس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے اس لئے گرمی سے اور خطرناک بیماریوں سے بچوں کی صحت کو خراب مت کرو ؛

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے - لذیذ خوش ذائقہ بے ضرر ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

سستا اور مفید شورہ

... کی تندرستی ... ستیارتھ پرکاش ... آدھ آنہ ... ۳۲ ... ۹ ...

(... برانچ)

... اندر ایند کو لکھنؤ

دیاکھیان دیا۔ آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔ اور اسی طرح ہر اتوار کو برہمن اور پراتھنا اور دیاکھیان اور رامائن کی کتھا ہوتی ہے۔ ۱۵ ہفتوں سے لگاتار سماج لگ رہی ہے۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ (دلگھی رام۔ موضع پدھیانہ)

آریہ سماج مولانہ کا سماج مندر

آریہ سماج مولانہ تحصیل و ضلع انبالہ نے مندر آریہ سماج کے لئے قصبہ مولانہ میں ایک حویلی پختہ ۱۲-۱ اگست کو خرید کر اس کا بیعہ نامہ بحق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور گورودت بھون رجسٹری کرا دیا ہے۔

(۲) آریہ سماج مولانہ کے عہدہ داران سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا ہے:۔

لالہ شادی رام جی پردھان۔ گوکل چند جی منتری۔ ڈاکٹر آتما رام جی خزانچی۔ لالہ سادھو رام جی پستکادھیکش۔

(۳) یہاں پر ستھ آسرم بنانے کا وچار ہے جو کہ اسٹیشن برآڈے ایک میل پر بنتا ہے مقبول ہوا ہے۔ جو بان پرستھی رہنا چاہے۔ بڑی خوشی سے رہ سکتا ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے بہت اچھی جگہ ہے۔ (منتری آریہ سماج مولانہ)

آریہ سماج خانپور کے سماچار

سابتاہک ستسنگ نیم پوروک ہوتے ہیں۔ آئندہ دل کا سوامی دھیانند جی نے ہے۔

(۲) رکشا بندھن کا تہوار بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ اُپسھت سجنوں نے یگیوپویت بدلے۔ پنڈت پربھودت جی پرچارک دلت ادھار سبھا کا پربھاوشالی دیاکھیان واستوک رکشا بندھن پر ہوا۔

(۳) شری کرشن جنم اشٹمی کا تہوار ۵ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈت نند کشور جی شاستری ویدک۔ ڈاکٹر گوبند رام جی منتری آریہ سماج کے دیاکھیان گیتا کی تعلیم پر ہوئے۔

(۴) پنڈت پربھودت جی پرچارک دلت ادھار سبھا لاہور تھا پنڈت نتھا سنگھ جی بھجنوپدیشک نے کئی روز متواتر کے سمے بھجنوں اور اُپدیشوں سے لابھ...

پرچار کیا۔ پربھاو اچھا رہا۔

(۵) آریہ سماج کے آدھین ودیالیہ کا پاٹھشالہ کا ویدک ستسنگ جنگ ہو رہا ہے۔

(۶) ۶ ستمبر کو ایک بارہ سالہ بالک کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

(۷) کارتک ماس میں ہون یگیہ کرنے کا نشچے ہوا۔ (منتری آریہ سماج خانپور)

لشکر میں ۱۰۸ سالہ ماتا گنگا دیوی جی کا مرتک سنسکار

۳ ستمبر کو لالہ گوجرمل جی بال تیر داری پوری کی پوجیہ ماتا گنگا دیوی کا ایک سو آٹھ برس کی عمر میں سورگ باش ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ جس میں کافی مقدار میں گھی اور سامگری خرچ کی گئی۔ ارتھی کا جلوس بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکالا گیا۔ جلوس میں لشکر کے آریہ لوگوں کی صابن ٹوکہ کرنے والی منڈلی زنا گیوں کے ویراگ ورشن کے منوہر راگ ہونے کے علاوہ ماڈرن آرفینج کے اناتھوں کا بینڈ باجہ بھی تھا۔ پرارتھنا کے پشچات لالہ گوجرمل جی نے دو سو چھبیس روپیہ دان کیا۔ (منگلانند سنیاسی)

دلت ادھار کانفرنس بوڑیہ تحصیل جگادھری

۲-۳-۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو قصبہ بوڑیہ تحصیل جگادھری میں ایک بڑی شاندار اور کامیاب دلت ادھار کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس ہندو سنگٹھن کی۔ ڈاکٹر مہاتما نند جی استقبالیہ کمیٹی کے پردھان اور دھان آریہ سماج جگادھری تھے۔ اور سکرٹری سردار کرتار سنگھ جی۔ موجب ایک مادہ کا تھا۔ کہ بوڑیہ میں ایک گروہ سادھوؤں کا کنوئیں سے پانی بھرنے کی مخالفت کی وجہ سے مسلمان ہو گیا۔ اہل اسلام کے مولوی صاحبان نے ڈھول بجا کر سر بازار ان نو مسلموں کو کنوئیں پر چڑھایا۔ اور بڑی اشتعال انگیز تقریریں کیں کہ صرف اسلام ہی اچھوتوں کی پشت و پناہ ہو سکتا ہے۔ جو کنوئیں سے پانی بھر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ علاقہ کے رام داسیوں میں یہ وبا نہ پھیل جائے۔ جگادھری

کے آریہ سماجیوں اور علاقہ کے سکھ صاحبان نے ایک مشترکہ کانفرنس کا نشچے کیا۔ کانفرنس دو دن رہی۔ اور بلحاظ حاضری لیکچروں وعملی جامہ کے ہر طرح کامیاب تھی۔ قریب ۵۰۰ کے سکھ اور ۲۰۰ کے آریہ ہندو بھائی آئے ہوئے تھے۔ لنگر مشترکہ تھا۔ اچھوت کہلانے والے بھائیوں کے ہاتھوں سے جملہ حاضرین نے کھانا کھایا۔ اور پانی پیا۔ کانفرنس کے تیسرے دن ایک بڑا بھاری جلوس نکالا گیا۔ جس میں نشان صاحب اور اکالی جتھے کی شان قابل دید تھی۔ شہر کے کنوئیں پر جس پر جھگڑا ہوا تھا۔ رام داسیوں کو چڑھایا گیا۔ اور تمام ہندو اور سکھ صاحبان نے اُن کے ہاتھ سے پانی پیا۔

تمام افسران تحصیلدار صاحب۔ تھانیدار مع دو درجن مسلح پولیس بینول کے جلوس کے آگے آگے جا رہے تھے۔ کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔ مسلمان بھی کافی تعداد میں اکٹھے ہوئے ہوئے تھے۔ لیکن امن رہا۔

شرمتی گورودتا ماں پربندھک کمیٹی کی جانب سے زنانہ اسمائی صاحبان آئے ہوئے تھے۔ گیانی کرتار سنگھ ایڈیٹر ’اکالی‘ اور گورمکھ سنگھ مسافر ’اکالی تخت‘، بھائی ماسٹر سنگھ جی گیانی ایڈیشنک وغیرہ کے دیاکھیان بڑے پرچار شالی ہوئے۔

دیانند دلت ادھار منڈل لاہور کی جانب سے پنڈت بنواری لال جی بی اے کو خاص طور پر بھیجا گیا۔ ہوشیار پور دلت ادھار کے پرچارک دھنی رام جی پہنچے ہوئے تھے۔ دیگر علاقوں میں بھی آریہ اور سکھ کارکن اس قسم کی کانفرنسیں کر کے اچھوتوں کے پانی کا سوال حل کر دیں۔ تو اچھوت ادھار کا کام بڑا سہل ہو جاوے۔

دگیان چند بی اے منتری دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور۔

’پرکاش‘ میں اشتہار دے کر آپ حسب دلخواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

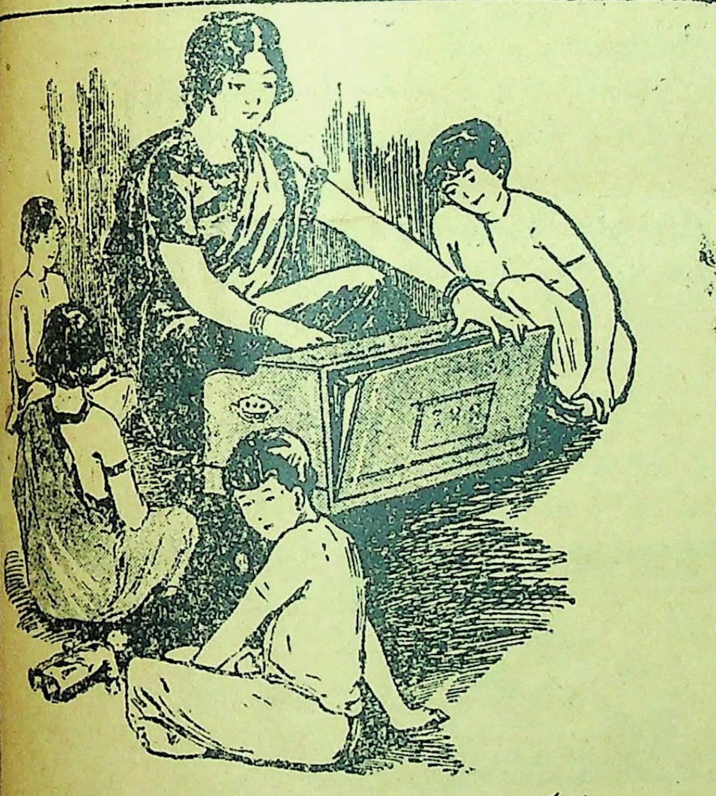

ایک لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ بکنے والی تصویری بھجن پتک

پشپانجلی کا ہارمونیم ایڈیشن

سولھویں مرتبہ بالکل نئی سج دھج اور خوبصورت رنگوں میں چھپ کر ادھر ادھر بک رہی ہے۔ شروع میں مکمل ہارمونیم شکشا درج کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ہر ایک بھجن کے ساتھ اس کی سُرگم دے دی گئی ہے جس سے ہر ہماری بھائی بغیر کسی کی مدد کے ہارمونیم سیکھ کر خود بخود سُرگمیں نکال سکتے ہیں۔ تازہ ایڈیشن بڑے سائز کا چھپا ہے۔ اس میں نئی جدتوں قابل قدر خصوصیتوں اور ...

المشتہر: میسرز راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ۔ لاہور

یکشما امرت رسائن

یہ لاثانی دوا تپ دق کے لئے جو کسی درجہ کا ہو نہایت مفید ہے۔ جس کو آیورویدشاردا کویراج پنڈت جیون شنکر ویدیہ رتن نے تیار کیا ہے۔ جس سے بہت سے مریض لاہور اور بیرونجات میں صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اور حال ہی میں تپ دق کا ایک مریض جو تیسرے درجہ میں تھا صحت یاب ہوا ہے۔ مریضوں کی رہائش کا انتظام لاہور میں کیا گیا ہے۔ ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھاویں۔ قیمت فی خوراک علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ۔

ابلا امرت رسائن

یہ دوائی عورتوں کی تمام اندرونی بیماریاں یعنی رطوبت کا آنا۔ حیض کے نقائص۔ رحم کی کمزوری۔ درد کمر۔ درد سر اور اندھیرا آنا وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۲۸ گولی ایک روپیہ چار آنے۔

المشتہر: مینیجر شری بھارت آیوروید اوشدھالیہ گوال منڈی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سو سال تک زندہ رہنے کا نسخہ

اگر ان کے دل میں بڑھاپے کی تصویر کے خیالات اچھے ہوتے ہیں۔ تو ان کا اثر جسمانی تبدیلیوں پر ویسی ہی تصویر اختیار کرے گا۔ اگر دل میں جوانی کا تصور و خیالات ہیں۔ تو بعینہ ان کی نقل باہر جسم پر ظاہر ہوگی۔ امریکہ کا ایک سب سے دولت مند آدمی دس ہزار ڈالر صرف کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر انسانی زندگی میں دس سال کا اضافہ ہو جائے بلاشبہ وہ ایک لاکھ ڈالر بھی دینے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

ہم سب کو اپنی زندگی بہت عزیز ہے ایسی مثال کوئی ہی ملے گی۔ کہ ایک مجرم جس کو سزائے موت کا حکم مل چکا ہے۔ وہ بھی یہ خواہش کرے۔ کہ میری زندگی کا ایک گھنٹہ کم ہو جائے۔ اس کے برعکس وہ بعض اوقات امید کرتا ہے۔ کہ کوئی آسمانی طاقت آ کر اس کی زندگی کو طویل کر دے۔

ہماری خواہشات کچھ بھی کیوں نہ ہوں۔ لیکن کوئی بھی چیز اتنی عزیز و قیمتی نہیں ہوتی۔ جتنی زندگی۔ اور ہم سب اس زندگی کو اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانے پر بسر کرنا چاہتے ہیں۔ عام طور پر انسان بڑھاپے کے نشانات ضعیفی کی علامات سے ڈرتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو وہ جوان ہشاش بشاش اور زندہ دل رہے پھر بھی بہت سے آدمی اپنی جوانی اور طاقت کو قائم رکھنے کے لئے مناسب احتیاط نہیں کرتے۔ وہ قوانین صحت و قدرت کو توڑ دیتے ہیں۔ وہ اپنی طاقت کو احمقانہ و خلاف از قدرت طریقہ زندگی اور ضعف کن عادات سے زائل کر لیتے ہیں۔ اور پھر شاکی ہوتے ہیں کہ ان کی طاقت زوال پر کیوں ہے۔ نفسیات کا ناجائز استعمال در حقیقت بے قاعدگی اپنے کئے کا نتیجہ پاتی ہیں۔ باضابطہ یا اصول زندگی ہی درازی عمر کا باعث ہو سکتی ہے۔ انسان ایک عمدہ گھنٹے کی مانند ہے۔ جس کی اگر ٹھیک طور پر احتیاط رکھی جائے۔ تو نہایت عمدہ وقت ٹھیک سو سال تک دیتے چلا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ناجائز طور پر استعمال کیا جائے۔ لاپرواہی سے چھوڑ دیا جائے۔ تو جلدی ہی خراب ہو جائے گا۔ اور اپنے مقررہ وقت سے پہلے ناقابل استعمال ہو جائے گا۔ یعنی زندگی کا تار ٹوٹ جائے گا۔

تعجب ہے کہ ہم زندگی کو اتنی محبت سے چاہیں۔ اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے میں کوشاں رہیں۔ اور پھر اس کو اتنی ارزاں فروخت کر دیں۔ یعنی ارادتاً زندگی کے کئی سال اپنی بد احتیاطیوں سے کم کر دیں جب ہم بڑھاپے کے خیالات کا تصور کرتے ہیں۔ حقیقی پیدا کرنے والے امورات کو جگہ دیتے رہتے ہیں۔ اور بڑھاپے کی خصوصیتوں کا خاکہ کھینچتے رہیں۔ ہم بوڑھے ہوتے چلے جائیں گے۔ ہمارے خیالات و اعتقادات ہماری اصلی خواہشات کے خلاف کام کریں گے۔ مثال کے طور پر ہماری کوششیں کیسی ہی کیوں نہ ہوں۔ عدم اعتماد کی وجہ سے زندہ دلی ترقی کے لئے رائیگاں ثابت ہوں گی۔

ہمارے دلی خیالات ہی فیصلہ دے سکتے ہیں۔ اور دیتے ہیں۔ کہ ہماری زندگی کیا بنتی ہے۔ آیا پرجوش جوانی ہوگی۔ یا حالت بڑھاپا۔ ہر ایک انسان میں زندگی کو طول دینے کی۔ اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانے یا عروج دینے کی موروثی طاقت موجود ہے لیکن اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ پہلے قوت خیال کے اصول کو سمجھے۔ مکمل صحت، جوش زندہ دلی اس کے لئے ناممکن ہے۔ جس کا دل ایسے خیالات کا غلام ہو کہ میں زوال پر ہوں۔ میری طاقت گھٹ رہی ہے۔ میرے ہر اعضاء باعث عمر کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

انسان کا دل اپنی موت کی لائن خود بنا لیتا ہے۔ اور اس کے خیالات اس کی حدود بندی کر دیتے ہیں۔ بہت لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ ان کے دلی خیالات ایک بڑی زبردست طاقت ہے۔ جو ہمیشہ اپنا اثر دکھاتی ہے جتنی دفعہ ہم دل کو کسی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ وہ کوئیں کی رسی کی مانند کچھ نہ کچھ نشان ضرور چھوڑ جاتی ہے۔ اور آخر ظاہرہ شکل میں نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اگر ہم دل کو خوبصورتی کی طرف لگائیں۔ تب ہم خوبصورتی پیدا کرتے ہیں۔ اگر ہم اس کو زوال پذیر طاقتوں کی طرف متوجہ کریں۔ تو سمجھ لیں۔ کہ یقینی طور پر ہم زندگی میں ایسی حالتوں کو، ایسے نتائج کو پیدا کر رہے ہیں۔ کوئی دلی حالت جو کہ زندگی کے جوش و خروش کے خلاف ہو وہ بڑھاپے کے نتائج پیدا کرتی ہے۔ اگر ہم جوانی کے تصور میں رہیں۔ اور نئے دنوں کے طریقے۔ زندہ دلی کے راستوں کا ہی خیال اپنے دل میں رکھیں جو کہ جسم کے ہر ایک حصہ میں ہر وقت جاری رہنا چاہئے۔ تو بڑھاپے کی تصور کا عکس جسم پر نہیں پڑ سکتا۔

اکثر لوگ ضعیفی پیدا کرنے والے خیالات و طریقوں کا مقابلہ کرنے کے برعکس ان کی خوشی قبول کر کے ان کو تقویت دیتے ہیں۔ ایسے خیالات کہ ہم بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں۔ دل میں جگہ کر لیتے ہیں۔ جس سے دل ہمیشہ بڑھاپے کی علامات و زوال کے نقش پا کی تلاش میں رہتا ہے۔ اگر وہ کسی وقت کسی کام سے پہلے کی نسبت ذرا جلدی تھک جائیں۔ اگر وہ کہیں تن مقابلہ نہ کر سکیں۔ جتنا کہ وہ پہلے کیا کرتے تھے۔ تب وہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ انہوں نے حد درجہ جوانی کو عبور کر لیا ہے۔ وہ ضعیفی کا زمانہ آ گیا ہے۔ جوانی گزر چکی ہے۔ اور پھر وہ اس ناہنجار کو عادت کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ میں اتنا جوان نہیں رہا۔ جتنا کہ ہوا کرتا تھا۔

میرا ایک دوست ہے۔ جو کہ اپنی عمر کے بارے میں ہمیشہ اس طرح ذکر کیا کرتا ہے۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ جب آدمی ساٹھ سالہ ہو چکتا ہے۔ تو اس کے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں۔ خون میں کمی ہو جاتی ہے۔ وہ کام نہیں کر سکتا۔ جو کہ اس نے پہلے کبھی کئے ہوں۔ میری ہڈیاں کچھ کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ بدن سے خون خشک ہو رہا ہے" وہ ہمیشہ یہی کہتا رہتا ہے۔ کہ یہ کام میرے لئے نہیں ہے وہ میری عمر کے لئے نہیں۔ وہ کبھی کہتا ہے۔ ان کو جوانوں کے لئے رہنے دو۔ یہ میری عمر والوں کے لئے نہیں ہیں۔ وہ سوا اپنی جانی ہوئی ضعیفی کے خیالات پر ہی غور کرتا رہتا ہے۔

اگر آپ یہی خیال کرتے رہو کہ میں ۴۰ یا ۵۰ سال کی عمر میں بوڑھا ہو جاؤں گا۔ تو ۵۰ سال کی عمر میں ضرور ہو جاؤ گے۔ کیونکہ دل جس بات پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ ویسا ہی اثر جسم پر بھی ہوتا رہتا ہے۔ اگر آپ جسم کے ناش کے لئے کسی دن کا خیال کرتے رہو۔ تو یقین رکھو۔ وہ دن آ جائے گا۔ لوگ جو اپنے دل میں کم عمر رہتے ہیں۔ زندہ دل ہوتے ہیں۔ ان کے جسم بھی اندر یعنی جوان و توانا ہی رہتے ہیں۔ جن چھوٹی لوگ ساٹھ سال کی عمر سے پہلے ہی بڈھے دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خیال کر لیا ہے۔ کہ یہ عمر بڑھاپے کی ہی ہے۔ زندگی کے سفر میں یہ راستہ پہاڑی سے اترنے کا ہی ہے۔ سب سے زبردست غلط فہمی جو انسان کے دل میں گھر کر گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ چالیس یا پچاس سال کی عمر میں انسان کی طاقتیں گرنی شروع ہو جاتی ہیں۔ وہ جسمانی اور روحانی طور پر معیار زندگی سے انتہائی شروع ہو جاتی ہیں۔ انسان جو کہ خدا کی سب سے افضل پیدائش سمجھی جاتی ہے۔ گرنا کیوں شروع ہو جاتا ہے۔ جبکہ وہ اصل عروج پر پہنچنے کے لئے تیار ہونا شروع ہوتا ہے۔

ہم تیس سال کی عمر میں پوری بلوغت کو بھی نہیں پہنچتے۔ اس کی مثال حیوانات یا نباتات میں بھی نہیں ملتی۔ اس قانون قدرت میں ایسا کہیں بھی نہیں ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ کوئی چیز جو بالغ ہونے میں اتنا عرصہ لے۔ وہ زوال ہونے میں اتنی جلدی رخصت کرے۔ اصل میں جاندار اپنے عرصہ بلوغت سے چوگنا یا چھ گنا زیادہ زندہ رہتے ہیں۔ ہم کو اپنی طاقت کو جوش کے ساتھ کم از کم بالغ ہونے کے پانچ وقتہ تک قائم رکھنا چاہئے۔ [illegible] اپنی پوری طاقت پوری جوانی میں ۱۰۰ سال کی عمر تک ہونا چاہئے۔ انگلینڈ کے ایک مشہور فلاسفر کا بیان ہے۔ کہ اکثر انسان آسانی سے ایک سو سال تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ [illegible] کی سوسائٹی کہ آیور وید سو ورش [illegible] بتاتی ہے۔

ودھواؤں کے حق میں پنچایت کا فیصلہ

تحصیل احمد پور ریاست بہاولپور کے تمام ہندوؤں نے شجر پور میں اکٹھے ہو کر اس بات کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ تیس برس سے کم عمر کی ودھواؤں کا بیاہ ان کے رشتہ داروں پر باقاعدہ ڈال کر ضروری طور پر کرا دیا جائے۔ اگر ودھوا کا کوئی رشتہ دار اس میں خلل پر کر رکاوٹ ڈالے۔ تو اس کا برادری سے بائیکاٹ کیا جائے۔ محمد پور۔ احمد پور۔ شجر پور۔ کوٹ سبزل۔ نجتاک۔ صادق آباد۔ رحیم آباد۔ جمال دانی۔ حیاتی وغیرہ وغیرہ ساری تحصیل کے بارہ گاؤں کے ہندوؤں نے یہ فیصلہ خوشی خوشی بمقام شجر پور تحصیل احمد پور میں کیا۔ اور پنچایت کو اختیار دینے کا حق شجر پور کی پنچایت سے دے دیا۔ پہلے یہاں یہ رواج تھا۔ کہ اگر کوئی ودھوا شادی کر لے۔ تو اس کا اور اس کے شادی کرنے والے کا حقہ پانی بند کر کے شہر کے اندر گرد پھرا کر اس کی درگتی کرتے تھے۔ اس کام کی تحریک پہلے مہاشہ [illegible] ایڈیٹر [illegible] کی۔ جن کے پرچار کا نتیجہ ہے۔

(نامہ نگار)

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورُوکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سُرمہ

پُرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دُور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سُرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بُوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دماغ کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چُورن

سوپن دوش (احتلام) کو دُور کرتا ہے۔ دیریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

براہمی بُوٹی — ۸/ سیر۔ دنت منجن — ۸/ فی شیشی

ست سلاجیت — ۸/ تولہ۔ سُوچی پتر — مُفت

پتہ:- گورُوکل فارمیسی پوسٹ کنکھل ہردوار

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سُوتر منڈی - لاہور

آجکل صحت کو برقرار رکھنا چاہیں

تو ہاضمہ کا خیال رکھیں۔ ہاضمہ کی خرابیاں ہی اس موسم کی تمام چھوٹی بڑی بیماریوں کی جڑ ہیں۔ کھانسی۔ زکام۔ انفلوئنزا۔ جماعت نا۔ قے دست۔ بدہضمی۔ بادی سب ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ اس لئے صحت کو ہر طرح سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو

امرت دھارا

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دنوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فایدہ اٹھائینگے اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے!

بھولئے نہیں صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاویگی!!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

احتیاط:- نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکا دیکر دکھ و تشویش بڑھاویں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

المشتہر خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۳ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۱۳۳
ओ३म्
...ती विश्वमाद्यम्
...ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The "PRAKASH" Lahore

...یٹر
...ن بی اے

...ت
...سالانہ چار روپے
...شماہی دو روپے چار آنے
...لک غیر سے پانچ روپے
...یت فی پرچہ ...... ار

جلد ۱ | ۱الوار ۴ - اسوج سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۱ء - وبانند آباد ۱۰۷ - SUNDAY 20 SEP 1931 | نمبر ۳۶

ڈنکا بجے گا ویدکا

(از مہاشہ ٹیک چند سخن - کوٹ ادو)

اے دوست آیا وقت ہے
عالم میں ہو خیر و بشر
سب ظلمتیں مٹ جائینگی
پھر نور سے معمور ہر
پھیر آریوں کا دہر ہیں
سکہ رواں ہو جائے گا۔
جھنڈا گڑے گا دید کا

ڈنکا بجے گا ویدکا
شیدا بنے گا دید کا
سب کلفتیں سٹ جائینگی
کون دمکاں ہو جائے گا
سکہ رواں ہو جائے گا
دشمن نہاں ہو جائے گا
ڈنکا بجے گا دید کا

اس عشرت سیال ہیں یہ جائیں گے رنج و محن

اہل ہند کے فرزند سب
عزت کا غم ان کو نہ تھا
کہتے تھے ہم جاہل نہیں
مغلوب ہیں اچھے ہیں ہم
اک بھائی مرتا ہے اگر
مرجائے کھائے اپنا سر
کھاتے ہیں ہم پیتے ہیں ہم

قسمت کے تھے پابند سب
ذلت کا غم ان کو نہ تھا
جینے کے نا قابل نہیں
پس خوب ہیں۔ جیسے ہیں ہم
مرجائے کھائے اپنا سر
جائے اسے اپنی بلا
زندہ ہیں ہم جیتے ہیں ہم

ہم کو وطن سے کیا غرض کوئی نہیں اپنا وطن

اک وقت تھا اے مہرباں
گھیرے ہوئے برباد یاں
کالی گھٹائیں بدلیاں
ہر طرف بحر بے کراں
پھر بادباں ٹوٹا ہوا
اور ناخدا روٹھا ہوا
بگڑے ہوئے سب طور تھے

ناشاد تھا ہندوستاں
ناشادیاں بے تابیاں
اور تقیں کڑکتی بجلیاں
اور سر پر تھا آسماں
اور ناخدا روٹھا ہوا
ہر شخص تھا سہما ہوا
اب اور ہیں تب اور تھے

وابستہ تھے پیوستہ تھے آزار و غم رنج و محن

جب بڑھ گئیں بیتابیاں
جب بن گیا پھر غم کدہ
اُس وقت اک مرد خدا
دیکھا جو اُس نے حال غیر
میدان میں جھٹ آگیا
اور دی کڑک کے یہ صدا
اُٹھو کہ غفلت ہو چکی

بے تابیاں ناشادیاں
عشرت کدہ ہندوستاں
تھا دہ فرشتہ دیوتا
اور دہر کو پامال غیر
اور دی کڑک کے یہ صدا
اے صاحبان عالی جاہ
چھوڑو کہ غفلت ہو چکی

کب تک رہو گے اس طرح دلدادہ رنج و محن

اک کھلبلی سی مچ گئی۔ رن میں وہ آیا جس گھڑی
پھر صداقت دید کا۔ پھر ہند میں روشن ہُوا

دشمن ہوا ہونے لگے۔ منہ اشک سے دھونے لگے
ہر لب کو جنبش سی ہوئی۔ ہے تیری ہوا سے ...

ہم تو بھلا سکتے نہیں۔ جو فیض تیرے ہیں سخن

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

نئی سپیشل سکیم ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء سے پہلے پہلے ریزرو کرا لیجیے!

ہندوستان بھر کے

ہندو تیرتھوں کی گاڑی ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء مطابق ۲۵ اسوج سنہ ۱۹۷۸ بکرمی کی شام کو لاہور سے روانہ ہوگی

گاڑی میں ہر طرح کا آرام اور دیویوں کیلئے انتظام بالکل علیحدہ ہوگا۔

کرایہ معہ خوراک و رہائش وغیرہ
- تیسرے درجے کے یاتریوں کیلئے ایک سو باون روپیہ پانچ آنہ — روپے ۱۵۲ - ۵ آنے
- دوسرے درجے کے یاتریوں کیلئے دو سو پینسٹھ روپیہ — روپے ۲۶۵

گاڑی میں کھانے اور رہائش وغیرہ کا نہایت ہی معقول انتظام کیا گیا ہے جس کی تفصیل ہمارے دفتر سے منگوا لیں

گاڑی سومناتھ اور دوارکا بھی جائیگی

گاڑی جگن ناتھ پوری اور رامیشور بھی جائیگی

پروگرام

۱۔ ہردوار یا مایا پوری
۲۔ اجودھیا
۳۔ پریاگ یا الہ آباد
۴۔ بندھیاچل
۵۔ کاشی یا بنارس
۶۔ گیا
۷۔ بیج ناتھ
۸۔ کلکتہ
۹۔ بھونیشور
۱۰۔ جگن ناتھ پوری
۱۱۔ وزیگا پٹم
۱۲۔ مدراس (گاڑی بدلی جائیگی)
۱۳۔ کانجی ورم
۱۴۔ تنجور
۱۵۔ ترچنا پلی فورٹ (سری رنگم جانے کیلئے)
۱۶۔ مدورا
۱۷۔ رامیشورم
مدراس (واپس لینے کیلئے)
۱۸۔ پونا
۱۹۔ ناسک یا پنج وٹی (گوداوری)
۲۰۔ بمبئی
۲۱۔ احمد آباد (گاڑی نیگم پر بدلی جائیگی)
۲۲۔ دوارکا یا دوارکا
۲۳۔ ویراول (سومناتھ جانے کے لیئے)
۲۴۔ آبو روڈ
۲۵۔ اجمیر (پشکر جانے کیلئے)
۲۶۔ متھرا (گاڑی بدلی جائیگی بندرابن)
۲۷۔ دہلی
۲۸۔ کورکشیتر تھانیسر
(لاہور واپس)

کئی اشتہار باز

اپنے پروگرام میں تیرتھوں کے ساتھ جگہوں کے نام شائع کر رہے ہیں۔ جہاں نیز تھ نہیں۔ بلکہ صرف گاڑی بدلی جاتی ہے

اس لیے خبردار رہیں۔ سمجھیں اور ...

ہر ایک یاتری

کو چاہیئے۔ کہ اپنی سیٹ ریزرو کرانے سے پہلے ہمارے پروگرام اور پراسپیکٹس کا اچھی طرح سے مطالعہ کریں۔

اپنے روپیہ اور وقت کی قدر کریں۔

گاڑی زیادہ سے زیادہ ایک استھان پر چار دن تک ٹھہرے گی۔ اور کم سے کم ایک دن۔ مفصل حالات دریافت کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجیے

بی سی کھوسلہ انتظام کنندہ متصل ڈاکخانہ تحصیل شاہی محلہ لاہور۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اِحرار مطمئن ہو گئے - احراریوں کے جتھے ریاست کی حدود میں داخل ہونے کپور تھلہ سیالکوٹ جمع ہوئے۔ تو ریاست کے حکام کمال دانش مندی سے اُن کے لیڈران مولانا مظہر علی اظہر اور مولوی افضل حق کو شاہی موٹر میں بٹھا کر سری نگر لے گئے۔ جہاں شاہی بوٹ ہاؤس میں انہیں ٹھہرایا گیا۔ ریاست کی اس آؤ بھگت سے ڈکٹیٹر پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ سری نگر کی مسجدیں نماز جمعہ کے بعد آپ نے اپنی تقریر میں کہہ دیا- کہ چونکہ ریاست نے عارضی صلح کر لی ہے اس لئے کسی قسم کی ایجی ٹیشن کی ضرورت نہیں یہاں کے حکام اعلیٰ نے نہایت فراخ دلی سے تمام سہولتیں ہم پہنچائی ہیں۔ اس لئے ہم مطمئن ہو گئے ہیں ؞

احرار ڈکٹیٹر کے اس اطمینان کا اثر ہے کہ جتھے گھروں کو چلے گئے ہیں۔

پنجاب کی جیلوں میں شاہی قیدی

اسمبلی کے اجلاس میں سردار سنت سنگھ ایم ایل اے کے جواب میں بیان کیا گیا۔ کہ ۱۸۱۸ء کے ریگولیشن ۳ کے ماتحت قیدیوں کی تعداد پنجاب میں ۹ ہے۔ جوں ہی گورنمنٹ کو یقین ہو جائے گا۔ کہ ان کی رہائی سے امن عامہ میں خلل واقع نہیں ہوگا۔ انہیں رہا کر دیا جائیگا

ڈاکٹر پر حملہ کے مقدمہ کی نئے سرے سے تحقیقات

ڈاکٹر جمعیت سنگھ اسسٹنٹ سرجن سانگلہ پر قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں جن دو اشخاص پر مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ ناکافی شہادت کی وجہ سے وہ بری کر دیئے گئے۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ نے معاملہ کو ختم نہیں کر دیا۔ بلکہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ سی آئی ڈی از سر نو اس مقدمہ کی تحقیقات کرے ؞

شری بٹ ہیل لنڈن پہنچ گئے

شری بٹ ہیل سابق پریذیڈنٹ اسمبلی وائسنا سے لنڈن پہنچ گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مہاتما گاندھی سے کہیں گے۔ کہ کراچی کانگرس کے ریزولیوشن سے کم کچھ منظور نہ کریں ؞

چیف کمشنر کی اچانک موت

بلوچستان سرحدی صوبہ کے چیف کمشنر گذشتہ ہفتہ شفیا گلی میں سیر کیلئے باہر گئے۔ کہ پاؤں پھسل کر نہایت گہری کھڈ میں گر جانے سے آپ کی موت واقع ہو گئی۔ اس صدر میں لیڈی پیرس سے ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے ؞

سنسار کی گتی

دُنیا کے مہاپُرش کا سواگت

آخر مہاتما گاندھی گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے لنڈن پہنچ ہی گئے۔ راستہ میں عدن، سکندریہ، مارسیلز اور فرانس کے علاقہ میں جس گرمجوشی سے آپ کا سواگت کیا گیا۔ اُس سے پرگٹ ہے۔ کہ مہاتما گاندھی ہندوستان کے ہی نہیں دُنیا کے مہاپرش ہیں۔ اور لنڈن میں اُن کے استقبال کی جو تیاریاں کی گئیں وہ اُن کے ہندوستان کی ایک پولیٹکل پارٹی کے لیڈر گاندھی کی حیثیت میں نہیں کی گئیں۔ بلکہ دنیا کے ایک مہاپرش کی حیثیت میں ؞

مہاتما جی کے ذاتی پروگرام کا جہاں تک تعلق ہے۔ وہ جس طرح ہندوستان کی گرم آب و ہوا میں اُس پر عامل تھے۔ اسی طرح یورپ کی سرد آب و ہوا میں عامل ہیں۔ پراتہ چار بجے اُٹھتے ہیں۔ پرارتھنا ہوتی ہے۔ چرخا کاتا جاتا ہے۔ خوراک وہی بکری کا دودھ اور کھجور ہے۔ پوشاک میں بھی چنداں تبدیلی نہیں آئی۔ لنگوٹی اور شال۔ لیکن شال کیا ہے؟ کیا کشمیر کا کوئی تحفہ ہے؟ نہیں۔ یہ مہاتما جی کا خود ساختہ ہے۔ جو چرخے کی روئی اور اون کے سُوت سے تیار کیا گیا ہے ؞

فرانسیسی اخبارات کے اس استفسار پر کہ کیا آپ کوئی بیان دینا چاہئے۔ مہاتما جی نے فرمایا:-

"میں ناچیز بھکاری ہوں۔ اس دُنیا میں میری دولت ایک چرخہ، جیل خانہ کی رکابیاں، بکری کے دودھ کا برتن۔ کھدر کی چند لنگوٹیاں اور ایک تولیہ ہے۔ اس لئے میں اس قابل نہیں۔ کہ میری اس قدر شہرت ہو"

لنڈن میں آپ کا جس سرگرمی سے استقبال کیا گیا۔ وہ بادشاہوں کے لئے قابلِ رشک ہے۔ برستے ہوئے پانی میں ہزارہا عقیدت مند آپ کے درشنوں کے لئے بیتاب تھے ؞

جس سوال نے اس وقت برطانیہ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے۔ وہ مالی کمزوری اور بجٹ سے نبرد آزما ہونے کا سوال ہے۔ مہاتما جی نے اپنی پہلی تقریر میں اس کے متعلق برٹش مدبروں کو نہایت صائب رائے دی۔ جب آپ نے بتایا۔ کہ جب تک آپ انگلستان اور ہندوستان کے توازن کو ٹھیک نہیں کرتے۔ آپ کے بجٹ کی آمد و خرچ کا توازن قائم نہیں ہو سکتا ؞

جب مہاتما جی پہلی بار یورپین جنتا کے سامنے ظاہر ہوئے۔ تو سخت سردی کے باوجود آپ کے جسم پر لنگوٹی اور شال کے سوائے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی پہلی تقریر میں انگریزوں کو خطاب کر کے کہا:-

"میں بے زبان اور بھوکے ہندوستانیوں کا بلا خوف تردید نمائندہ ہوں۔ میں امن کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ میں کانگرس کے حکم سے بندھا ہوا ہوں۔ کانگرس کا عقیدہ ہے۔ کہ آزادی ستیہ اور عدم تشدد سے حاصل ہو گی۔ اگر انگریزوں کو اس بات کا یقین آگیا۔ کہ آزادی کانگرس کے ذریعہ حاصل کی جائے گی۔ تو میں سمجھونگا۔ کہ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے ؞"

اپنی دوسری تقریر میں جو کنگسلے ہال میں ۱۳ ستمبر کو ہوئی مہاتما جی نے کہا:-

"اب تک اقوام وحشیوں کی طرح برسرپیکار رہی ہیں۔ مگر ہندوستان نے محسوس کیا۔ کہ جس قانون کا وحشیوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ اسے بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے۔ ذاتی طور پر میں کئی سال تک انتظار کرتا رہونگا۔ بہ نسبت اس کے کہ ہندوستان کشت و خون سے آزادی حاصل کرے۔ دنیا کشت و خون سے تنگ آگئی ہے اور میں یہ وشواس رکھتے ہوئے نہایت خوش ہوتا ہوں۔ کہ شاید ہندوستان کو ہی اس بات کا فخر حاصل ہو۔ کہ وہ دُنیا کو اس خونریزی سے نکلنے کا راستہ دکھائے ؞"

پنڈت مدن موہن مالوی اور شریمتی سروجنی نائیڈو بھی مہاتما جی کے ساتھ ہی لنڈن پہنچے ہیں۔ مہاتما جی کے سٹاف میں شریمتی میراں بائی۔ شری یُت مہادیو دیسائی اور مسٹر پیارے لال شامل ہیں ؞

ذالی گاڑی کے سیکنڈ کلاس کمرہ میں داخل ہونے ہی لگا تھا کہ ایک فوجی افسر نے اُس پر فائر کر دیا۔ جس سے وہ نڈھال ہو گیا۔ گاڑی واپس سٹیشن پر گئی۔ مجروح کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا۔ کہ اس نے راستہ میں ہی جان دے دی۔ مقدمہ زیر تفتیش ہے ؞

یو۔ پی کونسل کے ممبران کا الاؤنس

گورنمنٹ یو۔ پی نے ممبران کونسل کا روزانہ الاؤنس پندرہ کی بجائے دس روپیہ کر دیا ہے ؞

مسلمانوں میں عورتوں کی کمی - اسمبلی

میں مسٹر انوار الحق کے سوال پر سرکاری ممبر نے جواب میں بیان کیا۔ کہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق پنجاب میں مسلمانوں کی تعداد ۱۴۹۲۹۸۹۶ ہے۔ جس میں ۸۱۱۶۳۸۲ مرد اور ۶۸۱۳۵۱۳ عورتیں ہیں۔ اور بنگال میں مسلم تعداد ۲۷۸۴۲۹۴۶ ہے جس میں ۱۴۳۸۱۸۳۵ مرد اور ۱۳۴۶۱۱۰۵ عورتیں ہیں۔ ان اعداد و شمار کے رُو سے ہر دو صوبجات میں مسلم عورتوں کی تعداد مردوں سے کم ہے۔ اس کمی کی بنا پر کیا کوئی الوالعزم مسلمان ممبر اسمبلی میں تحریک پیش کرے گا کہ مسلمانوں میں کثرت ازدواج قانوناً بند کر دیا جائے؟

اجرائے ڈگری کے التواء کا رزولیوشن واپس

اسمبلی میں سیٹھ عبد اللہ ہارون نے زراعت پیشہ مدیونین کے خلاف عرصہ دو سال تک اجرائے ڈگری کے التواء کی جو تحریک پیش کی تھی۔ ہاؤس کی طرف سے سخت مخالف ہونے پر محرک نے واپس لے لی ؞

پریوی کونسل میں اپیل کی اجازت نہیں

"پراچین کہانی" کے مصنف مسٹر بھولا ناتھ سین اور اُن کے دو اسسٹنٹوں کے بے رحمانہ اور وحشیانہ قتل کے جرم میں بنگال کے جن دو مسلمانوں کو سیشن سے پھانسی کی سزا دی گئی تھی اور ہائی کورٹ سے جو بحال رہی تھی۔ اس کے خلاف ہائی کورٹ کلکتہ نے پریوی کونسل میں اپیل کے لئے اجازت کی درخواست مسترد کر دی ؞

افغانستان کی تجارت پر روسی قبضہ

گورنمنٹ ہند ہر ممکن طریقہ سے افغانستان کی گورنمنٹ کی حمایت کرتی ہے۔ لیکن افغان گورنمنٹ نے روس کو اپنی مارکیٹ پر قبضہ کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ افغانستان کو ...

راہنما سہارنپور سٹیشن پر جلدی سے لاہور آنے

اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک اسسٹنٹ سب نوجوان

ایک یورپین نوجوان کی ہلاکت سول

روس مہیا کرتا ہے۔ جاپان کا مال بھی آتا ہے لیکن انگلستان کا نہیں ؟

تحقیقاتی کمیٹی میں ڈپٹی کمشنر کی شہادت

داتا بات ڈیرہ اسمٰعیل خان کی سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے شہادت میں کہا:-

"میں نے خود مسلمانوں کو ہندوؤں کے گھر اور دکانیں لوٹتے اور آگ لگاتے دیکھا۔ یہ حالت دیکھ کر میں نے بنوں اور ٹانک سے فوجی امداد طلب کی"

پیغمبر کو گالی کی بات غلط ہے

ڈپٹی کمشنر صاحب نے جرح پر تسلیم کیا کہ جھانگی رام کو پیغمبر کو گالی دینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ لیکن کسی شخص نے شکایت نہ کی۔ نہ کوئی شہادت مل سکی اس لئے اسے رہا کر دیا گیا۔ گواہ نے یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ پولیس کانسٹیبلوں نے فرائض کی انجام دہی میں بھی کوتاہی کی ؟

ہندو سکھوں پر پابندی

افغانستان میں ہندوؤں سکھوں پر ... اور سکھوں کے لئے زرد پگڑی باندھنے کی سرکاری پابندی ہے۔ تاکہ مسلمانوں سے ان کا امتیاز ہو سکے۔ لیکن امتیاز ضروری تھا۔ تو دو اقوام پر لگانے کی بجائے صرف مسلمانوں پر ہی پابندی کیوں نہ لگا دی۔ کہ وہ سبز پگڑی باندھا کریں۔ اس صورت میں اسلامی حکومت کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کو شکایت نہ ہوتی

مسلم ذہنیت کو بے نقاب کر دیا گیا

ڈیرہ غازیخاں میں ہندو مسلم کشیدگی کو رفع کرنے کے لئے نواب محمد ... خان نے ہندو مسلم لیڈروں کو جمع کیا تو اس میٹنگ میں مولوی ... نے مسلم ذہنیت کو یہ کہہ کر بے نقاب کر دیا۔ کہ ہمارے مذہب میں پہلا درجہ مذہب کا ہے۔ دوسرا جان کا اور تیسرا مال کا۔ مسلمانوں کے مذہب کی توہین ہوتی ہے۔ اس لئے ہندوؤں کے جان و مال کے مقابلہ میں ان کا نقصان زیادہ ہوا ہے۔ ان کے مذہب کی توہین کے مقابلہ میں ہندوؤں کا جان و مال کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ مولوی احمد کی اس بے نقابی کے ساتھ صلح کی بات کا خاتمہ ہو گیا۔ ہندو سمجھیں۔ کہ وہ کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں ؟

ہندوستان کا قرضہ اور حکومت برطانیہ

سر جارج ونگیٹ اور فائننشل ریلیشن ود انڈیا میں لکھتے ہیں:-

"نیک نیتی اور انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ حکومت ہند نے جو قرضے لئے ہیں۔ ان کا محاسبہ برطانیہ کلاں سے اسی طرح کیا جائے۔ جس طرح کو شاہی حکومت کے لئے قرضوں کا کیا جاتا ہے۔ ہر لاکھ جس کا صرف برطانوی ہند کے قرضہ میں ہوتا ہے۔ حقیقتاً برطانیہ کلاں کے قرضہ کا اضافہ ہے"؟

گمشدہ لڑکی مل گئی

لاہور کی گمشدہ ہندو لڑکی ڈاکٹر رام لال سکرٹری ٹریڈرز کمیٹی کے پربتن سے لائل پور سے مل گئی۔ اس کا اغوا کنندہ ایک ہندوستانی عیسائی آلیور ہربرٹ ہے۔ جسے پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اب تک لڑکی کو عیسائی نہیں بنایا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ ملزم نے پولیس کے روبرو بیان دیتے ہوئے اغوا کا سارا راز فاش کر دیا ہے ؟

مہاتما گاندھی کی سالگرہ

مہاتما گاندھی کی سالگرہ ۲۔ اکتوبر کو دھوم دھام سے منائی جائیگی بمرد بھائی پٹیل نے خاص اعلان کے ذریعہ ملک کی توجہ اس تقریب کی طرف دلائی ہے ؟

ملزم کی فراری پولیس والوں کی معطلی

جگدیو کلاں کی تعزیری پولیس کے سب انسپکٹر ایک ہیڈ کانسٹیبل اور دو کانسٹیبلوں کو اس الزام میں معطل کیا گیا ہے۔ کہ اُن کی تحویل سے ایک ملزم بھاگ گیا تھا۔ جس کے قبضہ سے پستول برآمد ہوا تھا ؟

مسٹر سین گپتا پھر کارپوریشن میں

کلکتہ کارپوریشن کی ایک خالی نشست کے لئے مسٹر سین گپتا امیدوار تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں ؟

مہاراج کشمیر کے خلاف سازش

تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے ایک زمیندار نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ مہاراجہ کشمیر کے خلاف ۱۹۲۲ء سے سازش ہو رہی ہے ؟

ریاست بہاولپور کے ہندوؤں پر سختی

ریاست بہاولپور میں ہندوؤں کو مندر بنانے اور جلوس نکالنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ ایک قصبہ میں آریہ سماج مندر میں ایک سانحہ ہو کا دیکھا گیا ہوا۔ تمام ادھیکاریان آریہ سماج کے نام سمن جاری ہو گئے۔ آریہ سماج سناتن دھرم وغیرہ کے جلسے حکماً بند ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو مذہبی جلسے کرنے کی ہر جگہ اجازت ہے ؟

لاہور میں الیکشن پٹیشنوں کی بھرمار

لاہور میونسپلٹی کے گذشتہ انتخاب کے سلسلہ میں پٹیشنیں دی جا رہی ہیں ؟

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چھ ہندو ووٹروں۔ تمام سکھ ووٹروں جن کی تعداد دو ہے۔ اور سات مسلمان ووٹروں کی طرف سے انتخاب پر اعتراض کی درخواستیں دائر کی گئی ہیں ؟

مغلپورہ کالج پر پکٹنگ

میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ میں نئے امیدواران کے داخلہ کا امتحان مقابلہ ۱۶-۱۷ ستمبر کے لئے مقرر تھا۔ بعض مسلمانوں کو شکایت ہے۔ کہ کالج کے پرنسپل نے مسلم قوم کی توہین کی تھی۔ اور اس شکایت کی بنا پر ان کا مطالبہ تھا۔ کہ پرنسپل کو کالج سے علیحدہ کر دیا جائے جسے گورنمنٹ نے منظور نہ کیا۔ اور مسلمانوں نے احراروں کی زیر سرکردگی پکٹنگ کا فیصلہ کیا ۱۶ ستمبر کو پکٹنگ لگائی گئی۔ لیکن امیدواروں کی بھاری تعداد کالج کے اندر پہنچ گئی۔ مجمع کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو حسب ضرورت طاقت سے بھی کام لینا پڑا۔ تین احرار لیڈر۔ کئی والنٹیر اور ہجوم کے آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ ہجوم کے آدمیوں کو متنبہ کر کے چھوڑ دیا گیا ہے سابق سٹوڈنٹس کی بابت سول کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے طرز عمل پر غیر مشروط اظہار افسوس کیا۔ اور لکھ کر دیا۔ کہ ہمیں داخل کر لیا جائے۔ آئندہ کالج کے قواعد کی خلاف ورزی نہ کریں گے ؟

احمدی کہاں ہیں؟

گرفتار ہوئے لیڈروں میں کسی احمدی کا نام نہیں۔ ... میدان ترقی کر خلیفہ قادیان جو مسلمانوں کے لئے ہر وقت آنسو

بہاتے نظر آتے ہیں۔ پلانگ میں سب سے آگے پھول گئے۔ لیکن وہ تو کشمیر کا ڈھول ہی بجاتے جاتے ہیں۔ حالانکہ کشمیر کا معاملہ فیصل ہو کر پرانا بھی ہو چکا۔ مسلمانوں کے سامنے اس وقت مغلپورہ کالج کا معاملہ ہے۔ جس میں خلیفہ کی امداد کی انہیں ضرورت ہے۔ لیکن چونکہ یہ معاملہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان ہے اس لئے اس معاملہ میں قادیانیوں کی ہمدردی کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ قادیان بیٹھے اپنی پوزیشن بچانے کے لئے الفضل میں تیر چلاتے رہیں۔ تو امر دیگر ہے۔ لاہور میں مسلمانوں کی ۱۶ و ۱۷ ستمبر کو جزوی ہڑتال ہوئی۔ رہنمائی کے لئے مولانا ظفر علی خاں بھی عین موقع پر لاہور پہنچ گئے ہیں ؟

ڈسکہ کا معاملہ کہاں ہے؟

کل کے اخبار میں یہ خبر نکلی۔ کہ ڈاکٹر ستیہ پال اور ماسٹر سندر سنگھ کی کوششوں سے ڈسکہ کا معاملہ طے ہو گیا ہے۔ آج ادھر اکالی دل نے اعلان کر دیا کہ ماسٹر سندر سنگھ کو اکالی دل نے ہرگز شرائط طے کرنے کے لئے نہیں بھیجا۔ ادھر لالہ امرناتھ وکیل ڈسکہ کا بیان ہے۔ کہ ڈاکٹر ستیہ پال اور ماسٹر سندر سنگھ کا یہ بیان بے بنیاد ہے۔ کہ ڈسکہ کے تنازعہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ ہندو کسی حالت میں اپنے مذہبی اور قانونی حقوق فروخت کرنے کو تیار نہیں۔ ایک اور خبر ہے کہ ہندو مہاسبھا بابا گوردت سنگھ کو تصفیہ کے لئے مستور کیا ہے اکالی جتھہ ڈسکہ کے لئے چلا ہی ہوا ہے۔ جس کا دیہات میں خوب سواگت کیا جا رہا ہے ؟

آریہ سماج مندر میں چوری

تلہ گنگ میں ۱۲ ستمبر رات کو سماج مندر میں چوری ہو گئی چور کنوئیں کے دو نو دروازہ اکھاڑ کر اندر داخل ہو گئے۔ ہال کے تمام سامان کو درہم برہم کر گئے نیز مبلغ ایک صد سے اوپر کا سامان اٹھا کر لے گئے۔ پانچ عدد جھلکایاں ریشمی۔ دو عدد دریاں۔ ۶ عدد گلاس۔ ایک لالٹین۔ ایک لیمپ ہری کین۔ اندوان باہر میں سے چار کے پیسے نکال کر لے گئے۔ معاملہ زیر تفتیش پولیس ہے۔ دسنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ) ؟

شا ۲۵

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے!

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا سگندھت دھوپ۔ اگربتیاں و ہون سامگری ہندوستان میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ۔ اگربتیاں نیز ایسی اعلیٰ درجہ کی سگندھ اور پوتر ۔ ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی

ودیا رتن پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجئے!

پرکاش لاہور

۴ اسوج سمت ۱۹۸۸

احمدیت ویدک دھرم کی شرن میں

جنگ زرگری میں احمدیوں کی لاہوری اور قادیانی دونوں جماعتیں جس انہماک سے مصروف ہیں۔ اُس کی مثال ڈھونڈنے سے نہ ملے گی۔ بہتیرا سر مارنے پر بھی انہیں اور کوئی میدان نظر نہیں آتا۔ روز روز کران کی تنفر مسلمانوں پر ہی پڑتی ہے۔ اور انہیں قادیانی لانے کے لئے یہ لوگ نت نئی چالیں اختیار کرتے رہتے ہیں۔ لاہوریوں نے مغل پورہ کالج کا فتنہ جگایا۔ تو قادیانیوں نے کشمیر کمیٹی کا ڈھانچہ کھڑا کر دیا۔ لیکن احراری چال چل گئی۔ لاہوریوں کے ہاتھ سے مغلپورہ اور قادیانیوں کے ہاتھ سے کشمیر کمیٹی کے فتنہ کی تحریک چھین کر لے گئی۔ اور اب ان دونوں جماعتوں پر "سانپ نکل گیا اب لکیر پیٹا کر" کی مثل صادق آتی ہے۔ لیکن احمدیت کے اندر ایک وصف ہے۔ جس کا زیادہ تر حصہ قادیانیوں کے حصہ میں آیا ہے۔ کہ کوئی کچھ کہے اپنی ڈگڈگی بجاتے چلے جائیں۔ قادیانی خلیفہ کی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جو حشر ہوا۔ اس سے کون ناواقف ہے۔ لیکن قادیانی ہیں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور اس کے تقدس مآب کے گیت گائے جاتے ہیں۔ ان کی آوازیں ذرا العرش تک پہنچ آتی۔ کشمیر کمیٹی کے کرتا دھرتا اگر دانائی سے کام لیتے۔ اور زبانی جمع خرچ تک ہی سرگرمیاں محدود رکھتے تو پبلک کی نظروں میں اعتماد کھو چکے تھے۔ تو پبلک کو غلط فہمی میں مبتلا بھی رکھ سکتے۔ لیکن حماقت نے جو زور مارا۔ آں حضرت نے سیالکوٹ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جلسہ رکھ دیا۔ دکھانا تھا اپنے جاتے ہوئے وقار کو سہارا دینے کے لئے لیکن ہوا یہ کہ کوئی رہا سہا وقار تھا۔ تو وہ بھی کھو بیٹھے۔ چنانچہ خلیفہ صاحب سیالکوٹ گئے۔ تو مسلمان لیڈروں سے بھرے بغیر ان کو رہنا مشکل ہو گیا۔ مسلمانوں نے احمدیت کے خلاف پراسرار فتوے شائع کر کے میاں کا ناک میں دم کر دیا۔ آخر جلسہ ہوا تو پولیس کے سایہ میں پولیس کی موجودگی میں بھی غیر احمدی مسلمان پاپیہ پلیٹ فارم پر پہنچ گئے۔ اور خوب خشت باری ہوئی۔ بہت رات گئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی عنایت سے خلیفہ کو چند سو کی حاضری میں تقریر کا موقعہ ملا۔ تو اس میں احراروں کو کشمیر کے ایجنٹ، رشوت خور اور آلہ کار بیان کیا گیا۔ اور اس طرح کشمیر کے معاملہ کی آڑ میں مسلمانوں میں قادیانیت پھیلانے کی بجائے احمدیت کے وقار کو کشمیر کمیٹی کی بھینٹ چڑھا کر سیالی قادیان کو لوٹے۔

پوچھو کہ احمدیت کی غرض و غایت کیا ہے تو جواب دیا جائے گا۔ اسلام کا سدھار۔ لیکن اسلام کے سدھار میں جس ناکامی کا پہلے مرزا کو اور اب خلیفہ کو منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اس سے خلیفہ محمود نے سوچ سے اس میدان کو ہی چھوڑ کر سیاست میں کودنے کو نفع کا سودا سمجھا ہے۔ اور اسی لئے اُسے اب مذہب کے ذکر کے لئے فرصت نہیں۔ چنانچہ پادریوں کے چیلنج کے جواب میں خلیفہ نے ایک پادری کو کہا :-

"جماعت کے جھگڑوں وغیرہ کے فیصلہ کے علاوہ سیاسیات حاضرہ کے متعلق ضروری تبصرہ میرے متعلق ہے۔ آج اگر میں ان پادری صاحبان کے چیلنج پر ان سے مناظرہ کروں۔ تو کل کو آریہ پنڈت۔ مولوی صاحبان اور دیگر مناظرین میں سے ہر ایک یہی کہے گا۔ کہ میں تو خود امام جماعت احمدیہ ہی سے مناظرہ کروں گا۔"

گویا سیاسیات حاضرہ میں دخل اندازی خلیفہ کا ٹھیکہ ہے۔ اور دین کے متعلق مناظرہ گول۔ یہ سبب کس لئے ہے۔ اس لئے کہ دین کے معاملہ میں احمدیوں کو لاکھ سر پٹکنے پر بھی کوئی چٹان نہیں ملی جس پر وہ قدم ٹکا سکیں۔ بھلا بیسویں صدی کے روشنی کے زمانہ میں اس ذریعہ کو مجذوب کی بڑ سے زیادہ کوئی کیوں وقعت دینے لگا۔ کہ میں خدا کا مامور ہوں۔ اور مہدی موعود ہوں۔ جتنے پیغمبر آئے۔ ان سب سے بڑا ہوں جب دنیا گذشتہ پیغمبروں سے رستگاری حاصل کرنے پر تلی ہوئی ہو۔ تو اس میں نئے پیغمبروں کے لئے جگہ کہاں؟ مسلمانوں نے تو اپنے خاتم المرسلین کے عقیدہ کی روشنی میں قادیانی مرزا کے دعویٰ کو پرکھا۔ اور اسے کذب جان کر پرے پھینک دیا۔ آریوں نے اس خود ساختہ مامور کی غلبیت اور اس کے عقائد کا امتحان لیا۔ تو کڑی جرح پر احمدیت ایسی گھبرائی۔ کہ اس کے قدم لڑکھڑا گئے کچھ بن نہ آیا۔ تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ تمام مذاہب احمدیت کی طرف آ رہے ہیں۔ آریہ سماج بھی احمدیت کے عقائد کو قبول کر رہا ہے۔ یہ ایسا بول ہے۔ جس کی بطالت میں راس کے بولنے والوں کو بھی سر نیہوڑا ہے کی گنجائش نہیں۔ اگر احمدیت کے عقائد کی چیر پھاڑ کی جائے۔ اور مرزا پرستی چلانے کے لئے جو ڈھونگ رچا گیا ہے۔ اس کو علیحدہ کر دیا جائے۔ تو باقی جو کچھ رہ جاتا ہے۔ وہ اسلام کو جواب اور آریہ سماج کی تائید کے سوائے کچھ نہیں۔

اسلام کو توحید کا دعویٰ ضرور ہے۔ لیکن اسلامی لٹریچر کو پڑھ جاؤ۔ یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا ہے کیا چیز۔ خدا کے متعلق اسلامی لٹریچر کا کوئی مفہوم ہے۔ تو یہ کہ وہ ایک طاقتور اور خود مختار انسان عظیم ہے۔ جو جسے چاہے بنا دے۔ جسے چاہے تباہ کر دے۔ لیکن وید نے خدا کو نراکار سروویاپک۔ سروشکتیمان اور نیائکاری کرموں کا پھل دینے والا بتایا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ خدا کے معاملہ میں احمدی کہاں ہیں۔ وہ اسلام کے خدا کو نہیں مانتے۔ وہ خدا کے تخت کو اٹھانے والے فرشتوں کے وجود سے انکاری ہیں۔ وہ اس آسمان کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ جس پر اسلام کہتا ہے۔ کہ خدا کا تخت رکھا ہے۔ اب بتائیے۔ احمدیت آریہ سماج کی شرن میں آتی ہے یا آریہ سماج خدا کے متعلق اسلام کے سدھانت کو ماننے لگا ہے؟

پھر انادی پدارتھوں کے معاملہ کو لو۔ اسلام نہ روح کی ازلیت کا قائل ہے۔ نہ مادہ کا۔ اس کا سدھانت ہے۔ کہ خدا نے کہا ہو جا۔ اور ہو گیا۔ کس کو کہا؟ اس کا اسلام کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور جو ہو گیا۔ کس سے ہو گیا۔ اس کے جواب میں بھی اسلام خاموش ہے۔ لیکن وید کا سدھانت ہے کہ پرماتما۔ آتما اور پرکرتی انادی ہیں۔ اور پیدائش کا سلسلہ پرواہ سے انادی ہے۔ اسلامی عقائد کے خلاف آریہ سماج کی زبردست جرح سے لاجواب ہو کر اور اسلامی عقیدہ کی بطالت کا قائل ہو کر احمدیت بادھیت ہو گئی۔ کہ پرماتما کے ساتھ جیو اور پرکرتی کی ازلیت کو تسلیم کرے۔ چنانچہ رشی دیانند کے ان الفاظ کو ہی قادیانی دوہرانے پر مجبور ہوئے "کہ دنیا کی پیدائش کا سلسلہ پرواہ سے انادی ہے" جب پیدائش کے سلسلہ کو پرواہ سے انادی مان لیا۔ تو تناسخ سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا لیکن حال ہی میں مولانا یعقوب خاں ایڈیٹر "لائٹ" نے "جاگرت" کے کالموں میں کرشن کے لئے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اس معاملہ کو اور بھی صاف کر دیا ہے۔ کرشن کے بارے جن الفاظ میں مولانا یعقوب خاں نے اپنی شردھا کا اظہار کیا ہے۔ وہ قابل ستائش ہیں۔ مولانا لکھتے ہیں :-

کرشن کا پوتر نام ہمارے اندر روحانیت کی لہر پیدا کرتا ہے۔ اور ہمارے دل اُن کی محبت اور عقیدت سے لبریز ہیں . . . . . . ان کے راستہ پر ہم اپنی جان نذر کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ اگر آج وہ مہاپرش ہمارے اندر ہوتا۔ تو اس کے قدموں میں بیٹھنا ہم اپنے لئے فخر سمجھتے"۔

میں کسی مہاپرش کے لئے عقیدت کا ہونا دو باتوں پر منحصر ہو سکتا ہے۔ ایک اس کے پوتر چرتر پر اور دوسرا اس کے پوتر عقائد پر۔ جب مولانا خاں کرشن کے لئے اپنے دل میں اتنی بھگتی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں :- کہ

"گیتا کو میں نے پڑھا ہے۔ اور لذت اور سرور کے ساتھ پڑھا ہے۔ فیضی کا ترجمہ بھی پڑھا ہے اور کسی ہندو بزرگ کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھا ہے۔"

تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ کرشن کے سدھانتوں کو خان نے سمجھا ہے۔ اور سمجھ کر ہی کہا ہے۔ کہ

"موت اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ کہ ایک چولا بدل کر دوسرا پہنا جائے"۔

اور پھر اُسے واضح کرنے کے لئے ایک شاعر کے حوالے سے مولانا خان فرماتے ہیں ؎

"آتما ہوں میں بدل ڈالونگا فوراً چولہ"

کون نہیں جانتا کہ گیتا کے شلوک اور شاعر کے مصرعہ کا کوئی مطلب ہے۔ تو یہ کہ آتما جسم سے جدا ہوتا جب ہے مرشکتی ہی تو دوسرا جسم دھارن کر لیتا ہے اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور اسی کا نام تناسخ ہے۔ اسی کا نام آواگون ہے۔ اور یہ وہ مسئلہ ہے۔ جسے تسلیم کرنا اسلام سے ہاتھ دھونا ہے۔ کیونکہ اس شخص کے لئے اسلام کے اندر کوئی جگہ نہیں۔ جو تناسخ میں یقین رکھتا ہے۔ گو قرآن کے اندر اس قسم کی شہادت پائی جاتی ہے جسے تناسخ کی تائید میں پیش کیا جا سکتا ہے مثلاً قرآن میں آیا ہے :-

"کس طرح تم انکار کرتے ہو اللہ کا۔ اور تھے تم مردہ تو زندہ کیا اس نے تم کو پھر وہ مردہ کرے گا تم کو اور پھر زندہ کرے گا تم کو۔ اس طرح پھر لوٹائے جاؤ گے"۔

لیکن مسلمان اس کا مطلب کسی اور طرح ہی کرتے ہیں اسے تناسخ پر چسپاں نہیں ہونے دیتے مگر باوجود اس کے مولانا خان جو احمدیت کے ارکان میں سے ہیں۔ کرشن کے پرتی شردھا کا پرکاش کر کے تناسخ کے سدھانت کے سامنے سر جھکاتے

ہیں۔ اس پر بھی اگر احمدی کہتے چلے جائیں۔ کہ آریہ سماج اسلام کے عقائد کو قبول کر رہا ہے۔ تو یہ اُن کی خوش اعتقادی کے سوا اور کیا ہے؟

صرف ان سدھانتوں پر ہی کیا موقوف ہے۔ صغر سنی کی شادی کے معاملہ میں احمدیوں کو اسلامی تاریخ کو ہی بدلنا پڑا۔ مولانا ثناء اللہ مسلمانوں میں اعتقادی ہیں۔ ان کے سوائے اور بھی جو مولانا ہیں۔ وہ اسلامی لٹریچر سے اس امر کا ثبوت دے چکے ہیں۔ کہ حضرت عائشہ کی شادی حضرت محمد سے چھ سات سال کی عمر میں ہوئی۔ اور جنہیں چھ سات سال کی شادی جچتی بھی ہے۔ وہ یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ شادی بے شک چھ سات سال کی عمر میں ہوئی مگر گونا ۹ سال کی عمر میں ہوا۔ لیکن احمدی تو ساری مسلم تاریخ پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہ کی ۹ سال کی عمر میں سگائی اور ۱۴ سال کی عمر میں شادی ہوئی۔

احمدیوں کو اپنے ضمیر کو ۱۴ سال کی بناوٹ کے بوجھ سے کیوں لادنا پڑا؟ ویدک دھرم کے اس سدھانت کی روشنی سے منور ہو کر کہ بال بواہ تہذیب یافتوں کا کام نہیں۔ لڑکے اور لڑکی کا بواہ برہمچریہ آشرم کو پار کر کے ہی ہونا چاہئے۔ اور اس آشرم کی معیاد لڑکوں کی حالت میں کم از کم ۲۵ اور لڑکیوں کی حالت میں ۱۶ سال کی عمر میں ہوتی ہے۔ جب مسلمان حضرت عائشہ کی سات سال کی عمر میں شادی کا ذکر فخر سے کریں۔ اور احمدی سات کو ۱۴ بنانے کے بہانے ڈھونڈنے میں مصروف ہوں۔ تو بتاؤ آریہ سماج اسلام کی منزل میں آیا ہے۔ یا احمدیت ویدک دھرم کے پاؤں میں لڑھک رہی ہے۔ ایک نہیں ایک باتیں ہیں۔ جو احمدیوں نے آریوں سے سیکھیں اور اگر وہ روز کے اس سیکھنے سے شرمندگی کا احساس کر کے مذہب کا میدان چھوڑ کر سیاسیات کے میدان میں نہ چلے جاتے۔ تو نہ معلوم اور کتنی باتیں سیکھنے کا سوبھاگیہ حاصل کرتے۔ اس حالت میں اُن کے دعوے کی کہ آریہ سماج احمدیوں کے عقائد کو اختیار کر رہا ہے کیا وقعت رہ جاتی ہے۔ اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔

راولپنڈی میں ویدوں پر لیکچر

مرزا مظفر بیگ مرزائیوں کے مبلغ ہیں۔ انہیں ویدوں کا بھی دعویٰ ہے۔ اور ایڈیٹر [illegible] ہونے کی حماقت بھی اُن سے سرزد ہوتی رہتی ہے۔ حال ہی میں اس امر کی ڈونڈی پیٹی گئی ہے۔ کہ راولپنڈی میں اس مرزائی مبلغ نے وید پر لیکچر دیا۔ پھر کہا گیا ہے۔ کہ اعلان کے مطابق آریوں کو لیکچر کے بعد اعتراضات کرنے کا حق حاصل تھا۔ مگر کسی کو بھی کوئی اعتراض پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔" کیا راولپنڈی کے کوئی آریہ بھائی اس معاملہ پر روشنی ڈالیں گے؟

استری دماغی طور پر کمزور نہیں

استریوں کے ادھیکار کو دبائے رکھنے کے حامی دلیل دیا کرتے ہیں۔ کہ استری پرش کے مقابلہ میں دماغی طور پر کمزور پیدا ہوئی ہے۔ لیکن لاہور کے ایک ہندو وکیل کی لڑکی نے امتحان ایف اے میں سرو پرتھم رہ کر ایک بار پھر اس بات کا ثبوت دے دیا ہے کہ استری دماغی طور پر کمزور پیدا نہیں ہوتی۔ جہاں تک دماغی قابلیت کا ثبوت دینے کا تعلق ہے شریمتی چدّا رانی مبارک باد کی مستحق ہے۔ لیکن مائس کی سنر کشک جاتی کو دہائی دینے کو دل نہیں چاہتا۔ جس نے اپنی استریوں کے اندر مغربیت کے پیچھے جانے کی جاتی گھاتک ذہنیت پیدا کر دی ہے۔ لڑکوں کی حالت میں تو عذر پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ ملازمت کے لئے انہیں مغربی تعلیم دلانی پڑتی ہے۔ لیکن لڑکیوں کی حالت میں تو اس عذر کی کوئی وقعت نہیں۔ تعلیم کا مقصد اپنی تہذیب کے پجاری پیدا کرنا ہے۔ لیکن ہم ہندوستانیوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ اپنی سنتان کو وہ تعلیم دلاتے ہیں۔ جو اپنی تہذیب سے اُن کے اندر نفرت پیدا کر دیتی ہے۔

ہندو جاتی کی کمی کا بھی یہ ایک بڑا کارن ہے کیا وہ ہندو نیتا جو ہندو جاتی کو جیتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ کم از کم لڑکیوں کی حالت میں طریقہ تعلیم کے بدلنے پر وچار کر کے اور یونیورسٹیوں کے چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنے دھرم، اپنی بھاشا، اپنے اتہاس اور اسی طرح اپنی دوسری باتوں کی تعلیم کی قومیت کی بچیوں کے اندر پیدا کرنے کا یتن نہیں کریں گے؟

ہندو مسلم اتحاد کا صحیح نسخہ

ہندوستان کے سوراجیہ کے راستہ میں اگر کوئی چیز حائل ہے تو وہ عدم اتحاد۔ ہندو مسلم آج متحد ہو جائیں تو کل ہی سوراج پا سکتے ہیں۔ لیکن اتحاد ہے۔ کہ جوں جوں مہاتما گاندھی بھی اس کو پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ یہ اور آگے نکل جاتا ہے گویا ہندو مسلم اتحاد آج بڑی سے بڑی کوششوں کے باوجود بھی دور کی چیز بن رہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہونے سے رہا۔ لیکن مولانا یعقوب خان ایڈیٹر لائٹ نے اس کا صحیح نسخہ بتایا ہے۔ جسے اتحاد کے خواہش مند عمل میں لائیں۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ اس سے نہ صرف اتحاد ہوگا۔ بلکہ ہندو مسلم فسادات بیخ و بن سے اُکھڑ جائیں گے۔ مولانا [illegible] لکھتے ہیں:-

"وہ دن ہندوستان کے لئے خوش قسمتی کا دن ہوگا۔ جب ہندو قوم میں بہادری اور شجاعت کی روح پیدا ہو جائے۔ میں مسلمان ہوں لیکن میں ہندو قوم کی اس ترقی کو کبھی حسد کی نظر سے نہیں دیکھوں گا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد اُس حالت میں بہت جلد پیدا ہو سکیگا۔ کمزور اور بزدل افراد اور قوموں کا خاصہ ہوا کرتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو مشتبہ اور حسد کی نگاہ سے دیکھیں۔ موجودہ فرقہ وارانہ فسادات ہماری اس اندرونی کمزوری کی علامات ہیں"

نسخہ نیا نہیں۔ یہ کئی بار بتایا جا چکا لیکن ایک مسلمان اور پھر فرقہ پرست مسلمانوں کے [illegible] کے منہ سے یہ پہلی بار نکلا ہے۔ اس لئے اتحاد کے حامیوں اور فسادات کے دور ہونے کے خواہش مندوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اسے آزمائیں۔ مہاتما گاندھی بھی مسلمانوں کو کورا چیک پیش کرنے کی بجائے ہندوؤں کی کمزوری کو دور کر کے جسمانی طاقت میں وہ انہیں مسلمانوں کی سطح پر لانے کا یتن کریں۔ تو اتحاد نزدیک کی چیز ہو جائے گا۔

پرکاش کی سیوا کا اعتراف

"پرکاش" کے ایک پریمی جو سالوں سے اس کا مطالعہ کر رہے ہیں لکھتے ہیں:-

"پرکاش بے شک پرکاش کرتا ہے۔ [illegible] سے آج تک میرے زیر مطالعہ ہے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ رہے گا دوسرے آریہ اخبار بھی پڑھتا ہوں۔ مگر میرے دل میں جو جگہ "پرکاش" نے لی ہے۔ وہ اور کسی آریہ اخبار نے نہیں لی۔ کیونکہ اس اخبار میں جو عالی [illegible] مضامین ہوتے ہیں۔ وہاں [illegible] بھی کافی پایا جاتا ہے یہ اخبار اس باغ کے مالی ہے۔ جس میں سارا پرکاش کے پھل ہوتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جتنی انتظار میں اس کی کرتا ہوں۔ اتنی اپنے لالہ کی بھی نہیں کرتی ہے۔ پرماتما کرے یہ دیرگھ آیو پراپت کرے"

یہ ایک کی رائے نہیں۔ پرکاش کا ہر ایک پریمی پرکاش کی خدمات کا معترف ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کی سیوا میں "پرکاش" ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔ جب "پرکاش" اپنے کرتویہ کا پالن کرنے میں ہمیشہ تت پر ہے۔ تو اس کے پریمیوں، آریہ سماج کے بہی خواہوں، ویدک دھرم اور قومیت کے حامیوں کا کیا کرتویہ نہیں۔ کہ وہ اس کی توسیع اشاعت کا کرتویہ پالن کریں۔ لیکن "پرکاش" کو شکایت ہے۔ کہ اس کرتویہ کا پالن نہیں کیا جا رہا۔ اس شکایت کو معمولی سے پریتن سے رفع کیا جا سکتا ہے اور وہ پریتن صرف اتنا ہی ہے۔ کہ آپ اس کے لئے صرف دو نئے خریدار پیدا کریں۔

آریہ پرو پدھتی کے پیارے

ایک سجن لکھتے ہیں۔ کہ ابھی تک ہمیں پتہ نہیں۔ کہ آریوں کے کون کون سے تہوار ہیں۔ اور انہیں کس پدھتی سے منانا چاہئے۔ اس سجن کی توجہ آریہ پرو پدھتی کی طرف دلائی جاتی ہے۔ جو سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے چھپی ہوئی ہے۔ اس میں منائے جانے والے تہواروں کی تاریخیں بھی دی گئی ہیں اور پدھتی بھی۔ جن آریہ نر ناریوں نے اس پدھتی کو نہیں دیکھا۔ انہیں آوشیہ اس کا مطالعہ کر کے اپنے تہواروں کے مہتو اور ودھی سے جانکار ہونا چاہئے۔

آریہ سبھائیں نوٹ کر لیں

آریہ سماج ڈلہوزی نے کچھ عرصہ ہوا ایک [illegible] کو آریہ پتری پاٹھشالہ میں پڑھانے کے لئے رکھا تھا۔ وہ وہاں گئے۔ تو ان کے ساتھ ایک استری تھی۔ جسے وہ اپنی بہن بتاتے تھے۔ ڈلہوزی والوں کو اُن کے خلاف سخت اعتراضات کا موقعہ ملا۔ جس سے وہاں کی پتری پاٹھشالہ سے انہیں برطرف کر دیا گیا۔ ممکن ہے۔ کہ وہ کسی اور آریہ سماج یا پاٹھشالہ میں جس جگہ ملازمت پانے کی کوشش کریں۔ جو آریہ سماج انہیں رکھنا چاہے۔ انہیں رکھنے سے پہلے آریہ سماج ڈلہوزی سے دریافت کر لینا چاہئے۔ آریہ سماج ڈلہوزی سے دریافت کرنے کے بغیر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے جب تک [illegible] انہیں کوئی نہ رکھے!

انگلستان کی تہذیب کا خوفناک [illegible]

مغرب کی جس تہذیب کا دلدادہ بن کر ہندوستانی اپنی لڑکیوں کو [illegible] کے حوالہ کرتے ہیں۔ اس کا ذکر لندن کے ایک ہندوستانی طالب علم نے ذیل کے الفاظ میں کیا ہے:-

ایڈیٹر صاحب! ایک مشہور پروفیسر [illegible] کا ہے [illegible] مغربی تعلیم [illegible] ذکر کرتے ہوئے [illegible]

من نکردم شما حذر بکنید

مغربی تہذیب کا دلدادہ جو ہندو سجن اپنی لڑکیاں تعلیم کے لئے گوری میموں کے ہاتھ میں دے کر گھر بیٹھا تھا۔ اس کا رزم اردم نسان حال سے یہ کہتا ہوا سنائی دیتا ہے ع

من نکردم شما حذر بکنید

لیکن ہندوؤں کے جو جن مد میں مست ہیں۔ پروا نہیں۔ کہ اس شدھی بھاشی کے ان الفاظ کو سنیں۔ اور اس شدھی بھائی سے بھی اتنی آشنا نہیں۔ اگر وہ اس کو گھڑا کر اپنے حافظہ میں کچھ عرصہ کے لئے محفوظ رکھ سکے۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ کہ ہندو لڑکیاں عیسائی سکولوں میں جاتی رہیں گی۔ اور ان کے واقعات وقتاً فوقتاً سننے جاتے رہیں گے۔

کہتے ہیں۔ ہندو نوجوانوں کے لئے کسی کام نہیں۔ اس لئے وہ باوجود تمام کانگرس کے ... ستیہ آگرہ کی تحریک میں شامل ہونے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ کیا سچ مچ ہندو جاتی اصلاح کی محتاج نہیں۔ واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ جس قدر اصلاح کی ضرورت ہندو جاتی کو ہے اور کسی کو نہیں۔ یہ جاتی اپنی پرانی برائیوں سے ... نئی برائیوں سے تباہی کے منہ میں چلی جا رہی ہے۔ ضرورت ہے ایسے نوجوانوں کی۔ جو اسے مشرقی اور مغربی پرانی اور نئی برائیوں سے چھڑانے کا کام اپنے ذمہ لیں۔ لڑکیوں کو عیسائی پنجہ سے بچانے کے لئے ایک کام ہے۔ جس کے لئے کام کرتا بھاری کام کر سکتے ہیں۔ لڑکیوں کے والدین خود نہیں سمجھیں گے۔ ہر جگہ چند ایسے نوجوان نکلیں۔ جو مقامی مشن سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کے والدین کی فہرست بنائیں۔ اور انہیں ان کے گھروں میں جا کر سمجھا دیں۔ کہ اپنی جاتی نہ سہی اپنی سنتان پر اور اپنے آپ پر رحم کرو۔ اور لڑکیوں کو آریہ سکولوں اور ہندو سکولوں میں پڑھاؤ۔ جو ہر جگہ بڑی اچھی حالت میں موجود ہیں۔ اگر ایسے چند کارکن نکل آئیں۔ تو ہندو لڑکیوں کے عیسائی ہونے کا خدشہ ہمیشہ کے لئے دور ہو سکتا ہے۔

دسکہ کیوں ناندیڑ کیوں نہیں؟

ماسٹر تارا سنگھ اس امر کا اعلان کر کے کہ میں قوم پرستی سے باز آیا۔ جتھے لے کر دسکہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ راستہ میں پرچار کرتے ہوئے یہ جتھہ ۲۹ ستمبر کو دسکہ پہنچیگا۔ اس کی غرض ... یہ ہے۔ کہ وہاں کی دھرم سالہ کو جو قانوناً ہندوؤں کی ملکیت قرار دی جا چکی ہیں۔ ہندوؤں سے چھین کر اکالیوں کو منتقل کرا سکیں۔ ڈسکہ کی دھرم سالہ ہندوؤں کے ہاتھ میں ہو۔ یا اکالیوں کے ہاتھ میں۔ جہاں تک اس کے بطور دھرم سالہ استعمال کا تعلق ہے۔ دونوں کی مشترکہ ہے۔ لیکن حیدر آباد کی اسلامی ریاست کے مشہور مقام ناندیڑ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں کے مسلمان سکھوں کے دھرم استھانوں کو گرانے کی سکیم ... میں ہیں۔ اور ایک سکھ گوردوارہ کے خلاف پروپیگنڈا کے لئے وہاں کے مسلمانوں نے ایک اخبار بھی جاری کر رکھا ہے۔

اگر یہ خبر ٹھیک ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ناندیڑ سے جس کے ساتھ کئی سکھ ادارات وابستہ ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں نے سکھوں کو منقطع کر دینے کا گویا عہد مصمم کر لیا ہے۔ ڈسکہ کی دھرم سالہ سکھوں کے ہاتھ نہ آئے تو اس سے آسمان نہیں ٹوٹ پڑیگا۔ وہ جب چاہیں۔ اس کے لئے جدوجہد کر سکیں گے لیکن ناندیڑ کا کوئی سکھ استھان چند گھنٹوں کے لئے بھی مسلمانوں کے ہاتھ چلا گیا۔ تو ہمیشہ کے لئے چلا گیا۔ سکھ اُسے پھر حاصل کرنے کی آشا نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے ماسٹر تارا سنگھ اگر قوم پرستی سے باز آ کر فرقہ پرستی کی دلدل میں پڑ ہی چکے ہیں۔ تو ان کا جتھہ ڈسکہ کو کیوں جائے۔ ناندیڑ کو کیوں نہ جائے؟ وہ وہاں پہنچ کر وہاں کے مسلمانوں کو بتائے۔ کہ کسی بھی دستہ میں سکھ اجازت نہ دیں گے۔ کہ تم ہمارے دھرم استھانوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکو۔ لیکن اگر ماسٹر تارا سنگھ سردار کھڑک سنگھ کے نقش قدم پر چل کر ڈسکہ کے کنوئیں کے ہی مینڈک بنے رہے۔ تو قوم پرستی کی حفاظت تو اور لوگ بھی کر لیں گے لیکن ناندیڑ کے سکھ استھانوں کے عدم حفاظت کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے سکھ ہاتھوں سے نکل جانے کا اندیشہ ہے۔

پیغام کے پیٹ میں درد

پونہ کے بھنڈارکر اورینٹل ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے شری مہابھارت پر کانشٹ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہ ایسا کام ہے۔ کہ اس میں انسٹیٹیوٹ کامیاب ہو گیا۔ تو وہ علمی دنیا سے خراج تحسین حاصل کرنے کا حق دار ہوگا۔ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا تخمینہ دس لاکھ کا ہے اس میں ایک لاکھ ایک جاگیردار نے دیا ہے۔ اور سات ہزار سالانہ کی امداد گورنمنٹ دیتی ہے۔ یہی مد ہے۔ جس سے پیغام صلح کے پیٹ میں درد پیدا ہو گیا ہے۔ وہ لکھتا ہے "حیرت ہے۔ کہ گورنمنٹ سے ایک خالص ہندو کام کے لئے اس قدر روپیہ بطور امداد دیا جاتا ہے۔ اور کسی مسلمان کو اتنی توفیق نہیں۔ کہ وہ گورنمنٹ کی اس ہندو نوازی کا مطلب اس سے دریافت کر سکے" اس تنگ دل مرزائی کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اس کام میں گورنمنٹ کی امداد ہندو نوازی کے لئے نہیں بلکہ صحیح تاریخ کی کھوج کے لئے ہے۔ اور تاریخ بھی اُس زمانہ کی۔ جس زمانہ کے بزرگوں کو آپ کو بھی اپنا بزرگ ماننے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن بالفرض محال اگر ہندو نوازی کے لئے بھی ہو۔ تو کیا گورنمنٹ کے خزانہ پر ہندوؤں کا حق نہیں۔ کیا خزانہ میں تمام روپیہ آپ کی جیب سے جاتا ہے۔ پھر مسلم یونیورسٹی یا آپ کے کالجوں سکولوں کو جو لاکھوں کی گرانٹ ملتی ہے۔ وہ مسلم نوازی کے لئے ہے؟ ایک ہندو جاگیردار کے ایک لاکھ کے دان نے بھی پیغام کو نڈھال کر رکھا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ مسلمان ارکان ریاست بھی اس بارہ میں جواب دہ ہیں۔ کہ انہوں نے کسی اسلامی کام میں اس قدر فیاضی کا اظہار کیا؟ آہ! احسان فراموشی اور ناشکر گزاری کی حد ہو گئی نظام ایک اسلامی ریاست بطور مثال پیش کی جا سکتی ہے جو لاکھوں روپیہ سالانہ جو زیادہ تر ہندوؤں سے آتا ہے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیتی ہے اگر وہ لوگ اسے اپنے پیٹ کے ارپن کر دیتے ہیں۔ تو اس میں نظام کا کیا قصور۔ اگر مولانا دلی میں پر اپکار کے لئے روپیہ حاصل کرنے کی ذہنیت آ جائے۔ تو ان کے پیر۔ خواجے اور مولانے اتنا روپیہ مسلم ریاستوں سے کما کر سوچیں مانتے ہیں۔ کہ اس سے کئی کام چل سکتے ہیں۔

ایڈیٹر نور افشاں کو قتل کی دھمکی

"نور افشاں" ۱۱ ستمبر لکھتا ہے:-

کل یعنی ۱۰ ستمبر تین اور چار بجے شام کے درمیان ہمیں ایک ملفوف خط موصول ہوا۔ جس کی نقل لفظ بہ لفظ حسب ذیل ہے:-

"راولپنڈی

ایڈیٹر صاحب "نور افشاں" لاہور

تم کو واضح کیا جاتا ہے۔ کہ تم مذہب ... کے خلاف گندہ زبانی سے باز آ جاؤ۔ ورنہ اس کا انجام برا ہوگا۔ میں ہر پرچے میں بڑے آرٹیکل دیکھتا ہوں۔ اگر آئندہ ایسی حرکت دیکھی۔ تو میں یا میرا کوئی شاگرد تمہیں جہنم واصل کر دے گا۔

بس موت کے لئے تیار رہو۔ ہماری پارٹی تمام مذاہب میں صلح و آشتی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

خون! خون!! خون!!!

ہمدرد"

یہ خط پنسل سے لکھا ہوا ہے۔ کاغذ کی پیشانی پر بحروف انگریزی راولپنڈی لکھا ہوا ہے۔ لیکن لفافہ کی ٹکٹ پر جہلم کی مہر لگی ہوئی ہے۔

"نور افشاں" کے قارئین کو خوب معلوم ہے۔ کہ جب سے "نور افشاں" کی ادارت ہمارے ہاتھ آئی ہے۔ اُس وقت سے لے کر اس وقت تک ہم نے کسی مذہب کے خلاف ایک حرف نہیں

یہ سب قافلے ہیں کدھر جانیوالے

(از نتیجہ فکر جناب بشنداس صاحب حسرت۔ صنیع آبادی)

اجل سے بھی پہلے ہیں مرجانیوالے
جو ہیں نام زندوں ہیں کر جانیوالے

کہیں اور ہونگے اُدھر جانیوالے
ذرا ٹھہر جا کوچ کر جانیوالے

بتادیں مجھے اتنا اہل مذاہب
یہ سب قافلے ہیں کدھر جانیوالے

فقط نیک و بد ایک اعمال نامہ
نہ لے جائیں گے کچھ گذر جانیوالے

تیرے دشت ظلمت میں غول بیاباں
کوئی اور ہوں گے ٹھہر جانیوالے

منازل پہ کام آئیگی یاد رب
تو لے جا یہ زاد سفر جانے والے

جوانی کی مستی پہ اترا نہ حسرت
کہ مستی کے دن ہیں گذر جانیوالے

Digitized by eGangotri

لکھا ہے۔ البتہ قادیانی مذہب کے برخلاف بہت کم لکھا ہے۔ وہ بھی حملہ کی نیت سے نہیں بلکہ مدافعت اور اُن کے بے جا اتہامات اور خرافات کے ترکی بترکی جواب کی غرض سے اس لئے قرین قیاس ہے۔ کہ اس خط کا لکھنے والا کوئی قادیانی ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کسی اور نے قادیانیوں کو بدنام کرنے کی غرض سے لکھا ہو۔ لیکن جب ہم قادیانیوں کی گذشتہ سیاہ کاریوں پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمارا یہ شک متزلزل ہو جاتا ہے۔ خاص کر اس لئے کہ بجز قادیانیوں کے اور کسی مذہب کے ساتھ ہمارا واسطہ نہیں رہا ہے بہرکیف ہم اس خط کے لکھنے والے کو جتلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم اس "خونریز پارٹی" کے وجود کے اس وقت سے قائل ہیں۔ جب کہ تم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہوگے:

جب اسد آتھم مرحوم کے گھر میں کس نے سانپ پھنکوایا۔ اُن کی جان لینے کی خاطر کس نے غنڈے مقرر کئے؟

پنڈت لیکھرام کو کس نے قتل کروایا؟ بے چارے قاضی محمد حسین کو کس نے قتل کیا اور اُن کے والد کو کس نے بری طرح زخمی کیا؟ ایڈیٹر صاحب "مباہلہ" کو کس نے قتل کرنے کی دھمکی دی تھی؟ آفراسی پارٹی نے نا۔ جو "مذاہب میں صلح و آشتی کے لئے پیدا" ہوئی ہے

تمہارا نہیں تمہارے مذہب کی تعلیم کا قصور ہے

پھر معاصر مذکور خفیہ چٹھی لکھنے والے کو خطاب کر کے لکھتا ہے:-

"اے بہادر "ہمدرد"! تمہاری شجاعت اور دلیری کی تو یہ کیفیت ہے کہ ڈر کے مارے اپنا نام تک نہیں لکھ سکتے۔ اور پتہ تک صحیح نہیں بتا سکے اور باایں ہمہ داد شجاعت ایڈیٹر نور افشاں کے قتل کا ارادہ کرتے ہو۔ شاباش! بہادر ایسے ہی ہوتے ہیں:

تاہم ہم تمہیں اتنی نصیحت کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ جو کچھ تم نے لکھا ہے اس میں تمہارا قصور نہیں۔ یہ اس مذہب اور اس تعلیم کا قصور ہے جس کی فضا میں تم نے تعلیم پائی ہے۔ اگر تم ذرا دیر کے لئے خالی الذہن ہو کر اپنی اس احمقانہ حرکت پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ تمہاری یہ حرکت تمہارے عقیدہ کی بطالت پر ایک بڑی دلیل ہے۔ خیر جو کچھ ہو یا درہے برکت اللہ صاحب کو نہ بھولنا کیونکہ یہاں سیانی رہی ہے۔ مرگ انبوہ جشن دارد"

"پرکاش" میں نوٹس سے آپ کی تجارت ترقی کر سکتی ہے۔ آزمائش کریں۔

قرآن میں تحریف

مولوی لوگ بڑے طمطراق سے کہا کرتے ہیں کہ قرآن تحریف سے بالکل مبرا ہے۔ لیکن ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ انجمن حنفیہ لاہور کا رونا ہے کہ اس وقت بھی جو قرآن چھپ رہے ہیں ان میں درجنوں غلطیاں ہیں۔ اور پھر معمولی نہیں بلکہ:-

"بعض ایسی ہیں کہ ان کو پڑھکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ ایک ایسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی آبادی سات کروڑ سے متجاوز ہے۔ اللہ پاک کے کلام کو اس قدر تحریف تحریر کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے"

(الجمعیۃ ۲۔ اگست)

انجمن نے مختلف کتب فروشوں کے شائع کردہ قرآن کے نسخوں کی غلطیوں کی تعداد بھی دے دی ہے۔ جو اس طرح ہے:-

(۱) ملک دین محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور۔ صرف پارہ اول ۸ غلطیاں۔
(۲) سردار جے ایس سنت سنگھ لاہور ۴۰
(۳) سید محمد شاہد احمد میاں زیر سرپرستی دہلی . . . . . . ۶ غلطیاں
(۴) مولوی شبیر احمد کھاری باولی دہلی ۳۰
(۵) چنن دین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور ۳۰
(۶) ملک الہٰی بخش کا مطبوعہ قرآن ۱۵
(۷) مولانا محمد شفیع ایم اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول لاہور ۲۳
(۸) شیخ گل محمد ملتان پارہ اول ۲۷
(۹) مالک مدینہ پریس بجنور ۲۲
(۱۰) فضل بک ڈپو انارکلی ۲۰
(۱۱) مقبول عام شیم پریس لاہور ۲۰

ظاہر ہے کہ گیارہ میں سے دس طبع کرنے والے مسلمان ہیں۔ اور گیارہواں گو سکھ ہے لیکن اس نے بھی مسلمان مصحح کے زیر اہتمام ہی قرآن چھپوایا ہے۔ اس لئے اس کی ذمہ داری بھی مسلمانوں پر ہی ہے۔ جب اس زمانہ میں بھی مومن ہی قرآن کے متعلق آنکھوں میں دھول ڈال سکتے ہیں۔ تو نہ معلوم گذشتہ تیرہ سو سال میں کیا کیا تحریف ہوئی ہوگی۔

پرکاش کے پریمیوں سے نویدن

آپ نے پرکاش کی اپیل کا کیا جواب دیا؟ اگر اس وقت تک آپ نے کوئی نیا خریدار بنایا ہے۔ اور مدد عاتی فنڈ میں کوئی دھن ہی بھیجا ہے۔ تو آپ پرکاش کی توسیع اشاعت کے متعلق اپنے کرتویہ کا جلد پالن کریں۔ یہ ہمارا آپ سے سوئے نویدن ہے۔

ویدک دھرم پرچار کے سادھن

(از شری پنڈت چمن لال جی ایم اے)

آریہ سماج اپنے جنم دن سے ہی زبردست پرچارک دل رہا ہے۔ اس نے اپنی آج تک کی زندگی میں پرچار کے کئی سادھن استعمال کئے ہیں۔ جن میں سے کچھ یہ انسٹی ٹیوشنوں کا قائم کرنا اور ویاکھیانوں تتھا لیکھ دوارا خیالات کا پرچار کرنا ہیں:

یہ ایک مسلم امر ہے۔ کہ آریہ سماج نے جتنے انسٹی ٹیوشن قائم کئے ہیں۔ اتنے کسی اور سماج نے نہیں کئے۔ سکول۔ کالج۔ پاٹھ شالہ گورو کل غرضیکہ انسٹی ٹیوشنوں کا جال سا بچھا دیا ہے پنجاب کا شکشا سمودائے اچھی طرح آریہ سماج کے ہی شکشنالیوں میں شکشا پراپت کر کے اپنے آپ کو سبھیہ کہلانے کے سمرتھ ہو سکا ہے۔ آریہ سماج کی سماجک سیوا کا ایک شاندار ریکارڈ ہے کہ آریہ سماج کو ان شکشنالیوں نے لوک پریہ بنا دیا ہے۔ اور آریہ سماج کے لئے سہانو بھوتی رکھنے والے لوگوں کی ایک جماعت کو پیدا کر دیا ہے۔ لیکن یہ امر قابل غور ہے۔ کہ آریہ سماج کو اس سے واستوک لابھ کیا ہوا ہے۔ کیا پنجاب میں آریہ سماج کو کاریہ کرتا اپنے ابتدائی ایام سے ادھک ملے ہیں۔ کیا پنجاب میں آریہ سماج کے سنتھا جبلات کو اگر سرکار سے کے لئے آگے سے ادھک آتساہ دکھائی دیتا ہے۔ اگر واستو میں ایسا نہیں۔ اور آریہ سماج کا کام آگے سے شتھل دکھائی دیتا ہے تو آریہ سماج کے لئے یہ انسٹی ٹیوشن بڑی گھاتک ہیں۔ تو ادھک اپیوگی بھی سدھ نہیں ہوئے۔ یدی ان کی اپیوگتا ادھک نہیں ہے۔ تو کیا ان پر شکتی لگائے جانا ٹھیک ہوگا۔ اور اگر آریہ سماج کی اس پرکار کی شکتی کو یہ اپنے میں خرچ کراتے رہے۔ تو اس کا پرنام آریہ سماج کی شکتی کا ہراس ہوگا۔ ادھک سنکھیا میں ان سنستھاؤں کو سوا لمبی کر دینا چاہئے۔ اور آریہ سماج کو اپنی شکتی کسی اور طرف لگانی چاہئے:

دوسرا سادھن پرچار کا ہے۔ پرچار دو پرکار سے ہو سکتا ہے۔ ویاکھیانوں تتھا لیکھ دوارا ویاکھیانوں کا سلسلہ جلسوں کے روپ میں پرگٹ ہوتا ہے جلسے اپنا مہتو رکھتے ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کی شوبھا کو بڑھایا ہے۔ جلسہ سے پہلے آریہ سماجوں میں خوب اُتساہ دکھائی دیتا ہے۔ خوب دھرم دھام ہوتی ہے آریہ سماج کی شکتی کا پردرشن ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ ستھائی پرنام نہیں ہوتا۔ ویاکھیان کا بھی اثر تو ہے پورن ہو جاتا ہے۔ اور شردھا کو بھی لیکھا جینی کا

ادھر پرابھت ہوتا ہے۔ پرنتو ستھر جڑ نہیں جاتی۔ یہ طریقہ تبھی سپھل ہو سکتا ہے جب ویاکھیان جیون سے ہو۔ دھرم اپدیشک کا جیون پبلک کے سامنے آئے۔ جیون کی شریشٹھتا لوگوں کے سامنے آئے۔ اور اس کا اثر کرنے کے لئے سادھارن کے دل میں امنگ پیدا ہو۔ ہمارا واستوک پرچار ہے۔ خیالات آپ لوگوں کو دیتے ہیں۔ آپ کے خیالات کی کوئی قدر نہیں۔ جب تک آپ کا جیون اس کے انکول نہ ہو۔ مو کھک پرچار پر سپر واد وواد سے بھی خیالات کی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ ویاکھیاتا لاکھوں لوگوں کے سامنے بولے۔ بڑے اوجسوی بھاشن دے۔ لیکن جن سادھارن کو ان سے کچھ نہ ملیگا۔ جو اس کا جیون کا انش ہے۔ جتنا اس کا جیون اچھا ہوگا اتنا ہی وہ پربھاؤ ڈال سکیگا۔ اور یہ ہی جیون بڑھکر سارے کرنا چاہے گا۔ تو اسے ضرور سمجھنا رہے گی۔ یہ ایک ایسی سچائی ہے۔ جس کو ہمیں دل میں نقش کر لینا چاہئے:

لیکھ بدھ پرچار پستکوں تتھا ماہواری رسالوں دوارا ہو سکتا ہے۔ ماہواری رسالے گمبھیر دو دینے کا ایک سادھن ہوتے ہیں۔ پستک کی لیکھک کا ایک دشٹی کا اپنی پرتیگیا کے انوسار درشن کرانا ہوتا ہے۔ جتنا یہاں وچار ہوگا اتنی گہرائی تک وہ پہنچیگا۔ اسی کے انوسار اپنے خیالات لوگوں کو دے سکیگا۔ اس نے آدرش دیا ہے۔ کہ ہم دیکھتا تتھا اعلیٰ خیالات والے پستکوں دوارا اپنے خیالات کا پرچار کریں۔ ایسی پستکیں ہی سنسار کے پتھ درشک کا کام دیتی ہیں۔ سمے گذر جاتا ہے۔ لیکن پستکوں کی اپیوگتا بنی رہتی ہے۔ اساں پرشوں کے گرنتھوں کا مہتو ہوتا ہے۔ ایسی پستکوں کا آریہ سماج کے ساہتیہ میں ابھاؤ ہے۔ اور ان سے بڑھکر پرچار کا کوئی سادھن نہیں۔ اس پرکار کی پستکیں ہی دوداوانوں کو آکرشت کرتی ہیں۔ جن جن سادھارن چل کر اپنا راستہ ڈھونڈتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ایسی پرکار کے گرنتھ لکھے جاویں۔ اور اس پرکار کے پرچار کے سادھن بڑھتے جاویں۔ جس سے آریہ سماج کی واستوک اُنتی ہو۔ آریہ سماج ابھی تک بھرم میں پڑا ہوا ہے:

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر ضرور دیا کریں

مرتک شرادھ سے درگت

پورانوں کے سدھانت سے

(از پنڈت وشوا ناتھ آریہ اپدیشک)

ویدک سدھانتوں کے پرچار سے آریہ جاتی اور بھارت ورش کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سچ پوچھو تو اس وقت تک اپنا نہ کرانے کا سبب صرف ایک ہے۔ پرانک سدھانتوں کو چھوڑ کر پورانک سدھانتوں کا اپنانا ہی ہے۔ ان میں ایک مرتک شرادھ بھی ہے جس کی وجہ سے آریہ جاتی کا دھن برباد ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی زندہ ماتا پتا کی پوجا کرنا بھی بند ہو رہا ہے۔ کیونکہ مرتک شرادھ انسان کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ شرادھ کرم کے لئے پتر پیدا کیا جاتا ہے۔ براہمن بھائی مرتک شرادھ کے کھنڈن سے اپنی روزی کا چھننا مان کر آریہ سماج کا ورودھ کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ براہمنوں میں دلیّن بیکاری سستی اور جوتی اور نشہ بازی کی زندگی اسی قسم کے بڑے دانوں سے پیدا ہوتی ہے۔ جس سے یہ جاتی بہت گراوٹ میں آ گئی ہے۔ سمجھدار برہمن اس کو خود بخود محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ اس لئے آریہ جاتی کا کلیان ایسے پورانک سدھانتوں کے چھوڑنے سے ہی ہو سکتا ہے۔

شاید ہمارے پورانک بھائی مذکورہ بالا نقصانات کو آریہ سماج کے بتلائے ہوئے کہکر یا ان کے پرچارک کو اچھا سمجھ کر دھیان نہ دیں۔ اس لئے ہم انہیں بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ آج کل جو ان شرادھ کرتے ہیں۔ پورانوں کے خیال سے ہی وہ آپ کو پرلوک میں سکھ دینے والے نہیں۔ بلکہ نہایت درگت کا باعث ہو رہے ہیں۔ دیکھئے کرم پوران دوسرا بھاگ ادھیائے ۱۷ کا ۸ دان شلوک لکھا ہے۔

"دیو کرم اور پتری کرم شرادھ میں وید کا نہ جاننے والا برہمن جتنے گراس کھاتا ہے۔ شرادھ کرنے والے کو مرکر اتنے ہی دہکتے ہوئے لوہے کی سلاخیں کھانا پڑتا ہے"

اس پر ادھکار کرو کہ آج کل جو شرادھ کیا جاتا ہے کرتے ہیں۔ کیا برہمن وید کے جاننے والے ہیں۔ پھر جن کو جلدی نہیں ملتا۔ وید کا جاننے والا تو ہزار برہمنوں میں سے شاید ہی ملے گا۔ اور وہ بھی شہروں میں شاید ہی۔ تو ایسا برہمن ملنا دشوار ہے۔ جو شرادھ کا لائق ہو۔ ایسے برہمن کو کہاں کوئی کھلاوے ...

کیا ستم۔ تو سفل ہی پانچ سو ہو گئے۔ اور اگر چالیس سال تک کوئی اس کام کو کرے۔ تو سمجھنا چاہئے ہزار لوہے کی آگ سے تپے ہوئے پھالے کھانے پڑیں گے۔

ایسے پورانک بھائیو! اپنے اندھا دھند کام کا نتیجہ بھی کبھی سوچا ہے؟ تم تو شرادھ سے اپنے اور اپنے پتروں کے لئے سورگ کی اچھیا لگائے بیٹھے ہو۔ کبھی اس پوران کو بھی پڑھوایا۔ اور اپنے اس کام کا برا انجام بھی کبھی سنا! ایسے ہی کرم پران کے اسی ادھیائے میں ورجت برہمنوں کی فہرست دی ہے۔ جن کے شرادھ کھلانے سے پاپ لگتا ہے۔ اس کو پڑھ لیں۔ تو مرتک شرادھ کے نام سے ہی کانوں پر ہاتھ رکھنے لگیں۔ وہ ورجت برہمن یہ ہیں۔ بڑے چمڑے والا۔ بڑے ناخن والا۔ کوڑھی۔ پیلبھری والا۔ کالے دانت والا۔ عضو تناسل کی بیماری والا۔ چور۔ نامرد ناستک۔ شرابی۔ کنجری باز۔ وید کو بیچنے والا۔ بدھوا سے شادی کرنے والا۔ آگ لگانے والا۔ کنڈ یعنی سوم کا بیچنے والا۔ چھوٹا بھائی جس کی بڑے سے پہلے شادی ہو جاوے۔ اس کا بڑا بھائی۔ ہنساک۔ بدھوا کا لڑکا۔ سود خور۔ جوتشی گانے بجانے والا (آج کل ایسے براہمنوں کی بہت قدر ہے) بیمار۔ کانا۔ انگ ہین، زیادہ انگوں والا۔ اکیرنی یعنی دھرم بھرشٹ۔ برا ان کھانے والا۔ کنڈ۔ گول دولد الحرام۔ لمپٹ بیکاری۔ ستر درہی۔ چغل۔ زن مرید (بیوی کے پیچھے لگا ہوا) ماتا پتا گورو کا تیاگی۔ عورت کو چھوڑ دینے والا۔ بے اولاد۔ جھوٹی شہادت دینے والا۔ یاچک (مانگنا تو براہمنوں نے دھرم سمجھا ہوا ہے)۔ بیوپاری۔ گرمی میں شادی کرنے والا۔ بھرشٹ۔ سورم شستر جیری۔ سمندر پار کرنے والا (سناتن دھرم سبھا کے کئی اپدیشک مارشیس افریقہ ہو آئے ہیں) احسان فراموش ہریا۔ بھنگ کرنے والا۔ وید نندک۔ دیو نندک دوج نندک۔ شرادھ میں ورجت ہیں۔

شرادھ کھانے والے برہمن کو پاپ

شاید برہمن بھائی سمجھتے ہوں۔ کہ نقصان پرانے چوٹے ہیں۔ ہم تو حلوہ مانڈا اڑاتے ہیں لیکن مرتک شرادھ کا ان کھا کر انہیں بھی سکھ نہیں مل سکتا۔ چنانچہ ہی کرم پوران دوسرا بھاگ ادھیائے ۱۷ شلوک ۲۱ میں کہا ہے:۔

ब्रह्मद्विषः पापरुचेः श्राद्धान्नं सूतकस्य च।
वृथापाकस्य चैवान्नं श्राद्धान्नं चातुरस्य च॥
कर्म॰ २।१७।२१

برہمن دشمن۔ پاپی۔ شرادھ۔ سوتک۔ نعتول پلکا۔ ذیعورت۔ بیمار اُن کا ان برہمن نہ کھاوے بھوشیہ پوران برہم پرو ادھیائے ۱۸۴ شلوک ۴۸ میں کہا ہے:۔

اونٹ بھیڑ بکری۔ سوتک۔ پاتک۔ چور کے ان مرتک شرادھ کا ان اگر برہمن کھائے۔ تو چاندر اتن برت سے پرائشچت کرے۔ اب وچار کرو کہ وید رہت برہمن کو شرادھ کھلا دیں۔ تو یجمان کی درگتی۔ اور اگر کوئی وید کا پنڈت مل جاوے۔ تو شرادھ کا ان کھاوے یا نہیں۔ کہ پاپ لگیگا۔ اور اگر بوجھ سے کھا ہی لے تو کرم پوران کی درجت برہمنوں کی فہرست کے مطابق وہ ان کا کھانے والا وید پڑھا برہمن بھی شرادھ کے لائق نہ رہا۔ تو سدگتی کا کوئی بھی راستہ نہ رہا۔ اور ہر حالت میں مرتک شرادھ پاپ ہی ٹھیرا۔

اس کا اپائے

جبکہ شرادھ کسی طرح سے بھی پتری کرم نہیں ہو سکتا تو اس کا علاج نارد پوران میں لکھ دیا گیا۔ ہم وہ شلوک پتہ کے ساتھ لکھ دیتے ہیں۔ نارد پوران سے دیکھ لیں۔ اگر یقین آ جاوے۔ تو وہ کر لیا کریں۔ چنانچہ نارد پوران پرو آردھ ادھیائے ۲۸ شلوک ۴۳ میں کہا ہے:۔

"برہمن نہ ملے۔ تو اپنے بھائی کو یا پتر کو اتوا آپ خود شرادھ کا ان کھالے لیکن وید رہت برہمن کو نہ کھلاوے"

ایک اور بھی سہل اپائے لکھا ہے:۔

"جنگل میں جا کر اونچی سر سے رووے (ڈھاڑیں مار کر) اور کہے کہ میں بڑا غریب اور پاپی ہوں۔ بس پتروں کی سدگتی ہو جاوے گی" کیسا سہل نسخہ ہے۔ آخیر میں پوراناں نے ایک نسخہ بھی دیا ہے کہ وہ جیتے ہی ماتا پتا کی سیوا کرے" (کرم پوران ۲-۲۱-۸۷) لیکن چونکہ یہ آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ اس لئے امید نہیں۔ کہ ہمارے پورانک بھائی اس پر عمل کریں۔ خواہ یہ پورانوں نے ہی کہا ہے۔ لیکن اصلی شرادھ تو یہی ہے۔

ریاضی کا مشہور عالم ہندوستانی ماہر

مشہور عالم ریاضی دان سومیش بابو نے اپنی قابلیت سے دنیا بھر میں ہندوستان کا نام روشن کر دیا ہے۔ آپ کا جنم ۱۸۹۰ء میں بنگال کے ایک گاؤں میں ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں نیو یارک میں آپ نے اپنی حساب دانی سے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ جس پر چوٹی کے تمام ریاضی دانوں کی توجہ سومیش بابو کی طرف مبذول ہو گئی۔ آپ سو سو اعداد کی رقوم کے سوال منٹوں میں زبانی حل کرتے ہیں۔ جس سے ان کا شمار دنیا بھر کے ماہران حساب میں ہے۔ سومیش بابو دس سال کی عمر سے ہی علم حساب میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے لگ گئے تھے۔ اس عمر میں آپ ۱۴-۱۴ اعداد کی ضرب منٹوں میں زبانی دے لیتے تھے۔ اب تو آپ مختلف قاعدوں کے بڑے بڑے مشکل سوال آسانی تمام زبانی حل کر لیتے ہیں۔ آپ کاغذ پنسل کا استعمال بھی نہیں کرتے سارا عمل زبانی ہوتا ہے۔ ذرا سوال کی طرف دھیان دیا نہیں۔ کہ جواب موجود ہے۔ کبھی کبھی تو جواب سو سو سے بھی زیادہ عددوں کا ہو جاتا ہے۔ سومیش بابو کی یادداشت بھی غضب کی ہے۔ کوئی بڑی سے بڑی رقم دے کر آپ سے خواہ جس نمبر کا عدد پوچھیئے۔ فوراً بتا دیں گے۔ ایک بار بڑے بڑے ریاضی دانوں کی مجلس میں آپ کو ایک سوال دیا گیا آپ نے اسے منٹوں میں حل کر دیا۔ ایک صاحب نے جواب کے ٹھیک ہونے میں شبہ ظاہر کیا۔ سومیش بابو چند منٹوں کے لئے پھر انتر دھیان ہوئے اور اپنے سارے عمل کی پڑتال کی۔ پھر بھی جواب وہی تھا۔ اسی سوال کو ایک امریکن ماہر ریاضی نے کئی گھنٹوں میں حل کیا۔ اور سومیش بابو کے جواب کو ٹھیک پایا۔

نیو یارک میں اس طرح کتنی ہی دفعہ بڑے بڑے ریاضی دانوں نے آپ کا امتحان لیا۔ تو انہیں دانتوں تلے انگلی دبا کر خاموش ہونا پڑا۔

یادداشت پنڈت گورودت جی کی بھی غضب کی تھی۔ ایک دفعہ بلیک بورڈ پر ناموں کی ایک لمبی فہرست لکھ دی گئی۔ اور بورڈ کو الٹ دیا گیا۔ پنڈت گورودت جی نے وہ ساری فہرست شروع سے اخیر تک سنا دی پھر اخیر سے شروع کر کے سنانے لگے۔ اور آخر تک سنا گئے۔ اور اس کے بعد ایک ایک چھوڑ کر سارے نام ترتیب سے سنائے۔

سائنس میں ان کی قابلیت تو اس سے ظاہر ہے۔ کہ کالج سے نکلتے ہی لاہور کے گورنمنٹ کالج میں انہیں سائنس کا پروفیسر بنا دیا گیا۔ حالانکہ اس وقت یہ جگہ انگریزوں کے لئے مخصوص تھی۔ افسوس پنڈت گورودت کی عمر نے وفا نہ کی۔ اگر آپ کو عمر طبعی تک پہنچنے کا موقعہ ملتا۔ تو وہ اپنی علمیت۔ وید گیان اور قوت حافظہ وغیرہ اوصاف سے بھارت نہیں دنیا بھر کو محو حیرت کر دیتے۔

Digitized by eGangotri

مولانا ثناء اللہ کے نام مرزا غلام احمد کا خط

جو ۱۵ - اپریل ۱۹۰۷ء کو اشاعت پذیر ہوا

> اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے۔ اور میں تیری نظر میں مفسد و کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر بعد میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ مگر اے میرے کامل و صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں۔ تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے۔ بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے ٭ (مرزا غلام احمد) ٭

{کسی نیک گھڑی کی یہ دعا تھی سنی گئی۔ مرزا غلام احمد صاحب مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مرض ہیضہ سے ہلاک ہو گئے ٭}

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود۔ کذاب دجال۔ مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں۔ کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں۔ اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں۔ ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے۔ تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں۔ تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں۔ بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے مثلاً طاعون۔ ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر! جو علیم و خبیر ہے۔ میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے۔ اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں۔ اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین! یا رب العالمین! میں ان کے ہاتھ سے ستایا گیا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا۔ اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا۔ کہ یہ در حقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے۔ تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے۔ اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے۔ جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک! تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین! بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (الراقم عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۵ - اپریل ۱۹۰۷ء) ٭

چاروں ویدوں کی پد انوکرمنیکا

پرکاشن کے سمبندھ میں آوشیک نویدن

آریہ سنسار کے ۲۷ اگست کے انک میں آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر کا دھیان چاروں ویدوں کی پد انوکرمنیکا کو پرکاشت کرنے کے سمبندھ میں ودوانوں میں دیو سماج کے بزرگ لیڈر شاستری بابو شیام سندر لال جی ایڈووکیٹ مین پوری نے کھینچا ہے۔ اس کے سمبندھ میں ہمارا نویدن ہے۔ کہ سورگیہ شاستری سوامی نتیانند جی مہاراج کا پد انوکرمنیکا ہے۔ جو سجن تھوڑا بہت بھی ویدک ہیں۔ وہ بھلی پرکار جانتے ہیں۔ کہ ویدوں کے سوادھیائے کے لئے یہ کتنی ضروری چیز ہے۔ یہ انوکرمنیکا ہر ایک آریہ گھر اور آریہ سماج کی لائبریری میں ہونی چاہئے۔ جہاں ویدوں کے انوشیلن کرنے والے اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ وہاں آریہ ساہتیہ منڈل کے سنچالک بھی ایسے ضروری گرنتھ کے پرکاشت کرنے کا بھاری کام اپنے ہاتھ میں لینا اپنا دھرم سمجھتے ہیں ٭

مگر یہ کام جتنے مہتو کا ہے۔ اتنا ہی زیادہ محنت اور خرچ کا بھی ہے۔ صرف ایک ہزار جلدیں چھاپنے کے لئے ہی کم سے کم آٹھ ہزار روپیہ چاہئے۔ جو ابھی منڈل کی طاقت سے باہر ہے۔ ہاں اگر ویدپریمی آریہ جنتا کا تھوڑا بھی سہیوگ مل جائے۔ تو یہ مہان کاریہ سہج میں ہی پورا ہو سکتا ہے ٭

چاروں ویدوں کی انوکرمنیکا لگ بھگ ایک ہزار سپر رائل آٹھ پیجی کے صفحوں میں ختم ہو گی۔ ایسی حالت میں کم از کم دس روپیہ اس کا دام ہوگا۔ جو دوسرے ابتک پرکاشت انوکرمنیکاؤں کے داموں سے آدھے سے بھی کم ہے۔ لہٰذا اگر ایک ہزار گراہک اپنا آدھا دام یعنی پانچ روپیہ پیشگی کے طور پر منڈل کے دفتر میں بھیج دیں۔ تو ان کے لئے پد انوکرمنیکا چھاپنے کا کام منڈل اپنے ہاتھ میں لینے کو تیار ہے ٭

ہمارے ویدپریمی گراہک۔ ہندوستان بھر کی آریہ سماجیں اور دوسرے ویدپریمی اگر اپنے اپنے آرڈر معہ پانچ روپیہ پیشگی بھیجدیں۔ تو بہت جلد یہ کام منڈل اپنے ہاتھ میں لے لیگا۔ جتنے آرڈر ہمیں ملیں گے۔ ہم قریب قریب اتنی ہی جلدیں چھاپیں گے۔ لہٰذا بعد میں یہ گرنتھ ڈیوڑھے اور دوگنے داموں میں بھی ملنا مشکل ہو جائے گا۔ کیا ہمارے ویدابھیاسیوں کے ہزار گراہکوں۔ لاکھوں آریوں۔ ہزاروں سماجوں اور سینکڑوں لائبریریوں میں ایسے ایک ہزار گراہک بھی تیار نہ ہوں گے۔ جو اتنے ضروری اور کارآمد گرنتھ کے لینے کے لئے تیار ہوں۔ اور پانچ روپیہ پیشگی منڈل کے پاس جمع کرا دیں ٭

نویدک - متھرا پرشاد شیوہرے

منیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

یادِ رفتگان

(نمبر ۲۵)

لالہ دھرم چند بی اے ایل ایل بی

(از پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ)

لالہ دھرم چند لاہور کے اس خاندان کے نوجوان تھے جس کے افراد نے آریہ سماج کی بہت خدمات کی ہیں۔ وہ نوجوانی تھے۔ اور نوجوانی میں ہی اپنی جیون یاترا کو ختم کر گئے۔ اگر زیادہ زندہ رہتے۔ تو آریہ سماج کو ان کی سیوا اور سیوا سے فائدہ اٹھانے کا بہت زیادہ موقعہ ملتا۔ ایسے نوجوانوں کے متعلق ہی شاعر نے کہا ہے کہ حسرت اُن غنچوں پہ ہے۔ جو بن کھلے مرجھا گئے۔

لالہ دھرم چند جی اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس نے آریہ سماج کے لئے ڈاکٹر پرمانند ڈاکٹر دیو کی نندن جیسے کارکن مہیا کئے تھے۔ لالہ جی نے بچپن میں اپنے گھر میں آریہ سماج کا نام سُنا۔ اس کے بعد آریہ سماج کے مشہور کارکنوں کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ آریہ سماج کے سنیاسیوں اور اپدیشکوں کے نزدیک آنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ طالب علمی سے ہی آریہ سماج میں آنے لگ گئے۔

لالہ دھرم چند جب ابھی طالب علم ہی تھے۔ کہ آریہ سماج وچھووالی کے ہر ایک جلسہ میں حاضر دیکھے جاتے تھے۔ بی اے پاس کرنے کے بعد لالہ دھرم چند نے ایل ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا۔ اور وکالت کا کام لاہور ہی میں کرنا شروع کر دیا۔ انارکلی کی ایک بیٹھک میں اُن کا دفتر تھا۔

لالہ دھرم چند رفتہ رفتہ چیف کورٹ کے درجہ اول کے وکیل بنے۔ اُن دنوں لاہور میں ہائیکورٹ نہیں تھی۔ چیف کورٹ تھی۔ اور وکیلوں کے دو درجے تھے۔ وکیل درجہ اول۔ اور وکیل درجہ دوم۔ لالہ دھرم چند جی وکیل درجہ اول بن گئے تھے اور بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری تھے۔ وکالت کا کام لالہ دھرم چند جی خاص شانتی اور سنجیدگی سے کرتے تھے۔ کسی قسم کے ہتھکنڈوں یا چالاکی یا ظاہری شان و نمود کے وہ ہرگز قائل نہ تھے۔ ایسا نوجوان آریہ سماجیوں کی نظر سے بچ نہ سکتا تھا۔ پہلے اُن کو وچھووالی آریہ سماج کے کارکنوں میں شامل کیا گیا۔ اور اُن سے مختلف کام لئے گئے۔ اور وہ بڑے پریم اور تندہی سے آریہ سماج کا ہر ایک کام کرتے رہے۔ آریہ سماج وچھووالی کا محدود دائرہ لالہ دھرم چند کے لئے کافی نہیں تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں کام کرنے کے لئے لوگوں نے اُن کو منتخب کیا۔ وہ عرصہ دراز تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خزانچی رہے۔ اور اس کام کو اس خوبی سے انہوں نے کیا۔ کہ سب لوگ اُن کے گرویدہ ہو گئے۔ کوئی ایسا کام آریہ سماج کا نہیں ہوتا تھا۔ جس میں لالہ دھرم چند کا ہاتھ نہ ہو یا اُن کے صلاح مشورہ سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج وچھووالی میں وکیلوں کی کمی تھی۔ لاہور میں خصوصاً بہت کم وکیل تھے۔ جو آریہ سماج میں آتے تھے۔ البتہ جو وکیل آریہ سماج میں آتے تھے۔ وہ اس قسم کی اعلیٰ خوبیوں اور چال چلن کے مالک تھے۔ کہ وہ اپنا اثر دوسروں پر ڈالے بغیر نہیں رہتے تھے۔ خصوصاً لالہ دھرم چند نے اپنے برتاؤ سے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔

ہر ایک نیک کام میں دیکھا۔ کہ لالہ دھرم چند بڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مگر کم لحاظ یا طرفداری سے کام نہیں لیتے تھے۔ پنجاب میں کسی آریہ سماجی کو لاہور میں کسی آریہ سماجی وکیل کی سہائتا کی ضرورت ہو۔ تو لالہ دھرم چند جی اسے مدد دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔

مہاشہ دھرم پال کسی زمانہ میں آریہ سماج میں تھے۔ آخر وہ پتت ہو کر اپنے آپ کو کبھی مسلمان اور کبھی کسی آزاد مذہب کا پیرو ظاہر کرتے ہیں۔ اُن دنوں وہ آریہ سماج میں بڑا شور مچایا کرتے تھے۔ دھرم پال کا نام آریہ سماج میں بڑا مشہور تھا۔ اور ہر ایک شخص کو یہ خیال رہتا تھا۔ کہ کہیں دھرم پال ناراض نہ ہو جاوے اس سے دھرم پال کا سر تاثم نہ رہا۔ اور وہ عزت کو ہضم نہ کر سکا۔

ایک دفعہ دھرم پال کا لیکچر آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر بنگے منڈی میں مقرر تھا۔ ہزاروں آدمی اس کا لیکچر سننے کے لئے وہاں جمع تھے۔ لوگ دھرم پال کے بولنے کے منتظر تھے۔ مگر دھرم پال نہیں آیا۔ جب آیا۔ تو لوگوں کو برا بھلا کہنے لگا۔ لالہ دھرم چند جی نے اس کے اس ڈھنگ کو بہت ناپسند کیا۔

لاہور میں ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کی سب عزت کرتے تھے۔ ایک لائق ڈاکٹر ہونے کے علاوہ وہ ایک دھرماتما سجن تھے۔ ان کی کوٹھی پر ہر ایک دھرم کے پریمی کو جگہ مل جاتی تھی۔ دھرم پال بھی آریہ سماج کے رشتہ سے اُن کی کوٹھی پر رہنے لگے۔ مگر دھرم پال کی بعض حرکتوں سے ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج اور سب ناراض رہتے تھے۔ آخر کار دھرم پال کو کہا گیا۔ کہ وہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کی کوٹھی چھوڑ دے۔ اور عرصہ دراز تک آریہ سماج میں تحریر و تقریر کا کام نہ کرے۔

اس پر دھرم پال سخت ناراض ہوا۔ اور ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کے برخلاف اس نے سخت ہتک آمیز تحریریں شائع کیں۔ اب آریہ سماج کے سامنے دو سوال تھے۔ ایک تو یہ کہ دھرم پال کو عدالت میں لے جا کر سزا دلائی جاوے۔ اور دوسرا یہ کہ اگر دھرم پال اسبات پر ناراض ہو کر مسلمان ہو گیا تو آریہ سماج کی سخت بدنامی ہوگی۔ لالہ دھرم چند ان اشخاص میں سے نہ تھے۔ جو محض اس خیال سے دھرم پال کو سزا دلانے کے حق میں نہ تھے کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے۔ انہوں نے ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کو یہی مشورہ دیا۔ کہ دھرم پال کو اُس کے کئے کی سزا دلانی چاہئے۔ چنانچہ استغاثہ مرتب کیا گیا۔ باقاعدہ مقدمہ چلا۔ ہر ایک تاریخ پیشی پر لالہ دھرم چند عدالت میں خود موجود رہتے تھے۔ اس مقدمہ میں عرصہ دراز تک پیشیاں ہوتی رہیں۔ اور آخر کار ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کو کامیابی ہوئی۔ اور دھرم پال کو اس مقدمہ میں سخت زک اٹھانی پڑی۔ اور شرمندہ ہو کر اُسے اپنا مُنہ چھپانا پڑا۔

لالہ دھرم چند گو وکیل تھے۔ لیکن اُن کا انحصار وکالت پر نہ تھا۔ وہ بھاری جائیداد کے مالک تھے۔ آپ کے پتا رائے بہادر بال مکند اگزیکٹو انجنیئر ڈاکٹر پرمانند جی کے بھائی تھے۔ اس خاندان کی لاہور میں بھاری جائیداد ہے۔ جس سے کافی آمدنی ہوتی ہے۔

آپ کے وقت کا کافی حصہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا کے لئے وقف تھا۔ خزانچی ہونے کے علاوہ سبھا کی مالی سب کمیٹی کے آپ سرگرم ممبر تھے۔ اور اپنے چچا ڈاکٹر پرمانند کی طرح سبھا کی جائیداد کی ہر طرح سے رکشا کی انہیں خاص فکر رہتی تھی۔

آپ پہلے شہر میں اس مکان میں رہتے تھے۔ جو ڈاکٹر پرمانند جی کے عالیشان رہائشی مکان کی بغل میں واقع ہے۔ بعد ازاں صحت خراب رہنے سے باہر کوٹھی میں چلے گئے لیکن ایک بار صحت جو بگڑ گئی۔ تو پھر نہ سدھرنے میں نہ آئی۔ آخر نوجوانی میں ہی اپنے پیچھے اپنی بدھوا اور بچے اور دوستوں کا وسیع حلقہ چھوڑ کر آپ پرلوک سدھار گئے۔

کالونی میں کینیا تخفیف کا کلہاڑا

تخفیف کا کلہاڑا ہندوستان میں ہی نہیں چل رہا۔ اس کلہاڑے نے کینیا کالونی میں آریہ سماج کے ۵ اسر کردہ ممبران کو سماج سے الگ ہونے پر مجبور کر دیا ہے وہ ہندوستان آ رہے ہیں۔ آشا رکھنی چاہئے۔ کہ بھارت میں آریہ سماج ان کی سیواؤں سے لابھ اٹھائے گا۔

تخفیف میں آنے والے ان بھائیوں سے سہانوبھوتی پرگٹ کرنے کے لئے ۲۰۔ اگست کو آریہ سماج نیروبی کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں ان پانچ پارٹی کا بھی بہ چندہ تھا۔ اس جلسہ میں ان پندرہ سجنوں کی سماجک سیواؤں کا ورنن مہاشہ کرشن دیو سیل بی اے۔ مہاشہ پربھو دیال منتری آریہ سماج مہاشہ تلسی رام دھرم سماج۔ بی۔ ایس رلئے مہاشہ پیارا لعل سود نے تعریفی الفاظ میں کیا تھا پشچات پروفیسر رلا رام ایم اے کا سمٹا اُنہ سار یہ بھاوشالی منوہر اپدیش تھا۔ جس میں آپ نے نیروبی آریہ سماج کے کاریہ کی دل کھول کر پرشنسا کی۔ اور کہا کہ ان پندرہ سجنوں کے چلے جانے سے ان کے سماجک کام کی ذمہ داری آپ لوگوں پر آ پڑی ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ سماج نیروبی اپنے مشن کو پوری احتیاط اور اتساہ کے ساتھ آگے لے جانے میں کامیاب ہوگا۔ بزرگوں کا فرض ہے۔ کہ نوجوانوں کو اُن کے اتساہ اور جرات کو سیماؤں کے اندر رکھکر انہیں کام کرنے کا پورا موقع دیں۔ اور نوجوانوں کا کرتویہ ہے۔ بزرگوں کا ادب پورا پورا ملحوظ رکھیں اس طرح پرسپر مریادا کو پیش نظر رکھنے سے سماجک سیوا کا دھرم عملی طور پر چل سکیگا جو سجن گورنمنٹ ملازمت سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ اُن میں سے لالہ ایشور داس جی آریہ سماج کسومو کی آریہ پتری پاٹھشالہ کے ہیڈ ماسٹر بن کر چلے گئے ہیں۔ لالہ ایشور داس کی موجودگی سے اُمید رکھنی چاہئے۔ کہ آریہ سماج کسومو اپنی پرانی شان کو برقرار رکھ سکیگا۔ لالہ بدری ناتھ آریہ۔ لالہ مہتر داس لالہ ایشور داس اور دوسرے بھائی بہنوں کی خدمات سے آریہ سماج نیروبی محروم ہو رہا ہے۔ تو یہ اطمینان کی بات ہے۔ کہ مہاشہ تلسی رام مند ساج۔ مہاشہ موہن چھیبڑ۔ مہاشہ تارا سنگھ۔ مہاشہ پرشوتم ایم کرسید کر آدی

کہانی
بدنصیب کسان

شعلے اگلتا ہوا آفتاب اپنی نصف منزل طے کر چکا تھا۔ جس سے دوپہر زور کی گرمی پڑ رہی تھی۔ لیکن زمین کی تپش نے اور بھی غضب ڈھا دیا تھا۔ اس پر چلتے ہوئے ہوا کے گرم جھونکے زخموں پر نمک کا کام کر رہے تھے۔

لیکن اس کی بالکل پرواہ نہ کرتا ہوا جیت رام اپنی ٹوٹی ہوئی جوتیوں سے ریت اڑاتا ہوا ہاتھ میں پکڑی ہوئی درانتی سے کھیتوں کو کاشتکاری دیتا ہوا کھیت جلانے میں اتنا مشغول تھا۔ کہ اسے یہ شدت کی گرمی سوائے ایک قدرت کے چھونے سے مذاق کے اور کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

دبلا پتلا تھا۔ رنگ سانولا اور جسم تھکا ہوا۔ صرف سوکھی ہڈیاں جو ظاہر ہو رہی تھیں۔ اس کے زخم جگر کے پتے تھک کر ہوئے ابھی کچھ ہی عرصہ گذرا تھا۔

جیت رام نے اپنے لخت جگر سروپ سنگھ کی تعلیم میں بہت کچھ زر کثیر خرچ کر کے بی اے پاس کرا دیا تھا۔ اور اس کی قسمت کے ساتھ اپنے نصیب کا ستارہ چمکنے کی انتظار میں تھا۔ اور نہ معلوم کن کن خیالات کا مجموعہ بنا کر ایک خیالی قلعہ اس نے تعمیر کر لیا تھا۔ جس کی یاد سے اس کے مرجھائے ہوئے دل میں امیدوں کا سمندر ہلوریں مارنے لگتا تھا۔ لیکن آہ! وہ نہیں جانتا تھا۔ کہ ایشور کو اس کی ساری دلی خواہشات نامنظور ہیں۔ وہ کچھ اور ہی نظارہ اپنی قدرت کا دکھلانا چاہتا ہے۔

پلیگ آئی۔ اسی طرح جس طرح مدت بعد پنجرے سے چھوٹ کر بھوک سے چلاتا ہوا شیر جنگل میں شکاروں پر جھپٹتا ہوا چلا آتا ہے۔ سروپ سنگھ پر بھی اس نے اپنا خوفناک حملہ کر دیا۔ اور اس کی معصوم زندگی کو موت کے ظالم پنجے نے بے رحمی کے ساتھ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا تھا۔ جس کی دائمی حسرت دیمک بن کر اس کے بوڑھے جسم کو دن بدن چاٹ رہی تھیں۔ اور اس کی آنکھیں اس کے بیٹے کی تلاش میں نہ معلوم کہاں غائب ہو گئی تھی۔

بیٹی تک نہیں۔ بلکہ اسے قرضہ کا فکر حد درجہ ہو رہی تھی۔ وہ محنت کرنے میں کسر نہیں رکھتا تھا۔ لیکن قسمت کے آگے ایک اس کی پیش نہیں چلتی تھی۔ دو سال کی قحط سالی نے اسے ادھ موا سا کر دیا تھا اب اس کو بیٹے کی موت نے اور بھی برباد کر دیا۔ ابھی وہ اس غم سے فارغ نہ ہوا تھا۔ کہ کوڑے مل ساہوکار نے اس پر مقدمہ کر کے گھر کا قرق کرا دیا۔ سامان ساری نصیبوں کا صدقہ ایک ایک کر کے چلا گیا۔ بیچارہ فرشتہ ہو گیا۔ جیسے بیٹے کی وفات اس کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ اب اس کے خیالی قلعہ کی جگہ ایک نظارہ بن گیا تھا۔ اور وہ انتظار کر رہا تھا۔ اس وقت کا جبکہ اسے اس میں گرنا پڑے گا۔

دنیا دو رنگی ہے۔ نیک اور بد۔ غریب۔ امیر۔ ظالم اور مظلوم سبھی اس کے زیر سایہ بسر اوقات کر رہے ہیں۔

گاؤں میں کچھ لوگوں نے کوشش سے اس کو بہت کچھ سمجھایا۔ کہ جیت رام اب کی فصل پر تیرا تمام قرضہ ادا کر دے گا۔ لیکن اس نے ایک نہ سنی تھی۔ نہ منتی رائے نے سود در سود لگا کر رقم دو چند سے بھی زیادہ کی ہوئی تھی۔ زمین اور مکان سب ہی

نیلام کرا دیا۔ یہاں تک کہ جانور اور برتن بھی نیلام کرا دیے اس کی رقم وصول ہو گئی وہ خوش تھا۔ جیت رام کی مدہم آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس کی استری بھگوانی کا عجب حال تھا۔ وہ دہاڑیں مار کر رو رہی تھی۔ اور اس کے بدن سے چپک کر روتی ہوئی جیبو سا لڑکی تعجب سے چاروں طرف نظر دوڑاتی۔ کچھ دیر خاموش ہو جاتی۔ اور پھر چیخ مار کر زور سے رو دیتی تھی۔ وہ منظر کتنا دلسوز تھا۔ کس قدر خوفناک تھا۔ جس کا بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ تحریر کرنے کے لئے قلم میں اتنی طاقت نہیں۔

گاؤں کے سبھی لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے۔ ان میں بہت سے تماشائی تھے۔ اور کچھ خاندانی دشمن تھے۔ اور وہ جلا ایسے بھی تھے۔ جو آہیں بھر دلاسے دے رہے تھے۔ لیکن کسی کی زبان سے نہیں نکلا۔ کہ جیت رام نہ گھبرا۔ ہم تجھے آسرا دیں گے۔ یا تیرے رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ دیں گے۔

جیت رام بے گھر تھا۔ بے در تھا۔ باتونی اور گرد جمع تھے۔ لیکن سچی ہمدردی کرنے والا اس کی نظروں میں کوئی بھی دکھلائی نہ پڑا۔ رفتہ رفتہ لوگوں کی بھیڑ کم ہونے لگی۔ سورج کے غروب ہونے تک ان کے پاس صرف ایک ہی آدمی تھا۔ وہ تھا۔ گنگو چمار۔ جو ان کے ہاں کاشتکاری کا کام کیا کرتا تھا۔

پہلے گنگو درخت کی آڑ میں کھڑا ہوا رو رہا تھا۔ لیکن اب اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو جیت رام کی دھیر بندھا رہے تھے وہ کہہ رہا تھا۔ چودھری صاحب! فکر مت کرو۔ جب تک گنگو کی جان باقی ہے۔ وہ تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیگا۔ اپنے بچوں کو بھوکا رکھ کر تمہیں کھلائے گا۔ مدت تک جس کا نمک میں نے کھایا ہے۔ کیا میں اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

اس کا گلا بھر آیا تھا۔ وہ چھوٹی سی لڑکی سر جھکا کر بار بار دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنی ماں کی طرف دیکھ کر کبھی کبھی سسکی لے رہی تھی بھگوانی بنی ہوئی تھی۔ حسرت بھری نظروں سے اس اپنے گھر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جوان کی جدائی میں لاچاری کے آنسو بہا رہا تھا۔ اور اپنے پرانے مالک کو مایوسی کی حالت میں جاتے ہوئے دیکھ کر گنگو کے بیل بھی اشک سے نظر افسوس کر رہے تھے۔ کہ سر کرتا ہوا چاند نکل آیا۔ مگر تارے مصیبت زدہ کے غم میں شریک تھے۔ وہ ٹمٹما رہے تھے۔ گھنٹے گذرے دن بیتے۔ رفتہ رفتہ مہینے گذر گئے۔ جیت رام وہ جیت رام نہ رہا تھا۔ بلکہ اسے اندھا جیتا کہنے لگے۔ کیونکہ اب وہ دوسرے کا محتاج ہو گیا تھا۔ تمام دن اپنی چھوٹی سی جھونپڑی میں جو گاؤں کے باہر بنی ہوئی تھی۔ اپنی قسمت کو روتے کے سوائے اور کوئی کام اس کے پاس نہ تھا۔ بھگوانی گاؤں میں کسی کا پیستی تھی۔ اور کسی کا نیا کات کر کسی طرح دو وقت روٹیاں کما لاتی۔ اور پہلے جیت رام کو کھلاتی۔ اور لڑکی کو کھلا کر بچا ہوا خود کھا لیا کرتی تھی۔

گنگو روزانہ ایک دفعہ جیتا کے پاس آ کر اسے صبر و تسکین کی کہانی سنایا کرتا تھا۔ حسب دستور آج بھی وہ آن پہنچا۔ جیت رام اس کی صورت نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لیکن وہ اس کے پیروں کی آہٹ سے سمجھ گیا۔ کہ گنگو آ گیا۔ فوراً اس کے چہرہ پر مسکراہٹ سی دکھائی دینے لگی۔ گنگو نے کہا۔ چودھری رام رام!

رام رام بھائی گنگو! میں نے کتنی دفعہ تم سے کہا ہے کہ مجھے اب چودھری کہہ کر نہ پکارو۔ بھیا! یہ چودھرام کا لفظ اس کا فرض نبھلانا دیتا ہے۔ خالی سنگل اور مکر فریب کا شیر بنا دیتا ہے۔ گنگو میں نہیں جانتا کہ چودھری کہلانے والے کا سر نیچ پیشوں کو بھی بدتر کیوں کہا جاتے ہیں۔ جو ایک بھائی کی بربادی میں خوشی ۔۔۔۔ ہی نہیں۔ بلکہ اپنا ۔۔۔۔ کہتے کہتے جیت رام کا گلا بھر آیا۔ اور اس کی زبان نے اس سے آگے کچھ کہنے سے انکار کر دیا تھا۔ گویا کسی نے سی دیا ہے۔

گنگو نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ بھیا! دنیا مطلب کی ہے یہ سبھی جانتے ہیں۔ تم اتنے عقلمند ہوتے ہوئے بھی نادان بن رہے ہو۔۔۔۔۔۔

جیت رام نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔ گنگو بھائی! میں نے بہت کچھ صبر کر لیا۔ آہ! سب کچھ چلا گیا۔ کوڑے نے بیڑا ساتھ ایسا کیا۔ آہ! مجھے وہ وقت یاد ہے۔ جب اس کے بیٹوں میں چوروں نے ڈاکہ ڈالا تھا۔ کس طرح اپنی جان پر کھیل کر اس کا روپیہ اور زیور سب کچھ اندھیری رات میں مقابلہ کر کے چھڑا لایا تھا۔ اسے خبر بھی نہ تھی۔ لیکن میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں اس کا دھن لے کر خوش ہو جاتی۔ وہ اس احسان کا بدلہ آج مل گیا۔ گنگو اگر میں جانتا۔ کہ کوڑے ایسا کرے گا۔ تو میں اس کا خون پی جاتا۔ اسے اپنی بے عزتی کے لئے صفحہ ہستی سے اس کا نشان مٹا دیتا۔ مگر تیرے بھیا! اب بے بس ہوں۔ لاچار ہوں۔

کہتے ہوئے جیت رام خاموش ہو گیا تھا۔ اس کا سر نیچے جھکا ہوا تھا۔ لیکن اس کی رگیں پھول گئی تھیں۔ اور جسم بید کی مانند تھر تھر کانپ رہا تھا۔ گنگو اس کی حالت پر افسوس کر رہا تھا۔ وہ ٹوٹی ہوئی جھونپڑی ہوا کے تیز جھونکے کھا کر اپنے بدقسمت مالک کو صبر و استقلال کا سبق پڑھا رہی تھی۔

شام کا وقت تھا۔ سورج اداس کمرہ سے دھیرے دھیرے اپنی پرانی دنیا سے جا رہا تھا۔ جیت رام سر کو ہاتھ پکڑ کر گھٹنوں پر نہانے کے لئے جا رہا تھا۔ بھگوانی نے روٹی پکانے کے لئے جھونپڑی کے اندر آگ جلائی تھی۔ اور اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کو سمیٹ رہی تھی۔

آفتیں برساتی بادلوں کی طرح آتی ہیں۔ اور دکھوں کی بارش کرتی ہوئی نکل جاتی ہیں۔ جس طرح زمین تھوڑے عرصہ میں سوکھ جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی آہستہ آہستہ سوکھ جاتا ہے۔ جیت رام کو کافی عرصہ اسی حالت میں گذر گیا تھا۔ جہت کچھ رونے دھونے کے بعد آخر صبر کا جامہ پہن کر وہ اب اس حالت میں خوش تھا۔ جو کہ اس کے باغ غم کی اجڑی ہوئی شاخ کا پودا بن رہا تھا۔ جسے وہ رات دن سینچنے کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ خود تکلیف پانے پر بھی سرجو کو خوش دیکھ کر اس کا مرجھایا ہوا دل باغ باغ ہو جاتا۔ بھگوانی کسی کام سے ذرا باہر گئی تھی۔ کہ یکایک جھونپڑی میں آگ لگ گئی۔ پھونس کی جھونپڑی کے شعلے بیں کو بھی دیر نہ لگی۔ اور اس نے نکلتے ہوئے دھوئیں نے بھگوانی کو اطلاع دے دی۔ جو کچھ دور پر آہستہ آہستہ آ رہی تھی۔

آہ! جھونپڑی میں آگ لگی ہوئی ہے۔ دیکھتے ہی بھگوانی کے پیروں سے نیچے سے گویا زمین نکل گئی۔ وہ بے تحاشا دوڑتی ہوئی جھونپڑی کے نزدیک پہنچ گئی۔ لیکن نزدیک پانی بھی نہ تھا۔ وہ گھبرانے لگی تھی۔ لیکن پھر بھی ہمت کر کے آس پاس سے ریت پھینکنا شروع کیا۔ لیکن اس کی تیز لپٹوں پر بھی ریت

CC0. Gurukul Kangri Collection

آج بھی اتر رہی تھی ۔
بھگوانی نے سوچا کہ اگر اپنے بیٹے کو یا کچھ بچا سکیں بچا لوں۔ اس نے اپنی چیزیں جو کچھ نکل سکیں بچا لیں۔ مگر اب جھونپڑی میں گھس گئی۔ برتن نکال کر باہر پھینک رہی تھی، کہ دیکھتے دیکھتے آگ کا شعلہ اٹھا نہیں تھا کہ جلتی ہوئی جھونپڑی نے بھگوانی کو اپنے آغوش میں لے لیا۔ سرجو کی آواز گرتی ہوئی گم ہو گئی۔ اور وہ چھپ گیا۔ بھگوانی کی چیخ سننے والا وہاں کوئی بھی نہ تھا۔
ہاں کچھ دور پر چار پانچ آدمی گاؤں کی طرف سے دوڑتے ہوئے آگ کی طرف آ رہے تھے۔ لیکن بھگوانی کی آواز ان کے کانوں تک نہ پہنچی تھی۔
کچھ ہی دیر میں بہت سے آدمی وہاں جمع ہو گئے۔ لیکن وہاں کیا رکھا تھا۔ جھونپڑی کی جگہ گرم راکھ پڑی تھی۔ کوئی کوئی ادھ جلا بانس اب بھی دھواں دے رہا تھا۔ اور وہ اس کالی رات میں اپنی سرخ آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہاں اندھیرا تھا۔ سناٹا تھا۔ کبھی ہوا کی سائیں سائیں کی آواز سنائی دے جاتی تھی۔ بھگوانی کی ادھ جلی لاش رکھی تھی۔ اسے کچھ لوگ گھیرے ہوئے بیٹھے تھے۔ سب کے چہرے اداس تھے۔ سب ہی ایشور کا خوف کھا رہے تھے۔ اور سب ہی اس وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ جب کہ جیت رام اپنی سمادھی سے اٹھے گا۔ اور پریم کی مورتی کا مردہ جسم دیکھے گا۔ تو اس کے دل پر کیا گزرے گی۔ وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ اس میں بھی سب کا دل ڈانواں ڈول ہو رہا تھا۔
بابا۔۔۔ بابا۔۔۔ بابا کنوئیں کی جگت پر بیٹھا ہوا جیت رام ایشور پرارتھنا میں اس قدر مست ہو رہا تھا کہ سرجو کی باریک آواز اس کے کانوں میں نہ پہنچی۔ وہ برابر سمادھی لگائے بیٹھا رہا۔ آخر سرجو نے اس کا شانہ پکڑ کر زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔ بابا بابا! ہمارے گھر میں آگ لگ رہی ہے آگ لگ رہی ہے۔ جیت رام کی سمادھی ٹوٹ گئی۔ اس نے سرجو کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ بیٹا

گھبراؤ نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں تو آگ لگے مدت ہو گئی ۔
نہیں بابا! ہماری ہی جھونپڑی میں آگ لگی ہوئی معلوم ہو رہی ہے۔ چلو جلد چلو دیکھو کتنے اونچے شعلے نکل رہے ہیں ۔
سرجو نے جلدی سے دھوتی اور لوٹا اٹھا کر جیت رام کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور لکڑی کا ایک سرا اس کے ہاتھ میں دے کر آگے آگے چلنے لگی۔ اندھیری رات میں کتنے ہی کھیتوں کو پار کرتے ہوئے وہ اپنی جھونپڑی کے نزدیک پہنچ گئے ۔
سناٹا اس قدر چھایا ہوا تھا۔ کہ گویا ابھی ابھی اپنے کا سینہ چیر کے دل سے ان بدنصیبوں کا دردناک نظارہ دیکھنے کے لئے ٹھہری ہوئی ہے۔ جتنے بھی آدمی وہاں موجود تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ صرف پتھر کی مورتیاں ہیں۔ جن میں سانس لینے کی شکتی بھی باقی نہیں۔ سب کی نظر ایک اس اندھے جیت کی طرف تھی۔ جو اپنے کانوں کو تھرتھراتے ہوئے دل سے گھبرا کر کسی بھیانک خبر کے سننے کے واسطے تیار کر رہا تھا ۔
سرجو کی اوستھا کم تھی۔ لیکن پھر بھی اس کی آنکھوں نے اپنی جھونپڑی کی جگہ راکھ کے گرم ڈھیر پر چمکتی ہوئی گرمی کو دیکھا۔ جس کا رنگ لال تھا۔ تو اس کا چھوٹا سا دل گھبرا گیا۔ اس کی آنکھوں سے پانی ٹپک پڑا۔ اور پھر اسکی نظر اس لاش کی طرف گئی۔ جسے گاؤں والے لوگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے بیٹھے تھے۔ اس کے دل نے کہہ دیا۔ یہ تیری ماں ہے۔ اس کا منہ اور اس کی ممتا اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ ہائے ماں! کہہ کر سرجو اپنی ماں کی لاش پر گر گئی۔ وہ چیخیں مار کر رو رہی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
سرجو! سرجو!! کیا ہوا۔ منہ سے تو بول مگر سرجو رو رہی تھی۔ اس نے پھر کہا۔ سرجو! سرجو تیری ماں کہاں ہے؟ تجھے کیا ہوا؟

آ بابا! میرے پاس آ جا! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
لیکن سرجو کی ہچکیاں بندھ رہی تھیں۔ جیت رام کی آواز ہچکیوں میں مل کر آسمانی ترنگوں میں لین ہو رہی تھی ۔
جیت رام گھبرا گیا۔ وہ لکڑی ٹیکتا ہوا سرجو کی آواز کی طرف جانے لگا۔ قریب لاش کے پہنچا تھا کہ اسی وقت اس کے کانوں سے ایک آواز ٹکرائی۔ وہ کتنی خوفناک تھی۔ اور کتنی پیڑا سے بھری ہوئی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بابا بھگوانی اب یہاں نہیں ہے۔ وہ پرماتما کے گھر چلی گئی ہائے مری بھگوانی گئی۔ مجھے چھوڑ گئی! آہ! آہ!! یہ کیا ہوا! یہ کیا ہوا! کہتے ہوئے اندھا جیت رام وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔ پرتھوی گھوم رہی تھی اس لئے سر تھام کر آسمان کی طرف دیکھا۔ اسے ایسا معلوم ہوتا۔ گویا سارا آسمان بھی گھوم رہا ہے۔ اس میں جیت رام کا ستارہ کبھی ڈوب جاتا ہے۔ کبھی تیرتا ہے۔ اور کبھی گھومنے لگتا ہے۔
اماوش کا دن تھا۔ بہت سے زمیندار گنگا اشنان کرنے جا رہے تھے۔ گنگو نے بھی آج دہلی کوچ کرنے کا ارادہ کیا۔ اور فوراً ٹکٹ لے کر ریل گاڑی میں سوار ہو گیا ۔
دہلی سٹیشن سے اتر کر گنگو جمنا کی طرف جا رہا تھا۔ جس وقت وہ کلکتہ دروازہ کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا۔ کہ بہت لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ اس کی خواہش ہوئی۔ کہ وہ بھی اس کا ماجرا معلوم کرے۔ لیکن وہ ڈرتا ہوا دور سے آنکھ اچکا کر دیکھ رہا تھا۔ وہ ڈر رہا تھا۔ یہ شہر ہے دوسرے وہ چمار ہے ۔ ۔ ۔ ۔
یکایک گنگو نے دیکھا۔ کہ موٹر کھڑی ہے۔ اور اس کے آگے ایک بچہ کی لاش پڑی ہے۔ اور ایک بے ہوش آدمی کو لوگ اٹھا کر موٹر میں ڈال رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
گنگو کانپ گیا۔ لیکن نہ معلوم کونسی شکتی اس وقت اس میں آ گئی تھی۔ کہ وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا موٹر کے پاس پہنچ گیا۔ اور پکار کر کہا۔ صاحب

حضور ہمارے گاؤں کا آدمی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کی طرف ایک بار دیکھ۔ اور کہا اچھا تم بیٹھ جاؤ۔ گنگو بھی بیٹھ گیا۔ بھیڑ تتر بتر ہو گئی اور موٹر چلنے لگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
گنگو رو رہا تھا۔ اور دیکھ رہا تھا۔ ان دونوں لاشوں کی طرف۔ جن کے لئے قدم قدم پر مصیبتوں کا غدر تھا اور جن پر آنسوؤں کی بارش۔ ۔ ۔ ۔ موٹر بہت جلد ہسپتال پہنچ گئی۔ دونوں لاشیں اتار دی گئیں۔ سول سرجن نے ملاحظہ فرمایا۔ سرجو کی عمر ختم ہو چکی تھی۔ جیت رام کو کچھ ہوش تھا۔ لیکن چوٹ بہت زیادہ لگی تھی۔ جس سے اس کے بچنے کی کوئی آشا نہ تھی ۔
جیت رام شکستہ پڑا ہوا تھا۔ اس نے دھیرے سے کہا۔ پانی! کسی نے پانی پلا دیا۔ کچھ ہوش آنے پر وہ پلنگ سے اٹھنا چاہتا تھا۔ اور وہ کسی بات کے دریافت کرنے کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔ یکایک اس کے کان میں کچھ پہچانی ہوئی آواز پڑی۔ اس نے کہا۔ چودھری! اب کیسی بات ہے؟
جیت رام نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ کون؟ گنگو! تو آج مل گیا گنگو! میں تیرا بہت احسانمند ہوں۔ پر تو بتا سرجو کا کیا حال ہے؟ گنگو خاموش تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں سے نکلتی ہوئی دھارا جیت رام کے ہاتھ پر گری۔ جیت رام نے ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے کہا۔ گنگو کیا رو رہا ہے؟ کیوں بتا تو سہی کیا سرجو مر گئی بول جلدی بول۔ گنگو کے منہ سے ہلکی سی "ہاں" نکلی۔ ۔ ۔ بھیانک مسکراہٹ سے سیاہ رنگ میں زرد چہرہ جیت رام کا تمتما رہا تھا۔ اس نے کہا بہت خوشی کی بات ہے۔ گنگو تو نے مجھے یہ خوشخبری سنا کر ایک بہت بڑے پہاڑ کے نیچے سے نکال دیا۔ ۔ ۔ آواز رکنے لگی۔ لیکن وہ کہہ رہا تھا۔ ۔ ۔ اچھا ہوا جو وہ لڑکی مر گئی۔ نہ معلوم میرے بعد اس کی کیا حالت ہوتی۔ گنگو میں۔ ۔ ۔ تیرا احسان۔ ۔ ۔ ۔ سر پہ لے۔ ۔ ۔ جا رہا ہوں

ضرورت!

با رسوخ اور قابل اصحاب کی ضرورت ہے۔ جو بھارت کے مختلف صوبہ جات میں گوروکل آیورویدک فارمیسی کے پروڈکٹس ڈسٹرکٹ اور سیلز ایجنٹوں کا کام کر سکیں کمیشن معقول دیا جاوے گا۔
درخواست میں اپنے تجربہ قابلیت کے متعلق لکھیں۔ درخواست ذیل کے پتہ پر کریں:۔
منیجر آیورویدک فارمیسی۔ پوسٹ آفس گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو پی)

یوگیہ پروہت کی آوشیکتا

پنجاب کے ایک پرسدھ آریہ سماج کے لئے ایک یوگیہ اور ہوشیار پروہت کی ضرورت ہے جو سنسکرت لٹریچر سے بخوبی واقف ہو۔ اردو انگریزی بھی جانتا ہو۔ لیکچر دینے میں خاص قابلیت رکھتا ہو۔ اور آریہ سماج کے سدھانتوں میں پورا وشواس اور شردھا رکھتا ہو۔ ویتن حسب لیاقت دیا جائے گا۔ پارتھنا پتر ۲۲ ستمبر تک
نمبر ۹۹
معرفت پرمشن لاہور آنے چاہئیں

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے ور و دل کی ضرورت!

یو پی۔ سی پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں کیونکہ اس وقت لڑکوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک تقریباً دو ہزار آشرم میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرنے والوں کو آشرم کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔
منیجر شادی دفتر ۔ ۔ ۔

وروں کی ضرورت

آریہ اناتھ آلیہ پٹودی ہاؤس دہلی کی چند قابل شادی تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لئے کنوارے وروں کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہوں۔ اور ان کی آیو ۲۵-۳۰ سال کے درمیان ہو۔ برسر روزگار ہوں۔ اور ذات پات کا کوئی خیال نہ رکھتے ہوں ۔
بال مکند آہوجہ آنریری منتری
آریہ اناتھ آلیہ پٹودی ہاؤس۔ دہلی

Haridwar. Digitized by eGangotri

شری بھائی گوکل چند جی اور جات پات توڑک منڈل

آریہ بھائی لوک ناتھ جی اپنے آپ کو کٹر آریہ سماجی بلکہ گھوردیانند پرگٹ کرتے ہیں۔ وہ اپنی اسی کٹرتا کا رعب ڈال کر بھولے بھالے آریہ سماجیوں کو ملاں مولویوں اور پوپوں کی طرح ڈانٹ ڈپٹ کیا کرتے ہیں۔ اپنی کٹرتا کو مستند کروانے کے لئے آپ موقعہ بے موقعہ ذات پات توڑک منڈل کو بھی گیدڑ بھبکیاں دیتے رہتے ہیں۔ ۳۰۔ اگست کے "پرکاش" میں آپ نے "توڑک منڈل کا کمنڈل ٹوٹنے کو ہے" کے عنوان سے ایک لیکھ لکھا ہے۔ اس میں بھی آپ نے منڈل کے لئے آریہ سماج کا بلیٹ فارم بند کرا دینے کی دھمکی دی ہے۔ آپ پہلے بھی دو ایک بار منڈل کے خلاف لکھ چکے ہیں۔ اُن کا جواب اُسی وقت دے دیا گیا تھا۔ مگر دکھ یہ ہے کہ آپ منطق اور دلیل کا میدان چھوڑ کر صرف بھولے بھالے آریہ سماجیوں کے جذبات کو ہی بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ منڈل کے اصولوں یا دلیلوں پر اعتراض نہ کرکے ادھر اُدھر کی باتوں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن میں اپنے بھائی کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ویدک دھرم ایک سناتن ستیہ ہے۔ وہ عقل اور ترک کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد توہمات اور ذاتی جذبات پر نہیں۔ بلکہ عقل اور ترک مولک ویدک سچائیوں پر رکھی ہے اس لئے عقل اور ترک کو چھوڑ کر صرف اپنی کٹرتا اور گھورتا دکھا کر ہی آریہ جنتا کو گمراہ کرنے میں آپ کو ہرگز سپھلتا نہیں ہو سکتی سارے آریہ سماج میں صرف آپ اور آپ جیسی دماغی بناوٹ والے آپ کے دو ایک ساتھی ہی ویدک سدھانتوں کو سمجھنے والے نہیں۔ دوسرے لوگوں کو بھی بھگوان نے بدھی دی ہے۔ وہ بھی ویدک دھرم کو سمجھ سکتے ہیں اور شاید آپ سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ آپ کو کیا حق ہے۔ کہ آپ اپنے کو تو آریہ سماجی کہیں۔ اور دوسروں کے لئے آریہ سماج کا پلیٹ فارم بند کر دیں۔ محض اسی بل بوتے پر کہ آپ آریہ سماج کے پرچی پنچوں اور سوتردھاروں کے کر بیا بتر ہیں۔ آپ دوسروں پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے۔ دنیا میں اپنے کو کٹر آریہ سماجی یا گھور دیانندی کہنے سے ہی کوئی کٹر اور گھور نہیں ہو جاتا بلکہ اکثر اوقات تو برعکس نہند نام زنگی کافور کی سی بات ہوتی ہے۔ سناتن دھرم کو نہ سمجھئے۔ سناتن کیا ایک لفظ ہے ابدی اور ہمیشہ رہنے والا۔ اور حقیقت میں سناتن دھرم وہ ویدک دھرم ہے جس کا پرچار پرانے ماتر اور سکل سنسار کے ہتیشی دیانند نے کیا تھا۔ مگر آج سناتن دھرمی وہ کہلاتے ہیں۔ جو پرماتما کے امرت پتروں (اچھوتوں) کے ساتھ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کرتے ہیں۔ جو جنم کی اونچ نیچ میں پھنستے ہوئے ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ جو استریوں اور شودروں کو ودیا کا ادھیکاری نہیں سمجھتے۔ کیا ان کے صرف کہنے سے ہی آپ ان کو سناتن دھرمی (سچے معنوں میں) سویکار کر سکتے ہیں؟ اسی طرح آپ جیسی ذہنیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کے مالک سچے معنوں میں ویدک دھرمی یا آریہ سماجی نہیں۔ انہوں نے تو سناتن دھرمیوں کی طرح زبردستی اور بے فائدہ ہی اس پوتر نام کو غصب کر رکھا ہے۔ اصلی آریہ سماج یا ویدک سدھانتوں پر عمل کرنے والی جماعت تو وہ لوگ ہیں۔ جنہیں آپ ڈر کر اپنی اینٹ پتھر کی چہار دیواری سے باہر دھکیلنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھئے ستیہ میو جیتے نانرتم۔ آخر میں وجے ستیہ کی ہوگی۔ جھوٹ کی نہیں۔ روشنی زمانہ کر کبھی مورکھ اور سوارتھی لوگوں نے بہت دن تک تاستک۔ گپت عیسائی اور گورنمنٹ کا بھیدیا کہہ کر بدنام کرنے کی کمینہ کوشش کی تھی مگر کیا وہ سچائی کو دبا سکے؟ جات پات توڑک منڈل کسی اینٹ پتھر کی عمارت یا دو چار ہزار روپے کی گدی کا نام نہیں۔ یہ جات توڑ ڈالنے کی دھمکی آپ وقت بے وقت دے رہے ہیں۔ یہ تو ایک خیال یا سپرٹ ہے۔ جو سارے سنسار میں بدون پھیلتی جا رہی ہے۔ یہ سمتا اور برادری کی بھاؤنا کا وہ پیغام سنرپش ہے۔ جو جات پات چھوت چھات اور جنم مولک اونچ نیچ کا بھید کھاد دش کر منش سماج میں سکھ اور شانتی کا راج کرنا چاہتا ہے۔ یہی سناتن ویدک سندیش ہے آپ کو اس کا دردھنہ کرکے ہردے سے سواگت کرنا چاہئے تھا۔ وہی وید تا وہی رشی وہی لیکھنی۔ وہی دانی۔ وہی جیون دھنیہ اور سپھل ہے۔ جو سنسار کے جھگڑوں کو شکتی بنانے میں کام آتا ہے۔ پنڈتائی یا لیکچر بازی یا اکثریت کے گھمنڈ میں آ کر ہی نیک کام کی مخالفت کرنا اچھا نہیں۔ آپ ذرا گھمنڈ سے دل سے سننے کے لئے تیار ہوں۔ تو آپ کے دچاروں کی کچھ آلوچنا نیچے کر دوں۔

جات پات توڑک منڈل نے کبھی بھی ورن مریادا کو قائم کر دینے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ جب تک جات پات موجود ہے۔ گن کرم انوسار ورن مریادا قائم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے منڈل جات پات توڑ کر ان لوگوں سے

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
کمزوری کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے
قیمت فی تولہ ۲۰ تولہ عہ

بڈھے، جوان، اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے!
قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹیڈ بمبئی نمبر ۱۴
نوٹ:- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ سیارام اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی - سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔
ایس۔ڈی چمن لال برادرس۔ کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
سرینگر کشمیر - کبیراج نرینناتھ ویدیہ شاستری۔ شری گوبند آیورویدک اوشدھالیہ۔
کوئٹہ - حکیم رام سنگھ پنساری بازار

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے بہتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کیجئیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ذیرہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔

براہمی بوٹی ۔۔۔ عہ فی سیر - دنت منجن ۔۔۔ ۸ر فی شیشی
ست سلاجیت ۔۔۔ عہ فی تولہ - سوچی پتر ۔۔۔ مفت!

پتہ: منیجر گورو کل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

کام کو آسان بناتا ہے۔ جو ویدک ورن مریادا کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ منڈل کا ورن مریادا کے ساتھ کوئی سیدھا تعلق نہیں۔ ورن کو ماننے اور نہ ماننے والے دونوں اس کے ممبر ہو سکتے ہیں۔ اس کے ممبر کے لئے صرف جات پات کو توڑنا لازمی ہے۔ معلوم نہیں بار بار آپ ورن مریادا توڑنے کا الزام منڈل کو کیوں دیا کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنم کی جات پات کو ہی ورن ویوستھا سمجھتے ہیں۔ اسی لئے چڑتے ہیں۔ آریہ سماج کو بنے ہوئے ۵۰ سال کے قریب ہو گئے۔ ذرا گن کر بتلائیے تو سہی اس نے کتنے برہمنوں کو گرا کر شودر یا دیش بنایا۔ کتنے برہمنوں کے نام کے پیچھے پنڈت کی جگہ کتنے اچھوتوں یا شودروں کو برہمن بنا کر لگایا؟ برہمنوں کے ساتھ ان کا لڑکی بیٹی کا سمبندھ کرایا۔ کسی جنم کے نائی، کمہار یا چمار کو پنڈت یا راجپوت کہہ دینا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ یہ تو بھنگی کو کونسل کا ممبر بنانے والی نقل لگتی ہے۔ کم عقل آدمی ہی اس قسم کی جھوٹی تعریف یا آبادی سے خوش ہو سکتا ہے۔ آپ جیسے لوگوں کی یہ چال کچھ دنوں تک خوب چلی تھی۔ مگر اب تو پول کھل گیا ہے۔ ورن مریادا کی دہائی دینے والے آریہ سماجی ہی ان نقلی برہمنوں کو پیٹھ پیچھے کہا کرتے ہیں۔ اجی۔ اصل میں تو یہ کلال یا کمہار یا ارواڑہ ہے۔ برہمن یونہی بنا پھرتا ہے۔ گویا اس پر اپنی ذات کو چھپانے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ جو کہ اس کی اور بھی بے عزتی ہے۔ اس سوسائٹی کو اس سماج کو اور اس جماعت کو لعنت ہے۔ جس میں کسی شخص کو اس کے جنم اور کسی صنعتی کام کے باعث ہی نیچ سمجھا جاتا ہے۔ اور جہاں ایک جوتے بنانے والا بھی اسی طرح آتم سمان کی زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ جس طرح کہ دوا بیچنے یا لیکچر دے کر پیسے کمانے والا کر سکتا ہے۔ آپ جیسے اپنے کو آریہ سماجی کہنے والے منڈل کے ورودھی لوگوں کی ذہنیت اس پہلو میں پورانک پنڈ توں سے بہتر نہیں ہے۔ منڈل نے کبھی کسی کو ورن

ویوستھا بنانے یا دینے سے نہیں روکا۔ مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ نام نہاد آریہ سماجی لوگ یونہی ورن ویوستھا کی دہائی دیتے پھرتے ہیں۔ نہ تو وہ ویدک ورن ویوستھا کا اصلی سوروپ خود سمجھ سکے ہیں۔ اور نہ سوسمرتی کی ورن ویوستھا قائم کرنے کی ان میں ہمت ہے۔ مرد تب ہے۔ جب شری جین لوک ناتھ جی یا ان کے ہم دماغ ان آریہ سماجیوں کو جو اپنے کو پنڈت یا شرما کہتے ہیں۔ دھن کمانے یا نوکری کرنے سے روک دیں۔ جو کھتری یا کشتری بنے پھرتے ہیں۔ انہیں پروفیسری۔ وکیلی۔ ایڈیٹری۔ دوکانداری اور ڈاکٹری سے برطرف کرا دیں اور جو لالہ اور گپت کہلاتے ہیں۔ ان کو ٹیچر انجینئر۔ جج اور منصف کے پیشے دیں۔ نیز جن آریہ سماجیوں کی عمر پچاس برس سے اوپر ہے انہیں گھر سے نکال کر بان پرستی بنا دیں۔ اگر آپ یہ نہیں کر سکتے۔ تو پھر ورن آشرم کی رکشا کی ڈینگ مارنا فضول ہے۔ منڈل اگر آپ کو اس کام سے روکے۔ تو پھر اعتراض کیجئے۔

بھائی لوک ناتھ جی کہتے ہیں۔ کہ کیوں نہیں منڈل کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین کر دیا جاتا؟ میں کہتا ہوں۔ ہم تو منڈل کو سبھا کے سپرد کرنے کو تیار ہیں۔ پر سبھا لینے والی بھی ہو۔ شروع شروع میں منڈل کو لے لینے کے لئے سبھا سے پرارتھنا بھی کی گئی تھی۔ اور مہاشہ دیوتا نند جی سبھا انسپکٹر کو اس کا کچھ کام سونپا گیا تھا۔ مگر چونکہ سبھا کے ادھیکاریوں کو جات پات توڑنے کے کام میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ لہٰذا دیوتا نند جی کو اپنے کام میں سخت ناکامیابی اور مایوسی ہوئی۔ اگر سبھا یا آریہ سماج اس کام کو کرنے والی ہوتی۔ تو الگ منڈل بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

آپ کا دوسرا اعتراض ہے کہ منڈل مغرب کی لہر میں بہہ رہا ہے۔ "پراچین سبھیتا پرانی کو یقین نہیں۔ وہ یورپین ڈھنگ کی شکشا پدھتی اور تہذیب کے نیا سنگ رنگوں کا مجموعہ ہے

"وید شاستر سمرتی وغیرہ ان کے لئے ضروری نہیں۔" میں حیران ہوں۔ کہ ایک عالمگیر ویدک دھرم کے ماننے والا شخص یہ اعتراض کیسے کر سکتا ہے۔ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ مغرب میں جتنی اچھی باتیں ہیں۔ وہ سب ویدک ہیں۔ وہ یہاں سے ہی وہاں گئی ہیں۔ دوسری طرف تنگ دلی دکھا کر مغرب کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ یورپین لوگ اگر بڑی عمر میں بیاہ کرتے ہیں۔ پردہ نہیں کرتے۔ جات پات اور چھوت چھات نہیں مانتے۔ استریوں کو پڑھاتے اور صفائی پسند ہیں۔ ودیا اپاسک ہیں۔ کیا ان کے یہ گن اس لئے نہیں لینے چاہئیں۔ کیونکہ وہ یورپین ہیں۔ آچاریہ رام دیو جی آدی بڑے بڑے ودوان اندر چارک تو اپنی باتوں کی پشٹی میں یورپی ودوانوں کے پرمانوں کی جھڑی لگا دیا کرتے ہیں۔ اس وقت ان کے پرمان آپ کے لئے قابل تسلیم کیوں ہو جاتے ہیں؟ کیا آپ کے ہم خیال یا پارٹی والے اپنے بچوں کو یونیورسٹی کے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم نہیں دلاتے؟ اور مغربی ایجادوں سے لابھ نہیں اٹھاتے؟

آپ اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں کہ آپ نے جات پات توڑ رکھی ہے۔ پھر بھی آپ منڈل کے مخالف ہیں۔ اس کے کئی کارنوں میں سے ایک یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جات پات توڑ کر بیاہ کرنے کے باوجود بھی جنم جات پات کی ذہنیت آپ میں ابھی تک اسی طرح موجود ہے۔ جس طرح ان سناتنی ہندوؤں میں ہوتی ہیں۔ جو اناتھ آریوں اور ودھوا آشرموں کا بیاہ کرواتے ہیں۔

آپ کہتے ہیں۔ کہ منڈل کی تائید کرنے کے لئے یورپین گنگا کے بھگت پرتشٹا والے تیل کی دھار دیکھ کر دنیاوی خیالات کی لہروں کے پیچھے پیچھے چلنے والے آریہ سماج کے کچھ مہنت لوگ اپنی میٹھی بانی اور قلم کے ذریعہ منڈل کی سہائتا کرتے ہیں۔"

اوہو! کیسے ابھیمان بھرے شبد ہیں۔ بیاتہ سرشیہ سوامی شردھا نند جی۔ شری نارائن سوامی جی۔ سوامی ستیا نند جی۔ سوامی سردا نند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ شری گیان چند جی (دہلی) شری نارائن دت جی (دہلی)۔ شری گنگا رام جی دہلی آدی سجن جنہوں نے منڈل کو آشیرواد اور اتساہ دیا۔ وہ تو سب پرتشٹا والے تیل کی دھار دیکھ کر دنیاوی لہروں میں بہہ جانے والے ٹھہرے۔ اور آپ ہوئے ست یگ کے ترگنا تیت سرشی۔ دیوتا۔ ذرا سوچئے اس چھوٹے سے دنیا مگن کے بل (منہ) سے کتنی بڑی گربھ اور کتنی نکلی جا رہی ہے۔ دیا رانچ! اسے کر کام ہنا بنا کر نہ چھانٹ ڈالئے۔ کسی کو سماج کی

بیماری کی جڑ مچھر ہی اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے
لیکن
سُگندھت دُھوپ او ہون سامگری
ان میں سے کسی کو نزدیک تک نہیں آنے دیتے
آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ شہر کے سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزار ہا سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔
بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے!
پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کا یہ اپنا کارخانہ ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے آرڈر دینے سے پہلے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔
اس کے علاوہ
ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف اسپیشلٹیاں ہیں۔ اور مل ہمیشہ سٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے۔
آتشک نگرہ گولیاں
امرت دھارا
سپاری پاک
آہار پھکن یا چورن ہاضم
دو نگرے کا بال امرت
آنند پاک
ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیلز لسٹ ہے بند آسن۔
یہاں گنگا جل اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:-
میسرز بھگت رام پی اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

کون ہے جس کو فائدہ نہیں ہوا؟
فوراً اثر دکھلانے والی ۳۰ سال کی آزمودہ ادویات
بال سدھا
بچوں کو طاقتور، خوب صورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲) محصول ڈاک نو آنہ (۹)
دراکشاسو
جسم میں فوراً گوشت بڑھانے والا۔ قبض، بدہضمی، کمزوری، کھانسی، وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت بڑی بوتل دو روپے۔ چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔
سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے
منگانے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

Haridwar Digitized by eGangotri

سماجک جگت

اُست میں رہنے بھی دیجئے ؛

آپ نے آریہ گزٹ کا بھی خوب حوالہ دیا ہے آریہ گزٹ نے جو نوٹ منڈل کے خلاف لکھا تھا۔ وہ بالکل غلط فہمی اور چھچھورا پن پر مبنی تھا۔ جب اس کے کھنڈن میں اصلی حالات لکھ کر اس کے پاس بھیجے۔ تو ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو تیاگنے کے پرچارک آریہ گزٹ کو اسے جوں کا توں چھاپنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پر مجھے آریہ گزٹ سے بھی بڑھ کر افسوس آپ پر ہے۔ آریہ گزٹ جو گندے اور گرے ہوئے الزامات مہاتما پارٹی پر لگاتا رہا۔ اس برے کام کے لئے تو آپ اسے کوسا کرتے تھے۔ مگر اب منڈل پر لگائے اس کے الزام کو آپ نے جھٹ صحیح تسلیم کر لیا۔ کیا یہ نیائے ہے؟

آریہ گزٹ آج تک آپ کی نظر میں گندگی کا پلندہ بنا ہوا تھا۔ جب اس نے منڈل کے خلاف لکھا۔ تو وہ آپ کے لئے کلام الٰہی بن گیا کیوں جی اب آپ کا وہ کٹر مہاتما پن کہاں گیا ؛

آپ سبھاؤں کے سنگٹھن کے بڑے گُن گاتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ رشی دیانند کسی سبھا یا سنگٹھن کے ماتحت کام کرتے تھے؟ انہوں نے عام ہندوؤں سے الگ ہو کر آریہ سماج کیوں بنایا بات اصل میں یوں جان پڑتی ہے۔ کہ جس طرح ویدک آچرن کو چھوڑ کر لوگ بدرانک ہو گئے تھے۔ اور رشی دیانند کے ترک۔ ٹیکنی اور بے منیکار رھاد کا جواب گالی گلوچ اور قاتلانہ حملوں سے دیتے تھے۔ اسی طرح کچھ نام نہاد آریہ سماجی ویدک آچرن کو چھوڑ کر اور رشی دیانند کی سچی سپرٹ کو بھول پور انک مہاشے بن گئے ہیں۔ وہ سمجھ نہیں سکتے۔ کہ منڈل اُن کا ہِت کر رہا ہے یا اہت۔ اپنی بھلائی کی بات بھی انہیں بُری لگ رہی ہے۔ ٹھیک جس طرح پورانک ہندوؤں کو سوامی جی کی باتیں بُری لگا کرتی تھیں۔ یہ پورانک مہاشے منڈل کی سچائی کی تاب نہ لا کر اُسے آریہ سماج سے باہر نکال دینے کی تجویز پیش کر رہے ہیں تاکہ ان کی پورانک ذہنیت کو طشت از بام کرنے والا کوئی نہ رہے ؛

انت میں بھائی لوک ناتھ جی سے میں یہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ

ب بیاں لوں کو توں بندی قانے کر نکیاں نہیں کہا دن جو سوال ملدیالی کا ہے جھوڑ دا ہیں جیکر بچھڑ ہے تیں ملون جو گا بارنگھدیاں توں کا ہنوں قدید اہیں جیکر ڈیدے نہیں تا دن جو گا

اگر میرے ان الفاظ سے آپ راہ راست پر آ کر آریہ سماج کی سچی سیوا کرنے کے لئے یتن کریں گے۔ تو مجھے از حد خوشی ہوگی ؛

آپ کا بھائی

(بجوماننند آریہ اپدیشک)

آریہ سماج نابھہ ریاست کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نابھہ کا اتسو ۱۷ لغایت ۲۰ اکتوبر بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔

۲۱۔ اکتوبر کو استری سماج کا جلسہ ہوگا ان دونوں جلسوں پر اچھے اچھے مہاتما اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ نگر کیرتن ۱۷ اکتوبر سنیچر کو ہوگا ؛

باہر سے آنے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے بھوجن اور رہائش کا انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ آریہ بھائی پریوار سہت پدھاریں ؛ (بال مکند منتری آریہ سماج نابھہ ریاست) ؛

جنڈیالہ گورو میں پرچار

آریہ سماج جنڈیالہ گورو میں شری سوامی گنگا گری جی مہاراج ۲۳ سے ۳۰ ستمبر تک اپنے منوہر اپدیشوں سے کرتارتھ کریں گے ؛

(دیس راج منتری آریہ سماج جنڈیالہ گورو)

دیانند برہم مہا ودیالیہ لاہور۔

گرمیوں کی چھٹیوں کے پیچھے دیانند برہم مہا ودیالیہ ۱۲ ستمبر کو ۱۰ بجے کھلیگا۔ سب ودیارتھیوں کو ضروری ہے۔ کہ وہ وقت مقررہ پر حاضر ہو جاویں۔ اور جن ودیارتھیوں کو منظوری مل گئی ہے۔ نئے ودیارتھی بھی ۲۰ ستمبر تک حاضر ہو جاویں۔ (آچاریہ ودیالیہ ھذا)

دھرم کوٹ رندھاوا میں پرچار

دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور میں شری پنڈت دشو ناتھ جی آریہ اپدیشک و پنڈت امرناتھ جی بھجنیک بورڈ ۲۰ بھادوں سمت ۱۹۸۸ سے پدھارے ہوئے ہیں۔ اب تک آپ کے دس مختلف مضامین پر پربھاوشالی ویکھیان ہو چکے ہیں ؛ پنڈت جی کے با اثر ویاکھیانوں نے نگر کی

ہندو جنتا میں بھگوان دیانند کے بھگتی شردھا پیدا کر دی ہے۔ اور کئی ایک سوئی ہوئی آتماؤں کو جاگرت کر کے ستیہ سناتن ویدک دھرم کا انویائی بنا دیا ہے۔ پنڈت جی کے ویاکھیانوں میں آریہ سماج مندر کھچا کھچ بھرا رہتا ہے۔ (ریتج رام سیٹھی اپ پردھان آریہ سماج راہے کوٹ) ؛

آریہ سماج نورکوٹ میں پرچار

۸ بھادوں کو پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک و بھجنیک امرناتھ جی نورکوٹ سماج میں پدھارے تقریباً ایک ہفتہ تک جنتا کو منوہر اپدیشوں اور بھجنوں دوارا کرتارتھ کیا۔ جس سے ہندو بھائی اتی پرسن ہو کر سماج کے ساتھ پریم پرگٹ کرنے لگے ؛

شہر نورکوٹ کے علاوہ بھجنیک امرناتھ جی موضع کالا چیچی میں بھی گئے۔ وہاں پر کچھ مہاشیوں کا جھگڑا تھا۔ وہ دور کیا ؛ (منتری آریہ سماج نورکوٹ ضلع گورداسپور)

آریہ سماج سیت پور کا چناؤ۔

پردھان دیوان نورتن داس جی۔ اپ پردھان لالہ چندر رام جی۔ منتری دھرم بیر آریہ۔ اپ منتری مہاسیدیو جی۔ خزانچی۔ مہاشہ ٹھاکر داس جی۔ پستکادھیکش پنڈت چندر بھان جی۔ (دھرم بیر منتری آریہ سماج سیت پور ضلع مظفرگڑھ) ؛

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے سماچار۔

(۱) مہاشہ بیر درام جی سبھاسد آریہ سماج میرپور کے سپتر کا دیہانت ہو گیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ پرانا بیمار تھا ہے۔ کہ مہاشہ جی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں ؛ (۲) آریہ سماج میرپور کے ساپتاہک ست سنگ

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور انکو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پرانا ہوتے ہی ان کو گرجوں میں لے جاتے ہیں اور بھیاں منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچاویں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو اپنے گرجوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ دام نہیں۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ۔ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سرکھشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن بالک اخبار پرتاپ وپرکاش ہیں۔ ماتحت ہے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس کے ممبر بنیں اور اس کے انتظام میں موجودہ نقصوں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر دانے کا ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں ؛

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہمارا نگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ آگے بھی اپنے دان کا سلسلہ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کی بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑے ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لے لیا جاوے۔ اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں ؛

ہیرانند شرما

سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ۔ لاہور

یکشما امرت رسائن یعنی علاج تپ دق۔ پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آیوروید وشارد کویراج پنڈت جیون شنکر وید رنجن نے مرض تپ دق کے بہت سے مریض لاہور اور بیرونجات میں شفایاب کئے۔ اب پنڈت جی لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ جو صاحب اس قدر توفیق نہیں رکھتے کہ ان کو اپنے گھر بلا کر علاج کرا دیں۔ ان کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ مریضوں کی رہائش کا انتظام لاہور میں کیا گیا ہے۔ ضرورت مند صاحب فائدہ اٹھاویں۔ قیمت فی خوراک دو روپے (عہ)

ابلا امرت رسائن یہ دوائی عورتوں کی تمام اندرونی بیماریوں یعنی رطوبت کا آنا۔ حیض کی تکلیف رحم کی کمزوری ضد کمر ضد سر اور اندھیرا آنا وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی عہ

المشتہر:۔ **مینیجر شری بھارت آیوروید ادشدھالیہ ملا گو المنڈی لاہور**

CC0. Gurukul Kangri Collection

میں تارگڑ آریہ سماج سمیہ نگر آ گیا تو سارشٹری حضور مہاراجہ بہادر دستری راج کمار کی زیر انتظام سمیہ کے لئے پرارتھنا کی گئی ؟

آریہ سماج میرپور کے سالانہ اتسو

آریہ سماج میرپور کے سالانہ اتسو ۲۸ بھادوں میں سرو ہستی سے پاس ہوا۔ لالہ دیوی داس شاہ جو کہ ضلع میرپور کے ایک مشہور ساہوکار اور ضلع کے اندر خاص ہستی سمجھے جاتے تھے کے بیدردانہ اور بیگانہ قتل پر آریہ سماج میرپور ان کے پریوار کے ساتھ سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ مرحوم شدھی اور ودھوا وواہ کے زبردست حامی تھے ٭

(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور)

پدھیانہ آریہ سماج - ۲۸ بھادوں پدھیانہ آریہ سماج کے سالانہ اتسو سنگیت بھجن ہون کی اور کیہ اور بھجنوں کے بعد بی پی پرکاش دیدی نے پرارتھنا مہاشہ چنت رام جی نے سوامی جی کے جیون پر ویاکھیان دیا۔ بھجنوں میں کنیاؤں نے خوب حصہ لیا۔ (ماگی رام اپدیشک پدھیانہ)

جات کرم سنسکار (۱) مہاشہ بی آر شرما پردھان آریہ سماج نیوبی کے ہاں ۲۱۔ اگست کو پتر کا جنم ہوا۔ آریہ سماج نیرو بی نے جات کرم سنسکار کرایا۔ کل دان ۲۵ شلنگ سالانہ چاک سنستھاؤں کے لئے ملا۔ آشیرباد۔

(پربھودیال منتری آریہ سماج نیروبی) ٭

سوامی سرودانند جی کا پتہ

شری سوامی سرودانند جی مہاراج جی کا موجودہ پتہ۔ اگر کسی آریہ بھائی یا آریہ سماج کو معلوم ہو تو مجھ کو مطلع کریں ٭ (دھنی رام منتری آریہ سماج بھٹنڈہ) ٭

آریہ سماج رادور کا چناؤ - پردھان

لالہ بشمبر ناتھ جی۔ اُپ پردھان وید پرکاش رام جی منتری دلبھ سنگھ نہمش سا کبری داس۔ کوشادھکش لالہ کیدارناتھ جی دسا کبری داس منتری

(آریہ سماج رادور ضلع کرنال) ٭

وید پرچار میلہ جنم اشٹمی لدام ٹوالی

آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے گیانی مہا پنڈت دیپتی کمار گرگ شرما جی۔ دستری بھگت لدام جی کیجنیک یہاں میلہ جنم اشٹمی پر پرچارارتھ آئے۔ پنڈت دیپتی جی تو واپس چلے گئے۔ پرنتو ۵-۶-۷ ستمبر کو کیجنیک صاحبان کا بڑے معرکہ کا پرچار ہوا (چونی لال ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن لدام ٹوالی ہوشیارپور) ٭

آریہ دھرم سالہ رنگون کے لئے دان

جولائی کے خاتمہ تک جو دان آیا اس کی میزان	۲۱۲۳۷-۱۳-۰
اگست میں آئے	۳۵۱۲-۰-۰
میزان	۲۴۷۴۹-۱۳-۰

عمارت شروع ہے۔ دھن کی ضرورت ہے پرواسی آریہ سجن خصوصاً اور بھارت کے آریہ عموماً اس کے لئے دان دے کر کرتارتھ کریں ٭ (رام رکھا منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج جامپور کے سماچار

ماہ جولائی میں ۹ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے

سیمنتونین	نام کرن	پردلش سکان	اشٹھی
۱	۱	۴	۳

دکشنا اور دان سماج کے کوش میں داخل ہوئے (۲) رکشا بندھن کا پرب بڑے اتساد سے منایا گیا۔ سب سے پہلے برہد ہون ہوا۔ حاضری سے مندر بھرا ہوا تھا۔ کئی تقریریں اور بھجن کی فلاسفی پر ہوئیں۔ سب نے یگیوپویت بدلے۔ ۲۷ کنیاؤں نے اس شبھ اوسر پر یگیوپویت سنسکار کرائے ٭

(۳) آریہ مہیلا ودیالیہ کی طرف سے اپنا پہلا سالانہ جلسہ منانے کا وچار ہو گیا ہے۔ جلدی تاریخوں کا فیصلہ ہو جاوے گا ٭

(۴) جنم اشٹمی کے دن شام کو برہد ہون ہوا۔ رات کو ۹ بجے گنیش دت آریہ سیوک کی صدارت میں بھگوان کرشن جی کے جیون سمبندھی کئی عمدہ تقریریں ہوئیں۔ بیچ بیچ میں مناسب بھجن بھی ہوتے رہے اخیر میں سبھاپتی کے بھاشن کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ٭

(۵) بدھ وار ویدک سبھا کے پربندھ میں ایک نہایت ضروری کانفرنس ہوئی۔ مضمون یہ تھا کہ "آریہ سماج پالیٹکس میں کس حد تک حصہ لے سکتا ہے" نوجوانوں نے خوب حصہ لیا۔ اپنے اپنے خیالات دل کھول کر رکھے۔ پبلک نے سب کے وچاروں کو غور سے سنا۔ اخیر میں یہ امر طے پایا۔ کہ آریہ سماج پالیٹکس کی تعلیم تو دے سکتا ہے مگر چالو راج نیتی میں ایکٹو پارٹ لینے میں آریہ سماج ان ادھیکار چلیشٹھا کرے گی۔ ہاں آریہ سماجی اپنی ذاتی حیثیت میں بے شک اپنی ملکی خدمت کریں۔ جیسا کہ کر بھی رہے ہیں۔ یہی سلامتی کی راہ ہے۔ کارروائی خوب دلچسپ تھی۔ رات کے بارہ بج گئے تھے ٭

(گنیش دت آریہ سیوک جامپور) ٭

سناتن دھرمیوں نے پرچار میں وگھن ڈالا - منولی میں آریہ سماج اسا ڈھ میں قائم ہوئی ہے۔ کوئی دھارمک سبھا یا پرچار یہاں پر نہیں ہوتا تھا۔ جب سے یہاں یہ آریہ سماج قائم ہوئی۔ ایک لہر سا بن گیا ہے۔ جنم اشٹمی اُتسب پر خوب ویدک دھرم پرچار ہوا۔ پرنتو سناتن دھرمیوں نے کئی ڈھول بجوائے کہ آریہ اپدیشکوں کے یگیہ میں وگھن ڈالا اور پرچار بند کیا۔ جیسے وشوامتر کے یگیہ کو مارنچ وغیرہ راکششوں نے ناش کیا تھا۔ سناتن دھرم والوں نے دنگا فساد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھا۔ مگر آریہ سماج نے بڑی شانتی سے کام لیا۔ اور خوب پرچار کیا۔ آخر ویدک دھرم کی جے ہوئی۔ (منتری آریہ سماج منولی ضلع انبالہ)

آریہ اپدیشک کو صدمہ - شوک پنڈت بال مکند اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سہدھرمنی شریمتی جانکی دیوی کا دیہانت ۳۱۔ اگست کو راستہ میں ہی ہو گیا۔ جب انہیں دہلی کے ہسپتال سے اپنے وطن کو موٹر میں جو ضلع بلند شہر میں ہے لایا جا رہا تھا۔ گڑھ مکتیسر تیرتھ پر انتیم سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا ٭

سورگ باشنی دیوی اپنے غمزدہ پتی کے علاوہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچے بھی چھوڑ گئی ہیں۔ جو ماتا کے ویوگ میں بہت ویاکل ہیں۔ اس صدمہ میں پنڈت جی سے ہماری ہمدردی ہے ٭

(گنیشی لال شرما منتری آریہ سماج ڈیرہ فیروزپور ضلع بلند شہر) ٭

آریہ سماج سرہند منڈی - علاقہ ریاست پٹیالہ و نابھ وغیرہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت رام سروپ جی اپدیشک اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک مقرر ہیں۔ پنڈت رام سروپ جی نے ہزار ہا روپے کی دقت کو بری طرح محسوس کیا ہے کیونکہ بغیر روپے کے اپدیش کے کام میں بڑی رکاوٹ ہے۔ لہٰذا خاص کر دیہاتوں میں تو پایا جاتا ہی نہیں۔ اس لئے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ریاستی آریہ سماجوں پر دھن لگایا گیا ہے تمام آریہ سماجیں اپنا اپنا حصہ کا دھن منتری آریہ سماج پٹیالہ کے نام بھیجیں یا جس آریہ سماج میں پنڈت رام سروپ جی پرچار کے لئے جاویں ان کو دے دیں۔ یہ روپیہ منڈل کے پاس رہیگا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جائیداد رہے گا آریہ سماج پٹیالہ - نابھہ - بھٹنڈہ - سنگرور فی پانچ پانچ روپیہ۔ آریہ سماج سرہند - بسی بھدور برنالہ - سامانہ - سنور - مانسہ رامان فی

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ایک ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ بھیجئے۔ پس پھر ہم آپ کو آنے والا بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی روزگار کب ملیگا؟ ملازمت ترقی۔ تبادلہ۔ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی، بیماری، دور دراز کا سفر مقدمات و امتحان میں کامیابی۔ سگائی۔ شادی زمین و جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایکسال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دینگے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے ٭

جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپکے جو ورش پھل بنایا ہے مجھے دیکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوئی۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں"

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۲ - لاہور

۸۸۶

پربھو پریم اور سداچار سمبندھی پستکیں

اشٹانگ یوگ پرکاش اردو ایک روپیہ - یم نیم آسن - پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھوں انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگی اردو ۸؍ - ایشور پوجا اردو ۸؍ - ایشور ملاپ اردو ۸؍ - برہم وِدیا اردو ۸؍ دچار درشن اردو ایک روپیہ - سورگ کی سیڑھی اردو ۸؍ - آتم جیون اردو ۸؍ - مکتی کا ستیہ گیان اردو ۸؍ - برہمچریہ (ویریہ رکشا) اردو ۸؍ - ستیہ برتی ۱۰؍ - سندھیا چندر اور ست تتو دیستا رشی کی کتھا اردو ۸؍ - برہم شکتی ہندی ۴؍ - سورگ کی پراپتی ہندی ۸؍ ویدک پرارتھنا ہندی ۸؍ - پستکوں کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri

تین تین روپیہ - آریہ سماج بیھوری یسوز فی دو دو روپیہ - آریہ سماج انرگڑھ - چونڈہ - چاونل پائل فی ایک ایک روپیہ ＊

(حکیم دیوراج منتری آریہ سماج سرہند) ＊

آریہ سماج تاندلیانوالہ کے سماچار

۳۰ اگست کو لالہ روشن داس جی کی والدہ کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا ＊

(۲) آریہ سماج تاندلیانوالہ کا وارشک اتسو ۲-۳-۴ اکتوبر مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ اسوج کو ہونا قرار پایا ہے - بڑے بڑے مہانو بھاؤں کے پدھارنے کی آشا ہے ＊

شری سوامی سروانند جی سے پرارتھنا ہے - کہ وہ اس شبھ اوسر پر پدھار کر کرتارتھ کریں ＊

(شانتی سروپ منتری آریہ سماج تاندلیانوالہ - ضلع لائل پور) ＊

تپ دق یکہ چکتسا سے پورے طور پر جاتا رہا

میں جب اس روگ کے چکر میں پڑا تو یہ سمجھ چکا تھا - کہ بس اب سنسار چھوڑنے کا پربندھ کرنا چاہئے - جبکہ یوگیہ وید و ڈاکٹروں کے علاج سے بھی بیماری بڑھتی ہی گئی - تب تو میری یہ بھاونا اور بھی دڑھ ہو گئی - لیکن شریمان ڈاکٹر نجسندن لال جی ایم ڈی پی ایچ کی یکہ چکتسا سے اب میں بالکل تندرست ہو گیا - میں تپ دق کے روگیوں کو مشورہ دیتا ہوں - کہ اگر وہ اس بیماری سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں - تو وہ کسی چکر میں نہ پڑ کر ڈاکٹر صاحب موصوف کا علاج کر کے فائدہ اٹھائیں (پنڈت سوہن لال وید پرایان راجیہ ضلع شاہجہان پور) ＊

پھر فضا ہمالہ کی چھوٹی پیروبدک دھرم کا ناد

آریہ سماج کلو کا پچیسواں وارشک اتسو ۲۸-۲۹-۳۰ اگست ۱۹۳۱ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - ضلع کانگڑہ اتنا بڑا ضلع ہے - کہ جس کی حد تبت - چین اور بھوٹان سے ملتی ہے - اور اس میں کلو ایک ایسا علاقہ ہے - کہ جہاں کی بولی چال کھان پان پہراوا رسم ورواج باوجود پنجاب میں ہونے کے پنجاب سے مختلف ہیں - باہر سے آنے والوں کے لئے ایک نئی سرشٹی سی نظر آتی ہے - یہاں کے اصلی باشندوں کا آچار ورچار بام مارگ سے ملتا جلتا پرتیت ہوتا ہے - یہاں ایک خاص قسم کی شراب بنتی ہے - جس کا نام لگری ہے - یہ چاولوں کے چھچھ (بارڈں) سے بنائی جاتی ہے - اور بہت سستی پڑتی ہے - یہ تین آنہ کی پینے سے کافی ... ہے - پہاڑی لوگ ... پی کر ٹوپی پر پھول لگا کر ... ناچتے گاتے ہیں - ہر ایک سنسکار اور ... پر

یہ تہواروں پر بکروں کا گلا کاٹتے ہیں - یہاں پر توہمات پرستی کا بڑا زور ہے - اس لئے اس علاقہ میں سدھار کے واسطے پرچار کی بڑی ضرورت ہے - شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس طرف دھیان دینا چاہئے - اس علاقہ میں صرف ایک ہی آریہ سماج ہے - جو کلو میں ہے - اس کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں اس درش دیتے اور پرچار کرتے ہوئے شری سوامی ویدانند جی و شری سوامی ستلانند جی لگ بھگ ایک ماس پہلے سے یہاں پہنچ گئے تھے - جو اپنے دھرم اپدیش سے کلو نواسیوں کو آنند کرتے رہے - شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شری پنڈت گیان چند جی بی اے اودھشٹھاتا ویدک آدھار منڈل - شری بابو گوری شنکر جی - شری پنڈت بہاری لال جی گاتسنا چاریہ - شری پنڈت درگا دت جی سنگیت رتن - و شری پنڈت ماتھر شرما جی پرچارک پدھارے

۲۸ اگست کو چار بجے سہ پہر کو سماج مندر سے اوم کا جھنڈا لے کر باجے گاجے کے ساتھ مختلف بازاروں میں ہوتا ہوا نو بجے رات تک نگر کیرتن بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا - پنڈت بہاری لال جی و پنڈت درگا دت جی کے مدھر اور منوہر بھجنوں نے وہ سماں باندھا کہ جنتا عش عش کرنے لگی - ہر طرف سے سنائی دیتا تھا - کہ ایسا نگر کیرتن پہلے کبھی نہیں ہوا ＊

۲۹-۳۰ کو سماج مندر میں پراتہ - مدھیان و راتری کو شری سوامی ویدانند جی و شری پنڈت گیان چند جی و شری بابو گوری شنکر جی کے اپدیش و ویاکھیان ہوئے - درمیان میں بھجن بھی ہوتے رہے - اور کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے بھی بھجن سنائے - جنتا پر بڑا اچھا اثر پڑا ＊

۳۰ اگست اتوار کی راتری کو سنگیت سمیلن پنڈت بہاری لال جی کے سبھاپتی تو میں ہوا -

جس میں کلو نواسی کئی سجن بھی سملت ہوئے - شری پنڈت بہاری لال جی و پنڈت درگا دت جی و شری سوامی ویدانند جی کے پربھاؤ شالی سنگیت کا وہ اثر ہوا - کہ جنتا گد گد ہو گئی - اور ایک دن سنگیت سمیلن کا جنتا کی پرارتھنا پر اور بڑھانا پڑا - چنانچہ ۳۱ اگست سوموار راتری کو پھر بڑی دھوم دھام سے سنگیت سمیلن کی دوسری بیٹھک ہوئی - اس دن پہلے دن سے بھی زیادہ تعداد میں راگی و جنتا اپستھت تھی - حالانکہ دونوں راتری کے سمے بارش ہوتی رہی ＊

اس اتسو کی کامیابی کا سہرا پرشارتھی شری پنڈت گوبند رام جی پردھان - و شری منشی چوہڑ رام جی منتری و شری لالہ میلا رام جی کوشادھیکش کے سر پر ہے - میں اس سپھلتا کے واسطے ان کا دھنیواد کرتا ہوں ＊

(ماتھر شرما منڈلا دھیش - ضلع کانگڑہ) ＊

آریہ سماج چک نمبر ۱۱۷/۱۰R ضلع ملتان کا

وارشکوتسو ۴-۵-۶ ستمبر کو نردگھنتا سے سمپن ہوا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت تیرتھ رام جی اور پنڈت رائچند جی اپدیشک اور مہاشہ مہر چند جی اور مہاشہ بھدر پال جی بھجنیک اور لائلپور سے مہاشہ برلاج جی بھجنیک اور آریہ سماج ملتان سے مہاشہ ارجن دیو جی بھجنیک پدھارے - اس چک میں قریباً ۳۰ گھر شاہ پورے بھائیوں کے ہیں - ان بچاروں کو جات اچھوتی لوگ کنوئیں سے پانی نہیں بھرنے دیتے اس سے پہلے کئی دفعہ کوشش پر ناکامی ہوئی - آخر چک کے مالکان سکھ بھائی اس بات پر رضامند ہوئے کہ ارد گرد کے چکوں کے لوگ سہمت ہوں تو ہم اجازت دے دیتے ہیں - اس مقصد سے جلسہ کیا گیا جس میں علاقہ کے کافی معززین شامل ہوئے - اور ریگر اپدیشکوں کے اپدیشوں سے متاثر ہو کر معزز سکھ اور ہندو بھائیوں نے رشی لنگر سے (جس کو شدہ

منعقدہ

اسٹار

ٹریڈ مارک

KB

رجسٹرڈ

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

ڈاکٹر ایس - کے - برمن

لمیٹڈ

سنہ ۱۸۴۶ء

پچاس سال کی رائج ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں!

مرض کا گھر کھانسی

(REGD)

"کف - کف"

(کف کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)

پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے

کھانسی نہایت ہی خوفناک مرض ہے - اسے کبھی خفیف نہ سمجھیں "کف کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے - کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو - تو اسے دو آرام کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے - قیمت کلاں شیشی ایک روپیہ چھ آنہ عہ - ڈاک محصول نو آنہ ۹ ر خورد شیشی بارہ آنہ ڈاک محصول چھ آنہ ۶ ر

ہیلک صابن (REGD)

(دوا آمیز خوشبودار)

آپ عمدہ سے عمدہ ولایتی صابن کے بجائے روزانہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں - اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا اور خارش خسرہ - پھنسی مہاسہ بریں اور جلدی خشکی وغیرہ رفع ہوتی ہے ＊ قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷ ر ڈاک محصول ۶ ر نمونہ صرف دو آنہ (۲ ر) ＊

ہیلک مرہم (REGD)

(دکھے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کی مشہور مرہم)

ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ، زخم، سوزش درد، سیلان خون آگ سے جلے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے - فٹ بال کرکٹ جمناسٹک کسرت وغیرہ کے کھلاڑیوں اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو اسے ہمیشہ پاس رکھنا چاہئے - اس میں چربی وغیرہ ناپاک چیز نہیں ہے - قیمت فی ڈبی دس آنہ - ڈاک محصول تین ڈبی تک چھ آنہ ۶ ر نمونہ کی ڈبی صرف دو آنہ ＊ (۲ ر) ＊

نوٹ - ہماری دوائیں ہر مقام میں دواخانوں میں فروخت ہوتی ہیں - بغرض کفایت ڈاک محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں ＊

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ - مینیجر ہمدم اخبار - لاہور

۹۶

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے - کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دار و مدار ہے - اسلئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو ＊

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے - لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے - قبض کشا، زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ＊

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

کیا مٹی اور پتھروں سے انسان پیدا کئے جاسکتے ہیں؟

مشہور و معروف سائنسدان مسٹر ڈبلیو ماریس مارٹن کا یہ نظریہ اگر صحیح ثابت ہوتا ہے۔ کہ چٹانوں پتھروں اور کھریا مٹی میں انسانی جان موجود ہے۔ تو پتھروں سے بھی آدمی پیدا ہوا کریں گے۔ مسٹر مارٹن کا دعوےٰ ہے۔ کہ زمین کی نہایت گہرائی میں ایک قسم کے پتھر سے مچھلیاں اور چھپکلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک مشہور و معروف سائنس دان نے اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" میں اس کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں اظہار خیال کیا ہے اور اگر یہ صحیح ہے۔ تو ابتدائے آفرینش سے آج تک جو جو نئی باتیں دریافت ہوئی ہیں۔ اُن میں سب سے زیادہ حیرت انگیز یہی ہے۔ لیکن مجھے تو یہ انتہائی درجہ ناقابل یقین اور مجنونانہ قصہ معلوم ہوتا ہے تاہم اگر مسٹر مارٹن میرے سامنے تجربہ کرنا پسند کریں۔ تو میں اپنی پوری لیبوریٹری اُن کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ اور اسے صیغہ راز میں رکھنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ مسٹر مارٹن نے اسے منظور کر لیا ہے۔ اس کی توضیح میں مسٹر مارٹن نے فرمایا۔ کہ پروٹوپلازم (جس سے مچھلیاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں) غیر فانی ہے۔ اور آگ۔ پانی اور دیگر اشیاء جو باعث فنا ہوتی ہیں۔ اسے برباد نہیں کر سکتی ہیں۔

مسٹر مارٹن نے ان طریقوں پر بحث کرنے سے انکار کر دیا جن پر عمل کر کے انہوں نے پروٹوپلازم سے مچھلیاں پیدا کی تھیں۔ کیونکہ ان کے قول کے مطابق اکثر ڈاکٹروں نے ان سے اس کارنامہ کو چرا لیا ہے فی الحال وہ چٹانوں سے پروٹوپلازم پیدا کریں گے۔ انہوں نے "ڈیلی ہیرلڈ" میں اظہار خیال کرنے والے سائنسدان سے درخواست کی۔ وہ پہلے ان کے ہاں تشریف لائیں۔ اور انہوں نے وہاں پر جو کام کیا ہے اس کا مشاہدہ کریں۔ اور ۱۲ سال میں جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد وہ اپنی لیبوریٹری میں اپنے تجربہ کا مظاہرہ کریں گے۔

مسٹر مارٹن نے ڈیلی ہیرلڈ کے ایک نمائندہ کے سامنے اس کا مظاہرہ بھی کیا۔ اور اس نے خوردبین کے ذریعہ بے جان جانور کا ڈھانچہ دیکھا۔ جس کی ہڈیاں اور پسلیاں تھیں۔ مسٹر مارٹن نے کہا۔ کہ یہ بظاہر بے جان جانور ہزارہا سال سے یہاں کی مقامی چٹانوں میں پڑا رہا ہے۔ میں نے اسے پروٹوپلازم سے بنتے دیکھا۔ پہلے تو چھوٹے چھوٹے بلبلے چلتے پھرتے دکھائی دیئے۔ سانس کے بعد وہ ایک دوسرے سے لپٹنے لگے۔ تب ڈھانچہ میں جان آگئی۔ اور خود بھی متحرک ہو گیا۔

پرانے خیالات کے سائنس دان کہیں گے۔ کہ یہ جانور ہزارہا سال پیشتر مر چکے ہیں۔ لیکن میرا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنی شکل تبدیل کر دی ہے۔ لیکن وہ مرے نہیں تھے۔ جان یا زندگی غیر فانی ہے۔ صرف جسم فنا ہو جاتا ہے۔ پروٹوپلازم (جس میں حیوانات اور نباتات کی جان رہتی ہے) غیر فانی ہے۔ نہ آگ اُسے جلا سکتی ہے۔ اور نہ وقت اُسے مٹا سکتا ہے۔ میں چٹانوں پر گیا ہوں۔ اور پروٹوپلازم کو تلاش کر کے اس میں جان ڈالی ہے۔ یہ جان ظاہراً ایک جانور کی جان ہے۔ اس لئے میرا دعویٰ ہے۔ کہ میں ایک دن چٹان سے آدمی پیدا کر دونگا۔ یہ سوال صرف وقت کا ہے۔

مارس نیگنس نے ڈیلی ہیرلڈ میں لکھا ہے۔ کہ میں ایک سفید ریش۔ خوش رو۔ سن رسیدہ۔ ۷۰ سال کی عمر والے شخص کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے صداقت ٹپکتی تھی۔ اس کے ہاتھوں کی حرکت سے استقلال ظاہر ہوتا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ آپ کسی دن ایسا زندہ آدمی پیدا کر سکیں گے۔ جو چلنے کے قابل ہو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں ایک دن ایسا آدمی تیار کر دونگا۔ جو چل پھر سکے۔ سانس لے سکے اور جو ہر معنی میں زندہ ہو۔ میں آپ کو یہ بتا دونگا۔ کہ سائنس نے کہاں پر غلطی کی۔ میں نے یہ فرض کر کے کام کا آغاز کیا۔ کہ پروٹوپلازم فنا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ غیر فانی ہے۔ اور اسے وقت بھی برباد نہیں کر سکتا۔ میں نے پہلے کھریا مٹی پر تجربہ کیا۔ اور اس سے یہ پودا پیدا کیا۔ اس کے بعد اس نے ایک پودے کا خاکہ پیش کیا۔ جس سے یہ بہت مشابہ تھا۔ اس پودے کو مرے ہوئے ۲۵ لاکھ سال ہو چکے تھے۔ اگر پودا پیدا ہو سکتا ہے۔ تو جانور کیوں نہیں پیدا ہو سکتا۔ زندگی بہرحال زندگی ہی ہے۔ اس لئے میں نے جانور پیدا کرنے کی کوشش کی اور میں اس میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کہنے کے بعد اس نے خوردبین کے مطالعہ کا تمام سامان میز پر رکھ دیا۔ اندر چھوٹے چھوٹے کیڑے دکھائی دیئے۔ اُنکی ٹانگیں نظر آئیں۔ وہ موٹے ہوتے مچھر و بڑے اور کمزور ہوئے۔ چھپکلیاں زندگی کی کوشش میں ہاتھ پاؤں ہلاتی نظر آئیں۔ لیکن ناکام ہو کر پروٹوپلازم بن گئیں۔ اس نے اگر ان کے موافق حالات ہوئے۔ تو پھر وہ جاندار ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اس نے مطالعہ کے لئے دوسری چیزیں پیش کیں۔ ان سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ لعاب دار مادہ سے مچھلیاں وغیرہ کیونکر پیدا ہوئیں۔

ہر قسم کے تجارتی اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک اعلیٰ ذریعہ ہے

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں گا!
امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دیگی!
شیر مادر کی طرح بے ضرر مگر
جراثیم اور امراض کیلئے سم قاتل
دنیا کی ایک ہی تعجب خیز ایجاد
"امرت دھارا"
نہایت اطمینان اور بھروسہ کیساتھ تقریباً ہر مرض کے لئے استعمال کیجئے گا یقیناً مرض کی بیخ کنی کرے گی۔ یہ جراثیم کو ہلاک کر کے رگ و ریشہ کو تندرست بناتی ہے۔ تبھی تو اس کا استعمال ہر وقت اور تقریباً ہر مرض کے لئے سب کو مفید ثابت ہوا ہے
آپ اسکو ہمیشہ گھروں میں رکھئے اور اس کو ہر قسم کی ضرب چوٹ۔ زخم۔ ڈنک۔ خون بہنا اور جلنے کیسے معمولی نزلہ زکام سے معمولی تپ کے پیچیدہ اسہال۔ ہیضہ وغیرہ متعدد امراض کے لئے یقینی صحت بخش علاج تصور کریں!
اِسے لگائیے خواہ کھائیے
یہ آپ کے وقت۔ پریشانی اور روپیہ کو ۹۰ فیصدی بچائے گی
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے
ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کیساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جن زبانوں میں چاہیے منگا لیں۔ مفصل حالات دیکھنے کے واسطے رسالہ امرت منگوا لیں۔ [illegible]
احتیاط [illegible] اعتبار نہ کرو۔
خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۳۔ لاہور
المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri

کیا ممکن ہیں؟

زلزلہ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہنے کی تدابیر

گذشتہ دنوں کوئٹہ اور اس کے نواح میں تباہ کن زلزلہ آیا۔ اس نے ایک بار پھر زلزلہ کی تباہ کاریوں کی ہولناکی کو عوام کے سامنے رکھدیا ہے۔ لیکن یہ ہندوستان ہے۔ دنوں کے ساتھ لوگ ان تباہ کاریوں کو بھول جائیں گے۔ لیکن انگلینڈ کے اولالعزم لوگ ہر ایک مشکل کا سدباب کرنے پر تل آتے ہیں۔ سدباب ہو یا نہ یہ اور بات ہے۔ لیکن وہ اپنی کوششوں کو کامیابی تک پہنچانے کی جدوجہد میں برابر مصروف رہتے ہیں۔

کوئٹہ میں سخت زلزلہ آیا۔ لیکن ہندوستانیوں کے دماغ میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ اس قسم کی تباہ کاریوں سے ملک کو آئندہ محفوظ رکھنے کے لئے بھی قسم کی تدابیر پر غور کیا جاسکتا ہے۔ لیکن چند ہفتہ پہلے انگلستان میں معمولی سا زلزلہ آیا تھا۔ انگلینڈ اس وقت یہ سمجھے بیٹھا تھا۔ کہ وہ زلزلہ کے دائرہ سے باہر ہے۔ لیکن اس جھٹکے سے زلزلہ نے ہمارے انگلینڈ کی توجہ اس طرف مبذول کر دی ہے کہ زلزلہ کی تیرافشانیوں سے ملک کو بچانے کے لئے کیا تدابیر ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ ولایت کے مشہور رسالہ پیرسن میں اس تعلق میں ذیل کا مضمون شائع ہوا ہے

چند ہفتے گذرے۔ کہ انگلستان کے طول و عرض میں زلزلے کے متعدد جھٹکے محسوس ہوئے۔ جس سے تمام باشندگان ملک متوحش و پریشان ہو گئے۔ اس وقت اہل انگلستان اپنے ملک کو زلزلہ کے منطقہ سے باہر خیال کرتے تھے۔ لیکن زلزلہ کے ان تازہ جھٹکوں سے اگرچہ وہ بہت ہلکے اور خفیف تھے۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا زلزلہ کا منطقہ وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ ایک خاص منطقہ ہے۔ جس میں زیادہ زلزلے آتے اور آتش فشانیاں ہوتی ہیں۔ اس منطقہ کا سلسلہ بحر اٹلانٹک سے شروع ہوتا ہے اور بحر روم میں ہوتا ہوا شمال میں یورپ کے ساحلی ملکوں کو اور جنوب میں افریقہ کے ساحلی ممالک کو مس کرتا ہوا سیدھا ہندوستان کے شمال میں پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے ہمالیہ کے وسیع و عریض و بلند پہاڑیوں کا چپہ دامن میں لیتا ہوا سماٹرا جاوا اور دیگر جزائر شرقی ہند پر سے گذرتا ہوا آسٹریلیا کے مشرقی ساحل سے آگے چل کر ساتھ ساتھ شمال کی طرف کو بڑھتا ہے اور آبنائے بیرنگ کو پار کر کے شمالی اور جنوبی امریکہ کے مغربی کنارہ کے ساتھ ساتھ راس ہارن تک پہنچتا ہے۔ اس منطقہ میں سخت اور ہولناک زلزلے آیا کرتے ہیں۔ صدیوں کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اس منطقہ سے باہر کبھی کوئی سخت زلزلہ رونما نہیں ہوا اور ماہرین کا خیال ہے۔ کہ آئندہ بھی ان کے رونما ہونے کا بظاہر کوئی امکان نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم کو اس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ باشندگان انگلستان کو اس کا مطلقاً خطرہ نہیں ہے۔ کہ زمین کے شگافتہ ہو جانے سے ان کے شہر اور بستیاں تباہ اور برباد ہو جائیں گی۔ لیکن ان قوتوں کا حال کسی کو نہیں معلوم جو قدرت کے پوشیدہ خزانوں میں امانت ہیں۔ سردست تو جو کچھ کہا جاسکتا ہے۔ وہ زلزلہ کے ظاہر اسباب کم اور اس خطہ کو دیکھ کر جس میں زلزلے محدود رہتے ہیں۔ انگلستان میں زلزلہ کے خفیف جھٹکوں کا محسوس ہونا اس پہلو سے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ کہ وہاں کے باشندے زلزلے کے مسئلہ اور اس کے اسباب و علل کے معلوم کرنے میں نہایت دلچسپی کا اظہار کرنے لگے۔ اور اس کی کوششیں کی جانے لگیں کہ ایسی تدابیر عمل میں آجائیں۔ جن سے زلزلوں کی تباہ کاریوں سے بآسانی حفاظت کی جاسکے وہ دن دور نہیں ہے۔ جبکہ زلزلہ کی آمد کی اطلاع قبل از وقت ہو جایا کرے گی۔ زلزلہ کے مسئلہ میں ابھی سائنس ابتدائی منزل میں ہے۔ اس سلسلہ میں آئندہ جو ترقیاں کی جائیں گی۔ وہ ضرور اس حد پر ہونگی۔ جن سے زلزلہ کی تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں کا سدباب ہو سکے گا۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ انگلستان میں جو آخری زلزلہ آیا ہے۔ وہ درحقیقت انگلستان کی سرزمین سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ بحر اٹلانٹک کی تہ میں اس قدر شدید زلزلہ آیا تھا۔ جس نے انگلستان کی سطح ارض کو بھی ہلا دیا۔ ماہرین طبقات الارض اس امر پر متفق ہیں۔ کہ بحر اٹلانٹک کی تہ میں اسی طرح کسی زمانے میں زلزلے آیا کرتے تھے۔ جس طرح آج کل بحر الکاہل میں آیا کرتے ہیں۔ یہ یقینی ہے کہ آج بھی بحر اٹلانٹک کے بیسن میں کسی حد تک آتش فشانیاں ہوتی رہتی ہیں۔

کسی زمانہ میں برطانیہ عظمیٰ میں بھی آتش فشانی ہوا کرتی تھی۔ انگلستان کے کوہستانی سلسلوں کو دیکھ کر آج بھی اس کا یقین ہوتا ہے کہ شمالی یورپ کے پہاڑوں میں بھی آتش فشانی کا کافی مادہ موجود تھا۔ انگلستان میں اس مسئلہ کا سب سے بڑا ماہر پروفیسر بیلے ونس گرگ (؟) جانا جاتا ہے۔ موصوف کا خیال ہے۔ کہ بحر اٹلانٹک کی تہ میں کئی سو میل نیچے زمین کے پرتوں کا درجہ حرارت آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اور مستقبل بعید میں اس کا ساحل زلزلوں اور آتش فشانیوں کے حق میں بحر الکاہل کے ساحل کا حریف و مقابل بن جائے گا۔ یہ جو کچھ رونما ہوگا۔ وہ ایک طویل زمانہ اور ہماری متعدد نسلوں کے بعد۔ ضرورت ہے۔ کہ ابھی سے تمام دنیا میں ایسے تحقیقاتی اسٹیشن قائم کئے جائیں۔ جہاں پر زلزلہ کا سدباب کرنے اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہنے کی تدابیر معلوم کی جائیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو ان کی تحقیقات و تجربات سے موجودہ نسلوں کو بھی بہت کچھ فائدہ پہنچنے کی امید کی جاسکتی ہے۔ اور زلزلہ اور آتش فشانیوں سے جو اتلاف جان و مال ہوتا ہے۔ اس سے ایک بڑی حد تک نجات مل جائے گی۔

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہوگی۔ آزماد یکھو۔ منگوا دیکھو اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی نمبر ۸۶ کالاڈھونگی ضلع نینی تال

سچا اور مفید مشورہ

آپ کی گئی گزری تندرستی واپس لینے اور جریان احتلام سرعت..... رقت..... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۲ صفحات کی کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

پتہ:- شاستری بنی شنگر گوونرجی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ:- مندرا بسنتر کو چوک لکھنؤ

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز شو مندی۔ لاہور

CCO. Gurukul Kangri Coll...

प्रकाश
PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

کرشن بی اے

سالانہ چار روپے
ششماہی ...
فی پرچہ ...
ممالک غیر سے ... روپے

جلد ۲۷ نمبر ۳۷

SUNDAY 27 SEP 1931 ۲۷ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۱ اسوج ۱۹۸۸ بکرمی اتوار

اشستی منی اور آپت دھرم

(شری پنڈت شنکر دیو جی ودیا النکار گورو کل شوبھا)

ایک سمے کورو دیش میں اولوں کی بھیانک بارش ہوئی۔ جو کچھ تھوڑا بہت اناج اپج ہوا تھا وہ بھی اولوں کے کارن نشٹ ہو گیا۔ سمپورن دیش میں اکال پڑا۔ لوگ بھوک کے کارن جا بجا گھومنے لگے۔ اسی سمے چکر نامک رشی کا پتر اشستی بھی اپنی نئی بیاہی گھر والی کو لے کر ادھر ادھر گھومتا ہوا ایک گاؤں میں آپہنچا۔ اشستی اپنی پتنی سمیت مہاوتوں کے رہنے والے ایک ہاتھی بان کے گھر پہنچا۔ اس سمے ہاتھی بان ارد (ماش) کا بھوجن کر رہا تھا۔

اشستی نے دلتے پورک کہا "ہے مہاوت! کرپا کر کے مجھے تو ان میں سے بھوجن کی بھکشا دو۔ میں بھوک سے بہت بیاکل ہوں۔" ہاتھی بان بولا "میرے برتن میں جتنے ماش دھرے ہیں۔ اس سے زیادہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کارن میں آپ کو بھکشا دینے میں اسمرتھ ہوں۔ کیونکہ جھوٹا ان آپ کو کیسے دیا جائے۔ جھوٹا کھانا تو پاپ ہے۔" اشستی نے کہا "مجھے انہی میں سے تھوڑے ماش دے دو۔" مہاوت نے شیگھر ہی اپنے بھوجن پاتر میں سے تھوڑے ماش اشستی کو دے دئیے۔ اور جل پاتر آگے کر کے کہا "بھگون! لیجئے یہ جل بھی انگی کار کیجئے۔"

اس پر اشستی کہنے لگا "جو میں جل پان کروں۔ تو دستوتہ اچھشٹ بھوجی کہلاؤں۔ اس لئے میں جل نہیں سویکار کر سکتا۔"

ہستی پالک۔ "منی ور تو کیا یہ ارد جوٹھے نہیں تھے؟ آپ کو ماش کھانے میں کوئی عذر نہیں ہے۔ تو پانی پینے میں آپ کو کیا بادھا ہے؟"

اشستی نے کہا "ہے بھدر! یدی میں ارد نہ کھاتا۔ تو کدا پی جیوت نہ رہتا۔ پانی تو مجھ کو اچھا اور سادہ بھی پراپت ہو سکتا ہے۔ اگر ارد کی طرح میں جوٹھا جل بھی پی لوں تب تو یہ ترا سوچھا آچرن ہی کہا جائے گا۔ پھر یہ آپت دھرم نہ کہا جائے گا۔"

اس کے انتر اشستی نے ماش کھا کر بچے ہوئے ماش اپنی پتنی کو دے دئیے۔ پرنتو اس کی پتنی کو پہلے سے کوئی بھکشا پراپت ہو گئی تھی۔ اس لئے اس نے ان کو کھایا نہیں اور اپنے پاس رکھ لیا۔

اگلے دن پراتہ کال ہوتے ہی اشستی نے اپنی گرہنی سے کہا۔ "آرئیے! اگر کچھ ان پراپت ہو سکے۔ تو اسے کھا کر شریر میں کچھ شکتی آ جائے۔ اور پھر ادھر ادھر جا کر کچھ دردیہ پراپت کیا جائے۔ اور اس کے دوارا ہم اپنا نرواہ کریں۔"

رشی پتنی نے کہا "آرئیے! آپ کے دئیے ہوئے یہ ماش میرے پاس محفوظ ہیں۔ ان کو کھا کر بھوک کو تسکین دیجئے۔"

بچے ہوئے ماش کھا کر اشستی منی رتوکوں کے دوارا کئے گئے ایک راجا کے یگیہ میں گئے۔ وہاں جا کر اشستی یگیہ شالہ میں ستتی کرنے والے اُدگاتا پرستوتا اور پرتی ہرتا آدی رتوجوں کے سمیپ بیٹھ گئے اور کہنے لگے۔ ہے اُدگاتا آدی رتوجو! یدی تم اُدگیتھ پرتی ہرتا آدی کے ادھی دیوتا کو نہ جانتے ہوئے بھی بھیتا تھا یہ کرم کرا ؤ گے تو تمہارا سر ایمان سے آدھیہ نیچا ہو جائے گا۔ اس بات کا خوب دھیان رکھنا۔

یہ سن کر سب رتوج چپ ہو گئے۔ راجا نے یہ دیکھ کر من میں وچار کیا۔ کہ یہ کوئی گیانی وکتی پرتیت ہوتا ہے۔

راجا نے ہاتھ جوڑ کر پوچھا "بھگون! کرپا کر کے بتلائیے! آپ کون ہیں؟" اشستی نے اتر دیا "میں چکر رشی کا پتر ہوں اور اشستی میرا نام ہے۔"

راجا یہ سن کر بہت آشچریہ یکت ہو بولا۔ "اس یگیہ کرم کے لئے میں نے آپ کی بہت تلاش کی تھی۔ پرنتو آپ کا پتہ نہ چلنے پر میں ان رتوجوں کو لے آیا۔ اب آپ سویم ہی اپستھت ہو گئے۔ یہ میرا بڑا ہی بھاگیہ ہے۔ ہے بھگون! آپ ہی میرے سکل رتوج کرم کے نرکشن کے لئے آچاریہ کا استھان سویکار کیجئے۔"

اشستی "ایوم استو پرنتو ان رتوجوں کو ہٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کرم ان کے دوارا ہی سمپادت ہونے دیجئے۔ جہاں جہاں ان کی غلطی ہو گی وہاں پر میں سوچنا کر دوں گا۔ اس پرکار ان کا مان بھنگ کرنا اچت نہیں۔ دکشنا ان کو میرے برابر ہی دینا۔"

اس کے بعد رتوجوں نے اشستی منی سے وہ وہ پرشن پوچھے۔ اور انہوں نے ان کا ٹھیک پرکار سے سمادھان کیا۔ اور آخر کار ان رتوجوں کے دوارا ہی راجا کا یگیہ پورن کرایا۔

(اوم شم)

اپنی سیٹیں ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء سے پہلے پہلے ریزرو کرا لیجئے!

ہندوستان بھر کے

ہندو تیرتھوں کی گاڑی ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۵ اسوج ۱۹۸۸ بکرمی کی شام کو لاہور سے روانہ ہوگی

گاڑی میں ہر طرح کا آرام اور دیویوں کیلئے انتظام بالکل علیحدہ ہوگا۔

کرایہ معہ خوراک و رہائش وغیرہ } تیسرے درجہ کے یاتریوں کیلئے ایک سو باون روپیہ پانچ آنہ — ۱۵۲ روپے ۵ آنے

دوسرے درجہ کے یاتریوں کیلئے دو سو پینسٹھ روپیہ — ۲۶۵ روپے

گاڑی میں کھانے اور رہائش وغیرہ کا نہایت ہی معقول انتظام کیا گیا ہے جس کی تفصیل ہمارے دفتر سے منگوا لیں

پروگرام

۱۔ ہردوار یا مایاپوری	۱۳۔ کانجی ورم	۲۲۔ دوارکا یا دوارتی
۲۔ اجودھیا	۱۴۔ تنجور	۲۳۔ دیراول (سومناتھ جانے کے لئے)
۳۔ پریاگ یا الہ آباد	۱۵۔ ترچناپلی فورٹ (سیرنگم جانے کیلئے)	۲۴۔ آبو روڈ
۴۔ بندھیاچل۔		
۵۔ کانشی یا بنارس	۱۶۔ مدورا	۲۵۔ اجمیر (پشکر جانے کیلئے)
۶۔ گیا	۱۷۔ رامیشورم	
۷۔ بیج ناتھ	مدراس (پہلے)	۲۶۔ متھرا (گاڑی بندرابن جائیگی)
۸۔ کلکتہ	۱۸۔ پونا	
۹۔ بھونیشور	۱۹۔ ناسک یا پنچ وٹی (گوداوری)	۲۷۔ دہلی
۱۰۔ جگن ناتھ پوری		۲۸۔ کورکھشیتر تھانیسر
۱۱۔ ویزیگاپٹم	۲۰۔ بمبئی	
۱۲۔ مدراس (گاڑی بھی جائیگی)	۲۱۔ احمد آباد (گاڑی نیمکھ بدلی جائیگی)	(لاہور واپس)

گاڑی

جگن ناتھ پوری اور رامیشورم بھی جائیگی

گاڑی

سومناتھ اور دوارکا بھی جائیگی

کئی اشتہار باز

اپنے پروگرام میں تیرتھوں کے ساتھ ان جگہوں کے نام شائع کر رہے ہیں۔ جہاں تیرتھ نہیں۔ بلکہ صرف گاڑی بدلی جاتی ہے

اس لئے خبردار رہیں۔ سمجھیں اور دیکھیں

ہر ایک یاتری

کو چاہئے۔ کہ اپنی سیٹ ریزرو کرانے سے پہلے ہمارے پروگرام اور پراسپیکٹس کا اچھی طرح سے مطالعہ کریں۔

اپنے روپیہ اور وقت کی قدر کریں

گاڑی زیادہ سے زیادہ ایک استھان پر چار دن تک ٹھہریگی۔ اور کم سے کم ایک دن۔ مفصل حالات دریافت کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

بی کے چوپڑہ انتظام کنندہ متصل ڈاکخانہ تحصیل شاہی محلہ لاہور۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

سرحدی ٹنگ میں پھر مسلح بغاوت - ریاست ادیشنل ایجی ٹیٹروں میں مسلح ہو جانے سے بظاہر امن تھا لیکن در پردہ سازش جاری رہی۔ چنانچہ ۱۲ ستمبر کو ایسے حالات رونما ہوئے کہ فوجی دستہ کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے چار بلوائی ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے ؛

اس شورش کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ عبد اللہ اور جلال تین دو ایجی ٹیٹروں کو باغیانہ تقریروں کی وجہ سے گرفتار کیا گیا۔ اس پر مسلمانوں نے حکم امتناعی کی خلاف ورزی میں جلوس نکالنا چاہا۔ پولیس نے مجمع کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں نے پتھر برسائے جس سے کئی سپاہی اور افسر زخمی ہوئے۔ اس پر فوج کو حفاظت خود اختیاری میں گولی چلانی پڑی ؛

حیدر آباد کی ضبطیاں - حیدر آباد کی اسلامی گورنمنٹ نے ضبطیوں کی جو فہرست شائع کی ہے۔ اس میں آریہ سماجی تصانیف سوامی درشنانند گرنتھ سنگرہ جلد اول، دیا کھیان، سکھا دلی اور مسلمان مذہب کی پڑتال، مصنف پنڈت گنگا پرشاد اپادھیا ۔ ایم۔ اے بھی ہیں۔ سوامی درشنانند کی پستکیں چوتھائی صدی سے زیادہ عرصے سے اشاعت پذیر ہو رہی ہیں۔ لیکن کسی گورنمنٹ کو ان میں کوئی قابل اعتراض شے نظر نہیں آئی۔ ان کی ضبطی کا فخر شاید حیدر آباد گورنمنٹ کے لئے محفوظ تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ریاست کا محکمہ پریس برانچ اتنے برسوں کہاں سوتا رہا ؛

دوسری تصنیف کے مصنف کا نام ہی اس امر کی ضمانت ہے کہ اس میں کوئی خلاف قانون چیز نہیں ہو سکتی۔ تو پھر کیوں ہوئی آریہ سماج اورینٹل گورنمنٹ اسے کب نظر انداز کر سکتی ہے۔ ان دونوں تصانیف کی ضبطی کے لئے کوئی وجہ ہے۔ تو یہ کہ دو آریہ سماجی مصنفوں کی تصانیف ہیں۔ اور کوئی نہیں ؛

تنخواہوں میں تخفیف کا فیصلہ - گورنمنٹ نے تخفیف کے متعلق مشاورتی کمیٹی بنائی تھی۔ اس نے ۵ فیصدی سے ۲۰ فیصدی تک تنخواہوں میں تخفیف کی سفارش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اس سفارش کو خفیف تبدیلی کے ساتھ منظور کر رہی ہے ؛

لیبر پارٹی کی باگ ڈور - بیان کیا جاتا ہے کہ لیبر پارٹی کی باگ ڈور اب مسٹر لائیڈ جارج کے ہاتھ میں جانے والی ہے۔ جن کی جوانی بطور لبرل میں منظوری ہے ؛

سنسار کی گتی

گورنمنٹ برطانیہ کی مالی ساکھ

منگل کی صبح کو لوگ بستروں سے اٹھ کر بازار میں آئے۔ تو ہر ایک زبان پر ایک دن کے لئے غیر معمولی طور پر بنکوں اور دفاتر کے بند ہونے کی چرچا تھی۔ تجارتی حلقوں میں اس کا اثر سوموار کی رات کو ہی پڑ چکا تھا۔ کیونکہ سونے چاندی کا نرخ رات ہی رات کسی قدر بڑھ گیا تھا۔ اخبارات نے بتایا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کی تشویشناک مالی صورت حالات کی وجہ سے گورنر نے بذریعہ آرڈیننس ایک روز کے لئے بنک بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ بدھ کی صبح کو گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت کا ایک اور پرچہ ملا۔ جس میں مزید دو دن کے لئے بنک بند کرنے کے احکام تھے۔ آخر یہ سب کچھ کیوں؟ اس لئے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے سکہ کی قیمت دنیا کی منڈیوں میں گھٹ گئی اور اس نے اپنی مالی کمزوری کے سدباب کے لئے سونے کی فروخت بند کر دی ہے۔ غالباً اس خیال سے کہ صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تجاویز سوچی جا سکیں۔ ایک یا زیادہ دنوں کے لئے کاروبار بند کرنے کی قانون میں گنجائش ہے ؛

کسی گورنمنٹ کی ساکھ اس سونے کی مقدار پر ہوتی ہے۔ جو اس کے خزانہ میں ہو۔ برطانیہ کے خزانہ میں سونا بھاری مقدار میں تھا۔ اس لئے دنیا کی منڈیوں میں اس کی ساکھ بہت مضبوط تھی۔ لیکن معلوم کیوں فرانس نے جس کا سونا بقدر کثیر بنک آف انگلینڈ میں تھا۔ نکلوانا شروع کر دیا۔ اس کی دیکھا دیکھی سونے کی مانگ دیگر اطراف سے بھی ہونے لگی۔ جس کے جاری رہنے کے معنی انگریزی خزانہ سے سونے کا دن بدن کم ہونا تھا۔ اور سونے کے کم ہونے کے ساتھ ساکھ کو نقصان پہنچنا قدرتی تھا۔ اس سے خلاصی پانے کے لئے گورنمنٹ کو سونے کی فروخت بند کرنے کا قدم اٹھانا پڑا۔

برطانیہ کو جس مالی مسئلہ کا سامنا ہے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔ لیکن اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک اہم وجہ مہاتما گاندھی بھی ہیں۔ مہاتما گاندھی کی ذات نہیں۔ بلکہ ان کا ستیاگرہ۔ گورنمنٹ ہند کے نادان دوستوں کو جولائی چارج سے تحریک کو دبا دینے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ کیا معلوم تھا کہ جولائی سماگرسی دالنیئر کی پشت پر پڑتی ہے۔ وہ اتنا گراں نقصان نہیں پہنچاتی جتنا گورنمنٹ کی ساکھ کو۔ جوں جوں کانگریسیوں پر سختی بڑھتی گئی۔ کانگرس کی سرگرمیاں ترقی پذیر ہو گئیں۔ جن سرگرمیوں سے بیرونی ممالک کا خیال مضبوط ہو گیا۔ کہ ہندوستان کی شکایات مصنوعی نہیں ہو سکتیں حقیقی ہیں۔ اور جب وہ اس کے لئے قربانی کرنے کو تیار ہے تو ہندوستان کا انگریزوں کے قبضہ میں رہنا مشتبہ ہے۔ اس پر کانگرس کے اس رزولیوشن سے کہ جو رقم ہندوستان کے نام پر برطانیہ نے قرض لیا ہے۔ لیکن ہندوستان کے مفاد کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔ اس کی ذمہ داری سوراجیہ گورنمنٹ پر نہ ہو گی۔ باہر والوں کی بے اعتمادی اور بڑھ گئی۔

برطانیہ کو جو مشکل پیش آئی ہے وہ اسے بھگت لے گا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے۔ ہندوستان کے عوام ناخواندہ ہیں۔ جو تعلیم یافتہ کہے جاتے ہیں ان میں بھی بہت قلیل تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو مالی معاملہ کو سمجھ سکیں۔ اس لئے سب آگے اندھیرے میں ہیں اور عوام کی زبان پر ہے کہ (۱) سونا چاندی وغیرہ مہنگے ہو جائیں گے۔ چار پانچ روپیہ تولہ سونا اور چھ سات روپیہ سیکڑہ چاندی مہنگی ہو چکی ہے۔ مگر اب کچھ جان آ گئی ہے۔ اور (۲) بنکوں کے کھلنے پر بھاری ڈیپازٹ مشروع ہو جائے گی۔ چنانچہ اسی وقت پوسٹ آفس سیونگ بنک کھلا ہے۔ اور اس پر کیا ہو رہا ہے۔ آخر نتیجہ کیا ہو گا یہ تو ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن ماہرین کی رائے ہے کہ ہندوستان کے لئے کچھ ہے۔ اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی نقصان کی کوئی صورت نہیں ہندوستانی اجناس کی قیمت یقینی طور پر بڑھ جائے گی اور یہ ممکن ہے کہ ہندوستان کی برآمد ۱۸ پنس فی روپیہ سے گھٹ جائے۔ وہاں ادھر ہم لیبر یہاں اب تک ۱۸ پنس کے لئے پیر رہی ہے۔ مقصد میں وہ آج بہ سہولت کامیاب ہو گئے ہیں۔ ڈیمانڈ غیر معمولی نہیں ؛

دیوان گنج بہادری نقا پر چل بسے

لاہور کے پرانے شہری دیوان گنج بہاری نقا ۶۵ سال کی عمر میں بمقام شملہ چل بسے ؛

سرکاری اعلان - مغل پورہ کالج کے ہڑتالی طلباء کے متعلق گورنمنٹ کا بیان ہے کہ ۵۹ سے ۶۳ مسلم طالب علموں نے اپنی غلطی پر اظہار افسوس کر کے فارم داخلہ پر دستخط کر دیئے ہیں اور آئندہ کالج کے قواعد کی پابندی کا وعدہ کیا ہے یہ بیان کہ کالج کے طالب علموں سے زبردستی فارم پر دستخط کرائے گئے بالکل غلط ہے ؛

مخبوط الحواس - ایک انگریز جو انگلینڈ میں گاندھی کی عزت و توقیر سے گویا مخبوط الحواس ہو گیا ہے اس مخبوط الحواسی کے زیر اثر کہتا ہے کہ گوشت۔ مچھلی۔ انڈے۔ شراب وغیرہ جو عیسائیوں کی خوراک ہے۔ مہاتما کے قریب قابل ترک ہے۔ کیا ایسا شخص عیسائیوں کا دوست ہو سکتا ہے؟ اس مخبوط الحواس انگریز سے کوئی پوچھے۔ کہ جو لاکھوں ویجی ٹیرین انگریز برطانیہ میں موجود ہیں۔ وہ سب عیسائیوں کے دشمن ہیں؟

سرخ خط - بیان کیا جاتا ہے۔ کہ خان صاحب قلندر علی خان سرکاری وکیل کو سرخ چٹھی ملی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جن تین آدمیوں کو مسٹر کارٹن کے قتل کے لئے پھانسی کی سزا دی ہے۔ ان کے کامریڈوں نے خان صاحب کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چٹھی حوالہ پولیس کر دی گئی ہے۔ خان صاحب اس مقدمہ میں استغاثہ کے وکیل تھے ؛

احمدیوں کا خفیہ سرکلر - انقلاب راوی ہے۔ احمدی جماعت کے کسی ذمہ دار شخص نے بعض سرکردہ اشخاص کے نام ایک خفیہ سرکلر بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ صدر مجلس احرار والے کانگرسی مسلمان ہیں۔ کشمیری تحریک کے معاملہ میں ان کی کوئی امداد نہ کی جائے اور کسی کی کی جائے۔ سناتن دھرمیوں کی؟ ان کے متعلق فتوے ہے۔ کہ وہ دشمن اسلام ہیں کانگرسی مسلمان سے دشمن اسلام یقیناً اسلام کے لئے زیادہ خطرناک ہے ؛

پٹھان چرخہ کاتتے ہیں - ... میں والنٹیروں کا ٹریننگ کیمپ کھولا گیا ہے جس میں ... چرخہ کاتتا اور کھدر ... ؛

لنڈن کے غریب ہندوستان کے امیر - مہاتما گاندھی کا فرمان ہے کہ اپنے آنکھوں تجربہ کر کے بتایا ہے کہ لنڈن کے غریبوں کا معیار زندگی ہندوستان کے امیروں سے کہیں بلند ہے۔ لنڈن کے غریبوں کو جو سہولتیں حاصل ہیں۔ وہ ہندوستان کے رئیسوں کو حاصل نہیں ؛

Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

والیان ریاست کی قربانی۔ گول میز کانفرنس کے تمام ممبران گورنمنٹ کے خرچ پر لنڈن گئے۔ اور اُس کے خرچ پر وہاں رہتے ہیں اُنہیں بھاری معاوضہ قیمتاً بطور الاؤنس ملتی ہے۔ مہاتما گاندھی داحد ہستی ہیں۔ جن کے خرچ کا ایک پائی کا بوجھ گورنمنٹ کے خزانہ پر نہیں پڑتا۔ اب گورنمنٹ کی مالی مشکلات سے متاثر ہو کر والیان ریاست ممبران نے الاؤنس نہ لینے کی قربانی کی ہے۔ باقی ممبران بھی اخراجات برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ عین ممکن ہے۔ کہ وہ بھی والیان ریاست کی پیروی کریں۔

ڈسکہ کا مورچہ اور سکھ لیڈر۔ کئی سرکردہ لیڈران سردار سنت سنگھ ایم۔ ایل اے۔ سردار بوٹا سنگھ ایم ایل سی۔ ڈاکٹر کرتار سنگھ اور سرنام سنگھ ایڈوکیٹ نے مشترکہ بیان جاری کیا ہے کہ ڈسکہ کا جھگڑا فضول ہے۔ یہ ہندوؤں اور سکھوں دونوں کے لئے خطرناک ہے۔ اس سے ہمارا سیاسی مستقبل بھی تاریک ہو جائے گا۔ ضرورت اسبات کی ہے۔ کہ جھگڑے کو ختم کر دیا جائے۔

ایڈریس اور تھیلی۔ لنڈن میں مقیم ہندوستانیوں کی طرف سے مہاتما گاندھی کے جنم دن ۲۔ اکتوبر کو ایڈریس اور تھیلی آپ کی بھینٹ کریں گی۔

مہاتما جی کو پٹیل کا مشورہ۔ لنڈن میں مہاتما جی اور مسٹر ویٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی کی ملاقاتیں جاری ہیں۔ مسٹر پٹیل مہاتما جی پر زور دے رہے ہیں۔ کہ کانگرس کے مطالبہ سے کم کوئی چیز قبول نہ کریں۔

انگریزی تہذیب۔ ایک انگریز بیوہ نے اپنے مقامی افسر اعلیٰ کو درخواست دی ہے کہ میرا پہلا خاوند سمندری سفر کا ماہر تھا۔ اب مجھے ایسے ہی خاوند کی ضرورت ہے۔ میری عمر پچاس سال ہے۔ جس شخص کو آپ میرے لئے منتخب کریں۔ اُسے حق ہوگا۔ کہ چند دن کے تجربہ کے بعد مجھے چھوڑ دے۔

استقبالیہ کمیٹی بن گئی۔ کانگرس کا آئندہ اجلاس کراچی میں ہونے والا ہے استقبالیہ کمیٹی بن گئی۔۔۔ ممبران درج رجسٹر ہو گئے۔ پنڈت نیل کنٹھ داس پردھان۔ مسٹر گوپ بندو ہو مہامنتری بنائے گئے۔ ایگزیکٹو کمیٹی کے انتخاب کے بعد ورکنگ کمیٹی بنائی جائے گی۔

اپنا فوٹو آپ اتارنا۔ اس وقت فوٹو اتروانے والوں کو دوسرے شخص کے سامنے پیش ہونا پڑتا ہے۔ اب ایک سائنس دان نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے ہر شخص اپنا فوٹو آپ اتار سکیگا۔

واک آؤٹ کی دھمکی۔ بیان کیا گیا ہے کہ گول میز کانفرنس کے مسلم ڈیلی گیٹوں نے برطانوی مدبروں کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر اُنہوں نے گاندھی جی کے مرکزی ذمہ داری دینے کا مطالبہ منظور کر لیا۔ تو مسلمان کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائیں گے۔ لیکن یہ کوری دھمکی ہے۔ اگر گورنمنٹ نے مطالبہ منظور کر لیا۔ تو شفیعوں، غزنویوں اور ڈاڑیوں وغیرہ سے واک آؤٹ کی دھمکی کو عملی صورت دینے کی جرأت کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے وہ بدستور کونسل میں ڈٹے رہیں گے۔

لارڈ ریڈنگ بدلے۔ لارڈ ریڈنگ کا مہاتما گاندھی جی کی تحریک سوراجیہ کے کٹر مخالفوں میں شمار تھا۔ لیکن حالات نے اب اُن کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور وہ بدلے ہیں کہتے ہیں۔ کہ گاندھی کے ساتھ مصالحت کر کے ہی انگلستان فائدہ میں رہ سکتا ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ نہ انگلستان مہاتما گاندھی کے مطالبہ کو ٹھکراتا۔ نہ اُسے تازہ مالی مشکلات کا سامنا ہوتا۔

ناقابل معافی شرارت۔ ریاست کشمیر کے خلاف منافرت پھیلانے کے لئے مفسد مسلمان جو شرارتیں کر رہے ہیں۔ اس کا ایک نمونہ یہ ہے۔ کہ سری نگر میں مسلمانوں نے ایک جنازہ نکالا۔ اور مشہور کر دیا کہ یہ ایک شخص کی لاش ہے۔ جسے ملٹری نے ہلاک کر دیا ہے۔ جب جنازہ قبرستان میں پہنچا۔ تو مُردہ چارپائی سے اُٹھ کر بھاگ گیا۔ یہ فرضی جنازہ ناقابل معافی شرارت ہے۔

نئے ٹیکس۔ گورنمنٹ ہند کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نئے ٹیکس عائد کرے گی۔ ملز کے کپڑے پر ایک آنہ پونڈ۔ اور چاندی کی برآمد پر چار آنہ فی اونس ڈیوٹی کی تجویز ہے۔ اور ٹیکس بھی لگیں گے۔

سُرخ پوش مستورات۔ خبر ہے۔ کہ پنجاب (سرحد) میں پانصد سے زیادہ عورتیں سُرخ پوش بن گئیں۔ اُنہوں نے مردوں کے دوش بدوش قومی تحریک میں حصہ لینے کا تہیہ کر لیا ہے ٹوڈی مسلمان ہندو مستورات کے قومی تحریک میں حصہ لینے پر ہندوؤں کو طعنہ دیتے تھے۔ سرحد کی مسلم خواتین نے ہندو بہنوں کی تقلید کر کے ٹوڈیوں کے طعنہ کا خوب جواب دیا ہے۔

ہجلی کیمپ میں گولی چلائی گئی۔ ہجلی میں ایک کیمپ بنایا گیا ہے۔ جہاں بنگالی نظربند رکھے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں وہاں ایسا واقعہ ہو گیا۔ کہ حکام کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے دو نظربند ہلاک ہو گئے۔ اور کئی مجروح ہوئے۔ اس واقعہ سے ملک میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ کئی جگہ پروٹسٹ کے جلسے کئے جا رہے ہیں۔ جن میں آزاد تحقیقاتی کمیٹی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ۷۰ نظربند بھوک ہڑتال پر ہیں۔ ان کا بھی یہی مطالبہ ہے۔ کہ واقعہ کی تحقیقات کے لئے آزاد کمیٹی بنائی جائے۔

قادیانی گپ۔ قادیانی ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) لکھتا ہے:۔ مسٹر ریڈلے نرج وارڈ ایک انگریز نومسلم تھا۔ اپنی سوانح عمری میں وہ لکھتا ہے۔ کہ ملکہ وکٹوریہ مسلمان تھیں۔ حضرت محمد پر ایمان رکھتی تھیں۔ لنڈن کے ٹیلیگراف نے اُس کے اس خیال کی تردید کی۔ لیکن ہم دعوےٰ سے جانتے ہیں کہ آپ کے دل میں حضرت محمد کے لئے بے حد عقیدت تھی۔ قادیان کے پیغمبر احمد نے اُن کی خدمت میں دو پمفلٹ پیش کئے تھے۔ جن کو پڑھکر آپ اسلام کی طرف مائل ہو گئیں۔"

مہاتما گاندھی کا مطالبہ۔ مہاتما گاندھی کا گورنمنٹ سے مطالبہ ہے۔ کہ وہ بتائے دینا کیا چاہتی ہے۔ ایک انٹرویو میں مہاتما نے کہا۔ کہ پانچ دن سے یہاں کام کر رہے ہیں۔ اور کام اتنا ہوتا ہے۔ جو پانچ گھنٹہ میں ہو سکتا تھا۔ جب تک گورنمنٹ اپنی تجاویز ہمارے سامنے نہ رکھیگی ہم آگے قدم نہیں اُٹھا سکتے۔ معلوم نہیں گورنمنٹ خاموش کیوں ہے؟

اننت ناگ میں بھی بغاوت (سری نگر ۲۴ ستمبر) تلواروں۔ لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح مسلمانوں کے ہجوم نے آج "خان یار بل" میں کھلم کھلا بغاوت کی۔ ہندو خوف زدہ ہیں سری نگر سے ۳۲ میل کے فاصلہ پر اننت ناگ کی اطلاع ہے۔ کہ مسلم باغیوں نے وہاں فوجی چوکی پر قبضہ حاصل کر لیا۔ اور سپاہیوں کو بُری طرح زد و کوب کیا۔ جس پر فوج نے اپنی حفاظت کے لئے گولی چلائی۔ جس سے ۱۹ باغی ہلاک ہوئے۔ سری نگر اور اننت ناگ میں کرفیو آرڈر جاری ہے۔

بنکوں کے متعلق سرکاری اعلان (شملہ ۲۴ ستمبر) ۲۵ ستمبر کو بنکوں میں حسب معمول کام شروع ہو جائے گا۔ گورنمنٹ اس یقین کا اعادہ کرنا چاہتی ہے۔ کہ ملک کے بنکوں کی پوزیشن بالکل محفوظ ہے۔ اور ہندوستان کے تجارتی حالات میں کسی قسم کی گڑبڑ پیدا ہونے کا ذرا بھی خطرہ نہیں۔ سر جارج شسٹر نے بیان کیا۔ کہ اگر کسی کے دل میں نوٹوں کے اجرا کے متعلق شک ہو تو میں بتا دوں۔ کہ ہمارے پاس ۱۴۸ کروڑ روپیہ کے نوٹوں کے عوض ۱۲۷ کروڑ روپیہ موجود ہے۔

ممبران پارلیمنٹ کیسامنے مہاتما جی کی تقریر۔ مہاتما گاندھی نے پارلیمنٹ کی تینوں پارٹیوں کے ممبران کے جلسہ میں جو تقریر کی۔ اس میں اُنہوں نے اپنا اور کانگرس کا نقطۂ نگاہ کھلے الفاظ میں بیان کر دیا۔ فرمایا کہ گول میز کانفرنس نے جو تحفظات منظور کئے ہیں۔ کانگرس اُنہیں منظور نہیں کرتی۔ میں سول نافرمانی کرونگا۔ اور جیل میں جاؤنگا۔ بہ نسبت اس کے کہ ایسی گورنمنٹ کا چارج لوں جو نیم والیہ بننے والی ہو۔

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے۔

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا سُگندھت دھوپ اور اگربتیاں ہون سامگری ہندوستان میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ اگربتیاں ایسی اعلیٰ درجہ کی خوشبودار اور پوتر ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی۔

مینیجر پرچارک پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت۔ لکھکر فیصلہ کیجئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۱۱- اسوج سمت ۱۹۸۸

پرکاش کا رشی نمبر

پنجاب کی اخباری دنیا میں خاص نمبر اور پرچہ بالتصویر خاص نمبر نکالنے کا فخر پرکاش کو ہی ہے۔ پرکاش کا رشی انک اسی وقت نکلنا شروع ہوا۔ جب خاص نمبروں کا خیال کسی کے دماغ میں نہ آیا تھا۔ بلکہ کہ حقیقت یہ ہے کہ سلسلہ بھی پرکاش سے ہی شروع ہوا۔ مروج سپیشل نمبروں کی اس قدر بھرمار ہے۔ کہ اس چیز میں چنداں کشش نہیں رہی۔ لیکن جس وقت پرکاش نے یہ سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس وقت سپیشل نمبر ایک عجوبہ تھا۔ اور کمال اشتیاق سے اس کا انتظار کیا جاتا تھا جب سے پرکاش کا رشی نمبر نکلنا شروع ہوا ہے۔ یہ ہر سال باقاعدہ اور بڑھ چڑھ کر کامیابی سے نکلتا رہا ہے۔ سوائے سال گذشتہ کے کہ رشی انک اپنی پوری شان سے نہ نکل سکا۔ لیکن اس کی ذمہ داری حالات پر ہے۔ جو لاہور دار دن کے آزادی نہیں سے پیدا کر دیئے تھے۔ اخبارات اور پریسوں کے متعلق جو آرڈی ننس جاری کیا گیا تھا۔ اس نے ہماری ہستی ہی خطرہ میں ڈال دی تھی۔ جہاں کہ خاص نمبر نکالنے کی کوئی اخبار جرأت کر سکتا۔ ہماری طرف سے انتظامات پورے تھے۔ تصاویر کا بھی انتظام ہو چکا تھا۔ مضامین کے لئے بھی کامیاب کوششیں جاری تھیں۔ لیکن حالات نے ہمیں بادل نخواستہ مجبور کر دیا۔ اور رشی انک شان دار نہ نکل سکا۔ تاہم اچھے مضامین کا گلدستہ پاٹھکوں کی بھینٹ کر ہی دیا گیا۔

اس سال حالات نارمل ہیں۔ رشی نمبر کی اشاعت میں کسی قسم کی رکاوٹ کا امکان نہیں اس لئے رشی نمبر نکلے گا۔ اور پوری شان سے نکلے گا۔ چوٹی کے ودوانوں اور لیڈروں کے مضامین شعراء باکمال کے کلام حاصل کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ رشی جیون کے سمبندھ میں بلاک کی تصویر ہوگی۔ چونکہ دیوالی کے ساتھ عام ورج کا سمبندھ ہے۔ اس کے متعلق بھی نہایت اعلیٰ تصویر دینے کی کوشش کی جائے گی۔ رشی نائک کارٹون بھی ہوں گے۔ غرضیکہ مضامین۔ کہانیوں نظموں تصاویر اور کارٹونوں میں پچھلے سال کی کسر نکالنے کا پورا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور ایسا تحفہ پیش کیا جائے گا۔ جسے دیکھ کر پاٹھک گدگد ہو جائیں۔

رشی نمبر کی کامیابی کے لئے جہاں تک ہمارا کرتویہ ہے۔ اسے ہم پالن کریں گے۔ لیکن اس میں پاٹھکوں اور آریہ جگت کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ تعاون کے بغیر اتنا بڑا یگیہ سپھل نہیں ہو سکتا۔ جن باتوں میں ہم تعاون چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱) پنجاب یو۔پی راجپوتانہ آدی پرانتوں میں ایسے بزرگ آریوں کی تلاش کی جائے۔ جو رشی دیانند کے سمے کے ہوں۔ وہ رشی کے درشن یا جو کچھ جانتے ہوں۔ ان سے حاصل کر کے رشی نمبر کے لئے بھیجا جائے۔

(۲) آریہ سماج کے ودوان، سیوک رشی جیون اور آریہ سدھانتوں پر اپنے لیکھ بھیجتے ہیں اور اتا سے کام لیں۔ جن مہانو بھاؤں کی سیوا میں درخواست کی جائے گی۔ وہ تو لیکھ بھیجنے کی کرپا کریں ہی گے۔ جن کی سیوا میں ہمارا نویدن نہ پہنچے۔ وہ اس نویدن پر ہی اپنے لیکھ بھیجنے کی کرپا کریں۔

(۳) آریہ کویوں سے ہمارا نویدن ہے۔ کہ وہ اپنا قیمتی کلام بھیجنے کی کرپا کریں۔ تو آموز شعراء معاف کریں۔ خاص نمبر کی شان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس میں خاص نظمیں ہی شائع کی جا سکیں گی جس بھائی کی کسی شاعر باکمال تک پہنچ ہو۔ وہ اپنے اثر اور رسوخ سے رشی دیانند اور آریہ سماج اور آریہ سدھانتوں پر ان سے نظمیں لکھوا کر بھیجیں۔

(۴) جن لیکھکوں کو کہانی لکھنے میں دسترس ہو۔ وہ اچھوتا۔ دلچسپ یا سوشل کہانی بھیجنے کی کرپا کریں۔

(۵) ہمارے دوست کارٹونوں کا خاکہ بھیج سکتے ہیں۔

(۶) جن کا دماغ رشی سمبندھی تصاویر کے دشیہ میں چل سکتا ہے۔ وہ تصویر کے متعلق مشورہ دیں۔ لیکن یہ مشورہ ایک ہفتہ کے اندر آ جانا چاہئے۔

(۷) جو فرمیں اخبارات میں اشتہار دیتی ہیں۔ ان کے لئے رشی نمبر اپنے مال کی تشہیر کا بہترین سادھن ہوگا۔ کیونکہ ہزارہا کی تعداد میں چھپے گا۔ جو لاکھوں اردو دان آریہ اور ہندو اصحاب کے ہاتھوں میں جائے گا۔ جو اسے کمال عقیدت سے شروع سے اخیر تک پڑھتے ہیں۔ اور اسے بطور متبرک کتاب کے جلد بندھوا کر محفوظ رکھتے ہیں۔

(۸) ہر ایک آریہ بھائی کو اس کی ایک ایک کاپی لینے کا پربندھ کر لینا چاہئے۔ اور ہر ایک آریہ سماج کو اپنے ہاں کے آریوں کی تعداد کے مطابق آرڈر دینا چاہئے۔

(۹) اس کے علاوہ رشی نمبر چونکہ ایک ایسا تحفہ ہے۔ جسے غیر آریہ بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اس لئے آریوں اور آریہ سماجوں کو ویدک پرچار کی خاطر رشی نمبر کی جلدیں خاص تعداد میں منگوا کر انہیں اپنے اپنے ہاں مفت تقسیم کرنے کے لئے ایک خاص رقم منظور کرنی چاہئے۔ پنجاب، سرحدی صوبہ، بلوچستان اور یو۔پی کی ایک ہزار آریہ سماجوں میں پانچ صد آریہ سماجیں اوسطاً پانچ پانچ روپیہ بھی اس نیک کام کے ارپن کریں۔ تو دس ہزار آریوں کو ویدک دھرم کا سندیش صرف اس طرح پہنچایا جا سکتا ہے۔

(۱۰) پولیٹیکل تحریک کی وجہ سے آریہ سماج میں شتھلتا کے جو چنہہ نظر آ رہے ہیں۔ ان کو دور کرنے کا رشی نمبر خاص سادھن ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت ہو۔ اس اوسر پر آریوں کے اندر ایک نئی سپھورتی آنا ضروری ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو اس کی اشاعت میں خاص پریتن سے کام لینا چاہئے۔ اس وقت آریہ سماج لدھیانہ اور آریہ سماج انبالہ چھاؤنی جو بالترتیب اپنے انتھک کاریہ کرتا لالہ بھوج رام جی۔ ڈاکٹر لال چند جی کے پربندھ میں رشی انک کی بھاری تعداد منگوا کر بانٹا کرتی ہیں۔ اگر لدھیانہ اور انبالہ کی تقلید میں آریہ سماج پشاور۔ راولپنڈی کوئٹہ۔ ملتان۔ لائل پور۔ لاہور۔ امرتسر۔ سری نگر۔ دہلی۔ شملہ۔ وغیرہ اوسطاً پانچ پانچ سو رشی نمبر ہی منگوائیں۔ تو دس ہزار کے قریب انک ان بڑی سماجوں دوارا لگ سکتا ہے۔ باقی آریہ سماج رہے الگ۔ ہم نمبر تمام آریہ سماجوں سے پرارتھنا پوروک نویدن ہے۔ کہ رشی نمبر کی اشاعت کے معاملہ پر خاص توجہ دیں۔ اور بہت جلد فیصلہ کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں رشی نمبر کا آرڈر ارسال کریں۔

تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جس سماج نے جس قدر تعداد میں رشی نمبر منگوایا۔ ختم ہو گیا۔ بلکہ بعض حالات میں بذریعہ تار اور فون آرڈر آتے ہیں۔ لیکن وہ وقت ہوتا ہے۔ جب ایسے آرڈروں کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نمبر ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو جن دو باتوں کا خیال رکھنا چاہئے وہ ہیں ایک زیادہ سے زیادہ تعداد میں آرڈر دینا اور دوسرا جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ اتنی جلدی آرڈر دینا۔ وہ آرڈر کسی کام کے نہ ہوں گے۔ جو عین وقت پر پہنچیں گے کیونکہ نمبر اتنا ہی چھپوایا جاتا ہے جتنی کا ہمارے پاس نمبر بھیجنے کے سمے تک آرڈر آ جاتے ہیں۔ اس کے بعد کے آرڈروں کی تعمیل مشکل ہوتی ہے۔ پس تھوڑے لفظوں میں رشی نمبر کے متعلق اتنا ہی لکھنا ہے۔ کہ جہاں تک ہمارا کرتویہ ہے۔ اس کے پالن میں کوئی کمی نہ رہے گی۔ آریوں اور آریہ سماجوں کا اس سمبندھ میں جو کرتویہ ہے۔ اس کا پالن انہیں کرنا چاہئے۔ اس طرح پرسپر کرتویہ پالن سے رشی نمبر ایک اپورو تحفہ تیار ہوگا۔ جو رشی دیانند کی شبھ سمرتی کا سادھن۔ اور ویدک دھرم پرچار کا کامیاب سادھن ہوگا۔ کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ آریہ جگت میں ہماری آواز سنی جائے گی۔ اور رشی نمبر کی کامیابی کے متعلق جو جس کا فرض ہے۔ وہ اس کی ادائیگی میں لگ جائے گا۔

ہاں! وید میں ستی کا ذکر نہیں

قادیانی معاصر کا سوال ہے۔ کہ کیا وید میں ستی کا کوئی ذکر نہیں؟ اس کا جواب اُسے ۱۹ اگست کے پرکاش سے مل گیا۔ کہ وید میں ستی ہونے کا کوئی حکم نہیں۔ بلکہ آتم گھات (خودکشی) کو مہا پاپ بتایا ہے اس پر معاصر لکھتا ہے:۔

"لیکن آریوں کی یہ جرأت نہایت افسوسناک ہے۔ کہ وہ ایسے امور جنہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں سالوں سے نہایت مقدس سمجھا جاتا ہے۔ سرے سے انکار کر دیتے ہیں"۔

بیشتر اس کے کہ اصل موضوع کے متعلق ہم اپنے معاصر کی تسلی کرائیں۔ اس کی اس جرأت کی ہمیں داد دینا ہے۔ جس کا اس نے دنیا کی عمر ہزاروں اور لاکھوں سال تسلیم کرنے میں اظہار کیا ہے۔ ورنہ اس بات کی ذرا پرواہ نہیں کی۔ کہ اس وید کے سچائی کے سامنے سر جھکانے سے اس پر کفر کا فتویٰ عائد کیا جائے گا۔ رہا وید میں ستی کی تعلیم ہونے کا معاملہ۔ اُسے اپنے سوال کا جواب مل چکا۔ کہ وید میں ستی ہونے کا کوئی منتر نہیں۔ اس پر ایمان داری کا تقاضا یہ تھا۔ کہ یا تو معاصر خاموش ہو جاتا۔ یا منتر پیش کرتا۔ جس میں ستی کی تعلیم ہو۔ ورنہ یہ لکھنے سے کہ "ایسے امور جنہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں سالوں سے نہایت مقدس سمجھا جاتا رہا ہے۔۔۔" تو معاصر اس معاملہ میں اپنی ناقابلیت کا اظہار کر رہا ہے۔

آریہ ہوٹل لاہور۔ تندرستی اصول اور شستہ اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کرے ہوادار اور بجلی کی روشنی محبت گھر واکتیاذا کی لڑبان بالکل پاس ہے آزمائش شرط ہے

آریہ سماج کرتارپور کا وارشک اتسو

آستک پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری پد سنبھالنے کے بعد میں نے کہیں لکھ دیا تھا کہ اس بار میں زیادہ تر چھوٹی آریہ سماجوں کے اتسووں پر جایا کروں گا۔ آریہ سماج کرتارپور نے میرے ان الفاظ کے آدھار پر مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۹-۲۰ ستمبر کو ہے شامل ہوں۔ اس بات کو قبول کیے بغیر چارہ نہ تھا کہ آریہ سماج کرتارپور ایک چھوٹی آریہ سماج ہے۔ میں نے اس کے جلسہ میں شامل ہونا قبول کر لیا۔ ۱۹ ستمبر کو میں جلسہ میں شامل ہوا اور مجھے خوشی ہے کہ میں شامل ہوا۔ کئی برس ہوئے میں کرتارپور گیا تھا۔ اس وقت آریہ سماج مندر بہت چھوٹا تھا۔ اب اس کا صحن بہت وسیع ہو گیا ہے صحن کے اندر جلسہ کے لئے ایک لمبا چوڑا پلیٹ فارم بنایا گیا ہے۔ جس پر سینکڑوں لوگ بیٹھ سکتے ہیں کچھ کمرے بھی بنائے گئے ہیں۔ آریہ سماج کے آدھین ایک آریہ پتری پاٹشالہ ہے۔ جو برابر ترقی کر رہی ہے۔ سماج مندر میں جو عمارت پتری پاٹھ شالہ کے لئے بنی ہوئی ہے۔ وہ چونکہ اس کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے سماج نے اس کے لئے ایک اور مکان بھی لے رکھا ہے۔

آتسو سے دس دن پہلے پنڈت ہردیال جی نے کتھا کی۔ جس کا اثر بہت اچھا رہا۔ سبھا کی طرف سے پنڈت ہردیال جی۔ پنڈت دلیپتی شاستری پنڈت گیان چند بی اے اپدیشک اور مہاشہ بھگت رام۔ مہاشہ نفیر چند اور مہاشہ رام رکھا مل بھجنیک شامل ہوئے۔ بعد دوپہر میں اتسو منڈپ میں پہنچا۔ اس وقت تو حاضری زیادہ نہ تھی۔ اور مجھے حیرت بھی ہوئی۔ لیکن رات کے وقت تو حاضری کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ تمام سماج مندر بھر گیا۔ سیڑھیاں۔ دروازے اور چھت سب پر تھے آخر کار سماج مندر کے دروازے بند کرنے پڑے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک میرا ویاکھیان ہوا۔ دوسری صبح میں وہاں چلا آیا۔ کیونکہ میرا پروگرام وہاں کا تھا ہی تھا۔

صرف جلسہ کی کامیابی کو دیکھکر ہی میرا دل خوش نہیں ہوا۔ بلکہ اس بات سے بھی کہ وہاں کے آریہ سماج میں شانتی ہے اور آریہ پرش آپس میں ایک دوسرے سے پریم رکھتے ہیں۔ سماج کے ادھیکاری اپنا فرض محسوس کرتے اور اسے سر انجام دیتے ہیں۔ آریہ پرشوں کا شہر میں بھی رسوخ ہے۔ چنانچہ دو آریہ پرش میونسپل کمیٹی کے ممبر ہیں۔

میری خوشی کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ میں محسوس کرتا تھا کہ میں ایک جیتی جاگتی سماج میں ہوں۔ جو جانتی ہے کہ اپنے اتتھیوں کے ساتھ کیسے سلوک کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ ریلوے سٹیشن سے خود ہی قلی کرنا پڑا ہو۔ اور خود ہی بستر اٹھا کر واپس آنا پڑا ہو۔ گاڑی سے قدم باہر رکھتے ہی آریہ سماجسٹ پرشوں نے میرا چارج لیا۔ اور اس وقت تک نہ چھوڑا۔ جب تک میں ریل میں سوار نہیں ہوا۔ میں صبح ۸ بجے کی گاڑی میں کرتارپور سے واپس آیا۔ تین چار بھائی میرے ساتھ سٹیشن تک آئے۔ میں نے کہا۔ ایک ہی کافی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ سب کی ضرورت ہے۔ اس کا ثبوت مجھے اس وقت ملا۔ جب میں نے پلیٹ فارم پر بیٹھے ہوئے یہ خبر سنی۔ کہ سٹیشن ماسٹر کے کوارٹر میں چوری کی واردات ہو گئی ہے۔ میرے بھائیوں نے اس وقت کہا۔ اب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ ہم آپ کے ساتھ کیوں آئے تھے۔ بہر حال میں کرتارپور کے آریہ بھائیوں کا ان کے سلوک کے لئے مشکور ہوں۔

(کرشن)

"دارالامان" میں خونریزی

قادیان دارالامان ہے۔ اس دارالامان میں فتنہ انگیزی اس قدر بڑھ چکی ہے۔ کہ قادیانیوں نے قادیانی خدا کے وعدہ کو جھٹلانے کے لئے اسے دارالحرب بنانے پر گویا کمر باندھ لی ہے۔ "مباہلہ" والے غریب شاکی ہیں۔ کہ امن کے شہزادہ کے مریدوں کے مظالم سے تنگ آ کر یک بینی و دوگوش قادیان سے نکلنے پر انہیں مجبور کیا گیا۔ مباہلہ والوں کی حالت میں تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ وہ قادیانیت کے باغی تھے اس لئے وہ اس سلوک کے مستحق تھے۔ جو اُن کے ساتھ روا رکھا گیا۔ لیکن آج ہم کیا سنتے ہیں۔ کہ مخلص ہی نہیں۔ بلکہ پہلی صف کے مرید خونریزی پر اتر آئے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک مرید موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔

الفضل کے الفاظ میں

اس خونریزی کی داستان الفضل نے ذیل کے الفاظ میں بیان کی ہے:

"۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء کی صبح کو ۸ بجے کے قریب میاں محمد امین خاں صاحب نے ایک معمولی تنازعہ کی بنا پر چودھری فتح محمد سیال ایم اے پر ان کی کوٹھی کے قریب اپنے گھر سے کلہاڑی لے جا کر اس حالت میں حملہ کیا۔ جبکہ چودھری صاحب بالکل خالی ہاتھ تھے۔ اور چودھری صاحب کے سر پر کئی زخم لگائے۔ کلہاڑی چھین لینے پر پھر میاں محمد امین خاں صاحب نے چاقو سے حملہ کیا۔ جس پر خود حفاظتی میں چودھری صاحب کے ہاتھ سے میاں محمد امین خاں صاحب کو بھی چوٹ آئی دونوں مجروحین نور ہسپتال قادیان میں داخل کئے گئے۔ اس کے بعد ۱۶ ستمبر کو میاں محمد امین خان صاحب کا آپریشن ہوا۔ جس کے لئے ایک لائق اسسٹنٹ سرجن کو جو سرکاری ہسپتال میں متعین ہیں۔ باہر سے بلوایا گیا۔ آپریشن کے تھوڑی دیر بعد خاں صاحب فوت ہو گئے۔ ۱۷ ستمبر کو بالفعل مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اور نعش قبرستان متصل بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ چودھری صاحب ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ معاملہ پولیس کے زیر تفتیش ہے۔"

الفضل کی صحافتی بددیانتی

واقعہ ۱۳ ستمبر کا ہے۔ الفضل نے اس معاملہ میں صحافتی بددیانتی سے کام لے کر اسے ۲۲ ستمبر کے پرچہ سے پہلے شائع نہیں کیا۔ حالانکہ ۱۳ ستمبر کے بعد اس کے لئے اسے اشاعت دینے کے تین موقعے تھے۔ وہ ۱۵ ستمبر، ۱۷ ستمبر اور ۲۰ ستمبر کی اشاعتوں میں شائع کر سکتا تھا۔ لیکن اگر کہا جائے کہ وہ میاں محمد امین خاں صاحب کی موت کی انتظار میں تھا۔ تو وہ بھی ۱۶ ستمبر کو واقع ہو چکی تھی۔ جس کے بعد ۱۷ کی نہیں۔ تو ۲۰ ستمبر کی اشاعت سے اس خبر کو روک رکھنے کے لئے "الفضل" کے پاس کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ پھر جس ڈاکٹر سے آپریشن کرایا گیا۔ اس کا نام اس نے ظاہر نہیں کیا۔ اور یہ خونریزی کیوں ہوئی؟ اسے معمولی تنازعہ کے الفاظ میں ہی چھپایا ہے۔ حالانکہ اگر یہی واقعہ کسی مسلمان اور احمدی کے درمیان ہوتا تو "الفضل" کے صفحوں کے صفحے اس کے ارپن کئے جاتے۔

کسی اخبار کے لئے مقامی اہم خبر کو دبانا صحافتی بددیانتی ہے۔ لیکن الفضل مجبور ہے اپنے ضمیر پر اس کا اپنا قبضہ نہیں۔ اس شخص کا ہے۔ جس کے ہاتھوں میں اس نے اپنی ضمیر بیچ رکھی ہے۔ اس لئے اسے معذور سمجھا جا سکتا تھا۔ لیکن جس خلیفہ کو اپنے سلسلہ کی امن پسندی کا دعویٰ ہے۔ کیا وہ بتائے گا۔ کہ خونریزی کی یہ سپرٹ کیوں ترقی پر ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ اس واقعہ میں منافقت کی بھی کوئی بات نہیں۔ نہ چودھری فتح محمد سیال ایم اے منافق ہیں۔ اور عزت و توقیر کے جن الفاظ "میاں محمد امین خان صاحب" میں مقتول کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے نہ اس پر ہی منافق ہونے کا اشتباہ ہو سکتا ہے

پھر کیا اس تعلیم کی زور آزمائی کہیں اپنوں ہی پر تو نہیں کی جانے لگی۔ جو غیروں کی غارت گری کے لئے دی جاتی ہے؟ اگر بات یہی ہے تو کردنی خویش آمدنی پیش اسے ہی کہتے ہیں۔

شرادھ کرانے والے براہمن

سہیوگی آنند اپنے سرادھ نمبر میں بحوالہ برہمنڈ پران ادھیائے چھبیسواں لکھتا ہے:

"شرادھ کرانے کے لئے جن براہمنوں کو بلایا جائے۔ وہ وید پاٹھی۔ ایشور بھگت اور سدا چاری ہوں۔ وہ پیدے انہنسادار کھتے ہوں یعنی کم و بیش نہ ہوں۔ اس کے علاوہ وہ دھرم پراتی شانت چت سکین۔ سمرتیوں کے جاننے والے۔ سب پر دیا کرنے والے۔ دیو پوجا کرنے والے۔ پرہا ایکادشی۔ گرو بھگت ہوں۔ جن میں اوصاف نہ ہوں۔ اُن کو نیوتا کبھی نہ دیں۔" قطع نظر اس بحث کے شرادھ کا پرانک سدھانت ویدک ہے یا اویدک۔ سوال یہ ہے کہ شرادھ سدھانت کے انویائی جن برہمنوں کو شرادھ میں بلاتے ہیں۔ کیا اپنے سدھانت کے ازسار بھی وہ اُن کے لئے کلیان کاری ہو سکتے ہیں۔ ستنے وید پاٹھی ایشور بھگت اور سدا چاری براہمن مرتک شرادھوں میں آتے ہیں۔ اس کے متعلق زیادہ آنند لن کی ضرورت نہیں۔ پرانک خود اچھی طرح شرادھ میں آنے والے برہمنوں کی اوستھا کو سمجھتے ہیں۔ اگر پرانک بھائی پران کے اس سدھانت پر عمل کریں۔ تو آریہ سماج کا اُدیش پورن ہو جائے گا۔ کیونکہ جب براہمن وید پاٹھی۔ ایشور بھگت اور سدا چاری ہو جائیں گے تو وہ خود بخود شرادھ کی حقیقت کو جان جائیں گے اور مرتک شرادھ کی جگہ زندوں کا شرادھ ہی ہو جائے گا۔

ناطقہ بند کرنیوالی احمدی لڑکیاں

مرزا غلام احمد نے اپنی مسیح موعودیت کے متعلق جو خدائی نشان دئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک لڑکی شیر کو بھگاتی پھرے گی۔ اور شیر اس کو نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ اس پر زور نشان نے احمدیوں کو للکارا تھا۔ کہ وہ اگر تمہاری لڑکیاں ایک مریل شیر کو بھی بھگاتی پھریں اور شیر اُن کے پرخچے نہ اڑا دے۔ تب ہم مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔ جواب میں معاصر "پیغام صلح" لکھتا ہے:

"رہا لڑکیوں کا شیر کو بھگانا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ احمدی لڑکیوں نے بڑے بڑے مولویوں اور شیر پنجاب کہلانے والوں کے ناطقے بند کر دئے

شیر پنجاب کی دھمکی

سماچار شیر پنجاب ڈسکہ کے معاملہ میں جو زہریلی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس کا ایک نمونہ ذیل میں دیا جاتا ہے :-

"انگریز ہندوؤں کے مددگار ہیں۔ تو اس امداد کے بھروسے وہ گوردواروں میں قبضہ کرنے کا خیال چھوڑ دیں۔ یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جبکہ پچاس لاکھ سکھوں کو پھانسی کے تختوں پر پہلے لٹکوا دیا جائیگا آج کل ہیگورٹ اپنا ہے۔ سکھوں کے قتل عام کا فتویٰ حاصل کر دو۔ ورنہ سکھ مر نہیں گئے۔ کہ رام لبھو، گنگا رام جیسے کراڑ ان کے گوردواروں میں بھگر حقہ پئیں گے۔ پہلے گوردوارہ سکھوں کے خون میں ڈوبیگا۔ پھر کوئی شیطان سیرت شخص اس میں حقہ لے کر داخل ہو گا۔ پنجاب کے موجودہ کمزور طبع لاٹ کی کمزوری و خوشامد پسندی کا فائدہ اٹھا کر ہندوؤں کو اپنے بازو کاٹنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔ وہ دیکھیں ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ان کا کیا حال ہو چکا ہے۔ چٹا گانگ میں ان پر کیا گذری ان فرنگی حکام نے ان ہر دو مقامات پر ہندوؤں کی کیا حفاظت کی۔ جن کی امداد کے بھروسے پر آج ہندو گوردوارہ میں حقہ پینے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ یہ حکام تو ہندوؤں کو سکھوں سے لڑا کر تمام ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی سکیم کے لئے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں۔ نہ سوچیں کہ فرنگی حکام نے اسی ڈسکہ کے متعلق سکھوں سے کس قدر دھوکہ اور فریب کیا ہے۔ انہوں نے خود سردار کھڑک سنگھ کے رشتہ داروں سے کہکر اور انہیں یقین دلا کر سکھوں سے مقدمہ دائر کروایا۔ اور اس جال میں سکھوں کو پھنسا کر پھر خود ہی مقدمہ ان کے خلاف فیصل کروا دیا۔ یہ کسی کے سگے نہیں۔ آج ہندوؤں کی اس لئے پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ کہ سکھوں کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں۔ کل جب سکھ کمزور ہو جائیں گے۔ انہیں ہندوؤں سے لڑا کر ان کی امداد کریں گے۔ ہندوؤں کو دکان دار از سپرٹ سے الگ ہو کر سوچنا چاہئے۔ کہ یہ وقت حکام کے ساتھ مل کر سکھوں کو کچلنے کا ہے یا چند دوکانوں کی قربانی کر کے اس قوم کو اپنے ساتھ رکھنے کا ہے۔ جو مصیبت کے وقت بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتی۔ بدمعاش شیطان سیرت اور پولیس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی لفنگوں کو اپنا لیڈر نہ بناؤ۔ بلکہ خود اپنے نیک دید پر سمجھ کر ڈسکہ کے معاملہ کو نپٹا لو۔"

اس زہر بھری تحریر میں شیر پنجاب نے ہندو لیڈروں کو کراڑ۔ بدمعاش۔ شیطان سیرت لفنگا کہہ کر اپنی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔ اور ڈاکٹر ستیہ پال اور ماسٹر ستار سنگھ جی کی صلح جویانہ کوششوں پر پانی پھیرنے کی کوشش کی ہے جو ہندو اور سکھوں سے اپیل کر رہے ہیں۔ کہ کوئی ایسی تحریر شائع نہ کی جائے۔ جس سے سمجھوتہ پر برا اثر پڑے ❊

مسلم ریاستوں میں ہندوؤں کی درگت

ریاست کشمیر پر پنجابی مسلمان مرزائی اور احرار اس بہانے چڑھ دوڑے تھے۔ کہ وہاں مسلمانوں کے حقوق خطرے میں ہیں۔ لیکن مسلم ریاستوں میں ہندوؤں کی کیا گنبدتی ہے اس کا ایک نمونہ بہاولپور کی ریاست ہے۔ ریاست کی تحصیل احمد پور کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ لکھ بھ ہ دوکاندار کا بائیکاٹ کر کے ان کی آمدنی بند کر دی گئی ہے ٹیکس بڑھا دیئے گئے ہیں۔ افسران تحصیل ان پر معمولی معمولی باتوں پر جرمانہ کر دیتے ہیں اور ادنیٰ ملازم زبردستی چیزیں اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اور کوئی شکایت نہیں سنتا۔ تحصیل کے آدمی ان سے زبردستی قرض لیتے ہیں۔ جب وصولی کا تقاضا ہوتا ہے۔ تو ان کی بے عزتی کی جاتی ہے غریب دوکاندار اعلیٰ افسران سے شکایت کرتے ہیں۔ خود نواب صاحب سے بھی شکایت کی گئی۔ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اگر یہ بیان ٹھیک ہے۔ تو مرزائی تو ضمیر فروش ٹھیرے۔ مسلم احرار بتائیں۔ کہ کیا مسلم ریاست میں ہندو حقوق خطرے میں نہیں۔ اگر ہیں۔ تو کیا اپنی قوم پرستی کے سر صدقے تمہیں ریاست بہاولپور کو سرزنش کرنے کی جرأت ہے ؟

❊ ❊ ❊

شوق حکومت

(از پنڈت لوک چند جی شت پیر منشی فاضل)

پوچھا جو میں نے کل یہ میاں خیر دین سے
بھائی ہیں ہم وطن ہیں بھی خواہ ہیں ہنود
کیوں مورد عتاب دہیں آماج بغض ہیں
بے وجہ کینہ بغض تکبر۔ دغا، فساد
کہنے لگے۔ جناب نے جو کچھ کہا درست
صدیوں ہی ہندوؤں پہ رہے حکمراں ہم
مردود ہیں۔ ذلیل ہیں اب تو حقیر ہیں

اسلام میں وہ پہلی اخوت نہیں رہی
گو منکر عقیدہ اسلام ہی سہی
کیوں موقف فساد ہیں۔ بتلائیں آپ ہی
کیا معنی اخوت اسلام ہیں یہی
پیش از جواب لیک یہ لازم ہے آگہی
صدیوں ہی ہم نے ہند میں کی ہے شہنشہی
لیکن دماغ شوق حکومت تو ہے وہی

در پیش تو ہے حاکم و محکوم کا سوال
اسلام سے امید اخوت ہے الہٰی

حکومت تو ہے محال

سنکر کہا یہ میں نے کہ روحی لک الفدا
آتے ہیں اب بھی خواب حکومت کے واہ وا
ملکیت موروث سمجھتے ہیں۔ آپ تو
غارت گری سے جبر و تشدد سے آپ نے
اک عہد تھا ہمارا کہ عالم تھا شاد شاد
کافی ہے جی زیادہ ہیں ہشیار اب ہنود
ہال بہر انبساط خاطر کبھی کبھی

واللہ خیر دین۔ میاں کر دیا کمال
یہ پستیاں یہ ذلتیں! یہ رفعت خیال
ہندوستاں کو کر کے حکومت وہ چار سال
دو سال ہی میں کر دیا تھا ہند خستہ حال
اک عہد آپ کا تھا کہ جینا بھی تھا محال
یہ شوق اب دماغ مبارک سے دیں نکال
اب یاد کر لیا کریں وہ جاہ وہ جلال

خواہش ہو گر تو لطف اخوت اٹھائیے
اب ہندوؤں پہ پھر سے حکومت تو ہے محال

آریہ سماج کی نمایاں فتح

اچھوتوں کی گری ہوئی حالت پر سب سے پہلے رشی دیانند کو رحم آیا۔ بعد ازاں آریہ سماج نے اچھوت ادھار کو اپنے اودیشوں میں شامل کیا۔ اور اس وقت کہ کانگرس کو خواب میں بھی اچھوت ادھار کا خیال نہ آیا تھا۔ ہزارہا راہداسیوں۔ میگھوں اور دوسرے اچھوتوں کو اچھوت پن سے اٹھا کر عام ہندوؤں کی سطح پر پہنچا دیا ❊

جب آریہ سماج نے اس کام کو ہاتھ میں لیا اس وقت سناتنی بھائی آواز اس کے خلاف تھے۔ لیکن آریہ سماج کی کوششوں کا پھل ہے۔ کہ سناتنیوں نے بھی اپنی زندگی اچھوت ادھار کو ہاتھ میں لینے میں ہی سمجھی۔ اور آج اسی کا یہ پرنام ہے۔ کہ مہاتما مالوی سے پرستد سناتن دھرمی گرل میز کانفرنس میں بیٹھ کر اچھوتوں کے بھائی ڈاکٹر امبیدکر کے متعلق صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ "وہ اچھوت نہیں۔ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کے ساتھ ملکر ہم کام کر رہے ہیں"

مہاتما مالوی کے ان الفاظ نے دنیا بھر کو بتا دیا ہے۔ کہ ہندو اچھوت ادھار کے حامی ہیں اور یہ آریہ سماج کی نمایاں فتح ہے ❊

ہندو لڑکیوں کے اغوا کا معاملہ عدالت میں

ایک ہندو لڑکی جسے اس کے والدین نے تعلیم کے لئے گوری میموں کی تحویل میں دیا ہوا تھا۔ کے اغوا کئے جانے پر اس کے اغوا کنندہ ایک عیسائی ہربرٹ نامی منٹگمری میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف مقدمہ لاہور کی ایک عدالت میں چل رہا ہے۔ اس مقدمہ میں مغویہ لڑکی کے والد نے درخواست دی ہے۔ مجھے شک ہے۔ کہ مغویہ کی عصمت دری کی گئی ہے۔ اس لئے لڑکی کا طبی اور ایکس رے معائنہ کرایا جائے۔ چنانچہ عدالت نے معائنہ کے احکام صادر کر دیئے ہیں ❊

دوسری لڑکی کے معاملہ میں مسٹر میکلوڈ فریڈرک عیسائی نے لڑکی کے باپ اور ماں کے خلاف مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس نے ملزم ہرنام داس کی لڑکی ستیہ وتی سے ۲۰ جولائی ۱۹۳۱ء کو شادی کی۔ لیکن ملزم نے اسے اغوا کر لیا ہے۔ اور اسے دوسری شادی کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ مقدمہ کی کارروائی شروع ہے۔ یہ ہر دو مقدمے ہندوؤں کے اس خبط کا نتیجہ ہیں۔ جو ان کے دماغ میں لڑکیوں کو میمیں بنانے کا سمایا ہوا ہے ❊

سہج دھاری سن لیں

سردار کھڑک سنگھ رہا ہو کر سیالکوٹ میں بابا کی بیری میں گئے۔ تو وہاں جو تقریریں ہوئیں۔ ان میں کہا گیا کہ ہندو اور آریہ سماجی سکھوں کے دھرم کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس لئے پہلے وہ ہمارے دھرم استھانوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے بعد سکھ سردار سہج دھاری سکھوں کے متعلق یوں گویا ہوئے :-

"بغیر کیش دھاری کے کوئی آدمی دھارمک نہیں ہو سکتا۔ یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ سہج دھاری بھی گورو کے سکھ ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کوئی سہج دھاری سکھ نہیں ہو سکتا ؛ سہج دھاری اپنے متعلق ان الفاظ کو غور سے سنیں اور سوچیں کہ کیا ان پر " نہ ہنسوں میں نہ کاگوں میں " والی کہاوت تو صادق نہیں آتی ؟

برہمن نوجوان عیسائیت میں

پنڈت سنت رام موگا واسی آریہ سماج کے پرسدھ اپدیشک تھے۔ شوک ہے کہ آپ کے خاندان کا آپ کا ایک نزدیکی بھائی سری کرشن شرما نامی نوجوان عیسائی ہو گیا ہے۔ سورگ باشی پنڈت سنت رام کے بھائی پنڈت رام پرتاپ نے جو بیان اس نوجوان کے عیسائی ہونے کے متعلق شائع کرایا ہے۔ اس میں ساری ذمہ داری دہلی کے پرسدھ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں پر ڈالی گئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ سری کرشن انٹرنس تک تعلیم یافتہ نہایت ہونہار ایمان دار محنتی اور دنیاوی کاروبار میں ہوشیار تھا۔ لیکن باوجود کوشش بسیار اُسے دس روپے ماہوار کا کام بھی نہ ملا۔ پنڈت رام پرتاپ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے دو تین سال تک اس کے پالن پوشن آدمی کے اخراجات برداشت کئے۔ لیکن جس آریہ سکول میں میں ملازم ہوں۔ وہاں مجھے قلیل تنخواہ ملتی تھی۔ اس لئے میرے لئے اس کے اخراجات کا کفیل ہونا مشکل تھا۔ اس پر سری کرشن پادری احمد مسیح کے پاس پہنچا۔ اور انہوں نے اسے معقول وظیفہ پر بریلی تھیوسوفیکل سکول میں بھیج دیا ہے۔ یہاں سے وہ عیسائی پرچارک ہو کر نکلے گا۔ اور عیسائیت پھیلانے کا کام کریگا۔

پنڈت رام پرتاپ کا بیان اگر ٹھیک ہے۔ تو دہلی کے ہندو اور آریہ سبھاسد کے حابرہ ہیں کہ انہوں نے ایک ہندو نوجوان کو عیسائی ہونے سے بچانے کا یتن کیوں نہیں کیا ؟

سوراجیہ گورنمنٹ میں اسلامی قانون

مسائل کلاٹ نے سوال کرتا ہے۔ کہ سوراجیہ ہوگا تو اس میں یہاں کا فوجداری اور سول قانون کیا ہوگا۔ وہ اسلامی آدرشوں پر وضع کیا جائے گا۔ یا ہندو آدرشوں پر ؟

کلاٹ نے جو جواب دیا ہے۔ اس میں اُس نے کھُل کھیلی خود ستائی خوب بھری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ غیر اسلامی ممالک میں قانون اسلامی آدرشوں کی طرف لڑھکتا چلا آتا ہے۔ کیونکہ وہ نہایت معقول اور قدرتی ہیں۔ ہندو دھرم شاستر کے باوجود کوئی شخص مذہبی ستی کی رسم کو دوبارہ جاری کرنے کا حصہ ... تو بتلائیے اگر اسلامی قانون قدرتی اور معقول ہے تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ عورتوں کو چار دیواری میں بند کرنے کا مردوں کو خدائی اختیار ہے۔ مردوں کو اختیار ہے۔ کہ چار عورتیں تو وہ سیدھے ہاتھوں داخل حرم کر لیں۔ اس کے بعد جتنی چاہیں لونڈیوں کے بھیس میں اپنی نفسانیت کی آگ بجھانے کے لئے ڈال لیں۔ پھر انہیں اختیار ہو۔ جب ایک عورت کی جوانی کو ملیا میٹ کر لیں۔ تو اسے دنیا میں مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے گھر سے نکال کر کسی اور کی جوانی پر قبضہ جمائیں۔ جو شخص اسلام کے مذہبی احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس کے لئے سنگسار کی سزا داخل قانون ہو۔ اگر سوراجیہ میں اس قسم کے قوانین کی حکومت ہونی ہے۔ تو کوئی با ضمیر شخص نہ ہوگا۔ جو اس قسم کے سوراجیہ کو دور سے ہی نمسکار کہنے پر تیار نہ ہو ؛

مولانا کلاٹ ! تمہارے دماغ میں یہ وہم سمایا ہے کہ رسم ستی ہندو آدرش ہے۔ اگر یہ رسم چلی۔ تو ظالم حملہ آوروں کی درندگی سے بچنے کے لئے چلی۔ ورنہ ویدک آدرشوں میں رسم ستی کے لئے کوئی استھان نہیں۔ نہ ہی موجودہ زمانہ میں کہ بدھوا عمل کی کان بال بواہ موجود ہے۔ ہندو آدرش میں دو دھوا بواہ کی مخالفت کے لئے کوئی جگہ ہے ؛

مُسلمانوں کی مجبوری

ہندوؤں کو شکایت ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں پر ظلم روا رکھتے ہیں۔ لیکن مسلم اخبار یا مسلم مولانے اس کے خلاف آواز تک نہیں اٹھاتے۔ ہندوؤں کی شکایت بجا ہے۔ لیکن مسلمان مجبور ہیں انہیں مذہب ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا ؛ چنانچہ حدیث ترمذی میں ہے " جب کسی بھائی نے اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی پردہ پوشی کریگا۔ اور جس کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کی تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی پردہ دری کرے گا " فرمائیے اس حکم اسلام کی موجودگی میں کسی مسلمان اخبار یا مولانا کا دماغ کیا کھاس چاٹ گئی ہے۔ کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی پردہ دری کر کے ایک تو مذہب کی نافرمانی کرے۔ اور دوسرا اپنی پردہ دری کرانے کا انتظام کرے بات یہ ہے کہ جب تک اسلام کی اس قسم کی تعلیم موجود ہے۔ ہندوؤں کو ان سے کسی اچھے سلوک کی امید رکھنا لاحاصل ہے ؛

مُغلپورہ اور قادیانی

مغلپورہ کالج کے ستیاگرہ کے سلسلہ میں کئی مسلمان پولیس کی لاٹھی چارج کا نشانہ بنے کئی گرفتار ہو کر سزایاب ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے صف اول کے چار لیڈر بھی گرفتار کر لئے گئے۔ لیکن قادیانی اس معاملہ میں ایسے خاموش رہے گویا مغلپورہ کالج ایجی ٹیشن سے متعلق کوئی

رپورٹ سر گنگارام ٹرسٹ سوسائٹی بابت ۱۹۳۰ء

سر گنگا رام اپنے بھاری دان سے جو ٹرسٹ قائم کر گئے ہیں۔ اس کے ماتحت دس سنستھائیں چل رہی ہیں۔ (۱) ودھوا وواہ سہائک سبھا (۲) سر گنگا رام خیراتی ہسپتال (۳) ہندو اپاہج آشرم (۴) سر گنگا رام سمادھ۔ (۵) غریب ہندوؤں کا سہائک فنڈ۔ (۶) گورنمنٹ ہندو بیوہ گرہ۔ (۷) لیڈی مینارڈ انڈسٹریل گرلز سکول۔ (۸) سر گنگا رام بزنس بیورو اور لائبریری۔ (۹) ہندو سوسائٹی کیریر سوسائٹی۔ (۱۰) سر گنگا رام گرلز ہائی سکول ؛ یہ سب سنستھائیں مفاد عام کے لئے ہیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ میں بہت مفید کام کر رہی ہیں۔ ان تمام سنستھاؤں کا خرچ اس جائیداد کی آمدنی سے چلتا ہے۔ جو سر گنگا رام اپنے جیون میں ٹرسٹ کے حوالے کر گئے تھے۔ ٹرسٹ کے ہاتھ میں جائیداد اور نقدی کی صورت میں ۴۵ لاکھ روپیہ کا سرمایہ ہے۔ جس کی آمدنی سے یہ سارے انسٹی ٹیوشن بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ ٹرسٹ اگر ان میں ایک اور مفید کام کا اضافہ کرنا چاہے۔ تو اُسے غریب ہندو نوجوانوں اور بدھواؤں کو ایسے طریقہ پر آسان دستکاریاں سکھانے کا پربندھ کرنا چاہئے۔ جن میں انہیں اپنے پاس سے کچھ خرچ کرنا نہ پڑے اور جو بھوجن کا خرچ برداشت نہ کر سکیں۔ ان کے بھوجن کا خرچ بھی ٹرسٹ برداشت کرے۔ اس قسم کا کوئی انسٹی ٹیوشن جاری کیا جائے۔ تو سال بسال کئی ہندو بدھوائیں اور ہندو نوجوان روزی کمانے کے قابل ہو کر نکل سکتے ہیں ؛

واقعہ ہوا ہی نہیں۔ قادیانی ’الفضل‘ اگر صحافتی دیانتداری سے کام لیتا۔ تو اسے خبروں کے کالم میں اس واقعہ کے تذکرہ سے احتراز نہیں کرنا چاہئے تھا۔ لیکن الفضل کا طرز عمل اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ دیانتداری اور الفضل ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ؛ کشمیر کمیٹی کے سلسلہ میں ’الفضل‘ کے تقدس مآب کی سیالکوٹ میں جو آؤ بھگت ہوئی اور ہوئی تھی۔ ان مسلمانوں کی طرف سے جن کے غم میں بقول خود وہ گھلا جاتا ہے۔ اس کے رد کے نذر تو لیڈنگ کالم کئے گئے۔ لیکن مغلپورہ کے مسلم لیڈروں کی گرفتاری تک کا تذکرہ نہیں کیا اس لئے کہ کشمیر کے معاملہ میں ہندو ریاست اور ہندوؤں کو نقصان پہنچانا مقصود تھا۔ اور مغلپورہ کے معاملہ میں قادیانیوں کے مائی باپ انگریزی گورنمنٹ کے ایک ہم قوم پرنسپل کی زد پڑتی ہے۔ وہ گورنمنٹ جس کے متعلق خلیفہ کی زبردست خواہش ہے۔ کہ میں ایک ادنیٰ رنگروٹ کی حیثیت سے برطانیہ کی گورنمنٹ کی خدمت کروں۔ یہ ایک ہی واقعہ کافی ہے یہ دکھانے کے لئے۔ کہ قادیانیوں کے دل میں مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اُن کی ہمدردی محض بناوٹی ہے۔ ان کی چالیں مسلمانوں کو مصیبت میں گرفتار کرانے کی ہیں ؛

ترقی تعداد کا گُر

ترقی تعداد کا گر کیا ہے۔ معاصر مسلمان اپنے رسول کے الفاظ میں لکھتا ہے۔ کہ نکاح بیوگان اور تعدد ازدواج۔ نکاح بیوگان کی ضرورت انسانی حالت میں ہو سکتی ہے۔ جن کے ہاں چھوٹی عمر کی کنیا کی شادی کی مذہبی روایات ہوں۔ ویدک سبھیتا میں بال بواہ کے لئے کوئی استھان نہیں اس لئے اس میں ودھوا بواہ کا سوال اتنی اہمیت حاصل نہیں کر سکتا۔ ۱۶ سال سے کم عمر میں لڑکی کا بواہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سے نیز اگر ۱۶ سال سے کم عمر کی بدھوائیں ہماری لڑکیوں کو مخصوص کر دیں۔ اور آئندہ بال بواہ کو تیاگ دیں۔ تو پنر بواہ کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن موجودہ اوستھا میں کہ برہمچریہ کی مریادا بھنگ ہونے سے ہندو ودھواؤں کی تعداد خوفناک طور پر بڑھ چکی ہے۔ شاستر بدھوا بواہ میں رکاوٹ نہیں۔ رہا تعدد ازدواج۔ جن حالات میں حضرت نے اس کی اجازت دی۔ ان حالات میں یہ اصلاح سمجھا جاتا ہوگا۔ لیکن تہذیب کے موجودہ زمانہ میں یہ حیوانی طریقہ ہے۔ حیوانوں میں ایک نر کئی مادوں سے سنتان اُتپتی کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ اس پر سنتان کے پالن پوشن اور تعلیم و تربیت کا کوئی بوجھ نہیں۔ لیکن انسان سارا حیوان نہیں اشرف المخلوقات ہے۔ اس پر سنتان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بوجھ ہے اس لئے تعدد ازدواج اس کی شان کے شایاں نہیں یہی وجہ ہے۔ کہ باوجودیکہ تعدد ازدواج اسلامی سنت ہے۔ ترکی کی اسلامی حکومت کو اسے قانوناً بند کرنا پڑا۔ ترکی ہی کیا موجودہ تمام مہذب مسلم ممالک میں رائے عامہ اس کو قدرتی طریقہ کے خلاف ہے۔ ہندی مولوی حضرات اس سنت کی پشت پناہ بنے بیٹھے ہیں۔ لیکن ان کے بھی روشن دماغ طبقہ کو یہ منظور نہیں۔ چنانچہ لاہوری مرزائیوں نے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اخبارات کی سیر

مسیحو! کیا تمہاری غیرت ایمانی سلب ہو گئی

آج اخبار زمیندار مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء دو پہر دم

کو میری نگاہ ایک مضمون پر پڑ گئی ۔

یہ مضمون میرے ایک ہم قوم افغان صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ جو ملتان میں رہتے ہیں۔ اس مضمون میں مضمون نگار صاحب نے فرقہ قادیانی کی سرشت کا خاکہ کھینچ کر اس مکالمہ کا ذکر کیا ہے۔ جو کسی قادیانی کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ مکالمہ بہت طویل ہے۔ لہٰذا ہم اس حصہ کو یہاں اگر نقل کفر کفر نباشد نقل کرتے ہیں۔ جس کو پڑھ کر ہمارا کلیجہ پاش پاش ہو گیا۔ ہمارا خون کھولنے لگا۔ اور یقین ہے۔ کہ جو مسیحی اس کو پڑھیں گے۔ ان کی بھی یہی حالت ہوگی۔ بہر کیف وہ مکالمہ یہ ہے:-

"میں (مسلمان) کیا آپ مسیح علیہ السلام کو آسمان پر ملتے ہیں؟

"(قادیانی) "میں اُس مسیح پر جو آسمان پر بیٹھا ہے لعنت بھیجتا ہوں (معاذ اللہ) توبہ توبہ"

...... مجھے بہت طیش آیا۔ جبکہ اس نے مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیں۔ اور دوست بھی سن رہے تھے۔ انہوں نے اس مرزائی کو برا بھلا کہا اور بات بڑھنے نہیں دی۔ ورنہ اس مرزائی نے نہایت دیدہ دلیری سے کام لیا۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ اس کا بیٹا محمود اور ان کی امت تمام دجال کی صفات رکھتے ہیں"۔

مسیحو! کیا آپ اس زہرہ گداز جملہ کو زہر کے گھونٹ کی طرح پی کر خاموش بیٹھو گے؟ کیا تمہاری حمیت مذہبی، غیرت ایمانی، محبت خداوندی ایسی ٹھنڈی اور سلب ہو گئی ہے۔ کہ تم سے سن نہ ہو گے۔ اٹھو اور جاگو۔ کہ تمہاری غیرت ایمانی کے امتحان کا وقت آ پہنچا ہے۔ کب تم بے عزتی اور بے حمیتی کی چادر اوڑھے ہوئے موت نما خاموشی کی نیند سوتے رہو گے۔ کب تک تم اپنے آقا اور مولا کی بے عزتی برداشت کرتے رہو گے۔ کب تک تم بے غیرت اور بے حمیت کہلانے کو پسند کرو گے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم سے ہر ایک شمشیر لے کر اٹھے اور قادیانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ اور نہ یہ کہتا ہوں۔ کہ تم اپنی برداشت کی شاندار اور موروثی روایت کو الوداع کہو۔ نہ یہ کہتا ہوں کہ قادیانیوں کا وطیرہ اختیار کر کے قتل ریزی پر آمادہ ہو جاؤ۔ یا قتل کرنے کے دہشت انگیز اشتہار و خطوط لکھو۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ تم گورنمنٹ کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ قانون کے اندر رہ کر اس قسم کے گندہ دہانوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچاؤ۔ اور ایسے لٹریچر کا سدباب کرو۔ جس کی وجہ سے امن عامہ معرض خطرہ میں ہے۔

حکومت تو قادیانیوں کی طرف سے کانوں میں تیل ڈالے بیٹھی ہے۔ معلوم نہیں کب جاگتی ہے۔ کہ پچھلے ہزار بلے ند خریدے تمام مسیحی ناراض ہو کر "کار ہائے مقصود" سے استعفیٰ دے دیں۔ اب ہم حکومت سے امداد کی توقع رکھنا جو شیر لانے کی مانند ہیں، افسوس انگیز ہے۔

الحمد للہ! ہم کو مخلص مسلمانوں سے یہ توقع ہے۔ کہ وہ قادیانی فتنے کا سدباب کرنے میں ہمارے معاون ہوں گے۔ حالانکہ ہمارے اور مسلمانوں کے مابین بیسیوں باتوں میں اختلاف ہے۔ لیکن محبت کے لحاظ سے ہم دونوں ایک ہیں۔ اور ہم دونوں ایک ہی مسیح کے منتظر ہیں۔ (افغان)

پر لعنت بھیجنا اور افغان کا خاموش رہنا ثابت کرتا ہے۔ کہ اگر مسلمان (حالانکہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں) کسی اولوالعزم نبی کی شان میں بھی گستاخی کرے۔ اور ان کو گالیاں دے تو وہ قابل عفو اور لائق درگزر ہے۔ لیکن اگر ایک آریہ یا عیسائی کے منہ سے اُف تک نکلے۔ تو وہ فی الفور قابل گردن زدنی سمجھا جاتا ہے۔ اور ایسوں کا قاتل شہید، غازی۔ اور عاشق رسول کا خطاب پاتا ہے۔ اگر یہی جملہ کسی آریہ یا عیسائی کے منہ سے معاذ اللہ آں حضرت کے متعلق نکلا۔ تو یقیناً ملتان میں خون کی ندیاں بہہ جاتیں۔ اور گورنمنٹ کو لینے کے دینے پڑ جاتے۔ لیکن چونکہ یہ جملہ ایسے اولوالعزم نبی کی شان میں کہا گیا ہے۔ جن کے ہندوستانی پیرو بے عزتی کے تعزیر ذلت کی انتہا میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے افغان صاحب کی افغانیت پر افسوس آتا ہے۔ کہ بہت طیش آنے کے باوجود ان سے اتنا نہ ہو سکا۔ کہ اس کے منہ پر مرزائے قادیانی کے نام پر ایک جوتا ہی رسید کرتا"۔ (نور افشاں ۱۸ ستمبر)

قادیانی کمپنی کے جلب زر کے نئے ہتھکنڈے

"ہمارا ابتدا سے یہ دعویٰ ہے۔ کہ قادیانی کمپنی کوئی مذہبی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ ایک سیاسی گروہ ہے۔ جس کے پیش نظر آہستہ آہستہ ایک جمعیت تیار کرنا ہے۔ جس کو مذہبی رنگ محض حکومت کی نظروں سے بچنے کے لئے دیا گیا ہے۔

واقعات ہمارے اس دعویٰ کی پُر زور تائید کر رہے ہیں اور جوں جوں قادیانی کمپنی گرگٹ کی طرح اپنا رنگ بدل رہی ہے۔ پبلک بھی ان کے جعلی تقدس و روحانیت سے آگاہ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ابتداً اس کمپنی کا قدم بظاہر خالص مذہبی قدم تھا۔ عیسائیوں اور آریوں سے مناظرات سے کام شروع کیا گیا۔ اسلام کی تباہ حالی کے منظر مسلمانوں کے سامنے رکھے گئے۔ اور اس طریق سے مسلمانوں کو متاثر کیا گیا۔ اس کام سے فراغت پانے کے بعد خود مسلمانوں سے مناظرہ و مباحثہ کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ ان دنوں اس کمپنی نے علی الاعلان یہ کہا۔ کہ ہم خالص مذہبی جماعت ہیں۔ ہمارا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا کام صرف حکومت کی وفاداری ہے۔ جس کے سایہ تلے ہم نے وہ آرام پایا۔ جو کسی اسلامی حکومت میں ہرگز ہرگز میسر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خود خلیفہ قادیان نے ایک اعلان کیا۔ کہ ہم سیاسیات ملکی میں حصہ لینا گناہ سمجھتے ہیں۔ ہماری جماعت کو خدا نے صرف اسلام کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے مسلم لیگ ہو یا کوئی سیاسی جماعت اس میں ہرگز ہرگز ہم کوئی حصہ نہ لیں گے۔ مگر یہ باتیں صرف حکومت کی نظروں سے بچنے کے لئے تھیں۔ جن سے مقصود حکومت کو غافل رکھنا تھا تا وہ یہ سمجھے۔ کہ یہ گروہ مذہبی گروہ نہیں۔ بلکہ مذہب کی آڑ میں ایک جتھہ تیار کر رہا ہے۔

غرضیکہ ایک زمانہ تھا۔ جبکہ اس فرقہ کی تمام تر کوشش مذہبی رنگ تک محدود تھی۔ مگر آج یک قدم اس طریق کو چھوڑا جا رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت بندی جتھہ بندی کے پرانے ہتھیار کند ہو چکے ہیں۔ اب نئے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر کام کرنے کا وقت ہے۔ چنانچہ اب پبلک دیکھے گی۔ اور کچھ دیکھ چکی ہے۔ کہ اب قادیانی کمپنی آئے دن نت نئے رنگ اختیار کرے گی۔ وہ وقت آ رہا ہے۔ بلکہ آ گیا۔ جبکہ اس کمپنی نے حیات و ممات مسیح۔ اجرائے نبوت اور دیگر مسائل پر بحث و مباحثہ کو فضول سمجھ کر ترک کر دیا۔ اب یہ باتیں صرف برائے نام رہ جائیں گی۔ اور اب مسلمانوں سے مقابلہ دوسرے طریق پر ہو گا۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں میں گھس کر، مسلمانوں میں داخل ہو کر مسلمانوں کی ہمدردی کے راگ الاپ کر مسلمانوں پر میٹھی چھری چلائی جائے گی۔ اور ان کو نیست و نابود کرنے کے منصوبے سوچے جائیں گے۔ قادیانی کمپنی یہ رنگ اختیار کرنے کے لئے مجبور ہو چکی ہے۔ کیونکہ جو مرید ان کے ہاتھ لگے تھے۔ ان سے کافی سے زیادہ طاقت خرچ کر کے اُن کی جیبوں کو خالی کیا جا چکا ہے۔ بہشتی مقبرہ اور دیگر ذرائع سے روپیہ کھینچا جا چکا ہے۔ مگر قادیانی کمپنی کے مصارف مخصوصہ کو پورا کرنے کے لئے یہ دولت ناکافی ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے لامحالہ مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے منصوبے ہو رہے ہیں۔

ابتداً "ناموس رسول کی حفاظت" کے سوال سے کام شروع کیا گیا۔ مگر مسلمان اس دام فریب میں نہ آئے اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ سب ڈھونگ اپنی ذات کی حفاظت کے لئے حکومت سے ایک قانون بنوانے کے لئے ہے۔

دوسرا قدم سیرت جلسوں کے رنگ میں دکھایا گیا۔ اور مسلمانوں کو دعوت شرکت دی گئی۔ مگر اس معاملہ میں قادیانی کمپنی کی دال نہ گلی۔ کیونکہ مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ اگر مسلمانوں سے اتحاد چاہتے ہو۔ تو اپنے عقائد تکفیر المسلمین وغیرہ سے توبہ کا اعلان کرو۔

تیسرا قدم کشمیر کمیٹی کا اٹھایا گیا۔ اور خیال کیا گیا۔ کہ مسلمان اس معاملہ میں آنکھیں بند کر کے قادیان کے بیت المال کو پُر کر دیں گے"۔ (مباہلہ یکم ستمبر)

ٹیچی ٹیچی

"حضور علیہ کا ارشاد ہے کہ مسیح ابن مریم مدینہ تشریف لا کر مکہ کا حج کریں گے لیکن مرزائی کہا کرتے ہیں۔ کہ حج اسی پر فرض ہوتا ہے۔ جو صاحب مال ہو۔ اور مرزا صاحب کو حج کرنے کی طاقت نہ تھی۔ لیکن یہ بات دو وجہ سے غلط ہے۔

(اوّل) یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح بن مریم کے لئے صاحب مال ہونا شرط نہیں ٹھیرائی۔ صرف آپ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اور بہ لام تاکید و نون تاکید مسیح بن مریم کے لئے حج کرنا ضروری ٹھیرایا ہے۔

(دوم) یہ کہ جناب مرزا صاحب کو حج ادا کرنے کی طاقت بھی تھی کیونکہ مرزا صاحب کو اکثر روپیہ دینے کے لئے ایک فرشتہ بنام "ٹیچی ٹیچی" ہر وقت مقرر تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا۔ اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ نام تو ہوگا۔ اس نے کہا میرا

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۰ کالم ۳ کے نیچے)

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

یاد رفتگان

نمبر (۲۰۶)

لالہ بھولا ناتھ توڑی فروش لاہور

(از پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ)

لاہور آریہ سماج میں پڑھے لکھوں کا دخل رہا ہے اور ان کا ہی تذکرہ عام طور پر کیا جاتا ہے۔ دکان داروں کا تذکرہ کم آتا ہے۔ خواہ انہوں نے آریہ سماج کی کتنی ہی زیادہ خدمت کی ہو۔ خصوصاً معمولی حیثیت والے دکان داروں کا کم ذکر کیا جاتا ہے۔ مگر ہر ایک سماج اور جاتی کی بنیاد کو قائم رکھنے والے ایسے ہی اشخاص ہوتے ہیں جب ان لوگوں کی تعداد آریہ سماج میں بکثرت ہو جاوے گی۔ تو آریہ سماج کی طاقت زبردست ہوگی۔

شاستروں میں اسبات پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ کہ شدھ اور پاکیزہ کمائی ہمیشہ سپھل ہوتی ہے۔ اور یہ کمائی دان میں جاکر شوبھ اور نیکی کی بھاگی بنتی ہے۔ بہت سے کام ہزاروں روپے کے ہوتے بھی بگڑ جاتے ہیں۔ اس کا کارن عموماً یہی ہوتا ہے۔ کہ کمائی اچھی نہیں ہوتی۔

گورو نانک کے متعلق ایک کتھا ہے۔ کہ وہ ایک جگہ گئے۔ ان کا اتھتی ستکار دو شخص ایک ہی وقت میں کرنا چاہتے تھے۔ ایک تو غریب بڑھئی تھا۔ جو گیہوں کی روٹی اور سرسوں کا ساگ لے کر آیا۔ اور ایک امیر آدمی پوری اور حلوہ وغیرہ اچھا کھانا بنا کر لایا۔ جب گورو نانک جی نے غریب بڑھئی کی روٹی کو ہاتھ میں لے کر دبایا۔ تو اس میں سے دودھ بہنے لگا اور جب امیر آدمی کی پوریوں کو لے کر انہوں نے دبایا۔ تو ان میں سے خون کی دھار بہ نکلی۔ اس پر گورو نانک جی پوچھے گئے۔ کہ آپ نے کس کا اتھتی گرہن کرنا؟ سب نے یہی کہا کہ غریب بڑھئی کا اتھتی گرہن کیجئے۔

اس درشٹانت کا مطلب یہ ہے کہ غریب آدمی کا دھن محنت اور ایمانداری سے کمایا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دودھ کی طرح مقوی اور میٹھا ہے۔ اور امیر آدمی کی دولت اکثر ظلم سے کمائی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ خون کی طرح گھر منتھ ہے۔

لاہور میں اسی طرح محنت سے کمائی کرنے والے ایک مہاشے تھے۔ ان کا نام لالہ بھولا ناتھ تھا۔ وہ توڑی بیچا کرتے تھے۔ اور ان کی کمائی بال بچوں کی پرورش سے اگر کچھ بچ رہتی تھی۔ تو دھرم کے کاموں میں لگتی تھی۔ آریہ سماج میں جایا کرتے تھے۔ آریہ سماج کے جلسوں سے بڑا پریم تھا۔ پڑھے لکھے بہت کم تھے۔ مگر شردھا اور بھگتی کی مورتی تھے۔

دکان داروں نالی بگھیاہی اور کرتہ اور دھوتی پہنا کرتے تھے۔ پاؤں میں دیسی جوتی رہتی تھی۔ مگر سادگی کے باوجود آریہ سماج کے ہر ایک کام میں سب سے آگے ہوتے تھے۔ کوئی موقعہ ایسا اتفاق سے نہ آنے دیتے تھے کہ کوئی تقریب نہ تھی جس میں وہ موجود نہ ہوں۔ چندہ کی فہرست کھلی نہیں۔ اور لالہ بھولا ناتھ جی نے آگے بڑھکر دیا نہیں۔

آریہ سماج کے ہر ایک ہفتہ وار جلسہ میں وہ سب سے پہلے آیا کرتے تھے۔ اور جلسہ ختم کرکے جایا کرتے تھے۔ انہیں سنسکار کی اطلاع ملے۔ آریہ سماج کا ضروری کام ہو۔ تو دکان کا کام چھوڑ کر بھی وہاں پہنچ کر رہتے تھے۔ ان کو کبھی سستی دکھا کر گھر رہتے نہیں دیکھا گیا تھا۔ آریہ سماج کا معمولی کام بھی کرنے کو تیار رہتے تھے۔ دری بچھانے جھاڑو دینے تک میں انہیں عذر نہ تھا۔ آریہ سماج کے کسی کام کے لئے ان کی ضرورت ہو۔ وہ موجود ہو جاتے تھے انہیں اطلاع مل جانی شرط ہے۔

لالہ بھولا ناتھ جی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی بھی بڑی سیوا کیا کرتے تھے۔ بھوجن کا ہمیشہ پربندھ کیا کرتے تھے۔ اور پنڈال بنانے میں مدد دیا کرتے تھے۔

لالہ بھولا ناتھ جی کا پریم آریہ سماج سے اس قدر بڑھ گیا۔ کہ انہوں نے ایک سال سالانہ جلسہ کے وقت چندہ دیتے وقت یہ کہدیا کہ باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کے بھوجن پر جس قدر خرچ ہوگا۔ وہ سب خود دیں گے۔ چنانچہ کئی سال تک وہ اپنی جیب سے باہر سے آئے بھائیوں کے بھوجن کا خرچ دیتے رہے۔

پہلے آریہ سماج کا سالانہ جلسہ آریہ مندر دچھووالی میں ہوتا تھا۔ اور اس وقت باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی تھی۔ اگرچہ بھوجن کے اخراجات کافی ہوتے تھے مگر لالہ بھولا ناتھ جیسے باحوصلہ شخص نے ہمت نہیں ہاری وہ ہمیشہ اکیلے ہی سالانہ جلسہ پر باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کے بھوجن کے اخراجات برداشت کرتے رہے۔

لاہور کے سالانہ جلسہ دن بدن ترقی کرتا گیا۔ رونق زیادہ ہوتی گئی۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہندوستان بھر کے آریہ سماجی لیکچرار اکٹھے ہونے لگے۔ آریہ مندر دچھووالی آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کے لئے ناکافی ثابت ہوا۔ نیگھے منڈی کا وسیع میدان اس مطلب کے لئے آریہ سماج لاہور کے ادھیکاری عاریتاً میونسپل کمیٹی سے لینے لگے۔ گورودت بھون کی تعمیر سے پیشتر عرصہ دراز تک لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسے یہیں ہوتے رہے۔

دن بدن بھوجن کے اخراجات بھی بڑھتے گئے۔ مگر لالہ بھولا ناتھ نے روٹی کھلانے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ آریہ سماجی بھائی ان کو کہتے رہے۔ کہ وہ اپنا بوجھ اب ہلکا کر دیں۔ اور یہ ذمہ داری نہ لیں۔ مگر ان کے پریم نے ان کو مجبور کیا۔ اور عرصہ دراز تک وہ اس فرض کو نبھاتے رہے۔

پہلی دفعہ جب نیگھے منڈی میں سالانہ جلسہ ہوا۔ تو باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی تعداد ۵ ہزار تک پہنچ گئی۔ اسی سال پنڈت رام بھجدت نے کھڑے ہو کر پنڈال میں کہا۔ کہ اگرچہ باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی تعداد ۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ مگر شریمد لالہ بھولا ناتھ نے اپنے فرض کی ادائیگی سے انکار نہیں کیا۔ اور ابھی تک اپنی ہی جگہ پر قائم ہیں۔ چنانچہ لالہ بھولا ناتھ جی نے اس سال بھی تنہا ہی سارے اخراجات بھوجن کے اٹھائے۔

موت سے پیشتر انہوں نے اپنی جائیداد کے متعلق وصیت کی۔ اور بوقت وصیت انہوں نے آریہ سماج کو فراموش نہیں کیا۔ آریہ سماج کو بھی ان کی جائیداد میں سے کافی حصہ ملا۔ پریم اور بھگتی کی مورتی لالہ بھولا ناتھ توڑی فروش آریہ سماج لاہور کے ستون تھے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

نام ہے "ٹیچی ٹیچی" جس کا معنی ہے۔ وقت مقررہ پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد کئی ہزار روپیہ آگیا۔ کیونکہ لنگر خانہ میں خرچ تکلیف تھا۔ (مضمون حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۲)

مرزائی دوستو! یہ نہ کہنا کہ خواب کا واقعہ ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ آپ کا ارشاد ہے کہ "نبی کی خواب بھی وحی ہوتی ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۱)

(اہلحدیث ۱۸ دسمبر)

خط و کتابت اور پتہ تبدیل کراتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ویدپرچار کی سادھن

آریہ سماج کا پہلا نشانہ ہی ویدپرچار ہے۔ رشی دیانند نے اس اُدیش کی پورتی کے لئے آریہ ساہتیہ اور آریہ گرنتھوں کا پرچار کیا تھا۔ بانی اور لیکھ دیاکھیان تھا ساہتیہ پرمان دوارا ویدپرچار کیا جا رہا ہے لیکن تھا ساہتیہ پرمان ویدپرچار کا سچا سادھن ہے۔ آریہ مسافر پنڈت لیکھرام تھا آریہ سماج کے انیہ ودوان شکتی انوسار ساہتیہ نرمان کا کام کرتے رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کام کو جاری رکھنے کے لئے آریہ مسافر تھا مارگ ہندی آریہ گرنتھ جاری کیا ہوا ہے۔ لیکھ دوارا پرچار کرنے کے لئے سبھا نے ادھیکار ودیالیہ کا سنگٹھن کیا گیا ہے۔ سبھا کی طرف سے ہر سال ٹریکٹ اور پستکیں پرکاشت ہوتی ہیں۔ اب نشچے کیا گیا ہے۔ کہ سبھا کے ادھیک سماچار پتروں آریہ مسافر تھا آریہ اور ڈیکٹوں کا پرکاشن اس ڈھنگ سے کیا جاوے کہ پرتی سپتاہ آریہ سماجوں تھا آریہ ساہتیہ پریمیوں کی سیوا میں۔ نیکٹ ڈیپو بھی سبھا کی طرف سے کمیشن ایجنسی کی جاوے۔ ان ماسک پتروں تھا ٹریکٹوں میں سہایتا تھا آریہ ساہتیہ سمبندھی چرچا کے ساتھ ساتھ آریہ سماج جگت کے سماچار تھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی دیشیش سوچنائیں ہونگی۔ آریہ جن سہایتا کر کے تھا سہایک بنیں۔ وید پرچار کے اس سادھن ودیالیوں کے سمبندھ میں اشتہاری زیادتی سے سبھا کی طرف سے وہ دوارا پرچار کیا جاتا ہے۔ پرنتو یہ پریاپت نہیں ہے۔ ضرورت اسبات کی ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پُرش اپنے کو پرچارک سمجھے۔ سوئیم سیوک کے روپ میں اپنی اپنی آشرم مریادا تھا دیہانت کرم کے انوکول ویدک دھرم کے مہتو کو جنتا پر ظاہر کرے۔ اس لئے آریہ پُرشوں کو سوادھیائے تھا سہائتا کرنے کا ابھیاس کرنا چاہئے۔

(بھیم سین ودیا النکار گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین میں

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین منڈی میں ۱۲ ستمبر سے ۲۰ ستمبر تک شری سوامی گنگاگری جی مہاراج آچاریہ گورو کل راولپنڈی کورٹ نے پدھار کر دھرم پرچار کیا۔ منڈی میں آپ نے کتھا کی۔ کتھا کا منڈی میں بہت چرچا ہے۔ جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی کی کتھا کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ کہ سوامی جی کی کتھا بہت اچھی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

آریہ سماج کے سنگٹھن کی برکت

آریہ سماج بہادر آباد کے معاملہ میں انصاف حاصل کرنے کی پوری داستان

گزشتہ سال کپتان گف کے زیر کمان ایک فوجی دستہ نے آریہ سماج بہادر آباد کے اُپ منتری پنڈت رام لال کو جسمانی گزند پہنچایا۔ آریہ سماج کے مندر کو اپوتر کیا۔ اوم کے پوتر جھنڈے کو پھاڑا۔ اس پر آریہ جگت میں آندولن ہوا۔ اسمبلی میں سوالات کئے گئے۔ ملٹری سکریٹری کی طرف سے ایسے جوابات دیئے گئے۔ جن کی صداقت پر وشواس نہ کیا جا سکتا تھا۔ اور آخر آریہ سماج کی سنگٹھن شکتی یو۔پی گورنمنٹ سے انصاف حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ کپتان گف نے معافی مانگی۔ اور گورنمنٹ نے شدھ کھدر کا اوم کا جھنڈا آریہ سماج بہادر آباد میں لہرانے کے لئے شری مہاتما نارائن سوامی جی کو بھینٹ کیا۔ یہ سب حالات سمے سمے پر پرکاش میں دیئے جاتے رہے ہیں۔ اب جبکہ معاملہ نپٹ چکا ہے پاٹھکوں کی دلچسپی کے لئے اس کی پوری تاریخ نیچے دی جاتی ہے :-

فوجیوں کے مظالم

۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ بہادر آباد ضلع سہارنپور میں کپتان گف کے زیر کمان گورکھا فوج کا ایک دستہ پڑاؤ ڈالے پڑا تھا۔ چند گورکھا فوجیوں نے کپتان گف کی موجودگی میں آریہ سماج کے اُپ منتری پنڈت رام لال جی اور پالکی سماج کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی کو بُری طرح مارا پیٹا۔ سماج کے جھنڈے کو اکھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور سماج کے رجسٹروں وغیرہ کاغذات کو بھی نذر آتش کر دیا۔ پنڈت رام لال نے اُن کے خلاف انسانیت مظالم کی رپورٹ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کو بھیجی۔ اور تو یدن کیا کہ جہاں تک جلد ممکن ہو سکے۔ اس معاملہ کو ہاتھ میں لے کر ملزموں کو مناسب سزا دلائی جائے ؛

سبھا کی تحقیقات

سبھا کے پردھان شری مہاتما نارائن سوامی جی کی آگیا سے رکشا سمتی نے پنڈت رام لال جی کے اس پتر کے آنے سے پہلے ہی اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات کی بنا پر اس تعلق میں کارروائی شروع کر دی تھی۔ ۲۷ نومبر کو بہادر آباد سے مفصل رپورٹ منگوا لی گئی۔ رپورٹ مل جانے پر سارودیشک سبھا نے یو۔پی کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کی توجہ اس واقعہ کی طرف دلائی۔ اور مناسب کارروائی کرنے میں لگ گئی ؛

سارودیشک سبھا کے اُپ پردھان بابو شری رام چند جی کو ۹ دسمبر کو بہادر آباد کے اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے بھیجا گیا۔ انہوں نے وہاں جا کر تقریباً پچیس آدمیوں کے بیان لئے اور اپنی مفصل رپورٹ اس تعلق میں سبھا میں پیش کی۔ ان سب بیانات کے دیکھنے سے ثابت ہوا۔ کہ ایک انگریز فوجی افسر اور چند ایک گورکھوں نے آریہ سماج کے جھنڈے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا آریہ سماج کا ریکارڈ جلا ڈالا۔ اور مہاشہ رام لال اور چودھری گھنشیام سنگھ جی کو بڑی بے دردی کے ساتھ مارا پیٹا۔ اور جس قدر ہو سکتا تھا۔ انہیں بے عزت کیا۔ اس تحقیقات کے نتیجہ سے یو۔پی سبھا کو بھی مطلع کیا گیا۔ اور مشورہ دیا گیا۔ کہ وہ اس واقعہ کی طرف وائسرائے۔ لوکل گورنمنٹ۔ اور کمانڈر انچیف کا دھیان دلائے ؛

یہ بات نہیں تھی۔ کہ سرکاری افسر سارودیشک سبھا کی اس تحقیقات سے بے خبر تھے سہارنپور کے کلکٹر نے مقامی سماج کے منتری کو بلا کر معاملہ کو نپٹانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ اگر کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ آریہ سماج کے ناموس کا دھیان رکھتے ہوئے فوجی افسر سے معافی وغیرہ منگوا کر معاملہ باسانی تمام طے ہو جائے تو اچھا ہے۔ آریہ سماج سہارنپور کے منتری نے کلکٹر کے ان وچاروں سے سبھا کو سوچت کر دیا۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی نے جواب میں منتری کو لکھا۔ کہ سماج کے جھنڈے کو توڑنے کا معاملہ معافی مانگنے اور تحریری یقین دلانے پر کہ آئندہ ایسا نہ ہو گا۔ طے ہو سکتا ہے۔ لیکن مہاشہ رام لال و چودھری گھنشیام سنگھ کے مارنے پیٹنے کا تو اسی صورت میں طے ہو سکتا ہے۔ جب معافی مانگنے کے ساتھ ہی کم از کم چھ سات سو روپیہ معاوضہ کے طور پر رام لال وغیرہ کو دیئے جائیں۔

اس پر سہارنپور آریہ سماج کے منتری شری پھول سنگھ جی نے کلکٹر صاحب سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ کلکٹر نے ملاقات کے لئے دن مقرر کر دیا۔ لیکن اُس دن وہ باہر چلا گیا۔ اور ملاقات نہ ہو سکی ؛

سرکار کی طرف سے اس تساہل کو دیکھ کر مناسب سمجھا گیا۔ کہ مہاشہ رام لال مار پیٹ کا مقدمہ عدالت میں دائر کر دیں۔ اور آریہ سماجوں میں

خوب آندولن کیا جائے۔ اس کے مطابق رکشا سمتی نے نشچے کیا۔ کہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء کو تمام آریہ سماجوں میں "بہادر آباد ڈے" منایا جاوے اور اس اتیاچار کے سمبندھ میں اجتماعی طور پر استیوں پر ٹکٹ کیا جائے۔ اور رزولیوشن پاس کر کے اعلیٰ سرکاری افسران کے پاس بھیجے جائیں ؛

بہادر آباد ڈے

سبھا کے اس اعلان کے مطابق ۱۸ جنوری کو بھارت اور بھارت سے باہر کی آریہ سماجوں میں "بہادر آباد ڈے" منایا گیا۔ جگہ جگہ پر جلسے ہوئے اور اس مطلب کا پرستاو پاس کر کے اس کی کاپیاں وائسرائے۔ کمانڈر انچیف۔ یو۔پی گورنمنٹ کو بھیجی گئیں۔ کہ گورکھا رائفل ۲/۲ کالم ۸ مقیم ڈیرہ دون کے ایک دستہ زیر کمان کپتان گف کے اس خلاف قانون اور خلاف انسانیت فعل کے خلاف آریہ سماج کا یہ خاص جلسہ پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس میں آریہ سماج بہادر آباد کے مندر کو اپوتر کیا گیا۔ اوم کے پوتر جھنڈے کو پھاڑا گیا۔ آریہ سماج کے ریکارڈ کو جلایا گیا۔ اور وہاں کے پرسدھ آریہ سماجی پنڈت رام لال شرما اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج بہادر آباد اور چودھری گھنشیام سنگھ پردھان آریہ سماج رام نگر کو بغیر کسی اشتعال یا وجہ کے نہایت بے رحمی سے پیٹا گیا۔ اور اُن کے جسم پر جوتا مار کر انہیں نہر گنگ کے ٹھنڈے پانی میں غوطے دیئے گئے۔ اور ذمہ دار حکام سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اپرادھیوں کو ڈنڈ دیا جائے اور اس طرح اس واقعہ سے آریوں میں جو بے چینی پھیل گئی ہے۔ اُسے رفع کیا جائے ؛

معاملہ اسمبلی میں

اسمبلی میں لالہ ہری راج سروپ نے اس تعلق میں سوالات کئے۔ جن کا جواب ۵ فروری ۱۹۳۱ء کے اجلاس میں آرمی سکریٹری مسٹر میکور تھ نے اس طرح دیا۔ کہ

"گورنمنٹ نے اخبارات کی رپورٹوں کو دیکھا ہے۔ اور اسے اس واقعہ کے تعلق میں بہت سی آریہ سماجوں کے رزولیوشن بھی ملے ہیں۔ ملٹری حکام کے پاس فوجی افسر برگیڈ کمانڈر کی رپورٹ بھی آ چکی ہے۔ برگیڈ کمانڈر کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان بیانات میں کہ آریہ مندر ناپاک کیا گیا۔ اور آریہ سماج کے رجسٹر جلائے گئے۔ کوئی سچائی نہیں۔ فوج کے آدمی بہادر آباد میں نہ تو کسی مندر میں گھسے۔ نہ اُنہوں نے کوئی جھنڈا پھاڑا اور نہ کچھ جلایا۔ علاوہ ازیں مجھے یہ کہنے کی اجازت دی جائے۔ کہ یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ گورکھا سپاہیوں نے جو خود ہندو ہیں ایسا کوئی فعل کیا ہو۔ اسبات کی رپورٹ ضرور کی

گئی ہے۔ کہ ان اشخاص کے ساتھ جو مقامی آریہ سماج کے عہدہ دار بتائے جاتے ہیں۔ اور جنہوں نے فوجی افسر کی گستاخی کی تھی۔ افسر کے علم کے بغیر کچھ ایک سوبجروں نے بدسلوکی کی تھی۔ اور انہیں بہت مارا پیٹا تھا۔ پولیس کو کوئی رپورٹ نہیں دی گئی۔ اور اس واقعہ سے بہادر آباد میں کوئی زیادہ تحریک بھی پھیلی ہوئی معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ملک کے مختلف حصوں سے آریہ سماجوں کے بیشمار REPRESENTATION موصول ہوئے ہیں۔ فوجی افسر نے رپورٹ کی ہے۔ کہ میں نے گورکھا سپاہیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کر دی ہے۔ اس بات کے جاننے کے لئے کہ کارروائی ٹھیک کی جا رہی ہے یا نہیں۔ ٹھیک تحقیقات کی جا رہی ہے"

گورنمنٹ کو چیلنج

آرمی سکریٹری کے اس غلط بیانی سے بھرے جواب سے آریہ سماج میں اور بھی ہیجان پھیل گیا۔ پردھان سارودیشک سبھا نے پھر ۱۰ فروری کو سبھا کے اُپ پردھان بابو شری رام اور رائے بہادر منتری رائے صاحب گنگا رام کو تحقیقات کے لئے بہادر آباد بھیجا۔ اُن اصحاب نے وہاں جا کر دوبارہ تحقیقات کی۔ اس تحقیقات سے بھی جب پہلی تحقیقات کی تصدیق ہوئی۔ تو پردھان سبھا نے گورنمنٹ کو چیلنج کرتے ہوئے ذیل کا بیان شائع کرایا ؛

"آرمی سکرٹری نے اسمبلی میں بہادر آباد کے واقعہ کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ اُسے ٹھیک ماننے کے لئے میں تیار نہیں۔ میرے دو آنریری بلا رو رعایت اور سچی تحقیقات کے لئے سارودیشک سبھا کے دو نمائندہ آریہ پرتی ندھی سبھا اور بہادر آباد بھیجے۔ انہوں نے وہاں سے واپس آ کر جو رپورٹ میرے سامنے پیش کی ہے۔ اُسے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمارے پاس کپتان گف کی فوج کے گورکھا سپاہیوں کے خلاف لگائے گئے اُن الزامات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ثبوت ہیں۔ جن کا ذکر آریہ سماجوں کے رزولیوشنوں میں کیا گیا ہے۔ اور کپتان گف کا اپنا سلوک بھی خلافِ انسانیت اور غیر ذمہ دارانہ تھا۔ اس لئے میں حکام ملٹری کو الزامات کو غلط ثابت کرنے کے لئے چیلنج دیتا ہوں۔ یہ کہنا کہ گورکھا سپاہی ہندو تھے۔ اور اس لئے اُن کا مندر کو ناپاک کرنا بالکل ناممکن ہے۔ سوال کو بیہا پولی کرنا ہے۔ گورکھا سپاہی کورٹ مارشل کے خوف سے اپنے افسروں کی حکم عدولی نہیں کر سکتے تھے۔ یہ معاملہ بڑا اہم ہے۔ آریہ سماج جیسی دھارمک سوسائٹی کے ساتھ اس قسم کے معاملات میں اس قسم کا سلوک ناقابل برداشت ہے۔ جب تک اس معاملہ میں کھلی اور غیر جانبدارانہ

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

تحقیقات نہ ہوگی۔ آریہ سماجی مطمئن نہیں ہوسکتے

مقامی آریہ سماج کے عہدہ داروں سے بدسلوکی کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ چونکہ انہوں نے فوجی افسر کا اپمان کیا تھا۔ اس لئے افسر کے علم کے بغیر کچھ ایک سپاہیوں نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا۔ اور ان پر بہت سے اتیاچار کئے۔ اس تعلق میں سچائی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دراصل مذکورہ بالا دونوں آریہ سماجی عہدہ داروں نے فوجی افسر کا اپمان کیا تھا یا نہیں؟ اس معاملہ میں پوری پوری تحقیقات ہونی ضروری ہے۔ گورکھا سپاہیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کی بات جو کہی گئی ہے۔ وہ بھی آنسو پونچھنے سے زیادہ نہیں۔ تادیبی کارروائی ناکافی تھی یا نہیں۔ آریہ سماجی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے بغیر مطمئن نہیں ہوسکتے۔

پھر اسمبلی میں

اس بیان کے اخبارات میں شائع ہوجانے پر لالہ ہری راج صاحب ایم ایل اے نے ۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء کو سوالات کا نوٹس دیا۔ جن کا جواب ۲۴ مارچ کے اجلاس میں دیا گیا۔ سوال اس مطلب کے تھے:-

(ا) کیا گورنمنٹ کی توجہ ۲۵ فروری ۱۹۳۱ء کے ٹریبیون میں شائع شدہ سارہ دیشک سبھا کے پردھان کے بیان کی طرف دلائی گئی ہے؟ جس میں وہ آرمی سکریٹری کے اس بیان کو جو اس نے سوال ۳۶۵ کے جواب میں دیا تھا۔ چیلنج کرتے ہیں۔

(ب) اس سوال ۳۶۵ کا جو جواب دیا گیا تھا۔ اس کے آخری حصہ کے متعلق کیا گورنمنٹ تحقیقات کے نتیجہ کو ہاؤس کے سامنے رکھے گی۔

(ج) کیا گورنمنٹ بتائے گی۔ کہ وہ اس معاملہ میں عوام کو مطمئن کرنے کے لئے آئندہ کیا کرنے کا خیال رکھتی ہے۔ اور ملٹری پر عائد کردہ الزام کو غلط ثابت کرنے کے لئے کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے؟

ان سوالات کے جواب میں مسٹر ینگ نے کہا

(ا) مقامی سول اور ملٹری تحقیقات سے ظاہر ہے۔ کہ گورنمنٹ کو مندر کے ناپاک کرنے کی تردید میں جو اطلاع ملی ہے۔ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ فوج نہ کسی مندر کے پاس گئی اور نہ مندر میں داخل ہوئی۔ نہ کوئی پرچم جھنڈا اکھاڑا گیا۔ اور نہ کسی قسم کے جھنڈے وغیرہ کئے گئے۔ بعد فوج بہادر آباد میں مقیم تھی۔ تاہم فوج کے افسر سے اس معاملہ میں کوئی شکایت نہیں کی گئی۔ اور نہ فوراً یا پیچھے پولیس یا کسی مجسٹریٹ کے سامنے کسی قسم کی شکایت رکھی گئی۔ اس لئے گورنمنٹ کو اس بات کا اطمینان ہے۔ کہ یہ سب الزام بناوٹی ہیں۔

(ب) تادیبی کارروائی کافی تھی یا نہیں اس کے متعلق جو رپورٹ ملی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فوج کے افسر نے فوج پر کافی نگہداشت نہیں رکھی۔ جب یہ معاملہ ٹھیک طور پر صاف ہوجائے گا۔ تب اسباب کا فیصلہ ہوسکیگا۔ کہ تادیبی کارروائی کافی تھی یا نہیں؟

وزیر ہند کو نوٹس

مسٹر ینگ کے اس جواب کے بعد جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا تھا۔ مہاشہ رام لال نے ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو چھ ہزار روپیہ کے ہرجانہ کا دیوانی کا نوٹس گورنمنٹ کو دیا:-

بنام:-

(۱) سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا با جلاس کونسل معرفت چیف سکرٹری یوپی گورنمنٹ لکھنؤ۔

(۲) مسٹر اے پی ہیوم جائنٹ مجسٹریٹ رڑکی

(۳) کپتان گف ۲/۲ گورکھا رائفلز A کالم ڈیرہ دون

نوٹس دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی

مدعی رام لال ولد شری رام سہائک منتری آریہ سماج بہادر آباد تحصیل رڑکی ضلع سہارنپور

(۱) مدعی آریہ سماج بہادر آباد کا سہائک منتری ہے۔ مدعی کو آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار کرنے کے لئے بہادر آباد کے آس پاس کے دیہات میں جانا پڑتا ہے۔

(۲) بہادر آباد کا برانچ پوسٹ آفس مدعی کے چارج میں تھا۔

(۳) مدعی کے مخالف مذہبی لوگوں نے افسران کو بہکایا۔ کہ وہ کانگرس میں کام کرتا ہے۔ اس پر افسران نے مدعی کو دھمکی دی۔ کہ مدعی سے پوسٹ آفس کا کام چھین لیا جائے گا۔ زبانی بھی مدعی کو کہا گیا۔ کہ پوسٹ آفس کا کام اس کے چارج میں اسی شرط پر رکھا جاسکتا ہے کہ وہ کسی ذمہ دار پبلک افسر سے اسبات کی سفارش کرا دے۔ کہ وہ کانگرس کا کام نہیں کر رہا تھا۔

(۴) مدعی نے سفارش کے لئے تحصیلدار کو درخواست دی۔ تحصیلدار اس درخواست کو جائنٹ مجسٹریٹ کے پاس لے گیا۔ تحصیلدار نے زبانی مدعی کو مشورہ دیا۔ کہ وہ خود جائنٹ مجسٹریٹ سے ملے۔

(۵) مدعی تحصیلدار کے مشورہ کے مطابق مسٹر اے پی ہیوم جائنٹ مجسٹریٹ سے ستمبر ۱۹۳۰ء میں رڑکی اس کے بنگلہ پر ملا۔

(۶) مسٹر اے پی ہیوم نے باوجود مدعی کے یقین دلا دینے کے بھی کہ وہ آریہ سماج کا کام کرتا ہے نہ کہ کانگرس کا۔ اس بات پر اعتبار نہیں کیا۔ اور اس پر زور دیا۔ کہ مدعی امن سبھا کا کام کرے۔ کیونکہ وہ اچھا سپیکر ہے۔

(۷) مدعی پولیٹیکل معاملات میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس لئے بہت مجبور کئے جانے پر اس نے انکار کر دیا۔

(۸) پوسٹ آفس کا کام اس سے لے لیا گیا

(۹) ۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو کپتان گف ۲/۲ گورکھا رائفلز A کالم ڈیرہ دون بہادر آباد میں ڈیرہ ڈالے تھے۔ اس سے پہلے دن سلیم پور میں امن سبھا کا ایک جلسہ ہوا۔ اس میں مسٹر ہیوم نیگو افسر اور کپتان گف شریک ہوئے۔

(۱۰) ۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کی صبح کپتان گف آریہ سماج مندر بہادر آباد میں آیا۔ اور دریافت کیا۔ کہ مدعی کہاں ہے؟

(۱۱) یہ بتلانے پر کہ مدعی نہر گنگ پر اسنان کرنے گیا ہوا ہے۔ کپتان گف نے اسے پکڑ لانے کے لئے کچھ گورکھا سپاہی بھیجے۔ وہ نہر پر پہنچے۔ اسے گالیاں دیں۔ اور پکڑ کر پیٹتے ہوئے بازار میں لے آئے۔ اس کے پاؤں میں جوتا نہ تھا۔ جسم ننگا تھا۔ صرف ایک دھوتی تھی۔ بازار میں کپتان گف اپنے گورکھا سپاہیوں سمیت انتظار میں کھڑا تھا۔ ان گورکھا سپاہیوں نے مدعی کو کپڑے بھی نہ پہننے دیئے۔

(۱۲) کپتان گف نے مدعی کا نام معلوم کرکے مدعی کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ دینے کا حکم دیا اور مدعی سے پوچھا۔ کہ کیا وہ کانگرس کا کام کرتا ہے۔ اور کیا اس نے مسٹر ہیوم جائنٹ مجسٹریٹ کی موٹر میں پنکچر کیا تھا؟ مدعی نے ان دونوں سوالات کا جواب نفی میں دیا۔

(۱۳) تمام پارٹی مدعی کو اس حالت میں لئے ہوئی پر لے گئی۔ وہاں گھنشیام سنگھ کو گرفتار کرکے مارا پیٹا گیا۔

(۱۴) مدعی اور چودھری گھنشیام سنگھ بہادر آباد کے کیمپ میں لائے گئے۔ یہاں کپتان گف نے مدعی کو خود بید سے پیٹا۔ اور اپنے سپاہیوں سے بھی پٹوایا۔ مدعی کو سخت تکلیف ہوئی مدعی نے کپتان گف سے اپنا قصور پوچھا۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ رڑکی کے جائنٹ مجسٹریٹ نے اسے بتایا ہے۔ کہ مدعی نے اس کی موٹر میں پنکچر کیا ہے۔ اور مدعی نے کانگرس میں کام کیا ہے۔ مدعی اس سب سزا کا مستحق ہے۔ مدعی کے تمام جسم میں چوٹیں آئیں۔ جن کی وجہ سے مدعی بے ہوش ہوگیا۔ (چودھری گھنشیام سنگھ کی جو حالت رہی اور اس کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ اس کا ذکر یہاں نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ نوٹس صرف رام لال کی طرف سے ہے)۔

(۱۵) مدعی کے جسم پر چونا ملا گیا۔ اور نہر پر غوطے دیئے گئے۔ اس سے مدعی کو جو تکلیف پہنچی۔ اس کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۶) یہ سب سختی کپتان گف کے حکم سے ہوئی۔ گورکھا سپاہیوں کے ناموں کا ابھی پتہ نہیں لگ سکا۔ مدعی ان کے نام خود کپتان گف کو معلوم ہوں گے اس نوٹس کے ذریعہ کپتان گف سے درخواست ہے کہ وہ مدعی کو ان سپاہیوں کے نام بتا دیں۔

(۱۷) اس خلاف انسانیت سلوک کے دوران جو سختیاں اور بے شمار توہین آمیز باتیں کی گئی تھیں۔ ان سے مدعی کو جسمانی تکلیف بھی ہوئی اور اس کے وقار کو بھی نقصان پہنچا۔ کیونکہ مدعی ایک سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے۔ اور آریہ سماج کا سہائک منتری ہے۔

(۱۸) اس افسر نے مدعی کے جسم پر حملہ کرنے کے ساتھ اسے مانسک تکلیف بھی پہنچائی ہے۔ کیونکہ اس نے مندر کا جھنڈا اکھڑوا۔ جھنڈے کے بانس کو کٹوایا۔ اور سماج کے کچھ کاغذات بھی جلوائے۔ آریہ سماج اس معاملہ میں مناسب کارروائی کر سکتا ہے۔

(۱۹) مدعی کا خیال ہے۔ کہ کپتان گف نے یہ سب کچھ مسٹر اے پی ہیوم کے مشورے اور صلاح سے کیا ہے۔ جس نے اب بغیر کسی وجہ کے مدعی پر تعزیری پولیس کا ٹیکس لگا دیا ہے۔

اس لئے کپتان گف اور مسٹر ہیوم دونوں کو نقصان کو پورا کرنا چاہیئے۔ ان دونوں افسروں نے اپنی آفیشل حیثیت میں مدعی کو کانگرس کا کام کرنے سے روکنے کے غلط خیال سے بدسلوکی کی۔ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا با جلاس کونسل ان افسران کے طرز عمل کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے نقصان کو پورا کرنے کی جوابدہی بھی سکرٹری آف سٹیٹ پر ہے۔ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا با جلاس کونسل مسٹر اے پی ہیوم۔ کپتان گف۔ اور اس کے گورکھا سپاہی سب قانوناً نقصان پورا کرنے کے لئے اجتماعی طور پر ذمہ دار ہیں۔ لیکن مدعی کا صرف چھ ہزار روپیہ کا دعوےٰ ہے۔ اگر اس نوٹس کے پہنچنے کے دو ماہ کے اندر یہ روپیہ ادا نہ کیا گیا۔ تو نالش دیوانی دائر کردی جائے گی۔

سمجھوتہ

اس نوٹس کے پہنچنے پر یوپی گورنمنٹ نے معاملہ کو طے کرنے کا نشچہ کیا۔ اور یوپی کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان رائے بہادر ٹھاکر مشال سنگھ سے سلسلہ جنبانی شروع کی۔ اس پر ٹھاکر مشال سنگھ نے سارودیشک سبھا کے پردھان مہاتما نارائن سوامی کو تار دے کر نینی تال بلایا۔ چنانچہ ۶ ستمبر کو مہاتما جی نینی تال پہنچے۔

یوپی گورنمنٹ کو یقین ہوگیا تھا۔ کہ جو الزام لگائے گئے ہیں۔ وہ ٹھیک ہیں۔ اس لئے اس نے آریہ سماج سے مناسب شرائط مانگیں۔ ٹھاکر مشال سنگھ جی نے مہاتما نارائن سوامی جی سے دریافت کرکے اپنی شرائط پیش کردیں۔

بکاس ۸۸۰

اور ذیل خط و کتابت اور ملاقاتوں کے بعد سمجھوتہ کی سب شرائط طے ہو گئیں - انہیں طے شدہ شرائط کے مطابق سمجھوتہ کو عملی صورت دینے کے لئے ۱۲-اگست ۱۹۳۱ء کی تاریخ مقرر ہوئی ٭

معافی اور معاوضہ

۱۲-اگست کو کیا ہوا؟ اس کے جواب میں مہاتما نارائن سوامی کے بیان کا ذیل کا حصہ دیا جاتا ہے۔ جو اس سے پہلے بھی اشاعت ہو چکا ہے :-

رائے بہادر ٹھاکر مثال سنگھ کی معرفت مہاتما نارائن سوامی جی - پنڈت رام بہاری لال صاحب تیواری رائے صاحب گنگا رام - پنڈت رام لال اور کرنل گرین کو ۱۴ - اگست کو تینی تال بلایا گیا - اور ان سب کی موجودگی میں کپتان گف نے ۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو بہادر آباد آریہ سماج کے مندر کی بے حرمتی کے لئے معافی مانگی - معافی بمعہ پر خود کپتان گف نے دستخط کئے اور ذیل کے الفاظ میں پڑھکر سنایا ٭

"۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو میں نے جو کچھ بہادر آباد میں کیا تھا - اس کے لئے مجھے افسوس ہے اور میں تہ دل سے معافی کا خواستگار ہوں "

کپتان گف نے دو سو روپیہ بطور معاوضہ پنڈت رام لال کو دئے - جواب میں پنڈت رام لال نے کہا :-

میں معافی اور دو سو روپیہ کو جو بطور معاوضہ دیا گیا ہے - منظور کرتا ہوں - اب میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں - کہ آپ کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کرونگا "

اس کے بعد کرنل گرین نے کمانڈر ان چیف کی طرف سے اس فراخدلی کے لئے شکریہ ادا کیا - جس کا ثبوت آریہ سماج نے اس معاملہ کے نپٹانے اور کپتان گف کی معافی منظور کرنے میں دیا ہے - بعد ازاں مہاتما نارائن سوامی جی نے ان لوگوں کا اس سمجھوتہ کے لئے شکریہ ادا کیا - کرنل گرین اور کپتان گف نے سب اصحاب سے ہاتھ ملایا - اور بہادر آباد کے واقعہ پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے رخصت ہوئے ٭

جھنڈے کی پیشکش

اس کے بعد چیف سیکرٹری نے سری مہاتما نارائن سوامی جی کو کھدر کا ایک تھیلا پیش کیا جس میں آریہ سماج بہادر آباد کے لئے ایک خوبصورت اوم کا جھنڈا تھا ٭

ٹھاکر مثال سنگھ نے چیف سیکرٹری کا شکریہ ادا کیا - اور کہا - کہ وہ گورنر کی خدمت میں ہماری طرف سے اس شبھ پریتن کے لئے دھنیہ واد پہنچا دیں ٭

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں ٭

سیوا مارگ

دور ہیں تیرتھوں کو ضرور جاؤنگی - تم روک نہیں سکتے ہو - یہ کہہ کر رام سمرتی اٹھ کھڑی ہوئی ٭

نیل کنٹھ - تم تیرتھوں کو ضرور جاؤ - تم کو میں روک بھی نہیں سکتا - لیکن بڑھیا ماں کی طرف بھی تو دیکھو - یہ آخری سانس پورے کر رہی ہے - یہی وقت اُس کی خدمت کرنے کا ہے - گھر میں کوئی ایسا بھی تو نہیں - جو دو بوند پانی کی اُس کے منہ میں ڈال دے - تیرتھوں کو تو تم پھر بھی جا سکتی ہو - پر اگر ماں کو اسی حالت میں چھوڑ کر چل دوگی - تو تمہارے منہ پر کالک لگ جائے گی یہ سمے بار بار نہیں آتا - ایسے سمے پر اپنے ہی کام آتے ہیں ٭

رام سمرتی - نہیں - میں رُک نہیں سکتی - ایسا سنگ کسا پھر نہیں ملے گا - میں جب سے اس گھر میں بیاہ کر آئی ہوں - تو تم ماں بیٹوں نے میرے بدن میں آگ جیسی لگا رکھی ہے - اس بڑھیا کو بھی ابھی بیمار پڑنا تھا - کل صبح تو ہنسی کھیل رہی تھی - آج منہ پھلائے پڑی ہے کون جانے - میری تیرتھ یاترا کے سمے بہانہ کر کے پڑ گئی ہو ٭

نیل کنٹھ کیا یہ بہانہ کر کے پڑی ہے؟ کہتے ہوئے تمہیں شرم تو نہیں آتی - آج صبح تمہارے سامنے ہی ویدجی نے بتلایا تھا - کہ اب سنی بات ہو گیا ہے ٭

رام سمرتی - اچھا مجھ سے زیادہ بکواس مت کرو - تم تو اس کے بیٹے ہو - اس کی ٹہل کرو - اس لئے مجھے کرنے نہ دیتے ہیں - جن کے سنسکاروں میں اس کی . . . . . .

نیل کنٹھ - چپ رہو -

رام سمرتی چپ ہوں -

نیل کنٹھ ہاں تو ضرور جاؤ گی ؟

رام سمرتی - ضرور

نیل کنٹھ - کب اور کس کے ساتھ

رام سمرتی - آج ہی - سیٹھ جی کے گھر والوں کے ساتھ ٭

نیل کنٹھ - کون سے سیٹھ جی ؟

رام سمرتی - سیٹھ امولک داس جی ٭

نیل کنٹھ - اچھا جو کیوں نہ کہو - وہ تو اپنے ہی ہیں ٭

رام سمرتی تو کیا وہ غیر ہیں ؟

نیل کنٹھ - سیٹھ جی غیر ہیں - یا میری ماں - یہ اس کا فیصلہ تم خود کر سکتی ہو ٭

رام سمرتی - تم بیچارے سیٹھ جی کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتے - اٹھتے بیٹھتے انہیں کو کوستے رہتے ہو - یہ تمہاری کیا عادت ہو گئی ہے

کیا میں سیٹھ جی سے گرن زبہل سکتی ہوں ؟

ہرگز نہیں - تمہاری ماں مرے یا جئے - مجھے کیا ؟ تم تو ماں کے سپوت بیٹے ہو - تمہیں پیش کرنا دنیا آتی جاتی ہے - اس جنم میں جو کچھ بن پڑے وہی اچھا ہے - عاقبت تو سدھر جائے ٭

نیل کنٹھ - رام سمرتی - یاد رکھنا - تمہارے منہ میں بھی کوئی ایک بوند پانی نہیں ڈالنے لگا -

یہ کہہ کر پنڈت نیل کنٹھ وید جی کے مکان کو چل دئیے ٭

٭ ٭ ٭

نیوگا اس روش کو دیکھتے ہوئے بھی لوگ اس کو ان دیکھا کر دیتے ہیں ٭

٭ ٭

پورے تین ماس کے بعد رام سمرتی تیرتھوں سے واپس لوٹی - گھر کو اُجڑا پایا - بوڑھی ساس اس کے تیرتھ یاترا جانے کے کچھ سمے بعد ہی چل بسی تھی - پنڈت نیل کنٹھ نے گھر آنا چھوڑ دیا تھا لوگ دکھاوے کے لئے رام سمرتی رو دی بیٹھی اور ۱۵ دن تک گھر سے باہر نہ نکلی - سنگ سہیلی دھرم بہنیں آتیں اور اس کی منجولی کر جاتیں - رام سمرتی رونی صورت بنا کر بیٹھ جاتی اور ایک لمحہ میں بڑھیا ساس کے گن گانے لگ جاتی اور دوسرے لمحہ بجا پر اگ راج کے درشن برکش اور تربینی کے سنگم - کاشی کے بھوت ناتھ مندر - ایودھیا کی رام گڑھی رگیا کی مکتی پردائنی بھجن - سیٹھ بندرا اسیٹھور ادھ بھنڈ لگے سندرن کا گیت گانے لگ جاتی - اس نے تیرتھ یاترا کے آپ کشن میں ایک بڑا بھنڈارا کیا انیک سادھو سنتوں - ان کے چیلے چانٹوں اور بھوجن بھٹ برہمنوں کو جمایا - کہتے ہیں کہ اس بھنڈارے میں لگ بھگ پندرہ سو اٹھ گئے - ادھر بھنڈارا ہو رہا تھا - اُدھر پنڈت نیل کنٹھ گنگا پور کی بوچھاڑ ہو رہی تھی - اُس کے قرض خواہ روپے کا تقاضا کر رہے تھے - ماتا کی کریا کرنے میں اُن کے دو سو روپے خرچ ہو گئے تھے - پاس کوڑی نہ تھی - دو سو روپے قرض لے لئے تھے - بنیا لوگ میں جانتے نہ تھے - پھر تو یہ چکنا ترکیب چیتا رام سمرتی کے پاس ایک آدمی دوڑا آیا - اور بولا - بہو ! نیل کنٹھ پر تو مصیبت آ گئی - اور تو بھنڈارے میں مگن رہی ہے ٹھیک نہیں لا دو سو روپے تو مجھے دے - میں ان تھسوں کا منہ پھونک دوں - بیچارے نے سکھیا کی کریا میں دو سو روپے ادھار لے کر لگا دئے تھے - پیسہ پاس نہیں - اب بیچارے کیسے دیں ؟ تو یہ مت سمجھنا - اُسی نے تیرے ساتھ بات چیت پھیلانے کے لئے بھیجا ہے - ایسے تو نہیں دیکھا جاتا - کہ ابھی یہ گالیاں پڑیں - اور میں ٹک ٹک دیکھتا رہوں "

"چاچا جی ! میرے پاس پیسہ نہیں - میں کہاں سے دوں ؟ " یہ کہتے ہوئے رام سمرتی نے گھونگھٹ نکال لیا ٭

آنے والا - وہ کہتا ہے - کہ بیچاروں کی سب کمائی تو ہی لاتی ہے - اُسے کچھ نہیں ملتا - خیر اب کہنے سننے کا وقت نہیں - لا روپے نکال لا ٭

رام سمرتی - اچھا میرے پاس دوسرے کے روپے رکھے ہیں - لیتے جاؤ ان کے پران کی لاج رکھتی ہوں ٭

پنڈت نیل کنٹھ نشچے کر چکے تھے - کہ ایسی سخت دل ستری کا منہ تک نہ دیکھونگا - جو اپنی بڑھی ساس کو بستر مرگ پر چھوڑ کر تیرتھ یاترا کو چلی جائے - وہ نہیں رہی اس سے سچے پریمی تھے اس کا یہ دطیرہ اُن کے دل کو چھلنی کرنے والا اور اس میں نفرت پیدا کرنے کے لئے کافی تھا - کبھی کبھی دل کا دکھ آنکھوں کے ذریعہ نکل جاتا تھا - وہ اپنے مترلوں کے سیجی سنت سن لیتے تھے لیکن یہ طعنہ اُن کے لئے ناقابل برداشت تھا اس کے آگھات کو سہن کر سکنے کی اُن میں شکتی نہ تھی - پھر روئے وہ اکیلے بیٹھے بیٹھے - (باقی)

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت

یو - پی - سی پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں کیونکہ اس وقت اُن لڑکوں کی بہت اچھا موقع ہے - آج تک آریہ سماج ہندو سبھا کے وہ رسوا آشرموں میں سینکڑوں بیواہ کر چکے ہیں شادی دیدک ریتی سے باقاعدہ کی جاتی ہے اور شادی سیاسرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے جس سے شادی کرنے والوں کو آشرم کے واسطے ہونی چاہئے - وقت باقی نہیں رہتی یہ دیر مت کیجئے - پتہ شادی دفتر ہریجن آشرم دھوانوال ٹنگ سرک - سکھان پور

ضرورت

بارسوخ اور قابل اصحاب کی ضرورت ہے جو بھارت کے مختلف صوبہ جات میں گورو کل آیورویدک فارمیسی کے پروونشل ڈسٹرکٹ اور مقامی ایجنٹوں کا کام کر سکیں کمیشن معقول دیا جائے گا ٭

درخواست میں اپنے تجربہ و تعلیم کے متعلق لکھیں ٭

درخواستوں کے پتہ پر کریں :

منیجر آیورویدک فارمیسی پوسٹ آفس گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ڈر بہا گیہ اور اپنی بیکسی پر من ہی من پچھتاتے پرنتو رام سمرتی کے اس ودہاد نے اُن کے آنسو پونچھ دیئے۔ اُن کے ہر دے کے بھاووں میں پریورتن ہؤا۔ وہ گھر آنے جانے لگے۔ سچ مچ افلاس کی اشر دیدنا دک نجانگی (؟) رکشا کے بڑے سے بڑے درڑہ نشچے کو بھی وچلت کر دیتی ہے۔ پنڈت نیل کنٹھ بھی وچلت ہو سکتے ہیں ممکن ہے اُن کے بھاو پریورتن اور وچلت ہونے کا مکھیہ کارن اُن کا افلاس اور بے کسی ہو۔ رام سمرتی نے بھی سمجھو ہے۔ اُس کلنک کا لما کود ہونے کے لئے روپے دے دیئے ہوں۔ جو اُس کی ساس کی مرتیو سے اس کے ماتھے پر لگ گیا تھا۔

+ + +

دوپہر کا وقت تھا۔ پنڈت نیل کنٹھ گومتی کے کنارے کنارے جا رہے تھے۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ ایک کرندر ادھیڑ استری تیزی کے ساتھ گومتی کے تٹ کی اور چلی آ رہی ہے۔ وہ خواہش بھری نگاہوں سے پیچھے پھر کر دیکھتی جا رہی ہے وہ دھوتی رکھ کر سنان کے لئے جل میں گھسی۔ پنڈت نیل کنٹھ بڑھے چلے جاتے تھے۔ کچھ دور ہی آگے بڑھے تھے کہ اُن کے کانوں میں "ہا" موہن کی آواز سنائی پڑی۔ اُنہوں نے پیچھے پھر کر دیکھا۔ اور فوراً پانی میں کود پڑے۔ اُن کی کوشش نشپھل تھی۔ گومتی نے اس دیوی کو اپنی گود میں استھان دے دیا تھا۔

اس منظر کو دیکھ کر اُن کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے کو نہ سنبھال سکے۔ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ہوش میں آنے پر سوچنے لگے کہ آدرشیہ ہی کسی مارمک آگھات سے اس دیوی نے اپنے کو گومتی کی دھار میں ولین کر دیا ہے وہ آگھات دیکتی گت ہو سکتا ہے۔ یا ساماجک اس دیکھنا میں وہ اُٹھ بیٹھے۔ دیوی کے آخری شبد اُن کے دل کو پریشان کر رہے تھے۔ آدرشیہ ہی موہن اس دیوی کا پیارا ہو گا۔ جس کو جیون کے انتم سمے اس نے یاد کیا ہے۔ دیوی کے

نقش قدم کے سہارے وہ ایک برکش کے نیچے پہنچے۔ دیکھا۔ کہ ایک تین چار برس کا بالک "اماں! اماں!" پکار کر رو رہا ہے۔ اُس کے دمکتے پورن چندر مکھ سے پرتیت ہوتا تھا۔ کہ وہ کسی کی پرتیکشا کر رہا ہے۔ پرنتو ہا! اُسے گیان نہ تھا۔ کہ ماتر سنیہ کی کومل رسی کاٹ دی گئی ہے۔ کوئی برکش میں ہنس ہنس کر کہتا تھا :-

"ابودھ بالک! تیرے رونے کا کوئی مولیہ نہیں ہے۔ تیرے رونے سے تیری کھوئی ہوئی وستو نہیں مل سکتی۔ تیرا کرندن کر ندن دوسروں کے منورنجن کی وستو ہے۔ تو اسی کو غنیمت جان۔ سنسار کی ہوا میں تین چار سال گھوم پھر لیا۔ تو اُن بچوں کی اور دیکھ جو سنسار میں آتے ہی سماج کے انیائے کارن موت کی بھٹی میں جھونک دیئے جاتے ہیں۔ تو سنسار کی گتی کو دیکھ اور خوشیاں منا؛

لڑکا کیسا حسین تھا کیسا سندر کیسا ہرشٹ پشٹ ہے۔ ایسے سندر بالک کو چھوڑ کر کیوں کر ماتا کو گومتی میں ڈوبنے کا ساہس ہؤا۔ اگر اس کو ایسی سنسان جگہ میں چھوڑ کر چل دوں۔ تو آدرشیہ ہی یہ کسی خونخوار جانور کا لقمہ بن جائیگا؛

وچار کر پنڈت نیل کنٹھ نے بالک کو اٹھا لیا۔ اور نگر کی طرف چل دیئے۔ نگر میں پہنچ کر اُس کے سمبندھیوں کی کھوج کی۔ پرنتو کوئی بھی اُسے اپنانے کو تیار نہ ہؤا؛ (باقی آئندہ)

آریہ ویر لاہور کا شرادھ نمبر

آریہ ویر لاہور کا شرادھ نمبر مورخہ ۲۲ ستمبر کو شائع ہو گا۔ شرادھ کے متعلق آریہ ودوانوں کے عالمانہ لیکھوں کا مجموعہ ہو گا۔ قیمت ایک آنہ۔ آریہ بھائی جلد آرڈر دیں۔ اشتہار دہندگان کو بھی اس میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھانا چاہیئے +

(مینیجر آریہ ویر لاہور)

گوروکل جگت

گوروکل کانگڑی
ودیالیہ کے برہمچاریوں کا بھرمن

گوروکل ودیالیہ کے ستراشت کا اوکاش ۳۱ اگست سے شروع ہے۔ چھوٹے برہمچاری ۲۹ اگست کو صبح کی گاڑی سے روانہ ہو کر راجپور پہنچے۔ یہاں پر شکتی آشرم میں مقیم ہیں یہاں پر رہنا اچھا ہے۔ اور قریب قریب سب تندرست ہیں۔ جس روز سے ہم یہاں پر آئے ہیں۔ خوب بارش ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے بھرمن ٹھیک طور سے نہیں ہوتا۔ بیچ میں جب کبھی بارش بند ہوئی۔ منی لہت ستھانوں پر گھوم تے گئے۔

۸ ستمبر کو پراتہ گچھو پانی دیکھنے گئے یہ ستھان راجپور سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پر پانی بہت بلندی سے گرتا تھا جس کے نیچے کھڑے ہو کر سنان کرتے تھے۔ اور خوب آنند اُٹھاتے تھے۔ مگر اب زیادہ بارش ہونے سے وہ نالی گر پڑا ہے۔ اور اُس فال کا پانی جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو کر بہتا تھا۔ ان پہاڑوں کا نظارہ بھی سہاونا ہو گیا ہے۔ دوپہر کو وہیں بھوجن کیا۔ پھر قریب تین بجے وہاں سے چلے اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھتے ہوئے اور پرکرتی کے درشیہ کا آنند لیتے ہوئے اُس پہاڑی پر آئے۔ جہاں پر کہ بنہال کے مہنت کا مندر بنا ہؤا ہے۔ یہاں پر آرام کیا۔ اور شکتی آشرم کو واپس آ گئے؛

۱۲ کو یہاں سے پراتہ کال ڈیرہ دون محکمہ جنگلات کا عجائب گھر دیکھنے گئے وہاں پر گھومتے ہوئے قریب ساڑھے گیارہ بجے کے پہنچے۔ اور بھوجن کیا۔ بعد لکڑی کا ورکشاپ دیکھا۔ وہاں پر سب ماشٹر بڑی اچھی طرح پیش آئے۔ اور اُنہوں نے خوب سیر کرائی اور ہر ایک چیز کی تشریح کی۔ جس سے اُن کو ہارتک دھنیہ واد دیا جاتا ہے؛

اس کے بعد پیپرمل میں گئے۔ مگر وہاں کسی کارن سے کاغذ بنانے کا کام نہیں ہو رہا تھا۔ پھر بھی انچارج افسر کی کرپا کے کارن سب مشینوں کی اچھی طرح سیر کی۔ سب کے بعد عجائب گھر میں پہنچے۔ یہ بڑی بھاری عمارت محکمہ جنگلات کی طرف سے تیار کی گئی ہے اس میں لکڑیوں اور درختوں کے نمونے ہیں۔ اس کی خوب سیر کی۔ ان سب چیزوں کے دیکھنے سے پہلے انچارج افسر کی آگیا پراپت کر لی تھی۔ خوب سیر کر کے آشرم کی طرف لوٹے۔ راستہ میں گنیا گوروکل ہے۔ وہاں پر پہنچے۔ ادھر ہونے کے کارن ہم کو چلنے میں دیر ہو گئی۔ شری آچاریہ جی نے بھوجن آدی سے ستکار کیا۔ اور راستہ کو ڈیرہ دون آدمی بھیجکر دو موٹریں منگوائیں۔ کم موٹر ملنے کے کارن کئی چکر لگانے جس کے کارن ہم سب یہاں پر پونے ۸ بجے تک پہنچے +

۱۳ ستمبر سے بارش بند رہی۔ تب چار پانچ برہمچاریوں کے علاوہ باقی تمام سہسرا دھارا کی یاترا کر آئے۔ یہ ستھان یہاں سے قریب چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پر بھی پہاڑوں سے پانی گرتا ہے جس کو دیکھ کر چت پرسن ہو جاتا ہے۔ اور راستہ کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

(۱) گوروکل اندرپرستھ میں اس وقت موسم نہایت خوش گوار ہے۔ خشک پہاڑی پردیش ہونے کے کارن مچھروں اور برساتی کیڑوں کا یہاں نام و نشان نہیں ہے۔ اس لئے ملیریا پھیلنے کی کوئی سمبھاونا ہی نہیں ہے۔ برہمچاریوں کا سواستھ

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہؤا؟ فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

سُدھا سندھو
کف کھانسی، ہیضہ، دمہ، سول، سنگرہنی، اتیسار، پیٹ درد، قے، دست، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا قیمت فی شیشی آٹھ آنہ

دور رنج کیسری
داد کی دوا
بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑ سے کھونے والی دوا۔ قیمت فی شیشی صرف چار آنہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے
منگانے کا پتہ :- **سُکھ سنچارک کمپنی متھرا**
شملہ کے ایجنٹ :- بیرٹ چیپ اینڈ کمپنی لوار بازار شملہ

پربھو پریم اور سداچار سمبندھی پستکیں ۸۸۶
اشٹانگ یوگ پرکاش اُردو ایک روپیہ - یم نیم آسن - پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگی اُردو ۸/ ایشور پوجا اُردو ۵/ - ایشور ملاپ اُردو ۷/ - برہم وچار اُردو ۵/ - بیدار درشن اُردو ایک روپیہ - سورگ کی سیڑھی اُردو ۷/ - آرو جیون اُردو ۴/ - رکتی کا ستیہ گیان اُردو ۷/ - برہمچریہ (ویریہ رکشا) اُردو ۷/ - ستیہ برت مہا نند ۱۰/ - کہتھا چندراوے ۶/ - تودیتا رشی کی کہتا اُردو ۳/ - برہم شکتی ہندی ۴/ - سوگ کی ۱۳ اچھی ہندی ۴/ - ویدک پرارتھنا ہندی ۱/ - ملنے کا پتہ :-
وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

...بچوں کی ...

اچانک ... کیول دو چار لڑکوں کو معمولی بخار کی
شکایت ہے ؛
(۱) جو میدان پہاڑی پر برہمچاری بنا رہے تھے
وہ جنگ بھی ختم ہونے کو ہے ۔ جو چیز ناممکن
تھی ۔ اس کو برہمچاریوں نے بڑی محنت سے پورا
کر دیا ہے ۔ اب کھیلوں کے لئے اوپر کافی جگہ ہو
گئی ہے ۔ والی بال اور فٹ بال آج کل ان نئے
میدانوں میں ہی کھیلا جاتا ہے ؛
(۲) شری پنڈت ماسٹر رام لعل جی ہیڈ ماسٹر
ڈی اے وی ہائی سکول سبھا کی طرف سے اس گورو کل
کے انسپکٹر ہیں ۔ آپ نے اچانک معائنہ کیا اور
میدان لگا کر ہر ایک بات کو بخوبی دیکھا ۔ برہمچاریوں
کے ... کا ایک ... ہوا ۔ جس کو بہت پسند
کیا گیا ۔ آپ نے اپنے ... میں برہمچاریوں
کی ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ... ان کی سادگی
اور پروگرام کی بہت تعریف کی ۔ برہمچاری بھی آپ
کے سادہ جیون اور ... دل سوبھاؤ سے بہت
پربھاوت ہوئے ۔ ہیڈ ماسٹر جی سال میں دو
دفعہ معائنہ کے لئے پدھارتے رہیں ۔ تو اس
سنستھا کو بہت لابھ پراپت ہو سکتا ہے ؛
(۳) پروفیسر چوپتی جی ایم اے تتھا پروفیسر
سیٹھی جی ایم اے کے بھی ان دنوں درشن ہوئے
پروفیسر چوپتی جی کے دیاکھیان ہوئے ۔ جو
برہمچاریوں کے لئے ... شکشا دینے والے ہے

آریہ سماج اور ذات پات توڑک منڈل

"پرکاش" میں شری لوک ناتھ جی کا مضمون
توڑک منڈل کا کنسٹل توڑنے والا ہے ۔ نکل چکا
ہے ۔ اس کی تائید میں ایک بھائی چمن لال ایم
اے کا مضمون بھی نکل چکا ہے ۔ جواب میں شری
لوک ناتھ جی ۔ چمن لال جی اور ان کے ہم خیال
صاحبان نوٹ کریں ۔ کہ ذات پات توڑک
منڈل کے کاریہ کرتا تقریباً سب کے سب آریہ
سماجی ہیں ۔ اور اس منڈل کو آریہ پرتی ندھی سبھا
کے آدھین کرنے کے بارے میں کئی دفعہ وچار
بھی ہو چکا ہے ۔ مگر جہاں تک سمجھا گیا ہے آریہ
پرتی ندھی سبھا اس منڈل کو اپنے آدھین لینے کے
واسطے تیار نہیں ۔ (۲) آریہ سماجیوں کے علاوہ
دوسرے ہندوؤں کو بھی ذات پات توڑک منڈل

ذات پات توڑ کر بیاہ کرنے میں مدد دیتا ہے ۔
اس خیال سے کہ یہ آریہ سماج کا سدھانت ہے ۔
اگر یہ برائی ہے ۔ تو ہندو دھرم سے بہت شدہ
ہندوؤں کو شدھ کر کے ان کو ہندو دھرم میں کیوں
پرویش کرایا جاتا ہے ۔ حالانکہ ان میں سے اکثر شدھ
ہو کر بھی آریہ سماجی نہیں ۔ بلکہ ہندو بنے رہنا
چاہتے ہیں ۔ اور ہندو ہی رہتے ہیں ۔ اسی طرح
دو ہو اوداہ کے معاملہ میں آریہ سماج عام ہندوؤں
کو مدد دیتا ہے ۔ (۳) یہ الزام کہ ذات پات توڑک
منڈل آریہ سماج کے ورن ویوستھا کے سدھانت
کو توڑتا ہے ۔ بالکل غلط ہے ۔ اس الزام کو لگانے
والے خود نہ جانے کیوں ہیں ۔ دراصل وہ ورن
ویوستھا کو نہیں مانتے ۔ وہ ورن ویوستھا کی آڑ لے کر
جنم کی ذات پات کو قائم رکھنا چاہتے ہیں ۔ دراصل
وہ ذات پات کو ہی ورن ویوستھا مانتے ہیں ۔
جو سوامی جی کے سدھانت کے ورودھ ہے ۔ اگر اس
کا تجربہ کرنا ہو تو آریہ سماج ورن ویوستھا سبھا
قائم کر کے دیکھ لے ۔ ذات پات توڑک خیال کے
آریہ سماجی اس ادھکار کے آگے سر جھکائیں گے ۔
کیونکہ ان کو جنم مولک جاتی کا ابھیمان نہیں ہے
اور جو لوگ اس وقت سوامی جی کا نام لے کر اور

ورن ویوستھا کی دوہائی دے کر ذات پات توڑک
منڈل کو کوس رہے ہیں ۔ وہ آریہ سماج سے علیحدہ
ہو جاویں گے ۔ یہی لوگ تھے ۔ جنہوں نے ڈاکٹر چرنجیو
بھاردواج کی قائم شدہ آریہ برادری کو مسٹنی برادری
وغیرہ کے نام سے پکارا تھا ۔ (۴) شری لوک ناتھ
جی خوش ہیں ۔ کہ ذات پات توڑک منڈل کمزور ہو
رہا ہے ۔ اگر ان کی یہ پیشین گوئی سچی ہے ۔ تو یہ آریہ
سماج کیلئے خطرہ کی گھنٹی ہے ۔ اسکے معنی ہیں کہ آریہ
سماج کو پورانک دھرم ہضم کر جائیگا ۔ خیال رہے کہ پورانک
دھرم یا برہمنی دھرم وہ ہے اس کا اصلی نام ... ہے جو عقیدے کا دھرم
نہیں ۔ کوئی بھی عقیدہ رکھو ۔ اس میں سما سکتا ہے ۔
اس کی دستیٹا صرف یہ ہے ۔ کہ وہ ذات پات کو
جنم سے مانتا ہے ۔ اور شادی بیاہ اور کھان پان
اس کے مطابق کرتا ہے ۔ جو بھی اس اصول کو مانتا
ہے ۔ اور اس پر عمل کرتا ہے ۔ وہ برہمنی دھرم
کا پیرو ہے ۔ اس کا عقیدہ کیا ہے ۔ اس کو برہمنی
دھرم نظر انداز کر دیتا ہے ۔ (۵) آریہ پرتی ندھی سبھا
مانے یا نہ مانے ۔ برہمنی دھرم کی طرف مائل آریہ سماجی
پسند کریں یا نہ کریں ۔ ذات پات توڑک منڈل
آریہ سماج کا ہے ۔ آریہ سماجیوں کا ہے ۔ آریہ
اصولوں کا پرچارک ہے ۔ اور کوئی طاقت اس کو
آریہ سماجیوں سے علیحدہ نہیں کر سکتی ؛

(تیرتھ رام)

---

۵ تھے ۔ پرنسپل سیٹھی جی نے بھنڈار آشرم
آدی کا معائنہ کیا ۔ اور گورو کل کو اُنت کرنے
کے لئے بڑے قیمتی مشورے دئیے ؛
(۵) ششماہی امتحان ۵ اکتوبر سے
شروع ہوگا ۔ برہمچاری خوب محنت کر رہے ہیں
سنرکشک مہودیوں کے پاس پرنام بھیجدیا
جاویگا ؛

بھارت کے پوتر ہندو تیرتھوں کی یاترا کیلئے

کسی جگہ سیٹ بک کرانے سے پیشتر یہ معلوم کر لیں ۔ کہ

(۱) ماہ مارچ ۔ اپریل ۱۹۳۱ء میں سب سے پہلی ہندو تیرتھ یاترا گاڑی کامیابی سے کس نے چلائی تھی
(۲) شری ساتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر سرپرستی پہلی دفعہ اور اب کی بار کون
یاترا کا پربندھ کر رہے ہیں ۔ (۳) یاترا گاڑی چلانیکا تجربہ کن کو حاصل ہے +
پروگرام اور پراسپکٹس مطالعہ کرنے پر آپ کو واضح ہو جائیگا ۔ کہ ان خصوصیات اور ہندو
جنتا کی اس سیوا کا فخر صرف ہمیں ہی حاصل ہے ؛
اس لئے ہمارے تجربے سے فائدہ اٹھا کر آرام سے یاترا کرنے کیلئے فوراً ہماری

دوسری سپیشل ٹرین

میں جو زیر سرپرستی شری ساتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب
۲۴ ۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۸ کارتک سمت ۱۹۸۸ کے دن لاہور سے چلیگی ۔ اپنی
سیٹ بک کرالیجئے ۔ تین ماہ کی یاترا ۱۰۰ سو تیرتھوں کے درشن دو ماہ کا
قیام ۔ اخراجات ۱۶۰ روپیہ فی تیسرا درجہ ۔ اور ۲۶۵ روپیہ فی دوسرا درجہ معہ
کرایہ ریل ۔ خوراک ۔ قلی ۔ طبی امداد وغیرہ ہونگے ۔ مفصل حالات

ہوگا
۱ ۔ گاڑی میں سندھیا ۔ پیشو بھوجن سماگری پربندھ
۲ ۔ ایسے یاتریوں کو جو اپنا کھانا خود بنانا چاہیں ۔
ان کو رسد مہیا کی جاسکے گی ؛
۳ ۔ روزانہ ضروریات مثلاً دودھ ۔ چائے ۔ بسکٹ
صابن ۔ تیل ۔ پان تمباکو وغیرہ وغیرہ گاڑی میں
ہی مل سکیں گی ؛
۴ ۔ یاتری گاڑی میں ہی رہا کریں گے ؛
۵ ۔ دوسرے درجہ کے مسافروں کو ایک پوری
سیٹ مہیا کی جاسکے گی ۔ اور تیسرے درجہ کے
مسافروں کو فی کس دو مسافروں کی جگہ دی جائیگی
جس میں وہ آرام سے سو سکیں ؛
۶ ۔ دیویوں کیلئے علیحدہ زنانہ کمروں کا انتظام ہوگا
۷ ۔ طبی امداد کا معقول انتظام ہوگا ۔ ایک قابل
ڈاکٹر گاڑی کے ہمراہ ہوگا ؛
۸ ۔ تیرتھوں کے اتہاس اور مہاتم پر منوہر
دیاکھیان دینے کیلئے عالم پنڈت بھی ساتھ ہونگے
۹ ۔ یاترا کے متعلق واقفیت بہم پہنچانے
اور یاتریوں کی ڈاک تقسیم کرنے کا گاڑی میں
پربندھ ہوگا ؛
۱۰ ۔ تین سال سے کم عمر کے بچوں کا کوئی کرایہ
نہیں ہوگا ۔ اور بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کا آدھا
کرایہ لگیگا ؛

پروگرام

نمبر	مقام	قیام روز	نمبر	مقام	قیام روز
۱	ہردوار	۲	۲۴	رینی گنٹا	۱
۲	اجودھیا	۱	۲۵	بالاجی	۱
۳	الہ آباد	۱	۲۶	کلہستی	۱
۴	چترکوٹ	۱	۲۷	دادری	۱
۵	بنارس	۲	۲۸	پونا	۱
۶	گیا	۲	۲۹	ناسک	۱
۷	بیج ناتھ دھام	۱	۳۰	بمبئی	۲
۸	کلکتہ	۲	۳۱	بڑودہ	۱
۹	بھونیشور	۱	۳۲	احمد آباد	۱
۱۰	جگن ناتھ پوری	۲	۳۳	ویرم گام	۱
۱۱	گوداوری	۱	۳۴	جام نگر	۱
۱۲	مدراس	۲	۳۵	دوارکا	۱
۱۳	آرکونم	۱	۳۶	بیٹ دوارکا و سفر	۲
۱۴	کانجیورم	۲	۳۷	[illegible]	۱
۱۵	چنگلپٹ	۱	۳۸	پشکر راج	۱
۱۶	پکشی تیرتھ	۱	۳۹	[illegible]	۱
۱۷	مہابل	۱	۴۰	سومناتھ	۱
۱۸	چدامبرم	۱	۴۱	[illegible]	۱
۱۹	کمبھکونم	۱	۴۲	[illegible]	۱
۲۰	تنجور	۱	۴۳	برندابن	۱
۲۱	مدورا	۱	۴۴	متھرا	۱
۲۲	رامیشور	۳	۴۵	دہلی	۱
۲۳	سری رنگم	۱	۴۶	کوروکشیتر	۱

ٹیلیفون نمبر ۲۵۵

تار کا پتہ :- PERFECTION لاہور

کھنہ اینڈ کمپنی ۔ کھنہ کا تیج ۔ رام گلی ۔ لاہور سے طلب فرماویں

...Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سری نگر کشمیر میں ویدک دھرم پرچار

اس آریہ سماج نے چار سال سے سری نگر شہر کے ایک بڑے محلہ رعنا واڑی میں جہاں کشمیری ہندو جنتا کی بڑی آبادی ہے۔ آریہ دنیتا پاٹھشالہ کھولی ہوئی ہے۔ جہاں ودیارتھی استریوں اور کنیاؤں کو ہندی پڑھانے کے علاوہ کپڑے سلائی، نمونوں پر کام نکالنا۔ ریشمی و سوتی کام کے رومال آدمی تیار کرنے اور ہر قسم کا EMBROIDER کا کام کرنے۔ موزے تیار کرنے وغیرہ کا کام بھی سکھلایا جاتا ہے۔ ہر ایک ودیارتھی کو چار روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک ودیارتھی کے تیار شدہ کام کی جو آمدنی ہوتی ہے۔ وہ بھی اسی کو دیدی جاتی ہے۔ اس پاٹھشالہ کا واریک اُتسو ۱۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ کو رعنا واڑی کے ایک بڑے مندر میں منایا گیا۔ ودیارتھنوں اور کنیاؤں کو پنڈت رگھناتھ جی منو تحصیلدار نے انعام تقسیم کیا۔ شریمتی کملاوتی جی منتری ادھیکش آریہ کنیا پاٹھشالہ سری نگر حضوری باغ مہا استری سبھا کا ایک اُتم و ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد موجودہ وقت میں آریہ سماج ہی بھارت ورش کا سچا لیڈر ہے اس وشے پر میرا نا ویاکھیان و اپیل ہوئی۔ جس پر ۸۰۰ روپیہ کا دان اس پاٹھشالہ کے لئے ملا۔

۲۲ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ کو شری سوامی ستیانند جی مہاراج چونکہ سری نگر پہنچ گئے تھے۔ اس لئے پہلی سپتاہ شری سوامی جی مہاراج کے منوہر اپدیش آریہ سماج مندر میں ہوتے رہے۔ اس کے بعد ۱۴ ہاڑھ کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کا واریک اُتسو آریہ سماج مندر کے ہال میں ہوا۔ ہال استری پُرشوں سے بھرا ہوا تھا اس پاٹھشالہ میں تقریباً ۹۰ لڑکیاں اس وقت پڑھتی ہیں۔ پاٹھشالہ آٹھویں شرینی تک ہے۔ اس پاٹھشالہ میں دھرم شکشا نیشٹ روپ سے دی جاتی ہے۔ چونکہ پنڈت دینا ناتھ جی شاستری ہیڈ ماسٹر آریہ سماج بڑی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سنسکرت۔ انگریزی و سنگیت بھی سکھلایا جاتا ہے مڈل کی پریکشا کے علاوہ ہندی رتن کے لئے بھی ہر سال لڑکیاں پریکشا دیتی ہیں۔ شریمتی کملاوتی جی نگھیہ ادھیاپکہ ہیں۔ اور پاٹھشالہ کا کاریہ بہت اچھی طرح سے کرتی ہیں۔ کنیاؤں کے کھیل و دیدمنتر گیت آدی ہونے کے پشچات شریمتی ارملا دیوی کا ویاکھیان اور شری سوامی ستیانند جی مہاراج کا اتی اُتم اپدیش ہوا۔ اپیل پر تقریباً ۱۷۰۰ روپیہ اس پاٹھشالہ کے لئے دان پراپت ہوا۔ جس میں سے ۸۰۰ روپیہ استری سماج نے اکٹھا کر کے نقد دیا تھا اس کے پشچات شری سوامی سرودانند جی سوامی چدانند جی۔ پروفیسر رام دیو جی۔ پنڈت چندر بھانو جی دہلی والے۔ و پنڈت دھیریندر ناتھ جی بمبئی والے بھی پہنچ گئے تھے۔ مہاشہ بھگت رام جی جیجبال پہلے سے ہی آئے ہوئے تھے۔ اور آریہ سماج مندر میں شام کو روز سندھیا اور بھجن کا سلسلہ جاری تھا اور واریک اُتسو کی پوری تیاری ہو چکی تھی۔ ۱۹ ہاڑھ کو شہر میں نگر کیرتن خوب زور شور سے ہوا تقریباً تین ہزار آدمی نگر کیرتن کے ساتھ تھے۔ جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوئے۔

مہاشہ بھگت رام و مہاشہ کیسر چند جی کی بھجن منڈلیوں کے علاوہ کئی اور بھی کئی بھجن منڈلیاں تھیں۔ نگر کیرتن تقریباً ایک میل لمبا تھا۔ جو کہ بڑی شانتی سے رات کے ۱۰ بجے سماپت ہوا۔

۲۰-۲۱ ہاڑھ کو آریہ سماج مہاراج گنج کا وارشک اُتسو تھا لیکن بارش اس زور سے شروع ہوئی کہ اُتسو ملتوی کرنا پڑا۔ دو تین روز خوب بارش رہی۔ اس کے بعد پھر ۲۵-۲۶ ہاڑھ کو آریہ سماج مہاراج گنج کا وارشک اُتسو ہوا۔ جس میں شری سوامی ستیانند جی و سوامی سرودانند جی و سوامی چدانند جی و پروفیسر رام دیو جی و پنڈت چندر بھانو جی کے اتی اُتم اپدیش و ویاکھیان ہوئے۔ اور ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوا۔

اب ۲۲ ہاڑھ سے ہماری آریہ سماج کا وارشک اُتسو کا سلسلہ شروع ہوتا تھا۔ جو کہ جب پروگرام ایک پورے سپتاہ کے لئے تھا۔ لیکن ۲۲ ہاڑھ سے ہی پھر بارش شروع ہوئی۔ اور سیلاب آ جانے کی وجہ سے اور پھر سری نگر میں لوٹ مار اور اشانتی ہو جانے کی وجہ سے اُتسو ایک لمبے عرصہ کے لئے ملتوی کرنا پڑا۔ حالانکہ آریہ سماج مندر کے ہال میں ایک سپتاہ تک برابر شری سوامی ستیانند جی۔ پروفیسر رام دیو جی۔ و پنڈت چندر بھانو جی۔ و پنڈت دھیریندر جی کے اپدیش و ویاکھیان ہوتے رہے۔ اور خوب پرچار ہوتا رہا۔ حاضری بھی کافی رہی۔ اب سری نگر میں شانتی ہو جانے کے کارن پھر آریہ سماج کا اُتسو ۲۰-۲۱ و ۲۲ ہاڑھ و دوں کو حضوری باغ میں کیا گیا جس میں پروفیسر رام دیو جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی پنڈت چندر بھانو جی و پنڈت دینا ناتھ جی شاستری۔ اور پنڈتہ چندراوتی جی شاستری و شریمتی لیلاوتی بی اے کے ویاکھیان اور اپدیش بہت انکول ہوئے۔

مہاشہ بلرام جی کا تن جیوتش کے بھجن بھی پرشنسنیہ تھے۔ جنتا نے بہت لابھ اٹھایا اور اپیل پر تقریباً ۲۵۰۰ روپیہ کا نقد و وعدہ کی صورت میں دان بھی ملا۔ جو کہ وہاں حسب معمول دیتا پاٹھشالہ اور کنیا پاٹھشالہ کو قریباً ۵۰۰ روپیہ پراپت ہوا۔ نگر کے علاوہ باہر گاؤں میں بھی ودوانوں کو پرچار کرنے کے لئے ... اور ودیہ پرچار کے یتھا شکتی آریہ سماج کام کر رہا ہے۔

(دھرجیت لعل منتری آریہ سماج سری نگر حضوری باغ)

لاہور سبھا آریہ یووک سنگھ

ندھی سبھا پنجاب نے پنجاب کے آریہ نوجوانوں کے چیتنوں کو اُنت کرنے اور چرتر وان بنانے کے لئے ودیارتھی آشرم ستھاپت کیا ہوا ہے۔ اس آشرم کے ادھیکش پنڈت بدھ ... بی اے سبھا کے آریہ یووک سنگھ کے بھی ادھیکش ہیں۔ چنانچہ کیا گیا ہے کہ پنجاب کے آریہ یووکوں اور آریہ کمار سبھاؤں کو یووک سنگھ و ودیارتھی آشرم اور پریسپر سہائتا سے سنگٹھت کریں۔ یووک سنگھ کی طرف سے سمے سمے پر آریہ یووکوں اور آریہ کمار سبھاؤں کے لئے اُتسو و ادھیاپن و ودیا پرچار کے پروگرام پرکاشت ہوں گے۔ اور آریہ کمار سبھاؤں کو چاہئے کہ یووک سنگھ کے ساتھ پتر ویوہار کر کے اُتسو و ودیا پرچار آدی کا پربندھ کیا کریں۔ (بھیم سین آریہ منتری ... سبھا)

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے

زکام کو نابود کرتا ہے

تپدق کو رفع کرتا ہے

بڈھے، جوان، اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے۔

قیمت دس تولہ ...

قیمت ۴۰ تولہ ... ۲۰ تولہ ...

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ :- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور - لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل -

راولپنڈی - سرداری لال جگدیش کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس

ایبٹ آباد - چمن لال ریدس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار

سری نگر (کشمیر) - ...ناتھ وید شاستری ... آیورویدک اوشدھالیہ

کوئٹہ - حکیم رام سنگھ پنساری بازار

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ ... قسمت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ بس پھر آپ کو آئندہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا کس ذریعہ سے دولت ملے گی۔ روزگار کب ملیگا ملازمت۔ ترقی تبادلہ۔ رزق اولاد اور عورت کا سکھ و تندرستی بیماری دور دراز کا سفر مقدمات و امتحان میں کامیابی ملے گی۔ شادی زمین و جائیداد کا سکھ کسی کا میل ملاپ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برس پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیجیں گے۔ اس کے پڑھنے سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔

جناب لالہ ہری پرشاد صاحب نکمنا سے تحریر فرماتے ہیں "آپ نے جو دو ماہ پھل بنایا ہے۔ پڑھ کر بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں"

پروفیسر جیوتش بیورو پوسٹ بکس ۷۲ - لاہور

پرکاش لاہور

سماج جگت

شری درجانند ساد ہو آشرم ہردوا گنج

میلہ ۲۴-۲۵-۲۶-اکتوبر کو منایا جاوے گا۔ یہ آشرم سوامی سرودانند جی مہاراج کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ جس میں سادھو مہاتما اور برہمچاری گن بھی ودّیا لابھ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں سوامی سرودانند جی مہاراج کی کتھا سے کچھ ان پہلے ہی آرمبھ ہو جاوے گی۔ اس لئے دھرم پریمیوں کو پدھار کر اپدیشوں سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔ علی گڑھ سے سواری موٹر مل جاتی ہے۔ (سری دیانند ادھشٹھاتا درجانند ساد ہو آشرم ہردوا گنج پل کالی ندی)

آریہ سماج جہانیاں منڈی کا اُتسو

۲۰-۲۱-۲۲-اکتوبر ۳۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ (ایودھیا لعل آریہ منتری آریہ سماج جہانیاں منڈی ضلع ملتان)

ستری ست سنگ

۲۲-۲۳-۲۴ جالندھر کو شریمتی بھگوتی دیوی نے میرے مکان پر دو روز ستری ست سنگ لگایا۔ پتی برت دھرم اور اچھوت ادھار پر ویاکھیان ہوئے۔ (گوراندا س منتری آریہ سماج جموں)

آریہ سماج خوطہ کا اُتسو

آریہ سماج خوطہ ضلع سیالکوٹ کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰-اکتوبر کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ (گر بخش رائے دوگل منتری آریہ سماج خوطہ تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ)

ویدک دھرم کا پرچار

آریہ سماج گورو کل سیکشن جہلم کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ اکتوبر تا یکم نومبر کو ہونا مقرر ہوا ہے۔

ان کی اچھیا ہے۔ کہ ضلع راولپنڈی - جہلم - گجرات - سرگودھا - میرپور کے اضلاع کی آریہ سماجوں کی کانفرنس ہو۔ جس میں سب سماجوں کے ڈیلی گیٹ پدھاریں۔ پریذیڈنٹ کا انتخاب کر کے شیگھر منتری آریہ سماج جہلم کو سوچنا دے دیں۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر شری پنڈت ودیا کر جی بی اے ہیں۔

(بھیم سین ودیا النکار آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور)

ہندو جاتی پر غیروں کا اتیاچار

(ایک صد روپیہ انعام)

مسمی لعل چند جو مرے کالج سیالکوٹ میں سکنڈ ائیر میں پڑھتا ہے۔ اور مشن سے وظیفہ لیتا ہے۔ عرصہ تقریباً ۳ سال ہوا۔ وہ عیسائی ہو گیا تھا۔ بعد ازاں شدھ ہونے کی آڑ لے کر اس نے ہندو جاتی کی بھولی کنیاؤں کا اغوا شروع کیا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۱ء کو سوشیلا دیوی جو کہ اچھے خاندان کی ہندو لڑکی ہے۔ اس کو جموں سے بھگا کر لے گیا ہے۔ غالباً عیسائیوں کے دی دی ہو گی۔ جو سجن سوشیلا دیوی کا پتہ دیں گے۔ ان کو ایک سو روپیہ انعام دیا جاوے گا۔

حلیہ سوشیلا دیوی، قد لمبا - رنگ گورا چہرہ گول، ناک موٹی جسم سڈول۔ پیشانی کشادہ - عمر سولہ سال کنواری اور ہندی بھوشن پاس ہے۔ (گوراندا س منتری)

شری ڈاکٹر بھگت رام جی کا پروگرام

شاہ آباد	۲۶ سے ۲۷ ستمبر	جلسہ
گورو کل کورو کشیتر	۲۹-۳۰-اکتوبر	
پانی پت	۲-۳-۴	جلسہ
دہلی	۵ تا ۸-اکتوبر	
انبالہ چھاؤنی	۹ تا ۱۱	"
پٹیالہ	۱۲ تا ۱۴	"
لدھیانہ	۱۵ تا ۱۷-اکتوبر	
نابھہ	۱۸ تا ۲۰	" جلسہ
بھٹنڈہ	۲۱ " ۲۳	"
جام پور	۲۸-۲۹-۳۰	"
ڈیرہ غازیخان	۳۱-اکتوبر و یکم نومبر	

آریہ سماج جہلم کا چناؤ

پردھان مہاشہ گردہاری لال ہیں۔ اپ پردھان مہاشہ کشوری لال۔ منتری مہاشہ امرناتھ۔ اپ منتری مہاشہ ہرچند جی۔ خزانچی مہاشہ منوہر لال جی۔ آڈیٹر مہاشہ دھرم چند جی۔ (منتری آریہ سماج شبن محلہ جہلم)

پرچار پربھاؤنت

۲۵ لغایت ۲۷-اگست نیلوکھیڑی ضلع کرنال پر ویدک دھرم کا پرچار کرایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت بھورام جی۔ پنڈت سمیر سنگھ جی پنڈت برت پال جی سنا تک۔ مہاشہ ادے سنگھ۔ مہاشہ بھوج راج مہاشہ ساگ رام بھجنیک پرچارارتھ بھیجے گئے تھے۔ تینوں دن بعد دوپہر ایک بجے سے پانچ بجے تک اور رات کو ۹ سے ۱۲ اور ایک بجے تک بڑی دھوم دھام سے اپدیش و بھجن ہوتے رہے۔ تبریہ چھٹا دیں ہر سال نمایاں کمی ہو رہی ہے۔

۲۸-۲۹-اگست کو موضع گانگٹ یتری میں پنڈت بھورام جی و مہاشہ ادے سنگھ بھجنیک و مہاشہ مکھن لال بھجنیک سے پرچار کرایا گیا۔ اس کے بعد یہ ساری منڈلی موضع سوانہ میں پہنچی۔ اور ۳۰-۳۱-اگست تا یکم ستمبر کو وہاں خوب دھوم دھام سے پرچار ہوا۔ ۳۱ اگست کی رات کو میں نے ایک گھنٹہ تک ایک پورانک پانڈل کی شنکاؤں کا سمادھان کیا۔ چنانچہ اگلے روز آٹھ ویکتی پویت سنسکار ہوئے۔ اگلی دفعہ کے پرچار میں امید ہے کہ یہاں باقاعدہ آریہ سماج قائم ہو جاوے گی۔ (دستکار سنگھ پردھان آریہ سماج سالون ضلع کرنال)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) سوامی یوگانند جی نے دو روز تک پرچار کیا تاجلسہ فارغ ہو کر پھر ایک روز اپدیش دیئے گئے۔ حاضری خوب ہوتی رہی۔

(۲) یگیوپویت کے موضوع پر لگاتار دو ہفتے خوب گرما گرم ڈیبیٹ ہوئی۔ سبھا پتی چودھری سوبھراج جی تھے۔ نوجوانوں نے خوب بجر اس نکالی۔ یگیوپویت کے پکش کے لئے عجیب عجیب دلائل دی گئیں۔ یگیوپویت پہننے کے وپکش والوں نے ان کی دلائل کی خوب دھجیاں اڑائیں۔ سنسکرت اور پرمان وغیرہ سے کافی روشنی ڈالی گئی۔ اس بحث میں سناتن دھرمیوں نے بھی حصہ لیا۔ بہت کوشش کرتے کہ ڈیبیٹ میں آیا کریں۔ تاکہ تبادلۂ خیالات سے زیادہ فائدہ ہو سکیں۔ سبھا پتی کے بھاشن کے بعد یہ بحث ختم ہوئی۔ اگلے سپتاہ : مرتک شرادھ پر ڈیبیٹ ہو گی۔

(۵) سوامی سدانند جی کچھ دنوں کے لئے اس ضلع میں پدھارے۔ تین روز تک ان کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ پراتہ کال کو کتھا کی لوگوں نے خوب لابھ اٹھایا۔

کوٹ طاہر میں ویدک دھرم پرچار کی خاطر سوامی سدانند جی کے ساتھ پنڈت بشمبر دت جی پرہت سماج کو بھیجا گیا۔ جہاں پرچار صرف ایک رات ہوا۔ مگر لوگ کافی تعداد میں اکٹھے ہوئے۔ اس طرح باقی بستیوں میں بھی پرچار کرانے کا خیال تھا۔ مگر سوامی جی زیادہ ٹھہر نہیں سکے۔

(۵) پراتہ کال کی کتھا ستیارتھ پرکاش سے ہو رہی ہے۔ ابھی تک چھٹا سملاس چل رہا ہے۔

(۶) فری ستیارتھ پرکاش کی نہنتا کے

جوانی

ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک کہیں نہیں دیکھی ہو گی۔ آزمائیے۔ منگوا دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی نمبر ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

یکشما امرت رسائن[92]

لعنی علاج تپ دق پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آیورویدوشارد کو یراج پنڈت چرن شنکر وید رتن جی نے مرض تپ دق کے بہت سے مریض لاہور اور بیرونجات میں شفایاب کئے ہیں۔ اور اب پنڈت جی لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ جو صاحب اس قدر توفیق نہیں رکھتے کہ ان کو اپنے گھر پر بلا کر علاج کرا دیں۔ ان کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی۔ کہ مریضوں کی رہائش کا انتظام لاہور میں کیا گیا ہے۔ ضرورت مند صاحب فائدہ اٹھا دیں۔ قیمت فی خوراک دو روپے (۲) ۔

ابلا امرت رسائن

یہ دوائی عورتوں کی تمام اندرونی بیماریوں یعنی رطوبت کا آنا حیض کے نقائص۔ رحم کی کمزوری۔ درد کمر درد سر اور اندھرا آنا وغیرہ دور کرتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی (عہ)

المشتہر:- مینیجر شری بھارت آیورویدیہ اوشدھالیہ گوالمنڈی - لاہور

سچا اور مفید مشورہ![891]

اپنی کھوئی ہوئی تندرستی واپس لینے اور جریان احتلام... سرعت... رقت وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور فربہی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۲ صفحات کی کتاب کا نام شاستر ... مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

ویدیہ تری ناتھ شنکر گووند جی جام نگر کی بھٹیا داڑ

ایجنٹ :- اندرا اینڈ کو چوک لکھنؤ

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مبلغ ہے دفتر سبھا میں بھیج دیئے ہیں ؛

(۱۰) دستکاری سکول کرٹ اودی کی طرف سے چندہ اکٹھا کرنے کی خاطر ایک سجن پدھارے۔ آج کل کی کساد بازاری کو دھیان میں رکھتے ہوئے چندہ ہونا مشکل تھا۔ مگر پھر بھی ۵۰ آریہ سماج فنڈ سے اور ۱۰ روپے آریہ جنتا سے انہیں مل گئے ؛ (گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج بھنڈہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بھنڈہ کا اکیسواں سالانہ جلسہ از ۲۰۔ اکتوبر تا ۲۲۔ اکتوبر منایا جاوے گا۔ ۲۲ کو نگر کیرتن اور باقی تین دنوں میں جلسہ ہوگا۔ پرشٹھت اپدیشک۔ بھجنیک اور پرسدھ مہاتما پدھاریں گے۔ باہر سے آنے والے آریہ بھائیوں کے بھوجن اور رہائش وغیرہ کا انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ بستر وغیرہ ہمراہ لاویں ؛ (ہتھل رام منتری آریہ سماج بھنڈہ) ؛

گریجویٹوں کے لئے وظیفہ - لیڈن یونیورسٹی

ہالینڈ نے پچاس پونڈ کا وظیفہ ایسے ہندوستانی ودیارتھی کو دینا منظور کیا ہے۔ جو لیڈن یونیورسٹی میں Ph. D. کی ڈگری کے لئے آریہ بھاشا میں تعلیم حاصل کرنا چاہے۔ یہ وظیفہ ۳۲-۱۹۳۱ء کے لئے ہے لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ یہ وظیفہ دو یا تین سال کے لئے بڑھا دیا جائے۔ بشرطیکہ وظیفہ خوار کا کام تسلی بخش ہو جن گریجویٹوں نے بی اے یا ایم اے سنسکرت کے ساتھ پاس کیا ہو۔ وہ قسمت آزمائی کر سکتے ہیں۔ درخواست میں نام۔ عمر۔ تعلیمی قابلیت اور ڈگریوں کا ذکر ہونا چاہئے۔ اور درخواستیں کیم نومبر کے خاتمہ تک اس پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں :-

THE PECTOS MAGNIFICUS
LEIDEN UNIVERSITY
LEIDEN (HOLLAND)

امید ہے کہ آریہ گریجویٹ اس وظیفہ کے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ (آنند بھکشو سرسوتی)

منتری آریہ سمار دوسنک سبھا دہلی) ؛

آریہ سماج بغداد کا سالانہ انتخاب

۳۰۔ اگست کو ممبران آریہ سماج بغداد کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مہاشہ گلاب سنگھ جی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے پردھان مہاشہ ڈی ایس کوٹھنڈا پانی۔ اُپ پردھان مہاشہ گلاب سنگھ۔ منتری مہاشہ جنسی لال۔ اُپ منتری مہاشہ جے ڈی شرما۔ خزانچی مہاشہ منسا رام بی اے۔ لائبریرین مہاشہ سریندر ناتھ آڈیٹر مہاشہ ایم سی گگن ؛

ان کے علاوہ گیارہ ممبران انترنگ سبھا چنے گئے ؛

۶ ستمبر کو جنم اشٹمی کے دن سماج مندر بغداد میں ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے صدر مہاشہ ڈی ایس کوٹھنڈا پانی تھے۔ حاضرین جن کی تعداد ۴۰۰ کے قریب تھی کا سواگت لیمونیڈ اور سوڈا واٹر وغیرہ سے کیا گیا۔ کارروائی جلسہ ہون اور سندھیا پاٹھ کے ساتھ شروع ہوئی۔ پھر بھجن اور مدھر راگ کی نظمیں ہوئیں۔ مہاشہ گگن جی اور خانصاحب شیخ محمد رفیق شوکت انصاری نے سری کرشن جی کی زندگی پر مدلل اور پر معنی تقریریں کیں۔ جناب خان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ بھگوت گیتا کے اندر جہاں تک ان کا مطالعہ ہے۔ کوئی ایسی بات درج نہیں ہے۔ جو کہ اسلام کے کسی اصول کے منافی ہو۔ کوئی شخص بھی جو اس کو بے تعصبی کے ساتھ پڑھے گا۔ انکار نہیں کر سکتا۔ اس کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ دوران تقریر میں سری کرشن جی کا مقابلہ حضرت موسیٰ کی زندگی سے کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ دونوں بزرگ ایک ہی وقت میں ایک جیسی زندگی اور

دنیا کے لئے ایک ہی سبق سے کر گئے ...
نے بھی مختصر تقریریں کیں۔ جناب صدر کی ...
بایں مختصر تقریر کے بعد جلسہ آرتی کے ...
۹ بجے شام برخاست ہوا ؛
(بھینی بعل سکرٹری آریہ سماج بغداد)

آریہ سماج سٹھ ٹوانہ کا چناؤ

آریہ سماج سٹھ ٹوانہ کے جنرل اجلاس ...
ذیل عہدہ ادھیکاری چنے گئے ...
رو پے چند وکیل۔ اُپ پردھان ...
ادم پرکاش جی۔ منتری ...
کنور جی آریہ۔ اُپ منتری لالہ گیان چند جی ...

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی ...
پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دار و مدار ...
اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر ...
کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے۔ لذیذ خوش ذائقہ اور ...
مقبول ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ...
ہر دوا فروش سے ملسکتی ہے

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

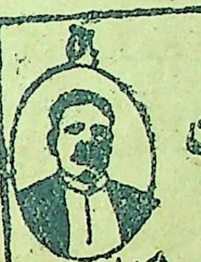

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن
...

پچاس سال کی رائج ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

مرض کا گھر کھانسی

کف کیور (REGD)

(کف کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)
پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے
کھانسی نہایت ہی خوفناک مرض ہے اسے کبھی خفیف نہ سمجھیں۔ کف کیور استعمال کرتے ہی کھانسی دب جاتی ہے۔ کف خواہ کیسا ہی پرانا ہو اور ... کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو۔ تو اسے آرام دینے کا دعویٰ رکھتی ہے۔ قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ڈاک محصول نو آنہ۔ ۹ خورد شیشی بارہ آنہ ڈاک محصول چھ آنہ

ہیلنگ مرہم (REGD)

کٹے۔ جلے۔ چوٹ وغیرہ پر لگانے کی مشہور مرہم ہے۔ کسی حادثہ سے چوٹ۔ زخم۔ سوزش۔ وغیرہ ... خون آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے۔ ... کارخانوں میں کام کرنے والوں کو ہمیشہ پاس رکھنا چاہئے اس میں چربی وغیرہ ناپاک چیز نہیں ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس آنہ۔ ڈاک محصول تین ڈبی تک چھ آنہ نمونہ کی ڈبی صرف دو آنہ (۲)

ہیلنگ صابن (REGD)

دوا آمیز خوشبودار
آپ ہمیشہ سے نمود ولایتی صابن کی بجائے روزانہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا ... خارش خسرہ پھنسی ... وغیرہ دفع ہوتی ہے ؛ قیمت فی ٹکیہ ... ڈاک محصول ... نمونہ صرف دو آنہ (۲)

نوٹ - ہماری دوائیں ہر مقام میں دوا فروشوں کے ہاں فروخت ہوتی ہیں۔ ... ڈاک محصول بچانے کیلئے ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں ؛

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ۔ منیجر ملاپ اخبار۔ لاہور

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی کل اشیا قیمت صرف چار روپیہ بارہ آنہ RS 4/12

(۱) ایک شیشی شہور لوٹو لوبلی عطر (۲) بجلی کا تیز روشنی والا لیمپ (۳) تیز آواز نئے ڈھنگ کا پستول (۴) کیمیکل سونے کی انگوٹھی گارنٹی ۳ سال۔ اصلی رولڈ گولڈ کے بٹنوں گلے کے بٹن (۶) ایک جوڑا مضبوط جوتا نمبر ناپ وغیرہ ہمراہ آرڈر آنا چاہئے (۷) ریلوے ٹائم کیپر پاکٹ واچ نکل کیس (۸) بابل رسٹ واچ فینسی ڈائل خوبصورت کیس (۹) جرمن بی ٹائم پیس مشینری مضبوط چال کی پابندی گارنٹی ۵ سال۔ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر ساتھ روانہ کی جاتی ہے (۱۰) بڑھیا نیو نٹین پین کمپنیں سونے کے نب والا - ڈاک خرچ ایک روپیہ چھ آنہ - نوٹ اشتہار کے مطابق مال نہ ہونے پر واپسی کی شرط۔ پتہ :-

گریٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۱۲ شمبھو چیٹرجی اسٹریٹ - کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection

ایک مغویہ ہندو استری کی آپ بیتی

...ہندوؤں کو معلوم نہیں۔ کہ پنجاب خصوصاً آسام مشرقی بنگال میں ... پر مسلمانوں کی غنڈہ عنصر کیا کیا ... اور پھر اور بھی شوک جنک ... بات ہے کہ خود ہندو غنڈہ شاہی ... ہندو عورتوں کے اغوا میں جو حصہ افزائی ... ہیں۔ چنانچہ ایسی کئی مثالیں ہیں۔ کہ بے ... ہندو ...نے اپنی دہ بہوؤں کے بھگا ... لے جانے کی مسلم غنڈوں سے خود خواہش ... البتہ ایسی مثالیں کم ہیں۔ لیکن اس قسم کے واقعات تو آئے دن ... ہیں۔ کہ مسلمان جبراً ہندو عورتوں کو بھگا لے جاتے ہیں۔ اور ان کے ہندو اتنے دبے ہوئے ... اور اتنے بزدل ہیں۔ کہ اس قسم کے زیادہ تر واقعات اس طرح دبا دیئے جاتے ہیں۔ کہ کسی کو علم تک نہیں ہوتا۔ بمشکل کوئی واقعہ اخباری دنیا تک پہنچتا ہے۔ لیکن ہندو ہیں۔ کہ اسے پڑھکر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اپنی جاتی کی ابلاؤں کے اس طرح اغوا کئے جانے۔ ان کی عصمت دری کئے جانے ... ان کے دھرم پر ڈاکہ ڈالے جانے کے آئے دن کے واقعات کے انسداد کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ گذشتہ دنوں ایک مغویہ لڑکی کسی نہ کسی طرح پولیس کی کوشش سے حاصل کی گئی ہے اور اس بدبخت لڑکی کا بیان ایک باغیرت قوم کو جھنجھوڑ دینے والا ہے۔ جو اس نے مولا باند آف آسام کے سب ڈپٹی مجسٹریٹ کے روبرو دیا۔ اس کا نام پرتی بھا بالا داسی ہے۔ اس نے بیان کیا میرے چچا رو ہنی کمار داس سال کی پہلی ... کو رات کی گاڑی سے مولا بازار گئے۔ جانے سے پہلے انہوں نے یہ انتظام کیا کہ رات کو ...بھی ہمارے پاس گھر کے اندر سوئے گی ... ہر روز آتے ہیں۔ جب ہم گھر ... رات کو کھانا کھا چکے۔ تو ... آگیا۔ کہ ... نے کہلا بھیجا تھا۔ کہ میں رات کو ... آؤنگی۔ میری چھوٹی بہن اور میں ... اور میری ماں میری ... اور بھائیوں کے ساتھ دوسرے بستر ... ہسپتال سے ٹرین کی روانگی کے کچھ ... بعد ... آئی۔ اور اندر آ کر سو ہی ... پیشاب کرنے کے لئے ... خواہش ظاہر کی۔ اس لئے مجھے ... باہر ... لیکن لالٹین ... پیشاب کرنے کے

باہر باری میں رہنا چھوڑ آئی ہوں۔ اسے میں اندر رکھ آنا چاہتی ہوں۔ تاکہ کوئی اٹھا ہی نہ لے جائے۔ اس کے بعد اس نے مجھے بھی ساتھ چلنے کو کہا۔ میں مان گئی۔ میں نے لیمپ جلانا چاہا۔ لیکن کادینی نے کہا۔ کہ لیمپ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد ہم دونوں اس کے گھر کو چل پڑیں۔ راستے میں ایک نالہ پڑتا تھا۔ ہم اسے پار کرنے والے ہی تھے۔ کہ دو آدمیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ اور پختہ سڑک پر لے گئے۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ چلاؤ گی۔ تو چھرے سے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ کادینی نے دریافت کرنے پر بتایا

کہ ایک عبدالباری تھا۔ اور دوسرا اس کا پھپھیرا بھائی۔ یہ آدمی مجھے عبدالباری کے پھپھیرے بھائی کے گھر لے گئے۔ پیچھے میں نے پہچانا۔ کہ جس کے گھر میں مجھے لایا گیا تھا۔ وہ جواد تھا۔ وہاں سے عبدالباری جواد اور ایک کالا ادر نامی آدمی تینوں مل کر جواد کے سسر کے گھر کریم پور میں مجھے لے گئے۔ کریم پور میں صبح ہونے سے پہلے پہنچائی گئی۔ وہاں پہنچانے پر عبدالباری اور وہ کالا نامی آدمی جلد ہی ایک ہی ساتھ چلے گئے۔ لیکن جواد نہیں رہا۔ اس مکان میں دن کو میں ایک لکڑی کے صندوق کے پیچھے چھپا دی جاتی تھی۔ میں وہاں دو تین دن تک رکھی گئی۔ وہ لوگ مجھے اکیلے کہیں بھی جانے نہ دیتے تھے۔ ایک دن میں نے اپنے چچا جوگیش کی آواز اس گھر میں سنی۔ میں چاہتی تھی۔ کہ چلاؤں اور اس کے پاس جاؤں۔

لیکن ان لوگوں نے مجھے دھمکی دی۔ کہ اگر چلاؤ گی تو جان سے ماردی جاؤ گی۔ دو تین دن بعد عبدالباری اور جواد ... مجھے وہاں سے مدھوٹیل نامی موضع میں پہنچایا۔ وہاں پہنچ ... نے مجھے قاسم اور آکرم نامی دو بھائیوں کے گھر میں رکھا۔ ان دونوں میں سے ایک عبدالغنی کا سسر تھا۔ میں وہاں دو دن رکھی گئی۔ وہاں پہلی رات کو عبدالباری نے میرے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ دو دن بعد میں اسی گاؤں میں ایک گھر میں لے جائی گئی۔ اور وہاں چھپا کر رکھی گئی۔ مجھے اس بات کی دھمکی دی گئی کہ اگر چلانے کی کوشش کرو گی۔ اور ... باہر جاؤ گی۔ تو ... پیٹی جاؤ گی۔ مدھوٹیل سے عبدالغنی اور اس کے سالے کے سالے نے مجھے ... گاؤں میں پہنچایا۔ یہاں مجھے عبدالغنی کے سالے کے ماسٹر چچا کے گھر رکھا گیا۔ یہاں میں

ضعف کے آثار

بظاہر معمولی مگر در اصل مہلک

عموماً ٹھنڈ لگ جانا۔ کھانسی۔ میلی زبان۔ قبض۔ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ تبدیلی موسم کو برداشت نہ کر سکنا۔ جاڑا بہت محسوس کرنا۔ انگلے کی خرابیاں۔ بار بار پیشاب آنا۔ جلد تھک جانا۔ سر درد رہنا۔ پست حوصلگی۔ جمعیت گھٹی گھٹی رہنا۔ کمزوری کا احساس۔ چہرہ کی بے رونقی۔ آنکھوں کے ارد گرد جھریاں پڑنا۔ قوت مردمی کی کمی۔ گنٹھیا۔ نقرس۔ کمر درد۔ عرق النساء۔ کمی خون وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب اور فرداً فرداً اس کی ہر علامت ہمارے ضعف پر دلالت کرتی ہے۔ کثرت مباشرت۔ کثرت کار۔ تفکرات۔ غیر صحت بخش غذا کے قیام ... سے ہوں لیکن انہیں کو یکدم دبانا تو ایک عارضی علاج ہو سکتا ہے۔ جب تک ان کی جڑ ضعف کو رفع نہ کیا جائے گا۔ جونہی کا موقع ملیگا یہ اپنا سر نکالیں گی۔ اور کہنہ امراض کی صورت اختیار کر کے آخر مریض کو مار دیں گی۔ ان علامتوں کے سرچشمہ اصلی سبب یعنی ... اور جسمانی حالت کو بربادی سے بچانے کا بہترین طریق یہ ہے۔

مندرجہ ذیل

عمدہ طاقت بخش اکسیروں

میں سے اپنے لئے انتخاب کریں۔ اور اس موسم گرما میں کھائیں۔ یہ سب اکسیریں ہندوستان کے مشہور و معروف وید پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں۔

سب موسم گرما کے لئے موزون ہیں!

اکسیر نمبر ۲۰ – اول۔ جن مستقل فائدہ پہنچنے والی۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کے لئے یکساں مفید تمام جسمانی اعضاء۔ کمزور رگ و ریشہ کو طاقت بخشنے والی۔ قیمت ۳۶ گولی چار روپے (للعہ/) ۳۲ گولی دو روپے (للعہ/) قیمت درجہ اول ۴۲ گولی چھ روپے۔ ۸ گولی ایک روپیہ آٹھ آنے۔	اکسیر نمبر ۱۶ – نہایت مفید رسائن جسم کو توانا۔ دل و دماغ و جگر گردہ وغیرہ کو طاقت دینے والی ہے۔ ہر قسم کے ذیابیطس اور پیشاب کی بیماریوں کی بیخ کنی کرنے والی گرم مزاج اشخاص کے لئے نہایت موزون ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے (للعہ/) ۱۶ گولی دو روپے (للعہ/)	اکسیر نمبر ۳ – طاقت بڑھانے والی۔ قبض احتلام۔ جریان وغیرہ کو دور کر کے مضبوط بنانے والی۔ قیمت: فی پاؤ دو روپے آٹھ آنے ...... (للعہ/) آدھ پاؤ ایک روپیہ چار آنے ...... (للعہ/)

خطوط کتابت تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

رات دہشت رکھی گئی۔ اس کے بعد عبدالباری اور ایک بوڑھی عورت نے پہرہ میں مجھے مدعو تحصیل میں آٹھ تا نو بجے گھر پہنچایا۔ جہاں میں ان کی بہو رکھی گئی۔ رات عبدالغنی اور عبدالباری مجھے ایک نامعلوم جگہ میں لے گئے۔ صبح ہوتے ہوتے ہم ایک گاؤں میں پہنچے۔ جہاں ایک آدمی کے گھر میں بھوس کی جھونپڑی میں چھپائی گئی میں اس آدمی کا نام نہیں جانتی۔ رات کو عبدالغنی اور عبدالباری مجھے اس جھونپڑی سے پھول تالا بازار کے شمال کی طرف ایک گھر میں لے گئے اس جگہ سے بھی صبح سے پیشتر ہی میں ایک چھوٹی پہاڑی پر لائی گئی اور وہاں انہوں نے مجھے سارا دن رکھا۔ اس چھوٹی پہاڑی سے مجھے بازار کا شور سنائی پڑتا تھا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ وہ پھول تالا بازار کا شور ہے۔ رات کو عبدالباری۔ عبدالغنی اور ایک تیسرا آدمی مجھے وہاں سے ایک دوسری چھوٹی پہاڑی پر لے گئے۔ دن بھر انہوں نے مجھے اس پہاڑی پر رکھا۔ اور رات کو ایک اجاڑ جھونپڑی میں جہاں میں رہی تھی۔ عبدالباری اور عبدالغنی وہاں مجھ پر پہرا دیتے رہتے تھے۔ دو دن بعد ربانی آیا اور اس نے کہا۔ کہ اندیشہ ہے کہ کل اس پہاڑی کی تلاشی ہو۔ رات کو ہی تینوں بھائی باری۔ غنی اور ربانی مجھے اس پہاڑی سے پیدل کچھ دور جانے کے بعد غنی اور باری مجھے ربانی کے ذمہ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ ربانی مجھے [illegible] گاؤں میں آرزو کے ہاں لے گیا۔ راستے میں ایک ندی کے نزدیک ربانی نے میری عصمت دری کی۔ میں آرزو میاں کے ہاں تین روز رکھی گئی۔ ایک دن میں نے اس گھر کے باہر گو سپاہیوں کی آواز سنی۔ اس پر میں نے گھر کے باہر نکل بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن آرزو میاں کی عورت نے مجھے روکا۔ اور مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ تیسرے دن کی رات کو فرقت احمد۔ آرزو میاں کا [illegible] لڑکا جو سلہٹ سکول میں پڑھتا ہے۔ مجھے آرزو میاں کے گھر سے نواز کے گھر لے گیا۔ اسی دن سے میں نے باری۔ غنی اور ربانی کو نہیں دیکھا۔ نواز کے گھر میں پندرہ دن تک رکھی گئی۔ وہاں نواز ہر رات جبراً میری عصمت دری کرتا تھا۔ پندرہ دن بعد وہاں سے میں رشید علی کے ہاں [illegible] کے مکان میں لائی گئی۔ وہاں میں سات دن رکھی گئی۔ نواز وہاں ہر روز آتا اور مجھے [illegible] میرے ساتھ رہو وہ مجھے بہت لالچ دیتا تھا اور کہتا۔ میں تمہیں کبھی بھی نہیں جانے دونگا۔ خواہ کچھ بھی ہو تمہیں اپنے پاس رکھونگا۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ اس معاملہ میں رشید [illegible] نے مجھے ہر قسم کی مدد دینے کا اقرار کیا ہے۔ سات دن کے بعد نواز مجھے پھر اپنے گھر لے گیا۔ وہاں ایک رات عبدالمنان چیرمین میرے پاس آیا۔ اور زور سے مجھے اپنی طرف کھینچنے لگا۔ میں نے [illegible] اور پوچھا تم کون ہو۔ اس نے کہا

میرا نام عبدالمنان ہے۔ میں چیرمین ہوں۔ بڑے بڑے عہدے دار انگریزوں سے میری جان پہچان ہے۔ پولیس میرے برخلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتی۔ تم میرے ساتھ رہو۔ میں تمہیں خوش رکھونگا اور کھانا کپڑا دونگا۔ اس بُرے مطالبہ کو میں نے نامنظور کر دیا۔ تو اس نے میرے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ دو دن بعد وہ پھر میرے پاس آیا۔ اس وقت میں بخار سے پڑی تھی۔ اس حالت میں بھی اس نے میری عصمت دری کی۔ بیماری کی حالت میں نسیم کے ہاں دو دن رکھی گئی۔ اس کے بعد نسیم کے چچیرے بھائی عطار کے گھر لائی گئی۔ جہاں میں ایک ہفتہ تک بیمار رہی۔

میری بیماری کی حالت میں [illegible] کا سرکاری ڈاکٹر مجھے دیکھنے آیا۔ وہ نوجوان اور ناٹا تھا۔ اس نے میری چھاتی کو بہت بُری طرح سے ملا۔

دوائی دی اور چلا گیا۔ اور دو دن بعد وہ پھر آیا۔ اور پہلے کی طرح میرے ساتھ برا اور بھدا سلوک کیا۔ میری بیماری کے دنوں عطار کے گھر کی پولیس نے تلاشی لی۔ لیکن تلاشی سے پہلے میں اس گھر کے پیچھے کی جھاڑیوں میں چھپا دی گئی۔ عطار کے ہاں سے نسیم اور عطار مجھے دھرم نگر لے گئے اور وہاں نسیم کی بہن کے گھر مجھے چار پانچ دن تک رکھا گیا۔ وہاں سے میں نسیم کے ماموں کے ہاں جُوری ندی کے پاس لائی گئی۔ وہاں سے نسیم اور ایوب علی مجھے بندے تالی میں نسیم کے ماموں کی لڑکی کے گھر لے گئے۔ وہاں سے نسیم مجھے رنگی گل میں لے گیا۔ اور ایک مسلمان کے گھر رکھا۔ جو مراسیوں کا منڈل ہے۔ وہاں کچھ دنوں تک رکھی گئی۔ ایک دن وہ مسلمان کچھ ہندوؤں سے خفیہ باتیں کرتا تھا۔ اس کے بعد ایک ہندو لڑکا میرے پاس آیا۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا۔ لڑکے نے مجھے چلنے کو کہا۔ جب وہ آدمی جو لڑکے کے ساتھ تھا۔ چلا گیا۔ تو میں اس لڑکے کے آگے چلنے لگی۔ میں لوکل بورڈ کی سڑک سے جا رہی تھی۔ لڑکا میرے پیچھے تھا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور چلانے لگا۔ وہ لڑکا بھاگ گیا۔ اس آدمی نے مجھے پکڑ لیا۔ اور لوگوں کو بلایا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور مجھے میر انتظار کے گھر لے گئے۔ دوسرے دن پولیس نے مجھے میر انتظار کے گھر سے چھڑایا۔

جن جن آدمیوں کا میں نے اس بیان میں نام لیا ہے۔ میں ان سب کو پہچان سکونگی۔ میں عبدالمنان چیرمین اور اس ڈاکٹر کو بھی پہچان لونگی۔ اگر میں انہیں دیکھ لوں۔

پرکاش میں اشتہار دینے سے آپ کی تجارت کو کس قدر فائدہ پہنچیگا۔ یہ تجربہ بتلا دیگا۔

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ: لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

گورُوکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سُرمہ

پُرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے آنکھیں [illegible] اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ مشہور پرانی کھانسی۔ تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دماغ کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ دیر سے رکتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

براہمی بوٹی — عہ/ سیر — دنت منجن — ۸/ فی شیشی

ست سلاجیت — عہ/ تولہ — سوچی پتر — مفت!

پتہ: منیجر گورُوکل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گورُوکل کانگڑی (سہارنپور)

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्व[illegible]

The PRAK[illegible]

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

LAHORE

ایڈیٹر
[illegible] کرشن بی اے

نمبر ۳۸

جلد ۲۶

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
[illegible] غیر سے پانچ روپے
[illegible] پرچہ ۱ر

SUNDY 4 OCT 1931 اتوار ۱۸-اسوج سمت ۱۹۸۸ بکرمی [illegible] ۴ اکتوبر ۱۹۳۱ء [illegible]

ویدامرت

راشٹر نرمان کیسے ہوتا ہے؟

भद्रमिच्छन्त ऋषयः स्वर्विदस्तपो दीक्षामुप निषेदु रग्रे। ततोरा-
ष्ट्रं बलमोजश्च जातं तदस्मै देवा उपसंनमन्तु॥ अथर्व १९।४१।१॥

"آتم گیانی برہم نشٹ رشی جنتا کا کلیان کرنے کی اچھیا کرتے ہوئے پرارمبھ میں تپ اور دیکشا کا انوشٹھان کرتے رہے اُس تپسیا سے راشٹر نرمان ہوا۔ اس لئے اس راشٹر کو دیوی شکتی سے یکت لوگ سمیپ جاکر اکٹھے سمشٹک رتی سے نمن کریں"

جس جاتی کا بھوت اُجول ہے۔ وہ گرو سے اس کا ورنن کرتی ہیں۔ بھارت آج داستا کے بندھنوں میں جکڑا ہوا بھی [illegible] اونچا سر کرکے نکلتا ہے۔ تو اپنے اُجول بھوت کے ابھیمان سے۔ یہ ابھیمان جھوٹا نہیں۔ سچا ہے اور سنسار بھارت کی سبھیتا کے آگے سر والے [illegible] آج بھی فخر سمجھتا ہے۔

کیا بھارت کا بھوت یوں ہی بن گیا تھا۔ کسی راشٹر کا نرمان وید کہتا ہے۔ اپنے آپ نہیں ہو جاتا۔ راشٹر نرمان کے لئے وید کہتا ہے۔ آتم گیانی برہم نشٹ رشیوں کی ضرورت ہے جن کے ہردے جنتا کے کلیان کی اچھیا سے بھرپور ہوں۔ ایسے رشیوں کے تپ اور دیکشا کے انوشٹھان سے راشٹر بنتے ہیں۔ بھارت اگر ہمارا راشٹر بنا۔ تو خود غرض لوبھی اور کرم ہی لوگوں کے پریتن سے نہیں بنا۔ بلکہ ان رشیوں کے پریتن سے جنہوں نے اس کے لئے تپ کیا۔ اور جن کی اپنی کوئی غرض نہ تھی۔ ان کے ہردے میں کوئی خواہش تھی۔ تو جنتا کے کلیان کی۔ کسی راشٹر کے وشے میں یہ جاننا ہو کہ ایشور بھگت رشیوں کا ستکار کیا ہوا ہے یا نہیں۔ تو دیکھو کہ اس کی جنتا کی کیا دشا کیا ہے؟ جس راشٹر میں جنتا سکھی ہے۔ اُسے پیٹ بھر کر روٹی اور شریر ڈھانپنے کو کپڑا ملتا ہے۔ جس میں کوئی دکھ بہت کم مانتا ہیں ہے۔ جس کے ویکتی ودیا کے پرکاش سے پرکاشت ہیں۔ جس میں سداچار کا معیار کافی بلند ہے۔ سمجھو وہ راشٹر دھرم [illegible] کا نرمان کیا گیا ہے۔ اور اس کی ایشور پرستی کی مضبوط بنیاد پر ہے۔ پرنتو جس راشٹر میں جنتا دکھی ہے۔ اُسے بھر پیٹ اناج کھانے کو نہیں ملتا جسے اپنا شریر چھپانے کے لئے [illegible] میسر نہیں۔ جس کی شکشا کا یہ حال ہے کہ سو فی صدی لوگ جاہل ہیں افلاس اور جہالت کے بندھن میں جکڑے ہیں جن کے سداچار کی کوئی معنی نہیں۔ جس میں جوا [illegible]

[illegible] کی طرح بھوگ ہوتا ہے۔ اور پرمپرا مریادا نشٹ بھرشٹ کی جاتی ہے۔ جس میں نہ ستیا [illegible] کی مریادا کا پالن کیا جاتا ہے نہ اس کے پالن پوشن کا ہی خیال کیا جاتا ہے۔ وہ راشٹر بڑے بڑے پونجی پتیوں بڑے بڑے عالموں اور بڑے بڑے اوشکاریوں کی استھتی میں بھی ایسا راشٹر نہیں جس کی بابت کہا جاسکے کہ یہ رشیوں کا ستکار کیا ہو۔ بے غرض رشی لوگ جو راشٹر ستھاپت کریں اور اس کے اندر بل اور ویر بھی پیدا کر دیں۔ اس کے متعلق سرو سادھارن کا بھی کرتویہ ہے وہ یہ کہ راشٹر کی رکشا کے لئے وہ آتم سمرپن کریں۔ وہ اسے رشی رن سمجھیں۔ اور اس رن کے اتارنے کے لئے اپنا سرو سوارپن کرنے میں بھی سنکوچ نہ کریں۔ سوراجیہ کا رن بھارت واسیوں پر [illegible] جن سے نہیں اُترتا۔ اس کے اتارنے کے لئے دھرم سے کمایا ہوا دھن اور سداچاری جن چاہئیں وہ جن جو رشیوں کی طرح آتم گیانی اور برہم نشٹ بننے کے لئے یتن وان ہوں۔ بھارت میں بھارتیہ راشٹر پیدا کرنے کے لئے برسوں سے پریتن جاری ہے۔ پرنتو جن کے ہاتھ میں کام تھا وہ سادھارن پرلوبھنوں سے خرید لئے جاتے تھے۔ پرنتو آج جس ویکتی نے بھارتیہ راشٹر کے نرمان کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ ویدمریادا کے پالن میں یتن وان ہو رہا ہے۔ سداچار میں اس کا مرتبہ اتنا بلند ہے۔ کہ اُسے کسی قیمت پر خریدا نہیں جاسکتا۔ اس کے سداچار کا ہی پھل ہے۔ جس نے شاہانہ جیون ویتیت کرنے والے ابھیمانی ہندوستانیوں کو غریبوں کا جیون ویتیت کرنے کا شوقین بنا دیا۔ مہاتما گاندھی کے ساتھیوں کی سادگی کو دیکھ کر ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ جنم سے ہی غریب ہیں۔ پرنتو ان کا دو چار دس سال پہلے کا کوئی فوٹو مل جائے۔ تو یقین کرنا مشکل ہوگا۔ کہ کیا یہ بھی ایسے فیشن پرست ہو سکتے تھے۔ مہاتما گاندھی اس یگ کے راشٹر [illegible] آتم گیانی اور ایشور پرستی پر [illegible]

Digitized by eGangotri

٩١٤

پربھو پریم اور سدا چار سمبندھی پستکیں

اشٹانگ یگ پرکاش۔ اردو ایک روپیہ۔ یم نیم آسن پرانایام وغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے۔ یوگی اردو ۸ر۔ ایشور پوجا اردو ۸ر۔ ایشور ملاپ اردو ۷ر
برہم چاریہ اردو ۵ر۔ دید درشن اردو ایک روپیہ۔ سورگ کی سیڑھی اردو ۷ر۔ آدیہ جیون اردو ۷ر
مکتی کا ستیہ گیان اردو ۸ر۔ برہمچریہ (ویریہ رکشا) اردو ۷ر۔ ستیہ پرتی مہاتما ۱۰ر۔ کستما چندر داد ۷ر
تنتر ویاریشی کی کتھا اردو ۸ر۔ برہم شکتی ہندی ۸ر۔ سورگ کی پراپتی ہندی ۸ر۔ دیدک پرارتھنا ہندی ۱ر۔ ملنے کا پتہ:۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

٩١٥

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کیلئے وروں کی ضرورت

یوپی۔ سی پی اور بہار میں شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان لوگوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج وہندو سبھا کے ذریعہ آشرموں میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کی جاتی ہے۔ اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے جس سے شادی کرنے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر مڑدھا (؟) سنی

جوانی

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں"

جو نوجوان اپنی جوانی حفظ نہیں کر سکتے وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟ یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں اور کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہوگی۔ آزمانے کو منگوا کر دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی

نمبر ۱۹ کالا ڈھونگی۔ ضلع نینی تال

٩٠٩

کون ایسا ہے جس کو فائدہ نہیں ہوا؟

فوراً اثر دکھلانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

٩٠٧

بال سدھا

بچوں کو طاقتور۔ خوبصورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲ر) محصول ڈاک ذمہ خریدار (۹ر)

دراکشا سو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا۔ قبض۔ بدہضمی کمزوری۔ کھانسی۔ نیند نہ آنا دور کرتا ہے۔ قیمت بڑی بوتل دو روپے۔ چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے!

منگانے کا پتہ:۔ **سنجیونی کمپنی متھرا**

شملہ کے ایجنٹ:۔ میسرز حبیب اینڈ کمپنی لوئر بازار شملہ

٩٢٢

ضرورت!

ہوشیار اور قابل اصحاب کی ضرورت ہے۔ جو بھارت کے مختلف صوبہ جات میں گوروکل آیورویدک فارمیسی کے پروونشل ڈسٹرکٹ اور مقامی ایجنٹوں کا کام کر سکیں۔ کمیشن معقول دیا جائے گا۔

درخواستیں اپنے تجربہ و قابلیت کے متعلق لکھیں۔ درخواست ذیل کے پتہ پر بھیجیں:۔

منیجر آیورویدک فارمیسی پوسٹ آفس گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ضروریات کے اشتہارات کے

لئے پرکاش ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اگر آپ نے ابھی اس میں اشتہار سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو اب ضرور ہی اپنا اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں۔

(منیجر)

٩١٣

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ!

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پرانتھ ہوتے ہی ان کو کوچوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو اپنے کوچوں میں آنے پر ان دینے کی جگہ ڈانٹیں۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پرورش کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ، ویرپکاش، ر۔ ساکت ہے۔ لوگ رجسٹر کرا سکتے ہیں۔ اور اس کے انتظام میں موجود منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر داتا کا شد۔ اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہمارے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دال بھیجتے رہتے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی جی اپنے دان کا بھاگ بھیج کر ان اناتھوں کی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں لنبیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے لے لیا جاوے۔ اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرا نند شرما

سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہی۔ اور مچھر بدبودار مقامات سے پیدا ہوتا ہے

٩٠٥

لیکن

سگندھت دھوپ و ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتی

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پرانی ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو بہت پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیزیں ہمیشہ تیار ملتی ہیں۔ اور مال ہمیشہ سٹاک میں تیار رکھا جاتا ہے۔

امرت دھارا	اشنک و کشٹ گولیاں	سپاری پاک
دو نگرے کا بال امرت	آہار بھکشن پاچک ہاضم	آنند پاک

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں۔ نیلز بستر بنفشہ آسن اور کستوری و شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

پنڈت بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سوکھ کمپنی سوتر منڈی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

پیپلز بنک کا دیوالہ

تین دن کی جبری چھٹی کے دنوں میں عام خیال تھا۔ کہ بنک کھلنے پر ڈیپازیٹر بنکوں پر حملہ کر دیں گے۔ اور ممکن ہے۔ کئی بنک بیٹھ جائیں۔ لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ بنکوں پر اتنا رش نہیں تھا۔ جتنا کہ قیاس کیا جاتا تھا۔ لیکن لوگوں کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ۲۹ ستمبر کو بعد دوپہر پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹیڈ کے ہیڈ آفس نے دروازہ پر "ادائیگی بند" کا بورڈ لگا دیا۔

سول کے نمائندہ کا جو انٹرویو لالہ ملک راج بھلہ مینیجنگ ڈائرکٹر سے چھپا ہے۔ اس میں بنک کی حالت بہت اچھی بتائی گئی ہے۔ آن کا خیال ہے۔ کہ بنک اب بھی چل سکتا ہے۔ بنک کے ڈوبنے کی وجہ آپ نے یہ بتائی۔ کہ گذشتہ تین ماہ میں بنک کو ستر لاکھ کی ادائیگی کرنی پڑی۔ آپ نے کہا۔ کہ گورنمنٹ نے اس قدر شرح سود بڑھا دی ہے۔ کہ بنک اس قدر دے نہیں سکتے۔ اس لئے قدرتاً لوگوں کا رجحان بنکوں سے روپیہ نکلوا کر گورنمنٹ بانڈ خریدنے کی طرف ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ ڈیپازیٹرز کو پائی پائی تک چکا دیا جائے گا۔ پیپلز بنک کے ڈوبنے کا اثر ہے۔ کہ اگلے دن دوسرے بنکوں سے لوگ دھڑا دھڑ روپیہ نکلوا رہے تھے

پیپلز بنک کے دیوالہ نے پنجاب پر بہت بڑی مصیبت لا کھڑی کی ہے۔ جو سابقہ پیپلز بنک کے دیوالہ سے آئی تھی۔ اس مصیبت کے دفعیہ کی اب ایک ہی صورت ہے۔ کہ لیکویڈیشن ایسے ہمدرد ہاتھوں میں جائے۔ جو جلد وصولیاں کر کے ادائیگی کرے۔ اگر لالہ ملک راج بھلہ کے بیان کے مطابق بنک کی حالت محفوظ ہے۔ تو ڈیپازیٹروں کو اتنی تشویش کی ضرورت نہیں

اکالی جتھا گرفتار ہو گیا

ڈسکہ کے معاملہ میں صلح کی گفت و شنید جاری ہے۔ سمجھوتہ کی شرائط یہ ہیں۔ کہ دھرم سالہ کا نام پنچائتی گوردوارہ ہوگا۔ حقہ نوشی نہ ہو سکے گی۔ گیتا اور گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہوگا۔ ماسٹر تارا سنگھ کی سرکردگی میں جو جتھہ ۱۴ اکالیوں کا گیا تھا۔ وہ قصبہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہی گرفتار کر کے سپیشل جیل میں لے جایا گیا۔ دوسرا جتھا کیم اکتوبر کو سردار کھڑک سنگھ کی سرکردگی میں جانے والا تھا

ہندواوہ سیٹھ کا اغواء

کوہاٹ خوشحال گڑھ روڈ سے ایک ہندو سب اوورسیر بابو سرداری لال کو آفریدی اٹھا کر لے گئے۔ پولیس کی رپورٹ ہے۔ کہ وہ آفریدیوں کے پاس ہے۔ دو روپیہ ملنے پر چھوڑیں گے۔ وہاں کے ہندوؤں میں اس واقعہ سے سخت تشویش ہے

سنسار کی گتی

ہندوستان پر نئے ٹیکسوں کا بار

اسمبلی میں سر جارج شسٹر نے گورنمنٹ ہند کی جو مالی حالت بیان کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بجٹ میں ۱۹½ کروڑ کا گھاٹا ہے۔ اس گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے ضمنی بجٹ پیش کر کے ۱۰ کروڑ کے قریب تو اخراجات میں تنخواہ وغیرہ میں گھٹا کر تخفیف کی گئی ہے۔ اور پونے سولہ کروڑ کے قریب نئے ٹیکسوں سے آمدن بڑھائی گئی ہے۔ اس طرح خاتمہ سال پر سر جارج شسٹر ممبر مالی فخر سے کہہ سکیں گے کہ اس مالی سربازاری کے زمانہ میں انہوں نے ۵½ کروڑ کے قریب بچت نکالی ہے۔ خواہ ٹیکسوں کے بار سے لوگوں کا کچومر نکل جائے

تخفیف کی تفصیل اس طرح ہے۔ فوجی محکمہ سال آئندہ کے لئے ۴½ کروڑ کی تخفیف منظور کی ہے۔ اس میں افسروں کی تنخواہ کی تخفیف شامل نہیں۔ انڈین فوجی دستوں کی تعداد میں کمی سے جو بچت ہوگی۔ وہ اس میں شامل ہے۔ تنخواہوں کی تخفیف پر عمل درآمد یکم دسمبر سے ہوگا۔ تنخواہوں کی تخفیف کی عالمگیر شرح ۱۰ فیصدی سے زیادہ نہ ہوگی۔ وائسرائے اور اس کی اگزیکٹو کونسل کے ممبران کی تنخواہیں بھی تخفیف کے کلہاڑے سے نہیں بچیں

نئے ٹیکس:۔ کپاس پر ۶ پائی فی من محصول درآمد۔ مشینری پر ۱۰ فیصدی محصول درآمد۔ رنگوں پر ۱۰ فیصدی۔ لال کھانڈ پر اضافہ ۷¾ روپیہ سے سات روپیہ تک فی ہنڈرڈ ویٹ۔ جوتوں پر اضافہ ۲۰ فیصدی یا ۴ آنہ فی جوڑا۔ مصنوعی ریشم کے سوت اور دھاگے پر دس سے ۱۵ فی صدی تک مصنوعی ریشم کے کپڑے پر۔ کافور اور بجلی کے بلبوں پر ۲۰ سے چالیس فی صدی تک

موجودہ کسٹم امپورٹ کی موجودہ شرح ٹیکس پر ۲۵ فیصدی زیادہ۔ ایک ہزار سے ۱۹۹۹ روپیہ کی سالانہ آمدنی پر سال رواں میں ۲ پائی فی روپیہ اور سال آئندہ دس پائی فی روپیہ سال رواں میں موجودہ انکم ٹیکس یا سرپلس ٹیکس پر ¼ حصہ اور اگلے سال ¼ حصہ زیادہ تمام قسم کے محصول اکسائز حتی محصول نمک سوایا کیا گیا

کارڈوں اور لفافوں کا ڈیوڑھا یعنی کارڈ تین پیسہ کا اور لفافہ ۱½ آنہ کا ہوگا۔ محصول کسٹم اور اکسائز یکم اکتوبر سے بڑھ جائیں گے۔ اور ڈاک خانہ کا محصول اس تاریخ سے جس سے گورنر جنرل باجلاس کونسل مقرر کرے گا

مُردہ خلافت کو زندہ کرنیکی کوشش

مولانا شوکت علی لنڈن میں کوشش کر رہے ہیں۔ کہ خلافت پھر سے قائم کی جائے۔ اور سابق سلطان عبد الحمید کو خلیفہ بنایا جائے۔ خلافت کا پایہ تخت کونسا ہو؟ اس کے متعلق اختلاف ہے۔ مولانا قدس کے حق میں ہیں۔ لیکن دوسرے مسلمان دمشق کو بنانا چاہتے ہیں

گراوٹ کی انتہا

سوہل کے سردار بلونت سنگھ کی لڑکی کا دیہانت ہو گیا۔ انہوں نے زیور پہنا کر اس کا داہ کرم کیا۔ رات کو لڑکی کا تایا اور ایک اور شخص چتا پر پانی ڈال کر زیور نکالنے کی کوشش میں گرفتار کر لئے گئے۔ گراوٹ کی بلا شبہ انتہا ہے

ترکی مخلوط تعلیم

یہاں ہندی مسلمان پردے کی حفاظت میں کوشاں ہیں۔ وہاں ترکی میں کالج اور سکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کو وسعت دی جا رہی ہے۔ جو نہ صرف اسلام بلکہ مشرقی تہذیب کے خلاف ہے لیکن کسی مفتی کو حوصلہ نہیں۔ کہ ترکی کے خلاف کفر کا فتوےٰ صادر کرے

جموں میں دفعہ ۱۴۴

سری نگر کی طرح جموں میں بھی دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی۔ چار سے زیادہ کا مجمع نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص چھڑی لے کر شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا اثر یہ ہوا ہے۔ کہ جموں کے مسلمان شانت ہو گئے ہیں۔ نہ جلوس نکلتے ہیں۔ نہ نعرے لگائے جاتے ہیں

ہنس راج وائرلیس

مقدمہ سازش

لاہور کے مفرور مسٹر ہنس راج وائرلیس کی گرفتاری کی خبر کی تردید کر دی گئی ہے

گورہ ۔ مسلمان اور ہندو

لاہور چھاؤنی پل نہر پر گذرتے ہوئے ایک گورے نے ایک مسلمان کو پیٹا۔ اور اسے نہر میں گرا دیا۔ مسلمان کی خوش قسمتی سے ایک ہندو سپاہی جو پاس سے گذر رہا تھا۔ گورہ ملٹری پولیس نے حراست میں لے لیا

مولانا شوکت علی کی تبدیلی وطن

لنڈن سے تار ہے۔ کہ مولانا شوکت علی نے گول میز کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد ہندوستان کو خیرباد کہہ کر فلسطین کو اپنا وطن بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہاں مسلم یونیورسٹی جس کے قائم کرنے کی تجویز ہے آپ جاتے ہیں۔ اس کے نام پر چندہ جمع کرنے کا یہاں وسیع میدان ہے

مغلپورہ کالج کا معاملہ ختم

مغلپورہ کالج سے متعلق مسلم ایجیٹیشن کا خاتمہ ہو گیا۔ ایجیٹیٹروں کا مطالبہ تھا کہ پرنسپل وٹیکر کو کالج سے برطرف کر دیا جائے۔ جو منظور نہیں کیا گیا۔ جو مسلم طلبا سکول سے غیر حاضر ہو گئے تھے۔ معافی مانگنے پر پرنسپل نے داخل کر لیا۔ گیا مسلمان اسے اپنی فتح کہتے ہیں یا گورنمنٹ کی شکست۔ کچھ سمجھیں غنیمت ہے کہ معاملہ ختم ہو گیا۔ اور مسلم طلبا کا مستقبل تباہ ہونے سے بچ گیا

مسلم رویہ سے مہاتما گاندھی کی بیزاری

مسلم ڈیلیگیٹ فرقہ پرستانہ وطیرہ پر اڑے ہوئے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے انہیں کئی چٹھیاں دیں۔ کہ تمام مسلمانوں کے اتفاق رائے سے جو چاہو گے وہ مجھے منظور ہے۔ اس مقصد کے لئے ڈاکٹر انصاری کی موجودگی ضروری ہے۔ لیکن فرقہ پرست مسلمان ممبر ڈاکٹر صاحب کو کس منہ سے مدعو کریں۔ جب انہوں نے دھمکیوں سے ڈاکٹر صاحب کا نام فہرست سے خارج کرا دیا۔ چونکہ بنیادی کمیٹی کی ساخت ایسی ہے۔ کہ مہاتما جی کو اس سے مسئلہ کے حل کی کوئی توقع نہیں۔ اس لئے وہ کمیٹی سے علیحدگی اختیار کرنے پر سوچ رہے ہیں

ہندوستان پر مسلمانوں کا قبضہ

نتھیا جوگ بابا کے نزدیک ہندوؤں کا ایک قدیمی کھیتر بال ہے۔ چند مسلمانوں نے اس پر ناجائز قبضہ کی کوشش کی سمجھوتہ کے لئے ایک ثالثی بورڈ بنا ہے

گول میز کے ممبروں میں اضافہ

کہا جاتا ہے

آریہ ہوٹل لاہور نزد ویٹا منیڈ وشنو صاحب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کمرے ہوا دار اور بجلی کی روشنی بحث گھر ڈاکخانہ اور اکاڈمی بالکل پاس۔ آزمائش شرط ہے

Digitized by eGangotri

کمیونل پارٹی کی طرف سے میجر گراہم پول اور کپتان ڈل کا ممبران گول میز کانفرنس میں اضافہ کیا جانا قابل غور ہے۔ جو ہندوستان کو آزادی دیئے جانے کے حق میں ہیں۔ ڈاکٹر انصاری کو دعوت موصول ہونے کی بھی توقع ہے ؛

سازش کشمیر اور مہاتما گاندھی :- جب مہاتما گاندھی کو بتایا گیا کہ کس طرح سے مہاراج کشمیر کو گدی سے اتارنے کی سازش کی گئی ہے اور اس سازش کے ممبر انگلینڈ کے ان سرمایہ داروں سے جنہیں کشمیر میں معدنیات کا ٹھیکہ نہیں دیا گیا تھا ساز باز کر رہے ہیں تو انہیں بہت افسوس ہوا کہ ایک دیسی راجہ کو تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے ؛

نمازیوں پر بجلی :- اسلامی ریاست بھوپال کی مسجد دار الالہام میں عین اس وقت بجلی گری کہ نمازی نماز جمعہ ادا کر رہے تھے۔ تین نمازی نماز پڑھتے میں مر گئے۔ مسجد کا جنوبی منارہ بھی بجلی سے شق ہو گیا۔ ایک آدمی بیہوش ہو گئے ؛

گورے چک کے خلاف پروٹسٹ ۔ ننکانہ صاحب گاندھی چک کے سکھوں نے گورے چک کے خلاف ستیاگرہ جاری ... میسرز شاستری جیکر مونجے۔ سردار اجل سنگھ وغیرہ نے زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ مینارٹی کمیٹی ایک ہفتہ کیلئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ مہاتما جی ڈاکٹر انصاری کو دعوت دلوانے کے لئے مسلمان ممبران پر زور دے رہے ہیں۔

ضمانت پر رہائی ۔ مقدمہ سازش میرٹھ کے ملزم لالہ کیدار ناتھ سہگل ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں ؛

خلاف قانون قرار دے دی گئی

جموں کی ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن اپنی باغیانہ سرگرمیوں کی وجہ سے خلاف قانون جماعت قرار دے دی گئی ؛

پنجاب اینڈ کشمیر بنک بند ہو گیا

راولپنڈی کے پنجاب اینڈ کشمیر بنک کے فیل ہو جانے کی خبر ہے ؛

مہاتما گاندھی کو چیلنج ۔ گورنمنٹ ہند نے نمک پر نئے ٹیکسوں کا جواز ڈالا ہے۔ اس کے لئے اس کو کوئی ملک بانہیں دے سکتا۔ لیکن ان ٹیکسوں میں محصول نمک کا اضافہ گویا مہاتما گاندھی کو چیلنج ہے۔ وہ تو اسے منسوخ کرانے کے درپے تھے اور گورنمنٹ نے اس پر اضافہ کر دیا ہے محصول نمک کے ساتھ کارڈ لفافوں کی قیمت کا بڑھانا ممبر مال کے عدم تدبر کا کھلا ثبوت ہے۔ اگر یہ دونوں ٹیکس ضمنی بجٹ میں نہ ہوتے۔ تو ضمنی بجٹ کی مخالفت اتنی مخالفت نہ ہوتی ؛

آریہ سماج کا مشن ۔ آریہ یووک سنگھ کے زیر اہتمام گورودت بھون میں مہاشہ کرشن جی کا "آریہ سماج کا مشن" پر نہایت پُر مغز لیکچر ہوا۔ مہاشہ جی نے کہا کہ آریہ سماج کا مشن سنسار کا اُپکار کرنا ہے ؛

مہاتما گاندھی کا جنم دن ۔ آج ۲ اکتوبر کو ہر جگہ مہاتما گاندھی سالگرہ کا دن جنم دن شان سے منایا جا رہا ہے۔ مہاتما جی میں کئی خوبیاں ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ اس تاریخی دن کو وہ ان کی مختلف خوبیوں کا اقرار کرنے کا برت لیں۔ جنم دن منانے کی سچھا بھید بلانے میں نہیں۔ اسی میں ہے ؛

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ودیالیہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء کو کھل گیا ہے۔ برہمچاری حسب معمول شروع ہو گئی ہے چھٹیوں میں ودیالیہ کے ودیارتھی مختلف مقامات پر ویدک دھرم کا پرچار نہایت لگن اور سرگرمی سے کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ شری یُت دیویندر جی اور نارائن دیو جی لائل کوٹ برہمی پکھوال وبھینی راجوانہ اور تکونڈی وغیرہ ہیں ؛

شری یُت سدہاکر جی و رمن لعل جی ۔ مانسا ۔ برلادہ ۔ جاکھل منڈی ۔ جاکھل منڈی ۔ زروانہ کا پرچار سرکوہن ۔ اسمال پور ۔ بھیں ۔ سانجھیرا ۔ لوہارو ۔ رتیا منڈی وغیرہ میں

شری یُت مہابیر جی و دیویندر جی ہگا دھری ۔ چھچھرولی ...گوند پورا ۔ انبالہ چھاؤنی رجنٹ بازار سبھا بازار ۔ سنولی ۔ سوہانہ ۔ شہزادپور ۔ نالاگڑھ ۔ ریاست نابھ وغیرہ میں

شری یُت گیانند جی ۔ دآتما رام جی ۔ دھرم کوٹ رندھاوا ۔ بٹالہ ۔ گونا ۔ ڈیرہ بابا نانک اور انکاٹرہ منڈی ہیں ؛

منتری دھرم دت جی کوٹ چھٹا ۔ جھوک آزا ۔ اور مہتم وغیرہ ہیں ؛

شری یُت دلیپ جی ضلع رہتک وحصار کے مندرجہ ذیل گاؤں میں پرچار کرتے رہے ...ہو ۔ ڈھو کی کھرک ۔ سکال داس موکھرا ۔ کھانی ۔ سنڈانا ؛

ایک آوشیک نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپدیشکوں کے لئے جو پریکشائیں جاری کی ہوئی ہیں۔ ان میں "سدھانت وشارد" ایسی پریکشا ہے۔ جس کو ہندی جاننے والے سجن بھی بڑی آسانی سے دے سکتے ہیں۔ اس امر کے واضح کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ آریہ بھائیوں کو ویدک سدھانتوں کے جاننے کی کتنی اشد ضرورت ہے۔ جہاں آریہ سماج کے کام کا کشیتر دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ وہاں پرچارکوں کی کمی کو بڑی طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔ اسی لئے ان تمام یوکوں دیگر آریہ سجنوں اور دیویوں سے جن کے دل میں ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ سماج کی سیوا کی زبردست لگن ہے۔ پرارتھنا ہے کہ وہ اس پریکشا کو اوشیہ دیں۔ یہ پریکشا لگ بھگ ماہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں ہوتی ہے جس میں ابھی کافی عرصہ باقی ہے۔ اگر ابھی سے اس کی تیاری میں لگ جائیں۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ عوام کی سہولیت کے لئے اس کا کورس درج ذیل ہے :-

پہلا پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ستیارتھ پرکاش ۔

دوسرا پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ درشنانند گرنتھ سنگرہ ۔ رشی کرت لگھو گرنتھ (آریہادیش رتن مالا ، ویوہار بھانو ...) کاشی شاسترارتھ ۔ ستیہ دھرم وچار ۔ ویدو رُدھ مت کھنڈن ۔ شکشا پتری ۔ دھوانت نوارن ۔ بھرم اُچھیدن ۔ بھرانتی نوارن ۔ گوکرونا ندھی ویدانت دھوانت نوارن) آریہ سماج کے نیم اُپ نیم ؛

تیسرا پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آریہ دھر میندر جیون ۔

چوتھا پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنسکار ودھی ۔

پانچواں پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بھارت ورش کا اتہاس (پرنسپل آچاریہ رام دیو جی کرت)

چھٹا پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ویاکھیان شنکا سمادھان ۔

سرپرستان پنڈت برہمکرودت جی شرما ادھشٹاتا ودیالیہ نے پچھلے دنوں یہ اعلان کیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش ۔ سنسکار ودھی وغیرہ مہاتما گرنتھوں کے پڑھنے کے لئے اگر کوئی سجن ودیالیہ میں سمے کے لئے آنا چاہیں آ سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ سلسلہ بھی یکم اکتوبر سے شروع ہو جائے گا۔ جو لابھ اٹھانا چاہیں۔ نوٹ کر لیں ؛ ادھشٹاتا اپدیشک ودیالیہ ؛

وی پی آتے ہیں

ماہ اکتوبر میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں ۱۸ اکتوبر کا پرکاش بصیغہ وی پی ارسال کیا جائیگا۔ جو صاحب وی پی کے خرچ سے بچنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ جو کسی وجہ سے وی پی نہ لینا چاہیں۔ وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ جو نہ منی آرڈر ارسال کریں۔ نہ اطلاع دیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وی پی وصول کر لیں۔ (مینیجر)

اپنے گھروں میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے!

سیتارام آریہ اینڈ سنز

کا سگندھت دھوپ اور اگربتیاں اور ہون سامگری ہندوستان میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ ۔ اگربتیاں نیز ایسی اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر ویدک کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی

سماجوں ، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجئے

دوبارتن پرچہ پراپت سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۸ اسوج سمت ۱۹۸۸

آریہ سماجوں کے سالانہ اتسو

ستمبر گزر چکا۔ یہ زیادہ تر پہاڑی آریہ سماجوں کے جلسوں کے لئے وقف ہے۔ چنانچہ شملہ۔ کوئٹہ۔ سرینگر مری اور شملہ کی پہاڑی آریہ سماجوں کے جلسے اس ماہ میں دھوم دھام سے ہوئے۔ مگر ان کے جلسوں کا موسم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے۔ اکتوبر سے اپریل تک پنجاب اور اس کی متعلقہ ریاستوں کی آریہ سماجوں کے جلسوں کی خوب بہار ہوگی۔ آریہ سماج کے اتسو جس صورت میں ہوتے ہیں گو یہ قابل اصلاح ہے۔ تاہم اس سے آریہ سماج کے کار کو کئی اہم فوائد حاصل ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ جس سماج کا اتسو ہو اس کے سبھاسدوں اور سہائکوں کی سستی جھڑ جاتی ہے۔ ان کے [illegible] بھر جاتا ہے۔ وہ اتسو کی تیاریوں میں بڑی لگن دکھاتے ہیں۔ ان کی بڑی اچھیا ہوتی ہے کہ ان کا اتسو کیا بلحاظ پرچار کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ دھن کامیاب ہو۔ دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ لازمی طور پر سپیکر اپدیشک اور بھجنیک وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ آج پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس اپدیشکوں اور بھجنیکوں کی تعداد اس قدر محدود ہے کہ اتسووں کے پربندھ کے بعد اس کے پاس بہت تھوڑا اپدیشک رہ جاتا ہے۔ جس سے وہ پرانت کے سارے قابل پرچار منڈلوں میں ورش میں کم سے کم ایک بار ہی اپدیشک بھیج سکے۔ گو گزشتہ سال سے سبھا کی توجہ گرام پرچار کی طرف وشیش روپ سے آکرشت ہو رہی ہے تاہم اتسووں کا پربندھ مکھیہ کام ہے۔ اور سادھارن پرچار کا اس سے دوسرے درجہ پر۔ جو آریہ سماجیں اتسو نہیں کرتیں وہ ہو سکتا ہے کہ پورا ورش کسی اپدیشک کے اپدیشوں سے کرتارتھ نہ ہو سکیں۔ لیکن جو اتسو کرتی ہیں ان کے ہاں ایک ساتھ پانچ سات اپدیشک بھجنیکوں کا پہنچ جانا ضروری ہے۔ چونکہ اتسووں کے سمے آریہ سماج کے پرچار کا سندیش اچھی طرح سے نگر اور نزدیکی گراموں میں پہنچایا جاتا ہے اور جلسہ کی آمد آمد میں لوگوں کا اشتیاق بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے سادھارن اوستھا کے مقابلہ پر ایک بڑی حاضری ان کے اپدیشوں سے لابھ اٹھانے کے لئے اکٹھی ہو جاتی ہے۔ اور جب ایک بھاری سنکھیا کو اپنے اتسو میں موجود پاتے ہیں تو آریہ سماج کے سبھاسدوں کا حوصلہ خوب بڑھ جاتا ہے۔ اور ان کے ہردوں میں کام کی امنگیں پلٹا لینے لگتی ہیں۔ اس طرح جہاں مقامی حالات کے مطابق سینکڑوں اور ہزاروں کی حاضری تک آریہ سماج کا سندیش پہنچتا ہے اور ان میں سے کئی ایک کے ہردے میں ویدک سدھانتوں کے لئے اگادھ پریم اور شردھا پیدا ہونے میں وہاں آریہ سماجیوں کی شردھا بھی تازہ ہو جاتی ہے۔ اور اتسو کی شان میں گدگد ہو کر آئندہ کے لئے اور تک اتساہ سے کام کرنے کا برت لیتے ہیں۔

ان دو فوائد کے علاوہ تیسرا فائدہ دھن کا ہے آریہ سماج کا کوئی کام پرچار کا ہو یا سنگھٹن کا دھن کے بغیر نہیں چل سکتا۔ سب کاموں کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ دھن اکٹھا ہونے کی ویدک پرنالی تو یہ ہے کہ جس دھارمک کام کے لئے ضرورت ہو اس کے لئے جنتا خود بخود دان دے۔ لیکن بدقسمتی سے آریہ سماج میں یہ اتی ورتی چل رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ دانی شردھا پورک خود آکر دان دیں مختلف سنستھاؤں کے سنچالکوں کو دانیوں کے پاس جا کر دان کے لئے یاچنا کرنی پڑتی ہے۔ دان کا پھل تو ہر حالت میں ہے۔ پر تو بھی اگر شردھا سے دینے یا آنے پر مجبوری سے دینے کے پھل میں فرق ضرور ہے۔ اس کے علاوہ مانگنے پر مانگنے والوں کا سمے اور دھن بھی خرچ ہوتا ہے۔ جو اس صورت میں نہ ہو۔ اگر دانی خود جو دینا ہے اور جہاں دینا ہے۔ وہاں پہنچا دیں۔ مثال کے طور پر گوروکل کو لو۔ اس کا جلسہ کیا گیا ہے اس کے آچاریہ اور اپادھیائے ورگ کو گوروکل اور اس کے برہمچاریوں کی پڑھائی کو چھوڑ کر دھن کے لئے دوڑ دھوپ کرنے پر بادھت ہونا پڑتا ہے۔ فرض کرو۔ ایک ڈیپوٹیشن دو آدمیوں کا گیا۔ وہاں سے ایک ہزار لایا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس ایک ہزار پر خرچ کیا آیا۔ دو آدمیوں کا کم از کم ایک مہینہ کا سمے اور ان کا آمدورفت وغیرہ کا کرایہ آدی ایک سو روپیہ کے قریب۔ اگر یہ منڈل کے بھائی ہزار کی بجائے ۹۰۰ خود بخود ہی پہنچا دیں تو اس سے جہاں گوروکل کو مالی نقصان کوئی نہ ہو وہاں اپادھیاؤں کو [illegible]

خاص نمبروں کے سرتاج پرکاش کے رشی نمبر کے متعلق ضروری اعلان!

خریداروں سے

پرکاش کے رشی نمبر کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ ویدک دھرم اور موجودہ مجلسی ضروریات کے متعلق اچھے کوٹی کے لیکھکوں کے لیکھ اور نامی شعراء کی پھڑکتی ہوئی نظمیں حاصل کرنے کا پورا پریتن کیا جا رہا ہے۔ سہ رنگی اور بلاک کی تصاویر نمبر کی شان کو دوبالا کریں گی۔ ہماری تصاویر تصویروں کی دنیا میں ایک نرالا اضافہ ہوگا۔ علاوہ ازیں لیتھو کی کئی شاندار تصاویر دی جائیں گی۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۴/ فی پرچہ ہوگی۔ ایک پرچہ کے لئے ۵ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

اکٹھے خریدنے والی آریہ سماجوں اور دوسرے خریداروں کیلئے نرخ حسب ذیل ہیں

ایک سے ۲۵ پرچہ تک ۴/ فی پرچہ
۲۶ " ۵۰ " ۳/ "
۵۱ " ۷۵ " ۳ "
۷۶ سے ۱۰۰ پرچہ تک ۳ فی پرچہ
۱۰۱ سے اوپر ۳ فی پرچہ محصول معاف
محصول ڈاک بذمہ خریدار

خریداری کے لئے کارڈ آریہ سماجوں کو بھیجے گئے ہیں۔ آریہ سماجوں کو اس دھارمک تحفہ اور دیوالی کے دھارمک پرساد کے لئے آرڈر بھاری سنکھیا میں دینے چاہئیں۔

اس قدر خوبیوں کا اس سے سستا کوئی دوسرا خاص پرچہ نہیں کیونکہ سو سے زیادہ خریدنے میں گھر بیٹھے ۳ فی پرچہ کے حساب سے مل سکتا ہے

اشتہار دینے والوں سے

پرکاش کا سالانہ رشی نمبر تمام خاص نمبروں کا سرتاج ہے۔ اس لئے کہ یہ سب سے پہلے نکلنا شروع ہوا۔ اور کہ اشاعت کے لحاظ سے کسی بھی خاص نمبر پر اسے سبقت حاصل ہے۔ اور اس پر اشتہاروں کے ریٹ نہایت واجبی ہیں۔ بدیں وجہ اشتہار دہندوں کے لئے نادر موقعہ ہے کہ رشی نمبر میں اشتہار دے کر سستے داموں اپنے مال کا اشتہار نصف لاکھ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائیں۔

رشی نمبر یکم نومبر کے لگ بھگ شایع ہو جائے گا

اس لئے اشتہار بھیجنے میں دیر کے معنی رشی نمبر کی خدمات سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہنا ہے جو اشتہار پہلے آئیں گے قدرتاً وہ اچھی جگہ پر لگائے جا سکیں گے۔

نرخنامہ حسب ذیل ہے جس میں کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں

ٹائیٹل کا آخری صفحہ (رنگین)	۶۰ روپیہ	نصف صفحہ	۲۲ روپیہ
دوسرا صفحہ	۴۵ "	۱/۴ صفحہ (ایک کالم)	۱۲ "
تیسرا صفحہ	۴۲ "	نصف کالم	۷ "
تصویر کے سامنے کا صفحہ	۴۲ "	۱/۴ کالم	۴ "
عام صفحہ	۴۰ "		

اشتہار فوراً آنے چاہئیں۔

المشتہر: منیجر پرکاش (شعبہ رشی نمبر) لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل میں شکشا دینے کی بجائے باہر جا کر دھن لینے کا کام نہ کرنا پڑے۔ اور اس طرح ان کی برہمن ورتی میں کسی قسم کی نیونتا نہ آسکے۔ پرنتو یہ تبھی ہو جب شردھالو دان دینے کی آریوں میں پرتھا ہو۔ مگر جو دونوں صورت میں آریہ سماجوں کے ادھیکاری چاہیں بھی تو بھی وہ دھن اکٹھا نہیں کر سکتے۔ دانی مہاشے انسٹی ٹیوشنوں کو بادشیش سمیوں پر دینے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اتسو اس مقصد کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ اتسو کے نام پر آریہ سماجوں کو دھن اکٹھا کرنے کا خوب موقع ہوتا ہے۔ اور اگر آریہ سماج کے کوئی پرسدھ نیتا اتسو میں شامل ہوں تو وہ خاص خاص رقوم جمع کرنے میں بڑے کامیاب ہوتے ہیں۔ اور اس طرح آریہ سماج کے اتسو دھن اکٹھا کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ وید پرچار ہے۔ اور سب کام وید پرچار کے سادھن ہیں۔ اس لئے آریوں کے دان کا بڑا حصہ تو وید پرچار فنڈ۔ یہی کارن ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پاس کر رکھا ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے اتسوؤں پر کوئی جس کے لئے چاہے دان دے۔ پرنتو اپیل سوائے وید پرچار فنڈ کے اور کسی فنڈ کے لئے نہیں ہو سکتی۔ گوروکل جتنی مہان سنستھا ہے اتنی ہی مہان اس کی دھن کی آوشیکتا بھی ہے۔ وید پرچار فنڈ سبھا کا ہے۔ اور گوروکل بھی سبھا کا۔ پرنتو سبھا نے گوروکل کے لئے بھی آریہ سماج کے کسی سالانہ اتسو پر اپیل کی کوئی گنجائش نہیں رکھی۔ یہ اس لئے ہے کہ آریہ سماجیں وید پرچار فنڈ کو مضبوط کریں تو وید پرچار فنڈ تمام سنستھاؤں کو مضبوط کر سکتا ہے۔ سنستھائیں شاکھائیں ہیں تو وید پرچار مول۔ مول کو پانی ملے گا تو وہ اسے شاکھاؤں تک پہنچا دے گا لیکن شاکھاؤں پر ڈالا ہوا پانی مول کو ہرا بھرا نہیں رکھ سکتا۔ ضرور ہے کہ مول سوکھ جائے گا۔ اور پانی ڈالے جانے کے باوجود شاکھائیں بھی مرجھا جائیں گی۔ اس لئے آریہ سماجوں کے اتسوؤں سے اگر وشیش لابھ اٹھانا ہے تو آنے والے اتسوؤں پر وید پرچار فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں وشیش اتساہ دکھایا جانا چاہئے۔ ہر ایک آریہ سماج کو سوائے کسی وشیش کارنوں کے اتسو ضرور کرنا چاہئے۔ تاریخیں سبھا کی سویکرتی سے مقرر کرنی چاہئیں اور انتک یا گوروکل سنستھاؤں کا خیال چھوڑ کر وید پرچار فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں لگ جانا چاہئے۔ اور اس طرح مجموعی کوشش سے اتنا روپیہ سبھا کے دفتر میں پہنچا دینا چاہئے جس سے سبھا کا بجٹ پورا ہو کر سبھا کو کچھ بھی معقول اضافہ ہو۔ اگر آریہ سماجیں وید پرچار کے لئے پرچر دھن اکٹھا کریں تو آریہ جلسوں کا آنے والا موسم سپھل ہوگا ۔

پنجاب کے آریہ سماجوں کیلئے

پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لاہور نے ۲۹ ستمبر سے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بہت سے آریہ سماجوں اور آریہ انسٹی ٹیوشنوں کا دھن اس کی مختلف براچنوں میں تھا۔ بنک کے بند ہونے سے جہاں دوسروں کو نقصان پہنچا ہے۔ وہاں آریہ سماجوں اور آریہ سماجک انسٹی ٹیوشنوں پر بھی اس کا اثر ہوگا۔ ان تمام آریہ سماجوں کے پردھان اور آریہ انسٹی ٹیوشنوں کے مینیجر مہاشوں سے جن کا اس بنک سے لین دین تھا میرا انویدن ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے کاریالیہ میں لکھ کر بھیجدیں۔ کہ ان کا اس بنک میں کس قدر روپیہ تھا۔ وہ میعادی تھا۔ سیونگ یا چلت تھا تاکہ اگر کبھی ضرورت محسوس ہو تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ان کے روپیہ کی رکھشا کر سکے ۔

کرشن

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

عیسائیت اور آتما کی ازلیت

ویدک سدھانت ہے کہ پرماتما کے ساتھ آتما اور پرکرتی انادی ہیں۔ سامی مذاہب۔ آتما اور پرکرتی کی ازلیت کے منکر ہیں وہ انہیں حادث مانتے ہیں لیکن جوں جوں ویدک روشنی ان کے دماغوں تک پہنچ رہی ہے۔ وہ بھی ویدک سچائی کی طرف آرہے ہیں۔ چنانچہ آتما کی ازلیت کے متعلق ٹیلر اپنی سائنس منتقل لکھتا ہے۔ جیون دائمی ہے۔ آتما اور شریر کے ویوگ ماتر کو موت کا نام دیا جاتا ہے۔ میرا یہ "میں" یعنی آتما موت سے پرے ہے۔ جسم اور شریر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مادی گھر ہے۔ "میں ہوں" ارتھات آتما ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ جب تمہارے اندر یہ بھاؤ جاگتی ہے کہ میں ہوں تو تمہارے اندر آتمک جیون پیدا ہوتا ہے۔ تمہارا پنر جنم ہوتا ہے۔ تم موت سے زندگی میں آتے ہو۔ خاتمہ پر فیصلہ کن الفاظ میں لکھتا ہے:۔

"چونکہ باپ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے میں ازلی اور ابدی ہوں۔"

ان صریح الفاظ کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ عیسائیت تبدیل ہو کر ویدک سدھانتوں کی طرف نہیں آرہی ۔

سہائتا فنڈ میں گپت دان

ایک آریہ سجن نے ۲۵ روپے اس غرض سے بھیجے ہیں۔ کہ اس سے مسلمان بھائیوں کے نام پرکاش سہائتا جاری کیا جائے۔ پرکاش کی سالانہ قیمت چار روپے ہے۔ جو مسلمان بھائی اس سہائتا سے لابھ اٹھانا چاہیں وہ ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔ سال بھر تک پرکاش ان کو پہنچتا رہے گا۔ اگر مسلمان بھائیوں نے پرکاش کے مطالعہ میں دلچسپی کا اظہار کیا تو دانی آریہ سجن اپنی امداد میں اضافہ کرنے کا بھی وچار رکھتے ہیں۔ آریہ سجنوں اور آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو چاہئے کہ وہ اس رعایت کی طرف مستحق مسلمان صاحبان کی توجہ دلائیں ۔

رشی اتسو پرساد فنڈ

دیوالی کے موقع پر پرساد کی رسم آریہ جاتی میں پرچلت ہے۔ لیکن فی زمانہ مٹھائیوں اور کھلونوں سے بڑھ کر جس پرساد کی سنسار کو ضرورت ہے۔ وہ دھارمک پرساد ہے۔ پرکار رشی انک رشی اتسو دیوالی کا بہترین پرساد ہے۔ جو آریہ سماجیوں کی طرف سے اپنوں اور غیروں سب کی بھینٹ کیا جانا چاہئے۔ سردار بھاگ سنگھ اور دوسرے دانی سجنوں کی طرف سے ہر سال یہ دھارمک پرساد مستحق اصحاب کی بھینٹ کیا جاتا ہے۔

اس سال ہمارا وچار ہے کہ اس میں "پرکاش" کے تمام پریمیوں اور آریہ سماجیوں کو شامل ہونے کا موقع دیا جائے۔ اس لئے رشی اتسو پرساد فنڈ جاری کیا گیا ہے۔ آریہ سجنوں سے نویدن ہے کہ جو کچھ ہو سکے اس فنڈ میں دان دیں۔ تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ اصحاب تک رشی نمبر پہنچایا جا سکے۔ اس سے جہاں پرساد کی رسم میں اصلاح ہوگی وہاں ویدک دھرم اور اس کے ورتمان کال کے پرچارک رشی دیانند کا سندیش نئے نئے لوگوں تک پہنچے گا۔ آریہ سماجیں اور آریہ سجن اور پرکاش کے پریمیوں کو اس فنڈ میں دل کھول کر سہائتا دینی چاہئے۔

اس کے علاوہ ایک اور طرح سے بھی اس فنڈ کی سہائتا کی جا سکتی ہے۔ کہ ہر جگہ کے ایسے دیکتیوں کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں نام اور پتے لکھے جائیں۔ جن کو رشی نمبر بھیجا جا سکے۔ امید ہے کہ آریہ سجن ہمارے اس انویدن کی طرف جلد دھیان دیں گے ۔

ترکی زبان کی شدھی

ترکی زبان میں عربی اور فارسی کے الفاظ بکثرت ہیں۔ ٹرکش گورنمنٹ کو یہ منظور نہیں۔ اس نے اپنی زبان کی شدھی کے لئے عربی اور فارسی الفاظ کے بائیکاٹ کی ٹھانی ہے۔ چنانچہ یہ غیر ملکی الفاظ ترکی سے جلا وطن کئے جا رہے ہیں۔ اور ترکی زبان میں نئے نئے الفاظ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ عربی مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور فارسی اس کا ضمیمہ۔ ہندوستان میں ان زبانوں کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہو تو تحفظ السنہ عربی اور فارسی کے لئے کئی انجمنیں عدم سے وجود میں آجائیں۔ لیکن یہی کام ترکی کی مسلم سلطنت میں ہوتا ہے۔ تو مسلم مجاہد خاموش ہیں۔ اور انہیں کمال پاشا کی گورنمنٹ کے خلاف ایک لفظ زبان سے نکالنے کی جرأت نہیں۔ صحیح نقطۂ نظر بھی یہی ہے کہ اگر ایک قوم اپنی قومی زبان کو فروغ دینا چاہتی ہے تو اس کی مخالفت نہ کی جائے۔ لیکن جس صحیح نقطۂ نظر پر مسلمان ترکی کی حالت میں عمل کرتے ہیں۔ ہندوستان کی حالت میں وہ اسے بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اگر اسی نقطۂ نظر پر یہاں بھی کام کریں تو دنوں میں ہندوستان کی قومی زبان ہندی کو وہ فروغ حاصل ہو جس سے سوراجیہ کا بہت نزدیک آنا یقینی ہو جائے ۔

کھدر کا پاجامہ

جس غیر ملکی کپڑے کو اپوتر سمجھ کر ملک نے پرے پھینک دیا ہے۔ میاں محمود احمد اسی کو پہنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وقت تھا کہ اسی کھدر کو آپ کے والد بزرگوار میاں غلام احمد صاحب زیب تن کرتے تھے۔ چنانچہ مخلص قادیانی مسٹر عرفانی مرزا سلطان احمد کے جو حالات زندگی لکھ رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے:۔

"تائی صاحبہ کو یہ خیال تھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب (فرزند اکبر میاں غلام احمد صاحب) کی شادی ان کے بھائی مرزا امام الدین صاحب کی صاحبزادی سے ہو جائے۔ چنانچہ تحریک کی گئی۔ لیکن مرزا امام الدین صاحب نے نہایت حقارت کے ساتھ اس پیغام کو ٹھکرا دیا۔ اور کہا کہ کھدر کا پاجامہ پہننے والے کے لڑکے کو میں رشتہ نہیں دیتا۔ یہ اشارہ حضرت اقدس کی طرف تھا۔"

آہ! جس کھدر کو باپ نے زیب تن کیا۔ بیٹا اس کی بیخ کنی کے لئے بدیشی کپڑے کے دینے کو عین ایمان سمجھتا ہے ۔

پرکاش میں اشتہار دینا تجارت کو بام عروج پر پہنچانا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرتھوی گھومتی ہے

نہاشہ شاستری مہر دیپ اور سیر لکھتے ہیں۔ کہ پرانکول نے اعتراض کیا ہے کہ کیا کوئی ودوان اس بات پر روشنی ڈالے گا کہ پرتھوی گھومتی ہے جیا شہ تی وگوید آدی کہا ستھیہ بھوبیکا کا پرتھوی آدی لوک بھرم دشہ پرکرن دیکھ لیتے۔ تو وہ پورا انکو منتروں کو خود جواب دے سکتے۔ اس میں رشی دیانند نے وید منتروں سے یہ دکھایا ہے کہ پرتھوی سوریہ چندر آدی لوک گھومتے ہیں۔ چنانچہ یجر وید ادھیائے ۳ منتر ۶ کی دیا کھیا میں رشی لکھتے ہیں۔ گو نام ہے پرتھوی۔ سوریہ۔ چندر آدی لوکوں کا وہ سب اپنی اپنی پرکرما میں انترکش کے درمیان ہمیشہ گھومتے ہیں۔ پرتھوی سوریہ کے چاروں طرف گھومتی ہے۔ اسی پرکار سے سب لوک اپنی اپنی ککشا میں گھومتے ہیں۔ پرمیشور اپنے سامرتھ سے پرتھوی آدی سب لوکوں کا دھارن بھرن اور پالن کر رہا ہے۔

پھر اگ وید ۸-۱۰-۱۲ منتر ۳ میں ہے کہ چندر لوک پرتھوی کے چاروں اور گھومتا ہے کبھی کبھی سوریہ اور پرتھوی کے بیچ میں آ جاتا ہے اسی طرح کئی منتروں میں آیا ہے کہ دیوتا سم پرکاش کرنے والے سوریہ آدی لوک اور جو پرکاش رہت پرتھوی آدی لوک ہیں۔ وہ سب اپنی ککشا میں ہمیشہ گھومتے ہیں۔

البتہ جہاں پرتھوی سوریہ کے گرد گھومتی ہے اور چندر پرتھوی کے چاروں طرف۔ وہاں سوریہ کسی کے گرد نہیں گھومتا بلکہ اپنے ہی محور کے گرد گھومتا ہے۔

تعدد ازدواج اور اسلام

تعدد ازدواج کے متعلق مسلمانوں کیا احمدیوں میں بھی سخت اختلاف ہے۔ ان کا ایک حصہ ایسا ہے جو تعدد ازدواج عین حکم خداوندی کہتا ہے۔ اور اپنی گوناگوں مذہبی اور سیاسی مصروفیتوں کے باوجود حرم میں چار سے کم بیویاں کسی وقت نہیں رکھتا گویا حکم عدولی شریعت سمجھا ہے۔ لیکن دوسرے حصے کے پرچہ مذہبی کے ایک صاحب دریافت کیا گیا کہ پیرس کے الفضل میں بیڈ یا میں لکھا ہے کہ اسلام میں تعدد ازدواج آوند پر ایک صحیح ہے۔ کیا یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی اسلام سے نا واقفی ظاہر ہوتی ہے۔ اسلام میں تعدد ازدواج کا ہرگز مقصد نہیں بلکہ بعض حالات میں وہ اس کی اجازت دیتا ہے۔

دیگر اسلام کو نہ سمجھا ہو گا لیکن لا متنا ہی تک

کیا وہ مسلم علماء اور قادیانی حضرات ابھی نہیں سمجھے جو تعدد ازدواج کی شریعت کی پابندی داخل فرض سمجھتے ہیں ۔

اسلامی جذیہ۔ مالی تشدد

آج تہذیب کی روشنی سے مسلم علماء کو اس بات سے انکار ہے کہ اسلام کے پھیلانے میں جبر کا کوئی تعلق ہے لیکن پرانی ٹکسال کے مولوی اس امر واقعہ کے چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ چنانچہ جذیہ ایک صریح جبر ہے جو غیر مسلموں پر روا رکھا گیا تھا۔ اس

جاتا ہے اور جذیہ کی قید سے رہائی چاہ کر دائرہ اسلامی میں داخل ہوں ۔"

گویا جذیہ مالی تشدد تھا جو اسلام نے غیر مسلموں پر محض اس لئے کیا۔ کہ اس مالی تشدد سے رہائی کے لئے وہ دائرہ اسلامی میں داخل ہوں۔ اس حالت میں العدل کا یہ نتیجہ نکالنا کہ "جذیہ کو کوئی ظلم نہیں کہہ سکتا۔ یہ عین امن پسندی و انصاف ہے۔" اندھے مقلدوں کی آنکھوں میں دھول ڈال سکے تو تعجب نہیں لیکن کوئی انصاف پسند جذیہ کے لئے مالی تشدد کے بغیر کوئی دوسرا لفظ استعمال نہیں کر سکتا ۔

کیا تھا کہ یہ تحفظ اسلام کے اعیان خاموش ہو جائیں لیکن ان لوگوں کو خدا و رسول سے تعلق ہی کیا تھا۔ انہیں تو اپنے آقایان دلی نعمت کے احکام کی تعمیل کرنی تھی۔ کیونکہ عطاء اللہ شاہ بخاری اور اسی قماش کے دوسرے علماء ان اہم واسلمین کے پٹھوؤں کا مقصد ہی ہر اسلامی تحریک کو نقصان پہنچا کر کانگرس اور ہندوؤں کا حق نمک ادا کرنا ہے وہ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان جلسے میں ابتری پیدا کرنا چاہتے تھے..........

اس لئے جب اس (ٹولی) نے دیکھا کہ اسے یہ مقصد (جلسہ کو منتشر کرنے کا) حاصل نہیں ہوا اور وہ انسان جس کی تقریر سننے کے لئے ہزارہا انسان جمع ہوتے ہیں۔ مردانہ وار جلسہ میں آ گیا ہے تو اس ٹولی نے اپنی کمینگی اور شرارت کا انتہائی مظاہرہ کرنا اور بہت زیادہ زور اور شدت کے ساتھ پتھر برسانا شروع کر دیئے۔

اس وقت خدام نے حضور کے ارد گرد حلقہ بنا لیا اور چھتریاں تان لیں۔ مگر پتھروں کا اس قدر زور تھا کہ باوجود اس کے تین پتھر حضور کے ہاتھوں پر آ کر لگے۔ اور احمدی تو شاید ہی کوئی ایسا ہو جسے چوٹ نہ آئی ہو.........

اگرچہ ساری شرارت آپ (میاں محمود احمد صاحب) کو نقصان پہنچانے کے لئے کی گئی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی اور یہ بد چلن لفنگے ناکام رہے ۔

مسلمان کے متعلق قادیانی اصطلاح

"قادیانی اصطلاح میں مسلمان ایک دیندار۔ امن پسند اور صلح جو انسان ہے۔ لیکن ہندوؤں کے مقابلہ پر۔ ہندوؤں پر مسلم مظالم کے جتنے واقعے ماضی قریب میں ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کے اخبارات کی ورق گردانی کر جاؤ۔ تمام الزام ہندوؤں پر تھوپا ہوا پاؤ گے۔ گویا مسلمان سے کبھی کوئی غلطی یا قصور سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن البتہ ان ہی مسلمانوں کی جو ہندوؤں کے مقابلہ پر فطرتاً امن پسند تھے۔ قادیانیوں سے ٹکر ہو تو چشم زدن میں قادیانی اصطلاح بدل جاتی ہے۔ اور وہی مسلمان جو ہندوؤں کے مقابلہ پر دیندار، امن پسند اور صلح جو تھے۔ دشمن اسلام۔ (ذلیل) اشرار۔ بد باطن۔ لفنگے اور نہ معلوم کیا کیا بن جاتے ہیں۔ کشمیر کے واقعہ کو ہی لو۔ جس کا ذکر وہ میاں صاحب نے بجا طور پر کیا ہے۔ کیا ان کی قلم سے ایک لفظ بھی ان مسلمانوں کے متعلق کبھی نکلا ہے۔ جنہوں نے ریاست کے خلاف بغاوت کی۔ کیا ان ہزاروں مسلمانوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس پر الفضل کے الفاظ بد باطن لفنگے دشمن ... صادق ہو سکیں جن کا استعمال کیا گیا۔"

ہم ہیں

ص سپہ ستم

کریں کس منہ سے ہم دعویٰ موحد با خدا ہم ہیں
کہ جب اپنے دھرم اور کرم سے نا آشنا ہم ہیں

اُٹھے تھے ہاتھ میں لے وید کو توحید پھیلانے
سمجھتے تھے کہ سب گم کردہ راہ ہیں رہنما ہم ہیں

وہی ہم ہیں کہ ہے اب شرک و بدعت پر عمل اپنا
بجائے ایشور غیروں کے در پہ جبہ سا ہم ہیں

لگی پھرتی تھی قدموں سے ہمارے دولت و ثروت
مگر اب بیکس و نادار بے برگ و نوا ہم ہیں

اصول کار اور تنظیم اب ہم میں نہیں باقی
برنگ نقش باطل اک دل بے مدعا ہم ہیں

خصوصیات جو ہم میں تھیں وہ سب ہو گئیں رخصت
اسیر خود پرستی بندہ حرص و ہوا ہم ہیں

ہماری داستانیں اے سخن ہیں سخت درد انگیز
بتائیں کیا کہ کیا ہم تھے بتائیں کیا کہ کیا ہم ہیں

(کوٹ اڈو) ——— (ٹیک چند سخن)

کے متعلق خفی مسلمانوں کا آرگن "العدل" لکھتا ہے:-

"(غیر مسلم) جب جان بوجھ کر بوجہ عناد و مخالفت دھرمی ریاست آپ کی نبوت کے منکر ہوئے تو شریعت اسلامیہ نے ان کو ہوش میں لانے کے لئے اور ان کی اصلاح نفس کے لئے ایک عمدہ طریقہ جاری کیا۔ ان کو غیرت دلانے کے اسباب پیدا کر کے غلامی کی ذلت سے ڈرایا۔ چنانچہ جذیہ جس کے قبول کرنے کو وہ خود بھی ذلت جانتے تھے اور کسریٰ و نوشیرواں نے ذلیل ہی کرنے کے لئے جذیہ کا نفاذ کیا تھا ان پر مقرر کیا۔ تاکہ ایک زمانہ کے بعد ان کا تعصب

خود ساختہ پریذیڈنٹ کی آؤ بھگت

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر جناب میاں محمود احمد صاحب سیالکوٹ کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے گئے تو وہاں کے مسلمانوں نے جس طرح ان کی آؤ بھگت کی وہ "الفضل" نے اس طرح بیان کی ہے:-

"جب حسب تجویز حکیم عبد الحکیم صاحب افسر نقص صدارت سپر انجام دینے کے لئے سٹیج پر تشریف لا کر دعائی تقریر کرنے لگے تو شرار کے ایک گروہ نے سخت شور برپا کر دیا۔ یہ دیکھ کر صدر نے ایک قابل حافظ صاحب کو قرآن کریم کی تلاوت کے لئے کھڑا

Digitized by eGangotri

کے اچھے برے سب مسلمانوں پر کیا ہے۔ اگر تھا تو مرزا اور مرزائی پریس کی ایمانداری یہ تھی کہ وہ قصور قصوروارں کے ذمہ لگاتے نہ کہ بہ فرض کر لیتے کہ مسلمان سے کوئی قصور سرزد ہونا ممکن ہی نہیں۔ لیکن اگر مرزائی ریاست کے معاملہ میں مسلم ہجوم کو اس لئے باغی قرار دیتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور مسلمان سے قصور ہونا ممکن ہی نہیں تو سیالکوٹ کے معاملہ میں بھی دیانتداری کا تقاضہ یہی تھا کہ مرزائیوں پر پتھر برسانے والوں کو وہ باغی تصور کرتے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ بغاوت کے مقابلہ میں کسی مجمع پر معمولی پتھر برسانے نسبتاً کم معیوب ہیں ؛

"اخلاق اسلامی کا جنازہ"

لاہور کے میونسپل انتخاب کے سلسلے میں معاصر پیغام صلح "اخلاق اسلامی کا جنازہ" کے عنوان سے لکھتا ہے :-

"قصہ مختصر یہ کہ امیدواران کا مقابلہ ہوا۔ اور اکثر وارڈوں میں بہت سخت ہوا۔ اگر یہ مقابلہ شریفانہ مقابلہ ہوتا تو قوم کے لاکھوں روپیہ اور قیمتی وقت کے نقصان پر کسی طرح صبر کر لیا جاتا لیکن صد افسوس اس مقابلہ میں بہت سے مسلمانوں نے اخلاق۔ اسلامی رواداری اور ایمانداری کو ہاتھ سے دیدیا۔ جس پر ماتم کرنے سے کوئی دردمند اور سمجھدار مسلمان باز نہیں رہ سکتا"۔ انتخاب میں مسلمانوں نے اخلاق اور ایمانداری کو ہاتھ سے دیا یا نہیں یہ وہ جانیں یا پیغام صلح۔ سوال یہ ہے کہ جب آپس میں مسلمان ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوں تو اخلاق۔ رواداری اور ایمانداری کو ہاتھ سے دے سکتے ہیں۔ تو ہندوؤں کے مقابلہ پر وہ ان حالانکہ میں کس حد تک نہ پہنچے ہوں گے۔ لیکن کیا پیغام صلح یا کوئی فرقہ پرست مسلم اخبار سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ اس نے ہندوؤں پر مظالم کے کسی بھی واقعہ میں مسلمانوں کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے اخلاق۔ رواداری اور ایمانداری کو ہاتھ سے دے دیا تھا۔ کسی قدرتی طاقت سے مسلمان مسلمان کے مقابلہ پر تو بد اخلاق۔ غیر رواداد اور بے ایمان بن سکتا ہے لیکن ہندو کے مقابلہ پر اخلاق رواداری اور ایمان کا پتلا بن جاتا ہے ؛

کوئٹہ کا زلزلہ اور قادیانی

کوئٹہ کے زلزلہ پر قادیانی خاموشی پر مولوی ثناء اللہ کو حیرت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "جب جاپان میں زلزلے آئے تھے۔ قادیان میں شادیانے بجائے گئے تھے کہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے۔ کہ جاپان میں زلزلہ آیا۔ بس یقیناً ثابت ہوا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔ مگر آجکل خاص اپنے ملک ہندوستان (کوئٹہ) میں تباہی خیز زلزلے آئے۔ ہم منتظر تھے کہ قادیان کے اخبار ان زلزلوں کو صداقت مرزا پر بین دلیل بتائیں گے۔ مگر وہ آج تک خاموش ہیں۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ کوئٹہ کے زلزلوں سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی ہے جیسی چارلوں کی سفیدی سے زمین کی گولائی"۔

مولانا ثناء اللہ نے جس خاموشی اور مرزا صاحب کے مسیح موعودیت کے ایک تازہ ثبوت کی طرف قادیانیوں کا دھیان دلایا ہے۔ اس کے لئے انہیں ان کا مشکور ہونا چاہیئے۔ لیکن کشمیر کمیٹی کی مصروفیات اور قادیان میں خون ریز فساد کے باوجود پانچ دنوں کو زیادہ انتظار میں رہنے کی ضرورت نہیں رہنے دی۔ چنانچہ "الفضل" ۲۷ ستمبر میں لکھا ہے کہ :-

"جب سے حضرت مسیح موعود نے قرآنی پیشگوئی کے ماتحت تازہ الہامات سے خبر پا کر زلزلوں سے تباہیوں کی پیشگوئی کی ہے۔ تب سے ہر سال زمین کا کوئی نہ کوئی حصہ زلازل کی ہولناک جنبشوں سے زمین کے غافلین کو ......

...... اور من اللہ کی اطاعت قبول کرنے کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے ......

...... اور خطرہ ہے کہ جب تک لوگ بدکاریوں سے توبہ کر کے اپنی اصلاح نہ کریں گے اور خدا کے فرستادہ کو ایک بڑی جماعت قبول نہ کرے گی تب تک یہ سلسلہ تباہیوں کا برابر جاری رہے گا"

زلزلہ کوئٹہ پر ہی کیا منحصر ہے۔ مولانا ثناء اللہ اگر یہ چاہتے ہیں کہ زلزلوں کے اس سلسلہ سے خلق خدا کو مخلصی ملے تو اس کا بس ایک ہی علاج ہے کہ یا تو مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو مرزائیت کے گڑھے میں دھکیل دیا جائے یا ہمت مرداں مدد خدا کے بھروسے پر مولانا دوسرے محافظ اسلام مولاناؤں کی مدد سے مرزائیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔ پھر نہ زلزلے آئیں گے اور نہ قادیانیوں کو خلق خدا کی مصیبت پر شادیانے بجانے کا موقعہ ہاتھ آئے گا ؛

کشمیر کو پھر احراری جتھے

کشمیر کو جانے کے لئے احراری جتھے سیالکوٹ میں بہت جوش و خروش سے اکٹھے ہوئے تھے۔ لیکن ریاست کی مصلحت جویانہ پالیسی نے احراری ڈکٹیٹر کو یقین دلا دیا کہ مسلم رعایا کے حقوق ریاست کے ہاتھ میں محفوظ ہیں۔ اس لئے ڈکٹیٹر نے دانائی سے کام لیا۔ اور جتھوں کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ سرینگر سے جو تاریں آ رہی ہیں۔ ان سے اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں کہ مسلم ایجی ٹیٹروں نے پھر سر اٹھایا ہے۔ اور صلح کی شرائط کو توڑ کر پھر بدامنی پھیلانے پر کمربستہ ہوئے ہیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے کہ پولیس اور فوج کے سپاہیوں کو بری طرح گھائل کیا گیا۔ حکام ریاست جتنے کو گورنر تک کو پتھروں کا نشانہ بنایا گیا تو پولیس اور فوج کی قوت برداشت کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ تاہم شرارت کو کب تک برداشت کیا جا سکتا تھا۔ سپاہیوں کو گولی چلانی پڑی جس سے سخت افسوس ہے کہ کئی مسلمان مارے گئے۔ اور کئی گھائل ہوئے۔ لیکن اس میں ریاست کا اتنا ہی قصور ہے کہ اس نے ایجی ٹیٹروں کے متعلق نرم پالیسی سے کام لیا۔ اگر ان سے اتنی نرمی نہ برتی جاتی تو نوبت یہاں تک پہنچتی۔ ریاست کی اس باموقع کارروائی سے ریاست میں امن ہو گیا ہے۔ اس لئے احرار غلطی کریں گے۔ اگر جتھوں کا سوال پھر اٹھائیں گے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مولانا حبیب الرحمن نے چودھری افضل حق کو تار دیا ہے کہ کیا ہم جتھے روانہ کریں ؟

جتھوں کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر میاں محمود احمد صاحب نے نہایت مناسب لکھا ہے کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ کشمیر کو جتھے روانہ کریں۔ اگر جتھے جائیں گے تو گورنمنٹ ہند کا فرض ہے کہ انہیں روکے۔ احرار اگر مسلمانوں کے حال پر رحم کریں اور جتھے بھیجنے کا خیال ترک کر دیں۔ جتھوں کی تحریک سے احرار کے ہاتھ میں کچھ روپیہ ضرور آ جاتا ہے لیکن ہندوستان اور کشمیر کے مسلمانوں کے لئے مشکلات کا باب کھل جائے گا ؛

پستک سمالوچنا

سوامی دیانند کرت گرنتھ وید انوکول ہیں یا اسشٹا ورشی پران

یہ کتاب اردو زبان میں پنڈت منسا رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لکھی ہے۔ سوامی منشا نند جی مہاراج آچاریہ مہا ودیالیہ گوردت بھون لاہور نے مہابھاشا کی ہے۔ اس کتاب میں سناتن دھرم کی طرف سے کئے گئے آریہ سماج پر متعدد بیہودہ اعتراضوں کا ایسا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے کہ اس کی مدد سے ہر ایک آریہ سماجی سناتن دھرم کے پنڈتوں کے دانت کھٹے کر سکتا ہے۔ ہر ایک آریہ سماج کو یہ کتاب خاص طور سے منگوا کر اپنے سماسدوں میں تقسیم کرنی چاہیئے۔ سچائی کے متلاشی سناتنیوں کو بھی اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ضخامت ۱۲۰ صفحے قیمت ۱۲ آنے۔ آریہ سماجوں سے ۸ آنے۔ راجپال اینڈ سنز بک سیلر ہسپتال روڈ بازار انار کلی لاہور سے مل سکتی ہے ؛

پراپتی سویکار

"کانپور میں فساد و ہندو مسلم اتحاد" نامی ایک منظوم ٹریکٹ ہندو سماج سدھارک سبھا کانپور سے موصول ہوا ہے۔ جو اردو اور ہندی ہر دو زبانوں میں ایک آنہ میں مل سکتا ہے ؛

شردھانند اناتھ آلیہ آگرہ کا سالانہ وارشک ورتانت ۱۹۳۴ء اناتھ آلیہ کے دفتر سے مل سکتا ہے۔ یہ یتیم خانہ بیس سال سے چل رہی ہے جس میں سے یتیم بچوں کو تعلیم دے کر اور روزی کمانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ تین ہزار کے قریب اس کا ماہانہ خرچ ہے۔ اور سو ا دو سو کے قریب اناتھ بالک اور بالکائیں سالانہ رپورٹ میں ان کا ذکر ہے۔ خرچ چندہ دان سے پورا ہوتا ہے۔

آریہ اناتھ آلیہ منٹگمری کا ۱۹۳۴ء کا ورتانت ادھشٹاتا سے مل سکتا ہے۔ یہ اناتھ آلیہ ۱۹۰۵ء سے ستاپت ہے۔ ۲۹ اناتھ بالک بالکائیں اور دو ودھوائیں ہیں۔ پانچ ہزار روپے سالانہ خرچ ہے ؛

جین مت درپن :- اس سلسلہ کے آٹھ ٹریکٹ شری سوامی کرما نند جی آریہ سماج اجمیر مہا وشھیدالوپدیشک نے لکھے ہیں۔ ان میں جین مت کی بھیتی بیان سے سمالوچنا کی گئی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ کیول دو پیسے ہے۔ جین مت سے دلچسپی رکھنے والوں کو ان کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ سوامی کرما نند جی آریہ سماج اجمیر سے مل سکتے ہیں ؛

مہاتما جی کی کامیابی پر لاؤ شکریہ

۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ادکل مالکوٹ میں ... نے ... اور ... چودھری ما نند جی نے ... میں سرسمہ ۱۶۰۵ اٹک جیل ... میں ... گول میز کانفرنس میں کامیابی کے لئے ... اپراس کیا ہے۔

(دیوبند و دیانتی)

شری کرشن کا رکمنی ہرن

(از پنڈت ... شرما جی ایم اے)

جن راجاؤں نے جراسندھ کی شہنشاہیت کو قبول کر لیا تھا۔ ان میں ایک ودربھ کا راجہ بھشمک بھی تھا۔ ودربھ علاقہ خاندان کا شکتی شالی راجہ تھا۔ اس کی حکومت اس وسیع قطعہ زمین پر پھیلی ہوئی تھی جس میں آج کل مدھ پردیش۔ برار۔ خاندیش۔ ممالک نظام۔ مدراس وغیرہ واقع ہیں۔ اس زمانہ کی اصطلاح میں اس علاقہ کو کرنڈ ... کہا جاتا تھا۔ بھشمک کی رکمنی نام ایک لڑکی تھی۔ وہ سری کرشن پر موہت تھی۔ اور اس سے بیاہ کرنا چاہتی تھی۔ سری کرشن کے بھاؤ بھی اس کی طرف ایسے ہی تھے۔ لیکن جراسندھ کو یہ منظور نہ تھا کہ اس کے ایک باجگذار کی لڑکی کی شادی اس شخص سے ہو۔ جو اس کے داماد کا قاتل ہے۔ سری کرشن کی پھوپھی کا ایک لڑکا تھا۔ ششوپال۔ اس کا باپ چیدی کا حکمران تھا۔ ششوپال جراسندھ کے ہوا خواہوں میں سے تھا اور ششوپال جراسندھ کی افواج کا سپہ سالار بھی تھا۔ بھشمک نے جراسندھ کے اشارہ پر اپنی لڑکی رکمنی کی سگائی ششوپال کے ساتھ کر دی۔

مگدھ سلطنت کے تمام راجے ششوپال کے براتی بن کر کنڈن پور آ گئے۔ لیکن سری کرشن کو یہ بات گوارا نہ تھی اور وہ مقابلہ کی طاقت رکھتے ہوئے اپنی پریمکا کا دوسرے کے ساتھ شادی کیسے گوارا کر سکتے تھے جبکہ پریمکا بھی اُسے چاہتی تھی۔ بیاہ سے ایک دن پہلے وہ بڑی شان سے بیاہ منڈپ میں پہنچا اور جوں ہی موقعہ ملا۔ رکمنی کو لے کر نکل گیا۔ بھشمک کے ہاں جو راجے آئے ہوئے تھے وہ سدراہ ہوئے۔ لیکن وہ سب کو پچھاڑ کر نکل گیا۔

رکمی رکمنی کا بھائی اپنے زمانہ کا صف اول کا یودھا تھا۔ اس طرح اپنے خاندان کی رسوائی سے وہ بہت مشتعل ہوا۔ علاوہ ازیں پہلے ہی وہ رکمنی کے کرشن سے بیاہے جانے کے خلاف تھا۔ چترانگ کے ساتھ وہ اپنی فوج لے کر کرشن کے تعاقب میں نکلا۔ کرشن جانتا تھا کہ اس کا مدمقابل بڑا یودھا ہے۔ وہ اس کے اپنے نزدیک آنے میں ہارج نہ سمجھا۔ رکمی نے اس سے پہلے سری کرشن کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ میدان میں اس کی آنکھ جب اس پر آ پڑی۔ تو وہ متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا۔ اور سم ظریفی کی راج کے کہ درحقیقت اُس نے کرشن سے شکست قبول کر لی۔ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنی تھے۔ کہ اہل ودربھ نے کرشن سے رکمنی کے بیاہ پر رضامندی ظاہر کی جس نے سری کرشن کے تیج سے پر بھاوت ...

ہو کر اس کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔ وہاں بطور یادگار ایک شہر کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس سے سری کرشن کی رکمنی سے شادی نہایت اہم تاریخی واقعہ بن گئی۔ ایک مستقل یادگار نے تاریخ کے مضمون میں اس رشتہ مناکحت کو خوا اضافی کر دیا۔ جس سے دو خاندان متحد ہو گئے۔ رکمنی کے ساتھ سری کرشن دوارکا کو لوٹ گئے۔ وہاں شاستر انوسار رسم شادی ادا کی گئی۔ اس کے بعد سری کرشن نے بھری راج سبھا میں کہا کہ میری نظر میں رکمنی وید کی رچا ہے۔ جس تک ششوپال سے بدذات شودر کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ باجگذار راجہ شودر نہیں تو اور کیا ہے؟

بیاہ کے طریق

اس زمانہ میں کھشتریوں میں کنیاؤں کے بیاہ کے تین طریقے رائج تھے۔ اتم طریقہ سوئمبر کا تھا۔ کنیا کے گھر شادی کے تمام امیدوار اکٹھے ہوتے تھے۔ ان میں سے جو سوئمبر کی شرائط پوری کرتا تھا۔ اور کنیا اسے یا اس کے پسند کے آدمی کو پسند کر لیتی تھی۔ اُسے کامیاب قرار دیا جاتا تھا۔ دوسرا طریقہ کنیا کو ذریعہ شلک حاصل کرنے کا تھا۔ دوسرے الفاظ میں بیاہ کے خواہشمند کھشتری نوجوانوں کو منتخب کرنا ہوتا تھا۔ کہ وہ کنیا گھر میں آئیں اور آپس میں لڑ کر جو سب پر غالب آتے۔ کنیا کی منظوری سے اس کے ساتھ شادی کرے۔ یا اپنے کسی منظور نظر سے اُسے بیاہ لے جاتے۔ یہ طریقہ بھی سوئمبر کی ہی ایک شکل تھا۔ اگر کنیا کا باپ ان طریقوں میں سے کسی ایک پر رضامند ہو جاتا۔ تو معاملہ عمدگی سے طے ہو جاتا۔ اس سے جہاں نوجوانوں کو اپنی دیرتا دکھانے کا موقع ملتا وہاں کماریوں کے لئے اپنی پسند کا پتی پراپت کرنا ممکن ہوتا۔ لیکن اگر باپ ان طریقوں میں سے کسی کو منظور نہ کرتا۔ اور کنیا کو اپنے حسب دلخواہ جہاں چاہتا۔ بیاہنا چاہتا۔ تو سمجھا جاتا۔ کہ وہ کنیا کے ادھیکار رد کر رہا ہے۔ اس صورت میں دوسرے امیدواران شادی کے لئے اس کے سوائے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ کنیا کو ہر کر لے جائیں۔ پس تیسرا طریقہ کنیا ہرن کا تھا۔ وہ بے خبر آتا اور کنیا کو رتھ میں بٹھا کر لے جاتا۔ یاد رہے۔ کہ بیاہ کے ان تینوں طریقوں میں کنیا کی رضامندی لازمی تھی۔ کوئی کماری زبردستی بیاہی نہیں جا سکتی تھی۔

مثال کے طور پر دروپدی کی حالت میں سوئمبر رچایا گیا تھا۔ اُسے کرن سے نفرت تھی

گرو بہادر اور سوئمبر کی شرط پوری کرنے کے قابل تھا۔ بھیشم نے اپنی قوت بازو سے امبا۔ امبکا اور امبالکا کو ہر لیا۔ جو ذریعہ شلک قرار دی گئی تھیں۔ ان میں سے امبکا اور امبالکا نے تو اُس کے بھائی وچتر ویریہ سے بیاہ کرنا منظور کر لیا لیکن امبا نہ مانی۔ اس موقعہ پر اس نے جو الفاظ کہے وہ اس زمانہ کے ویروں کے چرتر اور کھشتریوں میں شادی کی مروجہ رسوم پر بھی عجیب روشنی ڈالتے ہیں۔

اس کھشتری کماری نے کہا:۔

بھیشم! تم دھرم جانتے ہو۔ تم شاستروں سے واقف ہو۔ ایک لمحہ کے لئے میری بات سنو اور پھر جو تمہیں مناسب معلوم ہو۔ کرو۔ اس سے پہلے میں سالو کو اپنا پتی بنانا منظور کر چکی ہوں اور اس نے بھی مجھے اپنی پتنی بنانا منظور کر لیا ہے میرا باپ اس راز سے واقف ہے۔ اس حالت میں کھشتری ویر ہو کر تم کس طرح مجھے اپنے خاندان کی بہو بنا دو گے۔ جس کی سگائی دوسرے شخص سے ہو چکی ہے۔ ایسا کرو گے۔ تو گرو ہوتے ہوئے تم دھرم کے احکام کی خلاف ورزی کرو گے۔

جونہی بھیشم نے امبا کی تقریر سنی۔ اس نے اُسے اس شخص سے شادی کرنے کی اجازت دے دی جس کو وہ اپنا دل دے چکی تھی۔

ہرن دوسرے شبدوں میں کماری پدتی سے خواہش شادی کے اظہار کا موقع حاصل کرنے کی جبری تدبیر ہے۔ طاقت سے اس وقت کام لیا جاتا تھا جب اور کوئی چارہ کار نظر نہ آتا تھا۔ طاقت کماری کے گھر والوں کے خلاف استعمال کی جاتی تھی۔ یاد رہے۔ کہ کماری خواہ ذریعہ شلک ہوتی تھی۔ یا ہرن کے ذریعہ لے جائی جاتی تھی۔ کھشتری ویروں کے ہاتھ میں اس کی عصمت بالکل محفوظ ہوتی تھی۔

مہابھارت کے زمانہ کے شادی کے طریقوں کا ورنن اس لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ پاٹھک سری کرشن کے رکمنی ہرن کو اصلی روپ میں سمجھ سکیں۔

ایک بیاہ یا بہو وواہ

سری کرشن کی ایک پتنی تھی۔ یا انیک۔ اس وشے میں پرانک بھگتوں کا فیصلہ انیک کے حق میں ہے جن لوگوں نے اس وشے میں اتہاس کی کھوج کی ہے۔ ان کا فیصلہ بھگتوں کے خلاف جاتا ہے۔ چنانچہ اس سوال پر کہ کرشن نے صرف رکمنی سے بیاہ کیا یا اس کی نیک دامنیاں تھیں۔ بنکم چندر نے اپنی پستک کرشن چرتر میں بحث کی ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ صرف رکمنی ہی کرشن کی رانی تھی۔

پراگ جیوتش کے نرک راجہ کو کرشن کے شکست دینے اور اس سے ۱۶ ہزار ... پولی کا اخراج وصول کرنے کی کہانی مہابھارت میں بار بار دہرائی

گئی ہے۔ ایک جگہ سبھا پرب شلوک ۱۵۴-۱۵۶ ہے۔ اس پرب میں کرشن کو دشنو کا اوتار بیان کیا گیا ہے۔ شلوک ۱۵۱-۱۵۲-اس ادھیائے میں اس کی استری رکمنی کا اوتار ہونی چاہئے۔ اور رکمنی کے متعلق یہ بات شلوک ۱۵۶ ... درج کی گئی ہے۔

اس پرب میں دوسری کسی رانی کا ذکر نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سری کرشن کے اوتار کا خیال پرچلت ہونے تک یہ یقین کیا جاتا تھا کہ اس نے صرف ایک استری سے شادی کی ہے۔ سولہ ہزار کے انک سے ہی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ داسیوں سے مطلب ہے۔ اور اُن سے کرشن کا تعلق زنا شوئی کا ہرگز نہ تھا۔ اس تعلق کا صرف رکمنی سے ہی ذکر آتا ہے۔

رکمنی سے پردمن پیدا ہوا۔ جو سری کرشن کا بالکل ہم شکل تھا۔ پرانوں میں اس بات پر اتنا زور دیا گیا ہے۔ کہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ خود رکمنی کو بھی دھوکا ہو گیا۔ کہ وہ کرشن ہے۔ سری کرشن کے دوسرے لڑکے سامب کا بھی ذکر آتا ہے۔ وہ بہادر اور ویر تھا۔ لیکن اُسے دوسرا کرشن نہیں نہیں کہا گیا۔ کرشن نے اس کے لئے اس محبت کا کہیں اظہار نہیں کیا۔ جس کا وہ پردمن کے لئے کرتا ہے۔ سامب جمباوتی کا پتر تھا۔ جس کا مہابھارت میں صرف نام ہی آیا ہے۔ اور کوئی ذکر نہیں آیا۔ تاہم پرانوں میں لکھا ہے۔ کہ وہ ریچھنی تھی۔ وہ جو شکل چاہتی اختیار کر لیتی تھی غالباً اس لڑکے کو بچپن کے خاندان کا پتہ نہیں کوئی ریچھنی اٹھا لے گئی ہو گی۔ اور کرشن جب شکار کو گیا ہو گا۔ تو وہ اُسے لے آیا ہو گا۔ بعد ازاں ہو سکتا ہے۔ کہ اُسے لڑکا ہی بنا لیا گیا ہو گا۔ اور اس کی پرورش شاہانہ طور پر ہوئی ہو۔ اور ریچھنی رکھشسی ہاں کے بجائے جمباوتی کہا جاتا ہو۔

ایک اور پرب میں گاندھار راج کماری کا ذکر ہے۔ جسے کرشن نے سوئمبر میں پایا تھا۔ اس سوئمبر میں جو دوسرے راجہ شامل ہوئے تھے۔ لکھا ہے۔ اس گستاخی کے لئے کرشن نے انہیں رتھ میں جوتا اور خوب کوڑے لگائے۔ کرشن سے منصف مزاج آدمی سے اس قسم کی کردار کی امید نہیں کی جا سکتی۔ کرشن کے اوتار کے خیال کی تشہیر سے پہلے سری کرشن کی اس استری کا کہیں ذکر نہیں۔ بنکم کا اس بیان کی صداقت پر اس بنا پر اعتراض ٹھیک ہے کہ گاندھار کا راجہ اس وقت شکنی تھا۔ جو دریودھن کا ماموں تھا۔ وہ مہابھارت کے یدھ میں دریودھن کے خاص حامیوں میں سے تھا۔ جب سری کرشن کوروں کے دربار میں سفارت پر گئے۔ تو شکنی ہی تھا۔ جس نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ اُسے گرفتار کر لیا جائے۔ اس لئے یہ باور کرنے کی بات نہیں کہ

... Haridwar. Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان

(نمبر ۲۷)

لالہ شادی رام فوٹوگرافر کمالیہ

(از پنڈت وشنودت بی اے ایڈوکیٹ)

سنہ ۱۸۹۹ء میں مجھے کمالیہ میں کچھ وقت گذارنے کا موقع ملا تھا۔ وہاں کے آریہ سماجیوں کی ہمت سے ایک کھتری ہائی سکول قائم ہوا تھا۔ اور اس کی ہیڈ ماسٹری کے لئے مجھے بلایا گیا تھا۔ اس تھوڑے سے وقت میں جن مہانو بھاؤں نے میرے دل پر اثر کیا۔ ان میں سے ایک لالہ شادی رام جی تھے۔

لالہ شادی رام جی فوٹوگرافر تھے۔ بہت حیثیت والے نہیں تھے۔ مگر باہمت اور باحوصلہ شخص تھے۔ آریہ سماج کے ہر ایک کام میں انہیں لگن تھی۔

کمالیہ اس وقت آریہ سماج کے لئے ہر ایک قسم کے کام کا مرکز ہے۔ ایک بڑی عالیشان عمارت ہے جس میں کنیا پاٹھشالہ لگتی ہے۔ اور وہاں کی کنیا پاٹھشالہ نے آریہ سماج کے لئے کئی ودشی استریاں پیدا کی ہیں۔ لالہ کرم چند نارنگ کی پتری شریمتی پاربتی دیوی جی کانگرس کے کام کے لئے خاص شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ مہاشہ جے چند ودیا النکار ہندی پرچار کے کام میں خاص لگن رکھتے ہیں۔ کمالیہ نے آریہ سماج کو کئی کارکن دے رکھے ہیں۔ کمالیہ نے کئی گورو کل کے سناتک اور اپدیشک آریہ سماج کے لئے پیدا کئے ہیں۔ اس وقت ایک عالیشان گورو کل بھی کمالیہ میں موجود ہے۔ اگر لالہ شادی رام اور ان کے ساتھی اپنے زمانہ میں پریم اور سنجیدگی سے کام کرنے والے نہ ہوتے۔ تو کمالیہ میں آریہ سماج کی موجودہ شان و شوکت نہ ہوتی۔

لالہ شادی رام جی کھتری ہائی سکول کمالیہ کے منیجر تھے۔ وہ چندہ جمع کرتے تھے۔ سکول کا انتظام کرتے تھے۔ اور سکول کے متعلق ہر ایک قسم کی ذمہ داری ان کے سر پر تھی۔ آریہ سماج سے پہلے وہ آریہ کنیا پاٹھشالہ کے منتظم تھے۔

صبح چار بجے اٹھ کر باہر جاتے تھے۔ اشنان کرنے کے بعد سندھیا کیا کرتے تھے۔ ان کی ایسی عادت کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ دیگر آریہ سماجی بھی علی الصبح اٹھ کر باہر سیر اور اشنان وغیرہ کے لئے جاتے تھے۔ کمالیہ کی نوجوان جماعت پر لالہ شادی رام جی کے جیون کا خاص اثر تھا۔

کمالیہ میں آریہ سماج کے کام کے روح رواں لالہ شادی رام جی تھے۔ کمالیہ کے بچے بچے سے لالہ شادی رام جی واقف تھے۔ بدمعاشوں کے خاص طور پر مددگار تھے۔ ان کی ہر طرح سے مدد کرتے تھے۔ انہیں پریم کرتے تھے۔ کہ وہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میں پڑھنا شروع کریں۔ اور تعلیم پا کر اپنا جیون سپھل کریں۔ اور استری جاتی کی سیوا کے قابل بنیں۔

کمالیہ میں ایک خاص مذہب رائج ہے جس کے پیروکار زیادہ تر ہندو ہی ہیں۔ اس مذہب کی کتابیں جدا ہیں۔ مندر جدا ہیں۔ انتظام جدا ہے۔ ان کے چودھری اور پروہت بھی جدا ہیں۔ اس مذہب کا نام پرنامی مذہب ہے۔

جب اسلام کی اشاعت ہندوستان میں ہو رہی تھی۔ تو مختلف طریقے اسلام کو ہندوستان میں پھیلانے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ لالچ سے تو اکثر مسلمان بن جاتے تھے۔ حکومت کی طرف سے ان لوگوں کو جو مسلمان مذہب کو قبول کرتے تھے۔ بڑے بڑے انعام و اکرام ملتے تھے۔ ملازمت میں سہولیت ہوتی تھی۔ جاگیریں عطا ہوتی تھیں۔ لیکن جو لوگ اس طرح قابو نہ آ سکتے تھے۔ ان کے لئے مسلمانوں نے مختلف قسم کے مذہب بنائے تھے۔ وہ مذہب ظاہرا شکل و صورت میں ہندو اصطلاحات اپنی کتب میں استعمال کرتے تھے۔ مگر دراصل اسلام کا پرچار کرتے تھے۔ محمد۔ علی۔ اور اسلام کے پیغمبروں کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔ محمد کو کرشن کا اوتار بتایا جاتا تھا۔

کمالیہ کے بڑے بڑے سرکردہ ہندو اس مذہب کے ماننے والے تھے۔ پرنامیوں کی بڑی بھاری دھرم شالہ اور مندر کمالیہ میں ہے۔ لالہ شادی رام اس خرابی کو کمالیہ کے ہندوؤں میں برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے کسی طرح پرنامیوں کی کتابیں حاصل کیں۔ ان کا مطالعہ کیا۔ اور ان کے عقائد کی کمزوریوں سے واقف ہو کر کمالیہ میں شادی رام جی پرنامیوں کے سرکردہ لیڈروں کو سمجھاتے رہے۔ ان کو بتلاتے رہے۔ کہ کس طرح پرنامی مت دراصل اسلام کا پرچار کرنے کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ جس طرح پشاور کے لالہ رام کشن نے آغا خانی مذہب کے متعلق اپنے علاقہ میں پرچار کیا۔ اسی طرح لالہ شادی رام جی نے پرنامی مت کے برخلاف کمالیہ میں کام کیا۔

جالندھر کے ست دھرم پرچارک میں لالہ شادی رام جی نے پرنامی مت کے متعلق ایک خاص سلسلہ مضامین شائع کیا۔ ان دنوں کمالیہ نواسی لالہ جھنڈا رام عرضی نویس لائل پور نے اس امر کے متعلق بڑی عرقریزی سے کام لیا۔ ان کے مضامین ست دھرم پرچارک میں خاص دلچسپی سے پڑھے جاتے رہے تھے۔ لالہ جھنڈا رام جی نے ایک کتاب بھی پرنامی مت کے متعلق شائع کی تھی۔

لالہ شادی رام اور ان کے ساتھیوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پرنامی مت کمالیہ میں کمزور ہو گیا۔ اور اب کوئی شخص کمالیہ میں پرنامی کہلانے کا فخر کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

لالہ شادی رام جی دن رات کمالیہ کی پتری پاٹھشالہ کی فکر میں رہتے تھے۔ اور روزانہ شام کو آریہ مندر میں آتے تھے۔ ممبروں کو جمع کرتے تھے۔ مل کر سندھیا کرتے تھے۔ دوسرے سندھیا کے منتر سب مل کر بولتے تھے۔ اور پھر ایک شخص سندھیا کے ایک منتر کا ترجمہ اردو میں کیا کرتا تھا۔

کمالیہ میں لالہ شادی رام یہ نہیں سمجھتے تھے۔ کہ جس آریہ سماج کے لئے وہ محنت کر رہے ہیں کسی دن وہ اس قدر ترقی کر جائیگی۔ کہ کمالیہ کا نام خاص عزت کی نظر سے آریہ سماجک دنیا میں دیکھا جاوے گا۔ کمالیہ نے آریہ سماج کے لئے بڑی لگن والے استری پرش دیئے۔ جنہوں نے آریہ سماج کے کام کو بڑی بھاری تقویت دی۔ اس کا شرف بجا طور پر لالہ شادی رام کو ہے۔

گوہر کی قیمت

"ماں"، رات کے آخری حصہ میں مریض بادل ناخواستہ جاگ کر چلا اٹھا۔ "ماں! ماں" ماں کی نیند اچٹ گئی۔ شب و روز جاگنے کی وجہ سے آج ذرا اس کی آنکھ لگی تھی۔ بچے کی نحیف آواز سنتے ہی ہڑبڑا کر اٹھی۔ لختِ جگر کو سینے سے لگا کر بولی "بیٹا"

"اُف!" مریض کی زبان سے ایک دبی آواز نکل گئی۔ اس نے آہستہ سے کروٹ بدلی۔

"بیٹا" ماں نے کہا "بیٹا۔ لال"

"ہاں" مریض نے کانپتی ہوئی آواز سے جواب دیا "بڑا ڈر آتا ہے ماں"

"ڈر" دلاسا دیتے ہوئے ممتا نے کہا۔ "ڈر۔ کاہے کا ڈر۔ بیٹا"

"موت کا" مریض کی آواز اور بھی کمزور ہو گئی "موت سے ڈر لگتا ہے۔ ماں ہر ایک کو ایسے لگتا ہوگا۔ باپو جی کو بھی......"

عہد ماضی کی رنج دہ یاد غم نصیب ممتا کے کلیجہ پر نشتر کا کام کر گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے دل پاش پاش ہو گیا۔

"ماں" بچہ پھر بول اٹھا "میں مر جاؤں گا۔ ماں"

"کون کہتا ہے۔ بیٹا تم جلدی تندرست ہو جاؤ گے۔ ایسی بری بات بھلا کوئی منہ سے نکالتا ہے"

اپنے دلی اضطراب کو بصد کوشش روک کر ماں ایک ہی سانس میں ساری باتیں کہہ گئی۔ لیکن خود اس کا دل ان باتوں کے یقین کرنے سے منکر تھا۔ وہ رونے لگی۔

"رو مت ماں" طفلانہ سادگی سے آنسوؤں سے لبریز، ماں کی آنکھوں پر اپنا نحیف ہاتھ رکھتے ہوئے بچہ کہنے لگا۔ "رو مت ماں! مجھے خوف آتا ہے۔ بچہ جو ہوں"

بچہ تھک گیا۔ دو گھونٹ پانی پی کر وہ پھر کہنے لگا۔ "لیکن یہ کیا ماں؟ ...... کالی کالی ہیبت ناک ڈراونی صورتیں ۔۔۔ ماں ۔۔۔ ان کی آنکھیں لال ہیں ۔۔۔ انگاروں کی طرح ۔۔۔ بدن پر کانٹوں جیسے رونگٹے ۔۔۔ کیا۔ کیا یہی موت ہے ماں ۔۔۔ موت"

بچہ بے چینی سے کروٹیں بدلنے اور بے چینی سے ماں کی جانب دیکھنے لگا۔ موت کے آگے کسی کا بس نہیں چلتا۔ زندگی بیچ کر موت کو انسان خریدتا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں موت ہی زندگی کی قیمت ہے۔

اس وقت میلائے شب نے تاریکی کی چادریں سمیٹ لی تھیں۔ خورشید خاور کی زندگی بخش کرنیں فلک بوس پہاڑوں کی چوٹیوں اور جبل کے اداس ...

پانی کو محیلا کر رہی تھیں۔

بچہ اپنے آخری سانس گن رہا تھا۔ ماں کے دل کا باندھ ٹوٹ چکا تھا۔ اس کی غمزدہ آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہ نکلا۔

وہ بدنصیب ماں کی آنکھوں کے موتی تھے لیکن دنیا میں ان بدنصیب موتیوں کی کیا قیمت تھی ۔۔۔ کتنی وقعت ......؟

(ترجمہ ۔۔۔ سخن)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

ماتا! تیا گیا ہمارا موہن مت کہو۔ بلکہ یہ کہو کہ آج تمہارا کھویا ہوا موہن مل گیا۔ مجھے ماتا ملی۔ ماتا کا دلار مل گیا۔ میں دھنیہ ہوں۔

دھیرے دھیرے رام سمرنی تندرست ہو گئی۔ سادھو سنتوں اور دھرم پنتھوں سے بڑی نفرت ہو گئی۔ وہ ان کے پاس نہ جاتی۔ بابو موہن سرد چکے بال بچوں کے لالن پالن میں ستہ دستیت کر آج۔ جو کچھ بن پڑتا۔ گھر بھی کر لیتی۔ جو دھن بھوج کے لئے رکھ چھوڑا تھا۔ وہ سب اور کچھ ملا کر پال چند نے سیوا مارگ میں ارپن کر دیا۔ اب سیوا مارگ ہی اس کا اس کے پتر کا برت ہے۔ دھرم ہے اور کرم ہے۔ رام سمرنی کا سیوا مارگ اس مارگ سے سوتھا بھن ہے جس پر چل کر وہ اپنے دھن اور تن من ارپن کر چکی تھی۔ تب اسکا بھی مارگ کے بابا جال کا گیان نہ تھا۔ اکا فقروں کی رکھشا میں ۔۔ ۱۹

مسلم اخبارات کی سیر

مرزا سلطان احمد کی قادیانی ذہنیت

"مرزا سلطان احمد صاحب گھر ہی میں رہتے تھے۔ یہاں پر ابھی تک مرزا صاحب کی ولیحیثی تھی۔ اور حضرت والا قدس کی شہرت احمدیت ابھی قادیان سے باہر نکل رہی تھی۔ صداقت اسلام کے ثبوت میں لیکھرام نے قادیان میں نشانات دکھانے کے اعلان رکھے تھے۔ لیکھرام قادیان آیا۔ اور اس نے بازار میں اسلام کے خلاف ایک لیکچر دیا۔ اس میں اپنی عادت کے موافق سخت بد زبانی کی۔ یہ جرأت آج تک قادیان میں نہیں ہوئی۔ حکیم مرزا امام الدین صاحب ان کے مرید تھے۔ اور در اصل وہی اس کے محرک بھی تھے۔

قادیان کے مسلمانوں کی ایک جماعت مرزا سلطان احمد صاحب کے پاس آئی۔ اور رنج و قلق کا اظہار کیا۔ مرزا صاحب غیرت اسلامی سے جو فطرتی خاصہ تھا۔ جوش میں آ گئے۔ اور اسی وقت اس جماعت کے ساتھ بازار پہنچے۔ اور وہاں جا کر لیکھرام کو للکارا اور مباحثہ کے لئے چیلنج دے دیا۔ قادیان کے ہندوؤں نے موقع کی نزاکت کو دیکھا۔ اور جھٹ لیکھرام کو اس مقام سے ہٹا کر لے گئے۔ اس وقت مرزا صاحب نے غیرت اسلامی کا ایک ایسا مظاہرہ کیا کہ جن لوگوں نے اس واقعہ کو دیکھا تھا۔ اور ان میں سے بعض اب تک زندہ ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب کو اتنے جوش میں ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا"۔

(رسالہ ۱۲ ستمبر)

عادت فطرت ثانیہ سے بھی آگے

"جوں جوں مسلمانوں میں جمود آتا چلا جاتا ہے۔ دن بدن فرق باطلہ میں تنکا پر کا شوق بھی بھرتا چلا آ رہا ہے۔ اور فرقے تو خیر پرانے ہیں۔ سب سے جدید فرقہ قادیانی فرقہ ہے۔ ان کی تبلیغی سرگرمیاں ہی رشک کرنے کے لئے بہت ہیں۔ حالانکہ ان کے مذہب کی بنا الف سے یا تک کذب و افترا پر ہے۔ جس طرح مرزا غلام احمد آنجہانی کے الہام کا سب تا سیس افترا پردازی و دروغ بیانی ہے۔ اسی طرح ان کے استدلالات کی بنا بھی انہیں بے باک اصول پر ہے۔ جیسے دکھنے سے نہیں رکتے کہ (۱) خدا نے میرا نام حجر اسود رکھا (۲) خدا نے میرے ساتھ طاقت رجولیت کا اظہار فرمایا۔ (۳) خدا نے میری تحریر کردہ پیشگوئیوں پر سرخی کی قلم سے دستخط کئے۔ اور اس کی روشنائی میاں عبد اللہ کی ٹوپی پر گری (۴) خلا میرے اندر اتر آیا۔ (۵) اپنے ایک کشف میں دیکھا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کر لیا۔ کہ وہی ہوں۔ وغیرہ وغیرہ اسیطرح وہ قرآن عزیز۔ انبیاء کرام و اولیائے عظام وغیرہم کا انکار کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ ان کی یہ عادت فطرت ثانیہ کی حدود سے بھی کچھ آگے بڑھی ہوئی نظر آتی ہے"۔ (العدل ۱۶ ستمبر)

اہل پیغام مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھیں

"بے شک حضرت اسمٰعیل صاحب کے خلاف تکفیر کی آواز اٹھانا یقیناً یقیناً محمود دشمنی کا حق ادا کرنا مطلوب ہے۔ ورنہ اگر تکفیر ازلی کا اس قدر درد ہے۔ اس قدر جوش ہے۔ تو پھر یا تے خدا اہل پیغام بھا اپنے قبلہ محمد علی صاحب کم از کم ایک نماز عید ہی جملہ مسلمان لاہور کے ساتھ مل کر ادا کریں۔ تاکہ پبلک کو اہل پیغام کی ہمدردی اور اخلاص کا یقین ہو جائے۔ کہ واقعی اہل پیغام مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ نہایت احسن طرز تو یہ ہے کہ ایک مرتبہ اہل تشیع مسلمانوں کے پیچھے پڑھیں۔ اور ایک دفعہ اہل سنت والجماعت کے پیچھے ایک مرتبہ غیر مقلد مسلمانوں کی اقتدا میں اور ایک مرتبہ اہل قرآن مسلمانوں کی اقتدا میں نماز عید ادا کریں۔ یا کوئی دوسری نماز۔ اس کے بعد سمجھا جائے گا۔ کہ اہل پیغام منافقانہ طور پر غیر احمدی کو مسلمان نہیں کہتے۔ بلکہ دل سے بھی مسلمان ہی سمجھتے ہیں"۔ (فاروق)

اسلامی قصر کو تباہ کرنیوالے مسلمان

"اگر آپ نگار کے مضامین پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس کے سرپرست اور معاونین میں کل کے کل وہ لوگ ہیں۔ جو اسلامی مسائل پر قلم اٹھانے کی ہرگز اہلیت نہیں رکھتے۔ یہی نا اہلیت کا طوفان ہے۔ جو نگار کے صفحات پر برپا رہتا ہے۔ اور اسی چیز نے الحاد۔ افرنگیت اور جاہلانہ تجدد کی دبا کو عام کر رکھا ہے۔ میں نگار کے مدیر شہیر سے دریافت کرونگا۔ کہ کیا ان کے نزدیک علم حدیث پر تنقید کرنا بغیر اس فن کو حاصل کئے جائز ہے؟ اگر ایک شخص ڈاکٹری اور طب کی باقاعدہ تحصیل کئے بغیر طبیب نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ چند چھوٹے موٹے رسائل کو دیکھ کر اس کی طبی مہارت تسلیم کی جا سکتی ہے۔ تو پھر اسی قاعدہ کے مطابق کیوں ایک ڈپٹی کلکٹر اور ایک بی اے اور ایم اے کی حدیث پر تنقید کو قابل استناد اور لائق وثوق سمجھا جا رہا ہے؟ کیا علم حدیث اور دیگر علمی مسائل اس قابل ہی نہیں۔ کہ ان پر غور و فکر کرنے کے لئے مہارت اور اہلیت کی ضرورت ہو؟ کیا ہر جاہل اور عامی کو کھلے بندوں اس طریقہ سے اسلامی مسائل میں موشگافی کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

افسوس ہے۔ کہ فاضل مدیر نگار عقل و نقل کی تمام ذمہ داریوں سے بالاتر ہو کر ایسی بے راہ روی اختیار کر رہے ہیں۔ جو نہ ان کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ اور نہ دوسرے مسلمانوں کے لئے سود مند۔ اس سے اگر فائدہ بھی ہو گا۔ تو ان یورپ کے کہنہ و دھیاڑ مصنفین کو جنہوں نے سالہا سال سے اسلام کی تخریب میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا ہے۔ اور جن کا مقصد یہ ہے۔ کہ دعوت الحاد کے لئے خود مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا کر دیئے جائیں۔ جو آسانی سے مسلمانوں کو یورپ کے قدموں پر ڈالیں۔ اور اسلامی قصر کو اپنے ہی ہاتھوں سے تباہ کر دیں"۔

(الجمعیۃ ۲۴ ستمبر)

مرزائی خاندان کی ثروت

"اور دوسری طرف خاندانی مقدمات کا جو سلسلہ مرزا غلام قادر مرحوم کی زندگی میں شروع ہو کر ان کی موت پر ختم ہوا تھا۔ اس میں خاندان کی دولت و ثروت اور قادیان سے باہر کی جائیداد غیر منقولہ سب ہاتھ سے نکل چکی تھی۔ قادیان کی زمین کا بہت بڑا حصہ بھی یونہی جا چکا تھا۔ مالی اعتبار سے اس گھرانے میں کوئی عمارتیں کہ وہ بالکل تہیدست ہو چکے تھے۔ اور ہزاروں اور ...

... کا بار سر پر تھا"۔ (رسالہ ۲۳ ستمبر)

کوئی جتھا کشمیر نہیں جا سکتا

"احرار کا ایک ہی کام بیان کیا جاتا ہے۔ یعنی جتھوں کا بھیجنا۔ لیکن یہ تحریک بھی آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ہی شروع کی ہے۔ اور سب سے پہلے جتھوں کے متعلق ہمارے اعلانوں میں ہی ذکر آیا ہے۔ لیکن بعد میں جب میں نے اس پر اچھی طرح غور کیا۔ تو میں اسی نتیجہ پر پہنچا۔ کہ یہ تجویز ریاستی مسلمانوں کے لئے نقصان رساں ہے۔ خود کشمیر کے بعض سرکردہ لوگوں کے جن کے نام ظاہر کرنا مناسب نہ ہو گا۔ خطوط ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ تحریک ہمارے لئے مضر ہے ہمیں تو صرف یہ ضرورت ہے۔ کہ یہاں کے بیکس لوگوں کے لئے روپیہ بھیجا جائے۔ جو اس مصیبت کے ایام میں فاقوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قید ہونے کے لئے کشمیر کے بہت آدمی تیار ہیں۔ آخر اپنے گھر کا جو دکھ انہیں ہو سکتا ہے باہر والوں کو تو نہیں ہو سکتا۔ جو مشکل ان کے راستہ میں ہے یہ ہے۔ کہ جب اس قسم کی تحریک شروع ہو۔ تو ہزاروں غریب پس جاتے ہیں۔ ان کی کچھ نہ کچھ امداد خوصداً فوری کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ پس جس طرح یورپ کے لوگ آرمینیا وغیرہ کے لوگوں کی روپیہ سے امداد کرتے تھے۔ اور انہیں کوئی اعتراض نہ ہو سکتا تھا۔ اسیطرح برطانوی ہند کے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ریاست کے مظلومین کی روپیہ سے امداد کریں۔

جتھوں کے متعلق یاد رکھنا چاہئے۔ کہ انہیں اول تو انگریزی حکومت ہی روکے گی۔ چنانچہ یہاں کے لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ احرار کے جتھوں کے ساتھ انگریزی افسر سیالکوٹ سے جموں گئے تھے۔ تا اگر حکومت جموں اجازت نہ دے۔ تو وہ ان لوگوں کو واپس لے آئیں۔ انٹرنیشنل لاء کے مطابق ہر حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے۔ کہ اگر اس کی رعایا میں سے کوئی لوگ دوسری سرحد پر جا کر شورش پیدا کرنا چاہیں۔ تو وہ انہیں روکے اس لئے پنجاب سے بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس بلکہ برہما میں بھی جتھا جا سکتا ہے۔ لیکن انگریزی رعایا کا کوئی جتھا کشمیر میں نہیں جا سکتا پس جتھے بھیجنے کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ حکومت انگریزی میں لڑائی اور طبائع میں جوش ہونے کی وجہ سے لڑائی کا رخ انگریزوں کی طرف ہو جائے گا۔ وہاں ڈوگرہ حکومت ریاست کے مسلمانوں کو کچلتی رہے گی۔ اور یہاں انگریزوں سے مسلمان پٹتے رہیں گے"۔ (میاں محمود احمد در الفضل ۲۷ ستمبر)

مردم شماری میں احمدی تعداد

"عیسائی اخبار نور افشاں لاہور نے مرزائیوں کی تعداد چھپن ہزار بتائی ہے۔ بحالیکہ قادیانی اخبار عام طور پر لاکھوں بتاتے ہیں۔ اس لئے دونوں مقاموں کے مرکز ہمیں جواب دیں۔ کہ تازہ مردم شماری میں احمدی تعداد کتنی ہے۔ مگر خیال نہ ہو۔ بلکہ رپورٹ کے الفاظ میں بحوالہ صفحہ ہو"۔ (اہل حدیث)

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔ مینجر

Haridwar. Digitized by eGangotri

سیوا مارگ

(گذشتہ سے پیوستہ)

بالک موہن رام سمرتی کے گلے کا ہار ہوگیا۔ پل بھر کے لئے بھی وہ اُس کا آنچل نہ چھوڑتا۔ باہر آنے جانے میں بار بار دقت پڑنے لگی۔ دھرم کرم۔ ستھا دارتا اور وندنوں آدی میں ناغہ ہونے لگا۔ یہ کاہات یہیں تک رہتی تو غنیمت تھی۔ اب رام سمرتی کو دن میں چار چار بار سنان کرنا پڑ جاتا۔ باہر سے آنے کے بعد نہانا اس کے لئے ضروری تھا۔ ابودھ بالک کو پوتر اپوتر کا کیا بودھ۔ اپوترتا کی اُس پوجارن کے لئے یہ کم مول موترا کھٹا! سادھارن بات نہ تھی۔ بس اسی بات پر وہ جھنجھلا جاتی۔ بچے کو گالی دینے لگ جاتی۔ کبھی کبھی پیٹ بھی دیتی۔ ایک دن رام دوارے میں ایک ویدانتی پنڈت پدھارے تھے۔ پراتہ کال کے دس بجے سے ست سنگ ہونے والا تھا۔ ۸ بجے سے ہی رام دوارے میں استری پرشوں کی بھیڑ ہونے لگی تھی۔ رام سمرتی کی دھرم بہنیں آگئیں۔ اور اس سے چلنے کے لئے کہا۔ رام سمرتی من ہی من کڑھ کر بولی "یہ میری جان کا جنجال لا رکھا ہے۔ بہنو میرا جانا نہیں ہوسکتا۔ تم ہی چلی جاؤ"۔

دھرم بہنوں نے ناک بھوں سکیڑیں یہ نہ پچھتا کر ہاں میں ہاں ملائی۔ اور اپنا راستہ لیا۔

پنڈت نیل کنٹھ جی سنیاسی کے ساتھ باہر گئے تھے۔ سندھیا سمے واپس آنے والے تھے۔

موہن کو دست لگ رہے تھے۔ اس لئے اس کو ساتھ لے کر بھی وہ رام دوارے نہ جاسکی تھی۔ من کو مارے مالا جپنے بیٹھی۔ بالک لڑھکتا لڑھکتا۔ اس کے پاس جا بیٹھا۔ وہ ہٹاتی تھی۔ وہ ہٹتا نہ تھا جھٹ گود میں جا بیٹھا۔ رام سمرتی اتارنے لگی۔ اترتے اترتے اس کی دھوتی پر موت کر دیا۔ پھر کیا تھا بھگتنی آگ بھبھوکا ہوگئی۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ بالک کو پکڑ کر زمین پر دے پٹکا۔ بچے کی چیخ نکل گئی۔ پنڈت نیل کنٹھ نے ڈیوڑھی میں پیر رکھا ہی تھا۔ بچے کی چیخ سنکر دوڑ پڑے۔ اُٹھا کر چھاتی سے لگا پچکارنے لگے۔ رام سمرتی بجائے اس کے کہ اپنے اپرادھ پہ لجت ہوتی۔ تمک کر بولی "میری چھاتی پر لاکر یہ بجھلا دیا ہے۔ اسے موت بھی تو نہیں آتی۔ اپنے لاڈلے کو آپ ہی رکھو۔ مجھ سے نہیں رکھا جاتا۔ اور نہ مجھ سے نخرے سہے جاتے ہیں۔"

نیل کنٹھ۔ تمہاری مرضی سے ہی میں نے اسے تمہارے پاس رکھا تھا۔ یدی تم سے نہیں رکھا جاتا۔ تو صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتیں خبردار! جو تم نے اسے ہاتھ بھی لگایا۔

رام سمرتی۔ مجھے کونسی اس کی کمائی کھانی ہے اور کیا یہ میرا پُتر کہ سدھارے گا؟ جو کچھ چاہئے جی بن پڑے سیوا کروں گی۔ ہاں کچھ روگ تو سہ رہے۔ اگر بھگوان چاہتا۔ تو اپنا ہی نہ ہوتا۔

نیل کنٹھ چپ نہ رہ سکے۔ بولے:- پتی کا نرادر کرنے والی کے ساتھ دل تو اس گھات کرنے۔ سادھو سسر کو موت کے گھاٹ اُتارنے سے بچا جاتا۔ ولاستا کے رنگ میں رنگا رہنے پاکھنڈی۔ دکھاوٹ سادھو سنتوں کے چرن دبانے اُن کی سیوا سنسکرشا کرتے رہنے اور ایک ماتری پتری دیں۔ ابودھ بالک کو نردئیتا پورک پیٹنے سے کیا۔ تمہارا آگم سدھر سکے گا؟ تمہارے پرلوک کا سدھرنا دین دکھیوں اور اناتھوں کی سیوا کرنے سے سمبھو ہے۔ تم اس بے کس بچے پر جس کے ماں باپ مارے جا چکے ہیں۔ خلاف انسانیت اتیاچار کرتی ہو۔ تمہیں لجا نہیں آتی؟ ایسا دھرم کرم جو انسانیت اور انسانی فرائض کو ٹھکرائے۔ نرا پاکھنڈ اور ڈھونگ ہے۔

رام سمرتی۔ بس چپ رہو۔ یہ اپدیش کسی اور کو سنانا۔ اپنے کنہیا کو پالو۔ میں نہیں رکھ سکتی۔ پرائی آگ میں میں کیوں کود دوں۔

❖ ❖ ❖

پنڈت نیل کنٹھ نے خود بالک کے تمام کپڑے کھلونے آدی اکٹھے کئے اور گھر سے چل دیئے۔ بالک پیٹے جانے پر بھی اس کچھڑے کے سمان ماں کے پاس جانے کے لئے آتر ہوگیا۔ جو اپنی ماں کی لات کھانے پر بھی دودھ پینے کے لئے اس سے نکٹ جاتا ہے۔ اماں! ماں! چلاتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے۔ رام سمرتی نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ پیٹھ پھیر کر کھڑی ہوگئی۔ اور اس کے اس اتم دوانی کے سمے بھی اس بالک کے ممتا سے سینہ کو ٹھکرا دیا۔ اوہ! کراوٹ کا خوفناک منظر تھا۔

❖ ❖ ❖

بیٹا تمہیں کل گھر لے جاویں گے۔ یہ کہکر پنڈت نیل کنٹھ دل کڑا کئے ہوئے اناتھ آلیہ سے چل دیئے۔

❖ ❖ ❖

بالک موہن ہونہار تھا۔ اناتھ آلیہ کے کاریہ کرتاؤں اور ادھیکاریوں کا دھیان کھینچ کر پا رہا تھا۔ پڑھنے میں رُچی تھی۔ سداچاری اور سوشیل تھا۔ اناتھ آلیہ کی مدد سے اس نے کالج کی اچھی سے اچھی ڈگری پراپت کر لی تھی۔ بچپن سے ہی اسے کھیل کا شوق تھا۔ سکول اور کالج کی ہاکی ٹیم میں اس کا نمبر اول رہتا تھا۔ بالچر شکشا (BOY-SCOUTING) میں بڑی دلچسپی لیتا تھا۔ کالج میں ہی اس نے سیوا مارگ پر اپنا جیون اُدیش نشچت کیا تھا۔

موہن ایم اے پاس کر لینے پر ڈیڑھ سو ماہوار تنخواہ پر پریاگ میں سکاؤٹ کمشنر نیت ہوگیا۔

بابو موہن سروپ اپنی ڈیوٹی پر بڑا دھیان رکھتے۔ اکثر میلوں۔ جلسوں آدی کے سیوا کاریہ سیوا سمیتیوں پر چھوڑ دیتے۔ مہاماری (وبا) دُربھکش اور جل باڑھ آدی بھیشن اوسروں پر جنتا کی سیوا آرمبھ اپنا پرم کرتویہ سمجھتے اور یتھا شکتی جنتا کی سیوا کرتے۔ نسندیہہ ایسے اوسروں پر ہی سیوک کو کرتویہ پریکشا میں اتیرن ہونے کا اوسر ملتا ہے۔ سیوا مارگ کے پتھک کی دُردشا ایسی ہی اوسروں پر پائی جاتی ہے۔ سیوا مارگ کانٹوں کا مارگ ہے۔ یہ اتنا سرل، اتنا صاف نہیں جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔

❖ ❖ ❖

لکھنؤ میں پلیگ چل رہی تھی۔ ایک ایک دن میں سو سو دو دو سو کی مرتیو سنکھیا ہو جاتی تھی۔ لوگ شہر کو چھوڑ کر دیہات میں جا رہے تھے۔ مکانوں میں تالے پڑ گئے تھے۔ گھر کے گھر خالی ہوگئے تھے۔ لوگ جان کے پیچھے گھرادی سمپتی کی چنتا نہیں کرتے تھے۔ کوئی کسی کو نہیں پوچھتا تھا سگے سمبندھی اپنوں کو اپنے پیارے دل کے بھائیوں کو مرتے پر چھوڑ گئے تھے۔ روگیوں کو پانی تک نہیں ملتا تھا۔ مرتکوں کے داہ کریا کا پربندھ نہ تھا۔ میونسپلٹی کے ٹھیلوں پر لاشیں لاد لاد کر گومتی میں پھینکا ہت کر دی جاتی تھیں۔ اپنے ہتو باندھو تک پاس نہیں پھٹکتے تھے۔ شہر ویران ہوگیا تھا۔

❖ ❖ ❖

لکھنؤ سے آئے ہوئے سماچاروں نے بابو موہن سروپ کو دچلت کر دیا۔ وہ ترنت لکھنؤ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اپنے بال چروں سمیت نگر کے باہر کیمپ ڈال دیا۔ ان کے بالچر روگیوں کی سیوا کرتے مرتکوں کی لاشیں ٹھکانے لگاتے۔ اوشدھی کا پربندھ کرتے۔ بھوجن کا آیوجن کرتے۔ سارانش یہ تھا کہ ان لوگوں نے سیوا کاریہ میں کوئی ترٹی نہیں ہونے دی۔ ان کی سیوا سنسکرشا سے بہتوں کی جان بچ گئی۔ شہر کی کوئی سیوا سمیتی اُن کے کاریہ میں سہائک نہ ہوئی۔ ادھک انش سیوا سمیتیاں میلوں۔ جلسوں آدی میں سیوا کاریہ کرنا سگھم اور سرل سمجھتی ہے۔ بابو موہن سروپ نتیہ نیم سے ۸ بجے پراتہ شہر میں گشت کرنے نکلتا سمجھو ہر ایک مریض کے پاس جاتے اور اوشدھی آدی کا پربندھ کر دیتے۔

❖ ❖ ❖

ادھر پنڈت نیل کنٹھ بھی چار ورش ہوئے پرلوک سدھار چکے تھے۔ رام سمرتی کو چارپائی پر پڑے آج چار دن ہوگئے ہیں۔ پلیگ کی ناقابل برداشت درد اُسے ستا رہی ہے۔ اس کے پاس کوئی آیا تک نہیں۔ دھرم بہنیں کنارا کر گئیں۔ جیوں تیوں کر کے رام دوارے میں خبر بھیجی۔ پرنتو کوئی سادھو سنت یا اُن کا چیلا چاٹا پانی تک کے لئے ترس گئی۔

❖ ❖ ❖

پریاگ سے لوٹتے ہی بابو موہن سروپ جی نے آج پراتہ ۸ بجے سے شہر میں گشت کرنا شروع کیا۔ چار پانچ محلوں میں گھوم پھر جانے کے پشچات پارک کی طرف مڑے۔ پارک کے پاس ہی رام سمرتی کا مکان تھا۔ کوئی روگی تو نہیں ہے یہ دیکھنے کے لئے مکان میں گھس گئے۔ ان کے ساتھ دو سکاؤٹ بھی تھے۔ گھر میں گھستے ہی انہیں کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ روگی پانی پانی چلا رہا تھا۔ رام سمرتی اچیت تھی۔ جب ہوش ہوتا۔ تو وہ پانی پانی پکار اُٹھتی۔ ہا موہن! بیٹا موہن! کی رٹ لگانے لگتی۔ بابو موہن سروپ نے ترنت کال جل لانے کی آگیا دی۔ گھر میں پانی نہ تھا۔ ادھر دو بالچر دوڑے ہوئے نل پر گئے۔ ادھر رام سمرتی بے چینی ہو گئی۔ وہ بیہوشی کی حالت میں بکنے لگی۔ "موہن! تو دور ہو۔ مجھے تنگ نہ کر۔ تو بار بار میری طرف ہاتھ پھیلائے کیوں آتا ہے۔ تو میری مرتی کیوں نہیں چھوڑتا؟ میں تجھے صورت دکھانے کے جوگ نہیں۔ کیا تو بیٹا بھول گیا؟ میں پاپن تیری ماں نہیں تیری ماں ہوتی۔ تو کیوں کر آنکھیں دیکھتے تجھے اناتھ آلیہ میں دھکیل دیتی۔ جا۔ چلا جا! ہٹ جا۔ دور بھاگ۔ یہاں پھر لوٹ کر نہ آنا۔ پانی! ارے پانی لاؤ! میں مر گئی۔"

اناتھ آلیہ کا نام سنتے ہی بابو موہن سروپ چونک پڑے۔ ان کا ہردے دھڑکنے لگا۔ بجلی کی تڑپ بھری روشنی سے پراتہ سمرتی کی طرف دیکھنے لگے۔ دونوں کو جل پلانا بھول گئے۔ دونوں بالچر دوڑے جل لاتے ہی رام سمرتی کے منہ میں ڈال دیا۔ جل کے پڑتے ہی رام سمرتی کی آنکھیں کھل گئیں۔ اپنے بیٹے کو دیکھتے ہی من ہی من پرسن ہوئی۔ بانی سے نہیں نیتروں سے آشیرباد دینے لگی۔ ذرا دیر کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگی۔ موہن سروپ پہچان کر اپنے آنچل میں منہ چھپا لیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ وہ ایک دم اپنی بیماری کو بھول گئی۔ کمال کی شکتی بھی کہ دیکھا اس کے مکھ پر تیج چمک گیا۔ موہن کو باہیں بھی پھیلائیں۔ موہن! موہن! بیٹا موہن! کہکر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اُسے چھاتی سے لگا کر کہنے لگی۔ موہن! مجھے چھپا جھٹ۔ ہا! آج میرا بیٹا مجھے مل گیا۔ آج سے ۲۰ برس پہلے موہن! مجھ پاپن نے تجھے اناتھ آلیہ بھیج کر اناتھ بنایا۔ تیرے ہاتھ پہ گڑھی سے آتے ہوئے راستے میں تیرا موہن نام بھی گُدوا دیا تھا۔

ہاتھ پر گُدے ہوئے موہن نام کا سمرن کرتے ہوئے بابو موہن سروپ کا ہردے پریم اور کرونا سے گدگد ہوگیا۔ اُن کا مستک بھگتی کے بوجھ تلے جھک گیا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور...

۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء آٹھ بجے شب کو ہمارے پرانے آریہ سماجی مترجو رادھاسوامی مت کے انویائی کسی خاص کارن سے بن گئے تھے۔ جب بازار بزازاں جو رادھاسوامیوں کا گڑھ ہے سے گزر کر دیوان خانہ کے چوک میں آئے تو وہاں کے چند برگزیدہ آدمیوں نے استفسار کیا کہ آپ نے رادھاسوامی مت میں اتنا عرصہ رہ کر کیا خوبی دیکھی۔ کرپا کر کے اس کے متعلق ہمیں کچھ بتلائیں۔ اس پر آپ نے ایک پُراثر اور تحقیقات سے پُر تقریر شروع کی۔ جس کو سن کر حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ اور صد اسے آفرین بلند کی۔ اس تقریر کا لب لباب ناظرین کی دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

کتھا اٹھاتے ہوئے مہاشہ بھولا ناتھ جی نے تقریر میں کہا کہ مجھے رادھاسوامی مت کے متعلق تحقیقات کا ہمیشہ سے ہی شوق رہا ہے۔ لیکن ودیا سے محروم ہونے کے کارن اپنے جنم کے واقعات سے آشنا نہیں ہوں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ میرے اندر موجود آتما مجھے رادھاسوامی مت کی کھوج کے لئے مجبور کر رہا تھا یہی کارن تھا کہ میں نے ۱۹۲۵ء میں اخبار "دیال" رادھاسوامی مت کی کھوج کے لئے مجبور ہو کر جاری کیا تھا۔ مگر مالی مشکلات کی وجہ سے بند کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہی امنگ کام کرتی رہی۔ مزید براں واقفیت اور اصلیت کی جانچ کے لئے رادھاسوامی مت اس وجہ سے اختیار کیا کہ اس مت والے تب تک اپنی حقیقت اور طریقہ ابھیاس بتلانے کے واسطے تیار نہیں جب تک کہ ان کے حلقہ گروہ میں شامل نہ ہوں۔ اور صرف یہی ایک خاص وجہ اس مت کے قبول کرنے کی تھی۔ ایشور پرماتما کا بارہم بار شکر ہے کہ میں نے اپنے اصلی مدعا کو حاصل کر کے رادھاسوامی مت کے تمام خفیہ بھیدوں اور رازوں سے کماحقہ واقفیت حاصل کی۔

اس کے بعد آپ نے کہا کہ اگر کسی گھر کا نوکر اس گھر کے مکھیا کو بدنام کرتا ہو اور اس مکھیا کے بال بچوں کو اس کے برخلاف اور نیز دیگر مکھیاؤں کے برخلاف بھڑکاتا ہے اور ان کو ایسی قسم کی تعلیم کی تلقین کرتا ہے کہ وہ مکھیا کی عزت کرنا چھوڑ دیں۔ ایسے نیچ نوکر کو جہاں تک جلدی ہو سکے گھر سے فوراً نکال دیا جائے۔ اسی میں عقلمندی ہے۔ ورنہ اس گھر کی خیر نہیں۔ ایسا نوکر سخت خطرناک ہے۔ اسی طرح اگر کسی ملک کے مکھیا کی جس سے اس ملک کو چار چاند لگ رہے ہیں اور جنہوں نے اپنے کارناموں سے ملک کی عزت کو ہمیشہ کے لئے برقرار رکھا ہو اور ملک کی شوبھا بڑھ رہی ہو۔ کوئی مذہب یا شخص اس کی عزت کو کم کرتا ہے۔ تو وہ مذہب اور شخص خطرناک دشمن ہے۔ ملک کے لیڈروں کا فرض اولیں ہے کہ سب سے پہلے اس کا انسداد کریں۔

رادھاسوامی مت کا کچا چٹھا

اب ہم نے دیکھنا ہے کہ رادھاسوامی مت ہمارے سامنے کس قسم کی تعلیم پیش کرتا ہے۔ اگر اس کی تعلیم ہندوستان کی سبھیتا اور اتہاس کا ناش کرنے والی ہے تو بلا شبہ گھر کا شترو ہے رادھاسوامی کی مشہور و مقدس کتاب "سار بچن" نظم صفحہ ۹۸ ملاحظہ ہو۔ تحریر ہے:۔

ست جگ ترتیا دواپر بیتا
کاہو نہ جانی شبد کی ریتا
کل جگ میں سوامی دیا دھاری
پرگٹ کر کے شبد ادھاری

اس سے صاف ہویدا اور عیاں ہے کہ ست جگ ترتیا دواپر میں تمام لوگ اصلی پد سے بے بہرہ رہے کل جگ میں رادھاسوامی کو دیا آئی۔ اور اصلی آنند بتلایا۔ سار بچن کے یہ شبد کیا تاریخ کو نیست و نابود کرنے کا کام نہیں دیتے۔ اور جو ہمارا دعوے تھا۔ اس کو صحیح ثابت نہیں کرتے۔ کیا اب بھی ان کے ہندوستان کے خطرناک دشمن ہونے میں کسی شک کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

آگے چل کر رادھاسوامی مت کا بانی مت کو ثابت کرنے کے لئے اس طرح پرمان پیش کرتا ہے

ان سنتن کا دون پرمانا
نانک اور کبیر دکھانا ۔ تلسی داس نج گھر جانا

ناظرین! ذرا مندکرہ بالا ست جگ۔ ترتیا۔ دواپر یتیا وغیرہ کا۔ ان سنتن کا دون پرمانا کے ساتھ مقابلہ و موازنہ فرمائیں۔ تو کس قدر تفاوت معلوم ہوگا۔ بانی رادھاسوامی کا یہ دعوے کہ مجھ سے پہلے کسی کو اصلی نج دھام کا پتہ نہیں تھا۔ تو پھر کبیر صاحب اور نانک دیو جی کے پرمان دینے کا اسے کیا حق ہے پرمان تو مانے ہوئے ہی کے ہوا کرتے ہیں۔ جس کو ظاہرا نہیں اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ رادھاسوامی مت کی پیدائش سے پہلے لوگ شبد کی ماہیت سے بخوبی واقف تھے۔ یہی ظاہر ہے جو کچھ آپ نے پیش کیا ہے اور جتنا کام کیا ہے۔ اس سے بھارت ورش کے اتہاس نامی بھوشن کو غلط پیرایہ میں اور بھیانک روپ میں دکھلا کر بھارت باسیوں کے دل سے بھارت ورش کی عزت کو کھونا مقصود ہے۔

اب میں سار بچن کے پرمان ایسے پیش کرتا ہوں کہ جس سے میرا پہلا دعوے ثابت ہوتا ہے۔ کہ رادھاسوامی مت ہندوستان کی سبھیتا اور تاریخ کا خطرناک دشمن ہی نہیں بلکہ بھارت ماتا کی عزت کو کم کر کے اسے غلامی کی زنجیر میں جکڑنا چاہتا ہے۔

دیکھو دیوکانڈ ۵

برہم وشنو مہیش بھلائی
سو مرے پیارے رادھاسوامی
رشی۔ منی نارد بھٹکائی
واہ مرے پیارے رادھاسوامی
رام نہ جانی کرشن نہ جانی
تم کو مرے پیارے رادھاسوامی
سیتا۔ رکمنی اور پٹ رانی
تم کو مرے پیارے رادھاسوامی
ہندو مسلم کیا جانی
سو مرے پیارے رادھاسوامی
دُہرو۔ پرہلاد مرم نہ جانی
سو مرے پیارے رادھاسوامی
ست جگ ترتیا بیت جائی
پرگھٹے پیارے رادھاسوامی
رادھاسوامی مانے نہ رام کرشن بھی
رادھاسوامی برہم لشن جی
نہیں رحیم نہیں وشنو مہیش
نہیں ایشور پرمیشور سنیش
رام کرشن نہیں دو اتاری
دیاس وشسٹ نہیں ادھکاری
آتم پرماتمن نہیں جانو
اکشر نکشر نہیں مانو
گیانی۔ یوگی اور سنیاسی
برہم چاری تپسی بھرمائی
رادھاسوامی کہت بجھائی۔ تیا گو کرشن لبار
یہی حال تم رام وچارو۔ دونو ہیں اک تار
رام کرشن دو جگ میں آئے۔ کال دیہ اوتار
سنت متا معلوم نہیں جانا۔ رہے کال کے بار
رادھاسوامی کہت بجھائی۔ رام کرشن دونو تج دھار
اٹے بھولے جل مو دھا کھائی۔ ایہ سادھن کیسے ہوئے پورانی
سمرت سمرت ویاس کرنہ دکھائی۔ ایہ ادھن کی امت جانی
اس پد کا کوئی بھید نہ جانے۔ رادھاسوامی اب پرگٹ آیا

پاس جوگی نارد سرگی۔ غوطہ کھاتا
گھٹ گھٹ میں سمایا۔ سرت سمرت پرچال بجھایا
مٹھ شاستر وہی چلایا۔ اندھے دھول اڑایا
سنت دھام ان بھید نہ پایا۔ کال بتایا کرشن ملیہ
تا نکہ سنتن برن سنایا۔ کرشن کال دیا یک وچار
آگے چلو سنت مت پرکھ۔ تہاں کی اونچی دھار
شیش مہیش رہے سب نیچے۔ برہما دریا برہم رہے پیچھے
آتم پرماتما نہیں دوئی۔ سن مہا سن رچنا نہ ہوئی
اللہ خدا رسول نہ ہوتا۔ پیر مرشد سند دیا ہوتا
وید پوران قرآن نہ کہتے۔ سجدہ کعبہ نمانگ نہ دیتے
نہیں ترکال سندھیا نہ نماز۔ تیرتھ برت نیم نہیں روزہ
کرم شرع تھے نہیں بھائی
جوگی گیانی کھوج نہ پائی

یہ شبد بطور مشتے نمونہ از خروارے بیان کیے گئے ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ کوئی دیوتا رشی منی اوتار اور پیر وغیرہ نہیں کہ جن کے عقائد کے بطلان کا دعوےٰ نہ کیا ہو۔ اور ان کو لبار کے نکمے وغیرہ خطابوں سے مخاطب نہ کیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ رحیم اللہ۔ خدا۔ پرمیشور کو نیچا دکھلایا گیا ہے۔

تقریر کے بعد مہاشہ بھولا ناتھ جی بیٹھ گئے اور ان کی پُرمعلومات تقریر نے دوسروں پر اچھا پربھاؤ ڈالا۔

ہم خود حیران تھے کہ مہاشہ بھولا ناتھ جو بڑا کٹر بودھی تھا۔ کس طرح رادھاسوامی جال میں پھنس گیا۔ آج مہاشہ جی نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاشہ جی ایک ضخیم کتاب رادھاسوامی مت کی پوری حقیقت کے انکشاف میں شایع کرنے والے ہیں۔

(جیا رام سبھاسد آریہ سماج بیور کھلا)

آریہ سماج غوطہ فتحگڑھ (سیالکوٹ) کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو منایا جاوے گا۔ سوامی سوتنترانند جی اور سوامی لوگانند جی جلسہ میں شامل ہوں گے۔ مہتہ جیمنی جی کے آنے کی بھی امید ہے۔

(لچھمن داس منتری آریہ سماج غوطہ)

سندھیا پربھاکر

یہ سندھیا اردو میں ایک ضخیم لاثانی کتاب ہے۔ ہر ایک سندھیا کے منتر معنی اور بھاو رائے پدارتھ اور برمان سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے قلمی مسودہ کو چند ایک آریہ مہانوں نے ملاحظہ کیا ہے۔ اور اسے پسند کیا ہے۔ ۲۰۰ صفحہ کی کتاب کتابی صورت میں پبلک کے پیش کی جاوے گی۔ جن آسنوں کا اس پستک میں ذکر ہے ان کی تصاویر بھی ساتھ دی گئی ہیں۔ سوامی دیانند جی سرسوتی کی تصویر اس کی رونق کو دوبالا کر رہی ہے۔ ایک دفعہ آپ پڑھیے۔ قیمت صرف ۸ آنے

ملنے کا پتہ: انڈین ہوس اندرون موری دروازہ۔ لاہور
اور ست بھوشن آریہ بی اے ایل ایل بی وکیل ڈیرہ غازیخاں

Haridwar. Digitized by eGangotri

سمندر پار کا سندیس

(لیکھک سوامی منگلا نند پوری)

مہیہ امریکہ کے جزیرہ ٹرنڈاد اور ملک آسٹریلیا سے جو خطوط مجھے آئے ہیں۔ ان کا سار انش پرکاش کے پاٹھکوں کو سنانا چاہتا ہوں۔

ملک آسٹریلیا میں چھ ہزار ہندو موجود ہیں۔ سابق میں وہاں جانے کی سخت رکاوٹ تھی۔ چنانچہ شرط یہ تھی کہ سو پاؤنڈ کی رقم (جو پندرہ سو روپے کے برابر تھی) جمع کرائے بغیر کوئی وہاں نہ جا سکتا تھا۔ نہ اس قدر رقم ہر خاص و عام دے سکتا۔ نہ کوئی جانے کا نام لیتا۔ لیکن چند روز سے سنا گیا کہ یہ شرط اٹھا دی گئی ہے اور اب ڈپازٹ کی کوئی شرط نہیں رہی۔ یہ حال معلوم کرتے ہی میں نے وہاں کی گورنمنٹ کو ایک پتر ۲ اپریل ۱۹۳۱ء کو ارسال کیا تھا کہ میں ہندو لوگوں میں ہندو دھرم کا پرچار کرنے کی غرض سے کچھ عرصہ کے لئے آسٹریلیا میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اجازت دیجئے۔ اس پتر کا جواب ۹ جون کو تین ماہ کے بعد بذریعہ چٹھی نمبر ۳۱/۹۴۳ اسسٹنٹ سیکرٹری گورنمنٹ کے دستخط سے آیا ہے۔ جس میں اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ایک مذہبی پرچارک کو کن کارنوں سے داخلہ کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ہم یہ سنا کرتے تھے کہ اب انگریزی سامراجیہ بھر میں یہ سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ اہل ہند کے ساتھ کہیں کسی قسم کا بھیدبھاؤ نہ کیا جائے گا۔ لیکن اس چٹھی سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کا ایسا خیال ہے وہ غلطی پر ہیں۔ اور پرتی ندھی سبھا اور سارو دیشک سبھا یا آریہ سماج کے معزز لیڈران کو لازم ہے کہ وہ اس پتر کے حوالہ سے اس وشے پر لکھا پڑھی جاری کریں۔ اور اس گورنمنٹ سے اور ہندوستان کی گورنمنٹ کے ساتھ بھی لکھا پڑھی کر کے بھوشیہ کا راستہ صاف کرائیں کہ آئندہ دھرم پرچار والوں کو کیوں داخلہ کی اجازت نہ دی جائے اور اس قسم کی اجازت حاصل کر لی جائے کہ جب کبھی کوئی دھرم اپدیشک وہاں جانے کو تیار ہو تو اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کی جائیگی۔

دوسرا خط امریکہ کے جزیرہ ٹرنڈاڈ کا ہے وہاں ایک لاکھ اہل ہند جا کر مستقل طور پر بس گئے ہیں۔ اور وہاں سے قریب برٹش گائنا، فیجی، مارشس اور فرانس کے ٹاپو وغیرہ اہل ہند کی آبادی سے بھرے پڑے ہیں۔ جہاں ۵ لاکھ اہل ہند ان دیشوں میں آباد ہونگے۔ میں وہاں جانے کی کوشش میں عرصہ دراز سے لگا تھا۔ لیکن خرچ اس قدر زیادہ ہے کہ میں پربندھ نہ کر سکا۔ اب بھی ۱۲۰۰ کے قریب خرچ کا پربندھ ہو جائے تو میں جانے کو تیار ہوں۔ وہاں پنڈت جیمنی جی گزشتہ سال تشریف لے گئے تھے۔ لیکن اس دیش والوں کی یہ شکایت ہے کہ وہ عرصہ تک مقیم نہ رہے۔ بہت جلد واپس چلے آئے۔ اسی مضمون کی چٹھی میرے پاس ڈرج گاہنا سے گزشتہ ایام میں آئی تھی۔ اور اب جو پتر ٹرنڈاڈ سے آیا ہے۔ اس میں لکھا ہے میں نے آپ کی چھوٹی پمفلٹ ویدک سدھانت پڑھی جو پنڈت جیمنی جی نے بھیجی ہے۔ کتاب سے معلوم ہوا کہ آپ پتر دیہار کر پہنچتے ہیں۔ پرنتو اس درمیان میں میں تمہیں سوچنا چاہتا ہوں۔

کیا چاروں ویدوں کا مکمل انگریزی ترجمہ مل سکتا ہے۔ مل سکتا ہے تو کس قیمت پر۔ کیا برہمن گرنتھ۔ دسوں اپنشدوں اور منوسمرتی کے ترجمے مل سکتے ہیں۔ میں بتا دوں کہ یہاں دنیا کے دور دراز حصے میں ہم ہندوؤں کا کوئی نگہبان نہیں اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے وار اور اس کے ساتھ اس امر واقعہ سے کہ سناتنی پنڈت ایسے گئے گزرے ہیں۔ یقین جانو ہم نوجوانوں کو اس پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں خوشی ہے کہ جب سے پنڈت جیمنی یہاں ٹرنڈاڈ میں آئے۔ یہاں کے ہندو اب سوئے ہوئے نہیں ہیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ اگر آپ اس قسم کی فہرست کتب روانہ کریں گے جن میں قرآنی عقائد کے کھنڈن کا مسالہ ہو۔

اس پتر کا جواب تو میں نے ارسال کر دیا ہے لیکن میں چاروں ویدوں۔ براہمن گرنتھوں کے انگریزی ترجمے کے متعلق کیا جواب دیتا۔ مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑا کہ آریہ سماج نے ابھی ان کا انگریزی انوادشایع نہیں کرایا۔ البتہ اہل یورپ کے ترجمے موجود ہیں۔ کیا آریہ سماج کے لئے یہ سخت افسوس کا مقام نہیں ہے کہ جن ویدوں پر سارا دار و مدار ہے۔ ان کو لوگ مانگتے ہیں اور ہم نہیں دے سکتے۔ ہمارا دعوے تو یہ ہے کہ سارے سنسار میں ویدک دھرم پھیلائیں گے لیکن پچاس سال سے زیادہ عرصہ آریہ سماج کی ستھاپنا کو ہو چکا۔ مگر اب تک چاروں میں سے ایک وید کا بھی انگریزی انواد نہ پرکاشت کرایا جا سکا۔ جس کے بغیر نہ یورپ امریکہ میں اور نہ دراصل آدھی بھارت کے حصوں میں ہی آریہ سماج کا کام ہو سکتا ہے۔ جو ہزاروں لاکھوں روپیہ کا صرفہ سنستھاؤں پر لگ رہا ہے۔ اس کا ایک معقول حصہ پرچار پر صرف کیا جاتا۔ اور انگریزی سنسکرت کے ودوانوں سے ویدآدی کے انواد کا کام کرایا جاتا تو آج تک سارے سنسار میں آریہ سماج کی دھوم مچ گئی ہوتی۔

ٹرنڈاڈ سے یہ پتر جن مہاشے نے لکھا ہے ان کا نام و پتہ اس لئے میں یہاں دیئے دیتا ہوں کہ کوئی صاحب اگر تردید اسلام وغیرہ کی کتب ان کو ارسال کر سکیں تو ویدک دھرم کی بھاری سیوا ہوگی۔ ان کا پتہ انگریزی میں اس پرکار ہے:-

Mr. J. R. Chuni Singh
Cunupe Road
St-Joseph.
Trinidad B.W.I.

(منگلا نند پوری آریہ سماج کانپور)

ہندوستان کی مجموعی آبادی

گورنمنٹ گزٹ میں تازہ مردم شماری کے متعلق ذیل کے اعداد و شمار شایع کئے گئے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ مختلف مذاہب کے اعداد و شمار تقریباً تقریباً صحیح ہیں۔ احاطہ بمبئی کے بعض حصوں اور برما کے متعلق ابھی یہ اعداد و شمار نامکمل ہیں۔ بعض صوبوں میں صرف بڑے بڑے مذاہب کی آبادی دی گئی ہے۔ ہندوستان کی کل آبادی ۳۵۲۹۸۶۸۷۶ ہے۔ جس میں ۱۸۱۹۲۱۹۱۳ مرد اور ۱۷۱۰۶۴۹۶۲ عورتیں ہیں۔ گویا عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں ایک کروڑ ساڑھے آٹھ لاکھ کم ہے۔ کل آبادی ۱۹۲۱ء کی آبادی کی نسبت بقدر ۶ر۱۰ فی صدی زیادہ ہوئی ہے تفصیل حسب ذیل ہے:

	ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	بدھ	جین	میزان
ہندوستان	۲۳۸۳۳۰۹۸۶	۷۷۷۴۳۹۲۸	۴۳۰۴۴۴۲	۵۹۱۷۵۴	•	•	۳۵۲۹۸۶۸۷۶
برطانی ہند	۱۶۹۳۴۴۳۵	۶۷۰۸۵۵۱۰	۳۱۹۲۱۶۹	۳۵۳۱۷۰۳	•	•	۲۶۱۷۴۳۱۰۷
اجمیر مارواڑ	۴۳۴۵۰۹	۹۷۱۲۳	۳۴۱	۶۹۴۷	•	۱۱۹۹۷	۵۶۰۴۲۹
بنگال	۲۱۵۲۷۹۳۱	۲۷۵۳۴۳۲۱	•	۱۸۰۵۷۴	۳۱۵۸۰۱	•	۵۰۱۲۲۵۵۰
بہار و اڑیسہ	۳۱۰۱۰۶۶۰	۴۲۶۴۷۷۶	۰	۳۴۱۷۱۰	•	•	۳۶۷۷۴۰۴۷
صوبہ بمبئی	۱۶۶۱۹۸۶۶	۴۴۵۶۱۳۳	۲۰۶۲۳	۳۱۷۰۴۲	۱۸۹۰	۱۹۹۹۷۹	
		پارسی :-	۸۹۵۴۳	یہودی :-	۱۷۴۳۳		۲۱۸۵۴۸۴۱
صوبہ دہلی	۳۹۹۸۶۳	۲۰۶۹۶۰	۶۳۴۷	۱۶۹۸۹	•	۵۳۴۵۱	۶۳۶۲۴۶
صوبہ مدراس	۴۳۹۲۹۰۰	۳۳۱۶۰۸۲	۰	۱۷۷۰۳۳۸	•	•	۴۶۵۷۵۶۷
صوبہ سرحد	۱۴۲۹۷۷	۲۲۲۷۳۰۳	۴۲۵۱۰	۱۲۲۱۳	•	•	۲۴۲۵۰۷۶
صوبہ پنجاب	۶۳۲۸۵۸۸	۱۳۳۳۲۴۶۰	۳۰۶۴۱۴۴	۴۱۴۷۸۸	۵۷۶۳	۳۵۲۸۳	۲۳۵۸۰۸۵۲
صوبہ آگرہ و اودھ	۴۰۹۰۵۵۲۳	۷۱۸۱۹۷۷	۰	۲۰۵۰۰۹	•	۶۷۹۵۴	۴۸۴۰۸۷۶۳
برما	۵۷۴۶۹۷	۶۰۹۸۴۱	•	۰	•	۷۲۸۹۵	۱۴۶۳۵۹۲۹
سی پی و برار	۱۳۴۶۰۱۰۵	۶۸۲۸۵۴	•	۵۰۵۸۴	•	•	۱۵۵۰۷۷۲۳
کورگ	۱۴۶۰۰۷	۱۴۷۷۷	•	۳۴۳۰	•	•	۱۶۳۳۲۷

پرانایام دوارا نبض و دل کی حرکت کو بند کر کے شکل مردے کے ہو جانا۔ اس برہمچاری کو بھارت کی عظمت کا سکہ بٹھانے کے لئے ولایت بھیجنے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ بھارت میں اس نے اپنی قابلیت کے جوہر دکھا کر کئی سونے چاندی کے تمغے حاصل کئے ہیں۔

(بدری دت مصر گورو کل سکندر آباد)

آریہ سماج مدراس

کا انتخاب ۲۳ ستمبر کو حسب ذیل ہوا۔ مہتہ لال چند موہن رئیس اعظم پردھان۔ لالہ گنگا دھاری اپ پردھان۔ لالہ کشن داس منتری۔ لالہ دانت رام سہائک منتری۔ لالہ منشی رام خزانچی۔

آریہ سماج مدراس کا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جلسے سے پہلے میجر دیپ چند جون جنگا۔ اور مہتہ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کتھا کریا کریں گے۔ مدراس نواسی آریہ پرش دھن سے سہائتا کریں۔

(کشن داس منتری آریہ سماج مدراس)

دھنر ودیا کا ماہر برہمچاری ولایت کو

برہمچاری ستیہ پال سناتک گورو کل سکندر آباد دھنر ودیا میں خوب ماہر ہے۔ اس نے گوروکل سکندر آباد میں نئے نئے ادبھت کار دکھلائے ہیں شلاً سپرش ویدھ۔ شبد ویدھ۔ پرتیبمب ویدھ آدی اور

ڈیرہ اسمعیلخاں میں ہندوؤں پر مسلم مظالم

سرکاری تحقیقاتی کمیٹی شہادتیں قلمبند کرنیکا کام ختم کر چکی

ڈیرہ اسمعیلخاں میں ہندوؤں کی لوٹ مار اور اُن کی دکانیں جلائے جانے کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے سرکاری تحقیقاتی کمیٹی شہادتیں لینے کا کام ختم کر چکی۔ اب اپنی رپورٹ مکمل کرے گی۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ایک معزز ہندو اور ایک مسلمان گواہ کی شہادت نیچے دی جاتی ہے:۔

رائے صاحب دیوان چند کی شہادت

تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے خان بہادر عبد الغفور خان کے سوالات کے جواب میں گواہ نے کہا:۔

مسلم پولیس کے دو کانسٹبل جانکی رام بازار میں کھڑے تھے۔ سوار پولیس بازار میں پہرہ دے رہی تھی۔ اس وقت دس بارہ مسلمان مٹی کا تیل پٹرول۔ اور آگ جلانے کا سامان لے جا رہے تھے کئی ایک کے پاس کلہاڑے تھے۔ کئی ایک لوگ ڈنڈے لے رہے تھے۔ پولیس اُن کو نہ روکتی تھی۔ میں نے کل چار کانسٹبل ڈال بازار میں دیکھے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرا گروہ مسلمانوں کا آتا ہوا دیکھا۔ سو آدمی ہندوؤں کی دکانوں میں تھے۔ ایک گروہ پہلے ہتھوڑا اور کلہاڑوں سے توڑتا جاتا تھا دوسرا گروہ پیچھے لوٹ مچاتا آتا تھا۔ میں نے خود دو تین دکانوں کو توڑتے دیکھا تھا۔ پچھلا گروہ خالی ہاتھوں والا لوٹنے کے لئے آتا تھا۔ مسلمانوں کا گروہ معہ مسلمان لڑکوں کے بازار میں کھڑا تھا۔ اندر سے ڈاکو اسشیا نکال کر اور کپڑا وغیرہ (بابو رام کی دکان سے تھان وغیرہ) باہر پھینک رہے تھے۔ باہر سے مسلمانوں کا گروہ اُٹھا کر لے جا رہا تھا۔ ایک شخص کریم نے ندی میں بنڈل باندھتے دیکھا اُن کے نزدیک سے میں گذرا تھا۔ تمام کا تمام لوٹ کا کام پولیس کے سپاہیوں کی موجودگی میں ہوا۔ درحقیقت دو مسلمان پولیس کے سپاہی بھی اُس لوٹ میں شامل تھے۔ اور بڑا بازار میں میں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بتلایا۔ مجھ کو خود اپنی جان کا خطرہ تھا۔ اس وجہ سے میں نے اس کو بتلانا مناسب نہ سمجھا۔ وہ اپنی کار میں تھا۔ اس وقت جملہ افسران پولیس کا رویہ مسلمانوں کی طرف داری کا تھا۔ سیوا رام جنک سیلر کی دکان کے سامنے میں نے سیاکبرانسپکٹر کو دیکھا۔ اس کے بعد میں نے رائے بہادر حکم چند آنریری مجسٹریٹ کو بھی دیکھا۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ میں نے دوسرے افسروں کو اس وقت اطلاع دینا مشکل سمجھا ؏

مسلمانوں کو کھلی چھٹی

رائے بہادر دیوان چند کے سوال کے جواب میں کہا۔ میں نے دیکھا۔ کہ پولیس افسران ہندوؤں کو بازار کے اندر آنے سے روکتے ہیں۔ مگر مجھ کو کچھ پتہ نہیں چلا۔ کہ کیوں ہندوؤں کو روکتے ہیں برخلاف اس کے میں نے دیکھا۔ کہ مسلمانوں کو کھلم کھلا آنے جانے کی مسلم پولیس کی طرف سے اجازت ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ ہندو پوری طرح سے احکام کی تعمیل کر رہے ہیں۔ وہ بچا لینے کی کوشش کر رہے تھے۔ بلکہ ہندو پولیس افسران سے درخواست کر رہے تھے کہ ہم کو جائیداد کو تباہی سے بچانے کی اجازت دی جائے۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندوؤں کو روکاوٹ اور مسلمانوں کو کھلی اجازت تھی۔ اس سے میں نے نتیجہ نکالا۔ کہ مسلمان سپاہی مسلمانوں کو کھلی اجازت دے کر اپنے فرض کو ادا نہیں کر رہے ہیں۔ میں نے اس وقت یہ سمجھا۔ کہ مسلمان پولیس افسران اس وقت کھلی لوٹ کرا رہے ہیں۔ ایک آدمی موضع (؟) کا پکڑا گیا۔ اس نے بیان کیا۔ کہ مجھ کو تو پولیس نے لوٹنے کے لئے بلایا تھا خواہ کچھ ہی وجہ ہو۔ مسلمان کھلم کھلا لوٹ مچا رہے تھے ؏

سرکاری وکیل کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا:۔ یہ واقعہ بابو رام کی دکان کی لوٹ کا میں نے ۱۰½ بجے دیکھا تھا۔ دس بارہ آدمی لوٹ کا اسباب گھسیٹ رہے تھے۔ ایک لوہے کا صندوق منیخ ڈال کر توڑ رہے تھے اور مال لے جا رہے تھے۔ میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا ؏

خانصاحب شمس الدین سپیشل سب جج کی شہادت

بر سوالات پریذیڈنٹ کہا میں گیا رات تو بجے صبح راستہ صاف دیوالہ حکم چند کے تانگہ پر جبکہ ڈال گئی سے بازار توپانوالہ میں پہنچا۔ اس وقت دو فریق نواب حبیب اللہ خان اور شاہنواز خان بمعہ اپنے لڑکوں کے موٹر کار میں پہنچ گئے تھے۔ ہم نے تین ہندوؤں کی دکانات ۱۵-۲۰ مسلمانوں کو لوٹتے ہوئے دیکھا۔ ایک دکان بزازی کی تھی جس میں سے چند تھان اور ٹرنک وصندوق نکالا گیا۔ پرزے پرزے بڑے الے پڑے تھے۔ ٹرنک کو کلہاڑوں سے توڑا گیا تھا۔ اس وقت دو کانسٹبل پولیس ان لوٹنے والی دکانوں سے ۲۰-۳۰ گز پر تھے۔ وہ اس لوٹ کو بخوبی دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے لوٹ کو بند نہیں کیا۔ یہ دونوں سپاہی مسلمان تھے۔ اس کے

آخری نوٹس!

سچائی کی صدا ہے

ہندو پبلک یہ معلوم کر کے نہایت خوش ہوگی کہ ہماری لاہور سے ۲۴-اکتوبر کو چلنے والی

دوسری تیرتھ یاترا اسپیشل ٹرین

کے انتظامات نہایت کامیابی سے مکمل ہو گئے ہیں مطلوبہ تعداد یاتریاں بھی عنقریب بک ہو گئی ہے۔

صرف چند سیٹیں خالی ہیں!

ایسے سجن جو اپنی زندگی میں ایک بار دکھن کے عجائبات اور دیگر تیرتھوں کو نہایت آرام اور تھوڑے دام میں دیکھنا چاہیں وہ

اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ گنوائیں!

اور فوراً اپنی سیٹ بک کرا لیں۔ موسم یاترا کے لئے نہایت ہی خوشگوار ہوگا

کھنہ اینڈ کمپنی - کھنہ کاٹیج — رام گلی لاہور

تار کا پتہ:- PERFECTION ٹیلیفون نمبر (۲۰۵۸)

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

وقت تک صرف دو دکانوں کو آگ لگی تھی۔ سامنے صاحب حکم چند اور رباب صاحبان آگے چلے گئے۔ میں ۱/۲ ۶ بجے شام تک ترپالیہ بازار کا انچارج افسر رہا۔ میرے چارج کے بازار میں بہت تیز آگ تھی۔ رام بازار۔ دال بازار۔ لکڑ منڈی سب جل رہے تھے۔

بر سوال خان عبدالغفور خان صاحب ممبر کمیشن۔ مجھ کو معلوم نہیں ہوا۔ کہ یہ تینوں دکانیں جو لوٹی جا رہی تھیں۔ ہندوؤں کی تھیں۔ مسلم ہجوم موہن لال بوٹ والے کی دکان کو بھی لوٹ رہا تھا۔ مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے ہجوم پاس کی گلیوں میں پھرتے تھے۔ بڑے بازار میں ہم کسی کو نہیں آنے دیتے تھے۔ میں گذشتہ ماہ مئی سے بیمار ہوں اس وجہ سے میں کہیں نہیں جا سکتا میری اطلاع محدود ہے۔ میں موٹر کے ذریعہ تھانہ میں گیا تھا۔ وہاں میں نے ایک لاش کو دیکھا تھا جس کو ایک نومسلم کی لاش کہا جاتا تھا۔ اس پر تلواروں کے نشان تھے۔ میں نے چند فائر بندوق کے سنے تھے۔ چند آدمی جو دوڑے آئے تھے۔ وہ سب مسلمان تھے۔ ایک ہندو لڑکے کی لاش وہاں میرے سامنے لائی گئی۔ اور بتلایا گیا کہ اسی کو گولی لگی ہے۔

بر سوال رائے بہادر دیوان چند ممبر کمیشن کہا جب میں ترپالیہ بازار سے تانگہ پر براز اور بائیسکل والے کی دکان پر پہنچا۔ مسلمان ہیم کو کلہاڑے سے قفل توڑ کر مال لوٹ رہے تھے۔ ہندو مالکان غیر حاضر تھے۔ میرے روبرو جوتے بوٹ سوہن لال کی دکان سے مسلمان لے جا رہے تھے۔ اور ایک بکس بھی ڈاکوؤں نے نکالا تھا۔ ہم نے یہ لوٹ اندازاً سو قدم سے دیکھی تھی۔ مگر پولیس کا سپاہی تو صرف ۵۰ قدم کے فاصلہ پر کھڑا دیکھ رہا تھا۔ دوسرا مسلمان سپاہی بھی نزدیک ہی کھڑا تھا۔ میں نے دونوں سپاہیوں کو جو مسلمان تھے پوچھا۔ کہ تم کیا تماشہ دیکھ رہے ہو؟ وہ چپ ہو گئے۔ ۴ یا ۱/۲ ۴ بجے شام کے درمیان پتہ لگا۔ کہ کباڑی کی دکان کو آگ لگی ہے۔ متفرق منتشر گروہ مسلمان ہجوم کے گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اس کے بعد جب رام زرگر کے لڑکے نے فائر کئے۔ تو مسلمانوں کا مجمع اکٹھا ہو گیا۔ نہ میں خود وہاں تھا۔ نہ پولیس کا کوئی سپاہی نہ ہیڈ کانسٹیبل ان کے پاس بندوقیں ضرور تھیں۔ مجھ سے ۵۰ گز کے فاصلہ کا یہ واقعہ ہے ایک آدمی زخمی ہوا بیان کیا گیا۔ ہجوم تمام کا تمام مسلمان تھا۔ انسپکٹر پولیس بھی آیا تھا۔ مگر اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اسسٹنٹ کمشنر محبوب علی بھی وہاں آیا تھا۔ میں نے اس کو کہا تھا۔ کہ نقصان بہت ہو رہا ہے۔

سرکاری وکیل کے سوال پر۔ کہا میری موجودگی میں کوئی خاص بہت زبردست لوٹ نہیں ہوئی مجھ کو کسی نے تعینات نہیں کیا۔ میں نے خود ہی یہ ذمہ داری اپنے اوپر لی تھی۔ میں نے ۱/۲ ۲ یا ۳ بجے وہاں دیکھا تھا۔ مگر اس وقت بہت آگ لگ چکی تھی۔

ہندو سبھا کے وکیل کے سوال پر کہا۔ میں نے لوٹنے والے آدمیوں کو پکڑنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جبکہ حلوائی کی دوکان پر پہنچے۔ تو وہ جل رہی تھی۔ جس میں گھی تیل کے بہت زیادہ ٹین تھے۔ ممکن ہے۔ کہ جلتی ہوئی دوکان میں لوٹ بھی ہو رہی ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ آگ کس نے لگائی۔ ۱/۲ ۳ بجے تک آگ برابر لگتی رہی۔ میں تو ایک مسلمان نان بائی کی دوکان پر بیٹھ گیا تھا۔ تھانہ میں جو ہندو لڑکے کی لاش دیکھی تھی۔ مجھ کو معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ اندرمنی کی لاش ہے۔ مجھ کو پولیس نے کوئی مسلمان ڈاکو یا آگ لگانے والا پکڑ کر گرفتاری کے لئے پیش نہیں کیا۔ میں نے بھی خود کسی کو گرفتار نہیں کیا۔ نہ ہی کوئی لوٹ یا آگ کی رپورٹ پولیس نے میرے روبرو پیش کی۔ میں نے جگہ بہ جگہ پولیس کے سپاہی تعینات کر دیئے تھے۔ میں نے خود بھی دو چکر اس بازار میں لگائے تھے۔ میں نے یہ تحقیقات نہیں کی۔ کہ میرے چارج کے عرصہ میں ۱۱ بجے سے ۱/۲ ۴ بجے شام تک کل کتنی دوکانیں جلیں۔ میں نے مسلمان ڈاکوؤں کے مجمع کو خلاف قانون قرار نہیں دیا۔ میں نے اس خلاف قانون مجمع پر گولیاں کا کوئی حکم نہیں دیا۔ بڑے افسروں کا کوئی ایسا حکم نہ تھا۔

سماج جگت

شریمتی پراپکارنی سبھا کا وارشک ادھیویشن

پوش کرشن ۲ شنی وار سمت ۱۹۸۸ بکرمی تدانوسار تاریخ ۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو ہوگا۔ سمست آریہ سماجوں کی انترنگ سبھاؤں نیز شریمتی پراپکارنی سبھا کے سبھا سدھاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وے جو جو پرستاو سبھا میں پرنشٹ ارتھ بھیجنا چاہیں۔ ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء تک شریمتی سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ کیونکہ ایسے پرستاو سبھا کے اُپ نیم (۵۔۱۳) کے انوسار سبھا کے ادھیویشن سے دو ماس پوروسبھا کے کاریالیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔

ہربلاس سارڈا منتری
اجمیر
شریمتی پراپکارنی سبھا

آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور کا اُتسو

آریہ مہیلا ودیالیہ اندر کنیا پاٹھ شالہ جام پور کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر کو منایا جانا نشچے ہوا ہے۔ اس موقعہ پر شری ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری اور شری مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری سلنے پدھارنے کی سویکرتی دے دی ہے۔ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے بھیجنے کی بھی ضرور پدھاریں مہیلا ودیالیہ کے متعلق دلچسپی لینے والے بھائی انہیں نوٹ کر لیں (گنیش دت آریہ سیوک جام پور)۔

آریہ سماج شہر سلطان کا جلسہ ملتوی

آریہ سماج شہر سلطان کا پہلا سالانہ جلسہ جو کہ ۹-۱۰-۱۱- اکتوبر کو ہونا قرار پایا تھا۔ خاص وجوہ کے کارن ملتوی کر دیا گیا ہے۔

(پرمانند نائب منتری آریہ سماج شہر سلطان)

آریہ سماج گورکھپور کا اُتسو

گورکھپور آریہ سماج کا تینتیسواں وارشک اُتسو ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲

۹۵ گنکا
سوزاک شرطیہ آخری علاج

برلن فرانس ہندوستان کے ڈاکٹروں کا فیصلہ ہے کہ اسپارک سے بہتر دوا دنیا میں ملنا محال ہے۔ اس سے ایک ہفتہ میں نا ممکن ہو تو بعد ضع محصول ڈاک قیمت واپس کرینگا شرطیہ ہے قیمت ۲ محصول ۴ر اسپارک ورکس لدھیانہ ۹ دہلی

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی۔ کل اشیاء قیمت صرف چار روپیہ بارہ آنہ Rs 4/12

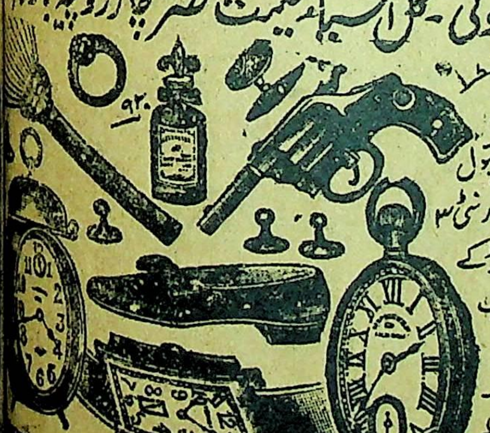

(۱) ایک شیشی مشہور ولائتی عطر (۲) بجلی کا تیز روشنی والا لیمپ (۳) تیز آواز نئے ڈھنگ کا پستول (۴) کیمیکل سونے کی انگوٹھی گارنٹی ۳ سال (۵) اصلی رولڈ گولڈ کے ہاتھوں دو گلے کے بٹن (۶) ایک جوڑا مضبوط جوتا نمبر و ناپ وغیرہ ہمراہ آرڈر آنا چاہیئے۔ (۷) ریلوے ٹائم ٹو والے پاکٹ واچ نکل کیس (۸) بابن رسٹ واچ نفیس ڈائیل و خوب صورت کیس (۹) جرمن بی ٹائم پیس مشینری مضبوط۔ چال کی پابندی گارنٹی ۵ سال (۱۰) بڑھیا فونٹین پین۔ کمیشن ۳ آنہ کا ٹکٹ لگا کر ساتھ لسٹ روانہ کی جاتی ہے۔ ڈاک خرچ ایک روپیہ چھ آنہ۔ نوٹ: اشتہار کے مطابق مال نہ ہونے پر واپسی کی شرط ہے۔

گریٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۱/۲ شمبھو چیٹرجی اسٹریٹ کلکتہ

۹۲۳ دی روکشمی فارمیسی۔ ہیڈ آفس آنند (بمبئی) سی

مشہور شہرہ آفاق مفید عوام زود اثر تیر بہدف دوا

لکشمی تردوش گٹکا رجسٹرڈ نمبر ۱۹۶۲ جو کہ امراض سینہ پھیپھڑہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ خاصکر مرض دمہ کے لئے تو یہ دوا کمال کا کام کرتی ہے۔ اس کی تیسری خوراک ہی سے کہنہ مرض دمہ کو روک دیتی ہے۔ اور چند روز کے استعمال سے تو گویا ایک کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے تیس تیس برس کے دمہ والے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ۸ ۴ خوراک دو روپے۔ نمونہ دو آنے۔ اپنے شہر میں ہمارے ایجنٹ سے یا کہ پتہ ذیل سے خرید کرو۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مفصل حال کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست منگواؤ۔ ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول۔ شرائط ایجنسی کے لئے آج ہی تحریر کریں۔ اپنا پتہ خوشخط تحریر کریں۔ اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مینیجر دی روکشمی فارمیسی۔ آنند

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دبیر کرنا قرار پایا ہے۔ سادھو سنیاسیوں سے التماس کرنے میں شامل ہونے کی پرارتھنا ہے۔ منتری سوامی دیدانند جی مہاراج دھماتما نارائن سوامی جی مہاراج تاریخ مقررہ پر ضرور بالضرور تشریف لانے کی کرپا کریں۔ (منتری آریہ سماج گورو کھیڑ)

شری مدیانند برہمی سنسکرت مہاودیالیہ امرتسر کا داخلہ

تعطیلات گرما کے ختم ہو جانے کے بعد ودیالیہ کھل گیا ہے۔ نئے ودیارتھیوں کے داخلہ کی میعاد ۱۵ اکتوبر تک کر دی گئی ہے۔ ودیالیہ میں جو درخواستیں کریں۔ جن کی یوگیتا پراگیہ یا مڈل یا انٹرنس تک ہو اور آریہ سدھانتوں پر پورا وشواس ہو۔ (آچاریہ بھوودیو جی شاستری دیدودیانت ساہتیہ یوگن تیرتھ گنگا سنگھ والا مہا سنسکرت مہاودیالیہ)

آریہ سماج وچھووالی کی طرف سے

پرچار۔ آریہ سماج وچھووالی کے پاس ایک پرسدھ بھجن اپدیشک ہیں۔ جو لاہور کے مختلف حصوں میں اور آس پاس کے گاؤں میں پرچار کرنے جایا کرتے ہیں۔ جو آریہ بھائی اپنے محلے یا علاقے میں پرچار کرانا چاہیں۔ وہ منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور کو لکھیں۔

(منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

اناتھ رکھشک جاری ہونے والا ہے۔

پنجاب سینٹرل اناتھ آلیہ کے ہتیشی یہ خبر پڑھ کر بہت خوش ہوں گے۔ کہ اناتھ آلیہ فیروزپور کی طرف سے ایک ماسک پتر "اناتھ رکشک" جلدی ہونے والا ہے۔ ڈیکلریشن دیا جا چکا ہے۔ یہ ماہواری رسالہ اب جلدی نکلنا شروع ہو جاوے گا۔ یہ ماسک پتر سماج کے آدرش اور مقاصد رہی ہوں گے۔ جو اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ ارکانات اناتھ آلیوں اور سبھائیوں اور لوگوں کے کام...

سکے لیئے پر پیگنڈا اور اناتھ آلیہ کے عالیشان کام سے پبلک کو آگاہ کرنا۔ اس کا سالانہ چندہ صرف ۱۲ ہوگا۔ یتیموں کے ہمدرد اور دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ چندہ بھیجکر ہمارا ہاتھ بٹا دیں۔ سوریہ بھان ایڈیٹر اناتھ رکھشک زیر منتر دادی رتن۔ لاہور

آریہ سماج جالندھر چھاونی میں کتھا

آریہ سماج صدر چھاونی جالندھر میں ۳ ستمبر سے پنڈت دیبتی جی شاستری کی کتھا بھگوت گیتا ۱۸ ستمبر تک ہوتی رہی۔ آپ کی کتھا بہت کامیاب ثابت ہوتی رہی ہے۔

(جوالا داس شرما منتری آریہ سماج چھاونی جالندھر)

آریہ سماج لودیانہ کے سماچار

(۱) پچھلے دنوں ایشوردت جی سناتک مہاودیالیہ نے ودیا کے سمبندھ میں سماج مندر میں ویاکھیان دیا۔ ویاکھیان بڑا عالمانہ تھا۔ اصل زیدارتھ بتلایا گیا۔

لدھیانہ میں چند نوجوان آریہ سماجیوں نے ستیارتھ پرکاش کے ودیارتھیوں میں تقریباً دو صد روپیہ کے نرد تقسیم کیے۔

(۲) غلام محمد نوسلم ملازم ریلوے لدھیانہ کو اس کے والد کی موجودگی میں شدھ کرکے بھگت رام بنایا گیا۔ (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

کالا افغانان میں ویدک دھرم پرچار

۱۸ ستمبر کو پنڈت وشوناتھ مترجھنگ امرناتھ جی کالا افغانان پدھارے۔ ۱۸-۱۹-۲۰ ستمبر کو بعد دوپہر اور بعد گردوں میں دو بار اپدیش و بھجنوں دوارا پرچار ہوتا رہا۔ بڑی رونق رہی۔ جنتا پر اچھا اثر پڑا۔

(دیوی لال منتری آریہ سماج کالا افغانان ضلع گورداسپور)

شراونی اُتسو آریہ سماج اناؤ

آریہ سماج اناؤ نے ویدپرچار سپتاہ میں ۲۸ اگست لغایت ۱۸ ستمبر منایا۔ ۲۸ اگست کو سماج مندر میں برہد یگیہ ہوا۔ اسی دن ایک شخص جبو دھر نامی کی شدھی ہوئی۔ ۲۹ لغایت ۱ ستمبر تک مہاشہ اماشنکر جی۔ مہاشہ شیو کمار جی۔ مہاشہ امرناتھ۔ مہاشہ شیادھار۔ مہاشہ رام بھروسے جی۔ مہاشہ گنگا پرشاد جی۔ مہاشہ بیردن سنگھ جی مہاشہ اماشنکر دت جی و مہاشہ سوہن لال جی کے مکانوں پر ہون۔ سندھیا بھجن ہوتے رہے۔

(سوہن لال منتری آریہ سماج اناؤ)

دیوبند میں پرچار۔

شراونی کے دن برہد ہون یگیہ ہوا۔ برہمچاری ادم پرکاش کا ویاکھیان ہوا۔ پربھاؤ خوب رہا۔ اگلے دن سے برہمچاری جی نے اپنشد کی کتھا پرارمبھ کی۔

(منتری آریہ سماج دیوبند)

آریہ سماج پدھیانہ کا ست سنگ

۴-۱ اسوج کو آریہ سماج کے ست سنگ میں ہون اور بھجنوں کے بعد لالہ بیکھرام جی نے پرارتھنا کرائی۔ بابو چیت رام آریہ سیوک نے سوامی جی کے جیون چرتر پر ویاکھیان دیا۔ اور میں نے بالمیک رامائن سے کتھا سنائی۔ آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔

(ماگھی رام اپدیشک پدھیانہ)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن کے ادھیکاریوں کے خلاف وہاں کے آریہ لیڈروں کو شکایت ہے کہ وہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ادھیکاری انہیں کرنے نہیں دیتے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ سماج شتھل ہو رہی ہے اگر شکایت بجا ہے۔ تو ادھیکاریوں کو اسے رفع کرنا چاہئے۔ اور لیڈروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تاکہ وہ سماج کا کام اُتساہ سے کرتے رہیں۔

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

بی ایس

ڈاکٹر ایس کے برمن

لمیٹڈ

مصنوعہ

اسٹار

ٹریڈ مارک

رجسٹرڈ

کلکتہ

۱۹۸۳

پچاس سال کی رائج ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

مرض کا گھر کھانسی

(کف۔ کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)

"کف۔ کف" (REGD) پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے

کھانسی نہایت ہی خوفناک مرض ہے۔ اسے کبھی خفیف نہ سمجھیں "کف کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے۔ کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو۔ تو اسے دو آرام کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے قیمت کلاں شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۔ ڈاک محصول نو آنہ ۹ خورد شیشی بارہ آنہ ڈاک محصول چھ آنہ

ہیلک صابن (REGD) ہیلک مرہم (REGD)

(دوا آمیز خوشبودار)

آپ عمدہ سے عمدہ ولایتی صابن کے بجائے روزانہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا اور خارش خسرو۔ پھنسی ہاتھ پیر اور جلدی خشکی وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷ ڈاک محصول ۱۲ نمونہ صرف دو آنہ (۲)

(آگ سے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کی مشہور مرہم) ہیلک سے حادثہ (دو چوٹ) زخم، سوزش، درد، سیلان خون آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے فٹبال کرکٹ جمناسٹک کسرت وغیرہ کے کھلاڑیوں اور کارخانوں کا کام کرنے والوں کو اسے ہمیشہ پاس رکھنا چاہئے اس میں چربی وغیرہ ناپاک چیز نہیں ہے قیمت فی ڈبی دس آنہ ڈاک محصول تین ڈبی تک ۔۔ نمونہ کی ڈبی صرف دو آنہ (۲)

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر شہر میں دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ بغرض کفایت ڈاک محصول اپنے مقامی ایجنٹوں سے خرید ہیں۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ ۔ کلکتہ

ایجنٹ:- مینجر پیہ اخبار ۔ لاہور

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ گذرے وقت کی اور حقیقت علم جیوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ پس پھر ہم آپکو آنے والا بارہ ماہ کا نتیجہ تفصیل کس ماہ میں آپ کی قسمت بیدار ہو جاوے گی۔ یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی؟ روزگار کب ملیگا؟ مقدمہ کا نتیجہ۔ دوستی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی۔ بیماری، دور دراز کا سفر مقدمات امتحان میں کامیابی شادی وغیرہ جو باتیں آپکو کسی کا میل یاد تھی۔ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونے والے واقعات ہماری روشن پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دئے جائیں گے۔ آزمائش شرط ہے تاکہ علم جیوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔ چاہے ہم روز بیسیوں خطوط آپ سے جو روشن پھل بنوایا ہے۔ مجھے پکے یقین حاصل ہوئی۔ کیونکہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۴۷ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اور نیز ذکوں کے سہیوگ سے آریہ سماج انت ہو

آریہ سماج دھرم کوٹ رندہاوا ضلع

گورداسپور میں شری پنڈت آتمارام جی کشیپ تھا شری پنڈت گیان انذرجی ودیا رتنی - دیانند اپدیشک ودیالیہ گوردت بھون - لاہور تقریباً ڈیڑھ ماہ تک اپنے منوہر اپدیشوں تتھا اپنشدوں اور ستیارتھ پرکاش کی کتھاؤں سے نگر کے نرناریوں کو آنندت کرتے رہے - آپ کے مختلف مضامین پر کتھا دیا کھیان بھی ہوئے - جن کا جنتا پر نہایت ہی اچھا اثر پڑا - آریہ سماج ہذا شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا اتی دھنیاد کرتی ہے - جنہوں نے ایسے یوگیہ اور ودوان ودیارتھی بھیج کر ہمیں کرتارتھ کیا ہے ۔

۱۸ ستمبر کو پورانک مصر شری کرشن جی شاستری اپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا لاہور بمعہ ایک بھجنیک مہاشہ لدھارام پرچار ارتھ دھرم کوٹ میں پدھارے - بدقسمتی سے ان حضرت کو پہلا ہی موقعہ اس نگر میں آنے کا ہوا تھا - یہاں جو بھی پورانک مہاشہ ایک دفعہ آجاوے - پھر اس کو دوبارہ آنے کا ہرگز ساہس نہیں ہوتا کیونکہ یہاں کا آریہ سماج پرتی دن انتی کے شکھر پر جا رہا ہے - چنانچہ جہاں سنہ ۱۹۲۱ء میں آریہ پرشوں کی تعداد ۵۰ تھی - اب سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ۲۲۵ ہو گئی ہے - یعنی پورانکوں کے برابر - اگر آریہ سماج ہذا نے ستیہ سناتن ویدک دھرم کے پرچار کا ذخیرہ اس پرکار جاری رکھا - تو نسندیہہ اگلی مردم شماری کا پرینام نہایت ہی تسلی بخش ہوگا - کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ پورانک مصر جی نے متواتر تین دن تک اپنی پورانک تہذیب کا نمونہ پیش کیا - اور دل کھول کر آریہ سماج پر جھوٹے بیہودہ واہیات - بے بنیاد اور سراسر لغو الزامات لگانے و اعتراضات کئے - جن کا ازالہ آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت آتمارام جی نے ساتھ کے ساتھ ہی کر دیا - جس کا اثر یہ ہوا کہ کچھ حق کے متلاشی پورانک سجنوں نے پورانک سمپردائے کی ذلالت سے نکل کر سچائی کو گرہن کرنے کی خاطر آریہ سماج کی شرن

قبول کرنی آشا ہے - کہ اور بھی کئی شخص ان پورانک اور بدسیدہ من گھڑت گپاشٹک دھاروں کو تلانجلی دے کر ویدک دھرم کے سامنے سر تسلیم خم کر کے آریہ سماج میں شمولیت ہونے کا شبھ اوسر پراپت کریں گے - یہ تو ہوئی مصر جی کی مختصر سی سار رتنائی - اب ذرا بھجنیک مہاشہ کی ذہنیت اور تہذیب ملاحظہ ہو - استریوں کی موجودگی میں ایسے گندے - اشلیل اور واہیات بھجن گائے - کہ جن کا ذکر کرنے سے قلم بھی لرزتا ہے - نگر کے مسلمان اور دیگر مہذب لوگوں نے بھجنیک مہودے کی ان ناجائز حرکات پر بہت ہی لعنت ملامت کی -

(داش پریذیڈنٹ آریہ سماج)

آریہ سماج جھوک اترا کا تیسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۴-۵-۶ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے سوامی یوگانند جی پنڈت بھیم سین جی سناتک - پنڈت شانتی پرکاش جی اور مہاشہ آتم دیو جی - مہاشہ بال کرشن - مہاشہ ٹیک چند جی بھجنیک تشریف لائے - پنڈت بھیم سین جی - پنڈت شانتی پرکاش جی کے عالمانہ لیکچروں سے جنتا پر اچھا اثر پڑا - باوجود وسیع جگہ ہونے کے بھی پنڈال کھچا کھچ بھر جاتا تھا - اور سوامی سدانند جی نے برنالہ سے پدھار کر اپنے اپدیشوں سے امرت ورشا کی - پورانکوں کی مخالفت کے ہونے سے جلسہ کی شان اور بڑھ گئی (بھگوان داس منتری آریہ سماج جھوک اترا)

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کے سماچار

(۱) دینک سبھا آرمبھ ہو گئی ہے (۲) ہندی لازمی پاٹھشالا بھی کھل گئی ہے - یہ دونوں کام اس سمے برہمچاری دھرم دت جی کر رہے ہیں - ان کے بعد

شری سوامی سدانند جی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں ۔

(۳) ہندی پتری پاٹھشالہ کے لئے ادھیاپکہ مل گئی ہے - شیگھر جاری ہو جائے گی ۔

(۴) اس ماس میں دس روپیہ مظفرگڑھ یتیم خانہ کو ۴ روپے - دلت ادھار پاٹھشالہ موچی والی کو ۷ روپے - ییگھ ادھار سبھا سیالکوٹ کو اور ۵ روپے جھوک اترا آریہ سماج کو اتسو کی سہائتا کے لئے دیئے گئے ۔

(۵) اس ماس میں پنڈت شانتی پرکاش جی و مہاشہ آتم دیو جی - سوامی یوگانند جی و پنڈت شانتی پرکاش جی و مہاشہ آتم دیو جی و سوامی یوگانند جی و پنڈت بھگوت دت جی دلت ادھار سبھا سیالکوٹ و پنڈت پربھو دت جی - و سوامی سدانند جی - و مہاشہ بال کرشن نے اس سماج میں پرچار کیا ۔

(۶) استری سماج بدستور ہوتی رہتی ہے -

(۷) گراموں میں پرچار کے لئے سوامی سدانند جی کے آنے پر ڈیش تین چار ماہ کر دیا گیا ہے - ضلع کی جس کسی سماج کو ضرورت ہو کرایہ بھیج کر سوامی جی کو منگوا سکتے ہیں - ہیڈکوارٹر کوٹ چھٹہ ہی رہے گا - (موہن چند آریہ سیوک کوٹ چھٹہ)

اکوڑہ خٹک (پشاور) میں دھرم پرچار

آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے برہمچاری نرنجن جی بھجن اپدیشک کو نوشہرہ سے میں اور ماسٹر بھیم سین جی اکوڑہ خٹک لے گئے - اکوڑہ خٹک بھٹا چار یہ پورانکوں کا گڑھ ہے - رات کو پرچار کیا - باوجود پورانکوں کی سخت مخالفت اور پکٹنگ کے حاضری امید سے زیادہ رہی - دوسرے دن حاضری پہلے سے ڈیوڑھی ہو گئی اور پورانک دل سخت مخالفت اور پکٹنگ کے علاوہ لڑائی اور جھگڑے کے لئے بھی تیار ہوا - اسی طرح تین روز تک امرت ورشا ہوتی رہی - پراتہ کال برہمچاری جی کو مائی گلابی دھرم پتنی سردار لال سنگھ چند [illegible] یہاں کی پرسدھ بھگتنی اور ایشور بھکت ہے - اپنے مکان پر استریوں میں اپدیش کرانے کے لئے لے گئی - دوپہر پراتہ کال ہال پر چار [illegible]

ایک لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں انتھوں ہاتھ بکنے والی تیس برس تک

پشپانجلی کا ہارمونیم ایڈیشن

سولھویں مرتبہ بالکل نئی سج دھج اور خوبصورت نئے ڈیزائن کے ساتھ دوسرا ایڈیشن بھی ہے

[illegible] ہارمونیم [illegible] درج کی گئی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور تازہ بھجن اس [illegible] گئے [illegible] یہی وجہ ہے کہ پبلک سے پسند کرتی ہے - [illegible]

[illegible] کتاب کی قیمت [illegible] ۱۲ [illegible]

المشتہر میسرز راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

گیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال نہایت ضروری ہے - کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے - اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو ۔

گیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے - لذیذ خوش ذائقہ اور معتدل ہے - قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے ۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

گیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

سچا اور مفید مشورہ

آپ کی گئی گزری تندرستی، واپس لینے اور جریان احتلام سرعت ..... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اعلیٰ درجہ کی طاقت توانائی اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں کا استعمال شروع کر دیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۔ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں ۔

وید شاستری منی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ اندرا ایمپوریم کرشن گڈھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

برہمچریہ کیلئے "اسواد" برت کی ضرورت

(از قلم مہاتما گاندھی جی)

"اسواد" یا دیگر الفاظ میں زبان کے مزوں کا قطعی ترک کرنے کے عہد کا برہمچریہ سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ میرا ذاتی تجربہ تو ہے کہ اگر کوئی اس عہد یا برت کو نبھا سکے۔ کہ کھانا صرف جسم کی پرورش کے لئے ہے (زبان کے مزوں کے لئے نہیں) تو برہمچریہ کی شرط پر قابو پالینا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر دنیا میں یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اسی "اسواد" برت کو کوئی علیحدہ برت یا عہد نہیں مانا جاتا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کام مشکل ترین ہے۔ اور اسی وجہ سے اسے کسی علیحدہ تقسیم میں نہیں ڈالا گیا ۔

"اسواد" یا ترک لذائذ زبانی کے عہد کے معنی ہیں کھانے میں ذائقہ یا زبان کے مزے کی طرف متوجہ نہ ہونا۔ جس طرح کھانے دوا کے ذائقہ کی طرف دھیان نہیں دیتے بلکہ اس کی ضرورت کو سمجھ کر ٹھیک مقدار میں کھا لیتے ہیں۔ بعینہٖ خوراک کے بارے میں بھی کلیتاً یہی قاعدہ ہونا چاہئے۔ لفظ خوراک میں کھانے کی سب ہی خوردنی اشیاء شامل ہیں۔ اناج دودھ پھل وغیرہ وغیرہ جس طرح دوا کم مقدار میں کھانے سے اثر نہیں کرتی۔ یا کم اثر کرتی ہے۔ اور زیادہ دوا لینے سے نقصان پہنچاتی ہے۔ بعینہٖ یہی حال خوراک کا بھی ہے۔ اس لئے مزہ لینے کے خیال سے کسی بھی چیز کو چکھنا اپنے عہد کو توڑنا ہے۔ ذرا سی بھی ذائقہ لینے کے خیال سے کوئی چیز کھانی اور برت ۔ یہاں یہ بھی سمجھ لینا چاہئے۔ کہ کسی بھی خوردنی اشیاء کے اصلی ذائقہ کو تبدیل کرنا یا گھٹانا بڑھانا یا اس میں نمک وغیرہ ملانا "اسواد" برت کو توڑنے کے مترادف ہے پرماتما نے ہمیں عقل و تمیز دی ہے۔ اور ہمیں اس کی اس برکت کو اسی طرح استعمال کرنا چاہئے۔ بالفرض اگر کسی خوراک میں نمک کی خاص مقدار کی ضرورت ہے۔ اور اس لئے اس میں نمک ضرورتاً ملا لیں۔ تو یہ عہد شکنی یا برت بھنگ نہیں کہا جا سکتا۔ یا اگر جسم کی نشوونما کے لئے اگر کسی خاص چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اپنے من کو کسی طرح سمجھا بجھا کر ضرورت پیدا کر لی جائے۔ تو یہ خود کو دھوکا دینے اور مکاری کا مترادف ہوگا ۔

مذکورہ بالا خیالات کو اگر مدنظر رکھا جائے۔ تو خود یہ پتہ چل جائے گا۔ کہ وہ صدہا خوردنی اشیاء جن کو ہم روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ جسم کی نشوونما کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ اس لئے ان کا ترک لازمی ہے۔ اور اس طرح سے بہت سی چیزوں کو بہ آسانی چھوڑ سکتے ہیں۔ اور ان کے ترک کرنے سے تمام شہوات نفسانی پر عبور حاصل ہو جانا ایک آسان بات ہوگی ۔

ماں باپ لاڈ پیار میں بچپن ہی سے ذائقہ دار چیزیں کھلا کر بچوں کے جسم کو بالکل نکما کر دیتے ہیں۔ اور ان کی زبان ہمیشہ کے لئے چٹخارہ لینے کی عادی ہو جاتی ہے۔ نمک مرچ یا ذرا بھی ذائقہ دار کھانا میسر ہو جس میں کچھ کمی بیشی ہو۔ تو ان کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور بڑے ہو کر ہمیشہ زبان کے کتے اور بیمار

بنے رہتے ہیں۔ اسی عادت بد کے نتائج بھی قدم بقدم بھگتنے پڑتے ہیں۔ ایک تجربہ کار حکیم کا تو قول ہے کہ میں نے آج تک دنیا میں ایک بھی ایسا انسان نہیں دیکھا۔ جو ہر قسم کے امراض سے بری ہو۔ اصلی تو یہ ہے۔ کہ ذرا بھی کوئی زبان کے چٹخاروں اور مزوں کے جال میں پھنسا اور فوراً بیمار ہو کر ناقم یا برت کی ضرورت لاحق ہو گئی ۔

"اسواد" برت کی بے انتہا سختی دعا گیری کو دیکھ کر اس کو چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ کسی عہد یا برت کی تکمیل مشکل ہے۔ اس لئے اس کی تشریح میں رد و بدل کر کے ہمیں خود کو دھوکا نہیں دینا چاہئے۔ اپنی آسانی کے لئے آدرش یا معراج کو نیچے کھینچ کر اپنی کمزوری کی سطح پر لا کر نہیں ڈال دینا چاہئے۔ اس میں ہماری بربادی ہے۔ برعکس اس کے اپنی کوششوں کے ہاتھوں کو اس قدر وسعت دینی چاہئے۔ کہ وہ معراج کی اونچائی خواہ وہ کتنی ہی دور اور رسائی سے باہر ہو۔ اس تک کسی نہ کسی طرح پہنچ ہی جائیں۔ اس طرح معراج کو گہری دوربین نگاہ سے پہچان کر اس سے مشکل ترین ہوتے ہوئے بھی اس کی حصول یابی کے لئے جی توڑ کر کوشش کرنا

پرکاش

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دیگا

سنگرہنی یا اسہال

قے یا ہیضہ

بدہضمی یا کمی اشتہا

ان کی روک تھام

فوری آرام

بے خطا علاج

کے لئے

"امرت دھارا"

استعمال کریں قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ کی شیشی ۸ آنہ

ایک بھرے قبیلہ کے لئے صرف ایک شیشی گھریلو ڈاکٹر کا کام کرتی ہے۔ نزلہ زکام بخار ہر قسم کی اندرونی بیرونی درد کے لئے نیز پھوڑے پھنسی چوٹ کے لئے اس کا استعمال مفید ہے ۔

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ملتی ہے۔ ہندوستان کی ہر زبان میں پتہ صاف لکھیں ۔

احتیاط - ...

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ - امرت دھارا نمبر ۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...بھی کا نام ہمت مرداں یا پرشارتھ ہے۔ ہمت مرداں میں عورت مرد دونوں یکساں شامل ہیں۔ پرماتما کی کرپا سے جس کو یہ قدرت حاصل ہو جائے۔ کہ وہ ہر زمان و مکان میں اپنے عہد عظیم کی تکمیل کر سکتا ہے۔ وہ شاہوں کا شاہ آزاد اور چیدہ ہمت ہے۔ مجھ سے پوچھئے تو میں تو خود کو ایک کمترین متلاشی صداقت کا پجاری سمجھتا ہوں۔ اسی لئے بقول بھگوت گیتا میں آہستہ آہستہ مگر پورے عزم کے ساتھ کوشش کی چاہئے۔ پورے عزم کے ساتھ کوشش کی گئی۔ تو کبھی نہ کبھی وہ دن آ جائے گا۔ کہ پرماتما کی کرپا ہم کو شامل حال ہوگی۔ اور اس کی عنایت شامل حال ہوتے ہی ہمارے سارے عیب دور ہو جائیں گے "سواد" برت کی اہمیت کو سمجھ جانے کے بعد ہم کو اس برت کی تکمیل کے لئے از سر نو غور کرنا چاہئے۔ اس عہد کی تکمیل میں ہم کو بے ضبط نہ ہونا چاہئے۔ ہر روز اٹھتے دن انہیں خیالات میں غوطہ کھایا کریں۔ کیا کھانا چاہئے۔ اور کیا نہیں کھانا چاہئے۔ صرف ہوشیاری اور دور بینی کی ضرورت ہے۔ اس طرح مشق کرنے سے تھوڑے ہی عرصے میں ہم کو یہ معلوم ہونے لگے گا۔ کہ ہمارے ضبط میں کہاں کہاں کمزوری ہے۔ کمزوری معلوم ہوتے ہی پورے زور کے ساتھ اس کو دور کرنا چاہئے۔ اس خیال سے تمام مختلف کھانوں کو ملا جلا کر اور اسے برت کو مد نظر رکھ کر اگر کھایا جائے۔ تو نہایت مددگار ثابت ہوگا۔ اس میں لطف یہ ہوگا۔ کہ آئے دن کی تکالیف و زحمتوں سے جلد چھٹکارا مل جائے گا۔ کہ آج کیا پکانا ہوگا۔ کل کیا کھانا ہوگا۔ جو کچھ بنا ہے۔ اور جو ہمارے دسترخوان پر آ گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی قابل ترک اشیاء نہیں ہے۔ تو صبر و شکر کے ساتھ ذرا بھی کسی قسم کا میل طبیعت میں نہ لا کر جس قدر ضرورت ہو۔ اتنا کھا کر فراغت حاصل کرنی چاہئے۔ ایسا برتی جلد ہی اپنے برت یا عہد کی تکمیل کر لیتا ہے۔ میرا خیال تو یہ ہے۔ کہ بہترین مشق و ضبط کا اولین درجہ یا استعداد وہ ہے۔ جس میں خوراک کی تیاری میں آگ کا استعمال کم سے کم کیا گیا ہو۔ یا بالکل نہ ہو۔ سورج ہر قسم کی دنیاوی حرارت یا آگ کا منبع ہے۔ اس لئے سورج کی قدرتی تپش سے پکی ہوئی خوردنی اشیاء میں سے ہی اپنے لئے انتخاب کر لینا چاہئے۔ اس زاویہ نگاہ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کلیتاً سبزی خور ہے۔ لیکن ہمیں اپنی مقصد براری کے لئے اس قدر دور بینی کی ضرورت نہیں ہے یہاں تو صرف یہ سوچنا ہے۔ کہ 'سواد' برت کیا ہے۔ اور اس برت کی تکمیل میں کون کونسی مشکلات ہیں۔ اور نہیں ہیں۔ نیز اس عہد کا برہمچریہ کے ساتھ کیسا گہرا تعلق ہے۔ یہ ٹھیک ٹھیک ... کہ ہم سب اس برت کی تکمیل کے لئے ... فوراً شروع کر دیں۔ (باقی)

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:-
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

گورُوکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سُرمہ

پھولنے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دُور کرتا ہے۔ آنکھیں بنانے۔ اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپدق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ دیر کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔

براہمی بوٹی ۔۔۔ ۱۰؍ سیر - دنت منجن ۔۔۔ ۸؍ شیشی
ست سلاجیت ۔۔۔ ۱۰؍ سیر - سوچی پتر ۔۔۔ مفت
منیجر گورُوکل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

بڈھے، جوان، اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے
قیمت ۴۰ تولہ ۲؍ ۲۰ تولہ ۱؍

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

نوٹ۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ سیلا رام اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
سری نگر (کشمیر) کویراج نریندر ناتھ وید شاستری گرونڈ آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized...

ओ३म्

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۳۵

LAHORE

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

نمبر ۳۹ — جلد ۲۴

مورخہ ... سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ... ۱۹۳۱ء - دیانندابد ۱۰۷

SUNDAY 11 OCT 1931

کرن بی اے

قیمت سالانہ چار روپے ... ششماہی دو روپے چار آنے ... ممالک غیر سے پانچ روپے ... فی پرچہ ...

ویدامرت

ویدک وواہ میں پتی پرتگیا

गृभ्णामि ते सौभगत्वाय हस्तं मया पत्या जरदष्टिर्यथासः।
भगो अर्यमा सविता पुरन्धिर्मह्यं त्वादुर्गार्हपत्याय देवाः॥ ऋ० १०।८५।३६॥

"اے بدھو! میں تیرا ہاتھ سوبھاگیہ پراپتی کے لئے پکڑتا ہوں۔ مجھ پتی کے ساتھ تو بردھاوستھا تک رہ۔ بھاگیہ دینے والے سرشٹی من کی پرکاشا کرنے والے پرکاش دینے والے نگر کے رکھشک مہاپرشوں نے گرہستھ آشرم کا پالن کرنے کے لئے تجھے میرے آدھین کیا ہے۔"

یہ پرتگیا منتر ہے۔ جو ویدک وواہ میں پتی پتنی کو سمبودھن کرکے پڑھتا ہے۔ اس ایک منتر میں ہی وواہ کے وشے میں ویدک آدرش درشن کیا گیا ہے۔ ورتمان کال میں وواہ ایک سودا ہے۔ سما ہدہ ہے۔ جس کو توڑنے کے لئے بہانے ڈھونڈے جاتے ہیں۔ اور ذرا بونا سا بہانہ مل جانے پر بھی وواہ توڑ دیا جاتا ہے۔ پرنتو ویدک آدرش وواہ کو معاہدہ قرار نہیں دیتا۔ وہ ایک سنبندھ قرار دیتا ہے۔ جس کا ٹوٹنا مشکل۔ چنانچہ پرتگیا میں پتی پتنی کو کہتا ہے۔ کہ تو مجھ پتی کے ساتھ بردھاوستھا تک رہ۔ اتفاقات تیرا میرا آیو بھر کا سنبندھ ہے۔ اس آیو میں جیتے جی نہ تو مجھے چھوڑ سکتی ہے نہ میں۔ پھر ویدک آدرش وشے بھوگ کے لئے نہیں۔ یہ حیوانی خواہش ہے۔ وواہ کا ویدک آدرش وید نے ہو معلوم کیا یہ پراپتی بتایا۔ جب وشے بھوگ آدرش ہی نہیں۔ تو وواہ ٹوٹنے کی بھاونا ہی کیوں؟ یدی آج وواہ ٹوٹتے ہیں۔ تو وشے بھوگ کی نیچ واسناؤں کے کارن۔ ایک وشے بھوگی پرش جب ایک یووتی کا جیون تباہ کرلیتا ہے۔ تو اسے اپنی پاشوک بھاونا کو پورن کرنے کے لئے کسی نئی یووتی کی آکانکشا ہوتی ہے۔ اس کے لئے جگہ بنانے کے لئے اسے پہلی استری کو جواب دینا پڑتا ہے۔ وہ ... سنسار میں دکھوں کا سامنا کرنے کے لئے گھر سے نکال دی جاتی ہے۔ اور پرش نئی عورت کیساتھ بھوگ ولاس ...

کی خواہش میں اس بدقسمت کو بالکل بھول جاتا ہے۔ وید نے ستری کو گرہ پتنی کہا ہے وہ گھر کی مالکہ ہے۔ اسیطرح جس طرح اس کا پتی مالک ہے۔ پرنتو جن لوگوں میں وواہ کے توڑنے کا رواج ہے۔ ان میں عورت گرہ پتنی کہلا ہی نہیں سکتی۔ کہلائے بھی کس طرح جبکہ زبان سے تین بار نکلا ہوا ایک جملہ اسے گرہ تیاگ کے لئے بادھت کرسکتا ہے۔ گھر پرش کا ہے۔ ستری کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح اس گھر میں باندھی جانے والی گائے بھینس، گھوڑی بکری آدی کا گھر پر کوئی حق ملکیت نہیں۔ گائے بھینس کی حالت میں اتنا تو ہوتا ہے۔ گھر سے نکالے جانے پر ان کے لئے دوسرے گھر کا پربندھ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن بیوی کے لئے اتنا بھی نہیں۔ اسے اپنے لئے نیا گھر تلاش کرنے کی زحمت خود ہی گوارا کرنی پڑتی ہے۔ جس گھر میں پتنی کو ہر گھڑی اندیشہ ہے۔ کہ اس سے اسے نکالا جاسکتا ہے۔ وہاں سوبھاگیہ کا کیا کام۔ وہاں تو سندیہہ کی آگ ہمیشہ پر جولت رہتی ہے۔ جس میں پتی پتنی اور ان کے سوبھاگیہ جلتے رہتے ہیں۔

جن دو آتماؤں کا میل آیو بھر کے لئے ہو۔ آوشیک ہے۔ کہ ان کے سنبندھ کے متعلق خاص احتیاط سے کام لیا جائے۔ ویدک پدھتی میں کافی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ وید کی آگیا ہے کہ وواہ انہی یووک یوتی کا آپس میں ہو۔ جن

باقی دیکھو صفحہ ۱۰ کالم ۴

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

۹۱۳

پربھو پریم اور سدا چار سمبندھی پستکیں

اشٹانگ یوگ پرکاش اردو ایک روپیہ - یم نیم آسن - پرانایام دغیرہ یوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے - یوگی اردو ۸ - ایشور پوجا اردو ۸ - ایشور ملاپ اردو ۷ - برہم وچار اردو ۵ - دیو درشن اردو ایک روپیہ - سورگ کی سیڑھی اردو ۷ - آریہ جیون اردو ۷ - مکتی کا ستیہ گیان اردو ۷ - برہمچریہ ویدیہ (کشا) اردو ۷ - ستیہ یوتی اردو ۱۰ - رکشا چندر اردو ۶ - تتو دیبتا رنتی کی کتھا اردو ۸ - برہم شکتی ہندی ۴ - سورگ کی پراپتی ہندی ۴ - ویدک پرارتھنا ہندی ۱۰ - ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

کون ایسا ہے - جس کو فائدہ نہیں ہوا ؟

فوراً اثر دکھلانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

۹۰۶

بال سدھا

بچوں کو طاقت ور - خوبصورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا - قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲) محصول ڈاک (۹)

دراکشا سو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا - قبض - بدہضمی - کمزوری ، کھانسی ، نیند نہ آنا دور کرتا ہے -

قیمت بڑی بوتل دو روپیہ ؛

چھوٹی بوتل ایک روپیہ ؛

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے - دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے

منگانے کا پتہ :- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

شملہ کے ایجنٹ :- بیسٹ چیپ اینڈ کمپنی - لوار بازار شملہ

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

چشم سپنی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوا آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے - آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں - قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپدق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دماغ کے واسطے نہایت مفید ہے - قیمت چار روپے سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے - طاقت بہت دیتا ہے - قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

براہمی بوٹی ۔۔۔ ۸؍ سیر - دنت منجن ۔۔۔ ۸؍ فی شیشی

ست سلاجیت ۔۔۔ ۸؍ تولہ - سوچی پتر ۔۔۔ مفت

پتہ :- منیجر گورو کل آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

۹۱۴

جوانی

ہم بوڑھے کیوں ہیں - بوڑھے اور سادھو بن جوان آدمی زندگی کے ...

نوجوان اپنی جوانی ضبط نہیں کر سکتے - جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں

آپ جوان ہیں یا بوڑھے

کیا آپ کیا بننا چاہتے ہیں - جوان یا بوڑھے - اور کیسے ... ہیں - جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں - جس میں ... پوشیدہ امراض - اور ان کے فرق ... مفصل ذکر ہے ... پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی ... آپ نے ... نہیں دیکھی ہوگی - آج ہی منگوا دیکھیں اس کو مفت حاصل کرنے کے لئے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؛

کرم سشیر کمپنی

نمبر ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

۹۱۵

کنیاؤں کے لئے ورونکی اور بال ودھواؤں ضرورت !

یوپی - سی پی اور بہار میں شادی کے خواہش مند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں - کیونکہ اس وقت ان لوگوں کو بہت اچھا موقعہ ہے - آج تک آریہ سماج دہندو سبھا کے ذریعہ آشرم میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں - شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے - اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے - جس سے شادی کرانے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی

بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر موڑ جھاڑ والی سی سٹرک - کانپور

ضروریات کے اشتہارات کے لئے پرکاش ایک اعلیٰ ذریعہ ہے - اپنا اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں ؛

ڈاکٹر ... برمن

مشہور مصنف ، اسٹار ٹریڈ مارک

ڈاکٹر ایس کے برمن

کلکتہ

ترجمہ ... ۴۶۵۸

پچاس سال کی بہترین ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

مرض کا گھر کھانسی

(REGD) ؍؍ کف - کف ،، (کف - کھانسی دسردی کی لاجواب دوا)

بیشتر ہی کھانسی کو دبا دیتی اور کف کو نکال دیتی ہے - کھانسی نہایت ہی خوفناک مرض ہے - اسے کبھی خفیف نہ سمجھیں "کف - کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے - کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو - فوراً یہ دوا آرام کرنے کا دعوی رکھتی ہے - بڑی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۶؍ - ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍ - خورد شیشی بارہ آنہ ۱۲؍ - ڈاک محصول چھ آنہ ۶؍

ہیمک صابن (REGD) ہیلک مرہم (REGD)

(دوا آمیز خوشبودار)

آپ ہمدو سے عمدہ ولایتی صابن کی بجائے روزانہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں - اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں سے ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا اور خارش خسرہ ، مہاسے ، پھنسی ، برین اور جلدی خشکی وغیرہ دفع ہوتی ہے ؛ قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷؍ - ڈاک محصول ۶؍ - نمونہ صرف دو آنہ (۲؍) ؛

رکھے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کی مشہور مرہم - ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ ، زخم ، سوزش ، ورم ، سیلان خون ، آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہو جاتا ہے - فٹ بال ، کرکٹ ، جمناسٹک ، کسرت وغیرہ کے کھلاڑیوں کو ہمیشہ پاس رکھنا چاہیئے ... اس میں چربی وغیرہ ناپاک چیز نہیں - قیمت ... دس آنہ - ڈاک محصول تین آنہ ... نمونہ کی ڈبی صرف دو آنہ (۲؍) ؛

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر مقام میں دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں - بجز کفایت محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ :- مینیجر ملاپ اخبار - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

پیپلز بنک کا دیوالہ - پیپلز بنک کا لمبی وجہ ہے۔ اس کے متعلق وثوق کے ساتھ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ البتہ مینجنگ ڈائرکٹر نے جو بیان دیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ڈائرکٹر سوچ رہے ہیں کہ امانت داروں کو مشتہر شدہ سود ادا کیا جائے۔
(۲) ایک سو سے کم رقم کی تمام امانتیں بلا سود ادا کر دی جائیں۔ ایسی امانتوں کی تعداد سات ہزار ہے۔ ان کی ادائیگی سے کام اور خرچ بہت گھٹ جائیگا۔
(۳) ڈیپازیٹروں کو موقع دیا جائے کہ وہ بلا سود اپنی امانت کے عوض جائداد خرید لیں۔
(۴) اخراجات میں حتی الامکان کمی کی جائیگی۔

لنگ کر پر مہاتما گاندھی - ہندوستان میں جو ٹیکس بڑھے ہیں۔ انہیں ہے جن کا اثر غریبوں پر پڑتا ہے مہاتما گاندھی کو وہ کسی حالت میں منظور نہیں ہو سکتے۔ لیکن نمک کر بڑھانا تو مہاتما گاندھی کو چیلنج دینا ہے۔ چنانچہ لنڈن سے جو تار آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاتما جی نے ٹیکسوں کے اضافہ پر کہا ہے کہ میں اتنا جانتا ہوں۔ کہ مجھے ان ٹیکسوں کے خلاف جنگ کرنا پڑے گی۔ کانگرس غریبوں کے ملک کی آزادی کے لئے انتہائی جد و جہد کرے گی۔ کانگرس ستیہ گرہ کی تحریک کو جاری کر دیا۔ ہندوستان کے متعلق کچھ کہنا مشکل تھا لیکن ٹیکسوں کے اضافہ سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس ستیاگرہ کے لئے مجبور ہو جائے گی۔ اور عوام کی ہمدردی وسیع طور پر اس کے ساتھ ہوگی۔ گورنمنٹ ہٹ سکے گر تادہر تا اب بھی لنگ ٹیکس اور کارڈ لفافوں۔ کم از کم کارڈوں کی قیمت کے اضافہ اور دو ہزار سے کم آمدنی والوں پر ٹیکس سے دست بردار ہو جائیں۔ تو بے چینی بہت حد تک دور ہو سکتی ہے۔

اپیل داخل ہو گئی - مسیرز دنبیر سنگھ - درگا داس اور چمن لال کی جنہیں گورنر پنجاب کو قتل کرنے کی سازش کے جرم میں عدالت سیشن سے موت کی سزا دی گئی تھی۔ اپیل ہائیکورٹ میں داخل کر دی گئی۔ اس پر ۱۶ اکتوبر کو پیشی ہوگی۔

مہاتما گاندھی کا جنم دن - ہندوستان میں تو منایا ہی جاتا تھا۔ لنڈن میں بھی مہاتما گاندھی کا جنم دن شان سے منایا گیا۔ امریکہ سے مہاتما جی کو سینکڑوں تار موصول ہوئے۔ گاندھی سوسائٹی کے زیر اہتمام لنچ میں پھل

سنسار کی گتی

مہاتما گاندھی نے مسلم مطالبات منظور کر لئے

مہاتما گاندھی کے ان الفاظ کی سیاہی بھی ابھی خشک نہ ہوئی تھی۔ جو آپ نے مینارٹی کمیٹی کے غیر سرکاری اجلاس میں کہے تھے۔ کہ "مجھے فرقہ وارانہ اور جداگانہ نیابت منظور نہیں۔ میں ایسے مطالبات کو سنتا ہوں۔ تو مجھے بے حد دکھ ہوتا ہے۔ میں بنیادی اصولوں کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔ ہم ہندوستان کو ایک عظیم الشان قوم بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم فرقہ وارانہ نمائندگی سے کبھی اتفاق نہیں کر سکتے۔ اور کانگرس کے لئے یہ بدنامی کا باعث ہے۔ کہ وہ جداگانہ نیابت کی اجازت دے"۔ لنڈن سے خبر آئی ہے۔ کہ ہاں ہندو مسلم سمجھوتہ ہو گیا۔ مہاتما گاندھی نے جداگانہ انتخاب کا اصول مرکز میں ۳۳ فی صدی کا مسلم مطالبہ بنگال اور پنجاب میں مسلم اکثریت اور دوسرے صوبوں میں ان کے لئے موجودہ ویٹیج۔ غرضیکہ جناح کے ۱۴ نکات منظور کر لئے۔ جن پر مسلمان زور دے رہے تھے۔ اور جواب میں مسلمان ممبران نے اپنے سر پر کوئی ذمہ داری نہیں لی۔ یہ توقع کر دوسری اقلیتوں کی خاص نیابت کی کے مطالبہ سے (انکار میں) مہاتما جی کا ساتھ دیں گے۔ اور کانگرس کے پولیٹیکل مطالبات کی حمایت کریں گے۔ اگر مہاتما جی نے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے اپنے بنیادی اصول کو قربان کرنے میں ہی مصلحت سمجھی تھی۔ تو اس سے آسمان نہ ٹوٹ پڑتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ جن کے ساتھ مہاتما جی نے سمجھوتہ کیا ہے کیا یہ وہی نہیں۔ جن کے متعلق حال ہی میں ملیار کے جلسہ میں مہاتما جی اپنے خیالات ظاہر فرما چکے ہیں کہ "یہاں بیٹھے گول میز آئے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم کے نامزد نمائندے ہیں۔ اصل نمائندے ہندوستان میں ہیں"۔ جن لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ میں مہاتما جی اصول کی قربانی کر رہے ہیں۔ جب وہ ملک یا مسلمانوں کے نمائندے ہی نہیں۔ تو اصول کی قربانی پر بھی ان سے مہاتما جی جو توقع رکھتے ہیں۔ وہ پوری نہ ہو سکے گی۔ قومی مطالبات کی حمایت کرنے کا انہوں نے وعدہ کیا ہو۔ لیکن شفیعوں۔ شوکتوں۔ ذاتی یوں سے جو کھدر کو شکست دینے کی خاطر ٹوریوں سے ولایتی مال کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ساز باز کی سرگرمانہ کوشش کر رہے ہیں۔ یہ امید رکھنا کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے مطالبہ کی حمایت کریں گے۔ اور اگر ستیاگرہ کی ضرورت ہوئی۔ تو اس کی رہنمائی کریں گے۔ چڑیوں سے دودھ حاصل کرنے کی امید رکھنا ہے۔ مہاتما جی سمجھوتہ کریں۔ شوق سے کریں۔ مسلمانوں کو ان کے حق سے زیادہ بھی دیں۔ لیکن سمجھوتہ مسلمانوں کے نمائندوں سے کریں۔ جو آپ نے فرمایا ہے لنڈن میں نہیں ہندوستان میں ہیں۔ جو سودا مہاتما جی نے لنڈن میں کیا ہے۔ وہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ انہوں نے اصول فروخت کیا ہے۔ وہ بھی نقد دام پر نہیں۔ بلکہ کریڈٹ پر۔ اور ان کے ہاتھوں جن کی سیاسی بازار میں کوئی ساکھ نہیں جن مسلمانوں سے مہاتما جی نے سودا کیا ہے۔ وہ تو ایک ہی اصول کے پابند ہیں۔ اور وہ ہے دریکے را بگیر دیگرے را دخوی کن۔ کا جب سے جداگانہ نیابت کا اصول ہندوؤں نے لکھنؤ میں تسلیم کرنے کی غلطی کی۔ تب سے ہی مسلم مطالبات شیطان کی آنت کی طرح بڑھتے جا رہے ہیں۔ اب اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی مہان شخصیت نے جداگانہ نیابت کے اصول پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ (جس کے باور کرنے کو دل نہیں مانتا) تو ہندوؤں کو یہ سمجھ لینا چاہیے۔ کہ ان کی آخری پائی تک مسلمانوں کا مطالبہ جاری رہے گا۔ اگر اپنے حقوق (سیاسی ہی نہیں۔ مذہبی اور مجلسی بھی) کی ہندو رکشا کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ وہ مستحکم ہوں سیاسی طور پر ہی نہیں۔ مذہبی اور مجلسی طور پر بھی۔ اگر وہ متحد نہیں ہو سکتے تو یاد رکھیں۔ کہ سوراجیہ سنگھاپتی پر بھی ہندوستان میں ان کی حیثیت غلاموں سے بہتر نہ ہوگی۔ اور عجب نہیں۔ کہ وہ غلامی انگریز کی غلامی سے بھی بدتر ہو۔

برطانیہ میں نئے انتخابات - برٹش پارلیمنٹ ٹوٹنے والی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نئے انتخابات ۲۸ اکتوبر کو شروع ہو جائیں گے

...ہی پیش کئے گئے۔ مہاتما جی نے بکری کے تازہ دودھ کا پیالہ پیا۔

دیکھنا یہ ہے۔ کہ حکومت کس پارٹی کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہ صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہے۔ کہ کنسرویٹو۔ لبرل یا لیبر سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کو انتخابات میں کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔

زبان کی بنا پر تقسیم - اندھرا دیش کی ہندو سبھا نے تجویز کیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں صوبوں کی از سر نو تقسیم زبانوں کی بنا پر ہی کی جائے گی۔

تحقیقات شروع ہو گئی - گاندھی ارون سمجھوتہ کے ماتحت بارڈولی میں وصولی مالیہ میں سختی کی تحقیقات شروع ہو گئی۔ مسٹر آر۔ جی گارڈن افسر تحقیقات کنندہ نے دائرہ اختیارات کے متعلق بیان پڑھا۔ مسٹر ڈیسائی وکیل کانگرس نے ۱۶ دیہات کی فہرست دی۔ اور کہا۔ کہ انہیں تحقیقات میں شامل کر لیا جائے۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دیہات میں پولیس نے زیادتیاں کیں۔ تحقیقات جاری ہے۔

پولیٹیکل ایجی ٹیٹروں کو عام معافی - مہاراجہ سر ہری سنگھ نے اپنے جنم دن کی خوشی میں تمام پولیٹیکل قیدیوں کو جو پچھلے فسادات کے سلسلہ میں گرفتار یا مستوجب سزا ہوئے تھے رہا کرنے کے احکام صادر کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی آرڈیننس بھی واپس لے لیا ہے۔ مہاراجہ نے اس عام معافی سے ایک بار پھر مسلمانوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ مسلمان اگر امن پسندانہ رویہ اختیار کریں۔ تو مہاراجہ کی اس عنایت خسروانہ کا شکریہ ادا کریں لیکن وہ کونسا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ جلد ہی معلوم ہو جائیگا۔

افغانی سرحد پر بغاوت - ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے۔ کہ افغانستان کی روسی ایرانی سرحد کے قریب جو علاقہ ہے۔ اس میں بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ باغی قبائل کی پشت پر امان اللہ خان اور ماسکو ہیں۔

سابق خلیفہ ٹرکی کی دختر خلیفہ - مولانا شوکت علی نے سابق خلیفہ ٹرکی کی نوجوان لڑکی کا رشتہ ہندوستان میں بیاہنے کی ذمہ داری اپنے سر پر لی ہے۔ چنانچہ وہ لڑکیوں کی تلاش میں ہیں۔ سابق خلیفہ کے گزارہ کے متعلق مولانا لکھتے ہیں۔ کہ انہیں تین سو پونڈ ماہوار نظام حیدر آباد سے اور ایک سو پونڈ نواب بھوپال سے ملتے ہیں۔

... لاہور نزد مینلا مندر ... شوصاحب کی خوراک ... انتظام کرے ہواداراور بجلی کی روشنی ... گھر ڈاکخانہ اڈا گاڑیاں نزدیک ۳ ... آزمائش شرطیہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

قادیاں میں خودکشی۔

قادیان میں پٹھان احمدی کے قتل کا معاملہ ابھی تازہ ہی ہے۔ کہ ایک احمدی لڑکے کی خودکشی کی خبر آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک احمدی لڑکا ۱۶ یا ۱۷ سالہ سکول سے ریلوے سٹیشن کی طرف گیا۔ اور قادیان سٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر بٹالہ سے آنے والی گاڑی کے نیچے لائن پہ گردن رکھ کر خودکشی کر کے مر گیا۔ افواہ ہے۔ کہ وہ ایک چٹھی اپنے کسی دوست کو دے گیا ہے۔ جس میں خودکشی کی وجوہات دی گئی ہیں۔ لیکن وہ چٹھی پردہ راز میں ہے ؛

ہندو یووک سبھا جموں کا مطالبہ

ہندو یووک سبھا جموں نے پرستاو پاس کیا ہے کہ قادیانیوں کے آرگن الفضل نے ریاست کو تہ و بالا کرنے فضا کو مکدر کرنے میں زبردست حصہ لیا ہے۔ اور آج تک بذریعہ اشتعال انگیز تحریرات فضا کو بد سے بدتر بنانے کا پارٹ ادا کر رہا ہے۔ جو امن عامہ کے لئے سخت مضرت رساں ہے۔ لہٰذا مہاراج سے استدعا ہے۔ کہ اخبار مذکور کی داخلہ حدود ریاست میں فوراً بند کر دیا جائے ؛

حکومت پنجاب میں ہندوؤں کا حصہ

اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ پنجاب میں مہاتما جی نے مسلمانوں کی ۵۱ فیصدی نیابت منظور کر لی ہے۔ تو امید رکھنی چاہیئے۔ کہ سکھوں کا ۳۰ فیصدی کا مطالبہ بھی منظور ہو جائے گا۔ کیونکہ مہاتما جی سکھوں کو بھی کورے چیک کا وچن دے چکے ہیں۔ رہ گئے ۱۹۔ ان میں سے عیسائیوں اور دوسرے لوگوں کا بھی حق ہے وہ وہ بھی لے جائیں۔ تو ۲۶ فیصدی ہندوؤں کے لئے ۱۷ فی صدی نشستیں رہ جائیں گی۔ لیکن اسی تعداد کی مسلم اقلیتوں کو دوسرے صوبوں میں خاص حقوق دیئے جائیں گے۔ پنجاب کے ہندو کہاں ہیں۔ وہ اس پر اچھی طرح وچار کریں ؛

سٹرلنگ اور روپیہ۔

ہندوستانی روپیہ کو سٹرلنگ کے ساتھ نتھی کرنے میں وزیر ہند بضد تھے۔ لیکن زبردست احتجاج پر معلوم ہوا ہے۔ کہ سر جارج شسٹر کے سمجھانے پر وہ آہستہ آہستہ راہ پر آ رہے ہیں ؛

پریس بل پاس ہو گیا۔

اسمبلی اور اس کے بعد کونسل آف سٹیٹ سے پریس بل پاس ہو گیا۔ اسمبلی میں مختلف پارٹی لیڈروں نے پیش گوئی کی۔ کہ اگلے سیشن میں اس کی ترمیم یا تنسیخ کا رزولیوشن پیش کیا جائے گا ؛

مسلمان ممبران کی ذہنیت۔

جن مسلم ممبران سے مہاتما گاندھی صلح کی توقع رکھتے ہیں۔ ان کی ذہنیت کیا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہیں۔ ان کی ذہنیت کیا ہے ؟ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولانا شوکت علی نے کہا۔ کہ میں انگریز کا وفادار ہوں۔ اور شملہ میں لارڈ جارج لائیڈ سابق گورنر بمبئی کو پیش کیا۔ جس نے مہاتما گاندھی کی گرفتاری کی منظوری دی تھی۔ اسی جلسہ میں مولانا محمد شفیع نے کہا۔ ہم نے جنگ عظیم میں انگریز کے لئے قربانیاں کی تھیں۔ مگر گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ سکرٹریٹ میں ایک بھی مسلمان ملازم نہیں رکھا گیا۔ میری یہی استدعا ہے۔ کہ مسلمانوں کو حق انتخاب جداگانہ سے محروم نہ کیا جائے

احراری جتھوں کی گرفتاری۔

مہاراج کے عام معافی کے اعلان کے باوجود احراری جتھے ریاست میں داخل ہونے کے لئے جا رہے ہیں حالانکہ جن جتھوں کو سیالکوٹ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں اعلان معافی ہونے پر چھوڑ دیا گیا۔ لیکن مولانا مظہر علی پھر جتھہ لے کر ریاست میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہو پڑے۔ حدود ریاست پر پہنچ کر ریاست میں داخل ہوتے تھے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور وزیر وزارت نے حکم دیا۔ کہ وہ ریاست کی حدود سے باہر ہو جائیں۔ انکار پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ آج تک ۹۲۵ والنٹیر تین مقامات پر گرفتار کئے گئے ہیں ؛

سیالکوٹ میں دفعہ ۱۴۴۔

باوجود سیالکوٹ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ مگر اطلاع ہے۔ کہ مسلمان بدستور جلوس نکالتے اور نعرے لگاتے ہیں لیکن کوئی باز پرس نہیں کی جاتی ؛

برار کا سودا۔

نظام حیدرآباد نے موقع غنیمت سمجھ کر انگریزی گورنمنٹ سے سودا برار کی سلسلہ جنبانی شروع کی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست کے نمائندہ سر اکبر حیدری نے برار کے لئے بھاری قیمت گورنمنٹ کو آفر کی ہے ؛

ریاست کی دعوت۔

وزیر اعظم کشمیر نے مولانا ظفر علی کے تار کے جواب میں انہیں اور غازی عبد الرحمان کو بطور سرکاری مہمان سرینگر آنے کی دعوت دی ہے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سب کچھ دیکھ سکیں ؛

بغاوت کشمیر کا مقصد۔

کمانڈر کنورڈی ایم پی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ "کشمیر کی ایجی ٹیشن کی تہ میں کچھ پنجابی مسلمانوں اور کچھ افغانستان کا ہاتھ ہے۔ یہ مسلمانوں کے منصوبہ کا ایک حصہ ہے جس کی رو سے وہ ایشیا کے اس تمام علاقہ پر مسلم حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح ہندوستان میں انگریزی حکومت کی تباہی کے خواہاں ہیں" کمانڈر کنورڈی کی نگاہ دوربین نے معاملہ کو بلا شبہ بہت خوب سمجھا ہے۔ لیکن وزیر ہند ہیں۔ کہ اس اہم معاملہ کے متعلق پارلیمنٹ میں اس بیان سے ہی اپنی ذمہ داری کا خاتمہ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ مسئلہ کشمیر کو خود سے دیکھ رہی ہے ؛

ہندوؤں اور سکھوں کی بے چینی

مسلمانوں کے ساتھ مہاتما جی کی شرائط صلح پر ہندو اور سکھ ممبران کانفرنس بے چین ہیں۔ اور وہ بزور پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ ہندوؤں کے پروٹسٹ تو بے جان ہوا کرتے ہیں۔ لیکن سکھ پرتی ندھی سردار اجل سنگھ نے اپنے جاندار پروٹسٹ میں کہہ دیا ہے کہ سکھ کسی ایسے سمجھوتہ کے تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ جو پنجاب میں مسلم فرقہ کو آئینی اکثریت دے

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داد رسی

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے فساد میں ایک ہندو کے زندہ جلا جانے کے مقدمہ کے ملزم بری کر دیئے گئے بے غرض سیوا کرتے ہوئے نوجوان اندرسین کو نشانہ بندوق بنایا گیا۔ اس کے قتل کا مقدمہ ہی نہیں چلا۔ لیکن سردار بھگوان سنگھ کو ایک مسلمان کے قتل کے الزام میں سیشن سپرد کر دیا گیا ہے ؛

میونسپل افسرز ایکٹ نافذ ہونیوالا ہے

میونسپل افسرز ایکٹ کو گورنر پنجاب اور گورنر جنرل دونوں نے منظور کر لیا ہے اب جلد پنجاب کی میونسپلٹیوں میں اسے نافذ کیا جائیگا خیال ہے۔ کہ پہلے بڑی بڑی میونسپلٹیوں میں ایگزیکٹو افسر مقرر کئے جائیں گے ؛

بھوپال اور بہاولپور کو ہندو جتھے

مہاراجہ کشمیر کے عام معافی کے اعلان کے باوجود مسلم احراری جتھے کشمیر جا رہے اور گرفتار ہو رہے ہیں۔ لیکن جو حالت مسلم رعایا کی کشمیر میں ہے۔ اس سے کہیں زیادہ خراب حالت ہندو رعایا کی حیدرآباد اور بھوپال اور بہاولپور وغیرہ مسلم ریاستوں میں ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک ہندو نظام کے ماتحت بھوپال اور بہاولپور کی ہندو رعایا کو ان کے حقوق دلانے کے لئے ان دو ریاستوں میں جتھے بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو مسلم احراریوں کو اسے تازیانہ عبرت سمجھنا چاہئے

ریاست کشمیر میں غنڈا ایکٹ

چیف جسٹس ریاست نے ایک غنڈا ایکٹ مرتب کیا ہے۔ جو منظوری کے لئے مہاراج کے پیش ہے۔ یہ منظور ہو گیا۔ تو اس کے ماتحت فسادیوں کو سزا دی جایا کرے گی ؛

۹۵ فیصدی۔

ایک احراری مولانا کا بیان ہے۔ کہ جب تک کشمیر میں قومی اسمبلی قائم نہیں ہو جاتی اور مسلمانوں کو آبادی کی رو سے ۹۵ فیصدی حقوق نہیں ملتے ہم جتھے بھیجتے رہیں گے۔ جواب میں مولانا ظفر علی نے کہا ہے۔ کہ صرف کشمیر کو کیوں نشانہ انتخاب بنایا

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے!

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا سگندھت دھوپ اور اگربتیاں و ہون سامگری
ہندوستان میں بہترین سمجھی گئی ہیں
دھوپ۔ اگربتیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر وید دل کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی ؛
ودیارتھی پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجیے

پرکاش لاہور

۲۵-۱ اسوج سمت ۱۹۸۸

پرچار کا نیا پروگرام

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کئی دریش منتری ... ہے پنچایت میں سے ... ہو گیا۔ کہ ہمارا پرچار ... پُرانے مرددحالت میں ہے۔ جو آریہ سماجیں ... پنا سالانہ جلسہ کرتی ہیں۔ زیادہ تر ہم اُن میں ... اپنے اپدیشک بھیج سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ گنجائش نہیں۔ یہ حالت تسلی بخش ... نہیں۔ تسلی بخش تب ہی ہو سکتی ہے۔ جب کہ ... ان سمتاوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرایا جائے۔ لیکن اپدیشک اس قدر کم ہیں کہ ... سماجوں میں جاتا تو ایک طرف رہا۔ وہ ان سماجوں میں بھی بمشکل پہنچ سکتے ہیں۔ جو اپنا سالانہ جلسہ نہیں مناتے۔ اس درپش جب ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری بنا تو میں نے یہ نتیجہ کیا۔ کہ جو آریہ سماجیں اپنا وارشک اُتسو نہیں کرتیں۔ نہ صرف اُن میں اپدیشک بھیجکر انہیں اتساہت کیا جائے گا۔ بلکہ اُن سمتاوں میں بھی بھیجے جائیں گے۔ جنہوں نے آج تک آریہ سماج کا نام نہیں سنا۔ سوال یہ تھا۔ کہ اپدیشک کہاں سے آئیں۔ سبھا نے اپنا وارشک بجٹ پاس کر دیا تھا۔ اس میں وید پرچار فنڈ کے اپدیشک وبھاگ کے لئے کم دھن رکھا گیا ہے۔ نئے اپدیشک رکھنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اس لئے سوائے اس کے کہ آنریری اپدیشکوں کی سیوا لے۔ نئی جگہوں میں پرچار کی کوئی صورت نہیں۔ اس غرض سے جہاں میں نے ایک طرف کچھ آریہ انسٹی ٹیوشنوں سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ اپنے سٹاف سے کہیں۔ کہ وہ اپنی چھٹیوں میں پندرہ دن دینے پر چار کے لئے دیں۔ وہاں میں نے چند ایک وکیلوں سے بھی اس کام کی اپیل کی۔ مجھے افسوس اور ندامت سے کہنا پڑتا ہے کہ مجھے امداد حاصل کرنے میں سخت ناکامی ہوئی۔ اور میری یہ خواہش کہ موسم گرما کی تعطیلات میں سارے پنجاب میں نہیں۔ تو بہت سے اضلاع میں ہمارے اپدیشک پھر نکلیں۔ پوری نہ ہوئی۔ اس لئے مجھے اپنے ہی وسائل پر انحصار کرنا پڑا۔

چنانچہ سب سے پہلے پنڈت بنواری لال جی بی اے کو ضلع گورداسپور میں تعینات کیا گیا۔ اس علاقہ کے اپدیشک پنڈت سمر سنگھ جی ویدالنکار کو ساتھ لے کر انہوں نے خوب دورہ کیا۔ اور ان جگہوں میں گئے جہاں اب سے پہلے کوئی آریہ اپدیشک نہیں گیا تھا۔ اُنہوں نے سبھا میں رپورٹ دے دی ہے اور اُس کا ضروری حصہ پرکاشت کر دیا جائے گا۔

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا جتنا شکریہ ادا کروں تھوڑا ہے۔ ہمارے حال پر ان کی مسیحائی ہو کر یاد رہتی ہے۔ اپدیشک ودیالیہ کے بند ہوتے ہی وہ دورہ پر نکل کھڑے ہوئے اور ڈیڑھ ماہ لگاتار دورہ کرتے رہے انہوں نے اضلاع روہتک و کرنال کا دورہ کیا۔ اور شملہ وغیرہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں بھی شامل رہے۔ انہوں نے بھی ان اضلاع میں آریہ سماج کی جواد سمتاہے۔ اس کی مفصل رپورٹ دے دی ہے۔ اس کا ضروری حصہ اسی انک میں دیا گیا ہے۔ پنڈت بنواری لال اور سوامی جی کی رپورٹوں پر غور ہو رہا ہے۔ جلد ہی اُن پر عمل شروع ہو گا۔ اور جہاں جہاں مزید اپدیشک مقرر کرنے ہوں گے کر دیئے جائیں گے۔

میرے حالات یہ اجازت نہیں دیتے کہ میں لگاتار کچھ دنوں کے لئے لاہور سے باہر رہ سکوں۔ ۱۵۔ اگست سے ۸ ستمبر تک باہر رہا ہوں۔ تین سال کے بعد میں لاہور سے نکلا تھا لیکن ناظرین پرتاپ کے مطالبہ پر مجھے جلد واپس آنا پڑا۔ اس لئے سوائے خاص حالتوں کے میں سنیچر اور اتوار کو لاہور سے باہر جایا کروں گا چنانچہ میں نے جانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن ایک تبدیلی کے ساتھ۔ وہ یہ کہ میری یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ چھوٹی آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو ولسو پر جاؤں۔ اور اُن جگہوں میں جاؤں۔ جہاں میں پہلے نہیں گیا۔ چنانچہ اسی بھاؤ سے میں ۹ اکتبر کو آریہ سماج کرتارپور کے وارشک اُتسو ...

خاص نمبروں کے سرتاج پرکاش کے رشی نمبر کے متعلق ضروری اعلان!

خریداروں سے

پرکاش کے رشی نمبر کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ ویدک دھرم اور موجودہ مجلسی ضروریات کے متعلق اچھی کرنی کے لیکھوں کے لیکھ اور نامی شعراء کی پھڑکتی ہوئی نظمیں حاصل کرنے کا پورا پربند کیا جا رہا ہے۔ سہ رنگی اور بلاک کی تصاویر نمبر کی شان کو دوبالا کریں گی۔ ہماری تصاویر تصویروں کی دنیا میں ایک نمایاں اضافہ ہو گا۔ علاوہ ازیں لیتھو کی شاندار تصاویر دی جائیں گی۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت صرف چار آنے فی پرچہ ہو گی۔ ایک پرچہ کے لئے پانچ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

ایک ہی خریدنے والی آریہ سماجوں اور دوسرے خریداروں کیلئے نرخ حسب ذیل ہیں

۲۵ پرچہ تک	۳ رفی پرچہ	۷۶ سے ۱۰۰ پرچہ تک	۳ رفی پرچہ
۵۰ ″ ″	۳/۳ ″	محصول ڈاک بذمہ خریدار	
۷۵ ″ ″	۳/۳ ″	۱۰۱ سے اوپر ۳ رفی پرچہ محصول معاف	

خریداری کے لئے کارڈ آریہ سماجوں کو بھیجے جا رہے ہیں۔ آریہ سماجوں کو اس دہارمک گرنتھ اور دیوالی کے تہوار کے پرساد کے لئے آرڈر بھاری سنکھیا میں دینے چاہئیں۔

اس قدر خوبیوں کا اس سے سستا کوئی دوسرا خاص پرچہ نہیں۔ کیونکہ سو سے زیادہ خریدنے میں گھر بیٹھے ۳ رفی پرچہ کے حساب سے ملسکتا ہے۔

اشتہار دینے والوں سے

پرکاش کا سالانہ رشی نمبر تمام خاص نمبروں کا سرتاج ہے۔ اس لئے کہ یہ سب سے پہلے نکلنا شروع ہوا اور کہ اشاعت کے لحاظ سے کسی بھی خاص نمبر پر اسے سبقت حاصل ہے۔ اور اس پر اشتہاروں کے ریٹ نہایت واجبی ہیں۔ بریں وجہ اشتہار دہندوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ کیونکہ رشی نمبر میں اشتہار دیکر سیٹھ والوں اپنے مال کا اشتہار نصف لاکھ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا ہیں۔

رشی نمبر یکم نومبر کے لگ بھگ شائع ہو جائیگا

اس لئے اشتہار بھیجنے میں دیر کے معنی رشی نمبر کی خدمات سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہنا ہے۔ جو اشتہار پہلے آئیں گے۔ قدرتاً وہ اچھی جگہ پر لگائے جا سکیں گے۔

نرخنامہ حسب ذیل ہے جس میں کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں

ٹائیٹل کا آخری صفحہ (رنگین)	۶۰ روپیہ	نصف صفحہ	۲۲ روپیہ
″ دوسرا صفحہ	۴۵ ″	¼ صفحہ (ایک کالم)	۱۲ ″
″ تیسرا صفحہ	۴۲ ″	نصف کالم	۷ ″
تصویر کے سامنے کا صفحہ	۴۲ ″	¼ کالم	۴ ″
عام صفحہ	۴۰ ″	اشتہار فوراً آنے چاہئیں	

المشتہر:- مینیجر پرکاش (صیغہ رشی نمبر) لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

میرٹھ بکسم ہتا - ۴ - اکتوبر کو میں

آریہ سماج نانڈلیانوالہ

کے جلسہ پر گیا - وہاں میں کئی برسوں کے بعد گیا ہوں۔ یہ سماج پہلے اچھی اوستھا میں تھا۔ لیکن کچھ برسوں سے شتھل ہو رہا تھا۔ انہوں نے جلسہ کیا - یہ خبرات خود اتسا ہ جنک تھا۔ اور اسی لئے میں نے شریک ہونا بھی قبول کر لیا۔ سماج مندر بہت وسیع ہے - اس کا ہال بھی بہت بڑا ہے - اب اس کے ساتھ کچھ اور مکانات بنا دیئے گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ سماج کے ادھیکاری اب اسے شتھل نہ ہونے دیں گے ؛

تانڈلیانوالہ میں میرا جو سواگت ہوا - اس کے لئے میں تیار نہ تھا - یہ تو میں جانتا ہوں کہ سماج کا کوئی نمائندہ سواگت کے لئے سٹیشن پر موجود ہوگا - لیکن اس سے زیادہ نہیں - جب جڑانوالہ کے سٹیشن پر دو تین بھائی میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں تانڈلیانوالہ جا رہا ہوں - اور ساتھ ہی یہ کہا - کہ ہمیں ٹیلیفون آیا تھا - اور ہم بذریعہ ٹیلیفون آپ کے آنے کی اطلاع دیں گے - تب بھی مجھے شک نہ ہوا۔ لیکن جب میں تانڈلیانوالہ پہنچا - تو مجھے معلوم ہوا کہ وہاں تو باقاعدہ جلوس کا انتظام ہے - شہر کے بہت سے بھائی تو آئے ہوئے تھے ہی - جلوس کی رونق ابھی اچھوت بھائیوں نے بڑھائی جنہیں آریہ سماج اپنے میں ملا چکا ہے - ان کی بھجن منڈلی تھی - اور وہ پنجابی گیت نہایت جوش و خروش سے گاتے جاتے تھے - بہت عرصے کے بعد میں نے وہ گیت سنے تھے - ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند کی جے کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی - جلوس ریلوے سٹیشن سے چل کر بازار اور منڈی سے ہوتا ہوا سماج مندر میں پہنچا - جتنا آریہ پرشوں کا جوش تھا - اتنی ہی دھوپ تیز تھی - جلوس کے مندر میں داخل ہوتے ہی کارروائی شروع ہو گئی ؛

ادھیکاری پرسن تھے - کہ ان کا جلسہ بہت کامیاب ہوا ہے - اس میں بانکے بہاری کملی والے پنڈت بدھ دیو جی - پنڈت دھرمیندر جی بی اے - پنڈت دھرم چند جی سد ھانت واچسپتی - مہاشہ کیسر چند - مہاشہ سیمل اور ایک دو اور بھجنیک شامل ہوئے - مجھے دو دیا کھیان دینے پڑے - ایک بعد دوپہر اور ایک رات کو - حاضری بعد دوپہر کو بہت اچھی تھی - لیکن رات کو تو بہت ہی زیادہ تھی - آریہ سماج تانڈلیانوالہ کا صحن آریہ سماج کرتارپور کے صحن سے بہت وسیع ہے - لیکن باوجود اس کے دو دیواروں اور چھتوں سے بھرا ہوا تھا - وہاں کمرے اور چھتیں لوگ سیڑھیوں اور چھتوں اور دروازوں میں تھے - یہاں یہ حالت نہ تھی -

۵ - اکتوبر کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر میں لاہور پہنچ گیا - جس وقت میں نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ میں چھوٹی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں شامل ہوا کرونگا - اس وقت میرے سامنے کوئی سوال نہ تھا - آریہ سماج تانڈلیانوالہ نے رشوت دے کر مجھے اس ارادہ پر اور بھی مستحکم کر دیا ہے - ہاں دوسرے آریہ سماجوں سے میرا عرض یہ ہے - کہ وہ آریہ سماج تانڈلیانوالہ کی مثال کی پیروی نہ کریں ؛

۱۱ - اکتوبر کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کا اجلاس ہے - اس لئے میں باہر نہ جا سکونگا - ۱۸ - ۱۹ - اکتوبر کو آریہ سماج نابھہ اور ۲۴ - ۲۵ - اکتوبر کو آریہ سماج چک جھمرہ کے سالانہ جلسوں میں شریک ہونے کا وچن دے چکا ہوں - یہ دونوں سماج میرے لئے نئے ہیں - میری سیوا نہایت محدود ہے اس طرح میں بہت جگہوں میں نہیں پہنچ سکتا زیادہ سے زیادہ میں یہ کر سکتا ہوں - کہ بجائے ایک کی بجائے دو آریہ سماجوں کے جلسوں میں شریک ہوں - ایک آریہ سماج کو دو دن دینے کی بجائے ایک دن دوں - اس سے زیادہ نہیں کر سکتا - اور اس سے آریہ سماجوں کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی - اب سالانہ جلسوں کا موسم آگیا ہے - اپدیشک تو زیادہ تر ان میں مصروف رہیں گے - نئے سماجوں میں پرچار کون کریگا جیسے ہمارے پاس نہیں جو نئے اپدیشک رکھیں - اس لئے تاوقتیکہ ہمیں آنریری مرد نہ ملیں - ہم سارے صوبہ میں پرچار کا پروگرام مکمل نہیں کر سکتے - اس لئے ایک بار پھر میں ان آریہ بھائیوں سے جو پرچار کی شکتی رکھتے ہیں اپیل کرتا ہوں - کہ اس کام میں وہ میرا ہاتھ بٹائیں میں یہ نہیں کہتا - کہ وہ دور دراز جگہوں میں جائیں وہ اپنے اپنے ضلعوں میں ہی دورہ کریں اور جہاں کہیں بھی پرچار کی ضرورت ہو - وہاں جائیں - اس طرح جتنے بھی اضلاع کا انتظام ہو سکے - اتنا ہی اچھا ہے - اس سے پہلے تو اپیل کا اثر نہیں ہوا - کیا میں امید رکھوں - کہ اب ہوگا ؛

(کرشن)

وی پی یا منی آرڈر

قیمت اخبار منی آرڈر کی بجائے بذریعہ وی پی ادا کرنے سے خریداروں کو ۲ کا صریح خسارہ اٹھانا پڑتا ہے میں نہیں سمجھتا - کہ لذت شناس خریدار ۲ کا خسارہ کیوں برداشت کرتے تھے اب فیس رجسٹری محکمہ ڈاکخانہ نے ۲ کی بجائے ۳ کر دی ہے - جس سے خسارہ ۲ کی بجائے ۳ رہیگا - اس لئے مراسلہ پرکاش کے خریداروں کو یہی ہے - کہ وی پی کی بجائے بذریعہ منی آرڈر اپنا چندہ ارسال کر دیا کریں - اس سے خرچ بھی کم ہوتا ہے - اور اخبار بھی جلد جاری ہو سکتا ہے ؛

(مینیجر پرکاش لاہور)

آریہ سماج پر بیہودہ اتہام

پنڈت موہن لال آنند کے کالموں میں آریہ سماج پر ذیل کے الفاظ میں اتہام لگاتے ہیں - کہ

"سناتن دھرمیوں کا بیان ہے کہ منتر اور وید منتر دونوں کے ہوتے ہیں رسومات اور وید منتر دونوں کے قریب ایک ہی ہیں - تو ایسی صورت میں اپنے آپ کو ویدک دھرمی اور سناتن دھرمیوں کو پورانک کہنا کیسی زیادتی ہے - مسلمان اپنے آپ کو دیندار اور دوسروں کو کافر کہتے ہیں اسی طرح آریہ سماجی اپنے آپ کو ویدک دھرمی اور سناتن دھرمیوں کو پورانک کہہ کر مخاطب کرتے ہیں - ہم کو مسلمانوں پر کوئی افسوس نہیں - آریہ سماج کی اس حرکت پر نہایت افسوس ہے - ایک دوسرے کو مذمت آمیز لہجہ میں مخاطب کرنا - برادرانہ سلوک اور تہذیب سے بعید ہے"

آریہ سماجوں پر یہ بڑا بیہودہ اتہام ہے کہ وہ سناتنیوں کو ویدک دھرمی کی بجائے پورانک نفرت سے کہتے ہیں - آریہ سماجی تو سناتنی بھائیوں سے بارہا اپیلیں کر چکے ہیں - کہ وہ ویدک دھرمی کہلانا منظور کریں - گذشتہ مردم شماری کے موقعہ پر جب آریہ سماج کی طرف سے تمام ہندوؤں سے ویدک دھرمی لکھانے کی تحریک کی گئی - تو سناتنی ہی تھے - جنہوں نے اس کی سخت مخالفت کی جب سناتنیوں کو ویدک دھرمی کہلانا منظور نہیں - آریہ سماج انہیں ویدک دھرمی کیسے کہے پنڈت موہن لال کی شکایت میں وزن ہوتا - اگر آریہ سماجی انہیں دل آزاری کے لئے ویدک دھرمی کہتے ہیں - لیکن یہ تو پنڈت جی کی سراسر زبردستی ہے کہ سناتنیوں کے ویدک دھرمی کہلانا منظور نہ کرنے پر پورانوں کے شیدائی ہونے سے انہیں پورانک کہا جاتا ہے تو اسے قابل اعتراض قرار دیتے ہیں - پنڈت جی آج سناتن دھرمیوں سے اعلان کرا دیں کہ انہیں پورانک دھرمی نہیں ویدک دھرمی کہا جایا کرے - اس کے بعد کوئی انہیں پورانک کہے - تو ان کی شکایت بجا ہوگی - ورنہ موجودہ حالت میں تو ان کی شکایت بے معنی ہے

مغرب کی لعنت کا شکار مشرق

طلاق مغرب کی لعنت ہے - مشرق اس سے بچا ہوا تھا - لیکن مغرب کی تہذیب کے ساتھ جہاں مغرب کی اور کئی لعنتیں مشرق کو اپنا شکار بنا رہی ہیں - وہاں طلاق کی لعنت نہایت خوفناک نتائج کا اظہار کر رہی ہے مشرق میں جاپان مغربی تہذیب کا سب سے بڑھکر دلدادہ ہے - جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلاق کی برائی وہاں زوروں پر ہے - چنانچہ جو سرکاری اعداد و شمار شائع ہوتے ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ ۱۹۳۵ء کے ایک سال میں وہاں ہزارہا طلاق عمل میں آئے - جن میں سے ۸۴۷ تو شادی کے بعد پہلے سال ۱۰۱۰ دوسرے سال ۶۰۲۶ - تیسرے ۱۵۷۲ - چوتھے سال ۳۷۹۰ - پانچویں سال ۲۱۶۲ - ۶ سے ۱۰ سال ۴۶۳۴ - ۱۰ سے ۱۵ سال ۲۴۹۹ - ۱۵ سے ۲۰ سال - اور ۲۶۷۱ - ۲۰ سے اوپر سال کے اندر وقوع پذیر ہوئے ؛

ان اعداد و شمار سے ایک اور دلچسپ بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ طلاقوں کی تعداد جوانی اور بڑھاپے میں کم ہوتی ہے - ڈھلتی جوانی اور آمد بڑھاپا کے درمیان ان کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے - جس کا مطلب یہ ہے کہ طلاق کی وجہ زیادہ تر بھوگ ولاس ہے - جہاں شادی کا ادھار بھوگ ولاس پر ہو - وہاں گرہستھ کی کامیابی کسی صورت میں ممکن نہیں - یہی وجہ ہے کہ مغرب کے گرہستھ تباہ ہو رہے ہیں - ان کو پاک کرنے کا ایک ہی سادھن ہے کہ ودیا اور اداد سر یادا کو سویکار کر کے طلاق کو خیرباد کہہ دیا جائے بھارت کو خوش ہونا چاہیئے - کہ اس کی تہذیب میں طلاق کے لئے کوئی جگہ نہیں - لیکن یہ بدقسمتی کی بات ہے - کہ مغربی تعلیم حاصل کرنے والے ستری پرش اس مغربی لعنت کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں - جس کا نتیجہ دکھ کے سوائے کچھ نہ ہوگا - کاش آریہ جاتی کے نیتا اس طرف دھیان دیں - لیکن ان سے ایسی کوئی آشا رکھنا دیر طلب ہے ؛

تعدد ازدواج کی دلیل

برلن کے اعداد و شمار کی بنا پر قادیانی ریویو آف ریلیجنز لکھتا ہے کہ یورپ میں مردوں کی نسبت عورتیں بقدر ایک کروڑ ۵۵ لاکھ زیادہ ہیں اور سوال کرتا ہے - کہ یورپ ان عورتوں کو خاوند کہاں سے مہیا کرے - پھر خود ہی جواب دیتا ہے - کہ اس کا علاج صرف تعدد ازدواج ہے - اسلام ہی وہ مذہب اختیار کرے - جو تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے - مردوں کی نسبت عورتوں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"نگار" اور مسلم پریس

لکھنؤ کا رسالہ "نگار" آج مسلم پریس کے غضب کا نشانہ بن رہا ہے۔ بے شک کیوں نہ وہ اسلامی عقائد کی بیخ کنی کے در پے ہے۔ غیر مسلم معترضین تو پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ لیکن اس مسلم رسالہ نے تو کوئی حد باقی نہیں رہنے دی۔ اس نے سچ کا اس زور سے مظاہرہ کیا ہے۔ کہ "سچ" کے ڈھانچے ڈھیلے ہو گئے ہیں اور وہ انہیں ہتھیاروں پر اتر آیا ہے۔ جن کے بنا اسلام کی حفاظت کی امید اور کسی سے نہیں۔ چنانچہ "سچ" اپنے مسلم معاصر "نگار" پر برستا ہوا لکھتا ہے۔

"ملت اسلامیہ آخر کب تک اپنے صبر و ضبط تحمل و رواداری کا امتحان دیتی رہے گی تب تک اس فتنہ کو جیتا جاگتا چھوڑے رہے گی؟ ...... جو قوم اپنی قوت سے راجپال اور رذائل کے فتنوں کو خاموش کر سکتی ہے۔ وہ یقیناً معذور و بے دست و پا نہیں کہی جا سکتی۔ کیا یہ فتنہ محض اپنے نام کو آرڈر بنا کر ہمیشہ بچتا ہی رہے گا؟ کیا کوئی مجرم دنیا اور آخرت کی عدالت سے محض اس لئے بری ہو جائے گا۔ کہ اس کا نام آریوں اور عیسائیوں کا سا نہیں۔ مسلمانوں کا سا ہے؟"

الفاظ صاف ہیں۔ "سچ" سچائی کے زور سے "نگار" کا منہ بند کرانے میں ناصر ہے تو مسلم قوم کی اسی قوت پر اپیل کرتا ہے جس سے سچائی کے متوالے راجپال کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا گیا۔ معاصر "سچ" کا اپنی سچائی کو دنیا کے گلے منڑھنے کا طریقہ اس قدر معیوب ہے۔ کہ "پیغام صلح" کو بھی پسند نہیں آیا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :-

"راجپال اور کالی چرن ہو یا "نگار" کا دشمن اسلام ایڈیٹر ان کے فتنوں کو متشددانہ طریق سے خاموش کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ...... اس لئے ہم عرض کرتے ہیں ...... کہ انہیں سمجھانے اور قائل کرنے کی کوشش کریں۔ کہ وہ اس طریق سے باز آ جائیں"

کسی بھی عقیدہ پر معترض ہونا ہر فرد بشر کا حق ہے۔ "سچ" کی تشدد کی دھمکی اس حق کو غصب نہیں کر سکتی لیکن ہم اسے کسی حالت میں پسند نہیں کرتے۔ کہ دل دکھانے والے الفاظ میں کسی کے عقائد کی تردید کی جائے۔ ہمارا تو مسلک ہے۔ کہ سچ بولو لیکن میٹھا۔ "نگار" ہمارے سامنے نہیں ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ کیا لکھتا ہے۔ وہ میٹھا ہے یا کڑوا۔ لیکن

اگر وہ سچ بھی بولتا ہے اور میٹھا بھی ہے اور اس کے باوجود مسلم پریس جوش میں آ رہا ہے تو "نگار" بری الذمہ ہے۔ ہاں اس کا مقصد تحقیق حق نہیں مسلمانوں کی دلآزاری ہے۔ تو یہ معیوب ہے اور قابل ترک ۔

رشی دیانند سے خطاب

(از مہاشہ سخن صاحب کوٹ ادو)

مورد آفات ہے ہندوستاں تیرے بغیر
آہ! یہ گلزار ہے وقف خزاں تیرے بغیر

مہرباں بھی آج ہیں نامہرباں تیرے بغیر
اے رشی! اے مایۂ بے مایگاں تیرے بغیر

لٹ رہے ہیں دن دہاڑے کارواں تیرے بغیر
آہ! اے سرمایۂ آرام جاں تیرے بغیر

خون سے کی آبیاری تو نے جس گلزار کی
اب ہے اک ویرانہ دوزخ نشاں تیرے بغیر

آہ! وہ گلزار جنت کو بھی جس پہ رشک تھا
بن رہا ہے اک بلائے ناگہاں تیرے بغیر

نام ہے آرام جس کا جان کو حاصل نہیں
ہے مصیبت میں ہر اک پیر و جواں تیرے بغیر

کجروی سے منزل مقصود پر اب جا چکے
اے حقیقت آشنا جان جہاں تیرے بغیر

سچ ہے دنیا میں غریبوں کا کوئی مونس نہیں
قافلہ سالار بھی ہیں بدگماں تیرے بغیر

ہمسری اپنے وطن میں ہم کریں غیروں کی کیا
دیکھتے ہیں قوم کا اسمیں زیاں تیرے بغیر

قدر ہماری کوئی بھی اب قابلیت کی نہیں
محنتیں بھی جا رہی ہیں رائیگاں تیرے بغیر

نامرادی تیرہ بختی کی شکایت کیا کریں
گوشت کا بے جان ٹکڑا ہے زباں تیرے بغیر

"نگار" اور قادیانی

معاصر الجمعیۃ نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ نگار کے خلاف دفعہ ۲۹۵ الف سے کام لیا جائے۔ اگر گورنمنٹ نے مسلمانوں کے مطالبہ پر قانون میں اس دفعہ کا اضافہ کیا۔ تو اس لئے نہیں تھا کہ اسے آریوں اور دوسرے غیر مسلموں کے خلاف ہی استعمال میں لایا جائے گا پھر کیوں نہ الجمعیۃ کی درخواست منظور ہو۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام کے اندر دشمن اسلام صرف نگاری ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ کیا قادیانیوں کے خلاف الجمعیۃ کا فتویٰ دشمن اسلام ہونے کا نہیں؟ کیا قادیانی اسلامی عقائد کی تضحیک نہیں کرتے۔ کیا وہ محمد صاحب کی بے ادبی نہیں کرتے۔ جب وہ ان سے خاتم المرسلین کا درجہ چھینتے ہیں کیا ان کی حرکات مسلم نکتہ نگاہ کے ماتحت زیر دفعہ ۲۹۵-الف ......

اگر آتی ہیں۔ تو ایمان کی بات یہ ہے۔ کہ "نگار" کے خلاف ۲۹۵-الف کو حرکت دلانے سے پہلے اس دفعہ کو قادیانیوں کے خلاف حرکت دلانی چاہئے "نگار" ایک طرح سے قادیانیت کی ہی شاخ ہے کیونکہ قادیانیوں کی اسلام دشمنی سے پرورش پا کر ہی اسے عقائد اسلام پر حملہ آور ہونے کی جرأت ہوئی۔ الجمعیۃ اپنے مقصد میں کامیاب اسی صورت میں ہو گا کہ قادیانیوں سے شروع ہو کر نگاریوں تک پہنچے ۔

کشمیر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

فسادات کشمیر کی تحقیقاتی کمیٹی نے جو کے صدر چیف جسٹس دلال اور ممبران ایک ہندو اور ایک مسلمان جج ہائی کورٹ تھے۔ اپنی رپورٹ مہاراج کے پیش کر دی۔ کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ حکام گولی چلانے میں حق بجانب تھے۔ ریاست میں مسلم ایجی ٹیٹروں کی اس شکایت کے متعلق کہ مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ ریاست میں مسلمانوں کو کامل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ سرکاری ملازمتوں کے متعلق کمیٹی نے لکھا ہے۔ کہ ان کا

مطالبہ کہ انہیں آبادی کے لحاظ سے ملازمتیں ملنی چاہئیں حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کمیٹی نے اسباب پر خاص زور دیا ہے۔ کہ عبادت گاہوں میں فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے اور منافرت پھیلانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے اخبارات کے متعلق کمیٹی نے زیادہ سخت کر مشورہ دیا ہے۔ کہ جو اخبارات فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے اور تعلقات بگاڑنے میں سرگرمی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے داخلہ کی ممانعت کی جائے۔ کمیٹی نے دربار کے سامنے ایک ایسا محکمہ قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جو دور سرکلر میں پروپیگنڈا کا کام کرے۔ انگریزوں کے متعلق کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ فسادات سے نپٹنے کے لئے سول انگریزوں نے ہی قابلیت اور دور اندیشی کا اظہار کیا ۔

افسران کے نام میاں محمود کا پیغام

سیالکوٹ کے ہنگامہ کے متعلق "الفضل" لکھتا ہے :-

"یہ حالت دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سے ارشاد فرمایا۔ کہ جا کر افسروں سے کہہ دیا جائے اگر وہ ان لوگوں پر قابو نہیں پا سکتے۔ تو ہمیں اجازت دیں ...... ہم خدا کے فضل سے چند منٹوں کے اندر اندر ان کے حواس درست کر سکتے ہیں۔ احمدی جو اس موقعہ پر ...... اڑھائی ہزار سے زیادہ تعداد میں تھے نہایت جوش کی حالت میں تھے اور اگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مقدس اور متواتر صبر و سکون کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی ہدایات نہ ہوتیں تو عجیب ہنگامہ ہوتا تو اس رات سیالکوٹ کی سرزمین کچھ اور ہی نظارہ دیکھتی"

افسران سے یہ کیسے امید کی جا سکتی تھی کہ وہ ...... خود سر مرزائیوں کے حوالے کر دیتے اور اگر بالفرض کر دیتے۔ اور قسمت یاوری کرتی ...... تو وہ اس داغ کو دھونے میں کامیاب ہو جاتے۔ جو ترتیب کے گرائے جانے کے واقعہ کے متعلق المحدیث نے لگایا ہے الزام کا ان کے دامن پر موجود ہے کہ حضرت منارہ پر بیٹھ کر منظر دیکھتے رہے۔ موقعہ پر جانے کی انہیں جرأت نہ ہوئی ۔

رشی نمبر کی تیاریاں

زور شور سے شروع ہیں۔ کیا آپ نے ابھی تک اس میں اشتہار نہیں بھیجا۔ اگر نہیں تو فوراً اشتہار بمع اجرت بھیج دیں یہ موقعہ سال بھر میں صرف ایک بار ملتا ہے ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدپرچار و دلت اُدھار میں تمیز کیوں؟

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ویدک دھرم پرچار کے لئے مقابلتاً اتنا وسیع انتظام ہے۔ کہ جو بھارت ورش کے کسی صوبہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے نہیں ہے۔ قریباً پچاس ہزار روپیہ سالانہ تے صرف کثیر سے سبھا کے پاس قریباً اسی اپدیشک و بھجنیک پرانت بھر میں پرچار کا کام کرتے ہیں۔ انسان کے پرچار کا دائرہ زیادہ تر شہروں و قصبوں میں سالانہ جلسوں میں شمولیت و دیگر اوقات پر حسب ضرورت پرچار تک محدود ہو سکتا ہے جیسا کہ شہروں و دیگر سبھوں کی تعداد اتنی ہے۔ جن کی سرگرمیوں کو نام خور ہر سالانہ جلسوں کی مانگ سے بھی فرصت نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ ویدپرچار کا ایک دوسرا محکمہ ہے۔ جس کا فرض گراموں میں اچھوت کہلانے والی جاتیوں کے اندر ویدک دھرم کا سندیش پہنچانا۔ اُن میں شکشا تعلیم پھیلانا۔ اُن سے چھوت چھات کے رواج کو دور کرنا۔ جہاں ہندو مسلمانوں کے متعصبانہ سلوک کی وجہ سے دیہاتی کنوؤں سے پانی لینے کی تکلیف ہو۔ وہاں یتھاشکتی کنوئیں بنوا کر پانی کی بہم رسانی کی سہولتیں پیدا کرنا۔ پرگیہ وجاحت مند لڑکوں کی صنعت و حرفت اور دیگر تعلیم کے حصول کے لئے بذریعہ وظائف و دیگر ذرائع امداد کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں بھی اس وقت بیس اپدیشک اور بھجنیک بطور کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے کام کا دائرہ زیادہ تر مفصل ریاست جموں و کشمیر و ضلع گورداسپور بٹالہ گڑھ شنکر و ڈیرہ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ ملتان مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان اور کرنال آتی ہیں۔ اس کام کے پربندھ کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ایک الگ سبھا دیانند دلت اُدھار سبھا بنی ہوئی ہے۔ جس کی انترنگ سبھا بھی الگ ہے۔ اور جس طرح آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین ویدپرچار وبھاگ کے پربندھ کے لئے ایک ادھشٹھاتا ہے جو کہ عملہ کی نگرانی کرتا ہے۔ اسی طرح دلت اُدھار سبھا کے لئے بھی ایک ادھشٹھاتا ہے اور ہر دو محکمہ جات اپنے اپدیشکوں و بھجنیکوں کے دورے عام طور پر پروگرام متعین کرتے ہیں۔ اس سارے انتظام کے ساتھ بطور ایک سیوک کے میرا بھی کچھ تعلق ہونے سے جو کچھ میرے تجربہ و مشاہدہ میں آیا ہے۔ وہ میں آریہ بھائیوں کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک میں نے اس انتظام کے متعلق دیکھا اور اندازہ کیا ہے۔ یہ زیادہ خرچیلا ہونے کے علاوہ دیگر نقائص سے بھی خالی نہیں مثلاً دلت اُدھار وبھاگ کے دو اپدیشک و دو بھجنیک بالفرض ضلع گورداسپور کی تحصیل شکرگڑھ میں کام کر رہے ہیں۔ گورداسپور سماج کا اتسو آتا ہے اور سماج کے منتری مہودیہ سبھا سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمارا اتسو فلاں تاریخ کے لئے نشچت ہوا ہے کرپا کر کے اپدیشکوں و بھجنیکوں کا انتظام کریں۔ ویدپرچار کے ادھشٹھاتا چار اپدیشکوں اور دو بھجنیکوں کو آگیا دیتے ہیں۔ کہ وہ اس اتسو پر پہنچ جاویں۔ ان میں سے ایک لاہور سے آتے ہیں۔ دوسرے ملتان سے۔ تیسرے فلاں شہر سے وغیرہ وغیرہ وہ دور دراز کا سفر اور اخراجات کے بعد آگے چلے آتے ہیں اور دلت اُدھار کے اپدیشک و بھجنیک۔ دس۔ پندرہ میل کی دوری پر بیٹھے ہیں۔ مگر انہیں اس اتسو میں حصہ لینے کو نہیں کہا جاتا۔ کیونکہ ادھشٹھاتا مہودیہ کو خبر ہی نہیں۔ کہ وہ وہاں ہیں۔ اسی طرح دلت اُدھار کے دو اپدیشک دینانگر کے ارد گرد کام کر رہے ہیں۔ اور گورداسپور یا بٹالہ آدی کے کسی سجن کے ہاں دواہ سنسکار ہے۔ وہ سبھا کو پتر لکھتے ہیں۔ کہ اس کاریہ کے لئے ایک یوگیہ اپدیشک بھیجے جاویں۔ کہیں دور سے نہ سہی۔ لاہور سے ایک پنڈت گورداسپور میں دواہ سنسکار کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن دینانگر میں آٹھ میل کی دوری پر بیٹھے ہوئے پنڈت جی کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا خیال نہیں آتا۔ اور نتیجہ میں سبھا کے سر پر چار پانچ روپیہ سفر خرچ کا بوجھ پڑ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں انتظامیہ دفتر میں بھی الگ الگ ادھشٹھاتا اور الگ الگ وبھاگ ہونے سے دوہرے دفتری عملے پر خرچ اٹھتا ہے۔ یہ پہلو بھی غور کا محتاج ہے۔ ایک اور پہلو جو خاص غور کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے کہ عملی طور پر گرام پرچار کا جتنا کام ہے۔ وہ سبھا کی طرف سے دلت اُدھار کے ذمہ سمجھا جاتا ہے اور در حقیقت اس وقت پرچار کی ضرورت ہے۔ تو زیادہ تر گرامین لوگوں کے اندر ہے خواہ وہ اونچی ذاتوں کے لوگ ہیں یا نیچی ذاتوں کے سچ پوچھو تو گراموں کے اونچی ذاتوں کے لوگ مثلاً راجپوت، برہمن، کھتری وغیرہ ہی ہیں۔ جن کے اندر پرچار کی زیادہ تر ضرورت ہے۔ اور ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ جن کو تم اچھوت سمجھتے ہو برادرانہ سلوک کرو۔ چھوت چھات کے بھوت کو تیاگو۔ ان کو اپنا دشمن بنانے کی بجائے اپنا بندھو بناؤ۔ اور یہی پرچار اچھوتوں کے اونچا کرنے کا بھی ساد ھن ہے۔ اگر دیہاتی رنگ آج سیدھے ہو جاویں۔ تو اچھوت اُدھار کا سوال بالکل حل ہو جاتا ہے۔ گراموں میں پرچار کی ضرورت اس لئے ہے کہ گرامینوں کی جہالت اور تعصبات دور ہوں۔ وہ اپنے اچھوت بھائیوں سے گھرنا تیاگ کر انہیں اپنا بھائی سمجھیں۔ انہیں کرتیوں کو دور کر کے آریہ بنیں اور اس طرح جاتی کو بلوان بنا دیں۔ پرچار کے اس پہلو کا نام دلت اُدھار رکھا گیا ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے۔ کہ یہی حقیقی ویدپرچار ہے۔ اور دلت اُدھار کے ساتھ سبھا کا کیا سلوک ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وبھاگ کے لئے بھی اسی طرح سبھا نے آریہ سماجوں کے ذمہ سالانہ دان کی رقومات نشچت کی ہوئی ہیں۔ جس طرح ویدپرچار کے لئے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ پرچار کے لئے اکثر سماجوں سے عموماً اتنی رقم سبھا کو نہیں ملتی۔ جتنی اُن کے نام نشچت کی جاتی ہے اور نیت دھن سے کم بھی جو سماجیں دیتی ہیں اُن میں بہت کم سماجیں ایسی ہونگی۔ جو اپنے دان کے متعلق ویدپرچار اور دلت اُدھار فنڈوں کے درمیان بٹوارے کی تفصیل دیتی ہوں اور اس صورت میں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سارا دھن ویدپرچار وبھاگ میں ہی چلا جاتا ہے دلت اُدھار کو جو وید پرچار کا اہم انگ ہے اس میں سے کچھ نہیں ملتا۔ دلت اُدھار وبھاگ کا ادھشٹھاتا اسباب کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے وبھاگ کا خرچ چلانے کے لئے خود دھن بھی سنگرہ کرے۔ اگر وہ نہ کر سکے تو اس وبھاگ کو توڑ دینے کا سوال پیدا ہو جانے کی نوبت کا آ جانا بھی ممکن ہے۔ اور کسی وقت دلت اُدھار فنڈ میں کمی آ جاوے۔ تو اس وبھاگ کے کاریہ کرتاؤں کی تنخواہیں بھی التوا میں ڈالی جا سکتی ہیں۔ کیا یہ بھید اس لئے ہے۔ کہ سبھا اس وبھاگ کے فرائض کو ویدپرچار کا ذریعہ نہیں سمجھتی۔ اور خالص شہروں اور قصبوں میں پرچار کا انتظام کرنا ہی ویدپرچار ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ شہروں اور قصبوں میں تو یہ حالت دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ یدی کہیں آریہ سماج کا کوئی سادھارن پرچارک آ جاوے۔ تو اول تو سماج کے ادھیکاری ہی اس کے دیاکھیان کا پربندھ کرنے میں چنداں اُتساہ نہیں دکھاتے۔ اور اگر نوٹس دے دیں یا منادی وغیرہ کرا بھی دیں۔ تو بہت کم لوگ سننے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن گراموں میں یہ اوستھا نہیں۔ معمولی سے گراموں میں بھی جاؤ۔ وہاں کے ہندو لوگ خواہ دور ہی بیٹھیں لیکن سننے کو آ جاتے ہیں۔ اور آریہ لوگ تو میل آدھ میل دور کے گاؤں سے بھی آ جاویں گے۔ تو پھر آپ خود ہی خیال فرما دیں۔ کہ ویدپرچار کہاں ہوا۔ اور کہاں اس پرچار کی ضرورت نہیں ہے۔ اندریں حالات یہ لازمی ہے۔ کہ ویدپرچار اور دلت اُدھار میں کوئی تمیز نہ رکھی جاوے۔ اور ان دونوں وبھاگوں کا انتظام ایک ہی ادھشٹھاتا کے ہاتھ میں ہو۔ اگر کام کی زیادتی کے باعث دو ادھشٹھاتاؤں کا ہونا ضروری ہو۔ تو دونوں مل کر کام کریں۔ اگر ضروری ہو تو ان میں سے ایک سماجوں میں دھن سنگرہ کے لئے یا پرچار کے لئے باہر دورہ کریں۔ اور دوسرے ہیڈ کوارٹر میں رہیں۔ یا ہر دو باری باری سے دورہ کریں۔ اس وقت شہروں کی نسبت گراموں کی اہمیت زیادہ ہے۔ گراموں کے لوگ چھوت اچھوت آریہ بن کر آریہ سماج کے لئے زیادہ اُپیوگی اور آریہ سماج کی ایک طاقت بن سکتے ہیں۔ جتنے بھی مذاہب بھارت ورش میں ہیں۔ ان کی طاقت کا سرچشمہ گرام ہیں۔ شہر نہیں۔ گرامین آبادی ہی اُن کے بل کا سرچشمہ ہے۔ سکھوں نے گوردوارہ سدھار کے متعلق جو بھی کامیابی حاصل کی ہے وہ سب دیہاتی آبادی کے بل بوتے پر کی۔ ان کے مورچوں میں سینکڑوں و ہزاروں آدمی جنہوں نے مقابلہ کیا یا کرتے ہیں۔ یا کشٹ سہن کرتے ہیں۔ وہ سب گرامین لوگ ہی کرتے ہیں۔ اور ان کی ہر ایک تحریک خواہ اس کا آدھار دوسروں کی نگاہ میں ستیہ ہو یا استیہ پر اس کی کامیابی کا سہرا دیہاتی آبادی کے سر پر ہے یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ جہاں بھی ہندوؤں نے مسلمانوں سے مار کھائی۔ یا اتیاچار اٹھائے۔ اس کی بنیاد دیہاتی لوگوں کا جوش اور بل ہی ہے۔ اسی طرح آریہ سماج کا جتنا بھی پرچار دیہاتی لوگوں میں زیادہ ہوگا۔ گرامین لوگ اتنی ہی زیادہ اس کی شکتی بنیں گے۔ اس بابو بل کی شکتی کی ہر ایک جاتی کو ضرورت ہے۔ اور ہر ایک سماج کو ضرورت ہے مگر یہ شکتی دوسروں کو ڈرانے اور دبانے کے لئے درکار نہیں۔ بلکہ طاقت کا استعمال اس مطلب کے لئے ہو۔ وہ دوسروں اور وحشیوں کی طاقت ہے۔ الغرض جتنی جلدی اور جس طرح بھی ہو۔ یاد رکھنے کے قابل ہے اس شکتی کی ضرورت ہے۔ تو اس لئے کہ انسان دوسروں کے اتیاچاروں سے اپنی رکھشا اور اپنے سے جو کمزور ہیں۔ ان کی حفاظت اور سیوا کر سکے۔ آریہ سماج کو یہ شکتی تب ہی نصیب ہوگی۔ جب اس کا پرچار گراموں میں زور شور سے ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ آریہ سماج جتنے بھی سادھن اور شکتی گراموں میں ویدک دھرم پرچار کے لئے لگا سکے۔ لگا دے۔ مگر شوک ہے کہ اس طرف توجہ ہی نہیں اس لئے میں بڑے زور سے آریہ بھائیوں آریہ سماجوں اور منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں نویدن کرونگا۔ کہ وہ اپنے دل و دماغ اور دھن کی طاقت کو اس طرف زیادہ لگن کے ساتھ

مذہبی اخبارات کی سیر

اسلام کے خلاف اعلان جنگ

اسلام کے خلاف ایک اور فتنہ نے جو تقریباً چار سال سے نمودار ہوا تھا اپنا سر نکالا ہے۔ اور مسلمانوں کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی میں اس کا درجہ کسی اور اجالی فتنہ سے کم نہیں ہے۔ بلکہ بعض حیثیتوں سے اس فتنہ کا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ ہماری مراد لکھنؤ کے رسالہ "نگار" سے ہے۔ جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے علاوہ جملہ انبیاء اور صحابہ کرام آئمہ عظام اور فقہائے دعلمائے اسلام کے خلاف اہانت آمیز اور دل آزار تحریریں شائع کر رہا ہے۔ اور جس کا ایک ایک لفظ "قلب مومن" کے لئے زہر آلود نشتر کا حکم رکھتا ہے۔ ہر شخص کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا۔ کہ اس رسالہ کا ایڈیٹر اپنے آپ کو "مسلمان" کہتا ہے۔ حالانکہ اس کی تحریریں اسلام کے تمام مسلمہ اصولوں کے نہ صرف خلاف ہیں۔ بلکہ ان کا مضحکہ اڑانے والی اور ان کے ساتھ مذاق کرنے والی ہیں۔ اس شخص نے اب تک باوجود اپنی "اسلام دشمنی" کے اپنا نام وہی رکھ چھوڑا ہے۔ جو پہلے تھا۔ اور اسی مقصد سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔ "نگار" کے اس نام نہاد "مسلمان ایڈیٹر" نے اسلام کے مقابلہ میں بزعم خود اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو کھلم کھلا یہ تلقین کر رہا ہے۔ کہ وہ اسلام کو ترک کر کے کفر کا اختیار کر لیں۔ وہ ایک مسلم کو "ناری" اور ایک ہندو کو "ناجی" قرار دیتا ہے۔ اور اس کے نزدیک علمائے اسلام کا وجود عالم انسانیت کے لئے عذاب عظیم ہے اور وہ حضرت عیسیٰ کی توہین میں یہودی سے بڑھا ہوا ہے۔ نماز کا مضحکہ، روزہ کا مضحکہ، فرشتوں کی تضحیک جنت دوزخ کا مذاق حتی کہ اللہ رب العزت کی درگاہ میں گستاخیاں اور استہزا اس "مسلم مدیر" کے لئے روزانہ کی معمولی باتیں ہیں۔ توحید و رسالت پر ایمان لانا۔ اس کے لئے ضروری نہیں ہے۔ وہ اپنی روح کی آزادی کے لئے دنیائے مذہب کے مقصود کو جاننے کا متمنی ہے۔ مگر پھر بھی اس کا نام "نیاز فتح پوری" ہے۔ اور اس کا ایک اعلان اخبار الستقلال کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اب تک مسلمان سمجھتا ہے۔" (الجمعیۃ یکم اکتوبر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے مراد

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی کتاب ترک اسلام بر ترک اسلام کے صفحہ ۵۰ پر مندرجہ ذیل سوال و جواب تحریر کیا ہے:۔

"آریہ سوال نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ کا آسمانوں پر چڑھ جانا؟

جواب مسلمان نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ وہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ اس سے بھی خدا کا محدود المکان ہونا کیوں کر لازم آیا۔ ہاں یاد آیا۔ شاید آپ عیسائیوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جن کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ مسیح خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا۔ پس اگر یہ سوال مراد ہے۔ تو اس سوال کا جواب پوچھنے میں ہم بھی آپکے ساتھ شریک ہیں۔ عیسائیو! کہاں رہو"

کیا مولوی صاحب بتائیں گے۔ کہ وہ محفوظ جگہ کہاں ہے۔ جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جا پہنچے۔ کیونکہ اس تحریر سے ثابت ہے۔ کہ وہ محفوظ جگہ آسمان پر نہیں۔ بلکہ زمین پر ہی ہے۔ کیونکہ آسمان پر جانے کا انہوں نے صاف لفظوں میں انکار کیا ہے۔

وہ لوگ جو ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ بجسدہ عنصری خیال کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی یہ نہیں سمجھتے۔ سوائے ان کا یہ کہنا کہ وہ زمین پر ہی کسی محفوظ جگہ چلے گئے۔ یہ بالکل بے سر و پا دعویٰ ہے۔ اور ایسا دعوے ہے۔ جو شاید ہی کسی اور نے کیا ہو" (الفضل ۲۹ ستمبر)

علامات مسیح موعود

"ہم نے نورافشاں مورخہ ۱۲۔ اگست کے بہرہ لمعات میں ابن ماجہ کی ایک حدیث نقل کی تھی۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جب حضور مسیح تشریف لائیں گے۔ تو ہر "نیش دار جانور کا نیش دور کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک لڑکا اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈالیگا۔ اور اس کو کچھ ضرر نہ پہنچیگا۔ اور ایک لڑکی شیر کو بھگاتی پھرے گی۔ اور شیر اس کو نقصان نہ پہنچا سکیگا۔ اس کے نقل کرنے کے بعد ہم نے قادیانیوں سے یہ سوال کیا تھا:

"اگر بقول تمہارے مرزا صاحب آنجہانی مسیح موعود تھے۔ تو آؤ تم ایک چھوٹے سے سانپ کے منہ میں ہاتھ نہیں۔ صرف انگلی ہی ڈال کر ہمیں دکھا دو۔ اگر سانپ کاٹ کھائے اور تم نہ مرے۔ اور اگر تمہاری لڑکیاں ایک مریل شیر کو بھگاتی پھریں اور شیر ان کے پر پیچھے نہ آئے۔ تو بے شک مرزا صاحب مسیح موعود ہیں"

ہمارے دیرینہ دوست اور قدیم عنایت فرما "پیغام صلح" کے ایڈیٹر صاحب ہمارے جواب میں لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ تو ہر روز کا ہمارا مشاہدہ ہے۔ کہ جہاں کہیں کسی مسیحی کے سامنے کوئی احمدی آ جائے۔ خواہ وہ لڑکا ہی کیوں نہ ہو تو اس کا نیش اس طرح سے دور ہو جاتا ہے۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ کسی احمدی کی موجودگی میں لا کہ دفعہ مسیحی کو چھیڑو مجال ہے۔ کہ وہ نیش زنی کی جرأت کر سکے"

(پیغام صلح ۲۱ ستمبر ۱۹۳۱ء صفحہ کالم ۳)

اس کے متعلق صرف یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے مسلمہ خلیفہ میاں محمود سے اس عبارت پر دستخط کرا کر شائع فرمائیں۔ اس وقت دنیا جان لے گی۔ کہ کون کس کے سامنے سے اس طرح دور ہو جاتا ہے۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ کیا آپ اس پر راضی ہیں؟

پھر آپ لکھتے ہیں۔ اور کیا خوب لکھتے ہیں کہ:۔

"رہا لڑکیوں کا شیروں کو بھگانا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ احمدی لڑکیوں نے بڑے بڑے مولویوں اور شیر پنجاب کہلانے والوں کے ناطقے بند کر دیئے"

میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ آج تک مجھے بذات خود کسی "احمدی" لڑکی سے شرف مکالمہ حاصل نہیں رہا ہے۔ اور نہ ہی مسلمانوں میں "مولوی" یا "شیر پنجاب" کہلاتا ہوں۔ شاید آپ کا اشارہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف ہے۔ جو "شیر پنجاب" کے لقب سے مشہور ہیں۔ لہٰذا اگر مولوی صاحب موصوف ان "احمدی لڑکیوں" کے نام ہمیں بتا دیں۔ جنہوں نے مولوی صاحب کے "ناطقے بند کر دیئے" ہیں۔ تو تلطف سے خالی نہ ہوگا۔

مولوی صاحب! یہ صرف میری طرف سے تقاضا نہیں۔ بلکہ ہمارے معاصر ایڈیٹر صاحب "پرکاش" لاہور کی طرف سے بھی یہی تقاضا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"نورافشاں نے دیکھا ہو تو بتلانے میں تامل نہ کرے۔ ورنہ بڑے مولوی اور شیر پنجاب کہلانے والے احمدیوں یا حضرات ہی اپنا ذاتی تجربہ بیان کریں۔ کہ احمدی لڑکیوں نے ان کا ناطقہ کیسے بند کیا؟ کب کیا اور کہاں کیا؟ (پرکاش ۲۷ ستمبر ۱۹۳۱ء)

ہم نے عرض کر دیا ہے۔ کہ ہم نے نہیں دیکھا ہے۔ مولوی صاحب نے دیکھا ہوگا۔ ورنہ "پیغام صلح" کے ایڈیٹر صاحب ایسی کچی بات نہ کہتے" (نورافشاں ۲۔ اکتوبر)

بیٹا باپ کی مسند پر

"مرزا صاحب متوفی نے ایک دفعہ امرتسر میں تقریر کرنے کا انتظام کرایا۔ اتفاق سے ایام رمضان تھے۔ مرزا صاحب نے اثنائے تقریر میں سب کے سامنے چائے پی لی۔ مسلمانوں نے ان کا ایسا کرنا احترام رمضان کے خلاف سمجھ کر شور کیا۔ یہاں تک کہ اینٹ پتھر بھی برسائے۔ جس کا ذکر مرزا صاحب نے کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے۔ میاں محمود خلیفہ قادیان والد ماجد کے قائم مقام ہیں۔ مگر ان کو ایسا واقعہ پیش نہ آیا تھا۔ اس لئے اہل بصیرت کا خیال تھا۔ کہ دیکھئے ان کو یہ مشابہت کب حاصل ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ بیٹا باپ کے رتبے کو کتنی جلدی پا گیا۔ ۱۲-۱۳ ستمبر کو سیالکوٹ میں کشمیر کمیٹی کی مجلس شوریٰ میں آپ گئے۔ اس سے فارغ ہو کر جلسہ عام میں تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ مسلم احرار پنجاب کا ذکر زبان پر آیا ہی تھا۔ کہ اینٹوں پتھروں کی بارش ہونے لگ گئی۔ جس سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو چوٹیں آئیں۔ والد باپ کی مشابہت بنانے کو یہ کام کیا۔ کہ جتنی اینٹیں پڑی تھیں۔ سب محفوظ رکھ کر ٹرنک میں قادیان لے گئے۔ ہم خلیفہ قادیان کو باپ کی مشابہت حاصل ہونے پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اور چوٹیں لگنے میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ جب سیالکوٹ سے قادیان آئے۔ تو وہاں بھی خیر نہ دیکھی۔ وہاں کے ناظر اعلیٰ شیخ محمد سیال اور امین الدین پٹھان میں جنگ ہو گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو سانپ مارا۔ جس سے خطرہ ہے۔ کہ آئندہ قادیان دارالامان کی بجائے دارالحرب نہ ہو جائے۔ جس پر مولوی سعد اللہ مرحوم کا شعر صادق آ جائے

چہ گویم باتو گر آئی چپا در قادیاں بینی
وبا بینی۔ خزاں بینی غرض دارالزیاں بینی"

(اہل حدیث ۳۰ ستمبر)

مسلمان کی بجائے انسان

"جس وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض اکابر قوم روز بروز تنگ نظر اور رسم و رواج کے پابند ہوتے جاتے ہیں۔ تو میری یاس کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ اور مجھ کو خود اپنی ذات سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ کہ میں کیوں نہ بجائے مسلمان ہونے کے انسان پیدا ہوا" (نگار ۷ مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۰۹)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شدھی سدھار

اس تین چار ماہ کے سفر میں کئی ایسی جگہ جانے کا موقع ملا۔ جہاں شدھ ہوئے آریہ بھائی رہتے ہیں۔ وہاں مجھے ان لوگوں سے مل کر خوشی ہوئی۔ وہاں رنج اس سے کئی گنا زیادہ ہوا۔ خوشی اس لئے کہ جو لوگ بغیر راستہ کے ادھر ادھر بھٹک رہے تھے۔ آریہ سماج انہیں سچے راستہ پر لے آیا ہے۔ دکھ اس لئے کہ ابھی تک ان لوگوں کا کوئی خاص سدھار نہیں ہوا۔ ان کا سماج ابھی ویسے کا ویسا ہے۔ یہ لوگ اپنے کو پورن رت نہ وید ہی تھا کمزور سمجھتے ہیں۔ اور اس کے دو کارن ہو سکتے ہیں (۱) ان لوگوں کا بڑی اونچی قوموں کے ساتھ سنسرگ بہت کم ہے سارا کاروبار اپنے ہی دیرں تک محدود ہے۔ (۲) تعلیم کا نہ ہونا۔ کوئی جاتی یا قوم دوسری کسی اونچی جاتی کے سنسرگ سے سدھر سکتی ہے یا اپنی ہمت سے ارقات اس جاتی میں کوئی اساد ہانل شخص پیدا ہو جاتے۔ ہندو جاتی ان کے ساتھ اپنا کاروبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نہ ہی اس کی تعلیم کا کوئی پربندھ ہے۔ آریہ سماج صرف ان لوگوں کو شدھ کر چھوڑتا ہے۔ پھر خبر لینے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کئی جگہ ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں۔ جنہیں شدھ کرنے کے بعد کسی نے پوچھا تک نہیں۔ حالانکہ انہیں پہلے کی اپیکشا زیادہ تکلیفیں ہو رہی ہیں۔ اور تو کیا ان لوگوں کو پانی کا بھی کشٹ ہے۔ انہیں کنوئیں کا صاف پانی تو کبھی سپن میں بھی پینے کو نصیب نہیں ہوتا۔ بلکہ نالوں اور گندے تالابوں کا پانی پیتے ہیں۔ جو صحت کے لئے بہت خراب ہے۔ جب تک یہ لوگ رام اور کرشن کے نام لیوا ہیں۔ تب تک ہندوؤں کے کنوئیں ان کے پانی بھرنے سے اپوتر ہو جاتے ہیں۔ لیکن جس وقت یہی لوگ مسلمان بن جاتے ہیں۔ تو کنوئیں سے پانی بھرنے سے ان کو منع کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی اس وقت ہندوؤں کے کنوئیں اپوتر ہوتے ہیں۔

آریہ سماج ایک طرف تو سنسار کے جاتی بندھنوں کو توڑنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف ان شدھ کئے ہوئے لوگوں کی ایک نئی مہاشہ نام کی جاتی بنا رہی ہے۔ اس کی بھی چنڈال مہاشہ، ڈوم مہاشہ، ریگھ مہاشہ وغیرہ وغیرہ کئی شاخیں ہیں۔ جو ایک دوسرے کا پانی پینا بھی پاپ سمجھتے ہیں۔ دھوبی کا گھاٹ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ آریہ سماج نے تو ان کو شدھ کر کے یہیں چھوڑ دیا۔ اور ان بیچاروں میں آگے بڑھنے کی طاقت نہیں۔ پس یہ ڈانواں ڈول ہیں۔ اگر ہمارے بھلے بھٹکی ان کو دھکیلی اور لالچ سے اپنی طرف پھسلانا چاہتے ہیں۔ تو ہندو جاتی بھی اپنی بے سمجھی کے کارن ان لوگوں کی مدد کر کے اپنے باغ کو خود ہی اجاڑ رہی ہے۔

اس وقت آریہ سبھاؤں سے ایک نویدن ہے کہ کچھ کاریہ کرتا لوگوں کو اس کام کے لئے خاص طور پر نیت کریں۔ جو ادھر ادھر گھوم کر شدھ کئے لوگوں کی تکلیفوں کی دیکھ بھال کر کے انہیں دور کرنے کا یتن کریں۔ بار کے علاقے ضلع شیخوپورہ۔ لائل پور۔ منٹگمری وغیرہ میں یہ زیادہ کشٹ میں ہیں۔ یہاں ان کے پاس رہنے کے لئے مکان بھی اپنے نہیں ہیں۔ گاؤں کے لوگ جب چاہیں۔ وہاں سے نکال دیتے ہیں۔ اگر دو چار اپدیشک پرش افسران متعلقہ کی ان لوگوں سے مل کر کوشش کریں۔ تو یہ شکایت جلدی ہی دور ہو سکتی ہے۔ میں اس علاقہ کے کئی پرتشٹھت سرداروں سے ملا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کوئی آدمی یہاں کے دو چار نمبرداروں کو اپنے ساتھ ملا کر افسروں سے اس دشا میں لکھا پڑھی کرے۔ تو دیہات میں ان مہاشہ لوگوں کو مکان بنانے کے لئے احاطے مل سکتے ہیں۔ اور بہت جگہ گاؤں کے لوگوں سے ملنے پر پانی کی تکلیف بھی رفع ہو سکتی ہے۔

آریہ سماج ان لوگوں کو اٹھانے میں زیادہ طاقت خرچ کرنا نہیں چاہتا نہیں چاہتے۔ جو شدھ ہانجلی کی بھینٹ لئے اس کی کرپا کے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہا۔ شدھ ہوئے لوگوں میں پہلے کی طرح ہی تعلیم کی کمی اور دکھوں میں کوئی کمی نہ دیکھ کر جو آریہ سماج کی سنسار آنے والا سمجھتا تھا۔ وہ بھی رکے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ یہاں آنے میں اپنا کوئی خاص فائدہ نہیں سمجھتے۔

تھوڑے دن ہوئے مجھے پیر آگا ڈی ضلع لائلپور میں جانے کا اوسر ملا۔ وہاں شدھ ہوئے بھائیوں سے بات چیت کر رہا تھا۔ ایک شخص نے آ کر کہا۔ کیا آپ ہمیں دھرم کی باتیں سنانے آئے ہیں؟ جواب ہاں! اس پر اس مہاشہ نے کہا۔ جب سے آریہ سماج نے ہمیں شدھ کیا ہے آپ جیسے کئی سو کتنی دھرماتماؤں کے درشن ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے دکھ سکھ کی بات کسی نے بھی آج تک آ کر نہیں پوچھی۔ آریہ سماج تو ہمیں وہ دن بھی نہیں دکھا سکا۔ جس دن ہم اپنے ہاتھوں سے کنوئیں کا پانی نکال کر پیاسے مرتے ہوئے اپنے بال بچوں کے منہ میں ڈال سکتے۔ اس سے آگے کی کیا آشا کر سکتے ہیں۔ ہمارے جو بھائی مسلمان یا عیسائی ہو گئے تھے۔ وہ آج خوب سکھ میں ہیں۔ کھیتی کرنے کے لئے۔ اور رہنے مکان بنانے کے لئے زمین۔ پانی پینے کے لئے کنوئیں ان کے پاس ہیں۔ آج ہندو بھی ان کو اپنے کنوؤں پر پانی بھرنے سے نہیں روک سکتے۔ نہ ہی کوئی انہیں خطا دبا سکتا ہے۔ تھوڑی دیر اور آریہ جاتی کی طرف آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد جو بن پڑیگا کرینگے۔ سچ ہے! اگر سکندر آباد اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ہندوؤں پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو چاروں طرف سے بھی آواز، ہندو شور مچا دیتے ہیں۔ ہائے! ہندو لوٹے گئے مارے گئے۔ لیکن اسی جاتی ماتا کے پتر جو ایک بڑی بابا کر رہے ہیں۔ کیا ان کے لئے کبھی شور مچایا جاتا ہے جو ان کی تکلیفوں کو دیکھ کر کبھی کسی ہندو کے دل پر کوئی اثر ہوا؟ اگر تھوڑا کچھ کیا جاتا ہے۔ تو وہ بہت ہی الپ ہوتا ہے۔

آریہ جاتی کا ایک ایک بچہ اس بات کو یاد رکھے۔ کہ جب تک ان لوگوں کی ٹھیک مدد کر کے انہیں نہ اٹھایا گیا۔ تب تک ہزاروں ڈیرہ اسمٰعیل خان اور سکندر آباد بنیں گے۔ آریہ جاتی کے جان و مال کی رکشا کٹھن ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اگر شدھ کئے لوگوں کی حالت اسی طرح خراب رہی۔ تو آگے شدھی کرنے سے نہ ہی کوئی خاص فائدہ ہے۔ اور نہ ہی شدھی ہوسکیگی۔ اگر آریہ سماج چاہتا ہے۔ کہ شدھی کا کام بند نہ ہو۔ تو ضروری ہے۔ جو طاقت اپنے کالجوں، گورو کلوں وسکولوں میں صرف کر رہا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ان شدھ کئے لوگوں میں تعلیم پھیلانے نیز ان کے کشٹوں کو دور کرنے میں صرف کرے اس بھاری تعداد کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی طاقت کو بڑھا اور دیشی کے مشن کو ترقی دے۔ کر آنے والے وگیا میں اپنے آپ کو پیش کا بھاگی بنا دے۔

(رام چندر سدھانت شرومنی)

نوٹ از ایڈیٹر

پنڈت رام چندر کے وچار شبھ ہیں۔ لیکن نراشا کی حد تک پہنچتے ہیں۔ آریہ سماج کی شکتی آخر محدود ہے۔ اور اپنی شکتی انوسار وہ دلت ادھار کا کام بھی تھوڑا نہیں کر رہا۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس کام کو وسترت کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس کے لئے سادھن چاہئیں۔ فی زمانہ کوئی بھی کام ہو۔ اس کے لئے دھن اور جن کی آوشیکتا ہے۔ آریہ سماج کی اگر یہ آوشیکتائیں پوری ہو جائیں۔ تو وہ حیرت انگیز پریام دکھا سکتا ہے۔ اس کے پروگرام میں دلتوں کی شدھی کے ساتھ ان کی شکشا ان کے اندر خودداری کی سپرٹ پیدا کرنا۔ انہیں باعزت زندگی کاٹنے کے قابل بنانا آدی سب کچھ شامل ہے۔ اور وہ اس پروگرام پر یتھا سمبھو عمل بھی کر رہا ہے۔ پرنتو یہ عمل اسی حد تک ہو سکتا ہے۔ جس حد تک سادھن اپستھت ہوں۔ ہندوؤں سے یہ آشا دیرتھ ہے۔ کہ وہ دلت ادھار کے کام کو ہاتھ میں لیں گے۔ جو اپنا ادھار نہیں کر سکتا۔ وہ دوسرے کا کیسے کریگا۔

ویدامرت

(بقیہ صفحہ اول)

کے گن کرم سبھاؤ ملتے ہوں۔ اس اوستھا میں جب وہ گرہستھ کی ذمہ داریاں کو بخوبی سمجھتے ہوں۔ اور ان کے پورا کرنے کی یوگیتا رکھتے ہوں۔ پھر کنیا کو ور کے چناؤ کا پورا ادھیکار دیا گیا ہے۔ وواہ کسی ایک زیکتی کے سامنے لڑکی کے بیان رجسٹر کرانے یا انگوٹھا لگا دینے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ وید کہتا ہے کہ دھنوان اور بھاگوان اچھے بڑے وچار پرکھنے والے منصف مزاج۔ ودیا دینے والے پروفیسر۔ دھرم کے گیانی اور سبھی ناظرین کے سامنے وواہ ہو۔ جب بھوگ ولاس کے لئے نہیں سوچا گیا ہے اپتی کے واسطے لڑکا اور لڑکی سوچ وچار کر سنبندھ سویکار کریں۔ اور پھر پرکار کے سمان پرکھوں کی اپستھتی میں وواہ ہو۔ جو کسی ترٹی کو برداشت نہ کر سکیں۔ تو ایسی اوستھا میں وواہ کے ٹوٹنے کا اوسر ہی کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ آج ہندو جاتی سے ویدک مریادا پہت ہو چکی۔ اور مغرب کا بھوگ ولاس آدرش روپ میں ان کے سامنے ہے۔ اسی لئے اس کے باعث ہندو نویوک اور نویوتیاں مغرب کی لعنت طلاق کے سامنے سر جھکانے پر راغب ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ ان کی بدقسمتی ہے۔ اگر خوش رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ویدک مریادا کو پھر پرچلت کر کے ویدک آدرش کے انوسار وواہ مریادا کا سدھار کرنا چاہئے۔

۵ کروڑ ہندو اس وقت اپنے ادھار کے محتاج ہیں۔ پس آریہ سماج ہی ہے جو دلت ادھار کے کام کو اپنے ہاتھ میں لینے والی لعینک سوسائٹی ہے۔ دوسرے دلت ادھار پربھوں کو پریتن کرنا چاہئے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے دلت ادھار فنڈ میں اس قدر دھن آئے کہ سبھا دھن کی چنتا سے رہت ہو کر دلت ادھار کے کام میں لگے رہیں۔ پھر نراشا کی کوئی وجہ نہیں۔

نامکرن سنسکار۔ مہاشہ حکم چند جی پستکا وکریتا آریہ سماج کالا افغاناں کے بالک کا نامکرن ۱۱-۱ کو ویدک ریتی سے ہوا۔ بالک کا نام۔ نند دیو رکھا گیا۔ مختلف سنستھاؤں کو مبلغ چار روپے دان پرداں ہوا۔ (چونی لال منتری آریہ سماج کالا افغاناں)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یاد رفتگاں

نمبر ۲۸

سوامی آتما نند سرسوتی

(از شری پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

سوامی آتما نند سرسوتی آریہ سماج کے ابتدائی ... میں سے تھے۔ سوامی آتما نند جی ... رشی دیانند کے ساتھ بھی رہے تھے۔ ... کے کھانے پینے اور انتظام کا ... تھے۔ مہرشی دیانند جی کی مرتیو کے بعد ... آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔

پہلے پہل ۱۸۸۶ء میں ... سوامی آتما نند جی کا ویاکھیان سننے کا موقعہ ملا تھا ... کے ہیڈ ماسٹر ... نے سوامی آتما نند جی کا لیکچر کروایا تھا ... میدان میں سب طالب علموں کو جمع کر کے ... لیکچر میں طالب علموں کے لئے اس امر ... کہ برہمچریہ اور نیک چلنی جیون میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے ... ہاتھ میں لمبا لٹھ اور کمنڈل رکھتے تھے۔ ... گیروے رنگ کا تھا۔ ... کبھی سفر سے اور پھر ... نہیں تھکتے تھے۔ اور لگا تار لیکچر دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ موٹا جھوٹا کھا کر ... اپنے پرم آدیش ویدک دھرم کے پرچار میں ... جہاں کوئی ان کا واقف بھی نہ ... بے تحاشا پہنچ جاتے تھے۔

ان کے سرسہ ضلع حصار کے حالات سننے ... وہ سرسہ میں پرچار کرنے کے لئے گئے۔ ... زمانہ میں سرسہ آریہ سماج کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں تھا۔ بلکہ آریہ سماج سے مخالفت ... آریہ سماج کے اپدیشک اور سنیاسی ... جگہ نہ ملتی تھی۔ جہاں ... سماج کا نام سنا اور لوگوں نے شور مچا ... کر دیا۔

سوامی آتما نند جی کی یہی حالت اس زمانہ میں ... کہیں ٹھہرنے کو جگہ نہ ملی۔ جہاں ... ہر ایک جگہ سے جواب ملا ... کر ہمت اس قدر تھی۔ کہ پھر بھی آریہ سماج ... آج آریہ سماج کے اپدیشک ... بہت سی سہولتیں ہیں۔ اس زمانہ میں ... مشکلات تھیں۔ لالہ رام ... سرسہ میں تھا ... سوامی آتما نند ... بھی جواب ملا۔ ... ہم ... پادری کی ...

سے ہی آج سرسہ میں جا کر دیکھو۔ تو آریہ سماج کا عالیشان مندر ہے اور آریہ سماج کا پرچار ہے ... سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بڑی بھاری رونق ہوتی ہے اور گرد و نواح کے دیہات سے لوگ جوق در جوق سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔

سرسہ کی خصوصیت ایک بھارت کرشن ہیں ... جنم سے ... تھے۔ ... ہونے سے پہلے ہی دو پاٹ شالہ کھول کر لڑکوں کو پڑھاتے تھے اور ان میں آریہ سماج کا پرچار کرتے تھے ستیارتھ پرکاش وغیرہ انہیں سکھلاتے تھے۔ اور آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر اپنی ... منڈلی لے کر آتے تھے۔ اور بعض اوقات دور دور ... تک پہنچتے تھے۔

سوامی آتما نند جی کا ایک دفعہ غالباً ۱۸۹۲ء میں امرتسر میں لالہ کنہیا لعل کے تھیٹر ہال میں لیکچر سننے کا موقعہ ملا۔ سوامی آتما نند جی سنسکرت کے اچھے پنڈت تھے۔ اور پورانوں کی بڑی بھاری واقفیت تھی۔ پورانوں کا کھنڈن بڑے عجیب طریقے سے کیا کرتے تھے۔ پورانوں کی ایسی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ کہ لوگ ہنستے ہنستے تھکتے نہیں تھے۔ اب تو اس قدر عرصہ دراز کے ہو جانے کے بعد سناتن دھرم والے بھی یہ تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ پوران دھرم گرنتھ نہیں ہیں۔ اور ان کی کہانیاں قابل اعتبار نہیں ہیں۔

سوامی آتما نند جی ہندی اور سنسکرت کے سوائے اور کوئی زبان نہیں جانتے تھے مگر ہر جگہ اور ہر دیش میں پہنچتے تھے۔ اور انہوں نے سارے شمالی ہندوستان میں سفر کیا۔ اور کوئی مشہور شہر اور مقام ایسا نہیں ہے۔ جہاں انہوں نے لیکچر نہ دیا ہو۔ لگا تار آٹھ آٹھ دس دس لیکچر کئی مقامات پر ہوتے تھے۔ اور وہ تقریر کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ وہ زمانہ کھنڈن منڈن کا تھا۔ شاستر ارتھوں کی دھوم تھی۔

سوامی آتما نند جی کھنڈن منڈن کے لیکچر بڑے مزیدار دیتے تھے۔ شاستر ارتھ کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ صوبہ وار آریہ پرتی ندھی سبھائیں قائم نہ تھیں۔ اس لئے اس زمانہ میں لیکچرار اور اپدیشک کے لئے پروگرام بنانے اور سفر خرچ کا انتظام کرنے کے لئے کوئی منتظم اور ذمہ دار جماعت موجود نہیں تھی۔ مگر سوامی آتما نند جی اپنے لئے خود ہی پروگرام بناتے تھے۔ اور خود ہی سارا انتظام کر لیتے تھے۔

بنگال برہما دکھن بمبئی۔ مدراس غرضیکہ ہندوستان کا کوئی ایسا علاقہ یا مقام نہیں ہے جہاں سوامی آتما نند نہ پہنچے ہوں۔ جہاں ان کے لیکچر سننے کے لئے لوگ تیار ہوتے تھے۔ وہاں لیکچر دیا کرتے تھے۔ جہاں لیکچروں کا انتظام نہ ہو سکتا تھا۔ وہاں بات چیت اور شنکا سمادھان کا کام آتا تھا۔

آریہ سماج کی شہرت اور ترقی کے ساتھ سوامی آتما نند کی ترقی اور شہرت میں بھی زیادتی ہوتی گئی۔ اور ان کے سفر میں آسانی پیدا ہوتی گئی۔ آریہ سماج کے شردھالو بھگت آہستہ آہستہ دور دور تک پھیل گئے۔

سوامی آتما نند جی جب ہندوستان اور برہما کا چکر لگا چکے۔ تو ہندوستان سے باہر جانے کا ارادہ کیا۔ اور سوامی جی کی ہمت دیکھئے کہ لنکا جا پہنچے۔ اگرچہ سوامی آتما نند جی وہاں کی زبان بھی نہ جانتے تھے۔ مگر لنکا کا سفر کیا۔ اور وہاں کے اچھے اچھے آدمیوں کو ملے۔

بردھ اوستھا تھی۔ آریہ سماج کا کام کرتے ہوئے ان کی عمر کا ایک بڑا بھاری حصہ گذر گیا آخری وقت میں انہوں نے اجمیر میں آرام کیا مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا انتیشٹی سنسکار اجمیر میں ہوا تھا۔ ان کی بھی آخری خواہش یہی تھی۔ کہ اجمیر میں ہی ان کا بھی انتیشٹی سنسکار ہو۔ چنانچہ سوامی آتما نند جی کی یہ آخری خواہش پوری ہو گئی۔ جو روپیہ کبھی ... میں کبھی سوامی آتما نند جی کو ملا۔ وہ انہوں نے بذریعہ وصیت آریہ سماج کے لئے دان کیا۔ اور اجمیر میں سوامی آتما نند جی کا انتم سنسکار ہوا۔

رسالہ مستانہ جوگی

کا بھتی و صنعت و حرفت نمبر

اس رسالہ کا خاص نمبر ۲۵-اکتوبر کو نہایت شان سے چھپے گا۔ ضخامت ایک سو بیس صفحہ ہو گی۔ صنعت و حرفت کے نہایت قیمتی راز کہ جن سے معمولی سرمایہ سے سینکڑوں روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ ہر شے بنانے کے عملی طریقے۔ آیورویدک، یونانی اور ڈاکٹری کے نہایت آزمودہ نسخے۔ مجربات و عمدہ پیٹنٹ ادویات کے راز اس خاص نمبر میں درج ہوں گے۔ قیمت پانچ آنہ ہو گی۔ تین روپیہ سالانہ چندہ دینے والوں کو یہ نمبر مفت دیا جائے گا۔ (مینیجر رسالہ مستانہ جوگی لاہور)

آریہ سماجوں میں بھرت ورتا

(از سوامی سوتنتر آنند جی مہاراج)

آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں کا کبھی سے وچار تھا کہ آریہ سماجوں کی حالت ... بغیر دیکھی جائے۔ اور میرے اپنے وچار میں بھی یہ تھا کہ پرچار کیلئے ... کے بغیر دوسرا وقت ... ہے۔ اسی بات کو دھیان میں رکھ کر میں نے دو ماہ کے ... دنوں میں سماجوں کی حالت دیکھنے اور پرچار کرنے ... گیا۔ مجھے تھوڑے وقت میں زیادہ سماجوں میں جانا پڑا۔ لیکن مجھے اس سے پرسنتا ہے ... میں مجھے آریہ سماجیوں سے ملنے کا ... کہیں زیادہ ملا۔ جیسا کہ ... اسی وقت میں ... چار سماجوں کے ... بھی ... اور شری پنڈت چموپتی جی نے آریہ سماجیوں سے ملنے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن ہم اس میں ناکامیاب ہی رہے ... میرا وچار پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ کہ جن اپدیشکوں یا کام کرنے والوں ... ہے۔ وہ آریہ سماجوں میں جا کر وہاں کی اوستھا دیکھ کر ان کو کام کرنے میں مدد دیں۔ اور کئی باتیں سمجھانے کی کوشش کریں۔ اس سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔

دوسرا وچار یہ تھا۔ اتسو پر جتنے سے زیادہ اپدیشک کہیں بھی نہ ہوں۔ اس بار میں نے وہ بھی اچھی طرح دیکھ لیا۔ کئی اتسووں پر میں۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت بودھ چندر جی ہم تینوں ہی تھے۔ اور وہ اتسو بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ پوری سپھلتا سے سماپت ہوئے۔ جو سماجیں زیادہ اپدیشک جمع کرتی ہیں۔ وہ دھن کا ناش اور شکتی کا دُرپیوگ کرتے ہیں۔ میں ۱۸-اگست سے ۲-۳ ستمبر تک ذیل کی سماجوں میں گیا۔ اور پرچار کیا:-

بہادر گڑھ ضلع روہتک۔ جھجھر۔ بیری ضلع روہتک۔ روہتک۔ بھوانی۔ جاکھل۔ بڈھلاڈہ ضلع حصار۔ گدڑکل بھیوال ضلع روہتک۔ پانی پت۔ کورو کھشیتر۔ شاہ آباد ضلع کرنال انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔

میرے خیال میں آ گیا کہ ہر ایک سماج میں اس سے کچھ زیادہ وقت دینا چاہئے۔ اور ہر ایک سماج میں کم سے کم سال میں دو بار اپدیشک ضرور جانے ... آریہ سماج کے بزرگوں کو بڑی بڑی سماجوں میں نہ جانا چاہئے۔ ... کی سماجوں کے کچھ آدمی باہر جانا چاہئیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

خاص پرکاش سپلیمنٹ

ایک سبق آموز افسانہ

خونِ ناحق

توہمات باطلہ کا خوفناک انجام

(از روشن لال جی گپتا بی اے جرنلسٹ پٹیالوی)

؎ جو کرتی ہے وہ ہرگز پچھتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھو شمشیر کا ؟

کیا میری اُمیدیں بر نہ آئیں گی۔ کیا میری آرزوؤں کا خون ہو جائے گا۔ کیا میری تمناؤں کی بستی اُجڑ جائے گی ؟ کیا میری قسمت میں یہی بدا ہے کہ یہ حسرت چتا میں بھی اپنے ساتھ لے جاؤں۔ اے چرخ کج رفتار کچھ تو رحم کر۔ اے پالن ہار ! میری دعائیں کیا میں تیرے در سے خالی جاؤں گا۔ تُو تو غریب نواز ہے۔ دُکھیوں کا سہارا ہے۔ اناتھوں کا ناتھ ہے۔ کیا میرا دامن اُمید گوہر مراد سے نہ بھرے گا۔ . . . . . بھرے گا۔ اور ضرور بھرے گا۔ تیرے سوا اور کوئی میری تمنا پوری نہیں کر سکتا۔ بس یہی خارِ آتش میرے گلشن نشاط میں پیدا ہو کر میری تکلیف کا باعث بن رہا ہے۔ اس نے میرے خرمن امن پر بجلی گرا دی ہے یہی ہے وہ بے رحم جس نے میری نیند حرام کر دی ہے جو مجھے چین نہیں لینے دیتا . . . . . پرماتما ! سُن . . . . سُن . . . . . اس دُکھیا کی درد بھری پکار سُن . . . . . : ۔

(۲)

سیٹھ لکشمی چند اچھے کھاتے پیتے آدمی تھے۔ کسی زمانے میں وہ پولیس میں افسرِ اعلیٰ رہ چکے تھے۔ تیس سال کی خدمت کے بعد آخر ساٹھ سال کی عمر میں ان کی پنشن ہو گئی۔ وہ خود ہی سروس کرنا نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ اس لمبے عرصہ میں ملزموں کے گلے کاٹ کاٹ کر اور ہر جائز ناجائز طریقہ سے انہوں نے بے شمار روپیہ جمع کر لیا تھا۔ لاکھوں روپے بنک میں جمع تھے۔ ہزاروں کی نقدی تھی۔ کوٹھیاں تھیں۔ کارخانے تھے۔ زمینیں تھیں۔ مکان تھے غرضیکہ زندگی کے ہر ضروری سامان عیش و عشرت سے دن بسر کرنے کے لئے بافراغت مہیا تھے۔

سیٹھ صاحب کے صرف ایک لڑکا تھا دیوکی نندن۔ جس کی عمر اس وقت پندرہ برس کی ہو چکی تھی۔ وہ ایک شکیل نوجوان تھا۔ اس کے اعضاء خوب صورتی کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ شباب کا عالم تھا۔ سرخ آنکھیں۔ جوانی کے نشہ میں سرشار چہرہ گلعذار، بھرے ہوئے رخسار، گردن صراحی دار، کشادہ اور بلند پیشانی۔ چاند تیر کی طرح درخشاں، دانت صدف۔ موتیوں کی لڑی، دراز بازو سینہ فراخ . . . . غرضیکہ سراپا خوب صورتی کا مجسمہ تھا . . . . . اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر ہر ایک انسان کے دل میں یہ خیال آتا تھا۔ کہ کیا مرد شکینتان پرماتما نے تمام دُنیا کی خوبصورتی اسی کو عطا کر دی ہے۔ تمام کلیک اس کی دلفریب دموہنی شکل پر موہت تھا ۔

یہ جوانی اور اس پر آرائش، بناؤ سنگار۔ گویا سونے پر سہاگے کا کام دیتا تھا ۔

سیٹھ صاحب کو ہر وقت دیوکی نندن کے لاڈ چاؤ کا ہی خیال رہتا تھا۔ یہ ان کے اندھیرے گھر کا چراغ، بڑھاپے کا سہارا، اُمیدوں کی دُنیا اور پیری کا عصا، تھا۔ وہ اس کی پیشانی میلی نہ دیکھ سکتے تھے۔ اس کی پوشش۔ خوراک اور تعلیم کا خاص خیال رکھا جاتا۔ ہر روز اس کے دسترخوان پر نئے سے نئے کھانے اور میٹھے رسیلے پھل چُنے جاتے تھے۔

غرضیکہ صبح و شام ہر وقت سیٹھ صاحب یہی سوچتے رہتے تھے۔ کہ آج دیوکی نندن کو کونسا نیا کھانا کھلایا جاوے اور کونسی نئی پوشاک زیب تن کرائی جائے کہ جس سے وہ کالج بھر میں ایک ہی نظر آوے۔ نگاہ اس کے بدن پر نہ ٹھہرے ۔

(۳)

دیوکی نندن کے سولھویں سال میں قدم رکھتے ہی سیٹھ لکشمی چند کو اس کی شادی کا فکر دامنگیر ہوا۔ اتنی دیر بھی اس وجہ سے ہو گئی۔ کہ دیوکی نندن کی ماتا زندہ نہ تھیں۔ ورنہ وہ کب کا بال بچوں کا والد بھی ہو جاتا ۔

سیٹھ لکشمی چند کی یہ خواہش تھی۔ کہ اپنے ہاتھوں اپنے نورِ نظر کی، لختِ جگر کی، زندگی کے فخر کی، شادی کر جاؤں۔ تاکہ یہ ہوس بھی دل سے دُور ہو۔ اسے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ حرص و ہوا کی آگ انسان کے دل سے مرتے دم تک بھی نہیں بجھتی حضرتِ ذوق نے کیا خوب کہا ہے ؎

بجھنے کی دل کی آگ نہیں زیرِ خاک بھی
ہوگا درخت گور پہ سبز ری چنار کا

اس حرص و ہوا کے پھندے میں پھنس کر انسان امن و راحتِ حقیقی۔ منبع فیض سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اور طرح طرح کے رنج و غم سہتا ہوا اُمید کے سہارے خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے۔ نہ معلوم انسانی عقل کو جانور چر گئے ہیں۔ یا وہ آنکھوں سے اندھا ہو چکا ہے۔ کہ وہ سب کچھ جانتا ہوا بھی عبرت حاصل نہیں کرتا۔ اے کم عقل انسان خواب سے بیدار ہو۔ چشمِ بصیرت وا کر۔ غور کر اور سمجھ ۔

؎ جائے عبرت سرائے فانی ہے
چند روزہ یہ زندگانی ہے !!!

آدمی بلبلا ہے پانی کا
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

عالمِ پیری میں بھی سیٹھ لکشمی چند فانی حسرتوں اور حظ نفسانی کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ آج ان کی آخری ہوس یہ تھی۔ کہ بیٹے کی شادی اپنے ہاتھ سے کر جائیں۔ کل شادی کے بعد یہ ہوس ان کے دل میں پیدا ہو جائے گی۔ کہ پوتے کا منہ دیکھ جائیں۔ نئی بہو کے لاڈ چاؤ کر جائیں ۔

سیٹھ لکشمی چند اپنے فرزند ارجمند کی شادی کے لئے کسی امیر گھرانے کی لڑکی کی تلاش میں تھے

(۴)

دیوکی نندن کے لئے کنیا کی تلاش شروع ہوئی چاروں طرف آدمی دوڑائے گئے۔ اخباروں میں اشتہار دیئے گئے اور تمام رشتہ داروں اور دوستوں کو اس امر سے آگاہ کر دیا گیا۔ اور ان کو تاکید کر دی گئی۔ کہ اگر ان کو کسی سنجیدہ و سوشیل کنیا کے بارہ میں پتہ لگے۔ تو جلد لکشمی چند سے خط و کتابت کریں ۔

کچھ عرصہ کے بعد لکشمی چند کو ایک دوست کا خط ملا۔ جس نے ایک لڑکی کے متعلق یوں اطلاع دی ۔

لالہ بلاقی داس کی اکیلی لڑکی ہے۔ پریم لتا نام ہے۔ نہایت سندر ہے۔ عمر کوئی چودہ برس کے قریب ہے۔ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف سینے پرونے کے کام میں ماہر، اور تعلیم یافتہ ہے شرم و حیا کی پتلی اور فرمانبردار ہے سستی دکاہلی کا نام نہیں جانتی، ہر ایک کام نہایت پھرتی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتی ہے۔ آپ کے گھر کو سورگ دھام بنا دے گی۔ ساکشات لکشمی کا اوتار ہے۔ ہمیشہ بشاش رہتی ہے۔ بات کرتے ہوئے گویا منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔ شانتی کی مورتی ہے۔ اور راحت کا مجسمہ، غرضیکہ وہ اوصاف حمیدہ کی بیش بہا کان ہے لالہ بلاقی داس اکلوتی لڑکی ہونے کی وجہ سے از حد محبت کرتے ہیں۔ ماں کچھ عرصہ ہوا مر چکی ہے۔ اور کوئی وارث نہیں ۔

(۵)

لکشمی چند کے منہ میں پانی بھر آیا . . . . . بلاقی داس بڈھے ہیں۔ اور کوئی وارث نہیں " . . . . . ان الفاظ کو انہوں نے کئی بار دہرایا . . . . . اس کو پڑھتے جاتے تھے اور خوش ہوتے جاتے تھے۔ گویا قارون کا خزانہ ہاتھ آیا، ہفت اقلیم کی دولت حاصل ہوئی، انہوں نے سوچا اس سے دو مطلب سدھ ہو جائیں گے۔ ایک تو لڑکے کے لئے بہو مل جائے گی۔ دوسرے بیشمار دولت ہاتھ آئے گی ۔

رات کو لکشمی چند نے اپنی دھرم پتنی کملا سے ذکر کیا۔ کہ اس طرح سے میرے ایک دوست کا خط آیا ہے۔ اس نے بلاقی داس کی لڑکی کی بہت تعریف لکھی ہے۔ آپ بتلائیں۔ کہ کیا کیا جاوے ۔

کملا - ذرا وہ خط مجھے بھی تو سناؤ ۔

لکشمی چند خط سُنانے لگے۔ جوں جوں وہ پڑھتے تھے۔ کملا کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوتے جاتے تھے ۔

لکشمی چند نے سنانا ختم بھی نہ کیا تھا۔ کہ کملا زور سے بول اُٹھی۔ ایسے کام میں دیر نہ ہونی چاہئے رادھا پر مجھے بڑا بھروسہ ہے۔ وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں لکھ سکتا۔ آپ دیر نہ کریں۔ اور فوراً اس کو اپنی منظوری دے دیں۔ تاکہ رشتہ پختہ ہو جاوے کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ یہ سنہری موقعہ ہاتھ سے نکل جاوے۔ اور بعد میں کفِ افسوس ملنا پڑے۔

بھلا اس میں میرے پوچھنے کی کونسی بات تھی. آپ نے فوراً ہی منظوری کیوں نہ دے دی ۔

لکشمی چند - گو میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ مگر آپ کی رائے کے بغیر کچھ کام کرنا ہمارے دستور کے برخلاف تھا۔ اسی لئے میں نے آپ کی رائے لینی ضروری سمجھی ۔

(باقی آئندہ)

آریہ سماج چھچھوالی کے کاریہ کرتاؤں کی میٹنگ

آریہ سماج چھچھوالی کے کاریہ کرتاؤں کی ایک آوشیک میٹنگ ۱۱ اکتوبر کو آریہ سماج مندر میں آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ کے پشچات ہوگی۔ جس میں آریہ سماج کے وارشک اتسو تتھا انیہ کاریوں کے سمبندھ میں وچار ہو کر آپس میں کام بانٹا جائے گا۔ جو بھائی اور بہنیں آریہ سماج کی سیوا کرنا چاہیں وہ سیوا منڈل میں اپنے نام انکت کرا سکتے ہیں۔ پروگرام مفصلہ ذیل ہوگا :-

سہ بھوج (بغیر ٹکٹ) ۱ روپیہ پر۔ ۱۱ سے ۱ بجے تک۔ چاء کے کھیل اور بھجن ۱ سے ۲ بجے تک ۔

لیکچر پروفیسر رکت رام ایم اے (مضمون سوتم سیوکوں کے کرتویہ) ۲½ سے ۳ بجے تک پر سپرز وچار اور کام بانٹنا ۳ سے ۴½ بجے تک جو بھائی اپنی دھرم پتنی جی بہت سوتم سیوک بننا چاہیں گے وہ بڑے بہت سہیوگ میں شامل رہ سکتے ہیں۔ مگر اسباب کی سوچنا سینچر وار تک ہمارے پاس پہنچ جانی چاہئے۔ آریہ سماج کا کاریالیہ ہر روز شام کو ۸ سے ۱۰ بجے تک کھلتا ہے (بھگوان داس منتری آریہ سماج چھچھوالی)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہم تندرست کیسے رہ سکتے ہیں؟

از ڈاکٹر ہنس راج ایم ڈی۔ ڈی ایس۔ ایل۔ ایم آر اے (لنڈن) ماہر علاج تبلیق جل چکتسا۔ یو۔ پی

پچھلے مضمون میں ہم نے صحت جسمانی کے لئے ہوا کے بارے میں لکھا تھا۔ اب اس مضمون میں پانی کے متعلق لکھتے ہیں۔ پانی اگر وہ قدرتی حالت میں اور مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاوے۔ تو سینکڑوں امراض کو دور کر سکتا ہے۔ اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ بلکہ عام طور پر بیماری کی حالت میں لوگ پانی کو ایک زہر قاتل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وید بھگوان نے پانی کے بارے میں اس پرکار اپدیش کیا ہے:۔

अप्स्वा १न्तरमृतमप्सु भेषजम् । अपामुत प्रशस्तिभिरश्वा भवथ वाजिनीः अथर्व का १।४।४

ارتھ:۔ جل میں روگ نوارک امرت رس ہے۔ اور جل میں جیتنے والی اوشدھی ہے۔ .... اور ملاحظہ فرمائیے:۔

शन्नो देवी रभिष्टय आपो भवन्तु पीतये शंयो रभिस्रवन्तु नः अथर्व १ सू ६ मं १।

अप्सु मे सोमो अब्रवीदन्तर्विश्वानि भेषजा अग्निं च विश्वशंभुवम् ॥ २ ॥

ارتھ:۔ یہ گن والا جل ہمارے مقصد کی کامیابی کے لئے اور راحت کے لئے سکھدایک ہو۔ اور روگ کی شانتی اور اس کا بھے دور کرنے کے لئے سب اور سے برسے ......

برے اثر والے پرمیشور نے مجھے جل کے اندر سب اوشدھیوں کو سمجھا کر سکھدایک اگنی (جٹھر اگنی یا پاچن شکتی) کو بتایا ہے۔

وید بھگوان کا یہ اپدیش آج سائنس سے بالکل ٹھیک ثابت ہو رہا ہے۔ جو یہ نہیں جانتے۔ آج جبکہ ہمارے ویدبھائیوں نے جل چکتسا کو بالکل فراموش کر دیا ہے۔ تب بھی مسٹر لوئی کوہنی کی ریاست جو امراض اور مادہ شدید سے زندگی تنگ ہوتے۔ کیول جل کے پریوگ سے جڑ سے دور ہو جاتے ہیں۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ پیچیدہ امراض میں جہاں تیز سے تیز ادویات کچھ نہ کر سکیں۔ جل چکتسا نے بہت چمتکار دکھایا ہے ایسے کئی ایک .....

ڈاکٹر کو تجربہ کے بعد تندرست پاکر مسٹر لوئی کوہنی اپنی مشہور کتاب نیو سائنس آف ہیلنگ میں لکھتے ہیں۔ کہ جل چکتسا سے جٹھر اگنی درست ہوتی ہے معمولی طور پر اگرچہ پانی میں غذائیت نہیں مانی جاتی لیکن اصل میں یہ غذا کا جزو اعظم ہے۔ کیونکہ ہمارے جسم کی بناوٹ میں تقریباً ۷۰ فیصدی پانی شامل ہے۔ اور تحقیقات سے یہ بات معلوم کی جا چکی ہے۔ کہ ایک تندرست شخص اپنے پھیپھڑوں۔ انتڑیوں۔ جلد اور گردوں کی راہ سے رات دن میں ساڑھے تین سے پانچ پونڈ تک پانی خارج کرتا ہے۔ چنانچہ بطور بدل ما یتحلل اسی قدر پانی پینے کی ہر شخص کو ضرورت ہے۔ آکسیجن گیس ہماری زندگی اور تندرستی کے لئے کتنی ضروری ہے۔ یہ تو آپ پچھلے مضمون میں پڑھ چکے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کا خیال ہے کہ آکسیجن صرف ہوا ہی کے ذریعہ ہمیں ملتا ہے۔ پانی کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ نہیں ہے مشہور کیمیادان ڈندی صاحب نے تشار میں یہ بات ثابت کر کے دکھلا دی ہے۔ کہ جل دو گیسوں کا مرکب ہے۔ اور تو چھٹانک پانی میں آدھ چھٹانک آکسیجن گیس ہوتی ہے۔ لہٰذا تندرستی اور بیماری ہر دو حالت میں ہمیں پانی کو کرتی شئے نہ سمجھ کر اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ پانی کے آکسیجن سے ہم میں تازگی آتی۔ تکان دور ہوتی اور طبیعت خوش ہوتی ہے۔ پانی غذا کو تحلیل کرتا اور اس کو جزو بدن بنانے میں مدد کرتا ہے۔ خون کو پتلا کرتا اور اس کے دوران کو درست کرتا ہے۔ نیز فضلات کو جسم سے بذریعہ بول و براز اور پسینہ وغیرہ خارج کرتا ہے۔ لیکن یہ جملہ اوصاف شدہ جل کے بیان کیے گئے ہیں۔ اگر جل شدھ نہیں ہے۔ تو سینکڑوں امراض کا باعث ہو سکتا ہے۔ مثلاً بھاری یا ثقیل پانی پینے سے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ جس پانی میں چونے وغیرہ کے اجزاء ہوں۔ اس سے سنگ مثانہ (پتھری) یا گٹھیا وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ سڑے یا کیڑے وغیرہ سڑنے والے پانی کے پینے سے سہال پیچش ہیضہ اور ٹائیفائیڈ وغیرہ خطرناک امراض ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شدھ جل استعمال کرنا چاہیئے۔ جس کی شناخت یہ ہے:۔

صاف پانی کی شناخت

(۱) اس میں کسی قسم کی گندگی نہ ہو۔ (۲) بیرنگ ہو۔ ہاں اگر کسی جگہ پر گہرا پانی نیلگوں ہو تو کچھ حرج نہیں۔ (۳) نہ تو اس کی سطح پر کوئی چیز تیرتی ہو۔ نہ اس کے درمیان کسی قسم کے ذرات یا کیڑے وغیرہ ہوں۔ اور اس کو ٹھیرانے برتن کے نیچے کسی قسم کا میل وغیرہ تہ نشین نہ ہو (۴) وہ خوش ذائقہ ہو۔ اگر اس کا ذائقہ کڑوا یا نمکین ہو تو سمجھو کہ وہ پانی خراب ہے (۵) اس میں ہوا کی کافی آمیزش ہو۔ اور وہ بہت ثقیل نہ ہو۔

اگر کسی وقت آپ کو پانی کی صفائی کے بارہ میں شبہ پیدا ہو تو اس کو جانچ کرنے کا سہل طریقہ یہ ہے۔ کہ چار سیر پانی میں ایک چٹکی پرمیگنیٹ آف پوٹاش ڈال دو۔ اگر اس سے پانی کا رنگ ارغوانی ہو جائے۔ تو سمجھ لو کہ صاف ہے۔ اور اگر اس کا رنگ بھورا ہو جائے۔ تو مان لو کہ کثیف ہے۔ اب ہم پانی کو صاف رکھنے کے طریقے بتلاتے ہیں:۔

پانی کو صاف رکھنے کا طریقہ

دریا۔ جھیل۔ تالاب۔ نل وغیرہ اگرچہ بہت سے ذرائع ہیں۔ جن کے ذریعہ ہمیں پانی ملتا ہے لیکن اب تک سب سے زیادہ مروج طریقہ کنوآں کا ہے۔ لہٰذا کنوآں کا پانی صاف کرنے کے نیم یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) کنوئیں کی منڈیر سطح زمین سے کم سے کم تین فٹ اونچی ہونی چاہیئے۔ تاکہ کسی قسم کی غلاظت زمین سے اُڑ کر پانی میں نہ گرے۔

(۲) کنوئیں کے چاروں طرف پانچ فٹ تک زمین ڈھلوان ہونی چاہیئے۔ اور اس پر پختہ فرش لگا کر اس کے اردگرد ایک پختہ نالی بنوا دیں۔ تاکہ سارا زائد پانی دور چلا جاوے:۔

(۳) کنوئیں کے قریب زمین میں کوئی گڑھا نالی یا کسی قسم کی غلاظت دستاویز نہیں ہونی چاہیئے۔

(۴) کنوئیں کے اوپر سائبان ڈال دینا چاہیئے اور اس کے اوپر کوئی درخت وغیرہ نہ لگانے چاہیئیں۔ جس کے پتے اور پھل گر کر پانی میں سڑتے ہیں۔

(۵) کنوئیں سے پانی نکالنے کے برتن اور رسیاں صاف ہونی چاہیئیں گندے برتن ہرگز کنوئیں میں نہ ڈالیں۔ نہ چمڑہ کے ڈول یا چرسہ وغیرہ کنوئیں میں ڈالیں۔ ان سے بھی پانی غلیظ ہوتا ہے۔

(۶) مویشیوں کو پانی پلانے کا حوض کنوئیں سے کچھ فاصلہ پر بنانا چاہیئے۔ تاکہ مویشیوں کے گوبر وغیرہ کی سڑاند کنوئیں کے پاس نہ پیدا ہو۔

(۷) کنوآں کو سال میں کم از کم ایک بار ضرور صاف کرانا چاہیئے۔ پانی اور اس کی تہ کی گاد و مٹی سب نکلوا دینی چاہیئے۔

(۸) اگر کنوئیں کا پانی خراب ہو جاوے۔ تو اس کو صاف کرانے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ اس میں ۲۰ سیر سے لے کر ایک من تک چونا اسفیدی یا ڈیڑھ چھٹانک سے لے کر تین چھٹانک تک "پرمیگنیٹ آف پوٹاش" ڈلوا دیں۔ اگر شہر میں مرض ہیضہ ہو۔ تو ہر ایک کنواں کے پانی کو مذکورہ بالا طریقہ پر صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۹) اگر کسی ایسے مقام پر جانا پڑے جہاں کا پانی خراب ہے۔ تو اس کو اس طریقہ سے صاف کر لیں۔ کہ گھڑے یا لوٹے میں ذرا سی پھٹکڑی ڈال پانی رکھ دیں۔ کل گاد نیچے تہ نشین ہو جاوے گی۔ پھر آہستہ سے اوپر کا پانی اتار کر پیویں۔

(۱۰) پانی کے رکھنے کا مقام اس کے برتن سب صاف ہونا چاہیئے تانبے کے برتنوں میں پانی رکھنے سے نہایت صاف رہتا ہے اس کے بعد مٹی کے گھڑے ہیں۔ لیکن گھڑا آٹھویں دسویں دن ضرور بدل دینا چاہیئے۔ چار مہینہ تک ایک ہی گھڑے میں پانی رکھ کر پینا مضر ہے۔

پانی کے استعمال کے متعلق ہدایات

نمبر (۱) صبح نہار منہ پانی پی کر اور کچھ ہوا خوری کر کے پاخانہ جانے سے پاخانہ صاف ہوتا ہے لیکن اس عادت کا عادی نہ ہونا چاہیئے۔

نمبر (۲) بھوجن کے درمیان دو چار گھونٹ پانی پینا ہاضمہ کو مدد دیتا ہے۔ لیکن بھوجن کے ساتھ یا اس کے بعد کوئی گلاس پینے سے ہاضمہ کمزور ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے لعاب دہن جو ہاضمہ کے واسطے ایک ضروری چیز ہے پتلا پڑ جاتا ہے۔

نمبر (۳) بھوجن کے ڈیڑھ دو گھنٹہ بعد خوب سیر ہو کر پانی پینا چاہیئے۔ کم پانی پینے سے ہاضمہ خراب ہوتا اور خون بھی غلیظ ہوتا ہے۔

نمبر (۴) جب کبھی قبض یا بدہضمی کی شکایت ہو تو ایک گلاس گرم پانی چائے کی طرح پھونک پھونک کر پینا ہاضمہ کو قوت دیتا۔ اور پاخانہ صاف لاتا ہے۔

نمبر (۵) مریضوں کو خاص کر بخار اور ہیضہ میں پانی نہ دینے کا رواج سخت خطرناک ہے۔ بخار اور ہیضہ کی پیاس میں ضرور پانی دینا چاہیئے اس کا طریقہ ڈاکٹر کی رائے پر منحصر ہے۔

نمبر (۶) اشنان روزمرہ کافی پانی سے کرنا چاہیئے۔ اور شریر کو ایک کھردرے کپڑے سے خوب رگڑ کر صاف کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ سارا شریر سرخ ہو جاوے۔ کیونکہ شریر کے مساموں سے جو گندگی رات دن نکلتی رہتی

(بقیہ صفحہ ۱۴ کالم نمبر اول کے نیچے)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل جگت

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

(۱) ۲۹ ستمبر کو سارا دن خوب بارش ہوئی۔ ورشا رتو میں بھی اتنی بارش کبھی نہیں ہوئی۔ چاروں طرف پانی ہی پانی دکھلائی دیتا ہے۔ اور اس سُرمئی پہاڑی پر بھی چاروں طرف ہریاول ہی ہریاول ہے۔ اس دفعہ بارش کے زیادہ ہو جانے کے کارن گوروکل کی جتنی زمین بوئی جا سکتی تھی۔ وہ سب بوئی گئی ہے۔ جوار باجرہ اور چنا ان سب کی فصل گوروکل کی زمین میں بہت اچھی ہوگی۔ پچھلے سالوں میں جو گھاٹا گوروکل کو رہا تھا۔ وہ سب پورا ہو جاوے گا

(۲) برہمچاریوں کا سواستھ اُتم ہے۔ شری ڈپٹی لالہ رام لعل جی بی اے کی انسپکشن رپورٹ پراپت ہو گئی ہے۔ آپ نے اپنی رپورٹ میں برہمچاریوں کی صحت کے متعلق جو ریمارک دیئے ہیں۔ ان کا ترجمہ ذیل میں ہے ؛

برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ یہاں سب برہمچاری خوش صحت تندرست توانا اور مضبوط ہیں شام کو کھیل میں بہت سے برہمچاری حصہ لیتے ہیں اور مکھیہ ادھشٹھاتا بھی برہمچاریوں کے ساتھ ایسے ملے ہوتے رہتے ہیں اور کھیلتے ہیں۔ جیسے وہ بھی برہمچاری ہوں۔ پڑھائی کے متعلق اُن کے ریمارکس ملاحظہ فرمایئے ؛

عام طور پر پڑھائی کی حالت سنتوش جنک ہے۔ پچھلے انسپکشن کی اپیکشا اس دفعہ کئی مضامین میں کافی ترقی ہے۔ انگریزی کی پڑھائی کا معیار پنجاب کے سکولوں سے کم نہیں ہے۔ ادھیاپکوں اور برہمچاریوں کا پریتن قابل تعریف ہے۔ گوروکل میں انگریزی کو گرچہ وہ درجہ حاصل نہیں۔ جو باہر کے سکولوں میں ہے۔ پھر بھی انگریزی میں نمایاں ترقی کے آثار دکھلائی دیتے ہیں جغرافیہ کو چھوڑ کر باقی سب مضامین سنتوش جنک ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ان ٹھیک کام کرنے والے ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں کی بدولت جو سب بڑے پریشرم اور دل سے کام کرتے ہیں۔ یہ سنستھا پرتیک اوستھا میں سب سے آگے بڑھ جاوے گی۔ بھنڈارہ کے متعلق آپ کے خیالات حسب ذیل ہیں :-

بھنڈار کا کھانا پکانے تتھا چیزوں کو سُرکشت رکھنے کا انتظام سنتوش جنک ہے۔ بھوجن اچھا تیار کیا ہوا تھا۔ اور سوستھ پرد تھا۔ آپ کے انسپکشن کرتے رہنے سے مجھے امید ہے۔ کہ اس سنستھا کو بہت لابھ پہنچیگا

(گوپال مکھیہ ادھشٹھاتا)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۳) ؛

ہے۔ وہ جلد پر جمی رہتی ہے۔ اگر اُسے بالکل صاف نہ کیا جاوے گا۔ تو جلد یا دیر سے روگوں کا کارن ہوگی۔ وہ چار روٹے شریر پر جلد جلد ڈال کر اشنان کرنے سے کوئی لابھ نہیں۔ اگر آپ روزانہ باقاعدہ اسنان کریں۔ تو تمام جلدی امراض سے تو محفوظ رہیں گے ہی۔ نیز ہاضمہ پر بھی اس کا نہایت عمدہ اثر ہوگا ؛

نمبر (۷) روگ دور کرنے کو پانی کا استعمال ایسے ڈاکٹر کی رائے سے کیا جا سکتا ہے۔ جو جل چکتسا کا کافی گیان اور انبھو رکھتا ہو جس سے لاعلاج امراض بھی علاج پذیر ہو جاویں گے ؛

گوروکل کورو کشیتر

۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء کو شریمان مہودیہ ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل آریہ سماج لندن و ویسٹ بورن کے سبھا پتی کا شبھ آگمن گوروکل کورو کشیتر میں ہوا۔ اس وقت بارش متواتر اور زور شور سے ہو رہی تھی مگر شریمان ڈاکٹر جی کے پریم اور پرتھنا میں قطعی بادھا نہ ہو سکی۔ تمام برہمچاریوں، ادھیکاریوں اور کل واسیوں نے پریم پوروک سواگت کر کے پھولوں کے ہاروں سے اور پُشپ ورشا کی۔ پھر گوروکل کے برہمچاری دینا ناتھ جی نے (جن کو تین وید کنٹھ ہیں اور اشٹادھیائی مہا بھاشیہ اور سوار شنوں کے ودوان پنڈت ہیں) اپنا اسی وقت بنایا ہوا سنسکرت شلوک بدھ ابھی نندن پتر (ایڈریس) پڑھ کر سنایا۔ جو شردھا اور سنسکرت ودوتا کو ظاہر کرتا تھا۔ جس کو سن کر شریمان ڈاکٹر جی نے بڑی پرشنسا پرگٹ کی اس کے پشچات دیگر برہمچاریوں نے سنسکرت شلوک اور بھجن سنائے اس کے بعد شریمان ڈاکٹر جی نے اپنا بھاشن دیا۔ جو بڑے پریم اور شردھا سے بھرا ہوا اور شکشا دائک تھا۔ جس کا ایک ایک شبد ان کے ہاردک بھاؤں کا ساکشی تھا۔ برہمچاریوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ

"بھارت ورش اور آریہ سماج کی ہی نہیں بلکہ تمام سنسار کی آنکھیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور آشا کرتے ہیں۔ کہ آپ ہی ان کی دھرم کی پیاس کو بجھا کر اُن کی آتما کو شانتی پراپت کرا سکیں گے۔ آج کل لیکچروں اور تقریروں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت ہے مہاتماؤں کی۔ کہ اپنے آدرش جیون سے لوگوں کو پربھاوت کریں۔ میں نے ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کے بہت سے بڑے بڑے شہروں میں بھرمن کیا ہے۔ اور بہت سے پرسدھ ودوانوں اور شریمنتوں پادریوں سے بھی ملا ہوں۔ ان کے ساتھ گفتگو کرنے سے یہی پتہ لگا ہے۔ کہ وہ عیسائیت پر وشواس نہیں رکھتے۔ اور کسی آتمک شانتی کے خواہاں ہیں۔ آریہ سماج کے نوجوانوں کا فرض ہے کہ موقعہ کو غنیمت سمجھ کر میدان میں آئیں اور ویدک دھرم کی امرت ورشا سے ان کو آتمک شانتی پردان کریں" پھر سوامی شردھانند جی کے آتمک بل دھرم بھاؤ اور کام کی ہاردک پرشنسا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایشور سے دھن دولت . . . . ایشور سے استری یا پتر کچھ نہیں مانگتا۔ صرف یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ مجھ کو شردھانند جیسا آتمک بل اور شکتی پردان کریں۔ تاکہ میں سنسار میں ویدک دھرم کا ناد بجا کر اپنے اُدیش میں کرتارتھ ہو سکوں۔ اس کے بعد کل واسیوں نے آپ کا ہاردک دھنیہ واد کیا۔ اور افریقہ اور انگلینڈ میں آریہ سماجیں قائم کرنے میں جو پرشنسا یوگیہ کاریہ آپنے کیا ہے۔ اس کی پرشنسا پرگٹ کی ؛

(بنواری لال مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کورو کشیتر)

میں نے گوروکل پٹ سوہنی میں کیا دیکھا

میں غازی گھاٹ سے کردر جاتے ہوئے ۲۶ ستمبر کو گوروکل پٹ سوہنی دیکھنے کے لئے بستی گجرات کے سٹیشن شیخ اسمٰعیل پر اترا۔ سٹیشن سے تھوڑی دور کوئی (آدھا میل) چل کر گوروکل کی پوتر بھومی میں پہنچا۔ ستھان بہت ہی سندر اور رمنیک ہے۔ پاس ہی ایک اچھی نہر چلتی ہے۔ گوروکل کا نیا آشرم بھی بن رہا ہے۔ سب برہمچاریوں کی شاریرک دشا کو دیکھ کر مجھے بہت پرسنتا ہوئی۔ یہاں کا جل وایو بہت پوتر اور سواستھیہ پرد معلوم ہوتا ہے یہاں پر چھ شرینیوں تک گوروکل کانگڑی کی پاٹھ ودھی ہے۔ اس کے آگے برہمچاری پراگیہ وشارد شاستری کی تیاری کرتے ہیں۔ ان شرینیوں کا پربندھ بھی گوروکل میں ہی بہت اُتم پرکار سے چل رہا ہے۔ یہاں کے ادھیاپک بہت اچھی اچھی یوگیتا والے ہوتے ہوئے بھی بہت تھوڑے تھوڑے ویتن پر بڑے ہی اُتساہ و پریم سے کاریہ کر رہے ہیں۔ پنڈت دھرم دیو جی مکھیہ ادھشٹھاتا کے کاریہ کو دیکھ کر تو مجھے بڑا ہی آشچریہ ہوا۔ کہ آج کل کے اس نئے سمے میں پراچین سنسکاروں کا زمانہ کہاں۔ آپ بڑے ودوان مکھیہ ادھشٹھاتا ہوتے ہوئے کسی سمے اپنے ہاتھوں سے گئوؤں کو چرا رہے ہیں۔ اور کبھی دودھ دوہتے ہیں۔ اور تازہ دودھ اپنے ہاتھوں سے بچوں کو پلاتے ہیں۔ ایسا سادہ جیون شریمان کے مکھیہ ادھشٹھاتا کا دیکھا ہے ؛

یہ گوروکل ایک نش شلک ودیالیہ ہے جہاں نادار بچے بھی بلا دھن دیئے یہاں پر نش شلک ودیا پراپت کر سکتے ہیں۔ مدھیم درجہ کے لوگ بھی جو لوگ گوروکل کی پوری فیس نہیں دے سکتے۔ اس گوروکل میں پانچ روپے ماہوار سے سنتان کو اُتم ودیا دلا سکتے ہیں۔ اس سمے ۹۰ کے قریب برہمچاری ہیں۔ جس میں سے ۲۵ انات ہیں۔ جو بغیر خرچ خوراک پوشاک کے پڑھ رہے ہیں۔ باقی لڑکے کوئی چار اور کوئی پانچ روپے ماہوار دے کر ودیا پراپت کر رہے ہیں۔ اس طرح جو لوگ گوروکل کانگڑی کی پوری فیس نہیں دے سکتے۔ وہ اس کل سے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ گوروکل سورگیہ شری پنڈت گنگا رام جی کے پرشاستھ سے کھلا ہوا ہے۔ سورگیہ سیٹھ چند لعل جی بجاج بستی گجرات والے نے قریباً تین ہزار بیگھہ بھومی اس گوروکل کے نمت دے رکھی ہے۔ جو شری ستیہ آنند سبھا کی جائیداد ہے۔ سبھا ہی اس گوروکل کا پربندھ کرتی ہے۔ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ دانی مہانو بھاؤ اس آپ یوگیہ سنستھا کو یاد کرتے رہیں گے ؛

مجھے ایک پرارتھنا ان پرتی مہاشیوں سے بھی کرنی ہے۔ کہ جس پرکار مہاشے سدھو رام جی جنگی والہ نواسی حال ساکن پرستیہ والے نے گھربار سے الگ ہو کر اس گوروکل کی سیوا تن من سے سویکار کر لی ہے۔ اس پرکار دو یا چار ودوان پرستھی اس گوروکل کو مل جاویں۔ تو یہ کل شیگھر اُنتی کو پراپت ہوگا۔ میری ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ یہ گوروکل دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

(ستیا نند سنیاسی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور) ؛

گوروکل رایکوٹ سماچار

گوروکل میں موسم اچھا ہے۔ رونق گرما میں شہر ... ؛ تین رنگی ہیں۔ پڑھائی چل رہی ہے ؛

FIRST AID برہمچاریوں کو ہنگامی امداد سکھانا شروع کر دیا ہے جسے ... سیکھتے ہیں ؛

کھیل باقاعدگی سے ہو رہے ہیں ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستمبر کے آخری ہفتہ میں راجکوٹ سے ...میل کی دوری پر ایک بڑا میلہ ہوا کرتا ہے جس میں سب طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ سرکاری اور غیر سرکار سب طرح کی سنستھائیں پہنچتی ہیں۔ برہمچاری بھی اپنا سمیت ودائی خاصہ لے کر اس میلہ میں پہنچے۔ خیمہ اور بھوجن وغیرہ کا اچھا انتظام تھا۔ جلسے میں آئے ہوئے لوگوں کی علی امداد میں برہمچاریوں نے خوب دلچسپی لی۔

۲-اکتوبر کو گورو کل میں مہاتما گاندھی جی کا جنم دن نہایت ہی شان اور دلچسپی سے منایا گیا۔ ویشیش یگیہ بھوج کے بعد سب کل واسیوں نے مل کر قومی جھنڈے کی سلامی اتاری۔ نیز جھنڈے اور مہاتما گاندھی جی کی زندگی کی بابت تقریریں کی گئیں۔ اور نقلی گول میز کانفرنس کی گئی۔ جس میں انڈیا پکول۔ اور برہمچاریوں نے بطور نمائندوں کے تقریریں کیں۔ دیکھنے والوں کے خیال میں یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ کئی باہر کے درشک موجود تھے۔ صبح اور شام کو ہاکی۔ کرکٹ اور والی بال کے میچ ہوتے ✤ (مکھیہ ادھشٹاتا) ✤

گورو کل پوٹھوہار میں شلپ شکشا

آریہ جگت میں عموماً یہ شکایت سنی جاتی تھی کہ گورو کلوں میں جہاں جاتی کے بچوں کو ایک پُرشانت گرد ہوائی میں رکھکر برہم چریہ کا پالن کروایا جاتا ہے اور نہایت ہی سادگی کے پرانے تہذیب کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ وہاں کسی قسم کی دستکاری کا خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اس شکایت کو مدنظر رکھتے ہوئے گورو کل کے سنچالکوں نے اس سال یہاں پر کارپینٹری کی کلاس کھول دی ہے اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ایک قابل اور تجربہ کار آریہ پرش کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ فی الحال گورو کل ہالی کے ایک مکان میں ہی ورکشاپ

بنا لیا گیا ہے۔ مگر یہ جگہ بلحاظ ضرورت بالکل ناکافی ہے۔ جب تک اس کے لئے باقاعدہ طور پر علیحدہ انتظام نہ ہوگا۔ تب تک یہ کام مناسب طریق پر نہیں چل سکتا۔ اس لئے دانی مہانو بھاووں اور گورو کل پریمی سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی کمائی سے اس مفید کام میں آہوتی دے کر ایک ورکشاپ کا مکان (جو کہ کم از کم دس گز لمبا ہو دے) اور اس کے سامنے ایک برآمدہ بنانے کے لئے دھن یا لکڑی وغیرہ کی سہائتا دے کر اس کمی کو پورا کریں۔ ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی رقم نہایت ہی شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی ✤

(ادھشٹاتا گورو کل پوٹھوہار۔ ڈاکخانہ چوہا خالصہ ضلع راولپنڈی) ✤

میلہ پر پرچار۔ پنڈت سمیر سنگھ اپدیشک اور آریہ سماج گوجر خاں نو چھاولی کی مشترکہ کوشش سے کالنسی کے میلہ پر آریہ سماج کے پرچار کا انتظام وسیع پیمانہ پر کیا گیا۔ ۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر کو روزانہ ۸ گھنٹے پرچار ہوتا رہا۔ شری نند ٹرسٹ اور پرتی ندھی سبھا کے بھجنیکوں کے علاوہ آس پاس کے دس آنریری اپدیشک و بھجنیک موجود تھے۔ مسلسل تین روز کے زبردست پرچار کے بعد وہاں کی سماج کو پھر جیوت کیا گیا۔ ۳۰ ممبر بنے۔ مبلغ ۲۱ روپیہ پرتی ندھی سبھا کو دیئے گئے۔ چناؤ حسب ذیل ہوا:

پردھان لالہ رام ناتھ جی۔ اُپ پردھان ٹھاکر کشن سنگھ جی۔ منتری لالہ تارا چند جی۔ اُپ منتری ٹھاکر سجان سنگھ جی۔ خزانچی ماسٹر سین جی۔ پرتی ندھی سبھا سے اس سماج کو باقاعدہ الحاق کرنے کی درخواست کی گئی ہے ✤ (کرم چند گپتا جوائنٹ سکرٹری آریہ سماج گوجر خاں) ✤

ساماجک جگت

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کا اُتسو

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کا پانچواں وارشک اُتسو تین ورش کے پشچات دیوالی کی چھٹیوں میں ۹-۱۰-۱۱ نومبر کو منایا جانا نشچت ہوا ہے نوین کنیائیں بھی اس اوسر پر پرویشٹ کی جائیں گی۔ تین ورش سے پرویش نہ ہونے کے سبب کو ضرورت سے زیادہ پرارتھنا پتر داخلہ کے لئے دفتر گورو کل میں آ چکے ہیں۔ تاہم کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ورش زیادہ سے زیادہ بالکائیں پرویشٹ کی جائیں۔ اس لئے جو سجن اپنی کنیا داخل کرانا چاہیں وہ فارم منگوا کر ۱۵ اکتوبر تک بھر کر بھیج دیں۔ پرویش تتھی ۸ نومبر ہے ✤

(آچاریہ کنیا گورو کل ڈیرہ دون)

آریہ سماج نوشہرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نوشہرہ ڈہالہ ریلوے سٹیشن اٹاری ضلع امرتسر میں پنڈت رام چندر جی ویدیا اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرچار سے چند دن ہوئے سماج قائم ہوئی تھی۔ اب اس آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو منانے کا نشچہ ہوا ہے۔ (منتری آریہ سماج نوشہرہ ڈہالا) ✤

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا اُتسو

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا چھٹا وارشکوتسو ۲۸ اکتوبر سے ۳ نومبر تک ہونا نشچت ہوا ہے۔ آریہ جنتا کو پرسدھ سنیاسی۔ اپدیشک اور بھجنیک مہودیوں کے اپدیش و بھجنوں سے لابھ اٹھانے کے لئے سمیلت ہونا چاہئے۔

(ستیہ پال آریہ منتری) ✤

آریہ سماج کھنہ کا وارشکوتسو

۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر کو ہونا نشچت ہو چکا تھا۔ مگر کرتی ۱۷-۱۸ اکتوبر کو ہو چکا۔ اس سے پہلے ۱۱ سے ۱۶ اکتوبر تک رات کے وقت کتھا ہوا کرے گی ✤

اس طرف بارش خوب ہو گئی۔ ہر دو حالت فصل خریف قابل اطمینان ہے ✤

(رام نارائن منتری آریہ سماج کھنہ ضلع لودھیانہ)

آریہ سماج چک جھمرہ کا اُتسو

آریہ سماج چک جھمرہ کا وارشکوتسو ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے ✤

(۲) ڈاکٹر رگھبیر پال جی کی چیری کا نام کرن سنسکار ۲۳ اکتوبر کو ویدک ریتی سے ہوا۔ ۱۴ روپیہ دان ہوا (رلا رام منتری) ✤

آریہ سماج جھانسی کا اُتسو

آریہ سماج سیپری بازار جھانسی کا وارشکوتسو ۱۹ لغایت ۲۲ نومبر کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا جائے گا۔ سوامی سرنانند جی کا جس سماج کو پتہ معلوم ہو یا کسی کے اُن کے پتہ سے آگاہ کریں۔

(سوہن لال اُپ منتری آریہ سماج) ✤

سُوچنا۔ شری مہاشہ جگیاسو جی کا آریہ سماج بریلی سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اگر کوئی شخص یا آریہ سماج انہیں کچھ دیگا۔ تو وہ خود ذمہ وار ہوگا۔

(ستیہ ورت پردھان آریہ سماج بریلی) ✤

آریہ سماج جگادھری کا اُتسو ملتوی

آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ خاص وجوہات سے فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے (منتری)

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟ ۱۹۱۶

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی در حقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھکر بھیجدیجئے۔ پس پھر ہم آپ کو آنیوالا بارہ ماہ کا نفع نقصان۔ کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا۔ یا کس ذریعے دولت ملیگی؟ روزگار کہاں ملیگا ملازمت۔ ترقی تبادلہ۔ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ۔ تندرستی بیماری۔ دور دراز کا سفر۔ مقدمات میں کامیابی سگائی شادی۔ زمین و جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی غرضیکہ ایک سال کے اندر ہر قسم کی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دینگے اگر تجربہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ نے جو ورش پھل بنا کر بھیجا ہے مجھے پڑھ کر خوشی حاصل ہوئی کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس نمبر ۷۲ - لاہور

دی روشنی فارمیسی ہیڈ آفس آنند (بمبئی) کی

مشہور شہرہ آفاق مفید عام روغن ترشیف و روغن

روشنی نمبر دو (رجسٹرڈ نمبر ۱۹۶۲) جو کہ امراض سینہ و پھیپھڑہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ خاصکر مرض دق کے لئے تو یہ کمال کا کام کرتی ہے۔ اس کی تیسری خوراک ہی کہنہ سے کہنہ مرض دق کو روک دیتی ہے۔ اور پندرہ دن کے استعمال سے تو گویا ایک کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے تیس تیس برس کے دق والے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ایکبار ضرور آزمائش فرمائیے۔ قیمت ۸ خوراک دو روپیہ نمونہ دیکھنے والے اپنے شہر میں ہمارے ایجنٹ سے یا کہ پتہ ذیل سے خرید کریں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مفصل حال کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر فہرست منگوائیں۔ ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول۔ درخواست ایجنسی کے ہمراہ ہی تحریر کریں۔ اپنا پتہ خوشخط تحریر کریں۔ اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں ✤

مینیجر دی روشنی فارمیسی آنند

منتری آریہ سماج جگادھری) ؛

بان پرستھ آشرم میں پرویش -

(۱) بابو سوبھا رام جی سابق یارڈ فورمین این ڈبلیو ریلوے سیکرٹری آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا ۴۔ اکتوبر کو پراتہ بان پرستھ آشرم پرویش سنسکار سماج مندر میں پنڈت مادھو پرشاد جی وید شاستری نے کرایا۔ جس کا اُپدیش سجنوں پر اتم پربھاؤ پڑا۔ پراچین رشیوں کی مریادا اپنر جیون میں کرنے کے لئے یہ پہلا سنسکار ہے۔ جو اس سماج میں ہوا ہے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ انبالہ چھاؤنی کیلئے دان

انبالہ چھاؤنی کے دان ویر لالہ بشیشر ناتھ جی کیمسٹ نے ہماری سماج کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی بلڈنگ بنوانے کے لئے ایک احاطہ واقعہ تیلی منڈی صدر بازار انبالہ چھاؤنی جو کہ سماج مندر سے بہت تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ قیمتی ڈھائی ہزار روپیہ دان دے کر اپنی اُدارتا کا ثبوت دیا ہے۔ اس احاطہ کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام باقاعدہ ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے مبلغ ۷۵ روپے نقد بھی دان دیا ہے اور مبلغ ۹۲۵ روپے اور اس وقت دیں گے۔ جبکہ عمارت بننے کا کام شروع ہو جاوے گا۔ ڈاکٹر بشیشر ناتھ کو آریہ سماج سے اگادھ پریم ہے اور اس سے پہلے دو ہزار روپے انیہ آریہ سنستھاؤں کے لئے دان دے چکے ہیں۔ لالہ بشیشر ناتھ جی نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ آگے پاٹھ شالہ کی یتھا شکتی سہایتا کرتے رہیں گے۔ جس کے لئے سماج آپ کا آبھاری ہے ؛

رلال چند پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی -

گورو کل دھبالک) ؛

شوک پرستاؤ - آریہ سماج مندر سیپری بازار کے خاص جلسہ منعقدہ ۲۸ ستمبر میں مہاشہ دیر میدر ناتھ جی سا ایڈ اور بابو چمن لال جی ممبر

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی کھوئی ہوئی ... دوبارہ لانے اور جوانی ... شکایت سے نجات حاصل کرنے ... طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم

آتشک گولیاں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی شیشی ۴۰ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ گولیاں چار روپیہ اور ۹۲ صفحات کی کتاب مفت منگا کر مطالعہ کریں ؛

ریاض شفا مسٹری ... جام نگر کاٹھیاواڑ ایجنٹ۔ (اندرا ...)

ٹیکر دمبران آریہ سماج) کی بے وقت وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور ان کے دُکھت پریواروں کے ساتھ سہانو بھوتی پرگٹ کر کے ان کی آتما کے لئے سدگتی کی پرارتھنا کی گئی ؛ (منتری آریہ سماج سیپری بازار جھانسی) ؛

آریہ سماج بلڈانہ میں شدھی

ایک استری کی جو عرصہ ۱۵ سال سے مسلمان ہو گئی تھی ہندو سبھا کے سہیوگ سے شدھی کی گئی۔ حاضری ۹۰۰ کے قریب تھی۔ شدھی رشتہ پریم بھاؤ شالی دیا کھیان ہوا ؛ (ایس این درما منتری آریہ سماج بلڈانہ) ؛

پربھنی گنگا کھیڑ میں آریہ سماج کا پرچار

ماہ اگست میں گلو آریہ سماج کے سبھاسد بابو رتن چند جی کے گھر ۱۲ دن ہون یگیہ کرایا۔ ایک دن لالہ سیلا رام جی کے گھر اور ایک دن منتری جی کے گھر ہوئی۔ یگیہ کرایا۔ اور دو دیاکھیان گلو کے بازار میں۔ اور گلو سماج کے سالانہ جلسہ پر دو دیاکھیان ہوئے۔ ماہ ستمبر میں دو دیاکھیان آریہ سماج منڈی کے پربندھ سے بازار منڈی میں ہوئے۔ اور دو دیاکھیان پالم پور آریہ سماج میں دیئے اور دو دیاکھیان گرلی آریہ سماج کے پربندھ سے گرلی بازار میں ہوئے۔ اور ایک دیاکھیان بازار پراگ پور میں۔ ایک دیاکھیان آریہ کنیا پاٹھ شالہ پراگ پور کی کنیاؤں اور قصبہ کی استریوں میں ہوا۔ بمقام جیت پورنی دیوی کے پنڈال میں دو گھنٹہ زبانی بات چیت اور شنکا سمادھان کے روپ میں پرچار ہوا۔ ایک دیاکھیان ۳۰ ستمبر کو دولت پور ڈی اے وی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے اس لئے گردنے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے۔ لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

ہائی سکول کے لڑکوں میں ہیڈ ماسٹر صاحب کے پربندھ سے ہوا۔ دیاکھیانوں کے ساتھ ساتھ باجے سے بھجن بھی گائے جاتے تھے۔ (نیوانند سنیاسی پرچارک)

وید پرچار سپتاہ - آریہ سماج

گورنگا نوڈ چھاؤنی میں ۱۱ سے ۱۸ ستمبر تک وید پرچار سپتاہ منایا گیا۔ پنڈت سمیر سنگھ وید النکار کے منوہر اپدیشوں اور مہاشہ بھوجراج کے بھجنوں کا اچھا اثر پڑا۔ ایک روز دہلی (اماتھ آلیہ کے بچوں کے جسمانی طاقت کے کھیل ہوئے۔ پنڈت سمیر سنگھ جی نے ہفتہ کے دوران میں آس پاس کے دیہاتوں میں بھی پرچار کیا۔ اور پرانی سماجوں میں نئے بھاؤ لانے اور نئی سماجوں کے آپس کے اختلاف رفع کرنے کا بھی پریتن کیا۔ ۱۹ ستمبر کو مہاشہ بھوجراج جی کا میجک لینٹرن کے ذریعہ لیکچر ہوا۔ (کرم چند گینا جوائنٹ سیکرٹری آریہ سماج گورنگا نوڈ چھاؤنی) ؛

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

(ل) ویدک سنسکار :- (۱) مہاشہ ارجن دیو پردھان آریہ سماج ہذا کے نوجات پتر کا نام کرن سنسکار ۶ ستمبر کو ہوا۔ بالک کا نام ستیہ بھوشن رکھا گیا۔ دان دس شلنگ ملا ؛

(۲) مہاشہ سوم ناتھ جی ممبر آریہ سماج ہذا کے پتر کا نام کرن سنسکار ۱۰ ستمبر کو ہوا۔ بالک کا نام رنجیت رکھا گیا۔ دان ۷ شلنگ ملا۔

(۳) مہاشہ مولراج جی آنند۔ مینیجر انڈیا جنرل انشورنس کمپنی نیروبی کی سپتری سارد کا چوڑاکرم سنسکار ۶ ستمبر کو ہوا۔ دان پانچ شلنگ ملا۔

(۴) مہاشہ جیون جی کالی داس آریہ کی پتری کا نام کرن سنسکار ۱۳ ستمبر کو ہوا۔ پتری کا نام کملا رکھا گیا۔ دان ۵ شلنگ ملا ؛

(۵) آریہ استری سماج نیروبی ایک جیوت جاگرت سنستھا ہے۔ اور اس کی ہستی آریہ سماج نیروبی کے لئے باعث عظمت ہے کیونکہ اس سماج کے دوارا استریوں میں خوب پرچار ہوتا رہتا ہے۔ اس پچھلے جلسہ پر ۱۴ اگست کو اس سماج کا سالانہ جلسہ ہوا تھا۔ اور آریہ سماج ہذا نے ایک ہزار شلنگ اکٹھا کر کے آریہ سماج نیروبی کے کوش میں بطور دان بھینٹ کیا ہے ؛

(۶) آریہ کمار سبھا :- بی۔ ایم۔ اے۔ اے نیروبی کے چھ ماہ سے ہفتہ وار اجلاس بڑے اُتساہ اور سمارود سے ہو رہے ہیں۔ جس کے اندر آریہ یوک اور دیگر تعلیمی شائقین پوری تندہی سے حصہ لیتے ہیں۔ اس کے پردھان آریہ پتری پاٹھ شالہ نیروبی کے ہونہار ہیڈ ماسٹر مہاشہ آریہ منی ورما ایم اے ہیں۔ آشا ہے کہ یہ نوجوان آریہ سماج نیروبی کے لئے ٹھوس کارکن ثابت ہوں گے ؛ (ربھو دیال) ؛

سوزاک کا آخری شرطیہ علاج

ستارہ برلن جنرل سنڈیکیٹ کے ڈاکٹروں کا فیصلہ ہے کہ اسپارک سے بہتر کوئی دوا دنیا میں پانا محال ہے۔ اس سے ایک ہفتہ میں فائدہ نہ ہو تو بعد رضع ... قیمت واپس کر دیں۔ شرطیہ علاج ... قیمت ... اسپارک ورکس ... بمبئی

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی کل اشیاء قیمت صرف چار روپیہ بارہ آنہ

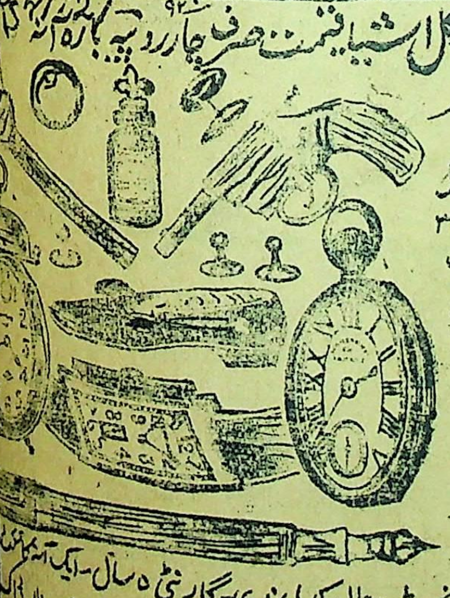

(۱) ایک شیشی مشہور لونڈوبیل عطر (۲) بجلی کا تیز روشنی والا لیمپ (۳) تیز آواز والا نئے ڈھنگ کا پستول (۴) کیمیکل سونے کی انگوٹھی گارنٹی ۳ سال (۵) اصلی رولڈ گولڈ کے ہاتھ اور بنگلے کے بٹن (۶) ایک جوڑا مضبوط جوتا نمبر ناپ وغیرہ ہمراہ آرڈر آنا چاہئے (۷) ریلوے ٹائم والے پاکٹ واچ نکل کیس (۸) بابل رسٹ واچ نیسی ڈائل و خوبصورت کیس۔ (۹) جرمن ٹائم پیس مشینری مضبوط۔ چال کی پابندی۔ گارنٹی ۵ سال۔ ایک آنہ محصول لگا کر ساتھ روانہ کی جاتی ہے (۱۰) بڑھیا فاؤنٹین پین۔ لیمپین سونے کے نب والا۔ ڈاک خرچ ایک روپیہ چھ آنہ۔ نوٹ :- اشتہار کے مطابق مال نہ ہونے پر واپسی کی شرط

پتہ :- گریٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۱۔۲ شمبھو چٹرجی اسٹریٹ کلکتہ

چالیس سال کا آزمودہ شہرۂ ہند جڑی بوٹی شدھ

سدھانند سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا تیار کردہ دردو گنج کیسری

داد کی دوا۔

اگر دنیا میں بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑ سے کھونیوالی کوئی دوا ہے تو وہ یہی ہے لگاتے ہی اپنا اثر دکھلاتی ہے۔ داد خواہ پرانا ہو یا نیا چاہے معمولی یا پکنے والا ہو اس کے لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے اسکی تعریف کے ہزاروں سارٹیفکٹ موجود ہیں قیمت فی شیشی چار آنہ (۴؍) محصول ایک سے دو تک ۶؍ ایکدرجن کے دام دو روپیہ چار آنہ (۲؍۴) محصول ڈاک معاف۔

...ہی دوا ہے جس نے دنیا میں شہرہ و معروف ہو کر لاکھوں انسانوں کو موت سے... بچا لیا ہے۔ لاکھوں شیر خوار معصوم بچوں کو جو اپنی زبان سے اپنی تکالیف بیان نہیں کر سکتے ...سدھانند ہو کے آرام پہنچایا ہے ہزاروں خاندان جنکے گھر میں مرد نہیں ہیں صرف عورتیں ...گھر کی نگہبان ہیں انکے واسطے یہ سدھانند ہی ایک ایسی دوا ہے جو بغیر کسی انوپان کے صرف ...پانی میں کچھ بوندیں ڈالکر پلا دینے سے ڈاکٹر ...وید کے اخراجات کو بچا لیتی ہیں یہی وجہ ...ہے کہ لوگ اسکو گھریلو فردوسی اشیا کیطرح منگوا کر ...رکھ لیتے ہیں۔ اسکی زمائش اسقدر ترقی پر ہے کہ ...ہر شہر گاؤں وغیرہ کے عطار و پنسار ہی ...و ڈاکٹر حکیم اسکو منگوا کر رکھتے ہیں اور فروخت ...کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ایجنٹوں کی تعداد ایک ...سے زیادہ پہنچ چکی ہے اس سب کا سبب یہی ہے کہ ...دوا جیسی مفید ہے ویسی ہی خوش ذائقہ بھی ہے۔

...پر سدھانند ہو کت۔ کھانسی۔ دمہ۔ ہیضہ۔ اتیسار۔ شول۔ سنگرہنی۔ قے کرنا پیٹ درد پیچش ...کے ہرے پیلے دست۔ دردِ دندان ٹیکدینا۔ جی متلانا وغیرہ امراض پر مریض کو دینے سے ایک ہی ...خوراک میں اپنا فوراً اثر دکھلاتی ہے۔ جانوروں کے امراض میں بھی ایسا ہی فائدہ پہنچاتی ہے مگر خوراک ...جانوروں کو دوگنی دینا چاہیے۔ قیمت فی شیشی صرف ۸؍ محصول ایک دو تک ۶؍ لگتا ہے ایکدرجن ...شیشیاں منگوانے والے کو للعہ میں معہ محصول گھر بیٹھے پارسل مل جاتا ہے۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا تیار کردہ

دراکشاسو (آرشٹ)

یہ انگوری منقاؤں سے تیار کی ہوئی نہایت خوش ذائقہ دوا ہے قبض کو دور کر کے بھوک کو بڑھاتی اور کھانا ہضم کرنیکے واسطے یہ سیکڑوں سال سے رشی منیوں کی آزمودہ دوا ہے نہ تو اس میں نشہ ہے اور نہ کوئی نشہ کی چیز پڑی ہوئی ہے گو دیکھنے میں ... لیکن بدھے تک کو اپنا لاجواب اثر دکھلاتی ہے۔ اس سے تکاوٹ رفع ہو کر گہری نیند آتی ہے اسکے استعمال سے سردی کی کھانسی زکام وغیرہ اور اسی قسم کی سردی سے ہونے والے امراض کبھی نہیں ... ہیں۔ روزانہ پینے سے جسم میں ایک عجیب قوت و چستی معلوم ہوتی ہے کام کرنے کو طبیعت چاہتی ہے جسم میں خون و گوشت بڑھاتی ہے۔ چہرہ پر سرخی آتی ہے ایسی نازک مزاج عورتیں چاہے جس قدر تکلیف برداشت کر لیں مگر بد ذائقہ دوا پینا پسند نہیں کرتیں اور ہمیشہ مبتلائے مرض رہتی آتی ہیں انکے واسطے تو یہ آبِ حیات ہے۔ غسل جادو کے اثر دکھلاتی ہے ایسے ضعیف جن کی عمر ۴۰ سال سے زیادہ ہو چکی ہے اور ان کو ہمیشہ ایک نہ ایک مرض دامنگیر رہتا ہے اُن سے صرف یہی کہنا ہے کہ اس کی ایک شیشی منگوا کر ضرور استعمال کریں۔ بچہ ہونے کے بعد جو عورتوں کو کمزوری ہو جاتی ہے اُسکی ...

بال سدھا

...اسکے استعمال سے دُبلے پتلے ...اور کمزور بچے قوی تندرست ...اور موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ زکام ...سردی کھانسی پیٹ کی بدہضمی اور دودھ ...ڈال کر کھٹا جانا یہ سب امراض دور ...ہو جاتے ہیں۔ دوا شربت کے مانند ...میٹھی ہے بچے خوشی سے پی لیتے ہیں۔ ...قیمت فی شیشی ۱۲؍ محصول ۵؍

تو یہ خاص دوا ہے بچے جن کو سردی فوراً ہی اثر کرتی ہو اس کے چند قطرے دینے سے
آرام ہو جاتا ہے۔ ایسے نوجوان جو جوانی ہی میں ضعیف ہو چکے ہیں اسکو استعمال کریں اور
مفید ثابت ہونے پر اسکی تعریف تحریر کریں یہ دوا رشی منیوں کی ایجاد کردہ ہے جس کو ہم

نے دیگر دوا فروشوں کی طرح بے تحقیقی سے تیار نہ کر کے بالکل اسی طریقہ پر تیار کیا
ہے جیسا رشی منیوں نے اسکی نسبت لکھا ہے۔ قیمت بڑی بوتل دو روپیہ
چھوٹی بوتل ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول۔

دراکشاسو (آرشٹ) کے بارے میں اخبارات کے ایڈیٹران کی رائے

گورو گھنٹال لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۳۱ء

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کا تیار کردہ دراکشاسو استعمال کیا گیا جو پُرانی کھانسی دمہ اور
معدہ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر حیات ہے۔ دائمی قبض کو دور کرنے میں تو یہ لاجواب دوا ہے
فرحت انبساط اور سرور بخشتا ہے ناظرین اس بے نظیر تحفہ کو ضرور استعمال کریں
بچوں، بوڑھوں اور نازک مزاج عورتوں کے لئے یکساں مفید
اور خوش ذائقہ ہے قیمت فی بوتل دو روپیہ (عہ) نصف
بوتل ایک روپیہ (عہ) منیجر سُکھ سنچارک کمپنی متھرا سے طلب کریں۔

اکروال ہفتہ وار لاہور ۲۸ اپریل ۱۹۳۱ء

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کے پروپرائٹر پنڈت چھتر پال جی
شرما ہیں اس کمپنی کو قائم ہوئے نصف صدی کے قریب
ہو گیا ہے اس دوران میں کمپنی نے تجارتی پہلو سے ملک
کی بڑی خدمت انجام دی ہے جہاں یہ مشہور کمپنی روز
مرہ کی ضروریات رفع کرنے والی اشیاء کی بہم رسانی کا کام
کرتی ہے وہاں طبی پہلو سے کئی ادویات بھی ایجاد کی ہیں جو
ملک کے کونے کونے میں مقبول عام ہو رہی ہیں مثال کے طور پر ہم دراکشاسو
کی بابت اپنے ناظرین کو بتلانا چاہتے ہیں کہ یہ ایک زود اثر اور خوش ذائقہ انگوری منقاؤں سے
تیار کیا ہوا عرق ہے ہم نے خود اسکا استعمال کیا ہے اور اسلئے یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ کمزور لاغر بدہضمی کی شکایات والے
مریضوں کو بلاتامل اسکو استعمال کرنا چاہئیے اسکا ایک ہفتہ کا استعمال پُرانی اور بڑا پے کی کھانسی کو جڑ سے کھو دیتا ہے نیز

تپ دق کے مریضوں کیلئے تیر بہدف ہے انکو اسکا چند بار متواتر پروگ کرنا چاہئیے
کو یکساں مفید ثابت ہوگا۔ قیمت علاوہ محصول عہ ہر جگہ ملتا ہے جس نے سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کو
ہو اس کو اصلی خیال فرمائیے۔ — ایڈیٹر۔

اکالی امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۳۱ء

مندرجہ بالا نام کے اس دراکشاسو کی ایک بوتل ہم کو
متھرا کی مشہور سُکھ سنچارک کمپنی سے بذریعہ محصول ہوئی ہم نے اس کو
استعمال کیا ہے یہ رس خاص طور پر تیار کیا گیا ہے
علاوہ ہر قسم کی تھکاوٹ بھیڑ درد کرنی زکام وغیرہ
اکسیر ہے قوت ہاضمہ کو تیز کرتے ہوئے
کھانسی اور دق و امراض صدری کا ہمیشہ
استعمال کرنے کی نہایت اعلیٰ چیز ہے
بہترین تحفہ ہے ملنے کا پتہ: سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہند ماترم لاہور ۲۲ مئی ۱۹۳۱ء

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا نے ایک بوتل دراکشاسو کی بھیجی ہے ہم نے
استعمال کیا اور اس موسم میں استعمال کیا اور استعمال کے بعد یہ پایا کہ دراکشاسو
طبیعت کو بشاش رکھتی ہے دل و دماغ اور اعضاء کو طاقت دیتی ہے جسم کو بڑھاتی ہے اور خون پیدا کرتی
ہے ہم نے اسے اعلیٰ درجہ کی ساخت کا پایا ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سے اخبارات و ایڈیٹران کی
رائے ہیں جو بوجہ گنجائش نہ ہونے کے درج نوٹس نہیں کی گئی ہیں۔

رام لیلا۔ راس لیلا
ناٹک۔ تھیٹر، سوانگ تماشوں کے
سامان۔ بال۔ جٹا۔ پوشاک۔ چہرے۔ پردے۔
سب سستے ہمارے یہاں ملیں گے۔
فہرست مفت منگا کر دیکھئے

عرق کافور۔ اس کو تو زمانہ جانتا ہے کہ یہ ہیضہ کی مشہور دوا ہے۔ اس لئے
اس کی تعریف فضول ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصول ایک سے دو تک ۷ر
عرق پودینہ۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱۲ر خورد ۶ر محصول ۷ر
بیتھل۔ جب سر میں درد ہو گرمی سے دماغ پریشان ہو تو اسکو رگڑنے سے تراوٹ
آجاتی ہے اور درد رفع ہو جاتا ہے نسوں کی کمزوری سے اگر سر میں درد ہو تو اسکو
بھی مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصول ایک سے دو تک ۷ر
عرق پیپرمنٹ۔ ایک اونس کی شیشی کی قیمت ۱۲ر چھوٹی ۶ر محصول ۷ر
تیل پیپرمنٹ۔ ایک اونس کی شیشی کی قیمت عہ چھوٹی ۱۰ر محصول ۷ر
ست پیپرمنٹ۔ ایک اونس کی شیشی کی قیمت ۱۲ر چھوٹی ۵ر محصول ۷ر

ادویات کا تیل۔ تیل اجوائن۔ تیل سونف۔ تیل لونگ۔ تیل لیموں۔ تیل الائچی۔
تیل دارچینی۔ تیل لیونڈر۔ ان سب کی قیمت فی شیشی ۲ر محصول ایک سے دو تک ۷ر
بھیم سینی کافور۔ کیسی ہی گرمی پڑتی ہو ایک چاول پان میں رکھ کر کھائیے
تراوٹ دماغ تک پہونچے گی قیمت فی تولہ ۱۲ر
ہر قسم کے ایسنس جن سے شربت و تیل بنائے جاتے ہیں قیمت فی اونس ۸ر
ادویات کے ہمارے یہاں ہر قسم کے باجے ناٹک و تھیٹر رام لیلا اور راس لیلا کا سامان
دھڑیاں وغیرہ بھی فروخت ہوتی ہیں اور ربڑ کی چہریں بھی بنتی ہیں غرض کہ جس چیز کی ضرورت
ہو آپ طلب فرما سکتے ہیں بڑی فہرست مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ:- **سُکھ سنچارک کمپنی متھرا**

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب کی رپورٹ

آریہ سماج کی سمہ پرستی

... دلت اُدھار کا کام آریہ سماج ... قیام جب ریاست جموں میں ... راجپوتوں کے ہاتھوں دلت اُدھار ... مہاشہ رام چندر شہید ہوئے۔ ... ہیں ... پنجاب نے ریاست جموں میں ... کام کو مضبوطی سے کرنے کے لئے ... دلت اُدھار منڈل کی بنیاد ... کامیابی ہوا کہ نہ صرف ریاست میں ... رہ گیا۔ جو آریہ سماج کی مشن ... بلکہ دوسری اچھوت اقوام بھی شدھ ... جاتی سے الگ بنا دی گئیں۔

دلت ... صرف ریاست جموں میں ہی نہیں ... کی شدھی کے ساتھ دلت اُدھار سبھا کا کام سبھا ... پنجاب کے کئی اضلاع میں لاکھوں دلت ... جس طرح ریاست جموں کے دلتوں میں ... اسی طرح دوسرے پرانتوں کے دلتوں ... ہے۔ کہ آریہ سماج اُن کا اُدھار کرے ... ریاست جموں کا کام بھی اُن کی شدھی سے ... ختم نہیں ہو گیا تھا۔ بلکہ ایک طرح سے شروع ... ہوا۔ جوں جوں شدھی کے ساتھ آریہ سماج کی ذمہ داری اُن سے متعلق بڑھ گئی۔ اور اُن کی تعلیم، تربیت اور اُن کے سیٹس کو اونچا کرنے کا بار آریہ سماج کی گردن پر آن پڑا۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی کی سرپرستی میں دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب نامی انسٹی ٹیوشن قائم کی گئی۔ تاکہ دلتوں کے متعلق آریہ سماج کا جو فرض ہے۔ اُسے اچھی طرح سے پورا کیا جا سکے ... ۱۹۳۰ء کی رپورٹ حال میں شائع ہوئی ہے۔

اس سبھا کے ادھیکاری لسٹ پر کارہ ہیں:— ... صاحب گنگا رام پردھان۔ لالہ روشن لال سپورٹس والے۔ لالہ گنگا رام ... کوشت ... چونی لال ماتھر ... پریزیڈنٹ ... پروفیسر ... ارنان۔ شری پت ... آریان چند آریہ سیوک منتری ... ایڈووکیٹ خزانچی۔

پرچار کا کام

سبھا نے دلت اُدھار کا کام ۹ منڈلوں میں ... جن میں پرچار کا کام ... دلت اُدھار سبھا ... اپدیشک ... کرتے ہیں۔ سبھا کے ماتحت ۱۶ اپدیشک پرچارک ... ہیں۔ جو پرچار کا کام کرتے ہیں اور ... پاٹھ شالاؤں میں شکشا ... ان کے علاوہ کئی سجن ایسے ہیں ... اپدیشک کام ... کرتے رہے ہیں

سال زیر رپورٹ میں مختلف مقامات پر ۳۷ - آتسو ہوئے جن میں ہزاروں کی سنکھیا میں دلت شامل ہوئے۔ ان آتسووں میں دلتوں کی اوستھا کے سدھار کے متعلق آندولن اور وچار ہوتا رہا۔ آتسووں کے پرچار کے پھل سوروپ جن لوگوں کا جاتی پرویش ہوا۔ ان کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ ہے۔ جو صرف ریاست جموں۔ ضلع گورداسپور۔ سیالکوٹ اور فیروزپور پر مشتمل ہے۔

سبھا کو دوسرے اضلاع میں بھی اپنی سرگرمیوں کو وسعت دینی چاہئے۔

پاٹھ شالائیں

اس سمے سبھا کے ماتحت تین ستھانوں پر پاٹھ شالائیں چل رہی ہیں۔ جن کا مکھیہ اُدیش دلت جاتی کے بالکوں کو شکشا دینا ہے:—

(۱) لکھو چک ضلع گورداسپور (۲) موچیوالی ضلع مظفر گڑھ (۳) بٹھرہ ریاست جموں۔ دیہہ یہ گرام ہے۔ جہاں مہاشہ رام چند کو شہید کیا گیا تھا) (۴) کرتار پور (جموں) (۵) بٹھرہ رام شو

یہ پاٹھ شالائیں تو پرائمری شکشا کے لئے ہیں۔ اونچی شکشا کے لئے کچھ وظائف مقرر ہیں۔ جو دلت جاتی کے طلباء کو جو کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں دیئے جاتے ہیں ایسے وظائف کی تعداد ۱۶ ہے۔ ان وظائف کا خرچ ذاتی پرشوں کے دان سے چلتا ہے۔

سواستھ سدھار

دلتوں کے ساتھ اچھوت پن کا وہار اُن کے گندے اور میلے کچیلے رہنے میں بھی ہے جب گندہ شخص اپنی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے تو دوسرے اس کی عزت کیسے کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں میلا پن سے صحت پر بھی خراب اثر پڑتا ہے۔ دیانند دلت اُدھار سبھا نے انہیں صاف ستھرا رہنے کی شکشا دینا بھی اپنا اُدیش بنا رکھا ہے۔ چنانچہ انہیں سکھایا گیا ہے کہ

(۱) کپڑوں کو کیسے صاف ستھرا رکھا جائے۔

(۲) بچوں کو کیسے صاف ستھرا رکھا جائے۔

(۳) گھروں اور گرد و نواح کو کیسے صاف ستھرا رکھا جا سکے۔

(۴) بھوجن کے برتنوں کو کیسے صاف رکھا جائے

(۵) رسوئی کو دوسرے کمروں سے علیحدہ رکھ کر دھوئیں سے کیسے بچا جائے۔ سونے کے کمروں میں روشن دان رکھ کر کس طرح گندی ہوا کو خارج ہونے اور تازہ ہوا کو اندر آنے کا موقع دیا جا سکے۔

علاوہ ازیں اپنے دن کو علیحدہ دکان میں باندھنا

مکانوں کو بیچنا پرتنا۔ پرتی دن سنان کرنا۔ بیماروں کی تیمارداری کا طریقہ سکھانے کے لئے یہ طریق اختیار کئے گئے ہیں:—

(۱) دیا کھیان (۲) میجک لینٹرن۔ (۳) انعامات

علاوہ ازیں بیماروں کو مفت دوائی دینے کا بھی پربندھ ہے۔ چنانچہ بٹھرہ کرتار پور میں آریہ اوشدھالیہ سہایتہ ہیں۔ دو سفری شفاخانہ ہیں۔ جو مختلف گراموں میں جا کر اوشدھیاں وترن کرتے ہیں۔ ان اوشدھالیوں کے ذریعہ ہزاروں لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے

پانی کا پربندھ

دلتوں کو جو تکلیف ہیں۔ ان میں پانی کی تکلیف ... دلت اُدھار سبھا کا یہ نشچہ ہے۔ کہ ان کے لئے جہاں کنوئیں کی ضرورت ہو۔ وہاں کنواں بنوا دیا جائے۔ چنانچہ مختلف دانیوں کے دان سے سال زیر رپورٹ میں دو کنوئیں بنوائے ہیں۔ ایک چک $\frac{39}{14}$ ایل ضلع منٹگمری میں یہ لالہ روشن لال جی سپورٹس والوں نے اپنی پتری پرکاش دیوی کی یادگار میں بنوایا۔ اور دوسرا سیدپور کھنہ ضلع گورداسپور میں لالہ روشن لال جی کی دھرم پتنی شریمتی سلوچنا دیوی کے خرچ سے بن رہا ہے۔

ویر میلہ

دیانند دلت اُدھار سبھا کے آدھین ویر میلہ

بھی ایک انسٹی ٹیوشن بن گئی ہے۔ نہر کے کنارے پر بڑی رمنیہ بھومی میں پاٹھ شالہ۔ آریہ سماج اور یجیہ شالہ وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ پر ہر سال جیٹ چودس کے موقعہ پر بھاری میلہ لگتا ہے۔ جس میں ہزارہا آریہ اکٹھے ہو کر یجیہ میں شامل ہوتے ہیں۔ دھرم اپدیش سنتے ہیں۔ کھیلوں کا آنند لیتے ہیں۔ پرشوں کے علاوہ استری اور بچے بھی میلہ کا لطف اٹھاتے ہیں۔ اور اس طرح نیا اُتساہ لے کر تمام آریہ لوگ واپس جاتے ہیں۔

ریاست کا اعلان

دلت اُدھار کا زیادہ تر کام ریاست جموں میں ہی ہوا ہے۔ جس سے ریاست کے دلتوں میں جاگرتی آنے پر ریاست نے بھی ان کی سہائتا اپنا کرتویہ سمجھا۔ چنانچہ مہاراجہ سر ہری سنگھ بہادر نے اعلان کیا۔ کہ ان لوگوں کی تعلیمی کمی کو دور کرنے کے لئے خاص وظائف کی رقم منظور کر دی گئی ہے۔ دلتوں کو سرکاری کنوؤں۔ سرکاری کنڈوں اور سرکاری تالابوں کے استعمال کی پوری اجازت ہے۔ اگر کہیں رکاوٹ ہے۔ تو افسران اضلاع اُسے دور کرا دیں۔ اور یہ بھی کیا جائے۔ کہ پرائیویٹ کنوئیں اور تالاب بھی اُن پر کھول دیئے جائیں۔ مہاراج کے اعلان میں یہ بھی ہے۔ کہ سرکاری ملازمتوں میں ان لوگوں کو

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا ۹۱۱

زنڈوکا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے

زکام کو نابود کرتا ہے

تپدق کو رفع کرتا ہے

قیمت ۴ تولہ ۱۲ ۲۰ تولہ ۳

بڈھے، جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے!

قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر (۱۴)

نوٹ:- دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل۔

راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔

ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار۔

سری نگر (کشمیر) ویراج نریندر ناتھ وید شاستری گوند آیورویدک اوشدھالیہ

کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

CC0. Gurukul Kangri ... Digitized by eGangotri

سرپرستی رکاوٹ نہیں۔ اگر کوئی سند یہ ہو تو عام ہدایت جاری کر دی جائے ؛

علاوہ ازیں محکمہ تعلیم کی طرف سے سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی امدادی سکول دلتوں کے لڑکوں کو داخل کرنے سے انکار کرے گا۔ تو اس کی گرانٹ بند کی جائے گی۔ اور اس کا نام پرائمری سکولوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے گا۔

جرائم پیشہ جاتیوں میں کام

سانسی جرائم پیشہ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان لوگوں کی کئی بستیاں ہیں۔ جن میں سے کئی خاندان آریہ دھرم اختیار کر چکے ہیں۔ ان لوگوں میں سبھا کی طرف سے پرچار کا پربندھ کیا گیا ہے۔ مجھے کو یقین کرنا چاہئے کہ کسی بھی سماج یا رج پراد راست اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے گورنمنٹ سے پتر دوہار کرے ؛

بازی گر شدھار

دیا نند دلت ادھار سبھا کے قیام کی محرک وجہ مسلمانوں کی وہ کوششیں تھیں۔ جو بازیگروں کو دھرم سے پتت کرنے کی جاری کی گئیں۔ چنانچہ بازیگروں کے ایک وڈیرے مسلمان بنا بھی لئے گئے۔ اور دوسروں کا خطرہ تھا۔ دلت ادھار سبھا نے ان کے اندر کام کیا۔ گو بہت ہوئے بازیگر واپس نہیں آسکے۔ لیکن باقیوں کو بچا لیا گیا۔ ان کے اندر پرچار کا پربندھ کیا گیا۔ اور پاٹھشالائیں بھی جاری کی گئیں۔ اندر رہنے کے لئے انہیں مکانات بھی بنوا کر دیئے گئے ؛

آمدن وخرچ

اتنے دستر کاموں کے مقابلہ میں سبھا کی بہت کم ہے۔ سال بھر کی کل آمدن دس ہزار ۱۸ روپیہ اور خرچ ۶۰۶۰ روپیہ ہے۔ اتنے بڑے وسیع کام کو سال بھر میں چھ ہزار کا خرچ کیسے سنبھال سکتا ہے ؛

دلت ادھار کا کام سست رفتاری سے کرنے کا کام نہیں۔ جتنی جلدی سمابت ہو جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ دیر کے معنے یہ ہیں۔ کہ کئی دلت دوسرے مذہبوں کے ہاتھ جا پڑیں گے۔ جہاں تک ادھیکاریوں کا تعلق ہے۔ وہ بڑے اتساہ اور پوری کفایت شعاری سے اس کام کو چلا رہے ہیں۔ اور سارے کارکنوں کے ایثار کا یہ ثبوت ہے۔ کہ چار پانچ ہزار کے سالانہ خرچ پر بیس کے قریب اپدیشک کام کر رہے ہیں۔ نفر خرچ۔ دفتر کا خرچ اور دیگر تمام اخراجات بھی اسی رقم میں شامل ہیں کفایت شعاری کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ڈیرہ میلہ کے پربندھ پر صرف ۱۲ روپیہ خرچ آیا ہے۔ آریہ سماج نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ بہت تھوڑے خرچ پر نہایت اعلیٰ نتائج اس کے مقابلہ پر اور کوئی سنستھا پیدا نہیں کر سکتی۔ دلت ادھار کے حامی اگر سال رواں میں اپنی سبھا کو ڈبل کر کے بیس ہزار اس سبھا کے ہاتھ میں دیں۔ تو دگنے سے زیادہ کام ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح چند سالوں میں اچھوت پن کی لعنت سے پنجاب کو اسی طرح پاک کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح ریاست جموں کو کر دیا گیا ہے ؛

دیانند دلت ادھار سبھا گرو دت بھون لاہور اس شاندار کامیابی کے لئے پرتیک دلت ادھار پریمی سے دھن اور سہایتا کا پاتر ہے۔ جو صاحبان رپورٹ دیکھنا چاہیں وہ دفتر سے منگوا لیں ؛

باجلاس مولوی الٰہی بخش خان منصف صاحب جج معاملات خفیفہ درجہ دوم کوئٹہ

بمقدمہ کہر سنگھ ولد گنگا سنگھ جٹ بیل گاڑی کوئٹہ بلوچستان بمبئی مدعی

بنام تلسا سنگھ ولد ہرنام سنگھ ذات ... سکنہ کوئٹہ گوال منڈی گاڑی بان ... سکنہ کوئٹہ بلوچستان (حال مفقود الخبر)

دعویٰ ۹۲

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ ... ہے اور باوجود تلاش کے کچھ پتہ ... کا نہیں ملا۔ اس لئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ

۱۲ اکتوبر ۱۹۳۱ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر ... نہیں کرے گا۔ تو بموجب آرڈر ۹ قاعدہ ... ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یکطرفہ عمل میں آئیگی دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۳۱ء جاری ہوا ؛

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دواہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ:-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

ج 32

بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدو جدا امرت دھارا کی تیار کردہ ... نو ... سہیل

چند ادویات متعلقہ خوبصورتی

چت موہنی (رجسٹرڈ) ابٹن — اس ابٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرے کے بدنما داغ کیل۔ چھائیاں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ چہرہ کی رنگت بہت نکھر تی جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

حسن افزا (رجسٹرڈ) ال سندھی — غسل کے بعد استعمال ہوتا ہے یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ غسل کے پہلے ابٹن اور غسل کے بعد حسن افزا استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے ؛ قیمت ایک روپیہ ... نمونہ چار آنے

شبرس (رجسٹرڈ) — یہ دوائی صرف چہرے کی چھائیوں کے واسطے ہے اس سے تمام چھائیاں دور ہو جاتی ہیں قیمت دو روپے۔ نمونہ ۸ر

مکھ رعب (رجسٹرڈ) — مونچھیں بڑھانے کا تیل! یہ تیل نہ صرف مونچھوں کو بڑھاتا ہے بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے اور ان کو قائم و ملائم بناتا ہے پر رعب دار چہرہ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے ؛ قیمت دو روپے۔ نمونہ چھ آنے

باغ پھول تیل (رجسٹرڈ) — بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے۔ بالوں کو قائم کرتا ہے اور بڑھاتا ہے۔ سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دماغ کے لئے مفید ہے قیمت ایک روپیہ

اکھ ٹھنڈ (رجسٹرڈ) سرمہ ممیرا — یہ سرمہ روزانہ استعمال کرنے کے واسطے ہے آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بصارت کو قائم رکھتا ہے اور طراوت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸ر) نمونہ ۱ر

پران سکھ (رجسٹرڈ) — پستانوں کو ڈھلکنے سے بچاتا ہے۔ اور ڈھلکے ہوؤں کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ بڑے پستان واقعی عورت کے لئے وبال جان ہوتے ہیں قیمت چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

بال اڑانیکی بے نظیر دوائی — اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ میں اور نرم سے نرم جگہ کے بال صفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں منگوا کر تعریف کی قیمت ۶ر نمونہ ۱ر

مصالح پان — پان کھانے والوں کے لئے ... پان نہیں ملتا تو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے یہ مصالح بنایا گیا ہے ایک چٹکی منہ پر رکھ لیجئے۔ پان جیسا ہے ویسا ہی رنگ اور مزا آ دیگا۔ علاوہ بدبوئے دہن کو دور کرے گا اور مسانک بڑھائیگا۔ بلغم رطوبت کو خشک کرے گا قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۱ر

گولی پان — وہ لوگ جو پان کا شوق رکھتے ہیں ... بغیر پان کھائے پان کا مزا لینا چاہتے ہیں وہ ان گولیوں کو کھائیں ایک گولی کھانے سے پان کا مزا بھی آ دیگا اور رنگ بھی اور باقی اوصاف مصالح پان جیسے ہیں قیمت ۶۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۱ر

مکمل فہرست ادویات مفت روانہ کی جاتی ہے

خط وکتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۳ لاہور

... منیجر امرت دھارا ... امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

The PRAKASH प्रकाश
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
جلد ۲۰ نمبر ۴۰
LAHORE INDIA
SUNDAY 18 OCT. 1931
سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء دیانند ابد ۱۰۷

ویدامرت

وواہ کب کرنا چاہئے!

ब्रहमचारी चरिति वेविषद्विष सदेवानां भवत्येकमँगम्। तेन जायामन्वविन्दद् ब्रहस्पतिः सामेन नीतां जुहोन देवाः॥ ऋग्वेद १०।१०९।५॥

"سنسکرموں میں تدروپ ہو کر برہمچاری برہمچریہ کے یگیہ اجرن کرتا ہے اس لئے وہ دیوتاؤں کے سنسار کا ایک بھاگ جیسا بنتا ہے۔ اس سے بڑے گیان کا سوامی وہ برہمچریہ برت کے پشچات سناتک ہو کر ستری کو پراپت کرتا ہے۔ ادہکارت گرہستھ آشرم سویکار کرتا ہے جیسے دیو سوم رس سے سمپورن نرمی پراپت کرتے ہیں"

منش استری کو کب پراپت ہو۔ ادہکارت کب پراپت کر کے گرہستھ آشرم میں داخل ہو۔ اس کا اتر اس وید منتر میں اتی سپشٹ روپ سے دیا گیا ہے۔ وید کہتا ہے۔ کہ منش برہمچریہ کے پشچات سناتک ہو کر ادہکارت روپ سے ودیا سماپت کر کے ستری کو پراپت کرے گویا برہمچریہ برت کے پالن کئے بنا پرش کو وواہ کی اجازت ہے۔ نہ ستری کو۔ ستری پرش دونو کو برہمچاری رہنا ہوگا۔ اگر وہ سچے گرہستھی بننا چاہتے ہیں۔ برہمچریہ برت [illegible]

اپدیش کے انترگت اپنی ستری سے سنجوگ کرنے کو بھی ودچار کا نام دیا ہے۔ کتنا اونچا اپدیش ہے۔ اس اپدیش کو سمکھ رکھتے ہوئے بال وواہ اور ان میل وواہ کی تو سداچار میں کہیں جگہ ہی نہیں۔ جو لوگ اس قسم کے وواہوں کا سمرتھن کرتے ہیں۔ وہ انشچت سے گرے ہوئے ہیں۔ وہ وواہ کا ادیش بھوگ سمجھتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

وام سندر

٩١١

پڑھو پریم اور سداچار بندھی پستکیں

استھانگ یوگ پرکاش - اردو ایک روپیہ - یم نیم آسن پرانایام بمنیر دیوگ کے آٹھ انگوں پر ایک مفصل پستک ہے - یوگی اردو ۸ر - ایشور بھگتی اردو ۸ر - ایشور ملاپ اردو ۷ر - برہم چار اردو ۵ر - وید درشن اردو ایک روپیہ - سورگ کی سیڑھی اردو ۷ر - آریہ جیون اردو ۷ر - ستیہ گیان اردو ۷ر - برہمچریہ (ویریہ رکشا) اردو ۷ر - ستیہ برتی مہاشے ۱۰ر - گہستھ - چندر اردو ۶ر - تتو دیت رشی کی کتھا اردو ۸ر - برہم شکتی ہندی ۴ر - سورگ پراپتی ہندی ۴ر - ویدک پرارتھنا ہندی ۱۱ر - ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

کون ایسا ہے - جس کو فائدہ نہیں ہوا
فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

شدھا سندھو

کف، کھانسی ، ہیضہ ، درد، شول ، سنگرہنی - اتیسار ، پیٹ درد ، قے دست ، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا قیمت فی شیشی آٹھ آنہ

درد گنج کیسری داد کی دوا

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑ سے کھونے والی دوا قیمت فی شیشی چار آنے

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں - نقل سے ہوشیار رہیے نقلی دوا نہ خریدیے

منگانے کا پتہ :- **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

شملہ کے ایجنٹ :- بیسٹ چیپ اینڈ کمپنی لوار بازار شملہ

٩١٢

جاتی کی اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ!

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان کے سہارے بھیک منگواتے رہتے ہیں اور ان کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں - یہ انا تھ ہوتے ہی ان کو گوچوں کو لے جاتے ہیں اور بھیک منگواتے ہیں - ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں - یہ تب ہی ہو سکتا ہے - جب وہ ان کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائیں - اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں - جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پرورش کی جاتی ہیں - یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان جاٹ کرشن مالک اخبار پرتاپ، وپرکاش ہیں ماتحت ہے - لوگوں کو چاہیے کہ اس کے ممبر بنیں - اور اس کے انتظام میں موجود ستنظموں کا ہاتھ بٹائیں ہر ایک ممبر دائے کا ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے - اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں ‏

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں - جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھ بھی کہے اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں - اور ہم آشا رکھتے ہیں - کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے - تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے ۶۰ اناتھ آلیہ میں ہیں تدبیر کے تھوڑا ہونے سے نہیں ہٹا جا سکتے - لے لیا جائے - اور ان کو بھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں ‏

ہیرا نند شرما سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ لاہور

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

٩١٠

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے - آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر کے دیکھیں - قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے - قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - منی کو گاڑھا کرتا ہے - طاقت بہت دیتا ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی

براہمی بوٹی - عہ سیر - دشت منجن ۸ر فی شیشی
سمت سلاجیت عہ تولہ - سوچی پترم - مفت

پتہ: **مینیجر گورو کل آیوروید فارمیسی - ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی** (ضلع سہارنپور)

٩٠٥

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کو روزانہ استعمال کیا کریں - ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ‏

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے - جس کی یہ ایجاد ہے - اس لیے دھوکے سے بچنے کے لیے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں ‏

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں اور مال ہمیشہ اسٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے

امرت دھارا - آتنک نگرہ گولیاں - بیماری پاک - آنند پاک - دو نگرے کا بال امرت - آہار بھکشن یا جوہر ہضم

ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی یا نقد طلب کر سکتے ہیں - بہتر بستر بند، آسن، ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے - ملنے کا پتہ :- ایجنسی سوتر منڈی لاہور

منیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت دستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

رشی بگیہ کو سپھل کرنا ہو تو

رشی انک کے لئے آرڈر زیادہ تعداد میں دیں اور جلدی

رشی نمبر کے متعلق آرڈروں کی رفتار سست ہے۔ چھوٹی سماجوں کے آرڈر تو آ رہے ہیں۔ لیکن بڑی سماجیں خاموش ہیں۔ اُن کی خاموشی ٹوٹے گی۔ لیکن حسب معمول اس وقت کہ رشی نمبر تیاری کی آخری منزل کے قریب ترین پہنچ چکا ہوگا۔ اس حالت میں سماجوں کے آرڈروں کی تعمیل تو ہو جائے گی۔ لیکن سماجیں شائد نہیں جانتیں۔ کہ اس سے پربندھ میں کتنی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ آرڈر دینا ہے۔ تو وقت پر کیوں نہ دیا جائے۔ جس سے پربندھ کو بھی سہولیت ہو۔ اور پرچہ بھی وقت پر شائع ہو کر سب کو دیوالی کے دن سے پہلے پہنچ جائے۔ ہماری ہمیشہ کوشش رہتی ہے۔ اور اس سال تو ہم نے نشچیہ کر لیا ہے۔ کہ ایسی تاریخ پر رشی نمبر پوسٹ کر دیا جائے۔ کہ دیوالی سے دو تین دن پہلے ہر جگہ پہنچ جائے۔ لیکن اس نشچیہ کو عملی صورت دینا آریہ سماجوں کے جلدی آرڈر دینے پر منحصر ہے آرڈر آجائیں۔ تو ہم اندازہ لگا سکیں۔ کہ کتنا پرچہ چھپوانا ہے۔ اور موجودہ آرڈروں کی بنا پر تعداد کا فیصلہ کیا جائے۔ تو بعد از آں بہت مشکل پیش آتی ہے۔ کیونکہ آریہ سماجوں کے آرڈر بڑی تاکید کے ساتھ آتے ہیں۔ کہ ان کی تعمیل ضرور کی جائے۔ اور ہمارے لئے مشکل ہوتی ہے۔ اس لئے آریہ سماجیں احسان کریں گی۔ اگر اپنے آرڈر بہت جلد بھیج دیں گی ؛

آباب اور نویدن — رجسٹری کی فیس اب ۱ آنہ کی بجائے تین آنے ہو گئی ہے۔ اس لئے وی پی کی حالت میں ۳ کا آریہ سماجوں کو زیادہ زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ پھر وی پی کی صورت میں پرچہ دیر سے ملتا ہے۔ اس لئے جتنے پرچے منگوانے ہوں۔ نرخ کے مطابق ان کی قیمت ہر ایک آریہ سماج کو بذریعہ منی آرڈر بھیج دینا چاہئے۔ اس سے جہاں ہم وی پی کی زحمت سے بچ جائیں گے۔ وہاں آریہ سماجوں کو رشی انک وقت پر مل جائے گا۔ اور ۳ کی بچت بھی رہے گی۔

رشی نمبر کی تصاویر — اس سال کے رشی نمبر کی مکھیہ تصویر ایک قابل دید چیز ہوگی۔ جسے دیکھ کر آپ پرسن نہ ہوں۔ تو ہمارا ذمہ۔ اس کے علاوہ دوسری تصاویر بھی اپنی نظیر آپ ہی ہوں گی۔ تصاویر کے لحاظ سے تو پرچہ قابل دید ہوگا ہی۔ مضامین اور نظموں کے لحاظ سے بھی قابل تعریف ہوگا۔ مضامین اور نظموں کی فہرست میں آپ نئے ناموں کا معقول اضافہ پائیں گے اس لئے آرڈر بھاری تعداد میں آنے چاہئیں۔ تاکہ وسیع اشاعت پا کر رشی نمبر رشی کے مشن کا زیادہ وسیع حلقہ میں پرچار کرے ؛

خطرہ ہے کہ کہیں ان پر حملہ نہ ہو جائے۔ خفیہ پولیس خاص کر انارکسٹ پولیٹیکل جرائم پیشہ لوگوں پر نظر رکھتی ہے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ اگر لنڈن میں مہاتما گاندھی پر کوئی حملہ کیا گیا۔ تو ہندوستان میں صورت حالات بہت نازک ہو جائے گی ؛

مسٹر سکاٹ کشمیر پولیس میں

نہ معلوم اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے کہ لاہور کے سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر سکاٹ ریاست کشمیر میں پولیس کے ڈی آئی جی بن کر جا رہے ہیں۔ اور جلد چارج لینے والے ہیں ؛

گورنمنٹ کا استے اہم واقعہ کے متعلق کوئی خاص نوٹس نہ لینا ہندوؤں کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے۔ جب خدا بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ تو ہندو گورنمنٹ سے مدد کی امید کیسے رکھ سکتے ہیں جبکہ اپنی مدد کے لئے وہ خود تیار نہیں ؛

مہاتما گاندھی پولیس کی حفاظت میں

ایک ولائتی اخبار لکھتا ہے۔ کہ انگلستان کی خفیہ پولیس مہاتما گاندھی کی اس طرح حفاظت کرتی ہے گویا وہ کسی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کی حفاظت پر مامور سپاہی وردی نہیں پہنتے۔ وہ ہر وقت اُن کے ساتھ رہتے ہیں۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ انڈیا آفس والوں کو

تنخواہ میں تخفیف — صوبہ جات متوسط کے گورنر نے بھی اپنی تنخواہ میں ۱۵ فیصدی تخفیف کا اعلان کر دیا۔ ایگزیکٹو کونسل کے ممبران نے دس فی صدی تخفیف منظور کی۔ لیکن وزراء ان سے بڑھ گئے۔ کیونکہ انہوں نے گذشتہ اپریل سے صرف ۲۱۵۰ لینا منظور کیا ہے ؛

دفعہ ۱۰۸ کا چکر چل رہا ہے — شملہ میں دو دیویوں شریمتی شکنتلا دیوی اور شریمتی لکشمی دیوی کو زیر دفعہ ۱۰۸ باغیانہ تقریریں کرنے کی پاداش میں ایک ایک سال قید محض کی سزا ہوئی ہے۔ ان سے ضمانت طلب کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے جیل جانے کو ترجیح دی ؛

افغانستان میں کوئلہ کی کان — افغان وزارت کا اعلان ہے۔ کہ بچہ سقہ کے وطنی علاقہ میں کوئلہ کی کان برآمد ہوئی ہے۔ افغانستان میں ریلوے کے اجراء کے ساتھ کوئلہ کی کان کی دریافت پر اظہار مسرت واجبی ہے ؛

سونے کی برآمد بند ہو گئی — بمبئی کا تار ہے۔ کہ غیر ممالک کو سونے کی برآمد عملاً بند ہو گئی ہے۔ کیونکہ محصول وغیرہ کی وجہ سے برآمد میں منافع کا بہت کم امکان ہے۔ اس لئے اندرون ملک سے جو سونا بمبئی آتا تھا۔ اس کی مقدار میں بھی کمی ہو گئی ہے ؛

حادثہ بجلی کی تحقیقات — بجلی تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو ایک تقریر بند ہندو نے شہادت دیتے ہوئے ایک خالی کارتوس کا کیس اور ۱۲ گولیاں پیش کیں۔ کہا میں نے انہیں واقعہ کے دوسرے دن برآمد اور مختلف کمروں سے جمع کیا تھا۔ مزید برآں کہا کہ فرش اور دیواروں پر ابھی تک گولیوں کے نشان ہیں اور گولیاں پھنسی ہوئی ہیں۔ اس پر کمشنروں نے عمارت کا معائنہ کیا ؛

شردھانند ٹرسٹ کے بعد یوپی کونسل کے ممبر — شردھانند ٹرسٹ بذریعہ تار مہاتما گاندھی کو اور وزیر اعظم کو اطلاع دے چکا ہے۔ کہ نہ ڈاکٹر امبیدکر اچھوتوں کے پرتی ندھی ہیں۔ نہ اچھوتوں کو جداگانہ نیابت منظور ہے۔ اب یوپی کونسل کے اچھوت ممبران نے وزیر اعظم اور مہاتما جی گاندھی کو اچھوتوں کی طرف سے تار دیا ہے۔ کہ تمہر نارس کی طرف سے جو ہندو پنڈت لال اور بار سو زمیندار کا نگر ہے۔ یوپی کونسل کے ہم منتخب اچھوت ممبران سے انکار کرتے ہیں کہ ڈاکٹر امبیدکر

سمجھوتہ کی ناکامی کی وجہ — فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق ہندو مسلم ڈیلی گیشن نے مہاتما جی کی اس تجویز کی تائید کی۔ کہ اس سوال کا نیصلہ جوڈیشل ٹریبونل کے سپرد کیا جائے۔ سب ہندو کانگریس نا رہنما سے اتفاق ہے۔ لیکن وہ چاہتے ہیں۔ کہ مختلف صوبوں میں ہندو اقلیتوں کو بھی وہی نمائندگی دی جائے جو مہاتما گاندھی سمجھوتہ کرنے پر تیار ہیں۔ لیکن سکھ کی شرط کے ساتھ کہ کسی صوبہ میں کسی اکثریت کی نشستیں مخصوص نہ کی جائیں۔ ہر ایک صوبہ میں ہر ایک اقلیت کی نشستیں آبادی کے لحاظ سے مخصوص کی جائیں۔ لیکن مسلمان ہیں۔ کہ اپنے مطالبات پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ نہ ہی وہ فرقہ وارانہ مسائل کے حل کے لئے جوڈیشل ٹریبونل کا تقرر منظور کرتے ہیں ؛

بافلط گوئی تیرا آسرا — دربار کشمیر کی مخالفت میں دشمن ریاست مسلم پریس تو شاید بافلط گوئی تیرا آسرا کا وظیفہ پڑھتا رہتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ کے ایک مسلم چیتر نے غلط بیانیوں میں "انقلاب" اور "الفضل" سب کو مات کر دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"سیالکوٹ سے مسلمانوں کی تیاری کی خبر پا کر مہاراجہ کشمیر نے مشیران خاص سے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ جلد از جلد احرار اسلام کے مطالبات قبول کر لئے جائیں۔ ورنہ میں خودکشی کرنے کو تیار ہوں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکا۔ تو میں ریاست چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں گا" پھر یہی باطل پرست اخبار لکھتا ہے۔ پنجاب بھر کے تمام شہروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر مسلمان ہو گیا ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ آج شام افواہ ہے کہ مہاراجہ کشمیر کے چار شخص جیل سے آزاد ہو کر مسلمان ہو گئے ہیں ؛

ہندوؤں کی ہڑتال — ڈیرہ غازی خاں میں ہندوؤں کی ہڑتال جاری ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سلطان احمد نامی مسلمان نے ایک ہندو لڑکی کو اغوا کر لیا ہے۔ جس پر ہندوؤں نے ہڑتال جاری کر دی ہے۔ اگر یہی واقعہ مسلمانوں کے متعلق ہوتا۔ تو نہ معلوم کیا ہو جاتا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ حکام نے اس نازک صورت حالات کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ حالانکہ ایک بھاری جلسہ میں اجتماعی طور پر سلطان احمد کی اس کارروائی پر اظہار نفرت بھی کیا گیا کہاں ہیں وہ نیشنلسٹ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم رام و رحیم کو ایک مانتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ ہندو لڑکی کے اغوا کنندگان کے خلاف انہوں نے کیا نوٹس لیا ہے

اریجنل لاہور بمبئی کلکتہ مدراس وغیرہ اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کرے ہوادار بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر ڈاک خانہ اداکاران باکمال پاس - آزمائش شرط ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہمارے نمائندہ ہیں۔ پیشتر کہ انتخاب اور عام استحقاق رائے کے ہم حامی ہیں ؛

گول میز کانفرنس ختم ہو جائے گی۔

لنڈن کے پولیٹیکل حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انتخابات کے بعد کنسرویٹو گورنمنٹ برسر اقتدار آئی ہے۔ تو گول میز کانفرنس ختم ہو جائیگی

لاہور میونسپلٹی کا ۱۹ ہزار روپیہ

لاہور میں افواہ ہے۔ کہ میونسپلٹی کا ۱۹ ہزار روپیہ جو بنک سے نکالا گیا تھا۔ چپڑاسی لے کر بھاگ گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ پولیس اندر ہی اندر تحقیقات کر رہی ہے ؛

پوسٹ آفس خزانچی پر ڈاکہ

ڈھاکہ پوسٹ آفس کا خزانچی مسلح کانسٹبل کے ہمراہ بنک سے ۲۸ ہزار روپیہ لے جا رہا تھا۔ کہ سائیکل سوار چار نوجوان آئے اور فائر کر کے ۲۲ ہزار کے نوٹ لے کر بھاگ گئے۔ کانسٹبل نے تعاقب کیا۔ آخر دو نوجوان بمعہ نقدی کے گرفتار کر لئے گئے ؛

بھائی جی کی سری نگر میں طلبی

ہندو سبھا سری نگر نے بھائی پرمانند کو بذریعہ تار سری نگر طلب کیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ مسلمان اپنے مطالبات مہاراجہ کے سامنے رکھ رہے ہیں۔ ہندوؤں میں ہیبت طاری ہے۔ ان کی امداد کے لئے آیئے۔

پریس ایکٹ کے خلاف احتجاج

لاہور کے اخبارات ۱۵۔ اکتوبر کو پریس ایکٹ کے خلاف بطور احتجاج بند رہے ؛

بطور پروٹسٹ دوسہرہ بند

سناتن دھرم سبھا سری نگر کی انتظامیہ سبھا نے پاس کیا ہے۔ کہ امسال ہندو بطور پروٹسٹ تہوار دوسہرہ نہیں منائے گی۔ ہندو پبلک سے درخواست ہے کہ پریڈ گراؤنڈ میں جہاں سرکار کی طرف سے دوسہرہ منایا جاتا ہے۔ کوئی بھی ہندو نہ جائے۔ رام ناٹک سبھا نے بھی اس فیصلہ کی بنا پر اپنے کھیل بند کر دیئے ہیں ؛

پنڈتوں کا فیصلہ

پنڈتوں کے ایک جلسہ میں پاس کیا گیا۔ کہ وہ بیگار کے لئے ہوئے ہندوؤں کو گورنمنٹ امداد دے۔ جس طرح مہاراجہ سری رنبیر سنگھ جی نے شیعہ اور سنیوں کی لڑائی میں تین لاکھ روپیہ عنایت کیا تھا ؛

مرزائیوں کا پروپاگنڈا

اخبارات میں اس خبر کے شائع ہونے پر کہ مولانا ظفر علی۔ مولانا

قادیانی پریس کی دروغ بافیوں کی تردید

قادیانی پریس دروغ بافیوں میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ اس کا مسلک کچھ ایسا ہے۔ کہ جب دشمن کو بدنام کرنا ہو۔ اور اس کے لئے جھوٹ بولنا ہو۔ تو پھر دل کھول کر کیوں نہ بولا جائے۔ مسلمانوں کو ساتھ ملانے کے لئے اس نے توہین رسول کا الزام بڑا کارآمد سمجھ رکھا ہے۔ اس لئے اپنا مطلب نکالنے کے لئے ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کو اکسانا ہو تو وہ ہندوؤں سے رسول کی توہین کا الزام منسوب کر دیتا ہے۔ ریاست کشمیر کے خلاف زہر اگلنے میں بھی وہ انہیں ہتھیاروں سے کام لے رہا ہے۔ کشمیر کے خلاف دروغ بافیوں میں یہ پریس اس درجہ تک بڑھ گیا ہے۔ کہ ریاست کے پبلسٹی محکمہ کو اس کی تردید کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ چنانچہ الفضل کی دروغ بافیوں کی چند ایک مثالیں دی جاتی ہیں۔ جن کی ریاست کے پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے زبردست تردید کی گئی ہے ؛

"بہت سے موقعہ پر کشمیری مسلمانوں کو زدوکوب کیا گیا۔ انہوں نے پیغمبر خدا کی قسم کھا کر کہا۔ کہ وہ بے قصور ہیں۔ تب پیغمبر خدا کو بھی گالیاں دی گئیں۔ ایک دفعہ ایک سپاہی نے پیغمبر خدا کی والدہ محترمہ کی شان میں دشنام دہی کی"؛

پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کا بیان ہے کہ یہ بیان بالکل دروغ آمیز ہے۔ اگر سرکاری تردید ٹھیک ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ محمد صاحب اور ان کی والدہ محترمہ کے متعلق دروغ آرائی کا مقصد مسلمانوں کو ریاست کے خلاف اشتعال دلانا ہی ہے ؛

(۲) ایک انگریز لیڈی ایک پرائیویٹ مکتوب میں لکھتی ہیں۔ کہ "۳۲ کشمیری مسلمانوں کو افسران نے بید مارے۔ جن میں ۳۰ مر گئے" ریاست کا بیان ہے۔ کہ یہ بیان بھی بے بنیاد ہے۔ کوئی شخص بید زنی کی وجہ سے نہیں مرا" ۳۲ میں سے ۳۰ کے قریب مرنے کی بات بنانا ظاہر کرتا ہے کہ بات بنانے والوں کو جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں۔ پھر ایک بات یہ بتائی گئی کہ کشمیری مسلمانوں کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ اونچی آواز سے مہاراج زندہ باد اور اسلام مردہ باد کے نعرے لگائیں" پھر لکھا ہے کہ "چند ریاستی افسران نے مسلح بغاوت کی سازش کا ڈھونگ خود بنایا تھا۔ تاکہ مسلم مطالبات کو انصاف کی نگاہ سے ماننے سے انکار کر دیں" ان سب دروغ بیانیوں کی ریاست کے محکمہ پبلسٹی نے تردید کر دی ہے ؛

قادیانی پریس نے ریاست کے خلاف جو دروغ بیانیاں کی ہیں۔ وہ خود اپنی آپ تردید ہیں۔ کیونکہ کسی شخص کا دماغ یہ بات باور کرنے کو تیار نہیں۔ کہ کشمیری مسلمانوں کو "اسلام مردہ باد" کا نعرہ لگانے کا حکم دیا گیا ہوگا۔ اور انہوں نے اس قسم کے نعرے لگائے ہوں گے۔ اور نہ یہ باور کرنے کی بات ہے۔ کہ افسران نے مسلح بغاوت کی سازش مسلم مطالبات کو انصاف کی نگاہ سے نہ دیکھے جانے کے لئے کی۔ یہ قادیانی پریس کی شرمناک شرارت ہے۔ جس کا تدارک ضروری ہے۔ جب انقلاب سے ریاست دشمن اخبارات کا داخلہ ریاست بند کیا گیا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ الفضل، اور اسی قماش کے دوسرے اخباروں کا داخلہ جاری رہے۔ جو ریاست کے خلاف نہایت کمینہ مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں ؛

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کو کوئی حقیقی شکایات نہیں رہا ہوگا۔ دنیا میں کوئی حکومت ہے۔ جس کے لوگوں کو کم و بیش شکایات نہیں۔ لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ کشمیر دشمن قادیانی پریس کے دل میں کشمیری مسلمانوں کے لئے کوئی ہمدردی نہیں۔ وہ کشمیری مسلمانوں کے نام پر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ اسی واسطے مرزا محمود نے کہا تھا۔ کہ قید ہونا ہو تو کشمیری مسلمان خود ہوں۔ اپنے گھر کا جو روپیہ انہیں ہو سکتا ہے۔ نہ کسی اور کو نہیں ہو سکتا۔ البتہ روپیہ ہمیں دو۔ تاکہ ہم ان کی مدد کر سکیں۔ یہ دو چیز یہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں رسوخ۔ اور یہ دونوں چیزیں وہ کشمیری مسلمانوں کے صرف پر۔ اور اپنی دروغ بافیوں کے بل بوتہ پر حاصل کرنے کی فکر میں ہیں ؛

اظہر وغیرہ کشمیر پہنچ رہے ہیں۔ مرزائیوں نے پروپاگنڈا شروع کر دیا ہے۔ کہ ہمیں ان پر اعتماد نہیں ہے ؛

اسمبلی کا آئندہ اجلاس

اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۴ نومبر سے دہلی میں شروع ہوگا۔ جس میں ضمنی فنانس بل پر بحث کی جائے گی۔ اس اجلاس میں کوئی غیر سرکاری کام نہ ہوگا۔

سٹوڈنٹس کانفرنس کی صدارت

لاہور میں پنجاب پروونشل سٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس ۳۱۔ اکتوبر اور یکم نومبر کو ہو رہا ہے۔ اس کی صدر مسٹریس کملا دیوی چٹوپادھیائے ہوں گی ؛

دارون میں کرفیو آرڈر

جب مہاتما گاندھی صاحب وردھا آشرم پہنچے تو وردھا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بدیں الفاظ کرفیو آرڈر جاری کر دیا۔ "چونکہ مہاتما گاندھی اس شہر میں تشریف لانے والے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے حکم جاری کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی شخص ۹ بجے شام سے ۶ بجے صبح تک شہر میں داخل نہیں ہو سکیگا۔ تاکہ مہاتما گاندھی کے آرام میں خلل واقعہ نہ ہو"؛

مہاتما گاندھی کا مجسمہ لنڈن میں

مہاتما گاندھی کے انگریزوں میں کس قدر عقیدت ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ایک عیسائی دیوی نے اپنے مکان کے سامنے ایک چھوٹے سے چبوترے پر مہاتما جی کا بت نصب کرایا ہے ؛

سردار کھڑک سنگھ کی شانتی

ڈیرہ بابا نانک میں جتھہ کے ساتھ سردار کھڑک سنگھ پہنچے۔ تو وہاں انہوں نے تقریر میں بڑے واقعہ کے متعلق فاتحانہ انداز میں کہا۔ "جونہی شرارتی ہندوؤں نے مہاتما گاندھی کی جے کے نعرے لگائے۔ تو جتھہ کے چند نوجوانوں نے اپنی کرپانیں نکال لیں۔ تاکہ انہیں شرارت کرنے کا مزہ چکھایا جا سکے"

اگر یہ الفاظ سردار کھڑک سنگھ کے ہیں تو ان کی شانتی بے نقاب ہو گئی ہے۔ اگر سردار صاحب شانتی کے حامی ہوتے تو اپنے ساتھیوں کے کرپانیں سونت لینے کے فعل پر ان کا سر مارے ندامت کے جھک جانا چاہئے تھا ؛

آپ نے رشی نمبر کے لئے آرڈر بھیج دیا؟ اگر نہیں بھیجا تو پہلی ڈاک میں بھیجیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا۔ (مینیجر)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھی بھیج دی جاتی ہیں۔
ہمارے ہاں سے دام نقد کر کے یا ڈیپازٹ افسران ...
قسطوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کیجاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
SULEMAN UMAR & Co
KARACHI

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲ کارتک سمت ۱۹۸۸

کنیا گورو کل کا سالانہ جلسہ

کنیا گورو کل سیٹھ رگھومل جی کے ایک لاکھ ... کے دان سے جاری ہوا - میں اس زمانہ میں ... موجود تھا - جب گورو کل کا نگر میں ایک سالانہ جلسہ پر مہاتما منشی رام جی نے میٹنگ ... صاحب سے آیورویدک کالج کے لئے سہایتا مانگی - انہوں نے جواب دیا - کہ مجھے اس کام کے لئے اتساہ نہیں - ہاں جس کے لئے منظور ہے اگر آپ وہ شروع کریں تو میں ایک لاکھ روپیہ دینے کو تیار ہوں - وہ یہ ہے کہ جس طرح آپ نے لڑکوں کے لئے ایک گورو کل قائم کیا ہے - اسی طرح کنیاؤں کے لئے کریں - چنانچہ یہ دان سویکار کر لیا گیا - اور اس کی گفت و شنید بھی ہو گئی -

اس کے کچھ عرصہ بعد مہاتما منشی رام نے سنیاس لے لیا - انہوں نے کوشش کی - کہ سارو دیشک سبھا کے ادھین کنیا گورو کل جاری ہو جائے - لیکن نہ ہو سکا - اس پر سیٹھ رگھومل جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھا - کہ آپ کنیا گورو کل جاری کریں - میں اپنا سو خود ایک لاکھ آپ کو دونگا - اس پر پنجاب کی سبھا نے چھ سال ہوئے دہلی میں ایک کرایہ کی کوٹھی لے کر گورو کل جاری کر دیا ؛

گورو کل اسی آشا پر جاری کیا گیا کہ سیٹھ جی اپنا لاکھ روپیہ جلد ادا کر دیں گے - لیکن یہ آشا پوری نہ ہوئی - اس میں سے غالباً ۱۸ ہزار روپیہ نقد وصول ہوا ہے - سیٹھ صاحب پانچ سو روپیہ ماہوار گورو کل کو دیتے رہے - اسے لاکھ روپیہ کا سود سمجھ لیا جاتا - اس کے بعد سیٹھ جی کی اچانک مرتیو ہو گئی - انہیں کنیا گورو کل کی اس قدر فکر تھی - کہ اپنی وصیت میں انہوں نے یہ فقرہ بڑھا دیا کہ جن انسٹی ٹیوشنوں سے میں وعدہ کر چکا ہوں - انہیں سب سے پہلے روپیہ ادا کیا جائے - جن لوگوں پر سیٹھ جی کی وصیت کی تعمیل کی ذمہ داری تھی - انہوں نے اسے نبھانا مناسب نہیں سمجھا - اس لئے اب معاملہ کلکتہ ہائی کورٹ کے سامنے ہے ؛

جس دان پر کنیا گورو کل کھولا گیا تھا - وہ تو نہ ملا - لیکن جب وہ ایک بار جاری ہو گیا - تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ تھا - کہ جس طرح ہو اسے زندہ رکھے - چنانچہ سبھا انسٹی ٹیوشن کو چلا تو رہی ہے - لیکن مشکل سے - شروع سے روپیہ کی قلت رہی ہے - اس وقت تک اس کا اپنا بھون نہیں بن سکا - کرایہ کے مکان میں ہے پہلے دہلی میں تھا - وہاں ملیریا یا کسی وجہ سے تکلیف ہوئی - اس لئے اسے اٹھا کر ڈیرہ دون لے آئے - وہاں پر بھی کرایہ کا سا سسٹم آ رہا - لیکن اپنا استھان نہ ہونے سے جو دقت ہو سکتی ہے - وہ قائم رہی - ایک کنیا کرایہ کے مکان میں رہ کر کبھی نہیں ہو سکتا - چہ جائیکہ ایک انسٹی ٹیوشن بخوبی چل سکے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب بالکائیں ہوں - بالکوں کی اتنی ضروریات نہیں ہوتیں - جتنی بالکاؤں کی ہوتی ہیں - لیکن کنیا گورو کل کی عمارت بنے تو کیسے ؟ اسے تو اس کے معمولی اخراجات کے لئے بمشکل روپیہ ملتا ہے - نتیجہ یہ ہوا - کہ نیا داخلہ بند کر دیا گیا - کیونکہ جو کوٹھیاں کرایہ پر لی گئی تھیں - ان میں مزید کنیاؤں کے لئے استھان نہ تھا - دو سال سے داخلہ بند ہے - اب قرض لے کر کنیا گورو کل کے لئے ۳۵ ہزار روپیہ پر دو کوٹھیاں خرید کی گئی ہیں - اس پر سکول کی عمارت بنے گی - جو تیس ہزار سے کم کیا لے گی - اس طرح اگر ۶۵ ہزار روپیہ جمع ہو جائے تو قرض اتر سکتا ہے - اور برہمچارنیوں کی پڑھائی کے کمرے بن سکتے ہیں ؛

کنیا گورو کل کا سالانہ جلسہ بھی کئی سال سے نہیں ہوا - اب کہ دو نئی کوٹھیاں خرید کی گئی ہیں - جلسہ کرنے کا فیصلہ ہوا ہے - ۹-۱۰-۱۱ نومبر جلسہ کی تاریخیں ہیں - ان میں سے پہلے دو دن سب کے لئے کھلے ہونگے - لیکن تیسرا دن کیول دیویوں کے لئے ہوگا - اس موقعہ پر دیکشانت سنسکار بھی ہوگا - جو برہمچارنیاں سناتکہ بن چکی ہیں - انہیں ڈپلومہ دیا جائے گا - نئی کنیاؤں کا پرویش سنسکار بھی ہوگا ؛

یہ وقت ہے - جبکہ آریہ پرشوں کو کنیا گورو کل کی دل کھول کر سہایتا کرنی چاہئے -

خاص نمبروں کے سرتاج پرکاش کے رشی نمبر کے متعلق ضروری اعلان !

خریداروں سے

پرکاش کے رشی نمبر کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں - ... اس کے متعلق اچھے کوی اور لیکھکوں کے لیکھ اور نامی شعراء کی نظمیں ... حاصل کرنے کا پورا پربندھ کیا جا رہا ہے سہ رنگی اور بلاک کی تصاویر رشی نمبر کی شان کو دوبالا کریں گی - ہماری تصاویر ... کی تعداد میں اضافہ ہوگا - علاوہ ازیں ... ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف چار آنے فی پرچہ ہوگی - ایک پرچہ منگانے کے لئے پانچ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں ؛

اکٹھی خریدنے والی آریہ سماجوں اور دوسرے خریداروں کیلئے نرخ حسب ذیل ہیں :

ایک سے ۲۵ پرچہ تک ۴ فی پرچہ - ۷۶ سے ۱۰۰ پرچہ تک ۳ فی پرچہ
۲۶ سے ۵۰ ″ ″ ۳ ″ ″ محصول ڈاک بذمہ خریدار
۵۱ سے ۷۵ ″ ″ ۳ ″ ″ ۱۰۱ سے اوپر ۳ فی پرچہ محصول معاف

خریداری کے لئے کارڈ آریہ سماجوں کو بھیجے جا رہے ہیں - آریہ سماجوں کو اس دہارمک تحفہ اور دیوالی کے دہارمک پرساد کے لئے آرڈر جلدی سنکھیا میں دینے چاہئیں ؛

اس قدر خوبیوں کا اس سے سستا کوئی دوسرا شخص پرچہ نہیں - کیونکہ سو سے زیادہ خریدنے میں گھر بیٹھے ۳ فی پرچہ کے حساب سے ملتا ہے

اشتہار دینے والوں سے

پرکاش کا سالانہ رشی نمبر تمام خاص نمبروں کا سرتاج ہے - اس لئے کہ یہ سب سے پہلے نکلنا شروع ہوا - اور کہ اشاعت کے لحاظ سے کسی بھی خاص نمبر پر اسے سبقت حاصل ہے - اور اس میں اشتہار موثر ریٹ نہایت واجبی ہیں - بایں وجہ اشتہار دہندوں کے لئے نادر موقعہ ہے - کہ رشی نمبر سے استفادہ کر کے اپنے مال کا اشتہار نصف لاکھ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائیں

رشی نمبر یکم نومبر کے لگ بھگ شائع ہو جائیگا

اس لئے اشتہار جلد بھیجیں ورنہ رشی نمبر کی خدمات سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہنا ہے - جو اشتہار پہلے آئیں گے - قدرتاً وہ اچھی جگہ پر لگائے جائیں گے ؛

نرخنامہ حسب ذیل ہے جس میں کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں

ٹائیٹل کا آخری صفحہ (رنگین)	۶۰ روپیہ	نصف صفحہ	۲۲ روپیہ
″ دوسرا ″	۴۵ ″	¼ ″ ایک کالم	۱۲ ″
″ تیسرا ″	۴۲ ″	نصف کالم	۷ ″
تصویر کے سامنے کا صفحہ	۴۲ ″	¼ کالم	۴ ″
عام صفحہ	۴۰ ″		

اشتہار فوراً آنے چاہئیں ؛

المشتہر

مینیجر پرکاش (صیغہ رشی نمبر) لاہور

CC0. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized by eGangotri

وجہ کچھ ہو۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ آریہ پرشوں نے کنیا گوروکل کے ساتھ وہ پریم نہیں دکھلایا جس پریم کا وہ پاتر ہے۔ گوروکل کے لئے لوگوں نے بھاری رقمیں دان دی ہیں کنیا گوروکل کے لئے ایک بھی نہیں۔ کیا یہ آشا کرنا نامناسب ہے۔ کہ کوئی ایک سجن میدان میں اتریں۔ اور بیس پچیس ہزار دے کر ایک ودیالیہ بنوا دیں۔ اس کے بعد آشرم کا سوال رہ جائیگا۔ وہ آہستہ آہستہ تیار ہو سکتے ہیں کیونکہ اس کے لئے ایک دو کوٹھیاں تو ہیں ہی ؛

لیکن اگر کوئی ایک داتا نہ ملے۔ تو بہت سے سجن مل کر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔ کنیا گوروکل نہایت ہی شاندار انسٹیٹیوشن بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ آریہ پرش اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ آج کل کو یہ سمجھا گیا ہے پرایت ہے۔ ایسا سمجھا گیا جو کسی اور شکشا پریہ کی شکل سے پرایت ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی آچاریا ایک ودیشی۔ بال برہمچارنی دیوی ہیں۔ جو کل کی سیوا ایک پیسہ لئے بنا کر رہی ہیں ان کی بڑی بہن جو تیاگ اور ویراگ کی مورتی ہیں۔ کنیاؤں کی دیکھ بھال کے لئے ذمہ دار ہیں۔ جہاں ایک بہن آچاریا بہت ان برہمچارنیوں کے دماغ کی طرف زیادہ دھیان دیتی ہے۔ وہاں دوسری بہن ان کی ماتا کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ اور کل میں انہیں اس طرح رکھتی ہے۔ جس طرح ماتا اپنی پتری کو اپنے گھر میں رکھتی ہے۔ کسر ہے تو صرف یہ کہ آریہ پرشوں نے اپنا کرتویہ پورا نہیں کیا۔ لوگوں کو کل پر پورا وشواس ہے۔ اور وہ اپنی کنیائیں اس کے حوالہ کرنے کو تیار ہیں۔ اگر آج آریہ پرش اسے اپنے پریم کا پاتر بنا لیں۔ تو یہ انسٹیٹیوشن بھارت میں اپنی شان کا ایک انسٹیٹیوشن بن جائے آریہ پرشوں کی نسبت میں آریہ دیویوں سے زیادہ آشا رکھتا ہوں۔ پرش لڑکوں کی تعلیم کے لئے ہزاروں دان دیتے ہیں۔ تو وہ اپنی بہنوں کی ترقی کے لئے ہزاروں کیوں نہیں دے سکتیں۔ وہ تو گرو کی سوامنی ہیں۔ وہ جو چاہیں کر سکتی ہیں۔ جو چاہیں دے سکتی ہیں ؛

کیا میں آشا رکھوں کہ کنیا گوروکل کے اگلے اتسو پر تمام شکایات دور کر دی جائینگی یہ کسر پوری کر دی جائے گی۔ اور کل اُنتی کے مارگ پر قدم رکھ سکے گا ؛

(کرشن)

---

۲۳ پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یہ تاریخیں لتھیت ہیں۔ آریہ لنکوا جلاس کو کامیاب بنانے کے لئے کوششیں برابر جاری رکھنی چاہئیں ؛

اچھوتوں کا احتجاج

گول میز کانفرنس کی نیابت بجائے خود ایک مذاق ہے گورنمنٹ ہند نے جس شخص کو چاہا کسی جماعت کا نمائندہ بنا دیا۔ چنانچہ کوئی صاحب ڈاکٹر امبیڈکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں اچھوتوں کا نمائندہ ہوں لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اچھوتوں نے انہیں اپنا نمائندہ نہیں بنایا۔ البتہ گورنمنٹ نے انہیں اچھوتوں کے گلے ضرور مڑھ دیا ہے۔ وہ گول میز کانفرنس کی اقلیتی کمیٹی میں کہتے ہیں۔ کہ اچھوت مشترکہ انتخاب نہیں چاہتے وہ جداگانہ انتخاب کے حامی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح سرکار پرست مسلمان جداگانہ انتخاب کی حمایت میں آواز بلند کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں اچھوتوں کو جب معلوم ہوا۔ کہ اچھوتوں کا خود ساختہ یا گورنمنٹ کا ساختہ نمائندہ ان کی غلط ترجمانی کر رہا ہے۔ تو ان کی قائم مقام سوسائٹی نے وہ ٹرسٹ نے تمام ملک کا مذہبی اور وزیراعظم کو تار دیا ہے۔ کہ ایک شخص ڈاکٹر امبیڈکر نے جو یہ کہا ہے۔ کہ اچھوت لوگ جداگانہ انتخاب چاہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ ہم جداگانہ انتخاب کو بالکل منظور نہیں کرتے نہ ڈاکٹر امبیڈکر ہمارے وشواس کے پاتر ہیں۔ اس احتجاج کی صورت میں بھی اگر یہ سمجھا جائے۔ کہ ڈاکٹر امبیڈکر اچھوتوں کی صحیح نمائندگی کر رہے ہیں تو اچھوتوں سے پہلے درجہ کی بے انصافی ہے۔

کنیا گوروکل کا اُتسو

کنیا گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پرسدھ سنستھا ہے۔ یہ پہلے دہلی میں تھی۔ جل وایو انوکول نہ ہونے کے کارن بڑے سوچ وچار کے بعد سماجی روپ سے اسے ڈیرہ دون میں لایا گیا۔ لیکن مشکل یہ تھی۔ کہ پاٹھشالا نہ تھا۔ کرایہ کی کوٹھیوں میں گذارا کرنا پڑا۔ جن میں جگہ کی قلت تھی۔ اس لئے زیادہ داخلہ ہوا۔ اور نہ اتسو رچا گیا۔ اب دو سال کے بعد کنیا گوروکل دو کوٹھیاں خرید کر اس قابل ہو گیا ہے۔ کہ داخلہ بھی کرے اور اتسو بھی کرے چنانچہ دیوالی کے موقعہ پر ۹-۱۰-۱۱ نومبر کو اتسو رکھا گیا ہے ؛

یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اتسو شاندار ہوگا سیوگیہ ودیا گیا آریہ سماج کے نیتا یہاں پہنچیں گے جو اپنے اپدیش اور ویاکھیانوں سے جنتا کو نہال کریں گے۔ نرناریوں کو اپنی آنکھوں کنیا گوروکل کا کام دیکھنے کا اوسر پرایت ہوگا۔ اس لئے اُتسو کو سپھل کرنے کے لئے آریہ جنتا کو بھاری سنکھیا میں پہنچنا چاہئے۔ گوروکل کا اتسو دیکھنے کے علاوہ انہیں ڈیرہ دون کے قدرتی مناظر بھی دیکھنے کو ملینگے

کنیا گوروکل کو اس وقت جس چیز کی سخت ضرورت ہے۔ وہ روپیہ ہے۔ اس کا کوئی مستقل فنڈ نہیں۔ مستقل فنڈ نہ ہونے کی صورت میں بھی معمولی دان سے گذارا چل جاتا۔ لیکن مکان کی ضرورت خاص دان سے ہی پوری ہو سکتی ہے کنیا گوروکل کے قابل رہائش و قابل تعلیم مکانات بنانے کے لئے بھاری رقوم چاہئیں۔ لیکن حالت کیا ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ اس سنستھا کے پاس کوئی روپیہ نہیں۔ بلکہ اس کے سر پر قرضہ بھی ہے۔ جسے منتری اُنکے پریمیوں کو مت نظر آئیں۔ بلکہ اپنے اوپر لینا چاہئے۔ اور اس اتسو کے موقعہ پر اتنی رقم کوشش میں پہنچا دینی چاہئے۔ کہ جس سے قرضہ اتر کر اور سالانہ دان کی ضروریات کو پورا کر کے مکان کے لئے بھی کافی رقم بچ رہے۔ آشا رکھنی چاہئے۔ کہ آریہ جنتا کنیا گوروکل کے متعلق اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس کا بوجھ سے آزاد کرانے کا اس جلسہ پر ہی پورا پریتن کرے گی ؛

گوروُدت بھون کتھا

حسب معمول شری سوامی ستیانند جی کی کتھا اس سال بھی گورودت بھون کے وسیع ہال میں آریہ سماج لاہور وچھووالی کے پربندھ میں ۱۲- اکتوبر سے شروع ہوگئی ہے سلسلہ ۱۹ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ کتھا ایشور دلت ہوتی ہے۔ سوامی جی کی کتھا کے لوگ اس قدر شائق ہیں۔ کہ پہلے ہی دن ہزاروں کی حاضری تھی۔ اور یہ نتیجہ ہے۔ کہ اس میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ لاہور ہی نہیں نزدیکی قصبوں کے لوگ بھی اس میں شریک ہونے اور سوامی جی کے امرت وچنوں سے لابھ اٹھانے کے لئے بکثرت آتے ہیں ؛

کوئی ودیارتھی مسلمان نہیں ہوا

جالندھر کے پیام اسلام دراصل تماشائی نے کئی دوسرے مسلم اخبارات سے عادت لاچارت بے پر کی اڑائی ہے۔ کہ دیانند اینگلو ویدک کالج کے دو ودیارتھی مسلمان ہوگئے ہیں یہ خبر غلط محض ہے۔ چنانچہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرکاشن وبھاگ کی طرف سے ٹمن شیٹ میں اس بے بنیاد خبر کی تردید کی گئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

"رسالہ پیام اسلام جالندھر بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء نادرچند دیگر مسلم اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ

لاہور کے دو ودیارتھی جن کے نام کرشنا لال اور جانکی پرشاد تھے مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کرشن لال ہنوز کا مسلمان تھا۔ کرشن لال ایک اور لڑکے جانکی پرشاد کے ہمراہ ودیالیہ میں اس غرض سے آیا۔ کہ انہیں داخل کر لیا جائے لیکن چونکہ اس وقت ودیالیہ میں چھٹیاں ہو رہی تھیں۔ اس واسطے ان سے کہا گیا۔ کہ وہ چھٹیوں کے بعد آئیں۔ جس کے بعد وہ چلے گئے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ وہ ودیالیہ میں پڑھتے تھے۔ ابھی تک داخل بھی نہیں ہوئے تھے ؛

اس طرح تردید ہونے پر جن مسلم اخبارات نے ایک غلط خبر پر اشاعت دی۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اس تردید کو اپنے اخبار میں اشاعت دیں۔ تاکہ جو غلط فہمی اُنہوں نے پھیلائی ہے۔ اس کا کسی حد تک ازالہ ہو جائے ؛

آریہ سماج حیدرآباد کا پرستاؤ

آریہ سماج حیدرآباد سندھ نے ذیل کا پرستاؤ پاس کر کے شائع کرنے کے لئے بھیجا ہے :-

دسہرہ بم کیس میں اور سری نگر کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے جو راز افشا ہوئے ہیں۔ وہ بہت حیرت انگیز ہیں ؛

ایک سی آئی ڈی افسر نے اپنے بیان میں صاف طور پر کہا ہے۔ کہ شری سوامی شردھانند اور مہاشے راجپال کے قتل خفیہ پولیس کو پتہ تھے۔ جو بعض مولویوں اور بارسوخ مسلمانوں نے شروع کر رکھا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اس کے متعلق تحریری ثبوت ہیں۔ اگر مندرجہ بیان سچا ہے۔ تو یہ بات ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب اس معاملہ میں کوئی کارروائی نہ کرے۔ اس لئے ہم رزولیوشن پاس کر کے پنجاب گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ ہندو سکھ پروین افسر تحقیقات کے لئے مقرر کرے۔ جنہیں سی آئی ڈی افسروں کی امداد لینے کی اجازت ہو۔ تاکہ سچائی ظاہر ہو اور اصلی مجرموں کی گرفتاری میں کوئی مشکل نہ ہو۔ آریہ سماج حیدرآباد کا رزولیوشن ان بیانات کی بنا پر ہے۔ جو حال ہی میں اخبارات کے سامنے ہو چکے ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ ان بیانات کی بنا پر تحقیقات کا کام اپنے ہاتھ میں لے۔ لیکن اگر آریہ جنتا ہی خاموش ہو۔ تو گورنمنٹ کو سر دردی سہیڑنے کی کیا ضرورت ہے

آرین کانگریس کا اجلاس

آرین کانگرس کا اجلاس جو دیوالی کے دن بریلی میں ہونے والا تھا۔ بدت کی تاریخیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[illegible] کارمباش

[illegible] سناتن دھرم سبھا [illegible] کو مسند [illegible] پنڈت ربیارام [illegible] جو [illegible] سملہ پہ منہ آکر [illegible] اس نے [illegible] میں اپنے لے مسلمان حاصل [illegible] چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ [illegible] نمبر یا ستیارتھ نمبر یا [illegible] شائع کرنے کا بھی ارادہ کرلیا [illegible] میں ہو گا کیا؟ پنڈت ربیارام [illegible] تحریروں کے علاوہ سکھ ہندو [illegible] اپنے خیالات اس سلسلہ کے [illegible] ظاہر کریں گے"

[illegible] کس قسم کے خیالات ظاہر کریں گے؟ [illegible] وقت دیگا۔ اور پنڈت ربیارام [illegible] کے لئے دوبارہ اُسکے پاس پہنچ گئے [illegible] اس کا فیصلہ بھی وقت کرے گا [illegible] کے ساتھ رشتہ داری [illegible] سکھ گورنمنٹ پر تنقید ہے [illegible] پنڈت ربیارام جی ابھی سے [illegible] کے بارے میں۔ پنڈت ربیا [illegible] سناتن دھرم میں جو ستھتی [illegible] کی ابستھتی میں ان کی تحریر دل [illegible] نہیں جا وقعت دینا [illegible] اس لئے ربیارام کو اپنا دل ٹھنڈا [illegible] کھلی اجازت ہے۔ ہاں [illegible] دھرم بھائی کوئی فرد یا اخبار [illegible] فضا کو مکدر کرنے کی کوشش کریگا [illegible] پریس کے قلم میں جواب دینے [illegible] ہے؛

عورتیں اور مسجد

موجودہ روشنی کے زیر اثر ہندی مولاناؤں کا فتویٰ ہے۔ کہ اسلام عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیتا ہے۔ لیکن اسلامی احکام کی چھان بین سے ظاہر ہے۔ کہ عورتوں کو نماز با جماعت ادا کرنے یا مساجد میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں۔ چنانچہ "العدل" لکھتا ہے

"موجودہ دور میں مسجدوں کے اندر عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے۔ اور فتنہ کا باعث ہے۔ حضرت عمر نے اس فتنہ کو مدنظر رکھتے ہوئے عورتوں کا مسجدوں میں آنا بند کر دیا تھا۔ اب اگر اس طرح عورتوں کو مساجد میں آنے کے لئے اذن عام دے دیا جائے۔ تو اس کا ایک تو یہ مطلب ہے۔ کہ ہم حضرت عمر کے حکم کی سرتابی کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اسلام میں ایک ایسے فتنہ کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ جو آخر میں مسلمانوں کی ہلاکت کا باعث ہوگا"

جب عورتوں کا نماز جمعہ میں شامل ہونا اور مساجد میں داخل ہونا فتنہ ہے۔ اور فتنہ بھی اتنا بڑا جو مسلمانوں کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ تو عورت کے مساوی حقوق کی بات کو ڈھکوسلہ سے بڑھکر کیا وقعت ہے؟ اس سے تو شک ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو نماز کی بھی اجازت نہیں دی۔ اگر دی ہے تو کیا کوئی مسلم مفتی بتائیں گے۔ کہ عورتوں کے لئے علیحدہ مساجد اور جدا عورت اماموں کا ذکر کسی حدیث میں ہے!

پرکاش، کے رشی نمبر کی تیاریاں شروع ہیں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے۔

مرزا محمود احمد صاحب کی بے بسی

موت کی پیشین گوئیاں اور دعائیں کرنا مرزا غلام احمد کی عادت بن گئی تھی۔ چنانچہ مولانا ثناء اللہ اور اپنے درمیان فیصلہ کے لئے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے اپنے خدا سے دعا کی۔ کہ

"مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ کہ ہم میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے۔ سچے کی زندگی میں اُس پر موت وارد کر"

الفاظ صاف ہیں۔ محتاج تعبیر نہیں کرنا خدا کا کیا ہوا۔ کہ سال ڈیڑھ سال کے اندر مرزا غلام احمد پر مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں موت وارد ہو گئی۔ یعنی وہ مر گئے اور ثناء اللہ اس وقت تک زندہ ہیں۔

مرزا صاحب کے مرید ایماندار ہوتے تو کام لیتے تو تسلیم کر لیتے۔ کہ قادیانی خدا کی نگاہ میں مرزا غلام احمد جھوٹے ثابت ہوئے اور مولانا ثناء اللہ سچے۔ لیکن مذہبی دکان داروں سے ایسی جرأت کی اُمید کہاں؟ وہ اس شکست کو خاموشی کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن مولانا ثناء اللہ کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ کہ اُن کی فتح کو کوئی خاموشی کے پردے میں چھپا سکے وہ قادیانیوں کو مرزا کی شکست یاد دلانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ لیکن مرزا محمود احمد بے بس ہیں۔ مرزا صاحب نے تعبیر کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ وہ تعبیر کرتے تو ہیں۔ لیکن عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال ان پر صادق آتی ہے۔ اس بے بسی سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ تھا۔ کہ مرزا محمود احمد صاحب جرأت اور حوصلہ کو سمیٹ کر تسلیم کر لیں۔ کہ اس دعا کی رُو سے مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ اور مولانا ثناء اللہ سچے۔ اس سے جہاں مرزا محمود احمد کی صداقت پسندی کا ڈنکہ ان کے مریدوں میں بج جاتا۔ وہاں ایک لاجواب سوال سے ان کو تسلی مل جاتی؛

کیا تصادم میں کوئی کسر ہے؟

ریاست کشمیر کی طرف سے جو سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ اس میں احراروں کا علاقہ ریاست میں جتھے بھیجنے کی ایک غرض یہ بیان کی درج ہے کہ وہ قادیان کی پارٹی کو شکست دینا چاہتے ہیں۔ قادیانی "الفضل" اس پر خوب بگڑا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ ریاست کی غرض اس سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار والوں کا آپس میں تصادم کرائے۔ گویا قادیانی کشمیر کمیٹی اور احرار والوں میں تصادم میں کوئی کسر ہے۔ قادیانی کمیٹی کا ظہور ہی ہوا۔ تو احراروں نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ نہ صرف پروپیگنڈا کیا بلکہ مالیات بھی انہوں نے اپنے ہاتھوں میں کر لئے میاں سیالکوٹ گئے۔ تو "الفضل" کا اپنا اقبال ہے۔ کہ احرار والوں کی طرف سے اُن کی اینٹوں سے آؤبھگت کی گئی۔ جنہیں بقول "اہل حدیث" میاں اپنے ٹرنک میں رکھکر قادیان لے گئے ہیں۔ کسی قادیانی کی طرف سے سرکلر جاری کیا گیا۔ کہ احراروں کو چندہ نہ دیا جائے۔ علاوہ ازیں زہریلے دار مضامین ایک دوسرے کے خلاف نکلتے رہے۔ ان عام باتوں کے باوجود "الفضل" کے دل گردہ کے اخبار کا ہی کام ہے۔ کہ وہ دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ قادیانیوں اور احراریوں میں کوئی تصادم نہیں اور کشمیر گورنمنٹ تصادم کرانا چاہتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ تصادم میں کوئی کسر ہے ہی نہیں۔ کشمیر کے خلاف مسلمانوں کو اکسانے کی یہ محض قادیانی چال ہے:

میاں صاحب اپنی تردید میں

جب احرار والوں نے کشمیر میں جتھے بھیجنے کا پروگرام شروع کیا۔ اور میاں محمود احمد صاحب گھر میں محفوظ بیٹھے رہے۔ تو انہیں اپنے ڈیفنس میں لکھنا پڑا کہ قید ہونے کے لئے تو کشمیر کے بہت آدمی تیار ہیں۔ برطانوی ہند کے لوگوں کا

یادِ شہید

(از فخر الشعراء حضرت تیغ کوٹ ادو)

جوش پھر اُٹھا ہے دل میں سر میں پھر سودا ہے دیکھ
یاد تیری پھر دلِ رنجور میں پیدا ہے دیکھ

تو رہا جس دہر میں تھا وہ گلِ حق آشنا
مست جس کی یاد سے ہر بلبل شیدا ہے دیکھ

یہ حقیقت واقعاتِ حال سے مخفی نہیں
صبح کے تارے سے بھی اونچا تیرا درجہ ہے دیکھ

سہہ نہیں سکتا۔ میں اسکی دردِ شدت ایکدم
درد کو تیری جدائی کا ہوا پیدا ہے دیکھ

تو نے پائی ہے شہیدِ قوم عمرِ جاوداں
تیری قربانی کا بزمِ غیر میں شہرہ ہے دیکھ

مرحبا! تیری صداقت تیری جرأت اے شہید
آن پر مرمٹنے والوں میں تیرا چرچا ہے دیکھ

طلاق کی برکت

[illegible] امریکہ کے ایک اخبار نے ذیل کا مذاق [illegible] کر کے اپنے دیس میں طلاق کی [illegible] لگا گویا بھانڈا پھوڑ دیا ہے:

ایک دوست دوسرے دوست سے)

بھائی! تم نے اپنی شادی کا اشتہار [illegible] تھا۔ اس کا کیا جواب آیا؟

(دوسرا) جواب کیا آیا۔ میں تو ان جوابوں [illegible] کے پیچ و پنج میں پڑ گیا ہوں۔ ۲۵ فیصدی تو عورتوں کے جواب ہیں۔ اور ۷۵ فیصدی مردوں کے خطوط آئے ہیں۔ کہ اگر [illegible] شادی کر کے خانہ آبادی کرنا چاہتے ہیں۔ تو [illegible] بیوی حاضر ہے۔ ہم طلاق دینے کو [illegible] کیا کر سکتے ہیں

اس قوم کی سوشل حالت کا خدا حافظ [illegible] ۷۵ فیصدی مرد اپنی بیویوں کو طلاق کے حوالے کرنے پر تیار ہوں۔

CC0. Gurukul Kangri [illegible] Haridwar. Digitized by eGangotri

فرض ہے۔ کہ وہ ریاست کی مسلم رعایا کی روپیہ سے امداد کریں۔ جتھوں کی تردید میں اُن کی یہ پہلی دلیل تھی۔ پھر پیش گوئی کی۔ کہ جتھوں کے متعلق یاد رکھنا چاہیے۔ کہ انہیں اول تو انگریزی حکومت ہی روک لے گی . . . انٹرنیشنل لا کے مطابق ہر حکومت اس کی ذمہ وار ہے۔ کہ اگر اس کی رعایا میں سے کوئی لوگ دوسری سرحد پر جا کر شورش پیدا کرنا چاہیں۔ تو وہ انہیں روکے گی۔ اس لئے پنجاب سے بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس بلکہ برہما میں بھی جتھا جا سکتا ہے۔ لیکن انگریزی رعایا کا کوئی جتھا کشمیر نہیں جا سکتا“

اس سے بڑھکر جتھوں کے خلاف قانون ہونے کی کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ میاں محمود کا حافظہ سخت کمزور ہے اگر یہ نہیں۔ تو وہ اس زمرہ میں ہیں جن لوگوں کا حافظہ کمزور ہے۔ اس لئے جب جتھوں کی بلا ٹل گئی۔ تو میاں اپنی تردید میں آپ آٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بقول ”الفضل“ ۱۸ اکتوبر فرماتے ہیں کہ ”میں حکومت کے اس فعل کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہوں کہ اس نے احرار اسلام کے جتھے جو جموں جا رہے تھے گرفتار کر لئے“

میاں محمود کی حالت بھی کیسی قابل رحم ہے جو سنہری رو پہلی اغراض کے اس قدر غلام ہیں۔ پہلے تو گورنمنٹ کا فرض بتاتے ہیں۔ کہ وہ کسی جتھا کو حلقہ کشمیر میں داخل نہ ہونے دے۔ اور جب گورنمنٹ داخل ہونے کی کوشش کرنے والے جتھوں کو گرفتار کرتی ہے تو اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور پھر دعوی یہ ہے۔ کہ آپ روحانیت کے بلند مقام پر کھڑے ہیں۔ کیا قادیانی روحانیت کے بلند مقام پر ایسی عیاریاں ہی سکھائی جاتی ہیں؟

ہر دو شاخیں ترقی کر رہی ہیں

مردم شماری میں احمدیوں کی تعداد پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے۔ جس میں قادیانی لاہوری دونوں شامل ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہندوستان یا دنیا بھر کے احمدیوں کی یہ تعداد نہیں۔ لیکن یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ احمدی زیادہ تر پنجاب میں ہی ہیں۔ پنجاب سے باہر اُنکی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور اس ساری تعداد میں لاہوریوں کا حصہ مقابلۃً تھوڑا ہے۔ بلکہ قادیانیوں کا تو کہنا ہے۔ کہ لاہوری مر رہے ہیں۔ لیکن لاہوریوں کا ”پیغام“ غالباً پانچویں سوالوں میں شامل ہونے کے لئے قادیانیوں کے پاس لکھتا ہے:- ”مخالفین سلسلہ کی جان توڑ کوششوں

اُن کے فتووں اور انکی تحریری اور تقریری مخالفتوں کے باوجود سلسلہ احمدیہ کی ہر دو شاخیں پنجاب ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں ترقی کر رہی ہیں“ گویا قادیانی لاہوری سلسلہ اور لاہوری قادیانی سلسلہ کے مخالف نہیں۔ کاش! ایسا ہوتا۔ لیکن امر واقع نہیں۔ لاہوری اور قادیانی پریس آپس کی تُو تُو میں میں کے لئے ہی رہتا ہے۔ لیکن ناکامی بری بلا ہے۔ اس ناکامی نے لاہوریوں سے یہ اقبال کرایا۔ کہ قادیانی بڑھ رہے ہیں۔ ان کا اپنی ترقی کا بھی دعوی ہے۔ لیکن اس کے لئے شہادت چاہیے۔ مسلمان تو شہادت دے رہے ہیں۔ کیا ”پیغام“ قادیانیوں سے شہادت حاصل کرنے کی کامیابی کی اُمید رکھتا ہے؟

حضرت مسیح اور احمدی

حضرت مسیح کے متعلق عیسائی اور مسلم عقیدہ یہ ہے۔ کہ وہ بنا باپ کے پیدا ہوئے اور زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ لیکن احمدیوں کو ان دونوں سے اختلاف ہے۔ ان کا ایک حصہ قادیانی تو ایسا ہے۔ جو یہ تو نہیں مانتا کہ حضرت مسیح کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اُس کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح فوت ہوئے لیکن دوسرا حصہ لاہوری نہ مسیح کا زندہ اٹھایا جانا مانتا ہے نہ بنا باپ پیدا ہونا۔ عیسوی اور اسلامی عقیدہ تو محض حسن عقیدت پر مبنی ہے۔ لیکن احمدی اپنے دعوی کی بنا دلیل پر رکھتے ہیں۔ اگر دلیل کی رو سے جو پیدا ہوا ہے۔ اس کا اسی جسم میں ہمیشہ کے لئے قائم رہنا ناقابل قبول ہے۔ تو ایک انسان کا بنا باپ پیدا ہونا بھی کسی صورت میں قابل قبول نہیں۔ اس لئے قادیانیوں کا یہ دعوے پایہ استدلال سے گرا ہوا ہے۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ البتہ لاہوریوں کا یہ دعوی دلیل کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ کہ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ اور وہ زندہ نہیں اُٹھائے گئے۔ بلکہ عام انسانوں کی طرح مرے۔ یہ ایسی صداقت ہے۔ جس کے پادری بھی قائل ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ قائل ہوئے بنا وہ تعلیم یافتہ لوگوں کی تسلی نہیں کر سکتے۔ کیا قادیانی صحیح روش اختیار نہ کرینگے

احمدی کمال پاشا کے نقش قدم پر

اسلامی عقائد میں عربی کو مذہب میں خاص درجہ حاصل ہے۔ حتی کہ مولانا عربی کے سوائے کسی اور زبان کو برداشت نہیں کر سکتا لیکن ترکی نے عربی کے خلاف جہاد شروع کیا

اور نہ صرف اپنی زبان سے چُن چُن کر عربی زبان کو ملک بدر کرنا شروع کیا۔ بلکہ نماز بھی ترکی زبان میں پڑھے جانے کی طرف رجحان دکھایا۔ ہندی مولانا اس پر انگلیاں دانتوں تلے دباتے تھے۔ لیکن عربی کے کٹر شیدائی مولانا سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ جب وہ دیکھیں گے کہ خود ہندوستان میں احمدی نام سے ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ جو عربی کو اس کے اُچے آسن سے کھینچ کر نیچے گرانے میں مصروف ہے۔ چنانچہ احمدیوں کے لاٹ صاحب نے ایک انگریز کے لئے جو عربی نہیں جانتا۔ لیکن وہ اسلام اختیار کر چکا ہے۔ کھلی اجازت دے دی ہے

کہ وہ انگریزی میں نماز پڑھ لیا کرے۔ البتہ اُسے عربی میں یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب نماز انگریزی میں پڑھی جا سکتی ہے۔ تو ہم نہیں جانتے۔ کہ البتہ کی کیا قدر رہ جاتی ہے۔ اور عربی میں یاد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایک انگریز پر کیا منحصر ہے۔ فرانسیسی جرمن پولش وغیرہ مسلمان اپنی اپنی زبان میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ تو عربی کی تقدیس کہاں رہ جاتی ہے؟ کیا مسلم مولانے بتلائیں گے کہ احمدیوں سے تبدیلی کو بچانے کے لئے انہوں نے کیا سوچا ہے؟

سماوچنا

”ست وادی“ سندھ کا ایک آریہ سماجک پتر ہے۔ پہلے سے سندھی میں نکلتا ہے۔ اب اس کا انگریزی ایڈیشن بھی نکلنا آرمبھ ہو گیا ہے۔ قیمت سالانہ دو روپیہ۔ جو بمقابلہ ضخامت زیادہ ہے۔ لیکن اسے اگر انگریزی کا دل پسند پیفلٹوں سے پورا کر دیا گیا ہے۔ جو اپدیگی دشیوں پر نکلتے ہیں۔ اور ست وادی کے گراہکوں کو مفت دیے جاتے ہیں۔ سندھی پرچہ کی قیمت بھی دو روپیہ سالانہ ہے۔ جو دونوں خریدار ہوں۔ انہیں ۸ کی رعایت دی جاتی ہے۔ آریہ پرشوں اور خصوصاً سندھیوں کو اس پتر کا خریدار بن کر سنچالکوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ مینیجر ستیہ وادی شکارپور سندھ سے پتر وہار کرنا چاہیے۔

ہری سندر ساہتیہ مندر شکار پور۔ یہ ایک سنستھا ہے۔ جس کا زبان سندھ کے پرسدھ آریہ سماجی پنڈت اور پرکاشک پروفیسر تارا چند ایم اے سے ویدک ساہتیہ کے پرچار کے لئے کیا ہے۔ اس ساہتیہ مندر کی اور سے پروفیسر تارا چند جی کی قلم سے جو انگریزی ٹریکٹ نکل چکے ہیں۔ ان میں سے ADVENT OF RISHI DAYANAND اور ”دی تاتک سے پرتی پشوپتی“۔ ہمارے سامنے ہیں۔ یہ دونوں انگریزی ٹریکٹ ہی قابل مطالعہ ہیں۔ دیتا تک سے پرتی پشوپتی نامی ٹریکٹ ہو مینیجر یک کے مطابق لکھا گیا تھا۔ جس پر فاضل مصنف کو سب سے پہلا انعام سوا سو روپیہ کی قیمت کا ملا۔ یہ اور اسی قسم کے دیگر اپیوگی ٹریکٹ ستیہ ساہتیہ کا خریدار بننے پر مفت مل سکتے ہیں۔

”آسن پرکاش“ یوگ سادھنا میں ہی آسن بڑے مہتوا کی چیز نہیں۔ صحت کو اچھا بنانا اور رکھنے کے لئے بھی یہ بڑی اپیوگی رہا ہے۔ آریہ سماج کے پرچار سے یوگ کے پرچار کے ساتھ آسنوں کی چرچا بھی شروع ہوئی ہے۔ اس وشئے پر ہندی میں پنڈت ساتولیکر کی پستک موجود ہے۔ اردو دانوں کے لابھ کے لئے سوامی ویدانند تیرتھ جی نے آسن پرکاش اردو میں لکھی ہے۔ جسے مہاشہ سنت رام مینیجر آریہ پستک بھنڈار لاہور نے شائع کیا ہے۔ مختلف آسنوں کے ابھیاس کے طریقے اس میں سرل اردو میں دیے گئے ہیں۔ جو لوگ آسنوں کا ابھیاس چاہتے ہیں۔ یہ پستک اُن کی اچھی رہنمائی کر سکتی ہے انہیں اس سے لابھ اٹھانا چاہیے۔ سو صفحہ کی پستک کی قیمت ۸ آنے ہے۔ پبلیشر سے مل سکتی ہے۔

”یوگ اپنشد“ سوامی ویدانت تیرتھ جی کی ”ویدا پنشد مالا“ کا پرتھم انک ہے۔ اس میں یجروید گیارہویں ادھیائے کے ۸ منتر ارتھ اردو میں لکھا گئے ہیں۔ پستک کے سوادھیائے سے وید پریمی بہت لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ پستک مجلد قیمت چھ آنے۔ پبلیشر پنڈت ستیہ دیو سدھانت شرومنی آریہ سماج مندر ڈگہ بالا ام سنت رام مینیجر آریہ پستک بھنڈار لاہور سے مل سکتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مذہبی اخبارات کی سیر

قادیانی نئے لباس میں

"… قادیانی کمپنی نے یہ محسوس کیا ہے۔ کہ وہ مذہبی … ان کی پیش کردہ شریعت کو … شکست کھا چکی ہے۔ اس کے مصنوعی جنت بہشتی … ٹھکرا دیا ہے۔ … تہذیب میں کام نہیں دے سکتا۔ تو … انہوں نے اس میدان کو چھوڑ کر دوسرا میدان تلاش کرنا … اور مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اپنی … ضروریات کے لئے قادیانی بیت المال کو پُر کرنے کے … تجاویز زیر غور لائی گئیں۔ اور بالآخر حسب ذیل تجاویز پر قادیانی کمپنی نے اتفاق کیا:-

(۱) … مسلمان کونسل یا اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے ہوتے ہیں … قادیانی خدمات پیش کرتے ہوئے یہ معاہدہ اُن کے سامنے رکھا … کے لئے اپنی قلم اور زبان سے کبھی قادیانیت کی مخالفت نہ کریں گے۔ بلکہ ہمیشہ مسلمانوں پر قادیانی کمپنی کا وقار پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ جو امیدوار اس شرط کو پورا کرے … گے ان کے لئے قادیانی نمائشی کام کرتے رہیں گے۔ اور اس طریق سے مسلمانوں کے آپس کے تفرقہ کو بڑھانے کا کام بھی باحسن وجوہ سرانجام دے سکیں گے۔ اور مسلمانوں میں اختلاف کی خلیج کو اور زیادہ وسیع کرنے کا ان کو سنہری موقعہ ہاتھ آ جائے گا۔ کیونکہ الیکشن کے موقعہ پر امیدواروں کی پارٹیاں ضرور بن جاتی ہیں۔ اور قادیانی کسی مسلمان کی تائید کی کوشش میں اپنا کام کر گذریں گے!

(۲) ایسے مسلم اخبارات تلاش کئے جائیں۔ جو اخبار کو ملک و قوم کی خدمت نہیں۔ بلکہ ذریعہ معاش سمجھتے ہیں۔ ایسے اخبارات کو … امداد دے کر ان سے یہ وعدہ لیا جائے۔ کہ وہ کسی نہ کسی بہانہ سے قادیانیت کی تبلیغ کریں۔ قادیانیوں کو بھی مسلمان قرار دیں۔ کسی نہ کسی مسئلہ کو زیر بحث لاتے ہوئے قادیانی کمپنی کی تعریف میں اپنے صفحات وقف کر دیں۔ غرضیکہ جس طرح ممکن ہو۔ قادیانیت کی اشاعت کی جائے۔

(۳) ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد کی چنگاریاں سلگا کر تماشہ دیکھا جائے۔ مسلمانوں پر مظالم کے واقعات سے کہ مسلمانوں سے … کی جائے۔ اور مسلمانوں کو یہ یقین دلانے کے لئے اپنی انتہائی کوشش خرچ کر دی جائے۔ کہ اگر ہندوستان بھر میں مسلمانوں کی تکلیف پر راتوں کی نیند حرام کر دینے والا مسلمانوں کی مصیبت کے … میں … ہو جانے والا اگر کوئی گروہ ہے۔ تو صرف یہ۔

غرضیکہ یہ وہ تین نئے ہتھیار ہیں۔ جن سے مسلح ہو کر قادیانی میدان عمل میں آئے ہیں۔" (مباہلہ یکم اکتوبر)

حاجی اور حافظ

"آج کل میاں عبدالغنی صاحب نے مکہ کا سفر کر لیا۔ بس اب وہ "حاجی عبدالغنی" ہو گئے۔ اگر وہ تجارت پیشہ ہیں۔ تو فوراً سائن بورڈ پر "حاجی" کے لفظ کا اضافہ کر دیا۔ چٹھی کے کاغذوں پر "حاجی عبدالغنی" چھپوایا۔ دستخط میں حاجی عبدالغنی لکھا۔ غرض جس طرح بن پڑا۔ اپنے حج کی اشاعت کی اور حاجی جی حاجی جی کہلانے لگے۔ کیا صحابہ تابعین اتبع تابعین کے زمانہ میں کسی نے اپنے کو حاجی کہلوایا تھا؟ اگر نہیں۔ تو پھر بتلایئے۔ کہ یہ بدعت ہے یا نہیں؟

یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ جو قرآن مجید کو زبانی یاد کر لیتے ہیں۔ اور اپنے کو حافظ کہنا اور کہلوانا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ صحیح معنوں میں حافظ قرآن کا اطلاق اسی پر ہو سکتا ہے۔ جسے مضامین قرآن پر پورا عبور حاصل ہو۔ لیکن آج کل کے حافظ کہلانے والوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ شاید قل ہو اللہ کے معنی بھی نہ معلوم ہوں۔

خدشہ یہ ہے۔ کہ ان حاجی اور حافظوں کی تقلید میں دوسرے نیکیاں کرنے والے یا خود ہی ان نیکیوں کا اظہار کرنا شروع کر دیں۔ مثلاً روزہ دار۔ نمازی۔ زکوتی۔ خیراتی وغیرہ وغیرہ" (اہل حدیث ۹۔ اکتوبر)

بے کار فتنہ

"یہ کیا ہے۔ کہ اللہ اور اس کے دین پر، اللہ کے رسول اور اس رسول کی شریعت پر حملے ہوتے ہوئے آپ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ گندے سے گندے حملے اور سخیف سے سخیف عبارتیں ہر روز آپ دیکھتے ہیں۔ اور خاموشی کے ساتھ درگذر کر جاتے ہیں۔ رسول کے مقدس صحابیوں کو آپ کے سامنے معاذ اللہ خائن، غدار، بد دیانت، خادع، کذاب، مفتری بنایا جا رہا ہے۔ پیغمبر برحق۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی جی بھر کر توہین کی جا رہی ہے۔ سرور کائنات کے اسم مبارک کو بغیر ادنیٰ لقب تعظیمی کے محض 'محمد' لکھ لکھ کر چھاپا جا رہا ہے۔ نماز پر مضحکہ کیا جا رہا ہے، عبادت پر تالیاں بج رہی ہیں۔ جنت و جہنم کے نام پر قہقہے لگ رہے ہیں۔ حور و ملائکہ رضوان و مالک سے تمسخر جاری ہے۔ خود ذات باری تعالیٰ کے ساتھ توہین کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رہا ہے۔ سب کچھ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور اپنی 'رواداری'، 'مصالحت جوئی'، اور 'امن پسندی' کا ثبوت اپنے سکوت محض سے دے رہے ہیں۔ "بے زبانی" اچھی چیز ہے۔ مگر کیا اس وقت بھی جبکہ آپ کے محبوبوں اور سرداروں کے خلاف بدزبانی کا طوفان پھیل رہا ہو؟ اسلام پر، بزرگان اسلام پر، صالحین امت پر، انبیائے برحق پر، اور ارکان دین پر، شریعت اسلام پر، خدائے اسلام پر یہ کھلے ہوئے لاتعداد حملے چھپ چھپ کر شائع ہو رہے ہیں۔ اور آپ کی غیرت و حمیت ایک بار بھی حرکت میں نہیں آتی" (سچ)

بلاد عربیہ میں قادیانی پروپیگنڈا

"قادیانی امت نے آج کل ہندوستان سے مایوس ہو کر بلاد عربیہ کو اپنی تبلیغ کا مرکز بنایا ہے۔ اور وہ ان علاقوں میں دجال مسیح قادیانی کی پرزور تبلیغ کر رہے ہیں۔ قادیان کے سرکاری گزٹ اخبار الفضل میں ایک شخص جلال الدین شمس مقیم فلسطین کے تبلیغی خطوط شائع ہوتے ہیں۔ جن میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ ممالک اسلامیہ میں اس دجالیت کو خاص فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اور عربی قوم کے افراد آنکھیں بند کر کے ہندوستانی مسیح کے قدموں پر گر رہے ہیں۔ لیکن اب تازہ عربی ڈاک سے معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص اور اس کے ایک دو ساتھی قادیانیت کی اشاعت کے لئے کوشش تو بیشک کر رہے ہیں۔ مگر ان کو ابھی تک ایک ذرہ برابر بھی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ ہر جگہ یہ لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں۔ مگر کوئی شخص ان کو منہ نہیں لگاتا۔ جس وقت عرب لوگ مرزا قادیانی مدعی نبوت کا عربی کلام پڑھتے ہیں۔ تو ہنستے ہیں اور مضحکہ اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر ایسا شخص جو عربی کی ایک سطر بھی صحیح نہ لکھ سکتا ہو۔ مسیح موعود اور نبی بن سکتا ہے تو پھر اسلام کا خدا حافظ ہے۔ قادیانیوں کے لئے مصر، فلسطین اور عراق وغیرہ میں بڑی مصیبت ہے۔ جہاں یہ لوگ جاتے ہیں۔ وہاں ہر شخص ان کو مشتبہ نظر سے دیکھتا ہے اور اس کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ حکومت برطانیہ کے استعماری پروپاگنڈے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور ان کا تعلق محکمہ جاسوسی سے ہے۔ عرب کہتے ہیں۔ کہ اگر ان کو اسلام اور مسلمانوں سے ایسی ہی ہمدردی ہے۔ جیسا کہ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ تو انہوں نے آج تک کیوں فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار نہیں کیا؟ مسئلہ براق شریف کے سلسلہ میں بھی ان کے منہ سے ایک لفظ ہمدردی کا نہیں نکلا۔ غرضیکہ یہ لوگ جہاں جاتے ہیں۔ ذلیل ہوتے ہیں پر پھٹکار پڑتی ہے۔ اور لوگ ان پر سوالات کی ایسی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ کہ ان کو جواب نہیں بن پڑتا۔" (الجمعیۃ ۱۳۔ اکتوبر)

یسوع مسیح نے صلیب پر جان نہیں دی۔

"عیسائیت کے بنیادی اصول میں سے اصل حضرت مسیح ناصری کی صلیبی موت اور ان کا یہودیوں کے ہاتھوں دار پر لٹک کر جان بحق ہونا ہے۔ لیکن اگر انجیلی حوالجات کے رو سے ہی یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ یسوع مسیح جن کے خون کے بدلے مسیحی گنہگار نجات حاصل کرنے کے دعوے دار ہیں۔ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تو کفارہ کا مسئلہ باطل ہو جاتا ہے۔

اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کے پاس بعض فقیہی اور فریسی آئے۔ اور انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ اے استاد! ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ یسوع مسیح ان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:- "اس زمانے کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات زمین کے اندر رہے گا۔" متی ۱۲

یہ ایک عظیم الشان پیشینگوئی تھی۔ جو حضرت مسیح ناصری نے اپنے متعلق فرمائی۔ چنانچہ صلیبی واقعات اسی پیشگوئی کے ظہور کا کرشمہ تھا۔ … اس … سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ ان الفاظ میں جناب یسوع مسیح نے اپنے صلیبی واقعات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جب یہ حقیقت ہے۔ تو اب یسوع مسیح کے صلیب پر وفات پانے یا زندہ بچ رہنے کا مسئلہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ حضرت

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر)

CC0. Gurukul Kangri … Digitized by eGangotri

توڑک منڈل کا کمنڈل ٹوٹنے کو ہے!

نمبر (۲)

شری پنڈت بھوما نند جی نے میرے اس لیکھ کا پرکاش میں اتر چھپوایا ہے۔ جو پچھلے پرکاش میں توڑک منڈل کے سنبندھ میں چھپا تھا اور شری چمن لال جی ایم اے نے اس کی تائید بھی پرکاش میں کی تھی۔ پنڈت بھوما نند جی پر جنم مولک جات پات توڑنے کی ڈھال کر آگے رکھ کر ویدک ورن ویوستھا کو دھوس کرنے کے پیچھے پڑ جانے والے وچاروں نے اتنا گہرا پربھاؤ پیدا کیا ہے۔ کہ آپ نے اپنے لیکھ میں نیائے درشن میں ورنت

समान प्रसवात्मिका जातिः - اس سوتر کے آدھار پر سنشچنا روپ جاتی کو توڑنے کا بھی پریاس کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔ کہ میرے سوا اور لوگ بھی آریہ سماج میں وچار نے والے ہیں۔ شریمان جی! میں نے کب یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ آریہ سماج میں سوچنے والا کیول میں ہی ہوں۔ میں تو آریہ سماج کا ادنیٰ تچھ سیوک ہوں۔ اور آپ جیسے مہاپرشوں کے چرنوں میں بیٹھ کر آریہ سماج کے ویدک منتویوں کا گمبھیرتا کو سمجھنے کے یوگیہ بن رہا ہوں۔ ہاں میں اتنا ضرور مانتا ہوں کہ وچاروں کی گمبھیرتا شریر کے آدھار پر نہیں بدھی کے آدھار پر ہوا کرتی ہے اور میں نے آج تک بابی پیٹ کے کارن اپنے ... نہیں سمجھا ہے۔ میں سمرتیوں اور ویدک ستنوں کے پیچھے چلنے کا یتن کیا کرتا ہوں۔ ویدک سمرتوں کو اپنے پیچھے چلانے کا ساہس کبھی نہیں کرتا۔ میں تو رشیوں کا بھگت ہوں۔ ان کو اپنا بھگت بنانا نہیں چاہتا۔ آریہ سمرن رہے۔ میں نے سنسار کے پرواہ کو دیکھ کر اسی ہیں سانے کی کبھی بھی تیاری نہیں کی۔ نہ مجھے ویدک سدھانتوں کی بلی چڑھا کر دنیا سے جھوٹی داد واہ لینے کی اکھنڈ اچھیا ہے۔

استو! بھگون! ادھیشٹ چاروں ورنوں کا ورنن ہے۔ میں چاروں ورنوں کا قائم رہنا اتیاوشیک سمجھتا ہوں۔ آپ ورنوں کا ناش کر کے سمیکرن کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آریہ جنتا سمجھ سکتی ہے۔ کہ آریہ سماج سے کس کا پوشن توڑک منڈل کرتا ہے۔ میں اور میرے ہمخیال سماجی بھائی ورن ویوستھا کو ویدک سماجی ہے۔ جو جنم مولک ذات پات کو نہیں مانتے۔ باقی رہا اس پر عمل کرنے کا پرشن اس کے سنبندھ میں پرارتھنا ہے۔ کہ جب ابھی تک توڑک منڈل کا جنم دھارن کرنا تو مقدر ہا نہیں تھا۔ کسی کو کمی نہیں تھا اس وقت تک آریہ سماج کے سیوک جنم مولک ذات پات

توڑ کر گن کرم سبھاؤ کے انوسار ویدک ورن مریادا کو سہایت کرنے کا عملی طور پر یتن کر رہے تھے۔ توڑک منڈل کے بھائی ہی بتلا دیں کہ انہوں نے کتنا دھن خرچ کر کے ذات پات توڑک منڈل کے دوارا ذات پات توڑ کر کتنے ودواہ کرائے ہیں۔ پھر آریہ جنتا کو پتہ لگ جائے گا کہ توڑک منڈل کو قائم کرنے کا اصلی پریوجن کیا ہے؟ انگلیوں پر گنے جانے والے وواہوں کے لئے آریہ جنتا کا دھن اس طرح بیدردی سے برباد کرنا کہاں تک ٹھیک ہے! اتو کوں ہے اس کا کوئی مدلل جواب ہونا چاہیے۔ کیا آریہ سماج اس کام کو نہیں کر سکتا تھا۔ میں اب بھی نشچے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماج جنم مولک ذات پات کو مٹانے میں منڈل سے کہیں ادھک سپھل کاریہ کر رہا ہے۔ میرا توڑک منڈل سے وواد اس لئے نہیں۔ کہ اس کا نام ذات پات توڑک منڈل ہے۔ یا یہ کہ اس کے ہرتا کرتا پنڈت سنت رام جی اور پنڈت بھوما نند جی ہیں۔ بلکہ میرے وواد کا کارن یہ ہے کہ منڈل آریہ سماج کو ڈھال بنا کر ویدک ورن مریادا کا گلا کاٹنا چاہتا ہے جسے کوئی بھی آریہ سماجی جو ویدک منتویوں کو وشواس کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں آریہ سماج کے رہن کی درشٹی سے آریہ سماج کی ویدی سے ایسے وید شاستر ورودھی دھرم ناشک وچاروں کے پرچار کا ورودھ کرتا ہوں۔ اور آریہ اپدیشک ہونے کے ناطے آریہ سماج کو توڑک منڈل کے لئے اپنی ویدی کے بند کر دینے کا پرامرش دینا اپنا ادھیکار اور کرتویہ کے انترگت ہے میری یہ گیدڑ بھبکی نہیں۔ بلکہ سنگھنا دہے میں دیکھوں گا۔ کہ آریہ سماج کے سدھانت کی ہتیا کرنے کے لئے توڑک منڈل کس پرکار آریہ سماج کی ویدی کو پریوگ میں لا سکتا ہے۔ جب اس پرکار کی گھوشنائیں سو کھک تھا لیکھوں دوارا کی جا چکی ہیں۔ کہ توڑک منڈل کا آریہ سماج سے کوئی سنبندھ نہیں ہے۔ تو پھر ان کو کیا ادھیکار ہے۔ کہ آریہ سماج کی ویدی کو اپوتر کریں۔ سوتنتر روپ سے کوئی ذات پات توڑک منڈل بنائے۔ کوئی ایشور گھاتک منڈل بنائے۔ یا چوٹی کاٹک منڈل بنا کر اس حالت میں آریہ سماج کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ آریہ سماج جیسے انیہ مت وادیوں سے شاستراتھ کرتا ہے ان سے بھی بیشک

ہونے پر کرپا کرے گا۔ جبکہ اس وقت گھڑا ہوتا ہے جب آریہ سماج کی آڑ میں شکار کھیلنے کے خیال سے ویدک ورن دھرم کو نشانہ بنا کر اسے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے آپ کو اس چال سے نہیں چلنے دیا جائے گا۔ منڈل سوتنترتا سے بے شک اپنا کام کرتا چلا جائے۔ جیسا کہ گرت ورش اس نے لاہور آریہ سماج کے جلسہ کے دنوں میں علیحدہ پنڈال بنا کر اپنا پرچار کیا تھا۔ اس حالت میں جیسے منڈل اچھی چیز پر ترت ہوگی۔ وہ اس کی سہائتا کرے گا۔ اس میں آریہ سماج کا کیا بگڑتا ہے؟

پنڈت بھوما نند جی اپنے سہوگی پنڈت سنت رام جی کی بھانتی مجھے گالی دینے پر اتر آئے ہیں۔ لیکن میں انہیں گالیوں کا ہرگز جواب نہیں دوں گا۔ کیونکہ وہ میرے سمبندھی ہیں۔ آریہ بھائی ہیں آریہ اپدیشک ہیں۔ اور مجھ سے بہت بڑے ہیں۔ وہ اپنے بڑپن کو دیکھیں۔ اور اپنے اوچھے ہتھیاروں سے باز رہیں۔ اور جن کے دل میں ان کے لئے ذاتی طور پر سنمان ہو انہیں ذاتی حملے کرنے کا راستہ نہ دکھائیں۔ میں پنڈت جی کو نشچے دلانا چاہتا ہوں کہ ان کے گالی دینے سے اپنے وچاروں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ نہ ہی ان کے آتنک سے گھبراہٹ میں پڑ سکتا ہوں۔ پنڈت بھوما نند جی نے عجب قسم کی منطق سے میرے اندر جنم کے ابھیمان کو ثابت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ میرے ذات پات کو توڑ کر وواہ کرنے کے کارنوں میں ایک کارن جنم کا برہمن ہونا بھی ہے۔ یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر جنم کا برہمن ہونا میرے ابھیمان کا باعث ہوتا۔ تو میں برہمن جاتی میں ہی بواہ کرتا نہ کہ کسی اور جاتی میں۔ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ پنڈت بھوما نند جی آریہ سماج کو کیا بنانا چاہتے ہیں۔ اگر میں روٹی کھاتے وقت چھ گراس جیسا کہ رشیوں نے لکھا ہے۔ نکال کر رکھتا ہوں۔ تو یہ بھی میرے جنم کے برہمن ہونے کے ابھیمان کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر روٹی کھانے سے پہلے ہاتھ اور پیر دھوؤں یا روٹی کھانے کی جگہ پر تھوڑا سا پانی چھڑک دوں۔ تو یہ بھی جنم کے برہمن ہونے کا ثبوت۔ یدی سوئم گائتری جپن کروں۔ اور کسی کو گائتری جپن کا اپدیش دوں۔ یا یگیہ ہون کو ودھی پوروک کرنے کا آگرہ کروں۔ تو یہ بھی میرے جنم ابھیمانی ہونے کا باعث سمجھا جاتا ہے مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ بھوما نند جی آریہ سماج کو کس روپ میں دیکھنا چاہتے ہیں؟

پنڈت جی نے اپنے لیکھ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب آریہ سماج کے بڑے بڑے اپدیشک اور لیڈر لوگ فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں یورپین ودوانوں نے آریہ سماج کے سدھانت کو اپنا لیا ہے۔ تو ہمارا بھی فرض ہو جاتا ہے۔ کہ ہم ان نیک دل یورپین لوگوں کی اچھی

باتوں کو بھی اپنانے میں اپنی فراخدلی کا ثبوت دیں میں بارہا کہہ چکا ہوں۔ کہ پنڈت جی آریہ سماج کے ادیش کو سمجھنے میں غلطی کر رہے ہیں آریہ سماج کا یہ دعویٰ ہے۔ وہ بھی سنسار کو سبھیتا دے رہی ہے۔ اور اب لوگ اسے بھول چکے ہیں اور آریہ سماج پھر سے سنسار بھر میں وید کی سبھیتا کو پھیلانے میں کوشاں ہے۔ اور وقت آئے گا یہ کوشش پھلی بھوت ہوگی۔ رائیگاں ہرگز نہ جائے گی اگر کوئی یورپین ودوان آریہ سماج کے سدھانتوں کو آنشک یا سارو کے روپ میں سویکار کرے تو آریہ سماجیوں کو خوش ہونا ہی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ان کے اُدیش پورتی کا ثبوت ملتا ہے اگر ذات پات کو توڑ کر ورن دھرم کا ستیاناش کرنا ویدک سبھیتا کا انگ ہوتا۔ اور یہ یورپ میں بھی بعینہ پرچلت ہو جاتی۔ تو آریہ سماج اس پر خوشی محسوس کرتا۔ چونکہ یہ ویدک سبھیتا کا انگ نہیں ہے۔ بلکہ یورپین خیالات کا آئینہ ہے اس کو ماننے کو تیار ہونا یورپین سبھیتا کا غلام ہونا ہے۔ جس سے کبھی بھی سنسار کا بھلا نہیں ہو سکتا۔ اسی واسطے پراچین آچاریوں کی مریادا ہے یہی ہے۔ کہ سنسار کے کاروبار کو ٹھیک طور پر چلانے کے لئے سماج کو چار حصص یعنی برہمن کھشتری آدی میں بانٹا ہے ایسا ہی ویدوں کے دوارا بھگوان نے اپدیش دیا ہے۔ یورپین تہذیب میں رنگے جا کر ورن مریادا کا ناش کر کے من مانا دھرم گڑھنا اور وید شاستروں کے احکام سے اغماض کرنا ہے۔ ایسا کرنے والوں کو آریہ سماج اگر اپنی ویدی استعمال نہیں دیتا تو حق بجانب ہے۔ اگر آریہ سماج یا آریہ سماجی اس گمبھیر ستیہ کو بھول کرتا ہے۔ تو اس کو سمجھانا ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے۔ اور خاص کر آریہ اپدیشکوں کا تو یہ ادھیکار ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کی ویدی سے ... والے ڈھکوسلے کا پرچار نہ ہونے دیں۔ اس لئے میں ایسا کرنے میں حق بجانب ہوں۔ پنڈت جی شانتی سے وچاریں۔ کہ میرا ایسا کرنا کیوں ٹھیک نہیں؟ پھر پنڈت جی کی عبارت تضاد اور ... کا مجموعہ ہی ہے۔ ان کا ایک جگہ فرمانا ہے۔ کہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے چند آریہ سماجی ہی ہیں۔ جو ورن ویوستھا کے قائل ہیں اور دوسری جگہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ کسی کو بھی بیچارگی کا گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔ سچا اصول ایک آدمی کے دماغ سے بھی نکل سکتا ہے۔ کیسا صاف تضاد ہے۔ آریہ جنتا کو اپنے نادان دوستوں سے بچنا چاہیئے۔ جن کے خیالات ظاہر ہیں۔ لوگوں کو سمجھانے معلوم ہوں۔ لیکن حقیقت میں ویدک سدھانتوں کی جڑوں پر کلہاڑے کا کام کرتے ہوں۔ میں توڑک منڈلیوں سے ایک بار پھر التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی پوزیشن کو واضح ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یادرفتگان

نمبر (۲۹)

مہاتما ماسٹر درگا پرشاد جی

(از پنڈت دشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ)

آریہ سماج میں ایک رشی صورت مہاتما ماسٹر درگا پرشاد جی تھے۔ برہمچاری ستیہ ملتی سنتید تھے۔ چہرہ نورانی تھا۔ ایشور بھگت تھے۔ کوئی ان کے درشن کر لیتا تھا۔ وہ بہتر ہو جاتا تھا۔ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں مہاتما درگا پرشاد جی مشہور تھے۔ بعد ازاں کئی لوگ انہیں کچھ دیوتا سمجھنے لگے۔ کیونکہ عرصہ دراز سے وہ سماج کے انتظامی معاملات میں دخل نہ دیتے تھے۔

پہلے ماسٹر درگا پرشاد جی فوج میں انبالہ چھاؤنی میں سکول ماسٹر تھے۔ معقول تنخواہ ملتی تھی۔ ان کی سب کی سرپرستی ہو چکی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن ان کا ایک ہی خیال آ گیا۔ لیکن وہ جوانی میں ہی فراغت دے گیا تھا۔ جب لاہور میں دیانند اینگلو ویدک سکول کی بنیاد ڈالی گئی۔ تو یہ سرکاری نوکری چھوڑ کر لاہور میں چلے آئے اور معمولی تنخواہ ۷۵ روپیہ ماہوار پر اینگلو ویدک ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری منظور کی۔ حالانکہ پہلی ملازمت میں ان کو معقول تنخواہ ملتی تھی۔ مگر آریہ سماج کے لئے انہوں نے یہ قربانی منظور کی۔ ایک دفعہ مہاتما درگا پرشاد جی نے درخواست کی کہ ان کی تنخواہ گھٹا کر ۵۰ روپیہ ماہوار کر دی جائے۔ مگر مینجنگ کمیٹی نے ان کی یہ درخواست منظور نہیں کی۔

۱۸۹۲ء میں آریہ سماج میں پارٹی بندی شروع ہو گئی۔ تو ماسٹر درگا پرشاد جی منتری چنے گئے۔ اور اس وقت مہاتما منشی رام جی لاہور سے پردھان چنے گئے۔ سترہ برس تک وہ آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پردھان رہے۔ جب تک زندہ رہے۔ وہ ماسٹر درگا پرشاد جی کو رشی اور مہاتما کہا کرتے تھے۔ جب آریہ سماج میں ایک نئی پارٹی بن گئی۔ تو مہاتما درگا پرشاد جی نے دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری سے استعفیٰ دے دیا۔ اور ان لوگوں کے زمانہ میں جو جگہ جگہ جلسے ہوئے وید اور ستیارتھ پرکاش کے لئے ایک چھاپہ خانہ موسومہ ورجانند پریس جاری کیا۔ اس میں انہوں نے بہت سے وید اور ستیارتھ پرکاش شائع کئے۔ اس زمانہ میں بہت تھوڑے لوگ ایسے تھے جنہوں نے مہاتما درگا پرشاد جی سے چھپوائے تھے۔

دیانند اینگلو ویدک سکول کی ہیڈ ماسٹری سے استعفیٰ دینے کے بعد مہاتما درگا پرشاد جی نے اپنا ایک ہائی سکول دیانند ہائی سکول کے نام سے کھولا۔ کئی گریجوایٹوں نے اس سکول کے لئے اپنا جیون دیا۔ جالندھر کے لالہ کرم چند بی۔ اے ایل ایل بی۔ مرحوم لالہ بھوانی داس بی اے۔ لالہ بھگت (؟) بی اے ایل ایل بی وغیرہ اس سکول میں کام کرتے تھے۔ اس سکول کو پھر مہاتما درگا پرشاد نے کالج بنا دیا۔ جسے دیانند کالج اور پھر وکٹوریہ کالج اس کا نام رکھا۔ ان کی کمیٹی کے پردھان لالہ گنپت رائے بیرسٹرایٹ لاء پبلسٹ کمشنر تھے۔

جب آریہ سماج میں وید پرچار فنڈ کا سوال پیدا ہوا۔ اور کئی لوگ سکولوں اور کالجوں کے برخلاف ہو گئے۔ تو مہاتما درگا پرشاد نے اپنی آریہ سماج جدا گانہ لاہور میں کھول لی۔ اور اس کے دو تین سالانہ جلسے بھی کئے۔ ماسٹر درگا پرشاد جی اس وقت سے آریہ سماج میں غیر معروف ہو گئے۔ اور ان کی پرانی پوزیشن نہیں رہی۔

مہاتما درگا پرشاد جی نے لاہور میں ایک دلچسپ ٹریکٹ سوسائٹی قائم کی۔ جس کے عہدہ داران اور ممبران۔ کئی انگریز۔ ہندو اور مسلمان بھی تھے۔ ایک اخبار انہوں نے اردو انگریزی میں نکالا جس کا نام ہارنجر آف ہیلتھ" انگریزی اور رہنمائے صحت" اردو میں تھا۔ پھر یہ اخبار صرف انگریزی اور ہندی میں ہارنجبہ کے نام سے نکلتا تھا۔ یہ اخبار آسٹریلیا۔ امریکہ اور انگلینڈ بڑی دور دور جاتا تھا۔ اور بعض اوقات غیر ممالک کے مشہور اشخاص کے مضامین مہاتما درگا پرشاد کے اخبار میں شائع ہوتے تھے۔

ایک دفعہ مہاتما درگا پرشاد جی کا مباحثہ مورتی پوجا پر سناتن دھرم سبھا کے ماسٹر الشری پرشاد کے ساتھ ہوا تھا۔ جو لاہور کے ایک اردو اخبار بھارت شرماہر میں چھپتا رہا تھا۔ لیکچر دینے میں کبھی تھکتے نہیں تھے۔ سینکڑوں وید منتر ان کو حفظ تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ اب جھگڑے کا زمانہ نہیں ہے۔ سیٹیم اکٹھوں کا زمانہ ہے۔ دیگر ان اور شاستر دیانی پڑھنے میں وقت نہیں گزارنا چاہئے بلکہ سیدھے وید منتر یاد کرنے چاہئیں۔ انہوں نے اپنے دیانند ہائی سکول والے زمانہ میں ویدک ریڈر سات نمبر تک بنائی تھی۔ جن میں انگریزی میں وید منتروں کے معنی دیئے ہوئے تھے۔

مہاتما درگا پرشاد جی نے بہت سی سنسکرت بھاشا اور انگریزی کی آریہ سماجک اور اخلاقی کتب تالیف و تصنیف کی تھیں۔ ایک دفعہ آریہ سماج وچھووالی کے ممبران نے مہاتما درگا پرشاد جی سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ دوبارہ آریہ سماج کے پردھان پد کو قبول کریں۔ مہاتما درگا پرشاد جی نے آریہ سماج کے پردھان پد کو منظور کیا۔ اور بہت عرصہ تک دوبارہ آریہ سماج کے انتظامیہ کاموں میں دخل دیتے رہے ریاست پٹیالہ میں ریاست بھر کے معزز آریہ سماجیوں کے خلاف جو مقدمہ فوجداری چلایا گیا تھا۔ وہ پرسدھ ہے۔ اس میں رائے بہادر جوالا پرشاد اگزیکٹو انجینئر اور آریہ سماجوں کے چھوٹے بڑے سب ادھیکاری ملزم تھے۔ آریہ سماج پر الزام یہ تھا۔ کہ آریہ سماج پولیٹیکل جماعت ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش بطور ثبوت کے پیش کی جاتی ہے۔ اس وقت کا ایک مشہور بیرسٹر مسٹر گرے ریاست پٹیالہ کی طرف سے اس مقدمہ کی پیروی کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس وقت مہاتما درگا پرشاد آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پردھان تھے۔ اس وقت ہر ایک مخالف جماعت آریہ سماج کو نقصان پہنچانے کے لئے یہ ظاہر کرتی تھی۔ کہ آریہ سماج پولیٹیکل جماعت ہے۔ اس وقت یہ بات مشہور تھی۔ کہ گورنمنٹ نے پہلے آریہ سماج کے متعلق مقدمہ ریاست پٹیالہ میں چلایا ہے۔ رفتہ رفتہ اسی قسم کے مقدمات انگریزی علاقہ میں چلائے جائیں گے۔ مہاتما درگا پرشاد نے اس وقت کے لاٹ صاحب کو چٹھی لکھی۔ کہ کیا ان کا اس قسم کا ارادہ ہے۔ لاٹ صاحب کو اس بات سے انکار کرنا پڑا۔ اس جواب کا شائع ہونا تھا۔ کہ ہوا کا رخ بدل گیا۔ آریوں کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ اور ریاست میں آریہ سماج پھر سے پھلنے پھولنے لگا۔

ماسٹر درگا پرشاد کی انگریزی ستیارتھ پرکاش سندھیا اور وید ہمیشہ کے لئے آریہ سماج میں یادگار رہیں گے۔ آخری زمانہ میں ماسٹر جی کو کئی دفعہ کہا گیا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے مدد قبول کر لیں۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ ماسٹر جی کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ نمک کا استعمال نہیں کرتے تھے۔ سر پر کیس رکھے ہوئے تھے اور داڑھی بھی لمبی بڑھائی ہوئی تھی۔ حجامت کبھی نہیں کرواتے تھے عموماً کہا کرتے تھے۔ کہ ایک آدمی کا گزارہ بڑی تھوڑی رقم میں ہو سکتا ہے اس سے زائد آئے تو دنیا میں بے ایمانی سے ہوگا۔

بقیہ صفحہ ۹

مسیح نے اپنے آپ کو حضرت یونس سے تشبیہ دی۔ اور فرمایا۔ کہ جس طرح یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ ویسے ہی ابن آدم تین دن اور تین رات زمین میں رہے گا۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے یا وفات پا گئے؟ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے:۔

"اور یوناہ تین دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہا تب یوناہ نے مچھلی کے پیٹ میں خداوند اپنے خدا سے دعا مانگی" یوناہ ۲/۱

حضرت یونس کا مچھلی کے پیٹ میں رہ کر خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ پس اس مشابہت کی وجہ سے ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح بھی جب اس صلیب سے اُتار کر زمین میں یعنی قبر میں رکھے گئے۔ تو وہ اس میں زندہ رہتے۔ تا حضرت یونس کی مشابہت والا نشان پورا ہوتا۔ اور قبر میں زندہ اسی صورت میں رکھے جا سکتے تھے۔ جب آپ صلیب سے زندہ اُترتے۔ پس حضرت یونس کی مشابہت بالصراحت اس امر کی دلیل ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ اترے اور زندہ ہی حضرت یونس کی طرح تین دن اور تین رات زمین کے اندر رہے اور پھر زندہ باہر آئے۔" (الفضل ۱۱ء)

خون ناحق

(بقیہ کہانی صفحہ ۱۲)

پہلا نے لڑکے کو کھانے کے لئے مٹھائی وغیرہ دی۔ قریب نصف گھنٹہ کے بعد بچہ نے پھر ماں ماں کہہ کر رونا شروع کیا۔ مرلی کی ستدن نے بچے کو پیار سے کہا۔ تمہاری ماں کو لانے کے لئے نوکر بھیجا ہے۔ ابھی آتا ہوگا۔ تم رونا بند کرو۔ اور یہ سیب کھاؤ۔ مگر بچہ دم بدم زیادہ ہی زیادہ رونے لگا۔ آخر کار پہرو جی کی تجویز کے مطابق اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس کر اس کو ایک خفیہ مقفل جگہ میں بند کر دیا۔

(اگلی قسط نہایت سنسنی خیز ہوگی)

روپیہ کمانے اور روپیہ جمع کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

خونِ ناحق

ایک سبق آموز افسانہ ——— توہمات باطلہ کا نتیجہ

قسط نمبر (۳)

(از مہاشہ روشن لال گیتا بی اے جرنلسٹ پٹیالوی)

(۶)

شادی ہوئی اور خوب دھوم دھام سے ہوئی ادھر تو بلاقی داس کے صرف ایک لڑکی ادھر لکشمی چندر کے دیوکی نندن اکلوتا فرزند۔ دونوں امیر تھے۔ اور تھے بھی معزز۔ اس لئے دونوں نے شادی پر خوب دل کھول کر خرچ کیا۔ محتاجوں اور یتیموں کو اس قدر دان دیا۔ کہ شہر میں دھوم مچ گئی ہر ایک کی زبان پر یہی تھا۔ کہ ایسی شادی نہ تو آج تک ہوئی ہے۔ اور نہ ہوگی۔

شادی ہوئے دو سال گذر گئے۔ مگر دیوکی نندن کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ دونوں خاندانوں کے افراد کی آنکھیں ادھر لگی ہوئی تھیں۔ دونوں خاندانوں کا آباد رہنا صرف دیوکی نندن کے اولاد پیدا ہونے پر منحصر تھا۔ مگر اولاد نہ ہونی تھی نہ ہوئی۔ ایسے موقعوں پر ہی محسوس ہوتا ہے۔ کہ قدرت کوئی چیز ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیدائش و موت اسی پرماتما کے جو اس سرشٹی نینتا ہے ہاتھ میں ہے۔

ایک طرف تو ہزاروں گھر اولاد کے نہ ہونے سے اجڑ جاتے ہیں۔ بیسیوں سلطنتیں وارث نہ ہونے کی وجہ سے دشمنوں کے ہاتھ چلی جاتی ہیں۔ ہزاروں آدمی اولاد کا منہ دیکھنے کو ترستے ہی ترستے جان بحق ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف غریبوں پر پرماتما اولاد کی بارش خوب کر دیتا ہے۔ ایک غریب آدمی کے پیچھے پانچ پانچ بچے پھرتے ہیں۔ اس کو اولاد کا پیٹ بھرنا تو درکنار۔ اپنا پیٹ بھرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ دو وقت پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ تکلیف سے ناک میں دم آ جاتا ہے۔ اور وہی بچے جس کے لئے امیر آدمی ترستے ہیں غریب کے لئے وبال جان بن جاتے ہیں۔

پرماتما تیری لیلا بڑی وچتر ہے۔ اس کو سمجھنا کٹھن ہے ہزاروں تپسوی۔ ہزاروں پیغمبر و اولیا نے اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کی۔ مگر تیرے پار کو نہ پہنچ سکے۔

دیوکی نندن کی شادی کے آٹھ نو سال بعد لکشمی چند۔ کملا۔ بلاقی داس یکے بعد دیگرے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اور اپنے دل کی ہوس دل ہی میں لے گئے۔

(۷)

دیوکی نندن کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ دھن دولت کافی ہے۔ کوٹھیاں ہیں۔ کارخانے ہیں۔ عیش عشرت کا ہر سامان مہیا ہے۔ مگر اولاد کے نہ ہونے کا غم کانٹے کی طرح دل میں چبھ رہا ہے۔ نشتر بن کر کلیجہ میں اترا جاتا ہے۔

دیوکی نندن نے سادھو مہاتماؤں کی خدمت کرنی شروع کی۔ جہاں کسی سادھو کا شہر میں آنا سن پاتے۔ دونوں پتی پتنی اس کی شرن میں جاتے جو بیچے سادھو ہوتے کہہ دیتے۔ کہ سیٹھ جی کرموں کا پھل ہے۔ نارائن کی یہی مرضی ہے آپ پرماتما کا بھجن کیا کریں۔ وہ دھرمان ہیں۔ شاید کرپا کر دیں۔

اسے نضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اس سے مایوس امیدوار

مگر انسان ہے۔ کہ یہ جانتا ہوا بھی کہ دنیا کا تمام نظم و نسق اس ہستی اعلیٰ کے ہاتھ میں ہے یہ خیال کرتا ہے۔ کہ شاید تدبیر کرنے سے کچھ بن جاوے اس سے ہماری یہ مراد نہیں۔ کہ انسان تدبیر نہ کرے۔ بلکہ اصل مطلب یہ ہے۔ کہ انسان خود ہر تدبیر کو کام کرنے کے بعد اس کا صلہ پرماتما پر چھوڑ دے۔ سیٹھ دیوکی نندن نے کبھی بھول کر بھی پرماتما کو یاد نہ کیا تھا۔ لیکن یہ چاہتا تھا۔ کہ کسی نہ کسی طرح گوہر مراد حاصل ہو۔

طرح طرح کے گنڈے تعویذ بنائے گئے۔ عجیب و غریب ٹونے۔ جنتر منتر پڑھے گئے۔ کبھی اس کی بیوی حاملہ گنیا پہ نہائی۔ اور کبھی خواجہ پیر۔ مگر اولاد نہ ہوئی پر نہ ہوئی۔ ان کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ تمام محنت بے سود ثابت ہوئی۔

طرح طرح کی تکلیفیں اٹھائیں۔ ہزاروں روپے جھوٹے پاکھنڈیوں کو دیئے۔ سینکڑوں روپے کی دوائیاں استعمال کیں۔ ماتا مسانیوں کے آگے ماتھا رگڑا۔ مگر مقصد پورا نہ ہوا۔ اور اُن کو اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

(۸)

ایک دن دیوکی نندن کو پتہ لگا کہ شہر کے جنوب کی طرف کئی روز سے ایک بزرگ مہاتما قیام پذیر ہیں۔ چنانچہ بیوی کو ساتھ لیا۔ نوکروں کے سروں پر پھل اور مٹھائی بطور نذرانہ اٹھوایا اور بخیال عقیدت پیدل ہی روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر نذرانہ پیش کیا۔ اور چرنوں کو ہاتھ لگا کر ایک طرف کو بیٹھ گیا۔ سادھو نے آنکھ اٹھا کر دیکھی۔ تو دیوکی نندن اُن کا نورانی پُر جلال چہرہ دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

سادھو کے گلے میں رودراکش کی مالا تھی۔ اور جٹائیں زمین تک پہنچتی تھیں۔ گیروے بستر زیب تن کئے ہوئے تھے۔ اور ایک طرف کو کمنڈل پڑا عجب شان دکھا رہا تھا۔ وہ ایک اودھوت تھا۔

ہزاروں آدمی صبح سے شام تک اُن کے درشن کر کے امرت کا پان کرنے آتے۔ مگر وہ اپنی سمادھی میں ہمیشہ مگن رہتے۔ ان کو گویا کسی کے آنے جانے کی مطلق خبر ہی نہیں۔ اگر کوئی اُن کو بلانے کی کوشش کرتا۔ تو اُن کے چیلے کہہ دیتے تھے۔ کہ بھائی اپنے اپنے گھروں کو جاؤ۔ مہاتما کی ریاضت میں خلل نہ ڈالو۔ اُن کے نہ بولنے نے لوگوں پر عجیب اثر کیا۔ سب سمجھنے لگے کہ یہ بڑے پہنچے ہوئے سادھو ہیں۔ نہ ان کو کسی سے غرض ہے۔ اور نہ واسطہ اسی لئے یہ کسی سے نہیں بولتے۔

دیوکی نندن جب ان مہاتما کی کٹیا میں پہنچا۔ تو اس کے چیلوں نے دیکھا۔ کہ یہ کوئی امیر آدمی معلوم دیتا ہے۔ اور کسی مطلب کے لئے آیا ہے۔ اس لئے انہوں نے اور جتنے آدمی وہاں بیٹھے تھے۔ سب کو کسی نہ کسی بہانے سے رخصت کر دیا۔ صرف دیوکی نندن اور اس کی بیوی رہ گئے۔

مہاتما جی نے بڑی سنجیدگی سے دیوکی نندن کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔ بیٹا! پرماتما کی درگاہ میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ تم کو فرزند ایک جیتا جاگتا پتر عطا کرے گا۔۔۔ پھر کیا تھا! دیوکی نندن نے اٹھ کر مہاتما کے پاؤں چوم لئے۔ مہاتما جی نے بڑے پریم سے کہا۔ بیٹا! اٹھو! میں تمہاری بھگتی دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ بتاؤ تم نے اولاد کی خاطر کوئی اپائے بھی کیا۔ یہ سنکر دیوکی نندن نے ایک معنی خیز نظر اپنی دھرم پتنی کی طرف ڈالی۔ جس کا مطلب سمجھ کر اس کی بیوی نے کہا) "باباجی! ایک نہیں ہزاروں اپائے کر چکی لیکن گوہر مراد حاصل نہیں ہوا۔ بچہ کا مکھڑا دیکھنے کو جی بہت ترس رہا ہے۔ اب آپ کے ہی ہاتھ میں ڈوری ہے۔ مردہ قالب میں روح پھونکنا آپ کا ہی کام ہے۔

مہاتما جی۔ بیٹی جتنے اپائے کئے ہیں۔ ایک اور تدبیر بھی کرو۔ میں بتاتا ہوں۔ شاید پرماتما کی درگاہ میں قبول ہو۔ اور وہ تم کو نہال کر دے۔ مگر جو تدبیر میں بتاؤں گا وہ ہے بہت کٹھن۔ دیوکی نندن نے بڑے اشتیاق سے مہاتما جی کے پاس جا کر کہا۔ آپ بتلائیں تو سہی۔ جو تدبیر آپ بتلائیں گے اس کو پورا کرنے میں ہم کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

یہ سن کر مہاتما جی نے اپنے چیلوں کو وہاں سے ہٹنے کے لئے کہا۔ اور دیوکی نندن کی طرف مخاطب ہو کر یوں گویا ہوئے ـــــ اب کی دفعہ دیوالی کے دن رات کو بارہ بجے تم کسی ایسی عورت کے بچے کے خون سے اپنی بیوی کو نہلاؤ جس کی اولاد زندہ رہتی ہو۔ پرماتما نے چاہا تو تدبیر ضرور کارگر ثابت ہوگی۔

ادھر ادھر کی گفتگو کے بعد سادھو مہاتما سے اجازت لے کر دیوکی نندن معہ اپنی بیوی کے گھر واپس آیا۔

(۹)

بڑے انتظار کے بعد دیوالی کا دن آیا۔ صبح ہی دیوکی نندن سوچنے لگا کہ کس طرح کسی لڑکے کو آج رات کو ذبح کرنے کے لئے پکڑا جاوے وہ طرح طرح کی تدبیریں سوچتا تھا۔ مگر ان کو خود کر کے ہی دل دہل جاتا تھا۔ وہ جب ایک معصوم بچے کے قتل سے نتائج کا خیال کرتا۔ تو اس کو پسینے پسینے ہو جاتا۔

دیوالی کا تیوہار ایک پوتر اور متبرک تیوہار سمجھا جاتا ہے۔ اس دن ہر کوئی مشغول نظر آتا تھا۔ شہر میں عجیب چہل پہل تھی۔ بازار طرح طرح کے سامانوں سے آراستہ تھے۔ ہجوم کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ کوئی آدمی تصویریں خرید رہا تھا۔ کوئی کوئی حلوائی سے نرخ کر رہا تھا۔ کوئی کمہار سے۔ غرضیکہ ایک عجیب دلکش منظر تھا۔ ہر ایک آدمی کے چہرے سے شادمانی ٹپکتی تھی۔ مگر دیوکی نندن کا چہرہ اداس تھا۔ اس کو لوگوں کی خوشی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔

وہ اپنے نوکروں کو مٹھائی وغیرہ خریدنے کی ہدایت کر کے باغ کی طرف جی بہلانے کے خیال سے چل نکلا۔ اتفاق کی بات ہے۔ شہر سے تھوڑی دور کے فاصلے پر ایک سات آٹھ سال کا لڑکا اس کو روتا ہوا نظر آیا۔ اس کے پاس جا کر دیوکی نندن نے پوچھا۔ کہ بچہ کیوں روتے ہو۔ بچے نے کہا۔ کہ میری ماں ابھی گاڑی سے اتری تھی مگر نامعلوم کدھر چلی گئی۔ اتنا کہہ کر بچہ دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ بچے کو روتا دیکھ کر سیٹھ جی کے دل میں نہ معلوم کیا خیال گذرا۔ انہوں نے اس کو گود میں اٹھا لیا۔ اور پیار سے کہنے لگے۔ آ! میں تجھے تیری ماں کے پاس لے چلوں۔ بچہ ماں سے جدا ہونے کی وجہ سے سہما ہوا تھا۔ اس پیار کو دیکھ کر اس نے رونا بند کر دیا۔ وہ سیٹھ صاحب کی انگلی پکڑ کر ان کے ساتھ چل پڑا۔ دیوکی نندن سب کی نظریں بچا کر اس کو گھر لے آیا۔ اور دو...

بقیہ صفحہ ۱۱

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راجا بیربل

اکبر کے دربار کے نورتنوں میں سے ایک بیربل اکبر ... کے رہنے والے براہمن تھے۔ جنم ... بھی تھا۔ اکبر کو ان سے بڑا پریم تھا ... ہمیشہ داس ... اس سے الگ نہیں ہونے دیتے تھے ... زندگی کے آخری وقت میں جب یوسف ... کے ساتھ میدان جنگ میں بھیجے ... داروں کی طرح لڑتے ہوئے ویرگتی کو پراپت ... تو اکبر کو ایسا دکھ پہنچا۔ کہ اس شوک میں ... دن تک بھوجن نہیں کیا۔ لوگ درباری ... امرا پریتن کرتے رہے۔ کہ کسی طرح بھی ... پناہ کا دل ... آخر انہوں نے کہا۔ کہ ... ہے نہیں زندہ ہیں۔ پر لجا کے مارے ... میں آتے نہیں ہیں۔ اکبر کو جو محبت میں ... سا ہو رہا تھا۔ ان باتوں سے کچھ ڈھارس ... ایک آدمی جس کی صورت سورنگ باشی راجا ... سے ملتی تھی۔ دربار میں لا ابسیھتت کئے ... اکبر نے سب کو دربار سے نکلوا دیا۔

مولانا محمد حسین آزاد اپنی مشہور کتاب ... دربار اکبری میں لکھتے ہیں۔ کہ راجا بیربل صورت ... اور سخت بدصورت تھے۔ اُن کے ... کمال کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ... نداق یا یہ بہت نیچے سے گرے ہوئے ... ایک ... بیربل ان نقائص سے کم رہتا ہے ... ہے

... تر سواد میں میٹھی
... لیکن وہ کسیلا ہے
... کہ بیربل سلونا بادشاہ
یہ بھی ایک پہیلا ہے

... تعلق میں ہم اتنا ہی لکھنا کافی سمجھتے ہیں۔ ... صاحب صورت میں تو ضرور ایسے اچھے ... جیسے کہ دوسرے درباری لوگ جو گھنٹوں ... سنگار کرنے اور پگڑی باندھنے۔ پاجامہ ... میں لگا دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ... پگڑی ... کپڑوں کے پہننے یا باندھنے ... وقت لگانے کی بری لت بھی نہ تھی۔ ... صدیق میں ذیل کی کہانی جو بہت لوگ ... نے لکھی جاتی ہے :-

... درباری اکثر ہنسا کرتے تھے۔ کہ راجا بیربل کی پگڑی کے پیچ ترتیب وار نہیں ہوتے تھے۔ کوئی اُلٹا ہے۔ تو کوئی سیدھا۔ بیربل چپ چاپ ان باتوں کو سنا کرتے تھے۔ پر اُتر کچھ نہیں دیتے تھے۔ اس پر لوگوں کا ساہس بڑھتا گیا۔ اور خود اکبر کے سامنے راجا صاحب کی ہنسی اُڑنے لگی۔ ہوتے ہوتے ایک دن اکبر نے بیربل سے پوچھا۔ راجا صاحب یہ کیا بات ہے؟ سب لوگ آپ کی پگڑی کی ہنسی کیوں اُڑایا کرتے ہیں؟ بیربل تو اس بات کی انتظار کر رہے تھے۔ فوراً بولے۔ جہاں پناہ! میری پگڑی تو میرے اپنے ہاتھ سے بندھی ہوتی ہے اور یہ لوگ۔ اپنی اپنی بیویوں سے بندھا کر آتے ہیں۔ اگر اس بات کا امتحان کرنا حضور کو منظور ہو۔ تو ابھی دربار میں سب سردار اور امرا اپنی پگڑیاں پھر سے آپ کی نگاہ کے سامنے باندھیں۔ پھر کیا تھا۔ اکبر کے اشارہ پر پگڑیاں اُتاری گئیں۔ اور امیر لوگ لگے انہیں پھر سے سر پہ لپیٹنے۔ پر گھر پر تو آئینہ سامنے رکھکر بڑی دیر سے پگڑی باندھی گئی تھی۔ اب بغیر شیشے کے اور ایسی تیزی کے ساتھ ویسی کیسے بندھ سکتی تھی۔ بیربل تو اپنی پگڑی پہلے سے بھی اچھی طرح باندھکر سب سے اول تیار ہو بیٹھے۔ سرداروں سے پگڑیاں دیر میں بندھیں اور پھر بھی بڑی بھدی اور اُلٹی پلٹی۔ اب بیربل کی بن آئی۔ اور بادشاہ نے فرمایا۔ حضرات! یہ کیا معاملہ ہے۔ کیا راجا صاحب کا بیان صحیح مانا جائے۔ مطلب یہ کہ بات بنائے نہ بن سکی۔ اور تمام درباری خاموش اور شرمندہ ہوئے ٭

ایک بار اکبر نے بیربل سے پوچھا۔ راجا صاحب جب اللہ تعالیٰ حسن بانٹ رہا تھا۔ تب آپ کہاں تھے۔ فوراً ہی بیربل نے جواب دیا۔ جہاں پناہ! بندہ اُس وقت اس جگہ تھا۔ کہ جہاں عقل بٹ رہی تھی۔ کیسا اچھا جواب تھا۔ اکبر کو چپ ہی ہونا پڑا ٭

ان دونوں باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ بیربل سیدھے سادے پرچتر درباری تھے صورت میں سادھارن ہی تھے ٭

(۲)

بیربل کی رسائی اکبر جیسے بادشاہ کے دربار میں کیسے ہوئی۔ اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ پرتھم تو اکبر بڑا قدر دان تھا۔ بیربل کی غیر معمولی اور تیز عقل اور چبھتے ہوئے نداق اکبر کو ہی نہیں۔ بلکہ سب درباریوں اور عوام کو بڑے من بھاونے اور دلکش لگتے تھے۔ ان کا اکبر سے پہلے ہی پہلے کب اور کیسے پریچے ہوا اس کے سمبندھ میں کئی کہانیاں مشہور ہیں۔ اور وہ نیچے دی جاتی ہیں :-

(ا) بیربل دربار میں داخل ہونے سے پہلے محلوں کے نزدیک ایک تنبولی کی دکان پر بیٹھکر اکثر من بہلایا کرتے تھے۔ اتفاق سے ایک دن ایک شخص پنواڑی کی دکان پر آیا۔ اور بڑی جلدی پاؤ بھر چونا اُس سے مانگنے لگا۔ پنواڑی پوچھنے لگا۔ حضرت اتنا چونا کیا کرو گے؟ درباری بولا۔ بھائی تمہیں اس سے کیا مطلب؟ اگر تمہیں چونا نہیں دینا ہے۔ تو انکار کر دو۔ کہیں دوسری دکان سے لے آؤں۔ پنواڑی چونا تولنے کے لئے ترکڑی باٹ لینے گیا۔ کہ بیربل نے آنے والے سے کہا۔ بھائی صاحب برا نہ مانو تو ایک بات کہوں۔ اس شخص نے کہا کہئے بیربل نے صلاح دی۔ کہ یا تو پاؤ بھر دہی لیتے جاؤ۔ یا ایک روپے کا گھی پیتے جاؤ۔ تب چونا مول لینا۔ وہ پرش دہی ہی لیتے چلا گیا۔ تین چار دن بعد اکبر کے دربار سے ایک پیادا آیا۔ اور اس کے ساتھ وہی درباری بھی تھا۔ بیربل کو اس دکان پر بیٹھا دیکھکر اُس نے کہا۔ پنڈت جی آئیے۔ آپ کو بادشاہ سلامت نے یاد کیا ہے۔ بادشاہ کا نام سنتے ہی بیربل گھبرایا۔ پر اب کیا ہو سکتا تھا۔ لاچار اس کو ان کے ساتھ جانا پڑا۔ وہاں پہنچ کر اکبر نے پوچھا کیوں جی تم نے ان کو (درباری کی طرف اشارہ کرکے) چونے کی جگہ فوراً دہی لانے کو کیوں کہا۔ بیربل نے بے خوف ہو کر جواب دیا۔ جہاں پناہ ایسی پاؤ بھر چونے کا نام سنکر اور ان کی صورت اور پہناوے کو دیکھکر تاڑ گیا۔ کہ ان سے کوئی قصور ایسا ہو گیا ہے۔ جس کے لئے بطور سزا یہ چونا انہیں دربار میں ہی کھانا پڑے گا۔ پر الٹا مجھ سے ڈر کر میں نے ان مہاشہ کو یہی صلاح دی۔ کہ جس کے کارن ان کے پران بچ گئے۔ اب حضور کی مرضی میں آوے تو وہ ڈنڈ مجھے دیں۔ مجھے تو اس بات کا آنند ہے۔ کہ میرے پریتن سے ایک منش کے پران بچے۔ اسی ہی دن سے بیربل اکبر کی آگیا پا کر راجیہ سبھا میں آنے جانے لگے۔ اور رفتہ رفتہ اپنی بدھی کے چمتکار اور اپنی زیرکی سے بادشاہ کو مگدھ کرتے گئے ٭

(ب) بھارت کے اتہاس کے پڑھنے والے تقریباً سبھی جانتے ہیں۔ کہ اکبر جب ۱۳ سال کی عمر میں دہلی کے راجیہ سنگھاسن پر بیٹھے تھے۔ اُن کی ماتا جی وقتاً فوقتاً دیکھ بھال کیا کرتی تھیں وقتاً فوقتاً اکبر کے کھانے میں زہر ملانے کی سازشیں کی جا چکی تھیں۔ پر وہ سب ناکام ہی ثابت ہوئی تھیں۔ شاہی دسترخوان کا انتظام اور ... دیکھ بھال راجیہ ماتا نے اپنے اوپر ہی لے رکھا تھا ان دنوں ایک برہمن پتر جسے بیربل ... انھوں کے پاس پھرا کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کی پہنچ بادشاہی باورچی خانے تک ہو گئی۔ ... اس کے مکھ ... راج ماتا ... پہنچے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ چنچل ... راج ماتا اسے روز اپنے پاس بلاتیں۔ اور اس سے ... پوچھ لیتیں۔ لڑکا اس ... بڑا چتر اور خوش کلام۔ ایک دن جبکہ ... داس شاہی رسوئی میں آیا۔ تو اُس ... کے کچھ سنا ... سا چھایا ہوا ہے۔ اور سب ... چہروں پر چنتا اور خوف کے آثار چھا رہے ہیں۔ اپنی چترائی سے بھانپ گیا۔ کہ آج کچھ دال میں کالا ہے۔ آج لڑکے کے چٹکلے کسی نے نہیں سنے۔ اگر ... داس کسی سے بولا بھی۔ تو سب نے اُسے جھڑک دیا۔ بھائی لڑکے بادشاہ! تجھے اپنے چٹکلوں کی پڑی ہے۔ ہمیں اپنی جانوں کا فکر ہے۔ تجھے اٹکھیلیاں سوجھتے ہیں۔ ہم بیزار بیٹھے ہیں۔ لاچار لڑکا یہاں اپنی دال نہ گلتی دیکھکر راج محلوں میں گیا۔ اور راج ماتا کو اشارہ کرکے سب باندیوں کو ہٹا دینے کو کہا۔ ایسا ہو جانے پر لڑکے نے فوراً اپنا شک ظاہر کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ آج رسوئی میں بنا بھوجن اکبر کو نہ کھانے دیا جاوے۔ ایسا ہی ہوا۔ اور تھال میں سے کچھ چیزیں ایک کتے کو ڈالی گئیں۔ کھاتے ہی کتے اسی دم لوٹ پوٹ ہو گئے۔ لڑکے نے اپنی سادھارن بدھی کے بل سے اکبر کی جان بچائی۔ اب تو راج ماتا کو بیربل ہی بیربل دکھنے لگا۔ وہ اس کی بڑی خاطر کرتی۔ اور اکبر کے ساتھ اُسے کھیلنے کا بھی اوسر ملنے لگا۔ دونوں میں بڑا پریم ہو گیا۔ اور یہ پریم زندگی بھر رہا ٭

(ج) ایک بہروپیا اکبر کے زمانہ بچپن میں راج محل کے سامنے تماشا کر رہا ہے۔ اس نے کئی ایک کھیل دکھلائے ہیں۔ پر وہ کھیل جس کا اس کو خاص طور پر گھمنڈ ہے۔ اب دکھلا رہا ہے۔ یعنی ایک خوب صورت سانڈ بن کر وہ درشکوں کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ سب لوگ اُسے دیکھ حیران ہو گئے۔

سیتارام آریہ اینڈ سنز
کا سگندھت دھوپ اور اگربتیاں ہون سامگری
ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں
دھوپ اور اگربتیاں نیز اعلیٰ درجہ کی شاستر اور پوتر ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری
آپ کو اور کہیں نہ ملے گی
ودیا رتن پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور
گھر میں دھوپ ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے
سماجوں، سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت لکھکر فیصلہ کیجئے
CCO. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized by eGangotri

اور ان کی حیرت کی حد نہ رہی۔ بکارن یہ کہ سانڈ ہر ایک انش میں سچ مچ کا بیل دیکھتا تھا۔ اور لوگ چاروں طرف سے واہ واہ کر رہے تھے نرناری سب ہی اس انوکھے کھیل کو دیکھ آشچریہ کے ساگر میں ڈوبے ہوئے تھے۔ محلوں میں سے ایک لڈکر آیا۔ اور بہت روپیوں کا انعام دے کر کہنے لگا کہ شہنشاہ بیگم تمہارے اس تماشے سے بہت محظوظ ہوئی ہیں۔ ٹھیک اسی وقت کسی نے اس فرضی حیوان کے کنکری ماری بیل نے پھریری لی۔ اس پر ایک لڑکا آنند کے مارے اچھل پڑا اور اپنی دو پلڑی ٹوپی اتار کر بیل کے اوپر پھینک دی۔ اب بھروپیا اپنے اصلی روپ میں پرگٹ ہوا۔ اس نے سب ورشکوں کو اور وشیش کر کے راج ماتا کو دھنیہ واد دیتے ہوئے کہا کہ میری سچی پریکشا اس بالک نے کی ہے۔ کہ جس نے میرے شریر پر کنکر پڑتے دیکھ سمجھا اس نے جو اپنی ٹوپی مجھے دی ہے۔ وہ میرے لئے بڑی حوصلہ افزا اور قابل عزت ہے۔ ہونا ہی تھا۔ بیربل (جس نے کنکر پھینکی تھی) محلوں میں بلایا گیا۔ راج ماتا نے اس کی پرشنسا کی۔ اور اس کو آتے جاتے رہنے کو کہا۔ یہی اس کے اور اکبر کے درمیان اتنے بڑے پریم کا کارن بتلایا جاتا ہے۔

اخبار
بیوپار پنجاب جالندھر
بازار تجارت بنانے کا گیا
دولت تمہاری بڑھائیگا
نمونہ مفت (منیجر)

نمبر ۹۱۵
پنجابی اور بہاری دو ہزار دولہا ودھواؤں کی ضرورت
۔۔۔ یو۔پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند ۔۔۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان لوگوں کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ ۔۔۔ آریہ سماج وہند وسبھا کے ودھوا آشرم میں ۔۔۔ سینکڑوں بیواہ ہو چکے ہیں شادی ۔۔۔ باقاعدہ کرائی جاتی ہے۔ شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرانیوالوں کو آئندہ کسی قسم کی دقت باقی نہیں رہتی۔ بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر مرزا منڈی نئی سڑک ۔۔۔

آتما کی اصلیت

آتما کیا ہے؟ گو یہ سوال سننے میں اس قدر دقیق نہ معلوم ہو۔ مگر اس کا جواب ذرا بہت مشکل ہے اسی ایک سوال کے طے کر لینے سے اسرار قدرت کے بہت سے رموز و حقائق سمجھ میں آنے لگتے ہیں اور پھر انسان کو پرماتما کے سمجھنے کی کچھ قابلیت حاصل ہوتی ہے۔ روحانی بالاخانہ کا یہ زینہ ہے۔ جب تک اس زینہ پر قدم نہیں رکھا جائے گا۔ ممکن نہیں۔ کہ دوسرے زینہ پر کوئی شخص چڑھ سکے

آتما کے مسئلہ کی عظمت

تمام مذاہب۔ سائنس اور حکمت کی جان آتما ہے۔ اس مسئلہ کو حل کر لو۔ پھر اور کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ سنسکار آپ ہی آپ آگے بڑھاتا جائے گا۔ اور اگر تم نے لغزش نہیں کھائی اور ثابت قدمی سے برابر چڑھتے چلے گئے۔ تو اسی زندگی میں جیتے جی منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔ اور اس بڑے مرحلہ کو طے کر لو گے۔ جو عقلا کی عقل کو چکر میں ڈال دیتا اور فلاسفروں کے ہوش و حواس ٹھکانے لگا دیتا ہے۔ آتما معمولی لفظ ہو گیا ہے۔ اس لفظ مخصوص کی نسبت بڑی بڑی غلط فہمیاں پیدا کی گئیں اور پیدا ہو گئیں۔ اور اس کی اصلیت کے صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے محقق اور راہ راست کے متلاشی کو بھٹکنا پڑا۔ بہت سے گمراہ ہو گئے۔ بہت سے شک و شبہ میں پڑ گئے۔ بہت سے اپنے مقصد سے کوسوں دور جا پڑے صرف معدودے چند ہر زمانہ میں ایسے نکلتے ہیں۔ جو شاستروں کے صحیح شارع عام پر قدم رکھتے ہوئے مہاتماؤں کے ستسنگ اور ستیہ اپدیش سے مرحلہ کو طے کر سکیں۔ لیکن باوجود اس دقت کے اور باوجود اس ظاہری ناکامیابی کے جن کے دلوں میں دھرم کا انش موجود ہے۔ وہ اس مسئلہ پر وچار کرنے سے باز نہیں رہتے۔ کیونکہ

جیسا ہم نے پہلے کہا ہے۔ آتما تمام علوم تلقین تحسین و تحقیقات و علم و ہنر اور حکمت و سائنس کا خلاصہ ہے۔ جب تک آتما کا پورا علم نہیں۔ تب تک پرم سے ملنے کی ساری کوششیں اور دنیا سے نجات پانے کی سب امیدیں فضول اور خیالی ہیں۔ جب تک یہ نہ معلوم ہو لے۔ کہ آتما کی کچھ اصلیت بھی ہے تب تک اس کا ذکر کرنا لاحاصل ہے۔ اس لئے زمانہ حال کے ایک مشہور مہاتما کا قول ہے کہ

آپ آپ کو آپ پہچانو۔ کہا اور کا ٹھیک نہ مانو

پس آتما کا علم ہونا مقدم اور سب سے ضروری ہے۔ مہرشی یاگیہ ولکیہ نے اپنی استری میتری کو اپدیش دیتے ہوئے کہا ہے:۔

"اے میتری! جو پرمیشور آتما کے اندر (؟) جو میں ٹھیرا ہے۔ اور جو آتما سے علیحدہ ہے جس کو جاہل جیو آتما نہیں جانتا ہے۔ وہ ایشور میرے میں دیا پک ہے۔ جس ایشور کا جیو شریر ارتھات جیسے شریر میں آتما ہے ویسے ہی جیو میں ایشور رہتا ہے۔ اس کو جانو"

جس کو جیو کہا گیا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اس بات کا جاننا ضروری ہے۔ یعنی جس کو آتما کی ماہیت نہیں ہے۔ اس کو برہم قبول نہیں کرتا۔ جس کو آتما کی ماہیت معلوم نہیں ہے۔ اس کو کھشتر قبول نہیں کرتا۔ جس کو آتما کی ماہیت معلوم نہیں۔ اس کو دنیا قبول نہیں کرتی جس کو آتما کی ماہیت معلوم نہیں ہے۔ اس کو دیوتا قبول نہیں کرتے۔ جس کو آتما کی ماہیت معلوم نہیں ہے۔ اس کو برہمانڈ قبول نہیں کرتا۔ (رشی) کے کلام کے سچے ہونے میں ذرا بھی شک نہیں۔ جس شخص کو اپنی ہستی کا علم نہیں جس کو اپنی اصلیت کی خبر نہیں۔ وہ اپنے علیحدہ چیزوں کا جہاں عقل و فہم کی رسائی نہ ہو۔ کیسے علم رکھ سکتا ہے۔ جس نے پہلی سیڑھی پر قدم نہ رکھا ہو۔ وہ اوپر کیسے جا سکتا ہے۔ اسی ایک آتما کے سوال پر ہماری عقل چکر میں آ جاتی ہے۔ اور ہم سرشردہ و مجبور ہو کر مذہبی میدان میں اپنی زندگی کی رفتار کو روک دیتے ہیں۔ اور سوچنے لگتے ہیں۔ کہ ہم کیا ہیں؟ ہماری ہستی کیا ہے۔ ہم جو محض تعلیم و تقلید سے مذہبی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس کا اصلی مدعا کیا ہے۔ اور اس مدعا کو ہماری ذات سے کیا خصوصیت و کیا نسبت ہے۔ تب ہم کو سب سے پہلے اپنی ذات کے پہچاننے کی فکر پڑ جاتی ہے۔ اور جب ہم کو ۔۔۔ علم ہو جاتا ہے۔ ہمارا

تمام باقاعدہ ہونے لگتا ہے۔ ہمارا مذاق اور روحانی ترقی شروع ہوتی ہے اور ۔۔۔ کی حقیقت کی صداقت اور علم معرفت روشن ہونے لگتا ہے۔ پھر جب ہم کو اصلیت معلوم ہو گئی۔ تمام شک و شبہات آئینہ کے ۔۔۔ کافور ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے عقائد و ۔۔۔ خیالات کی بنیاد مضبوط ہو جاتی ہے۔ جس کو کوئی بھی جنبش نہیں دے سکتا۔ اور ہم یہ اسانی سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اس تمام گورکھ دھندے کی غرض دکھوں کی نورتی اور پرمانند کی پراپتی ہے۔ جو انسانی زندگی کا سب سے اعلیٰ مقصد ہے۔ جیسا کہ شاستر میں کہا ہے:

"تین طرح کے ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک دکھوں سے چھوٹ کر مکتی پانا منزل مقصود ہے"

آتما کیا ہے؟ اس پر مختلف فلاسفروں کی مختلف رائیں ہیں۔ لفظ فلاسفر کو ہم دو ۔۔۔ معنوں میں لیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اگر حساب لگایا جائے۔ تو ہزاروں فلسفہ کسی نہ کسی شکل و ترتیب میں نظر آئیں گے۔ مگر ان سب میں شٹ درشنوں کی تعظیم اس وجہ سے زیادہ کی جاتی ہے۔ کہ انہوں نے ان مسائل پر اچھی طرح وچار کر کے معقول نتیجے نکالے ہیں اور ویدوں کی اصلی تعلیم و اصلی غرض سے گمراہ نہیں ہوتے۔ باقی اور سب کسی نہ کسی طور پر بھٹک گئے اور اپنے اصلی مقصد سے کوسوں دور جا پڑے۔ مگر دنیا میں ۔۔۔ قسم کے خیالات موجود ہیں۔ اور ہمیشہ موجود رہیں گے۔ جس طرح اہل دنیا کی زندگی کے لئے اچھے و برے سے برے ۔۔۔ قسم کے خیالات پر غور کرنا اور ان پر وچار کرتے ہوئے اصلیت پر پہنچنا امر لازمی ہے۔ جب تک اختلاف نہیں ہوتا تمیز کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ جب تک تمیز کرنے کا موقع نہیں ۔۔۔ حق و باطل نیک و بد کا سچا علم نہیں ہو سکتا ۔۔۔ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ زندگی کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اسلئے ہم ذاتی طور پر کسی پر محض اس غرض سے حملہ نہیں کرتے کہ وہ غلط ہے۔ یا دنیا میں اس کا رہنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اپنے وچار کے بڑھانے کے لئے ہم کو اس سے بھی فائدہ لینا ضروری ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ان سب فلاسفروں نے اپنے اپنے طور پر آتما پر جو وچار کیا ہے۔ ان کو ۔۔۔ اور ہم ان کو ان کی مناسب جگہ پر ۔۔۔ دیکھیں گے۔ برابر پڑتال کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ ہمارے مطلب کو زیادہ واضح اور صاف کرتا ہے۔ اور کس سے ہم کو آتما کی اصلیت سمجھنے میں پوری پوری مدد ملتی ہے۔ ان میں دیہہ آتم وادی فلاسفر جسم ہی کو آتما مانتے ہیں ۔۔۔ من آتم وادی۔ من کو آتما ۔۔۔

نوٹس!

نمبر ۹۲۵

میری ایک رشتہ دار جس کی عمر ۱۷ سال ہے۔ جو ہر طریقہ سے تندرست اور سرو گن سمپن ہے۔ وید ورشن۔ آئندہ۔ سنسکرت کی ودوان سناتک ہے گوروکلوں میں سے کسی ایک سناتک یا گریجوایٹ سے جو برسر روزگار ہو شادی کرنا چاہتی ہے۔ شادی سوئمبر کی ریتی سے ہوگی

شیام سروپ ستیہ ورت۔ بریلی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتما بادی بھی وہ آتما کہتے ہیں ۔ علی ہذا القیاس
آستک درشن والے فلاسفر اور ان کے معتقد
الٰہ کو ان سب سے علیحدہ چیز بتاتے چلے
آئے ہیں ۔ شٹ درشن یہ ہیں ۔

میمانسا — جیمنی کا فلسفہ
نیائے — گوتم کا فلسفہ
یوگ — پتنجلی کا فلسفہ
ویشیشک — کناد کا فلسفہ
سانکھ — کپل کا فلسفہ
ویدانت — بیاس کا فلسفہ

اول الذکر اہل خیال آستک کے زمرہ میں شمار کئے جاتے تھے ۔ بعد آخر الذکر آستک کے زمرہ میں ۔ ناستک و آستک وہ نسبتی لفظ ہیں ۔ ایک کے معنی اقرار کرنے والے کے ہیں ۔ اور دوسرے کے انکار کرنے والے کے عام لفظوں میں ایک فرقہ خدا پرست ہے اور دوسرا دہریہ ہے ۔ دہریہ فرقہ کسی معنی میں وید وں کی سند تسلیم کرتا ہو ۔ اور اپنے عقائد کی تائید میں شاستر کے منتر بھی پیش کرتا ہو ۔ مگر ایشور کے مضمون میں ان کے معنی کبھی صاف نہیں ہوتے یا وہ اس کی ہستی سے مطلق انکار کرتے ہیں یا اس لفظ کو کھینچ تان کر مختلف معنوں میں لے آتے ہیں ۔ اور وہ اپنے آپ کو ناستک نہیں مانتے ۔ بلکہ آستک مانتے ہیں ۔ ناستک خطاب خدا پرستوں کا دیا ہوا ہے ۔ مگر ہم سہولیت کی غرض سے ایک فریق کو آستک اور دوسرے فریق کو ناستک کہتے ہیں ۔ ناستکوں کے فلسفے بھی بہت ہیں ۔ بعض کے نام حسب ذیل ہیں :—

چارواک — برہسپتی کا فلسفہ
جین — جینیوں کا فلسفہ
بیچراتر — ابتدائی ویشنووں کا فلسفہ
اتھانک —
پاشوپت — ابتدائی شیووں کا فلسفہ
مادھیمک — (یوگا چار ۔ ڈی جلابک الوبانک) بدھوں کا فلسفہ

چارواک وابھانک ۔ جین مشہور ناستک ہیں ۔ پاشوپت ۔ پنچراتر یعنی شیومت ۔ وشنو مت کا اصول گو شٹ درشنوں سے کچھ ملتا ہوا ہو مگر یہ بھی ویدوں کے برخلاف ہیں ۔ اس لئے ناستک ہیں ۔ مادھیمک کے عقائد میں ہر چیز شونیہ (نیست) ہے ۔ اور شونیہ ہی کو وہ اصلی وجود مانتے ہیں ۔ یوگا چاریہ کے عقیدہ میں اشیاء کی ہستی انسان اپنے ہی اندر محسوس کرتا ہے ۔ سوترانتک بیرونی اشیاء کا قیاسی علم مانتے ہیں ۔ ویبھاشک اشیاء کا علم خارجی بیرونی طور پر مانتے ہیں ۔ ان میں سے اور بھی ناستک ہیں ۔ مثلاً کشنک وگیان واد یعنی ہر چیز کو لمحہ بھر رہنے والا وغیرہ ۔ ان ناستکوں میں سے سب سے زبردست طاقت ور زبردست نیائیتوں کا فرقہ ہے ان کی ۱۲۱ شاخیں ہیں ۔ جیسا العباس باد بابا باد وغیرہ مگر سب اپنے آپ کو شنکر مہاراج کا مقلد بتلاتے ہیں ۔ جو ہر بات کو ویدوں کے مطابق مانتے ہوئے پھر یک بارگی اپنے آپ کو برہم ماننے لگتا ہے ۔ مگر چونکہ آتما کے معاملہ میں یہ زیادہ تر ویدک اصول کا پابند ہے ۔ اس لئے ہم اس کو نظر انداز کرتے ہیں ۔ اور صرف خاص خاص ناستکوں کے اصول پر نظر ڈالتے ہوئے قاعدہ کے ساتھ رشیوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہونگے ۔

دیہہ آتما ہے (جو لوگ جسم کو روح مانتے ہیں)

دیہہ آتم بادی جسم ہی کو آتما مانتے ہیں ان کا استدلال ہے کہ یہ جسم بصورت منی (ویریہ) باپ کے کل جسم کا نچوڑ و خلاصہ ہے اور باپ کے جسم کا مادہ ہے ۔ اور اسی وجہ سے بیٹے کو باپ کا آتما مانا گیا ہے ۔ یہ سلسلہ انادی ہے ۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے ۔ برا بھلا ۔ دوش سکھ دکھ ۔ پریتن گیان اسی جسم کے اوصاف ہیں ۔ جب جسم نہیں رہا ۔ یا جسم کو کوئی عارضہ لاحق ہو گیا ہے یا اوصاف یا تو غائب ہو جاتے ہیں ۔ یا ان میں ضعف و سقم آ جاتا ہے ۔ اس لئے جسم سے علیحدہ کسی چیز کو آتما ماننا نادانی و حماقت ہے ۔ دیہہ آتم بادیوں کا اصول کئی وجہ سے غلط ہے ۔

یاگیہ ولکیہ میتری سے کہتے ہیں ۔ اے میتری ۔ میں تجھ سے یوں ہی نہیں کہتا ۔ بلکہ یہ امر یقینی ہے کہ وہ آتما جس کے ساتھ ملنے سے جسم میں حس و حرکت پیدا ہوتی ہے غیر فانی ہے جب جیو جسم سے الگ ہو جاتا ہے ۔ تب جسم میں کچھ بھی حس و حرکت کی قوت باقی نہیں رہتی ۔ اگر کوئی آتما جسم سے الگ نہ ہو تو بتاؤ کس کے ساتھ ملنے سے جسم میں جان پڑتی ہے اور کس سے جدا ہونے سے وہ بے جان ہو جاتا ہے ۔ جیسے آنکھ سب اشیاء کو دیکھتی ہے ۔ لیکن اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی ۔ اس طرح پرتیاتما آتما کا اپنا علم بذریعہ خارجی حواس کے نہیں ہو سکتا ۔ جیسے آدمی اپنی آنکھ کو آنکھ کے ذریعہ نہیں دیکھ سکتا ۔ ویسے ہی جو دیکھنے والا ہوتا ہے ۔ وہ دیکھنے والا ہی رہتا ہے ۔ دکھائی دینے والا کبھی نہیں ہو سکتا جیسے بغیر سہارے کے سہارا رکھنے والا بغیر علت کے معلول ۔ بغیر کل کے جز اور بغیر فاعل کے فعل نہیں ہو سکتا ۔ اسی طرح بغیر آتما کے یہ جسم نہیں رہ سکتا ۔ اور جسم آتما سے علیحدہ ہے ۔

جسم کے اقسام

جسم جو آتما پر غلاف ہو رہا ہے ۔ اس کے کئی اقسام ہیں ۔ ایک استھول شریر (جسم کثیف) جو دیکھنے میں آتا ہے ۔ دوسرا سوکشم یا لنگ شریر (جسم لطیف) جو سترہ لطیف تتوں (عنصروں) سے بنا ہے ۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنتا ہے ذاتی یعنی آتما کی ذاتی صفات ۔ تیسرا کارن شریر جس میں گہری نیند آتی ہے ۔ اور وہ پرکرتی (مادی طاقت) ہونے سے سب جگہ موجود اور سب جیووں کے لئے ایک ہے ۔ ان تینوں کے علاوہ ایک اور یوگیوں کا چھوٹا شریر ہوتا ہے ۔ جس کو یوگ شریر (اوستھا) کہتے ہیں ۔ یہ وہ ہے ۔ جس میں سمادھی کے اثر سے اس پیدا شدہ ناپاک جسم کا اور مکتی میں بھی پورا پورا ملاپ نہ رہتا ہے ۔

ان سب جسموں سے جیو آتما الگ ہے

استھول شریر (جسم کثیف) پانچ تتوں کا بنا ہوا ہے ۔ پانچ تتو یہ ہیں (۱) اکاش ۔ (۲) وایو (۳) تیج ۔ (۴) جل ۔ (۵) پرتھوی ان پانچ عنصروں کے باہمی ملاپ سے پچیس تتو پیدا ہوتے ہیں ۔ انہیں پچیس تتوں سے یہ استھول شریر بنا ہے ۔ ان ۲۵ تتوں کی نسبت مختلف عالموں نے مختلف رائیں ظاہر کی ہیں ۔ مگر پڑھنے والوں کو نفس مطلب سے غرض رکھنی چاہئے ۔ ان کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے ۔

(باقی آئندہ)

* * *

پرکاش میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔

سچا اور مفید مشورہ ۹۱۵

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ۔۔۔۔ وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں قیمت فی ڈبیہ ۳۶ گولیاں صرف ایک روپیہ ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ ۔ ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں ۔ وید شاستری سنی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ ایجنٹ ۔ اندرا اینڈ کمپنی چوک لکھنؤ

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟ ۹۱۶

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی در حقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ لکھ کر بھیجئے ۔ بس پھر ہم آپکا آئندہ بارہ ماہ کا نفع نقصان ۔ کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا ۔ یا کس ذریعہ سے دولت ملیگی ؟ روزگار کب لگیگا ملازمت ترقی تبادلہ ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ ۔ تندرستی بیماری دور دراز کا سفر مقدمہ امتحان میں کامیابی ۔ سگائی شادی ۔ زمین و جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بذریعہ وی پی بھیج دینگے ۔ ایکبار ہی آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ علم جوتش میں کہاں تک مہارت حاصل ہے ۔ جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں وہ آپ نے جو ورش پھل بنوایا ہے مجھے دیکھ کر بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ آپکی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں ۔

پروفیسر جی شنکر ۔ پوسٹ بکس نمبر ۷۲ ۔ لاہور

دی رو گشتی فارمیسی ہیڈ آفس آنند (بمبئی) ۹۲۳ کی

مشہور شہرہ آفاق مفید عام زود اثر بے نظیر دوا

روگشتی ترودش گنگا رجسٹرڈ نمبر ۱۲۶۲ جو کہ امراض سینہ و پھیپھڑہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے ۔ خاص کر مرض دمہ کیلئے تو یہ دوا کمال کا کام کرتی ہے ۔ اس کی تیسری خوراک ہی پرانے سے پرانے کہنہ مرض دمہ کو روک دیتی ہے ۔ اور پندرہ دن کے استعمال سے تو گویا ایک نیا جامہ بخش دیتی ہے اس دوا کے استعمال سے تیس تیس برس کے دمہ والے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں ۔ ایکدفعہ آزمائش شرط ہے ۔ قیمت ۸ خوراک دو روپے نمونہ دو آنے ۔ اپنے شہر میں ہمارے ایجنٹ سے یا ہمارے پتہ ذیل سے خرید کر معہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ مفصل حال کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر فہرست منگوائیں ۔ ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ کمیشن معقول ۔ شرائط ایجنسی کے لئے آج ہی تحریر کریں ۔ اپنا پتہ خوشخط تحریر کریں ۔ اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔

مینیجر دی روگشتی فارمیسی آنند (بمبئی)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لالہ شام لال کی بریت

پرکاش کے کسی گذشتہ پرچہ میں نانڈیر گورنمنٹ کی غلط رپورٹوں کی تردید کی گئی تھی۔ معلوم رہے یہ اخبار ہندوؤں خصوصاً آریہ سماج کے خلاف بے بنیاد واقعات کی بنا پر زہر اگلتا رہتا ہے اگر اس زہر کا اثر ہونے کے قبل ہی تریاق کا استعمال نہ کیا گیا۔ تو نہیں ممکن ہے کہ زہر کا اثر نامعلوم طریق پر ہو جائے ؛

شریمان شام لال آریہ وکیل (آپ پرنسپل آریہ پرتی ندھی سبھا دکن نظام) پر ایک بے بنیاد مقدمہ چلایا گیا تھا۔ واقعات یہ ہیں۔ کہ شام لال جی کے خلاف دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے تحت مقدمہ منصفی اوزنگیر میں چلا کر ان کے خلاف فیصلہ کرایا گیا۔ اور اس کی بنا پر شام لال جی سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت اور دو ہزار روپیہ کا مچلکہ لیا گیا۔ جو ضلع میں بھی نال رہا۔ ساتھ ہی ان کی سند وکالت کی منسوخی کی بھی تحریک ہائی کورٹ میں کر دی گئی۔ اور فرضی طور پر فساد کا اندیشہ بتلا کر تعزیری پولیس کا قیام اوزنگیر میں کیا گیا۔ جس کے خرچہ کا بار رعایا پر عائد کیا۔ حالانکہ قانون کا منشا ہے۔ کہ جس مقام پر تعزیری پولیس رکھی جائے۔ وہاں کے ایسے باشندوں سے جو جائیداد غیر منقولہ پر قابض ہوں۔ خرچہ وصول کیا جائے۔ مگر ان کو آریہ سماج کو اپنے پھندے کو ملیامیٹ کرنا تھا۔ اس لئے ان غریب دو یار مقبول پر بھی جو ندسرے ملاتہ بالیگا وغیرہ کے رہنے والے تھے۔ مگر آریہ سماجی تھے۔ حیثیت سے بڑھ کر ٹیکس عائد کیا گیا۔ برائے نام چند مسلمانوں پر بھی ٹیکس لگایا گیا۔ مگر چین چین کر آریہ سماجیوں کی معاری تعداد پر بار ڈالا گیا۔ چونکہ ٹیکس ان کی حیثیت سے باہر تھا۔ اس لئے ان کی جائیداد کوڑیوں کے مول نیلام ہو گئی۔ اور عام طور پر دیہاتوں میں مسلمانوں نے مشہور کر دیا کہ یہ ٹیکس آریہ ہونے کی وجہ سے لگایا گیا ہے۔ جو آریہ ہوگا۔ اس پر ٹیکس لگ جائے گا۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ متعدد جگہ یہ کوشش کی گئی۔ کہ جہاں شام لال جائے۔ فساد کرایا جائے تاکہ ضمانت ضبط ہو جائے۔ آخرکار ایک غریب اچھوت کی استری کو زبردستی اپنے قبضہ میں لے کر اس کا بیان کرا کر مسلمان کر دیا گیا۔ خاوند بہت روتا پھرا۔ کوئی پوچھتا تک نہیں تھا آخر کسی طرح وہ عورت اپنے خاوند سے مل کر اپنے موت کے گاؤں میں جا کر خاوند کے ساتھ خوشی خوشی رہنے لگی۔ مگر منتظم صاحب پولیس نے پہنچ کر ان کو گرفتار کر لیا۔ اور لڑکی کو اپنے قبضہ میں لے کر شام لال جی کے خلاف بیان کرا کر ضبطی مچلکہ کی کاروائی شروع کر دی۔ اور عورت کو مسلمانوں کے قبضہ میں دے دیا۔ مگر اصل مقدمہ کی نگرانی ہائیکورٹ میں پیش تھی۔ بالآخر فاضل جج ہائی کورٹ نے نہایت منصفانہ تجویز صادر فرما کر نگرانی منظور کی۔ ہم تمام آریہ بھائی تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ فاضل جج ہائی کورٹ نے ہندوستان کی ہوا سے اوپر پہنچ کر قانون مروجہ پر عمل کیا۔ اور ساتھ ہی ہم پنڈت کیشو راؤ جی صاحب وکیل ہائیکورٹ کا شکریہ ادا کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت اس مقدمہ کی پیروی میں خرچ کیا۔ جب یہ فیصلہ ہائیکورٹ سے ہو گیا۔ تو ضبطی ضمانت کی کاروائی خود بخود ختم ہو گئی۔ اور ساتھ ہی ضبطی سند کی بھی۔ مگر پولیس کو چین کہاں۔ اسی عورت کے من گھڑت واقعہ کو فوجداری کا جامہ پہنا کر منصفی اوزنگیر میں شام لال جی کا چالان کر دیا۔ اس منصفی کی کرسی سے پھر ایک دوسرے منصف صاحب نے جو منصفی کی کرسی کی شوبھا کے لئے گئے ہیں۔ اس مقدمہ کی سماعت فرمائی۔ شام لال کو جیل بھیجنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ اور ملفیٹر گزٹ نے اس مقدمہ کی اشاعت میں خوب دلچسپی کا اظہار کیا۔ مگر بقول شاعر "غالم میں کس کا ڈر ہے۔ جس پہ نظر ہے تیری" آخر میں اس مقدمہ کا وہی حشر ہوا جو ہونا تھا یعنی منصف صاحب نے اپنی فاضلانہ تجویز میں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے شام لال جی کو بری کر دیا ؛

جب منصف صاحب نے شام لال جی کو بری کیا ہے۔ وہ مسلمان ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی کوششوں کے باوجود قانون کے راستہ کو اختیار کرتے ہوئے اپنی بے تعصبی کا ثبوت دیا۔ ایک افواہ یہ بھی ہے۔ کہ انہیں ایک گمنام چٹھی لکھی گئی۔ کہ آپ شام لال کو سزا تو ضرور دیں گے۔ مگر سخت سزا نہ دیگی۔ تو مسلمانوں کو اشتعال پیدا ہوگا۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اس افواہ میں صداقت ہے یا نہیں ؟ کچھ بھی ہو قابل منصف صاحب نے اپنا ضمیر وصداقت کا خون نہیں کیا۔ ہم اس کامیابی پر شام لال کو اندازیہ سماج اوزنگیر کو اور خصوصاً بھائی سنگرام اپا صاحب وکیل کو جنہوں نے اس مقدمہ کی پیروی میں رات دن ایک کر دیئے ہیں دھنیواد دیتے ہیں۔ اس طرح اوزنگیر کا مقدمہ ختم ہوا۔ اور تعزیری پولیس مدت ختم ہونے کی وجہ سے برخاست ہو رہی تھی۔ کہ ایک دن ایک مسلمان موٹر کا گوشت چھپکے جا رہا تھا کہ کچھ شرارت کرنے اور ہندو مسلم فساد ظاہر کر کے تعزیری چوکی کا قیام دوبارہ ہو جائے مگر لاکھ لاکھ اس پرماتما کا شکر ہے کہ ایک مسلمان کے ہاتھ سے ہی جو ڈرائیور تھا وہ گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے ضمانت حاضری لے کر چھوڑ دیا۔ اور بعد جانے کیا کاروائی ہو رہی ہے۔ مسلمان ہے کہ نامہ نگار گزٹ نے جو آریہ سماج پر منہ آنے کو ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ پھر ہیضہ کے دنوں میں بلا تمیز ہندو مسلمان رات دن آریہ سماج کی طرف سے شام لال جی جو ہندو مسلمانوں کی سیوا کرتے رہے۔ اس کے متعلق بھی نامہ نگار گزٹ نے ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ اس لئے کہ آریہ سماج کے حق میں ایک کلمہ حق بھی زبان پر لانا انہیں گوارا نہیں ؛

آریہ سماج اناؤ کا اتسو ۱۴-۱۳-۱۴

۱۵ دسمبر کو ہوگا۔ استری سماج کا جلسہ ۱۶ دسمبر کو ہوگا۔ سوامی سردانند جی تھا پنڈت رامچندر جی دہلوی سے پدھارنے کے لئے پرارتھنا ہے۔ (منتری)

جوانی

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے ؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ یا کیسے بن سکتے ہیں جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی نادر کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہوگی۔ آزمائش کے لئے منگوا دیکھو۔ اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؛

کرم شبیر کمپنی
نمبر ۱۸۲ کالا ڈھونگی۔ ضلع نینی تال

گیسٹوفین

بچوں کی صحت ۹۲۱

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دار و مدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت خراب مت کرو ؛

گیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

گیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

پھر نہ کہنا کہ خبر نہ ہوئی۔ مکمل اسٹاک قیمت صرف چار روپیہ بارہ آنہ Rs 4/12/-

(۱) ایک شیشی مشہور ٹوکو نوبلی عطر (۲) بجلی کا تیز روشنی والا لیمپ (۳) تیز آواز والا سنے بندوق کا پستول (۴) کیمیکل سونے کی انگوٹھی گارنٹی ۳ سال (۵) اصلی رولڈ گولڈ کے ہاتھوں وگلے کے بٹن (۶) ایک جوڑا مضبوط جوتا برنواب تیرہ ہمراہ آرڈر آنا چاہئے (۷) ریلوے ٹائم کیپر پاکٹ واچ نکل کیس (۸) بابل رسٹ واچ۔ فینسی ڈائل۔ خوبصورت کیس (۹) جرمن بی ایم ڈبلیو ... مضبوط۔ چال کی پابندی۔ گارنٹی ۵ سال ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر ... روزانہ کی جاتی ہے۔ (۱۰) بڑھیا فاؤنٹین پین۔ کمپنیں سونے کے نب والا۔ ڈاک خرچ ... روپیہ چھ آنہ۔ نوٹ۔ اشتہار کے مطابق مال نہ ہونے پر واپسی کی شرط ؛

پتہ :- گریٹ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۲ سمبھو چیٹرجی اسٹریٹ کلکتہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گورُوکل جگت

گورُوکل اندرپرستھ کے سماچار

(۱) گورُوکل اندرپرستھ میں پرتہتائیں پوری ہیں۔ باوجود ملیریا بخار کے پھیل جانے کے بھی برہمچاری اپنے پرچے اچھے کر رہے ہیں۔ خام لورپر اچھا رہا۔ ایک برہمچاری کو سانپ نے کاٹ کھایا تھا۔ مگر پرماتما کی کرپا سے وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ اس لئے کسی بھی سنرکشک مہودے کو کوئی چنتا نہیں کرنی چاہئے۔

(۲) مسٹر نام سنگھ صاحب بی اے ایم ایل سی جو پوپی کونسل کے سابق ممبر ہیں۔ اور اسوگ کے کارن جنہوں نے کونسل کی ممبری سے استعفٰے دے دیا ہوا ہے۔ گورُوکل پدھارے۔ آپ کے دو لڑکے گورُوکل میں تعلیم حاصل کرتے ہیں گورُوکل کی کارکردگی اب پراپتت سرنہا ہے۔ آپ دو دن تک بطور پریوار یہاں رہے۔ اور ہندوستان راج نیتی۔ گول میز کانفرنس۔ بھارت کی اوستھا پر تھا کئی اپدیش دیا گیا۔ اتہاس کے۔ سوامین پر آپ سے بات چیت ہوئی۔ جو سب کے لئے بڑا لابھدایک ہوا

(۳) پنڈت دیو شرما جی سابق اپادھیائے گورُوکل کانگڑی یہاں پدھارے۔ آپ کا

"غریبوں کی سیوا" نشک مضمون پر بڑا منورنجن دیاکھیان ہوا۔ جو بڑا پسند کیا گیا۔ پنڈت دیو شرما جی گورُوکل کی سب سے اچھی سیوا کرتے ہیں اُن کے پوتر جیون سادگی۔ اور وِدوتا گورُوکل کے دائرے میں بہت پرسدھ ہیں۔ اس وقت آپ دیش سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہردوار میں گاندھی سیوا آشرم کے سنچالک ہیں۔

(۴) پہاڑی کے میدان کے پورا ہو جانے کے کارن اب کھیل باقاعدہ ہوتی ہے۔ چھوٹے بڑے سب برہمچاری بمع اپنے ادھیاپکوں کے کھیل میں خوب بھاگ لیتے ہیں۔ جب آرہ بھائی اگلے وار کھک آنسو پر ہال پدھاریں گے۔ تو ان کو یہ استھان نیا معلوم ہوگا۔ جہاں اور میدان تیار ہو گیا ہے وہاں نئے کنوئیں کے پاس ایک چھوٹا سا باغ بھی لگ گیا ہے۔ جس میں بھنڈار کے لئے سبزی بھی کافی تیار ہونے لگ پڑی ہے (گوپال)

گورُوکل کورُوہیٹنز

آنریبل سر بی سی راما سوامی آئرلا ممبر گورنمنٹ ہند اپنے پتاجی کے شرادھ کی رسومات

ادا کرنے کے لئے بمعہ پریوار ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو بوقت ۳ بجے صبح کنکھل کشتر پدھارے۔ بوقت صبح آنریبل لا ممبر صاحب نے ستھا مشور تیرتھ بھیدر کالی۔ کود یہبڑار اور مقبرہ شیخ چلی کا ملاحظہ کیا۔ بعدازاں سینا ہت تیرتھ میں سنان کرکے پنڈتان اور شرادھ کی رسومات ادا کیں۔ بعد دوپہر ہان گنگا اور جوتی سر کا ملاحظہ کیا۔ پھر گیتا بھون ذاتی کورو کشیتر تیرتھ میں مختصر گارڈن پارٹی دی پارٹی کا لطف اڑانے کے بعد شام کے وقت واپس شملہ تشریف لے گئے۔

(۲) ہماری درخواست پر آنریبل لا ممبر صاحب نے بوقت ۳ بجے بعد دوپہر گورُوکل کورُوکشیتر میں بھی تشریف لانا منظور کیا تھا۔ چونکہ یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ سنسکرت کے ودوان ہیں۔ اس لئے اُن کے لئے سنسکرت شلوکوں میں ایک ایڈریس تیار کیا گیا تھا اور ستیارتھ پرکاش اور ایک انگریزی کی کتاب بھینٹ کرنے کے لئے منگائی گئی تھی اور برہمچاریوں نے سنسکرت شلوک سنانے کے لئے

بھی تیار کئے ہوئے تھے۔ ۳ بجے کے وقت تمام برہمچاری اور ادھیاپک گن گورُوکل کے دروازے کے پاس آپ کے سواگت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آنریبل لا ممبر صاحب کا موٹر بوقت ۳ بجے بان گنگا کا ملاحظہ کرنے کے بعد گورُوکل کی سڑک کے پاس سے ہی گذرتا ہوا جوتی سر تیرتھ کے ملاحظہ کے لئے گذرا۔ جو گورُوکل سے صرف دو میل کے فاصلہ پر ہے اور ایک چھوٹا سا کچا تالاب ہے۔ اور صرف پانچ منٹ کا راستہ ہے۔ وہاں پورا آدھ گھنٹہ صرف کرنے کے بعد بوقت ۵ بجے آپ واپس تشریف لائے۔ ہم نے اپنے ایک ادھیاپک کو سڑک پر یاد دہانی کے لئے کھڑا کر دیا تھا۔ جب آنریبل لا ممبر صاحب کا موٹر گورُوکل کے قریب آیا تو اس نے یاد دہانی کرائی کہ سب انتظام تیار ہے۔ تشریف لے چلیں۔ تو جواب ملا کہ NO TIME EXCUSE ME "ہم کو فرصت نہیں ہے۔ معاف کریں" یہ جواب سُن کر تمام برہمچاری اور ادھیاپک گن جو صبح سے منتظر تھے۔ اور برابر دو گھنٹہ تک۔

بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن

رجسٹرڈ
اسٹار
ٹریڈ مارک
قائم شدہ
سنہ ۱۸۹۴ء

بی۔ ایس
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن
لمیٹڈ

پچاس سالوں سے بے مثل ہندوستانی دوائیوں کے مُوجد!
امراض مستورات میں

REGD

ابلاری

امراض مستورات کی دوا

یہ ہر قسم کے امراض مستورات کی مجرب دوا ہے۔ ایام ماہواری میں حیض کی خرابی سے کم اور زیادہ دنوں میں حیض ہونا رقیق یا جما ہوا خون زیادہ یا کم جانا۔ درد کے ساتھ خارج ہونا۔ سر کمر پیڑو اور رانوں میں درد وغیرہ وغیرہ کے نقصوں کو دور کر اور عورتوں کے کمزور جسم کو قوی کرتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ یعنی ۲/۸ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰/

REGD

سوپن ھری

احتلام کی گولی

برہمچریہ (قبل از بلوغ غلط کاریوں) کی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض خاص کر نوجوانوں اور طالب علموں میں پایا جاتا ہے۔ پیشاب کے ساتھ منی کا خارج ہونا۔ خواب میں منی کا نکلنا۔ سر میں چکر قوت حافظہ کی کمی وغیرہ اس کی علامتیں ہیں۔ "سوپن ہری" میں کوئی جوش پیدا کرنے والی دوا نہ رہنے کی وجہ سے یہ فوراً اپنا اثر دکھلاتی ہے۔
قیمت ۳۰ گولی دو ہفتہ کی خوراک ایک روپیہ ۱/ ڈاک محصول تین شیشی تک سات آنہ ۷/

نوٹ۔ ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے اس کی کفایت کے واسطے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ:۔ لاہور میں منیجر صاحب پیسہ اخبار

گھبراؤ نہیں!!

گھبراؤ نہیں سنہ ۹۲ ہر ایک شہر میں معتبر
ایجنٹوں کی ضرورت ہے!
گھبراؤ نہیں
خطرہ کے وقت آپکا ساتھ دینے والا دوست اور بدمعاش لوگوں سے محفوظ رکھنے والا بغیر لائسنس کا زبردست ہتھیار
یعنی
قیمت پستول فی عدد سات روپے ۷/
وی پی پوسٹیج آٹھ آنے
(۸۱)

آٹومیٹک ریٹنٹ الارم پستول

صرف بنگال اور برما کے لئے لائسنس کی ضرورت

یہ پستول نو ڈیزین دکھایا گیا ہے اسکو دیکھتے ہی انسان گھبرا جاتا ہے اپنے اندر ایک وقت میں دس کارتوس رکھ سکتا ہے ہر وقت کارتوس بھرنے کی قطعی ضرورت نہیں۔ جب وقت ضرورت ہو صرف گھوڑا دبا دو اس میں سے ایک پانچ فائر کا فوری کارتوس نکلیگا اور بڑی آواز ہوگی اور آواز کے سنتے ہی بڑے بڑے جانور وغیرہ اور بدمعاش فوراً بھاگ جاوینگے یہ پستول ناٹک اور سینما والے استعمال میں لاتے ہیں گاؤں اور قصبہ کی سفری کیلئے اور جنگل میں اپنے مکان یا جنگل کیلئے بڑی نایاب چیز ہے۔ آپ ہی ایک عدد پستول منگا کر اپنی جیب یا بستر کے نیچے رکھکر ضرورت پر کام میں لا سکتے ہیں۔ اور اپنی جان بچا سکتے ہیں اور ہر مقام پر سرکاری راج میں بغیر لائسنس کے چلتا ہے قیمت ۷/ وی۔ پی پوسٹیج ۸/ ہر ایک پستول کے ہمراہ تیس کارتوس مفت (۵۰) عدد گولی زائد خریدیں تو اسکی قیمت ایک روپیہ ہوگی ایک دفعہ آزمائش کے لئے منگا کر دیکھئے۔ اس پستول کے زبردست سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔

دلاور کمپنی نمبر ۲۴ بھولیشور بمبئی نمبر ۲

سماج جگت

آریہ کمار سبھا دہلی کا اتسو۔ آریہ کمار سبھا دہلی کا بارہواں سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو ہونا قرار پایا ہے جس میں ڈاکٹر کے ڈی شاستری فٹ بال ٹورنامنٹ بھی ہوگا۔ جس کے لئے ایک شیلڈ بھی رکھی گئی ہے۔ جس کی فیس فی ٹیم صرف دو روپیہ ہے اس ٹورنامنٹ میں صرف آریہ کمار سبھائیں ہی حصہ لے سکتی ہیں ۔

اس کے علاوہ ایک گول میز کانفرنس بھی رکھی گئی ہے۔ جس کا مضمون زیر بحث یہ ہوگا کہ ہندوستان کے لئے موجودہ حالات کو زیر غور رکھتے ہوئے کس طرح کا کانسٹی ٹیوشن موزوں ہوگا ۔

کارکن سبھا تمام لوگوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے کافی نمائندے بھیج کر غیر معمولی دلچسپی کا ثبوت دیں۔ جس کے لئے مذہب و ملت کی کوئی بندش نہ ہوگی (دائیزادست برت جائنٹ سکرٹری آریہ کمار سبھا دہلی) ۔

آریہ سنگھ اودھار سبھا سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو ہوگا۔ کرپا کر کے وددان اپدیشک سنیاسی مہاتما بھجن منڈلیاں درشن دیں اور اپنے منوہر بھجنوں اور ویکھیانوں کی ورشا کریں (دیوا کرشن کلرک آریہ سنگھ اودھار سبھا سیالکوٹ)

بقیہ صفحہ ۱۷

سوآگت کے لئے کھڑے رہتے تھے سخت مایوس ہوئے اور بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کہ آنریبل لارڈ ممبر صاحب کو ایک بچے تالاب کے دیکھنے کے لئے تو آدھ گھنٹہ مل گیا۔ جو صرف [illegible] کا بھی کام نہیں تھا۔ مگر ایک دھارمک ویدک [illegible] کے لئے [illegible] کو پانچ منٹ کی بھی فرصت نہیں ملی۔ جس دیش کے پرتنشت اور سوکشت پرشوں کا یہ حال ہے۔ اس دیش کا نہ معلوم کیا حال ہوگا ۔ (دیکھئے [illegible])

سوزاک کا شرطیہ علاج
برلن ... ڈاکٹروں کا فیصلہ ہے کہ اسپارک سے بہتر کوئی دوا دنیا میں ملنا محال ہے اس سے ایک ہفتہ میں فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس ...
قیمت فی شیشی ...
اسپارک ورکس ڈلہ نمبر ۲ بمبئی نمبر ۹

آریہ سماج فیض آباد کا جلسہ۔ آریہ سماج فیض آباد (اودھ) کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۲ نومبر لغایت ۲۵ نومبر ہونا قرار پایا ہے۔ شری سوامی سروانند جی مہاراج سے پرارتھنا ہے کہ کرپا کر کے ضرور درشن دیں۔ (منوہر ناتھ سپرد سکرٹری آریہ سماج فیض آباد) ۔

آریہ سماج بھوانی کا جلسہ۔ بھوانی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ (شیو کرن داس منتری آریہ سماج بھوانی) ۔

آریہ سماج لائل پور کا اتسو۔ آریہ سماج لائل پور گورو کل سیکشن کا وارشک اتسو ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر کو نشچت ہوا ہے۔ جس میں بڑے بڑے وددانوں اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ (منتری آریہ سماج لائل پور گورو کل سیکشن)

ہندوؤں کا بائیکاٹ۔ ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو رہا ہے۔ یہاں کے مسلمانوں نے ہندوؤں کی جن کی تعداد مسلمانوں کے مقابلہ پر بہت تھوڑی ہے۔ بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ ہندو دکانوں پر پہرہ لگا رکھا ہے۔ جس سے ہندوؤں کا کاروبار بالکل بند ہے۔ اور آپس میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ اس کا پربھاو آریہ سماج پر بہت برا پڑ رہا ہے ۔ (منتری آریہ سماج فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

آریہ سماج کروڑ ضلع مظفر گڑھ۔ یہاں پر سوامی سدانند جی مہاراج اور بالکرشن جی بھجنیک نے ۲۶ $\frac{9}{31}$ سے $\frac{1}{10}$ تک پرچار کا کام کیا۔ سوامی جی کے منوہر اپدیشوں اور مہاشہ جی کے سریلے بھجنوں کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مبلغ ۸ روپے چار آنے وید پرچار کے لئے جمع کر کے پرتی ندھی سبھا کے پاس بھجوائے گئے (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج خانپور کے سماچار۔
ستمبر ماس میں ہفتہ واری اجلاس نیم پوروک ہوتے رہے حاضری تیس سے اوپر رہی ۔
(۲) استری سماج کے ساپتاہک ادھیویشن بھی نیم پوروک بدھ وار کو ہوتے رہے۔ استریوں میں جاگرتی آ رہی ہے ۔
شریمان پنڈت تیرتھ رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے خانپور میں پانچ روز پرچار کیا۔ ایش اپنشد کے منتروں کی ویاکھیا بڑی قابلیت سے کرتے رہے۔ علاقہ خانپور کے دیہاتی آریہ سماجوں میں بھی پنڈت جی دس بارہ روز تک پرچار کرتے رہے ۔

(۴) ودیالیہ اور پتری پاٹھ شالہ کا کاریہ سنتوش جنک ہو رہا ہے ۔

(۵) ۲۶ ستمبر کو شریمان رائے صاحب لالہ چمن لعل جی پردھان لوکل آریہ سماج کے گھر پر پارک یگیہ ہوا۔ حاضری ساٹھ کے قریب تھی پنڈت تیرتھ رام جی نے یگیہ پر ایک عالمانہ ویاکھیان دیا۔ پربھاو بہت اچھا رہا ۔
(منتری آریہ سماج خانپور ریاست بہاولپور)

آریہ سماج کرتار پور میں پرچار۔ شری شو سوامی جی مہاراج ۱۲ دن آریہ سماج مندر میں وید منتروں کی کتھا کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے وید منتروں کی ویاکھیا بڑی اچھی طرح کی۔ جنتا کافی تعداد میں سننے کے واسطے آتی رہی۔ (چرنداس سکرٹری آریہ سماج کرتار پور)

آریہ سماج ظفروال میں ویدک دھرم پرچار۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شری مان پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن اور مہاشہ دیوان چند جی بھجنیک ۲۸ ستمبر کو یہاں پدھارے۔ چنانچہ ۲۹-۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کو ان کے ویاکھیان اور بھجن بلونت ہال میں ہوتے رہے۔ جن کے پربھاو سے جنتا میں جو سماج کے متعلق غلط فہمی تھی سب دور ہو گئی۔ اور آریہ بھائیوں میں خاص اتساہ پیدا ہو گیا ۔
(گردھاری لعل آریہ از ظفروال) ۔

آریہ سماج سدھوال بیٹ میں پرچار شریمان پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر آریہ اپدیشک ۸-۱۰ اکتوبر کو یہاں پدھارے اور $\frac{11}{31}$ ۹ و $\frac{10}{31}$ ۱ راتری کے سمے موورتی پوجا کھنڈن اور ستیہ آریہ دھرم تیرتھ یگیہ پر منوہر ویاکھیان دیئے۔ پربھاو اچھا رہا ۔ (بھگت رام منتری آریہ سماج سدھوال بیٹ ضلع لدھیانہ) ۔

آریہ سماج تاندلیانوالہ کے سماچار
آریہ سماج تاندلیانوالہ کا پندرہواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲-۳-۴ اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ میں شری مہاشہ کرشن جی سوامی کمبلی والے۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت دھرمیندر جی۔ پنڈت رام چندر جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ پنڈت سوم دیو جی لائل پوری کے علاوہ بھجنیک مہاشہ گنگا سرن و مہاشہ بھدر پال و مہاشہ ہنس راج شامل ہوئے۔ پہلے تو ایک سے ودھ کر ایک پربھاوشالی تھا۔ ویدک دھرم کے ورت مہاتما ... ایک دفعہ کہہ اٹھے۔ کہ ہم نے پہلی بار ایسا عالمانہ لیکچر سنا ہے۔ اور اس کا اثر ان کے دلوں پر بہت ہوا۔ مہاتما کالی کملی والے جی کے ویاکھیان بھی نہایت پربھاوشالی تھے ۔

مہاشہ کرشن جی دوپہر دو بجے کی گاڑی سے تشریف لائے۔ ان کا سواگت کرنے کے لئے سارے شہر کے لوگ اسٹیشن پر گئے۔ جلوس کی رونق ان اچھوت بھائیوں نے بڑھائی۔ جنہیں آریہ سماج نے شدھ کیا ہوا ہے۔ وہ پنجابی بھجن نہایت جوش و خروش سے گاتے جاتے تھے۔ ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند جی کی جے کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی ۔

مہاشہ جی کے لیکچر پر حاضری اس قدر تھی کہ آج تک اس سے پہلے شہر تاندلیانوالہ میں کسی موقعہ پر اور کسی جگہ پر اتنی حاضری نہیں ہوئی مہاشہ جی کے عالمانہ لیکچر کو سنکر تمام جنتا کہہ رہی تھی۔ کہ ویدک سدھانتوں کے ذریعہ ہی بھارت ورش اور آریہ جاتی انتی کے شکھر پر پہنچ سکتی ہے ۔

مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ گنگا سرن و پنڈت سوم دیو جی لائل پوری کے بھجنوں نے تاندلیانوالہ پبلک کو اس قدر محو حیرت بنا دیا۔ کہ باوجود بارش ہونے کے پبلک بیٹھی رہی۔ اور جلسہ نہایت کامیابی سے ہوتا رہا۔ (شانتی سروپ منتری) ۔

آریہ سماج چیچہ وطنی کے سماچار۔ ویدک سپتاہ نہایت اتساہ اور دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں سوامی یوگانند جی سنیاسی مہاشہ ہنس راج جی بھجنیک تھا پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک سبھا پدھارے۔ ایک ہفتہ بڑی اچھی طرح رات کو روزانہ پرچار ہوتا رہا۔ شری سوامی یوگانند جی مہاراج کا اپدیش اور پنڈت منسا رام جی کے ویاکھیانوں نے جنتا پر اچھا پربھاو ڈالا ۔

(۲) ویدک سپتاہ کے دوران میں ایک مذہبی کانفرنس ۲۳ ستمبر شام کے ۵ بجے بلائی گئی۔ مضمون تھا "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے"۔ جس میں سناتن دھرمی وغیرہ سب فرقوں کے اصحاب ہوئے ویدک دھرم کی طرف سے مہاشہ دیوان جی لائبریرین نے مضمون پڑھا۔ جس کا ... شائع کیا جائیگا۔ پنڈت منسا رام جی نے بھی اپنے وچار اسی مضمون پر پرگٹ کئے حاضرین ... ۔

(۳) وید پرچار نمت ... روپے دان بھیجے گئے ۔ (منتری آریہ سماج)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

امریکنوں کی سچی گوبھگتی!

امریکہ کے "پبلک کلچر" نامی رسالہ میں حال ہی میں امریکہ کے صوبہ مشیگن کے سابق گورنر مسٹر مالکم پیٹرسن نے گائے کی پرورش کے متعلق ایک بڑا خوبصورت مضمون شائع کرایا ہے۔ گائے کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے۔ کہ شاعر باکمال ہومر نے ٹرائے کی لڑائی پر اور ورجل ہورس۔ ملٹن وغیرہ شعراء نے مختلف مضامین پر نظمیں لکھی ہیں۔ لیکن اگر میرے اندر ان تمام شعرائے نامور کی شاعری آجائے اور میرے پاس ایک ستار اور الا طنبورہ ہو۔ تو سارے سنسار کے لوگوں کے جلسہ میں گائے کے گیت گاؤں۔ اور ایسی یادگار چھوڑ جاؤں کہ جو پشت ہا پشت تک قائم رہے۔ اگر میں صنعت کار ہوتا۔ تو نہایت اعلیٰ قسم کا سنگ مرمر ڈھونڈھ نکالتا۔ اور خاموش جنگل میں کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر گائے کے لئے اپنے پریم کا تصویر اس پر بناتا۔ بھولی اور رحم بھری آنکھ خالی اپنے تھنوں سے امرت سمان۔ میٹھا دودھ عالم بھر کو دینے کو تیار۔ دودھ پینے والوں کو صحت بخشنے والی گائے کی تصویر میں اس صاف شلا پر اس قدر خوب صورت بناتا۔ کہ سنسار مگن ہو کر دیکھا کرتا۔ گائے تو بے تاج کی مہارانی ہے۔ اس کی حکومت کرہ ارض پر ہے اس کا سکہ ہر جگہ چلتا ہے اور ہمیشہ اصلی قیمت سے زیادہ پر بکتا ہے:۔

تندرست بچوں کو پتلا دودھ پلا کر اور بھی زیادہ صحت ور بناتی ہے۔ بیمار کے اندر طاقت بخشتی ہے۔ اس کا دودھ بچے جوان بوڑھے سب کے لئے نہایت اعلیٰ خوراک ہے۔ اس میں زندگی بخش عناصر بہت زیادہ ہے:۔

منش جاتی کے ہت کے لئے وہ لگاتار کام کرتی ہے۔ لیکن اپنی تکلیف کے متعلق شکایت کا ایک لفظ زبان پر نہیں لاتی وہ کبھی زیادہ مزدوری یا زیادہ گھاس کے لئے تکرار کر کے ہڑتال بھی نہیں کرتی۔ اپنے ان گنت اپکاروں کے عوض وہ صرف پیٹ بھرنے کے لئے چارا گھاس اور جیسے تیسے رات کو پڑے رہنے کے لئے جگہ مانگتی ہے۔ وہ ایسی مہارانی ہے۔ کہ اس کے بناؤ سنگار کے لئے گہنے کپڑے کی ضرورت ہی نہیں۔ نہ اسے پاؤڈر کی ہی ضرورت ہے۔ وہ تعصب سے بالکل خالی ہے۔ تمام فرقوں اور مذاہب کو۔ تمام اقوام کے بچوں کو وہ بلاتفریق میٹھا اور صحت بخش دودھ دیتی ہے۔ سب سے یکساں پریم رکھتی ہے۔ تعصب کس بلا کا نام ہے۔ وہ اسے جانتی ہی نہیں۔ گوشت خوری کی نسبت وہ مر جانا پسند کرے گی۔ اس کی خوراک ہے گھاس۔ بھوسہ۔ دانہ۔ چوکر۔ قدرت نے زمین پر جو ہرا بھرا مخملی فرش بچھایا ہے وہی اس کی خوراک کی چیز ہے:۔

گائے پالتو چوپایہ ہے۔ وہ اپنے مالک کا ہمیشہ بھلا چاہتی ہے۔ اور وفادار رہتی ہے۔ گو پیٹ بھرنے کے لئے اسے پھرنا پڑتا ہے۔ تاہم وہ سورج غروب کے وقت اپنے تھنوں میں بھرا ہوا دودھ بنائے عام کے لئے خالی کرنے کی خواہش مند ہوتی ہے۔ وہ وقت پر خود ہی گھر کے دروازے پر آ کھڑی ہوتی ہے اور اندر داخل ہونے کا انتظار کرتی ہے۔ وہ غریبوں کا سہارا ہے۔ عورت ذات میں اپنی دوپایہ بہنوں کی طرح وہ بہتر سماج کی تلاش نہیں کرتی۔ اور نہ وہ سرمایہ داروں کے آگے پیچھے پھرتی ہے۔ اس کے جیون کے آدرش اونچے ہیں۔ اس کا کام لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ عیال دار اور جھونپڑی میں رہنے والوں کو مطمئن اور خوش رکھنا اس کا کام ہے۔ محلوں میں رہنے والے اور موٹروں میں پھرنے والے جن کی شان حیرت زدہ کرتی ہے۔ ان کو بھی گائے اتنا ہی سکھ دیتی ہے۔ جتنا غریب کو۔ شاید وہ غریب کو زیادہ چاہتی ہے۔ کیونکہ اسے زیادہ غرض ہوتی ہے:۔

اگر کل ہی دنیا میں گائے نہ رہے۔ یا دودھ دینا بند کر دے۔ تو منش سماج سخت مصیبت میں گرفتار ہو جائے سٹیم سے چلنے والی گاڑیوں بینکوں۔ ریلوں کے بغیر ہمارا کام چل سکتا ہے۔ لیکن گائے کے بغیر انسان بیمار لاچار اور کمزور ہو کر آخر تباہ ہوئے بنا نہ رہے گا:۔

امریکہ کے گوپتی اور بھارت کے گوبھگت

امریکہ کے جو لوگ گائے کی پرورش اتنے اعلیٰ طریقہ سے کرتے ہیں۔ کہ ان کی پرورش سے ایک گائے برس ہو کر ۳۰۵ دن میں کم از کم پانچ من مکھن دیتی ہیں۔ انہیں امریکہ کے "گوپتی" ماہران پرورش گائے کی ڈگری دی جاتی ہے۔ سنتے ہیں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کیلیفورنیا نامی ریاست میں ایسے گوپتیوں کی تعداد چالیس ہزار کے قریب ہے:۔

امریکہ کے گوپتی جس طریقہ سے گائے کی نسل کی پرورش کرتے ہیں۔ اس کا مختصر بیان نیچے دیا جاتا ہے۔ بھارت کے نامی گوبھگتوں سے عاجزانہ التماس ہے۔ کہ وہ اس بیان کو غور سے پڑھیں۔ اور گائے کی اس طریق پر پرورش کر کے گوبھگت کے نام کو بالمعنی کریں:۔

امریکہ کے گوپتی لوگ بچپن سے ہی پرورش گاؤ کی تعلیم دینے والے سکولوں میں داخل ہو کر پرورش گاؤ کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس کے مطابق وہ بچپن سے ہی مکمل طریق پر گائے کی پرورش کرنا سیکھتے ہیں۔ ان سکولوں میں انہیں مندرجہ ذیل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے

(۱) گائے کے بچھڑا یا بچھڑی کے پیدا ہوتے ہی کس طرح پرورش کرنی چاہئے۔ یعنی اسے کس قسم کی جگہ میں کس طرح رکھنا چاہئے۔ کتنے دنوں اور مہینوں کا ہونے تک اسے کس قسم کا کتنا دودھ چارا۔ اور دانہ وغیرہ دینا چاہئے

(۲) گائے اور اس کے بچے کو جو چارہ دانہ موافق ہے اسے

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں۔ کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاوے گا

اسکی ہر ایک کو ضرورت ہے

کیونکہ نہ جانے کس وقت کوئی اندرونی یا بیرونی درد
یا کیونکہ جسم نہ کسی وقت کسی حادثہ سے چوٹ لگ کر خون نکل آوے
ہمیشہ ممکن ہے کیونکہ نہ جانے کسی وقت کوئی زہریلا جانور
وغیرہ کاٹ جاوے۔ کبھی ہو ہی جاتا ہے۔ کیونکہ نہ جانے کس وقت
بیماری آ جاوے۔ جبکہ دیری خطرناک ہووے۔ امیروں کو بھی ایسا موقع

ہر جگہ ہر ایک کو زندگی میں
سانپ بچھو۔ بھڑ۔ مکھی
گھر میں یا باہر کوئی
ہو سکتا ہے

امرت دھارا

تمہارے گھر کا حکیم

ان تمام حالات میں تمہارا سچا دوست ثابت ہوگا کیونکہ یہ دوائی اندرونی یا بیرونی استعمال سے تقریباً کل امراض کو یا تو دھکیل دیتی ہے یا روک دیتی ہے۔ لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے ہزاروں یہ لکھ کر بھیج چکے ہیں کہ ہمیشہ اس کی ایک شیشی پاس رکھنی چاہئے! قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۳ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

گھر کی کھیتی میں کس طرح کم خرچ اور زیادہ مقدار میں پیدا کرنا چاہئے :

(۴) کس موسم میں کس قسم کی زمین میں کونسی کھاد کتنی مقدار میں دینے سے کون سے چارے اور دانے کتنی مقدار میں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ ان اور اسی قسم کی باتوں کا علم حاصل کر انہیں اسی طریق سے پیدا کرنا اور وقت مناسب پر اس کا جمع کرنا اور اس کی حفاظت کرنا :

(۵) گائے کے بیانے پر اسے کس قسم کے مسالے سے کیسے لایا جائے۔ اور اس کے حاملہ ہونے پر اس کی حفاظت کیسے کی جائے۔ یعنی کس مہینہ میں اسے کون سا چارہ اور دانہ کس مقدار میں دیا جائے :

(۶) گائے یا اس کے بچے کے بیمار ہوتے ہی کس احتیاط اور پھرتی کے ساتھ ان کا علاج کیا جائے

(۷) صاف ستھری گوشالا کو اس ڈھنگ سے بنایا جائے۔ کہ ان میں رہنے والے پشوؤں کو اٹھنے بیٹھنے سونے کے لئے پوری پوری جگہ ہو۔ اور علاوہ ازیں انہیں کافی ہوا اور روشنی ملتی رہے۔ گوشالاؤں کی دیواروں اور چھتوں میں ایسے مکان نہ رہنے پاویں۔ جن میں مچھر اور کرلی وغیرہ خون چوسنے والے جنتو بڑھنے پائیں۔ اور پشوؤں کو تکلیف دیں :

(۸) گودوں کو جن برتنوں میں پانی اور دانہ چارہ دیا جاتا ہے۔ جن میں دودھ دوہا جاتا ہے جمایا جاتا ہے۔ گرم کیا جاتا ہے۔ خریداروں کے ہاتھ بیچا جاتا ہے۔ انہیں فارغ ہوتے ہی کس طرح صاف کر لینا چاہئے :

(۹) جہاں پر گائے کو چرانا ہو۔ وہاں پر کس تیاری کے ساتھ اپنے پشوؤں کو لے جانا چاہئے

(۱۰) اپنے گھر کی اشیاء دودھ کو زیادہ منافع کے ساتھ فروخت کرنے کا کس طرح پر بندھ کرنا چاہئے :

(۱۱) پرورش گائے کے خرچ کا اور دودھ کی اشیاء کی فروخت کا ٹھیک ٹھیک حساب رکھ کر مہینہ دیکھتے رہنا چاہئے۔ کہ پرورش کے خرچ سے فروخت کی آمدنی اتنی زیادہ ہوتی ہے۔ کہ جس سے خاندان کی پرورش کا خرچ بآسانی تمام چل سکے۔ اور سوسائٹی میں پوزیشن برقرار رہے :

(۱۲) اس بات کا پورا پورا دھیان رکھا جائے کہ دق اور گربھ پات جیسی خوفناک عوارض والی گؤوں کا دودھ کسی خریدار کے ہاتھ فروخت نہ کیا جائے کیونکہ بیمار گائے کا دودھ یا مکھن استعمال کرنے سے بیماری پھیلتا ہے :

کہنے کی ضرورت نہیں کہ پرورش کرنے والے ان لوگوں کی آسانی کے لئے محب الوطن متمول لوگوں نے گائے کی نسل کو ترقی دینے والے اعلیٰ نسل کے سانڈوں کی پرورش کرنے والی کئی قسم کی سوسائٹیاں قائم کر رکھی ہیں۔ وہ ان سوسائٹیوں کو بڑی اچھی طرح چلا کر گوالوں کو بڑا فائدہ پہنچاتے ہیں :

مذکورہ بالا راحت بخش حالت سے جو کر زندہ دل اور داروں من دودھ کی اشیاء ہر سال پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ ان کی تجارت کرنے کے لئے محب الوطن سرمایہ داروں نے بڑی بڑی کمپنیاں بنا رکھی ہیں۔ وہ سارے ملک میں ان اشیاء کو صاف ستھری حالت میں پہنچا کر عوام کو بڑا فائدہ پہنچاتی ہیں :

امریکہ کے ان گو بھگتوں کے ساتھ موجودہ ہندوستان کے گو بھگتوں پر نگاہ ڈالئے۔ بھارت میں وہ سب لوگ گو بھگت کہلاتے ہیں۔ جو کسی پنجرا پول یا گوشالا کے ممبر یا عہدے دار بن کر اسے چندہ دیتے ہیں۔ جو سبھا سماجوں میں گورکشا پر لمبے چوڑے دیاکھیان دیا کرتے ہیں۔ جو کونسلوں میں جانے کے لئے اپنے ووٹروں کو گؤ ہتیا بند کرانے کے ریزولیوشن کے پیش کرنے کا پرمان دیتے۔ جو گورکمیٹیوں کے سبھاپتی بن کر ان کے چلانے کے لئے تھوڑی سی مالی امداد دے دیتے ہیں۔ جو گورکشا کے نام پر دھن بٹورتے پھرتے ہیں۔ جو تھوڑی سی ناکارہ گؤوں کی کسی طرح حفاظت کا پربندھ کرتے ہیں۔ جو اصلی گورکشا کے لئے برائے نام کوشش کرتے ہیں۔ جو حقیقی گورکشا کا مرم سمجھنے کی قابلیت اور اس کے مطابق کام کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی سیاسیات میں پھنسے رہنے کا بہانہ بنا کر گورکشا کے لئے کچھ نہیں کرتے جو گو بھگتوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرانے کی بہت خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن اس تعلق میں کوئی ذرا سا بھی کام نہیں کرتے جو اپنی دکانوں اور کوٹھیوں پر گورکشا کا کھاتہ بہت خوشی کے ساتھ کھول دیتے ہیں اور اس میں روپیہ بھی جمع کرتے رہتے ہیں لیکن اس دھن کو گورکشا کے کھاتے اپنے من مانے کاموں میں ہی خرچ کرتے ہیں۔ جو مغرب کی زندہ دودھ دینے والی گؤوں کی تصاویر کو اپنی آنکھوں میں بند کر بھارت لے آتے ہیں۔ لیکن ایسی گؤوں کو بھارت میں پیدا کرنے کی ذرا بھی کوشش نہیں کرتے۔ جو اگر سچی گورکشا کے اپاؤں کو جاننے کے مطلب سے بڑے بڑے انعامات دینے کے اشتہار دیا کرتے ہیں۔ لیکن گورکشا کا طریقہ بتانے والوں کی چٹھیوں کا جواب تک نہیں دیتے گورکشا کو دھرم کا روپ اسی لئے دیا گیا ہے۔ کہ نسل گائے کی ترقی سے متعلق جاتی کا بھاری فائدہ ہے۔ اور وہ فائدہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ پرورش گائے اسی قاعدے کے مطابق ہو۔ جس کے مطابق آج امریکہ وغیرہ مغربی ممالک میں کی جاتی ہے۔ گو بھگتی کی قیمت اسی اصول پر ہے۔ کہ نسل گائے کی ہر طرح سے ترقی ہو گو بھگتی محض ایک دیکھاوا اور اپنے آپ کو دھوکا دینا

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کاچون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو دفع کرتا ہے
قیمت ۲۰ تولہ ۲ تولہ
بڈھے، جوان۔ اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے
قیمت ۱۰ تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴
نوٹ۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
الیس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
سری نگر (کشمیر) کوبراج نریندر ناتھ وید شاستری گووند آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنساری بازار

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ:-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

ॐ

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

Prakash प्रकाश लाहौर

LAH[ORE] INDIA

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت سالانہ چار روپے ششماہی دو روپے چار آنے ممالک غیر سے ...

نمبر ۴۱

SUNDAY 25TH OCT 1931

سمبت ۱۹۸۸ بکرمی - مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء دیانند ابد ۱۰۷

راجہ جان شرتی اور براہم گیان کا وچن

(شری پنڈت شنکر دیو جی ودیا النکار گروکل سوپا)

جان شرتی راجا بڑا دانی تھا۔ وہ دودان کو شردھا پورک دان دیتا تھا۔ اس کے شہر میں ... سکار کے لئے اور بھوجن سدا ہی تیار کئے رہتے تھے۔

ان بھوجنوں سے وہ دوداتوں اور ودیارتھیوں کو ترپت کرتا تھا۔ راجا نے ایسے راجیہ استھان استھان پر گراموں اور نگروں میں آوستھ (نواس گرد اور بھوجن آلیہ) ستھاپت کئے تھے۔ جس سے اس کے جن پد میں کوئی بھی ودوان اناتھ (بھوکا) نہ رہے۔ اس کا دان جان شرتی کی کیرتی سرتر پھیلی ہوئی تھی۔

سائنکاہ کا سمے تھا۔ ایک دن بہت سارے ہنس جان شرتی کے محل کے پاس سے اڑتے ہوئے جا رہے تھے۔ اس سمے پیچھے اڑنے والے ایک ہنس نے اپنے آگے کے ہنس کو کہا۔ مہے بھلاکش دیکھو ہنس راجا جان شرتی کا تیج سورج کے سمان سردتر پھیل رہا ہے۔ اس جیوتی کا سپرش مت کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بھسم کر دے۔

اگر گامی ہنس پچھلے ہنس سے کہنے لگا۔ "ارے تو اس راجا کے لئے اتنے پرشنسا یکت وچن کیوں کہہ رہا ہے؟ ان پرشنسا وچنوں کا ادھیکاری تو وہ پرسدھ گاڑی بان ریک ہے۔ وہ بڑا گنی شانی اور گیانی پرش ہے۔"

پرشٹ گامی ہنس نے پوچھا "اے مترو بھلاکش! تم جس گاڑی بان ریک کا بکھان کرتے ہو۔ وہ کون ہے؟ اور کیسا ہے؟"

بھلاکش نے اتر دیا۔ اس ریک رشی کی کیا بات کرنی۔ ساری پرجا جو کچھ ستیہ کرتی ہے۔ اس سب شبھ کرم کا پھل ریک کو پراپت ہوتا ہے۔ تتھا سنسار میں جو کوئی جتنا کچھ جانتا ہے۔ وہ سب ریک جانتا ہے۔ وہ ریک ایسا ودوان اور سنچم کرم کرنے والا ہے۔

جان شرتی نے ہنسوں کے وچن سنے۔ وہ ساری رات ہی پھر اسی بات کا دچار کرتا رہا۔ پرات کال ہوتے ہی مرشیا سے اٹھتے ہی راجا نے اپنے رتھواہک کو بلایا اور کہا۔ کہ میں ریک کا درشن کیا چاہتا ہوں۔ کل سائنکال ہنس اس کی بہت پرشنسا کر رہے تھے۔ تم اس ریک کی کھوج کرو۔

سارتھی نے سوچا یہ میرے مالک راجا جان شرتی کی اچھا سے ...

ویسا ہی ادھک مہاشالی ودوان ریک کسی بڑے نگر میں رہتا ہوگا۔ ایسا وچار کر اس نے شہر کے مارگ اور گلی کوچے چھان مارے۔ پرنتو ریک کا اسے کچھ پتہ نہ چلا۔ وہ تھک کر لوٹ آیا اور بولا "مہاراج! ریک کا تو کچھ بھی پتہ نہیں چلا۔"

راجا نے کہا "ارے جہاں براہم دیتا گیانی لوگ نواس کرتے ہیں۔ ایسے جن آبادی میں اس کو تلاش کرو۔ ریک سریکھے گیانی پرش کیا نگر میں رہتے ہیں؟"

سارتھی نے پنہ پرستھان کیا۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ایکسٹر جن پردیش میں اس نے گاڑی کے نیچے بیٹھا ہوا ایک منش دیکھا۔ جو اپنے داد کو کھجا رہا تھا۔ اس نے سوچا یہی ریک ہوگا۔ ایسا سوچ کر وہ سارتھی اس کے سمیپ بیٹھ گیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر پوچھا "بھگون! کیا سیوگاڑی ریک آپ ہی ہیں؟"

ریک نے کہا "ارے ہاں! میں ہی ریک ہوں"

ریک کی کھوج کر کے رتھواہک راجا کے پاس گیا اور سب بات کہہ سنائی۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

راجا جان شرتی نے چھ سو گائیں سونے کا کنٹھ ہار اور گھوڑوں کا رتھ لے کر ریک کے سمیپ پرستھان کیا۔ اور وہاں جا کر بڑے ونت بھاو سے کہا "یہ سب وستوئیں آپ کے لئے لایا ہوں۔ انہیں آپ سویکار کیجئے۔ تتھا ہے بھگون! جس دیوتا کی آپ اپاسنا کرتے ہیں۔ اس دیوتا کے وشے میں مجھے بھی اپدیش کیجئے۔"

سیوگاڑی ریک نے کہا "ارے شودر! یہ سب چیزیں تجھے ہی مبارک ہوں۔ مجھے ان سے کچھ کام نہیں ہے"

راجا نے سمجھا کہ کداچت اتنی وستوئیں اس ریک کے لئے کم ہیں۔ اس لئے اب کی بار راجا ایک ہزار گائیں سونے کا ہار اشوتری یکت رتھ اور اپنی کنیا لے کر پنہ ریک کے پاس گیا اور سب وستوئیں اس کے آگے دھر کر بولا۔ بھگون! یہ سب کچھ آپ ہی کے لئے لایا ہوں ان کو سویکار کرو۔ میری اس کنیا کو آپ اپنی دھرم پتنی کے روپ میں سویکار کرو۔ جس گرام میں آپ نواس کرتے ہو اسے بھی گرہن کرو اور مجھ کو اپدیش کرو۔ راجا کے وچن سن کر رشی نے راج کنیا کی طرف پریم بھری درشٹی سے دیکھا۔ اور سارا ساز و سامان دیکھ کر کہا "اے شودر پھر سے تو یہی لے آیا۔ اور اس کے دوارا تو براہم گیان پراپت کرنے کی آشا رکھتا ہے"

✣ ✣

راجا سمجھ گیا۔ اور اپنے دھن کا ابھیمان چھوڑ کر رشی کے پیروں پر گر پڑا۔ شش بھاو سے سیوا کرتا ہوا ... نہیں پر سے لگا۔ جس ستھان پر ریک رہتے تھے۔ اس کے آس پاس کا سارا پردیش ریک پرن نام سے پرکھیات ہو گیا ...

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کیلئے وروں کی ضرورت!

925

آریہ سماجی یوپی اور بہار میں شادی کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت اُن کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج دہند و سبھا کے ودہوا آشرموں میں سینکڑوں بواہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرانیوالوں کو آئندہ کیواسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر موڑھا نرائی نئی سڑک کان پور

نوٹس!

928

میری ایک رشتہ دار جسکی عمر ۱۷ سال ہے اور جو ہر طریقہ سے تندرست اور سمرد گن سمپن ہے۔ دید درشن۔ اپ نشد سنسکرت کی زندان ستیارتھ پرکاش گھر کے کاموں میں چتر ہے۔ ایک حسناک یا گریجوئیٹ سے جو برسر روزگار ہو شادی کرنا چاہتی ہے۔ شادی سوتبرا ریتی سے ہوگی۔

راجہ صاحب منگل شاہ
ڈاکٹر رام سروپ ستیہ برت
بریلی

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

907

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں خوبصورت چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی تپدق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ دیریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

براہمی بوٹی — عہ سیر۔ دنت منجن۔ ۸ فی شیشی
ست سلاجیت — عہ تولہ۔ سوچی پتر — مفت!

پتہ:- منیجر گوروکل آیوروید فارمیسی ڈاکخانہ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

پیغام اتحاد ایک عجیب اور حیرت انگیز کتاب۔

913

اس کتاب کے قابل مصنف لالہ جیتن رت بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چیفس کالج لاہور نے علم زبان کے متعلق تقریباً دنیا کی تمام زبانوں کا مطالعہ کر کے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب **منن الرحمان** اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی کی کتاب **ام الالسنہ** کی تردید کرتے ہوئے مصنف نے سنسکرت زبان کو تمام یورپین زبانوں کا منبع و ماخذ ثابت کرنے کے علاوہ عربی و عبرانی زبان کی بھی ماں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب میں دنیا کے تمام علماء و فضلاء کو چیلنج دیا گیا ہے اگر کوئی عالم شخص مصنف کے خیالات کو غلط ثابت کر سکے تو وہ ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ستھری جلد ۳۰۰ صفحوں کی کتاب قیمت دو روپے

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

926

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

اخبار بیوپار پتر

909

جڑانوالہ (پنجاب)

راز تجارت بتائیگا یہ
دولت تمہاری بڑھائیگا یہ

نمونہ مفت! (منیجر)

جوانی

914

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں" جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے وہ چڑھتی جوانی میں ہی بڈھے ہو جاتے ہیں۔

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ یا کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج پر مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی قابل کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہوگی۔ آزمائش کیلئے منگوا دیکھیں۔ بالکل مفت ملتی ہے۔ [illegible] کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے۔

کرم شیر کمپنی
نمبر ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

سچا اور معتبر مشورہ

916

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کیلئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتشک تھمڑ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ اور ۲۰ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

ویدک شاستری [illegible] جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ:- اندرا سٹور چوک لکھنؤ

ریشی نمبر کے شائع ہونے

میں اب بہت تھوڑا وقت باقی ہے اس لئے آپ اپنا اشتہار بلا اجرت فوراً بھیج دیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...رشی نمبر... رشی دیا نند

رشی نمبر کے لئے یہ کوئی کریڈٹ کی بات ہے ... اس کی طرف بہت کم توجہ کی ... ہیں۔ ہم ... نکالا گیا ... ۔ ... کی قیمت دینی ... ۱۰۱ ... کی ... ہے۔ ... اس ... اور رسالے ... ہیں ... آریہ ... پرکاش ... ضرورت ... نہیں ... کیا ہم ... کریں ... رشی نمبر ... جلد ... کی ... قیمت ... خرید نہیں سکتے ... خرید نا ... چاہیئے ۔

... کانفرنس ... ہاتھ

... گورنمنٹ ... پیش ... بیان کیا جاتا ہے ... آئندہ ... کانفرنس ... ہندوستان ... لارڈ ... کا ... ہے ۔ اور کانفرنس ... پارلیمنٹ ... اور ... لازمی ہے ۔ اسی حالت میں ... ہندوستان کے متعلق ... وزارت کی پالیسی کیا ہوگی ؟

ہندو مسلم سمجھوتہ کا حل ۔ گول میز

... ہندو مسلم ... ہے ... کا ... ناقابل ... بنا دیا ہے ... اس ... تقریر میں ایک ... ڈھنگ بتایا ہے ... گورنمنٹ ہند اعلان کر دے ... کہ وہ ... حکومت ہندوستانیوں کے حوالے کر رہی ہے ۔ تو ہندو مسلمانوں میں مصالحت فوراً ہو جائے گی ۔

سکھ مسلم ملاپ

... دشمن کے ... بن جاتے ہیں اس اصول پر آج کل پنجاب میں سکھ مسلم دوستانہ ... جا رہا ہے ۔ چنانچہ پشاور سے ... سکھوں کے ... آ رہا ہے ... اور جہلم ... پرست مسلمانوں نے ان کا خوب ... کیا ... اشتعال انگیز ... سکھوں ... سکھ مسلم ملاپ مبارک ہو ۔ لیکن مسلمان اس کی قیمت ... ہیں ۔ ... پنجاب میں ... کیا ... قیمت دینے کے لئے تیار ہیں ؟

سنسار کی گتی

پرکاش کے رشی نمبر کی قیمت میں بھاری رعایت

پرکاش کا رشی نمبر آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کی سمرتی میں رشی کے اُدیش کی پورتی کیلئے نکالا جاتا ہے۔ اسلئے اس کی قیمت اسکی لاگت کے قریباً برابر ہی رکھی جاتی ہے۔ اس سال بھی سابقہ قیمت یعنی ۱۲ فی پرچہ ہی رکھی گئی تھی لیکن موجودہ کساد بازاری کے زمانہ میں ہمارا خیال اس طرف دلایا گیا ہے کہ رشی نمبر کی قیمت میں تخفیف کی جائے۔ چنانچہ اسکی تعمیل کر دی گئی ہے اور ۱۲ کی بجائے فی پرچہ قیمت ۱۰ کر دی گئی ہے۔ زیادہ کی خریداری کیلئے قیمت حسب ذیل ہے

ایک سے ۵۰ پرچہ تک	فی پرچہ	۱۰	علاوہ محصول ڈاک
۵۱ سے ۱۰۰	"	۹	
۱۰۱ سے اوپر	"	۸	معہ محصول ڈاک

یہ قیمت اتنی کم ہے کہ آریہ سماجوں اور رشی کے پیاروں کو اسکی اشاعت میں خاص کوشش کرنی چاہیئے اور یقین کرنا چاہئے کہ پچھلے سال کی نسبت اس کمی قیمت سے نمبر کی اشاعت میں بھاری اضافہ ہو۔ جن آریہ سماجوں کے آرڈر آ چکے ہیں انہیں بھی پنہ وچار کرنا چاہیئے اور اپنے آرڈر میں معقول اضافہ کرنا چاہیئے اور جن سماجوں کے آرڈر ابھی نہیں آئے انہیں بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور جلد آرڈر بھیجنے چاہئیں

اخبارات کے ایجنٹ صاحبان کے لئے بڑی تعداد میں پرچہ منگوا کر فائدہ اٹھانیکا بھاری موقعہ ہے۔ انہیں بھی جلد آرڈر دینے چاہئیں ؛

اُجرت اشتہارات میں رعایت نیز اخبار کے اجرت اشتہارات میں بھی بھاری تخفیف کر دی گئی ہے کیونکہ تجارت کی سرد بازاری کیوجہ سے اشتہار دینے والے صاحبان بھی رعایت کے مستحق ہیں۔ چنانچہ ۴۰ روپیہ فی صفحہ کی بجائے اُجرت فی صفحہ تیس روپیہ کر دی گئی ہے اور اسی شرح سے کم جگہ کیلئے اُجرت گھٹا دی گئی ہے۔ اشتہار دہندگان کو اس رعایت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ رشی نمبر ہزارہا کی تعداد میں چھپتا ہے۔ اشتہار دہندوں کے لئے ایسا موقعہ ایک سال سے پہلے ہاتھ نہ آئیگا۔ **جو بھائی رشی اَنک** دوارا پرچار میں سہائتا دینا چاہتے ہیں وہ معقول تعداد میں پرچے منگوا کر مفت تقسیم کرا دیں اور ویدک دھرم پرچار کا پُن حاصل کریں۔ جو دھن سے سہائتا نہیں کر سکتے وہ اتنی کرپا کریں کہ ایسے ہندو مسلمان سکھ عیسائی اشخاص کی فہرست بھیجیں۔ جن کو مفت پرچہ بھیجنا اُسے مستحق ہاتھوں میں پہنچانا ہو۔ **وقت تنگ ہے** جس صورت میں جو سجن رشی اَنک کی سہائتا کر سکیں۔ جلد کریں ؛

گورنمنٹ اور مہاتما گاندھی کے درمیان گفت و شنید

گورنمنٹ اور مہاتما گاندھی کے درمیان گفت و شنید شروع ہو گئی۔ فریقین کے درمیان اس اصول پر اختلاف ہے۔ کہ فوج کا کنٹرول گورنمنٹ برطانیہ کے ہاتھ میں رہے یا گورنمنٹ ہند کے ہاتھ میں۔ برٹش گورنمنٹ برطانیہ کے ہاتھ میں رہنے پر مصر ہے اور مہاتما جی اس بات پر چٹان کی طرح کھڑے ہیں کہ گورنمنٹ ہند کے ہاتھ میں ہو۔ کسی سمجھوتہ کے متعلق بحث مباحثہ کرنے کے لئے مہاتما جی کا خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ کا اصولاً فوج خزانہ اور خارجی پالیسی پر کنٹرول ہونا چاہیئے۔

لوڈی مسلمانوں کے مطالبات کا حشر

بیان کیا جاتا ہے کہ اگر مہاتما گاندھی فوج خارجیہ پالیسی اور دیسی ریاست کے ساتھ تعلقات کی سکیم مکمل طور پر ملک معظم کی حکومت کے ہاتھوں میں دے دیں۔ تو گورنمنٹ ایسا طرز عمل اختیار کرنے کو تیار ہے۔ جو لوڈی مسلمانوں کے لئے مایوس کن اور ہندو مسلم کیلئے تسلی بخش ہو۔ اس کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے کہ جداگانہ انتخاب کو ترک کر کے مشترکہ انتخاب منظور کیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ جو کچھ مہاتما جی سے چاہتی ہے۔ اس کا مہاتما جی کے لئے دینا ناممکن!

ایک اور کمیشن (لنڈن ۲۱-اکتوبر)

بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ جو نیا تحقیقاتی کمیشن ہندوستان کو بھیجنے والی ہے۔ وہ دہلی میں ... ہندو ... لارڈ ... کیا گورنمنٹ ... ابھی تک ... ہے کہ ہندوستانیوں کا اعتماد کمیشنوں پر سے اُٹھ چکا ہے ؛

بابا کھڑک سنگھ سے طلبی ضمانت

بابا کھڑک سنگھ کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴-الف جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اس میں ان سے ایک سال کے لئے ۱۵ ہزار کی ضمانت پُر امن رہنے کے لئے طلب کی گئی ہے ؛

پیپلز بنک کو پھر سے جاری کرنیکی درخواست

پیپلز بنک کے ڈائرکٹروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بنک کو از سر نو جاری کرنے کے لئے ہائی کورٹ میں اس ہفتہ درخواست دی جائے۔ اس میں تجویز کی گئی ہے کہ ۲۸ فروری ۱۹۳۲ تک سکیم کی منظوری مل جانے پر امانت

CC0. Gurukul Kangri Collection ... Digitized by eGangotri

وارڈوں کو ۲۰ فیصدی دیا جائے - اور باقی ۸۰ فیصدی ۴ مساوی اقساط میں ادا کر دیا جائے اور سود ہر شش ماہی ادا کیا جاتا رہے ؛

مسلمانوں کی اکثریت منظور نہیں

(امرتسر ۲۱ - اکتوبر) چیف خالصہ دیوان اور سنگھ سبھا نے وزیر اعظم - مہاتما گاندھی اور سکھ نمائندگان کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ پنجاب کے لیڈروں اور نمائندوں کا مشورہ ہے کہ مسلمانوں کی از روئے قانون اکثریت اور پنجاب کے متعلق کمیونل ایوارڈ کی سکیم قطعی طور پر نامنظور ہے

اسسٹنٹ جیلر کی ناک کٹ گئی

خبر ہے - کہ ملتان سنٹرل جیل میں کسی اچھوت قیدی نے مسٹر چندر بھان ڈپٹی جیلر کی ناک کاٹ لی - معلوم ہوا ہے - کہ وار انگریزی استرے سے کیا گیا - سوال یہ ہے کہ استرا قیدی کے پاس جیل خانہ میں پہنچا کیسے

ملزم بری کر دیئے گئے

ڈیرہ اسمٰعیل خان (۲۱ اکتوبر) ہندو دکانوں کی لوٹ مار کے سلسلہ میں ۹۰ مسلمانوں پر مقدمہ چل رہا تھا - سپیشل مجسٹریٹ نے ان سب کو بری کر دیا ؛

سکندر آباد میں تعزیری چوکی

(ملتان ۲۱ - اکتوبر) معلوم ہوا ہے کہ سکندر آباد کے باشندوں کی درخواست پر سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان نے وہاں چار سپاہی اور ایک حوالدار تعینات کرنا منظور کر لیا ہے - تنخواہ باشندگان کے ذمہ ہوگی ؛

ڈسکہ کو سکھ جتھے

ڈسکہ جانے والا دوسرا اکالی جتھہ گرفتار کیا جا چکا ہے تیسرا اکالی جتھہ جس میں ۱۰۷ اکالی ہیں - گیانی شیر سنگھ کی سرکردگی میں ۲۰ - اکتوبر کو امرتسر سے روانہ ہوا ؛

صوبہ دہلی کی توسیع

دہلی پراونشل کانگرس کمیٹی کی میٹنگ میں اس تجویز پر بحث ہوئی کہ سرحد جنوبی کانفرنس کی سکیم تقسیم پنجاب اور یو - پی کی حمایت کی جائے - اس تعلق میں

کشمیری مسلمانوں کے مطالبات

آخر کشمیری مسلمانوں نے اپنے مطالبات ۱۹ - اکتوبر کو والئے کشمیر کے پیش کر دیئے - جن میں ریاست کے آئندہ نظم ونسق کے متعلق اہم حسب ذیل ہیں :-

ایک کمیشن غیر سرکاری اصحاب کا مقرر کیا جائے - جو زمینداروں کی جنگلات ریونیو اور پولیس کے محکموں اور شکارگاہوں کی حفاظت اور رشوت کی کاشت کے محکموں کے خلاف شکایات کی تحقیقات کرے ؛

(۲) ایک کمیشن مقرر کیا جائے - جو مزدوروں کے کام کے اوقات اور ٹھیکہ کی شرائط کے متعلق تحقیقات کرے ؛

(۳) ریاست میں وہی قانون نافذ کیا جائے - جو برٹش ہند میں تعزیر اور انجمنوں کے قیام کے متعلق ہے - مذہبی آزادی کا اعلان کیا جائے اور تبدیل مذہب کی صورت میں ضبطی جائیداد کا قانون منسوخ کیا جائے ؛

(۴) ہائیکورٹ کے جج ۵۰ فیصدی مسلمان رکھے جائیں اور ہر درجہ کی ریاستی ملازمتوں میں نسبتہ وارانہ اصول پر عمل کیا جائے - انٹرنس پاس مسلمانوں کو غیر مسلم گریجوایٹوں پر ترجیح دی جائے اور خاص قابلیت کی ضرورت سے مسلمانوں کو مستثنیٰ کیا جائے ؛

(۵) مسلمانوں کی نمائندگی میں ہر سال دس فیصدی کا اضافہ کیا جائے - جب تک کہ مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق نہ مل جائیں - خمس کے متعلق پابندی ہٹا دی جائے - زمینداروں کو پورے مالکانہ حقوق دیئے جائیں - بکریوں کا ٹیکس بھیڑوں کے برابر کیا جائے - اور بکر والوں کو جرائم پیشہ قرار نہ دیا جائے ؛

(۶) ذریعہ تعلیم بدل کر ہندی سے اردو کیا جائے - گرلز سکولوں میں بھی یہ تبدیلی کی جائے

(۷) اگر قابل ریاستی مسلمان نہ مل سکیں - تو غیر ریاستی مسلمانوں کا تقرر کیا جائے وزیروں کے عہدہ کی میعاد پانچ سال مقرر کی جائے - لیکن اگر ۷۵ فیصدی ممبران اسمبلی کسی وزیر کے متعلق عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر دیں - تو میعاد کی پابندی دور کر دی جائے ؛

(۸) قانونی اسمبلی بنائی جائے - اسمبلی کے ۷۰ فیصدی ممبر بذریعہ انتخاب لئے جائیں - اور ۳۰ فیصدی نامزد کئے جائیں - انتخاب مذہبی تعداد کی بنا پر ہو ؛

(۹) مویشی چرائی کی فیس برٹش علاقہ کے برابر کی جائے - اور برآمد پر محصول کسٹم کم کیا جائے ؛ ان معاملات پر غور کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے اسکے صدر مسٹر بی جے گلینسی ہونگے - جن کی خدمات گورنمنٹ ہند نے ریاست کے سپرد کی ہیں ؛

مسٹر آصف علی کا میمورنڈم پیش ہوا کہ پنجاب کی قسمت انبالہ اور دہلی سے اضلاع گڑگانوہ وغیرہ صوبہ دہلی میں ملائے جائیں ؛

کشمیر کے تخت پر عنایت اللہ کو بٹھایا جائے

لنڈن کا ڈیلی ہیرالڈ کہتا ہے - کہ ریاست کشمیر میں جو فساد ہو رہے ہیں ان کی تہ میں یہ غرض ہے - کہ سر ہری سنگھ کی جگہ افغانستان کے سابق امیر امان اللہ کے بھائی عنایت اللہ کو کشمیر کے تخت پر بٹھایا جائے - مذہبی اخبار لکھتا ہے - کہ یہی بات گول میز کانفرنس کا ایک ڈیلی گیٹ بھی کہتا ہے - کہ کشمیر کے خلاف جو ایجی ٹیشن ہو رہی ہے اس کا مدعا یہ ہے - کہ مہاراجہ ہری سنگھ کو تخت سے اتار کر اس کی جگہ عنایت اللہ کو دی جائے ؛

گول میز کانفرنس

(لنڈن ۲۱ اکتوبر) یہ قطعی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ گول میز کانفرنس ۱۰ - نومبر کو ختم ہو جائے گی - اس کے بعد کیا ہوگا ؟ اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا ؛

ایک قادیانی کا قتل

معاصر الفضل راوی ہے - کہ تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں میں ایک احمدی زمیندار کو کچھ لوگوں نے لاٹھیاں مار مار کر جان سے مار ڈالا - الزام کس پر ہے الفضل نے نہیں لکھا جس سے یہ نتیجہ نکالا

۹۳۴

اُدھشٹھاتری کی ضرورت

آریہ اناتھ آلیہ دہلی پاٹودی ہاؤس کے کنیا وبھاگ کے لئے ایک ایسی یوگیہ آریہ دیوی کی بطور ادھشٹھاتری آوشیکتا ہے جو ہندی جانتی ہو یوگیہ ہو - چالیس سال سے اوپر ہو - پربندھ کا انوبھو رکھتی ہو - سوبھاؤ سوشیل ہو - ویتن یوگیتا انوسار دیا جاوے گا -

درخواست معہ جنم پتری ذیل پتہ پر بھیجیں

لالہ بال مکند آہوجہ آنریری منتری

آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہاؤس دہلی

۹۳۵

ور کیلئے کنیا کی ضرورت !

میرے سپتر پرکاش چندر ایم - ایس - سی - پروفیسر گورنمنٹ کالج ہوشیار پور سکرٹری آریہ سماج ہوشیار پور کے لئے جس کی آیو ۳۰ برس کے لگ بھگ ہے ایک لکھی پڑھی آریہ کنیا کی ضرورت ہے - پچھلے سال کالج میں سائنس کا تجربہ کرتے ہوئے اسکی ایک آنکھ خراب ہو گئی ہے - دوسری آنکھ بالکل ٹھیک ہے اس لئے اپنا کاروبار بخوبی کر سکتا ہے ذات پات کے بندھن یا جہیز یا امیر گھرانے کا مطلق خیال نہ کیا جاویگا - مہتہ جیمنی ویدک مشنری معرفت ایڈیٹر پرکاش - لاہور

۹۳۶

ضرورت !

گورو کل ملتان کے لئے ایک لائق مجربی ڈاکٹر کی ضرورت ہے - اسسٹنٹ سرجن ہونا ضروری ہے ان سجنوں کو ترجیح دی جاوے گی - جو سیوا بھاؤ اور آریہ سماجک سنستھاؤں کا کچھ تجربہ رکھتے ہوں - عرضیاں بہت جلدی نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہئیں :

مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل ملتان

ڈاکخانہ علی بھائی

۹۱۳

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے

سیتارام آریہ اینڈ سنز

کا سگندھت دھوپ اور اگربتیاں ودھون سامگری ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ اور اگربتیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر پداردوں سے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی

وِدیارتھی پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ - لاہور

سماجوں سبھاؤں اور گورو کلوں والوں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۹ کارتک سمت ۱۹۹۰

آریہ سماجوں میں اشانتی

سارے سنسار میں اشانتی ہے۔ فضا ... اشانتی ہے۔ اپنے اپنوں سے لڑ رہے ہیں ... بیگانوں سے لڑ رہے ہیں۔ کوئی سمان ... نظر نہیں آتا۔ جہاں شانتی ہو۔ مختلف ممالک ... مختلف قومیں جہاں آپس میں لڑ رہی ہیں ... دوسروں سے بھی برسرپیکار ہیں۔ ہمارے ... کی کیا حالت ہے۔ مسلمان آپس میں لڑ رہے ... ہندوؤں سے بھی برسرجنگ ہیں۔ ... سرکار سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے ... آپس میں لڑجھگڑ کر سپردی کر لیتے ... مارچ ۱۹۳۱ء میں مہاتما گاندھی اور لارڈ ... کے درمیان سمجھوتہ ہوا۔ اس کے ساتھ وہ ... ملتوی ہو گئی۔ جو ۱۲ مارچ ۱۹۳۰ء کو مہاتما ... نے شروع کی تھی۔ اس وقت تک تو کانگرس کو خانہ جنگی کے لئے فرصت نہ تھی۔ اس لئے اندرونی اختلافات دبے رہے۔ لیکن جب گورنمنٹ کے ساتھ عارضی صلح ہو گئی۔ پھر تو کانگرس کے کیا کہنے ہیں۔ کانگرس کے حامیوں نے آپس میں لڑنا شروع کیا۔ اور اس زور سے لڑے۔ کہ پچھلے ایک سال کی کسر نکل گئی۔ کوئی صوبہ نہیں کوئی ضلع نہیں اور کوئی تحصیل نہیں۔ جہاں کہ کانگرس میں دو دھڑے نہ ہوں۔ دو سے زیادہ دھڑے ہوں تعجب نہیں۔ لیکن دو سے کم تو کسی صورت میں نہیں۔ جو طاقتیں پہلے مشترکہ حریف کے مقابلہ میں خرچ ہوتی تھیں۔ اب ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں صرف ہونے لگیں۔ افسوس! کہ آریہ سماج بھی موجودہ ہوا کے اثر سے محفوظ نہیں۔ اسے تریہ الیمان ہے۔ کہ وہ ایک ... کہ

خستہ ہے۔ لیکن اس میں کسی دوسری سوسائٹی کی نسبت کم جھگڑے نہیں۔ اور پھر جب آریہ سماجی آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔ تو کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وحشیوں کی طرح لڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر ایسے غلط اور بے بنیاد الزام لگاتے ہیں۔ کہ بعد ازاں خود ان پر شرمندہ ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن در حقیقت آریہ سماج کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ ان کا کچھ بگڑے یا نہ۔ لیکن آریہ سماج کا ضرور بگاڑ ہوتا ہے۔ لوگوں کی نظروں میں اس کا گورو کم ہو جاتا ہے۔ لوگ بطور دلیل کہتے ہیں کہ دونوں طرف سے الزام لگانے والے آریہ۔ ان دونوں میں سے ایک فریق تو ضرور جھوٹا ہے اور چونکہ اس کا آریہ سماج سے تعلق ہے۔ اس لئے یہ پارٹی سے بھی لگتے ہے۔

پنجاب میں چند ہی خوش قسمت آریہ سماجیں ہونگی۔ جن میں کام شانتی سے چل رہا ہو۔ ایک آریہ بھائی نے مجھے مذاقاً کہا۔ کہ آپ جب کسی آریہ سماج میں جایا کریں۔ اس کی تعریف اخبار میں نہ کیا کریں۔ کیونکہ پچھلا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جس آریہ سماج کی تعریف آپ کے قلم سے نکلتی ہے۔ وہ اگلے سال کے اندر اندر ضرور لڑائی جھگڑے کا شکار ہو جاتا ہے۔ میرے بھائی کے اس خیال میں سچائی ہے میرے تجربے نے دکھایا ہے کہ میں ایک آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر گیا ہوں اُسے میں نے اچھی اوستھا میں پایا ہے۔ میں نے پرسنتا پرگٹ کی ہے۔ اگلے سال پھر وہیں دیکھا تو آریہ سماج کو ایک اکھاڑا چمن پایا۔ اور اس چمن کو اجاڑنے والے خود آریہ سماجی۔ زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ جھگڑے کی بنا نہایت معمولی ہوتی ہے۔ کوئی اصول نہیں۔ جس کی بنا پر جھگڑا ہو رہا ہو۔ زیادہ تر یہ ہوتا ہے۔ کہ سبھاؤ کا فرق ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ آریہ سماج کی خاطر ایک دوسرے کے سبھاؤ کو سمجھنے کی کوشش کریں وہ آریہ سماج کی لاش کو سامنے رکھ کر ایک دوسرے سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ پہلے تو آریہ سماجوں کے جھگڑے اخبارات میں آجایا کرتے تھے۔ اب وہ تو انہیں شائع نہیں کرتے۔ اس لئے اب آریہ سماجیں پرمش پوسٹ کارڈ اور اشتہاروں سے کام لیتے ہیں۔ یا عدالت کا دروازہ ... ہیں۔ اس وقت کوئی ... نہیں تو وہ آریہ سماجوں کے اندرونی جھگڑے تو عدالت کے سامنے ... یہ جھگڑے کیوں ہوتے ہیں۔ اس کا ... جواب دینے کی اس وقت میں کوشش نہیں کرتا صرف ایک سبب کا ذکر کرتا ہوں۔ جس کے دور کرنے سے اگر جھگڑے بالکل مٹ نہ جائیں تو کم ضرور ہو سکتے ہیں۔ جھگڑا عام طور پر ہوتا ہے جائیداد پر۔ کئی آریہ سماجوں کے پاس دھن

خاص نمبروں کے سرتاج پرکاش کے رشی نمبر کے متعلق ضروری اعلان!

خریداروں سے

پرکاش کے رشی نمبر کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ ویدک دھرم اور بعض دیگر مجلسی ضروریات کے متعلق اچھے کوٹی کے لیکھکوں کے لیکھ اور نامور شعرا کی بہترین نظمیں حاصل کرنے کا پورا پرتن کیا جا رہا ہے۔ چھوٹی سہ رنگی تصویر رشی نمبر کی شان دوبالا کرے گی۔ ہماری تصویر تصویروں کی دنیا میں نرالا اضافہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بعض ... شاندار تصاویر دی جائیں گی۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۳ ۳ فی پرچہ ... ایک پرچہ کے لئے ۴ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

... خریدنے والی آریہ سماجوں اور دوسرے خریداروں کیلئے نرخ حسب ذیل ہیں

... پرچہ سے ۵۰ پرچہ تک ۳ فی پرچہ | ... ایک پرچہ کے لئے ۳ کے ٹکٹ آنے چاہئیں
... | ۱۰۱ سے اوپر ۲ فی پرچہ محصول ...

محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار

خریداری کے لئے کارڈ آریہ سماجوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ آریہ سماجوں کو اس ... کے ذریعہ پرچہ کے لئے آرڈر بھاری سنکھیا میں دینے چاہئیں
اس قدر خوبیوں کا اس سے سستا کوئی دوسرا پرچہ نہیں کیونکہ ... کو زیادہ خریدنے میں گھر بیٹھے ۲ فی پرچہ کے حساب سے ملسکتا ہے

اشتہار دینے والوں سے

پرکاش کا سالانہ رشی نمبر تمام خاص نمبروں کا سرتاج ہے۔ اس لئے کہ یہ سب سے پہلے نکلنا شروع ہوا۔ اور اشاعت کے لحاظ سے کسی بھی خاص نمبر پر اسے سبقت حاصل ہے۔ اور اس پر اشتہار کے ریٹ امسال بہت کم کر دئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے اشتہار دہندوں کے لئے نادر موقعہ ہے کہ رشی نمبر میں اشتہار دیکر سستے داموں اپنے مال کا اشتہار نصف لاکھ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائیں

رشی نمبر یکم نومبر کے لگ بھگ شائع ہو جائے گا

اس لئے اشتہار بھیجنے میں دیر کے معنی رشی نمبر کی خدمات سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہنا ہے۔ جو اشتہار پہلے آئیں گے۔ قدرتاً وہ اچھی جگہ پر لگائے جائیں گے

نرخنامہ حسب ذیل ہے جس میں کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں

ٹائیٹل جگہ پر ایک صفحہ ۳۰ روپے	نصف صفحہ	۱۶ روپے
ایک کالم ۹ "	نصف کالم	۵ روپے
چوتھائی کالم ۳ "	فٹ نوٹ	۲ "

اشتہارات جلد آنے چاہئیں

المشتہر:- مینجر پرکاش (صیغہ رشی نمبر) - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection ... Digitized by eGangotri

ہوتا ہے۔ کئی دوسری قسم کی جائیداد کی مالک ہیں جب آپس میں اختلاف ہوتا ہے۔ تو دونوں فریق جائیداد پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ آریہ سماج تو پہلے ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہے۔ اس لئے اس پر کوئی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی سپتاہک ست سنگ کے لئے کوئی اڑتا جھگڑتا ہے۔ اس لئے اگر آریہ سماجوں کو جائیداد کے بوجھ سے مکت کر دیا جائے۔ تو ان میں جھگڑے بہت کم ہو جائیں۔ روپیہ تو بہر حال کسی آریہ سماج کے پاس نہ رہنا چاہئے۔ اس کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ وہ یہ کہ کئی حالتوں میں آریہ سماجوں کا دھن نشٹ ہو گیا ہے۔ دھن کسی بنک میں رہنا چاہئے۔ اس کے متعلق ڈکل آریہ سماجیں اس قدر احتیاط نہیں دکھلا سکتیں۔ جس احتیاط سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کام لے سکتی ہے۔ اگر آریہ سماج کے کسی ادھیکاری کا کسی بنک مینجر سے میل ہوا۔ تو [illegible] میں آ کر وہیں روپیہ جمع کرا دیا گیا۔ تازہ ترین مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں درجنوں آریہ سماجوں کا دھن پیپلز بنک میں پھنس گیا ہے۔ وہاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب محفوظ ہے۔ اس کے پاس لاکھوں ہیں۔ لیکن وہ محفوظ ہیں۔ مگر اس سے بڑھکر مشکل مجھے یہ نظر آتی ہے۔ کہ بعض آریہ سماجوں کے ادھیکاری آریہ سماجوں کا دھن اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ اور انہیں سود نیتے جاتے ہیں۔ جب ان سے واپس مانگا جاتا ہے۔ تو تنازع کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ چاہے اصول کی نگاہ سے دیکھا جائے چاہے مصلحت کی۔ میری یہ زبردست رائے ہے کہ آریہ سماجوں کا دھن کسی صورت میں کسی ایک شخص کے پاس نہ رہنا چاہئے۔ چاہے وہ کیسا با اثر کیوں نہ ہو۔ ادھیکاریوں کے پاس دھن رکھنا تو جھگڑے مول لینا ہے۔ واپس مانگو تو وہ بگڑ جاتے ہیں۔ [?] بلکہ مجھ سے زیادہ معلوم ہیں۔ اس کا کوئی جواب کیا دے۔ چند سبھاسدوں کو اپنے ساتھ ملا کر ایک نئے دھڑے کی بنیاد رکھ دیتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ کئی آریہ سماجوں کا دھن اسی طرح نشٹ ہو گیا۔ اور اس دھن کو وصول کرنے کے لئے جو جدوجہد ہوئی۔ اس میں خود آریہ سماجیں بھی نشٹ ہو گئیں۔ سبھا کا منتری ہوتے ہوئے میں کئی خط ایسے پڑھتا ہوں۔ جن میں سبھا سے فریاد ہوتی ہے کہ فلاں شخص کے پاس آریہ سماج کا اتنا روپیہ تھا۔ وہ نہیں دیتا۔ آپ لے دیں۔ آریہ سماج کو سخت ضرر پہنچ رہا ہے۔ سبھا تو نہیں کہہ سکتی کہ دھن دیتے ہوئے اس سے مشورہ کیوں نہ لیا تھا۔ اسے چپ رہ کر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات روپیہ وصول کرنے میں کامیابی ہوتی ہے۔ بعض اوقات ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو اپنے پاس دھن نہ رکھنا چاہئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس کے دھن کی بہترین امین ہے۔ اس کے دھن کے لئے بہترین جگہ ہے۔ جس وقت کوئی آریہ سماج ضرورت محسوس کرے وہ سبھا سے دھن لے سکتی ہے۔ کیونکہ سبھا کے ہاتھ میں روپیہ عام طور پر رہتا ہے سبھا جھگڑے کے وقت اس روپیہ کو محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اور ایک فریق اس روپیہ کو دوسرے فریق کے خلاف خرچ نہیں کر سکتا جس وقت آریہ سبھاسدوں کو اپنی جیب سے روپیہ نکالنا ہو گا وہ لڑنے سے پہلے دس بار سوچیں گے کہ لڑیں یا نہ۔ روپیہ کی وصولی سبھا کی حالت میں آسان ہے۔ آریہ سماج کی حالت میں مشکل ہے۔ سبھا ایک رجسٹرڈ جماعت ہے۔ اس کی انترنگ سبھا کا ایک پرستاؤ مقدمہ دائر کرنے کے لئے کافی ہے۔ آریہ سماج رجسٹرڈ نہیں۔ اس لئے اس کے ایک ایک سبھاسد کو یا تو مدعی بننا پڑتا ہے یا ترتیبی مدعا علیہ یہ بیڑھب بات ہے۔ اس لئے میں تمام آریہ سماجوں کو مشورہ دوں گا۔ کہ وہ اپنا اپنا دھن بطور امانت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس سود پر رکھ دیں۔ ششماہی سود وصول کرتے جائیں۔ اور جب اصل کی ضرورت ہو لے لیں۔ جو بھی جائیداد وہ خرید کریں اس کی رجسٹری پہلے ہی سبھا کے نام کرا دیں۔ تاکہ دوسری بار رجسٹری کا خرچ نہ ہو۔ انسٹی ٹیوشنوں کے انتظام کے لئے مقامی کمیٹیاں بنا لیں۔ لیکن ان کی ملکیت سبھا کے ہاتھ میں ہو۔

دیکھا گیا ہے۔ کہ باہمی جھگڑوں سے جہاں آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشن بند ہو جاتے ہیں وہاں سپتاہک ست سنگ بھی بند ہو جاتے ہیں۔ اس کا علاج ایک ہی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماج کے اندرونی معاملات میں موثر طریق سے دست اندازی کر سکے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ جہاں موثر دست اندازی کی گئی ہے وہاں نتیجہ اچھا نکلا ہے۔ ایک آریہ سماج میں بدقسمتی سے جھگڑا ہوا۔ سماج بہت بڑا نہ تھا لیکن جھگڑے بہت بڑے ہو گئے۔ شری سوامی سوتنترتا نند جی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی، سبھا اپدیشک اور پنڈت ٹھاکر دت جی سبھا منتری جھگڑا نپٹانے کے لئے وہاں کئی بار گئے۔ لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر تنگ آ کر سبھا نے اس آریہ سماج کی ایک ماتر انسٹی ٹیوشن آریہ پتری پاٹھشالہ کو اپنے آدھین لے لیا۔ آریہ سماج کی انترنگ کمیٹی توڑ دی گئی۔ ست سنگ کے لئے سبھا نے اپنا ایک اپدیشک وہاں مقرر کر دیا۔ آریہ مندر جس میں پہلے ہر وقت جھگڑے ہوا کرتے تھے۔ جھگڑوں سے پاک ہو گیا۔ وہاں کسی دھڑے کو میٹنگ کرنے کی اجازت نہ تھی۔ جہاں تک کہ آریہ سماج کا اصل کام تھا۔ وہ تو جاری رہا یعنی پرچار کے فرائض سر انجام دیئے جاتے رہے۔ جھگڑوں کی پرورش کے لئے کوئی سامان نہ رہا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند دنوں کے بعد لڑنے والے تھک گئے۔ آریہ سماج کی محبت جو باہمی کینہ کی وجہ سے دب گئی تھی۔ پھر جاگ اٹھی انہیں اپنے کئے پر پشچاتاپ ہوا۔ پھر آریہ سماج کھولا گیا اور ادھیکاری مقرر کئے گئے۔ اور اب وہ آریہ سماج باقاعدہ لگتا ہے۔ اور اپنا کام کرتا ہے۔ (باقی پھر)

(کرشن)

سوامی ستیانند جی کی کتھا

سوامی ستیانند جی کی کتھا آریہ سماج وچھو والی لاہور کے پرچار پروگرام کا اہم حصہ بن چکی ہے۔ جو ہر سال گورنمنٹ بھون کے وسیع میدان میں بھاری حاضری میں ہوتی ہے۔ اس سال بھی حسب معمول کتھا ہوئی اور ۱۲ سے ۱۹ اکتوبر تک پوری شان سے ہوئی۔ جس میں ہزار ہا ستری پرشوں نے سوامی جی کے [illegible] سے اپنشدوں کے رہسیہ کو آتما کے سروپ منتر کے کرتیہ اور ویدک دھرم کے اپدیش کے روپ میں سنا اور لابھ اٹھایا۔

ہم کالج پارٹی کے ہیں

"پرکاش" کے ایک اوورسیر پربھی سہائی جی لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس چند آریہ سماجی دان کے لئے آئے۔ میں نے کہا کہ میں اس شرط پر دان دیتا ہوں کہ آپ مانس کھانا چھوڑ دیں۔ اس پر وہ تلملا کر بولے۔ کہ آریہ سماج میں دو پارٹیاں ہیں۔ ایک کالج پارٹی ہے۔ جس میں مانس بھکشن کی اجازت ہے۔ ہم اس پارٹی کے ہیں۔!

جہاں تک کالج پارٹی کا ظاہری بیوہار ہے۔ وہ مانس بھکشن کی تہمت پانی کہلانے کو تیار نہیں۔ اور اگر وہ درحقیقت اس گناہ کے کام سے توبہ کر چکے ہیں۔ تو یہ کھید کی بات ہے کہ پارٹی کے عوام میں ابھی تک یہ خیال کام کر رہا ہے۔ کہ کالج پارٹی میں مانس بھکشن کی اجازت ہے۔ اگر پارٹی مانس بھکشن کو کلنک سمجھتی ہے تو اسے اپنے انویائیوں کے دل سے پارٹی کے مانس بھکشن کا پکشپاتی ہونے کا خیال دور کرنے کا اچت پریتن کرنا چاہئے۔

ویدک پریس کے متعلق شکایت

سوامی جی نے ویدک پریس ویدک لٹریچر کے پرچار کے لئے قائم کیا تھا۔ اس کا مقصد تجارتی اغراض سے ہرگز نہ ہونا تھا۔ گو ضرورت پڑنے پر تجارتی اصول پر کام کرنا بھی چنداں قابل اعتراض نہیں۔ لیکن شاکھا گورکل [illegible] کے لکھیہ ادھشٹاتا کو اپنے ایک ادھیاپک کے بیان کی بنا پر شکایت ہے کہ آج کل ویدک پریس میں نہ سوامی جی کی کوئی پستک چھپتی اور نہ ویدک ساہتیہ کی کوئی پستک وید۔ ویدانگ۔ درشن۔ سمرتی وغیرہ چھاپے جاتے ہیں۔ اتنے بڑے پریس میں صرف ریلوے کے فارم چھپتے ہیں۔ جن کا پریس نے ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ ریلوے فارم چھاپنے کا ٹھیکہ لینا بے جا نہیں۔ لیکن یہ اسی حد تک ہونا چاہئے۔ کہ پریس کے اصل ادیش کو ہانی نہ ہو۔ اگر ویدک ساہتیہ کی کل چھپائی بند کر کے فارموں کا کام کیا جا رہا ہے۔ تو یہ ضرور ہانیکارک ہے۔!

پروپکارنی سبھا کے ادھیکاریوں کو پریس کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ پریس کے متعلق شکایت حقیقی ہے۔ تو اسے دور کرنے کا پربندھ کرنا چاہئے۔

مریادا النگھن کرنیوالوں کیلئے

ریاست بہاولپور کی ایک سماج کے ایک دو ادھیکاریوں کے متعلق شکایت ہے۔ کہ وہ ویدک مریادا کے ورودھ سنتان رکھتے ہوئے کنواری کنیاؤں سے بیاہ کرنے والے ہیں۔ آریہ سماج عقیدے کا دھرم نہیں عمل کا دھرم ہے۔ اس لئے وہ شخص آریہ سماج کے لئے ہانیکارک ہے۔ جو آریہ سماج کے سدھانتوں کو بطور عقیدہ تو مانتا ہے۔ لیکن ان پر عمل نہیں کرتا۔ ایسے [illegible] کا سماج میں رہنا ان کے [illegible] ہانیکارک ہے۔ اس لئے ایسے آریہ ادھیکاریوں کو اچت ہے۔ کہ وہ اپنے بچاؤ اور آریہ سماج کے ہت کے لئے ویدک ریتی کے النگھن کا خیال چھوڑ دیں۔ لیکن اگر وہ اس کی دلیری نہیں رکھتے۔ تو انہیں اپنے ساتھ آریہ سماج کو بھی بدنامی سے بچانے کے لئے پچھلی قطار میں چلے جانا چاہئے۔

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ نوجوانو سنو

مثل مشہور ہے۔ کہ ہمتی شخص اپنے لوہے کو سونے کے نرخ اپنی ہمت کی بدولت فروخت کرتا ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ ولایت کا لوہا مختلف شکلوں میں تبدیل ہو کر یہاں سونے کے مول بکتا ہے۔ یہی حالت مذہبی دنیا میں ہے۔ جن مذاہب کے سدھانت لوہے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ محض دلاور آدمیوں کے ہاتھ میں آ کر وہ دنیا میں پھل اور پھول رہے ہیں۔ عیسائیت اور اسلام اس کی درخشاں مثالیں ہیں۔ مناظروں کی کسوٹی پر عیسائیت یا اسلام کے سدھانت پورے نہ اترے۔ لیکن تبلیغ کے میدان میں وہ بڑھ چڑھ کر قدم مار رہے ہیں۔ ہندوستان ہی میں نہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں تبلیغ اسلام کا کام جاری ہے۔ موجودہ تہذیب کی روشنی سے محروم ممالک ہی نہیں۔ بلکہ مغرب کے دل امریکہ میں بھی مسلمان تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں شکاگو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کے بہت سے مسلمان ہو جانے کی خبر اشاعت پذیر ہوئی ہے۔ جب مسلم مبلغ اس طرح اپنی لگاتار کوشش سے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ تو ویدک دھرم کے پرچارکوں کے لئے کامیابی کی بھاری آشائیں ہیں۔ لیکن پرچارک ہی نہ ہوں تو آشا کیسی؟ پرچارک آسمان سے نہیں اتریں گے۔ نوجوانوں کو ہی جن کے اندر ویدک دھرم پرچار کی لگن ہے۔ پرچارک بننا ہوگا۔ ہمارے ایک پرچارک ڈاکٹر بھگت رام سہگل اپنے تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں۔ کہ مغرب میں آریہ سماج کے لئے وسیع میدان ہے۔ پھر آریہ نوجوان کیوں نہ آگے آئیں اور ویدک دھرم پرچار کو اپنی زندگی کا مشن بنا کر کھڑے ہوں۔ کاش آریہ نوجوانوں کے اندر اتساہ پیدا ہو اور وہ اوم کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر ودیش پرچار کے مشن پر چل کھڑے ہوں۔

مولانا کی توہم پرستی اور تعصب مذہبی

جمعیۃ العلماء کے مولانا احمد سعید کانگرسی ہیں، قوم پرست ہیں، ہندو مسلم اتحاد کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ لیکن اسلامیت جب ان کے اندر کروٹ لیتی ہے۔ تو ساری قوم پرستی۔ اور سارا اتحاد کا عقیدہ دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ کے تپے ہوئے مسلمانوں کو اور تپانے کے لئے آپ نے اپنی تقریر میں ایک قصہ یوں بیان کیا:۔

"سیالکوٹ بھی ایک بے گناہ کے خون کی یادگار ہے۔ ایک زمانہ میں یہاں کے راجہ نے ایک مسلمان کا سر کاٹ کر قلعے کی بنیاد میں دفن کیا تھا۔ حضرات! خون کسی مظلوم کا پھر کبھی رنگ لائے بغیر نہیں رہتا۔ چنانچہ اس قتل بے گناہ کے خون۔ آخر آپ نے دیکھا کہ علی الحق نے فوج کشی کی۔ اور بے گناہ مسلمان کے خون کا بدلہ اس طرح لیا...... راجہ کا آج وجود نہیں۔ لیکن علی الحق کے مزار پر آج بھی ان کی کرامت کا نور چمک رہا ہے میں نے بھی دیکھا۔ مفتی صاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ لیکن کچھ سمجھ نہیں آتا کہ یہ روشنی کہاں سے آتی ہے مجھے لوگوں نے بتایا ہے۔ کہ یہ روشنی دن اور رات کو یکساں رہتی ہے۔" (الجمعیۃ ۲۰۔ اکتوبر)

مولانا کے اس بیان سے جہاں ان کی توہم پرستی۔ کہ "کرامت کا نور چمک رہا ہے اور یہ روشنی دن اور رات کو یکساں رہتی ہے" آشکارا ہوتی ہے۔ وہاں ان کا تعصب مذہبی بھی خوب چمکتا ہے۔ سیالکوٹ کی تاریخ میں یہ قصہ حقیقی یا فرضی ... نمایاں نہیں ... دل میں اسلامیت کے ساتھ انسانیت بھی ہوتی تو اس قصہ کے بیان کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ اگر بے گناہ کے خون کا کرشمہ دکھانا مقصود تھا۔ تو حقیقت راجہ کا نام لینا کہاں سے پہلے لینا چاہئے تھا۔ لیکن مسلم مولانا کے دل کتنے وسیع ہوں۔ ان میں اسلامیت ہی اسلامیت بھری ہوتی ہے۔ انسانیت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مولانا نیاز کو کہنا پڑا "کاش! میں مسلمان کی بجائے انسان پیدا ہوتا"!

دعوت عمل

(از مہاشہ ٹیک چند سخن کوٹ ادو)

پھیلا ہے زمانے میں ویدک دھرم کیوں کر | یہ بات نہیں پنہاں ظاہر ہے زمانے پر
دنیا کو کیا روشن سوامی نے یہاں آ کر | وحدانیت حق کا پیغام دیا گھر گھر

انسان کے پیکر میں ناموس خدا بن کر

ہاں سوامی نے یاں آ کر تعلیم حقیقت دی | اجڑے ہوئے گلشن میں اک نئی روح پھونکی
پھولوں سے لدی ڈالی ہر نخل تمنا کی | ظلمت کدہ تھا عالم پھر اس میں ضیا پھیلی

وہ نور خدا آیا نور رہ نما بن کر

ہر دین قدیمی میں اک زلزلہ سا آیا | معدوم ہوئی ظلمت اور نور خدا پھیلا
سیلاب حقیقت کا ہر چار طرف چھایا | رشی سوامی نے جب جلوہ ہر ایک کو دکھلایا

بھارت کی زمینوں پر تنویر وفا بن کر

ضو دیکھتے ہی اس کی کفار پریشاں تھے | فرعون زمانے کے سب دیکھ کے حیراں تھے
کفر اور بطالت کے جو کچھ سر و ساماں تھے | وہ آج نگاہوں سے معدوم تھے پنہاں تھے

اور دھرم یہی پھیلا وحدت کی ضیا بن کر

پھیلا یا ہے دنیا میں کس مشکل و دقت سے | خوں اپنا بہایا ہے کس فرط مسرت سے
جھیلی ہے ہر اک سختی کس جوش رفاقت سے | ہارے نہ کبھی ہمت تکلیف و مصیبت سے

ذی جاں شہیدوں نے اک شان وفا بن کر

یہ بات ہے غیرت کی غالب ہو کوئی ہم پر | اے آریو! چھا جاؤ پھر صفحہ عالم پر
دنیا کو کرو روشن اک شمس ہدا بن کر | تنویر خدا بن کر ناموس وفا بن کر

بھارت کی زمینوں پر وحدت کی ضیا بن کر

اسلام اور نکاح

الجمعیۃ کے مولانا ساردا ایکٹ کے خلاف ہیں۔ جب ان سے اس مخالفت کی وجہ دریافت کی جاتی ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ شادی صغر سنی کے تو ہم بھی مخالف ہیں۔ لیکن شریعت میں قانونی مداخلت ہمیں منظور نہیں۔ اگر الجمعیۃ والوں کا فعل اس قول کی تائید کرتا۔ تو ان کی ساردا ایکٹ کی مخالفت میں وزن ہوتا۔ لیکن الجمعیۃ کے مفتی کے تازہ فتویٰ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ شادی صغر سنی کو نہ صرف مذہباً جائز سمجھتے ہیں۔ بلکہ لڑکی کی رضامندی کا بھی اس میں کوئی دخل نہیں۔ چنانچہ سائل کا سوال ہے کہ ایک عورت نے بلا رضامندی اپنے خاوند کے اپنی چھ سات سالہ لڑکی کا نکاح ایک آٹھ دس سالہ لڑکے سے کر دیا تھا۔ اب وہ لڑکی بالغ ہو گئی ہے اور وہ اس نکاح سے سخت ناراض اور منکر ہے۔ اب اس کا نکاح دوسرے لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اسلام کے مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب اس پر فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ کہ اگر نابالغہ کا باپ نکاح کے وقت موجود نہ تھا یعنی کہیں سفر پر نہیں گیا ہوا تھا۔ اور اس کی ناراضگی کے باوجود نابالغہ کی والدہ نے نابالغہ کا نکاح کر دیا۔ تو یہ نکاح ہی نہیں ہوا۔ اور اگر باپ موجود تھا۔ اور اس کی موجودگی میں خواہ اس کی بلا رضامندی بھی نکاح ہوا۔ تو مولانا فتویٰ بتاتا ہے کہ نکاح جائز تھا۔ گویا نکاح میں نہ لڑکی کا بالغ ہونا رکاوٹ ہو سکتا ہے۔ نہ اس کی رضامندی۔ نکاح کا جواز لڑکی کے باپ کی رضامندی اور اس کی موجودگی پر منحصر ہے۔ باپ چاہے تو خواہ رضامندی نہ ہو تو پانچ چھ سات سالہ لڑکی کا نکاح اور اسے شریعت جائز ہے۔ اس حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ شریعت شادی صغر سنی کو جائز نہیں ٹھہراتی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہندو راج کا شور و غوغا

مسلمانوں میں اپنا اُلّو سیدھا کرنے والے لیڈروں کی خدا کے فضل سے خوب بہتات ہے جب انہیں اپنا مطلب سدھ کر لینے کے لئے اور کوئی بات نہیں ملتی۔ تو وہ ہندو راج کا شور و غوغا بطور آخری ہتھیار کے مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور مسلم عوام کی جہالت اور مسلم علماء کے تعصّب مذہبی کی بدولت اُنہیں خوب کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن اس شور و غوغا کی اصل حیثیت کیا ہے۔ نہ کسی ہندو قوم پرست کے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ اعلیٰ پایہ کے مسلم عالم مولانا احمد سعید کے الفاظ میں سنئے۔ جو اُنہوں نے سیالکوٹ کے بیس ہزار کے مجمع میں کہے:-

"جہاں کانگریس کا نام آیا۔ ان بدقسمتوں نے ہندو راج کا غل مچانا شروع کر دیا۔ گویا آزادیٔ وطن کا دوسرا نام ہندو راج ہے۔۔۔۔ اور اگر ہندو راج ہو جائے۔ تو ان سودلی اور خان بہادروں کو کیا نقصان ہے۔ ان کی قسمت میں تو حکومت پرستی تھی ہے۔ اب انگریزوں کی خوشامد کرتے۔ پھر ہندوؤں کی خوشامد کر جاتا۔۔۔۔ اگر مرزا غلام احمد کا خاندان زندہ ہے۔ تو آج قرآن کی جن آیتوں سے انگریز کی اطاعت ثابت کر رہا ہے۔ کل انہی آیتوں سے ہندوؤں کو اولی الامر ثابت کریگا۔ پھر جناب کو اندیشہ کیا ہے۔۔۔ جو اڑیسے گا۔ وہ پیگا۔ جو رہے گا۔ وہ پائے گا۔ گھر میں بیٹھ کر اور اخباروں میں گالیاں دے کر کسی قوم نے کچھ حاصل کیا ہے؟"

مولانا احمد سعید نے بات بہت پتہ کی کہی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو غداری اور ہندو راج کا غل مچانا PAY کر رہا ہے۔ امید نہیں۔ کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے کا خیال بھی کریں ؛

میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں

معاصر "نگار" اور اس کے ایڈیٹر مولانا نیاز کے خلاف مسلم پریس کی طرف سے جو تلملی جہاد زور شور پر ہے۔ اس کے جواب میں مولانا نیاز لکھتے ہیں:-

"اس وقت جو بڑے علمائے کرام کی میرے برخلاف ہے۔ اس کا سبب حقیقتاً یہ نہیں ہے کہ میں اسلام کا مخالف ہوں۔ بلکہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ میں کو اپنی اُن کے سامنے سر بسجود نہیں ہوتا۔ اور میں کیوں اسلام کو اُن کے عقول کا پابند نہیں کہتا۔ جن حضرات نے ... کو اسلام سمجھ لیا ہے۔ فقط۔

سمجھ سکتے ہیں۔ اگر اسلام نام صرف یزداں پرستی کا ہے۔ تو اس کے متعدد شواہد اس میں نظر آ سکتے ہیں۔ لیکن اگر اسلام کا مفہوم اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔ تو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اور اب پھر کہتا ہوں۔ اور فاش اور برملا کہتا ہوں۔ کہ میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں۔ اور نہ دنیا میں کوئی انسان مسلمان ہو سکتا ہے۔"

مولانا نیاز نے کھری کھری سنا دیں۔ اس کا مولانا جماعت پر کوئی اثر ہوگا۔ تو یہی۔ کہ وہ اس کے خلاف اور زیادہ بھڑک اٹھے گی۔ اور کچھ نہیں ؛

سناتنی لیڈروں سے جواب طلبی

بنگال کے ایک گاؤں کے پانچ سو اچھوت ایک ساتھ ہندو جاتی سے کٹ کر اسلام کا انگ جا بنے۔ اس لئے کہ اُن کے اس مطالبہ کو جاہت پنتھی ہندوؤں نے ٹھکرا دیا۔ کہ جس پن گھٹ سے مسلمان پانی لے سکتے ہیں۔ انہیں بھی وہاں سے پانی لینے کی اجازت دی جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ہوتے ہی اُسی پن گھٹ سے پانی لینا اُن کا ادھیکار ہو گیا۔ جسے عقل کے اندھے ان ہندوؤں نے بخوشی منظور کر لیا۔ اس پر "مہیشگی جاگرت" سناتن دھرمی لیڈروں سے جواب طلب کرتا ہے۔ کہ وہ کب تک اس خود کشانہ پالیسی کے جاری رہنے کی اجازت دیں گے اور رقت آمیز پیرایہ میں اُن پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ "زمانہ ہم ہندوؤں کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے کیا ہم اپنے بچاؤ کا کوئی علاج نہ سوچیں گے" مہیشگی جاگرت سناتن دھرمی لیڈروں سے آج دریافت کرنے لگا ہے۔ لیکن آریہ سماج کا تو اپنے روز قیام سے ہی یہ سوال ہے۔ جس سے بے التفاتی ہی سناتنی لیڈروں نے اپنا دھرم سمجھا۔ جاگرت بھی ان لیڈروں سے کوئی آشا نہ رکھے۔ اگر وہ ہندو جاتی کی زندگی چاہتا ہے تو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ وہ اپنی آواز آریہ سماج کی آواز اور اپنی شکتی آریہ سماج کی شکتی کے ساتھ ملا دے۔ ان ہندوؤں سے کوئی آشا رکھنی فضول ہے۔ جنہیں ہندو نام سے نفرت ہے۔ کیونکہ بنگال کے پانچ سو مہاروں کا کوئی قصور تھا۔ جس سے ہندوؤں نے انہیں پن گھٹ سے پانی پینے کے حق سے محروم کر رکھا تھا تو یہ کہ وہ ہندو کہلاتے تھے۔ جونہی اُنہوں نے ہندو چھوڑ کر مسلمان کہلانا شروع کیا۔ ہندو دشمن ہندو لیڈروں نے انہیں فوراً پانی لینے کی اجازت دے دی۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ ہندو قوم مر جائے اُن سے کسی قسم کی آشا رکھنی فضول ہے ؛

اُتشوں میں سُدھار کی ضرورت

آریہ سماج میں جب وارشک اُتسووں کی پرتھا جاری کی گئی۔ تب یہ خیال تک نہ آیا ہوگا کہ دھرم پرچار کی بجائے انہیں واہ وا اور نمائش کا سامان بنا دیا جائے گا۔ اگیانی ہندوؤں کے خلاف ہمیں شکایت ہے۔ کہ وہ تعداد شادیوں پر فضول سینکڑوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن جو شکایت ہمیں اُن کے متعلق ہے۔ وہ ان سے بڑھ کر جلسوں کے سمبندھ میں ہمارے اوپر عائد ہوتی ہے۔ اُتسووں کا اُدیش ویدک دھرم کا پرچار اور دنیا کو آریہ کرنا تھا۔ لیکن آج وہ محض نمائش کی خاطر کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے ہر ایک آریہ سماج کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ دنیا بھر کے اُپدیشک اور بھجنیک اس کے جلسہ پر جمع ہو جائیں اور جن سماجوں کے ذرائع زیادہ وسیع ہیں۔ وہ اس قدر اُپدیشک و بھجنیک جمع کر لیتی ہیں کہ اُن کے لئے وقت نکالنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پانی پت آریہ سماج کے اُتسو پر ۱۵ اُپدیشک اور ۱۵ ہی بھجنیک اِدھر اُدھر سے اکٹھے کر لئے گئے تھے۔ اُتسو دو دن ہوتا ہے۔ دو دن کے اُتسو میں ۱۵ اُپدیشکوں اور ۱۵ بھجنیکوں کو وقت دیا ہی نہیں جا سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کئی اُپدیشک بھجنیک ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور کئی اُپدیشکوں کو جن کے زیادہ اُپدیشوں کی جنتا کو ضرورت ہوتی ہے سارے جلسہ میں صرف آدھا یا پونا گھنٹہ ملنے سے جنتا مایوس ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس قدر تعداد کے اکٹھے ہونے سے خرچ چھ سات گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر نقصان یہ ہوتا ہے کہ جو وقت نالو اُپدیشک دوسرے استھانوں میں پرچار کے لئے دے سکتے۔ وہ ضائع جاتا ہے۔ اس سارے نقصان کی طرف سے سماج اس لئے آنکھیں موندے رکھتا ہے کہ اس کی واہ وا میں کسر نہ رہے۔ ورنہ آریہ سماج خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اُن کے موجودہ پروگرام سے آریہ سماج کو کوئی واستوک لابھ نہیں۔ جب یہ بات ہے۔ تو آریہ سماج سی سمجھدار سوسائٹی کے لئے یہ سر بھتا انچیت بات ہے۔ کہ وہ جھوٹی واہ وا پر سماج کے مفاد کو قربان کر دے۔

اُتسووں کا اُدیش اسی اوستھا میں پورا ہو سکتا ہے۔ کہ اُتسو پر دو تین اُپدیشک اور بھجنیک بلوائے جائیں اُتسو کا پروگرام مقامی حالات کے مطابق دو سے چار پانچ دن تک پورے کے ساتھ ساتھ ان کی کتھا بھی رکھا جا سکتا ہے۔ ان سے روزانہ صرف دو دو یا کتھائیں پبلک کے لئے ہوں۔ اور ایک کیول آریہ پریواروں کے لئے۔ آریہ پریواروں کے لئے جو سمہ ہے۔ اس میں ویاکھیان ہی نہ ہوں بلکہ اُپدیشک کو اختیار ہو۔ کہ وہ پرتیک آریہ پریوار سے اس کی دھارمک اوستھا کا پریچے لے۔ پریوار کے لڑکے لڑکیوں کے متعلق پوچھے کہ اُن کی شکشا کا کیا پربندھ ہے۔ ہر ایک پریوار کی سنسارک کٹھنائیوں سے بھی واقفیت حاصل کرے۔ تمام آریہ پریواروں کو ایک دوسرے کے نزدیک لانے کا بھی یتن کرے۔ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ آریوں کو پرچار کے بغیر دان دینے کا ڈھنگ سکھایا جائے۔ دھن کے لئے اپیلیں اور ڈیپوٹیشن مغربی ڈھنگ ہے۔ ویدک سبھیتا میں اُن کے لئے کوئی استھان نہیں۔ ویدک سبھیتا میں تو شردھا سے دیئے دان کی ہی مہما ہے اور ہندو جگت اس کا جیتا جاگتا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ ہندوؤں کی پرانی سنستھاؤں کے لئے بغیر اپیل لاکھوں کا روزانہ دان ہوتا ہے۔ کاش! آریہ سماج میں بھی شردھا سے خود بخود دان دینے کی پرتھا پر چلت ہو۔ تاکہ آریہ اُتسو ڈیپوٹیشنوں اور وید پرچار کے لئے سماج کے کرتاؤں کی زیادہ تر شکتی دھن کی بھکشا کرنے میں ہی صرف نہ ہو جائے۔ یہی سُدھار ہیں۔ جو اُتسووں کے لئے ضروری ہیں ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج کے بہترین دماغ اس پر وچار کریں۔ تاکہ اُتسووں سے جو اس سمے مخصوص تحریکی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ وید پرچار کا واستوک کام ہو سکے ؛

مرزائیت سے توبہ

"مباہلہ" میں راجو تانہ کے کسی علی محمد صاحب کی ایک چٹھی چھپی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:

"ایک اور صاحب محمد صدیق صاحب ولد جناب احمد حسین صاحب نے مرزائیت سے توبہ کر کے کفر و جہالت کے پنجے سے رہائی حاصل کی ہے۔ آپ نے بیان فرمایا۔ میں برضا و رغبت حق و صداقت کے لئے اس گمراہ کُن فتنہ سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ میں نے اپنے مرزائیت کے زمانہ میں اس طبقہ میں سوائے عقل لت کے اور کچھ نہ دیکھا۔ دروغ گوئی ان کا کمال فن ہے۔ مذہبی شرافت مفقود۔ محض دھوکا کا جال ہے۔ جس کی بنا پیشگوئیوں پر ہے۔ جن کی صداقت دنیا دیکھ چکی ہے۔ جو مرزائیت یا اُس شخص کی ذات سے ہے۔"

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مذہبی اخبارات کی سیر

مرزا غلام احمد کی کفریات و ہفوات

مرزا غلام احمد کی کفریات و ہفوات
ہمیشہ آتی ہے۔ ان لوگوں کی جہالت اور
سادگی پر جو بطل خرافات مرزا غلام احمد
قادیانی کی کفریات و ہفوات کی موجودگی میں

ان کو ایسی رستگاری کے لئے عاقبت کرنا ہر دہ اسلام میں داخل قرار
دیتے ہیں اور اس کی مستدعا کے خلاف اپنی نبوت و رسالت کے اثبات کے
لئے پہر مصر ہیں۔ مرزا نے اپنی نبوت و رسالت کے اثبات کے
لئے نہ صرف یہ کہ انبیاء علیہم السلام اور سرور کونین صلی اللہ علیہ
وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کی ہیں۔ بلکہ باری تعالیٰ
کی شان الوہیت سے استہزا سے بھی گریز نہیں کیا ہے۔ چنانچہ
خدا پر اتہام رکھتا ہے۔ کہ اس نے مرزا پر ذیل کی مضحکہ خیز
وحی نازل کی :-

"انت من ماءنا وھم من فشل" تو ہمارے پانی
(نطفہ) سے ہے۔ اور دوسرے لوگ خشکی سے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸ مصنفہ مرزا غلام احمد) ؛

مرزا کا خدا اتنا شرمیلا ہے۔ کہ وہ ایک بار مرزا کی رعونت
و نخوت کے مقابلہ میں عرق عرق ہو گیا۔ چنانچہ مرزا لکھتا ہے :-

"ایک دفعہ خدا کو میں نے کہا۔ الہام میں میرا نام ظاہر
کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کو میرا الہام سننے سے شرم دامنگیر ہو گئی اور
شرم کے غلبہ سے نام زبان پر لانے سے اس کو روک دیا۔ اور
بڑے ادب سے صرف "مرزا صاحب" کہا "

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵۶) ؛

مرزا جی کے ابا جان جب دوسری دنیا کو سدھارے
تو اللہ میاں نے اپنے لاڈلے نبی کی عزا پرسی کی۔ اور ان
کے ابا جی کی قسم کھا کر ان کی خدمت کا اعتراف کیا۔ مرزا اس
واقعہ کو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰ پر یوں لکھتا ہے :-

"جب میرا والد فوت ہوا۔ تو خدا نے میری عزا پرسی
کی اور میرے والد کی قسم کھائی"

مرزا کا خدا اپنی میز پر کاغذ بھی رکھتا ہے اور قلم
بھی اور سیاہ و سرخ روشنائی کی دوات بھی۔ اور مرزا جی اپنی
پیشگوئیوں پر جب تک اللہ میاں سے سرخ روشنائی سے دستخط
نہیں کرا لیتے تھے۔ انہیں اللہ میاں کی باتوں پر اعتبار نہیں آتا تھا۔
حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵ پر ایک دفعہ کا واقعہ لکھتے ہیں :-

"ایک دفعہ تمثیلی طور پر خدا تعالیٰ کی مجھے زیارت ہوئی۔
اور میں نے چند پیشگوئیاں تحریر کر کے دستخط کے واسطے خدا تعالیٰ
کے سامنے پیش کیں۔ کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ
نے بغیر کسی تامل کے سرخی کی قلم سے اس پر دستخط کر دیئے۔ دستخط
کرنے کے وقت قلم کو جب چھڑکا۔ تو قلم سے جو سرخی کے قطرے گرے
میاں عبد اللہ کی ٹوپی پر اور میرے کرتے پر پڑے۔ میاں عبد اللہ
نے وہ کرتا میرا بطور تبرک کے لے کر اپنے پاس رکھا"

حج اسلام کے ارکان خمسہ میں شامل ہے۔ اور اس کا منکر
بنصوص صریحہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن مرزا
اور اس کی ذریات حج کے صریح انکار کے بعد بھی مسلمان بنی پھرتی
ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۸ میں مرزا جی لکھتے ہیں :-
"میرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا ہے"
آج مرزا کا لڑکا مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کر کے انہیں
مرتد کرنے کے لئے انہیں جہاد کی دعوت دے رہا ہے لیکن
مرزا نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے :-
"میرے آنے پر خدا نے جہاد حرام کر دیا"

مرزا کا خدا بے شمار ہاتھ رکھنے میں ہندوستان کے
مہادیو دیوتا اور کالی دیوی سے بھی سبقت لے گیا ہے۔
اور تیندوے کے تاروں کی طرح ان گنت ہاتھ پیر رکھتا
ہے :-

"خدا کے ہاتھ پیر بے شمار ہیں۔ تیندوے کی طرح اس کی
تاریں ہیں۔ (توضیح المرام صفحہ ۱۲ مصنفہ مرزا) ؛

بہت سے لوگوں کو معلوم نہ ہوگا۔ کہ مرزا جی نے ایک
بچہ بھی جنا تھا۔ اور آپ کو باقاعدہ ایام بھی آتے تھے۔ چنانچہ
آپ کشتی نوح کے صفحہ ۴۵ پر لکھتے ہیں :-

"خدا نے مجھے عورت بنا دیا۔ دو برس حرف دیکھتا رہا۔
دو برس کے بعد مجھے حاملہ کر دیا۔ جب بابو الٰہی بخش نے میرا
حیض دیکھنا چاہا۔ تو بچہ ہو گیا" (زمیندار مطبوعہ ۱۱ اکتوبر
سنہ ۱۹۳۱ء صفحہ ۲) ؛

ملت اسلامیہ کی رسوائی و تذلیل

جس شے نے ہر کسی سے زیادہ متاثر اور بدحواس کیا۔ وہ یہ
ہے کہ مولانا شوکت علی نے اس مجمع اغیار میں اسلام اور
ملت اسلامیہ کی رسوائی و تذلیل میں سرتفیع کر دات دے دی
انہوں نے جوش وفا میں بے اختیار ہو کر یہاں تک فرما دیا۔ کہ
"سلطنت برطانیہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے"
آہ! آج رئیس الاحرار زندہ نہیں ہیں۔ وہ برطانیہ ہی
کی اسلامی سلطنت سے بغاوت کرتے کرتے رفیق اعلیٰ سے
جا ملے اور آج اسی شہر میں جس میں بقول ہمت وزیر اعظم
کی سرد مہری کے باعث وہ قبل از وقت وفات پا گئے۔ ان
کا برادر بزرگ ان کی روح کو شرمندہ و نادم کر رہا ہے۔ مولانا
محمد علی مرحوم اس فقرہ کا ہمیشہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔
لیکن مولانا شوکت علی آج اس بستی میں جس میں ان کے
جلیل القدر بھائی نے موت کو لبیک کہکر دنیائے اسلام
کو مغموم و محزون کر دیا تھا۔ اس کی تردید کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے
ہیں۔ کہ مولانا محمد علی مرحوم کی موت حقیقت میں آج واقع ہوئی
ہے۔ جبکہ ان کے بعد ان کے عظیم الجثہ بھائی بھی سیاسی اعتقاد
کے اعتبار سے اپنے بالقوں موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں
مولانا شوکت علی ایک قدم اور بڑھے اور فرمایا۔ کہ تم مسلمانوں
کے مذہب کو نہ چھیڑو۔ تو تم مسلمانوں کو مخلص پاؤ گے" یہ دوسری
کاری ضرب ہے۔ جو مولانا شوکت علی نے ملت اسلامیہ کی
عزت و وقار پر لگائی ہے۔ کسی قوم کی عقل و خرد کی یہ انتہائی
توہین ہے۔ کہ اس کے متعلق یقین دلایا جائے۔ کہ اگر تم ان کے
مذہب سے تعرض نہ کرو۔ تو وہ غلامی پر قانع ہو جائیں گے۔ خدا
ہماری بدگمانی کو معاف کرے لیکن ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کہ اس فقرے
کے معنی اس کے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں۔ اس وقت تک برطانیہ
نے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بجز اس کے اور کیا بدسلوکی
کی ہے۔ کہ اس کے تمام ممالک اسلامی کو بتدریج اپنے قبضہ
میں کر لیا ہے۔ اور بجز عرب و ترکی کے آج ایک قطعہ زمین
بھی دنیا میں آزاد نہیں ہے۔ برطانیہ نے کبھی مسلمانوں کو نماز

پڑھنے سے نہیں روکا۔ مساجد کے دروازے بکر مخصوص
حالات کے ہمیشہ اس عہد حکومت میں کھلے
رہے ہیں۔ لیکن اسلام کے اس مفتی اعظم کے نزدیک
اسلام صرف صوم و صلوٰۃ ہی کا نام ہے۔ کیا
"حریت حقہ" جو توحید کی ایک اہم ترین شاخ ہے۔ اسلام سے
متعلق نہیں ہے۔ کیا ایک مسلمان غلامی پر قناعت کر کے بھی مسلمان
رہ سکتا ہے؟ کیا آج سے چند روز قبل تک مولانا شوکت علی کا
بھی یہی خیال تھا۔ ہمیں رنج اسی بات کا ہے۔ کہ مولانا شوکت
علی چند انگریز افسروں کے مجمع سے اس قدر متاثر ہو گئے۔ کہ ان کو
خوش کرنے کے لئے انہوں نے اپنی تمام گزشتہ کتاب زندگی کو پارہ پارہ
کر کے پھینک دیا۔ اور جنس نیاز مندی و عبودیت لے کر حاضر ہو گئے
یہاں تک مسلمانوں کی طرف سے یقین دلایا۔ کہ وہ ہر مصیبت میں
برطانیہ کا ساتھ دیں گے۔ یہ مصیبت کانگرس کی تحریک حریت ملی
سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے"؟ (مدینہ) ؛

احمدی یا مرزائی

"نامعلوم قادیانی مذہب کے مرید کیوں اپنے تئیں احمدی
کہلاتے ہیں۔ حالانکہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ صحیح معنوں میں احمدی
وہ ہیں۔ جو حضرت محمد یا احمد کے مرید ہیں۔ قرآن میں احمد یا محمد
ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ ان کے پیرو محمدی یا احمدی کہلانے
کے مستحق ہیں۔ مرزا صاحب کا نام نہ احمد ہے نہ محمد بلکہ غلام
احمد ہے۔ اور میرزا یا مرزا ان کا خاندانی نام ہے جو ترکستانی
امیروں کی اولاد ہیں۔ مرزا صاحب کے مریدوں کا صحیح نام
مرزائی یا غلامی ہے۔ کیونکہ وہ کسی غلام کے پیرو ہیں۔ جو احمد
کا غلام ہے۔ اور مرزا صاحب اپنی ہر ایک تصنیف اور تحریر میں
اپنے تئیں مرزا غلام احمد ہی لکھتے رہے ہیں۔ مگر آپ کے مرید مرزائی
کہلانے میں شرم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ مرزا کے غلام ہیں۔ اگر
مرزائی نام ان کو ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ تو پھر وہ صحیح معنوں میں
غلامی کہلانے کے حقدار ہیں۔ کیونکہ وہ کسی غلام کے غلام ہیں۔
اگر یہ دونوں نام بھی ان کو ناپسند ہیں۔ تو پھر وہ قادیانی نام ہی ان
کو زیب دیتا ہے۔ احمدی کہلانا سچے مسلمانوں اور محمدیوں کا
حق ہے۔ اور انہی کے لئے یہ نام فخر کا باعث بھی ہوگا؛
مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید مرزائی ہیں۔ یا غلامی
یا قادیانی ہیں۔ ان تینوں ناموں میں سے وہ جس کو چاہیں چن
لیں" (نور افشاں ۱۶، ۱۳ اکتوبر) ؛

اسلام اور داڑھی

سوال - موجودہ زمانے میں داڑھی منڈوانے کا عام
رواج ہو گیا ہے۔ رواج یہاں تک زور پکڑ گیا ہے۔ کہ اور قوموں
کی تو خیر مسلمان بھی اپنے داڑھی والے بھائیوں پر تمسخر اڑاتے
ہیں۔ انہیں مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ بعض افسران بھی
فیشن ایبل لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان حالات
کو مدنظر رکھتے ہوئے داڑھی کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب - اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمارے مولا
اور آقا جناب محمد رسول اللہ کی داڑھی تھی۔ خلفائے
عظام کی داڑھیاں تھیں۔ تمام اصحاب کرام داڑھیاں رکھتے
تھے۔ حضور انور نے داڑھی رکھنے کے تاکیدی احکام ارشاد

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۲ کالم ۳ کے نیچے)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کنیاؤں پر اتیاچار - تنگدستی اور تفکرات کی جائے پرکھا

شادی کے اخراجات - برائی کی جڑ برات

وواہ سدھار سبھا کی ضرورت

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

دید اور شاستروں نے دھرم کا لکشن یہ بتلایا ہے کہ جس سے اس لوک میں سکھ اور پرلوک میں کلیان ہو۔ منوجی نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ جس کا نتیجہ دکھ ہو۔ وہ دھرم (دھرمابھاس) بھی چھوڑ دینا چاہئے لیکن ہندوؤں کی عقل پر کچھ ایسا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کہ ایسے رواجوں کو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ کہ جن کے نتیجہ کے طور پر یہ ہمیشہ دکھ اور مصیبتوں میں مبتلا رہتے ہیں ہندو ہو یا آریہ سماجی کوئی نہیں چاہتا کہ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔ لڑکے دس بار بھی ہو جاویں۔ تو ان کی خوشی منائی جاتی ہے۔ لیکن لڑکی ایک بھی پیدا ہو جائے۔ تو گھر میں سوگ پڑ جاتا ہے قانون بننے سے پہلے ہندوؤں میں عام طور پر لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جاتا تھا۔ اب قانون کے ڈر سے اتنا ظلم تو نہیں ہوتا۔ لیکن خواہش یہی رہتی ہے۔ کہ اپنے آپ مر جاوے۔ تو ہماری خلاصی ہو جاوے "مرجانی" "پہلی جانی" وغیرہ شبدوں سے لاڈ پیار کیا جاتا ہے لیکن لڑکے کو کوئی "مرجانا" کہہ دے۔ تو اس کے گلے کا ہار ہو جاویں۔ یہ درش میں جو لڑکوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ لڑکیوں کو اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بیمار ہو جاویں۔ تو اپنی قسمت سے تندرست ہو جاویں۔ ورنہ ان کی کون پرواہ کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں یورپ میں عورتوں کی تعداد ۱۰۰۰ مردوں سے بڑھی ہے۔ ۱۰۴۲ ہے۔ وہاں ہندوستان میں ۹۴۵ ہے۔ کنیاؤں سے یہ سلوک کیوں ہوتا ہے اس کا صرف ایک جواب ہے کہ ان کے وواہ پر بہت سا خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر آج اس کا سدھار ہو جاوے شادی کے اخراجات بالکل ہٹا دیے جاویں۔ تو لڑکیاں لوگوں سے پیاری لگیں۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ عقل کے دشمن ہندو۔ کے پھوڑے کا علاج نہیں کرتے ہاں اس ہاتھ کو ہی کاٹ دینا پسند کرتے ہیں۔ جس پر وہ دکھدائی پھوڑا ہو گیا ❊

اس برے رواج کا نتیجہ صرف لڑکیوں کو ہی نہیں بھگتنا پڑتا بلکہ ماں باپ بھی اس طرح طرح کی مصیبتوں کا شکار ہوا کرتے ہیں۔ جس دن لڑکی پیدا ہوتی ہے اسی دن سے چنتا ان کے گلوگیر ہو جاتی ہے جس کو چتا سے بھی برا کہا جاتا ہے۔

اگر بہت مالدار نہیں۔ تو اچھا کھانا پہننا بھی چھوٹ جاتا ہے کیونکہ شادی کے اخراجات پورا کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنا ہے۔ ایک دھرماتما پدش کو رشوت دغا فریب سے روپیہ حاصل کرنے میں مجبور ہونا پڑتا ہے۔ آخر شادی کے اخراجات پورے کرنے ہیں۔ نیک کمائی سے تو صرف روٹی ہی چلتی ہے اگر روپیہ حاصل نہ ہوا۔ تو قرض اٹھانا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ باپ دادا کی زمین اور مکانات بک جاتے ہیں۔ اور ان لڑکوں کو بھی۔ کہ جن کو لڑکیوں سے زیادہ پیار کیا تھا۔ یتیموں کی سی زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ لالہ صاحب خود تنگدستی اور تفکرات سے تنگ آ کر جلدی ہی سورگ لوک (یا نرک لوک) کی تیاری کر لیتے ہیں۔ اخراجات شادی صرف کنیا کے گھر کو ہی برباد نہیں کرتے لڑکے والے بھی قرض اٹھا کر ہی رسوم ادا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ رتبہ کے لڑکے لڑکی والے سے جہیز کا فیصلہ پہلے ہی کرنے لگ جاتے ہیں عجیب بات یہ ہے۔ کہ جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے۔ وہ بھی صرف رواج پر مرتے ہیں۔ لڑکی کے گنوں پر کچھ دھیان نہیں دیا جاتا۔ جہاں لڑکی والے بہت نردھن ہوتے ہیں۔ جن کو قرض بھی میسر نہیں ہو سکتا۔ ان کو انہیں رسوم کے اخراجات مجبور کرتے ہیں۔ کہ اپنی لڑکی کو کسی بڈھے کے گلے منڈھ کر اس سے روپیہ حاصل کر کے اس رواج دیوتا کی بھینٹ چڑھا دیں۔ آہ! کتنا پاپ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کچھ ہی کرنا پڑے بزرگوں کی رسم کو نہیں توڑنا اب تو اسی بہانے سے پاپی لوگ اپنی لڑکیوں کا بیوپار کرنے لگے ہیں۔ اُف! رواج تیرا ستیاناش یہ برسنہ کا رواج۔ جس سے انمیل بیاہ ہوں کو بہت ترقی ہوئی ہے۔ اس کا بھی مول کارن وواہ کی فضول خرچی ہی ہے۔ کہاں تک بیان کیا جاوے۔ ان نقصانات کی فہرست اتنی لمبی ہے۔ کہ قلم کو ہار ماننی پڑتی ہے۔ اور اس کے تختہ مشق مصیبت زدوں کا قصہ اتنا طویل ہے۔ کہ ان کا بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے ❊

منوجی نے ستری دھن جس پرکار کا بتلایا ہے۔ اگنی کے سمیپ وواہ کے سمے اور اتسو دلوں میں پتی یا ساس سسر وغیرہ جو دھن دیتے ہیں۔ ما پتا اور بھائی سے وہ جو کچھ حاصل کرتی ہے۔ وہ ستری دھن ہے۔ یہ اس کے پاس رہنا چاہئے۔ پتی بھی بغیر مصیبت کے اس کا استعمال نہیں کر سکتا یہ دھن استری کی مصیبت میں کام آنے کے لئے اس کے پاس محفوظ رہتا ہے۔ کیونکہ مرد مصیبت کا سہولیت سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن بال بچوں والی ماں اگر ودھوا ہو جاوے۔ اور اس کے پاس کوئی اور سہارا نہ ہو۔ تو یہی سرمایہ اس کا مصیبت کے دن کاٹنے کے لئے سہارا ہو سکتا ہے۔ وواہ میں ماتا پتا اپنی شکتی کے مطابق ستری دھن کے روپ میں ہی دیا کرتے ہیں۔ جس کو داج (جو کنیا کو جو دیا جاوے)۔ کہا جاتا ہے۔ لیکن آج کل وواہ پر جو اخراجات اٹھتے ہیں۔ اس کا بہت تھوڑا حصہ وہ بھی سجاوٹ کے لئے زیور اور کپڑوں کے روپ میں کنیا کو ملتا ہے۔ نقدی وغیرہ کے مالک لڑکے کے والدین ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جو اخراجات اٹھائے ہیں۔ ان کو پورا کرنا ہوتا ہے لیکن ان کو بھی تھوڑا ہی حاصل ہوتا ہے۔ بہت سا دھن تو کرایہ۔ کھان پان بھاجی۔ جانجی اور جہیز کی ان فضول اشیاء پر خرچ ہوتا ہے۔ جو کسی کام نہیں آتیں۔ زیادہ تر روپیہ ریشمی پاپات جو سوائے ٹرنکوں کی زینت کے اور کسی کام نہیں آتے۔ اور بناؤ سنگار کی فضول چیزوں پر خرچ ہو کر بھنڈ رگاہوں کے راستہ غیر ممالک میں پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح سے داج کا جو اصلی مطلب ہے یعنی کنیا کو ستری دھن پردان کرنا وہ بھی پورا نہیں ہوتا ❊

برہمن سبھائیں، کھتری سبھائیں وغیرہ اپنی اپنی جاتی میں اخراجات شادی کو کم کرنے کا پریتن کرتی رہی ہیں۔ لیکن باوجود بہت مدت ہو جانے کے ان کو زیادہ کامیابی نہیں ہو سکی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی کوشش کو کبھی کبھی جلسہ کر کے رزولیوشن پاس کرنے تک محدود رکھتے ہیں۔ مرد میدان بن کر اپنے عمل سے دوسروں کو سکشا دینے والے بہت تھوڑے ہیں۔ عموماً سننے میں یہی آتا ہے۔ کہ جو رزولیوشن پیش کرتے ہیں۔ وہ ہی وقت پر پھسل جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ ان کی اصلاحیں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ لوگوں کو ان میں کشش نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ برے رسم و رواج کو جڑھ سے نہیں اکھیڑتے۔ صرف ان میں کمی کے خواہش مند رہتے ہیں۔ جیسے وواہ میں اکیانا روپیہ سے زیادہ نہ لگائی جاوے۔ زیادہ دولت مندوں کو یہ بات کشش نہیں کرتی۔ برات ۲۵ سے زیادہ نہ لے جائی جاوے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ کہ جن کے رشتہ دار ہی ۲۵ سے زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ کس کو لے جاویں۔ اور کس کو جواب دیں۔ برات ایک رات رکھی جاوے۔ براتی کہتے ہیں۔ ہماری ایک دن میں تھکاوٹ ہی دور نہیں ہوتی۔ وغیرہ ❊

واستوک سدھار۔ شادی کے اخراجات کے ناقابل برداشت بوجھ کو دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ برات کے رواج کو بالکل ہٹا دیا جاوے۔ اور داج کو استری دھن کے روپ میں تبدیل کیا جاوے۔ ہندوستان کے علاوہ اور کسی ملک میں برات کا رواج نہیں۔ پراچین اتہاس میں لڑکے کے ساتھ اس کے ماتا پتا آدمی سمبندھیوں کا جانا ملتا ہے۔ شری رام کے وواہ میں اجودھیا سے سہارا جہ دسرتھ اور بھرت آدمی گئے تھے۔ لیکن ارجن کا جب دروپدی کے ساتھ وواہ ہوا تو سوائے پانڈوؤں کے ان کے کسی اور رشتہ دار کے شامل ہونے کا ذکر تک نہیں۔ لاہوری کھتریوں میں بھی برات کا رواج نہیں۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جاوے۔ کہ پہلے زمانہ سے ہی برات کا رواج چلا آتا ہے۔ تو بھی کسی رواج کے نقصان دہ ہونے سے اس کا چھوڑنا ہی مناسب ہے۔ برات کے کھان پان میں جہاں لڑکی والوں کا بہت خرچ اٹھتا ہے۔ وہاں لڑکے والے کو بھی ان کے آنے جانے کا بہت سا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر برات کی سیوا میں ذرا سی بھی کسر رہ جاوے۔ تو بہت بدنامی (بدنامی) ہوتی ہے۔ باجہ۔ آتش بازی وغیرہ کے اخراجات بھی برات کی وجہ سے اٹھانے پڑتے ہیں۔ اور داج کا دستور بھی انہیں دیوتاؤں کے دکھلانے کے لئے ہوتا ہے برات کا بوجھ نہ صرف وواہ والوں کا کچومر نکالتا ہے۔ بلکہ ہر ایک براتی کو بھی اپنے بناؤ سنگار کے لئے بے فائدہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے خیالی جذبات اتنے بھڑک اٹھتے ہیں۔ کہ ہر ایک براتی دیوانہ نظر آتا ہے۔ لڑائی فساد دنگہ بیکاری کی گلوچ سے کوئی برات بھی رہتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں فائدہ؟ کچھ بھی نہیں ❊

سوال۔ شادی کے وقت زیورات اور پارچات وغیرہ جاتے ہیں۔ ان کی حفاظت کے واسطے برات کا ہونا ضروری ہے ❊

جواب۔ جب لڑکی واپس جاتی ہے۔ یا دوبارہ پھیرا لاتی ہے۔ تو زیورات وغیرہ قیمتی اشیاء اس وقت بھی ساتھ ہوتی ہیں۔ تب کیسے حفاظت ہوتی ہے۔ اور اگر برات کا رواج بند ہو جاوے تو بہت سا زیور نقدی کپڑے لے جانے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی ❊

سوال۔ برات سے لڑکی لڑکے والوں کی آپس

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...واقفیت ہو جاتی ہے ؛

جواب - اتنی ہمنگی تیرت پر اس واقفیت کے حاصل کرنے کی ضرورت؟ لیکن برات میں بھی ہونے لڑکے کے خاص رشتہ داروں کے کسی کو واقفیت نہیں ہوتی ہے - اگر ایک براتی جو کسی لڑکی والے کی خدمت کی گئی ہے - شادی کے ایک ... لڑکی والے کے پاس جاوے - تو وہ پوچھیگا ...

سوال - شادی کے موقعہ پر اگر شادی کے سامان میں رشتہ دار شامل نہ ہوں - تو کیا وہ شادی ہوگی یا سوگ ؟

جواب - سنسکرت میں دواہ کا مطلب یہ ہے کہ ... کا خاص طور پر دھرم ہے - پتی پتنی ... ایک دوسرے کو پراپت کرنا - وہ اتم دواہ سنسکار ہی ہو سکتا ہے - جو اس برات سے ڈھول ڈھکے سے ٹھیک طور پر پورا نہیں کیا جا سکتا - یہاں تک دواہ کا جو تعلق ہے - اس پر کوئی دواہ نہیں پڑتا - دیگر لڑکی والے رشتہ دار لڑکی والے کے ہاں آئیں - لڑکے والے لڑکے والے کے ہاں آئیں - اور دواہ سنسکار کے موقعہ پر اپنی طاقت کے مطابق دوسرے سنسکاروں کی طرح لوگوں کو خوشی کر سکتا ہے - اور لڑکے کے گھر جا کر اس وقت کی ودھی کے مطابق جو سنسکار ہوتا ہے - اس پر لڑکے والے خوشی کر سکتے ہیں برات کی کیا ضرورت ہے ؟

سوال - دواہ کے لئے لڑکا اکیلا ہی لڑکی کے گھر جاوے گا ؟

جواب - لڑکے کے ساتھ اس کا پتا بھراتا اور چند آدمی جا سکتے ہیں - جن کا کچھ بھی بوجھ لڑکی والے کو محسوس نہ ہوگا - مطلب یہ کہ برات کی شکل کو بالکل اڑا دینا چاہئے ؛

سوال - داج کی کیا شکل ہونی چاہئے +

جواب - لڑکی والے میں جتنی سامرتھ ہو زمانہ کے مطابق جس صورت میں لڑکی کے پاس دھن محفوظ رہ سکتا ہو دیوے - بلکہ اس دواہ کے موقعہ پر ساس سسر اور پتی کو بھی استری دھن میں کچھ دینا چاہئے - باقی زیادہ کپڑے زیور وغیرہ کا رواج بالکل بند ہونا چاہئے - باپ جب لڑکوں کو جائیداد تقسیم کرتا ہے - تو کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کو پتہ نہ لگے کہ اس نے کیا دیا - تو اپنی لڑکی کو ... دکھلا دینے کی کیا ضرورت ؟

دواہ سدھار سبھا کی ضرورت

یہ کام آریہ سماج ہی کر سکتا ہے جس نے گزشتہ ... اور چھوت ادھار شادی کے کام میں بڑے بڑے میدان مارے ہیں - دواہ سنسکار کا کام بھی کوئی کم حیثیت نہیں رکھتا - براہ کو فضول رسوم سے بھاری نقصان پہنچ رہا ہے - اگر وقت پر اس کی اصلاح نہ کی گئی - تو سمجھئے ... کہ یگ میں ہندو بالکل تباہ ہو جاویں گے

◎◎◎ اس موقعہ پر آریہ سماج کو ہی یہ کام ہاتھ میں لینا چاہئے - غیر آریہ سماجوں میں یہ جرأت نہیں پیدا ہو سکتی - اور اس صورت میں برادریوں میں کام کرنے والے بھائی آریہ سماج کا سہیوگ ضرور کریں گے - کئی آریہ بھائیوں نے اس نمونہ کا برتاؤ کیا ہے - جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا - شری دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی کی کنیا کے دواہ کا ذکر ہر ایک سمجھدار ہندو بھائی کی زبان پر ہے - میں نے جس جگہ بھی اس مضمون پر لیکچر دیا - یا لوگوں سے بات چیت کی - اس کی ضرورت کو بہت محسوس کیا جاتا ہے - اس لئے کوئی کام کرنے والا آریہ بھائی اس کام کو ہاتھ میں لے تو سبھا قائم ہو سکتی ہے - ان کے ممبروں ++

++ کو ایسے دواہوں میں برات نہ لے جانے کا پران کرنا ہوگا - دوسرے بھائیوں میں اس کا پرچار کر کے ان سے ان بد رسوم کو چھڑا کر آریہ جاتی کے کشٹوں کو دور کرنا اس سبھا کا اُدیش ہوگا +

یاد رفتگان! نمبر ۳

(سوامی درشنانند جی)

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ)

سوامی درشنانند جی آریہ سماج کے مشہور سنیاسی ہو چکے ہیں - ابھی تک اُن کی یاد لوگوں کو بھولی نہیں ہے - سوامی درشنانند جی جگراؤں ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے - جگراؤں کے ایک امیر براہمن کل میں پیدا ہوئے تھے - مگر طبیعت میں جوانی سے دھرم اور بھگتی تھی - اس لئے ساری عمر دھرم پرچار میں لگا دی -

ہم جہاں تک سوامی درشنانند جی کو جانتے ہیں - وہ بڑے باہمت شخص تھے - کسی کام کو کرتے وقت وہ آگا پیچھا نہیں دیکھا کرتے تھے - وہ اس مشہور ضرب المثل پر عمل کرتے تھے - کہ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم +

بچپن میں اردو اور سنسکرت کی تعلیم حاصل کر کے سوامی درشنانند جی جن کا اپنا گرہستھ کا نام پہلے کرپا رام تھا - آریہ سماج کے پرچار میں لگ گئے - مختلف طریقے پرچار کے لئے استعمال کرنے کے بعد سنہ ۱۸۹۰ء تک پنڈت کرپا رام نے کاشی میں اپنا پریس اور کتابوں کی دکان کھولی - آریہ بھاشا میں تمر ناشک اخبار چلایا - اور پریس کا نام تمر ناشک رکھا - سنسکرت پستکیں شائع کرنی شروع کیں - مہابھاشیہ - اشٹادھیائی - کاشکا - تول وید اور سنسکرت کی مشہور کتب کا چھاپنا شروع کیا - ان کے مکان پر سنسکرت کے ودیارتھیوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا - اکثر غریب ودیارتھیوں کو قیمتی سے قیمتی کتب کے مفت دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے +

پنڈت کرپا رام اسی طرح بیوپار میں نقصان اٹھاتے رہے - ہزاروں روپیہ ضائع کرنے کے بعد پنجاب میں واپس آنے کے لئے مجبور ہو گئے - اُس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ابتدائی دن تھے - آریہ سماج انارکلی بن چکی تھی - اور پنجاب میں آریہ سماج کے سنگٹھن بنانے کی ضرورت تھی - پنڈت کرپا رام جی کا جوانی کا زمانہ تھا - اُنہوں نے اپنی خدمات آنریری طور پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پیش کیں - اور مہاتما منشی رام جی کے ساتھ سارے پنجاب کا دورہ کیا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ان کے اس دورہ سے بہت فائدہ پہنچا +

پنڈت کرپا رام کے لئے یہ دورہ محدود دائرہ کے اندر تھا - اس لئے اُنہوں نے امرتسر میں ڈیرہ لگا کر کتابیں اور رسالہ جات شائع کرنے شروع کئے - بعد ازاں جگراؤں میں چلے گئے -

وہاں سے پہلے اردو میں خادم ہند اور پھر آریہ بھاشا میں وید پرچارک شائع کرتے رہے - اُس زمانہ میں اخباروں اور رسالوں کی اشاعت بڑی محدود ہوتی تھی - اگر کوئی رسالہ یا اخبار ۵۰۰ بھی نکلنے لگ جاوے - تو غنیمت سمجھا جاتا تھا - پیچھے بعد دیگرے یہ سب رسالہ جات اور اخبارات پنڈت درشنانند جی کو بند کرنے پڑے اور اکثر ان کو زیر باری اٹھانی پڑی - بیوپار میں پنڈت جی لاپرواہ تھے - ان کے متعلق مشہور تھا - کہ کسی سے لینا ہوتا تھا تو وہ چنداں تقاضا بھی نہ کرتے تھے - اگر دینا ہوتا تھا - تو مجبوراً دینا پڑتا تھا +

وید پرچار فنڈ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کھولا ہوا تھا - اُس کے وہ زبردست حامی تھے - ایک دفعہ وید پرچارک جگراؤں میں ایک مضمون لکھا تھا - جس میں اُنہوں نے یہ تجویز کی تھی - کہ آریوں کے دس دس روپیہ کے حصص سے ایک بڑی بھاری کمپنی کھولی جاوے - کارخانے جاری کئے جاویں - اور جو آمدنی ہو - اُس میں سے ایک خاص حصہ وید پرچار فنڈ کو دیا جاوے - ان کی اس تجویز پر اگر عمل کیا جاتا اور اگر اس میں کامیابی ہو جاتی - تو خود بخود آمدنی کا ایک مستقل ذریعہ بن جاتا - مگر اس وقت ایسی تجویز پر کسی نے دھیان نہیں دیا ؛

پنڈت کرپا رام جی کی شہرت دن بدن بڑھتی گئی اور سماجوں کے سالانہ جلسوں پر لیکچروں کے لئے بلائے جاتے - اور ان کے لیکچر بڑے شوق سے سنے جاتے تھے - اس وقت اُپدیشکوں کی بھی کمی تھی - وہ آشرم دھرم پر مخصوص ... ان کا لیکچر بڑا دلچسپ ہوتا تھا - ویدک الہام اور رگ وید کے پہلے منتر کی ویاکھیا بڑی دلچسپ کیا کرتے تھے - زبان بڑی دلکش اور فصیح تھی ؛

رفتہ رفتہ پنڈت کرپا رام جی نے اپنے گھر سے تعلق ہی چھوڑ دیا - دن رات آریہ سماج کا ہی کام کرتے رہے - راولپنڈی میں جا پہنچے - وہاں انہوں نے اخبار [illegible]، رسالہ جات اور کتب شائع کیں - زیادہ تر اردو میں لکھا کرتے تھے - بیٹھے بیٹھے دو گھنٹہ میں ایک ٹریکٹ لکھ لیا کرتے تھے - عیسائیوں کی طرح آپ ایک پیسہ کے سینکڑوں ٹریکٹ لکھ کر انہوں نے ویدک دھرم کا پرچار کیا ؛

راولپنڈی میں کچھ عرصہ پرچار کر کے بعد دہلی گئے - وہاں انہوں نے پریس کھولا - اخبار چلایا - اور کتابیں شائع کیں - [illegible] پرچار کیا - اب ان کی شہرت ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں بہت پھیل گئی - وہاں کے پریمیوں نے ان کو بہت عرصہ تک اس صوبہ میں کام کرنے پر مجبور کیا - مراد آباد میں روزانہ اخبار [illegible] میں جاری کیا - ٹریکٹ اور کتب لکھیں - لیکچر دیئے - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں سوامی درشنانند جی کی بڑی دھوم رہی - وہاں انہوں نے بہت سے گوروکل قائم کئے - ان کے سدھانت گوروکلوں کے متعلق یہ تھے - کہ فیس نہیں لینی چاہئے - انگریزی نہیں پڑھانی چاہئے - وہ ہر ایک جگہ جہاں ان کا بس چلتا تھا - ایک گوروکل کھول دیتے تھے - انتظام کر کے آگے چل دیتے تھے اور نئی جگہ نیا کام کرتے تھے ؛

چنانچہ ان کی یادگار مہا ودیالیہ جوالاپور - گوروکل برالسی - گوروکل بدایوں - گوروکل سکندر آباد - وغیرہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں اور گوروکل چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی پنجاب میں ہیں - اور شاید کئی دیگر مقامات پر بھی بانشان گوروکل ہوں - جن کا ہمیں پتہ نہیں لگا - سب سے زیادہ کامیابی پنڈت کرپا رام جی کو ہردوار اور جوالاپور میں ہوئی - ہردوار میں ایک پریس اور [illegible] قائم کیا - بہت سے ٹریکٹ اور بھاشا اور [illegible]

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم اول)

CC0. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized by eGangotri

بخار کا تعویذ

جہالت کے شکار

(از قلم مہاشہ ٹیک چند جی سخن - کوٹ ادو)

پنڈت رلدو رام اپنے مکان کے صحن میں چارپائی پر بیٹھے حقہ پی رہے ہیں۔ کرپا رام جولاہا آتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کرپارام (دور سے) پنڈت جی مہاراج پرنام!

رلدو رام - کیوں کیا ہے؟

کرپارام - ہجور میرا ایکی لڑکا ہے۔ وہ ڈاکوا ایسو بکھار چڑھا ہے۔ کہ ہوس نا ہے ہے۔ ہجور کی بڑی پروردش ہوگی۔ کہ ایک تو بج (تعویذ) ہمو دیل تو بھی مل جائے۔

رلدو رام - سو اچھا آنے لگیں گے۔ لائے ہو؟

کرپارام - پنڈت جی! ہم بہت گریب ہیں۔ ہمارے پاس کھان تک نا ہے ہے۔

رلدو رام - تعویذ مفت نہیں ملا کرتا۔ جاؤ۔ کہیں سے پیسے لے آؤ۔

کرپارام - ہمیں پرماتما کے نام پر دے دو ہمرے پاس تو دھیلا بھی نہیں ہے۔

رلدو رام (جھڑک کر) ارے کیا پاگل آدمی ہے تجھے کہہ دیا۔ کہ تعویذ مفت نہیں ملا کرتے ہم تعویذ کی قیمت تھوڑی لیتے ہیں۔ یہ تو پرماتما کے نام کا نیاز ہے۔ جا کہیں سے ادھار لے آ۔ پھر تعویذ لے لینا۔

کرپارام - پنڈت جی! ہم کو ادھار کو دیئے ہے۔ آپ ہی دے دو۔ ہاں اب اچھا ہو جائیگا ایک ایک پائی چکا دیں گے۔ ضرور کر پا کیجئے۔

رلدو رام - بیوقوف کہیں کا۔ پرماتما کے نام پر ادھار مانگتا ہے۔ (کرپارام کو دھتکارتا ہے)

کرپارام (پاؤں پکڑ کر) پنڈت جی ترس کیجئے ہمرا ایکو ہی لڑکا ہے۔ پرماتما کے نام پر دے دو۔

رلدو رام - رام جانے آج کس کم بخت کا منہ دیکھا ہے۔ آتما رام کو بھوجن بھی نصیب ہوگا یا نہ۔ بگڑ کر جاؤ کیوں سر کھا رہے ہو۔ کہہ دیا کہ جب تک پیسے نہ لاؤ گے۔ تعویذ نہیں ملے گا۔ جاؤ پہلے پیسے لاؤ۔

کرپارام - کہاں سے لاویں مہاراج۔

رلدو رام - چپ جی کمبخت ڈاکہ مارو۔ مجھے اس سے کیا ارے کمبخت سامنے کھڑا ہے۔ نحوست۔ جاؤ! نکلو باہر۔

پنڈت جی بڑبڑاتے بڑبڑاتے اندر چلے جاتے ہیں۔ کرپارام بیچارہ بڑا مایوس ہو کر واپس گھر جاتا ہے۔

شانتی - پنڈت جی کی بیوی! کیوں آج کیا حالت بنا رکھی ہے؟

رلدو رام - وہ جانے آتما رام کو بھوجن بھی نصیب ہوگا۔ نہ نہ۔ نحوست کہیں کا۔ صبح صبح ہی نظر ہو گیا

شانتی - وہ بڈھا تھا۔ وہ اتنی خوشامد کر رہا تھا بیچارہ

رلدو رام - بیوقوف کہیں کا پیسے تو لایا نہیں اور تعویذ مانگنے لگا

شانتی - وہ بیچارہ بڑا غریب ہے۔ اس کے پاس پیسے کہاں؟ اگر تعویذ بغیر پیسوں کے دے دیتے۔ تو کیا حرج تھا؟

رلدو رام - ہاں ہاں دے کیوں نہیں دیتے ایسے مفت اُٹھانے لگیں تو پیسے کون دے؟

شانتی - ایک غریب کو مفت دینے سے تمہارے تعویذ لٹ جاتے تھے۔

رلدو رام - ایسے تو تجارت بگڑ جاتی ہے۔ وہ پاگل سارے شہر میں کہہ دیتا۔ کہ مجھے پنڈت جی نے تعویذ مفت دیا۔ پھر تو مفت خورے میرے گرد ہو جاتے۔

شانتی - تمہارا دل بڑا سخت ہے۔

رلدو رام - اس میں سختی کی کونسی بات ہے؟ یہ تو پرماتما کے نام کی نیاز ہے۔ جو دے سو دے

شانتی - پرماتما کے نام کی نیاز ہے۔ تو گھر میں کیوں لا رکھی ہے؟

رلدو رام (بگڑ کر) ایک نحوست سے پیچھا چھڑایا۔ تو دوسری گلے پڑی ہے۔ بھلا تیرا اس میں کیا ہے؟

شانتی - جاؤ اپنا مغز کھاؤ۔

پنڈت جی بکتے جھکتے باہر نکل جاتے ہیں۔ شانتی گھر کے کام کاج میں لگ جاتی ہے۔ سین بدلتا ہے۔ کرپا رام کے گھر کا دکھاؤ۔ بیمار لڑکا زمین پر پڑا کراہ رہا ہے۔

سوشیلا (کرپارام کی بیوی) کیوں تعویذ لائے؟

کرپارام (رو کر) نہیں۔

سوشیلا - کیوں؟

کرپارام - پنڈت جی کی لاکھ منتیں کیں ہاتھ جوڑے پاؤں پڑے۔ مگر کم بخت کا دل نہ پسیجا تعویذ نہ دینا تھا۔ نہ دیا۔

سوشیلا - پرماتما اس کا ناش کرے اب کیا کریں

کرپارام - میرا خیال ہے اسے ہسپتال لے چلیں

سوشیلا - پاگل ہو گئے؟ جوان عورتوں کی بیماری اور ہسپتال۔ رام رام کر لیں بچ جائے گا؟

لڑکا کروٹ پہ کروٹ لے رہا ہے۔ دونوں حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں۔ ایک چھوٹی سی ہچکی کی آواز۔ لڑکا دم توڑ دیتا ہے

چھ سال بعد

پنڈت جی کی لڑکی کا بیاہ ہے۔ برات آنے والی ہے۔ سب ادھر ادھر کام میں لگے ہوئے ہیں۔ پنڈت جی کسی کام کے لئے اندر جاتے ہیں۔ اتفاقاً چوٹ لگتی ہے۔ گھٹنا اُتر جاتا ہے۔

ایک آدمی - ارے دوڑیو۔ سب پنڈت جی کو دیکھو

پنڈت جی (درد سے کراہتے ہوئے) ارے بلاؤ رے کسی آدمی کو مرا۔ رام رے! یہ کیسی مصیبت آئی ہے۔ ارے رے بڑا درد ہے۔

دوسرا آدمی - پنڈت جی کا تو گھٹنا اتر گیا ہے۔ ارے کرپا رام جولاہے کو بلاؤ۔ وہ اس کام میں بڑا ہوشیار ہے۔

بہت سی آوازیں - ہاں ہاں ٹھیک ہے جا بھائی ریل تو بلا لا۔ کہنا جلدی آئے۔

پنڈت جی - ارے نہیں۔ (ریل سے) وہ نہیں آئے گا۔ جا تلسی داس تو جا جیسے ہو سکے اُسے بلا لا۔

کرپارام کا گھر۔ اس کی بیوی سوتر بنا رہی ہے۔ تلسی داس آتا ہے۔

تلسی داس - تارے کی ماں! کرپا کہاں ہے

سوشیلا - کھیت پر گئے ہیں۔ آتے ہی ہوں گے۔ کیا کام ہے؟

تلسی داس - ارے پنڈت جی گر پڑے ہیں گھٹنا اتر گیا ہے۔ درد کے مارے تڑپ رہے ہیں۔ سب نے کہا ہے کہ کرپا کو بلاؤ۔ سارے گاؤں میں اُسے چڑھانا آتا ہے۔

سوشیلا (غصے سے) وہ نہیں جائیں گے

تلسی داس - کیوں؟

سوشیلا - اُس نے ہمارے تارے کو مار دیا میں تو کبھی نہ جانے دونگی

تلسی داس - نہیں تارے کی ماں! یہ بدلے کا وقت نہیں۔ کل برات آنی ہے۔ اگر کچھ گڑبڑ ہوئی۔ تو گاؤں کی ناک کٹ جائیگی

سوشیلا - کٹ جائے۔ ہمارا کیا؟ ہم بھنگی کے گھر کی خدمت کرنے کو تیار ہیں لیکن یہاں نہیں۔

تلسی داس - دیکھ پاگل نہ بن۔ اُسے کہہ دینا۔

تلسی داس چلا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کرپارام واپس آتا ہے۔

سوشیلا - آج پرماتما نے ہماری پکار سن لی۔

کرپارام کیوں؟ کیا ہوا؟

سوشیلا کیا ہوا۔ اس پنڈت کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ کھا کھا کے اتنا موٹا ہو گیا تھا کہ چلنا پھر مشکل تھا۔ اب ٹھوکر لگی۔ پڑا چیختا ہوگا۔

کرپارام - کل تو اُن کی لڑکی کا بیاہ ہے

سوشیلا - کیا ہوا۔ ہمارے تارے کی تو ٹانگ ہی نہ رہتی تھی (ردتی ہے)

کرپارام - تمہیں کتنی دفعہ سمجھایا۔ مگر عقل نہ آئی۔ پرماتما کی امانت تھی۔ اُس نے لے لی۔ اگر تعویذ سے اچھا ہوتا۔ تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سوشیلا - کم از کم دل کا ارمان تو نکل جاتا

کرپارام - اچھا پھر

سوشیلا - ہاں تلسی داس بلانے آیا تھا۔ کرچل پنڈت جی بلاتے ہیں۔ تو میں نے کہہ دیا۔ کہ ہم بھنگی کے گھر جائیں گے۔ وہاں نہیں

کرپارام - تو نے برا کیا۔ میں ہوتا تو چلا جاتا۔

سوشیلا - چلے کیوں جاتے۔ میں تو جانے دیتی اور نہ جانے دونگی۔

کرپارام - اُن کی کرنی اُن کے ساتھ۔ ہماری کرنی ہمارے ساتھ۔ میں اب بھی جاتا ہوں۔

سوشیلا (بگڑ کر) نہ نہ۔ اچھا روٹی تو کھاؤ۔ حقہ تو پیو۔ اگر تم گئے۔ تو میرے دشمنوں کو مرا پاؤ گے۔

کرپارام - پگلی نہ بن اور مجھے جانے دے

سوشیلا - کیوں۔ ایسوں کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہئے۔

کرپارام - ہیں! برے دل کے ساتھ ہم بھی برے بن جائیں۔

اب دن ختم ہو چکا ہے۔ رات کے بارہ بجے ہیں۔ کسی شخص یا بھونکے کتوں تک کی آواز نہیں آتی۔ کرپارام اس حالت میں گھر سے نکلتے ہیں اور پنڈت جی کے گھر جاتے ہیں۔ تمام آدمی میٹھی نیند سو رہے ہیں۔ صرف پنڈت جی درد سے کراہ رہے ہیں۔

کرپارام - پنڈت جی مہاراج پرنام

پنڈت جی (درد سے کراہتے ہوئے) آؤ رام رام۔

کرپارام - سنایئے کیا حال ہے؟

پنڈت جی - بھیل مل رہا ہے۔ کرپارام میں تجھے دل سے معافی مانگتا ہوں۔ اور ساتھ ہی دل سے اقرار کرتا ہوں۔ آئندہ کبھی ایسا نہ کرونگا۔

کرپارام (پنڈت جی کی ٹانگ کو مخصوص انداز سے کھینچتا ہے۔ ایک آواز ہوتی ہے اور ہڈی اپنی جگہ پر جا بیٹھتی ہے۔

کرپارام - اچھا اجازت۔

پنڈت جی - نہیں ذرا ٹھیرو!

(کرپارام چلا جاتا ہے۔ سین ختم ہوتا ہے)

خط و کتابت کے وقت والا چٹ نمبر ضرور دیا کریں

...ستگان
(بقیہ صفحہ (۱۱))

...ات اور رسالہ جات جاری کئے۔
...رسالہ اُردو : میں آریہ سدھانت
...جاری کیا۔ جس میں آپ اپنے لیکچر
...وں کے بھاشیہ شائع ہوتے تھے۔
...پنج کرپنڈت کرپارام جی نے
...لیا۔ اور اپنا پرانا نام پنڈت کرپارام
...کی جگہ سوامی درشنانند کا نام اختیار کر لیا۔
...آباد کمن اور صوبجات متوسط اور
...آریہ سماجوں میں دیکھیان دیتے رہے
...استعمال نہیں کرتے تھے۔ سادہ
...بولی زبان بڑی پسند کرتے تھے۔
...ہوں نے درشن کا بھاشیہ اور اُردو میں ترجمہ
...چوکڑی" ناول کی صورت میں
...کی پارٹیوں کے حالات کے متعلق
...ب تخلص کا ترجمہ کیا ہے۔ جو
...کی شکل میں بازار میں ملتا ہے
...سینکڑوں کی تعداد میں ملتے ہیں۔
...سوامی درشنانند سنگرہ کے نام سے
...اور اردو دونوں زبانوں میں ملتے

...سوامی درشنانند جی لیکچرار اور ایڈیٹر کے
...علاوہ شاستراتھوں کے مہارتھی
...پادری جوالا سنگھ اور مولوی ثناء اللہ
...کئی مباحثے انہوں نے کئے۔ ایک
...شاستراتھ مرتک شرادھ پر سناتنیوں
...کیا۔ جو فیصلہ کے لئے پروفیسر
...کے پاس بھیجا گیا تھا۔ جس کا ذکر
...اب تک کرتے ہیں۔
...ناستکوں، دیو سماجیوں،
...اور عیسائیوں غرضیکہ ہر ایک
...والے کے ساتھ ان کے سینکڑوں
...ہوئے ہیں۔ کئی جگہ دس دس پندرہ
...دن تک لگاتار مباحثے ہوتے رہے
...ایک بڑا بھاری تعلقدار اپنی برادری
...عیسائی ہونے کے لئے تیار تھا۔ سوامی
...سخت بیمار تھے۔ چارپائی سے
...نہیں سکتے تھے۔ سوامی درشنانند کا جسم
...چارپائی اٹھا کر وہاں لے چلو۔
...چارپائی اٹھا کر وہاں لے گئے اور
...کی حالت میں لیٹے ہوئے ہی عیسائیوں
...شاستراتھ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
...سوامی درشنانند کی تقریر دل کو سن کر انہوں
...عیسائی ہونے سے انکار کر دیا۔

گئو رکھشا امریکہ سے سیکھو!

(از شری بال جی گئو سیوی نیبانی)

اس ملک میں گئووں کے بوچڑ خانہ میں جانے کی خاص وجہ یہ ہے کہ گئو پالنے میں نقصان پڑتا ہے۔ آج ہم اتنے غریب ہو گئے ہیں۔ کہ اپنے بچوں کو بھی پیٹ بھر کھلا نہیں سکتے۔ لاکھوں بیکار جانوروں کو پالنے کی تو بات ہی کیا۔ گئو کشی روکنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ گئووں کا دودھ بڑھایا جائے اور دودھ میں مکھن کی مقدار بڑھائی جائے یعنی ایسے حالات پیدا کئے جائیں۔ کہ گئووں کے پالنے سے بھی چار پیسے ہاتھ آ سکیں۔ جب یہ بات ہونے لگیگی۔ تب قصائی بھی گائے کے مارنے کے بدلے اُسے پالنے لگیگا۔ کیونکہ گئو پالنے سے ہی زیادہ نفع رہے گا۔ ہماری قومی طاقت ایک تو یوں ہی بہت کم ہے۔ اس لئے اب فضول بلکہ نقصان دہ جھگڑوں میں اُسے خراب کرنے کے بدلے اگر ہم وہ طاقت گئووں کے پالنے اور گئووں کے سدھار میں لگا دیں۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ جب یہ کام پورا ہو جائے گا۔ تب ہم دیکھیں گے۔ کہ گائے نے اپنی رکشا آپ ہی کر لی ہے۔ اس بیرونی امداد کی اُسے ضرورت نہیں رہ جائے گی۔ جس سے جتنا فائدہ پہنچتا ہے۔ اُتنا ہی نقصان بھی ممکن ہے۔

اگر گئو سدھار کا یہ تعمیری کام ہمیں کرنا منظور ہے۔ تو امریکہ یونائیٹڈ سٹیٹس میں گئو سدھار کی تاریخ سے مدد یعنی مفید ہو گی۔ وہاں پر ترتیب پالن میں ان لوگوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ پچھلے ۷۵ سالوں میں چلنے والی کے اعداد ہمیں ملتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں کی گئووں کا سالانہ اوسط دودھ ۱۸۵۰ء میں ۱۴۳۰.۶ پونڈ سے بڑھ کر ۱۹۲۵ء میں ۴۰۰۰.۴ پونڈ سے بھی اوپر ہو گیا ہے۔ یعنی ۳/۴ صدی میں وہاں گئووں کا دودھ تگنے سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ مسٹر ڈی آر پرشل کی کتاب "گئو پالن کی تاریخ" ہے میں نیچے کے اعداد دیتا ہوں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں فی گائے کا سالانہ اوسط دودھ:-

سال	پونڈ وزن
۱۸۵۰ء	۱۴۳۶
۱۸۶۰ء	۱۵۰۵
۱۸۷۰	۱۶۶۲

سال	پونڈ وزن
۱۸۸۰ء	۲۰۰۴
۱۸۹۰ء	۲۷۰۹
۱۹۰۰ء	۳۶۴۶
۱۹۱۰ء	۳۱۱۳
۱۹۱۷ء	۳۷۱۶
۱۹۱۸ء	۳۹۳۶
۱۹۱۹ء	۳۶۰۰
۱۹۲۰ء	۳۶۲۷
۱۹۲۱ء	۳۹۴۵
۱۹۲۲ء	۴۰۲۱
۱۹۲۳ء	۴۲۶۰
۱۹۲۴ء	۴۳۶۸
۱۹۲۵ء	۴۵۳۰

۱۹۲۳ء تک یونائیٹڈ سٹیٹس میں کسی ایک گائے کا ایک سال میں زیادہ سے زیادہ دودھ ۳۷۳۸۱ پونڈ تھا۔

(۲)

امریکہ والوں کی اس حیرت انگیز کامیابی کا راز کیا ہے؟ پہلے تو یہ کہ وہ اپنی گئوشالاؤں کے لئے سانڈ چننے میں بڑی خبرداری سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے اس کہاوت کا راز خوب سمجھ لیا ہے۔ کہ سانڈ کی قیمت آدھی گئوشالہ کے برابر ہوتی ہے (گئوشالہ سے مراد یہاں کسی لولی لنگڑی گئووں کو رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ تجارتی خیال سے صحت مند گئووں کو رکھنے کی جگہ کو گئوشالہ کہا گیا ہے) اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی گئووں کا دودھ بڑھتا گیا ہے۔ اور اس میں مکھن کی مقدار بھی بڑھتی گئی ہے۔ مسٹر کلیرنس ایچ ایکلس کی کتاب "گئوشالہ کے جانور اور ان کا دودھ" میں سے سانڈ کی بدولت گئوشالہ میں سدھار کی کئی مثالیں یہاں دی جاتی ہیں:-

امریکہ کی آئیوا ریاست میں ۱۳ بانگڑ دیا گئیں گئوئیں لائی گئیں۔ اُن میں سے فی گائے کے دودھ کی سالانہ اوسط ۳۹۹۱ پونڈ اور مکھن کی ۱۷۰ پونڈ پڑتی تھی۔ نسل والے سانڈوں سے پیدا ہوئی ان کی ۱۳ بچھڑیوں کے دودھ کی سالانہ اوسط ۵۵۵۶ پونڈ اور مکھن کی ۲۵۳ پونڈ پڑی۔ یعنی ماں سے بیٹی کا دودھ ۳۹ فیصدی بڑھ گیا اب تیسری پشت میں یعنی نیا خون اور ایک حصہ پرانا خون کہا جائے گا۔ تیسری پشت کی پانچ بچھڑیوں کے دودھ کی سالانہ اوسط ۱۰۲۴۰۰ پونڈ اور مکھن کی ۳۵۸ پونڈ پڑتی۔ ناتی سے سو سیر دودھ کی جگہ پڑدھتی ۲۱۰ سیر۔ سو سیر مکھن کے بدلے ۱۹۰ سیر دینے لگی۔

منیسوٹا کی تجربہ گاہ میں ۱۹ معمولی گئوئیں اوسطاً ۴۵۰۰ پونڈ دودھ ۱۹۶ پونڈ مکھن دیتی تھیں۔ اُن کی بچھڑیوں نے اوسطاً ۷۸۰۵ پونڈ دودھ اور ۲۸۱ پونڈ مکھن دیا۔ اچھی نسل کے سانڈ کے میل سے بچھڑیوں کا مکھن ۸۵ پونڈ یعنی ۱۰۰ پیچھے ۴۳ بڑھ گیا۔

برسی فیمل کے سانڈ چل مارکس میں کنگ کی دس بچھڑیوں کا اوسطاً مکھن اس حالت میں اپنی ماؤں کی اوسط سے ۱۱۹ پونڈ بڑھ گیا۔ یعنی مکھن کے بازار بھاؤ سے بچھڑیوں سے اپنی ماؤں کی نسبت ۶۰ ڈالر کی زیادہ آمدنی ہوتی۔

نسل والے سانڈوں کے استعمال سے کیلیفورنیا کی گئوشالہ میں ۵۸۱۸ پونڈ کی اوسط سے بڑھ کر وہاں کی گئووں کا دودھ دس ہزار پونڈ ہو گیا۔

میری لین کی ایک سانڈ کمیٹی کے حساب کے مطابق ۱۸ گئووں کی فی گائے اوسط سالانہ دودھ ۵۵۶۰ پونڈ اور مکھن ۲۱۹ پونڈ پڑتا تھا۔ نسل والے سانڈوں سے میل کرانے پر جو بچھڑیاں پیدا ہوئیں۔ ان کا اوسط سالانہ دودھ ۵۹۲۳ پونڈ اور مکھن ۲۶۳ پونڈ ہوا۔

(۳)

دوسرے امریکہ والے گئووں کو کھلانے پلانے میں بھی بڑی چوکسی سے کام لیتے ہیں۔ گئوشالہ کے لئے جتنا دھیان سانڈ پر دیا جاتا ہے اتنا ہی کھلانے پلانے پر بھی۔ خوراک صرف کافی دینے سے ہی نہیں کام چلتا۔ بلکہ وہ ایک جیسی بھی ہو۔ یعنی اس میں ایک طرف تو پروٹین اور دوسری طرف کاربوہائڈریٹس اور فیٹس برابر سے رہنے چاہئیں۔ "گئوشالہ کی گئووں کی خوراک اور انتظام" نام کی انگریزی کتاب میں سے نیچے کچھ تجربات کے نتائج دیئے جاتے ہیں۔

میری لینڈ کی تجربہ گاہ نے ۸ گوئیں اُن کے مالک کے پاس ایک سال تک رکھیں۔ پھر دوسرے سال وہی گئوئیں تجربہ گاہ میں لا کر رکھی گئیں۔ اور یہاں پر ان کو کھلانے پلانے کا خاص انتظام کیا گیا۔ اس انتظام سے جو فائدہ ہوا۔ اس کا پتہ ذیل کے اعداد سے چل جاتا ہے:-

رشی نمبر کی کتابت شروع ہے
اشتہار دینے والے
اپنے اشتہارات جلد بھیج دیں۔
تاکہ موزوں جگہ پر لگ سکے۔ (مینیجر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

نمبر	پہلے سال کتنے پونڈ دودھ دیا	دوسرے سال کتنے پونڈ دودھ دیا	پہلے سال جس ہفتے زیادہ سے زیادہ دودھ دیا - اسکی روزانہ اوسط	دوسرے سال جس ہفتے زیادہ دودھ دیا - اس ہفتہ کی روزانہ اوسط
۱	۴۰۰۴	۶۰۹۲	۲۷	۴۰
۲	۴۱۲۲	۵۰۹۳	۲۱	۳۳
۳	۵۱۹۲	۶۱۶۳	۲۷	۴۰
۴	۴۵۳۴	۶۱۳۴	۲۷	۴۸
۵	۶۰۰۷	۶۹۹۵	۳۱	۳۵
۶	۴۰۳۵	۷۹۹۵	۲۷	۵۷
۷	۶۳۵۷	۶۸۲۸	۳۸	۳۳
۸	۴۶۵۳	۵۴۶۵	۲۴	۳۷

تجربہ نیویارک کی تجربہ گاہ میں بھی کیا گیا تھا۔ کارنیل یونیورسٹی کے پاس کسی گؤشالہ میں سے گؤئیں چنی گئیں۔ ایک سال گؤئیں اپنے مالک کے ہی پاس رہیں۔ اور وہ انہیں کھلاتے پلاتے رہے۔ مگر ان کے دودھ کا حساب تجربہ گاہ خود اپنا آدمی بھیجکر رکھتی تھی۔ دوسرے سال وہ تجربہ گاہ میں لائی گئیں۔ اور انہیں ایک جیسی خوراک دی جانے لگی۔ جس میں جسم کے لازمی اشیاء مثلاً پروٹین، کاربوہائیڈریٹس۔ فیٹس وغیرہ ٹھیک ٹھیک مقدار میں شامل تھیں نیچے دیئے گئے اعداد سے دونوں سالوں کے اوسط ہفتہ واری دودھ کا پتہ لگ جاتا ہے:

اوسط ہفتہ واری دودھ

گؤوں کی تعداد	پہلے سال	دوسرے سال	فیصدی اضافہ
۱	۸۹	۱۱۲	۲۵
۲	۸۳٫۹	۱۲۱٫۶	۴۴٫۹
۳	۸۳	۱۱۹	۴۴
۴	۸۸	۱۲۲	۳۷
۵	۱۰۶	۱۶۲	۵۲
۶	۸۴	۱۲۰	۴۱
۷	۱۲۴	۱۱۵	۴۱
۸	۱۱۳	۱۴۹	۳۱
۹	۸۵	۱۳۶	۶۰
۱۰	۱۰۳	۱۸۷	۸۰

(۴)

امریکہ سے ہم لوگ اب بہت سی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔ مگر ایک اور مضمون بھی خاص طور پر قابل غور ہے۔ امریکہ والے کھاد کی حفاظت بڑی ہوشیاری کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور اس کا اچھے سے اچھا استعمال کرنے پر فی ٹن دو سے تین ڈالر تک کا نفع ہو سکتا ہے۔ پرڈیو کی تجربہ گاہ کے ریکارڈ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کھاد کا استعمال ٹھیک ٹھیک کیا جائے۔ تو عام طور پر کھیت کی پیدا کرنے کی طاقت کے حساب سے فی ٹن ۲۰۸ ڈالر تک کی آمدنی بڑھائی جا سکتی ہے۔ جن سات کھیتوں پر تجربہ کرکے دیکھا گیا تھا۔ اُن کی اوسط میں فی ٹن ۵ ڈالر کا اضافہ ہوا ہے اور ینسی تجربہ گاہ سے اوسط اعداد ۲۱ ۱/۲ یعنی قریب ۳ ۱/۲ ڈالر فی ٹن کا اضافہ ہوا۔

مسٹر سویٹ نمبر دودھ دینے والی گؤوں کے گوبر اور پیشاب کی کھاد کے پیدا کرنے کی طاقت کا مطالعہ کرکے اِن نتیجہ پر پہنچے ہیں:

گائے کو خوراک میں جتنا ملتا ہے۔ اس میں سے

۱۔ گوبر میں نائٹروجن ۱/۳ حصہ۔ ناسفورک ایسڈ ۳/۴ حصہ اور پوٹاش ۱/۴ حصہ ہوتی ہے:

۲۔ پیشاب میں نائٹروجن ۱/۲ ناسفورک قریب بالکل نہیں اور پوٹاش ۳/۴ حصہ ہوتی ہے:

۳۔ دودھ میں نائٹروجن ۱/۷ حصہ سے بھی کم، ناسفورک ایسڈ ۱/۴ اور پوٹاش ۱/۲ یعنی خوراک سے ۱/۴ حصہ سے بھی کم اشیاء کھاد میں ہوتی ہیں:

۴۔ اگر پیشاب کو ضائع جانے دیا جائے۔ تو قریب ۶۳ فی صدی (یعنی گوبر کی کھاد کا آدھے سے بھی زیادہ حصہ) ضائع ہو جاتا ہے:

پروفیسر ایلس ایک ہزار پونڈ دودھ دینے والی گؤوں کے لئے کھاد کی مقدار دیتے ہیں۔ اور ایک ایک پونڈ نائٹروجن ناسفورک ایسڈ، پوٹاش اور سو پونڈ دوسری اشیاء کی سلسلہ وار قیمت بھی لکھتے ہیں:—

	پیشاب کا وزن	گوبر پونڈوں میں	کل
سال میں کتنے پونڈ ہوا	۸۰۰۰	۱۸۰۰۰	۲۶۰۰۰
سوکھی اشیاء	۵۶۰	۳۶۰۰	۴۱۶۰
نائٹروجن	۶۴	۶۳	۱۲۷
ناسفورک ایسڈ	نام کو	۳۶	۴۰
پوٹاش	۸۰	۴۵	۱۲۵

پودوں کے لئے مفید اشیاء کی قیمت ۱۳ ڈالر ۱۲ سینٹ

قیمت ۱۳ ڈالر ۶ سینٹ - ۱۳ ڈالر ۸ سینٹ - ۲۶ ڈالر ۰ سینٹ

دوسری اشیاء ۱ " ۱۰ " ۷ " ۲۰ " ۸ " ۳۰ "

کل قیمت ۱۴ " ۷۰ " ۲۰ " ۳۰ " ۳۵ ڈالر

ایک ٹن ۳ ڈالر ۶۵ سینٹ ۲ " ۲۵ " ۲ " ۷۰ سینٹ

کھاد کی قیمت

اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گائے کے پیشاب میں گوبر کی نسبت کہیں زیادہ پودوں کے لئے مفید کھاد ہوتی ہے۔ اگرچہ وزن میں گوبر سے پیشاب آدھا ہوتا ہے۔ مگر اس میں گوبر کے برابر ہی نائٹروجن ہوتی ہے۔ اور کل ۱۲۵ پونڈ پوٹاش میں سے دو تہائی سے کچھ کم (۸۰ پونڈ) تو پیشاب میں ہی ملتا ہے۔ پودوں کے لئے مفید اشیاء پیشاب میں اگر ۱۳ ڈالر ۶ سینٹ کی ہوتی ہیں۔ تو گوبر میں صرف ۱۳ ڈالر ۱۰ سینٹ کی ہی پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ٹن پیشاب کی کھاد کی قیمت ۳ ڈالر ۶ سینٹ ہوتی ہے جو ایک ٹن ہی گوبر کی قیمت سے ۱ ڈالر ۴۰ سینٹ زیادہ۔ اس لئے پیشاب کو ضائع ہونے سے بچانا بہت ضروری ہے:

نیو جرسی کی تجربہ گاہ میں دیکھا گیا۔ کہ جب گوبر باہر میدان میں ۱۰۹ دن تک رکھا رہا۔ تو اس میں سے نائٹروجن فی صدی ۳۷ ۱/۲ کم ہو گئی۔ ناسفورک ایسڈ فیصدی ۵۲۔ اور پوٹاش ۴۷۔ گوبر اور پیشاب ملا کر میدان میں رکھ دینے سے اتنے ہی دنوں میں نائٹروجن ۱۵ فی صدی۔ ناسفورک ایسڈ فی صدی ۱۵ اور پوٹاش فی صدی ۴۱ گھٹ گئی۔ چار ماہ سے بھی کم عرصہ تک میدان میں پڑے رہنے پر کھاد کی قیمت پہلے سے آدھی بھی نہیں رہی۔ ایک گائے کا گوبر یوں میدان میں سوکھنے کو رکھ دینے پر ۴ ۱/۲ ڈالر سالانہ کا

نقصان ہوتا ہے۔ اس کمی کا اور خاص کر نائٹروجن کی کمی کی ایک وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ کھاد میں خمیر اٹھ کر امونیا نکل جاتا ہے۔ نیز دوسری چیزیں اور بھی زیادہ گل جاتی ہیں۔ کھاد کو اکٹھا کرنے کے نا مرے کارنیل کی تجربہ گاہ کے ایک تجربہ کے نتیجہ سے دکھلائے گئے تھے۔ ایک بکس میں گائے کے گوبر اور پیشاب کی ۵ ٹن کھاد بھر کر اپریل سے اکتوبر تک میدان میں رکھ دی گئی۔ اس عرصہ میں اس کے کل وزن میں ۵۷ فیصدی کی کمی ہوئی۔ نائٹروجن ۶۰ فیصدی کم ہوئی۔ ناسفورک ایسڈ ۱۹ فیصدی اور پوٹاش ۸۰ فی صدی:

رادھا سوامی مت کا ... اور اس کی ماہیت

پہلا دیا کھیان

لالہ بھولا ناتھ جی نے جو رادھا سوامی مت کے اندرونی ... سے واقف ہیں۔ ۱۷ اکتوبر کو کپورتھلہ میں اپنی تقریر ... چونکہ آج پہلا دن ہے۔ اس لئے نہایت ... کہ آج ایشور کے مضمون پر روشنی ڈالی جاوے ... کہ رادھا سوامی مت میں جس ایشور کو مانا ہے ... اور اس کا سروپ کیا ہے۔ کسی مت کے جاننے ... نہایت مناسب اور لابد ہے۔ کہ پہلے ایشور کو اچھی طرح جانا جائے۔ ذات بعد اس مت کے تمام عقائد ... بخود سمجھ میں آ جانا مشکل نہ ہوگا۔ بغیر اس تحقیقات ... کی اصلیت کا جاننا نہایت کٹھن ہے۔ گورو نانک جی نے فرمایا۔ کہ "ایشور دے بھلیاں۔ دیا بن سبھے روگ" ... باتوں کو پیش نظر رکھتا ہوا میں چاہتا ہوں۔ کہ پہلے رادھا سوامی مت کا جو ایشور ہے۔ اس کا سروپ جیسا ... کی مستند کتابوں میں درج ہے۔ بلا کم و کاست آپ کے سامنے رکھوں:

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے لالہ جی نے فرمایا ... رادھا سوامی مت کا ایشور پہلے نہ تھا۔ چار چیزیں پہلے آکاش میں موجود تھیں۔ جن کے مرکب ہو جانے سے ... یعنی راہ ہا سوامی دیال کا ظہور بنا۔ رادھا سوامی مت ... مقدس کتاب امرت بچن، جس کا اصلی نام ڈسکورس آن رادھا سوامی فیتھ ہے کے صفحہ ۱۲۱ باب ۸۳ میں یوں تحریر ہے:

رچنا سے پیشتر ایک کل مالک ہی تھا۔ لیکن وہ ... ادھک یعنی دھردیہ مجاہ میں تھا۔ اور وہ اپنے آپ میں مست یعنی سرشار تھا۔ اور ناز ساری کی ساری ... ایک رچنتا ما پھیلاؤ وہ ایک ہی پرکش تھا۔ اور وہ پرم پرکش روپ رنگ ریکھا سے رہت تھا۔ اور پرم پریا نند پرکاش ... پرکاش پیم گیان اور پرم ستا ان چاروں کے میل سے ظہور بنا تھا۔ یعنی جیسے کئی ایک انگوں کے باہم ملنے سے روشنی تیار ہوتی ہے۔ اسی طرح پرم پریا نند پرم پرکاش پیم گیان اور پرم ستا ان چاروں کے باہم ملنے سے کل مالک ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جوہر بنا تھا ؛

اس امرت بچن کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ ایشور بھی پہلے نہیں تھا۔ چار چیزیں جن کا نام اُوپر درج کیا ہے۔ وہ علیحدہ علیحدہ تقییں جن کے ملنے سے وہ بنا۔ آگے چل کر امرت بچن کا مصنف ایک مثال دے کر اس کا مطلب صاف کر دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جیسے بہت رنگوں کے میل سے سفید روشنی بن جاتی ہے اس سے رادھا سوامی کے دوشٹی کس قدر صاف ظاہر ہے۔ رادھا سوامی مت کے اس خیال سے ایک اور بات صاف عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ جب ایشور یعنی رادھا سوامی کا جوہر نہیں بنا تھا اس سے پہلے آکاش میں موجود تھا۔ رادھا سوامی مت کے خدا سے بڑا آکاش یعنی مادہ ہے۔ ایشور مادہ اور پرکرتی سے چھوٹا ہے۔ نیز خدا یعنی آکاش سے کم طاقت ہے پیچھے رادھا سوامی مت کے خدا کی ہستی سدا رادھا سوامی مت کے خیال کے مطابق سارا ایشور بیرون ادھک یعنی چھوٹا بڑا تھا۔ جس کو پنجابی میں ڈب کھڑبا کہتے ہیں ؛

پھر آگے چل کر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۵ باب ۷، ۸ میں یوں تحریر کیا ہے۔ چونکہ کل مالک خود یا نیرواناادی دھرت یعنی نیون ادھک جادے میں تھا۔ اور اس میں تین علیحدہ علیحدہ انگ قائم تھے۔ ایک چیتنیہ ایا رستک انگ دوسرا ادھیہ کا یا انگ اور تیسرا انیون چیتنیہ چران انگ۔ اس لئے رچنا کے شروع میں جو شبد اور جوت دہاریں کل مالک سے نکلیں اندروپ الڈ یعنی اندر جانے والے اور ایکان یعنی باہر آنے والے سوانسوں کی۔ دو دہاروں کے مشابہ تھیں۔ انہوں نے بھی اپنے چیتن نیون انگ کے اس حصہ میں جو کل مالک کے عین سنمکھ تھا۔ تین تین بھاگوں میں تقسیم کیا۔ جیسے جاندار کے سانس لینے پر آکسیجن گیس اندر داخل ہوتی ہے وہ سانس نکالنے پر شریر کے نکھ سے ملکر کاربانک ایسڈ گیس بن کر باہر آتی ہے لیکن چونکہ مالک کل میں اعلیٰ درجہ کی نرمل چیتنتا کے سوائے اور کچھ تھی نہیں ہے۔ اس لئے اس سے باہر آنے والا سانس اس کے جوہر یعنی اعلیٰ درجہ کی نرمل چیتنتا ہی سے شکست ہونا چاہیئے۔ اور اس سے باہر آنے والی سرت دہار جو کل مالک سے برآمد ہوئی ایسی ہی چیتن ہونی چاہیئے جیسی کہ اندر جانے والی شبد دہار جو اس میں لین ہوتی ہے شبد دہار کے دھردیہ بھاد سے جو تین استھان یعنی ستلوک الکھ اگم و دیا سوامی اگم دیکھ کہلاتے ہیں اور سرت دہار دھرونیہ بھاد سے جو تین استھان قائم ہوئے۔ ان کے نام انامی ستلوک۔ اور بھنور گپھا ہیں۔ معلوم ہو کہ سرت دہار چیتنتا میں جاگنے کا باعث ہوا کہ وہ انا باہر کو پھیلی۔ اس لئے اس کا

نواس استھان شبد دہار کی نسبت جن کا کام صرف بھنڈار کی جانب کشش سے کھینچنا ہے۔ چنانچہ سرت دہار کے تین استھانوں کا ست دجوڑا جس کی تفصیل اوپر بیان ہوئی۔ شبدوں کے استھانوں کے مقابلہ سے نیچے درج ہے۔ اور سرت دہار کی چیتنتا شبد دہار سے کچھ کم درجہ کی ہے ؛

رادھا سوامی مت کے آچاریہ یعنی پرم گورو نے یہ خیال مسلمانوں اور عیسائیوں سے اخذ کئے ہیں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں نے کہا ہے کہ خدا نے اپنے سروپ پر انسان کو پیدا کیا ہے آپ بھی ان ہر دو کے خیال کو لے کر ایشور کو انسان کی طرح ظاہر کر رہے ہیں۔ جیسے منش کا شریر تین حالتوں میں ہے۔ اپنے خدا کو بھی اسی طرح کا دکھایا ہے۔ منش شریر کا سر کا حصہ زیادہ چیتن ہوتا ہے۔ اپنے ایشور میں بھی یہی بھاو دکھاتے ہیں تو آگے چل کر آپ تحریر کرتے ہیں۔ کہ وہ کل مالک سانس بھی لیتا تھا یہ سانس اندر اور باہر آنے جانے والے جو دو تھے۔ جہاں سے سرت شبد بنے۔ چونکہ مالک خود تین حالتوں والا تھا۔ اس کارن یہ دو سانس بھی تین تین حالتوں والے تھے یعنی ڈب کھڑبے تھے۔ مگر وہ اعلیٰ تھے۔ شبد دھار سے رادھا سوامی اگم الکھ لوک بنے اور سرت دہار سے انامی ست لوک بھنور گپھا لوک بنے۔ رادھا سوامی مت کی مشہور سب سے بڑی کتاب میں تحریر ہے کہ انامی سب سے بڑا ہے چنانچہ رادھا سوامی مت کی بیاس والی گدی انامی کو مانتی ہے۔ آگرہ والے گورو انامی کو چھوٹا اور استری زرگ ملتے ہیں۔ بیاس پارٹی کو اس طرف دھیان دینا چاہیئے۔ آگرہ گدی کے خیال میں بیاس گدی والے استری ورک ہیں۔ جو کہ رادھا سوامی دیال کی استری ٹھہرتی ہے ہیں اس سے کیا مطلب۔ ہمارا مطلب تو رادھا سوامی مت کے خدا کا سروپ دکھانا ہے سو ہم اس کا اچھی طرح فوٹو کھینچ کر دکھلا چکے ہیں۔ رادھا سوامی مت کے آچاریوں کی ناقابلیت اور نااہلیت اور رد حالت سے بالکل کورے ہونے کا اس سے بڑھکر بھلا اور کیا ثبوت ہو گا۔ جو ابھی تک خدا کو بھی نہیں جان سکے۔ وہ بھلا لوگوں کو شانتی دینے کے کس طرح مدعی ہو سکتے ہیں۔ گورو نانک جی مہاراج نے ٹھیک فرمایا ہے۔ ع

ایشور دے بھلیاں بیدین سمجھ زرگ

(باقی آئندہ) ؛

گوروکل جگت

گوروکل کوروکشیتر

(۱) شریمان ڈاکٹر بھگت رام سہگل دیدک مشنری نے ۲۸ ستمبر ۱۹۳۸ء کو گوروکل کوروکشیتر کا ملاحظہ فرمایا۔ آپ نے سمتی پستک میں اپنی جو سمتی درج کی ہے۔ اس کا ترجمہ ممنون پر کار ہے گوروکل کوروکشیتر کے ملاحظہ کرنے سے مجھ کو نہایت خوشی اور آنند حاصل ہوا ہے۔ کوروکشیتر میں جو ایک بڑا اتہاسک (تاریخی) مقام ہے۔ ایک آرین تہذیب کے سدھانتوں کو ترقی دینے والی سنستھا کا قائم ہوتے دیکھنا واقعی ایک بڑا خوشی کا مقام ہے۔ ادھیاپک ورگ مکھیہ ادھشٹاتا اور برہمچاریوں نے نہایت پر جوش اور دلی آنند سے میرا سواگت کیا۔ اس سنستھا سے سوامی شردھانند جی کی وہ قربانیاں مجھ کو یاد آجاتی ہیں۔ جو کہ انہوں نے اپنے گورو مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا انوکرن کرتے ہوئے ایسی دھارمک سنستھا کی بنیاد رکھنے میں ظاہر کی ہیں۔ ان کو دیگر کرم چاریوں کو میرا پرنام ہے۔ جن کی محنت اور قربانی سے اس سنستھا کو یہ کامیابی اور سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ اس قسم کی سنستھائیں قوم کے نوجوانوں کے آچار کو درست اور ٹھیک بنانے والی ہوتی ہیں۔ اور میری یہ خواہش ہے۔ کہ اس قسم کی بے شمار سنستھائیں سنسار کے تمام حصوں میں قائم ہو جاویں۔ اس گوروکل کے ادھیاپک اور برہمچاری بہت محنتی اور اُتساہی معلوم ہوتے ہیں۔ اور مجھ کو یقین ہے۔ کہ مکھیہ ادھشٹاتا جی پنڈت وشوا متر جی ودیالنکار بیری دت پریم سے عجیب دلفریب کام کر کے دکھلائیں گے میری یہ اچھیا ہے۔ کہ اس گوروکل کو لا محدود کامیابی حاصل ہو۔ اور یہاں سے سنسار کے تمام حصوں میں شمع بردار جائیں۔ اور پرماتما کرپا سے ہمیشہ اس کو سپھلتا پراپت ہوتی رہے ؛

(۲) مہاشہ دھرم دیو جی ودیا رتنی بی اے کے تیاگ پتر دینے سے جو ہیڈ ماسٹر کا پد خالی ہوا تھا۔ اس پر مہاشہ لکھپت رام بی اے کو نیت کیا گیا ہے۔ جو بڑے لائق اور تجربہ کار ہیں۔ اور گوروکل کانگڑی میں عرصہ تک بطور ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل کام کر کے بخوبی ناموری حاصل کر چکے ہیں ؛

(۳) ڈیڑھ ماہ کے اوکاش کے بعد گوروکل ودیالیہ کا کام یکم اکتوبر سے جاری ہو گیا ہے اور پڑھائی کا کام بدستور ہو رہا ہے۔ جو برہمچاری ابھی تک گھر سے واپس نہیں آئے۔ ان کو فوراً واپس آ کر اپنی پڑھائی کا کام شروع کر دینا چاہیئے

(۴) یہاں بارش اچھی ہو جانے سے تمام باغ اور اراضی میں بخوبی کاشت کی گئی ہے۔ آب و ہوا اور برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ ملیریا بخار کے سوائے جو کبھی کبھی چند برہمچاریوں کو ہو جاتا ہے۔ اور کوئی خاص شکایت نہیں ہے

(۵) دسہرہ کی تعطیلات کی وجہ سے تمام برہمچاری اپنے جسمانی کھیلوں اور ویایام میں مصروف رہتے ہیں۔ اور ہائی سکول کرنال کی ہاکی ٹیم کو میچ کے لئے بلایا گیا ہے ؛

(۶) آئندہ سال کے لئے ۲۵ نئے برہمچاری داخل کرنے کی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ جن سے بجائے دس کے صرف آٹھ ماہوار فیس اور مقررہ پیشگی لی جاوے گی۔ جو مہاشہ اپنے برہمچاریوں کو داخل کرانا چاہیں بہت جلد اپنی درخواست بھیجدیں۔ تاکہ پربندھ کرتری سبھا کی منظوری حاصل کی جاوے ؛

(بنواری لال مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کوروکشیتر)

گوروکل رائیکوٹ کے سماچار

گوروکل رائے کوٹ میں موسم اچھا ہے برہمچاری تندرست ہیں۔ بیمار گھر میں کوئی برہمچاری بیمار نہیں ہے ؛

ودیالیہ میں اس وقت دسہرے کی چھٹیاں ہیں۔ اور برہمچاری کھیلوں میں مصروف ہیں۔ جو خاص طور پر کھیلوں کے لئے مخصوص ہیں گوروکل کا اوشدھالیہ خوب ترقی پر ہے پچھلے ماہ میں مریضوں کی ۱۵۳۸ حاضریاں ہوئیں اور ۶۰۶ مریضوں نے مفت دوائی حاصل کی گوروکل کے جو ادھیاپک چھٹی پر گئے ہوئے تھے۔ وہ سب واپس آگئے ہیں۔ اور اپنے اپنے کام پر لگ گئے ہیں ؛

گوروکل کا جلسہ نزدیک آ رہا ہے داخلہ کے لئے برہمچاریوں کی درخواستیں آنے لگ گئی ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے بالک داخل کروانے ہوں۔ ابھی سے خط و کتابت شروع کر دیں ؛

یہاں گوروکل کا سنگرہ تک کی آٹھویں جماعت تک پوری تعلیم دی جاتی ہے اور کھانے وغیرہ کا خرچ نہایت تھوڑا ہے۔ جو لوگ متوسط درجہ کے ہوں۔ اور کم خرچ پر اپنے بالکوں کو گوروکل

CC0. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized by eGangotri

سماچار جگت

کانگڑی کی تعلیم سے مستفیض کرنا چاہتے ہیں وہ اس گوروکل سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ گوروکل میں خود تشریف لا کر سب کچھ خود دیکھیں اور پھر اپنے بالکوں کے مستقبل کا فیصلہ کریں ؛
(مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل) ؛

گوروکل ملتان کے سماچار

(۱) برہمچاریوں کی صحت آج کل بہت اچھی ہے۔ دو تین ملیریا بخار کے روگیوں کے علاوہ سب برہمچاری آنند پرسن ہیں ؛

(۲) گوروکل کا تیئسواں سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ - اکتوبر اور یکم نومبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے ودوان اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کے شامل ہونے کی پوری اُمید ہے۔ گوروکل شکشا کے پریمیوں اور سنرکشکوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ضرور پدھارنے کی کرپا کریں۔ جن سنرکشکوں کے شلک کا حساب ابھی تک صاف نہیں ہے۔ وہ کرپا کرکے اس وقت ضرور صاف کر دیویں۔ جو جو سجن اس موقع پر گوروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنے کی کرپا کیا کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنے کرتویہ کا پورا دھیان رکھیں ؛
(مکھیہ ادھشٹھاتا)

فیض آباد میں بدھوا بواہ

بدھوا آشرم اور آریہ سماج فیض آباد نے ماہ ستمبر و اکتوبر میں سات ہندو بدھواؤں کی شادی کر کے انہیں بے دھرم ہونے سے بچایا ؛
(منوہر لال گپت منتری آریہ سماج فیض آباد)

آریہ سماج مہت پور کا اتسو - آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر کا وارشک اتسو ۳۰-۳۱ - اکتوبر و یکم نومبر سنہ ۱۹۳۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اتسو سے ایک سپتاہ پہلے پنڈت دلیپ چند جی شاستری آریہ سماج مندر میں کتھا آرمبھ کریں گے۔ مہت پور نواسی آریہ بھائی جو باہر ملازم ہیں۔ اتسو پر پدھارنے کی تیاری رکھیں ؛ (رام ناتھ منتری آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر) ؛

آریہ سماج مدراس کا اتسو - آریہ سماج مدراس کا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸-۹ نومبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ منتری آریہ سماج مدراس) ؛

آریہ سماج شملہ کا وارشک چناؤ

۴ - اکتوبر کو نمن پرکار ہوا :-

پردھان رائے بہادر لالہ موہن لعل جی بی اے ایل ایل بی۔ اپ پردھان (۱) رائے صاحب لالہ [illegible] (۲) لالہ جگن ناتھ ایم اے وکیل (۳) لالہ جیتی رام جی بی اے وکیل ؛ منتری لالہ ٹیک چند جی بی اے۔ سہایک منتری لالہ بال مکند جی اپ منتری لالہ بہاری لال جی۔ کوشادھیکش لالہ کرم چند جی۔ اپ کوشادھیکش مہاشہ جگن ناتھ جی۔ پستکادھیکش لالہ بولا رام گوپال جی بی ایس سی۔ آڈیٹر۔ لالہ برکھا رام جی۔ مندر نریکشک لالہ دھرما رام جی۔
(بال مکند سہایک منتری آریہ سماج شملہ)

آریہ سماج سما سٹہ کے ادھیکاریوں کا وارشک چناؤ - ۵ - اکتوبر سنہ ۳۱ء بروز سوموار سماج ست سنگ کے بعد ادھیکاریوں کے وارشک چناؤ کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ ۸۵ سبھاسدوں میں سے ۴۵ سبھاسد حاضر تھے۔ اور متن سمت چنے گئے :-

مہاشہ رام چند اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر پردھان - مہاشہ کھاروا لال جی۔ اپ پردھان۔ مہاشہ ہرگوبند سنگھ رسبھر داتر راپ

پردھان - مہاشہ رام چند کول ماسٹر شیڈ منتری - بھگوانداس مسور کارک شیڈ اپ منتری - مہاشہ نور بھان کلرک اپ منتری مہاشہ رام رتن فیول منشی شیڈ کوشادھیکش - مہاشہ سندر لال ٹکٹ کلکٹر اپ کوشادھیکش - مہاشہ طوطا رام ٹرین کلارک پستکادھیکش - مہاشہ کرشن کمار کلارک شیڈ اپ پستکادھیکش ؛ (بھگوانداس اپ منتری)

آریہ سماج گرنار پور میں ویاکھیان - ہتہ جیمنی جی بی اے ویدک مشنری نے ۷-۸ - اکتوبر کی راتری کو سماج میں دو ویاکھیان بڑے پربھاؤشالی دیئے (چرنداس منتری)

ور کی ضرورت - پاٹل ریاست پٹیالہ کی ایک غریب بدھوا برہمن کی نوجوان دوشیزہ کنواری لڑکی قابل شادی ہے۔ لڑکی سنسکرت آرتھ فارسی پڑھی ہوئی ہے سوشیل ہے۔ ماتا غریب ہونے کے سبب شادی کا خرچ برداشت نہیں کر سکتی۔ مگر نواسی چندہ سے پورا کریں گے۔ جو سچا ہتکاری نوجوان اس کنیا سے بواہ کرنا چاہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں :-
(تُلسی رام پنجابی محلہ قصبہ پاٹل (پٹیالہ) ؛

آریہ سماج سانہ وال کے سماچار

(۱) ۵ - اکتوبر کو مہاشہ لشکری رام جی سبھاسد آریہ سماج کے گھر میں ہون یگیہ کیا گیا۔ دور دیہ دان آریہ سماج کو پراپت ہوا ؛

(۲) اس سپتاہ مورخہ ۱۰ - اکتوبر کو پنڈت

ہری دت جی شرما بھجنیک و اپدیشک ویر برہمچاری مہاشہ سبھے پرکاش اور شاستری جی پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن آریہ سماج سانہ وال میں پدھارا دو دن متواتر بڑا بھجنوں وغیرہ کا خوب دھرم پرچار ہوا۔ پنڈت جی کے بھجن اور برہمچاری جی کے کھیل کرتب (تیر اندازی) وغیرہ سے حاضرین نہایت ہی محظوظ ہوئے

(۳) سانہ وال کے پرسدھ اور نیک شہری بابا منشی رام کا انتقال ہو گیا ہے انتیشٹھی سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔
(پیارے لال کپل اپ منتری) ؛

پھگواڑہ میں کتھا - پھگواڑہ اناج منڈی آریہ اور دھرم بھون میں ڈاکٹر چونی لال جی چیتن ایک ماہ سے گیتا کی کتھا کر رہے ہیں جب بالمیکی لوگوں کے ساتھ شہر کے معزز ہندو کافی تعداد میں ایک ہی دری پر بیٹھ کر بڑے پریم سے گیتا کی اچھی فلاسفی کو سنا کرتے ہیں۔ تو ہندو سنگٹھن کا درشیہ پرتیت ہوتا ہے۔ (چندن لال ہیڈ ماسٹر آریہ ماڈل سکول پھگواڑہ) ؛

آریہ سماج کبیر وڈ کے سماچار

(۱) ۸ سے ۱۳ - اکتوبر تک ہر روز ۵½ بجے شام مندر آریہ سماج میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک شری پنڈت گوردت جی کے مختلف مضامین پر پربھاؤشالی ویاکھیان ہوئے ؛

(۲) ریڈنگ روم سارا دن کھلا رہتا ہے جس میں روزانہ ہفتہ واری اور ماہواری اخبارات ہر ایک بھاشہ کے آتے ہیں اور بڑی رونق رہتی ہے ؛

(۳) ہفتہ واری ست سنگ خوب رونق سے ہوتے ہیں۔ ہون دپرار تھنا کے بعد زیادہ تر لیکچر لالہ لکھی رام جی ہیڈ ماسٹر صاحب

۹۲۳
دی روکشمی فارمیسی ہیڈ آفس آنند (بمبئی) کی

مشہور شہرہ آفاق مفید عام زود اثر تیر بہدف دوا

روکشمی ترددوش گُنکار رجسٹرڈ ۱۲۶۲ جو کہ امراض سینہ دمہ پھیپھڑ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ خاص کر مرض دمہ کے لئے تو یہ دوا کمال کا کام کرتی ہے۔ اس کی پہلی خوراک ہی کہنہ سے کہنہ مرض دمہ کو دور کر دیتی ہے۔ اور پندرہ دن کے استعمال سے تو گویا ایک کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے تیس تیس برس کے دمہ والے مریض صحتیاب ہو چکے ہیں ایک دفعہ آزمائش شرط ہے قیمت ۸ یوم خوراک دو روپے نمونہ دو آنے اپنے شہر میں ہمارے ایجنٹ سے یا پتہ ذیل سے خرید کرو۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مفصل حال کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست منگواؤ۔ ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول۔ شرائط ایجنسی کے لئے آج ہی تحریر کریں۔ ایجنسی خوشخط تحریر کریں۔ اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں ؛

منیجر دی روکشمی فارمیسی آنند (بمبئی)

۹۲۰
بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھی بذریعہ ریل منگوا لیجئے ہمارے ذمے۔ سلاد لغذ گز میڈ اینڈ کیمونیشن قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

SULEMAN UMAR & Co, KARACHI

۹۲۱
کیسوفین

۹۲۱
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دار و مدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت خراب مت کرو ؛

کیسوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے۔ لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے قبض کُش زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ؛

کیسوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتے ہیں۔ آریہ سماج کا سکول بند ہونے کے کارن
... آپ پھر ماسٹر دینسراج کے
... ہے۔ اور ابھی
... ہوئی ہے۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

ریاست پٹیالہ میں سنسکار

... ۱۹۸۸ اسوج ... بابو برکرن داس پنجاہل ... سب اوور سیر کے سپتر کا منڈن ... سنسکار اور ان کی تین کنیاؤں کا آپ نین ... سنسکار ... ویدک ریتی سے۔ پنڈت رام سروپ ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... مہاشہ شمشیر سنگھ کے بھجن ہوئے ... روپے ویدپرچار آدی فنڈوں کو دان ملا

(سمی رام)

آریہ سماجوں کی شوچنا کے لئے

... اچھا ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے ... شانتی سے چلتے رہیں۔ اور کوئی جھگڑا ... پیدا ہو۔ لیکن کبھی کبھی آریہ سماجوں کے ... جائدادوں میں جائیداد یا چناؤ آدی کے ... جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور ... کے لئے ان پر کارروائی کرنا ضروری ... ہوتا ہے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا ... کی انترنگ سبھا نے ان جھگڑوں کے

شانت کرنے اور اُن کے سمبندھی معاملات پر کارروائی کرنے کے لئے تین سجنوں کی ایک مستقل کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ شری نند لال جی۔ اس کمیٹی کے سکرٹری شری نند لال جی ہیں۔ آریہ سماجوں کی طرف سے جو تنازعات سبھا میں کارروائی کے لئے آویں گے۔ وہ اس کمیٹی کے سپرد کئے جاویں گے۔

دکرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ سماج جہانیاں منڈی کا اُتسو

آریہ سماج جہانیاں منڈی ضلع ملتان کا پہلا واشک اُتسو ۲-۳-۴ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو بڑی شان اور رونق اور باوجود دراکنوں کی سخت مخالفت کے بڑی سپھلتا سے سماپت ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شری مان سوامی گنگا نند جی مہاراج پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت دھرم دت جی اور

پنڈت تیرتھ رام جی ایڈیشنک اور مہاشہ بہاری لال جی بھجنیک اور دو پروادھاک سماج ملتان سے ڈاکٹر جگت سنگھ جی پدھارے۔

پنڈت منسا رام جی نے اپنے عالمانہ ... نزول دھارا اور مہاشہ بہاری لال جی بھجنیک نے اپنے سنگیت اور بھجنوں سے جنتا کو بڑا آنند دیا۔ علاقہ کے لوگ بڑی بھاری سنکھیا میں جلسہ میں شامل ہوئے۔ آریہ سماج کی طرف سے جاری شدہ رشی لنگر میں قریباً ۴۰۰ آدمی روزانہ بھوجن کرتے رہے۔

کراچی رام لعل آریہ منتری آریہ سماج جہانیاں منڈی

آریہ سماج جہلم کے سماچار

(۱) شروع بھادوں میں پنڈت گورودت سرسوتی الاکاری نے دو دن پرچار کیا۔

(۲) ۱ سے ۱۴ بھادوں تک پنڈتہ دروپدی دیوی جی نے استریوں میں پرچار کیا۔ حاضری خوب تھی۔ کورٹ ساون مل سے بھی استریاں پرچار سننے آئیں۔ اتوار کو ست سنگ میں سمپلت ایڈریس ہوا۔

(۳) ۲۰ سے ۲۵ اسوج تک پنڈت ... شرما نے پرچار کیا۔ پنڈت جی نے میجک لالٹین سے بڑے دلچسپ ورشیہ راماین کے متعلق دکھلا کر پرچار میں بڑی سپھلتا پراپت کی۔

(۴) اس سماج کا اپنا مندر تیار ہو چکا ہے۔ زمین چودھری بھیرا مل و چودھری نذیر چند جی نے دی۔ اور ایک حصہ تقریباً ... روپیہ کی لاگت سے مندر ... سماج نے بنوایا۔ اس کے سوا پچیس روپیہ مہاشہ آتما رام گلانی۔ پچیس روپیہ مہاشہ نذیر چند۔ دس روپیہ مہاشہ ساون مل سوچیہ اور دس روپیہ چودھرانی جیون بائی ماتا ... سماج کو دئیے۔ لاگت ایک ہزار

۹۳۵

جریان احتلام کی حکمی دوا

سفوف کاکولی

یہ تیر بہدف سفوف کثرت احتلام، سرعت انزال، جریان (یعنی مادہ پیشاب کے ساتھ خارج ہونا پہلے یا بعد میں) غرضیکہ منی کی تمام امراض کے لئے تیر بہدف شرطیہ دوائی ہے۔ ہزاروں مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور عرصہ بیس سال سے تجربہ شدہ ہے۔ قیمت مکمل خوراک چھوٹی ۲۱ دن ۲ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

طلائے زرد

بغیر بیرونی دوائی کے ہر قسم کی سستی کجی و لاغری کو دور کرنے کے لئے بہت مجرب ثابت ہوا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر پیوپلز ڈسپنسری چوک بسال امرتسر

... کا نسخہ

... علاج ... ہندوستان کے ڈاکٹروں ... جب سپارک ... دنیا میں شہرت ... ایک ہفتہ میں فائدہ ... مرد ... سپارک ورکس نمبر ۹ بمبئی نمبر ۹

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے!

گذرے وقت میں ... درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو ... کسی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ لکھ کر بھیج دیجئے۔ ہم آپکو آئندہ ... نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا کس ذریعہ سے دولت ملیگی؟ ... ترقی تبادلہ۔ ترقی اولاد اور ملازمت ... سکھ دکھ ... بیماری ... دور دراز کا سفر ... کامیابی ... شادی زیور جائیداد ... غرضیکہ ایک سال کے ... کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں وی پی بھیج ... ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ... لالہ ہری پرشاد لکھنؤ ... تحریر فرماتے ہیں آپ سے جو ورش پھل بنوایا ہے مجھے ... خوشی حاصل ... کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں

پروفیسر ... شنکر۔ پوسٹ بکس ۶۲ لاہور

ابھی سے آرڈر بھیجنا شروع کر دیں

ہر ایک بھائی کی جیب میں رہنے والی پیاری چیز

۱۹۳۲ء آریہ ڈائری

ہندی میں ۔/۷ اردو میں ۔/۸

مہاشہ راجپال جی کی شہادت کے بعد دو سال تک — آریہ ڈائری بند رہی۔ اور آریہ بھائیوں آریہ سماجوں و دیگر سارا جک انسٹی ٹیوشنوں اور تمام پبلک نے اس ڈائری کی غیر موجودگی کو کافی محسوس کیا۔ اور مانگ برابر جاری رہی۔ اب کی مرتبہ ہم نے اس کی تیاری میں بہت محنت کی ہے۔ پہلے سے کہیں زیادہ روپیہ خرچ کیا ہے۔ نئی نئی خصوصیتیں پیدا کی گئی ہیں۔ آریہ سماج کے متعلق بہت ضروری واقفیت مہیا کی گئی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ بازار میں اس کے مقابلہ کی نفیس کارآمد بیش قیمت واقفیت سے پر ڈائری دوسری نہیں ملیگی۔ اگر آپ کو ڈائری خریدنا ہو تو پہلے آریہ ڈائری کا ملاحظہ فرمالیں۔ آپ کو ہمارے دعویٰ کی صداقت معلوم ہو جائے گی۔

مختصر اوصاف

۱- نئے ورش کا پرتگیا	۱۳- بھارت ورش میں آریہ اخبارات کی فہرست و پتے	۲۳- آریہ سماج کے گورو کل
۲- فہرست تعطیلات پنجاب	۱۴- آریہ سماج کا دستار	۲۴- آریہ سماج کے کالج
۳- 〃 〃 یو۔ پی	۱۵- آریہ سماج کا شاندار کام	۲۵- علاج بغیر دوا
۴- آریوں کے یگیہ اور پرب	۱۶- آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشن	۲۶- مختلف زہروں کے ... علاج
۵- گورو کلوں میں منائے جانے والے تہوار	۱۷- آریہ سماج کی تاریخ میں چند اہم واقعات ۱۸۷۵ء سے ۱۹۳۱ء تک	۲۷- صحت کے متعلق ضروری ہدایات
۶- آریہ دیوی کا مہتا	۱۸- آریہ سماج کے نیم	۲۸- ... کی ابتدائی علامات
۷- آریوں کے نت کرم	۱۹- الہامی کتاب کونسی ہو سکتی ہے	۲۹- نیشنل کانگریس کے پریذیڈنٹ ۱۸۸۵ء سے ۱۹۳۱ء تک
۸- آریہ سماج کیا ہے؟	۲۰- زمانہ قدیم میں آریوں کا راج کہاں کہاں تھا	۳۰- قومی دان (تیوہار)
۹- آریہ سماج کے علمی مہاتما	۲۱- آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتماؤں کی سوچی و پتے	۳۱- ریلوے سفر کے متعلق چند ضروری ہدایات
۱۰- 〃 〃 عملی 〃	۲۲- آریہ سماج کی انتظامی سبھائیں	۳۲- قواعد محکمہ ریلوے
۱۱- سولہ سنسکار اور ان کا وقت		۳۳- شرح محصول ریلوے پارسل
۱۲- آریوں کو روزانہ پندرہ روزہ ماہواری، ششماہی، سالانہ یگیہ کب کب منانے چاہئیں		۳۴- قواعد محکمہ ڈاک و تار

۳۵- ہمارے ملک کی حقیقی تصویر وغیرہ وغیرہ

کیا اس قدر قیمتی اور ڈائری سے آپ کو ملے گی؟ ——— ہرگز نہیں

علاوہ ازیں اس میں ایک اور خوبی رکھی گئی ہے۔ یعنی ہر ایک صفحہ پر ایک سنہری اپدیش درج کیا گیا ہے۔ سال کے بعد آپ دیکھیں گے کہ ان اپدیشوں کا آپ کے من پر کس قدر گہرا اثر پڑا ہے۔ انگریزی و دیسی تاریخ، مہینہ اور دن درج کرکے سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا وقت بھی ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ ہر مہینے کے آخر میں آمدن و خرچ کا حساب درج کرنے کے لئے جگہ ریزرو کی گئی ہے۔ غرضیکہ ہم نے آریہ ڈائری کو اس قدر مفید اور عجیب بنا دیا ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں آپ کو کسی دوسری ڈائری کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ سنہری جلد قیمت ہندی ۷/ اردو ۸/ ایک درجن اکٹھی خریدنے والوں کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ آرڈر فوراً بھیج دیں۔ ہاتھوں ہاتھ بک جانیوالی چیز ہے۔

منیجر آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم۔ انارکلی ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri ... Digitized by eGangotri

تمام دنیا میں مشہور
مصفی خون کا بادشاہ
قیمت فی بوتل ...

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفی خون ۔ فارش پھوڑے پھنسی ۔ آتشک ۔ نار سور ۔ گنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ ... دنیا میں مشہور ہے ہزارہا اشخاص کی تصدیق کیا ... ضرور تجربہ کر لیجئے ...

فہرست ایجنٹان ہندوستان

لاہور ۔ مہاشہ وزیر چند ... یاہری گیان ...

[illegible]

بالپور ۔ لالہ چھجو رام ...
انبالہ ۔ پنڈت دینا ناتھ
... لال عطار ...
جالندھر ۔ لالہ دلی چند
... ۔ چمن لال پنساری
... پنساری
... لال پنساری
... چند ... پنساری
وزیر آباد ۔ لالہ ... چند پنساری
منتری آریہ سماج
وزیر آباد ۔ عطار ...
کرتار سنگھ پنساری
گجرات ۔ ...
جہلم ۔ ...
... ۔ ڈاکٹر ...

خانقاہ ڈوگراں ۔ سرداری لال بنواری لال ۔ دو میل ۔ پشاوری لال پنساری

سند یافتہ رائیں بطور نمونہ ۔ جناب ... ۔ ایم اے ... سوتی بی اے ... ضلع ... صاحب ... نے بڑی خوشی ظاہر کی ہے آپ سے ۵ بوتل عشبہ مرکب منگوایا ۲ عدد خود اور ۱۳ دوسرے آدمیوں کو استعمال کرایا ... خون کی تمام بیماریوں کے لئے ... پایا ۔ میں ہر ایک آدمی کو اسکے استعمال کے لئے ... رہتا ہوں ۔ پانچ سال کا آتشک کا رکر دگی بالکل ٹھیک ہو گیا اسکی تعریف قلم سے باہر ہے ۔ جناب ... مسٹر ... راج صاحب چیف جج جموں میں نے تین بوتل آپکے عشبہ کی استعمال کیں ... پھنسیاں نکلا کرتی تھیں اور کان سے پانی بھی ... اسکے استعمال سے دور ... ہو گئیں ... لاہور اور ... جناب ڈاکٹر ... آپکا عرق عشبہ استعمال کرنے کیلئے سفارش کی ۔ جناب ... آپکا عرق عشبہ نہایت مفید ہے جہاں تک میرا ذاتی تجربہ ہے ۔ ... اشتہاری ... کی بات ہے ... آپکا اشتہار ... عرق مذکور ایک مریض کو استعمال کرایا جو ... سے ۳ ... بیماری ... زیر علاج تھا ۔ اسے طرح طرح کے نسخے دیئے گئے مگر فائدہ نہ ہوا ۔ آپکے عرق ... میری رائے میں امراض خون کے لئے آپکا عشبہ قابل تعریف ہے ۔ جناب مسٹر ... لال جی ... لاہور عرق عشبہ مرکب نہایت مفید ہے ۔ جناب لالہ ... لال صاحب ... عشبہ قابل تعریف ہے ...

بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

کر کے مہتریوں کے چوڑا کریم ۔ نام کرن تفنئاں پراشن سنسکار کرائے گئے ۔ ... پتری کا نام ... کماری رکھا گیا ۔ ... دس شلنگ ملا ۔

(ج) مہاشہ رام لال جیون داس کے ہاں ... پتری کا جنم ہوا ۔ جات کرم سنسکار کرانے پر ... دان دو شلنگ ملا ۔

شریمان مہاشہ بدری ناتھ جی ... آریہ سماج ... اور ... جی ... ریلوے ... کی ملازمت کے بعد سبکدوش ہو کر ... بھارت ... کو ... کی گاڑی سے روانہ ہو گئے ۔ آپکو الوداع کہنے کے لئے آریہ پریوار کے برگزیدہ اصحاب اور دوست ... اسٹیشن پر موجود تھے ۔ آریہ سماج ... کے پردھان ماسٹر لاہوری رام نے سب سے پہلے آپکے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا ۔ بعد ازاں دیگر سجنوں نے پھولوں کے ہار ڈالے ۔ آریہ جنتا نے بابو بدری ناتھ جی کی جے کے نعرے لگا کر اپنی بھگتی اور شردھا کا گہرا ثبوت دیا ۔

شریمان پنڈت ستیہ پال جی ... پردھان آریہ سماج ہذا ۹ یا ۳ ماس کی سروس کے بعد ... آریہ پریوار کی سدا اچھی تھی ۔ کہ ... ایک ... اور ... پنڈت جی کی سخت ضرورت سے انہیں یہاں سے چلا جانا ہی ... ۔ ... ۲۷ ستمبر ...

آئی ۔ جس میں سے ... روپیہ باقی قرضہ سماج کے ذمہ ہے ۔ ... جی کا یہ ... (وزیر چند آریہ ... منتری سماج)

آریہ سماج ... کے سالانہ چناؤ

سالانہ چناؤ آریہ سماج ... ستمبر کو ... ہوا ۔
پردھان ۔ ماسٹر ... لاہوری رام جی ۔
... ۔ ... لال ...
... ۔ ... جی ...
جنرل سیکرٹری ۔ مہاشہ ... رام ...
ڈپٹی ... ۔ ... پال آریہ
اسسٹنٹ ۔ ... چند ...
خزانچی ۔ مہاشہ ... ۔ آریہ ... پال
... ۔ ... ۔ لائبریرین مہاشہ ...
... سنگھ ...
ڈپٹی خزانچی ۔ ... ۔ ممبران انترنگ سبھا ...
بھائی ... ۔ ... ایم اے ۔ ... ہرنس لال
... ۔ ... جی ...
... ستمبر ... جنم ... کرم سنسکار ... دان
۵ شلنگ ملا ۔

(ب) مہاشہ ... آریہ سماج ہذا ...

اور ... لائسنس کی ضرورت ... جو پستول ... دکھلایا ... انسان ... کارتوس ... ضرورت نہیں ۔ ... ایک پٹاس ... کارتوس ... بڑے بڑے جانور ... اور بدمعاش ... بھاگ جاتے ہیں ... سافری ... جنگل ... ایک عدد پستول منگا کر اپنی جیب یا بستر کے نیچے ... سکتے ہیں ۔ اور ہر مقام اور دیسی راج ... پستول کے ہمراہ تیس کارتوس ... ۵۰ ... زائد خریدیں تو اسکی قیمت ایک روپیہ ہوگی ایک ... پستول کے ہزاروں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں ۔

... کمپنی نمبر ۲۷ بھولیشور بمبئی نمبر (۲)

غیر ممالک میں بھارتی سبھیتا کی یادگار

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

میں گزشتہ آٹھ سال سے دُنیا بھر کے ممالک کا بھرمن کر رہا ہوں۔ مجھے مختلف اقوام و اقسام کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ لیکن سب سے ضروری بات جو میرے مشاہدہ میں آئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بھارت کے لوگ ہزاروں سال سے دیگر ممالک میں نقل مکان کرتے رہے اور جہاں بھی وہ گئے۔ اپنی سبھیتا کو ساتھ لے گئے۔ گویا سمندری یاترا کرنا دھرم کے خلاف ہے۔ یہ رکاوٹ ان کے اوپر حاوی نہ تھی۔ ممکن ہے یہ شلوک پانچ چھ سو سال سے بنا ہے۔ اس سے پہلے اس پر عمل درآمد معلوم نہیں ہوتا۔ میں سب سے پہلے

بدھ دھرم کے زمانہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو پانچ سو برس کیبل جاپانی سے شروع ہو کر پانچ سو سے تک عروج پر رہا۔ گویا ایک ہزار برس تک اس کا زور رہا۔ اس عرصہ میں بدھ مت کے پیروکوں نے ایسے حیرت انگیز کرشمے دکھائے۔ جو دُنیا کے اتہاس میں کمیاب ہیں۔ میں نے جاپان میں کئی زمانہ سلف کی کتب دیکھیں اور مطالعہ کیں اور بہت سی اشیاء صنعت اور حرفت کی دیکھیں۔ ان سے زمانہ سلف کی بدھ دھرم کی عظمت اور تہذیب کا ثبوت ملتا ہے اگر جاپان کی تواریخ اور علوم و فنون کا مطالعہ کیا جائے

کرۂ ارض کے رائج الوقت سمت

نمبر	نام سمت	کب سے پرچلت ہیں	کتنا وقت ہوا
	سرشٹی سمت	سرشٹی آرمبھ سے پرچلت	۱۹۷۲۹۴۹۰۳۱
۱	ویدک کاریہ سمت	" "	۱۹۷۲۹۴۹۰۳۱
۲	چینی سمت	چین کے پرتھم سمراٹ سے	۱۶۰۰۲۴۳۱
۳	خطائی سمت	خطا نگر کے پرتھم بسانیوالے سے	۸۸۸۴۰۳۰۴
۴	پارسی سمت	ایران کے پرتھم سمراٹ سے	۸۹۹۰۱
۵	کالڈیا سمت	یہ سمت پرتھم پرشول سے	۱۵۱۹۳۱
۶	مصری سمت	مصر کے پرتھم سمراٹ سے	۲۷۵۸۵
۷	قسطنطنیہ سمت	مہین بادشاہ سے	۷۵۳۷
۸	آتاکا "	" " "	۴۷۲۳
۹	جلین "	" " "	۶۶۴۴
۱۰	نیسائی دُنیا	آدم اور سنسار کی دُنیا سے	۵۹۳۵
۱۱	عبرانی سمت	آدم اور سنسار کی اُتپتی سے	۵۹۳۵
۱۲	یہودی سمت	آدم اور حوا کی پیدائش سے	۵۶۹۱
۱۳	کلجگی سمت	کلجگ کے آرمبھ سے	۵۰۳۱
۱۴	یدھشٹر	مہاراج یدھشٹر کے راج تلک سے	۵۰۳۱
۱۵	نوح کا سمت	نوح کے وقت سے	۵۰۳۰
۱۶	پرسرام کا سمت	مروجہ نگر دل کے راس کماری تک	۴۱۰۵
۱۷	ابراہیم کا سمت	حضرت ابراہیم سے	۳۸۵۲
۱۸	سپارٹا کا سمت	شہر سپارٹا کی بنیاد سے	۳۶۳۵
۱۹	موسوی سمت	حضرت موسیٰ کے سمے سے	۳۵۰۴
۲۰	داؤدی سمت	حضرت داؤد کے وقت سے	۲۹۶۶
۲۱	یونانی سمت	اولمپیا کے اکھاڑے سے	۲۷۰۷
۲۲	رومی "	شہر روم کی نیو کے دن سے	۲۶۸۴
۲۳	ناب ساری سمت	بابل کے پرتھم سمراٹ سے	۲۶۷۸
۲۴	بودھ سمت	بدھ کی بھی سوئیں درشن کا ہونے سے	۲۵۰۵
۲۵	برہمی "	بعد پیا جن راہن سے	۲۴۷۵
۲۶	دیر یزدانی سمت	مہاویر یزدان سے	۲۴۵۷
۲۷	سکندری سمت	سکندر سمراٹ کے جنم سے	۲۲۸۵
۲۸	شنکر آچاریہ "	جگت گورو شنکر آچاریہ کے سمے سے	۲۴۰۰
۳۰	بکرمی سمت	راجا بکرم کے راج تلک سے	۱۹۸۸
۳۱	عیسوی سمت	حضرت عیسیٰ کے جنم سے ۴۰ ورش کے بعد	۱۹۳۱
۳۲	شالباہن سمت	راجہ شالباہن سے	۱۸۵۳
۳۳	محمدی سمت	حضرت محمد جب مکہ سے مدینے گئے	۱۳۴۹
۳۴	بنگالی سمت	مروجہ دکن بنگال سے	۱۳۳۷
۳۵	یزدجردی سمت	پارسی سمت ۶ جون ۱۳۴۱ سے	۱۳۰۰
۳۶	شاہو سمت	یہ پرتھم مروجہ مہاراشٹر سے	۵۹۹
۳۷	نانک شاہی سمت	گورو نانک صاحب کے جنم سے	۴۶۱
۳۸	الٰہی سمت	مروجہ یکم نومبر ۱۵۵۵ء سے	۳۷۶
۳۹	تلسی سمت	گوسوامی تلسی داس جی کی مرتیو سے	۳۰۶
۴۰	دیانند "	سوامی دیانند سرسوتی جی کے جنم سے	۱۰۷

شری سوامی جی پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ موجد امرت دھارا

چند ادویات متعلقہ خوبصورتی

چت موہنی (رجسٹرڈ) اُبٹن
اس اُبٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرے کے بدنما داغ، کیل، چھائیاں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں چہرے کو چمکدار بنا دیتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۸ر

حسن افزا (رجسٹرڈ) تل شدھی
یہ غسل کے بعد استعمال ہوتا ہے یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ غسل کے بعد حسن افزا استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے

شبرک (رجسٹرڈ)
قیمت ... نمونہ ...

باغ پھول تیل (رجسٹرڈ)
بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے۔ بالوں کو ملائم کرتا ہے اور بڑھاتا ہے۔ سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دماغ کے لئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ

آنکھ ٹھنڈر (رجسٹرڈ) سرمہ نمبر ا
یہ سرمہ روزانہ استعمال کے واسطے ہے۔ آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بینائی کو قائم رکھتا ہے اور طراوت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے۔ نمونہ ۸ر

کھوپڑ (رجسٹرڈ)

پیوان سکھ (رجسٹرڈ)
قیمت ... نمونہ ایک روپیہ

بال اُڑانے کی بے نظیر دوائی
اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر نرم سے نرم جگہ کے بال صفائی کے ساتھ جڑ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ... نمونہ ...

مصالح پان

گولی ...
گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ...

مکمل فہرست ادویات طلب کریں مفت روانہ کی جاتی ہے

خط و کتابت تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۔ لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized by eGangotri

تو معلوم ہوگا - کہ جاپان کا تعلق ہندوستان سے ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ تک رہا - اور ہندوستان کی مذہبی ترقی کی ہر ایک طغیانی نے اپنی لہروں سے جاپان کے ساحل پر اپنا اثر ظاہر کیا - میں نے چین میں بہت عالموں سے بات چیت کی - جنہوں نے مجھ سے ہندوستان کی تہذیب اور علوم و فنون کے اثرات کا ذکر کیا - اب یہ بات مکمل طور پر پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے - کہ نہ صرف چین سے ستر کے قریب سیاح اور طالب علم بھارت میں تہذیب و علم حاصل کرنے آتے بلکہ ہندوستان سے دو دان لوگ بھی چین میں گئے - ان ہر دو ممالک میں مدتوں تک گہرے تعلقات رہے - اس کا مفصل ذکر سیری کتب جگت گورو بھارت میں موجود ہے - ڈاکٹر سیٹیلی جونز اور دان سیلوان کی رائے ہے - کہ ہندوستان کا بہت سا ساہتیہ جو تلف ہو گیا ہے - اب بھی اس کا بہت سا حصہ چین میں دستیاب ہو سکتا ہے - بھارت کے سینکڑوں قلمی مسودات اور نسخوں کے ترجمے چینی اور تبتی زبانوں میں موجود ہیں - چینی اور تبتی زبان سیکھ کر ان کو پھر سے سنسکرت میں کر کے اپنے ساہتیہ میں اضافہ کر سکتے ہیں - ہر ایک گذشتہ ایک سال میں اپنی ایک نئی تاریخ ظاہر کرتا ہے - کئی ہسپانوی مشنری ہیں - کہ ہم چینی پر چھپے چھپا اور کمبوڈیا بھی کہتے تھے - ہندوستانی

راجاؤں کی حکومت ہوا کرتی تھی - آج کل سیام میں جو مذہبی تہوار منائے جاتے ہیں - ان کا تعلق پراچین ہندوؤں کے اتہاس سے پیوستہ ہے - سیام اور ہند چینی میں آج بھی وہ عمارتی کھنڈرات پائے جاتے ہیں - جو اپنا تعلق قدیمی ہندی علوم و فنون سے ظاہر کرتے ہیں - ان کے نام اور نقش گرنتھ بھارت کے ہی ہیں -

جاوا میں پراچین ہند بزرگوں اور ہندوستانی راماشن کا پرچار اور مندر - بالی ٹاپو کے عالیشان مندر - بورنیو اور مکاسر کے پرانے مندر اور کھنڈرات بھارت کی تہذیب اور دھرم کی انیک جیتی جاگتی تصاویر ہیں - جو زبان حالی سے بول رہی ہیں - جزیرہ بالی ۱۹۰۹ء تک ہندو راجہ کے اختیار میں تھا - اور خود مختار ٹاپو تھا - گویا بھارت سے باہر ایک ہندو خود مختار آزاد ریاست کا ایک زبردست حصہ تھا - مگر ڈچ گورنمنٹ نے اس پر زبردستی سے قبضہ کرنا چاہا - راجہ تاب مقابلہ تو نہ لا سکا مگر اس نے کھشتری راجوں کی سی ہمت دکھائی - اس نے غلاموں کا طوق پہننے کی بجائے پیلا لباس پہن کر شیر کی طرح میدان میں کود کر اور جوہر بہادری دکھا کر اپنی جان قربان کر دی - وانیوں نے بھی ستی ہو کر پتی برت دھرم کا ثبوت دیا - اب بالی ڈچ گورنمنٹ کے ماتحت ہے

اگرچہ بالی کے لوگ ابھی تک ہندو ہیں - مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی - ڈچ لوگوں نے اپنے سکول جاری کر دیئے ہیں مشنریوں نے بھی سکول اور پرچار کا انتظام کر لیا ہے اور آریہ سماجیں باہمی سر پھٹول اور نکتہ چینی میں سرگرم ہیں - ہندو یہاں کے لوگوں کو سنگٹھت اور جذب نہیں کر سکتے - نتیجہ یہ ہوگا - کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ عیسائی بن جاویں گے ؛

بقیہ مضمون ص ۹ کالم ۳

داڑھی اور اسلام

فرماتے ہیں - اسی بنا پر تمام مسلمان داڑھی رکھنے کو ایک اسلامی شعار سمجھتے اور اس پر عمل کرتے رہے - اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ داڑھی منڈانے والے اسلام سے خارج ہیں - کیونکہ اسلام داڑھی رکھنے کو تمام نہیں ہے - لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ داڑھی منڈانے والوں کی صورت اور وضع اپنے مولا اور آقا اور سلف صالحین اور ہادیان دین متین کی صورت اور وضع کے خلاف ہے - اور جو لوگ اس سنت عزیزہ کی ہنسی اڑا کر تمسخر کریں - اللہ ان سے کسی - ان کے ایمان کی خیر نہیں - کیونکہ داڑھی رکھنا تو ایک مؤکد سنت ہے - ادنیٰ سی سنت کے ساتھ بھی تمسخر کرنا کفر ہے - آپ ہی انصاف کریں کہ جو شخص داڑھی رکھنے والے کو بکرا کہے اور ہنسی اڑائے - اس کے دل میں آنحضرت کی توقیر و تکریم کیسے ہو سکتی ہے ؟ اور جس کے دل میں حضور انور کی توقیر و تکریم نہ ہو وہ مومن کیسے ہو سکتا ہے !

(الجمعیتہ ۲۰ - اکتوبر)

ریشی نمبر کی خریداری کے لئے فوراً آرڈر دیں - ورنہ مایوس ہونا پڑے گا ؛

بانی
ڈاکٹر ایس - کے - برمن
مصدقہ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ
ڈاکٹر ایس - کے - برمن لمیٹڈ
ڈاکٹر ایس - کے - برمن
کلکتہ
مستند ۱۸۹۴ء

پچاس سالوں سے بے مثل ہندوستانی دوائیوں کے موجد
امراض مستورات میں
نمبر ۹۰
REGD
ابلاری
امراض مستورات کی دوا

یہ ہر قسم کی امراض مستورات کی مجرب دوا ہے - ایام ماہواری میں حیض کی خرابی سے کم اور زیادہ دنوں میں حیض ہونا - رقیق یا جما ہوا خون زیادہ یا کم جانا - درد کے ساتھ خارج ہونا - سر کمر پیڑو اور رانوں میں درد وغیرہ پردے کے نقصوں کو دور اور عورتوں کے کمزور جسم کو قوی کرتی ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ ؏ - ڈاک محصول دس آنہ (۱۰/)؎

(REGD)
سوپن ہری
احتلام کی دوا

برہمچریہ قبل از بلوغ غلط کاریوں کی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض خاصکر نوجوانوں اور طالب علموں میں پایا جاتا ہے پیشاب کے ساتھ منی کا خارج ہونا - خواب میں منی کا نکلنا - سر میں چکر - قوت حافظہ کی کمی وغیرہ اس کی علامتیں ہیں "سوپن ہری" میں کوئی جوش پیدا کرنے والی دوا نہیں ہے اس وجہ سے یہ فوراً اپنا اثر دکھلاتی ہے ؎ قیمت ۴۲ گولی دو ہفتہ کی خوراک ایک روپیہ ۸/ ڈاک محصول تین شیشی تک سات آنہ

نوٹ - ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں - ڈاک خرچ بہت زیادہ ہوتا ہے اسلئے اس کی کفایت کے واسطے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ؎

صیغہ نمبر (۸۹) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) - کلکتہ

ایجنٹ :- لاہور میں منیجر صاحب پیسہ اخبار

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا
زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے
بڈھے، جوان اور بچوں کیلئے یکساں فائدہ بخش ہے

قیمت ۴۰ تولہ ۲۰ تولہ
قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴
نوٹ - دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں
سب ایجنٹس
لاہور - لالہ میلا رام اینڈ سنس - رنگ محل
راولپنڈی - سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس -
راولپنڈی - ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار - دہلی
سری نگر (کشمیر) کمبوراج پنڈت نریندرا ناتھ وید شاستری گوبند پور ویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ - حکیم رام سنگھ - پنساری بازار -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

Prakash

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

लाहौर

LAHORE INDIA

قیمت سالانہ چار روپے

نمبر ۴۴ — ۲۷

SUNDAY 1 NOV 1931

... ۱۹۸۸ مطابق یکم نومبر ۱۹۳۱ء ۔ دیانند آبد ۱۰۷

وید امرت

ایشور کی اپاسنا

इन्द्राय साम गायत विप्राय बृहते बृहत्। धर्मकृते विपश्चिते पनस्यवे॥ ऋग्वेद ८।९८।१॥

"سب سے بڑے دھرم ارتھات دنیا کے قانون کو قائم کرنے والے ۔ میدھاوی ارتھات بدھی والے پوجنیہ وودان ایشور کے لئے بڑی اپاسنا کرو"

رگ وید کے آٹھویں منڈل کے اس منتر میں منشوں کو یہ اپدیش کیا گیا ہے کہ ان کو سام وید کے منتروں دوارا ایشور کی اپاسنا کرنی چاہئے ۔ اپاسنا کے لئے سام شبد آیا ہے ۔ سام کا واستوک ارتھ ہے "اپاسنا"۔ سام وید کا سام نام اس لئے پڑا ہے ۔ کہ ایشور کی اپاسنا ہی اس کا مکھیہ دشے ہے ۔ "سام" کا ایک وشیشن دیا ہے ۔ "برہت"، برہت کا ارتھ ہے بڑی ۔ اپاسنا کے لئے بڑی شبد کا پریوگ اس لئے کیا گیا ہے کہ سام وید کے منتروں میں جس اپاسنا کا ورنن ہے ۔ وہ بڑی اچھی طرح کی اپاسنا ہے ۔ چھاندوگیہ اپنشد میں کہا ہے :-

"رک کا رس سام ہے اور سام کا رس ہے ایشور ۔ رس کا ارتھ ہے پریوجن ۔ منش کو بانی اس لئے دی گئی ہے ۔ کہ اس سے ستتی کرے ۔ ستتی کیوں کی جاتی ہے ؟ اس لئے کہ ایشور کی اپاسنا پراپت ہو ۔ اپاسنا کا ارتھ ہے نکٹ آنا دیکھو، جب منش ایشور کی ستتی کرنے لگتا ہے ۔ تو کچھ دنوں کے پشچات اس کو انوبھو ہو جاتا ہے ۔ کہ ایشور نکٹ ہے ۔ ایشور کی نزدیکی کا انوبھو ہی اپاسنا ہے ۔ اس لئے سام کا پریوجن ہے ۔ ایشور ارتھات ایشور پراپتی ۔ چھاندوگیہ کے ایک دو اور مقاموں سے "سام" کا ارتھ سپشٹ ہو جاتا ہے :-

"वागेव ऋक् प्राणः साम"

(چھاندوگیہ ۱ ۔ ۱۵)

"بانی ہی رک ہے پران سام ہے"۔ یہ رک ارتھات ستتی کو بانی کا دشہ بتایا ہے اور "سام" یا اپاسنا کو پران کا ۔ شری شنکر آچاریہ جی لکھتے ہیں :-

वाक् प्राणावृक् साम योनी॥

ارتھات بانی رک کی یونی ہے اور پران سام کی ۔ اپاسنا یا سادھنا پران کا بھاو پران سے آتا ہے ۔ بانی سے کیول ستتی کی جا سکتی ہے ۔

اس وید منتر میں ایشور کے لئے چھ شبد آئے ہیں ۔ ایک وشیشیہ اور پانچ وشیشن وشیشیہ ہے اندر ۔ وشیشن ہیں "برہت"، "وپر"، "دھرم کرت"، "وپشچت" اور "پنسیو"۔ ایشور کو برہت اس لئے کہا ہے کہ ایشور سے بڑا کوئی نہیں ہے ۔ ایشور سب کے بھیتر اور باہر ہے ۔ "وپر" کا ارتھ ہے "ودوان"۔ "دھرم کرت"، اس لئے کہا کہ سرشٹی نیم ارتھات قانون کا بنانے والا اور اس کی رکشا کرنے والا ایشور ہی ہے یہ سارے قانون اسی سے نکلتے ہیں ۔ وہ سب کا نیتا ہے ۔ یہاں تک کہ جیو بھی کی سوتنتر کریائیں بھی ایشوریہ نیم کے بھیتر سمٹ ہیں ۔ وہ فریاد مکتی ہیں کر سکتیں ۔ "وپشچت" کا ارتھ ہے میدھاوی ۔ یدی ایشور میں میدھا روپی بدھی نہ ہو ۔ تو جڑ کے سمان ہو جاوے "پنسیو" کا ارتھ ہے پوجنیہ اس وید منتر میں سپشٹ بتایا ہے ۔ کہ پوجا کیول ایشور کی ہی کرنی چاہئے ۔ وہ پوجنیہ تم ہے :: (ادم شرم)

(وید اُدے)

CC0. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized by eGangotri

۹۴۷

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے ور کی ضرورت!

یوپی سی پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج و سندھ سبھا کے ودھوا آشرموں میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے۔ اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے جس سے شادی کرانیوالوں کو آئندہ کیواسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر موڑھا نوابی نی سڑک۔ سکان پور

۹۵۵

نوٹس!

میری ایک رشتہ دار جس کی عمر ۲۰ سال ہے۔ اور جو ہر طریقہ سے تندرست اور سرو گن سمپن ہے۔ وید درشن۔ اپنشد و سنسکرت کی ودوان سنا تکہ ہے۔ گھر کے کاموں میں جیسے ایک سناتک یا گریجوایٹ سے جو برسر روزگار ہو شادی کرنا چاہتی ہے۔ شادی سوئمبر کی ریتی سے ہوگی +

راۓ صاحب ڈاکٹر شیام سروپ

ستیہ برت۔ بریلی

۹۴۵

پیغام اتحاد

ایک عجیب اور حیرت انگیز کتاب

اس کتاب کے قابل مصنف لالہ چیتن دت بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چیفس کالج لاہور نے علم زبان کے متعلق تقریباً دنیا کی تمام زبانوں کا مطالعہ کرکے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب منن الرحمان اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی کی کتاب ام الالسنہ کی تردید کرتے ہوئے مصنف نے سنسکرت زبان کو تمام یورپین زبانوں کا منبع و ماخذ ثابت کرکے علاوہ عربی عبرانی زبان کی بھی ماں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب میں دنیا کے تمام علماء و فضلا کو چیلنج دیا گیا ہے۔ اگر کوئی عالم شخص مصنف کے عبارات کو غلط ثابت کرسکے تو وہ ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ سنہری جلد ۴۰۰ صفحہ کی کتاب قیمت دو روپے

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پسنتکالیہ موہن لعل روڈ۔ لاہور

۹۴۴

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ لوگ تھوڑے سے بہت اناتھ اکٹھے کرکے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور کوچوں میں شور مچواتے کراپ گلچھرے اڑاتے ہیں پرانتو ہوتے ہیں ان کو بھوکوں مارتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں کے جال سے بچائیں۔ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو آپ کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آجاویں۔ اور جو اناتھ انکو کہیں ملیں۔ انکو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچادیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کیجاتی ہیں یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ رکھشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ و پرکاش ہیں ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر ۱ روپیہ کا چندہ دے کر اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو بنا بانٹے ایسے بچوں کو تقریباً اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں کہ وہ آئیندہ بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جاسکتے لے لیا جاوے۔ اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیڈ ماسٹر شرما سکرٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ و دید مندر راوی روڈ۔ لاہور

بیماری کی جڑ مچھر اور مکھی بدبو دار کیڑے سے پیدا ہوتی ہے

لیکن ۹۳۷

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو بہت پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

اس کے علاوہ

ہمارے پاس مندرجہ ذیل چیف ایجنسیاں ہیں جن کا مال ہمیشہ اسٹاک میں تازہ رکھا جاتا ہے

امرت دھارا — آتنک نگرہ گولیاں — سپاری پاک

ڈونگرے کا بالامرت — آہار بھکشن یا جوہر ہضم — آنند پاک

ضرورتمند اصحاب بذریعہ وی پی طلب کر سکتے ہیں نیز بہترین بندھو آسن ہون کنڈ اور شہد خالص بھی مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ:-

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بہار وسنت ایجنسی سوتر منڈی لاہور

کون ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا؟ فوراً اثر دکھلانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

بال سدھا

بچوں کو طاقتور۔ خوب صورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ آنے محصول ۹ آنے

دراکشا سو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا۔ قبض، کمزوری، کھانسی اور نیند نہ آنا دور کرتا ہے۔ قیمت بڑی بوتل دو روپے چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوافروشوں کے پاس ملتا ہے دھوکہ سے نقلی دوا نہ خریدیں۔

منگانے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

شملہ کے ایجنٹ:- بیسٹ جیب اینڈ کمپنی لوار بازار شملہ

۹۵۵

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جوانی اور رنگت ... وغیرہ شکایتوں سے نجات پانے کے لئے اعلیٰ درجہ کی طاقت دوائی اور مردانہ کمالات کرنے کیلئے آج ہی سے مقویات سرتاج آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال شروع کردیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۴ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۲ صفحات کی کتاب ... شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

ویدشاستری کی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ:- اندر اینڈ کو چوک لکھنؤ

۹۵۶

اخبار

بیوپار

جڑانوالہ پنجاب

راز تجارت بتلائیگا یہ

دولت تمہاری بڑھائیگا یہ

نمونہ مفت!

(منیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بال بواہ کے خلاف طلبار کی آواز

بال بواہ کے خلاف طلبار کی کانفرنس منعقدہ پٹنہ میں بیان کیا گیا کہ یونیورسٹی سے درخواست کی جائے کہ کالج میں داخلہ کے لئے شادی شدہ لڑکے — مسلم طلبار — سے بھی آسی نہ لیا جائے۔ اور ان طالب علموں کے خیالات کی بابت کی ذمہ داری ان والدین پر ہوگی جو بچپن کی شادی کو ندہبا قرار دیتے ہیں ؛

کاربٹ سکیم اور کانگرس

کاربٹ سکیم اور کانگرس :- دہلی کانگرس کمیٹی نے تقسیم پنجاب کی کاربٹ سکیم کو منظور کر لیا ہے۔ اس سکیم کے مطابق پنجاب کی قسمت انبالہ کے چند ضلعے پنجاب سے توڑ کر دہلی سے لگا دیئے جائیں گے۔ اور اس طرح جو پنجاب رہ جائے گا۔ اس میں مسلم اکثریت اور بھی زیادہ ہو جائے گی۔ اور اس پنجاب کے ہندو باشندوں کی وہی حالت ہو جائے گی جو صوبہ سرحدی کے ہندوؤں کی ہے۔ یہ تجویز کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا ؛

ریاستی مسلمانوں کے مطالبات

پنجاب پراونشل ہندو سبھا لاہور کی ایگزیکٹیو کمیٹی نے پاس کیا ہے کہ :-

پنجاب پراونشل ہندو سبھا مسلمانوں کے ان نامعقول اور نامعقول مطالبات کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جو ریاست کے بیرونی پراپیگنڈا سے مشتعل ہو کر کیئے گئے ہیں۔ وہ خود غرضی اور شرارت پر مبنی ہیں۔ سبھا کو بھروسہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر وفادار اور عقیدت گزار غیر مسلم رعایا کے فوائد کو قربان نہیں کریں گے۔ اور اس طرح ریاست کی عمدہ حکومت اور سلامتی کو خطرہ میں نہ ڈالیں گے ؛

رجعت پسند مسلمان ناکام رہے

رجعت پسند مسلمان ناکام رہے :- لنڈن کا تار ہے کہ چند مسلم ڈیلیگیٹ برطانوی وزارت کے ممبران سے درخواستیں کرتے ہیں کہ مسلم مطالبات کو منظور کیئے جانے میں ہماری حمایت کرو۔ عوض میں اگر کانگرس نے ہندوستان میں سول نافرمانی شروع کی تو مسلمان آپ کا ساتھ دیں گے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ ان کو ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی ؛

ممبران گول میز کانفرنس کی تجاویز

ممبران گول میز کانفرنس کی انڈین ملٹری کمیٹی نے اعلان کیا کہ فوج کو محکمہ ایک ہندوستانی وزیر کے سپرد کر دیا جائے۔ انظ

سنسار کی گتی

پیپلز بنک کو جاری کرنے کی سکیم

پیپلز بنک کے ڈائرکٹران ہائیکورٹ میں ایک سکیم پیش کرنے والے تھے جس کی رو سے بنک کو کاروبار جاری کرنے کی اجازت مل جائے۔ ان کی تجویز ہے کہ کل امانتوں پر ۱/۲ ۲ فی صدی کی شرح سے ششماہی سود ادا کر دیا جایا کرے گا۔ امانتوں کی پہلی قسط ۲۰ فیصدی ۲۸ فروری تک دے دی جائے گی۔ اور باقی ۸۰ فیصدی چار ششماہی اقساط میں ادا کر دیا جائے گا۔ پچاس روپے سے کم کے تمام حساب سکیم کی منظوری پر چکتے کر دیئے جائیں گے۔ ایسے حسابوں کی تعداد ۱۸۰۰۰ اور رقم ۱۲۵۰۰۰ کے قریب ہے۔

امانتداروں کے جلسے میں اس سکیم کے متعلق پاس کیا گیا کہ بورڈ میں امانتداروں کے پرتی ندھی بھی ہونے چاہئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈائرکٹر اس تجویز کو منظور کر لیں گے۔ اگر امانتداروں کا روپیہ واپس مل سکے اور بنک بھی چل سکے تو امانتداروں کو یہ سکیم کیوں منظور نہ ہوگی۔ صرف ان کی یہ تسلی کرا دی جائے کہ قرضے قابل وصول ہیں۔ اس سے ہائیکورٹ میں ان کی طرف سے سکیم کی مخالفت کی آشا نہیں۔ جو تازہ بیلنس شیٹ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں دنیا لینے سے زیادہ دکھایا گیا ہے ؛

لاہور کے نئے سٹی فادرز

میونسپل کمیٹی لاہور کے گزشتہ انتخاب میں جو ممبران کامیاب ہوئے ان کی فہرست نامزد ممبران کے ناموں کے ساتھ گورنمنٹ گزٹ میں چھپ گئی ہے۔ جس کے مطابق لاہور کے نئے سٹی فادرز مندرجہ ذیل اصحاب مقرر ہوئے ہیں :-

منتخب :- ۱۔ چودھری سردار علی ۲۔ میاں مبارک دین ۳۔ خانصاحب میاں امیر الدین ۴۔ چودھری دین محمد ۵۔ چودھری شیخ محمد ایم اے ۶۔ ڈاکٹر سید دلاور علی شاہ ۷۔ میاں عبد العزیز بیرسٹر ۸۔ شیخ عظیم اللہ ایڈوکیٹ ۹۔ شیخ حسن دین ایڈوکیٹ ۱۰۔ ملک نصیر الدین ۱۱۔ شیخ محمد جان ۱۲۔ خواجہ دل محمد ایم اے ۱۳۔ ملک عبد الرحمن ۱۴۔ میاں عبد الرحیم ۱۵۔ چودھری عبد الکریم ۱۶۔ مہر خدا بخش ۱۷۔ چودھری شیخ شیر خاں ۱۸۔ سردار خزان سنگھ گیانی ۱۹۔ سردار امر سنگھ ۲۰۔ مسٹر کے۔ ایل رلیا رام ۲۱۔ لالہ سیتا رام ۲۲۔ لالہ نرسنگھ داس ۲۳۔ پانڈہ سدنت رام ۲۴۔ لالہ بیلی رام ۲۵۔ سردار دلاور سنگھ ۲۶۔ لالہ چونی لال مونگا ۲۷۔ رائے بہادر ڈاکٹر نہال چند کشن ۲۸۔ لالہ گوراندتہ مل کپور ۲۹۔ لالہ سردار ی لال کھیل ۳۰۔ لالہ کنھیا لال ۳۱۔ لالہ جمعیت رائے ۳۲۔ مسٹر ای۔ ایس کاسپیر

نامزد :- ڈاکٹر امسٹر ، شیخ ، بیگم شاہ نواز ، مسز نانک چند پنڈت بی اے مسٹر ڈی۔ ڈبلو ٹیڈل آف میسرز رڈ اینڈ کو ، مسٹر الفریڈ گلبرٹ ، حکیم نوازش علی ، شیخ نیاض الدین ، خانصاحب مولوی میرزا الدین ، آغا غلام حسن خاکی ، ڈاکٹر دولت رام ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ، رائے بہادر لالہ درگا داس ایڈوکیٹ ، لالہ سندر داس بیرسٹر ایٹ لا ، لالہ موتی رام ساہنی صدر پنجاب گورنمنٹ ایسوسی ایشن ؛

اس پر بحث جاری تھا۔ اس تجویز پر بحث کی گئی کہ ہندوستان میں اعلےٰ قومی عدالت قائم کی جائے۔ مسٹر گاڈن جونز نے اعلےٰ عدالت کی ضرورت کی تو تائید کی۔ لیکن کہا کہ اس کے فیصلوں کی اپیل پریوی کونسل لنڈن میں ہو۔ مسٹر رنگا سوامی نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی اعلےٰ قومی عدالت ہندوستان ہی میں ہونی چاہیئے ؛

لیبر لبرل معاہدہ

لیبر لبرل معاہدہ :- لنڈن کا تار ہے کہ مسٹر لائڈ جارج (لبرل لیڈر) اور مسٹر ہینڈرسن (لیبر لیڈر) کے درمیان معاہدہ ہوا ہے کہ دونوں کنسرویٹو دل کو شکست دو

اگر انتخاب کے بعد قائم ہو گئی۔ توڑ دیں گے لبرل پارٹی کو اکثریت حاصل ہو رہی ہے ؛

مہاتماجی اور ہندو ڈیلی گیٹ

مہاتماجی اور ہندو ڈیلی گیٹ :- لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے مسٹر جیکر وغیرہ ہندو ڈیلی گیٹ نہیں چاہتے کہ مہاتما گاندھی مسلمانوں کے ناجائز مطالبات منظور کریں۔ اگر مہاتماجی اور مسلمانوں میں صلح ہو گئی تو ہندو ڈیلی گیٹ کانگرس کے پولیٹیکل مطالبات کے نامنظور ہونے پر واک آؤٹ نہیں کریں گے ؛

دو نوجوانوں کی گرفتاری

دو نوجوانوں کی گرفتاری :- لاہور ۲۷ اکتوبر۔ پولیس نے دو نوجوانوں رمیش لال اور عبد المالک کو جو کسی نوجوان بھارت سبھا کے ممبر بتائے جاتے ہیں۔ مخبری پر اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ وہ ایک سرکاری دفتر کے چپراسی پر حملہ کر کے اس سے کئی ہزار روپیہ چھیننے والے تھے۔ جو اس نے بنک سے دفتر کو لے جانے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ تلاشی پر ان دونوں سے ایک ایک پستول برآمد ہوا ؛

سرخپوشوں کی تعداد

سرخپوشوں کی تعداد :- دہلی کانگرس ورکنگ کمیٹی میں شمولیت کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں بمقام گجرات خان عبد الغفار خاں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ سرخپوشوں کی تعداد اب ایک لاکھ سے تین لاکھ ہو گئی ہے ؛

وکیل کا سول سرجن پر دعوے

لائلپور کے وکیل مسٹر آر۔ این راؤ نے کرنل وائٹ سول سرجن حال شملہ کے خلاف غلط علاج کی بنا پر تیس ہزار کا جو دعوے لائلپور میں دائر کر رکھا ہے اس میں قرار پایا ہے کہ مقدمہ کے سلسلہ میں لاہور میں کئی سرکردہ میڈیکل پریکٹیشنروں کے بیانات ایک کمیشن قلمبند کرے گا ؛

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ کی بیلنس شیٹ

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ کی بیلنس شیٹ :- آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کی ستھاپنا ویدک ساہتیہ کی اشاعت کے لئے اجمیر میں دو لاکھ کے سرمایہ سے گت ورش کی گئی تھی۔ اس کے ڈائرکٹروں میں پرسدھ آریہ ساجی ہیں۔ اس کا بیلنس شیٹ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۳۰ء سے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء تک کا جو سامنے ہے۔ بیلنس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس ہزار روپیہ کے

CC0. Gurukul Kangri Collection. Digitized by eGangotri

بیس ہزار حصوں میں سے ۲۵۲۲ حصے قیمتی ۲۵۲۲۰ روپے فروخت ہو چکے ہیں منڈل نے ویدبھاشیہ اور کئی دوسری آپیوگی پستکیں اس عرصہ میں شایع کی اور فروخت کی ہیں۔ جس سے ۲۹۲۵ روپیہ لابھ ہوا ہے۔ اور پہلے ہی سال بورڈ نے تمرتی حصہ منافع بانٹنے کی سفارش کی ہے۔

منڈل ویدک ساہتیہ کے پرکاشن کا جو کام کر رہا ہے وہ سراہنیہ ہے۔ اگر یہ کام سپھلتا پورک جاری رہے تو یہ بھی کوئی کم لابھ نہیں ہے۔ حصوں کے منافع سے منڈل کا ہر دلعزیز ہونا ضروری ہے ؛

سرخپوش انجمنوں پر دفعہ ۱۴۴ :-

سرکاری اعلان ہے کہ دو ماہ کیلئے افغان یوتھ لیگ (سرخپوش) انجمنوں کے عہدہ دار شاہین اور سرخپوش والنٹیر مذہبی معاملات کے سوائے کوئی جلسہ نہیں کر سکتے۔ اور کوئی جلوس یا مظاہرہ نہیں کر سکتے۔ یہ حکم پشاور اور ایک دو اور ضلعوں کی حدود میں جاری کیا گیا ہے ؛

قرآن پڑھا کرو :-

مولانا شوکت علی سے بابا نیڈو نے ایک ملاقات میں دریافت کیا آپ کا پولیٹیکل اور اقتصادی پروگرام کیا ہے۔ مولانا نے جواب دیا کہ آپ یہ سوال مجھ سے نہ کریں میں سیاسیات یا اقتصادیات نہیں جانتا۔ میں بھو کے مسلم کسانوں کو مشورہ دوں گا کہ وہ قرآن پڑھا کریں۔ اس سے ان کی بھوک کا سوال حل ہو جائے گا۔ کیسے حل ہوگا۔ یہ بھی ذرا بتا دیا جاتا ؟

پرکاش کے وی۔ پی

جن پریمیوں کا چندہ ماہ نومبر میں ختم ہوتا ہے انہیں اطلاعی چٹ بھیجا جا رہا ہے۔ ۸ نومبر کا پرکاش رشی نمبر انہیں وی۔ پی بھیجا جائیگا کرپا کر کے وصول کریں ؛ مینجر

چار آنہ فنڈ کو مت بھولو

رشی اتسو ۹ نومبر کو ہے۔ آریہ سماجیں اس دن کو اس کی شان کے مطابق منائیں اور چار آنہ فنڈ کو نہ بھول کر اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم اکٹھی کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجیں۔

مورچہ ڈسکہ کے متعلق سکھ ہمدردی نہیں

تیسرا جتھا جو ڈسکہ کو جا رہا ہے کہا جاتا ہے کہ سوائے ان مقامات کے جہاں بالکل ہی سکھ آبادی ہے۔ اس کا کہیں استقبال نہیں کیا گیا۔ باوجود زبردست پراپیگنڈا کے پبلک کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ اکالی دل کے لئے باعث تسلی نہیں والنٹیر تو بھرتی ہوتے ہیں لیکن روپے کی کمی ہے۔ اور یہ ایسا امر ہے جو اکالی دل کے لئے نہایت پریشانی کا موجب ہے بعض سکھ لیڈران کا اب بھی خیال ہے کہ مورچہ بازی فضول ہے۔ اور سکھوں کی ڈسکہ مہم بالکل غیر ضروری ہے ؛

انتخاب کے بعد :-

برٹش پارلیمنٹ کے انتخابات کے بعد پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس سپیکر کے انتخاب کے لئے ۲۶ نومبر کو ہوگا۔ ۱۰ نومبر کو ملک معظم تقریر کریں گے ؛

کنسرویٹو برسر حکومت :-

برطانیہ کے پارلیمنٹری انتخاب کا نتیجہ نکل گیا کنسرویٹو بھاری طاقت کیساتھ برسر حکومت آتے ہیں۔ ان کی اتنی کثرت ہے کہ اگر لیبر اور لبرل مل جائیں تو بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وزارت عظمیٰ کا قلمدان مسٹر بالڈون کے ہاتھ میں جانا یقینی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نئی وزارت گول میز کانفرنس کے متعلق کیا رویہ اختیار کرتی ہے ؛

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ

افسوس ہے کہ اب کی پرکیا نوسار میں پچھلے ہفتہ آریہ سماج نابھہ کے وارشک اتسو پر نہ جا سکا۔ وہاں کے آریہ بھائیوں کی بھی یہ زبردست خواہش تھی۔ اور میری بھی کہ میں ان کے جلسہ میں شریک ہوں۔ لیکن نہ ہو سکا اس میں میرا دوش نہیں۔ ان دنوں میرے دونو کانوں میں درد شروع ہو گیا جس نے مجھے سخت لاچار کر دیا۔ ایک دن تو مجھے یہ اندیشہ بھی لاحق ہو گیا تھا کہ بخار آئے گا۔ لیکن اس سے کسی طرح بچ گیا۔

پچھلے اتوار کو میں آریہ سماج چک جھمرہ کے وارشک اتسو میں شامل ہوا۔ اس آریہ سماج کو قائم ہوئے تو دس بارہ سال ہو گئے ہیں لیکن یہ وارشک اتسو اس کا پہلا تھا اس کا کارن یہ نہیں کہ آریہ سماج مردہ ہے آریہ سماج چھوٹا ہے لیکن ہے اچھی حالت میں۔ اس نے ایک پروہت رکھا ہوا ہے جو ہر روز سماج مندر میں ہون کرتا اور ست سنگ لگاتا ہے۔ سماج مندر بھی بن گیا ہے ایک خوبصورت یگیہ شالا جو جلسہ کے وقت ویدی کا کام بھی دے جاتی ہے۔ بنی ہوئی ہے۔ کچھ کمرے بھی بنے ہوئے ہیں۔ ہال کے لئے جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ وہاں کے آریہ پرش اس کوشش میں ہیں کہ ہال جلد تعمیر ہو جائے۔ میں نے بھی اپنے ویاکھیان میں اس بات کی طرف حاضرین کی توجہ دلائی کہ انہیں ہال کو مکمل کر دینا چاہئے لیکن یہ اندیشہ ضرور ہے کہ صحن چھوٹا ہو جائے گا۔ میں نے اپنے بھائیوں کو مشورہ دیا کہ اگر ممکن ہو تو ادھر جگہ ساتھ ملا لی جائے لیکن کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ سماج مندر چھوٹا ہے۔ لیکن شہر بھی کیا ہے۔ چار ہزار انسانوں کی ایک منڈی ہے جس میں تقریباً دو ہزار مسلمان ہیں۔

وہاں کے آریوں اور ہندوؤں کی تعداد بہت اچھی ہے۔ چنانچہ سناتن دھرم سبھا کے پردھان نمبر سے ویاکھیان میں موجود تھے۔ اور سماج کے ادھیکاریوں نے مجھے بتایا کہ وہ آریہ سماج کو ہر پرکار کی سہائتا دیتے رہتے ہیں۔

میرا ویاکھیان رات کے نو بجے سے دس بجے تک ہوا سماج مندر کا صحن حاضرین سے پر تھا۔ حاضری بہت زیادہ نہ تھی لیکن کافی تھی یا نہ۔ اس کا فیصلہ مقامی بھائی ہی کر سکتے ہیں۔ وہ پرسن تھے کہ انہوں نے پہلا جلسہ کیا اور وہ کامیاب رہا۔ امید ہے کہ اب وہ ہر سال جلسہ کیا کریں گے۔ میں آریہ بھائیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے آدر ستکار میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مجھے لینے کے لئے بہت سے بھائی سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ رخصت کرنے کیلئے بھی کئی بھائی آئے۔ ڈاکٹر رگھبر دیال جی کا میں مہمان تھا۔ وہ بہت پرانے آریہ سماجی ہیں۔ سالوں کے گزرنے کے ساتھ آریہ سماج سے ان کا پریم گھٹا نہیں بلکہ بڑھتا ہی گیا ہے۔ جہاں کہیں وہ رہے ہیں۔ آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے ہیں۔ جلد وہ پنشن پر آنے والا ہے جبکہ وہ ملازمت سے آزاد ہو کر آریہ سماج کی زیادہ سیوا کر سکیں گے۔

آریہ سماج کے ادھیکاریوں اور دوسرے آریہ بھائیوں کا اور خاص کر لالہ توڑی مل جی کا جو وہاں کے آریہ سماج کی روح رواں ہیں دھنواد کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے میری اتنی قدر عزت کی اور انہیں وودھائی دیتا ہوں کہ ان کا اتسو کامیابی سے ختم ہوا۔ پرماتما کریں کہ اگلا اتسو اس سے بھی زیادہ کامیاب ہو ؛

کرشن

ہفتہ وار پرکاش آریوں کا زبردست آرگن ہے

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے ؛

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا سُگندھت دھوپ اور اگربتیاں و ہون سامگری ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ اور اگربتیاں نہ آتی درجہ کی شدھ اور پرتی ندھی کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی ؛

نند یارتن بھرو پرانٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ - لاہور

سماجوں سبھاؤں اور دکانداروں کو خاص رعایت لکھکر فیصلہ کیجئے

کنیا کی ضرورت

ایک نوجوان اگروال سنگل گوتر کے لئے ایک تندرست خوبصورت اور سُشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ لڑکا اعلیٰ تعلیمیافتہ اور سادگی پسند ہے گورنمنٹ سروس میں دو سو روپیہ ماہوار لیتا ہے۔ سُنو لعل بابینکر پلول ضلع گوڑگانوہ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

باتصویر

تحفہ دیوالی

آریہ سماج کے پروتک رشی دیانند کی پنیہ سمرتی میں

پرسدھ آریہ اخبار

پرکاش لاہور کے "رشی انک" کی فہرست مضامین

قیمت فی پرچہ ۳ر

ایک پرچہ کیلئے ۳ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں

آریہ پرشو ارشی اتسو کا پورت سمے آگیا۔ پرکاش کے اس پرچہ کے بعد رشی انک آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ نہ رشی نمبر جو رشی اتسو کے پرتاو سر کے موقع پر ہر سال بصرف زر کثیر نکالا جایا کرتا ہے۔ اس سال کا رشی نمبر اپنے اندر خاص خوبیاں رکھتا ہے۔ اس میں نہایت اعلیٰ درجہ کے مضامین ہونگے۔ جن میں بعض بالکل چھوتے ہیں۔ رشی کی جیونی پر پرکاش ڈالنے کے لئے ایسی تحقیقات درج کی گئی ہے۔ جو اس سے پہلے نہیں چھپی۔ کئی نئے آریہ دوداوں کے لیکھ حاصل کئے گئے ہیں۔ شعرا میں قابل شاعروں کے نام کا آپ اضافہ پائیں گے۔ باتصویر نمبر نکا۔ کئی برس تھا پرکاش نے ہی ڈالی ہے۔ رشی جیونی کے متعلق مختلف قسم کی کئی تصاویر پرکاش اس وقت تک دے چکا ہے۔ اس سال کی سہ رنگی تصویر مصور کے ہاتھوں سے نکل کر آ رہی ہیں۔ یہ ایسا شاندار تحفہ ہے۔ کہ آپ اسے اپنے گھر کی زینت بنانے پر مجبور ہو سکیں گے۔ اور اسے شیشہ میں جڑوا کر لگانے کے لئے آپ بے تاب ہو جائیں گے۔

قیمت میں کمی: جہاں رشی نمبر کی خوبیوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ وہاں اس کی قیمت میں کمی کی گئی ہے۔ پہلے آپ کو معلوم ہے کہ رشی نمبر کے ایک پرچہ کی قیمت ۴ر تھی۔ اس سال تجارتی کساد بازاری کی وجہ سے ۳ر کر دی گئی ہے۔ یہ بلا محصول ہے۔ ایک پرچہ کے لئے ۳ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ ۵۰ تک بلا محصول ۲ر قیمت ہے۔ لیکن زیادہ کے لئے اور رعایت ہے یعنی ۵۱ سے ۱۰۰ تک بلا محصول ۲ر فی پرچہ اور ۱۰۱ سے اوپر ۲ر فی پرچہ معہ محصول ڈاک ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک آرڈر نہیں دیا۔ تو فوراً دیں۔ کیونکہ وقت تنگ ہے۔ اور انہیں آرڈروں کی تعمیل ہوگی۔ جو وقت پر پہنچ جائیں گے۔

فہرست مضامین

(۱) سری پرچینہ نارائن سوامی جی	"آریوں کو آریہ بننے کی ضرورت"
(۲) " سوامی اچھیتانند جی	"رشی دیانند"
(۳) " " سرودانند جی	"آریہ سماج میں ہندو ہیں"
(۴) " " ستیانند	"دیانند کا کام"
(۵) " " سوتنترانند	"نام سمرن آدمی پر کبیر درجتا"
(۶) " " گنگا گری	"رشی کے شبھ آگمن کی آوشیکتا"
(۷) " " برتانند	"گوروکلوں کو سپھل کرنے کے سادھن"
(۸) پنڈت چموپتی جی ایم اے	"رشی کے درشن"
(۹) پرنسپل راجیندر کرشن کمار ایم اے	"ویدک تہذیب اور ستیارتھ پرکاش"
(۱۰) لالہ دیوی چند ایم اے	"دلتوں کی سمسیا"
(۱۱) لالہ چمن لال	"ستیہ کا اپاسک دیانند"
(۱۲) شری شیام سندر لال ایم اے ایڈووکیٹ	"آریہ سماج کی موجودہ حالت کا کارن"
(۱۳) پروفیسر روشن لال جی ایم اے	"آریہ سماج کا بھوشیہ"
(۱۴) " تارا چند	"اوبھت دیانند"
(۱۵) راؤ بہادر ماسٹر آتما رام بڑودہ	"رشی دیانند اور عالمگیر امن"
(۱۶) شریمتی چندر وتی شاستری	"دیانند دیے"
(۱۷) پنڈت انشور چندر سمیدھ بھارتی ودیا النکار	"وید میں اہنسا تنگ گر یدھ"
(۱۸) ڈاکٹر خان چند دیو ایم ایل ٹی	"موت کے منہ میں"
(۱۹) رلئے روشن لال بی اے بار ایٹ لا	"مہرشی کا پرتیم درشن"
(۲۰) شری پرت آنند مہتہ بی اے ایل ایل جی	"کیا آریہ سماج کی آوشیکتا نہیں"
(۲۱) پنڈت نند یسو شاستری	"سوامی دیانند اور مہاتما گاندھی"
(۲۲) پروفیسر ودیش بندھو	"آریہ گیت کا نرمان"
(۲۳) لالہ روشن لال بی اے جرنلسٹ	"آداہن"
(۲۴) شریمتی سرویالا نائک بنگال	"ایشور بہت سوشلزم"
(۲۵) پنڈت بستی رام مشٹر آچاریہ گوروکل	"دھرم اور آچار"
(۲۶) ٹھاکر ہیمندن لال ایم ڈی	"آریوں کا بھوجن"
(۲۷) لالہ ور ہری چند بی اے جرنلسٹ	"دیانند کا دیش پریم"
(۲۸) پنڈت پرمانند بی اے	"دیانند خطرہ"
(۲۹) ڈاکٹر بھگت رام ویدک مشنری	"دیانند کی مانگ"
(۳۰) شری ست کا بچرن ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر اکسائز	"رشی جیون کی غیر مطبوعہ گھٹنائیں"
(۳۱) پنڈت گیان چند بی اے آریہ سیوک	"سو دیش میں ودیش"
(۳۲) شری سنت رام بی اے	"آریہ سماج کو فرقہ پرست نہ بننے دو"
(۳۳) پروفیسر ہریش پرشاد ہندو یونیورسٹی	"اردو اور تعلیم یافتہ مسلمان"
(۳۴) پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ	"دیانند کے سدھانت صداقت کی کسوٹی پر"
(۳۵) پروفیسر بھوشن چندر رونڈ کالج	"آریہ سماج اور معترضین"
(۳۶) راجکمار رنجے سنگھ ابیٹھی راجیہ	"بے جوڑ جوڑ"
(۳۷) لالہ پورن چند بی اے ایڈووکیٹ	"سوامی دیانند کی دیے"
(۳۸) لالہ گیان چند آریہ	"اچھوت آریوں کے ذمہ ہیں"
(۳۹) پنڈت وشو ناتھ	"پوران کس نے بنائے"
(۴۰) لالہ سوہن لال آریہ	"رشی جیون کا آخری اپدیش"
(۴۱) مہاشہ تلسی داس آریہ	"آریہ شہید دھی کا تعزیتی سورگ لوک میں"
(۴۲) شری رگھو ناتھ پاٹھک	بھینٹ (کہانی)
(۴۳) " چاند کرن ساردا بی اے ایل ایل بی	ساردھوم راشٹر گہ بنا کر

ابھی مضامین آرہے ہیں۔ اور کئی ضروری مضامین آنے والے ہیں جنکی اطلاع آچکی ہے۔

نظمیں

ذیل کے نامی شعرا کی نظمیں آچکی ہیں:۔

(۱) شری تلوک چند محروم۔ (۲) شری اندرجیت شرما (۳) شری پرشن داس حسرت (۴) لالہ بیلی رام آنند (پنجابی) (۵) منشی نربدا پرساد عاصی (۶) شری جگن ناتھ تائب (۷) شری موہن لال ناقل (۸) شری لکشمی چند نسیم (۹) پرسدھ پنجابی کوی لالہ گیان چند دھون۔ (۱۰) شری رگھو نندن پرساد شعور (۱۱) منو ہر لال صاحب شہید (۱۲) برج لال صاحب شاد۔ (۱۳) ماسٹر ردی رام شیدا۔ (۱۴) مہاشہ تیاگ چند سخن۔ (۱۵) سردار راجندر سنگھ بی اے بی ٹی عمل۔ (۱۶) انوپ چند صاحب آفتاب (۱۷) شو لال صاحب بگانگت (۱۸) شری جگت کمار اختر (۱۹) پریم ناتھ جی سوامن (۲۰) پنڈت دھیان چند بی اے ایل ایل بی (پنجابی) (۲۱) پنڈت چند چوڑ صاحب سہاگت۔ (۲۲) شری جیمنی سرشار (۲۳) خزان چند صاحب نسیم وغیرہ۔

مینجر پرکاش لاہور

آریہ ہوٹل لاہور نزد سبیلا مندر شنو صاحب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کمرے ہوادار بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر ڈاکخانہ اڈہ گاڑیاں بالکل پاس آزمائش شرط ہے

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

رشی اتسو اتساہ سے مناؤ

آریہ سماج کی پردیدھتی میں رشی اتسو کا خاص استھان ہے۔ اپنے گرو دیانند کے پرتی آریوں کے ہردے میں کس درجہ تک بھگتی ہے۔ اس کا اظہار ہو سکتا ہے تو یا تو دیانند بودھ اتسو کے دن یا اس رشی اتسو کے دن۔ اور یہ ریتی ہی ہے۔ جس کا جنتا پر پربھاؤ پڑ سکتا ہے۔ اگر آریہ ستری پرش اپنے گرو کے پرتی اتساہ سے بھگتی کا پرکاش کریں گے۔ تو دوسرے لوگ بھی اس کے چرنوں میں آنا اپنا سوبھاگیہ سمجھیں گے۔ اگر آریوں نے خود ہی کوئی اتساہ نہ دکھایا تو وہ کیسے آشا رکھ سکتے ہیں کہ ان کے دروازے کے راستہ لوگ آریہ سماج میں پروشٹ ہوں گے۔

آریو! رشی نروان دوس کو اتساہ سے مناؤ اور دنیا پر دکھا دو کہ یہ وہ پوتر دن ہے جس سے ہم رشی گن گان کر کے اپنے آتمک آدھار کے لئے بھاری شکتی پراپت کر سکتے ہیں۔

رشی کی یادگار منانا ظاہری شان اور آڈمبر میں نہیں۔ گو حالات زمانہ کے مطابق یہ بھی کسی حد تک ضروری ہے۔ پرنتو رشی کے جیون کو اپنے جیون میں دکھانے میں ہے جیسے مسلمان کبھائی رسالت پر ایمان لانے میں اپنی نجات سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن کوئی آریہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ رشی دیانند کو گرو مان لینے میں ہی موکش ہے۔ موکش رشی دیانند کے سدگنوں کو اپنے اندر دھارن کرنے میں ہے جس طرح پنڈت گرودت نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ میں رشی دیانند کا جیون اپنے جیون میں لکھ رہا ہوں۔

رشی اتسو کا پرم پوتر دوس ہمارے لئے کلیان کاری ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اس دن اس بات کا درڑھ سنکلپ کریں کہ رشی درگی کوئی ایک گن تا ہم اپنے اندر دھارن کریں گے۔

آریو! پورانکوں میں تیرتھوں پر جا کر پھل چھوڑ آنے کی کیر تھا ہے۔ کوئی آم چھوڑ آتا ہے۔ کوئی جامن۔ ہمیں رشی اتسو کے تیرتھ پر اوگن تیاگنے کی سیر تھا چلانی چاہئے اس بات کا تعلق آپ کے ہردیوں سے ہے لیکن اس دن کا ظاہری پروگرام بھی آپ نے پورا کرنا ہے۔ وہ یہ ہو کہ :-

(۱) پرچلت ہر دیوں سے ستری بچوں سمیت رشی اتسو میں شامل ہو کر ساری کریاؤں میں دلچسپی کا اظہار کرو۔

(۲) رشی کے مشن کی پورن کے لئے آرکت سہایتا دو۔

(۳) جہاں اس دن دیوالی کے پرساد کے طور پر آپ جلیبی۔ کھلونے۔ کھانڈ اور مٹی کے اور تصویریں اپنے غریبوں کی بھینٹ کریں گے۔ وہاں ان کی آتمک اُنتی کے لئے رشی اتسو کا دھارمک پرشاد "پرکاش" کا رشی نمبر بھی بھینٹ کرو۔ اس مطلب کیلئے رشی نمبر ابھی سے منگوانے کا براہ راست یا اپنی سماج کی معرفت پربندھ کر لو۔

اگر آپ اس پروگرام کو پورا کر سکیں گے تو یقین جانو تمہارا کلیان ہوگا اور تم آتمک سکھ کو پراپت ہو سکو گے ؛

رشی اتسو پرساد فنڈ

رشی اتسو پرساد فنڈ میں اس ہفتہ ذیل کی رقوم وصول ہوئی ہیں :-

لالہ سدانند صاحب پنشنر جیل ملتان ۱/۱/۱۲

لالہ بیلی رام صاحب بھاٹیہ ملتان ۵/۱/۱

بابو شانتی سروپ صاحب اوہیری پی ۱/۱/۱۴

میزان ۱۹/۱/۱

اس فنڈ میں اس وقت تک جو رقوم آئی ہیں ان کے ٹوٹل کو دیکھ کر ایک آریہ کا سر مارے شرم کے جھک جاتا ہے۔ وہ آریہ جن سے وید پرچار کے لئے اپنا سروسو قربان کر دینے کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ وہ آریہ جن کا کرتویہ ہے کہ رشی دیانند کا ویدک سندیش منش ماتر تک پہنچانے کے لئے اپنے جیون تک ارپن کر دیں۔ ان کا دھرم پرچار کے لئے ولولوں اور جوش کا عملاً یہ حال ہے کہ رشی اتسو کا پرساد دُکھی بھائیوں تک پہنچانے کے لئے اپنی مجموعی کوشش سے ایک سو روپیہ بھی جمع کر دیں۔ ایک سو روپیہ کی رقم بانسو کے قریب لوگوں کے ہاتھوں میں رشی کا سندیش پہنچاتی ہے۔ کتنا آسان طریقہ پرچار کا ہے۔ لیکن آریہ بھائی اس درجہ تک ہمت ہار چکے ہیں کہ وہ اس آسان طریقہ کو بھی عمل میں نہیں لا سکتے۔

آریو! دیکھو مخالف طاقتیں کس قدر کام کر رہی ہیں۔ خلیفہ کے حکم پر بلا جانے اس امر کے کہ حکم معقول ہے۔ یا نا معقول ہر ایک فدائی جاں نثار نہیں جان تک قربان کرنے کو تیار ہے۔ اور ان کی قربانی میں سپرٹ ہے۔ جس نے ہندو مسلمان سب کو ان کی اس اپنی شکتی سپرٹ سے خوفزدہ کر رکھا ہے۔ آریہ سماج کا مشن فتنہ زائی امن شکنی نہیں وہ پر امن طریقوں سے اپنے عالمگیر دھرم کا پرچار کرنا چاہتا ہے۔ اور تم ہو کہ اس کی امن پسندانہ کوششوں میں یوگ دینے سے بھی کتراتے ہو۔ پرچار کے میدان میں بھاری قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وقت پرستان کو بھی قربانی کی دیوی پر چڑھانا ہوتا ہے۔ لیکن آپ کے لئے تو ایسا کوئی موقع آیا ہی نہیں۔ دھن کی قربانی تو سب سے گھٹیا قسم کی قربانی ہے۔ جو یہ بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کی کامیابی کی آشا فضول ہے۔ رشی اتسو کی مفت تقسیم کے لئے کم روپیہ آئے یا زیادہ۔ اس کا چنداں خیال نہیں۔ خیال ہے تو اس بات کا کہ آریوں کے اندر سے دھرم پرچار کے لئے قربانی کی سپرٹ معدوم ہو رہی ہے اور یہ ایسی بات ہے جو ہر ایک سچے آریہ کو کھٹک رہی ہے۔ جتنی جلدی اس سپرٹ کو پھر سے پیدا کیا جائے۔ اتنا ہی آریہ سماج کا اور آریہ جاتی کا بھلا ہے ؛

فرنچ ستیارتھ پرکاش کی اپیل کا جواب

شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور لکھتے ہیں :-

میں نے فرنچ بھاشا میں ستیارتھ پرکاش چھاپنے کے لئے پانچ ہزار روپیہ مانگا تھا جس میں سے اس سمے تک ۱۴۵۰ روپیہ آ گیا ہے۔ شیش دانی سجنوں کو شیگھر بھیجنے کی کرپا کرنی چاہئے۔ اس بھاؤ اور اس سمے میں جو دھن ملا ہے۔ اس کی سوچی نمن لکھت ہے :-

مہاشہ سیوارام جی پنشنر آریہ سماج کرتار پور

" بلونت رائے جی رام نگر

آریہ سماج رام نگر

" رام دت جی ہیڈ ماسٹر کشتواڑ

" رام ناتھ جی پنشنر جموں

" گوری شنکر جی دینا نگر

" لکھا سنگھ گردھاری لال ٹھیکیدار دہلی

" بنواری لال جی " "

" رلا رام جی " "

آریہ سماج ہریانہ

ڈاکٹر گوکل چند جی سارد

" چمن لال جی سرجن سی دہلی

" بختاور مل جی سی دہلی

آریہ سماج گوجر مری

آریہ سماج انبالہ صدر

" شیورام بھوشن جلالپور جٹاں

" دولت رام جی ایم ایس اچھا پور

" بیلا سنگھ جی پنشنر گھمان (گورداسپور)

آریہ سماج ہریانہ

" گوپی رام بھاردواج دیوبند

" بابو مل جی بڑ لاڈا

مہاشہ دھنپت رائے جی بڑلاڈا

" رام چند جی پنشنر وزیر آباد

" کیدار ناتھ جی شملہ

" اندر سین جی شملہ

" لبھا رام جی جاکھل

آریہ سماج رائے کوٹ (لدھیانہ)

" گور پرشاد جی "

" گنگا رام جی "

آریہ سماج سرینگر (کشمیر)

" جاپور

" دیوان چند جی اوورسیر حسینی والا

آریہ سماج لاہور چھاونی

آریہ سماج کا پربھاؤ

کون نہیں جانتا کہ دیوالی کی رات کو جوا کھیلنا ہندوؤں میں دھرم سمجھا جاتا ہے لیکن آریہ سماج نے اس "دھرم" کے خلاف آواز اٹھائی تو ہمارے سناتنی بھائیوں کو بھی ہوش آ رہا ہے۔ چنانچہ ان کا پرچارک "آنند" لکھتا ہے :-

" بعض چالاک لوگ اس کو دھرم کے نام پر رواج دینا چاہتے ہیں۔ اور اکثر کہا کرتے ہیں کہ اس کے نہ کھیلنے سے انسان مینڈک یا چوہے یا گدھے کی یونی میں جاتا ہے۔ اس لئے اپدیشکوں اور پرچارکوں کو چاہئے کہ جہاں کہیں موقع دیکھیں وہاں اس خیال کا زبردست کھنڈن کریں"

سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ چالاک لوگ کون ہیں۔ اور کن اپدیشکوں اور پرچارکوں کو اس خیال کا کھنڈن کرنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنند کے چالاک لوگ پورانک دھرم کے اپدیشک اور پرچارک ہی تو ہیں۔ اس لئے ان سے تو آشا نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ وہ دیوالی کے دن جوا نہ کھیلنے پر مینڈک آدمی کی یونی میں جانے کے پورانک سدھانت کا کھنڈن کریں گے۔ پھر نہ معلوم آنند کا روئے سخن کن اپدیشکوں اور پرچارکوں کی طرف ہے۔ ہاں! اگر پورانک دھرم کی جوا کے معاملہ میں اصلاح ہو چکی ہے تو تعجب نہیں۔ لیکن پورانک اس وشے میں آریہ سماج کے پربھاؤ کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟

عورتوں کا مطالبہ :- مدراس کی پراونشل ویمنز کانفرنس کا جس میں مسلم خواتین بھی کافی تعداد میں تھیں مطالبہ ہے کہ بہت جلد ایسا قانون بنوایا جائے جس کے ماتحت مرد کو بیک وقت ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا حق نہ رہے

آریہ سماج لاہور کا مہواتسو

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ آگیا۔ ادھکاریوں نے تاریخیں نشچنت کر دیں جو ۲۵ سے ۲۹ نومبر ہیں۔ گویا جلسہ پانچ دن ہوتا ہے۔ دو دن ۲۵-۲۶ کو کانفرنس ہونگی ۲۷ کو نگر کیرتن، اور ۲۸-۲۹ نومبر کو جلسہ ہوگا۔

لاہور کا اتسو گورودت بھون کے وسیع احاطہ میں ہونے کی وجہ سے ایک میلہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ لوگ اس سے جہاں آنک اپدیشوں کا آنند لوٹتے ہیں۔ وہاں کھلے میدان میں تفریح کا حظ بھی اٹھاتے ہیں۔ یہی کارن ہے کہ دیا کھیانوں کے وقت جہاں ایک حاضری پنڈال میں ہوتی ہے۔ وہاں دوسری حاضری جلسے کے عظیم الشان پنڈال کے باہر اتسو کے بازار سڑک اور سامنے کے میونسپل گارڈن میں ہوتی ہے۔ غرضیکہ اتسو اپنے اندر ایک کشش رکھتا ہے۔ جس سے ہزارہا آریہ ستری پرش کھچے چلے آتے ہیں۔

اتسو کا پروگرام حسب معمول خوب منو رنجک ہوگا۔ آریہ سماج کے پرسدھ اپدیشک اپنے منوہر اپدیشوں سے آپنجت جنوں کی دھارمک پیاس کو بجھائیں گے بھجنوں کا اچھا پربندھ ہوگا۔ آریہ جنتا کے لئے اپنی اجتماعی طاقت دکھانے کا یہ بڑا اچھا اوسر ہے۔ آریوں کو ہزارہا کی تعداد میں اس سمے اکٹھا ہونا چاہیئے۔ اور جس اودیش سے یہ جلسہ رچا جا رہا ہے اس کی پورتی کے لئے وید پرچار کے لئے شردھا سے دان دینے کا درڑھ سنکلپ کرنا چاہیئے۔

عقیدہ پرستی کیخلاف بغاوت

اسلام عقیدہ پرستی کا مذہب ہے۔ لیکن روشنی کے اس زمانہ میں عقیدہ پرستی پر کوئی مذہب زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ تو کرم یگ ہے۔ جو رشی دیانند نے چلایا ہے۔ کرم یگ کے پربھاؤ سے خالص اسلامی ممالک میں بھی عقیدہ پرستی کے خلاف بغاوت شروع ہوگئی۔ چنانچہ آج ٹرکی۔ مصر اور ایران وغیرہ اسلامی ممالک کا اسلام اصلی اسلام سے بالکل مختلف ہے۔ جس کا پہلے وہاں دور دورہ تھا۔ اور جسے اس وقت ہندی مسلمانوں نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بھی اسلام اپنی پرانی صورت میں قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ یہاں بھی ایسے مسلمان پیدا ہوتے ہیں جو قرآن کی تعلیم کو کسی کے حلقے کے مذہب کے بھی

تابع کرنے کو تیار نہیں۔ ایسے مسلمانوں میں ایک "نگار" کے مولانا نیاز ہیں۔

اسلام کی قرآن سے دوسرے درجہ پر کتاب صحیح بخاری کے متعلق آپ کا "نگار" لکھتا ہے:۔

"تضاد۔ تناقض۔ رکاکت۔ سخافت بیعقلی۔ اوہام پرستی بخاری کے حجم و ضخامت کے خاص عنصر ہیں۔" (نگار نومبر ۲۸ء صفحہ ۱۲)

قرآن کے مسئلہ پیدائش آدم کے متعلق اس کا کہنا ہے:۔

"آپ جن کو آدم علیہ السلام کہتے ہیں

اصنامی خرافات سے بالاتر ہے۔" (نومبر ۲۹ء صفحہ ۱۱)

کیا ان اقتباسات کی موجودگی میں کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی عقیدہ پرستی کی صورت مسخ ہونی شروع نہیں ہوگئی؟ اور اسلام اپنی صورت پر قائم رہ سکے گا۔

کشمیر کے معاملہ میں خدا لگتی

ہندی مسلمانوں پر تلا ازم کا خوف کچھ اس طرح طاری ہے کہ حق گوئی کا مادہ ان کی آتما سے گویا مفقود سا ہوگیا ہے تاہم

ہر وقت رواں رہتا ہے خمخانہ ہمارا

(از شری ٹیک چند سخن کوٹ اُدو)

پھر ایسا دیا ساقی نے پیمانہ ہمارا
الست سے پی کر دل مستانہ ہمارا

دن رات پیا کرتے ہیں پر کم نہیں ہوتا
ہر وقت رواں رہتا ہے خم خانہ ہمارا

چپ چاپ سے شیخ آ کے لگا جاتے ہیں چسکی
ایمان بگڑتا ہے نہ اُن کا نہ ہمارا

حق حق کی صراحی سے صدا آتی ہے صد ہا
کس رند سے کم شغل ہے رندانہ ہمارا

زندوں کا تو کیا کہنا ہے زاہد کیلئے بھی
ہر وقت کھلا رہتا ہے کاشانہ ہمارا

اک جام پیا جس نے نہیں چھوٹا پیچھا
ہم اُس کے ہیں دیوانے وہ دیوانہ ہمارا

اک سندھ میں رہتے ہی نہیں ندی کرے اپنے
عالم میں ہے پھیلا ہوا افسانہ ہمارا

کس شان سے اعجاز سے لہرا ہے رباب
دیکھو وہ علم اوم کا مستانہ ہمارا

سوامی کے کرم سے ہی یہ آنند سخن ہے
ورنہ کبھی اعزاز یہ ہوتا نہ ہمارا

وہ کوئی مخصوص شخص نہ تھے اور نہ کلام مجید سے اس کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ موسیٰ کے عصا اور ید بیضا دریا کے پھٹ جانے اور دیوار کی طرح قائم ہو جانے کی روایت یہ سب ایک طرف ادبیا و انشا کے استعارات و تشبیہات ہیں۔ دوسری طرف تعبیرات اخلاقی جن سے ہر زمانہ کے نبی کا کلام لبریز ہوتا ہے۔ آپ نے نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ کے متعلق بعض آیات قرآنی کے انشائیے سے میرے دعوے کو باطل کرنا چاہا ہے۔ میرا مذہب ان

مسلمانوں میں ایسے آدمی "گوشاذ شاذ" موجود رہیں جو مذہب پر پنچایتی کو ترجیح دینے میں کچھ نہ کچھ جرأت کر سکتے ہیں۔ ان میں ایک ڈاکٹر انصاری ہیں۔ کشمیر کے معاملہ میں آپ نے مسلم نیشلسٹ کانفرنس لاہور کی کرسی صدارت سے کہا:۔

"میں جانتا ہوں کہ وہاں کشمیر کی مسلم رعایا کو ملازمتیں کم دی گئیں۔ مگر میں یہ کہوں گا کہ کہیں بہتر ہوتا اگر اسے ہندو مسلم سوال نہ بنایا جاتا۔ بہ حیثیت نیشلسٹ اور بحیثیت مسلمان میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ غلط ہے

اگر آج کشمیر میں ہندو مسلم سوال بنا کر حقوق طلب کئے جاتے ہیں تو کیا ان ریاستوں میں جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اور وہاں مسلمان حکمران ہے۔ ایسی حالت نہ ہوگی؟"

ڈاکٹر انصاری نے پنجابی مسلمانوں کے سامنے کشمیر کے متعلق سچائی کو اس کے ننگے روپ میں رکھدیا ہے۔ کاش کہ پنجابی مسلمان خود غرضی لیڈروں کا ساتھ چھوڑ کر انہیں سبق سکھائیں تاکہ جو مشکل آج کشمیر کے ہندو حکمران کے درپیش ہے وہ کل حیدرآباد۔ بھوپال۔ رام پور۔ بہاولپور وغیرہ مسلم ریاستوں کے پیش نہ آئے۔

طلاق کی لعنت

مغرب میں طلاق کی لعنت کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ اس کا اظہار ذیل کا واقعہ کرتا ہے۔

کسی بنک کے کلرک نے برلن کی عدالت میں درخواست کی کہ مجھے کام زیادہ ہے میری بیوی کو حکم دیا جائے کہ وہ میرے بوٹ صاف کر دیا کرے۔ بیوی نے کہا۔ میں خادمہ نہیں۔ بیوی ہوں۔ بوٹ صاف نہ کروں گی عدالت کو خاوند کے حق میں فیصلہ دینا تھا۔ کہ بیوی نے جھٹ درخواست کر دی اور طلاق حاصل کر لیا۔

مسلم مہمان نوازی کا نمونہ

نیشلسٹ مسلم کانفرنس کی صدارت کے لئے ڈاکٹر انصاری لاہور آئے۔ وہ لاہور کے مہمان تھے۔ خصوصاً مسلم لاہور کے لیکن مسلمانوں کی فرقہ وارانہ ذہنیت کو شنز کہ مہمان نوازی بھی گوارا نہیں۔ لاہور کے ہندو مسلمان اپنے معزز مہمان کے سواگت کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ لیکن دشمنان وطن مسلمانوں کو یہ گوارا نہ ہوا۔ کہ ان پر پُرامن استقبال کا حرف آئے۔ اس لئے انہوں نے جو ان سے ہو سکا کیا۔ سیاہ جھنڈیاں لے گئے۔ گو بیک کے نعرے بھی لگائے۔ مردہ باد کی مہارنی بھی رٹی لیکن تھوڑے تھے اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کی آواز نقار خانہ میں طوطی کی آواز سے زیادہ اثر پیدا نہ کر سکی۔ اس لئے مایوس ہو کر انہوں نے لاٹھی سے بھی کام لیا۔ اور چند مسلم والنٹیروں کو زخمی کر ڈالا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے خروج ہرجانے

...l Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کے ہاتھوں ارزانی ہوئی۔ مقصد یہ تھا کہ نیشنلسٹ لیڈروں پر لاہور کے وطن دشمن مسلمان ٹوڈیت کا رعب جا سکیں۔ لیکن بدقسمتی کہ انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ڈاکٹر انصاری نے اپنی تقریر میں کہا:-

"آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا شہر بدقسمتی سے رجعت پسند مسلمانوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ رجعت پسندوں کے اس شہر میں میں کہیں زیادہ مخالفت کی توقع رکھتا تھا۔ مگر میں آج یہ خیال لے کر واپس جاؤں گا۔ کہ پنجاب کی پبلک ان لوگوں کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ہے۔ عام لوگوں نے یقیناً ہماری اس تحریک کا خیر مقدم کیا ہے۔"

رجعت پسندوں نے مخالفت کیا کی۔ لاہور کی مسلم رجعت پسندی کا بھانڈا پھوڑوا دیا۔ عزت اسی میں تھی کہ جب اپنی طاقت معلوم تھی تو خاموش ہی رہتے۔ یا اگر مخالفت کرنی ہی تھی اور لاہور سے امداد کی امید نہ تھی تو بیچپن ہزاری احمدیوں سے امداد طلب کرتے۔ ورنہ نہ اس طرح اپنی سُبکی کراتے نہ مسلم مہمان نوازی کو رُسوا کرتے۔

مسلم ریاستوں میں ہندو حقوق

ریاست کشمیر کے مسلمانوں کو ریاست سے اپنے حقوق کے متعلق کچھ شکایتیں ہونگی جن کی طرف تخت نشین ہونے کے دن سے مہاراجہ ہری سنگھ ضرورت سے زیادہ متوجہ ہیں۔ چنانچہ اپنی مسلم رعایا کی خاطر مہاراجہ نے ہندو حقوق پر کلہاڑا رکھا۔ قانون انتقال اراضی تختہ دنیا پر پنجاب گورنمنٹ کے علاقہ میں ہے۔ یا ریاست کشمیر میں۔ یہ قانون کیا ہے۔ ہندوؤں کو جنم سے اچھوت قرار دینے کا منتر ہے۔ مہاراجہ نے مسلمانوں کی نازبرداری کے لئے ساہوکارہ قانون جاری کیا۔ لیکن ملازمتوں کے بھوکے پنجابی مسلمانوں کی سازشوں نے کشمیری مسلمانوں کو بغاوت پر آمادہ کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہندو ریاست میں مسلم حقوق خطرہ میں ہیں۔ انہیں مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ مسلم ریاستوں میں ہندو رعایا کے ساتھ کیا بیتتی ہے۔ ہندو ریاستوں میں تو کپور تھلہ اور کشمیر کے مہاراجگان ہیں جو خزانہ عامرہ سے لاکھوں روپے کی مسجدیں بنوا کر اپنی بخشش کے سامان خود بیدا کرتے ہیں۔ لیکن مسلم ریاستوں میں ہندوؤں کو اپنے خرچ پر مندر بنانے کی اجازت نہیں۔ ان میں ایک ریاست

رام پور ہے۔ اس میں ہندو آبادی مسلم آبادی سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن وہاں ہندو کے حقوق کی حفاظت کیسے ہوتی ہے۔ وہاں ہندو سنکھ گھڑیال نہیں بجا سکتا۔ محرم کے دنوں وغیرہ میں ہندوؤں کو شادی تک کی اجازت نہیں۔ بغیر اجازت حاصل کئے۔ ہندو مندر نہیں بنوا سکتے۔ ملازمتوں میں ہندوؤں کو آٹے میں نمک کی حیثیت حاصل ہے۔ تخفیف کا کلہاڑا چلتا ہے تو ہندوؤں کے خلاف۔ چنانچہ نواب صاحب کے دستخطوں سے ایک ہندو افسر کو حکم ملا ہے کہ اپنے دفتر سے کوئی سات ہندو موقوف کردو۔ تبلیغ میں ریاست کا روپیہ دل کھول کر خرچ کیا جاتا ہے۔ اور نواب کو تبلیغ میں کس قدر دلچسپی ہے۔ وہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہے:-

ایک کائستھ کانسٹبل مسلمان ہوگیا۔ اسی دن اسے ہیڈ کانسٹبل بنا دیا گیا اور پالنپور دیہہ ریاست کی طرف سے انعام ملا۔ اسے نواب کے سامنے پیش کیا گیا اور اس نے اسے گلے سے لگایا۔ کیا حقوق کی حفاظت اسی کا نام ہے۔ اور کیا مسلمان کشمیر میں اسی قسم کی مسلم حقوق کی حفاظت چاہتے ہیں۔

مسلمان دانائی کریں تو پہلے اپنی چارپائی کے نیچے لاٹھی پھیر کر دیکھ لیں اور جان لیں کہ جو حشر کشمیر کا ہوگا اس سے اچھا کسی مسلم ریاست کا نہیں ہوسکتا۔

مندر سُدھار کا حقیقی قدم

جگنناتھ ہندوؤں کا پرسدھ تیرتھ ہے کوئی یاترا ایک اپنی تیرتھ یاترا کو سپھل نہیں سمجھتا۔ جب تک جگنناتھ پوری کی یاترا نہ کرے۔ وہاں ہے کیا؟

جگنناتھ پوری ایک ایسا حیا سوز نظارہ پیش کرتی ہے۔ جس سے ہر ہندو کو مارے شرم کے گردن جھکا لینی چاہئے۔ لیکن ہندو ہیں کہ توہمات پرستی کے جال میں آکر اپنی ستریوں کو ان شرمناک مناظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہاں ننگ شائستگی تصاویر بنی ہوئی ہیں اور جتنی جلدی انہیں مٹا دیا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ مورتی پوجک ہندوؤں کی تو اس طرح نگاہ دب جاتی تھی پر سدھ دیش بھگت سیٹھ جمنا لال بجاج نے اس کے خلاف آواز اٹھانے کا ساہس کیا ہے اور انہوں نے مندر والوں کو چیلنج کر دیا ہے کہ ان تصویروں کو ہٹا دو۔ ورنہ ستیہ گرہ کیا جائے گا۔

دیکھنا یہ ہے کہ اس چیلنج کا

آریہ سماج اور ساہتیہ

(از شری چمن لال جی بجاج ایم۔ اے)

آریہ سماج میں اعلیٰ درجہ کے ساہتیہ کا ابھاؤ ہے۔ ایسا ساہتیہ نہیں ہے جو کہ ایک غیر آریہ سماجی کو دیا جائے جس سے اس کے دل میں آریہ سماج کے لئے شردھا اُتپن ہو سکے۔ انگریزی کے ساہتیہ میں سوائے پنڈت گرودت جی کے گرنتھوں کے کوئی اس پایہ کا ساہتیہ نہیں ہے۔ پنڈت گنگا پرشاد۔ پنڈت چموپتی اور رائے ٹھاکر دت جی نے چھوٹے چھوٹے گرنتھ لکھ کر آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ اور بھی کسی مہانو بھاو نے سیوا کی ہو۔ لیکن مجھے اس کا گیان نہیں ہے۔ آج ڈاکٹر بھگت رام جی یورپ میں آریہ سماج کا پرچار کر کے آئے ہیں لیکن انہیں سب سے بڑی مشکل جو پیش آئی ہے۔ وہ ہے انگریزی ساہتیہ کا ابھاو جس سوسائٹی اتھوا سماج کا کوئی ساہتیہ نہیں ہوتا اس کا کام دیرپا نہیں ہو سکتا۔ یدی ایک آریہ سماج کا اعلیٰ درجہ کا ودّیا سو لیکچر دے کر جنتا کو لابھ پہنچا دے لیکن وہ اس لابھ سے بہت کم ہے۔ جو کہ وہ ایک اُچ کوٹی کا گرنتھ لکھ کر پرچار کر سکتا ہے گرنتھ ایک ہمیشہ کی چیز ہو جاتی ہے جس سے وہ اپنے گیان کی بردھی کر سکتا ہے اس کی سہائتا سے وہ ایک وشے میں اپنا مت نردھارت کر سکتا ہے۔ جتنی بار وہ اس کو پڑھتا ہے۔ اتنی ہی بار وہ لیکھک کے وشے کا ادھک انوشیلن کر سکتا ہے وہ اس پستک کے گیان سے آکھنڈ بھر جاتا ہے۔ تب وہ اس کی اپنی ہی سمپتی ہو جاتی ہے۔ اس سمپتی کو وہ سوتنتر روپ سے پرگٹ کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے جیون کا حصہ ہو جاتی ہے۔ کتنا لابھ ہے جو ایک اعلیٰ درجہ کا گرنتھ سوسائٹی کو پہنچاتا ہے ایک پربل وچار کہ جس سے اپنے وچار جگت کو دیتا ہے وہ اس سے کرانتی اتپن کر سکتا ہے۔ فرانس کے کرانتی کو جنم دینے والے اسی پرکار کے لیکھک ہی تھے۔ آج بولشوزم کا جنم اسی پرکار کے لیکھکوں سے ہی ہوا ہے

اس سے انومان کیا جا سکتا ہے کہ ساہتیہ کی کتنی سوسائٹی کو ضرورت ہوا کرتی ہے۔ آریہ سماج کے لیکھکوں نے جتنا گرنتھ لکھے وہ ضرورتاً پڑنے پر لکھے گئے۔ آریہ سماج نے ایسے لیکھک پیدا نہیں کئے۔ ایسے لیکھکوں کو پیدا ہونے کا موقع نہیں دیا اتھوا ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ جو کیول ماتر اپنے سمے کو لیکھ کے کاریہ میں دیں اور اپنے برسوں کے پریشرم سے اعلیٰ درجہ کا لیکھ گرنتھ لکھیں۔ اعلیٰ درجہ کے گرنتھ لکھنے کے لئے کتنے سمے منودرتی۔ پرشکرت وچار اور Imagination کی ضرورت ہے۔ یہ ایک لیکھک ہی انوبھو کر سکتا ہے۔ وہ مہانو بھاو اس کے اندر کل وایو منڈل میں پل کر ہی اپنے گرنتھ کی رچنا کر سکتے ہیں۔ ایسا ساہتیہ ہی جاتی کا جیون ہوا کرتا ہے۔ آریہ سماج میں پڑھنے اتھوا سوادھیائے کرنے کی رچی بھی نہیں ہے۔ یدی آریہ سماجی سوادھیائے پریمی ہوں تو اعلیٰ درجہ کے ساہتیہ کی مانگ ہو اور اس مانگ کو پورا کرنے کے لئے لیکھک اپنا قلم اٹھائیں۔ آریہ سماج جیسی ادھر چھوٹی ہیں تو نئے پودوں کو پھلنے کا اوسر ہی نہیں ملتا۔ پرنتو کول دالیو تھا اسے درشا میں پودا گل سڑ جاتا ہے۔ وہ پودا جب گل سڑ جاتا ہے تب اپنے پیچھے ایک بھیانک ستھان چھوڑ جاتا ہے۔ جو دوسرے پودوں کو بڑھنے اور نشوونما دینے میں سہایک نہیں ہوتی۔

اگر آریہ سماج نے اپنی جڑیں مضبوط کرنی ہیں اور اس کو اپنی بڑھتی ہوئی ادھوگتی کو دور کرنا چاہئے تو آریہ سماج اعلیٰ ساہتیہ کی جھڑی لگا دے۔ ایک دوسرے کو وددان اعلیٰ گرنتھ لکھنے میں دان کرنے کا یتن کریں۔ سوکھ۔ وچار کی بجائے لیکھ بدھ وچار ہو وہ گرنتھوں کی بہتات سے لکھنے والے پر خود بخود اعلیٰ درجہ کے گرنتھ لکھنے کیلئے ودوانوں کو مائل کریں گے۔ آریہ سماجی اپنی رچی کو بدلیں اور بجائے سننے کے پڑھنے کی رچی پیدا کریں۔ تبھی آریہ سماج کا بھوشیہ شاندار تھا اجول ہو سکتا ہے۔ آشا ہے آریہ سماج کے وددان اس نرلیہ کی طرف دھیان دیں گے۔

پرکاش میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیجئے

کیا اثر ہوتا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہم تندرست کیسے رہ سکتے ہیں؟

نمبر ۳

بھوجن

(از شری مان ڈاکٹر چھبیدن لال جی ایم ڈی وغیرہ ماہر علاج امراض ہوموپیتھی بھٹنڈا)

ہماری ہر ایک حرکت یا فعل جیسے چلنے۔ ہاتھ اٹھانے۔ بولنے اور وچار کرنے وغیرہ سے ہمارے جسم کے بہت باریک عضلات جن کو ڈاکٹری میں سیلز (Cells) کہتے ہیں۔ ضایع ہوتے ہیں۔ نیا خون ہر ایک عضو میں پہنچکر ان ضایع شدہ سیلز کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ اور وابد (خراب خون کی رگیں) ان مردہ سیلز کو دل اور پھیپھڑوں میں پہنچاتی ہیں۔ جہاں سے بذریعہ سانس باہر خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ جسم کے دوسرے سوراخوں کے ذریعہ بھی یہ سیلز خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ہمارے جسم میں نیا تازہ خون نہ بنے تو سیلز خارج ہوتے ہوتے ہر ایک عضو بیکار ہو جائے۔ اور جیو آتما ایسے شریر کو چھوڑ دے۔ نیا خون اس غذا سے بنتا ہے جو ہم کھاتے ہیں۔ چنانچہ قیام جسم کے لئے ہمیں بھوجن کی اوشکتا ہے۔ نیز یہ ہمارے جسم کو گرم بھی رکھتا ہے۔ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جو شخص جس عضو سے زیادہ کام لیتا ہے اس کا وہی عضو زیادہ گھستا ہے۔ اور اس کو اسی عضو کے پرورش کرنے والے بھوجن کی زیادہ اوشکتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص لکھنے پڑھنے کا کام زیادہ کرتا ہے۔ جس سے اس کا دماغ اور اس سے تعلق رکھنے والی رگیں زیادہ گھستی ہیں۔ تو اس کو ضرورت ہے کہ ایسا بھوجن کرے جو دماغ اور ان رگوں کی زیادہ پرورش کر سکے

ہم کو کیا بھوجن کرنا چاہیئے؟

بھوجن وہ کرنا چاہیئے کہ ہمارے ضایع شدہ اعضا کی زیادہ سے زیادہ پرورش کرے اور کوئی وکار ہمارے شریر میں نہ پیدا کرے۔ رماتما نے ہمیں ہمارے بھوجن کی جانچ کرنے کے واسطے کئی ڈاکٹر دیدیئے ہیں۔ پہلا ڈاکٹر آنکھ ہے جس بھوجن کے دیکھنے سے گھرنا یا نفرت پیدا ہو وہ کبھی ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اس کے جو بھوجن دیکھنے میں خوشنما ہو اور جس کو دیکھ کر ہی کھانے کو طبیعت چاہے۔ وہ ڈاکٹر آنکھ کا پاس کیا ہوا بھوجن سمجھنا چاہیئے۔ اگر آنکھ پاس کرے لیکن دوسرا ڈاکٹر ناک اس سے اختلاف کرے تو وہ بھوجن بھی ہتکاری نہ ہوگا۔ ان دو ڈاکٹروں سے پاس ہونے کے بعد منہ میں جانے پر زبان اس کے ذائقہ کو پسند کرے اور دانت اس کو بخوبی پیس سکیں۔ نیز منہ کا سلاوا اس میں کافی تعداد میں مل سکے تب ہی وہ بھوجن ہمارے لئے کافی پوشن کاری ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

ان سب جانچوں کے بعد بھوجن جب معدہ میں جاوے تو وہاں بھی اچھی طرح پیسا جا سکے۔ اور اس سے جو خون بنے وہ بھی کوئی خراب اثر ہمارے جسم پر نہ ڈالے وہی بھوجن انسان کی خوراک کہلا سکتا ہے مذکورہ بالا کسوٹی پر کسنے سے

تازہ پھل۔ ہری ترکاریاں اناج۔ دال روٹی۔ پکوان۔ مٹھائی۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن دہی وغیرہ وغیرہ بادام۔ چھوارے وغیرہ میوہ جات ہماری قدرتی خوراک معلوم ہوتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر۔ سونگھ کر۔ چکھ کر ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ اور جن سے مستقل طور پر ہمیں شریر میں طاقت آتی ہے اور خون بھی شدھ بن کر اروگتا دینے والا ہوتا ہے برخلاف اس کے جو لوگ گوشت مچھلی انڈا شراب۔ بھنگ و تمباکو وغیرہ بھوجن میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس قدرتی نیم کو توڑتے ہیں۔ ان چیزوں سے آنکھ ناک۔ زبان ہر ایک ڈاکٹر اختلاف کرتا ہے کیا ہی گوشت خور کیوں نہ ہو کچے گوشت کی صورت اور بو سے اس کو بھی نفرت ہوگی اور کھانے سے تو قے ہی ہو جائے گی۔ لیکن ایک امرود آم یا نارنگی کو دیکھ کر سونگھ کر اور چکھ کر وہ بھی پرسن ہو جائیگا بڑے بڑے شرابی برسوں شراب پیتے رہنے پر بھی شراب پیتے وقت منہ بگاڑتے ہیں۔ اور ذائقہ درست کرنے کو قدرتی غذا کی مدد لیتے ہیں۔ بھنگ کو حلق سے اتارنے کے لئے اس میں شکر بادام وغیرہ قدرتی خوراک شامل کی جاتی ہے۔ تمباکو کے کھانے والے بار بار تھوکتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ تمباکو کو نشئی اشیاء میں شامل نہیں کرتے۔ یہ ان کی غلطی ہے تمباکو نشئی اشیاء میں شامل ہے۔ اور اس کے نقصانات کچھ کم نہیں ہیں۔ ایک کٹورہ خون میں اگر تمباکو کھا کر تھوک دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ تھوڑی دیر میں خون کے سرخ ذرات ضایع ہو جائیں گے اور خون مثل پانی کے پتلا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کا یہی اثر ہمارے جسم میں ہوتا ہے۔ زیادہ تمباکو استعمال کرنے والوں کے چہرے زرد اور خون کا رنگ بھدا ہو جاتا ہے۔ نیز آنکھوں کے لئے تو یہ زہر قاتل ثابت ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ جملہ اشیاء بھوجن کی فہرست سے خارج کر دینی چاہئیں۔

خوردنی چیزوں کی اقسام

خوردنی اشیاء چھ قسموں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں۔

۱۔ چوشیہ :۔ یعنی جو چیز چوس کر کھائی جائے جیسے گنا۔ انار وغیرہ

۲۔ پے :۔ جو پیا جاوے جیسے دودھ شربت وغیرہ۔

۳۔ لیہ :۔ گاڑھی چیز جو پی یا کھائی جائے جیسے کڑھی شکرن سیلو وغیرہ

۴۔ بھوجیہ :۔ ملائم کھانے کی چیزیں جیسے دال چاول وغیرہ

۵۔ بھکش: کھانے کی ٹھوس چیز جیسے لڈو۔ بالوشاہی۔ مٹھری وغیرہ

۶۔ چرب :۔ چبانے کی چیز جیسے چنا چڑوے وغیرہ

جس ترتیب سے یہ اقسام تحریر کی گئی ہیں۔ اسی ترتیب سے ایک سے دوسری دیر ہضم ہے۔ یعنی چوسنے کی بہ نسبت پینے والی چیز جلدی ہضم ہوتی ہے۔ اور پینے والی کی نسبت گاڑھی چیز۔ ایک ہی چیز مختلف طریقے پر کھانے سے معدہ پر مختلف اثر ڈالے گی۔ مثلاً بادام کو اگر پانی میں پیس کر شربت کے پیا جائے تو بہ نسبت اس بادام کے جس کے لڈو بنائے گئے ہیں۔ جلد ہضم ہوگا بہت سے لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ بھوجن کے گھنٹہ دو گھنٹہ بعد یا پیشتر ہلکی چیز سمجھ کر کھا لیتے ہیں۔ برسات میں اکثر اونچے طبقہ کے لوگ بھی بھنے ہوئے چنوں کو مفید سمجھ کر اسی طرح استعمال کر لیتے ہیں۔ اس سے معدہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ چنا کوئی بری چیز نہیں۔ اگر ہضم ہو سکے تو اچھی غذا ہے لیکن اس کے ہضم کرنے کے لئے معدہ کو کافی موقع دینا چاہیئے۔ خصوصاً بھنے ہوئے چنوں کو بہت زیادہ وقت کی ضرورت ہے۔

رس (ذائقہ)

بلحاظ ذائقہ بھوجن چھ رسوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہر ایک رس میں پرکرتی کے کوئی کوئی تتو زیادہ ہوتے ہیں اور اس کے لحاظ سے بھوجن کی خاصیت مختلف ہوتی ہے۔ لہٰذا ناظرین کی واقفیت کے لئے وہ بھی یہاں درج کرتے ہیں۔

نام رس	کون تتو زیادہ ہے	عام خاصیت
۱۔ میٹھا	پرتھوی۔ جل	ٹھنڈا۔ انتڑیوں کو ہتکاری۔ وات۔ پت کو شانت کرنے والا اور طاقت دینے والا ہے۔ زیادہ استعمال سے مندا اگنی پیدا ہوتی ہے
۲۔ نمکین	اگنی۔ جل	دست کو جاری کرنے والا بھوک کو بڑھانے والا ۔۔۔ کو کومل کرنے والا۔ اور وات ۔۔۔ کو ناش کرنے والا ہے زیادہ استعمال سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔
۳۔ کھٹا	پرتھوی۔ اگنی	ٹھنڈا۔ پاک میں گرم ہاضمہ کو بڑھانے والا اور سستی لانے والا ہے اسی وجہ سے طالبعلموں کو اس کا استعمال ممنوع ہے۔ کیونکہ سستی آنے سے پڑھنا لکھنا نہ ہو سکیگا زیادہ استعمال سے کمزوری ہوتی ہے۔ اور ویریہ کا ناش ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ویریہ کو پتلا کرتا ہے اور غالباً اسی وجہ سے شہوت لاتا ہے۔
۴۔ چرپرا	اگنی۔ وایو	گرم۔ زہریلی زناش کرنے والا ہاضمہ شکتی کو بڑھانے والا روکھا اور رچی کارک ہے زیادہ استعمال سے وایو کے روگ پیدا ہوتے ہیں
۵۔ کسیلا	پرتھوی وایو	ٹھنڈا۔ شریر کو مضبوط بنانے والا ۔۔۔ جذب کرنیوالا ۔۔۔ کرنیوالا ۔۔۔
۶۔ کڑوا	اکاش وایو	ٹھنڈا ہلکا۔ روکھا۔ جگر و بخار کو مفید ۔۔۔ بنانیوالا۔ جرثیم ہلاک ۔۔۔

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر دیکھو)

یادِ رفتگاں

لالہ جیون داس جی

(از پنڈت وشنو دت بی۔ اے ایڈووکیٹ فیروزپور)

لاہور کے رہنے والے لالہ جیون داس کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ وہ آریہ سماج کے مشہور کام کرنے والوں میں سے تھے۔ لالہ جیون داس جی ڈیل ڈول میں خوب مضبوط تھے صحت غضب کی تھی۔ باوجود پنجابی ہونے کے ہندوستانی میں بات چیت کرتے تھے۔ اور جب گرجتے تھے تو نوجوانوں کے دل بھی دہل جاتے تھے۔

فنانشل کمشنر کے دفتر میں مترجم تھے پنشن لینے کے بعد انہیں (۱۳۵) روپے ماہوار ملتی تھی۔ اور غالباً تیس برس تک وہ پنشن لیتے رہے۔ لالہ جیون داس جی ان بزرگوں میں سے تھے جن کو لاہور میں رہ کر سوامی دیانند جی کے ابتدائی زمانہ کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔

لالہ جیون داس سوامی دیانند کے لاہور میں تشریف لانے سے پیشتر پنجاب برہمو سماج انارکلی کے ممبر تھے اور برہمو خیالات رکھتے تھے۔ انہوں نے اخباروں میں پڑھا کہ ایک سنیاسی مورتی پوجا کا کھنڈن کر رہا ہے اور وید اور شاستروں کا پرچار کر رہا ہے۔ لالہ جیون داس نے اپنے دیگر ساتھیوں سمیت سوامی دیانند کو پرچار کے لئے پنجاب میں بلایا۔ برہمو سماج میں لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ اور سوامی دیانند کے لاہور میں رہنے کے اخراجات بھی برہمو سماج کی طرف سے برداشت کئے گئے۔

سوامی دیانند ہمیشہ صاف گو تھے۔ برہمو سماج میں لیکچر دیتے ہوئے انہوں نے اپنے سدھانتوں کو کھلے الفاظ میں اظہار کیا۔ وید اور شاستروں کی تعریفیں کی۔ جو برہمو سماج کے اس وقت کے لیڈروں کو ناگوار گزری۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لالہ جیون داس اور ان کے چند ساتھی۔ برہمو سماج سے علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے سوامی دیانند کے رہنے اور لیکچروں کا جداگانہ اپنی ذمہ داری پر انتظام کیا۔

اس وقت کا ابتدائی زمانہ ایسا تھا کہ لوگ مورتی پوجا شرادھ۔ ورن بیوستھا۔ استری سکھشا وغیرہ کے متعلق اور خیالات سن نہ سکتے تھے۔ بڑا شور مچاتے تھے۔ شاستراتھ میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہوتا تھا۔ ان خیالات سے اختلاف رکھنے پر برادری سے خارج کرنے کی دھمکی بھی جاتی تھی۔ مگر لالہ جیون داس جی پر ان دھمکیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا ان پر سوامی دیانند کے ست سنگ کا بڑا اثر ہوا۔ اور ان کو یقین ہو گیا کہ سوامی دیانند جس ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ وہی ایک بات سنسار کا اپکار کرنے والا ہے اور جس قدر ست شاستر پرچلت ہیں۔ وہ سخت ہانی کارک ہیں۔

سوامی دیانند کے لیکچروں کا پہلے لالہ رتن چند ڈاڑھی والے کے تالاب برادرھ ڈاکٹر رحیم خاں کی کوٹھی پر انتظام کیا گیا۔ مگر دقت یہ پیش آئی کہ سوامی دیانند کی گفتگو سے سب گھبرانے لگ جاتے تھے۔ لالہ رتن چند ڈاڑھی والے کے پاس لوگوں نے شکایت کی کہ سوامی دیانند کے لیکچروں کے لئے جگہ نہ دی جائے۔ آخر کار مجبور ہو کر انہیں جواب دینا پڑا۔ پھر ڈاکٹر رحیم خاں پر بھی زور دیا گیا۔ ان سے یہاں تک کہا گیا کہ دیکھو سوامی دیانند تمہاری کوٹھی پر دیا کھیان دیتے ہیں اور اسلام کا کھنڈن بھی لیکچروں میں کرتے ہیں مگر ڈاکٹر رحیم خاں ایک آزاد خیال شخص تھے انہوں نے ان شکایتوں کو تنگ خیالی سمجھا اور کہا کہ وہ سوامی دیانند کے لیکچروں کا اپنی کوٹھی میں ہونا خوش قسمتی خیال کرتے ہیں۔

ان حالات میں سوامی دیانند کے پریمیوں نے یہ مناسب سمجھا کہ سوامی جی کے اپدیشوں کے لئے ایک مستقل آزادانہ انتظام ہونا چاہئے۔ چنانچہ سوامی دیانند کی آگیا کے بموجب وچھووالی میں آریہ سماج کھولی گئی۔ اور اس کے پہلے ادھکاریوں میں لالہ جیون داس جی تھے۔ پنجاب میں سب سے پرانی آریہ سماج وچھووالی لاہور کی ہی ہے۔

آریہ سماج کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اس کے چلانے کے لئے ضابطہ اور قواعد کی ضرورت تھی۔ آریہ سماج بمبئی کے قواعد ہی اب تک بن چکے تھے۔ اور کسی آریہ سماج نے نیم آپ نیم نہیں بنائے تھے۔ آریہ سماج کے نیم اور اپ نیم بنائے گئے۔ جن کے بنانے میں لالہ جیون داس شامل تھے۔

آریہ سماج دن بدن ترقی کرتی گئی۔ اور لالہ جیون داس ہمہ تن آریہ سماج وچھووالی لاہور کی ترقی میں مصروف رہے۔ وقت آیا کہ آریہ سماج کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ انارکلی میں علیحدہ دوسری سماج بن گئی۔ مگر لالہ جیون داس اپنی پرانی سماج وچھووالی کے ساتھ رہے۔ آریہ سماج میں ماس بھکشن کی تائید کرنے والے پیدا ہوئے۔ مگر لالہ جیون داس ماس بھکشن کے خلاف رہے۔

سوامی دیانند کے اجمیر میں سخت بیمار ہو جانے کی خبر لاہور پہنچی تو آریہ سماج وچھووالی لاہور کی طرف سے پنجاب کے قائم مقام پنڈت گورودت اور لالہ جیون داس سوامی دیانند کی حاضری میں رہنے کے لئے اجمیر بھیجے گئے۔ اور بخوشی انہوں نے یہ خدمت منظور کی۔

لالہ جیون داس لیکچر نہ دیا کرتے تھے۔ مگر انتظامی معاملات میں حسب ضرورت لمبی لمبی تقریریں کیا کرتے تھے۔ آریہ سماج میں ہر ایک جگہ لیڈر تھے۔ سوامی دیانند جی نے جب پراوپکارنی سبھا بنانے کا خیال کیا تو لالہ جیون داس جی کو بھی انہوں نے پراوپکارنی سبھا کا ممبر بنایا۔ پراوپکارنی سبھا ویدک یتراله کا انتظام کرتی ہے اور مہاراجہ شاہپورہ آجکل اس کے منتری ہیں انارکلی میں لالہ سیتا رام آریہ لکڑی فروش کی دوکان پر اکثر وہ بیٹھا کرتے تھے۔ وہاں نوجوان اکٹھے ہوتے تھے۔ اور ان کے ساتھ بات چیت کر کے بڑے خوش ہوتے تھے۔ باتیں بڑے جوش سے کیا کرتے تھے۔

اردو میں انہوں نے بہت سے ٹریکٹ لکھے ہیں۔ جس زمانہ میں لالہ جیون داس زندہ تھے۔ تو وہ اپنی کتابوں کی نئی سے نئی ایڈیشن نکالا کرتے تھے۔ صغر سنی کی شادی۔ مورتی پوجا۔ شرادھ۔ ویدک الہام غرضیکہ بہت سے مضامین پر انہوں نے کتب لکھی تھیں۔ یہ کتابیں اس زمانہ میں بہت پڑھی جاتی تھیں۔ اور آریہ سماج کا ان کے ذریعہ سے بڑا پرچار ہوا۔

پنچ مہایگیہ ودھی کا اردو میں ترجمہ لالہ جیون داس جی نے شایع کیا۔ جس کے کئی ایڈیشن شایع ہوئے اور لوگوں میں اس پنچ مہایگیہ ودھی کا بڑا پرچار ہوا۔ ایسے کئی آدمیوں نے سندھیا لالہ جیون داس کی کتاب کو خرید کر سیکھی۔ آریہ سدھانتوں پر ان کو بڑا وشواس تھا۔ جہاں کوئی شخص آریہ سدھانتوں کے خلاف بولے روک ٹوک کرنے لگ جاتے تھے اور ستیارتھ پرکاش کی ہندی کے متعلق ان کا خیال تھا کہ قابل درستی ہے۔ اور کاروائی کی غلطیاں درست کیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ستیارتھ پرکاش کا ایک سمولاس نمونہ کے طور پر درست کردہ ہندی میں اردو عبارت میں شایع کیا تھا۔ اور اعتراض کرنے پر اپنی ہر ایک سطر کے لئے وجوہات پیش کیا کرتے تھے۔

لالہ جیون داس آریہ سماج کے بزرگ پتامہ تھے۔ ان کی ذات سے آریہ سماج کو ہر ایک کام میں مدد ملا کرتی تھی۔ گرودت کی موت کے بعد ان کا گوروکل سے پریم تھا۔ پنڈت لیکھرام جب تک شہادت۔ ان کے مکان پر ہی رہا کرتے تھے۔ وہیں شہید ہوئے تھے۔ پنڈت گرودت کی کتب بمع سوانحعمری انہوں نے کلیات کی شکل میں شایع کی تھیں۔

رادھا سوامی مت کا فندا

(بقیہ ص۱۱)

بھی ایک مذہبی جماعت ہے۔ جس کو سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔

اخبار پریم پرچارک ۲۲ مارچ ۱۹۲۵ء ص۶:

ہندو دھرم شاستر تقسیم اور تفریق کو جائز نہیں۔ جب سے مغربی تہذیب نے زور پکڑنا شروع کیا ہے۔ ہندو دھرم شاستر کی تعلیم دھکا کھاتی چلی جاتی ہے۔

اخبار پریم پرچارک ۷ مارچ ۱۹۲۶ء ص۳ کالم ۲: مالک کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ہمارا ملک گیری کے معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ہمارے اوپر اس وقت کوئی تکلیف نازل ہے۔ اور نہ ہی امید ہے کہ مستقبل میں ہم پر کوئی سخت آفت نازل ہوگی۔

رادھا سوامی مت کے موجودہ گرو کی ڈائری سے آپ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۰ء شملہ وار کی ڈائری میں یوں تحریر کرتے ہیں۔ جب تک اہل ہند اہل انگلستان کی طرح کیرکٹر والے نہ بن جائیں گے اس وقت تک مساوات کی امید رکھنا لا حاصل ہے۔

۲۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کی ڈائری میں لکھا ہے:

آپ لوگ جو ہندوستان کو سوراجیہ دلایا چاہتے ہو۔ اور انگریز جیسی بہادر قوم کا مقابلہ کیا چاہتے ہو۔ اور اپنے سینے گولیوں اور لاٹھیوں کی مار کے لئے پیش رکھنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ جانوروں کی جھوٹی طعن سے گھبرا گئے ہو؟

رادھا سوامی مت کا خدا

گذشتہ سے پیوستہ

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء گذشتہ شب دیوان خانہ ریاست کپورتھلہ میں مہاشہ جھبولا ناتھ جی کا ایشور وشواس پر ویاکھیان ہوا۔ جو حسب ذیل ہے :-

آریہ سجنو! مہابھارت کے گھور سنگرام کے بعد طرح طرح کے مت متانتروں کا آغاز ہوا۔ لیکن جب ہم بار بار گیرلوں نے بھیش پرجا راجاؤں کو خوش کر لینے کے لئے ان کی خوشامد کے مطابق تعلیم کا پرچار کیا۔ اور ویدوں میں سے گندی تعلیم نکالنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد پارسی مت کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور ایشور کو اسے ... پوجا شروع کیا گیا۔ اگرچہ بھارت کے پراچین آریہ لوگ اگنی کی پوجا کرتے تھے۔ مگر وہ اگنی کو ایشور سمجھ کر مان کر پوجا نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھ کر پوجا کیا کرتے تھے۔ اور اس میں گھی اور خوشبودار ادویات ڈال کر ہون کیا کرتے تھے۔ اور اس کو ایک بھاری نشکام کرم مانتے تھے۔ جس کا مقصد محض ہوا کی شدھی تھا۔ تاکہ کسی قسم کے مہلک امراض اور وبائیں پھیلنے نہ پائیں۔

میں بتلا رہا تھا کہ ملک ہندوستان میں پہلے اہل پارسی مذہب نے ایشور کی استھول بھاؤ میں اپاسنا شروع کی۔ یعنی اگنی کی ایشور بھاؤ سے پوجا اگنی سروپ جان کر کرتے تھے۔ یہی اثر بعد میں آریہ لوگوں اور پارسیوں میں ... اس کے بعد بودھ اور جین مت نکلے۔ ان متوں نے ایشور کے سروپ کو استھول کیا یعنی ایشور کے اوتار بنا کر۔ ان کی پتھر اور مٹی کی مورتیاں بنا کر عبادت شروع کی۔ اس کے بعد جب پورانک اپدیشکوں نے دیکھا کہ دھڑا دھڑ لوگ بودھ اور جین مت کی شرن لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے بھی اپنے دیوی دیوتاؤں اور اوتاروں کی مورتیاں بنا کر مندروں میں سجا رکھیں۔ تاکہ لوگ دھرم سے نہ گریں۔ یہاں سے ہی آریہ لوگوں نے اپنا نام سناتن دھرم کر لیا۔ اوتاروں کا ماننا اور مورتی پوجا کی پرتھا شروع ہوئی ویدک سبھیتا پر ایک دم کا سا زوال آ گیا۔

تبھی سے ویدک سدھانت کا سارا مطلب گپت ہو گیا۔ لوگوں نے طرح طرح کے مت متانتر نکالے۔ لوگ خود ایشور بن بیٹھے اور اپنی پوجا کروانے لگ گئے۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو ایشور سے کئی درجہ بڑا ظاہر کیا لوگ اندھا دھند ان متوں میں داخل ہونے لگے۔ ان متوں نے لوگوں کو کئی طرح کے لالچ دینے شروع کئے۔ اور اپنے خیال کے انوسار بہشت اور دوزخ کے سکھ اور دکھ کے بھوگنے کے مقام بنائے۔ اپنی من مانی چلانے لگے۔ غرضیکہ جس منش کو جس چیز سے پیار تھا۔ اس نے سورگ میں بھی وہی چیز شامل کی۔ دنیا میں جو چیزیں پیسے دے کر حاصل ہوتی ہیں وہ سورگ میں مفت ملنے لگیں۔ بس ان لوگوں کے خیال میں سورگ کے معنی اتنے ہی ہیں۔ وہ زمانہ اودیا اور اندھکار اور اگیان کا تھا۔ جو جس کے دل میں آیا وہی دنیا سے منوایا۔ رادھا سوامی مت نے ایشور کے بارے میں جو تعلیم دی ہے۔ وہ کل میں نے بیان کر دی۔

اس مت نے تو اس بارہ میں اندھیر کر ڈالا کہ ایشور کو بھی ایک منش بنا کر لوگوں کے آگے رکھ دیا۔ اور گیارہ آسمان بنا کر رادھا سوامی دیال کو اس گیارھویں آسمان پر جا بٹھایا۔ عیسائیوں نے چار آسمان بنائے اور مسلمانوں نے سات۔ بھلا رادھا سوامی کم کیسے رہتے انہوں نے بڑھ کر پاؤں مارا اور سب سے بڑا بننے کی کوشش کی۔ عیسائی اور مسلمان لوگ تو اپنے چار اور سات آسمانوں کے نام نہ رکھ سکے۔ مگر ان حضرات رادھا سوامی نے اپنے گیارہ آسمانوں کے نام بھی گھڑ لئے جو ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

(۱) ہنس دل کمل (۲) ترکٹی (۳) سن (۴) اگھشر (۵) مہا سنی (۶) بھنور گپھا (۷) ست لوک (۸) انامی (۹) الکھ (۱۰) اگم (۱۱) رادھا سوامی۔

میں ذکر کر چکا ہوں کہ جو جس کے دل میں آیا۔ گھڑ ڈالا۔ کوئی کسی کو پوچھنے والا نہ تھا۔ رادھا سوامی مت نے اپنے آپ کو تمام سے بڑا ظاہر کرنے کے واسطے تمام مہاپرش، پیر، پیغمبر، رشی، منی، اوتار، دیوی، دیوتا نیز ایشور تک کو اپنے سے نہایت کم درجہ ظاہر کیا اور ان کی گھور نندا اپنی کتابوں میں درج کی اور یہاں تک لکھا ہے کہ وشنو مہا دیو اور برہما وغیرہ کال یعنی شیطان کی اولاد تھے۔ اور وید شاستر شیطان کے لڑکوں نے اس کارن رچے تاکہ لوگوں پر دیال پرش کا بھید نہ کھلے۔ اور لوگ ان وید شاستروں میں پھنس کر بھٹک کر مر جائیں۔

اس کے بعد مہاشہ جی نے سار بچن سے وہ تمام شبد پڑھ کر سنائے۔ جو ایشور کے برخلاف ہیں۔ اور ایشور کو رادھا سوامی سے نیچے ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ اور پھر بیان کیا کہ ایشور شیطان سے بھی نیچے درجہ پر ہے یعنی اومکار اس کی غلامی میں رہتا ہے۔

تیسرے دن کے ویاکھیان کے بعد چوتھے دن کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس جگہ پر بیٹھ کر مہاشہ جی بولا کرتے تھے۔ رادھا سوامیوں نے اینٹیں مارنی شروع کیں۔ چنانچہ ایک کو پکڑ لیا گیا۔ لوگوں نے چاہا کہ اس کو زدوکوب کریں مگر مہاشہ جی نے روک دیا۔ اور کہا کہ ہمارا دھرم بدلا لینا نہیں سکھاتا۔ اور اسے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر آپ کا اس سے ہی دل خوش ہوتا ہے تو میں آپ کو اینٹیں اور پتھر منگوا دیتا ہوں۔ اینٹیں اور پتھر وغیرہ پبلک پر نہ پھینکیں۔ آپ کے دل دکھانے کا میں مرتکب ہوں نہ کہ پبلک۔ بس دل کھول کر پھینکئے۔ میں بڑا خوش ہوں گا رادھا سوامی یہ لفظ سن کر بہت شرمندہ ہوا اور چلا گیا۔

اس کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ آپ نے کہا تواریخ ہمیں بتلاتی ہے۔ کہ کسی ملک یا دیش کو جب غلامی کی زنجیروں سے جکڑا جاتا ہے۔ تو پہلے اس ملک کی تاریخ کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے ملیا میٹ ہو جانے پر وہ ملک بہت جلدی ہمیشہ کے لئے غلاموں کی فہرست میں شمار ہونے لگتا ہے۔ یہی کارن تھا کہ جو جو قومیں مغرب کی طرف سے ہندوستان میں پناہ گزیں ہوتی رہیں۔ ان کا یہی وطیرہ رہا۔ چنانچہ مسلمانوں نے بھارت کی تاریخ کو ملیا میٹ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لاکھوں کی تعداد میں بھارت ورش کی لائبریریوں کو نذر آتش کیا گیا۔ اس کے بعد انگریز آئے وہ علم دوست تھے انہوں نے کتابوں اور تاریخوں کی حفاظت کی اور انہیں جس قدر کتابیں دستیاب ہوئیں۔ ان کی نگرانی کرتے رہے۔ مگر ان کو غلط پیرایہ میں بھی پیش کرتے رہے۔

جو ملک یا قوم کسی ملک کی سبھیتا اور تاریخ کو نشٹ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ وہ قوم ملک کی خطرناک دشمن ہے۔ یہی کارن تھا کہ بھارت ورش کے پراچین بزرگ اپنے اتہاس کو بچانے کے واسطے طرح طرح کی قربانیاں کرتے رہے۔ اور ابلتے پانی میں ڈالے گئے آرہ سے چرائے گئے۔ دیواروں میں چنائے گئے۔ بھارت کے بزرگوں نے تاریخ بچانے کے واسطے اپنے پران تک نچھاور کر دیئے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر ہندوستان میں مسلمانوں کا راج قائم ہو گیا۔ تو ہندو تہذیب کا خاتمہ اور اسلامی تہذیب کا آغاز ہو گا ان باتوں کو سوچتے ہوئے ہندو بزرگوں نے کیا کچھ صعوبتیں نہیں جھیلیں۔

اب ہمیں سوچنا ہے کہ رادھا سوامی مت ہمیں تاریخ کے متعلق کیا سکھشا دیتا ہے۔ اس کے ثبوت میں مہاشہ جی نے سار بچن سے بہت سے ثبوت پیش کئے۔ جن میں بزرگان سلف کو برے روپ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ نیز رادھا سوامی مت کی انوراگ ساگر کتاب سے کہانی بیان کی جس میں مہرشی اتری کا ذکر ہے کہ کس طرح کال یعنی شیطان نے ایشور سے ہٹا کر رکھنے کے لئے وید شاستر کو رچا۔ تاکہ لوگ ایشور کی طرف نہ جا سکیں لیکن وید شاستر کے جال میں پھنسے رہیں

اب پھر رادھا سوامیوں کی طرف سے اینٹوں کی بارش شروع ہوئی۔ اس پر مہاشہ جی نے لوگوں کو کہا کہ اچھے اور شبھ کاموں میں بہت سی سختیوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ آپ شانتی سے بیٹھے رہیں اور کسی کو کچھ نہ کہیں۔

مہاشہ جی نے کہا کہ میں آپ کو موجودہ آچاریہ صاحب رادھا سوامی مت کے ملک کے بارے میں جو خیالات ہیں۔ ان پر روشنی ڈال کر اپنے بھاشن کو سماپت کرتا ہوں۔ آپ نے اخبار پریم پرچارک میں سے ملک کے متعلق جو ڈائری درج ہے۔ وہ پڑھ کر سنائی جو حسب ذیل ہے :-

رادھا سوامیوں کا مشہور اخبار پریم پرچارک ۱۷ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ نمبر ۱ :- "اکثر لوگ یہ شکایت سنائی دیتے ہیں کہ یہ زمانہ گوشہ میں بیٹھ کر بھجن دھیان کرنے کا نہیں۔ اس وقت ضرورت پرایکار اور دیش کی سیوا کرنے کی ہے۔ انہیں ذریعوں سے ادھیاتمک پراپت ہو کر مکش سہل ہو جائے گا۔" واضح ہو کہ لوگوں کے یہ خیالات نادانی کی بنیاد پر قائم ہیں۔

اخبار پریم پرچارک ۱۲ جولائی ۱۹۲۶ء صفحہ ۱ :- ہندو بھائیوں کا یہ امید کرنا کہ ہندوستان میں ویدک زمانہ پھر ظہور پذیر ہو گا قطعاً غلط ہے

اخبار پریم پرچارک ۸ نومبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۴ :- رادھا سوامی ست سنگ (باقی صفحہ ... پر)

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

خونِ ناحق!

توہماتِ باطلہ کا خوفناک انجام

ایک سبق آموز افسانہ ←—— قسط نمبر ۲

(از شری روشن لال گپتا بی اے جرنلسٹ پٹیالوی)

(۱۰)

بچہ پر تو یہ گزری۔ ادھر بیچاری ماں کا حال سنیے۔ اس کی ماں میکہ سے واپس آرہی تھی اور اسی شہر کی رہنے والی تھی۔ بیچاری کا خاوند مر چکا تھا۔ اور یہی بچہ اس کے پریتم کی نشانی تھا۔ اور اس کے رنڈاپے کا سہارا۔ گھر کا چراغ اور امیدوں کی ایک دنیا۔

وہ غریب تھی۔ اتنی حیثیت کو کہاں تھی کہ گاڑی سے اتر کر تانگہ وغیرہ کرایہ پر لے کر گھر پہنچے۔ بچے کی انگلی پکڑ کر شہر کی طرف چل دی۔ راستہ میں چنگی خانہ والوں نے روکا۔ کہا کہ دکھاؤ اس گٹھڑی میں کیا ہے؟ اس نے کہا:۔

بھائی! اپنے میکے سے آرہی ہوں۔ بھائی نے گڑ چاول وغیرہ باندھ دیئے ہیں۔ اس پر چنگی کیا لوگے۔

چنگی والے نے ڈانٹ کر کہا:۔ واہ! سرکار ہمیں یوں ہی نوکری دیتی ہے۔ اگر اس طرح سے ہر ایک کو چھوڑ دیں تو ہمارے یہاں بیٹھنے سے فائدہ؟ یہ الفاظ چنگی والے نے کچھ ایسے تحکمانہ اور سخت لہجے میں کہے کہ ان کو سن کر ارد گرد کے راہ گیر بطور ہمدردی پاس آگئے اور چنگی والے کو سمجھایا۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ آخر ان میں سے ایک نے کہا:۔

"مائی اس کو پیسہ دو پیسہ دے دو۔"

عورت نے دو پیسے دے کر پیچھا چھڑایا۔ اس بیچاری کو کیا پتہ تھا کہ کوئی رسید بھی لینی ہے۔ جلدی سے اپنی گٹھڑی اٹھا کر چل دی۔ جب بچہ کو دیکھنے لگی تو اسے نہ پایا۔ بیچاری کے اوسان خطا ہو گئے۔ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں ——

اتفاق کی بات جس وقت وہ عورت سرکار کے ظاہری وفادار و نمک حلال چنگی والے کی حرص کا شکار بنی ہوئی تھی۔ اس وقت ایک ریچھ والا مداری چنگی خانہ کے پاس سے گزرا جس کو عورت نے نہ دیکھا۔ کیونکہ وہ چنگی والے سے جھگڑ رہی تھی۔ بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ تالیاں بجاتا ہوا ریچھ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ اور اسٹیشن سے تقریباً آدھ میل کے فاصلہ پر جا نکلا۔ جہاں اس کو ماں یاد آئی اور وہ تنہا ہونے کی وجہ سے رونے لگا۔

ماں بیچاری قسمت کی ماری نے چنگی خانہ کے ارد گرد گھوم کر۔ واپس سٹیشن پر جا کر۔ پلیٹ فارم پر ہر جگہ بہتیری تلاش کی۔ مگر کچھ پتہ نہ لگا۔ کئی لوگوں سے بچہ کے متعلق دریافت کیا مگر ہر ایک نے لاعلمی ظاہر کی۔ آخر اس نے سوچا کہ شاید گھر چلا گیا ہو۔ دل تھامے ہوئے گھر کی طرف بھاگی۔ محلہ والوں نے اس کے منہ پر ہوائیاں اڑتے ہوئے دیکھ کر کہا:۔

"خیر تو ہے؟"

اس نے رونی صورت بنا کر جواب دیا:۔

"رام چرن سٹیشن پر سے کھو گیا ہے۔ اور اب تک پتہ نہیں چلا۔ تمام جگہ ڈھونڈا۔ مگر سب بیسود ثابت ہوا۔"

محلہ والوں نے اس کی ڈھارس بندھائی اور ایک شریف آدمی نے اس کو ساتھ لیجا کر کوتوالی میں رپٹ لکھوا دی۔

صبح سے لے کر شام تک بیچاری عورت نے رونے میں گزاری۔ ہمسایوں نے اس سے کھانے کیلئے کہا۔ بیچاری نے ان کی خاطر سے چند لقمہ زہر مار کر لئے۔ مگر اس کے دل کو کہاں چین تھا۔ کافی رات تک محلہ کی دو تین عورتیں اس کے پاس بیٹھی رہیں اور اس کو تسلی دیتی رہیں۔ آخر وہ بھی اپنے اپنے گھر کو چلی گئیں۔ اور وہ نیم بیہوشی سو گئی۔

(۱۱)

رات کے بارہ بجے دیوکی نندن نے بچے کو باہر نکالا۔ جب بچہ نے اپنے مصنوعی محسن کی طرف دیکھا تو اس کو اپنی موت سامنے کھڑی نظر آئی۔ اس کی آنکھوں سے خشم اور بیرحمی ٹپک رہی تھی۔ اور ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا خنجر تھا۔

رام چرن نے دبی ہوئی آواز سے رحم کی التجا کی اور خنجر کا سبب پوچھا۔

دیوکی نندن نے ایسی غصہ بھری نظر رامچرن پر ڈالی کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور کہا ؎

برباد مجھے کرکے تو آباد نہ ہوگا

نہ معلوم دیوکی نندن کے سینے میں دل کی بجائے پتھر کا ٹکڑا تھا۔ کہ اس نے بچہ کو نہیں اٹھایا اس کی آنکھوں پر خود غرضی کی پٹی بندھی ہوئی تھی اور دل پر بیرحمی کا بادل چھایا ہوا تھا۔

اس ظالم و بیرحم قصاب نے ایک دکھوا کی ضعیفہ کے مصیبت زدہ کے نخل مراد کو قلع قمع کر دیا۔ اس کی ہنستی بولتی شکل نیست و نابود ہو کر حسرت و بیکسی کے لباس میں نمودار ہوئی۔ وہ ظالم اس کی ٹانگیں اوپر کھونٹی سے باندھ کر نیچے ایک چوڑے برتن میں اس کا خون لینے لگا۔ جب کافی خون نکل آیا تو اپنی عورت کو نہانے کے لئے کہا اور خود نیچے آکر لاش کو دانوں والے تہ خانہ میں ڈال دیا۔ کہ کل کو اس کو ٹھکانے لگا دیا جائے گا۔ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خون کبھی چھپائے سے نہیں چھپتا۔ اس کی عورت بڑے اطمینان سے اس بے گناہ کے خون میں نہائی۔ اسے پورا یقین تھا کہ اب میری مراد بر آئے گی۔

کاش اس کے دل میں جذبہ رحم ہوتا اور اسے یہ پتہ ہوتا کہ وہ خود بیٹا حاصل کرنے کے لئے ایک بیوہ کی گود خالی کرکے کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ پرماتما کے گھر میں ناانصافی نہیں۔ دنیا کے لوگ خود غرض اور احمق بظلم سے غریبوں کا گلا کاٹ کر۔ ان کے حقوق و پاکران کو پچھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وقت آتا ہے کہ ان کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے اور کف افسوس ملتے ہیں لیکن ؎

اب پچھتائے کیا ہوت ہے
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

(۱۲)

دوسری صبح جب مقتول لڑکے کی ماں اٹھی تو عورتوں سے کہنے لگی کہ رات میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے۔ پرماتما خیر کریں۔ میرا رام چرن صحیح سلامت ہو۔ ایک عورت نے پوچھا ایسا تم نے کیا خواب دیکھا ہے جو اتنی اداس نظر آتی ہو۔ رام چرن آخر مل ہی جائے گا۔ پولیس ضرور اس کی تلاش کرے گی۔ مگر ماں نے رو کر کہا:۔

بہن میرا رام اب اس دنیا میں نہیں۔ میری دائیں آنکھ کا پھڑکنا اور میرے کلیجہ کا بیٹھا جانا ظاہر کرتے ہیں کہ درحقیقت رام چرن قتل کر دیا گیا ہے۔

عورتوں کے کہنے پر اس نے اپنا خواب یوں بیان کرنا شروع کیا:۔

"میں تمہارے جانے کے بعد گہری نیند میں سو گئی۔ تقریباً آدھی رات کے وقت مجھے ایک آدمی ہاتھ میں ننگا تلوار لئے ہوئے رام چرن کے پاس کھڑا ہوا نظر آیا۔ رام چرن کے منہ میں کپڑا اٹھا ٹھونسا ہوا ہے۔ جس سے وہ بول نہیں سکتا۔ وہ بیچارا —— الفاظ گلے میں رک گئے اور وہ رونے لگی ——

عورتوں نے ڈھارس بندھائی اور کہا کہ خواب سچے تھوڑا ہی ہوتے ہیں۔ اداس کی حالت میں سونے کی وجہ سے نیند میں بھی تمہارا خیال لاحق رہا۔"

اس نے کہا نہیں میرا دل دھڑک رہا ہے اور میرے سامنے خواب کا نقشہ بندھا ہوا ہے۔ کہ رام چرن غشی کی حالت میں زمین پر پڑا ہوا ہے اور کسی آدمی نے اس کا سر قلم کر دیا ہے۔ میں یہ خواب دیکھ کر سہم گئی اور ایسا معلوم ہوا گویا درحقیقت یہ واقعہ میرے سامنے ہو رہا ہے۔ میں بچہ کو بچانے کے لئے اٹھی۔ اس کی طرف بڑھتی تو میرا ہاتھ دیوار سے لگا اور اپنے آپ کو تنہا پایا ——

اس نے اتنا کہا اور زار و قطار رونے لگی۔

(۱۳)

محلہ کی عورتوں نے کہا کہ چلو تم کوتوالی جا کر پتہ لو کہ لڑکے کا کچھ سراغ ملا یا نہیں۔ وہ بیچاری تن تنہا کوتوالی پہنچی اور لڑکے کے متعلق پوچھنے لگی۔ پولیس والوں کو اتنا خیال کہاں ہوتا ہے کہ وہ کسی کے دلی جذبات کا اندازہ لگا سکیں۔ ایک سپاہی نے بڑے سخت لہجہ میں کہا:۔

مائی ہم کیا کریں بچے کی حفاظت خود نہیں کرتیں۔ اب ہمارے پیچھے پڑ گئیں۔ ہم کہاں سے پیدا کریں۔ مل جائے گا تو پتہ دے دیں گے۔ خواہ مخواہ مغز پچی کرنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں۔ جا۔ گھر جا کر بیٹھ۔

بیچاری روتی ہوئی گھر آرہی تھی کہ اسے ایک لڑکا ملا جو رام چرن کا ہم جماعت تھا۔ اور اکثر رام چرن کے ساتھ اس کے گھر آیا جایا کرتا تھا۔ اس نے رامچرن کی ماں کو دیکھ کر اس کو آواز دی اور کہا کہ آج رامچرن سکول کیوں نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ:۔

نتھو! وہ تو کل سٹیشن پر سے گم ہو گیا ہے۔

بچے نے چھوٹتے ہی کہا کہ:۔

وہ تو کل میرے ساتھ سٹیشن کے پاس ریچھ والے کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

عورت اس بچہ کو سٹیشن کے پاس لائی اور جس طرف کو وہ لے گیا ساتھ ساتھ چلی گئی تھوڑی دور جا کر نتھو نے کہا کہ جب ہم یہاں تک پہنچے تو میرا باپ مجھے گھر لے گیا اور بعد میں رامچرن کا مجھے علم نہیں۔ میں نے تو سمجھا

تھا کہ وہ بھی گھر چلا گیا ہوگا۔ ورنہ میں اس کو بھی ساتھ لے کر آتا۔

ابھی وہ وہاں کھڑے باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک آدمی بچہ کے گم ہو جانے کا حال سن کر وہاں آیا اور کہا :-

"مائی! کل تقریباً نو بجے ایک آٹھ سال کا بچہ سرخ قمیض پہنے ہوئے یہاں پر کھڑا رو رہا تھا۔ جس کو ہمارے شہر کا دیوکی نندن نامی ساہوکار انگلی پکڑ کر لے گیا تھا۔ چونکہ وہ ایک امیر شریف آدمی ہے۔ اس لئے میں نے یہ خیال کر کے کہ یہ خود بچہ کو گھر پہنچا دے گا۔ کچھ مزاحمت نہ کی"۔

عورت نے منت آمیز لہجہ میں کہا :-

"بھائی! مجھے سیٹھ کا گھر تو بتا دو"

وہ بیچارا اس عورت کو سیٹھ کے گھر پر لے آیا اور کہا کہ :-

"سیٹھ صاحب جس بچہ کو آپ کل وہاں سے لائے تھے وہ اس مائی کا بچہ ہے۔ آپ اس کو کوتوالی تو نہیں چھوڑ آئے ؟"

یہ سنکر سیٹھ صاحب کا رنگ فق ہو گیا۔ اور پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔

سیٹھ صاحب کے چہرے پر تغیر کے غیر معمولی آثار دیکھ کر۔ رات کا خواب ماں کی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ وہ اکدم چلا اٹھی :- کہ

"اس ساہوکار نے میرے بچے کو قتل کر دیا ہے"!

شور و غل سن کر محلہ والے جمع ہو گئے۔ کوتوالی تک خبر پہنچ گئی اور پولیس تفتیش کے لئے آ پہنچی۔

(۱۴)

ایک ہنگامہ پہ موقوف تھی گھر کی رونق
نوحہ غم ہی سہی محفل شادی نہ سہی

آج سیٹھ دیوکی نندن کے مکان کے آگے کچھ غیر معمولی رونق نظر آ رہی ہے۔ محلے والے اپنے اپنے دروازوں میں کھڑے ہوئے ہیں۔ راہ چلتے مسافر بھی اس جمگھٹے کو دیکھ کر ٹھہر گئے ہیں ان کے مکان سے لے کر دس دس گز تک آدمی ہی آدمی نظر آتے ہیں۔ ایک طرف کرسیوں پر چند معزز افسر بیٹھے ہوئے ہیں جن کی پیشانیوں سے رعب و دبدبہ ٹپک رہا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ پولیس کے ملازم ہیں۔ اتنے میں ایک وردی پہنے ہوئے جوان کھڑا ہوتا ہے اور باآواز بلند کہتا ہے :-

"قادر!......... قادر!......... سیٹھ صاحب کو بلاؤ۔"

قادر :- "حضور! سیٹھ صاحب اشنان کر رہے ہیں ابھی تشریف لاتے ہیں۔"

افسر :- نہیں جی۔ بہت جلد بلا کر لاؤ۔ بہت اشنان ہو چکے۔ آج ہم ان کو عرق ندامت میں نہلا دیں گے۔ اور ایسا کہ دوبارہ غسل کی ضرورت نہ رہے گی۔

قادر :- اچھا حضور! ابھی جاتا ہوں۔

(قادر جاتا ہے سیٹھ صاحب غسل سے فارغ ہو کر اس کے ساتھ آتے ہیں اور پولیس کے افسر اعلےٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پولیس افسران سے چند سوال پوچھتا ہے سیٹھ صاحب اپنے جواب بہت متانت سے دیتے ہیں۔ مگر آخر کار پول کھل ہی جاتی ہے) رام چرن کی ماں سیٹھ صاحب کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگ گئی۔ سامعین اتنے متاثر ہوئے کہ تقریباً سب نے سیٹھ صاحب کے خلاف شہادت دی۔

پولیس افسر :- ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آپ کے گھر کی تلاشی لیں۔

سیٹھ صاحب :- حضور! لونڈی کس کی اور گہنے کس کے۔ میں حاضر ہوں۔ مگر غرض یہ ہے کہ کس جرم میں۔ کس خطا پر۔ کیا تقصیر سرزد ہوئی۔ تلاشی سے میں نہیں گھبراتا۔ مگر جناب کو خیال ہونا چاہئے کہ میرا باپ اس شہر کا سب سے بڑا آدمی ہو گزرا ہے۔ گرد و نواح کے تقریباً تمام کام ہمارے روپے سے چلتے ہیں۔ اگر آپ فقط اس بدذات عورت کے کہنے پر مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کی مرضی۔

عورت :- ہاں ٹھیک ہے۔ میں جھوٹی اور تو سچا۔ میں مکار۔ تو راست گو۔ ذرا صبر کر ——— گناہوں کا پیالہ لبریز ہوا چاہتا ہے ——— وہ دن دور نہیں جب اس منتقم حقیقی کے دربار میں پیش ہونا پڑے گا جس کے سامنے دولت۔ عزت۔ جاہ و حشمت کچھ حقیقت نہیں رکھتے ——— میں اپنے درد انگیز نالوں سے عرش بریں کو ہلا دوں گی ——— اے دولت کے نشہ میں مست ——— دین و دنیا سے بے خبر ——— ظالم ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

پولیس افسر :- قادر!

قادر :- حضور!

پولیس افسر :- اس عورت کو چپ کراؤ ہمیں اپنا کام کرنے دے اس کی آہ سے دل پر چھیں لگتی ہے۔ اور تمام خیالات پریشان ہو جاتے ہیں ——— (کرسی سے ٹیک لگا کر) ——— آہ!

——— اولاد کی محبت ———

سیٹھ صاحب جو کچھ آپ نے فرمایا بجا و درست ہے۔ آپ مجرم نہیں ہیں تو کیا حرج ہے ہماری تسلی ہو جائے گی۔

دیوکی نندن :- حضور پہلے محلہ والوں سے دریافت کریں۔ پھر جو آپ کی مرضی ہو کریں۔

(پولیس شہادت لینا شروع کرتی ہے۔ چند اشخاص بیان دیتے ہیں)

پولیس افسر :- ہاں اپنے گواہوں کو بلاؤ۔

سیٹھ دیوکی پرشاد (ایک گواہ) :- حضور دیوکی نندن کا مکان میرے مکان سے ملحق ہے رات کو دس بجے میں اپنی سندھیا سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا۔ قریباً نصف شب گزری ہوگی کہ ایک معصوم کی چیخ نے میرا دل ہلا دیا۔ میں نے اپنی تمام عمر میں ایسی درد بھری آواز نہیں سنی۔ میں اس چیخ کو سن کر دروازہ کی طرف دوڑا۔ اور کنڈی کھول کر باہر آیا اتنے میں وہی درد بھری آواز پھر سنائی دی میں اس آواز کی طرف دوڑا مگر اندھیرا اتنا تھا کہ کچھ پتہ نہ چلتا تھا۔ قسمت نے رہبری کی کہ سامنے سے منوہر پرشاد لالٹین لئے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ انہوں نے مجھ سے سراسیمہ کھڑے ہونے کا سبب پوچھا۔ میں نے انہیں تمام ماجرا کہہ سنایا۔ ہم دونو سیٹھ دیوکی نندن کے مکان کے روشندان کے پاس آئے میں نے اس کی سلاخوں میں سے جھانک کر دیکھا تو ایک وحشتناک نظارہ پیش نظر ہوا سیٹھ صاحب کے ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا خنجر تھا۔ اور ایک لاش میلے کچیلے کپڑے پہنے زمین پر پڑی تھی۔ اور سیٹھ صاحب کچھ پریشان کھڑے اس کا لہو صاف کر رہے تھے۔

سیٹھ دیوکی پرشاد نے اپنا بیان ختم نہیں کیا تھا کہ رام چرن کی ماں یہ سنتے ہی دھڑام سے زمین پر گر پڑی۔ اور گرتے گرتے رام چرن ——— رام چرن ——— کہا اور چل بسی۔

ماں! ——— تو دنیا میں ایک غیر مترقبہ نعمت ہے۔ تیری محبت عشق حقیقی کا مظہر ہوتی ہے۔ پرماتما کے بعد اگر دنیا میں کوئی ایسی شے ہے جو قابل پرستش ہو سکتی ہے تو وہ تیری اور صرف تیری ہی ذات ہے۔

(پولیس دیوکی نندن کو گرفتار کر لیتی ہے۔ عدالت میں مقدمہ پیش ہوتا ہے مگر سیٹھ صاحب کی دولت جو گرد و نواح کا کام چلاتی ہے عدالت میں بھی کام کر جاتی ہے۔)

کسی نے سچ کہا ہے ؎

اے زر! تو خدا نہ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

یعنی اے زر! تو خدا تو نہیں ہے۔ لیکن خدا کی قسم تو عیبوں کا ڈھانکنے والا۔ اور ضرورتوں کا پورا کرنے والا ہے۔

(۱۵)

دیوکی نندن عدالت سے صاف بری ہو گیا لیکن وہ پژمردہ و غمگین رہنے لگا۔ اس کے دوست اس کو خوش کرنے کی کوشش کرتے مگر وہ نفرت سے منہ پھیر لیتا۔ لوگ اسے باتوں میں لگا کر اس کا دل بہلانے کی کوشش کرتے مگر وہ اور بھی وحشتناک ہو جاتا۔

دیوکی نندن دن رات بے چین رہنے لگا۔ رات کو نیند میں بڑبڑانے لگ جاتا اٹھ کر دیوانہ وار بھاگنے کی کوشش کرتا۔ مگر اس کی دھرم پتنی اس کو پھر پلنگ پر لٹا دیتی ——— وہ نیم پاگل سا ہو گیا۔

اس کی اس حالت سے نوکروں و گماشتوں کی چاندی ہو گئی۔ تمام کاروبار بند ہو گیا۔ کوئی نگران حال نہ ہونے پر ہزاروں لاکھوں کا مال ادھر ادھر کر دیا گیا۔

دیوکی نندن کی دھرم پتنی زندگی سے بیزار ہو گئی۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ اب پتی دیو کی یہ حالت ہو گئی۔ کرے تو کیا کرے۔ وہ بیمار رہنے لگی ہر وقت کا فکر و غم گھن کی طرح اس کے جسم کو کھا گیا۔ اور وہ دن بدن سوکھ کر کانٹا ہونے لگی۔

کمزوری کے زیادہ بڑھ جانے سے دیوکی نندن کی دھرم پتنی کو معمولی سی سردی لگنے پر نمونیہ کا حملہ ہو گیا۔ اور وہ چند گھنٹوں میں ہی اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف چل بسی۔

دیوکی نندن تو پہلے ہی نیم پاگل سا رہتا تھا۔ اس صدمہ سے اس کی رہی سہی صحت کو اور بھی سخت دھکا لگا۔ رات دن روتے روتے آنکھیں خراب ہو گئیں۔

"اے بابا ——— رحم ——— کرم بھگوان کے واسطے کچھ دیتے جاؤ ——— بابا آنکھیں بڑی نعمت ہیں"

یہ الفاظ ہیں جو دنیا کا ایک بہت بڑا سیٹھ اول الذکر حادثہ کے بعد شارع عام پر کہتا ہوا سنائی دیتا ہے۔

قدرت اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور باآواز بلند کہتی ہے :- ؎

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا

آریہ سماج بٹالہ میں مائن کی کتھا

آریہ سماج بٹالہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک پنڈت وشنو ناتھ نے ۳ تا ۱۰ اکتوبر چندرائن کی کتھا کی۔ بہت سے سرد تا گنوں نے بڑے پریم پوروک سنا۔ کتھا سے پہلے مہاشہ ہنس راج جی کے بھجن ہوتے رہے۔

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(بقیہ صفحہ ۹)

جس چیز میں جو رس زیادہ ہے۔ اس میں اسی رس کے اوصاف زیادہ ہوں گے۔ اور ایک خاص مقدار میں ہی وہ چیز مفید ہو گی۔ کھانے کے جتنے پدارتھ پرماتما نے بنائے ہیں۔ وہ سب اُتم اور ہتکاری ہیں۔ پر سب منشوں پر ان کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ مختلف مزاج (پرکرتی) والے منشوں پر مختلف اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی پرکرتی کی جانچ کرنے کے پشچات یہ تجویز کرے کہ میرے لئے کون کون سے بھوجن ہتکاری ہیں۔ اور پھر ان کو ہی زیادہ تر استعمال کیا کرے۔ ایسا کرنے سے وہ بہت سے امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ پرکرتی کی ٹھیک جانچ تو کسی قابل وید کی امداد سے ہو سکتی ہے لیکن چند موٹی علامات ہم یہاں تحریر کرتے ہیں۔ جن سے معمولی طور پر اپنی بابت ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔

پرکرتی یعنی مزاج

وات۔ پت۔ کف تین پرکرتی خاص ہیں۔ اور ان میں سے جس خلط کی زیادتی ہوتی ہے اسی پرکرتی کا وہ انسان کہلاتا ہے۔

وات پرکرتی:۔ جس منش میں خشکی سردی ہو۔ شریر کے اعضا کھردرے ہوں۔ بلوان نہ ہو۔ چنچل ہو۔ نیند کم آوے۔ ارادہ کا مضبوط نہ ہو۔ دبلا۔ پتلا۔ سردی زیادہ اثر کرے۔ گرم تر اشیاء زیادہ مفید ہوں۔ بہت بات چیت کرنے والا ہو۔ بال۔ کھال۔ دانت۔ منہ۔ ہاتھ خشک رہیں اس کو وات پرکرتی کا منش سمجھنا چاہیئے۔

پت پرکرتی:۔ بھوک پیاس بہت لگے اور اس کی برداشت نہ ہو۔ شریر اور رکت میں گرمی زیادہ ہو۔ بدھیمان اور ہمت والا ہو۔

کف پرکرتی:۔ شریر نرم اور بھاری۔ طبیعت میں سستی زیادہ ہو۔ حوصلہ والا ہو بلوان۔ شریر بھرا ہوا۔ اور طبیعت خود غرض خاص کر اپنے آرام کی طرف مائل۔

رسوں کا جو نقشہ اوپر دیا گیا ہے اس میں سے ہر پرکرتی والا اپنے بھوجن چن سکتا ہے۔ مثلاً وات پرکرتی والے کو وہ رس جن میں ماپوا دھک ہے غیر مفید اور جن میں اگنی۔ پرتھوی۔ جل ادھک ہے مفید ہوں گے۔ پت پرکرتی والے کو گرم پدارتھ۔ لال مرچ۔ رائی کا رک اور سرد و تر چیزیں مکھن۔ ملائی دودھ۔ شربت وغیرہ مفید ہیں۔ اور پت پرکرتی والے کو جو مفید وہی کف پرکرتی والے کو غیر مفید اور خشک کسیلی۔ چرپری گرم اور کڑوی رس والی اشیاء مفید ہوتی ہیں۔

زیادہ تر لوگوں کی پرکرتی مخلوط ہوتی ہے جس کی جانچ کسی قابل وید سے کرائی جا سکتی ہے۔ جس پرکرتی والے کو جو چیز مفید بتلائی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چاہے جس مقدار میں وہ چیز کھا لی جائے مفید ہی ہوگی بلکہ اس کا مناسب استعمال ہی مفید ہوگا نیز جو رس پرکرتی برودھ ہیں ان کو بھی کمی کے ساتھ کبھی کبھی استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بالکل عادت ترک کر دینے سے پھر وہ بالکل مضر ہو جائیں گے۔ عادت کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ ڈاکٹری کا ایک مقولہ ہے کہ Habit is the second nature - یعنی عادت بھی ایک دوسرا قانون قدرت ہے ॥ اوم شم

(باقی آئندہ)

تاریخ اسلام میں سب سے بڑا فتنہ

> "اگر جنگل کے درندوں اور سانپ کے بچوں سے کسی بہتری کی توقع نہیں ہو سکتی تو یقین رکھو کہ مرزائی جماعت سے اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کی امید رکھنا حماقت ہے"

مباہلہ کانفرنس امرتسر کے صدر استقبالیہ کمیٹی کا خطبہ صدارت

مولانا محمد بہار الحق صاحب قاسمی صدر مجلس استقبالیہ مباہلہ کانفرنس نے تمہید کے بعد فرمایا کہ اندرونی فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ مرزائیت کا ہے۔ جس کے انسداد کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے آج آپ یہاں جمع ہوئے ہیں۔ تاریخ اسلام میں بڑے بڑے اہم فتنوں کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن اگر واقعات کا تعمق نظر سے مطالعہ کیا جائے۔ تو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ تمام فتنوں کی نسبت اسلام اور مسلمانوں کو مرزائی فتنہ نے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس فتنۂ عظیمہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے نہایت مختصر حالات پیش کروں۔ تاکہ آپ کو اس فتنہ کے مقاصد اور اس کی حقیقت معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

مرزا صاحب ماہ جون ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۸۶۴ء میں سیالکوٹ میں بطور اہلمد ملازمت اختیار کی۔ ترقی کے خیال سے ۱۸۶۸ء میں مختاری کا امتحان دیا لیکن فیل ہو گئے۔ اس ناکامی سے بددل ہو کر اور ملازمت چھوڑ کر اپنے وطن قادیان میں چلے آئے۔ شہرت اور زر طلبی کی تدابیر سوچنے لگے۔ اتفاق یا مرزا صاحب کی خوش قسمتی سے یہ وہ وقت تھا کہ عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے اسلام پر اعتراضات اور حملے ہو رہے تھے۔ مرزا صاحب لکھے پڑھے تو تھے ہی موقع کو غنیمت سمجھ کر قلم ہاتھ میں لیا اور سنہ ۱۸۸۰ء میں "براہین احمدیہ" نامی کتاب کی تالیف و ترتیب شروع کی۔ جس کے لئے اسلام کے نام پر چندے کی اپیلیں شائع کی گئیں ان اپیلوں کے جواب میں مسلمانوں نے فراخدلی سے روپیہ دیا۔ اس کتاب کی تالیف کا سلسلہ ۱۸۸۴ء میں ختم ہوا۔ اس دوران میں مرزا صاحب نے پراپیگنڈا کے فن میں مہارت تامہ پیدا کرنے کے علاوہ کافی شہرت بھی حاصل کر لی۔

آپ نے اس اثناء میں ایران کے مدعی مہدویت علی محمد باب اور مدعی نبوت و مسیحیت بہاء اللہ کی تالیفات اور ان کے دعاوی و دلائل کا مطالعہ شروع کیا۔ جن سے مرزا صاحب کو اپنے عزائم و مقاصد میں بڑی مدد ملی۔ چنانچہ آپ نے سنہ ۱۸۹۱ء میں "مسیح" اور "مہدی" ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس کو کافی نہ سمجھ کر سنہ ۱۹۰۱ء میں صریح الفاظ میں نبوت کا دعوےٰ کیا عیسائیوں کا "مسیح" اور مسلمانوں کا "مہدی" اور "نبی" بننے کے بعد آپ نے ہندوؤں پر بھی کرم فرمائی ضروری سمجھی۔ چنانچہ سنہ ۱۹۰۴ء میں "کرشن اوتار" ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ اس کے بعد اس قدر گوناگوں دعوے کئے کہ بس وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔

مرزا صاحب حکومت کی چوکھٹ پر

نبوت و رسالت کا عظیم الشان دعویٰ ایسا نہ تھا کہ مسلمان اس کو تسلیم کر لیتے دوسری طرف کرشن اوتار اور مسیحیت کا دعویٰ بھی ہندوؤں اور عیسائیوں کے نزدیک مضحکہ خیز تھا۔ اس لئے سب قوموں نے مرزا صاحب کی مخالفت کی اور ان کے من گھڑت دعووں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے آپ نے حکومت وقت کی کاسہ لیسی اور ذلیل خوشامد کا پیشہ اختیار فرمایا۔ اور اس معاملہ میں اس قدر غلو کیا کہ جہاد جیسے اسلام کے قطعی مسئلہ کا جو کہ اسلامی مسائل کی روح کہنا چاہیئے انکار کر دیا اور عمر بھر میں جس قدر کتابیں وغیرہ شائع کیں۔ ان کا اکثر و بیشتر حصہ یہی تعلیم دینے میں صرف کر دیا کہ گورنمنٹ کی ہر حال میں اطاعت و فرمانبرداری جزو ایمان ہے اور جہاد حرام ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے کہ:۔

"میری عمر کا اکثر و بیشتر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ملک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری یہ ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔ اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں۔ اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔" (تریاق القلوب صفحہ ۲۷ و ۲۸)

"وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔" (تحفۂ قیصریہ صفحہ ۱۰)

چونکہ مرزا صاحب کے مشن کا مقصد و مدعا صرف یہ تھا کہ گورنمنٹ کی ہر صورت میں خوشامد کی جائے۔ اور چونکہ رعایا کی باہمی لڑائی حکومتوں کے استحکام کا باعث ہوا کرتی ہے اس لئے مرزا صاحب نے "لڑاؤ اور حکومت کرو" کے اصول کو ملحوظ رکھ کر ہندوستان کی مختلف قوموں میں جنگ و جدل کی آگ مشتعل کی۔ کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور کبھی ہندوؤں کے پیشواؤں کو .... یہ وہ آگ ہے جس کی بدولت ہمارے ملک میں آئے دن

خونریز لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس کے شرارون نے ہندوستان کے خرمن امن کو جلا کر خاکستر بنا رکھا ہے۔

مسلمانوں کی تکفیر اور مقاطعہ

آپ نے مسلمانوں کو صرف "کافر" کہنے پر ہی کفایت نہیں کی۔ بلکہ اپنے مریدوں کو یہ بھی تعلیم دی کہ تمام اسلامی فرقوں کو بائیکاٹ کیا جائے جیسا کہ آپ کی کتاب "اربعین" میں ہے کہ:-

"ہمیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا" (نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

اسلامی حکومتوں کی بربادی کے خواب

آپ کی خدمات کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوا۔ بلکہ آپ ساری عمر اسلامی حکومتوں کی مذمت کرتے رہے۔ اور ان کی بربادی کے خواب دیکھتے رہے۔ ترکی حکومت ہمیشہ ان کے الہامات کا تختہ مشق بنی رہی۔ افغانستان کو تباہ کرنے کے لئے عبداللطیف جیسے بچھو تیار کئے گئے۔

لیکن مرزا صاحب کی خوش قسمتی ان کا معشوق (انگریز) ان کے حق میں بہت باوفا ثابت ہوا۔ اگر مرزا صاحب اور ان کی امت انگریز کے استحکام کے لئے بے چین ہیں تو انگریز بھی اسی فکر میں ہے کہ کسی طرح مرزائیت کی بنیادیں مستحکم ہو جائیں۔ ہر مشکل موقع پر انگریز نے مرزائیت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ حکومت مرزائیوں کو مذہبی تبلیغ میں بھی مدد دیتی ہے اس کا اعتراف خود قادیان کے موجودہ خلیفہ کو بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:-

"گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام و اطمینان سے زندگی بسر کرتے اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں۔ اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔" (برکات خلافت صفحہ ۶۵)

۱۹۱۵ء میں مالابار میں جب مرزائی فتنہ برپا ہوا۔ اور ان لوگوں کے عقائد کی بنا پر علماء کرام نے تکفیر کی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کے تمام مسلمانوں نے مرزائیوں کا بائیکاٹ کیا اور ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ اس پر مرزائی جماعت نے حکومت سے امداد طلب کی چنانچہ وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے جو حکم دیا وہ خلیفہ قادیان مرزا محمود کے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

"اب اگر احمدیوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں ان سب کو نئے قانون کے ماتحت ملک بدر کر دیا جائے گا۔"

(انوار خلافت صفحہ ۹۶)

سرکاری ملازم مرزائیت کے مبلغ

مرزائی جماعت کے کثیر التعداد افراد سرکاری ملازمتوں اور عہدوں پر فائز ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی کسی سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے تو وہ اپنے ماتحت ٹیچروں اور طالبعلموں میں۔ اور اگر کوئی کسی دوسرے محکمہ میں کام کرتا ہے تو وہ ماتحت ملازموں میں اپنی افسری کے رعب سے مرزائیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ گویا تنخواہ تو سرکار سے لیتے ہیں۔ اور تبلیغ مرزائیت کی کر رہے ہیں۔

. . . . یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند ارجمند اور خلیفہ ثانی میاں محمود آجکل مسلمانوں کے غم میں دُبلے ہو رہے ہیں. . . . .

. . . . حالانکہ یہ وہی مرزا محمود صاحب ہیں جو اپنے والد آنجہانی کی طرح تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے چکے ہیں۔ ان کے شیر خوار بچوں تک کا جنازہ ناجائز بتاتے ہیں۔ آپ نے اعلان کیا ہے کہ "گورنمنٹ کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے تھوڑی ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مؤذن بنتا۔ اسی طرح میں یہ کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو والنٹیر ہو کر جنگ میں چلا جاتا۔" (انوار خلافت صفحہ ۹۶)

جس شخص نے ترکوں کا گلا کاٹنے کے لئے اپنے مریدوں کو تیار کیا اور اس مقصد کے لئے اپنے والنٹیر بننے کی تمنا کی اور جو تمام مسلمانانِ عالم کو کافر کہتا ہے۔ وہ آج بنارس۔ کانپور اور کشمیر کے مسلمانوں کے لئے کیوں پریشان نظر آتا ہے۔

سیاسیات ملکی اور خلیفہ قادیان

اس کے علاوہ مرزا محمود صاحب آجکل سیاسیات ملکی سے بڑا شغف ظاہر کرتے ہیں۔ کبھی مسلم لیگ میں شرکت ہے تو کبھی آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں حالانکہ ایک دفعہ آپ نے خواجہ کمال الدین کو محض اس وجہ سے ملامت کی تھی کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

"خواجہ صاحب باوجود حضرت مسیح موعود (مرزا آنجہانی) کے سخت ناپسند فرمانے کے مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔" (اخبار الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۰ء صفحہ ۶ کالم ۱)

اور آپ اعلان کر چکے ہیں کہ:-

"مسلمانوں کے لئے سیاسیات کی طرف متوجہ ہونا ایک ایسا زہر ہے جسے کھا کر ان کا بچنا محال بلکہ ناممکن ہے" (برکات خلافت صفحہ ۹۵)

اور جو جلی قلم سے یہ لکھ چکے ہیں کہ:-

"ان لوگوں کو جانے دو جو سیاسیات میں پڑتے ہیں" (برکات خلافت صفحہ ۶۹)

وہی شخص آج مسلم لیگ اور دوسری سیاسی مجالس میں شرکت کے لئے شہر شہر کی خاک کیوں چھانتا پھرتا ہے؟

اتحاد کی رٹ لگانے والوں سے خطاب

ایسے اخبارات و اشخاص اپنے اس طرز عمل کے جواز میں "ضرورت اتحاد" پیش کرتے ہیں۔ لیکن ان اللہ کے بندوں سے کوئی پوچھے کہ اسلام اور قوم کے غداروں سے اتحاد کے کیا معنی؟

جس جماعت کی تاریخ کا ایک ایک ورق غداری مسلم آزاری اور اسلام دشمنی کے واقعات سے سیاہ ہو۔ اس کی منافقانہ اور خود غرضانہ ہمدردی کا مظاہرہ مسلمانوں کو مطمئن نہیں کرسکتا۔ تاوقتیکہ وہ کھلے الفاظ میں اپنے کفریات اور اعمال شنیعہ سے توبہ کا اعلان نہ کرے۔

اگر جنگل کے درندوں اور سانپ کے بچوں سے کسی بہتری کی توقع نہیں ہوسکتی تو یقین رکھو کہ مرزائی جماعت سے بھی اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کی امید رکھنا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔

"پرکاش" آریہ سماج کا مشہور ہفتہ وار اخبار ہے اس کی ترقی اشاعت میں سعی کیجئے قیمت سالانہ ۳ روپیہ

ایڈیشن تیار ہے

آریہ ڈائری ۱۹۳۲ء

کتابی سائز کی جیبی

ہندی میں ۸/ اردو میں ۸/

مہاشہ راجپال جی کی شہادت کے بعد دو سال تک آریہ ڈائری بند رہی۔ اور آریہ بھائیوں، آریہ سماجوں و دیگر سامان جکت انسٹی ٹیوشنوں اور پبلک نے اس ڈائری کی غیر موجودگی کو کافی محسوس کیا۔ اور مانگ برابر جاری رہی۔ اس مرتبہ ہم نے اس کی تیاری میں بہت محنت کی ہے۔ پہلے سے کہیں زیادہ روپیہ خرچ کیا ہے۔ کئی نئی خصوصیات پیدا کی ہیں۔ آریہ سماج کے سنبندھ میں نہایت ضروری واقفیت مہیا کی گئی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ بازار میں اس کے مقابلہ کی نفیس، کارآمد، بیش قیمت، واقفیت سے پُر ڈائری دوسری نہیں ملیگی۔ اگر آپ کو ڈائری خریدنا ہو تو پہلے آریہ ڈائری کا ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کو ہمارے دعوے کی تصدیق ہو جائے گی۔

مختصر آ دیکھئے

۱- نئے ورش کی پرتگیا
۲- فہرست تحصیلات پنجاب
۳- " " [illegible]
۴- آریوں کے یگیہ اور پرب
۵- گورو کلوں میں منائے جانے والے تیوہار
۶- آریہ ویر کی کامنا
۷- آریوں کے نت کرم
۸- آریہ سماج کیا ہے؟
۹- آریہ سماج کے علمی سدھانت
۱۰- " عملی "
۱۱- سولہ سنسکار اور [illegible]
۱۲- آریوں کے روزانہ پندرہ روزہ ماہواری ششماہی سالانہ یگیہ کب کب منائے جانے چاہئیں؟
۱۳- بھارت ورش میں آریہ اخبارات کی فہرست اور پتے
۱۴- آریہ سماج کا دستور
۱۵- آریہ سماج کا شاندار [illegible]
۱۶- " کے انسٹیٹیوشن
۱۷- آریہ سماج کی تاریخ میں [illegible]
۱۸- آریہ سماج کے نیم
۱۹- الہامی کتاب کونسی ہوسکتی ہے
۲۰- زمانہ قدیم میں کہاں کہاں آریوں کا راج تھا
۲۱- آریہ سماج کے [illegible]
۲۲- آریہ سماج کی انتظامی مجلس
۲۳- آریہ سماج کے گورو کل
۲۴- آریہ سماج کے کالج
۲۵- [illegible] بغیر دوا
۲۶- مختلف امراض کے آسان علاج
۲۷- صحت کے متعلق ضروری ہدایات
۲۸- [illegible] ابتدائی ہدایات
۲۹- نیشنل کانگرس کے پریذیڈنٹ ۱۸۸۵ء سے ۱۹۳۱ء تک
۳۰- قومی دن (تیوہار)
۳۱- ریلوے سفر کے متعلق چند ضروری ہدایات
۳۲- شرح محصول [illegible]
۳۳- ہمارے ملک کی حقیقی تصویر
۳۴- قواعد محکمہ ڈاک و تار

کیا اس قدر واقفیت کسی اور ڈائری سے آپکو ملیگی؟ —— ہرگز نہیں

علاوہ ازیں اس میں ایک اور بھی خوبی رکھی گئی ہے، یعنی ہر ایک صفحہ پر ایک سنہری اپدیش درج کیا گیا ہے۔ سال کے بعد آپ دیکھیں گے۔ کہ ان اپدیشوں کا آپ کے من پر کس قدر گہرا اثر پڑا ہے۔ انگریزی و دیسی تاریخ، مہینہ اور دن درج کر کے سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا وقت بھی ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ ہر مہینے کے آخر میں آمدنی و خرچ کا حساب درج کرنے کے لئے جگہ [illegible] کی گئی ہے۔ غرضیکہ ہم نے "آریہ ڈائری" کو اس قدر مفید اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں آپ کو کسی دوسری ڈائری کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ سنہری جلد سمیت قیمت ہندی [illegible] اردو ۸/ ایک درجن اکٹھی خریدنے والوں کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔

آرڈر فوراً بھیج دیں۔ ہاتھوں ہاتھ لگنے والی چیز ہے

منیجر آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ۔ انارکلی لاہور

سماچار جگت

آریہ سماج وچھووالی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵ سے ۲۹ نومبر تک بڑی دہوم دہام سے منایا جائے گا پہلے دو دن کانفرنسیں ہونگی - ۲۷ نومبر کو نگر کیرتن ہوگا - آریہ سماج کے پوجیہ سنیاسی و برسٹھ اپدیشک پدھاریں گے - بھجنیکوں کا خاص پربندھ کیا گیا ہے - مکمل پروگرام عنقریب ہی شائع کیا جائے گا ؛ (دہرجگوان منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج گجرات کا اُتسو

آریہ سماج گجرات کا دارشک اتسو ۱۱-۱۲-۱۳- دسمبر ۱۹۳۱ء کو منانا نشچت ہوا ہے ؛
(نیلارام منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج اکاڑہ کا اُتسو

آریہ سماج اکاڑہ کا جلسہ سالانہ ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء کو ہوگا - سوامی سروداننجی اور پنڈت اربابھ جی سے پرارتھنا ہے کہ جلسہ پر پدھار کر کرتارتھ کریں - (منگل سین منتری)

ویدک پتری پاٹھشالہ ہری آباد کا اُتسو

ہری آباد ویدک پتری پاٹھشالہ کا پہلا وارشک اتسو ۱۶-۱۷-۱۸ مگھر سمت ۱۹۸۸ کو بڑی شان و شوکت سے منایا جاوے گا ؛
(جگدیش لال مینیجر ویدک پتری پاٹھشالہ)

آریہ سماج منٹگمری کا اُتسو

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ نومبر کو آریہ سماج مندر باہر دالے میں منایا جاویگا

منٹگمری ضلع کے بھائیوں سے نویدن ہے کہ اس شبھ اتسو پر سملت ہو کر لابھ اٹھائیں
(ہنسراج بی اے منتری آریہ سماج) ؛

آل انڈیا آرین کانگرس

پرہ دہان آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت اور ساگت کارنی سبھا بریلی نے پرن روپ سے نشچے کر لیا ہے کہ دوسری سارودیشک آریہ مہا سمیلن ۶ سے ۱۱ فروری ۱۹۳۲ء تک بسنت پر بریلی میں ہو ؛

شری سوامی رامانندجی - بابا آنند - پنڈت دتی سمر جی پاٹھک اور مہاشہ ڈوری لال جی دان ایکتر کرنے کے لئے دورہ پر جا رہے ہیں - آریوں سے پرارتھنا ہے کہ جہاں وہ جائیں ان کی سہایتا کریں - ایک دوسرا ڈیپوٹیشن بھی باہر جا رہا ہے ؛
(پرہ دہان سواگت کارنی) ؛

دیانند آیورویدک کالج لاہور کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات

دیانند آیورویدک کالج لاہور کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات رائے بہادر لالہ سیوک رام جی ایم ایل سی کی صدارت میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۱ء بوقت ۴ بجے کالج کے وسیع میدان میں ہوگا - اس موقعہ پر منصوری ڈیرہ دون وغیرہ سے آمدہ جڑی بوٹی کی نمائش بھی ہوگی - جن طلباء نے اس سال کویراج دا جیستی کا امتحان پاس کیا ہے وہ بھی اس موقعہ پر حاضر ہو کر ڈپلومے حاصل کریں ؛ (سریندر موہن بی اے پرنسپل دیانند آیورویدک کالج لاہور) ؛

آریہ سودیشی سبھا کا جلسہ

جنرل سکرٹری آریہ سودیشی سبھا پنجاب لاہور رقمطراز ہیں - آریہ سودیشی سبھا پنجاب لاہور کا دسواں سالانہ جلسہ بڑی دھوم دہام کے ساتھ ۲۷-۲۸-۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کو لاہوری دروازہ کے باغات میں منعقد ہوگا - پروگرام کا اعلان تھوڑے دنوں تک کیا جاوے گا ؛

انبالہ شہر میں سماج کی سنگھٹن

۱۱- اکتوبر کو انبالہ شہر میں گوردکل وبھاگ کی سماج سنگھٹن کی گئی ہے - جس کے ادھیکاری حسب ذیل ہیں ؛

پرہ دہان بابو بدری پرشاد چوپڑہ وکیل - اُپ پرہ دہان پنڈت رام چندجی ویدشاستری منتری لالہ راداہاکشن سود بزاز - اپ منتری لالہ رام چندر ریٹائرڈ ناظر - خزانچی لالہ نرنجن رام - سبھاسد بابو بدری پرشاد پوری وکیل بابو بینی پرشاد اگروال وکیل - لالہ اندرسین وکیل - پنڈت سندن لال ریٹائرڈ - پنڈت نول کشور جی - پنڈت مدن گوپال ڈاکٹر - پنڈت شسٹی بھوشن شاستری - لالہ ترسیٹا مل - لالہ ٹھاکرداس - لالہ رلارام عطار - (رادہاکشن منتری آریہ سماج انبالہ شہر گوردکل وبھاگ)

ویدوکت وواہ

شریان ماسٹر رام لال جی بی اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لودھیانہ کے سپوتر شریمتی کنور رنجیت سنگھ اسسٹنٹ الیکٹریکل انجنیئر میرٹھ کا وواہ کنشری ٹھاکر بیگھ سنگھ جی بی اے ایڈووکیٹ علی گڑھ کی بھتیجی کے ساتھ پنڈت بردیا لو جی شاستری آدی پنڈتوں نے پورن ویدک ریتی سے کرایا - برات کی تواضع نہایت پریم سے کی گئی - اس خوشی کے موقعہ پر شری ماسٹر رام لعل جی نے مبلغ ۔۔ اسو روپیہ مختلف

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

منعقدہ
اسٹار
ٹریڈ مارک SRB
رجسٹرڈ
سنہ ۱۸۹۴ء

ٹی الیس
ڈاکٹر ایس - کے - برمن
لیمیٹڈ

پچاس سالوں سے ہندوستانی ہیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

دافع خرابی خون

۹۳۹

(REGD)

ڈاکٹر آیو دائرڈ سالسہ

خون صاف کرنے کی مشہور دوا

یہ معمولی سالسوں سے کہیں زیادہ مفید ہے - خون کی کمی - وخرابی گرمی (آتشک) گٹھیا وباؤ آمیز دواؤں سے اگر خون خراب ہوا ہو - تو اس آزمودہ سالسے کا استعمال کریں ؛ قیمت فی شیشی ۲؍ دو روپیہ چار آنہ - ڈاک محصول دس آنہ ؛

کیش راج

سر کے تیلوں کا بادشاہ

یہ دماغ اور بالوں کی مفیدگی اجزا سے تیار کیا گیا ہے - کیش راج کے استعمال سے بالوں کی جڑ مضبوط ہوتی ہے - اس کی خوشبو ملائم اور نازک اور پائیدار ہے - اس کی تعریف سروجنی نائیڈو اور سورگیہ پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ ملک کے لیڈروں نے کی ہیں ؛ قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ - ڈاک محصول دس آنہ (۱۰؍) نمونہ کی شیشی تین آنہ جو ایجنٹ سے مل سکتی ہے ؛

نوٹ ﴿ ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں - ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے - اور اس لئے اس کی کفایت کے واسطے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ؛

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- لاہور میں مینیجر صاحب پلیہ اخبار ۔

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے!

۹۴۳

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی در حقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھکر بھیجدیجئے - پس پھر ہم آپ کو آئیندہ بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا یا کس ذریعہ سے ملیگی ؟ روزگار کب ملیگا ؟ ملازمت ترقی تبادلہ - ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی بیماری دور دراز کا سفر مقدمات داخلی میں کامیابی - سنگتی - شادی کا زمین جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برشپھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں وی پی بھیج دینگے ایک مرتبہ آزمائش سے آپ واضح ہو جائیگا کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے -

جناب - لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ سے جو برشپھل بنوایا ہے دیکھکر بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے - کہ آپکی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں

پروفیسر جی سنگر پوسٹ بکس ۷۲ - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نندن کو دان دیا۔ ہم اس شبھ اوسر پر ماسٹر جی کو بدھائی دیتے ہیں ۔؛ دلبھورام نیر

اپدیشک سوجھا۔ سنیا گورکل کے سنسار پر شکوں سمت

آنندیں پدھارنے والے درشکوں سمت سرگھنکوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ ان ورشا کے کارن ذخیرہ دامن میں سرد ہوا لگ گئی ہے۔ اس لئے سب ہی اپنے ساتھ پرپاپت گرم بستر لیتے آدیں ۔ (نریدکا ۔۔ ودیادتی سیٹھ آچاریا) ؛

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا میلا پرچار

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کی طرف سے ہر سال میلہ دسہرہ پر پرچار ہوا کرتا ہے۔ اب کے وہ ہی انتظام کیا گیا تھا چنانچہ پنڈت ماتھر شرما جی۔ پنڈت گرانند جی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی۔ اور مہاشہ ارجن دیوجی اس غرض کے لئے تشریف لائے۔ اور سب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ پنڈت ماتھر شرما جی نے میجک لینٹرن کے ذریعہ پرچار کیا۔ چونکہ لوگوں کی بڑی بھاری بھیڑ تھی ٹریکٹ بانٹے گئے مفصلات کے ہزاروں لوگوں نے آریہ سماج کے اپدیش سے لابھ اٹھایا (آیا سنگھ پردھان آریہ سماج جھنگ مگھیانہ)

آریہ سماج لودیانہ کے سماچار

(۱) ۴۔ اکتوبر کو ۳ زمداسیہ بھائیوں کا جاتی پرویش سنسکار ہوا۔ یگیوپویت دیئے گئے (۲) مورخہ ۸۔ اکتوبر کو ایک جنم کے مسلمان کو شدھ کرکے گایتری اور ویدک دھرم سے مالامال اور نہال کیا گیا ؛

(۳) ۱۱۔ اکتوبر کو رات کے سمے شری سوامی دیوانند جی مہاراج نے اور پراتہ کال پنڈت پریہ ورت جی نے ویاکھیان دیا۔ ستسنگ کے ساتھ حاضرین سے بھرا رہا پربھاو اچھا رہا۔

(۴) ۱۲۔ اکتوبر کو مسمی محمد حسین نو مسلم کو شدھ کرکے اس کا پہلا نام سرداری لال رکھا گیا ؛

(۵) ۱۳۔ اکتوبر رات کو شری پنڈت پریہ ورت جی نے سماج مندر میں ہتوپورن ویاکھیان دیا ؛

(باجورام گپتا منتری آریہ سماج لودیانہ)

آہ! رائے بہادر رتن چند جی۔

نہایت شوک سے لکھا جاتا ہے کہ لودیانہ کے۔ آج شری رائے بہادر رتن چند صاحب آریہ پنشنر ڈپٹی کلکٹر کا ۲۰۔ اکتوبر کو میو ہاسپٹل میں ایک معمولی پھوڑے کے نکلنے سے دیہانت ہو گیا۔ اسی رات آپ کی لاش کو لدھیانہ لایا گیا۔ اور ۲۱۔ اکتوبر کو آپ کی انتم اچھیا انوسار پنڈت ہرنیالو جی شاستری پنڈت شوبرت جی سناتک۔ پنڈت بشنودت جی سناتک پنڈت دھنی رام جی شاستری نے آپ کا داہ کرم سنسکار پوران ویدک ریتی سے کرایا۔ آپ جب سے پنشن پر یہاں تشریف لائے تھے۔ اس قدر رسوخ حاصل کیا تھا۔ کہ ہر جگہ آپ کو نہایت عزت سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کی ارتھی کے ساتھ آریہ سماجک بھائی اور شہر کے معززین بڑی بھاری تعداد میں شمشان بھومی تک گئے ؛

آپ کے اعزاز میں آریہ کنیا پاٹھشالہ جس کے آپ پرتشٹھت سبھاسد تھے بند کی گئی۔ پاٹھشالہ سٹاف نے اور آریہ سماج لودیانہ نے آپ کی اچانک مرتیو پر شوک کا پرستاو پاس کیا۔ ایشور ان کے سوگیہ پتر نول سے سمبندھیوں کو دھیرج دے۔ آپ کو اور رنگ کاموں میں حصہ لینے کے علاوہ استری شکشا سے خاص پریم تھا۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کے لئے ہر وقت اُن کی ہتھیلی کھلی تھی۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ اُن کی آتما کو شانتی دیں اور پس ماندگان کو صبر عطا کریں ؛

(ایک لودیانوی) ؛

خط و کتابت کے لئے حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

بچوّں کا شرطیہ علاج

(رجسٹرڈ) بال جیون گھٹی

الحمد للہ کہ بارہ۱۲ سال تک کے بچوں کی بخار۔ کھانسی قبض۔ بدہضمی دودھ ڈالنا۔ دست۔ ہرا وغیرہ ہر ایک بیماری کو ہمیشہ کے لئے

شرطیہ علاج ہی لاغر اور کمزور بچے اسکا استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہی لیکن نقلی سے بچو حکیم شمس تبریز کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵؍ فی درجن ۲ سوداگروں سے تین درجن کی قیمت میں بارہ درجن لیکر علاوہ محصول اشتہار بامعہ ۲ درجن مفت فروخت کرنے پر واپسی کی شرط مفت لو۔ جو صاحب ۲۰ اردو خواں معزز و شریف لوگوں کا نام معہ مکمل پتے کے لکھکر بھیجیں گے انکو ایک قابل دید کار آمد چراغ صحت نامی کتاب مفت بھیجی جاوے گی

المشتہر: منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ شہر (یو۔پی)

گھبراؤ نہیں!

۹۵۴

گھبراؤ نہیں! ہر بڑے شہر میں منتظر ایجنٹوں کی ضرورت ہے گھبراؤ نہیں

خطرے کے وقت آپکا ساتھ دینے والا دوست

بدمعاش لوگوں سے محفوظ رکھنے والا بغیر لائسنس کا زبردست ہتھیار

یعنی

قیمت فی پستول سات روپے ڈاک خرچ وی پی پر سپیشل آٹھ آنے

اوٹومیٹک پیٹنٹ الارم پستول صرف بنگال اور برما کے لئے لائسنس ضروری ہے

جو پستول فوٹو میں دکھلایا گیا ہے۔ اسکو دیکھتے ہی انسان گھبرا جاتا ہے اپنے اندر ایک وقت میں دس کارتوس رکھتا ہے۔ ہر وقت کارتوس بھرنے کی قطعی ضرورت نہیں۔ جس وقت ضرورت ہو۔ صرف گھوڑا دباؤ۔ اس میں سے ایک چمک سے آگ کا فوری شعلہ نکلیگا۔ اور بڑی آواز ہوگی۔ اور آواز کے سننے سے بڑے بڑے چاندنی چور اور بدمعاش فوراً بھاگ جائینگے۔ یہ پستول ناٹک اور سینما والے استعمال میں لاتے ہیں گھروں اور قصبہ کی سافری کے لئے اور جنگل میں اپنے مکان اور بنگلہ کے لئے نایاب چیز ہے آج ہی ایک عدد پستول منگا کر اپنی جیب یا بستر کے نیچے رکھکر ضرورت پر کام میں لاسکتے ہیں اور اپنی جان بچا سکتے ہیں اور ہر مقام اور ہر کسی کا جیب بغیر لائسنس کے چلتا ہے قیمت سات روپے وی پی پوسٹ ۸ آنہ ہر ایک پستول کے ہمراہ دس کارتوس ترکیب استعمال مفت ۵۰ عدد گولی زائد خریدیں۔ تو اس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ ایک مرتبہ آزمائش کے لئے ضرور خریدیں۔ اس پستول کے ہزاروں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔

ملنے کا پتہ :۔ دلاور اینڈ کمپنی نمبر ۲۴ بھولیشور بمبئی نمبر ۲

طاقت اور تازگی کے لئے

....نڈو دراکشاسو

....پیدا کرتا ہے ....پیدا کرتا ہے ....بخشتا ہے ....م کھانا کھاتے

دست صاف لاتا ہے نیند خوب لاتا ہے پینے میں خوشذائقہ ہے کے بعد پینا چاہئے

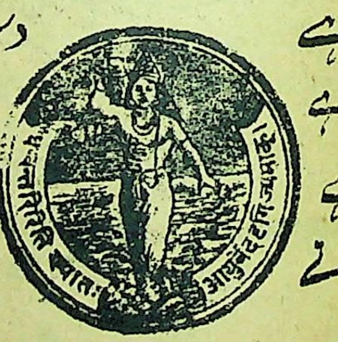

....نصف پونڈ ۱۲؍ ایک پونڈ ۱؍ ۲ ½ پونڈ دو روپے ۲؍

آیورویدک دوائیوں کی فہرست مفت

....نڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۴

لاہور۔ میلارام نیر اینڈ سنز رنگ محل

راولپنڈی۔ ہرداری لال اینڈ برادرس کیمسٹ

راولپنڈی۔ ایس ڈی جمعیت لال اینڈ برادرس۔ صدر بازار

کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ مٹھاری بازار۔

سرینگر (کشمیر) کوی راج جوگندر ناتھ وید شاستری شری گووند آیورویدک اوشدھالیہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ دھرم سبھا الدھکون کے لئے دان

آریہ دھرم سبھا (ملتان سدر) کی بلڈنگ کے لئے جو زیر تعمیر ہے۔ ماہ ستمبر میں حسب ذیل دان پراپت ہوئے

سابقہ میزان	۱۳–۹/۲۴۹، ۲۲
ڈاکٹر آر کے دیوان ایم بی	۲۰۰ روپے
" دیوان چند	۲۵ "
بابو نورام جمنا داس	۲۵ "
لالہ اننت رام دنامل جی گرویدہ	۱۷ "
ڈاکٹر گوبند رام	۱۵ "
سیٹھ اننت رام جیت رام	۱۰۰۱ "
سیٹھ سورج مل کیشنداس	۱۰۱ "
ڈاکٹر سرن داس رنگون	۱۱ "
پنڈت بسنت کام دوارا جمع	۳۰ "
ڈاکٹر ڈی سی ورمنی	۲۰ "
ڈاکٹر بانسر ناتھ ڈینٹسٹ	۱۰۱ "
بابو رام پرساد سنگھ	۲۰ "
ڈاکٹر دیوی چند	۲۵ "
مسٹر لی ڈی شرما دوارا جمع	۱۰۰ "
ڈاکٹر لی ڈی پٹیل	۲ "
بابو گنیش داس اکیلون	۲۰ "
مہاشہ گیان چند دوارا	۸ "
میزان	۱۷۴۱ "

کل میزان ۰–۱۳–۷۰/۲۶ "

مندر کا ہال اور پہلی چھت تیار ہو گئی ہے اس پر تقریباً ۳۵۰۰۰ اب تک لگ چکا ہے۔ دیوالی کے دن پردیش سنسکار ہو گا۔

(اورودت سمرین) ÷

آریہ سماج جام پور کے سماچار۔

(۱) آریہ سماج کو سدھار کا ہر طرف دھیان دینا پڑتا ہے۔ اس لئے جام پور شہر میں صفائی اور صحت پر ایک جلسہ کیا۔ سبھا پتی کا آسن لالہ مول چند جی شری نے گرہن کیا۔ سب بھائیوں نے صفائی کی حالت ناگفتہ بہ بتائی۔ اور میونسپل کمیٹی کو اپنے فرض کی ادائیگی پر دھیان دلایا۔ ساری کارروائی کا نچوڑ یہ نکلا۔ کہ ایک رزولیوشن کمیٹی کے پاس اس مطلب کا بھیجا جاوے۔ کہ صفائی کی طرف خاص توجہ دی جاوے ÷

(۲) رامائن کی کتھا دس بارہ دن سے جاری ہے۔ سوا گھنٹہ روزانہ سماج مندر میں چہل پہل رہتی ہے۔ حصہ نثر مہاشہ بال کشن جی اور حصہ نظم لالہ مول چند جی ادا کرتے ہیں۔ دونوں مل کر خوب نبھاتے ہیں۔ جتنا بڑی دلچسپی سے کتھا سن رہی ہے اور خواہشمند ہے۔ کہ یہ برابر جاری رہے ÷

(۳) سادھو آشرم ہردوار گنج کو سالانہ جلسہ پر مبلغ ۱۰ روپے آنت سماج کی طرف سے بھیجے گئے ÷

(۴) ہفتہ واری ست سنگ کے دن شریمان پنڈت سکھ دیو جی ودیانت داچسپتی کا اتی منوہر اپدیش ہوا۔ "نشہ یہ تھا" "نوجوانوں اور بزرگوں کا مل کر کام کرنا" لیکچر کو خوب پسند کیا گیا ÷

(۵) وجے دشمی کا پرب حسب دستور سابق منایا گیا۔ سبھاپتی کا آسن پنڈت سکھ دیو جی ودیانت واچسپتی نے گرہن کیا صدارتی تقریر میں انہوں نے ثابت کیا۔ کہ وجے دشمی کا دراصل مہاراجہ رام چندر کی وجے سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ برشا رتو کے بعد خوب زور سے کام کرنے اور وجے یاترا کو نکلنے کی مقررہ تاریخ ہے۔ بعد میں اور تقریریں ہوئیں۔ جن میں سے حکیم بہاری لال جی کی تقریر سدھانت رکشا کے لیے اول درجہ پر گنی گئی۔ اور مہاشہ بال کشن جی کی کویت بھی بہت پسند کی گئی ÷

(۶) ۲۳-اکتوبر کو شری سوامی دیانند جی کے جیون کی کتھا شروع ہو گئی ہے یہ کارروائی رشی اتسو تک ایکشن میں کی جا رہی ہے ÷

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج لبستی شیخ میں پرچار:-

پنڈت دلیپتی شاستری اپدیشک اور مہاشہ بھگت رام بھجنیک نے چار دن پرچار کیا (منتری سماج)

اجنالہ میں ودھوا وواہ:-

اجنالہ میں بی بی لجاوتی بدھوا کا پنر لواہ مہاشہ لیکھ رام سے ہوا۔ تین روپیہ دان ملا (کریم چند منتری آریہ سماج اجنالہ)

دلت کنوئیں پر چڑھائے گئے:-

جگادھری میں دلت کنوئیں پر چڑھائے گئے۔ ہندوؤں نے اس میں سہائتا کی (سیکرٹری رونی داس سبھا)

رائے چمن لال کی تبدیلی:-

رائے چمن لال ایگزیکٹیو انجینیئر پردھان آریہ سماج خانپور وہاں سے تبدیل ہو کر لائلپور گئے ہیں۔ آریہ سماج لائلپور کو آپ کی سیواؤں سے لابھ اٹھانا چاہیے ÷

بعدالت جناب مولوی الہی بخش خان صاحب منصف صاحب درجہ مطالبہ خفیفہ درجہ دوم کوئٹہ بلوچستان

بمقدمہ حاجی محمد یعقوب خان سوداگر پرنٹنگ کوئٹہ بلوچستان وغیرہ مدعی

بنام چھانو لدسوہن گراہ سکنہ رزدار مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ یکصد روپیہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ روپوش ہے اور باوجود تلاش کے کچھ پتہ مدعا علیہ کا نہیں ملا۔ اس لئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ

۴ نومبر ۱۹۳۳ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کرے گا۔ تو بموجب آرڈر ۹ قاعدہ ۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یکطرفہ عمل میں آوے گی ÷

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء جاری ہوا ÷

سوزاک کا شرطیہ علاج

ربن زائس بتا ئدن ہے ڈاکٹروں کا فیصلہ ہے کہ سپارک سے بہتر کوئی دوا دنیا میں ملنا محال ہے اس ایک بہترین فائدہ مند ہے۔ محصول ڈاک قیمت واپس کریں گا شرطیہ چیلنج عرضیت ملا محصول ۳/ اسپارک ورلڈ نمبر ۹ بمبئی

ہندوقیں، پستولیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ نام نقد گز سیٹر اینڈ کمیشن انسر ان قیمت حصوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

SULEMAN UMAR & Co KARACHI

جوانی

"ہم نے کئی بیس برس کے بڈھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔" جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں رکھتے وہ چڑھتی جوانی میں ہی بڈھے ہو جاتے ہیں ÷

آپ جوان ہیں یا بڈھے

یا کیا بننا چاہتے ہیں۔ یا کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہو گی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ اسکو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ÷

کریم بخش کمپنی

نمبر ۹۰ تالا ڈھوکی ضلع نینی تال

کیسٹوفین ۹۵۱

بچوں کی صحت

کا خیال از بس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت خراب مت کرو ÷

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے۔ لذیذ۔ خوش ذائقہ اور مقبول ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ÷

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

دی روکشمی فارمیسی ہیڈ آفس آنند (بمبئی) کی مشہور شہرۂ آفاق مفید عام دوا شہد بہترین دوا

روکشمی روون کا ایکسیرٹ ۱۲۶۲ جو ہر امراض سینہ دمہ پھیپھڑے وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ خاص کر مرض دمہ کے لئے تو یہ دوا کمال کا کام کرتی ہے اس کی تیسری خوراک ہی کھانے سے کہنہ مرض دمہ کو روک دیتی ہے۔ اور چند روز کے استعمال سے روگ بالکل جاتا رہتا ہے۔ اس دوا کے استعمال سے تیس تیس برس کے دمہ والے مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ۸ خوراک دو روپے نمونہ ہمارے یا اپنے شہر میں ہمارے ایجنٹ سے یا پتہ ذیل سے خرید کرو۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مفصل حال کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر فہرست منگاؤ۔ ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول شرائط ایجنسی کے لئے آج ہی تحریر کریں۔ اپنا پتہ خوشخط تحریر کریں اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مینیجر دی روکشمی فارمیسی آنند احمد آباد

بمبئی ٹریک روڈ۔ مدراس۔ نڈیاد۔ ورم گام

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یوگ درشن پرتی پادت پانچواں یم

اپریگرہ

(از مہاتما گاندھی جی)

اپریگرہ یا مال جمع نہ کرنے کے عہد کا استیہ یعنی چوری نہ کرنے کے عہد سے گہرا تعلق ہے۔ جو شئے کہ چوری سے حاصل کردہ نہیں ہے۔ مگر غیر ضروری ہے اس کو اگر مہیا اور جمع کیا جائے۔ تو اس کا درجہ چوری سے حاصل کردہ چیز کے برابر ہے۔ لفظ "اپریگرہ" کے معنی جمع کرنے یا اکٹھا کرنے کے ہیں۔ سچائی کا متلاشی اور اہنسا کا حامی مال جمع نہیں کر سکتا۔ ذات باری میں بھی جوڑنے اور جمع کرنے کی عادت نہیں ہے وہاں تو ضروری اشیاء روزانہ پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا ہم اگر اس قادر مطلق کی ذات پر بھروسہ کرنا سیکھ لیں۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہماری ضرورت کی چیزیں ہر روز برابر پہنچاتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر جب سچے اور کامل پختہ عقیدہ سے اس ہی کے ہو گئے۔ تو پھر وہ ضروریات کی چیزیں کیسے نہ دے گا۔ پرماتما کے پیارے اولیاؤں اور بھگتوں کا بھی یہی تجربہ ہے۔ مگر یہ خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ بھگت کو سخت آزمائشوں اور امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ قدم قدم پر اس کے اٹل وشواس اور راسخ عقیدہ کا امتحان ہوتا ہے۔ بھگت کے سینہ میں صبر اور صبر کے وہ بے انتہا مضبوط پہاڑ جمع ہوتے ہیں۔ جن سے ٹکرا کر تمام مشکلات پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ ہزاروں۔ لاکھوں میں سے کوئی ایک سپوت ہوتا ہے۔ جس کے سر کامیابی کا یہ سہرا بندھتا ہے۔ مشکل ساری یہ ہے کہ ہم پرماتما کے اس قاعدہ و قانون کو نہیں جانتے کہ وہ ہر روز اشیاء پیدا اور مہیا کرتا ہے۔ یا اگر جانتے بھی ہیں تو اس پر عمل نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے بہت سی تکلیفیں جو آسانی سے دور ہو سکتی ہیں۔ ان میں آئے دن سرگرداں و پریشاں بنے رہتے ہیں۔ امیر کے گھر میں غیر ضروری اشیاء کا ایک انبار لگا رہتا ہے۔ افراط کے باعث ان کی اچھی طرح دیکھ بھال بھی نہیں ہو سکتی چنانچہ ادھر سے ادھر ماری ماری پھرا کرتی ہیں۔ بسا اوقات یہ چیزیں خراب ہو کر اور سڑ کر ضائع ہو جاتی ہیں۔

برخلاف اس کے انہیں چیزوں کی عدم موجودگی میں سینکڑوں غریب در در مارے مارے پھرتے ہیں۔ بھوکوں مر جاتے ہیں۔ اور جاڑوں کی طویل راتوں میں سردی کی شدت سے ختم ہو جاتے ہیں اگر سب ضرورت کے موافق ہی اشیاء مہیا کیا کریں۔ تو کسی کو تنگی نہ ہو اور سب صبر و سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔

اپریگرہ یعنی مال جمع نہ کرنے کے قانون پر عمل نہ کرکے آج تو دونوں ہی تنگی محسوس کر رہے ہیں۔ لکھ پتی کروڑ پتی ہو جاتا ہے تو بھی اسے چین نہیں۔ کنگال لکھ پتی بننا چاہتا ہے۔ کنگال جب دانہ دانہ کے لئے محتاج ہے تو جب اس کو پیٹ بھر کر روٹی ملنے لگے۔ تو تو اس کو صبر و شکر کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ مگر ایسا دیکھنے میں نہیں آتا یہ سچ ہے۔ کنگال کو پیٹ بھر پانے کا حق ہے۔ اور سوسائٹی کا یہ فرض ہے کہ اس کی اس ضرورت کو پورا کر دے۔ اس لئے اس کنگال کے اور اپنے صبر و سکون کے لئے امیر کو خدمت کا کام سب سے پہلے خود شروع کرنا چاہیئے۔ امیر اگر مال جمع کرنے کی حرص و ہوا کو چھوڑ دے تو کنگال کو آسانی سے پیٹ بھر کر روٹی مل سکتی ہے۔

اور امیر اور کنگال دونوں ہی صبر و شکر کا بیش قیمت سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ اپریگرہ برت پر عمل کرنے والا تو وہی ہے جو دل و فعل سے ترک کل کی کشتی میں بیٹھ گیا ہے۔ اور مثل ہوائی پرندہ کے بے گھر اور بے در اللہ توکل زندگی بسر کر رہا ہے خوراک کی اسے روزانہ ضرورت ہوگی۔ اور قادر مطلق اسے روزانہ ہی پہنچائے گا لیکن جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے۔ یہ اعلیٰ ترین درجہ لاکھوں کروڑوں میں سے کسی ایک کو نصیب ہوتا ہے۔ ہم جیسے ناچیز صداقت کے متلاشیوں کا بھلا وہاں تک کیا شمار ہو سکتا ہے۔ معراج بہت اونچا ہے۔ کوسوں دور ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن ہم تو یہ کر سکتے ہیں کہ اپنے اس عہد اپریگرہ کی روزانہ سختی سے جانچ

کرتے رہیں۔ اور جس طرح ہو سکے اس جمع کرنے کی مذموم عادت کو برابر ترک کرتے چلے جائیں۔ حقیقی اصلاح و تہذیب کا نمونہ یہ نہیں ہے کہ دنیاوی مال و اسباب کی فراہمی میں زندگی بسر کریں۔ برخلاف اس کے غور و خوض کے ساتھ دن بدن کم کرتے جانا چاہیئے۔ تجربہ سے معلوم ہوگا کہ جس قدر آپ فراہمی مال کی حرص و ہوا کو کم کرتے جائیں گے اتنا ہی آپ کو سچا سکھ اور قلبی اطمینان میسر ہوگا۔ اس زاویۂ نگاہ سے غور کیا جائے اور عمل بھی کیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ ہم گھر میں بہت سی ایسی چیزیں فراہم کر رہے ہیں۔ جن کی ضرورت نہیں ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی غیر ضروری فراہمی سے گویا ہم پڑوسی کو چوری کرنے کے لئے ترغیب دے رہے ہیں۔ لیکن مشق کرنے سے انسان اپنی ضرورتوں کو کم کر سکتا ہے۔ اور جس قدر یہ رستہ طے کرتا جائیگا اسی قدر وہ سکھی اور تندرست بھی ہوتا جائے گا۔

اگر ہم سچائی ستیہ یا صداقت خالص پر آتما یا روح کے نظریہ سے غور کریں تو یہ جسم بھی ایک قسم کا پریگرہ یا فراہمی ہی ثابت ہوگا۔ خواہشات نفسانی کی وجہ سے ہم نے یہ جسم کا پردہ کھڑا کر لیا ہے۔ اور اسے برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ خواہشات نفسانی اگر نفی کے برابر یا معدوم ہو جائیں تو جسم کی ضرورت ہی دور ہو یعنی یہ کہ پھر آواگون اور قالبوں میں تبدیلی نہ ہو۔ آتما ہر جگہ موجود ہے۔ پھر وہ جسمانی پنجرے میں کیوں مقید رہے۔ اور اس پنجرے کو قائم رکھنے کے لئے کیوں طرح طرح کے گناہ عظیم کا بار اپنے سر پر رکھے۔ دوسروں کو کیوں مارے ان خیالات کی پختگی سے ہم تیاگ یا ترک کے انتہائی درجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ جب تک جسم ہے تب تک اس کا استعمال خلق خدا کی خدمت کے لئے کرنا چاہیئے اور پھر آہستہ آہستہ یہ خدمت ہی اس کی سچی خوراک بن جائے گی۔ اس وقت انسان کھانا۔ پینا۔ سونا۔ بیٹھنا جاگنا غرضکہ سب کچھ خدمت کے اعلیٰ معراج تک پہنچنے کے لئے کرتا ہے۔ اس خدمت سے پیدا ہونے والا سکھ دائمی ہے اور اس طرح کا عامل بالآخر صداقت کے درشن کرتا ہے۔ اس نظریہ کو سامنے رکھ کر ہم سب کو جمع یا فراہمی کے سوال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیاوی اشیاء کی مانند خیالات

کی بھی فراہمی نہ ہونی چاہیئے۔ جو انسان اپنے دماغ میں فضول بکواس۔ غیر متعلقہ باتیں ٹھونستا رہتا ہے۔ اس کا شمار بھی جمع کرنے والوں کے زمرہ میں ہی ہوگا۔ جو خیالات ہم کو پرماتما سے دور رکھنے والے ہیں یا اس کی جانب نہیں لیجاتے وہ اس پریگرہ میں شامل ہیں۔ اور اس لئے قابل ترک ہیں۔ گیتا کے تیرھویں ادھیائے میں شری بھگوان نے گیان کی تشریح کی ہے۔ اس سلسلہ میں اس پر غور کر لینا چاہیئے۔ گیتا ادھیائے ۱۳ کے شلوک حسب ذیل ہیں۔

شوق و نفرت رنج و راحت ہوش عظمت اور خودی
مختصر الفاظ میں تفصیل ہے اس جسم کی
زہد و تقویٰ راستبازی صلح جوئی انکسار
صحبت انسان کامل ضبط دل صبر و قرار
ترک محسوسات و خواہش پاک طینت اور حلم
مرگ پیدائش علالت اور پیری سب کا علم
اقربا فرزند اور بیوی کی الفت چھوڑنا
جذبۂ رنج و خوشی کی زنجیر کو توڑنا
باندھنا میر التصور عشق صادق سے مدام
گوشہ گیری از خلائق ترک شوقی از دہام
ظاہر و باطن کی معلومات سے بہرہ وری
علم کی تعریف ہے باقی ہے سب بیدانشی

مذکورہ بالا صفات کو گنوا کر شری بھگوان نے کہا ہے کہ اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔ وہ سب اگیان یا ظلمت اور تاریکی ہے۔ اگر یہ بات سچ ہے اور اس کے سچ ہونے میں شبہ بھی نہیں ہے تو آج جو بہت کچھ گیان کے نام سے جمع خرچ ہو رہا ہے۔ وہ سب اگیان اور تاریکی ہی ہے۔ اور اس لئے اس سے فائدہ کی نسبت نقصان ہی ہوتا ہے۔ چونکہ وہ اصلی گیان نہیں ہے اس لئے دماغ میں ان فضولیات کے جمع ہونے کا سم قاتل کی مانند اثر ہوتا ہے اور دماغ بالآخر ناکارہ ہو کر انسان ظلمت کے تاریک ترین غار میں جا گرتا ہے۔ طبیعت کا صبر و سکون جاتا رہتا ہے۔ اور پاپوں میں ڈوب جاتا ہے۔ اس تمام بحث مباحثہ کا یہ منشا نہیں ہے کہ انسان تمام کام کاج چھوڑ کر بیکار بن جائے۔ برخلاف اس کے ہمارا ہر ایک لمحہ مصروفیت میں خرچ ہونا چاہیئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ مصروفیت لطیف ہو کثیف نہ ہو اور صداقت کی جانب لیجانے والی ہو جس نے خلق خدا کی خدمت کرنا منظور کیا ہے وہ ایک لمحہ بھی بیکار نہیں رہ سکتا۔ اس خلق خدا کی خدمت کے ذریعہ انسان میں ویک یا تمیز نیک و بد پیدا ہوتی ہے جو خلق خدا کی خدمت میں بدل و جان ایمانداری سے مصروف ہے اس کو یہ تمیز بآسانی

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

نمبر ۹۴

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!
اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:-
لالہ جگت رام پوری اینڈ سنز شوز منڈی لاہور

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

نمبر ۹۳۸

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا معجون - پرانی کھانسی تپدق بھیپھڑے کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے - قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - ریریہ کو گاڑھا کرتا ہے - طاقت بہت دیتا ہے - قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برھمی بوٹی — ۱۰؍ سیر - دنت منجن ۸؍ فی شیشی

ست سلاجیت - ۱۰؍ تولہ - سوچی پتر — مفت!

پتہ: منیجر گورو کل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی (سہارنپور)

۲۵۳

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ

عورتوں کے متعلق چند ادویات

دایہ لائق | یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے عورت بچہ آسانی سے جنتی ہے کمزوری کم ہوتی ہے قیمت [illegible] نمونہ

سو او تی | عورتوں کو جو سفید پانی آجاتا ہے اور انہیں [illegible] بنا دیتا ہے اس کو یہ دوائی بہت جلد دور کرتی ہے

قیمت [illegible] روپے (عہ) نمونہ بارہ آنہ (۱۲؍)

بیٹھا پھل نعمت غلہ | اس میں ایک گولی حمل ٹھہرنے کے دوسرے مہینے تک روزانہ دینے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے جنکے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں ان کیواسطے نعمت غلہ ہے اگر لڑکی ہو قیمت واپس قیمت بیس روپیہ (عـــہ)

ابلارام | حیض کا کم آنا درد سے آنا بے قاعدہ آنا زیادہ آنا اور دیگر حیض کی دیگر خرابیوں کو ایکماہ کے اندر [illegible] فضل سے دور کریگا قیمت [illegible] نمونہ ۳ر

گربھ چنتامنی رس | حاملہ عورت کی تمام امراض بیچارگی قے کھانسی بدہضمی جی متلانا درد وغیرہ کو دفع کرتا ہے حاملہ بیمار نہیں ہوتی آرام سے رہتی ہے قیمت ۴۰ گولیاں دو روپے نمونہ چھ آنہ (۶؍)

اٹھرا کی دوائی | جن عورتوں کے ہاں اولاد ہو کر مر جاتی ہے وہ اسقاط حمل اور بچے [illegible] ان گولیوں کا استعمال کریں قیمت سات سو گولیاں دس روپے (عـــہ)

امرت | چند یوم عورت کو کھلانے سے عورت کی خواہش زیادہ کم ہو جاتی ہے [illegible]

گود بھری | [illegible] چاہیئے کہ اندر ماہ کبھی پہلے کبھی دوسرے تیسرے مہینے حمل قرار پائے [illegible] یا بچہ میں کوئی خاص نقص ہو مفصل حالات لکھنے چاہئیں قیمت صرف پانچ روپیہ (عـــہ)

پتالی رسٹرڈ | حیض کا نہ آنا یا درد سے آنا ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کو کھولتی ہے صاف کرتی اور طاقت بخشتی ہے قیمت چار روپے (عـــہ) نمونہ [illegible]

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا سڑک امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

مفصل کیفیت کیلئے امرت دھارا ۳ لاہور

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

Prakash

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

LAHORE INDIA

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے ۵ر

کرشن بی اے

نمبر ۴۸ — جلد ۲۷

۸ مگھر سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۷

SUNDAY 22 NOV 1931

ویدامرت

نیتا کون ہے؟

सद्यो जातो व्यमिमीत यज्ञमग्निर्देवानामभवत्पुरोगाः। अस्य होतुः प्रदिश्यृतस्य वाचि स्वाहाकृतं हविरदन्तु देवाः॥ ऋ० १०।११०।११॥

"اُتپن ہوتے ہی اُس نے یگیہ کرنے کا پرارمبھ کیا - اس لئے وہ اگنی دیوؤں کا نیتا بن گیا - اس ستیہ ادھوور کے ارتھات اہنسا کے مارگ کے سوبکار کرنے والے اس نیتا کے اُتم وشا درشانے والی وانی میں دیوان اپنے تیاگ سے سدھ کی ہوئی آہُتی کا اپبوگ کریں۔"

نیتا کون ہے؟ اس کا اس وید منتر میں ورنن کیا گیا ہے۔ وید بتاتا ہے کہ جو جنم سے ہی اُتم سمرپن کا مارگ اختیار کرتا ہے۔ جو پورن تیاگی ہے۔ جو اپنے لئے کچھ نہ رکھ کر سب دوسروں کے اپکار کے لئے سمرپن کر دیتا ہے۔ وہ نیتا ہے۔ وید کا اگنی کا اُداہرن بہت ٹھیک ہے۔ اگنی پیدا ہوتے ہی یگیہ کا پرارمبھ کر دیتا ہے اور خود کچھ نہ رکھ کر سب دوسروں کو بانٹ دیتا ہے۔ اگنی دوارا یگیہ میں ڈالی ہوئی سامگری کو اگنی خود ہی ہضم نہیں کر جاتا۔ بلکہ اس میں سے خود کچھ نہ رکھ کر وہ اس سامگری کو سوکشم کر ہوا کے گھوڑوں پر سوار کر کے جگت کے اپکار کے لئے تقسیم کر دیتا ہے۔ یہ اپکار کس صورت میں ہوتا ہے۔ اُتم پدارتھوں کے پرمانو وایو کی شدھی میں سہایک ہو کر روگوں کا ناش کرتے ہیں۔ ورشا کرنے میں سہایک ہو کر اکال پیڑت سنسار کے دکھ درد دور کرتے ہیں۔ جس طرح دیوتاؤں میں نیتا اگنی ہے۔ اسی پرکار منشوں میں وہی نیتا ہو سکتا ہے۔ جو اگنی کے سمان تیاگی اور پراپکاری ہو۔ جو سوارتھی ہے۔ اس کا نیترتو بڑا ہانی کارک ہے۔ وہ خود تو آنند لوٹے گا۔ پرنتو اپنے انویائیوں کو ایسے گڑھے میں گرائے گا۔ جس سے اُن کا نکلنا محال ہو۔

مکتی جاتی کو نیترتو کی آوشیکتا ہے۔ اس لئے جاتیوں کی آنکھ کسی نیتا کی تلاش میں ہمیشہ اٹھی رہتی ہے۔ ان جاتیوں کا سوبھاگیہ ہے جنہیں اگنی سمان تیاگی اور پراپکاری نیتا مل جائیں۔ پرنتو جن جاتیوں کو سوارتھی نیتا مل جاتے ہیں۔ وہ ان کی تباہی کا کارن بنتے ہیں۔ اُن کے خون پر وہ خود تر ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن اپنی انویائی جاتیوں کو دربل کر کے صفحہ ہستی سے ان کے مٹانے کے سامان پیدا کر دیتے ہیں۔ آریہ جاتی اگر عرش سے فرش پر آئی۔ تو اچھے نیتا دل کے ابھاو سے۔ اس میں سندیہ نہیں کہ ہمیشہ پر اس کے اندر ایسے نیتا بھی پیدا ہوتے رہے۔ جو دل سے اس کی بھلائی چاہتے تھے۔ پرنتو بھلائی کے سادھنوں کا پورن گیان نہ ہونے سے وہ اپنے اُدیش میں سپھل نہ ہو سکے۔ جس کا پھل یہ ہوا کہ اُن کی شبھ اچھاؤں کے باوجود آریہ جاتی اور بھارت ورش دن بدن ادھوگتی کو پراپت ہوتا گیا۔

گیتا کے اس کتھن کے انوسار کہ جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ پرماتما مکتی آتماؤں کو اس کے سدھار کے لئے بھیجتا ہے۔ بھارت میں رشی دیانند کا پرادربھاؤ ہوا۔ رشی ور میں وہ تمام گُن تھے۔ جو سچے نیتا میں ہونے چاہئیں۔ اس کے اتِرکت اپنی تپسیا اور گیان سے وہ جانتے تھے۔ کہ کون سے سادھن ہیں۔ جو گری ہوئی جاتی کو اٹھانے کے لئے کارگر ہو سکتے ہیں۔ رشی ور نے ان سادھنوں کو سرل آریہ بھاشا میں اپنے جگت پرسدھ گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں کھول کر ورنن کر دیا۔ جس سے آریہ جاتی کی آنکھیں کھلیں۔ اور اُسے اپنی کمزوریوں کا گیان ہونے لگا۔

(اوم شم)

ادھیاپکاؤں کی ضرورت ۹۶۳

آریہ کنیا پاٹھ شالہ پانی پت کے لئے ایک مڈل پاس اور دو پرائمری پاس ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ ٹرینڈ آریہ سماجی خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست ہائے معہ نقول سرٹیفکیٹ بہت جلد مفصلہ ذیل پتہ پر روانہ فرما دیں ؛

لالہ موتی ساگر بی اے ایل ایل بی
وکیل منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ پانی پت

ور کی آوشیکتا ۹۶۴

ایک دھناڈھیہ آریہ کل ابتین پندرہ ورشیہ اگروال گوئل گوتر۔ تندرست روپ وتی کنیا کے لئے ایک اگروال آریہ سماجی ور کی آوشیکتا ہے۔ ور کی آیو چھبیس ورش سے زیادہ نہ ہو اور کسی یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہو۔ اور برسر روزگار ہو۔ کنیا گرہستھ کاریہ میں بھلی پرکار نپن ہے۔ ہندی کی پربھما کا امتحان دے چکی اور سنسکرت کی پربھما کا اگامی فروری میں دے رہی ہے۔ بواہ پورن ویدک ریتی سے ہوگا۔ پتر دوہار بمعرفت پردھان آریہ سماج جھانسی سے کریں ؛

ضرورت! ۹۶۵

انگلینڈ سے واپس آئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے اور جس کے پراسپیکٹس بہت اچھے ہیں۔ ایک قابل شادی عمر کی کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سادہ اطوار رکھنے والی۔ اچھی تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے ؛

No. 20 C/O, THOMAS COOK & SONS LTD. RANGOON

کنیا کی آوشیکتا ۹۶۲

گورو کل کانگڑی کے ایک سیوگریہ سناتک عمر ۲۸ سال کے لئے دو ادویگریہ کنیا کی آوشیکتا ہے۔ کنیا پڑھی لکھی گھر کے کام کاج میں ماہر اور شوق رکھنے والی تتھا سوشیل ہونی چاہئے ؛

پتر دوہار کا پتہ :-
نمبر ۲۵
معرفت ویرا بند کمپنی۔ جہلم

سیوگریہ ور کی آوشیکتا ۹۶۶

شریمتی دیانند ناتھ آریہ اجمیر کی کنیاؤں کے لئے یوگیہ دشکشت ور دل کی آوشیکتا ہے۔ گوروکل کے سناتک۔ ادھیاپک تتھا ودوان ودیارتھیوں کے پتروں پر وشیش دھیان دیا جائیگا۔ کنیائیں شکشت ہونے کے اتیرکت گرہ کاریہ میں پورن دیا دکش ہیں۔ چار کنیاؤں نے ہندی مڈل اور ایک نے سنسکرت پربھما کی پریکشائیں پاس کی ہیں۔ جو مہانو بھاد چاہیں۔ ایک روپیہ بھیجکر شادی فارم منگا بھر کر بھیجدیں۔ منتری دیانند ناتھ آریہ اجمیر

کنیا کے لئے ور کی ضرورت ۹۶۸

مجھے اپنی منگلی کنواری کنیا کے لئے جو کہ تندرست پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے کھتری کنوارے لڑکے کی ضرورت ہے جو کہ تندرست پڑھا لکھا اور برسر روزگار ہو۔ لڑکے کی عمر ۲۲ تا ۲۵ سال تک ہونی چاہیئے۔ ضلع جالندھر ہوشیارپور۔ امرتسر اور گورداسپور کے لڑکے کو ترجیح دیجائے گی۔ کنیا کے والدین اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ؛

نمبر ۹۶۸ معرفت پرکاش لاہور

آوشیکتا! ۹۶۹

گوروکل کانگڑی کے ودیالیہ وبھاگ کے لئے ایک ایسے ٹرینڈ آریہ سماجی ادھیاپک کی آوشیکتا ہے۔ جو ہندی و سنسکرت بھلی پرکار جانتے ہوں۔ سنگیت بھی جانتے ہوں۔ اور کھیل میں وشیش دلچسپی لیتے ہوں عمر چالیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ نقرری ہونے پر فوراً سیوا آرمبھ کرنی ہوگی ؛

پرارتھنا پتر مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور کے پتہ پر بھیجنے چاہئیں ؛

آلو کی کھیتی (با تصویر) ۹۶۲

مسٹر سائٹ لینیٹ میں اصل ڈنمارک ہیری ایگریکلچرل فارم میں ڈیڑھ ہزار من آلو پیدا کرنے کی وجہ سے آپ کا نام آلو سمراٹ مشہور رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جس سے ہندوستان میں اول درجے مداری بن سکیں اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لیکر تین ہزار سے پانچ ہزار من آلو پیدا کر سکتے ہیں۔ حال کے تجربات کا حال اس میں درج ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ہم آسانی سے بجلی کی طاقت سے کس طرح آلو کی پیداوار میں حقیقی اضافہ کر سکتے ہیں۔ ہوا کے ذریعہ کھاد پہنچانے کا ایسا حیرت انگیز طریقہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جس سے آلو کی پیداوار ساڑھے چار گنا ہو سکتی ہے۔ یہ مجرب زراعتی ایجاد ہر زمیندار کو معلوم ہونی کی ضرورت ہے۔ اس کتاب میں کولڈ سٹوریج میں آلو پیدا کرنے کی ترکیبوں کیساتھ ولایت والوں کی طرح آلو سے ڈبیاں دواتیں ہولڈر تھالیاں اور بٹن بنانے کی ترکیب وغیرہ درج ہے یہ کتاب ہندی اردو دونوں زبانوں میں ہے۔ اس کی ضخامت ۱۲۹ صفحے قیمت ۱۲ یہ کتاب بابو رام پرشاد صوبہ وڈسٹرکٹ امجرٹر گوشہ گوانہار سے مل سکتی ہے ؛

نوٹس! ۹۵۵

میری ایک رشتہ دار جس کی عمر ۱۸ سال ہے اور جو ہر طریقہ سے تندرست اور سرو گن سمپن ہے۔ وید درشن۔ اپنشد اور سنسکرت کی ودوان سناتکہ ہے۔ گھر کے کاموں میں پرچین ہے ایک سناتک یا گریجوایٹ سے جو برسر روزگار ہو شادی کرنا چاہتی ہے۔ شادی سوئمبر ریتی سے ہوگی ؛

رائے صاحب ڈاکٹر شیام سروپ
ستیہ برت۔ بریلی

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت! ۹۶۷

یو۔ پی۔ سی پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند صاحب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج و ہندو سبھا کے دو ہو آشرموں میں سینکڑوں بواہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرانے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی

بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر موڑھا توالی نئی سڑک یسان پور

اخبار بیوپار پتر ۹۵۸

گوجرانوالہ (پنجاب)

راز تجارت بتائے گا یہ
دولت تمہاری بڑھائیگا یہ
نمونہ مفت! (منیجر)

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پیغام اتحاد ۹۴۵ — ایک عجیب اور حیرت انگیز کتاب

اس کتاب کے قابل مصنف لالہ جیون دت بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چیفس کالج لاہور نے علم زبان کے متعلق تقریباً دنیا کی تمام زبانوں کا مطالعہ کرکے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب منن الرحمان اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی کی کتاب اُم الالسنہ کی تردید کرتے ہوئے مصنف نے سنسکرت زبان کو تمام یوروپین زبانوں کا منبع وماخذ ثابت کرنے کے علاوہ عربی و عبرانی زبان کی بھی ماں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب میں دنیا کے تمام عالم و فضلاء کو چیلنج دیا گیا ہے۔ اگر کوئی عالم شخص مصنف کے خیالات کو غلط ثابت کریگا۔ تو دو ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ سنہری جلد ۳۰۴ صفحہ کی کتاب قیمت دو روپے ۲

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

بال سدھا ۹۴۱

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا! فوراً اثر دکھلانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

بال سدھا

بچوں کو طاقتور۔ خوبصورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲) محصول ڈاک نو آنے (۹)

دراکشاسو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا۔ قبض۔ بد ہضمی۔ کمزوری۔ کھانسی۔ نیند نہ آنا دور کرتا ہے قیمت۔ بڑی بوتل دو روپے۔ چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیں منگانے کا پتہ :- سکھ سنچارک کمپنی۔ متھرا
شملہ کے ایجنٹ :- میسرز حبیب اینڈ کمپنی لوئر بازار شملہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسمبلی میں گورنمنٹ کی شکست کا ریکارڈ

اسمبلی میں گورنمنٹ کی شکست کا ریکارڈ۔ لفافہ کی قیمتیں بڑھانے اور ایک ہزار سے دو ہزار تک کی آمدنی والوں پر انکم ٹیکس لگانے کے معاملہ میں اسمبلی میں گورنمنٹ کو لگاتار دو بار شکست ہوئی ہے۔ یعنی کثرت رائے سے اسمبلی نے کارڈ لفافوں کی قیمت بڑھانا اور ایک ہزار سے دو ہزار تک کی آمدنی والوں پر ٹیکس لگانا نامنظور کر دیا ہے۔ اب یہ ٹیکس والئسرائے کے خاص اختیارات سے ہی لگ سکتے ہیں۔ تو دیکھنا یہ ہے کہ والئسرائے ہندوستان کے غریب اور سفید پوش طبقہ سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ جن کے لئے ان ٹیکسوں کا بار ناقابل برداشت ہے ؛

لوڈی مسلمانوں کو مایوسی ۔ گول میز کانفرنس کے انگریز اور اچھوت ممبران مسلمانوں کے دم حجانہ میں آ کر بیرونی ذمہ داری کے خلاف اُن کی سازش میں شریک ہو گئے تھے۔ لیکن وقت پر انہیں سمجھ آ گئی کہ خاطی ہے کہ ہندوستان سے اُن کے حلقوں کی طرف سے اُن کے لئے تعلق کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ پردہ میں ۔۔۔ مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر مہاتما گاندھی کی امداد حاصل کر رہے ہیں۔ اور اچھوتوں کے خود ساختہ نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر کے بھی ہوش ٹھکانے آ رہے ہیں ؛

گورنمنٹ کو چیتاونی ۔ لارڈ ارون نے کہا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کو متنبہ کیا ہے کہ گاندھی ارون پیکٹ کی رو سے گورنمنٹ پابند ہے کہ مرکز میں ہندوستان کو ذمہ داری دے۔ ورنہ وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی مرتکب ہو گی ؛

لاہور میونسپلٹی کی صدارت ۔ نئی اصلاحات کے مرتب ہونے کے زمانہ سے میونسپلٹی کی صدارت مسلمانوں کا اجارہ بنی رہی ہے۔ اس سال میاں عبدالعزیز مسلم امیدوار کے مقابلہ پر لالہ ۔۔۔ بیرسٹر کھڑے ہوئے۔ لیکن وہ غیر مسلم اور غیر سرکاری ممبران کی اقلیتوں کے ناز سے ذمہ داری سے ناکام رہے۔ اگر ان ممبران کا بااصول ہونے کا دعویٰ ہوتا۔ تو بات معمولی تھی۔ لیکن ان کی یہ غداری ناقابل معافی ہے کیونکہ وہ مسلم اکثریت کے خلاف جدوجہد کر چکے ہیں۔ ان میں ایک سردار ۔۔۔ بھی ہیں جن کا تعلق اُن حلقوں سے ہے۔ جن کے نمائندہ گول میز کانفرنس میں اسی بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ وہ کسی صورت میں پنجاب

سنسار کی گتی

پھر صلح کی باتیں

جہاں تک ہندوستان سے زبانی ہمدردی کا تعلق ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے اس میں کبھی بخل نہیں کیا۔ وقت تھا کہ ہندوستان زبانی ہمدردی سے رجھایا جا سکتا تھا۔ لیکن اب وہ حالت نہیں۔ ہندوستانی اب کھلونے نہیں چاہتے۔ کام کی چیز چاہتے ہیں۔ وہ چیز کیا ہے ؟ ہندوستان کی نمائندہ جماعت کانگرس نے بتا دیا کہ وہ پورن سوراجیہ ہے ؛

جب تک کانگرس کے اس مطالبہ کی پشت پر قربانی نہ تھی۔ برٹش مدبر کے لئے اس مطالبہ کی کوئی قیمت نہ تھی۔ لیکن جب ملک نے قربانیوں سے مطالبہ کو اہمیت دے دی۔ تو گورنمنٹ نے گول میز کانفرنس کے قیمتی کھلونے سے ہندوستان کو رجھانا چاہا۔ چنانچہ کانفرنس بلائی گئی۔ کانگرس کو بھی اپنے نمائندے بھیجنے کے لئے کہا گیا۔ لیکن کانگرس کانفرنس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا چکی تھی۔ اس نے شمولیت سے انکار کر دیا ؛

انگریز مدبر نے سمجھا کہ کانگرس کے بغیر ہی کام نکل جائے گا۔ لیکن اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ کانگرس کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے دوسری گول میز کانفرنس بلانے کی ٹھیری۔ اور کانگرس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے لارڈ ارون نے مہاتما گاندھی سے وہ معاہدہ کیا۔ جو گاندھی ارون سمجھوتہ کے نام سے مشہور ہے۔ جب اس کانفرنس کے ممبران کے انتخاب کا وقت آیا۔ تو گورنمنٹ نے کانگرسی نمائندگان کے مقابلہ کے لئے چن چن کر ٹوڈی جمع کئے۔ لیکن کانگرس برٹش چالوں سے آگاہ تھی۔ اس نے صرف مہاتما گاندھی کو بھیجنے پر اکتفا کیا۔ مہاتما جی نے لنڈن جا کر یہ جتا دیا کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ مہاتما گاندھی کے مطالبہ کو کھٹائی میں ڈالنے کے لئے گورنمنٹ کی ٹوڈی بھرتی نے اقلیتوں کے حقوق کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ اس سوال کے حل کے لئے بہتیری تدابیر سوچی گئیں۔ لیکن ٹوڈیوں نے تو غالباً زمین جنبد نہ جنبد گل محمد پر عمل کرنے کی قسم کھا رکھی تھی ؛

آخر مہاتما جی نے ان کی قدر و قیمت کو ان الفاظ سے بے نقاب کر دیا۔ کہ جو لوگ اقلیتوں کا سوال اٹھا کر کانفرنس کی کارروائی میں روڑا اٹکا رہے ہیں۔ یہ ہندوستان کے نمائندے نہیں۔ برٹش گورنمنٹ کے نمائندے ہیں۔ اس لئے ان کی ضد کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہے ؛

برٹش مدبروں کے لئے عجیب مشکل تھی۔ ایک طرف تو جنوری گذشتہ کے اعلان میں مسٹر میکڈانلڈ مرکزی ذمہ داری دینے کا ۔۔۔ اقرار کر چکے تھے۔ دوسری طرف ٹوڈی مسلمانوں کے ۔۔۔ کو چار و ناچار ۔۔۔ کر وزیر اعظم نے مسلمانوں سے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے اعلان کر دیا کہ صوبجاتی خود مختاری تو اب دی جاتی ہے۔ مرکزی ذمہ داری کے متعلق پھر دیکھا جائے گا۔ وزیر اعظم کا یہ اعلان کرنا تھا۔ کہ مہاتما گاندھی نے اپنے سنگھ ناد سے بتا دیا کہ مرکزی ذمہ داری کے بغیر صوبجاتی خود مختاری کسی حالت میں منظور نہیں۔ اگر گورنمنٹ اپنی ضد پر قائم رہی تو ہندوستان میں وہ سول نافرمانی شروع ہو گی کہ اس کی مثال دنیا میں ڈھونڈنے سے نہ ملیگی ؛

مہاتما گاندھی کے اس اعلان نے برٹش حلقوں میں کھلبلی مچا دی۔ ان کا ایک پہلو لارڈ ریڈنگ اور ارل۔۔۔ کی زبان سے پکار اٹھا کہ ہندوستان کا سوال مرکزی ذمہ داری دیئے بنا حل نہ ہو سکیگا۔ ان کے علاوہ لنکاشائر کا بپتی ندھی ستیہ آگرہ کے تلخ تجربات کو یاد کر کے بول اٹھا کہ برائے خدا مہاتما گاندھی کو مایوس کر کے نہ بھیجنا۔ ورنہ لنکاشائر کی تباہی ہے ؛

اس پر وزیر اعظم کے کان کھڑے ہوئے اور پھر صلح کی بات چیت کا آغاز ہوا۔ جس میں ہر کا ۔۔۔ کا کام افریقہ کے مشہور جرنیل سمٹس نے اپنے ذمہ لیا۔ اب کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم نے مہاتما گاندھی سے عرض کر دیا ہے کہ آپ فوج اور مالیات کے متعلق کچھ تحفظات منظور کریں تو مرکزی ذمہ داری دیدی جائیگی۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ البتہ اتنا یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ مہاتما گاندھی اور کانگرس کی طاقت اور نہایت قدمی کی قائل ہو چکی ہے اور جان چکی ہے کہ مسلمانوں کے تعاون میں مشکل کشائی کی کوئی طاقت نہیں۔ گورنمنٹ کی مشکل حل ہو سکتی ہے تو مہاتما گاندھی کی رضا جوئی اور رضامندی سے۔ اس لئے اگر وزیر اعظم نے کانگرس کے مطالبات کی منظوری کا فیصلہ اب تک نہیں ؛

میں مسلم راجیہ کو تسلیم نہ کریں گے۔ لیکن مسٹر امر سنگھ ہیں۔ کہ صدر کے انتخاب میں اپنے ووٹ سے میونسپلٹی لاہور میں مسلم راجیہ قائم کرانے کا کارن بنے ہیں ؟

دوسرے صاحب مسٹر ۔۔۔ ایم ایل اے ہیں جنہوں نے مل کی بابت میونسپلٹی کانفرنس کی صدارت کی کرسی سے مسلم میجارٹی کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ اور ہندوؤں کی امداد سے میونسپلٹی کی ممبری کا منہ دیکھ پائے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ لالہ سندر داس اس انتخاب کے خلاف درخواست دینے والے ہیں ؛

مہاراجہ بیکانیر کشمیر ایجی ٹیشن پر ۔ لنڈن کی ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے مہاراجہ بیکانیر نے کہا۔ کہ ریاست کشمیر کے اندرونی معاملات کو بیرونی مداخلت نے بدتر کر دیا ہے۔ پنجاب سے جتھے بھیجے گئے۔ اور اُنہوں نے ریاستی حکومت کے کام اور امن چین میں مداخلت کی ؛

مسلم ریاستوں کو انتباہ ۔ مہاراجہ نے ذیل کے الفاظ میں مسلم ریاستوں کو بجا اور بادقت انتباہ دیا۔ غلط یا صحیح طور پر کشمیر ایجی ٹیشن میں ہندو مسلم سوال بھی کام کر رہا ہے۔ کیونکہ کشمیر میں مسلم آبادی زیادہ ہے۔ اور حکمران ہندو ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں کتنی مسلم ریاستیں ہیں۔ جن میں ہندو آبادی زیادہ ہے۔ اور حکمران مسلمان ہیں۔ اگر کشمیر میں بدقسمتی سے مذہب یا فرقہ داری کی آڑ میں کر یہ صورت حالات پیدا کر دی گئی ہے تو مسلمان والیان ریاست کی غلطی ہو گی۔ اگر وہ ایسے اشخاص کی حوصلہ افزائی کریں گے جنہوں نے کشمیر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا بیج بویا ہے

مہاتما گاندھی کا نمائندگی کا دعویٰ ۔ لنڈن کے ایک جلسہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی نے کہا۔ کہ گو میں سر محمد شفیع کا نمائندہ نہیں۔ لیکن میں مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ گو میں ڈاکٹر امبیدکر کا نمائندہ نہیں۔ مگر یہ دعویٰ ضرور کرتا ہوں کہ میں اچھوتوں کا نمائندہ ہوں۔ اور وہ لوگ جداگانہ انتخاب نہیں چاہتے ؛

دے دیا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب ہم سنیں گے کہ گورنمنٹ کو مہاتما گاندھی کی تمام تجاویز منظور ہیں ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے

برٹش نامہ برداری کے بل بوتہ پر مسلمان ممبران گول میز کانفرنس اپنے ۱۴ نکات پر برابر اڑے رہتے تھے۔ اور دھمکی دے رہے تھے۔ کہ اگر اقلیتوں کا معاملہ طے نہ کیا گیا۔ تو وہ فیڈرل کمیٹی میں شامل نہ ہونگے۔ لیکن جب انہوں نے اپنے خداوندان کی نظر پھری ہوئی دیکھی۔ تو اُن کے قدم اکھڑ گئے اور اقلیتوں کا سوال حل ہوئے بغیر فیڈرل کمیٹی میں مرکزی معاملہ کی بحث میں شامل ہو گئے۔ لارڈ ڈی اگر داک آؤٹ کی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر دکھا دیتے۔ تو یقیناً اپنی شان کو دوبالا کر دکھا دیتے۔

مسلم پریس کا تکا پنتھ

ہم کیا دیکھتے ہیں کہ زمیندار، کشمیر ایجی ٹیشن کی مخالفت پر کمربستہ تھا۔ تو انقلاب، مخالفت کے میدان میں قدم بقدم بڑھے چلا جاتا تھا۔ اب زمیندار اس میدان میں آ گیا ہے۔ تو انقلاب بے ضرر ہو گیا ہے۔ کہ کشمیر گورنمنٹ نے اس کے داخلہ کے متعلق پابندیاں دُور کر دی ہیں۔ جس پر انقلاب لکھتا ہے کہ ہم مہاراجہ صاحب بہادر کی اس نوازش کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس ایک واقعہ سے مسلم پریس کے تکا پنتھ کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

دو مسلم شاہی خاندانوں کا تعلق

ریاست حیدر آباد کے ولی عہد کی شادی ٹرکی کے معزول خلیفہ کی لڑکی سے ہونے کی خبر اشاعت پذیر ہو چکی ہے معزول خلیفہ کو حیدر آباد کے خزانہ سے دو سو پونڈ ماہوار کی امداد ملتی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا معزول خلیفہ صاحب اب بھی اس امداد کو قبول کرنا گوارا کریں گے؟ معلوم نہیں ٹرکی کی اور اسلامی تہذیب کیا ہے۔ ہندو تہذیب میں تو جس گھر میں لڑکی دی جائے اس گھر کا پانی پینے کی بھی اجازت نہیں۔

تیسرا جتھہ بھی گرفتار

گیانی شیر سنگھ کا جتھا جو سکھ کی دھرم سالہ کی دکانوں پر قبضہ کے لئے جا رہا تھا۔ موضع جلیر میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس میں ۱۰۷ آدمی تھے۔ انہیں سیالکوٹ ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا گیا ہے۔

الگ صوبوں کا مطالبہ

سندھ کو بمبئی سے جدا کرنے کا مطالبہ کیا ہوا کئی علاقوں کے علیحدہ صوبہ بنائے جانے کی آواز بلند ہو رہی ہے ایک طرف آندھرا مدراس سے علیحدگی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ تو دوسری طرف اودھ آگرہ اودھ کے اتحاد کو توڑنے کی تجویز میں ہے۔ عجب نہیں کہ علیحدگی کی یہ وبا اور بھی کئی علاقوں میں پہنچ جائے۔

پکٹنگ کا نتیجہ

مدراس کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں افیم، شراب، بھنگ وغیرہ کی درآمد اور ساخت میں ۲۲ فیصدی کی کمی ہو گئی۔ یہ کمی پکٹنگ کا نتیجہ کہی جاتی ہے۔

ناسک کا ستیاگرہ

ناسک کے مندر میں داخل ہونے کے لئے اچھوتوں نے جو ستیاگرہ جاری کر رکھا تھا۔ اب سناتنیوں نے بھی والنٹیر بھرتی کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اچھوت والنٹیر تو مندر میں داخل ہونے کے حقوق حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن سناتنی والنٹیر دروازوں پر اس مقصد سے کھڑے ہوں گے۔ کہ اچھوتوں کو اندر جانے سے روکیں۔

لالہ لاجپت رائے کی برسی

۱۷ نومبر کو لاہور میں لالہ لاجپت رائے کی برسی منانے کے لئے لالہ شام لال وکیل کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں سردار سردول سنگھ۔ لالہ دونی چند۔ ڈاکٹر ستیہ پال اور چند دت کے ستھانم کی تقریریں ہوئیں۔ جلسہ کے متعلق قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ کسی مسلمان کانگرسی کو خدا نے توفیق نہ دی۔ کہ وہ پنجاب کے آل انڈیا کانگرسی لیڈر لالہ لاجپت رائے کے متعلق دو لفظ زبان سے نکال سکے۔ اس سے لالہ لاجپت رائے کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا۔ البتہ مسلم کانگرسیوں کی قوم پرستی کا راز ضرور افشا ہوتا ہے۔ ہندو کانگرسیوں کو ایسی باتوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

آریہ پروہت کے لئے جگہ چاہیے

ایک آریہ ودوان جو کئی آریہ سماجوں میں سالوں تک پروہتائی کا کام کر چکے ہیں۔ اس وقت کسی آریہ سماج میں پروہت کا کام چاہتے ہیں۔ جس سماج کو ضرورت ہو۔ وہ جلد سیکرٹری آریہ سماج وچھووالی لاہور سے خط و کتابت کریں۔

پنجاب آریہ شکشا سمتی گوروودت بھون لاہور

استری شکشا سمیلن

آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر بتاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء آریہ سماج کے آتسو کے پنڈال میں پنجاب آریہ شکشا سمتی کی طرف سے ایک نہایت ضروری کانفرنس ہوگی۔ جس کا ودیا استری شکشا ہوگا۔ جس میں لڑکیوں کے پاٹھ شالاؤں کے پربندھ۔ درسی کتب۔ طریقہ تعلیم مقاصد اور اُس کے حصول کے ذرائع پر مختلف اصحاب اپنے اپنے خیالات ظاہر کریں گے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ کانفرنس میں آریہ سماج کے مستقل کارکنوں کے تجربات سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جائے۔ جن جن بھائی یا بہن کو اس رشتہ میں دلچسپی ہو۔ وہ کرپا کر کے سیکرٹری آریہ شکشا سمتی گوروودت بھون لاہور کے نام پتر دوارا اپنی سمتی پردان کریں۔

(دیوان چند بی اے) منتری پنجاب آریہ شکشا سمتی گوروودت بھون لاہور

آریہ سماج کے پرچارکوں تتھا کاریہ کرتاؤں سے نویدن

لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آریہ سماج کے پرچارکوں تتھا اُپدیشکوں اور پنجاب کے آریہ سماجوں کے کاریہ کرتاؤں کی سمیلت وچار سبھا کرنے کا نشچے کیا گیا ہے۔ وقت سنیچر وار پراتہ کال ۸ بجے۔ ستھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دفتر ہوگا۔ اس سبھا میں پرچارک، اُپدیشک مہانوبھاو اور آریہ سماجوں کے پرتی ندھی پرسپر وچار دوارا تبادلہ خیالات کریں گے۔ ایک دوسرے کی ضروریات تتھا دقتوں کا انوبھو کر سکیں گے اور اس کی پورتی کے لئے اُپاؤں کا نشچے ہو سکیگا۔ اس سبھا میں مندرجہ ذیل پرشنوں پر وچار کیا جائیگا۔

(۱) سالانہ جلسوں کا کاریہ کرم۔

([illegible]) اُپدیشکوں تتھا سماجوں کے ادھیکاریوں کے پرسپر سمبندھ تتھا دونوں کی سمسیا۔

([illegible]) استری آریہ سماجوں کے جلسے تتھا استریوں میں ویدک دھرم پرچار۔

(۴) پنجاب میں مختلف ستھانوں تتھا شہروں میں ویدک دھرم کے کس انگ پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔

جن آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں تتھا اُپدیشکوں اور پرچارکوں نے لاہور آریہ سماج کے اُتسو پر نہیں آنا۔ اُن سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا مضمون پر اپنے وچار لکھ کر بھیجیں جن سے اس وچار سبھا میں اُپدیشکوں پرچارکوں تتھا سماجوں کے کاریہ کرتاؤں کے سامنے اصلی حالت رکھی جا سکے۔ اُپدیشک تتھا پرچارک سماجوں کی ضروریات کو جان کر ان کی درشٹی سے اپنی پرچار شیلی کو بدلیں۔

(بھیم سین ودیا النکار ویدپرچار وبھاگ گوروودت بھون۔ لاہور)

کانٹی ننٹل ایڈورٹائزنگ کمپنی کا دفتر

کانٹی ننٹل ایڈورٹائزنگ کمپنی لاہور نے اپنا دفتر زیادہ وسیع مکان جہلم ہاؤس کے اوپر کے بالاخانہ نمبر ۸۵ انارکلی میں تبدیل کر لیا ہے۔ کمپنی کا فون نمبر اب ۲۰۳۶ ہے۔ (ڈائرکٹر کمپنی)

احرار معافی مانگ رہے ہیں

پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ ۶۳۶ احرار قیدی معافی مانگ کر رہائی حاصل کر چکے ہیں

ماڈریٹ لیڈروں کا انتقاد

گول میز کانفرنس کے ماڈریٹ لیڈروں نے گورنمنٹ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر مرکز میں ذمہ داری دی گئی۔ تو ہم کانفرنس سے الگ ہو جائیں گے۔ صوبجاتی خود مختاری تو ۱۹۲۴ء میں لارڈ ریڈنگ دیتے تھے۔ ہم نے تب انکار کر دیا تھا۔ تو اب کیسے منظور کر سکتے ہیں۔

اپنے گھر میں دھوپ اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے۔

سیتارام آریہ اینڈ سنز ۹۳۹
کا سگندھت دھوپ اگربتیاں اور ہون سامگری ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں
دھوپ اور اگربتیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی۔
ودیارتن ہیڈ ماسٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں سبھاؤں اور دوکانداروں کو خاص رعایت [illegible] تحکر فیصلہ کیجیے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۷ مگھر سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج لاہور کا اُتسو

ایک سال کے بعد آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو پھر آتا ہے۔ رشی اُتسو کے دن سے اُتسو کے سمبندھ میں سنکیرتن جاری ہے۔ پربھات آریہ پُرش پربھو کیرتن کے ساتھ اُتسو کا سندیش نگر کے نرناریوں کو دے رہے ہیں۔ ۲۴ نومبر سے پنڈال میں کارروائی شروع ہو جائے گی۔ تین دن تک حسب معمول رات کو کانفرنسیں ہونگی۔ ۲۷ کو نگر کیرتن ہوگا۔ جو گورودت بھون سے ۵ بجے شروع ہو کر نگر کے مشہور بازاروں سے ہوتا ہوا رات کے دس بجے کے قریب ختم ہوگا۔ ۲۸-اور ۲۹ نومبر اُتسو کے خاص دن ہیں۔ ان دنوں پراتہ سے سائینگ اور پھر رات کو بھجن، اُپدیش اور دیاکھیانوں کے اتیرکت سماج کانفرنسیں بھی ہونگی۔

اُتسو کا پروگرام نہایت عمدہ ہوگا۔ اور آریہ سماج کے آچاریہ کوی، ودوان، سنیاسی اور ودیا ودھان پنجاب کے کیندریہ سماج دوارا پرانت کی سماجوں میں زندگی کی تازہ روح پھونکنے کے لئے پدھاریں گے۔

جس سماج کا اُتسو ہوتا ہے۔ اُس کے ادھیکاریوں اور سبھاسدوں کو اس کی سپھلتا کی بھاری چنتا ہوتی ہے۔ اور وہ اُس کے لئے پورا پریتن کرتے ہیں۔ آریہ سماج لاہور کے ادھیکاری بھی اُتسو کو سپھل بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہمیں پورن وشواس ہے کہ وہ اپنے پریتن میں سپھل ہوں گے۔ پرنتو لاہور کے اُتسو کی سپھلتا کا بوجھ صرف آریہ سماج لاہور کے ادھیکاریوں پر نہیں۔ پرانت بھر کے آریوں پر ہے۔ کیونکہ آریہ سماج لاہور پنجاب کا مرکزی سماج ہے۔ اس کی کامیابی میں دوسری سماجوں کی کامیابی ہے۔ اس لئے پنجاب بھر کے آریوں کو اس اُتسو کو سپھل بنانے میں پورا پریتن کرنا چاہیئے۔ پنجاب کے آریہ لاہور اُتسو کی سپھلتا کے لئے کئی پرکار سے سہایتا کر سکتے ہیں۔ وہ ویدپرچار کو دھن کی آوشیکتا ہے۔ دان بھیج سکتے ہیں۔ بھجن منڈلیاں بھیجیں۔ مختلف مقامات سے آریوں کی ٹولیاں اُتسو میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ اور اس طرح شامل ہو کر جہاں اُتسو کی شوبھا کو بڑھائیں۔ وہاں ودوانوں کے اتنے سمودھ کے اُپدیشوں سے اپنے آپ کو کرتارتھ کریں۔

لاہور آریہ سماج کے اُتسو پر ششنے والے اکثر ہوتے ہیں۔ گورُوکل کانگڑی کے اُتسو کو چھوڑ کر اور کہیں نہیں ہوتے۔ گورُوکل کی نسبت لاہور آنا آسان تر ہے اس لئے لاہور سماج کے اُتسو میں سمیلت ہونے کا موقع آریوں کو کھونا نہ چاہیئے۔

باہر سے آنے والے بھائیوں کے آثار سے کا پربندھ سماج کی طرف سے ہوگا۔ بھوجن کے لئے رشی لنگر حسب معمول جاری ہوگا۔ اُتسو کے شاندار پنڈال کے باہر بھی احاطہ گورودت بھون میں دلچسپی کے لئے کئی سامان ہونگے۔ غرضیکہ اُتسو میں شامل ہو کر آریہ یاتریوں کو آتمک اور مانسک تفریح کا بہت اچھا سامان پراپت ہوگا۔

آریہ سماجوں کے اُتسو آریوں کے لئے تیرتھ ہیں۔ کیونکہ یہاں سے اُنہیں دھن کے دیئے سے بڑھ کر وہ چیز ملتی ہے۔ جو آتما کو اُچ بنا سکتی ہے۔ تیرتھوں پر جانا دیرتھ ہے۔ اگر ان سے کوئی آتمک لابھ نہ اُٹھایا جائے۔ اس لئے لاہور سماج کے اُتسو میں شامل ہونے والے آریوں کو چاہئے کہ وہ اس نشچے کے ساتھ آئیں۔ کہ آتما کو بلند کرنے کے لئے کچھ حاصل کرنا ہے۔

++ کو سلجھانے کے لئے وقت "خرچ" کرنے کو بھی تیار ہیں۔ میں دلچسپی کا یہ معیار سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص آریہ سماج کی عزت میں اپنی عزت سمجھے اور اُس کی معمولی سے معمولی بات میں دلچسپی لے۔ نام سیٹھ دیوان چند جی میں نے ایسا پہنچان پایا ہے اور میں خوش ہوں کہ آریہ سماج لائلپور نے انہیں اپنا پردھان بنایا ہے۔ (کرشن)

آریہ سماج لائلپور کا سالانہ جلسہ

۱۳-۱۴-۱۵ نومبر کو آریہ سماج لائلپور نے اپنا وارشک اُتسو منایا۔ مجھے اس سماج کے جلسہ میں شریک ہونے کا کئی ورشوں کے پشچات اوسر ملا ہے۔ نگر کیرتن نہ ہو سکا۔ کیونکہ سبھا کے بھجنیک مہاشہ وقت پر نہ پہنچ سکے۔ صرف ایک پہنچا۔ اور وہ اکیلا نگر کیرتن کے لئے کافی نہ تھا۔ اس کمی کو چھوڑ کر جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ سوامی ستیانند جی کچھ دن پہلے سے وہاں کتھا کر رہے تھے۔ رات کے وقت سب سے زیادہ حاضری ہوتی تھی۔ ممکن ہے۔ اس میں آپ کی کتھا کا بھی ہاتھ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ پچھلے جلسوں کی نسبت اس سال حاضری زیادہ تھی۔ نہ صرف رات کو۔ بلکہ صبح اور دوپہر کو بھی۔ سنیچر کے دن پنڈت پریہ ورت جی سدھانت واچسپتی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور مہتہ جیمنی ویدک مشنری کے دیاکھیان ہوئے۔ مہتہ جی کا دیاکھیان جاپان کے متعلق تھا۔ سوامی ستیانند جی مہاراج کا اُپدیش بھی رات کے وقت ہوا۔ میں سنیچر وار کو موجود نہ تھا۔ اس لئے میں نے دیاکھیان نہیں سنے۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ لوگوں نے بہت پسند کئے۔

اتوار کی صبح کو سب سے پہلے ستیانند جی کا اُپدیش ہوا۔ اور اُس کے بعد پنڈت بشمبر ناتھ جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتی سندر دیاکھیان ہوا۔ پراتہ کال شانت سمے۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی کا صاف گلا اور شستہ خیالات۔ لوگوں نے دیاکھیان کو نہایت شوق سے سُنا۔ اور اس کا اثر بھی ایسا دیاکھیان سب کو شانت کرنے والا تھا۔ اور اس قسم کا تھا جس قسم کے دیاکھیان آریہ سماج کے جلسوں میں ہونے چاہئیں۔ جن لوگوں کو کبھی پنڈت بشمبر ناتھ جی کے پاس بیٹھنے کا اوسر ملا ہے۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ان کی سنگت کیسی شانت کرنے والی ہے اور وہ کیسے اُچھ وچار دیتے ہیں۔

بعد دوپہر تین سے چار بجے تک میرا دیاکھیان رہا۔ اُس وقت حاضری بھی بہت تھی۔ چونکہ میرے پیچھے کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں کو انعامات تقسیم ہونے تھے۔ اس لئے دیویاں بھی سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھیں اور کنیائیں بھی۔ پرکاش کے پاٹھک سوئم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اپنا دیاکھیان سنانے کے لئے مجھے اپنے گلے اور اپنی چھاتی پر کس قدر زور ڈالنا پڑا ہوگا لیکن پرماتما کا دھنیواد ہے۔ کہ میں کامیاب ہو گیا۔ اور جو کچھ میں سُنانا چاہتا تھا سُنا پایا۔ جس کے بعد پنڈت بشمبر ناتھ جی نے کنیاؤں کو انعام تقسیم کئے۔ پاٹھشالہ مڈل تک تعلیم دیتی ہے۔ کئی سو کنیائیں اس میں شکشا پاتی ہیں۔ نتائج اعلیٰ رہتے ہیں۔ آریہ سماج لائلپور کے آدھین دوسری سنستھا آریہ اناتھ آلیہ ہے۔ اس وقت تک یہ ایک کرایہ کے مکان میں ہے لیکن اب اُس کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔ اور دیوالی کے دن سوامی ستیانند جی نے اُس کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا ہے۔ میرے دیاکھیان کے بعد وہ رقومات سنائی گئیں۔ جو جلسہ کے لئے جمع کی گئی تھیں۔ ان میں آریہ اناتھ آلیہ کی عمارت کے لئے بھی کچھ رقوم تھیں۔

رات کو آٹھ سے نو بجے تک سوامی ستیانند جی کا اُپدیش ہوا۔ اور ۹ سے ۱۰ بجے تک میرا دیاکھیان۔ حاضری خوب تھی۔ اس طرح مجھے ایک دن میں دو بار بولنا پڑا۔ اور وہ بھی صرف چند گھنٹے کے فاصلہ پر۔

جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے۔ اُتسو سپھل رہا۔ اس کے لئے جس کسی بھی ادھیکاری یا آریہ سبھاسد نے کام کیا وہ دھنیواد کا پاتر ہے۔ لیکن اُتسو کا ورنن مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک میں اپنے بھائی ماسٹر گوردتہ رام کا ذکر نہ کر دوں۔ مجھے تو یہی نظر آتا تھا۔ کہ سارا کام اُن کے ذریعہ ہی ہو رہا ہے۔ میرے بھائی آریہ سماج کے اُن سیوکوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے بالپن جوانی میں آریہ سماج کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دی اور پھر اُس کے ہی ہو کر رہے۔ کسی حالت میں ہوں وہ آریہ سماج کے ہیں اور آریہ سماج اُن کا ہے۔

اس ورش کے اُتسو میں سمیلت ہونے میں مجھے وشیش ہرش ہوا۔ وہ اس لئے کہ میں نے آریہ سماج کے نئے پردھان سیٹھ دیوان چند جی کے درشن کئے۔ پچھلے ورش آریہ سبھاسدوں نے آپ سے پرارتھنا کی کہ آپ پردھان پد کو سوئیکار کریں۔ اُنہوں نے پردھان سوئیکار کیا۔ جتنے ماس اُنہوں نے اس پد پر کام کیا ہے۔ اُسے دیکھ کر یہ افسوس ہوتا ہے کہ اُنہیں یہ کام اس سے پہلے کیوں نہ سونپا گیا۔ لائلپور کی مشہور فرم سیٹھ دھنپت مل دیوان چند جی کا نام آپ نے سُنا ہوگا۔ آپ بھی اس فرم کے حصہ دار ہیں۔ نہایت گمبھیر، شانت اور وچارشیل۔ پھر یہ نہیں کہ کنول پھول کی طرح پانی میں بھی رہیں۔ اور پانی سے الگ بھی۔ سماج کے پردھان بھی ہوں اور کسی بات سے تعلق بھی نہ ہو۔ وہ تو سماج کی اندرونی اُلجھنوں

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر دیشبھگت اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام۔ کمرے ہوادار بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر سے ڈاک گھر نزدیک۔ اڈہ تانگہ بالکل پاس ہی۔ آزمائش شرط

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہمارا رشی انک

گت ورش پریس ایکٹ کی مجبوریوں کے کارن رشی انک نکل نہیں سکا تھا پر ماتما کا شکر ہے کہ اس سال رشی انک کی اشاعت میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ رشی انک نکلا ہے۔ اور آریہ جنتا نے سویکار کیا۔ کہ شان سے نکلا ہے ؛

رشی انک کی تصویر "بھارت ماتا کے دو لنگوٹ بند سپوت" خوب پسند کی گئی ہے۔ جو بصرف زر کثیر خاص طور پر بنوائی گئی تھی۔ تصویر بلا شبہ اس قابل ہے۔ کہ آریوں اور رشی بھگتوں کے دیوان خانوں کی زینت بنے ؛

مضامین اور نظموں کے لحاظ سے بھی پرچہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اس قدر کم قیمت میں آریہ سنیاسیوں، نیتاؤں اور پرسدھ لیکھکوں اور اُردو، ہندی و پنجابی کے نامی کویوں کی کویتاؤں کا اتنا مجموعہ کسی خاص نمبر میں آپ مشکل سے پائیں گے ؛

اس سال کے رشی انک کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ تجارتی کسا دبازاری کو مدنظر رکھکر قیمت چار آنے کی بجائے ۳ کر دی گئی۔ دوسری یہ کہ پرچہ ایسے وقت پر نکالا گیا۔ کہ ہندوستان کے اندر بآسانی تمام ہر جگہ رشی اُتسو سے پہلے پہنچ گیا۔ گت ورشوں مضامین۔ اشتہاروں اور آرڈروں کی انتظار میں انک ایسے وقت پر نکالا تھا۔ کہ رشی اُتسو کے دن تک پہنچانے کے لئے ہمیں کشٹ کے علاوہ مالی نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا تھا اس سال نشچے کر لیا گیا تھا۔ کہ کچھ ہو ۔ ۴ نومبر کو انک نکال دیا جائیگا۔ تاکہ ۹ نومبر رشی اُتسو کے دن سے پہلے ہر جگہ پہنچ جائے۔ اس نشچے کو عملی صورت دینے کے لئے کئی لیکھکوں کے مضامین شائع ہونے سے رہ گئے۔ اور کئی آریہ سماجوں کے آرڈروں کی تعمیل بھی نہیں ہو سکی۔ کئی اشتہار بھی چھپنے سے رہ گئے۔ اس لئے ہم لیکھک مہودیوں۔ آریہ سماجوں اور اشتہار دینے والی فرموں سے معذرت کے خواستگار ہیں۔ اور ان سے آشا رکھتے ہیں کہ آئندہ وقت پر اپنے لیکھ اور آرڈر بھیجنے کا کشٹ اٹھایا کریں گے ؛

وقت پر انک نکال دینے کا لابھ یہ ہوا کہ دو کسی آریہ سماج کو شکایت ہے۔ کہ اسے وقت پر انک نہیں ملا۔ نہ ہمیں تنگیٔ وقت کے کارن قیمت وصول کئے بنا انک بھیج کر نقصان کا زیر بار ہونا پڑا ہے۔ دو چار آریہ سماجیں ضرور ایسی ہیں۔ جن کے آرڈر ایسے وقت پر آئے۔ جبکہ وی پی کے ذریعہ ان کی تعمیل کرنے سے پرچہ وقت پر نہ پہنچ سکتا تھا۔ اسلئے ویسے ہی بھیجدیا گیا۔ ہمیں پوری آشا ہے۔ کہ اُن کی رقوم جلد وصول ہو جائینگی۔ رشی انک کی مقبولیت کا یہ عالم تھا۔ کہ کئی جگہ انک پہنچتے ہی ہاتھوں ہاتھ لگ گئے۔ وہاں سے مزید انکوں کے آرڈر آئے لیکن یہاں رشی اُتسو سے دو دن پہلے ۷ نومبر کو پرچہ بالکل ختم ہو چکا تھا ؛

رشی نمبر کے سلسلہ میں آریہ سماجوں سے شکایت ہے۔ کہ وہ وقت پر آرڈر بھیجنے کی پرواہ نہیں کرتیں۔ رشی نمبر کے آرڈروں کے لئے واپسی کارڈ ارسال کئے جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر آریہ سماجیں جواب دینے کی تکلیف گوارا نہیں کرتیں۔ جب تک انہیں یاد دہانی نہ کرائی جائے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ تعمیل میں دقت ہوتی ہے۔ پھر کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں جو رشی نمبر منگوانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتیں۔ ان میں کئی چھوٹی ہیں۔ اور کئی بڑی۔ ان سماجوں کا سرتاج آریہ سماج امرتسر ہے۔ ایسی سماجیں اگر رشی نمبر میں کوئی اصلاح چاہتی ہوں۔ تو ہم ان کے مشورے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیشہ تیار ہیں۔ اگر ان کی خاموشی کا کارن تغافل ہے۔ تو یہ تغافل انہیں شوبھا نہیں دیتی۔ جتنی جلدی اسے دور کیا جائے اُتنا ہی اچھا ہے ؛

آریہ سماج کیتھل کے نگرکیرتن پر پابندی

اپنی دھارمک تقاریب کے آزادی سے منانے کا حق اگر ملک کی دوسری اقوام کو ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آریہ سماج کو اس حق سے محروم کیا جائے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے راستے میں اڑچنیں ڈالنے کی کوشش جاری ہے۔ ضلع کرنال میں دور کی بات نہیں۔ کہ پانی پت میں رشی سپتاہ منانے پر پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ جسے آریہ لوگ سویکار کرنے کو کبھی تیار نہیں تھے۔ آخر نوبت ستیاگرہ تک پہنچی۔ جس سے مقامی حکام کے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور انہوں نے پابندیاں واپس لینے میں دانائی سے کام لیا۔ اب اس ضلع کے کیتھل نام قصبہ میں پانی پت والی غلطی کو دہرایا گیا ہے آریہ سماج کیتھل کا وارشک اُتسو تھا۔ نگرکیرتن اُتسو کا ایک ضروری انگ ہے۔ جو اس وقت تک بغیر کسی پابندی کے نکلتا رہا ہے لیکن اس سال مقامی حکام نے اس پر کچھ پابندیاں عائد کر دیں۔ جو دھیکاریاں آریہ سماج کو منظور نہ تھیں۔ چونکہ حکام اپنی بات پر مصر رہے۔ اس لئے آریہ سماج نے بطور پروٹسٹ نگرکیرتن ہی نہیں بلکہ اُتسو بھی بند کر دیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ آریوں میں بے چینی بڑھے گی۔ سارے آریہ جگت میں حکام کی اس ناواجب کارروائی کے خلاف آندولن ہوگا۔ اور وہ بند نہ ہوگا۔ جب تک حکام آریہ سماج کے حقوق اسے واپس کرنے پر آمادہ نہ ہوں۔ اگر حکام نے اپنے ناواجب حکم کو تب واپس لینا ہے۔ تو کیوں نہ ابھی لے لیں۔ اور آریہ سماج کیتھل کو شانتی پوروک اپنا جلسہ کرنے دیں۔ لیکن اگر وہ بضد ہیں۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ آریوں کو مجبور ہونا پڑے۔ کہ وہ کیتھل کو ستیہ آگرہ کا میدان بنائیں۔ جس کا اشارہ اس جگہ کے آریوں کے جلسہ عام کے پرستاووں میں پایا جاتا ہے۔ جو حکام کے اس طرز عمل کے خلاف پروٹسٹ کے لئے کیا گیا ؛

جلسہ عام کے پرستاو

چنانچہ آریہ سماج کیتھل میں جو جلسہ عام کیا۔ اس میں حسب ذیل پرستاو پاس کئے گئے ؛

(۱) آریہ سماج کیتھل کی یہ سادھارن سبھا ان نئی اور خلاف قانون پابندیوں کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ جو آریہ سماج کے نگرکیرتن پر عائد کی گئی ہیں۔ اور اس کے خلاف بطور پروٹسٹ جلوس اور جلسہ دو نو ملتوی کرتی ہے ؛

(۲) اپنا نگرکیرتن غیر مشروط طور پر نکالنا آریہ سماج کیتھل کا ادھیکار ہے۔ اور اس ادھیکار کی رکشا کے لئے آریہ سماج تمام قانونی اور پرامن طریقہ سے کوئی بھی قربانی کرنے کو تیار ہے ؛

(۳) ان رزولیوشنوں کی کاپیاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سارودیشک سبھا دہلی اور آریہ رکشا سمتی دہلی کو بھیج کر پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ اس معاملہ میں پورا آندولن کریں۔ اور آریہ سماج کیتھل کو مناسب ہدایات دیں ؛

(۴) ان ریزولیوشنوں کی نقول چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ اس کے افسران اور پریس کو بھیجی جائیں ؛

رشی اُتسو اور چار آنہ ندھی

آریہ سماجوں کی طرف سے تار اور رپورٹیں آ رہی ہیں کہ رشی اُتسو اُتساہ سے منایا گیا۔ رشی اُتسو منانے کا کرتویہ جلسے اور جلوسوں پر ختم نہیں ہو جاتا۔ اس پوتر تہوار کے دن آریوں کا کوئی کرتویہ ہے۔ تو یہ کہ وہ اس قسم کا کوئی برت لیں۔ جو ان کے جیون کی تو چیلا کو دور کر کے انہیں آدرش آریہ بننے کی طرف لے جا سکے۔ اس کے بعد آریوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ رشی کی آواز کو سرو سادھارن تک پہنچانے کے لئے پرتیک آریہ اپنی سیوا آریہ پرتی ندھی سبھا کے ارپن کرے۔ جو یہ بھی نہ کر سکیں۔ ان کے لئے ویدپرچار فنڈ کی سہائتا دھن سے کرنا کرتویہ کرم ہے اس خیال سے کہ سرو سادھارن اس کرتویہ کا پالن کر سکیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ہر ایک آریہ نرناری کے لئے صرف چار آنے کی رقم مقرر کی ہے۔ جو ایسی رقم ہے جس کا دینا کسی کے لئے بھی کٹھن نہیں۔ بشرطیکہ آریہ سماجوں کے ادھکاری ان لوگوں تک پہنچ کر ان سے وصول کرنے کا کشٹ اٹھائیں رشی اُتسو ہو چکا۔ آریہ سماجوں نے چار آنہ ندھی کے متعلق اپنا کرتویہ پالن کیا ہوگا جنہوں نے نہیں کیا۔ وہ اب کریں۔ اور چار آنہ ندھی کا سارا دھن بہت جلد سبھا کے دفتر میں بھیج دیں ؛

نام ابھیمانی برہمن کی نخوت

نام ابھیمانی برہمنوں کی نخوت کی اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے۔ کہ پالی گھاٹ میں ایک برہمن اس اپرادھ میں ایک اچھوت کی موت کا کارن بنا۔ کہ اس اچھوت کی بیوی ممنوعہ رقبہ کی حدود کے اندر برہمن کے نزدیک ہو کر گذری تھی۔ اور وہ غریب اچھوت اپنی عورت کے "اس قصور" کی معافی کے لئے برہمن دیوتا کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ جس جاتی کے برہمن ایسے انسان صورت حیوان ہوں۔ اس جاتی کی ترقی کی اُمید ہی فضول ہے۔ ہندو سدھارکوں کو اچھوتوں کے سدھار سے پہلے ان برہمنوں کے سدھار کی فکر کرنی چاہئے ؛

آریہ سماج کے جلوس پر پابندی

رشی اُتسو آریہ سماج کا پوتر پرو ہے۔ جسے ہر ایک آریہ سماج اُتساہ پوروک مناتی ہے۔ اس کے سلسلہ میں نگرکیرتن بھی ہوتا ہے۔ اس سال سیالکوٹ میں رشی اُتسو کا سنکیرتن زیر دفعہ ۱۴۴ بند کر کے آریہ سماج کے دھارمک حقوق میں مداخلت کی گئی۔ سیالکوٹ میں دفعہ ۱۴۴ احراری شرارتوں کی وجہ سے نافذ کی گئی تھی۔ لیکن وہ تو باوجود اس دفعہ کے نفاذ کے اپنی سرگرمیوں میں آزاد ہے۔ لیکن نزلہ بر عضو ضعیف ریزد کے مصداق نگرکیرتن آریہ سماج کا بند کر دیا گیا۔ یہ پابندی ایسی نہیں جسے آریہ سماج آسانی سے برداشت کر سکے ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مونچھوں کا بینائی سے تعلق

مغرب سے شروع ہو کر مونچھیں منڈوانے کا رواج ہندوستان میں خوب بڑھ چلا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغرب میں مونچھیں منڈوانے کی بے قدری بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی کے نامی PILTER M. K. نے سالہا سال کے تجربہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ مردوں کی آنکھوں کی بینائی مونچھوں کے بال منڈوانے سے خراب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے مشورہ سے ہزاروں لوگوں نے جنہیں کم نظری کی شکایت تھی مونچھیں منڈوانی بند کر دی ہیں۔ ہندوستان کے مونچھ منڈوانے والوں کو ابھی سے ساودھان ہو جانا چاہئے اور اگر انہیں کم نظری کی شکایت ہے تو جرمنی ڈاکٹر کے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر مونچھیں منڈوانا چھوڑ دینا چاہئے۔

اسلام اور متعہ

متعہ ایک حیاسوز رسم ہے۔ جسے شریعت اسلام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اور کیا بھی جاتا ہے۔ خود مسلمانوں کی طرف سے۔ لیکن اس روشنی کے زمانہ میں ایسے مسلمان ہیں۔ جو اس رسم کے تعلق کو اسلام پر داغ سمجھتے ہیں اس لئے انہیں سرے سے انکار ہے۔ کہ اس کا کوئی تعلق اسلام سے ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ متعہ کی آیت ضرور نازل ہوئی تھی۔ لیکن محمد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی منسوخ کر دی تھی۔ کاش ایسا ہوتا اور اسلام اس تہذیب شکن رسم کے تعلق سے بدنام نہ ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں۔ دیکھئے ایک شیعہ صاحب معاصر "سرفراز" لکھنؤ میں کس طرح جواز متعہ کے حق میں لکھتے ہیں:-

متعہ دینی مسئلہ ہے

"متعہ ایک دینی مسئلہ ہے۔ جس کو رسول نے کبھی حرام یا مضر صحت نہیں کہا۔ اور رسول کے انتقال تک آیت منسوخ نہیں ہوئی۔ تفسیر امام رازی۔ امام حنبل اس کے شاہد ہیں"۔

یہ سرسری ثبوت ہے۔ جو سید مصطفیٰ نے جواز متعہ میں پیش کیا ہے۔ تاریخی ثبوت ہم ذیل میں دیکھتے ہیں:-

"علاوہ ازیں اسلامی تاریخ کے مضمون پر آپ نظر ڈالیں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اکثر خلفائے اسلام نے متعہ کیا ہے"۔ یہ تحریر تو ماضی کے متعلق۔ وہی صاحب معترض متعہ کو مخاطب کر کے مستقبل کے متعلق لکھتے ہیں "متعہ اپنی جگہ پر ہمیشہ جائز اور حلال رہے گا"۔ اور پھر فرماتے ہیں۔ "آپ کی تحریر سے رسم متعہ ناجائز یا مضر صحت نہ ہو جائے گی۔ جس کو بانی اسلام ایسا فرض شناس اپنے دور حیات میں جائز سمجھے یا بند نہ کر دے۔ دنیا کے کسی پردہ کا مسلمان اس کو ناجائز یا مضر صحت نہیں کہہ سکتا"۔

کہا جائے گا۔ کہ متعہ کا جواز ماننے والے شیعہ ہیں۔ سنی نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا شیعہ مسلمان نہیں؟ اگر ہیں۔ تو مسلمان اس مسئلہ کی ذمہ داری سے کیسے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً اس حالت میں کہ وہ قرآن سے اس جواز کے حق میں ثبوت دے رہے ہیں۔ نہ کہ حدیث یا کسی دوسرے عالم اسلام کی تحریروں سے۔

دیوالی کی رات

نظم پنڈت دتہ پرشاد جی شدا بی اے نے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے زیر اہتمام رشی اتسو کے پنڈال واقعہ گورودت بھون لاہور میں ۹ نومبر ۱۹۳۱ء کو پڑھی

دوالی آئی انجم نے فلک پر چھب دکھلائی — جھلک بعضوں میں دھرم اور سیت رشیوں کی نظر آئی
کہیں سردن کی بھنگی دیدہ باطن نے دکھلائی — چراغاں ہی چراغاں ہے نظر جس سمت دوڑائی
کہیں مشتری ہیں اور رشیاں ان پر چمکتی ہیں — ہیں وہ بھی منتظر یہ بھی کسی کی راہ تکتی ہیں۔

ادھر انجم ادھر جگنو زمیں پر جھلملاتے ہیں — کبھی اس سمت آتے ہیں کبھی اس سمت جاتے ہیں
ہوا میں یہ چراغ راہ بن کر ٹمٹماتے ہیں — یہ آوارہ ستارے ہم کو کوئی حکمت سکھاتے ہیں
سبق دیتے ہیں گویا ان کو فرش راہ ہونے کا
اشارہ کر رہے ہیں فرض سے آگاہ ہونے کا
زمین ہند میں بھی دیکھئے گھر گھر دیوالی ہے — دل ہندو میں یاد رام سے فرخندہ حالی ہے
سلف زندہ ہوا جو حال ہے وہ جسمانی ہے — کسی نے غم غلط کرنے کی اچھی راہ نکالی ہے
سمجھ بیٹھے ہیں اب بھی رام ہی راجہ ہمارا ہے
وہی مظلوم کی ڈھارس ہے دکھیوں کا سہارا ہے
اجودھیا کی وہی اب بھی چراغاں ہو کے رہتی ہے — نہاں ہے جو خوشی دل میں نمایاں ہو کے رہتی ہے
عقیدت کی جو آتش ہے وہ تاباں ہو کے رہتی ہے — کسی کی یاد سے طبع خنداں ہو کے رہتی ہے
کھلونے کھانڈ کے اب بھی تر نبا کے سے ملتے ہیں
سیتا اور رام کے سمرن سے اب بھی زخم سلتے ہیں
معمہ ہے۔ ادھر ہندوستان میں بھی ہے دیوالی — چراغاں کر رہے ہیں عرش پر بھی انجم عالی
کہ گوشہ کوئی بھی ان برق ریزوں سے نہیں خالی — فلک پر کس لئے ارزاں ہوئی ہے آج خوشحالی
یہ عقدہ ناخن تدبیر سے میں کھول دیتا ہوں
بہت انمول ہے یہ راز میں بے مول دیتا ہوں
دیانند مہرشی جو عرش اعظم کے ستارے تھے — ضیا میں آفتاب نور حق کے ماہ پارے تھے
نہال حق سے جو اس دھرم کشتی بن کے آئے تھے — جنہیں ہندوستانی اپنے پرانوں سے بھی پیارے تھے
انہوں نے آج کے دن قالب خاکی کو چھوڑا تھا
رخ عزم سفر پھر منزل اصلی کو موڑا تھا
ماہ تاباں شب تاریک ہستی میں چمکا تھا — پھریرا اس کے سر پر وید ودیا کے علم کا تھا
زمانے پر تسلط چار سو اس کے کرم کا تھا — پئے انوار ہماری ہند کی ظلمت میں دمکا تھا
وہ بھارت ورش میں ایسے نئے جگ کا ہوا بانی
کہ مغرب پھر سے آب ہند کا بھرنے لگا پانی
ستارے مسکرائے جب اسے آتا ہوا دیکھا — سواری کے لئے بھیجا گیا رتھ ماہ تاباں کا
جہاں والو تکو پھر دوسری شب کو نظر آیا — غرض عرش اجودھیا کا نمایاں ہو گیا راجا
نظر جب چودھویں کا چاند آتا ہے فدا مجھ کو
تو کچھ کچھ سوامی جی کی یاد آتی ہے ضیاء مجھ کو

ترکی خواتین میدان مخالفت اسلام میں

"العدل" کٹر اسلامی اخبار ہے۔ "ترکی خواتین میدان ترقی میں" کے عنوان سے اس نے ترکی خواتین سے ایسی ترقیاں منسوب کی ہیں جن کی بنا پر اس کا عنوان قابل اصلاح ہے۔ "میدان ترقی" کی بجائے "میدان مخالفت اسلام" ہوتا تو برمحل تھا۔ معاصر لکھتا ہے:-

"ترکی خواتین میں ڈاکٹر۔ جراح۔ جج۔ وکیل اور لیکچرار موجود ہیں۔ اس بات کی کوشش جاری ہے۔ کہ ترکی خواتین کو بحری تعلیم بھی دی جائے۔ طلبہ اور طالبات کو تمام دن مشترکہ طور سے بحری تعلیم دی جائے گی"۔

اسلام مستورات کے اس طرز عمل کو ترقی قرار دیتا ہے۔ تو مبارک ہے۔ لیکن اس سے اسلام کی ہیئت قائم نہیں رہے گی۔ ترکوں کو تو اس کا فکر نہیں۔ لیکن ہندی مسلمان تو ہیئت ہی کو لئے کمر بیٹھے ہیں۔

وحدانیت اور کلمہ

خدا کی وحدت کا دعوے رکھتے ہوئے اللہ کے نام کے ساتھ رسول کو شامل کر کے وحدت کو نامکمل سمجھنے پر جب مسلمانوں پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ تو ان سے کوئی جواب بن نہیں آتا بن بھی کیسے آئے۔ وحدت ایک میں ہے دو میں نہیں۔ لیکن احمدی منطق عجیب ہے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ اللہ کے نام کے ساتھ محمد کو شامل کرنے سے اللہ کی وحدت کیسے رہ سکتی ہے۔ لیکن "احمدی لائٹ" کا جواب بمصداق سوال گندم جواب چنا یہ ہے۔ کہ بانیان مذاہب کو خدائی کا درجہ دینے کی عام انسانی کمزوری کے خلاف احتیاطاً عقیدہ کے اظہار کا جزو بنایا گیا ہے۔ کرشن کو ہندوؤں نے ایشور اوتار کا درجہ دیا۔ مسیح کو عیسائیوں نے خدائی کا درجہ دے دیا۔ اسلام نے مسلمانوں کے لئے بار بار یہ دہرانے کا فرض قرار دے کر کہ "محمد خدا کا رسول ہے" اس خطرہ کو دور کر دیا۔ جب تک کلمہ میں یہ حصہ شامل ہے مسلمانوں کا محمد صاحب کو خدائی کا درجہ دینے کا احتمال نہیں۔ یہ اضافہ خدا کی خالص وحدت کی گارنٹی کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ اللہ کے نام کے ساتھ محمد صاحب کا نام ہونے سے اس کی وحدت کو نامکمل کیسے کہا جا سکتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اسلامی کلمہ سے محمد صاحب کو خدائی کا درجہ نہیں دیا جا سکتا اس منطق کو اگر صحیح سمجھ لیا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ جس شخص کے متعلق احتمال

CC0. ... Haridwar. Digitized by eGangotri

ہو کہ اُسے خدائی کا درجہ دیا جائے گا۔ اُس کے نام کا کلمہ جاری کر دینا چاہیئے۔ "لاٹھ" کے منطق کے ماتحت ہندوؤں نے غلطی کی کہ کرشن کے نام کا کلمہ جاری نہ کیا۔ اسی طرح عیسائیوں نے مسیح کے نام کا کلمہ جاری نہ کرنے میں غلطی کھائی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ احمدی غلام احمد کے نام کا کلمہ جاری نہ کرنے کی غلطی نہ کریں گے۔ اور احمدیوں کے لئے غلام احمد کے نام کا کلمہ جاری کرنے کی ضرورت محسوس کریں گے۔ کیونکہ اُن کی منطق کے مطابق خدا کی وحدانیت بچ سکتی ہے۔ تو ان لوگوں کے نام کا کلمہ جاری کرنے سے جن کو ایشور اوتار قرار دیئے جانے کا خدشہ ہے۔ اگر احمدیوں کا ایمان وحدت کے متعلق یہی ہے۔ تو خدا کی وحدت کا خدا حافظ

مسلم ریاستوں میں ہندو حقوق

تحریک پان اسلام کو فروغ دینے کے خبط میں جن مسلمانوں نے ریاست کشمیر کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ اور جن میں پنجاب کے احرار پیش پیش ہیں۔ وہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے اس بغاوت کے حق میں دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ ریاست کشمیر میں اسلام خطرہ میں ہے بالفرض محال اگر مان لیا جائے۔ کہ ان کے اس دعوے میں کچھ صداقت ہے۔ تو کیا انہیں معلوم نہیں۔ کہ مسلم ریاستوں میں ہندوؤں کے مذہبی حقوق کو کس طرح کند چھری سے ذبح کیا جاتا ہے۔ دور دکن۔ رامپور۔ بھوپال میں جانے کی ضرورت نہیں۔ بہاولپور پنجاب کے اندر ہے وہاں ہندوؤں کے مذہب پر جو ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ اُسے ریاست کے دبے ہوئے ہندو ہی ہیں۔ جو برداشت کر رہے ہیں۔ ورنہ کوئی غیرت مند شخص انہیں برداشت نہیں کر سکتا۔ مثال کے طور پر یہ ایک بات کافی ہوگی۔ کہ بہاولپور میں حکومت کا فیصلہ ہے کہ اگر کسی ہندو کی عورت مسلمان ہو جائے۔ تو اُس کی شادی منسوخ سمجھی جائے گی۔ اور وہ سوائے احکام شریعت کے کسی دوسرے قانون کے تابع نہ سمجھی جائے گی۔ اس پر غضب یہ کہ جس ہندو کی عورت مسلمان ہو جائے۔ کونسل آف ریاست کے فیصلہ کے مطابق اُس کو فہمائش کی جائے گی۔ کہ وہ بھی مسلمان ہو جائے اگر وہ انکار کرے۔ تو اس کا انکار بمنزلہ طلاق سمجھا جائے گا؟

اس پر ہی بس نہیں۔ مسلمانوں کو کھلی اجازت ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو اغوا کریں۔ لیکن ہندو کو اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ کسی مسلمان عورت کو شدھ کر کے اُسے ہندو بنا سکے؟

کیا کسی ہندو ریاست کی ایسی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ جس میں جس مسلمان کی عورت ہندو ہو جائے۔ اُسے ہندو بننے پر مجبور کیا جائے؟ اگر نہیں تو پھر ہندو ریاستوں میں اسلام خطرہ میں ہے۔ یا مسلم ریاستوں میں ہندو دھرم؟

مولانا نیاز کی توبہ

"نگار" کے مولانا نیاز ادبی آدمی ہیں۔ آپ کی شامت جو آئی۔ "نگار" کے کالموں میں اسلام کے متعلق سچائی سے کام لینا شروع کر دیا۔ اُن کا خیال تھا۔ کہ مسلمان غیر مسلم کے خلاف بالکل ہو سکتا ہے۔ مسلمان کے خلاف نہیں۔ جب تک مسلمانوں کی توجہ "نگار" کے باطل شکن مضامین کی طرف نہ ہوئی تھی۔ انہیں اپنے خیال کی سچائی کا زیادہ وہم ہو گیا۔ لیکن جونہی جونہی مولانا کی توجہ ادھر دلائی گئی۔ انہوں نے نیاز اور اُن کے "نگار" کے لئے زندگی دو بھر کر دی۔ مولانا اگر دھرم کے پکے ہوتے۔ تو سچائی پر قائم رہتے لیکن زندگی کی محبت نے انہیں سچائی سے متزلزل کر دیا۔ اور فرنگی محل والوں نے جو توبہ نامہ تحریر کیا۔ اُس پر آنکھیں بند کر کے دستخط کر دیئے؟

ملا سنے چھرے کی نوک کے ماتحت یہ معافی نامہ حاصل کر کے صداقت اسلام پر بغلیں بجا رہے ہیں۔ لیکن یہ ماننا مشکل ہے کہ نیاز کے قلم کے ساتھ اُس کا دل بھی بدل گیا ہے۔ قلم بدل جائے زبان بدل جائے۔ لیکن دل کا بدلنا مشکل ہے۔ یہ ہمارا ہی خیال نہیں۔ مولانا ثناء اللہ کو بھی ہمارے خیال کی تائید کرنی پڑی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"نیاز نے جو کچھ شائع کیا۔ وہ علماء اور جرائد کے دباؤ سے اُس کے دل سے محو نہیں ہوا۔ بلکہ مصلحت بینی سے اُس نے اس کا اظہار سردست چھوڑ دیا۔"

اگر نیاز کے خیالات اس کے دل سے محو نہیں ہوئے۔ تو علماء کو اس فتح پر ہنسنے کی بجائے رونا چاہیئے۔ جو جبر سے ایک کمزور پر حاصل کی گئی ہے۔ یا یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ اسلام پھیل سکتا ہے۔ تو جبر سے ہی پھیل سکتا ہے۔ دلائل سے دلوں کا بدلنا اُس کی طاقت سے باہر ہے؟

آریہ سیکھ ادھار سبھا کے جلسہ میں پولیس

آریہ سماج کے جلسوں یا لیکچروں کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ ناگوار حالات کے باوجود پولیس کی امداد کا کبھی مطالبہ نہیں کیا گیا۔ لیکن آریہ سیکھ ادھار سبھا کے جلسے اور جلوس میں پولیس موجود تھی۔ اس سے پبلک کو غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ کہ آریوں نے پولیس خود منگوائی ہوگی۔ یہ غلط فہمی منتظمان جلسہ کی ذیل کی سطور سے دور ہو جانی چاہیئے۔ جو انہوں نے برائے اشاعت بھیجی ہیں:-

"پولیس ہم نے نہیں بلائی تھی۔ پولیس کے لئے ہماری طرف سے کوئی مطالبہ نہیں تھا۔ ذمہ دار حکام نے کشمیر ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مسلمانوں کی اشتعال انگیزی اور امن شکنی کے صریح حالات کی نزاکت کو محسوس کر کے از راہ فرض شناسی اپنا فرض خود پورا کیا"

باوجود اس انتظام کے مسلمان اپنی امن شکنی کا برابر ثبوت دیتے رہے۔ چنانچہ جلسہ میں اور جلسے سے پہلے موقعوں پر سماج مندر میں اینٹیں پھینکی گئیں۔ اور اشتعال انگیز نعرے سماج کے دروازہ پر لگائے گئے۔ جن میں منتظمین کو شکایت ہے۔ کہ پولیس کے مسلمان سپاہی بھی جو ڈیوٹی پر تھے۔ مذہبی جوش میں شامل ہو رہے تھے؟

ان حالات میں ذمہ دار حکام نے اگر پولیس تعینات کی۔ تو انہوں نے اپنے فرض کو ادا کیا۔ اس سے جلسہ کے منتظمان پر پولیس بلوانے کی ذمہ داری عائد نہیں کی جا سکتی؟

آریہ دھرم شالہ کی ضرورت

لاہور میں ہندوؤں کے مندر۔ مسافر خانے سکھوں کے گوردوارے ہیں۔ جہاں یاتری آرام کر سکتے ہیں۔ لیکن آریوں کے لئے کوئی مکان نہیں۔ حالانکہ ویدک دھرم پرچار کے لئے مسافر خانے ہونے ضروری ہیں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ آریہ مسافروں کو ہندو مسافر خانوں میں پناہ لینی پڑتی ہے۔ اور اس پناہ کے لئے انہیں بعض اوقات اپنے آریہ پن کو بھی چھپانا پڑتا ہے۔ بحیثیت آریہ کہنے کی دلیری کریں انہیں جگہ نہیں ملتی۔ حال ہی میں محمد چند کے مندر کے متعلق لالہ مالک چند جی نے شکایت کی ہے۔ کہ جب وہ پہلی دفعہ اس مندر میں ٹھہرنے کے لئے گئے۔ تو منشی نے جھٹ کہہ دیا۔ کہ ہمارے پاس کوئی کمرہ نہیں۔ جب کہا گیا۔ کہ برآمدہ میں ہی گذارہ کر لیں گے۔ تو نام لکھانے کی باری آئی۔ نام کے بعد جب منشی نے قومیت پوچھی۔ تو لالہ مالک چند کے آریہ بتانے پر وہ آگ بگولا ہو گیا۔ اور لکھنا بند کر کے کہہ دیا۔ کہ یہاں آریہ دھرم کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اور اس طرح لالہ مالک چند کو دوسری جگہ کی تلاش کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ رات بسر کرنے میں انہیں جو کشٹ ہوا۔ وہ اُسے خود ہی جانتے ہیں۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ایسی دقت کئی لوگوں کو پیش آتی ہے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے کہ لاہور میں ایک وسیع پیمانہ پر آریہ دھرم شالہ بنائی جائے۔ جس میں آریہ مسافروں کو ٹھہرنے کی تمام سہولتیں میسر ہوں۔ گورو دت بھون لاہور میں ایک آریہ دھرم شالہ بن رہی ہے۔ جس کا نقشہ تیاری کی منزلیں طے کر رہا ہے اس کے تیار ہونے پر لاہور آنے والے آریہ یاتریوں کو ٹھہرنے کی شکایت نہیں رہے گی۔ یہ دھرم شالہ جتنی بڑی ہو۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ لیکن اس کی وسعت روپیہ پر منحصر ہے؟

نبی زندہ ہے

حیات مسیح پر تو مناظرے ہوتے ہی تھے۔ جہاں قرآن اور عیسائیت حیات مسیح کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔ وہاں احمدیت کی دو شاخیں اس کے خلاف ہیں۔ اب اہل حدیث نے حیات رسول عربی کا مسئلہ چھیڑ دیا ہے۔ چنانچہ سائل کے جواب میں کہ آں حضرت اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں یا نہیں؟ کتاب بخاری جلد کے صفحہ ۳۴۳ پر آں حضرت اور دیگر انبیاء عظام کی زندگی کے متعلق کیا لکھا ہے مولانا ثناء اللہ نے تمام باتوں کا جواب ندارد کر کے اپنی عاجزی کا اقبال کر لیا ہے۔ انہوں نے صرف اس بات پر سائل کو ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ روایت میں آیا ہے "نبی زندہ ہیں" مگر اس حیات کی حقیقت ہم نہیں جانتے۔ یہ دنیاوی حیات نہیں؟

یہ ایسا بے معنی اور نا مکمل جواب ہے۔ جس سے سائل کی حسن عقیدت سے تسلی ہو تو امر دیگر ہے۔ ورنہ اس میں تسلی دینے والی کوئی بات نہیں۔ بہتر ہوتا۔ کہ مولانا بات کو اچھی طرح صاف کر دیتے۔ اور اگر رسول عربی کے قبر میں زندہ ہونے پر ایمان ہے۔ تو صاف کہہ دیتے۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں۔ تو رسول عربی قبر میں۔ تاکہ بات صاف ہو جاتی؟

بیوپار گزٹ لائلپور کا کشمیر نمبر

روزانہ و ہفتہ داری بیوپار گزٹ جو پنجاب کے مشہور تجارتی شہر لائلپور سے نکلتا ہے۔ بیوپاری جماعت کی اچھی سیوا کر رہا ہے۔ اس کا تازہ شاندار خاص نمبر جو دیوالی کی تقریب میں نکلا ہے بیوپاریوں کے لئے اچھے راہنما کا کام دیتا ہے جن لوگوں کو بیوپار میں دلچسپی ہے انہیں بیوپار گزٹ لائلپور کی خدمات

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا مہاوارشکوتسو

بلیٹن نمبر (۱)

۲۹ نومبر سے ۱ دسمبر ۱۹۳۱ء تک گورودت بھون کے وسیع میدان واقع راوی روڈ میں بڑے ٹھاٹھ سے منایا جائے گا۔ یہ دھارمک میلہ اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا ہے۔ کیونکہ جوالی آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں، ستیاسی مہاتماؤں کے درشن اور امرت اپدیش سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوتا ہے۔ وہاں اس دھارمک میلہ سے صوبہ بھر کی تمام آریہ سماجیں اپنے سال آئندہ کے لئے رہنمائی حاصل کرتی ہیں۔

نگر کیرتن:- نگر کیرتن کو شاندار بنانے کے لئے اودھیکاری اشبھ پریتن کر رہے ہیں۔ سال رواں میں اچھے کرتی کے بھجنیکوں کا پربندھ کیا گیا ہے۔ آریہ سماج لاہور کا نگر کیرتن صوبہ بھر میں مشہور ہے۔ اور اس سال تو یہ نہایت شاندار اور دیکھنے کے لائق ہوگا۔ تمام آریہ سماجوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی بھجن منڈلیاں اس جلسہ پر بھیجنے کا پربندھ کر کے کرتارتھ کریں۔ رہائش اور تسلی بخش انتظام کر دیا گیا ہے۔ آنے والی بھجن منڈلیوں کی اطلاع فوراً ملنی چاہئے۔ بھوجن کا انتظام رشی لنگر دوارا ہوگا۔

بلیٹن نمبر (۲)

لاہور کا موسم:- باہر سے آنے والے یاتری نوٹ کر لیں۔ کہ لاہور میں موسم کی تبدیلی ہو گئی ہے۔ اور سردی کافی ہو رہی ہے۔ لہٰذا سب سجن اپنے ہمراہ گرم پارچات ضروری لیتے آویں۔

انکوائری آفس:- دھارمک اتسو کے سمبندھ میں آریہ سماج کی طرف سے انکوائری آفس کا پربندھ ہو چکا ہے۔ جو جلسہ کے متعلق کسی قسم کی دریافت کرنا چاہیں۔ منتری آریہ سماج لاہور سے خط و کتابت کریں۔

دوکانات:- ہر سال دوکاندار جلسے کے موقع پر دوکانات کرایہ پر لیتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ عین جلسے کے دن کئی صاحب دوکان کے واسطے درخواست دیتے ہیں۔ لیکن بوجہ زیادہ درخواستہائے کے جو پیشتر سے ہی موصول ہو چکی ہوتی ہیں۔ ان کو اکثر مایوس ہونا پڑتا ہے۔ اس واسطے جملہ دوکانداروں کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں بعجلت پیشگی منتری سماج کے نام بھیج کر اپنی دوکان پہلے سے ہی ریزرو کرا چھوڑیں۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں کسی قسم کی شکایت کا موقع ہو۔ اور انہیں مایوس ہونا پڑے۔ (ہربھگوان منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

پنجاب کا ایک آدرشیل آریہ سماج

میں نے مشرقی پنجاب کے بھرمن میں ایک ایسی آریہ سماج دیکھی ہے۔ جس کے لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ آدرشیل آریہ سماج ہے۔ وہ آریہ سماج انبالہ چھاؤنی ہے۔ اس آریہ سماج کے آدرشیل آریہ سماسد برہم مہورت میں پرتی دن اٹھتے ہیں۔ شوچ سنان آدی سے فارغ ہو کر ٹھیک صبح ۶ بجے ہون سندھیا سوادھیائے اور اذکار سننے کرتے ہیں۔ یہاں کے آریوں میں باہمی پریم ہے۔ سماج کے پردھان شری ڈاکٹر لال چند جی اور منتری شری بابو بلاقی داس جی جنہوں نے پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ابھی کچھ دن ہوئے ۶ ہزار کا دان دیا ہے۔ دونو بڑے ہی شردھالو اتساہی اور پریمی ہیں۔ سچ ہے۔ جس سماج کے پردھان اور منتری ایسے اتساہ اور شردھا سے کام کریں گے۔ وہ آریہ سماج ضرور اننتی کے شکھر پر پہنچ جائیگا۔ اس سماج کے اپ منتری شری پنڈت گورودت جی شرما بڑے ملنسار اور سندھی پریمی ہیں۔ انہوں نے سماج کی ساری کارروائی ہندی میں رکھنے کا اتساہ دکھایا ہے۔ کیا پنجاب کی انیہ سماجیں بھی انبالہ چھاؤنی کے آریہ پرشوں کا انوکرن کر کے مہرشی کے آدرشوں پر چلنے کا پریتن کریں گی۔ انبالہ چھاؤنی کے آریہ گن پرتی دن ہون کے بعد مل کر ویدکا سوادھیائے کرتے ہیں۔ آج کل یجر وید کا سوادھیائے چل رہا ہے۔ ان میں کچھ درشیش آہوتیاں رگوید کے منتروں سے دی جاتی ہیں۔ یہ درشیہ بڑا سہاونا ہوتا ہے۔ اگر یہی درشیہ ہر ایک سماج میں پرتی دن دیکھنے کو ملے۔ تو پنجاب کا بچہ بچہ خود بخود آریہ بن جائے۔ آریو! اپنے آدرشوں کو مت بھولو! آپس کے رنگ دویش کو ایک دم مٹا دو۔ پرسپر انوکرن دوسرے پرہانت کرتے ہیں۔ اس لئے پنجابی آریوں کی ذمہ داری بہت بڑھی ہے۔

موجودہ ذات پات

(از شری چمن لال - ایم - اے)

آریہ سماج ذات پات کو جنم سے نہیں مانتا۔ جیسی اوستھا میں آج ذات پات ہمارے سامنے ہے۔ وہ آریہ سماج کو سویکار نہیں کیونکہ موجودہ ذات پات کا آدھار جنم ہے۔ کرم سے نہیں۔ جنم سے ذات پات نے سنسار میں بہت اندھیر گردی مچا دی ہے۔ جنم مولک ذات پات ہندو سماج کی اگر ساری نہیں تو بہت سی خرابیوں کے لئے ذمہ وار ہے۔ اگر جنم سے ذات کا جذبہ ہندو سماج سے مٹ جائے تو اس سے بڑھ کر ہندو سماج کی بھلائی نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ داتی دھتباو کے بائز ہیں۔ جو جنم سے ذات پات کے بھوت کو سماج سے رفع دفع کرنا چاہتے ہیں۔ مہرشی سوامی دیانند ہی موجودہ زمانہ میں ایسے آچاریہ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے موجودہ ذات پات کو جس میں ہم سب چمٹے رہے ہیں۔ جنم سے سویکار نہیں کیا ہے۔ جنہوں نے جنم سے ذات پات کا گھور کھنڈن کیا ہے۔

جنم کی ذات پات سے کیول تھوڑے سے ویکتیوں کو ادھیکار پراپت ہوتے ہیں۔ کہ وہ دماغی یا روحانی ترقی کر سکیں۔ سادھارن اوستھا میں منش چاہے اس کا جنم اچھے کل میں ہو۔ اگر اونچ کل میں۔ اس کو ادھیکار پراپت ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی یوگیتا انوسار اننتی کر سکے۔ یہ سمجھنا ہماری بھول ہے۔ کہ کیول وہ لوگ ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ جو اچھے کل میں جنم لیویں۔ مسٹر SMILES اپنی پستک SELF HELP میں لکھتے ہیں۔ کہ سائنس ساہتیہ اقوال کلا کے کمشنر میں مہان پرش برہمنوں، چماروں کے جنم دانا ہر دیش کے سمراٹ کسی جاتی وشیش اتھوا سماج کی سمپتی نہیں ہوا کرتے۔ کسانوں کی جھونپڑیوں تتھا دھنا ڈھیوں کے پر اسادوں میں ایک سمان جنم لیتے ہیں۔ بڑے بڑے مسیحا پرایہ نیچلے درجہ کی جاتیوں میں اتپن ہوئے ہیں۔ اتی نردھن بھی کبھی اچھے سے اچھے ستھانوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ JEREMEY TAYLER نائی کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ اور SHAKESPEARE بھی ایک نیچ کل میں اتپن ہوا تھا۔

مانو شاستر کے ترو بیتا گمبھیرتا پوروک گویشنا کے انتر اس پرنام پر پہنچے ہیں۔ کہ کوئی جاتی ایسی نہیں۔ جس کے سارے سبھیہ اچھے جاتی کے دیکھتے ہوں۔ سنسار کی سب جاتیوں تتھا سب پردیشوں میں سمی پرکار کے منش اتپن ہوتے ہیں۔ وگیان شاستر کا یہ مت ہے۔ کہ مانو سماج ایک ہے۔ اور منشوں میں کوئی بھن بھن جاتیاں نہیں ہیں۔ منش سماج پشوؤں سے جدا ہے۔ اور وہ جدائی بڑی سپشٹ تتھا گہری ہے۔ لیکن منش سماج میں پرسپر کوئی وشیش انتر نہیں ہے۔

جب منش سماج ایک ہے۔ اور ان میں پرسپر کوئی وشیش انتر جنم سے نہیں ہے۔ ہاں پچھلے جنم کے سنسکاروں سے آوشیہ انتر آتا ہے۔ لیکن اس انتر پر کل کا پربھاو نہیں ہوتا۔ کیونکہ سوسائٹی کے نچلے درجہ میں بھی بڑے بڑے دھرماتما دیکھے گئے ہیں جیسا کہ میں نے اوپر ورنن کیا ہے۔ لہٰذا جنم کے گورو تتھا برائی کو جتنی جلدی مٹا دیا جاوے۔ اتنا ہی جاتی کی بھلائی تتھا راشٹر ہے۔ میرے خیال میں جو لوگ جنم سے ذات پات کو اتمولن کرنا چاہتے ہیں ان کے کام میں روڑے اٹکانا جاتی کے لئے ہتکر نہیں ہے۔ وہ زمین کو صاف کر رہے ہیں۔ جس پر کہ سوسائٹی کا نیا بھون کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ وہ دھرم پرش کا کالت آوشیہ کر رہے ہیں۔ لیکن کسی بھون کو مضبوط اور خوب صورت بنانے کے لئے پہلے زمین کو صاف کیا جاتا ہے۔ زمین کو صاف کرنے میں سمبھو ہے۔ کسی ہرے پودے کا بھی ناش ہو گیا ہو۔ منش غلطی کرنے والا ہے۔ غلطی ہر ایک منش سے ممکن ہے۔ دسپرا آئی تو اسمبات میں ہے۔ کہ منش غلطی نہ کرے لیکن آدیش پوتر ہونا چاہئے۔ اور اس کے لئے پریتن نیک نیتی پر مبنی ہو۔ پرماتما ضرور سپھل دے گا۔ اور مخالفت کے بادل چھن بھن ہو جائیں گے۔

پرماتما ہمیں بل دیں۔ کہ ہم نیک کام میں روڑا اٹکانے والے نہ ہوں۔ بلکہ سہائک ہوں۔ اگر عملی سہائک نہیں ہو سکتے۔ تو مونکھ سہانتا تو آوشیہ کریں۔ اور ورودھ کرنے سے گریز کریں۔

انتہ میں یہ ذیدن ہے کہ دھرم ویر لیکھرام - سوامی گورودت اور راج رشی شردھانند آدی

ویدک سندھیا کی عظمت

ओ३म् विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव। यद्भद्रं तन्न आसुव॥ यजु ३०।३॥

"ہے دویہ گن یکت سکل سرشٹی کرتا پرماتمن! آپ کرپا کر کے ہمارے سب دکھ - درگن اور برائیوں کو دور کر دیجئے - اور جو کلیان کارک گن کرم سوبھاؤ اور پدارتھ ہیں - وہ ہمیں پراپت کیجئے"!

یہ پرارتھنا ہے - جو ہون یگیہ کرتے وقت ہر صبح و مسا ہر آریہ نرناری کو کرنی ہوتی ہے - اس پرارتھنا میں کس قدر رہسیہ بھرا ہے - یہ ذرا وچار کرنے سے پتہ لگیگا ہم سنتے اور پڑھتے آئے ہیں - کہ منش کے ہردیہ میں ہمیشہ دیو آسر سنگرام ہو رہا ہے - ارتھات نیک اور پاپ ورتیوں کا آپس میں سنگھرش رہا کرتا ہے - ایشور مہاراج نے ہمیں بدھی عطا کی ہے - جو جب کوئی کام ہم شروع کرتے ہیں - ویک کے ترازو پر اچھے اور برے نتائج کو تول کر فی الفور ہمیں ہدایت کرتی ہے - کہ اے انسان! ایسے راستہ پر چلنے سے تمہیں فلاں فلاں لابھ الفوائد ہوگا - اگر ہم اس آواز کی پرواہ نہ کر کے من مانی کر لیتے ہیں تو انجام سو فیصدی دکھدائی ہوتا ہے - سبھی رنگ بلا لحاظ مذہب و ملت کے دکھدائی پرنام سے بچنا چاہتے ہیں - اس واسطے ہر ایک نرناری اپنی اپنی بدھی کے مطابق سیدھے راستہ پر چلنے کا یتن کرتا ہے - قدرتی طور پر پرانی ماتر میں برائی سے دور رہنے اور نیکی کا راستہ اختیار کرنے کا ایک جذبہ موجود ہے - جو رگ بدھی کے زمان کو نظر انداز کر کے الٹا راستہ اختیار کیا کرتے ہیں - اُن کی بُدھی بھرشٹ ہو جاتی ہے - اور پھر وہ اچھے برے میں تمیز کے قابل نہیں رہتے - آریہ لوگ اسی واسطے ہر دم پربھو سے بُدھی کی یاچنا کیا کرتے ہیں - گایتری منتر کا مفہوم اس بات سے ہی ظاہر ہوتا ہے - کہ اس منتر میں پرماتما کے گُنوں کا سمرن کرتے ہوئے جگدیشور سے کسی سنسارک سکھ کی پرارتھنا نہیں کی جاتی - دھن دولت - سنتان آدی کے لئے پربھو سے درخواست نہیں کی جاتی - ان تمام سانسارک سکھوں کو چھوڑ کر سب سے بڑھیا بیش قیمت سیدھا بُدھی کا در مانگا جاتا ہے - بدھی کے بغیر دُنیا میں جینا مانو نرک سمان ہے - بُدھی مان تو بین بُدھی پر ناز کر رہی ہیں - اسی بدھی کی بدولت ہم دُکھوں سے چھوٹنے کا اور خوبیوں کے آپ لبدھ کرنے کا راستہ پا سکتے ہیں - اس وید منتر میں ایشور سے یہی پرارتھنا ہے کہ اے پربھو دُکھ ہم سے دور ہو - ادھیاتمک کے سمبندھ پر سکھ ملے ہر شخص سکھ کے حاصل کرنے کی کوشش تو کرتا ہے - مگر سکھ حاصل ہونے میں اور دُکھ دور ہونے میں نہیں آتا کارن کیا؟ کارن یہ کہ سبھی سکھ کو باہر سے تلاش کر رہے ہیں - سکھ کوئی ایسی وستو نہیں - جو باہر سے بازاری سودا کی طرح خریدا جا سکے - سکھ تو اپنے اندر آتما سے ہی ملے گا - نرمل آتما ہی سکھ اُپلبدھ کر سکتا ہے منزل حاصل کرنے کے لئے ایشور کا آرادھن آوشیک ہے - شریر کی صفائی کے لئے جل کی آوشیکتا ہے - پرنتو آتما کے وکاروں کے دور کرنے میں وہ جل گن کاری نہیں ہو سکتا - وہاں تو ستھول جل کچھ لابھ نہیں پہنچا سکتا - من کا میل آدی آورن - اگر دور کرنا ہے تو اُسے مانجنا پڑے گا - ارتھات اس پر اچھے سنسکار ڈالنے پڑیں گے - اچھے سنسکار شبھ سنگتی سے پراپت ہوتے ہیں - ایک کوی نے کہا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

در نشینی با بدان طالع کند

اس لئے نیک بختوں کی شدھ آتماؤں کی سنگت کرنی لازمی ہے - ایشور سے زیادہ پوتر - زیادہ شدھ اور زیادہ شکتیمان اور نیکیوں کا مخزن اور کوئی نہیں ہو سکتا - پرماتما شدھ پوتر سرشکتیمان سو بالو - اننت - انادی - اور سب کے پتا ماتا ہیں - کشٹ پڑنے پر اپنے پتا ماتا کی شرن لی جاتی ہے - ایشور سب کا سچا سکھا - اور ہِت ہے - اس لئے وہ دکھ بھنجن ہے - وہ ہمیں کبھی نہیں بھلاتا - پر ہم ہیں - کہ اسے بھول جاتے ہیں - اس کے ہم پر انیک اور اسنکھیات اپکار ہیں - جنم جنمانتروں تک ہم اس کے اپکار کا معاوضہ نہیں دے سکتے - تو ایسا دیالو پِتا ہے - اس کی یاد کرنی اور اس کا گن گانا ہمارا فرض اولین ہو جاتا ہے - اس کی یاد ہی ہمیں سم اوستھا میں رکھ سکتی ہے ورنہ سنسار کا آئین تو پریورتن شیل ہے - وہ ہمیں ڈانواں ڈول ہی کرتا رہتا ہے - اسی واسطے فارسی کے ایک شاعر نے کہا ہے

نہ کنج راحت گیتی مرنجاں دل مشو خرم

کہ آئین جہاں گاہے چنیں گاہے چناں باشد

کہ اے انسان! سنسار کے دکھ سکھ سے دل کو آزردہ مت کرا نہ بھولا مت سمانیہ کیونکہ سنسار کا آئین تو ہر وقت بدلتا رہتا ہے - ایشور ست چت آنند سروپ ہے - وہ لازوال - سدا ایک رس رہنے والا ہے - اس کی سمیپتا سے ہمیں سامیہ اوستھا اور سچی شانتی پراپت ہو سکتی ہے - اس سچی شانتی کے پراپت کرنے کا سچا اپدیش اور سچا مارگ "ویدک سندھیا" میں درشایا گیا ہے - مہرشی دیانند جی سرسوتی کی بتائی ہوئی سندھیا ویدانکول ہے اور اشٹانگ یوگ پورن ہے - یوگ کے آٹھ انگ ہیں - یم نیم آسن - پرانایام - پرتیاہار - دھارنا - دھیان - سمادھی - سندھیا کے ۱۹ منتر ہیں - ان کی تقسیم یوگ کے انگوں میں مِن ہر کار ہے :-

پہلا - دوسرا منتر	تیسرا منتر	چوتھا منتر	
یم نیم	آسن	پرانایام	
پانچواں تا ساتواں منتر - آٹھواں تا تیرہواں منتر			
پرتیاہار	دھارنا		
چودہواں تا سترہواں منتر - اٹھارہواں منتر			
دھیان	سمادھی		
انیسواں منتر			
سمرپن			

بیرونی اور اندرونی صفائی یم نیم کے پالن سے ہو سکتی ہے - سندھیا کے پہلے دو منتروں آچمن اور انگ سپرش منتر میں یہی بھاؤ بھرا ہے جل جہاں بیرونی مل کو دور کرتا ہے - وہاں اندرونی وکار - کف آدی کو نوارن کرتا اور ٹھنڈک بخشتا ہے - کہ دوش کے شانت کرنے اور ہتک بھاوؤں کو دور کرنے میں یہ اکسیر کا کام دیتا ہے - ہر ایک انگ کو برتر رکھنے کے لئے خاص خاص آسنوں کا کیا جانا آوشیک ہے - یہ ہدایت تیسرے منتر (اندریہ سپرش) سے ملتی ہے - پرانایام کا منتر سریم ہی یوگ کا چوتھا انگ ظاہر کر رہا ہے - جب اندرونی اور بیرونی صفائی ہو جاتی ہے - پرانوں پر منش کا ادھیکار ہو جاتا ہے - تو وہ برے کاموں کے کرنے سے کہ جن سے شریر اور آتما کو ہانی پہنچے خود بخود گریز کرتا ہے - وہ بد سود آدی باپوں سے دور رہتا ہے - اور پرتیاہار جو یوگ کا پانچواں انگ ہے - اگھمرشن منتر اسے ظاہر کرتے ہیں - اگھمرشن منتر پر من کرنے سے ایشور کے سرشٹا - پالن کرتا - اور سنگھارک گنوں کا بودھ ہوتا ہے - وہی تمام نظام اور سنسار کو بس میں رکھنے والا - اور ہر ایک کو کرموں کے انوسار پھل دینے والا ہے - کوئی پرانی اپنے کرموں کے پھل سے نہیں بچ سکتا - شبھ کرموں کا پھل نیک اور برے کرموں کا انجام بدی آوشیہ ملتی ہے - معافی کا کوئی سوال ہی نہیں - اس لئے پاپ سے بچنے کی کوشش کرنا اگھمرشن منتر بتلا رہے ہیں - اس حضوری میں اس پرماتم دیو کی تلاش ہیں من جہاں بھی جائے - پربھو ایشور موجود ہے تمام اطراف میں منش کے دشمن موجود ہیں - مگر سب سے بڑی رکشک شکتی ایشور انیک ہاتھوں والا اس کی حفاظت کے لئے بیٹھا ہے - من کی اس رکشا کو دھارنا کہتے ہیں - یہ اوستھا منسا پرکرماں کے چھ منتروں سے پرگٹ ہو رہی ہے - جب آتما من دوارا یہ انوبھو کر لیتا ہے - کہ پربھو ہر جگہ موجود ہے - اور سب پر دشمنوں سے رکشا کرنے والا ہے - تو اس پربھو کے سمیپ بیٹھنے کا وہ یتن کرتا ہے ارتھات اسی کا چنتن - منن اور دھیان کرتا ہے - یہ دھیان کی اوستھا اپستھان کے چار منتروں [illegible] رہے ہیں - ایشور کی سمیپتا حاصل کرنے پر اُسے پربھو سے خاص پریم ہو جاتا ہے - اور وہ اس کی قدرت کے ہر ایک کرشمہ سے پرماتما کی ہستی اور اُس کی مہانتا کا ثبوت پاتا ہے ایک ایک پتہ اُسے پربھو کی یاد دلاتا - اور ایک ایک سر - راگ میں اُسے پربھو کا راگ سنائی دیتا ہے - وہ ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ پربھو اسی پریم اوستھا جب تک میں جیوں منبت تک بنی رہے - ایسی اوستھا میں رہتے ہوئے اسے اس قدر آنند پراپت ہوتا ہے - کہ وہ اس آنند کی خاطر سنسار کے تمام سکھوں کو تیاگ دیتا ہے - اور دکھ سکھ سے بے خبر ہو کر سمادھی کی اوستھا میں لین ہو جاتا ہے جو گایتری منتر ظاہر کر رہی ہے - سمادھی کی حالت میں رہتا ہوا ایشور بھگت سب کچھ ایشور پر نثار کر دیتا - اور اس کے آگے بار بار پرنام کرتا ہے - جو نمسکار منتر سے ظاہر ہو رہا ہے - پاٹھکگا آپ نے دیکھ لیا - کہ ویدک سندھیا کس قدر رہسیہ پورن ہے - دراصل ہم نے کبھی اس مضمون پر غور نہیں کیا - اور نہ ہی وچارنے کا یتن کیا ہے اس لئے اکثر سجن یہ کہتے سنے جاتے ہیں - کہ سندھیا پر دل نہیں لگتا - دل تو کسی کام پر تب لگتا ہے - جب اس کے مفاد کا علم ہو - جب تک ہم سندھیا پر کوئی دستاویز وچار نہ کریں تب تک آنند کا انوبھو اور دل کا لگنا ناممکن ہے دیگر کسی مذہب کی سندھیا میں یہ آنند پراپت نہیں ہو سکتا - اور نہ ہی اس قدر راز پنہاں ہیں اس لئے ویدک سندھیا کی عظمت وچارنیہ ہے پاٹھک اگر زیادہ وضاحت کے ساتھ اس پر وچار کرنا اور پڑھنا چاہتے ہیں - تو وہ ہماری بنائی "سندھیا پربھاکر" نامی پستک سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - جس میں ہر ایک منتر کے ارتھوں کو وید ایکتا - اور دوسرے شاستروں کے پرمانوں سے کھول کر بیان کیا گیا ہے -

(دستیہ بھوشن ڈیل ڈیمرد غازی خان)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یاد رفتگان

نمبر (۳)

پنڈت سالگ رام جی

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈوکیٹ فیروزپور شہر)

پنڈت سالگرام امرتسر میں وکالت کرتے تھے کریوں کی ڈیوڑھی میں اُن کا مکان تھا۔ بہت عرصہ تک امرتسر میں وکالت کرتے رہے۔ مگر اُن کی زندگی کا آخری بہت سا حصہ منٹگمری میں گذرا منٹگمری کے آریہ سماجی اُن کو کبھی نہیں بھول سکتے وہ عرصہ دراز تک امرتسر میں رہے۔ اور وہاں آریہ سماج میں مختلف صورتوں میں کام کرتے رہے ۔

امرتسر میں پہلے وہ معمولی محرر تھے۔ ورنیکولر مڈل کا امتحان پاس کر کے وکالت کا امتحان پاس کیا تھا۔ اُس زمانہ میں وکالت پاس کرنے کے لئے اس قدر پابندیاں نہ تھیں۔ پنڈت سالگ رام کے دادا امرتسر کریوں ڈیوڑھی کے تھے۔ سفتوکھ سر اُن کے مکان کے نزدیک میں تھا۔ وکالت پاس کرنے کے بعد کریوں کی ڈیوڑھی میں ایک چوبارہ بطور دفتر بنایا ۔

امرتسر میں جس قدر عرصہ تک رہے آریہ سماج میں باقاعدہ آتے رہے۔ لیکچر دیا کرتے تھے اور آریہ سماج کے انتظامی معاملات میں کافی حصہ لیتے تھے۔ اُس زمانہ میں سنسکرت دان بہت کم تھے۔ اُردو کا اس قدر رواج تھا۔ کہ سندھیا بھی کسی نے سیکھنی ہوتی تھی۔ تو اُردو میں یاد کر لیا کرتا تھا۔ اور اس لئے تلفظ اکثر غلط ہوتا تھا ۔

پنڈت سالگرام سنسکرت بھی جانتے تھے۔ اس زمانہ میں اُنھوں نے سندھیا ہی سنسکرت میں نہیں سیکھی۔ بلکہ ہون منتر بھی حفظ کئے۔ باقاعدہ ہون سندھیا کیا کرتے تھے۔ اگنی ہوتر کا اس قدر پرچار اس زمانہ میں نہ تھا۔ جس قدر آج کل ہے۔ اول تو سندھیا کرنے والا ہی نظر نہ آتا تھا اگنی ہوتر تو صرف آریہ سماج میں ہی ہوا کرتا تھا گھروں میں روزانہ اگنی ہوتر کرنا کوئی نہ جانتا تھا ۔

پنڈت سالگ رام ذات کے کشمیری پنڈت تھے۔ پنڈت دھرم چند مشہور پردھان آریہ سماج امرتسر کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ پنڈت سالگ رام اور پنڈت دھرم چند کا پیوار امرتسر میں آریہ سماج کے متعلق ہر ایک قسم کا کام کرنے کے لئے تیار رہتا تھا ۔ برادری میں اس قدر اصلاح تھی۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں میں آریہ سماج کا پرچار کافی طور پر ہو گیا تھا ۔

جب کبھی کسی تقریب پر مجمع ہوتا تھا۔ تو لڑکیوں اور لڑکوں سے وید منتر سنے جاتے تھے۔ لڑکیوں کو ہدایت ہوتی تھی۔ کہ وہ بھگوتی کے بھجن گائیں۔ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں ان باتوں کو رواج دینے والا بڑی بُری نظر سے دیکھا جاتا تھا تاہم پنڈت سالگرام کی دلیری نے اُس کے پریوار میں بڑا کام کیا ۔

کشمیری پنڈت برادری اگرچہ تعلیم یافتہ جماعت ہے۔ مگر دھرم اور اصلاح کے معاملہ میں باقی ہندوؤں سے بہت پیچھے رہتی ہے۔ لاہور میں ہر سال کشمیری پنڈت کانفرنس ہوتی ہے۔ اس میں بڑے بڑے کشمیری پنڈت جمع ہوتے ہیں۔ مگر کسی کی ہمت نہیں ہوتی۔ کہ کوئی اصلاح یا دھرم کی بات منہ سے بھی نکال سکے۔

عام ہندوؤں میں خواہ دھرم اور اصلاح کے متعلق خیالات کا سیلاب آجائے مگر کشمیری پنڈت پر اس کا اثر نہ پڑیگا۔ پارسی قوم کی طرح ہر ایک کشمیری پنڈت یہی سمجھتا ہے۔ کہ وہ ایک غیر قوم ہے۔ اور اُس کی شادی غمی۔ بھلائی اور بُرائی عام ہندو قوم سے وابستہ نہیں ہے۔ دیو یوگ سے کشمیری پنڈت عام طور پر خوشحال ہیں اس لئے وہ ان خرابیوں کو محسوس نہیں کر سکتے۔ جو عام ہندوؤں پر توہمات اور بدرسومات کی وجہ سے آتی ہیں۔ ہندوؤں کے ہر ایک فرقہ پر آریہ سماج کا اثر ہے۔ مگر کشمیری پنڈتوں پر نہیں ہے ۔

پنڈت سالگ رام میں پرنش کی سادگی تھی۔ عادات اور خصائل میں وہ اس قسم کے تھے کہ جہاں کہیں جاتے تھے۔ اپنے دوستوں اور احباب کا ایک گروہ پیدا کر لیتے تھے ۔

پنڈت سالگ رام کا جی امرتسر سے اُکتا گیا۔ تو وہ وکالت کرنے کے لئے منٹگمری تشریف لے گئے۔ وہاں اُن کی وکالت خوب چلی مال دیوانی اور فوجداری کے مقدمات بڑی محنت سے کیا کرتے تھے۔ منٹگمری میں اُنھوں نے جب مستقل سکونت اختیار کر لی۔ تو امرتسر کے مکانات کرایہ پر دے دیئے۔ اور اپنے رشتہ داروں کے رہنے کے لئے چھوڑ دیئے اور منٹگمری میں ایک بڑا بھاری مکان بنایا ۔

پنڈت سالگ رام جی کا بشاش چہرہ کسی کو بھول نہیں سکتا۔ وہ عام بات چیت اور ملاقات میں آریہ سماج کا تذکرہ چھیڑ دیتے تھے منٹگمری میں آریہ سماج کا ایسا خیر خواہ پہنچ جاوے اور وہ لوگ اس سے کام نہ لیں یہ ناممکن تھا پنڈت سالگ رام آریہ سماج کے پردھان بنائے گئے۔ سنہ ۱۹۱۰ء تک پنڈت سالگ رام لگاتار منٹگمری میں کام کرتے رہے۔ اور آریہ سماج کی سیوا سے کبھی اُنھوں نے پہلو تہی نہیں کی ۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں پنڈت سالگ رام جی بیمار ہوئے۔ تو علاج کرنے کے لئے لاہور میں آ گئے وہاں عرصہ دراز تک بیمار رہے۔ مگر جانبر نہ ہو سکے۔ پنڈت سالگرام بیماری کی حالت میں بھی مستقل مزاج رہے۔ اگرچہ بیماری لمبی تھی مگر شانتی اور صبر کو ہاتھ سے نہیں دیا ۔

امرتسر میں پنڈت سالگ رام کے مکان پر ایک طالب علموں کی آریہ ین کلب ہوا کرتی تھی۔ جس میں اُن کے فرزند ارجمند پنڈت جیا رام تکو بی اے بطور سکریٹری حصہ لیا کرتے تھے۔ اب پنڈت جیا لعل جی تکو بی اے سنیر سب جج جموں ہیں اور پنڈت سالگ رام کے دوسرے لڑکے پنڈت ہیرا لعل تکو ریاست جموں و کشمیر میں میڈیکل آفیسر ہیں اس خاندان کو ابھی تک آریہ سماج سے پریم ہے منٹگمری کے دوران قیام میں پنڈت سالگ رام نے اپنے پوتے کا مونڈن سنسکار بڑی دھوم دھام سے کیا۔ مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ کشمیری پنڈت کے لئے یہ بڑی بھاری دلیری تھی۔ کہ وہ اپنی برادری کے رسم و رواج کی پرواہ نہ کر کے ویدک ریتی سے سنسکار کرائے۔ اپنے ستروں اور آریہ سماجیوں کو بلا کر اُن کی خوب خاطر تواضع کی گئی ۔

منٹگمری کی تحصیل کبیر والہ میں پنڈت بھوج دت پٹواری تھے۔ پنڈت سالگرام سے اُن کی واقفیت ہو گئی۔ آریہ سماج کے خیالات کی برادری میں دونوں بندھے ہوئے تھے پنڈت بھوج دت نے اس ست سنگ سے بڑا فائدہ اُٹھایا۔ رفتہ رفتہ پنڈت بھوج دت نے آریہ سماج کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا پنڈت بھوج دت شاعر تھے۔ مسافر تخلص تھا۔ دیوان مسافر شائع کیا۔ پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک بنے۔ پھر آگرہ میں اخبار مسافر جاری کیا۔ اور عرصہ دراز تک مسافر کی ایڈیٹری کرتے رہے۔ پنڈت بھوج دت کا پنڈت سالگ رام سے بڑا پریم تھا پنڈت سالگ رام کی حوصلہ افزائی سے ہی پنڈت بھوج دت نے پہلے پہلے آریہ سماج کی خدمت کرنے کا ارادہ کیا۔ پنڈت سالگرام کو ملنے کی*

ضلع ڈیرہ غازیخان میں

ویدک دھرم پرچار

کروڑ ضلع مظفر گڑھ میں پرچار ختم کر کے صبح ۵ بجے وہاں سے چل کر ۲۴ اکتوبر بعد دوپہر ڈیرہ غازی خان میں پہنچا۔ یہ سفر بہت تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ غازی گھاٹ سے ڈیرہ غازیخان تک ۱۶ میل کا سفر دریائے سندھ کی طغیانی کا ہے۔ کئی جگہ راستہ میں لکڑی کے پل ہیں۔ رات کو میرا لیکچر ہوا ۔

سوموار ۲۶۔ اکتوبر کو کوٹ چھٹہ میں جانا تھا۔ لیکن ڈیرہ غازی خان کے آدمیوں کے اصرار پر اتوار صبح کو میں نے سماج کے سالانہ ست سنگ میں ایک وید منتر کی تھوڑی سی ویاکھیا کی۔ اور رات کو سماج مندر میں جاپان کی ترقی کے راز پر لیکچر ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ تحصیلدار صاحب۔ مجسٹریٹ صاحبان اور وکلاء سب قسم کے لوگ موجود تھے سوموار صبح کو کوٹ چھٹہ سے ایک خاص آدمی آیا۔ ۲۶۔ اکتوبر کو تین لیکچر دیئے۔ صبح کے ½۱۰ سے ½۱۱ بجے تک اسکولوں میں۔ ۱ سے ۲ بجے تک ہندو ہائی سکول میں اور رات کو ۹ سے ۱۱ بجے تک کوٹ چھٹہ میں جا کر لیکچر دیا ۔

ڈیرہ غازی خان میں سماج اچھی حالت میں ہے ایک پتری پاٹھشالہ وسیع پیمانہ پر آریہ سماج کے آدھین ہے اس سے پہلے ایک ہائی سکول بھی سماج کے آدھین تھا۔ مگر سنہ ۱۹۳۰ء میں گورنمنٹ نے اس کی امداد بند کر دی اس لئے یکم مارچ سنہ ۱۹۳۱ء سے اسے بند کرنا پڑا وہ وقت سماج میں اگر لوگ مل کر ہون یگیہ کرتے ہیں۔ چند نوجوان آستادہ کام کر رہے ہیں ۔

کوٹ چھٹہ میں ہاتم۔ جھوک اترا۔ اور دیگر نزدیکی مقامات سے لوگ پہنچ گئے۔ رات کو سماج مندر حاضرین سے بھرپور تھا۔ یہاں سماج کے ممبر بڑے استادہ سے کام کر رہے ہیں۔ یہاں بھی سماج میں روزانہ ہون یگیہ اور سندھیا مل کر لوگ کرتے ہیں ۔

۲۷۔ اکتوبر صبح کو وہاں سے راجن پور کے لئے روانہ ہوا۔ ½۱۱ بجے موٹر جام پور پہنچی۔ سماجی لوگ سواگت کے لئے موجود تھے۔ یہاں ہون

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم اول)

* مدت کے لئے کئی دفعہ پنڈت بھوج دت امرتسر بھی جایا کرتے تھے ۔

دیا کا ساگر دیانند

از مہاشہ روشن لعل گپتا

جذبۂ انتقام

بی اے جرنلسٹ پٹیالہ

بیخوفی کا اوتار

(۱)

بھگون! آپ جودھپور نہ جائیں۔ وہاں کے لوگ اول درجہ کے جاہل۔ فتنہ پرداز اور بیوقوف ہیں۔ وہاں جانا ہر طرح سے نقصان دہ ہے:

رشی۔ بھولے بھائیو! تمہیں معلوم نہیں۔ کہ میرا کام اگیانی گیانی بنانا ہے۔ بھولے بھٹکوں کو مشعل ہدایت سے راہ پر لانا ہے۔ توہمات باطلہ کی زنجیروں کو کاٹ کر انہیں ایشور پرست اور توحید پرست بنانا ہے۔ مجھے دانا اور سمجھدار لوگوں سے اتنا مطلب نہیں۔ جتنا کہ اگیانی اور دقیانوسی خیالات کے لوگوں سے اس مشن کے لئے، رشی ربن کو آتارنے کے لئے۔ فرض کی ادائیگی میں اگر میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جائیں۔ تو ہرگز پرواہ نہیں، مجھے دنیا کے مصائب و حوادث خوفزدہ نہیں کر سکتے

دیانند.... پوچھیہ در در جانند کے سامنے کیوں ہوتے تولی کو پورا کرنا چاہتا ہے،..... دیانند.... صداقت کا علمبردار ہے۔ وہ بے خوف ہے۔ نڈر ہے۔ اچھے ہے،...

❖ ❖ ❖

رشی جودھپور پہنچے۔ تمام شہر میں تہلکہ مچ گیا۔ پنڈت منڈلی میں کھلبلی پیدا ہو گئی۔ ہزاروں جگیاسو اپنی شنکائیں پیش کرنے کے لئے آتے۔ رشی کے نرالے خیالات کو سنتے،..... وہ اندھوں کی طرح تعر ذلالت میں پڑے ٹھوکریں کھا رہے تھے، رشی نے شاستروں کے حوالے دے کر ان کی آنکھیں کھول دیں جلوۂ حق..... پردہ بطالت کو چیر کر نمودار ہونے لگا۔ مہاراجہ جودھپور بھی رشی کے بھگت بن گئے۔ روزانہ رشی کے درشنوں کے لئے کٹیا میں آتے۔ ایک دن مہاراجہ نے رشی سے کہا۔ بھگون! میں آپ سے ایک پرارتھنا کرنا چاہتا ہوں:

رشی - راجن کہئے:-

مہاراجہ۔ بھگوان! کیا اپنے چرن کملوں سے اس غریب کی کٹیا کو بھی پوتر کریں گے۔ اپنے درشن روپی امرت سے تمام کنبہ اور درباریوں کی پیاس کو بجھائیں گے؟

رشی نے اپنی رضامندی ظاہر کی:

❖ ❖ ❖

دوسرے دن رشی ٹھیک وقت پر مہاراج کے محل کی طرف روانہ ہوئے اور دروازے پر پہنچ کر چوبدار کو خبر دی۔ بدقسمتی سے مہاراجہ جودھپور اس وقت اپنی پریمیکا ننھی جان سے رنگ رلیوں میں مصروف تھے! رشی کے پہنچنے کی خبر پاتے ہی مہاراج کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ حواس باختہ ہو گئے۔ فوراً ڈولی اٹھانے کا حکم دیا۔ ڈولی اٹھ رہی تھی۔ کہ مہاراج نے جلدی میں اپنا کندھا بھی لگا دیا۔ اتنے میں رشی بھی اندر آ پہنچے:

دیانند،..... نربھے دیانند..... بیخوفی کا اوتار دیانند —— اس نظارہ کو دیکھ کر خاموش نہ رہ سکا۔ غصے سے آنکھیں انگارے کی طرح سرخ ہو گئیں۔ ہونٹ ہلنے لگے چہرہ سے عجیب قسم کا جلال ٹپکنے لگا..... اور گرج کر بولے گویا ہوئے راجن! یہ کیسی بے حیائی! کیا تم کو شرم نہیں آتی؟ تم کشتریوں کی اولاد ہو؟ اور رام اور کرشن کے نام لیوا۔ بھیشم دروناں کے پسر...

... سوچا نہیں..... نفس امارہ کے اتنے غلام بن چکے ہو۔ کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام پر پانی پھیر دیا۔ تمہارا یہ پاپ کرم کشتریوں کے روشن چہرے پر ایک ایسا بدنما دھبہ ہے۔ جو مٹ نہیں سکتا!......

"شیر کی گود میں کتیا شوبھا نہیں دیتی"

آج سے یہ پرن کرو۔ کہ ایسا آئندہ ہرگز نہ ہوگا۔ اپنے فرض کو پہچانو:

مہاراجہ پر گویا سینکڑوں گھڑے پانی پڑ گیا۔ نظریں نیچی ہو گئیں۔ شرم سے وہ عرق عرق ہوئے جا رہے تھے، پاؤں کے انگوٹھے سے زمین کریدنے لگے۔ گویا وہ زمین میں گڑھا کھود کر سما جانا چاہتے ہیں۔ کیا جواب دیتے..... رشی کے سامنے کس طرح منہ کھولتے..... نا قابل معافی قصور سرزد ہوا "رشی کے کیرکٹر کی عظمت کا یہ ایک نمونہ ہے"

❖ ❖ ❖

آہ! آج میری امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ ارمانوں کا... تمناؤں کا،... خون ہو گیا۔ چڑیا ہاتھ سے نکل گئی۔ اب میں کس طرح زندہ رہونگی۔ وہ عیش و عشرت کے سامان کیسے مہیا ہو سکیں گے..... مہاراج کے پریم کے بغیر میری زندگی اور موت ایک برابر ہے۔ وہ عزت اب کیسے ہاتھ آئے گی... آہ! مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ میرا یہ حشر ہونے والا ہے۔ اور اس طرح بے عزتی سے نکال کر رسوا اور برباد ہونے کے لئے چھوڑ دی جاؤں گی۔... آہ! چرخ کج رفتار تیری ادائیں... نرالی ہیں!.... رشی..... یاد رکھ..... ایک ولیشیا پر تُو نے ظلم کیا ہے..... صرف تمہاری بدولت میرے پر یہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا ہے۔ خرمن امن پر بجلی گری ہے... گلشن نشاط برباد ہوا ہے۔ نخل تمنا سوکھ گیا ہے..... (کچھ سوچ کر) مجھے کسی کی کیا پرواہ ہے... اگر انتقام نہ لیا۔ تو دل کی آگ شانت نہ ہوگی! چین نہ آئیگی

تھوڑی دیر کے بعد اس نے غفور خاں غفور خاں کہہ کر آواز دی..... جلد ہی ایک ادھیڑ عمر کا آدمی اندر آیا۔ اور کہا۔ کیا حکم ہے حضور.....!

ننھی جان۔ آج ایک نہایت ضروری کام سر انجام دینا ہے۔ اگر اس کو خوب صورتی سے اور میری حسب منشا انجام دیا تو مالا مال کر دونگی:

غفور خاں۔ حکم ہو حضور! بندہ ہر طرح سے حاضر ہے غلام ہے۔ تابعدار ہے:

ننھی جان۔ جاؤ رشی کے ذکر جگن ناتھ کو چپکے سے بلا لاؤ۔ دیکھنا رشی کو اس بات کا پتہ نہ لگے۔ اگر یہ راز افشا ہو گیا۔ تو اپنی خیر نہ سمجھنا:

غفور خاں چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جگن ناتھ کو لے کر واپس آیا:

جگن ناتھ اصلی مطلب بھانپ گیا۔ ننھی جان نے اس کی خوب عزت کی۔ اور پانچ سو روپیہ کی تھیلی ہاتھ میں دے کر کہا:۔ آج آپ کی سہایتا کی ضرورت ہے!... امید ہے۔ آپ اصلی مطلب سمجھ گئے ہوں گے..... یہ ایک قسط سمجھئے۔ کام پورا ہو جانے پر منہ مانگا انعام روپیہ کی دونگی

جگن ناتھ..... پاپ آتما جگن ناتھ..... نمک حرام جگن ناتھ..... ننھی جان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ گیا اس کا جادو چل گیا، اس نے ایسے ایسے سبز باغ دکھلائے کہ جگن ناتھ کے منہ میں پانی بھر آیا! اور جگن ناتھ جال میں پھنس گیا۔ وہ حرص و ہوا کا پتلا یہ نہ سمجھ سکا۔ کہ میں کیسا ظلم کرنے لگا ہوں:

❖ ❖ ❖

رشی دیانند دودھ پی کر پلنگ پر لیٹے۔ تھوڑی دیر بعد یک بیک درد شروع ہو گیا۔ ان کا ماتھا ٹھنکا۔ کہ ہو نہ ہو آج دودھ میں ضرور مجھے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے۔ فوراً جگن ناتھ کو بلا کر کہا جگن ناتھ..... کیا آج دودھ ٹھنڈا تھا؟ اس میں کچھ چیز غلطی سے تو شامل نہیں ہو گئی:

جگن ناتھ!... قصوروار،..... پاپی،..... اگیانی..... کیا جواب دیتا۔ گناہ آلود نظریں نیچی ہو گئیں خوف سے بدن کانپنے لگا..... وہ بولنا چاہتا تھا... مگر زبان ملتجی نہ کر سکی۔ گویا وہ جھوٹ بول کر پاپی نہیں بننا چاہتی تھی۔...... آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا موجزن ہو گیا

رشی دیانند خفا نہیں ہوئے۔ بلکہ انہوں نے کہا جگن ناتھ گھبراؤ مت۔ اس میں تیرا کچھ قصور نہیں۔ سچ سچ بتلا کہ کیا بات ہے۔ میں تجھے معاف کر دونگا:

آخر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جگن ناتھ نے اپنے قصور کا ان الفاظ میں اعتراف کیا:-

بھگون!.... واقعی آپ کا یہ نمک حرام زر و دولت کے چکمے میں آ کر ٹھوکر کھا گیا۔ اور ایسا قصور کیا۔ جس کا برداشت کرنا مشکل ہے۔ یہ جنم جنمانتر تک میرے ماتھے پر سیاہ داغ بن کر چمکے گا۔...... میں پاپی ہوں...... بھگون...... میں قصوروار ہوں۔...... اتنا کہتے کہتے جگن ناتھ ابھی کے چرنوں میں گر گیا۔ اور ان الفاظ میں معافی کا خواستگار ہوا.... بھگون! مجھے معاف کیجئے..... تاکہ اس پاپ آتما کو شانتی نصیب ہو۔ ورنہ جو عذاب بھگتنے پڑیں گے۔ ان کے خیال سے روح کانپتی ہے۔ آپ دیا کے ساگر اور رحم دلی کے سرچشمہ۔ مجھے پوری امید ہے۔ کہ آپ مجھے۔ بخشا ضرور دینگے

رشی کے دل میں جگن ناتھ کے لئے دیا اتنی دیا آئی —— اس کو اپنے پاس سے زاد راہ دے کر کہا۔ جگن ناتھ! ابھی یہاں سے بھاگ جا۔ ورنہ راج (دھکاری) تجھے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ واقعی رشی کے کیرکٹر کی عظمت کا یہ دوسرا نمونہ ہے۔ رشی تو دھنیہ ہے...

دیانند..... دیا کا اوتار تھا..... تجھے بار بار نمسکار ہو:

جگن ناتھ نے رشی کے چرنوں کو آخری دفعہ چھوا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، اس کا ضمیر رو رو کر اس کو لعنت و پھٹکار دے رہا تھا وہ زمین میں گڑا جاتا تھا..... آخری

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ڈیرہ غازیخان میں ویدک دھرم پرچار

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۴)

ڈاک اور مسافروں کو لینے کے لئے ایک گھنٹہ ٹھیرتی ہے۔ اس لئے یہاں بھوجن کیا اور ایک بجے روانہ ہو کر ۱½ بجے داجل پہنچ گیا۔ سواگت کے بعد آریہ بھائی بہت پریم سے سماج مندر میں لے گئے۔ یہاں سماج مندر کشادہ ہے۔ نیا یام شالا کے لئے علیحدہ وسیع زمین لے رکھی ہے۔ ایک ویدک پاٹھشالا بھی ہے۔ جس کا مکان اور صحن بہت وسیع ہے۔ یہاں بھی روزانہ سماج میں ہون یگیہ اور کتھا ہوا کرتی ہے۔ اس ضلع کی دیہاتی سماجوں میں شردھا اور پریم بھگتی بھاو موجود ہے۔ داجل سے میں ۲۸۔ اکتوبر کو جام پور آیا۔ وہاں آ کر ایک لیکچر ۳ بجے سے ۴½ بجے تک استریوں میں دیا۔ دوسرا رات کے ۹ سے ۱۱ بجے تک سماج مندر میں دیا۔ یہاں رات کو بڑے پریم اور شردھا سے لوگ ویاکھیان سنتے ہیں۔ ۲۹۔ اکتوبر کو تیسرا ایک لیکچر صبح ۹ سے ۱۰½ بجے تک وید منتر کی ویاکھیا پر ہوا۔ دوسرا لیکچر شام سے ۴ بجے سے ۱½ بجے تک استری شکشا پر ہوا۔ چونکہ شام کو ڈاکٹر بھگت رام جی پہنچ گئے اس لئے سماجک لوگوں نے مجھے ملتان گورو کل کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے رخصت دے دی۔ داجل شہر کے پیڑے بہت مشہور ہیں۔ سماجک لوگوں نے مجھے اس قدر پیڑے کھلا دئیے کہ مجھے بیمار ہونا پڑا۔ داجل میں دودھ اس قدر سستا ہے کہ مجھے سرکار لمیٹڈ کا دودھ تین پیسے سیر والا بھول گیا۔ یہاں ۱½ پیسے میں دودھ مل جاتا ہے۔ میں ۲۹۔ اکتوبر شام کو چل کر دوسرے دن دوپہر کو گورو کل ملتان پہنچا۔ جہاں میرا لیکچر ۱½ سے ۵ بجے تک ہوا۔ رات کو روانہ ہو کر انبالہ ۱۳۔ اکتوبر کو پہنچا تھا۔ مگر آریہ سماج ملتان کے سبھا سدوں کے مجبور کرنے پر مجھے رات کو لیکچر دینے کے لئے ٹھیرنا پڑا۔

دوسرے روز اخبار میں ویاکھیان دے کر یکم نومبر کو میرا پروگرام سہارنپور کا تھا۔ چھپا اخبار میں ویاکھیان دے کر میں سہارنپور روانہ ہو گیا۔ وہاں بعد دوپہر میرا لیکچر ہوا۔ مظفر نگر کے لوگ مجھے لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ۶ بجے شام کو روانہ ہو کر رات مظفر نگر میں لیکچر دیا۔ گویا ایک دن میں تین جلسوں میں شرکت کر کے لیکچر دئیے۔ کل ماہ اکتوبر میں ۲۶ لیکچر ۲۱ مختلف مقامات پر جا کر دئیے۔ (جیمنی ویدک مشنری)

آریہ سماجوں میں رشی انسو کی دھوم

آریہ سماجک پروں میں رشی انسو ویشیش پرو ہے۔ یہ پرو آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کے نروان کی اتہنہ سمرتی میں ہر سال دیوالی کے دن منایا جاتا ہے۔ اس سال یہ پرو ۹ نومبر کو آریہ سماجوں میں سماروہ سے منایا گیا۔ جن سماجوں کی رپورٹیں آئی ہیں۔ وہ نیچے دی جاتی ہیں۔

لاہور میں رشی انسو ۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پربندھ میں گرو دت بھون کے وشال میدان پر عالیشان پنڈال میں جو اسی انسو کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ رائے بہادر موہن لال بی اے ایم ایل سی کی صدارت میں بھاری حاضری میں رشی انسو منایا گیا۔ ہون کے بعد ڈاکٹر بھگت رام ویدک مشنری۔ ڈاکٹر ستیہ پال جی۔ رائے صاحب رگھوناتھ سہائے ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ ہائی سکول اور ڈاکٹر دھنتی دیوی جی کے منوہر بھاشن اور پنڈت دت پرشاد بی اے۔ اور ایک بدھ مولوی کی نظمیں ہوئیں۔ ڈاکٹر ستیہ پال نے کہا کہ رشی دیانند کریں پورن دھرم کا ادھار استا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ دیانند بھن بھن جاتیوں کو لڑانے آیا تھا۔ جو لوگ ایسا کہتے ہیں۔ انہوں نے مہاراج کو نہیں سمجھا۔ جاتیوں کے ملاپ کے لئے جو کام رشی دیانند نے کیا۔ اور کسی نے نہیں کیا۔ رشی نے شکل کی بجائے عقل اور جسم کی بجائے آتما میں کرانتی پیدا کی۔ بھارت نے مہاراج کو وہ مان نہیں دیا جس کا وہ مستحق تھا۔ مہاراج دنیا سے نرادی کو مٹانے آئے تھے۔ میری آنکھیں اس دن کے انتظار میں ہیں۔ کہ جب مہاراج کے گنوں کا کیرتن کرنے کے لئے پرانی ماتر جمع ہونگے۔ آج سارے جہان میں دیانند کی جے بول رہی ہے۔ ہمیں چاہیے۔ کہ رشی کی پیروی کرتے ہوئے اور پرمیشور پر وشواس رکھتے ہوئے دیش اور دھرم کی سیوا کریں۔

رائے صاحب رگھوناتھ سہائے نے رشی دیانند کے تکالیف کی پرواہ نہ کر کے صداقت کے پرچار میں اتساد اور پر دیکار بھاؤ کا ذکر کر کے کہا۔ ایک ایشور کی پوجا قائم کرنا ان کا ادیش تھا۔ لوگوں نے ان کے پرچار کے بعد سے مورتیاں دریاؤں میں پھینک دیں۔ سناتن دھرم میں سوامی جی کی کرپا سے ہی جان آئی ہے۔ آریہ سماج کے لئے ابھی بہت کام باقی ہے جو نوجوانوں کو کمر کس کر کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر دھنتی نے فرمایا۔ کہ رشی انسو استریوں کی طرف سے منایا جانا چاہیے۔ کیونکہ رشی دیانند نے استری جاتی کو اس کے کھوئے ہوئے ادھیکار دلائے ہیں۔

منتری سماج کے چار آنہ فنڈ کی اپیل اور پردھان کے آخری ریمارکس کے بعد اتسو شانتی پاٹھ کے ساتھ سماپت ہوا۔ چار آنہ فنڈ کے لئے بالنٹیروں کے ذریعے دان پراپت کیا گیا۔

لدھیانہ میں ۔ رشی اتسو نہایت شان و شوکت سے بھاری حاضری میں منایا گیا۔ پنڈت ہر دیالو جی کی پرارتھنا کے بعد آریہ ہائی سکول کے پرتاپ بینڈ کی گتوں نے اپسھت سجنوں کو محظوظ کیا۔ پھر آریہ کنیا پاٹھشالا کی چھاتراؤں کے بھجن ہوئے۔ پنڈت ماتھو بھبھورام نیٹر نے پرکاش کے رشی انک سے شری سوامی ستیانند جی مہاراج دشری مہاتما نارائن سوامی جی کے لیکھ پڑھ کر سنائے۔ پھر ماسٹر رام لال جی کا نہایت عالمانہ اور پربھاو شالی ویاکھیان ہوا۔ اور پنڈت جے دیو جی کی منوہر کویتا کے بعد لالہ امیں چند جی نے ساجہ کی پوتری نے رشی دیانند کے جیون پر ایک لیکھ پڑھا۔ اور پنڈت کرتا رام جی کا لیکچر ہوا۔

خاتمہ پر منتری جی کی چار آنہ فنڈ کی اپیل پر تقریباً پندرہ روپیہ نقد ہوئے۔ اور چندہ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اس سال رشی انک ساڑھے تین سو منگایا گیا۔ جو سب کا سب لگ گیا۔ شری لالہ ٹبن داس جی پاسل کلکتہ والے نے ۳۲۔ اور ماسٹر کرشن سنگھ جی نے ۷۔ اور لالہ جینی لال رانگسال سوداگر سوت نے ۱۳۔ کل ۵۲ رشی نمبر اپنے خرچ پر بعد پرشوں میں تقسیم کرائے۔ (بھبھورام نیٹر لودھیانہ)

کلاس والہ میں رشی اتسو سے ایک سپتاہ پہلے پربھات سنکیرتن ہوتا رہا۔ رشی اتسو کے دن پرات کال سنکیرتن کے پشچات آریہ سماج مندر میں برہم یگیہ ہوا۔ پھر پرارتھنا بھجن اپدیش آدی ہونے کے بعد سیٹھی تقسیم کی گئی۔ اور کارروائی تقریباً ۱۲ بجے سماپت ہوئی۔

ازاں بعد نگر کیرتن پھرانبجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ نگر کیرتن کے دوران میں لالہ دولت رام صاحب بی اے بی ٹی پردھان آریہ سماج اور لالہ جگت رام اپ منتری آریہ سماج نے گلی گلی میں رشی جیون کے سمبندھ میں نہایت ہی پر جوش و موثر تقریریں کیں۔ نگر کیرتن مجموعی طور پر نہایت کامیاب رہا۔ آریہ سماج کلاس والہ اب ایک جیتی جاگتی سنستھا ثابت ہو رہی ہے۔ سب ممبران آریہ سماج قابل تعریف اتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ اس کامیابی کے لئے مبارکباد کے مستحق لالہ دولت رام پردھان آریہ سماج ہیں۔ (جگت رام اپ منتری)

آریہ سماج کنجاہ ضلع گجرات میں رشی اتسو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ سنکیرتن ہوا۔ دوپہر کو مختلف اصحاب سناتنی سکھ آریہ سماجیوں نے رشی دیانند کے جیون پر روشنی ڈالی۔ اور ان کی پرنالی کو سنسار کے لئے اپیوگی ثابت کیا۔ (سریدیال منتری آریہ سماج کنجاہ)

خانکی میں ۔ آریہ سماج خانکی میں رشی اتسو کے اپ لکش میں برہد ہون یگیہ کیا گیا۔ پنڈت دھرمیندر جی آریہ اپدیشک کا ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی نے علاوہ ازیں یہاں ہفتہ تک پرچار کیا۔ چار آنہ ندھی کے لئے دھن ..... کیا گیا۔ (دھیرا رام شرما منتری آریہ سماج)

دھرم کوٹ رندھاوہ میں رشی اتسو کے اپ لکش میں شام کو جلوس نکالا گیا۔ رات کو آٹھ سے دس بجے تک سبھا ہوئی۔ جس کے خاتمہ پر چار آنہ ندھی کا دھن اکٹھا کیا گیا۔ (پنڈت گیان چند رید منتری آریہ سماج)

رودیڑ میں ۔ آریہ سماج رودیڑ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریہ کرم انوسار رشی اتسو بڑے سماروہ سے منایا۔ پنڈت بال مکند جی اپدیشک سبھا۔ پنڈت گرداری لال جی لکچرار پرچار کے ہوئے تھے۔ ۵ نومبر کو آریہ سماج مندر میں خوب زور سے پرچار ہوا۔ دیوالی کے روز پراتہ کال ۵ بجے سنکیرتن آرمبھ کیا گیا۔ ۸ بجے سماپت ہوا۔ پھر ۲ بجے بعد دوپہر ہون ہوا۔ ہون کے بعد رشی دیانند جی مہاراج کے جیون سمبندھی بھجن اور ویاکھیان ۵ بجے تک ہوتے رہے۔ رات کو مندر میں روشنی کی گئی۔ (ہیرا ناتھ وکیل منتری آریہ سماج رودیڑ)

CC0. ... Haridwar. Digitized by eGangotri

منڈی بہاؤالدین میں - منڈی بہاؤالدین میں آریہ سماج میں رشی نروان اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ منڈی اور شہر کے تقریباً سب آریہ نرناری سمیلت ہوئے ۔

ہون یگیہ اور بھجن آدی کے پشچات سوامی منگلانند جی پوری کا ایک نہایت منوہر اور پربھاؤ شالی دیاکھیان رشی جیون اور آریہ سماج کے پروگرام پر ہوا۔ آریہ سماج منڈی بہاؤالدین اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

آریہ سماج کے پردھان لالہ گنیش داس جی آڑھتی - اُپ پردھان پنڈت چرنداس جی سوداگر چوب - مہاشہ سنت رام جی آئرن مرچنٹ - منتری مہاشہ لال چند آڑھتی - اُپ منتری لالہ گوردا سمل جی آئرن مرچنٹ - خزانچی لالہ گوردتّل جی صراف - پستکادھیکش مہاشہ سوہن لال جی حکیم ۔

پاٹھ شالہ کے پردھان - لالہ گنیش داس جی اور منتری لالہ کرپا رام جی - مینیجر مہاشہ لال چند جی نرواچت ہوئے ۔

(لال چند منتری آریہ سماج منڈی بہاؤالدین)

قادیان میں رشی اُتسو اُتساہ پوروک منایا گیا ۔ پہلے شہر میں سنکیرتن کیا گیا ۔ سنکیرتن کے بعد لالہ رام داس جی بی اے ہیڈ ماسٹر کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت دیوراج جی ٹیچر نے نظم پڑھی - اور مہاشہ کرم چند مینیجر سکول کا رشی کے اُپکاروں پر پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔ (دواتا رام منتری آریہ سماج قادیان)

بھوانی گڑھ میں - آریہ سماج بھوانی گڑھ (پٹیالہ) میں رشی اُتسو اُتساہ پوروک منایا گیا - ہون یگیہ کے بعد رشی جیون پر دیاکھیان ہوئے ۔ (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج رائیکوٹ میں رشی اُتسو بڑی شان سے منایا گیا - اخبار پرکاش کے رشی نمبر تقسیم کئے گئے - اور چار آنہ مشن فنڈ کے لئے دان مانگا گیا - مبلغ بیس روپیہ چندہ جمع ہوا ۔ (گوردیو پرشاد پردھان)

آریہ سماج چیچا وطنی میں پرچار

آریہ سماج چیچا وطنی مندر میں ۲-۳ و ۴-۵ دسمبر کو رات کے ۸ بجے پنڈت نظیر چند جی کے بھجن و اُپدیش ہوئے - آپ نے شدھی سنگٹھن پر بہت زور دیا ۔

(منتری آریہ سماج چیچا وطنی)

وان پرستھ آشرم جوالاپور

(از شری کیشو دیو جی گیانی - مدراس)

کسی وچارک نے کہا ہے - جیون ایک ندی اس کے سرچشمہ سے لے کر آخری سمندر تک انگنت چڑھاؤ اتار آتے ہیں - کہیں جنم ہے کہیں مرتیو ہے - کہیں بچپن ہے - کہیں جوانی ہے - اور کہیں بڑھاپا ہے - کہیں غریبی ہے کہیں امیری ہے - کہیں دُکھ ہے - کہیں سکھ ہے - اس سب کے باوجود بھی زندگی کا دریا بہا جا رہا ہے ۔

ہمارے پراچین شاستروں نے منش کو دو ندوں سے نکال کر ایکتا - ایک رس - آنند کی طرف لے جانا چاہتے ہیں - اسی لئے سب دھرم یگیہ - پوجا پاٹھ آدی کی ودھی ہے - اور اسی لئے پراچین ورن آشرم دھرم کی دیو سمجھا ہے برہمن اور سنیاسی کی پوجا کا پریوجن ہی یہی ہے - جس نے جیتے جی اپنی خواہشات کو کچل ڈالا ہے - ستری - پتر آدک کو طلاق دے کر دنیادی دھن دولت کو لات ماری ہے جس نے مان پرتشٹھا کو وش سمجھ کر ستیہ اور سہشنوتا کی گھونٹ پی ہے - سچ مچ ایسا ویراگ اور نرابھمان دیکھتی نہ ہو - اسی کو رشی منیوں نے جیون مکت کہا ہے ۔

پرنتو کچھ بننے کے لئے سادھنا کی آوشیکتا ہوتی ہے - اور پھر سنیاس آشرم کے لئے تو کتنے تیاگ اور تپسیا کی ضرورت ہے - کیول بھگوا بھیس لینے اور اس کی آڑ میں نت نئے شکار ڈھونڈھنے سے نہ تو نشکتی کی پرتشٹھا ہے - اور نہ سماج کی ۔

✣ ✣ ✣

بہت دنوں سے ایک آریہ سجن جن کی آیو پچاس ورش سے ادھک ہے ایکانت جیون گذارنے کی فکر میں تھے - ان کے پاس تیس ہزار سے ادھک اپنی ملازمت کے وقت کا جمع ہے - اور دو سو کے لگ بھگ پنشن ملتی ہے - اپنے دھن اور اپنے جیون دونوں کو ہی کسی آدرش ریتی سے خرچ کرنا چاہتے ہیں - بات چیت کے دوران میں جوالاپور کے وان پرستھ آشرم کا ذکر آیا - انہوں نے آگرہ پوروک کہا - کہ میں اس آشرم کو دیکھ کر انہیں اپنی سمتی لکھوں ۔

اس پرکار میں ۱۱ - اکتوبر کو اکت آریہ سجن کو وان پرستھ آشرم دکھانے کے لئے گیا - گنگا کی نہر کے کنارے اس طرف گوروکل بھومی کے لگ بھگ ٹھیک سامنے ہے - دونوں آشرموں کے درمیان کیول ایک گہری تیز دھار ندی کی دھارا ہے - جس کا جل کبھی گدلا اور کبھی سادھارن ہوتا ہے - اس کی ۲۲ ۱/۲ بیگھہ کی بھومی ۲ ۱/۲ ہزار میں کئی سال ہوئے خریدی گئی تھی - اس کی موجودہ عمارتوں میں پستکالیہ اور یگیہ شالہ قدرتی طور پر کسی درشک کی توجہ کھینچتی ہیں ۔ ان کے بنوانے والے دان ویر لالہ رگھبیر جی جگیا سو تیترن ضلع سہارنپور کے رہنے والے ہیں - اور پراچین آریہ سبھا کے اننیہ بھگت ہیں - ان کے اتریکت لالہ نیلوان سنگھ جی ریٹائرڈ تحصیلدار نے ایک پختہ تالاب بنوا دیا ہے - جس کا جل بہت میٹھا ہے - اسی بھومی میں پانچ سات کوارٹرز وان پرستھیوں نے بنوا دیئے ہیں - ابھی پریاپت استھان خالی پڑا ہے - جہاں وان پرستھ لینے والے پرشوں اور استریوں کے لئے پربندھ کیا جا سکتا ہے - منتری پربندھ کرتا جی سے پوچھنے پر پتہ لگا کہ "سنگل کوارٹر" میں پانچ سو روپیہ کے قریب خرچ آتا ہے - زمین آشرم کی اپنی ہے - اور صرف پچاس روپیہ میں مکان کے لئے دی جاتی ہے ۔

اسی پرکرن میں منتری پروجیہ پاد نارائن سوامی جی کے سمبندھ میں بھی آوشیہ کہنا اوچت نہ ہوگا - آپ کی ودوتا - آپ کی گمبھیرتا اور آپ کا کریاتمک جیون - سنیاسی منڈل کے لئے آدرش ہے - آپ ہوائی قلعے بنانا جانتے ہی نہیں - آپ جو کچھ بھی سوچتے ہیں - اسے یتھا شکتی عملی صورت میں لانا چاہتے ہیں - آپ انیک دانشوں سے ایک ایسے آشرم کی چنتا میں تھے - جہاں آریہ وان پرستھی تتھا آریہ سنیاسی آدرش جیون ویتیت کر سکیں - پورا ہردوار میں سیٹھ دہاریوں کے انیک آشرم ہیں - پر نتو وہاں جس پرکار کا جیون ہوتا ہے - اس سے بہت آریہ سجن واقف ہیں - اس لئے ہردوار کے نزدیک ہی ایسے ایک آدرش آشرم کو کھول کر خاص کر یہ جنیہ شری نارائن سوامی جی نے پراچین ویدک دھرم اور سبھیتا کا انوپم آدرش ستھاپت کیا ہے ۔ آشرم میں سروتر شانتی اور ستوگن کا راج ہے - نہ بازاروں کی ہلچل ہے - اور نہ سڑکوں کی گرد - پھلواڑی لگائی جا رہی ہے - جہاں درکت جن پربھو کی پرکرتی میں آ سکتی ڈھونڈھا

گھبراؤ نہیں! ۱۹۵۴

تعجب رُو نہیں تعجب

الجنری کی ضرورت نہیں گھبراؤ نہیں

خطرے کے وقت آپکا ساتھ دینے والا دوست

بدمعاش لوگوں سے محفوظ رکھنے والا بغیر لائسنس کا زبردست ہتھیار

یعنی

قیمت فی پستول

سات روپے اور وی پی پوسٹیج آٹھ آنے

آٹومیٹک پینٹ

الارم پستول صرف بنگال اور برما کیلئے لائسنس کی ضرورت ہے

جو پستول فوٹو میں دکھلایا گیا ہے اس کو دیکھتے ہی انسان گھبرا جاتا ہے - اپنے اندر ایک وقت میں دس کارتوس رکھتا ہے - ہر وقت کارتوس بھرنے کی قطعی ضرورت نہیں - جس وقت ضرورت ہو صرف گھوڑا دبائیں - اس میں سے ایک پٹاس دار کا فوری کارتوس نکلیگا اور بڑی آواز ہو گی - اور آواز کے سننے سے بڑے بڑے جانور وغیرہ اور بدمعاش فوراً بھاگ جائینگے - یہ پستول ناٹک اور سینما والے استعمال میں لاتے ہیں - گاؤں اور قصبہ کی مسافری کیلئے اور جنگل میں اپنے مکان اور جنگل کیلئے نایاب چیز ہے - آج ہی ایک عدد پستول منگوا کر اپنی جیب یا بستر کے نیچے رکھ کر ضرورت پر کام میں لا سکتے ہیں اور اپنی جان بچا سکتے ہیں - اور ہر مقام اور ریاستوں میں بغیر لائسنس کے چلتا ہے قیمت صرف روپے وی پی پوسٹ ۸ ہر ایک پستول کے ہمراہ تیس کارتوس اور ترکیب استعمال مفت - ۵۰ عدد گولی زائد خریدیں - تو اسکی قیمت ایک روپیہ ہو گی ایک نمبر بھاری آتش کے لئے ضرور خریدیں - اس پستول کے ہزاروں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں ۔

ملنے کا پتہ :- دلاور اینڈ کمپنی نمبر ۲۴ بھولیشور بمبئی نمبر (۲)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

... گنگا کی دھارا ا پے شیتل جل
... آشرم داسیوں کو نرنتر شیتلتا کا آپر دیتی
... آشرم داسیوں کا رہن سہن
... ہی ہے۔ آشرم داسیوں
... دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے کہ دہاں
... سادہ بھوجن کھاتا ہے۔ جہاں آشرم
... کھاتے ہیں۔ بھوجن کی سادگی کا آپ
... انومان کر سکتے ہیں۔ کہ بھنڈار کا ماسک
... کیول تین روپے پڑتا ہے۔ ایک
... دودھ کے اچھا انوسار۔ دستر آدی
... بھی اتنا ہی۔ اس پرکار ماسک آٹھ
... دس روپے میں بڑی آسانی سے
... گذارا ہو سکتا ہے ؛
... نماپت کرنے سے پہلے آشرم کی دِکھتا
... بھی ضروری ہیں۔ اگرچہ آشرم داسی تو اتنے
... ہیں۔ کہ وہ کسی خاص ضرورت کو محسوس
... نہیں کرتے۔ پھر بھی سیری سمتی میں نمن چیزیں
... کے لئے ضروری ہیں :-
... گھاٹ۔ آشرم سے گنگا کی نہر تھوڑے
... پر بہہ رہی ہے۔ اس لئے گرمی کے موسم
... اور پرتی سایہنگ سنان کے لئے آشرم
... گھاٹ ہونا ضروری ہے۔ جس کے
... سیمنٹ کی بنچیں بھی بنی ہوں۔ جہاں
... شانتی پوروک کچھ سمے سندھیا
... آدی میں بیٹھ سکیں ؛
... گوشالا۔ پراچین کال کے آشرموں
... گئوؤں کا بھی وشیش ستھان ہے۔ دودھ
... آشرم داسی لیتے رہی ہیں۔ پرنتو یدی
... اپنی ہی گائیں ہوں۔ تو آشرم کی شوبھا
... لوگ دونوں ہی بڑھ جائیں گے ؛
... وشیش دان :- اس سمے آشرم میں
... تو اپنے سنچت دھن سے اعتوا
... کی سہائتا سے نرواہ کرلیتے ہیں پرنتو
... سنیاسیوں کے لئے جو تھیں کارنوں سے
... ستھان پر بیٹھنا چاہتے ہیں۔ نرواہ کا ابھی
... اور پربندھ نہیں۔ اس کے لئے دھنی

مانی سجنوں کو اپنی اُدارتا کا پریچے دینا چاہئے
انت میں اتنا ہی کہنا باقی ہے۔ کہ آریہ سماج جہاں چاروں آشرموں کا پرچار کرتا ہے۔ وہاں آشرموں کے ہوتے ہوئے اسے ان کا اُپیوگ بھی لینا چاہئے۔ اس سمے آریہ سماج میں نہیں۔ نہیں سارے ہندو کھشتر میں "بانپرستھ آشرم" جیسی سنستھا ایک ہی ہے۔ اس کی کامیابی بڑی بڑی خیراتوں سے نہیں ہوتی۔ بلکہ سچ مچ ویراگیہ بھاو سے تیاگ اور تپسیا کا جیون بتانے والے سادھو مہاتماؤں سے۔ سنتری نارائن سوامی جی کے نیتر تو سے اس نے ٹھیک دشا میں قدم اٹھایا ہوا ہے۔ دیکھنا کیول اتنا ہے۔ کہ آریہ سماج اسے کیسے اپناتا ہے ؟

"جوانی"

نمبر ۹۳

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ؛

آپ جوان ہیں یا بوڑھے؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ یا کیسے بن سکتے ہیں جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور انکے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو۔ مفت حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؛ کرم شہر کمپنی نمبر ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

"پرکاش" اشتہار دیکر فائدہ اٹھادیں ؛

گوروکلوں کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا

جن آریہ سجنوں کو اپنے دھارمک سماچار پتروں کے باقاعدہ پڑھنے کا شوق ہے وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آریہ گزٹ میں آئے دن اسبات کی شکایت کی جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج کی درس گاہوں پر پبلک کے لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں پرنتو اُن سے کچھ وشیش لابھ نہیں ہوا۔ اور کہ اُن سے نکلے ہوئے ودیارتھی آریہ سماج کے کاریہ میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اگر اسی قسم کی باتیں موجودہ سکولوں اور کالجوں کی ناگفتہ بہ حالت کے سدھار کے لئے ہی قلم بند کی جائیں۔ تو کسی بھی سمجھدار شخص کے لئے اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن غضب تو یہ ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے ساتھ ساتھ گوروکلوں پر بھی دیدہ دانستہ گند پھینکنے کا یتن کیا جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کسی شخص نے قاضی صاحب سے پوچھا کہ دبلے کیوں ہوئے جاتے ہو ؟ جواب ملا "شہر کے فکر سے" ہو بہو یہی اوستھا ہمارے بھولے بھائیوں کی ہے۔ جنہیں دن رات گوروکلوں کا فکر دامنگیر ہے۔ بھگوان کی شان اور اشخاص بھی گوروکل پر اپنی نظر شفقت رکھتے ہیں۔ جنہوں نے بھولے سے بھی ایک پھوٹی کوڑی گوروکلوں کو دان میں نہیں دی۔ اور نہ ہی اپنے لخت جگر کو گوروکل میں پرورش کرانے کا سوپن دیکھا ہے ؛

۲۴-اکتوبر ۱۹۳۱ء کا آریہ گزٹ میرے سامنے ہے۔ جس میں ایڈیٹر مہودیہ نے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل "آریہ سنستھاؤں کے متعلق" کے پہلے پیراگراف میں اس طرح اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں "آریہ سماجوں کا کثیر حصہ اس وقت آریہ درس گاہوں اکالج سکول گوروکل سے متنفر نظر آتا ہے۔ جو وقت

یہ سکول کھولے گئے تھے۔ ان سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کی جاتی تھیں۔ کئی اصحاب کے الفاظ میں اس وقت گوتم یا تنجلی کی قابلیت کے اشخاص پیدا کرنے کا دعویٰ باندھا گیا تھا۔ چونکہ وہ سب وعدے باطل ثابت ہوئے اس واسطے ان کی طرف سے دل بھر گیا۔ کالج اور گوروکل دونوں یکساں نشانہ مورد عتاب ہیں۔ دونوں پر بعض طعن کی بارش ہوتی ہے" آگے چل کر ہمارے کرم فرما نے دیانند کالج کو سرسوتی کا مندر لکھ کر اور اپنے سکولوں کی تعریف کر کے منہ بنی آریہ پر اُپدیشک سبھا کا حق حلال کیا ہے۔ لیکن گوروکلوں کے پرشنسنیہ کاریہ کے متعلق ایک شبد بھی لکھنا گوارا نہیں کیا ؛

ابھی چند مہینے ہی گذرے ہیں۔ کہ ایک ہوشیار پوری مہاشہ نے اپنے ایک لیکھ "ہمارے گوروکل" میں جو آریہ گزٹ میں پرکاشت ہوا تھا۔ دل کھول کر گوروکلوں کے خلاف زہر اگلا تھا۔ آریہ گزٹ کی پچھلی فائل دیکھنے پر پتہ لگیگا کہ ہمارے بھائی بیسیوں بار گوروکلوں کے خلاف اپنے دل کا بخار نکال چکے ہیں ؛

اس میں شک نہیں کہ کالج دبھاگ کے لیڈر اور پروفیسر اور ادھیاپک اور پرچارک سکولوں اور کالجوں سے نراش ہو چکے ہیں۔ اور کہ انہیں اسبات کا بخوبی علم ہے کہ شہروں کے گندے اور اپوتر ناپور منڈل میں پلے ہوئے کالج کے برخوردار آریہ سماج کی بدنامی کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ کہاں کا

کیسٹو فین

نمبر ۹۵

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت خراب مت کرو ؛

کیسٹو فین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے۔ قبض کشا۔ زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔ ہر دوا فروش سے ملسکتی ہے ؛

کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

سچا مفید مشورہ

نمبر ۹۵

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جریان، احتلام، سرعت ... وغیرہ شکائتوں سے نجات حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کردیں قیمت فیڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۲ صفحات کی کتاب "درکام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں ؛ ویدشاستری بنی شنکر گنڈیجی جلیسر کا کھیڑا واتہ

ایجنٹ :- اندرا اینڈ کو چوک لکھنؤ

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی زر حقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں ... پوسٹکارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہمکو تحریر بھیجدیجئے۔ پس پھر ہم آپکو آئیوالا بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا کس ذریعہ سے ملیگی؟ روزگار کب ملیگا؟ ملازمت ... بادر، ترقی اولاد اور عورت کا سکھ، تندرستی بیماری دور دراز کا سفر۔ مقدمات وامتحان ... کامیابی ... شادی۔ زمین۔ جائیداد کا سکھ کسی کا میل یا دشمنی غرضیکہ ایک سال کے ... باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں وی پی بھیج دینگے ... سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہوئی ہے ... لال ہری کا پرشاد لکھنؤ سے فرماتے ہیں "آپ سے جو جنم پتری پھل بنوایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ... خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی بنائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں ؛

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس نمبر ۶۲ - لاہور

نبھاتے اور گدھر کی نیتی ہے ؟ کہ وہ گوردکلوں کے خلاف ناجائز اور گمراہ کن پروپاگنڈا کر کے لوگوں میں غلط فہمی پھیلائیں ؛

فرض کرو کہ ایک شخص اپنے بچے کو کسی سکول یا کالج میں داخل کراتا ہے۔ سمجھو ہے۔ کہ اس کا بالک آریہ سماج کا بن کر نکلے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے ——— کہ وہ ایسا برخوردار ہو۔ جو آریہ سماج اور اپنے سارے خاندان کو کلنکت کرنے والا ہو۔ لیکن اس کے برعکس گورو کل کا ہر ایک سناتک آریہ سماج کا ہی بن کر نکلیگا ؛

گوردکلوں میں پڑھنے والے ودیارتھیوں کی تعداد دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ہر سال گوردکلوں کو لاکھوں روپیوں کا دان ملتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا میں اس سمیتی جو اچھے پرچارک ہیں۔ ان میں زیادہ تر گوردکلوں کے ہی سناتک ہیں ؛

۲۲۔ اکتوبر کے آریہ مترا میں سناتک دھرم دیو جی ودیا واچسپتی کے دکشن بھارت میں سنسکرت میں کئے ہوئے شاستر ارتھ کا حال پڑھ کر کون سا ایسا آریہ ہو گا۔ جو سناتک جی کی ودوتا اور یوگیتا کی مکت کنٹھ سے پرشنسا نہ کرتا ہو۔ اور کہ گورو کل کانگڑی روپی ماتا کو ایسے لعلوں کے کارن خراج تحسین نہ دیتا ہو۔ یہ فخر گوردکل اور کیول گوردکل کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس کے ہر پانچ سناتکوں میں سے ایک سناتک ایسا ملتا ہے جسے کم از کم ایک دو پستکوں کے آتھر ہونے کا فخر حاصل ہے۔ یا وہ کسی سماچار پتر کا مضمون نگار ہے یا سمپادک ہے۔ یہی نہیں، بلکہ گوردکل نے سنری پنڈت وشو ناتھ جی۔ پنڈت جے دیو جی اور پنڈت دھرم دیو جی ایسے ویدک ودوان پیدا کئے ہیں۔ جن پر آریہ جنتا جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔ گوردکل کر انسپکٹ کا بھی گورو ہے۔ کہ شری سوامی برتا نند جی (وسنت بہ مہابادی بدھشٹر جی) و شری پنڈت ستیہ پال جی ایسے گوردکل کے لال گرہست میں پرویش کئے بغیر ہی آریہ سماج کی سیوا کے لئے میدان میں کود پڑے ہیں ؛

گوروکل کے ان پروانوں کے تپ اور تیاگ کا ہی تو پھل ہے کہ آج افریقہ ایسے دور دراز ملک سے آریہ بھائیوں نے اپنے بچے گوروکل میں بھیجنے شروع کر دیئے ہیں۔ گوردکل میں ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں ایسے ودیارتھی ہیں جن کے والدین کلکتہ، مدراس اور بمبئی میں رہتے ہیں۔ ان واقعات کی موجودگی میں یہ کہنا کہ کالج اور گوردکل دونوں موردِ عتاب ہیں۔ کہاں تک حق بجانب ہے ؛ (دید ویاس آریہ سبھاسد آریہ سماج کوئٹہ) ؛

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیجئے

آریہ سماجوں کے وارشکوتسو

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سوامی لیگا نند جی مہاراج۔ پنڈت سالا رام جی و پنڈت پورن چند جی کے دیاکھیان ہوئے۔ جنتا پنڈت منسا رام جی کے دیاکھیانوں۔ اور ٹھاکر نتھا سنگھ کے بھجنوں پر موہت ہی ہو جاتی رہی ہے۔ (راجپال منتری) ؛

مہاشہ چرنجی لال جی پریم پدھارے۔ ان کے علاوہ مہاشہ پیارے لال جی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی۔ مہاشہ ارجن دیو جی۔ پنڈت ماتھر سنگھ جی بھجن اپدیشک پدھارے ۲۳۔ اکتوبر کو جھنگ شہر میں نگر کیرتن ہوا ۲۴-۲۵۔ اکتوبر کو جلسہ کی کارروائی ہوئی۔ ہر روز پنڈال کھچا کھچ بھرا رہا۔ پنڈت ماتھر سنگھ جی کا میجک بھنٹرن سے دیاکھیان لوگوں نے بہت پسند کیا۔ پنڈت چرنجی لال جی پریم کی اپیل پر ۴۰۰ روپیہ نقد پراپت ہوا۔ آٹھ سو ایک ہزار روپیہ کے قریب اس سماج پر قرضہ کا بوجھ ہے۔ بھائی سجنوں کی کرپا سے پورا ہو سکتا ہے (دیوی دیال منتری)

آریہ سماج جھنگ شہر کا وارشکوتسو

۲۳-۲۴-۲۵۔ اکتوبر کو منایا گیا۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت دھرم دت جی۔ پنڈت گرودت جی۔

منعقدہ

اسٹار

ٹریڈ مارک

رجسٹرڈ

ڈی ایس

ڈاکٹر ایس کے برمن

لمیٹڈ

بانی

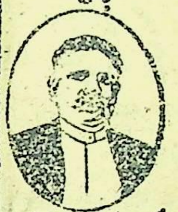

ڈاکٹر ایس کے برمن

سنہ ۱۸۹۴ء

کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دوائیوں کے بے مثل موجد

۹۳۹

دافع خرابی خون

(REGD) ڈاکٹر آیوڑائز وسالسہ (REGD)

خون صاف کرنیکی مشہور دوا

یہ معمولی سالسوں سے کہیں زیادہ مفید ہے۔ خون کی کمی۔ دفرانی گرمی (آتشک) گنٹھیا و پارہ آمیز دوائیوں سے اگر خون خراب ہوا ہو تو اس آزمودہ سالسے کا استعمال کریں ؛
قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ چار آنہ۔ ڈاک محصول دس آنہ ؛

کیش راج

سر کے تیلوں کا بادشاہ

یہ دماغ اور بالوں کی سفیدگی اجزاؤں سے تیار کیا گیا ہے۔ "کیش راج" کے استعمال سے بالوں کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ اس کی خوشبو دائم نازک اور پائیدار ہے۔ اس کی تعریف مسز دجنی نائیڈو اور متوفی پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ ملک کے لیڈر رتنوں نے کی ہے ؛
قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ نمونہ کی شیشی تین آنہ۔ جو ایجنٹ سے ملسکتی ہے

نوٹ ۔ ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اور اس سے اس کی کفایت کے واسطے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ؛

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- لاہور میں مینجر صاحب پرکاش

آریہ سماج نابھہ کا وارشکوتسو

سماج نابھہ کا سالانہ جلسہ ... بڑی دھوم دھام اور کامیابی کے ساتھ سمپت ہوا۔ پنڈال حاضرین سے بھرا رہتا تھا۔ اور ہزار ہا مرد ... کی صورت ... کئے ہوتے تھا ؛

جلسہ کے موقعہ پر آریہ کمار ... سنگٹھن سنگھ ... ہوئے اور اچھے اچھے ... کو یگیوپویت دھارن کرائے گئے ... کے جلسہ پر ... بلائی گئی تھی۔ جن کی ... ۱۰-۱۱ اکتوبر سے پنڈت ... رامائن کی کتھا ہوتی رہی۔ جس کو لوگوں نے بہت ہی پسند کیا ؛

آریہ سماج اور استری سماج کے ... پنڈت رام سروپ جی ... کے ذریعہ پرچار ... کے جیون پر ... اپدیش دیئے اور پروفیسر ... گوردکل پرالسی نے تیر اندازی ... پیرا ... کی اپیل پر دو صد ستر روپے ... ہوا ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... لاہور نے اچھے اچھے مانیہ اپدیشک ... بھیج کر جلسہ کو کامیاب بنانے میں ... کی ہے۔ جس کے لئے سب ... دھنیواد کیا جاتا ہے ؛
(بال مکند گپتا منتری آریہ سماج نابھہ)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کا سالانہ ... ۳۰-۳۱۔ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۲۱ء کو ... کو نگر کیرتن تھا۔ جو ... سماج کی بھاوج کی ... رات کے ساڑھے ۱۰ بجے تک ... بھجن ہوتے رہے۔ ۳۱۔ اکتوبر و یکم نومبر ... میں اپدیشکان سبھا کے مختلف مضامین ... ہوتے رہے۔ ... ایڈیٹر "آریہ مسافر" ... رام جی ... منتری ... ہوئے۔ آریہ ... ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو زیر صدارت ... ڈاکٹر ... رام صاحب ... کیا گیا ؛
(۲) آریہ سماج کے جلسہ ... سناتن دھرم کا جلسہ ہوا جس میں ... نے حسب معمول ... پریم ورشا کی۔ سبھا ندکو میں ...

…آلودہ کیا گیا اور کہا گیا۔ کہ رجبلا رہنے … پہلے کیا کہ وہ کرا دینا چاہے … زمانہ میں رجعت پسندل … خیالات رکھنے والوں کی پبلک کے … کی جرات تو دیکھئے۔ ان کا خیال … جب کہ چھوٹی عمر کی شادی کے … نقصانات سے بخوبی آگاہ ہو گئی ہے رشادنر … کی آرڈیننس اب بھی اپنے پانگ پہ بیکار پڑے … ہوتے ایسے گمراہ کن لیکچر اشاعت کے علاوہ … رکھیں گے۔ مگر نہیں۔ ان کو یاد … کہ آریہ سماج کے بدھ چال چلنے والوں نے … اندر اتنا احساس پیدا کر دیا۔ کہ وہ اسے … ستقائیں پیدا کرنے کے بالکل نہیں۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج سیانزالی کا وارشک اتسو

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷-۸-۹ نومبر کو … دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے، پنڈت بھیم سین جی … پنڈت میلشو جی، پنڈت … ورت جی ودیا دھیپتی۔ مہاشہ بہاری لال جی جھنگ بھی آئے۔ اکتوبر ۷ اور ۸ کے پہلے … شری پنڈت لیکھی جی شاستری گیانی کتھا … رہے اور مہاشہ ہرکشن چندر جی اپنے … بھجنوں سے آنند کرتے رہے۔ نگر کیرتن … سینکڑوں آدمیوں کی بھیڑ تھی۔ تین دن پراتہ … کال یجر وید کے منتروں سے بڑے ہوتا رہا … کی کارروائی میں پہلے دن صرف دید … پرچار ہوا۔ اور پچھلے پہر پنڈت میلشو جی کا … ویاکھیان۔ دیوالی کے دن شری پنڈت بھیم سین جی نے رشی دیانند کے جیون پر بہت عمدہ ویاکھیان دیا۔ اس کے بعد شری پنڈت … ورت جی نے سائنٹیفک طور پر پر … ثابت کیا۔ ہر مجمع پر ایک دل ہلانے والی … تقریر کی۔ مہاشہ بہاری لال جی کے بھجنوں نے … خوب سماں باندھ رکھا تھا۔ رات کو پنڈت … ورت جی کا "لمبی عمر حاصل کرنے کا منتر" پر لیکچر ہوا۔ اس کے پشچات آرتی۔ شانتی … کے بعد اتسو سماپت ہوا۔ اتسو پر ۵۲ کے قریب نقد روپیہ پراپت ہوا۔ اور سو روپے کے …

ہندوستانیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجے جاتے ہیں … ہمارے ذمہ۔ دام نقد اگر نہ ہوں تو آسان قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست بدرخواست … مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کو کراچی

SULEMAN UMAR & Co KARACHI

… زغدرے پڑھتے۔ نوٹ روپیہ دیدپر چارنند … اور ۲۰ روپیہ دلت ادہار سبھا کے لئے بھیجے گئے۔

(جگن ناتھ سیکرٹری آریہ سماج سیانزالی)

جہلم آریہ سماج مشین محلہ کا سالانہ جلسہ

سماج جہلم مشین محلہ کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو جہلی گھاٹ پر ہوا۔ جس میں شری سوامی ودیانند جی۔ سوامی منگلا نند جی۔ پنڈت بھیم سین جی سیالکوٹ۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت پربھودت جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت سریندر شرما جی پردھان آریہ سماج … شری پنڈت جگت رام جی … نواسی۔ شری پنڈت مکتی رام جی ادھشٹاتا گوروکل پوٹھوہار اور ان کے علاوہ پنڈت بہاری لال جی جھنگ بھی پدھارے ہوئے تھے۔ حاضری تینوں دن کافی تھی۔ ادیتیوں دن بڑے بڑے آلم اپدیش دیئے۔ ایک ایجوکیشنل کانفرنس زیر صدارت پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار ہوئی۔ استقبالیہ کمیٹی کے پردھان لالہ ادھار ناتھ جی وکیل تھے۔ دونو صاحبان نے آریہ سماج کی اُنتی کے سادھن بڑی خوبی سے بیان کئے۔ کانفرنس میں راولپنڈی۔ گجرات جہلم کی دونو سماجیں اور پنڈ دادن خان کے بہت سے ڈیلیگیٹ …

مفت!

پھلبہری (رجسٹرڈ)

کی شرطیہ دوا

بالکل بے ضرر۔ فوری اثر دو اثر … ایک ہفتہ میں صحت

قیمت کھانے کی دوا اور لگانے کی دوا پانچ روپیہ فی ہفتہ

موجد حکیم کرپا رام صاحب سیٹھی ویدراج ڈپلومہ یافتہ

پھولا چشم کی شرطیہ دوا

خواہ چیچک کا ہو یا دیگر وجہ سے مگر دھیری ثابت ہو۔ مفت علاج پھلبہری دھولا چشم کا اوشدھالیہ میں کرا دیں +

قیمت دوائی پھولا چشم چیچک فی شیشی چار روپیہ پھولا عام قیمت دو روپے۔ امراء … رسالہ مفت انعام بعد صحت حسب حیثیت … جواب کے لئے ٹکٹ ۱/ … درنہ دلہ تعمیل کی شکایت

منیجر کرپا اوشدھالیہ

قلعہ گوجر سنگھ نمبر 5 لاہور

شامل تھے۔ جلسہ پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ پنڈت پریہ ورت جی سناتک کی اپیل پر ۱۷۵ روپے دھندوں اور نقدی کی صورت میں پراپت ہوا۔

۲ نومبر کو استری سماج کا جلسہ آریہ سماج مندر کالج دھباگ میں ہوا۔ جس میں پنڈت سریندر شرما کے اپدیش اور پنڈت بہاری لال جی کے بھجن ہوئے۔ بہن چمن دیوی جی سپتری مہاتما ہنسراج جی کا بھی ویاکھیان استری سماج میں ہوا۔

(امرناتھ سکرٹری آریہ سماج گوروکل دھباگ)

آریہ یگیہ ادھار سبھا وسکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

آریہ یگیہ ادھار سبھا دارِیہ سماج سیالکوٹ کی مرتب کردہ ایک سوسائٹی عرصہ تیس سال سے شدھی میگھوں کا کام وانتظام کر رہی ہے۔ چنانچہ ایک لاکھ سے زیادہ میگھ اس وقت تک شدھ کر چکی ہے۔ ضلع ملتان میں نہر جہلم پر ۶ مربع زمین گورنمنٹ سے حاصل کر کے آریہ نگر نام سے ایک بستی خالص شدھ شدہ میگھوں کی بسا رکھی ہے۔ گورنر پنجاب اس کا ملاحظہ کر کے اس کی تعریف میں بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ میں مضافات کے

اشتہاری ادویہ سے بچو

صرف ایکبار آزمایئے

حب جیوک ۹۵۹

یہ حب جن عورتوں کو اندرونی خرابی کے سبب استقرار حمل نہیں ہوتا۔ ان کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ ہزاروں مایوس بانجھ عورتیں اسکی بدولت صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اس لئے خواہشمندان اولاد ضرور اس دوائی کا استعمال کریں۔ ایشور کی دیا سے یقینی ان کو اولاد کی خوشی اس دوائی سے نصیب ہوگی۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

حب سفید

یہ حب ہم نے خونی بواسیر والے صاحبان کے لئے مفت دینے کے لئے تیار کی ہے۔ ضرورت مند اصحاب چھ آنے کے آنے والے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

منیجر یوری اوشدھالیہ چوک پاسیاں امرتسر

چند پرائمری سکولوں کے علاوہ خاص شہر سیالکوٹ میں ایک آریہ ہائی سکول کھول رکھا ہے۔

اس سبھا و سکول کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۱ء بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ۳۰ اکتوبر کو نگر کیرتن ہوا۔

۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۱ء کو سنیچر اور اتوار کے دن ہون یگیہ۔ وید پاٹھ کے پشچات سوامی یوگانند جی۔ پنڈت بدھا نند جی۔ پنڈت پورن چند جی۔ پنڈت ہنسراج۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی واشی پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ منشی لالہ ہردیال جی بی اے بی ٹی۔ لالہ نذیر چند جی بی اے ایل ایل بی کے موثر و منوہر لیکچر و اپدیش ہوئے۔ بعد ازاں رپورٹ پڑھی گئی۔ طلباء کو انعام تقسیم کئے گئے۔

دیوان چونی لال جی پبلک ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی اندرونی اپیل پر دس ہزار روپے کے قریب سکول کو دان ملا۔

آریہ سماج غوطہ کا اتسو

آریہ سماج غوطہ فتح گڑھ تحصیل نارووال کا پہلا وارشک اتسو ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ اتسو سے ایک ہفتہ پہلے سوامی یوگانند جی مہاراج کی کتھا اور ٹھاکر سنگھ جی کے بھجن ہوتے رہے۔ ۱۸ اکتوبر کو نگر کیرتن ہوا۔ مہاشہ چرنجی لعل جی پریم کا مانش بلیکشن کے درد ناک رنگ خاتمانہ اندر بہ بھاد شانتی ویاکھیان ہوا۔ جنتا پر اتنا گہرا پربھاد پڑا۔ کہ کئی بھائیوں نے اس سمے پرن کیا کہ اب ہرگز مانش نہ کھائیں گے۔ ۱۹ اکتوبر کو شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے اپنے چرن کملوں سے نگر کو پوتر کیا۔ سوامی جی مہاراج کے چیتن امرت رس اپدیش ہوئے۔ مرزائیوں نے اپنا مولوی منگوا کر جلسہ میں وگھن ڈالنا چاہا۔ مگر شکست کی کھانی پڑی۔ مسلمان بھائی ان کے بہکنے میں نہ چڑھ سکے۔ ۲۰ اکتوبر کو پنڈت سنت رام جی کے بھجنوں اور پریم جی کے ویاکھیانوں نے وہ سماں باندھا کہ رات کے بارہ بج جانے پر بھی رنگ ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے۔ اپیل پر مبلغ پینتالیس روپیہ دان پراپت ہوا۔ جو دید پرچار میں دے دیا گیا۔

(گوربخش رائے ودیالنکار منتری آریہ سماج غوطہ)

خانیوال منڈی میں کمسن بیگیہ وید پرچار یگیہ

خانیوال سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر چک ۱۹۸ میں لالہ حاکم رائے کے پرشار تھ سے ۱۲ اکتوبر پراتہ کال سے پانچ بجے سے یگیہ آرمبھ ہو کر ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء دسہرہ تک لگاتار ہوتا رہا۔ یگیہ

سماجک جگت

نمست یجرویدادر بیس ہزار گایتری سے یجنہ دھرم دت جی اپدیشک آتت یجنی متر جی ہا یجیا کی ادھیکشتا میں کیا گیا۔ اور دات کے وقت بالیکی رامائن کی کتھا اور بھجنوں کا پرچار ہوتا رہا دسہرہ کے دن پورن آہوتی دی گئی۔ اس کے بعد چرک دھرمارتھ اوشدھالیہ کی استھاپنا کی گئی۔ اس اوشدھالیہ کے انچارج گوروکل کانگڑی کے لائق سناتک وید یا النکار ڈاکٹر ستیا نند جی ویدیہ ایل سی پی سی ایس ہیں۔ جو لالہ حاکم رائے جی کے سپتر ہیں۔ یہ بنا تنخواہ کے اوشدھالیہ کی سیوا کریں گے۔ ایک کمیٹی اوشدھالیہ کی بنائی گئی۔ جس کے پردھان لالہ حاکم رائے جی۔ اور منتری لالہ پرشوتم لال جی راجپال وکیل ہیں ❊

(پنڈی داس جیدرتا نجالی) ❊

آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور کا اتسو

آریہ مہیلا ودیالیہ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰-اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۸ کو پراتہ کال کنیاؤں نے کھیلیں کیں کامیاب کنیاؤں کو انعام دیا گیا۔

بعد ازاں ہیر سماج نے مندر میں بڑا یگیہ کر کے یگیہ شیش بانٹا گیا۔ منتری چت مہتہ جیمنی جی بی اے ویدک مشنری کا منوہر اپدیش ہوا پھر کنیاؤں نے سنگیت کیا ❊

خون صالح پیدا کرتا ہے

میں نے جناب کے کارخانہ سے کئی مرتبہ گذشتہ چند سالوں میں کرپا لدرسائن کو منگوا کر خود استعمال کیا۔ اور اپنے چند دوستوں کو بھی منگوا کر دی۔ تجربہ سے واقعی نامرد مند ہوئی تھی۔ اور تمام دوست جنہوں نے اس کا استعمال کیا تھا۔ مدارح رہے۔ کہ اس سے معدہ کو خاص تقویت پہنچتی ہے۔ دودھ اور گھی کافی مقدار میں ہضم ہو جاتا ہے ❊ خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ بشاش رہتا ہے۔ اور طبیعت خوش رہتی ہے۔ میرا ذاتی تجربہ بھی یہی ہے۔ میں پبلک کو صدق دل سے یہ جتلاتا ہوں۔ کہ اس رسائن کو معمولی اشتہاری دوائی نہ سمجھیں۔ اور جو اشخاص کمزور معدہ ہوں۔ اور ہمیشہ بیمار رہتے ہوں۔ وہ ضرور بیچ کر پورسائن فارسی سے دفتر گوجرسنگھ نیا لاہور سے ایک شیشی قیمتی دو روپیہ منگوا کر فائدہ اٹھائیں ❊

ہر ایک سات شیشی کرپا لو رسائن میرے نام ارسال دشتی جناب مسٹر فیروز صاحب بہادر اسسٹنٹ ریونیو کمشنر بہادر بندوبست ... مہتہ نہال چند بی اے اکاؤنٹنٹ دفتر ریونیو کمشنر صاحب بہادر بندوبست

رات کو مہتہ جیمنی جی بی اے کا عالمانہ اور عام فہم اپدیش ہوا۔ حاضری سے مندر بھرا ہوا تھا۔ اسی طرح تینوں دن صبح اور بعد دوپہر اور رات کو جلسہ ہوتا رہا ❊

منتری چت مہتہ جیمنی جی بی اے منتری پٹ ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری اور مہاشہ کیسر چند جی پنجاب پدھارے ❊ کنیاؤں کے ڈرامے اچھوت ادھار اور شکتی ادھرم ہنایت ہی کامیاب رہے۔ بہت پسند کئے گئے بندے اور بھجن بھی سنائے گئے ❊

جن چھاتراؤں نے اس سال پریکشا پاس کی۔ انہیں سدھانت دوشی کا پرمان پتر جو آریہ مہیلا ودیالیہ کی اپنی ڈگری ہے دیا گیا ان کے نام یہ ہیں :-

(۱) سوشیلا دیوی - (۲) کوشلیا دیوی - (۳) سوشیلا دیوی نمبر ۲ ❊

دان میں ۲۵۰ روپے نقد اور غلہ ملا - اور بھی ملنے کی آشا ہے ❊

آریہ مہیلا ودیالیہ کو جاری ہوئے پانچ سال گذر چکے ہیں۔ سرکاری امداد بالکل نہیں لی جاتی۔ اور اسکیم کنیا گوروکل کے آدھار پر رکھی گئی ہے۔ اس ودیالیہ میں کنیاؤں کو گرہ دیوی بنانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے ❊ (جگدیش دت آریہ سیوک منتری آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور) ❊

آریہ سماج بسی پٹھاناں کا اتسو۔

آریہ سماج بسی پٹھاناں ریاست پٹیالہ کا وارشک اتسو ۴-۵-۶-۷ دسمبر لغایت ۷ دسمبر ہونا قرار پایا ہے۔ (بخشی رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار۔

(۱) لالہ کرم چند کے پتر کا منڈن سنسکار ۲۰ اکتوبر کو ماسٹر ... لال جی نے کرایا۔ سوا روپیہ دان ملا ❊

(۲) مہاشہ جگن ناتھ جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ودھی انوسار ہو کر بالک کا نام ... رکھا گیا۔ ۵ روپے سماج ہذا کو دان ملے

(۳) سالانہ انتخاب ۳ نومبر کو اس پرکار ہوا پردھان ڈاکٹر مہاراج کرشن جی۔ اپ پردھان لالہ ستیا رام جی۔ منتری ماسٹر گردھاری لعل جی۔ خزانچی لالہ لکھپت رائے جی۔ (منتری)

یگیوپویت سنسکار۔

۲۶-اکتوبر کو سمعیل پر تحصیل جگادھری میں پنڈت رام دت گوتم پردھان آریہ سماج جگادھری و پنڈت ... بھجن اپدیشک کے پرچار سے پربھاوت ہو کر ۱۲- گوجروں نے یگیوپویت سنسکار کرائے (رام گوپال)

آریہ سماج مکت گنج مرداں کا چناؤ

پردھان پنڈت دھیان چند وکیل۔ اپ پردھان سیٹھ لکھمی داس۔ منتری بابو شانتی سروپ چوپڑہ کلرک محکمہ نہر۔ اپ منتری رائے زادہ ترلوک ناتھ جی بالی۔ خزانچی مہاشہ بھوج راج جنرل مرچنٹ۔ لائبریرین بھائی دیوان سنگھ جی۔ (شانتی سروپ چوپڑہ۔ منتری آریہ سماج مکت گنج مرداں) ❊

آریہ سماج بھوانی گڑھ کا چناؤ۔

آریہ سماج بھوانی گڑھ ریاست پٹیالہ کا چناؤ ۹ اکتوبر کو متفقہ اس پرکار ہوا ❊

لالہ پیارا لال جی پردھان - لالہ ... رائے جی اپ پردھان - لالہ دھرم پال بی اے منتری - لالہ رام کرشن داس جی - خزانچی مہاشہ بھگوان داس جی لائبریرین ❊

(۲) مورخہ ۲۲ کارتک کو پنڈت رام سروپ جی اپدیشک و مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک بھوانی گڑھ تشریف لائے۔ شام کو ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔ ۲۳ کارتک کو پنڈت جی نے سوامی دیانند جی کے مشن پر ویاکھیان دیا۔ اور شام کو پھر پنڈت جی نے اپدیش دیا ❊ (منتری سماج)

شردھانند گوروکل ہاکی ٹورنامنٹ۔

اس دفعہ ۱۴ سے ۲۳ دسمبر تک گوروکل یونیورسٹی کی ہاکی گراؤنڈ میں شردھانند گوروکل ٹورنامنٹ ہوگا۔ اس میں سب ہی اسکول کالجوں۔ ریلوے پولیس فوج اور دوسری باضابطہ ٹیمیں حصہ لے سکتی ہیں۔ شمالی بھارت کی بہت سی مشہور ٹیموں کو بلایا گیا ہے ٹیموں کے کپتانوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان تاریخوں کو نوٹ کر لیں۔ ٹورنامنٹ کے نیموں کی کاپی آنریری سکرٹری شردھانند ہاکی ٹورنامنٹ سے مل سکتی ہے ❊

(آنریری سکرٹری) ❊

آریہ کمار سبھا کرنال کا سالانہ انتخاب

پردھان لالہ پرشوتم لال جی سکسینہ بی اے۔ اپ پردھان لالہ اننت رام جی جنرل سکرٹری لالہ سیوا رام جی آریہ اپدیشک۔ جائنٹ سکرٹری ماتو رام آریہ طالب علم دسویں جماعت خزانچی پنڈت رام ناتھ۔ لائبریرین ماسٹر رام چند داس جی بی اے۔ یہ کمار سبھا گوروکل

سیکشن آریہ سماج کرنال کے ماتحت ہوگی ❊ (سکرٹری) ❊

کٹھور تحصیل سانبہ میں شدھی

۱۶ کارتک کو موضع کھور میں ۴ چار خاندان کو جن کے کل استری پرش ۲۴ تھے ودھی انوسار شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کرایا گیا۔ مہاشہ نند لال جی آنریری پرچارک منتری ... ... رام جی خوب پرچار کر رہے ہیں رئیس سردار مہاشہ ... سنگھ جی بھی آریہ سماج سے وشیش پریم رکھتے ہیں۔ گرام میں تقریباً دو گھنٹہ تک بھجن اور اپدیش ہوتے رہے۔ ریاست جموں میں چار دن کی یہ پہلی شدھی ہے۔ اب مہاشہ ... چند جی و مہاشہ نند لال جی علاقہ میں پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ ریاست جموں کے بہت سے چار بھائیوں کو شیگھر ہی ویدک دھرم میں پرویش کرایا جائے گا (سکرٹری آریہ سماج) ❊

آریہ سماج جموں میں وید کتھا۔

پنڈت لیکھ رام جی شاستری تیر پور تبدیل ہو گئے۔ ان کے استھان میں پنڈت جگن ناتھ جی شاستری نے آریہ سماج کے سابتاہک جلسہ میں وید کتھا کرنے کا کام سنبھال لیا ہے کتھا بہت عمدہ کرتے ہیں ❊ (گورا داس منتری)

خانیوال میں پرچار۔ پنڈت بہاری لال جی پرچارک کا خانیوال انجن شیڈ میں دو دن بھجن پرچار ہوا۔ ۹ جمعدار اور ۱ چپڑاسی کے یگیوپویت ہوئے (جانکی داس منتری) ❊

بچوں کا ستر طبیہ

(رجسٹرڈ) بال جیون گھٹی

ایک دن سے لیکر بارہ ۱۲ سال تک کے بچوں کی بخار۔ کھانسی دودھ ڈالنا۔ دست ہونا وغیرہ امراض ...

شرطیہ علاج ہے لاغر اور کمزور بچے اسکے استعمال سے موٹے تازے ... سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے پرہیز ... بال جیون گھٹی دیکھ کر لو قیمت فی شیشی ۸ آنہ فی درجن ۱۲ ... بارہ درجن لینے پر ۲ علاوہ محصول اشتہار ...

مفت لو - جو صاحب نسل اردو خواں معزز شریف ... لکھ کر بھیجیں گے انکو ایک قابل دید و کار آمد چراغ صحت نامی کتاب ...

المشتہر: منیجر بال جیون کارمالیہ علی گڑھ

...یا دلت اُدھار سبھا پنجاب کے آدھین پرچار

...ور داسپور منڈل کی پرچارک منڈلی ۲۸
...گورداسپور سے روانہ ہوئی۔ رات کو موضع
...پہنچے۔ جاتے ہی سماج مندر میں پرچار
...اس گرام میں ایک پرسدھ آریہ سجن اور
...سماج کے پرم بھگت چودھری بھوڑ رام
...زمیندار ہیں۔ جو کہ اس علاقہ میں اگنی ہوتر
...آدی نتیہ کرموں کے درڑھتا سے
...کرنے میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ان
...گھر میں سایننگ اور پراتہ نیم پُروک
...ہونا لازمی ہے۔ اس گرام میں مہاشہ
...خاصی تعداد میں ہیں۔ اور چودھری

صاحب کے آدھین ہر طرح پرسن رہتے ہیں
۲۹ ستمبر کو گوہل سے روانہ ہو کر شام
کو بمقام نگری ریاست جموں میں پہنچے۔ ۳۰
ستمبر و یکم اکتوبر کو وہاں خوب پرچار ہوا۔ اور
حاضری ہر دو روز ڈیڑھ دو صد کے درمیان
ہوتی رہی۔ اس نگری میں پہلے کبھی آریہ سماج
کا پرچار نہیں ہوا۔ آریہ مہاشیوں کی آبادی
وہاں پانصد کے قریب ہے۔ مگر فصل کی
کٹائی کا موسم ہونے کے کارن وہاں کے
عام زمیندار اور مہاشہ لوگ پرچار سے پورا
لابھ نہیں اٹھا سکے۔ اس لئے وہاں کے لوگوں

کی صلاح سے یہ نشچے کیا گیا۔ کہ وہاں ۲۹
۳۰ کارتک کو ایک بھاری اُتسو کیا جاوے
جن میں سب جا بتوں کے لوگ شامل ہو کر لابھ
اُٹھا سکیں ٭

۲۔ اکتوبر کو وہاں سے روانہ ہو کر شام کو
کٹھوعہ پہنچے۔ یہ جگہ ضلع کا صدر مقام ہے۔
وہاں پر آریہ سماج کا وشال مندر ہے جس
کے ساتھ دو دو دکانیں بھی آریہ سماج کی ملکیت
ہیں۔ جن کا پانچ روپیہ ماہوار سے اوپر
کرایہ آتا ہے۔ آریہ سماج کے پربندھ کاریہ
کرتا یہاں لالہ بشنداس جی وکیل ہیں۔ جو سماج
سیوا کے لئے خاص طور پر مشہور ہیں۔ ۳۰
اکتوبر کو آریہ پرشوں و مہاشہ لوگوں سے بات
چیت ہوئی۔ اور سماج مندر میں سپتاہک
ست سنگ میں باقاعدہ سمیلت ہونے
کے لئے پریرنا کی گئی۔ اور اتوار کو سپتاہک
ست سنگ لگایا گیا۔ اسی روز ۴۔ اکتوبر
کو موضع گھنیر میں پرچار کیا گرام کے سب
مہاشہ لوگ سمیلت ہوئے ٭
اگلے روز ۵۔ اکتوبر کو مہاراجہ صاحب
بہادر کا جنم اُتسو سماج مندر میں منایا گیا۔
جس کی کارروائی بینڈ سے شروع ہوئی۔
راج کے تمام لوکل افسران و دیگر اہل کاران
وکلا اور سب قسم کے تجارت پیشہ لوگ شامل

ہوئے۔ اور مہاراجہ صاحب بہادر کی درازیٔ
عمر کے لئے پرارتھنا کے بعد حسب موقعہ و یکھیان
ہوئے اور جلسہ بڑے سمارہ سے منایا گیا۔
اسی روز شام کو پھر موضع پرکھیتر میں ہون یگیہ
ہوا اور پرچار کیا گیا ٭
۶۔ اکتوبر کو پرکھیتر سے روانہ ہو کر موضع
بروال پہنچے۔ وہاں کے راجپوت نمبردار۔
ذیلدار و دیگر صاحبان نے آریہ سماج کے
ساتھ بہت پریم کا اظہار کیا۔ وہاں کے پرتشٹھت
اور شردھالو آریہ پنڈت گوکل چند جی بجواری
نے بڑے اُتساہ سے پرچار کا انتظام کیا۔ اور
چار روز متواتر وہاں پرچار ہوتا رہا۔ جس میں
چار صد کے قریب استری و پرش سمیلت
ہوتے رہے۔ ۲۔۳ گھر کو وہاں پر اُتسو نیت
کیا گیا۔ جس میں سب سجنوں نے پوری سہائتا
کرنے کا وعدہ کیا ٭
۱۰۔ اکتوبر کو وہاں سے روانہ ہو کر شام کو
موضع فلوٹ پہنچے۔ وہاں ایک روز پرچار کیا۔
اور اگلے روز وہاں سے روانہ ہو کر موضع جنگی
مڈھیں میں شام کو پرچار کیا۔ حاضری اچھی
ہوتی رہی ٭
اس دورے میں مفصلہ ذیل مقامات پر
اُتسو نیت کئے گئے ہیں :۔
۲۹۔۳۰ کارتک نگری۔ ۲۔۳ گھر اسٹری بجوال...

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپدق کو رفع کرتا ہے
قیمت ۴۰ تولہ ۔/۲، ۲۰ تولہ ۔/۱

بڈھے، جوان، اور
بچوں کیلئے یکساں
فائدہ بخش ہے
قیمت دس تولہ تیرہ آنہ

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۴
نوٹ :۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں

سب ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلارام اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
راولپنڈی۔ ایس ڈی چمن لال برادرس۔ کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار۔
سرینگر (کشمیر) کوبراج نریندر ناتھ وید شاستری شری گوند آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ۔ پنساری بازار۔

...مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں!

جس صاحب کو جونسی چیز کی ضرورت ہو وہ منگوا سکتے ہیں!

...امراض مخصوصہ مرداں { اس رسالہ میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ علامات وغیرہ کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے اور گمشدہ طاقت بحال کرنے کیواسطے
...نسخہ جات ہیں۔ اخیر میں اوشدھالیہ کی تیار کردہ ادویات ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی شدہ ہیں
...ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاویگا ٭

...ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری { یہ لیکچر کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایس پی ایس کے ہال میں خاص کی لالٹین سے
...پبلک کی خواہش کے مطابق اسکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔

...رسالہ ملیریا خورد { اس میں ملیریا موسمی بخار کی مکمل تشریح ہے۔ ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی گھر اس بیماری سے خالی
...نہ تھا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا لیں۔

...ہمدرد دیش اپکارک اردو { یہ ملتی پندرہ روزہ اخبار ہے۔ جن کو اپنی صحت قائم رکھنے کا ذرا بھی خیال ہے۔ وہ اس کو ضرور خریدیں
...سکتا ہے۔ طالب علم درخواست نہ کریں!

...رسالہ امرت { مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے۔ اس کی مکمل تشریح اس کے اندر ہے۔ مفت منگوا دیں ٭

...فہرست ادویات۔ امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست بھی مفت بھیجی جاتی ہے۔
...مفید علاج۔ جو لوگ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانا چاہیں وہ اسکو پڑھیں مفت بھیجا جاتا ہے۔

سنوسالہ عجیب کیلنڈر مفت!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :۔ امرت دھارا ۔ لاہور

...امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Digitized by eGangotri

۹۳۷

اپنی بے شمار خوبیوں کے باعث

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور کی تیار کردہ

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

اس قدر مشہور ہو چکی ہیں

کہ چاروں طرف حاسد پیدا ہو گئے ہیں!!!

دسمبر ۱۹۳۱ء تک قیمت میں پچیس فیصدی کی

خاص رعایت

سگندھت دھوپ فی سیر دو روپے ..... رعایتی ۱؎ ۸

ہون سامگری فی سیر دس آنے ۸

اصل چیز پانے کے لئے ذیل کا پتہ یاد رکھیں

بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

۹۳۸

بھیم سینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

براہمی بوٹی ——— ۱۲؎ سیر۔ دنت منجن ——— ۸؎ فی شیشی

ست سلاجیت ۔ ۱۲؎ تولہ۔ سوچی پتر ——— مفت

پتہ:- منیجر گورو کل آیوروید فارمیسی ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی (سہارنپور)

۹۴۴

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور انکو سوکھا ٹکڑا دیکر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ بڑا ہوتے ہی ان کو گرجوں میں لے جاتے ہیں اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہر سبھا کا فرض ہے۔ کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچائیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اپنے گرجوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آجائیں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ بید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن پا رہی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ رکھشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ **کرشن** مالک اخبار پرتاپ، اندر پرکاش ہیں۔ ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہیے۔ کہ اسکے ممبر بنیں۔ اور اسکے انتظام میں ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک سمپردائے کا ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو۔ ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سب کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے نہ ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لیلیا جائے اور ان کو اچھی شکشا دیکر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ سپورٹ سالگرہ مفت طلب کریں۔

ہیڈ ماسٹر سکرٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ۔ لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

۹۴۷

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:-

لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

रजिस्टर्ड نمبر ایل ۴۳۵
प्रकाश
لاہور
THE PRAKASH
LAHORE
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
قیمت سالانہ چار روپیہ
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے ششماہی
کرشن بی اے
نمبر ۴۵
جلد ۲۷
SUNDAY 27TH NOV 1932
۔ مگھر سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۔۔۔ ۶ ۔ دیانند آبد ۱۰۷

وید امرت

کھشتری کا کرتویہ

उत न ईमस्तोवृद्धसेनाः स्मद्रोदसी समनसः सदन्तु। पृषद श्वासोऽव- नयो न रथा रिशादसो मित्र युजोन देवाः ऋग्वेद ॥

"اس بھولوک سے دیولوک پرینت کے سب وشوؤں میں ایک وچار رکھنے والے، بڑی سینا رکھنے والے ہرشٹ پشٹ۔ گھوڑے پاس رکھنے والے، رکشا کرنے میں تتپر، شتروؤں کا ناش کرنے والے، منترنا کرنے والے، دیوتاؤں کے سمان اور رشیوں کے سمان پراکرمی۔ مرنے تک لڑنے والے ویر ہم سب کو سکھ سے بسنے دیں۔"

ویدک ورن مریادا میں برہمن کے پشچات کھشتری کا درجہ ہے۔ کھشتری کے کرتویہ اس دیا منتر میں بتائے ہیں۔ مکش جلاتے ہیں پیچھے کھشتری ہونے سے ہی شانتی رہ سکتی ہے۔ کھشتریوں کے ابھاو سے معنی شانتی کا ابھاو ہے۔ کھشتری کا کرتویہ ہے۔ کہ منش ماتر کو سکھ سے بسنے کے قابل بنانے میں مدد دے۔ کسی کو کسی پر اتیاچار کرنے کا ساہس نہ ہو۔ یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ کھشتری کے اپنے اندر ورآچاری کو دنڈ دینے کی شکتی ہو۔ یہ نہ ہوگا۔ تو ورآچاری سدا چاریوں کو آرام سے کب بیٹھنے دیں گے۔ شکتی ویسے ہی نہیں آ جاتی اس کے لئے پریتن کی آوشیکتا ہے۔ اس کے لئے ایکتا چاہئے۔ سینکڑوں ویر ہوں۔ اگر ان کے وچار ایک نہ ہوں گے۔ تو کسی مقابلہ کے آ پڑنے پر ایک وچار نہ ہونے سے وہ ایک ایک کر کے ورآچاریوں سے پراجت ہو جائیں گے۔ آپ پراجت ہو گئے۔ تو کمزوروں کی ان سے رکھشا کی آشا کیسے ہو سکتی ہے۔ ایک وچار ایک دھرم سے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے وید نے کھشتری کے لئے بھی وید کا پڑھنا پڑھانا اسی طرح دھرم بتایا ہے جیسے برہمنوں کے لئے۔ ایک وید دھرم کے انویائی ہونے سے۔ کھشتریوں کے ایک وچار ہونے سے ان کے اندر شکتی آ سکے گی۔ جس سے سنگٹھت ہو کر وہ سینا۔ گھوڑے۔ رتھ اور اسی قسم کے دوسرے سادھن اپلبدھ کرنے کے یوگیہ ہوں گے۔ جو شتروؤں کے ناش کے کام آئیں وید نے کھشتری کا کام لڑنا بتایا ہے۔ سچ کے لئے لڑنا۔ دین دکھیوں کی حفاظت

کے لئے لڑنا۔ ستری جاتی کی رکشا کے لئے لڑنا۔ ورآچاریوں کے غلبہ کو توڑنے کے لئے لڑنا۔ یہاں تک لڑنا کہ مر جائیں۔ مگر میدان سے قدم پیچھے نہ ہٹائیں۔ ایسے کھشتری ہوں۔ تو دنیا میں کوئی بے عزتی کیسے رہ سکتا ہے۔ سب آزاد ہوں۔ سب کو نشچے ہو کہ ان کے ادھیکار سورکھشت ہیں۔ کوئی ان کے چھیننے والا نہیں۔

آج اشانتی ہے۔ تو اس لئے کہ سچے کھشتری نہیں رہے۔ جو ہیں ان میں ایکتا نہیں۔ ایک کا منہ پورب کی طرف ہے تو دوسرے کا پچھم کی طرف۔ اس سے وہ اس شکتی سے ونچت ہو گئے ہیں۔ جو دشمنوں کی ہار کے یوگیہ ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کی رکشا تو کیا کریں گے۔ اپنی رکشا کے محتاج ہیں۔ اگر سچ کہا جائے۔ تو کشاتر تو کا سنسار سے لوپ ہو چکا ہے۔ اگر کوئی یودھا ہے بھی۔ تو وہ اپنی ویرتا۔ اپنی کام واسناؤں کی پورتی میں لگاتا ہے۔ جو کھشتری کے لئے پاپ ہے۔ وہ کھشتری کیا ہے۔ وہ تو خود ڈاکو ہے۔ جو دوسروں کے ادھیکاروں پر، سنسار کی شانتی پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ ڈاکو بہادر ہوتے ہیں۔ لیکن ڈاکو کھشتری کہلانے کے یوگیہ نہیں۔ کھشتری کی ویرتا پر دھرم کی پابندی ہے۔ جو اس پابندی کو توڑتا ہے۔ وہ کھشتری کہلانے کے یوگیہ نہیں۔

اگر سنسار سے اشانتی دور کرنا ہے۔ تو کھشاتر تو پیدا کرنے کا پریتن چاہئے جس سے چاروں ورن اپنی مریادا کے اندر رہ کر سنسار کو سکھ دھام بنا سکیں اور ہم سب سکھ

Digitized by eGangotri

مشق نمبر (۳۲)

ہندی میں اب تک اس کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں

قیمت ہندی میں دو روپے

اردو دان پبلک کے پرزور تقاضا پر اب اس کا اردو ایڈیشن شائع کیا گیا ہے

قیمت اردو میں ڈیڑھ روپیہ

مشق نمبر (۴۴)

تندرستی ہزار نعمت ہے - تندرستی ہے تو جہان ہے

شریر کو تندرست رکھنے اور مختلف امراض سے بچے رہنے کا واحد طریقہ

یوگ کے آسن

ویدک لٹریچر کے مشہور و معروف سکالر پنڈت ساتولیکر جی کی حیرت انگیز تصنیف

ورزش بادیاں انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ اسے ثابت کرنے کے لئے اب کسی لمبی چوڑی تمہید کی ضرورت نہیں رہی ہر سمجھدار شخص اس کی ضرورت کو بخوبی محسوس کرتا ہے۔ ہاں اس وقت اگر کوئی بات قابل غور ہے۔ تو یہ کہ ورزش کا کونسا طریقہ سب سے اچھا اور مفید ہے کئی لوگوں کا خیال ہے۔ کہ سینڈو کا طریقہ ورزش بہت اچھا ہے کئی کہتے ہیں۔ کہ کشتی لڑنا بہت مفید ہے۔ بعض اشخاص یورپ کے نئے طریقوں کو بہت پسند کرتے ہیں مگر افسوس کہ جن رشیوں کے ہم نام لیوا ہیں۔ اُن کی یوگ پدھتی کی طرف کسی کا بھی دھیان نہیں جاتا آج کل ڈنڈ بیٹھک۔ ڈمبل وغیرہ طرح طرح کی ورزشیں رائج ہیں۔ اُن سے بلاشبہ طاقت بڑھتی ہے مگر تندرستی نہیں بڑھتی۔ پہلوانوں کے جسم اتنے مضبوط اور طاقتور ہونے پر بھی کوئی پہلوان پوری عمر تک نہیں جیتا۔ وہ جلدی مرجاتے ہیں۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ انکا طریقہ ورزش ایسا ہے جس سے دل پر بہت ہی دباؤ پڑتا ہے۔ اور اس دباؤ کے باعث عموماً پہلوانوں کا دل کمزور ہوجاتا ہے۔ ان آسنوں میں یہ نقص نہیں ہے۔ بچہ۔ بوڑھا جوان مرد عورت سب انہیں بآسانی کرسکتے ہیں طرفہ یہ کہ ولایتی ورزشوں کی مانند ان کیلئے کسی قسم کا کوئی سامان خریدنے کی ضرورت نہیں۔ یہ طریقہ سب سے اچھا ہے۔ وہاں سب سے سستا اور آسان بھی ہے۔ آسنوں کے کرنے سے بدن میں طاقت آتی ہے تھکاوٹ دور ہوتی ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے چستی آتی ہے۔ علاوہ ازیں بدہضمی کھٹے ڈکار۔ کمر درد۔ کلیجے کا درد۔ آنکھوں کی بیماریاں گلے کی بیماریاں۔ کھانسی۔ بخار۔ زکام۔ تاپ تلی۔ دانتوں کی بیماریاں۔ بدخوابی پیٹ کی بیماریاں جریان۔ احتلام۔ سر درد۔ بالوں کا سفید ہوجانا وغیرہ مختلف بیماریاں دور ہوتی ہیں ۔

چھ برس کی عمر سے ۷۰ برس کی عمر تک کے آدمی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تجربہ نے بتلایا ہے۔ کہ ان آسنوں کی بدولت وہی لوگ جو پچیسویں برس بوڑھے دکھائی دیتے تھے اب پچاسویں برس جوان نظر آنے لگے ہیں۔ اور جو پچیسویں برس ایک میل بھی نہیں چل سکتے تھے وہ اب پچاسویں برس دشوار گذار پہاڑیوں کی سیر کر آتے ہیں جن جن اصحاب نے اس کتاب میں بیان کردہ آسنوں کو آزمایا ہے اور آزما کر فائدہ اٹھایا ہے کتاب میں جا بجا ان کے تجربات آپ ملاحظہ فرمائیں گے

ان آسنوں کے کرنے سے مختلف بیماریاں دور ہو... فلاں بیماری کے لئے ... مفید ہے۔ اس کا مفصل ... آپ کو اسی کتاب میں ... گا

روز مرہ آسنوں کی مشق کرتے رہئیے۔ یقیناً آپ ... سیب کی مانند سرخ ہو جائیگا ... رکھشا کا یہ اُتم اُپائے ہے

ان آسنوں کی مشق سے جن لوگوں کو تاپ تلی۔ د... وغیرہ خطرناک بیماریوں سے ... نصیب ہوا ہے۔ اُن کے تجربات ... کتاب میں درج ہیں

مشق نمبر (۴۲)

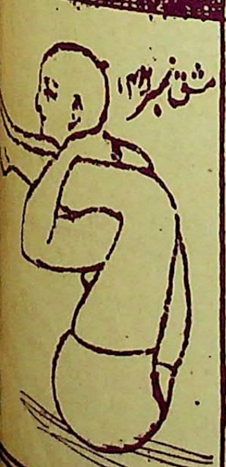

اس کتاب میں ساٹھ قسم کی ورزشیں درج کی گئی ہیں۔ اور ہر ایک ورزش تصویر کے ساتھ سمجھایا گیا ہے

آج کل نوجوانوں کی دھنسی ہوئی آنکھیں، پچکے ہوئے گال، دُبلے پتلے ہاتھ پاؤں، سُکڑی ہوئی چھاتی، اور باہر نکلا ہوا پیٹ دیکھکر کس کے دل میں چوٹ نہیں لگتی ؟

ورزش چھوڑنے کی یہ سزا ہے جو ہمیں مل رہی ہے۔ اگر آپ اپنے بچوں کو مضبوط اور تندرست دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کی ایک جلد ان کے ہاتھ میں دیں

مشق نمبر (۴۷)

منیجر آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ انارکلی لاہور

لمانہ کمیٹی کے ممبران کی شرارت۔

لدھیانہ لمانہ کمیٹی کا جلوس نکلنے پر اُس کے چند ممبر جلوس میں جانے کی بجائے سنیما میں چلے گئے۔ اور دیش بندوؤں کی۔ اس سے کہا جاتا ہے ہندو جذبات برانگیختہ ہوئے۔ جو حافظ سعید کے اظہار افسوس کرنے پر خود بخود شانت ہو گئے ؛

پیپلز بنک کے امانتداروں کی میٹنگ

ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق پیپلز بنک کے حصہ داروں اور امانت داروں کی میٹنگ ۶ دسمبر کو لاہور بنک میں ہونے والی ہے۔ جس کے لئے معلوم ہوتا ہے۔ بنک کے ملازم پراگسیز بیٹھنے میں مصروف ہیں۔ امانت داروں کی میٹنگ ۲۹ نومبر کی دوپہر کو ایک نیچ کو بھی اس نسبت رونق میں ہو گی۔ جس میں پیش کیا جائے کہ نمائندگروں کے بورڈ پر ایک نگران بورڈ مقرر کیا جائے ؛

فنانس بل کی تصدیق کر دی گئی۔

اسمبلی نے فنانس بل نامنظور کر دیا تھا۔ جس میں کارڈوں، لفافوں کی قیمت میں اضافہ۔ نمک پر محصول کی زیادتی۔ ایک ہزار آمدنی والوں پر ٹیکس لگانے کے علاوہ اور بھی کئی ٹیکس عائد کئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے گورنر جنرل نے اپنے خاص اختیارات سے اس کی تصدیق کر کے اسے کونسل آف سٹیٹ کے پاس بھیجا ہے۔ وہاں سے آنے کے بعد عین ممکن ہے۔ کہ گورنر جنرل اپنے خاص اختیارات سے اس کا نفاذ منظور کر لیں۔ اور اس طرح ملک میں بے چینی کا ایک اور کارن پیدا کر دیں ؛

جموں کا مسلمان گورنر۔

ریاست کی بے بسی کے پھل نمودار ہونے لگ گئے۔ جموں کی گورنری پر پنجاب گورنمنٹ سے ایک مسلمان ریونیو اسسٹنٹ راجہ افضل خان کی خدمات مستعار لے کر لگایا گیا ہے۔ گویا مسلمانوں کا یہ مطالبہ منظور کر لیا گیا۔ کہ اگر ریاست میں قابل مسلمان نہ ملیں۔ تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں سے کسی کو لے کر ان کی تعداد پوری کی جائے۔ ریاست یہ قانون بنا کر کہ کسی غیر ریاستی کو ملازمت میں نہ لیا جائے ہزاروں پنجابی ہندوؤں کو نان و نفقہ سے محروم کر چکی ہے۔ پھر نہ معلوم راجہ افضل خان کے تقرر کے وقت وہ قانون کہاں دھرا دھرایا رہ گیا ؟ ؛

سکھ کیا چاہتے ہیں ؟

مسلمانوں نے دوسری اقلیتوں حتی کہ انگریزوں کو بھی اپنے دام میں پھنسا لیا۔ گو انگریز آخر نکل گئے ہیں۔ لیکن سکھ ممبران اُن کے دام میں نہ آئے۔ وہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے۔ سکھ چاہتے ہیں کہ انتخاب مشترکہ ہو۔ مذہب کی بنا پر ہرگز نہ ہو۔ اگر مذہب کی بنا پر جداگانہ ہو۔ تو وہ بھی پنجاب میں وہی حقوق چاہتے ہیں۔ جو یو۔ پی میں مسلم اقلیت کو حاصل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کی مدد پر ہمیشہ کمربستہ رہے ہیں ہم ۴۰ فیصدی مالیہ ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کم از کم تیس فی صدی نشستیں کونسل میں دی جائیں۔ اس مطالبہ کو حکانہ صاحب کا سکھ پولیٹیکل کانفرنس میں اُس کے صدر سردار اسنت سنگھ ایم۔ ایل۔ سی نے دہرایا ہے۔ سکھوں کے مطالبہ کی معقولیت سے کسی کو انکار نہیں۔ نہ گورنمنٹ اور کانگرس ہی اس سے منظور کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔ رہے مسلمان۔ اُن کی تو غرض سکھوں کو کمزور کرنے میں ہے۔ وہ کب ماننے لگے۔ لیکن سکھوں میں طاقت ہے۔ وہ منوا کر رہیں گے ؛

سنسار کی گتی

جنگ اٹل ہے !

از سر نو صلح کی باتوں کے بعد بھی حالات بتاتے ہیں۔ کہ ستیہ آگرہ کی جنگ اٹل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو مہاتما گاندھی کو یہ نہ کہنا پڑتا :

گول میز کانفرنس اگر ناکام رہی۔ تو میں اپنے ملک کو سول نافرمانی شروع کرنے کا مشورہ دوں گا۔ مجھے توقع ہے۔ کہ جب میں واپس ہندوستان جاؤنگا۔ تو گرفتار کر لیا جاؤں گا میں ہی نہیں۔ میرے بعد تمام کانگرسی لیڈر گرفتار کر لئے جائیں گے۔ اور دنیا ایک بار پھر ہندوستان میں سختی کا دور دیکھے گی ؛

مہاتما جی بلا وجہ اگر کا استعمال نہیں کرتے۔ انہوں نے استعمال کیا ہے۔ تو سمجھو حالات اچھے نہیں۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ ہندوستان کو گشت ہوگا۔ اور سول نافرمانی گورنمنٹ کو مفلوج بنا سکے۔ کیا عجب ہے برٹش وزارت اگر دانائی سے کام لیتی۔ تو جیسا اسے برٹش مدبران اور لنکا شائر کی طرف سے تنبیہ کیا گیا تھا۔ مہاتما گاندھی کو مایوس واپس نہ بھیجتی۔ جو کچھ زمانہ سے زیادہ دے سکتی تھی۔ وہ دیتی۔ اور باقی کے لئے کوئی نہ کوئی وعدہ وعید کرتی۔ گول میز کانفرنس کی ناکامی سے اس بات کی تصدیق ہو گئی۔ کہ انگریز ہندوستان کو کچھ دینا دلانا نہیں چاہتا۔ کانفرنسوں اور کمیشنوں میں ہی ٹالنا چاہتا ہے۔ اس کا اثر ہندوستانیوں اور دنیا پر انگریز کے حق میں اچھا نہ ہوگا ؛

ہندوستانی اب وہ پہلے کا ہندوستانی نہیں۔ وہ اب چاہتا ہے۔ کہ اس سے جو وعدہ کیا جائے اُسے پورا کیا جائے۔ وزیراعظم نے جنوری ۱۹۳۱ء میں جو وعدہ ہندوستان سے کیا تھا۔ برطانیہ اور ہندوستان دونوں کے فوائد کے لئے پورا ہی کرنا ہوگا۔ اگر نہ کیا۔ تو جنگ اٹل ہے اور ہو کر رہے گی۔ اب یہ مسٹر میکڈانلڈ کے لئے ہے۔ کہ جنگ کی مصیبت برطانیہ اور ہندوستان کے گلے مڑھیں یا صلح کی بات کو سر سے چڑھا کر تاریخ کے صفحوں پر اپنا نام مہاتما گاندھی کے ساتھ صلح اور امن کے پیغمبر کے طور پر درج کرائے ؛

رشتہ کی برکت۔

نظام حیدرآباد دکن کی معزول خلیفہ کو تین سو پونڈ ماہوار وظیفہ دیتے تھے۔ اب جبکہ معزول خلیفہ نے اپنی لڑکی نظام کے لڑکے سے بیاہ دی ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام نے وظیفہ کو بڑھا کر ایک ہزار پونڈ ماہوار کر دیا ہے۔ گویا خلیفہ کے لئے رشتہ برکت ثابت ہوا ہے ؛

احراریوں کے معافی نامے۔

جس تیز رفتاری سے احراری لیڈر جیل گئے تھے۔ اسی تیز رفتاری سے معافیاں مانگ کر نکل رہے ہیں۔ ادھر مہاراجہ بہادر کا رحم خسروانہ حرکت میں آیا ہے۔ اور وہ خود بخود احراریوں کی سزائیں گھٹا رہے ہیں۔ چنانچہ جن کی سزا زیادہ تھی۔ تین ماہ کر دی ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس تین ماہ میں بھی تخفیف کر دی جائے۔ کیونکہ مہاراجہ کو ریاست کو اخراجات کے زیر بار کرنے کی کیا ضرورت ہے

چٹاگانگ اور ہجلی۔

چٹاگانگ اور ہجلی کے واقعات نے بنگال میں رنج و غصہ کی لہر پیدا کر دی ہے بنگال کا مطالبہ ہے کہ گورنمنٹ مقررہ وقت کے اندر ہجلی اور چٹاگانگ کے واقعات کی تلافی کرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو سبھاش بابو نے اپنی تازہ تقریر میں کہا ہے۔ کہ برطانوی مال کا بائیکاٹ شروع کر دیا جائے گا ؛

تین صوبوں کے نئے گورنر۔

ملک معظم نے سر جان اینڈرسن کو بنگال کا۔ سر جیمز کو بہار واڑیسہ کا اور سر کین کو آسام کا گورنر مقرر کیا ہے جو لوگ یہ اُمیدیں باندھ رہے تھے کہ کسی ہندوستانی کو گورنری پیش کیا جائے گا۔ اُن کی اُمیدیں اس اعلان سے یاس میں بدل جائیں گی ؛

مقدمہ سازش لاہور کے وعدہ معاف گواہ کا بیان۔

سپیشل ٹربیونل کے سامنے سکھدیو راج کے خلاف شہادت دیتے ہوئے مدن گوپال گواہ سلطانی نے جرح پر کہا :-

میں نے اندر پال وعدہ معاف گواہ کو بہاولپور روڈ والی کوٹھی میں کبھی نہیں دیکھا۔ جب میں نے وعدہ معافی حاصل کرنے کے بعد مجسٹریٹ کے روبرو بیان دیا۔ تو مرزا عطاء اللہ ہمیشہ میرے ساتھ رہتا تھا۔ جب میں نے مجسٹریٹ کے روبرو بیان دیا۔ تو میں نے اپنا بیان درست لکھایا تھا۔ لیکن مرزا عطاء اللہ انسپکٹر درمیان میں کچھ لکھایا کرتا تھا۔ میں نے اس کے خلاف پروٹسٹ نہ کیا تھا۔ کیونکہ میں اس وقت پولیس کے زیر اثر تھا۔ میرا بیان ابھی ختم نہ ہوا تھا۔ کہ مرزا عطاء اللہ نے کہا کہ۔ مجسٹریٹ ہمارا اپنا آدمی ہے۔ اور وہ بقایا بیان خود ہی لکھ لیگا۔ مجھے بیان کی نقلیں انگریزی میں دی گئی تھیں اور کہا گیا تھا۔ کہ اسے زبانی یاد کر لو :

(بقیہ مضمون صفحہ ۳ کالم ۳)

کرتا ہے۔ کاتر (بزدل اور کمزور نہیں۔ پھر ویدمیں پردے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ حالانکہ آج بیاہ کے بعد استریوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا ہے۔ ویدک آدرش کے انوسار بدھو کی گھر میں مالک کی سمتی ہونی چاہئے۔ نو وواہت بہو آئے۔ تو ساس گھر کی چابیاں اُس کے سپرد کر کے بان پرستھ میں پرویش ہو۔ یا اُس کی پرجا بن کر رہے۔ کیونکہ گرہست کا آدرش گرہستہ چھوڑنا ہے۔ بواہ میٹھے بھوگ کا سادھن نہیں۔ بواہ امرت پانے کی تیاری کا سادھن ہے ؛

وواہ کا ویدک آدرش تبھی سپھل کہا جا سکتا ہے۔ جب وہ جیون کے آدرش کو سپھل بناتا ہے اس اُدیش کا وید نے اس طرح ورنن کیا ہے۔ کہ سنسار میں ایکتا میں جیون ہے۔ اور بھنتا میں مرتیو ہے۔ گرہستہ منش کو بھنتا سے ایکتا کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی وواہ کا ویدک آدرش ہے۔

پیپر پڑھا جانے کے بعد کئی اصحاب نے مختلف اعتراض کئے۔ جن کے پنڈت ستیہ ورت نے جواب دیئے۔ اس کے بعد سبھاپتی مہودیہ کی وکترتا کے پشچات سبھا ورسرجن ہوئی۔ حاضری شروع سے آخر تک سمانی رہی ؛

Digitized by eGangotri

بواہ کا ویدک آدرش

آریہ سماج وچھووالی کے اُتسو کے سنبندھ میں دوسری کانفرنس

۲۷ نومبر بدھ کی رات کو آریہ سماج وچھووالی لاہور کے اُتسو کے سنبندھ میں دوسری کانفرنس اُتسو پنڈال میں زیر صدارت شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ۸ بجے ٹھیک سمے پر شروع ہوئی۔ شری پروفیسر ستیہ ورت لگورُکل کانگڑی نے "بواہ کا ویدک آدرش" پر نہائت ودوتا پورن پیپر پڑھا۔ آپ نے فرمایا کہ جیون کو سپھل بنانے کے لئے وید نے جیون کا ایک آدرش نردھارن کیا ہے۔ وہ آدرش کیا ہے؟ یجروید میں کہا ہے کہ جو دیکھتی سب آتماؤں کو اپنے اندر دیکھتا ہے۔ اور اپنے آتما کو ان کے آتما کے اندر دیکھتا ہے۔ وہ سنسار سے اُن پہا اُٹھ جاتا ہے۔ بس دوسروں میں اپنا پن انوبھو کرنا ویدک آدرش ہے۔ رشی دیانند جیون کے اس آدرش پر پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ وہ اپنے وِش دینے والے کی بھی جان بچانے کے لئے ادھک متفکر تھے ؛

جیون کا ایک آدرش دوسروں کے دوش کو اپنے ہاتھوں اپنے گندھوں پر لینا ہے۔ اس سے آتما کی اُنتی ہے۔ اور آتما اپنے آدرشوں کو پاتا ہے پرش ہوتا ہے کہ اس آدرش کو کریاتمک روپ دینے کے لئے رشیوں نے کیا اپائے بتایا ہے انتر دیدہ میں اس پرشن کا اُتر ہے۔ کہ پرماتما نے منش جیون کی آیو کو چار بھاگوں میں وبھگت کر دیا ہے۔ شت پتھ براہمن میں کہا ہے کہ زندگی کے پہلے بھاگ میں برہمچریہ برت دھارن کرے دوسرے میں گرہستھ اور تیسرے میں بان پرستھ اور آخری میں سنیاس ؛

برہمچریہ آشرم سے شروع ہوتی ہے۔ برہمچاری اپنے شریر کی اور اپنی آتما کی اُنتی کرتا ہے۔ اور اس کے بعد گرہستھ آشرم میں آتما کو وستریت کرنے کے لئے پرویش کرتا ہے۔ وید میں کہا ہے کہ ماتا پتا کا دس سنتانوں کا پیدا ہونا چاہئے۔ اور چونکہ کم از کم ان سنتانوں تک اپنی آتما کو وستریت کر دیتے ہیں۔ ماتا خود بھوکی رہتی ہے پر بچے کی بھوک کو برداشت نہیں کر سکتی خود گیلے بستر پر سونے کا کشٹ برداشت کرتی ہے پرنتو بچے کا دکھ سہن نہیں کر سکتی ؛

جیون کا آدرش گرہستھ تک رک نہیں جاتا۔ جیون کا آدرش تو آتما کا ایسا وکاس ہے۔ کہ پرانی مات کو اپنا سمجھنے لگتا ہے۔ نیچے ادوے کا چھوٹا سروپ گرہستھ میں دکھائی دیتا ہے۔ اس سے آگے بان پرستھ آشرم ہے۔ لیکن اوستھا کیا ہے۔ ہم مرنے تک گرہستھ کے کیڑے بنے رہتے ہیں۔ حالانکہ گرہستھ سیڑھی ہے۔ منزل نہیں بان پرستھی گرہستھ سے گذر چکا ہے۔ اس لئے اب ۲۵ ورش تک دوسروں کو اپنا سمجھنے کا پاٹھ پڑھتا ہے اور دوسروں کو اپنا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد سنیاس آشرم میں سب پرانی ماتر کو اپنا سمجھنے لگتا ہے۔ اس کا پیار سب کے ساتھ سمان ہو جاتا ہے۔ اسے آشرم پر سمجھا کہتے ہیں یہی جیون کا ویدک آدرش ہے ؛

وواہ کے ویدک آدرش سے پہلے میں نے جیون کے آدرش پر بہت کچھ کہہ دیا ہے۔ گرہستھ میں سوارتھ کا اگنی پرتھوی کی اوٹ میں جلنے لگتا ہے۔ جس نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا۔ وہ دوسروں کی کیا سوچ سکتا ہے۔ اس لئے آپنی اُنتی کے لئے برہمچریہ آشرم کو پہلے رکھا ہے چنانچہ منو نے کہا ہے کہ جس کے برہمچریہ کا بھنگ نہیں ہوا۔ وہی وواہ کرنے یوگیہ ہے ؛

وواہ کب ہونا چاہئے ؟

وید کے ایک منتر کے آدھار پر آپ نے بتایا کہ وواہ یُگی عمر میں ہونا چاہئے۔ جو وواہ کرانا چاہے۔ وہ اپنے برہمچاری ہونے کا ثبوت دے آج اندھا کیا ہے۔ جس لڑکے کا چال چلن بگڑ جاتا ہے۔ اس کا وواہ جلدی کرا دیا جاتا ہے۔ وواہ کے ویدک آدرش کے انوسار بگڑے چلن کے لڑکے کو وواہ کا کوئی ادھیکار نہیں۔ جس آدرش کے انوسار برہمچاری شادی نہیں کر سکتا۔ اس میں بھلا بڈھوں کی شادی کی کہاں گنجائش ہو سکتی ہے۔ یہ ایسا سدھانت ہے۔ جس کی مار بڑی لمبی ہے۔ پس اس دشا میں وید کا سدھانت ہے۔ کہ وواہ یُگی آیو میں ہونا چاہئے۔ اور برہمچاری کا ہونا چاہئے ؛

سوئمبر ویدک آدرش ہے

رگ وید میں آیا ہے۔ کہ سندر روپ والی وہ وہ دھو دھن ہے۔ جو انیک جنوں میں سے اپنے ستر کو خود چنتی ہے۔ اس میں سوئمبر کا دو بان ہے۔ آج اُلٹا ہے۔ کہ لڑکا انیک لڑکیوں میں سے ایک کو چنتا ہے۔ حالانکہ وید نے چننے کا ادھیکار کنیا کو دیا ہے۔ البتہ سوئیکرتی لڑکے کی بھی ہوتی ہے۔ سوئمبر میں یودل آتے تھے۔ کنیا جس کے گلے میں چاہتی تھی۔ پشپ مالا ڈال دیتی تھی۔ آج ماتا پتا جس لڑکے سے چاہتے ہیں۔ لڑکی کو باندھ دیتے ہیں۔ جہاں بنیاد ہی ٹھیک نہ ہو۔ وہاں شانتی کا وکاس کیسے ہو سکتا ہے ؟

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ کا پروگرام

۲۷ نومبر شکروار سے ۲۹ نومبر اتوار تک گوردوت بھون لاہور کے وسیع میدان میں منایا جاویگا۔ شکروار ۲۷ نومبر پراتہ پرہلا بھون کیسہ شام ۸ بجے سے نگر کیرتن کا آرمبھ ہو کر گوردوت بھون پر پورا ہوگا

سنیچروار ۲۸ نومبر

صبح :-

۷ ۱/۲ سے ۹ ۱/۲ بجے تک اپدیش شری سوامی ستیہ نند جی مہاراج

۹ ۳/۴ سے ۱۰ ۳/۴ " دیاکھیان پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

مضمون "ہمارے آگے خطرہ"

دوپہر ۱۲ ۱/۲ سے ۳ ۱/۲ تک جات پات توڑک کانفرنس

زیر صدارت شری سوامی ستیہ نند جی

۳ ۱/۲ سے ۴ ۱/۲ تک دیاکھیان پنڈت لوکناتھ جی بی ایس سی

۴ ۱/۲ " ۵ ۱/۲ " دیاکھیان شری سوامی سورن انند جی

مضمون - "آریہ سماج کی شدھی پن"

۲ ۱/۲ سے ۴ ۱/۲ تک استری سمیلن چھوٹے پنڈال میں - پردھان - شریمتی رکشا دیوی جی بی اے

رات ۷ ۱/۲ سے ۸ ۱/۲ بجے تک دیاکھیان کماری چندراوتی جی شاستری

مضمون "سبھیتا کی جھلک"

۸ ۱/۲ سے ۱۰ بجے تک آریہ سمیلن ریدھان شری ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ

مضمون "آریہ سماج کی پرچار شیلی میں پریورتن کی آوشیکتا"

ایتوار ۲۹ نومبر

صبح :-

۷ ۳/۴ سے ۹ ۳/۴ تک اپدیش شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

۱۰ سے ۱۱ بجے تک دیاکھیان داہیل پنڈت چمو پتی جی ایم اے

بعد دوپہر

۱ سے ۳ بجے تک استری سمیلن

۳ ۱/۴ سے ۴ ۱/۴ " دیاکھیان پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

۴ ۱/۲ " ۵ ۱/۲ " تک دیاکھیان پنڈت رامچندر جی دہلوی

بعد شام

۷ ۱/۲ سے ۸ ۱/۲ بجے تک دیاکھیان آچاریہ رام دیو جی - مضمون :-

"اتی پراچین اور آتی نوین کا سمبندھ"

۸ ۳/۴ سے ۹ ۳/۴ بجے تک دیاکھیان ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری

مضمون "آریہ سماج کا بھوشیہ"

۹ ۳/۴ سے ۱۰ بجے تک وِسرجن اور شانتی پاٹھ

نویدک :- (منتری آریہ سماج وچھووالی - لاہور)

اونچا آدرش سنتان اُنتی

ویدک آدرش دو آتماؤں کے آپس میں مل جانے پر ہی سماپت نہیں ہوتا۔ وواہ کا سب سے اونچا آدرش سنتان پیدا کرنا ہے۔ سنتان ہونے سے پہلے پرش استری کو بچا کر سب کشٹ اپنے اوپر جھیلنا چاہتا ہے۔ استری اپنے اوپر لینا چاہتی ہے۔ لیکن سنتان ہونے پر دونوں سنتان پر آنچ نہیں آنے دیتے۔ اس طرح ۱۰ بچوں کا اسی پرکار پالن کرکے ماتا پتا کے آتما کا اتنا وکاس ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دُنیا بھر کے بچوں میں اپنے بچوں کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔ پھر وواہ کا ویدک آدرش دیر سنتان پیدا

سماجوں سبھاؤں اور دوکانداروں کو خاص رعایت لکھکر فیصلہ کیجئے

اپنے گھر میں سوہاگ اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے!

۹۲۹

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا سگندھت دھوپ اگربتیاں اور ہون سامگری ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ اور اگربتیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی +

ڈپازٹ پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۴ ستمبر ۱۹۸۸

وید پرچار کی ضرورت

آریہ سماج جسم ہے۔ تو وید اس کی آتما۔ وید کے بغیر آریہ سماج ایک بے جان لاش ہے۔ جس سے بدبو آنا بھی کسی کو گوارا نہیں۔ آریہ سماج تب تک ہی اپنا زندگی ہے۔ جب تک اُس میں وید روپی آتما ہے۔ آتما نہیں تو آریہ سماج کون اپنا سکے گا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم آریہ سماج کے ہیں۔ اور آریہ سماج ہمارا ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم اینٹوں اور پتھروں سے اپنینت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ اظہار آریہ سماج کے آتما وید کے متعلق ہی ہوتا ہے۔

اگر آریہ سماج کو زندہ رکھنا مقصود ہے۔ تو اس کا ایک ہی سادھن ہے۔ کہ وید کی دھوم جا بجا لہرائی جائے۔ رشی دیانند کے جیون کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اُن کا سارا جیون وید کی دھونی ہر جگہ پہنچانے ـــ وید پرچار ـــ میں گذرا۔ طریقے مختلف ضرور تھے۔ لیکن ادیش ایک تھا ـــ وید پرچار ـــ رشی دیانند جی سمجھتے تھے۔ تو وید پرچار کے لئے شاستر ارتھ کرتے تھے۔ تو وید کا تاز پیشن کرنے کے لئے وید بھاشیہ کرتے تھے۔ تو وید کی اشکشا دینے کے لئے۔ رشی نے وصیت کی اور اس وصیت کی پورتی کے لئے پروپکارنی سبھا بنائی۔ تو اس کا ادیش بھی وید پرچار کے سوائے کوئی اور نہ تھا۔ ہوتا کیسے۔ جبکہ گورو کی آگیا کو انہوں نے سر ماتھے پر لیا کہ جیتا جاوے۔ وید کا پرچار کرنا اور ادیک اندھیکار کو مٹا کر سنسار میں ویدک چمتکار پھیلاؤ۔ آریہ سماج رشی کی سنتان ہے۔ اُس کے بنیادی اصولوں میں تیسرا اصول ہے۔ کہ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔ وید کا آریہ سماج سے اس قدر سمبندھ ہے۔ جس سے آریہ سماج کا مکھیہ ادیش وید پرچار قرار دیا گیا ہے۔ وہ پرچار تحریری ہو یا تقریری۔ شکشا سنستھا کرانا دوسرے انیک طریقوں سے۔

پنجاب میں سنہ ۱۸۸۶ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سنگھٹن ہوا تو اس کا ادیش بھی وید پرچار قرار دیا گیا۔ آج اس سبھا کے آدھین کئی سنستھائیں ہیں۔ جن کی استھاپتی وید پرچار کو وسعت دینے کے ادیش سے ہی ہوئی۔ پرنتو اس کی ضرورت ایک وید پرچار تھا۔ جس کے لئے سبھا قائم کی گئی تھی۔ وہ ابتدائی زمانہ تھا۔ نہ وید پرچار اتنے وسیع پیمانہ پر تھا۔ نہ اس کی اتنی وسیع ضروریات تھیں۔ لیکن آج زمانہ بدل چکا ہے۔ کشیتر بڑھنے کے ساتھ ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین آریہ سماجوں کی تعداد پانچ سو تک پہنچتی ہے۔ ان سماجوں میں پرچار کے لئے قابل اپدیشک چاہئیں۔ پھر اُن کے ساتھ بھجنیکوں کی بھی ضرورت ہے۔

پھر کئی ایسے مقامات ہیں جہاں سماج نہیں۔ تو پرچار کی کمی ہے۔ اگر پرچار کے انتظامات وسیع ہوں۔ تو سینکڑوں آریہ سماجیں پنجاب پرانت میں اور قائم ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ قائم نہیں ہوئیں۔ تو اس لئے کہ وید پرچار کی ضروریات پوری نہیں کی جاتیں۔ اگر کی جائیں۔ تو عجب نہیں ہے۔ کہ سبھا کے آدھین علاقہ کے کونہ کونہ میں وید پرچار ہو کر آریہ سماج کا نام پہنچ جاوے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وید پرچار کی ضروریات پوری نہیں کی جاتیں۔ اور جو کی جاتی ہیں۔ وہ بھی بہت شکتی اور سمے کے صرف پر۔ وید پرچار کا بجٹ اس سمے پچاس ہزار کے قریب ہوتا ہے جو حسب معمول پرانت کی آریہ سماجوں پر اُن کی حسب حیثیت بانٹ دیا جاتا ہے۔ اگر سماجیں یہ ٹیکس بآسانی ادا کر دیں۔ تو وید پرچار کی ضروریات کا پرشن نہایت آسانی سے حل ہو جائے۔ لیکن ہوتا کیا ہے۔ کہ سارا سال اپیلیں کرنے۔ سرکلر جاری کرنے اور دوسرے کئی طریقوں سے آریہ سماجوں پر زور دینے کے باوجود بجٹ کی پوری رقم وصول نہیں ہوتی۔ وید پرچار کا ٹیکس آریہ سماجوں پر ایسا ٹیکس نہیں۔ جو ایسے قانون کے ماتحت اُن پر عائد کیا گیا ہو۔ جس کے بنانے میں اُن کا ہاتھ نہیں۔ یہ ٹیکس آریہ سماجوں پر اُن کا اپنا عائد کیا ہوا ہے۔ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی آتے ہیں۔ اور اپنے جنرل اجلاس میں

اکثریت کرا کے اُن پر ٹیکس عائد کر جاتے ہیں۔ ہم سرکار کی مذہبی تحریک کے دنوں میں یہ تو سن لیا کرتے جن ٹیکسوں کے لگانے میں ہماری رضامندی شامل نہیں۔ اُن کی ادائیگی سے ہم انکار کر سکتے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں سُنا۔ کہ جو ٹیکس ہم خود اپنے اوپر عائد کرتے ہیں۔ اُن کی ادائیگی سے انکار کرنے کا بھی ہمیں حق ہے۔ لیکن آریہ سماجیوں کی بات نرالی ہے۔ جن سرکاری ٹیکسوں کے عائد کرنے میں اُن کا ہاتھ نہیں۔ اُن کی ادائیگی میں تو انہیں کوئی عذر نہیں۔ پر جو ٹیکس اپنی نہارمک اغراض کے لئے اپنے اوپر خود عائد کرتے ہیں۔ اُسکی ادائیگی میں انہیں لیت و لعل رہتی ہے۔ چنانچہ صوبہ بھر کی آریہ سماجوں میں سے بمشکل ۴۰ فیصدی ہونگی جو اپنے نام لگا ہوا وید پرچار کا دھن پورا اُس کا حصہ دینا اپنا کرتویہ سمجھتی ہیں۔ ورنہ باقی ۶۰ فیصدی کے قریب سماجیں بغیر کچھ دیئے ہی اس فرض سے خود کو سبکدوش سمجھتی ہیں یہ ایسی بات ہے۔ جو آریہ سماج کو شوبھا نہیں دیتی پرتیک آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ سبھا کی عائد کردہ رقم ہر سال دینا اپنا دھرم سمجھے۔ تا کہ آریہ سماجوں اور آریوں کی تعداد بڑھانے کے پُن کی وہ بھاگی بنتے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وید پرچار وبھاگ کا اس سال کا بجٹ پچاس ہزار کے قریب ہے۔ جس سے ۳۵ ہزار کے قریب وید پرچار فنڈ میں آنا چاہیئے۔ لیکن ادھا گیا ہے۔ ورش کے سات مہینے گذر گئے۔ وید پرچار ندھی میں صرف ۶۶۰ روپیہ آیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ سال کے ابتدائی مہینوں میں ہر سال کم رقم آتی ہے لیکن نہ اتنی کم۔ کہ جتنی اس سال آئی ہے۔ گذشتہ سال کاتک کے اخیر تک ۵۹۰۸ روپے آئے تھے۔ اس سال ۶۶۰ روپے ہی آئے ہیں۔ گذشتہ سال کی کل آمدنی وید پرچار فنڈ غالباً ۲۸ ہزار کے اندر تھی۔ باقی بیس بائیس ہزار سال کے آخری چار مہینوں میں آئے تھے۔ اس سال کے سماپت ہونے میں بھی اب پانچ ماہ ہی رہ گئے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں کو حرکت میں آنا چاہیئے۔ اور وید پرچار فنڈ کی رقم زیادہ نہیں تو بجٹ کے مطابق جمع کرنے کے پریتن میں سبھا کو سہوگ دینا چاہیئے۔

وید پرچار فنڈ کی رقم کیسے پوری ہو۔ اس کا ایک ہی سادھن ہے۔ کہ جتنی رقم سبھا نے پرتیک سماج کے نام لگائی ہے۔ اس کی ادائیگی ہر ایک آریہ سماج کر دے۔ سبھا نے اندھا دھند رقمیں سماجوں کے نام نہیں لگائیں۔ قلم کو خوب روک روک کر لگائی ہیں۔ بھاری تعداد ایسی سماجوں

کی ہے۔ جن کے نام بیس پچیس کی ہی رقم ہے۔ بڑی سماجوں کے نام بڑی رقوم ضرور ہیں لیکن وہ اُسے بآسانی تمام دے سکتے ہیں۔ اور دیتے ہیں۔ لیکن چھوٹی سماجوں کے نام چھوٹی رقوم ہونے پر بھی کم آتی ہیں۔ حالانکہ چھوٹی سماجوں کے آریوں نے دھرم پریمی ہونے کا ایش پراپت کر رکھا ہے۔ سماجیں اپنے نام کی رقوم دے دیں تو سبھا کو مطلوبہ دھن ضرور آ سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیں کیسے جمع کریں۔ آریہ سماجوں کے لئے بھی جمع کرنا مشکل نہیں اس کے کئی طریقے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیں ہر سال اپنا سالانہ جلسہ منایا کریں اس کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو عظیم پیمانہ پر وید پرچار۔ اور دوسرا وید پرچار فنڈ کا دھن آسانی سے جمع ہو جانا۔ جو آریہ سماجیں اتسو نہ کر سکیں۔ وہ آریہ پریواروں میں دان کا کوئی سمے ایسا نہ جانے دیں۔ جس پر وید پرچار کے لئے کچھ حاصل نہ کر لیں۔ علاوہ ازیں پرتیک آریہ سماجی سے ورش میں زیادہ نہیں تو ایک ایک روپیہ لیا جائے۔ کون ہندو گھر ہے۔ جس میں مختلف طریقوں سے سال میں دس بیس روپیہ کا دان نہیں ہو جاتا۔ تو کیا آریہ سماجی ہی ایسے گئے گذرے ہیں۔ کہ ورش میں دس بیس نہیں تو پانچ دس بھی آریہ سماج کے لئے نہیں دے سکتے؟ دے سکتے ہیں۔ لیکن ادھر اُن کی توجہ ہی نہیں دلائی گئی۔ دلائی جائے۔ تو دھن کا سوال بہت آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔

وید پرچار کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ وید پرچار ندھی ہے۔ پرنتو اس کے علاوہ اور بھی ہیں اور وہ ہیں چار آنہ ندھی اور دشانش وغیرہ۔ چار آنہ ندھی کا اتہاس ہر آریہ سماجی کو معلوم ہے۔ یہ ندھی آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کے نِروان دِوس کی سمرتی میں رشی رِن سے اُرِن ہونے کے لئے چار چار آنہ کے سادھارن دان کے لئے بنائی گئی ہے۔ ارتھات رشی اتسو کے دن پرتیک آریہ نر ناری کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس پوتر پرو کے دن صرف سہر کے پیسے دان دے۔ یہ کوئی بڑا اسعاف نہیں۔ لیکن یہ افسوسناک امر واقعہ ہے۔ کہ اس مطالبہ کا جواب کبھی حوصلہ افزا نہیں دیا گیا۔

اس رقم کے دان کا ورش میں ایک ہی سمے ہے رشی اتسو۔ جو اس سمے کو کھو دیں۔ اُن کے لئے دوسرا موقعہ ہے۔ رشی بودھ اتسو کا۔ ان دو کے علاوہ ورش میں اور کوئی موقعہ اس فنڈ کے لئے دھن دینے کا نہیں۔ آریہ سماجیں اگر اپنے کرتویہ کا پالن کریں تو ادھر رشی اتسو سماپت ہوا اُدھر چار آنہ ندھی کا دھن دفتر سبھا میں پہنچا

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر وشنو صاحبان کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کمرے ہوادار بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر ڈاکخانہ اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہیں آزمائش شرط ہے

CC-0 ... Digitized by eGangotri

نہیں ہے۔ لیکن اُو سمجھا گیا ہے؟ رشی اُتسو کو ہوئے نصف مہینہ ہو گیا۔ لیکن چار آنہ ندھی میں کوئی قابل ذکر دھن نہیں آیا۔ آتے گا سہی۔ لیکن کئی اپیلوں اور یاددہانیوں کے بعد۔ یہ کام کرنے والی سوسائٹیوں کا دستور نہیں۔ کام کرنے والی سوسائٹیوں کا یہ دستور ہو۔ چاہئے کہ رشی اُتسو کے بعد ایک ہفتہ کے اندر پراشت بھر کی سماجوں کا دھن سبھا کے دفتر میں پہنچ جائے۔ وہ بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اتنا تو ہوگا۔ کہ سبھا اور سماجیں اس دشا پر بتر وہار کے کشٹ اور خرچ سے بچ جائیں گی۔ اس سال اس ندھی میں صرف ۲۰۲ روپیہ آیا ہے۔ جو گت ورش ۱۰۱ روپیہ تھا۔ ۲۰۲ بھی گذشتہ سال کے رشی اتسو کا بقایا ہے۔ اس ورش کا تو سارا دھن ابھی آنا ہے۔ جو ستمبر کے پہلے نصف میں پہنچ جائے۔ تو سمجھا جائے گا۔ کہ آریہ سماجیں اپنے فرض کو پہچانتی ہیں ؛

ایک اور ذریعہ دشانش ہے۔ جو آریہ سماج سبھا میں ووٹ کا حق لینا چاہے۔ اُسے تو یہ دھن دینا ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ بغیر دشانش آئے کسی سماج کے پرتی ندھی سویکار نہیں کئے جا سکتے۔ لیکن کئی آریہ سماجیں ہیں۔ جنہیں دشانش دینا منظور نہیں۔ ووٹ کا حق نہ ملے۔ بلا سے۔ پر تو یہ ٹھیک نہیں۔ ہر ایک آریہ سماج کو جسے ووٹ کا حق پہنچتا ہے۔ اس حق سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ اور اگر وہ اپنے حق کے متعلق بے پرواہ بھی ہوں۔ تو انہیں آمدنی کا دشانش سبھا کے دفتر میں ضرور پہنچا دینا چاہیئے۔ تاکہ دشانش کی رقم اتنی بڑی ہو۔ کہ وید پرچار کے خرچ کے ایک حصہ کے بوجھ کی متحمل ہو سکے ؛

وید پرچار کی تین ضروریات۔ وید پرچار ندھی چار آنہ ندھی اور دشانش ——— آریہ جنتا کے سامنے ہیں۔ کوئی آریہ نہیں۔ جو

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کا پاٹھ نہ کرتا ہو۔ لیکن اس منتر کو عملی صورت میں دیکھنے کے لئے کچھ کرتے ہیں۔ جو انہیں پالن کرنے چاہئیں۔ کرتے پالن کے بغیر ادھیکار کی آشا اندھیر کا چینٹا ہے۔ جو کسی آریہ کو شوبھا نہیں دیتی۔ سارے سنسار کو آریہ بنانے کا خواب بڑا ہی سہاونا ہے۔ پر تو یہ خواب تبھی لے سکتا ہے۔ جناب کہ کر تو یہ سے بھی باخبر ہو۔ وید پرچار کے منصوبے میں آریوں کا کیا کرتویہ ہے۔ اس کا ایک حصہ اُن کے سامنے رکھ دیا گیا۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس کی طرف کہاں تک دھیان دیا جاتا ہے ؛

آریوں کو اُتسو مبارک!

لاہور آریہ سماج کا مہوتسو آریوں کا تیرتھ ہے۔ جہاں اکثر ہر کرد مسرم آچاریوں اور دیدانیوں کے شبد اُپدیش اور شانتی دائک اُپدیشوں سے آریوں کو اپنے جیونوں میں بریوتن لانے کا سنجھا و پرابت ہوتا ہے ؛

آریہ سماج لاہور کے اس مہوتسو پر جو آریہ بہن بھائی پدھارے ہیں۔ ہم اُن کا ہردے سے سواگت کرتے ہوئے انہیں مہوتسو کی مبارک پیش کرتے ہیں۔ اور آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ اتسو سے اچھی شکشا لے جا کر اپنے سماج اور دھن کے ذریعے کو سپھل کریں گے ؛

آریہ سمجھو لاہور ترغیبوں کا گھر ہے۔ آپ کی اس یاترا کا پھل ترغیبوں میں پھنسنا نہ ہو۔ بلکہ ویدک دھارمک شکشا کے مول تتو کا گرہن کرنا ؛

وید کی تعلیم ہے۔ کہ آپ گرو اور ماتا پتا کے بھی گُن ہی گرہن کرنے چاہئیں۔ اُن کے اوگنوں سے کوئی سروکار نہ رکھنا چاہیئے ؛ آپ کو لاہور کے اس مہوتسو میں اس ویدک تعلیم کو درشٹی میں رکھ کر گنوں کا ہی گرہن کرنا چاہیئے ؛ پرماتما کرے آپ کی یاترا سپھل ہو ؛

جلسے جلوسوں اور اجتماعوں کی وجہ سے کیا گیا تھا۔ اُن کے قانون شکن اجتماعوں کو روکنے میں تو یہ قانون قاصر رہا۔ لیکن بمصداق "نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد" آریہ سماجی اس قانون کی چکی میں پیس دیئے گئے۔ انہی دنوں آریہ سماج سیالکوٹ میں جلسہ تھا۔ اس کے سمبندھ میں نگر کیرتن نکلا۔ تو اُسے روک دیا گیا۔ جس کی تعمیل آریہ سماجیوں نے اپنا فرض سمجھا۔ لیکن اس کے بعد بھی مسلمانوں سے اس دفعہ کی تعمیل کرانے میں حکام کی توقعوں پر عاجز ہی رہے ؛

آخری واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے ایک احراری ڈائنیسر کی موت پر ماتمی جلوس نکالنا چاہا۔ اور اُن بازاروں سے گذرنے پر بضد ہوئے۔ جن میں زیادہ تر ہندو آباد ہیں۔ مقامی حکام نے جلوس کو اُدھر سے گذرنے کی اجازت نہ دی۔ تو وہ لوگ دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ جس کا نتیجہ ہوا کہ ہزارہا مسلمان اکٹھے ہو گئے۔ باوجود اس کے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے حکم کی تعمیل کرانے پر تُلا ہوا تھا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر جھک گیا۔ اور ہم کیا سنتے ہیں۔ کہ جلوس ہندو بازاروں کے راستے گذر گیا ؛

ڈپٹی کمشنر کیوں جھکا۔ یہ وہ جانے اور اُس کا خدا۔ البتہ جو حالات سامنے ہیں۔ ان سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں۔ کہ ڈپٹی کمشنر جھکا۔ تو مسلمانوں کے عزم کے سامنے جھکا۔ اُن کی طاقت کے سامنے جھکا۔ اس بات سے بحث نہیں۔ کہ مسلم جلوس کو ہندو بازاروں سے کیوں گذرنے دیا گیا۔ البتہ یہ سوال ضرور غور طلب ہے۔ کہ آریوں کے ساتھ مسلمانوں سے مختلف سلوک کیوں کیا گیا۔ انکا جلوس کیوں روکا گیا۔ وہ کیوں رک گیا؟ یہ سوال ہیں۔ جن پر ہر ایک آریہ کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ آریوں کے اندر وہ کون کمزوری آ رہی ہے۔ اس کا کارن کیا ہے؟ اور اُسے کیسے دُور کیا جا سکتا ہے؟

حکام سیالکوٹ کا آریوں اور مسلمانوں سے سلوک

احراری تحریک کے سلسلہ میں سیالکوٹ کے مسلمانوں نے جو اودھم مچا رکھا ہے۔ واقعات بتاتے ہیں کہ دفعہ ۱۴۴ کا زبردست ہتھیار بھی اس کے انسداد میں قاصر رہا ہے۔ سیالکوٹ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ احراری

مسلمانوں کے بڑھے ہوئے حوصلے

ریاست کشمیر کی کمزور پالیسی نے جو موجودہ حکمران کے روز تخت نشینی سے مسلمانوں کے متعلق اختیار کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے حوصلے اس قدر بڑھا دیئے ہیں۔ کہ وہ اس بات پر بضد ہیں۔ کہ ہندو کے دھرم پریورتن کر کے مذہب تبدیل کرنے کے متعلق ہندو وراثت کا جو قانون ریاست میں رائج ہے۔ اُس کی ترمیم اُن کے حسب منشا کی جائے ؛

ریاست میں قانون ہے۔ کہ کوئی ہندو غیر ہندو بننے پر وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ مسلمان اسے اسلام کی ترقی کے راستے میں حائل سمجھتے ہیں۔ اور اس لئے اس کی ترمیم چاہتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کے لئے ہندو اپنے قانون وراثت کی ترمیم کیوں منظور کریں۔ اگر مسلمانوں کو اپنا شرعی قانون عزیز ہے۔ تو ہندوؤں کو اپنا دھرم شاستر عزیز تر ہے۔ جو اجازت نہیں دیتا۔ کہ ایک ہندو خاندان کے کسی قابل فرد کے مرتد ہو جانے پر اس خاندان کی پیدا کی ہوئی جائیداد کو بھی ارتداد کی بھٹی میں جھونک دیا جائے۔ جب اس کے مرتد ہونے پر اس کے اپنے بیوی بچوں کو مرتد ہونے کیلئے کوئی قانون مجبور نہیں کر سکتا۔ تو اس کے آباؤ اجداد کی پیدا کی ہوئی جائیداد سے ہندو خاندان کو محروم کرنے کا قانون کس طرح قابل پذیرائی ہو سکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے حوصلے بڑھا دیئے گئے۔ وہ اپنے ہر ایک مطالبہ کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور اُسے منوانے پر اڑے ہوتے ہیں اور جب تک مہاراجہ صاحب نرمی کرتے جائیں گے ان کے مطالبات ختم نہ ہونے پائیں گے ؛

مسلم ریاستوں کے ظالمانہ قانون

مسلم منطق کی کرشمہ ہے۔ کہ غلط ہے۔ کہ ایک ہندو کے مسلمان ہونے پر اُسے اُس کی جائیداد سے محروم کر دیا جائے۔ لیکن انہوں نے ان مظالم کے مقابلہ پر رکھا جاسکتا۔ جو مسلم ریاستوں میں ہندوؤں پر روا رکھے جاتے ہیں۔ تو یقیناً مسلم مظالم کا پلڑا بھاری رہے گا۔ مثال کے طور پر ریاست بہاولپور کے قانون کو دیکھئے۔ ہندو کی عورت اگر مسلمان ہو جائے۔ تو وہ اس کا خاوند نہیں رہتا۔ رہنا چاہے۔ تو دھرم پریورتن کر کے مسلمان بن کر ہی رہ سکتا ہے۔ پھر جہاں کسی ہندو ریاست میں مسلمانوں کو تبلیغ سے منع نہیں کیا جاتا۔ وہ برابر تبلیغی دام بچھا کر ہندوؤں کے دھرم پر ڈاکہ ڈال سکتے ہیں۔ وہاں مسلم ریاستوں میں کسی ہندو کو اجازت نہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو شدھ کر سکے۔ انصاف اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں کو تبلیغ کی اجازت ہو۔ وہاں ہندوؤں کو بھی شدھی کی ہونی چاہیئے۔ لیکن اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو ہر جبر بر خود مہاپسندی برتتا ہے دیگران کے خلاف مذہب کے نام پر دوسروں کو اس حق سے محروم کرتا ہے۔ جسے وہ اپنے لئے مباح سمجھتا ہے ؛

مہیلا سمیلن کے ریزولیوشن

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کے سالانہ جلسہ پر مہیلا سمیلن نے جو پرستاو پاس کئے ہیں۔ ان میں ایک سارد ایکٹ کے متعلق ہے۔ جسے گورنمنٹ مشنری پس پشت ڈال رہی ہے۔ کیونکہ ملزموں کے خلاف مقدمات چلانے میں لیت و لعل کی جاتی ہے اور سختی سے قانون پر عمل نہیں کیا جاتا۔ مہیلا سمیلن کا یہ مطالبہ نہایت واجبی ہے۔ کہ سارد ایکٹ پر سختی سے عمل کیا جائے۔ تاکہ بال ودواہ کا قلع قمع ہو۔ دوسرا ریزولیوشن اس سے بھی ضروری ہے۔ کہ لڑکیوں کی حالت میں شادی کی عمر ۱۴ سے بڑھا کر ۱۶۔ اور لڑکوں کی حالت میں ۱۸ سے ۲۵ سال کر دی جائے۔ پانچ پانچ سات سات برس کے بچوں کے بیاہوں کے مقابلہ میں ۱۴۔ اور ۱۸ سال کی عمر کافی ترقی ہے۔ لیکن یہ آدرش نہیں۔ آدرش ۱۶ اور ۲۵ سال ہی ہے۔ اور تمام مہذب ممالک اس آدرش کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان میں جس کی تہذیب ۲۵۔ اور ۱۶ کی عمر میں بواہ کی اجازت دیتی ہے۔ بواہ کی آدرش عمر ۱۸۔ اور ۱۴ مقرر نہ کی جائے۔ لیکن گورنمنٹ ۲۵۔ اور ۱۶ تو کے قانون کی طرف سے لاپرواہ ہے۔ تمام پبلک رائے کی ترمیم کو آپ منظور کرے گی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سناتنیوں کو چیتاونی

اس ہفتہ آریہ سماج لاہور کے ساتھ سناتن دھرم سبھا لاہور کا بھی اُتسو ہے۔ جس کے ساتھ ایک کانفرنس بھی ہوگی۔ اس کانفرنس میں سناتن دھرم کی موجودہ اوستھا اور اس کی اُنتی کے وسائل پر غور کیا جانے والا ہے۔ مضمون بھیجا ہے۔ اس نے یہ کہنا مشکل ہے کہ اُنتی کے وسائل کیا بتائے جائیں گے۔ پرنتو سناتنی بھیوں کی جاگرت ان کے سمے یہ کانفرنس کے بلانے والوں کو متنبہ کیا ہے۔ اور ایسے معاملات پر وچاروں کی طرف اُن کی توجہ دلاتی ہے۔ جو آریہ جاتی کی اُنتی کے واستوک کارنوں میں ہیں۔ اور یہ ہرش کی بات ہے کہ وہ معاملات وہی ہیں۔ جن کی طرف آریہ سماج اپنے روز پیدائش سے توجہ دلا رہا ہے۔ کاش سناتنی بھائی اپنے سناتنی بھائیوں کی آواز کو سنیں۔ اور سُن کر ان معاملات پر وچار کریں۔ جو اس نے وچار کے پیش کئے ہیں۔ اور اس طرح ایک طرح آریہ سماج کے کام میں سہیوگ دے کر آریہ جاتی کی اُنتی میں سہایک ہوں۔

اچھوت اُدھار کی سمسیا

ان معاملات میں پہلا اچھوت ادھار ہے اچھوت اُدھار کی پہلے دھارمک نکتہ نگاہ سے ضرورت تھی۔ لیکن پولیٹیکل نکتہ نگاہ سے بھی اس کی ضرورت نہایت اہم ہو گئی ہے۔ بھارت کے آئندہ شاسن میں اقوام سے حصہ اُن کی تعداد پر ہوگا ہندو اکثریت میں ہیں۔ اس لئے مسلمان جو نہایت اہم اقلیت ہیں۔ انھیں کوشش میں ہیں کہ ہندو اکثریت توڑی جائے۔ اس کے لئے وہ تبلیغ سے خوب کام لے رہے ہیں اور آئے دن ہزاروں ہندو اسلامی طاقت کو بڑھانے کے لئے تبلیغ کا شکار بنائے جا رہے ہیں۔ لیکن اس سے ہندو اکثریت دنوں میں اقلیت میں بدل نہیں سکتی۔ اس لئے انہوں نے ہندوؤں کی تعداد میں یکدم کمزور کا تعداد کی کمی یہ طریقہ سوچا ہے کہ اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ کر کے ان کی ایک علیحدہ اقلیت قائم کی جائے۔ چنانچہ الگ سیاسی داؤں خوب چل رہا ہے۔ اور اگر گذشتہ مردم شماری میں پنجاب میں ہندوؤں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے۔ تو اس کا ایک کارن یہ ہے کہ ہم لاکھ اچھوت مسلمانوں کی چال میں آ کر شدّ کو چھوڑ کر آدھرم میں چلے گئے ہیں اس پر بجا طور پر جاگرت، سناتنیوں کو چیتاونی دیتا ہے پہلا سوال عبادت درشن میں لینے والے اُن لوگوں کا ہے۔ جن کو انتیج یا اچھوت کے نام سے پکارا جاتا ہے"

سناتنیوں میں اچھوتوں کے متعلق یہ بیداری مبارک ہے۔ بشرطیکہ با معنی ثابت ہو اس سمے تک سناتنیوں کی شُدھی یا اچھوت اُدھار کی حمایت بے معنی ہی رہی ہے۔ اچھوت اگر آدھرمی بنتے ہیں۔ تو اتنے مسلمانوں کی چالوں سے نہیں جتنے ہندوؤں کی سرد مہری سے اب بھی جو باقی ہیں۔ وہ موجودہ سلوک کی موجودگی میں آدھرم میں جانے سے نہیں بچ سکتے اور جب ایک بار چلے گئے۔ تو واپسی کی آشا فضول ہے۔ اس لئے سناتنیوں کو بادقت جاگنا چاہئے۔ اور سات کروڑ اچھوتوں کو جو ہندو دھرم کا انگ ہیں کسی طرح بیٹھے رہنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔ ہندوؤں کو سمجھ لینا چاہئے کہ اچھوت رزولیوشنوں کے پیاسے نہیں انہیں پانی کی پیاس ہے۔ جس کی جگہ رزولیوشنوں سے پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ کوشش کامیاب نہ ہوگی۔ ہندوؤں کو اچھوتوں کے لئے کنوئیں کھول دینے کی عام منظوری دے دینی چاہئے۔

ویاس گدی کی توہین

دھرم پرچار آج ذریعہ معاش بن رہا ہے۔ جسے کوئی کام نہ ملے۔ بولنے کی شکتی ہو۔ یا راگ میں انگلی چلتا ہو۔ تو وہ دھرم اپدیشکی یا بھجن اپدیشکی کو ذریعہ معاش بنا بیٹھتا ہے۔ اس میں کچھ تنخواہ مل جاتی ہے۔ اور کچھ دان دکشنا کے روپ میں بالائی آمدن کی بھی آشا ہوتی ہے دھرم اگر ترقی نہیں کر رہا۔ تو اس کا ایک کارن ایسے دھرم اپدیشک بھی ہو سکتے ہیں۔ آریہ سماج اسے شدت سے محسوس کر رہا ہے۔ اور اس سے سدھار کی آتے فکر ہے۔ پر تو ہمارے ایک سناتنی سہیوگی کو شکایت ہے۔ کہ سناتن دھرمی اس لہر میں بری طرح سے بہے چلے جا رہے ہیں وہ لکھتا ہے:۔

"ذرا وچاریے کہ ہم کہاں تک اپنے آپ کو اس بات سے بری کر سکتے ہیں۔ جبکہ محض سرپالنگ کار ہونے کے باعث آج ہم ہر ایک نوجوان کو ویاس گدی پر بٹھا رہے ہیں۔ اور اس سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ دھرم اپدیش کرے حالانکہ وہ صرف اپنی رسٹ واچ اور البرٹ فیشن کے بالوں کی نمائش کرتا ہے۔"

یہ تو ہوا بھجن اپدیشکوں کے متعلق۔ دھرم اپدیشکوں کی بابت سنئے "دھرم ادھیکش آچاریہ لوگ ہونے چاہئیں۔ جن کا جیون تیاگ مے ہو۔ اور سیوک لوگ انہیں دنیاداری کے دھندوں سے آزاد کر دیں۔ مگر آج ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ بجائے آزاد کرنے کے ہم انہیں اپنی قید میں لے لیں۔ نوکر رکھ کر دھرم اپدیش کرایا جاتا ہے ہیں۔ بھلا کیا ماتحت ملازم یا نوکر ہونے کا خیال کسی گرو بیٹھنے کی توفیق دے سکتا ہے اور دھن یا دولت اور حکومت کے نشہ میں کوئی شخص انکساری سیکھ سکتا ہے؟"

اپدیشکوں کی زیادتی کے باوجود اگر دھرم نیچے کو جا رہا ہے۔ تو اس کا کارن یہ ہے کہ اپدیش کا ادھیکار ان ادھیکاریوں کو دیا جا رہا ہے آریہ سماج ہر یا سناتن دھرم سبھا انتی کر سکتے ہیں۔ تو سوتنتر آتما آچاریوں کی رہنمائی میں ہی چونکہ ایسے آچاریوں کا ابھاو ہے۔ اس لئے موجودہ طریقہ کو اختیار کیا گیا ہے۔ پرنتو اس کو دھرم پرچار کا نکشن نہ بنایا جائے۔ بلکہ موافق حالات پیدا کرنے کی۔ اور اُن کے پیدا ہونے کے ساتھ ان کو چھوڑنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

دو روپیہ سیر گنگا جل

دھرم کے نام پر سناتن دھرم میں جو اپرادھ ہوتے ہیں۔ انہیں سناتن دھرمی بھی اب محسوس کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ فیروزپور سناتن دھرم سبھا کے جنرل سکریٹری لالہ رامجید اس کی بیر تھ یاترا کے تجربات کا ورنن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ بیج ناتھ دھام بازار سے گذر کر ایک تالاب پر گئے۔ راستہ میں پنڈوں سے تو پوچھتے پوچھتے کہ کہاں کے ہو؟ کیا گوت ہے؟ سرکھا لیا۔ تالاب کے نزدیک نہیں گئے۔ جہاں ایک پنڈا گنگا جل فروخت کرتا تھا۔ جو کہ دو روپیہ فی سیر قیمت لیتا ہے۔

دھرم کے نام پر گنگا جل کی تجارت دھرم اپرادھ نہیں تو اور کیا ہے؟ شکر ہے کہ سناتنی اسے محسوس کرنے لگے ہیں۔ دو روپیہ...

سوامی دیانند سرسوتی

(از شری لکشمی چند نسیم۔ نور محل)

ڈنکہ ویدوں کا زمانے میں بجایا تو نے
نورِ ایمان کا لوگوں کو دکھایا تو نے
بُت پرستی کو زمانے سے مٹایا تو نے
شانہ ان نیند کے ماتوں کا ہلایا تو نے
لعنتِ طوقِ غلامی کو اُتارا تو نے
پریم اور پریت کا رس ہم کو پلایا تو نے
شامِ آلام میں آیا تو اقبال کی صورت
جو کوئی دیکھ نہ سکتا تھا وہ دیکھا ہم نے
تجھ پہ قربان سبھی جہل کے متوالوں کو
بھولنے کی نہیں ہیں راہ نمائی تیری
یہ جہالت تھی کہ گمراہ تھی ساری دنیا
جس کو تسخیر کیا پریم سے تسخیر کیا
راہ کی کوئی رکاوٹ نہ تجھے روک سکی
جو تری جان کے خواہاں تھے کیا اُن کو معاف
گھر کیا ہر کس و ناکس ہی کے دلمیں تو نے
پردہ جہل و ضلالت کو اُٹھایا تو نے
اُن کی تاریکیٔ مذہب کو مٹایا تو نے
معجزہ عشقِ حقیقی کا دکھایا تو نے
خوابِ مدہوش سے لوگوں کو جگایا تو نے
سبق آزادی کا دُنیا کو پڑھایا تو نے
راستہ عشقِ حقیقی کا دکھایا تو نے
صبحِ عشرت کا ہمیں مژدہ سنایا تو نے
جو دکھا سکتا نہ تھا کوئی دکھایا تو نے
بادۂ کوثر و تسنیم پلایا تو نے
بھولے بھٹکوں کو رہِ حق پہ لگایا تو نے
ساری دُنیا کی جہالت کو مٹایا تو نے
اپنا سکّہ دلِ عالم پہ بٹھایا تو نے
سوئے منزل جو قدم اپنا بڑھایا تو نے
اہلِ دُنیا کو اک آدرش دکھایا تو نے
اپنا گرویدہ دو عالم کو بنایا تو نے

ڈگمگاتی تھی یہ طوفانِ حوادث میں نسیمؔ
کشتیٔ دیں کو دیا آ کے سہارا تو نے

Digitized by eGangotri

وہ ان دھرم کو نیچا کرنے والی باتوں کا خاتمہ کرنے کی پرتھا جاری کر دیں گے ٭

جتھے اور سکھ

ڈسکہ کے جتھوں کو خود سکھ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کی ایک مثال نیچے دی جاتی ہے۔ جو موضع راوال تحصیل قصور کے سکھوں نے پیش کی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب ایک سوا کالیوں کا جتھا گیانی شیر سنگھ کی سرکردگی میں وہاں سے گذرا۔ تو لوگوں نے استقبال کرنے کی بجائے خوب صلواتیں سنائیں۔ سردار ہرنام سنگھ نے گیانی جی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ گیانی جی! ایجی ٹیشن کے دوران میں جب آپ کو باقی اکالی لیڈروں کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا۔ تو اس وقت سکھ قوم کی عزت خاک میں ملا کر آپ نے سر میلکم ہیلی کی ٹانگ کے نیچے سے گذر کر اور دونوں کان پکڑ کر ذلت آمیز شرائط پر رہائی حاصل کی تھی۔ اور اپنے ساتھیوں کو جیل میں چھوڑ آئے تھے۔ اب پھر جتھیدار بن گئے ہیں۔ ہم آپ پر بھروسہ کیوں رکھیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پروگرام کے مطابق جتھہ نے اس گاؤں میں چار دن قیام کرنا تھا۔ لیکن کسی نے جانے پیش ہی نہیں کی ٭

انعامی چیلنج

قادیانیوں کی حماقت نے جو جوش مارا۔ دیر کی بات ہے۔ مولوی ثناء اللہ کو انعامی چیلنج دے بیٹھے۔ جسے مولانا نے جھٹ منظور کر لیا۔ اور مناظرہ کے اکھاڑے میں قادیانی پہلوان کو چت گرا کر وہ تین سو کی مالیت جیت لے گئے۔ اب کسی اور قادیانی کی جوش سست آ گئی۔ وہ پھر مولانا کو انعامی چیلنج دینے کی حماقت کر بیٹھا ہے۔ چنانچہ فاروق میں فخر الدین نام کے کسی قادیانی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ لکھنا کہ مرزا صاحب نے میرے متعلق یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ امرتسری حضرت مسیح موعود (مرزا) کے کسی اشتہار میں یہ پیشگوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھا دے۔ کہ جس میں یہ ثابت ہو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ تو لیے حوالے کے صرف پیش کر دینے پر ہی ایک سو روپیہ انعام بلا تامل پیش کر دوں گا"

جواب میں مولوی ثناء اللہ نے چیلنج منظور کر کے لکھا ہے۔ کہ تم انعامی رقم کسی مسلمہ امین کے پاس جمع کراؤ۔ اور فیصلہ کے لئے منصف مقرر کرو۔ اس پر قادیانی مذکور نے بطور امین امرتسر کی جماعت احمدیہ کے امیر ڈاکٹر بشیر اور منشی قاسم علی قادیانی وغیرہ گھر کے آدمیوں کا نام پیش کیا۔ لیکن مولانا ثناء اللہ کو اپنے کیس کی صداقت کا یہاں تک یقین ہے۔ کہ قادیانی امیر کا نام ہی منظور کر لیا۔ رہ گیا منصف کا تقرر ٭

قادیانی خلیفہ امتحان میں

مولانا نے منصفی کے متعلق خود میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا نام پیش کر کے گویا خلیفہ کو امتحان میں ڈالنے کی خوب تدبیر نکالی ہے۔ چونکہ خلیفہ صاحب قادیانی مرید کی جہالت سے آگاہ ہیں اور جانتے ہیں۔ کہ مولانا ثناء اللہ کے پاس اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مرزا صاحب کی تحریر موجود ہے۔ اس لئے اُن کا منصفی منظور کرنا مشکل۔ اور اگر انکار کریں۔ تو اس کے یہ معنی کہ خود اپنے مرید کے چیلنج کی بطالت پر بھر خود مہر ثبت کرتے ہیں عجب مشکل ہے جس سے رستگاری کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ اگر خلیفہ صاحب کو صداقت پیاری ہے۔ تو صداقت کا اظہار کر کے معاملہ کو ختم کر دیں۔ ورنہ مرید جو سو روپیہ سید ان مناظرہ میں بچھا رہا جا کر دے گا۔ وہ ویسے ہی مولانا کی خدمت میں جا کر پیش کر دے اور اُن سے

گر دہ اگر عرض کرے کہ اپنی منظوری کر سوالکر رقم گذشتہ کر دیں۔ اگر دونوں میں سے ایک بات نہ ہوئی۔ تو احمدیت کے لئے مولانا ثناء کے مقابلہ پر نتیجہ رسوائی کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ ہمیں خلیفہ سے ہمدردی ہے۔ کہ ایک مرید کی جہالت اور حماقت نے انہیں امتحان میں لا ڈالا۔ لیکن جو ہو چکا ہو چکا اب نتیجہ کے اثر رسوائی سے بچنے کے لئے کسی تدبیر کی ضرورت ہے۔ جو خلیفہ صاحب کو اختیار کرنی ہی پڑے گی ٭

پرماتی سوبکار

پنڈت وزیر چند شرما کے پرسدھ ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور سے ہر سال کی اشیاء کی پرماتی سہرش سوبکار کرتے ہیں۔ ۱۹۳۲ء کے دو خوبصورت کیلنڈر ان میں انگریزی اور دیسی ہر دو تاریخیں ہیں ایک میں سوامی دیانند کی تصویر ہے اور دوسرے میں مہاتما ہنسراج جی کی قیمت ہر ایک کی دو آنے۔ ڈیلی پیپر (ڈینگ پیمار رکھنا) بصورت ماڈرن خوب صورت چھپی ہوئی ہے۔ بیٹھک میں لگانے کی بہت عمدہ چیز ہے قیمت ۲ ۔ سوامی درشنانند اور مہاتما ہنسراج کے بلاک رنگین چھپے قیمت فی ...

ورکی آوشیکتا

ایک معزز خاندان آریہ کل اُپنین پندرہ ورش برہمچاری گوکل گوتر تندرست روپ وتی کنیا کے لئے ایک اگروال آریہ سماجی ور کی آوشیکتا ہے۔ ور کی آیو پچیس ورش سے زیادہ نہ ہو۔ اور کسی یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہو اور برسر روزگار رہے۔ کنیا گرہستھ کار میں بھی ہوشیار ہے۔ ہندی کی پربھاکر کا امتحان دے چکی ہے اور سنسکرت کی پرتھما آگامی فروری میں دینے والی ہے۔ براہ کرم ویٹ رجسٹرڈ پتر دوار پروہتان آریہ سماج جھانسی سے کریں

نمبر ۹۷۰ ور کی ضرورت!

۱۷ سالہ کنواری کنیا کے لئے آریہ ور کی ضرورت ہے جو نوجوان۔ برسر روزگار گوردوکل کا سناتک یا مڈل یا کم از کم شاستری تک کی یوگیتا والا ہو۔ عمر اندازاً ۲۵ سال ہونی چاہئے۔ آریہ خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ لڑکی پڑھی لکھی لیکن گھر کے کام میں نپن ہے ذات کا خیال نہیں رکھا جائیگا۔ لڑکا پنجاب کے کسی شہر کا باشندہ ہونا چاہئے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر مع مفصل حالات کے آنی چاہئیں۔

راج وید دھرم دیو کو می بھوشن ویدک
کٹمی بازار۔ لاہور

صرورت!

انگلینڈ سے واپس آئے ہوئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے۔ اور جس کے پراسپکٹس بہت اچھے ہیں۔ ایک قابل شادی عمر کی کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سادہ اطوار رکھنے والی اچھی تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے ٭

No 20 C/O, THOMAS-
COOK & SONS LTD
RANGOON

۹۶۷ کنیا کی آوشیکتا!

گورو کل کانگڑی کے ایک سیوگیہ سناتک عمر ۲۸ سال کیلئے دواہ یوگیہ کنیا کی آوشیکتا ہے۔ کنیا پڑھی لکھی گھر کے کام کاج میں نپن اور شوق رکھنے والی تندرست و سڈول ہونی چاہئے

پتر ووہار کا پتہ:۔
نمبر ۲۵
معرفت ویرا اینڈ کمپنی۔ دہلی

۹۶۶ سیوگیہ وروں کی آوشیکتا

شری مہدرانند آلہ آریہ اجمیر کی کنیاؤں کے لئے یوگیہ پرتشٹت وروں کی آوشیکتا ہے۔ گورو کل کے سناتک ادھیاپک تھا ودوان ودیارتھیوں کے پتروں پر وشیش دھیان دیا جاویگا۔ کنیائیں سنگشت ہونے کے اتیرکت گرہ کاریہ میں پورنا۔ بنا دکش ہیں۔ چار کنیاؤں نے ہندی مڈل اور ایک نے سنسکرت پرتھما کی پریکشا پاس کی ہے۔ جو مہانو بھاو چاہیں ایک روپیہ بھیج کر شادی نارم منگا کر پورا کر کے بھیجیں ٭

منتری آریہ اناتھ آلیہ اجمیر

۹۶۵ کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا

مجھے اپنی مترک کنواری کنیا کے لئے جو کہ تندرست پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ کھتری کنوارے لڑکے کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۲ تا ۲۵ سال تک ہونی چاہئے۔ ضلع جالندھر ہوشیارپور۔ امرتسر اور گورداسپور کے لڑکے کو ترجیح دی جائے گی۔ کنیا کے والدین اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ٭

نمبر ۹۶۸
معرفت پرکاش لاہور

۹۶۹ آوشیکتا!

گورو کل کانگڑی کے ودیالیہ وبھاگ کے لئے ایک ایسے ٹرینڈ آریہ سماجی ادھیاپک کی آوشیکتا ہے۔ جو ہندی و سنسکرت بھلی پرکار جانتے ہوں سنگیت بھی جانتے ہوں۔ اور کھیل میں وشیش دلچسپی لیتے ہوں۔ عمر چالیس برس سے زیادہ نہ ہو تقرری ہوتے ہی فوراً سیوا آرمبھ کرنی ہوگی۔ پرارتھنا پتر

مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کانگڑی
ضلع سہارنپور
کے پتہ پر بھیجنے چاہئیں ٭

۹۶۴ کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے ورو کی ضرورت!

یوپی۔ سی پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج دانند سبھا کے ودھوا آشرموں میں سینکڑوں بال ودھوائیں و کنیائیں شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہیں۔ اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرنے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی ٭

بابو بھوانی پرشاد منیجر شادی دفتر مورڈھا والی نئی سڑک کانپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج لاہور کے وارشکوتسو کا پرارمبھ

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو نومبر کے آخری ہفتہ وار اتوار کو ہوتا ہے۔ اور نگر کیرتن سنکر کے دن۔ کئی ورشوں سے اُتسو کے سمبندھ میں کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہے۔ جو منگل۔ بدھ اور دیر کو ہوتی ہیں۔ اس سال منگل کے دن جس کانفرنس سے اُتسو کا پرارمبھ ہوا۔ اس کا مضمون یہ تھا:۔

"کیا دھرم راشٹر اُنتی کے راستہ میں باد ھک ہے؟"

کانفرنس کی کاروائی اُتسو کے پنڈال میں حسب معمول گورودت بھون کے وسیع احاطہ میں نہایت شاندار بنایا گیا ہے۔ رات کے ۸ بجے زیر صدارت آنریبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورمنٹ شروع ہوئی:۔

پنڈت چموپتی جی ایم اے

ویدی پر اپنی ذکر تا کرنے کے لئے آئے۔ تو حاضری کا یہ عالم تھا کہ سارا پنڈال کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ مذہب بُری چیز نہیں کیونکہ لازم بُری چیز ہے۔ آج جھگڑا کونسل کی نشستوں کا ہے۔ لیکن اگر کونسل کی تمام نشستوں پر مسلمان قابض ہو جائیں۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ بشرطیکہ وہ میری ہستی سے منکر نہ ہوں۔ اسیطرح اگر ہندو سب نشستوں پر قابض ہو جائیں۔ تو مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ اگر ہندو ممبران مسلمانوں کی مرضی سے ہوں۔ تو ہندو راشٹر کے ہونے سے کیا غیر ہندوؤں کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کہ مذہب ہماری کار رکاوٹ نہیں۔ مذہبی جنون ہی کارکاوٹ ہے۔ اگر مذہبی جنون سے کام نہ لیا جائے یا مذہب کے غلط معنی نہ سمجھ لئے جائیں۔ تو مذہب نہ صرف یہ کہ راشٹر اُنتی کے راستہ میں باد ھک نہیں بلکہ راشٹر اُنتی کا سادھک ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر ہوتا ہے۔ کہ دھرم ہی ہے۔ جس نے لوگوں کو منش ماتر سے پریم کا اُپدیش دیا۔ منش ماتر ہی نہیں ویدک دھرم تو پرانی ماتر سے پیار کی شکشا دیتا ہے۔ آپ نے وید منتر کے حوالہ سے بتایا۔ کہ دھرم راشٹر اُنتی کے راستہ میں سادھک ہے۔ وید میں بتایا ہے۔ کہ مختلف خیالات رکھنے والے لوگوں کو بھی آپس میں پریم سے رہنا چاہئے۔ خاتمہ پر آپ نے کہا۔ کہ ہمارے لئے تو دھرم اور قومی ترقی ایک ہی چیز ہے۔ دھرم کے بغیر قومیت کے کوئی معنی نہیں۔ اگر اس سوال کا فیصلہ کرنا ہو کہ پھر دھرم کی بجائے مہاتما گاندھی جی کو اور قومیت کی جگہ ہندوستان کی قومیت کو رکھ دو۔ تو پھر بتائیں [illegible]

کیا گاندھی جی اس قومیت کے راستہ میں رکاوٹ ہیں؟ ہرگز نہیں۔ آج تو ہمارے ملک میں قومیت دھرم پر مبنی ہے۔ اور اسی دھرم کے بل پر دھرسانہ میں ستیہ آگرہ کی جے ہوئی اور اسی دھرم کی خاطر مہاتما گاندھی اپنی زندگی کا ہر ایک لمحہ خرچ کر رہے ہیں۔ دھرم ہی غریبوں کی زبان ہے۔ اور اسی کے بل پر قومیت ترقی کر سکتی ہے۔

پادری ٹھاکر داس صاحب

پادری ٹھاکر داس ایم اے نے فرمایا۔ کہ پنڈت چموپتی نے بہت کچھ کہہ دیا ہے۔ جو میں نے کہنا تھا۔ میرا اُن سے پورا اتفاق ہے۔ اور فرمایا کہ مذہب کے معنی باندھنا ہے۔ انسان کو خدا سے اور انسان کو انسان سے۔ آج اگر مذہب کے خلاف جذبہ ہے تو اس لئے کہ ہم نے انسان کو انسان کے ساتھ باندھ رکھا ہے۔ انسان کو خدا کے ساتھ نہیں باندھا۔ آپ نے کہا۔ کہ مذہب خطرناک نہیں۔ مذہب پرستی خطرناک ہے۔

تمدنی بہبودی۔ تعلیم یا آزادی ترقی کے کارن نہیں ہو سکتے۔ اگر تاپہ گرادٹ کا کارن ہوتے ہیں۔ جرمنوں نے تمدنی ترقی کی۔ لیکن آخر وہ ایسے گرے۔ کہ روٹیوں کو محتاج ہو گئے۔ جنگ کے بعد مجھے ایک دوست نے جرمنی سے لکھا۔ کہ یہاں روٹی کا سوال اتنا مشکل ہو گیا ہے۔ کہ ایک جرمن لیڈی ایک وقت کی روٹی کے لئے عصمت فروشی کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ تعلیم میں جاپان تمام ممالک سے آگے بڑھا ہوا ہے۔ لیکن وہاں حالت یہ ہے۔ کہ نوجوان لڑکے لڑکیوں میں خودکشی کی مرض ترقی پر ہے۔ فرانس نے آزادی لی۔ تو وہاں ایسا طوفان برپا ہوا۔ کہ خون کی ندیاں چل گئیں۔ یہ سب چیزیں خطرناک ہیں۔ جب تک اُن کی بنیاد مذہب نہ ہو کیونکہ مذہب ہی ہے۔ جو انسان کو انسان سے محبت اور پریم سکھاتا ہے اور پرماتما کا پیتر ہونے سے سب کو بھائی بھائی بناتا ہے۔

پرنسپل چھبیلداس

آپ نے فرمایا۔ کہ اگر مذہب ایسا ہی اچھا ہوتا۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ تو پھر یہ سوال ہی کیوں پیدا ہوتا۔ آج اس سوال کا پیدا ہونا ہی یہ ثابت کرتا ہے کہ کہیں گڑبڑ ہے۔

بدقسمتی تو یہ ہے۔ کہ ہمارے لوگوں کا دھیان مذہب نے ایسی بُری طرح دوسری طرف کھینچ رکھا ہے کہ وہ تو قومیت کا خیال ہی نہیں کرتے۔ بلکہ انہیں تو کمتی کا ہی فکر لگا رہتا ہے۔ دراصل موجودہ تہذیب کی دوڑ میں انسانوں کو متحد ہونے کا اُپدیش نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ہر شخص کو علیحدہ علیحدہ کمپارٹمنٹ میں بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کوئی اسلام کا جھنڈا بلند کرتا ہے۔ کوئی آریہ دھرم کا پرچار اور کوئی خالصہ مت کا اُپدیش۔ ہر فرقہ علیحدہ لیبل لگانا چاہتا ہے۔

مذہب مساوات کا بدترین دشمن ہے۔ لوگوں کو غلام رکھنے کے لئے مذہب ہی بہترین چیز ہے۔ یہ ایک افیون ہے۔ جو لوگوں کو پستی پر لاتی ہے۔

ہمزی صاحب جی مہاراج دیال باغ

نے فرمایا۔ کہ مجھے ایسے گمبھیر مضمون پر بحث مباحثہ میں حصہ لینے کے لئے یہاں آنے کا حوصلہ نہ تھا۔ چونکہ پرمارتھی زندگی کے بچپن میں میں نے آریہ سماج روپی ماتا کا دودھ پیا ہے۔ اور وہ دودھ آج مجھ میں خون بن کر سرایت کر رہا ہے۔ وہی خون جوش میں آیا۔ اور میں یہاں حاضر ہوا۔ جو پرنسپل چھبیلداس نے بارہ دفعہ آنا لیا ہے۔ جیسے کسی مہا پُرش کی جس کی ہم پوجا کرتے ہیں۔ موت کے بعد اس کی لاش سے بو آنے پر کہیں کہ وہ تو بُرا ہے۔ انسان بچپن سے ہی اپنی زندگی میں بہت سکھ حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور اس سکھ اور عیش کے لئے انسان نے گھر سے باہر نکل قبیلے بنائے۔ اور وہ جب قبیلے والے سکھ میں پڑ جانے کے بعد آپس میں جھگڑنے لگے۔ تو لوگوں نے راجہ چنے تاکہ وہ اُن کے آپس کے جھگڑوں کو ختم کریں۔

آنکھوں کے مشہور و معروف ڈاکٹر رائے بہادر متھرا داس صاحب آئی سپیشلسٹ موگا ہسپتال کا تجربہ

ہسپتال کمپونڈر پنڈت امنت رام اور دیگر تین کمپونڈروں پر ڈاکٹر صاحب نے کرباورسائن کا تجربہ کیا۔ ہر ایک کا وزن ایک ہفتہ میں ۲۔۳ پونڈ بڑھ گیا

اور عجیب و غریب کا خطاب ڈاکٹر محمد ح نے عنایت فرمایا

چوتھائی صدی سے مشہور شہرہ آفاق مقوی اعصاب کی سرتاج دوا

ایک ہفتہ میں ۱۔۲ سے سات پونڈ تک صالح خون بڑھانے والی دوا

کرباورسائن

کمزوری ہر قسم کو دور کرنے میں اپنی نظیر آپ ہے

قیمت اصلی فی شیشی تولہ ۶۰ گولی للعہ روپیہ رعایتی قیمت دو روپے فی شیشی کے خریدار کو ایک شیشی کرباورسائن مفت فی شیشی کے خریدار کو ایک شیشی کرباورسائن مفت اور ایک درجن کے خریدار کو شیشی کرباورسائن مفت بلا کمیشن خرچ ڈاک علاوہ

مینیجر کرباورسائن فارمیسی (5) اوشد ہالیہ رتنا سمیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

مصدقہ اصحاب میں سے چند ایک کے صرف سماجی اصحاب

مہاشہ ہوشیار سنگھ صاحب پردھان آریہ سماج جلال آباد ماسٹر رگھونندن صاحب منتری آریہ سماج میرپور کشمیر مہاشہ ہزاری لال صاحب منتری آریہ سماج حافظ آباد مہاشہ چیتن آنند صاحب سکرٹری آریہ سماج ارشاد [illegible]

Digitized by eGangotri

لیکن اس کے بعد حالات تبدیل ہوئے۔ جب کوئی رابطہ ترتیب ہوا۔ تو اس نے دوسروں کو لوٹنا چاہا۔ اور آپس کی جنگ و جدل شروع ہو گئی۔ اس کے بعد بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ جن کے بعد پھر وزارتیں میدان میں آئیں۔ جو راج کے نام پر سب کچھ کرتی تھیں۔ اس تبدیلی سے لوگ بہت خوش ہوئے کیونکہ ڈیموکریسی کا لالچ دیا گیا۔ لیکن آج اسی ڈیموکریسی کے ماتحت نالائق ممبر بن جانے لگے۔ اسی ڈیموکریسی نے سٹیم رولر کی مانند دنیا کو کچل کر رکھ دیا۔ اسی کو آج قومیت کہتے ہیں۔ اس قومیت کے راستہ میں کہا جاتا ہے۔ کہ دھرم رکاوٹ ہے۔ مجھے تو افسوس ہے۔ کہ دھرم رکاوٹ پیدا نہیں کر رہا۔ حالانکہ اُسے کرنی چاہئے تھی۔ اس قومیت کے معنی مجھے تو سمجھ نہیں آتے۔ کیا حضرت محمد کی تلوار نے تمام دنیا میں اسلام کو روشن نہ کر دیا۔ وہ کس طرح ہوا؟ مذہب ہی تھا۔ جس نے سب کچھ کیا۔ گورو گوبند سنگھ کے کھنڈے نے مذہب کا سہارا لے کر ہی سب کچھ کیا۔ مذہب کی طاقت قومیت سے ہمیشہ بڑھی رہی ہے۔

دھرم کے متعلق صاحب جی نے نہایت عالمانہ تقریر میں فرمایا۔ کہ دراصل تو بڑے بڑے رشی رگ تھے۔ جن کی پوجا ہوتی تھی۔ اس پوجا کو دیکھ کر خود غرض لوگوں نے ڈھونگ رچا اور بیرونی شکل بھیس تبدیل کر کے ان جیسا بننے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ ان کے اپنے اندر کوئی حقیقت نہ تھی۔ اس لئے انہیں مایوسی ہوئی۔ اور لوگوں کو مذہب کو برا کہنے کا موقعہ ملا۔

مذہب ہرگز بری شے نہیں۔ خواہ مخواہ میں اس کے گلے میں پھانسی کی رسی نہ ڈالو۔ مذہب کے نام پر تمام گناہ نہیں کئے گئے۔ اصلی دھرم مہاراج نے فرمایا۔ یہ ہے۔ کہ لوگ اپنا اپنا کام کریں۔ کھشتری اپنا کام کریں۔ ویش ان کی ضروریات کے لئے دھن کمائیں۔ انہیں قانون سازی کا کام کبھی نہ دیا جائے۔ دیا جائے گا تو وہ اپنے مطلب کے قانون بنائیں گے۔ قانون سازی کا کام برہمنوں کا ہے۔ وہ تیاگی ہیں ان کی اپنی کوئی غرض نہیں۔ اس تقسیم سے شودر کو بھی ناراض نہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ پاؤں ہیں۔ بلکہ اُسے سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ آتما کے محل روپی جسم کا اہم حصہ ہے۔ اور ہر ایک کا تعلق انصاف پر مبنی ہے۔ اگر ہماری قوم کا ہر ایک حصہ انصاف پر مبنی ہو۔ تو اُس کے راستہ میں مذہب رکاوٹ پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اُس روشنی کی تلاش کا راستہ دکھاتا ہے۔ جس پر چل کر ہی شانتی مل سکتی ہے۔

شریمتی لاڈو رانی زتشی

شریمتی زتشی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مذہب کبھی غلط راستہ نہیں دکھلاتا۔ مذہب برا نہیں ہماری تنگ خیالی بری ہے۔ مذہب تو غریبوں کی تسکین کا کارن ہے۔ مذہب چھوڑ کر کوئی زیادہ قوم پرست نہیں بن جاتا۔

پنڈت وشوبندھو جی ایم اے

پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ نیشنلزم میں بھی اسی قدر برائیاں ہیں۔ جس قدر کہ مذہب میں۔ آج ہم مذہب کے نام پر بلاشبہ برائیاں کرتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مذہب برا ہے۔ ہم موجودہ مذہب کو منظور نہیں کر سکتے ہیں۔ اس میں ترٹیاں آ گئی ہیں۔ ہمیں دونو طرف ریفارم کرنی ہوگی۔ کچھ برائیاں دونوں طرف آ گئی ہیں۔ ہمیں چاہئے۔ کہ ان کو چھوڑ کر صحیح راستہ اختیار کریں۔ نیشنلزم تو دھرم کے راستہ میں ایک پڑاؤ ہے۔ دھرم سب سے اونچا ہے۔

مسٹر ہارہنمین

مسٹر ہارسلی مین نے انگریزی میں تقریر کرنے اور ایک مذہبی کانفرنس میں لامذہب ہونے کے لئے معذرت پیش کرنے کے بعد کہا۔ کہ کئی دیگر مذہب والوں سے ہیں زیادہ مذہبی ہوں۔ مذہب قومیت کے راستہ میں رکاوٹ ہو تو ہمیں چھوڑ دینا چاہئے۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ خود غرض لوگ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے اسے رکاوٹ بنا دیتے ہیں۔ اگر آپ لوگ قومی ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ فرقہ پرستی کو چھوڑ کر اسے پالیٹکس سے باہر نکال دیں۔

اپنا مذہب اپنے پاس رکھو۔ لیکن خدا کے واسطے اپنے مذہب سے دوسروں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

پنڈت پریہ ورت ویدواچسپتی

آخری تقریر پنڈت پریہ ورت ویدواچسپتی دگورو کل کانگڑی) کی تھی۔ آپ نے کہا۔ کہ دھرم راشٹر اُنتی کے راستے میں رکاوٹ نہیں۔ بلکہ دید تو کہتا ہے۔ کہ سورا جیہ پراپتی کے لئے سب لوگ یتن کریں۔ ہمارے ہاں دھرم شاستر میں آتما دیریا تما تے گیان کے ساتھ ویوہارک اور سانسارک اُنتی کا گیان دینے والے شاستر بھی شامل ہیں۔ پھر ویدک دھرم کریاتمک طور پر جو کچھ کرنے کو بتاتا ہے۔ اس میں ایک بات نہیں جو راشٹر اُنتی کے راستے میں باوھک ہو۔ وید نے نتیہ کرم پانچ بتائے ہیں۔ برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ بلی وشو دیو یگیہ۔ پتری یگیہ اور اتتھی یگیہ۔ بتائیے اس میں کونسا راشٹر اُنتی میں باوھک ہے۔ پھر منش جیون کا پروگرام یہ ہے کہ آیو کا پہلا حصہ ودیا پراپتی میں لگایا جائے۔ اس اوستھا میں سخت برہمچریہ کا پالن کیا جائے۔ اندیشہ ہو کہ کبھی برہمچریہ کا ناش نہ کیا جائے۔ کیا یہ راشٹریہ اُنتی کے راستے میں باوھک

برہما سے بلوچستان تک دھوم مچ گئی

ہمارے تیار کردہ

رتو اکول خوشبو کی لپٹوں کا خزانہ ہون سامگری اور شرومنی دھوپ

نے زمانہ بھر کو موہت کر رکھا ہے۔ کئی احباب نے صاف لفظوں میں لکھا ہے۔ کہ دیگر کارخانوں کی نسبت شرومنی سگندھی شالہ کا دھوپ اور سامگری نہایت عمدہ ہیں۔ چنانچہ برہما۔ بلوچستان۔ شملہ۔ دہلی۔ کرنال۔ افریقہ۔ پنجاب میں اکثر شہروں میں مقبول عام ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے کارخانہ میں پرانی اوشدھیوں کا استعمال نہیں ہوتا۔ سامگری آیوروید کے مطابق سگندھت۔ بل وردھک۔ بدھی وردھک اور روگ ناشک اوشدھیاں ملائی جاتی ہیں۔

نرخ سامگری درجہ خاص فی سیر ۱۲؍ درجہ اوّل فی سیر ۱؍ درجہ دوم فی سیر ۸؍ سماجوں اور بیچنے والوں کو کافی کمیشن دیا جاتا ہے۔

شرومنی دھوپ

خالص گگل اور قیمتی خوشبودار اشیاء سے تیار کیا جاتا ہے جو علاوہ دماغ کو معطر کرنے کے صحت بخش ہے۔ مچھروں کو اور وبائی امراض کو پھٹکنے نہیں دیتا۔ اور ایک بار جلانے سے سارا بھسم ہو جاتا ہے۔

نہایت خوبصورت بکسوں میں قیمت فی بکس وزن ایک چھٹانک ۲؍ فی سیر دو روپے۔ ملنے کا پتہ

چونی لعل کھنہ مالک شرومنی سگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

نٹنگ ہوزری فیکٹری رجسٹرڈ لاہور

کا تیار شدہ مال مارکٹ میں اعلیٰ تقلیل اور پائیدار تسلیم کیا گیا ہے۔

جو STUFF اس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ سو فیصدی خالص ہوتا ہے۔ ہمارے پل اوور۔ سویٹر کوٹ۔ مفلر۔ گرم جرابیں اور سٹاکنگ یکساں قیمت پر مندرجہ ذیل مقامات سے بھی مل سکتے ہیں۔

(۱) برانچ انارکلی لاہور (۲) ایجنسی لاہور چھاونی میسرز امر سنگھ ہرنام سنگھ (۳) بوھڑ والا بازار جالندھر شہر۔ مالک دکان پنڈت ملکھی رام۔

(۴) لائل پور ریل بازار میسرز روشن لال اوم پرکاش مالکان سودیشی سٹورز

(۵) چاندنی چوک دہلی۔ میسرز گڈویا سودیشی اسٹورز

(۶) انبالہ چھاونی۔ میسرز نگار ودیا سودیشی اسٹورز

(۷) ڈیرہ اسمٰعیل خان میسرز ناتھن داس۔ گنیشام داس۔

(۸) بٹالہ میسرز نرنجن داس۔ اوم پرکاش۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا گوروکل کا کامیاب وارشک اُتسو

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پرسدھ سنستھا کنیا گوروکل ڈیرہ دُون کا پانچواں وارشک اُتسو ۱۰ نومبر کو سمارہ اور سپھلتا سے منایا گیا۔ ۹ نومبر کو پراتہ کال شریمتی رانی ہرا رانی جی نے اپنے کر کملوں سے جھنڈا استھاپن کیا۔ اور کل کی برہمچارنیوں نے مدھر دھونی سے جھنڈے کا گیت گایا۔ اس کے پشچات پنڈت بدھ دیو جی کے سبھاپتیتو میں شریمتی چندر وتی شاستری نے "آدرش بہن بھائیوں کا سمبندھ کیا ہے؟" وشے پر پرستاو پڑھا۔ تت پشچات کتنی ایک برہمچارنیوں نے اس پر واد وواد کر کے اپنی سنسکرت کا خوب پریچے دیا۔ پشچات منتری مہاشے جی کا منوہر دیا کھیان ہو کر پراتہ کی سبھا سماپت ہوئی۔

دوپہر کی کارروائی

دوپہر کے پشچات کی کارروائی میں سمیلن کی بیٹھکیں اور ہوئیں۔ پرتھم سمیلن کی ادھیکشتا شریمتی کماری جی چودھرانی تھیں۔ "وِدیارتھی اور بھارت ہندو مسلم سمبندھ" راج نیتی سے پاکستانی …… کے وشے پر برہمچارنی سنیہہ لتا کا وشے …… نے بیگ تا پورن نبندھ پڑھا۔ اس نبندھ سبھا ادھیکش نے ہندو مسلم ایکتا پر بل دیتے ہوئے کل برہمچارنیوں کے راج نیتک گیان کی خوب پرشنسا کی۔

دوسرے سمیلن کے پردھان پد کو شریمتی …… دیوی نے سشوبھت کیا۔ "ستری پرش کے ادھیکار سمان ہیں یا اسمان" وشے پر برہمچارنی …… نے پرستاو رکھا۔ جس کے پکش اور ورودھ میں بہت سی برہمچارنیوں نے گمبھیرتا پورک …… بکش کی انت میں سبھا ادھیکشا نے …… اور نگ شبدوں میں بتایا کہ ستریوں کو …… کے ازسرِ گھریلو کاریوں کو سنبھالنے پر …… کرنا چاہئے۔

پُرسکار وِتْرن اور دیکشانت سنسکار

دوسرے دن پراتہ نئی داخل ہونے والی برہمچارنیوں کا اپنین اور ویدآرمبھ سنسکار ہوئے۔ جنہیں …… اچاریہ جی اور اُن کے سہ کرمیوں نے مہتو پورن اپدیش دیئے۔ سنسکار میں جنتا نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔

پشچات ودیا سماپت کرنے والی سناتکاؤں کا بڑی دھوم دھام سے دیکشانت سنسکار ہوا۔ کنیا گوروکل کی درستی جانچ کے لئے اس وِدیالیہ میں یہ ایک انوکھا دن تھا۔ شریمتی آچاریا ودیاوتی سیٹھ بی اے نے وداع ہونے والی سکل سناتکاؤں کو انتم اپدیش دیا جسے سناتکاؤں نے سر جھکا کر سویکار کیا۔ اور گوروکل کے پرانے سناتکوں میں سے پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار اور دیوشرما جی ودیالنکار اور پنڈت سندر لال جی بی اے نے سناتکاؤں کا سواگت کیا۔ پشچات نئی سناتکاؤں کو ودیالنکرتا کی اپادھی سے وبھوشت کیا گیا۔

بعد دوپہر کی کارروائی میں شریمتی ودیاوتی جی دشارد کا منوہر دیاکھیان ہوا۔ اس کے پشچات کنیا گوروکل کا سندیش کے وشے پر شریمتی چندر وتی جی شاستری اپادھیا کا کنیا گوروکل کا دیاکھیان ہوا۔ پھر پوجیہ آچاریہ رام دیو جی نے کنیا گوروکل کی آوشیکتا پر پربھاوشالی دیاکھیان کے پشچات دھن کے لئے اپیل کی۔ جس پر تیس ہزار سے کچھ اوپر دھن سنگرہ ہوا۔ انت میں شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کا "گوروکل ویگ میں ست یگ کی لڑی" وشے پر پربھاوشالی دیاکھیان ہوا۔ پھر پوجیہ لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار کے پوتر کر کملوں دوارا آچاریہ دوہار شلپ کلا اور گرہستھ سمبندھی پرشنوں میں پرتھم رہنے والی کنیاؤں کو سونے اور چاندی کے تمغے دیئے گئے۔

مہیلا سمیلن

۱۱ نومبر کو مہیلا سمیلن ہوا۔ جس میں کیول ستریوں نے ہی بھاگ لیا۔ شریمتی ہیمنت کماری جی چودھرانی کے سبھاپتیتو میں نمن لکھت پرستاو پاس ہوئے۔

(۱) یہ سمیلن بھارت کی تمام ستری آریہ سماجوں سے انورودھ کرتا ہے کہ تمام ستری سماجیں کسی پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا سے سمبندھ ستھاپت کر کے پرش سماجوں کی طرح سنگٹھت ہو کر کام کریں۔

پرستاوک۔ شریمتی چندر وتی شاستری
انومودک۔ کماری چندر پربھا و شانتی دیوی

(۲) یہ سمیلن ہاردک شوک پرکاشت کرتا ہے کہ گورنمنٹ شاردا ایکٹ پر پورا پورا عمل نہیں کر رہی۔ یہ سمیلن جہاں اس پر عمل کے لئے آشا کرتا ہے۔ وہاں یہ بھی پرارتھنا کرتا ہے کہ اس کی ورش تک وواہ کے لئے کنیاؤں کی آیو ۱۴ سے ۱۶ اور لڑکوں کی ۱۸ سے ۲۴ کر دی جائے۔

پرستاوکا شریمتی چندر وتی ایم اے
انومودکا کماری ستیہ وتی جی اور شریمتی شاردا دیوی جی۔

(۳) یہ سمیلن بھارت بھر میں وشیش کر پنجاب میں یوگیہ آریہ سماج ادھیاپکاؤں کی کمی انوبھو کرتے ہوئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور یو پی سے انورودھ پورک پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ایک ایسے آریہ ٹریننگ کالج کی ستھاپنا کریں۔ جس میں ادھیاپکائیں اچھی کرنی سے شکشا و گیان گرہن کر کے آریہ سنستھاؤں میں سپھلتا پورک کام کر سکیں۔

پرستاوکا۔ شریمتی ودیاوتی دشارد
انومودکا۔ شریمتی پرکاش وتی ہندی پربھاکر۔

پشچات سبھا ادھیکش کا پربھاوشالی دیاکھیان ہوا۔ علاوہ ازیں برہمچارنیوں کے نہایت سبق آموز کھیل ڈرامے اور گان ہوئے۔ جنہیں جنتا نے بہت پسند کیا۔ دیاکھیانوں کے علاوہ جنتا کے لئے ایک قابل دید چیز شلپ پردرشنی تھی۔ جسے دیکھ کر جنتا اور سنرکشک ہرش سے پرپھلت ہو اٹھے۔ اس میں سلائیوں کے بُنے ہوئے اُونی سویٹر اور تار کشی آدی سے بنے ہوئے میز پوش۔ کشمیری کام والی ساڑھی جمپر بہت خوبصورت بڑے۔ کھدی پر بنے ہوئے نمونے چادریں آدی چیزیں فروخت کے لئے رکھی گئی تھیں۔ جنہیں لوگوں نے دل کھول کر خریدا اور تعریف کی۔

اس پردرشنی کی نمائش کا شریہ مانیہ بہن شریمتی ادم وتی جی دشارد کو ہے۔ جو پرتی ورش اپنا امولیہ سمیہ برہمچارنیوں کی شلپ شکشا کے لئے پردان کرتی رہی ہیں۔ آپ سلائی کے کام میں خوب ماہر ہیں۔ سیوا کے ساتھ آپ کا دان کاریہ بھی قابل تعریف ہے۔

گت ورشوں کی طرح اس ورش بھی آپ نے ایک ہزار کے دان سے گوروکل کی سہایتا کی ہے۔ گو سردی کے دن تھے۔ دیوالی کا تیوہار تھا اور ڈیرہ دون کا اُتسو بھی انہی دنوں میں تھا۔ تاہم اُتسو کی اپورو سپھلتا بھگوان کی دیا کا سُوچک ہے۔

آریہ سماج راولپنڈی صدر بازار کا چناؤ

آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہوا۔

مہاشہ جگن ناتھ جی تھاپر پردھان۔ مہاشہ سنت رام جی اُپ پردھان۔ مہاشہ نریندر ناتھ جی موہن منتری۔ مہاشہ رام سرن داس جی اُپ منتری۔ مہاشہ ستیہ پال جی کوشادھیکش۔ مہاشہ لال چند جی پستکادھیکش۔ مہاشہ سنسار چند جی وستو بھنڈاری۔ مہاشہ جگن ناتھ جی گپتا آڈیٹر۔ مہاشہ گن گوبند رام جی۔ بشنداس جی موہن پیارے لال جی اور سورج بلی جی پرتینِدھی سبھا (مہاشہ رام سرن داس اُپ منتری)۔

سواگت کارنی آریہ کانگرس کے ڈیپوٹیشن

ودیم سار دویشک آریہ مہا سمیلن کی مینیجنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۶ نومبر ۱۹۳۱ء کو آریہ سماج سندر بہاری پور بریلی میں منعقد ہوا۔ اس کے نتیجہ انوسار مندرجہ ذیل ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں گے۔ چونکہ یہ سمیلن سارودیشک سبھا تتھا پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی کے مشورے کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ اس لئے سرو آریہ بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ کارکنان کو دھن کی فراہمی میں پورا سہیوگ دیں۔

آریہ کانگرس کا جب ۱۱ نومبر کو استقبالیہ کمیٹی کے اجلاس میں شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی کی موجودگی میں ۰۰۰ ۱۴ کا بجٹ پاس ہوا ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ سجن تتھا ویدک دھرم کے پریمی سے دست بستہ گذارش ہے کہ ڈیپوٹیشن والوں کو ہر طرح کی امداد دے کر مشکور کریں۔

نوٹ:۔ جن مہاشہ کے پاس ہمارے صدر استقبالیہ کمیٹی کا پروانہ تحریر ہو۔ ان کو چندہ دینے کا کنسنٹ کیا جاوے۔

(۱) پنڈت بنسی دھر پاٹھک بی اے پنجاب وغیرہ
(۲) بابو ہرنرائن جی پرنسپل شری رائے صاحب بابو تربینی سہائے ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر۔ شری بابو آنند جی۔ شری بابو دیبی پرشاد جی لکھنؤ علی گڑھ مراد آباد وغیرہ
(۳) پنڈت ستیہ پال جی۔ بابو ہری شنکر جی مہاشہ دھرم سنگھ جی ایڈیٹر آریہ پتر بریلی۔ شری ٹھاکر رام کشن سنگھ جی۔ پنڈت دیودت جی۔ قرب و جوار کے شہروں قصبوں میں جیسے چندوسی نواب گنج وغیرہ۔
(۴) مہاشہ ٹھاکر لال جی جھنجیک اور مہاشہ بھگت رام جی رڑکی۔ سہارنپور نگینہ وغیرہ
(۵) پنڈت راجیندر دیو جی۔ بابو ہرنرائن جی بی اے پرنسپل۔ مہاشہ ٹھاکر لال جی کل صوبہ یو۔ پی یعنی ممالک متحدہ آگرہ و اودھ
(۶) پنڈت بہاری لال جی کانہ تیرتھ بابو لالتا پرشاد جی۔ بابو برہما نند جی۔ رائے صاحب ڈاکٹر شیام سروپ جی۔ ستیہ برت برنلل آریہ سماج بریلی میں رہیں گے۔ اور ضرورت پر ہر مقام پر بھیجے جاویں گے۔

(پردھان استقبالیہ کمیٹی ودتیہ سارودیشک آریہ مہا سمیلن بریلی)

خط و کتابت کے وقت خریدار نمبر ضرور درج کیا کریں۔

CC0 … Digitized by eGangotri

رادھا سوامی مت کا پول

(از مہاشہ بھولا رام جی مسٹر سابق ایڈیٹر دیال کپورتھلہ)

ہم نے کپورتھلہ میں جو سلسلہ دیاکھیان رادھا سوامی مت کے پوشیدہ اوہام کو طشت از بام کرنے کیلئے شروع کیا تھا اس کو سب نے اخبار پرکاش میں شائع ہونے پر کپورتھلہ کی پبلک تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ تمام بھارت ورش کی پبلک میں عموماً اور رادھا سوامی حلقہ میں خصوصاً تہلکہ مچ گیا ہے۔ میں نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں گھڑی۔ بلکہ جو کچھ کہا گیا۔ وہ تمام کا تمام رادھا سوامی مت کی مستند کتب کے حوالہ جات پیش کرتا تھا۔ نہ معلوم کہ رادھا سوامی آچاریہ صاحب کیوں مبالغہ آمیز بتلاتے ہیں۔ مبالغہ آمیز بتلانے کا تب اُن کو حق تھا۔ جب کہ میرے جملہ اعتراضات کا صحیح صحیح جواب دیا جاتا یا ثابت کیا جاتا۔ کہ جن کتابوں کا بھولا ناتھ نے حوالہ دے کر تردید کی ہے۔ وہ ان کی کتابیں نہیں۔ میرے دیاکھیان سلسلہ وار چھپ چکے ہیں۔ اس پر آچاریہ صاحب کے شاگردوں نے انہیں تنگ کیا کہ بھولا ناتھ کے اعتراضات کا جواب دیا جاوے۔ آچاریہ صاحب نے جو گوہر افشانی کی ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کی جاتی ہے ۔

اخبار "پریم پرچارک" مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء میں تحریر فرماتے ہیں "پریمی بھائی رام لال سیکرٹری برانچ ست سنگ کپورتھلہ تحریر فرماتے ہیں کہ لالہ بھولا ناتھ سابق ایڈیٹر اخبار دیال کپورتھلہ آگرہ سے لوٹ کر کچھ عرصہ تو ست سنگیوں سے اپنے ابھیاس کی ترقی کے متعلق مبالغہ آمیز باتیں بنا کر اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جب انہیں کوشش میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو انہوں نے برانچ ست سنگ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش شروع کی اور اب برسر بازار ست سنگ کے برخلاف زہر اگلنے کی سیوا اختیار کی۔ اور ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے انہیں خاص اسی غرض کے لئے دیال باغ میں بھیجا تھا۔ کہ وہاں جا کر رادھا سوامی مت کے متعلق بھید حاصل کریں ۔۔ پرتی ندھی سبھا امداد دیتی ہے۔ چنانچہ مبلغ آٹھ سو روپیہ انہیں تصنیف کے کام کے لئے دیا گیا ہے۔ اور ساٹھ روپیہ ماہوار رادھا سوامی مت کے خلاف پرچار کے لئے دیا جاتا ہے ۔

ہماری رائے میں لالہ بھولا ناتھ کی یہ سب باتیں مبالغہ آمیز ہیں اور پرتی ندھی سبھا روپیہ کی نسبت خوب جانتی ہے ۔"

باوجود اس کے میرے جملہ اعتراضات کا جواب دیا جاتا۔ میری سابقہ بات چیت سے مصالحہ تلاش کر کے اخبار پریم پرچارک کے دو صفحے سیاہ کر ڈالے۔ جو ناقابل تسلی ہیں۔ پیاس تو مجھے پانی کی ہے۔ اور اس کی بجائے اور چیز پیش کی جاتی ہے ۔

جو پریمی بھائی جناب کو چٹھی تحریر کرتا ہے۔ وہ رادھا سوامی مت کا چالیس سالہ شاگرد ہے ۔ اُن کی حالت قابل رحم ہے۔ ست سنگ میں بیٹھے ہی نیند غالب ہوتی ہے۔ شریر کی اچھی حالت ہونے پر آپ دیوار سے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ گویا کہ دیکھے سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ تو ہے رادھا سوامی مت کے رشید سعید کا حال۔ جو کہ مدہوشی سے بیدار ہو کر بلا سوچے سمجھے بڑبڑا اٹھتے ہیں۔ گویا کہ عالم رویا میں اشارہ ہوا ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ "دیال باغ سے لوٹ کر کچھ عرصہ تو ست سنگیوں سے اپنے ابھیاس کی ترقی کے متعلق مبالغہ آمیز باتیں سنا کر اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتے رہے۔ جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے برانچ ست سنگ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش شروع کی اور اب ست سنگ کے برخلاف زہر اگلنے کی سیوا اختیار کی اور ظاہر کرتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے انہیں خاص اسی غرض کے لئے اپنے خرچ پر دیال باغ میں بھیجا تھا"۔

میری تمام تقاریر اخبار پرکاش میں شائع ہو چکی ہیں۔ کہاں پر میں نے ظاہر کیا کہ پرتی ندھی سبھا نے تصنیف کے لئے روپیہ دیا ہے۔ اور ساٹھ روپیہ ماہوار دیتی ہے۔ اور میری امداد کر رہی ہے جھوٹ بولتے ذرا شرم نہیں آتی۔ مہاتما جی کیا چالیس سال تک رادھا سوامی ابھیاس کرنے کا اثر سفید جھوٹ بولنا ہی حاصل کیا ہے۔ ذرا خوف خدا تو کھاتے۔ میں آچاریہ صاحب کو بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے آریہ پرتی ندھی سبھا نے نہیں بھیجا تھا ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ شری مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کی پربل شکتی اور ان کی اٹھارہ گھنٹے کی گنگا نما صحیح طریقہ سمادھی کی جھلک نے میرے جیسے ابھیچ کی آتما کو پریرت کیا ۔ کہ جاؤ رادھا سوامی مت کے گپت رازوں سے واقفیت حاصل کر کے اوہام باطلہ خیالات سو کو ویدک دھرم کی پائیدار اور مضبوط چٹان سے ٹکرا کر چور چور کر دو۔ مجھے پرتی ندھی سبھا نے کوئی مالی امداد نہیں دی۔ ان پر جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ پرتی ندھی سبھا کا بچہ بچہ ضرور میری مدد کر رہا ہے۔ اور وہ امداد مالی نقدی سے نہیں۔ بلکہ روحانیت کی بے بہا لازوال دولت سے۔ دیانند کی پتا جس نے ڈوبتی ہندو قوم کو بچایا۔ اور پھر سے اس کو سچا ویدوں کا مارگ بتلایا۔ اور ایشور کا سچا بھگت بنایا۔ دنیا کا آفتاب اور ہمہ صفات تھا۔ کہ جن کے تیج کے سامنے کسی کو سر اٹھانے اور بولنے کی طاقت نہیں تھی۔ کروڑوں روپیہ کی گدی پر لات مار دی۔ اور گرو ڈم کے مبالغہ آمیز خیالات اور ناجائز گوروں کی پرستش پر تبر چلایا ۔

آگے لکھتے ہیں۔ کہ "بھولا ناتھ نے ست سنگ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی" ذرا سینہ پر ہاتھ رکھ کر اور بغلوں میں منہ ڈال کر بتلاؤ۔ کہ پھوٹ کا کارن میں ہوں۔ یا کہ آپ کی ست سنگت۔ پھوٹ ڈالنا تو آپ کا جدی ورثہ ہے اور لازم گردانا جاتا ہے۔ خوب انصاف ہے آپ کی ست سنگ برانچ کا ہی حال نہیں۔ بلکہ تمام برانچوں کا یہی حال ہے۔ خود ہیڈ کوارٹر میں یہی حال ہو رہا ہے۔ جس جگہ سچائی اپنا بوریا بستر باندھ لیا کرتی ہے۔ وہاں ایسی ہی حالت ہوا کرتی ہے۔ سیا نہاں "ا" ست۔ سو رکھ [illegible]

بھولا ناتھ تو اپنے ابھیاس کی ترقی کے متعلق مبالغہ آمیز مطلب نکالتے تھے۔ ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کونسی مطلب براری تھی کہ جو میں کپورتھلہ کے ست سنگیوں سے نکالنا چاہتا تھا۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ میں لالہ رام لال جی کو ہدایت ضرور کیا کرتا تھا۔ کہ گرو مہاراج کا حکم ہے۔ ست سنگ کے موقع پر سیدھے ہو کر اور چین ہو کر بیٹھنا چاہئے۔ میری بات کو خیال مبارک سے برعکس سمجھ کر سیدھے ہونے کی بجائے لیٹ جاتے۔ اور دیگر ست سنگیوں کے بھی کئی طریقے ایک گرو مہاراج کی ہدایت کے مطابق نہ تھے۔ میں ان کو روکنا چاہتا تھا۔ میرا کہنا ان کو بھی ناگوار گزرا۔ آخر ایک دن مجھ کو کہہ دیا۔ کہ آپ رادھا سوامی مت کو چھوڑ دیں۔ میں نے قبول کیا۔ چونکہ مجھے تحقیق حق منظور تھی۔ اور نہایت غور و خوض اور تحقیقات کے بعد میں آخری مرحلہ پر پہنچا۔ کہ سوائے ویدک دھرم کے اور کوئی سمپردائے سچائی پر قائم نہیں اور سوائے ویدوں کے اور کوئی الہامی کتاب نہیں۔ رادھا سوامی مت کی کتب بے ربط اور بے جوڑ مضامین کا مجموعہ ہیں۔ اور ابھیاس کے طریقے غلط پیرایہ میں بیان کئے ہیں۔ کہ جن کا ذکر پراچین یوگ شاستر میں نہیں ملتا۔ بلکہ نوین فرضی ریتی دیوار کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ بوجہ سنسکرت علم کے کم ہونے کے اور یوگ ودیا سے لاعلم ہونے کے بے سمجھ اور کم علم رادھا سوامی گرودن میں پھنس جاتے ہیں۔ کہ وہاں جا کر یوگ کا آسان طریقہ حاصل کریں۔ گویا ان کے خیال میں یوگ کا طریقہ ایک قسم کا کھیل ہے۔ یاد رہے کہ جو قواعد اور آٹھ انگ دیئے ہیں۔ اور یوگ شاستروں نے مبتدی یوگی کے لئے نافذ اور منضبط فرمائے ہیں۔ ان پر کار بند ہونے کے بغیر یوگ سیکھنے کا کا اوچھا کام نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ان کے بغیر [illegible] سیکھ سکتا ہے۔ میں خواہش مند کا فرض [illegible] اعلیٰ یوگ کا مذکورہ بالا طریقہ بموجب [illegible] میں لائیے ۔

اس کے بعد میں نے اپنے دیاکھیان [illegible] کپورتھلہ میں شروع کیا۔ وہ سلسلہ اخبار [illegible] میں نکل چکا ہے۔ آگے چل کر پریم پرچارک [illegible] سمپادک اس پر حاشیہ چڑھاتا ہے [illegible] میں بھولا ناتھ کی یہ تمام باتیں مبالغہ آمیز [illegible] اور پرتی ندھی سبھا روپیہ کی قدر خوب جانتی [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا روپیہ کی قدر [illegible] یا نہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے۔ کہ رادھا سوامی [illegible] آچاریہ صاحب روپیہ کی قدر خوب جانتے [illegible] چونکہ روپیہ کے پیچھے لگ کر پریمی [illegible] کی جھولی اٹھاتے پھرتے ہیں۔ اور جو [illegible] سنگیوں کا روپیہ ہڑپ کر رہے ہیں آپ [illegible] آج کل ایک جھوٹا اشتہار نکال رکھا [illegible] میں ست سنگیوں کا تمام روپیہ لیکر [illegible] سود دیا جاتا ہے۔ اور پھر اصل روپیہ اور [illegible] سے جواب۔ واہ! کیا اعلیٰ طریقہ روپیہ [illegible]

ناظرین یہ ہے میرے تمام دیاکھیان [illegible] رادھا سوامی آچاریہ کی طرف سے کسی جواب [illegible] سوالوں کو مطلق نہیں چھوا۔ گفت میں [illegible] کاغذ سیاہ کر ڈالے ۔

میرا پہلا سوال تھا۔ کہ رادھا سوامی [illegible] اور عیسائیوں کے مذہب کی طرح ہندو [illegible] کا گھور دشمن ہے۔ اور بھارت کی سبھیتا [illegible] ملیا میٹ کرنا چاہتا ہے۔ تمام دنیا [illegible] آشنا ہے کہ کسی ملک یا قوم کی زندگی تاریخ [illegible] رہتی ہے۔ چنانچہ آج تک بھارت ورش کے [illegible] بھی بزرگ لیڈر اور گورو صاحبان ہوئے [illegible] انہوں نے بھارت ماتا کی تاریخ کو اپنا [illegible] خون دے کر بچایا۔ رادھا سوامی مت کی [illegible] ہمت ہے۔ کہ وہ خود منمنا املا کر بھارت [illegible] کرنشٹ کرنے کی سازشیں باندھ رہے [illegible] کے متعلق ان کی مستند کتابوں سے جو حوالے [illegible] گئے تھے۔ ان کے جواب دینے کی بجائے [illegible] بکھیڑا چھیڑ دیا۔ اس سے صاف پایا جاتا [illegible] کے پاس کوئی جواب نہیں ۔

دوسرا سوال تھا کہ جس ایشور کو [illegible] خود مرکب شدہ [illegible] چاہتے ہیں۔ وہ خود مرکب [illegible] کیا ہوا ہے اس کا جواب ندارد ۔

تیسرا سوال تھا۔ کہ رادھا سوامی مت [illegible] شاستروں کو شیطان کی بات کرتا ہے۔ کہ وید شاستر [illegible] اس غرض سے بنایا تھا۔ تاکہ عوام کو [illegible] معلوم نہ ہو سکے یعنی رادھا سوامی مت [illegible] وید شاستر شیطان کے بنائے ہوئے [illegible] کا بھی کوئی جواب نہیں ۔ چوتھا سوال تھا [illegible]

یادِ رفتگان

نمبر ۳۳

شریمتی ٹھاکر دیوی جی

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

شریمتی ٹھاکر دیوی جی سردار گوربخش سنگھ مرحوم کی دھرم پتنی تھیں۔ جاتی کے لحاظ سے آہلو والیہ تھیں۔ ان کے پتی سردار گوربخش سنگھ جی محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ وہ زیادہ تر ملتان۔ لاہور اور امرتسر میں رہے تھے۔ سردار گوربخش سنگھ جی آریہ سماجی تھے۔ آریہ سماجی بھی خاص قسم کے تھے۔ سندھیا ہون کے پریمی تھے۔ دیا کرن شاستر اور وید وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ ان کے پریمی ان کو پنڈت گورنتھ نانی کہا کرتے تھے۔

پہلے پہل جب سردار گوربخش سنگھ جی آریہ سماج میں جایا کرتے تھے۔ تو ان کی دھرم پتنی شریمتی ٹھاکر دیوی جی سخت مخالف تھیں رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتب کو دیکھ کر انہیں غصہ آ جاتا تھا۔ اور کئی دفعہ یہ کتابیں انہوں نے پھاڑ ڈالیں اور سردار گوربخش سنگھ کے آریہ سماج میں جانے کی وجہ سے سخت ناراض رہا کرتی تھیں۔

سردار گوربخش سنگھ مستقل مزاج اور حلیم طبع تھے۔ وہ اپنی دھرم پتنی شریمتی ٹھاکر دیوی جی کی ہر ایک بات کو برداشت کر لیتے تھے سردار گوربخش سنگھ کی حلیمی کا نتیجہ یہ ہوا کہ شریمتی ٹھاکر دیوی جی کو بھی شوق پیدا ہوا کہ وہ آریہ سماج کیا چیز ہے۔ اپنے پتی کے ساتھ آریہ سماج میں جانا شروع کیا۔ خود آریہ بھاشا اپنے پتی سے پڑھی اور آہستہ آہستہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ آریہ سماج کی کتب پڑھنی شروع کیں۔

آریہ سماج کی کتب کو پڑھ کر اور آریہ سماج کے لیکچروں کو سن کر شریمتی ٹھاکر دیوی جی کے دل سے آریہ سماج کی مخالفت کافور ہو گئی۔ اور اب ان کے دل میں آریہ سماج کے لئے بڑی شردھا اور پریم پیدا ہو گئے۔ اب وہ خود ہون اور سندھیا کرنے لگیں۔ اور بچوں کو بھی آریہ سماج کی شکشا دینے کی طرف مائل ہوئیں۔ انکی ایک لڑکی پورن دیوی جی جسکو انہوں نے کنیا مہا ودیالیہ جالندھر میں داخل کیا اور ویر کرشن جی جسکو انہوں نے برہمچاری بنا کر گورکل کانگڑی میں داخل کیا۔ شریمتی ٹھاکر دیوی جی کی دھرم کی لگن دن بدن بڑھتی گئی۔ اور پتی کے ساتھ آریہ سماج کے ہر ایک کام میں ساتھ دینے لگیں۔

وہ آریہ سماج میں بھجن گاتی تھیں۔ اپنی لڑکی کو ساتھ لے جاتی تھیں۔ استر دھیائی لڑکی کو پڑھاتی تھیں۔ اور اپنا سوادھیائے جاری رکھا۔ آریہ سماج کے اخباروں کو پڑھنا شروع کر دیا۔ آریہ سماج کے ہر ایک کام کی ان کو کافی واقفیت تھی۔ استری سماج میں استری جاتی سدھار کے لئے خاص طور پر کوشش کرنے لگیں۔

بھجنوں کے بعد شریمتی ٹھاکر دیوی نے استری سماج میں لیکچر دینے شروع کر دیے۔ اب ان کے لیکچروں کی دھوم مچ گئی۔ رفتہ رفتہ مردوں میں بھی لیکچر دینے لگیں۔ ان کی زبان میں فصاحت تھی۔ عام فہم مثالیں اپنے لیکچروں میں دیا کرتی تھیں۔ جالندھر۔ امرتسر۔ لاہور وغیرہ دور دور جگہوں میں لیکچر دینے جانے لگیں۔ ہم نے ان کے لیکچر فیروزپور۔ امرتسر۔ لاہور۔ جالندھر اور گوروکل کانگڑی میں سنے ہیں۔ جب شریمتی ٹھاکر دیوی جی لیکچر دیتی تھیں۔ تو ان کی تقریر سنکر حاضرین پر اس قدر اثر ہوتا تھا کہ کوئی اپنی جگہ کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتا تھا۔

سردار گوربخش سنگھ جی اپنی پتنی کے اس دھرم پریم کو سن کر خوش ہوتے تھے۔ اور ان کے ان کاموں میں ہمیشہ مدد دیا کرتے تھے۔ خود اپنی دھرم پتنی کو پڑھاتے رہے۔ اور اس بات کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ کہ ان کی دھرم پتنی ہمیشہ دھرم کاریوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوں۔

سردار گوربخش سنگھ جی اپنی دھرم پتنی کو صرف کتابوں اور اخباروں سے ہی واقفیت کرانے کے خواہشمند نہیں رہتے تھے۔ بلکہ آریہ سماج کے ہر ایک ضروری اتسو میں شریمتی ٹھاکر دیوی جی کو لے جاتے۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے جلسوں میں خاص طور پر شریک ہوا کرتی تھیں کنیا مہا ودیالیہ جالندھر سے اس لئے پریم تھا کہ وہاں ان کی لڑکی پورن دیوی پڑھا کرتی تھیں۔ گوروکل کانگڑی میں بھی ان کے برہمچاری تعلیم پاتے تھے۔ اور اس میں شریک ہونا بھی ان کے لئے ضروری ہو گیا۔ ہر سال چونکہ اسی لئے گوروکل کا جلسہ بھارت ورش کے آریہ سماجیوں کا خاص میلہ بنا ہوا ہے۔ اس لئے وہاں ہر

اتسو پر ان کا آنا آیک ضروری امر ہو گیا تھا۔ شریمتی ٹھاکر دیوی کانگڑی گوروکل کے سالانہ جلسہ پر ہمیشہ آتی رہیں۔ اور گوروکل سے ان کا پریم اس وقت بھی بنا رہا۔ جب کہ ان کے لڑکے گوروکل میں نہ رہے۔

آریہ سماج میں پنڈت پورنانند اور ان کے پریوار سے اس پریوار کا خاص تعلق تھا۔ ایک دفعہ آریہ سماج میں آریہ برادری بنانے کی تحریک پیش ہوئی۔ اور اس کام کو جاری کرنے کے لئے آریہ بھراتری سبھا بنائی گئی۔ جس میں راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی امرتسری پروفیسر رام دیو۔ لالہ سیتارام۔ ماسٹر تلارام وغیرہ شامل تھے۔ شریمتی ٹھاکر دیوی اور ان کے پتی جی اس سبھا میں شامل ہو گئے۔ گو جات پات توڑک منڈل اس وقت قائم نہیں ہوا تھا۔ مگر یہ پریوار ذات پات کے اس وقت بھی سخت مخالف تھا۔

اچھوت ادھار۔ شریمتی ٹھاکر دیوی جی بڑی بھاری حامی تھیں۔ شدھی اور اچھوت ادھار میں شریمتی ٹھاکر دیوی جی بڑے شوق سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ اور ان کی مثال سے عورتوں میں اچھوت ادھار اور شدھی کا بڑا پرچار ہوا جس زمانہ میں شریمتی ٹھاکر دیوی نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ اس زمانہ میں پردہ کے عام رنگ حامی تھے۔ مگر آریہ سماج میں داخل ہونے کے بعد شریمتی ٹھاکر دیوی نے کبھی پردہ کی پرواہ نہیں کی۔ وہ کھلے منہ سبھا سماجوں میں جایا کرتی تھیں۔

سردار گوربخش سنگھ کی زندگی میں ہی گھر بار کو شریمتی ٹھاکر دیوی جی ترک کر چکی تھیں اور آنریری پرچارک کا کام کرتی تھیں۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر اکثر پہنچ جاتی تھیں۔ انہیں کسی آریہ سماج یا استری سماج کے سالانہ جلسہ کا اشتہار مل جاوے۔ تو وہ ضرور پہنچ جاتی تھیں۔ اور راستہ کے کشٹ کی پرواہ نہ کرتی تھیں۔ اور ریل کے سفر میں دن رات رہتی تھیں۔

سردار گوربخش سنگھ کی وفات کے بعد انہوں نے آریہ سماج کا کام زیادہ لگن سے کرنا شروع کر دیا۔ ڈیرہ دون کے پاس ایک جگہ دونی والا ہے وہاں انہوں نے آشرم بنایا۔ اور ایک کٹیا بنا کر رہنے لگیں۔ ایک دفعہ ان کو گوروکل کے سالانہ جلسہ پر مایا پور میں دیکھا۔ لمبا چولا پہنا ہوا تھا۔ اور سفید لباس میں ملبوس تھیں۔ سنتے گھر بار چھوڑ بیٹھی ہوئی تو پتہ لگا۔ کہ اب شریمتی ٹھاکر دیوی نے دنیا کو ترک کر دیا ہے۔ اور بان پرستھ یا سنیاس آشرم۔ غرضیکہ اب وہ ایسی حالت میں پہنچ گئی تھیں۔ جبکہ دنیا داری کے دھندے ان کے لئے کسی صورت میں بھی رکاوٹ نہ ہو سکتے تھے۔ اب شریمتی جی کی شکتی اور بڑھ گئی۔ استر لیا

میں شردھالو استریاں ان کی سیوا کیا کرتی تھیں۔ جہاں جاتی تھیں۔ دھرم کا اپدیش کرتی تھیں۔ گھبراتی نہیں تھیں۔ سفر اکیلی کرتی تھیں۔ دن بدن تجربہ حاصل کرنے کے بعد وہ اپنی شکتیوں سے خاص کام لینا سیکھ گئی تھیں۔ بھرمن کو کے اور دھرم یاترا کے بعد وہ اپنی کٹیا میں واپس پہنچ جاتی تھیں۔

شریمتی ٹھاکر دیوی جی کے ساتھ ہمیشہ کوئی نہ کوئی لڑکی دیکھی۔ جو برہمچارنی کے طور پر ان کی سیوا کرتی تھی۔ اور ان سے شکشا پاتی تھی۔ عورتوں کا جمگھٹا ہمیشہ ان کے گرد لگا رہتا تھا۔ مگر شریمتی ٹھاکر دیوی جی کبھی گھبراتی نہ تھیں۔ ان کو دھرم پرچار میں ہمیشہ سرگرم دیکھا۔ ان تھک تھیں استری اور پرشوں میں پرچار کرنے سے کبھی انکار نہیں تھا۔ دھرم کاریوں کے لئے کمر باندھ کر ہمیشہ کام کرنے کے لئے تیار تھیں۔ ہر ایک مصیبت زدہ مرد یا عورت کے لئے وہ مدد کا ہاتھ پھیلائے رہتی تھیں۔

آخر اس مفید جیون کا خاتمہ کام کرتے ہوئے اور دھرم کی سیوا میں پرچار کرتے ہوئے ہوا۔

رشی اتسو کی دھوم

آریہ سماج چک جھمرہ میں رشی اتسو بڑی شان سے منایا گیا۔ پربھات کال سنکیرتن کیا گیا۔ پھر ہون ہو کر ڈاکٹر رگھبیر دیال جی نے رشی جیون پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ آریہ سماج کی طرف سے پرکاش کا رشی نمبر آریہ سبھا سدوں وانیہ مہاشیوں کی بھینٹ کیا گیا۔

دھوڑو چک:۔ یہاں رشی اتسو دھوم دھام سے منایا گیا۔ صبح ہون یگیہ کیا گیا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی۔ دیا کھیان ہوئے۔ جوا بازی بالکل بند ہو گئی۔ اخبار پرکاش کے رشی نمبر کا خوب پرچار ہوا۔ داشی مہاشے نگر واسیوں کے ہر دیال جی اس سے پرکاش کر دیا۔ دھرم وال آپ منتری آریہ سماج دھرم پور چک ضلع گوجرانوالہ۔

فورٹ سنڈیمن میں رشی اتسو کے دن سنکیرتن کیا گیا۔ یگیہ اور بھجن کے بعد مہاشے برج لال جی کا اپدیش اور ماسٹر چیتن داس کی تقریر کے بعد آریہ کماروں نے مضامین رشی جیون پر پڑھے۔ پرکاش کے رشی نمبر تقسیم کئے گئے۔ (برج لال اپ منتری)

آریہ سماج کوٹا کا اتسو

آریہ سماج کوٹا کا ۳۴واں وارشک اتسو ۲۸ سے ۳۱ دسمبر ۳۱ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۸ کی دوپہر کو ہوگا۔ سنیاسی جیمنی جی اس اتسو پر آ رہے ہیں۔ (گوبند منتری)

CCO, Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

تم جھگڑالو ہو

(از قلم مہاشہ ٹیک چند جی سخن منتری آریہ کمار سبھا کوٹ اَدّو)

ایک پرلطف سچا واقعہ

"تم دیانندی ہو ......"

"دیکھئے مہاشہ ہوش کی دوا کرو"

۲ اکتوبر ۱۹۳۱ء کا واقعہ ہے۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی طرف سے دو اُپدیشک کوٹ اَدّو میں پدھارے ...... خیر سے رات کو شرادھوں کی سدّھی کے متعلق لیکچر دیا۔ لیکچر ختم ہو چکنے کے بعد میں آپ کے پاس پہنچا "مجھے کچھ اعتراض ہیں۔ ذرا میری تسلی کرا دیجئے"۔

"اب تو وقت نہیں کل دوپہر کو آنا"

"بہت اچھا ......"

میرے ساتھ مہاشہ سادھو رام بھی تھا دوپہر ہوتے ہی ہم دونوں وہاں جا پہنچے۔

"بولو! تمہیں کیا اعتراض ہے؟"

"یہ کہ کیا فی الواقع شرادھ پتروں کو جاتے ہیں۔ اور کیسے؟"

"کوئی اور سوال؟ اکٹھے ہی کہہ ڈالئے۔ میں جواب دونگا"

"بہت خوب! آپ کا فرمان سر آنکھوں پر ــــ سنیے"

(۱) پتر کس کو کہتے ہیں۔ جیو کو یا استھول شریر کو؟ یا دونوں کے ملاپ کو؟ اگر جیو کو کہتے ہیں تو جیو تو امر ہے جس کا مانا پت نہیں ہوا۔ اگر شریر کو تو وہ موت کے بعد پنچ بھوت میں مل جاتا ہے۔ اگر دونوں کے ملاپ کو تو وہ صرف زندہ صورت میں ہو سکتا ہے۔ مُردہ صورت میں نہیں۔

(۲) شرادھ میں پتر آتے ہیں تو مجسم یا غیر مجسم۔ اگر وہ مجسم آتے ہیں۔ تو نظر کیوں نہیں آتے؟ اگر غیر مجسم تو بغیر ہاتھ پاؤں کیسے کھاتے ہیں۔

(۳) ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلاں شرادھ ہو رہا ہے۔ اور ہم جائیں۔

(۴) اگر فی الواقع شرادھ آتا ہے۔ تو ہم بھی گزشتہ جنم میں کسی کے پتا ہوں گے۔ ہمیں کیوں نہیں ملتا؟

(۵) شرادھ تین پشتوں تک کیوں ہوتا ہے۔ آگے کیوں نہیں؟

(۶) منوسمرتی کے تیسرے ادھیائے میں جو تل اور ماس وغیرہ کے متعلق جو لکھا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟

(۷) میرا والد (یہ سوال مہاشہ سادھو رام جی نے کیا) زندگی میں افیم کھاتا تھا اب کیسے بھیجوں؟

"اچھا تو ان کا جواب شاستروں سے دوں یا دلائل بازی سے"

"جیسے آپ کی اچھیا"

بجائے اس کے کہ شریمان جی کوئی معقول جواب دیتے بد زبانی پر اتر آئے:-

"اگر تمہارے پتا کا آج افیم کھانے کو دل ہے۔ اور کل ...... کھانے کو ہو جاوے۔ تو کس ڈھیر پر پھرا کرے گے؟"

"ٹھیک۔ اگر ڈھیر پوری آپ کی معرفت بھیجی جاتی ہے۔ تو بھی آپ کی معرفت بھیجیں گے۔ کسی ڈھیر پر آپ کو ہی بیٹھا لینگے"

یہ سنکر آپ بڑے غصہ میں آ گئے۔ آپ کے دوسرے ساتھی جو بھجنیک تھا مجھ سے پوچھا "تم کون ہو؟"

"ایک آریہ سیوک ــــ یہاں کی کمار سبھا کا منتری"

"ہم نے پہلے ہی سمجھا تھا۔ کہ تم دیانندی ......"

"دیکھئے مہاشے ہوش کی دوا کرو"

"اجی ہم پنڈت لوگ ہیں مہاشے نہیں"

"تو مہاشہ کہنے سے کیا ہو گیا"

"کیا ہو گیا۔ ہماری عزّت میں فرق آ گیا ہے۔ تم لوگ دیدہ دانستہ ہماری بے عزّتی کر رہے ہو"

"معاف ہو جناب کریں معاف سمجھے۔ جیسے آپ کو اپنی عزّت کا خیال ہے۔ ویسے ہمیں بھی ہے۔ اگر آپ ہمارے مانیہ یوگیشری سوامی جی کی گستاخی کرنے لگے تھے۔ تو ہم کیوں نہ کرتے

چاہئے دینا ہمیں اب تو برابر کا جواب
اب دیا جائیگا روڑے سے تو پتھر کا جواب"

"کیا کہا سخن صاحب پھر فرمائیے"

"اور کیا ہے زیر گردوں بد نہ بوئے گر گئی سیری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے"

"میں نہیں سمجھا"

"سُنو کر جگ ہے یہ کلجگ نہیں اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے"

"میں حیران ہوں۔ کہ تم نے یونہی شور شرابہ مچا رکھا ہے۔ اگر تمہارا دل نہیں چاہتا تو نہ کرو۔ یہ تو شواس کا کام ہے۔ تم خود نہ کرو۔ دوسروں کو منع کر کے پاپ کے بھاگی نہ ہو"

"پاپ کے بھاگی نہ بنو ــــ ہمیں تو حکم ملا ہے۔ اور یہ ہمارے فرائض میں داخل ہے"

"کیا؟ ذرا ہم بھی تو سنیں"

"سُنو اور غور کرو کے ــــ ہمیں حکم ہے کہ

تجھ کو دنیا میں تڑپنا بھی ہے تڑپانا بھی ہے
آگ بننا ہی نہیں ہے آگ برسانا بھی ہے
آسمان نے کی ہیں یہی خدمتیں تیرے سپرد
چونکنا بھی ہے تجھے دنیا کو چونکانا بھی ہے
صرف سننا ہی نہیں تجھ کو پیغام حق یہاں
بلکہ اس پیغام کو دنیا میں پھیلانا بھی ہے
خود سراپا نور بن جانے سے کب چلتا ہے کام
تجھ کو اس ظلمتکدے میں نور پھیلانا بھی ہے
کب تلک دیکھیگا خود ہی جوہر تیغ دبیل
اُٹھ کہ اب اس تیغ کے دو ہے کو منوانا بھی ہے
ہو چکا ہے دور نظارہ پست و بلند
تجھ کو اب ان گھاٹیوں میں ٹھوکریں کھانا بھی ہے"

"ہاں بالکل سچ ہے

ہوش آتا ہے بشر کو ٹھوکریں کھانے کے بعد
چشم میں سرمہ نہیں ہوتا ہے پس جانے کے بعد"

"بہت خوب۔ اب آپ کو ٹھوکر لگی ہے یا نہیں؟"

"تم آریہ سماجی بڑے جھگڑالو ہوتے ہو!"

"بالکل ٹھیک ــــ قربان جائیے۔ آپ کی اس نرالی فلاسفی کے جواب بن نہ آیا۔ تو کہہ دیا کہ تم جھگڑالو ہو!"

سناتنی مہاشہ کی بوکھلاہٹ

"ہم چاہا پہلے بتائیے۔ آپ کا نام کیا ہے؟"

"ٹیک چند ......" "اور کچھ؟"

"تمہیں تو اپنے نام کی بھی ٹیک" "نہیں"

"شکریہ ــــ تو شریمان جی کا نام"

"پنڈت سنت رام بھجنیک"

"تو آپ نہ پنڈت ہیں نہ سنت ہیں۔ نہ رام ہیں۔ اور نہ بھجنیک ہی ہیں"

"کیسے؟"

"پہلے پنڈت کو ہی لیجئے۔ پنڈت میں کرودھ نام کو نہیں ہوتا۔ اور آپ ہوئے کرودھ اگنی کے دیوتا۔ سنت کو لیجئے سنتوں کے یہ لچھن نہیں ہوتے۔ وہ تو کام کرودھ۔ لوبھ موہ اور اہنکار سے بری ہوتے ہیں۔ کیا آپ بری ہیں؟ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر جواب تو دیجئے۔ اب مریادا پرشوتم رام کو لیجئے۔ معاف فرمانا۔ اگر میں عرض کروں کہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اب آخری بھجنیک کو لیجئے۔ بھجنیک وہ ہوتا ہے۔ جو پریم اور شانتی کے بھجن گا کر خلقت کو سکھ اور امن کا پیام دے۔ آپ کے بھجن تو لبس بھرے ہوتے ہیں۔ ازل سے ہی آریہ سماجیوں کو خصوصاً کوستے آئے ہو۔ آپ کی نگاہوں میں وہ کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ اگر مجھے اپنے نام کی ٹیک نہیں۔ تو آپ کو تو اپنے نام کی ہے۔ دھنیہ ہو مہاراج بولو پنڈت سنت رام جی کی جے"

(دوسرے اپدیشک سے) "کیوں جی شریمان جی کا شبھ نام"

"میں نہیں بتاتا۔ تم کون ہو پوچھنے والا"

"بجا فرمایا آپ نے۔ بالکل ہی نہ بتانا اپنا نام۔ اسے اچھی طرح صندوق میں بند رکھئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی چھین کر لیجائے۔ اور پھر شریمان جی منہ دیکھتے رہ جائیں"

یہ سُن کر پنڈت جی تو آپے سے باہر ہو گئے۔ اور لگے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھانے۔ مجھے تو ڈر ہو گیا تھا۔ کہ کہیں کمرے کی چھت ہی نہ گر پڑے۔ اور ہم اور پنڈت جی سب ...... نہ ہو جائیں۔ لیکن شکر ہے ایشور کا کہ ایسا نہ ہوا۔ آخر دنیا کسی سہارے پر تو قائم ہے۔

تھوڑی دیر بعد پھر فرمایا۔ "یہ آریہ سماجی بڑے نکمے ہیں۔ ان کا کوئی دھرم کرم بھی نہیں"

"اور آپ لوگوں کا تو ہے۔ زمانے کی حالت پر تو نظر ڈالئے۔ اور اپنی وقعت دیکھئے۔ برہمن اگر ججمان سے کچھ لاتا ہے اور راستے میں کوئی پوچھتا ہے کہ مہاراج کیا ملا؟ تو مہاراج جی جواب دیتے ہیں۔ اجی ملنا کیا تھا۔ دس پانچ روپے مار لایا ہوں۔ اور ججمان سے پوچھئے "اجی گلے میں پھندہ پڑا تھا۔ شکر ہے کہ نکل گیا ہے""

"کچھ اور فرمائیے؟"

"کیا کہوں دھرم مندروں کو تو آپ نے ایجنسی یا ٹھیکہ سمجھ رکھا ہے"

"کیسے؟ صاف صاف کہو"

"دیکھو اگر کسی کو شادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو مندر میں جاتا ہے۔ اگر میری شادی ہو گئی۔ تو فلاں چیز اگر مقدّم مانوں گا۔"

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اولاد کا خواہشمند کہتا ہے۔ کہ اگر میرے اولاد ہو گئی۔ تو اتنی منت ڈالونگا۔ یہ ایجنسی نہیں۔ تو کیا ہے۔ مندر نہ ہوا ایک ایجنسی گھر ہوا"۔

اور ٹھیکہ کیسے؟ کوئی بیوپاری کہتا ہے کہ اگر مجھے ٹھیکہ لے دیں۔ نفع ہوا۔ تو دس روپے دوں گا۔ گویا ہزار روپیہ دس روپیوں کے بدلے ہزار لینا چاہتے ہیں کیسے عقلمند ہیں۔ ٹھاکر جی اور بیوپاری دونوں۔

اب پنڈت جی! میرے سوالوں کا جواب ہے؟

اب تو شیام جی پھر سٹ پٹائے بولے" اجی تم لڑکوں سے کیا سر کھپائیں۔ کوئی ودوان ہو تو مقابلہ کریں"۔

جناب مجھے پہلے ہی خیال تھا۔ کہ
غالب تم ہی کہو کہ ملے گا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

ہندی راون کی سبھا میں جب ویر انگد کا پاؤں کوئی نہ ہلا سکا تھا۔ تو میگھناد وغیرہ یہی کہتے تھے۔ اس لڑکے سے کیا سر کھپائیں۔ اجی جناب! آریہ سماج کا جادو چل رہا ہے۔ کھنڈن منڈن کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ لوگوں میں خود ہی بیداری کا احساس ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کی باطل سوز اور حقیقت آشنا دلائل ہر فرد بشر کے دل میں گھر کر رہی ہیں۔ وہ دن دور نہیں جبکہ تمام ہندوستان کے گوشے گوشے میں نہیں نہیں دنیا کے ذرّے ذرّے میں یہ صدا اٹھے گی کہ

"ہے کیول آریہ سماج سب کی بھلائی چاہنے والا"

اچھا نمستے" کہا شاستری نے معاف۔ پھر کبھی موقع ملا تو"

اگر آپ گورو پرکاش، سے پریم ہے۔ تو اس کے لئے نئے خریدار بنانے کی کوشش کرنا آپ کا کرتویہ ہے۔

مہرشی دیانند کی فضیلت اور ان کا مقابلہ دنیا کے مہاپرشوں کے ساتھ

(از مہاشہ بنواری لال مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کوروکشیتر)

اگرچہ سنسار کے جنم پدارتھوں کی پیدائش کا سلسلہ انادی کال سے چلا آتا ہے۔ پرنتو موجودہ دنیا کی پیدائش کو ایک ارب، ۹۷ کروڑ سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس وقت سے اب تک کروڑہا انسان لاکھوں نامور بادشاہ۔ راجے مہاراجے لاکھوں خاندان لاکھوں قومیں اس دنیا میں ایسی پیدا ہوئیں اور نیست و نابود ہو گئیں جن کے کوئی نام و نشان اب صفحۂ ہستی پر موجود نہیں۔ اور نہ ان کی کوئی تاریخ موجود ہے۔ اور نہ ان کے نام سے کوئی واقف ہے۔ مگر تاہم دنیا کے اتہاس میں ایسے مہان آتماؤں اور مہان پرشوں کے نام برابر موجود ہیں۔ بلکہ زبان زد خلائق ہیں۔ کہ جن کی پیدائش کو اگرچہ ہزاروں بلکہ لاکھوں سال ہو چکے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اشخاص اپنی ودیا۔ پروپکار۔ سدا چار۔ ستیہ پر آستھا اور دیگر قسم کے نیک کاموں میں نام اور شہرت حاصل کرنے کی وجہ سے سنسار میں سورج اور چاند کی طرح روشنی پھیلا کر دنیا کی جہالت (اودیا) اور ہر قسم کے دکھوں کو دور کر کے شانتی امن اور آنند کا راجیہ پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں

ایسے مہاپرشوں کے لئے کسی مہاتما نے سچ فرمایا ہے کہ جن سنتوں کا دل ہمیشہ ست ودیا کے پرچار میں لولین رہتا ہے۔ اور جو نیک شیل سبھاؤ والے اور راستگوئی کے اصولوں کے پابند ہیں۔ اور جو خود غرضی سے الگ رہ کر ہر قسم کی برائیوں اور دراچاروں کے ناش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اور ستیہ اپدیش اور ودیا دان سے سنسار کے لوگوں کے دکھوں کے ناش کرنے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اور وید کے مطابق عمل کرنے سے دوسروں کا اپکار اور بھلائی کرنے میں ہمیشہ مستعد اور تیار رہتے ہیں۔ ایسے سنتوں کا وجود مبارک اور دھنیہ باد کے قابل ہے۔

اس قول کی تصدیق شری بھرتری جی نے بھی بھرتری شتک میں اس طرح کی ہے:-

——— کہ جس منش میں نہ ودیا ہے اور نہ تپ ہے۔ نہ وہ دان کرتا ہے۔ نہ نیک شیل سوبھاؤ والا ہے۔ اور نہ اس میں کوئی گن ہے اور نہ وہ دھرماتما ہے۔ تو ایسے منشوں کے پیدا ہونے سے کچھ فائدہ نہیں۔ وہ تو پرتھوی پر ایک بوجھ ہے۔ اور منش کے روپ میں جانور کی مانند زندگی بسر کرتا ہے۔

موجودہ دنیا کی پیدائش سے اس سنسار میں ایسے ایسے مہاپرش ہر ایک ملک و قوم میں ضرور پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو اس ملک اور قوم میں ستیہ ودیا سدا چار اور ہر قسم کی نیکیوں کا پرچار کر کے شانتی اور آنند کا راجیہ پھیلا کر ناموری اور فخر کا باعث ہوتے ہیں۔ ایسے مہاپرشوں کے سلسلہ میں ہم سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا مختصر جیون چرتر پیش کرتے ہیں۔ جو مندرجہ بالا اوصاف سے موصوف ہونے کے باعث درحقیقت موجودہ زمانہ کے رشی بلکہ مہرشی ہیں۔ جن کے ثبوت کی تائید میں مندرجہ ذیل پرمان درج کئے جاتے ہیں۔ رشی کی تعریف بروئے شتپتھ برہمن:-

प्रयाधेयं प्रवृतीत ऋषि

جریان احتلام کی حکمی دوا

سفوف کاکولی ۹۵۹

یہ فقیرانہ سفوف کثرت احتلام، سرعت انزال، جریان (یعنی مادہ پیشاب کے ساتھ خارج ہونا بعد میں) غرضیکہ منی کی تمام امراض کے لئے تیر بہدف نسخہ ثابت ہوئی ہے۔ ہزارہا مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور عرصہ چالیس سال سے تجربہ شدہ ہے۔ قیمت مکمل خوراک برائے ۲۱ دن دو روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

طلائے زرد

بغیر نعوظ یعنی تابہ کے ہر قسم کی سستی کو دور کرنے کے لئے بہت مجرب ثابت ہوا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:-

منیجر یونی اوشدھالیہ
چوک پاسیاں امرتسر

دیگر برہمچاری ہندی ۱/ اور بھی سینکڑوں ٹریکٹ وغیرہ ہیں

مہاشہ شہزادہ رام ابھائی ہمدانی جی کی تصانیف

ایشور بھگتی اردو ۸/ - ایشور ملاپ اردو ۷/
سورگ کی سیڑھی ۱/ - مکتی کا ستیہ گیان ۷/
آتمہ جیوتی ۷/ - یوگی اردو ۸/
جگیا سوا اردو ۴/ - چاروں درشن اردو ۸/
گرہست سہارا اردو ۶/ - پتری شکشک ہندی ۸/
برہم چاری اردو ۵/ - دھرم سادھن اردو ۸/
شکشا سدھا ہندی ۸/ - ویدک پرارتھنا ۱۰/
گرہ شکشک ۱۲/ - ہندی ۱۰/

سوامی شردھانند جی کرت چند پستکیں

میری زندگی کے نشیب و فراز ۸/
اپدیش مالا اردو ۸/ - صبح امید ۸/
مکمل فاضل ستیہ دھرم پرچارک کا پہلا اپیل کیس اردو ۸/
دکھی دل کی پُردرد داستان اردو ۱۰/
برگزیدہ آدمی مہاشہ بھو مکا اردو ۸/
پورانوں کی پڑتال ہندی ۲/
سوامی دیانند کا ہندی ہندی گرنتھ ستیارتھ پرکاش اردو سکھا ۲/
یجیہ کا پہلا انگ اردو ترجمہ بہرام پلیہ پرکاش ۲/
ڈیبیٹر بکٹریا انگریزی ۲/

مذکورہ بالا ویدک دھرم کے متعلق دیگر پستکیں چھوٹے ٹریکٹ ہندو دن اور گھروں کی سوادٹ کے لئے مسئودہ منتر ودیا پیش وغیرہ

ملنے کا پتہ

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

ویدک دھرم پر سونچھاور ۹۴۴

گرنتھ والے مہرشی دیانند سمیتے آنو بھائی سب سے پہلے تعلیم بلا فیس ہے کہ پانچ گورو کلوں مہاودیالیہ جوالاپور سکندرآباد، بدایوں، برندابن، ملتان ضلع راولپنڈی کے سنجھا یک۔ خشمان سنیاسیوں اور سناتنوں، جینیوں وغیرہ کے ساتھ شاستر ارتھ میں وجے پراپت کرنے والے مہان تارکک شری سوامی

درشنانند جی سرسوتی کرت پستکیں وغیرہ

نیائے درشن بمعہ اردو ترجمہ دو روپے ہندی ۲/
ویشیشک " " ڈیڑھ روپیہ " ۸/
سانکھیہ " " سوا روپیہ " ایک روپیہ
ویدانت " " پونے دو روپے " ۸/
آپنشد پرکاش " پونے دو روپے " ۸/
درشنانند گرنتھ سنگرہ اردو جلد اول دوم ۸/
" ہندی ایک روپیہ دس آنے
ستیہ ورتی مہانند اردو ارتو ورتارشی کی کتھا اردو ۶/
دھرم ویر ۸/ - گیتا چندر اردو ۶/
وید اور بائیبل ۵/ - ویدوں کی عظمت اردو ۴/
ٹھوبراہتی ۳/ - نین ورباچن وید اسار ۳/
قرآن کی چھان بین ۳/ - مہابھارت گیتا اردو ۲/
گورو شکشا اردو ۳/ - سورن ورباچن ۳/
" ہندی ۳/ - شکشا پرنالی ہندی
امتیا کے چار انگ ہندی ۲/ - اردو ۲/

کیسٹوفین ۹۵۱

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہی ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے اسلئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے۔ لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے بغیر مروڑ۔ زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔ ہر دوا فروش سے ملتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

२यु२वैनमेतद्वेदे युभ्व निवेदः सत्ययमह वीर्यो यो पङ्गं प्रापदिति तस्मा-दौषिय प्रवृणीते ॥ (शतपथ)

ترجمہ - ویدوں سے جو کچھ ودّیا اور گیان حاصل کیا جاوے - اس کا سنسار میں بذریعہ تعلیم پرچار کرنا رشیوں کا فرض ہے - اور جو منش پراچین دودانوں اور رشیوں کی طرح سنسار کے دیگر منشوں کو گیان سکھلانے کا کام کرتا ہے - وہ خود رشی ہے - نروکت میں رشی کی تعریف اس طرح کی ہے

ऋषयो मन्त्रद्रष्टारः मन्त्रा-न्सम्प्रादुः ॥

(ارتھ) رشی لوگ سمادھی میں منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو بخوبی سمجھنے والے ہیں - گوتم اور واتسائن رشیوں کا سدھانت بھی اس بارہ میں یہ ہے :-

आप्तोपदेशः शब्दः ॥

ارتھ - رشی یا آپت منش ہو سکتا ہے - جس نے

رشٹھ کر کے ارتھات بھرانتی رہت ہو کر دھرم کا سروپ ساکشات (پریکٹس) کرایا ہو - اور جو اسی ساکشات کئے ہوئے دھرم کا اُپدیش کرے - منڈک اُپنشد میں بھی ایسا ہی کہا ہے - کہ

भिद्यते हृदय ग्रन्थिश्छि-द्यन्ते सर्व संशयाः

ارتھ - ایشور کی بھاونی پراپتی کے سبب سے سنشے نشٹ ہو جاتے ہیں - ارتھات یوگی سمادھی اوستھا میں جس جس وستو کو جاننا چاہے - نربھرانت جان سکتا ہے ؛

رشی ارتھات آپت وہی ہے - جو لوگ سادھنوں سے سمادھت ہو کر نربھرانت گیان کو پراپت ہوتا ہے - یوگی ہی رشی ہوتا ہے - اور رشی نربھرانت ریتی سے سرشٹی کے سدھانتوں اور چاروں ویدوں کو جان سکتا ہے - اور یوگی کے لئے برہم پریکش ہوتا ہے - ارتھات یوگی برہم کو نربھرانت ریتی سے جان سکتا ہے ؛

دیانند درحقیقت منو - گوتم - ویاس آدی سمان رشی شریشٹھ کا پُرش تھا - جس پرکار وہ آپت تھے - اسی پرکار دیانند آپت تھا - رشی دیانند ویدوں کے سرو دیاؤں سے مول روپی سدھانتوں کو یوگ درشٹی سے نربھرانت جانتے تھے - جیسا کہ سرو رشی گن جانتے آئے ہیں اور آگے جائیں گے - رشی لوگوں کا منتویہ بناستیہ کے نہیں ہو سکتا وہ ستیہ کے پرچارک ہوتے ہیں - وہ اپنے کسی سچ کے سدھانت کی شکست نہیں دیتے - رشی دیانند کیول ستیہ کو ماننے والے تھے - اور ستیہ تین کال میں ایک رس رہتا ہے - اور سب کے ماننے کے قابل ہے ؛

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر بلا مبالغہ نشچے طور پر کہا جا سکتا ہے - کہ سوامی دیانند پورن برہمچاری پورن یوگی - اور چاروں ویدوں کا پورن گیتا اور پرچارک ہونے کی وجہ سے درحقیقت رشی تھا - جس نے آریہ ورت کی زندگی کو نہایت قیمتی اور قابل تعظیم بنا دیا ہے ؛

ویدوں سے لے کر پورہ میمانسا تک تقریباً تین ہزار پراچین سنسکرت گرنتھوں کا مطالعہ کرنا - اور پورن برہمچریہ کے ساتھ آدتیہ برہمچاری بھرشی درجانند جیسے لاثانی گورو سے دکشا لے کر چاروں وید - اپ وید - انگ - اپ انگ اور چار برہمنوں - اپ نشدوں، سمرتیوں اور تمام رشی کرت گرنتھوں کو پڑھ کر اور ویدوں کو یوگ سمادھی میں دچار نے کے بعد پراچین رشیوں کے مطابق وید بھاشیہ کرنا بلا شبہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ درحقیقت پراچین رشیوں کی کوٹی کے رشی تھے اور ان کا وید بھاشیہ سرو دیریہ اور مقبول عام ہونے کی سب سے بڑی یہی دلیل ہے - کہ وہ پورن برہمچاری - پورن ودوان اور یوگی تھے - مزید ثبوت

کے لئے دنیا کے چند مشہور و معروف اور نامی گرامی مہاپرشوں کے ساتھ رشی دیانند کا کام - قابلیت اور فضیلت کا مقابلہ کر کے ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں - کہ رشی دیانند میں واقعی وہ اوصاف اور عظمت موجود تھی - جو پراچین زمانہ کے رشیوں اور مہاپرشوں میں پائی جاتی تھیں - جن کی وجہ سے اُن کے نام آج تک قابل تعظیم اور قابل عزت سمجھے جاتے ہیں ؛

(۱) بھیشم پتامہ کی طرح دیانند آدتیہ بال برہمچاری تھا - اور اخیر وقت تک اسی نے اپنے برت کو بھیشم کی طرح نہایت استقلال اور جواں مردی کے ساتھ پورا کیا - اور دھرو کی طرح ثابت قدم رہا - اوائل ہی اوائل عالم طفولیت میں ویراگ حاصل کر کے ۳۵ سال تک ودیا گرہن کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں میں سرگرداں پھرتے ہوئے یوگیوں اور سنیاسیوں کی تلاش میں برفانی پہاڑوں اور دریاؤں اور خطرناک جنگلوں میں گھوم کر یوگ ودّیا کے کمال حاصل کرنے کے بعد مہاتما بودھ کی طرح موکش آنند کو چھوڑ کر سنساری لوگوں کا دکھ اور اگیان دور کرنے کے لئے طرح طرح کے کشٹ اُٹھا کر اپنے اُدیش کی پورتی میں اپنے شریر کو سواہا کر دیا ؛

(۲) سوامی شنکر آچاریہ نے جس طرح پورن برہمچریہ دھارن کر کے ویدوں اور شاستروں کا گیان حاصل کرنے کے بعد بودھوں سے شاسترارتھ کر کے وجے پراپت کی اور اپ نشدوں کا بھاشیہ کر کے ۳۲ سال کی عمر میں کسی بودھ کے زہر دینے سے سورگ دھام کو سدھارے - اسی طرح رشی دیانند نے آدتیہ برہمچاری ہو کر چاروں ویدوں کو یوگ سمادھی اوستھا میں دچار نے کے بعد دنیا کے جملہ وید درودھ مت متانتروں کے ساتھ شاسترارتھ کر کے وگ وجے پراپت کی اور ویدوں کا یوگ ابھیاس کر کے سنسار میں سوریہ کی طرح پرکاش پھیلا کر ۵۹ سال کی عمر میں ایک ناہنجار کے زہر دینے کی وجہ سے سورگ کو سدھارے ؛

(۳) سائن آچاریہ اور اووٹ - مہیدھر رشی دیانند نے پراچین رشیوں اور نروکت اور نگھنٹو کے مطابق وید منتروں کا یوگ ابھیاس کر کے ویدوں کا شدھ اور قابل تسلیم بھاشیہ کیا - جس کے پرکاش سے بھارت ورش اور یورپ اور امریکہ کے ودوانوں کی غلط فہمیوں کے بادل چھٹ گئے

۹۵۶
بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دی جاتی ہیں - ریل کا کرایہ ہمارے ذمے - دام نقد - گزیٹڈ و ریکیٹش افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے - سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
SULEMAN UMAR & Co. KARACHI

جوانی
۹۴۶
ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں، جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے - وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں؟
آپ بوڑھے ہیں یا جوان؟
یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں - یا کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں - جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور اُن کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے - ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک نہ دیکھی ہوگی - آزما دیکھو - منگوا دیکھو - اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے ؛
کرم شیر کمپنی
نمبر ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

گورُوکل کانگڑی کی مشہور دوائیں
۹۳۸
چشم سیپنی سُرمہ
پُرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے - آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سُرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں - قیمت تین روپے تولہ ؛
چیون پراش
ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ معجون پرانی کھانسی - تپ دق - پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل و دماغ کے واسطے نہایت مفید ہے - قیمت چار روپے سیر ؛
سنجیون چورن
سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - دیریہ کو گاڑھا کرتا ہے - طاقت بہت دیتا ہے - قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛
براہمی بوٹی ---- عہ سیر - دنت منجن ---- ۸ فی شیشی
رت سلاجیت ---- عہ تولہ - سوہنی چتر ---- مفت!
پتہ :-
منیجر گورُوکل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گورُوکل کانگڑی (سہارنپور)

ور کی ضرورت!
قابل شادی ایک معزز کھتری خاندان کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے - جو تعلیم یافتہ برسر روزگار اور ۲۵ سال کے قریب عمر کا ہو - خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے ؛
مینیجر پرکاش - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...متفق الفتا ہو کر رشی دیانند
...بھاشیہ کو تسلیم کیا۔ حتیٰ کہ یونیورسٹی (مقصد یہ ستھارتھ)
...یونیورسٹی نے رشی بھاشیہ کو ایم اے
...میں داخل کر دیا ❖
...زمین میں داخل کر دیا ❖
(۲) ...شری کرشن گیتا سے بڑھکر رشی دیانند
...گرنتھ ستیارتھ پرکاش ایسا
...جس میں ویدوں شاستروں اور رشیوں
...کے پرمان دے کر زندگی کے جملہ مسائل
...طور پر پرچار کیا گیا ہے اور جس نے
...بھارت کے ایک ارجن کی بجائے بھارت
...یورپ اور امریکہ میں صدہا ارجن پیدا
...اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ یہ گرنتھ
...مذاہب کے عالموں اور رہبروں کے لئے
...بلکہ آب حیات ثابت ہوا۔ کیونکہ اُس کی
...انہوں نے اپنی اپنی مذہبی کتابوں کی
...کر کے اور اُن کی غلطیوں کو تسلیم کر کے
...کی تفسیریں ویدوں کے مطابق کرنی شروع
...گویا جملہ مذاہب کے عالموں نے رشی

دیانند کی فضیلت۔ صداقت اور بزرگی کو تسلیم
کر کے اُن کی پیروی کرنے کا فخر حاصل کیا ❖

(۵) مہاتما بُدھ نے زوال اور بیماری کی پیدائش
کے بعد سنساری دکھوں سے ویراگ حاصل کر کے
راجیہ کو چھوڑ جنگلوں میں تپسیا کرنے کے بعد
अहिंसा (اہنسا) کا پرچار کیا۔ مگر رشی
دیانند کے پوتر ہردیہ میں دیا اور ویراگ کا لا انتہا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ بہن اور
چچا کی مرتیو پر ویراگ حاصل کر کے سنسار کو
مرتیو کے بھیانک پنجہ سے چھڑانے کے لئے
بیاہ کی تیاریوں پر لات مار کر گھر سے نکل کھڑا
ہوا۔ اور اپنے گرو ورجانند کی آگیا پا کر تمام
منش ماتر حتیٰ کہ شودروں۔ چانڈالوں استریوں
کے لئے بھی ویدوں کے سورگ کا دروازہ کھول
دیا۔ اور تمام دیگر مذاہب کو بھی ویدوں کی خوبی دیکر
اور شدھی کا دروازہ کھول کر مسلمانوں اور
عیسائیوں کو بھی ویدک دھرم کی شرن میں
لینے کا یتن کیا اور اسی پر اکتفا نہ کر کے اُن کی

بھنڈی اور رکشا کا انتظام کرنے کے لئے بھی یتن
کیا۔ اور اشومیدھ اور گومیدھ یگیہ کے اصلی اور
یوگک ارتھ بتلا کر لاکھوں جانوروں کو ذبح ہونے
سے بچا کر ثواب دارین حاصل کیا ❖

نیوٹن (انگلینڈ نواسی) سے بڑھکر رشی دیانند
ذہین اور تیز بدھی رکھنے والے تھے۔ نیوٹن نے
صرف ایک سیب درخت سے گرتا ہوا دیکھ کر کشش
ثقل (آکرشن شکتی) کو دریافت کر کے یورپ
میں نام پیدا کر لیا۔ مگر رشی دیانند نے ایک
چوہے کی حرکت سے کلیان کاری پرماتما
(اصلی شو) کو دریافت کر لیا۔ اور ویدوں کے
گیان کو حاصل کر کے بھارت ورش کو پاشان پوجا
اور دیگر ہر قسم کی باطل پرستیوں کے اندھکار سے
نکال کر سچا موکش آنند کا راستہ دکھلایا۔ اور
ویدوں کی عظمت اور بزرگی کا سکّہ نہ صرف
بھارت ورش میں بلکہ یورپ اور امریکہ کے
ودوانوں کے دلوں میں بھی بٹھایا ❖

(۷) گلیلو (باشندہ اٹلی) نے ایک مختصر سی
دوربین ایجاد کی تھی۔ جس سے آکاش کے چاند
سورج اور ستاروں کا حال معلوم ہو سکتا تھا
مگر رشی دیانند نے اپنی ودیا۔ یوگ بل اور برہمچریہ
سے ایسی ادبھت دوربین ایجاد کی۔ جس نے

برسوں۔ پہلے ایسے ایسے باریک اور عجیب و
غریب دھارمک۔ سوشل اور پولیٹکل مسائل حل
کر دیئے۔ جن کا عرصہ سے کسی کو خیال بھی پیدا
نہ ہوا تھا۔ اور جوں جوں زمانہ گذرتا جائے گا۔
دنیا کے لوگ اُن کی صداقت کے قائل ہوتے
جائیں گے ❖

(۸) شوپن ہار جرمنی میں اپنے تپ اور پریم
کی وجہ سے رشی کہلاتا ہے۔ اُس نے اُپنشدوں
کو پڑھکر انہیں زندگی میں اور مرنے کے بعد شانتی
دینے والا تسلیم کیا ہے۔ مگر رشی دیانند ویدوں
کا از حد پریمی اور برہمچریہ۔ یوگ بل اور تپ میں
لاثانی تھا۔ اور ویدوں کا ایشوری گیان ہونے کا
یقین کر کے ویش ویشا ستروں میں اُن کی تلقین
کرتا رہا۔ اور اپنے وصیت نامہ میں بھی تمام سنسار
میں ویدوں کا پرچار کرنے کی ہدایت کی ❖

(۹) مہاتما ٹالسٹائی اپنی ذہانت اور بُدھی کی
کمالیت کی وجہ سے روس میں نہایت ہی مشہور
ہے۔ مگر رشی دیانند کے برابر نہ اُس میں آتم
شکتی تھی۔ نہ تپ تھا۔ رشی کو اپنی اندریوں اور
شریر پر انتہا درجہ کا قابو حاصل تھا۔ اور سخت برفانی
سردی کے موسم میں برہنہ تن جنگلوں اور دریاؤں
کے کناروں پر برسوں گذار دیا کرتے تھے۔ ایک
مرتبہ ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ اُس کے
پاس بھی گیا۔ اُس کو دیکھکر اُس نے رشی دیانند
کی بہت تعریف کی اور فوراً ویراگی بن کر جنگل
کو چلا گیا۔ جس پر تمام یورپ کے عالم حیران
ہو گئے ❖

(۱۰) ارسطو یونان میں سب حکیموں کا بادشاہ
گنا جاتا ہے۔ اُس نے حکمت کے رسالوں کے
علاوہ چار سو رسالے فن شاعری۔ فصاحت اور
بلاغت قوانین اور اور علموں کے متعلق لکھے
تھے۔ مگر رشی دیانند میں اس سے بہت
زیادہ فصاحت و بلاغت و چار شکتی اور
منطقی طریقہ پر بحث مباحثہ کرنے کی شکتی موجود
تھی جس کی وجہ سے اپنے مخالف ہر ایک
شاستراتھ میں تھوڑی دیر میں ہی فتح حاصل

۹۵۰ سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے
اور جریان، احتلام، رعشہ .... وغیرہ شکایتوں
سے نجات حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی
اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے شری
ادویات سرتاج عالم **آتنک نگرہ گولیوں**
کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی شیشی ۲۱ گولیاں
صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۲
صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر
مطالعہ کریں ❖
وید شاستری پنڈت شنکر گووند جی جام نگر (کاٹھیاواڑ)
ایجنٹ:۔ اندرا اینڈ کو چوک لکھنؤ ❖

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی در حقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو
آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھکر بھیج دیجئے۔ پس پھر ہم آپکو آنیوالا بارہ ماہ
کا نفع نقصان۔ کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا؟ یا کس ذریعہ سے ملیگی؟ روزگار کب ملیگا؟ ملازمت
ترقی تبادلہ اور ترقی اولاد اور عورت کا سکھ دکھ تندرستی۔ بیماری۔ دور دراز کا سفر مقدمات و امتحان میں
کامیابی سگائی۔ شادی زمین، جائیداد کا سکھ، کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونیوالی
کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں وی پی بھیجدیں گے۔ ایک
مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہوئی ہے ❖
جناب ۔ لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے فرماتے ہیں "آپکے جو ورش پھل بنایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے
ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں ❖
پروفیسر جی اے شنکر پوسٹ بکس ۶۲ ۔ لاہور

بانی

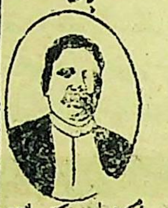

ڈاکٹر ایس کے برمن

ڈی اف بسر
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن
لمیٹڈ
...کلکتہ

مقبولہ اسٹار ٹریڈ مارک

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد ۹۳۹

دافع خرابی خون
(REGD) ڈابر آیوڈائزڈ سالسہ (REGD)
خون صاف کرنیکی مشہور دوا

...سالسوں سے کہیں زیادہ مفید ہے۔ خون کی کمی و خرابی۔ گرمی (آتشک) گٹھیا وبائی اکسیر
...ہیں۔ اگر خون خراب ہوا ہو تو سے۔ تو اس آزمودہ سالسہ کا استعمال کریں ❖
...فی شیشی دو روپے چار آنے (۲/۴) ڈاک محصول دس آنہ ❖

کیش راج
سر کے تیلوں کا بادشاہ

...بالوں کی نفاست گی اجزاؤں سے تیار کیا گیا ہے۔ "کیش راج" کے استعمال سے بالوں
...مضبوط ہوتی ہے۔ اس کی خوشبودار ملائم نازک اور پائیدار ہے۔ اس کی تعریف سر جگدیش
...اور متوفی پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ ملک کے لیڈروں نے کی ہے ❖
...فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵/ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰/ نمونہ کی شیشی تین آنہ۔ جرائم...
...سکتی ہے ❖

...ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں ڈاک خرچ بہت زیادہ
...اور اس لئے ابھی کی کفایت کے واسطے ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیں ❖

...نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

...:۔ لاہور میں منیجر صاحب پیسہ اخبار۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کرلیا کرتے تھے۔ اور وید بھاشیہ اور دیگر کتب جو رشی دیا نند نے تصنیف کی ہیں۔ وہ بلحاظ گیان اور علمی مسائل کے قیمت میں ہزارہا درجہ زیادہ ہیں ؛

(۱۱) لقمان یونان میں علم فلسفہ اور ہندسہ میں بہت مشہور حکیم ہوا ہے۔ وہ سقراط کا شاگرد تھا۔ اس کی حکمت کا سب سے بڑا مسئلہ مادہ اور خدا کی دریافت تھی۔ وہ کہتا تھا۔ کہ مادہ سے ایک چیز بنی ہے۔ اور خدا نے ان تمام چیزوں کو بنایا ہے۔ رُوح یعنی جیو آتما کے متعلق اس نے کوئی دریافت نہیں کی۔ مگر رشی دیا نند نے ویدوں سے دویت واد کا مسئلہ سدھ کر کے تمام دُنیا کے عالموں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سنسار میں تین چیز اناد ی و قدیم اور لاثانی ہیں۔ یعنی پرکرتی (مادہ)۔ جیو (رُوح) اور ایشور۔ اب دُنیا کے عالم اس مسئلہ پر یقین کر کے رشی دیا نند کی فضیلت کو تسلیم کر رہے ہیں ؛

(۱۲) لوتھر قدیم عیسائی مذہب میں اصلاح کر کے فرقہ پروٹسٹنٹ قائم کرنے کی وجہ سے یورپ میں مشہور و معروف اور ریفارمر سمجھا جاتا ہے۔ مگر رشی دیا نند نے قدیم اور سرچشمہ مذاہب ایشوری گیان ویدوں کا از سر نو پرچار کر کے دُنیا کے عالموں اور فاضلوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اور ویدوں کے قدر و منزلت اور عظمت اُن کے دلوں میں قائم کر دی ہے۔ چنانچہ یورپ کے سنسکرت کے فاضل میکس مولر صاحب کا قول ہے۔ کہ بیسویں صدی میں سب سے بڑی ایجاد۔ ویدوں کی دریافت ہے۔ جو کہ سوامی دیانند نے کی ہے۔ کیونکہ ویدوں کی دریافت سے (جو سب ست ودیاؤں کا خزانہ ہے) دُنیا کے اتہاس اور ساہتیہ کا بخوبی پتہ چل گیا ہے اور ہر ایک قسم کی سائنس کا دروازہ اُن پر کھل گیا ہے۔

(۱۳) سقراط یونان میں ایک بڑا نامور حکیم گذرا ہے۔ کہ جو علم اور فضیلت کے سوائے استقلال میں بدرجہ کمال رکھتا تھا۔ جب اس پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ وہ یونان کے دیوتاؤں کو نہیں مانتا۔ اور لوگوں کو بہکاتا اور خراب کرتا ہے۔ تو اس پر قید کا فتوےٰ دیا گیا۔ مگر سقراط نے اس سزا کو قبول نہ کر کے زہر پینا منظور کیا۔ اور بڑی خوشی اور استقلال کے ساتھ زہر کا پیالہ پی کر اپنے شاگردوں کو عمدہ عمدہ نصیحتیں اور اپدیش کرتا رہا۔ اور کسی قسم کے رنج یا نفرت کا اظہار نہ کیا۔ مگر رشی دیا نند کا استقلال یا تحمل اور بردباری اور دیا کا بھاؤ جو بوقت مرگ ظاہر ہوا۔ بڑا حیرت انگیز اور قابل تعظیم تھا۔ جودھپور راجیہ میں خفیہ سازش کی وجہ سے رسویا کی معرفت جب دودھ میں زہر دیا گیا اور رسویا سے دریافت کرنے پر اصلی حالات معلوم ہو گئے۔ تو رشی دیا نند نے رسویہ کا قصور معاف کر کے پھانسی سے بچنے کیلئے اُسے نیپال کی طرف جانے کی ترغیب دی۔ اور سفر خرچ کے لئے ایک معقول رقم اپنے پاس سے عطا کی۔ اور بوقت مرگ تمام بدن پھٹ جانے سے نہایت سخت تکلیف ہونے پر بھی بلا کراہیت یا رنج کے بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے باتیں کرتے ہوئے اور وید منتر اچارن کرنے کے بعد آخر میں تین مرتبہ یہ کہکر کہ ایشور تیری اچھیا پورن ہو۔ پرانایام کر کے پرانوں کو تیاگ کر برہم آنند کو پراپت ہوئے ؛

(۱۴) راجہ رام موہن رائے (کلکتہ واسی) نے اُپنشدوں کی تعلیم حاصل کر کے ہندو دھرم کی اصلاح کرنے کی غرض سے بنگال اور دیگر صوبہ جات میں برہم سماجیں قائم کر کے بہت کچھ ناموری حاصل کی۔ مگر رشی دیا نند نے پورن برہمچریہ کے بل سے ویدوں کے تتو گیان اور یوگ سمادھی کے ذریعہ برہم کو پراپت کرنے کے بعد نہ صرف ہندوؤں کی بلکہ سنسار کے جملہ مذاہب کی باطل پرستیوں۔ اودیا۔ اور دُکھوں کو دُور کرنے کے بعد تمام بھارت ورش میں شاستراتھ کر کے۔ گو بعض جگہ بڑے کر کے آریہ سماجیں قائم کیں۔ اور اس کے دس نیموں میں یہ بھی درج کر دیا۔ کہ سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ اور وید ستیہ ودیاؤں کی پستک ہونے کی وجہ سے اس کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

مندرجہ بالا واقعات درج کرنے کے بعد آخیر میں ایک ودوان جرمن فلاسفر کی تحریری رائے درج کی جاتی ہے۔ جس سے عوام الناس کو سوامی جی مہاراج کی نسبت ایک صحیح اور پختہ رائے قائم کرنے کا موقعہ مل جاویگا۔ وہ رائے حسب ذیل ہے :-

دیا نند سرسوتی ایک مادر زاد شاعر تھا۔ اُس کے دماغ میں بڑے بڑے ادبیات اور ہمہ گیر خیالات چکر لگاتے رہتے تھے۔ اس کی آرزو میں ہمیشہ یہ خیال سمایا ہوا رہتا تھا۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ ہندوستان کو تمام اقوام کے توہمات اور باطل پرستیوں سے پاک کر کے اسی آرین قوم اور گیان کا آستان بنایا جاوے۔ سارے ہندو صرف ایک ایشور کا اپاسک بن کر سوامی جی کے قابل مرید جاویں اور یہ تمام عالم اور دھرم کا سر چشمہ بن کر سنسار میں ایک عزت اور مرتبہ

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا
زنڈوکا چون پراش
کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے
قیمت ۴۰ تولہ عہ
قیمت ۲۰ تولہ ۸
بڈھے، جوان اور بچوں کیلئے یکساں فائدہ بخش ہے
قیمت دس تولہ تیرہ آنہ (۱۳/)
زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴
نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں
سب ایجنٹس
لاہور۔ لالہ میلارام اینڈ سنس۔ رنگ محل
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس۔ اینڈ ڈرگسٹس۔
راولپنڈی۔ ایس۔ ڈی۔ چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار۔
سرینگر (کشمیر)۔ کویراج نریندر ناتھ وید شاستری گووند آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ۔ حاکم رام سنگھ۔ پنساری بازار۔

بچوں کی طاقت بڑھانے والا
ڈونگرے کا
بال امرت
تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے
اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں
لاہور ایجنٹ:-
لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے کہ اپنا ہی نہیں۔ پرمش کے جیون کے پروگرام کا دوسرا حصہ گرہستھ جیون ہے یہ کسی حالت میں راشٹری اُنتی میں بادھک نہیں۔ یہ حصہ تو راشٹر کا کام کرنے کے لئے ہے۔ تیسرا بان پرستھ ہے۔ راشٹری اُنتی کے لئے مفت تعلیم دینا ہے۔ اور بان پرستھی کا کام ہے اپنے قوم کے بالکوں کو شکشت کرنا۔ اسی طرح وہ راشٹری اُنتی کے لئے بادھک نہیں۔ بلکہ سادھک ہوتا ہے۔ چوتھا اور آخری بھاگ سنیاس ہے۔ اس کے اندر منش ساری دُنیا کی موہ ممتا چھوڑ کر بھرمن کرتا ہے۔ اس کا کام سنسار کو اُپدیش دینا ہے۔ یہ بھی راشٹری اُنتی کے مارگ میں کسی طرح بادھک نہیں ٭

ویدک دھرم نے منش کے لئے جو نتیہ کرم بتاتے ہیں۔ اس کے جیون کا جو پروگرام نیت کیا ہے۔ اسے آپ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ویدک دھرم کسی طرح راشٹر اُنتی کے راستے میں بادھک نہیں۔ کہا جائے گا۔ یہ تو اپنے دھرم والوں کے متعلق ہے۔ پر تو دیکھیں دھرم والوں کے لئے بھی وید نے کہا ہے۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ اسی طرح رہو۔ جس طرح گھر کے لوگ رہتے ہیں۔ گھر کے لوگوں میں دھکا ہوتی ہے۔ لیکن آج ہوئی۔ کل دُور ہو کر پریم کی دھارا پھوٹ نکلی ٭

اس طرح ویدک دھرم کا نچوڑ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں جو راشٹری اُنتی میں بادھک ہو ٭

دھرم کا سار یہ ہے۔ کہ منش ایک دیوی شکتی کے اندر وشواس رکھتا ہے۔ جو اسی کے آچرن کے اندر پرگٹ ہوتا ہے ٭

ویدک دھرم منش کے سامنے پرماتما کا سروپ رکھتا ہے۔ کہ پرماتما گیان سوروپ ہے۔ نیاد کاری ہے۔ اس سے وہ بھی دنیا ہی بننے کا یتن کرے گا۔ اگر میں ستیہ وادی اگیانی اور نیاد کاری بنتا ہوں۔ تو یہ گُن مجھے راشٹری اُنتی کے اندر ادھک سہائک بنانے کا کام کریں گے دھرم یہ بتاتا ہے۔ کہ منش پرماتما کے پتر ہونے سے بھائی بھائی ہیں۔ اس راستے میں میں اپنے کسی بھائی کی گراوٹ کو گوارا نہیں کروں گا۔ پس ویدک دھرم کسی بھی رُوپ میں راشٹر اُنتی میں بادھک نہیں ہے ٭

آپ دھرم کو گالیاں دیتے ہیں۔ کہ اس نے لوگوں کے خون بہائے ہیں۔ لیکن یہ غلطی کرتے ہیں۔ جو دھرم کے اصل سروپ کو نہ سمجھتے ہوں۔ لیکن نیشنلزم نے تو اپنے ونگرہ رُوپ میں لاکھوں کے خون بہائے ہیں۔ اس لئے کسی نیشنلسٹ کو دھرم کے کوسنے کا ادھیکار نہیں۔ دھرم کو ساتھ

صرف جانے والی چیز نہیں۔ کیونکہ یہ راشٹری اُنتی کے راستے میں بادھک نہیں۔ کوسے جانے والے مُلّاں اور پنڈت ہیں۔ جو دھرم کا غلط سروپ پیش کرتے ہیں ٭

سمۂ پروگرام سے دس منٹ زیادہ ہو گیا تھا۔ اس لئے سبھاپتی مہودے نے اس وشہ میں اپنی تقریر کے بغیر ہی سبھا وسرجن کر دی۔ کانفرنس تقریروں اور حاضری کے لحاظ سے نہایت کامیاب تھی۔ جنتا نے تقریروں کو نہایت دلچسپی سے سنا اور پربھاوت ہوئے ٭

سناتن دھرمیوں کی پوپیلا کا بھانڈا پھوٹ گیا

۱۰ نومبر کو شام کے ساڑھے سات بجے آریہ سماج مندر سوہانہ میں پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مشہور اُپدیشک پنڈت بال مکند صاحب شاستری اور سنرپمان پنڈت سری گوپال صاحب شاستری ٹیچر ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول سوہانہ کے درمیان مکتی سے جیو پھر جنم دھارن کرتا ہے یا نہیں؟ پر خوب ڈٹ کر مباحثہ ہوا۔ اچھے اچھے ودوان بیٹھے ہوئے تھے۔ سوہانہ کے مشہور شاعر اور پکے سناتن دھرمی پنڈت یوگ راج صاحب شرما اس جلسے کے پریذیڈنٹ تھے ٭

آپ نے دونوں پنڈت صاحبان کو دس دس منٹ بولنے کی اجازت دی۔ دونوں صاحبان نے دلائل۔ مسائل اور وید شاستروں کے پرمانوں سے اپنے اپنے پکش کو خوب محنت کے ساتھ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پنڈت بال مکند صاحب نے ایسی زبردست تقریر کی۔ کہ پبلک کیا سناتن دھرمی اور کیا آریہ سماجی سب عش عش کر اُٹھے۔ آخر پنڈت سری گوپال صاحب لاجواب ہو کر بیٹھ گئے۔ تمام پبلک کو ماننا پڑا۔ کہ جیو مکت ہو کر بھی سنسار میں پھر واپس آتا ہے۔ اور بحث ختم ہوئی ٭

اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ میں پکا سناتن دھرمی ہوں اور اس اصول کو مانتا ہوں۔ کہ جیو مکت ہو کر پھر سنسار میں واپس نہیں آتا۔ لیکن موجودہ بحث میں پنڈت بال مکند صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ جیو پھر بھی واپس آتا ہے۔ پنڈت سری گوپال صاحب یہ ثابت نہیں کر سکے۔ کہ جیو مکت ہو کر

۹۴

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ لوگ تھوڑے سے بہت اناتھ اکٹھے کر کے اُن سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور اُن کو بھوکھا نکڑا دے کر آپ گلچھرے اُڑاتے ہیں۔ یا تو بہتے ہی انکو گلی کوچوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیکیاں منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ان اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائیں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اُوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن، مالک اخبار پرتاپ، ڈیرکاش، ہیں، ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے۔ کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجود منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ہمدردانہ ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اُردو۔ ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں ٭

ہم اُن لوگوں کا دھنیاد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان بھیج رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے سجن بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمۂ اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے ہیں لے لیا جائے۔ اور اُن کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں ٭

ہیرا نند شرما سکرٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ۔ لاہور

خبردار امت بھولو ہر وقت جیب میں رکھو

جیبی ڈاکٹر

سُدھا سرت

ہم اپنے ۳۲ سال کے تجربہ کی بنا پر آپ کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اس بے بہا امرت کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھو۔ کیونکہ نہ معلوم گھر میں، سفر میں، دن میں، رات میں، چلتے پھرتے سوتے جاگتے کس وقت کس ناگہانی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے ٭

سُدھا سرت جسم کی اندرونی و بیرونی بیماریوں کو کھانے اور لگانے سے آناً فاناً آرام دیتا ہے۔ مثلاً ہر قسم کی پیٹ درد، شُول۔ بدہضمی، کھٹے ڈکار، قے، دست، جی متلانا، اپھارہ، ہیضہ، پیچش وغیرہ کو کھانے سے اور مُنہ کے چھالے۔ گلے پڑ جانا، مسوڑھوں کی سوجن دانت درد، داڑھ درد، سر درد، کان درد، چوٹ یا جہاں خون بہنا بند نہ ہوتا ہو، پھوڑا، پھنسی۔ بھڑ، بچھو وغیرہ کے ڈنگ و دیگر جلدی بیماریوں پر لگانے سے کامل ڈاکٹر کی خدمات سرانجام دیتا ہے۔ حتیٰ کہ پلیگ تک مفید ثابت ہوا ہے ٭

یہ ایک کامل وید کا نسخہ ہے کسی کی نقل نہیں

اس کو ۳۲ سال تک دھرم ارتھ تقسیم کر کے ہزارہا لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ چونکہ اب مانگ زیادہ بڑھ گئی ہے دوسرے عوام کی خدمت مدنظر ہے۔ اس لئے بہت کم قیمت قریباً لاگت ماتر مقرر کی گئی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱۲ درمیانی ۸ چھوٹی ۴ دس شیشی کے خریدار کو محصول معاف۔ ملنے کا پتہ:—

چونی لعل کھنہ مالک شرومنی سُگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پھر کبھی واپس نہیں آئے ہے۔

(۲) اس پر پنڈت سری گوپال سناتن دھرمی نے شکست کی ندامت دور کرنے کے لئے کہا کہ مشراوہ یا سمرتی پوجا کسی ایک پر بحث ہو جاوے اور یہ شرط لگائی۔ کہ بات چیت سنسکرت زبان میں ہوگی۔ ان سے کہا گیا۔ کہ ایسی زبان میں بات چیت کرنے سے کیا حاصل جس کو عام پبلک نہ سمجھے۔ لہٰذا سرل ہندی میں بحث ہونی چاہیئے۔ چیلنج منظور ہو چکا۔ شہر میں اعلان کرایا گیا جلسہ ہوا آریہ سماج میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ پبلک کا شوق حد سے بڑھا ہوا تھا۔ بھجنوں کے ساتھ کارروائی شروع کی گئی۔ چھ سات دونوں پنڈت صاحبان تشریف لے آئے تھے۔ پنڈت کیشو نند جناب نے کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ سناتنی پنڈت جس کو چاہیں۔ پریذیڈنٹ بنائیں۔ انہوں نے ایک غیر حاضر آدمی پنڈت ہرنام داس کا نام لے دیا۔ انہیں بہت سمجھایا گیا۔ کہ کسی موجود شخص کا نام لو۔ لیکن انہوں نے نہ ماننا تھا۔ نہ مانے اس پر شریمان پنڈت بال مکند شاستری ایڈیشنل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے درخواست کی۔ کہ وہ اپنے منوہر خیالات سے شرادھ کی اہمیت حاضرین پر واضح فرما دیں۔ منشی کشن چند جی نے اس وضاحت سے پبلک کو شرادھ کے مسئلہ ...

آریہ پستکوں کی ضبطی کیخلاف پروٹسٹ

(۱) آریہ سماج پشاور صدر

نظام صاحب ریاست حیدرآباد کے اس حکم کے خلاف جو انہوں نے آریہ سماج کے پرسدھ ودوان سوامی درشنانند جی اور پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم اے کرت گرنتھ مکرا نگر اور سلمانی مذہب کی پڑتال کی ضبطی کا جاری کیا ہے۔ زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام صاحب تھا ریاست کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے اس حکم کو منسوخ کر جلدی واپس لیں۔

(۲) آریہ سماج ونسٹنگ سبھا صوبہ پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ نظام صاحب حیدرآباد کے اس حکم کے خلاف ایک گوشت پر کاشت کریں۔ جس میں سب آریہ سماجوں کو پروٹسٹ دوس منانے کا آدیش ہو۔ اور ایک دن اس کے لئے نیت کرے۔

(ب) اگر اس پر بھی ریاست کے ادھیکاریوں کا دھیان اس طرف نہ کھینچے۔ تو ہر مہینے پروٹسٹ دن منانے کی گھوشنا کرے۔ اور ایسا پربندھ کرے۔ جس سے ریاست کے ہر ایک شہر میں ان کتابوں کا اکھنڈ پاٹھ ہو۔

(منتری آریہ سماج صدر پشاور)

صاحب معنی سمجھائے۔ کہ پبلک کے ایک آدمی کو بھی اعتراض کی گنجائش نہ تھی۔ پنڈت جی نے قدیم نوسی خیالات کی خوب دھجیاں اڑائیں۔

(ڈاکٹر دشونا تھ سکریٹری آریہ سماج صدھانہ ضلع انبالہ)

گورو کل پوٹھوہار کا پرستاؤ

گورو کل پوٹھوہار کے برہمچاریوں اور استھاپکوں کا یہ سنسکار جلاس ریاست حیدرآباد کے افسران متعلقہ کے اس غیر منصفانہ حکم کو نہایت ہی رنج وافسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جس کی رو سے شری سوامی درشنانند جی کے دھرم گرنتھوں کی اشاعت حدود ریاست میں بند کر دی گئی ہے۔ منتظمان ریاست نے اس حرکت سے اپنی تمرد کے کروڑوں ہندوؤں کو نہیں بلکہ ہندوستان بھر کے الحاد میں کردار آریہ سماجی ...

کے نفس کو ایک ایسی چوٹ پہنچائی ہے۔ جو کہ ناقابل برداشت ہے۔

(وشوناتھ شاستری گورو کل پوٹھوہار)

آریہ سماج کھورڑ بریلی کا چناؤ

آریہ سماج کھورڑ بریلی کا سالانہ چناؤ بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو حسب ذیل ہوا:۔

پردھان بابو ہنگنٹ بہاری لال مختار۔ اپ پردھان بابو مراری لال چودھری بی اے وکیل ڈاکٹر لال بہاری گپتا۔ منتری بابو آتمارام وکیشٹ۔ اپ منتری بابو پرکاش سروپ بابو رام نرائن۔ خزانچی بابو جنا ...۔ لائبریرین بابو چندر سہائے بی اے۔ آڈیٹر بابو کنٹ بہاری لال۔ منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کھورڑ بریلی۔ مہاشے لالہ پرشاد۔ منیجر سنسکرت پاٹھ شالہ۔ بابو رام بہادر مختار۔ (آتمارام منتری)

ہر قسم کی خط و کتابت کرتے وقت اپنے چندہ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پچھول کا شرطیہ ...

المشتہر:۔ منیجر بال جیون کمپنی ...

آلو کی کھیتی بانصویر

سکاٹ لینڈ میں ارل آف نڈیری اپنی زمین پر ڈیڑھ ہزار من آلو پیدا کرنے کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں۔ جس سے ہندوستانی بھی ارل جیسے مداری بن سکیں۔ اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لے کر تین ہزار سے پانچ ہزار من آلو پیدا کر سکتے ہیں۔ سال کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تم اسانی سے بجلی کی طاقت سے کر کس طرح آلو کی پیداوار میں حقیقی اضافہ کر سکتے ہیں ہوا کے ذریعہ کھاد پہنچانے کا ایسا حیرت انگیز طریقہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ جس سے آلو کی پیداوار ساڑھے چار چند ہو سکتی ہے۔ یہ مجرب زراعتی ایجاد ہر فرد بشر کو معلوم ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کتاب میں کوٹھڑیوں میں آلو پیدا کرنے کی ترکیبوں کے ساتھ ولایت والوں کی طرح آلو سے دیہاتی ترتیب ہوا اور تھیلیاں اور پنیر بنانے کی ترکیب وغیرہ درج ہے۔ یہ کتاب ہندی اردو دونوں زبانوں میں ہے۔ اسکی ضخامت ۲۰۹ صفحہ قیمت ۱۲ آنہ۔ یہ کتاب بابو رام پرشاد وشو کے دوسرے لٹریچر کے ساتھ ... سکتی ہے۔

گھبراؤ نہیں!

۹۵۲

گھبراؤ نہیں خطرے کے وقت آپکا ساتھ دینے والا دوست! بدمعاش لوگوں سے محفوظ رکھنے والا

یعنی بغیر لائسنس کا زبردست ہتھیار

گھبراؤ نہیں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قیمت فی پستول سات روپے آٹھ آنہ۔ وی پی پوسٹیج آٹھ آنے

آٹومیٹک ریپیٹ

الارم پستول صرف بنگال اور برما کے لئے لائسنس کی ضرورت ہے!

جو پستول فوٹو میں دکھلایا گیا ہے اس کو دیکھتے ہی انسان گھبرا جاتا ہے اپنے اندر ایک وقت میں دس کارتوس رکھتا ہے ہر وقت کارتوس بھرنیکی تطعی ضرورت نہیں۔ جس وقت ضرورت ہو صرف گھوڑا دبا دو۔ اس میں سے ایک پٹاس نار کا فوری کارتوس نکلیگا۔ اور بڑی آواز ہوگی۔ اور آواز کے سننے سے بڑے بڑے جانور وغیرہ اور بدمعاش فوراً بھاگ جائیں گے یہ پستول ناٹک اور سینما والے استعمال میں لاتے ہیں۔ گاؤں اور قصبہ کی مسافری کے لئے اور جنگل میں اپنے مکان اور بنگلہ کے لئے نایاب چیز ہے۔ آج ہی ایک عدد پستول منگا کر اپنی جیب یا بستر کے نیچے رکھکر ضرورت پر کام میں لا سکتے ہیں۔ اور اپنی جان بچا سکتے ہیں۔ اور ہر مقام اور دیسی راج میں بغیر لائسنس کے چلتا ہے قیمت صرف روپے وی پی پوسٹ ۸ ہر ایک پستول کے ہمراہ تیس کارتوس و ترکیب استعمال مفت۔ ۵۰ عدد گولی زائد خریدیں۔ تو اس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ ایک مرتبہ آزمائش کے لئے ضرور خریدیں۔ اس پستول کے ہزاروں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ ولاور اینڈ کمپنی نمبر ۲۴ بھونیشور بمبئی نمبر (۲)

اخبار بیوپار پنجاب

جہلم

راز تجارت بتلائے گا

دولت تمہاری بڑھائے گا

نمونہ مفت! (منیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماج جگت

آریہ سماج ادم پور کا اُتسو۔ آریہ سماج آدم پور دو آبہ کا سالانہ اُتسو ۳۰-۳۱ دسمبر ۱۹۳۱ء و یکم جنوری ۱۹۳۲ء کو منایا جانا قرار پایا ہے۔ (منوہر لعل اُپ منتری آریہ سماج آدم پور دو آبہ) ؛

آریہ سماج کراچی کا چُناؤ۔ آریہ سماج کراچی کی سالانہ سبھا میں جو شمیت پل آریہ ہری بابا پاٹھشالہ کے احاطہ میں ۱۵ نومبر کو ہوئی۔ ادھیکاریوں کا چناؤ حسب ذیل ہوا۔
دیوان سکھراج مل جی پریسیڈنٹ۔ لالہ بابو رام جی و لالہ پسی رام جی وائس پریسیڈنٹ۔
مہاشہ رام سیوک لال جی جنرل سکرٹری۔
مہاشہ منشی رام جی و مہاشہ پرکاش سروپ جی جوائنٹ سکرٹریاں۔ مہاشہ جھمو مل جی خزانچی (ٹریژرر)۔ لائبریرین انچارج ریڈنگ روم مہاشہ ایم۔ ایم نیئر۔ لائبریرین انچارج برائے بکری کُتب مہاشہ جیرام داس۔ سٹور کیپر پنڈت جگن ناتھ جی (سکرٹری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج میرپور کے سماچار۔ شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی آریہ سماج میرپور کے وسیع صحن میں ایک ہفتہ بالمیکی رامائن کی کتھا ہوئی۔ صحن کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔
(۲) شریمان پنڈت لبھا رام جی شاستری ہائی سکول میں تبدیل ہو کر پدھارے ہیں۔ آپ ویدک دھرم کے درد رکھنے والے ہیں۔ ستیارتھ ست سنگ میں آپ نے یجروید کی کتھا آرمبھ کر دی ہے ؛
(۳) آریہ سماج میرپور میں رشی اُتسو نہایت سماروہ سے منایا گیا۔ ہون اور بھجن کے پشچات پرکاش کے رشی نمبر کا لیڈنگ آرٹیکل پڑھ کر سنایا۔ پھر راقم نے چار آنہ ندھی کے لئے اپیل کی۔ جس پر ہر دو پہلے چندہ ہوا۔
(۴) شوک کہ آریہ سماج میرپور کے پریمی نوجوان مہاشہ دیا کرشن جی چند یوم بیمار رہ کر چل بسے ان کی وصیت کے بموجب سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ (کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور) ؛

مٹھہ ٹوانہ میں رشی اُتسو۔ ۹ نومبر کو شان سے منایا گیا۔ چودھری روپ چند وکیل پردھان آریہ سماج کا دیاکھیان ہوا۔ ڈاکٹر ادم پرکاش کی اپیل پر رشی فنڈ کے لئے دس گیارہ روپے اکٹھے ہوئے۔ (رام کنور نرولہ منتری آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور) ؛

کوروکشیتر گوروکل کے ہیڈ ماسٹر
کئی کاروں سے مہاشہ سکھ رام جی بی اے اپنے کام پر حاضر نہیں ہو سکے۔ اس لئے مہاشہ دیا رام جی کشپ ایم۔ ایس سی کو ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپنا کام باقاعدہ شروع کر دیا ہے ؛ (رکھپال شاستری)

آریہ کنیا پاٹھشالہ دودھو چک کے لئے دان۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ کے لئے نمن ممبران سے ۱۵۵ روپے ۶ آنے دان دیا ہے :-

(۱)	ہیڈ ماسٹر منشی بیلی رام صاحب	۲۵
(۲)	مہاشہ فقیر چند جی مہاجن	۲۰
(۳)	″ سائیں رام سوداگر مل	۱۰
(۴)	″ بہاری لعل ناگر مل	۵
(۵)	″ سنار چند	۱۲
(۶)	″ طالب چند راولپنڈی	۱۵ روپے
(۷)	″ گھر مل ″	۲ ″
(۸)	″ باوا مل چند لعل ″	۸
(۹)	″ ٹھاکر داس رتن لعل	۱۱
(۱۰)	″ ٹھاکر داس دیوان چند	۶

(دھرم پال منتری پاٹھشالہ دودھو چک ضلع گورداسپور) ؛

آریہ کمار سبھا نیروبی کا پانچواں سالانہ جلسہ ۷، ۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو آریہ سماج نیروبی کے وسیع احاطہ میں منایا گیا اس جلسہ کا آغاز کھیلوں اور میچ آندی کے ساتھ ہوا۔ جس میں نوجوانوں اور شردھانند برہمچاری آشرم کے ودیارتھیوں نے خوب حصہ لیا۔ سنیچر وار کی رات کو کوی دربار ہوا۔ جس کے اندر آریہ نوجوانوں کے علاوہ دوسری جماعتوں کے برگزیدہ اصحاب پرائی تدھی رکھ ہیں براجمان تھے۔ ہندی۔ پنجابی اور اردو میں ستعدد اصحاب نے طبع آزمائی کی ؛
دوسرے دن صبح سے کارروائی برہم ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ آج صبح سے ہی سماج مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ گول میز کانفرنس نوجوانوں نے ہندی پیرایہ میں ہموار ترتیب میں رکھی ہوئی تھی۔ جو ایک گھنٹہ تک خوب دلچسپی کے ساتھ سنائی گئی ؛

سروودھرم سمیلن۔ شریمان مہاشہ بی آر شرما کی زیر صدارت کیا گیا۔ جس میں پانچ آریہ نوجوانوں نے مختلف مذاہب کے پرتی ندھی روپ میں ایشور کی ہستی پر اسلام۔ عیسائی۔ پرانک دھرم۔ ویدانت اور ویدک دھرم کے نکتہ نگاہ سے خیالات پیش کئے۔ پربھاؤ خوب رہا ؛

انعام تقسیم۔ شریمان بابو ستقرداس جی آریہ کے دست مبارک سے ان نوجوانوں اور ودیارتھیوں کو انعام تقسیم کئے گئے۔ جنہوں نے کھیلوں میں نمبر حاصل کئے تھے ؛
اس کے بعد تمام حاضرین کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شام کو پھر کھیلیں ہوئیں ؛
رات کو سنگیت سمیلن ہوا۔ جس میں آریہ سماج اور آریہ بھائیوں نے اچھے اچھے بھجن سنائے۔ اس کے بعد شریمان ماسٹر آتما رام جی پردھان آریہ کمار سبھا نے آریہ کمار سبھا کے ادھیکاریوں کو اس اپوروہ کامیابی پر بدھائی دی اس کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ یہ جلسہ نرد گھن سماپت ہوا ؛

دیپاولی مہوتسو۔ یہ پوتر تیوہار ۹ نومبر کو منایا گیا۔ صبح سویرے برہم ہون یگیہ اور پرارتھنا کے ساتھ کارروائی ختم کی گئی ؛
۴ سے ۱۰ بجے تک کارروائی آریہ سماج مندر میں کی گئی۔ جس میں بھجنوں کے بعد برہمچاری آشرم کے ودیارتھیوں کے بھجن ہوئے۔ بعد ازاں کماری ایش دتی (مہاشہ تلسی رام دو سماج جنرل سکرٹری کی سپتری) نے ایک ساد گرہست باندھ پڑھا۔ اس کے بعد کماری کوشلیا دیوی نے آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کے پرلوک گمن کی گھٹناؤں کا ورنن کیا ؛
اس کے بعد برہمچاری پریم ناتھ نے مہرشی کے جیون پر اپنے خیالات پرکٹ کئے۔ اور مہاشہ تلسی رام جی منتری کی نظم ہوئی۔ آپ کے بعد شریمان مہاشہ متھرا داس جی آریہ کا بھجن اپدیش ہوا۔ اس طرح یہ دیپاولی مہوتسو بڑے اُتساہ اور پریم کے ساتھ منایا گیا۔ مہاشہ تلسی رام جنرل سکرٹری نے شدھی فنڈ کے لئے اپیل کی۔ جس پر ایک سو شلنگ ہوا۔ (پربھو دیال سہگل منتری آریہ سماج نیروبی) ؛

آریہ سماج لودیانہ کے سماچار۔ ۱۵-اکتوبر کو پنڈت بیساکھی رام جی کے پوتر کا منڈن سنسکار ہوا ؛
(۲) ۳ نومبر کو شام کے ۴ بجے آریہ سماج مندر میں مہاشہ شنکر رام کا شریمتی ہر نام کور سے ساتھ بیاہ ہوا۔ منتری نے ...... مہاشہ شنکر رام کی برادری موجود تھی ؛

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا؟
فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات
۱۹۳۱
سُدھا سندھو
کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی، اتیسار، پیٹ درد، قے، دست، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا قیمت فی شیشی آٹھ آنہ
سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔
داد کی دوا
دور رنج کیسری
بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑھ سے کھونے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے
دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیئے
منگانے کا پتہ :- سُکھ سنچارک کمپنی متھرا
شملہ کے ایجنٹ۔ بیٹ جیپ اینڈ کمپنی لوار بازار شملہ

مُفت !
(سفید کشٹ) پھلبہری کی شرطیہ دوا
بالکل بیضرر۔ فوری زود اثر
ایک ہفتہ میں صحت
مُوجد حکیم کرپا رام صاحب سیٹھی ویراج سندات و تمغہ یافتہ
قیمت کھانے کی و لگانے کی پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک فی ہفتہ حسب حیثیت ؛
پھولا چشم کی شرطیہ دوا
خواہ چیچک کا ہو یا دیگر وجہ سے مگر دیری ثابت ہو۔ مُفت علاج پھلبہری و پھولا چشم کا ارشد ہسپتال میں کرائیں ؛
قیمت دوائی پھولا چشم چیچک کا فی شیشی چار آنہ سے آٹھ آنہ تک۔ پھولا عام دو روپے سے چار روپے تک حسب حیثیت۔ امرا و روسا سے انعام بعد صحت حسب حیثیت۔
جواب کے لئے ٹکٹ ارسال کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف
منیجر کرپا پور ساٹن فارمیسی
اور شفاخانہ 5 قلعہ گوجر سنگھ نیا لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(۳) ۱۰ نومبر کو نو مسلم عبد اللہ سابق شنکر لعل کو شدھ کر کے شنکر لعل بنایا گیا ؛

(۴) انہیں دنوں مہاشہ دیودت گجرات پنجاب نواسی نوجوان ودیارتھی کا اپنیشتی سنسکار پنڈت گوجرمل نے کردایا ؛ (بابورام گپتا منتری آریہ سماج لودھیانہ) ؛

آریہ سماج پشاور چھاونی کے سماچار۔

(۱) رشی اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پنڈت منشورد یو جی آریہ اپدیشک نے ۲ سے ۸ نومبر تک آریہ سماج مندر میں رشی جیون کی کتھا کی ۔ صبح اور شام ہون ہوتا رہا ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ نومبر کو ۳ بجے سے ۶ بجے تک سنکیرتن ہوتا رہا ۔ ۹ نومبر کو آریہ سماج مندر میں رشی جیون پر پنڈت دھرم دیو جی سناتک گورو کل کا نگڑی کا اتم ویاکھیان ہوا ۔ بھجن اور نظمیں بھی پڑھی گئیں ۔ اس کے علاوہ کھیلیں اور آسن وغیرہ دکھلائے گئے ۔ اور رات کے سمے دیپ مالا کی گئی ۔ رشی اتسو پر ۱۰۱ کاپی رشی انک اخبار پرکاش کی بانٹی گئیں ۔ اور چار آنہ مشن فنڈ کے لئے چندہ اکٹھا کیا گیا ؛

(۲) آج کل روزانہ رات کو پنڈت منشورد یو جی ویدارتھ کی کتھا کرتے ہیں ۔ ہر روز پراتہ کال سماج مندر میں ہون ہوتا ہے ۔ اور سائیں ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہوتی ہے ۔ ہر شکروار کو سبھاسدوں کے گھر پر باری باری پریوارک اپاسنا اور اپدیش ہوتا ہے ؛

(۳) آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی عمارت کی تعمیر شروع ہو چکی ہے ۔ کچھ دانی سجنوں نے کمرے بنوانے کے لئے دل کھول کر دان دیا ہے ۔ پھر بھی پاٹھ شالہ کی بلڈنگ کے لئے دھن کی بڑی آوشیکتا ہے ۔ جو دانی مہاشہ کوئی کمرہ بنوانا چاہیں یا کچھ بھی دان دینا چاہیں ۔ ان کا دھنباد ہوگا ۔ دان لکھت پتہ پر بھیجیں ۔ (گردھاری لال منتری آریہ سماج پشاور چھاونی)

آریہ سماج جام پور کے سماچار۔

شریمان پنڈت چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" دو دن کے لئے یہاں تشریف لائے ۔ رات کو ان کا ویاکھیان ہوا ۔ جس میں انہوں نے غیر مذاہب سے مقابلہ کر کے ویدک دھرم کی فضیلت کو نہایت خوبی سے ثابت کیا ۔ دوسرے روز مانس بھکشن کے خلاف مدلل ویاکھیان ہوا ؛

(۲) ماہ ستمبر میں کل ۱۰ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے :-

مرتک	نام کرن	منڈن	سی منتونین
۲	۶	۱	۱

(۳) رشی اتسو سے تین دن پہلے پربھات کال سنکیرتن نکالا گیا ۔ دیپاولی کے دن ویدک پاٹھ شالہ کے ودیارتھیوں نے سارے بازار میں جلوس نکالا ۔ ہر ہر جگہ بھی ہوا ۔ رات کو کارروائی شروع ہوئی ۔ سبھاپتی کا آسن شریمان ماسٹر دھنو رام جی نے گرہن کیا ۔ رشی جیون سمبندھی کئی تقریریں ہوئیں ۔ چار آنہ ندھی کے لئے ۲۲ روپے چندہ ہوا ۔ پچاس عدد رشی نمبر جنتا میں تقسیم کئے گئے ۔ سبھاپتی کے بھاشن کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ؛

(۴) کنیا گورو کل ڈیرہ دون کو جلسہ کے موقع پر بیس روپے سہائتارتھ ارسال کئے گئے ؛

(۵) اناتھ آلیہ فیروز پور کو مبلغ دس روپے روانہ کئے گئے ؛

(۶) مبلغ بیس روپے چار آنہ فنڈ کے لئے پرتی ندھی سبھا کو بھیجے گئے ؛ (گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ کمار سبھا جالندھر کا اتسو۔

آریہ کمار سبھا لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ ۱۴ - ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء کو ہوا ؛ ۱۴ نومبر کو اسکول میں مختلف کھیلیں اور میچ ہوئے اور شریمان لالہ ہردیال جی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ نارمل ہائی سکول جالندھر شہر کا منوہر ویاکھیان ہوا ۔ آپ نے بچوں کو اپنی صحت قائم رکھنے کے لئے ورزش برہمچریہ کی ضرورت اور فحش اشیاء سے بچنے کی شکشا

دی ؛ دوسرے دن آریہ سماج مندر میں ماسٹر پورن چند جی نے شکشا کی تلاش پر لالہ وزیر چند جی ایڈوکیٹ راولپنڈی نے برت ستر دھار تحصیل علم ۔ برہمچریہ اور سیوا پر منوہر ویاکھیان دئیے ؛ ایک مباحثہ سینما دیکھنے کے فوائد و نقصانات پر ہوا ؛

لالہ وزیر چند جی موصوف نے آریہ کماروں کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے ۔ رات کو ہائی سکول نے ایک ڈرامہ دکھلایا ۔ جس میں ایک مظلوم سہاگن کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر لڑکیوں کے والدین کو نصیحت کی ۔ کہ ور کی تلاش کرتے وقت صرف تعلیم اور دولت کا ہی خیال نہ رکھنا چاہئے ۔ بلکہ ور کی نیکی اور شرافت کو مدنظر رکھا جائے ۔ ورنہ لڑکیاں سہاگن ہوتے ہوئے بھی بیواؤں کی زندگی بسر کرتی ہیں ۔ حاضرین پر بڑا اثر پڑا ۔ (پریزیڈنٹ آریہ کمار سبھا) ؛

شوک پرستاو

آریہ سماج کوٹلی کے جنرل اجلاس میں لالہ رام لعل جی منتری آریہ سماج کوٹلی کی دھرم پتنی شریمتی سرسوتی دیوی جی کی بے وقت مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا ۔ (دیوراج پردھان آریہ سماج کوٹلی) ؛

آریہ سماج خیر پور ٹامیوالی (ریاست بہاول پور)

۱۰ نومبر کو لالہ آیا رام جی کے ساتھ شریمتی نانکی دیوی بیوہ کا دواہ کرایا گیا ۔ مبلغ ۵ روپے دان ملا ؛

۱۸ نومبر کو بھائی بدھو رام دوکاندار کا سمات رام دیوی بیوہ کے ساتھ دواہ کرایا گیا ۔ ۵ روپے دان ور کی طرف سے ملا ؛

قریباً عرصہ ۲½ سال سے یہاں کوئی اپدیشک نہیں آیا ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا ہے کہ اپدیشک بھیجتے رہا کریں ؛ (آنند رائے پردھان آریہ سماج خیر پور ٹامیوالی ریاست بہاولپور)

اسمعیل پور میں وید اس سبھا۔

اسمعیل پور تحصیل جگادھری میں ۱۴ - ۱۵ نومبر کو رویداس سبھا ہوئی ۔ جس میں عنقریب ۸۰۰ کے ضلع سہارنپور و تحصیل جگادھری کے

سوزاک کا شرطیہ علاج

برلن - فرانس - ہندوستان کے ڈاکٹروں کا فیصلہ ہے کہ اسپارک سے بہتر کوئی دوا دنیا میں ملنا محال ہے اس سے ایک ہفتہ میں فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس کرنے کا شرطیہ چیلنج ہے قیمت ۲ محصول ۱۲ر

سپارک ورلڈ نمبر ۹ بمبئی نمبر ۹

رودی داس بھائی شامل ہوئے ۔ پنڈت رام دت جی پروہت آریہ سماج جگادھری اور مہاشہ مولو رام جی بھجنیک آریہ سماج جگادھری و مہاشہ جگل کشور جی و مہاشہ نند رام جی سہارنپور نواسی کے منوہر بھجن و اپدیش ہوئے اور ۱۲ ارز دیوش بد رسوم کو دور کرنے کے لئے پاس ہوئے ۔ اس کے بعد ہائی کورٹ دکھ دور کرنے کے لئے پبلک کورٹ سے جس نے ہماری جان کے ہرنے کا حق دیا ہے ۔ آرتی و شانتی پاٹھ کر کے سبھا برخاست کی گئی ؛ (جگل کشور سکرٹری تحصیل رودی داس سبھا جگادھری ضلع انبالہ)

رحیم یار خان میں پرچار۔

خان پور لالہ دسوندھی رام کے ہمراہ پنڈت متھرا داس اور پنڈت آتما نند آئے ۔ ۱۶ نومبر کی رات کو ان کے اپدیش ہوئے ؛

دوسرے دن پھر ویاکھیان ہوا ۔ چار آنہ ندھی کے لئے پانچ روپے اپدیشکوں دوارا بھیجے گئے ؛

(رادھو رام سکرٹری آریہ سماج رحیم یار خان)

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

بعدالت جناب سردار گلاب سنگھ صاحب منصف ریاست بگھاٹ

عبد الرحیم ولد عبد الرحمان ذات مسلمان سکنہ سولن پیروی سائل عذر دار ؛

بنام غلام مصطفیٰ ولد محمد کمال ذات شیخ سکنہ حال سولن ۔ دھنی لال ولد مولراج سکنہ سولن مسئولان ؛

اشتہار بموجب آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعی کی درخواست ہے کہ مدعا علیہم علاقہ ہذا سے چلے گئے ہیں اور تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں ۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء مدعا علیہم کے نام بذریعہ اشتہار ہذا جاری کر کے مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ مدعا علیہم واقع

۲ دسمبر ۱۹۳۱ء

تک حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ۔ ورنہ برخلاف مدعا علیہم کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی ؛

آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۳۱ء کو میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔ ۱۷/۱۱/۳۱

ریاست پونچھ کے شاہی خاندان کے معالج راج وید دھرم دیو کوی بھوشن وید رتن لاہور کی ۲۵ سالہ مجرب دوائی

استری جیون رجسٹرڈ

عورتوں کے امراض جریان الرحم ۔ لیکوریا بے قاعدگی حیض ہسٹیریا یعنی بے ہوش ہو جانا چیخیں مارنا بال نوچنا وغیرہ کا دورہ ۔ حمل قرار نہ پانا ۔ بانجھ پن ۔ کمر درد سردرد ۔ چہرہ کا پیلا پن بے رونقی ۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا ۔ خون حیض کا کم آنا ۔ تھکان کا محسوس کرنا وغیرہ اس دوائی کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں ۔ اولاد پیدا کرنے کے لائق بنا دیتی ہے ۔ دیگر امراض کے لئے فہرست ادویات ہم سے مفت طلب کریں ؛

قیمت تیس خوراک صرف دو روپے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ ؛

جلسہ کی خوشی میں ہر ایک دوائی پر ... رعایت ہے ؛

آیورویدک رجیندر اوشدھالیہ لچھمی بازار نمبر ۹ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وید پرچار کے طریقے میں تبدیلی کی ضرورت!

(از لالہ دیوان چند جی بی اے ایل ایل بی وکیل)

آریہ سماج نے گذشتہ پچاس سالوں میں جس قدر پرچار کا کام کیا ہے۔ وہ قابل قدر ہے۔ مگر تسلی بخش نہیں۔ خاص کر اُس وقت میں جبکہ ہم اُس کی ترقی کی رفتار آگے سے بھی کسیقدر سست محسوس کرتے ہوں۔ یہ مسلّمہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا مول آدرش وید پرچار ہے۔ مگر آریہ سماج کی انسٹی ٹیوشنوں کی شاندار عمارتوں نے اس مقصد کو ہماری آنکھوں سے اوجھل کر دیا ہے۔ وید پرچار کی عظمت کو سامنے رکھکر ہم آریہ جنتا کے سامنے حسب ذیل سابقہ پروگرام میں تبدیلی پیش کرتے ہیں:-

(۱) وید پرچار کا سب سے اُتم ذریعہ پریس ہے۔ معلوم نہیں کیوں آریہ سماج کے روشن دماغ لیڈروں نے آریہ سماج کا اپنا شاندار پریس قائم کرنے میں اس قدر کوتاہی کی ہے۔ اگر آج ویدک یترالیہ اجمیر موجود نہ ہوتا۔ تو آریہ سماج کی اب تک حالت ابتر ہو جاتی۔ اس لئے سب کا فرض ہے۔ کہ وہ باقی تمام مدات میں سے تخفیف کرکے سبھا کا ایک شاندار پریس قائم کریں۔ اگر پچاس ہزار سالانہ نقد روپیہ وید پرچار پر خرچ ہو سکتا ہے۔ تو کیوں نہ کم از کم پچیس ہزار سالانہ پریس کے ذریعہ ویدک گرنتھ و آریہ میگزین یا رسالے و دیگر اخبارات نکلنے پر صرف ہو۔ اگر اُسے تجارتی اصول پر چلایا جاوے۔ تو نفع ممکن ہے۔ لیکن اگر سالانہ قدرے خسارہ بھی اُٹھانا پڑے۔ تو وید پرچار کے نقطہ سے وہ خسارہ ہمارے اصلی آدرش میں قربانی سمجھا جاوے۔ ویدک پریس کا اثر تمام دنیا کے دل و دماغ پر جلدی منقش ہو سکتا ہے۔ اگر اس میں اعلیٰ دماغ اور پوری لگن والے سکالر یا ودوان ویدک ریسرچ میں اپنی زندگی لگا دیں۔

(۲) اگر آریہ سماج کو آئندہ آنے والے خطرات سے بچانا مقصود ہے۔ اگر اُسے ایک عالمگیر دھرم بنانا ہے۔ تو اس کے پرچار کا مرکز لاہور کی گلیوں کی بجائے دیہات کے سادہ۔ سرل۔ مضبوط قویٰ ہیکل اور بے خوف نوجوانوں کے دل کے اندر بناؤ۔ اس وقت تک آریہ سماج اپنے لیڈروں و مصنفوں کی پرخطر زندگی کو بچانے میں بُرے طور سے قاصر رہا ہے۔ دیہات کے لوگ تپ شردھا اور قربانی میں بے نظیر ہیں۔ اُن کی زندگی نسبتاً پاکیزہ اور سادہ ہوتی ہے۔ وہ لالچ اور عیاشی سے پرے ہیں۔ دھرم کے مارگ میں ہر طرح کی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں۔ شہروں کے لوگ چالاک۔ عیاش اور مطلبی ہوتے ہیں۔ وہ مصیبت کے وقت بھاگ نکلتے ہیں۔ اس لئے اُن میں سماج کی ساری طاقت کو کھپانا بے سود ہے۔

(۳) آریہ سماج کو سوامی جی نے ایک انقلابی تحریک کی صورت میں بنایا۔ اس وقت سماج کے بعض نیتا سوامی جی کی پستکوں سے جنم سے جات پات کو ستھ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہندو دھرم سے یہی ایک امتیازی نشان سچے آریہ کا ہے۔ اگر آریہ سماج نے موجودہ برادریوں کو توڑ کر اپنی آریہ برادری قائم نہ کی۔ تو بلا شبہ وہ دن دور نہیں۔ جبکہ آریہ لوگ ہندو دھرم کے اتھاہ ساگر میں بے شمار دیگر جاتیوں۔ نسلوں۔ و فرقوں کی طرح دب جاویں گے۔

دُنیا میں دھرم محض اندرونی سچائی کی بدولت خود بخود نہیں پھیلا کرتے۔ پھیلانے کے لئے خاص خاص سادھنوں کی ضرورت ہے۔ دھرم اگر سادہ سرل اور عام فہم ہو۔ اگر اس کے انویائیوں کی سماجک ویوستھا سرل۔ سادہ اور سستا ہو۔ اگر وہ غریب و امیر سب کے لئے واقعی یکساں مفید ہو۔ تو لوگ خود بخود اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اسلام کے پھیلاؤ کی یہی کارن ہے (اُسکی روحانیت نہیں جو اسلام میں دیگر مذاہب سے بہت کم ہے) بلکہ اس کا سادہ اور غریبوں کے لئے خاص طور پر مفید سوشل سسٹم ہے۔ ہر ایک مسلم کی شادی بلا کسی خرچ اور تکلیف اور جستجو کے خود بخود ہو جاتی ہے۔ برعکس اس کے ہندوؤں نے ایک ایسا بوسیدہ اور پیچیدہ سوشل سسٹم بنا رکھا ہے۔ کہ اس کے اندر ½ حصہ مرد و عورت ہمیشہ شادی کے لئے ترستے رہتے ہیں اُن کی مجبوریاں شادی کو ناپاک اور متعفن بناتی ہیں۔ آریوں نے بدقسمتی سے اُن کی اندھا دھند تقلید کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آریہ بھی ہندوؤں کے ساتھ ہی اسی موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ سکھ دھرم سادہ اور سرل ہے۔ اُن کی دھرم پستکیں پنجابی زبان میں ہیں۔ اگر ایک آریہ اپنے دھرم پر پورا عبور حاصل کرنا چاہے۔ تو اس کو ساری عمر اس میں لگانی لازم ہے۔ مگر ایک لائق شردھالو سکھ ۶ ماہ میں گرنتھ صاحب کا ماسٹر بن سکتا ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ ہمارے دھرم پستکوں کا سرل ترجمہ ہر زبان میں سستے داموں مل سکے۔ آریہ سماج کے سدھانت سادہ اور سرل عبارتوں میں عام دستیاب ہوں۔ آریہ سماج ہفتہ واری بلکہ روزانہ ست سنگ میں پنجابی اور ہندی میں ایشور بھگتی کے میٹھے میٹھے بھجن ہوا کریں۔ جس طرح ہر ناری روزانہ دھرم شالاؤں میں جا کر گرنتھ صاحب کا پاٹھ دیدی سے ہر روز سنتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح آریہ مندروں میں سنگت اندر وید کی کتھا ہوا

مردوں کو مرد بنانیوالی چھ اکسیریں

تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا لاہور

اکسیر نمبر ۵ } مقوی ادویات کی سرتاج ہے دنیا میں اس کے برابر مقوی دوائی نہیں مل سکتی ہے۔ چند دنوں کے اندر وہ طاقت دکھلاتی ہے۔ جو پہلے کبھی تجربہ نہ کی ہو۔ خود بخود دلیر و قادر بناتی ہے۔ اول ہی دن اثر معلوم ہونے لگتا ہے۔ قیمت ۳۰ گولی چودہ روپے۔ آٹھ گولی چار روپے۔

رسالہ امراض مخصوص مرداں } جس میں مفصل مردوں کی امراض کی وجہ تسمیہ۔ علامات و علاج درج ہے جو کہ آدھ آنہ (۲؍) کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

رسالہ امرت :- جس میں مشہور و معروف دوائی امرت دھارا کا ذکر ہے۔ وہ بھی مفت ملتا ہے۔

اکسیر نمبر ۱

اکسیر نمبر ۲

طلا نمبر ۱

طلا نمبر ۲

نوٹ :- جو اصحاب اپنے پیچیدہ حالات کے باعث دوائی خود تجویز نہ کر سکیں۔ وہ حالات مرض معہ ایک روپیہ فیس کے بھجوا دیں۔ قواعد علاج مفت منگوا دیں!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ :- امرت دھارا (۳) لاہور

المشتہر :- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہر موسم میں
گھر کی صفائی اور تندرستی کیلئے

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

کی پورن ویدک ریتی اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق تیار شدہ

سُگندھت دُھوپ اور ہون سامگری

اپنے گھروں میں روزانہ استعمال کریں !!!

اپنے بیشمار فوائد کے باعث یہ دونوں چیزیں اس قدر مشہور ہو چکی ہیں کہ جابجا حاسد پیدا ہو گئے ہیں ٭

۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۱ء تک قیمتوں میں چار آنہ فی روپیہ کی

خاص رعائت !

سُگندھت دُھوپ فی سیر دو روپے (عا) رعائتی فی سیر ڈیڑھ روپیہ ... (عہ)

ہون سامگری درجہ خاص فی سیر ۱۲/ رعائتی ۹/ درجہ دوم فی سیر ۸ آنے رعائتی ۶/ - درجہ اول فی سیر ۱۰/ رعائتی فی سیر ساڑھے سات آنے (۷/۶) + دھوکہ سے بچنے کے لئے پتہ نوٹ کرلیں ٭

بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ڈ۔ ٹ نمبر ایل ۴۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तोविश्वमार्यम्

آریہ سماج لاہور وچھوالی کے سالانہ جلسہ کے مکمل حالات

प्रकाश

پرکاش لاہور

ت

لانہ چار روپے
ششماہی ... ۲ ؎
الک غیر ۔۔
فی پرچہ ۱؎

نمبر ۴۲ The, "PRAKASH" Lahore, INDIA. جلد ۲۷

SUNDAY 6TH DEC 1931 ۔ اتوار ۲۱ مگھر سمت ۱۹۸۸ بکرمی ۶ دسمبر ۱۹۳۱ء ۔ دیانند آبد ۱۰۷

میری التجا

تو ہی ایشور ہے تو ہی خدا ہے
تو ہی سب کا مولا تو ہی آسرا ہے

تو والی امیروں غریبوں کا ہے
تو غمخوار آفت نصیبوں کا ہے

دعا بے زبانوں کی سنتا ہے تو
صدا نیم جانوں کی سنتا ہے تو

تو کلفت نصیبوں کا غمخوار ہے
تو بیدل غریبوں کا دلدار ہے

ہیں گم کردہ رہ ہم تو ہے رہنما
تو ہے ظلمت شب میں روشن دیا

دی آزادی مانوں نہ مانوں تجھے
میں آزاد کیونکر نہ جانوں تجھے

شہنشاہ کا گرچہ والی ہے تو
محبت کا لیکن سوالی ہے تو

محبت کا بندہ ہے ہو کر خدا
محبت سے بندوں کی باندھا ہوا

تو بندوں کی الفت سے مسحور ہے
تو مختار ہے پھر بھی مجبور ہے

محبت تجھے اپنے بندوں سے ہے
محبت سی تجھ کو نہیں کوئی شے

محبت ہو انساں کی مجھ کو عطا
یہی تیرے طالب کی ہے التجا

طالب چکوالی بی۔اے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

996

ورکی آوشیکتا

ایک دھناڈیہ آریہ کل اُتپن پندرہ ورشیہ اگروال گوتل گوتر۔ تندرست۔ روپوتی۔ کنیا کے لئے ایک اگروال آریہ سماجی ورکی آوشیکتا ہے۔ ورکی آیو بچیس برس سے زائد نہ ہو۔ ورکسی یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہو اور برسرروزگار ہو۔ کنیا گرہستھ کاریہ میں بھلی پرکار ... ہندی پربھاکا امتحان دے چکی ہے۔ اور سنسکرت کی پربھاکا اگامی فروری میں دینے والی ہے۔ ... ویدک ریتی سے ہوگا

خط و کتابت پردھان آریہ سماج جھانسی سے کریں ؛

1000

ورکی ضرورت

۱۷ سالہ کنواری کنیا کے لئے یوگیہ ورکی ضرورت ہے جو دوان۔ برسرروزگار گورو کل کا سناتک یا دیر داچپتی یا کم از کم شاستری تک یوگیتا والا ہو عمر کم از کم ۲۵ سال ہونی چاہئے۔ آریہ خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ لڑکی پڑھی لکھی نیک۔ گھر کے کام میں بلین ہے ذات کا خیال نہیں رکھا جائے گا۔ لڑکا پنجاب کے کسی شہر کا باشندہ ہو۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر مفصل حالات کے آنی چاہئیں ؛

راج دیہ دھرم بندھو کوی بھوشن ویدرتن
معرفت بازار۔ لاہور

997

ضرورت!

انگلینڈ سے واپس آئے ہوئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے۔ اور جس کی پریکٹس بہت اچھی ہے۔ ایک قابل شادی عمر کی کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سادہ اطوار رکھنے والی اچھی تعلیم یافتہ اور گھر کے کام بخوبی سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے ؛

NO 20 C/O THOMAS-
COOK & SONS LTD
RANGOON

998

سیوگیہ وروں کی آوشیکتا

مستر بید نیا شنتا اتہ آریہ اجمیر کی کنیاؤں کیلئے یوگیہ شکشت وروں کی آوشیکتا ہے۔ گورو کل کے سناتک ادھیا پک اتھوا ودوان دھیارتھیوں کے پتروں پر وشیش دھیان دیا جاوے گا۔ کنیائیں شکشت ہونے کے اتیرکت گرہ کاریہ میں پروین ہیں اور ان میں چار کنیاؤں نے مڈل اور ایک نے سنسکرت پربھاکر کی پریکشائیں پاس کی ہیں۔ جو مہانو بھاو چاہیں۔ ایک روپیہ بھیج کر ستی ... فارم منگا کر پر کر کے بھیج دیں ؛

منتری آریہ اناتھ آلیہ اجمیر

995

آوشیکتا

گورو کل کانگڑی کے ودیالیہ وبھاگ کے لئے ایک ایسے ٹرینڈ آریہ سماجی ادھیاپک کی آوشیکتا ہے جو ہندی و سنسکرت بھلی پرکار جانتے ہوں۔ سنگیت بھی جانتے ہوں۔ کھیل میں وشیش دلچسپی لیتے ہوں عمر چالیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ تقرری ہونے پر فوراً سیوا آرمبھ کرنی ہوگی ؛

پرارتھنا پتر

مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کانگڑی
ضلع امرتسر

981

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت

یوپی سی پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند صاحب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت آل کا بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج جو ہندو سبھا کے ودھوا آشرموں میں سینکڑوں بیواہ ہو چکے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے بلا خرچ کرائی جاتی ہے۔ اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرانے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی ؛

بابو جگل پرشاد منیجر شادی دفتر مورڈھاوالی
نئی سڑک کانپور

دودھوا کی ضرورت

میرے ایک مترجو آریہ سماج کے پرتشٹھت سبھاسد ہیں جن کی استری کا دیہانت عرصہ ۳ ماہ ہوئے ہو چکا ہے۔ آپ کے ایک سے زیادہ کنیاں نہیں جن کی عمر ۴ سال سے اندر ہے کسی ایسی ودھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو کہ لڑکیوں کا پالن پوشن کر سکے۔ میرے متر کی عمر ۳۸ سال ہے۔ اور ان کی آمدنی ۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ ہمارے یہاں دیسی و انگریزی کا کام کرتے ہیں۔ نہایت اچھے چال چلن کے اور کشتری خاندان سے ہیں خواہشمند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں ؛

بابو گنگا رام بی اے پلیڈر عاقبت آباد

994

اشتہار

جمعراتی اخبار ویپار سماچار پنجاب
راز تجارت بتائیگا
دولت تمہارے گھر لائیگا
نمونہ مفت!

976

اپنی بے شمار خوبیوں کے باعث
بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور کی تیار کردہ

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

اس قدر مشہور ہو چکی ہیں
کہ چاروں طرف حاسد پیدا ہو گئے ہیں!

دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء تک قیمت میں پچیس فیصدی کی

خاص رعایت

سگندھت دھوپ قیمت فی سیر دو روپے ... رعایتی ۱/۸
ہون سامگری دس آنے ... ۷/
اصلی چیز پانے کیلئے ذیل کا پتہ یاد رکھیں
بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

958

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

چشم سینی سرمہ

پرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ ؛

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل و دماغ کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش و احتلام کو دور کرتا ہے۔ ... طاقت بہت دیتا ہے
قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

برھمی بوٹی — ۱۲ سیر — دنتی منجن —
ست سلاجیت ۸ تولہ — سوچی پتر —

فہرست مفت!

پتہ۔ منیجر گورو کل آیوروید فارمیسی ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کارڈوں کی قیمت میں اضافہ

پوسٹ ماسٹر لاہور کا اعلان ہے کہ ۱۵ دسمبر سے کارڈوں کی قیمت میں اضافہ منظور ہوگیا ہے۔ کارڈ تین پیسے میں اور جوابی کارڈ ڈیڑھ آنہ میں ملے گا۔ لفافوں کی قیمت میں اضافہ کے متعلق اعلان خاموش ہے۔ شاید اس لئے کہ لفافہ کا استعمال غریب لوگ کم کرتے ہیں!

سر بی۔ این مترکے استعفے کی افواہ

دہلی میں افواہ ہے کہ گورنر جنرل نے آئینی ٹوں کے تلخ نتیجے کے لئے جو تازہ آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ اس کے خلاف گورنمنٹ ہند کے ممبر قانون سر بی۔ این متر نے زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ اگر ان کے مشورے پر عمل نہ کیا گیا تو وہ مستعفی ہو جائیں گے :

تخفیف مالیانہ کا مطالبہ

:۔ پنجاب کونسل میں خریف ۱۹۳۱ء کے مالیانہ و آبیانہ میں کم از کم ۵۰ فیصدی تخفیف کے مطالبہ پر خوب بحث ہوئی۔ غیر سرکاری ممبر تخفیف چاہتے تھے۔ لیکن سرکاری ممبر کا جواب تھا کہ تخفیف کی کمی کہاں سے جائے۔ کہا گیا کہ زمیندار مصیبت کا سامنا ہے۔ تو جواب دیا گیا کہ گورنمنٹ کو بھی ایسی مصیبت کا سامنا ہے۔ گورنمنٹ روپیہ کہاں سے لائے۔ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ قرضہ لے لیکن قرضہ کے لئے روپیہ کس کے پاس ہے۔ اگر اعلیٰ افسروں کی تنخواہوں میں ۵۰ فیصدی کی تخفیف کی جائے تو ۷ لاکھ روپے کی بچت ہوتی ہے اگر چھوٹے بڑے تمام ملازموں کی تنخواہ گھٹائی جائے تو ۱۵ لاکھ بچتے ہیں۔ لیکن مطالبہ ایک کروڑ ۱۱ لاکھ کی تخفیف کا ہے [illegible]

ڈسکہ کو پانچواں اکالی جتھہ

۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء [illegible] پانچواں جتھہ [illegible] دسمبر کو [illegible] کی سرکردگی [illegible] روانہ ہوگیا ہے :

مولانا محمد علی کی بیگم پردہ اٹھا دینے کی

مولانا شوکت علی اسلام کی خدمت کی فکر میں گھل گھل کر پتلا ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کے بھاوج کی تحریر بیگم نے مسلمان عورتوں سے کانپور کی تقریر میں اپیل کی ہے کہ پردہ کو ترک کر کے میدان آزادی میں اتریں۔ یقیناً مولانا اس اسلامی شعار کی توہین برداشت نہ کرسکیں گے۔ لیکن بیگم صاحبہ نے جب تجربہ سے دیکھ لیا ہے کہ قومی خدمت تو رہی الگ پردہ عورتوں کی صحت کے لئے بھی خطرناک ہے تو

سنسار کی گتی

جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

شاعر کا یہ شعر ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

گول میز کانفرنس پر خوب صادق آتا ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے سلسلہ میں اس کانفرنس کا خوب چرچا تھا۔ انگریز کمال فخر سے کہتا تھا کہ گول میز کانفرنس میں ہم نے ہندوستان کو وہ چیز دی جو اس کی مشکلات کا حل ہے۔ لیکن ہوا کیا۔ گول میز کانفرنس ختم ہوگئی۔ ہندوستان کی مشکلات کو گھٹا کر نہیں۔ ان میں بھاری اضافہ کر کے۔

کانفرنس کے خاتمہ میں ہندوستان کی مشکلات ضرور بڑھیں لیکن اس نے ایک اور اہم کام بھی کیا۔ وہ یہ کہ انگریز کو بتا دیا کہ اب ہندوستان کو باتوں سے کمیشنوں اور کانفرنسوں سے رجھانے کی پالیسی کا خاتمہ ہے۔ ہندوستان اب رجھایا جائے گا۔ تو کھلونوں سے نہیں کام کی چیز سے۔ وہ چیز جس کا نام ہوم رول ہے۔ جسے ڈومینین سٹیٹس کہتے ہیں۔ یا جسے مہاتما گاندھی نے پورن سوراجیہ کا نام دیا ہے۔

گول میز کانفرنس کی داستان ہندوستانیوں کے لئے بڑی پر درد ہے۔ ان کے لئے نہیں جنہیں غریب ہندوستان کے خرچ پر ولایت کی سیاحت اور برٹش مدبروں کے ہاتھ سے ہاتھ ملانے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی۔ یا جو اپنی وفاداری کے صلہ میں عہدے لے کر آئیں گے۔ بلکہ ان کے لئے جو ہندوستان کی بہبودی کے لئے اپنی جانیں نرالے کا برت لے چکے ہیں۔

کانفرنس کا خاتمہ بالخیر تو کئی دنوں سے نظر آ رہا تھا لیکن کسی نہ کسی طرح اسے طول دیا جاتا رہا۔ آخر نظر وزیراعظم کے اعلان پر اٹھتی تھی۔ وہ بھی ہوگیا اور اس نے بتا دیا کہ کانفرنس کا مقصد کچھ دینا نہ تھا۔ بلکہ ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کو کسی طرح اپنی پالیسی پر لانا اور نہ آئیں تو فرقہ وارانہ لعنت سے دیگر ان میں اختلافات سے پیدا کر دینا پہلے ارادہ میں تو برٹش مدبروں کو کامل ناکامی ہوئی البتہ دوسرے میں کامیابی ہوئی۔ لیکن ایسی کامیابی جو ناکامیابی سے بدرجہا بری ہے۔ اس سے دنیا کو معلوم ہوگیا۔ کہ ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے [illegible] کی پالیسی کو کیسی بری طرح استعمال میں لایا جاتا ہے۔ وزیراعظم نے اپنے آخری اعلان میں اگر کچھ دیا تو یہ کہ آج سے پہلے والے اعلان کا اعادہ کر دیا کہ ہندوستان کو جلد از جلد سیلف گورنمنٹ دی جائے گی۔ اگر وعدہ کے اعادہ سے ہی گول میز کانفرنس بلائی گئی تھی تو اس کے بلانے والوں کی عقلمندی میں بجا طور پر شبہ کیا جا سکتا ہے۔ وزیراعظم نے تیسری گول میز کانفرنس کا بھی لالچ دیا ہے لیکن اس میں وہی آسکتے ہیں۔ جو عوام کے مصارف پر ایک بار اور شاہی مہمان بننا چاہتے ہیں۔ کوئی محب وطن اس لالچ سے للچایا نہیں جا سکتا۔

اب کیا ہوگا؟

سوال یہ ہے کہ اب جبکہ گول میز کانفرنس ٹوٹ گئی ہے کیا ہوگا۔ اس کا جواب حالات دے رہے ہیں۔ اس کا جواب گورنر جنرل کا آرڈی ننس دے رہا ہے۔ جس میں بنگال گورنمنٹ کو خاص اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس کا جواب پنجاب گورنمنٹ کا ضمنی بجٹ دے رہا ہے جو زائد پولیس کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس کا جواب بنگال گورنر کی تقریر دے رہی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ طاقت سے دہشت زدگی کی تحریک کو ختم کر کے دم لیا جائے گا۔ اس کا جواب وزیر ہند کی آرڈی ننس کی تصدیق دے رہی ہے۔ انارکی ملکی ترقی کے راستہ میں بھاری رکاوٹ ہے۔ اس کا دبانا ہر گورنمنٹ کا حق ہے۔ اور اس میں امداد دینا جنتا کا کرتویہ ہے۔ لیکن کانگرس کی آئینی جدوجہد کے خلاف مرکزی اور صوبجاتی گورنمنٹوں کی طاقت کے استعمال کی تیاری بہ نظر استحسان نہیں دیکھی جائے گی۔ کچھ اس قسم کی آواز آرہی ہے کہ کانگرس کے لیڈران گرفتار کر لئے جائیں گے۔ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ نہیں ہونے دی جائے گی۔ ایشور کرے یہ خبریں غلط ہوں۔ اور گورنمنٹ ملک کے حقیقی لیڈروں کے عملی تعاون سے شانتی کی راہ نکالے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو انارکی کو دبانے کی طاقت رکھنے والے لیڈروں کی عدم موجودگی میں ہو سکتا ہے کہ دبنے کی بجائے وہ ابھرے۔ جس کے ابھرنے کو کوئی ۴

۴۴ تو وہ شوکت مولانا کہ مذہبی تنگ خیالی پر عورت ذات کو کیوں قربان کریں :

کشمیر کے راجپوتوں کا مطالبہ

:۔ کشمیر کے راجپوتوں کو حکمران قوم کا فرد ہونے سے یہ رعایت حاصل تھی کہ انہیں سزائے موت نہ دی جاتی تھی۔ لیکن مہاراجہ سر ہری سنگھ نے یہ رعایت واپس لے لی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ گلینسی کمیشن کے سامنے راجپوت یہ سوال اٹھانے والے ہیں۔ کہ ان کے لئے پہلے کی طرح رعایت ہونی چاہئے :

اچھوت ادھار سپتاہ

:۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی عنقریب اچھوت ادھار سپتاہ منانے والی ہے۔ جس میں اچھوت ادھار کے حق میں پراپیگنڈہ کے علاوہ سہ بھوج کیا جائے گا۔ جس میں اچھوتوں کا بڑی جاتی کے لوگوں کے ساتھ کھانا پان کرایا جائیگا :

یوپی میں عام تخفیف

:۔ یو۔ پی گورنمنٹ کی مقرر کردہ سب کمیٹی نے رپورٹ کی ہے کہ پانچ سے ہزار روپے تک کی تنخواہ میں ۵ فیصدی اور ایک ہزار ایک سے تین ہزار کی تنخواہ میں

۴ امن پسند پسند نہیں کرتا۔ لیکن ہمارا مشورہ کون سنتا ہے۔ کیا زمانہ آگیا وہ خود نتیجہ کرچکی ہے یا کرے گی۔ دوسری طرف کانگرس بھی خاموش نہیں۔ وہ مہاتما گاندھی کے حکم کی منتظر ہے۔ حکم آیا نہیں کہ کانگرس والنٹیروں کی فوجیں ستیہ آگرہ کے میدان میں پولیس کی طاقت کا مضمون پڑھنے کے لئے نکلی نہیں۔

مہاتما جی کے حکم میں بھی دیر کی کوئی بات نہیں وہ صاف الفاظ میں کہہ چکے ہیں۔ انگلینڈ میں لے ہیں صلح کے لئے جا رہا ہے۔ وہ صلح کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم واپس جاتے ہی ادھار کر دی گئیں گے جو پہلے کر رہے ہیں۔

حالات بتلاتے ہیں کہ جنگ اٹل ہے۔ ہولناک قربانی ہوگی۔ اور گورنمنٹ اس کو دبانے کے لئے طاقت کا استعمال کرے گی نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ ایشور ہی جانتا ہے۔ البتہ اتنا ہم جانتے ہیں کہ آزادی کا راستہ مصیبتوں کے خاردار میدان سے گزر جاتا ہے۔ وہ میدان جس میں کانگرس قدم رکھ چکی ہے۔ اگر ان مصائب کا مقابلہ کانگرس نے پوری طرح شانت رہ کر کامیابی سے کر لیا۔ تو اس کی منو کامنا سدھ ہے۔ گورنمنٹ شاید بھی ہندوستان کی حب الوطنی کا امتحان لے رہی ہے۔ پاس ہوگیا تو اس کو بھی اس کی کامیابی پر رنج نہیں خوشی ہوگی :

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

۱۵ فیصدی اور تین ہزار سے اوپر تنخواہ میں ۲۰ فیصدی کی کمی کی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ سفارش منظور کر لی ہے۔

نیا آرڈی ننس حرکت میں :- بنگال میں انارکسٹانہ تحریک کو دبانے کے لئے گورنر جنرل نے جو آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ وہ حرکت میں آنا شروع ہو گیا ہے۔ چٹاگانگ میں فوج بھیجی جا رہی ہے۔ اور دیہات میں تلاشیاں ہو رہی ہیں۔ بیس اشخاص کو جلا وطن کر کے اجمیر بھیجا گیا ہے۔ اور کئی نظر بند میانوالی جیل میں بھیج دیئے گئے ہیں۔

مہاتما گاندھی کا کانگرس میں غیر متزلزل اعتماد
گول میز کانفرنس میں اپنی آخری تقریر کے اندر مہاتما گاندھی نے کانگرس کے متعلق اپنے غیر متزلزل اعتماد کا اظہار یوں کیا۔

کانگرس تمام ملک کی نمائندہ جماعت ہے مگر اس قدر تعجب کی بات ہے کہ کانفرنس نے اسے ایک سیاسی پارٹی سے بڑھ کر اہمیت نہیں دی اگر کانگرس کی اہمیت کو تسلیم کر لیا جاتا۔ تو بہت سا فرق پڑ جاتا۔ اگر انگریز اس صداقت کا اعتراف کرتے تو وہ اس سمجھوتہ کا خیر مقدم کرتے جو ملک میں متوازی گورنمنٹ قائم کر سکتی ہے حالانکہ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں۔ میں جس جماعت کا نمائندہ ہوں۔ آپ اس پر اعتماد نہیں کرتے۔ میری ذات پر وشواس کرتے ہیں لیکن میری طاقت اس جماعت سے کم ہے۔ بلکہ میری اپنی کوئی طاقت نہیں۔ کانگرس جو حکم دیتی ہے اس کے مطابق عمل کرتا ہوں۔

سکھ دیویوں کے مطالبات :- امرتسر کے ایک قصبہ میں اکٹھی ہو کر سکھ دیویوں نے اپنی کانفرنس میں کئی اہم مطالبات پیش کئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ سارڈا ایکٹ کی کوئی ترمیم منظور نہ کی جائے اور دوسرا یہ کہ ایک ہی وقت میں دو شادیوں کے رواج کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اور دو بیویاں رکھنے کے جرم کی پاداش میں سخت سزا دی جائے۔

ہندوؤں میں مذہبی طور پر بہو دواہ جائز ہے۔ سکھ دیویاں بھی اس معاملہ میں ہندوؤں کے ساتھ ہیں۔ لیکن مسلمان عورتیں بھی باوجودیکہ

مسلم اکثریت کے ہاتھ میں لاہور میونسپلٹی کی کارگزاریاں

لاہور میونسپلٹی پر پنجاب گورنمنٹ کے ملک فیروز خاں نون وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ تھے تو اس زمانہ میں ریویو میں بددیانتی بے ضابطگی وغیرہ کے الزام لگائے گئے تھے۔ ڈاکٹر گوکل چند کی وزارت میں ان بدعنوانیوں کی تحقیقات کے لئے مسٹر ڈابسن جائنٹ کمشنر لاہور باہ اور راجہ ہری کشن کول اور مرزا سر ظفر علی مقرر ہوئے۔ ان کی رپورٹ اب شائع ہو گئی ہے جس سے لاہور میونسپلٹی کی رشوت ستانیوں اور غبن کے متعلق سنسنی خیز انکشافات ہوئے ہیں۔ رپورٹ مظہر ہے کہ کمیٹی کے سالانہ نقشہ جات نہ صرف جعلی ہیں بلکہ سراپا غلط ہیں۔ یہاں تک کہ میزانیں بھی غلط کی گئی ہیں۔

ایک قائم مقام میونسپل انجینئر نے اپنی باقاعدہ تنخواہ سے دو ہزار روپیہ زیادہ حاصل کیا کمیٹی نے آخر روپیہ معاف کر دینے کی قرارداد پاس کر دی۔

پانی کی فروخت کی آمدن میں باوجود نلوں کی تعداد میں پچیس فیصدی اضافہ ہو جانے کے کمی ہوئی۔ کمیٹی میں باقاعدہ دھوکہ اور غبن کا سلسلہ جاری ہے۔ ٹرمینل ٹیکس کے انسپکٹر اور محرر بغیر محصول مال آنے دیتے ہیں۔ اور اس طرح کمیٹی کی آمدن پر ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔ کمیٹی کی اراضی اور جائداد نزدل پر مخالفانہ قبضے کئے گئے ہیں۔ لیکن کمیٹی نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ ان میں سے ایک مثال موچی دروازہ کے باہر نزدل کی زمین پر مسجد بنانے کی ہے۔

پریذیڈنٹ میونسپلٹی میاں عبد العزیز کے خلاف الزام ہے کہ دفعہ ۲۵ میونسپل ایکٹ کا ناجائز استعمال کرتے رہے۔ اسٹاف کی حالت افسوسناک ہے۔ ۲۶۴ مستقل ملازموں میں سے صرف گیارہ گریجویٹ ہیں۔ جن ملازموں پر نظر کرم ہو۔ انہیں پیشگی ترقیاں دی جاتی ہیں۔ مسلم اکثریت میں اس نے ہندوؤں کو مشکل پیدا ہوتی ہے۔ ملازمتوں کی تقسیم میں صرف فرقہ وارانہ سوال پیش نظر رہتا ہے کمیٹی کی آمدن کا قریباً نصف حصہ ملازموں کی تنخواہوں کی صورت میں چلا جاتا ہے۔ کمیٹی کے عملہ کے متعلق اکثر شکایات ہیں۔ کہ نہ صرف بددیانتی ہوتی ہے بلکہ رشوت کا بازار بھی گرم رہتا ہے رپورٹ یہاں تک ہی ختم نہیں ہوتی اور بھی کئی باتیں ہیں جو پنجاب کے دارالخلافہ کی میونسپلٹی کے لئے باعث شرم ہیں۔

ان کا دھرم انہیں اس کی مخالفت کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے خلاف آواز بلند کرتی رہتی ہیں اگر قانون ساز کونسلوں میں عورتوں کو کثرت حاصل ہوتی تو اس قانون کے پاس ہونے میں شک و شبہ کی کوئی بات نہ تھی۔ جب صنف نازک کے جذبات بہو دواہ کے خلاف اتنے زبردست ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ گورنمنٹ ان کی آواز کا تِرسکار کرے۔ اور اس قسم کا قانون منظور کرنے سے احتراز کرے۔

احراری قیدیوں کے معافی نامے
جس رفتار سے احراری والنٹیر قید ہوئے تھے اسی رفتار سے معافی مانگ کر رہائی حاصل کر رہے ہیں۔ سیالکوٹ کا تار ہے کہ تین سو احراری قیدی ملتان جیل سے معافی مانگ کر آئے ہیں۔ اسی طرح لاہور جیل سے بھی سینکڑوں ہی معافی مانگ کر رہا ہوئے ہیں۔ اگر رفتار یہی رہی تو تمام جیلیں جلد احراری قیدیوں سے صاف ہو جائیں گے۔

یونیورسٹی تحقیقاتی کمیٹی :- پنجاب کونسل میں اس مطلب کی تحریک پاس ہو گئی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی جانچ کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے۔ مسلم ممبروں نے حمایت اور ہندو ممبروں نے تحریک کی مخالفت کی۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس
مہاتما گاندھی غالباً جنوری کے پہلے ہفتے بمبئی پہنچ جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے آتے ہی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مسئلہ سول نافرمانی شروع کرنے کے سوال پر غور کے لئے منعقد ہوگا۔

سر فضل حسین کی جگہ سر شفیع یا نواب چھتاری
معلوم ہوتا ہے کہ سر فضل حسین کی جگہ جو جنوبی افریقہ جانے والے ہیں۔ سر محمد شفیع یا نواب چھتاری کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنایا جائے گا۔ غالباً اس اصول کے ماتحت کہ مسلمان کی جگہ مسلمان ہی مقرر کیا جانا چاہئے۔

مجلس احرار کے ڈکٹیٹر کی گرفتاری
مولانا عبد السلام ہمدانی ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام امرتسر کو ۹ دسمبر کی رات کو زیر دفعہ ۱۰۸ گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کے ضمانت دینے سے انکار کر دینے پر انہیں جیل بھیج دیا گیا۔

سرحدی صوبہ میں اصلاحات :- مسلمانوں کے بہت سے مطالبات میں ایک یہ تھا۔ کہ سرحدی صوبہ میں وہ تمام اصلاحات جاری کی جائیں جو دوسرے صوبہ جات میں جاری ہیں۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں اسے منظور کر لیا ہے۔

سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کا دوسرا مطالبہ تھا۔ اسے بھی اس شرط کے ساتھ منظوری حاصل ہو گئی ہے۔ کہ سندھ اپنے اخراجات کا متحمل ہو سکے۔

وزیر اعظم کا اعلان اور ماڈریٹ
وزیر اعظم کے اعلان پر ماڈریٹ ڈیلیگیٹوں نے اظہار اطمینان کیا ہے۔ مسٹر جوشی، شودا، سر چمن لال سیتلواڈ، مسٹر سبرامنیم وغیرہ مطمئن ہیں۔ سر چمن لال سیتلواڈ نے کانگرس کو مشورہ دیا ہے کہ گفت و شنید کے طریقہ کو پورا پورا موقع دے۔ بے چینی پیدا نہ کرے۔ اس کا کچھ نتیجہ نہ ہوگا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی انترنگ سبھا کا ریزولیوشن :- نشچیہ ہوا کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقع پر شری سوامی سیتا نند جی مہاراج کو اپدیش دینے سے روکنے کی غرض سے گڑبڑ پیدا کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے۔ اس کو یہ سبھا دکھ اور شوک کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ رسیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

سیتارام آریہ اینڈ سنز

کا سگندھت دھوپ اگربتیاں اور ہون سامگری ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ اور اگربتیاں نیز اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر دیدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو — اور کہیں نہ ملے گی

دوبارہ پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے

سماجوں سبھاؤں اور دوکانداروں کو خاص رعایت لکھ کر فیصلہ کیجئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۱ مگھر سمت ۱۹۸۸

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو کیسا رہا؟ اس کو دو لفظوں میں بیان کرنا ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ بڑی دھوم دھام کے ساتھ شروع ہوا۔ اور بڑی کامیابی سے سماپت ہوا۔

گورودت بھون کے وسیع احاطہ میں اُتسو کے لئے ایک عالیشان پنڈال کھڑا کیا گیا تھا۔ جسے جھنڈیوں اور پھولوں سے خوب سجایا گیا۔ پنڈال سے باہر بازار تھا۔ جس میں دھارمک پستکیں۔ سودیشی اشیاء مثلاً ہوا کی متفرق اشیاء۔ سامگری۔ کنٹھ۔ ہون پاتر وغیرہ۔ دریاں۔ صابن اور کپڑے کی دکانیں تھیں۔ یاتریوں کے کھانے پینے کی ضروریات کے لئے رشی لنگر کے علاوہ حلوائیوں اور پھلوں کی بھی دوکانیں تھیں۔ احاطہ کے باہر سڑک پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک میلہ لگا ہوا ہے۔ مگر جبکہ اُتسو کیا تھا۔ ایک مہذب میلا تھا۔ جس میں ستری پُرش پورے پریم کے ساتھ شامل ہو کر حسب منشاء آزادی سے دھرم اُپدیش سنتے، گھومتے اور اس طرح اُتسو کا آنند اُٹھاتے تھے۔

باہر سے آنے والے یاتریوں کی رہائش کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے معقول تھا۔ بھوجن کے لئے رشی لنگر جاری تھا۔ جس کا پربندھ لالہ بودھ رام جی بھگت ایشور داس جی اور دوسرے پُرشارتھی کاریہ کرتاؤں کے ہاتھ میں بہت اُتم رہا۔ بھوجن کے متعلق کسی کو شکایت نہ تھی۔ بھوجن کھلانے کے متعلق ضرور تھی۔ کہ اس میں بہت سمے لگ جاتا ہے ایسا پربندھ ہونا چاہیے۔ کہ کم از کم وقت میں تمام یاتری بھوجن کر چکیں ✦

اُتسو کے سمبندھ میں تین سمیلن

اُتسو کے خاص دن تو ۲۸-۱-اور ۲۹ نومبر سنیچر وار اتوار تھے۔ ۲۷ کو اُتسو کے سمبندھ میں نگر کیرتن تھا۔ لیکن چند سالوں سے چلی ہوتی پرتھا کیا نوسار اس سال بھی ۲۴-۲۵-۲۶ نومبر کو خاص کانفرنسیں ہوئیں۔ پہلے دن کی کانفرنس کا وشے تھا "دنیا دھرم راج نیتک اُنتی میں بادھک ہے؟" یہ کانفرنس حاضری اور تقریروں کے لحاظ سے خوب کامیاب رہی۔ پہلے ہی دن پنڈال کھچا کھچ بھر گیا۔ کانفرنس کی کارروائی گت سپتاہ پرکاش میں دی جا چکی ہے

ورشٹ بدھ لاہ میں یہاں اتنا لکھنا کافی ہوگا۔ کہ قریباً سب مقررین اس بات کے حق میں تھے کہ دھرم راج نیتک اُنتی میں بادھک نہیں۔ بغیر دھرم کے کوئی اُنتی ہو ہی نہیں سکتی۔ ویدک دھرم راشٹر کی اُنتی میں سادھک ہے۔ اس وشے پر پنڈت بدھ دیو جی ودیا مارتنڈ کا آخری بھاشن بڑے معرکے کا تھا۔

دوسرے دن کانفرنس میں پنڈت ستیہ ورت جی پروفیسر گورُوکل کانگڑی نے "ودھوا کا ویدک آدرش" کے وشے پر نہایت عالمانہ پیپر پڑھا۔ ودھوا کے جن جن POINTS کو آپ نے لیا۔ اُن پر خوب روشنی ڈالی۔ کمی اتنی تھی۔ کہ سب POINTS اور چند ایک ضروری پوائنٹس مثلاً ایک ودوا اوٹ بلاوہ کو نہیں لیا۔ حالانکہ بواہ کے سمبندھ میں آج کل کی سمسیا۔ کثرت ازدواج اور طلاق ہے۔ دنیا کے پرچلت دھرم۔ عیسائی اور اسلام طلاق کو آخری انتہا تک پہنچا رہے ہیں۔ اور ہو بواہ کے معاملہ میں بھی وہ ویدک دھرم کے ساتھ نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ عیسائی بہو وواہ کے پکشپاتی نہیں کہلانا چاہتے لیکن حقیقت میں وہ بہو وواہ کے پکش کا ہی سمرتھن کرتے ہیں۔ جب وہ ایک کے بعد دوسری شادی کو معیوب نہیں سمجھتے۔ اسلام اور عیسائیت میں اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ اسلام ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دیتا ہے لیکن عیسائیت ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت نہیں دیتی۔ تاہم اس بات کی وہ سمرتھک ہے۔ کہ ایک بیوی کو چھوڑ کر دوسری کر لی جائے۔ اور یہ سلسلہ کہاں ختم ہو۔ اس کا کوئی ان کے دھرم میں نہیں۔ ایک عیسائی کے نت نئی بیوی کرنے پر اس کا دھرم کوئی پابندی عائد نہیں کرتا۔ جب حالت یہ ہے۔ تو ویدک دھرم ان سمسیاؤں کا حل کیسے کرتا ہے۔ اس کا ذکر پیپر میں ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔

تیسرا اور آخری سمیلن کوی سمیلن تھا جو پنڈت چموپتی جی ایم اے پروفیسر گورُوکل کانگڑی کی صدارت میں ۲۶ نومبر کی رات کو ہوا۔ ایک

نقطۂ نگاہ سے ایک کامیاب سمیلن تھا۔ اس میں ہندو مسلمان شعراء کرام نے حصہ لیا۔ اس میں اردو۔ ہندی اور پنجابی کی مہذبانہ کویتائیں پڑھی گئیں۔ اور وہ سب خوب پسند کی گئیں۔ خان احمد حسین خان صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر اچھے کوی کے شاعر ہیں۔ آپ کی نظم جس میں رشی دیانند کے برتی عقیدت کا اظہار کیا گیا تھا خوب پسند کی گئی۔ اسی طرح جناب ہمدم صاحب کی پنجابی نظم آثار کا نمونہ خیال کی گئی۔ مولوی نیر زالدین صاحب ایک مسلمان شاعر تھے۔ جن کی نظم رشی دیانند کی مدح میں تھی۔ ہندو شعراء میں لالہ نانک چند ناز۔ پنڈت ونشی دھر پرشاد فدا۔ جب ہری چند اختر۔ لالہ گیان چند دھون۔ ٹاکر نہال اور دیگر شعراء کو حاضرین نے حاضرین کو محبت بدیا دیا۔ خاتمہ پر پردھان سمیلن پنڈت چموپتی جی ایم اے کی شاعرانہ احساس گویا جاگ اُٹھا۔ اور آپ نے ہندی اور اردو کی وہ جھڑی لگا دی کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ کیا سماں تھا چنانچہ حاضرین کو آنند کا کچھ ایسا سمہ بندھ گیا تھا۔ کہ وقت گزر جانے پر نہ پردھان جی ہی کارروائی بند کرنا چاہتے تھے۔ نہ حاضرین ہی بند کرانا چاہتے تھے۔

اس طرح تینوں کانفرنسیں نہایت شان اور کامیابی سے سماپت ہوئیں ✦

نگر کیرتن

۲۷ نومبر پراتہ پنڈال میں برہم یگیہ ہوا۔ جس میں وید منتروں کی گونج نے منوہر اور وایو منڈل پیدا کر دیا۔ ہون کنڈ سے نکلتی ہوئی سامگری کی سگندھ نے ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہو کر ہر طرف سگندھی ہی سگندھی پھیلا دی۔ یگیہ کی سماپتی کے بعد یگیہ شیش بانٹا گیا۔ جسے جنتا نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور اس طرح آتما کی بھوک مٹانے کے بعد یگیہ شیش سے شریر کی بھوک بھی مٹائی۔

سائنکال نگر کیرتن کے گذشتہ گورودت بھون سے ۵ بجے کے قریب روانہ ہوئے۔ ہرن یگیہ کا گڈا اس سال نہیں دیکھا گیا ✦

نگر کیرتن میں مہاشہ کیسر چند۔ مسٹر ڈورے لال مہاشہ بہاری لال۔ ٹھاکر بیج سنگھ۔ مہاشہ ست رام اور کیسندر ناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کے علاوہ کئی بھجن منڈلیاں تھیں۔ جنہوں نے اپنی اپنی طرز پر پبلک کو آکرشت کرنے کا پورا پریتن کیا۔ لیکن جس منڈلی کو ہم نے دلچسپی سے دیکھا۔ وہ نیروبی کے پرسدھ آریہ سماجی لالہ بدری ناتھ کی تھی۔ لالہ بدری ناتھ نیروبی کے دھنی مانی شہری ہیں۔ وہاں آریہ سماج میں ان کی پوزیشن بڑی اعلیٰ ہے۔ وہ ریلوے کے چیف کیشیئر تھے۔ ابھی ریٹائر ہوئے ہیں۔ اس بندھ ادھکاریں کی کے اندر منڈلی بنا کر نگر کیرتن میں ویدک دھرم پرچار کا جوش اس قابل ہے۔ کہ یہاں کے آریہ بھائی اس کی تقلید کریں۔ نگر کیرتن میں لوگوں کی دلچسپی کس قدر تھی۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ منڈلیوں کو ہٹتے نہیں

جانے دیا جاتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مہاشہ ست رام کی بھجن منڈلی کو چوک متی کے قریب ہی دس بج گئے۔ اور جب پروگرام کے مطابق آگے جانے میں جنتا کا سہیوگ نہ ملا۔ تو اندھیکاریوں کو مجبوراً منڈلی توڑنی پڑی ✦

اُتسو کا پہلا دن

۲۸ نومبر پراتہ اُتسو کی کارروائی ہون اور بھجنوں کے بعد شری سوامی ستیانند جی کے اپدیش سے آرمبھ ہونی تھی۔ ہون بھی ہو گیا۔ اور بھجن بھی۔ شری سوامی جی اپدیش کے لئے ویدی پر پہنچے۔ انہوں نے ابھی منگلاچرن شروع ہی کی تھی۔ کہ ایک شخص کا سامان پیدا کر دیا گیا۔ آریہ سماج کے سبھا سد پنڈت ہری چند جی پھولوں کا ہار لے کر سوامی جی کے پاس پہنچ گئے۔ اور جنتا کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ کہ میں سوامی جی کو آریہ سماج کا ویدک اور پرچار مانتا ہوں ان کے گلے میں ہار ڈالنے کو تیار ہوں۔ اگر وہ کہدیں۔ کہ میں ویدک سدھانتوں کو مانتا ہوں۔ اور جگت پرکاش کا کھنڈن کردوں گا۔ ورنہ میں ان کا اپدیش نہ ہونے دوں گا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ سوامی ستیانند جی تو ویدی پر بیٹھے رہے۔ جو لوگ ان کا اپدیش نہ ہونے دینا چاہتے تھے انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ انہیں شانت کرنے کے لئے آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے بہتیرا یتن کیا۔ لیکن شانت ہونا ان کا اپدیش نہ تھا۔ ان کا اُدیش سوامی ستیانند جی کے اپدیش میں بادھا ڈالنا تھا۔ انہیں کہا گیا۔ کہ سوامی ستیانند جی کو آریہ سماج نے اپدیش کے لئے منتری کیا ہے۔ سماج کی انترنگ سبھا نے ان کا اپدیش کرانا سویکار کیا ہے۔ سماج کے فیصلہ کے خلاف ان کے اپدیش کے خلاف ستیاگرہ سوامی جی اور کانسٹی ٹیوشن کی توہین ہے۔ پران پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آخر اس انتران کے ساتھ صبح کی کارروائی ختم کی گئی۔ کہ آریہ سماج کا جلسہ ہوگا۔ تو سوامی جی کے اپدیش کے ساتھ ہوگا۔ اگر ان کے اپدیش میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ تو آریہ سماج کو جلسہ نہ کرنا منظور۔ لیکن سوامی ستیانند جی کا اس طرح اپدیش بند کرانا منظور نہیں ہوگا ✦

اُتسو میں اس طرح رکاوٹ ڈالنے والے کون تھے۔ موقعہ پر معلوم ہو گیا۔ کہ آریہ ویروں کے نام پر یہ تحریک محض فرضی تھی۔ اس تحریک کا کریڈٹ یا جو کچھ ہو آریہ ویر کو تو دیا جا سکتا ہے۔ آریہ ویروں کو نہیں۔ کیونکہ موقعہ پر آریہ ویر نہ تھے۔ تھے تو کالج پارٹی کے پرچارک اور کالج پارٹی کی سماجوں کے آدمی جو معلوم ہوا ہے۔ وہ گھس ڈالنے کا فیصلہ کر کے آئے تھے۔ معاملہ لاہور وچھووالی آریہ سماج کا تھا لیکن وچھووالی آریہ سماج کے سبھا سدوں سے بڑھ کر کالج پارٹی کے وہ آدمی سدھانتوں کے رکشک کی صورت میں نمایاں تھے۔ جو اپنی پارٹی میں ہر روز کھلے بندوں سدھانتوں کے قتل کو برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا انہیں ہمت ہے۔ کہ اپنے

آریہ سماج لاہور ستیہ منڈل وشنو اصحاب کو خوش... انتظام کم سے ہوا اور اس کارکی روشنی بھگت گھر والی اداکار نہایت کامل پاس سے آزمائش شرط ہے!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ان نیتاؤں کے دیاکھیانوں میں اس قسم کی بادھا پیدا کریں۔ جو اہنسا کے ویدک سدہانت کا قتلاً اور فعلاً اپمان کرتے رہے اور کر رہے ہیں؟

سدہانت کے معاملہ میں ہماری ستھر سمتی ہے اور وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے دیکتی پر بھی سدہانت کو قربان کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ سدہانت رکشا کے لئے ہی تو سوامی ستیانند جی کا معاملہ سارودیشک سبھا تک پہنچا اگر سارودیشک سبھا نے سوامی جی کے لئے ویدی بند کرنے کا فیصلہ دے دیا ہوتا۔ اور اس حالت میں لاہور آریہ سماج اس کے سامنے سر نہ جھکاتا۔ تو سوامی جی کے دیاکھیان میں اس طرح رکاوٹ ڈالنا کوئی بات ہوتی۔ لیکن موجودہ حالت میں تو صریح انار کی سے کام لیا گیا ہے۔ آریہ سماج لاہور نے دانائی سے کام لیا۔ کہ اس انارکی کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ اگر جھکا دیتی۔ تو کوئی بھی دیاکھیاتا اس قسم کے اپمان سے محفوظ نہ رہ سکتا۔ جو سوامی ستیانند جی کا کیا گیا ہے اس کی بجائے سوامی ستیانند جی کے اپدیش کے خلاف ستیاگرہ کرنے والوں کو آسانی سے آجاتی اگر کل کو کوئی ٹولی اس بنا پر مہاتما ہنسراج جی کے دیاکھیان کے خلاف ستیاگرہ کر دیتی۔ کہ وہ ویدک اہنسا دھرم کا درودھ کرتے ہیں۔

سوامی ستیانند جی کی وکرتا

صبح کی کارروائی وگھن کے ساتھ سماپت ہونے کے بعد دوپہر کی کارروائی کے آرنبھ میں سوامی سوتنترانند جی نے ویدی پر کھڑے ہو کر کہا۔ کہ آریہ سماج کا نتیجہ ہے کہ جلسہ ہو گا۔ تو سوامی جی کے دیاکھیان کے ساتھ شروع ہو گا۔ کیا آپ سوامی جی کا دیاکھیان سننے کے لئے تیار ہیں؟ اس پر پنڈال کے چاروں طرف سے ہاں ہاں کی آوازیں آئیں اور سوامی ستیانند جی ویدی پر آ گئے۔ آپ نے کہا میں وید کو مانتا ہوں۔ مجھے وید میں سندیہ کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ میں آپ کے سامنے کہتا ہوں۔ کہ مجھے وید اور ایشور کی بابت کبھی سندیہ نہیں ہوا وید میں بہت سی شکتیاں ہیں۔ ایک مدھرتا کی شکتی ہے۔ وید میں منش پرارتھنا کرتا ہے کہ ایشور! مجھے شکتی دے کہ میری جیبھ کے آگے مدھرتا ہو میرے شبد میٹھے ہوں۔ پوتر ہوں۔ اور ستھر ہوں۔ مدھرتا کی یہ مہان منشوں کے اندر آ جاتی ہے۔ پھر کہا آریہ سماج کا اپدیش وید کی رچاؤں کو جیون کے اندر پریت کرنا ہے۔ وید کی یہ شکتیاں جیون میں آ جائے۔ تو منش نہال ہو جاتا ہے۔ اور ان شبدوں کے ساتھ ختم کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیکتی کوئی چیز نہیں۔ آریوں کے سدھانتوں کے لئے مجھے آپ بلیدان کے لئے پکاریں گے تو میں تیار ہوں۔ میری جو ہارنا ہے وہ وید میں ہے میری جو پریتی ہے وہ وید میں ہے۔

دیاکھیان کے بعد جات پات توڑک سمیلن ہوا۔ اور پھر سوامی سوتنترانند جی کا دیاکھیان۔ آخری دیاکھیان پنڈت رگ ناتھ جی کا تھا۔ لیکن چونکہ سمے سماپت ہو چکا تھا۔ انہوں نے صرف دو چار منٹ میں اپنی تقریر ختم کر دی۔

رات کو پنڈت چندر دتی شاستری کا دیاکھیان اور اس کے بعد آریہ سمیلن ماسٹر رام لال جی کی صدارت میں ہوا۔ اس طرح پہلے دن کی کارروائی وگھن کے ساتھ شروع ہو کر بے وگھن سماپت ہوئی۔

دوسرے دن کی کارروائی

دوسرے دن پراتہ بجیہ اور بھجن کے بعد سوامی سوتنترانند جی کا اپدیش تھا۔ لیکن سوامی جی کی بجائے پنڈت دنشی دھر پاٹھک کی چند منٹ کی وکرتا کے بعد پنڈت چموپتی جی ایم اے کا دیاکھیان آرمبھ ہوا جس کے بعد پہلے پرایت دھن کی فہرست سنائی گئی۔ اور پنڈال میں سوئم سیوکوں نے پھر کر دھن سنگرہ کیا معلوم ہوا ہے کہ ۲۶ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا ہے۔

بعد دوپہر کی کارروائی

دوپہر پشچات پہلے ستری سمیلن کی کارروائی ہوئی۔ اس سمے حاضری کا یہ عالم تھا۔ کہ پنڈال تو کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور پنڈال کے باہر ہزاروں ستری پرش بازاروں میں گھومتے اور گھاس پر بیٹھے نظر آتے تھے۔ علاوہ ازیں چھوٹے پنڈال میں ایک طرف جات پات توڑک سمیلن کا پرچار ہو رہا تھا۔ تو دوسری طرف مہاودیالیہ بھون میں پرچارک کانفرنس ہو رہی تھی۔ جس میں پرچار کے طریقوں اور نگر کیرتن کے وشے میں بڑے اچھے وچار پرگٹ کئے گئے بوجہ بڑی حاضری پنڈال میں لاؤڈ سپیکر لگا دیئے گئے تھے۔ جن سے وکتاؤں کی آواز اتنی حاضری تک پہنچانے میں کامیاب رہی۔

ستری کانفرنس کے بعد پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت رام چندر دہلوی کے دھڑلے دار دیاکھیان وید اور سدہانت رکشا کے سنبندھ میں ہوئے۔ اور رات کو ڈاکٹر بھگت رام ویدک مشنری کے بعد آچاریہ رام دیو جی کی آخری وکرتا ہوئی۔ جو حسب معمول پرمانوں سے پُر تھی۔ جس میں دکھایا گیا تھا۔ کہ سنسار ویدک سدہانتوں کی شرن میں آ رہا ہے یہ دیاکھیان بالکل اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ پڑھیں گے۔

خاتمہ پر پنڈال سماج کی طرف سے دھنیہ واد کیا گیا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے درمیان اُتسو سپھلتا پورک سماپت ہوا۔

آریہ سماج لاہور پنجاب کا سب سے بڑا سماج ہے اس کے جلسہ کی کامیابی اس بات کی مظہر ہے۔ کہ پنجاب میں آریہ سماج ایک جیتی جاگتی شکتی ہے۔ آریہ سماج کی کشش ہی ہے۔ جو ہزارہا نرناریوں کو کشاں کشاں اس کے اُتسوؤں میں لاتی ہے۔ جو شردھا۔ شانتی اور اُتساہ سے اُتسو کی کارروائی میں حصہ لیتے ہیں۔ اُتسو کے آرنبھ میں جو گڑبڑ

سوامی دیانند

یہ وہ نظم ہے جو جناب ہمدم مشہور پنجابی شاعر نے آریہ سماج وچھووالی کے زیر اہتمام کوی سمیلن میں پڑھی۔

سوامی دیانند دیا دا مول ہوئے
ہندو قوم دا دھرم سدھار گئے تے
کھنڈن مورتی پوجا دی رہے کر دے
مسلمان ہاں سمر سیداں کہنا
چنگے ہندواں نال اک فیض کیتا
ہندو دھرم دے گیان گر گیان سارے

کامل دیا سمجھاں دیا دان سمجھاں
سمجھاں دھرم کہ دھرم دی جان سمجھاں
کیوں نہ رہبرے ہیں طرح خوان سمجھاں
میں اسلام دی آب نوں شان سمجھاں
اوہتے دنیا دی کئی ہزار مشکل
گئے جان گئے کل اپکار مشکل

سوامی آئے جاں ایس سنسار اندر
دھرم نیم تائیں کیہڑا جاندا سی
ہندو بھلدے بھلدے جیہے بھلے
لے دے کے کل سنسار وچوں
ہندے ایتھے بھی جے باغیاں پکے
ہندے ہندو جیکر ہندوستان اندر

ایتھے کون سی ہندو کھان جوگا
ایتھے کون سی دھرم کمان جوگا
رہیا کوئی نہ دھرم سکھان جوگا
ہیسی ہندو اک حکم چلان جوگا
غیر قوماں ہتیں باغ لٹ بہندے
مسلماں کیوں تخت تے آن بہندے

کون وید پیراں نوں جاندا سی
ہندو قوم سی بھلدے وہمن اندر
دیوی دیوتیاں بتاں دے خیال بدلے
گرد ھتی دے گئے قوم نوں دھرم نالی
جیہو بودی نے بتاں دی کرے پوجا
آئی سمجھ تے آریہ پنتھ چلیا

سوامی ارتھ تے مول سمجھا گئے نے
بیڑا ڈبدا پار لنگا گئے نے
اوم نام دا نام سکھا گئے نے
مٹھی چاٹ توحید دی لا گئے نے
ہندو رہ گیا اپنی گل دا سی
جیہڑا دھرم قدیم نوں چل دا سی

ہندو راہوں کراہ سن تری جاندے
نیچ اچھوت تے قوم دے فرزنداں نوں
دھرم کرم دِتا تے گیان دِتا
ٹیکا وید دا ویداں دے مول منتر
ہویا جگ تے امن دا دور قائم
ہمدم کدی زمانے نوں بھلنا نہیں

دھرمی دھرم دی روشنی آن بخشی
انہاں نوں بھیو آن کے جان بخشی
دنیا وچ مر کے اچی شان بخشی
شدھی جیہی طاقت دیا دان بخشی
مر کے دھرم دے حفظ اُساردے تے
جویں جگ دے بھاگ سواردے تے

ہوئی۔ اس سے نراشا کی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ اس میں نراشا کی جھلک ہے۔ آریہ سماجیوں کے ہردوں میں سدہانت رکشا کا جذبہ ہے نراشا جنک نہیں۔ آشا جنک سمجھنا چاہیے۔ اُتسو میں جو کچھ ہوا۔ اس میں شوک کی اتنی بات ضرور ہے کہ سدہانت رکشا کی آڑ میں اُتسو میں گڑبڑ ڈالنے کا یتن کیا گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو سدہانت رکشک تحریک کے سیوک سدیہ سشری پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت رگ ناتھ جی اپدیش کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے والوں سے الگ نہ ہو جاتے۔ اگر وہ ان کے سنوگٹھن میں ان کے ساتھ شامل رہتے۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ سدہانت رکشا کے بھاؤ سے ہو رہا ہے۔ جب شور مچانے والے صرف

سنا بج کے سرگرم لوگ رہ گئے۔ تو معاملہ اپنے ننگے روپ میں ظاہر ہو گیا۔ آریہ سماج میں کون ہے۔ جو سدہانت رکشا کا پکھشپاتی نہ ہو۔ کوئی بھی دیکتی ویدک سدھانتوں کو پدلت کرنا چاہے۔ تو کسی بھی آریہ منش کو اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دینی چاہیے۔ ہاں طریقہ سبھیہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ آریہ سماج کا مقصد سدہانت رکشا ہے کسی دیکتی کی توہین کرنا نہیں۔ پر تو سوامی جی کے اپدیش کے وقت جو کچھ کیا گیا۔ اس میں سدہانت رکشا کے بھاؤ کے ساتھ اگر یہ واقعی تھا۔ سوامی جی کی توہین بھی مقصود تھی۔ جس کی آریہ سبھیتا کبھی اجازت نہیں دے سکتی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ نوجوانوں سے خطاب

از زودانی کلک بشن داس صاحب حسرت ضعیف آبادی تلمیذ شاہد انبالوی

مبارک نوجوانو آپ کا بیدار ہو جانا کسی کے رازِ سربستہ سے واقفکار ہو جانا
ر یہ یاد رکھنا سر بکف تیار ہو جانا مناسب ہے تمہیں اب برسرِ پیکار ہو جانا

تفکر کی گھٹا چھائی ہوئی ہے اک بلا ہو کر
مٹا دو تم یہ ظلمت مہر ساں جلوہ نما ہو کر

ہیں باتوں میں لا کر اس طرح آخر مٹانا تھا ہمارے مال پر غیروں نے گلچھرے اڑانا تھا
مبارک ہے یہ ہوش آنا بڑا نازک زمانہ تھا نہ اب بھی گر سنبھلتے ہم تو پھر مشکل ٹھکانہ تھا

تمہیں پرم آریہ ویرو ہے تکیہ قوم والوں کو
خدا توفیق دے بھارت ورش کے نونہالوں کو

نفاق باہمی نے قوم کو اپنی مٹا ڈالا یہ وہ شعلہ ہے جس نے گھر کا گھر سارا جلا ڈالا
اچھوتوں کی جدائی نے ہی زور اپنا گھٹا ڈالا یہی باعث ہے جاتی کو جو غیروں نے دبا ڈالا

وطن کے نونہالو ہر طرح ہشیار ہو جاؤ
گل اپنے واسطے غیروں کے حق میں خار ہو جاؤ

تمہیں نے دھرم کی کشتی کو ساحل پر لگانا ہے تمہیں نے قوم کی بگڑی ہوئی کو پھر بنانا ہے
تمہیں نے نادِ ویدک دھرم کا جگ میں بجانا ہے تمہیں نے تو پیامِ مہرشی سب کو سنانا ہے

اٹھو اور یک قلم تاریکیاں ساری مٹا ڈالو
وطن میں روشنی حق کے مقصد کی بنا ڈالو

اگر ویدک دھرم کا گھر بہ گھر پرچار ہو جائے تو دفتر سازشِ اغیار کا بیکار ہو جائے
اچھوت اور دلت بھائیوں کا اگر اُدھار ہو جائے اگر ودھواؤں کا مفقود سب آزار ہو جائے

چمن ہندوستاں والوں کا پھر وقفِ خزاں کیوں ہو
فلک کے جور سے ہندی کوئی نالہ کناں کیوں ہو

آیو۔ پران۔ پرجا مکتی وید سے ملتی ہے

وید کے لئے سر دینے کو تیار ہو۔ تو کئی جاتیاں تمہارے اندر مل جائینگی

شری پنڈت چموپتی جی ایم اے کا دیاکھیان

مہابھارت میں ایک کتھا آتی ہے کہ بھیم کو دریودھن گنگا کے کنارے لے گیا۔ وہاں اسے زہر کھلا دی گئی۔ بھیم بیہوش ہو گیا۔ اور اسے دریا میں ڈال دیا گیا۔ کچھ دیر کے بعد بھیم بیہوشی کی حالت میں راجہ ناگ کے آدمیوں کے ہاتھ آ گیا۔ وہ اسے اپنے راجہ کے پاس لے گئے جب بھیم کو ہوش آیا تو راجہ نے کہا یہ میرے دوہتے کے دوہتے۔ ان شبدوں کے پڑھنے سے ہمیں صاف پتہ لگتا ہے کہ ناگ ایک قوم تھی۔ جسے لوگ غلطی سے سانپوں کی نسل کہہ دیتے ہیں آجکل بھی ہندوستان میں ناگا موجود ہیں۔ جیسے آپ نے ہردیال جی ناگ کا نام سنا ہوگا استیک پرو کے پڑھنے سے ہمیں پتہ لگ جاتا ہے کہ برہمنوں نے نشاد اور ناگ جاتیوں میں اپنی تہذیب پھیلائی۔ ان کے اندر شادی وواہ کئے۔ جنمیجے نے ناگوں پر چڑھائی کی استیک برہمن کی ماتا سے ناگ جاتی نے اپیل کی کہ ہماری رکھشا کرو۔ آستیک کی ماتا نے کہا کہ ہے پتر۔ اس میں شک نہیں کہ ناگ جاتی نے آریوں پر بہت ظلم ڈھائے ہیں۔ مگر میں تجھ سے ور مانگتی ہوں کہ ناگ جاتی کو بچا دو۔ آستیک نے جنمیجے سے کہا۔ آخرکار ناگوں اور آریوں میں صلح ہو گئی اور ناگ جاتی تباہی سے بچ گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ناگ جاتی آریوں میں شامل ہے۔ ٹھیک اسی درشٹانت کے مطابق وید ماتا ہم پتروں سے ور مانگتی ہے میں کہتا ہوں وید پر ہی آریہ سماج کی بنیاد ہے اگر دیانند آریہ سماج کو کوئی چیز دے گیا ہے۔ تو وہ وید ہی ہے۔ آج وید کے نام پر آریہ سماج میں جھگڑے پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ وید ماتا کے چرنوں میں آ جیئے۔ وید ماتا کہتی ہے۔ بیٹو! اگر تم میرے چرنوں میں آؤ تو میں تمہیں آیو دیتی ہوں۔ پچھلے دنوں مسلمانوں نے ایک کتاب لکھی جس میں بیان کیا گیا۔ کہ آریہ بزدل ہیں۔ کیونکہ وید میں پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہمیں لمبی عمر دے۔ وہ موت سے ڈرتے ہیں۔ مگر یہ کتنا غلط خیال ہے۔ آجکل ڈاکٹر لوگ اس بات کی کھوج میں ہیں۔ کہ انسان کی عمر لمبی کی جائے۔ ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ باقاعدہ اپواس رکھنے سے منش کی آیو لمبی ہو جاتی ہے۔ انسان کے جسم میں کئی پرکار کے زہر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگر انہیں دھو دیا جائے تو منش کے جیون کا عرصہ لمبا ہو جاتا ہے برنارڈ شا کہتا ہے کہ انسان کی آیو تین چار سو برس تک ہو سکتی ہے۔ میں پچھلے روز بھیشم پتامہ کی عمر کا اندازہ لگا رہا تھا۔ میں نے معلوم کیا کہ انہوں نے ۳۷ برس کی عمر تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے چار سال بعد انہوں نے شادی نہ کرنے کی پرتگیا کی جب مہابھارت کا یدھ ہوا تو ان کی آیو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ سوامی دیانند کا جیون ویدک تھا۔ لیکن وہ جبکہ ۵۹ سال سے زیادہ نہ جی سکے مگر آپ کو پتہ ہے کہ کتنی دفعہ سوامی جی کو زہر دیا گیا۔ جسے انہوں نے اپنے جسم میں نشٹ کر دیا۔ اور اس کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ آخری دفعہ زہر کا اثر ہو گیا۔ وہ کسی بیماری سے نہیں مرے۔ وید کے اٹل دھرم کو کسی صورت میں بھی نہیں گرایا جا سکتا۔ اس پر کئی حملے ہوں مگر یہ سب کو پسپا کرتا ہوا آگے چلا جائے گا رشی دیانند کے سامنے سانڈ آ جاتا ہے اور لوگ تو بھاگ گئے۔ مگر رشی دیانند کھڑا رہتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ مہاراج! اگر یہ آپ کو سینگوں سے پرے پھینک دیتا تو؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں ان دو بازوؤں سے اسے پرے پھینک دیتا۔ یہ ہے ویدک جیون جس کے دھارن کرنے سے سوامی جی میں اتنا بل آ جاتا ہے۔ کہ زبردست دشمن کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ وید ماتا نے صرف آیو ہی کا ور نہیں دیا پشوؤں کے رکھنے کا بھی حق دیا۔ مگر کس لئے۔ جو ان کی رکھشا کرے۔ دیانند نے کیچڑ میں پھنسے ہوئے بیلوں کی رکھشا کی۔ گاڑی کیچڑ میں پھنسی ہوئی تھی۔ بیلوں سے کھینچی نہ جاتی تھی۔ دیانند۔ میرا کنول سا [illegible] دیانند۔ جسے پاپ نے چھوا تک بھی نہ تھا۔ بیلوں کو کھولتا ہے۔ جوا اپنے کندھے پر رکھتا ہے اور گاڑی کو کھینچ کر باہر نکالتا ہے جس دن دیانند نے کیچڑ میں سے اس پھنسی ہوئی گاڑی کو باہر نکالا۔

(بقیہ صفحہ ۱۷ کالم ۲ پر دیکھو)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اگنی ورن اور اگنی پرچین کا عجیب ملاپ

حال کے ودوان قدیم ویدک سدھانتوں کی پشتی میں

گوروودت بھون کے اتسو پنڈال میں آچاریہ رام دیو جی کا ویاکھیان

ویدک دھرم کی فلاسفی نہ صرف پراچین ہے۔ بلکہ نوین تم بھی ہے۔ اس کے ثبوت بے شمار ہیں۔ سرشٹی اُتپتی کے وشے میں پراچین وچار یہ ہے۔ کہ آتما انادی ہے۔ نوین تم وچارک اڈسنگٹن صاحب کہتے ہیں۔ کہ بات نہیں۔ کہ آتما کا گیان پیچھے ہوتا ہے۔ بلکہ پہلے سے آتما سے گیان ہوتا ہے لارڈ کلون کہتے ہیں :-

پرانی کا ایک CELL بھی دنیا کی کوئی لیباریٹری نہیں بنا سکی۔ پروفیسر پیٹرک گیڈی اور پروفیسر ٹامسن کہتے ہیں۔ آج تک ہم نہیں جانتے۔ کہ انسان کہاں سے پیدا ہوا۔ کہاں جائے گا۔

لنڈن کی برٹش ایسوسی ایشن کے جلسہ میں ایک سائنس دان نے کہا۔ کہ چار کروڑ برس سے کوئی رینگنے والا جانور ایسا نہیں۔ جو بدھ چلانے والا جانور بن گیا ہو۔ کوئی بھی پشو منش بنتے نہیں دیکھا گیا۔ پھر ایک سائنس دان فرماتے ہیں :- یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ڈارون واد کے پاس جو ثبوت ہے۔ منش کے وکاس کی ہے۔ پشو سے منش بننے کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ یہ بات پہلی سے پرانی ہے۔ چنانچہ رگ وید میں پوچھا گیا۔ کہ منش کہاں سے آیا کہاں جائے گا؟ جواب دیا معلوم نہیں :-

دوسری بات یہ ہے۔ کہ وید کے رشی ہیں پراچین اور نوین لوگوں کے یاد چار ہیں۔ پراچین رشی مانتے تھے۔ کہ دنیا انادی ہے۔ یہ سلسلہ پرواہ کی انادی ہے۔ درمیان میں ایسا وقت آیا۔ جب کہتے تھے۔ کہ وید جنگلیوں کے گیت ہیں۔ لیکن آپ حیران ہوں گے۔ یہ دیکھ کر کہ آج ویدک سنسکرتی نہیں۔ کوئی مغربی ودوان ایسا نہیں۔ جو یہ کہتا ہو۔ کہ وید عیسیٰ سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے بنا۔ لیکن آج جیوتش ودیا سے پتہ چلتا ہے کہ چاند کے مہینے جو شروع ہوتے ہیں۔ جیوتش شروع ہوتے ہیں۔ رگ وید میں چھ ہزار سے شروع ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے آج کے ودوان بتاتے ہیں کہ وید کے منتر آج سے چالیس ہزار برس پہلے لکھے گئے تھے۔ اب نتیجہ یہ نکلا کہ یہ بات کہ وید عیسیٰ سے صرف ڈیڑھ ہزار برس پہلے لکھے گئے تھے۔ جھوٹی ہو گئی۔ اور آج یہ مانتے ہیں کہ وید کیا چالیس ہزار سال کے ہیں۔ ہم تو یہ

بات نہیں۔ میں آپ کو ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک مغربی ودوان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ مانتے ہیں۔ کہ وید کے اندر جو باتیں ہیں۔ وہ جنگلی لوگوں کی ہیں۔ ان کا جواب تھا۔ کہ وید کی بھاشا جنگلی بھاشا نہیں۔ اونچے درجے کی بھاشا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے ودوانوں نے کئی باتوں کا گیان پراپت کر کے لکھا ہے :-

یہ بات ہے۔ وید کی۔ وید ارتھ کے وشے میں بھی بتاتا ہوں۔ رشی دیانند کے وید بھاشیہ نے دنیا میں وہ کرانتی پیدا کی۔ کہ اب تک اس کی ریکوری RECOVERY نہیں ہوئی۔ رشی کا وید بھاشیہ یورپ گیا۔ تو پروفیسر میکس مولر نے لکھا۔ کہ اس سے مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ وید کے کچھ حصے ضرور ایسے شیا یوگرت ہیں۔ پروفیسر ولسن نے ۱۸۹۷ء میں رشی دیانند کی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا پڑھی۔ تو آپ نے نار مول بتایا۔ کہ اب مہا بھاشیہ سائنوں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وید کی نئی کنجیاں مل گئی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ ورتمان کال میں کون ایسا ارسطونک ہوا ہے۔ جس نے اتنی جلدی فتح حاصل کی ہو۔ یہ لہریں تو چلتی ہیں ودیش میں۔ بھارت کی طرف دیکھئے۔ آریہ سماج کے اندر آریہ سماج کے جنازے اٹھانے کی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن جن وچاروں کے مجموعہ کا نام آریہ سماج ہے وہ وچار دنیا میں بسرعت تمام پھیل رہے ہیں۔ یاد رکھو دیانند آریہ سماج کے لئے نہ تھا۔ آریہ سماج دیانند کے لئے ہے۔ اگر آپ آریہ سماج کے باہر کے ودوانوں کو لیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ دیانند کے وچاروں کے سامنے آج دنیا سر جھکاتی ہے :-

سری آروندو گھوش وید کے ودوان ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر وید وحشیانہ ہے۔ جو سائن کہتا ہے تو اسے پھینک دینا چاہئے۔ اگر وید وہ ہے۔ جو دیانند پیش کرتا ہے۔ تو وہ سچ مچ ایشور کا گیان ہے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ یورپ کے ودوانوں نے ایک تھیوری بنائی ہے۔ کہ وید کے سمے کے لوگ جنگلی لوگوں سے ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ سچائی کے خلاف ہے :-

بعض ودوان کہتے ہیں۔ کہ دیانند نے جو کہا کہ وید کے اندر سائنس ہے۔ یہ اس کی غلطی ہے۔ اس کے متعلق اروبندو گھوش لکھتے ہیں۔ کہ میرا تو

وشواس ہے۔ کہ وید کے اندر ایسی سائنس بھی ہے جس کا علم اب تک دنیا کو نہیں۔ اس لئے میری رائے ہے۔ کہ دیانند نے وید میں سائنس کے وشے میں کم لکھا ہے۔ زیادہ لکھنا چاہئے تھا۔ پھر لکھا ہے۔ کہ میں وید کو ایشوریہ گیان سمجھتا ہوں۔ پھر لکھتے ہیں۔ کہ دیانند نے وید کی کنجی پکڑا دی۔ اب وید بھاشیہ کرنا آسان ہے۔ پنڈت شوکمار شاستری سے کسی نے پوچھا۔ کہ مہاراج! دیانند سچ کہتا ہے یا جھوٹ جواب دیا۔ دیانند سچ کہتا ہے۔ دیانند گنگا کی لہر کو بدلنا چاہتا ہے۔ اور اپنے اندر بدلنے کی شکتی رکھتا ہے۔ اسی شخص نے پھر سوال کیا۔ آپ اتنی بات کیوں نہیں کہتے۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ میں اس لئے نہیں کہتا۔ کہ میں سوارتھی ہوں۔ اگر میں یہ باتیں کہوں۔ تو مجھے بھنگ کے لئے بھی کوئی پیسہ نہ دے۔ دریا کی نہیں دیانند نے سمندر کی لہر بدل دی۔ ملک کے اندر کرانتی۔ ملک کے باہر دیشوں میں کرانتی :-

میسور ہائی کورٹ کے جج پرمیشوریہ نے لکھا۔ کہ میری کمتی میں وید کے اندر کیمسٹری اور فزیالوجی ہے۔ پھر لکھا۔ کہ وید کے اندر فزکس ہے :-

ڈی جی لیلے کی کتاب کی جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ بھومکا ٹامسن نے لکھی ہے۔ اُن کی دھارنا ہے۔ کہ دیانند نے تو آریہ سماجیوں کے لئے لکھا تھا۔ کہ وید ست ودیاؤں کا پستک ہے لیکن آریہ سماج کے باہر کے ودوان بھی اسے تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔ رشیوں نے نروس سسٹم کا بیان اس صفائی سے کیا ہے۔ جس سے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ یا تو انہیں ایکس ریز کا گیان تھا۔ یا وہ موجودہ زمانہ کی اناٹومی سے واقف تھے۔ کیونکہ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ماڈرن اناٹومی کے ساتھ اتنا ملتا جلتا ہے۔ کہ بالکل برابر ہے :-

پونا کے وید چنتامنی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کو پڑھ کر لکھا ہے۔ کہ اس کتاب نے وید کی سمسیا حل کی ہے۔ جو پہلے حل نہ ہوتی تھی۔ کہاں تو یہ بات کہ وید جنگلیوں کی گپ ہیں۔ اور کہاں یہ اقبال کہ کیمسٹری ویدوں کے اندر۔ فزکس ویدوں کے اندر۔ اناٹومی ویدوں کے اندر۔ غرضیکہ تمام سائنسیں ویدوں کے اندر موجود ہیں :-

ایک اور بات کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا نے آج بتایا ہے۔ کہ چھ ماہ کی رات اور چھ ماہ کا دن ہوتا ہے۔ لیکن وید میں اس کا ورنن موجود ہے ویدک زمانہ کی راج نیتی بھی سوچی تھی اگنی پران میں لکھا ہے۔ کہ کوئی راجہ راج بھوگ سکتا ہے۔ تو پرجا کی کمتی سے بھوگ سکتا ہے۔

پراچین کال میں راج بھگتی کی نہیں۔ پرجا بھگتی کی قسم راجا اٹھایا کرتا تھا۔ وہ پروہت کے سامنے شپتھ لیتا تھا۔ کہ اگر میں پرجا سے

غداری کروں۔ تو میرے تمام سرشٹھ کرموں کا ناش ہو جائے :-

شکرنیتی میں لکھا ہے۔ کہ کوئی فرق نہیں۔ تیج طاقت کا ہے۔ اگر راجہ بھی تخت پر بٹھا دیا جائے۔ تو سونے کا تیج اس میں بھی آ جائے گا۔ پھر جو راجہ اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کرتا۔ وہ کتے سے بھی گرا ہوا ہے :- پھر لکھا ہے۔ کہ راجہ اگر برا ہو۔ تو لوگ اُسے تخت سے اتار سکتے ہیں :-

پہلے وچار تھا۔ کہ ہر دیش کے لوگوں کے اندر سوتنتر روپ سے سبھیتا کا وکاس ہوا ہے۔ اگر بعض سبھیتاؤں میں کوئی چیزیں ایک سی ملتی ہیں۔ تو یہ اتفاق کی بات ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی میں ویاکھیان دیتے ہوئے ایک پروفیسر نے کہا۔ کہ سبھیتا کے وشے میں ایک ہی قسم کے وچار ہیں۔ جو پہلے بھارت میں ملتے ہیں۔ وہی مصر میں گئے۔ وہی آسٹریلیا میں اور وہی پیرو میں ملتے ہیں۔ اس سے ماننا پڑے گا۔ کہ وچاروں کی شیلی ایک سی ہے۔ اور بھارت سے ہی پھیلی ہے :-

ایشیاٹک سوسائٹی کے جرنل میں ایک مضمون چھپا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ جو سکے بابل سے نکلے ہیں۔ ویسے ہی میسوپوٹامیا سے بھی ملے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ سمیرین لوگ ہندوستانی تھے۔ جو بھارت ورش سے وہاں گئے۔ اور جنہیں آریہ کہتے ہیں سمیریا میں آج سے سات ہزار برس پہلے آریہ راجے تھے۔ میسوپوٹامیا سے جو سکے نکلے ہیں۔ ان پر آریہ راجاؤں کے نام ہیں۔ اندر راجہ کا نام ہے :-

افلاطون لکھتا ہے۔ کہ اٹلانٹس کے راجہ کے راج محل میں یجیہ کنڈ تھا۔ اس میں گھی اور پھل اور اناج کی آہوتی دی جاتی تھی۔ اس میں پشو نہیں مارے جاتے تھے :-

پھر لکھا ہے۔ کہ اٹلانٹس میں تین براعظموں افریقہ۔ یورپ اور امریکہ کے حصے شامل تھے پیرو بھی اس میں شامل تھا۔ یہاں آریوں کا راج تھا۔ اس کے مقابلہ پر دیکھئے۔ کہ مہابھارت بن پرو۔ ادھیائے میں اسی نام کے راجہ کا ذکر آیا ہے۔ کہ وہ تین براعظموں پر حکومت کرتا تھا۔ اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ پگڑی باندھتے تھے۔ یجیہ کرتے تھے۔ یجیہ کے لئے آگ لکڑی کے دو ٹکڑوں کو رگڑ کر نکالتے تھے یجیہ اگنی کو ہم جوت کرتے تھے۔ ان کی تہذیب سن لیجئے۔ ان کے ہاں ڈاک خانے تھے۔ لفافے تھے۔ اور جوابی لفافے تھے۔ بنک تھے۔ اور ہنڈیاں چلتی تھیں۔ ایسی ہنڈیاں بھی تھیں۔ کہ دنیا کے کسی جگہ میں سویکار کی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج چھچھوالی کے اتسو پر آریہ سمیلن

پرچار کی شیلی میں تبدیلی کی ضرورت

۲۸ دسمبر ... بجے آریہ سماج چھچھوالی کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں گورو دت بھون میں سمیلن کی کارروائی زیر صدارت لالہ رام لال جی ... ڈی اے وی اسکول لدھیانہ شروع ہوئی۔ ... تھا۔ کہ آریہ سماج میں ویدک پرچار کی شیلی ... تبدیلی ہونی چاہئے یا نہیں؟

سب سے پہلے ... ہربنس لال جی منتری نے ... ان سوالوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج کے اندر ... زیادہ دلچسپی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر ... رام جی ...

... کے بعد ڈاکٹر جی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ یہ ... بڑا گہرا دیشہ ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے ... آریہ سماج آج یہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ... طریقہ میں کچھ کمی ہے۔ اور اس کمی کو دور ... کی ضرورت ہے۔ آج دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ... سماج نے جتنی ترقی پہلے ۳۰ سال میں کی تھی ... اس سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ سوامی دیانند ... آریہ سماج کا پودا اس لئے لگایا تھا۔ کہ اس ... سایہ کے نیچے ہر مذہب و ملت کے لوگ بلا لحاظ ... رنگ اپنی آتمک ترقی کے لئے اکٹھے رہ ... مگر آج وہ دیکھتا ہوں گے۔ کہ آریہ سماج ... یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اُسے آئندہ ... میں ایک پھیلے کی چھال کی طرح باہر نکال ... جائے گا۔ ویدوں کی مہان سکھیا پرچار کرنے کے لئے ... سماج قائم کیا گیا تھا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ... ملاشی دیانند کے نقش قدم پر چلنے والے پیدا ... مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ سب کچھ محض نمائشی ... رہ گئی ہے۔ بس جس نے چندہ دے دیا ... کے ہاتھ میں آریہ سماج کی باگ ڈور آ گئی۔ ... وغیرہ سب نمائشی ہیں۔ میں نے بڑے بڑے ... گھروں میں جا کر دیکھا۔ کہ لوگ وہاں آپس میں ... جاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے مجھے کہتے ... ہم میں گھر جا کر گھر جانے دو کیونکہ گھنٹی بج رہی ... اور ہم نہیں جا سکتے۔ لعب ... کے منہ سے ... شاید ہمارے کانوں میں پڑے۔ ان ... گھروں میں محبت اور پریم کی فضا نظر آتی تھی ... ہمارے مندروں کی یہ حالت نہیں۔ ہمارے ... میں تو کہیں گند پڑا ہے۔ کہیں کپڑے ... لٹکے جاتے ہیں۔ یہ ہے حالت ہمارے ... کی۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے

کہ ہمارے اندر زبردست تبدیلی پیدا کی جائے اس لئے مختلف وانڈوں میں ہر ہفتہ آریہ بھائی اکٹھے ہو کر وارتالاپ کریں۔ میں یہ صاف الفاظ میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کئی جگہ پر بڑی بھاری جائیداد ... ہاں پر کوئی آریہ سماج نہیں۔ آریہ سماج نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ اپدیشک ہمارے ایجنٹ ہیں۔ اُن کا کام دوسرے لوگوں سے چندہ وصول کرنا ہے۔ اُن کا کام محض تجارتی کام ہے۔ آریہ سماج کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ اپدیشکوں کو اچھے ستھان سے ... مگر آریہ سماج کے عہدہ دار یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ہمارے زر خرید غلام ہیں۔ آج یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ جو روپیہ زیادہ اکٹھا کر کے لائے وہ بڑا اپدیشک ہے۔ جب تک یہ ذہنیت موجود ہے۔ تب تک آریہ سماج کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ ضرورت ہے۔ کہ براہمن پرکرتی والے لوگ آریہ سماج کے اپدیشکوں کو آرگنائز کریں۔ ... پرکرتی والے اس کام کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ آریہ سماج نے پرچار کی نقل عیسائیوں سے کی۔ یہ یورپ کا طریقہ پرچار کا ہے۔ مگر اس میں بھی ... یا تو ہمارے اپدیشک سنیاسی ہوں۔ جو کسی کی پرواہ نہ کریں۔ یا عیسائیوں کی طرح ہوں۔ کہ اُن کے لئے ہر طرح کا انتظام کیا جائے موٹریں وغیرہ تیار رکھی جائیں۔ اور انہیں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی جائے۔ آریہ سماج کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اپدیشک ہمارے غلام ہیں۔ اگر آریہ سماج نے اس گند کو نکالا نہ گیا۔ تو نوجوانوں کا خون جوش میں آ رہا ہے وہ اس پرانے طریقہ کے خلاف جو اس قدر بگڑ گیا ہے۔ بغاوت کا جھنڈا بلند کریں گے۔ اس لئے پرچار کے طریقہ میں اس قسم کی تبدیلی کی جائے۔ کہ لائق اور یوگیہ اپدیشکوں کو اچھے ستھان دیا جائے۔

پنڈت دھرم ...

نے کہا۔ کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اپدیشک دوسرے لوگوں کے دلوں پر اچھا پرچار ڈال سکے۔ وہ اُن کے شکوک کو میٹھی زبان سے رفع کرے۔ اچھی طرح سمجھائے۔ کرودھی آدمی کبھی اپدیش نہیں کر سکتا۔ اس لئے منو مہاراج نے سنیاسیوں کو جن کا کام اپدیش کرنا تھا۔ یہ اپدیش دیا۔ کہ وہ کبھی کرودھ نہ کریں۔ اچھی بات تو یہ ہے کہ سنیاسی مہاتما اس کام کو پورا کریں

لیکن جو دیگر اپدیشک اُن کی جگہ کام کریں۔ وہ بھی ایسے اونچے آدرش رکھتے ہوں۔ جیسا کہ کسی سنیاسی کا ہونا چاہئے۔ اس لئے شیلی یہی ہے کہ اچھے اچھے تیاگی اور حیادار لوگ اپدیشک ہوں۔ اور پرچار کا کام ایک ... ودیا ... کے ماتحت ہو۔

ڈاکٹر ... دیوی جی

آج سے دس بارہ برس پہلے میں خیال کرتی تھی۔ کہ آریہ سماج کے پرچار کا طریقہ ٹھیک ہے۔ اب یہ پرشن پیدا ہوتا ہے۔ کیا اس سے دنیا میں شانتی کا راجیہ ہو سکتا ہے؟ آریہ سماج نے اپنے ذمہ یہ کام لیا تھا۔ کہ سنسار میں شانتی پھیلے۔ دکھ کا خاتمہ ہو۔ سماج کے اصولوں سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماج کا ادیش یہ ہے کہ سنسار میں سکھ پھیلے ... مگر وہ سرخیاں دکھ نہ ہو۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی اس کشتی کے جو ملاح ہیں۔ کیا وہ ٹھیک ہیں؟ اگر مجھ سے پوچھا جائے۔ تو میں کہوں گی۔ کہ ... ان مندروں کو۔ تباہ کر دو ان عمارتوں کو۔ کیونکہ خود غرض لوگوں نے آریہ سماج میں مٹھ بنائے ہیں۔ یہ مٹھ دھرم کے نام پر دھبہ ہیں۔ آج اگر دنیا میں سادھوؤں کے نام بہت ہنسی ہوتی ہے۔ یا ان پرانے مٹھوں کے نام پر پھبتیاں اڑتی ہیں۔ تو آریہ سماج کب تک بچا رہ سکتا ہے۔ مہرشی دیانند نے اس پودے کو لگایا۔ مگر ہم نے اس پودے کو کیڑا لگا دیا۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج غریبوں کی امداد اور اُن سے پریم کرنا تو بھول گیا۔ جس مذہب کا آدھار ... اپدیشکوں پر ہو۔ وہ کب تک قائم رہ سکتا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ ہمیں ... مشنریوں کی اسپرٹ پیدا کرنی چاہئے سوال شیلی کا نہیں۔ سوال تبدیلی کا ہے۔ جس طرح بھی ہو نئے طریقے بدل دو ... جڑ سے اکھاڑ دو۔

پنڈت بھیم سین جی

نے کہا۔ آج ہمارے اپدیشک آندھی کی طرح آتے ہیں۔ اور لیکچر دے کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی ٹھوس کام نہیں ہوتا۔ جلسے وغیرہ بھی نمائشی رہ گئے ہیں۔ مگر کیرتنوں کے طریقہ میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے ... سنکیرتن ... موضع چاہئیں۔ اس لئے ویدک پرچار کے کام کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ موجودہ طریقہ کو بالکل ہی بدل دیا جائے۔

ڈاکٹر پٹیل

ڈاکٹر جی نے اس مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ آئندہ کا ہندوستان شہروں میں نہیں بلکہ دیہات میں ہے۔ دیہات کی استریاں شہروں میں آریہ سماج کے جلسے سے جو اپدیش لے کر جاتی ہیں۔ وہ جا کر اپنے بچوں کو سکھاتی ہیں۔ مگر شہروں میں استریاں اپدیش کی غرض سے جلسوں میں شریک نہیں ہوتیں۔ اس لئے اپدیشکوں کو چاہئے۔ کہ استریوں کو ویدک سدھانت نہایت عمدہ پیرایہ میں سمجھائیں۔ تاکہ وہ اپنے بچوں پر نہایت ہی اچھا اثر ڈال سکیں۔ اپدیشکوں کو چاہئے کہ ... میجک لینٹرن ... کتابوں ... پمفلٹوں کے ذریعہ اپنے ... بنائے جائیں۔ اور ویدک سدھانتوں کی تشریح کریں۔

پنڈت لوکناتھ جی

نے کہا۔ کہ میری یہ زبردست رائے ہے۔ کہ آریہ سماج میں آشرم مریادا قائم کی جائے۔ ہم اپدیشک لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے پرچار کے کام کو بیوپار سمجھ کر کیا۔ تو ہماری پیٹھ سے ننگا ہو کھینچی جائیگی۔ ہم لوگ آزادی سے پرچار کرنے سے گھبراتے ہیں۔ جب تک اپدیشک نربھے ہو کر پرچار کے کام کو نہ کریں گے۔ لوگوں پر اچھا اثر نہ پڑ سکے گا۔ جب تک اپدیشکوں کو ویدک سدھانتوں کے متعلق آزادی نہ ہوگی صحیح معنوں میں پرچار نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ پرچارک بھی ایسے ہوں۔ جو شخص ادھیکاری ہی کو خوش کرنے کے لئے ہوں۔

آخر میں صاحب صدر نے کہا۔ کہ جن خیالات کا یہاں اظہار کیا گیا ہے۔ انہیں کل کے سمیلن میں رکھا جائے گا۔ مگر میں ایک بات اس پرچار شیلی کے متعلق کہونگا۔ کہ پرچار کے لئے لگن پیدا ہونی چاہئے۔ آریہ سماجیوں کے من میں ایک اتساہ پیدا ہو۔ کہ تمام سنسار میں ویدک دھرم پھیلانا ہے۔ تب ہی کچھ کام ہو سکیگا۔

منتری جی نے اعلان کیا۔ کہ کل پنڈال میں لاؤڈ اسپیکر لگ جائیں گے۔ تاکہ حاضرین کو لیکچر کے سننے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔

بھائی ٹیک چند جی ناگیہ کی چیرٹی

ڈیرہ غازی خان ... بھائی ٹیک چند جی ناگیہ نے گورو کل کو ... ہزار روپیہ اس لئے دان دیا ہے۔ کہ اس کے ... سے ڈیرہ غازی خان یا اس ضلع کا ایک غریب ہونہار بالک ہر سال گورو کل میں داخل کیا جاوے۔

جو ... اس چیرٹی سے فائدہ اٹھانا چاہیں اُن کو چاہئے۔ کہ بہت جلد اپنی درخواست مسٹری بھائی ٹیک چند جی ناگیہ بلاک "ج" ڈیرہ غازی خان کے پتہ پر بھیج دیں۔

گورو کل میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ

گورو کل ... ودیالیہ ... میں اس سال جو صاحب اپنے بالکوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں۔ ان کو اپنی درخواستیں بہت جلد بھیج کر منظوری حاصل کر لینی چاہئے۔ گورو کل کے قواعد داخلہ کا فارم ... گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور سے منگوا سکتے ہیں۔ گورو کل کا اتسو ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جات پات توڑک سمیلن

یووک اور یوتیوں کو ذات پات توڑ کر بواہ کرنے کی ضرورت

قانونی رکاوٹ دُور کرنے کیلئے قانون بنوایا جا

ذات پات توڑک سمیلن کی کارروائی بروز یعنی ... بہر سوامی ستیانند جی کی صدارت میں شروع ہوئی۔

سوامی جی کی ابتدائی تقریر

جات پات کی وجہ سے ہندو جاتی کو جو نقصان پہنچا ہے۔ آپ سے مخفی نہیں۔ اس جات پات کی وجہ سے ہندو دھرم کے مختلف انگ ایک دوسرے سے تنگ ہیں۔ آج جو حالت کشمیر راج کی ہے یہ ایک طرح سے آپ کی برادریوں کے گھمنڈ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ وہاں مختلف جاتوں نے ایک دوسرے کے خلاف قانون بنوائے۔ جس کا نتیجہ آج آپ کے سامنے ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ مدراس میں جائیے۔ وہاں بھی جاتیوں کا بہی جھگڑا ہے۔ اس لئے ایسے بندھنوں کو ڈھیلا کرنا چاہئے۔ یہ بندھن بڑا تنگ کرتے ہیں۔ ان کے ختم کرنے کا طریقہ اچھوتوں کا اُٹھانا ہے۔ اس کے ذریعہ لڑکے لڑکیوں کے وواہ میں گن کرم سبھاؤ کو مدنظر رکھا جائے۔ اس سے وواہ کے معاملہ میں جات پات کے جو بندھن ہیں۔ انہیں ڈھیلا کر دینا چاہئے۔ جو ہندو جاتی کے سواستھ کے لئے بڑا آوشیک ہے۔ ان شبدوں کے ساتھ میں سیکرٹری صاحب سے پرارتھنا کرونگا کہ وہ اپنے پروگرام کے مطابق کارروائی کو آرمبھ کرائیں۔

پہلا رزولیوشن

پنڈت بھوانند نے پہلا رزولیوشن پیش کیا۔ "یہ سمیلن ہندو قوم کی تمام نوجوانوں سے جاتی ہت کے نام پر اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ وواہ کے سمبندھ میں گن کرم سبھاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے جات پات توڑ دیں۔ تا کہ جاتی کے مختلف انگ سنگھٹت ہو سکیں۔"

یہ پرستاؤ پیش کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ اگر ان پرستاؤ کے مطابق ہم پرتگیا کریں۔ کہ ہم اپنے بچوں کے وواہ جات پات توڑ کر کرینگے تو ہم یہ ... مسلمان عیسائی وغیرہ لاکھوں کی تعداد میں آریہ سماج میں داخل ہو جائیں۔ آپ میں سے بہت سے بھائی شری پرمانند جی بیرسٹر کو جانتے ہیں۔ ان کا آئین سے ایک چرچا ہے کہ یہاں ایک مسلمان ہے۔ وہ ۱۰ سال سے اپنے رہن پر آریہ سماج کے جلسے کرا رہا ہے۔ اُس کی ایک لڑکی ... ہے۔ وہ لیکچرار اندر کی گرکیو ایٹ ہے۔ لیکن چونکہ وہ مسلمان ہے۔ مگر اس کے گھر میں روزمرہ ہون اور وید پاٹھ ہوتا ہے ستیارتھ پرکاش پڑھی جاتی ہے۔ پرمانند جی نے اُن سے کہا۔ کہ آپ پھر آریہ سماجی کیوں نہیں بنتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں آریہ سماجی بننے کے لئے تیار ہوں۔ مگر کون ہے۔ جو مجھے آریہ سماج میں داخل کرائے؟ اگر آریہ سماج میرے لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ شادی کا سمبندھ کرنے کے لئے تیار ہے تو میں آج آریہ سماج میں آنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ کوئی قصہ نہیں۔ یہ ایک امر واقعہ ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ جات پات کا سلسلہ آریہ سماج میں نہ رہے۔ اگر آریہ سماج میں برہمن کھتری، اروڑے بیٹی کا سوال نہ رہے۔ تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ آریہ سماج میں آنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے اے نوجوانو، بہنو، بھائیو، بزرگو! اس جات پات کے نظام کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کرو۔ اگر آپ میں چند عزیز نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے اس بندھن کو توڑ دیا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ آپ کی دیجے ہوگی۔ اور آریہ سماج کی دیجے ہوگی۔

پروفیسر ڈاکٹر پٹیل

جات پات پلیگ سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ اس نے ہمارا گھر، دیش، دھرم سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔ اس نے ہماری دُرگت بنا دی ہے۔ بچپن کی شادیوں، بوڑھوں کی شادیوں کی وجہ کیوں کر جات پات ہے۔ یہ غریبی افلاس سب کچھ جات پات کی وجہ سے ہے آپ دیکھیں۔ جات پات کے بندھن نہ ہونے سے مسلمانوں، عیسائیوں انگریزوں کو کس قدر فائدہ پہنچا ہے۔ اس بندھن کے نہ ہونے سے مسلمانوں میں پریم ہے۔ جات پات نے ہماری تعلیمی حالت پر، ہمارے کاروبار پر۔ غرضیکہ ہماری مجلسی، تجارتی اور اقتصادی حالت پر نہایت بُرا اثر ڈالا ہے۔

سردار مہر سنگھ کی ترمیم

سردار مہر سنگھ نے ترمیم پیش کی۔ کہ "ذات پات چھوڑ کر" کی بجائے "ذات پات کی پرواہ نہ کرکے" کیا جائے۔

پنڈت سنت رام جی نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ فی الحال ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جات پات توڑ کر وواہ کیا جائے۔ جب جات پات رکھنے کی ذہنیت نہ رہے گی۔ تو پھر جات پات کے اندر وواہ ہو یا باہر کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔

شری یُت راجیندر کرشن کمار نے اصلی رزولیوشن کی تائید کی۔

ایک اور ترمیم کی گئی۔ کہ جات پات توڑ کر شادی کی جائے۔ اگر اپنی جات میں کی جائے تو منڈل کی اجازت لی جائے۔ اس کے بعد بہی ترمیم پرساتھیں لی گئیں۔ وہ گر گئیں۔ سادہ رزولیوشن دوسری ترمیم کے ساتھ پاس ہو گیا۔

دوسرا رزولیوشن

دوسرا رزولیوشن بھائی پرمانند نے پیش کیا۔ جس کا مدعا یہ تھا۔ کہ آج کل کا جو قانون ہے وہ ہندوؤں کی ترقی کے راستہ میں ایک بڑی بھاری رکاوٹ ہے۔ پرانے قانون کے مطابق اگر شادی جات پات توڑ کر کی جائے۔ تو وہ ناجائز قرار دی جاتی ہے۔ اور اس وواہ سے جو سنتان پیدا ہوگی۔ اُسے اپنے ماں باپ کی جائیداد نہیں ملے گی۔ یہ ایک بھاری رکاوٹ ہے۔ اب جو قانون پیش کیا جائے گا۔ اُس میں یہ تجویز رکھی جائے گی۔ کہ جو شادی جات پات توڑ کر کی جائے گی۔ اُس کی اولاد کو جائیداد کا وارث سمجھا جائے گا۔ اس کا مدعا یہ نہیں ہوگا۔ کہ ضرور جات پات توڑ کر ہی شادی کی جائے۔ اس سے سناتن دھرمی بھائیوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ جات پات کے سوال کا ایک سیاسی پہلو بھی ہے۔ میں اُسے واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کشمیر کے معاملہ اور گول میز کانفرنس کے سمبندھ میں ہندوؤں کو پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ ہندوؤں کو سنگھٹن کرنے کی کتنی بھاری ضرورت ہے۔ شدھی کی تحریک کا ناکام ہو جانا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ ہندو کسی غیر کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکتے۔ کئی لوگ شُدھ ہوئے۔ آریوں کی کانفرنسیں بھی ہوئیں مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ دوسرا بڑا سوال ہمارے اپنے آدمیوں کا ہے۔ لنڈن میں بھی آپ نے دیکھا۔ مہاتما جی نے کہا میں اچھوتوں کو الگ نہ ہونے دونگا۔ خواہ ہندو مر جائیں یا زندہ رہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر کہتے ہیں۔ کہ اچھوت الگ ہیں۔ اچھوت اُدھار کی تحریک چل نہیں سکی۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ جو اچھوت آریہ سماج نے بدلے سے پڑھے۔ وہی آج کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اچھوت الگ ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب تک آپ اچھوتوں کو سوشل ادھیکار نہیں دے سکتے۔ یہی حال رہے گا۔ اور ادھیکار آپ تبھی دے سکتے ہیں۔ جب جات پات نہ رہے گی۔ اگر آپ ہندوؤں کی ایک جاتی بنا دیں تبھی ہندو مسلم اتحاد ہو سکتا ہے۔ ورنہ کبھی نہیں۔ شدھی کی تحریک بھی تبھی چل سکتی ہے۔ اس لئے ہندو جاتی کے لوگ اس بندھن کو توڑ دیں۔ جات پات کی غلامی سے نجات حاصل کریں۔

شری یُت رتن چند (دیو سماج) نے اس ریزولیوشن کی تائید کی۔

شری یُت بلدیو شاستری (ا ...) نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ دیش کو دیر سے جات پات توڑنے کے لئے تیار کیا جا چکا ہے۔ اس لئے اس قسم کا قانون ضرور ہی جلد ہی اسمبلی میں پاس کرایا جائے۔

شری یُت جگت ہمادر نے تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر قانون اس سلسلہ میں ہمارے رستہ میں کھڑا ہوگا۔ تو ہمیں اُس کی خلاف ورزی کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہونا چاہئے۔ میں نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ جات پات کی خلاف ورزی کے لئے تیار ہو جائیں۔

تیسرا رزولیوشن

تیسرا رزولیوشن راہنما سوامی سترت کے گروہ شریمان آنند سروپ جی نے پیش کیا۔ اس رزولیوشن کا مدعا یہ تھا۔ کہ جات پات توڑنے کے کام کو کانگرس اپنے پروگرام کا حصہ بنائے۔

اس رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے شریمان آنند سروپ جی نے کہا۔ کہ جس دھرم سنستھا سے میرا تعلق ہے۔ اس کا اُپدیش یہ ہے کہ تمام مخلوق کا ایک ہی پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔ سب کا ایک ہی پتا ہے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو ہماری سوسائٹی میں سب لوگ بھائی ہیں سب کے حقوق مساوی ہیں۔ ہم کئی ہزار لوگ ایک جگہ پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ اس لئے اگر ہندوستان کے لوگ سوراج چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنے کیریکٹر میں زبردست تبدیلی کرنی چاہئے۔ میرا تو خیال ہے۔ کہ سنسار پر کوئی قوم یا شخص حکومت نہیں کرتا۔ بلکہ خیالات اور آدرش حکومت کرتے ہیں۔ اگر آپ سوراج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنا کیریکٹر سنبھالیں اور سوراج کے لئے اپنے آپ کو تیار کر دکھلائیں۔ جب یہ بات ہو جائے گی۔ تو پرماتما خود بخود آپ کی اچھا پوری کریں گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تمام مردوں استریوں سب کو مساوی حقوق دو۔ سب لوگوں کو مساوی مواقع دیں۔ جب ہندوستانیوں نے یہ عمل کر لیا۔ تو آپ کی خوب ترقی ہوگی۔ آپ کی شدھی کی تحریک بھی چلے گی۔ اور سب کام اچھی طرح سے ہوگا۔

شریمان سردار سنگھ جی دردو ایڈیٹر "پھلواڑی" نے رزولیوشن کے متعلق کہا۔ کہ سکھ دھرم کا دعویٰ جات پات توڑنے کے لئے ہے۔ گرو نانک جی نے اپنی بانی میں لکھا ہے۔ جات جنم نہ پوچھئے سچ گر ... بتائے۔ جات پات ضرور توڑنی چاہئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج میں ہندو پن کی جھلک

گورودت بھون کے پنڈال میں سوامی سروانند جی کا ویاکھیان

آریہ سماج میں ہندو پن کی جھلک زور سے آ گئی ہے۔ اس کا درشن میں نے کرنا ہے۔ آپ پوچھیں گے کس طرح؟ کوئی آدمی بالکل برا نہیں ہوتا۔ اس میں بھی کچھ نیکی ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی آدمی پورا نیک ہوتا ہے۔ اس کے اندر بھی کوئی برائی ہو سکتی ہے۔ لیکن برائی ادھک ہے۔ تو وہ ہندو پن ہے۔ اور اگر نیکی ادھک ہے۔ تو وہ آریہ پن ہے۔ جہاں آریہ پن ادھک ہوگا۔ تو سوسائٹی اور روپ میں نظر آئے گی۔ جہاں ہندو پن ادھک ہوگا وہاں حالت کچھ اور ہوگی۔ سوسائٹی میں شور کرنا ہندو پن ہے۔ کسی کو پتہ نہیں۔ کہ ہمارے یہاں آنے کا ادیش کیا ہے۔ جاتیوں میں جو ہندو پن آنے لگ جائے۔ اگر اسے نہ سنبھالیں۔ تو جاتیاں گر جاتی ہیں۔ اگر اسے دور کر دیا جائے۔ تو جاتیاں اُنت ہونے لگ جاتی ہیں۔

ہندو پن کے کچھ نیک اصول بھی ہیں۔ کچھ بد اصول بھی ہیں۔ جس سے انسان برا بن کر برائی کرتا ہے۔ وہ تین باتیں میں بتلاتا ہوں (۱) آلس (۲) پرماد (۳) سوارتھ۔ جن جاتیوں میں یہ تینوں اوگن آ جاتے ہیں۔ وہ کھڑی نہیں رہ سکتیں۔ گر جاتی ہیں۔

آریہ سماج میں آلس ہے۔ آلس دو پرکار کا ہے۔ ایک جسمانی۔ دوسرا دماغی۔ آلس سے آریہ سماج نے دماغ سے کام نہیں لیا۔ رشی نے جتنا دے چلا دیا۔ وہ نہ صرف اس سے آگے ہی نہیں گیا۔ بلکہ اس سے بھی پیچھے ہٹا۔ آریہ سماج نے نشکام آدرشیہ کئے ہیں۔ ایک تو دنیا کے کام کو ہاتھ میں لیا ہے۔ دوسرا کچھ تھوڑا سا سدھار کے کام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہے۔ دھارمک جیون اس نے اپنا بنایا نہیں۔ نہ دھارمک خیالوں میں اس کی رُچی ہے۔ اس کا پرینام یہ ہے۔ کہ آریہ سماج اُنتی کے پتھ سے وِچلت ہو گیا ہے۔ دھارمک جیون نہ ہونے سے ایک ودوان اتنے اُپدیش نہیں کرتا۔ جتنا دھارمک جیون سے رہت ایک ودوان مچا سکتا ہے۔ آپ کے پرچن میں ترٹی ہے اس لئے نتیجہ الٹا نکلا ہے۔ آپ رشی کے [illegible] ہیں۔ پرنتو انہوں نے جو کام کیا۔ اسے کوئی کوئی جانتا ہے۔ سب نہیں جانتے۔ رشی نے لکھا ہے کہ دنیا کے اندر جو انسان اُدیوگی ہوتے ہیں۔ دنیا کا سکھ ان کے قدموں میں آتا ہے۔ آلسی انسان دنیا میں سکھ نہیں پاتا۔ دریا پہاڑوں سے نکل کر سمندر میں جا گرتے ہیں۔ الٹی طرف کو ان کا بہنا آسان۔ لیکن بگڑی ہوئی جاتیوں کا بننا مشکل۔ بھارت ورش میں جب سے ہندو پن آیا ہے۔ اسے نہ دھن کمانے کی عقل۔ نہ کمایا ہوا خرچ کرنے کی سمجھ۔ نہ سنتان پیدا کرنے کی عقل، نہ پیدا کر کے اسے لائق بنانے کی عقل، عقل ہے۔ تو وہ بیٹھ گئے اور بجٹ لگن لیا اور کہہ دیا۔ کہ اُنتی ہو گئی۔ بھائی اس سے اُنتی نہیں ہوتی۔ دماغی آلس نے آریہ سماج کو بڑا دھکا دیا ہوا ہے۔ یہ کرے گا۔ سویرے اٹھ کر سوامی جی مہاراج اٹھ کر کہہ دیتے۔ اگر تم ہلہ کرتے ہو تو جاؤ۔ ہمیں نہ آپ کی پرواہ نہ ان کی۔ جھگڑا مٹ جاتا۔ فقیر کی حالت تو یہ ہے۔ کہ دھکا دینے والے سے پہلے ہی خود ہٹ کر اسے گرا دے۔ سوامی جی سادھو ہیں۔ لیکن دوسرے آدمی ادھر ادھر کی باتوں سے ان کو بھی پھسلا لیتے ہیں۔ سوامی جی کو کہنا چاہئے تھا۔ کہ اگر تم راضی نہیں۔ تو مجھے دنیا سے کوئی مطلب نہیں۔ بلاؤ گے۔ تو آ جاؤں گا۔ ورنہ ملک خدا تنگ نیست۔ پائے گدا لنگ نیست۔ انہیں کے ساتھ بن کر بیٹھنا کیا مطلب؟ دماغی کمزوری نے تم کو خراب کیا۔ تمام سماجوں میں ہل چل ہونے کا مطلب ہے۔ اس پاپ کا بھاگی کون ہے؟ صحیح بات یہ ہے۔ کہ دھارمک جیون نہیں۔ دھارمک جیون بناؤ۔ آرام پاؤ گے۔ جس راستہ پر جا رہے ہو۔ اگر اسے نہ چھوڑا۔ تو تھوڑے سمے کے بعد ہندوستان کا پتہ نہ رہے گا۔ جلسوں سے ہی نام ہے۔ اگر جلسے دس برس نہ ہوں۔ تو کوئی جانیگا نہیں۔ کہ سماج تھا بھی کوئی۔ جلسوں پر ہم نے سوچنا تھا۔ کہ گزشتہ سال کی نسبت ہم کتنا بڑھ گئے۔ ہمارے آچار میں کیا پریورتن آیا؟ ہماری کتنی سنتان ودوان ہوئیں؟ لیکن ہم گرنے لگے۔ یہ ہے دماغی آلس کا نتیجہ۔

نہیں قوم سکتی وہ ہرگز سنبھل
سنبھلنے کی نہ جس کو ہووے عقل

اُنتی شیل قوموں کو جن اصولوں کا سہارا لینا چاہئے۔ ان کا سہارا لینے سے یہ تکلیف دور ہو سکتی ہے۔ آپ کے دن تین سو سجا سد ہو گئے۔ سندھیا کتنے کرتے ہیں؟ پنجاب میں تو کسی کا شُدھ اُچارن بھی نہیں۔ سندھیا کا تم ہر روز وچار کرو۔ تو آپ کے انتہکرن پر اس کا پربھاو ضرور پڑے گا۔ لیکن اگر وچار ہی نہیں کیا۔ تو پربھاو کیسے پڑ سکتا ہے۔ بیس تیس انسان سندھیا والے نکلیں تو نکلیں۔ باقی سب کورے ہیں۔ یہ دھرم کے ساتھ مخول ہے۔ منو کہتے ہیں۔ جو دھرم کی رکشا کرتا ہے۔ وہ سُرکشت رہتا ہے جو دھرم کے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ وہ دنیا میں دُکھ کھاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ وہ برہمچاری کا سوامی جی کا معاملہ چلا۔ وہ کہتے تھے دان کا نام تھا۔ تم ایک بات کہہ بیٹھے۔ کہ سوامی جی کا ہمارے دلوں میں مان ہے۔ وہ مہاراج پوجیہ ہیں۔ مگر سوامی جی کے اس کام سے ہم سہمت نہیں۔ لیکن زبان نہ ہلی۔ نتیجہ ہوا کہ آریہ سماج [illegible] سوامی جی کا اُپدیش ہو گا۔ [illegible] رکشا کرنی تھی۔ [illegible] تم بہت دور نکل گئے۔ اب تم دھرم کی طرف نہیں بڑھ سکتے۔ جس ودیا [illegible] کو تم نے ہاتھ میں لیا۔ ودیا اور [illegible] تمہاری [illegible] کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ سوسائٹی [illegible] تمہارے [illegible] نکل گئے۔ اب تمہارے پاؤں میں [illegible] تم پیچھے رہ گئے۔ تم نے کالجوں کا کام ہاتھ میں لیا۔ تم نے کالج بنائے۔ تم نے کنیا پاٹھ شالائیں کھولیں [illegible] تمہارے جلسوں میں بڑی حاضری ہوتی تھی۔ دوسروں پر اس سے [illegible] ہونے لگی۔ تم دھرم [illegible] لوگ تمہارے پیچھے آتے [illegible] بے شک پیدا ہو جاتا۔ ہندو [illegible] دھرم سے اسی اپکار کا نام ہے۔ آریہ [illegible] سے [illegible] ہے۔

اسی [illegible] مرتبہ شدّھی منایا جاتا ہے [illegible] منائی جاتی ہے۔ تو وہی منتر [illegible] کا معاملہ بن گیا۔ یاد کرنا تو گنوں کا ہوتا ہے۔ ذکر سال کے بعد [illegible] دس برس منا دی۔ ہوا کیا؟ آریہ ہم بنے نہ۔ ہندو ہم رہے نہ۔ بیچ رہ گئے۔ چار آنہ فی [illegible] سے پانچ ہزار ایکتر ہو سکتا ہے۔ اس سے کاشی میں وید ودیالیہ قائم کیا جائے جس میں دس بیس ودیارتھیوں کو وید پڑھایا جائے تو وید کا پرچار ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں پرورتی خزانہ میں ڈالنے کی ہے۔ وہ دھن بھی خزانہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اگر اسی دھن کو ویدوں کی پرستھا میں لگا دیتے۔ تو بیڑا پار ہو جاتا لیکن یہاں وید پرچار کس کا نام رکھا ہے۔ بہتر آتا ہے کہ یہاں وید پرچار کی ضرورت ہے۔ کہہ دیتے ہیں کہ بجائے [illegible] کو نہ وید پرچار آتا ہے ویدوں کا پرچار اس طرح نہ ہوگا۔ تب ہوگا جب اُن ودیاؤں کو ویدوں سے نکال کر آپ کریاتمک روپ میں لوگوں کے سامنے رکھیں گے۔ جن کا ورنن سوامی جی کر گئے۔ جو وید پرچار تم نے چھوڑ دیا۔ یہ وید پرچار نہیں۔

ذات پات توڑک منڈل سے بھی کچھ بننا بنانا نہیں۔ وہاں بھی مطلب کی بات ہے۔

شہر گھر میں تماشہ۔ دھن کی آشا

آپ پوچھیں گے۔ تم کیسے ہو؟ بھائی جیسے تم ہو میں بھی ویسا ہوں۔ میں ان دوستوں سے بری ہو کر نہیں کہہ رہا۔ دیکھو قادیانی محنت کرتے ہیں پریشرم سے کام لیتے ہیں۔ جیسول ٹریکٹ وید کے خلاف لکھ دیا ہے۔ آدی آتن کا آمتہ دینے کا ہے کہتے ہیں۔ آریہ سماج نے کنیا پاٹھ شالائیں کھولیں۔ کنیائیں ودوشی بن گئیں۔ کیا اس سے پہلے نہ تھا۔ رانا بائی کہاں پڑھی تھی۔ دیکھو اس کی وہ [illegible] ذرا پڑھی بھی تھی۔ البتہ تھوڑی تھی۔ تم [illegible] پات میں لگ گئے۔ کبھی تم کہتے ہو کہ سکول والے محنت کے پیچھے نہیں جاتے ہیں۔ لیکن جب سوچا آیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تم پیچھے رہ گئے [illegible] پرکاش میں صحت مند؟ [illegible] کے کھنڈن منڈن سمجھے ہوا ہے کہ پڑھ کر تو دیکھو۔

رام نام کے جاپ کے متعلق اس بات کے آنتریں [illegible] کہ لوگ رام نام کا جاپ کرتے ہیں۔ یہ بہت اچھا ہے۔ سوامی جی نے لکھا ہے کہ رام نام کے جاپ سے کلیان کیا ہو سکتا ہے۔ [illegible] آچرن سے ہوتا ہے۔ وید اُپدیش ہی رام نام کا [illegible] کہیں بھی نہیں [illegible] گزشتہ کل کے لوگ اس کو کہتی ہو [illegible] سوامی جی کہہ گئے ہیں [illegible] سوامی جی چپ ہیں۔ یہ دیکھو بھی اس وشے میں پکھ [illegible] شاستر ارتھ ہونا چاہئے۔ یہ دماغی آلس کی باتیں ہیں۔

دوسرا ہندو پن ہے پرماد۔ اپنا کرتویہ کے پالن میں سستی کرنا پرماد ہے۔ دنیا کا قاعدہ ہے

نہیں جو جانتا ترنا اسے پانی ڈوباتا ہے
جو انسان جانتا ترنا اسے پانی اٹھاتا ہے

آپ تیرنا جانتے ہو۔ حالانکہ رشی نے تیرنا سکھایا تھا۔ آپ کرتویہ سے پچھڑے ہوئے ہیں۔ کرتویہ کو آپ نے ٹھکرایا ہوا ہے۔ دنیا تمہاری داد نہیں دے رہی۔ اُپنشد میں [illegible] بار کہا ہے۔ کہ پرماد نہ کرو۔ اس سے جاتیاں گر جاتی ہیں۔ اس لئے پرماد کو چھوڑ دو۔

تیسرا اوگن ہے سوارتھ۔ یہ بھی ہندو پن ہے۔ ہندو کیوں بگڑے؟ وید کہتا ہے۔ کہ پرمادی انسان دیکھتے ہوئے نہ دیکھنے والوں۔ اور سنتے ہوئے نہ سننے والوں کے برابر ہوتے ہیں۔ وہی حالت ہماری ہے۔ ہزاروں اُپدیش سنے۔ جیون میں کوئی فرق نہیں۔ کرتے ہیں کہ ہم وید کا پرچار کرتے ہیں۔ تو میں نے صرف چار برس

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم نمبر ۴)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سبھیتا کی جننی
کماری چندراوتی شاستری کی وکتریتا

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر گورودت بھون کے پنڈال میں [illegible] کماری چندراوتی شاستری ادھیاپکا کنیا گروکل کی زبردست تقریر ہوئی۔ آپ نے کہا

انگلینڈ میں جب گراموفون کا زمانہ شروع ہوا۔ تو ایک مسلمان نے کہا کہ جب اس کی تصویر کھینچی جائے گی تو اس کا منہ پچھلی طرف ہوگا۔ یہی حال بھارت کا ہے۔ ہندوستان پیچھے کی طرف دیکھ کر آگے چل رہا ہے۔ اور ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ یہاں نئی تہذیب اور نئی تعلیم نے قدم جمائے ہیں۔ تحریک آزادی اور سودیشی کے باوجود ہمارا بدیشی ڈھنگ نہیں جا رہا ہم انگریزی تہذیب کو نہیں چھوڑ رہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں انگریزی پڑھے لوگ تو ملیں گے لیکن ہندی کسی کو نہیں آتی۔ ہمارا رہن سہن اور لباس انگریزی ہے۔ انگریزی کی وجہ سے مغربیت نے قدم جما لیا ہے۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو آزاد ہندوستان میں بھی ناقدری [illegible] ہوگی۔ اگر آزادی سے ہی روٹی کا سوال حل ہوتا۔ تو جرمنی امریکہ انگلستان میں بھوک نہ ہوتی۔

دونوں رو رہی جا رہے ہیں۔ تو ڈکی گورنمنٹ کے آسرہ پر ہیں۔ اور کانگریس اس کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ لیکن یاد رکھئے جب تک ہمارے اندر سادگی نہیں آتی۔ تب تک روٹی کا سوال حل نہ ہوگا۔ انسان کو تیاگ سکھانے کی ضرورت ہے لیکن موجودہ تعلیم لڑکوں کے آچار وچار کے متعلق کچھ دھیان نہیں دیتی۔ پھر بہت مہنگی ہے۔

تہذیب کی جال

دنیا میں تہذیب کی ماں تعلیم ہے۔ جب کالجوں میں عیش و عشرت سے پلے ہوئے لڑکے باہر آتے ہیں تو ذمہ داریاں بڑھ جانے کے باوجود آرام طلبی نہیں چھوڑ سکتے [illegible] نہیں کہا جاتا ہے۔ کہ دنیاوی باتوں میں دھرم کو دخل نہ ہو۔ دھرم ہمارے کام میں دخل ڈالتا ہے۔ بے ایمانی کرنے سے روکتا ہے۔ انگریزی تہذیب نے ہمارے گھروں پر بھی قبضہ کیا۔ جب ہندوستانی دیویاں بھی انگریزی پڑھنے لگیں۔ اور انہوں نے پراچین سبھیتا کو چھوڑ دیا۔ پرانی ماتاؤں کا اثر تھا۔ وہ انگریزی تہذیب کے شیدائی لڑکوں کو بھی بھگوانوں کے سامنے جھکا دیتی تھیں۔ وہ ماں کے ڈر سے شرادھ کرتے تھے۔ لیکن اب نوجوانوں کو کسی بات کی پرواہ نہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح انگریزی لباس پہنیں۔ لیکن استری جاتی بالکل تباہ و برباد ہو جائے گی۔ اگر انہوں نے [illegible] میں مردوں کی نقل کی۔

گاندھی اور دیانند کی ماتا

عورتوں کا کام سنتان پیدا کرنا ہے۔ گاندھی اور دیانند کی مائیں گریجوایٹ نہیں تھیں۔ گاندھی جی کہتے ہیں۔ کہ میری ماں مجھے مندروں میں بھیجتی تھی دیانند کو باپ نے شوجی کے مندر میں بھیجا۔ اگر [illegible] یہ کہیں۔ کہ تعلیم حاصل کرنے کے باوجود اگر ہم تمام عورتوں کا سا کام کریں۔ تو تعلیم کا فائدہ۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ تعلیم آتمک شکتی بڑھانے کے لئے ہے۔ عورتوں کی تعلیم سے یہ مراد تھی کہ ہونہار اور قابل بچے پیدا کریں۔ لیکن آج عورتوں نے خانہ داری کے کام کو چھوڑ رکھا ہے۔ وہ دوسرا کوئی بھی کام نہیں کرتیں۔ جس سے اُن کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اور وہ زیادہ تعداد میں مرتی ہیں۔ ہمارے سکولوں میں استریوں کی دھارمک شکشا کا انتظام نہیں ہے۔ اس لئے ہم یہ آشا نہیں رکھ سکتے۔ کہ انگریزی پڑھی لکھی مائیں شورویر اور مہاپُرش پیدا کر سکتی ہیں یہ تب ہی ہوگا۔ جب ہم اُن کے دلوں میں یہ سنسکار ڈالیں گے۔

کہ لائق سنتان پیدا کرو۔ اور اس کے لئے انہیں مناسب تعلیم دو۔ تاکہ ہماری گھریلو زندگی بھی اچھی طرح سے گزرے۔ عورتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ روٹی بنانا اور گھر کا کام کرنا بھی ضروری کام ہیں۔

عورتوں کا کانگریس میں حصہ

عورتوں نے کانگریس میں حصہ لیا۔ لیکن کیا مردوں کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں۔ کہ وہ خود تو گھروں میں کام کریں۔ اور اُن کی عورتوں کی بے عزتی ہو۔ عورتیں تو ہتھیار بنانے والی ہیں۔ مردوں کا کام ہتھیار چلانا ہے۔ روپیہ کمانا مردوں کا کام ہے۔ عورتوں کا کام کہ وہ روپیہ کمانے والے مرد پیدا کریں۔ اس لئے ہم یہ گناہ کر رہے ہیں۔ کہ عورتوں کو مردوں جیسا کام دے رہے ہیں۔ یہ سب موجودہ تہذیب کا نتیجہ ہے۔

لیکن یہ نہیں سیکھا۔ کہ سادگی ہونی چاہئے۔ لڑکی کو شروع سے ہی فیشن پرست بنایا جاتا ہے۔ اور اگر بدقسمتی سے وہ ودھوا ہو جائیں تو پھر اُن سے رہا نہ جائے گا۔ اس لئے اس حالت میں ودھوا بواہ کرنا ہی بہتر ہے۔

پرانے زمانہ میں ایک راجہ کا لڑکا کرشن اور غریب برہمن سُداما ۲۵ برس تک جنگلوں میں رہ کر تعلیم حاصل کرتے رہے۔ وہاں تعلیم کے لئے تپ کرنا پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ رام راج بھی کر سکتا تھا اور جنگل میں بھی جا سکتا تھا۔ یہی تپ کا پھل ہے۔ اور یہی دنیا کے کلیان کا مارگ ہے۔ شاہانہ ٹھاٹھ اب نہیں چل سکیگا۔

زبردست جہاد کی ضرورت

ہندوستان اَن پڑھ قبیلوں اور کسانوں کا ملک ہے۔ جہاں سب تعلیم یافتہ نہیں ہو سکتے۔ انہیں روٹی نہیں مل سکتی۔ جب کوئی بات حد سے بڑھ جاتی ہے۔ تو اس کے لئے زبردست جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ بودھ دھرم کے ناش کے لئے بھگوان شنکر نے ویدک دھرم کا علم بلند کیا۔ اسی طرح اب بھی مغربی تہذیب کا ناش کرنے کے لئے ہمیں زبردست قدم اٹھانا ہوگا۔ جب ہم نے یہ کر لیا۔ تو ہمارے لڑکے رام اور کرشن اور ہماری لڑکیاں ساوتری اور سیتا کا روپ دھارن کریں گی۔ خالی باتیں کرنے سے کام نہ چلیگا۔ اگر ہم نے کچھ کیا۔ تو زندہ رہیں گے۔ ورنہ تباہی نزدیک ہے۔

تعلیم یافتہ بیکاروں کا علاج

تعلیم روٹی کا علاج ہے لیکن ہندوستان میں زیادہ تعلیم یافتہ رنگ ہی بیکار پھر رہے ہیں۔ اس لئے اس کا علاج یہ ہے کہ ہم مغربی تہذیب کو ترک کر دیں۔ کیونکہ یہ بہت مہنگی ہے۔ ہمیں بدیشی حکومت نے اس قدر نقصان نہیں پہنچایا۔ جتنا مغربی تہذیب نے ہمیں خراب کیا ہے۔ پرانے زمانہ میں آزاد ہندوستان میں لوگ گھی کھاتے تھے۔ دودھ بھی پیتے تھے۔ ملک خوشحال تھا۔ اس وقت بھی لوگ تپ کرتے تھے۔ بال برہمچاری [illegible] جنگلوں میں چلے جاتے تھے۔ [illegible] دنیا کا سکھ ہے لیکن آج یہاں ایک روٹی کے لئے ہم آدمی بکتے ہیں۔ آج کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔

بالشوازم کا اصول

بالشوازم بھی تو یہی کہتا ہے۔ کہ انصاف کیا جائے ہر ایک کو مساوی حق ملنا چاہئے۔ لیکن دھرم کے بغیر کچھ نہیں۔ ہم حکومت سے سوراجیہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور انصاف کے متقاضی ہیں۔ کیا یہ دھرم نہیں ہے۔ ہم دھرم کے بغیر ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ دھرم ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ ایک روٹی ہے اور چار طلبگار ہیں۔ تو سب کو مساوی حق ملنا چاہئے یہی دھرم ہے۔ آج روٹی کے لئے جدوجہد ہو رہی ہے۔ اس لئے مہاراشٹر میں کانگریس اور [illegible]

کیا آپ نے ابھی تک پرکاش میں

اشتہارہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اگر نہیں تو اب اشتہارہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(مینیجر)

بقیہ صفحہ ۱۱

وید پڑھے اور نہ تھی ۳۰ برس کی عمر کے بعد وہ میرے ساتھ ہی بات چیت کر لیں پتہ لگیگا کہ کتنا وید پرچار ہے۔ وید کا پرچار ویدک پرچارکوں کے سمجھنے میں ہے۔ اس کے بغیر وید پرچار نہیں۔ تم وید کا کام بھجن منڈلیوں کے ہاتھوں سپرد کرتے ہو۔ یہ شرم کی بات ہے۔ سوارتھ نے ہمیں خراب کر دیا ہے۔ سوارتھ ہے مطلب پرستی۔ دوسرے ملک پبلک کا حق رکھتے ہیں۔ یہاں پیسے کا سوارتھ ہے۔ جس پر کام کے سوارتھیں دیش پڑا ہے اس میں گراوٹ ہے آریہ سماج جب تک اس ہندو پن کو نہیں چھوڑ دیتا۔ تب تک پراُنتی نہیں کر سکتا۔ آپ پرمارتھ اور سوارتھ کو چھوڑ کر ہی یہ وید پرچار کر سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ (۱۰)

مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کانگریس اسے اپنے پروگرام میں شامل کرے۔

ڈاکٹر بھگت رام ویدک مشنری

نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھارت ورش کا معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کے متعلق آج تمام دنیا میں غور کیا جا رہا ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ بھارت ورش کو ایک زبردست قوم کے طور پر دنیا کے سامنے لایا جائے یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب بھارت ورش میں اونچ نیچ یا چھوت چھات کی بیماری نہ رہے میں آپ سے اپیل کرونگا۔ کہ اگر آپ سنسار میں اُنتی کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ایکتا کا بھاؤ پیدا کریں۔ اس رزولیوشن کے متعلق رائیں لی گئیں۔ اور [illegible] سمتی سے پاس ہوا۔

سوامی جی کی تقریر

سوامی ستیانند جی مہاراج نے آخری تقریر میں کہا۔ کہ اگر موجودہ جات پات کا نظام ٹوٹ جائے تو ورن بیوستھا کو کوئی ڈر نہ ہوگا۔ اس کی حالت اچھی ہو جائے گی۔ ورن بیوستھا تو ہر ملک میں برہمنوں، کھشتریوں، ویشیوں اور شودروں کے روپ میں موجود رہے گی۔ مگر موجودہ غلط رکھنے کے قابل نہیں۔ اس کو قائم نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر آج لاکھوں کی تعداد میں لوگ چھوت چھات کو دور کر دیں۔ اور جات پات توڑ کر دواہ کریں۔ تو اس سے آریہ سماج کی شان دُگنی ہوگی۔ اس سے سوامی دیانند کی جے جے کار ہوگی۔ اس لئے کسی شخص کو ذات پات توڑک منڈل کی اس کارروائی سے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ پنڈت بھوانند جی نے سوامی جی کا شکریہ ادا کیا۔ اور کانفرنس کی کارروائی ختم ہوئی۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گورودت بھون کے انسو پنڈال آریہ استری سمیلن

۲۰ دسمبر ایک بجے دوپہر گورودت بھون کے وسیع پنڈال میں آریہ استری کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت شریمتی ہیملو تی جی ایم۔ اے۔ منعقد ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں استریاں کانفرنس میں شامل تھیں ؛

صدر صاحبہ کی تقریر

صدر صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پرانے زمانہ میں ہمارے درمیان سیتا اور گارگی جیسی استریاں پیدا ہوئی تھیں۔ اور اب بھی ہیں۔ مگر اب یکنا ہے۔ ہمارے درمیان کرسچین کئی رسوم ہیں۔ اور کوئی اچھی رسوم ہیں۔ ہمیں ایک دم مغربی رسوم کو گم نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پرانے رسوم و رواج کو یک قلم موقوف نہ کر دیں۔ بلکہ ہمیں یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ کونسی رسوم ہمارے لئے فائدہ مند ہیں ؛

پہلا رزولیوشن

پہلا رزولیوشن شریمتی گیان دیوی (مسز جنگ بہادر سنگھ) نے پیش کیا۔ پنجاب آریہ مہیلا دَل کا یہ عظیم اجلاس تمام جملہ آریہ سماجوں سے بزور اپیل کرتا ہے کہ وہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا برابر کا موقع دیں۔ اور الگ استری سماجوں کو توڑ کر ان کی ممبر آریہ سماج کی ممبر بنائی جائیں۔ تاکہ آریہ مہیلائیں اور پرشوں میں سہیوگ ہو۔ اور ویدک دھرم کے بھاؤں کا پوری طرح سے پرچار ہو۔ شریمتی گیان دیوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ ہم میونسپلٹیوں۔ کونسلوں اور دیگر قومی اور مجلسی کاموں میں مردوں کے پہلو بہ پہلو کام کریں۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ عورتوں کو بھی ایک پلیٹ فارم پر مردوں کے ساتھ کام کرنے دیا جائے۔ اگر آریہ سماج کے اندر ہمیں یہ اجازت ہو جائے تو پھر ہمیں ایک قسم کی ٹریننگ حاصل ہوگی۔ اور ہم قومی سیاسی اور مجلسی جنگ میں کھلم کھلا حصہ لے سکیں گی ؛

شریمتی سیتا دیوی (مسز چھبیلداس) نے تحریک کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہماری ہندو سماج ایسی ہے کہ اگر کوئی لڑکی سماج کی سیوا کرنا چاہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی۔ بلکہ اس پر طرح طرح کے حملے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے چال چلن پر بھی حملہ کیا جاتا ہے۔ اگر استری اور پرش مل کر کام کریں۔ تو زیادہ اچھا کام ہو سکتا ہے۔ آپ نے کانگرسی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پچھلے سال کانگرسی تحریک میں استری اور پرشوں نے مل کر حصہ لیا۔ استریاں بھی کانگرس کی ڈکٹیٹر اور صدر مقرر ہوئیں۔ استریاں جیل گئیں۔ اور انہوں نے مردوں کی طرح سارا کام کیا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ آریہ سماج میں استریوں کو مردوں کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر آنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ سوامی دیانند نے کسی جگہ نہیں کہا۔ کہ استریوں کی سماج علیحدہ ہو۔ استریوں کے مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنے سے بھاری کامیابی ہوگی۔ اگر ایک عورت کانگرس کی صدر یا ڈکٹیٹر بن سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی صدر بننے کے ناقابل ہو ؛

ازاں بعد پہلے رزولیوشن میں ایک ترمیم کی گئی۔ کہ استری سماجیں توڑی نہ جائیں۔ مگر استریوں کو پرشوں کے ساتھ آریہ سماجوں کے جلسوں میں حصہ لینے کی اجازت ہو۔ یہ ترمیم اتفاق رائے سے پاس ہو گئی ؛

دوسرا ریزولیوشن

شریمتی بملا دیوی نے حسب ذیل رزولیوشن پیش کیا:۔

"یہ آریہ استری سمیلن جنم مولک جات پات کی نیو کے توڑنے کو اپنا اولین فرض تصور کرتا ہے اور آریہ ماتر سے نویدن کرتا ہے کہ وہ لڑکے لڑکیوں کے وواہ کرتے وقت جاتی بھید کا ہر طرح سے پری تیاگ کریں"

شریمتی بملا دیوی نے اپنی تحریک کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جات پات کا بندھن ہندو سماج کو تپ دق کی بیماری کی طرح نشٹ کر رہا ہے۔ آج مہاتما گاندھی لنڈن میں کانگرس کا سندیش لے کر پہنچے ہوئے ہیں۔ وہاں اچھوتوں کا پرتی ندھی مہاتما گاندھی کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ مہاتما جی نے تمام عمر اچھوتوں کی سیوا کی ہے۔ مگر آج وہ مہاتما جی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں ہندو قوم پر وشواس نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان ہزار مہاتما گاندھی اور جواہر لال پیدا کرے۔ مگر جب تک جات پات کا جنازہ نہ نکال دیا جائے۔ تب تک ہندوستان میں ترقی ناممکن ہے ؛

شریمتی پاربتی دیوی نے تحریک کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ہندو قوم جات پات کی قیود سے آزاد نہ ہو۔ تب تک وہ ترقی نہیں کر سکتی جات پات کی رسم نے ہندوؤں کو بہت سے حصوں میں منقسم کر دیا ہے۔ تحریک اتفاق رائے سے پاس ہوئی ؛

تیسرا ریزولیوشن

شریمتی چندروتی شاستری پروفیسر کنیا گورو کل ڈیرہ دون نے پیش کیا۔ کہ موجودہ قانون کے مطابق استریوں کو جائیداد میں کوئی حق نہیں یہ سمیلن تمام آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ سماجوں سے پرزور نویدن کرتا ہے کہ وہ ہندو قانون کو اس طرح سے تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔ جس سے شادی شدہ عورت کو جائیداد میں پیدائشی حق حاصل ہو سکے ؛

شریمتی چندروتی نے اپنے رزولیوشن کی تائید میں پرزور تقریر کی۔ اور ہندو بیواؤں کی حالت زار کا نقشہ کھینچا۔ اور کہا کہ ایک کروڑ پتی کی استری اپنے پتی کی موت کے بعد ایک کوڑی کی مالک نہیں رہتی۔ آپ نے کہا۔ اگر اس وقت عورتوں میں کوئی خرابی ہے۔ تو اس کی تمام ذمہ داری مردوں پر ہے۔ یہ تحریک اتفاق رائے سے پاس ہوئی ؛

چوتھا رزولیوشن

شریمتی ڈاکٹر دمینتی دیوی نے حسب ذیل رزولیوشن پیش کیا۔ یہ سمیلن سب بہنوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہندوستان میں جو لاکھوں سادھو اور فقیر ہندوستان کے لئے کلنک سروپ ہیں۔ اور جنہیں دان لینے کا کسی طرح بھی حق نہیں ہے۔ انہیں دان دینا بالکل بند کر دیا جائے۔ اور تمام آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ بھیک مانگنے کی لعنت کو میونسپلٹیوں اور لیجسلیٹو کونسلوں کے ذریعہ بند کرانے کے لئے خاص کوشش کریں ؛

شریمتی ڈاکٹر دمینتی دیوی نے اس پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یورپ میں بھیک منگوں کی لعنت دور ہو گئی ہے۔ وہاں بازاروں میں کوئی بھیک منگا دکھائی نہیں دیتا۔ مگر یہاں انارکلی بازار میں ہی دیکھئے۔ بھیک منگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اگر آپ غریبوں کی سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس بھیک منگوں کی لعنت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکئے اگر آپ کو ان کی امداد کرنی ہے۔ تو اور طریق سے کر سکتے ہیں ؛

شریمتی شانتی دیوی نے تحریک کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ سادھو اور بھکاری گھن کے کیڑے کی طرح ہندو سماج کو آہستہ آہستہ ہڑپ کر رہے ہیں۔ آپ نے تجویز کیا۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے محتاج خانہ قائم کیجئے۔ اور انہیں کام پر لگائیے۔ اس بھیک دینے کے طریق کو بالکل بند کر دیں۔ رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا ؛

پانچواں ریزولیوشن

شریمتی سمنگلی دیوی نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ "یہ سمیلن سنسکاروں کے وقت پر سادگی پر خاص زور دیتا ہے۔ اور بیفائدہ آڈمبروں کو ہٹا کر آریہ استریوں سے سنسکاروں کے پرچار کا خاص انورودھ کرتا ہے" ۔۔۔

۔۔۔ شریمتی وید کماری سناتکا نے تحریک کی تائید کی اور ریزولیوشن پاس ہوا۔ بعد ازاں کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ؛

بقیہ مضمون صفحہ (۸)

واقع تھیں۔ وطن دولت بہت تھا۔ پھر لکھا ہے۔ کہ سپین والوں نے امریکہ دریافت کیا۔ تو کئی کروڑوں کے جواہرات لے گئے۔ ان کے پاس اس قسم کے پتھر تھے۔ کہ جن سے سورج کی کرنوں کو جمع کر کے اتنی گرمی پیدا کرتے تھے۔ جس سے دشمن کے جہازوں کو جلا سکتے تھے۔ پھر ایسا پتھر تھا جو کرین کی طرح دشمن کے جہازوں کو پانی کی سطح سے اوپر اٹھا کر سمندر میں گرا کر غرق کر سکتا تھا۔ ان کے پاس دوربینیں اور خوردبینیں تھیں۔ جس سے وہ دور کی چیزوں کو دیکھ سکتے تھے ان کی زبان یونانی تھی۔ جو سنسکرت سے سب سے زیادہ ملتی ہے۔ اُپ نشد کے اندر جو اُپدیش آتا ہے۔ کہ منش کا شریر رتھ ہے۔ اور اندریاں گھوڑے ہیں۔ من سارتھی ہے اور آتما رتھ کے اندر بیٹھا ہے۔ اگر یہ رتھ سیدھے مارگ پر جائے۔ تو تم اُنتی کرتے ہو۔ اگر کمارگ پر چلے۔ تو پھر تم بھی برگرتے ہو۔ افلاطون نے اس کا لفظ بلفظ ترجمہ کیا ہے ؛

میکس مولر لکھتے ہیں۔ کہ اُپ نشد کا اور افلاطون کی زبان اتنی ہی ملتی جلتی ہے۔ کہ سوچنا پڑتا ہے۔ کہ اس سمے ہندوستان سے کوئی آدمی یونان آیا۔ جس نے وہاں کی تہذیب یہاں پھیلائی ؛

جزیرہ کریٹ کے متعلق بھی لکھا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ بھی یگیہ کرتے تھے۔ اور یگیہ میں پشوؤں کو نہیں مارتے تھے۔ ان کی عمارتوں میں اگنی کنڈ ہوا کرتے تھے ؛

میکنوکل کا ایک لیکھ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے ہیبرٹ جرنل میں چھپا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کا دھرم بہت اونچا ہے۔ اس میں دو تبدیلیاں آ جانی چاہئیں۔ کہ آتما پرماتما نہیں۔ اور یہ کہ بھگت ماں نہیں۔ اگر ہندوستان یہ دو باتیں سیکھ لے تو دنیا کی کوئی فلاسفی ہندوستان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیسے بھولے پن کی بات ہے۔ میکنوکل آریہ سماج کو اپدیش کرتا ہے۔ کہ تم ویدانت (ادویت واد) چھوڑ دو۔ روم من لنڈن لکھتا ہے۔ ہندوستان کی خشک ہڈیوں میں دیانند کے خون نے ایک جاگرتی پیدا کر دی ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ اسے یورپ کی قومو آؤ بھارت ماتا کے

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۴ کالم ۴ کے نیچے

آریہ سماج کا بھوشیہ

گورودت بھون کے پنڈال میں ڈاکٹر بھگت رام وید ہستری کا بھاشن

کیا آریہ سماج اس ٹمٹماتے چراغ کی طرح ہے جو جلدی بجھنے والا ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں آپ کو بتاؤں گا کہ وقت آنے والا ہے۔ جب آریہ سماج اس پرکاش سے چمکے گا۔ جسے کوئی اندھیکار نہیں مٹا سکے گا۔ آریہ سماج کو کچلنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ آریہ سماج کا جیون ہی گڑبڑ سے شروع ہوا۔ اس کا جیون ہی اس بات پر ہے۔ کہ اس اندھیکار کو دور کرنے کے لئے جو پھیلا ہوا ہے۔ سنسار میں گڑبڑ پیدا کر دے۔ اگر آپ آریہ سماج میں گڑبڑ دیکھتے ہیں۔ تو یہ اس کی اُنتی کا نشان ہے۔ اگر اس رفتار سے ترقی کے رستے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے۔ تو کوئی بات نہیں۔ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی ہستی آریہ سماج کو کچل نہیں سکتی۔ وہ جھنڈا جسے سوامی شردھانند نے اپنے خون سے قائم رکھا تھا۔ وہ جب تک ایک بھی آریہ دیوی یا پرش موجود ہے۔ گر نہیں سکتا۔ اس وقت آریہ سماج کے سامنے ستیہ اور استیہ کی جنگ ہے۔ جس میں آریہ سماج کی جس کی بنیاد ستیہ پر ہے۔ فتح ہو گی۔ اگر آریہ سماجی آپس میں لڑتے ہیں۔ تو اس لئے کہ شدھتائی ہو۔ کوئی خامی نہ رہے۔ آریہ سماج کے پاس اس وقت ایسے لیکھک موجود ہیں۔ جن کے لیکھوں کو اس وقت دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ آج اگر کمی ہے۔ تو یہ ہے کہ عملی جیون نہیں۔ اس جیون کو پیدا کرنے کے لئے آندولن ہوتا رہے گا۔ آریہ جاتی ویدک گیان کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں پھیلے گی۔ آج دنیا اس گیان کی پیاسی ہے۔ اور اس کی آنکھیں اس امرت اس کو گرہن کرنے کے لئے آریہ سماج پر لگی ہوئی ہیں۔ اس دیش کے اندر ٹیکسلا اور کاشی کی یونیورسٹیوں میں دنیا کے بڑے بڑے ودوان آکر ودیا گرہن کرتے تھے۔ مگر آج حالت بدل گئی ہے کوئی وقت تھا۔ یہ جاتی سرتاج تھی مگر آج حالات بدل گئے ہیں۔

بھائیو! میرے سامنے کبھی نراشا نہیں ہوئی میں ہرگز نہیں سمجھتا کہ آریہ سماج کا بھوشیہ کالا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم ذرا اپنے گھر کو ٹٹولیں کہ کونسی خامیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم اس وید رُوپی امرت کو رکھتے ہوئے دوسروں کے غلام ہیں۔ اس کا ایک کارن سامنے ہے۔ یعنی اُونچ نیچ کا بھاؤ۔ اس بھاؤ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہم کئی حصوں میں بٹ گئے۔ جات پات اور اونچ نیچ کے سوال کو بالائے طاق رکھ کر آپس میں سنگٹھن کی ضرورت ہے پرنس آف ویلز چھوٹے چھوٹے آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر کام سیکھتا ہے۔ کیونکہ وہاں اونچ نیچ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ جبکہ آریہ لوگ باہر سٹرکوں پر جا کر کھڑے ہوتے تھے۔ کہ کوئی اتتھی آئے۔ اور ہم اس کی سیوا کریں۔ ان کے نزدیک اونچ نیچ کا کوئی سوال نہ ہوتا تھا۔ اس اونچ نیچ کو دُور کرنے کے لئے آریہ سماجوں نے سیاست پر اثر ڈالنے کا طریقہ جاری کیا۔ یہ جلسے وغیرہ اس غرض کے لئے منعقد کئے جاتے تھے۔ کہ اکٹھے ہو کر سنسار میں شانتی کا سندیش پہنچائیں۔ اس لئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اندر پریوارک سمیلن کا طریقہ جاری ہونا چاہئے یورپ کے ایک ہال میں ہم سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا آریہ سماج کوئی پولیٹیکل باڈی ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ آریہ سماج دنیا کی ایک سرکردہ سبھی جماعتوں میں سے ہے۔ آریہ سماج صرف ہندوستان ہی کو آزاد کرانے کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام سنسار میں اندھیکار کو مٹا کر پرکاش پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اودّیا اور اندھیکار کا سب ہی ناش ہو گا۔ جب ہر ایک آریہ سماجی یہ سمجھنے لگ جائے۔ کہ میرا گھر ہی آریہ مندر ہے۔

سوامی شردھانند نے جیتے جی وہ کام نہ کیا جو گولیاں کھا کر وہ کر گئے۔ لوگ کہتے ہیں وہ مر گئے مگر میں کہتا ہوں۔ کہ وہ امر ہو گئے۔ اُنہوں نے آریہ جاتی میں وہ لہر پیدا کر دی۔ کہ آج آریہ جاتی کا بچہ بچہ ویدک دھرم کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ سوامی شردھانند اپنی موت سے آریہ سماج کا مستقبل اُجل کر گئے۔ میں دہلی میں شردھانند بھون میں ایک رات کو سویا ہوا تھا۔ کہ میری آنکھوں کے سامنے ایک درشیہ آیا۔ ایک دھیمی سی آواز آئی پر بیٹا اُٹھ! آریہ سماج رسا تل کو جا رہا ہے۔ اس میں مٹھ بن رہے ہیں۔ اُٹھ جا کر اوم کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں لہرا دے۔" چند دن ہی بعد مجھے محسوس ہوا۔ کہ یہ آواز یونہی نہ تھی۔ واستو میں دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔ جسے دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ سجنو! آریہ سماج نے سنسار میں سنہری زمانہ لانا ہے۔ جس کے لئے اس میں جو موجودہ خامیاں ہیں سو دُور کی جائیں۔ آریہ سماج میں اس وقت کرانتی کی ضرورت ہے۔ جس سے ہم ایک بڑی سے بڑی دیکتی کو بھی اُٹھا سکیں۔ کہ رشی دیانند کے اصولوں اور وید کی اصولوں کے مطابق اپنا جیون بناؤ۔ بھائیو! اسی آنت جیون سے ویدک سبھیتا سنسار میں پھیلے گی۔ آریہ سماج کا جیون ان مٹھوں کو توڑنے کے لئے بنا تھا۔ مگر ہندو پن کی یہ برائی آریہ سماج میں داخل ہو گئی۔ میں آپ کو کہوں۔ کہ باہر کے دیشوں میں آریہ سماج کے کام سے۔ اس کے آدرشوں سے کس قدر دلچسپی ہے۔ یورپ میں مجھے کیلیفورنیا کی اصلی قوم کے ایک راجہ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ویدک دھرم کے سمبندھ میں بات چیت ہوئی۔ وہ بہت پرسن ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اگر آپ میری راجدھانی میں آئیں۔ تو جونسی زمین آپ کو سماج مندر بنانے کے لئے درکار ہو۔ دے دی جائے گی۔ اس راجہ سے میں نے پوچھا۔ کہ مہاراج آپ کی عمر کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں ۱۰۸ سال کا نوجوان ہوں۔ یہ بھاؤ ہے ان لوگوں میں جنہوں نے ترقی کی۔

میں آپ سے عرض کروں گا کہ آریہ سماج کا مستقبل روشن بنانے کے لئے نوجوان اس آشا کو لے کر میدان میں نکلیں کہ ورن آشرم کی مریادا کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے ایسے پرچارک پیدا کرنے چاہئیں۔ جنہیں کسی بات کا بھے نہ ہو منتری ہو یا پردھان ہو۔ غلطی ہو تو اسے فوراً بتا دو۔ کہہ دو۔ کہ اپنے جیون کو سدھار لو اگر نہیں سدھارتے۔ تو اس پد کے لائق نہیں۔ اس لئے مختصر طور پر میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ ہم گھریلو سدھار کو اپنے سامنے رکھیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم دوسروں کو بتائیں کہ ہمارا جیون کیا ہے۔ ہم لوگوں کی خامیوں کو نہ دیکھیں۔ بلکہ اپنی خامیوں کو۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم اپنے آریہ مندروں کو سندروں کا رُوپ دیں۔ آریہ سماج کی ویدی سے وہ باتیں بیان کی جائیں۔ جو ہمارے جیون کو اچھا بنائیں۔ آریہ سماج کے مندروں کو پاٹھشالہ نہ بنائیں۔ آریہ سماج میں اس پرچار کی ضرورت ہے۔ کہ ایسا تعلیمی نظام بنایا جائے۔ جو آریہ پرش اور آریہ استریوں کے انکول ہو۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں کی توجہ وید پرچار کی طرف ہو۔ یہی وید پرچار ہر طرف وچار ہو گا۔ تو یہ سنسار کا اُپکار ہو گا۔ آپ کو معلوم ہو یورپ کے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں۔ گرجا گھروں میں کیا کام ہوتا ہے۔ پادری لوگ چھوٹے چھوٹے بکسوں میں دوائیاں کتابیں وغیرہ رکھتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں جاتے ہیں کتابیں پڑھنے کے لئے دے آتے ہیں۔ دوسرے دن وہ پرانی کتابیں لے آتے ہیں۔ اور نئی دے آتے ہیں۔ بیماروں کو دوائی دیتے ہیں۔ اسی طرح سفری لائبریریاں اور شفا خانے یہاں ہونے چاہئیں آریہ دیویاں محلہ محلہ میں جا کر استریوں کو بتائیں کہ آریہ سماج کیا ہے۔ ہمارے نگر کیرتن ایسے ہونے چاہئیں۔ کہ لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ آریہ سماج میں کیسا سنگٹھن ہے۔ لوگوں کو ہماری آدرشتا کا پتہ لگ جائے۔ دیکھو مسلمانوں کے جلوسوں میں کس قدر سنگٹھن ہے۔ آخری بات یہ ہے کہ آریہ سماج کا لٹریچر پیدا کرو۔ خاص کر انگریزی زبان میں۔ تو کوئی ایسی پستک نہیں جو پبلک کے پیش کی جا سکے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایسا لٹریچر پیدا کیا جائے۔ جو ٹھوس ہو۔

نوجوانو! آریہ سماج میں اس وقت کرانتی کی ضرورت ہے۔ اوم کا جھنڈا لے کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل جاؤ۔ اور بتا دو۔ کہ آریہ سماج کیا چیز ہے۔ بولو! سوامی دیانند کی جے!

(بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۴)

وہ دیکھ لو۔ اس میں اب بھی شکتی ہے۔ کہ دنیا کی روحانی بھوک کو مٹا دے۔ بھارت کے پاس وہ جیون ہے۔ جس کا سنمان پرماتما نے کیا تھا۔

ایک دیوی نے "ٹینٹینتھ سینچری" میں لکھا ہے۔ کہ بھارت کو انجیل کی ضرورت نہیں۔ وہ اُپنشد کے پاس جائے گا۔

ایک اور کتاب میں لکھا ہے۔ کہ وید اپورشیہ ہے۔ وید کے اندر ایسی باتیں ہیں۔ کہ دنیا اس قدر ترقی کے باوجود اُن تک نہیں پہنچ سکتی۔

اب بتائیے۔ آریہ سماج کا بھوشیہ اُجل ہے یا نہیں؟ آریہ سماج کا بھوشیہ کچھ ہو۔ پر یہ تو نشچے ہے۔ کہ دیانند کا بھوشیہ روشن ہے۔ دنیا کے اندر دیانند سمراٹ ہے۔ جس کا سب کے دلوں پر راجیہ ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱)

سمجھتا ہوں۔ اس دن سے اس نے دھرم کی گاڑی کو جو جہالت کے کیچڑ میں پھنسی ہوئی تھی باہر نکال دیا۔

یہی نہیں وید ہمیں پران دیتا ہے۔ پرجا دیتا ہے۔ سب سے آخری حالت مکتی کی ہے۔ وید کہتا ہے۔ یہ سب چیزیں تم نے لے لیں۔ اب ان سب کو مجھے دے دو۔ اور مکتی لے لو۔ منش کرم کرتا چلا جائے۔ یہی وید کی آگیا ہے آریو! ان امرت وروں کو لو۔ ویدوں کی طرف آؤ۔ جب ہم وید کی خاطر سروسیہ دینے کو تیار ہو جائیں گے۔ کئی ناگ جاتیاں ہمارے اندر مل جائیں گی۔ ہمیں چاہئے ویدک جیون بسر کریں۔ یہی میری اپیل ہے۔ اس سے زیادہ میں کیا کہوں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ی دیانند کے ویدبھاشیہ کی تھتا

لٹریچر کے خلاف آریہ سماج کی سپرٹ مری نہیں زندہ ہے۔

(شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا بھاشن)

...دعویٰ ہے۔ کہ دید انرنت ودیاؤں کا بھنڈار ... چاروں دیدوں میں پرمیشور نے ودیا کیسے بھر کے ... اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ آپ کے سامنے ... اس کے لئے آپ کو وید کے دیوتاؤں کا موڑ ... ہوگا۔

... کہتے ہیں کہ آریہ سماج نے وید کو مداری کا ... بنا رکھا ہے۔ سب کچھ وید سے نکالنے کا دعویٰ ... کے لئے کہتے ہیں۔ لیکن ... وہ ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ یہ ٹھیک ہے۔ پرماتما ... بڑا مداری ہے۔ تو اس کا گیان وید مداری ... کیوں نہ ہو۔

انگریزی زبان میں CELL شبد ہے۔ ... ارتھوں میں آتا ہے۔ اور مختلف دربار کی ... میں اس کے مختلف ارتھ ہیں۔ سنسکرت ... ایک شبد اشونو ہے۔ ویدوں کے اندر آتا ہے ... دونے چون رشی کو جوان کر دیا۔ اس پر اعتراض ... ہے۔ کہ ویدوں میں اتہاس ہے۔ میں پوچھتا ... اس میں چون کہاں لکھا ہے۔ کہتے ہیں۔ چون ... ہے۔ سنسکرت میں چون اور چیون دو ... چیزیں ہیں۔ چون کے معنی چھڑانے والا۔ ... کے معنی ... لیا ہے۔ وہ شبدوں کو کیسے ... گے۔ اس بات کے نہ سمجھنے سے وید کے ... بڑا ظلم ہوا ہے۔ وید کہتا ہے اشونو نے ... کو جوان کر دیا۔ اشونو کے معنی جو سب تک ... ہے۔ راج کے اندر دو ایسے محکمے ہیں۔ ... کو سب تک پہنچا سکتے ہیں۔ ان میں ایک ... ٹرانسپورٹ کا اور دوسرا خبر پہنچانے کا ... آپ کسی جہاز، ریل گاڑی، لاری، گاڑی، گھوڑا ... کے ذریعہ سے سامان لے جائیں۔ وہ اشونو میں

داخل ہے۔ جو ہماری چیزیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس سے یہ ہوتا ہے۔ کہ جو ہم سے جدا ہونے لگے وہ ٹھکانے آ جاتا ہے۔ مثلاً کسی سرحد پر دشمنوں نے حملہ کیا۔ تو وہ حصہ جو ہم سے جدا ہو رہا ہے۔ اس کو قائم کرنے کے واسطے دو طریقے ہیں ایک تو وقت پر خبر پہنچ جائے۔ اور دوسرا یہ کہ ہم فوراً سامان حرب وہاں پہنچا دیں۔ اب آپ اسی اشونو کو دنیا کے کسی حصہ پر لگا لیجئے۔ کوئی آپتی نہیں ہوگی۔ یہی اشونو ہمارے شریر میں بھی ہے۔ ایک وہ سرکولیشن ہے۔ جس کا کام سارے شریر میں خون پہنچانا ہے۔ اور دوسرا نروس سسٹم۔ جس کا کام شریر میں کسی پرکار کے کشٹ کی خبر پہنچانا ہے۔ اسی طرح کسی مشین کے اندر بھی دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو انرجی کا دورہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو یہ بتاتا ہے کہ گرمی کم ہو گئی ہے یا زیادہ۔ یہ مشین کے اندر اشونو ہے۔ اس طرح نری اشونو تمام میدان کو ... کرتا جاتا ہے۔ اس طرح اس میں وید نے یہ تمام ودیا بند کر دی ہے۔

وید کے دیوتاؤں میں سے مرد دیوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ مرنے اور مارنے والا۔ سناتن دھرمی کہتے ہیں۔ کہ مرد ہوا کا دیوتا ہے۔ ... نہیں۔ وایو لوک میں رہتا ہے۔ رشی دیانند پر دو لوگ آکشیپ کرتے ہیں۔ کہ رشی نے ارتھوں پر کھینچا تانی کی ہے۔ رگ وید کے اندر ۸ استھانوں پر مرد کو نر کہا گیا ہے۔ اور جو تھوڑی سی سنسکرت، ہندی یا اردو بھی پڑھے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ نر کے معنی آدمی ہیں۔ اب جس کو وید نر کہتا ہے۔ اسے سناتنی دیوتا کہتے ہیں۔

اور اس کے معنی دیوتا کرنے کے لئے کھینچا تانی کرتے ہیں۔ رشی دیانند لوگ اگر ارتھ کریں تو کھینچا تانی اور خود کر لیں تو ٹھیک۔ چلو تمہارے ہی معنی مان لیں۔ تو بھی دیوتا نہیں بنتا۔ کیونکہ ۴ منتروں میں اُسے فانی کہا ہے۔ سائن نے بھی دو تین جگہ فانی کہا ہے۔ لیکن ایک جگہ کہہ دیا۔ جو مرے ہوئے لوگوں کو آرام پہنچاتے۔ جب فانی کہہ دیا۔ تو باقی کیا رہ گیا۔

وہ مرد کون ہے؟ وید کہتا ہے:۔

اے برشنی ماتا کے بیٹو! جب تم مرتے ہو تب تمہارے گیت گانے والے امر ہو جاتے ہیں کیا اب بھی کوئی شک رہ گیا۔ کہ وہ انسان ہیں۔ یا انسان سے بالاتر نہیں۔ پھر کہا ہے۔ کہ مرد جتھہ بندی بناتے ہیں۔ جو راجہ کے تابع رہتے ہیں۔ پھر کہا ہے۔ ان کے لباس، ان کے ہتھیار، ان کی پگڑیاں ملتی ہیں۔ اتنی ملتی ہیں۔ کہ دور سے دیکھنے والا سمجھتا ہے۔ کہ وہ تمام بھائی ہیں۔ اس ورنن سے آپ کو خود بخود پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ مرد فوج کے سپاہی ہیں۔ ان کا کام ہے۔ مرنا اور مارنا۔ اور وہ میدان جنگ میں بہادری سے مرتے ہیں۔ تو ان کے گیت گانے والے امر ہو جاتے ہیں۔

یجر وید کے ۲۴ ادھیائے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فضول ہے۔ اس میں جانوروں کا ذکر ہے۔ اس میں پردہ مدگو اور مچھ کا ورنن ہے۔ مدگو کے معنی پانی میں ڈبکی لگانے والے کے ہوتے ہیں میں حیران ہوا۔ کہ کیا وید میں ڈبکی لگانے والے جہازوں کا بھی ذکر ہے۔ جن کو آب دوز کشتیاں کہتے ہیں۔ رگ وید کے ایک منتر سے اس کی پشٹی ہوتی ہے۔ کہ پرانے زمانہ میں اس قسم کے جہاز ہوتے تھے۔ اس کی پشٹی ایک پرانی سنسکرت کی کتاب "دس کمار چرت" سے ہوتی ہے۔ اس میں آپس کی بات چیت میں ایک آدمی کہتا ہے۔ کہ میں جہاز میں جا رہا تھا۔ کہ ایک مدگو جہاز نے جس کے اندر بہت سے آدمی تھے ہم پر حملہ کیا۔ اس کتاب پر ٹیکا

ہیں۔ اور ان تینوں میں صاف بیان ہے۔ کہ مدگو ایک قسم کے جہاز کا نام ہے۔ اسی طرح رشی دیانند نے "نسرا" کا ارتھ کیا ہے۔ "پانی میں چلنے والی ناؤ" اب ایک پرانے گرنتھ میں اسی نام میں پانی میں چلنے والی ناؤ کا پتہ ملا۔ لیکن سناتن دھرمی بھائیوں نے اس کے ارتھ کیا کئے؟ یہ کہ تمام جانوروں کی فہرست گنا کر لکھ دیا۔ کہ ان سب کو کاٹ کاٹ کر ہون میں ڈالو۔ کیا خوب صورت ارتھ ہیں۔ ایک وہ بزرگ تھے۔ جنہوں نے وید کو پڑھا اور جہاز بنایا۔ ایک وہ بزرگ ہیں۔ کہ نہ صرف وید کو قتل کیا۔ بلکہ لاکھوں جانوروں کو مار کر ہون میں ڈالا جانوروں کی طرف سے آپ مجھ پر بگڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ بدھ دیو نہیں۔ یدھ دیو ہے۔ لیکن مجھ سے رہا نہیں جاتا۔ کیوں؟ مجھے آریہ سماج کے مخالفوں کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جس سمے وہ لا کر میرے سامنے سوامی ستیانند جی کا برہمار نیک اپدیش رکھ دیتے ہیں۔ تو بتائیے میں اس کا کیا جواب دوں؟

اس میں سوامی ستیانند جی لکھتے ہیں:۔

جو چاہے میرا پتر پنڈت بنے۔ سارے ویدوں کو پڑھے۔ لمبی آیو کو پراپت ہو۔ وہ مانس اور چاول پکا کر گھی اور بھاریا دونوں کھا دیں۔ اور مانس بھی کس کا؟ بیل کا۔ بتاؤ۔ گو مانس کا پرچار ہوتا ہو۔ تو دیانند کا چیلا خاموش کیسے رہ سکتا ہے۔ میں سوامی جی کے پاس گیا۔ دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ یہ چیز میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ میں کہتا ہوں سمجھ میں نہ آئی تھی۔ تو بھاشیہ کرنے کی ضرورت کیا تھی؟

اب آپ پوچھیں گے۔ یہ ہے کیا؟ سنو! یہ شبد جس کا ارتھ سوامی جی نے بیل کا مانس کیا ہے۔ چرک اور سشرت دونوں گرنتھوں میں اُتم سنتان پیدا کرنے کے لئے ایک اوشدھی کے ارتھوں میں آیا ہے۔ اس اوشدھی کے گودے سے مراد ہے۔ سنسکرت میں گوشت اور پھل کے گودے کے لئے ایک ہی شبد ہے۔

آریہ سماج کا سنیاسی کرکنا سے الٹی بات

پیغام الحق ایک عجیب اور حیرت انگیز کتاب

اس کتاب کے قابل مصنف لالہ چیتن دت بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جیفس کالج لاہور نے علم زبان کے متعلق تفریباً دنیا کی تمام زبانوں کا مطالعہ کر کے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب منن الرحمن اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی کی کتاب اُم الالسنہ کی تردید کرتے ہوئے مصنف نے سنسکرت زبان کو تمام یورپین زبانوں کا منبع و ماخذ ثابت کرنے کے علاوہ عربی و عبرانی زبان کی بھی ماں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب میں دنیا کے تمام عالم و فضلا کو چیلنج دیا گیا ہے۔ اگر کوئی عالم شخص مصنف کے خیالات کو غلط ثابت کر سکے۔ تو وہ ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ سنہری جلد ۳۰۴ صفحوں کی کتاب قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

آپ اس گئے گزرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی ... پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ پس پھر ہم آپ کو آنے والا بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہے گا؟ یا کس ذریعہ سے ملیگی؟ روزگار کب ملیگا؟ ملازمت، ... تبادلہ اور ترقی اولاد، عورت کا سکھ دکھ، تندرستی، بیماری، دور دراز کا سفر، مقدمات، امتحان میں کامیابی، منگنی، شادی، زمین، جائیداد کا سکھ، کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں وی پی بھیج دیں گے ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔

جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے فرماتے ہیں "آپ نے جو ورش پھل بنوایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں۔"

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۷۲ - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستاتا ہے۔ یہ چیز ہے۔ جو مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ آریہ سماج میں مولھ کی پھیلانے والوں کے حوصلے بڑھ رہے ہیں۔
اس کا نمونہ سن لو۔ لاہور آریہ سماج کے ایک سبھاسد نے "سُدھا" اکتوبر سن ۱۹۳۱ء میں لکھا ہے۔ کہ جیسے بھوک کو دبانے سے ہانی ہوتی ہے۔ ویسے کام واسنا کے سوبھاؤک ویگ کو دبانے سے یوگوں کے سوسعتھ پر برا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ پرتیک دیکھتے ہیں اس سوبھاوک ویگ کو دبانا مشکل ہے۔ اس لئے جوانی ہونے کے بعد جتنی جلدی ستری پرش کا سمبندھ ہو سکے۔ ہونا اچھا ہے۔ اس کے واسطے ایڈیٹر کہتا ہے چھوٹی عمر میں وواہ ہونے لگیں۔ یا وواہ سے پہلے کام واسنا کی ترپتی کا موقعہ ملے۔
پھر لکھتا ہے۔ کہ مغربی دیشوں میں لوگ بہت بڑی عمر میں وواہ کرتے تھے۔ اب امریکہ میں چھوٹی عمر کی شادیاں اچھی سمجھی جانے لگی ہیں۔ پرنتو چھوٹی عمر کے وواہ کے ساتھ طلاق میں آسانی کرنی پڑے گی۔ گرہستھ سمبندھ کے لئے لوگوں کو سہولت دینی ہوگی۔
اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ یہ خطرہ ہے۔ جو آپ کے سامنے آ رہا ہے۔ اس سے تنگ آ کر بڈھا ویدک دھرم رہا ہے۔ میرا دھرم ہے۔ جب تک جیتا ہوں سوامی دیانند کی ویدی کو گندا نہیں ہونے دونگا۔
آج مجھے اپنے گورو سوامی شردھانند جی کی یاد آتی

ہے۔ انہوں نے ہنومان کے رام پریم کی کہانی سنا کر کہا تھا۔ دیانند کے شِشو! تمہیں کوئی اچھی سے اچھی چیز ملے۔ دیکھ لینا۔ کہ اس میں دیانند کا نام ہے یا نہیں۔ میرے ہاتھوں اپدیش رتنوں کی مالا آیا۔ میں نے اسے توڑ کر دیکھا۔ دیانند کا نام نہ ملا۔ پھینک دیا۔ آریو! یہ سپرٹ ہے۔ جو وچاروں کو ٹھیک رکھتی ہے۔ اگر کوئی رشی دیانند کے مارگ پر چلتا ہے۔ تو سر آنکھوں پر۔ نہیں چلتا تو جب تک دم میں دم ہے لڑونگا۔ شاستر ارتھ کرونگا۔ دم نہیں لینے دونگا۔
مجھے خوشی ہے۔ کہ یہ سپرٹ مری نہیں۔ یہ وہ سپرٹ ہے۔ جس کے سامنے سوامی ستیا نند جی سر جھکا رہے ہیں۔ وہ سپرٹ ہے۔ جس کے سامنے شردھانند سے سر جھکایا۔ پربھو آپ میں بھی سپرٹ پیدا کرے۔ تاکہ دنیا آپ سے بولے

جو بولے سو ابھے
ویدک دھرم کی جے

سنسکار۔ گنگا گھاٹ پر بابو سوہن لال جی کی پتری کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ سماج اناؤ کو ایک روپیہ وید پرچار ارتھ دان دیا گیا۔
(سوہن لعل منتری آریہ سماج اناؤ)

رنگون کا وشال آریہ سماج مندر

رنگون کا پرانا آریہ سماج مندر ۶ ماہ کا عرصہ گذرا گرا دیا گیا تھا۔ کیونکہ اس میں تمام ضروریات بھی پوری کرنی مشکل ہو رہی تھیں۔ خاص خاص لیکچروں کے وقت پر بہت سے شردھالو بھائی جگہ کی تنگی کی وجہ سے مایوس ہو کر واپس چلے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اس میں آریہ یاتریوں کے آرام کا انتظام کافی پرمبندھ تھا۔ جو ایک خاص ضرورت کی بات تھی۔ بعض اوقات سنگاپور سیام وغیرہ وغیرہ دور دراز کے مقامات سے آتے جانے یاتریوں کو جگہ نہ ہونے کی وجہ سے تراش کرنا پڑتا تھا۔ اور میز برما کی سے آریہ بھائیوں کو جن کو رنگون گاہے بگاہے آنا ہی پڑتا ہے۔ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے آریہ سماج رنگون پر شکایت کا بہت زیادہ موقعہ رہتا تھا۔ اس طرح آئے دن کی تکلیفات کو دور کرنے کے لئے کئی پرکار کے یتن کئے گئے۔ مگر کامیابی کی کوئی صورت نہ ہوئی۔ آخرکار یہی نتیجہ ہوا۔ کہ اس پرانے مندر کی بجائے ایک عالیشان تین منزلہ مندر از سر نو تیار کیا جاوے۔ جس میں دھرم شالہ کے لئے بھی کافی اور اچھا انتظام ہو۔ اور خاص خاص لیکچروں پر بھی جگہ کی کشادگی کی وجہ سے مایوسی نہ ہو۔ اور دیگر ضروریات پورا کرنے میں زیادہ سے زیادہ لابھ اٹھایا جا سکے
ایشور کی دیا سے ہمارے پرشارتھی اور اتساہی بھائی پنڈت رام رکھا اور ٹھاکر گوردت جی سرین نے دیگر اشٹر لگ کے بھروسے سے نیا مندر بنانا شروع کر ہی دیا۔ اور ایک لاکھ روپیہ کی اپیل بھی شائع کر دی گئی۔ حالانکہ دنیا کی بے کاری اور بیروزگاری کی وجہ سے بہت آدمی نالاں ہیں۔ تو بھی بہت سے اودار چت اور مرض شناس بھائیوں نے نہایت فراخ دلی سے دان دینا شروع کر دیا۔ جن میں منتری جی ست سی دی گلیا رانے پانچ ہزار روپے کی رسید

بڑی رقم سے کراس مندر کا بنیادی پتھر رکھ کر سب کو اتساہت کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ ۹ نومبر تک ۰۰۰، ۳۰ روپیہ نقد جمع ہو گیا۔ جس سے مندر کی نچلی منزل تیار ہو چکی ہے۔ جس میں کئی ایک کمرے ہیں۔ اور درمیان میں عالیشان وسیع ہال ہے۔ اوپر کی منزل پر کام جاری ہے جو بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔ بشرطیکہ دانی بھائی پہلے کی طرح دل کھول کر امداد کریں۔ خاص کر دینے کے والی مہاشے کے نام پر کمرے بنائے جائیں گے۔ ۹ نومبر کے شبھ دن بیرا کالی ارسنگھ مندر کا پرویش سنسکار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس موقعہ پر کئی ایک مہاشے شبھ مولوں سے اپنا بھی ہوئے آریہ سماج کے کام کی پرشنسا کی۔ آریہ دیویوں نے اس موقعہ پر اکثریت کیا تھا ایک ہزار روپیہ بھینٹ کیا۔ سنسکار کی سماپتی پر آئے ہوئے حاضرین کا مٹھائی اور پھل سے ستکار کیا گیا۔
آشا ہے۔ کہ دانی مہاشے بھائی اور ماتائیں براتمیہ دل کھول کر دان دیں گے۔ تاکہ یہ ادھورا کام مکمل ہو سکے۔ ہمارے پاس جو کچھ بھی جمع ہوا تھا۔ وہ خرچ ہو چکا ہے۔ آریہ سماج رنگون کا مندر خاص اہمیت کا مقام ہے۔ وہ آریہ سماج کے نام کی شان کا باعث ہو سکتا۔ تو ہی آریہ سماج کے لئے شوبھا کا باعث ہو سکتا ہے۔
(وسھرا داس منتری آریہ سماج رنگون)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول سنہ ۹۹ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیجیں ریل بک کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ کمیشن افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر مفت رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔
SULEMAN UMAR
& CO. KARACHI

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا؟ سنہ ۹۸
فوراً اثر دکھلانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات
بال سُدھا
بچوں کو طاقتور خوبصورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲) محصول ڈاک نو آنہ (۹)
دراکشا سو
جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا۔ قبض۔ بدہضمی کمزوری، کھانسی، نیند نہ آنا دور کرتا ہے۔ قیمت بڑی بوتل دو روپے۔ چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔
سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیے
منگانے کا پتہ:۔ سُکھ سنچارک کمپنی۔ متھرا
شملہ کے ایجنٹ:۔ بیسٹ جیپ اینڈ کمپنی۔ لوار بازار شملہ

سٹار ٹوتھ پوڈر
(رجسٹرڈ)
نُسخہ کسے سنیاسی نے دسیا اے
ہیں جو وی رُوئے زمین اُتے
دُنیا جاندی اے آفتاب وانگوں
بیشمار ولدا کوئی حساب نا ہیں
دا تکلیف کوئی نیڑے آون دیوے
دنداں نال پتی مہنان دا بھار چکو
استے کتنی پوڈراں مل ویکھے
پوڈر وچ ملساں جاندا ہے
ٹھاکر داس ڈاکٹر مشہور سارے
جتھاں ٹوٹیاں کھیں لینا سٹار پاؤڈر
مسہاں پوڈراں دا اہہ سردار پاؤڈر
روشن ہو گیا وچ سٹار پاؤڈر
شوق نال لیندے خریدار پاؤڈر
دیوے دنداں دی عمر سوار پاؤڈر
رکھے جادو دا اثر سرکار پاؤڈر
ایہہ وی مل ویکھو اک وار پاؤڈر
کئی منگا رہے نے تاجدار پاؤڈر
ویکھے اوہدا ہر اک منبار پاؤڈر
واٹر ورکس لاہور دا اپنے ٹلکھی
پاکے خط منگا لو بار پاؤڈر
سٹار ٹوتھ پوڈر:۔ دند ہلن نئی۔ مسوڑیاں لئی۔ منہ وچوں لہو تے مسک آون لئی۔ ماس خورہ واسطے اک اکسیر چیز ہے۔ اک ڈبی دا مُل صرف اک روپیہ۔ چھوٹی شیشی چھ آنے (۶) ؎
شہر لاہور تے لنگے منڈی واٹر ورکس یہاں ڈاکٹر ٹھاکر داس جی ادھے نویں دند بنان
ہر بڑے دوکان دار سے مل سکتا ہے:۔
المشتہر ڈاکٹر ٹھاکر داس دندان ساز لنگے منڈی متصل واٹر ورکس لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پستک سمالوچنا

سندھیا پربھاکر

ویدک سندھیا پر ہندی میں کئی اپیوگی پستکیں ہیں۔ اردو میں شریمان ستیہ بھوشن جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پردھان آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کی پستک پہلی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ سندھیا آریہ لوگ کا نت کرم ہے۔ پرنتو اس کے تتو کو عوام بہت کم سمجھتے ہیں۔ شاید یہی کارن ہے کہ یہ آواز عام طور پر اٹھتی ہے کہ سندھیا میں دل نہیں لگتا۔ سندھیا پربھاکر کے سندھیا پریمی مصنف نے سندھیا کے گوڑھ تتووں کو بہت سرل زبان میں سمجھانے کا یتن کیا ہے۔ سندھیا کی ضرورت اور سندھیا کی ودھی پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور منتروں کے ارتھوں کی تشریح اس خوبی سے کی ہے کہ پڑھنے والے کے لئے اس خشک مضمون میں دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسے معلوم ہونے لگتا ہے کہ شاریرک آتمک اتی اور برہم بھگتی کے لئے سندھیا ایک اہم سادھن ہے۔ الغرض سندھیا پربھاکر سندھیا کی عظمت اور شان بڑھانے اور سندھیا میں رُچی پیدا کرنے کے لئے ایک اپیوگی پستک ہے۔ معنوی خوبیوں کے علاوہ کاغذ لکھائی چھپائی کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہے۔ بڑی تقطیع کے ۲۰۰ کے قریب صفحوں کی کتاب کی قیمت ۱۲ آنہ واجبی ہے۔ ہر آریہ سماج کی لائبریری میں اس کی ایک جلد ضرور ہونی چاہئے۔ علاوہ ازیں ہم سندھیا پریمی سجنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ اس کا سوادھیائے ان کے لئے خوب فائدہ بخش ہوگا۔ مہاشہ سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہے۔

چوہڑ چتر یا قادیانیوں کی عکسی تصاویر

ماسٹر لکشمن جی آریہ اپدیشک نے اس چھوٹی سی کتاب میں نہایت کامیابی سے قادیانی تہذیب کی ڈونگ کا بھانڈا پھوڑا ہے۔ قادیانیوں کو اپنی تہذیب پر ناز ہے۔ لیکن ماسٹر لکشمن جی نے ان کی بدزبانیوں کو خوب طشت از بام کیا ہے۔ "قادیانیت کے بانی کو جس مسیح کا بروز ہونے کا دعویٰ ہے۔ اس کے متعلق جو زبان اس نے استعمال کی ہے اسے کوئی شریف گوارا نہیں کر سکتا۔ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بھی قادیانی تہذیب شرمناک ہے۔ غیر مسلموں کے متعلق تو جس بدتہذیبی کا وہ اظہار کرے تھوڑا ہے۔ بدزبانی کا اوتار ہوتے ہوئے قادیانی جس طرح غیر مہذب ہونے کا دوسروں کو الزام لگاتے ہیں۔ اس کتاب کا نام چوہڑ اور چتر خوب موزوں ہے۔ جو لوگ خصوصاً مسلمان قادیانیت کی خوفناک عکسی تصویر دیکھنا چاہیں۔ انہیں ۲ آنے کے صرف پر ۵۰ صفحوں کی اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ آریہ ساہتیہ پستکالیہ آریہ ہوٹل لاہور سے مل سکتی ہے۔

قادیانی مسیح کا کچا چٹھا

ماسٹر لکشمن جی کی یہ دوسری تازہ تصنیف ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیت کے متعلق ماسٹر جی کا مطالعہ کتنا وسیع ہے قادیانیوں کو مرزائی پیشگوئیوں پر ناز ہے۔ لیکن اس کتاب میں دلائل اور ثبوت سے بتایا گیا ہے کہ پیشگوئیوں کے معاملہ میں قادیانیت کے بانی کو پرلے درجہ کی ناکامی ہوئی ہے۔ قادیانی مسیح کو اس کے اصلی روپ میں دیکھنے کے لئے یہ کتاب خوب کام کی چیز ہے۔ ضخامت پونے دو سو صفحے سے زیادہ۔ قیمت ۸ آنہ آریہ ساہتیہ پستکالیہ آریہ ہوٹل لاہور سے ملتی ہے۔

مفت نمونہ
منگائیے

نو ایجاد تمبول امبری ٹکیاں پان میں کھانے کا مصالحہ خوشبودار و خوش ذائقہ ہے

پتہ

پنڈت پیارے لال شکل ٹیکلا سٹریٹ کانپور

آریہ سماج منٹگمری ضلع انبالہ کے کئی چار ساپتاہک ستسنگ باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں ہون یگیہ اور سندھیا کے بعد ستیارتھ پرکاش سے کتھا ہوتی ہے۔ اخبار پرکاش سے مضمون سنائے جاتے ہیں۔ شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے ہیں۔

(۱) پروفیسر فقیر چند جی کے سپتر کا جنم دن سنسکار ہوا۔

(۲) ۱۲ اکتوبر کو بابو مشرّ ملا رام جی پردھان کے دو دوہتوں کے مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرائے گئے۔

(۳) ۱۸ اکتوبر بابو شردھا رام کچھوٹے دوہتے کا ان پراشن سنسکار ہوا۔

(۴) ۲۷ اکتوبر کو لالہ مہر چند جی کے سپتر کا جنم دن سنسکار ہوا۔

آلو کی کھیتی (باتصویر)

سکاٹ لینڈ میں ارل آف مٹوزی اپنی زمین پر ۳۲ ہزار من آلو پیدا کرنے کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا بلادری رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں۔ جس سے ہندوستان میں ارل جیسے ملاری بن سکیں۔ اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لے کر تین ہزار سے پانچ ہزار من آلو پیدا کر سکتے ہیں۔ حال کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہم آسانی سے بجلی کی طاقت لیکر کس طرح آلو کی پیداوار میں حقیقی اضافہ کر سکتے ہیں۔ ہوا کے ذریعہ کھاد پہنچانے کا ایسا حیرت انگیز طریقہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ جس سے آلو کی پیداوار سے چار چند ہو سکتی ہے۔ یہ مجرب زراعتی ایجاد ہر فرد بشر کو معلوم ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کتاب میں ترکاریوں میں آلو پیدا کرنے کی ترکیبوں کے ساتھ آلو کی طرح آلو سے کئی قسم کی دوائیں۔ ہولڈ مثالیاں اور بٹن بنانے کی ترکیب وغیرہ درج ہے۔ یہ کتاب ہندی اردو دونوں زبانوں میں ہے۔ اس کی ضخامت ۱۲۹ صفحہ قیمت ۱۱؍ ہے۔ یہ کتاب بلبو رام برشاد صوبہ وڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گونڈہ بگوا لیمار سے مل سکتی ہے۔

خون صالح پیدا کرتا ہے

میں نے جناب کے کارخانہ سے کئی مرتبہ گذشتہ چند سالوں میں کربالور سائن کر منگوا کر خود استعمال کیا اور اپنے چند دوستوں کو بھی منگوا کر دی۔ تجربہ سے واقعی فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔ اور تمام دوست جنہوں نے اس کا استعمال کیا تھا۔ ملاحظہ رہے کہ اس سے معدہ کو خاص تقویت پہنچتی ہے۔ دودھ اور گھی کافی مقدار میں ہضم ہو جاتا ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ بشاش رہتا ہے۔ اور طبیعت خوش رہتی ہے میرا ذاتی تجربہ بھی یہی ہے۔ میں پبلک کو صدق دل سے یہ جتلاتا ہوں۔ کہ اس رسائن کو معمولی اشتہاری دوائی نہ سمجھیں۔ اور جو اشخاص کمزور معدہ ہوں۔ اور ہمیشہ پژمردہ رہتے ہوں۔ وہ ضرور منیجر کربالور سائن فارمیسی ۵ قلعہ گوجر سنگھ نیا۔ لاہور سے ایک شیشی رسائن منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

لہذا سات شیشی کربالور سائن بھرے نام اور سات شیشی جناب مسٹر نریندر صاحب اسسٹنٹ ریونیو کمشنر بہادر بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ مہتہ نہال چند ہیڈ اکونٹنٹ دفتر ریونیو کمشنر بہادر۔ کوئٹہ

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو جیون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے
قیمت چالیس تولہ ۱۲؍
قیمت بیس تولہ ۶؍

بڈھے، جوان اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے
قیمت دس تولہ تیرہ آنہ (۱۳؍)

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۲۸

نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

(ایجنٹس:)

لاہور۔ لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی۔ سرداری لال براؤنس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
راولپنڈی۔ ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔ کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ۔ پنساری بازار
سری نگر (کشمیر) کویراج نریندر ناتھ ویدیا شاستری گوند آیورویدک اوشدھالیہ
نوشہرہ۔ ویدنانک چند ورما دلیپ شانتی میڈیکل ہال۔
فیروز پور شہر۔ حکیم لچھمنداس سنت رام چوک جمعیت رائے۔
پشاور چھاؤنی۔ کویراج سکھدیو کلیان اوشدھالیہ۔ گوجرانوالہ۔ کویراج شنکر نند لال

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماچار جگت

تاندلیانوالہ آریہ سماج کے سماچار۔ مہاشہ منزیو رام کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ ایک روپیہ دان پراپت ہوا۔

(۲) ست سنگ روزانہ آریہ سماج مندر میں ہوتا ہے۔ یگیہ ہون، سندھیا، بھجن آدی کے بعد شری سوامی دیانند جی کے جیون چرتر سے کتھا ہوا کرتی ہے۔

(۳) رشی سپتاہ کے بعد رشی اتسو بڑی شان سے منایا گیا۔ رشی سپتاہ میں روزانہ شہر کے گلی بازاروں میں مہانہ سنکیرتن ہوتا رہا۔ رشی اتسو والے دن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت اندر جی ودیالنکار پدھارے۔ ۹ نومبر ۲ بجے دوپہر کو آریہ سماج میں رشی اتسو منایا گیا۔ شری پنڈت اندر جی ودیالنکار کا شری سوامی جی کے جیون پر نہایت پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ آئے ہوئے لوگوں کا کڑاہ سے اور رشی لنگر سے ستکار کیا گیا۔

(شانتی سروپ منتری آریہ سماج تاندلیانوالہ)

آریہ سماج خیبر پور ٹامیوالی ریاست بہاولپور ۱۰ نومبر کو لالہ آیا رام جی کی سمات نانکی دیوی پتری کے ساتھ شادی کرائی گئی۔ مبلغ دو روپے دان ملا۔ ۱۸ نومبر کو بھائی بدھو رام ودکا نذر کا سمات رام دیوی بیوہ کے ساتھ ودواہ کرایا گیا۔ مبلغ پانچ روپے داواہ ورکی طرف سے ملا۔

قریباً عرصہ ڈیڑھ سال سے کوئی اپدیشک نہیں آیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے نویدن ہے کہ پرچار کے لئے اپدیشک بھیجنے کی کرپا کرے۔

(آنند راشٹے پردھان آریہ سماج خیر پور ٹامیوالی ریاست بہاولپور)

خانپور (ریاست بہاولپور) میں یگیہ

آریہ سماج خانپور کی ادھیکشتا میں آریہ سماج مندر میں ۱۱ نومبر سے یجروید یگیہ آرمبھ ہوا اور ۱۵ نومبر کو پرانہ کال سمپورن وید کا پاٹھ سماپت ہو کر پورن آہوتی ڈالی گئی۔ اس شبھ اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے یوگیہ اپدیشک پنڈت دھرم دت جی۔ پنڈت تا بیرتھ رام جی پنڈت چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر مہاشہ آتم دیو جی مہاشہ بالکرشن جی بھجن اپدیشک پدھارے۔ اس کے علاوہ پنڈت ہر بھجن لال جی دان پرستھی۔ تتھا سوامی آننت آنند جی نے پدھار کر یگیہ کی شوبھا کو دوبالا کر دیا۔ پرتی دن پرانہ کال ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک اور سائنکال ۳ سے ۵ بجے تک یگیہ ہوتا رہا۔ آریہ سبھا سدوں نے باری باری سے پتنی سمیت نیم پور بک یجمان کے آسن گرہن کئے۔ ایستھت ودوان پنڈتوں تتھا بھجنیکوں نے بڑے اتساہ سے اپنی وکتاؤں۔ دھرم اپدیش۔ تتھا بھجنوں دوارہ ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا۔ سائنکال اور راتری کے دیوان میں سماج مندر لوگوں سے کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ پانچ دن خوب چہل پہل رہی۔ جنتا ودوانوں کے امرت جل سے آتنک پیاس کو شانت کرتی رہی۔ پورن آہوتی میں شہر کے نر ناریوں نے بادام۔ ناریل۔ گھی وغیرہ (بھینٹ) پرارتھ ڈالے۔ یہ درشیہ بہت سندر تھا۔ پریم اور شردھا کا سمندر موجزن تھا۔ اس شبھ یگیہ کی نردگھن سماپتی پر آریہ سماج خانپور نے مبلغ ۵۰ روپیہ ویدپرچار فنڈ میں دان دیا۔ پروہتوں کا دکھشنا آدی سے ستکار کیا گیا اور جنتا کا یگیہ شیش سے۔

۱۵ نومبر کی رات کو ایک خاص سبھا بلائی گئی جس میں پنڈت صاحبان نے آریہ سبھاسدوں تتھا دوسرے سجنوں کے کئی پرشنوں کا جواب بڑی یوگیتا سے دیکر ان کے سنشیوں کو دور کیا۔ ۱۶ نومبر سے ۲۰ نومبر تک ہر روز رات کو پنڈت ہر بھجن لال جی دھرم پرچار کرتے رہے۔ یگیہ کے بعد مہاشہ متھو رام جی نے اپنے گھر یجروید کے چند ادھیاؤں سے یگیہ کرایا۔ ایک روپیہ وید پرچار میں پراپت ہوا۔

خانپور نواسیوں کے سوبھاگیہ سے مہتہ جیمنی جی ویدک منتری یہاں پدھارے۔ ۲۷ نومبر کی رات کو ان کا پر از معلومات لیکچر بھاری حاضری میں ہوا۔ (منتری)

انبالہ شہر میں گورو کل سماج۔ آپدیشک

صاحبان و سنیاسی مہاتماؤں کی سیوا میں نویدن ہے کہ انبالہ شہر میں گورو کل سیکشن سماج قائم ہو گئی ہے۔ جس کا سماج مندر بازار نو ہریالی پنجاب نیشنل بنک کے سامنے ہے۔ جو اپدیشک صاحب تشریف لاویں۔ وہ سیدھے سماج مندر میں تشریف لے آویں۔ سماج ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

۲۹،۲ نومبر کو دو یگیہ پوت سنسکار کرائے گئے۔

(رادھا کشن سکریٹری آریہ سماج انبالہ شہر گورو کل سیکشن)

ضلع روہتک میں آریہ سماج کا پرچار

۱۰ و ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء ضلع روہتک میں آریہ سماج کا پرچار خوب ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ موضع سیلانہ زنانہ اور بدھلاں میں پنڈت سالگرام بھجنیک نے خوب پرچار کیا۔ اثر یہ ہوا کہ موضع زنانہ کا جلسہ مقرر کیا گیا۔ اور موضع بدھلاں میں آریہ سماج قائم ہو گئی اور ساتھ ہی بدھلاں کا جلسہ بھی ماہ دسمبر کی ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ تاریخ کو مقرر کیا گیا۔ (جگلال منتری آریہ سماج بدھلاں ضلع روہتک)

آریہ سماج شہر سلطان میں دیا لکھیان

۱۹ اکتوبر کو مہتہ جیمنی جی ایم اے ویدک منتری کا موثر لیکچر ہوا۔ اور ۲۰۔ ۲۱ دو روز سری مان سوامی سدانند جی مہاراج کے منوہر اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ جن کا پربھاؤ جنتا پر اچھا پڑا۔ (دیوانند ریہ منتری آریہ سماج شہر سلطان)

بچوں کا شرطیہ علاج

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ)

ایک دن سے لیکر ۱۲ سال تک کے بچوں کی بخار۔ کھانسی۔ دودھ ڈالنا۔ دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کا

شرطیہ علاج ہے۔ ہزاروں افراد اسکے استعمال سے موٹے تازے طاقتور

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم نسی

بال جیون گھٹی۔ بھیکر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ ر فی درجن ۲ سوداگروں سے تین

بارہ درجن لینے والے کو ۲۴ علاوہ محصول اشتہار و سائن بورڈ مفت۔ فروخت ہونے پر

مفت لو۔ جو صاحب اپنے احباب و معزز و شریف لوگوں کے نام مع پتہ

لکھ بھیجیں گے انکو ایک کتاب مفت دیکھ کار آمد جواہر صحت نامی کتاب مفت

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

کیسٹو فین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دار و مدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت خراب مت کرو۔

کیسٹو فین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے۔ لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے۔ قبض کشا ندو اشتہار بالکل بے ضرر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹو فین مینو فیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کی لاثانی دوا

لیکو پلین (رجسٹرڈ)

جریان الرحم یعنی لیکوریا

کا واحد علاج ہے

لیکو فارمیسی کرشنا گلی۔ لاہور

مفت!

پھلبہری (سفید کشٹ)

کی شرطیہ دوا

موجد حکیم کرپا رام صاحب سیٹھی ڈپلوما سندات یافتہ

بالکل بے ضرر فوری اثر دوا ایک ہفتہ میں صحت۔ قیمت شیشی دو ماشہ کی پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک فی شیشی حسب حیثیت

پھولا چشم کی شرطیہ دوا

خواہ چیچک کا ہو یا دیگر وجہ سے۔ اگر دھبیری ثابت ہو تو مفت علاج پھلبہری و پھولا چشم کا ادھار میں کرا دیں۔

قیمت دوائی پھولا چشم چیچک کا فی شیشی چار روپیہ سے آٹھ روپیہ تک۔ پھولا عام دو روپے سے چار روپے تک۔ حسب حیثیت۔ افراد و روساء سے انعام بعد صحت حسب حیثیت۔ جواب کے لئے ٹکٹ ارسال کرو ورنہ تعمیل کی شکایت معاف

منیجر کرپا اور ساٹھن

فارمیسی ادشدھالیہ 5 قلعہ گوجر سنگھ نیا لاہور

گوروت بھون میں استری شکشا سمیلن

کئی اُپیوگی پرستاو سویکار کئے گئے

۲۹ نومبر کو آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر چھوٹے پنڈال میں استری شکشا سمیلن کیا گیا۔ شریمتی رکشا دیوی جی بی اے پرنسپل سرگنگا رام گرل سکول پردھان تھیں۔ پنڈال کچھا کچھ بھرا ہوا تھا۔ آریہ پتری پاٹھشالہ وچھووالی کی لڑکیوں کے گانے کے بعد شریمتی پردھان رکشا دیوی جی کا دھنیہ واد بھاشن ہوا۔ اس کے بعد ایک پرستاؤ پر سوامی ستیانند جی۔ پروفیسر شوبالی جی۔ لالہ مولراج جی۔ ڈاکٹر ہیمنتی جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی۔ ماسٹر رام لال جی۔ پنڈت آتما نند جی۔ پنڈت ودیادیوی جی اور شریمتی سومتی دیوی جی کے الگ الگ پرستاوں پر بھاشن دیا گیا۔

شریمتی کماری رکشا دیوی کی تقریر

ہزاروں برس ہوئے آج کل انیاؤں کو تعلیم دینا ضروری ہے۔ لیکن سوچنا ہے کہ استری شکشا کا آدرش کیا ہے۔ اور موجودہ طرز تعلیم میں کیا خرابی ہے۔ آریہ سماج کسی تعلیم کو مکمل نہیں سمجھتا۔ اگر اس میں دھارمک تعلیم شامل نہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ کنیاؤں کو دھارمک تعلیم دی جائے۔ آج کل سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کی صحت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکیوں کو زیادہ وقت کتابوں میں لگا تار پڑھنا پڑتا ہے۔ لیکن جسمانی ورزش اور صحت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ بچے چنچل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے کھیلنا ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے ہے کہ بچوں سے جسمانی کام زیادہ کرانا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیاں پڑھ لکھ کر گھر کے کام کاج سے نفرت کرتی ہیں۔ اس میں لڑکیوں کا کیا قصور۔ انہیں جو تعلیم دی گئی ویسا ہی ہوگا۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ لڑکیوں کو روٹی پکانے کی مناسب تعلیم دیں۔ جو عورت اپنے گھر کا کام کاج کرنا نہیں جانتی وہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود ان پڑھ ہے۔ کنیاؤں کو ایسی تعلیم دی جانی چاہئے کہ وہ بہادری سے مصیبت کا مقابلہ کر سکیں۔ وہ دھائیں رشتہ داروں پر بوجھ معلوم ہوتی ہیں۔ اگر عورتیں تعلیم یافتہ ہوں۔ تو وہ اس سمے بھی اپنا جیون آسانی سے بسر کر سکتی ہیں۔ اور ضرورت پڑنے پر تو اپنے مذہب جتی کی بھی سہائتا کر سکتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کافی ہوگا۔ کہ استری ہی طاقت ہے۔ جو کسی قوم کو اٹھا اور گرا سکتی ہے۔ استری کو چاہئے کہ وہ اپنی طاقت سے جاتی میں نئی جیون ڈال دے۔

. . . .

منمن اہم رزولیوشن پاس ہوئے

(۱) اس کانفرنس کی رائے میں استری شکشا کا مقصد ناری کی شاریرک اور آتمک اُنتی کرنا ہے۔

(۲) ہر ایک کنیا پاٹھشالہ میں دھرم شکشا ایک ضروری مضمون قرار دیا جائے۔ سالانہ امتحان میں دھرم شکشا کو خاص جگہ دی جائے۔ کنیاؤں کو دھرم شکشا کے امتحانات میں زیادہ تعداد میں بھیجا جائے۔

(۳) چونکہ آریہ اور ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ان کے نہ ملنے سے تعلیم کی ترقی میں رکاوٹ ہو رہی ہے۔ اس لئے سمیلن کی رائے ہے۔ کہ لاہور میں ایک ٹریننگ سکول جاری کیا جائے۔ جس میں آریہ ادھیاپکاؤں کی ٹریننگ کا انتظام کیا جائے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی کمیٹی بنائی جائے۔ رائے بہادر موہن لال جی۔ دیوان بدری داس ایم اے۔ پروفیسر شوبالی ایم اے۔ پنڈت بشمبر ناتھ بی اے۔ لالہ مولراج بی اے۔ پروفیسر راجیندر کمار ایم اے۔ پنڈت بنواری لال بی اے۔ لالہ نرائن داس۔ لالہ دیوراج۔ ڈاکٹر ہیمنتی دیوی۔

(۴) آریہ دھرم گرنتھوں میں مزید واقفیت حاصل کرنے کے لئے کنیا پاٹھشالاؤں میں سنسکرت کی تعلیم کا خاص انتظام کیا جائے۔

(۵) اس سمیلن کی رائے میں جو آریہ کنیائیں دوسری پاٹھشالاؤں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ان کے لئے آشرم کھولے جائیں۔ جہاں انہیں دھارمک تعلیم دی جا سکے۔ (۶) پاٹھشالاؤں میں پڑھنے والی کنیاؤں کی شاریرک اُنتی کے لئے بھی پربندھ کیا جائے۔

(۷) بڑی پاٹھشالاؤں میں کنیاؤں کو پہلی ایڈ ...

ویدک

ہماری تغافل شعاری کی زندگی

کثرت مباشرت۔ غیر صحت بخش فضا کا قیام۔ کام دھندوں کی الجھن۔ ورزش و تازہ ہوا کی عدم موجودگی اور سب سے بڑھ کر طاقت کا متواتر اخراج۔ پھر اس پر نقصان کی تلافی میں غفلت۔ تا وقتیکہ خوفناک نتائج رونما ہوں۔

ہمیں لاعلمی میں کھوکھلا کرتی ہوئی

ہر لحظہ پیش از وقت بڑھاپے کی جانب لئے جا رہی ہے۔ نت نئی بیماری میں مبتلا ہونا ہمارے ضعف کا یقینی ثبوت ہے جو آخرش یقیناً بن آئی موت ثابت ہوگا۔ لہٰذا ہر ذی ہوش انسان کو اشارہ سمجھنا چاہئے اور غفلت کو جھٹک کر مناسب ادویات کھانی چاہئیں۔ مندرجہ ذیل

طاقت بخش اکسیروں میں سے

کسی ایک ہی کا اس موسم میں استعمال کریں!

جو ہندوستان کے مشہور و معروف وید پنڈت ٹھاکر دت شرما کوی و نود وید بھوشن کی زیر نگرانی تیار کی جاتی ہیں

اکسیر نمبر ۵	اکسیر نمبر ۳۴	اکسیر نمبر ۱	اکسیر نمبر ۲۹	اکسیر نمبر ۲۱	اکسیر نمبر ۱۱
مقوی ادویات کی سرتاج ہے دنیا میں اس کے برابر مقوی دوا نہیں ہو سکتی۔ چند دنوں میں اندرونی طاقت دکھلاتی ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھی ہو۔ دلیری پیدا کرتی ہے۔ قیمت تیس گولی دو روپے (للعہ) ۸ گولی چار روپے	جریان کی لاثانی دوا ہے۔ قیمت اکسیر ۳۴ الف ۳۲ گولی دو روپے نمونہ آٹھ آنے۔ قیمت اکسیر ۳۴ ب۔ جو اس کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ ۳۲ گولی پانچ روپے نمونہ سوا روپیہ	اکسیر عشق کی طرح تمام کمزوریوں کو دور کر کے پھر سے نئی زندگی بخشتی ہے۔ کمزور کو دلیر بناتی ہے۔ رگ رگ کے اندر جوش جوانی دوڑانے لگتا ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے نمونہ آٹھ آنے	مادہ کو گاڑھا کرتی ہے اور بڑھاتی ہے دماغ کو تراوت بخشتی ہے۔ نظر کو روشنی دیتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ سرعت کا علاج ہے دودھ میں ملا کر کھلاتے ہیں۔ قیمت فی پاؤ دو روپے نمونہ آٹھ آنے	ہر قسم کا پرمیہ۔ پاپیشاب کی بیماریاں۔ بواسیر۔ بدہضمی۔ قطرہ کو دفع کرتی ہے اور ساتھ ہی جریان کو مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ نمونہ چار آنے	[illegible]

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ "امرت دھارا" ۳ ـــ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹریٹ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

٩٨٩
بچوں کی طاقت بڑھانیوالا
ڈونگرے کا
بال امرت
تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے
اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے
نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ:
بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

٩٨٩
سچا اور مفید مشورہ
آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جریان، احتلام، سرعت ...... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات رساج عالم
آتشک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ اور ۹۲ صفحات کی کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں:
ویدیہ شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ:- راجندر اینڈ کو چوک لکھنؤ

٩٨٥
جوانی
ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں۔ جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ وہ عین جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔
آپ بوڑھے ہیں یا جوان؟
یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ یا کیسے بن سکتے ہیں؟ جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں۔ جس میں مردانہ پوشیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی قابلانہ کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہوگی۔ آزما دیکھو۔ منگوا دیکھو اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے:
کرم شیر کمپنی
نمبر ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

ور کی ضرورت
قابل شادی ایک معزز کھتری خاندان کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے جو تعلیم یافتہ برسر روزگار اور ۲۵ سال کے قریب عمر کا ہو۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے:
منیجر پرکاش لاہور

منعت سٹار مارک
ڈی اے سی
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن
لمیٹڈ
رجسٹرڈ
سنہ ۱۸۷۴ء

٩٨٨
بچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد
بچوں کا پیارا
لال شربت
(REGD)
لال شربت

بچے۔ لڑکے اور پرسوتی کے لئے مثل آب حیات اکسیر ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں اس سے ان کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہو کر کف کھانسی، بدہضمی و لاغری رفع ہوتی ہے۔ پرسوتی کی کمزوری اور ان میں دودھ کی کمی رفع کرنے کی اس میں بیمثل طاقت ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ نمونہ کی شیشی نو آنہ ۹ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے:

"دب - دمہ"
دمہ کی دوا
لاکھوں مریضوں پر آزمودہ تمام ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہو۔ ایک خواہ دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ دمہ کے جو مریض اور دوائیں کھا کر ناامید ہو گئے ہوں انکو اس دوا کی بھی آزمائش کرنی چاہئے:
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱؍۶۔ ڈاک محصول سات آنہ ۷؍:

نوٹ: ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اسلئے اسکی کفایت کے لحاظ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں:

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں۔ منیجر صاحب پیسہ اخبار

٩٨٣
جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ
کئی جگہ لوگ تھوڑے سے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پرانا ہوتے ہی ان کو گلی کوچوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ان اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اپنے گلی کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آجاویں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت
۹۰ سے اوپر
اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں یہ **اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور** کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" ہیں۔ ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک سمجھدار لے کا چندہ اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو۔ ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں:
ہم ان لوگوں کا دھنباد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں وہاں پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے جاتی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لے لیا جاوے۔ اور ان کا اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں:
ہیرانند شرما
پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ۔ ویدمندر راوی روڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
THE Prakash प्रकाश लाहौर
LAHORE INDIA
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
ایڈیٹر کرشن بی اے
نمبر ۴۷
قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے چھ روپے
فی پرچہ ۱ر
۴۷
اتوار ۲۸ مگھر سمت ۱۹۸۸ بکرمی - مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۱ء - دیانند آبد ۱۰۷
SUNDAY 13 DEC 1931

یکتائے زماں مہرشی دیانند

ذیل کی نظم شاعر باکمال پنڈت ونشت پرشاد فدا نے آریہ سماج لاہور کے کوی سمیلن میں پڑھی

ہو کے یہ توسن پر آئندل صبحدم ہو کر سوار
وہ تپسیا جاپ یگ وہ منیوں کی رچاؤں کا سرود
شیر مردوں کا تہوّر، یوگیوں کا یوگ بل
دیوتاؤں کی راستی، اخلاص اور پاکیزگی
ہو گئے کی عزت برہمن کی وہ قدر و منزلت
رام کا سا تیاگ، لچھمن سا چلن، سیتا کا ست
دروپدی کا صدق، وہ شان تدبر کرشن کی
کرن کا جود و کرم، بکرم کی تمیز علوم

غرب دیکھی ہند کے گلزار ماضی کی بہار
وہ سکون قلب وہ رشیوں کا طلب و استقلال
دستکاروں کا ہنر اور تاجروں کا اعتبار
وہ آڑے وقتوں میں جاں پر کھیلنا مردانہ وار
تاجداروں کا دکھانا کے دلوں پر اختیار
بھرگی شردھا، شری رگھبیر کے چرنوں سے پیار
بھیشم پرتگیا، کمال بھیم و ارجن کا وقار
عزم راٹھوروں کا وہ ہاتوں کا شوق کارزار

منتظر تھے جو محاسن ہند کی تاریخ کے
پھر سے تازہ ہو گئے آنکھوں کے آگے ایک بار

ہندوؤں میں ہو گیا پیدا تمنا کا خیال
دور آیا ہند میں پھر مغربی تہذیب کا
ادویات آنے لگیں سیٹ انگلستان سے
اپنے گھر میں گر گئیں نظروں سے مصنوعات ہند
دھرم شکشا مٹ گئی عنقا ہوئیں پابندیاں
دیش کے علم و ادب پر اوس سی پڑنے لگی
ہو گئے دل پر گراں ارشاد وید و شاستر
لطف ایشور کو ہوئی تحریک پھر اے فدا
مہرشی تھا بال برہمچاری، دیانند نام تھا

بچ گئے جو ستمگر سے ہنستے بال بال
کھل گئے اسکول، ہوٹل، بار، ہیپرو، ہسپتال
سولف، اجوائن، لونگ سے ہو گیا بچنا محال
ہو گیا مرغوب انگلستان اور جرمن کا مال
قطع اور پوشش ہوئی انگلش تو انگلش بول چال
شیکسپیئر کا پسندیدہ ہوا حسن مقال
شوق انگلش میں ہوئی انجیل سے رغبت کمال
سرزمین ہند میں پیدا ہوا اک باکمال
مرد اس پایہ کے ہوتے ہیں جہاں میں خال خال

وید کے نکتے، رموز شاستر سمجھا دئیے
غیر کی اس دیش میں صد شکر چلنے دی نہ چال

لگ چھیڑ لائی مہابھارت کی جنگ پُرخطر
آہ جن سینوں میں کینہ سما تھا دلی کدر
ہندوؤں کے جاہ کی جڑ کھوکھلی ہوتی گئی
پڑ گیا پہلے تو ملک ہند قزاقوں کے ہاتھ
بعد ازاں کچھ دیر تک جلوہ فگن افغاں رہے
سنگ تندی سے بہ ہالی ہونے لگیں خونریزیاں
ہندوؤں کے سر سے پانی تھا گذرنے کے قریب
دستگیری کو بھاگ آئے گورو گوبند سنگھ
مذہب سکھی میں کہیں تازہ روایات قدیم

کر گیا ہر سو سرایت بغض و کینہ کا اثر
بن گئے خود ہی خصومت سے وہ بیسہ کا گھر
ناتواں ہوتی گئی وہ پیشتر سے بیشتر
لے گئے جو کابل و غزنی کو دولت لوٹ کر
بعض تھے ان میں ستمگر مردوں سے بتر
ہندوؤں کیواسطے کوئی نہ تھا باقی مفر
خوف تھا سب کو کہ ہندو قوم اب جائیگی مر
تان کر سینہ ہوئے مظلوم و بیکس کی سپر
تمغۂ حاصل کئے دیگ اور تیغ با ظفر

ہندوؤں کو خالصہ امرت پلا کر کر دیا
کر لیا صیاد کو بھی صید وہ پائی ظفر

پاس نعمت کا تقاضا ہے کہ کیجئے بیاں
میری نظروں میں دیانند اور گورو گوبند سنگھ
اس قدر مرغوب اگر ہوتا نہ ان کی تیغ سے
دھرم کی رکشا میں وہ دونو عمر بھر لڑتے رہے
دے دیا امرت جسے اس نے وہ امرت ہو گیا
دیدیا جام شہادت کا سبق سوامی نے بھی
ایک ہی مقصد تھا کوشش ایک ہی، پھل ایک ہی
خالصوں نے خون سے سینچا ہے باغ دھرم کو
گولیاں چھاتی پہ سہتے ہی شہیدوں کی طرح

جذبہ دل جس سے ہو جائے زمانہ میں عیاں
اپنے اپنے وقت کے دونو تھے یکتائے زماں
سر جھکا کر اس طرح کرتا نہ سجدے آسماں
وید اس کے ہاتھ میں اور اسکے ہاتھوں میں کماں
دھرم کی ویدی پہ قرباں کر گیا تن اور جاں
کر گیا وہ زہر کو امرت سمجھکر نوش جاں
ہند کی عظمت کا دونو کر گئے اونچا نشاں
قوم آریہ بھی نہیں کچھ کم الا دلوں میں جواں
قوم مردہ کو جلا دیتی ہیں ایسی قربانیاں

خالصوں سے شان کم گر یہ شہیدوں کی نہیں
زندۂ جاوید کر دینگی انہیں قربانیاں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمبر ۱۰۰۱

ضرورتِ ور

ضلع شاہ پور کی دو اروڑہ خاندان کی قابل شادی کنیاؤں کے لئے دو ویگیہ وروں کی ضرورت ہے۔ جن کی عمر قریب پچیس سال ہو۔ اور برسر روزگار ہوں۔ ہر دو لڑکیاں خواندہ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف۔ سوشیل سبھاؤ خوب صورت اور اعلیٰ صحت رکھنے والی ہیں۔ مفصل حالات کے لئے پتہ حسب ذیل پر لکھیں

نمبر ۱۰۰۷
معرفت پرکاش لاہور

نمبر ۱۰۰۸

ور کی آوشیکتا

اناتھ آلیہ میں ایک لڑکی ہندی پڑھی لکھی ہوئی نہائت سوشیل ہے۔ عمر ۱۴-۱۵ ورش کی ہے ور کی اوستھا ۲۲ سے ۲۵ ورش تک ہو اور باروزگار پڑھا لکھا مالدار ہو :

نیچے لکھے پتے پر پتر ووہار کریں :-

ادھشٹاتا کمایوں آریہ اناتھالیہ
ہلدوانی
ضلع نینی تال

نمبر ۹۹۶

ور کی آوشیکتا

ایک دھناڈیہ آریہ کل اتپن پندرہ ورشیہ اگروال گوئل گوتر۔ تندرست۔ رُوپوتی کنیا کے لئے ایک اگروال آریہ سماجی ور کی آوشیکتا ہے۔ ور کی آیو پچیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ ور کسی یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہو اور برسر روزگار ہو۔ کنیا گرہستھ کاریہ میں بھلی پرکار نپن ہے۔ ہندی پربھما کا امتحان دے چکی ہے۔ اور سنسکرت کی پربھما کا آگامی فروری میں دینے والی ہے۔ براہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ پتر ووہار بہ دھان آریہ سماج جھانسی سے کریں :

نمبر ۱۰۰۱

ور کی ضرورت

۱۷ سالہ کنواری کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے جو دودھان برسر روزگار گوروکل کا سناتک یا ویدواچسپتی یا کم از کم شاستری تک یوگیتا والا ہو عمر کم از کم ۲۵ سال ہونی چاہیے۔ آریہ خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ لڑکی پڑھی لکھی ہے اور گھر کے کام میں نپن ہے ذات کا خیال نہیں رکھا جاویگا۔ لڑکا پنجاب کے کسی شہر کا باشندہ ہو۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر مع مفصل حالات کے آنی چاہئیں :-

راج وید دھرم شیل کوی بھوشن ویدرتن
کمیٹی بازار۔ لاہور

نمبر ۹۹۷

ضرورت

انگلینڈ سے واپس آئے ہوئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے۔ اور جس کے پراسپکٹس بہت اچھے ہیں۔ ایک قابل شادی عمر کی کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سادہ اطوار رکھنے والی اچھی تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے :-

No 20 C/O, THOMAS-COOK & SONS LTD
RANGOON

نمبر ۹۹۸

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت!

یو پی سی پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس وقت ان کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج نرمند سبھا کے ودھوا آشرموں میں سینکڑوں بیاہ ہو چکے ہیں شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے جس سے شادی کرانے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی :

بال ودھوا آشرم پرچار و شادی: منتر مڑھانوالی نئی سڑک کان پور

نمبر ۱۰۰۲

ودھوا کی ضرورت!

میرے ایک مترجو آریہ سماج کے پرکشٹ سبھاسد ہیں جنکی استری کا دیہانت عرصہ ۳ ماہ سے ہو چکا ہے۔ اسکے بطن سے دو لڑکیاں ہیں جنکی عمر ۴ سال کے اندر ہے کسی ایسی ودھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو لڑکیوں کا پالن پوشن کر سکے میرے متر کی عمر ۲۸ سال ہے اور ان کی آمدنی اسی روپے ماہوار ہے۔ صاحب دیسی دوا انگریزی کا کام کرتے ہیں۔ نہائت اچھے چال چلن کے اور کھتری خاندان سے ہیں۔ خواہشمند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں :-

بابو گنگا رام بی اے پلیڈر حافظ آباد

اخبار
بیوپار پترجھنڈالہ پنجاب

راز تجارت بتائے گا یہ
دولت تمہاری بڑھائیگا یہ
نمونہ مفت

نمبر ۱۰۰۳

مفت نمونہ

منگائیے!

زایچی دستبول ابیری ٹکیاں پان میں کھانے کا مصالحہ خوشبودار و خوش ذائقہ ہے

پتہ
پنڈت پیارے لال شکل
شکلا سٹریٹ۔ کانپور

کون ایسا ہے جس کو فائدہ نہیں ہوا؟
فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

نمبر ۹۴۱

سُدھا سندھو

کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول سنگرہنی، اتیسار۔ پیٹ درد۔ قے، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا قیمت ۸ آنہ

دودروج کیسری
داد کی دوا

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑ سے کھونے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے :

سب دوا فروشوں کے پاس بکتی ہیں۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدئیے!

منگانے کا پتہ :- سُکھ سنچارک کمپنی متھرا
شملہ کے ایجنٹ :- بیسٹ چیپ اینڈ کمپنی لوار بازار شملہ

نمبر ۹۹۵

آلو کی کھیتی (با تصویر)

سکاٹ لینڈ میں ارل اور نڈیزی اپنی زمین پر ہیڈ پر ۲۸ ہزار من آلو پیدا کرنے کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جس سے ہندوستان میں ارل جیسے مداری بن سکیں۔ اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لے کر تین ہزار سے پانچ ہزار من آلو پیدا کر سکتے ہیں۔ حال کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہم آسانی سے بجلی کی طاقت سے کر کس طرح آلو کی پیداوار میں حقیقی اضافہ کر سکتے ہیں۔ ہوا کے ذریعہ کھاد پہنچانے کا ایسا حیرت انگیز طریقہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ جس سے آلو کی پیداوار ساڑھے چار چند ہو سکتی ہے جو مجرب زراعتی ایجاد ہر فرد بشر کو معلوم ہونے کی ضرورت ہے اس کتاب میں کر کھیتوں میں آلو پیدا کرنے کی ترکیبوں کیساتھ ولائت والوں کیطرح آلو سے ڈبیاں دوائیں ہولڈر تھالیاں اور پن بنانے کی ترکیب وغیرہ درج ہے۔ یہ کتاب ہندی اُردو دونوں زبانوں میں ہے۔ اسکی ضخامت ۱۲۹ صفحہ قیمت ۱۲/ ہے یہ کتاب

بابو رام پرشاد صوبہ وڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ گوجرانوالہ
سے مل سکتی ہے :

نمبر ۹۸۴

پیغامِ اتحاد ایک عجیب اور حیرت انگیز کتاب

اس کتاب کے قابل مصنف لالہ چیتن دت بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چیفس کالج لاہور نے علم زبان کے متعلق تقریباً دنیا کی تمام زبانوں کا مطالعہ کرکے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب منن الرحمٰن اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی کی کتاب اُم الالسنہ کی تردید کرتے ہوئے مصنف نے سنسکرت زبان کو تمام یوروپین زبانوں کا منبع و ماخذ ثابت کرنے کے علاوہ عربی عبرانی زبان کی ماں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب میں دنیا کے تمام عالم و فضلاء کو چیلنج دیا گیا ہے۔ اگر کوئی عالم شخص مصنف کے خیالات کو غلط ثابت کر سکے۔ تو وہ ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں سنہری جلد ۳۰۴ صفحوں کی کتاب قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ :-

دزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

نمبر ۱۰۰۹

براہمن کنیا کی ضرورت!

۲۸ سالہ معزز۔ متمول۔ خاندانی سارسوت برہمن کے لئے جن کی ماہواری آمدنی بیداوار اراضی و ساہوکارہ ماسوا ۵۰۰ روپیہ ہے کنیا کی آوشیکتا ہے۔ پروفیسر پرسرام۔ ایم اے ایف۔ سی کالج۔ لاہور :

”ضروریات“

کے اشتہارات کے لئے ”پرکاش“ سے بڑھکر اور کوئی اچھا ذریعہ نہیں ہے۔ اگر آپ کو ور یا کنیا یا ودھوا کی ضرورت ہو۔ تو ”پرکاش“ کے ذریعہ حسب خواہش پوری ہو سکتی ہے ایک دفعہ آزمائش کریں :

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار گتی

مہاتماجی کی واپسی بھارت میں

مہاتما گاندھی آخر انگلستان سے روانہ ہو گئے۔ فرانس کے مشہور فلاسفر رومن رولاں سے ملنے کے لئے یورپ کا مختصر سا دورہ کرنے کے بعد آپ اس ماہ کے خاتمہ سے پہلے واپس بھارت پہنچ جائیں گے انگلینڈ سے رخصت ہوتے وقت آپ نے انٹرویو میں جو پیغام انگلینڈ کے نام دیا اس سے اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں۔ کہ آئندہ کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ "انگریزی قوم کے نام میرا آخری پیغام یہ ہے "الوداع اور خبردار" یعنی اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ اور آپ کو خبردار کرتا ہوں۔ کہ جنگ کے لئے تیار رہو۔ مجھے ہندوستان میں جنگ کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ میں یہاں صلح کی تلاش میں آیا تھا۔ اور جنگ کے خطرات لے کر جا رہا ہوں۔ میں توقع کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں جانے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر گرفتار ہو جاؤں گا۔"

مہاتما گاندھی گرفتار ہوں گے۔ تو اپنی سول نافرمانی کی سرگرمیوں کے اظہار کے لئے۔ ورنہ گورنمنٹ کو کیا پڑی ہے۔ کہ انہیں گرفتار کرنے کی اہم ذمہ داری اپنے اوپر لے اور سول نافرمانی وہ جنگ ہے۔ جس کے متعلق مہاتماجی کا کہنا ہے کہ میں جنگ کے خطرات لے کر جا رہا ہوں۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ سول نافرمانی کی جنگ اٹل ہے۔ اسے کانگرس بھی سمجھتی ہے اور گورنمنٹ بھی ؁

صورت حالات کے مطالعہ سے آئندہ کیا ہوگا؟ اس کا جواب ایک ہی ہے۔ سول نافرمانی کا عادہ۔ البتہ صورت حالات بدل جائے۔ برٹش مدبر اور اس سے کام لے کر کانگرس کے مطالبات منظور کرنے پر تیار ہو جائیں۔ تو بھارت کے پولیٹیکل آسمان پر تاریکی کے جو بادل منڈلا رہے ہیں۔ چھن بھن ہو سکتے ہیں۔ اور راجا اندر جا ئیں جو تن دہ ہے۔ وہ دور ہو سکتا ہے۔ ایشور کرے ایسا ہی ہو ؁

بنایا جائے گا۔ اس قسم کی خبریں غالباً اس لئے اڑائی جاتی ہیں۔ کہ کانگرس کے خلاف مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کی جائے ؁

سول نافرمانی شروع ہونے والی ہے۔ مہاتما گاندھی ابھی راستہ میں ہی تھے کہ سول نافرمانی شروع ہونے کی آوازیں آنے لگی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ الہ آباد کے کسانوں میں عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک جاری کرنے کی تیاریاں ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی خبر ہے۔ کہ یوپی کے چند اور اضلاع میں بھی تحریک شروع کر دی جائے گی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے اس تحریک کے جاری کرنے کی اجازت دے دی ہے ؁

کشمیر میں مسلم بغاوت جاری ہے۔ عدم ادائیگی مالیہ کی مہم کی تیاریوں کے ساتھ سرکاری جنگلات سے سرکاری درختوں کو کاٹنے کا نیا پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ چندی گام اور گاندربل کی اطلاعات ہیں۔ کہ وہاں مسلمانوں نے زبردستی درخت کاٹ لئے۔ سری نگر کی خبر ہے۔ کہ متوازی حکومت قائم کرنے کی سازش کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ عبداللہ نے اپنا باقاعدہ دفتر کھول رکھا ہے بھرتی کا دفتر کھلا ہوا ہے۔ جو مسلمان اپنے

مقدمات کا فیصلہ کرانا چاہیں۔ ان کے لئے مسلم عدالت ہے۔ جس پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر درخواست دیتے ہیں

کارڈ اور لفافہ کی قیمت میں اضافہ۔ ۱۵ دسمبر سے کارڈ کی قیمت تین پیسے اور لفافہ کی پانچ پیسے ہو گئی۔ دو پیسے کے کارڈ پر اگر ایک پیسے کا اور ٹکٹ نہ لگایا جائے گا۔ تو وہ بیرنگ کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک آنے کے لفافہ پر بھی ایک پیسہ کا ٹکٹ لگا دینا چاہیئے ؁

نواب رام پور کی ڈانٹ۔ مہاراجہ بیکانیر کے بعد نواب رام پور نے معاملات کشمیر کے سلسلہ میں مسلمانوں کی فتنہ انگیز سرگرمیوں کے متعلق انہیں ڈانٹا ہے اور لکھا ہے۔ کہ اگر بیرونی اثرات اس پُرامن فضا میں دست انداز نہ ہوتے۔ تو میرا یقین ہے کہ اس سے پیشتر ہی حالات بغیر کسی مداخلت کے خوشگوار صورت اختیار کر لیتے ؁

سردار کشن سنگھ کو سزا۔ سردار کشن سنگھ کے خلاف دیگر اصحاب کے ساتھ ۲۲-اپریل ۱۹۳۰ء کے ایک واقعہ کے سلسلہ میں بلوہ کا جو مقدمہ مدت سے لدھیانہ میں چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ سردار کشن سنگھ اور پانچ دیگر اصحاب کو چھ چھ ماہ قید با مشقت اور جرمانہ کی سزائیں ہوئی ہیں ؁

قاتلوں کی اپیل خارج۔ کلکتہ میں پراچین کہانی کے پبلیشر کے قتل کے الزام میں جن دو پنجابی مسلمانوں عبداللہ اور امیر احمد کو کلکتہ ہائی کورٹ سے پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔ لندن سے تار آیا ہے کہ پریوی کونسل نے ان کی اپیل خارج کر دی ؁

بنگال آرڈی ننس کا جواب۔ بنگال آرڈی ننس کا جواب بنگال زبردست بائیکاٹ میں دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ بہرام پور کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ برطانوی مال، بنکوں، انشورنس کمپنیوں، جہازرانی کی کمپنیوں اور یورپین پروفیشنلوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور چوکیدارہ ٹیکس بھی نہ دیا جائے۔ اس آرڈی ننس نے بنگال میں نئی جاگرتی پیدا کر دی ہے۔ جو لارڈ کرزن کی تقسیم بنگال کی سکیم نے کی تھی۔ اگر اس آرڈی ننس کو واپس نہ لیا گیا۔ جس کے واپس لئے جانے کا امکان نہیں ہے۔ تو بنگال میں بائیکاٹ کی تحریک کو اسی زور سے چلایا جانا غالب ہے۔ جس سے تقسیم بنگال کے دنوں میں چلائی گئی تھی ؁

ریاست کشمیر کی مسلم نواز پالیسی۔ ریاست کشمیر کی مسلم نواز پالیسی ہندوؤں کے لئے نہایت تکلیف دہ ہو رہی ہے۔ ملکی لیڈروں کے حوصلے بڑھ رہے ہیں۔ جہاں گلینسی کمیشن کے سامنے ہندو ریاست میں ہندو دھرم کے ابتدائی اصولوں کی بیخ کنی کی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ وہاں ہندو مندروں پر جبری قبضہ کی بھی تیاریاں ہیں۔ چنانچہ شری شنکر آچاریہ کے مندر پر جبراً قبضہ کا فیصلہ کیا گیا۔ جس پر مندر کی حفاظت کے لئے ریاست کو ملٹری اور مسلح پولیس تعینات کرنی پڑی ؁

یوپی کانگرس کی تیاریاں۔ یوپی کانگرس کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ کانگرس نگر کا نام گوپ بندھو نگر رکھا گیا ہے۔ کانگرس پنڈال کا رقبہ ۹۰۰×۵۰۰ فٹ ہے۔ جس میں ۵۵ ہزار آدمی بیٹھ سکیں گے۔ گاندھی پارک میں قومی جھنڈا لہرایا جائے گا۔ جس کی اونچائی ۱۸۰ فٹ ہے۔ نمائش کے لئے بھی سرگرم تیاریاں شروع ہیں والنٹیروں کی ٹریننگ کے لئے اسٹک میں کیمپ کھول دیا گیا ہے ؁

انوکھا پولیٹیکل مذاق۔ ترکی اخبارات میں یہ پولیٹیکل مذاق زور شور سے شائع ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند مولانا شوکت علی کو کسی اسلامی ملک میں قونصل جنرل بنانے والی ہے۔ نیز لنڈن میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن کے قبل از میعاد ریٹائرڈ ہونے پر ان کی باقی میعاد عہدہ کے لئے سر آغا خان کو ہندوستان کا وائسرائے

فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل۔ پنجاب میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا کام پنجاب کونسل نے ایک کمیٹی کے سپرد کیا ہے۔ جس کے سدسیہ تینوں وزیر اور کپتان سکندر حیات خاں ہیں۔ کپتان سکندر حیات خاں نے ہندو مسلم لیڈروں سے تعاون کی اپیل کی ہے۔ اس سلسلہ میں پائنیر نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ اس کمیٹی سے اس معاملہ کا حل نہ ہوگا۔ سر شادی لال اور سر فضل حسین کو اپنے عہدوں سے سبکدوش کر کے اس خدمت پر مامور کرنا چاہیئے ؁

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس۔ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس کے لئے مہاتماجی کے مشورے سے ۳۰-۳۱ دسمبر کی تاریخیں رکھی گئی ہیں۔ اجلاس غالباً احمد آباد میں ہی ہوگا۔ مہاتماجی آشرم میں امام صاحب کی حالت نازک ہونے کی وجہ سے بمبئی سے سیدھے احمد آباد جائیں گے۔ جہاں کہ امام صاحب کا دیہانت ہو گیا ؁

کانگرس والنٹیروں پر دفعہ ۱۴۴۔ پوری میں جہاں کانگرس کا آئندہ اجلاس ہونے والا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے والنٹیروں کے جلوس بند کر دیئے ہیں۔ اس پر پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ گورنمنٹ پر کانگرس کا وار ہے۔ جس کا جواب دیا جائے گا ؁

ایک مہنت کا پراشچت۔ ملتان میں ایک مہنت بابا کشن داس نے اپنی ۱۶ سالہ لڑکی کی شادی ایک ۶۰ سالہ بڈھے سے کر دی تھی۔ بعد میں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ تو پراشچت روپ میں آگ میں جل کر مر گیا۔ گویا پہلے کنیا ہتیا کا پاپ کیا تھا تو پیچھے آتم ہتیا کا ؁

جنوبی افریقہ کو جانے والا ڈیپوٹیشن۔ کیپ ٹاؤن کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے گورنمنٹ ہند جو ڈیپوٹیشن بھیج رہی ہے۔ اس کے لیڈر سر فضل حسین ہوں گے۔ اور ممبران سر جعفری سنگھ۔ آنریبل سری نواس شاستری۔ سر ڈارسی لنڈسے۔ مسز سروجنی نیڈو۔ اور مسٹر جی ایس باجپئی ؁

گول میز کانفرنس کی کمیٹیاں۔ گول میز کانفرنس برخاست کرتے وزیر اعظم نے ممبران کانفرنس کی جو مستقل کمیٹیاں بنائی ہیں۔ ان میں سے ایک کی صدارت کے لئے لارڈ سانکی نے اپنے عہدہ لارڈ چانسلری سے استعفیٰ دے دیا ہے ؁

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پشاور شہر سے رنڈیوں کا اخراج۔

پشاور میونسپلٹی نے رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ عوام کی باشندوں کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے زنانہ بازاری کو شہر کے اندر بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ چنانچہ زنان بازاری کو ایک ماہ کا نوٹس دیا جائے گا۔ کہ وہ شہر سے باہر چلی جائیں ؛

ایک اور آل پارٹیز کانفرنس۔

سور گباشی پنڈت موتی لال نہرو کی آل پارٹیز کانفرنس کے بعد لنڈن کے پولیٹکل حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ برگزیدہ ہندوستانی ڈیلیگیٹ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ نہرو کانفرنس کی طرح ہندوستان میں پھر آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے۔ اس کے لیڈر مہاتما جی ہوں۔ مقصد یہ ہوگا۔ کہ عارضی صلح جاری رہے۔ اور فرقہ وارانہ مصالحت حاصل کی جائے۔ اور دوسرے اختلافات رفع کرنے کی کوشش کی جائے ؛

سول سروس کی تنخواہیں آدھی کر دی گئیں۔

ہسپانیہ میں سول سروس والوں کی تنخواہوں میں ۵۰ فیصدی کمی کر دی گئی۔ گورنمنٹ ہند اپنی مالی مشکلات کے حل کے لئے گورنمنٹ ہسپانیہ سے قیمتی سبق لے سکتی ہے ؛

سودیشی اشتہار پر ٹیکس کا مطالبہ۔

غیر ملکی تجارت پیشہ لوگوں نے گورنمنٹ ہند سے درخواست کی ہے۔ کہ خسارہ پورا کرنے کے لئے سودیشی اشتہار پر ٹیکس لگایا جائے ؛

مسلم ایجی ٹیٹروں کی زبان بندی۔

روہڑی (سندھ) میں مسلمانوں کی ہندوؤں کے خلاف نفرت انگیز سرگرمیاں جاری ہیں۔ ان کے روکنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ان کی زبان بندی کر دی ہے ؛

سکھ جتھے داروں کی بھوک ہڑتال۔

خبر ہے کہ ڈسکہ کے ۳ جتھے اور دوسرے جتھوں کے جتھے دار۔ ماسٹر تارا سنگھ اور سردار کھڑک سنگھ گجرات جیل میں بھوک ہڑتال پر ہیں۔ بھوک ہڑتال جیلوں میں سکھوں کو جھٹکہ نہ دیئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہے ؛

گوردوارہ پر قبضہ کا قضیہ۔

موضع پدری تحصیل ترنتارن میں ایک مہنت کے گوردوارہ پر دوبارہ قبضہ کے سلسلہ میں مہنت کے آدمیوں اور گوردوارہ والوں میں لڑائی ہو گئی۔ جس میں کہا جاتا ہے۔ کہ تین قتل ہوئے۔ اور کئی بری طرح زخمی ہوئے ؛

ٹوری گھبرا اٹھے۔

لارڈ اردن سے آرڈی نینسوں سے ہندوستانی گھبرا اٹھے تھے۔ لیکن لارڈ ولنگڈن کا تازہ بنگال آرڈی نینس اپنے پیشرو تمام آرڈی نینسوں کو پیچھے چھوڑ گیا۔ کیونکہ انگلینڈ کے ٹوری بھی گھبرا اٹھے۔ جن کی خوشنودی کے لئے آرڈی نینس جاری کیا گیا۔ چنانچہ فری پریس کا بیان ہے۔ کہ جب بنگال آرڈی نینس لنڈن میں برٹش وزارت کے سامنے پیش ہوا۔ تو ٹوری ممبران بھی گھبرا اٹھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برٹش وزارت نے حکومت ہند کو ہدایت کی۔ کہ آرڈی نینس کی تباہ کن دفعات پر ہندوستانی نقطۂ نگاہ سے غور کیا جائے ؛

مہاتما گاندھی انگریزوں کے سب سے بڑے دوست۔

کھدر کی لنگوٹی اور کھدر کے کرتہ میں ملبوس ایلون نام کے ایک انگریز پادری نے میرٹھ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ برطانیہ کے خلاف جنگ میں آپ کو فتح یاب دیکھوں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ تشدد کی نہیں پریم اور سچائی کی ہی آخر فتح ہوتی ہے۔ چرخہ میں ہی آپ نے ہندوستان کی نجات بیان کی۔ آخیر میں اس انگریز پادری نے کہا۔ کہ مہاتما گاندھی برطانیہ کے سب سے بڑے دوست ہیں ؛

رڑکی میں بدیشی بائیکاٹ۔

انگورہ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش ہے۔ جس کا مقصد غیر ملکی مال کا بائیکاٹ اور ملکی مصنوعات کی ترجیح کی حمایت ہے۔ اس کے عمل میں آنے پر ٹرکی کو تیس لاکھ پونڈ سالانہ کی بچت ہو جائے گی ؛

گورنر جنرل کی کونسل کلکتہ میں۔

وائسرائے بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ اپنے ایگزیکٹو کونسلروں کو بھی وہاں بلایا ہے۔ تا کہ کونسل کا اجلاس کلکتہ میں کیا جائے ؛

سنیاسی کا تپسیا برت

آریہ سماج دہلی کے جھگڑے شانت ہو گئے۔ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی میں جو ناگوار صورت حالات پیدا ہو گئی تھی۔ سنیاسی کے تپسیا برت کا نتیجہ کرتے ہی ختم ہو گئی۔ چنانچہ ۱۵ دسمبر کے ساتھ برت سنگ میں شری مہاتما نارائن سوامی جی نے اعلان کیا۔ کہ وہ اُن سے برت لیا چکتے ہیں۔ اور جب تک دہلی سماج کے جھگڑے شانت نہ ہوں گے۔ وہ اَن گرہن کریں گے۔ اس پر فریقین سے بڑی بریت ہو کر اپنے آپ کو سوامی جی کے سپرد کر دیا۔ سوامی جی نے لالہ نارائن دت۔ رائے صاحب گنگا رام۔ ماسٹر میلا رام اور لالہ بلاقی داس کو مستعفی ہو جانے کی آگیا دی۔ جسے انہوں نے سویکار کیا۔ پھر اُنھیں دو بہترین جلسوں کی بھون میں کرنے کی آگیا دی۔ اس کا بھی اُنہوں نے پالن کیا۔ بلیدان بھون میں نتیجہ ہوا کہ فریقین نے جو مقدمات ایک دوسرے کے خلاف چلا رکھے ہیں۔ وہ واپس لے لیں۔ مقدمات واپس لینا بھی منظور ہوا۔ اور ۱۳ نومبر کو ڈی اے وی ہائی سکول کی جو نئی کمیٹی رجسٹرڈ کرائی گئی تھی۔ اس کو بھی توڑ دینا منظور کیا گیا۔ اس طرح آریہ سماج دہلی پر آپس کے جھگڑوں کا جو کلنک تھا۔ وہ سنیاسی کے تپسیا کے برت سے دور ہو گیا۔ اور برت کا ہی پھل ہے۔ کہ بھائی بھائی گلے مل کر پہلے کی طرح شانتی پوروک آریہ سماج کا کام کرنے پر تیار ہو رہے ہیں ؛

سب ڈویژنل آفیسر نے مسجد گروا دی

خانیوال میں سرکاری جگہ پر مسلمانوں نے بلا اجازت پختہ مسجد تعمیر کرلی تھی۔ سب ڈویژنل آفیسر ملک عبد الحق خان نے موقعہ پر جا کر مسجد گروا دی ؛

کشمیر پر حسرت موہانی کی چڑھائی۔

کہا جاتا ہے۔ کہ بے پیندی کے لوٹے حسرت موہانی چند مسلم لیڈروں کا جتھہ بنا کر کشمیر پر چڑھائی کریں گے۔ چڑھائی سے پیشتر قید ہونے کی صورت میں اُن کے گھر والوں کے اخراجات کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ عجب نہیں کہ اس لیڈری جتھہ کا مقصد صرف چندہ جمع کرنا ہی ہو اور اُن کی جتھہ بندی روپیہ مل جانے کے ساتھ ہی ٹوٹ جائے ؛

یو۔ پی میں باردولی بنائی جانیوالی ہے

یو۔ پی میں عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک بس شروع ہی سمجھیئے۔ الہ آباد کے ضلع میں اسے پہلے چلایا جائے گا۔ اطلاع ہے۔ کہ ۲۰۰ کے قریب دیہات میں جلسے کئے گئے۔ دالنٹیروں کی بھرتی شروع کر دی گئی۔ کسانوں سے اس قسم کے حلف نامہ پر دستخط لئے جا رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ معاملہ معاف کرنے کو تیار ہے۔ نہ فصلوں کی تباہی کی صورت میں معاوضہ دینا چاہتی ہے۔ اس لئے ہم مالیہ ادا نہ کریں گے۔ اور امن و شانتی سے سختیاں برداشت کریں گے ؛

احراروں کی معافیاں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک کوئی پانچ ہزار احراری قیدی جیلوں سے معافی مانگ کر رہا ہو چکے ہیں

یو۔ پی کانگرس کا پریذیڈنٹ۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے یو۔ پی کانگرس کے پریذیڈنٹ پد کے لئے نام پیش کئے ہیں۔ ان میں ذیل کے نام بھی ہیں (۱) جے ایم سین گپتا۔ (۲) راجیندر پرشاد (۳) خان عبد الغفار خاں (۴) سبھاش چندر بوس (۵) مہاتما گاندھی۔ (۶) ڈاکٹر محمد عالم۔ (۷) مولانا آزاد ؛

ودیش کیلئے پرکاش کی قیمت میں اضافہ

ڈاک خانہ کے نئے قواعد کے مطابق ایک پرکاش کی ڈاک پر دو پیسہ کی بجائے تین پیسہ کا ٹکٹ لگیگا اس لئے پرکاش کی قیمت بیرون ہند کے لئے پانچ کی بجائے چھ روپیہ کی گئی ہے۔ پرکاش کے غیر ممالک کے پریمی نوٹ کر لیں ؛

اچھوتوں اور ہندوؤں کے لئے اکٹھے سکول

ریاست بڑودہ نے حکم جاری کیا ہے کہ اچھوتوں کے علیحدہ سکول بند کئے جائیں۔ اور اچھوت

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے!

سیتارام آریہ اینڈ سنز کا سگندھت دھوپ اگربتیاں اور ہون سامگری ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ اور اگربتیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی شدھ اور پوتر ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی ؛

دوبارہ ملنے پر پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور

سماجوں سبھاؤں اور دوکانداروں کو خاص رعایت لکھکر فیصلہ کیجئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۰ مگھر سمت ۱۹۸۸

نئی سپرٹ

آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ نے ہمارے لئے ایک نیا سوال پیدا کر دیا ہے۔ اگر اس کا مناسب حل نہ کیا گیا۔ تو آگے چل کر آریہ سماج کی راہ میں ایسی مشکلات حائل ہو جائیں گی۔ کہ ان کا کوئی سدّ باب نہ ہو سکیگا۔ کیونکہ ایک دیکھتی دُودھنی شکتیوں کو پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اُنہیں شانت بھی کر سکے ؛

مہاتما گاندھی کی بدولت ہمارے جیون اور ہمارے دیہنک وہار میں ایک نئے شبد کا پریوگ ہوا ہے۔ اور وہ ہے ستیاگرہ۔ انگریزی میں اسے ڈائریکٹ ایکشن کہتے ہیں۔ جب سے ستیاگرہ کا بطور ایک پولیٹیکل ہتھیار کے استعمال شروع ہوا ہے۔ تب سے دوسرے میدانوں میں بھی اس کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ مسلمان ان دنوں کشمیر دربار کے خلاف ستیاگرہ کر رہے ہیں اور اس کی خواہش کے خلاف ریاست میں جتھے لے جانا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہاں بغاوت پیدا کر سکیں۔

آریہ سماج کے اتہاس میں ستیاگرہ پہلی بار آریہ سماج لاہور کے پچھلے سالانہ جلسہ پر ہوا ہے۔ اُسے ستیاگرہ کا نام دینا اس پوتر شبد کا اپمان کرنا ہے۔ اُسے دُراگرہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ ہم نے دعویٰ تو پبلک کے سامنے یہ کیا تھا۔ کہ ہم نگر کیرتن کا ادھیکار پراپت کرنے کے لئے ستیاگرہ کریں گے۔ وہ تو ہم نہ کر پائے۔ لیکن اپنے گھر میں ہم نے ستیاگرہ شروع کر دیا۔ ۲۸ نومبر کی صبح کو اُتسو کا آرمبھ شری سوامی ستیانند جی کے اُپدیش سے ہونا تھا جب وہ ویدی پر آئے تو کچھ بھائیوں نے سوال کرنے شروع کر دیئے یہ نشان تھا اس بات کا کہ جو کوئی بھی اُن کے اُپدیش کا مخالف ہے۔ وہ مخالفت میں شامل ہو جاوے۔ مخالفت کرنے والے بھائیوں کو کئی طریقوں سے سمجھایا گیا۔ لیکن وہ نہ مانے۔ اس پر اُس وقت کی کارروائی ملتوی کی گئی ؛

اب کر اُتسو سماپت ہو چکا ہے۔ من بھی کچھ شانت ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اب سوچنا چاہئے کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر جو کچھ ہوا کیا وہ آریہ سماج کے ہت کا سبب لئے ہوئے تھا ؟

اس سوال کا جواب سوچتے ہوئے آپ کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ سوامی ستیانند جی کے وچاروں کا پرشن اس وقت نہیں۔ میں نہ اُن کے گرنتھ بھگتی پرکاش کی پرورتی کو پسند کرتا ہوں۔ نہ اُن کی رام نام دیکشا کے پکش میں ہوں باوجود اس کے میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج لاہور کے اُتسو پر جو کچھ کیا گیا۔ وہ سرودتھا انوچت تھا کیونکہ اس کے لئے کسی سنستھا کی طرف سے آگیا نہ تھی۔ کسی ایک شخص یا چند ایک اشخاص کو ستیاگرہ شروع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر وہ کریں گے۔ تو وہ ستیاگرہ نہ ہوگا۔ دُراگرہ ہوگا۔ انارکی ہوگی۔ ستیاگرہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ کسی سبھا سوسائٹی کی اجازت ہو۔ اگر ہر ایک شخص کو اس کی اجازت ہو تو آج اندھیر مچ جائے۔ اور سوسائٹی ایک دن زندہ نہ رہ سکے۔ اگر ہم کسی کا ویاکھیان سننا نہیں چاہتے۔ تو ہمارا اپوزن ادھیکار ہے۔ کہ ہم اُٹھ کر چلے آئیں۔ لیکن ہم اُسے ویاکھیان دینے ہی نہ دیں۔ اس کا ادھیکار ہمیں اس وقت تک نہیں۔ جب تک کوئی سنستھا ایسا کرنے کی آگیا نہ دے ؛

سوامی ستیانند جی آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو پر اُپدیش دینے کے لئے آئے تو زبردستی نہیں بلکہ آریہ سماج لاہور کے ادھیکاریوں کی پرارتھنا پر آریہ سماج لاہور میں بھی ایسے آریہ بھائی ہیں۔ جو نہیں چاہتے تھے۔ کہ سوامی جی کا اُپدیش ہو انہوں نے انترنگ سبھا میں اس کا وِرودھ کیا۔ بہو پکش اُن کے وِرودھ تھا۔ اُنہوں نے سادھارن سبھا میں اپیل بھی کی۔ لیکن بہو پکش اُن کے وِرودھ رہا۔ اس لئے جہاں تک آریہ سماج لاہور کے کانسٹی ٹیوشن کا تعلق ہے۔ سوامی جی کا اُپدیش سرودتھا نیم انوکول تھا۔ نیم وِرودھ آچرن اُن کا تھا۔ جو اس اُپدیش کو روکتے تھے۔ ہاں آریہ سماج لاہور سے اُونچی آریہ سماج کی کسی سنستھا کا ریزولیوشن سوامی جی کے اُپدیش کے وِرودھ ہوتا۔ تب بھی کوئی بات تھی۔ لیکن یہ نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس سمے تک سوامی جی کے لئے آریہ سماج کی ویدی بند نہیں کی۔ نہ سارودیشک سبھا نے۔ اس لئے کسی بھی آریہ سماجی پرش کو یہ ادھیکار کیسے پہنچتا ہے۔ کہ وہ سوامی جی کو اُپدیش دینے سے روکے لیکن میں اس سے ایک قدم آگے جاتا ہوں۔ سارودیشک سبھا یہ نشچے کر دے کہ سوامی ستیانند جی کا اُپدیش آریہ سماج کی ویدی سے نہ ہونا چاہئے تب بھی کسی آریہ پرش کو اس کے وِرُدھ ستیاگرہ کرنے کا ادھیکار نہیں۔ جب تک کہ یہی سبھا ستیاگرہ کا نشچے نہ کرے۔ سارانش یہ کہ ستیاگرہ کیول اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ کوئی باقاعدہ سبھا باقاعدہ طور پر وچار کے بعد اس کا نشچے اور اُس کی گھوشنا کرے۔ کانگرس کے ستیاگرہ کو ہی لے لو۔ سب سے پہلے انڈین نیشنل کانگرس نے اپنے کھلے اجلاس میں جو لاہور میں ہوا۔ سول نافرمانی کا پرستاؤ کیا۔ اس کے بعد کانگرس کاریہ کارنی سبھا نے اس پرستاؤ کو کاریہ روپ میں پرینت کرنے کا نشچے کیا۔ مہاتما گاندھی کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا۔ نیم بنائے گئے۔ جن سویم سیوکوں نے ان نیموں کے آدھین کاریہ کرنا سویکار کیا۔ اُنہیں لیا گیا۔ مہاتما گاندھی گول میز کانفرنس کے نشچوں سے سنتشٹ نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے ایک بار یہ نہیں کہا۔ کہ میں جاتے ہی سول نافرمانی شروع کر دونگا۔ جب کبھی اُنہوں نے اس مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہی کیا۔ کہ میں اپنی رپورٹ کانگرس کاریہ کارنی سبھا کے سامنے رکھوں گا۔ وہ نشچے کرے گی کہ کیا کرنا ہے۔ ان دنوں یو پی میں عدم ادائیگی لگان کا سوال چھڑ رہا ہے اس کے متعلق یو پی کی پراونشل کانگرس کمیٹی نے بہت دیر تک گورنمنٹ سے پتر ووہار کیا۔ جب کوئی نشچے نہ ہوا۔ تب کانگرس کمیٹی نے کسانوں کو لگان کی ادائیگی سے انکار کرنے کو کہا ؛

میں نے یہ بات اپنے آریہ بھائیوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ کسی ایک شخص یا چند ایک اشخاص کا ادھیکار نہیں۔ کہ وہ ستیاگرہ شروع کر دیں۔ اگر وہ کریں گے۔ تو سوسائٹی یا سنستھا کے اپرادھی ہوں گے۔ مجھے ایک صورت ستیہ آگرہ کی نظر آتی ہے۔ وہ یہ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نشچے کر دے۔ کہ فلاں اُپدیشک کو آریہ سماج کی ویدی پر کھڑا ہونے کی اجازت نہ دی جائے اور باوجود اس کے کوئی آریہ سماج کی آگیا کا اُلنگھن کرے۔ تو اُس صورت میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماجوں کو آگیا دے سکتی ہے کہ فلاں آریہ سماج کے اُتسو پر پکٹنگ کیا جائے۔ اگر فلاں اُپدیشک کا اُپدیش کرایا جائے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ قدم سبھا اُس سمے اُٹھائے گی۔ جبکہ باقی سب سادھن ناکام ثابت ہونگے۔ سبھا چاہے تو اس سماج کا سمبندھ توڑ سکتی ہے۔ اپنے اُپدیشک وہاں بھیجنے سے انکار کر سکتی ہے۔ اور دیگر آریہ سماجوں سے کہہ سکتی ہے کہ وہ اس آریہ سماج کے اُتسو کا بائیکاٹ کریں۔ ستیہ آگرہ پہلا ہتھیار نہیں بلکہ آخری ہتھیار ہے۔ چونکہ نہایت خطرناک ہے۔ اس لئے ہر ایک کو اختیار نہیں۔ کہ جب چاہے اس کو استعمال کرنے لگے۔ کیول شیش اوستھا میں ہی اس کا استعمال جائز ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ بائیکاٹ کا ہتھیار کم کارآمد نہیں ہے۔ اگر کسی اُپدیشک کا اُپدیش ہی لوگ سننے کو تیار نہ ہوں۔ تو اُپدیشک کا اپمان ہو جاتا ہے ؛

ایک بات اور ادا میں اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔ مہاتما گاندھی نے ستیہ آگرہ شروع کیا۔ اس لئے کہ حکومت انگریزی ملک کے سامنے جوابدہ نہیں۔ ہمیں ذمہ دار حکومت حاصل نہیں گورنمنٹ کے ہاتھ میں بندوق اور بارود ہے وہ اُس کی طاقت سے ہماری جائز آواز کو دبا سکتی ہے ہماری کونسلیں اس قسم کی بناوٹ رکھتی ہیں کہ اول تو وہاں ہم اپنی آواز سنا ہی نہیں سکتے۔ لیکن اگر سنا بھی سکیں۔ تو گورنمنٹ کا اختیار ہے۔ کہ ہماری بات مانے یا نہ مانے۔ اس کے خلاف ستیاگرہ تو تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول پر سمجھا جا سکتا ہے لیکن آریہ سماج میں اس کے کیا معنی۔ جہاں ایک ایک سبھاسد کو مکمل ذمہ داری حاصل ہے۔ جہاں کثرت کا فیصلہ سماج کا فیصلہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت میں کسی سوال پر اقلیت میں ہوں، مجھے پورن سوتنترتا ہے۔ کہ میں پرچار کے ذریعہ اور لوگوں کو سمجھا بجھا کر اپنی اکثریت بنا لوں۔ جب اکثریت میرے ساتھ ہوگی۔ تو ستیاگرہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر اکثریت میرے ساتھ نہ ہو۔ اور میں ستیاگرہ سے اُسے خاموش کرا دوں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اقلیت اکثریت پر حکومت کرے۔ حکومت کے خلاف ستیاگرہ کرنے کا ہمیں حق ہے۔ تو ہم ہی کہ ہم سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اکثریت اُس کے ساتھ نہیں ہے۔ آریہ سماج پر گورنمنٹ کی نظیر چسپاں نہیں ہو سکتی ؛

آریہ پرشوں کی اخلاقی ذمہ داری مہان ہے آریہ سماج کو بنانا اور بگاڑنا ان کے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہیں۔ تو کانسٹی ٹیوشن کو مضبوط کر دیں۔ چاہیں تو کمزور۔ جب کسی چیز کا بنانا اور بگاڑنا ہمارے ہی ہاتھ میں ہو۔ تو کوئی قدم جو اس کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتا ہے۔ اُٹھانے سے پہلے ہمیں اپنی ذمہ داری کو محسوس کر لینا چاہئے۔ آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو پر جو کچھ ہوا۔ کیا اس سے آریہ سماج کی شوبھا بڑھی؟ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ آریہ پرش اپنے ہردیوں سے اس کا اُتر لیں ؛

(کرشن)

نئے سال پر ہر ایک پریمی کے لئے فرض ہے کہ پرکاش کے نئے خریدار بنائے ؛

آریہ ہوٹل لاہور نزد ہسپتال متمدن و شستہ اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کمرے ہوادار بجلی کی روشنی ٹکٹ گھر ڈاکخانہ اڈا لاری بالکل پاس ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

”پنجاب کیسری“ بند ہوگیا

ہندی پرچار کے خیال سے پنجاب میں ہندی پتر نکالنے کی کئی کوششیں ہوئیں۔ لیکن ناکام رہیں۔ ان میں ایک کوشش ”پنجاب کیسری“ کے روپ میں تھی۔ ”پنجاب کیسری“ راشٹریا شکشا کے سچے یودھا سمپادکوں کے ہاتھ میں تین سال تک اچھا کام کرتا رہا۔ لیکن گھاٹا برداشت کرنے کی طاقت ختم ہو جانے پر اس کے سنچالکوں کو مجبوراً اس کے بند کرنے کے فیصلہ پر پہنچنا پڑا۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ پنجابیوں کا ہندی پریم ابھی تک ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترا۔ اگر اُترا ہوتا۔ تو جہاں بیسیوں اُردو پتر کامیابی سے چل رہے ہیں۔ وہاں ایک آدھ ہندی پتر کا چلنا ناممکن نہ ہوتا ؀

آریہ سماج انڈسٹریل سکول جاری کرے

آریہ سماج سری نگر کا دیانند انڈسٹریل سکول جاری کرنے کا پریتن پرشنسنیہ ہے۔ جس میں ودیارتھیوں کو کریاتمک شلپ ودیا کی شکشا دی جائے گی۔ اور اس طرح اُنہیں روٹی کمانے کے قابل بنایا جائے گا آریہ سماج کی تعلیمی سرگرمیاں اس سمے تک سرکاری تعلیم کی تقلید میں ہیں۔ لڑکے لڑکیوں کی شکشا انہیں لائنوں پہ چل رہی ہے جس لائن پہ سرکاری سکولوں میں شکشا دی جاتی ہے۔ گوروکل شکشا پرنالی نے رد کر بہت حالت بدلا ہے۔ لیکن انڈسٹریل شکشا کے سلسلہ میں ابھی کوئی ونجش سمستان نہیں ؀

روٹی کا سوال جس طرح آج آریہ جاتی کو تنگ کر رہا ہے۔ اگر آریہ سماج اسے انوبھو کرتا اور اس انوبھو سے لابھ اُٹھانا چاہتا۔ تو اُسے اپنے تمام سکول کالجوں کو شلپ ودیالیوں میں بدل دینا چاہئے تھا۔ جن میں جہاں اچھے شلپ شکشا کا پربندھ ہوتا۔ وہاں ہر ایک آریہ لڑکے لڑکیوں کو ایک دو سال کی شکشا دے کے اس قابل بنانے کا انتظام ہوتا کہ وہ با عزت تمام روزی پیدا کر سکیں۔ لیکن آریہ سماج کا دھیان ابھی تک نہیں آیا۔ آریہ سماج سری نگر ہندوستان بھر۔ یا پنجاب میں تو غالباً سب سے پہلی سماج ہے۔ جس نے اس طرف دھیان دیا ہے سری نگر کے انڈسٹریل سکول کا دائرہ اثر ہم جانتے ہیں۔ محدود ہوگا۔ اور اس سے پنجاب کو کوئی لابھ نہیں پہنچ سکتا۔ ایک طرح سے لابھ ہو سکتا ہے کہ پنجاب کے آریہ سماجوں کی توجہ اس شکشا کی طرف ہو۔ اور ہر ایک آریہ سماج سکول اور کنیا پاٹھ شالا میں جاری رکھنے کی بجائے انڈسٹریل سکول جاری کرے جس میں ہندی اور دھرم کی تعلیم شلپ شکشا کے ساتھ ساتھ دی جائے۔ ان سکولوں میں جانے والے لڑکے ہر ایک جاتی کے ہوں۔ اور جن کا آریہ سماج پر بوجھ نہ ہوگا۔

اس سے آریہ سماج پر خرچ کا بوجھ بھی ادھک نہ ہوگا۔ وہ ہندوستان کو آریہ بھی بنا سکیگا۔ اور بے روزگاری کے سدباب کا شرے بھی اُسے ملے گا ؀

شردھانند دوس مناؤ!

شہید دھرم سوامی شردھانند جی کا یوم شہادت ۲۳ دسمبر ایک بار پھر آن پہنچا۔ آریہ ناریوں کا کرتویہ ہے کہ اپنے شہید اعظم کے یوم شہادت کو اُس کی شان کے مطابق منائیں۔ کس طرح؟ صرف جلسے اور جلوس، کمزوریہ نہیں۔ بلکہ شہید سوامی جی کے اُدیشوں کو اپنا کر ؀

سوامی جی کی شہادت کا کارن اُن کی شدھی کی سرگرمیاں ہیں۔ اُن کی سچی یادگار اگر ہو سکتی ہے تو یہ کہ شدھی کی رفتار تیز ہو۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ شدھی کی رفتار سست ہو رہی ہے۔ گو آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے شدھی کا پرچار زور شور سے کیا جاتا ہے۔ اور ہندو منڈل ہی نہیں سناتن دھرمیوں کی طرف سے بھی مخالفت ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ تحریک شدھی کو جاری رکھنے کے لئے آل انڈیا شدھی سبھا بھی موجود ہے۔ تاہم عملی نتیجہ نہ صرف یہ کہ حوصلہ افزا نہیں۔ حوصلہ شکن ہے۔ یہ مبالغہ کی بات نہیں۔ کہ اس تحریک کی بدولت جتنے ودھرمی شدھ کئے جاتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ اپنے دھرم سے پتت ہو جاتے ہیں۔ پھر جو پتت ہوتے ہیں۔ اُن کی واپسی کی تو چنداں اُمید نہیں ہوتی۔ لیکن جنہیں ہم شدھ کرتے ہیں۔ وہ ہمارے اندر غیر جنس کی طرح محسوس کئے جانے پر آخر بھٹک بھٹک کر واپس چلے جاتے ہیں۔ اور اس طرح شدھی بجائے نفع رسانی کے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے۔ یہ حالات ہیں۔ جن پر شردھانند دوس کو آریوں کو وچار کرنا چاہئے۔ اور شدھی کے فروغ کے راستے میں جو رکاوٹیں ہیں۔ اُنہیں دُور کرنے کے لئے ایسی تجاویز سوچنی چاہئیں۔ جن پر عمل کر کے اس تحریک کو کامیاب بنایا جا سکے۔ جلسے جلوس تو اس دن ہونے ہی چاہئیں۔ اور بڑے شاندار ہونے چاہئیں۔ جس میں آریہ سماجی ہی نہیں۔ آریہ ماتر کو شامل کرنے کا پریتن ہونا چاہئے۔ لیکن سوامی جی کی یاد میں اگر ہم نے شردھا کے پھول بھینٹ کرنے ہیں۔ تو اس کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ جن اُدیشوں کے لئے سوامی جی جئے۔ اور جن کے لئے مرے۔ اُن کو پورن کرنے کا پرتگیا آریہ نرناری اس یوم شہادت کو برت لے ؀

حضرت! یہ ہے فساد۔ کہاں ہوا؟ آریہ سماج میں نہیں۔ آپ کی آل مسلم کانفرنس میں۔

فساد کہاں ہوا؟

”پیغام صلح“ نے ”آریہ سماج میں فساد“ کے شر انگیز عنوان سے ایک نوٹ حوالہ قلم کیا ہے جو آریہ سماج لاہور کے اُتسو کے متعلق ہے۔ آریہ سماج کے اُتسو میں فساد کی خبر ایسی ہی غلط ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ احمدیہ بلڈنگ کی چھت گر پڑی ؀

آریہ سماج لاہور کے اُتسو میں سوامی ستیانند جی کا دیا کھیان روکنے کے لئے جو کچھ ہوا۔ وہ افسوس ناک ضرور ہے۔ لیکن اُسے فساد نہیں کہا جا سکتا۔ فساد اُسے کہتے ہیں۔ جو دنیا بھر کے مسلمانوں کی کانفرنس منعقدہ بیت المقدس میں ہوا۔ کس طرح۔ کہ کانفرنس میں قاہرہ کا ڈیلیگیٹ مہاس پاشا کی طرف سے پیغام دے رہا تھا۔ تو ایک اور ڈیلیگیٹ سلیمان بے کود کر آگے آیا۔ اور با آواز بلند کہا۔ مصر میں صرف ایک ہی شخص ہے۔ اور وہ ہے شاہ فواد۔ اس کے بعد شور و شر پیدا ہوا۔ اور سلیمان بے کو لاٹھیوں سے اس قدر پیٹا گیا۔ کہ وہ گر پڑا۔ اس پر پولیس آ گئی۔ اور اُسے باہر لیجایا گیا۔

آریہ سماج ہوشیار باش

آریہ سماج نے شدھی کا دوار ہر ایک ودھرمی کے لئے کھول رکھا ہے۔ بہتیرے اس دروازے سے صدق دلی کے ساتھ ویدک دھرم میں داخل ہوتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں۔ جنہوں نے شدھ ہونے کو روزگار بنایا ہوا ہے۔ وہ دھرم بھاؤ سے نہیں۔ روپیہ بٹورنے کے لئے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک مثال محی الدین کی ہے۔ جو دھرم سیوک کے نام سے آریہ سماج میں داخل ہوا۔ اس کے متعلق شکایت ہے۔ کہ وہ آریہ سماجوں سے دھن بٹور رہا ہے۔ یہ راز شاید کچھ دیر اور افشا نہ ہوتا۔ اگر اس کے مسلمان سمبندھیوں کا پتر آریہ سماج لائل پور کے ہاتھ میں نہ آ جاتا۔ اس پتر کا ذکر اسی انک میں آریہ اپدیشک کے لیکھ میں آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بظاہر وہ گوردوکل پرالسی کے لئے دھن اکٹھا کرتا تھا لیکن باطن اُس کا مقصد دو ہزار روپیہ اپنے مسلمان باپ کو بھیجنا تھا ؀

یہ تو ایک مثال ہے۔ نہ معلوم اور کتنے محی الدین دھرم سیوک کے بھیس میں آریہ سماجوں کا دھن بٹورتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں کو ہوشیار

رہنا چاہئے۔ اور کسی ایسے ویکتی کو جس کے متعلق اُنہیں ذاتی واقفیت نہ ہو۔ کسی اُدھکار میں دھن نہ دینا چاہئے۔ تاکہ عیار مسلمانوں کی شدھ ہونے کی ٹھگی پاؤں نہ پھیلا سکے ؀

فرنچ بھاشا ستیارتھ پرکاش

یکم اسوج سمت ۱۹۸۸ سے اب تک فرنچ بھاشا ستیارتھ پرکاش کے لئے جن دانیوں سے دان پراپت ہوا ہے۔ اُن کی سوچی منن پر کار ہے ؀

اس کام کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی آوشکتا ہے جتنی جلدی رقم پوری ہو جائیگی۔ اتنی جلدی اس کام کو ہاتھ میں لیا جا سکیگا۔ اس لئے دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ بہت جلد اس طرف دھیان دے کر اپنے بھاگ کا دھن سری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام بھیجدیں ؀

(۱) ڈاکٹر ہربنس جی ببیرہ ڈاکخانہ تلونڈی ضلع ہوشیارپور ۔۔۔ ۰۔۔۲ روپیہ
(۲) ڈاکٹر نیکچند جی ملٹری فارم انبالہ ۔۔۔ ۰۔۴۔۱ ”
(۳) مہاشہ سائیں داس جی کشتواڑ جموں ۔۔۔ ۰۔۸۔۵ ”
(۴) مہاشہ جگن ناتھ جی آریہ دوکاندار چک ۱۴۵ ۔۔۔ ۰۔۸۔۰ ”
(۵) مہاشہ شادی لال جی بی۔ اے۔ ایل ٹی۔ دہلی ۔۔۔ ۰۔۰۔۱۰ ”
(۶) مہاشہ مہر سنگھ جی لاہور ۔۔۔ ۰۔۰۔۵ ”
(۷) ” ” اچھر رام ” ” ۔۔۔ ۰۔۰۔۲ ”
(۸) ” ” بوسا رام ” ” ۔۔۔ ۰۔۰۔۵ ”
(۹) ” مانک چند جی پردھان آریہ سماج تہ گنگ ۔۔۔ ۰۔۰۔۵ ”
(۱۰) آریہ سماج گھرونڈہ ضلع گورداسپور ۔۔۔ ۰۔۰۔۵ ”
(۱۱) ” کسولی ضلع انبالہ ۔۔۔ ۰۔۰۔۱۰ ”
(۱۲) ” احمد پور سیال ” جھنگ ۔۔۔ ۰۔۰۔۵ ”
(۱۳) ڈاکٹر رام لال جی ” ” ۔۔۔ ۰۔۰۔۱ ”
(۱۴) گرپت داس رنگپور مظفرگڑھ ۔۔۔ ۰۔۸۔۰ ”
(۱۵) آریہ سماج ” ” ۔۔۔ ۰۔۸۔۲ ”
(۱۶) مہاشہ ہیت رام پنشنر ملتان ۔۔۔ ۰۔۰۔۱ ”
(۱۷) ڈاکٹر گوپال داس جی ” ۔۔۔ ۰۔۰۔۱ ”
(۱۸) مہاشہ ہر بھگوان جی پوری کارخانہ آبکاری امرتسر ۔۔۔ ۰۔۰۔۲ ”
(۱۹) آریہ سماج بہاولپور ۔۔۔ ۰۔۰۔۴ ”
(۲۰) ” راما منڈی پٹیالہ ۔۔۔ ۰۔۰۔۲۵ ”
(۲۱) ” ابوہر (فیروزپور) ۔۔۔ ۰۔۰۔۵ ”
(۲۲) مہاشہ رام نرائن جی جوہرا بوہر ۔۔۔ ۰۔۰۔۵ ”
(۲۳) ” چاندی رام ورما ” ۔۔۔ ۰۔۰۔۲ ”
(۲۴) آریہ کمار سبھا ” ۔۔۔ ۰۔۰۔۲ ”
(۲۵) ایشور داس جی صراف ہری پور ہزارہ ۔۔۔ ۰۔۰۔۱ ”
(۲۶) آریہ سماج ایبٹ آباد ۔۔۔ ۰۔۰۔۱۰ ”

(سوامی سوتنترانند)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لالہ کیدار ناتھ ٹھاپر کو صدمہ

ہمیں اس سماچار کو سپرد قلم کرتے ہوئے سخت دکھ ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرانے برگزیدہ کاریہ کرتا لالہ کیدار ناتھ جی ٹھاپر کا پریہ پتر جگدیش چندر کھشے روگ سے مرتیو کا گراس بن گیا ہے۔ جگدیش چندر لالہ جی کا دوسرا سپتر تھا۔ اُن کا بڑا پتر برہمچاری ایڈیشٹر "وِدیا النکار" سنیاسی بن کر آریہ سماج کی سیوا کا برت لے چکا ہے۔ جگدیش کی مرتیو لالہ جی کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ کن الفاظ میں لالہ جی کو اور اُس بیکیا دیوی کو جس کا سوہاگ چھن گیا ہے دھارس دیں۔ پرماتما سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سورگ باشی کے ماتا پتا اور معصوم دو ہوا کو توفیق دیں۔ کہ وہ شانتی سے اس صدمہ کو برداشت کریں ؎

ہندو سکھّوں کی نگاہ میں

سکھ ہندوؤں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے لئے معاصر "شیر پنجاب" کے ذیل کے الفاظ دیکھئے:۔

"اِن (ہندوؤں) کو یہ زعم ہے۔ کہ سکھ ایک دو پیڑھی مر کر اُن جیسے ہی بزدل بن سکتے ہیں"

سکھ ہی نہیں۔ مسلمان بھی ہندوؤں کو بزدلی کا طعنہ دینے میں اُن کے ساتھ ہیں۔ اب یہ ہندوؤں کے لئے سوچنے کی بات ہے۔ کہ وچار یں۔ کہ اُنہیں جو دھرم کی رکشا میں چھاتی پہ گولیاں کھانے اور ستیہ آگرہ کی جنگ میں لاٹھیاں جھیلنے۔ اور ملکی اور قومی آدرش پہ اپنی جان تک قربان کرنے میں سکھوں اور مسلمانوں کو پیچھے ڈال گئے بزدلی کے طعنے کیوں دیئے جاتے ہیں۔ وچار کے بعد اس کارن کو دور کریں۔ جس سے غیر ہندوؤں کی نگاہ میں وہ بزدل معلوم ہوتے ہیں۔ ہم سے پوچھا جائے۔ تو ہندوؤں کی اس بزدلی کا بڑا کارن اسنگھٹن ہے۔ ہندو اس وقت جھاڑو کے اُن تنکوں کی طرح ہیں۔ جو بکھرے ہوئے ہوں۔ جس طرح آپس میں بندھے ہوئے تنکوں کی ناتوانی دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سنگھٹن کی رسی سے ہندو بندھ جائیں تو اُن کی بزدلی عنقا ہو جائے گی۔ اور کسی کو انہیں بزدل کہنے کا کارن دور ہو جائیگا

جگن ناتھ پوری میں فحش تصاویر

جگن ناتھ پوری ہندوؤں کا مشہور تیرتھ ہے۔ جتنا مشہور ہے۔ اتنا ہی ہندوؤں کی خرافات پرستی کا مظہر ہے ؎

وہ ہندو جو یہاں اچھوت اُدھار کے راستے میں کانٹا ہے۔ وہاں جگن ناتھ پوری میں اچھوت سے اچھوت کا جوٹھا کھانا اپنا سوبھاگیہ سمجھتا ہے۔ سارے جہاں کا جوٹھا کھانے کے علاوہ دوسری خوبی اس تیرتھ کی فحش تصاویر ہیں۔ جو تصاویر وہاں ہیں۔ اُن کا عشر عشیر بھی کسی شخص کے ہاں ہو۔ تو اُسے کوئی شریف نہ کہے گا۔ لیکن جگن ناتھ پوری میں ان تصویروں کو ایک راسخ الاعتقاد ہندو نہ صرف یہ کہ اُس کے دل میں اُنہیں برداشت نہ کرنے کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ ان کو اپنی مکتی کا سادھن سمجھتا ہے ؎

جس جاتی کی بدھی ایسی ملین ہو چکی ہو۔ وہ سزاوار ٹھوکروں کی ہے۔ ایسی حالت میں یہ تعجب نہیں۔ کہ اُسے ہر جگہ پاؤں سے ٹھکرایا جاتا ہے۔ بلکہ تعجب ہوگا۔ اگر اُسے ٹھکرایا نہ جائے۔ شکر ہے۔ کہ جگن ناتھ پوری کو ان فحش تصاویر سے پاک کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ لیکن ہندو جہالت ایسے مقام تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اس خیال کی کامیابی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ یہ کام کانگریس کا نہیں آریہ سماج کا ہے۔ پرنتو آریہ سماج میں تھکاوٹ کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہندو جاتی مذہبی خرافات سے پاک ہو تو کیسے ہو؟ پرنتو پرماتما کی گتی نیاری ہے۔ اگر اس قدیم ہندو جاتی کا زندہ رہنا اُسے منظور ہے۔ تو کوئی نہ کوئی سبیل نکل ہی آئے گی ؎

مہرشی دیانند

(از خان احمد حسین خان صاحب بی اے ایڈیٹر شباب اردو)

اے اہل بزم پردہ غفلت اُٹھائیے ۔۔۔ پروانہ وار شمع سے اب لو لگائیے
آئینہ اپنا قلب مصفّا بنائیے ۔۔۔ آنکھوں کا فرش راہ وفا میں بچھائیے

میں آفتاب حشر کو تارے دکھاؤں گا
اور آج روح پاک سوامی بلاؤں گا

آئیں گے ہم میں آج دیانند ذی وقار ۔۔۔ وہ جن پہ چرخ عقد ثریا کرے نثار
رشیوں کا افتخار سومنیوں کا اقتدار ۔۔۔ آنکھوں میں جن کی رہتا تھا توحید کا خمار

سیوا میں اپنی قوم کے آتش بہ جام ہے
سورج ہے ان کو رات کو ماہ تمام ہے

ہر ایک جانتا ہے وہ جادو بیان ہے ۔۔۔ ویدوں کا ترجمان ہے اور پاسبان ہے
وہ اس قدر بلند نہ وہم و گمان ہے ۔۔۔ بھگوان کا سروپ ہے ایشور کی شان ہے

جس وقت آئے تیغ جہالت اُچٹ گئی
آئے تو ہند و قوم کی کایا پلٹ گئی

وہ آئے آ کے ابر گہربار بن گئے ۔۔۔ وہ آئے آ کے قافلہ سالار بن گئے
وہ آئے آ کے مہر کا اوتار بن گئے ۔۔۔ ساجن بنے سجن بنے دلدار بن گئے

تا کا جسے وہ اُن کا طلب گار ہو گیا
سو جان سے وہ اُن کا خریدار ہو گیا

سر رکھنے سے ہتھیلی پہ اپنا دھرا ہوا ۔۔۔ باغ اُمید قوم کا اُن سے ہرا ہوا
اُن کی نگاہ لطف سے کھوٹا کھرا ہوا ۔۔۔ سارے جہاں کا درد تھا دل میں بھرا ہوا

سوز و گداز درد کے لذت چشیدہ ہے
مانند گل ہمیشہ گریباں دریدہ ہے

اے ناظرین بیٹھے ہو کس واسطے اُداس ۔۔۔ اب دیکھیں آپ چشم تصور سے آس پاس
خوش ہو کہ دستگیر تمہارا ہوا قیاس ۔۔۔ دھرتی ہماری بھیس بدل کر بنی اکاس

آنکھوں کے روبرو کوئی ذیشان آ گیا!
اور گیروے لباس میں مہمان آ گیا

جھک جاؤ حاضرین مہاراج آئے ہیں ۔۔۔ سیارے جن کے تخت منور کے پائے ہیں
کہتے زبان حال سے تھے سب کے سائے ہیں ۔۔۔ تھے سرگباش سرگ سے تشریف لائے ہیں

اے آریاؤ وقت ہے ڈنڈوت کیجئے
بھر بھر کے جام شربت دیدار پیجئے

آئے ہوا سے سوامی تو دو اب آشیرباد ۔۔۔ از راہ لطف دان میں دو گوہر مراد
ہو جائیں ایک چھوڑیں سب باہمی فساد ۔۔۔ آپس کے میل جول میں کچھ ایسا ہو سواد

دنیا کہے کہ شیر و شکر جو ہو گئے!
اک دوسرے سے مل کے شکر و شیر ہو گئے

قومی غیرت کے نمونے

ڈسکہ کے تیسرے اکالی جتھے کے تین سکھ معافی مانگ کر جیل سے رہا ہو کر آئے ہیں۔ اُن کی معافی کو سکھ کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ "شیر پنجاب" کے اِن الفاظ سے ظاہر ہے:۔

"بے شرمو! معافی مانگ لی۔ تو اب خاموش تو رہو۔ اپنے ناموں کے ساتھ اپنے باپوں کے نام کو ایسے اعلانات میں شائع کروا کے بدنام نہ کرو۔ معافی مانگ کر عزت کے ساتھ جینا کم از کم سکھوں میں تو محال ہے"۔

یہ تو سکھوں کی قومی غیرت ہے۔ اب مسلمانوں کو لو۔ ملتان کے کچھ احرار لائل پور جیل سے معافی مانگ کر رہا ہوئے۔ وہ ملتان گئے۔ تو وہاں کے غیور مسلمانوں نے اُن کا جلوس نکالا۔ ریاست کشمیر کے خلاف تو وہ کوئی تیر چلا کر آئے نہیں تھے۔ انہیں اس عزت کے قابل سمجھا گیا۔ تو غالباً اُن کی اس بہادری سے جو انہوں نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کرنے میں دکھائی ؎

اِن دو مثالوں سے سکھوں اور مسلمانوں کی قومی غیرت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ؎

مذہبی اخلاق

موضع شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں شیعہ سنیوں کا مناظرہ ہوا۔ مناظرہ کے بعد "شیعہ" میں شائع ہوا۔ کہ پنڈوری کے پیر محمد زبید اللہ نے مجلس میں کھڑے ہو کر کہا۔ کہ میں پہلے سُنی تھا۔ آج کا مناظرہ سننے کے بعد شیعہ ہوتا ہوں ؎

مناظرہ ہونا اور مناظرہ سے کسی شخص کا اپنا عقیدہ بدل لینا قابل اعتراض نہیں۔ قابل اعتراض یہ ضرور ہے۔ کہ کسی سے خواہ مخواہ عقیدہ بدلنے کی بات منسوب کر دی جائے۔ جب پیر محمد مذکور نے "شیعہ" میں اپنے متعلق پڑھا۔ تو "اہلحدیث" لکھتا ہے کہ اس نے اسے لکھا کہ اس وقت اور اخبار "شیعہ" نمبر ۶ میں یہ مشہور کیا گیا۔ کہ میں شیعہ ہو گیا ہوں۔ وہ اصل بالکل لغویات ہے۔ میں تردید کرتا ہوں۔ کہ اخبار شیعہ میں میری نسبت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو درج ہوا۔ غلط و بے بنیاد ہے۔ اور محض جھوٹ ہے ؛

اس قسم کی باتیں آرائی مذہبی اخلاق کی گراوٹ کی شرمناک مثال ہے۔ جس کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ کس نے پیش کی۔ پیر محمد نے۔ شیعہ نے یا اہلحدیث نے۔ البتہ اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس نے کی۔ وہ مسلمان ہے اور ایسا مسلمان۔ جسے سرزمین اسلام ہونے کا فخر ہے اب بتائیے۔ کہ جس مذہب کے سرفرزندان کا مذہبی اخلاق اس قدر گرا ہوا ہو۔ اس کے عوام کا کہاں ٹھکانا ہوگا ؛

پورانک بھی جاگے

آریہ سماج رادھاسوامی مت کو ویدک دھرم کے لئے اسی طرح خطرناک سمجھتا ہے۔ جس طرح دوسرے منش پوجا سکھانے والے سمپردائیوں کو۔ چونکہ پورانکوں میں رادھاسوامی مت جیسے کئی سمپردائے پہلے سے موجود ہیں۔ اسلئے ان کی طرف اس سمپردائے کی مخالفت کی کوئی وجہ نہ تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ ان کو بھی جگا دیا ہے۔ چنانچہ نوکل پورانک سبھا گی سمجھتا ہے۔ کہ اب کے سناتن دھرم سبھا لاہور کے سالانہ جلسہ پر جو دہارمک کانفرنس ہوئی۔ اس میں ایک نئے مت کا بھی اضافہ نظر آتا تھا۔ وہ پہلا موقع تھا۔ جب سناتن دھرمیوں کی طرف سے اس بات کا بھی مظاہرہ ہوا۔ کہ وہ رادھاسوامی مت کو علیحدہ تصور کرتے ہیں۔ اور بطور دیدمت کے اس کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں۔ گو اس سے پہلے وہ اسے الگ بھی تصور نہیں کرتے رہے۔ اور اس کی ذمہ داری لینے سے بھی ان کی طرف سے انکار نہیں کیا گیا۔ یہی نہیں۔ ہمارے پورانک بھائیوں کی طرف سے رادھاسوامی مت کھنڈن منڈل بھی بنایا گیا ہے جس کی طرف سے لاہور کی دیواروں پر ایک پوسٹر بھی چسپاں دیکھا گیا۔ پورانک بھائیوں میں یہ بیداری نیک شگون ہے۔ ایشور کرے کہ یہ بیداری پہلی انگڑائی پر ہی ختم نہ ہو جائے۔ اور رادھاسوامی مت سے شروع ہو کر ہمارے پورانک دوست تمام مت متانتروں کو آہستہ آہستہ ہٹا کر آدرش ویدک دھرم تک پہنچنے کے لئے راستہ صاف کر سکیں ؛

احمدی امیر پردہ میں!

لاہور کا احمدی معاصر راوی ہے۔ کہ حضرت امیر ایدہ اللہ نے پس پردہ کھڑے ہو کر احمدیہ انجمن خواتین کے جلسہ میں تقریر فرمائی۔ جس میں خواتین کو ان کے ذمہ دینی فرائض یاد دلائے اور کم از کم ۵۰ روپیہ جمع کر کے دینے کا حکم دیا ؛ مولوی محمد علی کو احمدی مستورات کے سامنے پردہ میں آنا پڑا۔ تو ۵۰ روپیہ کی خاطر اور صرف روپیہ کے لئے ان سے اپیل کی۔ لیکن اگر مولوی صاحب روپیہ کی محبت سے بالاتر ہو کر ان مستورات کو کوئی اپدیش دے سکتے۔ تو وہ یہ تھا۔ کہ جس سماج سے تمہارا تعلق ہے۔ اس کے امیر ایدہ اللہ پر ایک طرف انتہائے اعتمادی کرنا چھوڑ دو کہ آگے کچھ کہتا ہو تو پردے کی اوٹ میں تمہارے سامنے آتے ؛

ہم سنتے آئے ہیں۔ کہ لاہوری احمدی رسم و رواج کے اسلام سے بالاتر ہیں۔ لیکن اس واقعہ نے بتلایا۔ کہ وہ اوپر کی طرف نہیں نیچے کی طرف آ رہے ہیں۔ کیونکہ اسلام میں تو عورتوں کے پس پردہ رہنے کا حکم تھا۔ احمدیت نے امیر کو بھی پس پردہ لا کھڑا کیا ؛

مولانا ظفر علی پر قادیانی عتاب

جھوٹ اور ابطال کی کھاد سے پرورش پایا ہوا پودا قادیانی پودا کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص خصوصاً مسلمان کہلانے والا کلمہ حق زبان پر لائے۔ جو ایسا کرے۔ وہ قادیانی نگاہ میں وہ سزاوار عذاب قادیانی اور گردن زدنی ہے۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خان نے ریاست حیدر آباد کے متعلق ایک حقیقت کا اظہار کیا۔ اور اس گناہ کی پاداش میں ان پر قادیانی عتاب کے نزول کی تیاریاں ہیں۔ ان کا گناہ کیا ہے۔ یہ کہ مولانا نے لکھا :-

”حیدر آباد دکن کا امن اگر لوگوں کی زبان بندی پر موقوف ہے۔ تو اس امن کو صرف چند روز کا مہمان سمجھئے۔ ہندی کی زبان تو انگریز سے بند نہیں ہو سکتی۔ بولے گا اور ضرور بولے گا ..... دکن کی خاک سے عنقریب وہ نوجوان اٹھیں گے۔ جو ان تالوں کو جو آج زبان پر پڑے ہوئے ہیں مجاہدانہ ایثار سے کھول دیں گے“

اس ”گناہ“ کے خلاف قادیانی نکتہ نگاہ سے حیدر آباد کی ”کافر حکومت“ کے لئے قادیانی جریدہ کے دل میں جو درد اٹھا ہے۔ وہ ریاست کی ہمدردی کے لئے نہیں۔ اپنی کسی خود غرضی کے لئے ہے ریاست کی ہمدردی کے بہانے وہ مولانا ظفر علی کے خلاف مسلمانوں کو بدیں الفاظ مشتعل کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے۔ کہ

”اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسلمان اس شخص کی اس قدر واضح اور علانیہ مسلم آزاریاں دیکھنے کے باوجود کب تک صبر و سکون سے یہ سب کچھ برداشت کرتے جائیں گے۔ اور اپنی سادہ لوحی کے باعث اس مار آستین کو پالتے جائیں گے“

مار آستین سے جو سلوک ہونا چاہئے۔ وہ سب جانتے ہیں۔ اور وہی سلوک ہے۔ جس کا قادیانی مولانا ظفر علی خان کو سزاوار سمجھتے ہیں۔ اس کی نمونہ مثال وہ سلوک ہے۔ جو قادیانیوں کی طرف سے مباہلہ والوں کے ساتھ کیا گیا۔ جس کی پاداش میں ایک سرگرم اور مخلص قادیانی پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا۔ مولانا ظفر علی خان کو قادیانی عتاب سے ڈرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے پاس اسے عملی صورت دینے کے سامان موجود ہیں ؛

کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا حشر

مرزائی عجیب ڈھنگ سے مسلمانوں میں اپنا چودھرم جمانے کی چالیں چلتے آ رہے ہیں۔ چنانچہ ایک چال انہوں نے راولپنڈی میں کانفرنس اتحاد بین المسلمین کے انعقاد کی چلی۔ لیکن وہ ایک قدم بھی چلنے نہ پائی تھی۔ کہ ناکام ہو گئی۔ کیونکہ جماعت اہل حدیث کے صدر نمائندہ حکیم عبدالرحمن نے پہلی ہی تقریر میں کانفرنس کو ایسی ٹھوکر لگائی۔ کہ بنا بنایا قلعہ دھڑام سے نیچے آ رہا۔ حکیم صاحب نے کہا :-

”چونکہ جماعت احمدیہ اور ہم میں اصولی اختلاف ہیں۔ اس لئے ان کا ہمارے ساتھ اتحاد ناممکن ہے“

اس کے بعد دوسری تقریر سکرٹری جماعت اہل حدیث کی ہوئی۔ اور اس نے رہی سہی عمارت کو بھی مسمار کر دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر وہ کتابیں جن میں ہمیں کافر کہا گیا ہے۔ جلا دی جائیں۔ اور صرف قرآن اور حدیث کو اپنا مطاع اور قابل عمل بنایا جائے۔ تو ہمارا اتحاد ہو سکتا ہے۔ اس پر احمدی جماعت کے چند کارکنوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ ہمارا دستور العمل قرآن شریف اور حدیث ہے۔ کہ مرزائیوں کی اپنی جماعتوں لاہوری اور قادیانی میں تنازع پیدا ہو گئی۔ اور اس قادیانی لاہوری عارضی اتفاق کو دھکا لگا۔ جو کشمیر ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں غالباً چندے کے بٹوارے کے لئے ان ہر دو جماعتوں میں ہوا ہے۔ اور اس طرح کانفرنس کی چال سے مسلمانوں کو پھانسنے میں کامیابی کی بجائے انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ؛

اسلام اور جبر

”نیاز“ فتح پوری کا جرم یہ ہے۔ کہ اپنی ضمیر کی آواز کو دبانا نہیں چاہتا۔ مسلم مولانا اس گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کہ وہ جبر سے اس کے ضمیر کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں۔ وہ دفعہ ۲۹۵ الف کے ڈنڈے سے اور سماجی اور کالیچرن کے قیدی انجام کا خوف دلا کر اسے مجبور کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ تمہارا ضمیر مانتا ہے۔ اسے زبان پر نہ لاؤ۔ اور جو لا چکے ہو۔ اس کے لئے معافی مانگو۔ آپنا نہ سوا لگا ہے۔ اب بھائی مانگو۔ زمانہ منہ بولا۔ سچے دل سے۔ برہنہ پن کی آواز کے مقابلے میں ان تمام نامعقول اسلامیات کو ٹھکرا دیتے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر سکے۔ تو اس سے مولانا ممدوح کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ ان کی اس کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ اور انہیں دنیاوی سکالیف کا خوف دلا کر نہیں اس لالت سے گمراہ کریں۔ جو ضمیر نے انہیں دکھایا تھا۔ لیکن مسلم مولانے گھٹیا درجے کے نہیں بلکہ الجمعیتہ کے مولانے نیاز کو تشدد سے خوف زدہ کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے حضور میں یہ عرض داشت پیش کرتے ہیں۔ کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۵ الف نیز دفعہ ۲۹۸ کے ماتحت اگر آج اس ...... پردہ میں بیٹھے مقدمات دائر نہ کیے جائیں۔ تو انشاء کے لطیف اور ادب کثیف کے سہارے دعوے دم بھرنے میں ڈھول کر قوم کے مجرم کو قوم ہی کے سر پر چھپنے اور گمراہ کر دینے پر مجبور ہو جانا پڑے ؛

مولانا الجمعیتہ کا کہنا بجا۔ کمزور نیاز قوم کے سامنے جھک جائے گا۔ لیکن مولانا یاد رکھیں۔ کہ مضبوط آدمی کبھی نہ جھکے گی۔ کیونکہ بات تیر و تفنگ سے ڈرایا نہیں جا سکتا۔ البتہ مقدموں سے تمہارے اس دعویٰ کا بھانڈا اچھی طرح سے پھوٹ جائے گا۔ کہ اسلام مذہب میں تشدد روا نہیں رکھتا ؛

کالر ابل اور شریعت

پنجاب کونسل نے جس میں مسلم اکثریت غالب ہے کالر ابل پاس کر دیا۔ جس میں قرآن کے اصول وراثت کو ٹھکرا دیا گیا۔ ”الجمعیتہ“ اسے شریعت کی توہین قرار دیتا ہے۔ اور بل کی تائید کرنے والے مسلم ممبران کے متعلق لکھتا ہے :-

”یکے بعد دیگرے بہت سے اراکین مجلس نے اس بل کی کھلم کھلا تائید کی اور نہایت ڈھٹائی کیساتھ شریعت حقہ کی خلاف ورزی کرانے کے لئے جائز اور مستحسن قرار دیا“ الجمعیتہ کا عتاب بجا۔ لیکن اس کا کوئی پھل نہیں۔ کیا اس حالت میں تو جب مسلمانوں نے اپنے کو شریعت کے لئے سمجھا ہوتا۔ وہ تو شریعت کو اپنے لئے سمجھتے ہیں۔ اور الجمعیتہ کے مولانا ان کے جزو ہیں۔ اگر انہیں ان میں سے ہونے سے انکار ہے تو کیا ہمت ہے۔ کہ خدا اور اس کے رسول کی توہین کے لئے غریب ”نیاز“ پر دفعہ ۲۹۵ الف کے مقدمات قائم کراتے ہیں۔ تو شریعت حقہ کی توہین کے لئے پنجاب کونسل کے ان مسلم ممبران کے خلاف بھی مقدمات دائر کریں۔ جنہوں نے اس خلاف شریعت بل کے حق میں رائے دی ؛

سماجیں دھوکہ بازوں سے بچیں

بعض مسلمان عیاروں نے جہاں کئی طرح کے اتیاچار جاری کر رکھے ہیں۔ وہاں آریہ سماجوں میں شدھی کے بہانہ سے اپنا اُلّو سیدھا کرنا اور نقلی اپدیشک بن بن کر سماجوں کو لوٹنا اور اپنے اسلامی رشتہ داروں کا گھر بھرنا بھی جاری کر رکھا ہے۔ میں نے ایسے بہتیرے معاملات دیکھے ہیں۔ مگر اس وقت ایک تازہ واقعہ آپ کو سناتا ہوں ؛

ایک شخص نوجوان اپنا نام دھرم سیوک ظاہر کرتا ہے۔ اور برالسی ضلع مظفر نگر کے گورو کل کے نام سے چندہ کرتا رہتا ہے۔ کچھ تو ارگتکا کے کھیل بھی دکھلاتا ہے۔ پشاور صدر آریہ سماج میں اس نے اس گورو کل کے نام سے ۱۰ روپے وصول کئے۔ اور کہا کہ پکی رسید گورو کل سے آوے گی۔ جب ایک ماہ گذر گیا۔ رسید نہ آئی۔ تب اس سماج کے منتری جی نے سوامی سومیر سنگھ جی کالی کمبلی والے مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل برالسی کو پتر ارسال کیا۔ تو جواب ملا۔ کہ آپ نے اس کو روپیہ کیوں دیا۔ آپ کو لازم تھا کہ روپیہ چندہ کا براہ راست یہاں گورو کل میں روانہ کر دیتے۔ دھرم سیوک نے نہ تو یاد ہے نہ اپنا پتہ دیا ہے۔ اور نہ کوئی حساب کتاب ارسال کیا ہے۔ وغیرہ۔ پشاور میں یہ خبر بھی سنی گئی۔ کہ ان حضرت نے وہاں ایک آریہ کنیا سے شادی کرنے کا انتظام کرنا چاہا تھا۔ وہ اس فکر میں لگا ہے۔ کہ دھن تو لوٹ ہی رہا ہے۔ کوئی عورت بھی مل جائے۔ تو اسے لے کر چلا جائے۔ اور مسلمان بنا کر ایک آگ دو واپس جائیں ؛

پشاور سے یہ شخص اور کئی سماجوں کو لوٹنے کے بعد لائل پور میں آیا۔ اور سکندر آباد گورو کل کے برہمچاری لیشپال کو جو جھنڈ دیا کا کھیل کیا کرتا ہے۔ اپنا ساجھی دار بنا کر ہمراہ لے آیا۔ یہاں ان دونوں نے مل کر دو سو روپیہ چندہ برالسی گورو کل کے نام جمع کر لیا۔ مگر گورو کل کو ایک پائی بھی ارسال نہیں کی۔ یہ رقمیں وہ کہاں بھیجتا ہے۔ اس کا پتہ اب معلوم ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس کے نام ایک خط اس کے اسلامی بھائی اور باپ کے پاس سے لائلپور میں اس کے چلے جانے کے بعد آیا۔ جس سے ساری حقیقت کا پتہ لگتا ہے۔ ذرا اس خط کی کچھ عبارت سنئیے :-

اس خط کے لفافہ پر نام کنور دھرم سیوک مندرج ہے۔ لیکن اندر خط میں "برخوردار محی الدین" لکھا ہوا ہے۔ خط کے اندر بھیجنے والے کا نام مرلی بخش مقام بھنگورہ مورخہ ۱۷-۹-۳۱ء مندرج ہے۔ اور لفافہ پر مرسلہ عبد الوہاب سوس متعلم مدرسہ دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور مندرج ہے اب خط کے مضمون سے چند فقروں کو سنئیے :-

"...... صرف اسی قدر خوشی ہے۔ کہ آپ نے کا ارادہ رکھتے ہو۔ تمہارے دو خط آئے ...... جائیداد معرض خطر میں ہے۔ بابین مجبور آ میرے اور مہاجن ایک ایسی تحریر ہو چکی ہے کہ جائیداد کا واپس ہونا ثابت رہنا۔ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء ہی تک منحصر ہے۔ لہٰذا زوال جائیداد سے بے ہاتھ ہونا ضرور ہی اور لازمی ہے۔ اور جائیداد کے ثابت رکھنے کے لئے وقت مذکورہ کے اندر مبلغ دو ہزار کی ضرورت ہے۔ اس سے کم کسی صورت میں کاربراری کی امید ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ ...... یہ تمہاری لیاقت ہے۔ کہ جائیداد کے ثابت رکھنے کا سامان مہیا کرو۔ بالفرض بموجب تحریر یہ روپیہ منی آرڈر کرو۔ تو مولانا زین العابدین صاحب کے نام روپیہ بھیجنا ...... تاکہ وہ ضرور تمہارے آنے پر خوش ہوں گے"!

ہم نے جن لفظوں پر لکیر کر دی ہے۔ اُن کو غور سے پڑھئیے۔ اور سماجوں کا دھن اس طرح برباد ہونے سے بچائیے۔ یہ شخص سماجوں میں چکر لگا رہا ہے۔ وہ اپنے باپ کی تحریر کے بموجب سماجوں سے دو ہزار روپیہ چندہ گورو کل برالسی کے نام سے وصول کر کے تو چکر ہو جائے گا۔ کہتے ہیں۔ کہ اس نے اسی گورو کل کے نام سے رسید بک بھی چھپوائی ہوئی ہے۔ اس چٹھی سے شبہ ہونے پر جب لائل پور سماج والوں نے برالسی گورو کل کو پتر روانہ کیا۔ تو جواب آیا۔ کہ ہمارے گورو کل سے اس دھرم سیوک کا کوئی سنبندھ نہیں ہے

(ایک آریہ اپدیشک) ؛

وید پرچار کیلئے ایک روپیہ سکیم

(از سری ڈاکٹر لال چند جی پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کے پرکاش دوارا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا۔ کا بعنوان "وید پرچار کی ضرورت" جو لیکھ نکلا ہے۔ جس میں وید پرچار فنڈ کی نازک حالت بیان کرتے ہوئے بڑے گمبھیر شبدوں میں آریہ جنتا سے اپیل کی ہے۔ اُسے پڑھ کر ہر ایک پریمی سجن کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ایسے اپائے سوچے۔ کہ کس پرکار وید پرچار فنڈ کی مالی مشکلات حل ہو سکتی ہیں ؛

میرے وچار میں یدی ہر ایک ضلع کی سماجوں کے پردھان و منتری تتھا دیگر ادھیکاری اپنا کرتویہ سمجھیں کہ وید پرچار کے لئے ہر نرناری سے رشی اتسو کے اوسر پر اور ایک روپیہ فی ممبر پا سبھاسد لاہور چھاؤنی کے دار شک اُتسو یا کسی اور مناسب موقعہ پر وصول کرنا چاہئے۔ تو سبھا فنڈ کی بہت کچھ سہائتا ہو سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اکثر سبھاسدوں کی مالی حالت ایسی نہیں۔ جو ایک روپیہ بھی ایک دم آسانی سے دے سکیں۔ مگر بہت سے ایسے آریہ بھی ہیں۔ جو ایک روپیہ سے زیادہ دے سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے اوسط ایک روپیہ فی کس ہو جانا چاہئے۔ کام بہت مشکل نہیں۔ البتہ پر شارتھ۔ پریم و شردھا کی ضرورت ہے۔ ہر ایک سجن اپنا فرض سمجھ لیں۔ کہ خواہ وہ اپنی لوکل سنستھاؤں کو کتنی رقم ہی کیوں نہ دیتے ہوں۔ پرنتو ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں سالانہ لازمی طور پر دیں گے۔ تو ایک لاکھ روپیہ سے ادھک اس فنڈ کے لئے آ سکتا ہے اور سبھا کے منتری مہاشہ اور دوسرے ادھکاری سجنوں کا جو سارا سمے بھیک مانگنے میں ہی صرف ہوتا ہے۔ کئی اور اچھے کاموں میں لگ کر عمدہ نتیجے پیدا کر سکتا ہے۔ بھائیو! اگر آریہ سماج کو آنے والے خطرات سے بچانا چاہتے ہو۔ تو اس کی مالی حالت کو خوب مضبوط کر دو ؛

(۲) اب لبھا گرام کی سماجوں کی بابت سان میں ہے بہت سی سماجیں شاید ایسی ہیں۔ جہاں پر نہ تو ان تک کوئی اپیل پہنچتا ہے۔ اور نہ پرتی ندھی کے ورتمان ویتنک اپدیشک وہاں جانے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ کیونکہ نہ وہاں ریل جاتی ہے نہ موٹر یدی ہمارے پرچارک اپدیشک مہانبھاؤں کے بعد بھی ویسے ہی ہو جاویں۔ جیسا کہ بدھ بھگوان کے سمے میں ان کے پرچارکوں نے کیا۔ تو وید پرچار کا کام خوب زور شور سے ہو سکتا ہے ؛

سال بھر میں چند ماس ایسے ہوتے ضرور ہیں جب کہ پنجاب بھر میں سماجوں کے اُتسو بند رہتے ہیں تاکہ ہر ایک اپدیشک و دیگر بھگت سیوکوں کو ضلع کی سماجوں کے آدھین رکھ کر گراموں سے وید پرچار کرنے کا حکم اکثر دیا جاوے۔ اور ساتھ ہی پرچار کیا جاوے۔ اس کاریہ کے لئے علیحدہ خاص قسم کی بشپ کو اگر وہ شتہ کرنے والی رسید بکیں چھپوائی جاویں اور ضلع کی سماجوں کے ادھیکاریوں کو بھیجی جاویں۔ اور ان ہی کی معرفت اپدیشکوں کو دی جاویں۔ اور ضلع کی سماجوں کے ادھیکاریوں کو بھیجی جاویں۔ شرط یہ کہ تمام حساب کتاب کے ذمہ وار ضلع کی سماجیں ہوں گی اور وصول شدہ رقم خود پرتی ندھی کے کوش میں بھیجا کریں گی ؛

میں ہر ایک سماج کے ادھیکاریوں تتھا سبھاسدوں سے بڑی نمرتا پوروک نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ کرپا کر کے اس وشے کو اپنی انترنگ سبھا میں وچار کرنے کے لئے رکھیں اور قوم کی آگیا کا کاہ کیلئے پترول و داما پرکاشت کریں۔ تاہم سب جلدی سی یہ سلسلہ کسی نتیجہ پر پہنچ کر سبھا کی ان مشکلات میں اس کا ہاتھ بٹا دیں ؛

پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری گنوں سے بھی میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ میرے اس سکیم پر پورن وچار کرنے کے لئے اپنی انترنگ سبھا میں رکھیں۔ اور یدی میری مجوزہ سکیم قابل عمل ہے۔ تو اس کو کاریہ روپ میں لانے کا شیگھر سے شیگھر پربندھ کریں۔ اگر معاملہ پرستاؤں تک ہی رہا۔ جیسا کہ ہوتا ہے۔ تو آریہ سماج کا پرماتما مالک ہے۔ کیونکہ زبردست گرام پرچار اور اپدیشکوں کی سنکھیا اچھی خاصی تعداد میں بڑھائے بغیر کام چلنا بہت مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن سا نظر آتا ہے۔ اور یہ کام روپے بغیر ہو نہیں سکتا ؛

بقیہ مضمون صفحہ ۱ کالم ۴

यतोऽभ्युदय निःश्रेयस सिद्धिः स धर्मः॥

جس سے لوک اور پرلوک دونوں کی سدھی ہو سکے وہ دھرم ہے۔ لوک کی اُنتی یعنی دنیاوی ترقی میں چکرورتی راجیہ تک شامل ہے اور پرلوک کی اُنتی میں مکتی تک ؛

ہم کو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی چاہنے والا ہونا چاہئے۔ اور کوئی انادھیکار حرکت نہ کرنی چاہئے خود غرضی سے دور رہ کر اور مندرجہ بالا دھرم کے لکھشنوں کے مطابق جو کام کیا جاوے۔ اُس کو دھرمانوسار کہتے ہیں ؛

"دھرمانوسار" سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اپنے دھرم کو چھوڑ کر کوئی کام نہ کریں ؛

تیسری بات جو اس نیم میں بتائی گئی ہے ۔۔۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہمارا جو ہار جہاں پریتی پوروک اور دھرمانوسار ہو۔ وہاں یتھا یوگیہ بھی ہو ؛

بیوہار کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہئے کہ جس کے ساتھ ہم بیوہار کرنے لگے ہیں۔ وہ کس پوزیشن کا ہے۔ یعنی ماتا پتا۔ گورو۔ بھائی بہن دھرم پتنی۔ متر۔ رشتہ دار۔ نوکر وغیرہ سے ہم کو اُچت اور سوچ وچار کر بات کرنی چاہئے۔ اگر دشمن سے مقابلہ ہو۔ تب اپنی بہادری دکھلانا مناسب ہوگا۔ اور کوئی دین دکھی ہو۔ تو اس کے پرتی اپنی دیا پرکاش کرنی ہوگی ؛ اس نیم کی جتنی ویاکھیا کی جائے تھوڑی ہوگی۔

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۳)

گوروکل واقعی کامیاب ہوئے ہیں!

۲۴ اکتوبر کے آریہ گزٹ میں گوروکلوں کے خلاف لکھی ہوئی چند باتوں کے جواب میں میں نے ایک لیکھ "گوروکلوں کے خلاف گمراہ کن پروپاگنڈا" ۲۲ نومبر کے پرکاش میں پرکاشت کرایا۔ بجائے اس کے کہ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ اگلے ہفتہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے۔ آنجناب ۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء کے آریہ گزٹ کے ایک ایڈیٹوریل نوٹ "کیا گوروکل کامیاب رہے ہیں" میں مجھے خوب صلواتیں سنائی ہیں:

"ہمارے بھائی بیسیوں بار گوروکل کے خلاف اشتعال انگیز و فتنہ خیز مضامین لکھ چکے ہوں۔ لیکن گوروکل کے پریمیوں نے انہیں محض اس خیال سے نظر انداز کر دیا۔ کہ کہیں نفاق کی خلیج وسیع نہ ہو۔ آخر جب صبر کا پیالہ لبریز ہو گیا۔ تو بادل ناخواستہ اپنی قلم کو جنبش دینی پڑی۔ اگر بطور مدافعت لکھی ہوئی صحیح اور بالکل صحیح باتوں کے لئے کسی شخص کو قابل گردن زدنی قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو میں بخوشی اپنے بھائیوں کی سختی کو برداشت کرنے کو تیار ہوں"

میرے بھائی آپ نے مجھے طنزاً "گوروکل" کا خطاب دے کر اپنی ذہنیت کا اظہار کر دیا ہے۔ میں اپنے بھائی کا اس نوازش کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیوں؟ اس لئے کہ میرے گورو بھی پکے گوروکلئے تھے۔ تبھی تو اپنی شہرۂ آفاق کتاب یعنی ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس میں گوروکل شکشا پرنالی پر زور دیا۔ انہیں خواب میں بھی اس بات کا خیال نہ آیا تھا۔ کہ ان کے بعد آریہ سماج میں ایسے دیر بھی پیدا ہوں گے۔ جو گوروکلوں کے خلاف جہاد کرنا اپنا پرم دھرم سمجھ لیں گے؛

خیر آمدم برسر مطلب۔ اپنے مہربان کے اس سوال "اچھے پرچارکوں کو پیدا کرنے کی مشین سے دکھ ہو کر آریہ پرتی ندھی سبھا نے ایک لاکھ روپیہ سے اپدیشک ودیالیہ کیوں کھولا" کا جواب یہ ہے کہ اپدیشک ودیالیہ سات آٹھ سالوں کے چھوٹے بچوں کے لئے نہیں۔ بلکہ ان نوجوانوں کے لئے کھولا گیا ہے۔ جنہیں ان کے ماتا پتا نے بچپن میں گوروکل میں پرویشٹ نہیں کرایا۔ باقی نوجوانوں کے لئے جو اپنا جیون دھرم پرچار میں لگانا چاہتے ہیں تاکہ وہ چند سالوں کی ٹریننگ لے کر آریہ سماج کا پرچار کر سکیں۔ جب آپ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ گوروکل نے آریہ سماج کو لاثانی مناظر قابل لیکچرار پروفیسر پیکھک یوگیہ سمپادک اور ویدوں کے دھرندھر ودوان دیئے ہیں۔ تو ایسی بے نظیر سنستھا سے بدظن ہونے اور اس کی کامیابی میں شک کرنے کے کیا معنی؟

آپ کے دوسرے پرشن "آپ کے لیڈروں نے اپنے لڑکوں کو گوروکل سے نکلوا کر کیوں کالجوں میں داخل کرایا" کے اُتر میں یہ عرض ہے۔ کہ گوروکل میں سب سے پہلے سورگیہ مہاتما منشی رام جی نے اپنے دو لال پرویشٹ کرائے۔ جو سناتک بن کر نکلے۔ اُن کے بعد آچاریہ رام دیو جی نے اپنے دو لخت جگروں کو داخل کرایا۔ جن میں سے ایک سناتک بن کر آریہ سماج کے نام کو چار چاند لگا رہا ہے اور دوسرا ابھی پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح پنڈت چموپتی جی وغیرہ کے نور نظر بھی گوروکل میں پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں مہانو بھاوؤں کے نام گنائے جا سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے بچوں کو گوروکلوں میں داخل کرایا ہوا ہے۔ البتہ کئی بھائیوں نے اپنے بچے واپس بھی نکلوا لئے ہیں۔ اس کا یہ سبب نہیں۔ کہ انہیں گوروکلوں میں شردھا نہیں ہے۔ بلکہ کئی اور وجوہات ہیں۔ مثلاً بچے کی شاریرک دربلتا ماتا پتا کا موہ۔ آرتھک اوستھا کی خرابی۔ سنرگشک کا گذر جانا وغیرہ؛

آریہ سماج کے تیسرے نیم میں بتلایا گیا ہے کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔ سکتے بھائی ہیں۔ جنہیں ویدوں کے سوا ادھیائے کا شرف حاصل ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ہمارے اندر مہچارتی ایسے سجنوں کی ہے جو ویدوں کا پڑھنا تو کیا سنسکرت بھی نہیں جانتے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جائے۔ کہ وید ایشوری گیان ہی نہیں اور کہ انہیں تلانجلی دے دینی چاہیئے۔ اگر اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ تو چند بچوں کے گوروکلوں سے نکلنے پر اُن سے ناکامیابی کی بو کیسی اگر چند لڑکوں کے گوروکل سے چلے آنے پر گوروکل کے خلاف لکھنے پر آپ تیار ہو جاتے ہیں۔ تو ڈی اے وی کالج کے خلاف کیوں نہیں لکھتے۔ جب اس کے کئی سرکردہ اصحاب کے لڑکے اپنے کالج کو چھوڑ کر دوسرے کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ گوروکلوں کے سنچالکوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ گوروکل وہ سونا ہے جس میں میل نہیں۔ انسان کے کاموں میں ہر وقت نقص کا امکان ہے سدھی مان منش کا کرتویہ ہے کہ وہ سونے سے میل نکال کر اس کا سدا اُپیوگ کرے۔ نہ کہ تھوڑی سی میل کے سبب سونے کو ہی پھینک دے۔ آریہ سماج کے کئی سبھاسد آج اس بات کی شکایت کرتے ہیں۔ کہ اُن کے بچے ان کے جیتے جی آریہ سماج کو جواب دے رہے ہیں۔ جب تک ہمارے بالک شہروں میں رہیں گے۔ یہ شکایت کبھی بھی دور نہ ہوگی۔ شہروں کے گندے واتاورن میں رہنے والے ودیارتھیوں سے خواب میں بھی یہ امید نہیں ہو سکتی۔ کہ ان میں سے ہر ایک بالک آریہ سماج کا بن کر نکلیگا۔ ہاں اگر اتفاق سے کبھی

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ کالم ۳ پر)

آریہ سماج کا ساتواں نیم

परस्परं विघ्ना उपयान्ति नाशम्॥

(آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے والوں کا ناش ہو جایا کرتا ہے)؛

آپس میں لڑنے والے دنیا کی نظروں میں ذلیل ہوتے ہیں۔ کوئی اُن کی عزت نہیں کرتا۔ کسی کو ایسے آدمی پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ روحانی اور دنیاوی ہر قسم کی ترقی سے وہ محروم ہوا کرتے ہیں ان سب باتوں کو دھیان میں رکھکر سوامی دیانند جی مہاراج نے آریہ سماج کا ساتواں نیم اس طرح مرتب کیا ہے:-

"سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے"!

اس نیم میں پہلی بات یہ بتلائی ہے۔ کہ ہمارا برتاؤ دوسروں سے پریتی پوروک ہو۔ من بانی اور کرم سے ہم کسی کو دکھ دینے والے نہ ہوں۔ کسی کے متعلق بغض و حسد ہمارے دل میں جگہ نہ پا سکے۔ جب ہم کسی سبھا آدی میں شامل ہوں۔ تو دوسروں کی باتوں کو پریم سے سنیں۔ اور اپنی باتوں کو پریم سے کہیں۔ اگر ہماری کوئی بات نہیں مانی جاتی۔ تو اس سے ہمیں غصے میں نہیں آنا چاہیئے۔ ہمیں ایک دوسرے سے پریم اور شانتی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ ہٹھ کرنا اور کسی کو بُرا بھلا کہنا مناسب نہیں ہوتا۔ کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے اندر سچا پریم ہو۔ اگر سچا پریم نہیں۔ تو کامیابی کہاں۔ آج بھارت ورش میں سنگٹھن کی ضرورت کو از حد محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور سنگٹھن کے نہ ہونے کی وجہ سے آج چھتیس کروڑ بھارتی غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ہم جب تک باہم ایک دوسرے سے پریم نہیں کرتے۔ تب تک سنگٹھن ہونا ناممکن ہے۔ لیکن بھارت ورش میں تو معاملہ ہی اُلٹا ہے۔ بھارت واسی سوارتھ کے بس میں ہو کر ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔ پھر سنگٹھن کہاں؟

جس کے دل میں سچا پریم ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اس کو اس کے منزل مقصود کی طرف بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ وہ پھانسی کے تختے پر خوشی سے جھول سکتا ہے۔ لیکن پیچھے قدم نہیں ہٹا سکتا؛

پریتی پوروک بیوہار اس کو کہتے ہیں جس میں کوملتا۔ نمرتا۔ سہانبھوتی اور فراخ دلی پائی جائے۔ سوامی دیانند کا جیون ہمیں بتلاتا ہے کہ اُن میں محبت کا جذبہ کس قدر تھا۔ بارہا اپنے کو زہر کھلانے والے آدمیوں کو بالکل معاف کر دیا۔

ایک دفعہ انوپ شہر میں کسی دشمن نے آپ کو زہر کھلا دیا۔ رشی نے اس کو بذریعہ نیولی کرم کے خارج کر دیا۔ اور زہر دینے والے کی متعلق تلاش کی۔ وہاں کا تحصیلدار سید محمد آپ کا بھگت تھا۔ جب اُسے معلوم ہوا۔ تو اس نے زہر دینے والے کو گرفتار کر کے حوالات میں داخل کر دیا۔ جب تحصیلدار سوامی جی کے پاس گیا۔ تو سوامی جی نے کہا۔ "تم نے میری وجہ سے ایک شخص کو قید میں ڈال دیا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا میں دنیا میں کسی کو قید کروانے نہیں بلکہ قید سے آزاد کرانے آیا ہوں"

وہ جگن ناتھ جس نے سوامی جی کو زہر کھلایا اور جس کی بدولت سوامی جی کا پرُوپکاری شریر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ اُسے بھی سوامی جی نے نہ صرف معاف کر دیا۔ بلکہ اپنے پاس سے خرچ دے کر کہا۔ جلد نیپال کو بھاگ جا۔ یہاں رہا تو پکڑا جائیگا مجھے زہر آہستہ آہستہ اثر کرے گا۔ سو اس کا شک بھی کسی کو نہ ہوگا!

سچ مچ رشی دیانند دیا کا ساگر تھا۔ آنند کا بھنڈار تھا۔ محبت اس کے رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ وہ پریم کا اوتار تھا۔ جو دوسروں سے پریم کرتے ہیں۔ دشمنوں کے منڈل کے منڈل ان کے بس میں ہو جاتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ سہانبھوتی اور پریم سب کامیابیوں کا سادھن ہے۔ سب کے ساتھ پریم اور برادرانہ سلوک کرنے سے پریم اور دوسروں سے نفرت کرنے سے نفرت پھیلتی ہے۔ اس لئے سب کو پریتی پوروک برتنا یوگیہ ہے؛

دوسری بات جو یہ نیم بتلاتا ہے۔ وہ یہ کہ ہمارا بیوہار جہاں پریتی پوروک ہو۔ وہاں دھرمانوسار بھی ہونا چاہیئے زیادہ طول نہ دے کر دھرم کیا ہے۔ اس کے لکشن کیا ہیں۔ درج کرتا ہوں۔ منو جی مہاراج نے دھرم کے دس لکشن کئے ہیں:-

(دھرتی) دھیریہ۔ صبر (کشما) سہن شیلتا۔ (دم) من کا روکنا (استے) چوری نہ کرنا (شوچ) پوترتا پاکیزگی (اندری نگرہ) جملہ حواس کا قابو میں رکھنا (دھی) عقل (ودیا) علم حقیقی (ستیہ) سچ۔ بانی اور کرم کو ایک رکھنا۔ (اکرودھ) غصہ نہ کرنا۔ یہ دھرم کے دس لکشن ہیں۔ جو ایسے لکشنوں والے دھرم پر عمل پیرا ہوں۔ اُن کی ترقی یقینی ہے کناد منی نے اپنے مشہور و معروف ویشیشک درشن میں یہ دعویٰ کرنے کے بعد کہ اب ہم دھرم کی ویاکھیا کریں گے۔ دوسرے سوتر میں دھرم کا سروپ اس پرکار بتلایا ہے:-

بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۹ کالم ۲ کے نیچے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان
نمبر ۳۴

شریمتی ساوتری دیوی جی

(از شری پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروز پور شہر)

مظفر گڑھ میں آریہ سماج کے مشہور کام کرنے والے پنڈت گنگا رام جی ڈسٹرکٹ انسپکٹر تھے۔ دراصل یہ ... ہوکر ... تھے۔ مگر عمر کا ایک بڑا حصہ انہوں نے ضلع مظفر گڑھ کی خدمت میں گذار دیا تھا۔ چنانچہ اپنی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی انہوں نے ضلع مظفر گڑھ کی خدمت اپنے ذمہ لی تھی۔

پنڈت گنگا رام کو ایام ملازمت میں ایک بال بدھوا سے واسطہ پڑا۔ جو مشکل ۱۲ یا ۱۳ برس کی تھی۔ اس کی ماتا اور وہ خود دونوں اکیلی رہتی تھیں۔ پنڈت گنگا رام جی نے ان کو اپدیش کیا کہ اس خورد سال لڑکی کو دھرم کی سیوا کے لئے تیار کیا جاوے۔

غالباً ۱۹ ... سے کچھ عرصہ پیشتر کی بات ہے کہ یہ خورد سال لڑکی استری شکشا کے مشہور کام کرنے والے استری جگت کے "چاچا جی" لالہ دیو راج کے ہاں جالندھر پہنچی۔ اس وقت آریہ سماج میں سوال استری شکشا کا درپیش تھا۔ ایک پارٹی آریہ سماج میں اصحاب کے حق میں تھی کہ لڑکیوں کو چٹھی پتری لکھنے پڑھنے سے زیادہ نہ پڑھایا جاوے ورنہ لڑکیاں خراب ہو جاویں گی۔

ناظرین حیران ہوں گے کہ استری جاتی کو اعلیٰ تعلیم دینے کے خلاف اس وقت کے آریہ سماج کے کئی معزز لیڈر ایسے ... تھے۔ اپنے لڑکوں کو تو بی اے اور ایم اے بنانے کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کرتے تھے۔ لوگوں سے چندہ لیتے تھے۔ مگر لڑکیوں کی تعلیم کا درجہ اونچا کرنے کے سخت برخلاف تھے۔ قومی تعلیم کے یہ حامی قومی تعلیم کے خود ساختہ نصاب میں استری شکشا کا انتہائی درجہ سمجھتے تھے کہ انہیں معمولی لکھنا پڑھنا سکھلایا جاوے اور بس۔

لالہ دیو راج جی عجیب دھن کے آدمی تھے۔ انہوں نے ایک سکیم شائع کی۔ جس میں ... جالندھر کی آریہ کنیا پاٹھ شالہ ... پانچویں جماعت تک چلتی تھی۔ اگلی جماعتوں کے کھولنے اور باہر کی لڑکیوں کے لئے بورڈنگ ہوس یعنی آشرم کھولنے کی تجویز کی۔ لالہ دیو راج جی پر چاروں طرف سے بوچھاڑ ہونے لگی۔ کہ یہ ناممکن امر ہے۔ اس میں کبھی کامیابی نہ ہوگی۔ کوئی شخص دور دراز سے پڑھنے کے لئے جالندھر میں اپنی لڑکیوں کو نہیں بھیجے گا۔

جب پنڈت گنگا رام جی کی معرفت ... بال بدھوا پہنچی۔ تو اس لڑکی کو لالہ دیو راج نے اپنے گھر میں رکھا اپنی لڑکیوں کی طرح اسے تعلیم دینی شروع کی پہلا نام بدلا۔ اس بال بدھوا کا نام ساوتری دیوی رکھا گیا۔ ساوتری دیوی کی ماتا بھی اس کے ساتھ جالندھر میں آگئیں۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ جالندھر میں تعلیم ختم کرنے کے بعد شریمتی ساوتری دیوی کی تعلیم کے لئے لالہ دیو راج جی نے خاص بندوبست کر دیا۔ پنڈت دیوی دیال۔ پنڈت وشنو ناتھ۔ پنڈت برج لعل شاستری وغیرہ سے پڑھتی رہیں۔ کچھ عرصہ پڑھنے کے بعد لالہ دیو راج کی شکشا دینے کا ایک ایسا عمدہ پربھاؤ اس دیوی پر پڑا۔ کہ اس نے پرن کیا۔ کہ وہ اپنا جیون استری جاتی کی سیوا کے ارپن کر دے گی۔

جالندھر کی آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں رفتہ رفتہ اعلیٰ جماعتیں بڑھتی گئیں۔ آشرم بھی ترقی کرتا گیا۔ اور تمام لوگوں کا اس قدر وشواس جالندھر کے کاریہ کرتاؤں پر ہوگیا۔ کہ دور دراز سے لڑکیاں جالندھر میں پڑھنے کے لئے آئیں۔ اور آشرم میں داخل ہوئیں۔ اب تو ہندوستان کے مختلف حصوں میں کنیا مہاودیالیہ کی تعلیم یافتہ لڑکیاں پائی جاتی ہیں۔

شریمتی ساوتری نے کنیا مہاودیالیہ کی مکھیہ ادھیاپکا اور پرنسپل کا آنریری کام اپنے ذمہ لیا۔ اور اپنی عمر کے آخری دم تک وہ استری جاتی کی سیوا کرتی رہیں۔ جب کنیا پاٹھ شالہ تھی۔ تب بھی اس کی مکھیہ ادھیاپکا تھیں۔ اور جب ودیالیہ کالج اور یونیورسٹی کا درجہ اختیار کر کے کنیا مہاودیالیہ بن گیا۔ تو اس وقت بھی یہ اس کی پرنسپل تھیں۔ اور تن دہی سے کام کرتی رہیں۔

جسم کی کمزور تھیں۔ آواز بھی کمزور تھی۔ مگر لیکچر دیتی تھیں۔ مردوں اور استریوں دونوں میں لیکچر دیتی تھیں۔ کنیا مہاودیالیہ کی طرف سے ایک ماہوار آریہ بھاشا میں رسالہ پانچال پنڈتا کے نام سے نکلتا تھا۔ اس کی عرصہ دراز تک وہ ایڈیٹر رہیں۔ کنیا مہاودیالیہ کی کونسل کی ممبر رہیں۔ اس قدر اہم ذمہ واریوں کے باوجود پنڈتا ساوتری نے اپنا مطالعہ ہمیشہ جاری رکھا۔ کنیا مہاودیالیہ ۱۸۸۶ء سے جاری تھا۔ مگر کارکنوں کا ہمیشہ منشا رہا کہ نصاب تعلیم اچھا بنایا جاوے۔ تاریخیں ایسی پڑھائی جاویں۔ جن سے لڑکیوں میں دھرم اور دیش کا پریم ہو۔ اس مکھیہ اُدیش کو پالن کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ استریوں کو اس کام کے لئے تیار کیا جاوے۔

شریمتی ساوتری دیوی جی نے خود کتب لکھیں ان کی ایک چھوٹی سی کتاب "اندریہ دمن" بڑی ہر دل عزیز ہوئی۔ لیکچروں میں وہ ملتان اور مظفر گڑھ کی ایک کہاوت سنایا کرتی تھیں۔ کہ لڑکیوں کی پہلے بری حالت تھی۔ لوگ ان کو مار دیا کرتے تھے اور پیدا ہونے کے ساتھ ہی اس کو ایک ہنڈیا میں ڈال کر دبا دیا کرتے تھے۔ منہ میں گڑ اور روئی دے کر کہا کرتے تھے۔ کہ گڑ کھانا اور چرخہ کاتنا۔ آپ نہ آنا۔ بھائی کو بھیجنا۔ وہ بتلاتی تھیں۔ کہ استریاں کس طرح سنسار کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ ان کی اپنی نظیر استری شکشا کا ایک بڑا نمونہ تھا۔

وہ کنیا مہاودیالیہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے مختلف شہروں میں گئیں۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر لیکچر دیئے۔ کلکتہ بمبئی پشاور اور کراچی وغیرہ دور دراز مقامات تک گئیں ہندوستان کی استری شکشا کے متعلق مختلف ... کا حال کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے ایک لمبا دورہ کیا۔ پروفیسر کاروے کی مشہور پاٹھ شالہ میں پونا میں رہیں۔ اس قدر تجربہ کے بعد شریمتی ساوتری دیوی اس قابل ہو گئیں۔ کہ کنیا مہاودیالیہ کے اُدیش کو کامیاب بنانے میں مفید ثابت ہوں۔ شریمتی ساوتری دیوی کو لالہ دیو راج جی ستی ساوتری دیوی کہا کرتے تھے۔ واقعی اپنے حوصلہ استقلال اور دھرم سے ستی ساوتری دیوی نے اپنی خوبیوں کو روشن کر دیا تھا۔ اور اس دیوی نے اپنی محنتوں کو پھلتے پھولتے کنیا مہاودیالیہ کی روز افزوں ترقی کی صورت میں دیکھا۔

افسوس ہے کہ اس دیوی کی عمر نے وفا نہ کی بہت محنت کی وجہ سے ستی ساوتری جی بیمار رہنے لگیں۔ کئی آپریشن کرانے پڑے۔ اور خاص اس موقعہ پر جبکہ وہ بڑے بھاری تجربہ کے بعد استری جاتی کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو رہی تھیں۔ عین عالم شباب میں اس عالم فانی سے کوچ کر گئیں۔

بقیہ مضمون ص ۹ کالم ۴

بتائیے کیا رشی دیانند نے اس نیم میں سنسار کے سچے سکھ کے اُپائے کو نہیں بتایا؟ اگر بتایا ہے۔ تو کیا آریہ اس پر عمل نہ کریں گے؟ اور اپنے دوستوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب نہ دیں گے؟ اور جس سوسائٹی کا ایسا اعلیٰ نیم ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے آپ تیار نہ ہوں گے؟ (جگت کمار شرما۔ آمر- ودیارتھی دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون۔ لاہور)

گورو کل واقعی کامیاب ہوئے ہیں

(بقیہ مضمون ص ۱۔ کالم ۲)

کسی کے دل پر چوٹ لگ جائے۔ اور کہ اس کا جیون سدھر جائے۔ تو اور بات ہے۔ کوئٹہ میں اگست ۲۶ء میں شری مہاتما ہنس راج جی مہاراج نے مجھے بتلایا تھا۔ کہ وہ اسباب کا وچار کر رہے ہیں۔ کہ موجودہ سکولوں اور کالجوں کو شہروں سے دو دو میل دور کر دیا جائے۔ تاکہ وہاں پڑھنے والے ودیارتھی شہروں میں نہ آسکیں۔ اگر شری مہاتما جی کے اس شبھ وچار کو عملی جامہ پہنا دیا جائے۔ تو نسندیہ ہمارے سکول و کالج سماج کے لئے اُپیوگی سدھ ہو سکتے ہیں کیونکہ پہلے دونوں کالج سماج کے ... سبھا سد نے دوران گفتگو میں فرمایا۔ کہ اگر موجودہ کالجوں اور سکولوں سے کچھ وشیش لابھ ہوا ہوتا۔ تو کالج سیکشن کی ہر ایک سماج کے ہزاروں سبھا سد ہوتے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سماجیں دن بدن شتھل ہو رہی ہیں۔ اور کئی بڑی بڑی سماجیں تو اپنے مندر بھی نہیں بنا سکیں۔

یہ کہنا کہ گورو کلوں میں بچوں کو پڑھانے سے زیادہ خرچ آتا ہے۔ ٹھیک نہیں ہے۔ گورو کل میں ایک بچے کا اوسط خرچ بیس روپے ماہوار سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس کالجوں میں پڑھنے والے ہر ایک ودیارتھی کا خرچ کم از کم چالیس روپے ماہوار ہے۔ بہتیرے والدین اپنے بچوں کو کالجوں میں پڑھانے کے لئے بیس پچیس روپے ماہوار ٹیوشن خرچ کرتے ہیں۔ لیکن گورو کلوں کے ادھیاپک پروفیسر برہمچاریوں کو گھنٹوں اندر ٹائم دیتے ہیں پرنتو کبھی کسی سنرکشک کے پاس ایک پھوٹی کوڑی کا بھی بل نہیں آیا۔ علاوہ ازیں گورو کلوں میں بچوں کو جو اعلیٰ اور عمدہ خوراک ملتی ہے۔ وہ سکولوں میں پڑھنے والے نوے فیصدی ودیارتھیوں کو نہیں ملتی۔

اپنے ایڈیٹوریل نوٹ کے انت میں گریجوایٹ ایڈیٹر صاحب نے دھمکی دی ہے۔ کہ وہ گورو کلوں پر مزید نکتہ چینی کریں گے۔ اس کے جواب میں سوائے اس بات کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ

آں را کہ حساب پاک است
از محاسبہ چہ باک است

(دیوی داس آریہ سبھا سد کوئٹہ بلوچستان)

آریہ یوک سبھا فورٹ سنڈیمن۔ کا سالانہ چناؤ ذیل بکار ہوا:۔ شریمان لالہ ہری رام جی پردھان۔ مہاشہ گنیش داس و مہاشہ کلیان سنگھ اپ پردھان۔ اگر چند منتری۔ مہاشہ برج لعل اپ منتری و خزانچی۔

ممبران کی تعداد پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے ہر سنیچر وار کو باقاعدہ ست سنگ لگتا رہتا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بڑا کون؟

جات ابھیمانی ڈاکٹر ــــ یا اناتھ اچھوت

دسمبر کا مہینہ۔ کڑاکے کی سردی تھی۔ رات اندھیری سارا جہاں نیند دیوی کی گود میں خراٹے لے رہا تھا۔ چاروں طرف رات بیگم کا خاموش راج پھیلا ہوا تھا۔ گلی کوچوں میں کسی متنفس کی آواز تک نہ آتی تھی۔ آسمان پر ستارے چمچما رہے تھے۔ گنگا کی لہریں کل کل کرتی ہوئیں کناروں سے اٹھکیلیاں کرتی چلی جا رہی تھیں۔ کنارے سے ذرا فاصلہ پر ایک جھونپڑی تھی۔ اور اس میں دیا ٹمٹما رہا تھا۔

یہ اسی لچھو چمار کی جھونپڑی ہے۔ جو سانپ بچھو کا زہر اتارنے کا سیانا ہے۔ کہیں بھی کسی کو سانپ یا بچھو نے کاٹا نہیں اور وہ لچھو کے پاس پہنچ گیا۔ اور بات کی بات میں زہر اترواکر روتا آیا تھا۔ اور ہنستا چلا گیا۔

(۲)

زمانہ کی گتی بڑی نیاری ہے۔ سات آٹھ دن ہو گئے۔ لچھو کا لڑکا بیمار ایک ٹوٹی چارپائی پر لیٹا ہوا ہے۔ پاس لچھو اور اس کی گھروالی بیٹھے ہیں۔ وہ لچھو کا اکلوتا لڑکا اور بڑھاپے کا ایک ماتر سہارا ہے۔ بمشکل عمر کی ۵۰ منزلیں طے کر پایا ہے۔

لچھو اور اس کی گھروالی متفکرانہ انداز میں کہہ رہے ہیں۔ تمام اپائے کر لئے۔ لیکن کوئی لابھ نہیں ہوا اب کریں۔ تو کیا کریں۔

آخر وہ اس فیصلہ پر پہنچے کہ دن ہوتے ہی لچھو بیمار پتر کو گاڑی میں ہسپتال لے جائے۔ اور وہاں جا کر ڈاکٹر صاحب سے علاج کرائے۔

صبح ہوتے ہی لچھو نے گاڑی تیار کی اور بیٹے اور بیوی کو بٹھا کر شہر کو ہانک دی۔ گاڑی بہت سبک رفتاری سے چلنے لگی۔ اور جوں توں کر کے وہ گیارہ بجے ہسپتال جا پہنچے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کھانا کھا رہے ہیں۔ لاچار لچھو کو انتظار کی گھڑیاں گننی پڑیں۔

انتظار کرتے کرتے ساڑھے پانچ بج گئے۔ آخر ایک موٹر دروازے پر آن کھڑی ہوئی۔ اس نے ہارن کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب ٹینس کا ریکٹ ہاتھ میں لئے اوپر سے اترے۔ اور اپنے دوست سے بولے

"کیوں مدن بابو! دیر بہت لگائی"

مدن نے مسکراتے ہوئے کہا "ہاں صاحب مجبوراً کچھ دیر ہو گئی ہے۔ اتنا کہتے ہوئے دونوں موٹر میں بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی لچھو نے آگے بڑھ کر کہا:-

"مالک! میرا لڑکا آٹھ دس دن سے بیمار پڑا ہے۔ خدا نخواستہ اسے ذرا دیکھ لیں"

ڈاکٹر صاحب نے نفرت انگیز لہجہ میں کہا:-

"چل دور ہٹ ہسپتال کے وقت میں تو آیا نہیں اور اس وقت آیا ہے۔ جب ہم خود کام سے جا رہے ہیں"

ان یاس انگیز الفاظ کو سنکر لچھو کے دل میں نفرت اور غصہ پیدا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ڈبڈبا آئے۔ تاہم ایک بار پھر دل کڑا کر کے بوڑھے نے ڈاکٹر صاحب کی طرف دیکھا۔ اور بھرے ہوئے گلے سے پھر گڑگڑا کر کہنے لگا

"ان داتا! میں غریب ہوں اور کہاں سے دوا لا سکتا ہوں۔ گاؤں بھی دور ہے۔ بار بار آ بھی نہیں سکتا۔ بڑی دیا ہوگی۔ اگر ابھی آپ اسے دیکھ لیں گے۔ ایشور آپ کا بھلا کرے"

ڈاکٹر نے ڈانٹ کر کہا:-

"کہہ تو دیا۔ کہ میں ٹینس کے لئے جا رہا ہوں نہیں ٹھیر سکتا۔ چلو ہٹو۔"

ہاں چلو مدن بابو کافی دیر ہو چکی ہے اتنا کہتے کہتے موٹر چل دی۔ اس کے جاتے ہی بوڑھا یاس انگیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ اور جونہی موٹر آنکھوں سے اوجھل ہوئی۔ وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ آخر وہ لاچار ہو کر اٹھا اور گاڑی جوتنے لگا۔ آج اسے اپنی غریبی کا علم اور ساتھ ہی نفرت سی ہو رہی تھی۔

گاڑی میں سوار میاں بیوی بیٹے کی زندگی سے مایوس ہو گاؤں کو روانہ ہو پڑے اس وقت درد تھا۔ کہ ان کے دل میں اٹھ کر انہیں گھائل کر رہا تھا۔

رات کے آٹھ بجتے بجتے بوڑھا گھر پہنچا۔ گھر پہنچتے ہی لڑکے نے کہا:-

"ماں! تھوڑا پانی پلا"

ماتا مٹی کے پیالے میں فوراً پانی لائی۔ لڑکے نے پیا۔ پیتے ہی اس کی چھاتی میں درد سی اٹھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے لڑکا ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔ بوڑھے نے گھروالی سے کہا۔

"جلدی آگ جلاؤ۔ شاید تپانے سے درد کم ہو جائے"

وہ اٹھنے ہی لگی تھی۔ کہ لڑکے کو ہچکیاں آنے لگیں۔ ایک ہچکی آئی۔ پھر دوسری۔ لڑکے نے چاروں طرف دیکھا اور کہا ماں...... اتنے میں تیسری ہچکی آئی۔ اور بات منہ کی منہ میں ہی رہ گئی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

لچھو اور اس کی بیوی نے اسے فوراً زمین پر اتارا اور دونوں سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے۔ ہائے بڑھاپے کا ایک ماتر سہارا تھا۔ وہ بھی آج نہیں رہا...... ہائے..... اب.....

(۳)

ڈاکٹر صاحب کے گھر میں آنند منگل کا راج ہے۔ آج رات کو ڈاکٹر صاحب کے لڑکے کی شادی ہونے والی ہے۔ چاروں طرف شادی کی دھوم ہے لڑکا کالج میں پڑھتا ہے۔ پرانیش نام ہے پرانیش کو سانپ پالنے کا بڑا شوق تھا۔ ہمجولیوں میں سے ایک نے کہا:-

کیوں پرانیش! کیا اپنے پالتو سانپ ہمیں نہ دکھاؤ گے؟ پرانیش بولا۔ واہ بھئی دکھائیں گے کیوں نہ.. وہ گھر میں گیا۔ اور ایک کالا سانپ پکڑ لایا۔ ہمجولیوں کے سامنے اس کی بڑی تعریف کی اس پر ایک نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے۔ تو نے اس کے دانت توڑ رکھے ہیں۔ پرانیش نے اس کے منہ کو زور سے دبا کر سب کو اس کے دانت دکھائے۔ منہ دبانے سے سانپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ جونہی پرانیش نے ہاتھ ڈھیلا کیا۔ سانپ نے اسے بڑے زور سے کاٹ کھایا۔ کاٹتے ہی چاروں طرف کہرام مچ گیا۔ تاہم پرانیش نے بڑے حوصلہ کے ساتھ ہمجولیوں کو چپ کراتے ہوئے کہا۔ فکر کی کوئی بات نہیں۔ میرے پاس ایک بہت اچھی اکسیر ہے۔ ابھی اس کے استعمال سے ٹھیک ہو جاؤں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے زخم کی جگہ کو کاٹ کر خون نکالنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن پرانیش نے کہا۔ کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں دوائی سے ہی ٹھیک ہو جاؤں گا۔ مگر دوا ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے زہر جسم میں سرایت کر گیا۔ اور اس کے بعد اس دوا کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔

اب پرانیش کی حالت دم بدم خراب ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ بیہوش ہو گیا۔ کئی تدبیریں کی گئیں۔ لیکن سب بے فائدہ۔

موجود آدمیوں میں سے ایک نے لچھو چمار کا نام لیا اور کہا۔ کہ وہ اس کام میں بڑا ماہر ہے۔ اگر اسے بلایا جاوے۔ تو پرانیش کے پران بچ سکتے ہیں۔ آخر اسے بلانے کا نشچے ہوا۔ اور ایک موٹر لچھو کے گاؤں کو نہایت تیز رفتاری سے روانہ ہو گئی۔

لچھو کی جھونپڑی کے سامنے جا کر موٹر رک گئی لچھو موٹر دیکھ کر باہر نکل آیا۔ موٹر دیکھتے ہی اس کے دل میں اپنے لڑکے کی یاد تازہ ہو گئی۔

چپڑاسی نے موٹر سے اتر کر کہا۔ بھائی لچھو! ذرا شہر چلو۔ ڈاکٹر صاحب کے لڑکے کو سانپ نے ڈسا ہے۔ اکلوتا لڑکا ہے اور کل رات کو ہی شادی ہونے والی ہے۔

لچھو کی عورت جو جھونپڑی میں نیمے دروں نیمے بروں کھڑی تھی۔ فوراً لپک کر باہر آ گئی اور اپنے مالک کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی

چلو اندر۔ کوئی ضرورت نہیں جانے کی۔ بابا

نہیں۔ اسی ڈاکٹر نے ہمارے ساتھ کیسا ظالمانہ سلوک کیا تھا۔ ہمارے بیمار لڑکے کو دیکھنے تک کی اسے فرصت نہ ملی تھی۔ پھر ہم تھوڑے ہی کسی کے نوکر ہیں۔ جو مفت میں بھٹکتے پھریں۔ لیکن بوڑھے سے رہا نہ گیا۔ اس کا دل نیاسے پسیج اٹھا۔ بیوی کو اندر جانے کا اشارہ کر کے لچھو نے چپڑاسی سے کہا:-

ہاں بھئی چلو میں تیار ہوں۔ جو کچھ مجھ سے بن پڑے گا۔ کروں گا۔ اس پر دونوں موٹر میں بیٹھ گئے اور موٹر روانہ ہوئی۔

ادھر سب لچھو کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ موٹر دیکھتے ہی سب کے چہروں پر ہلکی سی امید کی جھلک دکھائی دینے لگی۔ موٹر آ کر ٹھیر گئی۔ لچھو اترا۔ اور پرانیش کو دھیان سے دیکھ کر اپنی دوائی کا عمل کرنے لگا۔ جس کے ختم ہوتے ہی پرانیش کے گئے ہوئے پران واپس آ گئے اور وہ چنگا بھلا ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب اندر گئے اور روپیوں سے بھری ہوئی تھیلی لا کر لچھو کے سامنے رکھ دی۔ لیکن لچھو نے مجبور کئے جانے پر بھی دولت پر لات مار دی۔ اور آنسو بھری آنکھوں سے ڈاکٹر صاحب کی طرف دیکھ کر کہا:-

"مالک میں نے صرف اپنا فرض ادا کیا ہے۔ آپ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ پھر میں اس کا حقدار کیسے ہو سکتا ہوں"

لچھو کے ان الفاظ سے ڈاکٹر صاحب کا سر مارے ندامت کے جھک گیا۔ لچھو کے پاؤں پکڑ لئے اور کہا:-

"لچھو! میں نے بلاشبہ اس دن تمہارے ساتھ ظلم کیا تھا۔ اس کا کفارہ ہو چکا۔ میں ہاتھ جوڑ کر اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔ لیکن تم نے میرے برے سلوک کی ذرا پرواہ نہ کرتے ہوئے میری مدد کی ہے۔ دراصل تم بڑے ہو۔ بڑے پن اسے ہی کہتے ہیں۔

دیا نند آیوپیشنگ وڈیالیہ کے امتحانات

آیوپیشنگ ودیالیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے جاری کردہ سدہانت وشارد، سدہانت بھوشن اور سدہانت شرومنی وغیرہ امتحانات حسب معمول امسال بھی چیت کے آغاز میں ہونگے۔ امیدوار کی درخواستیں معہ فیس امتحان ۳۱ جنوری ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست کا فارم اور پراسپکٹس (نیما دلی) ۔ پیسے کا ٹکٹ بھیج کر ودیالیہ سے طلب کریں۔ شرح فیس امتحانات حسب ذیل ہے (۱) سدہانت وشارد عہ (۲) سدہانت بھوشن عہ (۳) سدہانت شرومنی عہ دسونتر انند آچاریہ

دیا نند آیوپیشنگ ودیالیہ گورودت بھون لاہور

رادھا سوامی بولا

نمبر (۲)

کہتے ہیں۔ کہ جب چیونٹی کی موت آتی ہے۔ تو قدرت اُسے لنگا دیا کرتی ہے۔ وہی حال آج رادھا سوامی مت کا ہو رہا ہے۔ رادھا سوامی مت کا آچاریہ اخبار پریم پرچارک مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۱ء میں آریہ سماج کو مشورہ کے عنوان سے صفحہ ۲ پر لکھتا ہے۔

کہ آج آریہ سماج کی اخباروں میں یہ شور سنائی دیتا ہے۔ کہ اب تو آریہ سماج کی ضرورت نہیں ہے۔ آریہ سماج نے جو کچھ اچھا یا بُرا کرنا تھا۔ کر لیا۔ اب آریہ سماج کو یہ آڈمبر بند کر دینا واجب ہے۔

ہم رادھا سوامی مت کے آچاریہ کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ابھی دماغی غلامی کا پرچار کرنے والے منزلوں کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہوا۔ اس طرف رخ کیا۔ تو پھر آپ کے ان جملہ سرت شبد سہج یوگ کا کہیں ٹھکانا نہیں ہو گا۔ تب ہی تک آپ یوگ کا نام لے کر تبلیغ کرتے ہیں۔ جب تک آریہ سماج راج یوگ کی تعلیم کی طرف دھیان نہیں کرتا۔ اس سے یہ نہ سمجھ لینا۔ کہ آریہ سماج میں یوگ کے جاننے والے نہیں۔ آریہ سماج میں اب بھی سینکڑوں ایسے شخص بیٹھے ہیں۔ جو کہ یوگ کے علم سے کماحقہٗ واقف ہیں۔ مگر آریہ سماج ایسے وقت میں جبکہ دنیا کو پیٹ کی فکر ہے۔ پہلے اس کام کو سر انجام دے کر یوگ دنیا لوگوں کو دینا چاہتا ہے آریہ سماج آپ کی طرح یوگ کا نام لے کر دنیا کو خراب کرنا نہیں چاہتا۔

اگر آپ کے سہج یوگ وغیرہ سے ہی نوع انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔ تو کیا سوا سو سال کے لمبے عرصہ میں ایک بھی یوگی پیدا نہ کر سکے۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ رادھا سوامی مت نے آج تک کتنے یوگی پیدا کئے؟ جو خلق خدا کا بھلا کرتے پھرتے ہیں۔ رادھا سوامی جی پہلے اپنے گھر کو سنبھالو۔ پھر دوسروں کو مشورہ دے لینا۔ آنحضرت رادھا سوامی نے خدا کے درشن کا خوب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ بدھی کو شُدھ کرنے کی بجائے استھول بنا دو۔ یعنی عقل کو موٹی کرو۔ چنانچہ امرت بچن صفحہ ۱۸۴ دفعہ ۱۲۳ میں تحریر کرتے ہیں۔ دنیا اور بدھی کی دلیلوں کے غبار آلودہ طریقہ سے جس میں اصلیت چھپ جاتی ہے اس کا نچوڑ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ہے رادھا سوامی مت کا آریہ سماج کو مشورہ کہ آپ بھی ایسا ابھیاس کرو۔ جس سے بدھی ناش ہو۔ اور آپ کو پرم پُرش کا ساکھشات ہو۔ رادھا سوامی خیال از سانہ ایشور نے سخت غلطی کھائی ہے۔ جو کہ منش کو بدھی یعنی عقل سلیم دی ہے ایشور کو چاہئے تھا۔ کہ تمام منشوں کو پشوؤں کی مانند بدھی پیدا کرتا۔ تاکہ رادھا سوامی جدھر ڈنڈا مارتے۔ دنیا میں میں کرتی ہوئی بھیڑ بکریوں کی طرح رادھا سوامی کے آگے لگ جاتی۔ اور آں حضرت تمام دنیا کا دھن لوٹ سکتے۔ ایشور نے کیسی غلطی کی۔ کہ منش کو سوچنے کے لئے عقل عطا کی۔ اور رادھا سوامی کو اس غلطی کو بند کرنے کے لئے سرت شبد بنانا پڑا۔ ایشور نے رادھا سوامی کی طرف خیال نہ کیا۔

آں حضرت نے سار بچن میں لکھا ہے۔ کہ جس طرح ملش استری کے ساتھ سنگ کرنے سے پاپی گنہگار بن جاتا ہے۔ اسی طرح بدھی اور گیان کے ساتھ میل کرنے سے بھی منش پاپی ٹھیرتا ہے اس لئے بدھی سے ملاپ نہیں کرنا چاہئے۔ یہ مشورہ رادھا سوامی جی آریہ سماج کو دیتے ہیں۔ جسے میں شکریہ کے ساتھ واپس کر کے عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کے مشورہ کو تو یہی لوگ قبول کر سکتے ہیں۔ جن کو طرح کو جواب دے چکے ہوں۔

(بھولا ناتھ سرنا)

نوٹ:- خط و کتابت کے وقت حوالہ چیٹ نمبر ضرور دیا کریں

حیدر آباد میں آریہ سماج پر کمینہ حملے

آریوں کی طرف سے منہ توڑ جواب

(ہمارے خاص نامہ نگار سے)

نظام اسٹیٹ کا سارا اسلامی پریس آریہ سماج اور ہندوؤں کو بدنام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ ہندوؤں کا رہبر اخبار ناگرک پلابیان کرنے کسی وجہ سے سرکار کی طرف سے بند کر دیا گیا۔ مگر ناندیڑ گزٹ کے منہ میں لگام نہیں دی جاتی۔ وہ من مانا اپنی قلم چلا کر مسلمانوں میں ہندوؤں و آریوں کے خلاف اشتعال پیدا کر رہا ہے۔ جس کے بُرے نتائج نمونہ کے طور پر حال ہی میں پربھنی میں گنیش اُتسو کے موقعہ پر پولیس کی حاضری میں ظہور پذیر ہوئے۔ وہاں نہتے ہندوؤں کو مسلح مسلمانوں نے حملہ کر کے بڑی طرح پیٹا۔ کئی زخمی ہوئے۔ ایک فوت ہو گیا۔ ناندیڑ گزٹ آریہ سماج کے خلاف جھوٹے واقعات گھڑ گھڑ کر زہر اگلتا رہتا ہے۔ اس کی ایک تحریر کا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ جو ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے گزٹ کے صفحہ ۸ کالم اول میں بعنوان "باغیانہ اور مفسدانہ تحریکوں کا محرک اعظم عدالت العالیہ کی توجہ درکار ہے" شائع ہوا ہے (مولوی سے مراد نامہ نگار ناندیڑ گزٹ اور آریہ سے نامہ نگار پرکاش، مراد ہے)

مولوی - اودگیر (بیدر) ایک پرانی آبادی اور شہری تہذیب کی خوگر ہے۔ تمام آبادی قومیں باہم شیر و شکر ہیں۔

آریہ - مولانا معلوم ہوتا ہے آپ کہنا کچھ اور چاہتے تھے۔ مگر "باہم شیر و شکر" ہیں۔ زمانہ حال کی نفرد استعمال کر گئے۔ ورنہ آپ کی بعد کی تحریر سے تو یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ ماضی میں تمام قومیں باہم شیر و شکر تھیں۔ مگر شام لال وکیل نے اس اتفاق کو توڑا۔ یہ جملہ تحریر کرنے کی آپ نے کیوں تکلیف گوارا کی؟ اس لئے کہ شام لال کے خلاف پولیس کچھ کارروائی کر رہی ہے اس کی تائید کرنے کے لئے آپ نے سفید جھوٹ خواہ قلم کر دیا تاکہ اصول اسلام دروغ مصلحت آمیز پر عمل ہو جائے لیکن آپ اس ناپاک ارادے میں کامیاب نہیں ہونگے کیونکہ ہم کو پختہ یقین ہے۔ کہ سچائی کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ راستی موجب رضائے خدا است۔ سنو! ذرا غور سے سنو۔ نمونہ کے طور پر اودگیر کا شیر کیسے شکر سے ملا ہوا تھا پیش کرتا ہوں:-

شنکر ما کے مٹھ کے بارے کا چالیس سال سے قبل کا جھگڑا جس میں عدالت سے مسلمان ذمہ دار ٹھیرائے گئے ہیں۔ آریہ سماج دشمنیاں شام لال جی کے وجود کے قبل ہنومان کی مورتی پہ بدبخانہ ڈالا گیا تھا۔ اور مسلمانوں نے سوم ناتھ کے پاس کنیتی کی مورتی توڑی تھی۔ مسلمان دن دہاڑے شارع عام پر معزز ہندو بیوپاریوں کے خلاف اخلاق سوز فحش گالیاں دیتے پھرتے تھے۔ متعدد ہندو مستورات پر زبردستی کی گئی۔ ہندوؤں کے مکانوں پر زبردستی قبضہ کیا گیا۔ ہندو بیچارے۔ بے زبان۔ بے سہارے دم بخود تب آپ کے لئے باہم شیر و شکر تھے۔ اب اپنی تعصبت کا اظہار کرنے لگے۔ بس آپ کے حق میں بیچارے ہندو باغی۔ نمک حرام۔ مالک کے بد خواہ اور فسادی بن گئے۔ اگر آپ کا زور چلتا۔ ان سب کو بلا جواب پھانسی پر لٹکا دیتے۔

مولوی - بیرون ممالک کی نفاق انگیز خبریں سن سن کر دلوں میں ایک قسم کی حرارت پیدا ہو چکی تھی۔ مگر کسی کو ان افواہوں سے متاثر ہو کر منافقانہ اظہار کا موقعہ کبھی نہ ملا۔ اگر استمرار اپنی ناپاک فطرتی کا اظہار نہ کرتے۔

آریہ - بیرون ممالک کی نفاق انگیز خبریں سن

سٹار ٹوتھ پوڈر

رجسٹرڈ

نُسخہ کسے سنیاسی نے دسیا اے
ہین جو بھی رُوئے زمین اُتے
دُنیا جان دی اے آفتاب وانگوں
بیشمار و کدا کوئی حساب نائیں
نہ تکلیف کوئی نیڑے آون دیوے
دنداں نال کئی مناں دا بھار چکو
آگے کئی پوڈر تساں مل ویکھے
پوڈر وچ ریاستاں جاوندا اے
ٹھاکرداس ڈاکٹر مشہور سارے

جنہاں بتّیاں بخشیاں تیار پاؤڈر
سبھناں پوڈراں دا ایہہ سردار پاؤڈر
روشن ہو گیا وچ سنسار پاؤڈر
شوق نال لیندے خریدار پاؤڈر
دیوے دنداں دی عمر سوار پاؤڈر
رکھے جادو دا اثر سرکار پاؤڈر
ایہہ دی مل ویکھو اک وار پاؤڈر
کئی ہنگارہے نے تلخ دار پاؤڈر
ویچے آمدا ہر اک منیار پاؤڈر

واٹر ورکس لاہور وا ہینہ ملکھی
پاکے خط منگا لو یار پاؤڈر

سٹار ٹوتھ پوڈر دند ہلن لئی۔ مسوڑیاں لئی۔ منہ وچوں لہو تے مُشک آون لئی۔ ماسخورہ واسطے اک اکسیر چیز ہے۔

اک ڈبّی دا مُل صرف اک روپیہ۔ چھوٹی شیشی چھ آنے (۶/) ؛

شہر لاہور تے لنگے منڈی واٹر ورکس پہاں || ڈاکٹر ٹھاکر داس جی ادوقتے نوین ڈنڈبان

ہر بڑے دکاندار سے مل سکتا ہے ؛

المشتہر۔ ڈاکٹر ٹھاکرداس دندان ساز لنگے منڈی متصل واٹر ورکس لاہور

سُن رہی تو دِلوں میں ایک قسم کی حرارت پیدا ہو چکی تھی۔ مگر کسی کو ان افواہوں سے متاثر ہو کر منافقانہ اظہار کا موقعہ کبھی نہ ملتا۔ اگر ان کے افعال سے حاکم مقامی چشم پوشی نہ کرتے اور نہ اشرار اپنی ناپاک فطرت کا اظہار کرتے۔ جبکہ معصوم بے گناہ ہندوؤں پر مقدمات چلا کر پریشان کرنے کی پولیس نہ ٹھانتی یہ مسلمان جیسا چاہا کرنے لگے۔ ہندوؤں کے گھر پر یہ حملہ کریں۔ تو بھی ہندو قصوروار اُن کی مستورات کو ننگا کر کے چھین لیں۔ تو بھی ہندو قابل مواخذہ اگر شکایت کریں۔ تو باغی و فسادی ؛

مولوی۔ جن کے سرگرم کارکن وہ ہیں۔ جنہوں نے اپنی وکالت چمکانے ہنود میں اپنے اثر و اقتدار کو قائم کرنے کی غرض سے وہ سب کچھ کیا۔ جو غلامانہ ذہنیت کے افراد کرتے رہتے ہیں۔ اُن کا نام نامی شام لال صاحب آریہ وکیل ہے ؛

آریہ۔ سٹریمان شام لعل جی کس کے رکن ہیں۔ آریہ سماج کے سنو! مجبوراً مجھے جواباً تحریر کرنا پڑتا ہے۔ آریہ لفظ ہی کبھی غلامانہ ذہنیت کے مفہوم میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے خلاف۔ اور شام لال خود آریہ اور آریہ سماج کا رکن مگر آپ کیا کر سکتے ہیں۔ آپ کا نام غلام محمد۔ آپ کا اعتقاد غلامانہ مثلاً مذہب میں عقل کو دخل نہیں ایک شخص جو کہے چاہے غلط ہو یا صحیح۔ بلا چون و چرا مان لیا جاوے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ پھر بتاؤ

غلامانہ ذہنیت آپ کی یا شام لال کی ؟

شام لال نے اپنی وکالت چمکانے۔ ہنود میں اپنے اثر و اقتدار قائم کرنے کی غرض سے کچھ نہیں کیا۔ بلکہ مسٹر سیہ چکشو سشا سردانی بھوتانی سیکھشے (تمام ذی روح سے دوستانہ برتاؤ کرو۔ اور اپنی بھلائی دوسروں کی بھلائی میں تلاش کرو) کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اپنے اثر وقار و دولت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سچے برہمن کی مانند تپسیا کرتے ہوئے سب کے کلیان کے لئے رات اور دن ایک کر دیا۔ جب کبھی اود گیر میں ہیضہ وغیرہ وباؤں کا دورہ ہوا۔ یہ مرد میدان رات اور دن اپنی بھوک پیاس بھول کر بلا تمیز قوم و ملت مسلمان و ہندو کے در کے چکر کاٹتا اپنی طاقت کے مطابق اُن کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ تمہارے جیسے متعصب مسلمانوں کو چھوڑ کر جملہ ہندو اور مسلمان اُن کے احسانات کے قائل و مداح ہیں مگر حاسد حسد کی آگ میں جل رہے ہیں ؛

مولوی۔ جو گندہ فضا کے پیدا کرنے میں سربرآوردگی کا شرف رکھتے ہیں ؛

آریہ۔ وہ کونسی گندی فضا پھیلائی۔ بتلایا تو ہوتا کیا تمہارے لفظوں میں میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ جھوٹا نامہ نگار اودگیر میں گندی فضا پیدا کرنے میں کمال کا استاد ہے۔ شام لال نے کیا کیا۔

یہی ناکہ اچھوت اُدھار کرنا۔ گمراہ ہندوؤں کو راہ راست پر لانا۔ دھرم کا اُپدیش کرنا۔ آریہ سماج کا قیام و پرچار۔ آریوں کے تہوار و پرو منانا۔ تمہارے دماغ میں گندی فضا ہے یا شام لال کے کام ہیں۔ ہاں شام لال کے کام کرنے سے کم کمینوں کی آنکھ اندھی اور ہاتھ پاؤں معذور ہو گئے ہیں۔ یہی فضا آپ کو گندی لگ رہی ہے نا ؛

مولوی۔ اُن کے نفس پر ہمارا ریویو ضروری نہیں۔ جبکہ معزز مجلس عدالت العالیہ کے فیصلہ کے الفاظ اُن کی ذات کی نسبت تنقیدی شان رکھتے ہیں ؛

آریہ۔ مہربان۔ کسی بات کو سمجھنے کے لئے عقل سلیم کی ضرورت ہے۔ معزز مجلس عدالت العالیہ کے فیصلہ کے الفاظ شام لال کے نفس پر ریویو نہیں۔ بلکہ بدنما حرکات اودگیر پر افسوس معزز مجلس عدالت العالیہ کا یہ سمجھنا۔ کہ شام لال جی کے وجود کے بعد سے دو قوموں میں رنجش پیدا ہونا ظاہر مثل سے ہوتا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ شام لال نے ہی رنجش پیدا کی کیا کسی کے اس کہنے کا۔ کہ زید کے آنے کے بعد دیوانہ کتا نے بکر کو کاٹا مطلب آپ یہ نکالیں گے۔ کہ دیوانہ کتا جس نے بکر کو کاٹا اُس کا بانی زید ہے ؟ شام لال کے وجود کے بعد اس کے مکان پر حملہ آور ہونا۔ راستہ چلتے اُس کو گالیاں دینا۔ قتل کی دھمکی دینا و اشتہار قتل کا چھاپن کرنا۔ ناٹک کے ہال میں داخل ہو کر بجلیاں توڑنا پھوڑنا۔ گاؤ کشی کی جھوٹی خبریں پھیلانا۔ شیوراتری کی تصویر کو جلانا کیا یہ شام لال جی کے حرکات ہیں۔ ریجان میں منہ ڈال کر شرم کرو۔ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے خوب !

مولوی۔ اور جو دو قوموں کے اتفاق و اتحاد کو اپنی منافقانہ چھری سے ذبح کر دیا۔ پولیس تعزیری کو ایک سال تک رعایا کے سر پر

مسلط رکھا ؛

آریہ۔ شام لال نے دو قوموں کے اتفاق و اتحاد کو اپنی منافقانہ چھری سے ذبح نہیں کیا۔ بلکہ آپ کی منافقانہ چھری کو جو دو قوموں کے اتفاق و اتحاد کو ذبح کرتی تھی۔ ایسا کند کر دیا۔ کہ اب چلنے کے ناقابل ہے۔ اسی لئے تو آپ واویلا مچاتے ہو۔ تم نے کبھی کسی دوسری قوم سے اتفاق و اتحاد کرنا سیکھا بھی ہے۔ جب آپ کو شکار نہ ملے۔ اور اپنی پول کھلتی دیکھی تو بناوٹی اتفاق کے راگ الاپنا شروع کر دیتے ہو۔ ورنہ تم کو دوسری اقوام سے دوستی کرنے کی تعلیم ہی نہیں ملی۔ غور سے پڑھو۔ سورۃ نسا آیت ۱۳۹ :۔

"اے وہ لوگو! جو ایمان والے ہو۔ مت اختیار کرو کافروں کو دوست سوائے مسلمانوں کے"

رہا تعزیری پولیس کا قصہ۔ یہ تو چال تھی آپ لوگوں کی آریہ سماج و آریہ بھائیوں کو بدنام کرنے کی۔ نیز اس پودے کو دبانے کی۔ تعزیری پولیس حالات درست ہونے کی وجہ سے ہی تو سال بھر رہنے کی بجائے ۹ ماہ میں برخاست ہو گئی۔ ہاں مسلمانوں نے کوشش تو پوری کی تھی۔ کہ تعزیری پولیس پھر سے قائم ہو جاوے۔ مگر شکر ہے اُس خدا کا۔ جس نے اُن کے اپنے ارادے میں کامیاب ہونے کے قبل ہی بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور سوڑ کا گوشت جو مسلمان کی بغل میں پردہ نشین تھا۔ برقعہ چاک ہونے پر برآمد ہوا۔ مہربان بازآؤ بدنام کنندہ تحریر دل سے۔ اس سے ملک کو کوئی فائدہ نہ ہوگا ؛

مولوی۔ وہ تو خدا کے فضل سے مسلمان اپنی فطرتی امن پسندی اور صلح جوئی اور رواداری کے ماتحت آج تک ایسے ناپاک پروپاگنڈے سے متاثر نہ ہوئے۔ حکام اپنی انتظامی قوتوں سے ان مسموم فضائل کا انسداد کرتے رہے اسی لئے فساد کی ہر وقت بیخ کنی ہوتی رہی ؛

آریہ۔ میرے بھولے مولانا! مسلمانوں کی

۹۸۹

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے ؟

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ پس ہم آپ کو آنے والا بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا ؟ دولت کس ذریعہ سے ملیگی۔ روزگار کب ملیگا ؟ ملازمت۔ ترقی تبادلہ اور ترقی اولاد، عورت کا سکھ دکھ، تندرستی، بیماری، دور دراز کا سفر، مقدمات و امتحان میں کامیابی، سگائی، شادی، زمین، جائیداد کا سکھ، کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بھیج دیں گے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے ؟

جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے فرماتے ہیں: "آپ سے جو ورش پھل بنوایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ثابت ہو رہی ہیں" ؛

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس نمبر ۴۷ - لاہور

سنہ ۱۰۰

خون صالح پیدا کرتا ہے

میں نے جناب کے کارخانہ سے کئی مرتبہ گذشتہ چند سالوں سے کرپا لور سائن کو منگوا کر خود استعمال کیا۔ اور اپنے چند دوستوں کو بھی منگوا کر دی۔ تجربہ سے واقعی فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔ اور تمام دوست جنہوں نے اس کا استعمال کیا تھا مداح رہے۔ اس سے معدہ کو خاص تقویت پہنچتی ہے۔ دودھ اور گھی کافی مقدار میں ہضم ہو جاتا ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے چہرہ بشاش رہتا ہے۔ طبیعت خوش رہتی ہے میرا ذاتی تجربہ بھی یہی ہے۔ میں پبلک کو صدق دل سے یہ جتلاتا ہوں کہ اس رسائن کو معمولی اشتہاری دوائی نہ سمجھیں۔ اور جو اشخاص کمزور معدہ ہوں۔ اور ہمیشہ پژمردہ رہتے ہوں۔ وہ ضرور منیجر کرپا لور سائن فارمیسی ۵ قصلو گوجر سنگھ بنا لاہور سے ایک شیشی قیمتی دو روپیہ منگوا کر فائدہ اٹھائیں ؛

لہٰذا سات شیشی کرپا لور سائن میرے نام اور سات شیشی جناب مسٹر نریندر صاحب اسسٹنٹ ریونیو کمشنر بہادر بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ مہتہ نہال چند ہیڈ اکونٹنٹ دفتر ریونیو کمشنر بہادر کوئٹہ

ریاست پونچھ کے شاہی خاندان کے معالج

راج وید دھرم دیو کوی بھوشن ویدرتن لاہور کی سنہ ۱۰۰

۲۵ سالہ مجرب دوائی

استری جیون (رجسٹرڈ)

عورتوں کی امراض جریان الرحم لیکوریا بیقاعدگی حیض۔ ہسٹریا یعنی بیہوش ہو جانا۔ چیخیں مارنا۔ بال زچہ وغیرہ کا درد۔ حمل قرار نہ پانا۔ بانجھ پن۔ کمر درد۔ سر درد۔ چہرہ کا پیلا پن۔ بے رونقی۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ خون حیض کا کم آنا۔ تھکان کا محسوس کرنا وغیرہ اس دوائی کے استعمال سے دُور ہو جاتی ہیں اولاد پیدا کرنے کے لائق بنا دیتی ہے۔ دیگر امراض کے لئے فہرست اوشدھالیہ سے مفت طلب کریں۔ قیمت تیس خوراک صرف دو روپے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ ؛

جلسہ کی خوشی میں ہر ایک دوائی پر ۴ آنے فی روپیہ رعایت ہے ؛

آیوروید بھوشک راج وید راوشدھالیہ

لکشمی بازار نمبر ۹ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

نظری امن پسندی و صلح جوئی فرقہ وارانہ داری
نے ہی تو اسلام کا بیڑا غرق کر دیا۔ اور اپنی پیدائش
سے ہی دنیا کو لڑائی کا نقشہ دکھا رہی ہے۔ آپ کے
نظری امن پسندی کے واقعات سے تاریخ ساری کی ساری
بھری پڑی ہے۔ میں ان واقعات کا حوالہ دیتا
مگر آپ کی طبیعت ذرا نازک واقع ہوئی ہے۔ اس
لئے زیادہ تبلیغ کر کے بس کرتا ہوں۔ حضرت محمد صاحب جو
ہر اختلاف یا طعنہ کرتے ہیں۔ آمار سے دین پر
لیکن تشکیل کرو۔ ایسے بڑے کا قرآن کو سورۃ نسا
پھر اگر نہیں مسلمان ہوتے۔ تو ان کو پکڑو۔ اور مار دو
جہاں پاؤ۔ اور نہ ٹھہراؤ۔ ان میں سے کسی کو رفیق
یا مددگار۔ میں سچ کہتا ہوں۔ مسلمانوں کے ناپاک
ارادے۔ غیر اقوام کے خلاف نازیبا حرکات نے
توانہ سے ان ادیبہ ظاہر کر دیتے تھے۔ مگر آئیں
کی سنہری ایام۔ نظری امن پسندی پر سخت فساد
کا بیج بوئی کرتی رہی۔

مولوی۔ اب جبکہ مضمون ختم ہو چکا ہے فساد کی
منزل پر پہنچ رہے ہیں دیکھا۔ تو مذہبی تحریکات
کا غلبہ ہو گیا۔ اور نیک نفسوں کی ذات کو
متہم اور آلودہ کر کے ان کو مرعوب کرنے کی کوشش
شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ نیا یا تعصب مرہٹی
اردو ہندی اخباری دنیا کو۔

آریہ۔ میرے مولانا میں آپ کو نکلنے کی چوٹ
پوچھتا ہوں۔ کہ ذرا ہمت ہو تو ثابت کرو۔ کہ شری
شام لال جی تو کہاں اوڈ گیر کے کسی بھی آریہ نے
کسی اخبار کی نامہ نگاری کر کے نیک نفسوں
پر الزام لگایا۔ ہاں آپ کو نتیجہ فساد کی منزل
نظر آئی۔ تو شری شام لال جی نیز آریہ سماج
کو بدنام کرنے کی ٹھانی۔ اور ذریعہ بنایا نادیڑ
گزٹ کو۔ ہاں میں پرکاش میں جو کچھ لکھ رہا ہوں
جدا گانہ تحریر کر رہا ہوں۔ اگر کسی واقعہ کا ذکر
بھی کرتا ہوں۔ تو ثبوت کے ساتھ۔ آپ کی طرح
جھوٹ کذب نہیں تحریر کرتا۔ ہم اور ہماری قوم
نیک نفسوں کی عزت کرنے والی ہے۔ نہ کہ ان
پر اتہام لگانے والی۔ ہاں یہ شرف آپ کو آپ کے
ساتھیوں کو ضرور حاصل ہے۔

مولوی۔ لیکن اب ان سے بڑھکر اس ذلیل
اور ناپاک اخبار کی سرپرستی اختیار کی گئی ہے
جو بمبئی سے نشر وطن نامی نکلتا
ہے۔ جس کی ایک تحریر جو ذات شاہانہ کے
ساتھ نہایت گستاخانہ اور گندہ اظہار کی تھی نادیڑ
گزٹ کی کسی گذشتہ اشاعت میں طبع ہو چکی ہے
اس اخبار کے کالموں میں کوئی صاحب نامہ نگار بن
کر کن کے خلاف زہر افشانی کیا کرتے ہیں۔ جو
اپنی گندہ نظری سے اس دار الامن کے ساتھ اپنی
نمک حرامی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

آریہ۔ اے نامہ نگار نادیڑ گزٹ! کسی کو بلا
وجہ برے الفاظ میں یاد کرنا کہاں کی انسانیت
ہے۔

ذرا ہمت ہے تو کوئی ذلیل ناپاک حرکت
شردہانند کی نقل تو کی ہوتی۔ ذرا آنکھ کھول کر
نادیڑ گزٹ کے ذیل کے الفاظ پڑھ۔ پھر اپنے ضمیر
سے جواب طلب کر۔

نادیڑ گزٹ ۸ ربیان سنہ ۱۳۴۰ صفحہ سالم
اول "ماتری جی دھرم شاستر کے خلاف گنگا کا
کیچڑ لئے ہوئے لنڈن جا رہے ہیں" شری مہاتما
گاندھی جی کے لئے جو کہ پیر کا دن ان کا برت
کا دن ہے۔ ودگول میز کانفرنس کے اجلاس کا
دن ہوگا۔ اس لئے اخیر میں یہ شعر لکھا ہے:۔

رات بھر پیتے رہے صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ڈاکٹر مونجے کے لئے لکھا ہے:۔
"ڈاکٹر مونجے نے سیٹھ رام جی مکند لال جی
سے کہا۔ کہ مسلمانوں کی تو نے ایسی آؤ بھگت
کی جیسے سسرال والے کیا کرتے ہیں"۔

کیا یہ ناپاک رذیل اخبار نہیں ہے۔ شردہانند
کے نامہ نگار نے نہ کونسی زہر افشانی کی ہے۔ بیشک
تو کرو۔ آپ کے افعال کا ذکر کرنا زہر افشانی ہے۔
مگر آپ ہر ہر پر جھوٹا الزام لگاؤ۔ اور گالیاں بکتے
جاؤ۔ تو وہ آب حیات ہے۔ آپ اپنی گندہ
فطرتی سے ایسے افعال کرتے چلے جا رہے ہو جس
سے ریاست بدنام ہو رہی ہے۔ یہ آپ کی ٹھکرائی

مولوی۔ نامہ نگار کی ہر تحریر رعایا میں عداوت
اور امن عامہ میں خلل انگیزی کا باعث ہو رہی
ہے۔ مذکورہ وکیل صاحب کی فطرت اس وقت
عوام سے لے کر مجلس عالیہ تک عالم آشکارا ہو
چکی ہے۔ ان کی منافقانہ کوششیں روز بروز
ترقی پذیر ہیں۔ اس لئے جس طرح پنڈت
پنڈت راؤ صاحب وکیل کے متعلق معزز مجلس
عالیہ نے انتظامی قائم کی ہے۔ اس طرح امن عامہ
کو برقرار رکھنے اور حفاظت ملک و مالک کے
انسداد کے لئے ضروری نہیں۔ کہ اوڈگیر کی طرف
بھی ایک نگاہ ملتفت ہو جائے۔

آریہ۔ ضرور آپ کے افعال کا انکشاف امن عامہ
میں خلل انگیزی کا باعث ہے۔ مگر جگہ بجگہ آپ کے
واعظین اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔ آریہ
سماج و ہندوؤں کے خلاف عداوت و نفاق کا
بیج بوتے پھر رہے ہیں آپکا نادیڑ گزٹ سخت شرانگیز
تحریریں شائع کر رہا ہے۔ اس سے امن عامہ میں خلل
نہیں آتا۔ ذرا اپنے دماغ کا معالجہ کرائیے۔ وکیل صاحب
کی فطرت خدائے پاک سے لے کر انسانی بشر تک آشکارا
ہو چکی ہے۔ آپ کی منافقانہ کوشش روز بروز ترقی پذیر
ہے۔ امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے اور ملک
و ملک کی بہتری کے لئے صرف اوڈگیر کی طرف ہی نہیں
بلکہ ساری ریاست کی طرف نگاہ ملتفت فرمائی
جاوے۔

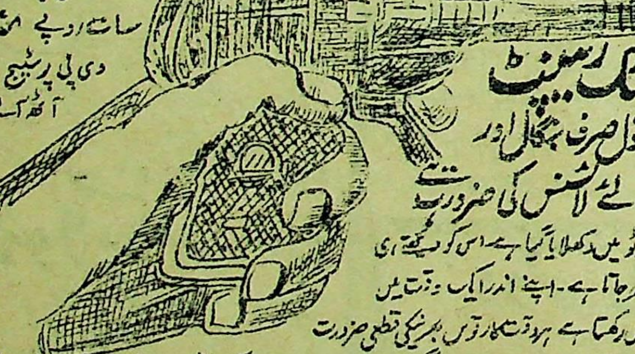

گھبراؤ نہیں!

منگواؤ نہیں
ایجنٹوں کی ضرورت
گھبراؤ نہیں!

خطرے کے وقت آپکا ساتھ دینے والا دوست
بدمعاش لوگوں سے محفوظ رکھنے والا
بغیر لائسنس کا زبردست ہتھیار
یعنی

قیمت فی پستول
سات روپے ۸/ آنہ
وی پی پرچ
آٹھ آنے

الارم پستول صرف بنگال اور
بمبئی کے لئے لائسنس کی ضرورت ہے

جو پستول فوٹو میں دکھلایا گیا ہے اس کو دیکھتے ہی
انسان گھبرا جاتا ہے۔ اپنے اندر ایک وقت میں
دس کارتوس رکھتا ہے ہر وقت کارتوس بھرنے کی قطعی ضرورت
نہیں۔ جس وقت ضرورت ہو۔ صرف گھوڑا دباؤ۔ اس میں سے ایک بڑا شعلہ دار کارتوس نکلیگا۔
اور بڑی آواز ہوگی۔ اور آواز کے سننے سے بڑے بڑے جانور درندے اور بدمعاش فوراً بھاگ جائیں گے۔
یہ پستول ناٹک اور سینما والے استعمال میں لاتے ہیں۔ گاؤں اور قصبہ کی مسافری کے لئے اور جنگل میں
اپنے مکان اور بنگلہ کے لئے نایاب چیز ہے۔ آج ہی ایک عدد پستول منگا کر جیب یا بستر کے نیچے رکھکر
ضرورت پر کام میں لا سکتے ہیں۔ اور اپنی جان بچا سکتے ہیں۔ اور ہر مقام اور ریاستی راج میں بغیر لائسنس
کے چلتا ہے۔ قیمت ۸/۷ روپے۔ وی پی پوسٹ ۸/ ہر ایک پستول کے ہمراہ تیس کارتوس و ترکیب
استعمال مفت۔ ۵۰ عدد گولی زائد خریدیں۔ تو اس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ ایک مرتبہ آزمائش
کے لئے ضرور خریدیں۔ اس پستول کے ہزاروں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ دلاور اینڈ کمپنی نمبر ۲۴ بھولیشور بمبئی نمبر (۲)

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا چون پراش

سستی کو دور کرتا ہے
دم کو نابود کرتا ہے
دق کو رفع کرتا ہے
قیمت چالیس تولہ ۸/
قیمت بیس تولہ ۴/

بڈھے۔ جوان اور
بچوں کیلئے یکساں
فائدہ بخش ہے۔
قیمت دس تولہ
تیرہ آنہ (۱۳/)

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۴

نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں۔

ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلا رام اینڈ سنز رنگ محل۔
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔
ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس
(کشمیر) کویراج نرنجن ناتھ وید شاستری گووند آیورویدک اوشدھالیہ۔
کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ۔ بنواری بازار۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمالوچنا

آریہ کیلنڈر :-

لاہور کی مشہور فرم میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم کا سنہ ۱۹۳۲ء کا کیلنڈر ہمیں موصول ہوا ہے۔ یہ بڑی تقطیع کا کیلنڈر کارآمد بھی ہے۔ اور خوبصورت بھی۔ اس میں دیسی، انگریزی دونو تاریخیں ہیں۔ اور آریہ سماج کے مانیہ نیتاؤں اور شہیدوں کی رنگین تصاویر کے علاوہ سوامی دیانند جی کی سہ رنگی خوبصورت بڑی تصویر ہے۔ قیمت ۳/ ⁂

سنہ ۱۹۳۲ء کی آریہ ڈائری۔ یہ ڈائری بھی اسی فرم کی تیار کردہ ہے۔ اس میں آریہ سماج کے متعلق کافی واقفیت دی گئی ہے۔ اور ہر ماہ کے خاتمہ پر یادداشت کے لئے بھی صفحے چھوڑے گئے ہیں۔ خوبصورت جلد کی ہندی ڈائری ۸/ میں اور اردو ڈائری ۷/ میں مل سکتی ہے ⁂

امرت ورشا :-

ہندی میں شری مہاتما نارائن سوامی جی کی تازہ تصنیف ہے۔ اس میں کئی ایک اپدیش ہیں۔ جو منش کے آتمک آدھار کا انمول سادھن ہیں۔ بھگتی کی پربرتی والے نرگوں کے سوادھیائے کے لئے بڑے کام کی چیز ہے۔ قیمت ۱۲/ ⁂

یہ پستک اور آریہ ڈائری اور آریہ کیلنڈر میسرز راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ اور سرسوتی آشرم لاہور سے مل سکتے ہیں ⁂

گرہستھی کا سالانہ نمبر :-

مشہور ادبی رسالہ گرہستھی کا سالانہ نمبر ہمارے سامنے ہے۔ رسالہ کئی رنگین تصویروں۔ کارٹونوں اور قابل مطالعہ مضامین کے ساتھ بڑی شان سے شائع کیا گیا ہے۔ اپنی گوناگوں دلچسپیوں کی وجہ سے رسالہ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸/ منیجر رسالہ گرہستھی لاہور سے منگوائیے ⁂

اپنشد پرکاش :-

ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک اور مانڈوک اپنشدوں کا بھاشا انوواد۔ انوواد کرتا سوامی درشنانند سرسوتی ⁂

پرکاشک۔ پنڈت وزیر چند شرما ویدک پستکالیہ لاہور

سرل آریہ بھاشا میں چھ اپنشدوں کا بیاکھیا سہت انوواد۔ ایشور بھگتوں کے لئے اپیوگی ہے۔ جس میں پرش اُمرت کے روپ میں آتما پرماتما کے وشے پر بہت اچھی طرح سے پرکاش ڈالا گیا ہے۔ انوواد کی خوبی کے لئے سوامی درشنانند جی کا نام ہی کافی سے زیادہ ضمانت ہے۔ پرکاشک مہودیہ نے اس کا تازہ سنسکرن حال میں چھپوایا ہے۔ جو سفید کاغذ پر اچھے ٹائپ میں ضخیم بہت ہے۔ قیمت ۱/ ⁂

ایشور بھگتی کے کرس پان کے لئے آریہ بھاشا میں اپنشدوں کا سوادھیائے کرنے والوں کی لائبریری میں اس پستک کا اضافہ نہایت ضروری ہوگا۔ پرکاشک سے منگواؤ ⁂

سماجک جگت

آریہ سماج گرلی کا اُتسو۔ آریہ سماج گرلی ضلع کانگڑہ کا اُتسو ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جلسہ سے پہلے یکم سے ۱۳ جنوری تک شری سوامی ستیانند جی کی مہابھارت کی کتھا ہوگی ⁂

(موہن لال رائے بہادر بی اے ایم ایل سی)

ودیا پرچارنی سبھا جینت پورنی کا جلسہ

جینت پورنی ضلع ہوشیارپور کی ودیا پرچارنی سبھا کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو ہوگا سنسکرت ودیالیہ کا جلسہ بھی ساتھ ہی ہوگا۔ ودیا پریمی درشن دے کر لابھ اٹھاویں۔ دھرم کانفرنس بھی ہوگی ⁂ ٹھاکر دت رام شرما پردھان) ⁂

ڈسٹرکٹ کانفرنس کا اجلاس۔

ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس کا اجلاس ۲۶-۲۷ دسمبر کو بڑے دن کی تعطیلات میں ہوگا۔ انتظامیہ کمیٹی بن چکی ہے۔ اور کام شروع ہوگیا ہے ⁂

رگھبیر مل منتری ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس رہتک

آریہ اپدیشکوں کے لئے

نوانشہر سٹیشن کے قریب ماسٹر لکشمن سنگھ مہاشے ادھیاپک مینمی سکول آریہ سجن رہتے ہیں۔ جو آریہ اپدیشک دیکھیں نوانشہر۔ جیجوں یا بلاچور جانے کے لئے آویں۔ وہ ان سے پاس ٹھہر سکتے ہیں اور سہاتا لے سکتے ہیں۔ ان کی سہاتا سے انہیں اپنی منزل مقصود پر پہنچنے میں تکلیف نہ ہوگی۔ (لکشمن دت از نوانشہر)

کوئٹہ میں رشی اُتسو کی دھوم۔ کوئٹہ میں اس سال رشی اُتسو نہایت ہی دھوم دھام و شان و شوکت سے منایا گیا۔ دو سپتاہ پوروہ پنڈت یش پال جی سدھانت النکار رشی جیون کی کتھا کرتے رہے۔ دیپ مالا کے دن پراتہ سنکیرتن ہوا۔ بینڈ باجہ کے بعد خانیستان ہنڈال میں دیوان بہادر جمعیت رائے جی سی آئی ای کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں بھجنوں کے بعد

کیسٹوفین ۹۹۰

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دار و مدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت خراب مت کرو ⁂

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ ہے۔ لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ⁂

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجد یئے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمے۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ کمیشن افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

SULEMAN UMAR & Co KARACHI.

دو قسم کے نئے کیلنڈر اور تصویریں وغیرہ

ایک ۲۲×۳۶ سائز کا دیسی اور انگریزی تاریخوں اور فہرست تعطیلات سمیت درمیان میں مہاتما ہنسراج جی کی بڑی تصویر رنگین۔ دوسرے کے درمیان سنت تعلیم کے پانچ گوروکلوں مہاودیالیہ جوالاپور۔ برالسی۔ بدایون۔ سکندرآباد اور پوٹھوہار۔ چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کے سنستھاپک شاستروں، اپنشدوں کے مترجم وغیرہ سوامی درشنانند جی کی تصویر۔ قیمت فی ۲/ تصویر مہاتما ہنسراج جی کالی آرٹ پیپر پر رنگین ۲/ سوامی درشنانند جی ۲/ مہرشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین اور گرد سنسکرت اور اردو میں پوری سندھیا نیچے آریہ سماج کے دس نیم ۲۰×۳۰ کے بڑھیا آرٹ پیپر۔ قیمت ۲/ سنہری ہرفوں میں معہ ارتھ رنگین ۱/ پرانایام منتر معہ ارتھ ۲/ دیگر کئی پرکار کے دید منتر اپدیش وغیرہ بڑے سائز میں رنگین

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

مُجرّب ! ۱۰۰۱

پھلبہری (سفید کشٹ) کی شرطیہ دوا

مُوجد حکیم کرپارام صاحب سیٹھی کویراج سند یافتہ و تمغہ یافتہ

بالکل بے ضرر فوری زود اثر ایک ہفتہ میں صحت

قیمت کھانے کی و لگانے کی پانچ روپے سے دس روپیہ تک فی ہفتہ حسب حیثیت

پھولا چشم کی شرطیہ دوا

خواہ چیچک کا ہو یا دیگر وجہ سے۔ مگر ڈھیری ثابت ہو۔ مفت علاج پھلبہری و پھولا چشم کا ادشرمالیہ میں کرا دیں ⁂

قیمت دوائی پھولا چشم چیچک کا فی شیشی چار روپیہ سے آٹھ روپیہ تک۔ پھولا عام دو روپیہ سے چار روپیہ تک۔ حسب حیثیت۔ امراد روسا سے انعام بعد صحت حسب حیثیت ⁂ جواب کے لئے ٹکٹ ارسال ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ⁂

منیجر کرپا پوائنٹ فارمیسی ادشٹ سنگھ ۵ نیا قلعہ گوجر سنگھ لاہور

بچوں کا شرطیہ علاج

بال جیون گھٹی

ایک دن سے لیکر بارہ سال تک کے بچوں کی بخار۔ دودھ ڈالنا۔ دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کا شرطیہ علاج ہے اور وغیرہ دیکھئے اس کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵/ فی درجن ۲/ سوداگروں کو کمیشن علاوہ محصول اشتہار فہرست دید مفت طلب کریں جو ماہ تک دو خوال معززہ و شریف لوگوں کے نام معہ ان کی تعریف کے ساتھ مفت بھیجیں گے ان کو ایک ڈاک پر دیکھ کر آمد ہو کتاب مفت

المشتہر :- منیجر بال جیون کارخانہ کا ریالیہ گلی گڑھ نمبر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاشہ ہربنس لال جی وانک گڑھوالی ایڈیٹر دی آتم ویر
تہا پنڈت برہم دیو جی ودیا واچسپتی ۔ مسٹر آر
آر شرما بی اے ایل ایل بی ۔ پنڈت کیشو دیو جی
گیانی صدر ہاؤس انسکار ۔ بھائی سمپان سنگھ جی
ریٹائرڈ ڈی اے سی ۔ مہاشہ دیوی داس جی ۔
اور پنڈت لیکھ رام جی کے ہاتھ انکار کے مسالہ
تر بعد بھاشن ہوئے ۔ سبھاپتی مہودیہ کے خاتمانہ
ریمارکس سے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ۔ انہوں نے
فرمایا مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میں نے رشی
دیانند جی مہاراج کے درشن کئے ۔ اور کر اُن کے
اُپدیش سنے ۔ مجھے وہ دن بھی یاد ہے ۔ جبکہ
مہاراج پر اینٹیں پھینکی گئیں ۔ اور پتھر برسائے
گئے ۔ رشی کے تپ اور تیاگ ہی کا پھل ہے ۔ کہ آج
آریہ سماج ترقی کی راہ پہ گامزن ہے ۔ اور لوگوں
نے اس کی مخالفت کرنی چھوڑ دی ہے " وغیرہ
وغیرہ ۔

اس کے پشچات جار آنند فنڈ کے لئے اپیل
کی گئی ۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت
ہوئی ۔ (پنڈت بھیشم دیو منتری آریہ سماج
کوئٹہ بلوچستان)

آریہ سماج حضوری باغ سرینگر کا چناؤ ۔

لالہ بیر بھوجی شیب دار پردہان ۔ لالہ رام رلایا
جی ہیڈ ڈرافٹسمین پبلک ورکس اپ پردہان ۔ بخشی امر
ناتھ جی ہیڈ کلارک دفتر اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ جنرل کشمیر
سری نگر منتری ۔ ماسٹر بینا ناتھ سنگھ جی نارمل
سکول اپ منتری ۔ دیوان گوردن داس جی خزانچی
منتخب ہوئے (منتری آریہ سماج)

آریہ یووک سنگھ لاہور کا چناؤ ۔ آریہ
یووک سنگھ گوردت بھون لاہور کا وارشک
چناؤ $\frac{12}{12}$ ۳ کو گوردت بھون میں ہوا ۔ مندرجہ
ذیل ادھیکاری ۳۲-۱۹۳۱ء کے لئے چنے گئے ۔

پردہان لالہ شیو دیال ایم اے ۔ اپ پردہان
لالہ مولراج بی اے بی ٹی ۔ جنرل سکریٹری ۔
پنڈت جواہر لال جی بی اے ۔ کوشادھکش
پنڈت گیان چند جی بی اے ۔ سکریٹری (پرچار)
مسٹر وید سین شاردا بی اے ۔ سپورٹس سکریٹری
مسٹر مہیندر ناتھ جوشی ۔

نشچے ہوا کہ اس دفعہ آریہ یووک سنگھ کے سالانہ
ٹورنامنٹ گوردت بھون گراؤنڈز میں جنوری
۳۲ء کے آخری ہفتہ میں ہوں ۔
(وید سین شاردا بی اے سکریٹری)

آریہ سماج نابھہ ریاست کا چناؤ ۔

لالہ راجپت رائے صاحب وکیل پردہان ۔ پنڈت
شمبھو ناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ ۔ اپ پردہان
بال مکند کلرک منتری ۔ مہاشہ ہرگوپال صاحب
سپرنٹنڈنٹ خزانچی ۔ مہاشہ منوہر لال صاحب
کلرک پستکادھیکش ۔ (بال مکند گپتا منتری آریہ
سماج نابھہ ریاست)

آریہ سماج رسال پور کا چناؤ ۔ جنوری
رات کو ۸ بجے سماج مندر میں ہوگا ۔ سب سبھا
سدوں سے پرارتھنا ہے ۔ کہ ٹھیک وقت پر
درشن دیں ۔ اور اپنا بقایا چندہ ادا کر دیں ۔
(۲) جن سجنوں کے پاس بلڈنگ فنڈ کے لئے

اپیل یا نوٹس یا رسیدبکیں بھیجی گئی ہیں ۔ اکثر
کیا ہوا روپیہ جلدی بھیج کر مشکور فرمادیں ۔
(ڈاکٹر منشی رام منتری آریہ سماج رسالپور)

شری سوامی وگیانانند جی کی واپسی شری
سوامی جی مہاراج پانچ چھ سال ماریشس میں پرچار کرنے
کے پشچات اب بھارت واپس آئے ہیں گزشتہ
ایتوار کو آریہ سماج بچھووالی میں ان کا ویاکھیان
ہوا ۔ جس میں انہوں نے وہاں کی حالت کا ذکر
کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح دوسری جاتیاں
ارتھات مسلمان اور عیسائی اپنے پرچارک بھیج کر
اُن جزائر کی آریہ جنتا کو مسلمان اور عیسائی بنا
رہے ہیں ۔

جام پور کے سماچار ۔ پنڈت آتما نند جی
آنریری آریہ مشنری لاہور یہاں پدھارے ۔ دو
پاٹھشالاؤں کا انسپکشن کیا ۔ اور رات کو لیکچر بھی دیئے ۔
(۲) مہاشہ دیویندر ناتھ جی بی اے آیوروید
شاستری کا بدھوار رات کو ٹاؤن ہال میں لیکچر "آیورویدک طریق
علاج کی فضیلت " پر ہوا ۔
(۳) ماہ نومبر میں دس شکار ویدک ریتی سے پنڈت
بشمبر دت جی نے کرائے ۔ دان وغیرہ سماج کے کوش
میں داخل ہوا جن کی تفصیل یہ ہے ۔ نام کرن
۵ ۔ مُنڈن ۳ ۔
(۴) پنڈت لکشمن دیو جی پرچارک دیانند دلت
ادھار سبھا کی ادھیکشتا میں اچھوت ادھار کانفرنس
کی گئی ۔ عملی قدم اٹھانے کے لئے ایک پرستاؤ
گنیش دت آریہ سیوک نے رکھا کہ سالانہ جلسہ پر

اڈہ اور مہتمم جاتی گورشی لنگر سے بھوجن دیا جاوے ۔
جو سرودسمتی سے پاس ہوا ۔ مبلغ ۔ امداد آریہ
سماج نے دی ۔ اور کچھ لوگوں سے بھی چندہ کیا گیا ۔ جمعہ

بعدالت جناب منصف صاحب درجہ
مطالبہ خفیفہ درجہ دوم کوئٹہ

بمقدمہ گوگی لعل ہیرا لعل بذریعہ گوگی لعل دوکاندار
کوئٹہ مُدعی

بنام جوالا سنگھ ولد نہال سنگھ پھیرا خشت بند
بھرتی میاں آبد و شتا شکار پور سندھ
مُدعا علیہ

دعویٰ ۶۰ وخرچہ مقدمہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ روپوش
ہے ۔ اور باوجود تلاش کے کچھ پتہ مدعا علیہ
کا نہیں ملا ۔ اس لئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے ۔
کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ

۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی
مقدمہ نہیں کرے گا ۔ تو بموجب آرڈر ۹ قاعدہ
۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یکطرفہ
عمل میں آوے گی ۔

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۹ ماہ
نومبر ۱۹۳۱ء جاری ہوا ۔

(دستخط) (مہر)

زکام کھانسی ودمہ خشک وتر

موذی امراض جو برسوں انسان کو گھن کی طرح کھاتی جاتی ہیں ۔ اور اگرچہ جب جاویں ۔ تو جڑ سے نہیں چھوڑتیں ۔ ان کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے واسطے کوی وید بھوشن
پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا نے بہت تجربوں کے بعد مندرجہ ذیل ادویات کو تیار کیا ہے ۔ جو ہزاروں کو صحت یاب کر چکی ہیں !

کوئی کھانسی ۔ خشک کھانسی کے واسطے ۔ قیمت ایک روپیہ ۔ نمونہ ۴ ر
کھانسی روشنی ۔ تر کھانسی کے واسطے ۔ قیمت ایک روپیہ ۔ نمونہ چار آنے
السیرن ۔ دونوں قسم کی کھانسی کے لئے مستعمل دوا ۔
کف کیور ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۔ نصف ۱۲ ر
صدری ۔ قیمت فی ڈبیہ
پسٹیلو ۔ کھانسی کی پرانی کو مفید ۔
جیا گنگا ۔ کھانسی کے واسطے ۔ یہ دوائی بلغمی دمہ پرانی کو مفید ۔
راحت ۔ کھانسی دمہ بلغمی و تر دونوں کے واسطے ۔ قیمت فی شیشی دو روپے ۔
شربت ۔ پرانی تر کھانسی کو مفید ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے
چوَن پراش اولیہ ۔ قیمت فی پاؤ دو روپے بارہ آنہ

امرت دھارا ۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ ۔ نصف عم ۔ نمونہ ۸ ر

امرت دھارا ۔ لاہور

امرت دھارا اوشدھالیہ ۔ امرت دھارا بھون ۔ امرت دھارا اسٹریٹ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش کے پریمیوں سے — ضرورت ہے اجازت کی — پرکاش کے پریمیوں سے

حال ہی میں ہم نے دو چار ایسی اعلیٰ کتابیں شائع کی ہیں۔ جن کے متعلق ہمارا وشواس ہے۔ کہ پرکاش کے پریمیوں سے اجازت لئے بغیر بھی ان کتابوں کا وی پی بھیجدیں۔ تو انہیں انکار نہ ہوگا۔ اور وہ وی پی پیکٹ واپس نہ کریں گے۔ لیکن اس خیال سے کہ شائد ان میں سے کوئی کتاب کسی بھائی نے کسیطرح منگوالی ہو۔ ہر ایک بھائی سے کھلے طور پر اجازت چاہتے ہیں۔ کہ ان کے نام ان پستکوں کا وی پی بھیجدیا جائے۔ کتابیں اتنی مفید اور اعلیٰ پایہ کی ہیں۔ کہ دیکھکر طبیعت خوش ہو جائے گی

آریہ ڈائری ۱۹۳۲ء

ہر ایک آریہ بھائی کی جیب میں رہنی چاہئے۔ روزانہ یادداشت کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔ مہینہ کے ہر ایک دن کے لئے اس میں ایک صفحہ خالی چھوڑا گیا ہے۔ اور ہر صفحہ پر دن، تاریخ، مہینہ (دیسی اور انگریزی) سدی، بدی اور سورج کے چڑھنے اور غروب ہونے کا وقت درج ہے۔ علاوہ ازیں تہواروں کی فہرست، آریوں کے یگیہ اور پرب، آریوں کے نتیہ کرم۔ سولہ سنسکار، آریہ سماج کے موٹے موٹے سدھانت۔ آریہ سماج کے کام کی رفتار۔ تندرستی کے اصول، دیش کی حالت کے متعلق واقفیت۔ ریل ڈاک اور تار کے قاعدے وغیرہ دیئے گئے ہیں کاغذ اچھا اور جلد سنہری ہے۔ فوٹو بلاک کی دو تصویریں بھی ہیں۔ قیمت ہندی ۸/ اردو ۷/ ایک درجن اکٹھی خریدنے پر پچیس فیصدی کمیشن ملتا ہے۔

آریہ سماج کے جوٹی کے ودوان، آدرش سنیاسی،

شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے منوہر اپدیشوں سے اپنی آتما کو ترپت کرنا ہو تو

امرت ورشا

کی ایک جلد پہلی ڈاک سے طلب کریں!

ہاتھوں ہاتھ لگ رہی ہے!

اس میں سوامی جی کے مندرجہ ذیل اپدیش درج ہیں۔ جو پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں

1۔ پربھو کا سمرن۔
2۔ بھگتی مارگ۔
3۔ آگے بڑھو
4۔ دکھوں کی اوشدھی
5۔ سچی شانتی کا اپائے
6۔ سپھلتا کی کنجی۔
7۔ پروپکار کا جیون
8۔ ویدک دھرم کی وششٹتا
9۔ سماج میں زندگی کا سنچار کیسے ہو
10۔ گرہستھ پریوار کا آدرش۔
11۔ ستیہ برابر تپ نہیں۔
12۔ رواج کی غلامی۔
13۔ دھرم اور وگیان۔
14۔ پرچار کی سچی لگن۔

وغیرہ وغیرہ

اس طرح کے ۳۰ کے قریب اپدیش ہیں۔ اگر سوامی جی کے اُچیہ وچاروں، گہری کھوج سے پورن رہسیکی باتوں اور گوڑھ سے گوڑھ سدھانتوں کی سرل اور عام فہم ویاکھیا کا آنند لوٹنا ہو۔ تو اس ہندی پستک کا پاٹھ کریں۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲/)

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۲ء

لمبائی تین فٹ، چوڑائی دو فٹ۔ یہ بڑے سے بڑا سائز ہے جو کسی کیلنڈر کا ہو سکتا ہے پانچ رنگوں میں چھپا ہے۔ دیکھکر طبیعت خوش نہ ہو جائے۔ تہوار، چھٹیاں - انگریزی اور دیسی مہینے اور ان کی تاریخیں اور چھٹیاں۔ درمیان میں مہرشی دیانند سرسوتی کی ایک خوبصورت رنگین بلاک کی تصویر ہے اور صرف یہ اکیلی تصویر ہی چار آنہ سے زیادہ قیمت کی ہے اس پر اردگرد آریہ سماج کے مشہور شہیدوں، ودوانوں، لیڈروں، شہیدوں اور پرچارکوں کے بھی ۳۰ کے قریب ہاف ٹون بلاک کے فوٹو دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ نہایت بڑھیا چیز ہے اس سے بڑھیا آریہ کیلنڈر اس سے پہلے کبھی شائع نہیں ہوا قیمت فی چار آنے ایک درجن کی ۲/ علاوہ ڈاکخرچ ایک کاپی کے لئے ۸ کے ٹکٹ آنے چاہئیں تاکہ رجسٹری کرا کر بھیجا جائے۔ کتابوں کے پارسل میں یہ نہیں جا سکتا۔ بلکہ کتابوں سے الگ جاتا ہے۔

شری نارائن سوامی جی کی ایک اور نئی کتاب

اُپنشدوں کے راز

اپنشدیں گیان کا بھنڈار ہیں

ہیں۔ اور شکشا کا ساگر ہیں۔ آج کوئی بھاشا ایسی نہیں رہی۔ جس میں اُپنشدوں کے ترجمے نہ ملیں اردو میں بھی ایک دو ترجمے چھپے ہیں۔ مگر یہ مضمون چونکہ نہایت دقیق اور پیچیدہ ہے۔ اس لئے عام طور پر شکایت سُنی جاتی ہے۔ کہ یہ ترجمے مشکل ہیں اور ہر ایک شخص کے لئے انہیں سمجھنا آسان نہیں۔ اس لئے اُپنشدوں کے ایک عام فہم ترجمہ اور تفسیر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ شری مہاتما نارائن سوامی جی نے اُپنشدوں کا ترجمہ شروع کیا ہے۔ اور یہ اردو اور ہندی میں شائع کیا جائیگا سب سے پہلے ایش اُپنشد کا انوواد ہوا ہے۔ قیمت اردو میں پہلا حصہ ۸/ دوسرا حصہ بھی چھپ رہا ہے۔

بھگوت گیتا سرل بھاشا

ٹیکاکار:- شری سوامی ستیانند جی مہاراج

چوتھا ایڈیشن - کاغذ نہایت بڑھیا۔ چھپائی از حد خوبصورت۔ کپڑے کی سنہری جلد گیتا پر آج تک کئی ٹیکائیں چھپی ہیں۔ مگر سوامی جی نے تو کمال ہی کر دیا ہے۔ گیتا کی ایسی سرل اور عام فہم ٹیکا آپ کو دوسری نہیں ملیگی ٹائپ اتنا موٹا کہ بچے بھی پڑھ لیں گے۔ استریوں کے روزانہ پاٹھ کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر آپ گیتا کا سچا مہاتم جاننا چاہتے ہیں۔ اگر گیتا کے اپدیشوں سے اپنے اندر کوئی تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ تو اسے پڑھیے۔ قیمت ہندی میں درجہ اول ایک روپیہ درجہ دوم ۱۴/ چودہ آنے - اردو میں نو آنے (۹/)

من چاہی سنتان

اس پستک میں من چاہی سنتان پیدا کرنے کے ایسے ایسے طریقے بتلائے گئے ہیں، جن کے مطابق عمل کر کے بدشکل اور گنہین ماتا پتا بھی۔ اُتم، اور گن وان، سداچاری دھرماتما اور خوب صورت سنتان پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

ناری وگیان (ہندی)

معمولی حالت میں، حیض کے دنوں میں، گربھوتی ہونے پر، بچہ پیدا ہونے پر، بچہ جب دودھ پیتا ہو تب، استریوں کی صحت۔ ان کی جوانی، ان کی سندرتا، ان کا آچار دوہار کس طرح برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ یہ جاننا ہو تو اسے پڑھیں۔ قیمت دو روپے

استریوں کے گیت

استری شکشا، پتی برت دھرم، سماج سیوا، اچھوت پرارتھنا اور سودیشی، پریم سمبندھی رسیلے گیت جنہیں کنیائیں اور استریاں ڈھولکی پر گایا کرتی ہیں قیمت صرف تین آنے

پنجاب کی مقبول عام بھجن پستک

پشپانجلی

کا ہارمونیم ایڈیشن

یہ بھجن پستک اس قدر پسند کی گئی ہے کہ ڈیڑھ لاکھ کاپیاں ہاتھوں ہاتھ بک چکی ہیں اب تازہ ایڈیشن تیار ہوا ہے۔ پنجاب اور یوپی کے شہرہ آفاق بھجن اپدیشکوں کے مقبول عام تین سو بھجن جن کے ایک ایک مصرعہ پر تالیوں سے فضا گونج اٹھتی ہے۔ شروع میں مکمل ہارمونیم ودھی درج کر کے پھر ہر ایک بھجن کی سرگم ساتھ ساتھ درج کر دی گئی ہے۔ تاکہ بلا استاد ہارمونیم بجانا آجائے قیمت ہندی چودہ آنے - اردو بارہ آنے

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سیلف ہیلپ کی سبق آموز مثال

پنڈت چھیتر پال شرما - مالک سکھ سنچارک کمپنی متھرا

شرما جی کا جنم موضع گونچھ ضلع آگرہ میں سمت ۱۹۲۷ بکرمی میں پنڈت چتربھوج جی شرما کے ہاں ہوا۔ پنڈت چتربھوج جی شرما سنسکرت کے عالم تھے۔ اور انہوں نے اپنے فرزند کو بھی سنسکرت ہی پڑھائی۔ بزمانہ نابالغی شرما جی کو زیادہ آرام نہ ملا۔ چونکہ غریب تھے۔ سنسکرت پڑھنے کو متھرا آ گئے۔ متھرا آنے کا ایک خاص سبب ہے۔ جب آپ پندرہ سولہ سال کے ہوئے۔ اور سنسکرت کے معمولی پنڈت ہو گئے۔ تب آپ کے والد نے آپکی شادی کر دینا مناسب سمجھا۔ آپ کو یہ اچھا معلوم نہ ہوا۔ اُن کی یہ منشاء تھی۔ کہ جب تک میں اپنے قوت بازو سے پیدا کرنے کے قابل نہ ہو جاؤں۔ اس وقت تک شادی نہ ہونا چاہیئے۔ بس یہی سمجھ کر شادی کی پابندیوں سے بچنے کے لئے آپ ضلع آگرہ کے موضع گونچھ سے متھرا فرار ہو کر آ گئے۔ اور یہاں سوامی شری دیانند جی سرسوتی کے ہمراہ پڑھنے والے پنڈت شری اُودے سنگھ جی سے علم حاصل کرنے لگے۔ پنڈت اودے سنگھ جی بڑے عالم تھے۔ آپ ایک دن ہمارے شرما جی کے آریہ سماجی خیالات سے کچھ ناراض ہو گئے۔ تب شرما جی پریاگ جا کر پنڈت بھیم سین جی شرما سے علم حاصل کرنے لگے۔ اُس زمانہ میں شرما جی اپنے اُستادوں کی جیسی خدمت کرتے تھے۔ وہ فی زمانہ طالب علموں سے ناممکن ہے۔ آدھ میل سے تو آپ پانی بھر کر گرو جی کے واسطے لایا کرتے تھے۔ خیر اس طریقہ سے آپ سنسکرت کے پنڈت ہو گئے۔

۱۸۸۹ء میں شرما جی کلکتہ پہنچے۔ اور ایک پریس میں صرف دس روپے ماہوار پر پروف ریڈر ہو گئے۔ اُس پریس سے "آریہ ورت" نام کا اخبار بھی نکلتا تھا۔ قابلیت پوشیدہ نہیں رہتی۔ خوشبوئے مشک کوئی کب تک چھپا کر رکھ سکتا ہے۔ بالآخر پریس اور اخبار کے مالکوں کو شرما جی کی قابلیت کا پتہ چل ہی گیا۔ اب آپ کی تنخواہ بجائے دس روپیہ کے بتیس روپیہ ماہوار کر دی گئی۔ اور آپ اُس اخبار کے نائب ایڈیٹر مقرر کئے گئے۔ بس یہیں سے آپ کی زندگی علم و ادب شروع ہوتی ہے۔ آپنے اخبار "آریہ ورت" کی ایڈیٹری میں اچھی قابلیت دکھلائی۔ مگر آپ کی دلی خواہش تو تجارت کی طرف تھی۔ اخبار میں بیوپاریوں کے نوٹس بھی شائع ہوتے تھے۔ اُن کو آپ بڑے شوق سے پڑھتے اور اُس پر غور و خوض کرتے تھے۔ نوٹس دہندہ بیوپاریوں کے خطوط کا جواب بھی آپ ہی دیتے تھے۔ علیٰ ھذا القیاس اس عرصہ میں آپ کے دل میں تجارت کا خیال پیدا ہو گیا۔

اُسی وقت کویراج شری ابناش چندر جی نے "چکتسا سملنی" نام کا ماہواری رسالہ نکالا جس کو شرما جی نے لکھا۔ شرما جی کویراج جی کے دواخانہ میں بھی جانے لگے۔ اور ادویات وغیرہ کی تیاری کے طریقوں اور باریکیوں کو بڑے غور سے دیکھنے لگے۔ غرضیکہ آپ علاج کرنے کا تجربہ کرنے لگے۔

پنڈت سری رودر دت جی شرما "آریہ ورت" کے ایڈیٹر تھے۔ "آریہ ورت" سے علیحدہ ہو کر "بھارت متر" کے ایڈیٹر ہو کر چلے گئے۔ اب "آریہ ورت" کی ایڈیٹری کا تمام کام شرما جی پر آ پڑا۔ جس کو آپ نے بڑی قابلیت سے انجام دیا۔ اس وقت آپ کی تنخواہ بجائے تیس روپیہ کے ساٹھ روپیہ ماہوار کر دی گئی۔ ادھر شرما جی علاج معالجہ اور ادویات وغیرہ تیار کرنے میں تجربہ حاصل کر رہے تھے۔ دونوں کام آپ نے جاری رکھے۔ کلکتہ سے آپ متھرا آئے۔

متھرا میں آ کر آپ نے "سنسار سکھ" نامی ایک کتاب لکھی۔ اور صابون بنا کر فروخت کرنا شروع کیا۔ اس کے واسطے ڈھائی روپیہ ماہوار پر ایک چھوٹا سا کوٹھا آپ نے کرایہ پر لیا۔ سچائی سے بیوپار بڑھتا ہے۔ آپ کے صابون کی مانگ دن بدن ترقی کرنے لگی۔ آمدنی بھی ہونے لگی۔ آپ نے اُس وقت کے اخباروں میں اپنے صابون کے نوٹس چھپوائے۔ اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ اور آمدنی بڑھنے لگی۔ شرما جی نے کل ڈیڑھ سو روپیہ کے سرمایہ سے ۱۸۹۰ء میں سکھ سنچارک کمپنی کا آغاز کیا۔ جو سچائی و محنت مشقت کے باعث آج اس حیرت انگیز کامیابی کو پہنچ چکی ہے۔ اس وقت اس کمپنی میں ڈیڑھ دو سو اشخاص کام کرتے ہیں۔ جن کی تنخواہ میں چھتیس ہزار روپیہ سالانہ صرف ہوتا ہے۔ دو سو آٹھ اخباروں کے ذریعہ کمپنی کی فہرستیں ہر سال تقسیم کرائی جاتی ہیں۔ اور تقریباً اسی قدر اخباروں میں نوٹس بھی شائع ہوتے ہیں۔ کمپنی کا ایک لاکھ روپیہ ہر سال صرف محکمہ نوٹس بازی میں خرچ ہوتا ہے۔ اور باون ہزار روپیہ سالانہ ڈاک کے ٹکٹوں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ کمپنی کی عمارت میں ہی ایک علیحدہ سکھ سنچارک کمپنی کے نام سے ڈاک خانہ ہے۔ ہندوستان کی مختلف زبانوں کے ذریعہ کمپنی کی مشتہری ہوتی ہے۔ کمپنی کی آمدنی کا اندازہ اسی سے لگا لیجئے۔ کہ ہر سال آٹھ ہزار روپیہ انکم ٹیکس سرکاری خزانہ میں داخل کرنا پڑتا ہے۔ شرما جی کا مزاج بہت ہی سادہ ہے۔ نوٹس بازی پر آپ کا بڑا بھروسہ ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اچھی سے اچھی چیز بھی بغیر بولے فروخت نہیں ہوتی۔ آپ کا بہت سا روپیہ خیرات میں بھی صرف ہوتا ہے۔ اسکولوں کو آپ سے اکثر امداد ملتی ہی رہتی ہے۔ آپ سنسکرت کے پنڈت ہیں۔ انگریزی مطلب براری کے طور پر جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ گجراتی۔ مرہٹی۔ اُردو وغیرہ پانچ مختلف زبانیں بھی آپ جانتے ہیں۔ بیوپار میں مصروف رہتے ہوئے بھی آپ نے کتابیں وغیرہ تصنیف کرنا نہیں چھوڑا ہے۔ آپ نے کئی نہایت عمدہ کتابیں لکھی ہیں۔ جو کمپنی کے ذریعہ ہی شائع ہوتی ہیں۔ ان میں علاج کے متعلق کتابیں نہایت اعلیٰ ہیں۔ اور اُن کے اخبارات میں قابل تعریف ریویو نکل چکے ہیں۔

شرما جی سے پوچھا گیا۔ کہ آپ نے بیوپار میں اس قدر ترقی کیسے کرلی۔ اس پر شرما جی نے اپنے تجربات اس طرح بیان کئے:—

(۱) کس وقت عوام کو کس قسم کی اشیاء کی ضرورت ہے۔ اسباب کو بیوپاری کو ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ اور موقعہ ہاتھ سے نہ گنوانا چاہیئے۔

(۲) اس زمانہ نوٹس بازی میں جو بیوپاری خاموش بیٹھا رہے گا۔ اس کی پونجی دن بدن کم ہوتی جاوے گی۔ بولنے کی مٹی بھی فروخت ہو جاتی ہے۔ اور چپ بیٹھنے والے کا سونا بھی پڑا رہتا ہے۔ کیونکہ گاہکوں کا دھیان اُدھر پہنچتا ہی نہیں ہے۔

(۳) نوٹس بازی بھی موقع پر کرنی چاہیئے۔ اور اپنی چیز کی عمدگی بہت اچھی طرح سے سمجھا دینی چاہیئے۔ ایک وقت کا ذکر ہے۔ کہ میری کمپنی کے ایک ملازم نے جلتی ہوئی بیڑی پھینک دی۔ جس سے آگ لگ گئی۔ ہزار ڈیڑھ ہزار روپے کا نقصان ہو گیا۔ اس کے سات آٹھ روز بعد ایک صاحب بہادر میرے پاس آئے۔ صاحب کو میری زبان ہندی نہ آتی تھی۔ جوں توں کر کے ٹوٹی پھوٹی زبان میں پہلے تو آپ نے میری کمپنی میں آگ لگ جانے پر اظہار افسوس کیا۔ پھر کچھ ادھر اُدھر کی باتیں متعلق آگ لگنے کے کرکے آگ بجھانے والی مشین کی عمدگی نہایت اچھے طریقے سے سمجھائی۔ یہ صاحب ایک کمپنی کے ایجنٹ تھے۔ بالآخر میرے پاس ایک مشین فروخت کر ہی گئے۔ کہنے کا منشاء یہ کہ موقعہ پر مشتہری کرنے سے فائدہ ہی ہوتا ہے۔

(۴) جب بیوپار اچھا چل نکلتا ہے۔ تو دوسرے لوگ مال کی نقل کر کے فروخت کرنے لگتے ہیں۔ اس طرف بھی نگاہ رکھنا چاہیئے۔ اس کا فوراً انتظام ضروری ہے۔ ورنہ نقل کے سبب سے آپ کے بیوپار میں خرابی پیدا ہوگی۔

(۵) علاوہ اس کے دیگر امورات سے بھی ہوشیار رہنا ضروری ہے۔ مشتہری وغیرہ کی بھی آج کل نقل کرلی جاتی ہے۔

(۶) گاہکوں کے ساتھ نہایت نرمی و خوش اسلوبی کا برتاؤ رکھنا چاہیئے۔ بدمزاج کا بیوپار کبھی نہیں چلتا ہے۔

(۷) اور مختصر یہ کہ سچائی ہمیشہ کامیاب ہوتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ:-

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

جوانی

ہزاروں آدمی کئی میں برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان آدمی دیکھے ہیں - جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے - وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ؛

آپ بوڑھے ہیں یا جوان ؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں ؟ یا کیسے بن سکتے ہیں ؟ جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب "جوانی" میں بتائی گئی ہیں - جس میں مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی عالمانہ کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہوگی - آزما دیکھو - منگوا دیکھو - اس کو مفت حاصل کرنے کے واسطے ایک کارڈ لکھنا کافی ہے

کرم شبیر کمپنی

نمبر ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گئی تندرستی واپس لانے اور جریان احتلام، سرعت ...... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں - قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ - اور ۹۶ صفحات کی کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں ؛

وید شاستری سنی شنکر گوندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ - اندر ایمنٹر کو چوک لکھنؤ ؛

ور کی ضرورت!

قابل شادی ایک معزز کھتری خاندان کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے - جو تعلیم یافتہ برسر روزگار اور ۲۵ سال کے قریب عمر کا ہو - خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیئے ؛

منیجر پرکاش - لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دینا آپ کے لئے کس قدر مفید ہے - یہ تجربہ ہی بتا سکتا ہے ؛

بانی

ڈاکٹر ایس - کے برمن

ڈاکٹر ایس - کے - برمن لمیٹڈ

منصدرہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

سنہ ۱۹۸۳ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

بچوں کا پیارا

لال شربت

(REGD)

بچے زچگی اور پرسوتی کے لئے مثل آب حیات اکسیر ہے - میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں - اس سے ان کی ہڈی مضبوط - جسم قوی اور خون گاڑھا ہو کر کف کھانسی، بد ہضمی، دولا غری دور ہوتی ہے - پرسوتی کی کمزوری اور ان میں دودھ کی کمی دور کرنے کی اس میں بے مثل طاقت ہے - قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳/ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰/ نمونہ کی شیشی دو آنہ ۲/ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے ؛

"دب - دمہ"

دمہ کی دوا

لاکھوں مریضوں پر آزمودہ یہ دوا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے - دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہو - ایک خوراک دوا کی پیتے ہی دب جاتا ہے - دمہ کے جو مریض اور دوائیں کھا کر نا امید ہو گئے ہوں - ان کو اس دوا کی بھی آزمائش کرنی چاہیئے ؛

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱۶/ - ڈاک محصول سات آنہ (۷/) ؛

نوٹ ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں - ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے اسلئے اسکی کفایت کے لحاظ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ؛

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں:- منیجر صاحب پیسہ اخبار

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سرمہ

پڑکنے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے - آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں - قیمت تین روپے تولہ ؛

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا چیون پراش کھانسی - تپ دق - پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے - قیمت چار روپے سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے - طاقت بہت دیتا ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

برھمی بوٹی ۵ سیر - دنت منجن - ۵/ فی شیشی

ست سلاجیت ۲ تولہ - سوچی پتر - مفت!

پتہ:- منیجر گوروکل آیوروید فارمیسی - دوا خانہ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

सत्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

PRAKASH LAHORE

ہفتہ وار

جلد ۲۷ نمبر ۵۰

اتوار ۶ پوہ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء دیانند آبد ۱۰۷

SUNDAY 20 DEC 1931

ایڈیٹر
کرشن
بی اے

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی سے
ممالک غیر سے
چھ روپے

سوامی شردھانند جی مہاراج

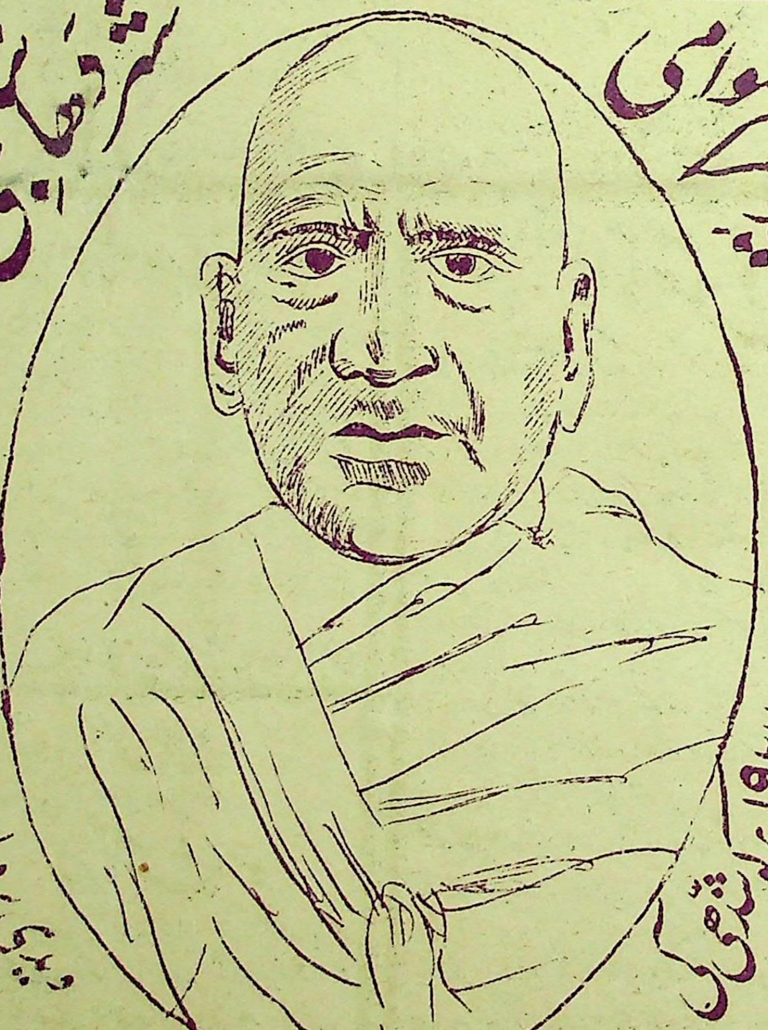

۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ء

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

۱۰۱۰

میرے چھوٹے بھانجے کی عمر پچیسویں سال میں ہے۔ گورو کل کانگڑی کی دس جماعتوں تک تعلیم ہے۔ مل میں کام کرتا ہے۔ سدا چاری سوشیل اور خوب تندرست ہے۔ سو روپے ماہوار سے زیادہ آمدنی ہے اس کی شادی کرانا چاہتا ہوں۔ لڑکی کی عمر ۱۶ سال کے لگ بھگ ہو پڑھی لکھی۔ گھر کے کام کاج اور سینے پرونے میں ہوشیار اور تندرست و خوبصورت ہونی چاہیے۔ خط و کتابت کا پتہ ہے:۔

ڈاکٹر سکھدیو سبزی منڈی دہلی

ورکی آوشیکتا

۱۰۰۳

اناتھ آلیہ میں ایک لڑکی ہندی پڑھی لکھی ہوئی شائستہ سوشیل عمر ۱۴-۱۵ ورش کی ہے۔ ور کی آوشیکتا ۲۲ سے ۲۵ ورش تک ہو۔ اور با روزگار پڑھا لکھا مالدار ہو۔

نیچے لکھے پتہ پر پتر ویوہار کریں:۔

ادھشٹاتا کمایوں آریہ اناتھ آلیہ ہلدوانی ضلع نینی تال

ورکی ضرورت!

۱۰۰۱

۱۷ سالہ کنواری کنیا کے لئے ایک ور کی ضرورت ہے جو دوان برسر روزگار۔ گورو کل کا سناتک یا مزید دیا جیبتی یا کم از کم شاستری تک یوگیتا والا ہو۔ عمر کم از کم ۲۵ سال ہونی چاہئے۔ آریہ خیالات کا ہونا ضروری ہے۔ لڑکی پڑھی لکھی۔ اور گھر کے کام کاج میں نپن ہے ذات کا خیال نہیں رکھا جائیگا۔ لڑکا پنجاب کے کسی شہر کا باشندہ ہو۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر معہ مفصل حالات کے آنی چاہئیں:۔

راج وید پنڈت رام دیو کوی بھوشن وید رتن
گمٹی بازار۔ لاہور

ضرورت!

۹۹۷

انگلینڈ سے واپس آئے ہوئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے اور جس کے پراسپکٹس بہت اچھے ہیں۔ ایک قابل شادی عمر کنیا کی ضرورت ہے جو سادہ اطوار رکھنے والی اچھی تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جانی ہے۔

No 20
C/o, THOMAS COOK
& SONS LTD
RANGOON

کنیاؤں اور بال ودھواؤں کے لئے وروں کی ضرورت!

۹۸۶

یوپی سی پی اور بہار میں شادی کے خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں کیونکہ اس وقت ان کو بہت اچھا موقعہ ہے۔ آج تک آریہ سماج و ہندو سبھا کے ودھوا آشرموں میں سینکڑوں براہ ہو چکے ہیں شادی ویدک ریتی سے باقاعدہ کرائی جاتی ہے۔ اور شادی کا سرٹیفکیٹ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جس سے شادی کرنے والوں کو آئندہ کے واسطے کوئی دقت باقی نہیں رہتی

بابو بھوانی پرشاد
مینیجر شادی دفتر موتی جھیل والی نئی سڑک
کان پور

ودھوا کی ضرورت!

۱۰۰۴

میرے ایک مِتر جو آریہ سماج کے پرتشٹھت سبھاسد ہیں جنکی استری کا دیہانت عرصہ ۳ ماہ سے ہو چکا ہے اسکے بطن سے دو لڑکیاں ہیں۔ جن کی عمر ۴ سال کے اندر ہے کسی ایسی ودھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو لڑکیوں کا پالن کر سکے۔ میرے مِتر کی عمر ۲۸ سال ہے۔ اور انکی آمدنی اسّی روپے ماہوار ہے۔ صاحب دیسی و انگریزی کا کام کرتے ہیں۔ نہایت اچھے چال چلن کے اور کھتری خاندان سے ہیں خواہشمند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں۔

بابو گنگا رام بی اے ہیڈ ماسٹر حافظ آباد

برہمن کنیا کی ضرورت!

۱۰۰۵

۲۸ سالہ معزز متمول خاندانی سارسوت برہمن کے لئے جسکی ماہواری آمدنی پیداوار اراضی و ساہوکارہ ماسوا ۱۵۰ روپیہ ہے۔ کنیا کی آوشیکتا ہے۔ پروفیسر پرسرام ایم اے ایف سی کالج لاہور۔

ورکی ضرورت!

قابل شادی ایک معزز کھتری خاندان کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ برسر روزگار اور ۲۵ سال کے قریب عمر کا ہو۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

مینیجر پرکاش۔ لاہور

اخبار بیوپار پنجاب

۹۹۲

جڑانوالہ

راز تجارت بتائے گا یہ
دولت تمہاری بڑھائیگا یہ
نمونہ مفت! مینیجر

دو قسم کے نئے کیلنڈر اور تصویریں وغیرہ

۹۸۴

ایک ۲۲×۳۶ سائز کا دیسی اور انگریزی تاریخوں اور فہرست تعطیلات سمیت درمیان میں مہاتما ہنس راج جی کی بڑی تصویر رنگین۔ دوسرے کے درمیان مفت تعلیم کے پانچ گورو کلوں مہاودیالیہ جوالا پور۔ برالسی بدایون، سکندرآباد اور پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کے سنیاسی، برہمچاریوں، اُپدیشکوں کے منتر جم وغیرہ سوامی درشنانند جی کی تصویر قیمت فی ۲ سے تصویر مہاتما ہنس راج جی کلاں آرٹ پیپر پر رنگین ۲ سوامی درشنانند جی ۲ مہرشی دیانند جی کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین۔ اردو و سنسکرت اور اردو میں پوری سندھیا نیچے آریہ سماج کے دس نیم ۲۰ × ۳۰ کے بڑھیا آرٹ پیپر پر قیمت ۴ ہنگریزی موٹے حروف میں سہارتھ رنگین اور پرانایام منتر سہارتھ ہر دیگر کئی پرکار کے وید منتر و اپدیش وغیرہ بڑے سائز میں رنگین۔

ملنے کا پتہ:۔ وزیر چند شرما مالک بک ایجنسی کالیہ موہن لال روڈ لاہور

کون ایسا ہے جس کو فائدہ نہیں ہوا؟

۹۸۵

فوراً اثر دکھلانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

بال سُدھا

بچوں کو طاقتور، خوبصورت اور تندرست بنانے کے لئے میٹھی دوا قیمت فی شیشی بارہ آنے ۱۲؍ محصول ڈاک نو آنہ ۹؍

دراکشا سو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا۔ قبض بدہضمی کمزوری کھانسی، نیند نہ آنا دور کرتا ہے قیمت بڑی بوتل ڈیڑھ روپیہ ۱۸؍ چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدیے!

منگانے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

شملہ کے ایجنٹ:۔ بیسٹ چیپ اینڈ کمپنی لوار بازار شملہ

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

۹۸۳

کئی جگہ لوگ تھوڑے سے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو سوکھا ٹکڑا دیکر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پرانا ہوتے ہی ان کو کوچوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچائیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ انکو اپنے کوچوں میں آنے پر ان کو ان کی جگہ ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاتیں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ۔ لاہور میں پہنچا دیں جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب سنسکرتی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ اور منیجر پرکاش ہیں ملکیت ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجودہ مشکلوں کا ہاتھ بٹائیں ہر ایک سپر وائز کا ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان بھیج رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے لے لیا جا سکے۔ اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں:۔

ہیرا نند شرما سکرٹری
پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر۔ راوی روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھائی پرمانند جموں میں تقریر نہ کر سکے

جموں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ لیکن مسلمان کھلے بندوں جلسے کرتے ہیں۔ بھائی پرمانند جی ہندوؤں کی حالت زار کی تحقیقات کرنے وہاں گئے۔ مگر وہاں دفعہ ۱۴۴ کے خوف سے لیکچر نہیں دے سکے۔ اس ایک بات سے ہی ظاہر ہے۔ کہ جموں کے ہندو کتنے کمزور ہیں۔ اگر وہ ہمت کر کے لیکچر کرا دیتے تو ریاست کی مسلم نواز پالیسی کا بھانڈا پھوٹ جاتا۔

علاقہ جموں کے زمینداروں کو معافی

مہاراج جموں کے ایک اعلان کی رو سے علاقہ جموں کی بعض تحصیلوں میں ۴ فی روپیہ اور بعض میں ۲ فی روپیہ مالیہ میں معافی دی گئی ہے۔

میرپور میں عدم ادائیگی مالیہ کی تحریک

میرپور (جموں) میں گذشتہ جمعہ کے دن ۸ ہزار مسلم زمینداروں کے مجمع میں نماز جمعہ کے بعد اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ اور انہیں مالیہ ادا نہ کرنے کو کہا گیا۔ اور نمبرداروں پر زور دیا گیا۔ کہ مستعفی ہو جائیں۔

مالوی۔ پٹیل کی واپسی

پنڈت مالوی تین دن فرانس رہ کر جرمنی جائیں گے۔ اور وہاں سے روم پہنچ کر مراجعت زمانے ہند ہوں گے۔ پردھان پٹیل واشن سے روانہ ہو چکے ہیں۔ مہاتما جی کے ہمراہ ۲۸ دسمبر کو واپس ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

یو۔ پی میں آرڈی نینس کا نفاذ

بنگال آرڈی نینس کی طرح گورنر جنرل نے یو۔ پی۔ آرڈی نینس بھی جاری کر دیا ہے۔ یہ اس سال کا بارہواں آرڈی نینس ہے۔ اس کا مدعا یہ ہے۔ کہ مالیہ وغیرہ کی ادائیگی سے خلاف قانون انکار کو جرم قرار دیا جائے۔ اور قانون و انتظام کی بحالی کے لئے یو۔ پی گورنمنٹ اور اس کے افسران کو خاص اختیارات دیئے جائیں۔ اس کی رو سے افسران کو مشتبہ اشخاص کے کنٹرول کا اختیار ہوگا۔ انہیں یہ بھی اختیار ہوگا۔ کہ جس عمارت پر چاہیں قبضہ کر لیں۔ آمد و رفت کے ذریعہ کے کنٹرول کا بھی انہیں اختیار دیا گیا ہے۔ عدم ادائیگی ٹیکس قابل مواخذہ قرار دی گئی ہے۔ اور سرکاری

سنسار کی گتی

سوامی شردھانند کے نقش قدم پر چلو

آریہ سماج میں شتھلتا کے جو چنہہ نظر آ رہے ہیں۔ ان کے دور کرنے کا ایک ہی سادھن ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سوامی جی کی شہادت کے یادگاری دن ان کے نقش قدم پر چلنے کا برت دھارن کرے۔

سوامی شردھانند جی اگر آریہ سماج کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکے۔ تو اس کا کارن یہ تھا۔ کہ وہ رشی دیانند کے سچے انویائی تھے۔ اور اپنے گورو کے پاک چنوں پر چلتے ہوئے جسے دھرم سمجھتے تھے۔ اسے جیون میں دھارن کرتے تھے۔ سوامی شردھانند جی کے سدھانت پریم کی کئی مثالیں ہیں۔ آریہ سماج میں ماس بھکشن کا سوال اٹھا۔ تو سدھانت پریم کی خاطر انہوں نے دیکتیوں کی پرواہ نہ کرتے ماس بھکشن کا ورودھ کیا۔

ایک ودواہ کے ویدک سدھانت پر عمل کرنے کا اس حالت میں ثبوت دیا۔ جب بڑے بڑے سدھانت وادی گر جاتے ہیں۔ ۳۲ سال کی جوانی کی عمر میں استری کا دیہانت ہو گیا۔ ہر طرف سے زور دیا جانے لگا کہ دوسری شادی کر لو۔ لیکن سدھانت پریمی لالہ منشی رام نے ترغیب میں نہ آنا تھا۔ نہ آئے۔ اور آریوں کے سامنے اس سمبندھ میں آدرش پیش کیا۔

جات پات کے خلاف آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے آواز اٹھتی تھی۔ لیکن عملاً اس کے توڑنے کا کسی کو ساہس نہ تھا۔ لالہ منشی رام نے ابتدا اپنے گھر سے کی۔ اور اپنی لڑکی کا وواہ موجودہ ذات پات کے بندھنوں کو توڑ کر کیا۔

رشی دیانند اچھوت پن کا زبردست کھنڈن کر گئے ہیں۔ آریہ سماجی اس رشی واکیہ پر پھول تو چڑھاتے تھے۔ لیکن کسی کو حوصلہ نہ ہوا۔ کہ اچھوتوں کے ساتھ بھائیوں کا نہ سہی۔ انسانوں کا ہی سلوک کریں۔ لیکن مہاتما منشی رام نے رہتیہ شدھی کا کام ہاتھ میں لے کر اچھوتوں کیلئے اُدھار کا دروازہ کھول دیا۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد برہمچریہ اور گرہستیہ پر رکھی تھی۔ لیکن آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سملاس کے سوادھیائے کے باوجود اپنی طاقتیں برہمچریہ کو برباد کرنے والی انسٹی ٹیوشنوں کے چلانے پر ضائع کر رہا تھا۔ مہاتما منشی رام نے ایسے زمانہ میں کہ گورو کل کی سکیم کو عملی صورت دینا خبط سے بڑھ کر خیال نہ کیا جاتا تھا۔ گورو کل۔ برہمچریہ مندر۔ کھڑا کر کے اپنے تپوبل اور تیاگ بھگتی سے سمبھو کو سمبھو کر کے دکھا دیا۔

ورن آشرم مریادا پر آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے لیڈروں کے لمبے بھاشن ہوتے تھے۔ لیکن کسی کو عملاً آشرم مریادا کو کریاتمک روپ دینے کی جرأت نہ تھی۔ سوامی شردھانند جی نے بان پرستھ آشرم کے بعد سنیاس آشرم میں پرویشٹ ہو کر آریہ سماجیوں کو آشرم مریادا کے پالن کا عملی اپدیش دیا۔

سنیاس کی حالت میں دیش سیوا کے میدان میں قدم رکھا۔ تو تمام راج نیتک لیڈروں کو جو برسوں سے اس کھیتر میں داخل ہو چکے تھے۔ اپنی قربانیوں سے پیچھے چھوڑ کر مہاتما گاندھی کے پاس جا کھڑے ہوئے۔ کانگرس نے اچھوت ادھار کو اپنایا۔ تو یہ سوامی شردھانند جی کے انتھک کام ہی کا پھل تھا۔ ودھرمیوں کے آکرمن سے آریہ جاتی کا دن بدن ہراس دیکھ کر شدھی کا سدرشن چکر سنبھالا۔ اور اسے ایسے زور سے چلایا۔ کہ دنوں میں ایک لاکھ کے قریب ملکانوں اور دوسرے نو مسلموں کو آریہ جاتی کی گود میں لا بٹھلایا۔ آپ کی عمر ۷۰ سال کو پہنچ چکی تھی۔ بیماری نے ان کے جسم کو نحیف بنا دیا تھا۔ لیکن اس ضعیف جسم کے اندر بھی آتما اتنی بلوان تھی۔ کہ آپ کا سارا جیون جدوجہد کا جیون رہا۔ ان کے اتساہ کا یہ عالم تھا۔ کہ آخر تک ان کے پاس تک لیکھنی معلوم نہ ہوتی تھی۔ ایسے نیتا کی موجودگی میں آریہ سماج پر شتھلتا کا میگھ منڈل آچھادت ہوتا۔ یہ ہو نہیں سکتا تھا۔ اب بھی آریہ سماجی اگر چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج پر اُنتی کا سورج چمکے۔ تو وہ سوامی جی

ملازمت میں بھرتی ہونے سے باز رہیں گے ... قرار دیا گیا

تخفیف کرایہ کی تجویز۔ ریلوے حکام کی طرف سے لاہور۔ امرتسر کے درمیان ایک دن کے واپسی ٹکٹ جاری ہیں۔ جن کا کرایہ آمد و رفت کے ٹکٹ کی بجائے ۱۲؍ لیا جاتا ہے۔ اب یہ تجویز زیر غور ہے کہ امرتسر اور لاہور کے درمیان ایک طرف کا کرایہ دار کی بجائے ۶؍ کر دیا جائے۔

معافی نامے منظور نہ کئے جائیں۔ احرار قیدیوں کی حالت میں معافیوں کی منظوری نے قانون کو بچوں کا کھیل بنا دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے بھی اس امر کو محسوس کیا ہے۔ چنانچہ خبر ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ سے حکام جیل کو ہدایات جاری ہوئی ہیں۔ کہ تا حکم ثانی احراری والنٹیروں کے معافی نامے منظور نہ کئے جائیں۔

مولانا ظفر علی خان جیل میں۔ مولانا ظفر علی خان پھر جیل گئے ہیں۔ اب کی یہ جیل یاترا پولیٹیکل نہیں۔ ٹیکس ادا نہ کرنے کی پاداش میں ہے۔ مولانا کے نام چار ہزار سے کچھ اوپر ٹیکس کا بقایا ہے۔ اس سلسلہ میں زمیندار نے مسلمانوں کو نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر ۳۰ دسمبر تک مسلمان یہ روپیہ اکٹھا کر کے نہ دیں گے۔ تو زمیندار بند کر دیا جائیگا۔

جیل میں بھوک ہڑتال کی دھمکی پر مولانا کو "اے" کلاس دی گئی ہے۔

برہمی ڈیلی گیشن کا واک آوٹ۔ انڈین گول میز کانفرنس کے بعد برہمی گول میز کانفرنس کا بھی ویسا ہی حشر ہونے والا ہے۔ لارڈ پیل نے کانفرنس میں جو بیان دیا اس کے خلاف بطور پروٹسٹ کئی برہمی ممبران واک آوٹ کر گئے۔ ان کی طرف سے کہا گیا۔ کہ درجہ آبادیات سے کم کوئی چیز ہم قبول نہ کریں گے۔ لیکن لارڈ پیل کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری خواہشات پوری نہ ہونگی۔

ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس۔ یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ مہاتما جی کی آمد پر ۲۹ دسمبر کو بمبئی میں ورکنگ کمیٹی کا

اگر آپ ہر موسم میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے کارخانہ کی تیار کردہ خوشبودار جڑی بوٹیوں سے تیار کی ہوئی یگیہ بھاپ ہون سامگری اور خوشبودار دھوپ ہمیشہ استعمال کریں۔ آپکے گھر و دکان بڑی بڑی عالیشان کوٹھیوں میں دل کو خوش کرنیوالی اور سہاونی خوشبو کے پھیلنے سے ہر وقت آپکے دماغ کو تر و تازہ رکھیگا۔ اور دماغی کام کرنے والے طالبعلم کو بہت ہی فائدہ دیگا۔ اور یگیہ پاٹھ کے لئے ہر مندر ہر شبھ استھان میں استعمال کرنے والوں کی سچے دل کی شبھ خواہش کو پورا کریگا۔ اور ہر موسم کے زہریلے جراثیم و مچھروں سے محفوظ رکھیگا اور صرف ایک دفعہ جلانے سے آخیر تک جلتے گا قیمت سامگری فی سیر ۱؍ سگندھت دھوپ قیمت دو روپے فی سیر ہون کنڈ قیمت ۱۲؍ آیورویدک سگندھت کاریالیہ کرشنا گلی۔ لاہور

یگیہ بھاپ ہون سامگری رجسٹرڈ
شدھ اور صاف ہر رتو کے انکول
یہاں بکتی ہے۔
خوشبودار دھوپ اگربتیاں ہون کنڈ ہر قسم کی
کا مشہور کاریالیہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اجلاس ہوگا۔ اس کے بعد یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا خاص جلاس بلایا جائے گا۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا کہ ملک آئندہ طرز عمل کیا اختیار کرے۔

مہاتما جی کے ریکارڈ کی قیمت۔

لنڈن میں مہاتما گاندھی کی تقریر کا جو ریکارڈ بھرا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس کی فروخت سے آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کو ۵ لاکھ کا منافع ہوگا۔ انگریزوں کی کھدر پرچار میں یہ نادانستہ امداد ہے۔ پنڈت مدن موہن مالوی جی کے بھی ریکارڈ بھرے گئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال پر دفعہ ۱۴۴۔ تحریک

عدم ادائیگی ٹیکس کے تعلق میں یو۔پی میں جو سرگرمیاں جاری ہیں۔ اُن کے سلسلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو اور یو۔پی کے دوسرے سرگرم کارکنان کانگرس پر دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔ انہیں دو ماہ تک ضلع الہ آباد میں تقریر کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ گورنمنٹ کے اس طرز عمل کے جواب میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے اعلان کیا ہے کہ کانگرس کا کام نہیں رُکے گا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی جائے گی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا قتل۔

مسٹر سٹیونس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کومیلا (ایسٹرن بنگال) اپنے دفتر میں کام کر رہے تھے۔ کہ قتل کر دیئے گئے۔ اس واردات کے سلسلہ میں بنگالی لڑکیوں مس شانتی گھوش اور مس سنتی چودھری کو گرفتار کیا گیا ہے مزید گرفتاریاں جاری ہیں۔ بنگال آرڈی ننس کے اجراء کے بعد اس پولیٹکل جرم نے سنسنی پھیلا دی ہے۔ بنگالہ کی تمام جماعتوں میں سخت ناراضگی پیدا کر دی ہے۔

شاہ اٹلی کی لڑکی کی مہاتما جی سے ملاقات

اٹلی میں مہاتما گاندھی کے جانے پر شاہ اٹلی کی لڑکی پرنسس میریا اچانک مہاتما جی سے ملاقات کے لئے آئیں۔ آپ سے بات چیت کرتی رہیں۔ اور شام کی پرارتھنا میں شامل ہوئیں۔

گلینسی کمیشن سے ضلع لداخ کی آریوں کی درخواست

بخدمت پریزیڈنٹ صاحب گلینسی کمیشن سری نگر کشمیر

جناب عالی — ضلع لداخ میں ساجد اہل اسلام سُنی۔ شیعہ۔ عیسائی مشن۔ سکھ گوردوارہ مندر سناتن دھرم موجود ہیں۔ اور ان تمام عبادت گاہوں کو گورنمنٹ کی طرف سے زمین مفت ملی ہوئی ہے۔ مگر ہم آریہ سماجی خیالات کے لوگوں کے لئے کوئی دھرم استھان نہیں ہے۔ تاکہ ہم لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو کر اپنے مذہبی فرائض انجام دے سکیں۔ دیگر مذاہب کے لوگ اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنی عبادت گاہوں میں دھرم پرچار، مذہبی تبلیغ اور مذہبی رسومات آزادی سے سرانجام دیتے ہیں۔ آریہ سماجی خیالات کے لوگوں کی تعداد بہ نسبت سکھ، عیسائی، سناتن دھرمی اور سُنی مسلمانوں کے بہت زیادہ ہے۔ ان سب کے لئے عبادت گاہیں موجود ہیں۔ لیکن ہم لوگوں کو اپنی مذہبی رسومات کی ادائیگی میں از حد تکلیف ہے۔ اس لئے ہم کرنگی کے آریہ سماجی مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ ضلع لداخ میں ہم لوگوں کو آریہ سماج مندر قائم کرنے کے لئے سرکار کی طرف سے مثل دیگر فرقہ جات جگہ مفت عطا فرمائی جاوے۔ اور آریہ سماج مندر قائم کرنے کی اجازت بخشی جاوے ہماری طرف سے سکرٹری یا پریزیڈنٹ آریہ سماج سری نگر پیروی کرے گا۔ مورخہ ۲۰ نگہر ۱۹۸۸
(اس کے نیچے بہت سے بھائیوں کے دستخط و انگوٹھے ہیں)

بہتر ہوتا۔ کہ حکام ریاست اس قسم کی درخواست کا موقعہ ہی پیدا نہ ہونے دیتے۔ اور اس وقت تک علاقہ لداخ کے آریہ سماجیوں کو وہ حقوق مل چکے ہوتے۔ جو دوسری مذہبی قلیل التعداد جماعتوں کو حاصل ہیں۔ سکھ، عیسائی اور سُنی مسلمان آریوں سے کم تعداد میں ہوتے ہوئے جو مراعات بطور حق حاصل کر چکے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ آریوں کو فی الفور وہ تمام نہ دے دی جائیں۔ اس وقت تک کسی طرح آریوں کا حق آریوں کو دینے میں فروگذاشت ہوتی رہی ہے۔ تو اب جبکہ گلینسی کمیشن سے درخواست کی گئی ہے۔ اُسے مہاراج سے بزور سفارش کرنی چاہئے۔ کہ آریہ سماجیوں کو مندر بنانے کی اجازت کے ساتھ مندر کے لئے جگہ بھی مفت دی جائے۔ اور اس طرح پر جاکی ایک اہم جماعت کی شکایت دور کی جائے۔

اسلام حقیقی خطرہ میں۔

مسلم مولاناؤں نے ہندوؤں کے خلاف کوئی شرارت پیدا کرنی ہوتی ہے۔ تو اسلام خطرہ میں کا شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن اسلام کے لئے ان کے دل میں کتنی محبت ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک کافر کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کر کے اسلام کی باگ ڈور اس کے حوالہ کر دی ہے۔ مسلم لیگ کے منتخب صدر چودھری ظفر اللہ خان قادیانی ہیں۔ اور قادیانیوں کے متعلق تمام علمائے اسلام کا فتویٰ ہے۔ کہ وہ کافر ہیں۔ کیا اس صورت میں مسلم رہنمایکی سے اسلام کے لئے خود حقیقی خطرہ پیدا نہیں کیا۔ احراریوں نے اس تقرر کے خلاف ضرور آواز اُٹھائی ہے لیکن یہ آواز دل سے نکلی ہے یا نہیں۔ اس کا ثبوت اس وقت ملے گا۔ جب چودھری ظفر اللہ خان کرسی صدارت پر بیٹھ کر لیگ کی راہنمائی کریں گے۔ اگر اس وقت احرار خاموش رہے۔ تو سمجھو کہ انہی آواز محض دکھاوے کی ہے۔ اور وہ ہندوؤں کے خلاف شرارت پیدا کرنا ہی جانتے ہیں۔ اگر ان کے ہزاروں سرخپوشوں نے لیگ کا اجلاس ناممکن بنا دیا۔ تب احراروں کی اسلام پرستی کا ثبوت ہوگا۔ مسلم لیگ والوں نے احراروں کو کڑے امتحان میں لا ڈالا ہے۔ دیکھیں وہ اس میں کامیاب ہوتے ہیں یا نا کامیاب۔

آرڈی ننس میدان عمل میں۔

وائسرائے کے بارہویں آرڈی ننس کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور چار دیگر سرکردہ کانگرسی کارکنان کو نوٹس دیا ہے۔ کہ ایک ماہ تک بلا اجازت الہ آباد میونسپلٹی کی حدود سے باہر نہ جائیں۔

راجپوتوں کو اسلحہ رکھنے کی اجازت۔

جموں کے گرد و نواح میں اسلحہ رکھنے کی ممانعت کے خلاف راجپوتوں نے بایں دلیل پروٹسٹ کیا تھا کہ شستر راجپوتوں کا بھوشن ہے۔ راجپوت اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم نے فی الحال راجپوتوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اگزیکٹو کونسل کا چوتھا ہندوستانی ممبر

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے اپنی کونسل میں چوتھے ہندوستانی ممبر کا اضافہ چاہتے تھے وزیر ہند نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔

مسلمان کی جگہ مسلمان۔

خبر ہے۔ کہ سید رضا علی کی جگہ پبلک سروس کمیشن کی ممبری علی گڑھ یونیورسٹی کے ڈاکٹر حیدر کو دی جائے گی۔

سیوگیہ وروں کی آوشیکتا

نمبر ۹۹

شریمد دیانند اناتھ آلیہ اجمیر کی کنیاؤں کے لئے یوگیہ وشکشت وروں کی آوشیکتا ہے۔ گوروکل کے سناتک ادھیاپک تھا وہ وان ودیارتھیوں کے پتروں پر وشیش دھیان دیا جاویگا۔ کنیائیں شکشت ہونے کے اتیرکت گرہ کاریہ میں پورن نپون ہیں چار کنیاؤں نے ہندی مڈل اور ایک نے سنسکرت پرتھما کی پریکشائیں پاس کی ہیں۔ جو مہانوبھاو چاہیں۔ ایک روپیہ بھیجکر شادی فارم منگا کر پُر کر کے بھیجدیں۔

منتری دیانند اناتھ آلیہ اجمیر

یوگیہ کھتری ور کی ضرورت!

نمبر ۱۰۱۴

ایک ۱۵½ سالہ تندرست خوبصورتی۔ تعلیم یافتہ دہارمک وچاروں والی گھر کے کام کاج میں ماہر کنواری آریہ کنیا کے لئے ۲۲ سے ۲۵ سال کی عمر کے کنوارے کھتری ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہو۔ نہایت اعلیٰ اور باعزت خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ ماس وحقہ سگرٹ کا استعمال نہ کرتا ہو۔ کنیا کے والد پنشن یافتہ گزیٹڈ افسر ہونے کے علاوہ تعلقدار بھی ہیں۔ ور کی تفاصیل بمعہ تازہ ترین فوٹو بنام جگموہن معرفت پرکاش لاہور۔ ارسال فرمائیں۔

نمبر ۹۵

اپنے گھر میں دھوپ جلانا اور ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے!

سیتارام آریہ اینڈ سنز

کا سُگندھت دُھوپ۔ اگربتیاں اور ہون سامگری ہندوستان بھر میں بہترین سمجھی گئی ہیں

دھوپ، اگربتیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی شُدھ اور پوتر اور ویدوں کے مطابق تیار کردہ ہون سامگری آپ کو اور کہیں نہ ملے گی۔

ودیارتھی پروپرائٹر سیتارام آریہ اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجوں، سبھاؤں اور دوکانداروں کو خاص رعایت لکھکر فیصلہ کیجئے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۶ پوہ سمت ۱۹۸۰

نئی سپرٹ

نمبر ۲

میں نے اپنے اُن آریہ بھائیوں کو جنہوں نے آریہ سماج لاہور کے دارشنک اُتسو پر سوامی ستیا نند جی کا اُپدیش نہ ہونے دیا غلط نگاہ سمجھنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہوا۔ میری بدقسمتی ہے مجھے کوئی ایسا بھائی نہیں ملا۔ جو میری اس خواہش کو پورا کرتا۔ میرے سامنے سوال یہ نہیں۔ کہ سوامی جی کی کتاب "بھگتی پرکاش" اچھی ہے یا بری۔ نہ یہ کہ انہیں رام نام کی تحریک شروع کرنے کا ادھیکار ہے یا نہ۔ بلکہ یہ اور صرف یہ کہ کیا چند اشخاص کو اپنی مرضی سے ستیاگرہ شروع کرنے کا ادھیکار ہے؟ میں بڑے ادب سے کہونگا۔ کہ نہیں اور کسی صورت میں نہیں اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ کوئی شخص اس وقت تک ویاکھیان نہ دے سکیگا۔ جب تک ایک بھی شخص اُس کے خلاف ہے۔ یہ ستیاگرہ نہیں۔ بلکہ انارکی ہے۔ ذاتی حیثیت میں کوئی شخص ستیاگرہ کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے راستہ کھلا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ ویاکھیان میں شامل نہ ہو۔ اس کا بائیکاٹ کر دے۔ لیکن اس سے اگلا قدم وہ تب اُٹھا سکتا ہے۔ جب کسی سنستھا کی طرف سے اُسے اجازت یا ہدایت ہو۔ سوچو! اگر یہ پرتھا چل جائے۔ تو اس کے کیسے خطرناک نتائج ہو سکتے ہیں۔ مان لو کہ سوامی ستیا نند جی کے خلاف ستیاگرہ جائز تھا۔ کیونکہ انہوں نے ایسی پوزیشن اختیار کی ہے۔ جو آریہ سماج کے سدھانتوں کے خلاف ہے۔ لیکن اس کی کیا ضمانت ہے۔ کہ کل چند اشخاص محض ذاتی کینہ نکالنے کے لئے کسی اور اُپدیشک کے خلاف ستیاگرہ شروع نہ کر دینگے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ اگر بجائے ویر سوامی ستیا نند جی کا اُپدیش نہ ہو جاتا۔ تو ایک دو اُپدیشکوں کے ویاکھیانوں میں شور مچایا جاتا۔ اور سارا جلسہ اسی طرح گڑبڑ میں ختم ہوتا۔ آریہ سماج میں ستیاگرہ کے کوئی معنی نہیں۔ کیونکہ اس میں سبھا سدوں کو ذمہ دار حکومت ہی نہیں۔ پورن سوراجیہ پراپت ہے۔ جو کچھ وہ پرتیکش سے نتیجہ کر سکتے ہیں۔ وہ نتیجہ ہو جاتا ہے

یہاں کوئی گورنر جنرل نہیں۔ جو اپنے خاص خیالات سے سبھا سدوں کے کسی فیصلہ کو رد کر دے۔ یا اُن کی خواہش کے خلاف کوئی قانون بنا دے۔ یہ نہیں کہ اسمبلی کچھ کرے اور وائسرائے کچھ۔ آریہ سماج میں ایجیٹیشن کو لیجسلیشن اور لیجسلیشن کو ایجیٹیشن بنتے دیر نہیں لگتی۔ اگر آریہ سماج کی اکثریت ایک بار کسی ایسے سجن کا ویاکھیان کرا دے۔ جو آریہ سماج کی ویدی پر کھڑا ہونے کا مستحق نہیں۔ تو سبھا سدوں کو کانسٹی ٹیوشنل ادھیکار پراپت ہیں۔ جن سے اُن کے لئے کام کرنا ناممکن بنا دیں وہ ادھیکاریوں کو مجبور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ سبھا کریں۔ اس میں اُن پر اوشواس کا ووٹ پیش ہو سکتا ہے۔ اور اگر پاس ہو جائے تو ادھیکاریوں سے تیاگ پتر دینا اُن کا فرض ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اقلیت ایک اُپدیش کرانا چاہے۔ اور اکثریت شور مچا کر اسے نہ ہونے دے تو اس کے معنی ہیں۔ کہ حکومت اکثریت کی نہیں بلکہ اقلیت کی ہے۔ کیا آریہ سماج میں کوئی ایسا شخص ہے۔ جو یہ کہے۔ کہ اقلیت کی حکومت ہونی چاہئے۔ یہ تو پرسنتھا کا اپمان ہے۔ مناسب طریقہ یہ ہے۔ کہ جب تک اقلیت اکثریت نہیں بن جاتی۔ تب تک اکثریت کے فیصلوں کو مانے۔ اگر اُن کا ماننا اُس کے ضمیر کے خلاف ہو۔ تو علیحدہ رہے۔ شامل نہ ہو۔ سہیوگ نہ دے۔

آریہ سماج میں اس لئے بھی ستیاگرہ شرارت انگیز اور خطرناک ہے۔ کہ اُس کی ساری حکومت اخلاقی ہے۔ اس کے پاس نہ فوج ہے نہ پولیس بعض موقعوں پر سرکاری پولیس سے امداد لی جا سکتی ہے۔ لیکن عام طور پر ادھیکاری اپنے ہی بھائیوں کے خلاف پولیس بلانا نہیں چاہتے۔ جہاں کہیں پولیس کی امداد لی جاتی ہے۔ وہاں سرد سادھارن کا جذبہ آریہ سماج کے خلاف ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ سماجسٹ پرش کو کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ وہ آریہ سماج کی بدنامی کا باعث تو نہیں بنتا اور کہ

وہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کی نرمی سے ناجائز فائدہ تو نہیں اُٹھا رہا۔ مجھے اپنے بھائیوں کو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ اگر کسی جلسہ میں کوئی شخص گڑبڑ کرنا چاہے۔ تو اس جلسہ کا پردھان پولیس کی امداد سے گڑبڑ پیدا کرنے والے کو نکلوا سکتا ہے۔ پچھلے دنوں قادیانیوں نے حضرت محمد کی زندگی اور اُن کے کام پر ویاکھیان دینے کے لئے جلسے کئے۔ امرتسر کے جلسہ پر مسلمان قابض ہو گئے۔ اور اُنہوں نے جلسہ نہ ہونے دیا۔ لاہور کے جلسہ میں بھی ایک دو مسلمانوں نے شور مچایا۔ احمدیوں نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ہم مسلمانوں سے مرعوب نہ ہونگے۔ امرتسر میں اپنا ایک اور جلسہ کیا۔ احمدی بھاری تعداد میں امرتسر پہنچ گئے۔ اُدھر سے مسلمان بھی مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے فساد کا اندیشہ ہو گیا۔ لیکن چونکہ جلسہ احمدیوں کا تھا اس لئے پولیس نے کسی مسلمان کو وہاں شور نہ کرنے دیا۔ اور احمدیوں کا جلسہ شانتی سے سماپت ہو گیا۔ کسی مسلمان نے شور مچایا۔ تو اُسے جلسہ سے نکال دیا۔

آریہ سماج یہ نہیں چاہتا۔ کہ ایسی پرتھا جاری ہو۔ کہ ادھیکاریوں کو پولیس بلا کر اپنے جلسے کرنے پڑیں۔ ایک ایک آریہ کو اس میں اپنی سہایتا کرنی چاہئے۔ اُسے اپنی وشیش ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔ یہ بھی محسوس کرنا چاہئے۔ کہ جو ہتھیار دشمن کے لئے ہے۔ وہ دوست کی حالت میں استعمال نہ ہونا چاہئے۔ لڑکے کا یہ تو حق ہے۔ کہ ماتا پتا سے روٹھ جائے۔ اور محبت کے ناطے اُن سے اپنی بات منوائے۔ لیکن اگر اپنا لڑکا بھی روٹھ کر سامان جلانا۔ یا مکان گرانا شروع کر دے۔ تو اُسے روکنے اور سختی سے روکنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ فیصلہ کرنا۔ کہ سوامی ستیا نند جی ویدک سدھانتوں کا اُلنگھن کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ میرا اور آپ کا کام نہیں۔ بلکہ ودوانوں کا کسی شخص کا یہ حق نہیں ہونا چاہئے۔ کہ رشی دیانند کا نام لے کر کسی کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بھڑکانے والا شخص خود رشی دیانند کے سدھانتوں کو نہ سمجھتا ہو۔ اس لئے کسی شخص کو سدھانت ہینت قرار دینے کا محفوظ تر یہی طریقہ ہے۔ کہ معاملہ ودوت پریشد کے سپرد کیا جائے۔ اس میں تعجیل سے کام نہیں لینا چاہئے ٹھیک طرح وچار کے بعد اس کا نتیجہ کرنا چاہئے۔ دیر لگ جانے میں اتنا حرج نہیں۔ جتنا جلدی کرنے میں۔ سوچو کہ اگر کسی شخص کو ناجائز طور پر بدنام کر دیا جائے۔ تو اس کے ساتھ کس قدر انیائے ہوگا اور سوسائٹی کو کس قدر ہانی پہنچے گی۔ سارودیشک سبھا نے سوامی ستیا نند جی کا وشے ودوانوں کی ایک اُپ سمتی کے سپرد کر دیا۔ اُنہوں نے "بھگتی پرکاش"

کو پڑھا۔ جن حلقوں پر انہیں اعتراض تھا۔ اکٹھے کئے گئے۔ اُن کی سوچی سوامی ستیا نند جی کو بھیجی گئی۔ اُن کا جواب آیا گیا۔ صرف تحریری جواب پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اُپ سمتی اُن سے ملی۔ وچار پریورتن ہوا۔ اُس کے بعد اُپ سمتی نے رپورٹ کی۔ اُس پر انترنگ سبھا نے نتیجہ کیا۔ اس پر بھی پنڈت چموپتی جی کو اعتراض ہے۔ کہ جب سبھا نے ایک ودوت پریشد بنا رکھی ہے۔ تو یہ وشے اس کے حوالہ کیوں نہ کیا گیا؟ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس آکشیپ میں وزن نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ ودوانوں کی ایک اُپ سمتی کی رپورٹ پر انترنگ سبھا نے نتیجہ کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ بہتر ہوتا۔ اگر ان ودوانوں کو انترنگ سبھا نے نہیں۔ بلکہ ودوت پریشد نے مقرر کیا ہوتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے مت بھید دیکھ کر سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ ودوانوں کی ایک اُپ سمتی نیت کر دے۔ تاکہ جس کسی کو اس وشے پر جو کچھ بھی کہنا ہو کہہ سکے۔ یہ وشے ابھی وچار کی اوستھا میں تھا۔ سارودیشک سبھا سوامی ستیا نند جی سے پتر ویوہار کر رہی تھی۔ کہ کچھ بھائیوں نے آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر ستیاگرہ شروع کر دیا۔ کوئی مجھے بتائے کہ اُن کا یہ ویوہار کیسے اُچت تھا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اِن چند اشخاص نے آریہ سماج کا کانسٹی ٹیوشن اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص آریہ سماج کے سدھانتوں کو دماغی طور پر نہ مانتا ہو۔ یا اُن پر آچرن کرنے کی شکتی نہ رکھتا ہو۔ تو اُسے خود بخود اس سے الگ ہو جانا چاہئے۔ اگر وہ خود الگ نہ ہو۔ اور سماج کو اُس کے تعلق کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہو۔ تو اُسے الگ کر دینا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہتا ہوں۔ کہ الگ کرنے میں پوری احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ اگر کوئی عضو گندہ ہو جائے۔ تو اُسے کاٹ ہی دینا چاہئے۔ لیکن یہ احتیاط ضرور ہونی چاہئے۔ کہ ہم کوئی اچھا عضو تو نہیں کاٹ رہے میں اُن بھائیوں کی قدر کرتا ہوں۔ جنہیں سدھانت کا پریم سوامی ستیا نند جی کے خلاف آواز بلند کرنے پر پریرت کرتا ہے اور میں ان کا پورا ادھیکار مانتا ہوں۔ کہ وہ ایسا کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اُن کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ جو بھائی اس وقت تک اُن کے ہم خیال نہیں بنے۔ اُنہیں اپنی سمتی پر لانا اُن کا دھرم کرتویہ ہے۔ کسی اوشواسی کو آپ ڈنڈے کے زور سے وشواسی نہیں بنا سکتے۔ جو بھائی اس وقت تک نہیں مانتے کہ سوامی ستیا نند جی کے لئے آریہ سماج کی ویدی بند ہونی چاہئے۔ آریہ سماج لاہور کے سنگھ میں ۲۸ نومبر کی صبح کو جو شور و شر ہوا۔ اُس سے اُن کی سمتی میں کوئی پریورتن

آریہ ہوٹل لاہور نزد سیتلا مندر۔ وشنو صاحب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام۔ کمرے ہوادار۔ بجلی کی روشنی۔ ٹکٹ گھر۔ ڈاک خانہ اور اڈا گاڑیاں بالکل پاس ہے۔ آزمائش شرط ہے!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"پرکاش" کی سالانہ تعطیل

اس انک کے ساتھ پرکاش اپنی زندگی کا ستائیسواں سال سماپت کرتا ہے۔ اگلے ہفتہ "پرکاش" کا سٹاف حسب معمول سالانہ تعطیل منائے گا۔ اس کے بعد "پرکاش" کے اٹھائیسویں سال کا آرمبھ ہوگا۔ "پرکاش" زندگی کی ۲۷ بہاریں آریہ سماج کی سیوا میں جس اُتساہ سے گذار چکا ہے۔ آریہ بھائی اس سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ زندگی کے نئے سال میں "پرکاش" نئے اُتساہ کے ساتھ قدم رکھیگا لیکن "پرکاش" کے پریمیوں کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ اپنے پورن سہیوگ سے وہ اس کے بلند ارادوں میں کامیاب ہونے میں سہائک ہوں۔ پریمی منڈل کے سہیوگ کا ہاتھ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ "پرکاش" ادھیک از ادھیک سیوا کے لئے تیار ہے ؛

پانچ سو نئے خریدار

اور اس کا مطالبہ ایسے سہیوگ کا نہیں۔ جس کا دینا پریمی منڈل کے لئے کٹھن ہے۔ اپنے وسیع پریمی منڈل اور آریہ سماج کے وسیع حلقہ سے وہ صرف پانچ سو نئے خریدار چاہتا ہے۔ اور یہ ایسا مطالبہ ہے۔ جس کے پورا کرنے میں کسی خاص پریتن کی ضرورت نہیں۔ اگر "پرکاش" کے پریمی اور آریہ سماج کے بھگت ذرا توجہ دیں۔ تو پانچ سو کیا پانچ ہزار نئے خریدار بننا بھی مشکل نہیں۔ لیکن ہمارا مطالبہ پانچ ہزار کا نہیں۔ صرف پانچ سو کا ہے۔ کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ ۲۸ ویں سال کا پہلا انک شائع کرتے ہوئے ہم اس امر کا اعلان کرنیکے قابل ہوں گے۔ کہ ہمارا پانچ سو خریداروں کا مطالبہ پورا کر دیا گیا ؛

نہیں ہوا۔ ہو نہ سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے۔ تو یہ کہ جو بھائی سوامی جی کے وچاروں کے ورُدھ ہیں۔ ستیہ آگرہ انہیں اپنی مخالفت میں کسی تند ڈھیلا کر دے پکش ستیہ ہو۔ اور ان کے لئے شور دھتر کیا جائے لوگوں کو اس کے نزدیک کرنیکا اس سے بہتر طریقہ نہیں ہو سکتا ؛

(کرشن)

آریہ سماج بٹالہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ دسمبر کو دھوم دھام سے منایا گیا۔ مجھے کئی ورشوں کے پشچات اس ورش شامل ہونے کا موقع ملا۔ آریہ سماج بٹالہ کئی اوستھاؤں سے گذرا ہے۔ پہلے کی حالت کا مجھے گیان نہیں لیکن میری ہوش میں پہلی بار جب آریہ سماج جوبن پر آیا۔ تو وہ رائے شیو سنگھ بھنڈاری کے وقت میں تھا۔ رائے شیو سنگھ جوانی کی عمر میں آریہ سماج میں داخل ہوتے اور وہ جوش لے کر آئے۔ جو اس عمر کا خاصہ ہے۔ ایک دو سال میں ہی وہ آریہ سماج کو کہیں سے کہیں لے گئے۔ رائے شیو سنگھ بٹالہ کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے۔ خرچ کرنے کی قابلیت رکھتے تھے۔ اور دل رکھتے تھے۔ جتنا عرصہ انہوں نے آریہ سماج کی سیوا کی۔ پوری لگن سے کی۔ لیکن وہ زیادہ عرصہ کام نہ کرنے پائے۔ جوانی کی حالت میں ہی وہ اس سنسار اسارے چل بسے۔ ان کی موت سے آریہ سماج بٹالہ کو ایک ناقابل تلافی دھکا لگا۔ اس کی تلافی اس وقت ہوئی۔ جب پنڈت بشمبر ناتھ جی نے بٹالہ میں وکالت کا کام شروع کیا کچھ سالوں کے بعد وہ گورداسپور چلے گئے۔ سورگ باشی لالہ سبورام جی وکیل کے وقت میں بھی آریہ سماج کی حالت اچھی رہی۔ لیکن اس کے بعد گرتی گئی۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسے بند ہوگئے۔ اور اگر ہوئے۔ تو بھی بے رونقی کی حالت میں ؛

اس سال کا سالانہ جلسہ آریہ سماج کو اپنی پرانی حالت پر لے جانے کی کوشش کی ابتدا ہے اور لطف یہ ہے۔ کہ ان دنوں آریہ سماج بٹالہ کے پردھان رائے شیو سنگھ بھنڈاری کے لائق پتر رائے اندر جیت سنگھ بھنڈاری ہیں۔ انہیں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اور آپ پرانے منتر رائے شیو سنگھ کی یاد تازہ ہو گئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے عزیز میں وہ خوبیاں ہیں۔ جو ان کے قابل قدر پتا میں تھیں۔ اور اب کہ انہوں نے آریہ سماج کی سیوا اپنے اوپر لی ہے۔ وہ اسے شکھر پر پہنچا کر دم لیں گے۔ انہیں اپنی شکتیاں آریہ سماج کی سیوا میں لگا دینی چاہئیں۔ اس لئے کہ وہ ایک شکتی بن جائے ؛

جلسہ اچھا رہا۔ حاضری بھی اچھی تھی۔ ضلع کے آریہ بھائی بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ میں اتوار دوپہر کو وہاں پہنچا۔ اور ایک لیکچر بعد دوپہر اور دوسرا رات کو دے کر رات کو ہی واپس آگیا۔ ان دونوں موقعوں پر حاضری اچھی تھی۔

ادھیکاریوں کو جلسہ کی کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اور اس لیکھ کو اس آشا کے ساتھ سماپت کرتا ہوں۔ کہ وہ سال بھر اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے ؛

(کرشن)

بے فائدہ ڈاکخرچ سے بچو!

رجسٹری کی فیس پہلے دو آنے تھی۔ اب تین آنے ہے۔ اس طرح وی پی پر تین آنہ ڈیڑھ خرچ ہوتے ہیں۔ کارڈ کی قیمت پہلے دو پیسہ تھی۔ اب تین پیسہ ہو جانے سے خط و کتابت کا خرچ ڈیوڑھا ہو گیا ہے۔ اس صورت میں بدھی متا اسی میں ہے۔ کہ اس ڈیڑھ خرچ کے "پرکاش" کے پریمی خود زیر بار ہوں نہ دفتر کو ہی کریں یہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ معیاد ختم ہونے کی اطلاع پر اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اس سے وی پی کے ۳؍ کی انہیں بچت ہوگی ؛

اگر وی پی نہ منگوانا ہو تو ایسی اطلاع دیں تاکہ پرکاش کو زیر بار نہ ہونا پڑے۔ بعض پریمی وی پی پہنچنے پر اسے انکاری کر کے چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ وی پی کے ۳؍ کا بار پرکاش پر ڈالتے ہیں۔ وہ وقت پر منی آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ تو پرکاش کو اس ڈیڑھ خرچ کا زیر بار نہ ہونا پڑے ؛

(مینیجر پرکاش لاہور)

ہندی پریمی سبھاؤں سے نویدن!

ہندی سے پنجاب میں ڈاکخانہ ریلوے وبھاگ اور سکول عدالتوں میں جو سلوک ہوتا ہے اسکی اصلاح کیلئے پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن گورنر کی خدمت میں ایک ڈیپوٹیشن لے جانا چاہتا ہے۔ اس سے قبل کہ

شردھانند بلیدان دوس

(از آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

شہید دھرم شری سوامی شردھانند جی مہاراج کا بلیدان دوس اس ورش ۹ پوہ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۱ء کو منایا جاتا ہے۔ آریہ سماجوں سے نپل پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے شہید اعظم کے اس پوتر اور مہتو پورن دوس کو اس کی شان کے مطابق بنائیں۔ آریہ جنتا سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ شری سوامی جی کا بلیدان صرف ان کا شدھی کے میدان میں سرگرمی دکھانے اور عملی کام کرنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ جہاں اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ انہوں نے گورکل کی استھاپنا کرنے اور اس کو سپھلتا پوروک چلانے میں گذارا۔ وہاں اپنی عمر کا آخری حصہ انہوں نے دلت ادھار اور شدھی کے کام میں صرف کیا۔ اس دوس کو منانے کا پروگرام حسب ذیل رکھا جاوے :-

بڑے پیمانہ پر آریہ ہندو بھائی بہنیں مل کر سنکیرتن کریں۔ سنکیرتن کے پشچات جلسے کئے جاویں۔ جن میں شدھی اور دلت ادھار کے مضامین پر پربھاوشالی ویاکھیان کرائے جائیں۔ شدھی فنڈ کے لئے اپیل کر کے دھن جمع کیا جاوے۔ اور جمع شدہ دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کو ارسال کر دیا جاوے۔ شدھی کے کام کو فروغ دینے کے وسائل پر غور کیا جاوے۔ اور آریہ پرش پرتگیا کریں کہ وہ شدھی اور دلت ادھار کے کام کو عملی طور پر کرنے کا برت دھارن کرتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو۔ وہاں ۲۳ دسمبر سے شردھانند سپتاہ منایا جاوے دلت ادھار شدھی کانفرنسیں کی جاویں۔ سہبھوج کئے جاویں۔ اور آریہ بھاشا پرچار کیا جاوے۔ غرضیکہ اس پوتر پرو کو بڑے اُتساہ اور شردھا سے منایا جاوے ؛

شردھانند بلیدان سپتاہ

(از اکھل بھارتیہ شردھانند ٹرسٹ۔ دہلی)

ہندو ماتر سے نویدن ہے کہ وہ شہید کا بلیدان سپتاہ بڑے اُتساہ سے منائیں۔ کیونکہ سوامی شردھانند کا جیون ہندو جاتی کے مفاد کے لئے قربان ہوا ہے ؛

پروگرام حسب ذیل ہے :-

۲۳ دسمبر۔ اچھوت کانفرنس۔ ۴ بجے شام سے ۸ بجے شام تک

۲۴ دسمبر۔ اُچیہ جاتی والوں اور اچھوتوں کا سہبھوج ۴ بجے شام سے ۸ بجے تک

۲۵ دسمبر۔ دنگل۔ کھیلیں ۴ بجے شام سے ۸ بجے تک

۲۶ دسمبر مہیلا سمیلن " "

۲۷ دسمبر۔ سکولوں کالجوں کے طلباء کے مباحثے

مضامین (۱) جاتی شکشا میں سوامی جی کا بھاگ (۲) برہمچریہ کے وشے میں انکے آدرش

۲۸ دسمبر۔ ہندو سبھا کے زیر اہتمام پبلک جلسے۔ جلسوں سے پہلے جلوس نکالے جائیں۔ جن میں مجملہ ہندو سبھائیں۔ آریہ ویر دل۔ آریہ کمار سبھائیں۔ مہابیر دل۔ آریہ سماج۔ سناتن دھرم سبھا۔ سنگھ سبھا۔ جین سبھا شامل ہوں۔ جلسوں میں سوامی جی کے جیون کے آدرشوں پر تقریریں ہوں۔ اور شردھانند اکھل بھارتیہ سمارک ٹرسٹ کے لئے فنڈ اکٹھا کیا جائے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سناتن دھرم سبھا کے اپدیشک

آریہ سماج سے نکالا ہوا اکھلا نند سناتن دھرم سبھا کا اپدیشک ہے۔ سناتن دھرم سبھا لاہور کے اُتسو پر ایک سو روپیہ فیس لے کر یہ شخص آتا ہے۔ اس سال بھی آیا۔ لیکن سناتن دھرم میں ایک ایسا گروہ بن گیا ہے۔ جو کسی اپدیشک کی عظمت اس کی فیس سے نہیں بلکہ اس کے آچار بیوہار سے ماپتا ہے۔ اس گروہ نے سناتن دھرم سبھا کے اس فیس خور اپدیشک کی دھرم اور سبھا کا بھانڈا ایک پوسٹر میں پھوڑا۔ اس پوسٹر میں بتایا گیا ہے۔ کہ اکھلا نند نے اپنی ماتا خود اپنی کتاب ”دیدتری سماوچن“ میں اس طرح لکھی ہے۔ کہ شاکت مت (وام مارگ مت) دنیا میں سب سے پرانا اور ویدک ہے“ پھر لکھا ہے۔ کہ اگر کسی کے گھر اتتھی (مہمان) آجائے تو اس کو خاص طور پر ذائقہ دار گائے کا دودھ اکٹھا سب سے پہلے کھلائے۔ پھر شراب وغیرہ پیش کر دینے پر بہت زور دیا ہے۔

یہی نہیں بلکہ پرانوں اور اوتاروں کے متعلق اس کے وچار سناتن دھرمیوں سے ورودھ ہیں۔ سناتن دھرم سبھا کے لوگوں کا مطالبہ تھا۔ اس شخص کو اپدیشک کیوں کرایا جاتا ہے۔ اکھلا نند کے وچار دہریہ ہیں۔ جن کا سناتن دھرم سبھا کے پوسٹر میں ورنن کیا گیا ہے۔ تو یقیناً اس شخص کی لیڈری سناتن دھرمی بھی مورت ہو جاتی ہے۔ اگر ان کو یہ وچار رکھتے ہیں۔ یہ شخص سناتن دھرم سبھاؤں کا اپدیشک بن کر فیس وصول کرتا ہے۔ تو سمجھو سناتن دھرم سبھاؤں کے اندر جان نہیں۔

بھوپال میں ہندوؤں پر پابندیاں

وہ لوگ۔ جو ریاست کشمیر میں ”اسلام خطرے میں“ کی آڑ میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ ذرا ریاست بھوپال پر نگاہ ڈالیں۔ جہاں ۹۵ فی صدی ہندوؤں کی آبادی ہے۔ اور انہیں ریاست کے اندر مندر بنانے کی اجازت نہیں۔ اگر اجازت کسی نہ کسی طرح مل جائے۔ تو مندر کا گنبد نہیں بنا سکتے۔ صرف یہی نہیں۔ کہ نئے مندروں کی تعمیر کی اجازت نہیں۔ پرانے مندروں کی مرمت کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔ پھر ۹۵ فیصدی ہندوؤں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے مسجدوں کو تو مالی امداد دی جاتی ہے۔ لیکن کوئی مندر نہیں۔ جسے مالی امداد کا مستحق قرار دیا گیا ہو۔ ریاست کی طرف سے ایک یتیم خانہ جاری ہے۔ جسے ہندو یتیموں کو مسلمان بنانے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ جو ہندو یتیم اس میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں مسلمان بنایا جاتا ہے۔

کشمیر میں مسلمانوں کو شکایت ہے۔ کہ آبادی کے تناسب سے انہیں کم ملازمتیں ملتی ہیں۔ لیکن

بھوپال میں ہندوؤں کے ۹۵ فیصدی ہونے کے باوجود ریاست کے تمام اعلیٰ افسران مسلمان ہیں۔ کوئی ہندو کسی بڑے عہدہ کا اہل نہیں سمجھا گیا۔

احرار لیڈروں کا کہنا ہے۔ کہ وہ فرقہ واری کی لعنت کی تائید میں کشمیر میں جتھے نہیں بھیج رہے بلکہ کمزور فریق کو اس کے حقوق دلانے کے لئے بھیج رہے ہیں۔ اگر ان کی بابت ایمان داری پر مبنی ہے۔ تو انہیں کشمیر سے اپنا رخ بھوپال کی طرف کرنا چاہئے۔ وہاں اگر وہ ۹۵ فیصدی ہندوؤں کو ان کے حقوق دلانے میں کامیاب ہو گئے۔ تو کشمیر کی جھگڑا بازی میں ہندو ہمدردی ان کے ساتھ ہوگی۔

سوامی شردھانند جی کی آتما سے بنتی

(از لالہ بیلی رام آنند رئیس گھروٹہ ضلع گورداسپور)

رہندا دیش ہمیش کلیش اندر بھارت ورش دا درد ونڈاں آجا
اپنی نال تحریر تقریر سوامی زمین اتے اسمان ہلاں آجا
کامیاب وکالت نوں دے دھکا ساڈے گوروکل نائیں چلاں آجا
جنگل وچہ منگل پراچین ودیا بچہ بچہ برہمچاری بناں آجا
ڈوم، میگھ، ملکانے کبیر پنتھی کر کے شدھ توں گلے لاں آجا
ادھوٹپنس تے کھتری اک کر کے دوئی دلاں دی دلوں ہٹاں آجا
شدھی اتے سنگٹھن دا کم کر کے سُتے ہنداں تائیں جگاں آجا
ہویا ویدک دا گیان۔ ملکانیاں لئی انہاں آریہ پتھر بناں آجا
ہویا مارشل لا دا لیڈر ہوئے اندر۔ ہن کے کانگرس تین دکھلاں آجا
تیرے باجھ ایہہ چمن ویران دسے۔ بلبل داغلاں توں چھپاں آجا
گھمن گھیر اندھیر چوفیر دسے میرا ڈبدا پار لنگھاں آجا
ڈانواں ڈول بیڑا شدھی نظر آوے۔ چھیتی جلدی نال ستاں آجا
ورہے پنج جدائی دے وچہ گذرے دل نوں صبر کر دے ہٹاں آجا
لائی گرد جدائی دی درد ہندا۔ دل دے زخم تے مرہم لگاں آجا
بھارت ماتا ایہہ بنتی کرے سوامی! نال شان آجا میری جان آجا
بڈھی عمر تے بستر مرگ اتے گولی کھان دی جاچ سکھاں آجا

ساردا ایکٹ اور شریعت

مسلمان مولانا ساردا ایکٹ کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس سے شریعت کی توہین ہوتی ہے۔ لیکن ساردا ایکٹ انسانیت کو توہین سے بچانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ کیونکہ دو دو چار چار سال کے لڑکے لڑکیوں کی شادی انسانیت کی توہین ہے۔ شریعت دو سال کی لڑکی کی شادی کو جائز قرار دے۔ لیکن انسانیت اجازت نہیں دیتی۔ اس مولانا نے شریعت کی خدمت کی ہو لیکن انسانیت کی توہین کی ہے۔ جس نے دو انگالی زبنگال میں دو سال کی مسلمان لڑکی کا نکاح ۷ سالہ لڑکے سے پڑھا۔ شرع والوں نے تو نکاح پڑھانے والے مولانا نے یا لڑکی لڑکے کے ورثاء سے اتنا تک نہیں پوچھا کہ میاں تم نے انسانیت کی توہین کیوں کی۔ اور اگر ساردا ایکٹ نہ ہوتا۔ تو انہیں قانون پوچھنے والا نہیں تھا۔ ساردا ایکٹ ہی تھا۔ جس نے ورثاء کو پکڑ کر عدالت میں پیش کیا۔ اور انہیں اپنے کئے کی سزا دلائی۔ اس صورت میں ساردا ایکٹ کی مخالفت انسانیت کے سراسر خلاف ہے۔ جو چیز انسانیت کے خلاف ہے۔ شریعت اس کے متعلق کچھ ہی فتویٰ کیوں نہ دے۔ اسے کوئی انسان پسندیدہ نہیں کہہ سکتا۔ انسانیت و شریعت کے مقابلہ میں ہر ایک انسان کو انسانیت کا ہی پکش لینا ہوگا۔ شریعت کا نہیں۔ کیونکہ انسانیت پرماتما کی بنائی ہوئی ہے۔ اور شریعت انسان کی اختراع۔

اسلام میں عورت کا درجہ

ذیل کی حدیثوں کی موجودگی میں۔ جو اہلِ حدیث ۲۷ نومبر میں درج کی گئی ہیں۔ وہ مسلمان بڑے دل گردہ کا ہے۔ جو اسلام میں عورت کا درجہ مرد کے مساوی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

”حضور سرور عالم نے فرمایا۔ کہ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ تو یہ حکم کرتا۔ کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے“

دوسری حدیث ہے۔ کہ جس عورت سے اس کا خاوند راضی ہے وہ بہشت میں جائے گی۔

ایک اور مقام پر حضور نے فرمایا۔ کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے۔ رمضان کے روزے رکھے۔ پاک دامن رہے۔ اپنے خاوند کی تابعداری کرے۔ تو جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو۔ اگر شوہر اپنی عورت کو حکم کرے۔ کہ کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ پر اور سفید پہاڑ سے کالے پہاڑ پر پتھر لے جا۔ تو اس کو اس کی تعمیل کرنا چاہئے۔

اور آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے۔ تو بہشت کی حوریں اس سے کہتی ہیں۔ کہ اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ یہ شخص تو تیرے پاس مہمان ہے۔ قریب ہے۔ کہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئیگا۔ اور جب تک خاوند اپنی عورت سے ناراض رہیگا تب تک اس عورت کی نماز قبول نہ ہوگی۔

عورت سے خاوند کے راضی ہونے۔ خاوند کی تابعداری کرنے۔ عورت کے خاوند کو تکلیف دینے کا مطلب کیا ہے۔ وہ ممہ ذیل کی حدیث سے حل ہوتا ہے۔

”حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت مرد عورت کو بلا دے۔ اور وہ انکار کرے۔ اور اس کا شوہر ناراض ہو کر سو جاوے۔ تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے ہیں۔“

کیا یہ احادیث صاف نہیں بتلاتیں کہ اسلام نے عورت کو مرد سے برابری کا درجہ تو کیا دینا تھا۔ اُسے مرد کی خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اُسے ڈرایا ہے۔ کہ وہ مرد کی خواہش نفسانی پورا کرنے سے انکار کرے گی تو فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔ کیا یہی مساوات ہے؟

---

۲۷ دسمبر کا ”پرکاش“ سالانہ تعطیل کی وجہ سے بند رہے گا ناظرین نوٹ کر لیں۔ (منیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عقیدت کے پھول

(از مہاشہ نریندر آریہ - دیانند اپدیشک ودیالیہ - لاہور)

آج یہ وہ مبارک دن آیا ہے۔ کہ جس نے ہماری زندگی کی کایا پلٹ دی۔ شہید کا تصور ہمارے اندر ایک غیر معمولی مسرت کی لہر پیدا کر دیتا ہے ؎

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا　　کہ نطق نے بوسے میری زبان کے لئے

آریہ سماج کو قائم ہوئے پچاس سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں وہ دنیا کو بہت سے شہید دے چکا ہے۔ ان جملہ شہیدوں میں سے قائد اعظم شہید سنیاسی سوامی شردھانند جی مہاراج ہیں۔ آپ کی شہادت نے آریہ سماج کی زندگی میں بھاری ترقی کی ہے۔ وہ ترقی کس قسم کی۔ اس کا جواب شہید کے الفاظ میں سنئے :-

"یہ ایک مسلّمہ امر ہے۔ کہ ایک جماعت کی زندگی کا اندازہ صرف اُن قربانیوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ جو کہ اس جماعت کے ممبر اپنے عقیدوں کی حفاظت کے لئے کرنے کو تیار ہوں۔ ہر ایک زندہ سماج یا جماعت اپنی زندگی کا اظہار اس قسم کی قربانیوں سے کرتی ہے اسی لئے وہ جماعت مبارک ہے۔ جس کے راہبر اپنے لہو سے سچائیوں کا ثبوت دیں ہا"

ہاں تو : اگر آپ دنیا کی دیگر جماعتوں کا مقابلہ آریہ سماج کے ساتھ کریں۔ تو آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ آریہ سماج کسی کی جان نہیں لیتا۔ بلکہ دوسروں کی بھلائی کے لئے خود جام شہادت نوش کرتا ہے۔ یہ شوق شہادت آریوں کو وراثت میں ملا ہے۔ آریوں کا بچہ بچہ اس آگ سے کھیلنے کو خوشی خوشی تیار ہے۔ ایک وجود کی فنا دوسرے وجود کی بقا کا سوال آریوں کو مرنے سے پیچھے نہیں ہٹاتا ؛

اگر آپ آگ کی ہستی معدوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو پانی کا وجود قربان کیجئے۔ پانی کا نشان مٹانا ہو تو آگ کی زندگی خرچ کیجئے۔ اسی طرح کسی جماعت کی زندگی کا بقا اس کے رہبروں کی شہادت ہے ؛ پانی حرارت کے خنجر سے ذبح ہو کر اپنا جسم چھوڑ دیتا ہے۔ اور بھاپ کی شکل میں نمودار ہو کر ریل، موٹر، انجن کو حرکت دیتا ہے ؛

دانہ خاک میں ملتا ہے۔ تب شگفتہ درخت کا وجود ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کی شہادت یہاں ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اُس کا تسلسل آگے جاری رہتا ہے۔ دونوں کی شہادت سے آٹا ظاہر ہوتا ہے آٹے کی شہادت سے روٹی بنتی ہے۔ اور روٹی کی شہادت سے انسانی پرورش کا ظہور ہوتا ہے بھائیو! تیل نہ جلے۔ تو تاریکی کیسے دُور ہو۔ روشنی کہاں سے پیدا ہو۔ بتی آتشی آرہ سر پہ نہ چلوائے۔ تو لوگ اندھیرے میں ٹکراتے پھریں ؛

دیا سلائی کے ننھے ننھے تنکے تیزاب اور گندھک کے پانی سے وضو کر کے بکس کی مسجد میں جا کر سیاہ رنگ کی جانماز پر ایک رگڑ دار سجدہ کرتے ہیں۔ کہ غیبی آگ نمودار ہو کر تنکوں کو آن واحد میں جلا کر نابود کر دیتی ہے ؛ اور تب وہ دنیا کی تاریکی مٹانے کا موجب بنتے ہیں

ان تمثیلات سے آپ کے ذہن نشین ہو گیا ہوگا۔ کہ فلسفہ شہادت دنیا کی ہزار نعمتوں کا ایک بیش بہا عطیہ ہے۔ اے نوجوانو! آج اس مبارک دن کچھ عہد کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔ کہ ہم آریہ سماج کے سچے خدمتگار بن کر اُس کی سچائیوں پہ اگر قربان بھی ہونا پڑے۔ تو سوامی کی طرح غیروں کے ہاتھوں اپنے سینہ پہ گولی کھائیں گے۔ اور اس طرح غیروں کی پیاس کو اپنے خون سے ٹھنڈا کریں گے آریو! سوامی کی زندگی کی روشنی سے اپنے دل کو منور کرو ؛

راہ حق کے رہبر سوامی یہ سبق پڑھا گئے۔ اس کی لاج تمہارے ہاتھ ہے تم بھی شہیدوں کے سرتاج سوامی شردھانند کی طرح جیون آہوتی دے کر دنیا کو بتا دو۔ کہ آریوں کے شہیدوں کی شہادت دنیا میں امن پھیلانے کا باعث ہے۔ نہ کہ ہندوستان کے خرمن امن پر چنگاری۔

آؤ! اس مقدس آتما کے چرنوں میں عقیدت کے زندہ جاوید پھول بھینٹ کریں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کریں۔ کہ ہمیں اس راستہ کا شیدائی بنا۔ اور سوامی شردھانند جی کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا کرے ؎

زندۂ جاوید ہونا ہو تو ہو جاؤ شہید　　یہ وہ نسخہ ہے جسے کہتے ہیں اکسیر حیات

ڈابر جنتری میں ہر قسم کی تاریخوں کے علاوہ فرم کی مشہور ادویات کا رآمد دوائیوں کی فہرست ہے کیلنڈر اور جنتری ہر دو ڈابر لمیٹیڈ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ سے مل سکتی ہیں ؛

آریہ جاتی کا جیون شدھی اور دلت ادھار ہیں

سوامی شردھانند جی کی آیو کا آخری حصہ شدھی اور دلت ادھار میں گذرا۔ کیونکہ انہی دو تحریکوں پر آریہ جاتی کی زندگی کا دارومدار ہے۔ دلت ادھار اور شدھی کی عدم موجودگی میں جاتی کی طاقت کم ہوتی گئی۔ تو اس کی دوسری تمام سرگرمیاں دھری دھرائی رہ جائیں گی۔ شردھالو ہندوؤں کا کہنا ہے۔ کہ قدیم آریہ جاتی مرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئی۔ یہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ رہے گی۔ بشرطیکہ موت کے خطرہ کا مقابلہ کرنے سے۔ نہ کہ خطرہ کے وقت بلی کے سامنے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے ؛

جن لوگوں کو وہم ہے۔ کہ اُن کے یرتن کے بغیر جاتی زندہ رہے گی۔ وہ آغا خان کے اس کتھن کو آنکھیں کھول کر پڑھیں :-

"اگر ہندو آج مسلمانوں کے مطالبات کو منظور نہیں کرتے۔ تو کل انہیں مجبوراً کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ۵۰ سال پہلے مسلمان کل آبادی کا ¼ تھے۔ اور آج ⅓ ہیں۔ اور کچھ سال میں وہ ½ ہو جائیں گے۔ ایسی حالت میں ہندوؤں سے اپنے مطالبات منوانا مشکل کیسے ہوگا؟"

ہندو جاتی پر موت نہ آسکنے کا عقیدہ رکھنے والے ہندو اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ جو جاتی ۵۰ سال کے عرصہ میں ¼ سے ⅓ ہو سکتی ہے۔ وہ آئندہ ۵۰ سال میں ⅓ سے ½ اور اسی طرح رفتہ رفتہ ¾ بھی ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد کا اس طرح ترقی کرنا کس کا تنزل ہے؟ آریہ جاتی کا۔ اور تنزل کے معنی موت ہیں۔ اس وقت مسلمان ہندوستان کی آبادی کا ⅓ ہیں۔ تو سمجھو آریہ جاتی کا ⅓ حصہ مردہ ہو چکا ہے۔ اگر ½ ہو جائیں گے۔ تو ہندو جاتی نصف مر چکی ہوگی۔ اور اس اوستھا میں مسلمانوں کے لئے تھوڑے عرصہ میں اس کا خاتمہ کر دینا مشکل نہ رہے گا۔ اس لئے خوش اعتقاد ہندوؤں کو اپنی اکرمنتا کی اوستھا میں ہندو جاتی کے امر ہونے کا وہم دماغ سے نکال دینا چاہئے۔ ہندو جاتی امر ہو سکتی ہے۔ تو اسی صورت میں۔ کہ نہ صرف اُس کی کمی کے کارن دُور کر دئیے جائیں۔ بلکہ اس کے بڑھانے کے سادھنوں کو کام میں لایا جائے۔ کمی کو دور کرنے کا بڑا سادھن اچھوت ادھار ہے۔ کیونکہ اچھوتوں کا بڑا حصہ اس وقت خطرہ میں ہے اور بڑھنے کا بڑا سادھن شدھی ہے۔ ملکانہ شدھی کی تحریک کے دنوں میں ہندو جاتی میں ایک جان سی آگئی تھی۔ لیکن اس تحریک کے شانت ہونے سے آج جاتی بے جان سی ہو رہی ہے۔ سوامی شردھانند جی کے دیوگ کا بڑا قومی نقصان تحریک شدھی اور اچھوت ادھار کا معطل ہو جانا ہے۔ جو لوگ سوامی شردھانند جی کی یادگار بنانا چاہتے ہیں۔ اور آریہ جاتی کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں سوامی جی کی پیاری ان دو تحریکوں کو فروغ دینے کے لئے اپنے تمام پریتن لگا دینے چاہئیں۔ اس کے بغیر جاتی کے جیون کی اُمیدیں باندھنا دیوانہ پن ہے ؛

سماوچنا

جیون شکتی یا قوت حیات

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا حفظان صحت طب کی کئی درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ اور یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ حال ہی میں اُنھوں نے جیون شکتی یا قوت حیات کے نام سے ایک نہایت مفید کتاب تالیف کی ہے۔ جس میں صحت قائم رکھنے۔ قوت بڑھانے۔ عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے اسرار مندرج ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف اس کتاب کی تالیف ہی کے لئے مصنف کو بے شمار بیش قیمت کتابوں کو پڑھنا پڑا ہے۔ ایسے ایسے نکتے اور راز کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں۔ جن کو معلوم کرنے کے لئے لوگ بھٹکتے پھرتے تھے۔ یہ کتاب ہر خاص و عام کے لئے قابل مطالعہ ہے۔ اور ہم اپنے ناظرین سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اسے ضرور پڑھیں۔ کتابت طباعت عمدہ کاغذ نفیس۔ جابجا سو سے زائد تصویریں کتاب کے اندر مضمون کی وضاحت کرتی ہیں۔ ضخامت دو سو صفحات قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ جو کتاب کی عمدگی کو دیکھتے ہوئے نہایت واجبی ہے۔ اور مینجر دیش اپکارک بکڈپو لاہور سے مل سکتی ہے۔

ڈابر کلینڈر اور ڈابر جنتری - کلکتہ کی مشہور فرم ڈابر ایس کے برمن لمیٹیڈ کے خوب صورت کلینڈر اور جنتری کی پراپتی ہم سہرش سویکار کرتے ہیں۔ کلینڈر رنگین اور خوب صورت چھپا ہوا ہے۔ جنتری میں انگریزی اور بکرمی کے حساب سے دیسی تاریخیں دو نوں ۱۹۳۹ء

گورو کل میں انڈسٹریل کالج

سوامی شردھانند جی کی آخری ابھلاشا

سوامی شردھانند جی نے ۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ء کو اپنا جیون ویدک دھرم پر نثار کیا۔ اس سے پہلے ۲۷ نومبر کو آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ میں آپ نے جو تقریر کی۔ اس میں آپ نے اپنی آخری ابھلاشا کا اظہار کر دیا۔ فرمایا۔ گوروکل میں انڈسٹریل کالج کھلنا چاہئے۔ اس کے لئے سوا لاکھ کی ضرورت ہے میں نے سیٹھ رگھومل جی سے نشچے کیا تھا۔ کہ وہ پانچ لاکھ روپیہ اس کام کے لئے دے دیں۔ مگر ابھی نشچہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچا تھا۔ کہ سیٹھ جی کا دیہانت ہو گیا۔ اب ۱۲۵ سجن ایسے نکل آئیں۔ جو ایک ایک ہزار روپیہ دان دینا سویکار کریں۔ تو یہ کالج آسانی سے کھل سکتا ہے کس کو معلوم تھا۔ کہ سوامی جی کی یہ آخری ابھلاشا اور آخری تقریر ہے۔ لیکن چند دن بعد ۲۳ دسمبر کے واقعہ نے بتا دیا۔ کہ انڈسٹریل کالج کی قائمی سوامی جی کی آخری ابھلاشا تھی۔ چنانچہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوامی جی کی یادگار کے لئے ڈھائی لاکھ روپے کی جو اپیل آریہ جنتا سے کی۔ اس میں سوا لاکھ روپیہ صنعتی کالج کے لئے تھا، تاکہ سوامی جی کی آخری ابھلاشا پوری ہو سکے۔ اور سوا لاکھ میڈیکل کالج یعنی ہسپتال کی عمارت کے لئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اس اپیل کا آریہ جنتا نے جس گرم جوشی سے جواب دیا۔ آریہ سماج کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یکم جنوری ۱۹۲۷ء کو اپیل کا نشچے ہوا اور صرف ڈھائی ماہ بعد گوروکل کانگڑی کے وارشک اتسو پر ۱۹ مارچ کو ہم سنتے ہیں۔ کہ گوروکل کے لئے ۲۷۰۰۰ روپیہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ گویا جہاں تک جنتا کا تعلق تھا۔ کرتویہ کا بہت حد تک پالن کر دیا گیا۔ لیکن پانچ سال گذر جانے پر گوروکل بھومی میں ہسپتال کا وشال بھون تو بن چکا ہے۔ لیکن شلپ مہا ودیالیہ نظر نہیں آتا۔

آریہ جاتی کے لئے روٹی کا سوال جس طرح مشکل ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا کٹھن نہیں۔ رہے گو مسلمان بھی ہندوستان میں رہتے ہیں اور بظاہر ہمارے ساتھ ایک ہی کشتی کے سوار ہیں لیکن روٹی کا سوال مسلمان کے لئے ہندو کی طرح مشکل نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں دولت مندوں کی تعداد زیادہ ہو۔ لیکن سیٹھوں کی دولت سے عوام کا بھوک نہیں مٹ سکتی۔ اُن کی بھوک سے مٹے گی۔ تو اپنی کمائی سے۔ ہندوؤں کے لئے کمائی کے طریقے ایک تو محدود ہیں۔ دوسرے غیر قدرتی۔ ایک ہندو ویدک کے دل میں اپنے کام کرنے کا خیال آئے۔ تو اسے ملازمت، ساہوکارہ اور تجارت میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا ہوگا۔ لیکن کوئی بھی گورنمنٹ اس کے ذرائع کتنے ہی وسیع کیوں نہ ہوں۔ ہر ایک شخص کے لئے ملازمت کا بندوبست نہیں کر سکتی۔ آخر ایک محدود نمبر ہی اس صیغہ میں لیا جا سکتا ہے۔ اور باقی کے لئے فاقہ مستی کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ساہوکارہ اور تجارت میں ہر ایک نوجوان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے لئے سرمایہ چاہئے۔ لیکن سوال عوام کی روٹی کی مشکل کے حل کا ہے۔ اور جنہیں یہ میسر ہو بھی جائے۔ اُن کے لئے بھی فی زمانہ اس سے بے فکری کی روزی کمانے کا کوئی چانس نہیں سرمایہ داروں کی آج کل وہی حالت ہے۔ جو اُس بکری کی ہوتی ہے۔ جس کے ایک طرف اس کا من بھاتا کھاجا ہو۔ اور دوسری طرف شیر بیٹھا ہو۔ منش کو پرماتما نے روٹی کمانے کے لئے دو ہاتھ دیئے ہیں۔ ان ہاتھوں کی کمائی میں جو آنند ہے۔ وہ نہ ملازمت کی بھاری تنخواہوں میں ہے۔ نہ سود خوری اور تجارت کے منافع کثیر میں۔ لیکن یہ ہاتھ کی کمائی ہے۔ جس سے ہندو محروم ہیں۔ اور اس محرومیت کا نتیجہ ہے کہ کمزوری، بزدلی، خوف اور دبوپن اُن کے حصے میں آیا ہے ——— ہاتھ کی کمائی کے دو ہی سادھن ہیں۔ زراعت اور صنعت جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ ہندوؤں کو زراعت سے محروم رکھنے کی ذمہ داری بہت حد تک گورنمنٹ کے اس قانون پر ہے۔ جسے ایکٹ انتقال اراضی کا نام دیا گیا ہے۔ جب ہندو زمین ہی نہیں خرید سکتا۔ تو زراعت میں اس کی رغبت کیسے ہوگی۔ کیونکہ سب سے پہلے زراعت کے لئے زمین کی ضرورت ہے

پورانک دھرم میں شودر اور استری کو وید پڑھنے سننے کی آگیا نہیں۔ اس قسم کی بیوستھائیں پرانک دھرم میں موجود ہیں۔ کہ کسی شودر یا استری کے کان میں اگر وید منتر کی دھونی پہنچ جائے۔ تو اس میں سکہ پگھلا کر ڈال دیا جائے ویدی سمجھانا مشکل تھا کہ اس قسم کی نامعقول بیوستھا کوئی بدھیمان کیسے دے سکتا ہے۔ لیکن ایکٹ انتقال اراضی نے سمجھا دیا کہ بدھی ہیں بھی ایسے کام کر سکتے ہیں۔ جو بدھی کے سر بھاندا دودھ ہوں۔ کیا پنجاب گورنمنٹ نے بدھی ہے۔ جس نے ایکٹ انتقال اراضی نافذ کیا ؟ یہ ایکٹ شودروں کو وید پڑھنے کے ادھیکار سے محروم رکھنے کے پرانک قانون کے اصول پر ہی وضع کیا گیا ہے پرانک قانون کی رو سے وید پڑھنے سننے والے شودر کے لئے ایک قسم کی سزا ہے۔ تو پنجاب گورنمنٹ کے قانون میں غیر زراعت پیشہ نام کے ایک نئے ورن کی اکیاو کر کے اس ورن والوں کے لئے زمین خریدنے پر دوسری قسم کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ اُسے اس روپیہ سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جسے وہ خرید زمین پر لگاتا ہے۔ زراعت ایسا پیشہ ہے۔ جس پر ہندوستان کی آبادی کا بہت کچھ زیادہ حصہ پل سکتا ہے۔ اور پل رہا ہے۔ ہندوؤں کی اکثریت "غیر زراعت پیشہ" میں دھکیلی جا کر اس قدرتی پیشہ سے روٹی کمانے سے محروم کر دی گئی ہے۔ رہی صنعت اس کے ذریعہ روٹی کمانے سے ہم کنارہ ہے۔ جب ہم نے کہا۔ کہ مسلمان روٹی کے لئے ہندو کی نسبت بہت زیادہ بے فکر ہے۔ تو اس کی یہ دلیل ہے۔ کہ جہاں دیہاتی مسلمان زراعت سے بے فکری کی روٹی پیدا کرتے ہیں۔ وہاں شہری مسلمان صنعت کے ذریعہ روٹی کی سمسیا سے بے فکر ہیں۔ کوئی پیشہ لے لو اس پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ درزی۔ لوہار۔ ترکھان۔ کمہار۔ معمار۔ پارچہ باف۔ دھوبی۔ زرگر۔ موچی وغیرہ سب مسلمان ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ان پیشوں کے پیشہ ور دولت کے انبار جمع نہیں کر سکتے۔ لیکن دولت جمع نہ کر سکنے کی بات میں ہی مسلمان قوم کی قومی طاقت کا راز پنہاں ہے۔ کسی قومی کام کے لئے مسلمان کو بلاوا آئے۔ اس کو بے تکلف بیٹھ کر کوئی چیز مانع نہیں۔ اسے فکر نہیں کہ روپیوں کی تھیلیوں کو کہاں ٹھکانے لگا جاؤں زیوروں کا ڈبہ کس کے سپرد کر جاؤں۔ قیمتی برتنوں کی حفاظت کا کیا انتظام کروں۔ لڑکوں کو ناقول مرنے سے بچانے کا کیا کر جاؤں۔ وہ محنتی ہے۔ اور قوت بازو سے اپنی روزی روٹی کماتا ہے۔ اور نڈر ہے کھا کر کل کے لئے اپنے بازوؤں کے بھروسے پر بے فکری کی نیند سو جاتا ہے۔ اس کے بچے اس کے نقش قدم پر چل کر محنت کرتے ہیں۔ اور اپنی روزی خود کما لیتے ہیں۔ قوت بازو سے روٹی کمانے والے کو کل کی ذرا فکر نہیں۔ "باسی بچے نہ کتا کھائے" کی کہاوت انہیں لوگوں کے حسب حال ہے۔ جب یہ اوستھا ہو تو انہیں قوم کی آواز پر لبیک کہنے میں کیا رکاوٹ ہی کیا ہو سکتی ہے۔ برخلاف اس کے ہندو کی حالت دیکھو۔ قوم کی آواز پر وہ مہان دینا چاہیں۔ تو بھی دے نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کا دھن۔ اُن کے زیور۔ اُن کے برتن اور امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ انہیں ایسا کرنے سے روک دیتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر خاندان کے وہ ممبر جن کی روٹی کا مدار ہی اسی ایک شخص پر ہے۔ ہندوؤں میں عام رہتی ہے۔ کہ ایک شخص کماتا ہے اور کنبہ کے چالیس آدمی ہوں۔ سب اُس کی کمائی پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور نہ صرف بھی اس پیمانہ پر کہ جس پر وہ خود نہیں بسر کر سکتا ——— بتاؤ جو شخص گھر میں ہر طرف سے اس طرح گھرا ہوا ہو۔ وہ قوم کے کیسے کام آ سکتا ہے ؟ ہندوؤں کی قلیل العمری کا راز بھی اسی میں پوشیدہ ہے۔ کہ ایک آدمی کے سر پر انیک آدمیوں کا بوجھ رہتا ہے۔ ان کی فکر میں ہی اُسے گھل گھل کر مرنا پڑتا ہے۔ ہندوؤں کے دلوں میں صنعت سے متعلق جو جھجک ہے۔ اُسے دُور کرنے والا ہی اس جاتی کا سچا ہمدرد ہے۔ آریہ سماج نے کئی پہلوؤں میں ہندو جاتی کی جھجک دُور کی ہے۔ اس پہلو میں بھی دُور کرنا اس کا کرتویہ ہے۔ اور اس کا علاج ایک ہی ہے۔ کہ جگہ جگہ صنعتی سکول کھول دیئے جائیں۔ آریہ سماج عوام کے پیچھے چلنے کے لئے پیدا نہیں ہوا تھا۔ وہ عوام کا رہنما بننے کے لئے قائم ہوا تھا۔ اس کے پچھلے پچاس سال تک کا جیون اسی بات کا شاہد ہے۔ لیکن ہم کیا کر رہے ہیں۔ ہم عوام کی تقلید میں بہنے لگے ہیں عوام کو مغربی تعلیم کی لت میں بہہ جانے کا خبط ہے۔ تو ہمارے دماغ میں بھی یہی کچھ سمائی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ہم عوام کی رو کو بدل دیتے اور انہیں سیدھے راہ پر ڈالتے۔ لیکن خود اُن کی ہی غلط راہ پہ چل پڑے۔

اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اگر آریہ سماج جاتی کے روٹی کے سوال کے حل کے لئے قوم کو انڈسٹری کی طرف راغب کرنے کا کام اپنے ہاتھوں میں لے۔ موجودہ تعلیم جاتی کے لئے بہت بوجھل ثابت ہو رہی ہے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے اخراجات اتنے بھاری ہیں۔ کہ غریب تو کیا درمیانے درجے کے لوگوں کی کمریں بھی اس بوجھ سے ٹوٹی جا رہی ہیں آریہ سماجوں کے لئے بھی اپنے تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کا بوجھ ناقابل برداشت ہو رہا ہے۔ انسٹی ٹیوشن چلانے کا سودا ہیں سنگھاٹ برداشت کرنے کا یہ بوجھ کب تک ہو سکتا ہے۔ گویا ہی ہے۔ جس سے رکاوٹوں کی کشمکش کو ختم کرانے کی وکالت کرنے والے آریہ سماج کو اپنی کنیا پاٹھ شالاؤں میں لڑکیوں پر فیس لگانے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس مول بکتی ہوئی تعلیم کو وہی خرید سکے گا۔ جس کے پاس قیمت ادا کرنے کے لئے پیسہ ہوگا۔ لیکن آریہ سماج کا کام غریبوں کو شکشا دینا ہے جو تعلیم کا مول نہیں دے سکتے۔ جب آریہ سماج نے بھی تعلیم بیچنی شروع کر دی۔ تو تمام بیرونی محمد نہٹ اور آریہ سماج میں فرق کیا رہا ؟ آریہ سماج اگر جاتی کی روٹی کی سمسیا حل کرنے کے ساتھ تعلیم فری دینا کرے گا کہ وہ مشن سمجھتا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے آسان ترکیب یہ ہے۔ کہ جہاں گوروکل میں سوامی شردھانند جی کی آخری ابھلاشا کو پورا کرنے کے لئے ایک آدرش انڈسٹریل کالج کھول دے وہاں نگر نگر میں صنعتی سکول بنا دئے جائیں جن میں چھوٹے سکیل پر لڑکے لڑکیوں کو گھریلو صنعتوں

(بقایا مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم اول)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اصلی راجستھان

راجہ رئیسوں میں ویدک دھرم پرچار

(از پنڈت پرمانند جی بی۔ اے۔ آریہ اُپدیشک)

گذشتہ پانچ برس سے میں راجستھان اور اودے پور اسٹیٹ میں ویدک دھرم کی سیوا کر رہا ہوں۔ اس عرصہ میں صوبہ کی پرچار دورہ آریہ سماج بیاور کرنے کا تو موقعہ بہت ملتا رہا۔ لیکن میں یہ ہمیشہ محسوس کرتا۔ اور میرے معزز ڈاکٹر ہری چند جی دیوسُکھ ہمیشہ لاہور جانے پر مجھ کو صلاح دیتے تھے کہ میں راجپوتانہ کے خود راجاؤں سے مل کر اُن میں ویدک دھرم پرچار کی کوشش کروں۔ چنانچہ اسی بات پر سنجیدہ اور ودوان آریہ سماجی جن کا نام پروفیسر نند لال جی ایم اے ہے۔ اور جو گورنمنٹ کالج کی ماتحت میں پروفیسر۔ اجمیر میں اور شروع تا دیہ پرچار اور کچھ وہاں تک عملی طور پر سبھا کے منتری پد کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ آج کل شاہ پورا ریاست جن کے مہاراجہ کے پاؤں کی کوششیں بھی انہیں ہمارے ہے جیسے اس پرانت میں جوڑا ہوا اور سب سے پہلے انہیں کی معرفت مجھے حقیقی راجستھان دیکھنے کا شبھ اوسر پراپت ہوا۔ سب سے پہلے شاہ پورا کے راج کمار سشیل اُمید سنگھ جی کے درشن ہوتے رہے۔ آپ بی اے کے بعد دو برس تک سبھا کے پردھان رہے۔ اور مجھے اس عرصہ میں اُنہوں نے اچھی طرح دیکھا۔ اور آخر اُن کا میرے اوپر کافی وشواس ہو گیا۔ راجا دھیراج کے بھی ایک دفعہ درشن ہوتے۔ لیکن وہ بہت زیادہ بردھ ہیں۔ اور اب مہاراج بھی چلے جاتے ہیں۔ پرماتما اُن کی عمر دراز کرے۔ پھر شہزادہ کنور صاحب سے کچھ خاص خاص کام مجھے وقتاً فوقتاً ہوتے۔ جنہیں میں نے اپنی حسب طاقت سرانجام دیا۔ مجھے بھی جب جب ریاستوں میں رئیسوں سے کچھ کام پڑا۔ میں نے اُن کا سہارا لیا۔ اور مجھے اکثر حالتوں میں کامیابی ہوتی۔ یہ پرانت سارا ریاستی پرانت ہے۔ علم کی یہاں دیسے ہی کمی ہے۔ پھر اکثر راجا لوگ اپنی ریاستوں میں کسی بھی سرگرمی کو پسند نہیں کرتے۔ میں جس جگہ پر بیٹھا ہوا یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ وہاں ٹھیک یہی حال ہے۔ یہ رعیت آریہ سماج کے خیالات کو سننا پسند کرتی ہے۔ اور افسران بھی سب ان خیالات والا ہے۔ مہاراج کو گدی سنبھالے ابھی کوئی دو برس ہی ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی کسی قسم کی ہلچل پسند نہیں کرتے۔ یہ وہ ریاست ہے کہ جہاں سے کبھی پہلے راجا کے وقت میں ایک کتاب موسومہ مہتاب ستیارتھ پرکاش کی تردید میں نکل چکی ہے۔ اسی کے ساتھ وہ ریاست بھی ہوئی ہے جس کے راجا صاحب لیکچر دل کی تو مخالفت نہیں کرتے۔ لیکن سماج کی مرمت اور از سر نو تعمیر کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ اُن کے دیوان صاحب اور میر منشی صاحب دونو متعصب مسلمان ہیں۔ (یہ مختصر پرکاش میں پہلے نکل چکا ہے) حالانکہ پہلے اسی ریاست میں ڈاکٹر شانتی چندر جی ہیڈ میڈیکل افسر رہ چکے ہیں۔ اور اُن کا مہاراج پر کافی اثر تھا۔

میں ذکر کر رہا تھا کہ ریاستی صحیح ہونے کی وجہ سے ہمیں عوام میں بھی کام کرنے میں بڑی دقت پیش آتی تھی۔ ہماری سبھا کا بہت سا وقت اور طاقت ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں صرف ہوتے رہے ہیں۔ جو ویدک دھرم پرچار کے راستہ میں ڈالی جاتی ہیں۔ خوش قسمتی سے اب ایسی نوعیت کی شکایتیں چند ایک ایسی رہ گئی ہیں۔ جہاں کچھ رکاوٹیں ہیں۔ باقی سب جگہ قریباً میدان صاف ہو گیا ہے۔ البتہ بدنصیب مقامات میں الور بھرت پور۔ دھولپور سروہی اور بوندی خاص ہیں۔ بھرت پور میں تو مہاراجہ صاحب کے گدی سے اُترتے ہی آریہ بھائیوں کا PERSECUTION ہوتا شروع ہو گیا ہے۔ کیونکہ وہاں سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک متعصب مسلمان ہے۔ جو پہلے دتیا میں آریہ سماج کا کام بند کرا آیا ہے۔ مہاراج کرشن سنگھ جی کے وقت میں اس ریاست میں آریہ سماج کو بہت کچھ سہولتیں میسر تھیں۔ یہی حال دھولپور کا ہے۔ وہاں کے پہلے مہاراج آریہ سماجی پنڈتوں اور سنیاسیوں کے ویاکھیان اور شاستر ارتھ تک سُن چکے ہیں۔ لیکن اب حکمران کی نابالغی کے زمانہ میں دیوان صاحب آریہ سماج کے پرچار سے بہت خوف کھاتے ہیں۔ الور سروہی اور بوندی میں تو آریہ سماج کو برا سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ بوندی میں کسی وقت سورگ واسی سوامی نتیانند جی کا شاستر ارتھ تک ہو چکا ہے۔

ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں شاہ پورا کے پریوار سے بہت سہائتا ملتی رہی ہے۔ سبھا کے پردھان رہتے ہوئے اور سبھا کے مفاد میں ہی پردھان پد کو چھوڑنے پر مہاراج کمار صاحب شاہ پورہ برابر اس کام میں مدد کرتے رہے۔ شاہ پورا پریوار پورا آریہ سماجی راج پریوار ہے۔ لیکن ہندو جاتی پر بھی جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو صوبہ بھر میں ایک یہی پریوار ہے۔ جہاں سے کچھ سہائتا کی امید ہو سکتی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب ملکانہ شدھی کا چکر چلا تھا۔ تو اس وقت ہندو شدھی سبھا کے پردھان راج ادھیراج شاہ پورہ ہی تھے۔ انہیں کی صدارت میں ملکانہ راجپوتوں کو شدھ کرنے کا پرستاو پاس ہوا تھا۔ پھر جب عملی طور پر انہیں ملانے کا سوال آیا۔ تب برنداون میں بھراتری سمیلن ہوا۔ اس میں بھی راج ادھیراج شریک ہوئے اور سب کے ساتھ بیٹھ کر انہوں نے بھوجن کیا۔ اس کے علاوہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ جودھپور اور بیکانیر کے علاقہ میں ایک ایسی ہی قوم ہے۔ جو ملکانہ راجپوتوں کی طرح نام ماتر کی مسلمان قوم گنی جاتی ہے۔ لیکن جن کے اوضاع و اطوار بالکل ہندوآنہ ہیں۔ اس علاقہ میں بھی مہاراج کمار صاحب شاہ پورا کی کوشش سے کچھ کام ہوا ہے۔ اسی طرح خود اجمیر ضلع میں چیتے۔ راوت اور مہراوت نام کے راجپوت ہیں۔ جن کا رہن سہن بالکل ہندوؤں کا سا ہے۔ ان میں بھی مہاراج کمار صاحب اور کھرواڑا کے ٹھاکر صاحب گوپال سنگھ جی کی کوشش سے اتنا کام ہوا ہے کہ اس دفعہ کی مردم شماری میں ان میں سے بہت سارے لوگوں نے اپنے آپ کو ہندو لکھوایا۔ ایک اور ریاست میں اُن کی وساطت سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی معرفت رئیسوں میں بھی کام شروع ہو گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ایک دفعہ ایک راجہ کے مسلمان ہونے کی خبر آئی۔ تو ہم نے کچھ رئیسوں سے رائے لی کہ اس معاملہ میں کس سے مدد لینی چاہئے۔ سب نے اتفاق رائے سے شاہ پورا کی طرف اشارہ کیا (پیچھے وہ بات غلط ثابت ہوئی) خوش قسمتی سے مہاراج کمار صاحب نہایت نیک چلن پرہیزگار اور بدچلنی کے سخت دشمن بھی ہیں۔ اس لئے آپ سے بڑی بڑی اُمیدیں بھی ہیں۔ ہندو جاتی سے جتنا آپ کو انوراگ ہے۔ اگر ایسا پریم دوسرے ہندو رئیسوں کے دل میں پیدا ہو جائے۔ تو ہندوستان بھر میں ہندو مسلم سوال حل ہو جائے۔ سرکار انگریزی اور غیر ہندو اقوام کے ساتھ بھی اس پریوار کے تعلقات نہایت عمدہ ہیں۔

شاہ پورا سے مدد لے کر میں بہت سی چھوٹی بڑی اور ریاستوں میں بھی پہنچا ہوں اور کئی راجاؤں سے مل چکا ہوں۔ ان میں سے ایک راجا نے تو مجھے خود پریرنا کی۔ کہ میں راجاؤں میں گھوم گھوم کر دھرم کا اُپدیش کروں۔ اُن کے خیال میں ریاستی عوام میں تو پرچار ہوتا ہی رہتا ہے۔ لیکن ایسے بہت کم اُپدیشک ہیں جو راجاؤں کو اُن کے محلوں میں جا کر دھرم کا راستہ بتائیں۔ یہ بات بالکل صحیح ہے۔ راجا لوگوں سے میل جول نہ ہونے کی وجہ سے اُن کے دل میں آریہ سماج کے متعلق کئی قسم کی غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ جو ملنے جلنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ اور ایک دفعہ جب یہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ تو ویدک دھرم کے کاریہ کو بہت لابھ پہنچنے کی اُمید ہو سکتی ہے۔ اتہاس سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ سوامی شنکر اچاریہ کو بہت سی کامیابی سدھنوا راجا کے سہیوگ کی وجہ سے ہوئی۔ سوامی دیانند کو بھی اُدے پور مہاراج کی مدد سے ستیارتھ پرکاش وغیرہ شائع کرنے میں بڑی کامیابی ہوئی۔ سوامی نتیانند جی بھی بہت سا کام راجا مہاراجاؤں کی سہائتا سے کر سکے۔ اسی طرح پنڈت گنپتی شرما جی کو مہاراجا پرتاپ سنگھ جی کے زیر سایہ کشمیر میں بھاری کامیابی حاصل ہوئی تھی۔

کئی راجا لوگ میرے تجربے کے مطابق صرف بھولے ہوتے ہیں۔ اُن کے سامنے ویدک دھرم کے سدھانت ذرا لیاقت کے ساتھ رکھے جاتے ہیں۔ تو اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ انہیں اچھا خیال کرنے لگتے ہیں۔ ایک راجا صاحب کی ریاست میں میں گیا۔ وہاں دیوان صاحب اچھے خیالات کے تھے۔ انہوں نے مجھے لیکچر دینے کی اجازت دے دی۔ میرے پہلے ہی لیکچر کے بعد مخالفین نے راجا صاحب کے کان جا بھرے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ صاحب نے دیوان صاحب کو حکم بھیجا کہ آج کا لیکچر اور ہو جائے۔ اور پھر لیکچر بند کر دیئے جاویں۔ دیوان صاحب نے وہ حکم بجنسہ میرے پاس بھیج دیا۔ ہم حیران رہ گئے۔ میں چودھری رام بھجدت جی کے بھائی چودھری نرنجن داس جی دت کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ اُن کو بھی اس حکم کی کچھ سمجھ نہ آئی۔ یہ حکم دے کر راجا صاحب اور دیوان صاحب باہر چلے گئے۔ اس لئے کوئی اپیل بھی نہ ہو سکی۔

اجمیر پہنچنے پر سبھا اور پرتی ندھی سبھا کی معرفت مذکورہ بالا ریاست سے خط و کتابت شروع کی۔ مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اگلی دفعہ میں شاہ پورا مہاراج کمار صاحب کا خط لے کر وہاں خود ہی پہنچ گیا۔ HOUSEHOLD OFFICER صاحب سے میں ملا۔ اُن پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ انہوں نے خود مجھ سے التماس کی کہ میں مہاراجہ صاحب سے بھی ملوں اور فوراً مہاراجہ صاحب سے عرض کر کے مجھے اُن سے ملایا۔ اس دن مہاراجہ صاحب سے ایکانت میں ایک گھنٹہ بھر میری بات چیت ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کے کام اور سوامی دیانند جی کے جیون پر میں نے خوب روشنی ڈالی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مہاراج پر اُن باتوں کا بہت اثر پڑا۔ اور انہوں نے مجھے اپنے قصبہ میں لیکچر دینے کی کھلی اجازت دے دی۔ وہاں چھ لیکچر ہوئے۔ پھر دوبارہ بدائی لینے کے لئے حاضر ہوا۔ تو مہاراجا صاحب نے پھر ایک گھنٹہ تک میرے خیالات ایکانت میں سُنے اور بڑے پرسن ہوئے۔

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۲)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دیال کی شرتی اُپتی

رچنا کا ظہور

رادھا سوامی مت کا مصنف امرت بچن بھاگ سوم صفحہ ۱۱۶ دفعہ ۷۶ میں لکھتا ہے:۔

آدی سنا کو جاننے کے واسطے ضروری ہے کہ تمام مصالحہ اس موجودہ سرشٹی سے ہی لینا چاہئے (چنانچہ تحریر کرتے ہیں) کہ موجودہ سرشٹی کی اگر تہ چھوڑ دی جائے۔ تو یہ دشا ہوگی کہ تمام استھول یعنی کثیف مادہ سوکشم یعنی لطیف بنز شکتی سے ہو جائے گا۔ بہتر الفاظ موجود نہ ہونے کے کارن اس سوکشم مادہ کو شکتی کی تجلی تہ کہتے ہیں۔ بنز ورنن کرتے ہیں کہ یہ مادہ شکتی یعنی روح بر قسمیہ اور جگہ جند لگائے ہوتے ہے۔ مادہ شکتی ختم ہو جانے سے پھر شکتی سے اپنی پرتیت دیتا ہے۔ اور شکتی پیدا کرتا ہے ہوتے ہے۔ شکتی کا سرف انتظام ہونے کے کارن شکتی شو میں سی ہو رہی تھی یعنی شکتی گپت روپ میں تھی۔

ناظرین! دیکھنا رادھا سوامی نے مادہ یا سوکشم یعنی لطیف اوستھا کا نام پہلے شکتی کی تجلی اوستھا رکھا ہے۔ پھر شکتی سے بھن ظاہر کیا ہے۔ رادھا سوامی لوگ پرکرتی کو بھی ایک حیثیت شکتی مانتے ہیں مصنف امرت بچن نے بہت کوشش کی کہ مادہ اور روح کو ایک روپ میں دکھایا جائے۔ لیکن بدقسمتی نے کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اس جگہ آپ نے گول مول الفاظ میں روح اور پرکرتی کو انادی مان لیا ہے۔ آپ کو بہتر الفاظ سوکشم مادہ کا نام رکھنے کے لئے نہیں مل سکے۔ اس لئے سوکشم مادے کا نام شکتی کی تجلی تہ رکھا ہے۔ آں حضرت کرم بتا دیں۔ کہ شکتی حرکت کو کہتے ہیں۔ جو کہ آتما کا گن ہے۔ کرنا۔ نہ کرنا۔ الٹا کرنا۔ نیز مادہ سوائے جڑ کے اور کچھ نہیں۔ یہ شکتی کی تجلی تہ مادہ کو کہنا آپکی روحانیت پر دھبہ ہے۔ جس کو آپ شکتی کی تجلی تہ کہہ رہے ہیں۔ اس کا نام پرکرتی ہے۔ اور یہ آتما سے ستھول اور الگ ہے۔ امرت بچن صفحہ ۱۱۶ دفعہ ۷۷ میں اور بھی اپنی فلاسفی کو واضح کرتے ہیں۔ لکھا ہے:

”شکتی کے تیون ادھک دھردیہ بھاؤ ہونے کے کارن یہ شکتی کی تجلی تہ شکتی کا تیون انگ تھا“

یہ ہے رادھا سوامی مت کی فلاسفی۔ رادھا سوامی لوگ ایشور کو بھی تیون ادھک تک بھاؤ مانتے ہیں تو ضروری تھا کہ روح کو بھی آپ اس زمرہ میں لاتے۔ چنانچہ آپ مادے کو روح یعنی آتما کے پاؤں ظاہر کرتے ہیں۔ کیا خوب! یہ فلاسفی خوب چھانی۔ مہاراج روح غیر مجسم شے ہے۔ روح کے پاؤں یا سر وغیرہ نہیں ہوتے۔ نہ ہی روح یعنی آتما میں کسی قسم کا کوئی وکار ہے۔ یہ تمام آپ کی بھول ہے۔ پرکرتی اور وستو ہے۔ روح اور۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ابھی تک روح کا گیان نہیں۔ پرکرتی اور روح الگ الگ ہیں اگر آپ کے خیال کے انوسار پرکرتی کو آتما کے پاؤں مان لیا جائے۔ تو کیا جب نرمل چیتنیہ دیش یعنی رادھا سوامی دھام میں روح پرویش کرے گی۔ تب لنگڑی نہ ہو جائے گی۔ اگر کہو نہیں۔ تو آپ کی کتابوں کے انوسار تو جب تک یہ مایک پردے دور نہ ہوں گے۔ نرمل چیتن دیش میں پرویش نہیں ہو سکتا۔ آپ ذرا امرت بچن کے مختلف باب پر دوبارہ نظر ثانی کریں۔

امرت بچن دفعہ ۷۸ میں لکھتے ہیں۔ کہ شکتی کا سرت چیتن آنند روپ ہے۔ خود کل مالک ہی سوت پرت ہے۔ اس لئے شکتی کے اندر تیون ادھک بھاؤ ہونے سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ خود مالک کے اندر یہ بھاؤ موجود تھا۔

سبحان اللہ! یہ آپ نے کیا لکھ مارا۔ جب آدی شکتی یعنی روح ست چت آنند ہے۔ تو پھر کل مالک کیا ہوا؟ اس عبارت سے تو آپ پکے ناستک ٹھیرتے ہیں۔ ہم نے ایک دفعہ لکھا تھا۔ کہ رادھا سوامی مت دہریہ اور ناستک مت ہے۔ آپ کی یہ عبارت ہماری اس تحریر کا بدیہی ثبوت ہے لوگ آپ کو ناستک جان کر گرد نہ مانتے ہوں گے اس لئے آپ نے اس جگہ مالک کل کا ڈھکوسلہ لگا دیا۔ کہ کل مالک ہے۔ ورنہ آپ کی یہ تحریر صاف بتا رہی ہے۔ کہ مالک وغیرہ کچھ نہیں۔ جو کچھ ہے۔ روح ہی ہے۔ یہ تحریر رادھا سوامی مت کو پرکٹ کر کے ثابت کر رہی ہے کہ رادھا سوامی مت ناستک اور دہریہ مت ہے آگے چل کر آپ نے مالک کی خوب خبر لی ہے کہ وہ مالک بھی تیون ادھک دھردیہ بھاؤ تھا۔ یعنی وہ کل مالک بھی چنچل اور غضب ناک تھا۔ کیا ایسے الفاظ مالک پر محمول نہیں؟

امرت بچن دفعہ ۷۹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

سنت مت کی اصطلاح میں وہ مقام جس سے چیتن شکتی کسی قدر کھچ گئی تھی۔ کل مالک کا چرن انگ کہلاتا ہے۔ اور وہ مقام جس میں شکتی بھرپور موجود تھی۔ اس کا مستک انگ کہلاتا ہے۔ ذگیانک پری بھاشا میں یہ چیتن شکتی کے دھنیا تمک اور رنیا تمک دھردیہ یعنی مثبت و منفی قطب یا سرے کہلاتے ہیں۔ معلوم ہوتے کہ چرن انگ میں چیتنتا کا ابھاؤ نہیں تھا۔ بلکہ بہت کچھ بچی ہوئی۔ چیتن شکتی وہاں موجود تھی

البتہ اس کی تیزی میں کمی تھی۔ اس ابھاؤ کی تاثیر یہاں پر استھول پرکرتی کے اندر بھی دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ دیکھو استھول سے استھول مادہ کے اندر بھی کچھ نہ کچھ شکتی ضرور موجود ہے۔

صاحبان! رادھا سوامی مت نے دیدانت عیسائیت و مسلمان متوں کا مکسچر کر کے اپنا ایک نیا خیال ظاہر کیا ہے۔ عیسائیت و مسلمانی متوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا نے انسان کو اپنی شکل پر بنایا۔ اس خیال کو لے کر آں حضرت رادھا سوامی کل مالک کو انسان کی طرح ظاہر کر رہے ہیں۔ جیسے انسان کا سر زیادہ چیتنتا رکھتا ہے۔ مدھیہ یا چھاتی پیٹ والا حصہ سر سے کم چیتن۔ اور تیسرا حصہ یعنی چرن پاؤں دوسرے حصے سے بھی کم چیتن ہیں۔ رادھا سوامی مت کے انوسار اسی طرح کل مالک کا حال ہے۔ وہ بھی انسان کی طرح تیون ادھک بھاؤ میں ہے۔ جبکہ رادھا سوامیوں کا کل مالک تیون ادھک ہے۔ تو ایسا مالک دنیا کی کیا خبر رکھ سکتا ہے۔ وہ تو اپنے شریر سے بھی مکمل طور پر باخبر نہیں۔

امرت بچن صفحہ ۱۱۸ دفعہ ۸۰ میں کل مالک کا گلشن اور درشن کرنے کی ودھی بتاتے ہیں۔ اگر کسی طرح ہماری درشن شکتی ایسی طاقت ور بن جائے۔ کہ ہم کروڑ ہا سورجوں کے پرکاش کو ایک نقطہ پر ایک ہی سمے میں اکٹھا کرنے میں جو زبردست پرکاش پرگٹ ہو سکتا ہے اس کا گیان اور آنند لے سکیں تو ایسے پرکاش و آنند سے بھی اس پرم پرکاش سروپ کل مالک کے بے پایاں نور و جلال کی شان کا اس ڈھنگ سے کا پتہ چلے گا۔ جیسا کہ پانی کے ایک بد حیثیت قطرہ کے دیکھنے سے سمندر کی شان اور لہروں کا پتہ چل سکتا ہے۔

لیجئے صاحب کل مالک کا درشن کر لو۔ رادھا سوامی مت کا کل مالک مادے یعنی پرکرتی کی نرا ادتی کا نام ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ کل مالک کے درشن اس طریقے سے ہو سکتے ہیں۔ اگر ہماری آنکھیں اتنی تیز ہوں۔ کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی نقطہ پر کروڑوں سورجوں کا پرکاش گرہن کر سکیں۔ کل مالک کا سروپ اس طرح کا ہے اتنا مالک کا نور و جلال ہے۔ رادھا سوامی مت کے انوسار سورج چاند یہ چھوٹے کل مالک ہیں۔ کیا اس سے بھی زیادہ روحانیت سے کورے پن و لاعلمی کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ مہاراج کل مالک پرکرتی اور آتما سے لطیف ہے۔ اور ان سے الگ ہے۔ لطیف ہونے کے کارن ایشور تمام جگت میں ویاپک ہو رہا ہے۔ پرکرتی کے اندھوں کو تو مالک بھی پرکرتی کا ہی دکھائی دیتا ہے۔

امرت بچن صفحہ ۱۲۱ دفعہ ۹۳ میں کل مالک کی پیدائش کا نقشہ دکھاتے ہیں:۔

رچنا سے پہلے ایک کل مالک ہی تھا۔ لیکن وہ تیون ادھک یعنی دھردیہ بھاؤ میں تھا۔ اس روش میں وہ اپنے آپ میں حرکت یعنی سرشار تھا۔ اور انوسار کی ساری اپار پرم چیتنتا کا بھنڈار وہ ایک ہی جگہ تھا۔ وہ پرم چیتن روپ رنگ سے نہایت تھا۔ اور پرم آنند۔ پرم پرکاش۔ پرم گیان اور پرم ستا ان چاروں کے میل سے اس کا جوہر بنا تھا۔ یعنی جیسے کئی رنگوں کے باہم ملنے سے سفید روشنی تیار ہوتی ہے۔ اسی طرح پرم آنند۔ پرم پرکاش۔ پرم گیان اور پرم ستا ان چاروں کے باہم ملنے سے کل مالک کا جوہر بنا تھا۔

دیکھنا صاحب! رادھا سوامی مت کا کل مالک اور اس کی دشا کیا ہے۔ نااہل شخص کے ہاتھ اگر اچھی چیز بھی پڑ جاتی ہے۔ کل مالک بیچارے کو ایسی بے رحمی سے مارا گیا ہے۔ کہ وہ بھی یاد کرے گا۔ رادھا سوامی مت نے تو ایسی انوکھی بات کر دی ہے۔ جس کو کہ آج تک کوئی نہ کر سکا ہو۔ رادھا سوامی مت کے سامنے چاہے خدا آئے یا اوتار آئے تو جو پہلے نہ ہوا ہے۔ کہ یہ ایسی بات کہہ گئے ہیں۔ جس کو کہ آج تک کوئی نہیں جان سکا۔ اس کو ثابت کرنا ہے۔ اس کو اسباب سے تعلق نہیں کہ یہ سے آگے کون ہے۔ اس دفعہ میں آپ تحریر کرتے ہیں۔ کہ کل مالک تھا۔ مگر آگے چل کر اپنے ہی الفاظ و عقل سے اس کا کھنڈن کرتے ہیں۔ کہ کل مالک پہلے نہ تھا۔ بلکہ چار چیزوں کے ملنے سے بنا تھا۔

پھر آگے ایک مثال دے کر مطلب کو واضح کر دیتے ہیں۔ کہ جس طرح بہت سے رنگوں کے ملنے سے سفید روشنی بن جایا کرتی ہے۔ اسی طرح چار چیزوں کے اکٹھے ہو جانے سے کل مالک بنا۔ یعنی کل مالک مرکب ہو کر بنا ہے۔ دفعہ ۸۰ صفحہ ۱۱۸ میں آپ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

کل مالک کا سروپ جلال اتنا بڑا ہے۔ جیسا کہ کروڑ سورج ہوتا ہے۔ اور اس جگہ لکھتے ہیں۔ کہ وہ کل مالک روپ رنگ ریکھا سے بری ہے۔ کیا خوب! اپنی ساری عبارت کے خلاف اپنی ہی قلم۔ شائد دقیق مسئلہ ہونے کے کارن آپ بھول گئے ہوں گے مگر یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ آپ کل مالک رادھا سوامی کے اوتار تھے۔

رادھا سوامی آچاریہ کی یہ تمام کارستانی سیدھے سادے شخص کو جال میں پھانسنے کی ترکیب ہے آپ خدا کو مانتے ہی نہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر آئے ہیں۔ کہ رادھا سوامی لوگ آتما کو ست چت آنند مانتے ہیں اور پرکرتی کو نرک لوک کے جیوں

سے ہم نے جیسے یہ بتایا کہ اس لوک کی پرکرتی نرک لوک کے جیوں کی روح ہے اسی طرح ہماری روح رادھا سوامی دھام کی پرکرتی ہے۔

ریاست بہاولپور میں پرچار

(مہتہ جیمنی آریہ مشنری کی قلم سے)

میں ۲۱ نومبر شام کو میلسی پہنچا۔ وہاں ارتسو میں چار لیکچر دیئے۔ میں ۲۷ سال کے بعد اپنی پرانی بنائی ہوئی سماج میں آیا۔ میرے پرانے متروں میں سے ڈاکٹر دولت رام جی آریہ سماج کے پکے بھگت اور پرستار ہیں بھائی۔ ینگ آریہ سماج کے سرگرم کارکن موجود ہیں۔ وہاں سے بہاول پور ریاست میں آیا بہاول پور ریاست میں اس وقت ۱۲ سماجیں ہیں یعنی بہاول پور۔ ڈیرہ نواب۔ سماسٹہ۔ اوچ۔ پنج ند۔ خان پور۔ احمد پور لمہ۔ کوٹ سبزل سنجر پور۔ محمد پور۔ بہاول نگر۔ رحیم یار خان۔ قریباً سب سماجوں کے مندر اپنے ہیں۔ بہاول پور سماج کے آدھین ایک لائبریری و کنیا پاٹھ شالہ بھی ہے۔ ڈاکٹر دیپ چند سماج کے سرگرم کارکن ہیں۔ ریاست میں اسلام کا اس قدر دور ہے کہ کوئی سماج لیکچر نہیں کرا سکتی۔ جب تک کہ پہلے مجسٹریٹ سے اجازت حاصل نہ کی جاوے۔ البتہ [illegible] اجازت کر سکتے ہیں ٭

(۲) بہاولپور سماج اچھی حالت میں ہے۔ ڈیرہ نواب سماج [illegible] ہے۔ میرے وکالت کے زمانہ میں یہ سماج [illegible] حالت میں تھی۔ پنڈت آتمارام کوٹ ادو والے کو [illegible] رکھا ہوا تھا۔ مگر اب لالہ [illegible] کے پرچار سے مندر اپنا بن چکا ہے۔ اور پتری پاٹھ شالہ بھی آریہ سماج کی طرف سے ہے۔ میرے لیکچروں میں حاضری بہت اور رونق تھی ٭

(۳) سماسٹہ سماج ریلوے سٹیشن کے ملازمان کی ہیں۔ کیونکہ یہ مقام جنکشن اور مرکز آب ہے۔ اس لئے یہاں سٹیشن سٹاف بہت ہے۔ سناتن دھرم سبھا اور سکھ گوردوارہ بھی ہے۔ پہلے باہم بہت کشمکش تھی۔ مگر اب کچھ اتفاق ہے۔ چنانچہ پورن اٹھی کے ایام میں سناتن دھرم سبھا والوں نے آریہ سماجی اور سکھ بھائیوں سے مل کر ہوم کیا۔ اور ... شری ہر بھجن لال اور میرے لیکچر کرائے۔ دوسرے دن میرا لیکچر سماج مندر میں ہوا۔ سماج مندر کا صحن بہت وسیع ہے۔ اکثر دون کتھا ہوا کرتی ہے۔ سٹیشن سٹاف کے نوجوان بہت ہی اچھے اور پرستار ہیں ٭

(۴) خان پور آریہ سماج آجکل بہاول پور کی ریاست میں اول درجہ کی سماج ہے۔ ابھی یہاں سماج نے بڑا بھاری کام کیا ہے۔ سماج کے پاس ایک مڈل سکول ہے۔ جس میں ۱۳۰ لڑکے تعلیم پاتے ہیں ہندی لازمی طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سکول میں مسلمان طالب علم بھی تعلیم پاتے ہیں۔ اور باقاعدہ ہندی پڑھتے ہیں۔ دھرم شکشا بھی دی جاتی ہے۔ اس سکول کا خرچ دو سو روپیہ ماہوار ہے۔ جو فیس اور پبلک چندہ سے چل رہا ہے۔ ریاست کی طرف سے کوئی امداد نہیں ملتی۔ دوسرا گرلز سکول ہے۔ اس کا ماہواری خرچ ۵۵ روپیہ ہے۔ جو پبلک چندہ سے پورا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ سماج پرچار اور کاریہ کرنے میں ریاست کی سب سماجوں سے سبقت لے گئی ہے۔ لوگ پریمی اور شردھالو ہیں۔ سماج میں ہون کرنے کا رواج ہے ٭

(۵) بہاول نگر سماج پہلے اچھی حالت میں تھی۔ اب کچھ شتھل ہے۔ لوگ شکایت کرتے تھے۔ کہ سبھا کبھی اپدیشک نہیں بھیجتی۔ ڈیڑھ سال کے بعد یہاں میرا لیکچر ہوا۔ آریہ سماج کے پاس زمین وسیع ہے۔ سماجک لوگ اپنا مندر بنانا چاہتے تھے۔ درخواست دی گئی۔ مگر افسر مجاز نے مسلمانوں کے شور و شر کرنے پر کہ یہاں سماج بننے سے نقض امن میں خلل پڑے گا۔ درخواست نامنظور کر دی۔ سماج نے ریونیو آفیسر کے پاس اپیل کی۔ اپیل منظور ہوئی۔ مگر ساتھ ہی یہ شرط لگا دی گئی۔ کہ سوائے پراتھنا کے اور کوئی کارروائی سماج میں نہ کی جاوے۔ سماجک لوگوں نے ایسی کڑی شرط کو منظور کیا۔ اب سماج نے انگنی دیوار سمیت مشروط اجازت تیار کر لی ہے اور خلاف ورزی قانون کے لئے ہر قسم کی سزا برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ مگر ابھی تک کسی نے مواخذہ نہیں کیا۔ میرے لیکچر پر حاضری بہت اچھی تھی۔ بباعث قلت وقت میں باقی سماجوں میں نہیں جا سکا۔ صرف پانچ سماجوں میں بھرمن کر سکا ہوں۔ بہاول نگر سماج مرکزی سماج بن سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے متصل بیکانیر کا نیا آباد شدہ علاقہ ہے۔ جہاں پنجابی لوگوں نے اراضیات خرید کر کے آباد کی ہیں۔ یہاں بڑی بھاری منڈی ہے۔ اور دن بہ دن رونق بڑھ جانے کی امید ہے۔ میرا وچار ہے۔ کہ اگر پرتی ندھی سبھا ایک اپدیشک اور ایک بھجنیک ریاست میں مستقل طور پر رکھے تو یہاں کی سماجوں کی اوستھا اچھی ہو جاوے اور نئی نئی سماجیں بھی کھل جائیں۔ اپدیشکوں کے نہ جانے سے کئی سماجیں مرجھا رہی ہیں۔ اس لئے سبھا کو اوشیہ اس طرف دھیان دینا چاہئے۔ میں نے کل دس لیکچر ریاست بہاول پور میں دیئے۔ اب میں بیٹا دمیں پرچار کر رہا ہوں۔ یہاں بھی اگر کوئی لیکچرار آوے۔ تو اس کے لیکچر کے لئے پہلے اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ منتری آریہ سماج نے میرے آنے سے پہلے چار لیکچروں کی اجازت حاصل کر رکھی تھی ٭

آرین کانگرس اور ہمارا فرض

اتہاس سے ظاہر ہے۔ کہ جب کبھی اس دیش میں دھرم یا راج نیتی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وِدوانوں نے ایک مہا پریشد کر کے دھرم اور راج نیتی کی رکشا کی ہے۔ برہمن گرنتھوں کے مطالعہ سے ایسی سبھاؤں کے ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ ویدک سدھانتوں میں بھی جب کبھی ست بھید ہوا۔ تو فوراً بھی ایسی سبھاؤں کا کیا جانا مناسب سمجھا گیا۔ اور ودوانوں نے سمتہ الوسار دیش کو دھرم اور اتیا چار سے بچایا ہے۔ مہاراج اشوک نے جب بدھ دھرم کو گرتے ہوئے دیکھا۔ تو ایک ودوانوں کی بدھ سبھا کر کے دھرم کو بچایا۔ عیسائی بھائی تو ہر سال ایک اپنا بڑا اجلاس کہیں کر کے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے ذرائع سوچ لیا کرتے ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی بھی جب کبھی راج نیتی یا مذہب پر دھکا لگتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تو ایسی سبھاؤں دوارا پر بندھ کر لیا کرتے ہیں۔ ہندوؤں کے اندر بڑے بڑے میلے بھی اسی وجہ سے رکھے گئے تھے۔ پرنتو شوک یہ ہے۔ کہ وہ اصلی اُدیش کو بھولے ہوئے ہیں۔ اور کیول لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں ٭

آریہ سماج کا مقصد اور اُدیش

رشی سوامی دیانند جی مہاراج کی وصیت کے مطابق ساری دنیا کو ویدک دھرمی بنانا۔ اور ویدوں کا پرچار کرنا اور پراچین آرش کے ساتھ اُپکار کرنا ہی آریہ سماج کا مقصد ہے۔ لیکن کچھ کارنوں سے اس سمے آریہ سماج کے اندر بھی مت بھید ایسا ہو گیا ہے۔ کہ جس سے یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ یہ اپنے مقصد کو بھول کر ایسی طرف جا رہی ہے۔ جو اس کے لئے بہت ہی ہانی کارک ہو گا۔ اس لئے یہ وقت ہے۔ کہ ودوان لوگ اپنے وچاروں سے آریہ سماج کو اپنے دائرہ سے باہر جانے سے روک دیں۔ پرنتو شوک ہے۔ کہ اس سمے تک جس قدر آندولن ہونے کی ضرورت تھی۔ وہ ابھی تک پتروں دوارا کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ چند ہی مضمون کچھ ودوانوں نے اس آرین کانگرس کے سمبندھ میں لکھے ہیں۔ جن میں سے مہاشہ کرشن جی۔ رائے صاحب بابو مدن موہن لعل صاحب سیکرٹری سبھا۔ آریہ سنسار رائے بہادر ماسٹر آتما رام جی وغیرہ شامل ہیں۔ یدی دوسرے ودوان سنیاسی مہاتما لوگ اپنے وچاروں کو پتروں دوارا پرکاشت کرتے۔ تو جہاں کانگرس کے نیتاؤں کو پرستاؤں کے چننے میں آسانی ہوتی۔ وہاں کل آریہ جگت اپنے وچاروں کو خوب سمجھ کر پرستاؤ کے بھیجنے کے لئے تیار ہو جاتا۔ مگر اب سمے تھوڑا ہے۔ پرنتو اب بھی آریہ ودوان اس کو سپھل بنانا چاہیں اور سارے سماج کی دن بدن بڑھتی ہوئی دور تک جانے والی کو شانت کرنا چاہیں۔ تو اوشیہ اس کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور آریہ جگت کو یہ جتلا دیں۔ کہ ان ان وچاروں سے آریہ سماج کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ آرین تہذیب و آریہ سنگٹھن اور ویدک سنسکرتی کو دنیا اس طرح قبول کر سکتی ہے ٭

وچار کے قابل چند ضروری باتیں

(۱) ویدک دھرم کے پھیلانے کے لئے کس طرح پرچارک تیار کئے جا سکتے ہیں۔ مغربی تہذیب سے بھارت ورش میں دھرم کی طرف سے جو نفرت پیدا کر رہی ہے اُسے کس طرح روکا جا سکتا ہے؟

(۲) ہندو ریاستوں اور سندھ و ملتان بھائیوں کو آئے دن اتیا چاروں سے بچانے کے لئے آریہ سماج کا کیا کرتویہ ہے؟

(۳) ورتمان راج نیتی میں آریہ سماج کو کیا بھاگ لینے کی ضرورت ہے۔ اور وہ کس طرح اپنے حقوق کی رکشا کر سکتا ہے

(۴) شکشا سمبندھی سکیم کو کس طرح چلایا جائے جس سے ساری سنستھائیں آریہ سماج کے لئے پھل دائک بن سکیں ٭

(۵) شدھ ہوئے بھائیوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہئے۔ اور ان کی شکایات کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ ان کے سوائے اور بھی کئی ضروری باتیں ہیں۔ جن پر کافی روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ ان تمام امور کے متعلق ۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء تک وچار آ جانے چاہئیں۔ تاکہ یہ وچار سواگت کارنی کمیٹی کے سامنے پیش ہو سکیں ٭

اس سبھا نے اچھوت اُدھار سمیلن۔ آریہ کمار سمیلن۔ شکشا سمیلن کرنا تو نشچت کر لیا ہے۔ لیکن ان کے سوائے اگر کسی اور سمیلن کی ضرورت سمجھی جائے۔ تو اس سبھا کو مطلع کریں۔ ان سمیلنوں کے لئے پر دھان چننے کی ضرورت ہے۔ اُن کے نام ۲۰ دسمبر تک آنے چاہئیں۔ دفتر باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں۔ پنڈال وغیرہ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اوشیکتا انوسار اور ڈیپوٹیشن بھیجے جانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ مگر اس تھوڑے سے عرصہ میں ہر جگہ ڈیپوٹیشن کا پہنچنا مشکل ہے۔ اس لئے آریہ سماج اپنے اپنے ڈیلی گیٹ اور سواگت کارنی کے ممبر بنا کر بھیجدیں۔ ڈیلی گیٹ کی فیس دو روپیہ اور سواگت کارنی کی فیس پانچ روپیہ ہے۔ ان وچاروں کے ساتھ آریہ جگت سے اپیل ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے اپنی تمام سنگٹھنوں سے سہائتا دیکر مجھ کو کرتارتھ کریں۔ اور اپنے ادھار تک

بقیہ مضمون صفحہ (۹)

کی تعلیم دی جاوے۔ اگر اس کام کو تجارتی لائن پر چلایا جائے۔ تو نہ صرف یہ کہ انڈسٹریل کالج اپنا خرچ خود نکالی سکتا ہے۔ بلکہ ہر ایک انڈسٹریل سکول بھی سیلف سپورٹنگ ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے ہر سال آریہ لوگوں کو کاسہ گدائی لے کر در بدر بھٹکنا پڑے گا۔ اور اس کے ساتھ جو بالک یا کنیائیں ان میں تعلیم پائیں گے۔ وہ نکلتے ہی روٹی کمانے کے قابل ہو جائیں گے۔ ایسے سکولوں میں صنعت کے کام کے ساتھ ان کو ہندی، سندھیا ہون اور آریہ سماج کے سادھارن گیان کی تعلیم دے کر آریہ بھی بنایا جا سکے گا۔ اس سلسلہ میں ان کے نتائج موجودہ سکولوں سے بہت شاندار ہوں گے۔ کیونکہ سکولوں میں یونیورسٹی کے مقابلہ کا خبط سچوں لڑکوں پر کچھ ایسا سوار ہوتا ہے کہ وہ بالکوں کے جیون بنانے کی طرف دھیان دے ہی نہیں سکتے۔

شلپ سنستھائیں کون کتنا سستا اور نفع بخش ہوتا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ

(۱) آریہ سماج ایسی سنستھائیں چلانے کے بھاری اخراجات برداشت کرنے سے آزاد ہو جائیں گے۔ جو آریہ سماج کی اُدیش پورتی کے سادھک بھی نہیں۔

(۲) قوم کے یوک یُوتیوں کے دل میں صنعت کے لئے جو نفرت ہے۔ وہ دور ہو جائے گی۔

(۳) قوم کو روٹی کے فکر سے آزاد ہونے کے لئے یہ صنعتی سنستھائیں بہت ممد و معاون ہوں گی۔

(۴) ان سنستھاؤں کے پرچار کا اثر عوام کی زیادہ تر تعداد کو آریہ بنانے کا بہت اچھا اوسر ہو گا۔

آریہ سماج کو اگر سوامی شردھانند جی کی آخری ابھلاشا کا پاس ہوا۔ اور قوم کی روٹی کی سمسیا کے حل کی طرف اس کی توجہ گئی۔ تو ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ اس ضروری سوال کو ہاتھ میں لے گی۔ لیکن اگر آریہ سماج نے اسے ہاتھ میں نہ لیا تو نہ صرف روٹی کا سوال آریہ جاتی کے لئے مشکل سے مشکل تر ہوتا جائے گا۔ بلکہ اس کے ویدک پرچار۔ شدھی۔ دلت اُدھار آدی کے سپھل ہونے کی صورتیں بھی کم ہوتی جائیں گی۔

تب تک آریہ سماج کے موجودہ ودوان سادھوؤں کو اس حقیقی راجستھان کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ ورنہ یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ ویدک دھرم سب جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ کیا کوئی آریہ بھکشو اس میدان میں نکلیں گے؟

اخبار کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت میں اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بقیہ مضمون صفحہ (۱۰)

چلتے وقت انہوں نے ہماری سبھا کے لئے ڈیڑھ ہمسور روپیہ دان دیا۔ اور یہ کہا کہ پھر بھی کبھی ملتے رہیں گے۔ دو دفعہ ان سے پھر ملے اور دو دفعہ ان سے مختلف ریشیوں پر وارتالاپ کیا۔ ان کے قصبہ میں بے روک ٹوک لیکچر ہوتے۔ ایک سو ایک روپیہ پھر مہاراجہ صاحب نے دان دیا۔ اور کچھ دوسرے راجاؤں کے نام تعارفی رقعے پر دان کئے۔ ان رقعوں سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ جودھ راجا لوگ آریہ سماج کو سواپھے ہوتے تھے۔ انہوں نے ہمارا استکار کیا ہمارے لیکچر کرائے۔ اور ہماری سبھا کو سہاتا دی۔ اس طرح حقیقی راجستھان کے کمل درشن ہو رہے ہیں۔ میرے ساتھ اس سبھا کے پرانے اُپدیشک پنڈت رام سہائے جی بھی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہماری بجائے کچھ آریہ سنیاسی یہ کام اپنے اُپدیش اور شنی دیانند کے ادھورے چھوڑے ہوئے راجاؤں میں ویدک دھرم پرچار کے کام کو سر انجام دیں۔ ان کا اثر اور بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ کاٹھیاواڑ میں سوامی شنکرانند جی یہ کام کر رہے ہیں اور انہیں اچھی کامیابی رہتی ہے۔ شتابدی کے موقعہ پر ڈیپوٹیشن لے جا کر راجاؤں کو شتابدی میں شرکت کرنے کی سکیم سوچی گئی تھی۔ لیکن وہ سکیم بیچ میں ہی رہ گئی۔ اس وقت بھی شاہپور کے علاوہ بنیڑا۔ مسعودہ۔ کوٹہ۔ دیواس۔ سنڈو نگر۔ پلے۔ اودے پور وغیرہ مقامات کے مہاراجہ اور بہاراجا آریہ سماج سے پریم رکھتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ دوسری سوسائٹیوں کے اُپدیشک اور سنیاسی ان راجاؤں میں خوب گھومتے رہتے ہیں۔ عیسائی مسلمانوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ بہتر ہو اگر اس حلقہ میں گھومنے والا شخص ہندی، سنسکرت اور ویدک سدھانتوں کے گیان کے علاوہ انگریزی بھی جانتا ہو۔ سداچاری اور نس سوار بھی ہونا تو ضروری ہے ہی۔ میں نے رام کرشن مشن کے سادھوؤں کو راجاؤں میں گھومتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ لوگ بہت عالم ہوتے ہیں۔ اور ان کا تیاگ بھی اونچے درجہ کا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا اثر بھی بہت پڑتا ہے۔ ایک مہاتما سوامی شردھانند جی تو ہمارے ساتھ کئی دن تک رہے۔ وہ بنگالی ہیں۔ اور انگریزی اور سنسکرت کے اچھے ودوان ہیں۔ آریہ سماج کو اگر اس طبقے میں پھیلنے کا خیال ہو تو اسے ایسے عالم سادھو تیار کرنے پڑیں گے۔ اور عالم گرہستیوں کو سنیاس لینا پڑے گا۔ اسی آدرش کو سامنے رکھ کر سوامی سرودانند جی کے دست مبارک سے اجمیر میں دیانند سادھو آشرم کی بنیاد پڑی تھی جو موجود ہے۔ اس کے لئے عمدہ سکیم بنا کر اس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تک یوگیہ سادھو اس آشرم سے نہ نکلیں۔

بقیہ مضمون صفحہ (۱۱)

کی روح مانتے ہیں۔ اس کارن رادھا سوامی مت۔ ناستک اور دہریہ مت ہے۔ صرف لوگوں کو بہکانے کی خاطر کل مالک کا نام گھڑ چھوڑا ہے۔ اور اس بیچارے کی یہ دشا کی۔ کہ خدا کی پناہ!

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ چاروں چیزیں جن سے رادھا سوامی کا جوہر بنا تھا۔ الگ الگ تھیں۔ تب یہ رنڈھ ہوا۔ کہ آکاش پہلے موجود تھا۔ جس میں یہ چیزیں علیحدہ علیحدہ تھیں۔ رادھا سوامی کے کل مالک سے آکاش جو کہ مادے کی لطیف ادستھا ہے پہلے موجود تھا۔ کیا خوب!

(باقی آئندہ)

گورو کل برندابن کے اُتسو پر کوی سمیلن

گورو کل دشو ودیالیہ برندابن کے اُتسو کے ساتھ ودیا پریشد کی طرف سے ۲ دسمبر کو گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی کوی سمیلن ہو گا۔ سمیلن میں ہندی سنسکرت اور اردو کی کویتائیں پڑھی جائیں گی کوی مہاشیوں سے سمیت ہونے کے لئے نویدن ہے۔ جو سمیت نہ ہو سکیں کویتائیں بھیجدیں۔

(ستیہ ورت منتری)

طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانے والی

ہندوستان میں مشہور

خوشبو کی لپٹیں لانے والی

ہون سامگری

سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ

ہون سامگری و سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے۔ وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ سینکڑوں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ٹھیک شاستر وکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے۔ کشمیر کے پہاڑوں سے اکٹھا سٹاک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے۔

ارزاں فروشی بسیار فروش

کے اصول کو مدنظر رکھ کر ہر شہر کے بموجب نرخ سے بھی سستی پہنچائی جاتی ہے۔ مجموعی مانگ کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت اتنی تیار رہتی ہے۔ کہ آرڈر پہنچنے کے دن ہی سینکڑوں ٹینوں کی روانگی کی جا سکتی ہے۔ واقعی یہ سامگری سگندھی کو پھیلانے والی جگہ مہکانے والی، خوشبو کی لپٹیں لانے والی، طاعون اور ہیضہ کو ہٹانے والی۔ موسم کے موافق تازہ اجزا کا مرکب ہے۔

نرخ ہون سامگری		نرخ سگندھت دھوپ	
بند ٹھیلیوں میں	۹۰۰ سیر	بند ڈبوں میں فی سیر	۸/۸
کھلی	۸۰ سیر	کھلی	۴/۸

نرخ تھوک خریداران

ہون سامگری	فی من ۲۰ روپیہ	سگندھت دھوپ فی من	۳۵ روپیہ
یعنی فی سیر	۸/	یعنی فی سیر	۱۴/

نوٹ بیس سیر سے زیادہ کے خریداروں سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جاوے گا۔

ہر بھگوان پنساری راولپنڈی شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یادرفتگان

نمبر (۳۵)

سوامی شردھانند جی

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

سوامی شردھانند اُن لوگوں میں سے ہیں جن سے ذاتی واقفیت رکھنے والے کم وبیش اس وقت موجود ہیں۔ سوامی شردھانند ایک ایسی ہستی ہیں۔ جن کو مستقبل کا زمانہ فراموش نہیں کر سکتا۔

سوامی شردھانند ایک متمول گھرانے میں پیدا ہوئے بریلی اور بنارس کے حالات میں ایام طفولیت میں نشوونما حاصل کی۔ لاہور میں کالج کی تعلیم حاصل کر کے وکیل بنے۔ بریلی اور بنارس کا اثر اُن کے لب و لہجہ سے عیاں تھا وہ ہندوستانی اہل زبان کی طرح بولتے تھے۔

سوامی شردھانند جی نے اپنا کام وکالت جالندھر میں شروع کیا۔ رائے شالگ رام کے خاندان سے اُن کی رشتہ داری کی وجہ سے ہو گیا۔ وہ ایسا گھرانا تھا کہ دلہا بدیہ کیا مشہور لالہ دیوراج رائے سالگرام کے لڑکے تھے۔ ہر ایک ابتدائی کام میں لنگے سوامی کے ایام وکالت میں سوامی شردھانند جی بابو منشی رام کہلاتے تھے۔ سوامی شردھانند میں اس زمانہ میں ایک ایسی آگ تھی۔ جو آخر کار بڑی زبردست شکتی کی صورت میں رونما ہوئی۔ ان کی وکالت کا کاروبار تو صرف سلسلہ معاش تھا۔ دراصل اُن کا تن من دھن آریہ سماج کے اپن تھا۔ انہیں اُن کے بہت ابتدائی زمانہ کے تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

اُن کی دھرم پتنی کا اُن کی عمر کے اسی زمانہ میں دیہانت ہوا۔ جبکہ آج کل کی رو سے جوانی کی عمر کہتے ہیں۔ اور اس قابل سمجھے گئے تھے کہ دوسری شادی کر لی جاوے۔ مگر اس شیر مرد نے دلیری اور حوصلہ کی بے نظیر مثال قائم کر کے دکھلائی۔ چار چار برس کے بچے تھے۔ دو لڑکیاں اور دو لڑکے۔ مگر ان سب کی پرورش اپنے اصولوں کے مطابق ایسی اچھی کی۔ کہ بانشد شاید دوسری شادی ایسی صورت میں باعث زحمت ثابت نہ ہوئی۔

سوامی شردھانند کی زندگی کا معیار ہمیشہ یہ رہا کہ جو کچھ منہ سے کہا جاوے۔ کر دکھلایا جاوے۔ ہمیشہ ہر ایک نیک کام کرنے کے لئے سینہ سپر رہا کرتے تھے۔ عالم باعمل انسان تھے۔ زندگی کے ہر ایک مرحلہ پر ایک ہی بات پیش نظر رہتی تھی۔ اور وہ صرف یہی تھی کہ اپنا فرض دھرم کس طرح ادا کیا جاوے۔ بعض اوقات ہندوستان کے عام اہل رائے کے مشورے اُن کے راستہ میں حائل نہ ہو سکتے تھے۔

آریہ سماج میں سدھانت کے جھگڑے رہا کرتے تھے۔ اس وقت بعض لائق چوٹی کے آدمی غلط راستہ پر تھے۔ مگر سوامی شردھانند نے ہمیشہ درست راستہ اختیار کیا۔ سوامی شردھانند ایسی ہستی تھے۔ کہ وہ ایک تنگ دائرہ میں رہ نہ سکتے تھے۔ انہوں نے اُردو میں غالباً ۱۸۸۹ء یا ۱۸۹۰ء میں ست دھرم پرچارک کے نام سے جالندھر شہر سے اخبار نکالنا شروع کیا۔ ابتدا میں چھوٹی تقطیع پر شائع ہوا کرتا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ ایسی طاقت بن گیا کہ آریہ سماج میں اُس کی آواز خاص اثر رکھتی تھی۔ جب آریہ سماج میں ہندی (آریہ بھاشا) کے پرچار کا سوال پیدا ہوا۔ تو سوامی شردھانند نے اسی ست دھرم پرچارک کو ہندی کا جامہ پہنایا۔ اگرچہ اس کام میں انہیں بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ حقہ پینے والوں کے لئے حقہ چھوڑنا کیسا تند مشکل ہے۔ مگر سوامی شردھانند نے جہاں بڑی بڑی باتیں خراب معلوم ہونے پر ترک کر دیں اُن کے لئے حقہ چھوڑنے کے لئے کسی خاص جدوجہد کی ضرورت نہیں تھی۔ حقہ پینا ویسا ترک کیا۔ کہ پھر اس کا نام نہ لیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے خواہش کی کہ ایک گورو کل کھولنے کا ارادہ کیا۔ مگر یہ کام ایسا محال نظر آتا تھا کہ عملی صورت اختیار کرنا خواب و خیال میں بھی نہ آتا تھا۔ ذہن میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے فیصلہ کیا۔ کہ تیس ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو گوروکل کے کھولنے کا ارادہ کیا جاوے۔ مگر اس زمانہ میں آریہ سماج میں زیادہ قسم کے دان دینے والے بہت کم تھے۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر جب ابھی تک (اس کی) آریہ سماج قائم نہیں ہوتی تھی۔ بمشکل دو ہزار روپیہ جمع ہوتا تھا۔

سوامی شردھانند جی نے اس مشکل کو حل کرنے کے لئے برت لیا۔ کہ وہ اپنے گھر میں قدم نہیں رکھیں گے جب تک ۳۰ ہزار روپیہ جمع نہ کر لیں گے۔ بال بچے سب جالندھر شہر میں تھے۔ مگر اپنے گھر میں سوامی شردھانند جی نہیں گئے۔ جب تک تیس ہزار روپیہ جمع نہیں کر لیا۔ اگر جالندھر شہر کے سٹیشن پر سے گذرتے تھے۔ تو بال بچے وہیں سٹیشن پر آ جاتے تھے۔ جب سوامی شردھانند جی لاہور سے روپیہ بہت پورا کر کے آئے۔ تو بڑا بھاری جلسہ کیا گیا۔ اور لالہ منشی رام دیو کی کافور کی مالا سوامی

شردھانند جی کے گلے میں اظہار مسرت کے طور پر ڈالی گئی۔

آریہ سماج میں ذات پات توڑنے کا سوال پیدا ہوا۔ تو سوامی شردھانند جی نے مثال قائم کی۔ عرصہ دراز کی جدوجہد کے بعد۔ اور آریہ سماج میں اپنے کام کی وجہ سے شہرت حاصل کرنے کے بعد گوروکل کا بنیادی پتھر ہمالہ گری ہردوار میں رکھا۔ گوروکل اب اپنا پھل دکھلا چکا ہے۔ اور قومی تحریک کے حامیوں کے لئے گوروکل کا طرز تعلیم و طریقہ رہائش بمنزلہ معراج کام دے رہا ہے۔ مگر قومی درسگاہ کے لحاظ سے بھی کامیابی صرف گوروکل کو ہی ہوئی ہے۔

گوروکل میں سوامی شردھانند ننگے سر و ننگے پاؤں رہا کرتے تھے۔ پیلا دوپٹہ رکھتے تھے۔ یہ زمانہ سوامی شردھانند جی کی زندگی میں بان پرستھ کا زمانہ تھا۔ گوروکل کے لئے سامان تلاش کیا گیا۔ جنگل کو صاف کیا گیا۔ اور وہاں گوروکل کی درسگاہ تیار کی گئی۔

گوروکل میں کام کرنے کے ایام میں سوامی شردھانند نے بہت سے ذاتی دوست پیدا کئے۔ ان میں مہاتما گوکھلے، مہاتما گاندھی، مسٹر اینڈریوز وغیرہ بہت سے پرستھ پرش تھے۔ مسٹر اینڈریوز جب کہ دہلی مشن کالج میں کام کرتے رہے اکثر فرصت کے دنوں گوروکل میں گذارا کرتے تھے۔ وہ یہ لکھ چکے ہیں اُردو کے لٹریچر کو اکثر لایا کرتے تھے۔ گوروکل میں جو آتا تھا۔ وہ سوامی شردھانند جی سے جیون سے پربھاوت ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔

گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں کی نظر سے کبھی کبھی شردھانند اوجھل نہ تھے۔ مسٹر مارٹن گورنر صوبہ جات متحدہ گوروکل میں آئے۔ لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے ہند بھی آئے۔ مگر شردھا اور بھگتی سے گوروکل کا کھانا کھایا۔ سوامی شردھانند اور گوروکل کی عظمت اپنا نقش بٹھا کر گئے۔

گوروکل کا فیضان صرف کانگڑی تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ اب اس طرز کی درسگاہیں ہندوستان کے مختلف حصوں اور اس سے باہر بھی وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور آئندہ ترقی کے لئے مضبوط بنیادیں ثابت ہو رہی ہیں۔

سوامی شردھانند میں یہ خوبی تھی۔ کہ جو کام کرتے تھے۔ گھر سے شروع کرتے تھے۔ ذات پات توڑنے کا خیال آیا۔ تو ذات پات کو اپنی ہی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر توڑا۔ گوروکل کھولا۔ تو اس میں سب سے پہلے اپنے دو لڑکوں کو داخل کیا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ اُن کے کٹر سے کٹر مخالف بھی آخر کار اُن کے حامی بن جاتے تھے۔

آخر کار ایک ایسا وقت آیا۔ کہ مہاتما گنشی رام جی نے سنیاس لے لیا۔ سنیاس لینے سے پیشتر جو آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا ہوئی۔ اُس میں انہوں نے کہہ دیا تھا۔ کہ اُن کے سر پر مزید بوجھ گوروکل کا نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ وہ ایک مفید ترین کام کرنے والے ہیں۔ اس سے مطلب اُن کا سنیاس لینے سے تھا۔

وانپرستھ آشرم میں سوامی شردھانند داڑھی مونچھ رکھا کرتے تھے۔ مگر اب اُن کا صفایا کرا لیا۔ اس ہی شکل میں سوامی دھرم، یکسوئی اور جرأت کی مورتی نظر آتے تھے۔

اب تک سوامی شردھانند جی کی طاقت آریہ سماج کے لئے ہی محدود تھی۔ مگر سنیاس لینے کے بعد سوامی شردھانند گوروکل ہردوار کو چھوڑ کر دہلی میں آ بیٹھے۔ اور دہلی کو مرکز بنا کر ویدک دھرم کا پرچار کرنے لگے۔ پہلے آریہ سماج کا سنگٹھن صرف پنجاب تک محدود تھا۔ مگر اب انہوں نے سب آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے نمائندوں کو ملا کر سارو دیشک سبھا کی بنیادیں مضبوط کرنے کا انتظام کیا۔ یہ سبھا کسی وقت بھارت اور سنسار کے لئے ایک بڑی زبردست طاقت بن جاویگی۔

متھرا کی جنم شتابدی میں سارو دیشک سبھا کی ہستی کو سب نے محسوس کیا۔ اور اُس وقت آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو پتہ لگا کہ آریہ سماجوں کے سنگٹھن کے لئے ضروری ہے۔ کہ سارو دیشک سبھا کے ہاتھ مضبوط کئے جاویں۔ تاکہ جن علاقہ جات میں ابھی ویدک دھرم کا پرچار نہیں ہوا وہاں آریہ سماج کا پرچار ہو سکے۔

مارشل لاء کے دن آئے جلیانوالہ باغ میں گولی چلی۔ سوامی شردھانند سینہ سپر ہو کر لیڈروں کی مدد کے لئے میدان میں آ گئے اُس وقت لوگوں کو پتہ لگا کہ سنیاس کی کیا قدر ہے ملک کے برگزیدہ لیڈروں میں سوامی شردھانند کی خاص حیثیت ہو گئی۔ دہلی میں تو مارشل لاء کے دنوں میں سوامی شردھانند جی نے کمال کر دیا۔ فوجی سنگینوں کے سامنے جب سوامی شردھانند جی کو چھاتی تان کر کھڑے ہوتے دیکھا تو لوگ عش عش کرنے لگے۔ دہلی کے مسلمان خصوصاً سوامی شردھانند جی کے گرویدہ ہو گئے۔ جامع مسجد میں سوامی شردھانند گئے اور منبر پر کھڑے ہو کر گایتری کا پاٹھ کیا اور اُپدیش دیا۔ یہ عزت مسلمانوں نے آج تک کسی کو نہیں دی۔

ملک کے برگزیدہ لیڈروں نے سوامی شردھانند کی اس کارگذاری کے لئے قدر افزائی کی۔ اکالیوں کے معاملہ میں پیغام دینے کے سلسلہ میں سوامی شردھانند اس بڑھاپے کی عمر میں چھ ماہ کے لئے جیل خانہ گئے۔

امرتسر کی مشہور کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی

سماجک جگت

کے پریزیڈنٹ بنے۔ اپنا ایڈریس آریہ بھاشا میں لکھا۔

آخری کام سوامی شردہانند جی کا اچھوت اُدھار اور شدھی تھا۔ اس معاملہ میں سوامی شردہانند کو بڑی کامیابی ہوئی۔ دہلی میں دلت اُدھار سبھا اور بھارت شدھی سبھا قائم کیں۔ جن میں راجا مہاراجا اور ملک کے برگزیدہ اصحاب شامل کئے گئے۔ مسلمانوں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ سوامی جی کے جیون کا انت کرنے کے لئے سازش تیار کی گئی۔ اور اس سازش کا مقرر کردہ ایک مکار مسلمان شنکا سمادھان کا بہانہ کرکے سوامی شردہانند کے پاس پہنچا۔ سوامی شردہانند اس وقت بستر علالت پر دراز تھے۔ اس مسلمان نے موقعہ پاکر سوامی جی پر پستول کا فائر کردیا۔ سوامی جی نے ملعون قاتل کی گولی کو اپنی چھاتی پر لیا۔ اور اس طرح امر پد کو پراپت ہوئے۔

آریہ سماج جموں کے سماچار

بابو پیارے لعل جی ورکشاپ انجینئر جموں کی پتری کا نام کرن سنسکار ہوا۔ سات روپیہ دان ملا۔

(۲) رشی اُتسو پر بہار ندھی کے لئے ۱۶ روپے ۸ (آنے) پراکتر ہوئے۔ جو سبھا میں بھیجے گئے۔

دگورانداس منتری آریہ سماج جموں

گورو کل کمالیہ کے سماچار

اس وقت ۶۵ ودیارتھی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ جن کی صحت بہت عمدہ ہے۔ اس بار ملیریا نے معمولی حملہ کیا تھا۔ ملیریا کے دنوں میں تلسی کی سردائی سے اچھا بچاؤ کیا تھا۔ اس وقت ہسپتال بالکل خالی پڑا ہے۔ وزن میں بھی برہمچاریوں نے خوب ترقی کی ہے۔

(۲) ششماہی امتحان کا نتیجہ تسلی بخش رہا ہے۔ ادھیاپک برہمچاری ذہنی تعلیم اور کھیل میں اچھا شوق لیتے ہیں۔ اور ان سے ساتھ خوب میل جول کررہے ہیں۔ اس گورو کل میں خاص وشیشتا یہ ہے۔ کہ برہمچاریوں سے بھوجن وغیرہ کا خرچ موجودہ ارزانی کی وجہ سے ۶ روپیہ ماہوار اصل حساب کم لیا جاتا رہا ہے۔

اس گورو کل کے ساتھ ایک گؤشالہ بھی ہے جس میں شہر کی گائیں بھی گؤئیں سنبھالی جاتی ہیں۔ اصل خرچ چارج کیا جاتا ہے۔ اور کچھ دینے کے بعد گؤئیں مالکوں کے گھر پہنچا دی جاتی ہیں۔ ایک گؤ کا ماہواری خرچ چارہ و نوکر ۳ روپیہ ۸ (آنے)

رہا ہے۔

(۴) اس سال باغیچہ میں اناروں اور ایک دو کیلے کے بوٹوں نے پھل دیا تھا۔ باقی پھلدار بوٹے اچھی ترقی کررہے ہیں۔

(۵) ضلع لائلپور۔ جھنگ، منٹگمری، ملتان اور شیخوپورہ کے لوگ اپنے بچوں کو اس گورو کل میں داخل کراکر اچھے سداچاری برہمچاری پیدا کرسکتے ہیں۔ کمالیہ کی آب وہوا بہت عمدہ ہے برہمچاریوں کو ہنر بھی سکھلایا جاتا ہے۔ چھٹی اور ساتویں جماعت کے لئے زمیندارہ اور جراب بننے کا کام لازمی طور پر رکھا گیا ہے۔

(سکھدیال آریہ گورنر گورو کل کمالیہ)

آریہ سماج گورو کل سیکشن جموں کا سالانہ

جلسہ ۳-۴-۵ بیساکھ مطابق ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲ بیساکھ ۱۳ اپریل ۱۹۳۲ء بدھوار ہوگا۔

(دگورانداس منتری)

آریہ سماج گنجاہ کا اُتسو

آریہ سماج گنجاہ ضلع گجرات کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو ہوگا۔ جس میں پنڈت بدھ دیو۔ ڈاکٹر بھگت رام جی ودیاواچسپتی رام جی ودیا شری کیسر چند اور دوسرے سنیاسی مہاتما پدھاریں گے۔ ضلع گجرات کے بھائی جلسہ میں ضرور درشن دیویں۔

(سرب دیال منتری آریہ سماج گنجاہ)

آریہ سماج جالندھر شہر کا ۴۶ واں سالانہ جلسہ

۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر کو آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول ۹۹۳

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمے۔ دام نقد۔ گزیٹڈ کمیشنڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کرسکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی۔

SULEMAN UMAR & Co.
KARACHI.

تلک ہوزری فیکٹری

رجسٹرڈ۔ لاہور

برانچیں
(۱) برانچ انارکلی۔ لاہور
(۲) ایجنسی لاہور چھاونی میسرز امر سنگھ ہرنام سنگھ
(۳) بوہڑ والا بازار۔ جالندھر شہر۔ مالک دوکان پنڈت ملکھی رام
(۴) لائلپور ریل بازار۔ میسرز روشن لال اوم پرکاش مالکان سودیشی اسٹورز
(۵) چاندنی چوک دہلی۔ میسرز گڈودیا۔ سودیشی اسٹورز
(۶) انبالہ چھاونی۔ میسرز گاڈودیا سودیشی اسٹورز
(۷) ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ میسرز نرائنداس گھنشام داس۔
(۸) بٹالہ میسرز سجن داس اوم پرکاش

TILAK
HOSIERY FACT

سٹار ٹوتھ پاؤڈر ۱۰۰۵

رجسٹرڈ

نسخہ کسے سنیاسی نے دسیا ایہہ
جو بھی روئے زمین اُتے
دنیا جان دی اے آفتاب وانگوں
بے شمار و کدا کوئی حساب نائیں
نہ تکلیف کوئی بڑے آون دیوے
دنداں نال کئی منہاں دا اُبھار چکو
اگے کئی پاؤڈر لکھاں مل ویکھے
پاؤڈر وچ ریاستاں جاندا اے
ٹھاکرداس ڈاکٹر مشہور سارے

جڑاں لوٹیاں تھکیں کیتا نیار پاؤڈر!
سبھناں دنداں نال ایہہ سردار پاؤڈر
روشن ہوگیا۔ ورچ سٹار پوڈر
شوق نال لیندے خریدار پاؤڈر
دیوے دنداں دی عمر سوار پاؤڈر
رکھے جادو دا اثر سرکار پاؤڈر
ایہہ وی مل دیکھو اک وار پاؤڈر
کئی منگار ہے نے تاج دار پاؤڈر
ویچے اُہدا ہر اک منیار پاؤڈر

ڈاکٹر ورکس لاہور دا پتہ ملکھی
پاکے خط منگا لوؤ یار پاؤڈر

سٹار ٹوتھ پاؤڈر ۔ دنداں لئی۔ مسوڑاں لئی۔ منہ وچوں بو ہوندے نشک آدن لئی ماسموڑہ واسطے اک اکسیر چیز ہے۔ اک ڈبی دا مل صرف اک روپیہ چھوٹی شیشی چھ آنے (۶) شہر لاہور نے لنگے منڈی داٹر ورکس پہچان ڈاکٹر ٹھاکرداس جی اودھے تو بہ دنداں ہر بڑے دوکاندار سے مل سکتا ہے

المشتہر:۔ ڈاکٹر ٹھاکرداس دندان ساز لنگے منڈی منصل واٹر ورکس لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماروہ سے منایا جاوے گا۔ ۱۵ دسمبر سے لے کر جلسہ تک رات کو آریہ سماج مندر میں کتھا ہوا کرے گی۔

آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی ایم اے مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ اور ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری (ملتان) سوامی سوتنترانند جی کے منوہر اپدیش ہونگے۔ جلسہ پر باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی رہائش اور بھوجن کا پربندھ بہت اچھا کیا گیا ہے ؀

(گوبندھر دسین بی ایس سی سہایک منتری آریہ سماج جالندھر شہر) ؀

آریہ سماج غلاول پور کا اُتسو- آریہ سماج غلاول پور کا اُتسو ۱۱ سے ۱۳ نومبر تک سماروہ سے ہوا سوامی کیجنا نند جی۔ ماسٹر ہربنس لال۔ پنڈت روپ چند جی ویدک منتری۔ مہاشہ مدن گوپال۔ پروفیسر درگا دت ایم اے کے دیاکھیان ہوئے۔ آریہ یوکول کا انعام تقسیم کئے گئے ؀ (منتری آریہ یودک سماج)

ریاست ہا بھولکیاں منڈل کی سماجوں کو سُوچنا

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے ریاست ہا بھولکیاں منڈل کے پرچار کے لئے پنڈت رام سروپ جی اُپدیشک اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک نابھہ پٹیالہ سنگرور اور مالیر کوٹلہ کے تمام علاقہ جات میں پرچار کے لئے مقرر

ہیں۔ اور پرچار کا کام اچھا ہو رہا ہے ؀

(۲) ان کا ہیڈ کوارٹر آریہ سماج نابھہ ہے۔ جس بھی آریہ سماج کو ان کی ضرورت ہو۔ ایک ہفتہ پہلے آریہ سماج نابھہ کے پتہ پر سُوچنا دیں ؀

(دیال چند گپتا منتری آریہ سماج نابھہ) ؀

آریہ سماج بیکانیر کا چناؤ- ۶ نومبر کو جنرل اجلاس میں آریہ سماج کا چناؤ نمن پرکار ہوا پردھان پنڈت جے بھگوان جی۔ اُپ پردھان مہاشہ فتح چند جی۔ منتری چندن سنگھ۔ اُپ منتری مہاشہ نانک چند جی۔ کوشادھیکش مہاشہ پریاگ دت جی۔ پستکادھیکش مہاشہ گھاسی رام جی۔ (چندن سنگھ منتری) ؀

اسمٰعیل پور میں آریہ سماج کی ستھاپنا

اسمٰعیل پور ضلع انبالہ میں ۱۵ نومبر کو آریہ سماج کی ستھاپنا ہوئی۔ نمن ادھیکاری بنائے گئے۔ پردھان قدم سنگھ جی۔ اُپ پردھان سنگت رام جی۔ منتری سورن سنگھ۔ اُپ منتری رام دھن۔ کوشادھیکش پھول سنگھ جی۔ پستکادھیکش رام سنگھ جی۔ (سورن سنگھ منتری آریہ سماج اسمٰعیل پور تحصیل جگادھری ضلع انبالہ) ؀

اہلو لال میں یودک آریہ سماج کی ستھاپنا۔ موضع

اہلو لال تحصیل نارووال میں نئی آریہ یودک سماج ستھاپت کی گئی۔ نمن ادھیکاری نیت ہوئے۔ مہاشہ ٹھاکر رام پردھان۔ پنڈت سنت رام اُپ پردھان۔ لالہ محکم چند منتری۔ لالہ مہر چند خزانچی۔ لالہ درگا داس لائبریرین۔

پنڈت پورن چند جی اور بھجنیک بلدیو کا شہر میں پانچ یوم پرچار ہوا۔ حاضری قریباً ایک ہزار ہوا کرتی تھی۔ بعد ازاں سوامی سومانند کا پرچار ہوا۔ (منتری یودک آریہ سماج اہلو لال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ) ؀

شری دیانند برہم مہا ودیالیہ کا اُتسو- دیانند برہم مہا ودیالیہ لاہور کا وارشک اُتسو ۳۰ نومبر کو سوامی ستیانند جی کی ادھیکشتا میں منایا گیا۔ ودیارتھیوں کی کویتائیں ہوئیں ودیارتھی لیکھ راج نے "شرادھ" وشے پر سنسکرت میں دیاکھیان دیا۔ پشچات آریہ ودوانوں کے دیاکھیان ہوئے۔ پنڈت وشوبندھو جی آچاریہ نے ودیالیہ کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے شکایت کی کہ آریوں نے دھن سے نہ ہمارے ودیالیہ کی مدد کی ہے۔ پرنتو ابھی تک لڑکے نہیں دیئے۔ جنہیں پرچار کی لائن پر تیار کیا جا سکے

سبھا پتی جی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔ (آچاریہ براہم مہا ودیالیہ)

دیانند ریڈنگ روم- آریہ سماج مہاراج گنج سری نگر نے دیانند ریڈنگ روم سماج مندر میں کھولا ہے۔ جس میں مختلف اخبار پبلک کے مطالعہ کے لئے رکھے جاتے ہیں ؀

(سکرٹری دیانند ریڈنگ روم مہاراج گنج) ؀

عربی سنسکرت مہاودیالیہ کا پرستاؤ

شری دیانند عربی سنسکرت مہاودیالیہ کی یہ سبھا بڑے دکھ کے ساتھ نظام حیدر آباد کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے کہ جس میں ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی اور دیگر سماجک کتب پر ضبطی کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی سارودیشک سبھا سے انورودھ پرارتھنا ہے کہ وہ اس بارے میں جلدی ہی مناسب کارروائی کرے ؀ (گنگا رام منتری ودیا وردھنی سبھا ودیالیہ ہذا) ؀

سادھو آشرم کا پرچارک منڈل- سری درجانند سادھو آشرم ہل کالونی ہردوا

پارہ کی گولی صرف ایک روپیہ میں

کئی سالوں کی محنت اور زر کثیر خرچ کرنے کے بعد آخر تیار کر لی گئی ہے۔ دودھ میں اُبال کر چند روز دودھ پینے طاقت کا خزانہ ہاتھ آ جاتا ہے۔ جو باوجود ختم کرنے کے بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ چہرہ سرخ مانند انار کے ہو جاتا ہے مردانہ و زنانہ کمزوریاں بیماریاں یک قلم دور ہو جاتی ہیں۔ اس گولی میں سوراخ کر کے پرو دیا گیا ہے تاکہ شوقین مزاج اصحاب بوقت ضرورت منہ میں بھی رکھ سکیں۔ یہ عمر کے لئے کافی ہے۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ کبھی خراب نہیں ہوتی ؀

گولی کی پرکھ کسی تانبے کے ٹکڑے یا پیسے پر گولی کو رگڑیں اگر تانبے کا رنگ سفید مثل پارہ ہو تو سمجھیں کہ گولی اصلی ہے ورنہ نقلی۔ ہماری گولی میں یہ صفت موجود ہے اور اس کی شکل سفید موتی کی مانند ہے۔ قیمت فی گولی دس روپے مگر صرف ایک اخبار کا حوالہ دینے پر صرف ایک روپیہ میں دی جاوے گی۔ محصول ڈاک ایک سے تین گولی تک چھ آنے علاوہ

جنرل منیجر کارخانہ سدا جوانی (رجسٹرڈ) بازار مچھی ہٹہ لاہور

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے! سنہ ۹۸۷

اگر آپ اس گئے گزرے وقت میں بھی درحقیقت علم جیوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ پس پھر ہم آپکو آنیوالا بارہ ماہ کا نفع نقصان کس چیز کا تجارت میں فائدہ رہیگا؟ دولت کس ذریعہ سے ملیگی۔ روزگار کب ملیگا؟ ملازمت۔ ترقی تبادلہ اور ترقی اولاد، عورت سکھ دکھ، تندرستی، بیماری، دور دراز کا سفر، مقدمات و امتحان میں کامیابی، سگائی، شادی، زمین، جائیداد کا سکھ، کسی کا میل یا دشمنی، غرضیکہ ایک سال کے اندر ہونیوالی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ہماری ورش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ میں بھیج دیں گے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ علم جیوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے؟

جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے فرماتے ہیں: "جو آپ نے جو ورش پھل بنوایا ہے سب کے لکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ہو رہی ہیں"

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس نمبر ۴۲ - لاہور -

ریاست پونچھ کے شاہی خاندان کے معالج راج ویدھ دھرم دیو کوی بھوشن ویدرتن لاہور کی ۲۵ سالہ مجرب دوائی

استری جیون (رجسٹرڈ)

عورتوں کی امراض جیسے بابن الرحم۔ لیکوریا۔ بے قاعدگی حیض۔ ہسٹیریا یعنی بیہوش ہو جانا۔ جھینیں مارنا۔ بال زچگی وغیرہ کا درد۔ حمل قرار نہ پانا۔ بانجھ پن۔ کمر درد۔ سر درد۔ چہرہ کا پیلا پن۔ بیرونقی۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ خون حیض کا کم آنا۔ تھکان کا محسوس کرنا وغیرہ اس دوائی کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ اولاد پیدا کرنے کے لائق بنا دیتی ہے۔ دیگر امراض کے لئے فہرست اوشدھالیہ سے مفت طلب کریں۔ قیمت تیس خوراک صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔ جلسہ کی خوشی میں ہر ایک دوائی پر ۴ آنے فی روپیہ رعایت ہے

آیورویدک راجیندر اوشدھالیہ گمٹی بازار نمبر (۹) - لاہور

خون صالح پیدا کرتا ہے

میں نے جناب کے کارخانہ سے کئی مرتبہ گذشتہ چند سالوں سے کرپا ور رسائن کو منگوا کر خود استعمال کیا اور اپنے چند دوستوں کو بھی منگوا کر دی۔ تجربہ سے واقعی فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔ اور تمام دوست جنہوں نے اس کا استعمال کیا بہت مداح رہے۔ اس سے معدہ کو خاص تقویت پہنچتی ہے۔ دودھ اور گھی کافی مقدار میں ہضم ہو جاتا ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ بشاش رہتا ہے۔ طبیعت خوش رہتی ہے۔ میرا ذاتی تجربہ بھی یہی ہے۔ میں پبلک کو صدق دل سے جتلاتا ہوں۔ کہ اس رسائن کو معمولی اشتہاری دوائی نہ سمجھیں۔ اور جو اشخاص کمزور معدہ ہوں۔ اور ہمیشہ پژمردہ رہتے ہوں۔ وہ ضرور منیجر کرپا ور رسائن نالہیسی مشن گوجر سنگھ نیا لاہور سے ایک شیشی قیمتی دو روپیہ منگوا کر فائدہ اٹھائیں ؀

لہٰذا سات شیشی کرپا ور رسائن میرے نام اور سات شیشی جناب مسٹر نسر بینڈر صاحب اسسٹنٹ ریونیو کمشنر بہادر بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ مہتہ نہال چند۔ ہیڈ اکاؤنٹنٹ دفتر ریونیو کمشنر بہادر کوئٹہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گنج کی طرف پرچارک منڈل ویدک دھرم پرچار ارتھ تھا آشرم کی سہایتا ارتھ یکم جنوری ۱۹۳۲ء سے باہر نکلیگا۔ جہاں جہاں اور جس جس سماج میں منڈل پہنچے۔ پرچار کے پربندھ کے علاوہ آشرم کی سہایتا کا بھی دھیان رکھیں۔ دھنگا منداد ھشٹھاتا ورجانند سادھو آشرم بل کالی ندی ہردوا گنج۔ ضلع علی گڑھ) ؛

شوک پرستاو

آریہ سماج کیمبل پور شریمان ماک راج جی اوورسیر کی بے وقت موت پر سخت اظہار رنج کرتا ہے۔ اور اس کے لواحقین سے ہمدردی کرتا ہے (مناسنگھ منتری) ؛

آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں کا اُتسو

آریہ سماج مندر خانقاہ ڈوگراں میں ۱۹ سے ۲۲ نومبر تک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے شریمان پنڈت اندر جی ودیا النکار گورو کل کانگڑی سے بمعہ منتری پریت پنڈت بہاری لال جی پرچارک کے بڑی دھوم دھام سے پرچار کیا۔ اُن کی موجودگی میں ہی آریہ سماج کا چناؤ نئی پرکار ہوکہ پردھان ڈاکٹر ہیرا نند جی۔ اُپ پردھان لالہ کرم چند جی۔ خزانچی مہاشہ وزیر چند جی۔ منتری مہاشہ سنت رام جی۔ اُپ منتری پنڈت نرگا پرکاش بھوشن۔ (بھوشن اُپ منتری آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں) ؛

پنڈدادن خان میں ویدک سنسکار

۱۷ نومبر کو ملک سہر چند کے لڑکے کا مونڈن سنسکار ہوا۔ ۱۹ روپیہ دان ملا ؛

۲۲ نومبر کو منتری لالہ سکھرام داس جی جو آج کل پردھان سماج کی پتری سشیلا دیوی کا وواہ پورن ویدک ریتی سے ڈاکٹر بھیم سین جی کے ساتھ جات پات کی پابندی توڑ کر ہوا۔ ورپکش کی طرف سے ۵۰ روپیہ دان پراپت ہوا۔ لالہ سکھرام داس جی نے ۱۵ روپیہ دان دیا ؛

۲۶ نومبر کو ڈاکٹر رام گوپال جی کے پتر رامیشور ناتھ کا یگیوپویت سنسکار اور نو جات بالک کا نام کرن سنسکار ہوا۔ نام رگھبیر چندر رکھا گیا۔ ۲۵ روپے دان ملا ؛

آریہ سماج پنڈدادن خان میں مسافروں کے ٹھیرنے کا اچھا پربندھ ہے۔ پبلک کے آرام کے لئے ریڈنگ روم اور پستکالیہ بھی کھلا ہے۔ پرارتھنا ہر روز ہوا کرتا ہے۔ پنڈدادن خان نواسی بھائیوں کو چاہئے کہ آریہ سماج کی ہر طرح سے سہایتا کریں ؛ (کرشن لال خزانچی آریہ سماج پنڈدادن خاں) ؛

آریہ سماج کیمبل پور کا پرستاو۔

(۱) یہ جلسہ کشمیر دربار کی توجہ ان مہلک نتائج کی طرف دلانا چاہتا ہے۔ جو ہندو قانون وراثت میں تبدیلی کے سوال کو گلینسی کمیشن کے پاس فیصلہ کرنے کے لئے بھیجنے سے لازمی طور پر نکلیں گے

(۲) یہ جلسہ نہایت زور کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ ہندو قانون وراثت میں مجوزہ ترمیم کی منظوری کا مطلب اس کے سوائے اور کچھ نہیں کہ کشمیر گورنمنٹ مسلمانوں کے حق میں معزول ہو جاوے۔ اور کشمیر میں مسلم راج ہونے پر ہندو ان کے رحم پر زندگی بسر کریں ؛ (مناسنگھ سکرٹری آریہ سماج کیمبل پور پنجاب) ؛

ٹاؤن آریہ سماج کراچی کے سماچار۔

(۱) یہ سبھا کشمیر راجیہ دوارا نیکت گلینسی کمیشن کے سنمکھ پونچھ کی درمیان ہندو سپریک کمیٹی کے قانون وراثت پر پورتن کی مانگ کو دھارمک ہستا کھیپ سمجھتی ہے۔ اتہ مہاراجہ بہادر کشمیر سے پرارتھنا

مُفت نمونہ ۱۰۰۳
منگائیے!
لواجاد تنبول امبری ٹکیاں۔ پان میں کھانے کا مصالحہ خوشبودار خوش ذائقہ ہے ؛
پتہ:
پنڈت پیارے لال شکل
شکلا سٹریٹ کانپور

مفت
پھلبہری ۱۰۰۱
کی شرطیہ دوا
موجد حکیم کرپا رام صاحب سیٹھی کمبراج سندات و تمغہ یافتہ
بالکل بے ضرر فوری زُود اثر ایک ہفتہ میں صحت
قیمت کھانے کی دوا لگانے کی پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک فی ہفتہ حسب حیثیت

پھولا چشم کی شرطیہ دوا
خواہ چیچک کا ہو یا دیگر وجہ سے مگر دیری ثابت ہو۔ مفت علاج پھلبہری و پھولا چشم کا اوشدھالیہ میں کراویں ؛
قیمت دوائی پھولا چشم چیچک کی فی شیشی چار روپیہ سے آٹھ روپیہ تک۔ پھولا عام دو روپے سے چار روپے تک حسب حیثیت۔ اُمراء وزرؤسا سے انعام بعد صحت حسب حیثیت جواب کیلئے ار درنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف
منیجر کرپا رسائن فارمیسی اوشدھالیہ نیا 5 قلعہ گوجر سنگھ لاہور

کیسٹوفین ۹۹۰
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت خراب مت کرو ؛
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کی محافظ۔ لذیذ خوش ذائقہ اور معقول ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ؛
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بچوں کا شرطیہ علاج
در جسٹرڈ ٹریڈ مارک بال جیون گھٹی
ایک دن سے لیکر بارہ۱۲ سال تک کے بچوں کی بخار۔ کھانسی قبض۔ ہیضہ۔ دودھ ڈالنا۔ دست۔ جھٹکے وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنیکے لئے شرطیہ علاج ہے لاغر اور کمزور بچے اسکے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بنجاتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی شاہ پرداگروال کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۸ رفیرین ۱۲ سوداگروں سے تین درجن کی قیمت میں بارہ۱۳ درجن علاوہ محصول۔ اشتہار رسائل پوسٹ مفت فروخت نہ ہونے پر واپسی کی شرط مفت لو۔ جو صاحب دس اردو پڑھے معزز شریف لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے لکھکر بھیجینگے انکو ایک قابل دید کارآمد چراغ صحت نامی کتاب مفت بھیجی جاوے گی۔
المشتہر: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو۔ پی)

بانی

ڈاکٹر اے۔ کے۔ برمن
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ
منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
سنہ ۱۸۹۶ء
کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد
۹۷۸
بچوں کا پیارا
(REGD) لال شربت
بچے لڑکے اور پرسوتی کے لئے مثل آب حیات اکسیر ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ اس سے اُن کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہو کر کف کھانسی بدہضمی۔ لاغری وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ پرسوتی کی کمزوری اور اُن میں دودھ کی کمی رفع کرنے کی اس میں بے مثل طاقت ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنہ (۱۳؍) ڈاک محصول دس آنہ (۱۰؍) نمونہ کی شیشی دو آنہ (۲؍) جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے ؛

دب — دمہ
دمہ کی دوا
لاکھوں مریضوں پر آزمودہ یہ دوا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اُٹھا ہو وے۔ ایک خواہ دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ دمہ کے جو مریض اور دوائیں کھا کر نا اُمید ہو گئے ہوں۔ اُن کو اس دوا کی بھی آزمائش کرنی چاہئے ؛
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ (۱؍۶) ۔ ڈاک محصول سات آنہ (۷؍) ؛

نوٹ۔ ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے اس کی کفایت کے لحاظ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ؛

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ
ایجنٹ لاہور میں — منیجر صاحب پیسہ اخبار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرتی ہے کہ سوامی بھاسکر سے کمیشن کو اس ورشہ کو ہاتھ میں لینے سے روکے ۔

(۲) یہ سبھا نظام حیدرآباد کے اس حکم کے خلاف جو انہوں نے سوامی درشنانند اور پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم اے کی پستکوں کی ضبطی کا دیا ہے۔ زوردار پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور نظام صاحب سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے اس حکم کو ضرور اور جلدی واپس لیں ۔

(ب) آریہ سارودیشک سبھا سے پرارتھنا ہے۔ کہ نظام صاحب کے اس حکم کے خلاف گھور شانتمے کاشت کرے۔ جس سے آریہ سماجوں کو پروٹسٹ دے ایک نتیجہ ان کو منانے کا آدیش ہو ۔

(رام چندر آریہ منتری ٹاؤن آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج چک جھمرہ کا پرستاو

آریہ سماج چک جھمرہ کا اجلاس نظام حیدرآباد کے اس غیر منصفانہ حکم کو دکھ اور گھرنا کی نظر سے دیکھتا ہے جس کی رو سے پر سدہ آریہ مصنفوں کی پستکوں کا داخلہ ریاست میں ممنوع قرار دیا ہے۔ اور نظام حیدرآباد سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس حکم کو منسوخ کرکے مذہبی اور دھارمک آزادی کو بحال رکھیں۔ (خوشحال چند پردھان آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ سماج جیند کے سماچار

رشی اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ صبح سنکیرتن کیا گیا۔ پھر ہون کے بعد رشی جیون پر لیکچر ہوئے۔

(۲) آریہ سماج جیند مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کے خلاف احراری پراپیگنڈا کو بنظر نفرت اور حقارت دیکھتی ہے۔ اور ان بیگناہ اور مظلوم ہندوؤں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ جن کا فسادات سری نگر و جموں دوبارہ ہولا میں نقصان جان اور مال کا ہوا ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں پرارتھنا ہے۔ کہ ہندوؤں کے حقوق اور مال و جان کی حفاظت کا خاص پربندھ کریں۔ اور مفسدہ پردازوں کو سخت سزا دیں۔ نیز گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست ہے۔ کہ ریاست کشمیر کے خلاف شورش بے پناہ کو دبا۔ نے کا فوری بندوبست کرے ۔

(۳) آریہ سماج جیند کا یہ جلسہ ریاست نظام حیدرآباد کے اس حکم کو جس کی رو سے سوامی درشنانند کی پستکوں اور دیگر دھارمک مذہبی پستکوں کا داخلہ ریاست میں بند کیا گیا ہے۔ حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور حضور نظام صاحب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اس حکم کو منسوخ فرما کر مذہبی دھارمک آزادی عطا فرماویں ۔

(۴) آریہ سماج جیند کا سالانہ جلسہ ۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بڑے سماروہ سے ہوا۔ حاضری بھی کافی ہوتی تھی ۔ اُتسو سے پہلے ایک ہفتہ تک پنڈت رام دیال جی شاستری کی کتھا ہوتی (رام پرکاش صراف منتری آریہ سماج جیند ریاست) ۔

شوک جنک مرتیو

آریہ سماج گھرونڈہ کے منتری چودھری پدمن سنگھ جی ۲۲ نومبر کو سورگ باش ہوگئے۔ آپ آریہ سماج اور پتری پاٹھشالہ کے روح رواں تھے۔ اس صدمہ میں شریمان ۲۵

سچا اور مفید مشورہ

اگر آپ اپنی گئی تندرستی واپس لانے اور جریان احتلام، سرعت ..... وغیرہ شکایتوں سے بچنے حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کردیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپیہ۔ اور ۹۲ صفحات کی کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں ۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)
ایجنٹ۔ اندرا اینڈ کو چوک لکھنؤ

باجلاس جناب مولوی الٰہی بخش خان صاحب منصف صاحب و جج عدالت خفیفہ۔ درجہ دوم کوئٹہ

بمقدمہ دوکان کھوکھل کیم چند واقع موتی رام سٹریٹ کوئٹہ بذریعہ کیم چند مدعی
بنام بابو جیون داس ریلیونگ ایکٹنگ بہ ماتحتی ڈی۔پی۔او۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن مدعا علیہ ۔

دعوی ۲۵ عہ

مقدمہ صدر میں مدعا علیہ روپوش ہے۔ اور باوجود تلاش کے کچھ پتہ مدعا علیہ کا نہیں ملا۔ اس لئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ

۴ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ نہیں کرے گا۔ تو بموجب آرڈر ۹۔ قاعدہ ۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۔

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء جاری ہوا ۔

جسمانی اور دماغی طاقت کی دوا

زنڈو کا جیون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے
قیمت چالیس تولہ ۴ عہ
قیمت بیس تولہ ۲ عہ

بڈھے۔ جوان۔ اور بچوں کے لئے یکساں فائدہ بخش ہے
قیمت دس تولہ تیرہ آنہ (۱۳/)

زنڈو فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۴

نوٹ:۔ دواؤں کی فہرست ایجنٹوں سے مفت طلب کریں

ایجنٹس

لاہور۔ لالہ میلارام اینڈ سنز رنگ محل
راولپنڈی۔ سرداری لال برادرس کیمسٹس۔ اینڈ ڈرگسٹس۔
راولپنڈی ایس ڈی چمن لال برادرس کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس صدر بازار
سرینگر (کشمیر) کویراج نریندرناتھ ویدشاستری گووند آیورویدک اوشدھالیہ
کوئٹہ۔ حکیم رام سنگھ پنہاری بازار۔

۹۹۱

گھبراؤ نہیں!

گھبراؤ نہیں! ایجنٹوں کی ضرورت ہے

خطرے کے وقت آپ کا ساتھ دینے والا دوست
بدمعاش لوگوں سے محفوظ رکھنے والا بغیر لائسنس کا زبردست ہتھیار
یعنی

آٹومیٹک پیٹنٹ

الارم پستول صرف بنگال اور برہما کے لئے لائسنس کی ضرورت ہے

قیمت فی پستول ساتھ روپے ۸ عہ
ڈی پی پوسٹیج آٹھ آنے (۸/)

جو پستول فوٹو میں دکھلایا گیا ہے اس کو دیکھتے ہی انسان گھبرا جاتا ہے۔ اپنے اندر ایک وقت میں دس کارتوس رکھتا ہے ہر وقت کارتوس بھرنے کی قطعی ضرورت نہیں جس وقت ضرورت ہو صرف گھوڑا دبادو۔ اس میں سے ایک پٹاس دار کا فوری کارتوس نکلیگا اور بڑی آواز ہوگی۔ اس آواز سننے سے بڑے بڑے جانور و غیرہ اور بدمعاش فوراً بھاگ جائیں گے۔ یہ پستول ناٹک اور سینما والے استعمال میں لاتے ہیں۔ گاؤں اور قصبوں کی مسافری کے لئے اور جنگل میں اپنے مکان اور بنگلہ کے لئے نایاب چیز ہے آج ہی ایک عدد پستول منگا کر اپنی جیب یا بستر کے نیچے رکھ کر ضرورت پر کام میں لا سکتے ہیں۔ اور اپنی جان بچا سکتے ہیں۔ اور ہر مقام انڈین ریاست میں بغیر لائسنس کے چلتا ہے۔ قیمت ۷ عہ روپے۔ وی پی پوسٹ ۸/ ہر ایک پستول کے ہمراہ تیس کارتوس و ترکیب استعمال مفت۔ ۵۰ عدد گولی زائد خریدیں۔ تو اس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ ایک مرتبہ آزمائش کے لئے ضرور خریدیں۔ اس پستول کے ہزاروں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں ۔

ملنے کا پتہ

دلاور اینڈ کمپنی نمبر ۲۴ بھولیشور بمبئی نمبر (۲)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

منی وشوامتر اور رام لکشمن

(شری پنڈت شنکر دیو جی ودیا النکار گورو کل سوپا)

رام۔ بھگون! اس مارگ میں یہ گھور ارنیہ کہاں سے آیا۔ یہاں تو دن میں بھی رات پرتیت ہوتی ہے۔ پرکاش کا تو پار بھی معلوم نہیں ہوتا۔ اونچے اونچے برکش آکاش کو چھو رہے ہیں۔ کیا آپ کو یہ نرجن اور بھیانک نہیں لگتا۔ میں نے تو سنا تھا۔ کہ یہاں بڑے بڑے جنگل تھے یہاں تھے۔ آریوں نے ان کو سافٹ چھانٹ کر سمت پر دیش صاف کیا تھا۔ تو پھر نرجن بن کیسا؟

وشوامتر۔ اس بن کی کتھا ہمارے ملک بھاگیہ کی کہانی ہے۔ پہلے اسی ستھان پر ملد اور کروش نامک دو دھن دھانیہ سے بھرے ہوئے پردیش دو تھان تھے۔ یہاں پر سندر آبادی والے نگر اور گرام بسے ہوئے تھے۔ راکشسوں نے ان پر آکرمن کیا۔ اور سونے سے بھری ہوئی سی نگریاں کو جلا جلا کر نشٹ کر دیا۔ آریوں کی محنت دھول میں ملا دی۔ جہاں منشوں کے سمرد سکھ پورک رہتے تھے۔ وہاں جنگل اگ نکلے۔ اور یکشنی تاڑکا کا راجیہ جما۔ آج کل یدی کوئی منش بھولا بھٹکا بھی اس اور آنکلتا ہے وہ اس یکشنی کا آہار بن جاتا ہے ⁂

لکشمن۔ تو کیا یہاں پر راکشس لوگوں کا آتنک چھایا ہوا ہے؟

وشوامتر۔ راکشسوں کے اتیاچاروں کی آج سیما نہیں رہی ہے۔ آج یگیہ یاگ کہاں ہوتے ہیں۔ لوگ راکشسوں کے نام مات سے تھر تھر کانپتے ہیں یہ سب تم نے ابھی دیکھا کہاں ہے ⁂

لکشمن۔ تو کیا کشتری کچھ بھی نہیں کرتے۔ پرجا اس پرکار پیڑا پا رہی ہے اور کشتری دیکھ رہے ہیں۔ کیا وہ اپنا آرت تران کا دھرم بھول گئے ہیں۔

وشوامتر۔ دکھ کی تو بات ہی یہ ہے نا۔ کشتری بل، کو پرجا کی رکشا کا خیال کہاں ہے۔ ان کو تو براہمنوں کے ساتھ لڑنا سوجھتا ہے۔ راجا لوگ نردئی اور اتیاچاری ہو جائیں۔ اور پرجا کو پیڑا دیں۔ تب یدی براہمن لوگ ان کے سامنے کھڑے نہ ہوں۔ تو اور کیا کریں۔ پرنتو براہمن لوگ پرجا کو راجا کے اتیاچاروں سے بچا دیں۔ پرجا کی اور سے آواز اٹھائیں یہ بات راجاؤں کو سہن نہیں ہوتی۔ راجاؤں کو نرانکش بن کر پرجا پیڑن کرنا ہے۔ وہ آلسی اور ولاسی ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں رانیاں کرتے ہیں۔ اور انت پور میں چھپ کر بیٹھے رہتے ہیں۔ پورش اور پراکرم ان کو چھوڑ گئے ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ آریہ ورت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اندھا دھندی مچی ہوئی ہے۔ سب کو اپنے انکش میں لائیں اور ٹیڑھے دیو سمھا کریں۔ ایسا ایک بھی سمراٹ آج آریہ ورت میں دکھائی نہیں دیتا ہے۔ راکشسوں کا پربھاؤ تو بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ آریوں کے دکشن بن جانے کی بات تو دور رہی۔ جس دیش کو آریوں نے اپنا کیا ہوا ہے۔ اس میں بھی پرجا راکشسوں کے بھے سے سورکشت نہیں ہے۔ آبادیاں بھی پرویش بھی اجڑتے جا رہے ہیں۔ ہمارے پوروجوں کا کیا ہوا سب کام مٹی میں ملتا جا رہا ہے ⁂

رام۔ کیا اس کو اب کوئی سدھار نہیں سکتا؟

وشوامتر۔ سدھار کیوں نہیں سکتا۔ پرنتو اس پرکار کے شور ویر کشتری تو اب پھرے جنمیں تبھی ہو سکتا ہے۔ بہت سے پرانے کشتریوں کو تو پرشورام نے نشٹ کر دیا ⁂

لکشمن۔ تو اب براہمن لوگ شستر لے کر راکشسوں کا سنہار کیوں نہیں کرتے۔ پرشورام مہاراج اپنا پراکرم کیوں نہیں دکھاتے؟

وشوامتر۔ براہمنوں کا جاتی سبھاؤ نہیں ہے اور پرشورام کو یا کشتریوں کو معلوم ہی کیا ہے۔ کہ آج واستوک سنکٹ کہاں ہے۔ براہمن اور کشتری آپس میں لڑ رہے ہیں۔ اور راکشس پربل ہوتے جا رہے ہیں۔ کشتری لوگ راکشسوں کو پراجت کریں۔ اور ان کے جیتے ہوئے پردیش میں براہمن آریتو کا پرچار کریں۔ تو دیش کتنا سکھی ہو جائے اور براہمنوں کے لئے تو اور بھی کام ہیں۔ آریہ دھرم کی رکشا وہ نہ کریں۔ تو اور کون کرے ⁂

رام۔ آریہ دھرم کی رکشا وہ کس پرکار کریں۔ رکشا کرنے کا کام تو کشتریوں کا ہے ⁂

وشوامتر۔ کشتری دھرم کی رکشا کریں۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ پرنتو کیول شستر کی سہایتا سے دھرم کی کتنی رکشا ہو سکتی ہے۔ دھرم کی رکشا تو ستیہ نشٹھا سے۔ تپس تیج سے۔ تیاگ سنکلپ سے اور ودیا وردھی سے ہی ہو سکتی ہے۔ یہی سچا براہمن تو ہے۔ یہی دھرم کا دھن ہے۔ یہی سچا سامرتھ ہے۔ شستر کا سامرتھ بھلے ہی دیل ہووے۔ پرنتو ستمائی شکتی تو ایسے براہمن تو کی ہی ہے۔ ایسے براہمن تیاگ سے اور اپنے بلیدان سے دھرم شستر رکھ سکتے ہیں ⁂

رام۔ آپ نے شنہ شیپ کو بچایا تھا۔ یہ کتھا جب میں نے سنی تو حیران سا رہ گیا تھا۔ یدی آپ نے اس انا تھ کی رکشا نہ کی ہوتی۔ تو کیا وہ بچ سکتا تھا؟ من میں بہت دکھ ہوتا ہے۔ کہ دھرم کے نام پر کیسا اناچار ہو رہا ہے ⁂

وشوامتر۔ اس کو دور کرنا براہمنوں کا وشیش دھرم ہے۔ براہمنوں کے پاس شستر نہیں ہیں۔ تو اس سے کیا ہوا۔ ان کے پاس اس سے بھی بڑی شکتی ہے۔ جو دین ہیں۔ دلت ہیں۔ سبھی بھیت ہیں۔ اور برتیکت ہیں اس کی رکشا کو دوڑنا۔ اس کے پران بچانا۔ اور اس کے ستھان پر اپنی آہوتی دینا۔ یہ دھرم براہمن کا پہلے ہے۔ ببرتی انترآتما دھرم کے نام پر ہوتے ہوئے انیائے کو دیکھ کر دیا کل ہو اٹھتی ہے۔ آریہ پرجا میں یدی دیا دھرم کی وردھی نہ ہو تو دید اور وید دھرم سب کچھ ڈوب جائے گا۔ اور اب تم کو کہتا ہوں۔ کہ تم دونوں کو بھی دشرتھ کے پاس سے اسی لئے مانگ لایا ہوں۔ دین دکھیوں کی، دیش کی اور دھرم کی آپتی کے سمے پتر پیارے مارے کونے میں چھپانے کے لئے نہیں ہوتے۔ انہیں میدان میں بھیج کر ان کی آہوتی دینی ہوتی ہے۔ یہی سچا واتسلیہ ہے۔ بھیرو کا واتسلیہ تو بہت نہیں ہوتا ہے۔ شور کا ہی چمکتا ہے ⁂

رام۔ ہم پر آپ کا یہ بڑا انوگرہ ہوا ہے۔ آپ ہی ہمارے گورو ہوئے ہو۔ اب آگے کا مارگ بتلائیے آپ کی تو دیرگھ درشٹی بھاوی میں کیا دیکھ رہی ہے؟

وشوامتر۔ میں نے تم سے کہا ہے۔ کہ آج کا سمے پرسپر ورودھ اور کلہ کرنے کا نہیں ہے۔ آج آوشیکتا ہے۔ آریہ ورت اور آریتو کے وستار کی۔ اکیلے اگستیہ ہی اس بات کو سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے وہ تپو دھن براہمن۔ ویر کشتریہ کی طرح راکشسوں کے بیچ میں جا بیٹھے ہیں۔ اندر کے کلہ ورودھ سے تنگ آکر ہی میں نے شستر تیاگ دیئے ہیں۔ پرنتو میرے ہردیہ کی دیا گرتا شانت نہیں ہوتی۔ براہمنوں کے ورودھ لڑنے میں کشتری تو شیں ہے۔ اور یہ کشتری تو کے بنا تھا کشتری تیج اور براہمن تیج کے ملن بنا براہمنوں کا ابھواد دھرم کا رکشن نہیں ہونے والا ہے۔ ان دونوں کو ایک کون بنائے؟ دونوں کا دشواس کون سمپادن کرے۔ راکشسوں کے بھے سے پرجا کو کون مکت کرے۔ راکشسوں کو ہرا کر ان کو آریہ کون بنا دے؟ وندھیاچل کے دکشن میں آریہ ورت کا وستار کر کے ہماچل سے ساگر پرینت کی پرتھوی کو دھرم پریم اور شانتی کے چھتر کے نیچے ایک کون کرے؟ آریہ۔ انار یہ بان اور راکشس سب ہل مل کر رہنے لگیں۔ ایسا شبھ دن کون لا دے؟ مجھے نرنتر یہی چنتا ہوتی رہتی

امراض مخصوصہ کے علاج کے دن یہی ہیں اس لئے

آپ کے عزیز و اقارب میں کوئی خدانخواستہ کسی ایسی مرض میں مبتلا ہے تو بہتر یہ ہے کہ ان دنوں کو ضائع نہ کریں اور فوراً علاج شروع کر دیں اگر کوئی مقامی حکیم ایسی بیماری کا علاج نہ کر سکے تو بہتر ہوگا کہ اپنے مفصل حالات لکھ کر یا بصورت دیگر ہمارے ہاں سے "فارم اور قواعد علاج" منگوا کر علاج شروع کرا دیں ⁂

وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اخبار الکارک و مصنف متعدد رسالہ جات طبی۔ امراض مخصوصہ و مان کے بہترین معالج سمجھے گئے ہیں۔ سینکڑوں مریض انکے ہاتھوں سے شفا حاصل کر چکے ہیں ⁂

یاد رہے کہ ایسی تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت طلب کریں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۳ لاہور

امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

ستی - ایسا پریم کا وگ دبجے کرنے والا سمراٹ
اس بھارت بھومی میں اب اُتپن ہوگا - یہ سچین
میری آنکھوں کے آگے سے اوجھل نہیں ہوتا - رام
لکشمن تم رگھو دلش کے کمار ہو - جس بھاگیرتھ نے
گنگا کو پرتھوی پر لاکر بھومی کو پاون کیا ہے - اس
بھاگیرتھ کے تم ونشج ہو - کیا تم اس بھاگیرتھ کاریہ
کے لئے کمر نہیں کسوگے ؟ آج آریہ ورت اور
آریہ تو کا اودھار اسی پرکار ہو سکتا ہے - اسی
آشا سے میں نے تم کو اپنے یجیہ کی رکشا کے لئے
بلایا ہے - میری انترآتما سے آج مجھے آشواسن
مل رہا ہے کہ میرا یہ سوپن ضرور ستیہ ہوگا -
آریہ ورت ایک ہوگا - اکھنڈ ہوگا - سرو تر پریم
دھرم کی دبجے ہوگی - آریہ اور اناریہ - بانر اور
راکشس بھائی بھائی بن کر رہیں گے - نرین وکھیول
کا - داس دلتوں کا اور استری شودر کا اُدھار
ہوگا - اور اس پریم سامراجیہ کی پتاکا جو بھی تل پر ہو
جائے گی - اس کے لئے دویہ شتر دھار اور اکھنڈ
برشارتھ کی ضرورت ہے - رام لکشمن اپنے کھشتریہ
ہردے میں اسے پرجولت کرو - اور مجھے کرتارتھ
کرو ÷

رام - بھگون! آپ نے جس بھویہ کاریہ کی مجھے
دیکشا دی ہے - آپ کے چرنوں میں جھک کر میں اسے
سویکار کرتا ہوں - آشیرواد چاہتا ہوں ÷

لکشمن - جس دشو سے اور دشو بندھو تم کا
کاریہ آپ نے سونپا ہے - اس کا آرمبھ میں بھرات
سیوا دوارا کرونگا - اور سرنتر ان کا ساتھی رہونگا
آپ سمست وشو کے متر ہو - آپ کی اس پریم
دھرم سنستھاپنا کی ابھلاشا کو پورن کرنے میں میرا
اپیوگ ہوگا - تو میرا جیون دھنیہ ہو جائے گا ÷
(دیدادے)

"جوانی"

"ہم نے کئی بیس برس کے بوڑھے اور ساٹھ برس کے جوان کو بھی دیکھے ہیں -- جو نوجوان اپنی جوانی کو ضبط نہیں کر سکتے - وہ چڑھتی جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں ÷

آپ جوان ہیں یا بوڑھے ؟

یا آپ کیا بننا چاہتے ہیں یا کیسے بن سکتے ہیں جوان بننے کی تمام تدابیر اس کتاب جوانی میں بتائی گئی ہیں - جس میں مردانہ پوشیدہ امراض الاانکے طریق علاج کا مفصل ذکر ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ مردانہ پوشیدہ امراض کے متعلق ایسی کارآمد کتاب آپ نے آج تک نہیں دیکھی ہوگی - آزمائش کیلئے منگوا دیکھو مفت حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک کارڈ لکھنا کافی ہے - کرم شیر کمپنی ۸۶ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی لاہور

اپنی بیشمار خوبیوں کے باعث

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور کی تیار کردہ

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

اس قدر مشہور ہو چکی ہیں!!

کہ چاروں طرف حاسد پیدا ہو گئے ہیں!

دسمبر ۱۹۳۱ء تک قیمت میں پچیس فیصدی کی

خاص رعایت

سُگندھت دھوپ فی سیر دو روپے - رعایتی ..... ۱ عہ/
ہون سامگری فی سیر دس آنے ۷ / ر

اصل چیز پانے کے لئے ذیل کا پتہ یاد رکھیں:

بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی - لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سُرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے - آنکھیں بنوا لگوانے سے پیشتر اس سُرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں - قیمت تین روپے تولہ ÷

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنایا ہوا یہ سچیون پرانی کھانسی - تپ دق - پھیپھڑوں کی اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے - قیمت چار روپے سیر ÷

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - ذہن کو ... گاڑھا کرتا ہے دیتا ہے - قیمت ایک روپیہ فی شیشی ÷

برہمی بوٹی ---- عہ/ سیر ---- دنت منجن
ست سلاجیت عہ/ تولہ ---- سوچی پتر

پتہ: منیجر گوروکل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گوروکل کانگڑی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri